شدتِ یار

داستانِ عشق، نفرت سے محبت تک کا بے مثال عشق

زویا علی شاہ

شدت یار

زویا علی شاہ

گجرانوالہ کا ایک مشہور گاؤں جس کا سرپنچ چوہدری صلاح الدین ورک تھا۔۔۔

ایک ایسا گاؤں جس کا سرپنچ بہت رحم دل اور انصاف پسند تھا۔۔۔چوہدری صلاح الدین کی شاندار حویلی جو پورے علاقے میں اپنی اعلیٰ تعمیر کی وجہ سے مشہور تھی۔۔۔

جس کا نام چوہدری ولاء تھا!!

حویلی کے مین گیٹ سے انٹر ہوتے ہی دونوں سائیڈوں پر وسیع گارڈن بنے ہوئے تھے۔۔

جس میں خوبصورت درخت اور کیاریوں میں رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے۔۔پھولوں کی خوشبو ہر وقت ماحول کو مہکائے رکھتی تھی۔۔۔

اور درختوں سے آتے ہوئے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے ماحول کو خوشگوار بنائے رکھتے تھے۔۔

درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں کی

چہچہاہٹ زندگی کو خوبصورت اور رنگا رنگ بناتی تھی۔۔۔گھر کے مکینوں میں ہر وقت خوشی کی فضا قائم رہتی تھی۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک۔خوبصورت اور دبدبے والی شخصیت کا مالک تھا۔۔گاؤں کا سرپنچ ہونے کی وجہ سے لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے۔۔۔ گاؤں کے لوگ صلاح الدین سے بے حد متاثر اور خوش تھے جو ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا۔۔۔چوہدری صلاح الدین ورک کی شادی اپنے ہی چچا زاد کزن عائشہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔

دونوں کی زندگی ایک ساتھ بہت خوش گوار گزری زندگی میں بہت سارے اتار چڑھاؤ بھی دیکھے۔۔۔اللہ تعالی نے ان کو تین اولادوں سے نوازا تھا۔عائشہ بیگم زندگی کے آخری پڑاؤ میں اپنے شوہر صلاح الدین کا ساتھ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو چکی تھی۔۔

۔بڑا بیٹا

چوہدری ریاض ورک!

چھوٹا بیٹا چوہدری آصف ورک!

اور بیٹی صدف چوہدری!

سب شادی شدہ تھے اور اپنے گھروں میں سیٹل تھے۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک کے دونوں بیٹے اس کی اس شاندار بڑی سی حویلی میں ساتھ رہتے تھے۔۔

گھر میں صلاح الدین کے پوتے پوتیوں کے دم سے رونقیں لگی رہتی تھی۔

چوہدری صلاح الدین کے بڑے بیٹے، چوہدری ریاض ورک کے تین بچے تھے۔

دو جڑوا بیٹے۔۔اور ایک بیٹی تھی!

چوہدری وجدان ورک!

چوہدری ازلان ورک!

حوریہ ریاض چوہدری!

چھوٹے بیٹے

چوہدری آصف ورک کی دو بیٹیاں تھیں بڑی!

منت آصف چوہدری!

چھوٹی۔۔فجر آصف چوہدری!

چوہدری صلاح الدین کی بیٹی صدف چوہدری کی دو اولادیں تھی۔۔

ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔۔

بلاج چوہدری!

اور زمل چوہدری!

۔صدف کی شادی اپنے چچازاد وقاص سے ہوئی تھی۔۔۔

امید ہے کہ کہانی کے سب کردار آپ کو بخوبی سمجھ آگئے ہوں گے۔۔۔

....

حویلی کے بڑے سے خوبصورت لکڑی کے بنے قدیم گیٹ پر گارڈز اپنی گن لیے کھڑے تھے۔۔ جیسے ہی تھوڑی دوری پر آتی ہوئی بلیک کلر کی رینج رووَر نظر آئی تو گارڈز نے فوراً سے گیٹ کھول دیا۔۔۔

بلیک کلر کی چمچماتی ہوئی رینج رووَر گاڑی تیز رفتاری سے حویلی کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

اندر سے خوبصورت شہزادہ گارڈ کے گیٹ کھولتے ہی نیچے اترا تھا۔۔۔نیوی بلو کلر کا کاٹن کا سوٹ کلف سے اکڑا ہوا پہن رکھا تھا۔۔سوٹ کے اوپر سیم کلر کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

آنکھوں پر دھوپ سے بچنے والے چشمے لگا کر خوب صورت آنکھیں چھپا رکھی تھی۔۔۔چھ فٹ کو ٹچ کرتا ہوا خوبصورت سنجیدہ شہزادہ اپنی گاڑی سے اترا تھا۔۔

ویسے تو وجدان اور ازلان دونوں جڑواں تھے مگر ہمیشہ سے وجدان کو بڑا رتبہ ہی ملا تھا۔۔۔

وجدان کی پرسنلٹی بھی بڑے بھائیوں جیسی ہی تھی۔۔۔ازلان اور وجدان دونوں کے نیچر میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔

بے حد شرارتی اور خوش مزاج تھا۔۔

جبکہ وجدان سنجیدہ اور کم گو شخصیت کا مالک تھا۔۔

ویسے تو چوہدری صلاح الدین ورک۔۔ اپنے سب پوتے پوتیوں کو بے حد پیار کرتا تھا۔۔ مگر وجدان چوہدری تو۔ چوہدری صلاح الدین کا غرور تھا۔۔۔

اس لیے چوہدری صلاح الدین ورک نے اپنے اس پوتے کا انتخاب کیا تھا اپنی جگہ نیا سرپنچ بنانے کے لیے۔۔

گھر میں بہت امن و سکون کی فضا قائم تھی جیلسی اور جلن کا کوئی ماحول نہیں تھا سب خوش تھے۔۔۔صلاح الدین کی حویلی میں ہر وقت خوشیوں کی رونقیں لگی رہتی تھی۔۔

۔وجدان چھ فٹ کا خوبرو شہزادہ کسرتی جسم چوڑا سینہ۔۔۔ کھلتی ہوئی دودھیا سفید رنگت۔۔۔ خوبصورت نین نکش اور قیامت ڈھاتی ہوئی بلو آئز جس پر گھنی پلکوں کا سایہ ہر وقت ان کی حفاظت کرتا تھا۔

جب پلکیں اٹھا کر دیکھتا تو سامنے والے کا کلیجہ نکالنے کا ہنر رکھتا تھا پھر چاہے سامنے دشمن ہو یا دوست۔اتنی پرکشش اور گہری آنکھوں میں کسی کے لیے بچپن سے بے انتہا محبت چھپائے ہوئے تھا۔۔جس کا اس نے کبھی کھل کر اظہار بھی نہیں کیا تھا۔۔

اسکے چہرے پر ہلکی بیرڈ اور گھنی مونچھیں اس کے خوبصورت چہرے کو چار چاند لگا دیتی تھیں۔۔وجدان چوہدری خوبصورتی میں بالکل اپنے باپ پر گیا تھا۔۔۔

جوانی میں اس کے باپ کی خوبصورتی کے اسی طرح سے چرچے ہوا کرتے تھے۔وجدان کو لوگ چوہدری ریاض ورک کی جوانی کہتے تھے۔۔

وجدان کی عمر 33 سال تھی۔

بے حد رعبدار پرسنیلٹی کا مالک تھا۔وجدان پیشے سے ضلع کا ڈپٹی کمیشنر اور گاؤں کا ہونے والا نیا سرپنچ تھا۔۔جو دادے کا بے حد لاڈلا اور فرمانبردار پوتا تھا۔۔دادے کے ایک حکم پر سر خم کر دینے والا اس کا فرمانبردار لاڈلا اور شیر دل پوتا تھا۔۔صلاح الدین کے سب پوتے پوتیاں اسے پیار سے داجی کہہ کر بلاتے تھے۔۔

بسم اللہ۔۔بسم اللہ۔۔میرا شیر آگیا۔

چوہدری صلاح الدین ورک، خوشی سے بازو پھیلاتا ہوا اپنے پوتے چوہدری وجدان ورک کی جانب آرہا تھا۔۔

صلاح الدین کا پوتا وجدان اپنے دادے کا غرور تھا۔۔چوہدری صلاح الدین ورک اکثر اپنے پوتے کا ویلکم کرنے کے لیے دروازے پر آجایا کرتا تھا۔۔

داجی کیوں کرتے ہو آپ مجھے شرمندہ میں آکر خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔۔آپ کیوں کھڑے ہیں میرے انتظار میں۔۔

وجدان ہمیشہ کی طرح سر جھکائے اپنے دادا جان کے ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے گلے مل رہا تھا۔۔۔

میرے شیر میں تجھے شرمندہ کرنے کے لیے نہیں اپنے دل کو ٹھنڈک اور راحت پہنچانے کے لیے اپنے شیر کے انتظار میں کھڑا ہوتا ہوں۔۔۔مجھے فخر ہوتا ہے کہ تو میرا پوتا ہے۔چوہدری صلاح الدین سینہ تان کر خوش ہوتے ہوئے اپنے پوتے کی گال پر بوسہ دے کر بولے۔۔۔

میرا شیر جس کام کے لیے گیا تھا وہ ہو گیا۔۔چوہدری صلاح الدین نے چمکتی آنکھوں سے پوچھا۔۔اسے یقین تھا کہ جس کام کے لیے اس کا شیر گیا ہے اسے پورا کیے بنا وہ کبھی نہیں لوٹے گا۔۔

جی دا جی۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا
دا جی مجھے کوئی کام کہے اور وجدان ورک وہ کام کیے بنا لوٹ آئے۔۔۔

ایسا تو ممکن ہی نہیں۔۔مجھے پورا یقین ہے اس بات کا کہ میرا شیر کام کیے بنا واپس نہیں لوٹ سکتا ۔۔چوہدری صلاح الدین ورک نے اپنے پوتے کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے شان سے کہا۔۔۔

حویلی کے مین گیٹ کے دونوں اطراف میں بنے شاندار گارڈن کے بیچ و بیچ سے گزرتے ہوئے راستے میں کھڑے تھے۔۔
دا جی کل تک سارے کاغذات آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔۔چوہدری وجدان ورک نے مسکراتے ہوئے اپنے دا جی کو خوشخبری سنائی۔۔

شاباش چلو اب تم جا کر آرام کرو۔ میں زرا ساتھ والے گاؤں میں ایک پنچایت ہے وہاں پر جا رہا ہوں۔۔۔ صرف تمہارے انتظار میں کھڑا تھا۔ میں اپنے شیر سے ملے بنا جا نہیں سکتا تھا۔ مجھے لوٹنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی۔۔۔

اپنے پوتے کے گلے ملتے ہوئے صلاح الدین اپنی گاڑی میں بیٹھ کر حویلی کے گیٹ سے اپنی چمچماتی گاڑی اور گارڈز کے ساتھ جا چکا تھا۔۔

سر میں آپ کے لیے کچھ منگواؤں!

سیف الرحمن نے مؤدبانہ انداز سے پوچھا۔۔

سیف الرحمن اس کے پاس ہی باادب انداز سے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔ جو وجدان کا بہت خاص بندہ تھا۔۔ جو ہر وقت وجدان کے ساتھ رہتا تھا۔۔

سیف الرحمن اتنا ایماندار اور خدمت گزار تھا کہ وقت آنے پر اپنے مالک چوہدری وجدان ورک پر اپنی جان تک دے سکتا تھا۔۔

نہیں سیف الرحمان تم آرام کرو۔ تم بھی تھکے ہوئے ہو میں ابھی کچھ دیر یہاں پر بیٹھوں گا۔۔

چوہدری وجدان جو اپنے دادا کے جانے کے بعد، گارڈن میں لگی ہوئی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھ گیا۔۔وجدان اپنا اکثر فارغ ٹائم یہاں پر گزارتا تھا۔۔

اسے یہاں کھلی فضا میں بیٹھنا بہت پسند تھا۔۔اور آج تو وہ دو دن کے بعد گھر آیا تھا۔۔۔اس لیے سب سے پہلے وہ اپنی فیورٹ جگہ پر بیٹھ کر کچھ دیر سکون کے لمحے گزارنا چاہتا تھا۔۔

۔اس کے بعد گھر کے اندر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

سیف تم جاؤ جاکر آرام کرو۔سیف جو ہمیشہ کی طرح وہیں پر کھڑا تھا اس کا جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

۔۔

وجدان سیف الرحمن کی اس عادت سے بخوبی واقف تھا۔۔سیف الرحمان کا گھر حویلی کی بیک سائیڈ پر بنے ہوئے کوارٹرز میں تھا۔۔۔

اپنے گھر کے ملازموں کو اس حویلی کے لوگوں نے ہر طرح کی سہولتیں دیر رکھی تھی۔۔جیسے کہ گھر کے ملازموں کے لیے سرونٹ کوارٹر حویلی کی پشت پر بنے ہوئے تھے۔۔

جن کو سرونٹ کوارٹرز تو نہیں بولا جاسکتا تھا۔۔کیونکہ حویلی کی بیک سائیڈ پر ایک بہت بڑا ایریا تھا۔جس میں ہر سہولت دیکھ کر بہت سارے کمرے تعمیر کروائے گئے تھے۔۔۔

یہاں تک کہ گھر کے ملازمین کے بچوں کے کھیلنے کے لیے گارڈن تک بنوایا تھا اس میں جھولے لگے ہوئے تھے تاکہ گھر کے ملازمینوں کو کسی طرح کی مشقت کا سامنانہ کرنا پڑے۔۔۔

ملازمین کے سارے اخراجات حویلی کے لوگ خود برداشت کرتے تھے۔۔جیسے کہ بجلی کا بل گیس کا بل پانی کا بل اور ان کے بچوں کی سکول فیس وغیرہ۔۔اور گھر کے ملازمین کے میڈیکل کا بھی سارا خرچہ حویلی کے لوگ خود اٹھاتے تھے۔۔

اور یہ رول چوہدری صلاح الدین ورک کا بنایا ہوا تھا۔۔۔

سر اگر آپ کو میری کوئی ضرورت پڑ جائے تو آپ فوراً سے فون کر دیجیے گا۔وجدان کے سختی پر کہنے پر بھی جاتے ہوئے سیف الرحمن نے باادب اور مؤدبانہ انداز سے کہا۔۔۔

وجدان کے لبوں پر ایک سیکنڈ کے لیے مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

سیف الرحمن جا کر اپنی بیوی کو بھی تھوڑا ٹائم دے دیا کر بیچاری مجھے بد دعائیں دیتی ہو گی۔۔۔

نہیں سر وہ تو بہت خوش ہوتی ہے کہ خدا نے ہمیں آپ کی خدمت کرنے کا موقع دیا۔۔سیف الرحمن نے نظریں جھکائے باادب انداز سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

پھر بھی جا اور جا کر اپنی بیوی کو تھوڑا ٹائم دیا کرو۔۔ابھی تیری شادی کو اتنا ٹائم نہیں ہوا۔۔اور تو سارا دن میرے ساتھ چپکا رہتا ہے۔۔

اپنی بیوی کو کچھ دن کے لیے گھمانے لے جاؤ۔۔

نہیں سر میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔

سیف الرحمان میں تیرا باس ہوں تیری بیوی نہیں۔جو تیرا مجھے چھوڑ کر جانے کو دل نہیں کرتا۔۔اور بہت سے لوگ ہیں جو کچھ دن میرے ساتھ رہ لیں گے۔

تم اپنی بیوی کو لے کر کچھ دن کے لیے گھومنے جا۔۔۔چھ مہینے ہو گئے ہیں تیری شادی کو اور تو سارا دن میرے ساتھ رہتا ہے۔۔۔تمہاری بیوی کے لیے تو تمہارے پاس ٹائم ہی نہیں بچتا۔۔۔تم دونوں کا مری جانے کا انتظام میں نے کروا دیا ہے کل تم اپنی بیوی کو لے کر ہنی مون کے لیے مری جا رہے ہو ۔۔

کیا سر آپ بھی۔۔۔سیف الرحمان ہنی مون کے نام پر شرماتے ہوئے سلام کر کے جا چکا تھا۔۔

سیف الرحمان نیچر وائز بہت شرمیلا تھا۔عمر میں تو وہ وجدان سے تقریبا کوئی دو سال ہی بڑا تھا۔۔

وجدان نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے لبوں میں مسکرایا تھا اپنے شرمیلے رائٹ ہینڈ کو دیکھ کر۔۔جو ہنی مون کی بات سن کر فوراوہاں سے رفو چکر ہو چکا تھا۔۔

○○○○○○○○○

منت تمہاری یہ اچھل کود والی حرکتیں مجھے زہر لگتی ہیں۔۔منت کی ماں عافیہ بیگم جو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر جا رہی تھی۔۔

اس کی نظر بھاگ کر اپنے روم سے باہر آتی ہوئی منت پر پڑی تھی۔ جو لاپرواہی سے دوپٹہ گلے میں ڈالے ہاتھ میں رسی لیے آرہی تھی۔۔

اپنی ماں کی آواز پر اس نے جلدی سے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کی جانب باندھتے ہوئے رسی کو چھپالیا۔۔

اب یہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں مجھ سے کتنا ڈر لگتا ہے اس بات سے میں اچھی طرح سے واقف ہوں۔۔منت جو نظریں جھکائے کھڑی تھی عافیہ بیگم کو اس کے اس انداز پر بھی کوفت ہونے لگتی۔۔

منت وجدان کے چچا کی بڑی بیٹی تھی۔۔

منت چوہدری خاندان کی نازک سی گڑیا جس کو بچپن سے ہی سانس کا پرابلم تھا۔ جس کی وجہ سے منت پڑھائی میں کافی ویک تھی۔۔

بیماری کی وجہ سے منت نے کافی عرصہ تک پڑھائی کا بائیکاٹ رکھا تھا۔۔اور ویسے بھی منت کو ماشاءاللہ سے پڑھنے کا کوئی خاص شوق نہیں تھا۔یہ تو وجدان کا ڈر تھا جس کی وجہ سے منت نے دوبارہ داخلہ لیا۔۔

۔منت اپنے باپ چوہدری آصف ورک کی آنکھ کا تارا تھی۔۔

مگر ماں کی محبت سے وہ ہمیشہ محروم رہی تھی۔۔

۔منت کی ماں ہمیشہ سے اپنی چھوٹی بیٹی فجر کو اپنے زیادہ نزدیک اور آنکھ کا تارا بنا کے رکھتی تھی ۔۔۔ سگھی ماں ہونے کے باوجود ہمیشہ منت کے ساتھ اس کی ماں کا رویہ سوتیلی ماں جیسا تھا۔۔منت کی ماں کا رویہ سب کی سوچ سے بالاتر تھا۔۔

منت بچپن سے ہی بیماری کی وجہ سے بہت کمزور اور نازک سی تھی۔۔مگر خوبصورتی اسے اپنی ماں سے وراثت میں ملی تھی۔۔منت کی ماں بہت خوبصورت تھی۔۔گورا رنگ چھوٹی سی شرارتی ناک۔۔۔امبر کلر کی آئز میڈیم گلاسی پنک لپس۔۔لمبی گنی اور مڑی ہوئی پلکیں جو اس کی خوبصورت آنکھوں کو اور بھی خوبصورت بناتی تھیں۔۔اتنی خوبصورت ہونے کے باوجود بھی۔۔

بچپن سے ہی منت نے اپنی ماں کی آنکھوں میں کبھی اپنے لیے وہ محبت نہیں دیکھی تھی۔جو فجر کے لیے اسے نظر آتی تھی۔۔

مگر آصف چوہدری اپنی دونوں بیٹیوں پر جان نچھاور کرتا تھا۔۔

منت اپنے دادا کی بہت چہیتی تھی منت اس وقت بی ایس سی کے آخری سال میں پڑھ رہی تھی ۔۔۔منت کی پڑھائی لیٹ ہونے کا ریزن اس کی بیماری اور اس کی لاپرواہی تھی۔۔ بیچ میں سے منت نے اپنی پڑھائی چھوڑ دی تھی۔ یہ تو وجدان تھا جس نے ڈرا دھمکا کر اس کو دوبارہ داخلہ دلوایا تھا۔۔

منت کو ویڈنگ پلینر بننے کا بہت شوق تھا۔۔۔منت۔ چوہدری خاندان کی سب سے شرارتی بیٹی تھی ۔۔بس اس کی بولتی تو وجدان کے سامنے آکر بند ہو جاتی تھی۔۔۔منت کی عمر 25 سال تھی منت اور وجدان میں آٹھ سال کا فرق تھا۔

جب کہ دیکھنے میں منت وجدان سے بہت چھوٹی لگتی تھی۔۔وجدان بہت لمبے چوڑے وجود کا مالک تھا ۔۔۔اور منت بہت دبلی پتلی سی تھی۔

مگر خوبصورت اتنی تھی کہ شیر دل والا چوہدری وجدان ورک اس کی خوبصورتی پر بچپن سے فدا تھا۔۔

وجدان چوہدری نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اس کے دل میں منت کے لیے محبت تھی۔ جس کو بچپن میں تو وہ سمجھ ہی نہیں پاتا تھا کہ کیوں اس کا دل منت کی طرف کھنچتا ہے۔۔

مگر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی چوہدری وجدان ورک یہ سمجھ چکا تھا کہ وہ منت کے لیے اپنے دل میں ایک خاص گوشہ رکھتا ہے۔۔

وجدان اپنی عمر سے کہیں زیادہ سمجھدار اور سنجیدہ پرسنلٹی کا مالک تھا۔۔وجدان کا گھر میں بہت زیادہ دبدبہ تھا۔۔سب گھر والے اس کی عزت کرتے تھے۔۔وجدان کافی سنجیدہ اور کم گو تھا۔۔

جبکہ منت بہت چنچل اور اچھل کود کرنے والی لڑکی تھی۔۔۔اپنی ماں سے اتنی ڈانٹ کھانے کے باوجود منت کے چنچل پن میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ سکپنگ کرنا منت کا فیورٹ مشغلہ تھا۔۔اکثر فارغ اوقات میں منت گھر کی حویلی میں بنے ہوئے بڑے سے گارڈن میں رسہ پھلانگتی ہوئی نظر آتی تھی۔۔۔

اب اس سنجیدہ شہزادے اور چنچل شہزادی۔۔کی کمسٹری کیا رنگ لاتی ہے یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔۔مگر فی الحال تو اپنا رسہ پھلانگنے والا شوق پورا کرنے کے لیے منت باہر اپنے خوبصورت اور وسیع گارڈن میں جا رہی تھی۔ مگر موقع واردات سے پہلے اس کی ماں سے پکڑی جا چکی تھی۔۔

کیا امی اگر آپ کے سامنے بولوں تو تب بھی آپ ناراض ہوتیں ہیں۔ اگر چپ ہو جاؤں تب بھی آپ ناراض ہوتیں ہیں!منت نے پلکے ٹمٹماتے ہوئے معصومانہ انداز سے جواب دیا۔۔

تم جتنی شرافت کی پتلی ہو مجھے بخوبی اندازہ ہے۔ اور منت میرے سامنے یہ ڈرنے والا ڈرامہ مت کیا کرو، ڈرنا تو تمہارے خون میں شامل نہیں ہے۔ مجھے نفرت ہے تمہاری اس طرح کی حرکتوں سے، تمہارے ہر انداز سے دفع ہو جاؤ اور جا کر پڑھائی کرو منت کی ماں ہمیشہ کی طرح دل توڑنے والے جملے بول کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چلی گئی تھی۔۔

جب کہ منت کچھ دیر وہاں کھڑی ہو کر ہمیشہ کی طرح سوچ رہی تھی کہ اس کی امی ایسے الفاظ فجر کو کیوں نہیں بولتی۔۔ مگر پھر اپنے ہمیشہ والے لاپرواہ انداز سے ساری باتوں کو ہوا میں اڑاتی ہوئی باہر لان کی جانب رسی لے کر آ گئی تھی۔۔

پڑھائی کر لو۔۔۔ پڑھائی کر لو۔ بھئی مجھے نہیں کرنی پڑھائی۔۔

پتہ نہیں وجدان بھائی اور امی پر ہر وقت پڑھائی کا بھوت کیوں سوار رہتا ہے۔۔ دو دن سے ہٹلر کا نانا گھر نہیں ہے تو وہ کمی امی پوری کیے رکھتی ہیں۔۔ وہ اپنے منہ میں اونچی آواز سے بڑبڑ کرتی ہوئی اپنی حویلی کے بڑے سے گارڈن کی جانب آ رہی تھی۔۔

بھئی نہیں کرنی مجھے پڑھائی بندے کی زندگی میں صرف پڑھائی کرنا ہی رہ گیا ہے۔۔ بڑا ہی بورنگ کام ہے پڑھائی۔ میرا بس چلے تو میں دنیا سے پڑھائی نام کی چیز کو غائب ہی کر دوں۔۔

میرے جیسے پتہ نہیں کتنے معصوم بچوں کی زندگی خواہ مخواہ میں اس پڑھائی نے حرام کرر کھی ہے۔۔

صبح اٹھو تو پڑھائی۔۔ سوتے ہوئے کرو پڑھائی۔۔ کھانے بیٹھو تو پڑھائی۔۔

اللہ نے اتنی خوبصورت زندگی دی ہے جو کہ ایک ہی بار ملنی ہے۔تو بندہ اپنے فیورٹ کام کرے جیسے کہ میں کرنے جارہی ہوں۔۔وہ اپنے آپ کو سراہتے ہوئے لان میں آچکی تھی۔۔۔

وجدان پچھلے دو دنوں سے گھر پر نہیں تھا تو منت دل کھول کر رسہ کودنے والا اپنا شوق پورا کر رہی تھی۔۔۔

وہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی رسی کو ایک ہاتھ میں گول گول گھماتی ہوئی بہت خوشی والا چہرہ لیے مسکراتے لبوں سے لان میں آئی تھی۔۔

منت کہاں جارہی ہو؟وجدان کی بھاری آواز اچانک منت کی سماعت سے ٹکرائی تو منت کے طوطے اڑ گئے تھے۔۔

مم۔۔م۔۔۔میں۔۔وہ لفظوں کو توڑتے ہوئے جملہ بنانے کی کوشش کررہی تھی۔اس نے پلٹ کرسی پر بیٹھے ہوئے وجدان کو دیکھا۔۔اس لاپرواہ لڑکی نے آتے ہوئے سامنے درختوں کے نیچے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھا ہوا وجدان نہیں دیکھا تھا۔۔

جبکہ وجدان اسے بڑبڑ کرتا ہوا آتا بخوبی دیکھ رہا تھا۔۔وجدان کے انابی لب مونچھوں تلے مسکرا رہے تھے۔اپنی محبت اپنی منت کو سامنے دیکھ کر۔۔

ایسا کون سا کارنامہ سر انجام دینے جا رہی تھی جو بتایا نہیں جا رہا۔۔کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہوئے بیٹھا تھا۔آئی برو کو اٹھا کر سنجیدہ اور رعبدار انداز سے پوچھا۔۔

وجدان بھائی میں تو!!

منت کتنی بار کہا ہے کہ مجھے بھائی مت بلایا کرو۔اس کی بات کو بیچ میں ٹوکتے ہوئے سخت لہجے سے کہا۔۔

مگر کیوں؟؟

منت نے ہمیشہ والا سوال کیا منت کو یہ بات وجدان کی بہت بری لگتی تھی جو وہ اسے بھائی بلانے سے روکتا تھا۔۔

کچھ دن صبر کرو پتہ چل جائے گا ورنہ جس طرح کی تمہاری حرکتیں ہیں وقت سے پہلے ہی مجھے کوئی سٹیپ نہ لینا پڑ جائے۔۔وجدان نے اس کے خوبصورت چہرے کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

پتہ نہیں وجدان بھائی آپ کو مجھ سے مسئلہ کیا ہے ہمیشہ ہی مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔۔۔

کیونکہ ابھی میرا پیار سہنے کے قابل نہیں ہو تم۔۔۔وجدان نے ایک نظر اس کے اس کے ڈرے ہوئے چہرے کی جانب دیکھ کر سوچا تھا۔۔

آپ کو صرف مجھ سے ہی مسئلہ ہے آپ حوریہ سے کتنا پیار کرتے ہیں اور فجر کو بھی پیار سے ہی بلاتے ہیں صرف میں ہی آپ کو زہر لگتی ہوں۔۔۔

منت کی وجدان سے ڈرتے ہوئے جان جاتی تھی مگر اس کی جو تیز زبان تھی وہ ڈرتے ہوئے بھی جو بولنا چاہتی تھی بول کر ہی دم لیتی تھی۔۔۔

بے وقوف لڑکی حوریہ اور تم میں فرق ہے۔۔۔وجدان اس بے وقوف لڑکی کا کیا کرتا جس کو وجدان کی آنکھوں میں اپنے لیے بے انتہا محبت نظر نہیں آتی تھی اور وجدان کی باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر جاتی تھی۔۔

کیا فرق ہے آج بتا ہی دیں؟؟

وہ بہن ہے میری۔۔

چوہدری وجدان ورک نے موٹی کھوپڑی کو سمجھانے کے لیے ایک کلو دیا تھا۔۔

تو کیا میں آپ کی بہن نہیں ہوں۔ میرا اور فجر کا تو کوئی بھائی نہیں ہم دونوں نے تو ہمیشہ آپ کو بڑا بھائی سمجھا ہے۔۔

پاگل لڑکی تم اپنا بھائی والا شوق ازلان پر پورا کیا کرو۔۔

اور تمہارا اور میرا کیا رشتہ ہے، دا جی کو آنے دو بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔

فلحال تم حویلی کے اندر تشریف لے کر جاؤ۔ یہ رسی والا شوق چھوڑ دو کسی دن میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاؤ گی تم اپنے ان فضول کاموں کی وجہ سے۔۔۔ اندر جا کر پڑھائی کرو۔۔۔

رات کو میں تمہارا ٹیسٹ لوں گا اور اگر تمہیں ٹیسٹ ٹھیک سے نہیں آیا تو پھر سزا کے لیے تیار رہنا۔۔

وجدان کے سختی سے کہنے پر وہ پاؤں پٹکتی ہوئی جا رہی تھی۔۔

پتہ نہیں مسئلہ کیا ہے ہر وقت مجھے ہی ڈانٹتے رہتے ہیں۔۔۔ وہ پاؤں پٹکتی ہوئی اونچی آواز میں جان بوجھ کر بول کر گئی تھی۔۔

پاگل لڑکی جتنا عشق تم سے وجدان چوہدری کرتا ہے وہ سہنے کے ابھی تم قابل نہیں ہو۔۔

وہ مسکراتے لبوں سے سوچتا ہوا اسے پاؤں پٹکتا جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

وجدان چوہدری کے بچپن کا پیار ہو تم! جو جوانی تک پہنچتے پہنچتے عشق بن چکا ہے۔۔۔ اور اب تم وجدان ورک کا جنون بن چکے ہو۔ وہ سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

ماضی

چشمش کیسی ہو؟

ہائے اللہ وکی تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا ہے۔۔ چشمش نے دبک کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

میری چشمش تھوڑا سا دل کو مضبوط رکھا کرو۔ ذرا ذرا سی بات پر ڈر جاتی ہو۔ وکی نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے دروازے کے پیچھے دیوار پر پن کر دیا۔۔

وکی۔۔۔۔ بولو وکی کی جان۔

کک۔۔ کیا کر رہے ہو اماں آجائیں گی۔ وہ ڈرتے ہوئے آہستہ آہستہ بول رہی تھی۔۔ وکی کی جان ہر وقت ڈرایا مت کرو۔ اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے اس کی راہ فرار بند کیے کھڑا تھا۔۔

بہت جلد میرے گھر والے تمہارا رشتہ لینے آرہے ہیں۔۔ یہ خوشخبری سنانے کے لیے اسپشل پورے گھر میں تمہیں ڈھونڈھتا ہوا آیا ہوں۔۔۔

اور تم ہو کے ہمیشہ کی طرح مجھے ڈرا رہی ہو۔ اس کی گال پر اپنا انگوٹھا سہلاتے ہوئے اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ نظریں جھکائے اس کے مظبوط سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دھکیل کر پیچھے کرتے شرما کر کچن سے باہر چلی گئی تھی۔۔۔

ہائے میری جان وکی کی محبت کو اور کتنا تڑپاؤ گی۔۔ وہ لمبی سانس لیتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔وکی اور چشمش آپس میں کزنز تھے اور دونوں ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔وکی بہت جلد اس کے گھر رشتہ بھیجنے والا تھا۔

....

پتہ نہیں وجدان بھائی خود کو سمجھتے کیا ہیں۔۔منت نے روم میں آتے ہی رسی کو غصے سے کونے میں پھینک دیا۔۔۔گلے سے دوپٹہ نکال کر صوفے پر پھینک کر خود بیڈ پر غصے سے لیٹ گئی۔۔۔۔۔فجر سامنے سوفے پر بک لے کر بیٹھی ہوئی پڑھ رہی تھی۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپی کیوں اتنی آگ بگولا ہو رہی ہیں کیا پھر سے ماما نے کچھ کہہ دیا ہے۔۔۔فجر نے بک سے نظریں ہٹا کر بڑے پیار سے منت سے پوچھا تھا۔جو بیڈ پر تکیے میں منہ چھپائے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

نہیں اس گھر میں کوئی اور بھی ہے جس سے میری خوشیاں برداشت نہیں ہوتیں منت نے تکیے سے سر اٹھا کر فجر کی جانب دیکھتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔

ہمم یعنی کے وجدان بھائی! فجر نے مسکراتے ہوئے منت کی جانب دیکھ کر کہا۔۔تم اتنے دانت نکال کر وجدان بھائی کا نام کیوں لے رہی ہو۔۔منت کو وجدان پر بہت غصہ چڑھا ہوا تھا اور فجر کے یوں مسکرانے پر اسے اور بھی غصہ آگیا تھا۔۔

لو بھئی اب کیا مسکرانے پر بھی پابندی عائد ہے فجر نے ہاتھ کو گھماتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں جیسے میرے ہنسنے، مسکرانے، کھیلنے، کودنے ہر چیز پر پابندی ہے۔۔۔

مجھ پر تو یہ دو لوگ ہمیشہ نظر بنائے رکھتے ہیں۔ان دونوں کا بس چلے تو میرا سانس لینا بھی بند کر دیں ۔منت کا اشارہ وجدان اور اپنی ماں کی جانب تھا۔۔

پلیز آپی غصہ نہیں کریں چھوڑیں ان کو میں آپ کے لیے چائے بنا کر لاؤں۔۔۔فجر اپنی جگہ سے اٹھ کر منت کے پاس

آکر بیٹھ گئی۔۔۔

نہیں تم پڑھائی کرو میں چائے بناتی ہوں اپنے اور تمہارے لیے منت بڑے پیار سے فجر کی گال پر ہاتھ رکھ کر بولی تھی۔۔

منت اور فجر ایک دوسرے سے بے حد پیار کرتی تھیں۔

۔اور دونوں ایک دوسرے کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی جیسے اس وقت منت اپنا غصہ بھلا کر فجر کے لیے چائے بنانے گئی تھی۔منت جانتی تھی کہ فجر کو اس وقت چائے پینا بہت پسند ہے۔۔

....

ھھوں ھھوں ! چائے بن رہی ہے تو ایک کپ میرے لیے بھی بنا دو۔۔حماد نے کچن کے اندر داخل ہوتے ہی کھنگارتے ہوئے منت کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔جو اپنے اور فجر کے لیے کچن میں چائے بنا رہی تھی۔۔

حماد کاظمی جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی کوٹ سے واپس آیا تھا۔۔حماد منت کی خالہ کا بیٹا تھا۔۔حماد جب سے ازلان کے ساتھ پڑھائی مکمل کر کے پاکستان آیا تھا تو وہ اکثر اپنی خالہ کے گھر آجایا کرتا تھا۔۔

عافیہ اپنی بھانجے سے بہت پیار کرتی تھی۔اپنی بہن کے گزر جانے کے بعد یہ اس کی بہن کی آخری نشانی تھی۔۔حماد بھی اپنی خالہ کو اپنی ماں ہی سمجھتا تھا۔کیونکہ اس نے اپنی ماں تو بچپن میں ہی کھو دی تھی مگر عافیہ کی محبت اسے اپنی ماں کی یاد دلاتی تھی۔۔

عافیہ خود کہتی تھی کہ تم میرے پاس یہیں رکو اکثر تو حماد ازلان کے ساتھ یہیں رک جاتا تھا۔۔۔

آج وہ ازلان سے پہلے ہی گھر آگیا تھا ازلان کا کوئی ضروری کیس تھا جس کو وہ کوٹ میں ہی سٹڈی کر رہا تھا۔۔

حماد فری تھا تو وہ گھر آگیا۔ اسے چائے کی بہت طلب ہو رہی تھی تو وہ کچن کی جانب آگیا۔۔۔

یا یوں کہیں کہ چائے سے کہیں زیادہ اسے منت کی طلب ہو رہی تھی۔ حماد کاظمی منت کو بہت پسند کرتا تھا منت کو بھی حماد بہت اچھا لگتا تھا۔۔

حماد اکثر یہاں پر منت کے لیے ہی رکتا تھا۔۔ حماد منت سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ بہت جلد حماد اپنی خالہ سے بات کرنے والا تھا۔ حماد اس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ منت کسی اور کے دل کی دھڑکن ہے۔۔ جو بچپن سے اسے پاگلوں کی طرح پیار کرتا ہے۔ جو منت کی جانب کسی کا نظر بھر کے دیکھنا گوارا نہیں کرتا وہ پوری منت کیسے اسے دے گا۔ جس کا نام چوہدری وجدان ورک ہے۔۔۔

مگر منت کو حماد کافی اچھا لگنے لگا تھا کیونکہ حماد کا سوفٹ لہجہ منت کو اٹریکٹ کرتا تھا۔ جبکہ وجدان کا لہجہ ہمیشہ منت سے سخت ہوتا تھا۔۔

جو کہ وہ مصنوعی بنا کر رکھتا تھا وجدان نے ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی اپنی حدود اور دائرے قائم کر رکھے تھے۔۔۔

اسے منت کی عزت بے حد عزیز تھی اب کچھ عرصے سے وجدان اپنے منہ زور جذباتوں کے ہاتھوں مجبور ہونے لگا تھا۔تو وجدان بہت جلد اسے اپنانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

جی ابھی بنا دیتی ہوں۔۔۔ آپ کب آئے حماد۔۔منت حماد کو دیکھ کر خوشی بھری نظروں سے بولی تھی۔۔میں اسی وقت آیا ہوں جب آپ چائے بنانے بہت مصروف تھی۔۔۔وہ کچن کی شیلف سے ٹیک لگائے ہوئے کھڑا اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

نظریں اس کے خوبصورت چہرے پر مرکوز تھی۔۔۔حماد کی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے وہ پزل ہورہی تھی۔۔حماد کی نظروں کی تپش سے گھبرا کر منت جلدی جلدی چائے کو مگز میں ڈالنے لگی تھی ۔۔۔

حماد کاظمی کے ماں باپ کی بچپن میں ہی ایک حادثے میں ڈیتھ ہوگئی تھی اور وہ بچپن سے ہی اپنے ماموں کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔

حماد کاظمی کے ماموں کی بیٹی ردا احسن شاہ جو بچپن سے ہی حماد کو بہت پسند کرتی تھی۔۔۔ مگر حماد کو ردا کبھی بھی اس نظریے سے پسند نہیں تھی۔۔۔

ویسے تو ردا اور حماد دونوں بہت اچھے دوست تھے۔ ردا حماد اور ازلان تینوں نے اکٹھے ہی وکالت کی پڑھائی مکمل کی۔۔

۔حماد کاظمی ایک بہت سلجھا ہوا اور چاکلیٹ بوائے تھا۔۔ بچپن سے ہی ماں باپ کے گزر جانے کے بعد وہ بہت خود مختیار ہو گیا تھا۔۔۔

وکالت کی پڑھائی میں بھی اس نے آن لائن بہت سے ورک کیے۔۔ اس نے تقریباً اپنی وکالت کی پڑھائی کا خرچہ خود اٹھایا تھا۔۔ حماد بے حد ذہین اور سلجھی ہوئی پرسنلٹی کا مالک تھا۔۔

اور ردا احسن اور حماد کاظمی دونوں ایک ہی سوچ کے مالک تھے مگر اس کے باوجود بھی حماد کاظمی نے شریک حیات کی نظر سے کبھی ردا کو نہیں دیکھا تھا۔۔ ردا ایک بہت اچھی اور سلجھی ہوئی لڑکی تھی۔۔۔ مگر حماد کو منت بہت پسند تھی۔

منت میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں! حماد نے سوچتی ہوئی نظروں سے منت کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی کہیں! منت نے چائے مگ کے اندر چھانتے ہوئے بنا دیکھے جواب دیا۔۔

میں تم سے!

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

اس سے پہلے کہ حماد منت سے اپنے دل کی بات کرتا۔۔

کچن میں وجدان بھاری قدموں سے داخل ہوا تھا۔اور آتے ہی اپنی رو عبدار آواز سے سوال کیا۔۔

حماد کاظمی کو منت کے اتنے قریب کھڑے دیکھ کر وجدان کی بلو آئز شعلے اگلنے لگی تھی۔۔

اسے کہاں منت کے قریب کسی کا کھڑا ہونا پسند تھا۔۔کمر پر دونوں ہاتھ باندھے وہ ان کے قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

وجدان بھائی میں چائے کا کہنے آیا تھا۔تو میں نے دیکھا کے منت اپنے لیے چائے بنا رہی تھی۔۔تو میں نے کہا میرے لیے بھی ایک کپ بنا دے۔۔

۔کیوں گھر کے تمام ملازمین مر گئے ہیں جو یہ تمہارے لیے چائے بنائے گی؟

بنا بات کو گھمائے پھرائے وجدان نے کہر الود نظروں سے دیکھا۔

وجدان نے سخت لہجے سے کہا۔۔تو حماد شرمندہ سا ہو گیا۔۔

نہیں وجدان بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں میں تو کچن میں ملازمہ سے ہی کہنے آیا تھا۔۔ مگر کچن میں منت چائے بنا رہی تھی تو میں نے سوچا۔۔۔ کیا سوچا کہ یہ تمہاری ڈیوٹی دینے کے لیے کھڑی ہے؟ وجدان نے حماد کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے آئی برو اٹھا کر سپاٹ لہجے سے کہا۔۔

کچھ تو وجدان کی پرسنلٹی رو عبدار اور دبدبے والی تھی، اوپر سے وجدان کی خاموشی سے لوگ گھبراتے تھے۔وہ جب اپنی خاموشی توڑتے ہوئے بولتا تھا تو لوگ اس سے گھبراتے تھے۔۔

بالکل ایسے ہی جیسے اس وقت حماد کی ہوا ٹائٹ ہو چکی تھی۔۔۔

نہیں سوری حماد بھائی میرا ایسا تو کوئی مطلب نہیں تھا اگر آپ کو برا لگا ہے تو۔۔۔۔بالکل مجھے بہت برا لگا اور بہت برا لگا۔۔۔وجدان نے حماد کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اپنا موقف بیان کر دیا۔۔۔

منت جو مگ کے اندر چائے ڈال رہی تھی اس کے تو ہاتھ کانپ رہے تھے وجدان کی غصے والی آواز اور طیش والی نظروں سے۔۔

منت نے تو ڈر کے مارے ایک بار بھی نظریں اٹھا کر وجدان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔حماد تو وجدان کے آتے ہی منت سے دوری پر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

تم جاؤ اپنے روم میں ملازمہ کے ہاتھ تمہارے روم میں چائے بھجوا دی جائے گی۔۔۔وجدان کے سخت لہجے سے حماد فوراً وہاں سے نکل گیا۔۔۔

وجدان کے سخت لہجے سے حماد واقف تھا اس لیے وہ برا منائے بنا کچن سے فوراً چلا گیا۔۔۔

ہمم تمہیں بڑا شوق چڑھا ہوا ہے دوسروں کو چائے پلانے کا۔منت جو چائے لے کر وہاں سے غائب ہونے والی تھی۔اس کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے وجدان شلف کے دونوں جانب اس کے اطراف میں

ہاتھ رکھے ہوئے اس کے بے حد قریب ہو کر بولا تھا۔۔وہ ڈش کو ہاتھ میں لیے اس کی جانب رخ کیے ہوئے کھڑی تھی۔۔

وجدان کے جسم سے اڑتے ہوئے مردانہ پرفیوم کی خوشبو منت کی سانسوں میں اتر رہی تھی۔۔۔وجدان کی گرم سانسیں منت کے چہرے پر پڑ رہیں تھیں۔۔۔وجدان کے ڈر سے منت کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چائے والی ٹرے کپکپا رہی تھی۔اس کی جھکی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔

حماد خود آئے تھے کچن میں چائے کا کہنے وجدان بھائی میں نے ان کو تھوڑی بلایا تھا۔۔منت نے کانپتے ہونٹوں سے وضاحت دی۔۔
اس کو بھائی کہتے ہوئے تمہاری زبان ٹوٹتی ہے۔۔وہ حماد اور میں بھائی تمہاری موٹی کھوپڑی میں میری بات کیوں نہیں گھستی کتنی بار کہا ہے کہ مجھے بھائی مت بلایا کرو۔۔۔جس کمینے کا نام لے کر بلا رہی ہو۔ اس کو بھائی کہا کرو۔ وجدان نے غراتے ہوئے اس پر چہرہ جھکائے کہا تھا۔۔اس حماد سے دور رہا کرو۔ورنہ تمہاری سانسیں کھینچ لوں گا۔۔

منت ڈر اور وجدان کی بھاری رعبدار آواز سے گھبراتے ہوئے رونے لگی تھی۔۔رونا بند کرو تمہاری آنکھ سے اگر ایک بھی آنسو گرا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔وجدان کے کہنے پر منت نے ہچکی لیتے ہوئے آنسوں ایک دم روک لیے۔۔۔

ویری گڈ!اب بتاؤ اس کمینے کے لیے تم نے اپنے ہاتھوں سے کون سی چائے بنائی ہے۔۔

منت سے تھوڑی دوری بناتے ہوئے وجدان نے لہجے کو نرم کرتے ہوئے پوچھا تھا۔کیونکہ منت کے اتنا زیادہ قریب ہو کر وجدان کو اپنے منہ زور جذباتوں کو روکنا بھاری پڑ رہا تھا۔

۔صرف اسی لیے تو وجدان اپنے اوپر ہمیشہ پہرے لگائے رکھتا تھا۔بچپن سے ایک چھت کے نیچے رہنے کے باوجود وہ منت سے دور اور بظاہر کھینچا کھینچا رہتا تھا۔۔

وہ ہمیشہ اسے ڈانٹ کر ہر کام کہتا تھا کیوں کہ وجدان ورک کے اندر محبت کے پر جوش لاوے اوبل رہے تھے۔۔جو ہر وقت منت کو اپنی دسترت میں چاہتے تھے۔۔

ان لاووں کو روکنے کے لیے منت سے دوری بنائے رکھنا بے حد ضروری تھا۔۔منت عمر میں بھی وجدان سے چھوٹی تھی۔۔اور بچپن میں بیمار رہنے کی وجہ سے بھی منت کافی ویک تھی۔۔

منت جب پیدا ہونے والی تھی تو اس کی ڈلیوری میں بہت زیادہ کمپلیکیشنز تھے۔تو منت سات مہینے میں ہی دنیا میں تشریف لے آئی تھی۔۔۔

اس وجہ سے بھی منت کافی کمزور تھی اور وجدان منت کی نسبت اتنا ہی لمبا چوڑا خوبرو مرد تھا۔۔ تو منت کسی لحاظ سے بھی وجدان کو سہنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

اسی لیے وجدان ورک نے ہمیشہ اپنے جذباتوں پر پہرے لگائے رکھے۔۔اب وہ چلتے چلتے جوانی کی اس منزل پر پہنچ چکا تھا۔۔ جہاں پر آکر منت کو وہ ہمیشہ کے لیے اپنا بنا کر پورے حق سے اپنی دسترت میں لانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

میں نے پوچھا تم نے اپنے ان خوبصورت ہاتھوں سے حماد کے لیے چائے کا کون سا مگ بنایا ہے۔۔ منت کی چپ پر لفظوں کو پیستے ہوئے وجدان نے بات دہرائی۔۔

یہ۔۔ یہ والا منت نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹرے کے ایک کپ کی جانب اشارہ کیا ٹرے میں اب بھی تین مگ رکھے ہوئے تھے۔۔۔

اب بھی تینوں کپ لے کر جا رہی ہو یعنی کہ اسے روم میں چائے دینے کا ارادہ رکھتی ہو۔ منت میں تمہاری جان لے لوں گا اگر اب تم مجھے اس کے نزدیک نظر آئی تو۔۔

منت میری بات کو لائٹ مت لینا۔ اتنی بے وقوف نہیں ہو تم کہ میرے جذبات تمہاری سمجھ میں نا آتے ہوں۔ اور نہ ہی اب تم اتنی ننھی منی بچی رہی ہو کہ میرے جذباتوں سے واقف نہ ہو۔۔

منت بہت تمیز کے دائرے میں رہ کر ہر اپنا جذبہ تم تک میں وقتاً فوقتاً پہنچاتا رہا ہوں۔۔۔ یہ مگ ہے نا اس کے نام کا، وجدان نے وہ مگ اٹھایا جس کی جانب منت نے اشارہ کیا تھا۔ اسے اٹھا کر پاس ہی سنک میں پورا انڈیل کر کپ خالی کر کے اسے بھی سنک کے اندر پھینک دیا۔۔

وجدان کے اس عمل پر منت ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔۔

آج کے بعد تمہارے یہ ہاتھ میرے سوا کسی کی خدمت گزاری کے لیے اٹھے تو کاٹ دوں گا۔۔

نہ بچیں گے یہ ہاتھ اور نہ کرو گی تم کسی اور کی خدمت۔۔۔

اس کی کلائی کو نرمی سے اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑے ہوئے لفظوں کو چبا کر بولا تھا۔۔۔

اتنے غصے میں بھی وجدان نے منت کی کلائی پر کوئی سختی نہیں دکھائی تھی۔ یہی تو وجدان ورک کی خوبی تھی۔۔ وہ غصے میں بھی اپنے ہوش وحواس ہمیشہ قائم رکھتا تھا۔۔۔

اور اس وقت وہ جانتا تھا کہ اس کی محبت بہت نازک ہے۔۔ اگر وہ اس کی کلائی کو دبائے گا تو پکا کوئی نہ کوئی ہڈی نے فیکچر ہو جانا ہے۔۔

وجدان ورک جوش میں ہوش کبھی نہیں کھوتا تھا۔۔۔

اور یہ دونوں کپ کس کے ہیں۔۔ کانپتی ہوئی منت سے ایک اور سوال کیا گیا تھا۔۔

ایک فجر کا اور ایک میرا۔۔۔ ہمم۔۔ تمہارا مگ کون سا ہے اس کے کان پر جھک کر سرگوشی میں کہا ۔۔۔یہ والا۔۔اپنے بلیک والے مگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ منت اور فجر نے ایک دوسرے کو دو مگ گفٹ کیے تھے ایک بلیک اور ایک وائٹ بلیک مگ منت کا تھا اور وائٹ فجر کا۔۔۔

وجدان نے وہ مگ اٹھا کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے اس میں سے چند چائے کے سپ لیے۔۔ اس مگ کو منت کے لبوں سے لگا کر آنکھ کے اشارے سے پینے کو کہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پینی۔۔۔ میرے ہاتھ سے سپ لے لو بہتر ہے ورنہ اگلی بار یہ موقع نہیں دوں گا۔۔

آپشن بدل جائے گا۔ میرے لبوں سے سپ لینا پڑے گا۔ وجدان ورک نے سرگوشی میں کان پر جھکتے ہوئے کہا تو منت کے پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔ وجدان کے اس بے باک جملے پر۔

وجدان نے ایسا جملہ پہلی بار منت کو کہا تھا۔۔ وجدان کی محبت کے دبے چھپے سے جملے ہوا کرتے تھے۔۔۔

مگر یہ تو بہت بے باک جملہ کہا تھا۔ منت کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈش میں رکھا ہوا کپ ٹن ٹن کر کے کانپنے کی وجہ سے ڈش میں آواز پیدا کرنے لگا تھا۔

منت کی حالت دیکھنے لائق تھی۔

۔منت کی حالت دیکھ کر وجدان کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔بس جی وجدان کو ہلکا سا مسکراتا پا کر منت وہیں پر چائے کی ڈش رکھتے ہوئے ہوا میں اڑتی ہوئی کچن سے فرار ہو چکی تھی۔۔۔

وجدان کچن میں شلف کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ہائے یارِ وجدان تم تو ابھی سے گھبرا گئی ابھی تو وجدان کے عشق کے رنگ تم پر ظاہر ہونے باقی ہیں۔۔۔ابھی تو وجدان نے اپنے عشق کے ہر رنگ کو چھپا کے رکھا ہوا ہے۔وہ مسکراتے ہوئے سوچ کر کچن سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

....

منت آپی چائے کہاں ہے؟؟منت کو واپس منہ پھلا کر تیز تیز قدموں سے روم میں آتے دیکھ فجر نے سوال کیا۔۔آپی خیریت تو ہے۔منت کو اپنے حواسوں میں نہ پا کر فجر اس کے قریب آگئی تھی۔۔

فجر وجدان بھائی کو کسی اچھے سائیکیٹرس کو دکھانے کی ضرورت ہے۔۔

اففف اللہ آپی آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا ہے۔۔میں نے کہا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔منت نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے بولی تھی۔۔

فجر پوچھو گی نہیں کہ میں ایسا کیوں بول رہی ہوں، منت نے حیرانی سے منت کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔ نہیں میں بالکل نہیں پوچھوں گی کہ وجدان بھائی نے آپ سے کیا کہا۔ کیونکہ میں آپ کی طرح بے وقوف نہیں ہوں۔۔

شٹ اپ فجر تمیز سے بات کرو میں بے وقوف نہیں ہوں وجدان بھائی سائیکو ہیں۔۔ فجر جو اپنے ہاتھ میں بک لے کر دوبارہ ریڈ کرنے لگی تھی۔ اس کے ہاتھ سے بک کو پکڑ کر اس کے سر پر مارتے ہوئے بولی۔۔

آہ۔۔ آپی کیا کر رہی ہیں۔ مجھے لگ رہی ہے۔ فجر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے منت کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

لگنی بھی چاہیے۔۔ میں تو کہتی ہوں وجدان بھائی کے سر پر بھی ایسی دو چار کتابیں جوڑ کر مارنی چاہیے۔ تم دونوں ایک ہی جیسی پرسنلٹی ہو۔ سڑو میسنے گھنے۔۔ کتاب کو اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے فجر کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

ہم لوگ گھنے میسنے اور سڑو نہیں ہے۔ہم لوگ سمجھدار سلجھے ہوئے اور کم گو ہیں۔فجر نے اپنے بارے میں تشریح کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا سمجھدار سلجھی ہوئی محترمہ !مجھے ذرا یہ بتانا گوارا کرو گی کہ وجدان بھائی کے دماغ میں آخر چل کیا رہا ہے۔تم دونوں تو ایک جیسے سمجھدار اعلی سوچ رکھنے والے ہو تمہیں تو بخوبی اندازہ ہو گا۔۔

جی مجھے بہت اچھی طرح سے اندازہ ہے بلکہ کنفرم ہے کہ وجدان بھائی کے دماغ میں کیا چل رہا ہے اور وہ آپ سے کیا چاہتے ہیں۔۔۔

مگر میں وہ سب آپ کو بتا کر میرے پیارے وجدان بھائی کا کوئی بھی سرپرائز خراب نہیں کروں گی۔۔

اس لیے آپ مجھ سے بالکل بھی اگلوانے کی کوشش مت کیجیے کیونکہ میں آپ کی باتوں میں آکر نہیں بتاؤں گی۔۔

اگر آپ اپنی اس بچگانہ سوچ سے باہر

آکر غور و فکر کریں گی تو آپ کو بھی سمجھ میں آجائے گا کہ بچپن سے ہی وجدان بھائی آپ کو ہی بھائی بولنے سے منع کیوں کرتے ہیں۔۔۔

اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گی پلیز مجھے پڑھائی کرنے دیں کیونکہ مجھے آپ کی طرح فیل ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔

فجر فل سٹاپ لگا کر پڑھنے لگی تھی ہاں جی ہاں جی پڑھ لو تم نے ماما نے اور وجدان بھائی نے مل کر پڑھائی کے بلبوتے پر اس پوری دنیا کو فتح کرنا ہے۔۔

اس لیے بک کی کوئی لائن چھوٹنی نہیں چاہیے۔ منت منہ بسورتے ہوئے اپنی بیڈ پر جا کر لیٹ گئی تھی۔۔

پتہ نہیں آپی آپ کو نظر کیوں نہیں آتا کے وجدان بھائی آپ سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔ بچپن سے مجھے نظر آتا ہے کہ وجدان بھائی آپ سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ وہ ٹھنڈی آہ بھرتی ہوئی سوچ کر ایک نظر منت کی جانب دیکھتی ہوئی اپنی پڑھائی میں مشغول ہو گئی۔۔

فجر پاگل میں نہیں تم ہو۔ اتنی بچی نہیں ہوں میں جو مجھے یہ سمجھ میں نہ آئے کہ وجدان بھائی کیا چاہتے ہیں۔۔

مگر مجھے ان کی چاہت کو جان بوجھ کر نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ اتنے سڑیل بندے کے ساتھ میں تو نہیں رہ سکتی جو بولتا تو ایسے ہے جیسے دنیا پر احسان کر رہا ہو۔۔۔

اور ہنستا ایسے ہے جیسے ہزاروں روپے کا خرچہ آجاتا ہو اس کے مسکرانے پر۔۔ ہر وقت روعب جماتا اور اکڑتا رہتا ہے۔۔

بچپن سے لے کر مجھ سے کبھی پیار سے بات کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔۔ جب بھی پاس آتا ہے میرا تو دل دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔۔۔ اگر ہم دونوں کی شادی ہوئی تو اللہ کے حکم سے بچے گونگے پیدا ہوں گے۔۔۔ خود تو اس کو بولنے کا شوق ہے نہیں اور میرے شوق پر ٹیپ لگا دے گا۔۔۔ شادی کے بعد پڑھائی کروا کروا کر میرے دماغ کو سن کر دے گا۔۔۔ اور پیار تو ٹائم ٹیبل کے حساب سے کیا کرے گا۔ ہفتے میں آدھے سیکنڈ کی ایک کس ہوا کرے گی ۔۔ اور مہینے میں ایک بار جھپھی ملا کرے گی۔۔ اتنے ان رومینٹک بندے کے ساتھ میں تو نہیں رہ سکتی۔

ایسے بندے کے پیار کا کیا میں اچار ڈالوں گی۔۔ مجھے تو حماد پسند ہے کتنے اچھے طریقے سے مجھ سے بات کرتا ہے۔ کتنا کیوٹ ہے۔۔۔

مجھے تو بہت پیار کرنے والا سویٹ ہسبینڈ چاہیے جو میرے ناز نخرے اٹھائے نا کہ سارا دن پروفیسر بن کر میرے سر پر چھڑی لے کر کھڑا رہے۔

منت سب کچھ اپنے دماغ میں سوچ کر مسکرا دی۔۔۔

منت کو وجدان کے دل کی بات پتا تھی کہ وہ منت کو پسند کرتا ہے۔ مگر منت اس کے اکڑے اور روعبدار رویے سے ہمیشہ گھبراتی تھی۔۔۔

اس لیے منت کو وجدان ہسبینڈ کے روپ میں پسند نہیں تھا۔۔ اسی لیے وہ ہر بار جان بوجھ کر اس کی گول گول محبت والی باتوں کو اگنور کر دیتی تھی۔۔ مگر آج وجدان کے الفاظ زیادہ گہرے ہوئے تو وہ بہت زیادہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔

....

)ماضی(

ابا جی آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟؟؟

آپ میری محبت سے بہت اچھی طرح سے واقف تھے پھر آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا۔وکی اپنے بابا کے سامنے آج پہلی بار اونچی آواز میں بول رہا تھا۔اس کے دل کا درد اس کی آنکھوں سے ابل ابل کر باہر آرہا تھا۔۔

وکی تو میرا بہت سمجھدار بیٹا ہے۔۔ تاشی میں وہ صلاحیت نہیں ہے وہ صدا کا جذباتی اور محدود سوچ کا مالک ہے۔۔وکی کا بابا وکی کو سمجھانے کے لیے آگے بڑھا تھا۔۔

خدا کے لیے ابا جان آج نہیں۔۔ آج مجھے آپ یہ کہہ کر صبر نہیں دلا سکتے کہ میں آپ کا سمجھدار بیٹا ہوں۔۔

بھاڑ میں گیا میرا سمجھدار ہونا آپ کو بہت اچھی طرح سے پتہ تھا کہ میں چشمش کو کتنا پسند کرتا ہوں۔۔

میں آپ کو اور اماں کو بتا چکا تھا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ کو اپنا رشتہ لے جانے کے لیے کہا تھا۔۔

مگر آپ نے میری غیر حاضری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کیسے اس کا نکاح تاشی بھائی سے کروا دیا۔۔۔

وکی اتنے ہائپر مت ہو۔بیٹا بیٹھ کر ایک بار ہماری بات تو سنو۔۔وکی کی ماں اپنے بیٹے کو تڑپتے ہوئے دیکھ اس کے قریب آئی تھی۔۔

اماں جان آپ کو لگتا ہے کہ کوئی گنجائش ہے کوئی ایسا مدہ ہے جس پر ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔

آپ نے میری چشمش کا تاشی بھائی سے نکاح کروا دیا۔ آج اس کی رخصتی کروانے جا رہے ہیں۔میرے 10 دن کی غیر حاضری کا آپ نے بہت اچھا فائدہ اٹھایا ہے۔۔

آپ لوگ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ ایسی کون سی قیامت ٹوٹ گئی تھی جو آپ نے یہ سب کیا۔۔

مجھے بتانا ضروری کیوں نہیں سمجھا وکی لال انگارا ہوتی ہوئی آنکھوں سے چیختے ہوئے بول رہا تھا۔۔

مٹھیوں کو میچ میچ کر اپنے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔وکی کا دل چاہ رہا تھا کہ درد سے اتنی زور سے چلائے کہ گھر کے لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں۔

۔کتنے خواب سجائے تھے اس نے اپنی چشمش کے ساتھ جو ایک ہی بار میں سب چکنا چور ہو گئے تھے۔۔وہ تو اپنے کام کے سلسلے میں کراچی گیا تھا جہاں اسے دس دن لگ گئے اسے کیا پتہ تھا کہ واپس جائے گا تو اس کی دنیا ہی اجڑ جائے گی۔۔۔

یہ خبر نہیں تھی، یہ وہ پگھلتا ہوا سیسا تھا جو اس کے کانوں میں پڑتے ہی اس کے اندر تک درد کی ٹیسیں اتار رہا تھا۔۔وکی اپنے بھائی تاشی سے بہت پیار کرتا تھا۔

تاشی شروع سے ہی اپنی پڑھائی کے لیے ابراڈ میں رہا تھا۔وکی نے چھوٹا ہونے کے باوجود بیٹے کی ہر ذمہ داری نبھائی تھی اپنے باپ کا سارا کاروبار سنبھالا ماں باپ کا خیال رکھا۔۔

یہاں تک کہ تاشی کی پڑھائی کے اخراجات بھی وکی اٹھا رہا تھا جو اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے باپ کا کاروبار بھی باخوبی اپنے باپ کے ساتھ مل کر سنبھال رہا تھا۔۔

۔تاشی کافی سال پیسہ اور ٹائم برباد کرنے کے بعد جب پاکستان واپس آیا تو کافی بگڑ چکا تھا۔۔

مگر اس کے کارنامے اس کے ماں باپ نے اپنے رشتہ داروں سے کافی حد تک چھپا کے رکھے تھے۔۔

لوگوں کی نظروں میں تاشی کا کردار فلحال بہت اچھا تھا۔تاشی نے پاکستان لوٹ کر اپنے ماں باپ کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔ساری ساری رات آوارہ گردیاں شراب میں دھت رہنا اور بازاروں میں عورتوں کے پیچھے بھاگنا اس کا فیورٹ کام تھا۔۔

۔وکی اپنے بھائی کے سارے کارناموں سے واقف تھا مگر وکی کی بات تو وہ چھوٹا سمجھ کر ہوا میں اڑا دیتا تھا۔وکی اپنے بھائی سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا۔۔

مگر تاشی ہمیشہ سے سیلفش تھا جو صرف اپنی ذات کے فائدے اور نقصان کے بارے میں ہی سوچتا تھا

۔اور اس بار بھی اس نے ویسا ہی کیا۔۔

اس دن ایک فنکشن میں جب تاشی اپنی ماں کے ساتھ گیا۔ تو اسے اپنی کزن چشمش بہت پسند آئی تھی۔۔ اتنی پسند کہ تاشی نے پہلی بار عیاشی کے بجائے کسی کو اپنے نکاح میں لینے کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔

جس سوچ کا اظہار اس نے گھر آتے ہی اپنی ماں سے کر دیا۔۔

جہاں ماں باپ کو یہ خوشی ہوئی تھی کہ تاشی نے کم سے کم کوئی صحیح فیصلہ لینے کا تو سوچا۔۔ دوسری طرف لڑکی کا نام بتانے پر گھر میں طوفان برپا ہو گیا تھا۔

کیونکہ تاشی نے اسی لڑکی کا نام بتایا، جس لڑکی کو وکی بہت پسند کرتا تھا۔۔ اور تاشی سے پہلے وکی اپنی ماں کو بتا چکا تھا۔ اور بہت جلد وکی کے ماں باپ چشمش کا رشتہ وکی کے لیے لینے جا رہے تھے۔۔ مگر یہاں تو ایک نیا عذاب نازل ہو گیا تھا۔۔۔

جب یہی بات انہوں نے تاشی کو سمجھانے کی کوشش کی تو، تاشی نے تو آج تک نہ کبھی کسی کی بات سمجھی تھی اور نہ مانی تھی وہی ضدی انداز۔۔ دھمکیوں پر دھمکیاں دینے پر اتر آیا تھا۔۔ یہاں تک کہہ

دیا کہ اگر اس لڑکی کا رشتہ لے کر نہیں دیا تو اس کے لیے کوئی بڑا کام نہیں ہے۔وہ اس لڑکی کو اغوا کروا لے گا اور اس کے ذمہ دار آپ لوگ ہوں گے۔۔

۔اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ یہ اس کی چھوٹے بھائی کی محبت ہے بس تاشی کو تو چشمش پہلی ہی نظر میں دل میں ٹھا کر کے لگی تھی۔۔۔

وہ وائٹ کلر کی فراک کے اوپر بہت سارے کلروں سے بنے ہوئے ہاتھ کے کڑھائی والے دوپٹے کو لیے ہوئے کھلے بالوں سے اپنی کزنوں کے ساتھ بھاگتی ہوئی آکر تاشی سے ٹکرائی تھی بس یہی ٹکرانا اس کی خوشیوں کو اجاڑنے کے لیے کافی تھا۔اس کی خوبصورتی تاشی کی آنکھوں سرائیت کر گئی۔۔

تاشی کو ہر صورت وہ اپنی دسترت میں چاہیے تھی۔۔۔اس کے ماں باپ نے بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر جب تاشی نے چشمش کو راستے سے کڈنیپ کروالیا تو چشمش کے گھر میں قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔

خبر تاشی کے ماں باپ تک پہنچی تو وہ سمجھ چکے تھے کہ یہ کارنامہ ان کی گھٹیا اولاد کا ہی ہے۔۔

بڑی مشکل سے تاشی سے رابطہ کرنے کے بعد اس کے والد نے اسے یقین دلایا کہ وہ چشمش کا رشتہ اس کے لیے مانگ لیں گے۔۔۔

مگر خدا کے لیے لڑکی کو باحفاظت اس کے ماں باپ کے گھر بھجوادو۔۔ چشمش رشتے میں وکی اور تاشی کی کزن تھی۔اب اس کے ماں باپ کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا ایک لڑکی کی عزت کا معاملہ تھا۔۔۔

تاشی کے ماں باپ کو اپنے گھٹیا بیٹے پر پورا یقین تھا کہ وہ دوبارہ بھی یہ حرکت کر سکتا ہے۔۔۔

وہ تو خدا کا شکر تھا کہ شیطانی دماغ والے تاشی نے اپنا چہرہ چشمش کو نہیں دکھایا تھا۔۔۔اس نے یہ کام اپنے بندوں سے کہہ کر کروایا تھا اور خود وہ منظر عام سے دور رہا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے تاشی پر کوئی حرف نہیں آیا تھا۔۔بلکہ یہ رشتہ چشمش کے باپ نے دیتے ہوئے ان کا احسان سمجھا تھا جو ساری حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود ان کی بیٹی کو باعزت اپنا رہے تھے۔۔۔

یہ سارے دورانیے میں وکی کا رابطہ چشمش سے نہیں ہو سکا تھا یا یوں کہیں کہ کچھ ایسی دھمکیاں ملی تھیں ۔جس کی وجہ سے چشمش رابطہ کر ہی نہیں سکی تھی اس طرح وکی کے دل کا باغ اس کے اپنے ہی بھائی نے اجاڑ دیا تھا۔۔

۔وکی کے والدین نے ساری سچائی فلحال وکی کو بتانا ضروری نہیں سمجھی تھی خود بیٹے کی نظروں میں برے بن گئے مگر بھائی کو بھائی سے بدگمان نہ ہونے دیا اس لیے وہ یہ سچائی ابھی تک وکی کو نہیں بتا رہے تھے۔۔

وکی بیٹا تم یہی سوچو کہ تم نے اپنے بھائی کے لیے قربانی دی ہے وہ اتنا ضدی بن گیا تھا اگر ہم اس کا نکاح نہیں کرواتے تو وہ خود کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔

اس کے ابا نے وکی کو سمجھانے کی کوشش کی جب کہ وہ جانتا تھا کہ انہوں نے وکی کے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔۔

ہم جانتے تھے کہ تم ہمارے سمجھدار بیٹے ہو ہماری بات مان جاؤ گے۔۔۔ہم جانتے ہیں کہ تمہارے ساتھ بہت ناانصافی ہوئی ہے۔۔۔اور ہم شرمندہ ہیں اس پر۔۔

ابا جان سمجھدار ہوں اس کا مطلب ہے کہ آپ میرا ہی کلیجہ نکال کر تاشی بھائی کے سامنے پیش کریں گے۔۔میں یہ شادی کسی صورت نہیں ہونے دوں گا۔۔

آپ تاشی بھائی کو بولیں کہ وہ چشمش کو طلاق دے۔۔

اور میں تمہارے کہنے پر ایسا کیوں کروں گا۔تاشی اسی وقت اپنے کمرے سے نکل کر باہر آیا تھا۔وکی کی بات سنتے ہی اس نے اونچی آواز میں جواب دیا۔۔

لہجہ ہمیشہ کے جیسا اکڑا ہوا تھا۔ کیونکہ تاشی بھائی چشمش مجھے پسند کرتی ہے اور میں اس کو۔۔۔۔اور آپ اس طرح ہمارے بیچ میں نہیں آسکتے۔۔۔وکی پہلی بار اپنے بھائی کے سامنے اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔

اگر تم اسے پسند کرتے ہو تو میں بھی اسے پسند کرتا ہوں اور وہ کس کو پسند کرتی ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اب وہ میرے نکاح میں ہے اور نکاح کے بعد بیوی کو صرف اپنا شوہر ہی پسند ہوتا ہے۔۔۔ اور آج کے بعد خبر دار اگر تم نے اپنی زبان سے اس کا نام بھی لیا تو۔۔ تاشی نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا۔ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری یہ مثال تاشی پر فٹ بیٹھتی تھی۔۔

تاشی بھائی میں نے آپ جیسا بھائی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔۔ آپ کو شرم نہیں آتی اپنے چھوٹے بھائی کی محبت کو چھینتے ہوئے۔وکی کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے۔۔۔

۔اگر تاشی اس کا بڑا بھائی نہ ہوتا تو اس وقت وکی بد تمیزی کی ہر حد کو پار کر جاتا۔۔۔ مگر وکی میں اتنی تمیز تھی کہ بڑا بڑا ہوتا ہے اور چھوٹا چھوٹا یہی تو فرق تھا تاشی اور وکی میں۔۔ دونوں آپس میں بحث کیے جا رہے تھے۔۔

وکی بیٹا خاموش ہو جاؤ اس سے تو مجھے کوئی امید نہیں ہے کم سے کم تم ہی اپنے بوڑھے ماں باپ کا لحاظ کر لو۔۔

وکی کا باپ ہاتھ جوڑتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ابا جی چپ تو ہو جاؤں گا۔ مگر آپ نے میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے اس سے تو اچھا تھا کہ آپ حکم دیتے تو میں آپ پر اپنی جان قربان کر دیتا مگر آپ نے تو وکی کا کلیجہ ہی نکال لیا ہے۔۔

۔وکی آنکھوں میں آنسوں لیے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔اس کے ماں باپ کی آنکھوں میں بھی اپنے بیٹے کی تکلیف کو دیکھ کر آنسوں آگئے تھے۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ وکی کے ساتھ بہت غلط ہوا ہے۔۔جبکہ پاس ہی بیٹھے ہوئے تاشی کے چہرے پر فتاحی غرور نظر آرہا تھا۔وہ شیطانی مسکراہٹ لیے بیٹھا تھا۔۔۔

....

)حال(

خالہ جان آپ فری ہیں؟؟

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

حماد بیٹا یہ کیسا سوال ہے ماں اپنے بیٹے کے لیے ہمیشہ فری ہوتی ہے۔ آؤ بیٹھو میرے پاس۔۔عافیہ بیگم جائے نماز لپیٹ کر رکھتے ہوئے بڑے پیار سے حماد سے بولی تھی۔

۔خالہ جان میں جو بات کرنے لگا ہوں اگر ماما ہوتیں تو وہ خود آپ سے کرتیں مگر۔۔۔

حماد نے اپنی خالہ کے پاس بیٹھ کر جھجھکتے ہوئے بات شروع کی تھی۔۔

حماد بیٹا تمہیں جو بات کرنی ہے تم میرے ساتھ کھل کر کرو۔۔ میں تمہاری ماں ہی ہوں۔۔ماں اور خالہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔۔۔ جو بات مجھ سے آپا کر سکتی تھیں وہ بات تم بھی مجھ سے کر سکتے ہو۔۔ بتاؤ کیا ہے بات ہے۔۔

خالہ مجھے منت پسند ہے میں منت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔عافیہ نے چونک کر حماد کی جانب دیکھا۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔عافیہ نے منت کا نام سنتے ہی ناگوار منہ بنالیا۔۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں مگر منت کے بارے میں فیصلہ اس کا بابا لے گا۔۔

خالہ سچ میں آپ کو میرے اور منت کے رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حماد کا ظمی کا چہرہ کھل اٹھا تھا
۔۔

نہیں بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر منت کا فیصلہ منت کا باپ کرے گا۔عافیہ نے ایک بار پھر سے بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

عافیہ کا لہجہ احساسات سے خالی تھا عافیہ کو حماد فجر کے لیے بہت پسند تھا اور وہ فجر کے ساتھ حماد کا رشتہ جوڑنا چاہتی تھی مگر یہاں منت کا نام سن کر عافیہ بیگم کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔۔

جس کو اس نے حماد کے سامنے ظاہر کرنے سے کافی حد تک روک رکھا تھا۔۔۔حماد اپنی خالہ کی بات کو رضامندی سمجھتے ہوئے بے حد خوش ہو گیا تھا۔۔خالہ پلیز آپ آصف انکل سے بات کریں گی نا میرے لیے۔۔۔حماد نے بڑے مان سے کہا تو عافیہ انکار نہیں کر سکی تھی۔۔اس نے ہاں میں سر کو ہلا کر حماد کو تسلی دی۔۔

....

(حال)

منت۔۔۔منت۔۔۔منت۔۔۔۔۔۔۔بات سنو میری مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔

وہ گرین اور شاکنگ پنک چیک والی فراک اور کیپری پہنے گلے میں شاکنگ پنک دوپٹہ ڈالے ہوئے بھاگتی ہوئی اپنے روم سے نکل کر کچن کی جانب جارہی تھی۔۔۔وجدان چوہدری ورک اسی وقت گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

۔ہائے اللہ صبح صبح وجدان بھائی کو مجھ سے کون سا کام پڑ گیا ہے۔۔اللہ میاں آج صبح صبح کون سا گناہ ہو گیا ہے جو یہ میرے سامنے آگئے ہیں۔منت جان بوجھ کر اگنور کر کے بھاگ رہی تھی۔۔۔

مگر وجدان کی بھاری اور دبدبے والی پیچھے سے آتی ہوئی آواز کی وجہ سے وہ ڈرتے ہوئے رک گئی تھی۔۔۔

آ۔۔آ۔۔پپ۔۔آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟

وہ نظر نیچے جھکائے اپنے دوپٹے کے پلو کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے راہداری کے بیچ میں لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ چند قدم طے کرتے ہوئے اس کے قریب آیا۔۔ اپنی کمر پر دونوں ہاتھ باندھے وہ بہت دلکش انداز سے کھڑا تھا۔۔۔

فل وائٹ کلر کے سوٹ کے اوپر ڈارک گرے واسکٹ پہنے اس کی پرسنلٹی ہمیشہ کی طرح دبدبے والی نظر آرہی تھی۔۔

۔اس کے وجود سے اڑتی ہوئی اس کے پسندیدہ پرفیوم کی خوشبو ماحول کو مہکائے ہوئے تھی۔۔

تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو قسم سے تمہیں کھا نہیں جاؤں گا۔۔ منت نے ڈرتے ہوئے نظریں اٹھائیں تھیں۔

آپ کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے وجدان بھائی۔۔ وہ نظروں کو جھکائے سچائی بیان کر رہی تھی۔۔۔

منت کی تو ہمیشہ سے وجدان کے سامنے آنے سے جان جاتی تھی۔ کچھ تو وجدان کی پرسنلٹی ہی ایسی تھی۔۔

اوپر سے وہ جان بوجھ کر منت کا ڈرا سہا بچگانہ روپ دیکھنے کے لیے۔ اس پر ہمیشہ اپنا رعب بنائے رکھتا تھا۔۔۔

افف۔ تمہیں کتنی بار کہا ہے منت مجھے بھائی مت بلایا کرو۔۔ اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔

اسی لیے میں آپ کی بات نہیں سن رہی تھی۔۔ آپ کو تو ہمیشہ مجھ پر صرف غصہ ہی آتا ہے۔۔وہ نظریں جھکائے شکائیتی انداز میں بولی۔۔۔

غصہ تم مجھے جان بوجھ کر چڑھاتی ہو۔لہجے پر کنٹرول کرتے ہوئے۔وجدان ورک بولا۔۔

تمہیں یہ بھائی والا شوق ہر وقت کیوں چڑھا رہتا ہے۔۔گھر میں ازلان ہے نا اس کو سارا دن بھائی بھائی بول کر تم تھکتی نہیں۔جو اپنا شوق مجھ پر اتارنے

آجاتی ہو۔۔اور وہ حماد بھی تو ہے اس کو بلایا کرو بھائی۔۔وجدان کے لہجے میں ہلکا سا طنز طاری ہوا تھا۔۔

میں آپ کے راستے میں نہیں آتی آپ ہی زبردستی میرے راستے میں آجاتے ہیں۔۔منت نے حماد کو بھائی بولنے والی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔

منت آصف چوہدری میں تمہارے راستے میں نہیں آتا۔۔میں ہی تمہارا راستہ ہوں اور میں ہی تمہاری منزل۔تمہارا ہر راستہ مجھ سے شروع ہو کر، مجھ پر ہی ختم ہوتا ہے۔۔۔

تھوڑا سا قریب ہوا تو منت ہمیشہ کی طرح جو تھوڑی بہت ہمت جمع کر کے جواب دے رہی تھی۔۔

وہ سب وجدان کے ذرا سے قریب ہونے پر ہوا میں گل ہو چکی تھی۔

وہ دبک کر دیوار سے جا لگی تھی۔اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے وجدان نے محبت اور سختی سے ملی جلی کیفیت سے اس کے کان پر جھک کر سرگوشی کی۔۔

اور فوراً سے پیچھے ہو گیا منت کی عزت اسے اپنی عزت سے کہیں زیادہ عزیز تھی۔۔وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ راہداری کے بیچ میں کھڑا ہے اور یہاں پر کسی کی بھی نظر ان پر پڑ سکتی ہے۔وہ منت کے کردار پر کسی قسم کی انگلی اٹھتے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

مم۔۔۔مم۔۔۔میں جاؤں۔۔

نن۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔

وجدان نے اسی کے انداز میں اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

منت کے اس ڈرے ہوئے لہجے سے لفظوں کو توڑنا وجدان کو ہمیشہ کی طرح بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

وجدان چوہدری کے سخت دل کی نرم تاروں کو منت کے یہ پیارے پیارے الفاظ چھیڑ چھاڑ کر کے گدگدا رہے تھے۔۔

دوسری طرف منت بالکل اس کے برعکس تھی منت کا تو دل چاہتا تھا کہ وہ پلک جھپکے اور غائب ہو جائے اور وجدان چوہدری کی نظروں سے کہیں دور جا کر چھپ جائے۔۔۔

کک۔۔۔ک۔۔کک۔۔۔کیا۔۔۔کر رہے ہیں وجدان نے اپنے مضبوط مردانہ ہاتھ میں منت کا نازک سا ہاتھ پکڑا تو منت کے لفظوں کی مالا ٹوٹ کر بکھر گئی تھی۔منت کا چھوٹا سا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں کر رہا، کھاؤں گا نہیں تمہیں۔ میرے ساتھ میرے روم میں آؤ۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔ وہ اپنی جگہ پر ساکت کھڑی تھی۔۔ وجدان چوہدری نے نظریں پیچھے کی جانب کرتے ہوئے گھورا تو منت جلدی سے اس کے ہم قدم ہو لی۔۔

وجدان کے لبوں تلے گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔ جسے اس نے فوراً سے روک لیا۔۔ ہنسنے کے معاملے میں وجدان بہت کنجوس تھا۔۔

اور منت کے سامنے مسکرا کر وہ منت کے ڈرے ہوئے چہرے کو دیکھنے سے قاصر نہیں ہو سکتا تھا۔۔

وجدان اس کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے روم میں لے کر آیا تو۔۔اس نے محسوس کیا تھا کہ منت کانپ رہی ہے۔۔

وجدان نے اس کا ہاتھ نرمی سے چھوڑ دیا۔۔۔تاکہ وہ کمفرٹیبل ہو سکے۔۔

ہاتھ چھوڑنے کی دیر تھی کہ منت نے وہی بچگانہ حرکت کی اور بھاگ کر روم سے باہر جانے لگی تھی۔۔

وجدان اسکے ارادے کو بھانپتے ہوئے دروازے کی جانب لپکا تھا۔۔

وہ ڈر کر آنکھیں میچے دروازے سے اپنی پشت لگائے مٹھیاں بند کر کے کھڑی تھی۔۔

منت تم ایسی حرکتیں کر کے مجھے اکساتی ہو کہ میں وہ کروں جس سے میں گریز کر رہا ہوں۔۔۔

لہجے میں سختی اور بھاری پن تھا اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے اس پر جھکے ہوئے کھڑا تھا۔۔

پپ۔۔۔پ۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں۔۔ڈر سے منت کی پلکوں پر آنسوں کے موتی نظر آرہے تھے۔۔۔آج کل وجدان ورک کی نزدیکیاں کچھ زیادہ بڑھنے لگی تھیں جن سے منت گھبرانے لگی تھی۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا کیوں جان نکلتی ہے تمہاری مجھے دیکھ کر۔۔۔کیوں تم خود کو میرے قریب پا کر محفوظ محسوس نہیں کرتی۔۔۔ آنسوں صاف کرواپنے۔کیونکہ اگر ان کو میں نے صاف کیا تو میرا انداز تمہیں ہرگز پسند نہیں آئے گا۔۔

بچپن سے ایک ہی چھت کے نیچے رہ رہے ہیں۔پھر منت تمہیں میری آنکھوں میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔وجدان کی آنکھوں میں خماری اور آواز میں بھاری پن واضح تھا۔۔۔

مم۔۔۔مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔۔منت کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔۔ آنسوں گلے میں اٹکنے کی وجہ سے آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔

جتنا ڈرنا ہے ڈر لو منت آصف چوہدری مگر مجھ سے دور جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔

مجھے جانے دیں ورنہ میں پھر چلانا شروع کر دوں گی۔۔منت کی جانب سے ایک معصوم دھمکی آئی تھی۔۔

ہمم-- چلا کر دکھاؤ--- وجدان نے مسکراتے لبوں سے کہا--- میں سچ میں چلاؤں گی---ہاں تو بول تو رہا ہوں چلا کر دکھاؤ------ آپ مجھے کیوں تنگ کرتے ہیں-- تنگ تو ابھی میں نے تمہیں کیا ہی نہیں---ابھی تو تمہیں مہلت دے رہا ہوں- کہ تم اپنی اس معصومیت سے نکل کر وجدان چوہدری کے طوفانی عشق کے قابل ہو جاؤ--

اس کے ڈرے ہوئے چہرے کو دیکھ کر وجدان صرف دل میں ہی سوچ کر رہ گیا- تنگ تو ابھی میں نے تمہیں بہت کرنا ہے اور جلد ہی تمہاری ہر کیوں اور ہر سوال کا جواب تمہیں مل جائے گا--

وجدان نے اپنی پاکٹ سے خوبصورت باریک گولڈ کی چین نکالی جس میں خوبصورت y کے الفابیٹ کا لاکٹ تھا--

اسے گھما کر اس کی پشت اپنی جانب کرتے ہوئے بالوں کو نرمی سے ہٹا کر اس کے گلے میں پہنائی --منت مٹھیوں کو بھیچے آنکھوں کو بند کیے سانس روکے کھڑی تھی- اس کی دودھ جیسی گوری مخملی گردن کو دیکھ وجدان ورک کے دل نے بے ایمانی کرنی چاہی تھی--

یہ تمہارے گلے سے اترنی نہیں چاہیے- جس دن یہ گلے سے اتری تو سمجھنا تمہاری گردن بھی سلامت نہیں رہے گی---

چین پہنا کر اس کے کان میں ہلکی سی سر گوشی کی ۔۔وجدان کا دل تو اس کی قربت کی تمنا کر رہا تھا۔۔منت کا اتنا قریب ہونا وجدان کے مضبوط دل کو ہمیشہ کی طرح اپنی جگہ سے ہلا رہا تھا۔۔
مگر وجدان نے اپنے جذباتوں پر پہرے لگائے ہوئے مضبوط باندھ نہ توڑتے ہوئے منت سے دور ہوا۔۔

اب میں جاؤں۔۔وہ سانسیں روکے ہوئے کھڑی آزادی کے لیے متلاشی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔

ہمم۔۔جاؤ مگر جو میں نے کہا ہے اسے بھولنا مت۔۔

کمر پر ہاتھ باندھے تھوڑا سا دور ہو کر آنکھ کے اشارے سے جانے کی اجازت دیتے ہوئے کہا۔۔

وجدان کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ دروازہ کھول کر سو کی سپیڈ سے نکل گئی تھی۔۔

وجدان کے لبوں تلے مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔منت بس اب اور نہیں سہی جاتی وجدان سے تمہاری دوری۔۔اب وجدان کو تم اپنی سانسوں سے بھی زیادہ قریب چاہیے ہو۔۔

آہاااا۔۔۔ یارِ وجدان۔۔۔۔ تم تو میرے سلگتے جذباتوں کو نظر انداز کر کے چلی گئی ہو۔۔ مگر اب پوری رات چوہدری وجدان ورک کے عصابوں پر بھاری پڑنے والی ہے۔۔وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے دھڑام سے بیڈ پر سیدھا گرتا ہوا لیٹ گیا تھا۔۔۔

آنکھیں بند کیے اپنے آپ کو پر سکون کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا جب جب منت اس کے سامنے آتی تھی وجدان کے ظبط کو آزما جاتی تھی۔۔۔

منت، منت وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اس کا نام لے رہا تھا۔۔ تم نے وجدان کی لاتعداد راتوں کو بے سکون کیا ہے۔۔۔ یارِ وجدان تیار رہنا بہت جلد میں اپنی ہر رات کے ہر لمحے کا حساب تم سے لوں گا۔۔۔

وجدان ورک اپنے حساب کتاب کا بہت پکا ہے وہ ٹھنڈی بھرتے ہوئے سوچ کر بیڈ پر پوزیشن چینج کرتے ہوئے الٹا ہو کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

اب مجھے داجی سے بات کرنی ہی پڑے گی۔وجدان دو دن کے لیے گاؤں سے باہر شہر کسی کام سے جا رہا تھا۔۔اور واپس آکر وہ منت کے رشتے کی بات اپنے داجی سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وجدان کو یقین تھا کہ اسے کوئی انکار نہیں ہو سکتا۔۔ اسی لیے تو وہ بچپن سے ہی اتنا مطمئن تھا، آج تک اس نے یہ بات کسی سے نہیں کہی تھی۔۔۔ وجدان گھر کا ذمہ دار اور سلجھا ہوا سمجھدار بیٹا تھا۔اپنے

باپ چوہدری ریاض ورک کے کاندھوں کا مضبوط سہارا تھا۔ چچا چوہدری آصف ورک کو بہت مان تھا اپنے بھتیجے پر۔۔۔ چوہدری آصف ورک کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ مگر وہ اپنے دونوں بھتیجوں کو اپنی سگی اولاد کی طرح ہی پیار کرتا تھا اور وجدان میں تو آصف چوہدری کی جان بستی تھی۔۔

اور دادا اصلاح الدین کا تو وہ شیر تھا اور ایک ایسا سکہ جسے اس کا دادا جہاں بھی پھینکتا تو وہ چیز سونا بن جاتی تھی ہر ڈیل وجدان ورک ڈن کر کے ہی لوٹتا تھا۔۔

چچی عافیہ بھی وجدان کو بہت پیار اور عزت دیتی تھی۔۔ تو ایسے میں انکار کا تو سوال ہی نہیں تھا۔۔ اسی لیے وہ بے حد مطمئن ہو کر دو دن کے لیے شہر جا رہا تھا۔۔۔ اور واپس آ کر بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ سوچتا ہوا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ سوچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

....

)ماضی(

وہ دلہن کے روپ میں اسی گھر میں آئی تھی جس گھر کے خواب اس نے بہت سالوں سے دیکھے تھے ۔۔ مگر نہ تو اس وقت اس کے اندر وہ جذبات تھے نہ وہ خوشی، اس کی آنکھوں نے وکی کے خواب دیکھے تھے۔۔۔

اس کی آنکھیں خوابوں کی دنیا میں جس چہرے کو دیکھتی تھیں، وہ چہرہ وکی کا تھا۔۔ وہ جس کی سیج پر دلہن بن کر بیٹھنا چاہتی تھی وہ وکی تھا، اس کے چھوٹے سے دل میں خوبصورت جذبات وکی کے لیے تھے۔ مگر یہاں تو اس کی دنیا ہی بدل چکی تھی۔۔۔

وہی گھر وہی لوگ مگر نہ تو جذبات وہ تھے نہ دولہا وہ شخص جس کی دلہن وہ بننا چاہتی تھی۔۔۔

ہزاروں سوچوں میں گری ہوئی وہ سیج پر دلہن بنی بیٹھی تھی گھونگھٹ سے اس نے دروازہ کھلتے ہی تاشی کو اندر آتے ہوئے دیکھا۔۔

تاشی بے شک وکی کا بھائی تھا مگر کزن ہونے کے باوجود چشمش کی بہت کم ملاقاتیں تاشی سے ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تاشی کبھی اس کا شوہر بھی ہو سکتا ہے تاشی عمر میں چشمش سے بڑا تھا۔ مگر خوبصورتی میں وہ وکی سے بہت زیادہ خوبصورت تھا۔۔اس کی گرین آنکھیں بہت پراسرار لگتی تھیں۔ پہلی نظر میں دیکھنے پر تاشی ہالی ووڈ کا ہیرو لگتا تھا۔۔۔ چشمش کو ہمیشہ اس کی آنکھوں سے ایک عجیب سا خوف محسوس ہوتا تھا اسے کہاں پتا تھا کہ یہ آنکھیں اس کا مقدر بن جائیں گی۔۔۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا دور سے ہی اس کے منہ سے اڑتی ہوئی شراب کی بدبو سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ شراب کے نشے میں دھت ہے اس کی گرین آنکھیں اور بھی پراسرار لگ رہی تھیں۔۔

چشمش گھونگھٹ کے اندر سے اسے دیکھ کر بہت گھبرا گئی تھی اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے خود کو سمیٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

تاشی نے مسکرا کر اپنی نظریں اس پر گاڑتے ہوئے گھونگھٹ کو پکڑ کر الٹ کر پیچھے کر دیا۔۔۔

پہلا انداز ہی ایسا تھا جس سے چشمش کا معصوم دل کرچی کرچی ہو گیا۔۔ کہاں اس کا وکی تھا جس کی نظروں میں ہر وقت اس کے لیے محبت چھلکتی تھی اتنے سالوں کی محبت میں اس نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا تھا کہ وکی کو اس کے جسم کی بھوک ہے۔۔۔

مگر یہاں تو پہلے انداز پر ہی ظاہر ہو گیا تھا کہ اسے چشمش سے کوئی لگاؤ نہیں اسے اس کا جسم چاہیے تھا۔ وہ صرف جسم کا بھوکا ہے۔۔ بے باکی سے اس کے سراپے پر نظریں مرکوز کیے اس پر جھکا تھا۔۔۔

چشمش اس اچانک عمل پر دبک کر پیچھے ہٹی۔۔

دیکھو یہ ایکٹنگ میرے ساتھ مت کرنا میں وکی نہیں تاشی ہوں اور یہ بات بھولنا مت۔۔

مجھے یہ نخرے یہ ادائیں بالکل پسند نہیں ۔۔ اسے پیچھے دھکیل کر اس کے اوپر گرتے ہوئے اس کی گردن میں منہ چھپانے لگا تھا۔۔

اس کے منہ سے اڑتی ہوئی شراب کی بدبو سے ابکائی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

آپ نے شراب پی ہے؟؟

ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے چشمش نے ناگواری سے کہا۔۔

ہاں پی ہے اور میں ہر روز پیتا ہوں اور آج تو تم نے یہ سوال کر لیا ہے آئندہ اس طرح کا سوال مجھ سے مت کرنا۔۔مجھے سوالوں کے جواب دینا بلکل بھی پسند نہیں۔۔۔

بہت عزت سے تمہیں نکاح کر کے لے کر آیا ہوں ۔۔ورنہ تاشی کے لیے تمہیں اپنے بستر تک لانا مشکل نہیں تھا۔۔ہر روز تم جیسی حسینائیں میرے بستر کی زینت بنتی ہیں۔۔

جب آپ کو حسینہ کی کمی نہیں تھی تو کیوں میری زندگی خراب کی کیوں آپ میرے اور وکی کے بیچ میں آئے وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

وکی وکی وکی اگر دوبارہ تم نے وکی کا نام لیا تو میں جان لے لوں گا تمہاری۔۔ سر اوپر اٹھا کر اس کے جبڑے کو زور سے پکڑتے ہوئے غرایا تھا۔۔

جو کچھ میں نے تمہیں فون پر کہا تھا میں وہ کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا میرے ایک اشارے پر میرے بندے وکی کا کام تمام کر دیں گے۔ اور میں کتنا سیلفش ہوں تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو، کہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔

تاشی نے ایک بار پھر اسے دھمکی دی تھی اور اس طرح کی دھمکیاں تاشی اسے روز فون پر دیتا تھا۔۔
وکی کی جان بچانے کی خاطر چشمش نے چپ سادھ لی تھی۔۔۔
چشمش کے نمبر پر کتنی بار وکی کا فون آیا تھا مگر اس نے نہیں اٹھایا وہ اپنی محبت کی خاطر وکی کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔
اس دن کڈنیپنگ کے بعد جب وہ گھر گئی تھی تو تاشی نے ایک ویڈیو اسے سینڈ کی تھی۔ جس میں وکی اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا اور دو بندے بالکل اس سے تھوڑی سی دوری پر گن پوائنٹ کیے کھڑے تھے۔۔۔
اور تاشی نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ اگر وہ اس رشتے سے انکار کرے گی تو وہ وکی کو ختم کر دے گا۔۔

چشمش بہت ڈرپوک لڑکی تھی جس نے آج تک صرف اپنے بھائیوں کا پیار دیکھا تھا، اپنے گھر کی چار دیواری کی حفاظت دیکھی تھی۔ باہر کی دنیا کیسی تھی اسے کبھی گھر والوں نے اندازہ نہیں ہونے دیا۔ وہ بہت ڈر گئی تھی وکی کی جان کو خطرہ دیکھ کر۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کسی کو کچھ بتا سکتی اور تاشی نے یہ بھی دھمکی دی تھی کہ اگر وہ کسی کو اس کی سچائی بتائے گی تو پھر وکی کی موت کی ذمہ دار وہ خود ہو گی۔۔

ڈر سے اس نے خود کو تاشی کے سامنے سرنڈر کر دیا تھا۔۔ چشمش نے خود کو وکی کی زندگی پر قربان کر دیا تھا۔۔

وہ جبڑے کے درد سے رونے لگی تھی۔ تھوڑا صبر کرو تمہیں رونے کے بہت سے موقع فراہم کروں گا۔۔ ابھی سے کیوں اپنے آنسوں ضائع کر رہی ہو۔۔ تاشی اس کی بے بسی پر ہنس رہا تھا۔۔

جسم کے بھوکے تاشی نے چشمش سے نا تو کوئی پیار بھری باتیں کی نہ اسے اپنی محبت کا مان دیا۔۔ بس اپنی حوس مٹانے کیلیئے بنا وقت ضائع کیے اس کی جیولری کو اتار کر جاہلوں کی طرح بیڈ پر پھینکتا چلا گیا۔۔ گھونگھٹ تو وہ اس کا پہلے ہی اٹھا چکا تھا۔۔ اس کے سر سے دوپٹہ ہٹا کر فرش پر گراتے ہوئے اس کے اوپر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔

وہ اپنی بے بسی پر آنسوں بہانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔ اس نے اپنے آپ کو ہمیشہ وکی کی امانت سمجھ کر سنبھال کر رکھا تھا۔۔ اس کے بہتے ہوئے آنسوں دیکھ کر تاشی نے اپنا غضب اس پر

اتارتے زور سے دانت گاڑے تھے۔۔۔ آہ!!! وہ سسکیاں بھر کر رونے لگی تھی۔۔ تاشی کو تو جیسے شراب کے نشے میں پوری طرح پاگل ہو چکا تھا۔۔

شوہر بن کر اس سے پیار نہیں کر رہا تھا بلکہ بھوکے کتے کی طرح بھوک مٹا رہا تھا۔ اذیت ناک شدتوں سے تڑپا رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی سسکیوں کو اپنے مضبوط ہاتھ سے روکے ہوئے تھا۔۔ اس پر شدتوں کے ستم ڈھاتے ہوئے اسے تڑپا رہا تھا۔۔ چشمش کی سسکیاں ہاتھ رکھنے کے باوجود دبی دبی کمرے میں گونج رہی تھیں۔۔

تاشی وحشی بنا ہوا شراب میں دھت اسکے زندگی میں آنے والے خوبصورت لمحات کو برباد کر رہا تھا۔۔۔

اس کو شوہر کا پیار تو نہیں کہا جا سکتا۔۔ تاشی عورتوں کے معاملے میں وحشی تھا، وحشی ہے، اور ہمیشہ اس نے وحشی ہی رہنا تھا ہمیشہ اسے عورت صرف اپنی زندگی میں لذت کا سامان لگتی تھی۔۔۔

آج تو اس نے اپنی طرف سے نکاح کر کے چشمش پر بہت بڑا احسان کیا تھا۔ورنہ تو آج تک نہ جانے کتنی عورتوں کو اس نے اپنے بستر تک لانے کے لیے بے آبرو کیا تھا۔۔۔ کتنی عورتوں کے جسم کو نوچ کر اپنی راتیں رنگین کی تھیں۔۔۔

رات گزر رہی تھی اور وہ چشمش کے نازک سے وجود کو نوچ نوچ کر اپنی بھوک مٹا رہا تھا۔۔۔۔۔

تاشی کی دسترس میں چشمش کو کوئی احساس محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اپنے شوہر کی حفاظت میں ہے۔۔۔ تاشی کے نوچنے کا انداز وہی تھا جس طرح سے وہ ہر رات بازاروں میں عورتوں کو نوچ نوچ کر اپنی حوس پوری کرتا تھا۔۔۔

وہ ساری رات روتی رہی اور وہ وحشی بنا اپنی حوس کی بھوک مٹاتا رہا۔۔ درد بھری رات گزرتی جا رہی تھی۔۔۔

۔چشمش ایک ایسی دلہن تھی جو اپنے ہی محرم کی ہاتھوں لٹ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی عزت لوٹنے والا کوئی اور نہیں اس کا اپنا شوہر تھا۔اس کا اپنا ہی محرم اس کے وجود کو نوچ نوچ کر اسے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔۔

....

)ماضی(

چشمش تم نے ایسا کیوں کیاااااااا۔۔۔ کیوں مجھے نکاح سے پہلے نہیں بتایا۔وکی اپنی گاڑی ایک ویران جگہ پر کھڑی کیے ہوئے تھا۔۔۔وہ گاڑی سے ٹیک لگائے وہ اپنے بالوں میں انگلیاں ڈال کر کھینچتے ہوئے اونچی آواز میں چیخ چیخ کر خود سے سوال کر رہا تھا۔۔۔

ایسے سوال جن کا کوئی جواب نہیں تھا چشمش کیسے تم نے خود کو تاشی بھائی کے حوالے کر دیا کیا۔۔کیا جھوٹی تھی تمہاری محبت؟؟

اگر سچی ہوتی تو تم مجھے فون کر کے بتاتی کہ مسئلہ کیا ہے۔میں تمہیں بچانے آجاتا۔۔میں کبھی یہ نکاح نہیں ہونے دیتا۔۔۔ مگر تم نے نہیں بتایا اس کا مطلب کھوٹ تو تمہاری محبت میں بھی تھی۔۔۔

خود تو تم آج تاشی بھائی کی سیج پر اس کی دلہن بن کر بیٹھی ہو۔۔اور مجھے یہاں تڑپنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی بھی نہیں۔۔۔

چشمش نفرت ہے مجھے تم سے شدید نفرت ۔۔۔ کیا اچھا لگا تمہیں تاشی بھائی میں ؟؟ اس کی خوبصورتی ۔۔۔ ہاں ہاں وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے نہ اسی لیے تم میری غیر موجودگی میں اس کی طرف کھینچی چلی گئی ۔۔ کیا میری سالوں کی محبت تاشی بھائی کی خوبصورتی کے آگے کم پڑ گئی تھی ۔۔

وکی پوری طرح سے بدگمانیوں میں ڈوب چکا تھا ۔۔ وہ خود سے سوال کر کے خود ہی جواب دے رہا تھا ۔۔ کوئی ایسا نہیں تھا جو اسے حقیقت سے واقف کروا سکتا ۔۔۔ وکی کو چشمش کی بے وفائی کا اتنا دکھ تھا کہ درد سے اس کا دل پھٹا جا رہا تھا ۔۔۔ وہ تنہائی میں کھڑا ہوا پتہ نہیں کتنے گھنٹے درد دل سے روتا اور چیختا رہا تھا ۔۔

....

)حال(

آہ ۔۔۔

ششش ۔۔۔۔

منت گہری نیند میں سو رہی تھی جب اس نے اپنے قریب گرم سانسوں کو محسوس کیا تھا ۔ ڈر سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی ۔۔۔ خود پر کہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے وجدان کو جھکا ہوا پایا ۔۔

ڈر کے مارے جو ہلکی سی چیخ اس کے لبوں سے نکلی تھی اس کو وجدان نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر آنکھیں دکھاتے ہوئے گھور کر چپ رہنے کو کہا تھا ۔۔

کمرے میں محدود سی روشنی میں وجدان کی غصے سے بھری ہوئی بلو آئز دیکھ کر منت پر کپکپی سی طاری ہو گئی تھی۔پہلے تو بیچاری کو لگا کہ شاید وجدان کا بھوت اسے نیند میں بھی ڈرا رہا ہے۔۔

مگر جب وجدان نے اس کی کلائی تھام کر اسے اٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ بھوت نہیں، وجدان صاحب آدھی رات کو خود اس پر نازل ہو گئے ہیں۔۔۔مگر کیوں یہ سوال اس کے دماغ میں اٹھا تھا۔۔

اس کی ہلکی سی چیخ کو سن کر ساتھ لیٹی ہوئی فجر نے اپنے چہرے سے کمبل ہٹا کر دیکھا۔مگر منت کو حیرانگی تو اس وقت ہوئی جب فجر نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔۔

اس نے مسکرا کر وجدان کی جانب دیکھا۔۔جیسے کوئی نارمل سی بات ہو۔

حالانکہ رات کے اس پہر وجدان کا یوں کمرے میں آنا نامناسب تھا۔۔منت تو خود حیران تھی کہ وجدان نے آج تک ایسی کوئی حرکت نہیں کی تو پھر آج وجدان ورک کو کون سا دورہ پڑ گیا تھا۔۔

وجدان نے ہاتھ کے اشارے سے فجر کو ریلیکس رہنے کو کہا تھا۔ اور وہ محترمہ سچ میں ریلیکس ہو گئی۔۔۔

مسکرا کر اس نے بھی اپنے دونوں انگوٹھے دکھاتے ہوئے اوکے کا اشارہ کیا۔۔اور کمبل کھینچ کر سو گئی

۔منت تو حیران تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بیچاری کچھ سمجھ پاتی۔وجدان نے اسے کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے بستر سے اٹھنے کو کہا۔۔منت باجی کے طوطے اڑے ہوئے تھے۔۔آدھی رات کو وجدان کو قہر برساتی ہوئی نظروں سے اپنے کمرے میں موجود پا کر۔۔۔وہ تو وجدان ورک کا سامنا کرنے سے دن میں گریز کرتی تھی۔۔مگر رات کے اس پہر وجدان صاحب کمرے میں کیوں نازل ہوئے یہ تو سوچ سوچ کر بیچاری کا دماغ بند ہو رہا تھا۔۔

دھڑکتے دل اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے وجدان کی جانب دیکھتے ہوئے منت نے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔وجدان نے دانت پیستے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔اور اب کی بار وجدان نے وہ کیا جس کا منت کبھی وہم و گمان بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

بنا پاس منہ چھپائی لیٹی فجر کا لحاظ کیے ایک ہاتھ اس کی ٹانگوں کے نیچے سے گزار کر دوسرا اس کی کمر میں ڈال کر جھٹکے سے اسے گود میں اٹھا لیا۔۔

کک۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں دکھاتے ہوئے اسے چپ رہنے کو کہا تھا۔منت تو یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ آج پتہ نہیں کون سا گناہ ہو گیا ہے جو یہ ہٹلر کا نانا اتنا طیش میں ہے۔۔۔

پتہ نہیں کیا کرے گا؟؟

کہیں مجھے پھانسی پر تو نہیں لٹکانے والا۔ کہیں چھت پر لیجا کر دھکا ہی نہ دے دے۔۔ اللہ جی بچا لینا یہ نہ ہو کہ چھت پر لے جا کر پانی والی ٹینکی میں ہی پھینک دے۔۔۔

اس سے تو کچھ بھی توقع کی جا سکتی ہے۔اور اس ہٹلر کے نانے پر نہ تو کوئی شک کرے گا نہ کوئی سوال پتہ نہیں کتنے مہینوں بعد میری سڑی ہوئی لاش ٹینکی سے ملے گی۔۔۔

وہ دل میں سوچتے ہوئے آنسوں بہاتی ہوئی بے بسی سے اس کی مظبوط گرفت میں تھی۔۔۔

جو بھاری قدم اٹھاتا ہوا تیزی سے سیڑھیاں اتر کر اپنے روم کی جانب اسے لے جا رہا تھا۔۔۔ڈر اور گھبراہٹ سے منت کی حلق میں سانس اٹکی ہوئی تھی۔۔۔گلا اتنا خشک تھا کہ تھوک حلق سے نیچے نہیں جا رہی تھی۔۔ آدھے منٹ میں ہی وجدان نے سیڑھیاں اتر کر اپنے روم تک کا سفر طے کر لیا۔۔ اتنا غصہ منت نے آج تک وجدان کے چہرے پر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اندر آتے ہی اس نے منت کو فرش پر کھڑا کر دیا۔ دروازہ لاک کر دیا۔ مم۔۔ مم۔۔ میں۔۔۔ میں نے کیا ہے کیوں آپ مجھے اس وقت اپنے روم لے کر آئے ہیں منت وجدان کی غصے بھری نظروں سے ڈر کر لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔۔۔وہ دروازہ بند کر کے پلٹ کر اس کی جانب آیا منت کے دونوں کاندھوں کو زور سے پکڑتے ہوئے دیوار کے ساتھ پن کر دیا۔۔۔

تمہیں نہیں پتہ کہ تم نے کیا کیا ہے اتنی معصوم تو تم نہیں ہو۔۔ وجدان ورک نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

وہ یکدم دھاڑا تو کچھ ہی دیر کے لیے منت کے حوش وحواس نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔

وجدان بھائی مجھے سچ میں نہیں پتہ کہ آپ کیوں اتنے غصے میں ہیں۔۔۔

مجھے بھائی کہنا بند کرو آج کے بعد اگر تمہاری زبان سے میرے لیے بھائی نکلا تو قسم سے منت میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔ دنیا کے سب بھائی مر گئے ہیں جو تمہیں مجھے بھائی کہنے کا شوق چڑھا رہتا ہے ۔۔۔۔

وہ اسکے قریب ہوا تو منت سہمے ہوئے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔وہ سرخ نظروں سے اسکے قریب ہوا۔۔

منت سہی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

میں۔۔۔تمہارا۔۔بھائی۔۔۔نہیں ہوں سمجھی تم؟؟؟وہ لفظوں کو کھینچتا ہوا بولا تھا۔وجدان کے لہجے میں اتنا غصہ تھا کہ منت ایک تو نیند کی خماری سے اٹھی تھی دوسرا رات کا تیسرا پہر اوپر سے وجدان جیسے بندے کے سامنے تو دن میں لوگ کانپتے تھے۔۔اور یہ بھوت آدھی رات کو منت پر نازل ہوا تو اس کا ڈرنا اور کانپنا تو لازم تھا۔۔کہاں منت جیسی نازک سی گڑیا اور کہاں یہ فولادی شیر آدھی رات کو آتش فشاں پہاڑ کی طرح اس پر پھٹ رہا تھا۔۔

تم سے چاچو نے حماد کے بارے میں کچھ پوچھا تھا؟؟ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بول رہا تھا۔۔لفظ بیچارے بھی سوچنے پر مجبور تھے کہ کس کے منہ میں آگئے ہیں۔۔

وجدان کے پہلے سوال پر ہی منت کو اندازہ ہو گیا کہ وجدان اتنا غصے میں کیوں ہے۔یعنی کہ رشتے والی خبر اس تک پہنچ چکی تھی۔۔

جج۔۔جی پوچھا تھا!

پھر تم نے کیا جواب دیا؟؟

لفظوں کو پیستے ہوئے لال انگارہ آنکھوں سے اس کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ب۔۔با۔۔بابا نے پوچھا تھا کہ کیا حماد مجھے پسند ہے۔

جانتا ہوں کہ بابا نے یہ پوچھا تھا۔میں نے پوچھا کہ تم نے جواب میں کیا کہا تھا۔۔۔وہ دبی آواز میں دھاڑ رہا تھا۔۔رات کا سناٹا تھا تو آواز دور تک جانے کا اندیشہ تھا۔وجدان پورے غصے میں بھی اپنے ہوش و حواس قائم رکھے ہوئے تھا۔۔

۔منت کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے سختی سے اسے دیوار کے ساتھ پن کیے کھڑا تھا۔۔

آج سے پہلے منت نے وجدان کی آنکھوں میں ایسا غضب ناک غصہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی وجدان ورک نے منت پر ذرا سی بھی سختی دکھائی تھی۔۔وجدان ورک کا یہ غضب ناک انداز منت کی جان نکالے ہوئے تھا۔۔

ایک تو منت کا ڈر سے برا حال تھا اوپر سے اس کے مضبوط اور سخت ہاتھوں کی پکڑ سے منت کے کاندھوں میں درد ہو رہا تھا۔۔

۔لفظ ڈر کے مارے زبان سے نکلنے کو تیار نہیں تھے۔۔پاؤں کپکپی سے اس کا وزن برداشت کرنے کو تیار نہ تھے۔۔

وہ لال انگارا ہوئی اپنی گہری بلو آئز سے غصے سے اس کو گھور رہا تھا۔۔

وجدان کی گرم سانسیں منت کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔وہ شاید ابھی کہیں سے آیا تھا۔۔

کیونکہ سوٹ کے اوپر ویسکوٹ پہنے ہوئے کھڑا تھا۔۔ ظاہر سی بات ہے سوتے ہوئے تو وہ ویسکوٹ پہن کر نہیں سوئے گا۔ اور پچھلے دو دن سے وجدان ورک گھر پر بھی نہیں تھا۔۔۔ اپنی زبان کھول لو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے چچا جان کو کیا جواب دیا تھا؟؟؟

میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں مجھے بار بار لفظوں کو دہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔ منت کا جواب نہ آنے پر وجدان کے غصے میں شدت آنے لگی تھی۔۔

مم۔۔م۔۔۔ میں نے کہا کہ جی مجھے حماد پسند ہے۔۔۔ ڈرتے ڈرتے با مشکل جواب دیا۔۔۔

منت تمہاری جرات کیسے ہوئی کہ تم نے میرے سوا کسی اور کے لیے پسندیدگی کا اظہار کیا؟؟ اس کے جواب کو سنتے ہی لال انگارا آنکھوں سے اس پر جھکتا ہوا غرایا تھا۔۔ منت نے ڈر سے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔۔

آنکھیں کھولو اور میری طرف دیکھو۔۔ اگر ابھی تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں تو کبھی بھی نہیں کھلیں گی میں ایلفی ڈال کر ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گا جو میرے سوا کسی اور کو دیکھنے کی تمنا رکھتی ہیں۔۔۔ اس کی دھمکی کر پر منت نے جلدی سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ وہ اس ہٹلر کے نانے سے کچھ بھی توقع کر سکتی تھی۔۔

منت میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم میرے جذباتوں سے واقف ہو۔۔

نہ تو تم بچی ہو اور نہ اتنی کم عقل کہ میرے دل کے جذباتوں کو سمجھ نا سکو۔۔۔ تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ تم میرے لیے کیا ہو۔اور میں تمہارے لیے کیا احساسات رکھتا ہوں۔۔
چوہدری وجدان ورک نہ تو بے وقوف ہے نہ بچہ۔انسان کو پرکھنے کی صلاحیت ہے مجھ میں۔۔ میں جانتا ہوں کہ تم میرے جذباتوں سے بخوبی واقف ہو۔پھر تم نے ایسی جرات کیسے کی اس کی ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے سخت لہجے سے کہا۔۔وہ نظریں جھکائے مجرموں کی طرح کھڑی تھی۔۔

میری آنکھوں میں دیکھ کر جواب دو۔۔۔منت تم نے جرات کیسے کی میرے سوا کسی کو دیکھنے کی۔۔اس کمینے نے تمہیں اس نظر سے دیکھا،اس کو تو بعد میں دیکھوں گا۔۔۔
پہلے تو تم مجھے بتاؤ کہ تم نے میری امانت میں خیانت کرنے کی جرات کیسے کی۔۔

کیونکہ آپ ہمیشہ مجھ سے غصے سے بات کرتے ہیں۔! مگر حماد ہمیشہ مجھ سے پیار سے بات کرتے ہیں۔۔منت نے حماد کو پسند کرنے کی اپنی معصوم وجہ بیان کی۔۔اور ساتھ میں منت کی اشک باری بھی شروع ہو چکی تھی۔۔

میں تمہاری زبان سے آج کے بعد اس کا نام نہ سنو۔۔اور میں تم سے غصے سے بات کرتا ہوں اس کی ایک وجہ ہے کم عقل بے وقوف لڑکی۔۔وہ اس کی عقل پر سر پیٹ کر رہ گیا تھا۔۔

وجدان کو کہاں گوارا تھے اس کی خوبصورت آنکھوں میں آنسوں۔۔وجدان کا لہجہ ٹھنڈا پڑنے لگا تھا اس کی آنسوں کی برسات دیکھ کر۔۔

بیوقوف لڑکی اتنا پیار کرتا ہوں تم سے کہ یہ زندگی کم پڑ جائے گی جتانے کے لیے۔۔اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے باہوں کا حصار تنگ کر لیا۔۔نازک سی منت وجدان کے چوڑے سینے میں چھپ گئی تھی۔۔
منت سبک کر پیچھے ہونے لگی تھی۔۔وجدان نے اپنے بازوؤں کا دائرہ اور مضبوط کر دیا۔۔

آج پہلی بار اس نے وجدان چوہدری کے چوڑے سینے کی حدت کو محسوس کیا۔ آج پہلی بار اتنے سالوں کی محبت کے باوجود وجدان نے منت کو اپنی محبت سے روشناس کروانے کے لیے اپنے کسرتی چوڑے سینے کی حرارت دی تھی۔۔وجدان کے جسم سے اڑتی ہوئی مردانہ پرفیوم کی خوشبو منت کی سانسوں میں اتر کر اس کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہی تھی۔۔اتنے سالوں میں آج پہلی بار وجدان نے منت کو اپنے اتنے قریب کر کے گلے سے لگایا تھا۔۔

یہ کون سا احساس تھا جس کو آج تک منت نے محسوس نہیں کیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ جس وجدان کے غصے اور ڈانٹ کی وجہ سے وہ ہمیشہ سے ڈرتی اور اس سے دور رہتی تھی۔۔۔
اس کے سنجیدہ اور کم گو والے مزاج کی وجہ سے وہ وجدان کو پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر اس کے سینے سے لگتے ہی وہ سارے ڈر وہ خوف کہیں دور چلے گئے تھے۔وجدان کے سینے سے لگ کر تو اسے ایک الگ خوبصورت دل کو گدگدانے والا احساس محسوس ہوا تھا۔

پاگل لڑکی چوہدری وجدان ورک کے بچپن کا عشق ہو تم۔۔اس وقت سے تم سے پیار کرتا ہوں جب وجدان ورک کو پیار کا مطلب بھی نہیں پتہ تھا،اس وقت سے پیار کرتا ہوں جب ہم لوگ بچپن کے معصوم دور میں تھے۔۔

اور اتنا پیار کرتا ہوں کہ ساری زندگی بھی لٹاتا رہوں گا تو میری محبت کی حسرتیں پوری نہیں ہوں گی۔۔

وجدان ورک جب تک صبح اٹھ کر تمہارا چہرہ نا دیکھے اس کی سحر نہیں ہوتی۔۔رات کو سونے سے پہلے میری نظریں تمہارا دیدار نہ کریں تو میری نیند پر سکون نہیں ہوتی۔۔۔

اسے اپنی مظبوط باہوں کی حصار میں لیے ہے اپنے سینے میں چھپائے ہوئے سرگوشیوں میں دل کی بات اس تک پہنچاتے ہوئے چوہدری وجدان ورک کا دل دھک دھک کر کے منت کی دھڑکنوں کو چوم رہا تھا۔۔

اگر آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں تو پھر آپ مجھے ہر وقت ڈانٹتے کیوں رہتے ہیں ؟؟؟

منت وجدان کی باہوں میں سینے میں سر چھپائے مدھم سی آواز میں سوال پوچھ رہی تھی۔۔وجدان کے عنابی لب منت کے سوال پر مسکرائے تھے۔۔مسکرانے میں کنجوسی کرنے والا وجدان جب مسکراتا تھا قسم سے دیکھ کر دل اش اش کر اٹھتا تھا۔۔۔جس کی ایک مسکراہٹ کی ہزاروں دیوانیاں تھی۔۔وہ تو سوائے منت کے کسی کو نظر بھر کر دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔اس نے تو نہ جانے کب سے اپنے دل کو منت کی امانت بنا رکھا تھا۔۔

یارِ وجدان !خود پر غور کرو میرے کتنے قریب کھڑی ہو۔۔۔پہلی بار اظہار کرنے پر اتنے قریب لے آیا ہوں۔۔ تو سوچو اتنے سال ایک چھت کے نیچے رہنے کے باوجود میں نے خود کو کیسے سنبھالا ہو گا۔۔۔اگر بظاہر غصہ دکھا کر تم سے خود کو دور نہ رکھتا تو تمہارے اس نازک پن کی حفاظت نہیں کر سکتا تھا۔۔

وجدان ورک کے بے لگام جذبات جو ہر وقت منت چوہدری کو اپنی دسترس میں لانا چاہتے تھے۔۔۔ ان کو روکنے کے لیے ہمیشہ خود پر زبردستی پابندیاں عائد کیے رکھیں۔۔۔

ہمیشہ غصہ اور ڈانٹ دکھا کر تمہیں خود سے دور رکھا۔کیونکہ میں تمہیں اپنے پیار سے سمیٹنا چاہتا تھا توڑنا نہیں۔۔۔منت تم بہت نازک ہو تم میرے سامنے کانچ کی گڑیا ہو۔اور میں فلادی پہاڑ، تمہیں وقت دینے کے لیے خود سے دور رکھے ہوئے تھا۔۔۔تا کہ تم وجدان ورک کو سہنے کے قابل ہو جاؤ۔۔اور میں تمہیں پورے حق سے نکاح کر کے اپنے قریب لانا چاہتا تھا۔۔۔

بنا نکاح کے اپنی محبت لٹا کر ایک ناجائز رشتہ قائم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ تمہیں شرعی طریقے سے اپنا بنا کر تم پر اپنی محبت کی بارش برسانا چاہتا تھا۔۔اس کے لیے صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔۔

اور تم نے کچھ اور ہی سمجھ رکھا تھا۔۔وجدان نے آج اتنے سالوں سے چھپائے ہوئے جذبوں کو دل کھول کر منت تک پہنچایا تھا۔۔

ہیں۔۔۔منت کا دل یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ وہی چوہدری وجدان ورک ہے جو لفظوں کو اتنا ناپ تول کر بولتا ہے۔جو بہت کم گو ہے۔۔۔جو کبھی کسی کو اپنی صفائی پیش نہیں کرتا۔۔

وہ کیسے دل کھول کر ہر لفظ کی تشریح کرتے ہوئے اسے بتا رہا تھا کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔جو ہر وقت چہرے پر غصہ سجائے رکھتا تھا۔۔وہ شخص کیسے اسے محبت سے اپنے سینے سے لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

یہ تو کوئی اور ہی چوہدری وجدان ورک تھا جسے اس نے آج تک کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔۔

۔اس کے سینے سے لگ کر منت نے ایک نئے اور بہت خوبصورت احساس کو آج پہلی بار محسوس کیا تھا۔جو بہت الگ تھا۔۔

سچ میں آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں؟؟میرے یار کو ابھی بھی شک ہے۔

تیار ہو جاؤ بہت جلد تمہیں اپنے ہر انداز سے محسوس کرواؤں گا کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں، اتنا پیار کرتا ہوں کہ شادی کے بعد جان چھڑوایا کرو گی اور کہو گی کہ وجدان چند لمحے تمہیں مہلت دے دیا کرے۔جو میں کبھی نہیں دوں گا۔۔گمبھیر آواز میں کہتا ہوا اسے اپنے فولادی مضبوط چوڑے سینے میں کستہ چلا جا رہا تھا۔۔۔

کتنی آسانی سے تم نے یہ کہہ دیا کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ ہر وقت تمہیں ڈانٹتا رہتا ہوں۔۔۔اب تیار رہنا اتنا پیار کروں گا کہ تمہاری جان کو اپنی محبت سے مشکل کر دوں گا۔۔۔اب تیار رہنا میری محبت کی آزمائشوں پر پورا اترنے کے لیے۔۔۔ کتنی محبت ہے وجدان کے دل میں تمہارے لیے اس کا تو ابھی تک تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔منت کو آج خود کے اتنے قریب کیے ہوئے وجدان کے بے لگام جذبات بے قابو ہونے لگے تھے۔۔۔ مضبوط عصاب کا مالک اپنے ہر فیصلے پر قائم رہنے والا چوہدری وجدان ورک اپنے جذبوں کے آگے ہار رہا تھا۔۔۔

۔وجدان کا دل منت کی دھڑکنوں کو چوم کر دیوانہ سا ہوا جا رہا تھا۔۔ آج وجدان کے دل کی سالوں کی حسرت پوری ہوئی تھی منت کو اپنے گلے لگا کر۔۔

منت داجی کو واپس آ لینے دو۔۔۔ ایک بار تم سے پیار کرنے کا سر ٹیفکیٹ حاصل کر لوں۔ پھر تمہیں دکھاؤں گا چوہدری وجدان ورک کے اصلی رنگ،اور تمہیں دکھاؤں گا کہ کتنا پیار کرتا ہوں تم سے بس کچھ دن کی مہلت دے دو۔۔وجدان ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔

منت اگر تمہاری زبان پر دوبارہ اس کا نام آیا تو زبان حلق سے کھینچ کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا۔۔وجدان کی سوئی پھر سے حماد پر جا اٹکی تھی۔۔یہ تمہاری زندگی کی پہلی اور آخری غلطی ہے جو تم نے میرے سوا کسی اور کو اس نظر سے دیکھا۔۔

آج کے بعد معافی کا موقع نہیں دوں گا۔۔منت وجدان تمہاری ہزاروں بے وقوفیوں کو نظر انداز کر سکتا ہے، تمہارے ہر بچپنے کو برداشت کر سکتا ہے۔۔مگر تم پر کسی اور کی نظر پڑے، یا تم کسی اور کو اس نظر سے دیکھو، یہ وجدان ورک کبھی برداشت نہیں کرے گا۔۔اگر ایسا کبھی ہوا تو وجدان ورک نہ تو تمہاری جان لینے میں سوچے گا اور نہ اپنی جان دینے میں دیر لگائے گا۔۔

کان کھول کر سن لو تم میری ہو اور ہمیشہ میری ہی رہو گی۔ تمہیں چھونے کا، پیار کرنے کا اور تمہیں دیکھنے کا حق صرف اور صرف وجدان ورک کو ہے۔۔

آپ پھر مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔منت پھر سے وجدان کی بدلتی ہوئی ٹون کو دیکھ کر منمناتے ہوئے بولی تھی۔۔

یار ڈانٹ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔ اور یہ بار بار مت بولو کہ میں تمہیں ڈانٹتا ہوں۔ جتنی تم میرے قریب کھڑی ہو اگر مجھے اس بات کا لحاظ نہ ہو کہ اس وقت میں تمہارا محرم نہیں ہوں تو قسم سے تمہیں اسی وقت اپنی محبت سے روشناس کروا کر بتا دیتا۔۔

ایک تو میں تھک گیا ہوں اپنے جذباتوں پر پہرہ لگا کر روکتے روکتے اوپر سے تم نے مجھے یہ جو ڈانٹ والا ٹائٹل دیا ہے اس کا حساب تو وجدان ورک تم سے ضرور لے گا۔۔ اپنی محبت سے اگر تمہاری سانسیں بند نہ کر دیں تو میرا نام بھی وجدان نہیں۔۔۔

آپ مجھے ڈرا رہے ہیں؟

ہم ڈرا رہا ہوں اور تمہیں مجھ سے ہمیشہ ڈرنا ہو گا۔۔ کیونکہ تمہارا یہ ڈرا ہوا خوبصورت چہرہ وجدان کو بہت پیارا لگتا ہے۔۔ اس خوبصورت ڈرے سہمے شرارتی چہرے پر فدا ہے وجدان ورک۔۔۔

پپ۔۔ پلیز۔۔ مجھے جانے دیں۔۔ وجدان کو خود پر جھکتے ہوئے دیکھ۔۔ منت گھبرا گئی تھی۔۔۔ وجدان کی گرم تیز سانسیں اس کی گردن پر پڑ رہی تھیں۔۔ وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے منت جھٹکے سے پیچھے ہو گئی۔۔۔ وجدان نے اسے اپنی گرفت سے جان بوجھ کر آزاد کر دیا تھا۔۔۔ ورنہ وجدان جیسے فولادی شیر کی گرفت سے منت جیسی کانچ کی گڑیا کا نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔۔۔

وجدان کے جذباتوں سے چور چہرے سے نظریں ہٹا کر دیوار پر مرکوز کیے ہوئے کھڑی اپنے ہونٹوں کو چبا رہی تھی جس سے اس کے گلاسی پنک ہونٹ اور بھی گلوسی اور جوسی ہو رہے تھے۔۔

کیوں یارِ وجدان اتنی جلدی گھبرا گئی ہو ابھی تو میں نے اپنی محبت کی کتاب کا ایک پنا بھی نہیں الٹایا۔۔
ابھی تو میری محبت کی پوری داستان باقی ہے۔۔وہ مسکراتے لبوں سے اس کے قریب ہوا اور کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پھر سے اپنے قریب کر لیا۔۔

اب سمجھ میں آیا کہ میں کیوں خود کو تم سے دور رکھتا تھا۔۔
اب میں کیا کروں اس دیوانے دل کا جو نہیں چاہتا کہ تم یہاں سے جاؤ۔۔اپنے دل پر ہاتھ کا مکا بنا کر پوائنٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

ان پر ظلم کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔۔ان کو میرے لیے چھوڑ دو ان پر پورے حق سے کچھ دن بعد میں خود ظلم ڈھالوں گا۔۔ اس کے گلوسی لبوں کو انگوٹھے سے آزادی دلاتے ہوئے کہا۔۔
وجدان کی آواز میں آنے والے بھاری پن میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔

مم۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔منت منمناتے ہوئے بولی۔۔۔

یارِ وجدان ڈر تو آج مجھے بھی خود سے لگ رہا ہے۔۔۔کہیں وجدان اپنے اس بے لگا محبت بھرے جذباتوں کے آگے ہار نہ جائے۔۔

یارِ وجدان چلی جاؤ ورنہ وجدان خود کو تم سے دور نہیں کر پائے گا۔۔

وجدان جھٹکے سے دور ہوا اور مسکراتے لبوں سے بھاری آواز میں اسے جانے کو کہا۔۔۔۔وجدان نے ایک بار پھر اپنے جذبوں پر لگام کھینچتے ہوئے۔اپنے یار کو اپنی دسترس سے پوری حفاظت کے ساتھ دور کیا تھا۔۔۔

"سچ کہتے ہیں لوگ جن کو پیار کیا جائے ان کے جسموں کی بھوک نہیں رکھی جاتی اور جن بھیڑیوں میں جسموں کی بھوک ہو وہاں پیار کا بسیرا نہیں ہو سکتا۔۔"

منت جلدی سے دروازہ کھولتے ہوئے نکلنے لگی تھی۔اس نے ایک نظر پلٹ کر جاتے ہوئے مسکرا کر وجدان کے چہرے پر ڈالی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے جذباتوں سے چور چہرہ لیے کھڑا تھا۔اس کی نیلی آنکھوں میں محبت کا دریا آگ اگل رہا تھا۔۔۔

اس کی گہری آنکھوں میں خماری کا ایک جہاں آباد تھا۔مگر وجدان نے پھر بھی اپنے یار کو پوری حفاظت سے جانے کی اجازت دی تھی۔۔

منت کی دھڑکنوں میں محبت کی آندھی چل رہی تھی۔اسے کیا پتہ تھا جس جذبے کو وہ حماد میں تلاش کر رہی تھی وہ جذبہ،وہ سکون،وہ محبت وجدان میں موجود تھی۔۔۔

وجدان کے وجود کا ایک قربت بھرا لمحہ منت کے دل میں محبت کی ڈالی کو پتوں سے لے کر کومپلوں تک ہریالی بخش چکا تھا۔۔

محبت ایک ایسا جذبہ ہے جس کو انسان کبھی خود سے نہیں اجاگر کر سکتا محبت تو وہ پھول ہے جو مرجھا بھی جائے تو اس کی خوشبو نہیں جاتی۔۔۔

جیسے وجدان کے غصے کے نیچے دبی ہوئی اس کی بے پناہ محبت چند لمحوں میں منت کے دل کو اپنا گرویدہ بنا چکی تھی۔۔۔وہ کچھ دیر دروازے پر رک کر وجدان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وجدان نے شرارت سے آنکھ کو ٹیس کیا تو وہ شرما کر نرمی سے دروازہ بند کرتے ہوئے بھاگ گئی۔۔۔

وجدان اپنے انابی لبوں سے کنجوسی کے ساتھ مسکراتے ہوئے فضا میں ٹھنڈی آہ چھوڑتے ہوئے کھڑا تھا جانتا تھا کہ ایک اور رات اس کا یار اس پر بھاری کر کے جا چکا ہے۔۔۔

آج کی ساری رات وجدان ورک نے آنکھوں میں کاٹنی تھی۔۔۔ کیونکہ جو اس کا دل چاہتا تھا وہ اس وقت ممکن نہیں تھا مگر بہت جلد اپنے دل کو اس کی مراد دلانے کا وعدہ کر چکا تھا۔۔۔

....

اسلام علیکم داجی۔۔۔

وعلیکم السلام میرا شیر آگیا۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک ہمیشہ کی طرح وجدان کو دیکھتے ہی کھل اٹھے تھے۔۔۔

داجی مجھے منت سے شادی کرنی ہے!

نہ کوئی تمہید نہ کوئی تشریح بس وجدان ورک نے اپنے دادا کا جھک ہاتھ چومتے ہوئے سیدھا دل کی بات کہہ دی تھی۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا اور اس وقت وہ گارڈن میں کھلی فضا میں بیٹھا ہوا لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔ جب وجدان اچانک اپنے دادا کے پاس آکر بولا تھا۔۔

میرے شیر بیٹھو تو سہی۔۔ آج میرا تحمل مزاج شہزادہ اتنا جذباتی روپ کیوں دھارے ہوئے ہیں۔۔

صلاح الدین ورک نے اپنے پوتے کو ایسے جذباتی روپ میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔وجدان نیچر وائز بہت سنجیدہ اور تحمل مزاج تھا۔۔۔داجی میں بیٹھ کر بھی یہی بات کروں گا کہ مجھے منت سے شادی کرنی ہے۔۔۔

وجدان بیٹا تم نے آج سے پہلے تو کبھی ذکر ہی نہیں کیا اب تو!!

داجی اب کیا!!

اب ایسا کیا ہو گیا جو بات نہیں ہو سکتی۔۔ وجدان نے آج پہلی بار اپنے داجی کی کوئی بات ٹوکنے کی جراَت کی تھی۔۔۔

وہ اپنے چہرے پر سخت تاثرات لیے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے بہت بے چین سا ہو کر کھڑا تھا۔۔۔

صلاح الدین نے آج سے پہلے اپنے پوتے کو کبھی اتنا بے چین نہیں دیکھا تھا وجدان ایسا لڑکا نہیں تھا جو جذباتی اور لااُبالی میں فیصلے کرتا ہو۔۔۔ تحمل مزاجی وجدان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وجدان کا یہ انداز اس کے دادا کو فکر میں ڈال گیا تھا۔۔

بیٹا کل مجھے آصف کا فون آیا تھا۔چوہدری آصف ورک منت کے والد کا نام ہے جو صلاح الدین کا چھوٹا بیٹا ہے۔۔۔اور اس نے بتایا کہ حماد انٹرسٹڈ ہے منت کے لیے تو آصف نے میری رائے پوچھی تھی تو مجھے تو کوئی بظاہر اعتراض نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ تو اس لیے میں نے کہا ٹھیک ہے بسم اللہ کرو حماد کی چھان بین کیا کرنی وہ تو گھر کا ہی بچہ ہے۔۔۔

تم نے تو آج سے پہلے کوئی اپنی رائے کا ایسا اظہار کیا نہیں تھا جس کی بنا پر میں انکار کرتا۔۔صلاح الدین اپنے پوتے کو اتنا بے چین دیکھ کر وضاحت پیش کر رہا تھا۔۔

دا جی اب بتا دیا ہے نا۔۔۔ اب آپ فیصلہ کر دیں اور بات کریں اپنے بیٹے سے کہ منت صرف میری ہے۔۔وجدان کے لہجے میں تلخی اتری تھی جس کو چوہدری صلاح الدین ورک نے بخوبی نوٹ کیا تھا۔۔۔

مگر بیٹا ایسے ایک دم سے میں کیسے فیصلہ کر دوں حماد بھی اپنا ہی بچہ ہے اور منت نے بھی اپنی پسندیدگی کا اظہار کر دیا ہے۔۔۔اور میری رضامندی جان کر آصف اور عافیہ نے حماد سے حامی بھی بھر لی ہے۔۔۔

تو داجی ان کو کہہ کر انکار کروا دیں۔۔اور میری منت نے کوئی اظہار نہیں کیا۔وہ صرف ایک غلط فہمی تھی۔۔۔آپ منت کو بیچ میں مت لائیں۔۔۔

اور رہی بات حماد کی تو کیا آپ کی نظروں میں اس کی اہمیت مجھ سے زیادہ ہے۔۔۔آج پہلی بار چوہدری وجدان ورک اپنے داجی کے سامنے اتنے زیادہ سوال وجواب کر رہا تھا۔۔۔

وجدان میرے شیر تم میرے لیے کیا ہو مجھے نہیں لگتا کہ مجھے تمہیں تمہاری اہمیت بتانے کی ضرورت ہے۔۔تم ہمیشہ سے میرے سب پوتے پوتیوں میں سے میرے دل کے بہت نزدیک رہے ہو۔

۔تو آج یہ سوال کر کے کیا تم میری محبت پر شک کر رہے ہو وجدان۔۔۔صلاح الدین نے اپنے پوتے کے بے چین چہرے کو بڑے غور سے دیکھا تھا۔۔

داجی آپ جا کر میری اور منت کی شادی کا فیصلہ سنا دیں۔۔مجھے پتہ ہے کہ آپ کے فیصلے کے آگے کوئی نہیں بول سکتا۔۔۔پلیز میری خاطر کریں اپنے بیٹے سے بات۔۔۔یہی سمجھ لیں کہ آج آپ کا پوتا اپنے داجی کے پیار کا امتحان لینا چاہتا ہے۔۔وجدان کا لہجہ سپاٹ اور لفظوں میں گہرائی تھی۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک حیران تھا اپنے پوتے کو دیکھ کر جو سمندر کی مانند گہرا تھا۔ جس نے اتنے سالوں میں کبھی کسی کو محسوس بھی نہیں ہونے دیا کے وہ منت کو پسند کرتا ہے۔۔

تم نے آج سے پہلے ذکر کیوں نہیں کیا! ہر وقت تو تم منت کو کھا جانے کو دوڑتے تھے۔۔ صلاح الدین نے وضاحت سننی چاہی تھی۔۔

کیونکہ مجھے مناسب نہیں لگا کہ میں اتنے سالوں پہلے آپ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا۔۔۔ اور میں منت پر کسی قسم کی انگلی اٹھتے ہوئے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔ اس لیے ہمیشہ اس کے ساتھ سختی سے پیش آتا تھا۔۔۔

اور نہ ہی مجھے اندازہ تھا کہ حماد جیسا کوئی نمونہ ہمارے گھر آکر اپنی رائے پیش کرے گا۔۔۔ حماد کا نام لیتے ہوئے وجدان کے چہرے کے تاثرات سرد ہوئے تھے۔۔

مگر اب تو آصف اور عافیہ حماد کو زبان دے چکے ہیں۔۔ اور تم جانتے ہو کہ ورک خاندان کے لوگ اپنی زبان سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔۔ کیا تم اس بات سے واقف نہیں ہو؟؟؟

داجی یا تو آج اپنی زبان رکھ لیں یا پھر اپنے پوتے جان۔۔۔ فیصلہ آپ کا ہے!!

وجدان کی دھمکیاں سن کر صلاح الدین ورک حیران ہو رہا تھا۔۔

شہزادے اب تو اپنے دادا کو بلیک میل کرے گا!!

دا جی گستاخی معاف کر دیجیے گا! مگر منت کو پانے کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔ کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں۔ پلیز آپ جا کر ابھی بات کریں ورنہ اگر مجھ سے کوئی الٹا سیدھا قدم اٹھ گیا تو آپ مجھ سے ناراض مت ہونا۔۔

جا رہا ہوں شہزادے میرے شیر مگر مجھے تم سے ایسی لاابالی کی امید نہیں تھی۔ چوہدری صلاح الدین صاحب نے اٹھتے ہوئے وجدان سے کہا تھا۔۔۔

دا جی اس کی معذرت۔۔۔

میں آپ سے بہت شرمندگی کے ساتھ معافی مانگ رہا ہوں اور مانگتا رہوں گا۔ بس یہ میری پہلی اور آخری خطا سمجھ کر معاف کر دیجئے گا۔ آج کے بعد آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔ وجدان نے نظر جھکائے شرمندہ انداز سے کہا تھا وجدان کو اپنا انداز خود پسند نہیں آیا تھا کہ اس نے اپنے دادا جان کو پریشرائز کرتے ہوئے اپنی بات منوائی تھی۔۔۔

مگر اس وقت حالات کا تقاضہ یہی تھا اگر وجدان دباؤ نہیں ڈالتا تو اسے منت نہیں مل سکتی تھی۔۔۔اور منت کو کھو دینے کا سوچ کر بھی وجدان ورک کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔

میرے شیر اتنی آسانی سے تمہیں معافی نہیں مل سکتی۔ اب تمہاری خواہش تو تمہارا دادا ضرور پوری کرے گا۔۔۔ آخر میرے پوتے نے پہلی بار سینہ تان کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کوئی فرمائش کرنے کی جرات کی ہے۔ تو صلاح الدین ورک اپنے پوتے کی خواہش کو کبھی رَد تو نہیں ہونے دے گا۔۔۔

اب چاہے اس کے لیے کسی کا دل ٹوٹے یا مجھے بھی تمہاری طرح اپنے بیٹے پر دباؤ ڈالنا پڑے۔۔۔

تمہارے دل کی مراد تو میں ہر صورت، ہر قیمت پر پوری کروں گا۔۔۔ مگر میرے شیر تیار رہنا زندگی میں کبھی بھی کسی بھی وقت تمہارے پیار کو بھی کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے۔۔۔ اگر کبھی دادے پر ایسا وقت آن پڑے جب تمہیں بھی کوئی کسی حد سے گزرنا پڑے تو اُس وقت ہو گا تمہارے پیار کا امتحان ۔صلاح الدین نے اپنے پوتے کو سوچتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہا تھا۔۔

دا جی گستاخی معاف۔۔۔

جانتا ہوں اس طرح لااُبالی میں میرے بولے گئے جملے آپ کے دل کو ناگوار گزرے ہیں۔ مگر دادا جی قسم ہے مجھے اس ربِ کائنات کی اگر زندگی میں کبھی ایسا مقام آئے کہ میرا دادا جی کہیں کہ چوہدری وجدان ورک اپنے ہاتھوں سے اپنی گردن کاٹ لے تو آپ کی قسم وجدان کا کبھی اُف بھی نہیں کہے گا۔۔۔اور پوچھے گا بھی نہیں کہ آپ نے ایسا کیوں کہا۔۔۔

بس آپ میری محبت میرے کشکول میں ڈال دیں۔وجدان نے نظریں جھکائے شرمندگی سے کہا تھا۔۔

بے فکر ہو جاؤ منت تمہاری ہے اب اس کے لیے مجھے جو بھی حربہ استعمال کرنا پڑے وہ میں کروں گا ۔۔۔اپنے پوتے کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے صلاح الدین ورک وہاں سے چل پڑا تھا۔۔

....

(ماضی)

مجھے جانے دیں مجھے نماز پڑھنی ہے۔ چشمش ساری رات تاشی کی وحشت زدہ شدتوں کو سہتے ہوئے اس وقت زرد رنگت لیے بکھری ہوئی لیٹی تھی۔۔۔تاشی اب بھی اس کے اوپر حکومت بنائے ہوئے تھا۔۔۔

ہمم۔۔ٹھیک ہے نماز پڑھ کے جلدی واپس آنا وہ بھاری آواز میں آنکھیں بند کیے ہوئے اس کے اوپر سے ہٹا تھا۔۔

کیوں اب آپ نے مجھے کیا کہنا ہے؟ اپنے اوپر چادر لپیٹتے ہوئے کراہت زدا لہجے سے بولی تھی۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے؟؟

تاشی نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے گھور کر کہا تھا۔۔اس کے رات سے کیے نشے سے لال آنکھیں دیکھ چشمش سبک کر پیچھے ہو گئی۔۔

میں رات کو تمہیں بہت اچھی طرح سے سمجھا چکا ہوں کہ میں وکی نہیں جو تمہارے نخرے دیکھوں گا، میں تاشی ہوں جس کے لیے عورت صرف ایک استعمال کرنے کی چیز ہے۔۔

یاد رکھنا کہ اب تم میری بیوی ہو۔

اس لیے آج کے بعد جب بھی بلایا کروں تو سوال کرنے کی جرات مت کرنا۔۔

تمہیں کیوں، کیا والا کوئی بھی حق میں نے نہیں دیا۔۔اس کے بازو کو پکڑ کر مروڑتے ہوئے تاشی نے صبح صبح اسے اذیت ناک درد سے نوازا تھا۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا، کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا؟؟

وہ ہاتھ کو سہلاتے ہوئے رو رہی تھی۔۔

ابھی ابھی میں نے تمہیں کہا ہے کہ کیوں، کیا وا لاحق میں نے تمہیں دیا نہیں مگر لگتا ہے تمہاری کھوپڑی میں میری بات پوری طرح سے گسی نہیں۔۔۔

مگر تمہارے اس سوال کا جواب میں ضرور دوں گا۔۔ کیونکہ یہ سوال مجھے پسند آیا تاشی خود پر چادر ڈالے ہوئے آدھے ادھورے لباس میں پڑا تھا۔۔ جبکہ چشمش نے اپنے ارد گرد اپنے وجود کی کراہت کو چھپانے کے لیے چادر لپیٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔
ایک ہی رات میں چشمش کو خود سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔
دیکھو خوبصورت تو تم ہو یہ تو تاشی اعتراف کرتا ہے۔اسے خود سے اور نفرت پر مجبور کرنے کے لیے غلاظت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ششششش!!

برداشت کرنا سیکھو یہ تاشی کا انداز ہے۔خود میں تاشی کی شدتوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرو۔یہ سسکیاں مجھے بالکل بھی پسند نہیں سخت لہجے اور سخت تیور سے بولتے ہوئے کہا۔۔وہ زبردستی سسکی کو گلے میں گھونٹ کر رہ گئی۔۔

گڈ ویری گڈ۔۔

اس کی سسکی دبانے پر تنزیہ اپریشیٹ کرتے ہوئے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے تھا۔۔

ہاں تو سوال یہ تھا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہوں اور میں نے تمہارے ساتھ شادی کیوں کی ہے۔۔

۔تمہاری یہ خوبصورتی میری آنکھوں کو اچھی لگی تھی۔۔ویسے تو مجھے راتوں کو سکون دینے کے لیے ایک سے بڑھ کر ایک عورت موجود ہے جن کو میں ایک اشارے پر اپنے بستر تک لے آتا ہوں۔۔۔ مانا کہ میری راتوں کو رنگین کرنے کے لیے بہت ساری عورتیں دستیاب ہیں۔۔ مگر اب اس طرح کی عورتوں کے ساتھ گھر تو نہیں بسایا جا سکتا۔۔ تم میرے خاندان کی لڑکی ہو۔۔ پڑھی لکھی ہو ایک اچھے اور پڑھے لکھے خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔۔۔اور ماشاءاللہ سے ڈرپوک بھی ہو جیسی بیوی کی مجھے ضرورت تھی وہ ساری خوبیاں تم میں موجود ہیں۔۔۔

یہ ہے تمہارے پہلے سوال کا جواب کہ میں نے تم سے شادی کیوں کی ہے؟

اس لیے میں نے تم سے شادی کی۔۔۔

آخر مجھے اپنا وارث تو چاہیے تھا جو میں بازاروں کی عورتوں سے تو پیدا نہیں کروا سکتا تھا۔۔۔

اور دوسرے سوال کا جواب۔۔۔ کہ میں تمہارے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تم نے جو کسی سے محبت کر کے غلطی کی ہے اس کی سزا تو تمہیں جانِ من وقتاً فوقتاً ملتی رہے گی۔۔۔

جب جب وکی سے محبت کی بات میرے دماغ میں آئے گی تو میں اپنی شدتوں اور اذیتوں سے تمہیں تڑپاتا رہوں گا۔۔ تھوڑا سا صبر کر لیتی آخر میں نے پڑھائی کر کے واپس آ ہی جانا تھا۔۔ تمہاری خوبصورتی تو بچپن میں بھی میری آنکھوں کو بہت چبھتی تھی۔۔۔

جوانی پر نظر پڑنے کی دیر تھی دیکھو کتنی جلدی سے تمہیں اپنا بنالیا، جو کام تمہاراوکی سالوں میں نہیں کر سکا میں نے وہ دنوں اور منٹوں میں کر لیا ہے۔وہ اپنی فتح پر مسکرا رہا تھا۔۔

جبکہ چشمش کا دل کر رہا تھا کہ وہ اپنی جان لے کر خود کو ہمیشہ کے لیے ختم کر لے۔اس گھٹیا شخص کے ساتھ رہنے سے بہتر تھا کہ وہ خود کو ختم ہی کر لیتی۔۔۔

مگر اپنے بھائیوں اور باپ کی شان و شوکت اور عزت کا خیال اگر نہ ہوتا تو سچ میں چشمش یہ حد بھی پار کر جاتی۔۔

لو آج میں نے تمہارے دونوں سوالوں کا جواب دے دیا ہے۔۔ اب کوئی سوال مجھ سے دوبارہ مت کرنا۔پھر نہ کہنا کہ تمہارا حشر میں نے خراب کر دیا ہے۔۔۔

دھمکی آمیز لہجے میں بولتا ہوا تکیے پر سر رکھے ہوئے الٹا لیٹ گیا تھا۔۔

ساری بات کرتے ہوئے مجال ہے کہ کچھ سیکنڈ کے لیے بھی اس گھٹیا شخص کے ہاتھوں کو سکون آیا ہو۔۔ مسلسل اسے رونے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

اب جاؤ نماز پڑھ کے آکر اپنے مجازی خدا کی خدمت میں پیش ہونا زیادہ دیر انتظار کرنا مجھے پسند نہیں ہے۔۔۔وہ جلدی سے بیڈ سے اتر کر خود کو چادر میں سمیٹتے ہوئے واش روم کی جانب لپکی تھی۔۔۔

۔اس کی وحشی شدتوں کے نشان چشمش کے پورے وجود پر لگے ہوئے تھے جو اس نے واش روم میں آتے ہی سامنے لگے مرر میں دیکھے تھے۔۔۔

اس کے وجود دودھ جیسے گورے مخملی جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں اس کی بے رحم شدتوں کے نشان موجود نہیں تھے۔۔۔
وہ سسکیاں لے کر روتے ہوئے شاور کے نیچے کھڑی تھی شاور سے گرتے ہوئے پانی سے اسے جسم پر جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ وکی کو اس وقت سوچنا نہیں چاہتی تھی جانتی تھی کہ اب اس کو سوچنا گناہ ہے تاشی جیسا بھی ہے جو بھی ہے بے شک وہ رتی برابر بھی چشمش کو پسند نہیں مگر حقیقت یہی تھی کہ وہ اس وقت اس کا شوہر تھا اور وکی کچھ بھی نہیں۔۔۔

جس کو کبھی اس نظر سے دیکھا اور سوچا تک نہیں تھا۔ آج وہ شخص اس کی زندگی پر اس کے وجود پر پورے حق رکھتا تھا۔ جس کو اتنا چاہا خوابوں میں بسایا وہ آج اس کے لیے نامحرم تھا۔۔ جس کو سوچ کر بھی گنہگار ہونا لازم تھا۔۔

مگر اتنے سالوں کی محبت کو چشمش ایک ہی رات میں کیسے اپنے دل و دماغ سے نکال دیتی۔ وہ اپنی سسکیوں کو دباتے ہوئے رو رو کر اپنے وجود کو رگڑ رگڑ کر شاور کے پانی سے صاف کر رہی تھی۔۔۔

جس سے اس کے وجود پر جلن کی شدت بڑھنے لگی تھی۔ کیونکہ جس طرح کی شدتیں اور وحشت تاشی نے ساری رات اس کے نازک وجود پر لوٹائیں تھی اس میں کہیں بھی شوہر کی محبت اور مان نہیں تھا۔۔ مگر اپنی قسمت پر رونے کے سوا چشمش اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

....

)حال(

آصف اس کا مطلب میں کیا سمجھوں تم دونوں میاں بیوی میرے حکم کو رَد کر رہے ہو؟ تم مجھے منت کے لیے انکار کر رہے ہو۔۔چوہدری صلاح الدین ورک کا لہجہ سخت ہونے لگا تھا۔۔

وہ اپنے بہو اور بیٹے سے وجدان اور منت کے رشتے کی بات کر رہا تھا۔جب کہ وہ سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے کہ انہوں نے صلاح الدین کی رضا مندی سے حماد کو ہاں کی ہے۔۔ تو اب اس بات کی گنجائش نہیں۔جو کہ بالکل صحیح بات تھی اور صلاح الدین کا دل بھی جانتا تھا کہ آصف اور عافیہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔۔ مگر چوہدری صلاح الدین ورک اپنے پوتے کی ضد کے آگے مجبور تھا۔۔

تو بنا سخت رویہ دکھائے بات بن نہیں سکتی تھی۔۔اسی لیے چوہدری صاحب نے اپنا بناوٹی غصہ دکھا کر اپنے بہو اور بیٹے کو دبانے کی کوشش کی تھی۔۔

"جی عشق تو بندے کو دیوانہ بنا دیتا ہے پھر چاہے وہ عشق کسی لڑکی کا ہو یا اپنے پوتے کا" چوہدری صلاح الدین جو اپنے ہر فیصلے پر اٹل رہنے والا شخص تھا۔۔ آج اپنے ہی فیصلے پر رَد و بدل کر کے اپنے شیر کی خوشیاں لینے آیا تھا۔۔

ابا جان آپ کے حکم پر ہم قربان ہو جائیں۔ہماری ایسی جرات نہیں کہ ہم اپنے ابا جان کی حکم عدولی کریں۔۔

مگر ابا جان ہم نے منت کا حماد کے ساتھ رشتہ آپ کی رضامندی سے طے کیا ہے تو اب ہم حماد کو کیا جواب دیں وہ بن ماں باپ کا بچہ ہے اور ہم اسے رشتے کی ہاں کر چکے ہیں ۔۔چوہدری آصف ورک اپنے باپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

دیکھیں ابا جان آصف کچھ غلط تو نہیں کہہ رہا آصف نے منت بیٹی کا رشتہ طے کرنے سے پہلے آپ سے، بلکہ ہم سے بھی بات کی تھی۔۔تو اب یہ وجدان والی بات بیچ میں کیوں آگئی ہے ۔۔کیا وجدان نے آپ سے کہا ہے۔۔

چوہدری ریاض ورک جو کہ وجدان کا باپ تھا اس نے اپنے باپ سے سوال کیا جو پاس ہی صوفے پر بیٹھا تھا اور ساتھ میں اس کی اہلیہ ثریا بھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔

مجھ سے وجدان نے کوئی بات نہیں کہی اور دوسری بات یہ کہ اب مجھ پر یہ وقت آگیا ہے کہ میں اپنے ہی بیٹوں کو اپنے فیصلے کی تمہید باندھ کر سنایا کروں گا۔۔

صلاح الدین نے اپنے بڑے بیٹے ریاض ورک کی جانب گھور کر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔چوہدری صلاح الدین کی پرسنلٹی بے حد دبدبے اور رعبدار والی تھی ۔۔۔اور اس کے دونوں بیٹے اپنے باپ کے

فرمانبر دار اور حکم ماننے والے تھے جس کا چوہدری صلاح الدین ورک کو بڑا مان اور ناز تھا اس کے بیٹے اس کا غرور تھے۔۔

نہیں ابا جی میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا میں تو بس یہ پوچھ رہا تھا کہ شاید وجدان نے آپ سے کچھ کہا ہو ۔ریاض ورک نے اپنی وضاحت دی ۔۔کیونکہ ریاض ورک بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر وجدان نے کوئی بات کہی بھی ہے تو تب بھی اس کا ابا جی کبھی وجدان کو سب کی نظروں کے سامنے نہیں آنے دے گا۔۔۔وجدان سے دادا کی محبت گھر میں کسی بھی فرد سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔
بس یہ سوچ لو کہ یہ میرا فیصلہ ہے مجھے حماد بیٹے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے دونوں بیٹے آپس میں ہمیشہ جڑے رہیں۔منت اس گھر کی بڑی پوتی ہے اور وجدان اس گھر کا بڑا پوتا اس لیے میں چاہتا ہوں کہ منت اور وجدان کا رشتہ طے ہو جائے اور میرے خاندان کی جڑیں اور بھی مضبوط ہو جائیں۔

اور یہ میں تم لوگوں سے پوچھ نہیں رہا فیصلہ کر کے جا رہا ہوں۔اب حماد کو تم لوگ اپنے طریقے سے سمجھا دینا۔۔

صلاح الدین اپنا فیصلہ ان پر تھوپ کر کھڑا ہو گیا۔۔ دونوں بیٹے اور بہوئیں بھی احتراماً کھڑی ہو گئی تھیں۔ کسی کی جرات نہیں تھی، جو چوہدری صلاح الدین ورک کے فیصلے کو رَد کر سکتا سب خاموش تھے۔۔۔صلاح الدین اٹھ کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ جبکہ باقی کھڑے افراد ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے کسی کے پاس کسی کو کہنے کے لیے فی الحال الفاظ نہیں تھے۔۔۔

....

)حال(

یہ لڑکی تو ہمیشہ سے منحوس تھی۔ آج بھی اس نے ثابت کر دیا کہ یہ ہمارے خاندان کے لیے بھی منحوس ہے۔ عافیہ بیگم سب کے جاتے ہی منت کو کوسنے لگی تھی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عافیہ اس میں میری بیٹی کا کوئی قصور نہیں ہے خواہ مخواہ میں تم منت کو مت کوسو، اور ایسے جملے منت کے لیے استعمال مت کیا کرو، یار وہ بیٹی ہے ہماری۔ آصف ورک نے عافیہ کی جانب دیکھ کر سرد لہجے سے کہا دونوں صوفے پر بیٹھے ہوئے گہری سوچ میں مبتلا تھے۔۔

کیوں نہ کوسوں اس کی وجہ سے آج ابا جی ہمارے ساتھ ناراض ہو کر گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے حماد کا دل ٹوٹ جائے گا، میں اس کو کیا جواب دوں گی۔ جس نے اتنے مان سے رشتہ مانگا تھا۔۔۔

ایک دن کی خوشی دے کر اب میں اس سے کیسے چھین لوں۔۔

آپ ہی بتائیں عافیہ بیگم نے آصف کی جانب دیکھتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔۔

عافیہ یار میں تمہاری پریشانی سمجھ رہا ہوں میں جانتا ہوں تم اس وقت ذہنی طور پر بہت ڈسٹرب ہو اور تم اپنی جگہ پر غلط نہیں ہو۔ میں جانتا ہوں کہ حماد کو جواب دینا کتنا مشکل ہے۔۔۔

آصف ورک نے عافیہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا۔۔ چوہدری آصف ورک اپنی بیوی سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔ شادی کے اتنے سالوں بعد بھی جب اولاد جوان ہو چکی تھی۔۔

چوہدری آصف ورک آج بھی عافیہ پر جان دیتا تھا۔۔ آصف اور عافیہ کی لو میرج تھی۔۔

آصف کو عافیہ کی آنکھوں میں آنسوں نہ کل گوارا تھے نہ آج برداشت تھے۔۔۔ اس نے فوراً سے اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے عافیہ کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔ جو پریشانی سے نم آنکھیں لیے اس کے سینے میں سر چھپائے مزید رونے لگی تھی۔۔۔

پلیز یار ہم مل کر اس مسئلے کو حل کر لیں گے مگر تم اس طرح رو کر میری جان مت نکالو۔۔ عافیہ کے گرد اپنی باہوں کا دائرہ کستے ہوئے آصف ورک نے اس کے بالوں پر لب رکھ کر چومتے ہوئے سمجھایا تھا۔۔۔

تم مجھے ایک بات بتاؤ کیا تمہیں وجدان سے کوئی مسئلہ ہے یا تمہیں وہ پسند نہیں ہے منت کے لیے!!

مجھے بھلا وجدان سے مسئلہ کیوں ہو گا اور وجدان جیسا قابل انسان بھلا مجھے کیوں پسند نہیں ہو گا۔ میں تو یہ سوچتی ہوں منت تو حماد اور وجدان کو ڈیزرو بھی نہیں کرتی۔۔۔

ہمیشہ سے عافیہ تمہارے ایسے جملے مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں۔ کیوں تم اتنی خار رکھتی ہو منت سے۔۔۔ ہماری سگی بیٹی ہے وہ۔۔۔ مسئلہ کیا ہے تمہیں منت سے۔۔۔ چوہدری آصف کا لہجہ ایک بار پھر سے سرد ہوا تھا منت کی تذلیل پر۔۔

مجھے خود نہیں پتہ مجھے اس سے کیا مسئلہ ہے۔۔

مگر آپ بار بار اس کی سائیڈ لے کر مجھے ہائپر مت کیا کریں۔۔ آپ باپ بیٹی کی وجہ سے مجھے ہائی بی پی کا مسئلہ ہونے لگا ہے۔۔۔

وہ جھٹکے سے ناراض ہو کر وہاں سے اٹھنے لگی تھی کہ آصف ورک نے اس کے بازو سے پکڑ کر اسے واپس اپنی طرف کھینچا تو عافیہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے اس کے مضبوط چوڑے سینے پر آن گری تھی۔۔

آصف کی جان اتنا غصہ مت کیا کرو فدا ہے آصف ورک تمہارے اس خوبصورت چہرے پر۔۔ اور جب میری جان تم غصہ کرتی ہو تو اور بھی حسین لگتی ہو۔۔

اس عمر میں کیا مجھے ہارڈ اٹیک کروانے کا ارادہ ہے میری جان کا۔۔۔

لب اس کے قریب لے جاتے ہوئے آصف نے گہری نظر سے دیکھ کر کہا تو وہ شرماتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہو گئی۔۔۔ شرم کیا کریں آصف دو دو جوان بیٹیوں کے باپ ہیں مگر ابھی تک آپ کا رومینس والا کیڑا نہیں مرا۔۔

تو کہاں لکھا ہے کہ جب اولاد جوان ہو جائے تو رومینس پر پابندی عائد ہو جاتی ہے ۔۔۔ وہ گہری نظروں سے اس کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔
عافیہ کافی عرصے سے ڈپریشن کا شکار رہنے لگی تھی۔اب تو کئی کئی دن عافیہ خاموشی سے گزار دیا کرتی تھی۔ ہنسنا تو دور کی بات تھی جب زیادہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتی تھی تو وہ خود کو کمرے تک محدود کر لیتی۔۔
اور اس کے خوبصورت چہرے پر ہنسی دیکھنے کے لیے آصف کو اس کے نزدیک ہو کر اپنی محبت جتانی پڑتی تھی۔۔۔ کیونکہ آج بھی عافیہ اس کی محبت کے آگے کمزور پڑ جاتی تھی۔اور سارا ڈپریشن بھول جایا کرتی تھی۔۔۔
جیسے اس وقت وہ شرما کر مسکراتے ہوئے روم سے باہر نکل گئی تھی۔۔ جبکہ آصف ورک وہیں پر بیٹھا ہوا گہری سوچ بھی مبتلا تھا۔۔۔

....

ہائے منت آپی آپ نے یہ کون سا نیا کلیش ڈلوا دیا ہے وجدان بھائی والا۔۔۔رشتہ آپ نے حماد بھائی سے کروایا ہے مگر گھر میں چرچے وجدان بھائی اور آپ کے ہو رہے ہیں۔۔۔

حوریہ اپنی عادت سے مجبور کالج سے گھر آتے ہی اِدھر اُدھر کان دھرتے ہوئے کافی ساری معلومات اکٹھی کر کے اب فجر اور منت کے روم میں آئی تھی۔۔

تمہیں پتہ نہیں ہماری منت آپی کے دماغ کو اپڈیٹ ہونے میں دیر لگتی ہے یہ کافی پرانا ماڈل ہے تو اس کا سافٹ ویئر جلدی اپڈیٹ نہیں ہوتا۔۔۔

فجر جو پہلے ہی گھر کے ماحول سے اکتائی ہوئی بیٹھی تھی جلتا بھنتا جواب دیا۔۔

فجر اپنی بکواس بند کرو میں نے کیا کیا ہے جو تم فضول پر میں مجھ پر انگارے برسا رہی ہو۔۔۔منت نے گھور کر غصے سے فجر کی جانب دیکھا تھا۔۔

آئے ہائے منت آپی اور فجر تم لوگ تو آپس میں ہی اپڈیٹ ہونے لگ گئی ہو یار میری طرف بھی تھوڑا ڈیٹا ٹرانسفر کرو مجھے بھی تو پتہ چلے آخر ہمارے گھر میں یہ ہلچل کا ماحول کیوں ہے۔۔حوریہ تجسس سے پوچھتے ہوئے ان کے پاس بیڈ پر دھڑم سے گری تھی۔۔۔

تم بتاؤ تم کیا سن کر آئی ہو تمہاری سند ھکے لینے والی ناک نے سونگھتے ہوئے کیا خبریں اکٹھی کیں ہیں منت نے حوریہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں تو جب اوپر آ رہی تھی تو میں نے داجی کو غصے سے آصف چاچو کے کمرے سے باہر آتے دیکھا تھا۔ اور داجی نے غصے سے کہا تھا کہ میں یہ فیصلہ تم لوگوں سے پوچھ نہیں رہا، بتا کر جا رہا ہوں کہ منت اور وجدان کا رشتہ طے ہے۔۔ حوریہ نے آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے اپنے دادا کی نقل اتاری تھی۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے کہ کوئی اچھی خبر سننے کو ملی فجر نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بول کر چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر لیے۔۔۔

اب میں نے جو سنا ہے میں نے تم لوگوں کو ڈیٹا ٹرانسفر کر دیا ہے اب جلدی سے بتاؤ کہ یہ سارا معاملہ کیا ہے ؟؟

حوریہ نے فجر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا یار معاملہ یہ ہے کہ وجدان بھائی ہماری موٹی عقل والی آپی کو بہت پسند کرتے ہیں۔۔ منت نے گھور کر فجر کی جانب دیکھا تھا۔ فجر نے اگنور کرتے ہوئے بات جاری رکھی۔ اور پہلے تو ہمارے پیارے وجدان بھائی نے کسی کو بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ شاید ان کو لگتا تھا

کہ ان محترمہ کو اچھے سے اندازہ ہے کہ وہ ان میں انٹرسٹڈ ہیں اور جو کہ وہ کافی حد تک رائٹ بھی تھے کچھ نہ کچھ تو ان محترمہ کو اندازہ ہو گا کہ وجدان بھائی منت آپی میں انٹرسٹڈ ہیں۔۔۔

مگر انہوں نے اس بات کو سیریس ہی نہیں لیا اور دوسری طرف حماد بھائی ہیں جن کو ان سے محبتِ عظیم ہو گئی اور انہوں نے جا کر امی سے اس محترمہ کا رشتہ مانگ لیا۔۔

پھر امی اور بابا نے داجی سے پوچھ کر اس کے رشتے کے لیے حماد بھائی کو ہاں بول دی تھی۔۔اب جب رشتہ طے ہو گیا ہے تو وجدان بھائی کو پتہ چلا تو ظاہر سی بات ہے وہ بارود بنے ہوئے گھر والوں پر پھٹے ہوں گے ،تو ظاہر سی بات ہے اب پلڑا تو وجدان بھائی کا بھاری تھا کیونکہ داجی تو وجدان بھائی کے پکے والے عاشق ہیں۔تو داجی کا فیصلہ تو ظاہر سی بات ہے وجدان بھائی کے حق میں ہی آنا تھا۔۔۔

تو پھر وجدان بھائی کی ووٹنگ لسٹ جب جاری ہوئی ہو گئی تو پھر اس کے بعد حماد بھائی خالی رہ گئے ہوں گے۔۔۔اور وجدان بھائی کے حق میں فیصلہ ہو گیا ہو گا۔۔۔۔

فجر نے اے ٹو زیڈ ساری کہانی سنائی جو اسے پتہ تھی باقی کی اس نے اندازہ لگا کر سنادی۔۔۔منت کھا جانے والی نظروں سے فجر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہائے اللہ منت آپی آپ تو چھپی رستم نکلی دو دو لونڈوں کا دماغ خراب کر رکھا ہے آپ نے۔ حوریہ نے شرارتی انداز سے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر ٹھوڑی پر رکھے ہوئے کہا۔۔۔منت نے حوریہ کی جانب گھور کر دیکھتے ہوئے اسے چٹکی کاٹی تھی۔۔۔وہ سی سی کرتی ہوئی ہنس رہی تھی فجر کی بھی ہنسی نکل گئی تھی حوریہ کی اوور ایکٹنگ دیکھ کر۔۔۔

حوریہ چوہدری وجدان ورک اور چوہدری ازلان ورک کی اکلوتی بہن تھی۔

اور چوہدری ریاض ورک کی لاڈلی بیٹی۔

بے حد شرارتی اور سر پھری ہوئی دونوں بھائیوں کی جان تھی وہ۔۔حوریہ وجدان اور ازلان سے چھوٹی تھی۔۔۔

دونوں بھائیوں کے بے حد لاڈ پیار کی وجہ سے حوریہ دائرے میں رہ کر خوب اپنی من مرضیاں کرتی تھی۔۔حوریہ کی ایج 20 سال، بااعتماد سر پھری، بھائیوں کی لاڈلی، باپ کے جگر کا ٹکڑا اور ماں کے سر کا درد تھی۔۔۔سارا دن اپنی ماں کے ناک میں دم کر کے رکھتی تھی۔۔اتنی فرمائشیں تو چھوٹے بچے نہیں کرتے تھے جتنی فرمائشیں حوریہ اپنی ماں سے کرتی تھی یہ بنا دیجیے وہ بنا دیجیے۔۔

خوبصورتی اس کو بھی وراثت میں اپنے بھائی وجدان کی طرح ملی تھی۔۔ گوراچٹا رنگ گالوں پر گہرے ڈمپل اس کو گھر میں ڈمپل کوئین بھی کہا جاتا تھا۔۔۔

لمبے گھنے بال نیلی پرکشش آنکھیں اپنے بھائی وجدان جیسی۔ چوہدری ہاؤس کی سر پھری بیٹی جس کو حدود میں رہ کر سب کچھ کرنے کا حق اس کے بھائیوں نے دے رکھا تھا۔۔۔

حوریہ کو اپنے بھائیوں کی عزت بے حد عزیز تھی۔۔۔ حوریہ ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاتی تھی جس سے اس کے بھائیوں کی شان میں فرق پڑے۔۔ اور ان کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔۔

حوریہ کو ازلان کی طرح لائر بننے کا بہت شوق تھا۔۔۔

منت فجر اور حوریہ جب ایک ساتھ بیٹھتی تھی تو ان کی باتیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔۔ دادا اپنی پوتیوں کو گھر کی رونق مانتا تھا۔ گھر میں ہر وقت خوشیوں کا ماحول ہی رہتا تھا۔۔۔

....

ازلان یار مجھے سچ میں آئیڈیا نہیں تھا کہ وجدان بھائی منت کے لیے اتنے سیریس ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں۔ اگر مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہوتا تو یار خدا کی قسم کبھی میں خالہ سے بات نہیں کرتا اتنا تو مجھ پر یقین رکھو۔۔

خاک یقین رکھوں تم نے میرا دوست ہو کر مجھ سے بات شیئر کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ایک بار مجھے بتا تو سکتے تھے کہ تم منت میں انٹرسٹڈ ہو تو شاید یہ بات پہلے میں تمہیں بتا دیتا۔۔تو اتنی زیادہ مس انڈرسٹینڈنگ پیدا ہی نہ ہوتی۔۔

چوہدری ازلان ورک اور حماد کاظمی دونوں باہر لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔ دونوں میں اس وقت کافی تلخ کلامی چل رہی تھی۔۔۔

گھر کے بڑے شاید نہیں جانتے تھے۔ مگر وجدان بھائی شروع سے منت کے لیے بہت پوزیسو تھے تو اتنا دودھ پیتا بچہ تو میں بھی نہیں تھا، اندازہ تو مجھے بھی تھا کہ بھائی منت کے لیے الگ فیلنگز رکھتے ہیں۔۔۔
اب دیکھو کچھ حاصل بھی نہیں ہوا اور خواہ مخواہ تمہارے اور وجدان بھائی کے بیچ میں ایک تناؤ پیدا ہو گیا ہے۔۔۔

یار ناراض تو مجھے ہونا چاہیے جس کو ایک دن کی خوشی دے کر گھر والوں نے ہاں کہہ دی اور دوسرے دن وجدان بھائی کی وجہ سے نہ بول دی۔۔ میں بھی تو صبر کر کے پیچھے ہٹ گیا ہوں۔۔میں نے بھی تو بڑوں کی بات مان لی ہے۔۔تو وجدان بھائی کو بھی اس بات کو یہیں پر ختم کر دینا چاہیے۔۔۔

حماد جیسے کہ تم تو وجدان بھائی کو جانتے ہی نہیں کہ وجدان بھائی کس نیچر کے مالک ہیں۔۔۔
ہم دونوں جڑوا ہیں ہماری عمروں میں کوئی فرق نہیں۔ اس کے باوجود تم جانتے ہو کہ میں وجدان بھائی کی کتنی رسپیکٹ کرتا ہوں۔ اس لیے نہیں کہ وہ عمر میں مجھ سے بڑا ہے بلکہ اس لیے کہ وہ مجھ سے زیادہ سمجھدار اور رسپیکٹ کے لائق ہے۔۔ اور یہ رسپیکٹ اس نے اپنے تحمل مزاجی اور سمجھداری سے کمائی ہے۔۔۔

وجدان بھائی میں چند چیزیں ایسی ہیں جن سے تم بھی باخوبی واقف ہو، جیسے کہ وہ اپنی خاص چیزوں کے لیے بہت زیادہ پوزیسو رہتے ہیں۔۔۔
جو چیز ان کی ہے وہ صرف ان کی ہے وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں دوسروں کے ساتھ شیئر کرنا پسند نہیں کرتے۔۔ تو بتاؤ کے اب تو بات ان کی محبت کی ہے۔۔۔

وجدان بھائی اتنی آسانی سے تمہارے ساتھ واپس پہلے جیسے نہیں ہونگے۔

مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ کیونکہ تم میرے بیسٹ فرینڈ ہو، یار ہو میرے۔ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور وہ بھائی ہے میرا، خون کا رشتہ ہے اس کے ساتھ میرا، یوں کہہ لیں کہ دو جسم ایک جان ہے تو بتاؤ اس سیچویشن میں، میں کیا کروں؟ نہ تو میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں نہ وجدان بھائی کو۔۔

اب بتاؤ جو غلطی مجھ سے ہو گئی ہے اس کا ازالہ میں کیسے کروں اذلان کو اتنا پریشان دیکھ کر حماد نرم لہجے سے بولا تھا۔۔

حماد مجھے سچ میں سمجھ نہیں آ رہی کہ میں فی الحال تمہیں کیا مشورہ دوں۔ بس میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ فی الحال تم وجدان بھائی کے زیادہ سامنے مت آنا۔ بہتر ہے اگر تم دونوں کا آمنا سامنا نہ ہو۔۔ شاید آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ یہ بات ٹھنڈی پڑ جائے۔۔

ٹھیک ہے جیسے تم کہو گے میں کر لوں گا پلیز اب تم مزید پریشان مت ہو۔۔ حماد خود اس وقت ذہنی طور پر بہت زیادہ پریشان تھا، مگر وہ اذلان کو اس طرح پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اذلان تو خوش مزاج رہنے والا بندہ تھا۔۔ مگر اذلان اس وقت اپنے بھائی اور حماد کے بیچ جس طرح سے پھنسا ہوا تھا۔ اس کا اندازہ حماد کو بخوبی تھا۔۔۔

....

)ماضی(

وکی آج 1615 دن بعد گھر آیا تھا۔وہ بھی اپنے ماں باپ کے بار بار فون کر کے بلانے کی وجہ سے۔۔۔ وکی اندر سے پوری طرح سے ٹوٹ چکا تھا۔۔وہ اپنے بھائی اور چشمش کی بے وفائی برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔بھائی تو بے وفا تھا۔۔ مگر چشمش کو بے گناہ ہونے کے باوجود اس نے خود ہی بے وفا قرار دے دیا ۔۔۔

شام ڈھل رہی تھی جب وکی گھر آیا تھا تاشی اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا آوارہ گردیوں میں مصروف تاشی رات گئے ہی گھر لوٹا تھا،جب اسے چشمش کے وجود کی طلب ستانے لگتی تھی۔اتنی خوبصورت بیوی ہونے کے باوجود تاشی سارادن اِدھر اُدھر منہ مارنے کے بعد رات کو گھر لوٹتا۔۔پھر اپنی وحشت زدہ شدتوں سے چشمش کو ہر رات اپنے بستر پر اذیتیں دیتا تھا۔15 دنوں میں ہی چشمش کی رنگت زرد پڑنے لگی تھی۔۔۔
چشمش کے چہرے کی رونق ختم ہو چکی تھی جہاں کبھی سرخ لالیاں بکھری ہوئی ہوتی تھی وہاں زرد رنگت کے ڈیرے تھے۔۔۔
وہ ویران دل لیے ہوئے خالی خالی نگاہوں سے بیٹھی ہوئی تھی۔جب اسے کسی کے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔

اس کے دل نے دھک دھک کی تاب سناتے ہوئے اسے فوراً آگاہ کیا تھا کہ یہ وکی کے قدموں کی چاپ ہے۔ چشمش نے پلٹ کر جلدی سے دیکھا۔۔

شادی کے بعد ہر دن اس کی نظریں وکی کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی۔ اپنے دل کو لاکھ روکنے کے باوجود، چشمش اپنے دل سے نہ تو وکی کی محبت کو نکال پا رہی تھی نا اپنی نظروں کو وکی کا انتظار کرنے سے روک سکی۔۔۔

وکی تم اتنے دن سے کہاں تھے؟؟

وہ بے اختیار اس کی جانب بڑھتی گئی۔ قریب جا کر بے چین نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔کچھ لمحوں کے لیے وہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ اب اس کا وکی کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں اور نہ ہی اس سے کچھ پوچھنے کا حق تھا اس کو۔۔

مگر وکی بنا کوئی جواب دیے پھٹی پھٹی آنکھوں سے کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔وکی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ اس کی چشمش ہے۔۔نہ چہرے پر وہ رونق تھی۔۔۔نہ خوبصورت آنکھوں میں وہ چمک۔۔ زرد چہرے، بے جان وجود سے ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ سالوں سے بیمار ہو اور اس کی گردن پر تاشی کی وحشتوں کے نشانوں کی بھرمار تھی۔۔۔

اپنی چشمش کو دیکھ کر وکی کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔اس نے تو یہ سوچ رکھا تھا کہ چشمش تاشی کے ساتھ بہت خوش و خرم زندگی گزار رہی ہے۔ اور جب وہ گھر جائے گا تو اسے چہکتی ہوئی چشمش تاشی کے ساتھ ملے گی۔۔۔

مگر یہاں پر تو الگ ہی نظارہ دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔اس کی گردن پر پڑے نشانوں کو دیکھ کر وہ تڑپ گیا تھا ۔۔۔غصے سے وکی نے نظریں پھیر لی۔۔۔

وکی پلیز مجھ سے نفرت مت کرنا ہو سکے تو پلیز مجھے معاف کر دو یہ سوچ کر کہ ہو سکتا ہے تمہاری چشمش کی کوئی مجبوری رہی ہو۔۔۔

بے اختیار روکنے سے بھی چشمش کے آنسوں رکے نہیں تھے۔۔

تم تاشی بھائی کے ساتھ خوش نہیں ہو اور تمہارے حالات دیکھ کر مجھے ایسا لگتا نہیں کہ تم نے اس کے ساتھ خوشی سے شادی کی ہے تو بتاؤ چشمش کیا مجبوری تھی تمہاری کیوں تم نے میرے آنے کا انتظار نہیں کیا کیوں تم نے مجھے فون کر کے بتایا نہیں کہ میری غیر حاضری میں نکاح کی پلاننگ ہو رہی تھی۔۔۔

اب بھی بتا دو وہ اس کے کاندھوں پر بے اختیار ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا چشمش نے اس کے ہاتھ کاندھوں سے ہٹاتے ہوئے اس سے دوری اختیار کر لی۔۔۔

ایسے مت کرو چشمش ایسی بے رخی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی میں پچھلے 15 دن سے پل پل مر رہا ہوں نہ مجھے نیند آتی ہے نہ سکون۔۔۔ منہ کھولو اور بتاؤ یہ سب کچھ تم نے کیوں کیا۔۔۔ ٹوٹے ہوئے سخت لہجے سے پوچھ رہا تھا۔۔

وکی میں کچھ نہیں بتا سکتی بس تم یہ سمجھ لو کہ میری خاموشی میں ہی سب بہتری ہے جو اللہ کو منظور تھا وہ ہو گیا۔۔۔ وہ اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے بہادری سے بولی تھی۔۔۔
وکی میں تمہیں اس حال میں نہیں دیکھ سکتی پلیز اپنا خیال رکھا کرو۔۔

تم اس کا خیال رکھنے کے لیے ہو، تو پھر اسے خود کا خیال رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ پیچھے سے آتی تاشی کی آواز پر دونوں نے چونکتے ہوئے پلٹ کر دیکھا تھا جو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔۔

تم ایسا کیا کرو ناراتوں کو میرا خیال رکھا کرو، اور دن میں اس کا خیال رکھا کرو اس طرح اس کے زخموں پر مرہم بھی لگ جائے گا اور تم دونوں کا عشق بھی تازہ رہے گا۔۔۔۔ تاشی چلتا ہوا ان کے قریب آکر تنزیہ ان پر ہنس رہا تھا۔۔۔

۔کیا ہوا میرا آئیڈیا پسند نہیں آیا دن سے کام نہیں چلے گا۔۔۔ میرے بھائی اور میری بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ اپنی راتیں رنگین کرنی ہیں۔۔۔ تاشی بے حیائی سے شیطانی مسکراہٹ لیے دونوں کو باری باری دیکھ کر بول رہا تھا۔۔

تاشی بھائی۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہیں؟

تاشی کی فحاشانہ گفتگو پر وکی چلایا تھا۔۔

چلانے کی ضرورت نہیں ہے وکی، تم دونوں بے حیائی والے کام کر سکتے ہو اور میرے بولنے پر بھی اعتراض ہو رہا ہے۔۔۔ تاشی نے جھپٹ کر وکی کا گریبان پکڑ لیا تھا۔۔۔ پاس کھڑی ہوئی چشمش گھبرا گئی تھی۔۔۔

تاشی ہم صرف بات کر رہے تھے جیسی گندگی آپ کے دماغ میں بھری ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

میں کیسے مان لوں کہ ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ تم دونوں رنگ رلیاں منا رہے تھے۔ اور مجھے دیکھ کر بول رہے ہو کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ وکی کے منہ پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شور شرابے کی آواز سن کر وکی اور تاشی کے ماں باپ اوپر آگئے تھے۔۔۔

اپنے دونوں بیٹوں کو ہاتھا پائی کرتے ہوئے دیکھ وہ بھاگ کر اپنے بیٹوں کے پاس آئے اور ان کو چھڑوایا تھا۔۔

تم دونوں کو شرم نہیں آتی بھائی بھائی ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کر رہے ہو۔وکی اور تاشی کا بابا غصے سے بول رہا۔۔

شرم کیسے آئے گی۔۔اسے تو میری بیوی کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے شرم نہیں آرہی تو اب کیسے آئے گی۔۔۔

تاشی بھائی زبان کو لگام دیں۔۔ہم صرف بات کر رہے تھے۔۔دوسروں کے کردار پر کیچڑ اچھالنا چھوڑ دیں۔۔وکی نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

تم دونوں کا کردار کتنا پاک صاف ہے مجھے سب پتہ ہے۔

بس کرو چپ کر جاؤ۔کچھ تم ماں باپ کا لحاظ کرلو۔وکی کی والدہ نے دونوں کو چپ کرنے کو کہا تھا۔۔

۔تم چلو میرے ساتھ۔تمہاری ایسی کون سی بھوک ہے جو مجھ سے نہیں مٹ رہی۔۔۔جس کو مٹانے کے لیے تم نے اپنے پرانے عاشق کو بلوا لیا ہے۔۔۔

تاشی نے اتنا بیہودہ جملہ بولتے ہوئے چشم کی کلائی پکڑی تھی کہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اس کے ماں باپ کو بے حد شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔
آج ان کو حد سے زیادہ شرمندگی ہو رہی تھی تاشی کو اپنی اولاد کہتے ہوئے۔۔۔

تاشی چشمش کو کھینچتے اپنے روم میں لے جا رہا ہے۔۔وکی اپنی چشمش کا یہ حال دیکھ کر تڑپ رہا تھا۔۔۔ اسے خود پر شرمندگی ہو رہی تھی۔۔کیسے اس نے اپنی چشمش کو غلط سمجھ لیا۔۔یہاں تو چشمش اس کے بھائی تاشی کے ساتھ نہیں بلکہ درندے کے ساتھ رہ رہی تھی۔۔۔وکی کو خود پر شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔۔
آپ لوگوں نے بہت غلط کیا ہے میرے اور چشمش کے ساتھ۔۔۔میری چشمش کو آپ لوگوں نے اپنے درندے بیٹے کے ہاتھوں میں سونپ دیا۔صرف اس لیے کہ وہ آپ کا بیٹا ہے۔۔۔۔میں تو تاشی بھائی کی ان حرکتوں سے ناواقف تھا مگر مجھے پورا یقین ہے کہ آپ تاشی بھائی کی ایک ایک حرکت سے واقف تھے۔۔

وہ اپنے ماں باپ کی جانب دیکھ کر درد سے بول رہا تھا۔۔ اس کے ماں باپ شرمندگی سے نظریں جھکائے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

کیونکہ وکی کا ایک ایک لفظ سچ تھا چشمش کی ایک دن میں حالت دیکھ کر وکی تڑپ گیا تھا۔۔ جب کہ اس کے ماں باپ پچھلے 15 دن سے اس بچی کا یہ حشر ہوتے دیکھ رہے تھے۔۔ اور وہ اتنی صابر تھی کہ اپنے گھر والوں پر ظاہر ہی نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔

وکی غصے سے وہاں سے نکل کر اپنے روم کی جانب چلا گیا۔۔ جب کہ اس کے ماں باپ وہیں پر کھڑے خود سے شرمندہ تھے وہ جانتے تھے کہ اس بچی کے ساتھ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے ہاتھوں سے بہت ظلم ہو گیا ہے۔۔۔۔

....

آہااااا۔۔۔ خدا کے لیے کچھ ترس

کھائیں۔ وہ درد سے زمین پر تڑپتے ہوئے رینگ رہی تھی۔۔

روم میں آتے ہی تاشی نے اپنی پینٹ سے بیلٹ کو نکالتے ہوئے اسے بے دردی سے مارنا شروع کر دیا

۔۔

تم پر، تم پر ترس کھاؤں ۔۔روز تمہاری، تمہارے جسم کی آگ ٹھنڈی کرتا ہوں پھر بھی بھاگ کر اپنی عاشق کے پاس پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

وہ لگاتار بیلٹوں سے اسے مار رہا تھا، وہ درد سے بلبلاتے ہوئے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

تاشی اس کے بے ہوش وجود کو بھی وحشیوں کی طرح مار رہا تھا۔۔ کمینی بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کر رہی ہے۔ اس کے بے ہوش وجود کو دو تین گھوسے سے مارنے کے بعد جب دیکھا کہ وہ سچ میں بے ہوش ہے تو اس کے منہ پر پانی کا جگ انڈیلتے ہوئے، اس کے پاس ایڑھیوں کے بل بیٹھا تھا۔ پانی چہرے پر پڑتے وہ غوطے لیتی ہوئی اٹھی تھی۔۔۔

ہوش میں آتے ہی اپنے چہرے پر جھکے ہوئے تاشی کے خوفناک، خوبصورت چہرے سے ڈر کر جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس وقت وہ تاشی سے اتنا ڈری ہوئی تھی کہ اگر وہ آدھی مر بھی چکی ہوتی تو بھی اسی طرح اس سے دور ہونے کے لیے اس میں جان آجاتی۔۔

پلیز اب مجھے مت مارنا میں قسم کھاتی ہوں میں کبھی اس کی جانب نہیں دیکھوں گی۔ بات کرنا تو دور کی بات ہے وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے پیچھے کو سکرول کرتے نفی میں سر کو ہلا رہی تھی۔۔ رو رو کر اس کا چہرہ

آنسوں سے بھیگا ہوا تھا۔۔ درد اور ڈر سے اس کا نازک سا وجود کانپ رہا تھا۔۔ بیلٹ لگنے سے اس کے ہونٹ پر بھی کٹ لگا ہوا تھا۔۔۔

گڈ ویری گڈ۔۔ تاشی خود بھی مار مار کر ہانپ رہا تھا۔اگر آج کے بعد تم مجھے کبھی بھی وکی کے ساتھ نظر آئی تو وکی کی موت کی زمیدار تم ہو گی۔اب کی بار سمجھانے کا موقع نہیں دوں گا۔۔

چلو اب جا کر جلدی سے فرش ہو کر آؤ اور اپنا بیوی ہونے کا فرض ادا کرو شرٹ کے بٹن کھول اتار کر دو پھینکتا ہوا۔۔بیڈ پر سیدھا لیٹ گیا تھا۔۔

وہ اپنے بے جان جسم کو لیے الماری سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئی۔۔اس کے جسم میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔۔۔

مگر آج چشمش نے اپنے دل میں یہ سوچ لیا تھا کہ آج کے بعد اپنے زبان سے کچھ نہیں بولے گی اور ہو جائے گی اپنے وکی پر قربان۔۔وہ تاشی کے ظلم کی انتہا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔اتنی مار کھانے کے بعد وہ فریش ہو کر چینج کر کے تاشی کے بستر پر اس کے سکون کا سامان بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔تاشی اس کے زخمی بدن پر بھوکے بھیڑیے کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔۔

اس کے نازک سے بدن پر ظالمانہ سلوک کرتے ہوئے اس کی روح تک چھلنی کر رہا تھا۔۔وہ پتھر بنی ہوئی تھی۔۔اس نے درد سے سسکیاں بھرنی بھی چھوڑ دی تھیں۔۔۔جب انسان خود کو بے بس تسلیم کرلیتا ہے تو پھر انسان کی آنکھوں سے انسو بھی ساکت ہونے لگتے ہیں۔۔

....

حال

میرے شیر اب تو رشتہ پکا ہو گیا ہے اب میرے شیر کے چہرے پر پریشانی کیوں ہے صلاح الدین وجدان کو گارڈن میں بنی ہوئی بڑی پھولوں کی کیاری کے پاس کمر پر ہاتھ باندھے سوچتی نظروں سے خیالوں میں ڈوبے ہوئے دیکھ پاس آیا تھا۔۔

۔وجدان نے اپنے دا.جی کی آواز پر پلٹ کر دیکھا تھا۔اسلام علیکم وجدان نے بڑے ادب سے سلام کرتے ہوئے دا.جی کا ہاتھ چوم کر آنکھوں کو لگایا تھا۔

وعلیکم اسلام میرا شہزادہ اب بھی اپسیٹ ہے وجہ بتاؤ گے مجھے ؟؟صلاح الدین صاحب ایک بہت ذہین اور تیز دماغ آدمی تھے وہ تو اڑتی چڑیا کے پر گننے کی صلاحیت رکھتے تھے اور یہاں تو معاملہ ان کے لاڈلے چہیتے پوتے کے دل کا تھا تو کیسے اپنے پوتے کے دل کی کیفیت اس کی چہرے سے نہ پڑ سکتے۔۔

داجی میں مزید شادی میں تاخیر نہیں چاہتا تھا۔ مگر یہاں تو چاچو نے اگلے چھ مہینوں تک اس معاملے کو لٹکا دیا ہے۔ گھر کی بات ہے اور سب کچھ سادگی سے کرنا تھا۔۔ مگر فجر کی پڑھائی کو بیچ میں لا کر چھ مہینوں تک معاملہ لٹکانے کا مطلب میں نہیں سمجھ سکا۔۔

آصف اور عافیہ نے ہاں تو کہہ دی تھی مگر انہوں نے شادی اور رخصتی کے لیے چھ مہینے کا وقت مانگا تھا تاکہ فجر کے ایگزام ہو جائیں تو اس کے بعد رخصتی کا کہا تھا۔۔

جو بات وجدان کو پسند نہیں آئی تھی اس وقت وہ اسی مدے پر بات کر رہا تھا۔۔

پہلی بات تو شہزادے تمہاری شادی سادگی سے نہیں ہو سکتی ورک خاندان کے پہلے پوتے کی شادی ہے تو سادگی کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا آس پاس کے ہر گاؤں کے لوگوں کو بلایا جائے گا۔اور دوسرا آصف کی بھی پہلی بیٹی کی شادی ہے تو وہ ساری خوشیاں پوری کرنا چاہتا ہے۔تو بیٹا میں اس معاملے میں، میں اس کو نہیں روک سکتا۔

اور چھ مہینے تو ایسے ہی گزر جائیں گے کہ پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔میرا تحمل مزاج شہزادہ شادی کے معاملے میں اتنا جلد بازی کیوں دکھا رہا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔۔

صلاح الدین نے تھوڑا شرارتی انداز سے مسکراتے ہوئے کہا تو وجدان نے حیا سے نظر نیچی کر لی۔۔

داجی ایسی کوئی بات نہیں جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔ بس میں کوئی اور تماشہ نہیں چاہتا۔۔ حماد کا ہمارے گھر میں آنا جانا بند کروادیں تو ٹھیک ہے میں چھ مہینے کیا سال بھی انتظار کر سکتا ہوں۔۔

وجدان بہت غلط بات ہے حماد ایک بہت اچھا اور سلجھا ہوا بچہ ہے اسے اپنے حدود اور دائرے باخوبی پتہ ہیں۔ وہ عافیہ کا بھانجا ہے اور یتیم بھی ہے میں اس کو اس گھر سے آنے سے نہیں روک سکتا۔ اور نہ ہی تم کوئی ایسی حرکت کرو گے صلاح الدین نے دوٹوک کہا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر میری ایک شرط ہے

اب تمہاری کون سی شرط ہے ؟؟

آپ میرا اور منت کا نکاح کروادیں اس کے بعد ہی وہ اس گھر میں آ جا سکتا ہے۔۔

وجدان تم بہت ضدی ہو گئے ہو۔

داجی پلیز آپ ہی اس معاملے کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ یا تو رخصتی کروادیں یا حماد کا اس گھر سے آنا جانا بند کر دے یا پھر میرا اور منت کا نکاح کروادیں۔ اس میں ضد والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

صلاح الدین نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے فضا میں چھوڑی اور اپنے پوتے کے بے چین چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

۔ٹھیک ہے تمہاری تیسری بات مجھے اچھی لگی فلحال نہ تو رخصتی ہو سکتی ہے اور نہ حماد کو اس گھر سے روکنا مجھے مناسب لگتا ہے۔ہاں مگر میں آصف اور عافیہ سے بات کر کے نکاح کروا دیتا ہوں۔۔

تو ٹھیک ہے میں اگلے کچھ دن کے لیے، آپ کو پتہ ہے کہ کنٹری سے باہر جا رہا ہوں۔ تو میں جانے سے پہلے میں نکاح کر کے جاؤں گا۔۔

وجدان نے ایک اور دھماکہ اپنے دادا کے سر پر کیا تھا۔۔وجدان کے جانے میں صرف دو دن تھے۔۔ یعنی کہ وہ دو دن کے اندر نکاح کرنے کا بول رہا تھا۔۔

اب صلاح الدین اپنے پوتے کی خواہش پوری کرنے کے لیے چل پڑے تھے گھر کے اندر کی جانب اپنے بیٹے اور بہو سے بات کرنے کے لیے۔۔

منت آصف چوہدری تیار ہو جاؤ منت وجدان ورک بننے کے لیے۔۔وہ سوچ کر مسکرایا تھا۔۔۔

....

آپ کے مائکے والے رشتے جوڑ رہے ہیں۔اس سے پہلے کے اپنی سب بیٹیاں دان کر دیں۔جا کر میرے لیے رشتہ مانگیں۔۔ میں آپ کو پہلے بھی کافی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ جا کر میرے لیے حوریہ کا رشتہ مانگیں۔۔

بلاج چوہدری بلیک کلر کے سوٹ کے اوپر سکن کلر کی چادر گلے میں ڈالے ہوئے اپنی ماں کے روم میں داخل ہوتے ہی بولا تھا۔۔

بلاج چوہدری جس نے اپنی اب تک کی زندگی جس میں جب سے ہوش سنبھالا تھا صرف براؤن اور بلیک کلر کو ہی زیب تن کیا تھا۔۔۔

گلے میں مختلف رنگوں کی شال پاؤں میں ہمیشہ پشاوری چپل پہنے رکھتا تھا۔ آستین کو زیادہ تر کہنیوں تک فولڈ کیے رکھتا تھا۔۔۔

ڈاک براؤن آنکھیں جو ہمیشہ خود میں ہزاروں سوال چھپائے رکھتی تھیں۔۔

جم کثرت سے جانا۔۔۔ بلاج چوہدری کا شوق تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ جسمانی طور پر بہت فٹ نظر آتا تھا۔۔

ریگولر جم کرنے سے مضبوط ڈولے اور خوبصورت کثرتی جسم کا مالک تھا۔۔ اونچا لمبا قد، چوڑا سینہ اس کی پرسنلٹی کو اور بھی نکھار دیتا تھا۔۔۔

گھنے ڈارک براؤن بال، گھنی مونچھیں، چھوٹی داڑھی جس کو کچھ خاص سیٹ نہیں کر رکھا تھا۔۔۔

غصیلہ چہرہ،ماتھے پر بے ترتیب بکھرے سلکی بال۔۔۔بلاج زیادہ تر اسی سٹائل میں رہتا تھا۔۔ مگر اس حلیے میں بھی اس کی خوبصورتی میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔۔۔

بلاج کا تعلق ایک مضبوط سیاسی پارٹی سے تھا۔۔ہوشیار اور تیز دماغ اپنی سیاسی معاملات پر ہمیشہ غور و فکر بنائے رکھنے والا 32 سالہ بلاج چوہدری پی ایم کے عہدے پر فائض تھا۔۔

بلاج چوہدری وجدان ورک کی اکلوتی پھوپھو کا بیٹا تھا۔۔وجدان،اذلان اور بلاج کی آپس میں بلکل بھی نہیں بنتی تھی۔۔

۔تینوں ایک دوسرے کو ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔۔

وجدان اور اذلان کی اکڑ توڑنے کی نیت سے بلاج ان کی چہیتی لاڈلی بہن حوریہ سے شادی کرنا چاہتا تھا اور یہ دباؤ وہ کافی عرصے سے اپنی ماں پر ڈال رہا تھا کہ وہ جا کر حوریہ کا رشتہ مانگے۔۔۔

اب اسے منت اور وجدان کے رشتے کا پتہ چلا تو وہ پھر سے اپنی ماں پر آکر نازل ہوا کھڑا تھا۔۔

بلاج میں کس منہ سے جا کر بھائی سے رشتہ مانگوں۔۔

اب جو منہ ہے اسی سے جا کر مانگ لیں!وہ صوفے پر شال کو جھٹک کر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔بالاج کی ماں سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھی۔۔

تم تو سیدھے منہ وجدان اور ازلان سے بات تک نہیں کرتے اور تمہاری حرکتیں ان سے چھپی ہوئی نہیں ہیں تو وہ کیوں دیں گے اپنی اکلوتی بیٹی کا رشتہ تمہارے لیے۔بہت دھیمی اور ٹھنڈے لہجے سے بلاج کی ماں بول رہی تھی۔۔

ایسی کون سی میری حرکتیں ہیں جس کی وجہ سے آپ کے بھائی اور بھتیجوں کی شان میں گستاخی ہو جائے گی؟

بلاج تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میرے مائکے میں کوئی بھی شراب جیسی حرام چیز کو ہاتھ تک نہیں لگاتا، مگر تمہارا تو فیورٹ کام ہے شراب پی کر دھت ہو کر گھر آنا۔۔۔

سب سے پہلے تو ریاض بھائی یہی بات مجھے بولیں گے، اور دوسرا تمہارا بد مزاج ہونا۔اور تمہارا کردار کتنا اچھا ہے اس کے گواہ تم خود ہو۔۔

میری ماں ہو کر میرے اندر ڈھونڈنے سے بھی آپ کو ایک بھی خوبی نظر نہیں آئی۔ کیسی ماں ہو ۔۔۔کیسے نظر آئے گی کبھی پیار کی نظر سے بیٹے کو دیکھا ہو گا تو نظر آئے گی نا۔۔

بلاج تم میری اولاد ہو اور میں ہمیشہ تمہیں پیار کی نظر سے ہی دیکھتی ہوں تم نے ہی اپنے اندر پتہ نہیں میرے لیے اتنا زہر کیوں سمیٹ رکھا ہے کہ تمہیں میری ممتا کا کشکول ہمیشہ خالی ہی نظر آتا ہے۔۔

چھوڑیں!! آپ کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی۔۔ آپ مجھے آوارہ، شرابی، بدلحاظ کہہ کر ہی بلایا کریں آپ یہ محبت والے جملے جب بولتی ہیں تو آپ کے منہ سے بہت جھوٹے اور خالی لگتے ہیں۔۔

بلاج کیوں کرتے ہو میری ممتا پر اتنا شک، کیوں تڑپاتے ہو مجھے ایسی باتیں بول کر۔ بلاج میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں بلاج کی ماں صدف بیگم کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔۔

پلیز رویا نہیں کریں جب آپ روتی ہیں تو آپ کی آنکھوں میں آنسوں مجھے مگرمچھ کے آنسوں لگتے ہیں ۔۔

آپ کے آنسوؤں پر مجھے نہ تو رحم آتا ہے نہ پیار۔۔۔ مجھے غصہ آتا ہے۔۔۔ بلاج ہمیشہ کی طرح اپنی ماں کا دل اپنی باتوں سے چھلنی کر رہا تھا۔۔۔

بلاج تم مجھ سے کیا چاہتے ہو میں ایسا کیا کروں جس سے تمہارا دل اپنی ماں کے لیے موم اور صاف ہو جائے۔۔ وہ آنسوؤں سے بھیگے ہوئے لہجے سے بول رہیں تھیں۔۔

بلاج تو بہت رحم دل ہے آپ کو ثابت کرنے کا موقع دے دے گا۔ مگر مجھے نہیں لگتا کہ آپ سے ثابت ہو پائے گا بلاج نے سرد لہجے سے جواب دیا۔۔

تم کہہ کر تو دیکھو اگر دنیا کی کوئی ایسی چیز ہے جس سے میرا بیٹا میرے لیے اپنا دل صاف کر دے تو تمہیں ٹھیک کرنے کے لیے میں وہ چیز ہر قیمت پر ڈھونڈ کر لے کر آؤں گی چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں بھی ہو۔۔

تو ٹھیک ہے پھر آپ کو ثابت کرنے کے لیے پوری دنیا کے ہر کونے کو کنگھالنے کی ضرورت نہیں ہے صرف اپنے مائکے میں جائیں اور جا کر اپنے پیارے بڑے بھائی صاحب کی بیٹی کا رشتہ میرے لیے لے کر آئیں ثابت ہو جائے گا کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں۔۔۔

بلاج تم میرے پیار کو ثابت کرنے کے لیے کچھ بھی اور مانگو میں لے آؤں گی تمہاری بات پھر رشتے پر آکر کیوں رک گئی ہے۔۔اور وہ بھی تم حوریہ کا رشتہ ہی کیوں چاہتے ہو؟؟

آصف بھائی کی بیٹی فجر کا رشتہ بھی تو ہم مانگ سکتے ہیں۔۔۔

مگر مجھے حوریہ سے ہی رشتہ جوڑنا ہے وہ ضدی انداز میں بولا۔۔۔

بلاج اگر بھائی صاحب مان بھی گئے تو۔ اذلان اور وجدان نہیں مانیں گے۔۔

کیوں نہیں مانیں گے مان جائیں گے جب پھوپھی جان ان کے آگے جا کر گڑگڑائے گی مجھے بڑی اچھی طرح سے پتہ ہے کہ آپ کے وہ چہیتے بھتیجے اپنی پھوپھی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے۔۔۔

کیا چاہتے ہو کہ اب جا کر میں روؤں اور ان کو بلیک میل کروں۔۔

ہاں بالکل میں یہی چاہتا ہوں۔۔ اور اب نہ کہنا کہ میں نے آپ کو اپنا پیار ثابت کرنے کا موقع نہیں دیا۔

وہ اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہوا احسان جتانے والے انداز میں بول رہا تھا۔۔۔

....

آہ آہ!! اندھی ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی۔۔۔ بلاج جو اپنی ماں سے بات کرنے کے بعد تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ سامنے سے آتی ہوئی حوریہ سے زور سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔

یہ بات تو میں تمہیں بھی کہہ سکتی ہوں اندھے تو تم بھی ہو اگر مجھے تم دکھائی نہیں دیے تو تمہیں بھی تو میں سامنے سے آتی ہوئی دکھائی نہیں دی۔ بلاج اگر آگ تھا تو حوریہ بھی انگارا تھی۔۔

زیادہ زبان درازی کرنے کی ضرورت نہیں لڑکی ہو لڑکی بن کر رہو وہ انگلی دکھاتے ہوئے غرایا تھا۔۔

ہاں تو کس نے کہا لڑکی اپنے دفاع کے لیے بول نہیں سکتی وہ بھی برابر انگلی دکھاتے ہوئے بولی تھی۔۔

بلاج چوہدری خود کو ہمیشہ صحیح اور دوسروں کو غلط سمجھنے کی عادت چھوڑ دو۔۔۔ حوریہ نے نڈر انداز سے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔

مجھ سے اس ٹون میں بات مت کرو۔۔ میں تمہارے حکم کا غلام نہیں ہوں۔ جو میرا دل چاہے گا میں وہی کروں گا۔ اور یہ اکڑ اپنے بھائیوں کو دیکھانا۔ میرے سامنے زبان چلائی تو زبان حلق سے کھینچ کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا۔۔۔ وہ بارود بنا ہوا بول رہا تھا بلاج کو عورتوں کا نڈر ہونا بالکل پسند نہیں تھا۔۔

ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ تمہارے باپ کا راج ہے نا جو میری زبان حلق سے کھینچ لو گے۔۔ وہ بلاج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جارہانہ انداز میں بولی۔۔

بہت جلد ہاتھ لگانے کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لوں گا۔۔ اس کے بعد ہاتھ بھی لگاؤں گا اور منہ بھی ۔۔۔ پھر دیکھتا ہوں کیسے یہ زبان درازی کرتی ہو تم میرے ساتھ۔۔ گرجتے ہوئے بلاج کی غصے سے آنکھیں لال انگارا ہو گئی تھیں۔۔

وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔ تمہارے دل کی حسرتیں تمہارے دل میں ہی رہ جائیں گی۔۔۔ حور یہ اس بات سے واقف تھی کہ بلاج اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔

تمہاری یہ اکڑ اور انا تو بہت جلد میں تم سے رشتہ جوڑ کر توڑ دوں گا۔۔

۔میرے بھائی کبھی نہیں مانیں گے۔ تمہارا یہ خواب خواب ہی رہ جائے گا بلاج چوہدری۔۔۔وہ تنزیہ مسکراتی ہوئی بول رہی تھی۔۔ کہتے ہوئے حوریہ کی آنکھوں میں ایک الگ چمک تھی۔۔

جو اس کے بھائیوں کا دیا ہوا مان تھا۔اس کی آنکھوں سے چمک کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔

حوریہ وجدان اور ازلان کی بہن تھی جو دونوں سے چھوٹی تھی۔۔۔دونوں بھائیوں کی بے حد لاڈلی تھی ۔جان بستی تھی دونوں بھائیوں کی اپنی بہن میں۔20 سال کی حوریہ بہت با اعتماد اور نڈر تھی۔

مگر خوبصورتی اس کو بھی وراثت میں اپنے بھائی وجدان کی طرح ملی تھی۔۔گورا چٹا رنگ گالوں پر گہرے ڈمپل اس کو گھر میں ڈمپل کوئین بھی کہا جاتا تھا۔

لمبے گھنے بال نیلی پر کشش آنکھیں اپنے بھائی وجدان جیسی۔۔۔جس کو بلاج چوہدری جو کہ اس کا کزن تھا ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔اپنی اکڑ اور مغروری کی وجہ سے۔۔

ہاہاہا--ہائے---- ہائے رے یہ مان حور یہ چوہدری بے فکر رہو تمہیں میری زندگی میں شامل کرنے کے لیے تمہاری پیاری پھوپھی جان ہے نہ وہ لے کر آئے گی تمہارا رشتہ میرے لیے ہر قیمت اور ہر صورت میں---

تمہاری پھوپھی جان کے اوپر تو تیرے دونوں بھائی صدقے واری ہوتے ہیں-- آخر اکلوتی لاڈلی پھوپھی ہے ان کی-- اور تمہارا وہ پیارا داجی اپنی بیٹی کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا---

اور تمہارا پیارا والد حضور وہ اپنی اکلوتی بہن کو کیسے دکھی دیکھ سکتا ہے اس لیے تم بے فکر رہو تمہیں آج نہیں تو کل چوہدری بلاج کے بستر کی زینت بننا ہے تو اس لیے زیادہ اترانا بند کرو--

بلاج کے ہر انداز میں حقارت اور غرور چھلک رہا تھا--- دیکھنا ہر روز میرے جوتے پالش کر کے میرے آگے پھرتی رہو گی-- بلاج میں آپ کے لیے چائے لاؤں، بلاج میں آپ کے کپڑے نکال دوں، بلاج میں آپ کے لیے کیا کھانا بناؤں وغیرہ وغیرہ سارا دن میرے آگے پیچھے دم ہلاتی رہو گی---

میں اس دن مرنا پسند کروں گی بلاج چوہدری جس دن میں تمہاری دسترت میں آؤں میں موت کو گلے لگالوں گی۔۔۔تم جیسے جنگلی انسان کے ساتھ میں رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی جسے نہ عورت کا لحاظ ہے نہ اس کی آبرو کا خیال۔۔۔

نہ نہ گلے تو تجھے میرے ہی لگنا ہے، اور مر کر اپنے بھائیوں کے غرور کو للکارنا ہے تو جی صدقے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ لوگ کہیں گے چوہدری وجدان ورک اور چوہدری اذلان ورک کی بہن کو شاید کسی لڑکے سے عشق ہو گیا اور وہ ناکامی کی صورت میں خودکشی کر کے مر گئی۔۔۔۔ واہ ۔۔۔۔ واہ۔۔۔ واہ۔۔۔ سننے میں ہی کتنا زبردست لگ رہا ہے۔۔۔ اور تمہارا دادا جو مونچھوں کو ہمیشہ تاؤ دے کر رکھتا ہے اس کی مونچھیں تو خود ہی زمین بوس ہو جائیں گی۔۔۔ اور تمہارا باپ چوہدری ریاض ورک وہ تو خودکشی ہی کر لے گا۔۔۔

۔اگر اس سب کے باوجود بھی تم موت کو گلے لگانا چاہتی ہو تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔۔۔ میں اتنا ظالم نہیں ہوں۔ جو تمہاری خواہش کے بیچ میں آؤں۔۔

وہ تنزیہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے اپنی مونچھوں کو تاؤ دے کر آنکھ کو ٹیس کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا ۔۔ جب کہ حوریہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پاس رکھے ہوئے گملوں میں سے گملہ اٹھا کر جاتے ہوئے بلاج چوہدری کے سر پر دے مارے۔۔

اسی وقت زمل گھر کے اندر سے بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی زمل کو حوریہ کے آنے کی خبر تھی وہ انتظار کر رہی تھی حوریہ کے آنے کا۔۔۔۔زمل اور حوریہ میں بہت اچھی دوستی تھی۔۔زمل بلاج چوہدری کی چھوٹی بہن تھی۔۔

مگر حوریہ کا دونوں سے رشتہ بے حد مختلف تھا۔جہاں بلاج چوہدری سے حوریہ کا اینٹ اور کتے کا بیر تھا وہیں زمل کے ساتھ بہت اچھی دوستی تھی۔۔

کافی دن ہوگئے تھے حوریہ اپنی پڑھائی کی وجہ سے اپنی پھوپھو کے گھر نہیں آسکی تھی۔۔

زمل بہت دنوں سے فون کر کے بلا رہی تھی تو آج وہ زمل سے ملنے آئی تھی۔۔اور یہاں آتے ہی اس کا تصادم بلاج سے ہو گیا تھا۔۔وہ جب بھی اپنی پھوپھو کے گھر آتی،تو پوری کوشش کرتی تھی کہ بلاج اور اس کا سامنا نہ ہو۔کیونکہ جب جب بلاج اور حوریہ کا آمنا سامنا ہوتا تھا۔تو اسی طرح دونوں میں فائرنگ شروع ہو جاتی تھی۔۔

کیا ہوا موڈ کیوں خراب ہے۔زمل نے گلے ملتے سوال کیا تھا۔۔

۔تمہارے بھائی سے آمنہ سامنا ہو گیا تھا تو موڈ ٹھیک کیسے رہ سکتا تھا۔۔

تمہارا بھائی سارا دن کیا زہر کی گولیاں کھاتا رہتا ہے جو ہر وقت منہ سے زہر اُگلتا پھرتا ہے۔۔

چھوڑو یار تم اپنا موڈ مت خراب کرو اندر آؤ اماں تمہارا انتظار کر رہی ہیں اور تمہارے لیے بہت مزے کی کھیر بنائی ہے اماں نے۔۔۔

اس کا موڈ لائٹ کرنے کے لیے زمل اس کا ہاتھ کھینچتی ہوئی گھر کے اندر لے جا رہی تھی۔۔۔

چوہدری صلاح دین ورک کے حکم کے آگے سب نے وجدان اور منت کے نکاح والی بات مان لی تھی۔

گھر میں ایک چھوٹی سی تقریب رکھی گئی تھی۔

جس میں صرف خاص اور نزدیکی کی رشتہ داروں اور دوستوں کو شرکت کے لیے بلایا گیا تھا۔۔

منت نے آف وائٹ کلر کی پیروں کو چھوتی ہوئی فراک پہنی ہوئی تھی۔ہاتھوں میں لال گلابوں کے گجرے اس کی نازک سی کلائیوں پر بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

اس کے گلوسی پنک ہونٹوں کو لائٹ سی لپ سٹک سے سجایا گیا تھا آنکھوں پر لائٹ میک اپ کے ساتھ لگا ہوا لائنر بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

وہ نکاح کے سٹیج پر بیٹھی کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی۔

ایسی دلفریب گڑیا جس کو دیکھ کر سخت اور سجیدہ مزاج چوہدری وجدان ورک اپنے خوبصورت جذباتوں کے آگے ہار رہا تھا۔۔

نکاح کے بعد اسے سٹیج پر بٹھایا گیا تھا۔وہاں پر فوٹو شوٹ ہو رہا تھا اور وجدان کو سب کچھ زہر لگ رہا ہے ۔۔حالانکہ وجدان کے سخت آرڈر پر فوٹو شوٹ کرنے والی ایکسپرٹ لڑکیاں تھیں۔۔

وجدان کو بالکل نہیں پسند تھا گھر کے اندر غیر مردوں کا داخلہ۔۔۔اور ایسا ہو نہیں سکتا تھا کہ وجدان کچھ چاہے اور اس گھر میں نہ ہو۔۔۔

سب مہمان کھانے میں مصروف تھے سٹیج پر اس وقت منت کے ساتھ فجر، حوریہ، زمل اور ایک دو منت کی خاص سہیلیاں بیٹھی ہوئی گپیں مار رہی تھیں۔۔

وجدان کو نکاح کے بعد منت سے ملنے کا موقع نہیں دیا گیا تھا۔۔

وجدان اسی موقع کی تلاش میں تھا آخر منت اس کی بیوی بن چکی تھی اسے بھی حق تھا اپنی منت کو قریب سے دیکھنے کا اتنے سالوں کی کسوٹی کے بعد منت اس کی ہوئی تھی۔تو یہ تو نہ انصافی تھی کہ اسے منت سے ملوایا نہیں جا رہا تھا۔۔

وجدان نے فجر کے نمبر پر میسج کرتے ہوئے کہا تھا کہ منت کو اس کے روم میں بھیجو فجر ہی تو وہ بندی تھی جس کو وجدان کی محبت کا پتہ تھا۔۔

اُس دن بھی وجدان کو حماد اور منت کا رشتہ طے ہونے کی خبر اسی محترمہ نے پہنچائی تھی۔۔۔

اسی لیے تو جب آدھی رات کو وجدان کہر بن کر گھر لوٹا تو منت کے روم میں آنے تک کی رسائی فجر نے ہی دلوائی تھی اسی لیے تو وہ شاکڈ نہیں تھی۔۔

وجدان بھائی کیسے بھیجوں سب لوگ آس پاس ہیں!

کوئی بھی بہانا بنا کر بھیج دو!

کوشش کرتی ہوں!

کوشش نہیں کرنی اس کو بھیجو میں روم اس کا ویٹ کر رہا ہوں مجھے اس سے کوئی ضروری بات کرنی ہے--

وجدان اور فجر آپس میں میسج پر بات کر رہے تھے۔وجدان فجر کو حوریہ کی طرح ہی سمجھتا تھا۔اس لیے اس کو شرم محسوس ہو رہی تھی کہ وہ منت کو بلانے کے لیے فجر کا سہارا لے رہا ہے۔اس لیے اس نے کام کا بہانہ بنایا تھا--اوکے بھیجتی ہوں---

فجر نے موبائل ٹائپنگ پر اوکے کہتے ہوئے شرارتی انداز سے مسکرا کر منت کی جانب دیکھا تھا جو اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی گپیں مار رہی تھی---

واہ وجدان بھائی مجھے تو اب تک آپ بچی سمجھتے ہیں جیسے کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ آپ کو منت سے کیا ضروری کام ہے ظاہر سی بات ہے بھئی اب تو دونوں ایک دوسرے کے محرم ہو چکے ہیں تو اب ان کو ایک دوسرے سے ضروری کام پڑھ سکتا ہے وہ سوچتے ہوئے مسکرا رہی تھی--

ہیلو میڈم اکیلی اکیلی مسکرائے جا رہی ہو کہیں تمہیں کسی سے عشق لاحق تو نہیں ہو گیا۔ حوریہ نے کاندھا مار کر فجر کو ہوش کی دنیا میں لاتے ہوئے کہا۔۔

استغفر اللہ، اللہ نہ کرے کہ مجھے ایسی کوئی بیماری ہو اور تم نہ ارد گرد کا ماحول دیکھ کر منہ کھولا کرو کہیں بھی کچھ بھی بکنے لگ جاتی ہو۔ فجر نے حوریہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔

فجر نے وائٹ اور پنک کلر کے کنٹر اس پلازو کے اوپر شارٹ کرتی پہنی ہوئی تھی۔۔۔
بڑا سا دوپٹہ کندھے پہ ڈال کر سر پر فٹ کیا ہوا تھا۔۔ صلاح الدین کے گھر کی تمام خواتین سروں پر دوپٹے لے کر رکھتی تھیں۔۔ فجر پنک اور وائٹ ڈریس میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔
کانوں میں جھولتی ہوئی بڑی بڑی سلور بالیاں اس کے پھولے ہوئے گالوں پر بار بار جھول کر بوسے دے رہی تھیں۔۔

اس بات سے بے خبر کہ کوئی تھوڑی دوری پر بیٹھا ہوا مسلسل اپنے موبائل کی سکرین پر اسے دیکھ رہا ہے۔۔

وجدان کے مسلسل فجر کو میسج آرہے تھے کہ وہ روم میں منت کا ویٹ کر رہا ہے۔ فجر کو کوئی بہانہ تو نہیں سوجھا تھا۔ اس نے پاس رکھی ہوئی کولڈ ڈرنک کو ہاتھ سے ٹچ کرتے ہوئے اس کی وائٹ فراک پر گرا دیا۔۔

فجر یار یہ کیا کر دیا تم نے۔۔۔ منت نے ناراض سامنہ بنا کر فجر کی جانب دیکھا تھا، سوری آپی غلطی سے ہو گیا اب آپ ایک کام کریں روم میں جا کر جلدی سے اس کو صاف کر لیں ورنہ آپ کی فراک پر یہ داغ پک جائے گا۔۔۔ فجر نے فری کا مشورہ جلدی سے دے دیا۔

چلیں آپی میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں آپ کی ہیلپ کے لیے۔ حوریہ نے جلدی سے کھڑے ہو کر منت کو پیشکش دی۔

ابے گدھی چپ کر جا۔۔ روم میں پہلے سے کوئی اس کی مدد کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہوا ہے۔۔ فجر نے حوریہ کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے کہا۔۔۔ وجدان بھائی روم میں ہیں۔۔۔ حوریہ نے پوری آنکھیں کھول کر فجر کی جانب دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ اور اپنی آنکھیں تھوڑی کلوز کر و ورنہ آس پاس کے لوگ ڈر جائیں گے۔۔ فجر نے حوریہ کے حیرت زدہ چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

حوریہ میرے ساتھ چلو۔ میری ہیلپ کرو فراک صاف کرنے میں۔۔ منت جو ساری باتوں سے بے خبر تھی اس نے حوریہ سے کہا۔۔

آپی آپ چلیں میں ابھی آتی ہوں حوریا نے بہانا بنایا۔۔ یہ کیا بات ہوئی اگر میں روم میں چلی جاؤں گی تو صاف کرنا کون سا مشکل کام ہے۔۔ چلو فجر تم میرے ساتھ چلو اپنی فراک کو سنبھالتے ہوئے منت کھڑی ہو گئی تھی۔۔

آپی پلیز چلی جائیں نا ذرا سا دامن ہی تو صاف کرنا ہے۔ میں یہاں پر انجوائے کر رہی ہوں بیچاری فجر نے منت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

حد ہے یار کیسی بہنیں ہو۔۔ تم لوگوں کو اپنی گوسپ بہت عزیز ہیں بہن کا کوئی خیال نہیں۔۔ ہٹو میں اکیلے ہی چلی جاتی ہوں منت ان کو سامنے سے ہٹا کر ناراض سا منہ بناتی ہوئی، سٹیج سے اتر کر سامنے ہی بنی اوپر کو جاتی سیڑھیاں جس پر خوبصورت کارپٹ بچھا ہوا تھا دونوں طرف سے فراک کو اٹھائے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی اپنے روم کی جانب جا رہی تھی۔۔۔

ہائے منت آپی کیسے بتائیں آپ کا عاشق اوپر روم میں آپ کا ویٹ کر رہا ہے اگر ہم گئے تو کہیں قتل وتل ہی نہ کر دے۔۔ حوریہ نے بتیسی دکھاتے ہوئے فجر کے کان میں سرگوشی کی۔۔ فجر نے آنکھیں دکھائی تو حوریہ نے اپنے لپس پر انگلی رکھ کر خاموش ہونے کا ڈرامہ کیا۔۔

حوریہ کی بچی تھوڑا سا زبان کو لگام دے کر رکھا کرو لڑکی۔۔ایک دن یہی زبان تمہیں جوتے پڑوائے گی ۔اللہ کی پناہ امی کی زبان میں لڑکیوں کو اتنا بے باک نہیں ہونا چاہیے۔اور تم تو ہمارے گھر کا ایسا نمونہ ہو جو بے باکی کے سارے ریکارڈ توڑ کر ہی دم لو گی۔۔

سچ بتاؤ میں نے جو کہا بات تو وہی ہے بس مجھے باتوں کو اچھے انداز سے ریپ کرنا نہیں آتا۔۔وجدان بھائی منت آپی کے عاشق تو ہیں۔اگر ایسا نہیں ہوتا تو وجدان بھائی آپی کا رشتہ تڑوا کر ڈنکے کی چوٹ پر نکاح نہیں کرواتے فجر کے کان کے پاس کھڑے ہو کر سرگوشیوں کی صورت میں حوریہ نے اپنے دل کی بات کہہ کر ہی چھوڑی تھی۔۔۔

فجر نفی میں سر ہلا کر چپ کر گئی جانتی تھی کہ حوریہ کو جتنا چھیڑے گی اتنا یہ لڑکی الف سے ی تک ہر بات بولے گی اور ساتھ میں بہت سے اور لوگ بھی سن لیں گے۔۔

اس لیے بہتر تھا کہ فجر چپ کر جاتی۔حوریہ تو ایسی ہی تھی ہر بات منہ پر بولنے والی۔اور بحث میں ہماری حوریہ سے کوئی جیت نہیں سکتا تھا۔۔اس لیے فجر نے ہار مانتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔۔۔

فجر نے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی تو چہرہ اوپر کر کے چاروں اعتراف میں نظریں گھوما کر دیکھا تھا۔۔

مگر سب لوگ مصروف تھے فجر کو کوئی ایسا انسان دیکھائی نہیں دیا جو اس کی جانب دیکھ رہا ہو۔۔۔ مگر خود پر کسی کی گہری نظروں کی تپش وہ اب بھی محسوس کیے جا رہی تھی۔۔۔ فجر۔۔۔جی امی۔۔ فجر کی ماں نے منت کو غیر حاضر دیکھا تو وہ اپنے دوپٹے کو سر پہ سنبھالتی ہوئی سٹیج پر آئی تھی۔۔۔منت کہاں ہے۔۔۔امی اس کی ڈریس پر کچھ گر گیا تھا آپی وہ صاف کرنے گئی ہے۔۔۔۔۔ تم جاؤ اور اس کی ہیلپ کر کے اسے نیچے لاؤ اس نواب زادی کا نکاح ہے اور وہ ہی موجود نہیں ہے۔۔۔سارے مہمان اس کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔ہمیشہ کی طرح منت کی ماں کا منت کی بات کرتے ہوئے حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔۔جی امی میں ابھی لے کر آتی ہوں۔۔ فجر فوراً اٹھ گئی تھی یہ سوچ کر کہ اگر وہ نہیں گئی تو کہی اس کی امی خود منت کو بلانے نا چلی جائے۔۔۔

....

ایک میرے اوپر ڈرنک گرا دی اوپر سے شہزادیاں میرے ساتھ بھی نہیں آ سکتیں۔۔اللہ پوچھے ان کو۔۔ بہن مدد نہیں کر سکتیں۔۔اب اتنی بڑی جہاز نما فراک کو میں کیسے صاف کروں۔۔منت اُکتائی ہوئی آگے بڑھتی روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔

فراک پیروں کو چھو رہی تھی۔ اور اس کا گھیر بھی بہت بڑا تھا اور منت کی نازک سی جان فراک کو اچھی طرح سے کیری بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔

اس بات سے بے خبر کہ کوئی سائیڈ والی دیوار کے ساتھ رکھے ہوئے سنگل صوفے پر بیٹھا ہوا اس کی اکتاہٹ سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔۔۔

اللہ میاں یہ فراک کم اور عذاب زیادہ لگ رہا ہے اب کیسے اس کو میں صاف کروں گی۔۔۔فجر کی بچی تمہارا ستیاناس ہو کولڈ ڈرنک گرا کر مجھے مصیبت میں ڈال دیا اور خود وہاں پر بیٹھی ہوئی میری ہی دوستوں کے ساتھ گپیں مار رہی ہو۔۔

نیچے جھک کر فراک کے گھیر کو پکڑتے ہوئے منت اونچی آواز میں فجر کو کوس رہی تھی۔۔۔

یارِ وجدان جب اتنا بڑا تمبو اُٹھانے والی تمہاری جان نہیں ہے تو کیوں پہنی اتنی بڑی اور بھاری ڈریس ۔۔۔وہ خوبصورت شہزادہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اپنی اکتائی ہوئی شہزادی کے پاس آتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

اس کی آواز پر منت نے چونک کر فراک کے دامن کو چھوڑتے ہوئے پلٹ کر دیکھا تو نظر پلٹنا بھول گئی تھی وجدان کی خوبصورتی کو اس کے دل کی خوشی نے چار چاند لگا رکھے تھے۔

آج بھی اس نے اپنی من پسند ڈریسنگ کر رکھی تھی۔وجدان کو شلوار کرتا پہننا بے حد پسند تھا۔اور اس کے اوپر ہمیشہ وجدان واسکٹ پہنتا تھا۔۔

۔ایسا نہیں تھا کہ وہ ٹی شرٹ جینز یا تھری پیس نہیں پہنتا تھا مگر ایسے کپڑے وہ زیادہ تر کنٹری یا سٹی سے باہر جانے پر ہی پہنتا کیونکہ پر سنل وجدان کو ایسی ڈریسز پسند نہیں تھیں۔۔

آج اس نے آف وائٹ سوٹ کے اوپر سیم سیلف پرنٹ والی ویسکوٹ پہن رکھی تھی۔۔وجدان ڈریسنگ بہت سوبر اور نفاست پسندی کے ساتھ کرتا تھا۔۔۔

نیچے سٹیج پر بھی وہ شرم سے وجدان کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔ مگر روم میں اس کو اپنے سامنے دیکھ کر منت پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔ چھ فٹ کا شہزادہ اپنی شاندار پر سنلٹی لیے اس کے مقابل آن کھڑا تھا۔۔اس کے سامنے ہاتھ کو لہراتے ہوئے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

آ۔۔آ۔۔۔پپ۔۔۔

رہنے دو وجدان کی جان میں یہاں ہوں میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔منت یہ کہنا چاہتی تھی کہ آپ یہاں مگر گھبراہٹ سے اس کے منہ سے لفظ ٹوٹ کر بھی پورے نہیں ہو پائے تھے ۔۔۔تو وجدان نے مسکراتے ہوئے خود ہی جملہ سمجھ کر جواب دے دیا۔۔

ہاں میں یہی پوچھنا چاہتی تھی کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔منت نے بامشکل الفاظوں کو ترتیب دیتے ہوئے پوچھا۔۔

میرے یار کی ڈریس پر کولڈ ڈرنک گر گئی ہے وہی صاف کروانے میں اس کی ہیلپ کرنے آیا ہوں۔۔۔ آنکھوں میں خماری اور لفظوں میں شرارت واضح تھی۔۔

نہیں میں خود کر لوں گی۔وجدان ورک کی آنکھوں سے چھلکتے خماری بھرے جذبات دیکھ کر منت تو اس سے دو قدم کی دوری اختیار کرتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی۔۔

کیوں کچھ دیر پہلے تو میرا یار اپنی ہیلپ نہ کرنے پر اکتایا ہوا تھا اور اب میں سامنے سے آکر مدد پیش کر رہا ہوں، تو انکاری کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔

وہ بھاری قدم آہستہ آہستہ اُٹھاتا ہوا اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔وہ لونگ فراک کو دونوں طرف سے پکڑ کر تھوڑا سا پیروں سے اوپر کرتی ہوئی پیچھے کو قدم اُٹھا رہی تھی۔۔

نہیں وہ تو فجر نے میرے اوپر کولڈ ڈرنک گرا دی تھی تو مجھے اس پر غصہ تھا اور اوپر سے حوریہ اور فجر میرے ساتھ ہیلپ کے لیے بھی نہیں آئی۔۔منت نے رونے والی شکل بنا کر شکایت کی۔۔

ہاں تو میں پہلے سے ہی اپنے یار کی ہیلپ کرنے کے لیے موجود ہوں اور میرے ہوتے ہوئے یارِ وجدان کو نہ تو کسی کی ہیلپ کی ضرورت ہے اور نہ کسی کی موجودگی کی۔۔۔وہ خماری سے بولتے ہوئے اس کے قریب تر ہوتا جارہا تھا۔۔ نظریں اس کی گلوسی لپسٹک سے سجے ہوئے ہونٹوں پر تھی۔۔۔

جن کو دیکھ کر وجدان ہمیشہ ٹھنڈی آہیں بھرتا رہتا تھا جب بھی وہ وجدان کے سامنے آتی تھی تو بے اختیار وجدان کی نظریں اس کے گلوسی پنک، نمی سے بھرپور ہونٹوں پر جا کر ٹھہرتی تھی۔۔وجدان اپنے یار کی پنکھڑیوں کی قسم دے سکتا تھا کہ ان خوبصورت پنکھڑیوں کو آج تک کسی نے نہیں چھوا تھا

بچپن سے لے کر منت وجدان کی نظروں کے سامنے رہی تھی منت کے ارد گرد ہوا تک کو تو وجدان گزرنے دیتا نہیں تھا۔۔

اس کے یار کی پنکھڑیوں کو چھونے کا حق صرف چوہدری وجدان ورک کو تھا جب سے ہوش سنبھالا تھا ان پنکھڑیوں کی وجہ سے وجدان ورک نے بہت سی ٹھنڈی آہیں بھری تھی۔۔

وجدان کے انابی لب پیار کی لو سے سلگتے ہوئے ہمیشہ سے اس کی پنکھڑیوں پر گستاخی کرنے کو آمادہ کرتے تھے۔۔۔ مگر وجدان ورک نے ہمیشہ اپنے جذباتوں پر پہرے بٹھائے ہوئے اپنے یار کی آبرو کی حفاظت کی تھی، وہ اپنے یار کو پورے حق سے اپنی محبت کی شدتوں سے روشناس کروانا چاہتا تھا۔۔۔

میری نازک مزاج بیوی نے اتنا بھاری تمبو جیسا ڈریس پسند کیوں کیا جب اپنی جان کا پتہ ہے کہ اتنا وزن نہیں اُٹھا سکتی تو کمفرٹیبل لباس پہنا کرو۔۔۔ وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا وہ پیچھے کو قدم لے جاتے ہوئے دیوار میں بنی ہوئی الماری سے جا لگی تھی۔۔ آج پہلی بار وجدان کے منہ سے بیوی سن کر منت کو جہاں بہت خوشی ہوئی تھی وہیں شرم و حیا نے اس کے چہرے پر ہزاروں خوبصورت رنگ بکھیر دیے تھے۔۔۔

ہوں ں۔۔ اب اس سے آگے الماری کے اندر جانے کا ارادہ ہے۔ اگر ہے تو بتا دو یارِ وجدان نکاح کی مبارک باد الماری کے اندر ہی دے دوں۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا۔۔

اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے لبوں میں مسکراتا ہوا اس کے گھبرائے اور حیا سے شرمائے ہوئے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ وہ سادگی میں بھی قیامت لگ رہی تھی میک

اپ بے حد لائٹ تھا۔اس کی گوری رنگت پر پنکی پنکی سا بلش آن اس کی گالوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا اوپر سے وجدان کی قربت کے رنگ اس کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند رہے تھے۔۔

پپ۔۔۔پلیز آپ جائیں کوئی ہمیں یہاں دیکھ لے گا۔۔وجدان کی نزدیکیوں سے گھبراتی ہوئی منت ہونٹوں کو چباتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

یارِ وجدان یہ میری امانت ہے۔۔ان پر زیادتی میں برداشت نہیں کروں گا۔۔بے فکر رہو ان پر زیادتی کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔۔۔

اور رہی بات کہ کوئی دیکھ لے گا۔۔۔۔اب بیوی ہو تم میری پورا حق رکھتا ہوں تم پر اب مجھے کسی کا ڈر نہیں ہے۔۔۔ڈرتا تو چوہدری وجدان ورک پہلے بھی کسی سے نہیں تھا۔۔مگر ہمارے بیچ وہ مضبوط رشتہ نہیں تھا جو آج ہے بس اسی کا لحاظ رکھتے ہوئے نہیں چاہتا تھا کہ میرے یار پر کوئی تہمت لگائے۔۔

وجدان اتنا قریب کھڑا تھا کہ اس کی سانسوں کی حدت منت کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔۔اس کے خوبصورت مہندی سے رچے ہوئے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑ کر ہونٹوں سے لگا لیا تھا۔اس کے ہاتھوں میں پہنے ہوئے گجروں کو سونگھتے ہوئے دل فریب مسکراہٹ لبوں پر سجائے چہرہ اُٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

پلیز آپ چلے جائیں گھر میں اتنے سارے مہمان موجود ہیں اگر کوئی ہمیں دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا۔

آپ میرے روم میں کیوں آئے ہیں۔ منت وجدان کی نزدیکیوں سے گھبراتی ہوئی بولی تھی۔۔

وجدان کے قریب ہونے سے منت کا چہرہ سرخ لال ہو رہا تھا۔۔

یارِ وجدان کو اپنے شوہر کے سوا سب کی پرواہ ہے کہ کوئی کیا سوچے گا۔۔

۔میری جان اتنی چھوٹی بچی نہیں ہو جو تمہیں سمجھ میں نہیں آیا کہ میں روم میں کیوں آیا ہوں۔۔۔

تمہارا حق ہے وجدان کی ہر سانس پر اس لیے تم سوال کر سکتی ہو ورنہ وجدان ورک سوالوں کے جواب دینا پسند نہیں کرتا۔۔

تمہاری بات کا سیدھا سیدھا جواب یہ ہے کہ ابھی کچھ دیر پہلے ہمارا نکاح ہوا ہے تو میرا منہ میٹھا نہیں ہوا تو وہی کرنے آیا ہوں!!

ہاں تو مٹھائی نیچے ہے آپ نیچے جا کر منہ میٹھا کر لیں!!

مگر مجھے تم سے منہ میٹھا کرنا ہے!!

وجدان شرارتی انداز سے مسکرایا تھا۔

روم میں مٹھائی نہیں ہے تو میں آپ کا منہ کیسے میٹھا کروا سکتی ہوں!!

وہ وجدان کی بیتابیاں سمجھ کر بھی انجان بن رہی تھی ۔۔وجدان کو خود پر جھکتا ہوا دیکھ وہ اپنا چہرہ دوسری جانب موڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

بیوقوف لڑکی اگر مجھے مٹھائی سے منہ میٹھا کرنا ہوتا تو وہ میں نیچے کر لیتا مگر مجھے منہ میٹھا کرنے کے لیے ان کی ضرورت ہے۔۔۔اس کی گلوسی پنکڑیوں پر اپنے بھاری ہاتھ کا انگوٹھا مسلتے ہوئے آنکھ کو خماری سے بولتے ہوئے ٹیس کیا۔۔۔

مٹھائی کس کمبخت کو کھانی ہے۔۔۔میری جان میں نے تو ان گلوسی ہونٹوں سے منہ میٹھا کرنے کے لیے سالوں انتظار کیا ہے۔۔۔شہادت کی انگلی اس کے گلاسی ہونٹوں پر رکھ کر گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وجدان کے سخت ہاتھوں کی ٹھنڈی انگلیاں اس کی پنکھڑیوں پر لگیں تو منت کے پورے وجود میں سرسراہٹ سی دوڑ گئی ۔۔۔منت نے جھرجھری سی لیتے ہوئے وجدان کے ہاتھ کو تھام کر اپنی پنکھڑیوں سے دور کیا۔۔۔ آپ کتنے بے شرم ہو گئے ہیں ابھی تو ہمارے نکاح کو آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا۔

پلیز آپ مجھ سے ایسی باتیں نا کریں!!

کیوں نا کروں!!

کیونکہ مُجھے شرم آرہی ہے!!

شرم تمھیں آرہی ہے یہ تمہارا مسئلہ ہے!!

پلیز تنگ مت کریں مجھے جانے دیں!! وجدان کو خود کے اتنا قریب ہوتے دیکھ منت کہ حواس برخاست ہونے لگے تھے۔۔

وجدان کے بدن سے اُٹھتی ہوئی مردانہ پرفیوم کی خوشبو ہمیشہ کی طرح منت کی سانسوں میں اُتر کر اس کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہی تھی۔۔ وجدان ورک کے لمبے چوڑے مضبوط سینے کے سامنے کھڑی وہ پوری طرح سے اس کی حراست میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔

یارِ وجدان اب میرے صبر کا اور امتحان مت لو۔۔۔اب اپنا بچپنا چھوڑ دو اور بڑی ہو جاؤ۔۔ اور میری باتوں کا مفہوم سمجھ کر مجھے اگنور کرنا چھوڑ دو منت کسی کے صبر کا اتنا امتحان نہیں لیتے کہ اگلے بندے کی جان ہی چلی جائے۔پہلے میرا یار مجھے اگنور کرتا تھا تو وجدان ورک صرف اس لیے برداشت کر جاتا کہ وجدان اپنے یار پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا مگر اب میرے پاس جائز حق موجود ہے۔۔۔ میں رسم و رواجوں کو بالکل نہیں مانتا میرے لیے صرف نکاح ضروری تھا جو ہو گیا ہے۔۔

گمبھیر آواز میں بولتے ہوئے۔اپنی سخت بیرڈ والے گال اس کی مخملی نازک انچھوئی گالوں پر رکھ کر مسلتے ہوئے، اسے پہلی بار اپنی بیرڈ کی چبن محسوس کروائی تو منت کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی تھی جسے سن کر وجدان کے انابی لب مسکرائے تھے۔۔ اور رہی بات بے شرمی کی تو۔اب اپنے یار پر اپنی بے شرمیاں لُٹانے کا پورا حق ہے مجھے۔۔۔اب میں تم سے اور دوری برداشت نہیں کر سکتا یہ دماغ میں بٹھا لو منت وجدان ورک۔۔

وہ گمبھیر آواز میں بولتا ہوا اپنا چہرہ اس قدر اس پر جھکائے ہوئے تھا کہ اس کے سلگتے ہوئے لب منت کی پنکھڑیوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔

منت کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا منت آنکھیں بند کیے ہوئے مٹھیوں میں فراک کو جکڑے ہوئے تھی۔۔منت کو تو ایسے لگ رہا تھا کہ آج اس کے دل نے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کا پورا ارادہ بنا لیا ہے۔۔

پپ۔۔پپ۔۔پلیز مجھے جانے دیں مجھے قسم سے آپ سے ڈر لگا ہے۔۔

یارِ وجدان اب ڈرو یا میرے ہاتھوں میں بکھر جاؤ۔اب میں تمہیں مزید فراریوں کا موقع نہیں دے سکتا۔۔۔

اتنے سالوں میں میری جان کو کیا لگتا ہے کہ مجھے احساس نہیں ہوا کہ تم میرے دل کی کیفیت کو سمجھ کر انجان بن کر گھومتی تھی پھر بھی وجدان نے یارِ وجدان پر کبھی ظاہر نہیں ہونے دیا کہ مجھے سب پتہ ہے--

اپنے یار کے ہر بچگانہ انداز کو چوہدری وجدان ورک نے اپنی پلکوں پر سجائے رکھا تھا۔یہاں تک کہ جب تم مجھے بھائی کہتی تھی میرے دل پر بیک وقت ہزاروں نشتر وار کرتے ہوئے درد دیتے تھے جس کو وجدان کتنی مشکل سے برداشت کرتا تھا اس کا اندازہ تو تمہیں اپنی محبت کی شدتوں سے دلاؤں گا---

نرمی سے اس ملائم گالوں پر اپنے سلگتے لبوں کا بوسہ دیا تو منت کے وجود میں سرسراہٹ کی لہریں عروج پر دوڑنے لگی تھیں--منت کا دل شرم سے دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہا تھا--جبکہ وجدان کی قربت منت کے دل میں ایک خوبصورت احساس کو گدگدا رہے تھے--

تیار رہنا یارِ وجدان،میں نے جتنا صبر کیا ہے۔اس کا ہرجانا اب ہر ایک گزرتے وقت میں تمہیں چکانا ہو گا---کوئی معافی نہیں ملے گی۔وجدان ورک اپنے حساب کتاب کا بہت پکا ہے--

اس کے قریب اسے دیوار کے ساتھ لگائے اس پر جھکا ہوا سرگوشیاں اس کے کانوں میں انڈیلتے ہوئے لب اس کی خوبصورت نین نقش چوم رہے تھے--وہ منت کہ اس قدر قریب ہو کر کھڑا تھا کہ وجدان

ورک کا مضبوط دھڑکتا دل منت کے ڈرپوک ڈرے سہمے دل کی دھڑکنوں کو بڑی عقیدت سے چوم رہا تھا۔

پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔وجدان کی باتیں، اس کی آواز کا بھاری پن اور نظروں کی خماریاں بڑھتی ہوئی دیکھ منت گھبرائی اور شرمائی ہوئی وہاں سے راہِ فرار چاہتی تھی۔۔

کیسے جانے دوں یارِ وجدان!!

اس دل کا کیا کروں جو آج میرے بس میں نہیں!

ان لبوں کا کیا کروں جو تمہاری ان پنکھڑیوں سے جدا نہیں ہونا چاہتے۔۔

شہادت کی انگلی سے اپنے لبوں اور اس کی پنکھڑیوں کو پوائنٹ کرتے ہوئے گھمبیر آواز میں بولا تھا۔۔

اپنے منہ توڑ جذباتوں کا کیا کروں جو آج میرے بس میں نہیں جو پوری طرح سے باغی ہو کر سینہ تان کر کھڑے آج اپنے یار کو اپنی قربت میں چاہتے ہیں۔۔

آج منت کو وجدان پہلے والا وجدان لگ ہی نہیں رہا تھا وجدان کے لہجے میں حد سے زیادہ خماری کا بھاری پن تھا۔ جو اس کی آواز سے ظاہر ہو رہا تھا۔۔اس کی خوبصورت بلو آئز، ایسی تھیں جیسے نہ جانے

کتنے پیگ لگا کر آیا تھا۔ جبکہ منت یہ بات اچھی طرح سے جانتی تھی کہ اس گھر کا کوئی بھی مرد شراب کو ہاتھ تک نہیں لگاتا۔۔۔

مگر جو یہ بات نہ جانتا ہو وہ وجدان کی حالت دیکھ کر یہی سمجھتا کہ اس نے بہت زیادہ شراب پی رکھی ہے ۔۔ جبکہ اسے تو اس وقت منت کہ کی محبت کا نشہ تھا، جنون تھا۔۔ منت کو اپنی دسترت میں لینے کا۔۔ جس کا وجدان کو اس وقت پورا حق بھی تھا۔۔۔

بہت سالوں وجدان نے خود پر قابو کیے رکھا تھا۔۔ جو کہ ایک گھر میں رہتے ہوئے بہت مشکل تھا۔۔ جس کو آپ دل و جان سے چاہتے ہوں جو ہر وقت آپ کے حواسوں پر سوار رہتا ہو۔۔

جو ہر وقت آپ کی نظروں کے سامنے ہو اور اس کی خوبصورتی ایسی قاتل ہو کہ دل کو موہ لینے کا ہنر رکھتی ہو۔۔

ایسے میں ایک مرد کا خود کو سنبھالنا بے حد مشکل تھا۔ مگر وہ کوئی عام مرد نہیں وہ وجدان ورک تھا۔ جو خود کو اتنے سالوں تک روکے ہوئے تھا۔

صرف اس لیے کہ وہ اپنے یار کو پورے حق سے نکاح کرنے کے بعد اپنی دسترت میں لے گا۔۔

ایسے خود پر پہرے لگانا صرف وجدان ورک کا ہی کام تھا۔۔ اس نفسا نفسی کے دور میں جہاں آج کل محبت صرف جسموں کی محتاج ہے ایسے میں وجدان جیسی محبت کرنا خود میں ایک مثال تھی۔۔۔

جواب دو نا یارِ وجدان میں اپنے منہ زور جذباتوں کو کیسے سمجھاؤں؟؟

آپ ان کو سمجھائیں کہ ابھی ہماری رخصتی نہیں ہوئی۔۔۔ منت نے بڑی معصومیت سے منمناتے ہوئے مشورہ عظیم پیش کیا تھا۔۔ جس کو سن کر وجدان کے لبوں تلے مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔

کہا ہے مگر جذباتوں نے یہ تقاضا کر کے مجھے لاجواب کر دیا کہ رخصتی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قانون اور اسلام کی روشنی میں تم میری بیوی ہو میں تمہارا محرم ہوں اس وقت سارے حق حاصل ہیں مجھے تمہارے قریب آنے کے تو میں لاجواب ہو گیا۔۔۔
۔اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے نرمی سے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔وجدان کے نرم گرم لبوں کے لمس سے منت کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔

اس کی تیز ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے وجدان کا باغی دل اور بھی آوارہ بنا اس کی گردن پر لبوں سے محبت کی داستان لکھ رہا تھا۔۔

منت!!

ہوں ں!!

سب مہمانوں کے جانے کے بعد اپنا یہ نکاح والا ڈریس چینج کیے بنا تمہیں میرے روم میں آنا ہے۔۔
اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے چومتے ہوئے کہا۔۔

کک۔۔ کیوں؟ اپنے روم میں بلا کر آپ نے کیا کہنا ہے؟؟؟
کیا چاہتی ہو ابھی وہ سب کچھ کر جاؤں جو کرنے کا میں سوچ رہا ہوں کان پر لب رکھ کر سرگوشی کرتے ہوئے چوم لیا۔۔۔
وجدان کے لبوں کے لفظ سے اس کے پورے وجود میں سنسنی خیز لہر دوڑ گئی تھی۔۔
وہ مسکراتے لبوں سے اس کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ دیکھنے کے لیے تھوڑا پیچھے ہوا تو سانس روک کر کھڑی ہوئی منت نے ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تھی۔۔
یارِ وجدان ایسی جرات دوبارہ مت کرنا مجھ سے دوری اب ناممکن ہے جب چاہوں جہاں چاہوں تمہیں اپنی دسترس میں لانے کا پورا حق رکھتا ہوں۔۔

چوہدری وجدان ورک کی چھوٹی سی نازک جان ہو تم یہ نہ ہو کہ مشکل میں آجاؤ۔
منت جو وجدان کی باتوں اور نزدیکیوں سے اس قدر شرمائی اور گھبرائی ہوئی تھی کہ اس کے ہاتھوں کے نیچے سے نکل کر دروازے کی جانب لپکی تھی۔۔۔

وجدان نے دو ہی قدموں میں آگے بڑھ کر اس کی کلائی کو تھام لیا جھٹکا دے کر اپنی جانب واپس کھینچا تو وہ وجدان کے چوڑے سینے سے ہوا میں کٹی ہوئی پتنگ کی طرح لہراتے ہوئے آکر ٹکرائی تھی۔۔

۔کک۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ ابھی صرف ہمارا نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں۔۔منت نے وجدان کی باتوں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم۔۔اس بات کا جواب تمہیں ابھی دیتا ہوں پہلے ذرا میں منہ میٹھا کر لوں۔

اووو۔ ہوں ں ں۔۔۔منت کی کمر پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا پیچھے کو جھکاتے ہوئے اپنے حسار کو مضبوط کرتے ہوئے اس کے نازک سے گلوسی لبوں پر جھکا تھا آج پہلی بار چوہدری وجدان ورک کے لبوں نے منت چوہدری کے لبوں کے لمس کو محسوس کیا تھا۔

اچانک ہوئی آفت پر جہاں منت گھبراہٹ اور شرم سے بے حال تھی۔۔ وہیں وجدان اپنے دل کی خوشیاں اور بے تابیاں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا۔وہ دیوانہ وار اس کے لبوں پر جھکا اور اس کی نازک سی پنکھڑیوں کو اپنے لبوں کے اندر پوری طرح سے سمائے ہوئے تھا۔۔

۔وہ اپنی دیوانگی میں کچھ لمحوں کے لیے بھول گیا تھا کہ منت استما کی پیشنٹ ہے۔۔اس فولادی شہزادے کی اپنی سانسیں بھی تو بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔

سانسوں کی روانی نا ہونے پر منت کی خوبصورت امبر کلر کی آنکھوں سے آنسوں لمبی گھنی پلکوں کی باڑ کو توڑتے ہوئے گالوں سے پھسل کر وجدان کے لبوں سے لگے تو نمکین پانی کے ذائقے نے اسے احساس دلایا کہ وہ اپنی دیوانگی میں اپنے یار پر کچھ زیادہ ہی سختی دکھا گیا ہے۔منت رو رہی تھی وجدان کے چھوڑتے ہی وہ لمبی لمبی سانسیں لینے لگی منت کو سانس نہیں آرہا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ منت کو سانس کی وجہ سے اور تکلیف ہوتی وجدان واپس اس کی لبوں پر جھکا اور اپنی سانسیں اس میں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد منت کی اُکھڑی ہوئی سانسیں بحال ہونے لگی تھیں یہ کیسا دیوانہ تھا جو خود کی سانسیں تنگ کر کے اپنے یار کی سانسیں بحال کر رہا تھا۔۔

وجی ایسے تو آپ مجھے کچھ ہی دنوں میں مار دیں گے۔۔وجدان کے سینے پر سر رکھے ہوئے شکوہ گر لہجے سے بولی تھی۔۔مرنے نہیں دوں گا کیونکہ وجدان کی تم میں جان بستی ہے۔۔اس کی کمر پر مضبوطی سے حصار باندھے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا۔لہجے میں خماری اب بھی موجود تھی۔۔یارِ وجدان نے مجھے کس نام سے بلایا ہے۔۔وہ جذباتوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

مگر اس کے منہ سے نکلے ہوئے نئے الفاظ کو سنتے ہی اس نے بڑے پیار سے اس کے ریشمی بالوں پر لب رکھ کر چومتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

کیا آپ کو بُرا لگا؟

اونہوں ں۔۔بہت اچھا لگا کے میرے یار نے پہلی بار کسی نام سے بلایا ہے۔پھر سے بلاؤ!!

وجی!!

پھر کہو!!

وجی!!

اب تم ہمیشہ مجھے اسے نام سے بلاؤ گی اوکے!!

آپ کو یہ نام اتنا اچھا لگا ہے۔۔منت نے تجسس سے وجدان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

یہ نام کتنا پیارا ہے یہ نہیں بتا سکتا۔ہاں مگر تمہارے لبوں سے یہ نام مجھے دنیا کا سب سے خوبصورت نام لگ رہا ہے۔۔۔۔۔رات کو آؤ گی نہ میں انتظار کروں گا؟

اگر کسی نے دیکھ لیا تو؟

میں سنبھال لوں گا میرے ہوتے ہوئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں!

اپنے یار کی خاموشی کا مطلب میں ہاں سمجھوں۔۔۔۔اپنے مظبوط بازوؤں کے حصار میں لیے ہوئے بڑی محبت سے پوچھ رہا تھا۔۔منت گجروں سے سجے ہوئے ہاتھ وجدان کے سینے پر رکھے ہوئے بٹنوں سے کھیل رہی تھی۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا جواب دوں!!وہ بڑی ایمان داری سے سچائی کو بیان کر رہی تھی۔۔۔

یارِ وجدان جواب جو بھی دو مگر آج رات کو تمہارا ہو چکا شوہر بہت بے صبری سے ہمارے روم میں تمہارے آنے کا انتظار کرے گا۔۔میں اُمید کرتا ہوں میرا یار مجھے انتظار کی سولی پر مزید نہیں لٹکائے گا۔۔

آپ نے کہا ہمارا روم مگر ابھی تو وہ صرف آپ کا روم ہے نا۔۔جہاں وجدان اپنے دل کے جذبات اسے دکھانے کی کوشش کر رہا تھا وہیں ہماری پیاری منت اپنے مطلب کی بات بیچ میں سے اُٹھاتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔۔

کس نے کہا کہ وہ میرا روم ہے وجدان تو خود اپنا نہیں ہے تو اس کا روم اس کا کیسے ہو سکتا ہے۔۔

آج تو ہم نکاح کے مضبوط رشتے میں بندھ چکے ہیں میری جان۔۔وجدان تو تب سے سب کچھ تمہارے نام کر چکا ہے جب سے وجدان نے محبت کا مطلب سمجھا ہے۔۔

تو پھر آج پکا والا وعدہ کریں میرے ساتھ۔۔۔یہ وہی منت ہے جو کل تک وجدان کے سامنے جانے سے گھبراتی تھی آج محبت کے رنگوں سے روشناس،وجدان کے محبت کے مان میں سوال پر سوال کیے جا رہی تھی۔۔۔۔

منت تمہارے ساتھ کی ہوئی ہر بات کو تم وعدہ سمجھا کرو کیونکہ وجدان کبھی تم سے کی ہوئی بات سے پلٹ نہیں سکتا۔۔

تمہارے لیے وجدان کی جان بھی حاضر اس لیے میرے سامنے دل کھول کر ہر بات کہہ دیا کرو۔۔۔جیسی بھی فرمائش ہو جیسی بھی بات ہو میرے سامنے تمہیں وعدوں کی بندش کی ضرورت نہیں ہے۔۔

وجدان دنیا کے لیے سخت پہاڑ کے جیسا ہے۔ مگر اپنے یار کے لیے کمرے کی حدود میں روئی کی طرح سوفٹ ہو گا۔۔۔ جس سے تم جب چاہو، جو چاہو، جیسے چاہو پورے حق سے بلا جھجک بات کہہ سکتی ہو۔۔

یہ حق آج سے میں تمہیں بول کر دے رہا ہوں۔۔۔ اب کہو کیا کہنا چاہتی تھی۔

اب میں اور کیا کہوں آپ نے تو سب کچھ خود سے ہی کہہ دیا۔ وہ منمناتے ہوئے بولی تھی۔۔

کیونکہ میں جانتا تھا کہ میرے یار کو کس بات کا وعدہ چاہیے تھا۔۔

اس کے کہنے پر منت نے نظریں اُٹھا کر حیرانی سے وجدان کی جانب دیکھا تھا کہ بھلا میرے بولے بنا یہ کیسے سمجھ گئے۔۔

آپ کو کیسے پتہ کہ میں کس چیز کا وعدہ چاہتی ہوں۔

اچھا جی تو پھر بتاؤں کہ تمہیں کس چیز کا وعدہ مجھ سے چاہیے تھا۔۔ وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بتائیں! جیسے منت کو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ بولے بنا اس کے دل کی بات وہ کیسے سمجھ سکتا ہے۔۔۔

یارِ وجدان کو مجھ سے یہ وعدہ چاہیے تھا کہ آج کے بعد میں تمہیں کبھی ڈانٹوں گا نہیں۔۔

منت نے پوری آنکھیں کھولتے ہوئے حیرانی سے وجدان کی جانب دیکھا تھا۔سچ میں وہ یہی سوچ رہی تھی مگر اس نے اس کے دماغ کی بات کیسے پڑھ لی وہ حیران تھی۔۔۔اس نے تو زبان سے کچھ کہا ہی نہیں تھا۔۔

میری چھوٹی سی جان کو اتنا حیرانی سے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔۔تم اپنے دل کی کوئی بھی بات مجھ سے پوچھو گی تو ہر بار تمہیں کریکٹ جواب ملے گا۔۔اس لیے نہیں کہ میں کوئی نجومی ہوں۔بلکہ اس لیے کہ میں نے اتنے سالوں صرف خود سے تمہارے دل کی باتوں کو سمجھا ہے۔۔میری سروس بہت زیادہ ہو چکی ہے۔

وہ انابی ہونٹوں سے مسکراتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔روم کا دروازہ کھٹکنے کے ساتھ فجر کی آواز آئی تھی۔۔۔آپی پلیز نیچے آجائیں امی آپ کو بلا رہی ہیں۔۔

نیچے سب مہمان آپ کا پوچھ رہے ہیں فجر کی گھبرائی ہوئی آواز آئی تھی۔۔

ہہ۔۔ہا۔۔ہاں ابھی آرہی ہوں۔۔منت گھبرا کر وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی دور ہو کر بولی۔۔

پلیز مجھے جانے دیں امی مجھے ڈھونڈ رہی ہیں۔۔اور فجر باہر دروازے پر کھڑی ہے۔وجدان نے دوبارہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا تو وہ بہت کم آواز میں خود کو چھڑواتی ہوئی بولی تھی۔۔

میری جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، فجر جانتی ہے کہ میں روم میں ہوں۔ وہ اندر نہیں آئے گی۔اور کچھ دیر وہ چچی جان کا بھی دھیان بٹالے گی اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔۔

کیاااا۔۔فجر کو پتہ ہے کہ آپ روم میں ہیں وہ کیا سوچتی ہو گی ہمارے بارے میں منت نے شرم سے لال ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

۔وہ کچھ بھی نہیں سوچ رہی اتنی سمجھدار ہے وہ جانتی ہے کہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے تو اب ہمارا ملنا کوئی غلط بات نہیں ہے اس لیے تم اپنی عقل پر زیادہ زور مت دو۔۔

میں جانتا ہوں کہ میری بیوی میں پہلے ہی عقل اور ذہانت کی بہت کمی ہے۔اگر یہ بھی تم نے ان فضول باتوں کو سوچتے ہوئے ختم کر دی تو بنا عقل کی بیوی کا میں اچار ڈالوں گا۔۔

مسکرآئے انداز سے مسکراتے ہوئے کہا۔

منت نے دانت پیس کر وجدان کی جانب دیکھا تھا۔۔

مطلب آپ فجر کو عقلمند اور مجھے بے وقوف کہہ رہے ہیں۔دیکھو میری جان میرے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔حالانکہ سچائی یہی ہے مگر پھر بھی میں کہوں گا نہیں۔وہ جان بوجھ کر منت کو تنگ کر رہا تھا۔۔

وجی میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی اگر آپ نے دوبارہ مجھے کم عقل کہا تھا تو۔۔وہ ناراض سا منہ بنا کر بولی۔۔میں تو چاہتا ہوں کہ تم ناراض ہو جاؤ۔۔جب تم ناراض ہو جاؤ گی میں تمہیں پیار سے مناؤں گا۔۔۔

اور میرے منانے کا انداز اُمید کرتا ہوں تمہیں بہت پسند آئے گا۔قسم سے میں جان لگا دوں گا تمہیں منانے کے لیے وہ اور بھی شرارتی ہوتا ہوا اس پر جھکتا چلا جا رہا تھا۔۔

وجی آپ کو پتہ ہے آپ بہت بے شرم ہیں حالانکہ میں تو آپ کو بہت سوبر اور سنجیدہ مزاج انسان سمجھتی تھی۔وہ مسکرا کر اس کے لبوں پر اپنی ہتھیلی جماتے ہوئے بولی تھی۔۔

جو اس کی پنکھڑیوں پر جھکنے کے لیے بے قرار تھا۔ہاں تو تمہاری غلطی ہے تم نے مجھے صحیح سے پہچانا نہیں۔۔۔ تمہارے لیے تو وجی ہمیشہ ایسا ہی ثابت ہو گا۔۔۔۔جبکہ روم کے باہر تم ایک الگ چوہدری وجدان ورک سے ملو گی۔۔۔۔۔

وہ اس کی ہتھیلی کو نرمی سے ہٹا کر چومتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر ایک بار پھر سے جھکا تھا۔مگر اب اس نے اپنے یار کی سانسوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

بہت نرمی سے پنکڑیوں کو چوم کر اسے سانس لینے کی مہلت دینے کے بعد پھر جھکا پھر نرمی سے چھوڑ دیا پھر جھکا اس طرح سے وہ اپنی طلب کو پورا بھی کر رہا تھا اور اپنے یار کو تکلیف بھی نہیں ہونے دے رہا

تھا۔۔۔وجی مجھے جانے دیں۔۔۔وہ وجدان کے لمسوں سے شرم سے لال پڑھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ہمم۔۔ چلی جاؤں مگر رات کو ضرور آنا میں تمہاراانتظار کروں گا صبح مجھے کچھ دن کے لیے ملک سے باہر جانا ہے تو میں جانے سے پہلے اپنے یار کو اپنے روم میں دیکھنے کی تمنار کھتا ہوں۔۔۔

گالوں پر محبت بھرا لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے اسے اپنے حصار سے آزاد کر دیا۔۔

آپی پلیز جلدی آجائیں امی آپ کو بلا رہی ہیں فجر نیچے سے چکر لگا کر دوبارہ واپس آگئی تھی۔۔
چلو شاباش جاؤ اب میری چھوٹی سی بہن پر میں اور ذمہ داری نہیں ڈال سکتا۔ وجدان نے مسکراتے ہوئے اسے جانے کی اجازت دی تھی۔۔۔ چھوٹی سی بہن سے مطلب فجر تھی۔۔۔وجدان فجر کو حوریہ کی طرح ہی سمجھتا تھا۔۔۔

جب کہ منت اُداس چہرے سے روم سے باہر نکلی تھی۔۔ کیونکہ وجدان نے اسے بتایا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر جارہا ہے۔۔۔

وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کتنے دنوں کے لیے اس سے پہلے فجر آگئی تو اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی---یہ وہی منت تھی جو کبھی وجدان کے گھر سے جانے پر بے حد خوش ہوا کرتی تھی---

اور آج نکاح کے دو بول اور وجدان کی محبت کو اتنے نزدیک سے دیکھ کر منت کا دل وجدان کو دور بھیجنے کے لیے تیار نہ تھا--

اللہ آپی آپ نے ابھی تک فراک نہیں صاف کی--دونوں مل کر اتنا سا کام بھی نہیں کر سکے---

منت کو فجر نے شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا---ہاں نہیں کی اب تم اپنا منہ بند رکھنا --ڈریس خراب بھی تو تم نے ہی کی تھی---

اب زیادہ دادی اماں بننے کی ضرورت نہیں ہے--

-منت اپنی شرم وحیا کو چھپاتے ہوئے اسے ڈانٹ رہی تھی--جی مجھے کوئی شوق نہیں تھا آپ کی ڈریس خراب کرنے کا یہ آپ کے پیارے
ہو چکے شوہر نے مجھ سے ریکویسٹ کی تھی کہ میں آپ کو روم میں بھیجوں--

ان کو آپ سے کوئی ضروری کام تھا مجھے تو کم سے کم وجدان بھائی نے یہی کہا تھا کہ ان کو آپ سے ضروری کام تھا--

اب آگے اللہ بہتر جانے---وہ مسکراسامنہ بنا کر بولی تھی۔

منت نے اسے گھور کر دیکھا تھا-- مطلب آپ دونوں نے مل کر پلان بنایا تھا--

جی ہم نے پلان بنایا تھا بتائیے آپ کو پلان اچھا لگا--- فجر نے شرارتی انداز سے کہا-- فجر کی بچی تمہیں تو میں بعد میں پوچھوں گی وہ شرم سے نظریں چراتی ہوئی بولی--

فجر اس کی فراک کو ایک سائیڈ سے پکڑ کر کور کرتے ہوئے فجر کو سیڑھیوں سے اتار کر نیچے لے جارہی تھی---

....

بھائی صاحب اس خوشی کے موقع پر آپ میری جھولی کو بھی بھر دیں میں بہت آس لے کر آپ کے پاس آئی ہوں--

صدف اپنے بھائی کے پاس بیٹھی ہوئی بہت اُمید بھری نظروں سے دیکھ کر بولی تھی--

اس وقت ڈرائنگ روم میں گھر کے تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے-- چوہدری صلاح الدین ورک کی بڑی سی حویلی میں ڈرائنگ روم کافی وسیع تھا۔ جس کو بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا---

جس سے گھر کی خواتین کی نفاست پسندی نظر آتی تھی۔۔

ڈرائنگ روم کے خوبصورت براؤن کلر کے صوفوں پر گھر کے تمام بڑے افراد براجمان ہو کر بیٹھے تھے۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک، اس کے دونوں بیٹے چوہدری آصف ورک اور چوہدری ریاض ورک ان کے ساتھ ہی دونوں کی بیویاں ثریا بیگم اور عافیہ بیگم بھی موجود تھیں۔۔۔

وجدان اور اذلان بھی ایک ساتھ شہزادوں کی طرح ایک ہی صوفے پر براجمان ہو کر بیٹھے تھے۔۔

جبکہ پاس ہی گھر کی پرانی ملازمہ شیشے کی چھوٹی ہائٹ والی ٹیبل کے پاس قالین پر بیٹھی چائے میں شکر ملا کر سب کو سرو کر رہی تھی۔۔۔

سب نے ایک دم حیرانی سے صدف کی جانب دیکھا تھا۔۔ صدف ریاض اور آصف کی چھوٹی بہن تھی۔۔ دونوں بھائیوں کی اکلوتی اور چھوٹی بہن ہونے کی وجہ سے دونوں بھائیوں نے ہمیشہ صدف کو بہت عزت، مان اور پیار دیا تھا۔۔۔

اور صلاح الدین کی تو ایک ہی بیٹی تھی اس لیے اسے تو بے حد عزیز تھی۔۔ صدف کے تمہید باندھ کر بات کرنے پر سب نے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں گھر کے تمام بڑے افراد کو اپنے سر پر خطرے کی گھنٹی منڈلاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔

سب کے دل ڈر گئے تھے کہ کہیں صدف وہی بات تو نہیں کہنے والی جو وہ سوچ رہے ہیں۔۔

کیونکہ صدف سب کے دل کے بہت نزدیک تھی تو اسے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا۔۔

سب کے دل میں ایک ہی دعا تھی کہ صدف وہ نہ کہے جو وہ سوچ رہے ہیں۔۔۔

۔صدف بیٹا تم ہم سے ہماری جان بھی مانگو تو حاضر ہے تمہاری اپنے مائکے میں کیا حیثیت ہے۔میرے خیال سے ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں۔

بس بیٹا ہمیں کسی ایسی آزمائش میں مت ڈال دینا جس سے نکلنا ہمارے لیے مشکل ہو جائے۔۔

صدف کے بڑے بھائی چوہدری آصف ورک نے بڑے مؤدبانہ انداز سے گزارش کی تھی۔۔۔

آصف بھائی بہنیں ہمیشہ اپنے مائکے میں آکر ہر چیز پر اپنا حق سمجھتی ہیں، اور مجھے پتہ ہے کہ میرے بھائیوں نے میرا مان کبھی نہیں توڑا۔۔

شادی کے بعد ہر وقت ہر بار مجھے وہی مان دیا جتنے کی میں حقدار تھی۔۔بھائیوں نے تو جو مان دیا۔۔ مگر میری بھابھیوں نے بھی ہمیشہ مجھے نند نہیں بہن سمجھ کر بے حد پیار کیا۔۔جس کے لیے میں اپنے بھائیوں اور بھابھیوں کی بے حد شکر گزار ہوں۔۔

یہاں تک کہ میرے دونوں بھتیجوں اور بھتیجیوں نے بھی مجھے اپنی ماں والا رتبہ اور عزت دی ہے۔۔۔میں جانتی ہوں یہ آپ لوگوں کی تربیت ہے جو کہ میں اپنے بیٹے کی کرنے میں کہیں نہ کہیں کم پڑ گئی ہوں۔۔۔۔وہ بے حد شرمندہ انداز سے بولی تھی۔۔

آپ لوگوں نے جو مان اور پیار مجھے ہمیشہ دیا ہے۔بھائی آج میں اسی مان کو لے کر اپنی جھولی پھیلائے اپنے بیٹے بالاج کے لیے آپ سے رشتے کی اُمید لے کر آئی ہوں۔۔۔۔

سب کا ڈر سچ ثابت ہو گیا تھا سب کو یہی ڈر تھا کہ کہیں صدف یہ بات نہ کہہ دے۔۔

ڈرائنگ روم میں خاموشی طاری ہو گئی تھی۔۔۔چند لمحوں کے لیے ایسا ماحول بن گیا تھا جیسے اس وقت ڈرائنگ روم میں کوئی انسان بیٹھا ہی نہ ہو۔۔۔

بلاج اس وقت یہاں پر موجود نہیں تھا کیونکہ وہ پہلے ہی اپنے کسی خاص کام سے جا چکا تھا۔۔۔

نکاح میں آئے ہوئے باقی سب مہمان بھی جا چکے تھے۔۔صرف صدف واحد وہ مہمان تھی۔جس کو مہمان کہیں یا گھر کی ممبر کہیں۔۔۔۔وہ اپنے مائکے میں بہت دنوں کے بعد آئی تھی اس لیے رک گئی۔۔۔

تمام لڑکیاں بے حد تھکی ہوئی تھیں اور ہیوی کپڑے اور میک اپ کو اتارنے کے لیے سب منت اور فجر کے روم میں اکٹھی ہو چکی تھیں زمل بھی ان کے ساتھ ان کے روم میں تھی۔۔۔۔

اذلان اور وجدان اپنی پھپھو کے پاس اس لیے بیٹھے تھے کیونکہ صدف کو بہت اچھا لگتا تھا جب اس کے بھتیجے اسے اتنا مان دیتے تھے۔۔۔ لڑکیاں بھی اپنی پھوپھو پر جان دیتی تھیں مگر اس وقت ان چاروں کو آپس میں بہت ساری گپیں مارنی تھیں اس لیے وہ فرار ہو چکی تھیں۔۔۔

سوائے اذلان اور وجدان کے باقی سب گھر کے بڑے ہی موجود تھے۔۔

بھائی صاحب میں نے ایسا تو کچھ نہیں مانگ لیا کہ میرے بھائی خاموش ہی ہو گئے ہیں۔۔۔ مجھے دینے کے لیے آپ کے پاس کوئی جواب ہی نہیں ہے۔۔۔

۔صدف نے روہانسی سی شکل بنا کر کہا تھا۔۔۔

وہ آج اپنے بیٹے کی محبت کو ثابت کرنے کے لیے اپنے بھائیوں کے آگے جھولی پھیلا کے بیٹھی تھی۔ جب کہ حقیقت سے وہ واقف تھی کہ بلاج کی حرکتیں بالکل ایسی نہیں تھی کہ اس کے لیے حوریہ کا رشتہ مانگا جاتا۔۔۔

مگر بلاج گھر سے ہی اپنی ماں سے یہ وعدہ لے کر آیا تھا کہ اگر اس نے اپنے بھائیوں سے رشتہ نہ مانگا یا اس کے بھائیوں نے انکار کر دیا تو آج کے بعد نہ تو وہ خود اپنے ننھیال میں قدم رکھے گا نہ اپنی ماں کو آنے دے گا۔۔۔

صلاح الدین صاحب بے حد خاموش بیٹھے ہوئے سوچتی نظروں سے اپنی بیٹی اور بیٹے آصف کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

وہ بیچ میں نہیں بولنا چاہتے تھے کیونکہ ایک طرف ان کی بیٹی تھی تو دوسری طرف بیٹا دونوں ہی رشتے اس کے لیے بے حد عزیز تھے۔۔۔

مگر سچائی سے تو صلاح الدین بھی بخوبی واقف تھا۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ اس بات کا فیصلہ خود آصف کرے کیونکہ حوریہ آصف کی بیٹی تھی۔۔۔

وجدان اور اذلان کے چہرے پر سخت تاثرات تھے۔۔۔ انہیں بلاج بالکل پسند نہیں تھا۔۔اور ان دونوں بھائیوں کی تو بلاج سے بالکل نہیں بنتی تھی۔۔۔

بلاج کا شراب نوشی کرنا ان سے چھپا ہوا نہیں تھا۔اوپر سے اس کے آوارہ گرد دوست جو ان دونوں کو زہر لگتے تھے۔۔

ایسے میں وہ اپنی اکلوتی اور لاڈلی بہن کا رشتہ کیسے بلاج کو دے دیتے۔۔۔

مگر فی الحال وہ اپنے باپ اور گھر کے باقی بڑوں کی بات سننا چاہتے تھے کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔۔۔

دیکھو صدف بیٹا میرے لیے تم اور حوریہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بیٹا میں تمہیں انکار کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ میری بہن میرے گھر سے ٹوٹے دل سے اُداس ہو کر جائے۔۔

مگر بیٹا تم اپنے دل سے پوچھو کہ کیا واقعی بلاج حوریہ کے لائق ہے آصف نے بہت سنجیدہ اور تحمل مزاجی سے جواب دیا۔۔

دیکھیں بھائی اگر آپ کو بلاج سے شکایت ہے تو میں نہیں کہوں گی کہ وہ غلط ہے میں جانتی ہوں بلاج میں بہت کمیاں ہیں۔۔ مگر بھائی میرا تو وہ بیٹا ہے۔ میں کیسے برداشت کر لوں کہ وہ غلط راستے پر جا رہا ہے۔۔

اسی لیے تو میں نے یہ قدم اُٹھایا ہے کہ اگر میرا خون میری نسل کی لڑکی میرے گھر آئے گی تو وہ میری ہمت بنے گی۔۔

تو ہم مل کر بلاج کو سیدھے راستے پر لے آئیں گی۔۔ اگر خدا کسی مرد کی زندگی میں ایک اچھی شریک حیات دے دے تو، شریک حیات اس انسان کو بدلنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ حوریہ بلاج کو بدل دے گی۔۔۔

صدف بیٹا یہ آپ کہہ رہی ہو---

غلط ایک اچھی شریک حیات کبھی اس شخص کو نہیں بدل سکتی جو خود ہی بدلنا نہ چاہتا ہو---

اور اس کی مثال ہم پہلے بھگت چکے ہیں----ہم میں ہمت نہیں ہے کہ ہم اس ماضی کو پھر سے دہرائیں آصف اور ریاض نے باری باری ایک ہی جملے کو دہراتے ہوئے کہا تھا---

تو بھائی آپ مجھے صاف لفظوں میں انکار کر رہے ہیں---صدف کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے---

صدف اس طرح رو کر آپ ہمارے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔میں اور ریاض کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں برداشت کر سکتے---اس بات سے تم واقف ہو---

تم کہو تو ہم دونوں بھائی تمہارے لیے جان بھی دے سکتے ہیں۔مگر تم ہم سے ہماری جان کی حد تک نہیں کہہ رہی۔بلاج کے ساتھ حوریہ کی زندگی خراب ہو جائے گی---

حوریہ اور بلاج کبھی ایک ساتھ خوش نہیں رہ سکیں گے--

آصف چوہدری نے بہت تحمل مزاجی کے ساتھ اپنی بہن کو سمجھانے کی کوشش کی تھی---

بھائی وہ خوش رہیں گے انشاءاللہ--

کیوں خوش نہیں رہیں گے اور میں ہوں نہ وہاں پر میں حوریہ کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گی---اتنا بھروسہ تو آپ اپنی بہن پر کر سکتے ہیں--

حوریہ پر آنے والی ہر مصیبت کے سامنے میں ڈٹ کر کھڑی ہو جاؤں گی۔۔ بھائی مجھے حوریہ زمل کی طرح عزیز ہے تو میں ایسا کیوں ہونے دوں گی۔۔۔ صدف اپنی طرف سے اپنے بھائیوں کو سمجھانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔

پھوپھو پلیز آپ سمجھنے کی کوشش کریں بلاج اور حوریہ کا کوئی جوڑ نہیں اور پھوپھو آپ جانتی ہیں کہ حوریہ خود بھی کافی غصے والی ہے۔۔ حوریہ بلاج کے ساتھ کبھی ایڈجسٹ نہیں ہو پائے گی۔۔۔ وجدان کے یہ کہنے پر صدف آنسوؤں سے رونے لگی تھی۔۔

ooooooooo

....

پلیز پھوپھو جان آپ روئیں تو نہیں!

آپ کو رُلانا یاد کھی کرنا میرا مقصد نہیں تھا۔۔

وجدان اپنی جگہ سے تڑپ کر اُٹھتے ہوئے اپنی پھوپھو کے پاس صوفے پر بیٹھ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے چپ کروا رہا تھا۔۔ اور دوسری طرف اذلان

آ کر بیٹھا اپنی پھوپھو کے آنسوں صاف رہا تھا۔۔

کتنا خوبصورت تھا یہ منظر کیسے دو خوبصورت شہزادے اپنی پھوپھو کے آنسوں دیکھ کر تڑپتے ہوئے اُٹھ کر اس کے پاس گئے تھے۔۔

کیسے نہ صدف اپنے ان بھتیجوں پر ناز کرتی یہ بھتیجے نہیں صدف چوہدری کا غرور تھے۔۔

روؤں نہیں تو اور کیا کروں۔۔۔ بلاج نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر آپ لوگ حوریہ کا رشتہ اس کے لیے نہیں دیں گے تو وہ آج کے بعد نہ تو خود اس حویلی میں قدم رکھے گا اور نہ ہی مجھے رکھنے دے گا تو بتاؤ ازلان وجدان میں کیا کروں بتاؤ،

اگر اولاد بری بھی ہو تو کیا ماں اپنے بچے کو چھوڑ دیتی ہے۔ اگر ہاتھ کی کسی انگلی میں کوئی نقص پڑ جائے تو کیا ہم جلدی سے اس انگلی کو کاٹ کر پھینک دیتے ہیں، کیا ہم اس کے علاج کرنے کی کوشش نہیں کرتے، کیا اس انگلی کا درد ہاتھ کو محسوس نہیں ہوتا۔۔

میں تم لوگوں کی بات سمجھتی ہوں مگر تھوڑا سا تو مجھ پر یقین رکھو میں نے بھی کچھ سوچ کر ہی فیصلہ لیا ہو گا۔۔۔ وہ آنسوؤں سے بھیگے ہوئے لہجے سے بول رہی تھی۔۔

پلیز پھوپھو جان آپ رونا بند کریں اور ہماری بات کو سمجھے کی کوشش کریں۔۔۔۔ بلاج اور حوریہ ایک دوسرے کے ساتھ کبھی گزارا نہیں کر سکتے۔۔۔۔

جہاں بلاج کا مزاج اکڑو اور سر پھرا ہے وہیں حوریہ بھی اسی مزاج کی حامل ہے وہ بھی ہمارے لاڈ، پیار سے بہت خود سر ہو چکی ہے۔۔۔

وہ بلاج کی سختیاں برداشت نہیں کرے گی۔۔۔اس طرح کل کو حالات مزید خراب ہو جائیں گے آپ پریشان نہیں ہوں بلاج کچھ دن اکڑ دکھا کر خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اذلان نے اپنی پھوپھو کو دلاسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

حوریہ بلاج کی ٹکر کی ہے اسی لیے تو میں چاہتی ہوں کہ حوریہ میرے گھر کی بہو بنے میں تو یہ کہوں گی کہ حوریہ ہی وہ لڑکی ہے جو بلاج کو سیدھے راستے پر لا سکتی ہے۔۔۔

پلیز بھائی آپ لوگ میری جھولی بھر دیں انشاءاللہ آنے والے وقت میں آپ لوگ خود کہیں گے کہ ہمارا فیصلہ ٹھیک تھا۔۔۔

بہت سمجھانے پر بھی صدف نہیں مان رہی تھی بار بار منتیں کرنے اور رونے سے صدف کے دونوں بھائی بہت کڑی سچویشن میں بیٹھے ہوئے تھے، اور صلاح الدین کی حالت بھی اپنے بیٹوں سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

نہ تو وہ حوریہ کا رشتہ دینا چاہتے تھے اور نہ ہی اپنی بیٹی کو روتا ہوا دیکھ سکتے تھے ایسے میں کرتے بھی تو کیا کرتے دوسری طرف اذلان اور وجدان تھے جو اپنے باپ کو اپنی بہن کی محبت کے آگے جھکتا دیکھ ذہنی تناؤ کا شکار ہو رہے تھے۔۔۔

کیونکہ صدف کے بہت زیادہ رونے اور منتیں کرنے پر ریاض چوہدری نرم پڑنے لگا تھا۔۔

اس کی بیوی سریہ بیگم بھی اپنی نند کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ ہمیشہ ہی ان میں بہنوں والا رشتہ رہا تھا۔۔

آخر صدف نے اپنے بھائی کے منہ سے ہاں بلوا کر ہی دم لیا تھا۔بس اس کے بعد کیا تھا وجدان تو غصے کو برداشت کر کے اپنے چہرے کے زاویے کو ٹھیک رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ یہی تو صلاحیت تھی چوہدری وجدان ورک کی کہ وہ جوش میں بھی خود پر قابو رکھنا جانتا تھا۔اور غصے میں بھی خود کو قابو کرنا جانتا تھا جبکہ اذلان،وجدان سے بے حد مختلف تھا جہاں وہ خوش مزاج تھا وہیں فوراً اپنے جذباتوں کو چہرے سے ظاہر بھی کر دیتا تھا۔۔۔

جیسے ہی اس نے رشتے کی حامی کا سنا وہ جھٹکے سے غصے سے وہاں سے اُٹھ کر کھڑا ہوا اس نے ایک دوبار کہا کہ بابا جان مجھے بلاج حوریہ کے لیے بالکل پسند نہیں۔۔۔
مگر اسے چوہدری ریاض ورک نے خاموش کروادیا۔۔۔یہ کہہ کر کہ میں اپنی بہن کو روتا ہوا اپنے گھر سے نہیں بھیج سکتا۔۔۔

اس کے لیے چاہے پھر مجھے حوریہ کا رشتہ دے کر ہی اپنی بہن کو چپ کیوں نہ کروانا پڑے۔۔۔ازلان کے باپ نے دو ہی جملوں میں اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔

جتنا غصہ ازلان کو تھا اس سے کہیں زیادہ وجدان کو تھا۔ مگر وجدان خود کو قابو کیے ہوئے سخت زاویے لیے بیٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ اپنی پھوپھو کے سامنے ایسا کچھ نہیں بولنا چاہتا تھا جس سے ان کی دل آزاری ہوتی۔۔

بھائی صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ اللہ تعالی ہمیشہ میرے بھائیوں کو سلامت رکھے ہمیشہ میرے مائکے میں خوشیاں برقرار رہیں صدف خوشی سے چہکتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

آمین ثم آمین۔۔۔ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے سب لوگوں نے آمین کہا تھا سوائے وجدان اور ازلان کے۔۔۔

صدف اب اس کے بعد کبھی اپنے بھائیوں کے پیار کا امتحان مت لینا اور حوریہ کا بہت خیال رکھنا بھائی صاحب نے حوریہ کا رشتہ دے کر تمہارا دل خوش کر دیا ہے۔

تمہاری بات مان لی مگر اب اس سے آگے تم نے خود سنبھالنا ہے کیونکہ نہ تو تم اپنے بیٹے کے مزاج سے ناواقف ہو اور نہ ہی ایسا ہے کہ تمہیں حوریہ کے مزاج کا نا پتہ ہو۔۔

حوریہ اپنے ساتھ غلط چیز کو کبھی برداشت نہیں کرے گی اس چیز کو تم ہمیشہ مد نظر رکھنا چوہدری آصف ورک نے اپنی بہن کو کہا۔ جو حوریہ کا چچا ہے۔

جی جی بھائی آپ بے فکر رہیں انشاءاللہ میں حوریہ کا زمل سے بھی زیادہ خیال رکھوں گی میں اسے کوئی پریشانی نہیں ہونے دوں گی۔ یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔۔

اور رہی بات کہ حوریہ اپنے ساتھ غلط چیز کو برداشت نہیں کرے گی تو میں تو یہی چاہتی ہوں کہ وہ اپنے ساتھ کچھ غلط برداشت نہ کرے۔۔۔

اگر بلاج اینٹ ہے تو حوریہ پتھر، کوئی تو ایسا ہونا چاہیے جو بلاج کی ٹکر کا ہو مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔ صدف کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔۔۔

اس کے گھر کی بہو اس کی اپنی بھتیجی بنے گی۔۔۔ اور اس کا مائیکہ بھی نہیں چھوٹے گا اور کہیں نہ کہیں اس کے دل کو یقین تھا کہ حوریہ بلاج کو سدھار دے گی۔۔

اب یہ بات کس حد تک صحیح ثابت ہوتی ہے یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔۔

صدف خوشی خوشی رشتہ لے کر چلی گئی تھی۔ صلاح الدین صاحب نے بھی اپنی بیٹی کو کچھ نصیحتیں کیں کہ وہ اب رشتہ لے رہی ہے تو حوریہ کا خیال بھی رکھے۔۔

حوریہ کو کسی بھی طرح کی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ جس کی ذمہ داری صدف نے پوری طرح سے اُٹھائی تھی۔۔۔

....

)ماضی(

تاشی نشے میں دھت اپنی گاڑی سے اُتر کر گھر کے اندر آ رہا تھا۔

اس نے اتنی پی رکھی تھی کہ خود اپنے قدموں پر کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اس کی ماں کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔

تم نے آج پھر پی ہے اس کی ماں نے غصے بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

جو جائے نماز کے تخت پر بیٹھی ہوئی نماز پڑھ رہی تھی۔۔وہ کہاں ہے اس کو بھیجو کمرے میں۔۔

اپنی ماں کی بات کا جواب دیے بنا تاشی نے چشمش کو روم میں آنے کو کہا تھا۔بے غیرت کچھ ترس کھاؤ اس بچی پر کہنے کو شرم والی بات ہے۔۔

روز شراب میں دھت ہو کر آجاتے ہو اور کتوں کی طرح نوچتے ہو اس کو۔بس کر دو خدا کا خوف کرو غلطی ہو گئی ہم سے، گناہ ہو گیا۔ جو اس بچی کو تمہارے ساتھ رشتہ جوڑنے پر مجبور کر دیا۔۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اتنے بے غیرت نکلو گے کہ شادی کے بعد بھی نہیں سدھرو گے تو خدا کی قسم میں کبھی اس بچی کا رشتہ تمہارے لیے نہیں لاتی۔۔۔

تم نے اس بچی کو سالوں کی بیمار بنا دیا ہے آج اس کی ماں کے صبر کا باندھ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

تاشی کی ماں روز چشمش کے چہرے اور گردن پر اس کی وحشت کے نشان دیکھتی تھی۔۔

اب تو آپ سے گناہ ہو گیا ہے۔اب پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اب تو وہ میری بیوی ہے اور میں آپ کا لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔اسے بھیجو میرے کمرے میں ہمیشہ کا بدتمیز تاشی اسی انداز سے اپنی ماں سے بات کرتے ہوئے چشمش کو روم میں آنے کا مطالبہ کر رہا تھا۔۔

نہیں آئے گی وہ آج کمرے میں جانور ہو تم جانور شرم آتی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے تم درندے ہو جسے نہ عورت کی عزت کا لحاظ ہے نام ماں باپ کی پرورش کا۔۔

اس کی ماں جائے نماز کو تہہ لگاتے ہوئے غصے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں آتی۔۔وہ ہے کہاں اگر میں نے اس کی کھال نہ ادھیڑ دی تو میرا نام تاشی نہیں۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے باورچی خانے کی جانب بڑھا تھا اس کی اُمید کے مطابق چشمی کچن میں کھڑی ہوئی سبزی کاٹ رہی تھی۔۔

چشمش کی زندگی میں کوئی رنگ نہیں تھا کوئی خوشی نہیں تھی اس لیے وہ اکثر کچن میں جا کر خود کو مشغول کر لیتی تھی۔

۔اب تو کئی دنوں تک چشمش کے خود کے کان اس کی آواز نہیں سنتے تھے چشمش نے بولنا چھوڑ دیا تھا۔خاموشی کو اپنا ساتھی بنا لیا۔بس نماز کے بعد جب زیادہ کبھی دل بھر جاتا تو وہ کچن میں آجاتی۔۔
جہاں پر وہ کھڑی ہو کر سبزیاں کاٹتے ہوئے یا کھانا بناتے ہوئے اپنا ٹائم پاس کرتی رہتی تھی اپنے گھر والوں کو وہ کچھ بھی نہیں بتاتی تھی۔۔
اس نے خود کو زندگی سے پوری طرح سے کٹ کر رکھا تھا۔بس سانسیں تھی جو اب تک چل رہی تھیں ان کو حرام موت مر کر ختم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔
وکی اس دن کے بعد کبھی گھر نہیں آیا تھا اس کے نہ آنے سے شاید وہ چشمش کے لیے آسانیاں پیدا کر کے گیا تھا۔۔

۔کیونکہ اس دن کے بعد تاشی نے کبھی چشمش پر ہاتھ نہیں اُٹھایا۔چشمش اس کے خلاف کچھ بولتی نہیں تھی وہ اس کے ہاتھوں کی کٹھپتلی بن چکی تھی جیسے تاشی کہتا تھا، چشمش وہی کرتی تھی کبھی اپنے ہونٹوں پر شکوہ نہیں لاتی تھی اس کے اوپر درندگی کے جن نشانوں کو دیکھ کر اس کی ماں تڑپ رہی تھی۔۔

چشمش تو اپنے اوپر ہونے والے اس وحشت زدہ راتوں کو اپنی زبان تک بھی نہیں لاتی تھی۔اس کے باوجود آج اس پر ظلم کی انتہا ہونے والی تھی۔۔

کمینی تم میری ماں کو میرے خلاف بھڑکاتی ہو۔۔

کیا کہتی ہو کہ میں تم پر ظلم کرتا ہوں آج تمہیں بتاتا ہوں کہ ظلم کیسا ہوتا ہے، تشدد کرنا کسے کہتے ہیں، وحشی کسے کہتے ہیں تاشی نے آتے ہی بنا اسے سنبھلنے کا موقع دیے، اس کو بالوں سے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے جارہا تھا۔۔۔

تاشی وہی سارے جملے دہرا رہا تھا جو اسے اس کی ماں نے کہے تھے۔۔۔حالانکہ اس میں چشمش کا کوئی قصور نہیں تھا۔اس بیچاری کو تو پتہ بھی نہیں تھا کہ باہر کیا بات ہوئی۔۔وہ درد سے کراہتے ہوئے اس کے ساتھ کی گھسیٹتی چلی جارہی تھی۔۔۔

چھوڑ دے بے غیرت چھوڑ دے اس کو۔اس بچی نے مجھے کچھ نہیں بتایا اندھی نہیں ہوں میں جو اس کے چہرے اور نظر آنے والے بدن پر تمہاری وحشت کے نشان نہ دیکھ سکوں۔۔

تاشی کی ماں بھاگتی ہوئی راہداری میں اس کے ہاتھ سے چشمش کے بالوں کو چھڑوا رہی تھی۔۔

ہٹ جائیں پیچھے۔۔۔بیوی ہے میری اور اس پر میرے سوا کسی کی حکمرانی نہیں ہے وہ اپنی ماں کو دھکا دے کر پیچھے کرتے ہوئے اس کے بالوں پر اپنی گرفت مضبوطی سے بنائے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے جارہا تھا۔۔۔

دھکا دینے کی وجہ سے اس کی ضعیف ماں نیچے گر پڑی۔کچن سے بھاگ کر نوکرانی نے آکر اُٹھایا تھا تاشی چشمش کو بالوں سے گھسیٹتے ہوئے اپنے روم میں لے گیا اور دروازہ بند کر لیا۔۔۔

اندر سے چشمش کی چیخوں کی آوازیں باہر آرہی تھیں اس کی ماں نوکرانی کا ہاتھ پکڑ کر دروازے کے باہر کھڑی دروازہ پیٹ پیٹ کر التجائیں کر رہی تھی کہ وہ اس بچی کو چھوڑ دے۔۔۔

اس کا کوئی قصور نہیں مگر تاشی نشے میں دھت جنگلی بھیڑیے کی طرح اس پر تشدد کیے جارہا تھا۔۔۔

پیلٹوں سے مار مار کر اس کے پورے وجود پر تاشی نے نیل ڈال دیے تھے پھر بھی اس کا دل نہیں بھرا تو۔۔اس کے دونوں گالوں پر اپنے دانت گاڑ کر اسے اذیت دے رہا تھا۔۔۔

چشمش کی دردناک چیخوں کو سن کر آج پوری حویلی رو رہی تھی۔ درد کی شدت اتنی تھی کہ چشمش برداشت نہیں کر سکی تھی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔۔

اس کے بے ہوش وجود کو گھوسے مارتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر جب وہ ہوش میں نہیں آئی تو پھر تھک کر پھولی سانس کے ساتھ بیڈ پر گر گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد باہر دروازے پر اس کے والد کی بھاری غصے سے بھری آواز آئی اور ساتھ میں بہت زور سے دروازہ پیٹا گیا تھا۔۔۔ تاشی کی ماں نے اس کے باپ کو فون کر کے بلوایا تھا۔۔

تاشی دروازہ کھول دو ورنہ آج مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ یہ نہ ہو کہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں۔

اس کے باپ نے دروازہ پیٹنے کے ساتھ جب غصے سے بولا تو تاشی نے لڑکھڑاتے قدموں سے دروازہ کھول دیا تھا۔۔

کمرے کے اندر آتے ہی تاشی کے باپ نے زوردار تھپڑ تاشی کے منہ پر مارا۔

بے غیرتی کی حد ہوتی ہے تاشی مجھے تو لگتا ہے کہ تم میرا خون ہی نہیں ہو۔۔

باپ کے تھپڑ سے تاشی لڑکھڑا گیا تھا۔

اس کی ماں اور نوکرانی بھاگ کر زمین پر بے ہوش پڑی ہوئی چشمش کو اٹھا کر بیڈ پر ڈال رہیں تھی۔۔

اس کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔ اس پر ہونے والے تشدد کی انتہا اس کے جسم پر واضح نظر آ رہی تھی۔۔

جلدی سے ڈاکٹر کو بلائیں اس کی ماں نے گھبراتے ہوئے تاشی کے باپ سے کہا تھا۔۔

تاشی بیڈ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔

کچھ دیر کے بعد ڈاکٹر آ گئی تو دونوں مردوں کو روم سے جانے کو کہا گیا تھا۔ پہلے تو ڈاکٹر نے حیرانی سے چشمش کی جانب سے دیکھا تھا۔۔۔ اس پر تشدد کی انتہا چیخ چیخ کر داستانِ ظلم بیان کر رہی تھی۔۔۔

مگر تاشی کے باپ کی کافی اچھی خاصی جان پہچان تھی اور یہ ڈاکٹر ان کی جان پہچان کی تھی۔ اس لیے ڈاکٹر کو پہلے ہی تاشی کے والد نے کافی حد تک حقیقت سے واقف کروا دیا تھا۔۔ تاکہ وہ کوئی سوال نہ کرے۔۔۔

اس لیے ڈاکٹر نے کوئی سوال تو نہیں کیا، مگر غصہ ڈاکٹر کی آنکھوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔

مرد حضرات کے باہر جانے کے بعد ڈاکٹر نے اس کے زخموں کو صاف کر کے مرہم لگائی اور ساتھ میں ایک خوشخبری بھی سنائی تھی کہ چشمش ماں بننے والی ہے، تاشی کے روز کی وحشت میں کب خدا نے اسے اس نعمت سے نواز دیا یہ تو چشمش کو خود بھی پتہ نہیں چلا تھا۔۔

کافی دنوں سے چشمش کی طبیعت نڈھال سی تھی۔ مگر اسے کا دھیان اس طرف تو گیا ہی نہیں تھا۔

گھر کے لوگ عجیب سی کشمکش کا شکار تھے سمجھ نہیں آرہی تھی ،اس بات پر خوش ہوں یا سوگ منائیں۔پھر سب نے یہ سوچا کہ شاید اولاد کی خوشی تاشی کو بدل دے اور چشمش کی زندگی میں سکون آجائے۔۔۔

تاشی بہت خوش تھا اور اب اس کی ایک نئی ڈیمانڈ شروع ہو چکی تھی کہ اس کو بیٹا چاہیے تھا۔۔۔

بس دن اسی طرح گزرتے گئے اب تاشی اپنے ہونے والے بچے کی وجہ سے اس پر تشدد تو نہیں کرتا تھا مگر راتوں کو اس پر اسی طرح سے ٹوٹ کر اپنی بھوک مٹاتا تھا اپنی طرف سے تو اس پر بہت رحم دکھا رہا تھا۔۔۔

بس اسی طرح سے یہ نو مہینے پورے ہو گئے اور چشمش نے ایک پیارے سے بیٹے کو جنم دیا۔۔

تاشی کی خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ اس کا وارث آگیا ہے، اپنے بیٹے کو لے کر گود میں اُٹھائے ہوئے پتہ نہیں کیا کیا بولے جا رہا تھا۔ جبکہ چشمش اپنے بیٹے کو دیکھ کر بھی خوشی کے جذبات سے خالی تھی۔۔ تاشی نے اس کی زندگی کے خوشیوں کے رنگ اس طرح سے چھینے تھے کہ زندگی کی اتنی بڑی خوشی بھی واپس رنگ نہیں بھر پائی تھی۔۔۔

مبارک باد دینے اور اپنی بیٹی کے گھر پہلی اولاد کی خوشی سیلیبریٹ کرنے چشمش کے گھر والے بھی آئے تھے۔۔

چشمش نے تو بالکل چپ سادھ لی تھی۔ نہ تو وہ کچھ اچھا بولتی تھی نہ برا بس خالی خالی آنکھوں میں ہزاروں سوال تھے۔۔ جس کا کوئی جواب نہیں تھا۔

اپنے گھر والوں کے پوچھنے کے باوجود چشمش کبھی کچھ نہیں بتاتی تھی نہ تو تاشی بدلا تھا نہ چشمش وقت گزرتا گیا چشمش کا بیٹا چھ سال کا ہو گیا تھا۔۔

تاشی نے شروعات سے ہی اپنے بیٹے کی پرورش اپنے جیسی ہی کرنی شروع کر دی تھی۔ شکار پہ اسے ساتھ لے جاتا تھا

بندوں کا اسے شوقین بنا رہا تھا۔

اس کی ماں کے خلاف اس کے چھوٹے سے معصوم دماغ میں ہمیشہ زہر گھولتا رہتا تھا۔۔ اور بے شرمی کی انتہا تو یہ تھی کہ اس نے اپنے بیٹے کو یہ بتایا تھا کہ اس کی ماں کریکٹر لیس ہے اور اس کے چاچو کے ساتھ اس کی سیٹنگ تھی۔۔

اپنے بیٹے کی نظروں میں خود کو تاشی نے مظلوم ثابت کر رکھا تھا۔۔ شروعات سے ہی چشمش نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی تھی۔۔

چشمش نے اس بات پر بھی صبر کر لیا تھا وہ کچھ نہیں کہتی تھی شروع سے ہی اس کا بیٹا اپنے باپ سے اٹیچ ہو گیا تھا اور اپنی ماں سے دور رہنے لگا تھا۔۔

مگر اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے جب اس کا بیٹا چھ برس کا ہوا تو خراب آوارہ شرابی دوستوں کی محفل میں بیٹھ بیٹھ کر تاشی نے اپنا بیڑا غرق کر لیا تھا۔۔ ہر ایک سے دوسرے بندے کے ساتھ تاشی کی دشمنی تھی لڑائی جھگڑے ہر دن کرنا تاشی کی فطرت بن گیا تھا۔۔

دشمنیاں بڑھتے بڑھتے ایک دن جھگڑے میں تاشی کو گولی لگی اور اس کی لاش گھر آگئی تھی۔۔۔ اکڑ مزاج خود کو زمینی خدا سمجھنے والا تاشی آج چار کندھوں پر سوار ہو کر گھر آیا تھا۔۔۔

سچ کہو تو شاید تاشی کے ماں باپ کو بھی تاشی کے مرنے کا کوئی زیادہ صدمہ نہیں ہوا تھا۔ بے شک وہ ان کی اولاد تھا مگر ایسی اولاد جو جسم کا وہ کینسر بن چکا تھا، جو آہستہ آہستہ پورے جسم میں زہر پھیلا رہا تھا۔۔۔

اور اس زہر کا اثر تاشی کے بیٹے پر بھی ہونے لگا تھا۔ تاشی کا بیٹا بہت معصوم تھا مگر اس کے دماغ پر اپنے باپ کی باتوں کا بہت گہرا اثر نظر آتا تھا۔۔۔

چشمش کو تو رتی برابر بھی تاشی کے مرنے کا دکھ نہیں ہوا تھا وہ تو آج خود کو ایسے محسوس کر رہی تھی جیسے وہ پھر سے ایک بار دنیا میں آگئی ہو۔۔

تاشی کے وحشت کا نشانہ بن بن کر وہ تھک چکی تھی۔اب تو ہر رات کے بعد چشمش کو خود سے نفرت ہوتی تھی۔۔

تاشی تو مر گیا مگر اپنے بیٹے کے معصوم ذہن میں اتنا زہر گھول کر گیا تھا کہ جس کو صاف کرتے کرتے چشمش کی زندگی گزر گئی تھی۔۔

یہاں تک کہ بچپن سے جوانی کے دور میں اس کا بیٹا آن پہنچا تھا مگر اب بھی اس کے دماغ میں اپنے باپ کے کہے ہوئے جملے محفوظ تھے۔۔

آج بھی اس کا باپ اس کی نظر میں صحیح تھا اور چشمش غلط تھی۔۔

....

بابا آپ حوریہ کے ساتھ اتنی ناانصافی کیسے کر سکتے ہیں۔صدف کے جانے کے بعد وجدان اور اذلان اپنے ماں باپ کے سامنے بیٹھے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔

تم لوگوں کا سوال میری سمجھ سے باہر ہے اذلان وجدان کیا تم لوگوں نے اپنی پھوپھو کو آنسوؤں کے ساتھ روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔

اگر تم لوگ اپنی پھوپھو کے آنسوں دیکھ کر اتنی تکلیف میں تھے کہ تڑپ کر اس کے قریب جا کر اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہے تھے تو ذرا سوچو میری تو وہ بہن ہے۔۔

جس طرح حوریہ کے لیے تم دونوں کے دل میں نرم گوشہ اور بہت ساری محبت ہے وہی جذبات میں بھی صدف کے لیے رکھتا ہوں۔۔۔

یار میری بھی وہ چھوٹی بہن ہے میں اسے نہیں روتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔ میں کیا تم دونوں بھی بہت اچھی طرح سے جانتے ہو کہ جب تک میں حوریہ کا رشتہ صدف کو نہیں دیتا تو وہ ہمارے گھر سے کبھی خوش ہو کر نہیں جاتی۔۔

اور دوسری بات تم لوگ جانتے ہو کہ بلاج نے صدف کو دھمکی دی تھی کہ وہ نہ تو خود آئے گا اور نہ صدف کو اپنے مائکے میں آنے دے گا۔۔۔

اور وہ کتنا ضدی ہے یہ بات ہم لوگوں سے چھپی ہوئی نہیں۔۔ صدف کا مائکہ چھوٹ جانا تھا۔ وہ جیتے جی مر جاتی اور صدف چاہ کر بھی بلاج سے دوری اختیار نہیں کر سکتی کیونکہ وہ بلاج سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔

ساری باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے حوریہ کا رشتہ دیا ہے۔۔اب تم لوگ بتاؤ کہ میں نے کیا غلط کیا ہے۔۔۔وجدان اور اذلان کے غصے کو دیکھتے ہوئے اس کے بابا نے بہت تحمل سے ساری بات کہی تھی۔۔

بابا جان ہم لوگ نہ تو آپ کے خلاف ہیں اور نہ کبھی جاسکتے ہیں آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر مگر بابا آپ جانتے ہیں کہ بلاج کتنا بد مزاج قسم کا انسان ہے۔۔۔

ہماری حوریہ میں برداشت کی بہت کمی ہے۔وہ بلاج کو کبھی فیس نہیں کر پائے گی۔اور حالات اس سے زیادہ خراب ہو جائیں گے۔۔۔

اگر بلاج نے حوریہ کے ساتھ کوئی سخت رویہ یا ہاتھا پائی کرنے کی کوشش کی تو ہم سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ہم نہیں برداشت کریں گے اگر وہ ہماری بہن پر ہاتھ اُٹھائے یا بدزبانی کرے۔

آپ جانتے ہیں حوریہ ہم دونوں کی جان ہے ہم اسے اپنی بہن نہیں بیٹی سمجھتے ہیں وجدان نے کافی تحمل سے مگر سخت الفاظ کہے تھے۔۔

اللہ تعالی سے اچھی امید رکھنی چاہیے وجدان بیٹا کیوں اتنا غلط سوچ رہے ہو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بلاج شادی کے بعد سدھر جائے۔اور ہماری حوریہ کو بہت خوش رکھے۔۔۔

وجدان کے سخت خراب موڈ کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی والدہ ثریا بیگم نے بڑے پیار سے کہا تھا۔۔

کتے کی دم آج تک کبھی آپ نے سنی یا دیکھی ہے کہ وہ سیدھی ہو گئی ہو۔اسے سو سال تک بھی اگر زمین میں دبا کر رکھا جائے تو بھی وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہتی ہے۔۔۔

وجدان کے جواب سے پہلے اذلان نے غصے سے کہا تھا۔یہی تو فرق تھا کہ اذلان اپنا غصہ فوراً ظاہر کرتا تھا جب کہ وجدان اپنے غصے کو دبا کر لفظوں سے وار کرتا تھا۔۔

اذلان بیٹا بری بات ہے ایسے نہیں کہتے وہ بھی اپنے ہی گھر کا بچہ ہے اور اتنی بدگمانیاں اچھی نہیں ہوتی۔۔ثریا بیگم نے ایک بار پھر سے اذلان کو ٹوکا۔

ٹھیک ہے جب آپ لوگ فیصلہ کر ہی چکے ہیں تو پھر ہم تو کچھ کہنے کا حق ہی نہیں رکھتے۔۔۔وہ غصے سے اٹھ کر روم سے جا چکا تھا۔۔۔

جبکہ وجدان تحمل سے بیٹھا ہوا کافی دیر تک اسی مدے پر اپنے باپ سے بات کرتا رہا تھا۔۔جبکہ فیصلہ تو حوریہ کے رشتے کا ہو چکا تھا۔اب انکار کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔صدف نے اپنے گھر رشتے کی خوشخبری لے جا کر اپنے خاندان والوں کو بھی بتا دی ہو گی۔۔

....

"گھر میں حوریہ کے رشتے کے بعد ماحول کافی خراب ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وجدان نے اگلے تین چار دن کے لیے ملک سے باہر جانا کینسل کر دیا تھا۔۔

رات کو صدف پھوپھو کافی لیٹ گئی تھی اور اس کے بعد وجدان اپنے ماں باپ کے روم میں بہت دیر تک بیٹھا ہوا بات کرتا رہا تھا۔۔۔ اور جب وجدان اپنے روم میں آیا تو بہت لیٹ ہو چکا تھا شاید منت بھی سو گئی ہو یہی سوچ کر منت سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی وجدان کی۔۔

وجدان اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا ہوا سب کے ساتھ ناشتہ کر رہا تھا گھر کے تمام افراد ایک ہی وقت میں ناشتہ کرتے تھے۔۔

یہی تو اس حویلی کی خوبصورتی تھی۔ بڑی سی شاندار ڈائنگ ٹیبل کے چاروں اطراف میں گھر کے تمام افراد کی کرسیاں لگی ہوئی تھی۔ سب لوگ ناشتہ کرنے میں مشغول تھے۔۔۔

سربراہ کی کرسی پر چوہدری صلاح الدین ورک بیٹھا ہوا تھا اور دوسری جانب اس کا بڑا بیٹا چوہدری ریاض ورک بیٹھا تھا۔

گھر میں ہر کسی کو اس کے رتبے کے حساب سے پوری عزت دی جاتی تھی یہی تو اس گھر کی خوبصورتی اور رشتوں میں مضبوطی کا راز تھا۔۔۔ یہاں پر کوئی کسی کو کسی سے کم نہیں سمجھتا تھا اور نہ ہی کوئی کسی کے رتبے سے جلن محسوس کرتا تھا۔۔

منت، فجر اور حوریہ ایک ہی لائن میں ایک ساتھ بیٹھتی تھی جبکہ وجدان اور اذلان ایک ساتھ ایک ہی سائیڈ پر بیٹھتے تھے۔۔

اور گھر کی دونوں بڑی خواتین عافیہ بیگم اور سریہ بیگم خود اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر کے بچوں اور اپنے سسر اور اپنے شوہروں کو کھانا پروستی تھی۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ گھر میں نوکر چاکر موجود نہیں تھے۔ مگر وہ یہ کام خود کرنا پسند کرتی تھیں۔ اور یہ روایت سالوں سے چلی آرہی تھی۔۔ یہ طریقہ ان کی ساس کا ہوا کرتا تھا۔ اور اسی طریقے کو لے کر ان کی بہوئیں آگے چل رہی تھی۔۔

پہلی نظر میں سچ میں یہ ایک روایتی خاندان لگتا تھا گھر کے بچوں میں بڑوں کی تربیت نظر آتی تھی جو آج بھی بڑوں کا لحاظ کرتے تھے۔۔

جو آج بھی اپنے دادا جان کی موجودگی میں خاموشی سے بیٹھے ہوئے ناشتہ کرتے تھے۔ ٹیبل پر اتنے افراد موجود ہونے کے باوجود سب لوگ خاموشی سے اپنا ناشتہ کر رہے تھے۔ ٹیبل پر آکر سلام کرنا سب پر فرض تھا۔۔

گھر کی بڑی خواتین کے بعد گھر کی بچیاں ٹیبل پر پہلے آجاتی تھیں۔ اس کے بعد گھر کے بیٹے اذلان اور وجدان اور ان کے والد آجاتے تھے۔۔۔

سب سے آخر میں چوہدری صلاح الدین ورک ناشتے کی ٹیبل پر پہنچتا تھا۔۔ کل منت اور وجدان کا نکاح ہو گیا تھا۔ آج منت ٹیبل پر بیٹھی ہوئی بہت سے الگ جذباتوں سے دوچار تھی۔۔

اور کل نکاح کے بعد وجدان سے پہلی ملاقات کرکے تو وہ وجدان سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔

جذبات تو اس وقت وجدان سے بھی سنبھالے نہیں جا رہے تھے مگر وہ ٹھہرا چوہدری وجدان ورک جو چہرے سے کبھی اپنے دل کے رازوں اور جذباتوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔۔۔

آج بھی وہ پہلے کی طرح آرام سے ناشتہ کر رہا تھا۔سب لوگ روٹین کے مطابق ناشتے کے بعد اُٹھ کر چلے گئے۔مگر آج روٹین یہ بدلی کہ وجدان ابھی تک ٹیبل پر بیٹھا ہوا دوسرا کپ چائے کا پی رہا تھا۔۔

گھر کی بڑی دونوں خواتین آج تھوڑی حیران تھیں کیونکہ وجدان اس طرح ٹیبل پر کبھی نہیں بیٹھتا تھا

--

وجدان تو ازلان سے بھی پہلے ناشتہ کر کے چلا جاتا تھا۔مگر آج اس کا بیٹھنا ان کے لیے حیرانی کا سبب تھا

اپنے فون میں مصروف وجدان چائے کی سپ لیتے ہوئے بیٹھا تھا۔جبکہ خواتین ٹیبل پر بیٹھی ہوئی دوپہر میں بننے والے کھانے کی باتیں کر رہی تھی۔مگر دھیان میں ان کے وجدان تھا۔۔

چچی جان منت کو میرے ساتھ تیار کر کے بھیج دیں مجھے اس کا پاسپورٹ آپلائی کرنا ہے۔

آخر وجدان نے وہ بات کہہ دی تھی جس کے لیے وہ کافی دیر سے ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا۔

آج سے پہلے کئی بار منت وجدان کے ساتھ گئی تھی۔وہ اکثر حوریہ،منت،فجر کو بکس وغیرہ کے لیے اپنے ساتھ لے جایا کرتا تھا۔۔

یہاں تک کہ ان کے کالج وغیرہ کے معاملات کو بھی وجدان ہی دیکھتا تھا مگر آج پہلی بار منت کے لیے بات کرتے ہوئے پتہ نہیں کیوں الگ سی گھبراہٹ وجدان کو ہو رہی تھی۔۔۔

منت۔۔۔ تمہارے ساتھ۔۔۔ ابھی جانا ہے منت کی ماں عافیہ بیگم نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جی ابھی جانا ہے کیوں چچی جان کوئی اعتراض ہے۔۔۔ آپ تو اس طرح سے ری ایکٹ کر رہی ہیں جیسے آج پہلی بار منت میرے ساتھ کہیں جا رہی ہو۔ بچپن سے ایک ساتھ رہے ہیں اور کئی بار منت میرے ساتھ گئی ہے یا آج کچھ بدل گیا ہے۔۔۔ گھبراہٹ تو وجدان کے اپنے دل میں تھی مگر وہ اوور ری ایکٹ کرتے ہوئے پہلی بار بہت ساری باتیں خود سے کہہ گیا تھا۔۔۔

دونوں عورتوں کے لب مسکرا دیے تھے سنجیدہ مزاج ہر بات کا پورا پورا جواب دینے والا۔ ہر بات کو ہینڈل کرنے والا وجدان آج خود گھبراہٹ کا شکار تھا۔

جانتی تو وہ بھی تھیں کہ وجدان منت کو نکاح کے بعد کوئی ٹریٹ وغیرہ دینا چاہتا ہو گا۔ مگر کہنے سے کترا رہا تھا۔۔۔

نہیں بیٹا میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی تم لے جاؤ میں ابھی منت کو بول دیتی ہوں کہ وہ تیار ہو جائے

۔ان کی دبی دبی سی مسکراہٹ کو دیکھ کر وجدان نے ایسے محسوس کروایا جیسے اس نے دیکھا ہی نہیں اپنا

فون اُٹھا کر اپنے روم کی جانب چل پڑا تھا۔۔ دونوں خواتین اس کے جانے کے بعد دل کھول کر ہنستے

ہوئے وجدان کے شرمانے پر تبصرے کر رہیں تھی۔۔

....

واہ جی یہ تو کمال ہو گیا آپ کے بھائیوں نے تو سچ مچ آپ کی بھتیجی کا رشتہ دے کر مجھے حیران کر دیا

ہے۔۔۔

بلاج اب تم یہ طنز کیوں مار رہے ہو اگر رشتہ نہیں دیتے تب بھی تمہیں پرابلم تھی اگر دے دیا ہے تو

تب بھی تمہیں مسئلہ ہے تم مجھ سے چاہتے کیا ہو۔۔

میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے، ہوتا تو وہی ہے جو آپ کے شوہر چاہتے ہیں اور آج تو وہ واپس آرہے

ہیں تو اس لیے آپ کے پاس تو میرے لیے بالکل ٹائم نہیں ہو گا۔۔

اب تو آپ اپنے شوہر کے ساتھ مصروف ہو جائیں گی ظاہر سی بات ہے پیار چیز ہی ایسی ہے۔۔۔

اس کے لیے تو اولاد بھی پیچھے رہ جاتی ہے آج بلاج نے کافی دنوں کے بعد پھر سے صدف کے زخموں کو

کھریدنے والا جملہ بولا تھا۔۔۔

بلاج بس کر دو خدا کے لیے بیٹا بس کر دو۔۔۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ اب میں تمہارے ایسے طعنے برداشت کروں بچپن سے تم جوانی کی دہلیز تک پہنچ گئے مگر اب بھی میں تمہارا ذہن صاف کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔۔۔

کیا اپنا کلیجہ چیر کر دکھاؤں کہ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں میں تمہاری ماں ہوں سگی ماں ۔۔۔اور جس کو تم میرا شوہر میرا شوہر کہتے رہتے ہو وہ تمہارا بھی کچھ لگتا ہے باپ ہے وہ تمہارا۔۔

اس کو میرا باپ مت بولا کرے وہ میرا باپ نہیں ہے میرا باپ التمش چوہدری تھا جو مر گیا۔۔۔ اپنے شوہر کو میرا باپ مت کہا کریں زہر لگتا ہے وہ شخص مجھے، جس کی وجہ سے آپ نے میرے باپ کو دھوکہ دیا۔۔۔

شرم کرو بلاج کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ میں نے تمہارے باپ کو دھوکہ دیا ہے۔۔ جس نے تمہارے دماغ میں اتنا زہر گھولا ہے میں نہیں چاہتی کہ اس کی سچائی تمہارے سامنے آئے۔۔

بلاج تم برداشت نہیں کر سکو گے صدف کا ضبط ٹوٹنے لگا تھا۔ بلاج آج بھی اپنی ماں کو ہی غلط سمجھتا تھا

۔۔

اس کی نظر میں التمش آج بھی ایک بہت اچھا باپ تھا اور صدف یعنی کہ چشمش ایک بہت خراب ماں جس نے اس کے چچا وقاص چوہدری سے پیار کیا تھا، اور اس کے باپ التمش چوہدری یعنی کہ تاشی کو دھوکہ دیا۔۔

تاشی نے بلاج کے ذہن میں چھ سال کی عمر میں اتنا زہر گھول دیا تھا کہ اسے آج تک صدف صاف نہیں کر پائی تھی۔۔۔

تاشی کی موت کے بعد گھر کے بڑوں اور صدف کے بھائیوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ صدف اور وکی کا نکاح کر دیا جائے۔۔

تاشی کے مرنے کے بعد ساری اصلیت صدف کے مائکے والوں پر کھل گئی تھی کہ ان کی بہن نے کتنی اذیتیں برداشت کیں وہ تو تڑپ گئے تھے یہ سوچ کر کہ ان کی بہن کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا تھا۔۔۔

صلاح الدین ورک کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا کہ اس کی اکلوتی بیٹی نے اتنی اذیتیں برداشت کیں پھر فیصلہ یہ کیا گیا تھا کہ صدف کی شادی وقاص یعنی کہ وکی کے ساتھ کر دی جائے گی۔ جس پر صدف راضی نہیں تھی یعنی کہ چشمش مگر وقاص پوری طرح سے راضی تھا وہ تو خوش تھا کہ اس کی چشمش اس کی زندگی میں واپس آ رہی ہے۔۔۔

مگر چشمش نے اپنی زندگی میں جتنا کچھ برداشت کر لیا تھا اسے مرد ذات سے نفرت ہونے لگی تھی۔ جتنی وحشت اور درندگی سے دوچار اسے تاشی نے کیا تھا اب وہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ اپنی زندگی اپنے بیٹے کے نام کر کے اسے پالنا چاہتی تھی۔۔

اسے اچھی پرورش دینا چاہتی تھی مگر جب وقاص نے خود چشمی سے بات کرنے کی کو کہا تو سب مان گئے پھر وقاص نے بہت پیار سے چشمش کو اپنی محبت کا یقین دلایا۔۔اسے یقین دلایا کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر کبھی اسے چھوئے گا نہیں اسے تحفظ دے گا۔ بلاج کو باپ کا پیار دے گا چشمش کو کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہونے دے گا بہت مشکل سے وکی نے ایک بار پھر سے چشمش کا دل جیت کر اسے نکاح کے لیے راضی کر لیا۔۔

اس طرح چشمش اور وکی یعنی کہ صدف اور وقاص کا نکاح ہو گیا۔ وقاص نے بلاج کو ہمیشہ اپنا سگا بیٹا سمجھا، ہمیشہ اسے پیار کیا اس کی بدتمیزیوں کو برداشت کیا مگر بلاج کے معصوم ذہن سے تاشی کی باتیں کبھی نہیں گئی۔ وہ آج بھی اپنے باپ التمش چوہدری کی باتوں کو ذہن میں رکھے ہوئے وقاص اور صدف سے بہت نفرت کرتا تھا۔۔

پھر خدا نے صدف کو ایک پیاری سی بیٹی دی جس کا نام انہوں نے زمل رکھا زمل کے آنے سے بلاج میں یہ فرق آیا کہ وہ زمل کو بہت پیار کرنے لگا تھا ایک بڑے بھائی کی طرح اس کی بہت کیئر کرتا اس کی حفاظت کرتا بلاج نے کبھی زمل کو سوتیلی نہیں سمجھا تھا۔۔

مگر صدف اور وقاص کے ساتھ آج بھی بلاج کا رشتہ ویسا ہی تھا۔۔وقاص کام کے سلسلے میں اکثر ملک سے باہر جاتا رہتا تھا۔۔اب بھی اسے 1210 دن ہو گئے تھے وہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا اور آج واپس آرہا تھا۔

یہاں پر بلاج اپنی ماں سے اسی کا ذکر کر رہا تھا۔کیونکہ جب وقاص گھر سے جاتا تھا تو بلاج کو بے حد خوشی ہوتی تھی اور جب وہ گھر واپس آتا تھا تو بلاج کو بہت برا لگتا تھا۔۔
اس کا گھر آنا اور اس کی ماں صدف جب اس کے لیے کچھ کرتی تھی تو بلاج کو وہ سب بھی زہر لگتا تھا۔
بلاج نے آج تک وقاص کو اپنا باپ تسلیم نہیں کیا تھا یہاں تک کہ بلاج اپنے نام کے آگے سر نیم بھی التمش چوہدری عرف تاشی کا ہی لگاتا تھا وقاص کا نہیں جبکہ زمل کے نام کے آگے وقاص لگتا تھا۔۔۔

وقاص نے اپنا وعدہ نبھایا تھا اس نے صدف کو اتنا پیار اتنا مان محبت دی کہ صدف اپنی پچھلی زندگی کے تمام دکھ بھول گئی تھی۔۔

وقاص نے صدف کی زندگی میں رنگ اور خوشیوں کا میلہ لگا رکھا تھا وقاص نے اتنی محبت صدف پر نچھاور کی کہ اس کے وجود پر درندگی کے ہر نشان کو مٹا دیا وقت گزرنے کے ساتھ صدف خود وقاص کی محبت میں پگلتی ہوئی اسے سارے حق دیتی گئی تھی۔بس وقاص نہیں کچھ کر سکا تو وہ بلاج کے ذہن سے زہر کا علاج تھا۔۔

صحیح کہتے ہیں وقت ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے صدف کو التمش نے جو زخم ماضی میں دیے تھے حال میں اُن زخموں کو بہت محبت سے وقاص نے بھر دیا تھا۔۔

وقاص چوہدری کی سچی محبت نے چشمش یعنی کہ صدف کے ہر دکھ کا ہر زخم کا مداوا کر دیا تھا۔۔

وقاص آج بھی دیوانوں کی طرح صدف سے پیار کرتا تھا وقت اور عمران کی محبت کو کم نہیں کر سکی تھی۔۔۔

مگر ان دونوں کی محبت بلاج کے لیے بہت تکلیف دہ تھی وہ آج بھی اپنے باپ کا گنہگار ان دونوں کو سمجھتا تھا۔۔۔

بلاج اپنے باپ کی سچائی جان کر تکلیف اور کرب سے نہ گزرے اس ڈر سے صدف اور وقاص نے کبھی التمش کی سچائی اسے نہیں بتائی تھی۔۔

بلاج تو زہریلے چند جملے بول کر چلا گیا تھا جبکہ صدف اپنے کمرے میں بیٹھی ہمیشہ کی طرح آنسوں بہا رہی تھی۔ بلاج کی بے رخی صدف سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔صدف اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتی تھی اور اتنی ہی محبت وقاص چوہدری بلاج سے کرتا تھا۔۔

مگر بلاج گھر میں صرف ایک انسان سے پیار کرتا تھا جو زمل تھی۔۔اب وقت بلاج کے دل سے وقاص اور صدف کے لیے نفرت نکال پائے گا یا نہیں یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔۔

....

منت تیار ہو جاؤ تمہیں وجدان نے پاسپورٹ بنوانے کے لیے ساتھ لے کر جانا ہے!

منت کی ماں نے بہت روکھے سے انداز سے آکر اسے روم میں کہا تھا۔ فجر کالج جا چکی تھی ورنہ یہ کام اس کی ماں نے فجر سے کہہ کروانا تھا۔اب فجر گھر پر نہیں تھی تو وجدان کا پیغام منت کی ماں خود پہنچانے آئی تھی۔۔منت کی ماں عافیہ بیگم وجدان سے بہت پیار اور اس کی بہت عزت کرتی تھی۔۔

امی آپ کہتی ہیں تو میں نہیں جاؤں گی آپ ناراض ہیں مجھ سے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اپنی ماں کے قریب بڑی محبت سے آئی تھی۔۔۔

اس امید سے کہ شاید اس کی ماں اسے اپنے گلے سے لگائے۔۔کل نکاح کے وقت بھی نہ تو عافیہ بیگم نے منت کے سر پر پیار دیا تھا نہ کوئی محبت کے الفاظ بولے تھے۔۔۔

جس کی اُمید منت نے لگائی تھی کہ شاید نکاح کے وقت اس کی ماں اسے کچھ کہے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

اب بھی منت نے اپنی طرف سے قدم بڑھاتے ہوئے پہل کی۔۔۔

میں کیوں روکوں گی اور ویسے بھی تمہیں وجدان لے کے جا رہا ہے مجھے وجدان پر پورا یقین ہے اور دوسری بات اب تم دونوں کا نکاح ہو گیا ہے تو ایسی کوئی وجہ نہیں جس کی وجہ سے میں تمہیں جانے سے بیکار میں روکوں۔۔عافیہ بیگم کا لہجہ بہت سرد تھا۔۔۔۔

امی آپ مجھ سے کیوں اتنے غصے سے بولتی ہیں آپ کیوں میرے ساتھ فجر کی طرح محبت نہیں کرتی آپ فجر سے کتنے پیار سے بات کرتی ہیں حوریہ کو بھی اتنے پیار سے بلاتی ہیں صرف مجھ سے ہی یہ ناراضگی کیوں۔۔۔۔

کیوں امی میں آپ کو اچھی نہیں لگتی آپ مجھے کہہ کر تو دیکھیں آپ جیسا کہیں گے میں ویسی بن جاؤں گی۔۔

پلیز امی وہ اپنی ماں کے قریب ہو کر گلے لگ گئی۔۔۔

دور رہا کرو مجھ سے نفرت ہے مجھے تم سے اور اپنا مقابلہ فجر سے مت کیا کرو۔۔۔۔بڑی ہی بے دردی کے ساتھ عافیہ بیگم نے دھکا دے کر منت کو خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔میں کیوں خود کو فجر جیسا نہیں سمجھ سکتی فجر بھی آپ کی بیٹی ہے اور میں بھی آپ کی بیٹی آپ کی ایسی باتوں سے مجھے فجر سے نفرت ہونے لگتی ہے۔۔

۔وہ روتے ہوئے آج پہلی بار اپنے دل کی بات کہہ گئی تھی یہ سچ تھا کہ عافیہ جب ضرورت سے زیادہ فجر کو محبت اور عزت دیتی تھی تو منت کو جلن محسوس ہوتی تھی جو کہ کچھ غلط بھی نہیں تھا آخر عافیہ اس کی بھی ماں تھی تو پھر منت کے ساتھ ایسا سلوک کیوں۔۔۔

چٹاخ کی زوردار آواز سے منت کے منہ پر اس کی ماں نے تھپڑ مارا تھا منت لڑکھڑا کر پاس پڑے ہوئے صوفے پر گر گئی تھی۔۔

یہ تھپڑ منت کے چہرے پر نہیں اس کے دل پر لگا تھا معصوم دل پر جو اپنی ماں کی محبت کا طلبگار تھا ماں کی محبت تو نہیں ملی مگر ایک بے دردی بھرا تھپڑ ضرور رسید کر دیا گیا تھا۔۔۔

۔تم ہوتی کون ہو فجر سے جلن محسوس کرنے والی نفرت کرنے والی خبر دار اگر آج کے بعد تم نے فجر کے بارے میں ایسی بات کی تو۔۔

ہاں میں کرتی ہوں فجر سے پیار کیونکہ وہ میری بیٹی ہے جان ہے وہ میری!

اور میں کیا ہوں؟ کیا میں آپ کی بیٹی نہیں؟

وہ روتے ہوئے ایک بار پھر سوال کر گئی نہیں ہو تم میری بیٹی نفرت ہے مجھے تم سے شدید نفرت۔۔

میرا بس چلے تو میں تمہارا گلا گھوٹ دوں۔

ہاں تو گھوٹ دیں گلا مار دے مجھے۔ نہیں برداشت کی جاتی مجھ سے آپ کی نفرت اس سے تو اچھا ہے کہ آپ میرا گلا کھوٹ کر مار دیں۔۔۔

وہ اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گردن پر دباتے ہوئے رو رہی تھی۔ تھک گئی تھی منت بچپن سے اپنی ماں کی نفرت برداشت کرتے کرتے۔ چھوڑو مجھے نہیں رنگنے تمہارے گندے خون سے اپنے ہاتھ۔۔

اس کو دھکا دے کر دور کرتی ہوئی اس سے پیچھے ہو گئی تھی۔ اور یہ رونے دھونے والا ڈرامہ بند کرو۔۔

وجدان نیچے تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ میں کوئی تماشہ نہیں چاہتی وہ حکم صادر کر کے روم سے جا چکی تھی۔

منت کتنی دیر بیٹھی ہوئی روتی رہی مگر پھر نوکرانی نے آکر دروازہ کھٹکھٹا کر آواز دی کہ بی بی جی آپ کو وجدان بھائی نیچے بلا رہے ہیں۔۔۔

تو وہ اُٹھ کر اپنا چہرہ واش کر کے ماں کے تھپڑ کے نشان کو لائٹ سی بی بی کریم کے نیچے چھپاتے ہوئے گاؤن پہن کر حجاب لگا رہی تھی۔۔

اپنی روئی ہوئی آنکھوں کو کاجل اور مسکارے سے چھپانے کی پوری کوشش کی گئی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی کہ وجدان کچھ محسوس کرے۔۔۔

منت اتنی دیر لگتی ہے تیار ہونے میں کب سے میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں وجدان نے ہمیشہ کی طرح سرد لہجے میں اس کے آگے چلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

منت کا دل اس قدر درد سے بھرا ہوا تھا کہ اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ خاموشی سے وجدان کے پیچھے حجاب میں چلتی جا رہی تھی۔۔

اس گھر کی سب لڑکیاں حجاب اور گاؤن پہن کر گھر سے باہر جایا کرتی تھی۔

۔منت کیا بات ہے تم پریشان ہو ؟منت کی خاموشی پر وجدان نے پلٹ کر اس سے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔مین گیٹ کے اندر دونوں طرف خوبصورت بڑے بڑے گارڈن بنے ہوئے تھے۔۔ جس

میں رنگ برنگے پھول اور خوشنما پودے لگے ہوئے تھے۔۔بڑے بڑے درختوں سے گزرتی ہوئی راہداری سے وہ گزر رہے تھے۔

۔منت خاموش طبیعت کی مالک نہیں تھی منت تو اس وقت خاموش نہیں رہتی تھی جب وہ وجدان سے ڈرتی تھی اب تو وجدان نے دل کھول کر کل نکاح کے بعد اس سے اظہارِ محبت کیا تھا تو اب اس کی خاموشی وجدان کو کھٹک رہی تھی۔۔۔

نہیں کوئی پریشانی نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔لفظ اور لہجہ آپس میں بالکل میل نہیں کھا رہے تھے۔۔وہ کس سے اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اس شخص سے جو بنا کہے اس کے دل کی ہر بات سمجھنے اور جاننے کا ہنر جانتا تھا۔۔

وجدان ورک تو اس کے دل کی دھڑکنیں سن کر اس کے دل کی بات سمجھ سکتا تھا۔تو پھر ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اتنا رونے اور تھپڑ کھانے کے باوجود وجدان پر اس کا درد ظاہر نہ ہوتا۔۔۔

وجدان نے کچھ دیر ٹھہر کر بہت گہری نظروں سے اس کے حجاب میں لپٹے ہوئے بے رونق چہرے کو دیکھا تھا۔

۔بی بی کریم لگا کر اپنی ماں کے تھپڑ کو چھپانے کی کوشش ناکام ثابت ہوئی تھی۔ کیونکہ چوہدری وجدان ورک کی باز جیسی تیز آنکھیں اپنی بیوی کی مخملی گوری گال پر لگے نشان دیکھ چکی تھی۔۔۔

بی بی کریم کی لیر تھک ہونے کے باوجود اس کی ماں کے ہاتھ کی چھاپ واضح نظر آرہی تھی۔ اپنی خوبصورت آنکھوں پر لائنر، کاجل، مسکارا لگا کر بھی وہ وجدان کی نظروں سے یہ بات چھپا نہیں سکی تھی کہ وہ بہت دیر تک ہچکیوں سے روتی رہی ہے اس کی آنکھوں پر سوجن ہو چکی تھی۔۔ بہت شدت سے رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ لال ہو رہی تھی۔۔

منت کے ساتھ آفیہ بیگم کی بے رخی اس گھر میں سب جانتے تھے اور وجدان بھی اس بات سے واقف تھا۔ مگر وہ ایسا کیوں کرتی تھیں یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا۔ آخر ایسی کیا وجہ تھی جو عافیہ بیگم اپنی ہی بیٹی سی اتنی نفرت کرتی تھی۔۔۔

مگر وجدان جہاں اپنی چچی سے بہت پیار اور ان کا بہت احترام کرتا تھا وہیں ان کی یہ بات وجدان کو بچپن سے ہی زہر لگتی تھی۔۔

جب جب منت عافیہ کی وجہ سے روتی تھی وجدان کو اپنی چچی پر بہت غصہ آتا تھا۔ عافیہ بیگم نے وجدان اور اذلان کو ہمیشہ اپنے بیٹوں کی طرح پیار کیا تھا۔ عافیہ کا خود کا کوئی بیٹا نہیں تھا تو عافیہ وجدان اور اذلان کو اپنے سگے بیٹے ہی سمجھتی تھی۔۔۔

وجدان اور اذلان بھی اپنی چچی کی عزت میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے تھے وہ بھی اپنی چچی سے بہت پیار کرتے تھے۔ مگر وجدان کو ہمیشہ اپنی چچی عافیہ کی بے رخی منت کے ساتھ بہت کھٹکتی تھی۔ مگر وہ ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا جس کی وجہ سے کچھ بول سکتا۔۔

وجدان اس وقت بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ ضرور اس کی چچی نے ہی اسے کچھ کہا ہے مگر اس کے چہرے پر جو تھپڑ کا نشان تھا وہ منت کے چہرے نہیں وجدان کے دل پر لگا تھا۔۔

وجدان ہمیشہ عافیہ کی بے رخی منت کے ساتھ اس لیے برداشت کرتا تھا کہ وہ اس کی ماں ہے مگر منت پر کوئی ہاتھ اُٹھائے یہ بات چوہدری وجدان ورک کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

نہیں برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی جان پر اس کے یار پر کوئی ہاتھ اُٹھائے یہ حق وہ کسی کو بھی نہیں دے سکتا تھا اس کی ماں کو بھی نہیں۔۔۔ چچی نے تمہیں تھپڑ مارا ہے سرد لہجے سے وجدان نے سوال کیا۔

نن۔۔ نہیں۔۔

جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں کہ چچی کا تمہارے ساتھ کیا رویہ ہے۔۔۔

بس منت یہ آج آخری بار تھا جو چچی نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک کر لیا آج کے بعد ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔

کسی کو اجازت نہیں ہے میرے یار کو تکلیف پہنچانے کی بہت دبے اور سرد لہجے سے دانتوں کو پیستے ہوئے وجدان بول رہا تھا۔۔

نہیں آپ امی سے کچھ نہیں کہیں گے وہ میری ماں ہیں ان کو پورا حق ہے وہ مجھے سب کچھ کہہ سکتی ہیں۔۔منت کی آنکھوں سے آنسوں نکل کر اس کی گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔

یہ آنسوں اس کی گالوں پر نہیں

وجدان کے دل پر گر رہے تھے۔۔

اب تم میری بیوی ہو باقی سب رشتے پیچھے رہ گئے ہیں۔اور وجدان ورک یہ برداشت نہیں کرے گا کہ کوئی میری بیوی پر ہاتھ اُٹھائے یہ حق میں کسی کو نہیں دوں گا۔۔۔

تمہاری آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسوں میں کبھی اور کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا۔۔

اپنے مضبوط ہاتھ میں آج پہلی بار گھر کے باہر وجدان نے منت کے ہاتھ کو تھاما تھا۔۔

اور بڑے حق سے اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب لے جارہا تھا گاڑی کا گیٹ منت کے لیے وجدان نے خود کھولا تھا۔۔

منت کو بٹھا کر دوسری جانب سے ہوتا ہوا گاڑی کے اندر بیٹھا گیا تو گارڈ نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔۔ وجدان اپنی بڑی سی فیورٹ بلیک گاڑی میں منت کو لے کر گھر سے نکلا تھا۔۔۔

سارے راستے منت اور وجدان میں کوئی زیادہ بات نہیں ہوئی تھی کیونکہ منت اندر سے بہت ڈسٹرب تھی اور وجدان منت کے ساتھ کیے گئے اس کی چچی کے رویے سے بہت غصے میں تھا۔۔ گاڑی وجدان کے فام ہاؤس کے باہر جا کر رکی تھی۔۔

یہ وجدان کا اپنا فارم ہاؤس تھا جو کہ بے حد خوبصورت اور بہت بڑے رقبے میں بنا ہوا تھا ارد گرد وجدان کے حصے کی جو زمینیں تھیں وہ سب پھیلی ہوئی تھیں۔

چوہدری صلاح الدین نے یہ ایک بہت اچھا کام کیا تھا کہ اپنے ہر پوتے اور بیٹے کی زمینوں کو مخصوص کر رکھا تھا۔۔ بظاہر سارا کاروبار ایک تھا مگر سب کو اپنے حصے کا پتہ تھا کہ کس کے حصے کی کتنی جائیداد ہے۔۔۔

وجی آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں ؟؟منت نے فام ہاؤس کے گیٹ کے اندر داخل ہوتے ہی سوال کیا

۔۔۔

کل میری تم سے ملاقات فکس تھی مگر مل نہیں سکا اس کے لیے معذرت کرنے کے لیے لایا ہوں۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے کوئی بات نہیں اگر ہم نہیں مل سکے تو پلیز آپ مجھے گھر لے چلیں۔۔

منت گھبراتے ہوئے بولی تھی گھبراہٹ سے منت کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ چکی تھیں۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار وجدان کے ساتھ کہیں گھر سے باہر آئی تھی گھبراتی تو وہ وجدان سے ہمیشہ سے تھی۔۔۔

مگر آج کی گھبراہٹ اور پہلے کی گھبراہٹ میں بہت فرق تھا پہلے وہ وجدان سے ڈرتی تھی مگر اب اس کے جذباتوں سے گھبرا رہی تھی جن کو کل وہ بہت قریب سے دیکھ چکی تھی۔۔

یارِ وجدان تم چاہو یا نہ چاہو مگر میں تو معذرت کر کے رہوں گا۔۔وہ منت کی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے مسکراتے لبوں سے بولا تھا۔۔

گاڑی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے خوبصورت فارم ہاؤس کے اندر داخل ہوا تھا۔فارم ہاؤس کے اندر وجدان کا بہت خوبصورت کمرہ بنا ہوا تھا۔۔جس کے اندر وجدان منت کو لے کر آیا تھا۔۔

سیف الرحمن جو کہ وجدان کا بہت خاص آدمی تھا اس نے سارا انتظام وجدان کے کہنے پر پہلے سے کر رکھا تھا۔۔

وجدان کے روم کو بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔۔روم کے اندر داخل ہوتے ہوئے منت گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔

وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے روم کے اندر نہیں جارہی تھی۔۔منت تم میری ہو اس لیے یوں گھبرا کر مجھے شرمندہ مت کرو۔۔

جب تک تم پر میرا ایک جائز اور پاک حق نہیں تھا وجدان ورک نے ایسا کوئی قدم اُٹھایا بھی نہیں۔۔

اب پورے حق سے تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں۔ صرف ایک رخصتی کو بیچ میں لا کر میرے ارمانوں کی دل آزاری مت کرنا۔۔

وجدان اس کی گھبراہٹ کو سمجھتے ہوئے بہت محبت بھرے لہجے سے بولا تھا۔۔

آج یہاں سے واپس جانے کے دو راستے ہیں یا تو وجدان کو ناراض کر کے اس کا دل توڑ کر چلی جاؤ یا پھر آج میری محبت کو پر سکون کر کے سب حق مجھے اپنی خوشی سے دے دو۔۔

منت یہاں پر کچھ بھی غلط نہیں ہے تم میری بیوی ہو اور اس سے بڑھ کر کوئی اور رشتہ دنیا میں پاکیزہ نہیں ہو سکتا۔۔

فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے یا تو آج مجھے میرے جائز حق سونپ دو۔۔یا پھر مجھے ناراض کر کے دل توڑ کر چلی جاؤ۔۔آج منت کو وجدان نے بہت کڑی سچویشن میں لا کھڑا کیا تھا۔۔

○○○○○○○○○

بولو یارِ وجدان کیا فیصلہ ہے تمہارا! کچھ دیر وجدان خاموشی سے دروازے کے بیچ میں اس کا ہاتھ تھامے اس کے جواب کا منتظر رہا تھا۔وہ شرم سے لال چہرہ، تیز دھڑکنوں سے گھبرائی ہوئی خاموشی سے کھڑی تھی۔۔

میں کیا کہوں آپ نے میرے لیے فیصلہ کرنا ہی مشکل کر دیا ہے وہ نظروں کو جھکائے شرمائی ہوئی بولی۔۔

یارِ وجدان فیصلہ اسی لیے مشکل بنایا ہے تاکہ تمہارا جواب ہاں میں ہو۔۔

آج تمہارا وجدان نہ سننا ہی نہیں چاہتا۔۔۔

آج وجدان اپنے منہ توڑ جذباتوں کو روکنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

آج وجدان پوری طرح سے اپنی منت کو خود میں شامل کرنا چاہتا ہے۔منت تم میری وہ منت ہو جسے برسوں میں نے دعاؤں میں مانگا ہے۔

منت تم میرا وہ خواب ہو جس کو میں نے سالوں جاگتی اور سوتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

منت تم وہ خوبصورت منظر ہو جس کو دیکھنے کے لیے وجدان ہمیشہ بے قرار رہتا ہے۔ تم چوہدری وجدان ورک کے بچپن کی وہ محبت ہو جو وقت کے ساتھ پروان چڑھتے مضبوط ہوتے ہوتے عشق بن گیا ہے۔۔

میرا عشق بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھ گیا کہ اب میرا جنون بن گیا ہے۔۔۔

وجدان کے لفظوں میں اس قدر مٹھاس اور محبت جھلک رہی تھی کہ آج کائنات کی ہر ذی روح وجدان کی لازوال محبت کو دیکھ کر خوشی سے جھوم رہی تھی۔۔

آج اپنے وجدان کو مت تڑپاؤ، مت لو میرے صبر کا اور امتحان۔۔۔
تھک گیا ہوں محبت کے امتحانوں پر پورا اُترتے اُترتے۔۔۔ تھک گیا ہے وجدان خود پر پہرے لگاتے لگاتے۔۔۔ تھک گیا ہوں تمہیں خود کہ آوارہ خود سر جذباتوں سے بچاتے بچاتے۔۔۔

آج تو وجدان کے پاس تمہیں چھونے کا تمہیں پیار کرنے کا تم سے عشق کرنے کا تم پر اپنی محبتیں برسانے کا سرٹیفکیٹ حاصل ہے، تو پھر کیوں منت میرے صبر کا اور امتحان لینا چاہتی ہو۔۔
وجدان کو پورے حق سے سارے حق حاصل کرنے دو۔۔۔ پلیز مت بنو دیوار منت میرے جذباتوں کے بیچ میں۔۔۔
آج مجھے حق حاصل ہے تمہیں اپنا بنانے کا، آج مجھے حق حاصل ہے میرے یار کو چھونے کا۔۔۔ منت کے نرم پڑتے ہی وجدان اپنی محبت کے باندھ توڑتے ہوئے ایک کے بعد ایک محبت بھرے جملے بولتے ہوئے منت کے دل کی تاروں کو چھیڑ چکا تھا۔۔

اس کے ہاتھ کو نرمی سے پکڑ کر کمرے کے اندر لا کر دروازہ بند کر دیا دروازے کے ساتھ ہی اسے پن کیے اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔

منت نظر جھکائے کھڑی تھی منت کے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہو کر ایک خوبصورت دھن پیدا کر رہی تھیں۔ جن کو کمرے کی خاموشی میں وجدان ورک بخوبی سن سکتا تھا آج مقابل پیچھے ہٹنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

منت کے دل کش خوبصورت گاؤن میں لپٹے سراپے پر بے اختیار وجدان کی نظریں گئی تھیں۔ حجاب میں لپٹا اس کا خوبصورت گورا چہرہ کالے رنگ میں چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا۔۔

یارِ وجدان نظریں جھکا کر میرے صبر کا امتحان مت لو۔ میری جان پلکیں اٹھاؤ اور خوبصورت آنکھوں سے دیکھو میری جانب۔۔

سالوں سے اپنے دل میں اپنے جذباتوں کو زبردستی دبا کر رکھا ہے آج نہیں ہمت مجھ میں کہ میں اپنے یار سے دور رہ سکوں۔۔

یارِ وجدان اپنے خوبصورت لب کھولو، توڑو اس خاموشی کو اور کچھ تو کہو۔۔۔

منت نظروں کو جھکائے کھڑی،لبوں کو میچے ہوئے تھی۔۔وجدان کے محبت بھرے جذباتوں کا سامنا منت کی کمزور دھڑکنوں سے کیا نہیں جا رہا تھا۔۔

وجدان کی محبت بھری باتیں سن کر منت کی نازک سی ہتھیلیاں پسینے سے پوری طرح سے بھیگ چکی تھیں۔۔جس انداز سے وہ اپنے جذباتوں کو کھول کھول کر بیان کر رہا تھا۔منت شرم سے لال چہرہ لیے لرزتے وجود کے ساتھ کھڑی تھی۔۔اس کے شرمائے ہوئے خوبصورت نقشوں سے سجے چہرے کو حجاب کی زینت میں لپٹا ہوا وہ گہری نظروں سے دیکھ کر انابی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔۔

آج شرم و حیا کو سائیڈ پہ رکھ دو آج یارِ وجدان کھل کر ملو اپنے وجدان کی دھڑکنوں سے اور پوچھو میرے دل سے کتنا بے قرار تھا اپنے یار سے ملنے کے لیے۔۔

اتنے سالوں سے سب کے ہوتے ہوئے بھی وجدان کو کیوں کہیں سکون نہیں ملتا تھا۔۔آسان نہیں ہوتا منت وجدان ورک اپنے محبوب کو نظروں کے سامنے دیکھ کر خود پر جبر کرنا۔۔

بڑی نرمی سے اس کے نازک سے ہاتھوں کو پکڑ کر ایک ساتھ اپنے لبوں سے لگا کر چومتے ہوئے عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگا لیا۔۔

پلیز منت میری طرف دیکھو یار میں تمہاری آنکھوں میں اپنی قربت کے رنگ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

وہ التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔منت کی قربت کا سرور وجدان کی آواز میں بھاری پن لارہا تھا۔۔

منت نے اپنی شرم سے بھاری پلکیں بامشکل اٹھاتے ہوئے وجدان کے خوبصورت چہرے کی جانب دیکھا تھا۔

نیلی آنکھوں والا خوبصورت شہزادہ اپنی شہزادی کے مقابل چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔منت کی ہائٹ وجدان کے سامنے بہت چھوٹی تھی۔۔
اس لیے اپنے محبوب کی برابری کرنے کے لیے اس خوبصورت نیلی آنکھوں والے شہزادے کو جھکنا پڑ رہا تھا۔۔

گھنی مونچھیں چھوٹی چھوٹی داڑھی سے سجا خوبصورت چہرہ۔جو اس وقت جذباتوں سے چور تھا۔۔۔
اس کی نیلی آنکھیں بڑی محبت سے منت کو دیکھ رہی تھی۔۔بے اختیار منت اپنے وجی کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر سر ٹیک کر چھپ گئی تھی۔۔
وجدان کی آنکھوں میں جذباتوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔۔وہ تو ایک جھلک دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی۔۔

وجدان نے اپنے مضبوط بازو اس کے گرد باندھ کر حصار مضبوطی سے بنا کر اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔۔

محبت کے بھی الگ اور انوکھے اصول ہوتے ہیں جس کی آنکھوں میں جذباتوں کا طوفان دیکھ کر وہ گھبرائی اور ڈر گئی تھی،اسی کے مضبوط فولادی سینے سے لگ کر خود کو محفوظ بھی محسوس کر رہی تھی اس کے بازو اس کے ارد گرد محبت اور حفاظت بھرا حصار بنائے ہوئے تھے۔

"واہ رے عشق تیرے رنگ تو ہی جانے، اپنے لپیٹے میں لے کر تو نے وجدان ورک جیسے کتنے عاشق کیے دیوانے"

وجدان کی جان مجھے نہیں پتہ کہ تم شرما کر میرے سینے میں چھپ گئی ہو یا میری محبت کی حامی بھر چکی ہو۔ مگر آج وجدان ورک تو اس کو ہاں ہی سمجھے گا۔۔

لب اس کے کان پر جھکائے سرگوشی کرتے ہوئے اس کے لب منت کے کان کی لو سے ٹکرائے تو منت کے پورے وجود میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔

معاف کر دینا آج وجدان اپنے جذباتوں پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ بہت نرمی سے اس کے سر سے حجاب اتار کر سائڈ پر رکھ دیا۔۔

نن۔۔۔ن۔۔ن۔۔ نہیں۔۔وہ حجاب کے اترتے ہی وجدان کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ مضبوطی سے رکھ کر دباؤ ڈال کر پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔۔

گھبراہٹ اس کی چہرے سے صاف نظر آرہی تھی، اس کا نازک سا وجود لرز رہا تھا، اور اس کا ڈرنا اس کا شرمانا اس کی گھبراہٹ چوہدری وجدان ورک کے جذباتوں کو اور بھڑکا رہی تھی۔۔

اپنے یار کی شرم و حیا پر میں قربان جاؤں۔ مگر یارِ وجدان اپنی اس شرم و حیا سے تم مجھے مار دو گی۔۔وہ پیار سے بولتے ہوئے اس کے قریب ہونے لگا تھا۔

مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے ایک بار اپنے خوبصورت لبوں سے بول کر تو دیکھو وجدان تمہاری ہر پریشانی ہر گھبراہٹ کو دور کر دے گا۔۔

کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا تمہارے وجی کے پاس حل نہ ہو گھبراہٹ سے منت کے گلے سے تھوک نیچے نہیں جا رہی تھی۔۔

گھبراہٹ اور استماع کا پرابلم ہونے کی وجہ سے اس کا سانس اُکھڑنے لگا تھا۔۔

و۔۔وو۔۔۔وجی۔۔ مم۔۔مجھے سانس وہ کہتے ہوئے لمبے لمبے سانس کھینچنے لگی تھی۔۔

استماع کے مریض اکثر جب گھبراہٹ کا شکار ہوتے ہیں تو ان کو سانس کی پرابلم ہونے لگتی ہے۔۔

اس کی اُکھڑتی ہوئی سانسوں کو دیکھ بنا سوچے سمجھے اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کے کمر پر رکھ کر اسے اپنے قریب کیا اور اپنے لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھ کر محبت سے اپنی سانسیں تیزی سے اس کے اندر انڈیلنے لگا تھا۔۔۔

چند سیکنڈوں میں اپنی سانسیں اس کے اندر بہت تیزی سے بھر کر اسے کی اُکھڑی سانس کو بحال کر چکا تھا۔۔۔

ہمم اب ٹھیک ہے وجدان نے جب محسوس کیا کہ منت کو سانس ٹھیک سے آرہی ہے تو بڑی نرمی سے اس کی کومل پنکھڑیوں سے اپنے انابی لبوں کو جدا کرتے ہوئے پیار سے پوچھا تھا منت نے آہستہ سے ہاں میں سر کو ہلا دیا۔۔

بالکل ریلیکس ہو جاؤ کسی بھی طرح کا سٹریس لینے کی ضرورت نہیں جب تک تم نہیں چاہو گی منت، خدا کی قسم وجدان اپنی حد پار نہیں کرے گا، وجدان کبھی ایسا کچھ نہیں کرے گا جس سے میرے یار کے دل کو یا اس کی آبرو کو ٹھیس پہنچے مانتا ہوں میرے لیے خود کو سنبھالنا اس وقت بہت مشکل ہے مگر یار

تمہاری آبرو کو تم سے چھین کر وجدان اپنے جذباتوں کو سکون نہیں پہنچانا چاہتا ایسا نہیں ہے تمہارا وجی۔۔

منت کو بڑے پیار سے جھک کر اپنی باہوں میں اُٹھا کر بیڈ پر لے آیا اور تکیے پر نرمی سے اس کا سر رکھ کر اس سے دور ہو کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

وہ اسے یقین دلانا چاہتا تھا کہ وجدان محبت سے اسے اپنے قریب تو ضرور کرنا چاہتا ہے مگر اس کے جسم کا بھوکا نہیں جو اس کی اُکھڑی سانسوں کو دیکھ کر بھی وحشیوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے۔۔

سوری وجی وہ شرمائے سے انداز میں اس کی جانب دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

یارِ وجدان سوری کس لیے۔۔۔

میں نے آپ کے موڈ کو خراب کر دیا ہے اس لیے۔۔۔

موڈ کا کیا ہے اگر میرا یار اجازت دے دے تو وجدان کا موڈ پھر سے بن جائے گا۔ وہ شرارتی انداز سے مسکراتے ہوئے بولا تھا منت شرما کر اپنی نظریں پھیر گئی۔۔

وجی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔

کس بات کا ڈر یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ میری جان کیوں اتنی ڈری ہوئی ہے کیا تم خود کو میرے پاس یا میرے ساتھ یہاں آنے پر محفوظ محسوس نہیں کر رہی۔۔

یا تمہیں اپنے وجی پر یقین نہیں ہے۔۔۔ بڑی محبت سے وجدان اپنے لفظوں کا سہارا لے کر اس کے دل کی بات جاننا چاہتا تھا یہ بات تو وجدان بھی جانتا تھا کہ منت کسی بات سے ڈری ہوئی ہے۔۔

اس کا گھبرانا صرف وجدان کی قربت کی وجہ سے نہیں ہے۔۔۔

بولو منت کیا پریشانی ہے ایک بار میرے ساتھ شیئر تو کر کے دیکھو۔۔ وجدان نے بڑی نرمی سے اس کے ہاتھ کو اپنی مضبوط ہتھیلی کے نیچے دبا کر اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا۔۔

وجی آپ جانتے ہیں امی پہلے ہی مجھے پسند نہیں کرتیں اور میرا اس طرح آپ کے ساتھ یہاں آنا اگر ان کو پتہ چل گیا کہ میں آپ کے ساتھ یہاں اور میں وہ۔۔۔۔

وہ کہتے ہوئے بہت جھجک رہی تھی اور اس کے انداز میں شرم و حیا کی لالی اس کے چہرے پر بکھری ہوئی دیکھ کر وجدان کے لبوں کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔۔

وجدان اپنے یار کی آدھی ادھوری بات سن کر سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔۔منت تم کمزور نہیں ہو تم چوہدری وجدان ورک کی بیوی ہو۔۔۔پہلی بات کہ میں کبھی تم پر کوئی آنچ بھی نہیں آنے دوں گا،سوال پوچھنا تو دور کی بات اگر میں تمہیں یہاں تک لایا ہوں تو ظاہر سی بات ہے بنا پلاننگ کے تو نہیں لے کر آیا۔۔

جہاں تک میرے یار کی سوچ جا رہی ہے اس سے کہیں آگے جا کر تمہارے وجی کا سوچنا شروع ہوتا ہے۔۔

اور دوسری بات اگر کسی کو پتہ چل بھی گیا تو تمہیں کیا لگتا ہے سوالوں کا سامنا کرنے کے لیے وجدان ورک تمہیں کھڑا کرے گا۔۔کیا میری جان کو میں اتنا بے غیرت لگتا ہوں۔۔

نہیں وجی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔وجدان کے لہجے میں ہلکا سا سرد پن محسوس کرتے ہوئے منت گھبرا کر تکیے سے اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

آرام سے لیٹ جاؤ تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔منت کو واپس تکیے پر لٹاتے ہوئے ہو اس پر تھوڑا سا جھکا ہوا تھا۔۔

وجی پلیز مجھ سے دور نہیں جائیں منت اس کی ناراضگی کا سوچ کر ہی گھبرا گئی تھی۔

ابھی تو اس نے اپنے وجی کی محبت کو کھل کر جیا بھی نہیں تھا تو کیسے اس کو ناراض ہونے دیتی۔۔اس کے مضبوط ہاتھ کو تھام کر بے اختیار بولی تھی۔۔

منت پتہ ہے تم میرے ساتھ کیا سلوک کر رہی ہو وہ ایک سونگ ہے۔۔۔ملونا تم تو ہم گھبرائے،ملو تو آنکھ چرائے ہمیں کیا ہو گیا ہے۔۔

منت کا یوں وجدان کا ہاتھ پکڑنا ایک بار پھر وجدان کے جذباتوں کو بہکا گیا تھا۔۔پاس آتا ہوں تو میری جان گھبرا جاتی ہو دور ہو کر خود کے جذباتوں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہوں تو جانے نہیں دے رہی ہو۔۔

کیوں اپنے وجی کی جان لینے پر تلی ہوئی ہے میری جان۔۔

وجی آپ کو سونگ بھی آتے ہیں۔۔منت نے اس کا موڈ لائٹ کرنے کے لیے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ہمم وجی کو تو بہت کچھ آتا ہے بس میرا یار ظاہر کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہا۔۔

لگتا ہے کہ اپنے جذباتوں کو ظاہر کرنے کے لیے تمہارے وجی کو کسی اور کے پاس جانا پڑے گا۔۔۔

وہ بھی شرارتی ہوتے ہوئے بول کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا،منت کے ہاتھ میں وجدان کا ہاتھ تھا اس کے نازک سے ہاتھ میں وجدان کا بھاری مضبوط مردانہ ہاتھ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

بظاہر تو وجدان منت سے بات کر رہا تھا مگر اس کی نظر بار بار منت کے نازک سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنے بھاری مضبوط ہاتھ پر جا رہی تھی جو منت کی نازک سے ہاتھ میں بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔۔

وجی!

ہمم۔۔۔

سب کو میرے بعد ہی رکھیے گا آپ میرے ہیں،ہمیشہ یاد رکھیئے گا۔ آپ میرے سوا نا کسی کو دیکھ سکتے ہیں نہ کسی کی تعریف کر سکتے ہیں۔۔ پہلی بار منت نہیں پورے حق سے وجدان پر حق جمایا تھا۔۔

وجی تمہارا تھا،تمہارا ہے اور مرتے دم تک تمہارا ہی رہے گا بے فکر رہو یارِ وجدان وجی تو اگر خود بھی چاہے تب بھی کسی کا نہیں ہو سکتا وجی کسی کو کیا خاک دے گا۔اس کے دل کے ہر کونے میں تو منت کی

محبت نے ڈیرے جما رکھے ہیں میرے دل میں تو ایک قطرے کی جگہ نہیں، میں کسی کی محبت کا جام کیا اس میں رکھوں گا۔۔۔

یارِ وجدان تم بھی ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا ٹھہراؤ سے بولتے ہوئے۔اس کے نازک سے ہاتھ کو اپنے مضبوط دونوں ہاتھ کے درمیان میں رکھتے ہوئے پلکوں کو اُٹھا کر بہت گہری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

یارِ وجدان مجھ سے پہلے کا سب معاف،

میرے بعد صرف میری رہنا۔

وجدان تم پر کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتا تمہارا ہر بچپنا سر آنکھوں پر مگر تم میری عزت ہو یہ بات کبھی مت بھولنا۔وجدان اپنی عزت پر کبھی کمپرومائز نہیں کرے گا۔۔

وجی زندگی میں کبھی آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔منت مرتے دم تک آپ کی ہو کر رہے گی۔منت کی آنکھیں آپ کے سوا کسی کو دیکھنے کا تصور بھی نہیں کرتی۔۔ جتنی محبت آپ مجھ سے کرتے ہیں۔میں تو خود کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی سمجھتی ہوں۔۔

وجی!!

ہوں ں

آپ مجھے اتنا پیار کیوں کرتے ہیں؟

منت یہ کیسا سوال ہے؟

وجی پلیز بتائیں نا!

تم یارِ وجدان ہو اس لیے پیار کرتا ہوں!

وجی پلیز آپ مجھے ہمیشہ اتنا ہی پیار کرنا!

کیوں؟؟

کیونکہ مجھے آپ کے پیار کی اتنی عادت ہونے لگی ہے کہ جب نہیں ملتا تو مجھے سانس نہیں آتی۔۔

اور مجھے میرے یار کی اتنی عادت ہے کہ جب نہیں ملتا تو چوہدری وجدان ورک کا دل بند ہونے لگتا ہے!

اس لیے میں تو کبھی تمہیں پیار کرنا کم نہیں کر سکتا اس بات کی پوری گارنٹی ہے۔۔

کبھی تمہاری طرف سے محبت میں کمی آئی تو وجدان کے دل کو بند ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔

آپ اتنے خوبصورت ہیں میں آپ کو پیار کرنا کیسے کم کر سکتی ہوں۔

پاگل لڑکی تم مجھ سے اس لیے پیار کرتی ہو کہ میں خوبصورت ہوں؟ وجدان اپنی پاگل بیوی کی سادگی پر ہنس دیا تھا۔۔

ہاں کیونکہ مجھے اپنے لیے ہمیشہ سے بہت خوبصورت شوہر پسند تھا اور میں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتی تھی کہ میرا شوہر جو بھی ہو وہ بہت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زیادہ خوبصورت ہو۔۔بہت پر زور دیتے ہوئے کھینچ کر لمبا کرتے ہوئے دونوں بازو پھیلا کر بولی تھی۔۔

اس کے انداز پر وجدان کا زوردار زندگی سے بھرپور قہقہہ روم کی دیواروں سے ٹکرایا تھا۔۔

منت حیرانی سے وجدان کی جانب دیکھ رہی تھی اس نے آج سے پہلے کبھی وجدان کو اس طرح سے قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔

کتنی حیرانی کی بات تھی کہ وہ ایک ہی گھر میں ایک ہی چھت کے نیچے پل کر جوان ہوئے تھے۔۔

مگر وجدان کو اس طرح ہنستے ہوئے قہقہہ لگاتے ہوئے اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا وجدان تو برائے نام مسکراکر ہی لوگوں کے دل موہ لینے والی مسکراہٹ کا مالک تھا۔۔۔

اس کے یوں مسکرانے پر اس کی گال پر پڑتے ہوئے اس کے باپ کے جیسے خوبصورت ڈمپل نمودار ہوئے تھے جو قسم سے کسی بھی لڑکی کی جان نکالنے کے لیے کافی تھے۔۔

سچ میں وجدان شہزادہ تھا ایک ایسا شہزادہ جو مکمل خوبصورتی کا مالک تھا کہیں پر کوئی کمی نہیں تھی اور آج اس کے ڈمپلز دیکھ کر تو منت کی رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی تھی۔۔۔۔

پھر تو مجھے اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے مجھے خوبصورت بنایا ورنہ میں تو اپنی بیوی کی محبت سے محروم ہی رہ جاتا وہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بے حال ہو رہا تھا۔۔۔

ہنستے ہنستے اس کی بلو آئز میں پانی آگیا تھا وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جبکہ منت پوری آنکھیں کھول کر حیرانی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

کیا یارِ وجدان نگاہوں سے گھائل کرنے کا ارادہ ہے۔۔وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا اس سے سوال کر رہا تھا۔جب کہ منت خاموشی سے اسے حیرانی سے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

وجدان نے آہستہ سے اس کی نگاہوں پر لبوں سے پھونک ماری تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔۔

وجی آپ کے ڈمپلز بھی ہیں۔وہ بچوں کی طرح چہک کر بولی تھی۔۔

ہاں تم نے آج دیکھے ہیں۔وہ اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھا ہوا، اس کے ہاتھ کو تھامے ہوئے، اس کے چہکتے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے بہت گھبرایا ہوا تھا اب وہاں پر کسی بھی طرح کی گھبراہٹ نظر نہیں آرہی تھی۔۔

نہیں میں نے تو کبھی نہیں دیکھے مگر اللہ جی آپ کا بہت سارا شکریہ۔وہ دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے چھت کی جانب دیکھ کر بولی۔۔

۔ آپ کو پتہ ہے جب میں اپنی کالج کی فرینڈز کے ساتھ بیٹھتی تھی تو میں ہمیشہ کہتی تھی کہ اللہ میاں میرا جو بھی شوہر ہو اس کی گالوں پر بہت گہرے ڈمپل پڑتے ہو۔۔۔

۔ مگر میری سب دوستیں میرا مذاق اُڑاتی تھیں کہتی تھیں ایسا مکمل پیکج تو ابھی دنیا میں اترا ہی نہیں جو بہت خوبصورت ہو گورا بھی ہو جس کا قد بھی چھ فٹ ہو اور جس کی گالوں پر گہرے ڈپل پڑتے ہوں اور جس کی بلو آئز بھی ہوں۔۔۔

قسم سے وجی میں کیوں آپ کو کبھی دیکھ نہیں پائی آپ بالکل ویسے ہیں جیسے میں نے اپنے خوابوں میں اپنے شوہر کا تصور کیا تھا۔۔

منت بس کرو یار کہیں اتنی تعریفیں کر کے مار ہی مت دینا۔۔ کیا وجی بار بار آپ مرنے کی باتیں کر رہے ہیں مریں آپ کے دشمن اللہ تعالی آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔۔۔

آج کے بعد ایسی بات کبھی مت کیجئے گا منت نے منہ پھلا کر کہا۔۔ جی نہیں اللہ تعالی تمہاری عمر تمہیں ہی لگائے رکھے میں اکیلا یہاں پر کیا ڈنڈیاں بجاؤں گا مجھے تمہارا ساتھ چاہیے بڑھاپے تک۔۔۔

ابھی تو ہمارے بہت سارے بچے ہوں گے پھر ہم ان کی شادیاں کریں گے پھر ہمارے پوتے پوتیاں ہوں گے پھر ہم ان کی شادیاں کریں گے پھر ہمارے پوتے پوتیوں کے بچے ہوں گے بس بس وجی بس کریں قسم سے آپ کتنے بے شرم ہیں۔۔۔

وہ بیچاری اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے شرم سے لال ہو گئی تھی ابھی تو وہ ایک دوسرے کے قریب بھی نہیں آئے تھے تو چوہدری وجدان ورک نے اپنی تین پیڑیاں تصور کر لی تھیں قریب آنے کے بعد پتہ نہیں وجدان ورک کی کیا پلاننگ تھی۔۔۔

اچانک وجدان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کھینچ لیا۔۔ اچانک ہوئی آفت پر وہ اس کے چوڑے مضبوط سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔

وو۔۔وجی۔۔۔کک۔۔ کیا کر رہے ہیں منت کی ہنسی غائب ہو گئی تھی اپنی کمر سے وجدان کے مظبوط ہاتھ کو ہٹانے کی بے جا کوشش کرتے ہوئے لفظوں کو توڑتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

وجدان کی نازک سی جان کوشش مت کرنا مجھ سے دور جانے کی۔۔۔میری اجازت کے بغیر میری حراست سے نکلنا تمہارے بس کی بات نہیں۔۔اسکے کان کے پاس جھک کے سر گوشی نما آواز میں بولتا اسکے گلو سی ہونٹ پیار سے چوم گیا۔۔

منت کے دل کی دھڑکنیں سو کی سپیڈ پکڑ چکی تھیں۔اس کے پورے وجود میں سر سراہٹ سی دوڑ گئی تھی وجدان کہ لبوں کے لمس سے۔۔

میری جان اپنے دل پر قابو رکھو ورنہ یہ اُچھل کر میری گود میں آن گرے گا۔اس کی تیز دھڑکنوں کو اپنے دل پر محسوس کرتے ہوئے وجدان نے مسکراتے لبوں سے سر گوشی کی تھی۔۔۔

وہ منت کی کمر پر حصار بنائے ہوئے اسے اپنے اتنے قریب کیے ہوئے تھا کہ دونوں کی دھڑکنیں یک جان ہو گئی تھیں۔۔

وو۔وجی

ہمم۔۔اسے خماری سے اپنے ساتھ لگائے اس کے بالوں میں منہ چھپائے ہوئے اپنے سخت داڑھی والے گال،اس کے کومل سے گال سے رب کرتے ہوئے بہکا ہوا وجدان گھمبیر آواز میں میں بولا تھا۔۔

ہمیں بہت دیر ہو گئی ہے ہمیں گھر جانا چاہیے۔وجدان کی بہکی ہوئی سانسوں سے گھبر ائی ہوئی منت نے منمناتے ہوئے کہا۔۔

بے فکر رہو کوئی تم سے سوال نہیں کرے گا۔اس کی کمر پر سر سراتی ہوئی وجدان کی سخت انگلیاں منت کے وجود میں سر سراہٹ کی لہروں کو مزید تیز کر رہی تھیں۔۔

پلیز اپنی سانسیں ٹھیک رکھو اب یہ گھبراہٹ سے رکنی نہیں چاہیے۔وجدان کو یہ ڈر تھا کہ کہیں منت پھر سے نہ گھبرا جائے اور اس کو سانس کا مسئلہ نا ہو جائے۔

میری جان کھاؤں گا نہیں تمہیں بے فکر رہو۔جہاں پر حدود بندی لگاؤ گی وجدان وہی پر رک جائے گا۔۔

کم سے کم کچھ پل تو محبت کے اپنے ساتھ گزارنے دو۔۔کچھ تو نکاح کا حق ادا کرو کچھ تو مجھے بھی فیل ہونے دو کہ اب ہم ایک پاک رشتے میں بندھ چکے ہیں۔۔

ملک سے باہر جانے سے پہلے تھوڑی سی تو محبت تم بھی مجھ پر ظاہر کرو تاکہ میں کچھ دن تم سے دور رہ سکوں۔۔۔

یار اتنی ظالم تو مت بنو وہ منت کو کمفرٹیبل کر کے کچھ لمحے محبت کے گزارنا چاہتا تھا۔۔

وہ ایک بات تو سمجھ گیا تھا کہ منت ابھی اس کے ساتھ اس رشتے میں آگے بڑھنے کے لیے کمفرٹیبل نہیں ہے۔۔۔

آج پھر وجدان نے اپنی محبت کا ایک ثبوت دیا تھا۔اس نے آج پھر اپنے سرکش جذباتوں کو لگام ڈالتے ہوئے سمجھا دیا تھا کہ حد سے آگے نہیں جانا ہے، کہ میرا یار ابھی مطمئن نہیں ہے۔۔ صرف کچھ لمحے محبت کے اس کے ساتھ گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں جان بوجھ کر اپنی سانسیں خراب کرتی ہوں؟ بچوں کی طرح منہ پھلا کر بنا بات کا مطلب سمجھے ہوئے بولی تھی۔۔

ہاں مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ خود تو تم مجھے منہ نہیں لگاتی مگر جب اپنا دل کرتا ہے تو اپنی سانسیں خراب کر کے مجھے مجبور کر دیتی ہو کہ میں تمہارے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لوں۔۔۔

وہ منت کو تنگ کرتے ہوئے بہت گہرا جملہ بھول گیا۔۔ میں آپ کو اتنی بے شرم لگتی ہوں قسم سے میں جان بوجھ کر نہیں کرتی۔۔

شرم سے منت کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے یہ سوچ کر کہ وجدان اس کے لیے ایسا سوچتا ہے---

اوئے پاگل لڑکی مذاق کر رہا تھا۔

مجھ سے دور ہٹیں وہ روٹھ کر اس کے سینے پر دباؤ دیتی ہوئی سکرول کر کے پیچھے کو ہو کر بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی---

اسی لیے مجھے آپ سے شرم آتی ہے مجھے پتہ ہے کہ آپ اتنے خوبصورت ہیں اگر مجھ سے تھوڑی سی بھی کوئی غلطی ہو گئی تو پھر آپ میرا مذاق اڑائیں گے---

لو جی ایک نیا سیاپا منت نے تو دل میں کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا---او مائی گاڈ منت تم اس لیے گھبرا کر میرے نزدیک نہیں آرہی ہو کہ میں تمہیں طعنے ماروں گا وجدان نے حیرانی سے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا---

ہاں مار تو دیا ہے ابھی تانہ کہ میں جان بوجھ کر اپنی سانسیں خراب کرتی ہوں بچوں کی طرح منہ پھلا کر رو رہی تھی۔۔۔

منت انسان بن جاؤ تمہاری یہ حرکتیں مجھے بہت بہکا رہی ہیں وجدان تو ویسے ہی تمہیں دیکھ کر بہکا ہوا رہتا ہے اور آج تو میرے پاس سب حق ہے اوپر سے تم یہ بچگانہ حرکتیں کر کے میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو۔۔۔

اب آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں غصے سے نظروں کو گھوماتی ہوئی بولی تھی۔۔

تو کیا کروں نہ پیار کرنے دیتی ہو نہ غصہ کرنے دیتی ہوں یار کروں تو کیا کروں؟؟

ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے بولا تھا۔

آپ کچھ بھی مت کریں بس میں آپ سے ناراض ہوں۔۔

تم کس لیے ناراض ہو مجھ سے؟ وجدان نے حیرانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

آپ بچے ہیں آپ کو نہیں پتہ میں آپ سے کیوں ناراض ہوں ابھی ابھی آپ نے جو مجھے تانہ مارا ہے اس کے لیے ناراض ہوں۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے ناراض منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اے خدا میں کیا کروں تو ہی بتا میں بندہ بشر بہکوں نہیں تو کیا کروں یہ لڑکی میرے صبر کا امتحان لے رہی ہے اے اللہ مجھے صبر دے کہ میں پیار کی اس کسوٹی پر بھی پورا اتر سکوں۔۔وہ کچھ جملے اونچی آواز میں اور کچھ دل میں سوچ کر رہ گیا۔۔

اب یہ آپ کیا منہ میں بول بول کر مجھ پر دم کر رہے ہیں۔منت کو وجدان کی بڑبڑاہٹ سمجھ میں نہیں آئی تو وہ اور جڑ گئی تھی۔۔۔

دیکھیں محبت کے رنگ کیسے کیسے ہوتے ہیں منت وہ لڑکی تھی جو ہمیشہ وجدان کے سامنے آنے سے بھی گھبراتی تھی اور آج وجدان کے ساتھ اکیلے میں بیٹھی ناراض تھی اور منانے کی توقع رکھے ہوئے تھی۔۔

بتاؤ کیسے مناؤں اپنے روٹھے ہوئے یار کو

اپنے ہونٹ تیرے ہونٹوں پر رکھوں یا پاؤں پر۔۔

استغفر اللہ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ وجدان کے محبت سے بولے ہوئے جملے پر منت کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

۔پلیز آپ رہنے دیں آپ مجھے مت منائیں۔۔۔کیوں میرا انداز پسند نہیں آیا۔۔۔دیکھو میری طرف سے تو تمہیں پوری اجازت ہے۔۔۔"

لب رکھ دو جہاں جی چاہے۔۔۔ مگر لب نہ اُٹھا جب تک نا میرا جی نہ چاہیے"

وجی کیا آپ شاعر ہیں۔۔۔ پہلے تو نہیں تھا۔۔۔

مگر تمہارے عشق نے ابھی مجھے پتہ نہیں اور کیا کیا بنانا ہے۔ وہ ناراض منت کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔۔ وہ کچھ اس انداز سے اس کی گود میں لیٹا تھا کہ اس کا منہ منت کے دلکش سراپے کو چھو رہا تھا۔۔۔ وہ دبک کر پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔

۔وجدان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی اس حرکت کو ناکام بنا دیا تھا۔۔

۔میری جان اتنا آسان تھوڑی ہے مجھ سے دور جانا۔۔۔

اتنی محنت کے بعد پایا ہے تمہیں کیا لگتا ہے، تمہارے ہونٹوں سے بھی اپنا حق نہیں لوں گا۔۔ مانا کے شریف ہیں مگر اتنے بھی نہیں کہ پوری شرافت اور ایمانداری سے تمہیں گھر واپس لے کر جاؤں ۔۔ زیادہ چالاکیاں مت دکھاؤ چھوٹی سی جان ہو یہ نہ ہو کہ مشکل میں آ جاؤ۔۔۔

نرمی سے منت اس کے ہاتھ نہیں آ رہی تھی اب کی بار وجدان نے اپنا حق جماتے ہوئے اسے بیڈ کراؤن کے ساتھ پن کر دیا۔۔

گہری نظروں سے اس کے گاؤن کے گلے سے جھانک کر اس کے سراپے کو دیکھا تھا۔۔۔

وجی آپ بہت بے شرم ہیں۔ منت سبک اُٹھی تھی اس کی بے باقی پر۔۔

میں تو جانتا ہوں بس تمہیں جاننے کی ضرورت ہے۔۔۔وہ مسکرایا تھا۔۔۔ہاتھ چھوڑیں میرے۔۔۔۔

نہیں چھوڑوں گا جو کر سکتی ہو کر لو۔بس اپنی سانسوں کو ٹھیک رکھنا ورنہ پھر سے مجھے تمہاری خواہش کے مطابق۔۔۔

وجی۔۔۔۔کچھ مت بولیے گا میں آپ کی جان لے لوں گی وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے زبردستی اپنے ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔۔

ایک ہی تو جان ہے وجی کی، کتنی بار لو گی بچپن سے لیتی آرہی ہو اب تو ترس کھالو لڑکی۔۔۔

وجدان نے جھک کر اس کی گردن پر اپنے لب رکھ کر محبت بھری لو بائٹ کا نشان اس کی گردن پر چھوڑا تھا جو بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی دودھ جیسی گوری مخملی گردن کے اوپر وجدان کے سخت لبوں کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے وہ سسکی تھی۔۔

وجدان مسکرایا تھا اپنے لبوں سے دیے گئے نشان کو دیکھ کر۔۔۔ مبارک ہو یارِ وجدان آج محبت کی پہلی مہر میں نے تمہاری گردن پر لگائی ہے۔۔

وہ شرارتی انداز سے اس کو دیکھتے ہوئے آنکھ کو دبا کر مسکرایا تھا۔۔

ایک بار میرے ہاتھ چھوڑیں۔۔۔ وہ دانتوں کو پیستے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اچھا پھر کیا کرلو گی۔۔

چھوڑیں پھر بتاتی ہوں میں کیا کروں گی۔۔۔ اوکے لو چھوڑ دیے وجدان نے اس کے ہاتھ نرمی سے چھوڑ دیے تھے۔۔۔

وہ وجدان کو دھکا دے کر آنکھیں دکھا کر اس سے دور ہوئی، اور بیڈ سے تیزی سے اتر کر نیچے چلی گئی۔۔

سبحان اللہ یہ کرنا تھا تمہیں۔۔۔ وہ جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھا اور اس کی کلائی کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تو وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے سیدھی وجدان کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی وجدان نیچے کو جھکا تھا وہ سمجھ نہیں پائی کہ وجدان کیا کرنے والا ہے منت کے گاؤن کو دامن سے پکڑتے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں اس کے پاس ہو کے اوپر سے لے جا کر اتار کر بیڈ پر اُچھال دیا۔۔

منت تو وجدان کی حرکت پر شرم سے لال پڑ گئی تھی کیونکہ منت نے گاؤن کے نیچے جو سوٹ پہن رکھا تھا وہ سوٹ وہ رات کو پہن کر سوئی تھی۔۔

آج ناشتے کی ٹیبل پر بھی اس نے وہی پہن رکھا تھا۔۔اسے آج یونی بھی نہیں جانا تھا تو اس نے چینج بھی نہیں کیا۔۔ٹیبل پر تو وہ بہت بڑا سا دوپٹہ سر پہ لیے ہوئے بڑی ترتیب سے گئی تھی مگر اسے کیا پتہ تھا کہ وجدان اسے پاسپورٹ آفس نہیں بلکہ اپنے فارم ہاؤس پر لے جا رہا ہے ۔۔اس نے تو سوچا تھا کہ پاسپورٹ آفس میں تو اسے حجاب لگا کر ہی رہنا ہے تو کپڑے بدلنے کا کیا فائدہ۔۔

اس سوٹ کا گلا بہت زیادہ گہرا تھا ایسے سوٹ صرف وہ سونے کے لیے پہنتی تھی۔۔اپنے گلے کو دیکھ منت شرم سے لال پڑ گئی تھی۔۔۔

دونوں ہاتھ اپنے گلے پر رکھتے ہوئے بھاگ کر اپنے حجاب والے دوپٹے کی طرف لپکی تھی جو پاس ہی صوفے پر رکھا تھا۔۔

مگر مقابل اسے وہاں تک پہنچنے دیتا تب نہ وجدان نے پیچھے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پیٹ پر باندھ لیے تھے۔۔

و۔۔وجی پلیز چھوڑیں مجھے۔۔

کیسے چھوڑ دوں کچھ نہ کچھ تو یہاں تک آنے کا انعام مجھے ملنا چاہیے اور تم تو ٹھہری منت جس کے دماغ میں بچپن سے کچھ نہیں آتا جسے بچپن سے لے کر آج تک میرے جذباتوں سے کھیلنے کا بہت شوق ہے۔۔۔

سرگوشیاں اس کے کانوں میں بکھیرتے ہوئے کان کی لو کو لبوں سے چوم کر دانتوں تلے ہلکا سا دبایا تو منت کے پورے وجود میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی۔

ایک ہاتھ سے منت کی گردن سے ریشمی بالوں ہٹا کر وہاں لب رکھ کر چومتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

وجی پلیز مجھے دوپٹہ لینے دیں۔۔۔

نہیں لینے دوں ہو گا کیونکہ آج مجھے اپنی بیوی کو بنا دوپٹے کے دیکھنا ہے۔۔

وجی اتنے بے شرم مت بنیں چھوڑیں مجھے۔۔

۔چھوڑوں گا تو ضرور مگر اپنے دل کی کچھ چھوٹی چھوٹی حسرتیں پوری کرنے کے بعد۔۔۔۔اسے گھما کر دیوار کے ساتھ لگاتے ہوئے پن کر دیا۔۔

اس کے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر لاک کیے ہوئے تھا،اس کی گردن پر جھک کر لمس چھوڑ رہا تھا۔۔اس کے لمس منت کی گردن کو جلا رہے تھے۔۔اس کے نرم گرم لمس منت کی سانسوں کو بڑھا رہے تھے اور منت کی تیز ہوتی سانسیں وجدان کو بہکا رہی تھی۔۔۔

منت کی خوبصورتی اسے پاگل کر رہی تھی اس کے جسم سے اُٹھتی ہوئی نیچرل خوشبو وجدان کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی وہ بھی بے قابو سا ہو کر منت کی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کی گردن پر جھکا ہوا تھا۔۔

اس کے ہاتھ نے کچھ محسوس کیا تو اس کے لب مسکرائے تھے۔منت کی قمیض کے پیچھے زپ لگی ہوئی تھی۔۔

آپ صحیح سوچ رہے ہیں وجدان نے زپ کو جھٹکے سے کھول دیا۔۔

نن۔۔۔نہیں منت نے بے اختیار نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے زبان سے انکار کیا تھا۔۔

وجی آپ نے کہا تھا کہ آپ میری اجازت کے بغیر کوئی حد کراس نہیں کریں گے۔۔۔

منت نے شرم سے لال ہوتے ہوئے اسے یاد دلایا۔۔۔۔۔
ششششش۔۔۔۔۔

ہاں کہا ہے اور مجھے یاد بھی ہے۔۔اس وقت چپ کر کے کھڑی رہو۔۔۔اگر میرا ساتھ نہیں دے سکتی تو اور کسی یاد دہانی کے لیے تمہاری آواز نہیں آنی چاہیے خمار دار لہجے سے سختی سے بولا۔۔۔

وہ پوری طرح سے بہکا ہوا بول رہا تھا۔۔
وجی اسے بے حال کیے اسے اپنے مضبوط سینے سے لگائے کھڑا تھا۔۔
منت تو پوری طرح سے ٹوٹی ہوئی ڈالی کی طرح ٹوٹ کر اس کی باہوں میں بکھر چکی تھی۔۔۔
وہ وجدان کی بے تابیوں کے سامنے ہار مان چکی تھی۔۔۔
وہ آنکھیں بند کیے سسکیاں لے رہی تھی جیسے وہ خود کو وجدان کی سپرد کر چکی ہو۔۔۔

وہ جھٹکتے ہوئے وہ ایک دم پیچھے ہوا تھا اور اپنا رخ دوسری جانب کر کے وہ اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

بیڈ کی جانب جا کر اس نے گاؤن اُٹھایا اور واپس منت کی جانب آیا تھا۔ منت اس کے آنے سے پہلے جلدی جلدی اپنی شرٹ کو ٹھیک کر چکی تھی۔ کمر پر کھلی ہوئی زپ پر ہاتھ رکھ کر شرم سے پلکیں جھکائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

اس کے ماتھے پر محبت اور صبر کا بوسہ دیتے ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ لے جا کر اس کی کھلی ہوئی زپ کو واپس بند کر دیا تھا۔۔۔

منت تو شرم سے نظریں تک نہیں اُٹھا پا رہی تھی اور وجدان اپنے دل کو ابھی تک قابو نہیں کر پا رہا تھا دونوں میں بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

وجدان نے اس کے آگے گاؤن کیا تو منت نے ایک سیکنڈ سے پہلے پہن کر جلدی سے جا کر اپنا حجاب اُٹھایا اور لپیٹ لیا۔۔

وجدان ٹیبل پر رکھے ہوئے پانی کے گلاس کو اُٹھا کر لبوں سے لگا کر ایک ہی گھونٹ میں سارا اپنے اندر انڈیل گیا پھر ایک اور گلاس بھرا اور وہ بھی پی گیا۔۔

یہ لگی کوئی عام لگی نہیں تھی یہ تو عشق کی لگی تھی جو یار کی قربت سے ہی بجھنی تھی۔ یہاں پر پانی کا کوئی کام نہیں تھا۔۔

و جی۔۔۔و جی۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں منت شرم و حیا کے حصار میں گری کافی دیر چپ ہو کر دیوار کے ساتھ کھڑی رہی تھی۔۔

وجدان آنکھیں بند کیے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو میچے ہوئے بیڈ پر سائڈ ٹیبل کی جانب منہ کر کے بیٹھا تھا۔۔ مقابل خود کی گھبراہٹ اور بے چینی کو دور کرنے کے لیے اپنی ٹانگ کو ہلا رہا تھا۔۔

۔منت سے زبردستی دوری اختیار کرنا آج وجدان پر بہت بھاری پڑ رہا تھا۔۔

آج اس خوبصورت نیلی آنکھوں والے مضبوط شہزادے پر منت کی قربت کا نشہ سر چڑھ کر بول رہا تھا۔۔

آج مقابل کا دل باغی ہوا اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

اس کی خاموشی اور خود پر ضبط کرنے کے انداز کو دیکھتے ہوئے منت گھبرا گئی تھی وہ اس کے قریب آہستہ قدموں سے چلتی ہوئی آ کر کھڑی ہو گئی۔۔

اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔وجدان نے آنکھیں کھول کر چہرہ گھماتے ہوئے منت کی جانب دیکھا۔۔

مقابل کی آنکھوں میں خماری اور قربت کے نشے کا گہرا بہاؤ چل رہا تھا آنکھوں میں سرخ ڈورے اس بات کی دلیل تھے کہ مقابل خود پر جبر کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔۔

منت گھبرا گئی تھی وجدان کے چہرے کے رنگ دیکھ کر اس کی آنکھیں اتنی سرخ لال ہو رہی تھیں جیسے کہ بہت زیادہ رونے کے بعد ہو جاتی ہیں۔۔
مگر وہ رویا نہیں تھا وہ خود پر ضبط کرتے ہوئے اپنا یہ حال کیے ہوئے تھا۔
چہرہ جذبات کی شدتوں کو جبر سے روکتے ہوئے لال انگارہ ہو چکا تھا۔
سانسیں اب بھی تیزی سے چلتے ہوئے اس بات کو ظاہر کر رہی تھیں کہ مقابل اب بھی خود پر قابو کرنے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔۔

وجی کیا ہوا ہے۔آپ ٹھیک ہیں؟

منت اب بھی ان سب جذباتوں سے کافی حد تک نہ واقف تھی تو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اسے نہیں اندازہ تھا کہ جب ایک مرد محبت سے اپنی بیوی کے پاس جا کر بھی اس پر اپنی محبت کی نچھاور نہیں کر پاتا تو اس وقت وہ کتنے تکلیف دے مرحلے سے گزر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

نہیں ہوں میں ٹھیک۔۔ مقابل تو جیسے اس کے سوال کے انتظار میں ہی تھا وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے اس کے دونوں کاندھوں کو خماری سے پکڑے ہوئے لال سرخ آنکھوں سے اس کے حجاب میں لپٹے خوبصورت چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

یارِ وجدان تمہیں میری حالت نظر نہیں آرہی یا میرا یار جان کر بھی انجان بن رہا ہے۔اس کی مخملی گوری گال پر ہاتھ رکھ نرمی سے سہلاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا۔۔

۔پتہ نہیں وہ کیا چاہتا تھا خود ہی تو دور ہوا تھا اب یہ سوال یہ ناراضگی مجھ سے کیوں۔۔۔منت اس کی حالت کو سمجھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔

اس سوال کا جواب تو مقابل خود بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا تو منت کو کیسے دیتا۔

۔وجی پلیز میں نہیں ہوں اتنی سمجھدار آپ یہ بات ہمیشہ سے جانتے تھے۔اور اب بھی جانتے ہیں اس لیے پلیز آپ کو کیا چاہیے آپ کیسے ٹھیک ہوں گے مجھے صاف لفظوں میں بتائیں۔۔

وہ سچ میں بہت پریشان ہو گئی تھی اور سیدھا سیدھا اپنے سوال کا جواب چاہتی تھی۔پاگل لڑکی یہ نہیں جانتی تھی کہ سوال کا جواب سن کر خود شرم سے پانی پانی ہو جائے گی۔۔۔

تم چاہیے ہو۔حسرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے جھک کر اس کے لبوں کو چوم لیا۔

مجھے تمہاری ضرورت ہے تمہیں اگر پوری طرح سے خود میں سمالوں تو تمہیں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔

وہ جذباتوں سے چور لہجے سے بول رہا تھا۔۔خماری سے لال ہوتی ہوئی نظریں اس پر جھکائے ہوئے تھا ۔۔۔وجدان کے جذباتوں کا تقاضہ دیکھ وہ گھبرا کر پیچھے ہونے لگی تھی۔۔

اس کی کمر پر مقابل نے اپنا مضبوط بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تھا۔منت اس کے مضبوط سینے سے آکر ٹکرائی تھی۔

منت میں کیوں آج خود پر قابو نہیں کر پا رہا۔۔وہ خماری اور بے بسی سے پوچھ رہا تھا۔۔وہ کتنا کیوٹ لگ رہا تھا یہ سوال پہ پوچھتے ہوئے منت جہاں شرم وحیا کے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی وہیں اسے اپنے وجی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔وہ کتنی بے بسی سے منت سے سوال کر رہا تھا۔اب بھلا منت اس سوال کا کیا جواب دیتی۔۔۔۔

وہ بے اختیار پوری شدت سے منت کی پنکھڑیوں پر جھکتے ہوئے اپنے انابی لبوں کی قید میں لیے اس کے گلوسی ہونٹوں کی نمی کو پی کر خود کو سرشار کر رہا تھا۔ اس نے بڑی نرمی سے صرف اس کے اوپر والے ہونٹ کو اپنے انابی لبوں میں میں دباتے ہوئے نمی پینے کا انتخاب کیا تھا۔۔

دونوں لبوں کو قید کرنے کی وجہ منت کا سانس رکنا تھا۔ ہمارے خوبصورت شہزادے نے اپنی پیاس مٹانے کے لیے بیچ کا راستہ نکالا تھا۔۔

جس سے نہ تو منت کی سانس رک رہی تھی اور نہ ہی وجی کی محبت میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی۔۔ وہ باری باری پنکھڑیوں کو شدت سے قید کرتے ہوئے نمی کے ہر قطرے کو پی رہا تھا۔۔ وہ دیوانہ آج اپنے ہی جذباتوں کے لو میں جل رہا تھا۔۔

اب کی بار منت نے اپنے وجی کے دل کی حالت کو سمجھتے ہوئے رکاوٹ پیدا نہیں کی تھی۔۔ اب تو وہ اس کی سانس کی بحالی کے لیے بھی پورا انتظام کیے ہوئے تھا۔۔

کہاں ملتا ہے آج کے وقت میں ایسا دیوانہ جو اپنی مدہوشیوں میں بھی اپنے یار کی سانسوں کا محافظ بنا کھڑا ہو۔۔۔

....

حوریہ کو جب سے بلاج کے ساتھ اپنے رشتے کے بارے میں پتہ چلا تھا وہ آگ بگولا ہوئی پھر رہی تھی ۔اس کی ابھی تک وجدان اور اذلان کے ساتھ کوئی بات نہیں ہو سکی تھی۔۔
اسے پورا یقین تھا کہ اس کے بھائی اس کی شادی بلاج سے تو کبھی نہیں ہونے دیں گے۔
اسی لیے وہ بہت مطمئن تھی۔
وہ کالج سے باہر نکلی تو اسے روز کی طرح سامنے کھڑی ہوئی اپنی گاڑی کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔۔
وہ کافی دور تک نظریں دوڑا چکی تھی ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ جب وہ باہر نکلے اور کالج گیٹ پر ڈرائیور بابا کھڑے ہوئے نہ ملیں۔۔

وہ تو ہمیشہ ٹائم سے پہلے ہی آجایا کرتے ہیں۔۔۔ حوریہ پریشان ہو کر کالج گیٹ پر کھڑی اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔ جبکہ پاس ہی لڑکیاں کالج گیٹ سے نکل نکل کر اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر جا رہی تھی۔۔

اس کے کان کے پاس چٹکی کی آواز نے اسے چونکنے پر مجبور کیا تھا۔۔

تم۔۔۔۔۔ حوریہ دو بک کر پیچھے پلٹی تو اپنے بالکل پیچھے چوہدری بلاج کو دیکھ کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے چیختے ہوئے بولی تھی۔۔

بلاج نے بلیک کلر کا کاٹن کا سوٹ پہن رکھا تھا بلاج صرف دو ہی کلر زیب تن کرتا تھا بلیک اور براؤن گلے میں سیم بلیک کلر کی

شال گلے میں لٹکا رکھی تھی جو کہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی فل سردیوں کا موسم تھا اور دسمبر کی سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔

بلیک کلر کے سوٹ میں اس کے کسرتی جسم پر جا کر نظر ٹھہر رہی تھی۔۔

گھنے ڈارک براؤن بال بے ترتیبی سے ماتھے پر ہمیشہ کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔ گھنی مونچھیں چھوٹی چھوٹی داڑھی جس کو کچھ خاص سیٹ نہیں کیا گیا تھا۔۔ مگر اس حلیے میں بھی اس کی خوبصورتی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔

رعب دار غصیلہ چہرہ لیے وہ اس کے مقابل کھڑا تھا۔۔ پاؤں میں ہمیشہ کی طرح پشاوری چپل پہن رکھی تھی۔ قمیض کے بازو ہمیشہ کی طرح کہنیوں تک فولڈ کر رکھے تھے۔۔

اتنی ٹھنڈ میں بھی اس بندے نے اپنا سٹائل نہیں بدلا تھا۔۔ویسے بھی اس کھاتے پیتے چھ فٹ کے سانڈ کو کون سا ٹھنڈ لگ رہی تھی جو یہ جیکٹ پہنتا یا اپنے قمیض کے بازو ہی سیدھے کر لیتا حوریہ دل میں سوچ کر نظرے گھوما گئی۔۔

تم۔۔۔ یہاں ؟؟

بڑا ہی فضول سوال ہے جب نظر آرہا ہے کہ میں یہاں ہوں تو پوچھنے کا مقصد ؟؟ ہمیشہ کی طرح بلاج اور حوریہ کا آمنا سامنا ہو اور یہ لوگ آپس میں منہ ماری نہ کریں ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

میرے پوچھنے کا مطلب ہے کہ تم یہاں کیوں آئے ہو ؟؟ حوریہ نے اپنی خوبصورت چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہوئے کہا جو اس وقت حجاب میں لپٹی ہوئی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

لیڈی ڈیانا کو لینے آیا ہوں۔

ہی ہی ہی۔۔۔ویری فنی وہ مر چکی ہے اور اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے
تمہیں بھی مرنا پڑے گا۔۔

اگر وہ بلاج تھا جس کی کھوپڑی ہمیشہ الٹی چلتی تھی ۔تو وہ بھی دو شہزادوں کی اکلوتی بد دماغ بہن تھی ۔اسے بھی لوگ حوریہ ورک کہتے تھے اس نے بھی ویسا ٹیڑھا جواب ہی دیا تھا۔۔

زبان کو لگام دو اگر میرا بس چلے تو میں تمہاری یہ کینچی کی طرح چلتی ہوئی زبان کو کاٹ دوں اور اس کے ٹکڑے کر کے آوارہ کتوں کے آگے ڈال دوں۔۔۔

اپنی توہین پر بلاج کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اسے کہاں برداشت تھا کہ کوئی اس سے بدزبانی کرے ۔۔

مگر یہ لڑکی جب بھی اس کے سامنے آتی تھی اسی طرح اس کا مقابلہ کرتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بلاج کو طیش دلاتی۔۔

میرا بس چلے تو کہیں سے تمہارے لیے اچھا سا دماغ لے آؤں اور تمہارے اندر فٹ کر دوں کیونکہ تمہارے پہلے والے دماغ کے اندر صرف بھوسا بھرا ہوا ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔

وہ اپنی بکس کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے نہ ڈر انداز میں اس کی ہر بات کا الٹا ہی جواب دے رہی تھی۔۔بہت دھیمے لہجے میں یہاں پر بم باری ہو رہی تھی۔

حوریہ میرا دماغ مت خراب کرو۔۔

جو چیز تمہارے پاس ہے ہی نہیں میں وہ خراب کیسے کر سکتی ہوں۔

دماغ خراب کرنے کے لیے پہلے بندے کے اندر دماغ ہونا ضروری ہے۔۔حوریہ ایک بار میری تم سے شادی ہو جانے دو تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم زبان چلانا بھول جاؤ گی قسم سے گونگی بن کر رہو گی۔

واہ رے لنگور تجھے حور کی خواہش۔۔۔حوریہ خود پر اتراتے ہوئے نظروں کو گھما کر بولی تھی۔۔۔بکواس بند کرو اور چلو چل کر گاڑی میں بیٹھو۔۔

حوریہ کی باتوں سے چوہدری بلاج کا دماغ پوری طرح سے سٹک چکا تھا۔۔

میں گاڑی میں نہیں بیٹھوں گی مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔۔

چھٹانک بھر کی ہو بیٹھ جاؤ ورنہ اُٹھا کر بٹھا دوں گا آنکھوں سے چشمے کو تھوڑا نیچے کر کے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔

کیوں تمہارے باپ کا مال ہوں جو اُٹھا کر بٹھا دو گے ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ اگر ہاتھ نہ توڑ دیے تو۔۔۔وہ بھی حوریہ تھی اسے کون سا بلاج سے ڈر لگ رہا تھا اینٹ کا جواب پتھر سے ایک دوسرے کو دے رہے تھے۔۔

باپ کا نہیں تم میرا مال ہو۔۔۔۔آنکھ کو دباتے ہوئے حوریہ کو طیش دلا گیا۔۔

بلاج مجھے تمہاری یہی حرکتیں زہر لگتی ہیں بلاج کے آنکھ کو ونگ کرنے پر حوریہ آگ بگولا ہو گئی تھی۔۔

اب تو ساری زندگی تمہیں اسی زہر کے ساتھ رہنا ہے۔۔

خدا نہ کرے کہ میری زندگی میں ایسا کوئی دن آئے۔۔۔۔ تمہارے ساتھ رہنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گی۔

مرنے والی خواہش بھی پوری کر دوں گا مگر اپنے انداز سے۔۔۔ وہ اس کی بات کو کوئی اور ہی رنگ دے دیا تھا۔۔

پتہ نہیں یہ چوکیدار بابا کہاں رہ گئے ہیں یہاں پر فضول میں مجھے آوارہ لوگوں کے منہ لگنا پڑ رہا ہے۔۔
وہ بلاج کو طنز کرتے ہوئے اِدھر اُدھر نظر دوڑا کر ڈرائیور بابا کو دیکھ رہی تھی۔۔
عقل کی اندھی ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا کہ اگر ڈرائیور نہیں آیا اور میں کھڑا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں تمہیں لینے آیا ہوں۔۔۔

بم تو اب پھوڑا تھا بلاج نے حوریہ کے سر پر۔۔۔۔
مطلب وہ حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔
اس کا مطلب بھی میں تمہیں سمجھاؤں فضول میں تمہارا باپ اور بھائی تم پر اپنے پیسے خرچ کر رہے ہیں۔ تمہیں تو اتنی صاف بات کا مطلب سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔

میرے باپ اور بھائی کے پاس جو پیسے ہیں اس کی فکر تم مت کرو تم صرف اپنے چھوٹے سے دماغ کی فکر کیا کرو جس پر تم ضرورت سے زیادہ زور ڈالتے ہو پھر وہ بند ہو جاتا ہے تمہارا دماغ تو پہلے ہی کسی کام کا نہیں اوپر سے جب وہ بند ہو جاتا ہے تو پھر تم عجیب و غریب حرکتیں شروع کر دیتے ہو پلیز آس پاس کی عوام کا خیال کیا کرو بلاج۔۔۔

جو تمہاری بے تکی حرکتیں دیکھ کر ڈر جاتی ہے۔

وہ بلاج پر اپنے لفظوں کے بم پھینکتے ہوئے غصے سے اس سے دور جا رہی تھی۔۔

ماں نے تمہیں لینے کے لیے بھیجا ہے اور تمہاری ماں سے اجازت بھی لے رکھی ہے اس لیے تمہارا ڈرائیور نہیں آیا تمہیں لینے کے لیے۔۔

اس سے زیادہ میں صفائی نہیں دوں گا وہ غراتے ہوئے دو ہی قدموں میں اس کے قریب جا کر آنکھوں سے چشمہ اتار کر اپنی ڈراگ براؤن گہری آنکھوں سے گھورتے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔۔

میں گھر فون کر دیتی ہوں اور ڈرائیور

آجائے گا میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گی۔وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بول کر آگے آگے چل رہی تھی۔۔۔

حوریہ۔۔ حوریہ۔۔ سڑک پر تماشہ مت کھڑا کرو۔۔ چل کر گاڑی میں بیٹھو۔۔

مجھے تماشہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں دو ٹوک جواب دے چکی ہوں میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گی۔۔

حوریہ چلتے چلتے ساتھ میں آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تھی۔۔ بلاج پر چڑھے غصے میں حوریہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ کیوں وہ چلتے ہوئے فضول میں کالج سے دور جا رہی تھی۔ حالانکہ ڈرائیور کو اگر فون کرتی تو وہ یہاں پر ہی آجاتا وہ اپنے موبائل پر نمبر ڈائل کرتے ہوئے ڈرائیور کو بلانے لگی تھی کہ مقابل نے اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ کر چھین لیا۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے اپنی حد میں رہا کرو۔

تم یہ حد حدود دیں مجھے مت سکھایا کرو تمیز سے کہہ رہا ہوں چل کر گاڑی میں بیٹھو ورنہ اب کی بار یہ موقع نہیں دوں گا کہ چل کر اپنے قدموں پر جاؤ۔۔

تم میرے ساتھ زور زبردستی نہیں کر سکتے بلاج کی ڈاگ براؤن گہری آنکھوں میں حوریہ نے غصے کی شدت دیکھی تو حوریہ کا دل اندر سے لرز گیا تھا۔۔

ڈر سے حوریہ کے لہجے میں کپکپاہٹ آئی تھی۔۔ جس کو بلاج نے بخوبی نوٹ بھی کیا۔۔

بلاج چوہدری کیا کیا کر سکتا ہے یہ تو حور جانی تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔ بالاج نے اپنی گھنی ڈارک براؤن مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے اپنے لبوں پر تنزیہ مسکراہٹ سجائی تھی۔۔۔

تم ایسے آنکھیں دکھا کر مجھے ڈرا نہیں سکتے میں پھوپھو جان کی بات سن لوں گی شام میں ڈرائیور بابا کے ساتھ آکر۔ مگر میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔

اب کی بار حوریہ نے تھوڑا دبے لفظوں میں کہا تھا حوریہ کی ملاقات جب کبھی بھی ہوئی تھی تو وہ گھروں کی حدود تھی جس کی وجہ سے حوریہ بلاج سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی تھی۔ پھر چاہے وہ اس کی پھوپھو کا گھر ہوتا یا اس کا اپنا ہر وقت اسے اپنے ارد گرد اپنے پیارے مضبوط رشتوں کے ہونے کا احساس رہتا تھا۔۔۔

مگر آج پہلی بار بلاج چوہدری کا آمنا سامنا حوریہ سے گھر سے باہر ہوا تھا تو ایک انجانا سا خوف بھی تھا جو حوریہ کو اس وقت اپنے لپیٹے میں لے رہا تھا۔۔

لگتا ہے تمہیں تمیز اور پیار کی زبان سمجھ میں نہیں آتی اس کی نازک سی ہتھیلی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام لیا۔۔

دسمبر کی سردی میں چلتی ہوئی ٹھنڈی ہواؤں سے اس کا ہاتھ ٹھنڈا ہونا چاہیے تھا۔ مگر اس وقت بھی اس کا ہاتھ فل گرم تھا۔۔۔

پتہ نہیں یہ بندہ کیا چیز ہے۔ اس کے ہاتھوں کی گرمی کو محسوس کرتے ہوئے حوریہ کہ دل میں ایک بات آئی تھی۔ جہاں حوریہ خود کو کور کیے ہوئے تھی مگر پھر بھی اس کا ہاتھ ٹھنڈا تھا۔۔۔

وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر زبردستی اپنی گاڑی کی جانب لے جا رہا تھا۔ حوریہ نے ہاتھ کھینچنا چاہا تو بلاج نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں اتنی دہشت اور سرخی تھی کہ حوریہ اس کے ساتھ چلنے کو مجبور ہو گئی تھی۔ اپنی خوبصورت بڑی سی جیپ کا دروازہ کھول کر حوریہ کو آنکھوں کا اشارہ دیتے ہوئے اندر بیٹھنے کو کہا۔۔

حوریہ غصے سے سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔ کیونکہ اب لوگ ارد گرد کھڑے ہوئے لوگ ان کی آپس میں ہوتی ہوئی بدمزگی کو دیکھنا شروع ہو چکے تھے۔۔

بلاج دروازے کو بند کرتا ہوا دوسری جانب سے ہو کر ڈرائیونگ سیٹ پر آکر براجمان ہوا تھا۔۔

اسٹیئرنگ پر اپنے خوبصورت مردانہ ہاتھ جماتے ہوئے چہرہ گھما کر غصے سے تنے ہوئے حوریہ کے چہرے کو دیکھا تھا جو سامنے سڑک پر نظر جما کر بیٹھی تھی۔۔۔

چڑیا کے جتنی جان ہے تمہاری اور پھڑ پھڑاتی ایسے ہو جیسے جنگل کی شیرنی ہو۔

تمہیں تو ابھی میری اوقات کا اندازہ نہیں ہے۔۔۔ اگر بلاج خود اپنی آئی پر آجائے تو قسم سے تمہیں مسل کر رکھ دے گا۔۔

پتہ نہیں کس چیز کی اکڑ ہے تم میں۔۔ وہ اب بھی اپنے سخت جملوں سے باز نہیں آیا تھا۔۔

بلاج اپنی حد میں رہو اگر میری جان چڑیا کی جتنی ہے نا تو یہ مت بھولا کرو کہ میرے بھائی شیر ہیں شیر۔۔۔ جو میری حفاظت کرنا جانتے ہیں اگر مجھ پر ایک کھروچ بھی آئی تو وہ تمہیں چیر کے رکھ دیں گے۔۔۔

حوریہ کی آنکھوں میں اپنے بھائیوں کی مضبوط محبت کی چمک دیکھ کر بلاج کا خون کھول گیا تھا۔۔

جب تم میری بیوی بن جاؤ گی پھر دیکھوں گا تمہارے بھائی میرا کیا اکھاڑ لیں گے بلاج نے اس کے نازک سے مخملی ہاتھ کو زور سے اپنے ہاتھ میں دبایا تھا۔۔

۔حوریہ کے منہ سے درد سے سسکی نکلی تھی اس کے بھائیوں نے ہمیشہ اسے کانچ کی گڑیا بنا کر رکھا تھا۔۔

اسے کہاں عادت تھی اس طرح کی سختی کی، جس طرح سے بلاج نے اس کا ہاتھ دبایا۔۔ تم جنگلی ہو جنگلی وہ اپنے ہاتھ کو چھڑواتے ہوئے رونے لگی تھی۔۔

کہاں وہ پہاڑ کی مانند سخت جان کثرت سے جم جانے والا ایک مضبوط مرد تھا اور کہاں وہ نازک سی نازوں سے پلی ہوئی گڑیا جس کی کانچ کے جیسی مخملی کلائی کو بے دردی سے ہاتھ میں دبوچے ہوئے اس کے ہاتھ کو اذیت پہنچا رہا تھا۔۔

بس نکل گئی ساری اکڑ ذرا سی سختی پر اب تمہارا رونا شروع ہو گیا ہے اور میں کتنا جنگلی ہوں یہ تو حور جانی تم نے ابھی دیکھا نہیں۔۔۔ تمہیں بہت اچھی طرح سے خود سے متعارف کرواؤں گا بس کچھ دن صبر رکھو اسے روتا ہوا دیکھ بلاج نے اس کی کلائی کو چھوڑتے ہوئے اسٹیئرنگ پر ہاتھ جما لیے تھے۔۔۔

اس کے بالوں سے بھرے ہوئے ہاتھ اسٹیئرنگ پر بے حد خوبصورت لگ رہے تھے ہاتھ میں پہنی ہوئی بلیک کلر کی گھڑی اس کی گوری مضبوط مردانہ کلائی پر جگمگا رہی تھی۔۔۔

دُشمنِ جاں خوبصورت تو بے انتہا تھا مگر شاید اسے خود اپنی خوبصورتی کا اندازہ ہی نہیں تھا بے ترتیب سے حلیے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا، اگر وہ خود کی پہچان کر کے خود کو سجاتا تو پھر کیا قیامت ڈھاتا معصوم لڑکیوں کے دلوں پر۔۔۔

اگر تم جنگلی ہو تو میں تم سے بڑی جنگلی ہوں تم بھی ابھی تک مجھ سے واقف نہیں ہو اور شادی کا خیال تم اپنے دماغ سے نکال دو میں کبھی تم سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔

اور جو حرکت ابھی تم نے کی ہے اس کے بعد تو سوچنا بھی مت۔۔۔۔ اپنی کلائی کو دوسرے ہاتھ سے تھامے ہوئے قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

بلاج نے اتنی سختی سے اس کے ہاتھ کو دبوچا تھا کہ ہاتھ پر بلاج کی سخت انگلیوں کے نشان اس کے مخملی ہاتھ اور کلائی پر واضح نظر آرہے تھے۔۔

ہائے۔۔۔رے۔۔۔یہ ایٹیٹیوڈ اسی ایٹیٹیوڈ کو توڑنا ہے مجھے۔۔ حوریہ پر گہری نظر ڈالتے ہوئے وہ اس کی بے بسی پر مسکرایا تھا جو اس کے ساتھ بیٹھنے پر مجبور تھی۔۔

اور رہی بات شادی کی، شادی تو تمہاری مجھ سے ہو کر رہے گی۔ تم چاہو یا نہ چاہو۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جیسے تمہارا رشتہ تمہاری پھوپھی کو مجبور کر کے لے لیا ہے ٹھیک اسی طرح سے تم سے نکاح بھی کروں گا اور رخصت کر کے اپنے ساتھ بھی لاؤں گا دیکھتا ہوں اس کے بعد تم مجھے کتنی اکڑ دکھا سکتی ہو۔۔

اب تو میں تمہیں زیادہ موقع بھی نہیں دوں گا دیکھنا اگر جا کر تمہاری پیاری پھوپھی کے ناک میں دم نہ کر دیا تو کہنا بلاج التمش چوہدری میرا نام نہیں۔۔

وہ اسٹیئرنگ کو گھماتے ہوئے اس پر نظر جمائے ہوئے تھا۔۔

جنگلی انسان سڑک دیکھ کر گاڑی چلاؤ تمہیں مرنے کا شوق ہو گا مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں۔۔

بے فکر رہو تمہیں کیسے مرنے دے سکتا ہوں حور جانی تمہیں تو میں اپنے انداز سے مارا کروں گا ہر روز ہر پل تمہاری یہ اکڑ توڑ توڑ کر اگر تمہارا غرور نہ چھین لیا تو میرا نہ بلاج چوہدری نہیں۔۔

بلاج میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی پھپھو کے پیار کو اپنے ناپاک مقصد کے لیے استعمال کرتے ہوئے، تمہیں شرم نہیں آتی اپنی ہی ماں کو اذیت دیتے ہوئے، تم

کتنے گھٹیا انسان ہو، اور تم نے صحیح کہا تمہارا نام بلاج التمش ہے تمہارا نام ہی تمہاری پہچان کے لیے کافی ہے---

حوریہ نے لفظوں کے لپیٹے میں گہری بات کہی تھی جس کو بلاج سمجھ نہیں سکا تھا کیونکہ اس کی نظروں میں اس کا باپ بالکل صحیح تھا--

بلاج تو آج تک واقف ہی نہیں تھا کہ اس کا باپ کتنا گھٹیا انسان تھا اور اس نے کیا کیا تھا اس کی ماں کے ساتھ مگر حوریہ نے بچپن سے اپنی ماں اور چچی کو صدف پھپھو کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے کافی بار سنا تھا--- اس لیے اس کو پتہ تھا کہ التمش ایک اچھا انسان نہیں تھا--

اور اپنی گندی زبان سے مجھے حور جانی مت کہا کرو----

یہ گندی زبان یہ گندے لب بہت جلد تمہارے وجود کی خوبصورتی پر سرسراتے ملیں گے، الفاظ کو سوچ سمجھ کر بلاج نے آنکھ دباتے ہوئے ایک عورت کی کمزوری کو اُجاگر کر کے اس کا مذاق اُڑایا تھا--

بلاج تم گھٹیا تھے گھٹیا ہو اور ہمیشہ گھٹیا ہی رہو گے، تمہیں عورت کی عزت کرنا آتی ہی نہیں اس کی آنکھوں اور لفظوں کی بے باقی پر حوریہ شرم سے چہرہ گھما کر باہر دیکھنے لگی--

وہ زوردار قہقہہ لگا کر حوریہ کی کمزوری پر ہنسا تھا-- ہاں نہیں عزت کرنا آتی مگر تمہارے قریب آنے کے لیے عزت کی نہیں مردانگی کی ضرورت ہے اور وہ الحمدللہ میں مکمل ہوں---

بلاج بکواس بند کرو۔۔۔

بلاج کی بے باکی پر حوریہ چلائی تھی۔۔۔۔ اس نے شرم اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے بلاج کے گریبان کو پکڑا تھا۔۔وہ بھول گئی تھی کہ اگر وہ حوریہ ورک ہے تو وہ بھی چوہدری بلاج ہے۔۔

اس کے سر کے پیچھے ایک ہاتھ رکھے اور دوسرا اسٹیئرنگ پر جمائے ہوئے تھا چلتی گاڑی میں حوریہ کی پنکھڑیوں پر لب رکھ کر اُسے قید کرتے ہوئے گہرا لمس اس کے لبوں پر چھوڑا تو حوریہ گھبرا کر جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور جا کر شیشے سے ٹکرائی تھی۔۔۔

حوریہ بلاج سے ہر چیز کی اُمید کر سکتی تھی، مگر اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ بلاج ایسا بھی کچھ کر کے اسے کمزور کر سکتا ہے۔۔

جبکہ مقابل بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اس لڑکی کی کمزوری صرف اس کی شرم و حیا ہے اس کے سوا اسے زیر کرنا نا ممکن ہے۔۔

بڑی رسیلی ہو یار آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے بلاج نے اس کے پنک ہونٹوں کو پوائنٹ کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔

اس نے ہاتھ جھٹک کر پیچھے کر دیا وہ کچھ بول نہیں پائی تھی شرم سے حوریہ کا چہرہ لال سرخ ہو گیا تھا۔۔

اب نہیں کہو گی کہ میں اپنے بھائیوں کو جا کر بتاؤں گی پھر دیکھنا وہ تمہارے کتنے ٹکڑے کریں گے وغیرہ وغیرہ۔۔۔وہ اس کی خاموشی پر تنقید کر رہا تھا۔۔

ویسے تم اپنے بھائیوں کو بتاؤ گی کیا کہ بلاج نے مجھے آج ایک ہاٹ کس دی ہے سننے میں کتنا اچھا لگ رہا ہے۔۔

حور جانی کچھ تو بولو تم تو میری ایک چھوٹی سی کسی سے اتنا شرما گئی ہو ابھی تو بہت امتحان باقی ہیں۔۔۔

حوریہ نے آج تک لڑائی جھگڑے کی ہر جنگ جیتی تھی پھر وہ چاہے مقابل بلاج چوہدری ہوتا یا کوئی اور مگر ایسی سچویشن ہوریہ نے زندگی میں پہلی بار فیس کی تھی۔۔

پہلی بار اس کی پنکھڑیوں سے کسی مرد کے لب ٹکرائے تھے۔پہلی بار اس نے اس شرم و حیا کو محسوس کیا تھا اس کے دل کی دھڑکنوں کی سپیڈ تیز تھی۔جسم کپکپا رہا تھا۔وہ کچھ بھی بولنے کی حالت میں نہیں تھی۔۔۔

جبکہ بلاج اب خاموش تو ہو گیا تھا مگر اس کی نظریں بار بار حوریہ پر جا رہی تھیں پیار سے نہیں اس کی بے بسی سے وہ لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔یہی تو وہ کرنا چاہتا تھا حوریہ کی اکڑ ہی تو ہمیشہ اس کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی۔۔۔

اس کے بھائیوں کی اکڑ توڑنے کے لیے حوریہ کی اکڑ توڑنا ضروری تھی باقی کا راستہ خاموشی سے کٹا تھا --حوریہ باہر مرر سے دیکھتے ہوئے جا رہی تھی جب کہ بلاج کی نظریں بار بار حوریہ پر اُٹھ رہی تھیں وہ خود پر خوش تھا---

گاڑی بلاج کے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی گاڑی رکنے کی دیر تھی حوریہ تیزی سے گاڑی سے اُتری اور بھاگتی ہوئی اپنی پھوپھو کے روم میں گئی تھی---

سامنے ہی اس کی پھوپھو الماری سے کچھ نکال رہی تھی۔حوریہ بھاگ کر اپنی پھوپھو کے سینے سے لگ گئی تھی--
حوریہ کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔آج پہلی بار حوریہ نے ایک لڑکی ہونے پر خود کو کمزور محسوس کیا تھا--

کیا ہوا حوریہ میرا بچہ کیوں رو رہی ہو صدف نے پیار سے اُسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے پوچھا تھا-- اس کی پھوپھو تڑپ گئی تھی حوریہ کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر--

بلاج کیا کہا ہے تم نے حوریہ سے یہ کیوں رو رہی ہے----بلاج چوہدری کو دیکھ اس کی ماں نے سرد لہجے میں پوچھا تھا---جو دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھے ہوئے ابھی ابھی کمرے میں آکر داخل ہوا تھا---

اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی حوریہ کو پہلی بار شکست دینے کی اس کا دل خوشی سے بھنگڑے ڈال رہا تھا حوریہ کو پہلی بار خود کے سامنے خاموش دیکھ کر اس کا دل خوشیوں کے گیت گا رہا تھا حوریہ کو روتے دیکھ کر--جو لڑکی اس کے سامنے آنکھ نیچے کرنے کو تیار نہیں تھی آج وہ پورا راستہ اس سے نظر ملا نہیں سکی تھی یہ بلاج چوہدری کی پہلی جیت تھی-

میں نے تو کچھ نہیں کہا آپ کے سامنے کھڑی ہے پوچھ سکتی ہیں--اگر میں نے کچھ کہا ہو تو مقابل اچھی طرح سے جانتا تھا کہ حوریہ اپنے ساتھ ہوئی واردات کو کبھی کسی سے شیئر نہیں کرے گی---

آخر جتنا مرضی اینٹ اور کتے کا دونوں میں بیر ہو مگر ایک بات تو تھی کہ بچپن سے بلاج حوریہ کو جانتا تھا کزن تھی اس کی اور وہ جانتا تھا کہ حوریہ اپنے ساتھ ہوئی ایسی بات کبھی کسی کو نہیں بتائے گی--

حوریہ میرا بچہ بتاؤ اس نے کیا کہا ہے؟؟

کچھ نہیں حوریہ نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔۔اب بلاج نے جو حرکت کی تھی حوریہ اس سے لفظوں میں بیان کیسے کرتی ہے۔۔

آپ مجھے گھر بھیج دیں۔حوریہ گھر جانے کو بے تاب تھی۔۔

۔یہ تو بلاج کی ماں جانتی تھی کہ بلاج نے کچھ تو ایسا حوریہ سے کہا ہے جو حوریہ جیسی مضبوط لڑکی رونے پر مجبور ہو گئ، مگر کیا کہا ہے یہ اسے اندازہ تک نہیں تھا۔۔

میں ابھی تھوڑی دیر تک خود اپنی بیٹی کو چھوڑ کر آؤں گی میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ میں کچھ دیر اپنی بیٹی کے ساتھ رہ سکوں۔۔

کیا میری بیٹی اپنی پھوپھو کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اس کی پھوپھو کی آواز میں اتنی اپنایت اور محبت تھی کہ حوریہ انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

کچھ دیر بعد زمل بھی روم میں آگئی تھی بلاج حوریہ کی بے بسی دیکھ کر لطف اندوز ہوتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔وہ جانتا تھا کہ حوریہ کچھ بھی نہیں بتائے گی۔۔

اسے یقین تھا کہ حوریہ اپنی کمزوری کسی کو بتا نہیں سکتی تھی اور اس کی پھپھو کی محبت اسے یہاں سے جانے نہیں دے گی اس لیے وہ مطمئن سا ہو کر اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔

زمل اور اس کی پھپھو اسکے پاس بیٹھی ہوئی اس کے لیے بہت ساری جو شاپنگ کر کے لائی تھیں وہ دکھا رہی تھیں حوریہ ایک الگ سی کشمکش میں تھی جہاں اس کی پھوپھو اور زمل کی بے انتہا محبت تھی دونوں حوریہ کو اپنے گھر کی بہو بنانے کے لیے بے تاب تھی۔۔

وہ کتنے پیار سے سب چیزیں دکھا رہی تھی وہیں حوریہ کیسے بتاتی کہ وہ تو بالاج کے ساتھ چند سیکنڈ نہیں گزار سکتی۔ پوری زندگی کیسے گزارے گی ایک عجیب سی سچویشن تھی حوریہ بظاہر تو لبوں سے مسکرا رہی تھی۔ مگر دل میں اس رشتے سے انکار کرنے کا جذبہ زور پکڑے ہوئے تھا۔۔۔

....

وجدان بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے وجدان اپنے روم میں بیٹھا ہوا اپنی سٹڈی ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے ہوئے اپنا کام کر رہا تھا جب حوریہ روم کے اندر طوفان کی طرح داخل ہوئی تھی۔۔

اپنی گھومنے والی کرسی کو موڑتے ہوئے وجدان نے اپنا رخ حوریہ کی جانب کیا تھا میرا بیٹا یہ آندھی طوفان کیوں بنا ہوا ہے وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اُٹھ کر حوریہ کے مقابل جا کر کھڑا ہوا تھا۔۔جو غصے سے کمرے کے بیچ میں آ کر کھڑی ہوئی گئی تھی۔

وجدان بھائی آپ نے کیا سوچ کر میرا رشتہ اُس بے وقوف، اکڑو، بدماغ، کم عقل انسان سے طے کیا ہے۔۔۔بھائیوں کی محبت کے مان سے بھری ہوئی حوریہ نے دل کھول کر بلاج کی برائی کی تھی۔۔

ریلیکس ریلیکس پہلے آرام سے بیٹھو پھر بات کرتے ہیں اسے اتنے غصے میں دیکھ کر وجدان کو اپنی بہن کے غصے کی نوعیت سمجھ میں آرہی تھی۔۔

مجھے نہ بیٹھنا ہے اور نہ ریلیکس ہو کر بات کرنی ہے۔بس آپ اس سے رشتے کو ختم کر کے دیں۔۔پوری دنیا میں کسی کے ساتھ بھی آپ میرا رشتہ طے کر دیں مگر مجھے وہ شخص زہر لگتا ہے۔۔۔

اور یہ بات بھائی آپ ہمیشہ سے جانتے تھے۔تو پھر کیا آپ لوگ میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو۔وہ غصے سے بولتی چلی جارہی تھی۔۔وجدان نے پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کسی پیاری چھوٹی بیٹی کی طرح اسے صوفے پر بٹھایا تھا۔۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے جگ سے پانی لا کر اپنی بہن کے آگے کرتے ہوئے آنکھوں سے پینے کا اشارہ کیا۔۔

حوریہ نے لال سرخ ہوتی ہوئی آنکھوں سے اپنے بھائی وجدان کی جانب دیکھا تھا وہ کیسے بتاتی کہ اس شخص نے آج کیا حرکت کی ہے ایسا نہیں تھا کہ اسے اپنے بھائیوں پر یقین نہیں تھا جانتی تھی اگر بتا دے گی تو وہ اس کے ٹکڑے کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے مگر یہ بھی جانتی تھی کہ بھائیوں کے مقابل میں جو شخص ہے وہ بھی طاقت میں ان سے کم نہیں اس لیے وہ دشمنی کو نہیں بڑھانا چاہتی تھی۔۔۔

پہلے ہی جانتی تھی کہ بلاج اور اس کے بھائیوں کی بچپن سے ہی آپس میں بنتی نہیں ہے اور اس دشمنی کو مزید بڑھا کر وہ اپنی پیاری پھوپھو جان کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

حوریہ بیٹا پانی پیؤ اس کے بعد میں اپنے بچے کی آرام سے بیٹھ کر بات سنوں گا حوریہ نے پانی کا گلاس لبوں سے لگا کر چند گھونٹ لیے تھے اور پھر اپنے بھائی کے ہاتھ میں واپس تھما دیا۔۔

جس چوہدری وجدان ورک سے اس کے رعبدار پرسنلٹی سے اس کے انداز سے لوگ دبتے تھے، ڈرتے تھے وہیں اس کی لاڈلی بہن اس کے ہاتھ میں گلاس تھما چکی تھی۔ تاکہ وہ اسے واپس رکھ کر آئے اور وہ رکھنے گیا بھی کیونکہ اپنی بہن کے لیے اس کی محبت اتنی زیادہ تھی کہ وہ اپنی بہن کا نوکر بھی بن سکتا تھا۔۔

بچپن سے اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو وجدان اور اذلان نے کبھی رد نہیں کیا تھا حوریہ کو بہن نہیں بیٹیوں کی طرح سمجھتے تھے۔۔۔

بھائی اب پوچھیں کہ میں کیا چاہتی ہوں وجدان جو خاموشی سے اس کے پاس ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھ گیا تھا اب وہ چاہتی تھی کہ وہ اس سے سوال کرے۔۔۔

جی بتائیے کیا حکم ہے میرے لیے وہ ماحول کو لائٹ کرنے کے لیے ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

بھائی آپ کیسے ہنس سکتے ہیں مجھے غصہ آرہا ہے وہ معصوم سا چہرہ بنائے ہوئے ناراض ہوئی گئی۔۔

میرا بیٹا میں ہنس نہیں رہا بس غلطی سے میرے لبوں سے یہ گستاخی ہوگئی آئندہ نہیں ہوگی۔۔

بتاؤ میرا بیٹا کیا چاہتا ہے وہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر دوبارہ نہ ہنسنے کا وعدہ کر رہا تھا۔۔

بھائی آپ بلاج سے میرا رشتہ ختم کروائیں کیسے کروانا ہے مجھے نہیں پتا وہ دوٹوک بولی تھی۔۔

حوریہ بیٹا مجھے بھی بلاج تمہارے لیے پسند نہیں ہے میں نے بابا سے بات کی تھی مگر حوریہ یہ بابا کا فیصلہ ہے وہ اپنی بہن کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔۔۔

تو بھائی کیا آپ اپنی بہن سے پیار نہیں کرتے آپ مجھے روتا ہوا دیکھ سکتے ہیں وہ غصے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے رو دی تھی۔۔۔

میرا بچہ ایسی بات نہیں ہے میں بھی آپ سے بہت پیار کرتا ہوں مگر حوریہ بیٹا آپ پر ہم سے کہیں زیادہ بابا اور امی کا حق ہے۔۔

وہ ہمارے والدین ہیں میں نے کوشش کی تھی مگر بابا نے سختی سے اپنا فیصلہ سنا دیا اور حوریہ تم جانتی ہو ہمارے ماں باپ نے ہماری جس طرح کی پرورش کی ہے ہم ان کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔۔

اور صدف پھوپھو بھی بہت زیادہ رو رہی تھیں اب بتاؤ بیٹا ایسی سچویشن میں میں کیا کروں۔۔

صدف پھوپھو کی آنکھوں میں آنسو تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا اور بلاج نے یہ شرط رکھی تھی کہ اگر اس کے لیے تمہارا رشتہ نہیں دیں گے تو وہ صدف پھپھو کو ہماری حویلی میں قدم بھی نہیں رکھنے دے گا اور نہ کبھی خود اس حویلی میں قدم رکھے گا۔

اس گھٹیا شخص سے اور اُمید بھی کیا کی جا سکتی ہے خود حویلی میں قدم نہیں رکھنا تو بھاڑ میں جائے ہم کون سا اس کی راہوں میں پلکیں بچھا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔

مگر پھوپھو کو اذیت دے کر اس شخص کو پتہ نہیں کیوں سکون ملتا ہے وہ غصے سے چنگاڑیاں چھوڑ رہی تھی۔۔۔

وہ پھوپھو کو اسی لیے تکلیف دیتا ہے جانتا ہے کہ وہ ہماری کمزوری ہیں ہم ان سے بہت محبت کرتے ہیں وجدان نے بہت تحمل سے جواب دیا۔۔

مگر بھائی میں اس شخص کے ساتھ گزارا نہیں کر سکتی دس منٹ میں وہ میرا دماغ اتنا پکا دیتا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کو گولی مار دوں۔۔۔ پوری زندگی میں نہیں رہ سکتی اس کے ساتھ آپ ایک بار پھر بابا سے بات کریں۔۔۔

حوریہ بابا سے دوبارہ بات نہیں ہو سکتی بابا بہت زیادہ ناراض ہو گئے تھے اس دن میرے ساتھ ان کو لگتا ہے کہ اب میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں کہ میں ان کی فیصلوں کی عزت نہیں کرتا۔۔۔

بیٹا تھوڑا کمپرومائز آپ کرنا اور تھوڑا شاید وہ بے وقوف اکڑو انسان بھی کر لے تو اس میں ہی سب کی بہتری ہے۔۔

بھائی مجھے آپ سے یہ اُمید نہیں تھی حوریہ ناراض ہو کر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر چلی گئی تھی۔۔

وجدان آوازیں دیتا رہ گیا تھا مگر وہ نہیں پلٹی وہ جانتا تھا کہ یہ جواب اس کو بہت چبا ہے۔۔ اسے اپنے بھائی سے ایسی اُمید نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی کہ کوئی اس کے ساتھ ہو نہ ہو مگر اس کا بھائی وجدان ضرور ہو گا۔۔ مگر یہ اس کی سوچ کے برعکس ہوا تو اسے تکلیف تو ہونی تھی۔۔

مگر بیچارا وجدان کیسے بتاتا کہ اس نے کتنی کوشش کی ہے اس دن کے بعد کتنی بار اپنے بابا سے بات کی مگر ہر بات رزلٹ زیرو آیا تھا۔۔

آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ حوریہ اپنے بھائی سے کچھ کہنے آئی تھی اور وجدان نے انکار کیا۔۔حوریہ زندگی میں پہلی بار وجدان کے پاس سے روتی ہوئی آئی تھی اور روتی ہوئی واپس گئی تھی۔۔۔۔

یہ بات چوہدری وجدان ورک کے لیے بھی آسان نہیں تھی اس کے دل میں درد کی ایک ٹھیس اُٹھی تھی۔۔یہ سوچ کر کہ آج وہ اپنی بہن کی نظروں میں گرا ہے۔۔۔
آج اس کی بہن کا مان ٹوٹا ہے آج دو لوگوں کے مان میں سے کسی ایک کو چننا لازمی ہو گیا تھا۔۔ایک طرف اس کا بابا تھا اور دوسری طرف حوریہ۔
تو بابا کا مان بچا لیا گیا اور حوریہ کا مان ٹوٹ گیا تھا وجدان اس وقت بہت تکلیف کے دور سے گزرتے ہوئے بیٹھا تھا۔۔

....

حوریہ میرا بچہ رو رہا ہے؟؟

کیا ہوا ہے؟ اذلان جو سیڑھیوں سے نیچے بھاگتا ہوا اتر کر کچن کی جانب جا رہا تھا۔۔۔ اذلان کا کچھ کھانے کو موڈ ہو رہا تھا اذلان بھوک کا بہت کچا تھا۔۔اسے جب بھوک لگتی تھی تو اسے فوراً اپنی ماں کے ہاتھ کا بنا ہوا کچھ مزیدار اور چٹپٹا چاہیے تھا۔۔

تیزی سے کچن کی جانب جاتے ہوئے اذلان کی نظر باہر ٹی وی لاؤنج میں رکھے ہوئے صوفوں پر پڑی جہاں گھٹنوں میں سر دیے ہوئے بیٹھی حوریہ سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

اذلان کا دل تو جیسے تڑپ کر باہر آگیا اس کی لاڈلی پیاری بہن جس کی آنکھوں میں وہ ایک آنسو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ اونچی آواز میں ہچکیوں سے رو رہی تھی اسے ایک سیکنڈ نہیں لگا تھا یہ جاننے میں کہ وہ حوریہ ہی تھی۔۔

حالانکہ لائٹ کافی مدھم تھی شاید اس نے جان بوجھ کر بڑی لائٹس آف کر رکھی تھیں۔۔

وہ حوریہ کے پاس ہی جا کر بیٹھ گیا۔ حوریہ نے رو رو کر اپنا چہرہ آنسوں سے بھگو رکھا تھا۔۔

حوریہ میرا پیارا بیٹا کیوں رو رہا ہے؟؟ وہ حوریہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے ساتھ لگا کر بیٹھ گیا اذلان کا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔

وہ اپنی بہن کے آنسوں دیکھ کر کتنا بے چین ہو گیا تھا کتنی پیاری ہوتی ہے یہ محبت جو ایک بھائی اور بہن کے بیچ میں ہوتی ہے ایک طرف وجدان اپنے روم میں بیٹھا ہوا اپنی بہن کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔

وجدان سخت اور کڑے فیصلے لینے والا انسان تھا اس نے وہ فیصلہ لے لیا کیونکہ وہ اپنے بابا کے فیصلے کو رد نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

دوسری طرف اذلان تھا جو اپنی بہن کو دیکھ کر تڑپ رہا تھا۔۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔ وہ گھٹنوں سے سر کو اُٹھاتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔

مگر کیوں بات نہیں کرنی پہلے میرا بچہ میرا جرم تو بتاؤ وہ پیار سے بولا۔۔

کیا فائدہ ہے بتانے کا آپ بھی وجدان بھائی کی طرح انکار کر دیں گے کہیں گے کہ آپ مجبور ہیں۔۔

آپ کچھ کر نہیں سکتے آپ بابا کے سامنے بول نہیں سکتے کیونکہ آپ دونوں کو اچھے بیٹے ثابت ہونا ہے۔

حوریہ کا کیا ہے حوریہ کو باندھ دو اس اکڑ کے مارے ہوئے بلاج کے گلے میں مرتی رہوں، سڑتی رہوں آپ لوگوں کی جان چھوٹ جائے گی۔۔۔۔

آپ لوگ مجھے اپنے ہاتھوں سے مار کیوں نہیں دیتے جان چھوٹ جائے گی۔۔بہت تنگ آ گئے ہیں نا آپ مجھ سے۔۔

حوریہ پاگلوں کی طرح روتی ہوئی بولے جا رہی تھی۔۔اذلان کو سمجھ میں آ گیا تھا کہ حوریہ کس بات پر اتنا ناراض ہے اذلان کو اندازہ تو تھا کہ جب حوریہ کو اس رشتے کے بارے میں پتہ چلے گا تو حوریہ بہت واویلا مچائے گی مگر وہ اس انداز سے روئے گی اور ایسا کچھ کہے گی اس کا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔

بولیں چپ کیوں ہو گئے ہیں نہیں ہے نا آپ کے پاس میری باتوں کا جواب۔۔

اذلان نے آج سے پہلے خود کو کبھی اتنا بے بس اور مجبور نہیں سمجھا تھا حوریہ غلط بھی تو نہیں کہہ رہی تھی اذلان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

یہ سچ تھا کہ وہ اپنے بابا کے خلاف نہیں جا سکتا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ بلاج کے رحم و کرم پر وہ حوریہ کو نہیں چھوڑ سکتا تھا اذلان کے پاس اس وقت کوئی جواب نہیں تھا حوریہ رو رو کر بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوئے بولے جا رہی تھی وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔۔

بھائی میں آپ دونوں سے ناراض ہوں میں آپ دونوں سے کبھی بات نہیں کروں گی آپ لوگ بالکل اچھے بھائی نہیں ہیں وہ روتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کر جانے لگی تھی جب اذلان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔۔

حوریہ بیٹا میں یہ رشتہ تو نہیں تڑوا سکتا مگر ایک وعدہ ہے میرا تم سے کہ میں تمہاری سکیورٹی کا اتنا مضبوط بندوبست کروں گا کہ وہ اکڑو کبھی میری بہن کو کوئی تکلیف نہیں دے سکے گا۔۔۔

اس بات کا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔۔ حوریہ اپنا ہاتھ چھڑا کر جا چکی تھی اسے اس وقت کسی وعدے کسی قسم پر کوئی یقین نہیں تھا۔۔

....

بلاج بیٹا ہر کام میں جلد بازی اچھی نہیں ہوتی اب حوریہ کا رشتہ تم سے منسلک ہو چکا ہے تو ان کو کچھ وقت دو اس کے بعد تمہاری شادی دھوم دھام سے کریں گے۔۔۔

وقاص چوہدری نے بلاج کو بڑے پیار سے کہا تھا۔۔۔ مجھے نہ تو آپ کی رائے کی ضرورت ہے نہ آپ کے مشورے کی میں اپنی ماں سے بات کر رہا ہوں اور بہتر ہو گا کہ آپ میرے معاملات میں مت گھسا کریں۔۔ بلاج نے بد تمیزی سے ان کو شٹ اپ کروادیا تھا۔۔

بس کرو بلاج اُنہوں نے ایسا بھی کیا غلط کہہ دیا ہے کبھی تو رشتے اور عمر کا لحاظ کر کے بات کیا کرو صدف کو بہت برا لگا تھا وقاص سے بلاج کا اس طرح سے بولنا۔۔

ہائے رے کتنی تکلیف ہوتی ہے آپ کو اس شخص کی! ذرا سا جملہ میں نے ان کو بولا نہیں اور آپ درد سے بلبلا اُٹھتیں ہیں کیا کمال محبت ہے نہ آپ دونوں کی بلاج کا لہجہ سرد اور غصیلا ہو چکا تھا۔۔

صدف تم خاموش رہو یہ ہم باپ بیٹے کا مسئلہ ہے تم بیچ میں مت پڑا کرو وقاص نے بڑی نرمی سے صدف کو خاموش کروایا۔۔

نہیں نہیں ایسی خوش فہمی مت پالو نہ تو آپ میرے باپ ہیں نہ میں آپ کا بیٹا آپ میری ماں کے شوہر ہیں اور میں اپنی ماں کا بیٹا۔۔

آپ کا اور میرا صرف یہی رشتہ ہے بلاج اپنی شال کو جھٹکا دے کر اُٹھ کھڑا ہوا تھا جو کچھ دیر پہلے اپنی ماں کے سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا حوریہ سے شادی کا مطالبہ کر رہا تھا۔۔

اور آپ اس بات کو یاد رکھا کرو جو نصیحت میری ماں کو کر رہے ہو آپ ہم دونوں کے بیچ میں نہ بولا کرو یہ ہم ماں بیٹے کا مسئلہ ہے آپ اس سے دور رہا کریں وہ جاتے ہوئے بھی کڑواہٹ بھرے لفظ ہی بول رہا تھا۔۔

اور آپ میری بات دھیان سے سن لیں مجھے اس رمضان سے پہلے نکاح کرنا ہے مجھے آپ کے بھائیوں اور بھتیجوں پر کوئی بھروسہ نہیں ہے اور نانا ابو تو ویسے ہی اپنے پوتے وجدان کی زبان بولتے ہیں۔۔

رشتہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جا کر ان سے نکاح کا مطالبہ کریں ٹھیک ہے رخصتی کے لیے میں دو چار مہینے رک جاؤں گا مگر نکاح کا ان کو جا کر بول کر آئیں۔۔۔۔

وہ جاتے ہوئے پلٹ کر اپنی ماں کو تاکید کر رہا تھا۔ بلاج رمضان میں صرف دو دن رہ گئے ہیں۔۔ میں ان سے جا کر اتنی جلدی نکاح کا کیسے کہہ سکتی ہوں۔۔

نکاح میں کوئی سال نہیں لگتے دس منٹ کا کام ہے بس قبول قبول ہی تو کروانا ہے اس کے بعد مجھے یقین ہو جائے گا کہ اب آپ کے بھائی اس رشتے سے بھاگ نہیں سکتے بلاج ایک بار پھر اپنی ماں کو کڑی سچویشن میں ڈال کر جا چکا تھا۔۔

صدف بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔ صدف خاموش ہو جاؤ جان میں ہوں نہ تمہارے ساتھ ہم مل کر ریاض بھائی سے بات کر لیں گے۔۔۔

تم پریشان نہیں ہو صدف کو بڑی محبت سے اپنی سینے سے لگاتے ہوئے وقاص نے کہا تھا۔۔

وقاص نے بڑی محبت سے اسکے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے چوم لیا۔۔ کیا کر رہے ہیں صدف شرما کر پیچھے ہو گئی تھی۔

کیا کر رہا ہوں یار پیار کر رہا ہوں اپنی بیوی کو وہ شرما گئی تھی۔۔۔ جوان دو بچوں کے باپ ہیں آپ تھوڑا شرم کیا کریں۔۔۔

میں کیا کروں میرا دل اپنی چشمش کو سامنے دیکھ کر جوان ہو جاتا ہے۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا تو صدف اُٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی دوپٹے کو سنبھالتے ہوئے شرم سے آج بھی اس کی چشمش حیا کی لالیوں میں لپٹی ہوئی تھی۔

دونوں عمر کا کافی سفر طے کر چکے تھے وقاص اپنے چشمے کو ہاتھ سے اوپر کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا۔ کیا کریں یار بچوں کو بڑا کرتے کرتے وقت بڑی تیزی سے گزر گیا۔۔

میرے حصے میں محبت کے لمحات بہت کم آئے ہیں اسی لیے جب بھی اپنی چشمش کو قریب پاتا ہوں تو خود کو محبت کرنے سے روک ہی نہیں پاتا۔۔۔

وہ اپنی شرمائی ہوئی چشمش کا ہاتھ بڑی محبت سے تھامے ہوئے اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا۔

وقاص کی محبت صدف کے زخموں پر مرہم کا کام کرتی تھی۔بلاج کی حد سے زیادہ بدتمیزیوں پر بھی آج تک وقاص نے صدف کو کبھی کوئی سخت جملہ نہیں کہا تھا۔۔

اور نہ ہی اس نے کبھی بلاج سے مقابلے بازی کی تھی ایک تو وہ بلاج سے بہت محبت کرتا تھا۔۔

پتہ نہیں بلاج کو وقاص کی محبت نظر کیوں نہیں آتی تھی۔۔

اور دوسرا وہ بلاج کو کچھ کہہ کر صدف کے دل کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا جانتا تھا کہ بلاج میں صدف کی جان بستی ہے۔۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔روم کے اندر آکر دروازہ بند کرتے ہوئے وقاص صدف کے چہرے پر جھکنے لگا تو وہ شرماتے ہوئے پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔

یہ وہی صدف تھی جس کو تاشی نے روند کر رکھ دیا تھا وہ خود سے نفرت کرنے لگی تھی،مردوں سے نفرت کرنے لگی تھی مگر وقاص کی پاک اور سچی محبت نے صدف کو واپس محبت کے رنگوں سے روشناس کروا دیا تھا۔۔۔

آج یہ والی صدف لگتی ہی نہیں تھی کہ کل یہ کسی مرد کے ہاتھوں تذلیل کا شکار ہوئی تھی کیونکہ وقاص نے اسے اس قدر محبت عزت دی تھی کہ باقی پرانی سب ماضی کی تلخ یادیں مٹ چکی تھیں۔۔۔

آج صرف وقاص کی محبت کے رنگ ہی صدف پر نظر آتے تھے-- کیا یار کہیں پر لکھا ہوا ہے کہ جب شوہر اور بیوی کی اولاد جوان ہو جائے تو ان کے بیچ کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے---

وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر زبردستی اس کی چہرے پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا تھا اکثر جب وقاص کچھ دن ملک سے باہر گزار کر آتا تھا تو وہ ایسے ہی صدف کے لیے بے چین ہو کر اس پر اپنی بے چینیاں ظاہر کرتا تھا--

وہ آج بھی اپنی چشمش سے اتنی ہی محبت کرتا تھا وہ آج بھی اپنی چشمش کا اتنا ہی دیوانہ تھا-- صدف کی لاکھ مزاحمتوں کے باوجود وہ آج بھی اپنی مرضی سے اس پر اپنے پیار کی بارشیں بڑی محبت سے برسا کر اسے بھگو دیتا تھا---

مگر وقاص کی محبت میں تاشی کے جیسی درندگی نہیں تھی-- وقاص کی قربت میں صرف محبت اور محبت اور بس محبت ہی ہوا کرتی تھی جس کی وجہ سے عمر کے اس پڑاؤ پر پہنچ کر بھی ان کی محبت ختم نہیں ہوئی تھی---

"بیوی ایک نازک پھول کی مانند ہوتی ہے اگر اسے محبت اور پیار سے سینچا جائے تو وہ سالوں آپ کی محبت کا جواب محبت سے دے سکتی ہے---"

جیسے اس وقت صدف اپنے وقاص کی حراست میں بڑی محبت سے قید ہو کر اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی جب کہ وہ اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔

تیری دھڑکن سے

دل کا رشتہ ہے میرا

تو زندگی کا ایک

حصہ ہے میرا

یہ محبت تجھ سے

صرف لفظوں کی نہیں ہے

تیری روح سے روح

تک کا رشتہ ہے میرا۔۔

چہرہ اوپر اُٹھا کر وقاص نے بڑی محبت سے شاعری کے بول کہے تو صدف شرما کر ہمیشہ کی طرح اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

آپ کبھی سدھر نہیں سکتے وہ شرماتی ہوئی سینے میں سر چھپائے بولی تھی۔۔۔

میری جان اگر سدھرنے سے مطلب آپ سے دوری ہے تو ہم کبھی سدھرنا نہیں چاہتے ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں وہ اسے اپنے باہوں کے حصار میں لیے ہوئے مسکرا کر سینے میں سما گیا۔۔

....

وہ وجدان کو ناشتے کی ٹیبل پر نا دیکھ کر بہت بے چین ہوئی تھی۔۔

وہ بہت بے چین نظروں سے اسی راستے کی جانب دیکھ رہی تھی جس طرف وجدان کا کمرہ تھا وجدان شاید کچھ دیر بعد آجائے یہی سوچ کر وہ کب سے اپنی ناشتے کی پلیٹ میں رکھے ہوئے ٹوسٹ سے کھیل رہی تھی۔۔

ناشتہ کرنے کو اس کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔

میڈم ناشتہ کر لو، ناشتہ بد دعائیں دے رہا ہے۔۔ حوریہ نے کہنی مار کر آہستہ سے اس کا دھیان ناشتے کی طرف کیا تھا۔۔

حوریہ تمہارے بھائی کہاں ہیں بہت کم آواز میں منت نے پوچھا۔۔ تمہیں نہیں پتہ بھائی تو صبح چار بجے کی فلائٹ سے دبئی چلے گئے ہیں۔۔۔

مجھے پتہ تھا کہ وجدان نے جانا ہے مگر یوں، بنا بتائے، اچانک، چار بجے کی فلائٹ سے چلے گئے یہ کیا طریقہ ہے۔۔ وہ اپنے منہ کے زاویے ٹھیک نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔ پہلی بار منت نے اپنے دل کو اتنی بے چینی سے اُداس ہوتے محسوس کیا تھا۔۔

اسے اتنا غصہ آرہا تھا وجدان کے بنا بتا کر جانے پر۔۔۔ آج پہلی بار اُسے وجدان کا جانا بہت برا لگا تھا

۔۔۔۔

وہ بنا ناشتہ کیے ٹیبل سے اُٹھ گئی تھی عافیہ بیگم تو پہلے ہی منت سے لا تعلق ہی رہتی تھی۔۔ مگر فجر اور اس کی تائی ثریا بیگم نے اسے جاتا ہوا دیکھ پوچھا تھا کہ وہ ناشتہ کیوں نہیں کر کے جارہی منت نے پیٹ درد کا بہانہ بنا دیا اور وہاں سے روم میں آگئی تھی۔۔۔

جب کہ شرارتی حوریہ نے مسکراتے ہوئے اُسے جاتے دیکھ کر آنکھ کو ٹیز کیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حوریہ اس کے بھائی کے جانے کی وجہ سے اُداس ہے۔۔

منت کو گھر کا ہر کونا ویران لگ رہا تھا وجدان نہیں تھا تو اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

یہ کیا تھا جو ایک دم سب کچھ بدل گیا یہ وجدان کی محبت تھی۔ جس نے منت کے دل میں اپنی محبت پیدا کر دی اس کا دل تڑپ رہا تھا وجدان کے لیے۔۔

وجی یہ کیا بات ہوئی آپ مجھے بتائے بنا چلے گئے ہیں۔۔

منت نے وجدان کے نمبر پر میسج چھوڑا تھا وہ جانتی تھی کہ وجدان ابھی فلائٹ میں ہو گا تو وہ فون رسیو نہیں کرے گا۔۔

سوری یارِ وجدان اگر میرا یار کہے تو بیچ راستے سے واپس لوٹ آؤں، گستاخی کی معافی مل سکتی ہے۔ٹک سے وجدان کا رپلائی آیا تھا۔۔

آپ اگر پہنچ گئے ہیں تو مجھے فون کریں۔

جو حکم میری جان۔ میسج کے ساتھ ہی منت کا فون رنگ ہوا۔۔

منت نے جلدی سے فون آن کر کے کان سے لگایا تھا وہ بے تاب تھی اپنے وجی کی آواز سننے کے لیے۔وجی میں آپ سے بہت ناراض ہوں آپ مجھے بتائے بنا چلے گئے منت کی آواز رو دینے والی تھی ۔مقابل اپنے یار کی آواز سن کر بے تابی سے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑا مسکرایا تھا۔۔

اگر یارِ وجدان کہے تو میں آجاؤں اور منا لوں روٹھے ہوئے یار کو۔ مگر شرط یہ ہے پھر تمہیں میرے منانے کے انداز کو پسند کرنا پڑے گا۔۔

ہاں آپ کا ہر انداز پسند کر لوں گی مگر آپ واپس آجائیں مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔ یہ گھر اچھا نہیں لگ رہا۔۔ یہ روم اچھا نہیں لگ رہا۔۔ آپ کو پتہ ہے کہ میں نے ناشتہ نہیں کیا۔مجھے ناشتے کی ٹیبل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی وہ بے چینی میں سب کچھ بتائے چلی جا رہی تھی۔۔ جب کہ مقابل اپنے یار کی بے تابی سن کر بہت خوش ہو رہا تھا۔

دیکھ لو یارِ وجدان اب تم وعدہ کر رہی ہو اب شکوہ شکایت مت کرنا کیونکہ تم بھی جانتی ہو کہ میں کس انداز سے مناؤں گا اور میں اسی انداز سے ہی منانا چاہتا ہوں۔۔لہجہ فون پر بھی جذباتوں سے چور تھا آواز میں بھاری پن اس کی خوبصورت آواز کو اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا۔۔

وجدان کے جذباتوں سے اب منت ناواقف نہیں تھی۔ مگر وہ جانتی تھی کہ وجدان یہاں پر نہیں ہے اس لیے اس کی باتوں کو زیادہ سیریس نہیں لے رہی تھی وہ تو اپنے وجدان کی آواز سننا چاہتی تھی۔

اس کا دل وجدان کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا اس کے لیے وہ کوئی بھی قیمت چکانے کے لیے تیار تھی۔۔۔ چلیں آئیں جلدی کریں اور آکر مجھے منائیں۔وہ اپنے دل کی بات کو زبان تک لے آئی تھی۔

قربان جاؤں اپنے یار پر دبئی بیٹھا ہوں میری جان آنے کے لیے ٹائم لگتا ہے ضروری کام ہے نپٹا لوں اس کے بعد آکر تمہیں منا لوں گا پکا وعدہ ہے میرا۔۔۔

۔وجدان شرارتی لبوں سے بول رہا تھا۔۔

مجھے نہیں پتا ابھی آئیں اور منائیں مجھے میں آپ سے بہت زیادہ ناراض ہوں ہمارے نکاح کے بعد آپ پہلی بار ملک سے باہر گئے ہیں تو آپ کو مجھے مل کر جانا چاہیے تھا نہ، ویسے تو آپ اپنی محبت کے بہت بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔۔۔

آج منت بھی دل کھول کر اپنے جذباتوں کو اس پر عیاں کر رہی تھی ویسے وہ تو دبے گھٹے لفظوں میں بول رہی تھی۔ مگر مقابل کی سماعت سے جو لفظ ٹکرا کر تشریح کر رہے تھے مقابل اس کا معفوم سمجھتے ہوئے بے تاب تھا اپنے یار کے پاس آنے کو۔۔وہ کیسے سمجھاتا اپنی جھلی بیوی کو کہ وہ خود کتنا بے تاب ہے اس کی قربت کے لیے۔۔

وجی میں آپ سے تب تک ناراض رہوں گی جب تک آپ واپس آکر مجھے مناتے نہیں ہیں۔ آج منت نے بڑے مان سے ناراض ہو کر ٹک سے فون بند کر دیا تھا اُسے پتہ تھا کہ اب وجدان جلدی سے کام نپٹا کر واپس آئے گا۔۔۔

وہ زیادہ دن کی دوری اس سے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ ابھی ابھی تو اس نے اپنے وجی کے محبت کے رنگ دیکھے تھے۔۔اس نے وجدان کی آنکھوں میں دیکھ کر ہی تو جانا تھا کہ وہ کتنی خوبصورت ہے ان چند دنوں میں جتنی تعریف اس کے حسن کی وجدان نے کی تھی اب تو منت خود کو آئینے میں دیکھ کر بھی اتراتی تھی۔۔

دو دن بعد رمضان شروع ہونے والا تھا منت فون بند کر کے سائیڈ پر رکھتے ہوئے بہت اُداس ہو کر آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹ گئی تھی۔۔بیڈ پر لیٹے ہوئے کب اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا اسے پتہ نہیں چلا تھا۔۔

اس کی آنکھ تو گھر میں شور شرابے کی آواز سے کھلی تھی باہر سے ایک عجیب سی ہلچل اور افرا تفری کی آوازیں آ رہی تھی وہ گھبرا کر اپنے روم سے دوپٹہ سر پر اُوڑھتے ہوئے نکلی تھی۔۔ اس نے سامنے سیڑھیوں کے اوپر لگی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی تقریباً شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔

ناشتے کے بعد وہ جیسے ہی کمرے میں لیٹی تھی اُسے کسی نے اُٹھایا ہی نہیں تھا۔اسے ٹائم کا اندازہ نہیں ہوا کیونکہ وہ بہت گہری نیند سو رہی تھی۔۔کیونکہ اُس نے طبیعت خراب کا کہا تھا تو شاید اس لیے کسی نے نہیں اُٹھایا۔۔

گھر کے تمام افراد وجدان کے روم کی جانب جا رہے تھے۔وہ حیران آنکھوں سے دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ وجدان تو گھر پر تھا نہیں تو یہ سب اُس کے کمرے میں ایک ساتھ، پریشانی والے چہرے لیے کیوں جا رہے ہیں۔۔

وہ بھی سیڑھیوں سے اُترتی ہوئی وجدان کے روم کی جانب چلی تھی۔۔

کیا ہوا ہے گھر پر سب ٹھیک ہے یہ سب وجدان کے روم میں کیوں جا رہے ہیں کچن سے ہاتھ میں ہلدی والے دودھ کا گلاس پکڑے ہوئے نوکرانی تیزی سے وجدان کے روم کی جانب جا رہی تھی جس سے منت نے پوچھا تھا۔۔

ہائے منت باجی آپ کو نہیں پتہ۔۔۔نوکرانی نے حیرت سے منت کی جانب دیکھتے ہوئے اور سسپنس کریئیٹ کر دیا۔۔

حد ہے سمینہ اگر نہیں پتہ تو ہی پوچھ رہی ہوں۔ اگر پتہ ہوتا تو مجھے تم سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔میں سو رہی تھی ابھی اُٹھ کر آئی ہوں وہ نوکرانی کے انداز پر ناراض ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

بی بی جی وجدان بھائی کو اللہ تعالی نے نئی زندگی عطا کی ہے وجدان بھائی پر انجان لوگوں نے فائر کھول دیے تھے۔

وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ سیف الرحمان نے بروقت ان پر وار کرتے ہوئے وجدان بھائی کی زندگی بچالی یہ بتانے والی لڑکی وجدان کے رائٹ ہینڈ سیف الرحمن کی بیوی تھی جو کہ کچن کا کام وغیرہ سنبھالتی تھی۔۔۔

۔سمینہ کے الفاظ سن کر منت کو اپنے پیروں تلے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی۔وجدان کی زندگی اس کے لیے کیا معنی رکھتی تھی اس کا احساس اسے اس ایک منٹ میں ہو گیا تھا۔۔

اس کا دل بند ہو رہا تھا۔۔ اس کی سانس رک رہی تھی گھبراہٹ سے وہ تیز تیز سانسیں لینے لگی تھی اس کی سانس اُکھڑی تو وہ وہی سیڑھیوں کے زینے کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

وہ بھاگ کر وجدان کے روم میں جانا چاہتی تھی مگر اس کے قدم پتھر کی ہو گئے تھے۔ یہ کیسی خبر اس کے کانوں نے سن لی تھی کیسے کوئی بدذات اس کے وجی پر حملہ کر سکتا تھا۔۔۔۔

وجدان تو ان کچھ ہی دنوں میں اسے اپنی سانسوں سے زیادہ عزیز ہو گیا تھا وہ خود کی رہی کہاں تھی وہ تو پوری طرح سے وجدان کی ہو چکی تھی۔۔۔

وہ دیوانی ہو گئی تھی اس کی بلو آئز کی، اپنے وجدان کے خوبصورت ڈمپلز کے اندر وہ اپنی سانسیں تلاش کرتی تھی۔ ابھی تو اس نے اپنی محبت کا اظہار کیا ہی نہیں تھا تو یہ دشمن کہاں سے آ گئے تھے۔۔۔

وہ بھاگ کر اپنے وجی کے سینے سے سر لگا کر اس کی دھڑکنوں کو چومنا چاہتی تھی اس کی بلو آئز کو دیکھ کر اپنی سانسوں کو بحال کرنا چاہتی تھی۔ مگر اس کے قدم اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

۔بی بی جی آپ کو کیا ہو رہا ہے آپ کا پمپ کہاں ہے۔ سب کو گھر میں پتہ تھا کہ منت کو استماع کا پرابلم ہے اس لیے سمینہ فوراً سے سمجھ گئی تھی کہ ٹینشن کی وجہ سے منت کا سانس اُکھڑ گیا ہے۔۔ نوکرانی

دودھ کا گلاس وہیں پاس رکھے ہوئے شیشے کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بھاگ کر منت کی روم کی جانب بھاگی تھی۔منت نے اپنے روم کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

منت تو جیسے مر رہی تھی استماع کا بہت بڑا اٹیک ہوا تھا نوکرانی روم سے اس کا پمپ لیتے ہوئے بھاگ کر سیڑھیاں اُتر رہی تھی۔۔

اگر کچھ دیر اور نہ آتی تو منت کو لگ رہا تھا کہ آج اُس کا آخری وقت آچکا ہے پتہ نہیں یہ خبر روم میں لیٹے ہوئے وجدان کے کانوں تک کیسی پہنچی تھی۔۔۔

منت کے سر پر ایک ہاتھ رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ سے سمینہ اُس کے منہ کے اندر پمپ رکھ کر اس کے اندر دوائی ڈال رہی تھی۔۔

وجدان رک جاؤ تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔۔اپنی حالت دیکھو پاگل لڑکے۔ثریا بیگم اپنے بیٹے کے پیچھے پیچھے آوازیں دیتی آرہی تھی اور وجدان کے پیچھے گھر والوں کی پوری فوج آرہی تھی۔۔۔مگر وجدان تیز قدموں سے تقریباً بھاگتا ہوا منت تک پہنچا تھا۔۔۔وجدان نے ثمینہ کے ہاتھ سے منت کا پمپ پکڑتے ہوئے خود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔وجدان نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے سر کے پیچھے رکھ کر اسے خود سہارا دے رکھا تھا۔منت کو سانسوں کے لیے یوں تڑپتے ترستے دیکھ وجدان پل پل اپنے دل کو بند ہوتے محسوس کر رہا تھا وجدان کا دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں ریلیکس ہو جاؤ۔منت اپنے منہ سے پمپ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی آنکھوں میں جو سوال تھا اس کو وجدان باخوبی سمجھتے ہوئے اس کا جواب دے چکا تھا۔۔۔

وجدان کے ہاتھ پر لگی ہوئی پٹی جس کے اوپر خون کی بوندیں اب بھی نمودار ہو رہی تھیں ان کو دیکھ کر منت کی جان نکل رہی تھی۔ مگر وجدان نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے اسے منہ سے پمپ نکالنے کو منع کر رکھا تھا۔۔۔

اس کے ارد گرد گھر کے تمام افراد کھڑے تھے۔داجی اپنی پوتی کو بچپن سے ہی اس تکلیف میں دیکھ کر بہت افسردہ ہو جاتے تھے۔۔

آج بھی صلاح الدین اپنی لاڈلی پوتی کو سانسوں کے لیے تڑپتے ہوئے دیکھ بہت پریشان کھڑا تھا۔۔۔

سیڑھی پر منت کے پاس بیٹھتے ہوئے آصف ورک اپنی بیٹی کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر رہے تھے۔۔

فجر بے چین سی ہو کر زینے کو پکڑ کر کھڑی ہوئی تھی۔کیونکہ آگے بڑھنے کی جگہ نہیں تھی۔۔

گھر کے باقی افراد بھی وہیں پر موجود تھے سب کے چہروں پر پریشانی تھی کیونکہ آج منت کو استماع کا بہت بڑا اٹیک ہوا تھا۔۔

ابھی تک اس کا سانس ٹھیک نہیں تھا صرف ایک شخص تھا جو کافی دوری پر کھڑا تھا اور اس کے چہرے پر کوئی پریشانی کے تاثرات نہیں تھے وہ تھی منت کی ماں۔۔

۔بس میرا بچہ بس ابھی سب ٹھیک ہو جائے گا آصف اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے اسے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔۔

عافیہ آگے آؤ آصف کو یوں لاپرواہی سے عافیہ کا دور کھڑا ہونا بہت ناگوار گزرا تھا آج پہلی بار آصف نے سب کے سامنے سرد لہجے سے اسے قریب بلایا تھا کیونکہ منت کی نظر بار بار اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جو لاپرواہی سے دور کھڑی ہوئی تھی جیسے اس کا اور منت کا کوئی رشتہ ہی نہ ہو۔۔

وہ پاس تو آگئی تھی مگر اب بھی اس کے چہرے پر کوئی دکھ کے تاثرات نہیں تھے۔۔۔ چچی جان بیٹھ جائیں بیٹی ہے آپ کی۔۔وجدان نے آج پہلی بار اپنی چچی کے رویے کا ردعمل ظاہر کیا تھا۔۔

جانتی ہوں بیٹی ہے میری مگر اتنی مانوس ہے جو ہمیشہ سب کے لیے ٹینشن کا ماحول بنا دیتی ہے۔ اب سب کو تمہارے قریب ہو کر تمہاری فکر کرنی چاہیے تھی مگر یہ سارا خاندان یہاں پر اکٹھا کر کے بیٹھی ہوئی ہے۔ عافیہ نے ہمیشہ کی طرح منہ کھولتے ہی منت کے لیے زہر اگلا تھا۔۔

چچی پلیز آج کے بعد آپ کبھی میری بیوی کے لیے اس طرح کے الفاظ استعمال مت کرنا میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ میرے لیے آپ اتنی ہی احترام کی حامل ہیں جتنی کہ میری امی جان۔ مگر میں منت کے لیے دوبارہ ایسے جملے برداشت نہیں کروں گا۔۔

آج وجدان کے صبر کے باندھ ٹوٹ گئے تھے وہ چچی کو ہمیشہ منت کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرتے دیکھتا تھا۔ مگر آج منت اتنی اذیت میں تھی اس کے باوجود عافیہ بیگم کے ایسے الفاظ وجدان کے دل میں نشتر کی طرح چبے تھے۔۔ وہاں پر کھڑے ہر شخص کو اس وقت عافیہ کے ایسے الفاظ بہت برے لگے تھے۔۔

عافیہ کبھی سوچ سمجھ کر بھی بول لیا کرو۔ یہ بیٹی ہے ہماری اور اس وقت وہ کتنی تکلیف میں ہے۔۔

آصف نے غصے سے عافیہ کی جانب دیکھا تھا۔ بچپن سے منت نے جوانی تک کا سفر طے کر لیا تھا مگر عافیہ کا رویہ منت سے نہیں بدل سکا تھا۔۔

۔وہ جتنی کل منت سے نفرت کرتی تھی آج بھی منت سے اتنی ہی نفرت کرتی تھی مگر وہ یہ نفرت کیوں کرتی تھی اس سوال کو سب سوچ سوچ کر تھک چکے تھے۔۔۔

نہیں ہے یہ میری بیٹی میں نہیں مانتی اسے اپنی بیٹی پتہ نہیں یہ میری زندگی میں آئی ہی کیوں ہے۔ایک عذاب بن کر ہمیشہ مجھے سب کے سامنے ذلیل کرواتی ہے۔۔

نفرت ہے مجھے اس سے شدید نفرت عافیہ نے ایسے جملے سب کے سامنے کبھی نہیں بولے تھے مگر آج وجدان اور آصف کا بیک وقت اس کی ہمدردی میں بولنا عافیہ کو تیش دلا گیا تھا۔۔

عافیہ بہو بس کر دو یہاں پر میں بھی کھڑا ہوں تم اتنی سخت مزاج اور بدزبان کب ہو گئی عافیہ۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک نے رعب دار آواز سے عافیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

اس نے اپنی بہو کو کبھی اس انداز سے بات نہیں کرتے دیکھا تھا۔وہ منت کو پیار نہیں کرتی تھی ہمیشہ اس سے دور دور رہتی تھی۔یہ بات سب جانتے تھے مگر آج عافیہ کے الفاظ بہت غلط تھے جس کی وجہ سے صلاح الدین بھی حیران ہو کر بول پڑا تھا۔۔

معاف کر دیجئے کہ میں آپ کے سامنے اونچی آواز میں بولی میں اس بات پر شرمندہ ہوں۔مگر آپ مجھے اس لڑکی سے محبت کرنے کے لیے زبردستی قائل نہیں کر سکتے وہ نظر جھکائے بول رہی تھی۔۔

چچی جان آپ کو کوئی مجبور نہیں کرے گا کہ آپ محبت کریں منت سے مگر آپ منت کے لیے کوئی ایسا الفاظ نہیں بولیں گی جس سے اس کی دل آزاری ہو۔۔

۔منت کا سانس تو پہلے سے بہتر ہونے لگا تھا مگر اس وقت گھر میں جو ماحول بن گیا تھا منت اسے دیکھ کر گھبرا گئی تھی اس نے کب سوچا تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا وجدان اس کے پاس سے کھڑے ہوتے ہوئے اپنی چچی سے مخاطب تھا۔۔

میں اس بات کا وعدہ نہیں کر سکتی کہ میں اس محترمہ کی دل آزاری نہیں کروں گی۔۔۔

چچی جان کیوں آپ اس کی اتنی بڑی دشمن بن کر رہتی ہیں کیا بیر ہے آپ کا منت سے، ایسا کیا بگاڑا ہے منت نے آپ کا کہ آپ اسے معاف نہیں کر سکتی۔ الفاظوں کو نرمی سے بولتے ہوئے وجدان نے وضاحت چاہی تھی۔۔۔

۔سگی بیٹی ہے آپ کی اور آپ اس سے اتنی نفرت کرتی ہیں۔۔ آج وجدان بھی سب کو پیچھے کر کے اپنی منت کے دفاع کے لیے خود کھڑا تھا۔۔

نہیں ہے یہ میری بیٹی اور نہ میں اسے اپنی بیٹی سمجھتی ہوں عافیہ بھی آج اپنی بات سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔۔ اتنے سالوں میں پہلی بار وجدان گھر کے کسی بڑے سے آمنے سامنے اونچی آواز میں بات کر رہا تھا۔۔ آج سے پہلے گھر میں ایسا ماحول کبھی نہیں بنا تھا۔ اس لیے گھر کے چھوٹے بڑے سب پریشان تھے۔۔

تو ٹھیک ہے میں آج کے بعد اپنی بیوی کی تذلیل برداشت نہیں کروں گا پلیز داجی میری بیوی کو میرے ساتھ رخصت کر دیجیے اور پلیز کسی رسم و رواج کا مجھ سے اس وقت مطالبہ مت کیجئے گا۔ وجدان نے اپنے داجی کے سامنے اپنا فیصلہ رکھ دیا تھا۔۔اب گھر کے شہزادے وجدان کا فیصلہ تھا تو وجدان کا داجی کیسے ٹال سکتا تھا۔۔

منت تو اتنی گھبرائی ہوئی بیٹھی تھی کہ اس کا وجود کانپ رہا تھا چند لمحوں میں گھر کا ماحول کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔

ٹھیک ہے مجھے بھی یہی مناسب لگتا ہے آصف عافیہ تیاری کرو اپنی بیٹی کی رخصتی کی داجی نے روعبدار آواز میں آصف اور عافیہ سے کہا تھا۔۔۔

تیاری کیا کرنی ہے۔۔۔ وجدان کی جو اس وقت حالت ہے ایسے میں اس نواب ذادی کو دلہن کا لباس پہن کر رخصت کرنے سے تو رہے۔۔۔

ہماری طرف سے اجازت ہے لے جایئے اس مصیبت کو رخصت کر کے اپنے پاس عافیہ نے جاتے ہوئے بھی منت کا دل توڑنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔

کیوں جائے گی یہ ایسے یہ دلہن بن کر ہی آئے گی۔۔مجھے گولی لگی ہے مرا نہیں ہوں جو یہ دلہن نہیں بن سکتی،وجدان آج بہت غصے میں تھا۔۔

وجدان کا بھی ایسا روپ آج سے پہلے گھر والوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ شخص جو ہمیشہ اونچی آواز میں کبھی گھر کے بڑوں سے بات نہیں کرتا تھا۔۔

ہمیشہ خاموش طبیعت کا مالک تھا آج وہ ہر بات کا حرف بہ حرف سختی اور اونچی آواز سے جواب دے رہا تھا۔۔

۔چچا جان پلیز اجازت دیجئے اور منت کو میرے ساتھ رخصت کریں میں اپنی بیوی کی عزت اور آبرو کی حفاظت خود کر لوں گا۔۔۔

وجدان نے اپنا رخ اپنے چاچا کی جانب کرتے ہوئے اجازت مانگی تھی۔۔۔

بیٹا میری طرف سے اجازت ہے بس میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھنا مجھے تم پر پورا یقین ہے یہ کہتے ہوئے آصف ورک کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔

آصف ورک اپنی بیٹی منت سے بہت پیار کرتا تھا اسے کہاں منظور تھا کہ اس کی پیاری بیٹی کی رخصتی اس طرح سے ہو۔ مگر اس وقت جو حالات بن گئے تھے آصف کو بھی یہی مناسب لگ رہا تھا۔۔

پاس کھڑی ہوئی فجر اور حوریہ بھی روئے جا رہی تھیں۔۔ پلیز بابا سب لوگ چپ کر جائیں کوئی بات نہیں اگر امی نے مجھے ڈانٹ لیا وہ ماں ہیں میری منت بڑی ہمت کر کے کھڑی ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

نہیں بیٹا وجدان نے بالکل صحیح فیصلہ لیا ہے حوریہ فجر تم دونوں منت کو تیار کرو اور ثریا بھابھی آپ پلیز جس چیز کی بھی ضرورت ہے بچیوں کو منگوا کر دیں۔۔۔

آصف چوہدری نم آنکھوں سے فیصلہ سنا چکا تھا عافیہ بنا اپنی غلطی مانے وہاں سے اپنے روم میں جا کر بند ہو چکی تھی۔ گھر میں ایک عجیب سا ماحول بن چکا تھا منت ایسا نہیں چاہتی تھی مگر منت کی یہاں پر سن کون رہا تھا۔۔

وجدان نے اپنا فیصلہ سنا دیا، داجی نے اپنا فیصلہ سنا دیا، اس کے بابا نے اپنا فیصلہ سنا دیا اور ماں نے اپنا فیصلہ سنا دیا منت تو کہیں پر نہیں تھی۔۔

منت سے تو کسی نے اس کی رائے پوچھی ہی نہیں تھی وہ رو رہی تھی۔۔۔

وجدان اپنے روم میں جا چکا تھا۔اس کا زخم ابھی تازہ تھا اور کچھ دیر پہلے ہی اس کی ڈریسنگ ہوئی تھی اسے ابھی آرام کی ضرورت تھی بے شک زخم زیادہ گہرا نہیں تھا مگر زخم تو زخم ہوتا ہے اس لیے دا جی نے اسے سختی سے روم میں جانے کو کہا۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں دا جی کہہ چکا تھا کہ منت کو رخصت کر کے وجدان کے روم میں بھیج دیا جائے گا۔۔ فجر اور حوریہ کی ذمہ داری لگا دی گئی تھی کہ وہ منت کو تیار کریں منت کو روم میں لے جا کر تیار کیا جا رہا تھا۔۔۔

وہ روئے جا رہی تھی حوریہ اور فجر کے لاکھ چپ کروانے پر بھی وہ چپ نہیں ہو رہی تھی۔۔

اسی وقت فجر کے نمبر پر وجدان کا فون آیا تھا۔۔اس نے پوچھا کہ منت رو رہی ہے اسے یقین تھا کہ منت یہی کام کر رہی ہو گی۔۔۔

اور فجر نے ہاں میں جواب دیا تو اس نے منت سے بات کرنی چاہی تھی۔۔

منت اب اگر تمہارا ایک آنسو بھی نکلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا جب میں مر جاؤں گا تو پھر منا لینا ماتم اور جی بھر کر رو لینا۔۔۔وجدان کی سرد بھاری آواز منت کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔

اللہ نہ کرے وجی آپ کو کچھ ہو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔اللہ آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔۔منت روتے ہوئے چلائی تھی۔ہاں تو کیوں رو رہی ہو رخصت ہو کر میرے پاس آ رہی ہو اس لیے رو رہی ہو ۔۔۔

آپ ساری حقیقت جانتے ہیں پھر بھی ایسا بول رہے ہیں۔وہ آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آواز سے شکوہ گو تھی۔۔

سب جانتا ہوں اسی لیے تو بول رہا ہوں کہ رونا بند کرو جب چچی کو تمہارے لیے کوئی جذبات فیل نہیں ہوتے تو تم کیوں پاگل بنی ہوئی ہو۔۔۔منت اگر میری بات کی ذرا سی اہمیت ہے تو اب تمہاری آنکھوں سے آنسو نہیں نکلنے چاہیے۔۔

تیار ہو کر خوشی خوشی میری زندگی میں قدم رکھو باقی سب میں دیکھ لوں گا منت کو وجدان حکم دے کر فون بند کر چکا تھا۔زبردستی منت نے اپنی ہچکیاں روک لی تھیں مگر اپنے دل کے درد کا کیا کرتی جو درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔منت ریڈ کلر کے کامدار لہنگے میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔منت کے گورے رنگ پر کوئی زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی فجر اور حوریہ نے مل کر اسے بہت خوبصورت تیار کیا تھا۔۔۔

منت کا لہنگا اس کی ساس نے آدھے گھنٹے میں ارینج کیا تھا کیونکہ اس کے بیٹے نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس کی دلہن پورے دلہن کے لباس میں اس کے روم میں داخل ہو۔۔

اب وجدان کی بات تھی تو اس کی ماں کیسے ٹال سکتی تھی۔۔ آدھے گھنٹے میں ہر چیز کا انتظام ہو گیا تھا لہنگے سے لے کر جولری تک ہر چیز اعلیٰ، مہنگی اور ارجنٹ منگوائی گئی تھی۔۔۔

یہاں تک اسٹیکر سے مہندی کے ڈیزائن بھی اس کے ہاتھ پر بنا دیے گئے تھے اب وہ دلہن بن کر تیار بیٹھی ہوئی تھی اس کے باپ نے پیار دیتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا تو منت پھوٹ پھوٹ کر ایک بار پھر سے رونے لگی تھی۔

آصف نے اسے سر پر بوسہ دیتے ہوئے چپ کروایا اور تسلی دی تھی کہ یہ وجدان کا بالکل صحیح فیصلہ ہے فجر خود رو رہی تھی مگر اپنی بہن کو دلاسا دیتے ہوئے چپ کروا رہی تھی۔۔۔

یہی حالت حوریہ کی بھی تھی۔ حوریہ فجر اور منت کا سگی بہنوں جیسا رشتہ تھا اس لیے یہاں پر حوریہ بالکل یہ نہیں سوچ رہی تھی کہ منت اس کی بھابھی بن رہی ہے اس وقت منت کی بہن بن کر تکلیف سے گزر رہی تھی۔۔

منت کی اس طرح کی رخصتی پر داجی نے پیار دیتے ہوئے اسے خوش رہنے کی دعائیں دیں عافیہ نہیں آئی تھی اپنے کمرے سے باہر۔۔۔۔ اذلان نے بھائیوں کی طرح اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

اذلان نے ہمیشہ منت اور فجر کو سگی بہنیں ہی سمجھا تھا۔۔ اذلان کے لیے حوریہ، فجر، منت میں کوئی فرق نہیں تھا۔۔ ہر آنکھ اس وقت اشکبار تھی حالانکہ اذلان اور حوریہ اور سریہ بیگم کو تو خوش ہونا چاہیے تھا کہ یہ ان کی بھابھی اور بہو بن کر ان کے ساتھ ہی تو نئے رشتے میں بندھ رہی تھی۔۔۔

مگر یہاں پر منت کے ساتھ ہوئے رویے پر سب افسردہ تھے منت کو وجدان کے روم میں لے جایا جا رہا تھا۔۔ وجدان آج منت کے فون کے بعد جلدی سے ریٹرن ٹکٹ لیتے ہوئے پاکستان آیا تھا کیونکہ صبح منت کی سالگرہ تھی اور وہ منت کو رات 12 بجے وش کرنا چاہتا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد اس کی پہلی سالگرہ تھی تو وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ منت سے دور رہے مگر راستے میں اس پر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس سے گولی اس کے بازو کو چھو کر گزری تھی۔۔۔۔

تھوڑا سا اگر نشانہ چونکتا تو گولی سیدھی اس کے دل پر آکر لگنی تھی مگر خدا نے منت کے سہاگ کو بچا لیا تھا۔۔ سیف الرحمن نے صحیح وقت پر نامعلوم افراد پر فائرنگ کرتے ہوئے اپنے مالک کی جان بچا لی تھی۔۔۔

منت کو دلہن بنا کر وجدان کے کمرے میں لایا گیا تھا وجدان سامنے ہی بیٹھ کر تکیے پر سر رکھے ہوئے لیٹا ہوا منت کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ بھی سختی سے منت کو فون پر چپ کروا رہا تھا تو منت اس وقت بہت ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔لو جی میرے پیارے بیٹے کی دلہن تیار ہے۔۔۔۔

ثریا بیگم اپنے شہزادے بیٹے کی دلہن کو بڑے پیار سے روم میں لے کر آئی تھی۔۔۔

اب رکھو تم دونوں ایک دوسرے کا خیال۔یہ دکھی ہیں اور تم زخمی ہو۔اب ایک دوسرے کی دوا بھی بنو اور مرہم بھی وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔دونوں کو نئی زندگی نیا سفر مبارک ہو اللہ تعالی میرے بچوں کے لیے آسانیاں پیدا کرے اور یہ سفر تم دونوں کے لیے بہترین سفر ثابت ہو آمین بولتے ہوئے وہ دونوں کے ماتھے چوم کر باہر جا رہی تھیں۔۔

وجدان بھائی پلیز منت آپی کا بہت خیال رکھنا فجر روتے ہوئے منت کے گلے مل کر بولی تھی۔۔یہ کیا بات ہوئی تم اور حور یہ دونوں میری بہنیں ہو اس کو بولو کہ یہ میرا خیال رکھے وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے کھڑا تھا۔۔وہ ماحول کو نارمل کرنے کے لیے مذاق کر رہا تھا۔

اوکے پریشان نہیں ہو میں ہوں ہمیشہ اس کا خیال رکھنے کے لیے۔وعدہ ہے کہ نہ کبھی اس کی آنکھ میں آنسو آنے دوں گا اور نہ کبھی اسے پریشان ہونے دوں گا۔۔

اب میری پیاری بہنیں بے فکر ہو کر جا سکتی ہیں میرے بازو میں درد ہے اور مجھے آرام کرنا ہے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے صاف لفظوں میں ان کو جانے کا کہہ چکا تھا جو بے تاب تھا اپنی بیوی سے ملنے کے لیے۔۔

ثریا بیگم مسکراتے ہوئے سب دیکھ رہی تھی۔۔ حوریہ تم اور فجر چلو میرے ساتھ وجدان کی ماں فجر اور حوریہ کو اپنے ساتھ لے کر جا چکی تھی۔۔

سریہ بیگم نے زیادہ دیر کمرے میں رکنا مناسب نہیں سمجھا تھا اس لیے افراتفری میں وہ منت کو بٹھا کر بھی نہیں گئی تھی۔۔۔

منت بیڈ کے پاس ہی کھڑی ہوئی تھی اور ویسے بھی وہ جانتی تھی کہ اس کا شہزادہ جو باہر سب کے سامنے اس کی ہی ماں کے ساتھ اپنی بیوی کا دفاع کر سکتا ہے وہ روم میں اپنی بیوی کو کمفرٹیبل کر کے بٹھانے کا ہنر بھی رکھتا ہے اس لیے وہ بے فکر ہو کر جا چکی تھیں۔۔۔

وجدان مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔ اور جا کر روم کی کنڈی لگا دی۔۔

ویلکم مائی روم یارِ وجدان۔۔ منت اس کے پاس آ کر رونے لگی تھی۔۔

منت میری جان چپ ہو جاؤ تمہارا رونا میں برداشت نہیں کر سکتا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اسے اپنی باہوں میں کستے ہوئے وجدان اس کے بالوں پر لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔

تمہیں منع کیا ہے نا کہ رونا نہیں رخصت ہو کر کل بھی تمہیں میرے پاس آنا تھا اور آج بھی میرے پاس اس لیے رونا بند کرو۔۔

میں رخصت ہو کر آپ کے پاس آگئی ہوں اس لیے نہیں رو رہی آپ کو گولی لگی ہے میں اس لیے رو رہی ہوں۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے اپنی بیوی کی سادگی دیکھ کر۔۔

۔مطلب کہ اس وقت نہ تو اسے جلد بازی میں ہوئی رخصتی پر رونا آرہا تھا اور نہ ہی اپنی ماں سے ہوئی توہین پر رونا آرہا تھا اس کا رونا اپنے شوہر کے لیے تھا اس کی تکلیف پر اس کے آنسو نکل رہے تھے۔۔

اب میں ٹھیک ہوں اس لیے تم اس بات پر بھی نہیں رو سکتی ذرا سی گولی چھو کر گزری ہے۔۔۔ویسے بھی اگر میری بیوی چاہے تو میں مزید ٹھیک ہو سکتا ہوں وہ شرارتی انداز میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت منت بہت زیادہ دکھی ہے وہ باہر ہوئی باتوں کو دہرانا نہیں چاہتا تھا تاکہ منت مزید افسردہ نا ہو۔۔

گولی لگی ہوئی ہے پھر بھی آپ کو ایسی باتیں سوجھ رہی ہیں وہ شرماتے ہوئے مسکرائی۔۔

یار گولی بازو کو چھو کر گزری ہے اور جذبات میرے دل سے نکل رہے ہیں اس کی آنکھوں کو باری باری چومتے ہوئے نمی کے قطروں کو بھی پی گیا۔۔

اس کے سلگتے لبوں کے لمس منت کے چہرے پر پڑتے ہی اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھی۔۔

وجی آپ کو آرام کرنا چاہیے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے منت دور ہوتے ہوئے اپنی دھڑکنوں کی روانی ٹھیک کرنا چاہتی تھی۔۔۔جو وجدان کے نزدیک ہوتے ہی تیزی پکڑ چکی تھیں۔۔

میرا آرام بھی تم

میرا چین بھی تم

میری نیند بھی تم

میرا سکون بھی تم

میرے دھڑکتے دل کی

ضمانت ہو تم

میرے ہونٹوں کی مسکان بھی تم

اس کی کمر میں اپنا ایک ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کر لیا دوسرے ہاتھ میں اچھی خاصی پین تھی مگر یہ مضبوط شہزادہ اس تکلیف کو اپنی محبت کے سامنے محسوس تک بھی نہیں کروا رہا تھا۔۔

یارِ وجدان آج کی رات میں خراب نہیں کرنے والا آج وجدان کی محبت تمہارے ہر لوں لوں پر تیز بارش کی طرح برسے گی انکاری کی گنجائش نہیں ہے۔۔

وجی آپ کے بازو پر گولی کا زخم ہے میں کون سا کہیں بھاگی جا رہی ہوں۔منت شرماتے ہوئے نظر جھکائے بول رہی تھی۔۔زخم کے لیے میں نے پین کلر تمہارے آنے سے کچھ دیر پہلے کھائی ہے زخم کا درد رک جائے گا۔۔اور وجدان ورک کی پکڑ سے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔مقابل کی نظریں اس کے وجود کے آر پار ہو رہی تھی۔۔

اور کوئی مزاحمت مت کرنا پلیز۔۔ہجر کی راتیں مجھ سے نہیں کاٹی جاتی۔منت آج تمہیں قسمت میری دسترت میں خود لے کر آئی ہے۔۔۔
تھوڑا سا پیچھے ہو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے منت کو نرمی سے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔۔وہ شرماتے ہوئے اس کی گود میں خاموشی سے بیٹھ گئی تھی وہ دلہن کے روپ میں شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔
وہ زیادہ ہلچل کر کے اپنی وجی کے بازو کا تازہ زخم دکھا کر تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔۔اس لیے آج اپنی شرم و حیا کو بھی کم کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔
مگر اس مضبوط شہزادے کے سامنے شرم و حیا پر قابو رکھنا بہت مشکل تھا۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو بالکل ویسی جیسے چوہدری وجدان ورک کی بیوی کو لگنا چاہیے۔۔

ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے ہوئے اور دوسرے سے اس کی پیاری سی ناک کو چھوتے ہوئے بھاری آواز میں بولا تھا۔

وجی آپ بھی بہت پیارے ہیں بہت خوبصورت ہیں وہ پیار سے وجدان کے گلے میں دونوں بازو ڈالے ہوئے بولی تھی۔۔۔

تھینک یو یارِ وجدان میری تعریف کے لیے آج سے پہلے تو مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ میں خوبصورت ہوں مگر اپنی جان کے منہ سے بار بار یہ سن کر اب میرا خود پر اترانے کو جی کرتا ہے۔۔

وجدان کے اس طرح کہنے پر وہ کھکھلا کر مسکرائی تھی مقابل کی پیاسی نگاہیں اس کے خوبصورت پنکھڑیوں پر جا کر ٹھہری وہ بے قابو ہوا تھا۔۔

مگر اس کی سانس کا خیال آتے ہی صبر کا گھونٹ پیا۔اس کا چہرہ اپنے چہرے پر جھکائے لبوں کو لبوں سے ملا کر تڑپتے دل کو راحت دی تھی۔۔ مگر لبوں کو چھوتے ہی وجدان ورک کی پیاس اور بڑھ گئی تھی۔۔

اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا لب اس کی نازک سی گردن سے ٹکرائے تو منت کے منہ سے سسکاریاں اُبھرنے لگی تھیں۔۔اس کی خوبصورت گردن پر لبوں کے بوسے دیتے ہوئے لو بائٹ کی چبن بھی چھوڑ رہا تھا۔۔۔

بڑی نرمی سے اس کے دوپٹے کو اُتار کر اس کے اوپر سے ہٹا چکا تھا۔۔ نظریں اس کے خوبصورت دلکش سراپے پر مرکوز تھیں۔

منت کے پورے وجود میں سرسراہٹ کی لہر دوڑی تھی۔ جب اس نے اپنی کمر پر وجی کی مضبوط ہاتھ کی ٹھنڈی انگلیوں کو محسوس کیا۔۔

وجدان کے منہ سے سی کی ہلکی سی آواز اُبھری تھی۔۔۔

اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے منت بنا اپنے حلیے کا خیال کیے جلدی سے کھڑی ہو کر اس کی قمیض کو پکڑ کر اُتارنے میں ہیلپ کرنے لگی تھی۔۔۔

۔وجدان کے مضبوط کثرتی ڈولے پر سفید کلر کی پٹی سے ڈریسنگ کر رکھی تھی۔۔ آپ کو درد ہو رہا ہے وہ پٹی پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھ کے تکلیف زدہ منہ بنا کر پوچھ رہی تھی وجدان کے زخم کا درد منت کی چہرے پر نظر آ رہا تھا جسے دیکھ کر مقابل کے لب مسکرائے تھے۔۔

ہمم بہت درد ہو رہا ہے۔۔ شراراتی انداز سے مسکراتے ہوئے کہا تو منت کو اپنی جلد بازی کا اندازہ ہوا تھا۔۔

اس کی قمیض کو اُتروا کر اپنے حلیے پر نظر ڈالے وہ شرم سے پانی پانی ہوتی اس سے دور ہوئی تھی۔ مگر اب مقابل اسے دور ہونے کا موقع کبھی نہیں دیتا۔۔۔

وہ اس پر قابض ہو چکا تھا اپنا چوڑا مضبوط سینہ اس کی پشت پر جمائے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھے اسے خود میں قید کیے جیسے اسے اس بات کی وارننگ دے رہا ہو کہ بس اب تم میری پناہوں سے دور نہیں جاسکتی۔۔

منت کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا جبکہ وجدان دیوانوں کی طرح اس پر اپنی محبت لوٹا رہا تھا۔۔۔

اس پر تو منت کی قربت کا شدید جنون طاری تھا۔۔اسے اپنی پیار کی بارش میں بڑی محبت سے بھگو رہا تھا۔۔

وہ دیوانوں کی طرح منت کے پورے چہرے کو چوم رہا تھا۔۔اس کے ہر خوبصورت نقش کو اپنے لبوں کے لمس سے روشناس کروا رہا تھا۔۔۔وجدان کے ہر انداز اور ہر سلگتے لمس سے اس کی دیوانگی اس کی تشنگی ظاہر ہو رہی تھی۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو لبوں میں نرمی سے قید کیے نمی کے قطروں کو دیوانوں کی طرح پیتے ہوئے اپنی تشنگی مٹا رہا تھا مگر یہ کیسی تشنگی تھی جو کم ہونے کے بجائے اور بڑھ رہی تھی۔۔۔

منت کے لبوں کو زیادہ دیر قید میں رکھ کر وہ اپنے یار کو سانسوں کے لیے نہیں تڑپا سکتا تھا۔۔

جان تھی وہ وجدان کی تو اسے سانسوں کے لیے وہ کیسے تڑپا سکتا تھا۔۔اسے نرمی سے بیڈ پر لٹاتے ہوئے اس پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے وجدان کی سچی محبت کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔۔۔

وہ آج اس پر سارے حق رکھتا تھا آج ان کے درمیان ایک خوبصورت جائز رشتہ تھا وہ محرم تھا اس کا اسے چھونے کا اسے پیار کرنے کا حق خدا نے دیا تھا۔

و جی۔۔۔ہوں ں ں

اس کے لبوں کی گستاخیوں سے تڑپتے ہوئے اس نے سسک کر وجدان کا نام لیا تھا۔۔۔۔وہ گمبھیر بھاری آواز میں بامشکل بولا تھا۔۔

۔وہ شیر تھا اور وہ نازک سے ہرنی جیسی تھی۔۔۔

جو اس وقت ببر شیر کے شکنجے میں کسی ہوئی اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔منت ہمیشہ میری ہو کر رہ میرے پاس رہنا بہت ترسا ہوں منت تمہارے لیے خدارا خود کو مضبوط کرو۔تو میرے لیے کانچ کی گڑیا کی جیسی ہو۔۔

تمہارا وجی ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہے گا تم خود کو بدلو یارِ وجدان میں نہیں بدلنے والا۔

میری اس بے صبری والی محبت کو برداشت کرو۔۔اپنے شوہر کی محبت کی شدتوں کو برداشت کرنا سیکھو۔۔۔

میری جان ابھی تو میں نے کچھ کیا نہیں اور میری جان مرنے کی باتیں کرنے لگی ہے۔۔۔وہ نرم انداز میں اس کی اوپر اپنی شدتوں کی سخت، نرم بدلتے رنگوں سے بارش برساتا جا رہا تھا۔۔

کہیں نرمی تھی تو کہیں چبن کہیں محبت کے بوسے تھے، تو کہیں سخت جذباتوں کی سختیاں ۔۔۔خوبصورت رات کے ہر لمحے میں بدلتے رنگوں کے ساتھ منت کی خوبصورت راعنائیوں پر اپنی بے باکیاں دکھارہاتھا۔۔

وہ کبھی سسکتی تھی تو کبھی اس کی محبت میں پگھل کر بکھر رہی تھی۔۔رات گزرتی جارہی تھی اس کا محبوب اس کی باہوں میں تھا۔۔

وجدان گھٹابن کر چھایاہوااپنی شدتیں برسائے جارہاتھا۔۔

وجدان کے لیے آج اس کی ساری دنیا مکمل تھی۔۔منت وجدان کی وہ خوشی تھی جسے وہ سالوں سے دعاؤں میں مانگ رہاتھا۔۔۔

چوہدری وجدان ورک کی جدائی کی گھڑیاں ختم ہو چکی تھی آج وہ پوری طرح سے اپنی منت پر قابض ہوااپنی محبت اس پر لٹارہاتھا۔۔۔

پورے حق سے پورے ایمانداری سے اپنی سالوں سے جمع کر رکھی محبت کو اپنی محرم کے نام کر رہا تھا۔۔

چوہری وجدان کی سچی محبت کی بارش میں بھیگ کر وہ پوری طرح سے یارِ وجدان بن چکی تھی۔۔

ابھی تو شیر زخمی تھا اگر پوری طرح سے ٹھیک ہوتا تو پتہ نہیں اس سہمی ہوئی ہرنی کا کیا حشر کرنے والا تھا۔۔پوری رات مقابل اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیے داستان نے محبت کو سنہری حروف میں لکھتے ہوئے یار وجدان کو اپنا بنائے رکھا؟۔۔۔

صبح فجر کے بعد جب وجدان نے اسے آزادی بخش تو منت اس کی باہوں میں ہی بکھری ہوئی ڈال کی طرح اس کے سینے پر لپٹی ہوئی سو گئی تھی۔۔۔

اس کے مضبوط جوڑے شرٹ لیس سینے پر سر رکھے ہوئے گہری نیند سو رہی تھی اس کے کھلے سلکی بال وجدان کے سینے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔

اپنا ایک ہاتھ اس کی مخملی گال پر رکھے ہوئے انگوٹھے سے رب کر رہا تھا۔۔ دوسرا زخمی ہاتھ اس کی نازک دھودیا مخملی کمر پر رکھے ہوئے تھا۔۔

وہ کسی خواب کی مانند اس کے خوبصورت چہرے کو بالوں کی گھٹا کو ہٹاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے اب بھی یہ سب کچھ خواب لگ رہا تھا۔۔۔

اے خدا اگر یہ خواب ہے تو کبھی میری آنکھ نہ کھلے یا تو اس لمحے کو میری زندگی کی حقیقت بنا دے وہ لبوں سے سوچ کر مسکرا رہا تھا۔۔

وہ کتنی پر سکون ہو کر اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے سوئی ہوئی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں جو وجدان کی گردن کو چھو کر جلا رہی تھی۔۔

اس کی گرم سانسیں وجدان کے اندر اب بھی اشتعال برپا کر رہی تھی۔پوری رات اپنی من مرضیاں کر کے بھی وجدان کا دل بھرا نہیں تھا۔۔۔

عشق ہونے سے پہلے سوچتا نہیں ہے کہ کس سے ہو رہا ہے کیونکہ دور دور تک وجدان اور منت کا کوئی مقابلہ نہیں تھا، وہ پہاڑ کی مانند مضبوط کا جسامت کا مالک تھا جو بے حد مضبوط اعصاب اور مضبوط شخصیت رکھتا تھا۔۔۔۔

جبکہ منت اس کے برعکس نازک مزاج اور کمزور کانچ کی گڑیا کی مانند تھی جو اس شیر کے ہاتھوں میں پہنچ کر ٹوٹی ہوئی ڈال کی طرح بکھر چکی تھی۔۔۔۔

مگر وجدان کی سختیوں میں اس کی محبت کا شیرہ اتنی زیادہ مقدار میں شامل تھا کہ منت اس کی سخت شدتوں میں بھی اس کی محبت کو واضح محسوس کر سکتی تھی۔۔

۔منت نے خوابوں میں جس شہزادے کا عکس بنا رکھا تھا وجدان اس ہر سانچے میں فٹ تھا۔۔

۔وجدان کے روپ میں اسے ایسا شوہر ملا تھا جس کو پا کر وہ خود کو دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی سمجھنے لگی تھی۔۔

۔وجدان ایسی شخصیت کا مالک تھا جس کی ہزاروں لڑکیاں خواب دیکھتیں ہیں۔ مگر وہ ہزاروں میں سے کسی ایک منت جیسی خوش نصیب لڑکی کے نصیب میں لکھا جاتا ہے۔۔

وجدان ورک ایک ایسا شہزادہ تھا جسے صرف لوگوں نے کہانیوں میں دیکھا تھا۔ وجدان ورک ایک ایسا مضبوط پہاڑ تھا جس سے دشمن ٹکرائے تو ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ اگر محبت ٹکرائے تو امر ہو جائے۔۔

۔وجدان کی محبت کو اتنے نزدیک سے دیکھ کر تو منت خود پر ناز کرنے لگی تھی کب اس نے سوچا تھا کہ وجدان جیسا شخص اسے یوں ٹوٹ کر چاہے گا۔۔

اب اس سنجیدہ خوبصورت شہزادے کا دل پھر سے شرارتی ہونے کو کر رہا تھا جو سوئی ہوئی منت کی خوبصورتی اور معصومیت سے متاثر ہوتا ہوا بے قابو ہو رہا تھا۔۔

۔ایسا نہیں تھا کہ اسے احساس نہیں تھا کہ اس نے ساری رات منت پر اپنی من مرضیاں کر کے پہلے ہی اسے بہت زیادہ توڑ دیا ہے۔۔۔

وجی۔۔۔ نیند کی خماری سے لال سرخ ہوئی آنکھیں وجدان کو گھور رہی تھی۔۔۔وہ ہلکا سا چیخی تھی

۔۔۔بولو وجی کی جان۔۔۔وہ محبت سے مسکرایا تھا۔۔

وجی پلیز مجھے سونے دیں تنگ مت کریں پوری رات آپ نے میری نیند پوری نہیں ہونے دی۔۔

وہ گہری نیند میں وجدان کے ہاتھ کے سخت ہاتھ کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے تڑپ کر بول رہی تھی۔۔۔

ہاں تو سوتی رہو کس نے منع کیا ہے مگر میرے ہاتھوں سے ایسی اُمید مت کرنا کہ وہ سکون سے رہیں گے۔۔۔

اتنے سالوں سے آرام کی نیند سو رہی ہو دل نہیں بھرا تمہارا ایک ہی رات میں شکوے شکایت کرنے لگی ہو وہ جھک کر اسکے گال کو پیار سے چوم رہا تھا۔۔

۔وجی آپ کو پتہ ہے گولی آپ کی بازو کو چھو کر گئی ہے۔ مگر آپ کو ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے مجھے لگتا ہے کہ آپ کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔۔
کیونکہ مجھے آپ پہلے والے وجدان لگ ہی نہیں رہے۔۔وجدان کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے لال آنکھوں سے منت نے گھورتے ہوئے دیکھ کر بولی۔۔
یارِ وجدان اپنی حالت پر تھوڑا رحم کھاؤ ورنہ ایسا نہ ہو کہ تمہارے غصے کا جواب دینے کے لیے مجھے ایک بار پھر سے گستاخی پر اُترنا پڑے۔۔۔

اور کیا کہا تم نے کہ مجھے ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے یعنی کہ تمہیں میں پاگل لگ رہا ہوں تو چلو ٹھیک ہے اگر میرے یار کو میں پاگل لگ رہا ہوں تو پھر تھوڑی سی پاگلوں والی حرکتیں اور کر لینی چاہیے۔۔۔

وہ خوبصورت شہزادہ دلکش انداز سے مسکراتے ہوئے شرارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پگلی منت کو اب احساس ہوا تھا کہ وہ کس حالت میں سو رہی تھی کیونکہ گہری نیند میں وہ کب چلی گئی اسے اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔

اس کے خوبصورت چہرے پر لبوں سے طواف کر رہا تھا۔۔۔

وجدان کا دل بھرنے کو تیار ہی نہیں تھا منت سے پیار کر کر کے وہ اور بھی دیوانہ ہوا جا رہا تھا۔۔

وجی آپ بہت ظالم ہیں۔ وجدان کی رات بھر کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی منت نے شکواہ کیا تھا۔ تم بھی بہت ظالم ہو اتنے سالوں مجھے ترسایا تڑپایا ہے۔۔

اتنا ظالم تو مجھے ہونا چاہیے اور ویسے بھی میری جان نے مجھے جب سائیکاٹرس کو دکھانے کا مشورہ دے ہی دیا ہے تو پھر فیس کا حق تو ادا کرنا پڑے گا نہ۔۔

کچھ تو حرکتیں ہونی چاہیے مجھ میں ایسی کہ سائیکاٹرس کچھ ثابت کر سکے وہ مسکراتے لبوں سے دیوانہ وار اس کے چہرے پر جھکا ہوا اس پر محبت کی بارش برسا رہا تھا۔

اس کی شدت کو برداشت کرنے کی اس نازک سی جان میں اور ہمت نہیں تھی وجدان کے کندھوں پر منت نے زور سے مکے مارتے ہوئے رو کر آواز نکالنی چاہی تھی۔۔۔

جس کو مسکراتے لبوں سے چومتے ہوئے وجدان نے روک لیا۔۔۔

میری جان وہ وجدان ورک تھا یہ تمہارا وجی ہے اس کو سمجھو میں تو ایسا ہوں یارِ وجدان ایسا ہی رہوں گا

۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے پیار سے اس کے ماتھے کو چوم کر اپنی من مرضیاں کر چکا تھا۔۔۔

۔منت کو بڑے پیار سے اپنے مضبوط بازو پر لٹائے ہوئے خوبصورت لمحوں کو قید کر رہا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر اس کے سر کو اپنے کندھے پر رکھے ہوئے تھا ایک بازو اس کے نیچے سے گزارتے ہوئے۔اس کے کمر کے گرد حصار باندھے ہوئے تھا۔۔

جبکہ دوسرا بازو اپنے سر کے نیچے رکھے ہوئے تھا اس کے بازو میں اس وقت کافی درد محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اس خوبصورت شہزادے نے اپنی من مانیاں کرنے کے لیے پوری رات اپنے بازو کو ایک سیکنڈ کا بھی سکون تو لینے نہیں دیا تھا۔۔۔

اب درد تو ہونا تھا۔ مگر اب بھی ڈھیٹوں کی طرح لیٹا ہوا منت کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔

اب بھی اس بندے کو اپنے درد کا ذرا سا بھی احساس نہیں تھا۔۔اتنے سالوں کی اس کے دل کے اندر جو محبت تھی جو پیاس تھی۔اس کو بجھانے کے لئے وہ اپنے درد کو ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے تھا دیکھنے والا بندہ تو یہ محسوس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وجدان ورک کے ہاتھ پر گولی کا زخم ہے۔۔

منت وجدان کے مضبوط سینے پر بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بچوں کی طرح کھیل رہی تھی۔۔

وجی۔۔۔۔۔

ہوں ں ں۔

آپ بہت گندے ہیں۔۔

مگر تم بہت پیاری ہو۔

ایسا کریں گے تو میں روٹھ جاؤں گی۔

مطلب کیسا کروں گا تو تم روٹ جاؤ گی؟؟

آپ مجھے ایسے تنگ کریں گے تو میں روٹ جاؤں گی۔۔

ہمم۔۔۔گڈ جب تم روٹھ جاؤ گی تو میں اپنے یار کو منالوں گا۔۔۔

میں نہیں مانوں گی۔۔۔

میری جان یہ وہم ہے تمہارا!

۔کیوں آپ کو خود پر اتنا یقین ہے کہ آپ مجھے منالیں گے ؟؟

خود پر نہیں مگر میری جان اپنی محبت پر پورا یقین ہے کہ وہ تمہیں منالے گی۔۔۔

اس کی نازک سی کمر پر وجدان کے ہاتھ سہراتے ہوئے منت پر لرزہ طاری کر رہے تھے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے ہر سوال کا بڑے مطمئن انداز سے جواب دے رہا تھا۔۔۔

وجی آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا۔۔

تمہیں آتا تھا جب میں تمہیں حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا۔اور تم مجھے اگنور کر دیتی تھی۔

کیونکہ میں آپ سے ڈرتی تھی۔۔ آپ ہر وقت سڑو شکل بنا کر رکھتے تھے ہنستے نہیں تھے۔۔۔

جیسے ہنسنے پر ٹیکس لگ جاتا وہ منہ پھلا کر۔وجدان کی نقل اتار رہی تھی۔۔ ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے تھے اور دیکھتے تو ایسے تھے جیسے مجھے کچا کھا جائیں گے۔۔

میری جان کسی حال میں تو خوش رہ لو پہلے ڈانٹتا تھا تو تب بھی تمہیں شکایت تھی اب محبت کر رہا ہوں پھر بھی شکایت ہے پہلے غصے سے دیکھتا تھا پھر بھی شکایت تھی اب پیار سے دیکھتا ہوں اب بھی شکایت ہے

پہلے ہنستا نہیں تھا وہ بھی شکایت تھی اب کمرے کے اندر ہنس ہنس کر بات کر رہا ہوں تب بھی ناراض ہو۔۔۔

چاہتی کیا ہو یارِ وجدان وہ شرارتی انداز میں مسکراتا ہوا آنکھیں کھول کر اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

جو وجدان کے دیکھنے پر شرما کر آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔ آنکھیں کھولو اور جواب دو یہ جو تم کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لیتی ہو نا اس سے تم پر آیا ہوا خطرہ کبھی نہیں ٹلے گا۔۔۔

اس کے گال پر دانتوں سے کاٹتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔ آہ اااا۔۔ وجی۔۔۔۔ پلیز نہیں کریں وہ چلائی تھی۔۔

پاگل لڑکی چلاؤ مت باہر لوگ سنیں گے تو کیا سوچیں گے اس کے زور سے چلانے پر وجدان نے اپنا بھاری ہاتھ پیار سے اس کے ہونٹوں پر رکھ کر آنکھوں سے گھورا تھا۔۔

تو سننے دیں اگر کوئی سنتا ہے تو آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے آپ مجھے دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھا جائیں گے اور میں کچھ بھی نہیں بولوں گی۔۔۔

وہ وجدان کے کندھوں پر غصے سے دانت گاڑتے ہوئے اپنا غصہ اس کے کندھے پر اتار رہی تھی۔۔

اس نے پورے زور سے دانت وجدان کے کندھے میں گاڑ رکھے تھے۔۔ مگر اس شیر دل شہزادے کے چہرے پر ایک شکن تک نہیں تھی۔۔۔

وہ مسکراتے لبوں سے ساکت لیٹا ہوا تھا منت بھول گئی تھی اس کے مقابل چٹان کے جیسا مضبوط چوہدری وجدان ورک تھا جو درد کو اپنے چہرے پر دکھانا اپنی توہین سمجھتا تھا۔۔۔

اور یہ درد تو اتنا میٹھا تھا کہ وہ محسوس کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔ آخر پوری رات میں پہلی بار تو اس کے یار نے ہمت کر کے کچھ خود سے کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

ہاں جی۔۔۔ بس میرا یار تھک گیا ہے؟ منت نے خود ہی تھک کر جب دانت ہٹائے اور وجدان کے چہرے کی جانب دیکھا تھا جو بالکل پر سکون اس کی حرکت کو دیکھ مسکراتا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔

وجی آپ کو درد نہیں ہوا منت کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ اس نے بہت کم زور سے دانت گاڑے ہیں اس لیے وہ آرام سے لیٹا ہے۔۔۔۔ نہیں میری جان درد صرف وجدان کو تب ہوتا تھا جب تم وجدان سے دور تھی اب تو اگر وجدان کو تم کھا بھی جاؤ تو وجدان اف نہیں کرے گا۔۔

۔اور کیا کہہ رہی تھی تم کہ میں پہلے ایسے دیکھتا تھا۔ جیسے تمہیں کچا کھا جاؤں گا۔۔

۔ہاں ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے کچا کھا جائیں گے۔۔۔میری جان میرا تو ابھی دل چاہتا ہے کہ تمہیں کچا کھا جاؤں۔۔اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے گال پر کاٹنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر منت نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اس کی اس حرکت کو ناکام بنا دیا تھا۔۔۔

وجی قسم سے آپ کتنے ظالم ہیں آپ کو ایک نظر دیکھ کر بالکل ایسا نہیں لگتا کہ آپ ایسے ہو۔۔منت پر وجدان کے سارے محبت بھرے رنگ آہستہ آہستہ کھل رہے تھے۔۔۔

قسم سے میں بہت صبر والا بندہ تھا اب بھی صبر کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں مگر کیا کروں یار تم ہو ہی اتنی خوبصورت کے تمہارے سامنے آکر میں کمزور پڑ جاتا ہوں۔۔۔۔

اس کے چہرے کو چومتے ہوئے آواز میں پھر سے بھاری پن آنے لگا تھا۔۔

ویسے ایک طرح سے چچی جان نے مجھ پر احسان کر دیا ہے رخصت کر کے۔۔۔

یہ جملہ وہ بے اختیاری میں بول گیا تھا مگر اس کی سختی کا احساس تو تب ہوا جب منت کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے تھے۔۔۔۔

منت یار کیوں رو رہی ہو سوری تمہارا دل دکھانا میرا مقصد نہیں تھا میں نے تو ایسے ہی بول دیا۔۔اس کے آنسوؤں کو چوم کر چنتے ہوئے وہ بے قراری سے بولا تھا۔۔

نہیں وجی آپ سوری مت بولیں میں تو اپنی قسمت پر رو رہی ہوں پتہ نہیں کیوں امی مجھے کبھی پیار نہیں کرتی تھی اور آج بھی انہوں نے مجھے یوں رخصت کیا جیسے میں ان کے سر پر بہت بڑی مصیبت تھی جس کو انہوں نے چند لمحوں میں اتار کر پھینک دیا ہے۔۔۔

منت میں تمہاری آنکھوں میں کبھی آنسوں نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔میں نہیں جانتا کہ چچی تمہارے ساتھ یہ سلوک کیوں کرتی ہے۔۔۔

مگر آج کے بعد تم کبھی کسی رشتے کے لیے نہیں روؤ گی تمہارے پیار کے ہر خانے کو میں خود پُر کرلوں گا---جس دن میں تمہاری آنکھوں میں آنسوں دیکھوں گا تو مجھے خود پر شرمندہ ہونا پڑے گا

میں یہ سمجھ جاؤں گا کہ میں اپنے یار کو محبت دینے سے قاصر رہا جو میرا یار یوں رو کر کسی اور محبت کو یاد کررہا ہے----

منت میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تمہیں کسی اور محبت کی ضرورت نہیں پڑے گی----

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ایک ماں کی محبت پر میں اپنی محبت کو ترجیح دے رہا ہوں---

مگر میری محبت تمہارے ہر زخم کے لیے مرہم کا کام کرے گی--

آج کے بعد کبھی رونا مت وہ اسے اپنی باہوں میں کستے ہوئے سینے سے لگا گیا تھا-----

-و جی--

ہمم--

آپ ہمیشہ ایسے ہی رہنا وجدان کے سینے سے لگتے ہی منت کے آنسوں بھی غائب ہونے لگے تھے اور اس کا درد بھی کم ہونے لگا تھا-----

منت،وجدان جب تک یہ سانسیں لیتا رہے گا تب تک وجدان ورک کے دل و دماغ میں تم رہو گی۔۔۔

اور جب تک تم دل و دماغ میں رہو گی وجدان تم سے محبت کرنا کبھی کم نہیں کر سکتا۔۔۔

زندگی کا جیسا مرضی موڑ آجائے منت میری محبت کو ہمیشہ دوگنا پاؤ گی۔وہ آہستہ آہستہ اپنے پیار کے سچے موتیوں کی مالا پروتے ہوئے اس کے گلے میں پہنا رہا تھا۔۔۔

منت وجی کے بنائے ہوئے پیار کے راستے پر چلتے چلتے سچ میں اپنے دکھ بھول رہی تھی وہ اتنی محبت سے اس کو اپنے پیار کی دنیا دکھا رہا تھا کہ منت اس کی باتوں میں کھو کر دنیا سے بیگانی ہوتی چلی گئی۔۔۔

وقت کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کیسے باتیں کرتے ہوئے ٹائم گزرتا جا رہا تھا۔

پیار کرنے والا سچا شوہر اگر ساتھ ہو تو عورت اپنا ہر دکھ ہر غم ہر محرومی بھول جاتی ہے۔۔۔

جیسے اس وقت منت اپنے بچپن سے لے کر جوانی تک کی محرومی کو بھول چکی تھی۔۔۔

oooooooooooo

باباجان آپ ہمارے ساتھ بہت زیادتی کر رہے ہیں۔کیا ضرورت تھی حوریہ کو پڑھانے لکھانے کی، کیا ضرورت تھی حوریہ کو باشعور بنانے کی، کیا ضرورت تھی حوریہ کو اتنا پر اعتماد بنانے کی جب اسے بلاج جیسے جاہل کے گلے ڈالنا تھا۔۔

اذلان اس موضوع پر ہم پہلے بات کر چکے ہیں اور فیصلہ ہو چکا ہے تو بار بار مجھے ایک ہی مدے پر بات کرنا پسند نہیں۔۔

چوہدری ریاض ورک نے سخت لہجے سے کہا۔۔

باباجان ہم آپ کے ہر فیصلے کا احترام کرتے ہیں مگر یہ فیصلہ آپ ہم پر تھوپ رہے ہیں آپ نے زبردستی حوریہ کا رشتہ طے کر دیا ہمیں زبردستی خاموش کروادیا۔۔۔

ہماری بہن کتنی آس لے کر ہمارے پاس آنسو بھری آنکھوں سے آکر اس رشتے کو ختم کرنے کا کہہ رہی تھی مگر ہم لاچار اور بے بس تھے کیونکہ ہم اپنے باباجان کے فیصلے کے آگے بول کر ان کے فیصلے کی توہین نہیں کرنا چاہتے۔۔

تو اب کیا کر رہے ہو تم اذلان اب بھی تم میرے فیصلے کی توہین کر رہے ہو بار بار ایک ہی مدے پر بات کرنے کا مقصد جان سکتا ہوں میں۔۔

آصف ورک لال سرخ چہرہ لیے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے صوفے براجمان تھا جبکہ اذلان غصے سے کھڑا ہوا بول رہا تھا۔۔

بابا جان میں نہ تو آپ کے فیصلے کی توہین کر سکتا ہوں نہ ایسا سوچ سکتا ہوں مگر بابا ہم اتنی جلدی حوریہ کا نکاح بلاج سے نہیں کریں گے۔۔

رشتہ ہو گیا ہے تو اب ایسی بلاج کو کون سی آگ لگی ہوئی ہے جو اسے فٹافٹ نکاح کرنا ہے۔ ابھی حوریہ کی پڑھائی مکمل نہیں ہوئی اس لیے پھوپھو جان سے کہیں کہ ہمیں کچھ ٹائم دے۔۔۔

میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرے انکار کا کی وجہ سے بلاج میری بہن کو اور ٹارچر کرے گا اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا صدف نے اپنی زندگی میں بہت مشکلات کا سامنا کیا ہے۔ بہت کچھ سہا ہے میری بہن نے، میں صدف کو منع کر کے اس کا دل نہیں توڑ سکتا۔۔۔

بابا آپ صدف پھوپھو سے اتنا پیار کرتے ہیں تو ہمارے بارے میں بھی سوچیں حوریہ جان ہے ہماری خدا کی قسم اگر اس بلاج نے حوریہ کو ذرا سی تکلیف بھی دی تو میں اس کی جان لے لوں گا۔۔۔

شانت اور خوش مزاج اذلان ورک کے چہرے کا رنگ سرخ لال ہوا تھا۔

کچھ نہیں کرے گا بلاج اتنی اوقات نہیں اس کی کہ وہ ریاض ورک کی بیٹی کو تکلیف پہنچا سکے۔۔۔حوصلہ رکھا کرو ہر بات میں جذباتی مت ہو جایا کرو ازلان،وجدان سے کچھ سیکھو کیسے وہ ہر معاملات کو تحمل سے ہینڈل کرتا ہے۔۔

جی دیکھا تھا میں نے اس کا تحمل جب منت پر چچی جان ناراض ہو رہی تھیں۔۔۔دیکھا تھا میں نے کہ وہ نہیں برداشت کر سکا تھا۔۔۔

کیسے وجدان بھائی نے منت کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے فوراً سے رخصتی کا مطالبہ کر دیا تھا۔۔جب کسی دل کے قریب ہونے والے شخص کو کھو دینے کا ڈر ہوتا ہے تو اس وقت انسان میری طرح جذباتی بھی ہوتا ہے اور غصہ بھی ظاہر کرتا ہے!!

ورنہ بابا جان آپ جانتے ہیں ہم نے کبھی آپ کے فیصلے سے انکار نہیں کیا۔۔۔آج ازلان بھی پوری طرح سے حوریہ کے دفاع کے لیے کھڑا تھا۔۔۔

اور بابا جان آپ نے کہا میں وجدان بھائی کی طرح صبر و تحمل سے بات کیا کروں تو آپ یہ مت بھولیں کہ وجدان بھائی ابھی تک آپ کے اس فیصلے سے ناواقف ہیں۔۔

ان کو جب پتہ چلے گا کہ آپ کل حوریہ کا نکاح کرنے والے ہیں تو میں بھی دیکھتا ہوں کیسے وجدان بھائی ری ایکٹ نہیں کریں گے!!

وہ کبھی بھی میری طرح حوریہ کے نکاح کے لیے نہیں مان سکتے آخر یہ ہماری بہن کی زندگی کا سوال ہے---

ازلان تم مجھے ایسے فیل کروا رہے ہو جیسے حوریہ میری کچھ نہیں لگتی میں حوریہ کا دشمن ہوں---

بابا جان پلیز آپ حوریہ کے نکاح کو کل روک دیں مجھے آپ سے بحث کرنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا میں اپنی باتوں پر شرمندہ ہوں---

ازلان فیصلہ ہو چکا ہے میں صدف کو زبان دے چکا ہوں کہ کل حوریہ اور بلاج کا نکاح ہو گا اب میں اپنے فیصلے سے نہیں پلٹوں گا---

تو ٹھیک ہے بابا جان اگر ہم سے بھی کوئی غلطی کوتاہی ہو جائے تو کل کو ہمیں بھی معاف کر دیجئے گا----

ازلان اس بات کا میں کیا مطلب سمجھوں مجھے تم سے ایسی بدتمیزی کی اُمید نہیں تھی--

چوہدری ریاض ورک اپنے بیٹے کی تکلیف کو سمجھتے ہوئے نظر انداز کر رہا تھا کیونکہ اگر وہ ازلان، وجدان اور حوریہ کی تکلیف کو دیکھتا تو پھر اپنی بہن کو اُسے چھوڑنا پڑتا جو کہ چوہدری ریاض ورک کو کبھی منظور نہ تھا!!

صدف نے اپنی زندگی میں کتنی مشکلات دیکھی تھی یہ سب کچھ اس کے بھائی جانتے تھے تاشی کے مرنے کے بعد انہوں نے ہر طرح سے اپنی بہن کا خیال رکھا تھا!!

وہ تو اسی بات پر شرمندہ تھے کہ آج تک انہیں کیسے پتہ نہیں چلا کہ انہوں نے اپنی بہن کو غلط ہاتھوں میں سونپ دیا تھا!!

مگر ایسا نہیں تھا کہ چوہدری ریاض ورک کو اپنے بیٹوں کی تکلیف نظر نہیں آتی تھی وہ جانتے تھے کہ جتنی تڑپ وہ صدف کے لیے رکھتا ہے اتنی ہی درد اور تکلیف سے اس وقت اذلان اور وجدان گزر رہے ہیں!!

وجدان کے تو بازو میں گولی لگی تھی جس کی وجہ سے وجدان اس بات سے بے خبر تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ حوریہ کا کل نکاح طے ہو چکا ہے ابھی تو یہ خبر چوہدری ریاض ورک نے وجدان تک پہنچانی تھی اور وہ جانتا تھا کہ وجدان کا ردعمل بھی اذلان سے کچھ کم نہیں ہو گا!!

دونوں کا لہجہ مختلف ہو سکتا ہے جذبات نہیں۔۔۔وہ جانتا تھا کہ دونوں بھائیوں کی جان بستی ہے حوریہ میں۔۔۔جس بہن کو بچپن سے لے کر آج تک انہوں نے کھروچ تک نہیں آنے دی اسی بہن کو اپنے ہاتھوں سے بلاج جیسے انسان کے ہاتھ میں کیسے سونپ دیتے!!

اب ایک طرف چوہدری ریاض ورک کی محبت تھی اپنی بہن صدف کے لیے اور دوسری طرف دونوں بھائیوں کی محبت تھی حوریہ کے لیے اب دیکھتے ہیں اس محبت کی جنگ میں کون جیتا ہے۔۔۔

....

عافیہ مجھے تم سے ایسی اُمید نہیں تھی!!

عافیہ میں تم سے بات کر رہا ہوں!

عافیہ میری بات کا جواب دو۔۔۔

کیا جواب دوں آپ جو مجھے سنانا چاہتے ہیں سنا لیں میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے آپ کی باتوں کا!!

عافیہ جو آپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیڈ پر لیٹی رو رہی تھی آصف ورک کے ناراض لہجے کو محسوس کرتے ہوئے غصے سے ہاتھ آنکھوں سے ہٹا کر بولی تھی!!

نہیں عافیہ آج تمہیں میری باتوں کا جواب دینا پڑے گا بچپن سے لے کر ہمیشہ تم منت سے کھچی کھچی رہی ہو اور میں نے ہمیشہ اس بات کو اگنور کیا ہے مگر آج نہیں۔۔

تم مجھے بتاؤ تمہیں منت سے پرابلم کیا ہے میری بیٹی میرے گھر سے رخصت ہوتے ہوئے کس ٹوٹے ہوئے انداز سے رخصت ہوئی ہے!!

اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر جس تکلیف سے میں گزر رہا ہوں میں جانتا ہوں یا میرا رب جانتا ہے!!

تم تو کمرے میں آکر چھپ گئی مگر مجھے اپنی بیٹی کی نظروں سے شرمندگی کے مارے چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی!!

آپ ایک کام کریں اپنی بیٹی کا بدلہ لینے کے لیے میری جان لے لیں مار دیں مجھے!!

مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ماں اپنی ہی بیٹی سے اتنی نفرت کیسے کر سکتی ہیں؟؟

غصے سے آصف ورک کے چہرے کا رنگ لال انگارا ہو رہا تھا!

عافیہ کو کہاں عادت تھی آصف کے غصے کی اس نے تو ہمیشہ آصف ورک کی آنکھوں میں اپنے لیے بے تحاشہ پیار دیکھا تھا!!

آپ کس لیے مجھ پر غصہ کر رہے ہیں!

وہ میری بیٹی ہے! میں اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں!!

تو میں کیا سمجھوں کہ آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے!

اس کا جواب تم خود سے پوچھو!

آصف آپ بدل رہے ہیں۔۔۔وہ بھی اس لڑکی کی خاطر۔۔درد کی شدت سے عافیہ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات تیز ہونے لگی تھی!!

بیوقوف عورت وہ لڑکی ہماری سگی اولاد ہماری بیٹی ہے۔۔۔ تم بار بار وہ لڑکی وہ لڑکی بول کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔آصف ورک نے اس کے کندھوں سے پکڑ کر زور سے ہلاتے ہوئے اسے ہوش دلایا تھا کہ منت اس کی بھی بیٹی ہے!!

نہیں ہے وہ میری بیٹی ہمیشہ سے میں جانتی تھی کہ ایک دن ہم دونوں کو دور کرنے کا سبب یہی لڑکی بنے گی!!

یہ دور کر دے گی مجھ سے میرے آصف کو۔۔۔ آصف میں مر جاؤں گی اگر آپ نے مجھے خود سے دور کیا میں نہیں جی سکتی آپ کے بنا آپ میرے جینے کی وجہ ہو!

آپ اگر مجھ سے نفرت کریں گے تو مجھے خود سے نفرت ہو جائے گی میں مر جاؤں گی آصف میں مر جاؤں گی!

عافیہ کیا ہو گیا تمہیں میری جان میں تم سے کیسے نفرت کر سکتا ہوں تم کیوں مجھے ایک شوہر اور ایک باپ کی کسوٹی پر لا کر لٹکا رہی ہو!!

عافیہ جو پاگلوں کی طرح آصف کے کالر کو مٹھیوں میں دبوچے ہوئے اس کے سینے سے سر لگائے ہچکیوں سے رو رہی تھی!

آصف کہاں اپنی عافیہ کو اس طرح روتے دیکھ سکتا تھا عافیہ کے یوں رونے کی وجہ آصف کو سمجھ نہیں آ رہی تھی!!

عافیہ کو یوں تڑپ کر روتے دیکھ آصف ورک کا غصہ ختم ہو چکا تھا وہ عافیہ کو اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے چپ کروا رہا تھا!!

عافیہ ویسے ہی ڈپریشن اور ہائی بی پی کی مریض تھی آصف جانتا تھا کہ اس طرح کی ٹینشن سے اس کی صحت پر بہت برا اثر پڑے گا!!

عافیہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں یہ بات مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں زندگی کے ہر مشکل دور میں میں ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا رہا ہم نے زندگی کے اتنے سال ایک ساتھ گزار لیے ہیں کہ ہمارا رشتہ اب اتنا مضبوط ہے کہ اب اگر میں اپنی محبت لفظوں میں نہ بیچتا ہوں تو تم میری نظروں میں دیکھ سکتی ہو پھر یہ کیسا ڈر ہے کہ میں تم سے نفرت کروں گا ہاں میں بہت ناراض ہوں تم سے۔۔۔کیوں تم منت سے اتنی نفرت کرتی ہو!!وہ ہماری بیٹی ہے ہماری بڑی بیٹی۔۔۔اور مجھے بہت عزیز ہے میں بہت محبت کرتا ہوں منت سے مگر تمہاری بے رخی منت کے اندر ایک خلا پیدا کر رہی ہے اس خلا کو میری محبت بھی نہیں بھر پا رہی تم نے کیا کیا اس کی طبیعت اتنی خراب تھی اور تم نے اس کے پاس جا کر اسے ایک بار بھی ممتا بھرا احساس نہیں دلایا۔۔۔تم اس کے قریب نہیں گئی اور پھر تم نے ہماری بیٹی کو کس طرح سے رخصت کرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔کیا ایک ماں اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے!! کیوں کر رہی ہو عافیہ تم منت کے ساتھ ایسا۔۔۔اپنی باہوں کے حصار میں لیے ہوئے اسے اپنے سینے میں چھپائے بیٹھا تھا اور یہ محبت سے اسے سمجھاتے ہوئے جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر عافیہ کے دل میں کیا ہے۔۔۔

عافیہ۔۔عافیہ۔۔عافیہ کیا ہو رہا ہے تمہیں۔۔۔

اس کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے آصف اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ عافیہ بے ہوش ہو چکی تھی!!

آصف ہڑبڑا کر اُٹھا تھا اس نے عافیہ کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے۔۔۔ جلدی سے عافیہ کے ڈاکٹر کو فون ملایا عافیہ کا بی پی بہت زیادہ شوٹ کر چکا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

اسی چیز کا آصف کو ڈر تھا۔۔

یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے اگر بیٹی کی طرفداری کرتا ہوں تو اپنی بیوی، اپنی محبت، اپنی جان سے دور ہو جاتا ہوں اس کی تکلیف کا باعث بنتا ہوں!

اگر اپنی جان سے پیاری بیٹی کے سامنے ڈھال بن کر نہیں کھڑا ہوتا تو خود کی نظروں میں گر جاؤں گا۔۔۔

یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے!!

آنے والے ماہ رمضان کے مہینے کے صدقے میرے خدا ہماری آزمائش کو ختم کر دے ایک ایسی آزمائش ہے جو منت کے پیدا ہونے سے لے کر آج تک ختم ہی نہیں ہو رہی!!

وہ بے اختیار چھت کی جانب منہ کیے خدا سے دعا کر رہا تھا ڈاکٹر پہنچ چکا تھا اور عافیہ کو چیک کرنے کے بعد بتایا گیا کہ عافیہ کا بلڈ پریشر ضرورت سے زیادہ شوٹ کر گیا تھا!!

اور اگر دوبارہ اس طرح سے بلڈ پریشر شوٹ کیا تو عافیہ کی جان بھی جا سکتی ہے یہ سن کر آصف ورک کی روح کانپ گئی تھی!

وہ کہاں عافیہ کو کھو سکتا تھا عمر کے اس پڑاؤ میں بھی آصف ورک اپنی بیوی سے بے انتہا محبت کرتا تھا!!

دونوں کی لو میرج ہوئی تھی آصف ورک نے اپنے گھر والوں کے خلاف جا کر عافیہ سے شادی کی تھی!

عافیہ اور آصف ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔۔۔ آصف ورک کو کب عافیہ سے محبت ہو گئی یہ تو دوستی میں آصف کو پتہ ہی نہیں چلا!!

مگر آصف کا رشتہ پہلے ہی خاندان میں طے ہو چکا تھا۔۔۔اب ورک خاندان میں رشتوں کو توڑنا انتہائی غلط سمجھا جاتا تھا!

جب آصف نے اپنے باپ صلاح الدین ورک سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا تو وہ بہت ناراض ہوئے تھے!

گھر میں کہرام مچ گیا تھا اس وقت آصف کی والدہ بھی زندہ تھی انہوں نے صلاح الدین ورک کو بہت سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ جوان اولاد ہے زبردستی کی شادی کبھی کامیاب نہیں ہوتی!!

مگر صلاح الدین جو ہمیشہ سے اپنی زبان کا پکا تھا وہ اس رشتے کو کسی صورت توڑنا نہیں چاہتا تھا!

مگر آصف اپنی بات پر بضد تھا وہ ہر حال میں عافیہ سے ہی شادی کرنا چاہتا تھا بات اتنی زیادہ بگڑ گئی کہ صلاح دین نے کہہ دیا کہ تم شادی کر کے اس لڑکی کو اس گھر میں نہیں لا سکتے!!

مگر آصف عافیہ کی محبت میں اس بات کو بھی مان گیا تھا اس نے کورٹ میرج کر لی۔۔۔اور عافیہ سے شادی کر کے کافی عرصہ تک وہ حویلی سے دور رہا تھا مگر کافی سالوں کے بعد جب آصف کی ماں بہت بیمار رہنے لگی تو انہوں نے اپنے شوہر سے آخری وقت میں اپنے بیٹے کی گھر کی واپسی کی اجازت مانگی!!
اپنی بیوی کے ساتھ اتنے سالوں کے سفر کو ختم ہوتے دیکھ صلاح الدین ورک اپنی بیوی کو انکار نہیں کر سکا تھا اس طرح آصف کو واپس گھر آنے کی اجازت مل گئی تھی اس وقت فجر پیدا ہونے والی تھی!!
اب زندگی کی اتنی مشکلیں پار کر کے اس نے عافیہ کو حاصل کیا تھا۔۔۔شادی کے اتنے سالوں بعد بھی ان کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی!
خدا نے ان کو دو پیاری سی بیٹیاں عطا کی تھی اب جوان ہو چکی تھی!! مگر آصف کا عافیہ کے لیے پیار وقت کے ساتھ کم نہیں اور زیادہ ہو گیا تھا!!

آصف کے لیے تو منت اور فجر میں کوئی فرق نہیں تھا منت اور فجر دونوں اس کے دل کے دو ٹکڑے تھے جن کے بغیر آصف ورک خود کو نامکمل محسوس کرتا تھا!!

مگر عافیہ شروع سے ہی فجر سے بہت پیار کرتی تھی اور منت سے کھچی کھچی رہتی تھی!!

آج تک یہ بات نہ تو گھر والوں کو سمجھ آسکی تھی اور نہ ہی آصف کو!!

مگر کچھ تو ایسا تھا جو اندر ہی اندر عافیہ کو ختم کرتا جارہا تھا آصف آج بھی عافیہ سے بے انتہا محبت کرتا تھا!

عافیہ کو آصف کی جانب سے کوئی پریشانی نہیں تھی مگر اس کے باوجود عافیہ ڈپریشن کی مریض رہنے لگی تھی!!

گھر میں بہت اچھا اور پیارا ماحول تھا کوئی جلن لڑائی جھگڑا نہیں تھا عافیہ کا اپنا کوئی بیٹا نہیں تھا تو اذلان اور وجدان کو ہمیشہ اس نے اپنے سگے بیٹوں کی طرح پیار کیا تھا!!

وہ دونوں بھی عافیہ کو اپنی ماں سے کم اہمیت نہیں دیتے تھے!!

اور دوسری طرف ثریا بیگم اور ریاض ورک بھی فجر اور منت کو اپنی بیٹی حوریہ کی طرح ہی پیار کرتے تھے!!

صلاح الدین نے جب آصف کو گھر آنے کی اجازت دی تو اس کے بعد عافیہ کو بہو ہونے کا پورا حق دیا گیا تھا!!

اس بات کو وہیں پر ختم کر دیا تھا گھر میں کوئی پریشانی نہیں تھی اس کے باوجود عافیہ کا یوں ڈپریشن میں رہنا آصف کو سمجھ نہیں آتا تھا!!

مگر آج بھی آصف ورک عافیہ کو کھو دینے کے ڈر سے ڈر جاتا تھا اس کی روح کانپ اُٹھتی تھی یہ سوچ کر کہ عافیہ اگر اس سے دور ہو گئی تو وہ کیا کرے گا!!

ڈاکٹر عافیہ کو چیک کرنے کے بعد دوا دے کر جا چکا تھا۔اور ڈاکٹر نے کہا تھا کہ وہ جتنا سوئیں گی اتنا جلدی اس کا بی پی لیول پر ہو جائے گا!!

آصف اس کے پاس بیٹھا ہوا پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا! آج بھی اس کی چہرے پر وہی خوبصورتی تھی جس کو دیکھ کر آصف دیوانہ ہو گیا تھا!!

وہ خوبصورت نہیں تھی بے انتہا خوبصورت تھی بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے کے باوجود بھی اس کی خوبصورتی میں کچھ خاص کمی نہیں آئی تھی!اور منت ہو بہو اپنی ماں کی کاپی تھی۔۔۔

یہاں تک کہ اس کی گالوں پر گہرے ڈمپل بھی اپنی ماں سے مشابہت رکھتے تھے!فجر کی شکل زیادہ اپنے بابا سے ملتی تھی!جبکہ منت ہو بہو اپنی ماں کی کاپی تھی۔اپنی ماں کی کاپی ہونے کے باوجود منت کے حصے میں اس کی ماں کا پیار نہیں آیا تھا!یہ کیسی بد قسمتی تھی!

آصف پوری رات اس کے پاس بیٹھا رہا تھا! وہ آج بھی عافیہ کے چہرے کو اسی محبت بھری گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ یونی کے زمانے میں دیکھا کرتا تھا!!

عافیہ کیوں تم ہماری بیٹی سے اتنی نفرت کرتی ہو۔اتنی نفرت کہ تمہارا بی پی اتنا شوٹ کر گیا!!

عافیہ ایسا کیا ہے میری جان جو میری آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔جو مجھے نہیں پتا۔اس کی ماتھے پر لب رکھ کر چومتے ہوئے آصف سوچتے جا رہا تھا!!

مگر اسے کہیں سے کوئی کڑی ملتی ہوئی نظر نہیں آ رہی تھی۔اس کے تکیے کی جانب آصف نہ جانے کتنی دیر تک بیٹھا رہا تھا کہ صبح فجر کی اذانیں ہونے لگی تھی!!

عافیہ گہری نیند میں دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی آصف ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اُٹھا اور وضو کر کے مصلے پر کھڑا ہو گیا!

بندہ جب ضرورت سے زیادہ ٹوٹ جاتا ہے اور اسے کوئی راستہ نظر نہیں آتا اس وقت ایک واحد سہارا ہوتا ہے اللہ کی ذات کا جو ہر وقت ہر گھڑی بندے کے لیے موجود ہوتا ہے!

بندہ جو اپنے رب سے بھاگتا رہتا ہے بندہ اتنا ناشکرا ہے کہ جب اس پر مشکل آتی ہے تو وہ بھاگ کر اپنے رب کو یاد کرتا ہے!

مگر جب مشکل سے نکل جاتا ہے تو وہی بندہ اپنی خوشیوں میں مگن ہو کر اپنے خدا کو بھول جاتا ہے!!

تو نے اتنا دیا میں نے بھلا دیا!

تو نے پھر سے دیا نہ ذکر کیا!

تو نے اور دیا دیتا ہی گیا!

یہ میں نے ہوا میں اُڑنا سیکھ لیا!

میری اگلی نظر ستاروں پر پھر بھی میں تیرے سہاروں پر!!!

"یہی ہے بندے کی اصلیت خدا جتنا دیتا ہے بندہ بھول جاتا ہے"

آصف ورک جو شروع سے ہی نمازوں کا کچھ خاص پابند نہیں تھا مگر جب سے عافیہ ڈپریشن کی مریضہ رہنے لگی تھی آصف پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے لگا تھا اب تو اکثر فجر میں بھی اُٹھ کر خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو کر منت اور عافیہ کے درمیان کی کشمکش کو سلجھانے کی دعا کیا کرتا تھا!!

اس وقت بھی وہ اپنی عافیہ کے لیے دعا کرتے ہوئے سجدے میں ایک مرد ہو کر رو رہا تھا!

اس سے زیادہ ایک مرد کی محبت کی گہرائی کوئی کیسے ناپ سکتا ہے مرد صرف اپنی من چاہی عورت کے لیے ہی آنسو بہاتا ہے!

ورنہ مرد رونا اپنی توہین سمجھتا ہے اور آصف ورک جیسا انسان تو کبھی نہیں رو سکتا تھا! مگر وہ جب جب رویا عافیہ کے لیے رویا تھا کبھی عافیہ کو پانے کے لیے کبھی اس کا ساتھ خدا سے مانگنے کے لیے اس وقت بھی وہ سجدے میں گرا ہوا اکیلا خدا کے روبرو تھا!!

....

ٹرن ٹرن ٹرن!

یہ کس کو آدھی رات کو مصیبت آن پڑی ہے حوریہ گہری نیند سے آنکھیں ملتی ہوئی پاس پڑے ہوئے فون کو گھورتے ہوئے بولی!!

فون اُٹھا کر سامنے کیا تو سامنے جو نام موبائل سکرین پر جگمگا رہا تھا اسے دیکھ کر تو حوریہ کا پارہ اور بھی ہائی ہو چکا تھا!!

کیا تکلیف ہے آدھی رات کو کسی لڑکی کو فون کرنے کا کیا تک ہے۔۔۔ حوریہ فون اُٹھاتے ہی بلاج چوہدری پر چڑھ دوڑی تھی!!

جس لڑکی کو آدھی رات کو میں نے فون کیا ہے اسی لڑکی سے کل صبح میرا نکاح ہے!!

اس لڑکی کو انفارم کرنے کے لیے فون کیا ہے کہ کل اچھی طرح سے تیار رہنا!!

اور نکاح کے بعد ہمارے ہاں منہ میٹھا کروانے کی رواج ہے اس کے لیے بھی تیار رہنا کیونکہ تمہارے گھر سے منہ میٹھا کیے بنا میں واپس نہیں آؤں گا!!

وہ جانتا تھا کہ ابھی تک اس کے گھر والوں نے حوریہ کو نہیں بتایا ہو گا کہ کل اس کا نکاح ہے!!

بلاج حوریہ کو جلانے کا موقع خالی کیسے جانے دے سکتا تھا! بلاج تھکا ہوا ابھی ابھی گھر آیا تھا۔۔۔ بلاج کا تعلق ایک سیاسی پارٹی سے تھا تو وہ کافی مصروف تھا!!

آج کل الیکشن کی وجہ سے اسے کافی بھاگ دوڑ کرنی پڑ رہی تھی!!

مگر حوریہ کو جلانے کے لیے اس نے اپنی نیند حرام کر کے پہلے فون کیا تھا!!

بلاج۔۔۔۔۔ آدھی رات کو میرا دماغ مت خراب کرو تم نے یہ بکواس کرنے کے لیے رات کے 12 بجے فون کیا ہے۔۔۔ حوریہ بلاج کا نام لیتے ہوئے چلائی تھی!!

حوریہ اتنی شدت سے میرا نام مت لو ورنہ میں ابھی آجاؤں گا!!

شدت سے تمہارا نام لیتی ہے میری جوتی اور فضول بکواس بند کرو مجھے نیند آرہی ہے!!

زبان درازی کم کیا کرو یہ تمہاری زبان درازی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی اپنی زبان درازی کو مائکے میں چھوڑ کر آنا بلاج کی آواز بھی سختی سے آئی تھی!!

میں تو ایسی ہی زبان دراز ہوں تم اپنے لیے کوئی گونگی بہری اندھی ڈھونڈو کیونکہ میرے منہ میں تو زبان بھی ہے مجھے سنائی بھی دیتا ہے دکھائی بھی دیتا ہے کہ تم کتنے جاہل اور کم عقل ہو!!

تمہارے جیسی عقلمند کے اگر میں نے ہوش ناٹھکانے لگائے تو چوہدری بلاج میر انام نہیں!

رہی بات جو ہر بات میں تم کہتی ہو---نام لیتی ہے میری جوتی اسی بلاج چوہدری کو ہر روز میں تمہیں منہ لگانا پڑے جیسے اس دن لگا کر تمہاری بولتی بند کی تھی!!

ابھی تو میرے پاس پر میشن اور اجازت نامہ نہیں تھا تو سوچو تمہاری سانسوں کو تمہارے حلق کے اندر کیسے قید کیا تھا میں نے، کیسے تڑپی تھی تم پانی کے بغیر مچھلی کی طرح تو ذرا سوچو جس دن میرے ہاتھ میں اتھارٹی آجائے گی تو میں تمہارا کیا حشر کروں گا!!

اسی لیے تو جلد از جلد حاصل کر رہا ہوں کیونکہ میں ہر کام قانون کے دائرے میں رہ کر کروں گا---بلاج نے حوریہ کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھا تھا!!

بلاج اپنی یہ گھٹیا باتیں بند کرو اور میرے خواب دیکھنا بھی بند کرو میں تمہارے ساتھ نکاح کبھی نہیں کروں گی میری بات اذلان بھائی سے ہو چکی ہے وہ میرا نکاح نہیں ہونے دیں گے!!

واہ ماشاءاللہ مطلب نکاح والی خبر تمہارے کانوں تک پہنچ چکی ہے میں تو لیٹ ہو گیا میں نے سوچا پتہ نہیں یہ خوشخبری تمہیں ملی ہو گی یا تمہارے گھر والوں نے تمہارے ولولے کے ڈر سے نہیں بتائی ہو گی---

چلو خیر یہ تو بہت اچھی نیوز ہے کہ تمہیں یہ خبر پہلے ہی مل چکی ہے اور رہی بات تمہارے اس وکیل بھائی کی تو وہ ہمارا نکاح نہیں رکوا سکتا کیونکہ تمہارے باپ کے سر پر میری ماں کی محبت کا نشہ اتنی شدت سے چڑھا ہوا ہے کہ وہ کبھی بھی اپنی بہن کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا!!

اور اگر تم مجھے نہیں ملی تو پھر ہر روز میں اس کی بہن کو رولاؤں گا تڑپاؤں گا سکاؤں گا!!

اس لیے حوریہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بے بی۔۔۔ کل ہمارا نکاح ہو جائے گا تم آج رات حوریہ ریاض ورک بن کر سو کل کی صبح تمہیں حوریہ بلاج چوہدری بنا دے گی لفظوں میں تلخی اور طنز کی شدت واضح تھی!!

میں نے تم جیسا گھٹیا شخص آج تک نہیں دیکھا جو اپنے مفاد کے لیے اپنی ماں کو استعمال کر کے رولائے تمہیں ترس نہیں آتا پھوپھو جان پر جو تم ان کو اس عمر میں ستاتے ہو!!

ماں کے ایک ایک آنسوں کا حساب خدا لیتا ہے اور چوہدری بلاج تم سے بھی لیا جائے گا!!

وہ لفظوں کو چباتے ہوئے بولی تھی! ہائے جب تم اپنے ان لبوں سے میرا نام لیتی ہو مجھے بہت مزہ آتا ہے چس آجاتی ہے!!

اور رہی بات میں اپنی ماں کے آنسوؤں کا حساب خدا کو دے لوں گا تمہیں مولانی بننے کی ضرورت نہیں ہے تم اپنی تقریر اپنے پاس رکھو اور خود کو تیار کرو کل ہمارا نکاح ہے!!

ایسا نہ ہو کہ میں اپنی آئی پر آجاؤں تو رمضان کے مہینے میں رخصتی بھی کروا کر لے جاؤں!!

عید کے بعد تو ویسے ہی میں نے ارادہ کر رکھا ہے رخصتی کا!!

رکھ لو یہ آخری روضے اپنے چہیتے بھائیوں اور ماں باپ کے ساتھ!!

بلاج نے ٹھک سے فون بند کر دیا تھا حوریہ اپنے بالوں کو پکڑے ہوئے بیٹھی رات کے اس پہر سسکیوں سے رو رہی تھی!

وہ نہیں جانا چاہتی تھی بلاج جیسے شخص کی زندگی میں! اگر حوریہ سے پوچھا جائے کہ اسے دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کس سے ہے تو بے شک وہ بلاج کا نام لیتی!!

بچپن سے ہی حوریہ کو بلاج انتہائی ناپسند تھا اتنا خوبصورت ہونے کے باوجود حوریہ کو وہ کبھی اچھا نہیں لگا تھا!!

آخر کیا گناہ کیا ہے میں نے جو یہ شخص میری زندگی میں آرہا ہے۔یہ میرے پلے کیوں پڑ رہا ہے وہ روتے ہوئے سسکیوں سے سوچ رہی تھی!!

پتہ نہیں اذلان بھائی نے بابا سے بات کی ہو گی یا نہیں ہو گی افکورس کی ہو گی میرے بھائی میری بات کیسے ٹال سکتے ہیں!!

جانتی ہوں اس وقت وہ بابا کے فیصلے کے آگے مجبور ہیں مگر میرے بھائی میرے لیے ضرور کوئی ڈسیژن بابا سے لیں گے!!

وجدان بھائی آپ کو اس وقت گولی لگی ہے ورنہ میں آپ کے پاس آنا چاہتی تھی وجدان بھائی پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جائیں مجھے آپ کی ضرورت ہے!!

وہ خود ہی سوال سوچ رہی تھی اور خود ہی اس کے جواب بنا رہی تھی!!

وہ ہچکیوں کے ساتھ روتی ہوئی تکیے پر لیٹی تکیہ بھگو رہی تھی۔۔اس نے فجر کا نمبر ڈائل کیا تھا!!

ہیلو۔۔۔۔ حوریہ خیریت ہے اس وقت فون کر رہی ہو تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے!!

فجر بہت سافٹ دل کی مالک تھی اس نے فون اُٹھاتے ہی سوال کرنا شروع کر دیے!!

اور حوریہ کی سسکی نے تو اس کے دل کو ہلا کر رکھ دیا تھا کیا ہوا حوریہ تم رو رہی ہو کیا ہوا ہے تمہیں!!

تم ایک منٹ رکو میں تمہارے کمرے میں آرہی ہوں!!!

حوریہ کا جواب نہ آنے پر فجر اور بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

اور جلدی سے اپنے روم سے نکل کر حوریہ کے کمرے میں آئی تھی۔ حوریہ جو پہلے ہی بہت پریشان تھی اس کا دل بھرا ہوا تھا فجر کو دیکھتے ہی وہ گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی!!

اس گھر کے رشتوں میں یہی خوبصورتی تھی کہ یہاں پر کزنز کے رشتے ایسے تھے جیسے سگے بہن بھائیوں کے جیسے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی ذرا سی تکلیف کو دیکھ کر بھی تڑپ جاتے ہیں جیسے اس وقت فجر حوریہ کو روتے ہوئے دیکھ تڑپ کر اس کے روم میں آئی تھی بنا سوچے سمجھے کہ رات کا کون سا پہر ہے سوائے منت اور وجدان کے کیونکہ وجدان نے شروع سے ہی منت کو کبھی فجر کی طرح نہیں سمجھا تھا

وجدان کو بچپن سے ہی منت سے پیار کا الگ جذبہ محسوس ہوتا تھا!!

اس لیے ان کا رشتہ ان سب سے مختلف تھا باقی سب سگے بہن بھائیوں کی طرح رہتے تھے ایک دوسرے کی تکلیف پر تڑپ جاتے تھے جیسے اس وقت فجر تڑپ کر حوریہ کو گلے لگا کر چپ کروا رہی تھی۔۔۔

اور حوریہ کے درد سے بھرے دل نے فجر کو ہی پکارا تھا۔۔۔

حوریہ میری جان کیا ہوا ہے

یار کچھ بتاؤ کیا ہوا ہے پلیز چپ کر جاؤ کیوں اتنا رو رہی ہو پانی کا گلاس بھرتے ہوئے فجر نے حوریہ کے آگے کیا پانی پیو اور آنسو صاف کرو

اس کے بعد مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے حوریہ کو پانی پلا کر اسے اپنے پاس بیڈ پر ہی بٹھاتے ہوئے فجر نے دوبارہ پوچھا تو حوریہ نے بالاج سے ہوئی ساری بات فجر کو سنائی تھی فجر بیچاری چپ کر گئی کیسے بتاتی کہ وہ یہ بات جانتی ہے کہ کل اس کا نکاح ہے کیونکہ پرسوں سے رمضان کا مہینہ سٹارٹ ہو جائے گا تو اس لیے ایک دن پہلے نکاح کا فیصلہ ہو چکا ہے

فجر نے بھی تو آج ہی اپنے بابا، تایا کو دا جی کے پاس بیٹھے ہوئے ڈسکس کرتے سنا تھا!!

حوریہ میری جان میں تمہاری تکلیف سمجھتی ہوں مگر میری جان ہم اپنے بڑوں کے فیصلے کے خلاف تو نہیں جاسکتے نا ہماری تربیت ایسی تو نہیں کی گئی کہ ہم سرکش ہو جائیں!!

فجر بڑے پیار سے حوریہ کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے سمجھا رہی تھی فجر نیچر وائز بہت سلجھی ہوئی سمجھدار بچی تھی

تو کیا بڑے ہمیں آگ میں پھینک دیں اور ہم کچھ نہیں بولیں فجر تم جانتی ہو کہ میں بھی کبھی بابا جان کے فیصلے کے خلاف نہیں جا سکتی۔۔۔

بابا جان ہیں ہمارے!!ان کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر مگر بلاج کے ساتھ نکاح کا سوچ کر میں کس اذیت سے گزر رہی ہوں میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی!!

میں بتا نہیں سکتی کہ یہ سوچ کر ہی مجھے کتنا برا لگتا ہے کہ بلاج مجھ پر حق رکھے گا!!

بلاج مجھے ہر جگہ سے روکے ٹوکے گا!!وہ تو ابھی سے مجھے وارننگ دینے لگا ہے کہ وہ میرے ہوش ٹھکانے لگائے گا تو نکاح کے بعد وہ شخص مجھ پر کتنی دھونس جمائے گا۔۔۔۔

اس کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی۔۔۔

دنیا کا وہ واحد شخص ہے جس سے میں بے انتہا نفرت کرتی ہوں اور بابا کو پوری دنیا میں صرف ایک بلاج ہی ملا تھا میرے لیے صرف ایک بلاج کو چھوڑ کر بابا میری شادی کسی سے بھی کر دیں خدا کی قسم میں کبھی اف بھی نہیں کروں گی۔۔۔

مگر فجر بلاج نہیں حوریہ بچوں کی طرح سسکیاں لے کر روتی ہوئی فجر کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ فجر کو حوریہ کی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی وہ جانتی تھی کہ حوریہ اس وقت بہت اذیت سے گزر رہی ہے

یہ سچ تھا کہ سب جانتے تھے کہ حوریہ کو بچپن سے ہی بلاج ناپسند تھا اور آج بلاج کو اس کی زندگی میں اس مقام پر بٹھایا جارہا تھا، جہاں ہر لڑکی اپنے من چاہے مرد کو بٹھانا چاہتی ہے

وہ حوریہ کی تکلیف کو بخوبی سمجھ رہی تھی حالانکہ فجر کو بلاج سے کوئی پرابلم نہیں تھی کیونکہ بلاج شروع سے ہی منت اور فجر کو زمل کی طرح پیار کرتا تھا فجر نے تو ہمیشہ بلاج میں ایک بڑے بھائی کو ہی دیکھا تھا

جس طرح سے اذلان اور وجدان فجر سے بہت پیار کرتے تھے اسی طرح سے بڑے بھائیوں کی طرح بلاج بھی اس سے بہت پیار کرتا تھا!!

مگر وہ حوریہ کے آنسو بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔حوریہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بلاج بھائی کل کو سدھر جائیں اور تم دونوں کا رشتہ بہت اچھا چلے وہ تم سے پیار کرے گا۔۔۔۔

فجر اگر آدھی رات کو تم میری تکلیف نہیں بانٹ سکتی تو پلیز چلی جاؤ۔۔۔مجھے یہاں بلاج کی طرف داری کرنے والا کوئی انسان نہیں چاہیے۔۔۔

جانتی ہوں کہ تمہارے لیے تمہارا بلاج بھائی بہت اچھا ہے مگر مجھے زہر لگتا ہے اور ہمیشہ لگتا رہے گا!ان

بلاج سے نکاح سے بہتر ہے کہ بابا مجھے زہر دے کر مار دیں۔۔۔ حوریہ کا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں کوئی طرفداری نہیں کروں گی مگر پلیز تم ابھی پُر سکون ہو جاؤ کل ہم آرام سے وجدان اور اذلان بھائی سے بات کریں گے کیونکہ اگر تایا جان یا داجی سے کوئی بات کر سکتا ہے تو وہ صرف وہ دونوں ہیں!!

فجر نے بڑے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے بیڈ پر اپنے ساتھ سلا دیا تھا۔۔ فجر خود بھی حوریہ کے کمرے میں سو گئی، جانتی تھی کہ یہ لڑکی ساری رات رو رو کر اپنی حالت خراب کرے گی۔۔۔

دو بھائیوں کی لاڈلی شہزادی بہن کو آج پہلی بار زندگی میں کچھ ایسا کرنا پڑ رہا تھا جو وہ کرنا نہیں چاہتی تھی!!

کل کی صبح حوریہ کے لیے آزادی کا فرمان لائے گی یا نکاح کے بندھن میں بند کر ہمیشہ کے لیے بلاج چوہدری کا پابند کر دے گی یہ تو کل کی صبح نے ہی فیصلہ کرنا تھا۔ ابھی تو وہ نیند کی وادیوں میں جا کر پر سکون ہو گئی تھی

....

و.جی!!

ہمم!!

مجھے کپڑے چینج کرنے ہیں۔۔۔

یارِ وجدان اب یہ بھی میری ڈیوٹی ہے کہ میں تمہیں کپڑے چینج کراؤں ایزیو وش اگر تم ایسا چاہتی ہو تو تمہارا وجی حاضر ہے!!

اوں۔۔۔ میں نے کپڑے چینج کرنے کا کہا ہے، کہیں بھی آپ نے سنا کہ میں نے کہا ہو کہ آپ میرے کپڑے چینج کروا دیں منت وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی اسے دور کرنے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی!!! جب کہ مقابل اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں مضبوطی سے لیے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

پھر اس کا مطلب کیا ہے کہ تم نے کپڑے چینج کرنے ہیں میری جان نے یہ مجھے کیوں بتایا۔۔۔ نظروں میں شرارت، آواز میں خماری۔۔۔ خوبصورت تو وہ پہلے ہی لاجواب تھا!!! اس انداز میں قاتل لگ رہا تھا

اس کا مطلب یہ ہے کہ روم میں میرے کپڑے نہیں تو مجھے کپڑے پہننے ہیں میرے پیارے شوہر جی آپ میرے کپڑوں کا انتظام کر دیجیے۔۔۔

کیا کرنا ہے میری جان نے کپڑے پہن کر اتنی ہاٹ تو لگ رہی ہو چھوڑو دفع کرو کوئی ضرورت نہیں ہے کپڑے پہننے کی!!!

ظالم کی آنکھوں خماری اترتی تو جان لیوا بن جاتا تھا۔۔

اسے دیکھ کر جہاں منت شرما رہی تھی وہی ماشاءاللہ پڑھنے پر مجبور تھی۔۔۔ بلو آنکھوں والا شہزادہ اس کے دل پر وار کر رہا تھا منت نے خدا سے ہمیشہ خوبصورت شوہر مانگا تھا!! مگر یہاں تو خدا نے چھپڑ پھاڑ کر اسے عطا کر دیا

منت نے فریش ہو کر ٹراوزر شرٹ پہنا تھا لمبے چوڑے وجدان کے کپڑوں میں وہ نازک سے گڑیا بہت خوبصورت لگ رہی تھی!!

وجدان نے اسے جو شرٹ دی وہ ہاف سلیوز تھی۔ اس کی نازک سی گوری کلائیاں بے حد خوبصورت اور دودھ کی طرح چمک رہی تھی!!

وجی۔۔۔ جی وجی کی نازک جان۔۔ آپ کو پتہ ہے آپ بہت بے شرم ہیں۔۔۔

ہوں س۔۔۔ پتہ ہے کہ میں بہت بے شرم اور اپنی ساری بے شرمیاں اپنے یار پر اُتار کر بہت پر سکون ہوتا ہوں۔۔۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے کہ جب میرا یار مجھے بے شرمی کا خطاب دیتا ہے اس کے لیے لبوں پر شرارتیں بکھیرتا ہوا وجدان ورک ایک الگ ہی موڈ میں جا رہا تھا

کون کہہ سکتا تھا کہ سنجیدہ مزاج دبدبے والی پرسنلٹی رکھنے والا شخص اتنا رومینٹک بھی ہو سکتا ہے

منت دل میں سوچ کر شرماتے ہوئے اس کے سینے میں سر چھپا گئی!!

منت جب تم قریب آتی ہو میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ میرا دل تم سے اتنا پیار کرنے کو کرتا ہے!!!

میرا دل کرتا ہے کہ پیار کر کر کے کر کر کے کر کر کے دل چاہتا ہے تمہیں کھا جاؤں کیونکہ میرا دل بھرتا ہی نہیں یہ کیسا عشق ہے منت جس کا کوئی کنارہ نہیں یہ کیسی محبت ہے جو وجدان ورک کو دیوانہ بنائے ہوئے ہے!!

وجدان کی بدلتی ہوئی ٹون دیکھ کر اب تو سچ میں منت گھبرا اُٹھی تھی پوری رات کی شدتوں کے بعد وجدان نے دوبارہ فجر کی نماز کے بعد محبت کی ایک اور تیز بارش میں پوری طرح سے بھگو دیا!!

اس کے بعد تو اب منت میں بالکل ہمت نہیں تھی کہ وہ وجدان کی سخت محبت کی سخت شدتوں کا سامنا کرتی!!

ایک تو اس نے کل سے ناشتہ تک نہیں کیا تھا کل ناشتے کی ٹیبل پر سے وجدان جب نظر نہیں آیا تھا تو وہ اُداس ہو کر اُٹھ کر اپنے کمرے میں آئی اور پھر سے سو گئی تھی

اور جب آنکھ کھلی تو نیچے گئی تو اس وقت وجدان کو گولی لگ چکی تھی اب گھر میں ایک الگ ہی ماحول بن گیا تھا اس کے بعد افرا تفری میں اس کی رخصتی وجدان کے ساتھ کر دی گئی۔۔۔۔۔

رات بھر وہ وجدان کی محبت میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ اسے کھانے کی یاد بھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔ مگر اب سچ میں منت کی بھوک سے بری حالت ہو رہی تھی!!

کل حالات کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ وجدان کے ڈر سے روم میں کسی نے کھانا تک نہیں بھیجا تھا کیونکہ وجدان کمرے میں بہت غصے سے آیا تھا اور وجدان بہت کم جذباتی ہو کر غصہ دکھا کر ری ایکٹ کرتا تھا اور جب وجدان ورک ایساری ایکٹ کرتا تھا تو گھر میں ہر طرف خاموشی چھا جاتی تھی!!

وجی پلیز اس وقت آپ اپنی محبت پر کنٹرول رکھیں مجھے بہت بھوک لگی ہے مجھے کھانا چاہیے!!

اور میں ایسی حالت میں باہر نہیں جاسکتی بتائیں میں کیا کروں میرے پاس کپڑے بھی نہیں ہیں۔۔۔

وجدان جو ایک بار پھر بہکتا ہوا اس کی گردن کے نیچے تک اسے اپنے لبوں کے نرم گرم لمس محسوس کروا رہا تھا!!

منت گھبرا کر ایک کے بعد ایک اپنی پریشانی بتائی۔۔۔
میری جان نے سچ میں کل سے کچھ نہیں کھایا؟؟؟
وجدان نے پریشان ہو کر چہرہ اوپر اُٹھایا تھا منت نے بچوں کے جیسا منہ بنا کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔
میرے یار کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میرا یار لب تو کھولے وجدان ہر آسائش کو اپنی جان کے قدموں میں لا کر رکھ دے گا!!

ناشتے کی کیا بات ہے ناشتہ ابھی منگواتا ہوں!!

اور کپڑے!!

کپڑے بھی آجائیں گے----مگر ابھی میرا موڈ نہیں ہے تمہیں کپڑوں میں دیکھنے کا،میرا موڈ تو ہے کہ یہ کپڑے بھی فلحال تم اُتار دو-----شرم کریں--- وجدان آپ بہت بے شرم ہیں ہٹیں---منت وجدان کو شرما کر دھکا دیتی ہوئی دور کر چکی تھی---

ہاہاہا---یارِ وجدان اتنا شرمانا کیوں ابھی رات کو ہی تو شرم کا ہر پردہ میں نے اپنے ہاتھوں سے گرا دیا ہے!!دور جاتی ہوئی منت کی کمر میں بازو ڈالتے ہوئے اس کی پشت پر اپنے چوڑے سینے کو لگا کر ایک بار پھر اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے اپنی مدہوشیاں اُتارنے لگا تھا---

دانتوں کی چبھن سے منت سسک اُٹھی تھی---منت کی خوبصورت گردن پر وجدان کے لبوں کے بے تحاشہ خوبصورت نشان نظر آرہے تھے جن کو دیکھتے وجدان خود ہی دیوانہ ہوا جارہا تھا---

وجی پلیز---کچھ کھا لینے دیں یا ایک ہی رات میں یوں پیار سے مجھے ہلکان کر کے مار ڈالیں گے---

منت منع کیا تھا نہ کہ یہ مرنے مرانے والی باتیں مت کیا کرو---

میں ایسا ہی ہوں اور ہمیشہ ایسا ہی رہوں گا!!

میری محبت کی شدتیں برداشت کرنا تم پر لازم ہے یارِ وجدان!!

ایسے ہی روز تمہیں میری محبت کا سامنا کرنا ہو گا مجھ میں صبر نہیں ہے یہ تو تمہیں ایک رات میں اندازہ ہو گیا ہو گا چوہدری وجدان ورک کے لہجے میں سختی آگئی تھی!!!

منت ہمیشہ کی طرح اس کی ذرا سے سخت لہجے سے ڈر گئی تھی۔۔۔

تو وجی کچھ کھا تو لینے دیں میں نے آپ کو کب منا کیا ہے!!

یارِ وجدان یہ حق وجدان نے تمہیں دیا بھی نہیں کہ تم مجھے منع کر سکو یہ حق ہمیشہ میرے پاس رہے گا میں جب چاہوں جیسے چاہوں تم پر مسلط ہو کر تم پر اپنی محبت ظاہر کر سکتا ہوں!!

بھوک لگی ہے۔۔۔۔منت نے وجدان کے سخت چہرے کو دیکھ معصوم سا منہ بناتے ہوئے کہا!!

میری بھکڑ بیوی منگوا رہا ہوں۔۔۔ مسکراتے ہوئے اپنے فون کی جانب بڑھا تھا۔۔ خود تو مجھے کھا کھا کر ساری رات اپنا پیٹ بھرا ہے اور مجھے بھکڑ بول رہے ہیں خود کا پیٹ تو ابھی تک بھرنے کو تیار نہیں!!!

اس کا جواب میں تمہیں ناشتے کے بعد دوں گا منت جو منہ میں بڑبڑائی تھی وجدان اُسے بخوبی سن چکا تھا وجدان ورک میں ایک یہ خاصیت تھی کہ اس کی دور کی سماعت بہت اچھی تھی بہت دور سے اور کم آنے والی آوازوں کو بھی وہ بہت جلد کیپچر کر لیتا تھا۔ جیسے اس وقت منت کی ذراسی بڑبڑاہٹ کو وہ سن چکا تھا!!

منت گھبرا کر چپ کر گئی تھی۔۔۔

اسلام وعلیکم وجدان بھائی!!

سیف الرحمن کی آواز فون پر بھی مؤدبانہ تھی مگر شاید وہ سو رہا تھا گہری نیند سے اُٹھنے پر اس کی آواز بہت بھاری تھی

اُٹھ جا سیف الرحمان۔۔۔۔

کبھی بیوی کے پہلو سے ٹائم سے بھی اُٹھ کر آجایا کر۔۔۔ سیف الرحمان کی آواز پر پہلی بار وجدان نے مذاق کیا تھا۔۔۔۔

سیف الرحمان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ صبح صبح وجدان ہے جو بہت کم گو تھا وہ صبح صبح مذاق کر رہا ہے!!

بھائی آپ کی طبیعت ٹھیک ہے!!

سیف الرحمن نے تصدیق کرنا چاہی تھی!!

طبیعت کے بچے ذرا اپنی بیوی کے پہلو سے اُٹھ اور میرے لیے روم میں ناشتے کا انتظام کرواؤ۔۔۔۔

کیا بھائی آپ بھی صبح صبح شرمندہ کر رہے ہیں میں تو اکیلا ہی سو رہا ہوں وہ تو کب سے کچن میں جا چکی ہے

سیف الرحمن ویسے بھی بہت شرمیلے نیچر کا مالک تھا اور آج وجدان کی بات پر تو بیچارہ اکیلا بیٹھا ہی شرم سے لال سرخ ہوتے ہوئے بیڈ سے اُٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

چل پھر فون کر اور اس کو بولو کہ تمہاری بھابھی اور میرے لیے بہترین سا ناشتہ روم میں بھیجے۔۔۔۔

جی بھائی میں ابھی کہتا ہوں۔۔۔

لو جی تمہارے ناشتے کا انتظام ہو گیا ہے۔۔۔

اب میرے کپڑوں کا انتظام بھی جلدی کریں۔۔۔۔۔

ابھی کرتا ہوں یہ کون سا بڑا مسئلہ ہے تمہارا دیور کس دن کام آئے گا۔۔۔۔

میرا دیور کون۔۔۔۔۔

یار اذلان کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ اس سے بھی تو تمہارا رشتہ بدل گیا ہے پہلے وہ تمہارا بھائی تھا اب تمہارا دیور بن گیا ہے۔۔۔

جی نہیں وہ میرا بھائی ہے اور ہمیشہ بھائی ہی رہے گا کوئی ضرورت نہیں ہے میرے اتنے پیارے رشتوں کو بگاڑنے کی۔۔۔۔۔

تو مطلب تمہیں میرے ساتھ جڑ کر رشتے نہیں بدلنے ویسے تو اب حوریہ تمہاری نند ہو گئی اور اذلان تمہارا دیور بابا جان تمہارے سسر اور امی جان تمہاری ساس.جی نہیں میرا رشتہ صرف آپ کے ساتھ بدلہ ہے پہلے آپ بھائی تھے اب میرے شوہر ہو گئے ہیں!!

باقی سب کے ساتھ رشتہ میرا ویسا ہی رہے گا۔ تیرے بھائی کی تو ایسی کی تیسی میں تو کبھی بھی تمہارا بھائی نہیں تھا تم ہی مجھے بھی بنانے پر تُلی رہتی تھی!!!

ہم تو شروع سے تمہارے عاشق تھے اور یار بننے کی تمنا دل میں لیے گھومتے تھے!!

اور اس کا پروف ہمیشہ تمہارے گلے میں لٹکائے رکھا اپنی نشانی بنا کر اس کے گلے میں پہنے ہوئے نیکلس پر انگلی گھماتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔۔

آپ کا نام تو Y کے الفابیٹ سے نہیں آتا آپ مجھے ایک بات بتائیں پھر آپ نے مجھے Y کے الفابیٹ والا لاکٹ کیوں دیا؟؟؟؟

اتنے دنوں سے منت کے دماغ میں جو بات گھوم رہی تھی آج وہ اسے زبان پر لے آئی تھی۔۔۔

میری کم عقل والی بیوی تھوڑا سا دھیان دو گی تو سمجھ آجائے گا کہ یہ میں نے تمہیں کیوں دیا۔۔۔

منت کچھ دیر سوچتی رہی۔۔ نہیں مجھے تو بالکل سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

ہمم یعنی کہ میں تو تمہیں ایسے ہی کم عقل بول رہا ہوں لگتا ہے میری بیوی میں تو دماغ ہی نہیں ہے۔۔۔

کیا وجی آپ پھر پہلے جیسے وجدان بن کر مجھے ڈانٹ رہے ہیں وہ بچوں کی طرح منہ بسورتے ہوئے بولی

دن میں کتنی بار تمہیں میں یارِ وجدان کہہ کر بلاتا ہوں اور پھر بھی سمجھ نہیں آئی کہ یہ تمہیں کیوں دیا ہے----

اومائی گاڈ یہ بات میری سمجھ میں کیوں نہیں آئی کہ آپ نے Y کا الفابیٹ اس لیے دیا کہ آپ مجھے ہمیشہ تو یارِ وجدان کہہ کر بلاتے ہیں---

منت نے معصومیت سے ہونٹ باہر نکال کر اپنی غلطی کو ایکسیپٹ کیا تھا...

اب انسان بن جاؤ اپنے ہونٹوں کو اندر رکھو ورنہ مجھے بگڑنے میں ٹائم نہیں لگے گا پھر کہو گی کہ میں نے تمہیں کھانا کھانے نہیں دیا---

بولتے ہوئے بھی وجدان کہاں باز آیا تھا جھک کر اس کے پنک گلوسی ہونٹوں پر اپنے انابی سلگتے لب رکھتے ہوئے وجدان نے کچھ پل محبت کے اور چراتے ہوئے لمس اس کی پنکھڑیوں پر چھوڑا تھا---

ہائے اللہ وجدان آپ کے بازوں سے خون نکل رہا ہے!!

منت نے وجدان کے بازو پر نوٹ کیا جہاں سے پٹی سے کافی سارا خون باہر نکل رہا تھا---

پٹی تقریباً سرخ ہو چکی تھی وجدان نے صرف وائٹ کلر کی بنیان پہن رکھی تھی تو پٹی واضح نظر آ رہی تھی!!

ساری رات تو وجدان نے اپنے بازوں کو چین نہیں لینے دیا تھا ڈاکٹر اسے ریسٹ کا بول کے گیا تھا اور اس نے پوری رات ریسٹ نام کی کوئی چیز نہیں کی تھی۔۔۔۔
کبھی منت کو پٹک کر اپنے اوپر اور کبھی خود منت کے اوپر یہی تو ساری رات وہ کرتا رہا تھا تو بازو سے خون نہیں تو کیا جامِ شیری نکلتا

ہمم۔۔۔ تم ناشتہ کر کے میری ڈریسنگ چینج کر دینا۔۔۔
نہیں آپ بیٹھیں پہلے میں آپ کی ڈریسنگ چینج کرتی ہوں۔۔۔۔۔
منت زبردستی وجدان کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر بٹھا کر فرسٹ ایڈ باکس لے کر آئی تھی!!

اس کی پٹی کھول کر صاف کرتے ہوئے منت کے منہ سے بار بار سی سی کی آوازیں نکل رہی تھیں وجدان کے زخم کا درد منت کے چہرے پر دکھائی دے رہا تھا!!
اس کے چہرے پر اپنی تکلیف کو دیکھ کر مقابل کے لب مسکرا رہے تھے۔

وجی بہت بڑا زخم ہے مجھ سے پٹی نہیں ہو گی منت کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔۔۔۔

ہو جائے گی۔۔۔۔ منت کا ہاتھ پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں ڈالتے ہوئے اسے اپنی گود میں تھائیز پر بٹھالیا

وجدان کا زخم کافی گہرا تھا گولی چاہے چھو کر گزری تھی مگر بازو کا کافی نقصان کر کے گئی تھی۔۔۔ منت کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر کہ اتنے بڑے زخم کے ساتھ یہ بندہ ساری رات من مانیاں کرتا رہا ہے!!

پوری رات اس زخمی بازو کے ساتھ اگر مجھے اتنا ہلکان کیا ہے تو جب یہ ٹھیک ہو گا تو میرا کیا حشر ہونے والا ہے منت دل میں سوچ کر گھبرا گئی تھی۔۔۔

کرو ڈریسنگ مجھے درد نہیں ہو رہا۔۔۔ سچ میں درد نہیں ہو رہا!!

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حیرانی سے بولی۔۔۔

جب یارِ وجدان وجی کے پاس ہو تو مجھے کوئی بھی درد محسوس نہیں ہوتا!!

تمہاری نگاہوں میں دیکھتے ہوئے ہم کب آگ کا دریا پار کر جائیں!!!

ہمارے پیروں کو شکوہ کرنے کی اجازت نہیں!!!

وجی مت مجھ سے اتنی محبت کریں آپ کی محبت کو دیکھ کر مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔منت بے اختیار ایک ہاتھ اس کی گال پر رکھ کر محبت بھری نگاہ سے دیکھ رہی تھی!ان

کیوں ڈر لگتا؟؟

ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی گردن کی سائیڈ پر رکھ کر رب کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا!!

آپ اپنی محبت کو میرا نشہ بنا رہے ہیں اور جانتے ہیں جب کسی کو اس کی طلب کے مطابق نشہ نہیں ملتا تو اس شخص کی حالت کیسی ہوتی ہے،وہ نہ مر سکتا ہے نہ جی سکتا ہے!!

اگر میں اپنے یار کا نشہ بن جاؤں گا تو بے فکر رہو تمہیں ہر وقت یہ نشہ میسر رہے گا۔۔۔تمہاری طلب کو طلب ہونے سے پہلے پورا کر دیا جائے تو!!

نظروں میں شرارت لبوں پر مسکراہٹ کتنی خوبصورت چیز بنائے وجدان ورک کو خدا نے زمین پر اُتارا تھا۔۔۔

منت جب جب وجدان کے چہرے کو دیکھتی تھی خود پر رشک کرنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔۔۔

ایسے نا مجھے تم دیکھو

سینے سے لگا لوں گا!!

اپنی طرف اتنی محبت کے ساتھ منت کو دیکھتے ہوئے وجدان شرارتی ہوتے ہوئے اس کے گلوسی لبوں پر اپنی انگوٹھے کو رکھ رب کرتے ہوئے دل کش انداز سے مسکرایا تھا!!

آرام سے بیٹھے رہیں آپکے بازو سے خون نکل رہا ہے اور آپ کو رومینس سوجھ رہا ہے۔ اب آپ ہلیں گے نہیں اس کے بازو سے نکلتے ہوئے خون پر روئی رکھ کر سختی سے انگلی اُٹھا کر ہلنے سے منع کیا تھا!!

مقابل کے لب مسکرائے تھے اپنے یار کے آرڈر پر۔۔۔

جو حکم میرے یار کا اگر کہو تو سو جاؤں تم آرام سے میری ڈریسنگ کر لو!!

جی نہیں بس آپ آرام سے بیٹھے رہیں آپ اتنے فرمانبردار نہیں ہیں جتنے بن رہے ہیں۔۔۔۔

رات سے تو آپ کو نیند آئی نہیں اب آپ کو کیا خاک نیند آئے گی۔۔۔۔

پوری رات۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔

کچھ نہیں آرام سے بیٹھے رہیں!!

منت اپنی ہی بات سے شرما گئی تھی۔۔۔

وجدان اس کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے ہوئے بڑے آرام سے بیٹھا تھا گولی کندھے سے تھوڑا سا نیچے ڈولے پر لگی تھی وجدان کے کثرتی جم والے ڈولے پھولے ہوئے اور سکس پیک والی باڈی کسی بھی لڑکی کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتے تھے۔۔۔۔

منت سی سی کرتی ہوئی آنکھوں سے آنسوں نکالتے ہوئے زخم کو صاف کر رہی تھی!!

وجدان اسے پیار سے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ اب میں نے تھوڑی سی ڈریسنگ کر دی ہے باقی آ کر ڈاکٹر کر دے گا آپ ڈاکٹر کو فون کریں وہ آ کر آپ کے زخم کو چیک کریں!!

بہت خراب لگ رہا ہے وہ اُٹھ کر ڈریسنگ کا سامان رکھنا چاہتی تھی مگر وجدان ورک اپنے دل کا کیا کرتا جو اب بھی اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے بیٹھا تھا یہ کیسا عاشق تھا جو اپنے یار کو دور جانے ہی نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم..... پلیز ذرا میری کمر سے ہاتھ ہٹائیں گے تا کہ میں اُٹھ سکوں میرے پیٹ میں چوہے ناچ رہے ہیں

اتنے میں دروازے کی ٹھک ٹھک کرتی ہوئی آواز کے ساتھ ثمینہ کی آواز بھی آئی۔۔۔جو ان دونوں کے لیے ناشتہ لے کر آئی تھی!!

کہاں جا رہی ہو؟؟؟

ثمینہ سے ناشتہ لینے دروازے کی جانب جاتی ہوئی منت کو دیکھتا ہوا کھڑے ہوتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود ناشتہ پکڑ لوں گا اپنی حالت دیکھو میری محبت کے جو خوبصورت نشان ہیں وہ میرے سوا کسی کو دیکھنے کی اجازت نہیں!!

یہ آرڈر ہے میرا کہ جب بھی باہر جاؤ خود کو اتنی اچھی طرح سے کور کر کے جانا منت کسی کی نظر نہیں پڑنی چاہیے---

اس کے قریب آکر بڑی محبت سے سختی دکھائی تھی---

تو وجی آپ ایسے کام ہی نہ کریں جس کو چھپانا پڑے منت کی زبان چپ کیسے رہ سکتی تھی---

بے وقوف لڑکی میں اس لیے نہیں چھپا رہا کہ میں کسی سے ڈرتا ہوں بیوی ہو تم میری اور پورا حق ہے میرا تم پر!!

خود کو سنبھالنے کا اس لیے بول رہا ہوں کہ مجھے نہیں پسند کہ میری بیوی اور میرے پیار کی بات اس کمرے سے بابر جائے---

یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے اور مجھے انتہائی ناپسند ہے میاں بیوی کے رومینس کی باتیں باہر جا کر ڈسکس کرنا

اور جتنی محبت سے میں نے تمہارے خوبصورت جسم پر مہر لگائی ہیں اُن کو دیکھ کر تو کوئی بھی تم سے سوال کر سکتا ہے!!

اس کی گردن پر لو بائٹ کے نشانوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

روم سے باہر جانے سے پہلے اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھنا منت۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں جاؤں گی مگر آپ اس حالت میں ثمینہ کے سامنے جائیں گے آپ کو شرم نہیں آئے گی!!

اتنے تگڑے ڈولے نکالے ہوئے ہیں آپ بھی خود کو کور کر کے جائیں منت کو بھی بالکل پسند نہیں کہ اس کا وجی کسی لڑکی کے سامنے اس طرح سے جائے!!

اچھا جی میری بلی مجھے میاؤں؟؟

کک کیا کر رہے ہیں!!

جائیں اور جا کر شرٹ پہن کر ثمینہ سے کھانا لیں۔۔۔

وجدان جو اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا منت نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

کھانا کھانا کھانا۔۔۔۔ ایک کام کرو مجھے کھا جاؤ۔۔۔ نہیں آپ بہت سخت اور بہت بڑے ہیں آپ مجھ سے کھائے نہیں جائیں گے اگر کھا بھی لیا تو ہضم نہیں ہو گا!!

مگر میں تمہیں کھا سکتا ہوں تم نہ تو بڑی ہو اور نہ سخت قسم سے تمہیں کھانے میں بہت مزہ آتا ہے!!

وجی۔۔۔۔ بابر جائیں ثمینہ باہر کھڑی ہوئی ہمارا انتظار کر رہی ہے وجدان کو پیار سے کمر پر ہاتھ رکھ کر دھکیلتے ہوئے منت کی ہنسی نہیں رک رہی تھی

ہنسوں ہنسوں جتنا ہنس سکتی ہو ہنس لو کیونکہ کھانے کے بعد ہمارے رومینس کی ایک اور شفٹ لگنے والی ہے۔۔۔وہ جاتے ہوئے پلٹ کر آہستہ سے بولا تھا۔۔۔ کوئی شفٹ نہیں لگنے والی مجھے سونا ہے۔۔۔اب وجدان نے جو نیا شوشہ چھوڑا تھا اب منت بیچاری کو بھوک کہاں لگنے والا تھی۔۔۔

سوتی رہنا کل سے رمضان شروع ہونے والا ہے۔۔۔ سارا دن روزہ رکھ کر سو جایا کرنا اور رات کو۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔رات کو۔۔۔۔رات کو کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

یہ تو تم کھانا کھاؤ اس کے بعد تمہیں بتاتا ہوں کچھ نہیں ہو گا کی بچی میری استاد مت بنو۔۔۔وہ شرٹ کو پہنتے ہوئے مسکراتے ہوئے جا کر دروازہ کھول کر ثمینہ سے کھانا لے کر واپس روم میں آیا تھا۔۔

ہم بیٹھو اور کھانا کھاؤ اپنا حلق خشک کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو مجھے کرنا ہے وہ تو میں کر کے رہوں گا۔۔۔ اس لیے سانسیں روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔منت گھبرایا ہوا چہرہ لیے کھڑی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئیں تھیں۔۔۔۔ایک بات تو منت سمجھ چکی تھی کہ وجدان کو ہضم کرنا اتنا آسان نہیں۔۔۔ جتنی وہ محبت کرتا تھا اتنا ہی وہ اسے ٹف ٹائم دینے والا تھا یہ بات تو وہ ایک ہی رات میں سمجھ چکی تھی۔۔۔ کھانے کی ٹرالی کو صوفے کے سامنے کرتے ہوئے اسے ہاتھ کے اشارے سے پاس آنے کو کہا تھا۔۔۔ آتی ہو یا اُٹھا کر لاؤں۔۔۔ اس کی اُڑی ہوئی ہوائیوں کو دیکھ وجدان کو ہنسی آرہی تھی۔۔۔ بیٹھو اور پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ اور اپنے پیارے ہاتھوں سے مجھے بھی کھلاؤ۔۔۔ آپ خود کھائیں مجھے بھوک نہیں۔۔۔چُپ چاپ کھلاؤ ورنہ مجھے اپنی بات

منوانے کے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں اگر تم کہو تو وہ آزما کر دیکھوں۔۔۔۔منت کے ساتھ بیٹھتے ہوئے وجدان نے اپنی بلو آئیز سے گھورا تھا۔۔۔

بس آپ کا پیار ختم ہو گیا اب آپ شروع ہو گئے ہیں مجھے یہ آنکھوں سے گھورنا اور ڈانٹنا وہ کھانا پلیٹ میں ڈالتے ہوئے نوالہ بنا کر اس کے آگے کرتی ہوئی تیز تیز بول رہی تھی۔۔۔

پیار تو ختم نہیں ہوا پیار کی وجہ سے ہی تو تمہاری ہوائیاں اُڑی ہوئی ہیں۔۔۔ایک رات کا وجدان ورک تم سے برداشت نہیں ہوا صبح اُٹھ کر بیماروں جیسی شکل بنالی ہے تم نے۔۔۔

اسے پیار کرنا نہیں ٹارچر کرنا کہتے ہیں کم سے کم بندے کو سونے کی مہلت تو دی جاتی ہے نا ایسا تو قیدیوں کے ساتھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔منت کو شروع سے ہی اپنی نیند بہت پیاری تھی اور کل کی رات اس پر بہت بھاری گزری تھی۔۔۔۔

اب تک تو سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔اس نے اپنے دماغ میں سوچ رکھا تھا کہ وہ ناشتے کے بعد سو جائے گی مگر اب یہاں وجدان کا ایسا کوئی ارادہ نہ دیکھ کر تو منت کا گھبرانا بنتا تھا۔۔۔

آہاااا۔۔۔۔

وجدان نے بڑبڑ کرتی ہوئی منت کہ ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ لیا تھا بائٹ لیتے ہوئے۔۔۔ چپ کر کے پیار سے اپنے شوہر کو کھانا کھلاؤ اور یہ ڈرامے بند کرو۔۔۔ کیونکہ تمہارے ان ڈراموں سے کچھ بھی نہیں ہونے والا۔۔۔۔وجدان کے اپنے قاعدے اور قانون ہیں جہاں پر پیار دکھانا ہوتا ہے وہاں پر وجدان بن کہے برسات کر دیتا ہے۔اور جو بات وجدان کو نہیں ماننی ہوتی وہ بات وجدان سے کوئی چاہ کر بھی نہیں منا سکتا۔۔۔

جیسے کہ اس وقت تمہارا یہ سونے والا ڈرامہ میں پورا نہیں ہونے دینے والا بہت تڑپایا ہے تم نے منت مجھے۔۔۔۔اب میرے پیار کی شدتوں سے تڑپنے کی باری تمہاری ہے۔۔۔اور میری جان تم تو ایک ہی رات میں ڈر گئی ہو۔۔۔ابھی تو وجدان کے اتنے سالوں کا حساب باقی ہے۔۔۔اور جو تم نے کہا ہے کہ کل سے رمضان سٹارٹ ہو رہا ہے اور ہمارے درمیان کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

تو میری جان میں پہلے سے بتا دوں وجدان سے ایسی اُمید لگانا فضول ہے۔۔۔وجدان اپنے یار سے بہت پیار کرتا ہے نخرے ادائیں سب دیکھوں گا مگر اپنی راتوں کو اپنے حساب سے اپنی مرضی سے گزاروں گا۔۔۔منہ کھولو اور نوالہ لو۔۔۔۔اس کے منہ کے سامنے کب سے نوالہ لیے کھڑا تھا مگر

وجدان کی باتوں سے منت اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ منہ کھولنے پر اس کا دھیان ہی نہیں گیا۔۔۔وجی مجھے ناقسم سے آپ کی باتوں سے ڈر لگنے لگا ہے۔۔۔

نوالہ منہ میں لیتے ہوئے منت نے اپنا پورا بدلہ لیا تھا۔۔۔اس نے بھی وجدان کے ہاتھ پر زور سے کاٹا تھا مگر وہ منت کی طرح چلایا نہیں قہقہہ لگا کر مسکرایا تھا منت کی یہی بچگانہ حرکتیں ہی تو وجدان کو ہمیشہ سے اپنی طرف مائل کرتی تھیں۔۔۔۔یارِ وجدان ڈرو نہیں برداشت کرنے کی ہمت پیدا کرو۔۔۔۔جتنی مرضی ہمت پیدا کرلو مگر میں آپ کے۔۔۔۔۔

کیا؟؟

کچھ نہیں۔۔۔۔

جتنی مرضی ہمت پیدا کرلو تم میری شدتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی یہی کہنا چاہتی ہے۔۔۔۔

جب ہر چیز آپ کو میرے بن کہے سمجھ آجاتی ہے تو پھر پوچھ کر چسکے کیوں لیتے ہیں۔۔۔۔

جلدی جلدی منہ میں نوالے ڈالتے ہوئے اپنی بھوک کے ساتھ اپنی گھبراہٹ کو بھی کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

منت کل سے رمضان سٹارٹ ہو رہا ہے تو ہم عبادت کریں گے روزے رکھیں گے تلاوت کریں گے اور تم روزہ رکھ کر پورا دن آرام سے سو جایا کرنا مگر یار بس راتوں کو میری مرضی سے گزارنے دینا۔۔۔۔

مطلب کہ رمضان کے مہینے میں بھی آپ۔۔۔

منت نے شرم سے بات پھر ادھوری چھوڑ دی تھی مگر لڑکی بولنے سے باز نہیں آرہی تھی۔۔۔

ہاں رمضان کے مہینے میں کہاں لکھا ہے کہ بیوی مرد پر حرام ہے۔۔۔

مجھے نہیں پتا کہیں لکھا ہے یا نہیں مگر رمضان کا مہینہ آپ چپ چاپ آرام سے گزاریں گے۔۔۔

میں ایسا کوئی وعدہ نہیں کر رہا۔۔۔ جو وعدہ میں پورا ہی نہیں کر سکتا اس کو کرنے کا کیا فائدہ ہے۔۔۔۔

وجدان کی طرف سے دوٹوک صاف ستھرا انکار آیا تھا۔۔۔ آپ میری ذرا سی بات تو مان نہیں سکتے ویسے اتنے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں پیار کے۔۔۔

یارِ وجدان تم وجدان کو اموشنل بلیک میل نہیں کر سکتی۔۔۔بتا چکا ہوں کہ وجدان ورک کے اپنے قائد اور قانون ہیں جن پر وہ چلتا ہے۔۔۔۔پیار کروں گا بے تحاشہ کروں گا مگر منمانیاں ہمیشہ میری ہی چلیں گی۔۔۔۔نوالہ پیار سے اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے گلابی مخملی گال پر لب رکھ کر محبت سے چوم لیا۔۔۔۔

چلو شاباش کھانا فنش کرو کچھ دیر میں ڈاکٹر آنے والا ہے میری ڈریسنگ چینج کرنے۔۔۔۔۔اس سے پہلے تم بھی چینج کر لو باقی کا حساب کتاب ڈاکٹر کے جانے کے بعد کروں گا۔۔۔۔اسے محبت سے کھانا کھلاتے ہوئے وجدان ورک کی نظروں سے محبت کا ساگر چھلک چھلک کر باہر آرہا تھا اور منت کی وجدان کی آنے والی شدتوں کے ڈر سے ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔
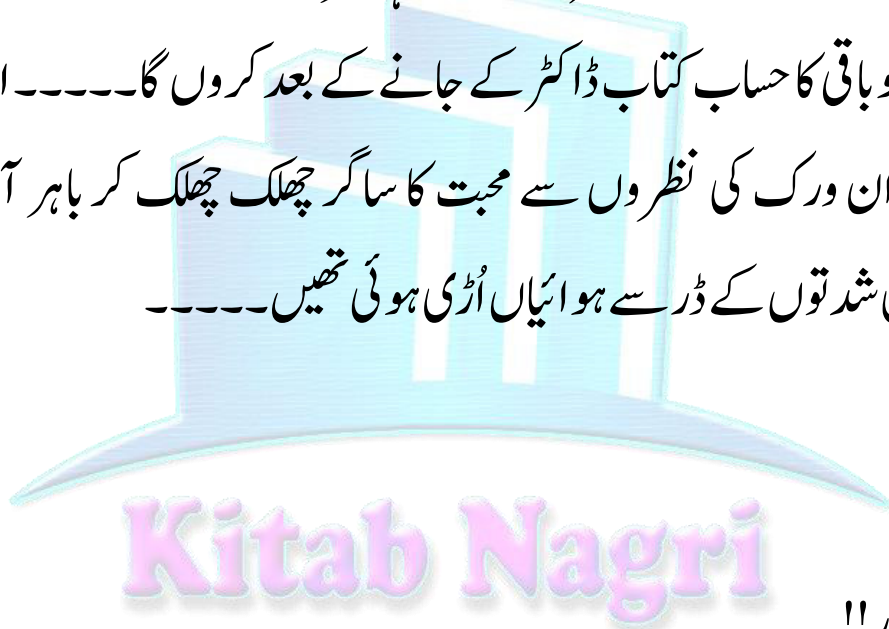
ڈرتا ہے جب میرا یار!!

میری محبت کی آگ سے!!

پوچھنے کو دل چاہتا ہے کہ!!

کیوں اتنے سال میری تڑپ پر!!

ترس نہیں آیا میرے یار کو!!

ٹشو سے اس کے گلوسی ہونٹوں کی نمی کو صاف کرتے ہوئے۔۔۔۔وجدان نے اپنی خوبصورت آواز میں شاعری کے بول اس کے کان پر جھکتے ہوئے سرگوشی میں کہا!!

مجھے کپڑے منگوا کر دیں۔۔۔

منت کو اس وقت گھبراہٹ میں اور کوئی بات نہیں سوجھی تو اس نے دوبارہ سے کپڑوں کی یاد دہانی کروائی۔۔۔ہم ابھی منگوا دیتا ہوں وجدان نے اُٹھ کر اپنے موبائل سے اذلان کا نمبر ڈائل کیا تھا.....

ہیلو!!

ہیلو کے بچے اُٹھ جاؤ۔۔۔

وجدان بھائی خیریت ہے صبح صبح فون کر رہے ہو!!

ہاں خیریت ہے تمہاری بہن پلس بھابھی کو کپڑوں کی ضرورت ہے اور جاؤ اور اس کے روم سے دو چار ڈریس لا کر دو!!

ماشاءاللہ صبح صبح مجھے اس کام کے لیے آپ نے فون کر کے جگایا ہے
پہلی بات تو عقل کے اندھے صبح کے دس بج چکے ہیں اور دوسری بات تمہیں کیا لگتا ہے صبح صبح تمہاری آرتی اُتارنے کے لیے میں نے اُٹھایا ہو گا ظاہر سی بات ہے کوئی کام ہو گا تو اُٹھایا ہے نا!!

وجدان بھائی مجھے نہیں پتہ مجھے سونے دیں میں رات کو بہت لیٹ سویا تھا۔۔۔

کیوں رات کو تمہاری پہرے داری کی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی جو تم لیٹ سوئے ہو اور زیادہ باتیں نہیں بناؤ جلدی اُٹھ جاؤ اور جو بولا ہے وہ کرو!!
کیا بھائی یار فجر یا حوریہ کو فون کر دو۔۔۔ تم اپنی بکواس بند کرو اور اُٹھ کر منت کی الماری سے دو چار ڈریس اُتار کر دے کر جاؤ۔۔۔ اور کم عقل وکیل تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اس وقت وہ دونوں کالج گئی ہوں گی!!

دو چار کی کیا ضرورت ہے بس ایک ڈریس دے جائیں اور بعد میں آپ مجھے شاپنگ کروائیں گے میں وہ پرانے ڈریسز شادی کے بعد نہیں پہنوں گی!!

ہاہاہاہا۔۔۔۔
وجدان کے پیچھے سے آتی ہوئی منت کی آواز پر اذلان کو صبح صبح اتنا مزہ آیا تھا کہ اس کی نیند کھل گئی تھی اور وہ قہقہے لگا کر ہنستے ہوئے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا!!

لعنتی انسان اب تمہاری آنکھ کھل گئی ہے اب تو آواز بھی بلکل ٹھیک ہو گئی ہے تمہاری۔۔۔

واہ بھائی کوئی تو آیا جو صبح صبح آپ کی ٹانگ بھی کھینچ سکتا ہے۔۔۔۔ کیا خوب ہے ہماری بہنا جو اب سے آپ ٹانگ یوں ہی صبح صبح کھینچ کر آپ کی صبح کو فریش بنا دیا کریں گی۔۔۔

میں ابھی آیا اپنی پیاری بہنا کا ڈریس لے کر۔۔۔۔اذلان ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔۔۔

ہاں جی کیا کہا تم نے وہ مسکراتے ہوئے فون رکھ کر پلٹا تھا آپ کو نئے ڈریسز چاہیے!!

آپ شادی کے بعد پرانے ڈریسز ریپیٹ نہیں کرو گی!!

اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا تو منت اپنے قدم پیچھے لے جانے لگی تھی اسے لگا شاید وجدان کو برا لگا ہے اس کا دو ٹوک کہنا!!

ہا۔۔ہاں۔۔۔تو کیا غلط کہا ہے میں نے شوہر کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنی حیثیت کے مطابق شاپنگ کروائے نئے کپڑے لے کر دے وہ کہتے ہوئے پیچھے ہوتی ہوئی جا کر الماری سے جا لگی تھی۔۔۔

اچھا جی شوہر کے حقوق تو میرے یار کو بڑی اچھی طرح سے یاد ہیں جو میں پوری ایمانداری سے نبھاؤں گا دل کھول کر شاپنگ کر لینا فلحال آن لائن کر لو جو چاہیے منگواؤ پیمنٹ میں کر دوں گا!!

بازو ٹھیک ہو لینے دو اس کے بعد تمہیں مال بھی لے چلوں گا۔۔۔اب آؤ ذرا بیوی کے حقوق کی جانب تو بیوی کا بھی فرض ہوتا ہے شوہر کی محبت کی شدتوں کو خوشی خوشی برداشت کرنا۔۔۔

وہ بات لگتا ہے تم نے تو پڑھی ہی نہیں!!

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ہوں ں۔۔۔۔بولو اب بولتی کیوں بند ہو گئی ہے۔۔۔ منت شرم سے نظر جھکائے چپ کھڑی تھی۔۔۔ جبکہ وجدان اس کے دونوں ہاتھ اس کی قمر پر پن کیے ہوئے اس کی گردن پر جھکا ایک بار پھر اپنے لبوں کی منمانیاں اُتار رہا تھا۔۔۔

دانتوں کی چبن سے منت سسک اُٹھی تھی اس کی سسکاری وجدان کو اور بہکا رہی تھی گردن پر اپنے لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے وہ بہکتا ہوا اس کی پنکھڑیوں پر جھکا تھا۔۔۔

اوپر والے ہونٹ کے کنارے کو لبوں میں دباتے ہوئے نمی کے قطروں کو تیزی سے اپنے اندر ڈالا تھا۔۔۔

وہ سانسوں کے لیے تڑپنے لگی تو وجدان نے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔کیا یار ہمیشہ میری کس تم ادھوری کروا دیتی ہو!!

وجدان ہمیشہ منت کے ساتھ کس کرتے ہوئے حدود اور دائرہ مقرر کرلیتا کہ کہیں منت کی سانس نہ اُکھڑ جائے اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے بہکتا روم کا دروازہ بجنے کے ساتھ اذلان کی آواز آئی تھی۔۔۔وجدان آنکھ کو ٹیس کرتا ہوا پیچھے ہو کر منت کا ڈریس لینے کے لیے دروازہ کھول چکا تھا!!

وجدان نے صرف تھوڑا سا دروازہ کھولا تھا یعنی کہ صاف لفظوں میں اندر آنے کی نو اینٹری تھی۔۔۔

ویسے تو اذلان خود بہت سمجھدار تھا مگر پھر بھی وجدان نے دروازے کی حد بندی دکھاتے ہوئے اندر آنے سے روکا تھا۔۔۔
مگر ڈریس دیتے ہوئے اذلان کے چہرے پر جو شرارتی سمائل تھی اسے دیکھ کر وجدان نے جلدی سے ڈریس لے کر دروازہ بند کر دیا تھا!!

کون سوچ سکتا تھا کہ اپنی بیوی کی جان کو مشکل کرنے والا وجدان ورک اپنے بھائی سے شرما گیا تھا۔۔۔۔

منت وجدان کے ہاتھ سے ڈریس لیتی ہوئی واش روم میں نو دو گیارہ ہو گئی تھی جبکہ وجدان اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا تھا!!

موبائل پر حوریہ کے بہت سارے میسجز دیکھ کر وجدان پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔ وجدان نے کل دوپہر سے اپنے فون کو ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا

ایک کے بعد ایک میسج کھولتا گیا سب میں ایک ہی بات کہی گئی تھی بھائی پلیز آپ جلدی سے ٹھیک ہو کر میری بات سنیں۔۔۔۔ بھائی بابا نے میرا نکاح کل بلاج کے ساتھ طے کر دیا ہے

بھائی میں بلاج سے نکاح نہیں کرنا چاہتی بھائی آپ اور اذلان بھائی میرا اسہارا ہیں بھائی پلیز بابا سے بات کریں!!

بھائی میں مر جاؤں گی اگر میرا نکاح بلاج سے ہوا تو۔۔۔۔۔

بھائی وہ شخص مجھے زہر لگتا ہے یہ ایک میسج حوریہ نے کوئی 20 بار کیا تھا۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔

کون۔۔۔۔

وجدان بھائی آپ کو داجی اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔۔۔

جا کر بتاؤ دس منٹ میں آرہا ہوں۔۔۔ وجدان سمجھ گیا تھا کہ کوئی سیریس معاملہ ہے ورنہ وجدان کو زخمی بازو کے ساتھ اس طرح اپنے روم میں داجی کبھی نہیں بلا سکتے تھے۔۔۔۔ منت جیسے ہی واش روم سے نکلی تھی وجدان فوراً سے کپڑے چینج کرنے چلا گیا تھا منت کو کچھ دیر آرام کی مہلت دیتے ہوئے وہ روم سے نکل گیا۔۔۔ یہ بتا کر کہ اسے داجی نے بلایا ہے۔۔۔

....

جی داجی آپ نے مجھے یاد کیا!!

بسم اللہ کروں بالکل میں نے اپنے شیر کو یاد کیا کیونکہ یہ معاملہ میرے شیر کے سوا حل ہو نہیں سکتا تھا!!

وجدان نے ہمیشہ کی طرح جھک کر اپنے داجی کے ہاتھ چومنے چاہے تھے مگر صلاح الدین ورک اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

اپنے پوتے کے ہاتھ پر لگے ہوئے گولی کے زخم کی وجہ سے وہ اپنے پوتے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔بس بس جھک کر خود کو تکلیف مت دو!!

صلاح الدین ورک نے وجدان کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اسے بیٹھنے کو کہا تھا۔۔وجدان دا.جی کے روم کا ماحول دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ اسے یہاں پر کس لیے بلایا گیا ہے۔۔۔

کیونکہ روم میں پہلے سے ہی چوہدری ریاض ورک جو کہ اذلان اور وجدان کا بابا تھا۔چوہدری آصف ورک جو کہ منت اور فجر کا بابا تھا اور وجدان کا چچا اور وجدان کی والدہ ثریا بیگم اور منت اور فجر کی والدہ عافیہ بیگم سب گھر کے بڑے ممبران وہاں پر پہلے سے موجود تھے۔۔۔

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے اذلان بھی کھڑا تھا۔اس کے چہرے پر سخت تاثرات اس بات کی دلیل تھے کہ اذلان حد سے زیادہ غصے میں ہے۔۔۔

اذلان اس نیچر کا مالک نہیں تھا کہ بات بات پر غصہ کرے۔۔۔اذلان تو نیچر وائز بہت خوش مزاج انسان تھا ایک طرح سے کہا جائے تو اذلان کی وجہ سے ہمیشہ گھر میں رونق لگی رہتی تھی۔۔۔

اندازہ تو وجدان کو اندر داخل ہوتے ہی ہو گیا تھا کہ مدعدہ کیا ہے کیونکہ وہ روم سے حوریہ کے وائس میسج سن کر آیا تھا۔۔۔

مگر وجدان نے اپنے چہرے سے کوئی بھی تاثرات ظاہر نہیں ہونے دیا تھا یہی تو خاصیت تھی وجدان ورک کی کہ وہ جوش میں غصے میں ہمیشہ اپنے حواس قائم رکھتا تھا۔۔۔

وہ خوبصورت شہزادہ بلیک کلر کی شلوار کرتے میں ملبوس اپنے داجی کے ساتھ ہی صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گیا تھا ایک نظر اس نے بیٹھے ہوئے ہر شخص کے چہرے پر ڈالی تھی---

جی حکم کیجیے داجی مجھے کیوں بلوایا ہے---وجدان نے کچھ دیر کے انتظار کے بعد خود ہی بات شروع کر دی---

میرے شیر بلوایا اس لیے گیا ہے کہ تم اذلان کو سمجھا سکو---تمہارے بابا اور اذلان میں کافی ناراضگی چل رہی ہے---اس سے پہلے کہ معاملہ زیادہ خراب ہو بیٹا تم بیٹھو اور اس مسئلے کو سیٹ آؤٹ کرو---

آپ پہلے یہ تو بتائیں داجی ایسا کیا ہو گیا کہ اذلان اس قدر غصے میں ہے---کیونکہ جہاں تک میں اذلان کو جانتا ہوں داجی اذلان بد تمیز تو ہر گز نہیں ہے---خوبصورت نیلی آنکھوں والے شہزادے نے فوراً سے اپنے بھائی کی طرفداری کی---

کیسے نہ کرتا آخر وہ دنیا میں ایک ساتھ آئے تھے بے شک دونوں کے مزاج بہت الگ تھے---مگر ایک کو تکلیف ہوتی تو دوسرا فوراً اس تکلیف کو خود پہ محسوس کرتا تھا---

وہ دو جسم ایک جان تھے الگ مزاج ہونے کے باوجود دونوں کے دل ایک دوسرے کے نام پر دھڑکتے تھے---

تو ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اذلان تکلیف میں ہو اور وجدان پر سکون، یہ تو ایک ناممکن بات تھی۔۔۔

بیٹا بات یہ ہے کہ صدف اور وقاص دونوں یہ چاہتے ہیں کہ رمضان سے پہلے ہم حوریہ اور بلاج کا نکاح کر دیں۔۔

داجی یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے صرف کل کا دن ہی تو رہ گیا ہے پرسوں تو ماشاءاللہ سے رمضان سٹارٹ ہو جائے گا۔۔۔تو ایک دن میں ایسی کون سی مصیبت آگئی ہے کہ ہم افراتفری میں حوریہ کا نکاح کریں۔۔۔

وجدان کے تاثرات بھی سرد ہونے لگے تھے مگر اس نے ہمیشہ کی طرح خود پر ضبط کرتے ہوئے چہرے کے زاویے بگڑنے نہیں دیے۔۔۔

میرے شیر اس مدے پر بہت بحث ہو چکی ہے اور تمہارے باپ کا اور میرا یہی فیصلہ ہے کہ نکاح رمضان سے پہلے ہی ہو گا۔۔۔

اسی میں صدف کی خوشی ہے صلاح الدین ورک نے اس بار اپنا فیصلہ وجدان کے سامنے رکھا تھا۔۔۔

ایسے بہت کم معاملات ہوتے تھے جہاں پر وجدان کے سامنے بات نہیں فیصلہ رکھا جائے۔۔۔

داجی آپ کا اور بابا کا فیصلہ سر آنکھوں پر ہماری کیا جرات ہے ہم آپ کے فیصلے کے سامنے سرکشی کریں۔۔۔ مگر داجی آپ خود سوچیں ایک دن میں نکاح۔۔۔ ایسی کیا افراتفری ہے۔۔۔ نکاح آرام سے بھی تو ہو سکتا ہے۔جب رشتہ بلاج کے لیے ہم دے چکے ہیں تو پھر ایسی کیا بے یقینی ہے۔۔۔

وجدان کی باتوں میں ایک ٹھہراؤ تھا بات کرنے کے انداز میں ایک الگ خوبصورتی تھی جسے گھر کے سب بڑے افراد بڑے تحمل سے بیٹھ کر سن رہے تھے۔۔۔

کیونکہ وجدان کی بات کرنے کا جو انداز تھا اس کی عمر سے کہیں زیادہ بڑا اور سنجیدہ تھا۔۔۔وجدان بیٹا یہ میرا فیصلہ ہے اور یہ اٹل ہے نکاح تو حوریہ کا کل ہر صورت ہو گا تم اگر اس معاملے کو سلجھا سکتے ہو تو سلجھا دو۔۔۔وجدان کے بابا نے اپنا فائنل فیصلہ سنا دیا۔۔۔

آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے وجدان نے ایک لمبا سانس کھینچا۔۔۔ سچویشن بہت زیادہ کڑی تھی ایک طرف اس کی پیاری بہن تھی جو اسے بیٹیوں کی طرح عزیز تھی۔۔۔ دوسری طرف اذلان تھا جو دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے نظریں وجدان پر گاڑے اس اُمید پر تھا کہ وجدان اس کے اور حوریہ کے سپورٹ میں فیصلہ کرے گا۔۔۔۔

تیسری طرف داجی تھے جن کو پتہ تھا کہ ان کا پوتا جو بھی فیصلہ لے گا وہ 100 میں سے 100٪ ٹھیک ہو گا۔۔ تیسری طرف اس کے بابا تھے جس کا غرور تھے اس کے بیٹے اور اسے یقین تھا کہ اس کے بیٹے اس کے خلاف نہیں جاسکتے۔۔۔۔۔

باقی گھر کے تمام افراد کی اُمیدیں بھی وجدان سے لگی تھیں کہ وجدان اب کیا فیصلہ لے گا۔۔۔۔فیصلہ بہت ٹف تھا مگر فیصلہ کرنا تو تھا ہر صورت۔۔۔

ٹھیک ہے بابا جو فیصلہ آپ نے کیا ہے مجھے منظور ہے۔۔۔ مگر اس کے بعد رخصتی کے لیے ان کو بتا دیجئے کہ جلد بازی مت کریں۔۔۔۔ ابھی حوریہ کی پڑھائی مکمل نہیں ہوئی جب ہو گی رخصتی اس وقت کی جائے گی۔۔۔۔بہت ٹھہراؤ کے ساتھ اپنے دل کی حالت کو چہرے سے نہ دکھاتے ہوئے وجدان نے ایک مضبوط سرپنچ کی طرح فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔

وجدان اسی سمجھداری کے ساتھ گاؤں کے فیصلوں کو بھی سنبھال لیا کرتا تھا۔۔ اپنے بعد صلاح الدین نے ایسے ہی تو نہیں وجدان ورک اپنے شہزادے پوتے کا انتخاب کیا تھا گاؤں کی سرپنچی کے لیے۔۔۔

حالانکہ گاؤں کا سرپنچ بننے کے لیے وجدان تیار نہیں تھا مگر اپنے داجی کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اس نے حامی بھری تھی۔۔۔۔

وجدان نے سرپنچ کا عہدہ کیا سنبھالا پورے گاؤں میں اس کے چرچے ہونے لگے تھے۔۔۔

چوہدری خاندان کا سب سے پہلا اڑیل شہزادہ داجی کی جان! گاؤں کا سر پھرا سرپنچ! خوبصورتی میں ہو بہو اپنے باپ جیسا۔۔۔

اپنے دادا کا سب سے چہیتا اور فرمانبردار پوتا اس کے ہر انداز سے پتہ لگتا تھا مظلوموں کے لیے سائبان اور ظالموں کے لیے ظلم کرنے والا بادشاہ۔۔۔ انصاف پسند انصاف کے ترازو کو برابر تولنے والا۔۔۔ ضلع کا ڈپٹی کمشنر۔۔۔

ہر رشتے کو دل و جان سے نبھانے والا

چاہے پھر وہ دوستی کا ہو یا اس کے جنونی عشق کا۔۔۔۔

صلاح الدین ورک کی سوچ کے مطابق اپنے عہدے کو وجدان ورک نے بہت اچھے سے سنبھالا۔۔۔۔ دنوں میں وجدان ورک کے فیصلوں کو اہمیت دی جانے لگی آس پاس کے ہر گاؤں میں صلاح الدین کے پوتے کے لوگ گن گانے لگے تھے کہ اس جیسا فیصلہ کوئی نہیں کرتا۔۔۔ اپنی خوبصورتی اپنی بلو آئز کی وجہ سے گاؤں کی لڑکیوں کا کرش بن چکا تھا۔۔۔

وجدان جب اپنی گاڑی سے اتر کر پنچایت والی جگہ تک پہنچتا تو راستے میں جتنے گھر آتے تھے۔۔۔

لڑکیاں دیواروں سے چھپ چھپ کر چوہدری وجدان ورک کو ایک نظر دیکھنا چاہتی تھی۔۔

چھ فٹ سے اب قد جو دور سے ہی دبدبہ اور رعبدار نظر آتا تھا۔۔ گورا رنگ جس پر سرخی کھل کر اس کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگاتی تھی۔۔۔ بلو کلر کی آئز دل موہ لینے کا ہنر رکھتی تھی۔۔۔۔۔ چھوٹی چھوٹی گھنی داڑھی اور گھنی مونچھوں میں جب اس کے گہرے وہ گلابی ہونٹ مسکراتے تھے تو کوئی اس پر فدا کیسے نہ ہو۔۔۔۔

ویل ڈن بھائی ویل ڈن مجھے آپ سے یہی اُمید تھی آپ یہی فیصلہ کریں گے آپ نے تو کمال کر دیا۔۔۔

ازلان نے دونوں ہاتھوں سے تنزیہ تالی بجائی۔۔۔ بھائی یار دل جیت لیا۔۔۔ ہماری بہن رو رو کر اپنا حال خراب کیے ہوئے مگر آپ ٹھہرے گاؤں کے سرپنچ آپ نے فیصلہ اپنے حساب سے لیا ہے۔۔۔

ازلان کو وجدان کا فیصلہ بالکل پسند نہیں آیا تھا اس کو اُمید تھی کہ شاید اس نکاح کو وجدان روک دے، ازلان کے اندر اس کی بہن کی محبت کا ٹھاٹھے مارتا سمندر تھا جو ہر حال میں اس نکاح کو رکوانا چاہتا تھا۔۔

جبکہ وجدان چاہتا یہی تھا مگر وہ سیلفش ہو کر فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔اذلان تم کمرے میں چلو ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں وجدان نے ایک ٹھہراؤ سے اسے سمجھانے کی کوشش کی وہ جانتا تھا کہ اذلان اس وقت بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں ہو گی مجھے اس بارے میں بات کرنی ہی نہیں جس بات کو کرنے کا کوئی فائدہ حاصل نہیں تو میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔

آج پہلی بار وجدان کی بات کو رد کرتے ہوئے اذلان غصے سے وہاں سے جا چکا تھا اذلان اور وجدان دونوں جڑواں تھے مگر ہمیشہ اذلان نے وجدان کو بڑے بھائیوں والی عزت دی تھی۔۔

سب اذلان کے رویے کو دیکھ کر چونک گئے سب کی نظریں اس جانب تھی جہاں سے اذلان نکل کر گیا۔۔۔

آپ لوگ پریشان نہیں ہوں میں اسے کچھ سمجھالوں گا۔۔وجدان نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تھا کیونکہ وجدان بالکل نہیں چاہتا تھا کہ اذلان کے بارے میں کوئی غلط سوچے۔۔۔

وجدان برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا جان تھا اس کی ازلان۔۔۔

اس کو تھوڑا تمیز کے دائرے میں رہنا سکھاؤ اس کا یہ جذباتی پن مجھے بالکل سمجھ میں نہیں آتا چوہدری ریاض ورک نے اپنی روعبدار پر سنیلٹی کے ساتھ بیٹھے ہوئے غصے سے تتنے چہرے سے کہا تھا۔۔

بابا نہ تو وہ جذباتی ہے اور نہ بد تمیز اس کا دل بہت سافٹ ہے وہ حوریہ کی تکلیف کو دیکھ نہیں پا رہا۔۔

میں بھی حوریہ کا باپ ہوں وجدان اس کے بارے میں کچھ سوچ کر ہی میں نے فیصلہ کیا ہو گا۔۔۔

بابا ہم آپ کے فیصلے کی قدر کرتے ہیں۔۔ مگر بابا آپ نے حوریہ کو نہیں دیکھا وہ بہت دل برداشتہ ہو کر رو رو کر اپنی حالت خراب کیے ہوئے ہے۔۔

تو پھر میں یہ چاہوں گا کہ تم جا کر اس کو سمجھاؤ یہ ولویلہ یہ شور شرابہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔۔ بیٹی ہے وہ میری اتنا حق تو رکھتا ہوں کہ اس کے لیے فیصلہ لے سکوں۔۔۔جی بابا جو آپ کا حکم۔۔

وجدان کو اس کے بابا اسے دوٹوک فیصلہ سناتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔۔ اور سلام کہتے ہوئے وہاں سے جا چکے تھے۔۔ماحول ابھی بھی کافی خراب تھا۔۔

ٹھیک ہے میرے شیر تم جاؤ تمہارے ہاتھ کے زخم کو بھی ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔ کمرے میں جا کر آرام کرو۔۔ مگر دونوں بہن بھائیوں کو ضرور سمجھانا کہ معاملات کو اور زیادہ مت خراب کریں۔۔

چوہدری صلاح الدین نے اپنے سمجھدار پوتے کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا باقی لوگوں نے خاموشی سے سب باتیں سنی لقمے نہیں دیے تھے۔۔۔۔

یہی اس گھر کے رشتوں کی خوبصورتی تھی کہ ایک بات کرتا تو باقی سب تحمل سے سنتے تھے۔۔وہ سب کو سلام کہتا ہوا وہاں سے نکل آیا اور سید حارخ حوریہ کے روم کا کیا۔۔۔

....

ٹھک ٹھک۔۔ ۔کون۔۔۔حوریہ کی افسردہ سی آواز وجدان کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔حوریہ بیٹا میں ہوں۔۔۔۔جی جی بھائی آجائیں۔۔۔حوریہ کی آواز میں ایک کھنک پیدا ہوئی تھی۔۔۔کہ شاید نہیں یقیناً اس کا بھائی اس نکاح کو روک دے وجدان حوریہ کی آخری اُمید کی کرن تھا۔۔

اسلام علیکم دروازہ کھٹکھٹا کر روم کے اندر داخل ہوتے ہی صوفے پر منہ لٹکائے ہوئے بیٹھی حوریہ پر وجدان کی نظر پڑی تھی۔۔۔وجدان کو اپنا دل مٹھی میں دبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔اس کی لاڈلی بہن کے چہرے پر اتنی ویرانی چھائی تھی۔۔۔اتنا اُداس تو بچپن سے لے کر آج تک وجدان نے حوریہ کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کیسا ہے میرا بچہ سوری رات کو آپ نے مجھے فون کیا اور مجھے پتہ نہیں چلا میں سو رہا تھا۔۔

وجدان کے لہجے میں اپنی چھوٹی لاڈلی بہن کے لیے اس قدر محبت تھی کہ دیکھنے والا اگر کوئی دیکھتا تو رشک کرتا ایسی بہن پر جس کے پاس اتنا پیار کرنے والا بھائی تھا حوریہ اس معاملے میں بہت خوش نصیب تھی،اس کے بھائی پر جان دیتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی حوریہ جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑے وہیں صوفے پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

وجدان جانتا تھا کہ حوریہ اس وقت اس سے کیا چاہتی ہے اور کیا بات کرنا ہے۔۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کہ کیے گئے فیصلے کو سننے کے بعد حوریہ اس سے زیادہ اُداس ہو جائے گی۔۔۔مگر وجدان فی الحال خاموش تھا وہ چاہتا تھا کہ حوریہ اپنی بات کہے اس کے بعد وہ اسے سمجھائے۔۔۔۔

جی بتایئے بیٹا آپ کیا کہنا چاہتی ہو۔۔بھائی آپ پلیز یہ نکاح روک دیں مجھے بلاج سے نکاح نہیں کرنا وجدان کا ہاتھ پکڑ کر اتنی اُمید بھری نظروں سے منت دیکھ رہی تھی کہ وجدان کو خود پر شرمندگی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

حوریہ بیٹا یہ بابا جان کا فیصلہ ہے ہم اپنے بابا جان کے فیصلے کو رد کیسے کر سکتے ہیں بابا نے ہمیشہ ہمیں ہر چیز میں آزادی دی ہے۔۔۔۔

ہمیں زندگی کھل کر جینے کے موقع دیے ہیں تو کیا اب ہم اتنے بڑے ہو گئے ہیں کہ اپنے بابا جان کے فیصلے کو ٹھکرا دیں گے۔۔۔۔

اور تمہیں بیٹا ڈر کس بات کا ہے بلاج چاہے جتنا مرضی سر پھرا ہو مگر اس کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ میری بہن پر ہاتھ اُٹھائے۔۔۔

نہیں نہیں بھائی آپ سمجھ نہیں رہے، مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ وہ شخص مجھ پر ہاتھ اُٹھائے گا، یا مجھے مارے گا میں جانتی ہوں کہ نہ تو میں صدف پھوپھو ہوں جو سب کچھ چپ چاپ برداشت کر لوں گی۔۔۔۔۔۔

اور نہ میرے بھائی اتنے غافل ہیں کہ ان کو پتہ نہیں چلے گا کہ میری زندگی میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

بھائی میں اس شخص کو خود کو کنٹرول کرتی ہوئے نہیں دیکھ سکتی اور آپ جانتے ہیں وہ ایسا کرے گا۔۔۔ حوریہ کے چہرے پر ایسا ڈر تھا جیسے کسی آزاد پنچھی کو پنجرے میں قید کیا جا رہا ہو۔۔۔

اور وہ پھڑ پھڑا کر آخری حد تک خود کو آزاد رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں وجدان کا ہاتھ تھامے بس وہ وجدان کے منہ سے یہ سننا چاہتی تھی کہ وہ نکاح رکوا دے گا۔۔۔

حوریہ میرا بچہ میں سب سمجھ رہا ہوں مجھے معاف کر دینا آج تمہارا بھائی بہت کمزور پڑ گیا ہے جانتا ہوں آج کے بعد شاید میں تمہاری نظروں سے ہی گر جاؤں تمہارا بھائی کچھ نہیں کر سکا۔۔۔

وجدان حوریہ کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے چپ کروا رہا تھا جو سسکیوں سے روئے جا رہی تھی۔۔۔

بھائی خدا نہ کرے کہ میرے بھائی کبھی میری یا کسی اور کی نظروں میں گرے اللہ تعالی میرے بھائیوں کی شان ایسی ہی اونچی رکھے وہ تڑپ کر بولی تھی۔۔۔ مگر بھائی آپ بابا کو کیوں نہیں سمجھا رہے، بھائی بلاج نہیں اس کے سوا کسی سے بھی میری شادی کر دیں میں اف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

حوریہ میرا بچہ چپ کر جاؤ تمہارا یہ رونا میرا دل چیر رہا ہے۔۔۔ مگر حوریہ میں چاہ کر بھی بابا کے خلاف نہیں جا سکتا بابا ضد پر اڑ گئے ہیں۔۔۔۔

تم جانتی ہو بابا بہت کم فیصلے کرتے ہیں۔۔۔ اور جب بابا اس طرح سے کوئی فیصلہ لیتے ہیں تو پھر بابا کے فیصلے کے سامنے میں اور اذلان کبھی نہیں بولتے حوریہ بیٹا ہماری بات کو سمجھو اپنے بھائیوں کی مجبوری کو سمجھو۔۔۔
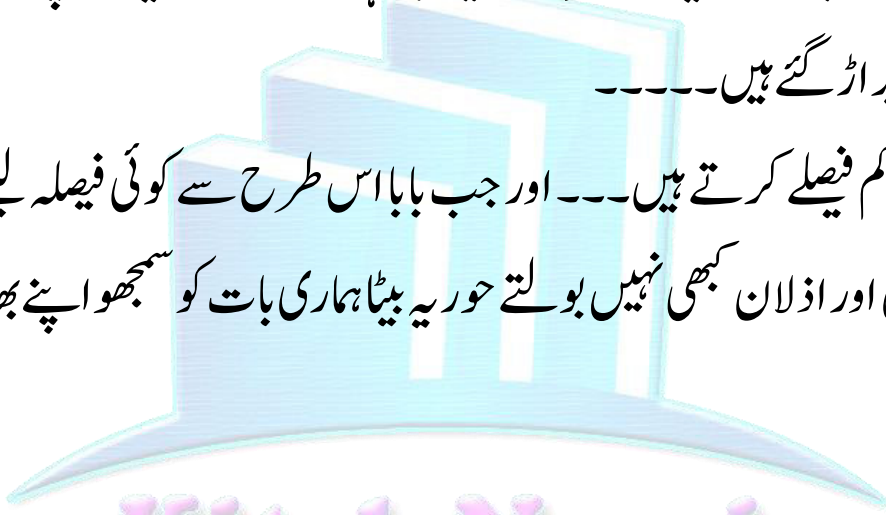
بھائی آپ مجھے مار دیں یہ قصہ ہی ختم ہو جائے گا۔۔۔

بھائی بلاج نہیں۔۔ بلاج نہیں بھائی۔۔۔ وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر روتی ہوئی اپنے بھائی سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت وجدان کے دل پر کیا بیت رہی تھی یہ تو صرف وجدان ہی بتا سکتا تھا۔۔اس لاڈلی بہن کی آنکھوں میں اتنے آنسوں دیکھنا۔۔۔جس کو آج تک انہوں نے کبھی رونے ہی نہیں دیا تھا۔۔ کبھی ایسا وقت ہی نہیں آیا تھا۔وہ آج تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی۔۔۔

اور وجدان خود کو بے بس محسوس کرتے ہوئے اس کا رونا دیکھ رہا تھا۔۔اس سے پہلے حوریہ، اذلان کے گلے لگ کر جی بھر کے روچکی تھی۔۔۔وجدان مضبوط تھا اس لیے اپنے درد کو دل میں دبا کے رکھے ہوئے مضبوط چٹان کی طرح کھڑا تھا۔۔۔

جبکہ اذلان بہت سافٹ دل کا اور اموشنل بندہ تھا۔۔۔حوریہ کے رونے کے ساتھ وہ خود بھی رو رہا تھا۔۔۔

حوریہ بیٹا یہ بات آج کے بعد دوبارہ منہ سے مت نکالنا اور نہ کبھی سوچنا کہ تم اپنی جان لے سکتی ہو۔۔۔ تم چوہدری صلاح الدین کی پوتی ہو تمہیں مضبوط بننا ہے۔۔۔۔

تم وجدان کی بہن ہو جو کبھی مصیبتوں پریشانیوں سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹتا۔۔۔میری بہن کمزور نہیں ہو سکتی اگر وہ بلاج چوہدری ہے۔۔۔تو تم بھی حوریہ ریاض ورک ہو اتنی مضبوط کہ کسی بھی سخت سچویشن کا سامنا کر سکتی ہو۔۔۔۔

اور تمہیں سامنا کرنا ہے بلاج کا۔۔ہمارے لیے اپنی حدوں میں رہ کر اسے راہِ راست پر لانا ہے اور حوریہ تم یہ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

اور بس حوریہ آنسوں پونچھ لو بیٹا اس سے زیادہ تمہارا رونا سرکشی کی نشاندہی کرے گا۔۔اور میری بہن کبھی سرکش نہیں ہو سکتی پیار سے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ تیزی سے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس سے زیادہ اسے حوریہ کو سمجھانے کی ضرورت نہیں تھی، اس کا فیصلہ اس کی بہن کے لیے کیا معنی رکھتا تھا اس سے وہ باخوبی واقف تھا مگر حوریہ کو جبر سے یہ فیصلہ منوا کر اس کا خود کا دل پھٹنے کو تھا اس لیے وہ رکا نہیں۔۔۔

بھائی بہنا داماں ہوندے نے!

ہر بھائی بہن سلامت روے!

بہن بھائیوں کا رشتہ بہت انمول ہوتا ہے مگر بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو اس رشتے کو محبت اور پیار سے سینچتے ہیں۔۔۔جیسے ازلان وجدان اور حوریہ تینوں کے سینوں میں ایک ہی دل دھڑکتا تھا۔۔۔جو ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے تڑپ جاتا تھا۔۔جیسے اس وقت حوریہ تکلیف میں تھی تو بھائی تڑپ رہے تھے۔۔۔

....

نکاح کے پیپر پر سائن کرتے ہوئے حوریہ نے رو رو کر اپنا برا حشر کر رکھا تھا۔۔اتنا زور لگانے کے بعد بھی حوریہ کی ایک نہیں چلی آخر اسے بلاج کے ساتھ منسلک کر دیا گیا تھا۔۔۔

بن گئی تھی وہ حوریہ ریاض ورک سے حوریہ بلاج چوہدری یہی تو وہ شخص چاہتا تھا یہ سوچ سوچ کر حوریہ کے جسم پر آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا دل تڑپ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔یا اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لے۔۔۔ مگر اپنے بھائیوں اور باپ کی عزت کی لاج رکھتے ہوئے حوریہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

بس رو سکتی تھی جو اس کے بس میں تھا۔وہ کام وہ بخوبی کر رہی تھی۔رو رو کر اس کی آنکھیں سوجھ چکی تھی۔۔۔

جانتی تھی کہ اس وقت بلاج دل ہی دل میں اپنی خوشی کے جشن منا رہا ہے۔۔اس سڑے ہوئے شخص کے دانت بند ہونے کو تیار نہیں تھے وہ بار بار حوریہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے نظروں سے ٹارچر کر رہا تھا۔۔

جیسے ہی نکاح ہوا وہ فوراً سے اُٹھ کر اپنے روم میں آگئی تھی وہ اتنے غصے میں تھی کہ اس نے صاف لفظوں میں منت، فجر اور زمل کو اپنے روم میں آنے سے منع کیا تھا۔۔

وہ کچھ وقت اپنے ساتھ اکیلے میں گزارنا چاہتی تھی۔۔۔روم میں آتے ہی اس نے اپنے سر پر لیے ہوئے دوپٹے کو زمین پر اتار کر پٹخہ۔۔۔ہاتھوں میں جو گجرے پہنے ہوئے تھے اس کی پتیوں کو بے دردی سے توڑ کر بکھیرتے ہوئے گجرے اتار دیے۔کانوں سے جولری اُتارتے ہوئے سختی میں اس نے اپنے کان تک زخمی کر لیے تھے۔۔۔

لپسٹک کو ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے بے دردی سے صاف کر کے فرش پر دیوار کے ساتھ بیٹھی ہوئی وہ اونچی آواز میں چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔۔۔ابھی وہ دل کا غبار نکال بھی نہیں پائی تھی کہ روم کا دروازہ کھٹکا تھا۔۔اسے شدید غصہ آیا تھا یہ سوچ کر کہ منت، فجر اور زمل کو منع کر کے آئی تھی پھر وہ اس کے پیچھے کیوں آئی ہیں۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔روم کا دروازہ دوبارہ بجا تو اسے اور بھی غصہ آگیا تھا۔۔ جانتی تھی کہ اس وقت فجر یا منت میں سے کوئی ضرور آیا ہو گا۔۔

چلی جاؤ اس وقت مجھے کسی سے نہیں ملنا وہ چلاتے ہوئے بولی تھی مگر روم کا دروازہ مسلسل بجنے کی وجہ سے اسے بہت غصہ آیا۔۔وہ بجلی کی تیز رفتار سے دروازے کی جانب بڑھی۔۔

کیا تکلیف ہے کیوں۔۔۔

اسے لگا تھا کہ شاید دروازے پر منت یا فجر ہے مگر دروازے پر بلاج کو کھڑے دیکھ حوریہ کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔

تم یہاں کیا لینے آئے ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو ورنہ حلق سے کھینچ لوں گا۔۔۔

بلاج جو دروازے کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے کھڑا تھا سرد لہجے سے غرایا۔۔۔

نکاح کا انتظام گھر کے باہر کیا گیا گھر کے تمام لوگ حویلی کے بڑے گارڈنز میں تھے اس لیے گھر تقریباً اندر سے خالی تھا۔۔۔ تم اس وقت یہاں سے چلے جاؤ۔۔ حوریہ تیزی سے دروازہ بند کرتے ہوئے چلائی۔۔

مگر مقابل پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا اس لیے حوریہ کو دروازہ بند کرنے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔ بلاج جیسے فلادی شخص کے سامنے حوریہ مٹی کی طرح ڈھیر ہو گئی۔۔۔

بلاج نے ایک ہی ہاتھ سے دروازے کو دھکیلا تو حوریہ خود بھی دروازے کے ساتھ دھکیلتی چلی گئی تھی اس نے زبردستی دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ دروازہ کھولو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔بد تمیزی تو ابھی کروں گا وہ آگے بڑھا اور حوریہ کی دونوں کلائیوں کو مروڑ کر دیوار کے ساتھ اوپر کی جانب پن کرتے ہوئے غرایا تھا۔۔۔۔

میرے ساتھ کوئی گھٹیا حرکت کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت بلاج میں تمہاری جان لے لوں گی اتنی سیدھی اور معصوم نہیں ہوں میں۔۔۔وہ بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چلائی تھی۔۔۔۔

ہائے ہائے تمہارا یہ تڑپنا قسم سے میرے دل کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم اتنی معصوم اور سیدھی نہیں۔۔۔بلاج کو معصوم شکار کرنا پسند بھی نہیں۔۔۔مقابل کے لبوں پر جیت کی شیطانی مسکراہٹ تھی۔۔۔

تمہاری یہ اکڑ توڑنے کے لیے ہی تو آج سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے آئی برو کو اُچکاتے ہوئے لفظوں میں جیت کی خماری کی مقدار کافی زیادہ تھی۔۔۔

بلاج میرے ہاتھ چھوڑو۔۔اپنی کلائیوں کو بلاج کے مضبوط ہاتھوں سے چھڑاتے ہوئے حوریہ ہانپنے لگی تھی۔۔۔مگر اسے ناکامی کا سامنا ہوا بلاج کے مضبوط ہاتھوں سے وہ نہ تو اپنی کلائیاں چھڑوا پائی تھی نہ ہی اس سے ایک انچ دور ہو پائی۔۔۔

کیسے چھوڑ دوں تمہارے ہاتھ جنگلی ہرنی۔۔۔وہ بے باکی سے مسکرایا تھا۔۔حوریہ نے غصے سے دوپٹہ تو آتے ہی اتار دیا تھا۔۔۔

اس وقت میکسی کے ڈیپ گلے پر پڑتی ہوئی بلاج کی نظریں حوریہ کے خوبصورت سراپے کے آر پار ہو رہی تھی۔۔۔

اپنی گندی نظریں ہٹاؤ مجھ سے۔۔۔

وہ دانتوں کو پیستے ہوئے غرائی تھی۔۔

اب تو یہ گندی نظریں ہمیشہ تم پر رہیں گی اور ہمیشہ یہ گندا انسان تمہارے وجود پر حکومت بھی کرے گا۔۔۔

آئی برو کو اُچکاتے ہوئے اس کا مذاق اُڑا رہا تھا۔اس کا مذاق اُڑانا حوریہ کو غصے سے آگ لگا رہا تھا۔۔۔

تم اس وقت یہاں کیا لینے آئے ہو، تمہارا مقصد پورا ہو گیا ہے کر لیا نکاح پڑ گئی کلیجے کو ٹھنڈک تو اب دفع ہو جاؤ کیا لینے آئے ہو میرے روم میں۔۔۔

حور بے بی تمہاری یاداشت بہت کمزور ہے بے بی رات کو بتایا تھا نا کہ نکاح کے بعد ہمارے ہاں منہ میٹھا کروانے کا رواج ہے اسی رواج کی لاج نبھانے آیا ہوں چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ اور مقابل کی آنکھوں میں بے باکی واضح نظر آ رہی تھی۔۔۔

بلاج کی گرم سانسیں حوریہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھی اور منہ سے اُٹھتی ہوئی بدبو سے پتہ چل رہا تھا کہ بلاج نے اچھی خاصی شراب پی رکھی ہے۔۔۔

تو مرو نیچے اتنی مٹھائی پڑی ہے جاؤ اور ٹھوس لو اور کرو منہ میٹھا اور جشن مناؤ ایک لڑکی سے زبردستی نکاح کا۔۔۔ حوریہ چہرہ دوسری جانب گھماتے ہوئے ناگواری سے بولی۔۔۔

۔کتنی زہریلی ہو اور کتنا زہر اُگل سکتی ہو میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ مقابل نے اپنا چہرہ اس کے اور بھی قریب کیا اتنا قریب کہ اب ذرا سا ہلنے سے بھی اس کے لب اس کی پنکھڑیوں کو چھونے کے قریب تھے۔۔۔

بہت زہریلی ہوں صرف زہر نہیں اُگلتی ڈس بھی لیتی ہوں۔ بہت غلط سودا کیا ہے تم نے بلاج چوہدری۔۔۔اپنی کلائیوں کو مروڑ کر چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی ہر بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔

حور بے بی یہ تو وقت بتائے گا کہ میں نے فیصلہ غلط کیا ہے یا صحیح۔۔۔وہ اس کی جدوجہد کو ناکام بناتے ہوئے تیز سانسوں سے پھونکارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

خبر دار جو مجھے حور کہا میرا نام حوریہ ہے مجھے حوریہ بولو۔۔۔

نا حوریہ مجھے پسند نہیں حوریہ لنگوریہ جیسا ساؤنڈ کرتا ہے۔۔۔ آنکھ کو ٹیس کرتا ہوا ایک اور جملے سے اُسے تپا گیا۔۔

شٹ اپ۔۔اپنا نام دیکھا ہے تم نے بلاج اس سے تو اچھا تھا کہ لاش رکھ دیتے وہ زیادہ اچھا ساؤنڈ کرتا ہے۔۔۔اگر وہ بلاج تھا تو مقابل بھی حوریہ تھی ڈر تو اس کی آنکھوں میں بھی نہیں تھا۔۔۔

چلو مت بولو بلاج لاش بول لو اب یہ لاش جس مقصد سے تمہارے روم میں آئی ہے وہ مقصد تو پورا کر کے جاؤں گا۔۔۔

مطلب کیا مقصد ہے تمہارا مقصد تو پورا ہو چکا ہے حوریہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے بلاج کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔

مقصد ہے تمہارے ان ہونٹوں سے منہ میٹھا کرنے کا۔۔وہ قہقہہ لگا کر بے باقی سے مسکرایا تھا۔۔

خبردار بلاج جو تم نے کوئی غلط حرکت کی میرے نزدیک مت آنا وہ تڑپ کر خود کو چھڑوا رہی تھی۔۔۔

مقابل اس پر پوری طرح سے قابض ہوئے اسے پن کیے کھڑا تھا۔۔

کیسے غلط حرکت نہ کروں نکاح تمہیں کیا آپی جان بنانے کے لیے کیا ہے۔۔

میں نے یہ حرکتیں کرنے کا سرٹیفکیٹ ہی تو حاصل کیا ہے۔۔اب تو جائز طریقے سے غلط حرکتیں بھی ہوں گی اور جائز طریقے سے عزت پر ڈاکہ بھی ڈالا جائے گا۔۔

تم کچھ بھی نہیں کر سکتی حور بے بی۔۔

۔اس کے کان پر لب رکھ کر سرگوشیاں اُتارتے ہوئے۔اسے بے بسی کا احساس دلا رہا تھا۔۔

دور رہو مجھ سے بلاج دور رہو مجھ سے حوریہ دانتوں کو پیستے ہوئے شراب کی بدبو سے اس کی سانس بند ہو رہی تھی۔۔

کیا لگتا ہے نکاح دور رہنے کے لیے کیا ہے۔۔۔ہونٹوں کی مٹھاس تو ہم پہلے ہی چکھ چکے ہیں۔۔۔بلاج کو تو اس وقت ڈر نہیں لگا جب نکاح نہیں ہوا تھا۔۔۔اب تو سرکاری سرٹیفکیٹ لے لیا ہے منہ لگانے کا۔۔۔مقابل اس کی اس کمزوری سے بخوبی واقف تھا اس لڑکی کو زیر صرف اس کی عزت پر داؤ لگا کر ہی کیا جا سکتا تھا۔۔۔

اگر میرے بھائیوں نے دیکھ لیا تو تمہارے ٹکڑے کر دیں گے۔۔۔حوریہ اس موڑ پر آکر خود کو بے بس محسوس کرنے لگتی تھی وہ تو ابھی تک بلاج کی اس دن والی حرکت کو نہیں بھلا پائی تھی۔۔۔

۔نہیں کریں گے اتنے ظالم نہیں کہ اپنی بہن کے نکاح والے دن بہن کو بیوہ کر دیں۔۔۔اس سے پہلے حوریہ کچھ اور بولتی بلاج اس کو موقع دیے بغیر پوری شدت سے اس کے لبوں پر لب رکھ کر اس کے لبوں کو لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔وہ بن جل پانی کے مچھلی کی طرح تڑپی تھی۔۔۔اس کی شدت اتنی سخت تھی کہ اس کی پنکھڑی جلنے لگی تھی۔۔۔

وہ اس کی سانسوں کو اتنی تیزی سے خود میں انڈیل رہا تھا کہ وہ سانسوں کے لیے تڑپنے لگی۔۔۔اس کے ہاتھوں کو اوپر کو پن کیے ہوئے پوری شدت سے اس کی پنکھڑیوں پر جھکا تھا۔۔۔

چہرہ اِدھر سے اُدھر کرتے ہوئے پنکھڑیوں کو قید کیے سانسوں کو بے دردی سے پی رہا تھا۔۔۔۔

اس کو ایک ایک سانس کے لیے تڑپا رہا تھا۔۔۔حوریہ کے ہونٹ اس جنونی لمس سے جلنے لگے تھے۔۔۔سب سمجھ سے باہر تھا وہ دیوانگی اُتار رہا تھا یا غصہ۔۔۔۔نفرت تھی یا محبت۔۔۔مگر حوریہ کے لبوں کو بے دردی سے چبن دے کر اسے تڑپا کر پتہ نہیں کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔۔

حوریہ کی آنکھوں سے پانی بہتا ہوا اس کی گالوں پر چلنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔۔لیکن مقابل کے عمل میں شدت اور جنون بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔حوریہ نے تسلیم کر لیا تھا کہ آج وہ مر جائے گی کیونکہ اس کی سانسوں کی روانی ختم ہونے لگی تھی۔۔۔

اس ظالم شخص کے لمس میں بھی آگ جیسی تپش تھی۔۔۔اس کی ٹھنڈی شبنمی پنکھڑیاں انگارہ بن رہی گئی تھی۔۔۔۔

حوریہ کو اپنا وجود دہکتی آگ میں محسوس ہوا۔۔۔بلاج نے اسے تڑپتے دیکھا تو اس کے ہونٹ اپنی گرفت سے آزاد کیے۔۔۔جیسے کہ احسان کیا ہو۔۔۔ظالم نے اس کی کچھ سیکنڈوں میں ایسی حالت کر دی تھی جیسے وہ اپنے سینسز میں ہی نہ ہو وہ آنکھیں بند کیے ہوئے رو کر اپنی رکی ہوئی سانسوں کو روانی دے رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسوں پھسل کر گالوں سے قطروں کی صورت میں نیچے گر رہے تھے وہ اب بھی اس کے ہاتھوں پر اپنے مظبوط رکھے ہوئے،اپنے مضبوط ہاتھوں کے نیچے اس کی کلائیوں کو جکڑے ہوئے تھا۔۔اسے بے بس دیکھ کر وہ کتنا سکون پا رہا تھا یہ تو کوئی اس کے دل کے اندر جا کر جھانک کر دیکھتا ۔۔۔۔۔

بلاج کے لب مسکرا رہے تھے۔۔روتی ہوئی اس نے پلکیں اُٹھا کر لال آنکھوں سے بلاج کی جانب دیکھا تھا۔۔

آج پہلی بار حوریہ کی آنکھوں میں بلاج کو ہلکی سی ڈر کی جھلک نظر آئی تھی پنکھڑیوں پر ننھی منی خون کی بوندیں اپنا درد سنا رہی تھی۔۔۔

وہ پھر سے اس کے لبوں پر جھکا تھا وہ جھٹپٹا کر پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔

مگر ناکام رہی مقابل اب بھی اس پر حاوی تھا۔۔وہ تو اس کی شدت سے جلتے ہوئے لمس کو بھول نہیں پائی تھی کہ وہ پھر سے جھکنے لگا تھا۔۔ مگر اب اس کے لمس میں پہلے کی نسبت نرمی تھی۔۔۔

لبوں سے اب کی بار نرمی سے اس نے خون کی بوندیں لبوں سے چن لی تھی۔پنک مخملی گالوں پر لب رکھ کر آنسوں چننے لگا تو حوریہ نے پھونکار کر چہرے کا رخ پھیر لیا۔۔۔

اسے بلاج کا شراب زدہ وجود زہر لگ رہا تھا۔۔ آرام سے کھڑی رہو ورنہ جو حشر پہلے کیا ہے اس سے بھی زیادہ برا سلوک کروں گا۔۔اس کی دھمکی پر حوریہ کچھ لمحوں کے لیے سہم سی گئی تھی۔۔

گھٹیا انسان تم نے شراب پی رکھی ہے اور وحشت دکھانے کے لیے تمہیں میں ہی ملی تھی۔۔ حوریہ نے بہادری کا دامن واپس تھام لیا۔۔۔

ہاں پی ہے تم آجاؤ گی تو نشہ تمہارے اس خوبصورت بدن سے پورا کر لیا کروں گا۔۔ پھر کہو گی تو شراب چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

کیونکہ بلاج کو بنا نشے کے نیند نہیں آتی۔۔ سخت بیرڈ والے گال اس کے مخملی گالوں پر سختی کے ساتھ رب کرتے ہوئے اسے سسکا رہا تھا۔۔

بلاج تم بے غیرت ہو۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو اور حدود میں رہ کر آج کے بعد مجھ سے بات کرنا۔۔اگر دوبارہ اس طرح کا گھٹیا لفظ میرے لیے بولا تو تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔۔۔

اور میں ایسا کر سکتا ہوں اس بات سے تم بخوبی واقف ہو۔۔ سرد لہجے سے بلاج گرجہ تھا۔۔۔ایک بار میری دسترس میں آجاؤ اپنی غیرت میں تمہیں ہر رات دکھاؤں گا۔۔

ہر رات اگر میں نے اپنی شراب کا نشہ تمہارے خوبصورت نشیب و فراز سے پورا نہ کیا تو بلاج چوہدری میرا نام نہیں۔۔۔ ہر رات تم پر بھاری کر دوں گا۔۔۔ ہر رات تم خود کو میرے قریب پاؤ گی تو پھر پوچھوں گا کہ میں غیرت مند ہوں یا نہیں۔۔۔۔

حوریہ پلیز دروازہ کھولو۔۔۔۔ دروازے پر زمل آکر کھڑی تھی۔۔۔ اپنی بہن کی آواز سن کر کے بلاج چہرے پر شرم کی سرخی پھیلی تھی۔۔۔

حوریہ چلا کر اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس کا بھائی یہاں ہے مگر مقابل اس کی سوچ سے کہیں زیادہ آگے کا سوچ سکتا تھا اس کا اندازہ اسے بخوبی ہو چکا تھا۔۔۔۔

حوریہ نے اونچی آواز سے بولنے کا ابھی سوچا ہی تھا کہ بلاج نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے منہ پر مضبوطی سے رکھتے ہوئے پوری آنکھیں کھول کر گھورتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ مطلب کہ اسے آواز نکالنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

اگر تمہارے منہ سے آواز نکلی تو سوچ لینا جو کچھ رخصتی کے بعد اپنے بیڈ روم میں اپنے بیڈ پر لے جا کر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں وہ سب کچھ یہیں پر کر گزروں گا۔۔۔۔

اور میں کتنا ذلیل ہوں یہ بات حوریہ بے بی تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔اس کے بعد انجام کچھ بھی ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔لہجے میں سختی اور آنکھوں میں انگارے لیے سرگوشیوں میں بول رہا تھا۔۔

تمہاری ذرا سی آواز اور میں یہاں پر وہ سب کچھ کر گزروں گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔

میری بات کو دھمکی سمجھنے کی کوشش مت کرنا۔۔اس کی کان کے پاس دبے لفظوں میں سرگوشیاں اُتارتے ہوئے نرمی سے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا چکا تھا۔۔

بچپن سے حوریہ کو جانتا تھا اس کی حدیں اس کی حدودیں اس کی سرکشی۔ایک ایک چیز سے واقف تھا ۔اس لیے وہ جانتا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اب آواز نہیں نکالے گی۔۔۔

زمل کو آواز دو۔اسے بولو کہ تم ٹھیک ہو اور تھوڑی دیر میں نیچے آجاؤ گی حکم صادر کیا گیا۔۔

میں نہیں کہوں گی وہ دانتوں کو پیستے ہوئے اس کی حراست میں کھڑی انکار کر رہی تھی۔۔

وہ اس کے دونوں اطراف میں مضبوطی سے ہاتھ رکھے ہوئے اس پر جھکا ہوا تھا۔۔

حوریہ تمہاری یہ اکڑ تمہیں بہت مہنگی پڑے گی اگر میں تم سے نکاح تک پہنچ آیا ہوں تو اس سے آگے رخصتی کا سفر میرے لیے مشکل نہیں ہے۔۔کیا چاہتی ہو ابھی کروالوں رخصتی۔۔۔مقابل کی رگیں غصے سے تن چکی تھی۔۔

تم اتنے بہادر ہو تو خود اپنی بہن کو بول دو نا کہ تم اندر ہو وہ بھی حوریہ تھی اتنی آسانی سے کیسے جھک سکتی تھی۔۔۔ جھکنا اس نے بچپن سے سیکھا ہی کہاں تھا۔۔۔

میں نے کہا زمل کو بولو کہ تم ٹھیک ہو اور تھوڑی دیر میں نیچے آجاؤ گی حوریہ مجھے مت اُکساؤ کہ میں کچھ ایسا کر جاؤں جس پر تم ساری زندگی پچھتاتی رہو۔۔۔

بلاج نے دانت پیستے ہوئے اس کے جبڑے کو پکڑ کر کم آواز میں کہا۔۔۔

حوریہ کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا جانتی تھی کہ بدتمیز شخص جو کہہ رہا ہے وہ کر کے بھی دکھا سکتا ہے۔۔۔

سچ تو یہی تھا کہ اس کی ہزار مزاحمتوں کے باوجود نکاح ہو چکا تھا۔ اس کی بیوی بن چکی تھی۔ تو کیا پتا کہ وہ سچ میں اسی وقت رخصتی کروا کر اس سے لے جاتا۔۔۔

حوریہ ابھی ایک اور صدمہ برداشت نہیں کر سکتی تھی اس لیے اس نے اس کی بات مانتے ہوئے زمل کو وہی سب کچھ کہا تھا جو بلاج نے بولنے کو کہا زمل ایک دو باتیں کر کے جا چکی تھی۔۔۔

ویری گڈ شاباش فکر نہ کرو آہستہ آہستہ تمہارے اندر میں اچھی بیویوں والے سارے گن اُجاگر کر دوں گا۔ مقابل اپنی فتح پر ایک پر پھر تنزیہ لبوں سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

میرے ہاتھ چھوڑو اور مجھے جانے دو۔۔۔چلی جانا پہلے ذرا جی بھر کے دیکھ تو لینے دو کہ تم کتنی خوبصورت ہو اور تمہارے یہ جھکتے ہوئے جو دو تل ہیں اففففف۔۔۔یہ تو قیامت ہے۔۔۔۔

حوریہ کو اس کی بے باک بے شرم نظروں سے چھپنے کے لیے کوئی جگہ نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی کوئی بڑی سی چادر نما چیز اس پر گرے اور وہ پوری طرح سے اس کی بے باک نظروں سے چھپ جائے۔۔

وہ اس سے اپنی گرفت میں مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا اتنی گہری اور بے باک نظروں سے اس کے میکسی کے ڈیپ گلے سے اندر کی جانب جھانک کر اس نے دو تل جو ایک ساتھ جڑے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ان کی بات کر رہا تھا۔۔۔

حوریہ کی غصے اور گھبراہٹ سے اوپر نیچے ہوتی سانسوں کو بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں سے کچلتے ہوئے اس کے دماغ میں جو چل رہا تھا اسے حوریہ بخوبی سمجھ رہی تھی۔۔۔ نظریں اب بھی میکسی کے اندر ڈیپ گلے سے نظر آتے جڑوا تلوں پر تھی۔۔

بلاج تم انتہائی گھٹیا اور بے شرم قسم کے انسان ہو چھوڑو مجھے۔۔۔وہ شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔

ہاں پہلی بار تم نے سچ کہا بے شرم تو میں ہوں قسم سے میرا اور شرم کا دور دور تک کوئی رشتہ نہیں ہے ---

مگر تم شرماتی رہنا کیونکہ میں حرکتیں ہی ایسی کروں گا تمہیں شرمانہ پڑے گا۔۔۔وہ بے شرموں کی طرح ہنس رہا تھا۔۔

بلاج پتہ نہیں میں نے زندگی میں ایسا کون سا گناہ کیا ہے کہ میرے نصیب میں تم لکھے گئے ہو۔۔۔

ہائے ہائے حور بے بی جب تم ایسے تڑپتی ہو میرا دل مچل جاتا ہے تڑپو یار تڑپو مجھے سکون پہنچاؤ یہی سکون لینے کے لیے تو میں آیا ہوں۔۔ تمہارے کمرے میں۔۔۔۔۔۔

بلاج خدا کے لیے چلے جاؤ یہاں سے کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا۔۔ حوریہ کو اس وقت جھکنے میں ہی اپنی بہتری لگی تھی۔۔ کیونکہ وہ شخص جھکنے والی چیز نہیں تھا۔۔

کوئی اور موقع ہوتا تو حوریہ ڈٹ کر مقابلہ کرتی مگر اس وقت وہ مرد تھا اور وہ ایک کمزور عورت وہ اس پر حاوی تھا۔۔۔

ویسے کوئی دیکھ لے تو کوئی خاص مسئلہ ہے نہیں شوہر ہوں یار تمہارا چلو پھر بھی تم کہتی ہو تو میں چلا جاتا ہوں کل سے ویسے ہی رمضان سٹارٹ ہو رہا ہے تو اب تو عید پر ہی ذرا اچھی والی ملاقات ہو گی۔۔۔۔

تیار رہنا بلاج جو کہتا ہے وہ کر کے بھی دکھاتا ہے دیکھ لو نکاح کے بعد منہ میٹھا کرنا تھا وہ میں کر کے جا رہا ہوں کوئی نہیں روک سکا مجھے۔ نہ تمہارے بھائی نہ تمہارا باپ نہ میرے پیارے نانو۔۔۔

سب کی آنکھوں میں دھول ڈال کر تم تک پہنچ گیا ہوں۔۔۔

اور تم بھی کتنی اچھی ہو پہلے سے ہی کمرے میں آ کے بیٹھ گئی۔۔۔یعنی کہ آگ دونوں طرف برابر لگی ہے۔وہ اپنے لفظوں سے بھی حوریہ کو ذلیل کر رہا تھا۔۔۔

حوریہ کوس رہی تھی اس وقت کو جب وہ اوپر آئی کم سے کم وہاں پر وہ سیف تو بیٹھی تھی۔۔۔

اجازت ہو تو ذرا ان خوبصورت تلوں کا جانے سے پہلے دیدار کر سکتا ہوں۔۔۔وہ اس کے ڈیپ گلے کے اندر انگلی رکھ کر جھانکتے ہوئے بولا تو حوریہ کے پورے وجود میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس کے سخت مردانہ ہاتھ کی دو ٹھنڈی انگلیاں اس کی خوبصورت رعنائیوں کو چھوء رہی تھی۔۔۔

ب۔۔۔بب۔۔۔بلاج پلیز نہیں شرم کی شدت سے اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے تھے۔نفی میں سر ہلاتے ہوئے لہجے میں التجا بھر آئی تھی۔۔۔عورت چاہے جتنی مرضی مضبوط بن لے مگر ایک وقت پر آکر وہ کمزور پڑ جاتی ہے جیسے اس وقت حوریہ پڑ چکی تھی۔۔

اوہووو۔۔۔حور بے بی روؤ مت۔۔۔ٹھیک ہے تلوں سے ملاقات پھر کس دن کر لوں حالانکہ میرا بہت چاہ رہا تھا یار۔۔۔

کیا کروں یار ہیں ہی بہت خوبصورت اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے گردن پر لب رکھ کر لو بائٹ چھوڑتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔۔۔وہ بامشکل تھوک کو اپنے خشک گلے سے نیچے اتارتے ہوئے تر کر رہی تھی۔۔

وہ آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے اپنی فتح کا جھنڈا گاڑنے کا اعلان کرتے ہوئے دونوں انگوٹھوں سے اوکے کا سائن کر کے کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔

جبکہ حوریہ وہیں پر اپنا سر تھامے ہوئے بیٹھی رو رہی تھی۔۔اسی چیز سے ڈرتی تھی وہ جانتی تھی کہ اب اس کے پاس سچ میں وہ اتھارٹی ہے کہ وہ جب چاہے اس پر حاوی ہو سکتا تھا۔۔۔

اللہ جی پوری دنیا میں میرے لیے یہی شخص رہ گیا تھا۔ جس سے میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی بے اختیار روتے ہوئے اس نے چھت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

....

)28دن بعد(

حوریہ کا نکاح ہو چکا تھا اور گھر میں کافی خاموشی رہنے لگی تھی ایک تو حوریہ کا نکاح جس طرح کافی لوگوں کے خلاف جا کر ہوا تھا وہ وجہ تھی اور دوسرا رمضان سٹارٹ ہو چکا تھا۔۔۔

زیادہ تر ٹیبل پر لوگ سحری اور افطاری میں ہی ملتے تھے۔وجدان کا زخم پہلے سے کافی بہتر تھا مگر حوریہ کے نکاح کے بعد وجدان کافی خاموش رہنے لگا تھا۔۔

سارا دن روزے کی حالت میں ہوتا تھا اور آج کل وجدان گاؤں میں لوگوں کے رکھے ہوئے فیصلے سلجھانے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ ہاتھ پر زخم کی وجہ سے وہ کافی دنوں گھر رہا۔۔اور اب وہ اکثر رات کو لیٹ آنے لگا تھا۔۔منت جانتی تھی کہ وجدان ذہنی طور پر کافی پریشان ہے۔۔۔

پہلے تو منت خاموشی اختیار کیے ہوئے تھی کہ شاید وجدان آہستہ آہستہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔مگر اس نے شاید حوریہ والی بات کو بہت زیادہ دل پر لے لیا تھا۔۔۔۔

صبح ہوتے ہی وہ زمینوں پر نکل جاتا اس کے بعد پنچایت کے فیصلوں میں اس کا سارا دن گزر جاتا۔۔۔

اس کے علاوہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو اپنا عہدہ بھی سنبھالنا ہوتا تھا۔۔۔

اور رات کو روزہ افطاری پر اگر وہ پہنچ بھی جاتا تھا تو اس کے بعد وہ اتنا تھکا ہوا ہوتا کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد لیپ ٹاپ پر کافی دیر تک اپنا کام کرنے کے بعد سو جاتا تھا۔۔۔اور منت تو پہلے سے ہی نیند کی بہت کچی تھی وہ تو اس کے سونے سے پہلے ہی سو چکی ہوتی تھی۔۔۔

آج تو منت نے کافی کچھ سوچ رکھا تھا یعنی کہ آج وجدان صاحب کو سزا ملنے والی تھی۔۔۔اور آج قسمت سے وجدان گھر جلدی آگیا تھا۔۔ تقریباً عصر کی نماز کے وقت وجدان گھر آیا تھا۔۔کافی تھکا ہوا تھا تو سیدھا اپنے روم میں ہی آگیا۔۔۔۔۔

رمضان کے آخری دن چل رہے تھے۔ آج 28 روزہ تھا۔ تقریباً پنچایتیں اور وجدان کے سارے کام کلوزنگ ہو گئے تھے عید کی وجہ سے۔۔۔

اس لیے آج وہ ٹائم سے گھر آگیا۔۔۔روم میں سامنے ہی منت عصر کی نماز ادا کر کے جائے نماز فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔۔۔

جب دروازہ کھلا تو دروازے سے آتی ہوئی تیز پرفیوم کی خوشبو نے منت کی چھوٹی سی ناک سے ٹکرا کر بتا دیا تھا کہ اس کا وجی روم میں آچکا ہے۔۔۔

منت نے مسکراتے لبوں سے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔

خوبصورت شہزادہ پیور وائٹ کاٹن کے سوٹ کے اوپر ڈارک براؤن واسکوٹ پہن رکھی تھی۔۔۔

وہ جب بھی گاؤں وغیرہ کے فیصلے کرنے کے لیے جاتا تھا تو اکثر وجدان کا ڈریسنگ سٹائل یہی تھا۔۔۔

اسلام علیکم وجدان خود بھی آج منت کو بہت مس کر رہا تھا۔۔بہت دن ہو گئے تھے منت سے کھل کر باتیں کیے ہوئے۔ صبح جلدی چلے جانا۔رات کو لیٹ سے آنا منت اس سے پہلے سو چکی ہوتی تھی۔۔۔

آج وجدان بھی منت کے ساتھ بیٹھ کر گپیں مارنے کے موڈ میں تھا۔۔ ایک مسکراتی نظر منت کے چہرے پر ڈالی جو جائے نماز رکھ کر دوپٹے سے لپٹے ہوئے حجاب کو کھول رہی تھی۔۔۔۔

پنک کلر کے کیجول سے پلازو اور شرٹ میں دبلی پتلی سی منت بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ روزے رکھنے کی وجہ سے منت کی جان پہلے سے بھی کم ہو چکی تھی۔۔

وعلیکم اسلام شکر ہے آج آپ کا چہرہ اتنی جلدی دیکھنے کو مل گیا ہے۔ منت مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا جی یارِ وجدان کو تو تنز بھی کرنے آ گئے ہیں۔ اپنا موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے وجدان منت کے قریب ہوا تھا محبت سے بازو پھیلا کر اسے اپنی باہوں کے حصار میں لے کر ماتھے پر لب رکھ کر چومتے ہوئے اس کے پیارے سے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھا۔۔ منت وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔

تنز تو نہیں کر رہی مگر وجی یہ بات سچ ہے نا کہ آپ کتنے دنوں سے رات کو لیٹ آتے ہیں۔۔۔ میں پورا پورا دن آپ کا انتظار کرتی رہتی ہوں۔ اور آ کر بھی آپ لیپ ٹاپ پر کام کرتے رہتے ہیں اور مجھے نیند آ جاتی ہے۔۔ منت نے سینے سے لگے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔

ہمم۔۔۔ تو میرا یار مجھ سے خفا ہے۔۔ نہیں میں آپ سے خفا کیسے ہو سکتی ہوں بس تھوڑی سی ناراض ہوں۔۔۔ بڑی معصومیت سے اپنی انگلی کے ہاف پورے کو دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔ وجدان قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔ اچھا جی تو میرا یار اتنا سا ناراض ہے۔۔۔

اس کی ہاف پورے کو پکڑ کر لبوں سے لگا کر چومتے ہوئے وجدان کے خوبصورت چہرے پر سرخی پھیل گئی۔۔۔

تو ٹھیک ہے تھوڑی سی مہلت اور دو روزہ افطار کر لیں۔۔ اس کے بعد پھر ناراضگی دور کرنے کی پوری جدوجہد کی جائے گی۔ وجدان کے شرارتی لب مسکرائے تھے منت شرماتے ہوئے سینے میں پوری طرح سے چھپ گئی۔۔۔

اب کیا ہوا ذرا نظریں اُٹھا کر دیکھو میری طرف۔۔۔ اس کی ٹھوڑی پر نرمی سے انگوٹھا اور انگلی رکھتے ہوئے اس کے چہرے کو اوپر کو اُٹھا کر اپنے مقابل کیا۔۔۔

اب میرے یار کی نظریں کیوں جھک گئی ہیں۔ اب جو بات بولی ہے اس پر قائم رہنا۔۔ تم جو اتنی سی ناراض ہو میں اتنا سارا مناؤں گا وہ اپنی دونوں بازو پھیلا کر محبت جتا گیا۔بس اب میرے یار نے گھبرانا نہیں۔۔۔

قائم ہی ہوں آپ مجھے اپنی نظروں سے کنفیوز مت کیا کریں وجی۔۔ وہ ہاتھ کو نرمی سے ہٹاتے ہوئے واپس اس کی چوڑے مضبوط سینے میں شرما کر چھپ گئی۔۔۔۔

منت کے لیے وجدان کی نظروں سے چھپنے کے لیے یہ سب سے بہترین جگہ تھی۔۔۔

کیا خوبصورت ہوتا ہے احساس محبت!!

جب شرما کر ہم اُنہی کے سینے میں

سر چھپا لیتے ہیں جن کی نظروں کی تپش ہمیں احساس محبت میں مبتلا کیے ہوئے ہو!!

اسلام علیکم اماں!!

وعلیکم اسلام!!

صدف رمضان کے آخر میں گھر کے تمام ملازمین کو عید کے لیے کپڑے اور عیدی دیتی تھی اس وقت بھی بیٹھی ہوئی وہ گھر کی خاص ملازمہ کے ساتھ لگی پیکٹ بنا رہی تھی سب کو دینے کے لیے جب بلاج اندر داخل ہوا۔۔

آج بلاج گھر میں داخل ہوتے ہی اپنی ماں کو سلام بلا کر پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ مطلب صاف تھا کہ بلاج اپنی ماں کو ٹارچر کرنے کے لیے کوئی نئی بات لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔

بلاج اپنی ماں کے پاس اسی وقت بیٹھتا تھا جب اس سے ٹارچر کرنے کا کوئی نیا ٹاپک مل جاتا۔۔۔

اماں گھر کے ملازمین کو عید دینے کی بہت فکر ہے کیا بات ہے اکلوتی بہو کا خیال نہیں۔۔۔اسے عید وغیرہ دینے کا ارادہ نہیں ہے؟؟

بظاہر خود کو موبائل میں مصروف دکھاتے ہوئے بلاج نے اپنی ماں سے سوال کیا۔۔

ارادہ ہے ارادہ کیوں نہیں ہو گا آخر میری اکلوتی بہو ہے۔۔ بلکہ میری بیٹی ہے میں اس کے لیے شاپنگ کر آئی ہوں انشاءاللہ آج رات کو میں اور تمہارے بابا جا کر دے آئیں گے۔۔ صدف نے ہمیشہ کی طرح تحمل سے جواب دیا جبکہ بلاج کا تنزیہ لہجہ اس کو سمجھ میں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں آپ کے شوہر میری ہونے والی بیوی کو عید دینے کیوں جائیں گے بلاج نے موبائل سے نظر ہٹاتے ہوئے بگڑے زاویے اور سرد لہجے سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بالاج تمہاری ہونے والی بیوی تمہارے بابا کی بہو ہو گی تو ہم کیوں نہیں جا سکتے اپنی بہو کی عید لے کر---

میں نے آپ کو منع نہیں کیا جیسی بھی ہیں کم سے کم ماں ہیں میری مگر آپ کے شوہر ساتھ نہیں جا سکتے ۔وقاص کا نام سنتے ہی ہمیشہ کی طرح بلاج کے چہرے پر سرد تاثرات بکھر گئے---

بلاج تم ایسا کیوں کرتے ہو؟؟

اماں میں اس بات پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا ہزاروں بار ایک ہی مدے کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں۔اور دوسری بات کوئی ضرورت نہیں احسان کرنے کی کروا اپنی بھتیجی کو فون میں اس کو لینے جا رہا ہوں۔اس کو عید کی شاپنگ میں خود کرواؤں گا۔۔نہیں چاہیے آپ کے شوہر کا احسان اور نہ چاہیے مجھے ان کے پیسے---

بلاج انہوں نے حوریہ کے لیے میرے ساتھ جا کر وہ ساری شاپنگ بڑے دل سے کی ہے بلاج مت توڑا کرو ہر بار ان کا دل وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں صدف کی آنکھیں نم ہو گئی تھی بلاج کے صاف ستھرے انکار پر----

مجھے نہ تو ان کے پیار کی ضرورت ہے نہ ان کے وقت کی اور نہ ان کے احسانوں کی۔ میں اپنی ہونے والی بیوی پر پیسہ بھی خرچ کر سکتا ہوں ٹائم بھی تو اس لیے مہربانی کر کے اپنے شوہر سے کہیں مجھ پر احسان مت کیا کریں۔۔۔۔

اب آپ اپنی بھتیجی کو فون کریں۔

بلاج دوٹوک بات کرتے ہوئے وہاں سے جا چکا تھا جبکہ ہمیشہ کی طرح صدف کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو اس نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

صدف کے پاس ہمیشہ کی طرح بلاج کوئی آپشن نہیں چھوڑ کر گیا تھا، جانتی تھی کہ اگر وہ حوریہ کو فون نہیں کرے گی تو بلاج ایک نیا ہنگامہ کھڑا کر دے گا۔۔ صدف نے ملازمہ سے فون مگوا کر اپنی بڑی بھابی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

....

صدف کا فون آیا تھا۔ حوریہ کی ماں نے افطار کے وقت ڈائننگ ٹیبل پر اپنے شوہر کو بتایا۔۔۔

ہمم۔۔۔ کیا کہہ رہی تھی افطار کے بعد کھانا کھاتے ہوئے چوہدری ریاض ورک نے اپنی بیوی سے پوچھا۔۔

وہ کہہ رہی تھی کہ بلاج حوریہ کو عید کی شاپنگ پر لے جانا چاہتا ہے حوریہ جو افطار کے بعد بیٹھی ہوئی مزے سے فروٹ چاٹ کھارہی تھی۔ فروٹ چاٹ اس کے حلق میں پھنس چکی تھی۔۔۔

آج کتنے دنوں کے بعد اس نے ذہنی طور پر خود کو آمادہ کیا تھا کہ اب اور کوئی راستہ نہیں۔ نکاح ہو گیا چکا ہے۔ اب چاہے وہ جتنا مرضی افسردہ رہ لے کوئی حل تو نکلنے والا ہے نہیں وہ بامشکل خود کو نارمل کرنے کی کوشش کررہی تھی۔۔

اور آج ہی یہ پیاری سی خوشخبری اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔

امی آپ منع کردیں میں نہیں جاؤں گی بلاج کے ساتھ شاپنگ کرنے کے لیے ویسے بھی میرے پاس سب کچھ ہے مجھے کوئی ضرورت نہیں اس کی کسی بھی چیز کی۔۔۔ فروٹ چاٹ کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے حوریہ نے صاف انکار کیا ٹیبل پر بیٹھے روزہ افطار کرتے ہوئے سب افراد اس کی بات سن رہے تھے۔۔۔

حوریہ بیٹا مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں نے جو آپ کو آزادی دی ہے آپ اس کا ناجائز فائدہ اُٹھارہی ہیں۔ اور آپ خود سر ہونے لگی ہیں۔ کھانا کھاتے ہوئے نظر کھانے پر مرکوز کیے حوریہ کے پاپا نے تحمل زدہ سرد لہجے سے کہا تو ٹیبل پر کافی خاموشی کا سماں بندھ گیا تھا۔۔۔

نہیں بابا ایسا بالکل نہیں آئی ایم سوری آپ کو میری بات بری لگی تو۔ حوریہ نے نظریں جھکائے اپنے بابا کی بات پر شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ حوریہ کے بابا نے ہمیشہ حوریہ کو لاڈ پیار اور آزادی سے رکھا تھا۔۔۔ اس لیے حوریہ کے بابا کا اتنا سا کہنا بھی حوریہ کے لیے بہت معنی رکھتا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے خاموشی سے تیار ہو کر جائیے اور جو آپ کی پھوپھو کے گھر سے پیغام آیا ہے اس کو پورا کیجیے۔۔۔ وہ آپ کا ہونے والا سسرال ہے اور اچھی بیٹیاں اپنی من مانی کر کے گھر کا ماحول خراب نہیں کرتیں۔۔۔۔

آپ کا نکاح ہو چکا ہے تو بلاج کے ساتھ شاپنگ جانے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اب دوبارہ میں کوئی بحث نہ سنوں۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔ اپنے باپ کے سخت لہجے پر حوریہ نے خاموشی سے سر خم تسلیم کرتے ہوئے فیصلہ مان لیا ۔۔۔۔۔

مگر بابا اگر وہ نہیں جانا چاہتی تو میرے خیال سے ہمیں زبردستی نہیں کرنی چاہیے جب رخصت ہو کر چلی جائے گی تو بلاج پھر اپنی منمانیاں کر کے شاپنگ پر لے جاتا رہے۔۔

جب تک ہمارے پاس ہے تب تک تو کم سے کم ہماری جان کا عذاب نہ بنے۔ اذلان کو بہت غصہ آیا تھا۔ کہ بلاج نے کیسے اس کی لاڈلی بہن کو ساتھ لے جانے کو کہا۔۔ کیونکہ اذلان کو زہر لگتا تھا بلاج۔۔۔۔۔۔۔

حالت تو دوسری جانب ٹیبل پر بیٹھے ہوئے وجدان کی بھی یہی تھی مگر وہی ہمیشہ والی بات کہ وجدان اپنے غصے والے اموشنز پر کنٹرول رکھنا بخوبی جانتا تھا۔۔۔

اذلان تم ہر بات کو طول مت دیا کرو اب نکاح ہو چکا ہے بات ختم۔ اب وہ اس کا ہونے والا گھر ہے تم اپنی بہن کو اگر صحیح مشورے نہیں دے سکتے تو برائے مہربانی تم مشورے دیا بھی مت کرو۔۔۔۔۔

اذلان کے بابا نے سرد لہجے میں کہا تو اذلان خاموش ہو گیا تھا کیونکہ اذلان کے گھر کا ایسا ماحول نہیں تھا جہاں بڑوں کے ساتھ بدتمیزی کے ساتھ زبان درازی کی جائے۔۔۔

آج کل تو بیچارے اذلان کی ہر بات پر سمجھو بعزتی ہی ہو جاتی تھی۔ کیونکہ وہ اپنی بہن کے دفاع میں بولے بنا نہیں رہ سکتا تھا۔ اور اس کے بابا کو آج کل اپنی بہن کے پیار میں کوئی اور چیز نظر ہی نہیں آرہی تھی۔ حالانکہ ہر بار اذلان کا موقف ٹھیک ہی ہوتا تھا۔ اسے تو صرف اپنی بہن کی رضامندی اور ناراضگی نظر آتی تھی۔۔ وہ جانتا تھا کہ حوریہ بلاج کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

ثریا بیگم ڈرائیور کے ساتھ حوریہ کو صدف کے گھر بھجوا دو۔۔ ریاض ورک ٹیبل سے اُٹھتے ہوئے حکم صادر کر کے جا چکے تھے۔۔۔۔۔

حوریہ بے دلی کے ساتھ اُٹھ کر اپنے روم میں تیار ہونے چلی گئی۔۔ کیونکہ اب بات اس کے بابا کی تربیت پر آگئی تھی اس کی باتوں کو اس کے بابا سرکشی سمجھنے لگے تھے۔ اور ایسا حوریہ کبھی نہیں چاہتی

تھی۔ جس بابا نے اسے ہمیشہ آزادی سے جینے کا حق دیا اس کی ہر بات مانی وہ کیسے اپنے بابا کا سر جھکا سکتی تھی۔ وہ اپنے دل کے درد کو اندر دفن کرتے ہوئے اُٹھ کے روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

باقی سب بھی خاموشی سے ٹیبل سے اُٹھتے چلے گئے کیونکہ فیصلہ حوریہ کے بابا نے کیا تھا تو کوئی اس میں مداخلت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

....

حوریہ جب ڈرائیور کے ساتھ بلاج کے گھر پہنچی تو حوریہ کی پھوپھو اور بلاج اسے باہر گارڈن کے پاس ہی مل گئے تھے۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔

حوریہ گاڑی سے اُترتے ہی بلاج کو پوری طرح سے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی پھوپھو جان کے گلے ملی ۔۔۔ صدف کو فون کر کے بتا دیا گیا تھا کہ حوریہ ڈرائیور کے ساتھ آرہی ہے اسی لیے وہ باہر آکر کھڑی تھیں۔۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہے پھوپھو کی جان۔۔۔

حوریہ سے مل کر صدف نے بڑے پیار سے اس کا ماتھا چوما۔۔۔

یہ ملنی بعد میں کر لینا مجھے لیٹ ہو رہی ہے مجھے اور بھی کام ہے گاڑی میں آکر بیٹھو۔۔ بلاج نے حوریہ کو دیکھتے ہی سرد لہجے سے کہا۔۔۔

حوریہ نے کھا جانے والی نظروں سے بلاج کی جانب دیکھا تھا مگر فی الحال اپنے بابا کی بات کو دماغ میں رکھتے ہوئے حوریہ نے پہلی بار بلاج کی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

ویسے بھی اس نے کون سا حوریہ کو یہاں پر محبتیں نچھاور کرنے کے لیے بلوایا تھا۔کافی دن سے وہ کام میں بزی رہا اور اوپر سے رمضان کا مہینہ چل رہا تھا تو اسے حوریہ کو ٹارچر کرنے کے لیے کوئی بہانہ اور موقع ملا ہی نہیں تھا۔۔۔

اب آخری دو روزے رہ گئے تھے تو آج اس نے شاپنگ والا شوشہ چھوڑا دیا تھا کیونکہ اسے پورے مہینے کا حساب برابر کرنا تھا۔۔۔۔

اسی لیے تو حوریہ کو اس نے افطاری کے بعد بلوایا تھا تا کہ روزے کا لحاظ کرتے ہوئے کہیں ٹارچر کرنے میں کمی نہ رہ جائے۔۔۔۔۔

کچھ دن سے اس نے حوریہ کی زندگی میں سکون چھوڑ رکھا تھا۔ جس کو آج پوری طرح سے برباد کرنے کا ارادہ لیے ہوئے وہ حوریہ کو شاپنگ پر لے جا رہا تھا۔۔۔

بلاج بچی کو بیٹھنے تو دو کچھ کھا پی لے اس کے بعد چلے جانا تم لوگ شاپنگ پر ویسے بھی میں نے بھائی صاحب سے کہہ دیا ہے یہ آج رات یہیں رکے گی---

ابھی ابھی روزہ کھول کر آئی ہے تو گھر سے کھا کر ہی آئی ہو گی، یہ چونچلے بعد میں کر لیجئے گا جب یہ رات کو آپ کے پاس ہو گی---بلاج نے ہر لحاظ کو بلائے طاق رکھ کر حوریہ کو تیش دلانے والے جملے کہے تھے--

پھوپھو زمل کہاں ہے--

حوریہ نے بلاج کی بات کو جان بوجھ نظر انداز کرتے ہوئے رخ اپنی پھوپھو کی جانب کر کے زمل کا پوچھا---اگر وہ بلاج تھا تو مقابل بھی حوریہ تھی اگر وہ ٹارچر کرنا جانتا تھا تو حوریہ بھی اس معاملے میں کہیں پر بھی کم نہیں تھی---------

بیٹا وہ تمہارے واپس آنے تک آجائے گی اسے اپنی کسی دوست سے نوٹس لینے تھے تو وہ اس کی طرف گئی ہے----

یہ انکوائری آکر لے لینا جلدی چلو تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں۔ بلاج نے حوریہ کر دیکھتے ہوئے سرد لہجے سے کہا۔۔۔

میرے باپ پر جانے کی ضرورت نہیں ہے، اتنا ایٹیٹیوڈ مجھے مت دکھاؤ بلاج چوہدری۔۔ اگر ٹائم نہیں تھا تو کس نے کہا ہے کہ مجھ پر اتنا بڑا احسان کرو۔۔۔

اللہ کا شکر ہے ہر چیز ہے میرے پاس۔۔ حوریہ جو اپنے بابا کی باتوں کو ذہن میں رکھے ہوئے تھوڑا سا تمیز سے پیش آنے کی کوشش کر رہی تھی بلاج نے تنزوں کے تیر مارتے ہوئے شیرنی کو گھائل کیا اور اب وہ بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

جانتا ہوں لیڈی ڈیانا تمہارے پاس سب کچھ ہے۔۔ تم تو سونے کی چمچ منہ میں لے کر پیدا ہوئی ہو۔ مگر بلاج میں اتنی غیرت ہے کہ جب کاغذوں کے ذریعے تمہیں اپنے نام لکھوالیا ہے تو اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔۔۔۔

نام کا ہی صحیح رشتہ تو ہمارا جڑ چکا ہے بلاج اب بھی کہاں باز آیا تھا تنز مارنے سے۔۔۔۔

پھوپھو میں اس آدمی کے ساتھ نہیں جاؤں گی یہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے پورا راستہ میں اس کے ساتھ نہیں گزار سکتی حوریہ کو شدید غصہ اگیا۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا ایسے نہیں کہتے۔۔۔بلاج اب تم میری بیٹی کو کچھ نہیں بولو گے جب تم نے خود اسے شاپنگ پر لے جانے کی فرمائش کی ہے تو اب یہ تنز اور یہ اُکھڑا ہوا لہجہ کیوں، صدف نے بات کو سلجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

تھوڑی تمیز اس کو بھی سکھا دیں عورت ہے عورت بن کے رہے میرا مقابلہ کرنے کی جرات نہ کیا کرے۔۔بلاج کے چہرے پر غصے کی لالی پھیل چکی تھی اسے کہاں منظور تھا عورت کا مقابلہ کرنا اور حوریہ تو بات بات پر اس پر مقابلے پر اُتر آتی تھی۔۔۔

کیوں عورت کوئی زر خرید غلام ہے کیا؟؟؟؟

جسے بولنے کا حق نہیں یا عورت کوئی پراپرٹی ہے جسے تم جیسے مرد خرید کر ایک جگہ رکھ لیتے ہو۔یا عورت گونگی بہری ہے جس کے منہ میں نہ زبان ہے نہ وہ سن سکتی ہے نہ وہ بول سکتی ہے۔۔۔حوریہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے مقابل کے ضبط کو آزما رہی تھی۔۔۔۔

لیڈی ڈیانا اگر تقریر ختم ہو گئی ہو تو گاڑی میں بیٹھو مجھے اور بھی کام ہے ڈرائیور نہیں ہوں تمہارا جو کھڑا ہو کر ویٹ کرتا رہوں۔۔۔۔

بلاج میرا دماغ مت خراب کرو۔۔

ماشاءاللہ تمہیں یہ خوش فہمی ہے کہ تم میں دماغ بھی ہے۔۔ افففف اللہ کہاں پھنس گئی ہوں۔۔۔ میرے ساتھ پھنس گئی ہو ڈارلنگ وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ اُسے طیش دلا کر مقابل کے لب مسکرائے تھے۔یہی تو وہ چاہتا تھا۔۔۔۔

ویسے تمہیں مجھے ٹارچر کر کے ملتا کیا ہے۔۔۔

سکون شدید سکون۔۔۔۔

مجھے تمہاری یہی جاہلوں والی حرکتیں بالکل پسند نہیں۔۔

حوریہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کوئی چیز اُٹھائے اور بلاج کا سر پھاڑ دے بلاج کی ماں بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر اس بیچاری کی سن کون رہا تھا ایک اینٹ تھا تو دوسرا پتھر جھکنے کو دونوں میں سے کوئی تیار نہیں تھا۔۔۔

تمیز سے بات کرو۔۔۔ بڑی آئی مریم نواز مجھے جاہل کہنے والی۔۔۔

تم مجھے کون سا پسند ہو اگر ایک خون معاف ہو تو میں تمہارا کروں۔۔۔

اگر حوریہ بلاج کو تنز مار رہی تھی تو بلاج بھی برابر وہی کام بخوبی انجام دے رہا تھا۔

جب اتنی زہر لگتی ہوں تو پھر کیوں میرے ساتھ رشتہ جوڑنا چاہتے ہو۔۔

ابھی بتایا تو ہے اپنے دل کو سکون دینے کے لیے۔ جب تمہاری اکڑ میرے سامنے ٹوٹتی ہے تو میرا دل اش اش کر اُٹھتا ہے۔۔۔۔

بلاج کی ماں نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے سر تھام کر پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی تھی دونوں چپ کرنے کو تیار نہیں تھے۔۔

جیسے کہ بڑی اکڑ کے ساتھ تم کہتی تھی کہ میں تم سے نکاح نہیں کروں گی۔ تمہارے ساتھ نام جوڑنے سے پہلے میں مرنا قبول کروں گی وغیرہ وغیرہ۔۔۔

جیسے تم میرے ساتھ شاپنگ پر نہیں جانا چاہتی میں بڑی اچھی طرح سے جانتا ہوں مگر پھر بھی تمہیں یہاں آنا پڑا دیکھو ہر جگہ میری جیت کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔۔۔۔

اور تم بک بک کرنے کے باوجود بھی کچھ نہیں کر پائی۔جب جب تمہارا ایٹیٹیوڈ ٹوٹتا ہے بلاج چوہدری کو دلی تسکین پہنچتی ہے میرا دل کرتا ہے درباروں پر جا کر دیگیں چڑھاؤں ناچوں بھنگڑے ڈالوں---بلاج کے لب شیطانی مسکراہٹ مسکرا رہے تھے---

بہت ہی گھٹیا انسان ہو----حوریہ کو اپنی توہین پر شدید غصہ آیا تھا--

حوریہ ----تمہارے گھر میں کیا تمہیں یہ ڈھیٹ بننا اور زبان درازی کرنا سکھاتے ہیں بلاج چلایا---نہیں ہمارے گھر میں ضدی اور اڑیل گھوڑوں کو لگام ڈال کر اصطبل میں باندھنا سکھایا جاتا ہے جو مجھے بخوبی آتا ہے---

بہت اچھا سیکھ لیا ہے تم نے مگر افسوس کہ تمہاری یہ سروس تمہارے کسی کام نہیں آئے گی--- تمہارا پالا کسی کمزور مرد سے نہیں بلاج چوہدری سے پڑا ہے۔جسے تم جیسی بد دماغ اور بگڑی ہوئی لڑکی کو ٹھیک کرنا آتا ہے----

اپنے یہ نازک لب سنبھال کے رکھو ان کو بہت کڑے امتحانوں سے گزرنا پڑے گا۔ قصور تمہاری گز بھر کی زبان کا ہو گا مگر سزا ان کو بھگتنی پڑے گی۔۔۔ لڑائی میں بلاج اتنا آگے نکل آیا کہ جملے بولتے ہوئے یہ بھی بھول گیا تھا کہ پاس ہی اس کی والدہ محترمہ کرسی پر بیٹھی تھی جو بلاج کی باتوں سے شرم سار ہوتے ہوئے کرسی سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

کہ میں بھی یہاں پر بیٹھی ہوں۔ بلاج کے چہرے پر چند لمحوں کے لیے شرمندگی آئی تھی مگر اس کے بعد وہی اپنے ڈھیٹ پن پر اُتر آیا۔۔۔ ایسے جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔۔۔

بلاج بیٹا اگر تم دونوں نے جا کر جھگڑا ہی کرنا ہے تو پھر رہنے دو شاپنگ پر جانا فضول ہے اب کی بار صدف غصے سے بولی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے کر دیں فون اپنے بھائی کو کہ ان کی بے لگام بیٹی میرے ساتھ شاپنگ پر جانے کے لیے تیار نہیں ہے۔۔۔ بلاج کو بخوبی پتہ تھا کہ اس کے ماموں کا مزاج کیسا ہے اور حوریہ کو زبردستی بھیجنے والا وہی بندہ ہے ورنہ حوریہ یہاں پر کبھی نہیں آتی۔۔۔۔

زیادہ ترنم خان بننے کی ضرورت نہیں ہے کوئی ضرورت نہیں بابا کو فون کرنے کی چلو مر و بیٹھو گاڑی میں

حوریہ کی بد تمیزی پر بلاج نے جبڑے میچتے مٹھیوں کو کس کے بند کیا تھا۔۔۔۔

حوریہ سچ میں اپنے بابا کے ڈر سے بلاج کے ساتھ جا رہی تھی ورنہ وہ مر کر بھی اس شخص کے ساتھ نہ جاتی۔۔۔۔پھوپھو آپ ہمارے ساتھ چلیں۔۔حوریہ نے بلاج سے بچنے کے لیے اپنی پھوپھو کا ساتھ منتخب کیا۔۔۔۔۔

نہیں یہ نہیں جا سکتیں ان کے گھٹنوں میں بہت درد ہے اور ڈاکٹر نے ان کو منع کیا ہے آنے جانے سے۔ بلاج ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ماں ساتھ میں جائے۔کیونکہ اس نے تو پلاننگ کے تحت حوریہ کو شاپنگ کے لیے بلوایا تھا۔اس کے دل میں جو اسے ذلیل کرنے کے ارمان تھے وہ سب تو دھرے کے دھرے رہ جاتے اگر اس کی ماں ساتھ میں جاتی تو۔۔۔۔

بیچاری بلاج کی ماں بھی خاموشی اختیار کر گئی جانتی تھی کہ اگر بتاتی کہ اس کے گھٹنوں میں تو کوئی درد نہیں۔وہ ساتھ میں جا سکتی ہے تب بھی اس لڑکے نے فساد برپا کرنا تھا اور آخر تو ان دونوں کو ایک

ساتھ رہنا ہی تھا۔۔اس کی پھوپھو نے صبر کے گھونٹ پیتے ہوئے حوریہ کو پیار دے کر کہا کہ وہ ساتھ میں جائے اور جھگڑے نہ کرے۔۔۔

حوریہ بلاج کو گھورتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

بلاج بھی دانتوں کو پیستا ہوا غصے کو ضبط کرتے ہوئے گاڑی کا دروازہ دوسری جانب سے کھول کر سیٹ پر بیٹھ چکا تھا دونوں ایک دوسرے کا دماغ اچھا خاصا تپا کر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔

گاڑی بلاج کی خوبصورت حویلی سے باہر نکل آئی بلاج کی ماں اللہ سے دعا کرتے ہوئے، گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھ دعا پڑھ کر پھونک رہی تھی کہ اللہ تعالی ان دونوں کو ہدایت دے۔۔۔

دو تلواریں ایک میان میں ہیں اللہ ہی جانے اس کا نتیجہ کیا نکلے گا وہ سوچتے ہوئے گھر کے اندر جا چکی تھی۔۔۔

....

وجدان تیزی سے گاڑی سے اُترتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔ آج افطاری کے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی ایک ضروری فیصلہ کرنے کے لیے وجدان کو ساتھ والے گاؤں پنچایت میں جانا پڑا تھا۔۔

۔وجدان کے جانے کی وجہ سے منت کا موڈ سخت خراب تھا۔اور ہونا بھی چاہیے تھا یہ بات وجدان دل سے تسلیم کرتے ہوئے گھر میں واپس داخل ہوا تھا۔کافی دنوں سے وہ منت کو ٹائم ہی نہیں دے پا رہا تھا۔ مگر اس پاگل لڑکی کو کیسے سمجھاتا کہ وہ خود بھی کتنا مس کر رہا ہے تھا اس کی نزدیکیوں کو۔۔۔

وہ روم کے اندر داخل ہوا تو روم کی لائٹیں آف تھی اسے لگا کہ وہ کافی لیٹ آیا ہے تو منت سو گئی ہو گئی۔ مگر اسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ منت روم میں نہیں تھی۔واش روم کا دروازہ کھول کر چیک کیا منت وہاں پر بھی نہیں تھی۔۔

۔اپنا موبائل ٹیبل پر رکھ کر ہاتھ سے واچ اتارتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔سیڑھیوں سے اُترتا ہوا وہ نیچے آیا کچن میں جھانک کر دیکھا تو سناٹا تھا گھر کے نوکر تک سو چکے تھے۔رات بھی کافی ہو چکی تھی۔۔۔

وجدان کے دماغ میں پریشانی کی لہریں شدید ہوتے ہوئے عجیب سا درد پیدا کرنے لگی تھیں۔۔

کہ منت کہاں جا سکتی ہے ایک دم سے اس کی دماغ نے کلک کیا کہ اس کی یار کا موڈ کافی خراب تھا کچھ سوچتے ہوئے اس نے فجر کے روم کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔

۔فجر نے آنکھیں ملتے ہوئے آکر دروازہ کھولا فجر بیٹا منت آپ کے کمرے میں ہے۔وجدان کو رات کے اس پہر بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا فجر کو ڈسٹرب کرتے ہوئے۔۔جی بھائی آپی بور ہو رہی تھیں مجھ سے باتیں کرتے کرتے میرے ساتھ ہی سو گئی ہیں۔۔۔۔۔۔

اسے اُٹھا کر روم میں بھیجو وجدان کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔۔۔اس سے منت پر غصہ آرہا تھا یہ کون سا طریقہ ہوا ناراضگی جتانے کا۔۔وہ دل میں سوچتے ہو قہرالود نظروں سے سامنے کمبل میں لپٹے ہوئے منت کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔

منت آپی اُٹھ جائیں وجدان بھائی آگئے ہیں آپ کو روم میں بلا رہے ہیں۔۔فجر نے منت کو ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہا۔۔مگر منت تو جیسے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔اس کے کان پر تو جوں بھی نہیں رینگی تھی۔۔۔۔

آپی پلیز اُٹھ جائیں وجدان بھائی آپ کا ویٹ کر رہے ہیں جائیں اپنے روم میں اب کی بار فجر نے اچھا خاصا ہلاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تھا مگر منت اب بھی ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وجدان نے اپنی سخت بیرڈ والی گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نفی میں سر کو ہلایا وجدان جان چکا تھا کہ منت جاگ رہی ہے۔۔ جان بوجھ کر نہیں اُٹھ رہی۔ اب سوتے ہوئے کو تو جگایا جا سکتا ہے مگر جاگتے ہوئے کو کوئی کیسے جگائے۔۔۔

فجر کے بار بار اُٹھانے پر جب منت نہیں ہلی تو وجدان بھاری قدم تیزی سے اُٹھاتا ہوا روم کے اندر داخل ہوا تھا۔
جھٹکے سے منت کے اوپر سے کمبل اُٹھا کر زمین پر پھینکا منت اب بھی آنکھیں میچے ہوئے ڈھیٹ بنی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

منت اُٹھ کر روم میں چلو یہ بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو۔ وجدان کی بھاری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو منت نے پٹ سے دونوں آنکھیں کھولیں۔۔۔ مجھے نہیں روم میں جانا روم میں آدھی رات تک تو میں اکیلی ہی رہتی ہوں۔۔ میں فجر کے ساتھ ہی سوؤں گی اور روز سویا کروں گی۔۔۔ منت پٹر پٹر بولے جا رہی تھی۔۔۔ اور وجدان اس کی بچوں والی حرکتوں کو گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

آپ روم میں آدھی رات کے بعد آتے ہیں وہ بھی آپ سو کر گزارتے ہیں تو میں کیوں آپ کے روم میں رہ کر بور ہوتی رہوں۔۔۔۔

آنکھوں کو چھوٹا کرتی ہوئی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔ مگر یہ وقت صحیح نہیں تھا اظہار کرنے کا کیونکہ وجدان اس کے روم سے غیر حاضری پر پہلے ہی خفا تھا۔۔

جو بھی بک بک کرنی ہے روم میں جا کر کرنا۔۔وجدان نے اس کی کلائی کو سختی سے پکڑا اور کھینچتے ہوئے بیڈ سے اُتارا تھا۔۔میں نے کہا میں نے روم میں نہیں جانا عجیب زبردستی ہے۔۔۔۔

فجر کی موجودگی میں وجدان نے غصہ ضبط کرتے ہوئے خاموش رہنا مناسب سمجھا تھا کیونکہ اس کم عقل لڑکی سے وجدان کسی بھی قسم کی توقع کر رکھ سکتا تھا۔زبردستی سے کلائی سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے وجدان نے اسے گھورتے ہوئے دیکھا۔مطب تھا کہ خاموش ہو جاؤ۔۔

آپ مجھے آنکھیں دکھا کر ڈرائیں مت ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری، نکاح کے بعد وجدان نے منت کو بہت نرمی اور پیار دکھایا تھا تو منت کافی سر چڑھی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

فجر بیٹا دروازہ لاک کر لو وجدان نے روم سے باہر نکلتے ہوئے فجر کو تاکید کی۔۔فجر نفی میں سر کو ہلا کر ہنسی تھی اپنی بہن کی بچکانہ حرکتوں پر، فجر نے فوراً ہی روم کا دروازہ بند کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

فجر چھوٹی تھی مگر سیریس مزاج اور بہت سمجھدار منت بڑی تھی مگر اب بھی اس کی حرکتیں بچوں جیسی تھی۔۔۔

مگر قسمت نے اس کے لیے وجدان کا انتخاب کیا تھا اس لیے منت کو اب سمجھداری دکھانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ تھا ہر موڑ پر اس کو سنبھالنے کے لیے۔۔۔۔۔۔

اب بتاؤ کیا بول رہی تھی روم کے اندر لاتے ہی وجدان نے دروازہ بند کرتے ہوئے کو دروازے کے ساتھ ہی پن کر دیا۔۔۔۔

اس کے نازک دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں سے اوپر کی جانب پن کیے شدید غصے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نہیں سویا کروں گی میں فجر کے ساتھ سویا کروں گی۔۔۔۔

اچھا اور تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں تمہیں ایسا کرنے دوں گا؟؟

آپ کو کون سی میری فکر ہے آدھی آدھی رات کو آپ آتے ہیں ابھی ہماری شادی کو ایک مہینہ بھی نہیں ہوا اور آپ کے پاس میرے لیے ٹائم نہیں ہے جب سالوں گزر جائیں گے پھر تو آپ میری طرف پلٹ کر دیکھا بھی نہیں کریں گے۔۔۔۔

آنکھوں اور لہجے سے شکایتیں اور شکوے بھرپور انداز سے دکھائے جا رہے تھے۔۔۔ تمہارا ہر شکوہ ہر شکایت سر آنکھوں پر منت، میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کو بھی تیار ہوں۔ مگر آج کے بعد ایسی حرکت مت کرنا۔۔۔ میں جب بھی گھر آؤں مجھے تم کمرے کے اندر ملو۔۔۔۔۔

یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھالو مقابل کی آنکھوں میں اب بھی شدید غصے کی لہریں تھی۔ سفید رنگت میں سرخی کھل کر غصے کا اظہار کر رہی تھی۔۔ میری بات تمہارے دماغ میں گھسی ہے منت یا نہیں۔۔۔

۔جی۔۔جی۔۔۔

وجدان کے غصے سے سہمی ہوئی منت کے الفاظ ٹوٹنے لگے۔۔۔

آج بہت دنوں بعد وجدان کے اصل رنگ منت نے دیکھے تو منت ڈر کر سہم گئی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ گڈ۔۔۔ ویری گڈ

منت کا سہما ہوا چہرہ دیکھ وجدان نے لہجے میں نرمی پیدا کی۔۔۔

ہوں ں۔۔۔۔ اب بتاؤ میرے یار کو مجھ سے کیا کیا شکایتیں ہیں، اس کے دونوں ہاتھوں کو نرمی سے پکڑ کر اپنے کاندھوں پر رکھتے ہوئے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر جھٹکے سے اپنے قریب کیا، اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے رکھتے ہوئے گہری نظروں سے اس کی دل کش نازک سراپے کو دیکھا۔۔۔

کیجول سا پلازو اور کھلی سی شرٹ پہنے ہوئے، منت وجدان ورک کے دل کی تاروں کو بے ترتیب کرنے میں پوری طرح سے کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے کہا کوئی ناراضگی نہیں ہے مگر ناراض تو وہ تھی اور ناراضگی کا اظہار چہرہ گھما کر نظریں دیوار پر مرکوز کرتے ہوئے کیا۔۔۔

ذرا سی شکایت کی تو آپ نے مجھے اتنا ڈانٹ دیا ہے۔۔۔ وجدان کے اتنے سے غصے سے منت کی آنکھوں پانی بھر آیا، گلاسی پنک پنکھڑیاں رونے سے کپکپا رہی تھی۔۔۔

یارِ وجدان یہ کر کے میرا ضبط مت آزماؤ تمہارا یہ رو کر نکھرا نکھرا روپ وجدان کو دیوانہ کر دیتا ہے ۔۔۔ اور دیوانہ وجدان اپنی محبت میں بے قابو ہو کر تمہاری جان لے گا۔۔۔ روزے رکھ رکھ کر میری جان میں اتنی جان نہیں ہے کہ وجدان کی جنونیت کو سہہ سکو۔۔۔

اس کے کپکپاتے کاگلوسی ہونٹوں پر نظریں گاڑے اپنے مضبوط ہاتھ کے انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے اس کے انابی لب گھنی مونچھوں تلے مسکرائے تھے۔۔

وہ کیسے سمجھاتا اس پاگل لڑکی کو کہ رمضان کے مہینے میں وہ جان بوجھ کر اس کی جان پر ترس کھائے ہوئے تھا وجدان کے مقابلے منت بہت کمزور تھی اور وجدان تو دیوانہ تھا اس کی خوبصورتی کا، اس کے نازک سے وجود کا، اس کی معصومیت کا، دیوانگی کی ہر حد تو اس وقت پار ہوتی جب وہ اس کے قریب ہوتی تھی۔۔۔۔

منت کی قربت وجدان کے صبر کے ہر باندھ کو توڑ دیتی تھی ایسے میں وجدان خود پر کیسے قابو رکھے ہوئے تھا اپنے یار کو کیسے بتاتا۔۔۔۔

اپنے آپ سے بخوبی واقف تھا کہ اگر منت کے پاس زیادہ دیر قریب رہا، یا کچھ دیر محبت بھری باتیں کیں تو پھر تو کبھی وہ خود کو سنبھال نہیں پائے گا۔۔ کیونکہ اب درمیان میں نہ تو وہ شریعت کی پابندی تھی نہ دنیاداری کے اصول۔۔۔

۔وہ اس کی بیوی تھی رخصت ہو کر اس کی دسترت میں آچکی تھی۔۔۔وہ ہر طرح سے اس پر حق رکھتا تھا۔۔ایسے میں خود کو سنبھالنا ایسا تھا جیسے کہ شدید بھوکے کے سامنے سات رنگ کا کھانا رکھ دینا۔۔۔۔۔۔

ایک ایسا نشہ آور جو کئی دنوں سے نشے سے ٹوٹا ہوا ہو۔۔اور اس کے سامنے اس کے پسندیدہ نشے کو کھلے عام رکھ دیا جائے اور وہ پھر بھی اس کو ہاتھ نہ لگائے خود کو روکنا کتنا مشکل ہو گا ایسی ہی حالت اس وقت وجدان کی تھی۔۔۔

مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔پلیز مجھے سونے دیں۔۔۔وجدان کے ڈانٹنے سے منت کا موڈ شدید خراب تھا۔۔۔

میری نیندیں اُڑا کر میں تمہیں سونے دوں۔۔۔جھک کر اس کے گلابی مخملی گال پر اپنے انابی لبوں کا لمس چھوڑا۔۔۔۔

موڈ ٹھیک کرو تمہارے سب شکوے شکایتیں دور کر دوں گا۔۔مقابل کے لب شرارت سے مسکرائے تھے۔۔۔وجدان کے وجود سے اُٹھتی ہوئی اس کے پسندیدہ مردانہ پرفیوم کی خوشبو منت کی سانسوں میں اُتر کر اس کی دل کی دھڑکنوں کو اُتھل پوتھل کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بھی کہاں خود کو وجدان سے دور رکھ پاتی تھی۔وجدان کی محبت ایسی تھی جیسے کوئی میگنٹ جو لوہے سے کافی دوری پر ہوتے ہوئے بھی اسے کھینچ کر اپنے قریب لانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔۔

آپ میری بات کا غلط مطلب نکال رہے ہیں۔منت نے شرما کر نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان اس کی ناراضگی کو اپنے مطلب کا رنگ چڑھاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔تو تم مجھے صحیح مطلب سمجھا دو میرے خیال سے تو اس کا ایک ہی مطلب نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔

آاااا۔۔۔اپنی سخت بیرڈ والے گال کو سختی سے اس کی مخملی گالوں سے رب کرتے ہوئے چبن محسوس کروائی تو منت کی سسکی اُبھری تھی۔۔۔

وہ وجدان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔۔چبن کی شدت سے ہاتھ بے اختیار اس کے کندھوں میں دھنس گئے۔۔۔

اس کی کان کی لو کو چومتے ہوئے،لو کو دانتوں سے کھینچا۔منت کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑیں۔۔منت اپنی ناراضگی کو برقرار نہ رکھنے کے ڈر سے سے سینے پر ہاتھ رکھ راہ فرار چاہتی تھی۔۔۔۔

وجدان ورک کے مضبوط دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر کے اب تو مقابل اس کو کبھی خود سے دور نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔۔

وہ بہکا ہوا شہزادہ اب تو محبت کی شدتوں سے اس کی جان لینے پر تل چکا تھا۔۔۔

میں آپ سے ناراض ہوں آپ مجھے سونے دیں۔۔۔میں اتنی آسانی سے نہیں مانوں گی۔۔۔منت کی ناراضگی برقرار تھی۔۔اچھا جی میرے یار کی ناراضگی کیسے ختم ہو گی۔۔۔۔۔

اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے مقابل کے خوبصورت لب مسکرا رہے تھے گہری نیلی آنکھوں سے پر دیوانگی لیے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

آپ پھر سے پہلے والے وجدان بنتے جا رہے ہیں، جو مجھے ہر وقت ڈانٹتے رہتے تھے۔۔۔۔

پھولے ہوئے چہرے کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے منت بہت خوبصورت اور معصوم لگ رہی تھی۔۔۔۔

اس بات سے بے خبر کہ اس کا دیوانہ اس کی یہ معصوم ادائیں دیکھ کر اور بھی بہک رہا ہے اور یہ رات اس پر بہت بھاری پڑنے والی ہے۔۔۔۔۔۔جتنا ناراض ہونا ہے ہو جاؤ میری قربت کے لمحے تمہیں سب ناراضگیاں بھلا دیں گی۔۔۔۔

اتنا نہیں کہ بندہ سوری بول دے۔۔۔سوری نہیں بولوں گا میری شدتیں اتنی محبت بھری ہوں گی کہ اس میں سے سوری خود نکال لینا۔۔۔۔۔

اُسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے گہری نظروں سے اُس کے سراپے کو دیکھ کر بہکتا ہوا وجدان اُسے مسکراتے لبوں سے بیڈ پر لا چکا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا میرا یار ابھی سے شرما گیا ہے ابھی تو میں نے منانے کی شروعات بھی نہیں کی۔۔۔
اس کے چہرے سے تکیے کو ہٹاتے ہوئے وجدان شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

بنا اسے بولنے کا موقع دیے اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے پوری شدت سے قید کر گیا۔۔ تشنگی پوری طرح سے مٹ نہیں سکی تھی کہ اُسے احساس ہونے لگا تھا کہ منت سانسوں کے لیے تڑپ رہی فوراً سے پہلے وجدان نے اپنے لبوں کو اس کی پنکڑیوں سے جدا کر لیا۔۔۔۔۔۔

منت منہ کھولے ہوئے لمبی لمبی سانسیں لے کر سانسوں کا بحال کرنے لگی۔۔یارِ وجدان تمہاری یہ سانسیں ایک دن تمہارے وجدان کی جان لے لیں گی۔۔۔۔ تمہارے لبوں سے لبوں کو جدا کرنا ایسے ہے جیسے صدیوں کے پیاسے کو پانی میسر ہو۔۔۔اور وہ اپنی پیاس بجھا نہ سکے۔۔۔۔
بہکا ہوا وجدان گہری سانسیں لیتا ہوا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔ جس کی تشنگی مٹ نہ سکی تھی۔۔بے قراری سے اس کی گردن پر جھکتے ہوئے نرم، گرم، سخت اور کہیں چبن زدہ لمس چھوڑتے ہوئے وہ دیوانوں کی طرح اس کی گردن پر اپنی محبت کے نشان چھوڑتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وجدان کے سلگتے ہوئے لب منت کی گردن کو جلا رہے تھے ۔۔وہ سسکیاں بھرنے لگی تھی ۔۔وہ دیوانگیاں لوٹاتے جا رہا تھا۔۔۔اس کے پورے چہرے پر لبوں کے لمسوں کی بھونچھار کرتا جا رہا تھا۔۔۔

منت آنکھیں بند کیے وجدان کی قید میں لیٹی تھی۔۔اس کی خوبصورتی دیکھ کر وجدان ہمیشہ کی طرح مدہوحصہ ہوتا چلا جارہا تھا۔۔۔

منت کی سسکیوں میں شدید اضافہ ہونے لگا تھا۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے۔ وہ کامیاب ہو چکا تھا۔۔ منت کہاں ناراضگی برقرار رکھ سکتی تھی۔۔وہ دیوانہ تھا اس کے خوبصورتی کا۔۔اور منت دیوانی تھی اس کی محبت کی۔۔۔۔
جتنی محبت وہ اس پر نچھاور کر رہا تھا کب تک ناراض رہتی۔۔۔

رات گزرنے کے ساتھ ساتھ شدتوں میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔۔منت کی سسکیاں پورے روم کی فضا میں گونج رہی تھیں۔۔۔ایک اور خوبصورت رات منت اور وجدان کے پیار کی گواہ تھی۔۔۔ایک حسین کپل ایک سچی محبت ایک حسین رات کیا خوبصورت منظر تھا۔۔
خدا ایسی پاک محبت ہر عاشق کو نصیب کرے آمین۔۔۔
خدا نے کتنا خوبصورت رشتہ بنایا ہے میاں بیوی کا جہاں حلال طریقے سے اپنی خواہشات پوری کرنے پر بھی خدا آپ کو ثواب دیتا ہے۔ نیکیاں لکھ دیتا ہے آپ کے مقدر میں۔۔۔

اے بد بخت صنف نازک

تو کیوں خود کو برباد کرے

خدا کی رضا پہ راضی تو رہنا سیکھ

تیرا محرم تیرا نصیب بنے۔۔۔

....

حوریہ گاڑی کے مرر سے باہر دیکھتے ہوئے سفر طے کر رہی تھی بلاج کی جانب اس نے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں جو میم صاحب کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔۔رخ میری طرف کر کے بیٹھو۔۔۔بلاج کی بھاری آواز حوریہ کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔بلاج جو لڑائی ادھوری چھوڑ کر گاڑی میں بیٹھا تھا اب ماشاءاللہ سے کنٹینیو ہونے لگی تھی۔۔۔

مجھے تمہاری طرف چہرہ کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے فضول میں تمہارا چہرہ دیکھ کر میرا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔بنا بلاج کی جانب دیکھے حوریہ نے سخت لفظوں کا استعمال کیا۔۔۔

تمہارے دماغ کی تو ایسی کی تیسی جو پہلے سے ہی خراب ہے اس نے اور مزید کیا خراب ہونا ہے، اور مجھے ہر بات میں نہ سننے کی عادت نہیں حوریہ بلاج چوہدری۔۔۔ لفظوں کو چباتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر حوریہ کے جبڑے کو سختی سے اپنی جانب موڑا۔۔ حوریہ کو تو ایک جھٹکے میں ایسا لگا تھا کہ اس کے جبڑے نے ٹوٹ جانا ہے۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے تم میں کوئی بات انسانوں والی بھی ہے یا نہیں اور آج کے بعد مجھے اپنے سر نیم سے مت بلانا۔ جب تک میں اپنے بابا کے گھر ہوں میرا نام حوریہ ریاض ورک ہے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ تم چاہو یا نہ چاہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم حوریہ بلاج چوہدری بن چکی ہو۔ اور یہی اب تمہاری شناخت ہے مرتے دم تک۔۔۔۔

اور میں تمہیں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس بات کا احساس دلاؤں گا کہ اب تم بلاج چوہدری کی پراپرٹی ہو۔۔۔ مجھے تم پر پورے اختیار حاصل ہیں۔۔۔

تمیز کے دائرے میں رہتی ہوئی سمجھ جاؤ گی تو بہتر ہے۔ ورنہ وقت سے پہلے سارے اختیارات استعمال کرتے ہوئے اگر اپنے واجب حقوق لینے پر اُتر آیا تو میرے خیال سے حور بے بی کو میرا انداز پسند نہیں آئے گا۔۔۔۔

ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر رکھے بے باقی سے گھنی مونچھوں کے نیچے چھپے دلکش انابی لبوں سے مسکرایا۔۔۔

گاڑی تھوڑے سنسان ایریے سے گزر رہی تھی جان بوجھ کر بلاج اسے سنسان ایریے سے لے کر جا رہا تھا تاکہ اسے اپنی من مرضیاں کرتے ہوئے ٹارچر کرنے کا پورا موقع مل سکے۔۔

تم انتہائی چھچھورے قسم کے انسان ہو تمہاری جتنی بھی بعزتی کر لو وہ کم ہے حوریہ نے بلاج کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے ناگواری سے کہا۔۔

اب دوبارہ اگر میرے ساتھ ایسی کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ شیرنی کی طرح خول سے باہر نکل کر غرائی۔۔۔

اوئے۔۔۔اوقات میں رہا کرو۔۔۔ تمہاری اتنی اوقات نہیں کہ تم بلاج کی بعزتی کر سکو۔۔۔حوریہ بھول گئی تھی کہ مقابل بھی بلاج چوہدری تھا اس کی للکار سے حوریہ ایک بار کے لیے تھوڑی سی سہم گئی تھی۔۔۔وہ چاہے جتنی مرضی بہادر بن لے مگر وہ ایک صنف نازک لڑکی تھی اور بلاج چھ فٹ کا خوبرو نوجوان مرد۔۔۔۔

عورت ہو عورت بن کر رہو۔۔ تمہاری اوقات میرے سامنے کیا ہے۔۔۔وہ تمہیں میں نکاح کے پہلے دن ہی بہت اچھی طرح سے سمجھا کر آیا تھا۔۔۔
جتنی مہریں اپنی ملکیت پر لگانی چاہیے تھی مانتا ہوں اتنی لگانے میں ناکام رہا۔۔ مگر نیکسٹ ٹائم جب میں اپنی آئی پر آؤں گا تو پھر میری دی ہوئی شِدّتی مہروں پر برف سے سکائی کرتی رہنا۔۔۔

ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے سے لے جاتے ہوئے سختی سے اپنا مضبوط ہاتھ اس کی نازک سی کمر پر رکھ کر اسے جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔۔انگلیوں کی سختی اس قدر تھی کہ حوریہ کی پسلیوں میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔۔
درد کی شدت سے اس کی آنکھوں میں نمی اُتری۔۔۔جسے دیکھ کر بلاج کے دل کو تسکین ملی تھی ۔۔۔وہ کب سے حوریہ کو تذلیل کا نشانہ بنا رہا تھا۔ مگر حوریہ کی آنکھوں میں آنسوں نہیں آ رہے تھے جو کہ بلاج کو بالکل برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
حوریہ کا غرور توڑ کر اس کی آنکھوں میں آنسوں بھرنے کے بعد جو سکون اسے ملتا تھا وہ سکون تو اسے پوری دنیا میں کہیں اور دستیاب ہی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

بلاج چوہدری جو بے شک بے حد خوبصورت تھا اس کی ڈاک براؤن آنکھیں پُر کشش تھیں۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اس نے براؤن کلر کا شلوار کرتا زیب تن کر رکھا تھا۔۔۔ بلاج صرف دو ہی کلر زیب تن کرتا تھا۔ ایک بلیک اور ایک براؤن گلے میں ہمیشہ مختلف کلر کی شال ڈالے ہوئے رکھتا تھا۔۔

اس وقت بھی اس نے سکن کلر کی شال گلے میں ڈال رکھی تھی۔ کف ہمیشہ کی طرح فولڈ کیے ہوئے تھا ۔ مردانہ مضبوط بازوں بالوں سے بھرے ہوئے بے حد خوبصورت لگتے تھے۔۔۔ اس کے ہاتھ اتنے خوبصورت اور مضبوط تھے کہ قسم سے لڑکیاں دیکھ کر رشک کرتی تھی۔۔۔

ایسے ہاتھ جن ہاتھوں میں لڑکیاں اپنا نازک سا ہاتھ رکھنے کے خواب دیکھتی اوپر سے ظالم نے ہمیشہ کف فولڈ کر رکھے ہوتے تھے۔۔ بالوں سے بھرے ہوئے ہاتھ پر جب ایپل کی واچ پہنتا دیکھنے والے کی آنکھیں دنگ رہ جاتی تھی۔۔۔

ایک ہاتھ مظبوطی سے اسٹیئرنگ پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔ جبکہ دوسرا ہاتھ حوریہ کی کمر میں ڈالے ہوئے اسے زبردستی اپنے قریب کر کے بے بسی اور مجبوری کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔۔

بہت کم ایسا ہوتا تھا جب حوریہ بلاج کے سامنے زبان بند کر کے جھکنے کو تیار ہوتی۔۔۔ حوریہ کو بلاج کا ڈر نہیں بلاج کی قربت خاموش ہونے پر مجبور کرتی تھی۔۔

چہرے پر خوشی دکھاؤ حور بے بی ورنہ لوگ سمجھیں گے کہ تمہیں زبردستی لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ حالانکہ سچ تو یہی ہے مگر لوگوں کو پریزینٹ کرواؤ کہ تم بہت خوش ہو۔۔۔

حوریہ کو مجبور دیکھ کر بلاج کی زبان بند ہونے کو تیار نہیں تھی وہ اسے لفظوں کے تیر مار مار کر اس کی تڑپ سے لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔۔۔۔

مال کے پارکنگ ایریا میں گاڑی کھڑی کرتے ہوئے۔۔۔

حوریہ کا ہاتھ زبردستی اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے تھا۔۔۔ میرا ہاتھ چھوڑو میں کوئی بچی نہیں ہوں جو گم ہو جاؤں گی اور نہ ہی میں نے زندگی میں کوئی پہلی بار گھر سے باہر قدم رکھا ہے۔۔۔

حوریہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی مقابل کا ہاتھ مضبوطی سے اس کے نازک ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔

چڑیا کے جتنی جان ہے تمہاری اور شیر کے پنجے سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی ہو ہنسی آتی ہے مجھے قسم سے تمہاری اکڑ پر۔۔۔۔۔

کس چیز کی اکڑ ہے تم میں۔۔ میں نے کب کہا کہ تم بچی ہو اور باقی کا جائزہ میں شادی کی بات لگالوں گا کہ تم کتنی بڑی ہو چکی ہو۔۔بے باکی سے ایک بار پھر اسے خاموش کروا گیا۔۔

حوریہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی کرتی بھی تو کیا کرتی وہ اس شخص سے لڑائی کے ہر وار کا مقابلہ باخوبی کر سکتی تھی مگر اس کی بے باکی کا جواب وہ کیسے دیتی۔۔۔۔

وہ زبردستی اس پر حکومت بنائے ہوئے اس کے ہاتھ کو تھام کر مال کے اندر داخل ہوا تھا۔ بلاج نے گاڈز کو مال سے باہر ہی رکنے کا اشارہ کیا۔۔۔

بلاج کے گاڑز ہمیشہ بلاج کے ساتھ رہتے تھے اس وقت بھی دو گاڑیاں بھاری نفری سے بھری ہوئی اس کی گاڑی کے آگے اور پیچھے تھی۔۔۔

بلاج کا تعلق ایک بہت بڑی سیاسی پارٹی سے تھا۔اس کی جان کو کسی بھی وقت خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔بلاج نے حوریہ کو پورے راستے اپنی بے باکیوں سے خاموش کروار کھا تھا۔۔

کیونکہ بلاج کے پاس بھی صرف ایک ہی آپشن بچتا تھا حوریہ کو بے بس اور مجبور کرنے کا۔۔۔ورنہ تو وہ بلاج سے کہیں کسی بات میں بھی ہارتی نہیں تھی اور بلاج کو حوریہ کا یہی ایٹیٹیوڈ اور اس کی برابری کرنا زہر لگتا تھا۔۔۔

بتاؤ پہلے کیا خریدنا چاہو گی اس کے ہاتھ کو زبردستی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنی ملکیت بنا کر اسے مال میں گھمارہا تھا۔۔۔

ہاتھ اس نے محبت میں نہیں پکڑ رکھا تھا صرف اسے احساس دلانے کے لیے پکڑ رکھا تھا کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی اور وہ ناچاہ کر بھی بہت کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔

مجھے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے میرے باپ اور بھائیوں نے مجھے ہر چیز بہتر سے بہترین لے کر دی ہے اور ویسے جو کچھ تم لے کر دینا چاہتے ہو لے دو میں جا کر کچرے میں ڈال دوں گی۔۔۔۔

بلاج کی بے باکیوں کا جواب وہ اس انداز سے دے گئی۔۔۔مگر پاگل لڑکی بھول گئی تھی کہ وہ بلاج ہے جس کی کھوپڑی ویسے بھی ہمیشہ گھومی ہوئی ہوتی ہے اڑیل گھوڑے سے جتنا دور رہے گی اس کے لیے بہتری ہے۔ مگر وہ بھی ٹھہری شیرنی وہ کہاں پر بلاج کے آگے جھکنے کو تیار تھی۔۔۔۔

اوں ہوں۔۔۔ کچرے میں نہیں جو چیزیں تمہیں بھلا چوہدری لے کر دے گا وہ سب تم زیب تن کرو گی حور بے بی۔۔۔۔

میں تو بظاہر چیزیں تو کیا میں تو تمہیں اندرونی چیزیں بھی عید والے دن اپنی کمائی کی پہناؤں گا کیونکہ تم سر سے پیر تک بلاج چوہدری کی ملکیت ہو اس کا احساس تمہیں تنہائی میں بھی ہونا چاہیے۔۔۔۔

چلو میرے ساتھ تم شروعات اندرونی چیزوں سے ہی کرو باقی کی شاپنگ ہم بعد میں کریں گے۔۔۔

بلاج کو جو زہر حوریہ کے کچرے میں پھینکنے والی بات سے چڑھا تھا۔۔اب اس زہر کو اُتارنے کے لیے بلاج نے ٹارچر کرنے کے لیے ایک نیا انداز اپنایا۔۔۔

اسے زبردستی انڈر گارمنٹس کی شاپ کی جانب لے آیا تھا۔

شرم سے حوریہ بے حال تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہاں سے غائب ہو جائے، بھاگ جائے یہاں سے مگر وہ اسے ذلیل کرنے کا کوئی موقع جانے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اس کے نازک سے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسے اپنے ساتھ ساتھ چلنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

بلاج کچھ تو شرم کر لو یا شرم بیچ کھائی ہے۔۔۔ حوریہ شاپ کے اندر جانے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

شرم کروں گا نا۔۔ ابھی تو صرف خرید کر دے رہا ہوں۔۔ مگر جب۔۔۔وہ الفاظوں کو سائلنٹ کرتے ہوئے جو بول رہا تھا اس کا مفہوم حور کو صاف سمجھ اچکا تھا۔۔۔ شرم کرو۔۔۔ حور نے گھور کر سرگوشی کی۔۔ ابھی سے کیسے شرم کروں جب ان کو ہٹاؤں گا اس وقت پوری کوشش کروں گا کہ مجھے تھوڑی بہت شرم آجائے۔۔۔

مقابل اپنی بات اتنی آہستہ اور صفائی سے بول رہا تھا کہ ساتھ کسی اور کو خبر تک نہیں تھی۔۔۔۔۔ چہرے پر سمائل اور انداز بالکل سپارٹ تھا دیکھنے والوں کو اس کی باتیں بالکل نارمل لگ رہی تھی مگر حوریہ شرم سے پانی پانی ہو رہی حوریہ کا گورا چہرہ لال گلابی ہو کر دہک رہا تھا اس کی بے باک باتیں سن کر ۔۔۔۔

ویسے مجھے خود سے کچھ زیادہ اُمیدیں تو نہیں ہیں مگر وعدہ میں پوری کوشش کروں گا کہ مجھے شرم آئے ۔۔۔

ذرا سا اس کی طرف جھکاؤ کرتے ہوئے بڑی مدھم آواز سے رازداری کے ساتھ اسے سرگوشی میں کہا تو حوریہ سر سے لے کر پاؤں تک کانپ گئی تھی۔۔۔

لفظوں کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے حوریہ کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی اللہ یہ کیا چیز ہے۔۔۔ اللہ میاں مجھے کہاں پھنسا دیا یہ شخص کبھی بھی کچھ بھی بول سکتا ہے وہ سوچتے ہوئے توبہ توبہ کر اُٹھی تھی۔۔۔۔

بلاج خدا کے لیے بس کر دو۔ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے آگے۔حوریہ نے ہار مانتے ہوئے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا تھا۔۔۔۔

وہ اس بے ہودہ شاپ سے دور جانا چاہتی تھی مگر بلاج اسے دور کیسے جانے دے سکتا تھا کیوں کہ اس شاپ کے سامنے آکر حوریہ کی جو حالت تھی۔بلاج کا دل تو خوشی سے بھنگڑے ڈال رہا تھا ناچ رہا تھا جھوم رہا تھا۔وہ اڑیل دماغ لڑکی یہاں پر آکر شرم سے سہمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مجھے نہ سننے کی عادت نہیں ہے میرا دماغ مت گھماؤ۔۔۔بلاج نے اپنی ڈارگ براؤن آنکھوں سے اس کو گھورا تھا۔۔۔

یا تو چپ کر کے جاؤ اور جو کہا ہے اس کی شاپنگ کرو۔یا پھر دوسرا آپشن ہے کہ مجھے بھی اپنے ساتھ اندر لے چلو میں اندر جا کر تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں سلیکشن کرنے میں۔۔ایک بار پھر مدھم آواز میں سرگوشی کی اور حوریہ کے کان توبہ توبہ کر اُٹھے تھے۔۔۔۔۔

اس شخص کی باتوں سے۔۔۔ حوریہ نے ایک سیکنڈ سے پہلے ہاتھ چھڑوایا اور شاپ کے اندر گھس گئی تھی۔۔۔

اس نے دل میں یہی سوچا کہ کم سے کم کچھ دیر کے لیے اس شخص سے جان تو چھوٹے گی۔۔۔ کافی دیر کے بعد حوریہ نے ایک آدھی چیز سلیکٹ کی اور پیکنگ کے بعد باہر آ گئی۔۔۔

بلاج نے جب کریڈٹ کارڈ سے اماؤنٹ جمع کروایا تو وہ بالکل کم تھا مطلب اس نے کوئی ایک آدھی چیز ہی خریدی تھی اب بلاج کو اس بات پر بھی تسکین نہیں مل رہی تھی کہ حوریہ کا ٹارچر پن اتنی جلدی ختم ہو گیا۔۔۔۔۔

کریڈٹ کارڈ سے پے کرتے ہوئے بلاج واپس حوریہ کے پاس آیا جو شرمندہ نظروں سے دوسری جانب نظریں گھما کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

جس شاپ پر وہ اسے لے کر کھڑا تھا وہاں پر بیچاری کے دیکھنے کے لائق کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔۔

اور اوپر سے اس شخص کی ایکسرے مشین والی نظریں جو حوریہ کو دیکھے جا رہیں تھیں اس کے لب مسکرا رہے تھے جو اس بات کی نشان دہی کر رہے تھے کہ اس کے شیطانی دماغ میں کوئی نیا آئیڈیا آرہا ہے-----

حور بے دل کھول کر شاپنگ کرو آخر تم بلاج چوہدری کے ساتھ آئی ہو۔اس کے قریب آتے پیکٹ ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔---جس کی پیمنٹ وہ ابھی کر کے آیا تھا۔--

کہیں لے کر جاؤ گے تو شاپنگ کروں گی نا پورے مال میں تمہیں یہی گھٹیا شاپ ملی تھی شاپنگ کروانے کے لیے وہ لفظوں کو چباتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولی۔--

پہلے یہاں کی شاپنگ مکمل کرو اس کے بعد جو کہو گی وہ لے کر دوں گا۔--

مطلب حوریہ نے حیرانی سے دیکھا تھا۔وہ مقابل کی بات کا مفہوم سمجھ نہیں سکی تھی۔--

مطلب یہ کہ یہاں پر مختلف کلرز کے مختلف ڈیزائن ہیں۔--افففف کیا خوبصورت ڈیزائن ہیں یہاں سے کم سے کم کوئی ایک دو خوبصورت سی سلیکٹ کرو اس کے بعد باقی شاپنگ کرواؤں گا۔--

آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے بلاج نے جب لفظوں کی بے باقی دکھائی تو حوریہ کا سچ میں مر جانے کو دل کر رہا تھا کیونکہ اس کے لفظوں کی حدت سے وہ لال ہوئی تھی۔۔۔۔

بلاج خدا کے لیے بس کر دو۔۔

کیسے بس کر دوں حور ڈارلنگ۔۔۔

میں نے کہا جاؤ اور جتنے خوبصورت ڈیزائن ہیں چن چن کر لے کر آؤ۔ یہ تمہارے شوہر کا حکم ہے ۔۔۔۔

کیوں تم نے دکان ڈالنی ہے ان کی۔۔۔ حوریہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا سر پھاڑ دے۔۔

اب کی بار بار تو اس نے بے باقی کی آخری حدود کو چھوتے ہوئے جو کہا تھا۔۔ لرزتے وجود کے ساتھ حوریہ اس کے ہاتھ سے ہاتھ کو چھڑاتی ہوئی کچھ قدم دور ہو کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اُسے سچ میں بلاج کی بے باکیوں سے ڈر لگنے لگا تھا حوریہ نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کبھی بلاج سے ایسے ڈر بھی سکتی ہے۔۔۔

ہوں س۔۔۔اب جارہی ہو یا میں اندر چل کر سلیکشن کرنے میں مدد کروں۔۔۔

اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا تو حوریہ واپس شاپ کے اندر نو دو گیارہ ہو چکی تھی۔

بلاج اپنے نیچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دباتے ہوئے اپنی کامیابی پر کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔

بالکل ایسے ہی وہ حوریہ کو مجبور اور بے بس دیکھنا چاہتا تھا۔وہ کسی کو کیسے بتاتا یہ خواہش تو بچپن سے اس کے دل میں پلتے پلتے اب تو اتنی مضبوطی سے جڑے پکڑ چکی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اپنی اس خواہش کی جڑے کاٹ نہیں سکتا تھا۔۔

حوریہ شاپ کے اندر آئی تو خود کو بے وقوف محسوس کررہی تھی کیونکہ کچھ سیکنڈ پہلے تو وہ اپنی طرف سے شاپنگ ڈن کر کے گئی تھی اب پھر پاگلوں کی طرح بلاج کی باتوں سے بچتے ہوئے وہ وہاں پر سلیکشن کررہی تھی۔اس طرح کی اتنی ساری شاپنگ تو اس نے زندگی میں کبھی نہیں کی تھی۔ہمیشہ اس طرح کی شاپنگ اس کی ماما کر کے لایا کرتی تھی۔۔۔۔

مگر آج بلاج کی بے باک باتوں سے بچنے کے لیے وہ مجبوراً یہ سب کررہی تھی۔۔۔۔وہ ابھی تک بلاج کی باتوں کو سوچ سوچ کر شرم سے لال ٹماٹر ہو رہی تھی۔۔۔۔

کافی دیر حوریہ ایک تو سلیکشن کرتی رہی دوسرا اس کی باتوں سے چھپتے ہوئے وہ شاپ سے باہر نہیں آئی تو اس کے فون پر بلاج کا فون آرہا تھا۔۔فون بج کر بند ہو جاتا مگر حوریہ فون نہیں اُٹھا رہی تھی

دو بار کی پوری رنگ ٹون کے بعد جب اس نے نہیں اُٹھایا تو تیسری بار میسج آیا تھا۔۔۔

مجبوراً اس نے اوپن کر کے دیکھا۔۔۔انسان بن کر میرا فون اُٹھاؤ ورنہ اندر آنا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔تمیز سے پیش آرہا ہوں تو تمیز کے ساتھ ہی پیش آنے دو۔۔۔ورنہ بلاج کے لیے بد تمیز ہونا کوئی مشکل کام نہیں دھمکی آمیز میسج کے ساتھ ہی فون کال آنے لگی تھی حوریہ نے جلدی سے فون اوپن کر کے کان کو لگالیا۔۔۔۔

کیا بہری ہو گئی تھی یا اپنی خاطر تواضع کروانے کا بہت شوق ہے۔۔میرے ساتھ اُلٹی سیدھی حرکتیں مت کیا کرو۔ورنہ تمہاری زندگی کو تم پر مشکل کر دوں گا۔وہ فون میں غرایا تھا۔۔۔

مجھ پر زیادہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔کیا کروں اب جو لینے بھیجا ہے لے کر ہی آؤں گی نا اتنا آسان تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔وہ غصے سے بولی تو پاس سے گزرتی ہوئی سیل گرل مسکرائی تھی۔۔۔

میم ہمارے پاس جینٹس سروس موجود ہے آپ اپنے جبی کے ساتھ اوپر والے پرائیویٹ سیپرٹ پورشن میں جاکر آرام سے مل کر سلیکشن کر سکتے ہیں ڈونٹ وری۔۔۔۔۔۔

حوریہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا مال گرل کی بات سن کر کیونکہ جانتی تھی کہ دوسری جانب فون پر بلاج سن رہا ہے۔۔۔۔

وہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ سیل گرل کی بات سن کر اس دماغ کے شاطر گھوڑے اور بھی سپیڈ سے دوڑیں گے اور اسے ذلیل کرنے کا وہ نیا پلان بنائے گا۔۔۔

اس وقت حوریہ کو سیل گرل زہر لگ رہی تھی حوریہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کوئی چیز اُٹھا کر اس سیل گرل کے سر پر دے مارے۔ کیا ضرورت تھی اتنی سمجھداری دکھانے کی وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے سیل گرل کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو بیچاری ڈر گئی تھی کہ پتہ نہیں اس نے اپنی طرف سے تو صیح بات کی مگر میں میم اتنے غصے میں کیوں ہے۔۔۔۔

پھر وہی ہوا جس کا اسے ڈر تھا۔ بلاج نے زبردستی حوریہ کو کہہ کر فون سیل گرل کو دینے کو کہا تھا۔۔

حوریہ کے لاکھ مزاحمت کے بعد بھی وہ بلاج تھا اپنی ضد کا پکا۔۔۔

۔اس نے سیل گرل سے بات کر کے کہا کہ وہ اوپر والے سیپریٹ پورشن میں جانا چاہتا ہے۔ وہ اپنی وائف کے لیے خود سلیکشن کرنا چاہتا ہے بلاج میں کون سی شرم تھی جو وہ جھجھکتا۔۔۔ حوریہ شرم سے

اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے نظریں فرش پر گاڑے ہوئے تھی---جی سر ڈونٹ وری آپ رکیں میں میم کے ساتھ باہر آرہی ہوں----

مجبوراً کوئی آپشن نہیں تھا حوریہ سیل گرل کے ساتھ شاپ سے باہر آئی ساتھ ہی اوپر جانے کا راستہ تھا۔جب تم لوگوں سے کوئی مشورہ مانگے تو دیا کرو فضول کے گھٹیا مشورے اپنے پاس رکھا کرو------

سیل گرل کے ساتھ چلتے ہوئے حوریہ نے گھور کر کہا تھا۔جبکہ آگے چلتا ہوا بلاج سن چکا تھا۔اس کے لب مسکرا رہے تھے حوریہ کی حالت دیکھ کر--حور بے بی ڈونٹ وری کیوں گھبرا رہی ہو ہم اس طرح کی شاپنگ پہلے بھی تو کئی بار کر چکے ہیں-----

بلاج دو قدم پیچھے ہو کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہوا کسی ماڈرن جوڑے کی طرح اسے اپنے ساتھ ساتھ سیڑھیوں پر چڑھا رہا تھا-----

سیل گرل شرماتے ہوئے لال چہرے کے ساتھ اُنہیں دیکھ کر آگے آگے چلنے لگی۔حوریہ گھور کر بلاج کو دیکھتے ہوئے اپنی کمر سے ہاتھ ہٹا رہی تھی۔مگر بلاج ڈھیٹ بن کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے اسے پوری طرح سے بے بس کر کے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا------

بلاج مال کے اندر چھچھوری حرکتیں مت کیا کرو وہ آہستہ سے غرائی۔۔۔مال میں نہیں کر سکتا مطلب کہ اجازت دے رہی ہو گھر جا کر چھچھوری حرکتیں کروں۔حور بے بی ابھی سے تمہاری فرمائشیں شروع ہو گی ہیں۔۔۔۔۔۔

ویسے قسم سے بہت ہی کمینے اور گھٹیا انسان ہو تم حوریہ اس کی ڈبل مینگ باتوں سے جھنجھلا گئی تھی۔۔۔۔زبان سنبھال کر بات کرو زبان اُکھاڑ کر تمہارے ہاتھ پر رکھ دوں گا اگر دوبارہ بدزبانی کی میرے ساتھ تو۔۔۔اور کمینہ اور گھٹیا بول رہی ہو اگر دوبارہ ایسی بکواس کرنے کی جرات بھی کی تو حوریہ قسم سے ایک ایک چیز خود تمہارے اس مخملی جسم پر نہ پہنائی تو بلاج چوہدری میرا نام نہیں۔۔۔۔۔۔لہجے میں غصے کی شدت اور آنکھوں میں لال ڈورے فوراً سے نمایاں ہوئے تھے ۔۔۔تھوڑا آگے آگے جاتی ہوئی سیل گرل کی وجہ سے بہت دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔

حوریہ لرزتے ہوئے وجود کے ساتھ پوری طرح سے شٹ اپ ہو چکی تھی کیونکہ وہ ایسا رسک نہیں لے سکتی تھی۔وہ بلاج تھا وہ ایسا کر بھی سکتا تھا جس کا ایگزیمپل وہ نکاح والے روز بخوبی دے چکا تھا۔ حوریہ کو بلاج بہت ٹف ٹائم دینے والا ہے اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی۔۔۔

حوریہ کا ہاتھ زبردستی تھام کر اپنے ساتھ بٹا لیا۔سیل گرل ان کو وہاں پر چھوڑ کر کافی سارے سیمپل باکس ان کے سامنے رکھتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔

چلو پسند کرو بتاؤ۔۔

کیاااااا۔۔۔

افففف یار آہستہ چلاؤ کیا جاہلوں والی حرکتیں کر رہی ہو۔۔ ظاہر سی بات ہے میں تمہاری پوری طرح سے ہیلپ کروں گا مگر اپنی پسند تو بتاؤ۔۔۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں جیت کے رنگ کھلتے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔اس کی ڈارک براؤن آنکھیں حوریہ کی بے بسی پر چمک رہی تھی۔۔۔ ہلکی ہلکی بیرڈ میں چھپا گورا گلابی چہرہ حوریہ کی ہار پر کھل کر اور بھی خوبصورت ہو رہا تھا۔۔۔

بلاج خدا کے لیے کیوں ذلیل کر رہے ہو!!

حد ہے یار اب اس میں ذلیل کرنے والی تو کوئی بات نہیں۔۔۔ ظاہر سی بات ہے حور بے بی ابھی ہمیں آپ کی اس طرح کی پسند ناپسند کے بارے میں نہیں پتا ہے۔۔۔ ایک موقع دو اس کے بعد خدا گواہ ہے کبھی زندگی میں تم سے کبھی ناپسند کے بارے میں پوچھوں گا اور نہ ہی۔۔۔

۔وہ آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے مسکرا کر خاموش ہو گیا سمجھ تو وہ بھی چکی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔

بلاج بہت بے باک گفتگو کرنے میں ماہر تھا یہ بات ہر گزرتے لمحے کے ساتھ حوریہ کو پتہ چل رہی تھی---بلاج اتنا بے باک ہے اس کا تو حوریہ نے کبھی اندازہ تک نہیں لگایا تھا---یہ اندازہ تو اسے نکاح کے بعد ہوا تھا۔ایک بات تو تھی کہ چاہے جتنا مرضی بے باک تھا مگر اپنی حد بندیاں اس نے نکاح کے بعد ہی توڑی تھیں---اس سے پہلے تو صرف لڑائی جھگڑوں تک بات محدود تھی---

ہمم۔بتاؤ نا یار ٹائم گزرتا جا رہا ہے ہم نے تو ابھی پہلی شاپنگ مکمل نہیں کی حوریہ جو نظریں جھکائے دونوں ہاتھوں کو بے دردی سے مروڑ رہی تھی اس کی بے بسی کے چسکے لیتے ہوئے بلاج ایک بار پھر سے مخاطب ہوا---

32---خود میں پوری ہمت جمع کرتے ہوئے حوریہ نے کیسے بتایا یہ تو حوریہ کا دل جانتا تھا---

بس---بکوس ناپ ہے---حوریہ کو جان بوجھ کر شرمندہ بنا رہا تھا---

تمہیں خدا کی قسم ہے چپ کر جاؤ ورنہ میں رونا شروع ہو جاؤں گی تمہیں کیا مل رہا ہے مجھے ذلیل کر کے تم مجھے شاپنگ کرنے نہیں مجھے زلیل کرنے کے لئے لائے ہو------

اب حوریہ کے صبر کا باندھ ٹوٹ چکا تھا۔۔ آنسوں جو کب سے اس کی آنکھوں میں بھرے ہوئے تھے وہ شرم وحیا کی شدت سے چھلک کر گالوں سے پھسلتے ہوئے اس کے ہاتھوں پر گرنے لگے تھے ---------

اس کی خوبصورت بلو آئز رونے سے اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی اس کی آنکھوں کا رنگ بالکل وجدان ورک جیسا تھا بلو آئز سے جب آنسو ٹپک کر گالوں کو بھیگونے لگے تو گہری پلکوں کو شرم سے جھکا رکھا تھا۔۔۔۔

حور بے بی اگر یہ رونا تم کچھ دیر پہلے شروع کر دیتی تو میرے دل کو تسکین ہو جاتی اور میں کچھ دیر پہلے تمہیں ذلیل کرنے کا پروگرام ختم کر سکتا تھا۔۔ مگر تم بہت ڈھیٹ ہو بہت ٹائم لیتی ہو ٹوٹنے میں۔۔۔۔۔۔

آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے بلاج نے اس کی گال پر ہاتھ رکھ کر آنسوں صاف کرنے چاہے۔۔ تو اس جھٹکے سے اپنا رخ پھیرتے ہوئے اس کا ہاتھ پیچھے کر دیا۔۔

۔اففف اور کب تک یوں مجھ سے بچو گی جن گالوں پر مرے ہاتھ لگانے سے تمہیں اتنی تکلیف ہوتی ہے ان پر ہمیشہ میرے لبوں کے نشان واضع رہیں گے۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔ دانتوں کو پیستے ہوئے لفظوں کو ادا کیا۔۔۔۔۔

چلو رونا دھونا بند کرو میرے ساتھ مل کر سلیکٹ کرو۔۔ یعنی کہ اس بندے کی بات اب بھی وہی تھی۔۔۔۔ایک کے بعد ایک کلر اس کے سامنے کر کے سلیکٹ کرتا چلا گیا ہے۔۔۔

اس نے مختلف رنگوں کی کلیکشن کے ساتھ اسے اتنی شاپنگ کروائی جیسے سچ میں اس نے دکان ڈالنی ہو۔۔۔۔۔

حوریہ تو شرم سے لال پیلی ہوتی ہوئی نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ایک لفظ نہیں تھا حوریہ کے پاس بولنے کے لیے اور بلاج کے پاس یہ سب سے بیسٹ ٹائم تھا حوریہ کی بے بسی دیکھنے کا جسے وہ کیسے مس کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

بلاج نے اپنی مرضی کی اسے شاپنگ کروانے کے بعد۔۔ اسے ڈریسز جوتے پرفیوم جولری ہر چیز زبردست اور مہنگی لے کر دی تھی۔۔۔ مگر اپنے جملوں سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی اسے سکون نہیں لینے دیا تھا۔۔۔

تقریباً شاپنگ کرتے کرتے ان کو ساڑھے
دس کا ٹائم ہو چکا تھا۔۔۔
بلاج نے کھانے کا پوچھا تھا مگر حوریہ نے صاف انکار کر دیا۔ وہ تو ہر صورت گھر جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر یہاں پر بھی بلاج نے تھوڑی بہت من مانیاں دکھانا لازمی سمجھا تھا۔۔ آئس کریم لے کر وہ گاڑی میں آیا تو حوریہ شیشے کی سائڈ پر چپکی ہوئی بیٹھی تھی جتنی بے باکیاں بلاج نے لفظوں سے دکھائی تھیں ۔۔۔۔

حوریہ کو سچ میں اس وقت اس بندے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ ایک تو ٹائم کافی ہو چکا تھا اور دوسرا وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔ آئس کریم اس کے آگے کی۔۔ مجھے نہیں کھانی اس نے نفی میں سر کو ہلایا تھا۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا نہیں۔لے کر آیا ہوں تو کھانی پڑے گی۔۔

کیوں اب کھانے پینے میں بھی زبردستی دکھاؤ گے حوریہ نے گھورتے ہوئے دیکھا۔۔

اس وقت تو فی الحال میرا زبردستی کرنے کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔ اگر تم چاہتی ہو کہ میرا موڈ ایسا ہی رہے تو چپ چاپ آئس کریم کھالو آئی برو اُٹھا کر ایٹیٹیوڈ سے دیکھا۔۔

پتہ نہیں زندگی میں کون سا گناہ کیا تھا جس کے بدلے تمہیں خدا نے میرے نصیب میں لکھ دیا۔۔۔۔ آئس کریم کو اس کے ہاتھ سے چھینتے ہوئے کہا۔۔۔

بلاج نے لب میچتے ہوئے غصے سے بھری نگاہ ڈالی۔۔یہ لڑکی خاموش نہیں رہ سکتی جان بوجھ کر میرے غصے کو تول دیتی ہے پھر رونا شروع ہو جاتی ہے وہ جبڑے میچتے ہوئے خاموش رہا۔۔۔۔۔۔

....

امی حوریہ آگئی ہے۔۔ اذلان بہت بے چین تھا جب سے حوریہ بلاج کے گھر گئی تھی۔۔۔ ثریا بیگم جائے نماز پر بیٹھی ہوئی فرضوں کے بعد دعا مانگ رہی تھی جب اذلان روم میں داخل ہوا۔۔۔

نہیں بیٹا حوریہ آج نہیں آئے گی تمہاری پھوپھو نے بتا دیا تھا کہ وہ آج ان کے گھر رکے گی زمل بہت ضد کر رہی تھی۔۔۔

تو زمل ہمارے گھر میں آکر حوریہ کے ساتھ رک جاتی اگر اس کو اتنی ہی حوریہ کی یاد ستا رہی تھی۔۔۔

اذلان بلیک کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے شاید ابھی واک کر کے آیا تھا۔۔

اذلان روز رات کو آدھا گھنٹہ واک ضرور کرتا تھا۔بلیک کلر اس کے گورے رنگ کو اور بھی دھمکتا ہوا دکھا رہا تھا۔۔ہلکی ہلکی بیر ڈولے چہرے پر شدید غصہ اسے اور بھی پرکشش دکھا رہا تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے اذلان بیٹا آج حوریہ پہلی بار تو صدف کے گھر رکنے کے لیے نہیں گئی پہلے بھی کئی بار وہ زمل کے ساتھ رک جایا کرتی ہے۔۔۔اور رہی بات زمل کی تو زمل بھی ہزاروں مرتبہ ہمارے گھر رکی ہے۔۔کیوں بیٹا رشتوں کو خراب کر رہے ہو ثریا بیگم بڑے پیار بیٹے کو سمجھا رہی تھی۔۔۔

او کے امی جیسے آپ لوگوں کی مرضی اذلان اپنی ماں کی صفائی پیش کرنے پر چڑتے ہوئے روم سے نکل گیا تھا۔۔ثریا بیگم دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھی کہ جو رشتہ اُنھوں نے بلاج اور حوریہ کا طے کیا ہے اللہ تعالی اس کو کامیاب کرے۔۔۔۔

ہٹو میرے راستے سے اب کیا تکلیف ہے کوئی کمی رہ گئی ہے ذلیل کرنے میں جو پوری کرنا چاہتے ہو

حوریہ اور بلاج گھر گھر واپس آچکے تھے۔۔سیڑھیوں کے زینے سے گزرتے ہوئے بلاج اس کا راستہ روک کر کھڑا تھا جس پر حوریہ جھنجھلا گئی تھی۔۔۔۔۔

گھر کے اندر کافی خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ گھر پر کافی لیٹ پہنچے تھے تو شاید حوریہ کی پھوپھو اور زمل اپنے اپنے کمرے میں جا چکی تھیں۔۔۔

اگر نہ ہٹوں تو کیا کر لو گی گزرنے والے راستے میں دونوں اطراف پر ہاتھ رکھے ہوئے اب پتہ نہیں وہ کیا کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

بلاج میرا راستہ چھوڑو قسم سے غلطی ہو گئی مجھے جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔ حوریہ بلاج کی بے باقیوں سے تنگ آچکی تھی اور اب تو وہ گھر واپس آگئے تھے تو حوریہ میں کافی ہمت پیدا ہونے لگی تھی۔۔۔

میرے ہٹنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا تمہارا ہر راستہ مجھ تک ہی آتا ہے تم میرے ساتھ غلطی سے نہیں مجبوری کے تحت گئی تھی حور بے بی۔۔۔ اب زندگی میں تمہیں ہر کام اسی طرح مجبوری کے تحت کرنا پڑے گا۔۔۔ خوبصورت چہرے پر غرور سج جائے اس کی بے بسی کا مذاق اُڑا رہا تھا۔۔۔

بلاج تمہیں بہت غرور ہے اس بات کا کہ تم نے مجھے حاصل کے لیا خدا کی قسم اگر تمہیں پچھتانے پر میں نے مجبور نہ کر دیا تو میرا نام حوریہ نہیں۔۔۔

تم پچھتاؤ گے اپنے کیے گئے فیصلے پر کو سو گے اس وقت کو جس وقت میں تم نے مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا وہ غراتی ہوئی شیرنی کی طرح نظروں میں نظریں گاڑے کھڑی تھی۔۔۔

یہ تو آنے والا وقت بتائے گا حور بے بی کہ کون کس کو سیدھا کرتا ہے اور کون اپنے فیصلے پر پچھتاتا ہے یا سامنے والے کو پچھتانے پر مجبور کرتا ہے۔۔۔

تم بلاج کو جتنا حلوہ سمجھ رہی ہو اتنی آسانی سے بلاج ہضم ہونے والی چیز نہیں ہے۔۔۔

بلاج اگر میں نے تمہاری زندگی نہ حرام کر دی تو میرا نام بدل دینا۔۔۔

اگر میں نے تمہاری اکڑ کو چور چور نہ کیا اور اپنے قدموں پر نہ لے آیا تو بلاج میرا نام نہیں۔۔۔

تم میری زندگی کیا حرام بناؤ گی زندگی تو میں تمہاری حرام کر دوں گا جس کا ٹریلر تمہیں مال میں دکھا کر لایا ہوں۔۔۔۔۔

مگر تم سدھرو گی نہیں حوریہ بلاج چوہدری۔۔ بلاج جان بوجھ کر حوریہ کے نام کے ساتھ اپنا سر نیم لگاتا تھا جانتا تھا جب وہ اپنے نام کے ساتھ اُسے منسوب کرتا ہے وہ تڑپ جاتی ہے اور اس کی تڑپ دیکھنے کے لیے ہی تو بلاج نے اتنے گھنٹے اس پر ضائع کیے تھے۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر بحث کس بات کی ہے چھوڑو میرا راستہ آنے والا وقت کس پر بھاری پڑنے والا ہے اس کا فیصلہ ہم وقت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں حوریہ راہِ فرار چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کی نظروں میں بے باکیاں دیکھ کر حوریہ اب بھی اندر سے گھبرائی ہوئی تھی۔ بلاج کی ڈارک براؤن آنکھیں ایکسرے مشین کی طرح اس کی وجود کی رعنائیوں کو سکین کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

یہ بھی ٹھیک ہے فیصلہ وقت پر چھوڑ دیتے ہیں ایک ایسا فیصلہ جس کا نتیجہ بلاج چوہدری پہلے سے جانتا ہے۔۔۔یہ لو اپنی شاپنگ پکڑو نوکر نہیں ہوں تمہارا شاپنگ بیگ اس کے آگے کرتے ہوئے ایک بار پھر لفظوں سے اسے آگ لگا گیا۔۔

یہ بار بار مجھے جتانے کی ضرورت نہیں کہ تم نے شاپنگ کروا کر مجھ پر احسان کیا ہے اور میں نے تمہیں نوکر بننے کو نہیں کہا مت بھولو کہ تم زبردستی مجھے اپنے ساتھ لے کر گئے ہو۔۔۔۔۔۔

حوریہ نے اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ پکڑتے ہوئے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔اور یہ بیہودہ پیکٹ تم اپنے پاس رکھو۔۔۔ حوریہ نے بلاج کی پسندیدہ شاپنگ والا بیگ واپس اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے باقی بیگز پکڑ لیے تھے۔۔۔۔

حد ہے یار سب سے زبردست شاپنگ تو یہی ہے اور تم اسی کو چھوڑ کر جانا چاہتی ہو پکڑو یار روز پہن کر مجھے ایک پک سینڈ کر دیا کرنا۔۔۔۔

شٹ اپ بلاج اگر اب تم نے میرے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تو قسم سے میں چلا کر پھوپھو کو بلوا لوں گی اور بتاؤں گی تم نے مجھے مال میں کتنا ذلیل کیا ہے۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ سیکیورٹی کے لیے اپنی ساس کو بلواؤ گی اور کیا بتاؤ گی کہ تمہارے شوہر نے تمہیں یہ پرائیویٹ شاپنگ کروائی ہے تمہیں شرم نہیں آئے گی ہماری پرسنل باتیں کسی کو بتاتے ہوئے۔۔۔۔

کیوں تمہیں شرم آئی یہ گھٹیا شاپنگ کرواتے ہوئے۔۔۔

نہیں مجھے تو نہ شرم آئی ہے نہ آنے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ میں نے تو اپنی بیوی کو شاپنگ کروائی ہے اور بیوی کو ایسی شاپنگ کروانا کہیں پر بھی نہیں لکھا کہ گناہ ہے۔۔۔۔۔

تمہارے تو کیا کہنے تمہارے لیے تو حرام کام بھی حرام نہیں ہے۔۔۔ حوریہ نے بھی اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھنا چاہا۔۔

مطلب۔۔۔ بلاج نے متلاشی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

جیسے کہ شراب پینا وہ تو ہر جگہ لکھا ہے کہ حرام ہے اور گناہ ہے تم تو وہ بھی دھڑلے سے کرتے ہو اس لیے تم تو گناہ اور ثواب کی بات ہی مت کرو۔۔۔

تو ٹھیک ہے تم آکر مجھے گناہوں سے بچا لینا عالمہ صاحبہ روز تمہارے اس نازک وجود کا نشہ کرنے لگوں گا تو شراب چھوڑ دوں گا۔۔ اس کی نظروں کی بے باکیاں مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔۔ کسی ایکسرے مشین کی طرح اس نے سر سے لے کر پاؤں تک حوریہ کے دہکتے ہوئے سراپے کو دیکھا تھا۔۔

اگر وہ حوریہ تھی تو مقابل بھی بلاج تھا جو حوریہ کی کسی بات سے دبنے والی چیز تو بالکل نہیں تھا۔۔۔

خدا کے لیے مجھے جانے دو کافی لیٹ ہو چکا ہے مجھے صبح اُٹھ کر سحری بھی کرنی ہے۔۔۔۔

یہ پیکٹ لیتی جاؤ۔۔ بلاج نے راستہ چھوڑتے ہوئے پیکٹ آگے کیا۔۔ میں یہ نہیں لے کر جاؤں گی یہ بے ہودہ پیکٹ تم اپنے پاس رکھو۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے ڈن ہو گیا میں اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہوں ویسے بھی اس کی ضرورت تو تمہیں شادی کے بعد پڑے گی کیونکہ یہ بیوٹی فل ڈیزائننگ اور زبردست کلر کلیکشن تو میں نے اپنے لیے اکٹھی کی ہے۔۔ تو اس کو دیکھنے کا حق بھی صرف بلاج چوہدری کو ہے۔۔

آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے گہری نظریں اس کے سراپے پر گاڑے ہوئے تھا۔۔

راستہ چھوڑو میرا۔۔ بے ہودہ آدمی ۔۔۔وہ بلاج کو دھکا دیتے ہوئے میں بڑبڑا کر گزرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس کی بے ہودہ کہنے والی بات سے چڑ کر بلاج نے اس کے بازوں کو پکڑتے ہوئے کھینچ کر اسے سیڑھیوں کی دیوار سے لگایا۔۔ اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے مضبوط ہاتھ جماتے ہوئے کہر آلود نظروں سے دیکھا۔۔۔۔ حوریہ کو جھٹکے سے کھینچنے سے اس کے سارے شاپنگ بیگ نیچے گر چکے تھے۔ اور اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا شاپنگ بیگ بلاج نے خود ہی نیچے چھوڑ دیا۔۔۔

پہلے کچھ بے ہودہ کر لینے دو اس کے بعد یہ بے ہودہ والا خطاب دینا مجھے۔ اس کی شیطانی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ سچ میں بے ہودہ لقب کو ثابت کرنے والا ہے۔۔

میرے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش بھی مت کرنا بلاج۔۔۔

شششششش۔۔۔۔تمہارے منہ سے آواز نہ نکلے ورنہ مجھے تو کچھ فرق نہیں پڑے گا جتنا بد تمیز اور بے شرم مجھے پہلے سب سمجھتے ہیں اس سے تھوڑا سا زیادہ ہو جائے گا۔۔۔مگر تم اپنے کردار کی صفائیاں دیتی رہنا۔اور منہ چھپاتی رہنا سب سے۔۔۔اس کی نازک سی پنکھڑیوں پر سختی سے اپنی شہادت کی انگلی جمائے۔ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے کہا تو حوریہ نم آنکھوں سے کپکپاتے وجود کو لیے خاموش ہو گئی۔۔۔

گڈ ویری گڈ بے بی۔۔۔اس کے ڈر کو پوری طرح سے بھانپ کر اس نے اس کے لبوں سے انگلی اُٹھا لی۔۔۔۔

رکو تم میں بے ہودہ کا مطلب سمجھاتا ہوں چلانے کی کوشش مت کرنا ورنہ میری یہ بے ہودگی تمہاری پھوپھی جان دیکھ کر بے ہوش ہو جائیں گی۔۔۔اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم اپنی پیاری پھوپھی سے بہت پیار کرتی ہو اور ایسا ہر گز نہیں چاہو گی۔۔۔۔

ب۔۔۔بل۔۔۔۔بلاج۔۔۔پ۔۔پ۔۔۔پلیز بد تمیزی مت کرنا۔۔۔

ڈر گئی تھی بلاج کی آنکھوں میں بے باکی کے بہتے سمندر کو دیکھ کر لفظوں کو توڑتی ہوئی التجائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

اب تو بلاج وہی کرے گا جو اسے لقب دیا گیا ہے ---

بلاج سوری !!

واہ واہ جی واہ حور بے بی کو سوری کہنا بھی آتا ہے ---

وہ اس کی بے بسی کا مذاق اُڑا رہا تھا۔ جو اس وقت سہمی ہوئی ہرنی کی طرح اس کے شکنجے میں کسے ہوئے کھڑی تھی -----

بل -- بلاج --- نن --- نہیں --- بلاج کو اس کی دھڑکنوں پر جھکتے دیکھ وہ مچل کر اس کی گرفت سے نکلنا چاہتی تھی --- مگر وہ اپنا ایک مضبوط ہاتھ اس کی کمر پر رکھے ہوئے اس کے ہاتھوں کو لاک کر چکا تھا -----

اس کی نازک سی کلائیاں اس کی ایک مٹھی میں جکڑی ہوئی تھیں -- وہ پھڑ پھڑا کر آزاد ہونا چاہتی تھی مگر مقابل بہت مضبوط حراست میں اسے جکڑے ہوئے اس کی پھڑپھڑاہٹ کو قید کیے ہوئے تھا ---

ششششش --- اپنا تماشہ مت بناؤ۔ اس کی پنکھڑیوں پر سختی سے انگلی رکھتے ہوئے خاموش رہنے کا حکم صادر کیا ---

جتنا چیخو گی چلاؤ گی مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا تمہارا ہی تماشہ بنے گا۔۔۔ مجھے تو نا اپنا تماشہ بنانے سے نہ ڈر لگتا ہے نہ شرم آتی ہے۔۔۔

مگر تمہیں یہ دونوں چیزیں بہت شدت سے آتی ہیں۔اس لیے ڈارلنگ چپ کر کے کھڑی رہو۔۔ تھوڑا سا بیہودگی کا ٹیلر دکھانے دو مجھے۔۔۔۔

حوریہ کی معصوم جان ایک بار پھر سے دشمن جان کے چنگل میں پھڑ پھڑائی تھی مگر اس کی پھڑ پھڑاہٹ بے جاں ثابت ہوئی۔۔ ایک انچ بھی اس نے اپنی گرفت سے اسے ہلنے تک نہیں دیا تھا۔۔۔

دشمنِ جاں نے شدت سے لب اس کی بے دردی سے نچلے کنارے کو دانتوں سے کاٹا تو درد سے حوریہ کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے تھے۔۔۔۔۔

مگر وہ تو جیسے اس کی پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کیے پاگل سا ہو اگیا تھا۔۔۔ بلاج کی اپنی سانس پھولی ہوئی اور دھڑکنیں بے ترتیب ہو چکی تھیں۔ مگر وہ دشمنِ جاں دور ہونے کو تیار نہیں تھا۔۔

حوریہ کی سانسیں اس کے گلے میں اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

حوریہ بے جان سی ہو کر اس کے ہاتھوں میں لڑکھڑانے لگی تھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا کہ اس دشمن جاں کو احساس ہوا یا خود کی پھولی ہوئی سانس کو بحال کرنے کے لیے حوریہ سے دوری اختیار کی۔۔۔

بلاج نے اپنا چہرہ اوپر اُٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو۔۔۔ حوریہ ڈر گئی تھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر۔۔۔ جذباتوں کی لو میں بہتے ہوئے بلاج کی آنکھوں میں سرخ رنگ کے ڈورے نمودار ہو چکے تھے ------

جیسے اس نے شدید نشہ کیا ہو مگر وہ کچھ دیر پہلے بالکل ٹھیک تھا یہ حوریہ کا خمار تھا جو اس کی آنکھوں میں نظر آنے لگا۔۔۔

حوریہ نے روتے ہوئے نظریں نیچی کر لیں وہ جھکا اور اس کی گالوں پر لبوں سے آنسوں چن رہا تھا۔ جبکہ حوریہ مچل رہی تھی اس کے ہاتھوں میں وہ تو ہر صورت ہر قیمت پر اس سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ڈر کے مارے حوریہ کی اوپر نیچے ہوتی ہوئی سانسیں وہ دیکھ رہا تھا وہ اس کے اتنے قریب کھڑا تھا کہ ڈری ہوئی حوریہ کی اوپر نیچے ہوتی ہوئی تیز دھڑکنوں کی آواز بخوبی سن سکتا تھا۔۔

حوریہ کا پورا وجود ڈر سے کانپ رہا تھا وہ اس کی گردن میں منہ چھپائے اپنے صبر کے باندھ توڑ تا جا رہا تھا کہ خود ہی جھٹکے سے دور ہوا تھا۔۔۔۔

راستہ چھوڑ کر ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کو کہہ رہا تھا۔۔ڈارلنگ اسے کہتے ہیں بے ہودگی۔۔ آج کے بعد بے ہودہ کہنے سے پہلے سوچ لینا جب جب بھی بے ہودہ کہو گی تمہیں اپنی بے ہودگی پوری طرح سے محسوس کرواؤں گا۔۔۔

بائی داوے تمہارے ہونٹ بہت۔۔۔وہ جو کچھ کہنا چاہتا تھا سائلنٹ ہوتا ہوا بھی سمجھا چکا تھا۔۔۔

کچھ دن شراب کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔مطلب کہ تم زہریلی کے ساتھ رسیلی بھی ہو۔۔وہ وہاں سے بھاگ کر جانا چاہتی تھی وہ جا رہی تھی۔۔

۔مگر بلاج نے جاتے جاتے بھی الفاظوں کی بے باکیاں اس کے پیچھے چھوڑ دی۔۔۔

وہ شرم سے لال چہرہ لیے لرزتے وجود سے غصے سے جلتی بھونتی ہوئی تیز تیز قدم اُٹھا کر اپنی پھوپھو کمرے کی جانب جلدی جلدی قدم بڑھا گئی۔۔۔

۔اور بلاج جاتے ہوئے ایک بار پھر اسے یوں اپنے لفظوں سے گھبراہٹ کا شکار کر کے ہنستا ہوا اپنے روم کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

....

اذلان تم مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہو وہ چلائی تھی؟ جب گاڑی ایک سنسان راستے سے ہوتی ہوئی ایک پرانی عمارت کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔اذلان آج زمل کو لینے کے لیے اپنی پھوپھو کے گھر گیا تھا اس نے پلاننگ کچھ اس طرح سے کی تھی کہ بظاہر اسے حوریہ نے بلوایا تھا۔۔اذلان پیشے سے ایک قابل وکیل تھا جو اپنے ہنر میں ماہر تھا۔۔۔۔اذلان نے آج تک جتنے بھی کیسیز لڑے تھے سب کے سب جیتے۔اس کا کام اس کے سر چڑھ کر بولتا تھا۔وہ جس کیس میں بھی ہاتھ ڈالتا اُسے چٹکیوں میں سالو کر دیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آج اس نے اپنا وہی وکیلوں والا دماغ استعمال کرتے ہوئے حوریہ کو اس انداز سے ہپنوٹائز کیا تھا کہ حوریہ دور دور تک نہیں جانتی تھی کہ یہ اذلان کا پلان ہے آخری افطاری پر اس نے حوریہ کے تھرو زمل کو اپنے گھر انوائٹ کیا اور پھر یہ کہہ دیا کہ وہ افطاری کے بعد زمل کو چھوڑ آئے گا۔ایسا نہیں تھا کہ

آج سے پہلے کبھی اذلان زمل کو چھوڑنے نہیں گیا تھا مگر آج ایک خاص پلاننگ کے تحت وہ اسے چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔

زمل اور اذلان کی ایج میں 14 سال کا ڈفرنس تھا جس کی وجہ سے زمل کافی ان میچور اور اذلان میچور تھا۔۔ مگر اذلان کی چلبلی مزاحیہ طبیعت کی وجہ سے سب کزنز اس کے ساتھ کافی فرینکس تھی جبکہ وجدان اس کی نسبت کافی خاموش طبیعت کا مالک تھا۔۔۔۔

دونوں ہم ایج جڑوا ہونے کے باوجود وجدان کو تمام کزنز بھائی کہہ کر بلاتی تھی اور اذلان کو نام لے کر۔۔۔ ایک دوستانہ سا ماحول تھا اذلان کا اپنی تمام کزن سسٹرز کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

اسے بھائی کہنے والی صرف دو شخصیت تھی ایک فجر اور دوسری حوریہ باقی خاندان بھر کی تقریباً لڑکیاں اسے اس کے نام سے ہی بلاتی تھی۔۔۔۔۔ اذلان کو بہت اچھا لگتا تھا اپنے نام سے بلایا جانا۔۔۔۔

میں نے پوچھا اذلان تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو تم مجھے گھر چھوڑنے جا رہے تھے اور یہ میرا گھر نہیں ہے اذلان کی خاموشی پر زمل زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔۔

آواز بند کر کے بیٹھو اگر چیخی تو زبان کھینچ لوں گا۔ اذلان نے اپنی خاموشی توڑی تو ایک الگ ہی اذلان کو زمل نے سامنے پایا تھا۔۔۔ یہ وہ اذلان تھا ہی نہیں جسے وہ جانتی تھی۔ وہ حیران نظروں سے اذلان کی

جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اذلان کو اس نے نہ تو کبھی غصے میں دیکھا نہ چلاتے ہوئے۔۔۔ تو یہ کیا تھا یہ اذلان کا کون سا روپ تھا جو وہ دیکھ رہی ہے۔۔۔ اذلان کیا ہو گیا ہے تمہیں اور مجھے تم یہاں کیوں لائے ہو زمل کی آواز دھیمی ہوئی گلے میں آنسو سے اٹک گئے تھے وہ ڈر گئی تھی اذلان کے اس روپ سے ۔۔۔19 سالہ زمل 33 سالہ اذلان کے سامنے معصوم بچی لگ رہی تھی۔۔۔

کہاں وہ ایف ایس سی کی سٹوڈنٹ تھی اور کہاں وہ ایک قابل وکیل ایک خوبرو مرد تھا۔۔۔۔

تم سے نکاح کرنے کے لیے لایا ہوں! اذلان نے آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے کہا۔۔

واٹ کیا بکواس کر رہے ہو؟

اذلان تم مذاق کر رہے ہو نا۔۔ زمل نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

کیا یار زمل تمہیں اپنے ہونے والے شوہر سے بولنے کی تمیز نہیں ہے! اور میں تم سے مذاق کیوں کروں گا۔۔۔

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے وہ زبردستی گاڑی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا اسے لے کر عمارت کے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔ زمل کو تو عمارت دیکھ کر ہی خوف آرہا تھا۔۔ ایک تو شہر سے باہر سائڈ ایریے پر تھی۔ اوپر سے کافی پرانی اور بوسیدہ لگ رہی تھی۔۔۔ ارد گرد کی عمارتیں بھی تقریباً ویران

ہی لگ رہی تھیں۔۔۔ اذلان تم مجھے گھر چھوڑ کر آؤ ورنہ میں بھائی کو بتا دوں گی۔۔۔ جیسے ہی عمارت کے اندر آ کر اس نے زمل کا ہاتھ چھوڑا۔

وہ اپنے فون پر نمبر ڈائل کرتے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

زمل تمیز سے پیش آ رہا ہوں تو تم بھی تمیز سے پیش آؤ۔۔اپنے بھائی کے ڈراوے کسی اور کو دینا۔۔۔اذلان اپنی نیچر کے بر عکس چیخا تھا۔۔۔کیوں نہ اپنے بھائی کے ڈراوے دوں۔۔۔تم نے اگر کوئی بے ہودہ حرکت کی تو میرا بھائی تمہاری جان لے لے گا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔وہ اس کی بات کا مذاق اُڑاتے ہوئے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔تمہارا بھائی تو میری جان بعد میں لے گا پہلے تو میں تمہاری جان لے لوں گا اگر تم چیخی تو!!ازلان ورک کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔

اذلان میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔اپنی کلائی کو اس کے مضبوط ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے چیخی۔۔۔

نکاح کے بعد یہ شوق بھی بڑے شوق سے پورا کر لینا۔۔۔

آنکھ دباتے ہوئے ہنس کر بات کو اور ہی رخ دے دیا۔۔۔

اذلان پلیز تم کیوں کر رہے ہو ایسا ہم کزنز ہیں اور ہماری تو کوئی ایسی دشمنی نہیں ہے جو تم ایسا کر رہے ہو۔۔

اذلان کو اپنی بات پر قائم اور سنجیدہ دیکھ کر زمل کی روح کانپ رہی تھی۔ وہ منمناتے ہوئے منتیں کرنے پر اُتر آئی تھی۔۔۔

ہاں۔ہاں۔۔میری جان نکاح کے بعد بھی ہم کزنز رہیں گے۔۔۔بس ایک رشتہ اور اٹیچ ہو جائے گا ۔۔۔میں تمہارا شوہر اور تم میری بیوی۔۔۔

اسے بازو سے کھینچ کر ایک روم کا دروازہ کھول کر اندر دھکیلتے ہوئے خود بھی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

ن۔۔نن۔۔۔نہیں۔اذلان تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو۔ایسا کیسے کر سکتے ہو تم میرے ساتھ ۔۔۔۔۔۔اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔۔۔وہ آرام سے دروازہ لاک کرتے ہوئے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے کو نوچ رہی تھی۔۔۔نہ تو اذلان کچھ بتا رہا تھا اور نہ زمل اپنے چھوٹے سے ذہن پر دباؤ ڈالنے کے باوجود کسی نتیجے پر پہنچ پا رہی تھی وہ کرتی بھی تو کیا کرتی۔۔۔

اسے نہیں سمجھ آرہا تھا کہ اذلان ایسا کیوں کر رہا ہے اذلان نیچر وائز ایسا بالکل نہیں تھا۔۔۔

اذلان خدا کے لیے مجھے بتادو تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو کیا دشمنی ہے تمہاری میرے ساتھ۔۔

اس سوال کا جواب جا کر اپنے لاڈلے بھائی سے لینا! اگر وہ میری بہن کے ساتھ زبردستی نکاح کے لیے گھر والوں کو راضی کر سکتا ہے۔ تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ یہ نکاح کر سکتا ہوں۔۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھے چوہدری اذلان ورک کے چہرے کے تاثرات شدید سخت تھے آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔۔۔

بلاج بھائی نے حوریہ سے نکاح گھر والوں کی رضامندی سے کیا ہے۔۔۔

اور تم مجھے یہاں پر زبردستی لائے ہو۔۔ اپنی نفسیات کو میرے بھائی پر تھوپنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ وہ بھی بلاج چوہدری کی بہن تھی۔ ڈر تو اس کے خون اور فطرت میں ہی نہیں تھا۔۔

زیادہ اکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ یہ سب مجھے بھی کرنا آتا ہے۔۔۔ وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کے مقابل آیا تھا۔۔ اس کے جبڑے کو سختی سے پکڑ کر دباتے ہوئے کہا تھا۔۔

۔تمہارے اس مغرور بھائی میں پسند کرنے والی کوئی چیز ہے جس کی بنا پر ہم راضی خوشی اپنی بہن کا ہاتھ تمہارے اس گھٹیا بھائی کے ہاتھ میں دے دیتے۔۔اس کے جبڑے میں درد اُٹھنے لگا تھا اذلان کے سخت ہاتھوں کی پکڑ سے۔۔۔

چھوڑو مجھے کیا ہو گیا ہے تمہیں پڑھے لکھے ہو کر جنگلیوں جیسی حرکتیں کر رہے ہو اپنے جبڑے کو چھڑواتے ہوئے زمل چیخی تھی۔۔اس کے مضبوط ہاتھ سے جبڑے کو چھڑوانے میں ناکام رہی تھی۔۔۔۔۔

جنگلی بننے پر تمہارے بھائی نے مجبور کر دیا ہے۔۔دیوار کے ساتھ اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے لہجہ برفیلا نظروں میں کہر واضح تھا۔۔۔

تمہارے بھائی سے ہماری لاڈلی بہن کا رشتہ جڑنا ہماری رضامندی نہیں ہے تمہارے اس بھائی نے دا جی اور بابا کو مجبور کر کے یہ رشتہ لیا ہے۔۔۔

ہاں تو منع کر دیتے نہ ہوتے مجبور اگر میرا بھائی اتنا ہی آپ لوگوں کو برا لگتا ہے تو۔۔۔اپنے جبڑے پر رکھے ہوئے اذلان کے ہاتھ کو غصے سے جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

اووہوں ں !!بڑی تکلیف آرہی ہے۔اپنے اس بد دماغ بھائی کی!اذلان نے ایک بار پھر جبڑے کو سختی سے پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ پن کر دیا۔۔۔ایک تو ویران اور کھنڈر عمارت اوپر سے اذلان جیسے لمبے چوڑے مرد کا یوں اس کے قریب ہو کر جھکنا زمل کی سانسوں کو بند کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔۔

اذلان اپنی اوقات میں رہو دور ہٹو مجھ سے۔۔اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر دباؤ ڈال کر اسے پیچھے کی جانب دھکیلا۔۔۔۔

میری اوقات کیا ہے یہ تمہیں اگلے پانچ منٹ میں پتہ چل جائے گا۔اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔۔۔

اذلان کے خوف سے زمل کے حلق سے تھوک نیچے نہیں جارہی تھی یہ اذلان کا کون سا روپ تھا جس کو وہ بچپن سے لے کر آج تک دیکھ نہیں سکی تھی۔۔۔

اگلے پانچ منٹ میں میں تم سے نکاح کروں گا اور تمہیں زمل وقاص چوہدری سے زمل اذلان ورک بنا دوں گا۔۔

اس کے بعد اپنے بھائی سے جا کر کہنا جو اُکھاڑنا ہے اُکھاڑ لے۔۔ کیا سوچا تھا تمہارے بھائی نے کہ میری بہن پر دباؤ ڈال کر نکاح کر لے گا اور ہم اس کو سستے میں ہی جانے دیں گے۔۔۔۔

مانا کہ وجدان بھائی کو پریشرائز کر کے منا لیا۔۔ مگر کیوں بھول گئے کہ حوریہ کا ایک اور بھائی بھی ہے۔۔

چوہدری اذلان ورک، جو جان دیتا ہے اپنی بہن پر تو اب اینٹ کا جواب پتھر سے ملے گا۔۔۔ جیسا سلوک تمہارا اڑیل بھائی میری بہن سے کرے گا۔۔ اس سے برا سلوک میں تمہارے ساتھ کروں گا۔۔

یہ مت بھولنا کہ حوریہ میں ہم دونوں بھائی کیوں کی جان بستی ہے۔۔ اسے اپنے بے حد قریب کیے کھڑا پھونکار رہا تھا۔۔۔ بولتے ہوئے اذلان کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔

اذلان میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اتنے برے نکلو گے میں تو تمہیں کتنا اچھا انسان سمجھتی تھی مگر تم گھٹیا ہو۔۔۔۔

ڈارلنگ یہ آنسوں سنبھال کر رکھو اس کو بعد میں بہالینا بہت موقعے دوں گا۔۔انگلی کے پورے پر اس کی پلکوں کی باڑ سے آنسوں کے موتیوں کو اُٹھائے بڑے غور سے دیکھتے ہوئے پھونک مار کر اُڑا دیا۔۔۔۔

اذلان تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم ایسے تو نہیں تھے۔ تم تو بہت اچھے انسان تھے۔۔زمل کو اذلان کی باتوں اور اس کے لہجے پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔

تو اب میرے کون سے سینگ نکل آئے ہیں۔ تم چپ کر کے نکاح کر لو ہم واپس پہلے جیسے ہو جائیں گے ۔۔۔وہ آنکھ ونگ کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔وہ ڈری سہمی ہوئی دیوار سے لگی تھی۔۔جو کچھ ہو رہا تھا وہ زمل کی سوچ سے بالاتر تھا۔۔اس نے بچپن سے لے کر جس اذلان کو دیکھا اور سمجھا تھا یہ وہ اذلان تھا ہی نہیں۔۔۔

اذلان، بھائی بہت اچھے ہیں تم کیوں اتنے زیادہ بدزن ہو چکے ہو۔۔مانا کہ بھائی تھوڑے غصے کے تیز ہیں مگر دیکھنا بھائی حوریہ کو بہت خوش رکھیں گے ۔۔۔پلیز تم میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔زمل ہاتھ جوڑ کر التجا کرتے ہوئے کہیں نہ کہیں اس اذلان کو ڈھونڈ رہی تھی جو بچپن سے ان کے ساتھ کھیل کر جوان ہوا تھا۔۔۔

کیا تمہیں شکل سے پاگل لگتا ہوں جو تمہارے بھائی جیسے انسان پر بھروسہ کرلوں۔ تم اپنے بھائی کے بیک گراؤنڈ سے بخوبی واقف ہوں اس کی رگوں میں جس باپ کا خون دوڑ رہا ہے اتنی چھوٹی بچی نہیں ہو تم کہ تمہیں نہ پتہ ہو کہ اس کے باپ نے میری پھوپھو کی زندگی میں کس قدر زہر گھولا تھا۔۔۔۔۔۔

کیسے جاہلوں کی طرح وہ شخص پھوپھو جان کو مارا کرتا تھا آج بھی پھوپھو جان کے وجود پر اس کی دیے ہوئے زخموں کے نشان ہیں۔۔ان کی روح تک کو چھلنی کر دیا تھا۔ اس شخص نے میری پھوپھو کے چہرے سے خوشی کے ہر رنگ کو چھین لیا تھا۔۔۔۔

اس کے جاہل باپ کے ہاتھوں پہلے ہی اس خاندان کی ایک بیٹی کی خوشیاں چھن چکی ہیں۔۔
تو اب کیسے اپنی بہن کا ہاتھ اس جاہل شخص کے ہاتھ میں دے دوں۔۔۔ تاشی کا نام لیتے ہوئے اذلان کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔غصے سے چہرے کی ساری رگیں تن چکی تھی۔۔ اذلان، وجدان یا یوں کہیں کہ گھر کے ہر فرد کو تاشی کی حقیقت پتا تھی۔ زمل بھی تاشی کی حقیقت سے واقف تھی اگر کوئی نہیں جانتا تھا تو وہ بلاج تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ چھ سات سالہ بالاج کے ذہن میں تاشی اپنی محبت سے ان کے خلاف اتنا زہر کھول کے گیا تھا کہ وہ آج تک بھی اپنی ماں کو غلط سمجھتا تھا اور بلاج کے معصوم ذہن پر برا اثر نہ پڑے، بچپن میں اس لیے بلاج کو کچھ بھی نہیں بتایا گیا تھا مگر جوانی تک پہنچتے پہنچتے بلاج کی نفرت شدید جڑیں پکڑ چکی تھی جن کو کاٹنا ناممکن ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس ڈر سے آج تک اسے حقیقت کوئی بتا نہیں سکا تھا اور بلاج کی نفرت بھڑتے بھڑتے شدت اختیار کر گئی۔۔۔

ازلان کا یہ روپ دیکھ کر زمل کی روح تک کانپ چکی تھی وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اشکبار چہرہ لیے ازلان کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔ کیا یہ بھیانک خواب ہے یہ کیونکہ ازلان ایسی شخصیت کا مالک تو بالکل نہیں۔۔۔ تو یہ کیا ہو گیا ہے وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔

یار ایسے مت دیکھو نکاح کر لو مجھ سے تمہارے ہی بھلے کو کہہ رہا ہوں۔۔۔

ورنہ مجھے تو تمہارے ساتھ ویسے بھی رہنے میں کوئی پرابلم نہیں ہے۔ اتنا عرصہ لندن میں رہا ہوں دو چار خوبصورت افیئر تو میں با آسانی چلا سکتا ہوں۔۔۔ کیا چاہتی ہو کہ بنا نکاح کے تمہارے ساتھ ہر حد پار کر جاؤں چہرہ اس پر جھکایا تو زمل نے گھبرا کر خوف کے مارے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

شرم نہیں آتی اذلان کچھ تو شرم کر لو رمضان کا مہینہ ہے کیسی گھٹیا واہیات باتیں کر رہے ہو۔۔۔

تو تم ہی کر لو رمضان کے مہینے کا احترام مجھے مت مجبور کرو کہ میں جو نہیں کرنا چاہتا وہ کر گزروں ۔۔۔اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے اس کی راہِ فرار کو بند کیے کھڑا تھا۔۔۔

اذلان کیسے بتاتا کہ ایسی گھٹیا حرکت کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ مگر یہ سب کچھ اس کی بہن کی محبت اس سے کروا رہی تھی۔ وہ کیسے بلاج جیسے شخص کے ہاتھ میں اپنی بہن کا ہاتھ دے دیتا ----

ہر راستہ گھر والے بند کر چکے تھے۔ حوریہ اور بلاج کے نکاح کے بعد وہ کبھی سکون سے سو نہیں سکا تھا ہر رات یہ سوچ سوچ کر کہ کیسے وہ حوریہ کی زندگی کو اس جاہل انسان کے ہاتھوں سے برباد ہونے سے بچالے اسے کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا۔۔۔

اپنے وکیلوں والے تیز دماغ کو دوڑاتے دوڑاتے اسے زمل کا خیال آیا تھا بلاج اپنی بہن سے بے حد پیار کرتا تھا یہ بات کسی سے چھپی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

تو بس پھر اس نے کر لیا یوز زمل کو اپنی بہن کی سیکیورٹی کے لیے۔ جانتا تھا کہ اس سب میں زمل کی کوئی غلطی نہیں مگر غلطی تو اس کی بہن کی بھی نہیں یہ دلیل دے کر اس نے اپنے ضمیر کو خاموش کروا لیا----

زمل رونا بند کرو ابھی میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے تم یہ آنسو بہاؤ۔۔ مگر مت بھولو اس وقت تم میرے رحم و کرم پر ہو میں بہت کچھ ایسا کر سکتا ہوں جو شاید تمہیں پسند نہیں آئے۔۔
اگر نکاح کر لو گی تو اگلے آدھے گھنٹے میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا۔ اگر نہیں کرو گی تو پھر تمہیں میرے ساتھ یہی رہنا ہو گا۔۔ اور بنا نکاح کے اگر رات کی تنہائی میں یا دن کے سناٹے میں میں بہک گیا، یا تمہاری خوبصورتی نے مجھے پھسلا دیا تو پھر ؟؟؟؟؟

شٹ اپ اذلان اگر بکواس کی تو منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔ اذلان میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اتنے گھٹیا ہو۔۔ وہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔۔

افف یار آہستہ چلاؤ۔ وہ کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی حالت پر ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

اور ویسے بھی بیوٹی فل گرل اتنا چلا کر اپنے گلے کو تھکانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔
یہاں پر تمہارے چلانے سے نہ تو کوئی آنے والا ہے اور نہ کوئی سننے والا۔۔

۔اس لیے مجھ پر تمہارے رونے یا چیخنے کا کوئی۔۔۔۔۔اثر نہیں ہو گا۔اور میں اس سے بھی زیادہ گھٹیا پن پر اُتر سکتا ہوں اگر تم نکاح کے لیے نہیں مانی تو۔۔۔

مولوی پہنچ چکا ہے اس لیے غیر مردوں کے سامنے بکواس کی تو زمل تم خود کی ذمہ دار ہو گی۔۔۔جو کہا ہے میں وہ سب کر سکتا ہوں۔۔۔جو جو نکاح کے بعد کرتے ہیں۔۔۔گھور کر دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ کو چبا کر بولتے ہوئے وہ بات کی گہرائی کو سمجھا گیا تھا۔۔۔

وہ بے بس تھی اس وقت یہاں نہ تو اس کی فریاد کوئی سننے والا تھا اور نہ وہ یہاں سے بھاگ سکتی تھی ۔۔۔۔

اس نے راستے سے آتے ہوئے یہ ویران عمارتیں دیکھی تھیں۔۔۔جہاں پر ذی روح بہت کم دکھائی دیے۔۔۔ایسے میں وہ اذلان کے چنگل سے نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔روتے ہوئے دل پر پتھر رکھ کر سوائے اس کی بات ماننے کے اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔

چوہدری اذلان ورک جو تم کر رہے ہو پچھتاؤ گے۔ میرا بھائی کبھی تمہیں معاف نہیں کرے گا۔۔۔زمل نے روتے ہوئے آخری دھمکی دی تھی۔۔

اب اگر دوبارہ تم نے اپنے بھائی کی دھمکی دی تو زمل چوہدری نکاح بعد میں کروں گا۔۔ویڈنگ نائٹ پہلے منالوں گا۔۔۔

۔کھینچ کر گھماتے ہوئے اس کی پشت اپنے سینے پر لگا کر ایک ہاتھ آگے سے لپیٹتے ہوئے اس کے دوسرے کندھے پر رکھا تھا۔۔

اپنی گال کو اس کی گال سے مس کرتے ہوئے لب اس کی گال پر رکھنے ہی والا تھا کہ وہ جھٹکے سے دھکا دیتی ہوئی اس سے دور ہوئی گئی۔۔۔۔

بلاؤ مولوی کو۔اور کر لو نکاح اذلان چوہدری تم انتہائی گھٹیا بے غیرت اور کمینے ہو۔۔۔ مگر مجھے اپنی عزت بہت عزیز ہے۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔وہ خود کو اس سے دور کرتی ہوئی دور جا کر کھڑی سسکیوں سے روتے ہوئے ہار مان چکی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے مت کرنا معاف۔۔جب میں گڑ گڑا کر تم سے معافی مانگوں گا تو نہ کرنا۔۔اگر تمہارا فی الحال سہاگ رات منانے کا موڈ نہیں ہے تو اٹس اوکے حالانکہ میرا تو اب فل موڈ بن چکا تھا وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے دروازے کی جانب لپکا تھا۔۔۔وہ بے بسی کی تصویر بنی وہیں پر کھڑی رو رہی تھی۔۔۔۔

چوہدری اذلان ورک! چوہدری ریاض ورک کا دوسرا بیٹا تھا۔وجدان کا جڑوا بھائی۔۔۔جو پیشے سے ایک قابل وکیل تھا۔۔جو نیچر میں چوہدری وجدان سے بے حد مختلف تھا۔۔ جس کا کام ہی اس کا پہچان تھا۔بیک وقت میں اس کے پاس پینڈنگ پر ہزاروں کیس پڑے رہتے تھے وہ اتنا قابل وکیل تھا جس کیس میں ہاتھ ڈالتا وہ کیس جیتنا اس کی ضد بن جاتا تھا۔۔

اٹریکٹو پر سنلٹی کا مالک۔گندمی رنگت کھڑے کھڑے نین نقش۔ہلکی ہلکی سی سٹائلش بیرڈ اور سٹائلش ہیرز۔

بے حد باتونی اور خوش اخلاق، پورے گھر کی رونق تھا۔۔ لائٹ براؤن آنکھیں۔بے حد پرکشش تھیں۔۔۔پیٹ کا ہلکا جس سے اپنی بھوک برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

عمر 33 سال۔۔۔ جس نے اپنی وکالت کی پڑھائی لندن کے ایک مشہور اور اعلیٰ ادارے لندن اسکول آف ایکمکس سے حاصل کی تھی اس کا کام اس کا پیشن تھا۔۔

....

وجدان منت پر اپنی محبت کی شدتوں کو لٹا کر اپنے یار کی ناراضگی کو دور کر چکا تھا۔۔منت وجدان دونوں ایک ساتھ فریش ہو کر سحری کے لیے گئے تھے منت تو ہمیشہ کی طرح نماز پڑھنے کے بعد گہری نیند میں سو گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ وجدان اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنا کام نپٹا رہا تھا آگے عید کی تین چھٹیاں تھیں جس کی وجہ سے کام کافی سر پر چڑھ چکا تھا جس کو عید سے پہلے ختم کرنا تھا۔۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ پر کوئی ضروری ٹائپنگ کر رہا تھا۔۔جب پاس لیٹی ہوئی منت کروٹ لے کر آدھی سے زیادہ اس کے سینے پر لیٹ گئی تھی۔۔

منت جان میں کام کر رہا ہوں۔۔منت کے یوں اچانک وجدان کے اوپر آنے سے وجدان کی مضبوط دھڑکنے بے ترتیب ہوئی تھی۔۔۔

تو میں کیا کروں۔۔۔ کریں کام میں نے آپ کو روکا تھوڑی ہے۔ وہ آنکھوں کو بند کیے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔

جان اوپر لیٹو گی تو کام کیسے کروں گا۔۔وجدان نے پیار سے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا۔۔

میرا کون سا وزن ہے جو آپ میرے وزن سے کام نہیں کر سکتے۔۔ آپ اتنے بھاری بھر کم ہے میں نے کبھی شکوہ کیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔میرے یار کو باتیں بنانی آگئیں ہیں تو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وجدان ورک آپ کے وزن سے نہیں گھبراتا جتنا چاہے ڈال لیں مگر تمہاری قربت ہم پر بھاری پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔

اس لیے آپ ذرا سائیڈ پر ہو جائیے اور ہمیں کام ختم کر لینے دیجئے۔۔اس کے بعد تمہیں شاپنگ بھی کروانی ہے جس کا شکوہ تم رات کو تم بڑے زوروں و شوروں سے کر رہی تھی کہ مجھے فکر نہیں ہے تمہاری۔۔۔ عید میں صرف ایک دو دن رہ گیا ہے۔۔۔۔۔۔

رات کو منت نے وجدان کی اچھی خاصی جان کھائی تھی اس بات پر کہ اسے بالکل خیال نہیں اسکا

شادی کے بعد اس نے جتنی بار بھی اسے جو کچھ بھی لے کر دیا وہ سب کچھ آن لائن تھا اور منت کے خیال سے آن لائن شاپنگ جان چھڑوانے کے لیے کروائی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اس کے کہنے کے مطابق جو شوہر اپنی بیوی سے پیار کرتے ہیں وہ شاپنگ مال میں جا کر اپنی بیوی کو من پسند شاپنگ بھی کرواتے ہیں اور ساتھ میں بیوی کے شاپنگ بیگ بھی اچھے سے مسکراتے ہوئے اُٹھاتے ہیں بنا کوئی شکوہ کیے۔۔۔۔۔۔۔

اب تو وجدان کو جانا تھا اپنی محبت ثابت کرنے کے لیے۔اسی لیے وہ ٹائم سے کام ختم کر رہا تھا۔۔۔
شاپنگ بیگ اُٹھوا کر منت آج وجدان سے وہ کام کروانے والی تھی جو وجدان نے اپنی 33 سالہ زندگی میں آج تک نہیں کیا تھا،نہ تو وجدان شاپنگ مال میں جانا پسند کرتا تھا اور نہ شاپنگ بیگ اُٹھانا وہ اپنی شاپنگ بھی آن لائن ہی کرتا تھا۔۔۔

۔جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا وہ شاپنگ مالز میں شاز و نادر ہی کبھی گیا تھا۔کالج اور سکول کے دور میں شاپنگ اس کی امی جان کر کے لے آیا کرتی تھی اس کے بعد ان لائن شاپنگ کا زمانہ آ گیا۔۔۔۔

اب منت کے عشق میں وجدان وہ کرنے جارہا تھا جو منت بہت شدت سے چاہتی تھی اور وجدان اپنے یار کی شدت بھری تمنا کو پورا نہ کرے ایسا تو کبھی ہو نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

عشق وہ آتش ہے جس میں عاشق

وہ کام کر جائے!!

جس کام پر خود اس کا ضمیر راضی نہ ہو

محبوب کے لیے اپنے ضمیر

کو بھی بے زباں کر جائے!!

منت۔۔۔۔ یار مجھ سے کام نہیں ہو رہا۔۔وجدان کے ہاتھ ٹائپنگ پر نہیں چل رہے تھے۔۔۔منت اس کے دل کی تاروں کو جان بوجھ کر چھیڑ رہی تھی۔۔۔۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔جیسے مرضی کام کریں میں تو یہیں لیٹوں گی جب آپ اپنی من مانیاں کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں۔۔۔۔۔

رات کو وجدان نے اسے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تنگ کیا تھا جس کا بدلہ وہ اس وقت لے رہی تھی۔۔۔۔

اچھا جی تو تم بدلہ لے رہی ہو۔۔وجدان کے لب منت کی شرارت پر مسکرائے تھے۔جی بالکل بدلہ لے رہی ہوں۔۔جتنا حق آپ کا مجھ پر ہے اتنا ہی میرا بھی ہے۔۔۔

تو میرے حق کے ٹائم آپ کو کام یاد

آجاتا ہے وہ چہرہ اوپر اُٹھا کر شرارت سے آنکھوں کو ٹمٹماتے ہوئے بولتی ہوئی وجدان کے دل پر وار کر گئی تھی اس کا معصوم چہرہ وجدان کے لبوں کی ہنسی کی وجہ بن رہا تھا۔۔

منت انسان بنو میرا روزہ ہے۔پریشان مت کرو۔۔۔وجدان سر کو جھٹکتے ہوئے نظریں چرا گیا تھا۔۔

تو جی الحمدللہ میرا بھی روزہ ہے وجدان کی گال پر دو انگلیاں رکھ کر اس کا چہرہ اپنی جانب کر کے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

وہ جان بوجھ کر وجدان کو تنگ کر رہی تھی جانتی تھی کہ روزے کی حالت میں وجدان اس کی سانسوں کو تنگ نہیں کر سکتا نہ ہی اس کے لیے کوئی مشکل کھڑی کرے گا۔وہ جی بھر کر اسے تنگ کرنے پر تلی تھی۔۔۔

منت مت تنگ کرو۔ صرف آخری دو روزے رہ گئے ہیں اس کے بعد تم دکھانا مجھے یہ من مانیاں پھر اس کا جواب تمہیں بہت اچھے سے دوں گا۔۔۔

اگر آپ کا روزہ ہے تو میرا ابھی روزہ ہے۔اور میں یہیں پر سوؤں گی۔۔رمضان کے بعد میں پاگل ہوں جو آپ کو چھیڑوں آپ تو ویسے ہی ہمیشہ موڈ میں رہتے ہیں۔۔اور چاہے کچھ بھی ہو جائے میں نہیں ہٹوں گی۔۔۔مجھے بہت نیند آرہی ہے اور مجھے سونا ہے۔۔۔۔

وہ واپس وجدان کے مضبوط کثرتی سینے پر اپنا سر رکھتے ہوئے ایک ہاتھ اس سخت داڑھی والے گال پر رکھے ہوئے آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔آج منت جان بوجھ کر بندے کا صبر آزمارہی تھی۔۔۔

منت پلیز جان بیڈ پر سو جاؤ۔۔اور مجھے کام کرنے دو التجا کرنے والے انداز سے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں مجھے یہی سونا ہے۔

یہاں پر مجھے سب سے اچھی نیند آتی ہے۔۔منت یہ تم میرا ضبط آزمارہی ہو میں اتنا صابر نہیں ہوں ہٹو مجھے یہاں سے اُٹھنے دو۔۔۔۔۔

وجدان اپنی دھڑکنوں کو ٹھیک کر ہی نہیں پا رہا تھا اور منت جو اسے تنگ کرنے کے لیے کر رہی تھی ایسے میں وہ یہاں پر رکنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ منت تو فل شرارتی موڈ میں تھی مگر وجدان روزے کی حالت میں کسی اور موڈ میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس سے پہلے کہ اس کا روزہ ضائع ہونے کا خدشہ پیدا ہوتا وہ منت کو دور کرتا ہوا جھٹکے سے اُٹھا اور روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

وجی۔۔۔ میری بات تو سنیں۔ نہیں تو زبان سے تسلیم کر جائیں کہ چوہدری وجدان ورک منت وجدان ورک سے ڈر گیا ڈر گیا۔۔۔ منت دانت نکالتے ہوئے اس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

تسلیم کی بچی اس بات کا جواب تمہیں میں افطاری کے بعد اچھے سے دوں گا قسم ہے تمہیں پھر اگر تم نے تکیے میں اپنا چہرہ چھپایا تو۔۔۔۔

جاتے ہوئے وجدان صوفے پر پڑا ہوا چھوٹا سا مخملی کشن اُٹھا کر منت کی جانب اُچھالتے ہوئے، اسے مسکرا کر دیکھا اور دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔۔

ہی ہی ہی۔۔واہ منت وجدان ورک تم نے چوہدری وجدان ورک کو ڈرا کر بھاگا دیا وہ کھی کھی کر کے ہنسے جارہی تھی۔۔۔

اس نے یہ اسے تنگ کرنے کے لیے ہی کیا تھا۔ جانتی تھی کہ وہ وجدان کی کمزوری ہے منت کے ٹچ کرنے سے وجدان خود پر قابو کھونے لگتا تھا۔۔

تو ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ وجدان کے سینے پر لیٹے اور وجدان پر سکون ہو کر کام کرتا رہے۔۔ اصل میں اپنی سوتن نما وجدان کے کام سے وہ تنگ آچکی تھی۔۔۔۔

اب تو وجدان صاحب لیپ ٹاپ وہیں پر چھوڑ کر فرار ہو چکے تھے۔ منت کھی کھی کرتے ہوئے ہنستے ہوئے لیپ ٹاپ کو دیکھ تکیے میں سر دیے ہوئے تھی۔۔

اس کی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی وجدان جس طرح سے روم سے بھاگا تھا۔۔۔وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہورہی تھی۔۔۔

....

اب یہ سوگ ختم کرو۔ یار ہمارا نکاح ہوا ہے ہمیں ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارک باد دینی چاہیے۔۔۔چند ایک گواہ اور مولوی صاحب نکاح کروانے آئے تھے وہ اپنا کام بخوبی نبھاتے ہوئے جا

چکے تھے ایک بار پھر سے اس ٹوٹی پھوٹی عمارت کے اندر صرف اذلان اور زمل ہی بچے تھے------

بکواس مت کرنا اذلان جو کچھ تم کرنا چاہتے تھے وہ تم کر چکے اس سے آگے اگر میرے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش بھی کی تو قسم سے اس کھنڈر نما عمارت سے تمہیں نیچے دھکا دے دوں گی------

اذلان جو مذاق کرتے ہوئے تھوڑا سا اس کے قریب ہوا تھا زمل اچھے خاصے غصے کے موڈ میں آتے ہوئے اس پر جھپٹنے کو تیار دی-------

اوکے اوکے جنگلی لڑکی نہیں کروں گا کوئی بد تمیزی دونوں ہاتھ سلنڈر کرتے ہوئے اذلان کی ہنسی نہیں رک رہی تھی--

-دانت مت نکالو تم انتہائی گھٹیا اور بد تمیز انسان ہو تمہیں یہ گری ہوئی حرکت کرنے سے پہلے شرم نہیں آئی---

یار آئی تھی قسم سے بہت شرم آئی تھی مگر کیا کرتا اگر میں گھٹیا حرکت نہیں کرتا تو تم میرے ساتھ نکاح کے لیے کبھی نہیں مانتی---

۔اور اگر تم نکاح نہیں کرتی تو میں اپنی پیاری بہن کی تمہارے بھائی سے سکیورٹی کو ممکن نہیں بنا سکتا تھا۔۔۔۔۔

اگر میری بہن کی سکیورٹی ممکن نہیں بنتی تو میں سکون سے نہیں رہ سکتا تھا۔۔ اگر میں سکون سے نہ رہتا تو مجھ سے کام نہیں کیا جانا تھا۔ اگر میں اپنے کام میں دھیان نہیں دیتا تو ماں باپ نے جو اتنے پیسے لگا کر پڑھائی کروائی تھی وہ سب کے سب ضائع ہو جانی تھی۔۔۔

اب بتاؤ اس ساری بات میں میرا کوئی قصور ہے ٹوٹل بات سے خود کو نکال لیا تھا اور خود کو مظلوم بھی ثابت کر لیا۔۔۔

آخر اس کو بھی ایڈوکیٹ چوہدری ازلان ورک کہتے تھے۔۔۔جو اسی کام میں تو ماہر تھا ایک منٹ میں پوری کہانی کو اُلٹ پلٹ کرنے کا ہنر تو اسے بخوبی آتا تھا۔۔۔

مگر اس وقت اس کی بات پر جتنا غصہ زمل کو آیا تھا زمل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ازلان کا سر پھاڑ دیتی ہے۔۔۔

ازلان تمہیں پتہ ہے تمہاری اور وجدان بھائی کی ایج ایک ہے تم ایک ساتھ دنیا میں آئے مگر کہیں نہ کہیں مجھے شروع سے ہی تمہیں بھائی کہنے میں پرابلم تھی۔۔۔

شاید اس کا ریزن یہی تھا کہ تمہارے اندر کا گھٹیا پن مجھے نظر آتا تھا۔۔زمل غصے سے منہ سے شعلے برساتی ہوئی کھڑی تھی۔۔۔

اللہ کا شکر کرو یار تم مجھے بھائی نہیں بولتی تھی ورنہ تمہیں اب رشتہ چینج کرنا پڑتا نا۔۔

ڈھیٹ بن کر دانت نکالتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔۔ازلان اپنے دانت اندر کر لو ورنہ قسم سے میں تمہارے دانت توڑ دوں گی۔۔۔۔

نہ یار دانت مت توڑنا اگر دانت توڑ دو گی تو تمہاری دوستیں مذاق اُڑائیں گی کہ تمہارا شوہر پھدا ہے۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اور مجھے گھر چھوڑ کر آؤ جتنا گھٹیا پن تم نے دکھانا تھا تم نے دکھا لیا،اب مجھے چھوڑ کر آؤ اماں میرا انتظار کر رہی ہوں گی اور اگر بھائی کو پتہ چل گیا کہ تم مجھے یہاں لے کر آئے ہو اور تم نے اتنی گھٹیا حرکت کی ہے تو وہ تو تمہیں یہیں پر شوٹ کر دیں گے۔۔۔۔

بلاج مان تھا زمل کا۔۔بلاج کے رشتوں میں چاہے جتنی بھی کڑواہٹ تھی مگر یہ ایک حقیقت تھی کہ بلاج زمل کو دل و جان سے پیار کرتا تھا اس کی چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو بھی بڑے پیار سے پورا کیا کرتا تھا۔۔

اتنا آسان نہیں ہے زمل اذلان ورک کہ تمہارا بھائی میرے گریبان پر ہاتھ ڈالے اور مجھے شوٹ بھی کر دے بلاج کے نام پر اذلان کا چہرہ سرد ہو گیا۔۔۔۔

اور یہ دھمکیاں تم بعد میں دے لینا اور رہی پھوپھو کی بات تو ان کو میں نے بتا دیا تھا کہ راستے میں میری گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

بتانا تھا کہ گاڑی نہیں تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا دماغ میں زنگ لگ چکا تھا جو صحیح سے سوچنے کی صلاحیت کھو چکا تھا۔۔۔۔

چلو زمل ناراضگی چھوڑو دیکھو میں تمہارے لیے ہمارے نکاح کے موقع پر یہ خوبصورت سی رنگ لے کر آیا تھا۔۔اپنی پاکٹ سے خوبصورت سی ڈبیا نکالتے ہوئے اس میں سے رنگ نکال کر زمل کے آگے کی تھی۔۔۔۔

بے شرم انسان اس کا مطلب تم نے سب کچھ پلاننگ کے تحت کیا تھا یعنی کہ تم نے یہ پہلے سے طے کر رکھا تھا۔ کہ تم نے یہ حرکت کرنی ہے اسی لیے تمہیں رنگ بنوانے کا ٹائم مل گیا۔وہ غصے سے دانتوں کو پیستی ہوئی قہر آلو نظروں سے اذلان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

افکورززمل یہ سب کچھ میں نے پلاننگ کے تحت کیا ہے۔۔ اب یار کیل ہوں اتنا دماغ تو میرا چلتا ہے کہ پلاننگ کے بنا کوئی کام بھی ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔۔۔

اب دیکھو میری پلاننگ ٹھیک تھی تو نکاح کتنے بہترین انداز سے ہو گیا ہے اذلان کے چہرے پر شرم کے تاثرات نہ دیکھ کر زمل کو اور بھی غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

ہاتھ آگے کرو زمل رنگ تو تمہیں پہنی پڑے گی۔۔۔

کیوں زبردستی ہے۔۔۔

زبردستی تو ہے جب زبردستی نکاح ہو سکتا ہے تو پھر رنگ بھی پہنائی جا سکتی ہے بس مجبور مت کرو۔۔۔

زبردستی زمل کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ کی دوسری انگلی میں خوبصورت سی رنگ پہنا دی۔۔۔

دھمکا لو یہاں پر جتنا دھمکا سکتے ہو گھر لے جا کر اگر میں نے اُتار کر پھینک نہ دی تو میرا نام بھی زمل وقاس چوہدری نہیں ہے۔۔۔

جو سلوک کرنا ہے انگوٹھی کے ساتھ کر لینا مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اب تم زمل وقاص چوہدری نہیں۔۔۔زمل اذلان ورک ہو۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کر اسے لے کر عمارت سے واپسی راستے سے ہوتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اور گاڑی زمل کے گھر کی طرف روانہ تھی۔۔۔

زمل یہ کوئی ٹائم ہے گھر واپس آنے کا زمل نے جیسے ہی گاڑی سے قدم نیچے اتارا سامنے ہی بلاج بے قراری سے گارڈن میں اِدھر سے اُدھر چکر لگاتا ہوا نظر پڑنے پر پاس آیا۔۔

اور تم مجھے فون کر دیتی اس کے ساتھ آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ بلاج کی نظر جیسے ہی اذلان پر پڑیں تو بلاج نے سرد نظروں سے اسے سر سے پیر تک گھور کر دیکھا۔۔۔

بھ۔۔۔بھائی۔۔۔س۔۔سو۔۔سوری مگر مجھے مامی جان نے کہا تھا کہ مجھے اذلان چھوڑ آئے گا بلاج چاہے غصے کا جتنا بھی تیز تھا مگر وہ زمل سے بہت کم ہی غصے سے بات کرتا تھا۔۔۔

اس لیے جتنا زمل اپنے بھائی سے پیار کرتی تھی اس سے کہیں زیادہ اپنے بھائی سے ڈرتی بھی تھی جیسے اس وقت اس کی جان پھڑ پھڑاتا ہوا پرندہ بن کر اُڑنے کو تیار تھی۔۔۔

تم جاؤ اندر۔۔ بلاج نے زمل کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سختی سے اندر جانے کو کہا۔۔

تم ذرا میری بہن سے دور رہا کرو زہر لگتے ہو مجھے تم دونوں بھائی۔۔۔ اذلان کی جانب دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے شدید سرد لہجے سے بلاج چوہدری نے گھورتے ہوئے کہا۔۔

زمل جو سو کی سپیڈ سے بھاگتی ہوئی گھر کے اندرونی دروازے میں غائب ہو چکی تھی۔۔۔

تو ہم دونوں بھائیوں کو تم کون سا امرت لگتے ہو۔لہجے میں بے حد تحمل کی مقدار شامل تھی۔بلاج چونکا تھا اس کے تحمل والے لہجے سے، کیونکہ ویسے تو اذلان کول مائنڈڈ رہنے والا انسان تھا مگر پتہ نہیں بلاج اور ان کے بیچ میں ایسا کیا تھا کہ جب بھی وہ دونوں بھائی بلاج کے آمنے سامنے ہوتے نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ کلامی ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

اس خوش فہمی سے نکلو بلاج کہ ہم دونوں بھائیوں کو تم بہت پسند ہو۔ہمارا بس چلے تو ہم تمہاری شکل تک نہ دیکھیں۔۔

اگر ہم دونوں کو ایک خون معاف ہو تو قسم سے وہ خون ہم تمہارا کریں اذلان گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر کراس کر کے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

خون کر کے کیوں اپنی بہن کو گھر پہ بیٹھے بٹھائے بیوہ کرنا چاہتے ہو بلاج کے چہرے پر شیطانی سی مسکراہٹ اُبھری تھی۔۔۔

افسوس شدید افسوس کہ تم دونوں بھائی اپنی بے تحاشہ اکڑ اور پاور کے باوجود میرا بال بھی بانکا نہیں کر سکتے۔۔پہلے تو تم لوگوں کی کمزوری تھی تم لوگوں کی پھوپی جان۔۔۔اور اب تم لوگوں کی دکھتی رگ تم لوگوں کی نازک گڑیا شہزادی بہن کے سر کا تاج ہوں میں۔۔۔۔

چاہ کر بھی تم لوگ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے وہ ازلان کی بے بسی پر ہنستے ہوئے اس سے طیش دلا رہا تھا مگر وہ اس وقت اس بات سے بے خبر تھا کہ مقابل اس کی کسی بھی بات پر طیش میں آنے والا نہیں۔۔ کیونکہ وہ تو ایسا کارنامہ سرانجام دے کر آیا ہے جسے سن کر طیش میں تو بلاج کو آنا چاہیے۔۔۔بلاج تو ازلان اور وجدان کی اکڑ توڑنا چاہتا تھا اس کا ارادہ تو یہی تھا کہ نکاح کے بعد دونوں بھائیوں کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دے گا مگر یہاں تو چوہدری ازلان ورک پوری بازی پلٹ چکا تھا اور بلاج چوہدری کو خبر تک نہ تھی۔۔۔

وہ ازلان ورک تھا۔۔ عقل اور ذہانت سے بھرپور وکیل جو کیس کو ہر اینگل سے دیکھنے کے بعد اس کے ٹوسٹ موڑ کو بخوبی کھول کر سامنے لانا جانتا تھا۔۔اور اس کے خیال سے اب بھی صحیح وقت نہیں تھا نکاح والی بات سے پردہ اُٹھانے کا۔۔۔

وہ اتنی آسانی سے اپنے نکاح والی بات تو بتانے کی حکامت نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اسے اس وقت بلاج کی اکڑ پر انتہائی افسوس اور ہنسی آرہی تھی۔بلاج کی بک بک کو ہوا میں اُڑاتا ہوا وہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب چل پڑا تھا۔۔۔

بلاج جانتا تھا کہ ازلان گھر تک آیا ہے تو اپنی پھوپھی سے ملے بنا تو نہیں جائے گا۔۔اور مزید بحث کرنے کا اس کے پاس ٹائم نہیں تھا۔۔۔

اسے کسی ضروری میٹنگ میں پہنچنا تھا۔ صرف وہ زمل کے گھر آنے کا ویٹ کر رہا تھا۔ آخر بھائی تھا بہن کے گھر نہ پہنچنے پر پریشان ہونا ایک فطرتی عمل تھا حالانکہ اس کی ماں بتا چکی تھی کس گاڑی راستے میں خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ان کو دیر ہو گئی۔۔۔

۔اب وہ گھر کے لیے نکل چکے ہیں۔ مگر بلاج کو کہیں چین نہیں مل رہا تھا جب تک وہ زمل کو گھر نہ دیکھ لیتا۔۔

بلاج نے ترچھی نظروں سے اذلان کو جاتا ہوا ایک نظر دیکھا اور اپنی بڑی سی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حویلی کے خوبصورت مین گیٹ سے گاڑی کو اُڑاتا ہوا لے جا چکا تھا۔۔۔

....

آپ ہمیشہ میرا دل جلانے کے لیے اور بیڈ نیوز سنانے کے لیے ہی فون کیوں کرتے ہیں؟؟

براق نے فون اُٹھاتے ہی غصے والے لہجے سے کہا تھا کیونکہ مقابل جب بھی اسے فون کرتا تھا ہمیشہ اس کے پاس صرف ایک ہی ٹاپک ہوتا تھا۔ وہ ٹاپک جو براق کے دل پر کسی نشتر کی طرح وار کرتا تھا۔۔۔

دیکھو براق میں تمہارا بھلا ہی چاہتا ہوں میرا فرض بنتا ہے کہ میں تمہیں اس لڑکی کے بارے میں پل پل کی خبر دوں مقابل بڑے مطمئن انداز سے براق کے کانوں میں زہر انڈیل رہا تھا۔۔۔

آپ کیسے یہ بات یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ فجر ہی تھی؟

اس لڑکی کا چہرہ میرے لیے انجان نہیں ہے براق یہ مت بھولو بچپن سے لے کر اسے جوانی تک میں نے اپنی نظروں کے سامنے دیکھا ہے وہ فجر ہی تھی فجر ایک آوارہ لڑکی ہے تم اس بات کو تسلیم کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔

مت بولا کریں ایسے الفاظ اس کے لیے!!اس کو ایسے الفاظ بولنے کا حق صرف مجھے ہے!!میں کسی اور کی زبان سے اس کے بارے میں کچھ غلط نہیں سن سکتا بے شک جو آپ کہہ رہے ہیں وہ ایسی ہی ہے تب بھی نہیں!!

لہجے میں شدید کڑواہٹ واضح محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔جسے مقابل نے بخوبی محسوس کیا تھا۔۔۔
براق تم جذباتی ہو رہے ہو زندگی کے اہم فیصلے جذبات سے نہیں عقل سے کیے جاتے ہیں اور میں تم سے یہی اُمید کرتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم اس لڑکی کے چُنگل میں پھنسو!!
اس کے چہرے کی معصومیت پر مت جانا وہ لڑکی سر سے پاؤں تک فریب اور دھوکہ ہے!!میں نے اسے نہ جانے کتنی بار الگ الگ لڑکوں کے ساتھ راتیں گزار کر ہوٹلوں سے باہر آتے دیکھا ہے۔۔۔
میں نے تمہیں نہیں بتایا۔۔۔جانتا تھا کہ جب بھی بتاؤں گا تمہیں تکلیف محسوس ہو گی۔مگر آج میرے صبر کا باندھ ٹوٹ گیا ہے۔۔۔

آج اس نے ایک نیا شکار پھنسایا ہے جانتا ہوں تم میری بات پر یقین نہیں کرو گے ثبوت کے طور پر تمہیں کچھ پکچرز سینڈ کیں ہیں۔۔۔

وہ دیکھ لینا اور اس کے بعد مجھے ضرور بتانا کہ اس لڑکی کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے۔۔۔میرے خیال سے تو اس لڑکی کا وہ حشر ہونا چاہیے جو آج سے پہلے نا کسی نے دیکھا ہو نہ کسی نے سوچا ہو۔۔۔

بس کر دیں بس کر دیں خدا کا واسطہ ہے بس کر دیں ہیں۔میں جانتا ہوں کہ آپ میرا بھلا چاہتے ہیں میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ جو کہہ رہے ہیں وہی سچ ہے مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔۔۔۔
مگر میں کیا چاہتا ہوں کیا محسوس کرتا ہوں اس بات کو بھی سمجھنے کی کبھی کوشش کر لیا کریں۔۔۔
فون پر براق کی چیختی ہوئی آواز سن کر مقابل نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔

مقابل زہریلا زہر اس کے کانوں میں ڈالتے ہوئے فون بند کر چکا تھا۔مگر براق کے کانوں میں جو ایسڈ اس نے ڈالا تھا وہ اس کے کانوں میں شدید درد کی لہریں بن کر دوڑ رہا تھا۔۔اس کے کانوں میں زہریلے جملے گونجتے ہوئے اس کے دل میں شدید درد کا باعث بن رہے تھے۔۔

....

آہ آاااااا۔۔۔۔۔۔۔فجر کیوں کیوں تم اپنی موت کو دعوت دے رہی ہو۔۔ میں تمہاری وہ حالت کر دوں گا کہ تم موت کے لیے بھی مجھ سے بھیک مانگو گی مگر تمہیں موت بھی نصیب نہیں ہو گی۔ تم نہیں جانتی تم یہ سب کر کے براق کو اُکسا رہی ہو کہ میں جو نہیں کرنا چاہتا وہی کروں!!

خود پر ترس کھاؤ تمہاری نازک سی جان براق کا تشدد برداشت نہیں کر پائے گی!!

براق زہر ہے جو تم پی نہ سکو گی!!

براق وہ قہر ہے جسے تم سہہ نہیں سکو گی!!

چیختے ہوئے پاس پڑی ہوئی شیشے کی ٹیبل پر اتنی زور سے اس شخص نے ہاتھ مارا تھا کہ ہاتھ سے خون کے فوارے نکل رہے تھے!!

مگر وہ بے درد بے حس انسان آرام سے کھڑا تھا۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے شدید خون بہہ رہا ہے!! خون اتنی تیزی سے ہاتھ سے نکل رہا تھا کہ فرش لال ہونے لگا۔۔

اس کے تاثرات سے خالی مغرور چہرے پے ہاتھ پر ہوئے زخموں کے کوئی تاثرات محسوس نہیں کیے جا سکتے تھے! اس کے چہرے پر شدید غصہ اور فجر کے نظریے سے جو قہر تھا صرف وہی نظر آ رہا تھا۔۔۔

یہ کتنا صفاک شخص تھا یہ تو اسے کوئی بھی دیکھ کر اندازہ لگا سکتا تھا۔جو انسان اپنے درد کی پرواہ نہ کرے وہ کسی کے درد کی کیا پرواہ کرے گا!!جو خود کو اتنی اذیت دے سکتا تھا وہ دوسروں کے لیے کس قدر خطرناک ہو گا۔۔۔۔

سفاکی اور درندگی براق کی فطرت میں تھی اوپر سے مقابل نے جو زہر اگلا تھا۔اس سے براق کا غصہ اور بھی بھیانک شکل اختیار کر چکا تھا!!

براق اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ آوارگی کرنے کے لیے اس وقت کنٹری سے باہر تھا۔۔باپ کی بے تحاشہ دولت سے کھل کر عیاشی کرتا تھا۔کام کرنا براق کو بالکل پسند نہیں تھا۔

اسے کام کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی،باپ کی دولت اتنی تھی کہ دونوں ہاتھوں سے بھی اُڑاتا تو اس کی سات پشتیں آرام سے کھا سکتی تھیں۔۔اور باپ پیار حد سے زیادہ کرتا تھا۔ماں بچپن میں گزر گئی تھی مگر باپ نے کبھی کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی اس کی ہر جائز ناجائز خواہش کو پورا کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔۔

براق کی ذرا سی چوٹ اس کے باپ کی جان کو سولی پر لٹکا دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔وہیں براق اس وقت اپنے ہاتھ میں چبھے ہوئے کانچ کے ٹکڑوں سے بے خبر ہو کر لبوں میں سگرٹ دبائے دل میں سلگتی ہوئی آگ کو بجھانے کی بے جان کوشش کر رہا تھا۔۔

مگر اس کے دل کے درد میں کوئی کمی نہیں آرہی تھی۔۔۔ کمبخت کے ہاتھ سے گرتا ہوا خون اور آتشی لبوں میں سلگتا ہوا سگریٹ چہرے پر مغرور اور غصے کے تاثرات اففففف۔۔۔ ظالم کو اس وقت کوئی بھی دیکھے تو اس پر فدا ہو جائے۔۔۔

ظالم خوبصورت اتنا تھا کہ دیکھنے والے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی تھی۔۔۔ کیوں نہ اس خوبصورت اور سفاک ہستی کا تھوڑا سا تعارف ہو جائے۔۔۔

نام براق بہرام پاشا!!

براق پاشا اور فجر کے بابا آپس میں بیسٹ فرینڈ تھے۔۔۔ دونوں نے ایک ساتھ بہت اچھا وقت گزارا تھا۔۔۔ دونوں آج بھی اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے لیے ٹائم نکال ہی لیتے تھے۔۔۔

براق پاشا اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔ماں کی ڈیتھ بہت چھوٹی عمر میں ہو گئی تھی۔اسے اس کے باپ نے ہی ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا۔۔۔ براق بچپن سے ہی ضدی اور غصے کی تیز طبیعت کا مالک تھا۔۔اس کی ضد اور غصہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا تھا۔۔۔

وہ بچپن میں بھی عام بچوں سے منفرد تھا--یا یوں کہیں وہ بچپن سے ہی ایک بات بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ وہ بے حد خوبصورت ہے---

اوپر سے اکلوتا ہونا اور باپ کے بے انتہا پیار نے اسے اور بھی ضدی اور خود سر بنا دیا تھا--

مگر وہ ضدی اور غصے کا تیز بچہ جوانی کی دہلیز پر پہنچا تو مغرور شہزادہ لگتا تھا چہرے پر ہر وقت غرور اور آوارگی لوگوں کو اپنی طرف متاثر کرتی رہتی تھی---

اگر براق کی خوبصورتی کی بات کریں تو وہ بے مثال خوبصورت شخصیت کا مالک تھا۔اس کے چہرے کی ہم آہنگی اس کی گہری اور پر کشش مسکراہٹ تھی---

جب وہ ون سائیڈڈ مسکراتا تھا تو لڑکیاں تو کیا لڑکے بھی اسے ٹکٹکی باندھے ضرور دیکھتے تھے براق کی شخصیت ایسی تھی جو ہزاروں میں کسی ایک کے نصیب میں ہوتی ہے---قدرت ہر کسی پر مہربان ہو کر اسے مسٹر پرفیکٹ نہیں بناتی---مگر وہ مسٹر پرفیکٹ صرف خوبصورتی کے لحاظ سے تھا--

گورے چہرے پر ہلکی بھوری بیرڈ جو کہ بنا کسی کلر کے نیچرل تھی وہ دیکھنے میں ہالی وڈ کا ہیرو لگتا تھا --اس کی ایک لک دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک پاکستانی ہے دیکھنے میں وہ انگریز لگتا تھا---

اس کا فٹ جسم اس بات کی نشاندہی کرتا تھا کہ یہ بندہ جم کثرت سے کرتا ہے اس کے مضبوط ڈولے اس بات کی دلیل تھی کہ وہ جم مجبوری کے تحت نہیں بہت دل لگی سے کرتا ہے اسے جنون تھا خود کو فٹ رکھنے کا۔۔۔

اس کا اسٹائلش ڈریسنگ سینس اس کی خوبصورتی کو اور بھی نکھار دیتا تھا۔۔ ہر وقت ریڈی رہنا اور نفاست پسندی اس کے نیچر میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اتنی کشش تھی کہ جو بھی دیکھتا تھا اس کو گرویدہ بنا لیتا۔۔ چھ فٹ دو انچ پرفیکٹ آئیڈیل ہائٹ۔ سو لوگوں میں بھی چلتا ہوا سب سے الگ تھلک نظر آتا تھا۔۔۔

۔ سرخ سفید پٹھانوں جیسی گوری رنگت قسم سے ایسی رنگت کے لیے تو آج کل لڑکیاں نہ جانے کون کون سی کریمیں لگاتی تھی اور اس بندے کو یہ قدرت کی طرف سے گاڈ گفٹ ملا تھا!!!

گھرے براؤن بال جس کو سٹائلش کٹنگ سے نکھار رکھا تھا۔۔۔

یہ کہنا غلط نہیں ہو گا وہ خوبصورتی میں بے مثال تھا۔۔۔ یہ تو براق پاشاہ کی خوبصورتی تھی جس کا حرف بہ حرف سچ ہے۔۔

دوسری طرف وہی براق پاشا شکل سے ہی لوفر اور ٹھر کی ظاہر ہوتا تھا۔ جس کی ایج 27 سال تھی ۔۔اور فیورٹ مشغلہ آوارہ گردیاں کرنا۔۔۔کام سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔

اور نہ ہی وہ کوئی کام کرنے کا ارادہ رکھتا تھا شراب پینا سگریٹ پینا اس کے لیے کھانے پینے سے کہیں زیادہ ضروری تھا۔۔۔
عورتوں سے اسے الرجی تھی۔۔

اور قسمت کے کھیل دیکھو۔۔اس ٹھر کی کے حصے میں آئے گی فجر چوہدری جو چوہدری آصف ورک کی چھوٹی بیٹی ہے۔۔۔فجر اور منت دونوں آپس میں بہنیں ہے۔۔
دونوں کا مزاج ایک دوسرے سے بہت مختلف تھا۔۔۔فجر چوہدری فیملی کی سب سے معصوم اور سنجیدہ مزاج بیٹی جس کو اپنے ماں باپ کی مکمل محبت ملی۔۔۔۔

ماں باپ سے اتنی محبت ملی کہ اور کسی کی محبت کی اس کی زندگی میں گنجائش ہی نہیں تھی۔۔۔بے حد سمجھدار اور معصوم سلجھی ہوئی فطرت کی مالک تھی فجر جو اپنی ایج سے کہیں زیادہ سمجھدار نظر آتی تھی۔۔۔

خوبصورتی میں وہ بھی کم نہ تھی۔فجر کی گہری خوبصورت آنکھوں کا کلر ہیزل براؤن تھا۔۔فجر ہو بہو اپنی ماں کی کاپی تھی۔۔ایک خوبصورت نازک سے فگر کی مالک جسے دیکھ کر کوئی بھی مائل ہو جائے فجر کی عمر21سال تھی۔۔۔

ٹھر کی براق پاشا جس کا بچپن سے ہی فجر کے گھر آنا جانا تھا۔۔ہمیشہ سے فجر اس کی آنکھوں کو بہت بھاتی تھی۔۔

جہاں براق کو کبھی کوئی عورت اپنے لیے اچھی نہیں لگتی تھی ہر لڑکی کو دیکھ کر اس سے دوری اختیار کر لیتا تھا وہیں براق پاشاہ فجر کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب رہتا تھا۔۔۔

دونوں جوانی کی دہلیز پر پہنچ چکے تھے۔۔وقت کے ساتھ ساتھ شاید وہ براق کو سمجھ میں آنے لگا تھا کہ یہ اس کی فجر کے لیے اٹریکشن ہے اور کچھ نہیں۔۔۔اب وہ فجر کے گھر کم آیا جایا کرتا تھا کیونکہ زیادہ تر تو وہ کنٹری سے باہر ہی رہتا تھا تو اس لیے آنا جانا بہت کم ہو چکا تھا۔۔۔

مگر فجر ہمیشہ براق سے دور ہی رہتی تھی اسے براق کبھی بھی پسند نہیں تھا۔۔۔اور دونوں میں ایج ڈفرنس بھی تھا۔۔تو اس لیے فجر نے براق کے لیے کبھی ایسا کچھ محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ جب بھی بچپن میں براق کو دیکھتی تھی اس کی گرے آنکھوں سے فجر کو بہت خوف محسوس ہوتا تھا اور وہ خوف بڑھتے بڑھتے بڑھتا ہی چلا گیا براق جب بھی ان کے گھر آتا تھا فجر بچپن میں چھپ جایا کرتی تھی اور آج بھی جب براق آتا تو فجر اپنے روم سے نہیں نکلتی تھی۔۔۔۔

اب براق کا آنا جانا کم تھا کیونکہ زیادہ تر براق آوٹ آف کنٹری رہتا تھا تو اس لیے فجر اور براق کا آمنا سامنا بہت کم ہوتا تھا یا یوں کہو کہ کئی کئی مہینوں کے بعد ہوتا تھا۔۔

اب اس معصوم گڑیا اور ٹھرکی براق پاشا کی کمسٹری کیسی ہوگی یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔ مگر حالات تو یہی بتا رہے ہیں کہ معصوم سی فجر کی زندگی بہت مشکل میں پڑنے والی ہے دور دور تک فجر اور براق کا کوئی جوڑ نہیں۔۔۔

وہ معصوم سی کانچ کی گڑیا تحمل مزاج سمجھدار سنجیدہ ورک خاندان کی سب سے معصوم شہزادی۔۔۔۔اور کہاں وہ بگڑا ہوا مغرور سفاک نواب۔۔۔

کہاں اس معصوم گڑیا میں چونٹی مارنے کی بھی ہمت نہیں تھی اور کہاں وہ گن سے لوگوں کو شوٹ کرتے ہوئے پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا تھا کہ وہ بندہ مر گیا ہے یا نہیں کیونکہ اسے اپنے نشانے پر 100 میں سے 100 پرسنٹ یقین ہوتا تھا کہ اس کا نشانہ کبھی نہیں چونکتا پھر چاہے وہ انسانی شکار ہو یا جانوروں کا۔۔۔براق کا شمار بے حد سفاک اور پتھر دل انسانوں میں ہوتا ہے۔۔۔

اس مغرور خوبصورت شہزادے کے اندر لوہے کا دل تھا جو نہ تو کسی کا درد محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔اور نہ کسی سے محبت کا دعوے دار بن سکتا تھا۔۔۔
جہاں وہ کانچ سی گڑیا محبت کا مجسمہ نظر آتی تھی۔۔وہیں بے رحم انسان پتھر کی مورت تھا۔۔

....

عالیار پلیز آپ جائیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ،مجھے اذلان بھائی لینے آنے والے ہیں اگر انہوں نے دیکھ لیا تو پرابلم کھڑی ہو جائے گی۔۔۔
فجر کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے جب اس نے دیکھا کہ اس کے کالج کے گیٹ کے باہر عالیار کھڑا اس کا ویٹ کر رہا ہے۔۔۔

عالیار فجر کی بیسٹ فرینڈ زرنش کا بھائی تھا جو ابھی اپنی پڑھائی ابروڈ سے پوری کر کے آیا تھا۔۔ عالیار اور زرنش کا بابا آن سروس جج تھا۔عالیار اور زرنش کسی پہچان کے محتاج نہیں تھے۔بے حد اچھے خاندان سے دونوں کا تعلق تھا۔۔۔ فجر کی کوئی زیادہ دوست نہیں تھی کیونکہ فجر بہت الگ تھلگ رہنے والی لڑکی تھی۔۔

زرنش اور فجر دونوں نے ایک ساتھ سکول پاس آؤٹ کیا اور ایک ساتھ کالج جوائن کیا زرنش فجر کی بیسٹ فرینڈ تھی۔۔۔تو فجر اور زرنش کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا بھی رہتا تھا۔۔عالیار نے فجر کو پہلی بار اپنے گھر زرنش کی برتھ ڈے پر دیکھا تھا۔۔
فجر وائٹ کلر کی پیروں کو چھوتی ہوئی فراک پہنے ہوئے ہاتھ میں زرنش کی برتھ ڈے کا گفٹ پکڑے ہوئے سر پر خوبصورتی سے حجاب لپیٹ کر لائٹ سے میک اپ میں جب تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اندر آرہی تھی۔۔۔

تو سامنے سے آتا ہوا بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے عالیار خان فجر سے ٹکرا گیا تھا فجر کا گفٹ نیچے گرا تو فجر نے بنا عالیار کی جانب دیکھے بڑے کنفیوز سے انداز سے نیچے پڑا اپنا گفٹ اُٹھایا تھا۔۔

اسی وقت عالیار بھی اس لڑکی کی ہیلپ کرنے کے لیے یا یوں کہیں کہ اس کے چہرے کو قریب سے دیکھنے کے لیے نیچے جھک کر گفٹ اُٹھانے لگا تھا کیونکہ دور سے پڑتی ایک جھلک نے ہی عالیار کے دل پر تہلکہ مچا دیا تھا۔۔۔

عالیار نے گفٹ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بہت گہری نظروں سے فجر کے معصوم اور خوبصورت چہرے کو حجاب میں لپٹا ہوا دیکھا تھا۔۔۔

اس نے قاتلانہ آنکھوں سے ایک بار صرف پلکیں اُٹھا کر ایک جھلک عالیار کی جانب دیکھا تھا۔اور گھبراہٹ میں بنا تھینک یو بولے تیز تیز سیڑھیاں چڑھتی ہوئی غائب ہوگئی تھی۔۔

عالیار خان تو وہیں پر اپنا دل ہار چکا تھا۔۔۔اسی دن،اسی وقت عالیار خان نے یہ دل میں سوچ لیا تھا کہ وہ بڑے پیار سے بڑی عزت کے ساتھ اس لڑکی کا رشتہ مانگنے جائے گا۔۔۔

اسے پوری عزت اور مان کے ساتھ اپنی شریک حیات بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے آئے گا۔۔۔عالیار خان نے جو کچھ ایک لمحے میں فجر کے لیے محسوس کیا اس خوبصورت جذبے کو آج تک اس نے کبھی کسی لڑکی کے لیے محسوس نہیں کیا تھا۔۔

عالیار خان کے لیے رشتوں کی کمی نہیں تھی ،رشتے درجنوں کی صورت میں عالیار خان کے لیے دستیاب تھے ۔ایسے ایسے اعلی خاندان سے رشتے عالیار کے لیے آئے ہوئے تھے کہ جو امیر ترین خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔۔

جنہوں نے خود آگے بڑھ کر عالیار خان کے لیے اپنی بیٹی کا ہاتھ دینا چاہا مگر عالیار کی دل پر کوئی لڑکی دستک دے ہی نہیں سکی تھی۔۔۔

عالیار ابھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ اپنے آپ کو بہت اونچائیوں پر دیکھنا چاہتا تھا۔۔حالانکہ آتے ہی عالیار نے جیسے ہی بزنس سٹارٹ کیا خدا دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی طرح عالیار کے بزنس کو اونچائیوں پر لے جا رہا تھا۔۔۔

عالیار کے ماں باپ بہت کوشش کر رہے تھے کہ عالیار شادی کرے ان کے گھر میں رونق لگے۔۔ مگر عالیار کسی صورت بھی ان کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا مگر فجر کو دیکھتے ہی عالیار کے دل نے کہا کہ ہاں یہی ہے وہ لڑکی جسے وہ اپنی شریک حیات کی صورت میں تلاش کر رہا تھا۔۔عالیار نے زیادہ تر وقت ملک سے باہر ہی گزرا تھا۔۔۔ مگر عالیار کو آج بھی معصوم اور سلجھی ہوئی شرمائی ہوئی لڑکیاں ہی اچھی لگتی تھیں اور اس کی سوچ کے مطابق فجر ایک مکمل پیکج تھی۔۔

فجر کی معصومیت نے سیدھا عالیار خان کے دل پر وار کیا تھا۔۔عالیار خان کا تعلق ایک پٹھان فیملی سے تھا۔۔ پڑھا لکھا خوبصورت ویل ایجوکیٹڈ۔۔اچھا بیک گراؤنڈ۔۔سب کچھ اس کے پاس تھا تو اسے پورا یقین تھا کہ فجر کے رشتے کے لیے اسے کبھی انکار نہیں کیا جائے گا۔۔۔

عالیار یہ بات اپنے ماں باپ کو بھی بتا چکا تھا۔۔۔

بہت جلد اس کے ماں باپ اس کا رشتہ لے کر جانے والے تھے وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما پا رہے تھے کہ ان کے بیٹے نے کم سے کم رشتے کے لیے حامی تو بھری۔۔۔

اور اوپر سے جب ان کو پتہ چلا کہ انہوں نے زرنش کی دوست فجر کو پسند کیا ہے تو عالیار کے ماں باپ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

فجر کو وہ بہت اچھی طرح سے جانتے تھے کیونکہ وہ کئی بار ان کے گھر آچکی تھی اور اکثر زرنش بھی جب فجر کے گھر جاتی تو اس کی ماما گیٹ سے اسے پک کرنے کے لیے جایا کرتی تھی۔۔۔

وہاں پر بھی ان کی اکثر ملاقات فجر سے ہو جاتی۔۔۔عالیار کی ماما کو تو فجر ویسے ہی بہت پسند تھی۔۔۔فجر تھی ہی اتنی معصوم پیاری اور خوبصورت کہ کوئی بھی اس سے متاثر ہوئے بنا تو نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔اور زرنش کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ اس کے اکلوتے بھائی نے اس کی بیسٹ فرینڈ کو اس کے لیے بطور بھابھی پسند کیا ہے۔۔۔

زرنش کا بس چلتا تو وہ پنکھ لگا کر ہواؤں میں اُڑ کر پورے شہر کے ہر گھر میں یہ اعلان کر کے بتاتی کہ فجر اس کی بھابی بننے والی فجر تو زرنش کی جان تھی۔۔۔

اور اگر وہ جان بھابھی بن کر اس کے گھر کی رونق بن جاتی تو اسے اور کیا چاہیے تھا اس کی تو دن رات کی دعائیں تھیں کہ اللہ تعالی فجر کو اس کی بھائی کا نصیب بنا دے فجر کی وجہ سے جو اس کے بھائی کے چہرے پر رونق آئی تھی اسے دیکھتے کر تو وہ اپنے بھائی کی بلائیں اُتار رہی تھی۔۔۔

فجر کا خاندان کسی پہچان کا محتاج نہیں تھا۔۔۔ چوہدری صلاح الدین ورک کو کون نہیں جانتا تھا۔۔۔اور اس کا بابا چوہدری آصف ورک اس کی اچھی خاصی جان پہچان تھی۔۔

دور دور تک ان کی پھیلی ہوئی زمینیں اور ہر کسان کے ساتھ رحم دلی اور عدل کے ساتھ پیش آنے کی وجہ سے آصف ورک کی ایک الگ پہچان تھی۔۔

کسان لوگ اسے بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔۔۔اور فجر ڈپٹی کمشنر چوہدری وجدان ورک کی بہن تھی یہ اعزاز کوئی چھوٹا نہیں تھا۔۔۔

اور دوسری طرف ایڈوکیٹ اذلان ورک جو کہ شہر کا ایک مشہور وکیل تھا جس کی پہچان یہ تھی کہ اس نے آج تک کبھی کوئی کیس ہارا نہیں تھا۔۔

ایسے میں بھلا عالیار کے ماں باپ کو فجر کے ساتھ رشتہ ہونے سے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اور اوپر سے ان کے پیارے اکلوتے چہیتے بیٹے کی وہ پسند بن چکی تھی۔۔۔

اور یہ بات زرنش فجر کو بتا چکی تھی۔۔ مگر فجر اس وقت بہت گھبراہٹ کا شکار تھی وہ یہ تو نہیں کہہ سکتی تھی کہ عالیار پہلی نظر میں ہی اسے بھی بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس بات کا اقرار زبان سے کر سکتی اور گھر والوں کا کیا ری ایکٹ ہو گا وہ اس بات سے بھی بالکل انجان تھی۔۔۔ کیونکہ ابھی تک ورک خاندان کی دو بیٹیوں کی شادی ہوئی تھی۔۔ جو کہ اپنے ہی کزنز کے ساتھ ہوئی تھی۔۔۔ منت کی وجدان کے ساتھ اور حوریہ کی زبردستی

بلاج کے ساتھ اب گھر والے اس کی پسند کا کیا ری ایکشن دیں گے وہ اس بات سے بالکل انجان اور گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔۔

ایسے میں وہ بھلا زرنش کو کیا جواب دیتی اور دوسری طرف بے تابیوں میں گراہوا عالیار تھا جو رشتہ طے ہونے سے پہلے ایک بار فجر سے مل کر اس کے دل کی بات جاننا چاہتا تھا۔۔

زرنش کے ہاتھ پیغام پہنچا پہنچا کر وہ تھک چکا تھا کیونکہ فجر ملاقات کے لیے ماننے کو ہرگز تیار نہ تھی۔۔۔ اور اگر عالیار فون کرتا تھا تو وہ فون نہیں اُٹھاتی بلکہ محترمہ نے اس کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈال دیا تھا۔۔

زرنش کے نمبر سے بھی بات کرنے کی کوشش کی گئی فون ہمیشہ کٹ کر کے اس کوشش کو بھی ناکام بنا دیا۔۔ اب آخری حل یہی تھا کہ وہ خود کالج کے سامنے کھڑا ہوا تھا کہ صرف کچھ دیر کے لیے اگر محترمہ راضی ہو جائیں تو وہ اپنے دل میں چھپے ہوئے سوالوں کا جواب جان لے اور اس کے بعد جلد از جلد رشتہ بھیج کر اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لے۔۔۔

دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ کوئی چیل کی طرح ان پر نظر گاڑے ہوئے تھا پل پل کی ان کی حرکت کو نظر میں رکھے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زرنش ابھی تک باہر نہیں آئی تھی شاید وہ جان بوجھ کر اپنے بھائی کی سپورٹ میں کھڑی ہوئی تھی کہ وہ کچھ دیر اکیلے میں بات کر کے اپنی پرابلم سلجھالیں۔۔۔

فجر پلیز کچھ دیر کی بات ہے یہ ساتھ میں ہی ایک کیفے ہے ہم وہاں پر چلتے ہیں تم کہو تو ہم زرنش کو بھی ساتھ لے چلیں گے پرابلم کیا ہے۔۔۔

نن۔۔ نہیں مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا ازلان بھائی مجھے لینے پہنچتے ہی ہوں گے پلیز میرے لیے کسی بھی طرح کی مشکل مت کھڑی کیجیے۔۔۔عالیار کے بار بار کہنے پر بھی فجر کا جواب انکار ہی تھا۔۔

وہ عالیار کو پوری طرح سے نظر انداز کرتی ہوئی فاصلے کو برقرار کر کے تھوڑی دوری پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

فجر یار حد ہے میں کوئی سمگلر یا ڈاکو نہیں ہوں الحمدللہ میرا تعلق ایک شریف خاندان سے ہے اور تم زرنش کی دوست ہونے کے ناطے بھی میرے لیے بہت احترام کی جگہ رکھتی ہو کم سے کم اس طرح کا بیہیو کر کے مجھے شرمندہ مت کرو۔۔۔عالیار دو قدم اُٹھا کر اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

پلیز آپ سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے ہیں کہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

کیوں میں کوئی جن ہوں جس سے تم بات نہیں کر سکتی عالیار اپنی ضد پر اڑا تھا اسے ہر صورت فجر سے بات کرنی تھی وہ اپنی بے قراریاں اسے کیسے بتاتا کہ جس دن سے اس نے فجر کو دیکھا تھا اس کی راتوں کی نیند ہر حرام ہو چکی تھی۔۔۔

اور ایک یہ لڑکی تھی کہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے بات سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

ابھی وہ اور جدوجہد کرنا چاہتا تھا کہ اچانک اذلان ان کے بالکل پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور فجر کے چہرے کی زرد رنگت دیکھنے لائق تھی۔۔۔

جبکہ عالیار بالکل نارمل کھڑا تھا کیونکہ اس کے دل میں کوئی گلٹ یا غلط بات ہونے کا اندیشہ نہیں تھا۔وہ تو ایک اچھی نیت کے ساتھ ایک پاک رشتہ قائم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے خود آگے بڑھ کر اذلان سے ہاتھ ملایا اور اپنا تعارف بھی کروا دیا اور ساتھ میں یہ بھی بتا دیا کہ وہ فجر کی دوست زرنش کا بھائی ہے۔۔۔

اتنی دیر میں زرنش بھی کالج سے باہر آچکی تھی۔۔۔

زرنش نے بھی اذلان سے سلام لینے کے بعد اجازت چاہی تھی۔ اذلان زرنش کو پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا وہ جانتا تھا کہ زرنش ایک اچھی لڑکی ہے۔۔۔

مگر اس سارے دورانیے میں دوبارہ فجر کے حلق سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔۔۔

گاڑی میں فجر اذلان کے ساتھ بالکل خاموشی اختیار کیے ہوئے بیٹھی تھی۔۔ ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے پتہ نہیں کون سی سزا سنا رہی تھی ان بیچاروں کو۔۔

ہمم۔۔ کون تھا یہ لڑکا گاڑی کے اسٹیئرنگ پر ہاتھ رکھے ہوئے سامنے سڑک پر نظر گاڑے سپاٹ سے لہجے میں اذلان نے فجر سے سوال کیا تھا۔۔۔۔

کک-- کیا--- مطلب بھائی آپ کو بتایا تو ہے زرنش کا بھائی ہے--- پھر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں گھبراہٹ اس قدر تھی کہ لفظ ٹوٹ کر اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے---

اس کی حالت دیکھ کر اذلان اپنا سیریس پن برقرار نہ رکھ سکا اور اس کی ہنسی چھوٹ گئی تھی---

بھائی آپ ہنس کیوں رہے ہیں--- پاگل لڑکی ہنس رہا ہوں تمہاری سوچ پر ویسے لڑکا ہے تو خوبصورت اور ایک اچھی فیملی سے تعلق بھی رکھتا ہے---

مجھے تو سب کچھ اچھا لگ رہا ہے تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے--- اچانک سے سیدھی مدعے کی بات کرنے پر فجر کا منہ تو کھلے کا کھلا رہ گیا تھا---

منہ بند کرو اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں میں سن چکا تھا جب وہ کہہ رہا تھا کہ وہ تم سے رشتہ لانے سے پہلے بات کرنا چاہتا ہے---

بھائی قسم سے میں نے اسے کوئی دلاسہ نہیں دیا میں نے اسے منع ہی کیا تھا کہ نہ وہ میرے گھر رشتہ بھیجے اور نہ میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے آپ کی قسم مجھے وجدان بھائی کی قسم آپ جس طرح کی مرضی مجھ سے قسم لے لیں مجھے اللہ کی قسم میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی وہ خود سے ہی ساری باتیں کر رہا تھا---

ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر رکھے دوسرے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنے لبوں پر رکھے ہوئے اذلان اپنی ہنسی کو روکنے کی بڑی کوشش کر رہا تھا۔ مگر اپنی بہن کی معصومانہ باتوں کو سن کر اذلان کی کوشش ناکام ثابت ہوئی تھی۔۔۔

اذلان ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اس سے گاڑی چلانا مشکل ہو رہا تھا اس کی آنکھوں سے ہنستے ہنستے پانی نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

بھائی پلیز اس طرح مت ہنسیں مجھے اور زیادہ گھبراہٹ ہو رہی ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

میری پاگل بہن اتنا ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں جانتا ہوں کہ میری بہنیں کبھی کچھ غلط کر ہی نہیں سکتیں اس کے سر پر پیار سے تھپکی مارتے ہوئے اسے کول ڈاؤن رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

مطلب بھائی آپ غصہ نہیں ہیں نا فجر کی جان میں جان آئی تھی۔۔

میں کیوں ناراض ہوں گا ویسے بھی فجر میں اتنے سال پاکستان سے باہر رہ کر آیا ہوں تو اتنی تو میری سوچ وسیع ہے۔ میں ایسی باتوں کو غلط نہیں سمجھتا اور ویسے بھی ہمارا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ لڑکی کی شادی اس کی رضامندی سے ہونی چاہیے۔۔۔۔۔

وہ الگ بات ہے کہ میں حوریہ کے لیے کچھ نہیں کر سکا بے اختیار اذلان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

اور ویسے بھی میں وجدان بھائی نہیں ہوں میں اذلان ہوں میں تھوڑا بہت کمپرومائز کر لیتا ہوں اس لیے میری پیاری بہنا کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

اور تمہیں اس لڑکے کو انکار نہیں کرنا چاہیے میرے خیال سے تم ایک بار اسے مل لو۔۔۔اچھے رشتے قسمت سے ملتے ہیں۔۔

نن۔۔۔نہیں بھائی میں کیوں اس سے ملوں گی مجھے نہیں ملنا چہرہ مرر کی جانب گھماتے ہوئے فجر نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

فجر بیٹا میں بول رہا ہوں نا تم ایک بار کیا نام تھا اس کا، عالیار عالیار سے مل لو میں خود آؤں گا۔ تمہارے ساتھ اور تم تھوڑی دیر اس کے ساتھ بیٹھ کر اپنا فیصلہ بتاؤ اسے۔۔ تاکہ وہ اپنے گھر والوں کو ہمارے ہاں باعزت طریقے سے رشتے کے لیے بھیج سکے۔۔ اور بے فکر رہو اس سے آگے میں خود سنبھال لوں گا ۔۔ تمہیں ذرا سا بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

میں کہہ دوں گا کہ لڑکے کو میں جانتا ہوں اور مجھے لڑکا پسند ہے اس طرح میری بہن پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔۔

بھائی آپ کتنے اچھے ہیں فجر کی جان میں جان آئی تھی وہ بھیگی پلکوں سے ازلان کے کندھے پر سر رکھ کر رو دی تھی۔۔۔

پاگل بھائیوں کے ہوتے ہوئے بہنوں کو رونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے نظر سامنے سڑک پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

اور ویسے بھی اس میں میرا بھی فائدہ ہے۔۔۔ مطلب۔۔۔۔ فجر نے حیرانی سے دیکھا۔۔ تمہارا سسر جج ہے اور ہم ٹھہرے وکیل برادری اپنے ہی خاندان کی ہو جائے تو کافی سارے مسئلے آسانی سے حل کرنے میں مجھے بھی ہیلپ مل جائے گی۔۔۔۔۔

وہ فجر کو نارمل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔۔ازلان کے بیک ٹو بیک جوکس پر وہ گھبراہٹ سے نکل کر مسکرانے لگی تھی۔۔۔

اذلان کی حوصلہ آفزائی کے بعد فجر کے چھوٹے سے معصوم دل میں عالیار کے نام کی گدگدیاں ہونے لگی تھی۔۔۔

عالیار کی پرسنلٹی اسے پہلی نظر میں ہی بہت پیاری لگی تھی۔۔وہ دیکھنے میں خوبصورت اور جاذب نظر تھا۔۔اس نے صرف ایک جھلک اس کی دیکھی تھی تو بھول تو وہ بھی عالیار کو نہیں سکی تھی۔۔۔

خوبصورت پڑھا لکھا ایک اچھے خاندان سے تھا۔ اسے پسند کرتا تھا اور بات کرنے کا انداز بے حد خوبصورت اور منفرد تھا فجر نے پہلی بار اپنے دل میں کسی خوبصورت احساس کو محسوس کیا تھا عالیار کی جھلک کو دیکھ کر۔۔۔

بے اختیار اس کے منہ سے دل ہی دل میں اپنے بھائیوں کے لیے دعائیں نکل رہی تھیں جو ہر موقع پر فجر اور منت کے ساتھ ایسے ہی کھڑے رہے تھے جیسے کہ حوریہ کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔۔۔

بس وجدان کا فجر کے ساتھ اور حوریہ کے ساتھ کھڑا ہونے کا نظریہ بھائیوں والا تھا جبکہ منت کے ساتھ سپورٹ میں کھڑا ہونے کا نظریہ ہمیشہ سے شوہر والا تھا۔۔۔فجر پرسکون سی ہو کر اذلان سے باتیں کرتی ہوئی گھر تک پہنچی تھی۔۔۔

....

ازلان نے شام کے وقت خود فجر کے ساتھ عالیار کی ملاقات کا بندوبست کیا تھا فجر کو لے کر وہ زرنش کے گھر کا بتا کر گھر سے نکلا تھا اور کیفے میں اسے کچھ دیر عالیار کے ساتھ اکیلا چھوڑ کر وہ نیچے شاپنگ مال میں کچھ لینے کے بہانے سے گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ زرنش وہیں ان کے پاس ہی بیٹھی تھی وہ جانتا تھا کہ فجر ازلان کی موجودگی میں ہچکچاہٹ کا شکار رہے گی۔۔۔

کوئی دور بیٹھا ہوا فجر کی پل پل کی خبر براق تک پہنچا رہا تھا۔۔۔اور براق کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فجر کی گردن تن سے جدا کر دے۔۔۔

موبائل سکرین پر بیٹھی ہوئی فجر زرنش اور عالیار کو دیکھ کر براق سگریٹ پر سگریٹ پیتے ہوئے غصے سے لال ہوئی آنکھوں سے فجر کو دیکھ رہا تھا۔جو پلکیں جھکائے ہوئے خاموشی سے بیٹھی تھی مگر اس کا یوں شرما کر کسی اور کے سامنے بیٹھنا وہ براق کے دل کو چیر رہا تھا۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔۔بیٹھ سکتی ہو تم کسی اور کے سامنے یوں شرما کر تمہارا یہ شرمانا یہ گھبراہٹ صرف میرے لیے ہے فجر۔۔۔۔۔چلاتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سگرٹ کو بے دردی سے مسلتے ہوئے اپنی انگلیاں تک جلا ڈالی تھی۔۔۔

بے غیرت آنکھیں نیچے کر اس کو دیکھنے کا حق صرف مجھے ہے۔۔۔عالیار نے پیار سے نظریں اُٹھا کر فجر کی جانب دیکھا تھا۔اس بات سے بے خبر کہ کوئی اسے موبائل سکرین پر نظر گاڑے ہوئے دیکھ رہا ہے۔۔۔

اس کے غصے اور جلن کا یہ عالم تھا کہ اگر عالیار اس کی نظروں کے سامنے ہو تو وہ اس کے ٹکڑے کرنے میں ٹائم نہ لگائے۔۔

مگر بے بسی یہ تھی کہ وہ اس وقت ملک سے باہر بیٹھا تھا اور جس ملک میں وہ بیٹھا تھا اس وقت وہاں کا موسم بے حد خراب تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے پروازیں منسوخ کی جا رہی تھی یہ تو اس کا دل جانتا تھا کہ اس نے کتنی جدوجہد کی تھی ۔۔مگر اس کے باوجود بھی وہ پاکستان واپس اب بھی اگلے پانچ چھ دن تک نہیں آسکتا تھا۔۔۔

اور روز اس تک جو جھوٹی خبریں پہنچائی جا رہی تھی آج عالیار کی صورت میں وہ سب خبروں کو سچ میں تبدیل کرنے میں وہ شخص کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

آج وہ موبائل کیمرے سے لائیو پروف دکھا رہا تھا کہ کیسے فجر کسی اور شخص کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے

۔۔

اس گھٹیا شخص نے ویڈیو کی شروعات اذلان کے جانے کے بعد کی تھی تا کہ کہیں پر کوئی بھی گنجائش باقی نہ رہے۔۔

آج تک وہ شخص فجر کے بارے میں براق تک جو بدگمانیاں اور بہتان لگا کر جھوٹ بولتا رہا تھا۔۔ جو کہ سب جھوٹ تھا آج اس کے سارے جھوٹ سچ میں بدل چکے تھے۔۔۔

براق کے غصے کی انتہا تو اس وقت آسمانوں کو چھونے لگی تھی جب زرنش اُٹھ کر واش روم کے بہانے سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

جب کہ فجر اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی مگر اس کا ہاتھ بڑی محبت اور نرمی سے عالیار نے پکڑ کر اسے وہیں پر روک لیا تھا۔۔۔۔

آخر اتنی محنت کے بعد ہی اسے موقع نصیب ہوا تھا فجر سے بات کرنے کا۔۔

سات سمندر پار بیٹھے ہوئے براق سے یہ بات برداشت نہیں ہوئی تھی۔اس نے موبائل اُٹھا کر دیوار پر مارا تھا پاس رکھی ہوئی شراب کی بوتل کو منہ لگا کر وحشیوں کی طرح اسے اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔۔
اس کی آنکھیں شدید سرخ تھیں اور غصے سے چہرے کی تمام رگیں تن چکی تھیں شدید سردی کی رات میں وہ ہیٹر والے روم سے نکل کر باہر برف کے اوپر آکر کھڑا تھا۔۔

شدید سردی میں اس کے جسم پر صرف پتلی سی ٹی شرٹ تھی روم میں ہیٹر ہونے کی وجہ سے سردی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔
مگر باہر اتنی شدید سردی تھی کہ رگوں میں خون جمتا ہوا محسوس ہو رہا تھا مگر وہ دیوانوں کی طرح بوتل کو منہ لگائے ہوئے اسے اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔۔

مگر اس کے اندر جو آگ لگی تھی وہ بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے اندر کی آگ بڑھتی جا رہی تھی۔۔کیسے وہ شخص فجر کا ہاتھ پکڑ سکتا ہے یہ بات اسے تڑپا تڑپا کر کہیں مار ہی نہ ڈالے۔۔۔

فجر تم نے جو کرنا تھا کر لیا۔ براق تمہیں وہ سزا دے گا کہ تمہاری روح تک کانپ جائے گی جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔ وہ دل میں عہد کر چکا تھا۔۔۔

فجر اب تو افشنل طریقے سے تمہارے بھائی کی پوری پوری اجازت کے ساتھ میں نے تم سے یہ ملاقات فکس کی ہے!!

پلیز آرام سے ایزی ہو کر بیٹھ جاؤ اور مجھے موقع دو اپنے خوبصورت جذباتوں کو تم پر ظاہر کرنے کا ۔۔۔۔

عالیار انابی لبوں سے مسکراتے ہوئے فجر کے ہاتھ کو بڑی نرمی سے اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کتنا معصوم تھا اس کا چہرہ ایسی معصومیت ہمیشہ سے عالیار کا خواب رہی تھی۔۔۔

آنکھ کے اشارے سے نیچے بیٹھنے کو کہا تھا زرنش مسکراتے ہوئے وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔ فجر کا معصوم دل دھک دھک کی رفتار کو بڑھاتا چلا جا رہا تھا۔۔

عالیار کے مضبوط ہاتھ کی حدت اس کے نازک سے ہاتھ کو جلانے کی حد تک گرما رہی تھی۔۔ جبکہ اس کا نازک سا ہاتھ گھبراہٹ اور شرماہٹ کی وجہ سے ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔۔

یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ عالیار فجر کی زندگی کا وہ پہلا مرد تھا جس نے اس کی کلائی کو اس جذبات اور محبت کے ساتھ پکڑا تھا۔۔۔

فجر کی شرمائی ہوئی نظریں اور معصوم چہرہ عالیار کے دل کی دھڑکنوں کو چھوء کر خوبصورت دھڑکنوں کا رقص پیدا کر رہی تھی۔۔۔

دوسری طرف کوئی حرامی پن پر اُتر کر براق کا دوسرا نمبر ڈائل کرتے ہوئے اسے ویڈیو کال پر لائیو دکھا رہا تھا کہ کیسے عالیار فجر کے ہاتھ کو بڑی محبت سے پکڑ کر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔

فجر کا معصوم سا ہاتھ ٹیبل پر رکھے ہوئے تھا اور اپنا بھاری ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر نظریں اس کے خوبصورت چہرے پر گاڑ کر بیٹھا تھا۔۔۔

عالیار کا تو دل ہی نہیں کر رہا تھا فجر سے نظریں ہٹانے کو وہ بھی کیا کرتا فجر تھی ہی اتنی معصوم اور خوبصورت اس کی معصومیت پر فدا ہوتے ہوئے عالیار پوری طرح سے اپنا دل ہار چکا تھا۔۔۔۔

اس کا محبت اور جذباتوں سے بھرا ہوا دل اس وقت ایک اور خواہش رکھتا تھا جس کو وہ چاہ کر بھی اس وقت پورا نہیں کر سکتا تھا۔ ایک تو یہ پبلک ایریا تھا اور دوسرا فجر اتنی معصوم اور ڈری سہمی ہوئی تھی کہ عالیار اسے پوری طرح سے کانفیڈنس میں لیے بنا اپنے خوبصورت جذبے کو یوں ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

دوسری طرف براق نشے میں دھت ہوتا جا رہا تھا، وہ خود پر بنا رحم کیے شراب کو گلاس میں ڈال کر گھونٹ پر گھونٹ لیے جا رہا تھا۔۔

اور دوسرے ہاتھ میں سگرٹ لگائے ہوئے اپنے دل کی آگ کو دھوئیں میں چھلوں کی صورت میں اُڑا رہا تھا۔ موبائل اپنے سامنے ہی اس نے ٹیبل پر ایش ٹرے کے ساتھ ٹیک لگا کر رکھا تھا۔۔۔

خود ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہوئے سرخ آنکھوں میں غصے کی آگ لیے نظریں اس کے معصوم چہرے پر گاڑے بیٹھا تھا۔ اس وقت وہ پلکوں کو جھپکنا بھی گناہ سمجھ رہا تھا۔۔

براق ایک ٹک موبائل سکرین کو دیکھے جا رہا تھا اور دکھانے والا پوری طرح سے بے غیرتی پر اُتر کر بار بار زوم کر کے عالیار کے ہاتھ کو دکھا رہا تھا۔ جو فجر کے ہاتھ کو بڑی محبت سے پکڑے بیٹھا تھا اور بار بار کیمرہ زوم کر کے عالیار کا چہرہ بھی دکھایا جا رہا تھا۔۔۔

عالیار گہری نظروں سے ایک ٹک فجر کو دیکھے جا رہا تھا اور دوسری طرف فجر پلکیں جھکائے ہوئے خاموش بیٹھی تھی۔یہ سارے سین دکھا دکھا کر دکھانے والے نے براق کو پاگل کر دیا تھا وہ پوری طرح سے اپنے ہوش کھو بیٹھا تھا اگر اس وقت فلائیٹ نکل سکتی تو وہ جا کر فجر کی جان لے لیتا مگر بد قسمتی سے اگلے چار دن کے لیے کوئی بھی طریقہ ایسا نہیں تھا جس سے وہ پاکستان واپس آ سکے۔۔۔۔

مگر وہ فجر کو یوں کسی اور کے ساتھ دیکھ کر غصے سے بارود بنا ہوا تھا چہرے کی تمام رگیں تنی ہوئی تھی آنکھوں کے ڈورے شدید لال پڑ چکے تھے۔اس وقت یہ سمجھنا مشکل ہے کہ وہ حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا یا خوفناک۔۔۔

کیونکہ خوبصورت تو وہ تھا اور تھوڑا نہیں ناقابل یقین خوبصورتی کا مالک تھا اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا مغرور ایٹیٹیوڈ سے بھرا ہوا غصیلہ شہزادہ تھا اور اس وقت اس کی حالت دیکھ کر اس پر کوئی بھی لڑکی فدا ہو سکتی تھی تو سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ اس حالت میں خوبصورت لگ رہا ہے یا خوفناک۔۔۔

فجر میری طرف دیکھو یار میں کوئی جن ہوں۔۔۔بہت دیر کی خاموشی کے بعد عالیار نے فجر کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

نہیں آپ میرا ہاتھ چھوڑیں وہ کب سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اور عالیار کے بلانے پر وہ لبوں سے بھی گھبراتے ہوئے انکار کر رہی تھی۔۔۔

میں تو ہاتھ نہیں چھوڑنے والا بہت مشکل سے تو یہ خوبصورت ہاتھ میرے ہاتھ میں آیا ہے۔ تو اب تو ہاں بلوائے بنا عالیار کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا عالیار نے مسکراتے ہوئے کہہ کر ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔

آہ ہ آہ۔۔۔۔بے غیرت انسان اس کا ہاتھ چھوڑ دے ورنہ خدا کی قسم تیرے ہاتھ کو تیرے بازو سے الگ نہ کر دیا تو براق میرا نام نہیں ہے۔۔۔
براق کی خوفناک دھاڑ روم میں گونج اُٹھی تھی غصہ اُتارنے کا اس کے پاس اس وقت کوئی طریقہ نہیں تھا۔۔

ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاس کو سامنے پڑے ہوئے آئی فون پرو میکس پر دے مارا تھا۔۔ موبائل سکرین پر شراب کا پورا گلاس کرنے سے سکرین پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ اور نہ ہی براق کہ دل میں جلتے ہوئے آگ کے شعلوں پر کوئی فرق آیا۔۔۔

فجر تم اپنے لیے موت کا کنواں کھود رہی ہو۔۔ہٹالو اپنا ہاتھ تم کتنی اذیت سے گزرنے والی ہو اس کا تو تم سوچ بھی نہیں سکتی براق پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کر رہا تھا۔۔

جو شخص براق کو ویڈیو کال پر یہ سب دکھا رہا تھا پتہ نہیں وہ کیا ثابت کرنا چاہتا تھا چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی زوم کر کے دکھا رہا تھا۔۔

ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس شخص کو نہ تو فجر سے کوئی لینا دینا تھا اور نہ براق سے شاید وہ کوئی اپنا ہی مقصد نکالنا چاہتا تھا۔۔وہ ایسا کیوں کر رہا تھا یہ تو وہی صرف وہ شخص ہی جانتا تھا۔۔۔۔

فجر میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میرے دل نے پہلی نظر میں جس خوبصورت جذبے کو محسوس کیا میں اس جذبے کو پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ محبت ہے۔۔۔

تم خوشی خوشی میری زندگی میں آؤ گی تو یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہو گا۔تم میری پہلی اور آخری محبت ہو۔۔اگر تم میری زندگی میں خوشی خوشی شامل ہو گی تو قسم سے پوری زندگی میں تمہیں پلکوں پر سجا کر رکھوں گا۔۔۔۔

عالیار کی آواز مائک سے صاف براق کو سنائی دے رہی تھی کیونکہ ویڈیو بنانے والے نے چھوٹا سا نہ نظر آنے والا مائک براق کے ٹیبل کے ساتھ لگا رکھا تھا۔۔

۔

اس سے آگے براق کی کچھ بھی سننے کی ہمت جواب دے چکی تھی۔ براق غصے کا انتہائی تیز تھا اور اس میں برداشت کی بہت زیادہ کمی تھی۔۔۔

اسی غصے میں اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کو ہاتھ سے دھکیل کر فرش پر پھینکا اور تیزی سے روم سے باہر چلا گیا کیونکہ وہ فجر یوں کسی اور کے ساتھ دیکھ کر برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اس کی دماغ کی نسیں درد سے پھٹی جا رہی تھیں۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُڑ کر پاکستان جائے اور اس شخص کی جان لے لے جو فجر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

....

منت کب سے وجدان کا انتظار کر رہی تھی شاپنگ پر جانے کے لیے مگر وجدان کا ابھی تک کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔ منت یوں تیار ہو کر پتہ نہیں کتنی بار اپنے روم سے نکل کر نیچے چکر لگا چکی تھی اب تو اسے

شرمندگی محسوس ہونے لگی تھی کیونکہ سب لوگ جانتے تھے کہ منت آج عید کی شاپنگ کے لیے وجدان کے ساتھ جا رہی ہے۔۔۔

غصے سے گلے میں ڈالے ہوئے دوپٹے کو اُتار کر اس نے بیڈ پر پھینکا تھا اسی وقت روم کا دروازہ کھلا اور وجدان کافی سارے شاپنگ بیگ ہاتھ میں پکڑے ہوئے روم کے اندر داخل ہوا تھا۔منت نے ایک نظر اُٹھا کر وجدان کی جانب دیکھا اور سمجھ گئی تھی کہ وجدان صاحب اس کے لیے شاپنگ کر کے لائے ہیں کیونکہ شاپنگ بیگ سے ہی اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ شاپنگ لیڈیز کی کی گئی ہے مگر یہ چیز اسے خوشی نہیں دے سکی بلکہ مزید اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔

اسلام علیکم مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ یارِ وجدان کا موڈ سخت خراب ہے شاپنگ بیگ سوفے پر رکھتے ہوئے وجدان نے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

آپ نے جو کچھ کیا ہے اس کے بعد کیا میں موڈ بھی خراب نہیں کر سکتی۔۔۔وجدان کے پاس آنے پر منت تیزی سے اس کے قریب سے اُٹھتی ہوئی دور جا کھڑی ہوئی تھی۔یعنی کہ غصہ آسمانوں کو چھوء رہا تھا۔۔۔

سوری یار اصل میں مجھے کام سے آتے ہوئے کافی لیٹ ہو گیا میں نے بہت کوشش کی مگر ایک ضروری میٹنگ تھی جسے میں چاہ کر بھی پوسٹ پون نہیں کر سکتا تھا۔۔

صبح عید ہے اور آج اگر میں وہ میٹنگ نہیں لیتا تو اگلے چار پانچ دن تک کوئی چانس نہیں تھا اور کام کا بہت نقصان ہو جاتا۔۔۔

ہاں آپ کو اپنا کام بہت عزیز ہے آپ کام ہی کریں اور مجھے بلانے کی کوشش مت کیجئے گا میں آپ سے بہت ناراض ہوں۔ جتنے قدم وجدان اس کی جانب بڑھا رہا تھا منت اتنے قدم اس سے دور ہوتی ہوئی بیڈ کراؤن کے پیچھے جا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

آج وجدان کا وعدہ تھا کہ وہ اسے شاپنگ پر لے کر جائے گا اور منت بڑے دل سے تیار ہوئی تھی اور وجدان کے نہ آنے پر منت کو وجدان پر بہت زیادہ غصہ تھا۔۔۔

میری جان میں جانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی مگر اس کا ازالہ میں عید کے بعد کر دوں گا۔ میں اپنی جان کو شاپنگ پر بھی لے کر جاؤں گا اور آپ کے شاپنگ بیگ بھی اُٹھاؤں گا۔ مگر پلیز اس وقت مان جاؤ منت کی بچوں جیسی ناراضگی دیکھ کر وجدان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

نہیں آپ کی وجہ سے جو سب کے سامنے میری جو اِنسلٹ ہوئی ہے میں وہ نہیں بھول سکتی اور آپ مجھے منانے کی کوشش بھی مت کریں میں نہیں مانوں گی۔۔۔ میں صبح سے پاگلوں کی طرح تیار ہو کر گھر میں گھوم رہی ہوں اور آپ مجھے لینے نہیں آئے۔۔

منت یار اِنسلٹ کی بات کہاں سے آگئی ہمارے گھر میں سب ہمارے اپنے ہیں تو میرے یار کی اِنسلٹ کس سے ہو گئی۔۔۔

گھر میں نوکر بھی موجود ہیں!!

او مائی گاڈ تو میرے یار کو نوکروں سے شرم آرہی ہے تو ٹھیک ہے چلو میں نوکروں کے سامنے جا کر تم سے معافی مانگ لیتا ہوں۔۔۔

میں آپ کو اتنی بد تمیز نظر آتی ہوں جو نوکروں کے سامنے آپ سے معافی منگواؤں گی۔۔

تو میرا یار کیسے مانے گا کوئی تو حل ہو گا!

کوئی حل نہیں ہے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی!

یہ کام تو میں نہیں کر سکتا جب تک تم سے بات نہ کروں وجدان کے بے قرار دل کو چین کیسے آئے گا۔۔

جیسے میں سارا دن بے چین رہی ہوں آپ کے انتظار میں ایسے ہی آپ بھی آج کی رات بے چینی میں گزاریں یہی آپ کی سزا ہے۔ کل عید کے بعد ہی ہم آپس میں بات کریں منت فل سٹاپ لگاتے ہوئے بیڈ کے پیچھے سے نکل کر واش روم کی جانب چل پڑی تھی تا کہ وہ کپڑے چینج کر سکے۔۔۔

تماری ہر سزا سر آنکھوں پر مگر مجھ سے دوری یہ کیسے سوچ لیا یارِ وجدان نہ تو تمہیں مجھ سے دور جانے کی اجازت ہے نہ خاموش رہنے کی۔ دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے وجدان نے بیڈ کی

دوسری جانب سے ہو کر منت کی کمر کے پیچھے سے ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کی پشت پر اپنا چوڑا مضبوط سینہ رکھا اور ٹھوڑی کندھے پر رکھتے ہوئے لب گال پر رکھ کر چوم چکا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔ آپ میری بات مانتے ہیں جو آپ مجھ پر حکم چلا رہے ہیں!!

غصے اور نخرے سے ملے جلے جذباتوں سے پیٹ پر بندھے ہاتھوں کی گرفت کو ہٹانے کی بے جا کوشش کرنے لگی۔۔۔

پہلی بات تو یارِ وجدان تم پر میرا ہر حکم ماننا فرض ہے اور دوسری بات وجدان تمہاری ہر پیار بھری بات جو ماننے کے لائق ہوگی وجدان ہمیشہ اس پر سر جھکائے رکھے گا۔۔۔

اور آج کی تمہاری بات نہ ماننے کا دکھ ہے مجھے جس کا ازالہ میں ہر صورت کروں گا اور رہی بات ناراض ہو کر دور جانے کی اس کی اجازت نہ آج ہے نہ کل ہوگی۔ہاں روٹھ جاؤ جتنا روٹھ سکتی ہو۔ تمہیں ناراض ہونے کا پورا حق ہے۔۔۔۔

اگر میری محبت میں دم ہوا تو میں خود منالوں گا۔۔

میں نہیں مانوں گی کیونکہ میں آپ سے شدید ناراض ہوں۔۔

کوئی بات نہیں میں شدید محبت سے منالوں گا۔۔اپنی سخت بیرڈ والی گال منت کی مخملی گال سے رب کرتے ہوئے وجدان کی آواز میں بھاری پن آنے لگا تھا۔۔

منت وجدان سے سخت ناراض تھی تو اس وقت وہ بالکل نہیں چاہتی تھی کہ وہ وجدان کی محبت کے سامنے کمزور پڑ جائے اور جانتی تھی کہ کچھ لمحے اگر وہ وجدان کے قربت میں کھڑی رہی تو وہ اپنی ناراضگی کو برقرار نہیں رکھ پائے گی۔۔۔

وجدان جو خماری سے اس کی گال پر جھکتا آنکھیں بند کرتا جا رہا تھا منت نے بڑی چالاکی سے وجدان کو پیچھے کرتے ہوئے آزادی حاصل کی اور اسے انگوٹھا دکھاتے ہوئے بڑی ہوشیاری سے بنا اسے سوچ سمجھنے کا موقع دیے بغیر، بالکنی کا دروازہ کھول کر باہر جا کر دروازہ لاک کر چکی تھی۔۔۔

منت بچی لاک کھولو ورنہ بہت بُرا پیش آؤں گا۔۔۔ وجدان نے ونڈو شیشے سے جھانکتی ہوئی منت کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ونڈو کے شیشے بند تھے تو منت کو کچھ خاص آواز تو نہیں سنائی دے رہی تھی مگر وجدان کے امپریشن صاف صاف بتا رہے تھے کہ وجدان اسے دھمکی دے رہا ہے۔۔۔

مگر وجدان کی محبت کے مان سے لبریز منت پر خاک بھی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ سامنے سے انگوٹھا دکھاتے ہوئے دروازہ کھولنے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔

وجدان نے ہر حربہ آزما کر دیکھ لیا تھا غصے سے آنکھیں بھی دکھائی دھمکی بھی دی جو کہ منت لپسینگ سے صاف سمجھ رہی تھی کہ وہ کیا بول رہا ہے مگر جب کچھ اثر نہیں ہوا تو وجدان کمرے کے دروازے سے باہر جا کر دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

جب منت نے دیکھا کہ وجدان روم سے باہر جا چکا ہے تو منت نے بالکنی کا دروازہ کھولا اور دبے قدموں سے وہ روم کا دروازہ بند کرنے کے لیے دروازے کے قریب گئی۔۔۔

اسی لمحے وجدان نے تیزی سے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔منت کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وجدان جان بوجھ کر دروازے کے باہر گھات لگائے کھڑا ہے یہ سب کچھ اسے اپنے جال میں پھنسانے کے لیے کیا گیا تھا۔۔۔

وہ گھبرا کر واپس بالکنی کے دروازے کی جانب بھاگنے لگی تھی کہ ہڑبڑا کر بھاگتی ہوئی منت کی کلائی کو مضبوط شہزادہ بڑی مہارت سے تھام چکا تھا۔۔۔

ہا۔۔ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔منت جو اچانک ہوئی آفات سے گھبرا اُٹھی تھی۔کلائی کو مروڑتے ہوئے چھڑوانے کی بے جا کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وجدان نے روم کے دروازے کو لاک کرتے ہوئے پوری طرح سے اسے اپنی گرفت مل لے لیا۔۔۔

چھوڑ دوں تمھیں ہاں ۔۔میرا یار بہت چالاک ہو گیا ہے آج ذرا میں اپنے یار پر اپنے رنگ ظاہر کرتا ہوں۔میرے یار نے مجھے بہت شریف سمجھ لیا ہے جو کہ میں بالکل نہیں ہوں۔۔

کیسے تم مجھ سے دور گئی تھی۔ پھڑپڑاتی ہوئی منت کو وہ بڑی مضبوطی سے سینے میں سماتے ہوئے راہِ فرار بند کر چکا تھا۔۔۔

مضبوط سینہ اس کی کمر پر لگائے ہوئے ہاتھ کی پشت اس کی گال پر رب کرتے ہوئے گرم سانسوں سے اس کے مخملی گالوں کو جھلسا رہا تھا۔۔۔

مقابل کی سانسوں میں اتنی حدت تھی کہ منت کو جو ڈر تھا وہ سچ ثابت ہونے لگا وہ جانتی تھی کہ وہ وجدان کی قربت میں اپنے غصے کو برقرار نہیں رکھ سکتی اور یہی ہونے لگا تھا۔۔۔

کیا ہوا میرے یار کی دھڑکنیں تو ابھی سے میری محبت کے گن گانے لگیں ہیں میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا غصہ برقرار رکھو تاکہ میں تمہیں منانے میں زیادہ ٹائم لگاؤں۔۔۔

اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ وجدان نے نرمی سے ہاتھ سے گھماتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کر کے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر باندھ کر حصار تنگ کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ بلو آئیز منت کے خوبصورت چہرے پر گاڑ کر گہری نظروں سے دیکھتا ہوا دل فریب انداز سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

منت خاموش تھی۔ منت نے پلکیں اُٹھا کر وجدان کے چہرے کی جانب دیکھا تھا اور اپنی قسمت پر رشک کیا۔ یہ سوچ کر کہ یہ خوبصورت شہزادہ اس کا ہے۔ اور ہمیشہ اس کا ہی رہے گا۔۔۔ اس کی محبت

اور اس کے دل پر اس کے وجود پر صرف منت کا حق تھا اور یہ حق اس خوبصورت شہزادے نے اپنی مرضی سے اسے دے رکھا۔۔

منت کی کلائی کو نرمی سے پکڑ کر وجدان نے نے سلگتے لب اس کی مخملی ہاتھ پر رکھ چومتے ہوئے آنکھوں سے لگایا تھا۔۔

۔منت نے شرما کر پلکیں جھکائیں تو وجدان نے اس کی حیا پر مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے چوم لیا۔۔

وہ پیچھے ہٹا اور بیڈ پر ایک کیوٹ سے شاپنگ بیگ کے اندر سے ایک ڈبیا نکال کر اس کے پاس لایا تھا جس کے اندر ایک بہت ہی خوبصورت گولڈ کی باریک سی چین نکال کر اس کی خوبصورت دودھیا گردن یہ پہناتے ہوئے لب چین کے اوپر رکھ کر لمس چھوڑا۔۔

لمس کی حدّت اتنی شدید تھی کہ منت پلٹ کر اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے چھپ گئی تھی۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے۔۔)یارِ وجدان کیا اس کو میں تھینک یو سمجھ کر رکھ لوں(

وہ اپنی منت کی عادت سے وہ بخوبی واقف تھا کہ منت اس کی قربت میں زیادہ دیر خود کو ناراض نہیں رکھ پاتی۔۔۔

آخر وجدان کی محبت تھی جسے اس نے بچپن سے جوانی تک بڑی محبت سے اپنے دل میں سنبھال کر پروان چڑھایا تھا ایسی مضبوط محبت کے سامنے منت جیسی نازک جان کیسے ٹکتی۔۔

منت اُکھڑی ہوئی تیز سانسوں کے ساتھ سینے میں سر دیے خاموش کھڑی تھی۔۔۔

یارِ وجدان لب کھولو اور جواب دو،اس کو تھینک یو سمجھ کر رکھ لوں یا تم میری محبت کے سامنے ہار چکی ہو اور میں اس کو اپنی جیت سمجھوں۔۔

وہ شرارتی ہوتا ہوا اس کے گرد اپنے حصار کو مضبوط کر چکا تھا کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے فیورٹ کام پر لگ چکا تھا۔۔

منت کی شرٹ کی بیک سائیڈ پر لگی ہوئی زپ کو ہمیشہ کی طرح ایک ہی جھٹکے میں کھول کر خوبصورت لبوں سے مسکرایا تھا۔۔منت کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی کیونکہ یہ وجدان کا سب سے فیورٹ پارٹ تھا۔۔۔

اس کی مخملی کمر پر اپنا مظبوط کھردرا ہاتھ رب کرتے ہوئے اس کی تیز دھڑکنوں اور سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے مدہوش ہو رہا تھا۔اسے اپنی گود میں اُٹھائے ہو بیڈ پر لیٹا چکا تھا۔۔

پیچھے ہٹیں پہلے مجھے اپنی شاپنگ دیکھنے دیں منت وجدان کی نزدیکیوں سے شرما کر تیزی سے اُٹھنے والی تھی کہ وجدان اس کے اوپر گرنے والے انداز سے براجمان ہو کر لیٹ گیا۔۔۔

یارِ وجدان شاپنگ تمہاری ہے جب چاہے دیکھ لینا۔ مگر اس وقت وجدان کا موڈ اپنے یار کو دیکھنے کا ہے مذاحمت کھڑی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔ کیونکہ میں اپنے یار کو منا چکا ہوں منت کو کمزور پڑتا دیکھ وجدان کے لب مسکرائے جارہے تھے۔۔۔
مگر میں تو ابھی نہیں مانی میں ناراض ہوں۔۔وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے جھکاؤ کو روکنے کے لیے منت نے ایک اور بہانہ بنایا۔۔۔

تو کوئی بات نہیں مجھے منانے کے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں ذرا موقع تو دو میری جان۔۔۔وجدان اس کی کلائیوں کو پکڑ کر اوپر کی جانب پن کرتے ہوئے اپنے مظبوط ہاتھ اس کی مخملی ہتھیلیوں پر رکھتے ہوئے انگلیاں پھنسا چکا تھا۔۔۔

وجی پلیز ابھی تنگ مت کریں مجھے اپنی شاپنگ دیکھنی ہے اور اس کے بعد مجھے مہندی بھی لگوانی ہے آپ کے انتظار میں نہ تو میں مہندی لگوا سکی ہوں اور ہی ہم شاپنگ پر جا سکے۔۔۔

اب اگر تم نے اپنے ہاتھوں کو میرے ہاتھوں سے چھڑوانے کی کوشش کی تو منت جان لے لوں گا۔۔

کتنی بار کہا ہے میری قربت کے لمحوں میں اپنی منمانی مت دکھایا کرو۔۔۔

دیوانوں کی طرح وجدان اسکے چہرے پر لبوں سے طواف کر رہا تھا۔وجدان کے سلگتے محبت بھرے لب نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے منت کی سانسوں کو تیز کرنے کی وجہ بن رہے تھے۔۔۔

مگر وجی میری مہندی۔۔۔۔

پہلے مجھے اپنی دیوانگی لٹا لینے دو، اس کے بعد مہندی لگوا لینا جس نے مہندی دیکھنی ہے وہ تو بنا مہندی کے ہی دیوانہ ہوا جا رہا ہے۔۔۔

وجدان اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا اس کی گوری گردن پر سلگتے لب رکھ کر گرم گرم لمس چھوڑ کر اس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔

یارِ وجدان تمہارے جسم کی خوشبو وجدان کو پاگل کر دیتی ہے۔سرگوشیوں میں بولتا اس کے جسم کی نیچرل خوشبو کو پوری طرح سے اپنی سانسوں میں بساتا جا رہا تھا۔۔۔

آہ ااا--وجدان اپنی دیوانگی میں اس کے کان پر لب رکھتے ہوئے چبن دے چکا تھا سک کر منت کے منہ سے آہ نکلی تھی--

"آئی لو یو" اس کے کانوں کی لو کو لبوں سے چومتے ہوئے سر گوشی میں کہا تو منت کے دل کی دھڑکنوں میں سنسناہٹ دوڑنے لگی تھی---

منت میری محبت کا جواب محبت سے دیا کرو وجدان اپنے آئی لو یو کا جواب سننا چاہتا تھا اور منت اس معاملے میں بہت کنجوس تھی- یا یوں کہہ لیں کہ منت کو بہت شرم آتی تھی وجدان سے اس لیے وہ اپنے دل کی بات لبوں سے نہیں کہہ پاتی تھی---

منت میں نے کہا میری محبت کا جواب محبت سے دیا کرو میں نے کہا آئی لو یو مجھے اسکا جواب چاہیے آج وجدان بھی ضدی بن کر چہرہ اوپر اُٹھائے اس کے خوبصورت چہرے پر نظر گاڑے ہوئے جواب کا منتظر تھا--

میں نہیں بولوں گی مجھے شرم آتی ہے---منت شرم سے آنکھیں بند کیے وجدان کے لمبے چوڑے وجود کے نیچے دبی ہوئی بامشکل بولی--

تمہاری شرم کی تو ایسی کی تیسی اور کچھ دیر میں تو ویسے بھی میں نے شرم کو اُتار کر بیڈ کے کونے پر رکھ دینا ہے تو بہتر ہے مجھے مت اُکساؤ اور میری محبت کا جواب دو اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے لبوں کو قید میں لیے لبوں کی نمی کے قطروں کو چوسنے لگا تھا۔۔۔

ظالم کا کس کرنے کا انداز بھی اتنا جارحانہ ہوتا کہ منت کی جان نکال لیتا تھا جیسے اس وقت اس کی سانسوں کو روکے ہوئے شدت سے پنکھڑیوں کی نمی کے ہر قطرے کو پیتے جا رہا تھا۔۔۔۔

ہاتھوں کو ملنے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ اس کے بھاری مضبوط ہاتھوں کی انگلیوں کو اس کی نازک سی کانچ جیسی انگلیوں میں پھنسائے ہوئے بیڈ پر اوپر کی جانب پن کیے ہوئے تھا۔۔۔

لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اس پر احسان کیا تھا بلو آئیز میں خماری دیکھ کر منت کے دل کی دھڑکنیں رکنے لگی تھیں منت سے ہمیشہ وجدان کی آنکھوں میں نہیں دیکھا جاتا تھا،
اور قربت کے لمحوں میں تو بالکل نہیں ایک تو اس خوبصورت شہزادے کی آنکھیں اتنی خوبصورت تھیں اور اوپر سے اس میں خماری کا جہاں آباد دیکھ کر منت تو اس میں ڈوب جانے کے ڈر سے دیکھتی ہی نہیں تھی۔۔۔

جیسے اس وقت اس نے گھبرا کر آنکھیں بند کر لی تھیں منت آنکھیں کھولو یہ خطرہ ٹلنے والا نہیں۔ آج تمہاری دھڑکنوں پر قابض ہو کر تمہاری جان نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرا یہ ارادہ ٹلنے والا نہیں۔۔۔

ویسے بھی تم نے آج روزے کی حالت میں مجھے بہت تنگ کیا ہے۔اس کا بدلہ بھی تو مجھے لینا ہے۔

اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی کہ اپنی ہار تسلیم کر کے جاؤں گا ہار کی بچی اب اگر میں نے اپنی شدتوں سے تمہاری جان نہ نکالی تو چوہدری وجدان ورک میرا نام نہیں۔ اس کی گردن پر لب رکھ کر دانتوں کی چبن محسوس کرواتے ہوئے ایک شدت بھرا لمس چھوڑا تو منت سسک اُٹھی تھی۔۔۔

میرے لو یو کا جواب دو ورنہ میں اس عمل کو دوبارہ پھر سے دہرانے میں دیر نہیں لگاؤں گا اور آنکھیں کھولو یہ جو کبوتر کی طرح تم آنکھیں بند کر لیتی ہو یہ مت کیا کرو۔ میری قربت میں آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا کرو یہ حکم ہے میرا وجدان نے سختی سے کہا تو منت نے جلدی سے آنکھیں کھول کر وجدان کی جانب دیکھا تھا مگر فوراً ہی پلکیں جھپکا گئی۔۔۔

وجدان نے زیادہ اس سے نہیں کہا وہ جانتا تھا کہ منت فطرتی طور پر شرم و حیا والی ہے۔۔

مجھ سے نہیں کہا جاتا منت کی منمنائی ہوئی ہے آواز سن کر وجدان کے سلگتے لب مسکرائے تو ڈمپل کے گڑے گہرے ہو گئے تھے۔۔۔

جن کو دیکھ کر منت کی جان نکل جاتی تھی شرم و حیا میں بھی وہ اس کے خوبصورت ڈمپلز کو دیکھنا مس نہیں کرتی تھی جیسے اس وقت بے اختیار اس کے گالوں میں پڑھتے ہوئے گھڑوں کو دیکھ مسکرا اُٹھی تھی۔۔۔

اور اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے جبکہ مقابل کی نظریں اس پر ہی جمی ہوئی تھی تو اس نے یہ منظر بخوبی دیکھا تھا۔۔۔میرے ڈمپلز کی دیوانی تم چاہو تو ان پر کھل کر اپنی محبت برسا سکتی ہو ۔۔۔۔۔

وجدان کی خماردار آواز سے وہ حوش کی دنیا میں واپس آئی تو شرما گئی تھی یہ سوچ کر کے اس کی چوری پکڑی گئی۔۔۔

ہوں ں۔۔اب کیوں شرما کر میرے یار کی آنکھیں جھک گئی ہیں۔وجدان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔میری جان کھل کر پیار کیا کرو مت تڑپایا کرو اپنے عاشق کو اپنی محبت کے لیے۔۔

جیسے میں دل کھول کر تم پر اپنی محبت ظاہر کرتا ہوں تم بھی اسی طرح سے محبت ظاہر کیا کرو کنجوسیاں مت دکھایا کرو میری خوبصورت معصوم بیوی۔۔۔۔وجدان نے اس کی پنکھڑیوں کو ایک بار پھر سے قید میں لے لیا۔۔۔

اس دیوانے کو دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ بچپن سے منت کو محبت کرنے کے باوجود ہمیشہ اپنے آپ کو اصولوں اور حدودوں کے دائرے میں باندھے رکھا تھا۔۔

وہ منت سے اتنی محبت کرتا تھا ابھی تو اس نے چند بوندیں محبت کی منت پر برسائی تھی تو منت ایک مہینے میں وجدان کی محبت کی دیوانی ہو چکی تھی۔۔

وجدان کے سوا نہ تو منت کو کچھ دکھائی دیتا تھا نہ سنائی دیتا تھا۔سوتے،اُٹھتے،چلتے،پھرتے ہر وقت اس کے حواسوں پر وجدان چھایا رہتا تھا ابھی تو وجدان کی ساری محبت باقی تھی جو اس نے منت پر لوٹانی تھی۔۔۔۔

کوئی کہہ سکتا تھا کہ اس نے بچپن سے جوانی کی حدود میں پہنچنے تک کبھی منت پر اپنی محبت ظاہر نہیں کی تھی۔۔پتہ نہیں اس نے کیسے خود جبر کر کے رکھا تھا۔جب کہ اس وقت تو وہ منت کی جان کو مشکل میں ڈالے ہوئے تھا۔۔۔

ایک تو اس کے بھاری وجود کے نیچے منت دب کر رہ گئی تھی اوپر سے اس کے لبوں کی گستاخیاں اس کی پنکھڑیوں پر بار بار جاری ہونے کی وجہ سے منت کی سانسیں رک رہی تھیں۔۔۔

منت میرے آئی لو یو کا جواب دو جواب دیے بنا تمہاری جان نہیں چھوڑوں گا کیا چاہتی ہو کہ آج کی رات میں تمہاری جان مشکل کر دوں۔وجدان اس پر محبت کی بارش برساتے ہوئے ساتھ میں اپنی بات کو بار بار دہرا رہا تھا وہ سچ میں منت کے منہ سے آئی لو یو کا جواب سننا چاہتا تھا۔۔۔

میں نہیں کہوں گی منت کی دبی ہوئی آواز سن کر ایک بار پھر وجدان کے لب مسکرائے تھے وہ جانتا تھا کہ منت اس کے نیچے ٹھیک سے سانس تک نہیں لے پا رہی مگر وہ سفاک بنا اس کے اوپر لیٹا تھا۔وہ بھی کیا کرتا منت کے وجود کو خود میں سمیٹ کر جو سکون اسے حاصل ہوتا تھا وہ سکون حاصل کرنے کے لیے منت کی جان کو مشکل کرنا لازم تھا۔۔۔

یارِ وجدان سوچ لو!اگر میری محبت کا جواب محبت سے نہیں دو گی تو میں تمہاری جان بہت بڑے امتحان میں ڈال دوں گا۔۔

اور مجھے پورا یقین ہے کہ میرا یار میری محبت کی سختیاں اپنی نازک سی جان پر برداشت نہیں کر سکے گا

وہ مسکراتا ہوا اس کے گلے پڑ چکا تھا---

ابھی تو وجدان نے اس پر ایک احسان کر رکھا تھا کہ اس کے لبوں کو زیادہ دیر تک قید میں نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ منت کو سانس کا شدید پرابلم تھا، جس کی وجہ سے وجدان اپنے اس جذبات کو ہمیشہ قابو میں رکھتے ہوئے من مانیاں ضرور کرتا تھا مگر اسے سانس لینے کا پورا موقع دینے کے لیے کئی بار اسے اپنے اس خوبصورت لمحے کو ادھورا چھوڑنا پڑتا تھا اور یہ تو وجدان کا دل جانتا تھا کہ وہ کس مشکل سے اس کی نازک خوبصورت پنکھڑیوں کو آزادی بخشتا تھا----

بہت دنوں سے اس نے اپنے جذباتوں کو روک رکھا تھا ایک تو شادی کے فوراً بعد رمضان سٹارٹ ہو گیا اور روزوں کی وجہ سے منت کی جو حالت تھی ایسے میں وہ منت کی جان کو مشکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر آج چاند رات تھی۔۔۔ باہر سے آتش بازی کی آوازیں آرہی تھیں۔۔ باہر جشن منایا جارہا تھا کہ صبح عید ہو گی آج موقع بھی تھا دستور بھی تھا۔۔۔

آج یار بھی پاس تھا اور پورے حق بھی حاصل تھے آج دیوانگی میں بہہ کر وجدان اس پر اپنی محبت کا طوفان برسانا چاہتا تھا۔۔۔۔

یہ طوفان اس کی نازک جان پر بہت بھاری پڑنے والا تھا اس بات کا احساس چوہدری وجدان ورک کے دل کو باخوبی تھا اسی لیے تو اس کے لبوں سے مسکراہٹ جانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

منت کی محبت میں تو وجدان ویسے ہی دیوانہ تھا اور اس وقت تو وہ حد سے زیادہ بہکا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

منت کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑ رہی تھیں منت کی تیز سانسیں کبھی نیچے تو کبھی اوپر ہو رہی تھی۔۔۔ اوپر نیچے ہوتی تیز سانسیں دیکھ کر وجدان کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

تم پر یہ بلیک کلر بہت سوٹ کرتا ہے اپنی بلو آئیز کو دبا کر وجدان نے شرارتی انداز سے اس کے دودھیا سراپے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔وجدان نے گہری نظروں سے دیکھا۔۔۔

وجی پلیز روم کی لائٹ بند کریں!!اوہوں ں۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے صاف انکار کیا۔۔

یارِ وجدان وجی تو ایسا کبھی نہیں کرے گا۔نا آج سے پہلے کیا ہے نہ مجھ سے اتنی زیادہ شرافت کی اُمیدیں لگانا۔۔وجی تو دیوانہ ہے تمہارا اور جب تک اپنی دیوانگی بھری نظروں سے تمہیں دیکھے نہ اسے سکون نہیں ملتا۔۔۔

پورا حق حاصل ہے وجی کو تمہیں دیکھنے کا تو پھر کیوں اپنے اس حق کا میں استعمال نہ کروں۔۔

مجھے شرم آتی ہے۔پلیز لائٹ بند کر دیں آپ تو میرے پیارے وجی ہیں نامنت شرم سے آنکھیں بند کیے ہوئے اس کے سامنے التجا کر رہی تھی۔اور اس کی التجا کا اس خوبصورت شہزادے پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ کیسے اپنی نظروں سے اس کے سراپے کو لائٹ بند کر کے اوجل ہونے دیتا۔۔۔وہ تو دیوانہ تھا اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے۔۔۔

وجی اپنی محبت کے لمحوں میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسا کوئی میرے دل میں شوق ہے کہ میں اپنے جذباتوں کی کٹوتی کر کے تمہاری نظروں میں خود کو اچھا ثابت کروں۔۔

وہ شرارتی لبوں سے مسکراتا ہوا۔کسی شرمانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

منت کی محبت میں بگڑا ہوا شیر اس وقت تو اپنی منمانیاں کر کے ہی پیچھے ہٹنے والا تھا۔۔اس کی آواز کا بہکے ہوئے شہزادے پر کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔

مضبوط شیر نے نازک سی ہرنی کو کچھ اس طرح سے جکڑ رکھا تھا کہ اس کو پھڑ پھڑانے کی بھی اجازت نہیں تھی۔۔۔

آج ان دونوں کی نکاح کے بعد پہلی چاند رات تھی اور کل ان دونوں کی پہلی عید۔۔

آج اپنی شادی کے بعد پہلی چاند رات کو وہ پوری ایمانداری سے منا رہا تھا اور آج سے پہلے چاند رات کبھی وجدان کو اتنی خوبصورت نہیں لگی تھی۔۔۔

باہر بھی جشن کا ماحول تھا اور روم کے اندر بھی جشن تھا۔۔۔ وہ پوری شدت سے اپنی محبت کی بارش برساتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

کہیں کوئی کمی نہیں تھی کوئی مہلت نہیں دی گئی تھی۔۔۔ محبت کی تیز بارش کی شدتوں میں بھیگتی ہوئی منت اپنے وجی کی دل و جان سے ہو چکی تھی۔۔۔

یارِ وجدان دل میں جو تیرا مقام ہے

اس کے آگے تو ساری دنیا عام ہے

اپنی محبت کی تیز بارش برسا کر وجدان نے لب اس کی کان لوں پر رکھتے ہوئے سرگوشی میں کہا تو یار وجدان کی پنکھڑیاں بے اختیار مسکرا اُٹھی تھی۔۔۔ وہ شرما کر وجدان کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔۔

اپنی شرمائے ہوئے یار کو وجدان نے باہوں کے مضبوط حصار میں لیتے ہوئے سینے کی دھڑکنوں میں چھپا لیا۔۔۔۔

وہ اپنی جان پر پہلے ہی بہت منمانی دکھا چکا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔۔ہمم۔۔۔آپ بہت گندے ہیں۔۔۔مطلب۔۔۔آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا وہ سینے میں سر چھپائے شکایت کر رہی تھی۔۔۔۔ہاہاہا۔وجدان کا جاندار قہقہہ روم کی دیواروں سے ٹکرایا تھا۔۔۔وجی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے میرا یار اتنا خوبصورت ہے وجی معصوم کیا کرے۔۔۔۔

معصوم اور آپ؟ بالکل بھی نہیں۔۔

ہاں یار میں معصوم ہوں۔بس یار مجھ سے تمہارے حسن کی تپش برداشت نہیں ہوتی۔۔۔کیا کروں میں تو بہک جاتا ہوں۔۔جب بہک جاتا ہوں تو مجھے خود احساس نہیں ہوتا کہ میں اپنے یار پر ضرورت سے زیادہ سختیاں دکھا رہا ہوں۔۔۔۔۔

وجدان نے مسکراتے ہوئے حصار کو مزید تنگ کر لیا۔۔اسی وقت روم کا دروازہ کھٹکا اور نوکرانی سکینہ کی آواز آئی تھی کہ نیچے مہندی والی آئی ہیں۔۔

اور منت بی بی کو ثریا بی بی بلا رہی ہیں کہ آکر مہندی لگوالیں۔جو کہ وجدان کی امی تھی۔۔۔۔۔

وجدان کا ابھی بالکل ارادہ نہیں تھا منت کو خود سے دور کرنے کا مگر اس وقت وہ اپنے یار کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ منت کو مہندی بہت پسند ہے اور کچھ دیر پہلے وہ کتنی اُتاولی ہو کر بول رہی تھی کہ اسے مہندی لگانی ہے۔۔۔

اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے وجدان نے منت کو جانے کی اجازت دے دی۔۔

آزادی ملتے ہی وہ شرما کر سو کی سپیڈ سے باتھ روم کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔۔ٹھا کی آواز سے وہ دروازہ بند کر چکی تھی۔۔

۔منت۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔مجھے بھی نیچے جا کر امی سے پوچھنا ہے کہ عید کی تیاریوں کے حوالے سے میرے لیے کوئی کام ہے تو بتا دیں وجدان باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولا۔۔۔

تو جائیں میں نے کب روکا ہے۔۔۔یار فریش ہوئے بنا کیسے جا سکتا ہوں۔۔۔۔ہاں تو صبر کر لیں میں فریش ہو کر آتی ہوں پھر آپ ہو لینا۔۔۔۔یار میں تو سوچ رہا ہوں تم دروازہ کھولو ہم مل کر فریش ہو لیتے ہیں۔۔۔۔

کیااااااا۔۔۔۔۔وجی میں آپ کی جان لے لوں گی آپ بہت گندے ہو گئے ہیں۔۔۔وجدان کی بات پر منت نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔وجدان کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔وہ منت کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا جو کہ اس وقت ممکن نہیں تھا۔۔۔

منت کو تنگ کر کے وجدان ہنستے ہنستے واپس آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

....

منت جب نیچے پہنچی تو ہمیشہ کی طرح صدف پھوپھو بھی اپنے مائکے آئی ہوئیں تھیں یہ سالوں سے ہوتا آرہا تھا۔۔

جب سے صدف کی شادی وقاص سے ہوئی تھی وقاص ہر چاند رات کو صدف کو ضرور اس کے مائکے لے کر آتا تھا۔کیونکہ صدف کے چہرے پر جو خوشی اپنے مائکے میں آکر ہوتی تھی اس خوشی کو دیکھنے کے لیے وقاص ہمیشہ سالوں سے اسے یہاں لے کر آرہا تھا۔۔

صدف یہاں آکر اپنی شادی سے پہلے والے وقت کو یاد کرتی تھی جب وہ بھی اس گھر میں اپنی بھتیجیوں کی طرح چاندرات کو مہندی لگانے کے لیے اسی طرح پُرجوش ہوتی تھی جیسے اس وقت اس کی بھتیجیاں بڑے شوق سے مہندی لگوا رہیں تھیں۔۔۔

صدف اپنی بھتیجیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی خوبصورت مہندی کے ڈیزائن بنوا رہی تھی اور پاس ہی اس کی دونوں بھابھیاں بیٹھی ہوئی صدف سے گپیں مار مار کر نہ جانے کس بات پر مسکرا رہی تھیں۔۔۔

جب منت وجدان کے ساتھ بڑے سے ہال میں داخل ہوئی جہاں پر سچ میں چاند رات کی رونقیں لگی ہوئی تھیں تین چار مہندی والی لڑکیاں بلوائی ہوئی تھیں دو لڑکیاں بڑی عورتوں کو مہندی لگا رہی تھی اور دو لڑکیاں چھوٹی لڑکیوں کو یعنی کہ حوریہ زمل اور فجر کو مہندی لگا رہی تھی۔۔۔۔

صدف کے ساتھ ساتھ زمل بھی ہمیشہ چاندرات اپنے ننھیال میں ہی گزارتی تھی کیونکہ زمل کی خوشی بھی اپنی کزن حوریہ منت اور فجر کے بغیر ادھوری ہوتی تھی۔۔۔

منت بھاگتی ہوئی جا کر اپنی پھوپھو کے گلے لگی تھی۔۔ منت میرا بچہ کیسی ہو میں کب سے اپنے بچے کا انتظار کر رہی تھی صدف نے پیار سے دونوں گالوں کو چومتے ہوئے اپنے پاس ہی منت کو بٹھا لیا تھا۔۔۔۔۔

صدف ایسے ہی اپنی بھتیجیوں اور بھتیجوں سے پیار کرتی تھی۔۔وجدان بھی اپنی پھوپھو سے گلے مل کر دعائیں لیتا ہوا وقاص ماموں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

سامنے ہی صوفے پر بلاج بھی بیٹھا ہوا تھا۔۔فل بلیک کلر کے سوٹ کے اوپر ڈارک گرے کلر کی شال کندھوں پر لٹکائے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا ہمیشہ کی طرح سلکی بال بہت بے ترتیب تھے جو کہ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگائے ہوئے تھے۔۔بازو کہنیوں تک ہمیشہ کی طرح فولڈ کر رکھے تھے پاؤں میں پشاوری چپل پہنے ہوئے ہمیشہ والا سٹائل ہی اپنائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔۔

بلاج آج سے پہلے کبھی چاندرات کو صدف کے ساتھ نہیں آیا تھا یہ پہلا حادثہ تھا کہ بلاج بھی آیا تھا۔۔

منت دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی کہ بلاج کیسے آگیا وجدان نے آکر وقاص اور بلاج سے ہاتھ ملایا اور ان کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا اب تو بلاج کی عزت کرنا وجدان لوگوں پر لازم ہو چکی تھی۔۔۔

جبکہ وجدان کو بلاج ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔ آج قدرت کا ایک اور بھی کرشمہ ہوا تھا کہ اس وقت اذلان بھی بالکل بلاج کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

اور سونے پر سہاگہ وہ بھی چہرے پر خوشی سجائے ہوئے تھا۔ اس خوشی کو دیکھ کر وجدان حیران تھا ۔ جیسے منت بلاج کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی کیونکہ بلاج کو دیکھ کر آج کل اذلان کا پارہ ہائی ہو جاتا تھا۔۔۔۔

مگر آج یہاں پر اذلان بالکل پُر سکون اور خوشگوار موڈ میں بیٹھا تھا۔ دونوں میاں بیوی حیران تھے کہ پتہ نہیں آج چاند کس طرف سے نکلا ہے صلاح الدین صاحب ٹیک لگائے صوفے پر براجمان تھے۔۔۔۔

اور ساتھ ہی ان کے دونوں بیٹے چوہدری ریاض ورک اور چوہدری آصف ورک بھی بیٹھے تھے۔ بہت ہی خوبصورت فیملی تھی اور بہت محبت تھی اس خاندان کے بیچ میں جو دور سے ہی دیکھ کر نظر آتی تھی سوائے بلاج کے مگر آج بلاج کے زاویے بھی معمول سے بہتر تھے۔۔۔۔

فجر اور حوریہ کے ہاتھ پر مہندی لگ چکی تھی اور اب زمل اور منت کی باری تھی۔ حوریہ کب سے نظروں کی تپش خود پر محسوس کر رہی تھی وہ بہت اچھی طرح سے جانتی تھی کہ بلاج مسلسل اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

آج سے پہلے کبھی نہ کنفیوز ہونے والی حوریہ آج کنفیوز بیٹھی تھی کیونکہ بلاج نے اس دن شاپنگ کے بعد جو بے باکیاں واپسی پر دکھائی تھیں حوریہ ابھی تک بول نہیں سکی تھی۔۔۔۔

اس کی مہندی مکمل ہوتے ہی وہ بہانہ بنا کر جلدی سے وہاں سے اُٹھتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

بس میم آپ کی مہندی مکمل ہو گئی ہے بس اب آپ بتا دیں مہندی میں کس کا نام لکھنا ہے۔زمل کی مہندی مکمل ہوتے ہی مہندی والی نے پوچھا۔۔

کسی کا نام نہیں لکھنا اور کوئی اس لائق ہے بھی نہیں کہ زمل کے ہاتھ پر اس کا نام لکھا جا سکے زمل نے غصے والی کیفیت سے کہا تو منت اور فجر نے چونک کر زمل کی جانب دیکھا تھا۔۔

جی میم میں نے تو اس لیے پوچھا کہ شاید کسی کا نام لکھنا ہو اور میں بھول نہ جاؤں مہندی والی بیچاری ڈر گئی تھی زمل کی غصے والی آواز سے۔۔۔

بلاج کے فون پر کوئی ضروری کال آ رہی تھی تو وہ سب کے پاس سے اُٹھ کر سیڑھیوں کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

مہندی میں میرا نام لکھواؤ ورنہ زمل مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔زمل کے نمبر پر اذلان کا میسج آیا تھا جسے وہ پڑھ بھی چکی تھی۔۔۔

مگر اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔۔اذلان زمل کی بیک سائیڈ والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اس لیے زمل اور اذلان ایک دوسرے کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔

مگر اذلان اس وقت شدید غصے میں تھا۔۔۔

....

حوریہ روم میں جس مقصد سے آئی تھی اس مقصد کو واش روم بیسن کے سامنے کھڑی ہوئی انجام دے رہی تھی۔ صدف پھوپھو کے کہنے پر مہندی والی نے بلاج کا نام حوریہ کے ہاتھ کے بیچو بیچ ہارٹ کے اندر لکھ دیا تھا۔۔۔

اس وقت حوریہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی ہتھیلی کو کسی کھردری چیز سے کھرید کھرید کر جلد اُکھیڑ دے جہاں پر بلاج کا نام چمکا رہا تھا۔۔۔

ہتھیلی پر بار بار صابن لگا کر وہ بے دردی سے کپڑے دھونے والے برش سے رگڑ رگڑ کر دھو رہی تھی۔۔۔۔

خود کو سمجھتی کیا ہو۔ اتنا بُرا لگتا ہے تمہیں میرا نام؟؟ تب کیا کرو گی جب تمہاری وجود کے ہر رعنائی پر میں اپنا نام لکھ دوں گا۔۔۔

بلاج کی غرائی ہوئی بھاری آواز پر حوریہ دبک کر پیچھے ہوئی تھی جبکہ بلاج اس کے جبڑے کو دبوچتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے غرایا تھا۔۔

حوریہ آتے ہوئے دروازہ لاک کرنا بھول گئی تھی اور اسی کا فائدہ اُٹھا کر بلاج روم کے اندر داخل ہو چکا تھا۔۔

بلاج صرف حوریہ کے وہاں سے اُٹھنے کا ویٹ کر رہا تھا اس نے اپنے ہی دوسرے موبائل سے نمبر ڈائل کرتے ہوئے یہ پریزنٹ کروایا تھا کہ اسے کسی کا فون آرہا ہے۔۔۔

اصل میں تو اسے حوریہ کہ روم میں آنا تھا وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اس کے ہاتھ پر جو زبردستی نام لکھوایا گیا اس کو مٹانے کے لیے حوریہ ہر ممکن کوشش کرے گی اور اس کا شک صحیح ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہوں س۔۔۔جواب دو جب تمہارے جسم پر اپنا نام لکھوں گا تب کیا اپنے جسم پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا لو گی۔۔۔بلاج اسکے چہرے پر جھک کر جبڑے کو اتنی سختی سے دبوچے ہوئے تھا کہ حوریہ کی آنکھوں سے پانی آنے لگا تھا۔۔

حوریہ جھٹپٹا کر خود کو چھوڑوانا چاہ رہی تھی مگر وہ اس کی کمر کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پن کیے اسے اپنے ساتھ چپکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

کل کی بات میں کیوں کر رہا ہوں آج کی بات کرتا ہوں، بہت نفرت ہے نا تمہیں مجھ سے اور میرے نام سے اب میں جو کرنے جارہا ہوں اس کے بعد اپنے جسم کے اس حصے کو بھی کاٹ کر پھینک دینا۔

حوریہ یا سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے اس سے پہلے کہ وہ سمجھتی بلاج نے اس کے کندھے سے شرٹ کو کھینچتے ہو جھٹکے سے نیچے کیا تو شرٹ کا گلا پھٹ چکا تھا۔۔۔ حوریہ وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی کیونکہ بلاج کی آنکھوں میں جو کچھ اسے نظر آرہا تھا وہ سچ میں اسے خوفزدہ کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

مگر وہ بھی بلاج چوہدری تھا اتنی آسانی سے تو وہ حوریہ کو کبھی نہ جانے دیتا حوریہ بھاگتی ہوئی واش روم سے تو باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔ مگر چند قدموں کی دوری پر ہی بلاج نے اسے پیچھے سے جا کر دبوچ لیا۔۔۔۔۔

وہ چلانا چاہتی تھی مگر وہ بلاج تھا اس کے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی اس کوشش کو بھی ناکام بنا چکا تھا روم کا دروازہ وہ آتے ہوئے لاک کر کے آیا تھا۔۔۔

وہ حاضر دماغ بلاج تھا جو ہزار سیاست دانوں کے بیچ میں بیٹھا ہو ہمیشہ اپنے دماغ کو چوکس رکھتا تھا۔۔وہ حوریہ کی جھٹپٹانے والی عادت سے بخوبی واقف تھا اور وہ جانتا تھا کہ حوریہ بھاگنے کی پوری کوشش کرے گی۔۔۔اسی لیے وہ سارے بندوبست کر کے اس کی ہر راہِ فرار کو بند کر کے آیا تھا۔۔

گ۔۔گ۔۔گھٹیا انسان مجھے جانے دو۔۔۔ذرا سا ہاتھ ہٹانے پر حوریہ لفظوں کو توڑتی ہوئی گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

یہ گھٹیا والا خطاب تو مجھے کچھ دیر بعد دینا ہر کام میں بہت جلد بازی کرتی ہو۔اسے دھکا دے کر بیڈ پر گراتے ہوئے خود اس کے اوپر گر گیا۔۔۔

تم انتہائی گھٹیا، چھچھورے اور بے ہودہ ہو انسان ہو تم۔۔۔۔حوریہ اپنے ہاتھ زور سے اس کے سینے پر مارتے ہوئے اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جو بھی کہنا ہے کہو تا کہ میں اس کے مطابق ہی اپنا عمل دہراؤں میں بے ہودہ ہوں گھٹیا ہوں چھچھورا ہوں ویری نائس مجھے بھی آسانی ہو گی اپنی خوبیاں تمہارے سامنے پریزینٹ کرواتے ہوئے۔۔۔

اس کی دونوں کلائیوں کو اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑ کر بے دردی سے اوپر کی جانب پن کیا۔۔

وہ پھڑ پھڑا کر خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی وہ پوری طرح سے اس کی کوشش کو ناکام بنائے اسے جکڑے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

درد کی شدت سے حوریہ کی آنکھوں سے گرم پانی بہتا ہوا گالوں پر آگیا۔۔۔

بلاج نے چہرہ اوپر اُٹھا کر حوریہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔درد سے اسکے آنسو جاری تھے۔۔۔

بلاج اس وقت بیان نہیں کر سکا تھا کس کے دل کو کس قدر تسکین ہو رہی ہے اس لڑکی کو روتے ہوئے دیکھ کر جو ہمیشہ اس کے مقابل آن کھڑی ہوتی تھی آج وہ اسے کمزور کر کے بہت خوشی محسوس کر رہا تھا۔۔

اسے کہتے ہیں گھٹیا پن۔۔ابھی تو میرا دل چاہ رہا ہے کہ آج میں چھچھورا پن بھی پوری طرح سے دکھا کر جاؤں مگر اس وقت میرے پاس اتنا ٹائم نہیں کہ میں تمہارے منہ لگوں۔۔۔

اگر ٹائم ہوتا تو اس قدر گھٹیا پن پر اُترتا کہ یہ جو تم میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی ہو قسم سے اپنا منہ چھپاتی پھرتی ایسا حشر کر دیتا میں تمہارا۔۔۔۔

سدھر جاؤ تمہارے لیے بہتر ہو گا ورنہ تمہاری سانسیں، تمہاری زندگی تم پر تنگ کر دوں گا ساری اکڑ بھول جاؤ گی۔

ویسے تم ہو بہت ہاٹ۔۔۔ اسکے سراپے کے آر پار دیکھا تو حوریہ شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی۔۔۔

وہ شرم کے مارے چہرہ گھما گئی کیونکہ ملنے کہ وہ قابل نہیں تھی کیونکہ وہ پوری طرح سے اس پر قابض تھا۔۔۔

وہ سوائے چہرہ گھمانے اور رونے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اب رونے کا کیا فائدہ پہلے اس بات کو دل سے تسلیم کر لو تو شاید یہ سب تمہارے ساتھ نہ ہو۔۔۔

تم میری ملکیت یہ مت بھولا کرو حوریہ بلاج چوہدری۔۔۔وہ جان بوجھ کر حوریہ کے نام کے ساتھ اپنا سر نیم لگا رہا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ حوریہ تڑپ جاتی ہے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام سن کر اور اس کی تڑپ سے جو خوشی بلاج کو ملتی تھی وہی خوشی وہ بار بار حاصل کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اب اگر دوبارہ تم نے میرے نام کو اپنے ہاتھ سے مٹانے کی کوشش کی تو دوبارہ وارنگ نہیں دوں گا ۔۔۔۔

اس کے اوپر سے اُٹھ کر کھڑا ہوا انگلی اُٹھا کر اشارے سے بول رہا تھا۔۔۔

اپنے کندھے پر شال کو ٹھیک کرتے دروازے کی جانب بڑھا گیا۔۔

لباس کو ٹھیک کر کے نیچے آنا۔۔۔جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا ہے بتانا چاہتی ہو تو ایز یو وش مجھے تو فرق نہیں پڑتا مگر تمہیں اپنے بھائیوں اور باپ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا۔۔۔۔۔

آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے وہ جا چکا تھا جب کہ حوریہ وہیں بیڈ پر لیٹے تکیے پر سر رکھے ہوئے اپنی بے بسی پر روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ کوس رہی تھی اپنی قسمت کو جس میں بلاج لکھا جا چکا تھا،وہ شخص لکھا جا چکا تھا جو کہ بچپن سے ہی اسے زہر لگتا تھا وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ جڑ چکا تھا۔۔۔

اور وہ بار بار اسے احساس دلاتا تھا کہ وہ اب اس کی ملکیت ہے۔۔بلاج اللہ کرے تم مر جاؤ یا میں مر جاؤں بلاج روم سے باہر جانے ہی لگا تھا کہ حوریہ غصے سے چلائی تھی۔۔۔۔

میں تو ابھی بالکل مرنے کے موڈ میں نہیں ہوں اور اگر تمہیں مرنے کا بہت شوق ہے تو بے فکر رہو پہلے تو میں تمہیں کچھ ٹائم دینا چاہتا تھا مگر اب بہت جلد تمہیں رخصت کروا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔۔۔۔

اور اپنے ہاتھوں سے اپنی سانسوں سے زیادہ نزدیک کر کے روز موت کا دیدار کرواؤں گا شیطانی مسکراہٹ مسکراتے ہوئے وہ بول کر جا چکا تھا۔۔جبکہ حوریہ وہیں پر لیٹی ہوئی اپنی بے بسی کا ماتم منا رہی تھی۔۔۔۔۔

....

زمل بیٹا آپ کی مہندی کمپلیٹ ہو گئی ہے۔۔جی مامی جان۔۔۔عافیہ کے پوچھنے پر زمل نے خوشی سے پاس جا کر اپنی مہندی دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

عافیہ نے جتنی محبت سے زمل کو بلوایا تھا منت نے نظریں اُٹھا کر ترسی ہوئی نگاہوں سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔۔منت رخصت ہو کر وجدان کے کمرے کی رونق بن چکی تھی مگر عافیہ بیگم کے رویے میں کوئی لچک نہیں آئی تھی وہ آج بھی منت سے اتنی ہی نفرت کرتی تھی جتنی پہلے کیا کرتی تھی۔۔۔۔

بلکہ اب تو اسے اپنی ماں سے ملنے کی بھی اجازت نہیں تھی کیونکہ جب بھی منت اپنی ماں کے سامنے جاتی عافیہ بیگم غصے سے اپنا بی پی ہائی کر لیتی۔۔۔۔اور ان کی طبیعت بگڑ جاتی تھی اس لیے منت خود ہی ڈر کر پیچھے ہو گئی تھی۔ایسا نہیں کہ منت کو اپنی ماں کی یاد نہیں آتی تھی منت اپنے موبائل میں دن میں نہ جانے کتنی بار اپنی ماں کی پکچر کو دیکھتی تھی اور چوری چوری گھر میں اپنی ماں کو بار بار دیکھنا منت کے دل کی حسرت بن چکی تھی۔۔۔۔

ایک ہی گھر میں ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہوئے منت اپنی ماں سے دور ہو گئی تھی۔۔وجدان کی بے تحاشہ محبت بھی اس کی ماں کی محبت کا خانہ پر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

وجدان کی ماں ثریا بیگم منت سے بہت پیار کرتی تھی اسے سارا دن پلکوں پر بٹھا کر رکھتی تھی۔ مگر منت کے دل کی حسرت تو تب پوری ہوتی جب اس کی ماں اسے اپنے سینے سے لگاتی منت کا دل تڑپتا تھا اپنی

ماں کے سینے سے لگنے کو مگر اس نے یہ سوچ کر دل پر پتھر رکھ لیا کہ اگر اس کے پاس جانے سے اس کی ماں کو اذیت پہنچتی ہے تو وہ خود کو اپنی ماں سے دور کر لے گی اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔۔

مگر اس نے دل میں ایک بات ضرور سوچ رکھی تھی کہ شاید اس کی ماں کے دل میں اس کے لیے محبت جاگ اُٹھے اور وہ کسی دن شدت کے ساتھ منت کو یاد کرے۔۔ اور بتائے کہ اسے منت کی کتنی یاد آتی ہے۔ مگر وہ دن ابھی تک تو نہیں آیا تھا اور وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ دن کبھی آئے گا بھی یا نہیں۔۔۔

مگر جب بھی عافیہ بیگم حوریہ، زمل یا فجر کو محبت سے بلاتی تھی تو منت کے اندر کی معصوم بیٹی بہت تڑپتی تھی اور نہ چاہتے ہوئے بھی منت کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جایا کرتی تھیں اب تو منت نے یہ سوچنا بھی چھوڑ دیا تھا کہ اسے کس چیز کی سزا مل رہی ہے۔ کیونکہ بچپن سے وہ جوانی کی دہلیز تک پہنچ کر بھی نہیں جان پائی تھی کہ کیوں وہ اپنی ماں کے لیے اتنی اذیت کا باعث ہے۔۔ کیوں اس کی ماں اس سے پیار نہیں کرتی کیا کمی ہے اس میں۔۔۔۔۔

بچپن سے یہ سوال وہ خود سے کر کر کے اب تھک چکی تھی منت کی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو منت کا بابا اور وجدان بخوبی دیکھ چکے تھے اور اس وقت ان دونوں شخصیت کے دل کو بہت تکلیف ہو رہی تھی منت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر۔۔۔۔

زمل بیٹا آپ جا کر سکینہ سے بول کر آؤ کہ کھانا لگائے۔۔منت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بھی عافیہ بیگم نے نظر انداز کر دیا تھا منت کے ہاتھوں پر مہندی والی لڑکی مہندی لگا رہی تھی جبکہ فجر حوریہ کو بلانے گئی تھی۔جو کافی دیر سے غائب تھی تو اس لیے عافیہ بیگم نے زمل سے کہہ دیا اور ویسے بھی زمل کو گھر کی بیٹی کی طرح ہی سمجھا جاتا تھا تو کوئی تکلف کیے بنا عافیہ بیگم نے اسے ٹیبل لگوانے کا کہا تھا۔۔۔۔

....

فجر حوریہ کو بلانے اس کے روم کی جانب جا رہی تھی کہ کا موبائل فون بجنے لگا مہندی کافی حد تک سوکھ چکی تھی۔۔تو اس نے سنبھل کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے موبائل کی سکرین پر نظر ڈالی تو ان نون نمبر دیکھ کر اس نے فون نہیں اُٹھایا مگر دوسری بار پھر سے رنگ ہونے پر اس نے فون اُٹھالیا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ مقابل نے پہلے ہی اسلام علیکم کہہ دیا۔۔وعلیکم اسلام جی کون فجر آواز کو پہچان نہیں سکی تھی۔۔۔۔

جناب کیا ہم آپ کے لیے اتنے غیر ضروری ہیں کہ آپ ایک ہی رات میں ہماری آواز تک بھول گئی ہیں عالیار کی محبت سے بھری آواز فجر کی سماعت سے ٹکرائی تو فجر نے شرما کر اکیلے میں ہی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

عالیار کی معصوم محبت اس وقت میں آپ کو نہیں دیکھ رہا آپ اپنی آنکھیں کھول سکتی ہیں۔ عالیار کی شرارتی آواز پر فجر نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں اور وہ حیران تھی کہ عالیار کو کیسے پتہ کہ اس نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ کہ میں نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

کیونکہ ہم آپ سے بہت محبت کرتے ہیں اور جو لوگ محبت کرتے ہیں وہ اپنے محبوب کو جاننے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک ہم آپ کو جان سکے آپ بہت زیادہ شرمیلی ہیں اور صاف ظاہر ہے کہ میری کال پر آپ شرمائی تو ہونگی اب شرمائی ہونگی تو آنکھیں تو ضرور آپ نے بند کی ہونگی۔۔۔

ہماری پہلی ملاقات جو اتنی مشکل سے فکس ہوئی تھی۔ اس میں بھی آپ نے زیادہ تر اپنی آنکھوں کو بند رکھنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔

عالیار کے الفاظوں میں محبت کی کھنک تھی بے شک وہ خوبصورتی سے بولنے میں ماہر تھا۔۔

بڑی خوبصورتی سے لفظوں کو موتیوں کی طرح ایک مالا میں جوڑ رہا تھا۔۔۔اس کی آواز میں ایسی مٹھاس تھی۔ کہ معصوم فجر کے دل کی تاروں کو چھونے میں وہ کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔ عالیار کی آواز منت کے دل کو گدگدانے لگی تھی۔۔۔

آپ نے مجھے فون کیوں کیا ہے ؟؟

فجر اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کے لیے پوچھ رہی تھی جبکہ اسے عالیار کا فون کرنا اچھا لگا تھا۔۔۔

کیوں ہماری آپ سے بات کرنے پر کوئی پابندی عائد ہے۔۔۔ نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔یہی تو مسئلہ ہے آپ کچھ کہتی ہی تو نہیں ہیں۔۔۔ کل اتنی جدوجہد کے بعد بھی ہم آپ کے منہ سے ہاں نہیں بلوا سکے۔۔۔۔

مگر ہم نے انکار بھی تو نہیں کیا۔۔۔جی احسان ہے آپ کا ہمارے دل پر کہ آپ نے انکار کر کے ہمارے دل کو زخمی نہیں کیا۔۔۔

میں نے آپکو آگاہ کرنے کے لیے فون کیا ہے کہ اذلان صاحب سے ہماری بات ہو چکی ہے کل عید والے دن ہم آپکے گھر رشتہ بھیج رہے ہیں تیار رہیے گا۔۔۔

بولتے ہوئے عالیار کی آواز میں خوشی ہی خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔اور ہماری ایک چھوٹی سی خواہش ہے اگر آپ وہ پوری کر دیں تو اس سال عید پر میں خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان سمجھوں گا۔۔۔۔

کیسی خواہش؟؟

میں چاہتا ہوں آپ اپنے ہاتھوں پر میرا نام لکھو۔۔۔مگر ابھی تو ہماری رشتے کی بات پکی نہیں ہوئی میں آپ کا نام کیسے لکھ سکتی ہوں۔۔۔

جناب رشتے کی بات پکی سمجھیں کیونکہ آپ کے بھائی صاحب سے میری بات ہو چکی ہے اور ویسے بھی ہم کوئی چور اُچکے تو نہیں کہ آپ کے گھر والے ہمیں رشتہ نہیں دیں گے۔۔۔عالیار کی شرارتی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ مسکرا کر پلکیں جھکا گئی۔۔۔

اور رہی بات رشتہ پکّا ہونے کی تو آپ ہمارے دل پر پورے حق سے قبضہ کر کے بیٹھی ہو۔۔۔تو اتنا حق تو ہمارا بھی بنتا ہے کہ آپ کی ہتھیلی پر اپنا نام دیکھ سکے۔۔۔

پلیز یہ ہماری خواہش ہے کہ کل جب ہم اپنے ممی پاپا کے ساتھ آئیں تو آپ کی ہتھیلی پر اپنا نام مہندی سے رچا ہوا دیکھیں۔۔۔

پلیز فجر میں خاموشی نہیں اظہار چاہتا ہوں۔۔۔جب رشتہ پکّا ہو جائے گا تب لکھ لوں گی ابھی مجھے مناسب نہیں لگ رہا۔۔۔فجر کچھ چیزیں مناسب اور نامناسب سے بہت زیادہ اوپر ہوتی ہے۔۔۔

یہ میری پہلی خواہش ہے پلیز اس کو رد مت کرنا۔۔۔

آئی لو یو بہت پیار کرتا ہوں تم سے اتنا پیار کی شادی کے بعد میرے پیار پر تم رشک کرو گی۔۔۔

اللہ حافظ میں آپ سے بعد میں بات کروں گی عالیار کے آئی لو یو کہنے پر فجر شرماتے ہوئے فون بند کر کے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موند کر فون سینے سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔۔

ایک کیسا انجانا سا احساس تھا جس کو آج سے پہلے اس نے کبھی محسوس نہیں کیا یہ جو بھی تھا بہت خوبصورت تھا۔۔۔اور وہ اس احساس کو بار بار محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔

....

پیچھے ہٹو کیا بد تمیزی ہے زمل جو کھانے کا بول کر واپس ہال میں جا رہی تھی پیچھے سے اچانک اذلان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیڑھیوں کے نیچے سے گزارتے ہوئے گھر کے بیک سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔۔

زبردستی اس کا ہاتھ پکڑے پیچھے بنے ہوئے سٹور روم میں لے آیا تھا۔۔ یہ سب کچھ اس نے اتنی افراتفری میں کیا کہ زمل کو سنبھلنے تک کا موقع نہیں مل سکا تھا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟ زمل اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے چیخی۔۔۔ ششششش۔۔ آہستہ بولو اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے دھکیل کر سٹور روم کی دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا۔۔

کیوں آہستہ بولوں؟؟

گھٹیا حرکت تم نے کی ہے اور ڈر کے آہستہ میں کیوں بولوں۔۔۔

اس بار اس نے پہلے سے بھی اونچی آواز سے کہا تو اذلان اس کے سر کے پیچھے سے ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔وہ تڑپ کر جھٹپٹاتی ہوئی خود کو آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ اذلان اس کی کمر پر ہاتھ رکھے زبردستی اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا زمل کی لاکھ کوششوں کے باوجود جب وہ خود کو چھڑوا نہیں سکی تو اس نے اذلان کے بالوں کو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔۔۔۔

تو درد سے اذلان نے اس کے لبوں کو آزاد کر دیا۔۔درد سے کہیں زیادہ اذلان کو ہنسی آ رہی تھی۔۔اس کے چہرے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔ دانت نکالتے ہوئے ہاتھ کی پشت سے اپنے ہونٹ صاف کرتے ہوئے آنکھ کو ونگ کرکے پاس رکھے ہوئے بے کار کارٹنز کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

بے شرم لفنگا!!

خوبصورت لذیذ!!

بدتمیز!!

بہت لذیذ!!

تم جیسا بے شرم انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔۔وہ کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھی تھی کہ اذلان اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے واپس اس کی پشت اپنے سینے سے لگا کر حصار میں قید کر چکا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔وہ چلائی۔۔۔اگر دوبارہ چلانے کی کوشش کی تو میں یہ سمجھوں گا کہ میری کس تمہیں بہت اچھی لگی ہے۔اس لیے تم چیخ کر مجھے اُکسا رہی ہو کہ میں واپس سے تمہارے ہونٹوں کو قید کر لوں۔۔۔۔

کان پہ لب رکھتے ہوئے سرگوشی کی تو زمل شرم سے پانی پانی ہوتے ہوئے خاموش ہو گئی۔۔۔وہ جھٹپٹا رہی تھی مگر اذلان جسامت میں وجدان کی طرح ہی لمبا چوڑا تھا اور زمل نازک اور گول مٹول سی تھی۔۔۔اپنی ماں صدف کے جیسے۔۔

میرا ٹیسٹ اتنا بُرا نہیں کہ میں تمہیں منہ لگاؤں۔۔۔۔

نہیں یار اب ایسے مت بولو سچ بتاؤ میں ٹیسٹی تو ہوں کان کی لو کو لبوں سے چھوءتے ہوئے وہ بے باقی سے بولا تھا۔

زمل نے اس کی بے باقی پر جھنجھلاتے ہوئے کہنی اس کے پیٹ میں دے ماری تھی۔۔

آہ۔۔ جنگلی لڑکی۔۔ کوئی اپنے شوہر کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے وہ بھی چاند رات کو۔۔۔۔

شوہر مائی فٹ۔۔۔۔ یہ مت بھولو کہ تم نے زبردستی مجھ سے نکاح کیا ہے۔ جس کے بارے میں ابھی کوئی بھی نہیں جانتا۔۔۔۔۔

نکاح زبردستی ہو یا پیار سے نکاح تو نکاح ہوتا ہے۔۔۔ مقابل اسے اپنی مضبوط باہوں کے حصار میں کسے ہوئے مٹھاس بھرے لہجے سے سرگوشیاں اُتار رہا تھا۔۔

تمہارے نزدیک سب کی رضامندی اور زبردستی کے نکاح میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔۔ وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولی جبکہ اذلان اس کے کندھے پر ٹھوڑی جمائے ہوئے اس کی سانسوں کے بے حد قریب تھا۔۔۔۔۔

فرق ہے مگر تمہارے بھائی نے مجھے مجبور کر دیا تھا کہ میں اپنی بہن کی سیفٹی کے لیے تم سے زبردستی کا نکاح کروں۔۔۔

ہاں تو کر لی نا اپنی بہن کی سیفٹی، اور کر لیا مجھ سے زبردستی نکاح، تو اب یہ بے غیرتیاں دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

ڈارلنگ اس کو بے غیرتیاں نہیں رومینس کہتے ہیں محبت کہتے ہیں۔۔۔۔

جتنے گھٹیا تم ہو اتنا گھٹیا تمہارا رومینس ہے۔۔اور پیار کی تو بات مت کرنا کیونکہ تم جیسا انسان محبت اور پیار کے بارے میں کیا جانے جس نے ایک لڑکی سے زبردستی نکاح کرتے ہوئے یہ تک نہیں سوچا کہ اس کے دل پر کیا گزرے گی۔۔۔۔

ایسا مت کہو یار۔میں نے سوچا تھا کہ تمہارے دل پر کیا گزرے گی مگر میں بہت سوچنے کے بعد مجھے لگا کہ تمہیں اچھا لگے گا۔۔۔اچھا خاصا خوبصورت لڑکا ہوں یار، پڑھا لکھا ہوں۔لائف میں سیٹل ہوں ۔۔۔اور سب سے بڑھ کر پھوپھو جان کو میں بہت پسند ہوں۔۔۔وہ تو مجھے اپنا داماد بنا کر بہت خوشی محسوس کریں گی۔۔۔۔

بہت زیادہ خوش فہمیاں ہیں تمہیں اپنے بارے میں حصار میں کسی ہوئی زمل نے اپنے پیٹ پر اذلان کے بندھے ہوئے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی تھی۔۔۔اذلان کی ہنسی نہیں رک رہی تھی زمل کی سیکیورٹی دیکھ کر۔۔۔۔

یار خوش فہمی نہیں یہ حقیقت ہے۔

دیکھو تمہاری اور میری جوڑی ایک ساتھ کتنی اچھی لگتی ہے۔ سامنے مرر میں دیکھتے ہوئے اوکے کا سائن دیتے ہوئے مسکرایا۔۔۔۔

انتہائی بکواس ہے ہماری جوڑی۔۔۔ مجھے تم زہر لگتے ہو۔ جس طرح کی تم نے حرکت کی ہے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ نہیں یار زمل کچھ بھی کہہ لو مگر ہماری جوڑی کو بکواس مت بولو۔ مجھے بُرا لگتا ہے یار وہ دانت نکال کر ہنس رہا تھا۔۔۔

اور رہی بات زہر لگنے کی تو کوئی بات نہیں زہر جب شہد میں گھلے گا تو اس کا اثر بھی ختم ہو جائے گا۔۔

اس کی پنک بھری بھری پھولی ہوئی چیکس کو چومتے ہوئے بے باکی سے ہاتھ شرٹ کے اندر لے گیا زمل کے پورے وجود میں اذلان کی ٹھنڈی انگلیاں پیٹ پر محسوس کرتے ہوئے سنسناہٹ کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔

کک۔۔ک۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔

بے غیر تیاں۔۔۔ جب تم نے خطاب دے ہی دیا ہے تو کیوں نہ تھوڑا سا حق جتا لوں اب تم مانو یا نہ مانو حق تو تم پر میرا پورا حق ہے۔۔۔

چھوڑو مجھے۔ مجھ پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے اور کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔۔۔۔ میں بہت جلد ماما کو ہمارے نکاح کے بارے میں بتا دوں گی اور تم سے طلاق۔۔۔۔ ششششش۔۔۔ یہ گھٹیا الفاظ دوبارہ

اپنے منہ سے مت نکالنا اذلان کی آنکھوں میں غصے کی شدت سے سرخی اُتری تھی۔۔۔جس کو زمل سامنے لگے ہوئے آئینے میں بخوبی دیکھ رہی تھی۔۔۔

مانا کہ ہمارا نکاح جن حالات میں ہوا وہ حالات ٹھیک نہیں تھے۔۔۔میں یہ مانتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا۔۔۔اپنی بہن کی سیفٹی کے لیے تمہارے ساتھ نکاح کر کے تمہارے دل کو ٹھیس پہنچائی۔۔۔میں اپنی ہر کوتاہی کو ماننے کو تیار ہوں۔۔۔

مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم ہمارے رشتے کو توڑنے کی بات کرو بے شک یہ رشتہ میں نے حوریہ کے لیے جوڑا ہے۔۔۔مگر میری تمہارے لیے بھی کوئی بری اٹینشن نہیں تھی۔بے شک اس دن میں نے تمہیں ڈرا دھمکا کر تم سے نکاح کیا تھا۔کیونکہ اس کے سوا تم کبھی نکاح کے لیے نہیں مانتی اس بات سے تمہارا دل بھی واقف ہے۔۔۔

حوریہ کی سیفٹی کے لیے میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔تم اچھی طرح سے واقف ہو کہ بلاج کس نیچر کا مالک ہے۔۔۔اور بلاج کے بابا نے جو صدف پھوپھو کے ساتھ سلوک کیا ہم لوگ کبھی بھول نہیں سکتے۔۔۔

مگر ہم پھو پھو جان سے بہت پیار کرتے ہیں اور بابا صدف پھو پھو پر اپنی جان وارتے ہیں ۔۔وہ اپنی اکلوتی بہن کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے اور بلاج بنا حوریہ کا رشتہ لیے پھو پھو جان کی آنکھوں سے آنسو کبھی خشک نہیں ہونے دیتا۔۔

بلاج نے ہمارے سامنے ایسی سچویشن پیدا کر دی تھی کہ نہ تو ہم اپنی پھو پھو جان کو روتا دیکھ سکتے تھے اور نہ اپنی جان سے پیاری بہن کو تمہارے جنگلی بھائی کے حوالے کر سکتے تھے۔۔۔

ایسے میں میرے پاس سوائے تمہارے ساتھ نکاح کر کے اپنی بہن کو سکیور کرنے کے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔۔پلیز اذلان میرے بھائی کو جنگلی مت بولو اگر وہ جنگلی ہیں تو تم اس سے بڑے جنگلی ہو زمل تڑپ اُٹھی تھی اپنے بھائی کی بے عزتی پر۔۔۔

بہت تکلیف ہوتی ہے تمہیں اپنے بھائی کے نام پر جب کہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ بلاج کس نیچر کا مالک ہے وہ اب بھی زمل کو اپنی حراست میں لیے کھڑا تھا۔۔

وہ حوریہ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے اس لیے میں نے تم سے نکاح کیا۔۔اور تم نے مجھے جنگلی کا خطاب دینے میں ایک سیکنڈ نہیں لگایا جبکہ میرا کردار آئینے کی طرح صاف ہے تو پھر خود سوچو میں اپنی بہن کو تمہارے اس بدماغ بھائی کے حوالے کیسے کر دیتا ہے۔۔۔۔

مگر میرا خدا گواہ ہے کہ میرے دل و دماغ میں ذرا برابر بھی یہ سوچ نہیں تھی کہ میں تمہیں اذیت دوں گا۔۔

تمہیں ہمیشہ بیوی ہونے کے تمام حقوق ملیں گے اور میرا پیار ملے گا تم سے پہلے میں نے کبھی کسی کے بارے میں نہیں سوچا یہ ہماری تقدیر نے ہمیں ملایا ہے اور میں اس رشتے کو آخری دم تک نبھاؤں گا۔۔۔۔
تم نے آج پہلی اور آخری بار یہ کہہ دیا آئندہ اس گندے الفاظ کو اپنے منہ سے مت نکالنا زمل۔۔۔
تم نہیں جانتی کہ جب میں کسی کا کیس ہینڈل کرتے ہوئے دو لوگوں کو الگ ہوتے دیکھتا ہوں مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔

نفرت ہے مجھے طلاق لفظ سے تو پلیز تمہارا جتنا بھی غصہ ہے سب برداشت کروں گا کیونکہ تمہارے ساتھ غلط ہوا ہے مگر خدا کے لیے دوبارہ ایسا مت کہنا اذلان کے الفاظوں میں ایک ٹھہراؤ تھا جن کو سننے کے لیے زمل مجبور ہو گئی۔۔۔۔۔

مگر میں کبھی تمہیں اپنا شوہر نہیں مانوں گی پوری بات سننے کے بعد زمل بولتے ہوئے رو پڑی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے مت ماننا میں خود منوالوں گا وہ اس کے غصے پر مسکرا دیا تھا۔ اذلان کا دل جانتا تھا کہ زمل کے ساتھ اس نے غلط کیا ہے۔۔۔ بے شک اس کا ارادہ غلط نہیں تھا۔۔اس سے نکاح کرتے ہوئے اذلان نے دل میں یہ تسلیم کر لیا تھا کہ وہ زمل کو ہر جائز حقوق دے گا صرف بظاہر بلاج کو پریشرائز کرنے کے لیے وہ زمل کا استعمال کرے گا۔۔۔۔

رونا بند کرو لڑکیاں روتی ہوئی اچھی نہیں لگتی۔ اذلان اس سے دور ہو کر سامنے آگیا اس کے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے ہوئے پیار سے بولا تو زمل اور رونے لگی تھی۔۔۔۔

زمل پلیز آئی ایم سوری یار مت رو۔۔میری وجہ سے کسی لڑکی کی آنکھ میں آنسو آئے یہ بات مجھے اچھی نہیں لگتی۔۔۔

تم بھی تو حوریہ سے اتنا پیار کرتی ہو کیا تم اپنی دوست کے لیے مجھے قبول نہیں کر سکتی۔۔۔۔

نہیں کر سکتی کیونکہ تم مجھے پسند نہیں ہو۔۔۔۔

ہمم۔ چلو ٹھیک ہے ہم دوست بن سکتے ہیں۔۔۔ شوہر نہیں تو دوست بنالو۔۔۔

نہیں مجھے آپ سے دوستی بھی نہیں کرنی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ابھی تو بتایا ہے کہ آپ مجھے پسند نہیں؟

اور مہندی میں میرا نام کیوں نہیں لکھوایا۔۔۔

اس کا بھی وہی جواب ہے کہ آپ مجھے پسند نہیں۔۔۔

مگر میں تو تمہارے ہاتھ پر اپنا نام لکھ کر جاؤں گا۔۔۔

کیوں کوئی زبردستی ہے۔۔۔

بالکل اپنی بیوی پر زبردستی نہیں دکھاؤں گا تو پھر کیا پڑوسن پر دکھاؤں گا۔۔۔وہ زمل کے غصے کو محبت سے سلجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اذلان مہندی والی اور زمل کی ساری بات سن چکا تھا۔اس نے میسج پر بھی اسے کہا تھا کہ مہندی سے اپنے ہاتھ پر اس کا نام لکھوائے۔۔۔میسج کو زمل نظر انداز کرتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کر آ گئی تھی۔۔۔

اذلان مہندی ہاتھ میں لے کر آیا تھا جو زمل سے جھٹپٹاہٹ کرتے ہوئے دروازے کے اندر والی سائیڈ پر گر گئی تھی۔اذلان مہندی اُٹھا کر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

ہاتھ آگے کرو مجھے نام لکھنا ہے۔۔۔

میں نہیں لکھواؤں گی۔۔۔اور میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش مت کرنا ازلان۔۔۔وہ انگلی دکھاتے ہوئے قدم پیچھے کی جانب لے جا رہی تھی۔۔

میں تمہارے ساتھ زبردستی کرنا بھی نہیں چاہتا زمل میں تو یار چاکلیٹ ہیرو ہوں تم مجھے وہیں رہنے دو

پیار سے کہہ رہا ہوں کہ اپنے ہاتھ پر مہندی سے میرا نام لکھوا لو یار۔۔۔جب بیوی ہو نکاح ہو چکا ہے تو پھر تسلیم کرو مجھے اپنی زندگی میں۔ قسم سے بہت خوش رکھوں گا مسکراتا ہوا اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

ازلان بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہی کیا۔۔۔کسی کو بھی ہمارے نکاح کا نہیں پتہ اور اگر کسی نے تمہارا نام دیکھ لیا تو میں کیا بتاؤں گی۔۔۔

ہوں ں ں۔۔۔یہ بات تو بالکل ٹھیک ہے وکیل ہوں اس کا حل ہے میرے پاس۔۔۔

کیا۔۔۔

بیوی ہو میری، نام لکھنے کا تو پورا حق ہے مجھے۔۔۔چلو ہاتھ پر نہیں تو کسی ایسی جگہ پر لکھ دیتا ہوں جہاں کسی کو نظر نہ آئے ہاتھ میں مہندی لیے نظروں میں شرارت بھر کر قدم اس کی جانب بڑھاتا جا رہا تھا۔۔۔

ا۔ا۔اذ۔۔اذلان کوئی بد تمیزی مت کرنا

اذلان کی آنکھوں میں شرارت کے گہرے رنگ دیکھ کر زمل اُکھڑی ہوئی سانسوں کے ساتھ گھبراتے ہوئے پیچھے دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

زمل بد تمیزی اور پیار کرنے کا مجھے پورا حق حاصل ہے۔۔۔دیکھو یار وکیل بندہ ہوں میں تو ویسے ہی کاغذی کاروائی کو بہت عزت و احترام کی نظر سے دیکھتا ہوں۔۔۔

اب تم قانونی اور اسلامی طور پر میری بیوی ہو۔۔۔ تو میں یہ خوبصورت موقع ضائع کیسے کر سکتا ہوں ۔۔وہ شرارتی ہوتا ہوا اس کے قریب ہوا تو زمل اس کے ہاتھ کے نیچے سے بھاگ کر دروازے کی جانب بڑی سپیڈ سے بھاگی تھی۔۔۔

اذلان نے دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے دروازے کے سامنے دونوں بازو پھیلائے کھڑا تھا۔۔۔اذلان کی آنکھوں میں شرارت کے رنگ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

زمل کی خوبصورت گہری آنکھوں میں ڈر اور شرم کے رنگ دیکھ کر اذلان کے دل نے پہلی بار زمل کے لیے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔

جسے صاف لفظوں میں وہ محبت کی پہلی سیڑھی کہہ سکتا تھا۔۔33سالہ اذلان میچور انسان تھا اسے اس احساس کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی تھی کہ نکاح کے مضبوط رشتے میں بندھتے ہی وہ زمل کے لیے خوبصورت جذبات رکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

زمل کا خوبصورت بھرا ابھرا سا سراپہ اس کی نظروں کے سامنے تھا۔۔گلابی کھلتا گورا رنگ پھولے پھولے گال جو گھبراہٹ سے اور بھی پھولے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔ جھیل جیسی گہری سیاہ آنکھوں میں اذلان ڈوبنے لگا تھا اس کی درمیانی ہائٹ اور معصومت سے بھری خوبصورتی ہو بہو اپنی ماں کے جیسی تھی۔۔۔۔

اسکے بھرے بھرے جسم پر اذلان کی نظریں بار بار جا کر رک رہی تھیں۔۔۔19 سال کی زمل کے چہرے پر بہت زیادہ معصومیت اور بچپنا تھا۔اذلان اور زمل میں 14 سال کا ڈفرینس تھا۔

اور کمر پر کھلے لمبے گھنے بال کسی آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ہاتھوں میں لگی ہوئی مہندی دیکھ کر اذلان کا دل آوارگی پر اُترنے لگا تھا۔۔۔ اور اوپر سے دل کو اس بات کی پوری تسلی تھی کہ وہ کچھ غلط نہیں کر رہا وہ بیوی ہے اسکی۔۔۔

وہ محرم ہے اس کا۔ پورا حق ہے اسے چھوءنے کا اس کے پاس۔۔۔ اور اوپر سے چاند رات کا خوبصورت ماحول، گھر کے باہر سے سے آتی آتش بازی کی آوازیں۔ماحول کو اور بھی رومینٹک بنا رہی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں سے اُڑتی ہوئی مہندی کی خوشبو یہ سب کچھ ازلان کو بہکانے کے لیے کافی تھا۔۔ وہ گھبرا کر نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے پیچھے جا رہی تھی۔۔۔

وہ ڈری سہمی ہوئی ازلان پر اور بھی سحر برپا کر رہی تھی۔۔اس کی نفی کو نظر انداز کرتے ہوئے۔۔۔ ازلان اس کی جانب قدم بڑھاتا جا رہا تھا۔۔جیسے جیسے ازلان اس کے قریب آ رہا تھا۔ گھبراہٹ سے زمل کے منہ سے الفاظ تک نہیں نکل رہے تھے۔اسے اپنی مضبوط باہوں کے حصار میں زبردستی لیتے ہوئے۔اس کا رخ دیوار کی جانب کرتے ہوئے ہوئے زپ پر ہاتھ رکھا تو زمل نے تڑپ کر اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا تھا۔۔

از۔از۔۔ل۔۔ازلان پلیز نہیں۔۔۔۔۔

زمل کی آنسوؤں سے اُلجھی ہوئی آواز اذلان کے سماعت سے ٹکرائی تھی۔ریلیکس ہو جاؤ۔۔اذلان کو اپنی حدودیں یاد ہے۔۔دل تو تمہارا محرم ہونے کے ناطے بہت کچھ چاہتا ہے مگر تم سے وعدہ ہے اذلان کبھی تمہاری اجازت کے بغیر کچھ بھی ایسا نہیں کرے گا جس سے تمہارے اس خوبصورت دل کو دوبارہ میری وجہ سے چوٹ لگے۔۔۔۔۔

اس بات کی تسلی رکھو اذلان زبردستی کا قائل نہیں۔۔۔بیوی ہو میری پورے حق سے حقوق لوں گا زبردستی کرنے والے شخصیت نہیں ہے میری۔۔۔

اس کے کان پر لب رکھتے ہوئے بڑی نرمی سے کہا تو زمل جھٹپٹانا بند کر چکی تھی۔۔۔اذلان کے لب اس کی کان کی لو سے ٹکرائے تو زمل کے پورے وجود میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی۔۔۔

زپ کو صرف ہاف انچ نیچے کرتے ہوئے اذلان نے مہندی سے الفابیٹ کے ساتھ اپنا نام لکھ دیا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اذلان کی ہتھیلی اس کی گردن پر ٹچ ہو رہی تھی زمل کے دل نے ایک الگ سی گدگداہٹ کو محسوس کیا۔۔۔

اذلان کے ہاتھ کی گرمی سے اس کی ہتھیلیوں میں پسینے آنے لگے تھے۔ مہندی اس کی شرٹ کو نہ لگے۔ اذلان نے نرمی سے اس کی کمر پر آبشار کی طرح بکھرے ہوئے ریشمی بالوں کو ہٹاتے ہوئے ہلکی ہلکی پھونکیں مارنی شروع کیں تو زمل اس کے لبوں کی گرمی سے سسک اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

مگر خود پر جبر کیے ہاتھوں کی مٹھی کو زور سے بند کیے کھڑی تھی۔۔اذلان سامنے لگے ہوئے مرر میں سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے انابی لب مسکرا رہے تھے۔۔ مہندی جیسے ہی ہلکی سی خشک ہونا شروع ہوئی اذلان نے ایمانداری کے ساتھ بالوں کو کمر پر واپس چھوڑتے ہوئے ہاف انچ کھلی زپ کو بند کر دیا۔۔۔زمل وہاں ایک سیکنڈ بھی نہیں رکی تھی اس نے پلٹ کر بھی اذلان کے چہرے کے جانب نہیں دیکھا تھا۔۔ بھاگتے ہوئے دروازہ کھول کر وہ جا چکی تھی۔۔۔

جبکہ اذلان مسکراتے ہوئے راستے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے اس وقت اس کی ڈرپوک بیوی گھبرا کر بھاگتی ہو گئی تھی۔۔۔۔

نچلے ہونٹ کے کناروں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے مسکرا کر اپنے جذباتوں پر قابو کرتے ہوئے وہ دروازے سے باہر نکل کر گھر کے اندر داخل ہو گیا۔۔

....

دیکھیں وجی میری مہندی کیسی لگ رہی ہے۔۔۔منت روم میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر لیٹے ہوئے وجدان کے سامنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بچوں کی طرح تعریف سننا چاہتی تھی۔۔۔

وجی کی جان بہت خوبصورت مہندی لگی ہے۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگا کر چومتے ہوئے بڑی محبت سے کہا تھا۔۔۔

اتنی دیر سے تم کہاں تھی کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں وجدان منت سے پہلے ہی روم میں آگیا تھا۔۔۔جبکہ منت کافی دیر تک اسکی امی کے پاس بیٹھی ہوئی باتیں کرتی رہی اور اسے ٹائم کا اندازہ نہیں ہوا جبکہ وجدان کا ایک ایک منٹ مشکل سے گزر رہا تھا۔۔۔

اس نے سکینہ سے کہہ کر اسے پیغام بھی بھیجا تھا۔۔۔مگر جب سکینہ نے آکر بتایا کہ وہ اس کی امی کے پاس بیٹھی ہیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی وجدان صاحب کو صبر کرنا پڑا۔۔۔

سوری وجی وہ میں تائی امی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جی مجھے پتہ ہے کہ تم اپنی تائی امی کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔مگر یارِ وجدان تائی امی کے بیٹے کا بھی خیال کر لیا کرو جس کی جان نکلتی ہے تمہاری دوری سے۔۔۔اسے کھینچ کر اپنے مضبوط سینے پر گراتے ہوئے اس کے بالوں کی لٹو کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے جس پیار سے اس کے چہرے کو دیکھا تھا منت نے شرما کر پلکیں جھکا لیں۔۔۔۔

پلیز وجی اب آپ مجھے اس طرح مت دیکھیں وجدان کی بدلتی ہوئی ٹون اور اس کی بلو آئیز میں جذباتوں کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کو دیکھتے ہوئے منت کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

ابھی کچھ گھنٹوں پہلے وہ منت کی شدتوں سے اچھی خاصی جان نکال چکا تھا۔۔۔۔منت میں اس وقت ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک بار پھر سے اس شیر کے شکنجے میں پھنسنے کو تیار ہوتی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔اچھا جی تو اب میرے یار کو میری نظروں کی زبان بھی سمجھ آنے لگی۔۔۔اس کی کمر پر بازوؤں کا مظبوط حصار بناتے ہوئے اس کی گلو سی پنک پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے بولا۔۔۔

جی بہت اچھے سے سمجھ میں آتی ہیں کیونکہ زیادہ تر تو آپ کی ٹون خراب ہی رہتی ہے وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

یار کیا کروں جیسے ہی تم سامنے آتی ہو میرا پورا سسٹم اپڈیٹنگ پر لگ جاتا ہے اس میں میرا نہیں تمہارا قصور ہے تم اتنی خوبصورت کیوں ہو۔۔۔وہ شرارتی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

خوبصورت تو آپ بھی ہیں میں نے کبھی آپ کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔۔۔اپنی بات پر منت خود ہی شرمندہ ہوتے ہوئے اپنی زبان دانتوں تلے دبا چکی تھی۔۔۔

یارِ وجدان ہماری طرف سے تو کوئی پابندی عائد نہیں۔۔میں تو چاہتا ہوں کہ تم میری خوبصورتی کا پورا پورا فائدہ اُٹھاؤ۔۔۔وہ شرارتی ہوتا ہوا اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا جبکہ منت اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔۔

مجھے آپ کی خوبصورتی سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھانا میں آپ کے جیسی مطلبی نہیں ہوں۔۔۔۔

اچھا جی تو میں مطلبی ہوں۔۔۔

جی آپ مطلبی ہیں۔۔

تو ٹھیک ہے اب تو میں اپنا مطلب نکال کر ہی دم لوں گا۔۔ کروٹ لے کر منت کے اوپر آگیا۔۔منت کی سانسیں رکنے لگی تھیں وجدان کی خراب ٹون کر دیکھ کر مگر اب تو وہ بگڑا ہوا شہزادہ اس پر پوری طرح سے مسلط ہو چکا تھا۔۔۔

منت کی لاکھ مزاحمتوں کے باوجود بھی وہ اس کے گردن پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا تھا اب تو وہ منت کی جان کو مشکل میں ڈالے بنا صبر نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

و۔۔وجی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔

پلیز۔۔۔

بھاڑ میں گئی تمہاری پلیز اتنی خوبصورت بیوی پاس ہو اور بندہ مطلبی بھی نہ ہو ایسا کون سی کتاب میں لکھا ہے اس کی دھڑکنوں پر جھکتا چلا گیا تھا اور منت ایک بار پھر اس شیر کے شکنجے میں جکڑی ہوئی خوبصورت ہرنی کی مانند جھٹپٹا رہی تھی۔۔۔

••••••••••••••••

میرا یار ایسے کیا دیکھ رہا ہے؟

وجدان وائٹ کلر کا کرتا شلوار پہنے مرر کے سامنے عید کی نماز کے لیے تیار ہو رہا تھا منت اس کے بٹن بند کرتے ہوئے بڑی گہری نظروں سے وجدان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیوں میں آپ کو دیکھ نہیں سکتی؟

دیکھ سکتی ہو چھوء سکتی ہو پیار کر سکتی ہو ہم نے تو بس ایک سوال پوچھا ہے شرارتی ہوتے ہوئے اس کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے اس کی نظروں میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔

منت وجدان کے بچپن کی محبت تھی۔۔۔وہ منت کی ہر ایک ادا سے واقف تھا کہ وہ کب کیا سوچتی ہے اس کی نظروں میں کچھ گہرے سوال تھے جن کو شاید وہ زبان پر نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔

منت کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ میں تمہارے ہر پریشانی، ہر دکھ کا مداوا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔۔۔میرے ہوتے ہوئے تمہارے چہرے پر اُداسی ہو یہ مجھے منظور نہیں۔۔۔

منت کی آنکھوں میں نمی تھی اور وہ وجدان کے سینے میں سر چھپا کر سسکیاں بھرنے لگی تھی۔ وجدان کا دل تڑپ اُٹھا تھا منت کی سسکیوں سے منت کی آنکھوں میں آنسوں وجدان کو بہت تکلیف پہنچاتے تھے۔۔۔وجدان کبھی نہیں چاہتا تھا کہ منت کی آنکھوں میں آنسو آئیں۔۔۔۔

منت تم جانتی ہو کہ تمہارے آنسوں میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آج عید والے دن رو کر کیا میرے ضبط کو آزمارہی ہو مضبوط ہاتھوں کے پیالے میں منت کا چہرہ بھرے ہوئے وجدان نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔۔

و جی۔۔۔۔

بولو وجی کی جان۔۔۔

مجھے امی کے گلے لگ کر عید ملنا ہے اُنہیں پیار کرنا ہے مگر آپ جانتے ہیں کہ وہ نہ مجھ سے پیار کریں گی اور نہ سب کی طرح میرے ساتھ عید ملیں گی۔۔۔۔

آپ مجھے بتائیں میں ایسا کیا کروں کہ امی فجر کی طرح مجھے بھی پیار کریں مجھے بھی سینے سے لگائیں۔ منت کی تڑپ میں ایک معصوم بچی نظر آرہی تھی جو اپنی ماں کی محبت کے لیے ترسی ہوئی تھی۔۔۔

وجی میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ میں یہ سب نہ سوچوں مگر یہ بات میرے ذہن سے جاتی ہی نہیں۔ وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

منت وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم جتنا سوچو گی اتنا ہی خود کو تکلیف دو گی۔۔کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کو وقت پر چھوڑ دیا جائے تو بہتر ہوتا ہے۔۔۔

وجدان کے پاس منت کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا عافیہ چچی کا رویہ منت کے ساتھ وجدان سے چھپا ہوا نہیں تھا اس لیے وہ اسے کن الفاظوں سے تسلی دیتا یہ بات اسے خود بھی سمجھ میں نہیں آتی تھی ۔۔۔

اور کتنا وقت وجی۔۔۔بچپن سے جوانی آگئی جب سے آنکھ کھولی امی کا ایسا ہی رویہ دیکھا۔۔ ہمیشہ امی جان کے پیار کے لیے میں ترستی رہی ہوں۔میرا بھی دل کرتا ہے میری دوستوں کی مائیں جس طرح سے اپنی بیٹیوں کو پیار کرتی ہیں۔میری امی بھی مجھے اسی طرح پیار کریں سینے سے لگائیں۔میرے چھوٹے چھوٹے نخرے اُٹھائیں میں روٹھوں اور میری امی جان مجھے منائیں۔۔۔ مگر وجی میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے کالج میں میری فرینڈز مجھے بتاتی تھی کہ جب وہ روٹھ جاتی ہیں تو ان کی ماما اپنی بیٹیوں کو کتنی محبت سے مناتی ہیں۔ان کے نخرے اُٹھاتی ہیں اُنہیں کالج لینے آتی ہے مگر وجی مجھے کبھی امی سے ایسی محبت کیوں نہیں ملتی۔۔۔

امی ہمیشہ مجھے اچھوت کی بیماری کی طرح خود سے دور رکھتی ہے جیسے مجھے ہاتھ لگائیں گی تو یہ بیماری ان کو بھی لاحق ہو جائے گی۔۔۔

آپ نے کبھی غور سے نہیں دیکھا امی فجر سے کتنا پیار کرتی ہیں۔فجر کو چھوڑو امی حوریہ اور زمل سے کتنا پیار کرتی ہیں صرف میرے لیے ہی امی کے پاس پیار کیوں نہیں ہے۔۔۔۔

کیا میں اتنی بُری ہوں؟وہ وجدان کے مضبوط سینے پر سر ٹکائے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

کس نے کہا تم بُری ہو۔۔تم خود کو کبھی میری نظر سے دیکھو تو تمہیں پتہ چلے کہ تم کتنی پیاری ہو۔۔۔

تم معصوم ہو، پیاری ہو، خوبصورت ہو۔اور چوہدری وجدان ورک کی محبت ہو۔۔۔

آج کے بعد یہ مت کہنا کہ تم بُری ہو تم بہت۔۔۔اچھی ہو۔منت تم صرف خود کو میری آنکھوں سے دیکھا کرو۔۔۔

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا اگر وجدان کے بس میں ہوتا تو وہ منت کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہ آنے دیتا مگر یہ آنسو صرف اس کی ماں روک سکتی تھی اور وہ منت سے کیوں نفرت کرتی تھی یہ بات تو وجدان خود نہیں جانتا تھا تو ایسے میں وہ منت کو کیسے دلاسا دیتا۔۔۔

وجی آپ امی کو سمجھائیں پلیز ایک بار مجھے اپنے گلے لگا کر بہت سارا پیار کر لیں میں سچ میں پھر ان کو تنگ نہیں کروں گی وجی آپ کی بات تو سب مانتے ہیں نہ پلیز آپ میرے لیے اتنا کر دیں وہ وجدان کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔۔

وجدان نے اپنی زندگی میں آج تک خود کو کبھی اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا جتنا وہ اس وقت خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔

منت آج کے بعد میرے سامنے ہاتھ مت جوڑنا، جان ہو تم میری تمہارے یہ ہاتھ میرے سامنے جوڑنے کے لیے نہیں ہیں۔۔ مجھ سے پیار کرنے کے لیے ہیں۔

تم ہر بات ہر خواہش کا اظہار میرے ساتھ پورے حق سے کر سکتی ہو اس کے لیے تمہیں ہاتھ جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے منت کے ہاتھوں کو پکڑ کر لبوں سے لگائے ہوئے آنکھیں بند کیے کھڑا تھا۔۔۔۔

پلیز وجی آپ جیسے کہیں گے میں ویسے کروں گی بس ایک بار مجھے امی کے گلے لگ کر بہت سارا پیار لینے دیں میں ہمیشہ آپ کی احسان مند رہوں گی۔۔۔

میری جان میں پوری کوشش کروں گا۔۔۔اور یہ پاگلوں والی بات مت کرو کہ تم میری احسان مند رہو گی وجدان پر تمہارا پورا حق ہے اور تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنا مجھ پر فرض ہے۔۔۔

نہیں وجی کوشش نہیں آج مجھے امی جان کے گلے لگ کر بہت سارا پیار لینا ہے مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اس تڑپ میں مر جاؤں گی۔۔۔

منت۔۔۔۔۔دوبارہ ایسے مت کہنا خدا تمہیں میری عمر لگا دے یہ مرنے کی بات دوبارہ مت کرنا۔ وجدان کی سانسیں تمہیں دیکھ کر چلتی ہیں۔ کیا چاہتی ہو کہ میرا دل بند ہو جائے۔ وجدان کی شدید تڑپ دیکھ کر منت نے رشک بھری نظروں سے وجدان کے خوبصورت چہرے کو دیکھا تھا

کیسے یہ خوبصورت شہزادہ دیوانوں کی طرح اسے پیار کرتا تھا کبھی کبھی تو منت یہ سوچتی تھی کہ کیا وہ اس قابل ہے کہ یہ شہزادہ اسے یوں دیوانوں کی طرح چاہے---

وہ خوبصورت تھا انٹیلیجنٹ تھا رو عبدار دار شخصیت کا مالک تھا۔ ہزاروں کی بھیڑ میں بھی چلتا تو اس کی شخصیت سب سے الگ نظر آتی تھی---

گھر میں ہر چھوٹا بڑا اس کی عزت کرتا اور اس کے ہر فیصلے کو مانتا تھا ہزاروں لڑکیوں کا کرش تھا۔ اور وہی وجدان ورک منت کو اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھتا تھا---

سوری آئندہ نہیں کہوں گی وجدان کی آنکھوں میں منت کے بولے ہوئے الفاظوں کا درد دیکھ کر منت نے ایڑیاں زمین سے اُٹھاتے ہوئے لب اس کی گال پر رکھ کر مداوا کرنا چاہا تھا---

وجدان کے لب مسکرا اُٹھے تھے منت کی اس چھوٹی سی ہمت دکھانے پر---

واہ جی آج تو میرے یار نے دل خوش کر دیا ہے۔۔ منت جو وجدان کے گال سے کس کرتے ہوئے پلکیں جھکا کر کھڑی تھی اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے وجدان نے بڑے پیار سے دیکھا تھا--

منت مجھے کچھ وقت دو میں چچی جان کو بالکل ٹھیک کر دوں گا۔ مگر اس کے لیے مجھے اس جڑ تک پہنچنا ہو گا۔ کیونکہ چچی جان کوئی عام عورت نہیں وہ ماں ہے تو تمہاری آخر کچھ تو ایسا ہے جو ان کو بھی تکلیف دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ تم سے نفرت کرتی ہیں۔۔۔

وجی آپ نے جو بھی کرنا ہے کر لیں بس مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ امی کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دیں گے امی مجھے بھی فجر کی طرح پیار کریں گی۔۔۔۔

میری جان تم سے بولا ہوا ہر الفاظ تم وعدہ ہی سمجھا کرو کیونکہ وجدان تم سے کی ہوئی باتوں کو وعدہ سمجھ کر ہی نبھاتا ہے ۔۔۔بہت جلد میں چچی جان کو بالکل ٹھیک کر دوں گا۔ مگر آج کے بعد تم نے اپنی آنکھوں میں آنسوں نہیں لانے بہادری کے ساتھ میرے ساتھ کھڑے رہنا ہے۔تب ہی میں اس بات کی جڑ تک پہنچ سکوں گا۔۔جی

ٹھک ٹھک۔۔۔کون۔۔۔وجدان بھائی میں بیچارہ اذلان ہوں !!

دروازہ کھٹکنے پر وجدان کی آواز پر اذلان کی کھی کھی کرتی ہوئی آواز آئی تھی۔۔

ہاں جی بیچارے اذلان کو کیا چاہیے۔وجدان ہنستے ہوئے منت سے دور ہوا۔منت بھی ہنس رہی تھی اذلان کی بیچارے کہنے والی بات پر۔۔۔

بیچارہ اذلان اپنے بھائی کو عید کی نماز پڑھنے کے لیے لینے آیا ہے اگر آپ کو اپنی بیوی کے پلو سے نکلنے کی اجازت مل گئی ہو تو ذرا ہم عید نماز پڑھ آئیں۔۔۔

ڈرامے باز منہ بند کرو۔ اور اندر آجاؤ۔ وجدان نے ذرا سی سمائل پاس کرتے ہوئے اسے اندر آنے کو کہا تھا اور اذلان دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر آچکا تھا۔وہ بالکل وجدان کے ساتھ کا سیم سوٹ پہنے کھڑا تھا۔۔۔۔

ایسا سالوں سے ہوتا آرہا تھا کہ ان دونوں شہزادوں کی امی دونوں کے لیے عید پر ایک جیسے ہی کپڑے بنواتی تھیں اور آج بھی اذلان اور وجدان اپنی ماں کی پسند کے ہی کپڑے عید پر پہنتے تھے۔۔۔

آج بھی اس گھر کے تمام مرد ایک ساتھ عید نماز پڑھنے جاتے تھے دا.جی سے لے کر ان کے بیٹے آصف ورک اور ریاض ورک ان کے دونوں پوتے چوہدری اذلان ورک اور چوہدری وجدان ورک سب تیار ہو کر ایک ساتھ عید گاہ میں عید نماز ادا کرکے اور واپسی پر گاؤں کے ہر فرد کو ملتے ہوئے گھر تک پہنچتے۔۔۔اس حویلی کے لوگوں میں غرور نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔ آج بھی غریب کسان جو محبت سے ان کو ملنا چاہتے تھے ان کو ملے بغیر اس گھر کے مرد گھر میں قدم نہیں رکھتے۔۔

اب بولو کیا بک رہے تھے تیار ہو رہا ہوں دیکھو کون سا بیوی کے پلو میں بندھا ہوا ہوں۔ تم باہر کھڑے ہو کر اونچی آواز میں بک بک کر رہے تھے۔۔۔

خود پر فیوم چھڑکتے ہوئے وجدان نے سیریس انداز میں کہا تھا۔روم سے باہر وجدان ایسے ہی رہتا تھا روم کے اندر جو منت کے سامنے وجدان ہوتا تھا اسے باہر کے لوگ نہیں جانتے تھے ۔۔یہ رنگ صرف منت کے سامنے ہی وہ ظاہر کرتا اس وقت بھی وہ سیریس ہو کر تیار ہونے لگا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں بھائی میں نے تو سوچا کہ ہماری پیاری منت بھابھی آپ کو تیار کر رہی ہوں گی اور آپ شرمائے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑے ہوں گے وغیرہ وغیرہ وہ صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے مڑ کے سامنے کھڑے وجدان کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔۔۔

تم اپنے فضول خیالات اپنے پاس رکھا کرو اور اپنے چھوٹے سے دماغ کو صرف وکالت کی حد تک استعمال کیا کرو۔۔۔

بھائی اب اتنا سیریس ہونے کی ضرورت نہیں اب ہماری منت بہنا اور آپ کے بیچ کا پیار تو گھر کے بچے بچے ملازمین تک کو پتہ ہے تو میں تو آپ کا جڑوا بھائی ہوں میں کیسے اس بات سے بے خبر رہ سکتا ہوں ۔۔۔

تو کیا اپنی بیوی سے پیار کرنا جرم ہے۔؟

نہیں صدقہ جاریہ ہے ثواب کا کام ہے کرنا چاہیے ۔۔۔ وجدان کے چہرے کو شرم سے لال ہوتے دیکھ کر اسے بڑا مزہ آرہا تھا ۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر ثواب کا کام ہے صدقہ جاریہ ہے تو پھر تم بھی کر لو شادی اور روز صدقہ جاریہ کر کے اپنے لیے جنت کماؤ ۔۔۔۔

ہائے بھائی میں تو چاہتا ہوں کہ اب تو سچ میں آپ میری شادی کروا دیں آپ تو کام سے آتے ہی ہماری بہنا کے پہلو میں بیٹھ جاتے ہیں ہمارے لیے تو آپ کے پاس ٹائم نہیں ہوتا ۔۔۔

ازلان نے بیچاروں والی شکل بناتے ہوئے کہا تو منت کی ہنسی نکل گئی تھی ۔۔

ہنس لو ہنس لو منت بہنا آپ بھی ہنس لو۔۔شادی سے پہلے آپ ہماری بہن تھی اب تو آپ پر بھی آپ کے شوہر محترم کا رنگ پوری طرح سے چڑھ چکا ہے۔اب آپ میں بھابیوں والے رنگ نمایاں نظر آنے لگے ہیں۔۔۔

نہیں اذلان بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں میں آج بھی آپ کی بہن ہوں اور ہمیشہ رہوں گی۔۔۔

تمہیں صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے ڈرامے باز ہے ایک نمبر کا،کیا تم اس بات سے واقف نہیں وکیل ہے سوائے ڈرامے بازیاں کرنے کے اس کو اور آتا کیا ہے وجدان ہاتھ میں واچ پہنتے ہوئے لقمہ دے گیا۔۔۔

افسوس ہے بھائی مجھے۔۔۔۔

اچھی بات ہے کرنا بھی چاہیے۔۔۔

حد ہے بھائی کم سے کم پوچھو کس بات پر افسوس ہے۔۔۔

چلو بتاؤ ویسے تو تم نے خود بھی بتا دینا تھا کہ تمہیں کس بات پر افسوس ہو رہا ہے۔۔

افسوس ہے کہ آپ شادی کے بعد بدل گئے ہو۔۔۔

کیوں اب کیا میرے سینگ نکل آئے ہیں۔۔۔نہیں اب آپ پہلے کی طرح مجھے پیار نہیں کرتے۔۔۔کیا تمہیں لوری سنایا کروں۔۔۔نہیں بھائی اب آپ ہمیں لوری کیوں سنائیں گے اب تو

آپ کی ساری محبتیں منت بہنا کے لیے ہیں۔اور بہت جلد آپ کی زندگی میں وہ آجائے گا جس سے آپ لوریاں سنائیں گے۔۔

شٹ اپ۔۔۔ چلو میرے ساتھ عید نماز کے لیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔وجدان اپنی شرم کو چھپاتے ہوئے بول کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔۔ کیا کھلاتی ہو اپنے شوہر نامراد کو، ہر وقت سپاٹ اور زہریلے ہی رہتے ہیں۔۔۔ جاتے جاتے اذلان منت سے بولا تو منت شرما کر مسکراتے ہوئے چپ کر گئی۔۔۔

ہنسو ہنسو ہماری بے بسی پر۔۔۔اذلان بھائی بہت جلد ہم آپ کی بھی شادی کروادیں گے اور پھر آپ کی بیوی سے پوچھیں گے کہ وہ کیا کھلاتی ہیں آپ کو۔۔۔۔

آمین ثم آمین اللہ تعالی اس بابرکت دن میں آپ کی زبان سے نکلی ہوئی دعائیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین ثم آمین۔۔۔ اذلان شرارتی ہو کر آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھائے آمین بول کر چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

....

بسم اللہ آؤ میرے شہزادوں میں کب سے تم دونوں کا انتظار کر رہا ہوں صلاح الدین ورک اذلان اور وجدان کے انتظار میں ہی کھڑا تھا۔ ایک ساتھ گھر کے تمام مرد عید نماز کے لیے نکل گئے۔ سب نے وائٹ کلر کے سوٹ پہن رکھے تھے اور صلاح الدین صاحب نے اپنے سر پر بڑی سی وائٹ کلر کی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔۔۔ جس سے ان کی شخصیت اور بھی رعبدار لگ رہی تھی۔۔۔۔گھر کی خواتین سب مردوں کو میٹھا کھلا کر سنت پوری کرتی ہوئی الوداع کر چکی تھیں۔۔۔

اور اب سب خواتین اپنے اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی تھیں ان کے آنے سے پہلے ان کو تیار ہونا تھا یہ بھی اس گھر کا اصول تھا کہ گھر کے مرد حضرات کے آنے سے پہلے سب گھر کی عورتیں تیار ہو جاتی تھی اور اس کے بعد کھانے پینے اور مہمانوں کا دور چل پڑتا۔۔۔۔اور آج تو فجر کو دیکھنے کے لیے عالیار کی فیملی آنے والی تھی اذلان سب کو آگاہ کر چکا تھا اور بتا چکا تھا کہ اس نے پوری طرح سے تحقیق کر لی ہے فیملی بہت اچھی ہے۔۔۔

اس لیے خواتین جلدی سے تیار ہو کر کچن کی جانب جانا چاہتی تھیں خاص کر ثریا اور عافیہ بیگم۔۔۔

....

فجر آج کے زمانے میں کوئی اتنا معصوم کیسے ہو سکتا ہے جتنی تم ہو تمہاری سادگی تمہاری معصومیت نے مجھے دیوانہ کر رکھا ہے۔۔عالیار عید نماز پڑھنے کے بعد جیسے ہی اپنے روم میں آیا تھا اپنے موبائل سکرین پر فجر کی تصویر دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ فجر کی تصویر میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ اس بات سے بے خبر کہ زرنش جو اس کی الماری میں کپڑے رکھنے آئی تھی اپنے بھائی کی بے تابی والی بڑبڑاہٹ سن کر کھکھلا کر ہنسی تو عالیار شرمندہ سا ہو گیا تھا زرنش کے سامنے۔۔۔

زرنش کسی کے روم میں آنے سے پہلے نوک کیا جاتا ہے۔۔۔ مگر بھائی اگر کوئی پہلے سے روم میں موجود ہو تو وہ نوک کیسے کرے۔۔۔اور بھائی پلیز تھوڑا سا صبر کریں بس ہم شام کو فجر کے گھر جا رہے ہیں فجر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کا بنانے۔۔۔

بس زرنش دعا کرو یار اس کے گھر والے مان جائیں۔۔۔مان جائیں گے مانیں گے کیسے نہیں میرا بھائی اتنا ہینڈسم اور خوبصورت ہے پڑھا لکھا ہے ویل سیٹلڈ ہے تو مانیں گے کیسے نہیں۔۔۔یہ ساری خوبیاں تو میں تب مانوں گا جب فجر کے گھر والے رشتے کے لیے ہاں کر دیں گے۔۔۔

انشاءاللہ بھائی اچھے کی اُمید رکھتے ہیں اور مجھے سو میں سے سو پرسنٹ یقین ہے کہ وہ لوگ ضرور ہاں کر دیں گے اور ویسے بھی فجر کا بھائی تو اس رشتے سے پوری طرح سے خوش ہے اور فجر کو بھی آپ بہت اچھے لگے ہیں انشاءاللہ ہاں ضرور ہو گی۔۔۔اب آپ ساری فکریں چھوڑیں اور میرے ساتھ چلیں مما نے میٹھے میں بہت لذیذ کھیر بنائی ہے چلے کھاتے ہیں وہ اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑے ہوئے روم سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

....

گھر کے تمام مرد گھر میں عید نماز پڑھ کر آچکے تھے اور اس وقت گھر کے بڑے سے ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔تمام گھر کی خواتین تیار ہو کر وہیں پر جمع تھیں۔۔۔سوائے منت کے اور وجدان کی نظریں منت کو ڈھونڈ رہی تھیں جو کہ اس کی ماں ثریا بیگم بخوبی دیکھ رہی تھیں۔۔۔وہ سمجھ رہیں تھیں اپنے بیٹے کی بے تابی کو۔۔

میرے بیٹے کی آنکھیں جسے ڈھونڈ رہی ہیں وہ اپنے روم سے ابھی نہیں آئی میری بہو کا لائنر خراب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسے دوبارہ میک اپ خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔

بیٹا خالی نظروں سے مت دیکھو اور جاؤ اور جا کر میری بہو سے مل لو سریہ بیگم اپنے بیٹے کے پاس آکر سرگوشی میں بولی تو وجدان نے ہنستے ہوئے شرما کر نظریں جھکالی۔۔۔۔

وہ خوبصورت شہزادہ ہنستا ہوا اس قدر خوبصورت لگ رہا تھا کہ اس کی ماں نے ماشاءاللہ پڑھتے ہوئے اس کی بلائیں لیں۔۔۔

کیا بات ہے امی جان میں بھی آپ کا بیٹا ہوں کبھی مجھ پر بھی پیار سے جتا لیا کریں ہمیشہ کی طرح اذلان نے بیچ میں اپنی ٹانگ گھسانا لازم سمجھا تھا۔۔۔جی میری جان میرا بچہ میں نے کب کہا کہ تم میرے بیٹے نہیں ہو اور کہاں میں نے پیار میں کمی رکھی ہے ثریا بیگم اذلان کے پاس جا کر پیار سے اپنے بیٹے کا ماتھا چومتے ہوئے بولی۔۔۔ نہیں پیار تو آپ صرف وجدان بھائی سے کرتی ہیں مجھے تو بس خیرات میں تھوڑا بہت پیار مل جاتا ہے وہ بیچاری سی شکل بنا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ایسے نہیں کہتے بدتمیز جان ہو تم دونوں میری ایک سے بڑھ کر ایک ہو۔۔

سب لوگ اس پیاری سی نوک جھوک پر مسکرا دیے تھے جبکہ وجدان موقع دیکھ کر وہاں سے غائب ہو چکا تھا اسے تو منت کو دیکھنا تھا۔۔۔ جس کو دیکھے بنا نہ تو اس کی عید مکمل تھی نہ دل کا سکون۔۔۔ شدّتِ یار کی تڑپ کیسی ہوتی ہے یہ تو کوئی وجدان ورک سے پوچھتا۔۔۔

....

وجدان جیسے ہی دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوا اس کی نظریں مرر کے سامنے کھڑی ہوئی منت پر پڑی تو وہ پلکیں جھپکانا بھول گیا تھا منت اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ وجدان سٹل ہو گیا۔۔۔

وجدان اس کے لیے جو شاپنگ کر کے لایا تھا منت نے وہی ڈریس پہن رکھی تھی۔ مسٹرڈ کلر کی پیروں کو چھوتی ہوئی فراک پہنے فل آستین کے آگے ریڈ کلر کے گلاب کے گجرے پہنے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔۔

بال آبشار کی طرح کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔منت بہت کم بال کھلے چھوڑتی تھی زیادہ تر اس کے بال کیچر میں قید ہوتے تھے۔۔۔

آج کھلے بالوں میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی موٹی موٹی آنکھوں پر لائنر کی دھار اور گنی پلکوں پر لگے ہوئے مسکارے نے اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رکھے تھے۔۔۔۔

ہونٹوں پر ڈیپ ریڈ کلر کے شیڈ کی لگی ہوئی لپسٹک دیکھ کر وجدان کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں ۔۔۔۔

کانوں میں جھولتی ہوئی گولڈ کی پلین بالیاں وجدان کی تو نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔دروازے کو بند کرتے ہوئے اس کے قدم منت کی جانب بڑھنے لگے تھے۔۔۔۔

منت تو پہلے سے ہی بے قرار کھڑی تھی وجدان کو یہ دکھانے کے لیے کہ وہ تیار ہو کر کیسی لگ رہی ہے اب منت کو کیا پتا تھا جو اس کی سادگی میں اس پر فدا رہتا ہے اسے اس قدر تیار ہو کر حسین لگتے دیکھ اس پر کیا گزرے۔۔۔

وجی میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔اس کی جانب رخ کرتے ہوئے بڑی بے تابی سے پوچھ رہی تھی۔۔

قیامت لگ رہی ہو تمہیں میری حالت دیکھ کر اندازہ نہیں ہو رہا کہ تم کیسی لگ رہی ہو۔۔۔۔کیوں عید والے دن اپنے غریب شوہر پر بجلیاں گرا کر اس کی جان لینا چاہتی ہو۔۔اس کی نازک سی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکا دے کر اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔۔

واجی پلیز آج کچھ مت کیجئے گا میرا میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔پہلے ہی اتنی مشکل سے ٹھیک کیا ہے۔۔وجدان جس گہری نظروں سے اس کی پنکھڑیوں کو دیکھ رہا تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کا نیلی آنکھوں والا خوبصورت شہزادہ بہک چکا ہے۔۔۔۔
اور جب بھی وجدان کی ٹون خراب ہوتی اس کی آنکھیں پہلے ہی منت کو آگاہ کر دیتی تھیں۔۔۔۔

ششششش۔۔۔۔تمہارا میک اپ میرے جذباتوں سے زیادہ قیمتی نہیں ہے منت تم جانتی ہو تمہاری قربت میرا اسکون ہے میں دیوانہ ہوں تمہارے حسن کا تمہاری قربت کا میرے محبت کے لمحوں میں رکاوٹ مت پیدا کیا کرو۔۔۔۔صرف ایک یہی بات ہے جس پر میں کوئی کمپرومائز نہیں کروں گا۔۔۔

وجدان کی آواز کا بھاری پن بتا رہا تھا کہ بلو آئیز والا خوبصورت شہزادہ پوری طرح سے بہک چکا ہے۔۔۔

عید مبارک یارِ وجدان منت کو اپنے گلے لگا کر مضبوط بازوؤں کے حصار میں قید کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر محبت سے چوم لیا۔۔۔

وجی آپ کو بھی عید مبارک۔۔۔میری عیدی دیں۔۔۔

جی جناب عیدی تو میں ضرور دوں گا کہ مگر پہلے مجھے تم سے عیدی وصول کرنی ہے۔۔۔۔اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے ہونٹ اس کی پنکڑیوں پر رکھ کر قید کر گیا۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کیے پنکھڑیوں سے نمی چُراتے ہوئے ہاتھ نے بے باکی دھڑکنوں پر دکھائی تو منت سسک ہوتی تھی۔۔۔

کتنی دیر وہ پنکھڑیاں قید کیے اپنی تشنگی مٹاتا رہا تھا۔۔۔منت مجھے روک لو قسم سے تمہارا میک اپ خراب کرنے کا میرا پورا موڈ ہو رہا ہے۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوتے ہوئے مسکرا کر اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا وجدان کی بلو آئیز میں خماری کے رنگ صاف نظر آ رہے تھے۔ جس سے اس کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگ گئے تھے۔۔۔

بلو آئیز میں خماری سے پڑھتے ہوئے لال ڈورے دیکھ منت مسکرائی تھی۔۔۔

وجی آپ میں صبر نہیں ہے نا۔۔۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں ہے اور میں صبر کرنا بھی نہیں چاہتا کیوں کروں صبر۔ جب اتنی خوبصورت بیوی میرے پاس ہے۔۔کمر پر دباؤ بڑھاتے ہوئے اسے خود میں سمائے کھڑا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے مت کریں صبر مگر مجھے میری عیدی دیں وہ گجروں والے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھے ہوئے بڑی ادا سے بولی تھی۔۔۔

اپنی پاکٹ سے والٹ نکالتے ہوئے وجدان اس کی ہتھیلی پکڑ کر چومتے ہوئے اس کے ہاتھ پر رکھ چکا تھا۔۔یہ کیا پورا والٹ کیوں دیا۔۔۔مجھے میری عیدی دیں۔۔۔والٹ آپ کے ہاتھ میں ہے جتنی چاہیے نکال لیجیے۔۔۔

پکا۔۔۔

جی بالکل پکا۔۔۔منت نے والٹ کھول کر پانچ پانچ ہزار کے انگنت نوٹ لے لیے تھے وجدان کے گال پر لب رکھتے ہوئے خوشی سے چہک اُٹھی تھی۔۔۔

بس اور نہیں چاہیے۔۔۔

نہیں۔۔۔یار اور لے لو مگر کس کی جگہ چینج کر دو مجھے یہاں پر چاہیے۔اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے شرارتی ہو کر بولا۔۔۔جتنا ملا ہے اس پر ہی خوش ہو جائیں۔۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔۔اگر مجھے نیچے جانے کی جلدی نہ ہوتی تو تمہیں صبر کا مطلب بہت اچھی طرح سے سمجھاتا مگر اس وقت مجبوری ہے کہ گھر والے انتظار کر رہے ہیں ہمیں نیچے جانا ہے ورنہ اذلان پھر بیچاری شکل بنا کر اوپر آجائے گا۔۔دونوں اذلان کی بات پر ہنس دیے تھے۔۔۔

اب نیچے چلو مجھے جا کر حوریہ اور فجر کو بھی عید دینی ہے۔۔۔اور اس کے بعد پھوپھو کے گھر جانا ہے۔۔۔اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے روم سے سے باہر لے جارہا تھا۔ نظریں اب بھی اس کے چہرے پر مرکوز تھی۔۔۔

....

ازلان بھائی آرام سے میری عید دیں کنجوسیاں مت دکھایا کریں وکیل بن گئے ہیں اتنے پیسے کماتے ہیں پھر بھی آپ کی کنجوسیاں ختم نہیں ہوتیں۔۔۔۔

وجدان بھائی سے کچھ سیکھیں جو ہمیں ہمیشہ ہر عید پر ہماری مرضی سے عید دیتے ہیں وجدان اور منت جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے حوریہ کی چیختی ہوئی آواز سن کر وجدان اور منت دونوں مسکرا دیے تھے ۔۔۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ اس وقت ازلان اور حوریہ میں ہر عید کی طرح بحث ہو رہی ہے۔۔۔ازلان ہمیشہ حوریہ کو تنگ کرنے کے بعد ہی عید دیتا تھا اور سب کو حوریہ اور ازلان کی عید پر اس نوک جھوک کا پورا انتظار ہوتا تھا۔۔۔

بھئی میں کوئی خاص پیسے نہیں کماتا میں تو ویسے ہی فی سبیل اللہ کیس ہینڈل کرتا ہوں میرے پاس پیسے کہاں سے آئے۔۔۔

جی جی مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ ہے جو آپ فی سبیل اللہ کیس لڑتے ہیں سب جانتی ہوں شہر کے بہت مہنگے وکیلوں میں آپ کا نام شامل ہوتا ہے مجھے اُلّو مت بنائیں۔۔۔ حوریہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھے پورے لڑائی کے موڈ میں تھی۔۔۔

نہیں میں بنی بنائی چیزوں پر محنت نہیں کرتا ازلان نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔

ازلان بھائی تنگ مت کریں مجھے میری عیدی دیں۔۔۔

ازلان کیوں تنگ کر رہے ہو دو نہ یار اس کی عیدی۔۔۔ وجدان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

جی وجدان بھائی آپ میری سپورٹ کریں ازلان بھائی ہر دفعہ کی طرح مجھے تنگ کر رہے ہیں اور عید دینے میں کنجوسی دکھا رہے ہیں۔۔۔

تم ایک کام کرو پہلے تم اور فجر جا کر وجدان بھائی سے عید لے لو اس کے بعد میں دوں گا۔۔۔

جی نہیں ہم آپ پر بھروسہ نہیں کر سکتے آپ ابھی تھوڑی دیر میں اپنے لفنگے دوستوں کے ساتھ نکل جائیں گے اور ہماری عید شام تک بیچ میں لٹکی رہے گی وجدان بھائی سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے ہم جب چاہیں عیدی لے سکتے ہیں۔۔۔

اب وجدان بھائی پر بھی اتنا بھروسہ کرنا خطرے سے خالی نہیں کیونکہ وجدان بھائی کے والٹ پر پہلے سے ہی ڈاکہ پڑ چکا ہوگا بتاؤ نا وجدان بھائی کتنے میں لٹ کر آئے ہو اذلان نے شرارتی نظروں سے منت کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوٹوں کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

تم اپنے بقایاجات دو میری فکر چھوڑو میں جتنے میں بھی لٹ کر آیا ہوں میں اپنی بہنوں کا حق پوری طرح سے ادا کروں گا تم ذرا اپنا والٹ ڈھیلا کرو اور ان کو عیدی دو وجدان ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

ہوں ں ں ں ۔۔۔ موئے موئے اب بولیں اذلان بھائی وجدان بھائی تو ہماری سائیڈ پر ہیں اب آپ کیا کریں گے حوریہ اور فجر اذلان کا ووٹ ہمیشہ کی طرح اپنی جانب دیکھ کر چہک اُٹھی تھی۔۔۔

کچھ نہیں کریں گے بس چپ چاپ عیدی دیں گے کیونکہ ہم سمجھ چکے ہیں جب تک ہماری شادی نہیں ہوتی ہم اکیلے ہیں کوئی نہیں ہے ہمارا ساتھ دینے والا بیچاری شکل بناتے ہوئے اذلان نے والٹ نکال کر سو سو کے دو نوٹ نکالے اور فجر اور حوریہ کے سامنے کر دیے۔۔۔ ہم کیا آپ کو فقیر لگتے ہیں۔۔۔ بہنیں فقیر ہی ہوتی ہیں ساری زندگی مانگتی رہتی ہیں۔۔۔ اذلان نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

اذلان بھائی آرام سے ہماری عیدی دے دیں ورنہ یہ جو آپ نے کہا ہے جب تک آپ کی شادی نہیں ہو جاتی آپ بیچارے ہی رہیں گے تو انشاءاللہ ہم کبھی آپ کی شادی ہونے ہی نہیں دیں گے۔۔۔شادی کرنے کے لیے بہنوں کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ شادی میں بہت سارے کام ہوتے ہیں ہم کوئی کام نہیں کریں گے تو بہتر ہے آپ ہماری عیدی دے دیں۔۔۔۔۔

اذلان بیٹا ان کو ان کی عیدی دے دو یہ سچ کہہ رہی ہیں بہنیں ساری زندگی بھائیوں کے کام آتی ہیں اذلان کا بابا ریاض ورک مسکراتے ہوئے اپنا ووٹ لڑکیوں کے حق میں دے چکا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے ڈیمانڈ بولو کتنے چاہیے جاؤ آج اذلان دل کھول کر تم لوگوں کی خواہشیں پوری کرے گا۔۔۔

زیادہ نہیں بس 5050 ہزار۔۔کیاااااااااااا۔۔۔۔

اتنی بڑی "کیا" کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایک کیس کے لاکھوں لیتے ہیں اگر عید پر 50 50 ہزار ہمیں بھی دے دیں گے تو کوئی فرق نہیں پڑ جائے گا۔۔۔۔کیا ڈاکوؤں والی ڈیمانڈ رکھی ہے عیدی میں ہزار 5 سو ہوتا ہے 50 ہزار کون لیتا ہے۔۔۔۔جی نہیں آج تو لوگ لاکھوں میں عید کی ڈیمانڈ کرتے ہیں ہم نے تو پھر بھی آپ کو سستے بھی چھوڑ دیا ہے۔۔۔فجر بیٹا آپ تو بہت معصوم ہیں آپ پر بھی حوریہ کے رنگ چڑھ گئے ہیں۔۔۔بھائیوں کی طرف داری کیا کرو ایسے مت لوٹا کرو بھائیوں

کو---فجر کی بات پر اذلان نے ایک بار پھر مظلوم شکل بنالی---- ہمیں ہمارے بھائیوں کی طرفداری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے بھائی کوئی کنگال نہیں ہے جو 50 ہزار نہیں دے سکتے حوریہ نے فجر کی ہاں میں ہاں ملائی----ایک کام کرو ایک 50 ہزار لو اور 2525 ہزار کر لینا-- قسم سے اذلان بھائی آپ کتنے کنجوس ہیں--

قسم سے آپ سے عیدی لیتے ہوئے تو ہمیں بھوک محسوس ہونے لگتی اتنا تنگ کرتے ہیں آپ---حوریہ تھک چکی تھی بحث کر کر کے---اذلان مت تنگ کرو دو ان کو عیدی ہمیں پھوپھو کے گھر بھی جانا ہے۔وجدان کے کہنے پر اذلان نے درد بھری شکل بناتے ہوئے دونوں کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق عید دے دی اس کے بعد لڑکیاں وجدان کی جانب آئی اور وجدان نے ہمیشہ کی طرح ان کی ڈیمانڈ کو فوراً ہی پورا کر دیا--

وجدان کبھی بھی عیدی کے معاملے میں بحث نہیں کرتا تھا اور اس نے آج بھی نہیں کی--گھر کے بڑے افراد سے لڑکیاں پہلے ہی عید لے چکی تھیں اب وہ لوگ صدف کی جانب نکل رہے تھے--- ہر چاندرات کو صدف جیسے اس گھر میں آتی تھی اسی طرح عید والے دن صدف کے تمام مائکے والے اس کے گھر عید ملنے جایا کرتے تھے یہ روایت سالوں سے چلی آ رہی تھی------

....

حوریہ آج پہلی بار عید والے دن اپنی پھوپھو کے گھر بلکل بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔کیونکہ وہاں پر بلاج بھی ہو گا یہ سوچ کر ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔مگر وہ انکار بھی نہیں کر سکتی تھی اگر انکار کرتی تو انکار کی وجہ بتانی پڑتی اور وجہ اتنی شیم لیس تھی وہ کیسے بتاتی۔۔۔

مگر اللہ کا شکر تھا جب وہ بلاج کے گھر پہنچی تو بلاج گھر پر نہیں تھا پھوپھو نے ہمیشہ کی طرح بہت زبردست کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔۔عید والے دن پہلا کھانا سب صدف پھوپھو کے گھر ہی کھاتے تھے۔۔مگر کھانے پر شاید بلاج کا ویٹ کر رہے تھے۔تو لڑکیوں کو گپیں مارنے کا اور ٹائم مل گیا۔۔۔زمل،حوریہ،فجر اور منت بہت خوش تھیں چاروں نے اپنی الگ محفل سجا رکھی تھی۔۔۔

کوک پیتے ہوئے فجر کا ہاتھ لگنے سے کوک حوریہ کے کپڑوں پر گر گئی جسے صاف کرنے کے لیے وہ زمل کے روم میں آئی تھی۔۔۔

حوریہ نے بلیک کلر کے شرارے پر سیم کرتی پہن رکھی تھی جس پر سلور کلر کا نفیس ہلکا سا کام کیا ہوا تھا۔بڑے سے دوپٹے کے ساتھ کانوں میں میچنگ بڑے بڑے جھمکے پہن رکھے تھے۔۔۔

نفاست سے کیے ہوئے میک اپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی وہ اپنے ڈریس کو صاف کر کے جیسے ہی حوریہ کے روم سے نکل کر سیڑھیوں سے تیزی سے اُترتی ہوئی نیچے آرہی تھی تو سیڑھیوں کے بیچ میں فون پر بات کرتے ہوئے بلاج پر اس کی نظر پڑی بلاج بھی اسے دیکھ چکا تھا۔۔۔

وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ بلاج فون چھوڑ کر اس پر نظریں مرکوز کر چکا تھا جیسے ہی حوریہ نے بلاج کو دیکھا وہ سو کی سپیڈ سے واپس بھاگی تھی آج کل بلاج کی حرکتوں سے حوریہ گھبرانے لگی تھی۔۔۔

حوریہ کی سو والی سپیڈ کو دیکھ بلاج کے لب مسکرائے تھے۔۔۔حوریہ اپنی بے وقوفی میں غلطی کر چکی تھی اگر تھوڑی سی ہمت کرتی تو دو چار قدم سیڑھیوں سے اور نیچے اُتار کر سامنے ہی ہال کے اندر گھر کے تمام افراد موجود تھے وہاں پر جاسکتی تھی۔مگر واپس زمل کے روم میں جا کر بلاج کو موقع دے چکی تھی۔اپنے ڈر میں اس نے بہت بڑی حماقت کی جس کا خمیازہ اب اسے بھگتنا پڑے گا۔۔۔۔۔

بلاج اپنی شال کا ایک کونا اُٹھاتے ہوئے دوسرے کندھے پر ڈال کر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا زمل کے روم کہ باہر کھڑا

ہو گیا۔۔حوریہ چالاکی سے روم کے اندر سے دروازہ لاک کر چکی تھی۔بلاج کے لب مسکرائے اور اس نے قدم سامنے دیوار کی جانب بڑھا دیے۔جہاں پر گھر کی چابیاں لٹک رہی تھی۔۔۔

زمل کے روم کی چابی اُٹھا کر بلاج نے دروازہ کھولا تو حوریہ سامنے ہی بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے ہوئے دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھے ہوئے پھولی سانس کے ساتھ بیٹھی تھی اسے بالکل توقع نہیں تھی کہ بلاج ایسے بھی اندر آ سکتا ہے۔۔۔

ت۔۔تت۔۔تم۔۔اندر کیسے آئے۔۔۔وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی اُٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی جبکہ بلاج دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔حوریہ بے بی یہ میرا گھر ہے اور گھر کے دروازے کیسے کھولتے ہیں میں باخوبی جانتا ہو۔کیا سوچا تھا مجھ سے اپنی جان چھڑوا سکتی ہو۔۔۔

بب۔۔۔بل۔۔۔بلاج میرے نزدیک مت آنا آج اگر تم نے کوئی بد تمیزی کی تو قسم سے میں چیخیں مار مار کر گھر والوں کو اکٹھا کر لوں گی۔اس کا نتیجہ چاہے جو بھی ہو میں بالکل پرواہ نہیں کروں گی آج میں تمہارا گھٹیا پن ان کے سامنے ضرور لاؤں گی۔حوریہ پیچھے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بلاج کو انگلی دکھا کر دھمکی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

بلاج اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے ہنس رہا تھا حوریہ کی دھمکی کا اس پر ذرا برابر بھی اثر نہیں تھا ٹھیک ہے چیخو میں تو کہتا ہوں ابھی سے چیخنا شروع کر دو اچھا ہے۔عید والے دن سب کو زبردست رومینٹک سین دیکھنے کو مل جائے گا اور تمہارے بھائی تو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ واہ کیا زبردست رومینٹک سین ہے۔۔۔

بلاج تمہیں پتہ ہے تم انتہائی گھٹیا انسان ہو تمہیں شرم نہیں آتی اتنے گھٹیا الفاظ بولتے ہوئے۔ حوریہ پیچھے ہوتی ہوئی الماری سے جالگی تھی۔۔۔۔

کل والا سین بھول گئی ہو کل بھی تم نے مجھے گھٹیا کہا تھا تم کیوں جان بوجھ کر میرے منہ لگنا چاہتی ہو ۔مجھے تو لگتا ہے کہ تم مجھے جان بوجھ کر اکساتی ہو تا کہ میں تمہاری ہاٹنیں کا فائدہ اُٹھاؤں کیا بات ہے دل آگیا ہے مجھ پر۔۔۔

حوریہ کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے راہِ فرار روکے کھڑا تھا۔۔ ابھی میرے اتنے بُرے دن بھی نہیں آئے کہ میرا دل تم پر آجائے۔۔

پوری دنیا کے اگر تم آخری مرد بھی ہو تب بھی تم میرے لیے ناپسند ہی رہو گے اور ہٹو چھوڑو میرا راستہ۔۔۔

سیم ٹو یو میری بھی تمہارے بارے میں یہی رائے ہے کہ اگر تم دنیا کی آخری لڑکی بھی ہو تب بھی میں تمہیں پسند نہیں کروں گا۔۔۔

ہاں تو پھر کیوں یہ نکاح والا ڈرامہ رچایا تم نے۔۔۔

ہائے یہ نکاح تو میں نے تمہیں ذلیل کرنے کے لیے کیا ہے اور دیکھو میں یہ کام کتنا پرفیکٹ کرتا ہوں۔۔۔۔

پیچھے ہٹو اگر کوئی بے ہودگی دکھائی تو بلاج میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔بلاج کو چہرے پر جھکتے دیکھ حوریہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھکا دے کر اسے پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

میں تو دکھاؤں گا۔۔۔بے ہودگی دکھانے کا سرٹیفکیٹ ہے میرے پاس۔۔وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا تو حوریہ نے اسے دھکا دیتے ہوئے بیڈ پر گرادیا اور چلاکی سے دروازہ کھول کر فرار ہو چکی تھی۔۔۔

حوریہ رانی تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے چکمہ دے کر گئی ہو۔۔۔افففف تمہارے اس بے وقوف دماغ کا میں کیا کروں جب تک بلاج نا چاہے بلاج تمہیں ملنے نہ دے۔۔۔۔

یہ موقع تو تم پر رحم کھا کر تمہیں دیا ہے۔۔۔جس کو تم اپنی جیت سمجھ رہی ہو۔۔وہ میری دی ہوئی بھیک ہے وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے روم سے باہر نکل کر ہال کی جانب جا رہا تھا۔۔۔

....

یہ رشتہ دے کر آپ نے ہم پر احسان کیا ہے فجر ہمیشہ ہمارے لیے زرنش کی طرح ہی رہے گی---عالیار کی ماں بہت خوشی سے بول رہی تھی وہ بہت خوش تھی اپنے بیٹے کی خوشی کو اپنی جھولی میں لے کر---

یہ ہماری بہو نہیں بیٹی بن کر رہے گی عالیار کے گھر والے رشتہ لینے آئے تو گھر والوں کو عالیار کا رشتہ بہت پسند آیا تھا---عالیار کی فیملی بہت سلجھی ہوئی تھی عالیار خوبصورت تھا۔ ہینڈسم تھا پڑھا لکھا تھا اور اپنا بزنس بھی سیٹ کر چکا تھا باپ کے پاس سرکاری جج کی پوسٹ تھی----

اور اذلان ان کا پوری طرح سے بائیوڈیٹا نکال چکا تھا اس لیے انکار کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ مٹھائی کھلائی جارہی تھی فجر اور عالیار کا رشتہ طے ہو چکا تھا سب بہت خوش تھے اور عالیار کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ فجر کو اس کے نام لکھ دیا گیا تھا-----

سب اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے بیچ کوئی ایسا تھا جو اس پوری خوشی کے موقع کی ویڈیو بنا کر براق تک پہنچا رہا تھا اور براق کے غصے کی انتہا نہیں تھی اب براق کا غصہ کیا قیامت لے کر آئے گا فجر کی زندگی کو کس عذاب سے گزرنا پڑے گا یہ اس وقت یہاں پر بیٹھے ہوئے کسی شخص کو بھی نہیں پتہ تھا

یہاں تک کہ فجر بھی نہیں جانتی تھی کہ طوفان دیواریں توڑ کر نکل چکا ہے فجر کی ہنستی کھیلتی زندگی میں آگ لگنے والی تھی۔۔۔

گھر کا نظام درہم برہم ہونے والا تھا۔براق نام کا طوفان اس گھر کی دیواریں تک ہلا کر رکھ دے گا۔ جہاں آج تک خوشیوں کے بسیرے تھے وقت ایک بار وہاں پر ماتم کا ماحول بنا دے گا۔۔۔
عالیار کی نظر سامنے بیٹھی ہوئی فجر پر تھی اور سات سمندر پار بیٹھا ہوا براق بارود کی طرح پھٹنے کو تھا۔۔۔

غلط فہمیوں میں رشتوں کو فنا ہوتے دیکھا ہے!!
کبھی کبھی زندگی میں ایسا مقام بھی آجاتا ہے!!
جہاں محبت ہونے کے باوجود بھی انتقام کی آگ میں فجر جیسی معصوموں کو فنا ہونا پڑتا ہے!!

....

فجر واش روم سے فریش ہو کر جیسے ہی نکلی اس کے فون پر ان نون نمبر سے کال آرہی تھی۔ جیسے ہی فجر نے فون آن کر کے ہیلو کہا کوئی خاموشی سے بات سن رہا تھا۔۔۔

کون کون ہیں آپ اور کیوں روز مجھے اس طرح مجھے کال کر کے تنگ کرتے ہیں۔ آپ کو کوئی اور کام نہیں ہے کیا۔۔۔

فجر تنگ آچکی تھی الگ الگ نمبروں سے رونگ کالز سن سن کر اس نے کتنے نمبر بلاک لسٹ میں ڈالے تھے۔۔ مگر ہر بار اسے کسی نئے نمبر سے کال آتی۔ کال کرنے والا ایک ہی شخص تھا کیونکہ دوسری جانب ہمیشہ خاموشی چھائی رہتی تھی۔۔۔
اس بار بھی ہمیشہ کی طرح مقابل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فجر نے غصے سے فون بند کر دیا۔۔۔

کافی دنوں سے فجر کو اس طرح کی کالز مسلسل آرہی تھیں۔ فون پر جو کوئی بھی شخص تھا وہ کوئی بھی بات نہیں کرتا تھا مگر پھر بھی فجر کو ایک عجیب سا ڈر ہمیشہ گھیرے رکھتا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہو۔۔۔۔
گھر میں خوشی کا ماحول تھا فجر کے رشتے کو لے کر گھر کے سب لوگ بہت خوش تھے ایسے میں فجر نہیں چاہتی تھی کہ وہ یہ رونگ کال والی بات بتا کر گھر کے ماحول کو خراب کرے۔ حالانکہ ایک انجانے سے خطرے انجانے سے خوف کو فجر کی چھٹی حس محسوس کر رہی تھی۔ فجر بہت ڈرپوک اور معصوم سی

لڑکی تھی اسے چھوٹی چھوٹی چیزیں بہت ڈسٹرب کرتی تھیں اور یہ رونگ کال والی بات اسے بالکل چھوٹی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ رونگ کال ایک بار نہیں آئی تھی جو وہ اگنور کر دیتی۔۔ پچھلے ایک ڈیڑھ ہفتے سے ہر روز کا معمول تھا کہ الگ الگ نمبروں سے کئی بار رونگ کالز آرہی تھیں۔۔۔

آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا تو اس لیے فجر ایک انجانے خطرے کو،ڈر کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

عید کو گزرے آج چوتھا دن تھا اور آج عالیار کے گھر والے منگنی کی رسم کرنے آرہے تھے۔ فجر کو عالیار بہت اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔

عالیار ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا جو کسی بھی لڑکی کے خوابوں کا شہزادہ بننے کے لائق تھا اور اوپر سے وہ فجر پر جان نچھاور کرتا تھا تو فجر کو بھی اس سے لگاؤ ہونے لگا تھا۔۔۔

عالیار کے گھر والوں نے فجر کے لیے خود ڈریس اور جیولری وغیرہ سلیکٹ کر کے بھیجی تھی۔۔۔ جو کہ ساری عالیار کی پسند کی تھی، عالیار نے خود بڑی محبت سے اپنی بہن اور ماں کے ساتھ جا کر فجر کے لیے شاپنگ کی تھی۔۔۔۔ آج سے پہلے عالیار نے کبھی کسی کے لیے شاپنگ نہیں کی تھی کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کا بہت لاڈلہ بیٹا تھا۔۔۔

عالیار تو اپنے لیے بھی آن لائن شاپنگ کرتا تھا مگر آج فجر کے لیے ہر چیز اس نے بہتر سے بہترین لینی چاہی تھی۔۔۔

فجر چند ہی دنوں میں اس سے کے لیے کتنی خاص بن چکی تھی یہ تو وہ فجر سے مل کر بتانا چاہتا تھا۔۔۔عالیار کے دل کی دھڑکنوں پر فجر کا نام دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

اس نے فجر کے لیے اپنے فیورٹ کلر کا ڈریس بھیجا تھا عالیار کو ڈارک پرپل کلر بہت پسند تھا جو کہ فجر کی گوری رنگت پر بہت کھل بھی رہا تھا۔۔۔

فجر نے پارلر سے تیار ہونے سے منع کر دیا تھا۔ فجر کو زیادہ میک اپ نہیں پسند تھا وہ اپنے حساب سے لائٹ میک اپ کرنا چاہتی تھی اور فجر کا میک اپ میں ہاتھ بھی بہت صاف تھا اس لیے اس نے خود تیار ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

اس وقت وہ تیار ہو رہی تھی جب ایک بار پھر سے اس کے فون کی بیل بجھی۔۔۔

کون ہیں آپ؟ اور کیوں بار بار فون کر کے تنگ کرتے ہیں؟؟

آپ کو اور کوئی کام نہیں فجر اکتا چکی تھی بار بار کی رونگ کالز تھے اور اسے شدید غصہ تو اس بات پر آتا تھا کہ سامنے والا کوئی بات کہتا بھی نہیں تھا۔۔۔

فجر کیا ہو گیا ہے میں ہوں عالیار اور میں نے تمہیں ابھی فون کیا ہے یار تم تو اتنے غصے والی ہو مجھے تو یہ بات پتہ ہی نہیں تھی۔عالیار کی آواز پر فجر شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

سس۔۔س۔ سوری مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ ہیں۔۔۔کیوں کوئی اور بھی تھا جو آپ کو فون کر کے تنگ کر رہا ہے۔۔

نہیں بس ایک دوست تھی جو بار بار فون کر کے تنگ کر رہی تھی۔۔۔

اچھا مگر آپ نے تو کہا کہ آپ کون ہیں اور کیوں بار بار مجھے فون کر کے تنگ کر رہے ہیں۔۔ آپ کو کوئی اور کام نہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

آخر عالیار ایک سمجھدار ذہین بزنس مین تھا۔ایک بات تو وہ بخوبی سمجھ چکا تھا کہ شاید فجر کو کوئی رونگ کال آئی ہے جس کی وجہ سے وہ اکتائی ہوئی ہے، مگر فجر نے اس بات سے انکار کر دیا تو عالیار کو تھوڑی حیرانی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

فجر آپ کو مجھ سے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے اگر کوئی پرابلم ہے تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔ آخر یار ہم لائف پارٹنر بننے والے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کی پریشانیوں کو سمجھیں گے تو زندگی بہت اچھی گزرے گی۔۔۔۔

ہمیں ایک دوسرے پر اعتماد کرنا ہو گا اور تم مجھ پر پوری طرح سے اعتماد کر سکتی ہو اگر کوئی بات ہے تو تم مجھے بتا دو۔۔۔ ہو سکتا ہے میں آپ کے کسی کام آجاؤں۔۔ آخر فیوچر میں بھی آپ نے سب پریشانیاں مجھ سے ہی شیئر کرنی ہیں تو آج کیوں نہیں۔۔۔ عالیار نے بڑے پیار سے کہا تو فجر نے اپنی خاموشی کو توڑ دیا۔۔۔

عالیار پتہ نہیں کافی دنوں سے الگ الگ نمبروں سے مجھے رونگ کالز آرہی ہیں اور وہ جو کوئی بھی فون کر کے مجھے تنگ کر رہا ہے۔ وہ کچھ کہتا بھی نہیں ہے۔۔۔

دوسری طرف خاموشی ہوتی ہے۔۔ مگر مجھے پھر بھی بہت ڈر لگ رہا ہے کیونکہ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا فجر نے عالیار پر بھروسہ کرتے ہوئے پوری بات بتا دی۔۔۔

پریشان نہیں ہو تم سارے نمبر میری طرف سینڈ کر و میں چیک کروالیتا ہوں کہ آخر یہ کون ہے جو میری ہونے والی بیوی کو تنگ کر رہا ہے اور تمہیں پریشان ہوا ان کی ضرورت نہیں کیونکہ یار تمہارے

جو بھائی ہیں۔۔وہ ماشاءاللہ سے کافی مشہور ہستیاں ہیں۔ ان کی اچھی خاصی جان پہچان ہے جس کی وجہ سے ان کے ہزاروں دشمن بھی ہونگے کوئی بھی تنگ کرنے کے لیے ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ہو سکتا ہے تمہیں ڈرا کر وہ تمہارے بھائیوں کو بلیک میل کرنا چاہتا ہو اور فون پر کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ریلیکس ہو جاؤ۔۔

تم بس مجھے نمبرز سینڈ کر دو۔وہ جو کوئی بھی ہے میں اس کو دیکھ لوں گا۔۔ آخر میری ہونے والی بیوی کو تنگ کرنے کی کس نے جرات کی ہے۔۔عالیار کی آواز میں فکر کے ساتھ ساتھ شرارتی پن بھی موجود تھا۔۔

فجر پلیز تیار ہو کر مجھے اپنی پک۔۔۔ نہیں بلکہ مجھے ویڈیو کال کرو مجھے آپ کو سب سے پہلے دیکھنا ہے۔۔۔ نہیں جب آپ آئیں گے تب ہی آپ مجھے دیکھنا۔۔۔زیادتی مت کرو فجر میں نے بہت محبت سے تمہارے لیے ڈریس لیا ہے مجھے سب سے پہلے تمہیں دیکھنا ہے، کہ میری فجر اس ڈریس میں کیسی لگتی ہے۔۔۔تو آکر دیکھ لینا میں نے کب منع کیا ہے۔۔۔

مگر اس سے پہلے تو تمہیں سب دیکھ چکے ہوں گے مجھے تمہیں سب سے پہلے دیکھنا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پک بھیج دوں گی۔۔۔۔۔

نہیں پک نہیں مجھے ویڈیو کال پر تمہیں دیکھنا ہے۔۔۔

جی نہیں میں ویڈیو کال نہیں کروں گی۔۔۔۔

سوچ لو فجر اب تو تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے ۔ جتنا تنگ کرو گی۔میں بھی اتنا ہی تنگ کروں گا۔۔۔۔۔

جب آپ کا وقت آئے گا آپ نے جو کرنا ہے کر لیجئے گا میں آپ کو ویڈیو کال نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے ضدی لڑکی پک ہی بھیج دینا۔۔۔مگر یاد رکھنا اپنی بات کو عالیار کبھی بھولتا نہیں۔۔۔۔ٹھیک ہے یاد رکھوں گی۔۔۔۔مگر ابھی فون بند کریں مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔فجر نے شرما کر ہنستے ہوئے فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔

....

فجر تیار ہو کر بہت خوبصورت لگ رہی تھی ڈارک پرپل کلر کی میکسی میں وہ ایک معصوم سی پری لگ رہی تھی اس کا کھلتا گورا رنگ اور جھکی ہوئی پلکیں اسے معصومت کی مورت بنا رہی تھی۔۔۔

عالیار کی فیملی آچکی تھی عالیار کی تو نظر نہیں ہٹ رہی تھی فجر سے۔۔۔عالیار ایک ٹک باندھے فجر کو دیکھے جارہا تھا بنا ارد گرد کی پرواہ کیے۔۔۔۔

بلاج کی پوری فیملی بھی اس وقت منگنی کی رسم میں موجود تھی زیادہ لوگوں کو نہیں بلوایا گیا تھا صرف عالیار کی فیملی اور چند ان کے قریبی رشتہ دار آئے تھے۔۔۔

اور فجر کی جانب سے بھی صرف اس کی فیملی اور صدف پھپھو کی فیملی موجود تھی۔۔۔بہت سادگی کے ساتھ منگنی کی رسم ادا کی گئی عالیار کے گھر والے کافی اوپن مائنڈڈ لوگ تھے جب کہ فجر کی فیملی آج بھی نکاح سے پہلے لڑکے کا انگوٹھی پہنانا نامناسب سمجھتے تھے۔۔۔

اس لیے صلاح الدین صاحب نے پہلے سے ہی کہہ دیا کہ انگوٹھی یا تو نکاح کے بعد پہنا دیں یا پھر انگوٹھی لڑکے کی والدہ پہنائے گی۔۔۔

تو ان لوگوں نے بھی زیادہ ضد نہیں کی تھی عالیار نے اپنی ماں سے کہہ کر فجر کو انگوٹھی پہنا دی اور اس طرح منگنی کی خوبصورت چھوٹی سی رسم ادا کرتے ہوئے فجر عالیار کے ساتھ منسلک کر دی گئی۔۔۔

اس کے بعد کھانے کا سلسلہ شروع ہوا کھانا کھانے کے بعد اب عالیار کی فیملی کو الوداع کہنے کا وقت آچکا تھا۔عالیار کا بہت دل تھا کہ وہ فجر کو مل کر جائے مگر اسے کوئی ایسا موقع دستیاب نہیں ہو سکا تھا اور اسے مناسب بھی نہیں لگا کہ وہ کہتا کہ اسے فجر سے ملنا ہے۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ کل فجر کالج جائے گی اور وہ پورا ارادہ کر کے جا رہا تھا کہ زرنش کو لینے جب جائے گا تو ساتھ میں فجر کو بھی کچھ دیر کے لیے اپنے گھر لے کر آئے گا تاکہ وہ فجر سے اپنے دل کی باتیں کر سکے اور اس کے لیے اسے اذلان کا ساتھ چاہیے تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اذلان ہی وہ بندہ ہے جو اسے فجر تک رسائی حاصل کروا سکتا ہے۔۔

دل میں مضبوط ارادہ لیے عالیار اور اس کی فیملی خوشی خوشی منگنی کر کے چلے گئے۔۔عالیار کی والدہ بار بار فجر کے صدقے واری ہو جا رہی تھی۔۔زرنش کی تو فجر کے ساتھ باتیں ہی نہیں ختم ہو رہی تھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کی سب سے پیاری دوست اس کی بیسٹ فرینڈ اس کی بھابھی بن چکی ہے۔۔۔ان کے جانے کے بعد عافیہ بیگم فجر کو بار بار گلے لگا کر اس کا ماتھا چوم رہی تھی اور یہی چیز پاس بیٹھی ہوئی منت کو بہت تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔

منت کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے ایسا نہیں تھا کہ وہ فجر سے جیلس ہوتی تھی بس اس کا دل یہ سوچ کر بہت تکلیف میں تھا کہ کیوں اس کے نصیب میں ایسا پیار نہیں وہ جھٹکے سے وہاں سے اُٹھی اور بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔وجدان دور کھڑا ہوا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

....

منت میری طرف دیکھو رونا مت۔۔۔

وجدان منت کو باہوں میں سمیٹے کھڑا تھا جو روم میں اس کے پیچھے پیچھے ہی آگیا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ نہیں جائے گا تو منت ضرور رو رو کر خود کو اذیت دے گی۔۔۔۔

میں کیا کروں وجی مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ امی جان، جان بوجھ کر مجھے دکھانے کے لیے فجر کو بے تحاشہ پیار کرتی ہیں وجی میں کیا کروں مجھ سے نہیں برداشت ہوتا میرے نصیب میں امی کا پیار کیوں نہیں ہے۔۔۔

منت نے چیختے ہوئے کہا تو وجدان نے باہوں کا حصار مضبوط کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا وہ کیسے اپنے یار کی اس تکلیف کو کم کرتا وہ بہت بے بسی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

منت کہا ہے نا بہت جلد میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا یار بس تھوڑا سا وقت دو مجھے۔۔۔۔ کبھی ٹھیک نہیں ہو گا، کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو گا میں مر بھی جاؤں تب بھی امی جان مجھ سے کبھی محبت نہیں کریں گی۔۔۔

آج منت درد سے بے قابو ہو رہی تھی وجدان کے لیے مشکل ہو رہا تھا منت کی تڑپ کو کم کرنا وہ تڑپ کر وجدان کو پاگلوں کی طرح دھکے دیتی ہوئی دور ہو رہی تھی۔۔۔

جبکہ وجدان اس کے گرد مضبوط بازوں کا حصار بنائے ہوئے اسے اپنے قریب رکھنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ اس وقت منت کے زخموں کی مرہم صرف وہ خود ہے منت آج جتنی تکلیف میں تھی وہ اپنے ساتھ کچھ غلط نہ کر لے اس ڈر تھے وجدان اسے نہ تو خود سے دور کرنا چاہتا تھا نہ اسے اکیلا چھوڑ کر جانا چاہتا تھا ۔۔۔منت پچھلے ایک ڈیڑھ مہینے سے اپنی ماں سے پوری طرح سے کٹ چکی تھی اور اس کے اندر کی معصوم بچی اپنی ماں کی محبت کے لیے بہت بے چین ہو رہی تھی اور آج اس کی ماں کا فجر کو حد سے زیادہ پیار کرنا منت کے صبر کے باندھ کو توڑ چکا تھا۔۔۔

اسی لیے وہ منت کے پیچھے پیچھے تیزی سے روم میں آیا تھا منت کی آنکھوں میں درد کی شدید لہریں وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

میں دنیا کی سب سے گندی اور بُری بیٹی ہوں وجی اگر میں اتنی بُری تھی امی مجھ سے اتنی نفرت کرتی تھیں تو مجھے پیدا ہوتے ہی کیوں نہیں مار دیا۔۔۔

میرا گلا گھونٹ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا قصہ ختم کر دیتی۔۔کیوں خود بھی اذیت میں رہتی ہیں اور مجھے بھی اذیت میں مبتلا کیے رکھتی ہیں۔۔۔۔

منت۔۔منت۔۔۔ صبر سے کام لو میری طرف دیکھو منت بے قابو ہو کر اس کے ہاتھوں سے جھٹپٹا کر نکلنا چاہتی تھی۔۔

نہیں ہے مجھ میں صبر اور اس سے زیادہ میں صبر نہیں کر سکتی۔۔۔

یا تو مجھ سے ماں جیسا سلوک کریں یا مجھے میرے غلطی بتائیں میرا قصور کیا ہے اتنا حق تو ہے نہ میرا کسی بھی مجرم کو سزا دینے سے پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ اس کا قصور کیا ہے۔۔۔

وہ اس قدر جھٹپٹا رہی تھی کہ کوئی کمزور اگر اس کے مقابل ہوتا تو اب تک وہ اس کی حراست سے نکل چکی ہوتی مگر اس وقت وہ وجدان کے مضبوط بازوں کے دائرے میں تھی جہاں سے وہ چاہ کر بھی نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔۔

میں دنیا کی ایسی مجرم ہوں جسے یہ نہیں پتہ کہ اس کی غلطی کیا ہے مگر سزا میں سالوں سے بھگت رہی ہوں۔۔وجی میں تھک گئی ہوں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میں کیا کروں۔۔۔۔

وہ وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے بچوں کی طرح ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی آنسوں اتنی شدت سے بہہ رہے تھے کہ اس کا سینہ بھیگنے لگا۔۔۔۔

منت۔۔۔۔۔میرا دل بند ہو رہا ہے مت روؤ اس طرح میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا مجھے وقت دو میں سب ٹھیک کر دوں گا، تمہاری قسم وجدان کی زندگی کا مقصد بن چکا ہے یہ کہ میں تمہیں اور چچی جان کو ایک محبت بھرے رشتے میں جوڑ کر رہوں گا اور میں ضرور پتہ لگاؤں گا کہ ایسا کیا ہے جس کی وجہ سے چچی اپنی ہی اولاد سے سوتیلے والا سلوک کرتی ہے۔۔۔

منت۔۔۔جب تم روتی ہو تو وجدان کا دل بند ہونے لگتا ہے پلیز منت وقت دو مجھے میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گی۔۔

محبت اور تڑپ کی ملی جلی کیفیت سے کہتے ہوئے اس کی پلکوں پر اپنے سلگتے لب رکھ آنسو کے قطروں کو چنتے ہوئے لبوں سے چہرے کا طواف کرنے لگا۔۔۔۔

اس کے خوبصورت روئے ہوئے چہرے پر سلگتے ہونٹوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے جذباتوں کی لو میں بہنے لگا تھا۔۔۔۔۔

منت ہمیشہ سے وجدان کی محبت کے سامنے کمزور پڑ جاتی تھی اس وقت بھی وجدان کی قربت اس کے زخموں پر مرہم کا کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ وجدان کے مضبوط وسیع سینے پر رکھے ہوئے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔۔اس کی روئی ہوئی آنکھوں اور درد بھرے چہرے پر وجدان کے لب طواف کرتے ہوئے اسے پُر سکون کر رہے تھے۔۔۔

اسکے سلگتے لب منت کان کی لو پر محسوس کرتے ہوئے سسک اُٹھی تھی۔۔۔کانوں سے گردن پر لب رکھتے ہوئے وہ مدہوش سا ہونے لگا تھا۔۔۔وہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح اس کے ہاتھوں میں جھولنے لگی تھی۔۔۔

اس کی تیز ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے وجدان کے لب مسکرائے تھے وجدان نے چہرہ اُٹھا کر اپنے یار کی جانب دیکھا تھا جو اس کی محبت کے سامنے پوری طرح سے ہار مانتے ہوئے کمزور پڑ چکا تھا۔۔۔

وجدان کو اپنی محبت پر بڑا مان اور یقین تھا اور اسی یقین سے وہ منت کے پیچھے روم میں آیا تھا وہ جانتا تھا کہ اس وقت اس کی قربت منت کا سکون ہے۔۔۔

"بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ!!

جن کو درد میں قربت یار مل جائے!!"

نیچے جھک کر منت کو نرمی سے گود میں اُٹھائے بیڈ پر لے آیا تھا۔اسے آرام سے تکیے پر لٹائے گہری نظروں سے اس کے خوبصورت سراپے سے لے کر معصوم چہرے تک دیکھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے تیز سانسیں لیتی ہوئی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی گردن پر جھکنے لگا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔دودھ جیسی گوری مخملی گردن پر لب رکھے ہوئے وجدان نرم گرم لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

منت کی سانسیں اور تیز ہونے لگی تھی۔۔۔اپنے لمبے چوڑے وجود کو اس کے اوپر ڈالے ہوئے۔۔۔ اپنے گردرے مردانہ پیر اس کے نازک پیروں کے تلوں کے ساتھ رب کرتے ہوئے اسے ٹانگوں میں ٹانگیں پھنسائے پن کر چکا تھا۔۔۔

منت درد سے اس قدر ٹوٹی ہوئی تھی کہ وجدان کی محبت اس پر مرہم کا کام کر رہی تھی۔۔۔منت کی آنکھیں بند تھی۔۔۔
آج منت کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی وجدان تو ویسے ہی منت کا دیوانہ تھا اور ایسے میں منت کا کوئی مزاحمت نہ کرنا وجدان کے لیے ایک خوبصورت موقع تھا جسے وہ ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

محبت سے آگے وجدان کی بے باکیاں بڑھنے لگی تھی۔۔۔منت کے پیٹ سے قمیض کو ہٹاتے ہوئے وجدان نے لب اس کے پیٹ پر رکھ کر شدت بھرا لمس چھوڑا تو منت نے سسکی بھری تھی۔۔۔

وجدان کے لمسوں میں تیزی آنے لگی تھی۔۔۔اور منت کی سسکاریوں میں اضافہ ہونے لگا۔۔۔وہ ہاتھ سے شرٹ اوپر لے جاتے ہوئے اس کی دھڑکنوں تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

اسکے خوبصورت لب بے باکیوں پر اُتر چکے تھے۔۔۔

لبوں کے نیچے دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ دیوانہ وار بہک کر اس کی تیز سسکیوں کی وجہ بن رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے ہاتھوں میں مچلنے لگی تھی۔وجدان کے لبوں کی حدت اسے جھلسا رہی تھی۔۔۔دھڑکنوں سے نمی پیتے ہوئے وہ دیوانوں کی طرح اسے بے بس کیے اس کی جان نکالنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔۔

بہکے ہوئے وجی کے ہاتھ بے باکیوں پر اُترے ہوئے تھے محبت میں دیوانگی کی حدوں کو پار کرتے ہوئے وہ منت کو چادر میں لپیٹ چکا تھا۔۔۔

منت کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے اپنی شرٹ کے بٹن کو جھٹکے سے کھینچ کر کھولتے ہوئے وجدان اپنے لمبے چوڑے وجود کے ساتھ منت کے اوپر براجمان تھا۔۔ مضبوط سینے کے نیچے دبی ہوئی منت تیز سانسوں کے ساتھ سسکاریاں بھر رہی تھی۔۔۔

اس کے خوبصورت جسم کی رعنائیوں پر سلگتے ہونٹوں کی حدت بکھیرتا ہوا وہ ہر رعنائی کو چوم رہا تھا ۔۔اس کی نازک سی کمر پر پڑتے ہوئے بلوں کو ٹھنڈی انگلیوں سے چھوء کر مسرور ہو رہا تھا۔۔

اس کی کمر پر پڑتے ہوئے خوبصورت بلوں پر لائن کھینچتے ہوئے وہاں پر اپنے لب رکھ کر دانتوں کی چبھن دی تو اس کی نازک سی کمر پر ریڈ کلر کا نشان پڑ چکا تھا منت چبن سے سسک اُٹھی تھی۔۔۔

وجی۔۔۔۔۔

ششششش۔۔۔اس وقت وجی ہوش میں نہیں جب ہوش میں آؤں گا تب سب ادائیں بھی دیکھوں گا ،اور نخرے بھی اُٹھاؤں گا۔۔۔

مگر اس وقت اس بے قابو وجی کو روکنے کی کوشش مت کرنا، یارِ وجدان اب تک تو تمہیں اتنا سمجھ جانا چاہیے کہ تمہاری قربت میں وجی پاگل ہو جاتا ہے۔ تمہارے جسم کی خوشبو وجی کو ہوش سے بیگانہ کر دیتی ہے تمہاری نازک سی کمر پر پڑتے ہوئے بل دیکھ کر میں مدہوش ہو جاتا۔۔۔

جو شخص ہوش میں ہی نہیں اس سے کوئی توقع مت کیا کرو اس کے کانوں کی لو کو دانتوں سے کھینچتے ہوئے وہ سرگوشیاں اُتار رہا تھا۔۔۔۔

آپ بہت گندے ہیں وجی۔۔۔ وہ آنکھیں بند کیے ہوئے سسکیاں لیتی ہوئی مدہوشی کے عالم میں ہی بول رہی تھی۔۔۔

آخر وجدان کی محبت بھری قربت تھی جس کے رنگ منت پر بھی صاف دکھائی دیتے تھے ہوش میں تو وہ بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

جتنی دیوانگی وہ منت پر دیکھا رہا تھا کیسے منت اس کی محبت کی بارش میں سوکھی رہ سکتی تھی۔۔۔ وہ جب جب منت کے قریب آتا تھا ہر بار اس کی تشنگی پہلے سے زیادہ ہوتی۔۔۔

دونوں وجود چادر میں لپٹے ہوئے اور لباس نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔ وجدان کو اپنی محبت میں لباس کا حائل ہونا بالکل نہ پسند تھا۔۔۔

شروع شروع میں منت کی مزاحمتیں ہوتی تھی مگر اب وہ سمجھ چکی تھی کیونکہ اپنی قربت کے لمحوں میں وجدان اپنی پوری منمانیاں کرتا تھا۔۔ جو وجدان منت کی ہر بات مانتا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی قربت کے لمحوں میں وہ سنگدلی پر اُتر آتا۔۔

سفاک بنا صرف اپنی منمانیاں کرتا تھا پھر چاہے منت سسکے روئے یا تڑپے وہ بالکل نظر انداز کر کے صرف اپنی حکومت دکھاتا تھا۔۔۔

جیسے کہ اس وقت اس کی شدتوں سے منت پوری طرح سے ٹوٹی ہوئی سسکیاں لے رہی تھی، وہ تیز سانسوں سے اس پر اپنی محبت کی بارش برساتے چلا جارہا تھا۔۔۔۔

اس کی نازک سی ہتھیلیوں پر سخت ہاتھ رکھے ہوئے انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے ہوئے تھا۔۔۔۔ روم میں دونوں کی تیز سانسوں کی آواز کے ساتھ منت کی سسکیوں کی آوازیں بھی روم میں گونج رہی تھیں۔۔۔

وجدان اور منت کی محبت کی حسین داستان میں ایک اور خوبصورت رات شامل ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وجدان کے جیسی محبت نہ آج تک کسی نے کی تھی اور نہ کوئی کر سکتا تھا دیوانگی میں ہر حد کو پار کر جانے والے عاشق کو چوہدری وجدان ورک کہتے ہے۔۔

اور اپنے شوہر کی محبت میں ریشم کی طرح اس کے ہاتھوں میں بکھر جانے والی نازک سی لڑکی کو منت وجدان ورک کہتے ہیں منت اور وجدان جیسی جوڑیاں بہت کم ہوتی ہیں۔۔۔

وقت کے حسین پنوں پر سنہری حروف سے وجدان اور منت کی محبت کی داستان لکھ کر ہمیشہ خوبصورت الفاظوں میں یادرکھی جائے گی۔۔۔

....

فجر تمہارے بارے میں جو کچھ آج تک مجھے کہا جا رہا تھا تم ویسی ہی ہو تمہارا بُرا وقت شروع ہو چکا ہے۔۔ کل کا سورج تمہارے لیے بربادی اور تباہی لے کر آئے گا۔۔۔۔ تم ترسو گی اپنوں کے چہرے دیکھنے کے لیے۔۔۔ میں تمہیں اتنا تڑپاؤں گا کہ تم موت کے لیے مجھ سے بھیک مانگوں گی اور موت تمہیں نصیب نہیں ہو گی۔۔۔ تم مرنا چاہو گی میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔ تم جینا چاہو گی میں تمہیں جینے بھی نہیں دوں گا۔۔۔ فجر کی انگیجمنٹ کی ویڈیو دیکھ کر براق پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

دکھانے والے نے فجر کی انگیجمنٹ کی ویڈیو ہر اینگل سے دکھائی تھی اور عالیار پر تو بار بار کیمرہ زوم کر کے دکھایا گیا تھا کہ وہ کتنی محبت بھری نظروں سے فجر کی جانب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

عالیار کے نام کی انگوٹھی فجر کے ہاتھ میں بڑی کلیئر کر کے دکھائی گئی تھی اس وقت براق آتش فشاں پہاڑ کی مانند پھٹنے کو تیار تھا بس اسے کل کی صبح کا انتظار تھا۔۔

عالیار کی نظروں میں فجر کے لیے دیوانگی دیکھ کر براق کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عالیار کو یہاں پر بیٹھا ہوا گولی مار کے اس کے سینے سے دل نوچ لے اور اگر بد قسمتی سے شدید موسم کی خرابی کی وجہ سے پروازیں ملتوی نہیں ہوتی تو عالیار کا یہی حشر ہونا تھا۔۔

فجر۔۔۔۔۔۔کس جرات سے تم نے کسی اور کے نام کی انگوٹھی اپنی انگلی میں پہنی ہے۔۔۔۔۔۔براق خوف ناک انداز سے دھاڑا تھا اس وقت کوئی اس کی دھاڑ سنتا تو ڈر کے مارے یا تو مر جاتا یا بے ہوش جاتا۔۔۔

فجر تم اس وقت کو پچھتاؤ گی اور جو تم نے اپنے وجود پر کسی اور کے نام کا لباس پہن رکھا ہے اگر اس وجود کو میں نے زخموں سے چور نہ کر دیا تو میرا نام براق پاشا نہیں۔ تم نے جو کرنا تھا تم کر چکی۔۔۔

اب میری باری ہے اور براق پاشا اپنے مجرموں کو ایسی سزا دیتا ہے کہ ان کی روح تک کانپ جاتی ہے۔۔۔براق کے دشمن ایک بار سزا بھگتے ہیں تو ساری زندگی بھولتے نہیں۔۔۔۔

تم بھی تیار رہنا فجر آصف ورک کل تمہاری اور میری ملاقات فکس ہے کل تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری دسترس میں آجاؤ گی۔۔۔

تمہارے لیے ان چار دنوں میں جتنا میں تڑپا ہوں،اس ہر منٹ ہر سیکنڈ کا تمہیں حساب چکانا پڑے گا۔۔۔

تمہیں کسی اجنبی کے ساتھ دیکھ کر جو اذیت میں نے برداشت کی ہے،اس کا خمیازہ تمہیں ساری زندگی بھگتنا پڑے گا ایسی سزا دوں گا کہ موت بھی تڑپ جائے گی تمہاری سزائیں دیکھ کر۔۔۔۔

وہ ایک ایک بات کو بڑی گہرائی سے دماغ میں سوچ رہا تھا۔سامنے رکھے ہوئے موبائل پر منگنی کی پوری ویڈیو کو وہ بار بار دیکھ رہا تھا۔ تاکہ اس کے دل کا درد ناسور بن جائے۔اور وہ اس درد کو بار بار محسوس کرے۔۔۔۔۔

وہ اپنے درد کو بھولنا ہی نہیں چاہتا تھا بار بار ویڈیو دیکھ کر خود کو یاد دلا رہا تھا کہ اس سے کیا کرنا ہے۔۔۔بار بار ویڈیو دیکھ کر وہ اپنے دل پر چھڑے گھونپ رہا تھا وہ خود کو تیار کر رہا تھا فجر پر ظلم کرنے کے لیے۔۔۔

نہ جانے فجر پر کیا قیامت ٹوٹنے والی تھی۔۔۔وہ معصوم تو آج کی رات پوری طرح سے غافل تھی اس بات سے کہ کل کا سورج اس پر غموں اور دکھوں کے پہاڑ توڑنے والا ہے۔۔

کل کا سورج اس کے لیے بربادی لے کر آئے گا کل کے سورج میں وہ اس سفاک شخص کی دسترس تک پہنچ جائے گی۔۔۔۔

سارے جال بھنے جا چکے تھے ساری تیاریاں مکمل تھیں بس انتظار تھا کل کے طلوع ہوتے سورج کا----

....

فجر عید کی چھٹیوں کے بعد آج پہلے دن کالج آئی تھی دل میں ایک انجانی سی خوشی تھی عالیار کے ساتھ منسلک ہونے کی--- آج صبح اُٹھتے ہی عالیار کا گڈ مارننگ میسج دیکھ کر اس کے دل نے ایک خوبصورت سی بیٹ مس کی تھی جسے محبت کی دہلیز پر رکھے جانے والا پہلا قدم بھی کہہ سکتے تھے اور کسی کی جانب سے اتنی توجہ ملنے پر خود پسندی بھی کہا جاسکتا تھا----

وہ اذلان کے ساتھ گپیں مارتی ہوئی کالج پہنچی تھی---یونی میں سارا دن بہت خوشگوار گزرا تھا---زرنش بھی آج کالج آئی تھی وہ بار بار اپنے بھائی کا نام لے کر اسے تنگ کر رہی تھی----

فجر کو زندگی مکمل لگنے لگی تھی فجر اس بات سے پوری طرح سے انجان تھی کہ آج کا دن شاید اس کی خوشیوں کا آخری دن تھا--- آنے والا طوفان بالکل اس کے قریب آ چکا تھا خطرہ چاروں طرف منڈلا رہا تھا مگر وہ معصوم اس بات سے بے خبر اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی کینٹین پر کھانا کھاتے ہوئے لطف اندوز ہو رہی تھی---

فجر اپنا فیورٹ پیزا کھاتے ہوئے زرنش کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا اور کالج سے چھٹی ہو چکی تھی۔۔۔زرنش اسے بتا چکی تھی کہ اذلان بھائی سے عالیار بھائی اجازت لے چکا ہے اور فجر کو اس کے ساتھ ہی اس کے گھر جانا ہے۔۔۔فجر خوش بھی تھی اور نروس بھی شرمائی ہوئی فجر ہونٹوں کے کنارے کو چبا رہی تھی۔۔۔

چلو تم تھوڑی دیر شرماؤ میں ذرا صفا سے کل والے نوٹس لے کر آتی ہوں۔۔اسے شرماتا دیکھ جاتے جاتے زرنش نے اس کی ٹانگ کھینچی تھی۔۔۔

بلکہ تم ایک کام کرو تم باہر نکلو۔بھائی بالکل ٹائم پر پہنچ جائے گا۔تو چلو میرے آنے سے پہلے دو چار گپیں ہی مار لینا بھائی کے ساتھ۔۔۔دیوانہ کر دیا ہے تم نے میرے بھائی کو زرنش مسکراتی ہوئی اپنا بیگ اور موبائل اُٹھا کر اپنی کلاس روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔فجر اپنا موبائل اور بیگ اُٹھا کر کالج گیٹ سے باہر نکل آئی تھی مگر ابھی تک باہر کوئی بھی اسے نظر نہیں آیا تھا اذلان نے تو آنا ہی نہیں تھا یہ بات اسے زرنش بتا چکی تھی اور اذلان نے بھی اسے میسج کر دیا تھا کہ وہ زرنش کے ساتھ کچھ دیر کے لیے اس کے گھر چلی جائے۔۔۔اذلان نے میسج پر بتایا تھا اس کی ماما نے بھی ریکویسٹ کی ہے۔۔۔

مگر گیٹ کے باہر آکر بھی اسے عالیار اور اس کی گاڑی کہیں نظر نہیں آئی۔ وہ وہیں کالج کے باہر کھڑی ہو گئی تھی کالج گیٹ سے لڑکیاں نکل نکل کر اپنے اپنے ریلیٹو کے ساتھ بیٹھ کر جا رہی تھی ہر طرف شور و گل کا سماں تھا.

کالج گیٹ جتنا سنسان ہوتا تھا چھٹی کے وقت اتنا ہی گہما گہمی کا منظر پیش کرتا تھا۔۔

بیٹی تم مجھے ذرا سڑک پار کروا دوں گی ایک بزرگ خاتون تھی جو آنکھوں پر بلیک کلر کا چشمہ لگائے ہوئے جھکی ہوئی کمر کے ساتھ ہاتھ میں ڈنڈے کا سہارا لیے اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔ جو دیکھنے میں ہی بے حد عجیب سی لگ رہی تھی۔۔

نہیں مجھے تو خود بھی سڑک پار کرنا نہیں آتی پلیز آپ کسی اور کو کہہ دیں۔۔۔ بیٹا پلیز کروا دو میری آنکھیں نہیں ہیں تم آنکھوں والی ہو مجھے گھر جلدی پہنچنا ہے میرا بیٹا بہت بیمار ہے مجھے سڑک پار کروا دو۔۔۔ اس بڑھیا کا انداز بہت عجیب اور بناوٹی سا تھا۔۔۔۔

فجر سچ کہہ رہی تھی اسے خود بھی سڑک کراس کرنا نہیں آتا تھا کیونکہ وہ جب بھی گھر سے باہر نکلتی تھی ہمیشہ اس کے بھائی اس کے ساتھ ہوتے تھے اور وہ خود ہی اسے سڑک کراس کرواتے تھے اور جب وہ کالج جاتی تو بالکل کالج گیٹ کے سامنے ہی اسے اُتارا جاتا تھا۔۔۔۔

کبھی ایسا موقع نہیں ہوتا تھا کہ جب فجر اکیلی ہو اور فجر ویسے بھی بڑی شائے سی لڑکی تھی اسے سڑک کراس کرتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ایک بار پھر سے انکار کرتی وہ بوڑھی عورت زبردستی فجر کا ہاتھ پکڑے ہوئے اسے سڑک کراس کروانے کو کہہ رہی تھی۔۔۔ جہاں فجر ڈرپوک تھی وہیں فجر بہت رحم دل اور معصوم بھی تھی وہ اس عورت کو نہ نہیں کر سکی تھی اور بڑی مشکل سے سڑک کراس کرتے ہوئے اسے سڑک کی دوسری جانب چھوڑ چکی تھی۔ ابھی وہ چھوڑ کر واپسی کا سوچ ہی رہی تھی کہ ایک بلٹ پروف گاڑی تیزی سے اس کے سامنے آکر رکی۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی اور کچھ سوچتی دروازہ کھلا اور فجر کو ہاتھ سے گھسیٹ کر اس گاڑی میں ڈال لیا گیا۔۔۔۔ فجر کو اندر کھینچنے والی خواتین تھی۔۔

فجر کی کتابیں جو نیچے گر گئی تھیں وہ بھی نقاب پوش آدمی جس نے چہرے پر رومال باندھ رکھا تھا وہ اُٹھا کر گاڑی میں رکھ چکا تھا۔۔۔ شاید وہ لوگ کوئی ثبوت نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔۔۔

فجر چیخنا چاہتی تھی مگر گاڑی کے اندر بیٹھی ہوئی دو عورتیں جو کہ اچھی خاصی ہٹی کٹی صحت مند تھیں اُنہوں نے رومال زبردستی اس کے ناک پر رکھا اور فجر نیند کی گہرائیوں میں چلی گئی۔۔۔

اس پر شاید کوئی بے ہوشی کی دوا لگی تھی جس کی وجہ سے فجر بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

گاڑی تیز سپیڈ کے ساتھ کالج گیٹ کے سامنے سے جا چکی تھی۔۔۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا کہ اتنی ٹریفک میں کسی کو کچھ پتہ نہیں چلا تھا کہ یہاں سے ایک لڑکی اغوا ہو چکی ہے۔۔ جب زرنش باہر آئی تو اتنے میں عالیار بھی آچکا تھا۔۔ سوری زرنش میں ٹریفک میں پھنس گیا تھا اس لیے لیٹ ہو گیا۔ کوئی بات نہیں بھائی میں نے تو سوچا تھا کہ آپ جلدی آگئے ہوں گے اور آپ کو فجر کے ساتھ کچھ ٹائم مل جائے گا گپیں مارنے کا مگر آپ تو ٹریفک میں پھنس کر ہی ٹائم ضائع کر کے آئے گئے ہیں۔۔ زرنش نے افسوس زدہ منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں فجر ہمارے ساتھ گھر جا رہی ہے وہاں جا کر دل کھول کر ہم گپیں مار لیں گے بس تم کچھ دیر کے لیے اپنی دوست کی جان چھوڑ دینا عالیار مسکرا کر شرارت سے بولا۔۔۔ آہ۔۔ بھائی آپ تو ابھی سے بدل گئے ہیں میں آپ کو ایک بات پہلے ہی بتا دوں فجر پہلے میری بیسٹ فرینڈ اور میری

دوست ہو گی اس کے بعد آپ کی بیوی میں جب چاہوں اپنی دوست کے پاس آسکتی ہوں بیٹھ سکتی ہوں اور گپیں مار سکتی ہوں آپ ہم پر پابندی عائد نہیں کریں گے۔۔۔

اوکے میری اماں منظور ہے مگر اب بتاؤ فجر کہاں ہے۔۔ عالیار کی نظر فجر کو تلاش کر رہی تھی وہ ٹریفک میں پھنس کر پہلے ہی لیٹ ہو گیا تھا حالانکہ وہ کافی دیر پہلے گھر سے نکلا تھا۔۔ مجھے نہیں پتہ بھائی فجر تو دس منٹ پہلے ہی گیٹ پر آ گئی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے کہ تمہیں نہیں پتہ یار جا کر دیکھو کیونکہ میں تو جب آیا مجھے تو فجر کہیں دکھائی نہیں دی۔۔۔جی بھائی میں اندر دوبارہ دیکھ کر آتی ہوں زرنش بول کر کالج کے اندر واپس چلی گئی اور تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آئی تھی اور اس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔۔۔ کیونکہ اسے پورے کالج میں کہیں بھی فجر نظر نہیں آئی تھی اور گارڈ کا کہنا تھا کہ فجر واپس کالج کے اندر نہیں آئی دونوں بہن بھائی بہت پریشان تھے فجر کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔ عالیار بہت پریشان تھا اس نے مجبوراً اذلان کا نمبر ملایا کہ شاید وہ اذلان کے ساتھ چلی گئی ہو حالانکہ ایسا ممکن نہیں تھا مگر پھر بھی اب اپنے دل کے ڈر کو ختم کرنے کے لیے کہ کہیں فجر کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہو گیا۔۔۔ اس نے اذلان سے پوچھا۔ عالیار کی بات سن کر اذلان اس سے بھی زیادہ پریشان ہو گیا۔

کیونکہ فجر کو تو وہ لینے ہی نہیں گیا تھا اور فجر ایسی نہیں تھی جو بنا بتائے کہیں جاتی۔۔۔بات تیزی کے ساتھ پھیلی اور گھر کے تمام افراد کو پتہ لگ چکی تھی دونوں خاندانوں میں قیامت کا سماں طاری ہو گیا تھا کیونکہ فجر کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا فجر کہاں گئی۔۔۔۔۔فجر کی ماں کی رو رو کر بری حالت ہو چکی تھی منت اپنی بہن کے لیے رو رو کر پاگل ہونے لگی تھی کہ آخر فجر کہاں گئی کیونکہ فجر کبھی یوں بنا بتائے نہیں جاتی تھی، اور فجر کتنی، معصوم اور ڈری سہمی رہنے والی لڑکی تھی اس بات سے گھر کا ہر فرد بخوبی واقف تھا۔۔۔۔

فجر کو گھر کی سب سے معصوم بیٹی کہا جاتا تھا وجدان کو جب اپنی بہن کا پتہ چلا تو اس نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا مگر کہیں سے کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا کہ فجر گئی تو گئی کہاں۔۔۔۔

فجر کے بابا اور تایا نے کالج کے آس پاس کا چپہ چپہ چھان مارا تھا مگر وہ فجر کا پتہ نہیں لگا سکے۔۔۔صلاح الدین نے اپنی پوتی کا پتہ لگانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی تھک ہار کر پولیس اسٹیشن میں بھی رپورٹ درج کروادی گئی تھی مگر وہ لوگ فجر کا پتہ لگانے میں ناکام رہے۔۔۔

جو حویلی خوشیوں کا گہوارہ تھی وہ ماتم زدہ ہو چکی تھی ہر کوئی خاموش تھا گھر کی عورتیں ہر وقت روتی ہوئی نظر آرہی تھیں عافیہ بیگم کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔بار بار بی پی شوٹ کرنے کی وجہ سے اُنہیں ہاسپٹل ایڈمٹ کرنا پڑ گیا۔میڈیسن دینے کے باوجود ان کا بی پی کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔۔ایک

ہی دن میں کتنا کچھ بدل گیا تھا۔۔۔ فجر کا یوں اچانک غائب ہو جانا کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی اگر بات دولت یا زمینوں کی ہوتی تو ورک خاندان کو کوئی فرق نہ پڑتا مگر یہاں بات عزت کی تھی گھر کی بیٹی غائب ہوئی تھی تو گھر کے مرد سکون سے کیسے بیٹھ سکتے تھے سب کی آنکھوں کی نیند اُڑ چکی تھی۔۔۔۔ ہر کوئی پوری جان لگا کر فجر کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

....

فجر نہ جانے کتنے گھنٹوں بے ہوشی کی حالت میں گزار چکی تھی۔۔۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے ایک بہت وسیع کمرے میں خود کو پایا جہاں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی مگر اتنی روشنی ضرور تھی کہ اسے سامنے ہی سوفے پر ٹیک لگائے ہوئے شخص کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی تھی۔۔۔۔ وہ ان گرے آنکھوں کو کبھی بھول نہیں سکتی تھی جو اتنی کم روشنی میں بھی چمک رہی تھیں یہ وہی آنکھیں تھیں جن سے بچپن سے ہی فجر کو شدید ڈر محسوس ہوتا تھا۔ وہ کبھی نظریں بھر کر ان گرے آنکھوں میں دیکھ نہیں پاتی تھی۔۔۔

مقابل نے فل بلیک کلر کی ڈریس پینٹ اور شرٹ پہن رکھی تھی۔ آستین کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے ایک ہاتھ سائیڈ پر رکھے دوسرے سے سگریٹ کے کش لیتے ہوئے روم میں دھواں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

اس شخص کی حالت اس وقت کافی رف تھی۔۔۔ شرٹ کے بٹن آدھے بند اور آدھے کھلے ہوئے تھے۔ جس کے اندر سے اس کے سینے کے بال نمایاں نظر آرہے تھے۔ صاف دکھائی دیتا تھا کہ مقابل نڈر شخصیت کا مالک ہے کیونکہ لوگ ایسا مانتے ہیں کہ جس مرد کے سینے پر گھنے اور گھرے بال ہوتے ہیں وہ بہادر اور نڈر ہوتا ہے اور اس شخص کا سینہ بالوں سے بھرا ہوا تھا سٹائلش ڈریسنگ سینس سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ بہت ماڈرن نیچر کا مالک ہے۔۔۔

اس کی ڈارک گرے آنکھوں کا کلر اسے پُراسرار بنا رہا تھا۔ جیسے اس کی آنکھوں کی گہرائی میں بہت سے راز دفن ہوں۔۔۔

بھورے بالوں کو سٹائلش کٹنگ کے ساتھ جیل لگا کر سیٹ کر رکھا تھا۔۔ نظر آتا تھا کہ مقابل نفاست پسند اور سٹائلش طبیعت کا مالک تھا۔۔۔ کیونکہ کپڑوں کی حالت رف تھی مگر بالوں کو بڑی ترتیب سے جیل لگا کر سیٹ کر رکھا تھا۔۔۔

سرخ و سفید چہرے پر ہلکی بھوری بیرڈ اس کی شخصیت میں نکھار پیدا کر رہی تھی۔۔۔ ہاتھ میں پہنی ہوئی برانڈڈ واچ اس کے بالوں سے بھرے ہوئے مضبوط مردانہ ہاتھوں پر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔ چوڑی ہتھیلی پر چپٹی ہوئی لمبی لمبی مضبوط کھردری انگلیاں اس کی مردانہ شخصیت کو اور بھی نکھار رہی تھیں۔۔۔ چہرے پر شدید غصے سے اُبھری ہوئی نسیں اسے اور بھی اٹریکٹو بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

فجر ان گہرے آنکھوں سے ہمیشہ ڈرتی تھی اور اسے پہچاننے میں دیر نہیں لگی کہ یہ براق ہے۔۔۔ براق بچپن سے لے کر جوانی تک ان کے گھر آتا جاتا رہا تھا اس لیے براق کو پہچاننا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا۔۔

ا۔۔ا۔۔ آ۔۔ آپ۔۔۔۔ فجر آنکھیں ملتی ہوئی بڑے غور سے براق کی جانب دیکھ کر خود کو یقین دلا رہی تھی کہ وہ سچ میں براق ہے۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔ براق کی بھاری غصیلی آواز روم میں گونجی تو فجر دبک کر خود میں سمٹ گئی۔۔۔ غور سے دیکھو کہیں مجھے پہچاننے میں غلطی تو نہیں کر رہی کہیں مجھ میں تم اپنا عاشق تو نہیں دیکھ رہی ہو۔۔۔ براق کی بھاری آواز فجر کی سماعت سے ٹکرائی تو شک یقین میں بدل گیا کہ وہ براق ہی تھا۔۔۔

مم۔۔ میں۔۔ میں کہاں ہوں۔۔۔

میری دسترس میں۔۔۔

مم۔۔م۔۔مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔فجر ڈر کر پیچھے کو ہوتی ہوئی دیوار سے جا لگی تھی وہ بچوں کی طرح ڈری ہوئی ٹانگوں کے گرد ہاتھ باندھے بیٹھی تھی۔۔۔بھول جاؤ گھر کو اب یہی تمہارا گھر ہے اور یہی تمہاری دنیا۔۔۔

نن۔۔۔ن۔نہیں مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔

شٹ اپ۔۔۔بکواس بند کرو اپنی۔۔۔یہاں پر میں تمہاری فرمائشیں پوری کرنے کے لیے نہیں بیٹھا ہوں۔۔۔

براق کی خوفناک بھاری آواز سے فجر ڈر کر چیخ اُٹھی تھی اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔براق کی دھاڑ پورے روم میں گونج رہی تھی روم خالی ہونے کی وجہ سے روم میں آوازیں گونج کر ایک خوفناک منظر پیدا کر رہی تھیں۔۔۔

روم میں صرف ایک بیڈ اور صوفے کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔براق کی آواز سے ڈر کر فجر اپنی جگہ سے جھٹکے سے اُٹھ کر تیزی سے روم کے دروازے کی جانب بڑھی تھی جبکہ براق اپنی جگہ پر آرام سے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

فجر روم کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلی تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں باہر گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا چاند کی روشنی بہت تیز تھی جس میں گھنا جنگل اور لمبے لمبے درخت صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔ یہ کوئی بہت ٹھنڈا علاقہ تھا جہاں پر شاید ابھی بارش ہوئی تھی۔۔۔ روم میں بھی کافی زیادہ سردی تھی مگر باہر تو سردی اس کی نازک سی جان کی برداشت سے باہر تھی۔۔۔

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا جیسے اس پر منو برف آن گری ہو اوپر سے سن سن کرتی ہوئی ٹھنڈی ہوائیں اس کے پورے وجود کو برف سے زیادہ ٹھنڈا کر گئیں۔۔۔

دور سے آتی ہوئی جنگلی جانوروں کی آوازیں ماحول کو خوفناک اور پُراسرار بنا رہی تھیں۔۔۔ کہاں حویلی میں اپنوں کے بیچ میں ڈر کر رہنے والی فجر اس وقت اس گھنے جنگل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ڈر کر جلدی سے دروازے کے اندر واپس آ گئی۔۔۔ اس نے دروازہ بند کر دیا تھا دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے کھڑی تھی۔ باہر کا منظر اس کے نظروں کے سامنے سے جا نہیں رہا تھا کتنا خوفناک منظر تھا۔۔۔ ایسا منظر جسے فجر موویز میں بھی دیکھ کر ڈر جایا کرتی تھی وہ ایسی جگہ پر تنہا اس خوفناک آنکھوں والے شخص کے ساتھ اکیلی تھی یہ سوچ کر فجر کا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔

کر لیا شوق پورا آج کے بعد اگر میری دسترس سے بھاگنے کی کوشش کی تو فجر تمہیں ایسی سزا دوں گا کہ ڈر کو بھی ڈر لگے گا۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی میں اس سے زیادہ خطرناک ہوں۔۔۔ وہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا سپاٹ مگر وہ غصیلے کڑوے لہجے سے بول رہا تھا۔۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا کیا بگاڑا ہے میں نے آپکا جو آپ مجھے ایسی سزا دیں گے۔۔۔ وہ ڈر سے کانپتی ہوئی آواز سے بڑی مشکل سے سوال کر رہی تھی آنسو اس کے حلق میں اٹکے ہوئے تھے۔۔۔

تمہیں نہیں پتا کہ تمہارا قصور کیا ہے۔۔ براق کی دھاڑ ایک بار پھر روم میں گونج اُٹھی تھی۔۔۔

نن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں مجھے نہیں پتہ کہ آپ مجھے کس چیز کی سزا دے رہے ہیں۔۔۔

بکواس بند کرو ورنہ تمہاری حلق سے زبان کھینچ لوں گا جھوٹ مت بولو نفرت ہے مجھے جھوٹ سے۔۔۔ بچپن سے تمہارے بارے میں جو مجھے بتایا جا رہا تھا تم بالکل ویسی ہو فریبی گھٹیا بد چلن بد کردار۔۔۔ براق کے ایک ایک لفظ میں اتنی کڑواہٹ تھی کہ فجر کے کانوں میں ایسڈ کی طرح جلن ہو رہی تھی۔۔۔۔ مجھے بتائیں گے کہ میں نے ایسا کیا کیا ہے جس کی وجہ سے آپ اتنے گندے الفاظ مجھے بول رہے ہیں۔۔ وہ تڑپ اُٹھی تھی اپنے لیے اتنے گھٹیا الفاظ سن کر۔ اس کے شیشے کی طرح صاف

شفاف کردار پر کیچڑ اُچھالا جا رہا تھا۔۔۔۔ واہ کیا معصوم چہرہ ہے تمہارا اگر میں تمہاری حقیقت سے واقف نہ ہوتا تو قسم سے مان جاتا کہ تم اتنی ہی معصوم اور شریف ہو۔۔۔

عاشق بنائے ان کے ساتھ ہوٹلوں میں راتیں گزاریں۔۔۔ رنگ رلیاں منا کر اور اب ایک نیا عاشق پکڑا اور اس سے منگنی کا ڈرامہ رچا لیا یہ سب کچھ تمہارے نزدیک معمولی چیزیں ہیں نا اس لیے میں تمہیں تمہارا قصور کیسے بتا سکتا ہوں۔۔۔ قصور تو اس کو بتایا جاتا ہے جس کو احساس ہو کہ اس نے کچھ غلط کیا ہے۔۔۔۔

پلیز آپ مجھ پر جھوٹے الزام مت لگائیں پہلی بات تو جس طرح آپ میرے کردار پر کیچڑ اُچھال رہے ہیں آپ کو اس کا کوئی حق نہیں نہ تو آپ میرے بھائی ہیں نہ بابا نہ داجی نہ تایا تو میں آپ کے سوالوں کی پابند نہیں ہوں۔۔۔۔۔

فجر نے پوری ہمت اکٹھی کر کے اپنے کردار پر کیچڑ اُچھالنے والے اس شخص کو جواب دیا تھا۔۔۔

آہاااا۔۔۔۔ کیا بکواس کی تم نے تم میرے سوالوں کی پابند نہیں ہو اور میرا تم پر کوئی حق نہیں۔۔۔ تم میرے ہر سوال کی پابند ہو۔۔۔ اور تم پر صرف اور صرف میرا حق ہے اور یہ حق میں تمہیں جتا کر

دکھاؤں گا۔۔۔بہت جلد تم پر میں سارے حق حاصل کرلوں گا۔۔۔براق اپنی جگہ سے جھٹکے سے اُٹھ کر اس پر جھپٹتے ہوئے اس کے بال بے دردی سے مٹھیوں میں جکڑے کھڑا تھا۔۔۔

چھ۔۔چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔وہ درد سے بلبلا رہی تھی۔۔۔

مجھے بھی بہت درد ہوا تھا جب تم نے کسی اور کے نام کا لباس اپنے بدن پر پہنا تھا مجھے بھی بہت تکلیف ہوئی تھی جب تم اس شخص کو دیکھ کر شرماتی تھی۔۔۔۔

کیسے۔۔کیسے تم نے کسی غیر مرد کے نام کا لباس اپنے بدن پر زیب تن کیا۔۔۔بے دردی سے اس کے جبڑے کو توڑنے کی حد تک دبا رکھا تھا۔۔۔۔فجر کی آنکھوں سے گرم پانی روانی سے بہنے لگا تھا وہ درد سے تڑپتے ہوئے رو رہی تھی مگر وہ بے درد سفاک انسان اس کے جبڑے کو دبوچے ہوئے تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑے کھڑا تھا۔۔۔21 سال کی معصوم سی فجر 27 سالہ براق کے سامنے بہت معصوم اور چھوٹی لگ رہی تھی۔براق اپنی عمر سے کہیں زیادہ لمبی چوڑی شخصیت کا مالک تھا۔۔۔۔براق کی ہائٹ چھ فٹ پلس تھی۔۔اور فجر کی ہائٹ اس سے چھوٹی تھی اور براق جتنی لمبی چوڑی شخصیت کا مالک تھا فجر اتنی ہی نازک اور معصوم تھی۔۔۔

وہ سفاک شخص اپنی مرضی سے پیچھے ہٹا اور واپس جا کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

روئی ہوئی فجر بنا دوپٹے کے وہی فرش پر ڈری ہوئی دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اسے گاڑی میں ڈالنے والی دو عورتیں تھیں مرد بھی گاڑی میں موجود تھے مگر اُنہوں نے فجر کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔۔۔ اس افراتفری میں اس کا دوپٹہ کہاں رہ گیا اسے نہیں پتہ تھا وہ تو بے ہوش ہو چکی تھی۔

اس وقت وہ بنا دوپٹے کے اس شخص کے سامنے بیٹھی تھی جس سے وہ ہمیشہ ڈری سہمی رہتی تھی۔۔۔

اپنوں سے بھری حویلی میں جب کبھی براق گھر میں آتا تو فجر سہم جایا کرتی تھی اور اپنے روم میں جا کر چھپ جاتی آج قسمت اسے کس مقام پر لے آئی تھی کہ وہ اکیلی اس شخص کے سامنے اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔ کوئی بھی اس سفاک شخص سے بچانے والا نہیں تھا۔۔۔

پلیز مجھے بتا دو میں کہاں ہوں۔۔

کچھ دیر پہلے بتایا کہ میری دسترس میں میری قید میں جہاں سے بھاگنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے یہ براق کی دنیا ہے کالی اور اندھیری دنیا جہاں پر آنے کا راستہ ہے جانے نہیں۔۔۔۔

اور تمہاری انفارمیشن کے لیے اتنا بتا سکتا ہوں کہ اس وقت تم پاکستان میں نہیں ہو۔۔۔

تو کہاں ہوں۔۔۔ یہ میں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔۔ میرے پاس آؤ انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے اسے اپنے قریب بلایا۔۔۔

ن-- نہیں وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے لفظوں کو توڑ رہی تھی---

میں نے کہا میرے پاس آؤ-----مجھے بات دہرانے کی عادت نہیں ہے---میں جتنی بار بات دہراؤں گا تمہاری سزا بھی اتنی دگنی ہوتی جائے گی--قسم سے فجر تمہارا وجود میری اذیت کو برداشت نہیں کر سکے گا-----اس کی گرے آنکھیں غصے سے سرخ ہو کر اور بھی خوفناک لگنے لگی تھی---

اس کی دھاڑ پر ڈری ہوئی فجر بچوں کی طرح زمین پر سرک سرک کر اس کے قریب تھوڑا دوری پر آ کر بیٹھ گئی---

اور قریب آؤ میں نے کہا مجھے بات دہرانے کی عادت نہیں تمہاری کھوپڑی میں میری بات گھس رہی ہے یا کوئی نیا طریقہ نکالوں تمہارے دماغ میں بات ڈالنے کے لیے---فجر ڈر سے کانپ رہی تھی اس کا پورا وجود لرز رہا تھا پسینے سے بھیگی ہوئی فجر تھوڑا سا اور کھسک کر قریب ہوئی تھی مگر اب بھی وہ اس سے دوری پر تھی روم میں اچھی خاصی ٹھنڈک تھی حالانکہ ہیٹر لگا ہوا تھا مگر سفاک شخص نے چلانا ضروری نہیں سمجھا تھا--شدید ٹھنڈ میں بھی ڈر سے وہ پسینے میں بھیگی ہوئی تھی--اسے پاس آنا کہتے ہیں--فجر کی نازک سی کلائی کو اس نے سفاکی سے جھٹکا دیتے ہوئے کھینچا تو فجر زمین سے ہوا میں اُڑتی ہوئی اس کے سینے پر آن گری تھی کہاں فجر کی نازک سی جان اور کہاں یہ فلاد کی طرح سخت شخصیت کا

مالک۔۔۔ یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ وہ پھول تھی اور وہ زہریلا کانٹا جو اس پھول کو زخمی کر رہا تھا۔۔۔ براق کے اوپر گرتے ہی فجر گھبرا کر پیچھے ہونا چاہتی تھی مگر وہ اس کی کمر پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھے ہوئے اسے ملنے تک کا موقع نہیں دے رہا تھا اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہل نہیں سکی تھی۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے سینے گری ہوئی تھی۔۔۔ براق کی آگ کی طرح سلگتی ہوئی سانسیں منت کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔ اس کے جسم سے اُڑتی ہوئی مردانہ مہنگے پرفیوم کی خوشبو فجر کی سانسوں کے اندر اُترتی جا رہی تھی۔۔۔

فجر کا نازک سراپا جس کو آج تک کسی مرد نے نہیں چھوا تھا۔۔۔ آج وہ سفاک ظالم شخص کے سینے سے پوری طرح لپٹا ہوا تھا۔۔ فجر کے پاس کوئی آپشن موجود نہیں تھا وہ اُٹھنے تو اسے دے ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ ٹھنڈے یخ کمرے کے اندر بیٹھے ہوئے اس شخص کا بدن آگ کی مانند تپ رہا تھا۔۔ ک۔۔ کیا۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں اور بہت کچھ کرنے کا ارادہ ہے مگر اس کے لیے میں تھوڑا انتظار کر سکتا ہوں مگر جو کرنے والا ہوں اس کا انتظار میں ایک منٹ کے لیے بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس نے غصے سے بھری ہوئی نظروں سے فجر کی انگوٹھی والی انگلی

کو دیکھا تھا۔۔۔اس کی گرے آنکھیں غصے اور قہر کے شعلے برسا رہی تھیں۔۔۔فجر نے ڈر کر آنکھیں بند کر لی تھیں جن آنکھوں میں دیکھنے کی اس میں کبھی ہمت نہیں تھی۔ اور آج وہ پُر اسرار آنکھیں اس کے بے حد قریب تھیں۔۔۔۔۔۔وہ اس طرح سے اس کے اوپر گری ہوئی تھی کہ اگر ذرا سا بھی ہلتی تو اس کی پنکھڑیاں اس کے جنونی سلگتے لبوں سے ٹکرا کر ملاپ کر لیتیں۔۔۔

کیسے تم نے کسی اور کے نام کی انگوٹھی اپنی انگلی میں سجانے کی جرات کی۔۔۔وہ ایک بار پھر سے دھاڑ اُٹھا تھا۔۔۔اس کی آواز اتنے خوفناک انداز سے روم میں گونج رہی تھی کہ فجر کا دل ڈر سے بند ہونے لگا تھا۔۔۔وہ کانپ رہی تھی وہ دعائیں کر رہی تھی کہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے وہ خود کو تنہا اکیلا محسوس کر کے اتنی خوفزدہ تھی کہ آنکھیں بند کیے ہوئے وہ خود کو محفوظ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تم بچپن سے میری آنکھوں میں چھپی ہوئی محبت کو نہیں دیکھ سکی۔۔۔اور یہ انگوٹھی پہن کر اب تم صرف میرے لیے بدلہ ہو صرف ایک بدلہ ایک انتقام اس سے زیادہ کچھ نہیں اب میری اذیتوں کے لیے تیار رہنا۔۔۔کڑوے لہجے سے کہتے ہوئے براق نے بڑی بے رحمی سے اس کی نازک کانچ کی جیسی انگلی کو مروڑتے ہوئے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی اُتار کر دور پھینکی تھی اور سلگتی ہوئی سگریٹ جسے وہ ملتے ہوئے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔اسے اُٹھا کر فجر کی انگوٹھی والی انگلی پر رکھ دیا۔۔۔

آہ آہ آاااا۔۔۔وہ درد سے چیخ رہی تھی وہ سفاکی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پلیز چھوڑ دیں۔۔۔۔مجھے بہت درد ہو رہا ہے!!

مجھے بھی بہت درد ہوا تھا جب میں نے تمہیں کسی اور کی دلہن بننے کے خواب دیکھتے ہوئے دیکھا تھا!!

مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ میرے بارے میں ایسا سوچتے ہیں۔۔۔

جھوٹ مت بولو تمہیں سب پتہ تھا کہ میں تمہارے سارے میں کیا سوچتا ہوں!!

خدا کے لیے چھوڑ دیں مجھے درد ہو رہا ہے!!

وہ اس کی انگلی کو جلا کر اسی ہاتھ کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا!!

مجھے بھی بہت درد ہوا تھا جب تیرا سال کی عمر میں، میں نے یہاں پر تمہارا نام لکھوایا تھا۔۔۔۔اسے اپنے سینے پر ہی دوسری جانب کرتے ہوئے ایک ہاتھ سے شرٹ کی سائیڈ کھینچ کر ہٹائی تو بچے کُچھے بند بٹن بھی ٹوٹ کر فرش پر گر کر آواز کرنے لگے تھے۔۔ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھے ہوئے اسے اب بھی اپنے اوپر پوری طرح سے گرائے ہوئے تھا۔۔۔یہ دیکھو 13 سال کا تھا جب سے دل کے اندر اور دل کے باہر پر تمہارا نام لکھوا رکھا ہے۔۔۔اس نے دل والے مقام پر انگلی رکھتے ہوئے دکھایا۔۔

اس کی دل والے مقام کے بالکل اوپر ہارٹ کے اندر فجر کا نام الفابیٹ سے لکھا ہوا تھا۔۔۔

جسے فجر نے حیرانی سے دیکھا تھا---- تمہیں پتہ ہے بچپن میں، میں انجکشن کی سرنج سے اتنا خوف زدہ ہو جاتا تھا کہ انجکشن لگنے سے گھنٹوں پہلے رونا شروع کر دیتا تھا---

مجھے بہت ڈر لگتا تھا مگر تمہاری محبت میں گرفتار ہوئے براق نے بنا جسم کو سن کروائے اس تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے تمہارا نام لکھوایا تھا---

اور تم نے کتنی آسانی سے کہہ دیا کہ تمہیں بچپن سے لے کر جوانی تک کبھی محسوس نہیں ہوا کہ میں تمہارے لیے کیا جذبات رکھتا ہوں---اس دن منت کے نکاح میں جن نظروں کی تپش کو تم تلاش کر رہی تھی وہ میری نظریں تھیں جو ہر جگہ تمہیں دیکھ رہی تھیں---تم نے میری جانب دیکھنا تک گوارا نہیں کیا اور تم اتنی مغرور لڑکی ہو کہ تپش کو پہچان ہی نہیں سکی----

چھوڑو مجھے---اس کے شرٹ لیس سینے پر گری ہوئی فجر نے جھٹکا دے کر پیچھے ہونا چاہا تھا----

فجر کی یہ جدوجہد اسے بہت مہنگی پڑنے والی تھی براق کا غصہ شدید سے شدید تر ہوتا چلا جا رہا تھا---

•

امی آپ مت روئیں آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی انشاءاللہ فجر گھر آ جائے گی--کچھ نہیں ہو گا ہماری فجر کو- آپ پریشان نہ ہو--وجدان نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ فجر کو ڈھونڈ کر لائیں گے----

منت اپنی ماں کو ملنے کے لیے ہاسپٹل آئی تو اپنی ماں کو فجر کے لیے روتا دیکھ وہ بڑی بے قراری سے اپنی ماں کے قریب ہوتے ہوئے بیڈ پر لیٹی ہوئی ماں کے گلے لگ گئی۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی اور نہ ہی مجھے تمہاری جھوٹی تسلیوں کی ضرورت ہے۔۔۔ تمہاری حسرت کھا گئی میری بیٹی کو۔دیکھا تھا میں نے کل جب میں اپنی بیٹی کو پیار کر رہی تھی تو تم کتنی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہوئی رو کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

منت کی ماں نے بڑی سفاکی سے منت کو دھکا دیتے ہوئے پیچھے کیا اور کڑوے الفاظوں کا زہر اس پر انڈیلتے ہوئے قہر برساتی نظروں سے دیکھا۔۔۔منت فرش پر گر جاتی اگر تیزی سے پیچھے کھڑے وجدان نے اسے اپنی باہوں میں نہ سمیٹ لیا ہوتا۔۔۔

امی آپ میرے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں میں اپنی بہن سے کیسے جیلس ہو سکتی ہوں۔۔لعنت ہے مجھ پر اگر میں اپنی چھوٹی بہن سے حسد کروں تو کیسے آپ نے میرے لیے اتنا غلط سوچ لیا۔۔۔وہ بہن ہے میری میں تو اس سے بہت پیار کرتی ہوں میں تو کبھی اس سے حسد کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔

منت آنسوؤں سے رونے لگی تھی۔۔عافیہ بیگم کبھی موقع مناسبت بھی دیکھ لیا کریں منت ہماری سگی بیٹی ہے اور فجر کی سگی بہن تو وہ کیوں فجر سے جلن اور حسد کرے گی۔۔۔

کس طرح کے الفاظ استعمال کرتی ہیں آپ منت کے لیے۔۔۔۔۔ آصف ورک اپنی بیٹی کی توہین ہوتے دیکھ کر تڑپتے ہوئے آگے بڑھا اور منت کو اپنے سینے سے لگا کر سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔ نہیں بابا کوئی بات نہیں وہ میری ماں ہے انہیں پورا حق ہے کچھ بھی کہنے کا شاید مجھ سے ہی کوئی غلطی ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

نہیں ہوں میں تمہاری ماں۔۔۔نہ تم میری سگی بیٹی ہو۔۔۔۔اور نہ ہی تم فجر کی بہن ہو دور رہو میری بیٹی سے اور مجھ سے۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو عافیہ ہوش میں تو ہو۔۔

آصف ورک نے قہر برساتی نظروں سے عافیہ کی جانب دیکھا روم میں کھڑے ہوئے وجدان اور منت نے حیران ہو کر عافیہ بیگم کے الفاظوں کو سمجھنا چاہا تھا روم میں ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

ہاں میں پورے ہوش میں ہوں نہیں ہے یہ میری بیٹی اور نہیں اور دبا سکتی اس سچ کو میں اپنے اندر۔ گھٹ گھٹ کر مر رہی ہوں میں۔۔۔۔

جانتی ہوں کہ اس بات کے بعد میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کی نظروں سے گر جاؤں گی۔۔ ختم ہو جائے گا عافیہ کا وجود۔۔ ہر کوئی مجھے حقارت کی نظروں سے دیکھے گا۔۔۔۔

مگر میں اس درد کو اور برداشت نہیں کر سکتی اس لڑکی کو اس گندگی کو مجھ سے دور لے جائیں عافیہ نہ جانے کیا کہنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بہتے ہوئے آنسو اس کے اندر کے درد کا حال بیان کر رہے تھے کہ وہ اس وقت بہت بڑے درد سے گزر رہی ہے۔۔

وجدان اور منت تو آنکھیں جھپکائے بنا عافیہ کی جانب دیکھے جا رہے تھے کہ وہ کیا بول رہی تھی۔۔۔۔

وجدان بیٹا تم منت کو لے کر گھر جاؤ۔۔۔ آصف ورک کو مناسب نہیں لگا تھا کہ وجدان اور منت اس وقت یہاں رکیں کیونکہ عافیہ کے الفاظوں کی آگ کہیں اس کے بیٹی کے وجود کو جلسہ نہ دے اس ڈر سے وہ اپنی بیٹی کو وہاں سے بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

نہیں بابا میں نہیں جاؤں گی آج میں جاننا چاہتی ہوں کہ آخر امی مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں اور امی آپ نے کیا کہا اور کیسے کہا کہ میں آپ کی بیٹی نہیں میں آپ کی بیٹی ہوں منت تڑپ کر اپنے باپ سے دور ہو کر اپنی ماں سے جا کر لپٹ گئی۔۔۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے تمہارے وجود سے، تم میرے جسم سے پیدا ہوئی وہ گندگی ہو جس کو دیکھ کر میں نے اپنی پوری جوانی برباد کر لی۔۔۔ تمہاری حسرت میری بیٹی کو نگل گئی۔۔۔ تم ہمیشہ میری بیٹی سے جلتی تھی میں جب بھی اپنی بیٹی کو پیار کرتی تھی تمہاری جلن مجھے نظر آتی تھی آج ٹھنڈک پڑ گئی تمہارے کلیجے کو۔۔۔۔

تم مر کیوں نہیں جاتی ہو منت پورے زور سے منت کو دھکا دیتے ہوئے خود سے دور کیا منت زمین پر جا گری تھی۔۔۔۔۔

عافیہ چچی بس کر دیں۔۔۔ وجدان نے تڑپ کر منت کو زمین سے اُٹھایا غصے سے بھری نظروں سے آج پہلی بار وجدان نے عافیہ کی جانب ایسے دیکھا جیسے وہ اپنی چچی کو کچا نگل جائے گا۔۔۔

آپ اگر میری بیوی سے نہیں بات کرنا چاہتی تو مت کریں مگر آپ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ آپ میری بیوی کی توہین کریں وجدان کی دھاڑ روم میں گونجی تھی۔۔۔ یہ تمہاری بیوی نہیں گندگی کا ڈھیر ہے جس کو تم سینے سے لگائے رکھتے ہو یہ تو ورک خاندان کا خون ہی نہیں۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ۔۔۔عافیہ کیوں میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو آصف ورک کی غصے والی آواز سے ایک بار روم میں خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

وجدان بیٹا پلیز تم منت کو لے کر گھر جاؤ آصف ورک اس وقت صرف وجدان اور منت کو وہاں سے بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔ابھی تک تو حالات اسے خود کو سمجھ نہیں آرہے تھے تو وہ معاملے کو کیسے سنبھالتا۔۔۔

بابا میں نہیں جاؤں گی ۔۔۔ کیسے امی، کیسے آپ مجھے اتنے گندے الفاظ بول سکتی ہیں، میں آپ کی بیٹی ہوں آپ مانیں یا نہ مانیں۔۔۔۔اس حقیقت کو کوئی نہیں بدل سکتا۔۔۔آپ مجھ سے نفرت کرتی ہیں تو کرتی رہیں۔ مگر آپ کے نفرت کرنے سے ہمارا رشتہ ختم نہیں ہو سکتا۔۔۔

جانتی ہوں یہ سب آپ مجھے خود سے دور کرنے کے لیے بول رہی ہیں۔۔۔منت اس بات پر یقین ہی نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ عافیہ اور آصف کی بیٹی نہیں ہے۔۔۔۔

امی پلیز خود کو مجھ سے دور کرنے کے لیے میرے وجود کو مشکوک مت بنائیں۔۔۔میں آپ اور بابا کی بیٹی ہوں۔۔۔پلیز یہ مت بولیں کہ میں گندگی ہوں منت رو کر تڑپتی ہوئی اپنی ماں کے پیروں میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

وہ وجدان کے ہاتھوں سے زبردستی ہاتھ چھڑا کر جا چکی تھی۔۔۔

میں ایک بار نہیں سو بار کہوں گی کہ تم میری بیٹی نہیں ہو۔۔ تم ناجائز ہو نہیں ہو تم میری اولاد تم کسی بے غیرت کی غلطی کا نتیجہ ہو۔۔۔

تم کسی گھٹیا شخص کا خون ہو۔ نہیں ہو تم میرے اور آصف کی محبت کی نشانی تم میری زندگی کا وہ لمحہ ہو جسے میں چاہ کر بھی کبھی نہ بھول سکتی ہوں۔ نہ تم سامنے رہ کر مجھے بھولنے دیتی ہو۔۔

تم غلاظت ہو تم عذاب ہو میرا بس چلتا تو میں تمہیں بچپن میں ہی گلا گھونٹ کر مار دیتی۔۔ میرا بس چلتا تو میں تمہیں کبھی فجر کے ساتھ نہ رہنے دیتی۔ دعائیں دو اس شخص کو جو ہمیشہ بیچ میں آ کر مجھے روک دیتا تھا۔۔اس شخص کی آنکھوں میں جو تمہارے لیے پیار تھا اس پیار کے سامنے ہمیشہ میں ہار جاتی تھی۔۔

ہمیشہ اس شخص کی خاطر میں نے تمہیں اپنے گھر میں اپنے ساتھ رکھا کیونکہ یہ شخص تم سے پیار کرتا تھا۔۔ عافیہ کا اشارہ اپنے شوہر آصف ورک کی طرف تھا۔۔

پتہ نہیں کیوں تمہارے منہ پر تکیہ رکھ کر سالوں پہلے تمہیں ختم نہیں کر دیا۔۔۔

اگر بچپن میں ہی تم سے جان چھڑوا لیتی تو آج تمہاری حسرت کی وجہ سے میری بیٹی مجھ سے دور نہ ہوتی۔۔۔عافیہ سے فجر کا درد برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ اپنی لاڈلی بیٹی کی دوری برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔اس لیے آج سالوں سے چُپ کے رکھے ہوئے روزے کو وہ توڑ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

عافیہ بکو اس بند کرو چوہدری آصف ورک کا بھاری ہاتھ ہوا میں لہراتا ہوا عافیہ بیگم کی گال پر پڑا تو وہ وہیں بیڈ پر گر پڑی تھی آج 24 گھنٹوں کے بعد ان کی طبیعت میں بہتری آئی تھی۔۔۔۔۔

آصف ورک تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس طرح عافیہ پر ہاتھ اُٹھائے گا اس نے اپنی اتنی سال کی شادی شدہ زندگی میں آج تک کبھی غصے سے عافیہ سے بات تک نہیں کی تھی وہ اتنی محبت کرتا تھا عافیہ سے کہ آج بھی وہ عافیہ کو دیکھتا تو اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی۔۔۔۔

مگر آج اپنی بیٹی کے وجود پر پڑھتے ہوئے کیچڑ کی چھینٹوں کو دیکھ آصف ورک نے وہ کیا جس کا کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

آصف آپ نے مجھے تھپڑ مارا اس لڑکی کے لیے عافیہ روتے ہوئے درد بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی انگلی سے اشارہ منت کی جانب تھا۔۔۔

یہ لڑکی میری بیٹی ہے اور جو کوئی میری بیٹی کے کردار پر کیچڑ اُچھالے گا میں اس کی جان لے لوں گا۔۔۔ پھر چاہے وہ تم ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ تم نے جرات کیسے کی اتنے گندے الفاظ منت اور اپنے بارے میں بولنے کی۔۔۔ تمہیں ذرا احساس نہیں کہ منت کے ساتھ ساتھ تم اپنی عزت کو بھی تار تار کر رہی ہو۔۔

میں نے کوئی غلط الفاظ نہیں بولا سچ کہا ہے۔ جانتی ہوں سچ بہت کڑوا اور بہت گندا ہے جسے آپ برداشت نہیں کر سکیں گے اسی ڈر سے سالوں میں نے تڑپ کر جلتے ہوئے گزارے ہیں۔۔۔ آپ کو اس تکلیف سے نہ گزرنا پڑے اس لیے خود برداشت کرتے کرتے میں پاگل ہونے لگی ہوں۔۔

اور جانتی ہوں اس سچ کے بعد میں آپ کو ہمیشہ کے لیے کھو دوں گی۔ جانتی ہوں کہ آپ میرے وجود سے نفرت کریں گے، کرنی بھی چاہیے مجھ جیسی عورت نفرت کے ہی لائق ہے۔۔۔عافیہ۔۔۔عافیہ خاموش ہو جاؤ۔۔۔زبردستی اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے آصف اسے خاموش کروانا چاہتا تھا۔۔

نہیں آج میں چپ نہیں رہوں گی۔۔ آج میں یہ سچ بتانا چاہتی ہوں تھک گئی ہوں میں اس سچ کو اپنے اندر دباتے دباتے جب مرنا ہی ہے تو پھر سچ بتا کر ہی کیوں نہ مر جاؤں۔۔۔۔

میں ڈپریشن سے پاگل پن تک پہنچ چکی ہوں اس کے گندے وجود کو چھپاتے چھپاتے۔۔۔عافیہ نے ایک بار پھر منت کی جانب زہریلی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

عافیہ میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔ حلق سے زبان کھینچ لوں گا اگر تم نے میری بیٹی کے لیے دوبارہ کچھ غلط کہا تو۔۔ آصف ورک کی آواز ایک بار پھر روم میں گونج اُٹھی تھی۔۔

آصف ورک صرف ایک مرد ہونے کی وجہ سے رو نہیں رہا تھا مگر اس کے دل میں درد کی اتنی تیز لہریں تھی کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ آج وہ اپنی مردانگی کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اپنے دل کے درد کو آنسوؤں سے بہادے۔۔۔

اگر سامنے بیٹھی ہوئی شخصیت اس کی محبت اس کی جان نہ ہوتی تو وہ اس عورت کا گلا گھونٹ دیتا جو الفاظ اس نے استعمال کیے تھے۔۔۔۔

کیسے آج اس کی محبت اس کی بیوی اپنی اور اپنی بیٹی کی عزت کی دھجیاں اُڑا رہی تھی۔ اور وہ کیا کہنا چاہتی تھی وہ اب تک سمجھ نہیں پایا تھا۔۔ اور نہ ہی وجدان کو سمجھ آرہا تھا کہ اس کی ماں منت کے لیے اتنی گھٹیا باتیں کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔

امی آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔۔۔ آپ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی تو ٹھیک ہے میں وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد میں آپ کے نزدیک نہیں آؤں گی۔۔ مگر امی یہ سب مت بولیں منت رو کر ہاتھ چھوڑتے

ہوئے قریب جانا چاہتی تھی مگر اس بار وجدان نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے رکھا تھا

اسے آگے نہیں بڑھنے دیا تھا کیونکہ جس طرح سے عافیہ بیگم نے اسے دھکے دے کر ذلیل کیا وجدان کو کہاں منظور تھا کہ اس کے یار کی کوئی ایسے تذلیل کرے۔۔۔بے شک وہ ہستی اس کی ماں ہی کیوں نہ ہو۔۔۔منت وجدان کا غرور تھی اور کیسے وہ اپنے غرور کو یوں ذلیل ہوتے دیکھتا۔۔

تم میری نظروں سے دور چلی جاؤ اور کبھی مجھے بلانے کی کوشش بھی مت کرنا نہ میں تمہاری ماں ہوں اور نہ تم میری بیٹی اور حقیقت یہی ہے کہ تم ناجائز ہو اس کو مانو یا نہ مانو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم مجھ پر تھوپی گئی تھی۔۔۔

تم میری زندگی کا وہ کالا سایہ ہو جس کی وجہ سے میری ہنستی مسکراتی زندگی ایک عذاب بن کر رہ گئی نہ میں جی سکتی تھی نہ مر سکتی تھی نہ میں کسی کو بتا سکتی تھی نہ تو اس بھیانک راز کو آج تک میں اپنے دل میں پوری طرح سے اندر دفن کر سکی۔۔۔۔

تم کالی رات کی وہ حقیقت ہو جسے اگر میں بھولنا بھی چاہوں تو تم مجھے نہیں بھولنے دیتی۔ تمہارا چہرہ تمہارا وجود ہمیشہ میرے لیے اذیت تھا اور اذیت ہی رہے گا۔۔۔

وجدان۔۔۔۔ میں نے کہا منت کو لے کر گھر جاؤ آصف ورک کے صبر کا باندھ ٹوٹ چکا تھا۔۔ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے۔ بھاری آواز میں لرزش اور غصے کی شدت صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔
چکراتے وجود کو آصف ورک دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے زبردستی کھڑا تھا اس کے قدموں تلے سے زمین نکل رہی تھی۔۔۔

اگر وہ دیوار کا سہارا نہ لیتا تو شاید آج وہ مضبوط جان شخص لڑکھڑا کر زمین پر گر جاتا۔۔۔ ایک مرد کے لیے اس کی عزت سے زیادہ نازک کوئی چیز نہیں ہوتی اور یہاں چوہدری آصف ورک کی عزت کی دھجیاں خود اس کی محبت اس کی بیوی اُڑا رہی تھی۔۔۔
کہاں شہر کی باعزت ہستیوں میں آصف ورک کا شمار ہوتا تھا اور کہاں اس کی محبت اس کی بیوی اپنی بیٹی اور اپنے وجود کو مشکوک بنا چکی تھی۔۔۔

آصف ورک کی رگیں غصے اور درد کی شدت سے تنی ہوئی تھیں اس بار وجدان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ منت کو لے کر چلا جائے۔۔۔۔۔

بابا میں نہیں جاؤں گی آپ آج یہ بات کلیئر کریں۔۔۔ کیوں امی میرے لیے ایسا بول رہی ہیں ۔۔ تھک گئی ہوں بابا میں بچپن سے امی کی نظروں میں نفرت دیکھتے دیکھتے۔۔۔۔اور آج تو امی نے مجھے خود سے دور کرنے کے لیے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا۔۔۔

پلیز منت بیٹا ایک بار آپ وجدان کے ساتھ چلی جاؤ ورنہ تمہارے بابا کا دل پھٹ جائے گا اگر تم اپنے بابا کی زندگی چاہتی ہو تو چلی جاؤ۔۔۔ آصف ورک کا لہجہ بے حد ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔۔

بابا اللہ تعالیٰ آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔۔ مگر بابا پلیز میں نہیں جانا چاہتی مجھے امی کے پاس رکنا ہے اور اپنے سوالوں کے جواب چاہیے مجھے۔۔۔۔

منت نہیں جانا چاہتی تھی وجدان زبردستی اسے ہاتھ سے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا روم سے نکل گیا۔۔۔۔

جبکہ آصف دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا حیرانی سے عافیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔عافیہ یہ کیا تھا۔۔۔وجدان اور منت کے جانے کے بعد آصف نے سپارٹ اور خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے استفار کیا۔۔

کیوں کیا تم نے یہ سب۔۔۔ایسی کیا نفرت ہے تمہارے دل میں میری بیٹی کے لیے کہ تم نے اپنے کردار تک کی دھجیاں اُڑانے میں دیر نہیں لگائی۔۔۔

وہ خالی خالی نظروں سے عافیہ بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ایک بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آرہی آصف میں اس لڑکی سے نفرت نہیں کرتی۔۔۔وہ لڑکی میرے لیے تکلیف کا باعث ہے۔۔۔اور اسے اپنی بیٹی مت کہو ہماری بیٹی صرف فجر ہے بس فجر۔۔۔
اس لڑکی کو بار بار اپنی بیٹی کہہ کر آپ میرے زخموں کو تازہ کر دیتے ہو کیا لگتا ہے کہ اپنے کردار کی دھجیاں اُڑا کر مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔
میں بچی نہیں ہوں بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ عورت کی عزت کیا ہوتی ہے۔۔۔ عورت کی عزت اگر ایک بار چلی جائے تو کبھی دوبارہ نہیں ملتی۔۔۔۔
مر گئی ہوں میں، آج یہ بات اپنی زبان پر لا کر ختم ہو گیا ہے عافیہ کا وجود، آپ نہیں سمجھ سکتے کہ میں نے اتنے سال کس اذیت میں گزارے ہیں۔۔۔وہ چیختے ہوئے اپنے بالوں کو نوچ رہی تھی وہ بے قابو ہوتے ہوئے اپنے ہی منہ پر تھپڑ مارنے لگی تھی۔۔۔۔۔

آصف نے زبردستی اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے گلے سے لگانا چاہا تھا۔وہ کیسے اپنی عافیہ کو اپنی محبت کو اس طرح سے تڑپ کر خود کو اذیت دیتے ہوئے دیکھتا۔۔۔۔

جس کے لیے اس نے ایک وقت میں اپنا گھر تک چھوڑ دیا تھا جس کے لیے وہ اپنے پیارے بابا جان تک کے سامنے نافرمان ثابت ہو گیا تھا۔یہ کون سا وقت آگیا تھا کہ وہ عافیہ کو اتنی تکلیف میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جس عافیہ کو ڈپریشن سے نکالنے کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا اس کے اندر اتنا ڈپریشن اتنا درد تھا مگر یہ درد کب اور کہاں سے آیا۔کیوں وہ اپنی زندگی اپنی جان اپنی محبت کے درد کو محسوس نہیں کر سکا۔۔۔۔۔

کب اس نے غفلت برتی اور کب یہ سب ہوا۔کب اس کی جنت میں آگ لگ گئی اور اس اندازہ تک نہیں ہوا۔۔۔ جس شدت سے وہ رو رہی تھی وہ درد دیکھ کر وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس سے کہاں کیا غلطی ہو گئی تھی۔۔۔۔

عافیہ کوئی بچی یا نہ سمجھ عورت نہیں تھی کہ وہ اتنی بڑی بات ایسے ہی بول دیتی۔۔ مگر آصف حقیقت کو تسلیم نہیں کر پا رہا تھا حقیقت اتنی کڑوی اور نوکیلی تھی کہ اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

اسے اتنی تکلیف میں دیکھ کر اسے اپنے بازو کے حصار میں لے کر اس کے کانپتے ہوئے وجود کو ساتھ لگانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ تو غصے سے بارود بنی ہوئی تھی۔۔۔

آصف مجھ سے دور رہیں۔۔۔ آج تک میں نے آپ سے اپنی حقیقت چھپائی میں سیلفش تھی اس لیے چھپائی۔۔۔ چیختے ہوئے وہ آصف کو دھکا دے کر خود سے دور کر چکی تھی۔ اس سے دور ہو کر وہ لڑکھڑاتے ہوئے کھڑی ہو گئی اس کی حالت سے لگ رہا تھا کہ اس کا بی پی ایک بار پھر سے شوٹ کر چکا ہے۔۔۔

میری جان میری بات سنو ہم جو بھی بات ہے آرام سے بیٹھ کریں گے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ اسے پیار سے اپنی باہوں میں سمیٹ کر اسے پر سکون کرنے کے لیے آصف نزدیک ہوا تو عافیہ نے ہاتھ کے اشارے سے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے سختی سے اسے دور رہنے کو کہا تھا۔۔۔

آپ کو سمجھ نہیں آ رہی آج تک میں سیلفش بن کر آپ سے اس حقیقت کو چھپاتی رہی مجھ میں ہمت نہیں تھی کہ میں آپ کو بتاتی۔۔۔ میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی تھی آصف آپ میری زندگی ہو۔۔۔ وہ روتے ہوئے حسرت بھری نگاہوں سے آصف کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

مگر اب تو آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ میرا وجود گندا ہے کیوں ایک گندی عورت کو ہاتھ لگا کر خود کو میلا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں آصف اور میں نجاست سے بھری میں آپ کے لائق نہیں ہوں میں وہ عافیہ ہوں ہی نہیں جس سے آصف ورک نے پیار کیا تھا یہ عافیہ تو کب کی میلا وجود لیے آپ کے ساتھ دغا بازی کرتے ہوئے رہ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ آصف کے چہرے کو دیکھ کر ہچکیوں سے روتی ہوئی پاگلوں کی طرح باتیں کر رہی تھی۔۔۔ آپ دعا کریں میں مر جاؤں ورنہ میں خود اپنی جان لے لوں گی۔۔۔ کیونکہ اب نہ تو میں آپ سے دور رہ سکتی ہوں نا کے ساتھ۔۔۔

عافیہ۔۔۔۔۔دوبارہ اپنی زبان سے اپنے لیے یہ الفاظ مت نکالنا میں مر جاؤں گا تمہارے بنا۔۔۔ اگر تم نہیں تو آصف بھی نہیں۔۔

مگر میں تو مر چکی ہوں اس کا کیا اور اب آپ میری حقیقت جان چکے ہیں۔۔ اس کے بعد تو میں پل پل مروں گی جب جب آپ میرے قریب آئیں گے مجھے خود سے نفرت ہو گی۔۔۔۔

آصف میں نے کہا دور رہیے میں آپ کے لائق نہیں ہوں۔۔۔ آپ مجھے سزا دیں میں سزا کی مستحق ہوں کہ میں نے آپ سے اتنے سالوں تک یہ بات چھپائی وہ روتے ہوئے قدم پیچھے لے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ آصف کی آنکھوں میں نمی اُترتے ہوئے آخر کار اس کی داڑھی کو بھگونے لگی تھی۔۔۔وہ مرد تھا مرد کی بھی درد سہنے کی ایک حد ہوتی ہے آج وہ حد ٹوٹ چکی تھی اور صبر کے باندھ ٹوٹ کر سیلاب لے آئے تھے۔۔۔ آنسوں گالوں سے پھسل کر داڑھی بھگونے لگے تھے۔۔۔عافیہ تم میرے لیے کل بھی میری زندگی تھی میری آنکھوں کی روشنی تھی آج بھی وہی ہو۔۔۔۔۔

نہ کل کچھ بدلا تھا نہ آج کچھ بدلے گا کوئی بھی سچائی کوئی بھی حقیقت تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم میری نظروں سے گر جاؤ گی جس شخص کو تمہارے سوا دنیا میں کچھ دکھائی ہی نہ دیتا ہو اس کی نظروں سے تم کیسے گر سکتی ہو۔۔۔۔۔

مت کریں مجھ سے اتنی محبت کیونکہ اب آپ پر میری حقیقت کھل چکی ہے آپ کی محبت کو دیکھ کر میں شرم سے ہی مر جاؤں گی۔۔

عافیہ کا بی پی اس قدر شوٹ کر چکا تھا کہ آصف کی نظروں کے سامنے وہ لہراتی ہوئی زمین پر گر چکی تھی۔۔۔ آصف نے جلدی سے اسے اپنی بازوں میں اُٹھا کر بیڈ پر لیٹاتے ہوئے ڈاکٹر کو بلوایا تھا عافیہ کو ایمر جنسی ٹریٹمینٹ دیا جا رہا تھا۔۔۔اس کی حالت کافی خراب تھی۔۔
آصف ورک پاس کھڑا ہوا خالی نظروں سے اپنی محبت کی بربادی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وقت آج کس مقام پر لے آیا تھا ایک طرف اس کی محبت اس کی بیوی زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی۔۔۔ دوسری طرف ایک بیٹی کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا کہ وہ کس حالت میں ہے۔۔۔۔۔

دوسری بیٹی اپنے وجود پر اُچھالے ہوئے کیچڑ کو برداشت نہ کرتے ہوئے تڑپتی ہوئی گئی تھی۔۔۔اور ایک طرف وہ خود تھا جس کا دماغ بند ہو چکا تھا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اس میں ختم ہو رہی تھی۔۔۔ایک ساتھ اتنے دکھ اتنی کڑی آزمائشیں کسی بھی شخص کو توڑ دیتی ہیں جیسے اس بہادر شخص کو سب آزمائشوں نے مل کر توڑ دیا تھا۔۔

....

منت۔۔۔منت۔۔۔۔۔منت میں نے کہا دروازہ کھولو۔۔۔منت گاڑی سے اُترتے ہی تیز رفتاری سے بھاگتی ہوئی کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔وہ سارے راستے میں روتی آئی تھی وجدان کے بار بار بلانے پر بھی وہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔وجدان کے پہنچتے پہنچتے اس نے دروازہ لاک کر لیا تھا۔۔۔۔۔

وجی آپ چلے جائیں مجھے اس وقت کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔

منت تمہیں میری قسم اگر تم نے خود کو نقصان پہنچایا تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔

منت پلیز مجھے اندر آنے دو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہوتا جس کا کوئی حل نہ ہو۔۔۔

میرے مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے مجھے بہلائیں مت۔۔۔

وجدان کیا ہوا ہے۔۔شور کی آوازیں سن کر وجدان کی امی اور حوریہ آگئی تھیں۔۔۔
امی جان پلیز اس وقت کوئی سوال مت کیجئے گا۔۔۔وقت آنے پر میں آپ کو سب بتا دوں گا اس وقت مجھے منت کے پاس جانا ہے۔۔ بس دعا کریں کہ یہ پاگل لڑکی خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا لے۔۔۔ مگر بیٹا ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔کچھ نہیں امی منت اور چچی میں تلخ کلامی ہو گئی تھی۔۔وجدان نے اپنی بیوی کی بات کو رازداری سے اپنی ماں سے بھی چھپا لیا۔۔۔۔

وجدان کی ماں اور حوریہ نے کوئی زیادہ سوال نہیں کیے وجدان کے چہرے پر جو ڈر تھا اسے دیکھ کر ان کو مناسب ہی نہیں لگا۔۔۔۔

اس گھر میں ہر فرد یہ جانتا تھا کہ منت میں وجدان کی جان بستی ہے اور منت اگر تکلیف میں ہے تو وجدان پُر سکون نہیں رہ سکتا۔۔۔۔

اس لیے بنا کوئی سوال کیے وہ دونوں وجدان کے کہنے پر وہاں سے چلی گئی وجدان اس وقت صرف اکیلے میں منت کو ہینڈل کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ معاملہ کوئی چھوٹا نہیں تھا یہ بے حد سنگین اور حساس معاملہ تھا جسے بڑی عقلمندی سے سلجھانا تھا۔۔۔۔۔

منت اس وقت جتنی ٹوٹی ہوئی تھی وہ خود کو کوئی بھی نقصان پہنچا سکتی تھی وہ تو ماں کا پیار نہ ملنے پر ہی ہائپر ہو جایا کرتی تھی اور آج تو اس کے سامنے ایک ایسا سچ آیا تھا جسے اس نے کبھی سوچا تک نہیں تھا۔۔۔۔

منت اگر تم مجھ سے ذرا سا بھی پیار کرتی ہو تو دروازہ کھول دو آج تمہارے دروازہ نہ کھولنے کا میں یہی مطلب نکالوں گا کہ تمہارے دل میں نہ تو میری کوئی عزت ہے اور نہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو اور نہ میرا پیار اس لائق ہے کہ وہ تم سے کوئی بات منوا سکے۔۔۔

وجدان کے بہت کہنے پر جب منت نے دروازہ نہیں کھولا تو اب وجدان نے اسے ایمو شنل انداز سے کہا تو وجدان کی اُمید کی مطابق منت نے دروازے کا لاک کھول دیا۔۔۔۔

مگر منت کی جو حالت تھی اسے دیکھ کر وجدان کا دل بند ہونے لگا تھا وہ خود پر کافی تشدد کر چکی تھی چہرے پر تھپڑوں کے نشان بتا رہے تھے اس نے اپنے خوبصورت چہرے کو اپنے ہی ہاتھوں سے نوچا ہے---

پاگل لڑکی یہ تم نے اپنے ساتھ کیا کیا ہے۔وہ تڑپ کر منت کے قریب ہوا----

وجی آپ مجھ سے دور رہیے آپ نے سنا نہیں امی نے کیا کہا تھا---افففف---میں امی کیوں بول رہی ہوں اُنہوں نے بتایا کہ وہ میری امی نہیں ہے --وہ پاگلوں کی طرح روتے ہوئے ہنسنے لگی---میں غلاظت ہوں گندگی ہوں اور آپ گندگی کے نزدیک مت آئیں وہ روتے ہوئے وجدان سے دور ہوگئی---

بکواس بند کرو خبردار جو اپنے بارے میں کچھ بُرا کہا تو زبان کھینچ لوں گا تمہاری----وجدان نے سختی سے کہتے ہوئے اس کے بازو کو زبردستی پکڑ کر کھینچا اور اپنے مضبوط سینے سے لگایا اور بازوؤں کا حصار تنگ کرتے ہوئے اسے خود میں سما لیا---

چھوڑیں مجھے میں آپ کے لائک نہیں ہوں--

شٹ اپ میرے ساتھ یہ فلمی ڈائیلاگ میں دہرانا---

اگر اس پوری دنیا میں کوئی میرے لائق ہے تو وہ تم ہو۔۔منت کی جھٹپٹاہٹ کو وہ مضبوط بازوؤں کے دائرے میں قید کیے کھڑا تھا۔۔۔۔

اور تم کب سے فیصلے کرنے کا حق رکھنے لگی۔۔۔۔ تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ فیصلے کرنے کا حق صرف وجدان کو ہے۔۔۔ اور وجدان کا فیصلہ آج بھی وہی ہے کہ تم میرے لیے دنیا کا بہترین انتخاب ہو۔۔۔ تم میرے لیے میرے خدا کا انمول تحفہ ہو۔۔۔ تم میرے لیے میری نیکیوں کا صلہ ہو۔۔ کبھی میری نظروں سے خود کو دیکھو تو تمہیں پتہ چلے کہ تم کیا ہو۔۔ تمہیں اجازت نہیں کہ تم اپنے بارے میں کچھ بول سکو۔۔۔ تم میری ہو اور تم پر سارے حق بھی میرے ہیں۔۔۔۔ وجدان دیوانوں کی طرح اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے چومتے ہوئے ہر ایک بات کو ایمانداری سے بول رہا تھا۔۔۔ اس کے ایک ایک لفظ میں سچائی تھی جو منت کے زخموں پر مرہم لگانے کا کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔۔۔۔

می۔۔۔میں۔۔۔نہ۔۔۔ناجائز ہوں۔وج۔۔وجی۔۔۔۔۔

ششششش ۔۔۔۔ تم میری ہو صرف میری ۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا کوئی کچھ بھی کہے ۔۔۔ وجدان نے اس کے درد سے تڑپتے وجود کو باہوں میں سمیٹے ہوئے اسے اپنی محبت کا یقین دلایا تھا ۔۔۔۔

آپ سمجھ نہیں رہے وجی جب لوگوں کو پتہ چلے گا تو لوگ انگلیاں اُٹھائیں گے اور میرے ساتھ آپ پر بھی انگلیاں اُٹھیں گی میں نہیں برداشت کر سکتی کہ کوئی میرے وجی پر کوئی انگلیاں اُٹھائے وہ پاگل ہو چکی تھی ۔۔۔۔

وجدان کے چہرے کو اپنے نازک ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے محبت اور درد بھری نظروں سے دیکھے جا رہی تھی اور ہچکیوں سے رو رہی تھی ۔۔۔

کسی کی اتنی اوقات نہیں کہ وجدان ورک پر انگلی اُٹھائے اور نہ کسی کی اتنی جرات ہے کہ میری بیوی کی طرف انگلی اُٹھائے تم میری ہو تمہارے لیے یہ کافی ہونا چاہیے مجھے فرق نہیں پڑتا کوئی کچھ بھی کہے تمہیں بھی فرق نہیں پڑنا چاہیے ۔۔۔ میں تمہاری طرف اُٹھنے والی ہر انگلی کو توڑنے کی طاقت رکھتا ہوں ۔۔۔ بس تم ٹینشن سے باہر نکلو تمہارے یہ آنسو مجھ سے نہیں دیکھے جاتے ۔۔۔

وجی آپ کو یہ چھوٹی اور معمولی سی بات لگ رہی ہے جسے میں برداشت کر لوں۔۔۔ مجھ سے نہیں برداشت ہو رہا میرا وجود ناپاک ہے۔۔۔۔ وجی آپ سمجھ نہیں رہے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرنا چاہتے۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سمجھنا وجدان وہی سمجھتا ہے جو اس کے نزدیک ٹھیک ہوتا ہے تم میری ہو۔۔
میری بچپن کی محبت ہو۔۔ میرے جینے کی وجہ ہو۔۔۔ میری چلتی ہوئی سانسوں کی ضمانت ہو تم ۔۔۔اس سے زیادہ نہ مجھے کچھ سوچنا ہے نہ سمجھنا ہے۔۔۔ اور آج تو تم نے اپنے چہرے پر اپنا حق سمجھ کر یہ گستاخی کر لی۔۔۔ آج کے بعد ایسی جرات بھی مت کرنا منت۔۔۔۔
تم میری ہو تم پر تمہارا کوئی حق نہیں۔۔۔ تم اپنے سارے حق مجھ پر استعمال کیا کرو جب تمہیں خود پر غصہ آئے تو یہ اذیت میرے چہرے پر دے لینا۔۔۔۔۔
مگر اپنے چہرے پر ہاتھ اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے تمہیں۔۔۔ منت کے چہرے پر انگلیوں کی چھاپ صاف نظر آرہی تھیں وجدان نے لبوں سے اس کے چہرے کو چومتے ہوئے آرڈر دیا۔۔۔۔

وجی آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں اس خاندان کی بیٹی نہیں ہوں۔۔ آپ اب بھی مجھ سے پہلے کی طرح پیار کریں گے۔۔۔ منت کی آنکھوں میں بے یقینی کے رنگ بہت گہرے ہو چکے تھے۔۔۔

منت یہ سوال کر کے تم میری محبت کی توہین کر رہی ہو۔۔ یارِ وجدان کیا تمہیں میری محبت اتنی کمزور لگتی ہے جو اس معمولی سی بات سے کم ہو جائے گی۔۔۔۔۔

وجی یہ بات معمولی نہیں ہے۔۔۔ منت نے کانپتے ہونٹوں سے اسے یاد دہانی کروائی۔۔۔

میرے نزدیک یہ معمولی بات ہے۔۔ میری محبت کی گہرائی بہت زیادہ ہے منت۔۔۔ مجھے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا میری محبت میں تم کبھی کوئی کمی نہیں دیکھو گی۔۔۔

اور تم نے ابھی سے کیسے یقین کر لیا کہ تم اس خاندان کی بیٹی نہیں ہو۔۔۔ تم آصف چاچو کی بیٹی ہو اور وہی رہو گی، مت اتنا دور تک سوچو۔۔۔۔

چچی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے کسی غلط فہمی کی بنا پر اُنہوں نے یہ کہا ہو۔۔۔

وجی آپ کس کو تسلی دے رہے ہیں مجھے یا خود کو۔امی بچی نہیں ہیں اگر انہوں نے اتنی بڑی بات کہہ دی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ میرا اس خاندان سے کوئی تعلق نہیں۔اور میں ان کے لیے ہمیشہ سے تکلیف کا باعث تھی۔۔آپ غور سے سوچیں گے تو آپ کو یاد آجائے گا بچپن سے امی نے کبھی مجھے پیار سے نہیں دیکھا۔ہمیشہ مجھے نفرت سے حقارت سے خود سے دور رکھا ہوا تھا۔۔یہ سب دلیلیں کافی نہیں ہیں کہ میں ناجائز ہوں۔۔۔

منت کے رونے میں اتنی شدت تھی کہ اس کے آنکھوں کے کنارے سوجنے لگے تھے۔۔وجدان اپنے یار کی حالت دیکھ کر تڑپ رہا تھا مگر اس وقت اس کا یار جس تکلیف سے گزر رہا تھا اس میں وہ اسے رونے سے بھی نہیں روک سکتا تھا اور سچ کہہ رہی تھی یہ کوئی معمولی اور چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔۔

وجی مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو جاؤں گی میں کوشش کر رہی ہوں کہ اس بات کو میں برا حادثہ سمجھ کر بھول جاؤں۔۔۔

مگر امی کی باتیں میرے دماغ میں ہتھوڑوں کی طرح بار بار لگ کر درد کی ٹھیسیں اُٹھا رہی ہیں۔۔۔۔

منت کے سر میں شدید پین تھا وجدان نے اسے پیار سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بیڈ پر بٹھالیا۔۔۔

پین کلر کے ساتھ اسے ایک نیند کی ٹیبلٹ بھی کھلا چکا تھا۔۔وہ اتنی ٹینشن میں تھی کہ اس نے دیکھا ہی نہیں کہ وجدان اسے کون سی ٹیبلٹ کھلا رہا ہے۔۔۔

اس کے سر کو اپنی گود میں رکھے ہوئے ہاتھوں سے آہستہ آہستہ دبا کر اسے پرسکون کر رہا تھا۔۔۔وجدان کے محبت بھرے ہاتھ نے منت کے درد میں کمی لانی شروع کر دی تھی۔۔۔۔منت کے دل کا درد وجدان کے چہرے پر نظر آرہا تھا۔۔۔یہ بہت مشکل وقت تھا ایک طرف فجر کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا دوسری طرف منت پر اس راز کا ایسے کھلنا چچی کا ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہونا۔۔۔۔۔۔

آصف چچا کا چہرہ بار بار وجدان کی نظروں کے سامنے آرہا تھا اس وقت وجدان اور آصف ورک ایک ہی درد سے گزر رہے تھے۔۔۔۔۔

فجر اس کی بیٹی تھی اور وجدان کی بہن۔۔۔۔وجدان حوریہ کی طرح فجر سے پیار کرتا تھا اور اسے اپنی سگی بہنوں کی طرح ہی سمجھتا تھا۔۔۔بچپن سے ہی سب ایک ساتھ رہے تھے وجدان اور اذلان بچپن سے ہی فجر کو اپنی بہن کی طرح بہت پیار کرتے تھے۔۔۔۔

یعنی کہ ایک طرف آصف کی بیٹی تھی اور دوسری طرف وجدان کی بہن ایک طرف آصف ورک کی بیوی تکلیف میں تھی اور دوسری طرف وجدان ورک کی بیوی۔۔۔۔

دونوں ہی اپنی بیویوں سے بے انتہا پیار کرتے تھے۔۔۔دونوں مرد اس وقت کڑے امتحان اور درد سے گزر رہے تھے ان کو اپنے درد کو سمیٹنا بھی تھا اور دونوں عورتوں کو سنبھالنا بھی تھا منت کچھ ہی دیر میں گہری نیند میں چلی گئی اور وجدان نے اسے آرام سے تکیے پر لیٹا دیا۔۔۔

بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے گہری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا تھا جہاں پر کچھ ہی گھنٹوں میں زردی پھیل چکی تھی۔۔۔

وہ سالوں کی بیمار لگنے لگی تھی منت کا چہرہ ہمیشہ کھلا کھلا رہتا تھا مگر اس وقت اُداسیوں نے اس کے خوبصورت چہرے پر ڈیرا جمار کھا تھا۔۔

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے وجدان نے اس کے اوپر چادر ڈال دی اور روم سے نکل گیا۔۔۔

اسے فجر کا پتہ لگانا تھا کہ فجر آخر کہاں گئی۔۔۔پورے گاؤں میں جنگل کی آگ کی طرح یہ بات پھیل چکی تھی کہ صلاح الدین ورک کی پوتی اغوا ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔

....

کمشنر صاحب ہمیں پہلی بار آپ سے کوئی کام پڑا ہے۔۔۔ آپ سمجھ نہیں رہے میری پوتی غائب ہے آپ اپنی ساری فورس لگائیں یا کچھ بھی کریں مجھے میری پوتی چاہیے۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک کمشنر کے آفس میں بیٹھا ہوا اونچی آواز میں بول رہا تھا کمشنر صلاح الدین کا بیسٹ فرینڈ اور بچپن کا دوست تھا۔۔

صلاح الدین پانی پیو وہ تمہاری نہیں میری بھی پوتی ہے میں اپنی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں انشاءاللہ ہماری پوتی بہت جلد مل جائے گی۔۔۔

مجھے نہیں پینا پانی تم میری پوتی کو ڈھونڈ کر لاؤ مجھے کوشش نہیں عمل دکھائی دینا چاہیے میری پوتی بہت معصوم ہے۔۔۔

تم بے فکر رہو صلاح الدین میں اپنی جان لگا دوں گا تمہاری پوتی کو ڈھونڈنے میں مگر ثبوت کچھ اس طرح سے غائب کیے گئے ہیں کہ کہیں سے کوئی سرہ پکڑا ہی نہیں جا رہا۔۔۔۔

ڈھونڈنے سے خدا مل جاتا ہے تو پھر اس کیس کا سرا کیسے نہیں ملے گا۔۔ کمشنر مجھے تسلیاں نہیں میری پوتی چاہیے۔۔

صلاح الدین کو صرف اس وقت اپنی پوتی چاہیے تھی کسی کی تسلی نہیں ہر بات پر صلاح الدین کی نظروں میں قہر اور غصہ تھا۔۔۔

صلاح الدین مجھ پر یقین رکھو یار میں تمہارا دوست ہوں تمہاری تکلیف میری تکلیف ہے تم گھر جاؤ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور بے فکر رہو میرا مقصد ہے صرف اس کیس کو ہینڈل کرنا میں نے فی الحال سارے کام سائڈ پر لگا دیے۔۔۔

ریاض بیٹا آپ لوگ صلاح الدین کو لے کر ہاسپٹل جاؤ میں بہت جلد تم لوگوں کو کوئی خوشخبری سناؤں گا اس کا بی پی ہائی لگ رہا ہے۔۔۔۔

ان کو تسلی دے کر باہر تک کمشنر صاحب خود چھوڑنے آیا تھا کیونکہ صلاح الدین کا بی پی ہائی ہونے کی وجہ سے اس کا سر چکرا رہا تھا۔۔۔

اذلان اور اس کا بابا صلاح الدین کے ساتھ آئے تھے صلاح الدین کو سنبھالتے ہوئے گاڑی میں بٹھا کر سیدھا ہاسپٹل کی جانب نکلے تھے۔۔۔۔ کیونکہ داجی کی طبیعت کافی خراب لگ رہی تھی۔۔۔۔

....

وجدان بیٹا منت کیسی ہے وجدان جیسے ہی روم سے باہر آیا اس کی ماں بے چینی سے وجدان کا انتظار کر رہی تھی منت کی حالت دیکھ کر حوریہ کے بھی رنگ اُڑے ہوئے تھے۔۔۔ صدف پھوپھو بھی بلاج اور زمل کے ساتھ ہاسپٹل سے ہو کر گھر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

امی آپ منت کا خیال رکھنا میں نے اسے نیند کی دوا دی ہے تو کوشش کیجئے گا کہ اس کے پاس کسی طرح کا شور نہ ہو وہ جتنا سوئے گی اتنا ہی اس کے لیے بہتر ہے۔۔۔۔اس کی حالت ٹھیک نہیں۔۔

جی بیٹا آپ بے فکر رہو یہ کوئی کہنے کی بات ہے میں منت کا خیال رکھوں گی وہ بیٹی ہے میری اور اس وقت وہ تکلیف سے گزر رہی ہے۔۔۔ تو میں اس کا خیال نہیں رکھوں گی تو کون رکھے گا۔۔۔۔۔۔

انشاءاللہ ہماری فجر بہت جلد واپس آجائے گی کہتے ہوئے وجدان کی ماں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے فجر اور منت کو ثریا بیگم نے اپنی بیٹیوں کی طرح ہی پالا تھا۔۔۔۔ پتہ نہیں اس گھر کو کس کی نظر لگ گئی تھی ہنستے بستے گھر میں ماتم کا ماحول بن چکا تھا۔۔۔۔۔

امی پلیز حوصلہ رکھیں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا اس وقت ہمیں آپ کی ہمت اور حوصلے کی بہت ضرورت ہے عافیہ چچی کی حالت بھی بہت خراب ہے۔ اس وقت گھر میں صرف آپ ہیں اور آپ کو ہمت رکھنی ہو گی آپ کی ہمت کی بدولت ہی ہم اس مشکل وقت سے نکل سکیں گے۔۔۔

وجدان نے اپنی ماں کو گلے لگاتے ہوئے تسلی دی بس وجدان بیٹا ایڑی چوٹی کا زور لگا دو اور فجر کو ڈھونڈ کر لاؤ ہماری فجر بہت معصوم ہے فجر کے بارے میں لوگ باتیں بنا رہے ہیں۔۔۔

ثریا بیگم نے روتے ہوئے وجدان کے کان تک یہ بات پہنچا دی تھی کہ لوگوں میں باتیں بننا شروع ہو گئی ہیں۔۔۔۔

امی جان بھاڑ میں جائیں لوگ میں نہیں پرواہ کرتا لوگوں کی مجھے اپنی بہن پر پورا یقین ہے کہ ہماری فجر کا کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتی اور جس نے اس کے ساتھ غلط کیا ہے اس کا تو میں وہ حشر کروں گا کہ اس کی سات پشتیں یاد رکھیں گی۔۔ بس آپ منت کا خیال رکھیں۔۔۔۔

بلاج پھوپھو اور زمل کو تو یہی لگ رہا تھا کہ منت کی حالت فجر کی وجہ سے خراب ہے ابھی تو ٹھیک طرح سے وجدان کی ماں کو بھی نہیں پتہ تھا کہ معاملہ کیا ہے مگر حوریہ اور وجدان کی ماں کو اندازہ تو ہو چکا تھا کہ فجر کے علاوہ کچھ اور بھی ہوا ہے جس کی وجہ سے منت کی حالت زیادہ خراب تھی۔۔۔۔

میری کسی بھی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو بنا تکلف کہہ دینا فجر میری بھی بہن ہے۔۔۔۔ آج پہلی بار وجدان سے تمیز سے مخاطب ہوتے ہوئے بلاج نے پیش قدمی کی تھی۔۔۔

ہاں انشاءاللہ کوئی ضرورت ہوئی تو ضرور کہوں گا۔۔۔وجدان نے بھی ٹھہراؤ اور اچھے طریقے سے بلاج کو جواب دیا۔۔۔

ٹھیک ہے پھوپھو، امی دعا کیجئے گا اور ٹینشن مت لیں آپ لوگوں کی طبیعت خراب ہو جائے گی تو مسائل اور بڑھ جائیں گے۔۔۔۔

اور ٹینشن کسی چیز کا حل نہیں۔۔۔ ہمیں ایک دوسرے کا سہارا بن کر اس مشکل وقت سے نکلنا ہے۔۔۔ حوریہ، زمل پھوپھو اور امی کا خیال رکھنا ان کو دوائی وغیرہ ٹائم سے دو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔۔۔

وجدان کو اذلان فون پر بتا چکا تھا کہ داجی کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے وہ گھر کی عورتوں کو پریشان نہ کرتے ہوئے ہاسپٹل کے لیے نکل رہا تھا۔۔۔جب اس نے پلٹ کر بلاج کی جانب دیکھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔۔

وجدان کو لگا کہ بلاج کو بھی اس کے نانا کے بارے میں پتہ ہونا چاہیے۔۔۔۔بلاج نے بھی اس وقت کوئی بھی آنہ تانی کیے بغیر اس کا ساتھ دیا۔۔۔ دونوں گھر سے نکل چکے تھے۔۔۔۔۔

حوریہ اپنی پھوپھو اور امی کے لیے چائے بنانے کچن میں چلی گئی زمل بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔ جبکہ ثریا بیگم اور صدف صوفے پر بیٹھی ہوئی دعائیں کر رہی تھیں کہ جلدی سے فجر مل جائے۔۔۔۔اور گھر پہلے کی طرح خوشگوار بن جائے۔۔۔ابھی تو دونوں خواتین کو صلاح الدین کا پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ بھی ہاسپٹل میں پہنچ چکا ہے۔۔۔

....

تم خود کو سمجھتی کیا ہو اب بھی تم جھٹپٹا کر مجھ سے آزاد ہونا چاہتی ہو اور تمہیں لگتا ہے کہ تم براق کی گرفت سے آزاد ہو سکتی ہو۔۔۔۔۔

گھبرائی ہوئی فجر جو اس کے شرٹ لیس سینے پر بنا دوپٹے کے گری ہوئی تھی اوپر سے ہاتھ کا شدید درد جسے اس نے صفاکی سے جلا کر اسی انگلی کو ہاتھ میں دبوچ رکھا تھا۔۔۔۔

وہ معصوم کانچ کی گڑیا جیسی لڑکی جھٹپٹا کر اس کی قید سے نکلنا چاہتی تھی اس کے منہ سے اُڑتی ہوئی تیز شراب کی بدبو سے اس کی سانس رک رہی تھی اور جن گرے آنکھوں سے وہ دن میں بھی خوفزدہ ہو

جاتی تھی۔۔۔رات کی تاریکی،اکیلا کمرہ اور سانسوں سے زیادہ قریب اس شخص کا ہونا وہ گھبرا کر جھٹپٹا کر دور نہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔

سنا تھا کہ انسان جس چیز سے سب سے زیادہ لائف میں ڈرتا ہے ایک دن انسان کو اسی چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ بات آج سچ ثابت ہو چکی تھی ہمیشہ براق سے ڈرنے والی فجر آج براق کی گرفت میں اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

پپ۔۔پ۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں مجھے اپنے گھر جانا ہے وہ بچوں کی طرح رو کر گڑگڑاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

بھول جاؤ براق ہی تمہارا گھر ہے،براق تمہاری دنیا ہے،براق ہی تمہارا ہر رشتہ ہے۔۔۔
ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تم میری قید میں رہنے کی پابند ہو چکی ہوں۔۔۔

نن۔۔نہیں میں نہیں رہوں گی،مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے،مجھے اپنے گھر جانا ہے،اپنے بابا کے پاس،اپنی امی کے پاس۔۔۔

میرے ساتھ زبان درازی اور بحث مت کرو۔۔ گرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے اس کے بالوں کو پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے ایک اور اذیت دے گیا۔۔۔

اور کیا کہا تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے۔ڈر تو بہت چھوٹا لفظ ہے تمہاری روح کانپ جایا کرے گی براق کا نام سن کر۔۔۔

تمہیں اپنے عاشق سے تو ڈر نہیں لگتا تھا اس کے سامنے تو نظریں جھکا کر شرماتے ہوئے گھٹنوں بیٹھتی تھی۔۔۔اس کے جبڑے کو پکڑ کر زور سے دباتے ہوئے جبڑا توڑ دینے کی حد تک دبوچے ہوئے تھا۔۔۔۔

کمر پر رکھے ہوئے ہاتھ کی انگلیاں اس کی ریڑھ کی ہڈی کو کڑکڑانے کی حد تک دبائے ہوئے تھا۔۔۔
کہاں نازوں اور پیار سے پلی ہوئی فجر جس کو آج تک کسی نے انگلی سے بھی چھ نہیں کیا تھا اور کہاں یہ سفاک شخص اس کو اذیتوں کی سولی پر لٹکائے ہوئے تھا۔۔۔۔

براق نے اسے خود کے اتنے نزدیک کر رکھا تھا کہ اب تو اس کے لب اس کی نازک گلو سی پنکھڑیوں سے ٹکرانے لگے تھے۔۔۔۔

دور رہیں مجھ سے آپ کو شرم نہیں آتی ایک لڑکی کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے۔۔۔

اس کے سینے پر دباؤ دے کر اچانک سے جھٹکا دیتے ہوئے اس سے دور ہو چکی تھی۔۔۔

براق کہ لب بار بار اس کی پنکھڑیوں سے ٹکرا کر اس کے جنونی دل کی دھڑکنوں کو بغاوت پر اکسا چکے تھے۔۔اس کی گلو سی پنکھڑیوں کو لبوں کی قید میں لے جانے کے لیے اس کی سانسوں کے قریب ہوا کہ فجر گھبرا کر جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

اس کی گلو سی پنکھڑیوں پر آج تک کبھی کسی مرد کے لب نہیں لگے تھے وہ پاک دامن تھی معصوم تھی اور اس نے آج تک کبھی کسی مرد کو اپنے اتنے قریب محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔۔

یہ سب کچھ اس کے لیے بہت نیا اور الگ اور عجیب تھا۔۔۔۔عالیار کے ساتھ رشتہ ہونے کے بعد صرف عالیار نے اس کے ہاتھ کو چھوا تھا تو فجر کے پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی مگر آج یہ بے باک سفاک شخص تو بے باکیوں کی حدوں تک پہنچتا جا رہا تھا اور اس کے چہرے پر اس بات کی کوئی ملامت بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔مجھے شرم نہیں آتی۔۔۔

تم مجھے شرم سکھاؤ گی۔۔۔

جھٹکے سے اس کے قریب ہوا اور اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے واپس اپنے سینے میں دبوچے کھڑا تھا---تمہیں شرم آئی تھی جب کسی غیر کے نام کا لباس اپنے وجود پر پہنا تھا، تمہیں شرم آئی تھی جب ہوٹلوں میں مردوں کے ساتھ گھومتی تھی، تمہیں شرم آئی تھی جب کسی اور کے نام کی انگوٹھی پہنی تھی----تمہارے منہ سے شرافت کا لفظ اچھا نہیں لگتا---تم مجھے شرافت سکھاؤ گی تو، میں تمہاری شرافت کی ایسی دھجیاں اُڑاؤں گا کہ خود کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گی-----

اکیلے میں بھی خود کا چہرہ دیکھو گی تو کانپ جایا کرو گی---اسے دھکا دے کر بیڈ پر گراتے ہوئے اس کے اوپر گرا تھا---

نن---نہیں--براق خدا کے لیے پیچھے ہو جاؤ میں مر جاؤں گی اگر آپ نے میرے ساتھ کچھ غلط کیا---وہ مچھلی کی طرح تڑپتی ہوئی اس کے ہاتھ سے نکلنا چاہتی تھی---

مگر وہ پہاڑ کی مانند مضبوط فولادی جسم لیے نازک سی لڑکی کو جکڑے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کی جانب پن کیے ہوئے اس کی کوئی بھی التجا سنے بغیر اسے گھور رہا تھا---

مجھ پر تمہارے واسطوں کا کوئی اثر نہیں ہونے والا جب اپنی مرضی سے خود کو لوگوں کے سامنے پیش کرتی تھی تب شرم نہیں آتی تھی--آج میرے سامنے حیا کی مورت بن رہی ہو---میں جو چاہوں گا وہ کروں گا تمہارے جسم پر میری حکومت ہو گی اور تم مجھے روک نہیں سکو گی----اور بہت شوق

ہے نہ تمہیں مرنے کا۔۔۔ تمہیں ہر روز ہر رات میں اپنی شدتوں سے توڑ کر ماروں گا اس لیے تمہیں اپنے لیے زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

تمہاری جرات کیسے ہوئی دھکا دے کر مجھے خود سے دور کرنے کی۔۔۔ایک ایک لفظ کو چبا کر کہتے ہوئے براق بنا اس کی التجاؤں اور آنسوؤں کو دیکھے اس کی نازک گلو سی پنکھڑیوں پر جھکا۔۔۔۔ انگاروں کی طرح سلگتے لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔۔

اس قید میں محبت نہیں تھی بدلہ تھا، آگ تھی، جنون تھا جو وہ اس کی پنکھڑیوں پر اُتارتا گیا۔۔۔اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے وہ ظالم بنا ہوا تھا۔۔۔اس کی سانسیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔۔ ہونٹوں پر شدید جلن کی وجہ سے وہ شدت سے رو رہی تھی مگر خود کو اس سے آزاد نہیں کروا سکی تھی وہ نازک سی لڑکی اور وہ پہاڑ جسم کا مالک دونوں کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔ فجر ہر لحاظ سے براق سے کمزور تھی۔۔۔

وہ نڈر تھا، وہ بزدل

وہ پہاڑ کی طرح سخت جان تھا اور وہ پھول کی مانند نازک۔۔۔

وہ لمبے چوڑے وجود کا مالک تھا اور وہ نازک گڑیا کے جیسی۔۔۔

وہ بے باک تھا۔۔۔۔

اور وہ شرمائی ہوئی کلی۔۔۔۔

فجر ایک ایک سانس کے لیے مر رہی تھی مگر اس سفاک شخص پر کوئی اثر نہیں تھا، وہ تو جیسے اپنے جنون میں پوری طرح سے پاگل ہو چکا تھا۔۔۔

جن نازک پنکھڑیوں نے آج تک کسی مرد کے لبوں کا لمس محسوس نہیں کیا تھا، آج براق نے اپنی جنونیت میں ان پر ظلم کی انتہا کر دی تھی۔۔۔ فجر کو لگ رہا تھا کہ وہ آج مر جائے گی اسے سانس نہیں آرہی تھی۔۔ اوپر سے ہونٹوں پر جلن اور درد۔۔۔

مقابل کی بھی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔ تیز ہوتی ہوئی سانسوں سے وہ اس کی چھوٹی چھوٹی سانسوں کو تیزی سے پیتے جا رہا تھا۔۔۔۔

اپنی مرضی سے وہ سفاک شخص جب پیچھے ہوا تو وہ بے ہوش ہونے والی تھی۔۔ اس کی گلوسی پنکھڑیوں پر اس کے ظلم سے لکھی ہوئی داستان صاف نظر آرہی تھی۔۔ ہونٹوں پر کئی جگہ پر کٹ لگ چکے تھے۔۔ کہنے کو یہ بات شاید اچھی نہ لگے۔ مگر خون کی بوندیں اس کے ہونٹوں پر چمک کر اس کی گلوسی ہونٹوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہی تھیں۔۔۔

فجر اتنی نازک اور خوبصورت تھی کہ اگر یہ سفاک شخص اس وقت غصے میں نہ ہوتا تو اس کی خوبصورتی کو غور سے دیکھ کر پاگل ہو جاتا۔۔۔۔ جو پہلے سے ہی اس کے لیے جنونی تھا۔۔ مگر وہ تو اس وقت غصے سے پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ چند منٹوں میں اس ظالم نے اس کا ایسا حشر کر دیا تھا کہ فجر سے رویا بھی

نہیں جا رہا تھا بس وہ سانس لینا چاہتی تھی۔۔۔دوبارہ بحث کرنے کی جرات مت کرنا۔۔۔ورنہ سزا اس سے زیادہ کڑی ہو گی اس کے ہونٹوں پر خون کے قطروں کو لبوں سے چن کر سے صاف کرتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔۔اس بار فجر کی آنکھوں سے پانی نہیں، خون کے آنسوں بہہ رہے تھے۔ مگر اس بار نہ تو کوئی مزاحمت تھی نہ کوئی آواز۔۔۔اس کی خاموشی کو براق نے اپنی جیت مان کر ہونٹوں پر ہلکی سی سمائل بکھیری تھی۔۔

بابا۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔کہاں ہیں آپ مجھے لے جائیں اس گندے شخص سے دور۔۔۔وہ بیڈ سے کھڑا ہو کر شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا کہ فجر نے کچھ سیکنڈ پہلے ہوئے ظلم کو لبوں پر لاتے ہوئے چیخ کر اپنے بھائی اور بابا کو بلایا تھا جیسے وہ اس کے پاس ہوں اس کی بات سن سکتے ہوں۔۔۔۔

کیا کہا تم نے میں گندا ہوں۔۔۔فجر کی اس بات نے براق کے غصے کا پارہ بہت ہائی کر دیا تھا وہ پاگل لڑکی اپنے لیے موت کو دعوت دے چکی تھی۔۔۔ٹھیک ہے میں گندا ہوں تو اب میں تمہیں گندا ہونے کا ٹریلر دکھاتا ہوں کہ میں کتنا گندا بن سکتا ہوں۔۔۔وہ اس کے چہرے پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا وہ چیخیں مار مار کر رو رہی تھی۔ مگر یہاں کوئی نہیں تھا اس کی چیخوں کو سننے والا کوئی نہیں تھا جو اسے آکر بچا سکتا، وہ اکیلی اس سفاک جنونی بے حس شخص کے سامنے پڑی تھی اور وہ اس پر اپنی منمانیاں اُتار رہا تھا۔۔۔۔

اپنی مرضی سے پھولی ہوئی سانسیں لیے وہ اس سے دور ہوتا شرٹ پہن کر دروازہ کھولتے ہوئے باہر جا رہا تھا کہ ایک بار پھر سے فجر نے موت کو دعوت دے کر بلا لیا۔۔۔

بہت تکلیف ہوتی ہے نا آپ کو اس کے نام سے جس کے نام کی میں نے انگوٹھی پہنی تھی۔۔۔تو آپ کو کیا لگتا ہے کہ اس کے نام کی انگوٹھی اُتار کر یہ اذیت دے کر آپ نے اس سے مجھ سے دور کر دیا۔۔۔۔

چلاتے ہوئے بول رہی تھی وہ دروازے کی جانب رخ کیے کھڑا تھا اس کے تاثرات فجر دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ میرے دل میں رہے گا۔۔ یہاں رہے گا یہاں۔اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔میں اسی سے پیار کرتی ہوں اور ہمیشہ اسی سے پیار کروں گی۔۔۔۔آپ جتنا مرضی ظلم کر لیں اسے آپ میرے دل سے نکال نہیں سکیں گے۔۔۔فجر کل بھی اس کی تھی آج بھی اس کی ہے اور ہمیشہ دل سے فجر اس کی ہی رہے گی۔۔۔۔

اور بہت جلد وہ مجھے ڈھونڈتا ہوا یہاں آجائے گا۔۔۔

یہ الفاظ نہیں تیزاب تھا جو اس کے کانوں میں فجر انڈیل کر اسے وحشی بنا چکی تھی۔۔۔وہ پاگل لڑکی یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا انجام کیا ہونے والا ہے۔۔۔

وہ شخص کتنا سفاک اور وحشی ہے اس بات کا تو فجر کو اندازہ تک نہیں تھا جس براق کو بچپن سے لے کر جوانی تک فجر نے دیکھا تھا وہ تو خود پر سات پڑدے ڈالے ہوئے ان کے گھر آتا تھا۔۔ پھر بھی فجر کو اس سے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔۔

فجر تمہیں میرے ہاتھ سے مرنے کا بہت شوق ہے تو آج میں نکاح سے پہلے تمہارا یہ شوق پورا کر دیتا ہوں۔۔۔۔

آج تم میرا اصلی روپ دیکھو، تم براق کی سفاکی سے ابھی تک واقف نہیں۔۔۔ وہ دھاڑتا ہوا برق رفتاری سے پلٹ کر بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں ایسا قیامت زدہ خوف تھا کہ بولتی ہوئی فجر کی زبان یک لخت رک گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنے بیلٹ کو نکالتے ہوئے بیلٹ کو ہوا میں لہراتے ہوئے اس کے جسم پر مارنا شروع کیا۔۔۔براق نے اس کے نازک سے وجود کو بیلٹوں مارنا شروع کیا تو فجر کی چیخیں روم میں گونج رہی تھیں۔۔۔خالی

کمرے میں چیخوں کی آوازیں ایسا خوفناک منظر پیدا کر رہی تھیں کہ دیکھنے والے کی روح تک کانپ جاتی---

اس شخص پر چیخوں کا کچھ اثر نہیں تھا وہ جنونی پن میں اس کو بیلٹوں سے مارتے ہوئے جان نکال رہا تھا---وہ پیچھے نہیں ہٹا اس نے فجر کو اس قدر سزا دی کہ فجر کی چیخیں تک بند ہو چکی تھیں---

اس کی آنکھوں سے آنسو بھی نہیں آرہے تھے اس کی خاموشی کو دیکھ وہ اپنی مرضی سے پھولی ہوئی سانسوں سے بیلٹ کو دور پھینک چکا تھا---فجر کی آنکھوں کے سامنے درد سے اندھیرا چھانے لگا----

اب اگر دوبارہ کسی مرد کا نام تمہاری زبان پر آیا تو تمہاری زبان گدی سے کھینچ کر جنگلی کتوں کو ڈال دوں گا-----

اب اس کتے کا نام بولنے کی جرات کی تو میں تمہیں اس سے بھی اذیت ناک سزا دوں گا کہ ایک ہی وار میں تمہارا قصہ ختم ہو جائے گا---براق کے پاس سزاؤں کی بہت ورائٹی ہے---

اس کے بے جان جسم پر جھکا ہوا اس کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے بولا۔۔۔ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑی تھی کچھ نہیں بول سکی۔۔۔ تم چاہو یا نہ چاہو تم میری ہو صرف میری براق پاشا کی تمہارے جسم پر تمہارے انگ انگ پر صرف میرا حق ہے اور اس حق کو کچھ ہی دیر میں میں پوری طرح سے وصول کر لوں گا۔۔۔

اسے وہی چھوڑ کر وہ سفاک شخص روم سے نکل گیا۔۔۔ایک تو روم میں اتنی ٹھنڈ تھی اوپر سے جسم پر زخموں کا درد فجر کی نازک سی جان برداشت نہیں کر پارہی تھی۔۔۔

مگر وہ اپنی تکلیف کس کو سناتی کوئی بھی تو نہیں تھا یہاں یہ جنگل نما جگہ پر صرف ایک کمرہ تھا۔۔۔جو کافی اونچائی پر بنا ہوا تھا جب فجر نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا تھا تو نیچے سے صرف جنگل ہی جنگل نظر آیا اور باہر سے آتی جنگلی جانوروں کی آوازیں ماحول کو اتنا خوفناک بنا رہی تھی کہ اس کی روح کانپ گئی تھی۔۔۔۔

ایسی جگہ پر وہ نازک سی لڑکی اکیلی اس سفاک شخص کے ہتھے چڑھی ہوئی تھی وہ اپنا درد بیان کرتی بھی تو کس سے۔۔۔۔

اس میں اُٹھنے کی ہمت تک نہیں تھی وہیں پر لیٹے ہوئے روتی آنکھیں اور درد سے بھرا دل لیے اپنے بھائیوں، اپنے بابا، دا جی اور گھر کے تمام مردوں کو یاد کر رہی تھی۔۔۔۔

کہاں ہیں آپ سب لوگ مجھے بچانے کیوں نہیں آرہے۔۔۔یہ مجھے مار دے گا بابا۔۔۔روتے ہوئے وہ اپنے بابا کو یاد کر رہی تھی۔۔۔

بابا مجھے کڈنیپ کرنے والا کوئی اور نہیں براق ہے میں جانتی ہوں آپ لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہیں مگر مجھے کسی اور نے نہیں براق نے کڈنیپ کیا ہے یہ بات تو آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گی۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے روئے جا رہی تھی۔۔۔روتے روتے وہ کب نیند کی آغوش میں چلی گئی یا بے ہوش ہو گئی اسے پتہ نہیں چلا۔۔۔۔وہ سفاک شخص کمرے کو لاک کر کے پتہ نہیں کہاں گیا تھا۔۔۔

....

میں آپ سے نکاح نہیں کروں گی!وہ زخموں میں چور ہو کر بھی اپنے دفاع میں بول رہی تھی!!

براق نے اس کے وجود پر بیلٹوں سے اتنی ضربیں لگائی تھیں کہ اس کے نازک سے وجود پر بے تحاشہ زخم بن چکے تھی!!

مگر اب بھی وہ براق کی بات ماننے کو تیار نہیں تھی براق کے ساتھ نکاح کرنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی جسے وہ مان لیتی!!

اوئے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی تمہیں براق نے۔۔۔اس کے بالوں سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے اس پر جھکا تھا!!وہ پتہ نہیں کتنے گھنٹوں بے ہوش رہی تھی اسے ہوش تب آیا جب براق نے پانی سے بھرا ہوا جگ اس کے اوپر ڈال دیا ٹھنڈے یخ جسم پر ٹھنڈا پانی ڈال کر اسے اُٹھانے کا طریقہ

صرف یہ سفاک انسان ہی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔اور اب بھی وہ اذیت دینے کے لیے ہی آیا تھا۔۔۔وہ گھبرا کر زخموں سے چور جسم کے ساتھ ڈرتی ہوئی بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اور آتے ہی اس نے اسے یہ کہا کہ کچھ ہی دیر میں مولوی آنے والا ہے اور نکاح کے لیے تیار ہو جائے۔۔۔۔۔یہ انسان تھا بھی یا نہیں فجر سوچنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔مگر وہ کسی صورت اس سفاک شخص سے نکاح نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اگر نکاح نہیں کرنا چاہتی تو بھاڑ میں جاؤ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں میں وہ بنا نکاح کے بھی کر سکتا ہوں۔۔۔

کیا چاہتی ہو۔۔۔ نکاح کے بنا ساری حدیں پار کر جاؤں۔۔۔اس کے چہرے پر جھکا ہوا گرے آنکھوں سے ڈرانے کی حد تک گھور رہا تھا۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

ہاہاہا۔۔وہ شیطانی قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس رہا تھا اور اس کے قہقہے کی آواز پورے روم میں گونج رہی تھی۔۔

میں کیا کیا کر سکتا ہوں ابھی تک تمہیں اندازہ نہیں ہوا۔۔کچھ دیر پہلے ہی تو تمہیں ٹریلر دکھایا ہے کیا چاہتی ہو ایک بار پھر سے تمہیں واپس دہرا کر دکھاؤں۔۔۔۔۔۔

نن--- نہی--- نہیں مجھے مارنا مت---وہ ڈرتے ہوئے پیچھے کو سکرول کرتی جارہی تھی--

چچچ--- چچ--- چچچ-- تم تو ابھی سے گھبرا گئی فجر رانی ---ابھی تو عشق کے امتحان اور بھی ہیں--- فجر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اس سے بیڈ سے اُٹھا کر فرش پر کھڑا کرتے ہوئے اپنے قریب کیے ہوئے دیوار کے ساتھ پن کر چکا تھا----

وہ درد سے سسک اُٹھی تھی اس کے پورے جسم پر براق کے کیے گئے ظلم کے زخم تھے---مقابل اب بھی سفاک بنا ہوا اس کی کمر پر زور سے ہاتھ رکھے ہوئے تھا----

آج رات تم میرے بستر کی زینت بننے والی ہو---اب تمہاری مرضی نکاح کر کے حلال طریقے سے عزت لٹوانا چاہتی ہو یا پہلے کی طرح حرام کھانے کا دل چاہ رہا ہے---

کڑوے لہجے سے اس کے کان پر لب رکھ کر سرگوشی کرتے ہوئے اپنی سخت بیر ڈوالے گال کی چھبن اس کی نازک گال پر محسوس کروا کر اسے مزید سسکنے پر مجبور کر رہا تھا--

میں آج کی رات تمہیں اپنی سانسوں سے زیادہ قریب لے آؤں گا یہ بات کان کھول کر سن لو---

اگلا آدھا گھنٹہ سوچنے کا موقع دے رہا ہوں -- تمہاری مرضی نکاح کر کے جسم پر میری حکومت برداشت کرنا چاہتی ہو یا بنا نکاح کے یہ فیصلہ میں نے تم پر چھوڑ دیا وہ کہتے ہوئے جھٹکے سے دور ہو کر ایک بار پھر کمرے سے نکل کر جا چکا تھا--

عالیار اس لڑکی کا ماتم منانا بند کرو۔۔ اگر وہ لڑکی اب مل بھی گئی تو میں کبھی اسے اپنے گھر کی بہو نہیں بناؤں گی۔۔۔ عالیار کی ماں شدید غصے میں تھی۔۔۔

ماما آپ ایسا کیسے بول سکتی ہیں وہ میری ہونے والی بیوی ہے۔۔۔ عالیار آج بھی فجر کے لیے تڑپ رہا تھا وہ فجر سے بہت پیار کرنے لگا تھا۔۔۔ کچھ ہی دنوں میں وہ عالیار کے دل کی دھڑکنوں پر راج کرنے والی پہلی لڑکی بن چکی تھی۔۔۔

تمہاری ہونے والی بیوی تھی۔۔ ہوئی تو نہیں۔ میں کیسے ایسی لڑکی کو اپنی بہو بنالوں جو 24 گھنٹے سے مل نہیں رہی۔۔۔۔۔

اب اس لڑکی کے ساتھ ان 24 گھنٹوں میں کیا ہوا ہے کوئی نہیں جانتا اور تم میرے اکلوتے بیٹے ہو میں کبھی اس لڑکی کو تمہارے لیے قبول نہیں کروں گی۔۔۔

خدا کے لیے ماما یہ تکیا لوسی باتیں چھوڑ دیں اگر اس کی میری ساتھ شادی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد یہ حادثہ پیش آتا تو کیا آپ مجھے اسے چھوڑنے کو کہتی۔۔۔

ہاں اگر شادی کے بعد بھی اس لڑکی کے ساتھ ایسا کچھ ہوتا تو میں اسے تمہارے ساتھ رہنے کی کبھی اجازت نہ دیتی ہماری بھی سوسائٹی میں عزت ہے۔۔۔

فور گاڈ سیڈ ماما کس طرح کی باتیں کر رہی ہیں ۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ اس کے گھر والوں کی سوسائٹی میں کوئی عزت نہیں ۔۔ آپ شاید بھول رہی ہیں کہ ہم سے کہیں زیادہ عزت دار لوگ ہیں وہ ۔۔۔ اور ہم سے کہیں زیادہ ان کی جان پہچان ہے ۔۔۔ تو کیا وہ اپنی بیٹی اپنی بہن کا ساتھ چھوڑ دیں گے ۔۔ آپ مجھے کس طرح کی سیکھے دے رہی ہیں ۔۔۔۔۔ اور اگر خدانخواستہ یہ سب کچھ زرنش کے ساتھ ہوا ہوتا تو کیا آپ زرنش کے بارے میں بھی یہی سب کہتی ۔۔۔

عالیار میرے ساتھ زبان درازی مت کرو اور اس لڑکی کے ساتھ میری بیٹی کو ملانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مت بھولو کہ زرنش تمہاری بھی بہن ہے ۔۔۔

ماما آپ فجر کے لیے اپنا دل اتنا زیادہ سخت کیوں کر چکی ہیں اس کے ساتھ ایک حادثہ ہوا ہے جس میں اس کا کوئی قصور نہیں عالیار کے دل کو پورا یقین تھا کہ فجر کے ساتھ حادثہ ہوا ہے ۔۔۔۔
مجھے نہیں پتہ کہ اس کے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے یا وہ اپنی مرضی اپنی خوشی سے کسی کے ساتھ چلی گئی ۔۔۔

ماما ---خدا کے لیے خبر دار اگر آپ نے فجر کے لیے کوئی غلط الفاظ منہ سے نکالا وہ لڑکی ایسی نہیں ہے ---

اتنی تو پرکھ ہے آپ کے بیٹے کو اتنے سال ملک سے باہر گزار کر آیا ہوں۔بچہ نہیں ہوں میں جو مجھے اچھے اور بُرے کی پرکھ نہ ہو---فجر کا کردار دودھ کی طرح شفاف ہے وہ تو اتنی معصوم ہے کہ شاید آج کے زمانے میں ایسی لڑکیاں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں----

عالیار تمہیں چار ہی دنوں میں وہ لڑکی اتنی سمجھ میں آنے لگی کہ اپنی ماں کی باتوں کو تم غلط ٹھہرا رہے ہو-----

مجھے تو وہ لڑکی جادو گرنی لگ رہی تھی جس نے چار ہی دنوں میں میرے بیٹے پر اپنا رنگ چڑھا دیا وہ تو اگر تمہاری زندگی میں شامل ہو جاتی تو میرے بیٹے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس نے مجھ سے دور کر دینا تھا---اچھا ہی ہوا کہ وقت رہنے پر خدا نے اسے میرے بیٹے کی زندگی سے نکال دیا-----اگر تم پر وہ اتنی جلدی اپنا رنگ چڑھا سکتی ہے تو پتہ نہیں اور کتنوں کے ساتھ اس نے دوستیاں کر رکھی ہوں گی---

ماما پلیز فجر کے بارے میں ایسا تو مت بولیں وہ بہت اچھی ہے۔۔۔بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں فجر ایسی نہیں ہے وہ بہت پیاری بہت معصوم ہے۔۔۔ اس نے تو کبھی کسی لڑکے سے بات تک نہیں کی۔۔۔دوستی کرنا تو بہت دور کی بات ہے زرنش اپنے بھائی کی تڑپ دیکھ کر حقیقت بتارہی تھی۔۔۔

تم دونوں بہن بھائی اس فجر نام کی مالا جپنی بند کرو۔۔۔میں اب دوبارہ اس لڑکی کا اس گھر میں نام تک نہیں سننا چاہتی اور یہ میرا فائنل ڈسیجن ہے۔۔۔اگر کسی نے اس گھر میں اس کا نام لیا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔۔۔ عالیار کی ماں زرنش اور عالیار سے غصے سے بولتی ہوئی روم سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

بھائی پریشان نہیں ہوں انشاءاللہ فجر کے ملنے کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

زرنش چاہے جو کچھ بھی ہو جائے میں فجر کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا میں اسے ڈھونڈ کر رہوں گا وہ جہاں کہیں بھی ہے وہ صرف میری ہے اور میں اسے ہر حال میں قبول کرنے کو تیار ہوں یہ بات تم ماما کو بتا دینا۔۔۔۔۔

عالیار بھی اپنی بھڑاس بیچاری زرنش پر نکالتے ہوئے روم سے نکل گیا زرنش سر تھامے ہوئے وہیں پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

زرنش بھی دکھی تھی آخر اس نے اپنی بیسٹ فرینڈ کو کھویا تھا وہ پچھتا رہی تھی اس وقت کو جب اس نے زرنش کو اکیلے گیٹ سے باہر جانے کو کہا وہ خود کو قصوروار سمجھ کر رونے لگی تھی۔۔۔

فجر کہاں چلی گئی ہو، فجر آجاؤ میں تمہیں بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔ بھائی تڑپ رہے ہیں تمہارے لیے، فجر یار کوئی تو ہنٹ چھوڑ کر جاتی جس سے ہم تمہیں ڈھونڈ لیتے۔۔۔۔وہ روتے ہوئے فجر کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

....

سر آپ کی وائف کی کنڈیشن بہت خراب ہے بی پی بہت زیادہ شوٹ ہونے کی وجہ سے ان کے دماغ پر بہت گہرا اثر پڑا ہے۔۔۔
ہائی بی پی کی وجہ سے ہماری ساری محنت ضائع جا رہی ہیں۔۔۔ ان کا سٹریس لیول اتنا زیادہ تھا کہ انہیں ہوش نہیں آرہا۔۔ڈاکٹر ایک کے بعد ایک بُری خبریں سناتا جا رہا تھا اور آصف کی سانسیں رک رہی تھیں۔۔۔

ڈاکٹر آپ کچھ بھی کریں آپ دنیا کے جس کونے میں بھی کہیں گے میں اپنی وائف کو لے جانے کو تیار ہوں مگر ان کی جان بچا لیں۔۔ آپ ہمیں گائیڈ کریں کہ میں ان کو لے کر کہاں جا سکتا ہوں۔۔۔جہاں ان کو بہترین ٹریٹمنٹ مل سکے۔۔۔

دیکھیں مسٹر آصف ہم ان کو بہترین ٹریٹمنٹ ہی دے رہے ہیں۔۔ مگر پرابلم یہ ہے کہ وہ دماغی طور پر بہت زیادہ سٹریس میں ہیں۔۔ ایسے میں ان کا بی پی کنٹرول نہیں ہو رہا۔۔بس دعا کریں کہ ان کو ہوش آجائے اس کے بعد آپ ان کا سٹریس دور کریں۔۔

جب تک سٹریس ختم نہیں ہو گا وہ ٹھیک نہیں ہو سکتی پھر چاہے آپ ان کو دنیا کے کسی کونے میں بھی لے جائیں۔۔۔اور ان کو کس بات کا سٹریس ہے یہ تو آپ یا آپ کی فیملی ہی بتا سکتی ہے۔۔۔۔اگر ان کا سٹریس کم نہیں ہوا تو ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔

اللہ نہ کرے ڈاکٹر پلیز اس طرح کے الفاظ مت بولیں۔۔ آصف ورک نے اونچی آواز میں بول کر ڈاکٹر کو خاموش کروا دیا۔۔۔

سوری مسٹر آصف۔۔۔ڈاکٹر ہونے کے ناطے آپ کو سب کچھ کلیئر بتانا میرا فرض ہے۔۔ مگر آپ پریشان نہیں ہوں بس خدا سے دعا کریں باقی ٹریٹمنٹ تو ہم کر ہی رہے۔۔۔

فی الحال مجھے جانا ہے ساتھ والے روم میں پیشنٹ کی کنڈیشن بہت خراب ہے ڈاکٹر ایکسکیوز کرتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔

عفی۔۔۔میری جان مجھے موقع تو دو یار کہ میں تمہیں سمجھا سکوں کہ اگر ہماری زندگی میں کوئی بُرا سایہ آیا بھی تھا تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔تم میری ہو اور میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اس سچائی کو دنیا کی کوئی طاقت بھی نہیں بدل سکتی۔۔۔اور منت میری بیٹی ہے۔۔۔اسے مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔۔میں اس سچ سے آگے سوچنا ہی نہیں چاہتا۔۔۔۔

مگر تم کیوں اتنا زیادہ سٹریس لے کر مجھ سے دور جانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔
کیوں تمہیں اپنے آصف پر ترس نہیں آرہا۔۔۔کیوں بے رحم بنی ہوئی بیڈ پر آرام سے لیٹی ہو۔۔۔کیا تمہیں میری محبت پر اتنا یقین نہیں جو تم نے سالوں مجھ سے ایک بات کو چھپا کر خود کو اتنی اذیت میں مبتلا رکھا۔۔۔۔
کیوں میں سمجھ نہیں پایا کہ میری عفی کے دل میں اتنا درد چھپا ہوا تھا۔۔۔کیوں میں تمہارے سٹریس کو سمجھ نہیں سکا میں اپنی ہی نظروں میں گر گیا ہوں۔۔۔ عفی ہوش میں آؤ اور سنبھال لو اپنے آصف کو پل پل مر رہا ہوں میں۔۔۔

عفی مجھ سے دور مت جانا حالات جیسے بھی ہوں ہم مل کر سامنا کر لیں گے مگر تمہاری دوری میرے لیے موت ہے۔۔۔۔۔

آصف گہری سوچ میں مبتلا ہوتا ہوا وہیں کرسی پر بیٹھ گیا تھا عافیہ ایمرجنسی روم میں تھی اس روم میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

زندگی میں کبھی ایسا وقت بھی آئے گا آصف نے کبھی نہیں سوچا تھا ایسی کیا خطا ہو گئی کہ زندگی کی اس موڑ پر اتنی کڑے امتحان سے گزرنا پڑ رہا تھا۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ماضی کے گزرے ہوئے خوبصورت وقت کو سوچنے لگا تھا۔۔۔

....
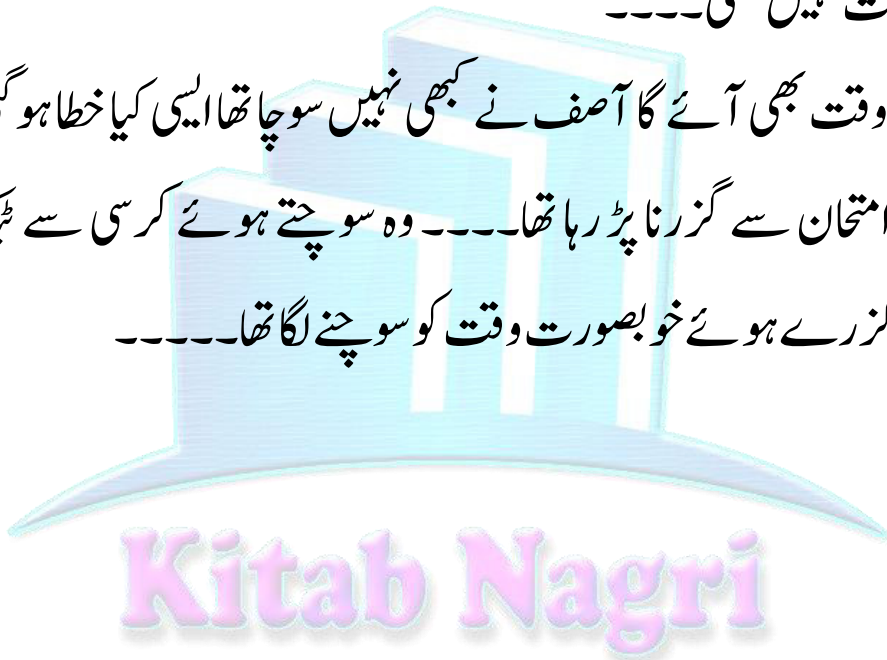
فجر کب سے بیڈ پر ایک ہی جگہ پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔ براق اسے روم میں اکیلا چھوڑ کر سوچنے کا موقع دے کر گیا تو وہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔۔۔

زخموں کی شدت سے درد اتنا زیادہ تھا کہ اس کے دل سے دعا نکل رہی تھی کہ خدا اسے موت دے دے۔۔۔اس سے زخموں کا درد برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

مگر موت بھی اس پر مہربان ہونے کو راضی نہ تھی۔۔۔کیسے وہ اس سفاک شخص کے چنگل سے نکلتی اسے کوئی راہ نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔روم میں شدید سردی کے ہونے کی وجہ سے زخموں میں درد کی شدت بڑھنے لگی تھی۔۔۔روم میں روشنی بھی بہت کم تھی۔۔۔

اس وقت رات تھی یا دن وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کیونکہ روم کی سب کھڑکیاں بند تھیں اور ان کے آگے پردے کر رکھے تھے۔۔۔

اور پردے ہٹانے کی تو فجر میں ہمت بھی نہ تھی کیونکہ جتنا خوفناک منظر اس نے دروازہ کھول کر دیکھا تھا وہ دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کی جان تو یہ سوچ کر ہی نکل رہی تھی کہ وہ اس وقت گھنے جنگل کے بیچو بیچ اکیلی اس سفاک شخص کی گرفت میں ہے۔۔۔جو اگر اس کو مار بھی دے تو کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی دور دور تک کوئی اس کی چیخ سونے والا نہ تھا۔۔۔۔۔

ظالم نے کمرے میں کوئی ایسی چیز نہیں رکھی تھی جس سے وہ خود کو کور کر سکتی بیڈ پر بچی ہوئی بیڈ شیٹ کو کھینچ کر اس نے اپنے گرد لپیٹا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ اتنی تیز ٹھنڈ کو روکنے سے قاصر تھی روم میں ہیٹر لگا ہوا تھا مگر وہ گھٹیا شخص نہ جانے رموٹ کہاں چھپا کر گیا تھا کہ ڈھونڈنے سے بھی اسے نہیں ملا وہ کانپ رہی تھی۔۔۔

اسی وقت روم کا دروازہ کھلا اور وہ سفاک شخص روم کے اندر داخل ہوا اس نے خود صرف شرٹ اور نارمل سی پینٹ پہن رکھی تھی، اور حالانکہ باہر اتنی زیادہ ٹھنڈ تھی جس کا ٹریلر تو دروازہ کھولتے ہی فجر دیکھ چکی تھی، مگر اس کے اندر شاید غصے کی اتنی آگ بھڑکی ہوئی تھی کہ اسے سردی محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔اس کے روم کے اندر قدم رکھتے ہی بنا دیکھے فجر سمجھ گئی تھی کہ وہ براق ہی ہے جو اندر آیا ہے کیونکہ اس کے پرفیوم کی تیز خوشبو دروازہ کھلتے ہی فجر کی سانسوں میں اُترنے لگی تھی۔۔۔۔

دماغ ٹھکانے آ گیا ہو تو اُٹھ جاؤ کچھ ہی دیر میں ہمارا نکاح ہے۔۔۔آتے ہی حکم صادر کیا گیا۔۔۔۔

مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے مجھے کمبل چاہیے یا روم کا ہیٹر آن کر دیں۔۔۔اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے فجر نے اپنی بات کہی تھی ٹھنڈ سے اس کے صبر کے باندھ ٹوٹ چکے تھے۔۔۔

اس کے جسم میں شدید درد تھا جو اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس نے اپنی انا اپنے غصے کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اس سفاک شخص کے سامنے خود کو جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فلحال تمہاری فرمائشیں پوری کرنے کا میرا کوئی موڈ نہیں ہے تم نکاح کے لیے ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔اسے نظر انداز کرتا جا کر ونڈو سے ہلکا سا پردہ ہٹا کر سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

سیگریٹ لبوں میں دبائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ظالم دیکھنے میں کتنا ڈیشنگ اور خوبصورت تھا۔۔۔وہ رف سی حالت میں کھڑا ہوا اتنا جاذب نظر تھا تو جب تیار ہوتا ہو گا تو کتنا قاتلانہ لگتا ہو گا۔۔۔

اگر فجر اس کی حقیقت نہ جانتی تو اس وقت جس انداز سے دوسری جانب رخ کیے ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالے دوسرے سے سیگریٹ کہ کش لگاتا ہوا کھڑا تھا۔ ایک بار دل میں اس کے لیے تعریف کے بارے میں ضرور سوچتی۔۔۔اس کا سائیڈ فیس نظر آرہا تھا۔۔۔

بے شک وہ سفاک تھا مگر خوبصورت تو انتہا سے زیادہ اور پرسنلٹی ایسی قاتلانہ کہ لڑکیاں دیکھ کر پاگل ہو جائیں۔۔۔

مم۔۔۔م۔۔۔میں نے کہا میں نکاح نہیں کروں گی۔۔۔فجر نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔

کچھ دیر پہلے جو میں نے کہا تھا لگتا ہے تم نے غور سے سنا نہیں اگر نکاح نہیں بھی کرو گی تو بھی آج کی رات تمہیں میرے بستر پر گزارنی ہو گی۔۔۔۔

اور اگر تمہیں حرام کھانے کی ہی لت لگ چکی ہے تو شوق سے کھاؤ۔۔۔میں آخری بار کہہ رہا ہوں اس کے بعد نہیں کہوں گا۔۔۔نہ تو مقابل نے رخ اس کی جانب کیا نہ ہی فجر اس کے تاثرات دیکھ پائی تھی۔۔۔

مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے مجھے کمبل چاہیے براق کی بات کو ایک بار پھر نظر انداز کرتے ہوئے وہ اس سے کمبل مانگ رہی تھی۔۔۔۔براق نے گہرے آنکھوں سے پلٹ کر اسے گھورتے ہوئے دیکھا اور رخ واپس ونڈو کی جانب کر لیا۔۔۔

اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا مگر وہ بے حس انسان اسے دیکھ کر بھی ان دیکھا کر رہا تھا۔۔۔آرام سے لبوں میں سگریٹ دبائے ونڈو کے سامنے کھڑا باہر دیکھ رہا تھا۔۔اس کے کانپتے ہوئے وجود کو دیکھ کر بھی اس کو رحم نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اگر تمہیں کمبل چاہیے تو پہلے نکاح کی تیاری کرو۔۔۔

میں نکاح نہیں کروں گی منمناتے ہوئے بولی۔۔۔

تو مرو اسی ٹھنڈ میں۔۔۔دن کو ٹھنڈ میں مرنا اور رات کو میری شدتوں سے! سپاٹ لہجے سے باہر کی جانب دیکھتے ہوئے بھاری کو غصیلی آواز میں کہا۔۔۔فجر نے زہر الود نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔براق سے زیادہ سفاک اور ظالم شخص اس نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔

فجر کافی دیر تک خاموشی سے بیٹھی کانپتی رہی۔۔۔ٹھنڈ سے اس کے دانت پر دانت لگتے ہوئے روم میں عجیب سی آواز پیدا کر رہے تھے۔۔۔

مگر وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے ونڈو کے سامنے خاموش کھڑا رہا تھا۔۔۔وہ ایسے بے رحم بنا کھڑا تھا جیسے فجر کی کپکپاہٹ کی آواز اس تک جا ہی نہ رہی ہو۔۔

ایک سیگریٹ ختم ہوتی تو دوسری سیگریٹ اسی وقت جلا کر نہ جانے کون سا عالمی ریکارڈ بنانا چاہتا تھا۔۔۔۔

آخر کار فجر کی نازک سی جان درد اور ٹھنڈ سے ہار مان چکی تھی وہ نازک سی جان اور کتنا برداشت کرتی۔۔۔ناز اور نخروں سے پلی ہوئی فجر آج کتنی اذیت میں تھی یہ اس کے گھر والے دیکھتے تو تڑپ کر براق کی جان لے لیتے۔۔۔۔

مجھے جلدی جواب دو جتنا وقت تمہیں دے چکا ہوں اس سے زیادہ نہیں دے سکتا۔۔ سوچ سمجھ کر جواب ہاں میں دینا۔۔ نا سننے کی براق کو عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔

کسی بھی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے تین باتیں دماغ میں رکھ لو۔۔۔

ایک نکاح کرو یا نہ کرو میں تمہیں اپنے بستر کی زینت ضرور بناؤں گا۔۔۔۔

دوسرا جو ٹریٹمنٹ بیلٹ والا کچھ دیر پہلے دے کر گیا ہوں۔۔ وہ دوبارہ دینے میں بھی مجھے کوئی پرابلم نہیں۔۔۔

تیسرا تمہیں ٹھنڈ سے بچنے کے لیے تب تک کوئی چیز مہیا نہیں ہوگی جب تک نکاح کے لیے حامی نہیں بھروگی۔۔۔

یہ تینوں باتیں دماغ میں رکھتے ہوئے اگلے دو منٹ میں مجھے جواب چاہیے اور وہ فائنل ہو گا۔۔۔۔

اگر جواب نہیں دو گی تو پھر ابھی اور اسی وقت تیار رہنا میں تمہارا وہ حشر کروں گا جو تم کبھی بھولوں گی نہیں---

تمہاری وہ حالت کر دوں گا کہ تم اکیلے میں بھی خود کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو جاؤ گی--

مقابل کی آواز اور لہجے میں گرج کے ساتھ طوفانی زلزلے جیسی شدت تھی فجر کی روح تک کانپ گئی تھی جس انداز سے اس نے دھمکی دی تھی---اور وہ شخص یہ سب کچھ کر سکتا تھا اس کا اندازہ تو وہ لگا چکی تھی--جتنی بے باکی وہ نکاح سے پہلے دکھا چکا تھا اس سے کہیں زیادہ کی وہ اس سے توقع کر سکتی تھی---

اور جتنی بے رحمی سے اس نے فجر کو مارا تھا اب تو وہ اس سے کچھ بھی توقع کر سکتی تھی---

جتنی بے دردی سے اس کی انگلی جلائی وہ سمجھ سکتی تھی کہ یہ شخص صفاکی میں کسی بھی حد تک گزر سکتا ہے اور فجر میں بالکل ہمت نہیں تھی کہ وہ اس شخص کی مار کھاتی----

کچھ دیر سوچنے کے بعد فجر نے ایک فیصلہ لیا جانتی تھی کہ وہ اس شخص کے چنگل سے نکل نہیں سکتی---جب تک اس کے گھر والے اس تک پہنچیں گے یہ شخص اس کی عزت کی دھجیاں اُڑا چکا ہو گا-------

اس کی آنکھوں میں صاف نظر آرہا تھا کہ اس کے ارادے کیا ہیں فجر بچی نہیں تھی فجر معصوم تھی مگر اپنی عمر سے کہیں زیادہ سمجھدار اور ذہین لڑکی تھی سامنے کھڑے شخص کے ارادوں کو وہ بخوبی سمجھ اور دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اس شخص کی پُراسرار خوبصورت گرے آنکھیں جس گہرائی سے اس کے اندر تک دیکھ رہی تھیں ان کو سمجھتے ہوئے فجر کو اندازہ تھا کہ وہ شخص کیا چاہتا ہے۔۔۔

اس کی آنکھیں ایکسرے مشین کا کام کر رہی تھی لباس کے اندر تک جاتی اس کی نظریں فجر سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔

اس نے یہ سوچا کہ جب اس درندے کے ہاتھوں اپنے جسم کو نوچوانا اس کا مقدر بن چکا ہے تو کیوں نہ نکاح کر کے کم سے کم کہیں نہ کہیں دل میں یہ تو راحت ہوگی کہ یہ شخص اس کا شوہر ہے۔۔۔۔۔۔

حالانکہ یہ سوچتے ہوئے اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا سامنے کھڑا شخص بالکل شوہر بننے کے لائق نہیں تھا۔۔۔ایسے شخص کو شوہر کے روپ میں فجر نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

آج قسمت اسے کس موڑ پر لے آئی تھی کہ نا چاہتے ہوئے بھی اس شخص کو نکاح کے بعد شوہر کے روپ میں تسلیم کرنا تھا۔۔۔۔۔

ورنہ یہ درندہ صفت شخص بنا نکاح کے اس کے وجود پر جتنی حکومت دکھا چکا تھا،وہ سچ کہہ رہا تھا وہ بنا نکاح کے اس سے کہیں آگے تک جا سکتا تھا اور فجر اپنے کردار کی دھجیاں کسی نامحرم کے ہاتھ سے نہیں اُڑوانا چاہتی تھی۔۔۔

میں نکاح کے لیے تیار ہوں!!خاموشی کو ایک دم سے فجر کے فیصلے سے بھری ہوئی آواز نے توڑا۔۔۔

ہونا بھی چاہیے!!اسے جیسے یقین تھا کہ فجر نکاح کے لیے ہر صورت حامی بھرے گی وہ بالکل بھی شاکڈ نہیں تھا۔۔اس کا رخ اب بھی ونڈو کی جانب تھا اور اس کی نظریں باہر نہ جانے اندھیرے میں کیا تلاش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

اب فجر نے بھی ایک نظر ونڈو سے باہر دیکھا تھا جہاں سے اب بھی خوفناک منظر نظر آ رہا تھا بڑے بڑے درخت اسے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

دل میں سوچے ہوئے فیصلے کو فجر زبان پر لے آئی اس فیصلے کو زبان تک لاتے لاتے وہ ہزاروں موتیں مری تھی۔۔۔ مگر اس کے سامنے کوئی بھی اور راستہ موجود نہیں تھا۔۔۔سامنے آگ تھی اور پیچھے کنواں۔۔۔۔اور بیچ میں کھڑا وہ سفاک شخص۔۔۔زندگی نے اسے ایسے دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس شخص کو قبول کرنا اس کی مجبوری بن چکا تھا۔۔۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی!! اپنا فیصلہ سنا کر بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو آ گئے وہ بچوں کی طرح اونچی آواز سے رونے لگی تھی یہ تو اس کا دل ہی جانتا تھا کہ یہ فیصلہ اس نے خود سے کتنی زبردستی کروایا۔۔۔

جب معافی مانگوں گا تو مت کرنا معاف۔۔۔

براق پاشا کی ڈکشنری میں معافی لفظ استعمال ہی نہیں ہوتا۔۔ونڈو سے باہر دیکھتے ہوئے بنا تاثرات کے وہ بڑے آرام سے کھڑا سگریٹ کا دھواں ونڈو پر پھینکتے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔۔

ایک دن پچھتاؤ گے!!

براق اپنے فیصلوں پر کبھی پچھتاتا نہیں!! فجر کی آدھی بات حلق میں ہی تھی کہ وہ جواب دے چکا تھا۔۔۔

یہ شخص سفاک تھا ظالم تھا انتہا سے زیادہ خوبصورت اور اٹریکٹیو تھا اور حاضر دماغ بھی تھا۔۔اس شخص کے اندر اور کیا کیا فیچر تھیں فجر ہر بار حیران ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہر بات کا جواب وہ پہلے سے تیار کیے کھڑا رہتا۔۔یہاں تک کہ فجر کیا سوچ رہی ہے اور کیا کہنے والی ہے وہ پہلے سے ہی آگاہ رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

براق کسی کی بے بسی کا اتنا ہی فائدہ اُٹھاؤ جتنا وقت آنے پر خود برداشت کر سکو!!وہ نکاح کرنے کے لیے تیار تو ہو گئی تھی مگر اس فیصلے کی چبھن اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔۔اور مقابل کا لہجہ اس قدر سپاٹ تھا کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی تیز دھار خنجر ہو اور وہ سامنے کھڑے شخص کے سینے میں گھونپ دے۔۔۔

میرے سامنے آنسوں بہا کر خود کو مظلوم مت ثابت کرو!!

اتنے سالوں میں تمہیں غیروں کے ساتھ دیکھ کر جو اذیت میں نے برداشت کی ہے تم تو پہلے ہی وار میں گھبرا گئی ہو فجر رانی!!

ابھی تو بہت سے حساب کتاب باقی ہیں۔۔اور براق اپنے حساب کتاب کا بہت پکا ہے۔۔۔

وہ ونڈو سے پلٹ کر اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا گرے آنکھوں سے گھور کر اسے دیکھتے ہوئے لفظوں کو چبا چبا کر ایسے بول رہا تھا۔۔جیسے سچ میں فجر اسی کریکٹر کی مالک ہو۔۔۔

مجھ پر تہمت مت لگائیں آپ نے جو میرا عکس بنا دیا ہے میں ایسی بالکل نہیں!!فجر تڑپ اُٹھی تھی ایک بار پھر سے اپنے کریکٹر کی توہین ہوتے دیکھ کر۔۔

اگر میں تمہاری اصلیت سے واقف نہ ہوتا تو شاید تمہارے اس معصوم چہرے سے دھوکہ کھا جاتا۔۔ نکاح کے بعد اپنی اچھائیاں بیان کرنا اس وقت میرے پاس ٹائم نہیں! اس کے سچ کو بے یقینی کی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ طنزیہ مسکراہٹ مسکرا رہا تھا۔۔

آپ ایک بے حس انسان ہو! فجر درد بھری نظروں سے بیڈ پر بیٹھی ہوئی دیکھ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے فجر رانی۔۔ تم بے وفا، بدکردار لڑکی ہو۔۔ مجھے کچھ کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو تم کیا ہو۔۔
جب میں اتنی بُری ہوں میرا کردار اتنا گندا ہے، آپ کو میری کسی بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔ تو کیا حاصل ہوگا مجھ سے نکاح کر کے!!
مجھے جو کچھ تم سے چاہیے وہ میں بنا نکاح کے بھی حاصل کرنے کا جگرا رکھتا ہوں! شکر ادا کرو کہ نکاح کر رہا ہوں ورنہ سالوں یونہی میری قید میں میرے بستر کی زینت بن کر رہتی۔۔۔

الفاظ میں کڑواہٹ کے ساتھ تیزاب انڈیلتا ہوا بول رہا تھا۔۔ایک دم اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی تو فجر کی تو ڈر کر چیخ نکل گئی۔۔۔کیونکہ روم میں صرف ان دونوں کی باتوں کے علاوہ بالکل سناٹا تھا اچانک سے فون بجنے پر فجر ڈر گئی تھی۔۔۔

مگر وہ شاید فجر کے ڈر کو بھی اس کا ڈرامہ ہی سمجھ رہا تھا اس نے دیکھا تک نہیں تھا فجر کی جانب۔۔۔

اس کے فون کی رنگ ٹون بھی اس کی طرح خوفناک تھی۔۔۔عجیب سی رنگ ٹون لگی ہوئی تھی۔۔۔پاکٹ سے فون نکالتے ہوئے کان کو لگا چکا تھا۔۔۔

ہوں ں۔۔ٹھیک ہے۔۔۔بس اتنا کہہ کر براق نے فون واپس اپنی پاکٹ میں ڈال لیا۔۔۔۔

ریڈی ہو جاؤ مولوی آرہا ہے اور باہر کے مردوں کے سامنے تمہارے زبان سے سوائے قبول ہے کہ کچھ نہ نکلے۔۔۔ورنہ حلق سے زبان کھینچ کر جنگلی کتوں کے سامنے ڈال دوں گا۔۔۔یاد رکھنا جو سزا تمہیں دی ہے وہ تو ایک چھوٹا سا ٹریلر تھا اگر پوری پکچر نہیں دیکھنا چاہتی تو میرے حکم کی تکمیل کرنا۔۔۔

اگر کوئی بھی چالاکی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو تمہارے اس خوبصورت جسم کے اتنے ٹکڑے کروں گا جن کو کوئی گن نہ سکے گا اور آج ہمارے نکاح کی خوشی میں جنگلی جانوروں کو بد کردار لڑکی کا لذیذ گوشت کھانے کا موقع فراہم کروں گا۔۔۔

کچھ بھی کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ کوئی تمہیں یہاں سے بچا نہیں سکتا یہ براق کی دنیا ہے یہاں پر صرف براق کی حکومت چلتی ہے۔۔۔

وہ اسے سمجھا نہیں دھمکا رہا تھا۔۔۔ فجر اس وقت حد سے زیادہ ڈری ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد روم کا دروازہ کھٹکنے پر براق نے لاک کھولا۔۔۔

مگر اندر کوئی نہیں آیا لیکن باہر کوئی تھا جس نے براق کو ایک شاپنگ بیگ تھمایا تھا۔۔۔ براق دروازے سے ہی ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے واپس اس کے پاس آیا۔۔۔۔

اس میں دوپٹہ ہے۔۔۔ اپنے سر پر اُوڑھ لو اور گھونگھٹ میں چہرہ چھپا لو کیونکہ میں نے جو تمہارے چہرے پر چھاپے چھوڑیں ہیں میں نے چاہتا کہ وہ میرے سوا کوئی اور دیکھے۔۔۔

ذلیل انسان کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی کہتے ہوئے۔۔ فجر کو شدید غصہ آرہا تھا اس شخص کی سوچ پر۔۔۔ اس بیچاری کی گال پر اب بھی اتنا شدید درد تھا اس کا جبڑا کھل نہیں رہا تھا۔ اس کی گال پر اس نے جو دانت گاڑے تھے اس کے نشان پہلے سے گہرے ہو چکے تھے اور گردن پر بھی نشانوں کی بھرمار تھی۔۔

مگر اسے یہ سب کچھ ایک انٹرسٹنگ گیم لگ رہا تھا۔۔۔فجر سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ شخص پاگل ہے مینٹل ہے یا دماغی مریض۔۔۔۔۔۔

ایسے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے نکاح کے بعد اس سے کہیں زیادہ نزدیک آجاؤں گا غور سے دیکھ لینا آنکھ کو ونک کرتے ہوئے اس کے غصے کو اور بھڑکا گیا تھا۔۔

فجر کا دل چاہ رہا تھا یہ دوپٹہ اُٹھائے اور اس کو آگ لگا دے۔۔۔۔مگر فجر خود بھی اپنا چہرہ کسی کو دکھانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس نے دوپٹہ شاپنگ بیگ سے نکالتے ہوئے اپنے اوپر گھونگٹ کی طرح لے لیا مگر اس نے دیکھا بیگ میں صرف دوپٹہ نہیں فل ڈریس موجود تھا۔۔۔۔

ڈیپ ریڈ کلر کی شاید میکسی تھی مگر اس نے دوپٹہ بے دردی سے کھینچ کر اپنے سر پر اُوڑ لیا۔۔

اس شخص کے ارادے تو وہ پہلے سے جانتی تھی۔۔۔اور یہ دلہن کا لباس دیکھ کر تو اس کے ارادے صاف نظر آ رہے تھے۔۔۔

وہ سوائے رونے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی اس وقت بھی وہ رو رہی تھی کہ آج اسے نکاح جیسے رشتے کو زبردستی کسی کے نام کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔

وہ بھی ایک ایسے شخص سے جس سے وہ شدید نفرت کرتی ہے---۔ جیسے ہی فجر نے سر پر دوپٹہ اُوڑا باہر سے براق کے کہنے پر ایک مولوی اور تین چار افراد اندر آئے گئے-----۔

مولوی کے علاوہ باقی شاید اس شخص کے باڈی گارڈز تھے کیونکہ ان کے یونیفارم اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی گنز بتا رہی تھیں کہ وہ اس کے باڈی گارڈز ہیں---۔ فجر سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص جنگل میں اکیلا نہیں اس نے اپنی سیکیورٹی کا فل انتظام کر رکھا ہے---

جب مولوی صاحب نے پوچھا کہ اسے براق پاشا قبول ہے۔ تو اس کا دل چاہا کہ وہ چیخ چیخ کر کہے کہ نہیں قبول اور ایسے شخص کو کوئی کیسے قبول کر سکتا ہے----۔

مولوی کے دو بار پوچھنے پر وہ خاموش رہی تھی مگر تیسری بار براق کا بھاری ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس کیا--۔ سختی سے دباتے ہوئے انگلیاں اس کے زخموں کے اندر دھنسنے لگی تھیں اس کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی جسے اس نے جلدی سے ہاتھ سے روک لیا---

وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ دھمکی ہے اس کی جانب سے کہ اسے قبول کرے--۔ دل پر پتھر رکھتے ہوئے زبان سے فجر نے تین بار قبول ہے قبول ہے قبول ہے کہہ دیا اور کر دی اپنی زندگی اس بے مروت

سفاک انسان کے حوالے جسے شاید عورت کی عزت کیا ہوتی ہے اس کے بارے میں کبھی بتایا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔

مولوی صاحب کے جانے کے بعد دوپٹہ غصے سے سر سے اُتارتے ہوئے وہ ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے اونچی آواز میں چیخیں مار مار کر رونے لگی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے درد کو کیسے کم کرے۔۔۔

نہ اس کے پاس یہاں سے جانے کا کوئی راستہ تھا اور نہ دل اس شخص کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو رہا تھا۔۔ وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی اللہ میاں مجھے موت کیوں نہیں آتی مجھے بچالے اس شخص سے روتے ہوئے اونچی آواز میں بولی تو وہ براق کا زوردار شیطانی قہقہہ پورے روم کے فضا میں گونج اُٹھا تھا۔۔۔

اللہ میاں تمہیں موت اس لیے نہیں دے رہے کیونکہ تمہیں بھی اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی ہے فجر رانی اُٹھو اور فریش ہو کر میرے بستر کی زینت بننے کے لیے تیار ہو جاؤ آج ہماری ویڈنگ نائٹ ہے۔۔۔

نن۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے وہ ڈر کر لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔کیسے اپنے نازک سے وجود کو اس شخص کے حوالے کر دیتی جس نے کچھ دیر پہلے اس کو مار مار کر جلادوں کی طرح زخموں سے چور کیا تھا۔۔۔۔فجر کی آنکھوں میں شدید ڈر کی لہریں تھی۔۔۔

کیوں میرا وقت برباد کر رہی ہو یا تمہیں مزہ آرہا ہے خود کو میرے ہاتھوں سے ذلیل کروا کے۔۔۔

تم مجھے اتنا تو سمجھ چکی ہو کہ میں جو کرنا چاہتا ہوں وہ میں کر کے رہتا ہوں۔۔۔۔اور میرے پاس ہزار طریقے ہیں اپنی بات منوانے کے اُٹھو اور جا کر فریش ہو جاؤ۔اپنے جسم سے غیر مردوں کی بدبو کو ختم کر کے آنا۔۔۔

کردار تو نہیں دھو سکتی کم سے کم جسم تو دھو سکتی ہو۔۔۔

بس کر دو بس کر دو خدا کے لیے نہیں ہوں میں ایسی۔۔۔

تمہارے چیخنے سے رونے سے حقیقت نہیں بدل سکتی۔۔۔نظروں میں بے یقینی لیے لفظوں سے اس کی روح تک کو چھلنی کرتا جا رہا تھا۔۔۔

میں نہانے نہیں جاؤں گی۔۔۔

جانا پڑے گا۔۔۔میری ہر بات کو انکار مت کرو ورنہ انکار کرنے والی زبان کو گدی سے کھینچ کر باہر نکال دوں گا۔۔مقابل نے قہر آلود نظروں سے دیکھا۔۔۔

اگر نہیں چاہتی کہ تمہارے جسم کو پوری طرح سے بے لباس کر کے میں اپنے ہاتھوں سے نہلاؤں گا--- بہتر یہی ہے چپ چاپ اُٹھ کر چلی جاؤ ورنہ مجھے تو یہ کرنے میں بھی بہت مزہ آئے گا-----

یہ شخص کتنا بے باک تھا کچھ بھی کہنے سے پہلے اس کی زبان میں ذرا لچک نہیں آتی تھی---

میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟؟

سب کچھ تو بگاڑ دیا ہے چھوڑا کیا ہے تم نے میرے اندر--- سالوں سے میری نیندیں حرام کر کے رکھی ہوئی ہیں---

آج کی رات میں اپنی ساری حسرتیں تم پر اُتارنے کے بعد پُرسکون نیند سوؤں گا--

پُرسکون ہو کر مر جائیے گا---وہ سسکیوں کے ساتھ روتی ہوئی بے اختیار بول گئی---

بہت شوق ہے تمہیں کہ تم بیوہ ہو جاؤ۔۔۔ فجر رانی ابھی تو تمہیں ہر رات مجھے برداشت کرنا ہے بلکہ ہر دن بھی برداشت کرنا ہے۔۔ براق کے لیے دن کیا اور رات کیا۔۔۔

ویسے تمہارے لیے تو یہ سب کچھ نیا نہیں ہے۔۔۔ مگر میرے لیے سب کچھ نیا ہے کیونکہ میں تمہاری طرح بے وفا نہیں ہوں۔۔ پوری ایمانداری سے اپنے آپ کو تمہارے لیے سنبھال کے رکھا تھا۔۔۔ میرا ٹائم ویسٹ مت کرو اور جاؤ۔۔۔ گرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھ سے نہیں ہو گا ٹھنڈا پانی میرے زخموں پر پڑنے سے مجھے بہت درد ہو گا۔۔۔

تو برداشت کرنا۔۔ جب درد ہو گا تو شاید تمہارے کچھ گناہ ہی دھل جائیں۔۔۔ اس کے پاس فجر کی ہر بات کا جواب تھا۔۔۔ کمر پر دونوں ہاتھ باندھے ہوئے اس سے کچھ ہی دوری پر کھڑا تھا۔۔۔

فجر کے پاس اس کی بات ماننے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں تھا۔۔۔ بامشکل اپنے وجود کو بیڈ سے گھسیٹ کر نیچے اُتارتے ہوئے فجر واش روم کی جانب جارہی تھی اس کے جسم میں اتنا شدید درد تھا کہ اس سے چلا نہیں جارہا تھا۔۔۔

وہ ایک ایک قدم سنبھل کر اُٹھاتی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔شاید جب اس ظالم انسان نے مارا تھا تو بیلٹ اس کے پاؤں کی تلیوں پر بھی لگے تھے۔۔۔کیونکہ اس کے پیروں کی تلیوں میں شدید درد تھا وہ پیر زمین پر رکھتی تو اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

وہ تھوڑا ہی چلی تھی کہ لڑکھڑا کر گرنے لگی تھی جب اس سفاک شخص نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے اپنی باہوں میں تھام لیا۔۔۔یہ رحم دلی اس کے اندر کہاں سے آئی فجر نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

چھو۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔۔فجر گھبرا کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔مقابل پرفیوم سے تو جیسے نہا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔اس کے ذرا سے قریب ہونے پر تیز خوشبو فجر کی سانسوں کے اندر گھسنے لگی تھی۔۔

اوئے کسی خوش فہمی میں مت رہنا گرنے سے اس لیے بچایا ہے کہ تم تو پہلے ہی بہت زیادہ گری ہوئی ہو اب اور کتنا گرنا چاہتی ہو میری نظروں میں۔۔۔

اس کا بار بار فجر کی توہین کرنا فجر کی روح کو زخمی کر رہا تھا۔۔اور وہ کیوں اس کے لیے ایسے بول رہا تھا فجر کو اب تک سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

اور یہ چھوڑنے چھڑوانے والی ایکٹنگ بند کرو۔۔ تم کتنی پاک دامن اور چھوئی موئی ہو سب جانتا ہوں بے تحاشہ ویڈیوز ہیں تمہاری میرے پاس جن میں تمہیں رنگ رلیاں مناتے ہوئے صاف دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔

فریش ہو کر جلدی نکلو۔۔ چھوڑنے کا نہیں پکڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔اور ویسے بھی تمہیں اب مرد کی ضرورت تو محسوس ہو رہی ہو گی آخر 24 گھنٹے سے تم میرے پاس ہو اور تمہیں موقع ہی نہیں مل سکا کہ تم اپنی بھوک مٹا سکو۔۔ ٹائم مت ضائع کرو براق کو ویٹ کرنا پسند نہیں۔۔۔

وہ کیا کیا بول رہا تھا اس کے بارے میں اس کے لفظ سن کر ہر پل فجر کا مرنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔ کتنی بے بس تھی کہ وہ مر بھی نہیں سکتی اور جینے وہ دے نہیں رہا تھا۔۔۔

اس وقت اگر فجر کے ہاتھ میں پسٹل ہوتی تو قسم سے وہ چھ کی چھ گولیاں اس شخص کے سینے میں اُتار دیتی۔۔ وہ درد سے مر رہی تھی اور اس کو اپنی حوس کی پڑی ہوئی تھی۔۔۔

مگر فجر اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اس میں بولنے کی بالکل ہمت نہیں تھی۔۔ مشکل سے قدم اُٹھاتی ہوئی فجر نے واش روم کے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا واش روم بے حد جدید اور خوبصورت تھا کافی دیر تک وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی روتی رہی۔۔۔۔

اس کی نازک سی گوری پنکی گال پر،اس کی گردن پر بے تحاشہ ظالم کے دانتوں کے نشان موجود تھے---بے رحم نے اس کا چند گھنٹوں میں کیا حشر کر دیا تھا کہ فجر پہچانی ہی نہیں جا رہی تھی--

باہر سے اس کی بھاری آواز ایک بار پھر سے آئی تھی--- یہ رونا دھونا بعد میں کر لینا میں انتظار نہیں کر سکتا اور رونے کے تمہیں بہت سے اور موقع دوں گا۔ جلدی سے باہر آؤ----

اس شخص نے کیا کیمرے لگا رکھے ہیں جو اس کو پتہ ہے کہ میں اندر کھڑی رو رہی ہوں---وہ حیران روتی ہوئی نظروں سے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی--

وہ ڈر گئی تھی وہ کپڑے اُتار کر خود کو اس کی نظروں کے سامنے بے لباس نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اس شخص پر یقین نہیں کر سکتی تھی کہ شاید واش روم میں سچ میں اس نے کیمرے لگائے ہوں وہ پوری طرح سے واش روم کو غور سے دیکھ رہی تھی---

کک--- کیا--- کیا بے ہودگی ہے--- آپ نے واش روم میں کیمرہ لگایا ہے---وہ چیختے ہوئے بول اُٹھی-----

بے وقوف لڑکی مجھے کیمرے لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔شاید بھول رہی ہو تم کچھ ہی دیر میں میری دسترس میں ہو گی۔۔ تو تمہیں پوری طرح سے دیکھنے کا پورا حق ہے میرے پاس۔۔اور تمہاری اتنی اوقات نہیں کہ تم مجھے روک سکو۔۔۔مجھے جو کچھ کرنا ہوتا ہے میں وہ چوری چھپے کرنے کا عادی نہیں۔۔۔

مجھ میں اتنا جگرا ہے کہ مجھے جو کچھ کرنا ہوتا ہے میں وہ ڈنکے کی چوٹ پر کر سکتا ہوں۔۔۔اور اچھا آئیڈیا ہے۔۔۔اب بہت جلد واش روم میں کیمرا لگوادوں گا کیونکہ میں تمہیں ہر اینگل سے دیکھنے کا حق رکھتا ہوں۔۔۔جب غیر مردوں کو تمہیں دیکھنے کا حق ہے تو میں تمہیں پورے حق سے کیوں نہ دیکھوں۔۔۔۔

اے اللہ!! اس شخص سے مجھے بچالے۔۔۔ بلالو مجھے اپنے پاس مجھے موت قبول ہے مگر یہ شخص نہیں۔۔۔ مقابل کی ایک بار پھر سے کڑوی زہریلی باتیں سن کر فجر نے روتے ہوئے خدا سے دعا کی۔۔۔

جیسے ہی فجر کپڑے اُتار کر شاور کے نیچے کھڑی ہوئی پانی اس کے جسم پر ایسے پڑا تھا جیسے زخم پر کسی نے سرخ مرچی رگڑ دی ہو۔۔۔۔۔وہ روتی ہوئی سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔اس کی سسکیاں شاید وہ سفاق شخص باہر کھڑا ہوا سن رہا تھا۔۔۔

اس شخص نے شاید احسان کیا تھا اس پر یا غلطی سے ہو گیا کیونکہ شاور میں گرم پانی آرہا تھا پہلے تو گرم پانی پڑنے سے اس کی جان نکل گئی۔۔پھر آہستہ آہستہ اسے سکون ملنے لگا تھا۔۔۔کافی دیر تک وہ گرم شاور کے نیچے کھڑی رہی سردی سے اس کا پورا جسم اکڑا ہوا تھا اور گرم پانی سے اسے بہت سکون مل رہا تھا۔۔۔۔

روم لاک ہے اور باہر تمہارے کپڑے رکھے ہیں میرے آنے سے پہلے ان کپڑوں کو پہن لینا۔۔۔۔

وہ کہہ کر شاید روم سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

مگر فجر وہ میکسی نہیں پہننا چاہتی تھی اس میکسی کو پہننے کا مطلب تھا کہ وہ خود کو اس کی دلہن کے روپ میں تیار کرے۔۔۔میکسی پہن کر وہ خود کو اس کی دلہن تسلیم کیسے کر لیتی۔۔۔جبکہ فجر کے دل میں اس کے لیے صرف نفرت نفرت اور صرف نفرت تھی۔۔۔تو کیسے خود کو اس کے لیے تیار کر کے بیٹھ جاتی اس نے جو اپنے کپڑے اُتارے تھے وہی پہنے اور روم سے باہر آ گئی۔۔۔

روم کافی گرم ہو چکا تھا شاید سفاک انسان کو رحم آ گیا تھا یا اسے خود ٹھنڈ لگ رہی تھی اس لیے روم میں ہیٹر آن کر کے خود غائب تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ سکون کی سانس لے بھی نہیں پائی تھی کہ ایک بار پھر سے روم کا دروازہ کھلا اور اس کی خوشبو پورے روم میں پھیل گئی۔۔۔

بلیک کلر کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر اب پتہ نہیں اس گھنے جنگل میں وہ کہاں سے فریش ہو کر روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

فجر نے ایک نظر اُٹھا کر اس کی جانب دیکھا اس کی سرخ و سفید رنگت بلیک کلر میں دمک رہی تھی۔۔۔روم میں کم روشنی ہونے کے باوجود اس کی رنگت کی چمک چھپ نہیں سکی۔۔۔

جاہل انسان نے اتنی ٹھنڈ میں ہاف آستین والے بازو پہن رکھے تھے جس میں سے اس کے مردانہ گھنے بالوں سے بھرے ہوئے بازو بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

ٹی شرٹ کے کھلے ہوئے بٹن میں سے اس کا چوڑا وسیع سینہ بالوں سے بھرا ہوا اس کی مردانگی کا ثبوت دے رہا تھا۔۔۔۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ جو ڈریس میں نے منگوایا ہے وہ پہنو ایک ہی بار میں کوئی بھی بات تمہارے دماغ میں کیوں نہیں گھستی۔۔۔۔

اس کی کمر پر سختی سے ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تو اس کی ریڑھ کی ہڈی پر بیلٹوں کے زخم پر ہاتھ لگنے سے فجر کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی تھی۔۔۔

جھٹکے سے کھینچنے کی وجہ سے نرمی سے بالوں پر لپیٹا ہوا ٹاول اس کے سر سے کھلا اور زمین پر گر گیا۔۔۔

اس کے بال ٹاول میں سے نکلتے اس کی کمر پر آبشار کی طرح پھیل گئے۔۔ فجر کے بال گھنے اور لمبے تھے جو کمر سے نیچے تک جھولنے لگے۔۔۔۔

کتنی خوبصورت ہو تم۔۔ اس کی گردن اور گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھردرے بھاری ہاتھ کے انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے گہری نظروں سے اس کے سراپے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیوں فجر کیوں تم بدکرداری کے راستے پر چل نکلی۔۔۔ کیوں تمہیں میری آنکھوں میں کبھی محبت نظر نہیں آئی کیوں تم نے اپنے آپ کو غیر مردوں کے حوالے کر دیا۔۔۔ اس کے ریشمی بالوں میں مردانہ مضبوط ہاتھوں کی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔۔۔ اس کے لہجے میں عجیب سی مدہوشی چھانے لگی۔۔ فجر نے گھبرا کر اس کے سینے پر دباؤ دیتے ہوئے اسے خود سے دور کیا۔۔۔۔

وہ سر کو جھٹکتے ہوئے جیسے خود کو ہوش میں لایا تھا۔۔۔

افففف تمہارا یہ شرمانے والا ڈرامہ بہت زبردست ہے۔۔ کتنی اچھی ڈرامے باز ہو یار تم۔۔میں امپریس ہوں تم سے اتنے مردوں کو لبھانے کے بعد بھی تم کتنا اچھا شرمالیتی ہوں وہ دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوئے تنزیہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

فجر کے پاس اس کو دینے کے لیے اب کوئی جواب نہیں تھا اس شخص نے کون سا اس کی کسی بات پر یقین کرنا تھا۔۔۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ یہ ڈریس پہنو تو بات تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آئی وہ بیڈ پر رکھے ہوئے میکسی والے شاپنگ بیگ کو اُٹھا کر اس کے قریب آکر دھڑا تو وہ دبک کر ڈرتے ہوئے پیچھے ہو گئی۔۔۔۔

مم۔۔م۔۔۔میں یہ نہیں پہنوں گی میں نے جو کپڑے پہنے ہیں وہ ٹھیک ہیں میں آپ کے کپڑے نہیں پہنوں گی۔۔۔وہ ڈرتے ہوئے چند قدم پیچھے ہو گئی۔۔۔۔

اچھا جب اپنے عاشق کے دیے ہوئے کپڑے پہنے تھے تب تو تمہیں بہت اچھا لگا تھا۔۔۔اب شوہر کے دیے ہوئے کپڑے پہننے میں تمہیں تکلیف ہو رہی ہے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر لیا۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔اپنے زخموں پر اس کے بھاری ہاتھ کو محسوس کرتے ہوئے وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔

آخری بار کہہ رہاہوں تمیز کے ساتھ۔۔۔اس سے زیادہ کی تمیز کی اُمید مجھ سے مت رکھنا۔۔۔اس ڈریس کو پہنو یہ میرا حکم ہے وہ پھولی ہوئی سانسوں سے اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیے کہہ رہا تھا۔۔۔

میں نے کہامیں یہ ڈریس نہیں پہنوں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ماریں آپ مجھے ماریں گے جانتی ہوں اس کے سوا آپ کر بھی کیاسکتے ہیں۔۔۔میں کمزور ہوں آپ طاقتور ہیں۔۔مار کر اپنی مردانگی دکھالیں۔۔۔

ماریں مجھے اور اتنامارے کہ میں مر جاؤں۔۔۔فجر نے تسلیم کر لیاتھاکہ اب اس ڈریس کو نہ پہننے پر وہ ایک بار پھر سے اسے بیلٹوں سے مارے گا۔۔۔۔

مگر نہ جانے اس کے اندر اتنی ہمت کیسے آگئی کہ اس نے اس ڈریس کو پہننے سے بہتر اس کے بیلٹ سے مار کھانے کو ترجیح دے دیا۔۔اتنی بہادر تو وہ کبھی نہیں تھی۔۔۔

شاید حالات اور وقت کے ساتھ انسان میں ایسے بھی تبدیلی آجاتی ہے جیسے آج فجر میں آگئی۔۔۔

فجر جہاں تک تمہاری سوچ جاتی ہے اس سے آگے سے تو براق سوچنا شروع کرتا ہے۔۔۔ جانتا ہوں کہ اس وقت تم میری مار کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو تو براق تمہاری اُمید کے مطابق تمہیں بیلٹوں سے نہیں مارے گا۔۔۔۔۔۔

براق کے پاس تمہیں اذیت دینے کے اور بھی ہزاروں راستے ہیں یہ کہتے ہوئے براق نے اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے شہادت والی انگلی اس کے گلے پر رکھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی وہ اپنا عمل دکھا چکا تھا۔۔۔

انگلی کو جھٹکے سے نیچے کی جانب لے جاتے ہوئے گلے سے دامن تک قمیض کو چاک کر چکا تھا۔ فجر کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اس حد تک بھی گر سکتا ہے فجر نے فوراً سے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنا رخ دیوار کی جانب کر لیا۔۔۔

وہ کچھ بول ہی نہیں سکی تھی وہ کیا کہتی ایک لڑکی کے لیے اس کی عزت سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہوتی اور اس شخص نے اس کی عزت پر ہی وار کیا تھا۔۔۔

میرے خیال سے اب تمہارے پاس دو آپشن ہیں یا تو اس لباس کے ساتھ میرے سامنے رہو یا میرے منگوائے ہوئے لباس کو پہن لو۔۔۔

مرضی تمہاری ہے کیونکہ اگلے وار میں یہ چاک کی ہوئی قمیض بھی تمہیں تمہارے وجود پر نظر نہیں آئے گی اور اس کو میری دھمکی مت سمجھنا فجر رانی میں جو کہتا ہوں وہ کرنے کی پوری ہمت ہے مجھ میں

اس کے ہاتھ میں تھیلا تھماتے ہوئے اس کی پشت کے بالکل قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔اس کی گرم تیز سانسیں فجر کی گردن کو جلا رہی تھیں۔۔۔فجر بنا کچھ بولے شاپنگ بیگ ہاتھ میں پکڑے تیزی سے واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔۔۔

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھا بے قراری سے فجر کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔فجر کو واش روم میں بند ہوئے تقریباً 20 منٹ ہو چکے تھے۔۔۔۔

اگر تمہارے دماغ میں یہ چل رہا ہے کہ واش روم میں بند ہو کر تم مجھ سے بچ سکتی ہو تو بہت ہی بے وقوف ہو تم۔۔۔

تمہیں اب تک میری پاور کا اندازہ نہیں ہوا عزت سے باہر آجاؤ ورنہ عزت اُتارنے کے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں مجھے۔۔۔وہ صوفے پر بیٹھا ہوا اونچی آواز میں دھاڑا تو میکسی پہن کر دروازے کے ساتھ کب سے کھڑی ہوئی فجر کانپ گئی تھی۔۔۔

اس کی دھاڑ پر فجر نے دروازہ کھولا اور پھر قدم باہر لے آئی۔۔۔ آج زندگی میں پہلی بار فجر کو ایسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک ایک قدم اُٹھا کر خود موت کی جانب جا رہی ہے۔۔۔

ڈیپ ریڈ کلر کی میکسی میں اس کی گوری گلابی رنگت کھلے ہوئے گلاب کی مانند لگ رہی تھی۔۔۔ میک اپ نام کی کوئی چیز نہیں تھی چہرے پر۔۔۔ اس کے باوجود ریڈ کلر میں کھلتا ہوا گلابی چہرہ میک اپ کی کمی نہیں دکھا رہا تھا۔۔۔

اس کے گال پر اور گردن پر براق کے دانتوں کے نشان بُرے نہیں خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ سامنے بیٹھا ہوا ظالم شخص جو اس پر صرف اپنا ظلم دکھانے کے لیے یہ سب کر رہا تھا کچھ دیر کے لیے سٹل ہو کر بیٹھے اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔

میرے قریب آؤ!

براق نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔ بنا آواز کے وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے پاس جانے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔ فجر اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ دل پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا اس تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

بار بار انکار کر کے تم میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہو۔۔۔

براق خدا کے لیے مجھ پر رحم کھاؤ۔۔ آنکھوں میں آنسو لیے دونوں ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔

جب میرے اندر دل ہی نہیں تو رحم کیسے کھاؤں۔۔ڈرامے مت کرو، میں نے کہا میرے قریب آؤ، بات دہرانا براق پاشا کو پسند نہیں۔۔۔

مقابل اس کے وجود پر اپنے غصے کی ہر حد کو توڑ کر اس کے کردار کو دیکھنا چاہتا تھا کہ جو کچھ وہ سوچ رہا ہے وہ سچ ہے یا غلط مگر وہ اپنے ڈر میں اس کے قریب نہ آکر اسے اور بھڑکا رہی تھی۔۔

اگر مجھے سزا ہی دینی ہے تو مار دو مجھے۔ مگر پلیز میری عزت کے ساتھ مت کھیلو۔۔۔اس کی آنکھوں میں اپنی عزت کو کھو دینے کا ڈر شدت پکڑ چکا تھا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا تم اتنی شرافت کا ڈرامہ کیوں رچا رہی ہو۔۔یہ مجھے ہی منع کر رہی ہو یا کبھی اپنے عاشق کو بھی منع کرتی تھی۔۔۔

میرے بارے میں اتنا گندا مت سوچیں۔۔ قسم سے میرا کوئی عاشق نہیں تھا۔۔

تو ٹھیک ہے مان لیتا ہوں آؤ میرے پاس۔۔۔ڈر کس بات کا ہے۔۔۔جب تم پاک دامن ہو تو میرے قریب آنے سے اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔

اب اس جاہل شخص کو کون بتاتا کہ وہ ایک لڑکی تھی معصوم سی لڑکی جسے وہ اس انداز سے اپنے پاس بلا رہا تھا تو وہ ڈرتی نہیں تو کیا کرتی۔۔۔

میں نے کہا میرے قریب آؤ۔۔مجھے تسلی کر لینے دو چیکنگ کے بعد ہی مانوں گا کہ تمہارا کوئی عاشق تھا یا نہیں۔۔اور مجھ سے پہلے تم نے کتنی پیار کی سرحد پار کی ہیں۔۔۔۔

اے اللہ مجھے موت دے دے اور بچا لے اس شخص سے وہ روتے ہوئے بے بسی سے چھت کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔اللہ کو بیچ میں مت لاؤ وہ تمہیں ابھی اپنے پاس نہیں بلائے گا۔۔۔فجر نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا صرف آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے دل میں سوچا اور اس شخص نے فوراً سے بھانپ لیا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔بار بار بلانے پر فجر نہیں آئی تو وہ جھٹکے سے اُٹھتا ہوا اس کے قریب گیا۔۔

شوہر کے پاس آتے ہوئے اتنی گھبراہٹ اور عاشق کے ساتھ نا جانے کتنی راتیں گزاری ہیں، اُس وقت شرم نہیں آئی۔۔۔

بالوں کو جھٹکا دے کر بے دردی سے کھینچا تھا۔۔۔ اتنی زور سے بالوں کو جکڑ رکھا تھا کہ بالوں کی جڑیں درد کرنے لگی تھیں۔۔۔

آج کی رات میری دسترس میں تمہیں ہر صورت آنا پڑے گا خوشی سے آؤ یا مجبوری سے آؤ مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

اگر آپ نے مجھے چھواء تم میں مر جاؤں گی۔۔۔ وہ اس کی گرفت سے آزاد ہونے کے لیے جھٹپٹا رہی تھی جبکہ مقابل اس پر قابض ہوتے ہوئے اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے سات سمندر پار تمہیں اُٹھا کر مرنے کے لیے لایا ہوں اور اتنی آسانی سے تمہیں موت کے حوالے کر دوں گا۔۔۔ اس کے کانوں پر لب رکھتے ہوئے دانتوں سے کاٹا تو اس کی چیخ پورے روم میں گونج اُٹھی تھی۔۔۔

تمہاری جان تو میری شدتوں، میری اذیتوں سے نکلے گی۔۔۔ ابھی تو مجھے تمہاری سچائی جاننی ہے کہ تم سچ میں اتنی معصوم ہو یا بہترین ڈرامے کرنے کا ہنر آتا ہے تمہیں۔۔

وہ اس کو اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں جکڑے ہوئے تھا۔۔ فجر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھکا دے کر خود کو اس کے سے چھڑوانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس کے عمل کو وہ پوری طرح سے ناکام بنا چکا تھا۔۔۔

نیچے جھک کر مضبوط بازو میں ڈول کی طرح اُٹھاتے ہوئے اسے بیڈ پر پٹخنے والے انداز میں پھینکا تھا۔۔۔۔ براق کے لمبے چوڑے وجود کے سامنے وہ کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

بنا فجر کو سنبھلنے کا موقع دیے اپنی ٹی شرٹ اتار کر دور پھینکتے ہوئے۔۔۔

۔نن۔۔نن۔ نہیں پلیز براق میرے پاس مت آنا۔۔ براق نے جیسے ہی شرٹ اُتار کر دور پھینکی وہ اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ فجر اپنی جگہ سے تیزی سے اُٹھ کر بیڈ کی دوسری جانب سے ہوتی ہوئی دور دیوار کے ساتھ جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے یہ سب کچھ اتنی تیز رفتاری سے کیا کہ براق نے حیران نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ آخر اس لڑکی میں اتنی ہمت کہاں سے آئی ہے۔۔۔ براق کے

ہاتھ اب تک بتا رہے تھے کہ اس کے نازک سے وجود کو کتنی اذیتوں سے نوازا تھا۔۔ مگر وہ لڑکی کتنی پھرتی سے بیڈ سے اُتر کر اس سے دور ہو گئی تھی۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔ یہ براق سے اپنی آبرو کو بچانے کا ڈر تھا جس نے نازک سہمی ہوئی فجر کے اندر اتنی طاقت پیدا کر دی۔۔۔

تم یہ سب کر کے اپنے لیے اور مشکلات پیدا کر رہی ہو جن قدموں سے چل کر گئی ہو اُنہی سے چل کر واپس آؤ وہ تکیے پر سر رکھتے ہوئے انگلی کے اشارے سے اسے واپس بلا رہا تھا۔۔۔ ریگولر جم کرنے سے اس کے مضبوط مسلز دیکھ کر فجر کی جان نکلی ہوئی تھی۔۔۔ وسیع چوڑے سینے کو شرٹ لیس دیکھ کر فجر کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگی تھیں۔۔۔

پلیز خدا کے لیے آپ مجھے جتنا مرضی مار لیں آپ میرے جسم کے ٹکڑے کر دیں مگر میرے ساتھ یہ مت کریں۔۔۔ خدا کی قسم براق میں ایسی نہیں ہوں جیسا آپ مجھے سمجھ رہے ہیں۔۔۔

براق کے ڈر اور اس کی وحشت سے فجر کا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔ روتے ہوئے اس کی نازک سی گلو سی پنکھڑیاں کانپتے ہوئے اور بھی خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر براق کے دانتوں سے لگی ہوئی ضربیں اس کے پنک ہونٹوں کو مزید نکھار کر خوبصورت بنا رہی تھی۔۔

گوری گلابی رنگت سے نکھرتی ہوئی گال پر براق کے دانتوں کے نشان پہلے سے زیادہ گہرے ہو کر انفیکشن کی صورت اختیار کرنے لگے تھے۔۔۔

اب یہ کوئی سوچ سکتا ہے کہ اس جنونی شخص کو فجر کی گال پر اپنے دانتوں کے نشان دیکھ کر عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی وہ ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے اس نے اپنے نام کی مہر اس کی گال پر لگا دی ہو۔۔۔ جیسے اس کی خوبصورت گال پر گہرے حروفوں میں یہ لکھ دیا ہو کہ وہ اس کی ہے اور ہمیشہ اس کی ہی رہے گی۔۔

تمہاری ان اداؤں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہونے والا۔۔۔ میرے اندر کی آگ کو اور مت بھڑکاو، مر جاؤ گی تم میرے جنون کو سہتے سہتے۔۔۔۔اس کی اونچی آواز سے گھبرا کر ڈری ہوئی فجر نے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیا وہ اس وقت کس قدر ڈری ہوئی تھی۔۔۔ اگر کوئی دل رکھنے والا شخص سے دیکھتا تو اس پر رحم کھانے پر مجبور ہو جاتا۔۔۔۔ مگر سامنے بیٹھے ہوئے شخص کا تو خود یہ دعویٰ تھا کہ اس کے سینے میں دل نہیں ہے تو اس سفاک شخص سے رحم کی اُمید لگانا بھی فضول تھا۔۔۔۔

بہت تڑپا ہے براق تمہارے عشق کے فتور میں۔۔ کئی راتیں تمہارے جنون میں جاگ کر گزاری ہیں مگر تم تو ٹھہری ماں باپ کی لاڈلی بیٹی جسے بہت غرور اور ناز تھا اپنے بھائیوں پر اپنے باپ پر جو اس کے لیے آسمانی شہزادہ ڈھونڈ کر لاتے۔۔۔ براق جیسے آوارہ پر تمہاری نظر کیسے ٹھہر سکتی تھی مجھے تو تم

ہمیشہ نظر انداز کر کے چلی جاتی تھی ---ظالم انسان کو لگ رہا تھا کہ فجر اپنی مغروری میں وہاں سے جاتی تھی وہ کیسے بتاتی کہ اسے خوف آتا تھا اس کی پُر اسرار آنکھوں سے ----جن گہری نظروں سے وہ بچپن سے جوانی تک اسے دیکھتا تھا---اس کا معصوم سا دل ڈر جایا کرتا---اس لیے وہ وہاں سے بھاگ جایا کرتی تھی اس شخص نے اپنے دل میں فجر کا ایک الگ ہی عکس بنا رکھا تھا جو کہ بہت ہی بھیانک اور خوفناک تھا---اور اپنے بنائے ہوئے عکس کی تصویر کو دیکھ دیکھ شاید یہ شخص پاگل ہو چکا تھا اور اپنی جنونیت کا فتور اس معصوم سی لڑکی پر نکال رہا تھا جو اس وقت ڈری اور سہمی ہوئی بچی لگ رہی گئی تھی جسے دور دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا تھا جو اسے اس شخص سے بچا سکے----

میرے غصے کی آگ کو اور مت بھڑکاؤ فجر---میری آگ کی لپیٹوں کی زد میں آ کر تم جل کر بھسم ہو جاؤ گی---وہ گہرے آنکھوں سے اسے سر سے پاؤں تک گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا---جو سراپائے حسن و قیامت بنی کھڑی تھی---اس کے چہرے پر ڈر اسے اور بھی معصوم اور دلکش دکھا رہا تھا---اس کے جنون میں پاگل جو شخص اس وقت غصے اور بدلے کی آگ میں جلس رہا تھا ایسے میں اس کا حسن اس کے اندر جلتی آگ کے شعلوں کو اور بھی بھڑکا رہا تھا--

اگر خود چل کر آؤ گی تو شاید تم پر نظرِ کرم کی ایک دو بوندیں میں برسا ہی دوں، اور اگر تمہیں میں خود لے کر آیا تو تم میرا وہ روپ دیکھو گی جسے دیکھ کر تمہاری روح کانپ جائے گی---

کانپ تو رہی ہے میری روح اور کتنا ڈرائیں گے مجھے کر دیجیے نا میرے ٹکڑے اور ڈال دیجئے جنگلی جانوروں کی سامنے---وہ جو سہمی ہوئی بچی کی طرح دیوار سے لگی ہوئی کانپ رہی تھی اس کے بار بار دھمکانے پر ڈر سے چیختی ہوئی بولی----

اتنے ظالم ہیں پسٹل تو ہو گی نہ آپ کے پاس---

بڑا ہی بچکانا اور معصوم سوال تھا--

میں بھی پاگل ہوں کیسا سوال کر رہی ہوں پسٹل تو ہو گی آپ کے پاس کیونکہ ظلم کرنے کا تو آپ کو بہت شوق ہے---تو نکالیں اپنی پسٹل مار دیجیے مجھے گولی----

وہ شاید جان بوجھ کر براق کو اکسا رہی تھی کہ وہ اسے مار دے کیونکہ وہ اپنے جسم کو اس کے حوالے کر کے اس کی حوس کا نشانہ نہیں بننا چاہتی تھی--

چچ۔۔چچچ۔۔فجر رانی کو مرنا ہے اُکسا رہی ہو مجھے کہ میں تمہیں مار دوں اور تمہاری جان چھوٹ جائے۔۔۔وہ اس کے چہرے پر تنزیہ نظر ڈالتا ہوا بیڈ سے زمین پر اُترتا ہوا اس کی جانب قدم بڑھانے لگا تھا۔۔۔

براق بچہ نہیں ہے سمجھی تم۔۔۔جو تم مجھے اُکسالو گی۔۔۔۔مرو گی تو تم ہر روز میرے ہاتھوں سے مگر میرا طریقہ،میرا انداز اپنا ہو گا جس سے نہ تم جی سکو گی نہ مر سکو گی۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں اسے حاصل کرنے کا جنون صاف نظر آرہا تھا۔۔وہ سالوں کی تمنا دل میں لیے قدم اس کی جانب بڑھاتے جارہا تھا۔۔۔

میں آپ آگے ہاتھ جوڑتی ہوں کیا ملے گا آپ کو میری عزت کی دھجیاں اُڑا کر۔۔۔وہ دونوں ہاتھ جوڑتی ہوئی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی تھی۔۔۔اگر اس وقت پیچھے آگ بھی ہوتی تو فجر اس میں کود جانا بہتر سمجھتی۔۔۔اسے جلنا منظور تھا مگر اس شخص کے ہاتھوں بے آبرو ہونا ہرگز منظور نہ تھا۔۔۔

اس وقت بے بسی کا یہ عالم تھا کہ اس کے پاس روم میں بھاگنے کا راستہ بھی موجود نہ تھا۔۔۔ایک جانب بیڈ تھا اور دوسری جانب صوفہ اور سامنے سے وہ دشمنِ جان سفاکی کے ساتھ اس کی جانب قدم بڑھاتا آرہا تھا وہ جاتی بھی تو کہاں۔۔۔

جب تم تڑپو گی تو مجھے سکون ملے گا---اور کیا کہا تمہارے جسم کی دھجیاں میں اُڑاؤں گا بھول رہی ہو کہ میں نے تو تم پر رحم کھا کر تم سے نکاح کرنے کے بعد تمہارے قریب آنے کا سوچا ہے---مگر تم تو نہ جانے کتنی راتیں غیر مردوں کی باہوں میں گزارتی رہی ہو جب ہوٹلوں میں مردوں کے ساتھ ان کے بستر پر جاتی تھی تب شرم کیوں نہیں آئی--الفاظوں کے تیر اس کے دل میں گھونپتا ہوا شرٹ لیس سینا لیے اس کے قریب آ چکا تھا---

نہیں ہوں میں ایسی--کتنی بار کہا ہے آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو اس بار ڈری ہوئی فجر کی ہمت جواب دے گئی--تھک گئی تھی اپنی پاک دامنی کا ثبوت دیتے دیتے مگر یہ سفاک شخص زبردستی اس پر حق جمائے ہوئے تھا--جسے یقین نہیں تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی معصوم اور پاک دامن ہے---

وہ دونوں ہاتھ اس کے کالرز پہ رکھتی ہوئی گرے آنکھوں میں دیکھتی ہوئی چیخ پڑی تھی---

اس وقت وہ گھائل شیرنی کی طرح مقابل کی گردن کے پاس سے کالر کو پکڑے کھڑی تھی--آنکھیں رو رو کر سرخ ہو کر ہو چکی تھی---اس کی خوبصورت موٹی موٹی آنکھیں ریڈ ہو کر سامنے کھڑے شخص کے دل کی دھڑکنوں کو تیز کرنے کی وجہ بھی بن رہی تھیں--آج چاہے وہ

شخص اس لڑکی سے بے انتہا نفرت کرتا تھا مگر اس بات کو رد نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس شخص نے جنون کی حد تک اس لڑکی کو چاہا تھا۔۔۔۔۔۔

بہت جرات ہو گئی ہے تمہاری کہ تم میرے گریبان تک آن پہنچی ہو جب تم اتنی پاک دامن ہو تو پھر تمہیں ڈر کس بات کا ہے۔۔۔اس کی دونوں کلائیوں کو زور سے اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دباتے ہوئے اس کے چہرے پر دھاڑا تو اس کے منہ سے اُڑتی ہوئی شراب کی بدبو سے فجر نے اپنا منہ دوسری جانب پھیر لیا۔۔۔

افسوس ہے جو شخص میرے کردار کی دھجیاں اُڑا رہا ہے اس نے شاید اپنے اندر کبھی جھانک کر دیکھا ہی نہیں کہ وہ خود کیا ہے۔۔۔مطلب کیا بکواس کرنا چاہتی ہو کھل کر کرو جانتا ہوں تمہارے منہ میں زبان ہے، جو آج کے بعد کبھی چلنے کے لائق نہیں رہے گی۔۔۔میں تمہارا وہ حشر کر دوں گا کہ تم جب جب مجھے دیکھو گی تمہاری روح پر میری دی ہوئی شدتوں کی ضربیں تمہیں یاد آئیں گی۔۔۔جو نہ تمہیں جینے دے گی نہ تمہیں مرنے دیں گی۔۔۔۔۔۔

میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم جینا چاہو گی تو جینے نہیں دوں گا، مرنا چاہو گی تو مرنے بھی نہیں دوں گا تمہاری سسکیاں، تمہاری تڑپ، تمہارا رونا، براق پاشا کے سالوں کی تڑپ کو شاید ٹھنڈا کر دے۔۔۔

فجر کی بات پر زہر الود نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے جبڑے کو سختی سے دبوچے کھڑا تھا۔۔فجر کو یقین ہو چلا تھا کہ آج اس کے جبڑے کی کرچیاں کر کے ہی اس شخص نے دم لینا ہے۔۔۔۔

چچھ۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔

حرام پی کر حرام کام ہی کر سکتے ہیں آپ۔۔۔

بے اختیار جبڑے پر رکھے ہوئے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے فجر کی زبان سے یہ لفظ نکل گیا۔۔۔

شراب کے نشے میں دھت ہو کر ایک اکیلی کمزور لڑکی پر اپنی مردانگی دکھا کر آپ ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

ویسے بھی جو شخص حرام پی کر وہشت میں پاگل ہو چکا ہو وہ کیا کسی پر رحم کھائے گا،پاگل تو میں ہوں جو آپ سے رحم کی بھیک مانگ رہی ہوں۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔

اب تم مجھے بتاؤ گی کہ حرام اور حلال کیا ہوتا ہے ٹھیک ہے۔۔۔

جو شخص پچھلے 24 گھنٹوں سے اس معصوم لڑکی کے کردار،اس کی روح کی دھجیاں اُڑاتے جارہا تھا،اپنے بارے میں چند الفاظ سن کر ہی پاگلوں کی طرح چیخ اُٹھا تھا۔۔۔

لب بھینچے ہوئے گہرے آنکھوں سے جیسے اسے کھا جانے کی حد تک گھور رہا تھا۔۔۔

بہت پہچان ہے نا تمہیں حلال اور حرام کی۔۔۔

حرام تو پھر حرام ہی صحیح۔۔۔

اس کے دونوں بازوؤں کو بے دردی سے ایک ہاتھ میں پکڑے ہوئے دیوار پر اوپر کی جانب پن کر چکا تھا۔۔۔

بنا موقع دیے اس کی نازک سی پنکھڑیوں پر جھکا اور ان کو اپنی قید میں لے گیا پہلی شدت ہی اتنی جان لیوا تھی کہ فجر کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔

مقابل شدید غصے کی بھڑکتی ہوئی آگ کو اس کی پنکھڑیوں پر اُتارتے ہوئے نمی کے قطروں کو اس قدر تیزی سے اپنے اندر انڈیل رہا تھا کہ فجر کو ہلکا سا سانس لینے کا بھی موقع نہیں مل رہا تھا۔۔۔وہ اس کی گرفت میں جھٹپٹا رہی تھی۔۔۔وہ سانس لینا چاہتی تھی مگر وہ تو جیسے اسے مارنے پر تلا تھا۔۔۔

فجر کی پنکھڑیوں پر پہلے ہی اس کے ظلم کی داستان لکھی جا چکی تھی، پہلے سے زخمی ہونٹوں کے کٹ، اس کے دوبارہ تشدد سے تازہ ہو چکے تھے۔۔۔

وہ تو شاید اپنی وحشت میں یہ تک بول چکا تھا کہ وہ لڑکی جیتی جاگتی انسان ہے۔۔۔

لبوں سے نمی پیتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں سے رستہ ہوا خون کا ذائقہ تک اس شخص کو پیچھے نہیں ہٹا سکا تھا۔۔۔

فجر بے ہوش ہوتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں لہرانے لگی کہ اس بے رحم کو رحم آیا اور وہ چہرہ پیچھے کیے ہوئے گہرے آنکھوں سے اس کے سراپے کی گہرائیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ جن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا فجر سانسوں کی بے حالی میں بھی شرم سے پلکیں جھکا گئی۔۔۔

اس شخص کی نظریں اسے اتنی گہرائی تک دیکھ رہی تھیں کہ فجر کے پاس اس وقت کوئی چادر نما چیز ہوتی تو وہ خود پر اُوڑھتے ہوئے اس کی نظروں سے خود کو چھپا لیتی۔۔۔

فجر میں کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی، آنکھوں میں آنسو لیے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے، تیز تیز سانسیں لے کر خود کو زندہ محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ اپنی تشنگی اس کی سانسوں سے پی کر مٹا چکا تھا، مگر وہ اب بھی رکی ہوئی سانسوں کو بحال کر رہی تھی۔۔۔

ایسے کیوں کر رہی ہو جیسے آج سے پہلے تم نے کبھی کسی مرد کے ساتھ کس والا سین محسوس ہی نہ کیا ہو۔۔۔

اس کی اُکھڑی ہوئی سانسوں کا مذاق اُڑاتے ہوئے اسے پن کیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

میں نے آپ سے زیادہ گھٹیا شخص اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔۔۔

براق طوائف ہوں میں، کوٹھے سے اُٹھ کر آئی ہوں، جو آپ مجھے ایسے جملے بولے جا رہے ہیں؟؟

بس کر دیں اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔فجر کی چیختی ہوئی آوازیں پورے روم میں گونج رہی تھی۔۔۔

پہلے تو آپ کہہ رہے تھے، اب میں خود کہتی ہوں، لے چلو مجھے بستر پر اور اُتار لو اپنی ہوس کی آگ میرے وجود پر اور دیکھ لو کہ میں پاک دامن ہوں یا بدکردار۔۔۔

خدا کی قسم اگر بدکردار ثابت ہوئی تو آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے لے جا کر کوٹھے پر بٹھا دینا۔۔۔

فجر کے اندر یہ ہمت کہاں سے آرہی تھی یہ بات تو فجر خود بھی نہیں جانتی تھی، مقابل اس کے الفاظ سن کر کچھ دیر حیرانی سے اس کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔

زبردست ڈائیلاگ تھا۔۔

سب ڈائیلاگ ایک سے بڑھ کر ایک بول رہی ہو۔۔۔

یہ شخص یا تو سچ میں پاگل ہو چکا تھا یا بہت ہی غلط طریقے سے اس کا برین واش کیا گیا تھا۔۔

جب اتنا یقین ہے خود پر تو چلو پھر بستر پر جنون اور کردار کا امتحان ہو جائے۔۔۔ آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے اس کی موت کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکتے ہوئے اس کی کلائی کو زبردستی تھام کر بیڈ پر لے جا کر دھکا دیتے ہوئے اس کے اوپر ہی گر چکا تھا۔۔۔۔

فجر نے شاید دل سے ہار تسلیم کر لی تھی اس بار وہ دونوں بازو بیڈ پر پھیلائے خاموشی سے خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔

بس گرم جلتا ہوا آنسوؤں کا پانی اس کی آنکھوں سے بہہ رہا تھا۔۔۔

آنکھیں بند کرنے کی اجازت نہیں۔۔۔

آنکھیں کھولو اور میری جانب دیکھو۔۔۔اس شخص کو فجر کا آنکھیں بند کرنا بھی منظور نہیں تھا، خدا جانے وہ کس چیز کا بدلہ اس معصوم سے لے رہا تھا۔۔۔۔

جتنا مجھ پر تشدد کر سکتے ہیں کر لیں، وقت آنے پر اپنے کیے پر شرمندہ ہونگے، مگر اس وقت آپ کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

ایک لڑکی کے لیے سب سے قیمتی اس کی عزت ہوتی ہے، میں آپ کو ہر چیز کے لیے معاف کر دوں گی مگر جس سفاکی سے آپ مجھے بے آبرو کر رہے ہیں میں یہ کبھی بھولوں گی نہیں۔۔۔

کانپتے ہونٹ لیے ٹپ ٹپ گرتے آنکھوں سے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں پٹ سے کھول چکی تھی جیسے کہنا چاہتی ہو کہ اور کوئی حکم ہو تو بتاؤ۔۔۔

جسے تم تشدد کہہ رہی ہو یہ تشدد نہیں ہے یہ ایک شوہر کا حق ہے جسے پورے قاعدے قانون کے ساتھ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔اس کی آنکھوں میں بے باکی کی چمک صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

اور دیکھنے کا اس لیے کہا کہ میں نے بھی تو تمہیں غیر مردوں کی باہوں میں جھولتے دیکھا ہے تو تم کیوں خود کو اپنے شوہر کی باہوں میں دیکھنے کی روادار نہیں؟؟

اگر میرے بس میں ہو تو میں آپ کو موت کے گھاٹ اتار دوں مگر مجبور ہوں!!

مگر میں تمہیں موت کے گھاٹ ضرور اُتاروں گا کیونکہ میرے بس میں ہے۔۔۔
اور دیکھو سالوں تم مجھ سے دور بھاگتی رہی ہو اور آج تم میری گرفت میں ہو اور میں تم پر پوری حکومت کرنے کا حق حاصل کر چکا ہوں۔۔۔
اب تم چاہ کر بھی میری گرفت سے دور نہیں جا سکتی میری شدتوں کو سہنا تم پر لازم ہے۔۔۔۔
ہر رات ہر دن جب چاہوں تمہیں اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کر سکتا ہوں۔۔۔
اس کی دودھیا گوری گردن پر جھک کر سرگوشیاں کرتے ہوئے بہکنے لگا تھا۔۔۔

اسے کیا ہو رہا تھا اس بات سے تو وہ خود بھی انجان تھا وہ تو اس لڑکی سے صرف بدلہ لینے اور اس کے کردار کو پرکھنے کے لیے اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔ مگر اس کی قربت میں بہک کیوں رہا تھا۔۔۔ سر کو جھٹکتے ہوئے اس نے گہری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں اس قدر گرم تھیں جیسے آگ سے اُڑتا ہوا دھواں۔۔۔وہ اپنے غصے کے قہر میں لپٹا ہوا یہ دیکھ ہی نہیں سکا تھا کہ اس وقت وہ بخار کی شدت سے تپ رہی تھی۔۔۔

اس کا وجود ڈر اور شدید بخار کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔۔۔شاید ٹھنڈ اور زخموں کے درد سے وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں بخار ہے تم نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔

کب سے آپ مجھے ڈرامے باز بول رہے ہیں کیا مجھے بھی حق حاصل ہے کہ میں پوچھ سکوں اب آپ یہ فکر مندی کا کون سا ڈرامہ رچانے لگے ہیں۔۔۔فجر کے لبوں پر تنزیہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔۔

اوئے اپنی حد میں رہ، زیادہ خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں، تمہیں بخار ہے اور ایسے تپتے ہوئے وجود سے میں اپنی شدتیں مٹا کر ضائع نہیں کرنا چاہتا، مجھے تو پوری ہوش و حواس میں چاہیے ہو۔۔۔براق سزا دیتے ہوئے مقابل کو ہمیشہ ہوش میں رکھتا ہے یہ براق کی سزا دینے کا اصول ہے۔۔۔۔۔۔

واہ اپ کے پاس اصول بھی ہیں اور اپنے اصولوں پر آپ بھی رہتے ہیں سن کر اچھا لگا، مجھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ شاید آپ دنیا میں بے اصولی کے قانون بنانے کے لیے نازل ہوئے ہیں۔۔۔

بخار کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں یہ زبان درازی کر کے میرے ضبط کو مت آزماؤ۔۔۔

وہ آنکھیں دکھاتا ہوا اپنا شرٹ لیس سینا لیے اس سے دور ہو گیا۔۔۔

وہ اُٹھا اور بیڈ سے نیچے کھڑا ہوتے ہوئے اس نے سائیڈ ٹیبل کا ڈرال کھول کر اس میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور اس میں سے میڈیسن نکالتے ہوئے پانی کا گلاس بھرتا ہوا اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

یہ ٹیبلٹ کھاؤ بخار اُتر جائے گا۔۔اس کے آگے ہتھیلی پر رکھے ہوئے ٹیبلٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں کھانی۔۔۔

میرا دماغ مت خراب کرو ٹیبلٹ کھاؤ تاکہ تمہارا بخار اُترے تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو تمہارے نخرے اُٹھاؤں اگلے دو گھنٹے میں تم بالکل فٹ محسوس کرو گی۔۔۔۔

اور یہی دو گھنٹے ہیں تمہارے پاس یہ رات میں کسی صورت خالی نہیں جانے دو گا۔۔۔

آج کی رات میری شدتیں تم پر واجب ہو چکی ہیں۔۔

زبردستی اپنے ہاتھ سے اسے ٹیبلٹ کھلاتے ہوئے پانی کا گلاس اس کے لبوں کو لگا چکا تھا۔۔۔۔

اُٹھ کر چینج کر کے لیٹ جاؤ۔۔۔

گلاس کو واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے ایک اور حکم صادر کیا۔۔

چینج کر کے کیا پہنوں کپڑے تو آپ نے میرے۔۔۔

وہ کہتے ہوئے خاموش ہو گئی۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے زبان کا استعمال کم کرو اور کچھ دیر آرام سے لیٹ جاؤ زیادہ ٹائم نہیں ہے تمہارے پاس جلدی سے اپنا بخار اُتارو اور پھر واپس یہاں سے ہی کانٹینیو کیا جائے گا۔۔۔۔

اس شخص کو کون سمجھاتا کہ اب بخار اُتارنا تو اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔ موبائل فون سائڈ ٹیبل سے اُٹھا کر کسی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

روم میں بلینکٹ بھجواؤ۔۔۔۔

دوسری جانب سے فون اُٹھاتے ہی حکم دے کر فون بند کر کے واپس ٹیبل پر رکھ دیا گیا۔۔۔وہ حیران تھی کہ یہ کیا چیز ہے جو جنگل میں بیٹھا پتہ نہیں جانوروں پر حکم صادر کر رہا تھا۔۔۔۔مگر پھر اس کے دماغ میں نکاح کے وقت آئے ہوئے گارڈز والا منظر آیا تھا۔۔۔شاید اس نے اپنے گارڈز سے کہا تھا بلینکٹ لانے کو۔۔۔۔۔۔

بخار کی شدت اتنی زیادہ ہو چکی تھی کہ فجر کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا کچھ ہی دیر میں روم کے دروازے کو ہلکا سا نوک کیا گیا۔۔۔
دروازے پر کھڑا شخص شاید بیچارا ڈرا ہوا تھا کیونکہ دروازہ تو اسی طرح سے نوک کیا گیا تھا۔۔۔۔
براق نے جا کر دروازہ کھول کر بلینکٹ پکڑا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔
باہر جو کوئی بھی تھا نہ تو شاید اس کی اوقات تھی اندر دیکھنے کی اور نہ ہی براق نے موقع دیا دروازہ اسکے منہ پر ہی دھاڑ سے بند کر دیا۔۔۔۔
بلینکٹ لا کر اس نے فجر کے اوپر ڈالتے ہوئے ایک بار پھر فجر کو چونکنے کا موقع دیا۔۔۔

اب اس شخص کا یہ کون سا روپ تھا اس نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔

آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں بتا چکا ہوں کہ تمہارے پاس صرف دو گھنٹے ہیں تمہیں ٹھیک کر کے میں اپنی شدتوں کے لیے تیار کر رہا ہوں۔۔

نہ کہ مجھے تمہاری خدمت کرنے کا کوئی بھوت چڑھ گیا ہے۔۔ اس کی نظروں کے زاویوں کو سمجھتے ہوئے سپاٹ لہجے سے بولا۔۔۔۔

فجر کا پورا وجود بخار کی شدت سے کانپ رہا تھا آہستہ آہستہ کپکپاہٹ اور تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ بلینکٹ کا کونا اُٹھا کر اس کے ساتھ لیٹ گیا تو فجر گھبرا کر اس سے دور ہونے لگی کہ ہاتھ اس کے اوپر سے گزار کر سرکنے کی راہِ فرار روک چکا تھا۔۔۔

گرے آنکھوں سے اس قدر گھور کر دیکھا کہ بن بولے ہی فجر کو سمجھا گیا کہ ہلنے کی جرات مت کرنا وہ آنکھیں جلدی سے بند کرتی ہوئی سانسیں روک گئی۔۔۔

ایک ہاتھ سے اس کے سر کو تھوڑا سا اوپر کرتے ہوئے اپنا مضبوط شرٹ لیس بازو اس کے سر کے نیچے سے گزارتے ہوئے اس کی جانب کروٹ لیتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کے اوپر سے گزار کر اس کی کمر پر

رکھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لگا یا شاید وہ اس کی کپکپاہٹ کو اپنے جسم کی حرارت دے کر روکنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کے جسم سے اُڑتی ہوئی تیز باڈی سپرے کی خوشبو سے فجر کو سانس لینا محال ہو رہا تھا اوپر سے اس کی نزدیکیاں فجر کے دل کی دھڑکنوں کو اس قدر بڑھا چکی تھی کہ اپنی دھڑکنوں کی آواز وہ اپنے کانوں میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی مگر ایک تو اس شخص کا ڈر فجر کے حواسوں پر چھا چکا تھا اور دوسرا بخار سے اس کی حالت کافی بگڑنے لگی تھی۔اس کے کپکپاتے وجود کو مقابل کے جسم کی حرارت سے سکون مل رہا تھا۔کیسی بے بسی تھی جس نے اس کی حالت قابلِ رحم کر دی تھی اسی کی پناہوں میں وہ کچھ لمحے سکون کے لیتی ہوئی گہری نیند میں جانے لگی تھی یہ دوا کا اثر تھا بخار کی شدت یا اس دشمن جاں کی قربت کا سرور یہ اس کے حواسوں پر چھاتے ہوئے اسے نیند کی وادیوں میں لے گیا۔۔

....

ازلان پلیز خود کو سنبھالو یار انشاءاللہ فجر مل جائے گی۔۔۔۔

آج بہت دنوں کے بعد حماد حویلی میں آیا تھا۔۔۔جب سے منت کی شادی ہوئی تھی حماد نے اس گھر میں تقریباً آنا جانا چھوڑ دیا تھا گھر سے باہر ہی اس کی ازلان سے ملاقات ہوتی تھی۔۔۔

ویسے بھی ازلان اور حماد کا اکثر آمنا سامنا عدالت میں ہو جایا کرتا تھا حماد آج بھی منت کو اپنے دل سے نکال نہیں سکا تھا اس لیے وہ بہت گریز کرتا تھا کہ وہ اس گھر میں نہ آئے مگر آج اسے اس حویلی میں قدم رکھنا پڑا کیونکہ فجر کے ساتھ ہوا حادثہ کوئی معمولی نہیں تھا۔۔۔

فجر اس کی خالہ کی بیٹی تھی اور اس کی سگی خالہ اس وقت ہاسپٹل میں زندگی اور موت کے بیچ میں لٹکی ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہاسپٹل سے ہوتا ہوا ازلان کے ساتھ گھر آگیا کیونکہ ازلان اس وقت بہت ٹوٹا ہوا تھا اور ازلان تو حماد کا جگری دوست تھا دونوں نے بہت اچھا وقت ایک ساتھ گزارا تھا۔۔۔۔

ازلان نے کبھی دُکھ سُکھ میں حماد کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا تو آج حماد اس دُکھ کی گھڑی میں کیسے اسے اکیلا چھوڑ دیتا۔۔۔

اور حماد سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں تھی کہ اذلان فجر کو اپنی سگی بہن حوریہ کی طرح ہی پیار کرتا تھا حوریہ اور فجر دونوں اذلان اور وجدان کے ہاتھوں میں کھیلتی ہوئی بڑی ہوئی تھیں، تو یہ صدمہ اذلان کے لیے بہت بڑا تھا، جس کا اثر اس کے چہرے پر صاف دکھائی دیتا تھا۔۔۔

چہکتا ہوا، ہنستا ہوا اذلان خاموش ہو چکا تھا، چہرے پر ویرانی کے ڈیرے نمایاں نظر آنے لگے تھے، خالی آنکھوں میں بہن کے لیے محبت ہی محبت نظر آ رہی تھی۔۔۔

اذلان کو اس وقت حماد کی سخت ضرورت تھی تو وہ کچھ دن اذلان کے ساتھ ہی رُکنے کا ارادہ لے کر آیا تھا۔۔۔

اذلان کے روم میں بیٹھا ہوا حماد کب سے اسے سمجھا رہا تھا کیونکہ اذلان نے تقریباً کھانا پینا تک چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

حماد کیسے میں خود کو سنبھالوں اور کیسے کھانا کھاؤں، نوالہ میرے حلق سے اُترتا ہی نہیں، یہ سوچ کر میرا دل کانپ جاتا ہے کہ کہیں فجر کو کچھ ہو نہ گیا ہو۔۔۔

اس خیال کو میں جھٹکتا ہوں تو دوسرا خیال میرے ذہن میں آجاتا ہے کہ وہ کہاں ہے، کن ہاتھوں میں ہو گی، کن حالات میں ہو گی---

ہماری فجر ایسی نہیں ہے کہ وہ دنیا کی سختیوں کا سامنا کر سکے وہ بہت معصوم ہیں وہ آج کے زمانے کی ہے ہی نہیں------ اذلان بہت زیادہ سافٹ دل کا مالک تھا،اذلان کی آنکھوں میں فجر کے لیے محبت کے ساتھ آنکھوں میں نمی اُترنے لگی تھی-----

اذلان یار حوصلہ کرو اگر تم اس طرح سے ہمت ہار جاؤ گے تو عافیہ خالہ اور آصف خالو کو حوصلہ کون دے گا---اذلان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حماد نے اسے حوصلہ دیا---

میں سمجھتا ہوں حماد اور پوری کوشش بھی کر رہا ہوں کہ میں ہمت نہ ہاروں کیونکہ ہم نے ہمت اکٹھی کر کے فجر کو ڈھونڈنا ہے فجر ہماری بہت معصوم بہن ہے اور ہمارے گھر کی رونق ہے اور ہم اپنی رونق کو ڈھونڈ کر اس گھر میں واپس لے کر آئیں گے اور انشاءاللہ اس حویلی میں پھر سے میری بہنوں کی چہچہاتی ہوئی آوازیں آئیں گی----

آمین ثم آمین---

حماد نے اس کی بات پر آمین کہتے ہوئے اس کے کندھے پر مضبوطی سے حوصلے والا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔

....

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی اور وہ پلکیں جھپکائیں بنا جاگ رہا تھا ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس نے نیند کو اپنی آنکھوں میں آنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔

نیند تو کیا اس کا تو دل اس کے ساتھ بغاوت کرتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے وجود کو سانسوں سے زیادہ قریب کر کے اس کی دھڑکنوں کو چھونے کی تمنا رکھتا تھا۔۔

کیوں تم نے میرے ساتھ بے وفائی کی؟؟

کیوں فجر تم نے کبھی میری محبت کو محسوس نہیں کیا؟؟

میں تو عشق کرتا تھا تم سے پھر بھی تم نے خود کو کسی اور کے سپرد کر دیا۔۔۔

اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھتے ہوئے انگلی سے اس کے چہرے پر آئے ہوئے بالوں کو ہٹا کر اس کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا، جہاں پر اسے صرف معصومیت ہی معصومیت دکھائی دے رہی تھی۔۔

معصومیت کے سوا صرف اسے اپنی دی ہوئی ضربوں کے زخم دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

وہ خود میں ہی کشمکش کی جنگ لڑتا جا رہا تھا۔۔۔

اگر اس معصوم چہرے کو دیکھتا تو دل تسلیم نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ لڑکی بدکردار ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

وہ جتنا اس کے قریب آچکا تھا اتنی پہچان تو براق کو تھی صحیح اور غلط میں فرق کرنے کی اس کی ہچکچاہٹ اس کی شفاف پنکھڑیاں جن کو چھونے والا یقیناً وہ پہلا مرد تھا۔۔۔۔

اس نے جو نشہ اپنے اندر اُترتا ہوا محسوس کیا وہ ایک بدکردار لڑکی کے ہونٹوں سے کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔۔

مگر وہ اُن ویڈیوز، اُن تصویروں کو کیسے نظر انداز کرتا جو اسے موصول ہوتی رہی تھیں۔۔۔۔

اور ان میں کچھ پکچرز ایسی تھی جن کا سوچ کر بھی براق کے تن بدن میں آگ لگ جاتی تم میری تھی، ہمیشہ سے میری، تمہیں چھونے کا، تمہیں پیار کرنے کا، تمہاری سانسوں میں اُترنے کا حق صرف مجھے تھا۔۔۔۔۔

کیسے تم کسی اور کی دلہن بننے کو تیار تھی، کیسے تم کسی اور کے سامنے بیٹھ کر شرما رہی تھی، کیسے تم نے کسی اور کے نام کی انگوٹھی اپنے ہاتھ میں سجالی، تمہیں ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا۔۔۔

خیال نہیں تو ڈر ہی آجاتا کہ میں تمہارا کیا حشر کروں گا۔۔۔

مگر تم تو کسی اور کی محبت میں پاگل ہونے لگی تھی تو ٹھیک ہے اب میرے پاگل پن کو بھی برداشت کرو جو کہ تم پر لازم ہے۔۔۔۔۔

کیوں کیا فجر تم نے ایسا۔۔

اس کے معصوم چہرے کو گرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے دماغ میں سوچ کر سوالوں کے جواب چاہتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اتنی حدت تھی کہ گہری نیند میں بھی فجر نے محسوس کرتے ہوئے گھبرا کر پٹ سے آنکھیں کھول لیں۔۔۔۔۔

فجر کو سوئے ہوئے تقریباً چار گھنٹے سے زیادہ گزر چکے تھے،اس کا بخار بھی اُتر چکا تھا اور وہ خود کو کافی پُرسکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔

پین کلر کھانے سے اس کے جسم کا درد بھی کم تھا اور سر میں بھی درد نہیں تھا اسی لیے شاید وہ گہری نیند میں سوتی رہی تھی۔۔۔

ہوش میں آتے ہی اس نے جھٹکے سے اس سے دور ہونا چاہا مگر مقابل کا ہاتھ اس کی کمر پر تھا اور گرفت اتنی سخت کہ کمر کے ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ پیدا ہو چکا تھا کیونکہ اس نے جھٹکا دیا اور مقابل نے ہاتھ کی پکڑ ڈھیلی نہیں کی تو فجر کی کمر میں شدید درد کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

اگر بخار کا ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو ہوش میں آجاؤ اور یہ بھاگم بھاگی والا کام بند کرو۔۔۔
بہت ٹائم دے دیا ہے میں نے تمہیں اس سے زیادہ کی اُمید مجھ سے مت کرنا۔۔

مم۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے ابھی بھی بخار ہے!!
لفظوں کو توڑتی ہوئی جھوٹ کا سہارا لے کر اپنی جان چھڑوانا چاہتی تھی، مگر اس پاگل کو کیا پتہ کہ مقابل نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی نیند کی جھپکی نہیں لی ہر چار پانچ منٹ کے بعد وہ اس کا فیور چیک کرتا رہا تھا اور پچھلے دو گھنٹے سے محسوس کر چکا تھا کہ اسے بالکل بھی فیور نہیں۔۔۔

مگر اس نے اسے اُٹھایا نہیں تھا شاید اسے اپنی شدتوں کے لیے پوری طرح سے ٹھیک کرنے کے لیے اس کی نیند پوری کر رہا تھا۔۔۔

میرے ساتھ ڈرامے بازیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔وہ کروٹ لے کر اس کے اوپر آ گیا فجر نے ایک دم سے آنکھیں بند کر لی تھیں اس کا چوڑا شرٹ لیس سینہ فجر کے چہرے کے مقابل جھکا ہوا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا کہ آنکھیں کھلی رکھنا اور میرے لمس کو محسوس کرو۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ کچھ دیر پہلے بولے ہوئے الفاظوں کو دہراؤں۔۔۔۔ تو بہتر ہو گا مجھے مجبور مت کرو۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں عجیب سا بدلاؤ تھا وہ یہ سب کچھ پیار اور محبت سے تو نہیں بول رہا تھا مگر کچھ تھا جو پہلے جیسا نہیں تھا۔۔۔۔

فجر گہری نیند میں سو گئی تھی اور اب اُٹھی تو اس شخص کے الفاظوں میں کچھ تو بدلہ تھا وہ سمجھ نہیں سکی، اب اس نے الفاظوں سے کردار کشی نہیں کی تھی ایسا کیا ہوا تھا اس کے سونے کے بعد، وہ ذہن پر دباؤ ڈالتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔۔۔

مگر اب بھی وہ اپنی بات پر پوری طرح سے قائم تھا کہ ہوش میں آتے ہی اس بے حس انسان کو اتنا یاد نہیں تھا کہ اس کو 24 گھنٹے سے اپنی قید میں رکھے ہوئے خالی پیٹ دوا تک کھلا چکا تھا مگر کھانے کا ایک بار بھی نہیں پوچھا تھا۔۔۔۔۔

فجر کو اب شدید بھوک محسوس ہو رہی تھی اور ہیوی ڈوز کھانے کی وجہ سے گھبراہٹ بھی محسوس ہونے لگی تھی اور سب سے بڑھ کر اس وقت بھوک کا بہانہ بنا کر خود کو اس جنگلی شیر کی گرفت سے آزاد کروانے کا اسے اس سے زیادہ اچھا اور کوئی بہانہ نہیں مل سکتا تھا۔۔۔

وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا کہ فجر نے اس کے لبوں پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے ارادے کو ناکام بنا دیا۔۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے اس کی ہتھیلی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑ کر دبوچتے ہوئے قہر آلود نظروں سے دیکھا۔۔۔

تمہیں عزت راس نہیں آتی وہ گہرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے زور سے دھاڑا فجر کا نازک سا دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔ ظالم کی آواز اس قدر رعب دار تھی کہ فجر کا دل کانپ جاتا جب جب وہ دھاڑتا تھا۔۔۔

وو۔۔۔وہ۔۔ مم۔۔میں۔۔۔

اب بکو گی کیا کہنا ہے یا بکری کی طرح میں میں کرتی رہوں گی۔۔۔۔۔۔

فجر کی ٹوٹتے ہوئے لفظوں سے براق کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تیزی سے بول کر بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اور یہ بات جب میں تمہیں دوائی کھلا رہا تھا اس وقت کیوں نہیں کہی۔۔۔

تمہیں کیا میں تمہارے باپ کا نوکر لگتا ہوں جب تم کہو گی میں تمہاری آرڈر پر ایک ٹانگ پر کھڑا ہو جاؤں گا۔۔۔

وہ غصے سے جھٹکے کے ساتھ سے دور ہوا۔۔۔۔۔وہ اپنے بدلے کی لو میں سلگتے ہوئے ارمانوں کو بار بار رکاوٹوں کی زد میں آتے دیکھ کر تیش زدہ ہو کر بولا۔۔۔

مجھے کیا پتا کہ آپ کو سوائے ظلم کے اور کچھ نہیں آتا۔۔۔

اتنا پتہ تو آپ کو خود بھی ہونا چاہیے کہ مجھے بھوک بھی لگتی ہے میں کوئی روبوٹ تو نہیں۔۔۔۔

اپنی جان چھوٹتے دیکھ فجر میں ایک نئی ہمت پیدا ہو گئی تھی۔۔۔۔

تم یہ سب ڈرامہ کر کے جو کرنا چاہتی ہو اس میں تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔۔۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ آج کی رات میں تمہیں چھوڑ دوں گا تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔

براق۔۔۔براق نام ہے میرا!!

میں جب جب جو جو کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اسے کیے بنا میں کبھی سکون سے نہیں بیٹھتا اور تم پر اپنی قربت کے رنگ چھوڑنے کا جو نشہ ہے اسے میں نے اتنے سالوں سے اپنے دل کے اندر دبا کے رکھا ہوا ہے۔۔۔

اس نشے کو اُتارنے کیلئے نہ تو میں تمہیں جینے دوں گا نہ مرنے دوں گا۔۔۔

تم جو چالاکیاں کر کے مجھ سے بچنے کی کوشش کر رہی ہو ایسی چالاکیاں براق کی دنیا میں بچوں کو بھی سمجھ میں آتی ہیں۔۔۔۔

اب تم نے کھانے کی ڈیمانڈ کی ہے تو وہ براق اتنا بے حس نہیں کہ کسی مجبور، بے بس کو کھانا نہ دے۔۔۔

فجر کو جان کر حیرانی ہوئی تھی کہ اس نے اسے مجبور اور بے بس کہا ہے۔۔۔

اگر کھانا کھانے کے بعد تم نے کوئی نیا شوشا چھوڑا تو بنا سوچے سمجھے تمہیں کھڑکی سے اُٹھا کر نیچے بھوکے شیروں کے آگے ڈال دوں گا سمجھی۔۔۔

وہ انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے دھمکی دیتے ہوئے دھاڑ رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نواب زادے نے فون پر کھانا آرڈر کر دیا اور کھانا روم میں آ چکا تھا۔۔۔

بندے کو دو چیزیں سولی پر لٹکتے ہوئے بھی محسوس ہوتی ہیں ایک نیند اور دوسرا بھوک۔۔۔

جیسے اس وقت فجر سب کچھ بھول کر کھانے پر ڈٹ چکی تھی اسے شدید بھوک لگی ہوئی تھی اس نے کل صبح سے صرف دو ٹوسٹ اور ایک کپ چائے کا پیا تھا۔۔۔۔

اس کے بعد کالج میں اچھا خاصا زرنش اور اس نے کھانا منگوایا مگر وہ اتنی خوش تھی اپنی منگنی کو لے کر کہ اس نے چند ایک نوالے لے کر ہی چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔

اس بیچاری کو کیا پتہ تھا کہ یہ خوشی اسے راس ہی نہیں آئے گی۔اور براق نام کا طوفان اس کی ساری خوشیوں کو اُڑا لے جائے گا۔۔۔وہ بنا شرٹ کے سامنے صوفے پر ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھا تھا اور فجر تو جیسے اسے دیکھ ہی نہیں رہتی اسے شدید بھوک لگ رہی تھی اور اوپر سے بے حس انسان نے جو اسے زخموں کی ماردی تھی،اس کی وجہ سے بخار میں جو پین کلرز وغیرہ کھائی،اس سے جو گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی اس کے لیے فجر کا کھانا کھانا ضروری تھا۔۔۔۔

فجر نے بنا براق کی جانب دیکھے جلدی جلدی کھانا کھانا شروع کیا۔۔۔۔وہ سامنے بیٹھا اس کے کھانے کی سپیڈ دیکھ رہا تھا حالانکہ کھانا اس شخص نے پچھلے تین دن سے نہیں کھایا تھا صرف چائے سگرٹ اور شراب سے ہی پیٹ بھر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور جو کہنے کو اس وقت اس کی بیوی تھی وہ تو آرام سے اپنی بھوک مٹائے جا رہی تھی، مگر اس نے جو تشدد اس معصوم پر کیا تھا وہ کیسے پوچھتی کہ اسے کھانا کھانا ہے یا نہیں۔۔۔

اگر فجر کا بس تو چلتا تو اسے سالوں بھوکا رکھتی۔۔۔۔

فجر نے کھانا تو ختم کر لیا مگر اب اس کے دماغ میں یہ ڈر سر اُٹھانے لگا تھا کہ اب اس کی خیر نہیں اب یہ شخص پھر سے اس کی جان کا عذاب بننے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔۔۔

فجر کھانے کے برتن ٹیبل پر رکھتے ہوئے بیڈ سے آہستہ سے اُتر کر واش روم میں جا کر کچھ دیر بند ہونا چاہتی تھی کیونکہ کمرے کے علاوہ ایک وہی جگہ تھی جہاں پر جانے سے وہ اسے روک نہیں سکتا تھا۔۔۔۔
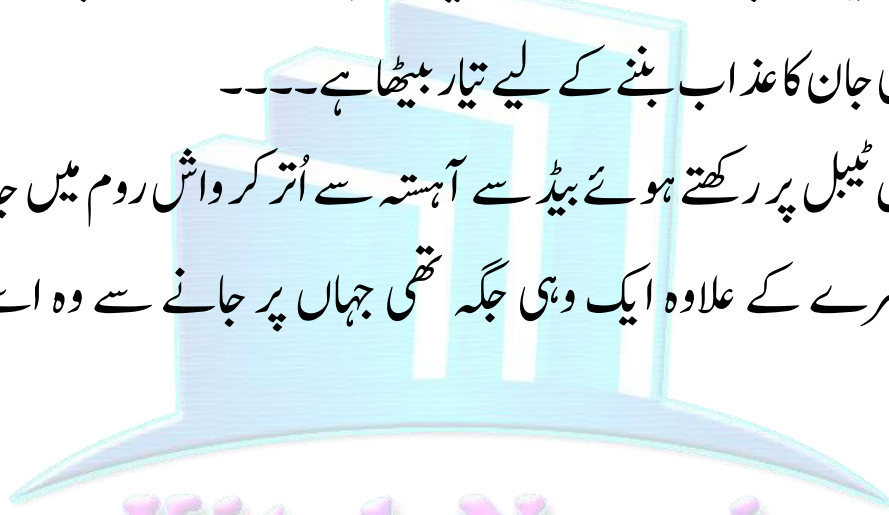
اب کہاں جا رہی ہو۔۔۔

واش روم میں جا رہی ہوں اور کہاں جاؤں گی۔۔۔۔

اور کتنی دیر میں باہر نکلوں گی۔۔۔۔۔

بہت ہی بے ہودہ سوال ہے۔۔۔۔۔

میرے ساتھ زیادہ زبان درازی مت کرو میں تو خود بے ہودہ ہوں تو میرے سوال صحیح کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

سوال تو ٹھیک صرف تمہارے عاشق کے ہوتے ہونگے جو پڑھا لکھا تھا، عقلمند تھا، ذہین تھا، خوبصورت تھا اور تم سے محبت کرتا تھا تم بھی اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔

ایک بار پھر سے اس شخص کی زبان نے زہر اُگلنا شروع کر دیا تھا۔۔۔اس نے سب باتوں میں) تھا، تھا(ایسے لگایا جیسے بیچارا عالیار مر چکا ہو مگر دونوں کی محبت میں) بے ہودہ (لگا کر پتہ نہیں کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔

فجر اس کی تلخ باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے جا کر واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔کافی دیر تک وہ واش روم کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی رہی پاگل لڑکی یہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ باہر گھومتا ہوا جنگلی شیر اسے کسی صورت بھی آج کی رات بخشنے والا نہیں ہے وہ بچوں کے جیسی حرکتیں کر کے اس سے بچنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔

اس کی بھاری آواز فجر کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے ابھی کچھ دیر اور لگے گی۔۔۔۔

تمہاری دیر کی تو ایسی کی تیسی!!

دروازہ کھولو ورنہ دروازہ توڑنے میں مجھے کوئی زیادہ محنت کرنی نہیں پڑے گی۔۔۔۔۔

میں نہیں آؤں گی!!

وہ ڈری ہوئی ہرنی واش روم کے اندر خود کو محفوظ محسوس کرتے ہوئے بول تو گئی مگر اس کا انجام وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

اگلے دو سیکنڈ میں واش روم کا دروازہ چابی سے کھول کر وہ گھورتا ہوا اندر آ چکا تھا۔۔۔۔

تمہارے دماغ میں کوئی بات بھی آسانی سے کیوں نہیں گھستی۔۔۔

یہ براق کی دنیا ہے جہاں پر صرف میری مرضی، میری حکومت چلتی ہے تم نے سوچا بھی کیسے کہ تم اس طرح سے مجھے چکمہ دے سکتی ہو۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی ہوئی چابی کو فرش پر پھینکتے ہوئے وہ جھپٹ کر اس کے قریب گیا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔۔

سر کے پیچھے سے بالوں کو پکڑ جھٹکا دے کے پیچھے کو جھکاتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے شدت سے قید کر گیا۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے وہ ڈری، سہمی ہوئی ہرنی جنگلی شیر کے شکنجے میں پوری طرح پھنس چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی نازک پنکھڑیوں کو اپنے آتشی لبوں کے گرفت میں لیے کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے گڑیا کی طرح اوپر اُٹھالیا اور اسی حالت میں سے بیڈ پر لے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی لمبی چوڑی جسامت کے سامنے وہ کمزور گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔

اس بار فجر کو کوئی موقع دیے بغیر اس پر قابض ہوتا چلا جا رہا تھا، کمر پر رکھا ہوا ہاتھ میکسی پر لگی ہوئی زپ کو ایک ہی جھٹکے میں کھول چکا تھا۔۔۔

لب اب بھی اس کی پنکھڑیوں کو پوری شدت سے قید کیے ہوئے تھے۔۔۔

وہ ایک ایک سانس کے لیے اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

اس کی سانسوں کو روکے، اس کی سانسوں کو تیزی سے اپنے اندر کھینچتے ہوئے اس نازک جان کے لیے کڑا امتحان بن چکا تھا۔۔۔۔

تشنگی میں خود سے بیگانہ ہوا پوری طرح سے اسے اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا کھلی زپ پر رکھا ہوا اس کا بھاری دہکتا ہوا ہاتھ اس کی نازک سی کمر کو جلانے کی حد تک گرمائے ہوئے تھا۔۔۔

وہ تو اس لڑکی سے صرف بدلہ لینا چاہتا تھا صرف اس کو سزا دینے کی خاطر آج کی رات اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرنا چاہتا تھا مگر یہ اسے کیا ہو رہا تھا، وہ خود سے ہی بغاوت کرتے ہوئے اس کی قربت میں دیوانگی نچھاور کرتا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی رُکتی ہوئی سانسوں کو محسوس کر کے پنکھڑیوں کو آزادی بخشی تو فجر تیز تیز سانسیں لیتی ہوئی خود کو زندہ سمجھنے کے لائق ہوئی تھی---

اس کے خوبصورت چہرے پر لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے نہ جانے بدلہ لے رہا تھا یا اپنے سلگتے ارمانوں کی آگ کو ٹھنڈی کر رہا تھا-----

سالوں کی جنونیت وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ساتھ اس پر بکھیرتا جا رہا تھا،اس کے ہر نین نکوش کو لبوں سے چومتے ہوئے اس نازک وجود کو سسکنے پر مجبور کر رہا تھا--

آنکھوں پر لب رکھ کر چومتے ہوئے وہ گالوں پر لمس بکھیرتے ہوئے کانوں کی لو تک پہنچ گیا،کان کی نازک سی لو پر لب رکھ کر دانتوں سے چبن دے کر اس کی سسکاریوں کو مزید بڑھا گیا---

گردن پر لمس چھوڑتے ہوئے اپنے دیے ہوئے زخموں پر لب رکھ کر چبھن دی تو وہ سسکنے لگی تھی---

مگر وہ اس کی سسکاریاں سنے بنا اس کے نازک وجود پر اپنی حسرتوں کے رنگ گہرے کرتا جا رہا تھا----

وہ بے باکی سے کیسے اس پر حق جماتا جا رہا--

اپنی عزت کو کھو دینے کا ڈر فجر کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔بے شک کہنے کو وہ اس کا شوہر تھا مگر فجر اس شخص کو کبھی شوہر کے روپ میں تسلیم نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جس طرح اس نے فجر کے کردار کی لفظوں سے دھجیاں اُڑائیں تھیں۔۔۔

براق کو مزاحمتیں پسند نہیں!!

سب حق دیتا اگر تم حقدار بن کر آتی تو، مگر اس وقت صرف تم میرے لیے بدلے کی آگ سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔

اس کے نازک سے وجود پر جگہ جگہ بیلٹوں کے نشان واضح نظر آرہے تھے۔۔۔

زخموں کی نشانوں پر اس کے لب سرخ مرچی کے جیسی اذیت دے رہے تھے مگر وہ سفاک تھا اس نے سفاک اور ظالم ہی رہنا تھا اس پر ذرا اثر نہیں تھا اس کی سسکیوں کا۔۔۔

نرم گرم ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے ہاتھوں کو اس کی گرفت سے چھڑوانا چاہا تھا۔۔۔

مگر وہ شیر کی طرح اس پر قابض ہوئے اسے ہلنے تک نہیں دے رہا تھا ٹانگوں کو ٹانگوں میں جکڑے ہوئے اس کے اوپر گھٹا کی مانند چھا چکا تھا۔۔ دونوں ہتھیلیوں کو اطراف میں ہاتھ رکھے اس کی انگلیوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں کی انگلیوں میں پھنسائے بیڈ پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اس شخص میں سچ میں رحم نام کی شاید کوئی چیز نہیں تھی خواہ مخواہ میں ہی فجر نے اس سے کچھ اُمیدیں باندھ لی تھیں۔۔۔

وہ جس طرح اس کے نازک وجود پر شدتیں بکھیر رہا تھا اسے کہیں رحم نام کی کوئی چیز نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

روتی ہوئی آنکھوں سے اپنی بے بسی کا تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ایک بات کو اس نے تسلیم کر لیا کہ مقابل طاقت والا ہے اور وہ کمزور۔۔۔

کمزور کا کبھی بھی طاقتور سے جیتنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے۔۔۔

پپ۔۔۔پلیز چھوڑ دیں میں مر جاؤں گی۔۔۔

فجر کی سسکیوں میں اس کی درد بھری آواز بھی شامل تھی۔۔۔

ششششش۔۔۔

دوبارہ تمہاری آواز مجھے روکنے کے لیے نہ نکلے ورنہ حلق سے زبان کھینچ لوں گا۔۔۔

اس کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے پوری طرح سے اسے خاموش کروا گیا۔۔۔

پلیز چھوڑ دیں میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

ایک بار پھر سے اس کی دردناک آواز براق کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

تو اپنے شوہر کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے مر سکتی ہو تو مر جاؤ۔۔

آج مجھے جینا ہے تمہاری قربت میں ڈوب کر۔۔۔

بہت سالوں سے تمہارے ہجر کی آگ میں جلتا ہوا میں بھی تو مر رہا تھا۔۔۔

سرگوشیاں بکھیرتا ہوا وہ پوری طرح اسے بہک چکا تھا۔۔۔

اس کے دہکتے لب اس کے پیٹ تک پہنچ چکے تھے وہ سسک رہی تھی، وہ مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔

براق کے جسم میں جیسے ایک آتش فشاں جمع ہونے لگا تھا اس کے مہکتے وجود کی خوشبو کو محسوس کر کے۔۔۔یہ لڑکی اس کی سانسوں میں نشہ بن کر اُترتی جا رہی تھی اور وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا۔۔۔

وہ براق کی بے باقیوں پر شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی نظروں میں بے باقی تھی اور ہاتھوں میں حدت۔۔۔۔

وہ فجر کو شدتوں سے اذیتوں کی لپٹوں میں لیتا ہوا صرف اپنے دل کو سکون پہنچا رہا تھا۔۔۔

تسکین تھی اسے اس بات کی کہ فجر پوری طرح سے پاک دامن ہے۔۔۔

یہ جاننے کے بعد بھی اس کے غصے کی آگ کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

شاید یہ غصہ ہی تھا جسے وہ اس پر شدتوں کی صورت میں اُتار رہا،یقین تو اسے کب سے آچکا تھا کہ وہ پاک دامن ہے۔۔۔۔

اس کی ہچکچاہٹ،اس کا غصے سے گریبان پکڑنا،ڈری ہوئی بھیگی بلی سے زخمی شیرنی تک کا اس کا سفر اس کے کردار کی صفائی چیخ چیخ کر دے رہا تھا۔۔

یہ کیسی آگ تھی،یہ کیسا غصہ تھا،جس کی لپٹوں سے فجر کا نازک سا وجود جلتا ہوا بھسم ہو رہا تھا۔۔

یہ شخص غصہ اُتار رہا تھا یا جنون یہ تو وہ خود بھی نہیں جان پا رہا تھا۔۔۔

اس پر اپنے غصے جنون محبت عشق کی بارش برساتا اسے سسکنے کی حد تک اپنی سانسوں میں اُلجھائے ہوئے تھا۔۔۔

روم میں فجر کی تیز سانسیں اور سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔

مقابل کی تیز سانسوں کی آواز اس کی سانسوں میں مل کر اس گہرے گھنے جنگل میں عجیب محبت عشق اور بدلے کا نغمہ گنگنا رہی تھی۔۔۔

....

خدا کے لیے میری جان چھوڑیں مجھے فجر کی نماز پڑھنی ہے۔۔۔

فجر کی نماز میں بہت وقت پڑا ہے پہلے شوہر کی اطاعت کر لو اس کے بعد خدا کو راضی کر لینا۔۔۔

نفرت ہے مجھے شوہر کے نام سے آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے ایک شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

تمہاری ایموشنل باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔۔۔۔
اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کھینچ کر اپنی سانسوں سے زیادہ قریب لے آیا تھا۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی، کوئی کسر باقی رہ گئی ہے جو اب آپ پوری کرنا چاہتے ہیں خدا کے لیے میری جان چھوڑ دیں، رحم کھائیں میری ذات پر پر۔۔۔۔۔۔

مجھے شرم نہیں آتی مگر تمہیں شرمانے پر ضرور مجبور کر دوں گا، جیسے پہلے پوری رات سے کر رکھا ہے۔۔۔۔

اس کے کندھے پر لب رکھتے ہوئے ایک بار پھر سسکنے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔

خدا کے لیے پیچھے ہٹیں، مجھے خود سے نفرت ہونے لگی ہے آپ کے ساتھ گزاری ہوئی ایک ہی رات میں۔۔۔

وہ براق کی شدتوں سے بری طرح سے ٹوٹی ہوئی تھی بخار نے اس کی حالت نازک کر رکھی تھی، اوپر سے سخت جان براق کی شدتوں کو خود پر برداشت کر کر کے اس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔۔۔

پوری رات اس کی مضبوط سخت گرفت میں شدتوں کی ضربیں اسے بے حال کیے ہوئیں تھیں۔۔۔

کہاں وہ کانچ کی گڑیا کے جیسی نازک سی لڑکی جسے گھر والوں نے بڑے پیار محبت سے ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا تھا۔۔۔

وہ نازک سی کھلتے گلاب کے جیسی لڑکی، اور کہاں مقابل بالکل اس کے برعکس، آتش فشاں پہاڑ کی مانند آگ اُگلتا بے حد خوبصورت مگر سخت جان مرد تھا۔۔

گلاب کی پتیوں کے جیسی جوانی کو دشمنِ جاں نے اپنے غصے اپنی دیوانگی اپنی جنونیت میں پوری رات جس طرح اس نے مسلا تھا، وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔

اس وقت یہ شخص اسے پہلے سے کہیں زیادہ بھیانک اور بے رحم لگ رہا تھا اور نفرت تو وہ اس سے پہلے ہی بے انتہا کرتی تھی۔۔۔۔

خوف تو بچپن سے لے کر اسے اس شخص کی آنکھوں سے آتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے کب سوچا تھا کہ جس شخص سے وہ اتنا ڈرتی تھی، خدا ایک دن اسے اس کے نصیب کی لکیروں میں لکھ دے گا۔۔۔

اس کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی غصے سے لبریز اس کے بھاری وجود کے نیچے سے نکلنا چاہتی تھی، اس کے فلادی بھاری جسم کو اس سے زیادہ وہ اپنی نازک جان پر چاہ کر بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اور وہ تھا جو اب بھی اس کی جان چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔۔۔

اس کی جنونیت کو سہتے سہتے صبح ہو چکی تھی مگر اس کا دل شاید ابھی بھرا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ جٹپٹا کر بھی اس کی قید سے آزاد نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔

فجر کو اس وقت ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے دبی ہوئی ہو، اس کا فولادی جسم ضرورت سے کچھ زیادہ سخت اور بھاری تھا۔۔۔۔

اس شخص نے نہ تو پوری رات فجر کو سونے دیا تھا اور نہ ہی خود سو کر اپنے اوپر پر رحم کھایا۔۔۔۔

اس کے وجود کی کوئی ایسی نازک رعنائی نہیں تھی جہاں پر اس کے آتشی لبوں کے لمس اس نے نہ محسوس کیے ہوں۔۔۔۔

وہ سسکتی رہی تڑپتی رہی مگر وہ اپنی جنونیت میں اس پر گھٹا بن کر چھایا، اس کے وجود کے ہر حصے پر اپنی وحشت دیوانگی بدلہ نہ جانے کن کن چیزوں کا اس سے حساب کتاب پورا کرتا رہا تھا۔۔۔

جس خوبصورت رات میں ایک لڑکی کو بڑے پیار سے خود میں شامل کیا جاتا ہے یہاں فجر کے نازک وجود کو صرف اس کی جنونیت دیوانگی اور بدلے کو سہنا پڑا تھا۔۔۔۔اور جس بے دردی سے اس کی دھڑکنوں پر سختیاں دکھاتے ہوئے اس کے لبوں کے نے گستاخیاں اُتاری تھیں اس کا درد وہ اب تک دھڑکنوں پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

آرام سے لیٹی رہو۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے ہوئے تھا،اس کی جھٹپٹاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے خمار دار بھاری آواز میں بولا۔۔۔

کیوں نہیں آزاد کر رہے ہیں مجھے ؟؟

میں تو بد کردار ہوں کیچڑ سے بھری ہوئی ہوں تو کیوں مجھے اس طرح سے اپنے قریب کیے ہوئے ہیں ؟؟

چھوڑیں اب تو آپ کو پوری طرح سے تسلی ہو گئی ہے کہ میں بد کردار ہوں، اب تو میرے کردار کو ہر نظریے سے آپ نے پرکھ لیا ہے!!

کہتے ہوئے اس کی آواز میں آنسوؤں کی لرزش وہ صاف محسوس کر سکتا تھا۔۔

اسے یقین تھا اپنے کردار پر کہ وہ پاکیزہ ہے، اس کا کردار شیشے کی طرح شفاف اور خوشبودار تھا، اس کا کردار اس کے لیے غرور تھا، اور اس نے اپنے غرور پر کبھی کوئی داغ نہیں لگایا تھا اور اسی غرور میں اب وہ طنز کرتے ہوئے غصہ اُتار رہی تھی، وہ طنز مارتے ہوئے براق کو خود سے دور کر رہی تھی۔۔۔

فجر کی اُمید کے برعکس مقابل نے اس کے طنز پر کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا وہ حیران ہوئی تھی کہ یہ شخص خاموش کیوں ہے کیا اس کی خاموشی کو وہ اپنی پاک دامنی کا سرٹیفکیٹ سمجھ سکتی ہے وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کے نازک وجود پر گھٹا بن کر کندھے پر لب رکھے خاموشی سے لیٹا ہوا تھا۔۔

آپ خاموش کیوں ہیں؟؟

اب کوئی طعنہ نہیں مارے گے، الفاظ ختم ہو گئے ہیں یا شرمندہ ہیں کہ کیسے بے گناہ لڑکی کے کردار کی دھجیاں اُڑائی ہیں؟؟

یا دُکھ ہو رہا ہے اس بات کا کہ جو کچھ آپ نے میرے بارے میں سوچا وہ سب غلط ثابت ہو گیا ہے؟؟
اس نے جو کچھ کل سے برداشت کیا تھا اپنے کردار کو ثابت کر کے وہ بھی اس کے منہ سے ندامت کے الفاظ سننا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ بھول رہی تھی کہ مقابل براق تھا، جو اپنے رول خود بناتا تھا اور اس کے رول میں ندامت، شرمندگی، سوری جیسے الفاظ شامل ہی نہیں تھے۔۔

فجر مجھے زبان دراز عورتیں بالکل پسند نہیں۔۔
اچانک اس نے اپنی چپ کو توڑا، مقابل کی بھاری آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔

زبان کو اگر منہ کے اندر رکھو گی تو زیادہ بہتر ہو گا چہرہ اُٹھا کر اس کے چہرے پر گہری نظر ڈالتے ہوئے سختی سے کہا۔۔۔
اس کی سختی والی آواز سے فجر خاموش ہو گئی، فجر پر اب بھی گزری رات کا خوف طاری تھا، وہ کبھی اس رات کو بھول نہیں سکتی تھی۔۔۔ اس کے جسم پر بیلٹوں سے لگے ظالمانہ تشدد کے زخم اور پرکھنے کی سولی پر لٹکا کر جو عزت اس نے دی تھی وہ کبھی بھولنا چاہتی بھی تو نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔۔

یہ رات اس پر کتنی بھاری تھی یہ تو صرف معصوم فجر کا دل ہی جانتا تھا۔۔ مگر اب بھی مقابل کی آنکھوں میں نہ شرمندگی تھی،نہ ندامت،وہ حیران تھی کہ اس کے کردار کو پرکھنے کے بعد بھی اس شخص نے سوری جیسے لفظ کا استعمال کرنا ضروری نہیں سمجھاتا۔۔۔۔۔
اس کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو درد زدہ نہ ہو کہیں اس کے تشدد کے نشان تھے،تو کہیں اس کی شدتوں کا اثر۔۔۔
آج سے پہلے فجر کو رات کبھی اتنی طویل نہ لگی تھی،دل ہی دل میں اس نے کتنی دعائیں کی تھیں کہ اس خوفناک رات کی صبح جلدی ہو جائے۔۔۔۔

پوری رات اس نے جس بے رحمی سے اس کے وجود پر حکومت بنائے رکھی تھی فجر کا نازک سراپہ اس کی شدتوں میں ٹوٹ کر کرچیاں بن چکا تھا۔۔۔۔ خدا نے اس کی سنی اور صبح ہونے لگی تھی اس گھنے جنگل میں اسے بالکل پتہ نہیں چل رہا تھا کہ رات کا کون سا پہر ہے تھا،مگر سامنے لگی ہوئی گھڑی پر ٹائم دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ فجر کی نماز کا ٹائم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

فجر بچپن سے نماز کی پابند تھی ویسے تو ورک خاندان کے تقریباً تمام افراد پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتے تھے کیونکہ صلاح الدین نے اپنے گھر کی بنیاد دینِ اسلام سے رکھی تھی۔۔۔۔فجر کو نماز پڑھنے کا بہت شوق تھا،وہ پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتی تھی۔۔۔

جب سے ہوش سنبھالا تھا آج پہلی بار اس کی کل کی ساری نمازیں قضا ہو گئیں۔۔۔جس کا اسے دل سے افسوس تھا،کیسے وہ اپنے خدا سے دور ہو گئی،اب وہ اس سے آزادی چاہتی تھی تاکہ وہ اپنے رب کے روبرو ہو کر سب نمازوں کی قضائیاں دے سکے۔۔۔۔۔

اپنے رب سے معافی مانگ سکے،پہلے ہی نہ جانے کس گناہ کی سزا اسے براق کی صورت میں مل رہی تھی۔۔۔

پوری رات ایک سیکنڈ کا سکون فجر کے نصیب میں نہیں ہوا اب اس شخص کی نہ جانے یہ کیسی ضد تھی کہ اسے اپنے نیچے سے اُٹھنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

پلیز مجھے نماز پڑھنی ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ابھی بہت وقت ہے تھوڑی دیر میں پڑھ لینا بالوں میں چہرہ چھپائے سرگوشی میں کہا۔۔۔

مجھے ابھی پڑھنی ہے!!

مجھے ضدی اور خود سر عورتیں زہر لگتی ہے----

تو مار دیجیے مجھے!!
ویسے بھی میری روح تک کو آپ نے چھلنی کر دیا ہے تو میرے اندر ایسا کچھ نہیں بچا جس کو بچانے کی مجھے چاہ ہو---

اگر تمہیں مارنا میرے بس میں ہوتا تو کب سے تمہیں اس دنیا فانی سے کوچ کروا چکا ہوتا----

ہوں ں--ہنسی آرہی ہے مجھے یہ جان کر کہ کچھ ایسا بھی ہے جو آپ کے بس میں نہیں---
مجھے میرے اپنوں سے دور کر دیا، میری ہستی کھیلتی زندگی کو لمحوں میں ویران کر دیا، میرے کردار کی تذلیل کر کے دھجیاں اُڑادیں، مجھے کہیں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا میری نظروں میں مجھے گرا

دیا، میری مرضی کے خلاف مجھ پر اپنی حکومت قائم کرلی۔۔۔۔اور اب بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ کے بس میں اگر ہوتا۔۔۔۔

واؤ۔۔۔۔کس خوبصورتی سے آپ کسی کی بے بسی کا مذاق بھی اُڑا لیتے ہیں۔۔۔۔

وہ اپنا سب کچھ لٹا کر شاید نڈر ہونے لگی تھی یا یہ اس کے اندر کا درد تھا جو لفظوں کی صورت اختیار کرنے لگا۔۔۔

براق کی زندگی خود ایک مذاق ہے، میں کسی سے مذاق نہیں کرتا۔۔۔

ریشمی بالوں کو اس کے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے نہ جانے اس کے چہرے میں کیا تلاش کر رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کے خوف سے فجر نے نظریں ہٹا کر دیوار پر مرکوز کرلی تھیں۔۔۔

جانتا ہوں کہ میری طاقت کیا ہے اور میں کیا کر سکتا ہوں، تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔مگر جو میں نے کہا وہ مذاق نہیں حقیقت تھا، براق اتنا سفاک ہے کہ اگر مجھ سے کسی کی جان لینے کو کہا جائے تو میں سوال کرنا بھی گوارا نہ کروں اور اسے موت کی گھاٹ اُتار دوں۔۔۔۔

صرف ایک تمہیں مارنا میرے بس میں نہیں، کیا کروں یہاں پر تمہارا نام لکھا ہے۔۔۔

دل والے مقام پر بے دردی سے مکہ مارتے ہوئے اس نے کہا تھا----

دل کے اندر اور دل کے باہر جو تمہارا نام لکھا ہے وہ مجھے یہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا---

مضبوط سینے پر دل والے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے جنونیت سے لبریز لہجے میں بولتے ہوئے شاید وہ دکھانا چاہ رہا تھا جہاں پر اس نے فجر کا نام لکھ رکھا تھا-----

فجر نے ایک نظر اس کے دل پر لکھے ہوئے اپنے نام کو دیکھا، یہ کیسا جنونی شخص تھا جو دل پر اس کا نام لکھوائے ہوئے اسی کے نازک دل کی کرچیاں کر چکا تھا----

فجر رانی تم پریشان مت ہو تمہاری جان لینے کے اور بہت سے طریقے ہیں میرے پاس، ہر دن اور رات تمہاری جان کو سولی پر لٹکائے رکھوں گا------

براق کے لہجے کا بدلاؤ فجر کی سمجھ سے باہر تھا---ایسا نہیں تھا کہ وہ اس سے بہت محبت سے پیش آ رہا تھا---بس کچھ تھا اس کے لہجے میں جو بدل چکا تھا وہ کیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی---حالانکہ اب بھی گرے آنکھیں پوری شدت سے گھور کر اسے دیکھتے ہوئے ڈرا رہی تھیں---

مم---م---مجھے نماز پڑھنی ہے!!

اس کی گری آنکھوں سے گھبر اکر ایک بار پھر سے واپس نماز کا بول کر آزادی کی طلبگار تھی۔۔۔

جاؤ اور نماز ادا کر لو خدا کو راضی کرنے کے بعد شوہر کی اطاعت کو یاد رکھنا۔۔۔۔بہت سارے حساب کتاب باقی ہیں، اس ایک رات کی شدتیں میری سالوں کی تڑپ کی آگ کو ٹھنڈا نہیں کر سکتیں۔۔۔

وہ شرٹ لیس سینا لیے اس کے بے لباس وجود سے دور ہوا۔۔۔۔

وہ اب بھی بلینکٹ کے اندر کور تھی۔۔۔اس ظالم شخص نے صرف اپنے ساتھ اب تک کے گزارے ہوئے سارے وقت میں ایک کام اچھا کیا تھا۔۔۔۔۔

مقابل نے اس کے وجود پر حکومت بنائی شدتیں بکھیریں اس کی ہر رعنائی کو مسلتے ہوئے خود کو یہ یقین بھی دلایا کہ وہ پاک دامن ہے، اسے ہر کسوٹی سے اُتار کر اس کے نازک سراپے کو تار تار کر چکا تھا۔۔۔مگر اس کے بے لباس جسم کو اس کمبل کے اندر ہی کور کیے رکھا تھا۔۔۔اور یہ احسان تھا اس کا فجر کی ذات پر ورنہ تو شاید اس بے باک شخص کے سامنے خود کو برہنہ دیکھ کر وہ شرم سے مر ہی جاتی۔۔۔۔

وہ صرف اپنے وجود پر بلیک ٹراؤزر پہنے بیڈ پر کروٹ لیتا ہوا، اس کے وجود پر احسان کرتا ہوا ہٹ چکا تھا، مگر اسے اب بھی پوری طرح سے کمبل میں ہی لپٹا ہوا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

وہ پچھلی چار راتوں سے نہیں سویا تھا، چار راتیں اور تین دن جاگ کر اس کی حالت اس وقت کسی نشہ آور جیسی تھی۔۔۔جو کروٹ لے کر تکیے پر اُلٹا سر رکھتے ہی گہری نیند میں جا چکا تھا۔۔۔

اس کے خراٹوں کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ گہری نیند میں جا چکا ہے۔۔۔فجر نے حیرانی سے اسے دیکھا جو ابھی کچھ منٹ پہلے بلکہ سیکنڈ پہلے اس سے باتیں کر رہا تھا اب گہری نیند میں سو بھی چکا تھا۔۔۔

یہ شخص گرگٹ کی طرح کتنے رنگ بدل سکتا ہے وہ حیران تھی۔۔۔اپنے بے لباس وجود کو بلینکٹ میں لپیٹے ہوئے اسے بیڈ پر بنا شرٹ کے چھوڑ وہ واش روم میں جا کر بند ہو چکی تھی۔۔۔

....

مسٹر آصف آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے آپ اپنی وائف سے مل سکتے ہیں۔۔۔

یہ خبر آصف کے لیے ایسی تھی جیسے مرنے والے کو یہ بتا دیا گیا ہو کہ اب اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں وہ زندہ رہ سکتا ہے۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ ڈاکٹر!!

آصف ورک کے ویران چہرے پر خوشی کی سرخیاں پھیل گئیں---اس نے رو رو کر جو خدا سے دعائیں مانگی تھیں خدا نے وہ قبول کر لیں خدا نے اس کی عافیہ کو اسے واپس لوٹا دیا تھا---

مگر مسٹر آصف آپ کو ایک بات کا خاص دھیان رکھنا ہوگا آپ کی وائف اس وقت شدید ذہنی سٹریس میں ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ آپ اپنی وائف سے بہت پیار کرتے ہیں تو آپ کوشش کریں کہ اس وقت ان کے پاس آپ کے سوا اور کوئی نہ جائے----

آپ ان کا سٹریس لیول کم کریں ورنہ اس بار اگر ان کا بی پی شوٹ ہوا تو ان کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں---

ڈاکٹر ہونے کے ناطے یہ بات سٹریٹ فارورڈ میں اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ آپ کہیں پر بھی کوئی غلطی کوتاہی نہ کریں---

ڈاکٹر کوئی غلطی کوتاہی نہیں ہوگی اور آپ بے فکر رہیں ان کا سٹریس لیول بالکل کم ہو جائے گا--

آصف ورک نے پُر اعتماد لہجے سے کہا اسے یقین تھا اپنی محبت پر کہ وہ اپنی عفی کو سٹریس سے باہر نکال کر زندگی کے قریب لے آئے گا---ڈاکٹر ساری انفارمیشن آصف ورک کو بتا کر جا چکا تھا---

آصف ورک کو اس کے بابا کا نہیں بتایا گیا تھا کہ ان کو بھی 24 گھنٹوں کے لیے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا گیا تھا۔۔اب ان کی حالت کافی بہتر تھی،اذلان اور حماد ان کے پاس تھے۔۔۔۔

آصف پہلے ہی شدید صدمے میں تھا ایک طرف بیٹی کو کھو دینے کا غم اور دوسری طرف بیوی زندگی اور موت کے بیچ جھول رہی تھی۔۔۔ایسے میں اسے صلاح الدین کی خبر دے کر مزید پریشانی سے بچانے کے لیے یہ بات اس سے پوری طرح سے راز رکھی گئی۔۔۔

ہاسپٹل میں صدف اور ثریا بیگم عافیہ سے ملنے آئی تھیں اور ساتھ میں آصف کے لیے گھر سے کھانا اور چائے لے کر آئیں، مگر آصف ورک کے حلق سے اس وقت کوئی چیز نہیں اُتر سکتی تھی۔۔۔اس نے کھانا رکھ تو لیا مگر وہ اپنی عفی کو دیکھے بغیر کچھ نہیں کھا سکتا تھا۔۔۔

پلیز بھابھی آپ دونوں فلحال گھر چلے جائیں،جیسا کہ آپ نے سنا ہے کہ اس وقت عافیہ سے کسی کو ملنے کی اجازت نہیں ہے،تو آپ گھر بچیوں کے پاس جائیں اور منت کا بہت خیال رکھیے گا۔۔۔۔

مجھے بہت فکر ہو رہی ہے اس کی۔۔۔

بظاہر تو سب کو یہی لگ رہا تھا کہ عافیہ اور منت فجر کی وجہ سے سٹریس میں ہیں مگر فجر کے ساتھ ایک اور بہت گہرا صدمہ تھا جو عافیہ، آصف، منت اور وجدان فیس کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔اس بات سے گھر والے پوری طرح سے بے خبر تھے۔۔۔

آپ بے فکر ہو کر یہاں عافیہ کا خیال رکھیں۔۔۔ہم ہیں گھر منت کے پاس۔۔۔۔
اور وجدان کے ہوتے ہوئے آپ کو منت کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں وجدان کی ماں نے تسلی دی تو صدف نے بھی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔

جی اسی بات کا سکون ہے مجھے کہ وجدان کے ہوتے ہوئے میری بیٹی ہر مشکل وقت سے گزر جائے گی، خدا ہمیشہ ان دونوں کی جوڑی سلامت رکھے۔۔۔۔
آصف ورک کے منہ سے بے اختیار اپنی بیٹی کے لیے دعائیں نکلی تھیں۔۔۔۔۔

ثریا بیگم اور صدف کھانا تھما کر جا چکی تھیں اور آصف ورک نے رخ عافیہ کے روم کی جانب کیا۔۔۔۔

....

اذلان اور حماد ابھی ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے دا.جی کو لے کر۔۔۔

دا.جی کو کمرے میں چھوڑنے کے بعد حماد ایک بار اپنے فلیٹ پر جا رہا تھا جو اس نے کچھ دنوں پہلے خریدا تھا اب وہ وہاں پر اکیلا رہتا تھا۔۔۔

مگر باہر نکلتے ہوئے اس کی نظر گارڈن کی کرسی پر بیٹھی ہوئی، خالی نظروں سے کیاری میں لگے ہوئے پھولوں کو گھورتی منت پر پڑی، تو بے اختیار اس کے قدم منت کی جانب چل پڑے تھے۔۔۔

منت کیسی ہو۔۔۔

اس کی آواز پر منت نے چونک کر دیکھا۔۔

ٹھیک تو نہیں ہوں، جب تک فجر نہ مل جائے میں ٹھیک کیسے ہو سکتی ہوں۔۔

منت کا ٹوٹا ہوا درد زدہ لہجہ حماد کے دل میں چبن پیدا کر گیا۔۔۔

منت تم اپنا خیال رکھو ہم فجر کو ڈھونڈنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں انشاءاللہ وہ بہت جلد مل جائے گی۔۔

حماد نے دلاسہ دیتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا کہ اسی وقت وجدان ورک کی بھاری آواز سن کر اسکا ہاتھ وہیں رک گیا۔۔ مٹھی کو بند کرتے ہوئے ہاتھ پیچھے کھینچ چکا تھا۔۔۔

تم میری بیوی سے دور رہو۔۔۔

اس کی ہر پریشانی اور دکھ میں اس کو کندھا دینے کے لیے اس کا شوہر موجود ہے۔۔ تم اپنی پیش قدمیاں کہیں اور جا کر دکھانا۔۔

وجدان اس کے ہاتھ رکھنے والی حرکت کو دیکھ چکا تھا اور وجدان کو کہاں منظور تھا کہ اس کی منت کو کوئی ٹچ کرے اور وہ ٹچ کرنے والا شخص حماد ہو تو پھر تو وہ ہاتھ توڑنے تک کا روادار تھا۔۔۔

منت اس کی تھی اس بھرم کو تو اس نے بچپن سے لے کر جوانی تک اپنے دل میں پالا تھا وہ تو بچپن میں کبھی منت کو کسی کے ساتھ کھیلنے نہیں دیتا تھا تو آج منت کے کندھے پر حماد کو ہاتھ رکھنے کا حق کیسے دے سکتا تھا۔۔۔

وجدان بھائی آپ شاید بھول رہے ہیں، یہ آپ کی بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ میری خالہ کی بیٹی میری کزن بھی ہے۔۔۔۔

وجدان کا یوں کھلے الفاظ میں اس کی توہین کرنا اور اپنی بیوی سے دور رہنے کو کہنا حماد کو انتہائی بُرا لگا تھا۔۔۔۔

شاید میری بات سیدھی طرح سے تمہاری کھوپڑی میں گھسی نہیں۔۔۔

میں نے کہا میری بیوی سے دور رہو!!

اس کا ہر رشتہ مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔۔اور مجھے نہیں پسند کہ تم میری بیوی کے ارد گرد بھی کہیں نظر آؤ۔۔۔۔

حماد جو منت کو زرد رنگت کے ساتھ اکیلا باہر گارڈن میں بیٹھا ہوا دیکھ کر اس کے قریب آکر اسے دلاسہ دینا چاہتا تھا یا یوں کہو کہ وہ اتنے دنوں کے بعد منت کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک دے رہا تھا۔۔۔۔اپنے دل میں چھپی ہوئی منت کی محبت کو وہ آج بھی ختم نہیں کر سکا تھا اور اسی محبت کے بہکاوے میں آکر اس نے جب قدم منت کی جانب بڑھائے،وہ کچھ دور کھڑے ہوئے وجدان کو دیکھ ہی نہیں سکا۔۔۔جو فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

وجدان جس کی نظر منت پر پوری طرح سے تھی،وہی تو منت کو کچھ دیر کے لیے باہر کھلی فضا میں لے کر آیا تھا تاکہ شاید وہ سٹریس سے باہر آجائے۔۔۔حماد کو منت کے پاس آتے ہوئے دیکھ وجدان فون بند کر کے تیزی سے چلتا ہوا منت کے پاس آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

شاید وہ اپنا حق دکھا رہا تھا کہ جہاں پر ہاتھ رکھنے کے بارے میں وہ سوچ رہا ہے وہاں پر ہاتھ رکھنے کا حق صرف اسے حاصل ہے۔۔۔۔۔

حماد رُکا نہیں اسے وجدان کی بات پر شدید غصہ آیا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کچھ ایسا بول جائے جس سے اذلان اور اس کی دوستی میں دراڑ آجائے،وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اذلان کے لیے وجدان کی کیا اہمیت ہے۔۔۔۔۔

وجدان اس کا ہم ایج جڑوا ہو کر بھی اس سے بڑا تھا کیونکہ اذلان اسے بڑے بھائیوں والی عزت اور احترام دیتا تھا۔۔۔حماد تو غصے سے دندناتا ہوا جاچکا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے وجی۔۔۔

وہ صرف مجھے دلاسا دینے اور ہمدردی کے لیے آیا تھا۔۔۔۔

منت کو وجدان کا یوں دوٹوک کہنا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔

ابھی میں زندہ ہوں اور میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی کے دلاسے اور ہمدردی کی ضرورت نہیں اور آج کے بعد کبھی اس شخص کے لیے میرے سامنے طرفداری مت کرنا۔۔۔

وجی میں طرفداری نہیں کر رہی اور میں کیوں کروں گی اس کی طرفداری آپ کو برا لگا۔۔۔سوری۔۔۔

ہاں بُرا لگا اور بہت بُرا لگا۔۔۔۔۔اور یہ شخص جن نظروں سے تمہاری جانب دیکھتا ہے میرا بس چلے تو اس کی آنکھیں نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ کر اس کو گھر سے باہر نکال دوں۔۔۔۔
صرف عافیہ چچی کا لحاظ کرتے ہوئے اور اذلان کی دوستی کو مد نظر رکھتے پتہ نہیں میں کیسے خاموش ہو جاتا ہوں۔۔۔

مگر خدا کے لیے منت تم اس شخص سے دور رہا کرو۔۔۔۔
وجدان کے چہرے پر شدید تلخی کے رنگ دیکھ کر منت گھبرا گئی تھی۔۔۔
وجی آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں، خدا کی قسم وجی میرے لیے دنیا میں آپ سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے، آپ کہیں تو منت ہنستے ہنستے دنیا چھوڑ دے، حماد سے بات کرنا تو ایک چھوٹی سی بات ہے۔۔۔میں نے تو بس یوں ہی بول دیا۔۔۔

پاگل لڑکی اس میں شک والی بات کہاں سے آگئی تم پر شک کرنا مطلب وجدان اپنی ذات پر شک کرے گا۔۔

تمہاری محبت، تمہاری وفاؤں پر وجدان آنکھیں بند کر کے یقین کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔۔۔

اور یقین تو مجھے اپنی محبت پر بھی بہت ہے، منت جتنی محبت میں تم سے کرتا ہوں دنیا میں کوئی تم سے اتنی محبت نہیں کر سکتا یہ دعوی ہے میرا۔۔۔۔

اسے اپنی باہوں کے مضبوط دائرے میں لیتے ہوئے سینے میں چھپالیا، شاید آج پہلی بار تھا کہ وجدان نے اپنے مزاج کے خلاف کچھ کیا تھا۔۔۔ بند کمرے میں وجدان کے رنگ بہت الگ ہوتے تھے، مگر گھر کے باہر وجدان نے آج پہلی بار منت کو یوں کھلے عام سینے سے لگا رکھا تھا۔۔۔۔

وجی!!

بولو وجی کی جان!!

آپ ہمیشہ ایسے ہی رہنا کبھی مت بدلنا!!

بدلتا وہ ہے جو بناوٹی ہو، وجدان کی محبت سو فیصد پیور ہے جو کبھی نہیں بدلے گی!!

وجی آپ میرے جینے کا سہارا ہو!!

اور تم میرے جینے کی وجہ ہو!!
سہارے کے بنا جیا جا سکتا ہے مگر وجہ کے بنا جینا نا ممکن ہے---

اور تم مجھ سے میرے جینے کی وجہ نہیں چھین سکتی---
اسے گلے سے لگائے اسے ہر انداز سے جتا رہا تھا کہ اس کے لیے کیا معنی رکھتی ہے---

یارِ وجدان---

جی---

ہم مل کر ہر مشکل سے لڑ جائیں گے، سب کچھ وقت پر چھوڑ دو، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا---

اس کے آنسوؤں کو سینے پر محسوس کر کے وجدان کے دل کو بہت تکلیف ہوئی تھی کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کے یار کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔۔

میرے ہوتے ہوئے تم رو رہی ہو یہ میری ہار ہے منت!!

تم دنیا کو میری نظروں سے دیکھو، ٹینشن کو مجھ پر چھوڑ دو، میری بنائی ہوئی خوبصورت دنیا میں خوشی سے جیو منت۔۔۔

میں آخری حد تک فجر کو ڈھونڈوں گا یہ وعدہ ہے میرا، اور چچی بھی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔ دنیا میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا کوئی حل نہ ہو اگر سٹریس لے کر سب مسئلے حل ہوتے ہوں تو ہر کوئی سٹریس لے، پریشان ہو کر، رو کر اپنی پریشانیوں کو دور کر لیتا۔۔۔

پریشانی میں رونا کسی چیز کا حل نہیں ہوتا۔۔۔ اسے سمجھاتا ہوا کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے گھر کے اندر لے گیا۔۔

....

فجر نے تمام نمازوں کی قضائیاں ادا کرتے ہوئے رب سے معافی مانگی کہ کیسے وہ غافل ہو کر نماز ادا نہ کر سکی۔۔۔۔

روم میں جائے نماز تک نہیں تھا پتہ نہیں یہ شخص نماز کے بارے میں کچھ جانتا بھی تھا یا نہیں، فجر کو سوچ کر افسوس ہو رہا تھا کہ کس شخص کے نصیب میں وہ لکھی گئی ہے، جس کا شاید نماز سے دور دور تک کوئی لینا دینا نہیں تھا، کمرے سے تو یہی ظاہر ہو رہا تھا کیونکہ روم میں جائے نماز نہیں تھی، اس نے ایک کونے میں کھڑے ہو کر فرش پر ہی نماز ادا کی۔۔۔۔۔

اس کے پاس کپڑوں کے نام پر صرف وہی میکسی تھی جسے اس نے دوبارہ پہن لیا جس کو وہ کل تک پہننا نہیں چاہتی تھی آج اس کی مجبوری بن چکا تھا کیونکہ اس کے پاس کوئی کپڑے موجود نہیں تھے۔۔۔

سر پر بھاری میکسی کا دوپٹہ لیے وہ بڑی مشکل سے نمازیں ادا کر سکی تھی۔۔۔اور وہ مزے سے بیڈ پر دونوں بازو تکیے پر پھیلائے اُلٹا لیٹا تھا۔۔۔اچانک سے فجر کی نظر اس کی چوڑی قمر پر گئی جہاں پر بے شمار خروچوں کے نشان نظر آرہے تھے۔۔۔

جو کہ فجر کے ناخنوں کے نشان تھے، جب وہ اس کے نازک وجود پر شدتیں بکھیر رہا تھا، تو فجر اس سے بچنے کے لیے جو کر سکتی تھی، وہ کرتے ہوئے وہ اس حد تک گئی تھی اسے دیکھ خود سے ہی شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

کمبخت لڑکیوں سے زیادہ گوراچٹا تھا،اس کی کمر دودھ کی طرح سفید اور سرخی مائل تھی۔۔۔پورے بیڈ پر پھیل کر اپنے لمبے چوڑے شریر کو لیے خراٹے مار رہا تھا۔۔

فجر ہمیشہ نماز کے بعد قران پاک کی تلاوت ضرور کرتی تھی، مگر یہاں پر قران پاک بھی نہیں تھا اسے عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ کیسے تلاوت کرے اسے قران پاک پڑھنا تھا ہر صورت۔۔۔۔

اس کا دل بہت بے چین تھا وہ اپنے رب کی کتاب کو پڑھ کر اپنے دل کو راحت دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اچانک سے فجر کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے اس کے موبائل پر گئی،اس کے معصوم دل نے اس کی نیند سے فائدہ اُٹھا کر اپنے گھر والوں سے رابطہ کرنے کو کہا۔۔۔۔۔

وہ جس قدر تیز خراٹے لے رہا تھا فجر کو نہیں لگتا تھا کہ وہ ہوش کی دنیا میں ہے۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے ہوئے موبائل کے پاس جا کر جلدی سے موبائل اُٹھائے اس پر نمبر ٹائل کر کے دور ونڈو کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور اپنا رخ کھڑکی کی جانب کیے وہ وجدان کا نمبر ڈائل کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

ڈر سے اس کی سانس پھولنے لگی تھی کہ کہیں وہ جلاد ہوش میں نہ آجائے۔۔۔

بھائی پلیز فون اُٹھائیں پلیز بھائی فون اُٹھائیں۔۔۔

وہ منہ میں آہستہ آہستہ بڑبڑا رہی تھی۔۔

انٹرسٹنگ۔۔۔ویری انٹرسٹنگ۔۔۔۔۔

یہ کوالٹی بھی تمہارے اندر موجود ہے فجر رانی۔۔۔

براق کی بھاری آواز اسے بالکل اپنے قریب محسوس ہوئی تھی۔۔

کتنے رنگ ہیں فجر تمہارے جن سے ابھی میں ناواقف ہوں۔۔۔۔

پیچھے سے اس کی پشت پر اپنا چوڑا سینہ لگائے اس کے دونوں مضبوط ہاتھ اس کے پیٹ پر بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کی گرم سانسیں اور لبوں کی حدت کو محسوس کر کے فجر کے وجود میں سنسناہٹ کی تیز لہروں نے پورے وجود میں تہلکہ مچا دیا۔۔۔وہ اس قدر گھبرا گئی کہ فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر چکا تھا۔۔۔

ا-ا-ا- آپ کب اُٹھے---

گھبرا کر اس کی باہوں کے حصار سے نکل کر دور ہونا چاہتی تھی مگر اسے اب تک یہ سمجھ جانا چاہیے تھا، وہ جنگلی شیر ہے اور شیر جب اپنے شکار کو دبوچتا ہے تو چاہ کر بھی شکار اس کے شکنجے سے نکل نہیں سکتا----

سو رہا تھا فجر رانی مرا نہیں تھا جو مجھے پتہ نہ چلے کہ تم کیا کر رہی ہو، جس شخص نے سات سمندر پار بیٹھے ہوئے بھی تم پر نظر رکھی ہوئی تھی وہ کیسے تمہیں اپنے اتنے قریب رکھتے ہوئے بے خبر ہو سکتا ہے----

کوئی بھی چالاکی کرنے سے پہلے ہمیشہ یہ سوچ لینا کہ جہاں پر تمہاری سوچ ختم ہوتی ہے وہاں سے براق پاشا کی سوچ شروع ہوتی ہے----

غصے سے دہکتے ہوئے ہونٹ گردن کی بیک سائیڈ پر رکھ کر لو بائٹ کی چبھن دی تو وہ سسک اُٹھی تھی---کیونکہ ٹھیک اسی جگہ پر بیلٹ کا زخم بھی موجود تھا--وہ تو پہلے ہی پتہ نہیں اپنے زخمی وجود کو کیسے لے کر چل رہی تھی، اوپر سے وہ ظالم نئی اذیتیں دینے کے لیے ہوش میں آ چکا تھا---

بھاگنا چاہتی ہو دور جانا چاہتی ہو؟؟

اس کا رخ جھٹکے سے اپنی جانب کرتے ہوئے نظریں اس کے چہرے پر گاڑے ہوئے اس کی نازک کمر پر دونوں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

ایک بات کو پلّے باندھ لو تم چاہ کر بھی یہاں سے نہ تو بھاگ سکتی ہو، نہ کسی سے رابطہ کر سکتی ہو۔۔۔۔تمہاری سمجھ میں ایک بات کیوں نہیں آتی، میں نے کہا یہ براق کی دنیا ہے یہاں پر میرے رولز چلتے ہیں۔۔۔۔

روم سے باہر نکلو گی تو جانوروں کا نوالہ بنو گی اور اگر کسی سے رابطہ کرنا چاہو گی تو نہیں کر سکو گی۔۔۔

کیونکہ یہ میرا فون ہے تو اس پر بھی میری حکومت ہے، تم میری پرمیشن کے بغیر کسی سے بھی رابطہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔

کان میں سرگوشیاں بکھیرتے اس کی نازک سی گال جس پر اب بھی اس کے دیے ہوئے دانتوں کا گہرا نشان تھا۔۔جو کافی زیادہ انفیکشن زدہ ہو چکا تھا اس پر اپنے سخت بیرڈ والی گال کو رب کرتے ہوئے اس کی جان نکال لے گیا۔۔

اس نے اپنے نمبر پر پرائیویسی لگا رکھی تھی کوڈ لگائے بنا کوئی نمبر ڈائل نہیں کیا جا سکتا تھا اور یہ بات معصوم فجر کو بالکل بھی نہیں پتہ تھا کہ اس کا رابطہ اس کے بھائی سے ہو ہی نہیں سکا تھا۔۔۔

وہ تو اب تک شاکڈ تھی کہ یہ انسان اتنا ایکٹو سوتا ہے جو خراٹوں کی دنیا میں کھویا ہوا تھا اور اچانک سے اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔۔وہ سو بھی رہا تھا یا نہیں،وہ تو سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

فجر نے کوئی صفائی نہیں دی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہو چکا ہے کہ وہ اپنے گھر ہی بات کرنا چاہتی تھی تو پھر نماز کے بعد جھوٹ بولنے کا کیا فائدہ۔۔۔

فریش ہونے جا رہا ہوں بھاگنے کی فضول کوشش مت کرنا کیونکہ روم کا دروازہ میری اجازت کے بغیر نہیں کھلے گا۔۔۔

اسے دھمکی دے کر اس سے دور ہوا،لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔کوئی تاثرات نہیں تھے اس کے لہجے میں،جس سے وہ جان سکتی کہ آخر یہ شخص سوچ کیا رہا ہے۔۔۔

مجھے قران پاک پڑھنا ہے،اب اس پر کوئی پابندی عائد نہیں ہو گی!!

اسے جاتا ہوا دیکھ وہ بیزاری سے بولی۔۔۔

نہیں کوئی پابندی نہیں ہے اور میں کون ہوتا ہوں تمہیں تلاوت کرنے سے منع کرنے والا۔۔۔۔ کچھ دیر میں جائے نماز اور قران پاک منگوا دوں گا،فلحال جس موبائل سے چوری چوری نمبر ڈائل کر کے گھر والوں سے رابطہ کرنا چاہتی تھی،اسی موبائل کو اُٹھاؤ اور اس میں قران پاک ڈاؤنلوڈ ہے پڑھ لو۔۔۔۔۔۔

وہ بول کر باہر والا دروازہ کھول کر،بنا شرٹ کے باہر نکل گیا تھا،وہ حیران تھی کہ یہ شخص انسان ہے یا جانور جس کو ٹھنڈ ہی نہیں لگتی،حالانکہ جیسے ہی ہیٹر والے روم کا دروازہ کھلتا باہر سے ٹھنڈ ایسے اندر بھاگ کر گھستی جیسے اس کے پیچھے غنڈے لگے ہوئے ہوں۔۔۔۔ایسی ٹھنڈ میں وہ بنا شرٹ کے ہی باہر چلا گیا تھا۔۔۔

اس نے فون اُٹھایا اور اس میں سے ڈاؤنلوڈ کیے ہوئے قران پاک سے تلاوت کرنی شروع کی جو کہ بالکل سامنے سکرین پر ہی رکھا ہوا تھا۔۔۔۔وہ حیران تھی،ایسے بے حس،بے درد،شیطانی انسان کے موبائل میں قران پاک کا ڈاؤنلوڈ ہونا اسے حیران کر گیا۔۔۔

اب کی بار فجر نے موبائل سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی،جان چکی تھی جس طرح سے وہ موبائل چھوڑ کر باہر چلا گیا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کے موبائل سے وہ کسی سے رابطہ نہیں کر سکتی وہ آرام سے

بیٹھی ہوئی کتنی دیر تک تلاوت کرتی رہی اور تلاوت کرتے ہوئے اس کے بے چین دل کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔اس سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ وہ اکیلی نہیں ہے،خدا کی ذات ہے اس کے پاس،ہمیشہ،ہر وقت۔۔۔

کافی دیر کے بعد وہ اندر واپس آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک نہیں دو ہینڈ کیری تھے جن کو اندر کھڑا کرتے ہوئے ایک اور ہینڈ کیری اسے کسی نے تھمایا،جو ان دونوں سے بڑا تھا۔۔اسے بھی اندر رکھ چکا تھا اور دروازہ بند کر دیا،باہر سے کوئی شخص فجر کو دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔۔

ایک ہینڈ کیری کو کھول کر اس میں سے اس نے اپنے لیے ڈریس نکالا تھا۔۔۔شاید وہ ٹراؤزر شرٹ بہت شوق سے پہنتا تھا۔۔۔اس وقت بھی اس نے مسٹرڈ کلر کا ٹراؤزر شرٹ نکالا جو شکل سے ہی لگ رہا تھا کہ برینڈڈ ہے،اس کی گریس،اس کا سٹف،اس کا کلر دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ بہت مہنگا ہے۔۔۔۔

وہ اپنا ڈریس اُٹھائے واش روم میں گھس گیا اور کچھ دیر بعد گلے میں ٹاول لٹکائے ہوئے بنا شرٹ کے صرف ٹراؤزر پہن کر آیا،ایک بار پھر اسے شرٹ لیس دیکھ کر فجر کو غصہ ہی آ گیا تھا۔۔۔کتنا شوق

ہے اس انسان کو اپنا جسم دکھانے کا،وہ غصے سے نظریں گھما گئی اور اس کی نظروں کو گھمانا براق دیکھ چکا تھا---

مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟

اپنے شوہر کا جسم دیکھتے ہوئے تمہیں شرم محسوس ہوتی ہے،حالانکہ میں تو پوری رات تمہیں دیکھتا رہا ہوں،مجھے تو کوئی شرم محسوس نہیں ہوئی---

وہ قران پاک پڑھ کے موبائل ٹیبل پر رکھ چکی تھی---براق کے بے باقی سے بولے گئے دو ہی الفاظوں نے اس کے کانوں میں سے دھوئیں نکال دیے---

آپ کو شرم نہیں آتی کچھ بھی کہہ دیتے ہیں---

پوری رات جتنی شدت سے میں نے تم پر بے باکیاں دکھائی ہیں اس کے بعد بھی تمہارا یہ سوال کرنا مجھے تو فضول لگ رہا ہے---

سر کو ٹاول سے پونچھتے ہوئے وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا---

جو اس وقت فریش ہو کر نکھرے نکھرے وجود پر ایک بار پھر میکسی پہنے ہوئے بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس کا دودھیا گورا رنگ ڈیپ ریڈ کلر میں صاف شفاف کھلتے گلاب کی مانند لگ رہا۔۔۔

اگر کچھ دیر کھانے کا وقفہ چاہتی ہو تو اُٹھ کر کپڑے چینج کر لو، تمہارا یہ حلیہ مجھے ایک بار پھر سے اُکسا رہا ہے کہ میں تمہاری سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیل کر تمہیں تڑپتا ہوا دیکھوں۔۔۔

اس کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا اور وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا۔۔اس کا دل اسے ایک بار پھر اُکسا رہا تھا کہ وہ اس کی سانسوں سے زیادہ قریب ہو جائے۔۔۔۔

کپڑے نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔۔

ہینڈ کیری میں کپڑے موجود ہیں، سلیکٹ کرو اور پہن لو۔۔۔

اس نے ہینڈ کیری کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ خود بھی میکسی اُتار کر اپنی جان چھڑوانا چاہتی تھی جو کہ بہت بھاری اور کامدار تھی۔۔۔جس میں اسے سانس تک نہیں آرہا تھا گھر میں تو وہ ویسے ہی کیجول سے کپڑے پہنتی تھی۔۔۔

وہ اُٹھی اور ہینڈ کیری کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اس کے دیے ہوئے کپڑے اُتار کر وہ اس کے ہی دیے ہوئے کپڑوں کو پہننے جا رہی تھی۔۔۔

وہ خود کو بہت بے شرم سا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جس شخص سے وہ اتنی نفرت کرتی ہے اس کی دی ہوئی چیز وہ کیسے پہن سکتی ہے، مگر اس وقت اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ انکار کرتی۔۔۔

اس نے ہینڈ کیری کو اوپن کیا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی کیونکہ اس میں ڈریسز کے نام پر جو کچھ تھا فجر نے تو زندگی میں کبھی ایسے کپڑے نہیں پہنے تھے سب کے سب شارٹس ویسٹرن ڈیزائن کیے ہوئے کپڑے تھے۔۔۔۔ جن کو مو ویز میں دیکھ کر فجر شرم سے اُٹھ جاتی تھی۔۔۔۔

یہ کیا بیہودگی ہے میں اس طرح کے ڈریسز نہیں پہنتی!!
وہ غصے سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اوئے میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے زبان کو لگام دے کر رکھنا ورنہ اس کو کھینچ کر اس کے ٹکڑے کرنے میں مجھے ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔۔
اور یہاں پر اس کنٹری میں اسی طرح کے کپڑے ملتے ہیں اور جس طرح کے کپڑے تم پہنتی ہو وہ کپڑے آؤٹ آف کنٹری سے منگوانے پڑیں گے، جن کو آنے میں ٹائم لگے گا تو جب تک وہ نہیں آتے چپ چاپ ان کو ہی پہن لو۔۔۔۔۔

ورنہ دوسرا آپشن پھر وہی ہے جیسے میکسی پہنائی تھی،اسی طرح یہ سب ڈریسز بھی پہنا سکتا ہوں اگر تم چاہتی ہو کہ میں وہ عمل دوبارہ دہراؤں تو ٹھیک ہے وہ اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے آگے بڑھا تو وہ جلدی سے پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔

تیزی سے واپس ہینڈ کیری کے پاس بیٹھتے ہوئے ڈریس سلیکٹ کرنے لگی وہ سچ میں ڈر گئی تھی جانتی تھی یہ گھٹیا شخص جو بول رہا ہے اسے کرنے میں بھی وہ دیر نہیں لگائے گا۔۔۔۔

اس نے ساری ڈریسز دیکھی اس میں سے شریفانہ ڈریس تو کوئی بھی نہیں تھا، مگر ایک ڈریس تھا جو پیروں تک نائٹی نما بنا ہوا تھا۔۔۔۔

مگر کاندھوں پر صرف سٹریپ تھے بلاؤز کے اوپر سٹریپ اور نیچے فراک نمک نائٹی۔۔۔کم سے کم لانگ تھی،یہی سوچ کر اس نے وہ نکالی حالانکہ دیکھنے میں ہی وہ بے ہودہ لگ رہی تھی۔۔۔جسے کلوز کرتے ہوئے وہ واش روم کی جانب جا رہی تھی۔۔۔

خواہ مخواہ چھپا کر لے جا رہی ہو اس کو پہن کر بھی تم نے میرے سامنے ہی آنا ہے۔۔۔

میں نے آپ کے جیسا بے شرم انسان اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا وہ غصے سے چڑ کر بولتے ہوئے واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔۔۔

اور دیکھو گی بھی نہیں کیونکہ تم پر میں اپنی تمام بے شرمیاں کھل کر دکھاؤں گا، تو تمہیں دیکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہو گی۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کی بے شرمیوں کو دیکھنے کا۔۔۔۔
وہ واش روم کے اندر سے چیخی تھی۔۔۔

فجر رانی مجھے تو بہت شوق ہے اپنی بے شرمیاں تمہیں دکھانے کا بچپن سے حسرت تھی میری کہ میں اپنی بے باکیاں تمہارے سامنے ظاہر کروں۔۔۔ مگر تم تو ہمیشہ دور بھاگتی تھی۔۔۔ دیکھ لو تمہارے اتنے بھاگنے کا بھی تمہیں کوئی فائدہ نہیں مل سکا۔۔۔ وہی ہوا جو براق چاہتا تھا۔۔۔ اور براق جیت چکا ہے اور فتح حاصل ہے اسے تم پر۔۔۔ فجر رانی اب تو ہار تسلیم کر کے سر خم کر لو۔۔۔۔
وہ شروع ہوا تو رُکنے کا نام نہیں لے رہا تھا ہار مانتے ہوئے فجر کی آواز آنا بند ہو چکی تھی۔۔۔
کیا میری جان آج آصف اتنا برا ہو گیا ہے کہ میری عفی میری جانب دیکھنا بھی نہیں چاہتی؟؟

روم کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ عافیہ نے آصف کی جانب دیکھ کر رخ دوسری جانب پھیر لیا۔۔۔

آصف آپ مجھ سے دور رہیں!!

بہت کم آواز میں بولتے ہوئے رخ دوسری جانب ہی رکھا تھا۔۔۔

تم سے دور رہنا آصف کے بس کی بات نہیں کوئی اور سزا ہو تو بتاؤ حاضر ہوں اپنی جان کے لیے۔۔۔۔

قدموں کو آہستہ آہستہ اُٹھاتا اس کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

جس چہرے کو دیکھ کر آصف جیتا ہے اس چہرے کو چھپا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو؟؟

ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر نرمی صرف اپنی جانب رخ کیا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے گالوں بھگونے لگے تھے۔۔۔

رولو آج کے لیے اجازت ہے مگر آج کے بعد ایسی کوئی آفر دور دور تک موجود نہیں۔۔۔۔

آصف میں۔۔۔۔

ششششش----

بہت کچھ بولنے کے بعد ہی تم نے اپنا بی پی شوٹ کیا تھا---اب کچھ بھی بولنے کی اجازت نہیں اب میں بولوں گا اور تم سنو گی---

اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر بڑے مان سے اس سے خاموش رہنے کو کہا تھا--

میں خاموش رہوں گی تو میری حقیقت کیسے جانیں گے؟؟

کانپتے ہوئے ہونٹوں سے، آنکھوں میں ڈھیروں شرم لیے آصف کے محبت سے بھرے خوبصورت چہرے کو ایک نظر دیکھ کر ندامت سے نظریں جھکالیں---

میں حقیقت ضرور جاننا چاہوں گا اس لیے نہیں کہ مجھے تمہارے کردار کی گواہی چاہیے---اور نا اس سے میری محبت میں کوئی کمی آئے گی، میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں کہ ساری زندگی کم پڑ جائے گی اپنی محبت کو جتانے کے لیے!!

اور تم پر اتنا یقین کرتا ہوں کہ پوری دنیا مل کر بھی کہے کہ میری عفی غلط ہے، پھر بھی میں اپنے دل کی بات پر یقین کروں گا! جسے خود سے زیادہ یقین ہے کہ اس کی عفی وفا کا پیکر ہے جو کبھی اپنے آصف سے بے وفائی نہیں کر سکتی۔۔۔

کوئی بھی حقیقت مجھے بتانے سے پہلے ایک بات کی تسلی اپنے دل میں رکھو کہ کوئی بھی دنیا کی حقیقت ہمارے اس رشتے کو کمزور نہیں بنا سکتی۔۔۔
اگر اس حقیقت سے تمہاری تکلیف اور اس شخص کی سزا نہ جڑی ہوتی تو خدا کی قسم اس سوال کا جواب میں کبھی نہیں جاننا چاہتا کہ وہ گھٹیا درندہ صفت شخص کون تھا؟؟

میں ضرور حقیقت جاننا چاہتا ہوں جس شخص کی وجہ سے میری جان سالوں اتنی تکلیف میں رہی، اس شخص کو سزا دیے بنا آصف ورک کبھی نہیں چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔۔
اس کو ایسی سزا دوں گا کہ دیکھنے والوں کو عبرت حاصل ہو کہ کسی کی محبت کو رسوا نہیں کرتے۔۔۔۔
اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے الفاظوں کی سرگوشیاں اُتارتے اس کے چہرے جھکا اور عقیدت سے ماتھے پر لب رکھ لمس چھوڑا۔۔۔
عافیہ جو دل میں عہد کر چکی تھی کہ وہ آصف سے دور ہو جائے گی اپنے نجاست بھرے جسم کو لے کر!!

بے شک اس کے ساتھ جو ہوا اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا مگر وہ دل سے خود کو آصف کی گنہگار سمجھتی تھی۔۔۔

مگر آصف ورک کی سچی، گہری محبت کے سامنے اس کا ارادہ دم توڑنے لگا۔۔

آصف ورک کے جسم سے اُڑتی خوشبو اور محبت بھرے لبوں کے گرم لمس کو ماتھے پر محسوس کرتے ہوئے عافیہ دل میں کیے ارادے کو خود ہی توڑ چکی تھی۔۔۔بے اختیار عافیہ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر آصف کے گردن میں ڈالتے اسے اپنے قریب ہی رکھ لیا۔۔۔

آپ کو میرے بارے میں سب پتہ چل چکا ہے، اب بھی آپ کو مجھ سے نفرت اور کراہت محسوس کیوں نہیں ہو رہی؟؟

سسکیوں میں لفظوں کی ٹوٹی ہوئی مالا بکھیرتے ہوئے تڑپ کر اس کے گلے لگی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔۔

عفی کوئی اپنی زندگی،اپنی جان،اپنے جسم کے حصے سے نفرت اور کراہت کیسے محسوس کر سکتا ہے۔۔۔تم میری ہو اور میری ہی رہو گی۔۔۔اگر زندگی میں کچھ غلط ہوا ہے اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں اور جس بات میں تمہارا کوئی قصور نہیں اس کی سزا کی حقدار بھی تم نہیں۔۔۔۔

سزا کا حقدار وہ ہے جس کی وجہ سے میری جان نے اتنے سال تکلیف میں روتے ہوئے گزارے ہیں۔۔۔

ہاں مگر ایک بات کے لیے ہمیشہ قصوروار ہو تم۔۔۔اور میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔

تم نے میری بیٹی کا بہت دل دکھایا ہے۔۔۔میں تمہیں ہر چیز کے لیے معاف کر سکتا ہوں مگر اس کے لیے نہیں۔۔۔

کیسے تم نے میری بیٹی پر اتنی بڑی تہمت لگا دی۔۔۔کیسے تم نے اس کے وجود کو کاٹ کر مجھ سے الگ کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

وہ ہماری بیٹی نہیں ہے۔۔۔

وہ ہماری بیٹی ہے اور ہماری بیٹی ہی رہے گی۔۔۔کوئی بھی دلیل کوئی ثبوت اس حقیقت کو نہیں بدل سکتا کہ منت میری بیٹی نہیں ہے۔۔۔

منت میری بیٹی ہے، میری جان ہے وہ۔۔۔ میں اپنی بیٹی کے بنا مر جاؤں گا۔۔۔

منت کے بارے میں بولتے ہوئے آصف کی جان نکل رہی تھی۔۔۔ جیسے اس سے اس کی کوئی قیمتی چیز چھین رہا ہو۔۔۔ جیسے کوئی اس کا کلیجہ چیر کر اس میں سے دل نکال رہا ہو۔۔۔

پہلے حقیقت جان لیں پھر اس بات کا فیصلہ کیجیے آصف۔۔۔۔

بند روم میں آصف کی باہوں کے حصار میں بیٹھی ہوئی عافیہ سسکیوں کے ساتھ روتی ہوئی ایک ایک بات آصف کو بتا رہی تھی۔۔۔۔ آصف کے کانوں کو یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا جو کچھ وہ بتا رہی تھی۔۔۔ وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جس شخص نے ان کی زندگی کو یوں برباد کیا، اس کی عافیہ کو اندھیروں کی دنیا میں دھکیل دیا وہ شخص اس کا اتنا قریبی تھا۔۔۔۔

کتنا یقین کرتا تھا وہ اس شخص پر، مگر اس نے اسی کی عزت کی دھجیاں اُڑا دیں تھیں۔۔۔۔۔ اس کا ہو کر اسی کی عزت کو داغدار کر دیا۔۔۔

عافیہ ماضی کی کالی سیاہی سے لکھی ہوئی داستان بتاتے ہوئے تاریخوں میں کھو کر بے قابو ہونے لگی۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح چیخنے لگی تھی۔۔۔ اسے اپنی بربادی کا وہ وقت شاید اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

ششششش۔۔۔

ہوش میں آؤ عفی تم میرے پاس ہو، تمہارا یہ ڈر دیکھ کر میرا مرنے کو دل چاہ رہا ہے کہ میری عفی اتنے سال اس ڈر کو اپنے اندر چھپائے ہوئے تھی۔۔۔کیوں میں کبھی حقیقت دیکھ نہیں سکا کیوں میں تمہیں سیف نہیں رکھ سکا۔۔۔انتہائی شرمندہ لہجے سے کہتا ہوا اس کو سینے میں میچے بیٹھا تھا۔۔

ایک کے بعد ایک تاریخ کے پنوں سے پردے ہٹاتے ہوئے وہ سب بتا چکی تھی۔۔۔۔کچھ دیر کے لیے روم میں مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔

عفی۔۔

ہوں ں ں۔۔۔

تمہیں میری محبت پر یقین ہے؟؟
عافیہ نے آصف کی آنکھوں میں محبت کے گہرے رنگ دیکھے تو ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

تو بس خاموش ہو جاؤ اور آج کے بعد اس راز کو اس بات کو یہی دفن کر دو۔۔۔میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس شخص کو موت سے بدتر سزا دوں گا۔۔۔مگر اس کے لیے تمہیں میرا ساتھ دینا پڑے گا۔۔۔

وعدہ کرو میرا ساتھ دو گی نا؟؟

ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے پُر اُمید نظروں سے دیکھا۔۔۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد عافیہ نے ڈرپ کی سوئی لگے ہوئے ہاتھ کو اُٹھا کر اس کے مضبوط ہاتھ میں رکھ دیا۔۔۔۔

عافیہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس ٹینشن سے باہر آجاؤ۔۔۔۔اب تم اپنے تمام دُکھ، ٹینشن مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔جو ہونا تھا وہ ہو چکا، گزرا ہوا وقت نہ تو ہم بدل سکتے ہیں نہ ہی اس وقت کو واپس لا کر اس کا ازالہ کر سکتے ہیں۔۔۔مگر اپنے آنے والے وقت کو اچھا اور پُر سکون ضرور بنا سکتے ہیں اور جو شخص اس بُرے وقت میں گنہگار تھا اور آج بھی گنہگار ہے اسے سزا کا مزہ ضرور چکھنا ہو گا۔۔۔

جب تک آصف زندہ ہے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔تم پر جو گزری اس کا احساس ہے مجھے، اب تم پُر سکون ہو جاؤ تمہارے ساتھ جو ہوا وہ میری عزت سے جڑا ہوا ہے۔۔۔۔

اب اپنی عزت پر لگے ہوئے داغ کو میں اپنے ہاتھوں سے دھولوں گا۔۔۔میرے لیے کل بھی میری عفی پاک دامن اور باکردار تھی اور آج بھی ہے، کسی کے کیے کی سزا خود کو دینے کی ضرورت نہیں۔۔۔

تم جا کر اپنا گھر سنبھالو، منت کو ماں کا پیار دو، جس سے تم نے اسے سالوں سے محروم رکھا ہے۔۔اور میں بہت جلد فجر کو بھی ڈھونڈ لوں گا۔۔اپنی فیملی کو پورا کرنے کے بعد دیکھوں گا اس شخص کو جس کی وجہ سے میری ہستی بستی جنت میں آگ لگ گئی۔۔

منت میری بیٹی نہیں اور میں منت کو کبھی پیار نہیں کروں گی۔۔۔آپ میری فجر کو لا کر دیں۔۔۔ عافیہ اب بھی منت سے اتنی ہی نفرت کرتی تھی۔۔ایک بار پھر منت کا نام سن کر عافیہ کا لہجہ سخت اور نفرت زدہ ہوا۔۔۔۔

عفی منت میری بیٹی ہے تمہیں مجھ پر یقین ہے تو اس بات کو دل سے تسلیم کر لو کہ منت میری بیٹی ہے۔۔

تم نے ماضی کی جتنی بھی کڑیاں مجھے دکھائی ہیں۔۔۔ان سب کڑیوں کو ملا کر میں دیکھ چکا ہوں۔۔ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ منت میرا خون نہیں۔۔۔اگر ایسا ہوتا بھی تب بھی منت کے لیے میری محبت میرا پیار کبھی نہیں بدلتا،وہ کل بھی میری بیٹی تھی آج بھی میری بیٹی ہی رہتی۔۔۔۔

مگر حقیقت اس کے بر عکس ہے منت سچ میں میرا خون، میرے ہی جگر کا ٹکڑا ہے۔۔میری بیٹی پر یہ تہمت مت لگاؤ، منت کی رگوں میں میرا خون ہے اور وہ میری بیٹی ہے۔۔۔ایک غلط فہمی کو زندہ رکھنے کے لیے میری بیٹی کو اندھیروں کی دنیا میں مت دھکیلو عفی۔۔۔۔

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ آپ کی بیٹی ہے ؟؟

ایک باپ سے زیادہ بہتر کون بتا سکتا ہے میں اس کا باپ ہوں کیا میرا یہ بولنا کافی نہیں کہ وہ میرا خون ہے ؟؟

ایک ماں سے بہتر بھی کوئی نہیں بتا سکتا کہ بچے کا باپ کون ہے !!
کہتے ہوئے ایک بار پھر عافیہ رونے لگی تھی۔۔۔

عفی۔۔۔میری بات غور سے سنو اور اس کے بعد فیصلہ کرنا اس کے بعد آصف ورک نے منت کے بارے میں کچھ ایسے انکشافات کیے جس سے عافیہ کے دل کو یقین آچکا تھا کہ منت اس کی بیٹی ہے کیونکہ آصف کے پاس بات کا ہو ثبوت موجود تھا۔۔۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں منت ہماری بیٹی ہے۔۔۔

ہاں میری جان ہماری بیٹی ہے، آج کے بعد میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھنا چاہتا جتنا رونا تھا رو لیا۔۔۔

اس کی پلکوں کی باڑ سے آنسوؤں کو لبوں سے چنتے ہوئے اسے اپنی مضبوط محبت کا یقین دلایا۔۔۔۔۔

اس ڈپریشن سے باہر آجاؤ، سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو، اگر اب بھی تم ڈپریشن کی دنیا میں گئی اور تم نے میری بیٹی کو اپنے لفظوں سے چھلنی کیا تو تم آصف کا مرا ہوا منہ دیکھو گی عفی۔۔۔اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے آصف آپ کو کچھ ہو میں وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد تاریخ کی اس کالی سیاہی سے لکھی ہوئی کہانی کا کوئی اثر آپ مجھ پر نہیں دیکھیں گے۔۔۔ مگر اس شخص کو سزا ضرور دیجئے گا آصف، وہ ہمیشہ میرے سامنے آکر مجھے یہ احساس دلاتا ہے کہ میں کتنی کمزور ہوں اور میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔۔۔۔

تمہاری طاقت ہے آصف اور اب تم اپنی طاقت پر یقین رکھو اور دیکھو کے میں اس کو کیسی سزا دیتا ہوں مگر ابھی تم نے اس پر کچھ ظاہر نہیں کرنا کہ تم یہ حقیقت مجھے بتا چکی ہو۔۔۔ اسے اپنے ہی غرور کے نشے میں جینے دو۔۔۔ اور اس کے گناہوں کا گھڑا اور بھرنے دو۔۔۔

میں منت سے ملنا چاہتی ہوں میں نے کتنا کچھ اپنی بیٹی کو کہا۔۔۔

میں نے ہمیشہ اپنی ہی بیٹی کو اس گھٹیا شخص گناہوں کی سزا دے کر خود سے دور رکھنا۔۔۔

کتنا درد تھا میری بیٹی کی آنکھوں میں وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔ اس نے خود کو کچھ کیا تو نہیں۔۔۔

منت کی حقیقت جانتے ہی عافیہ کے دل میں چھپی ہوئی ممتا کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا کنارہ توڑ کر باہر آنے لگا۔۔۔۔

وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ اس کے پاس وجدان ہے---وجدان اس کے لیے مضبوط سائبان ہے--جس کے ہوتے ہوئے منت کبھی زندگی میں ڈگمگا نہیں سکتی---وہ اس کی ہر مشکل میں ڈھلان بن کر اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے-----

آصف نے اسے تسلی بخش انداز سے سمجھایا کہ منت بالکل ٹھیک ہے---

میں جا کر اپنی بیٹی سے معافی مانگ لوں گی،اس کے پیروں میں گر جاؤں گی،میں جانتی ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے مگر آصف میں جان بوجھ کر نہیں کرتی تھی،میں جب جب منت کو دیکھتی تھی مجھے اس گھٹیا درندے کا چہرہ نظر آتا تھا--اور وہ بار بار مجھے یہ احساس دلاتا تھا کہ منت اس کی بیٹی ہے----

عافیہ کی آنکھوں میں شرمندگی ندامت دکھ کے رنگ اتنے گہرے تھے کہ آصف نے اسے اپنے سینے میں مزید میچتے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے آسمان کی جانب دیکھا---اس شخص کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا---وہ سختی سے لب میچتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا تھا---

....

فجر نے وہ ڈریس کتنی مشکل سے پہنا تھا یہ تو صرف اس کا دل ہی جانتا تھا، بھاری میکسی کو اُتار کر جو ڈریس اس کی نصیب میں ہوا وہ ڈریس کہلانے کے بالکل لائق نہ تھا۔۔۔۔

اور شاکڈ تو اسے اس وقت لگا جب اس نے وہ نائٹی نما ڈریس پہنا تو اس کی سائیڈ پر بنی ہوئی لونگ سلٹ سے دودھیا سلکی ٹانگ باہر نکلی۔۔۔اسکی بلیک نائٹی میں اس کی صاف شفاف ٹانگ دودھ کی طرح چمک رہی تھی۔۔۔۔

افففف اللہ کتنا بے ہودہ ڈریس ہے!!

بے اختیار اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔وہ اکیلے میں ہی خود سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایکسرے مشین کے جیسی کو الٹی رکھنے والے شخص کے سامنے کیسے جائے۔۔۔

جلدی باہر آؤ، تمہیں باتھ روم میں رہنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے۔۔۔۔

کھانا کھا لو اس کے بعد رومینس کی اگلی شفٹ باتھ ٹب میں لگائیں گے۔۔۔

اس کی بھاری آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی اور ہمیشہ کی طرح فجر کے کانوں سے دھوئیں نکلنے لگے تھے۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے اندر رہنے کا اس بے ہودہ ڈریس کے ساتھ میں باہر کیسے آؤں؟؟

اس کی منمناتی ہوئی آواز آئی۔۔۔

شوہر کے پاس تو بنا لباس کے بھی آسکتی ہو۔۔

اس کی منمناتی ہوئی آواز کو بے باقی کی نظر کرتے ہوئے روعبدار آواز سے بولا۔۔

اب دروازہ کھول کر باہر آجاؤ!!

اگر مزاحمت کرتی ہوئی تمہاری آواز آئی تو اندر آکر تمہارے حلق سے زبان کو کھینچ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکال دوں گا۔۔۔

ساتھ میں دھمکی بھی صادر کر دی گئی، ٹانگ کو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کور کیے وہ دروازہ کھول کر آہستہ سے قدم رکھ کر باہر آئی، مگر سلٹ اتنی زیادہ لمبی تھی کہ بار بار کالے لباس سے دودھ جیسی گوری ٹانگ نظر آرہی تھی۔۔۔وہ سامنے ہی کھڑا موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے ہی فجر باہر آئی۔۔۔ گہری گرے آنکھوں سے اس کی نے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔

جو ڈریس وہ لے کر گئی تھی براق اسے اس ڈریس میں پورا دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر یہاں تو محترمہ ایک نیا گل کھلا کر آگئی تھی۔۔۔

اس نے ایک ایک ڈریس چن چن کر آرڈر کیے تھے۔۔۔ڈریسز کی صورت میں اس نے کہیں ذرا سا بھی اسے خود کو چھپانے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔۔اس نے جان بوجھ کر ہاٹ ڈریسز چوز کیے تھے تو اسے اندازہ تھا کہ کون سا ڈریس کتنا ہاٹ ہے اور اس ڈریس کی ہاٹنس کا بیڑا غرق اس نے اوپر براق کی شرٹ پہن کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

واش روم کے اندر براق کی بلیک کلر کی ڈریس شرٹ لٹک رہی تھی، جس کے بٹن براق نے سینے پر لکھے ہوئے فجر کے نام کو دکھانے کے لیے توڑ دیے تھے۔۔۔

فجر اپنے آپ کو چھپانے کے لیے نائیٹی نما ڈریس کے اوپر شرٹ پہن کر آئی تھی۔۔۔

نائٹی کے بلاؤز والا حصہ تقریباً کور ہو چکا تھا۔۔۔ایک ہاتھ ٹانگ کو چھپانے کے لیے سلٹ پر رکھے ہوئے تھی جبکہ دوسرے سے شرٹ کو سامنے سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔۔

یہ کیا ڈرامہ ہے شرٹ کو اُتارو اس کے پاس آ کر غراتے ہوئے کہا۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔

وہ نفی میں سر کو ہلا گئی۔۔۔۔

کوئی بھی بات آسانی سے تمہیں سمجھ میں نہیں آتی ایسے تو پھر ایسے ہی صحیح۔۔۔

وہ جھٹکے سے اس کی شرٹ کو زبردستی اُتار کر فولڈ کرتا ہوا فرش پر پھینک چکا تھا۔۔۔

وہ شرم سے آنکھیں بند کر گئی براق کے یوں کھینچ کر شرٹ اُتارنے پر اس نے جو ہاتھ میں سلٹ کو پکڑ کر ٹانگ کر ورکر رکھی تھی وہ بھی چھوٹ گیا اور اس کی لانگ سلٹ سے مخملی ٹانگ صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔

اتنی زبردست ڈریس کا ستیاناس کر دیا تھا۔۔۔ دیکھو کتنی ہاٹ لگ رہی ہو۔۔۔

بے باکی سے اس کے وجود پر نظر ڈالتے ہوئے آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

براق آپ مجھے ایک ہی بار میں کیوں نہیں مارتے دیتے۔۔۔

اپنے آپ کو چھپاتی فضول کوشش کرتے ہوئے فجر کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔۔۔۔۔

جس ڈریس کو وہ اکیلے میں واش روم میں دیکھ نہیں پا رہی تھی اور شیشے کے سامنے کھڑے ہوئے اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔اس ڈریس کو اس شخص کے سامنے پہن کر کھڑی ہوئی تھی جو اس کے سینے پر گہری نظر گاڑے کھڑا تھا۔۔۔

تمہاری یہ ان رومینٹک باتیں مجھے زہر لگتی ہیں۔۔۔شوہر ہوں تمہارا تمہیں ہر طرح سے دیکھنے کا پورا حاصل ہے۔۔۔

بے باک نظروں سے دیکھتا قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب ہوا، کمر پر ہاتھ رکھتے، بنا موقع دیے، ایک ہی جھٹکے سے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔

آپ کیوں مجھے اتنا ذلیل کر رہے ہیں۔۔۔

خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بھیگی پلکوں سے نظریں جھکائے بولی۔۔۔۔

اپنے شوہر کے سامنے اس کی پسند کا لباس پہننے کو تم ذلیل ہونا کہتی ہو۔۔۔

انگلی اس کے بلاؤز کی گہرائیوں میں اُتارتے ہوئے بے باک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔اس کی ٹھنڈی انگلی کو دل والے مقام پر اُترتے محسوس کر کے اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی،وہ تڑپ اُٹھی تھی اس کی اس حرکت پر۔۔

کہاں چلی فجر رانی؟؟

اس کی فراری کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اسے دیوار کے ساتھ لگائے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے چہرہ جھکا کر اس کی مقابل کیے کھڑا تھا۔۔۔

پپ۔۔۔پ۔۔۔پلی۔۔۔پلیز۔۔۔

ششششش۔۔۔

ایسی خوبصورتی کا کیا فائدہ جو شوہر کو دکھائی نہ دے۔۔۔

اس کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے ہونٹوں کو دو انگلیوں میں مسلتے ہوئے گہری نظریں پنکھڑیوں پر جمائے کھڑا تھا۔۔

آپ ایک ہی بار اپنی حسرتیں پوری کر لو اور اس کے بعد مجھے گولی مار دو۔۔۔

افففف۔۔۔

قسم سے جب تم تڑپتی ہو میرا دل چاہتا ہے میں خوشی سے ناچ اُٹھوں۔۔۔

اس کے مخملی گالوں کو انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے اس کی بے بسی کا مزاق اُڑا رہا تھا۔۔۔اس شخص کے کتنے رنگ تھے فجر سوچنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

کیوں کرتے ہیں آپ مجھ سے اتنی نفرت؟؟

ایسا کیا گناہ کیا ہے میں نے جس کی سزا ختم ہی نہیں ہو رہی؟؟

ان گلاسی ہونٹوں سے سوائے سوالوں کے کوئی اور کام بھی کروالیا کرو۔۔۔

آہ آہ آہ۔۔۔۔

دونوں انگلیوں سے ہونٹوں کو زور سے مسلنے سے فجر کے منہ سے دردناک آہ نکلی تھی۔۔۔اس کے نازک سے ہونٹوں پر ظالم شخص کی شدتوں میں کاٹے ہوئے کٹ اب تک تازہ تھے۔۔۔جن کو بے دردی سے چھونے سے اسے شدید درد ہوا تھا۔۔۔۔

تم بہت نازک جان ہو، اپنے اندر ہمت پیدا کرو اور براق کو ہر رات سہنا تم پر لازم ہے۔۔۔میں تو دن میں بھی تمہارے قریب آنے کا ارادہ رکھتا ہوں، ایسے تو تم بہت جلد مر جاؤ گی۔۔۔اور مرنے میں تمہیں دوں گا نہیں۔۔۔

کان میں سرگوشیاں اُتارتے ہو اس کی پنکھڑیوں پر شدت سے جھکا، اس کی زخمی گلاسی پنکھڑیوں کو شدت سے قید کر گیا۔۔۔

شدت سے چوسنے پر اس کے گلاسی ہونٹوں سے خون کی بوندیں اُبھر آئی تھیں۔۔۔نمی کو اپنے اندر اُتارتے ہوئے خون کی بوندوں کو بھی لبوں سے پیتا چلا گیا۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں میں جو نشہ تھا اس کو پینے کے لیے تو یہ شخص سالوں سے بیتاب تھا۔۔۔جس لڑکی کو وہ سزا دینے کے لیے لایا تھا وہ لڑکی اس کے لیے خود بھی سزا بن کر ہی آئی تھی۔۔۔وہ جتنا اس کے قریب جاتا اتنا ہی کمزور پڑ جاتا تھا۔۔۔جس براق کو لگتا تھا کہ دنیا میں اس کی کوئی کمزوری نہیں۔۔۔اس کا یہ بھرم ٹوٹ رہا تھا۔۔۔اس لڑکی کے بدن سے اُٹھتی خوشبو اس کی کمزوری بنتی جا رہی

تھی۔۔۔پنکھڑیوں سے نمی پیتے ہوئے وہ بے قابو ہو کر مزید بہک رہا تھا۔۔۔ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھے جبکہ دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے رکھ کر پنکھڑیوں کو چوس رہا تھا۔۔۔اس کی کھردری مردانہ ٹھنڈی انگلیاں اس کی کمر پر دھنستی جارہی تھیں۔۔۔ہاتھ بیک سائیڈ پر بلاؤز کے اندر تک لے جاچکا تھا۔۔۔ٹھنڈی انگلیوں کی سنسناہٹ محسوس کر کے وہ سسکنے لگی تھی۔۔۔

سینے پر ہاتھ رکھ کر دباؤ دیتی ہوئی زبردستی اس نے اپنے ہونٹوں کو آزاد کروایا۔۔۔اس کی سانس رُک رہی تھی مگر وہ دیوانوں کی طرح اس کے ہونٹوں پر جھکا ہوا اسے ایک ایک سانس کے لیے تڑپا رہا تھا۔۔۔یہ کیسا شخص تھا، یہ کیسی جنونیت تھی، جسے اس کی نازک سے جان پر اُتارتے ہوئے وہ ذرا ترس نہیں کھارہا تھا۔۔۔

آپ ایک ہی بار میری جان لے لیں۔۔۔

سانسوں کے لیے تڑپتی ہوئی فجر نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ہونٹوں پر شدید جلن اور سانس نہ آنے پر وہ جھنجھلا کر اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کی کرسٹل جیسی آنکھیں رو کر لال ہوتی ہوئی اور بھی خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔

فجر رانی تم یہی ڈیزرو کرتی ہو!!

اور یہ بار بار مجھے اکساؤ مت کہ میں تمہیں مار دوں،مار ہی تو رہا ہوں ہر لمحے کے ساتھ مر تو تم رہی ہو۔۔۔بس میرے مارنے کا انداز الگ ہے۔۔۔دیکھو کتنی اچھی طرح سے تمہاری سانسیں روکتا ہوں۔۔۔کیسے تڑپتی ہو تم ایک ایک سانس کے لیے۔۔۔جب تم تڑپتی ہو مجھے سکون ملتا ہے۔۔۔جب تک زندہ رہو گی تڑپنا تمہارا مقدر ہے۔۔۔تم ہر رات ہر دن ہر لمحہ تڑپو گی۔۔۔مگر تمہیں آزادی اور رہائی نہیں ملے گی۔۔۔

اس کی گال کے ساتھ سخت بیرڈ والی گال کو رب کرتے ہوئے داڑھی کی شدید چبن دے کر اس کے صبر کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔

میری خدا سے دعا ہے یا میں مر جاؤں یا خدا آپ کو اُٹھا لے۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔تمہاری زندگی جہنم بنائے بنا،نہ تو میری جان میں خود مروں گا نہ تمہیں مرنے دوں گا۔۔۔

وہ سچ میں اس کی بے بسی اس کی تڑپ دیکھ کر خوش تھا۔۔۔اس کا جاندار قہقہہ روم میں گونج کر اس بات کا ثبوت دے رہا تھا کہ اس کی تڑپ سے وہ لطف اندوز ہو رہا ہے۔۔۔۔

آنسو صاف کرو، شوہر کی شدتوں کو خوشی خوشی قبول کرنے والی عورت جنت میں جاتی ہے۔۔۔اپنے لیے جنت کماؤ۔۔۔ کھانا آرڈر کر دیا ہے کھاؤ اور جان بناؤ اور اس کے بعد تیار رہنا اگلی شفٹ کے لیے۔۔۔

اس جنگل نما جگہ پر پتہ نہیں اس کا باپ ہوٹل کھول کر بیٹھا ہے جہاں سے اس نے کھانا آرڈر کیا ہے۔۔۔غصے سے فجر دل میں سوچ رہی تھی۔۔۔

ویسے یار تم ہو بہت ہاٹ!!

غصے سے تمہارے قریب ہوتا ہوں تم میرے اندر اور آگ بھر دیتی ہو۔۔سارا قصور میرا نہیں قصور تمہاری ہاٹنس کا ہے جو تم پر ظلم کروا رہی ہے۔۔۔

ہر بار اس کے پاس بے باقی کا ایک نیا انداز ہوتا تھا،وہ شرم سے پانی پانی ہوتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔شرم سے اس کے پنکی گال لال ٹماٹر ہو چکے تھے۔۔۔

کتنی بار کہا ہے مزاحمتیں مجھے بالکل پسند نہیں۔۔۔

اسے اُٹھا کر پٹختے ہوئے اس کے اوپر گرا تھا، فجر کی ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد کی لہر دوڑ گئی۔۔۔اب تو فجر کو یقین ہو چکا تھا کہ اس شخص کا انداز جتنا جارحانہ ہے اس کی ریڑھ کی ہڈی بہت جلد ٹوٹ کر ختم ہو جائے گی۔۔۔

تمہارے وجود پر اپنی شدتیں بکھیرنے کا پورا حق حاصل ہے مجھے۔۔۔اور میری شدتوں کو سہنا تم پر فرض ہے۔۔۔میں جب چاہوں، جیسے چاہوں تمہارے وجود پر حکومت کر سکتا ہوں ہوں۔۔۔
تم میری پراپرٹی ہو۔۔۔اب وہ وقت نہیں رہا جب میں حسرت بھری نگاہوں سے تمہیں دیکھنے کے لیے گھنٹوں تمہارے گھر پر بیٹھا رہتا تھا۔۔۔۔
مزاحمتیں کھڑی کر کے مجھے اتنا مت اکسایا کرو کہ میں اب کی بار بے شرمی کی ہر حد پار کر جاؤں۔۔۔

میرے دیے ہوئے لباس کو پہن کر تمہیں شرم محسوس ہو رہی ہے، اگر یہ لباس بھی جسم پر نہ رہے تو۔۔۔اگر پوری طرح سے ایک ہی بار شرم اُتار دوں گا تو پھر روز روز یہ شرم کے ڈرامے تم نہیں کر سکو گی۔۔۔
آنکھیں دکھا کر اسے پوری طرح سے دھمکا چکا تھا کہ اب کی بار اگر اس نے مزاحمت کھڑی کی تو وہ اس حد تک بھی جا سکتا ہے۔۔۔

فجر اپنی نازک دھڑکنوں کو اس کے لبوں کی قید میں محسوس کرتے ہوئے مرنے کی حد تک پہنچ چکی تھی کہ کسی کو اس پر رحم آیا تو باہر کا دروازہ زور سے کھٹکا۔۔۔

براق نے قہر آلود نظروں سے دروازے کی جانب دیکھا تھا اسے زہر لگا تھا اس وقت کسی کا دروازہ کھٹکھٹانا۔۔۔وہ اس کے وجود کے نازک حصے پر جھکا دیوانگی لٹا رہا تھا۔۔۔اور اس سے کہیں آگے کا ارادہ رکھتا تھا، جھٹکے سے اس سے دور ہوا اور دروازہ کھول کر باہر دیکھا۔۔۔باہر جو کوئی شخص بھی آتا تھا اس کی اتنی اوقات نہیں تھی کہ وہ دروازے کے سامنے ہو جائے۔۔۔اندر جھانکنا تو دور کی بات تھی۔۔۔براق کچھ بولا نہیں تھا بس ہاتھ میں کھانے والی ڈش پکڑے ہوئے دروازہ دھاڑ سے باہر کھڑے شخص کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹرے میں ناشتے کا تمام سامان رکھا ہوا تھا اپنے کپڑے سیٹ کرتے ہوئے خود کو اس کی نظروں سے چھپانا چاہتی تھی۔۔۔۔

جو کہ ناممکن تھا ایسا کرنے سے وہ براق کے قہر کو دعوت نہیں دے سکتی تھی بلاؤز کے سٹریپ کو سیدھا کرتی ہوئی وہ نظریں جھکائے دیوار کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

ناشتہ کرو فجر رانی اور جان بناؤ، تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں اور یہیں سے کنٹینیو ہو گا۔۔۔

ڈارلنگ مت اُکسایا کرو، آرام سے میری شدتوں کو خوشی خوشی برداشت کیا کرو۔۔۔اتنا ہاٹ اور ہینڈسم شوہر ملا ہے تمہیں۔۔۔پوری طرح سے فائدہ اُٹھایا کرو۔۔۔

بے باقی سے بولتا ہوا شرٹ سیٹ کرتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔۔۔وہ روتی ہوئی آنکھوں سے اس بے رحم شخص کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

وقت انسان کو کتنا بے شرم کر دیتا ہے وہ ہاتھ دھو کر آکر ناشتہ کرنے لگی تھی۔۔۔ایک تو اس شخص کا ڈر اتنا تھا کہ فجر اب اسے کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی جس سے وہ سزا کی مستحق ہو۔۔۔

اور دوسرا پیٹ کی آگ انسان سے کچھ بھی کروا دیتی ہے وہ روتے ہوئے سسکیوں کے ساتھ ناشتہ کرتے ہوئے اپنے گھر والوں کو یاد کر رہی تھی۔۔۔

....
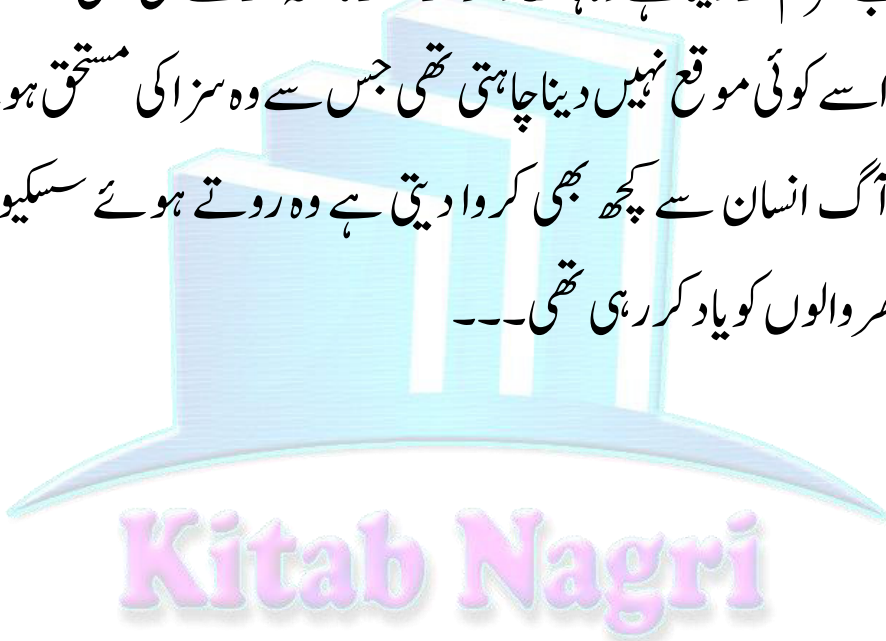
براق کو گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے تھے فجر ناشتہ کر کے کچھ دیر کمبل اوڑھے تکیے پر سر رکھے ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

وہ خالی خالی نظروں سے چھت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ وہ شخص واپس آکر اس کے ساتھ پتہ نہیں کیا سلوک کرے گا۔۔۔

بس شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر، دروازہ کھولنے کے انداز سے ہی پتہ چل گیا تھا کہ وہ بارود کی طرح اندر داخل ہوا ہے فجر ڈر کر جلدی سے بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ نظروں سے آگ برساتا ہوا دروازہ بند کر کے تیزی سے اس کی جانب بڑھتے ہوئے اس پر جھپٹ پڑا تھا۔۔۔

تم مجھے ہر بار کیوں مجبور کر دیتی ہو وہ کرنے کو جو میں کرنا نہیں چاہتا۔۔۔

فجر تو سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ اب اس نے کیا غلطی کر دی ہے۔۔۔

میرے سامنے تم رات کو کتنی پاک دامن بن رہی تھی مجھ سے تمہیں شرم آرہی تھی۔۔۔اپنے شوہر سے شرم آرہی تھی نا اس کی چہرے کو بے دردی سے دبوچتے ہوئے چیخ رہا تھا۔۔۔

کک۔۔۔ کیا ہوا ہے؟؟

ابھی تو آپ ٹھیک گئے تھے!!

براق کا رویہ دیکھ کر وہ خوف سے کانپ رہی تھی اتنی ڈری ہوئی کہ لفظوں کی مالا ٹوٹنے لگی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو!!

تم مجھے ٹھیک رہنے کہاں دیتی ہو۔۔۔۔

اس کے چہرے کے مقابل چہرہ کیے دہشت ناک انداز سے دھاڑا کہ فجر کا کلیجہ خوف سے باہر آنے لگا تھا۔۔اس کی گرم سانسیں فجر کے چہرے کو آگ کی لپیٹو کی طرح جلسا رہی تھیں۔۔۔

اتنی معصوم نہیں ہو تم جتنی خود کو ظاہر کرتی ہو۔۔۔

تمہارے جنون نے مجھے سالوں پاگل بنائے رکھا اور تم نے میرے جنون، میری محبت کی یہ قدر ڈالی کہ تم کسی کی اتنی قریب چلی گئی۔۔۔ جس کے بارے میں سوچ کر ہی میرے وجود میں آگ لگ رہی ہے۔۔۔اس حد کو تم کیسے پار کرنے کی جرات کر سکتی ہو۔۔۔ تم اتنی بے باک کیسے ہو گئی فجر۔۔۔

اس کی خوفناک چیختی ہوئی آواز روم میں گونج کر منظر کو بھیانک بنا رہی تھی۔۔۔

کیسے تم نے اس بے غیرت کو اپنے اتنے نزدیک آنے دیا۔۔۔

اس کے بالوں کو مٹھیوں میں اُکھاڑنے کی حد تک کھینچتے ہوئے چیخا۔۔۔

اس کے تو میں ٹکڑے کر کے چیل کوؤں میں بانٹ دوں گا جس نے محبت میں شرکت بازی کرنے کی جرات کی ہے۔۔۔

اور تمہاری تو میں جان لے لوں گا مار دوں گا میں تجھے۔۔۔

اس کی زخمی گال پر ایک بار پھر سے دانت گاڑھے ہوئے اسے مارنے کی حد تک تکلیف پہنچا رہا ہوتا ہے، فجر کی چیخیں پورے روم میں پھیل کر دہشت ناک ماحول بنائے ہوئے تھیں۔۔۔کوئی نہیں تھا فجر کی معصوم چیخیں سننے والا۔۔۔

کل رات کو میں جو سکون کی نیند سویا یہ سوچ کر کہ میری فجر پاک دامن ہے۔۔۔تم نے وہ ایک ہی جھٹکے میں سب ختم کر دیا۔۔۔

چہرہ اوپر اُٹھا کر قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے ہوئے گرے آنکھوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

میں تمہاری ہر خطا کو معاف کر سکتا ہوں، مگر محبت میں شرکت، براق کبھی برداشت نہیں کر سکتا تم کل بھی میری سزا کی مستحق تھی، آج بھی ہو۔۔۔

مم۔۔میں نے کیا کیا ہے؟؟

آج کے بعد تمہاری معصومیت پر کبھی میں چاہ کر بھی یقین نہیں کروں گا،بس یہ آخری غلطی تھی میری کہ میں نے کل رات تم پر بھروسہ کرنے کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔۔

یہ دیکھو اپنا گناہ۔۔۔ غلطی نہیں گناہ کیا ہے۔۔۔ تم نے میرے حصے میں شرکت داری کر کے اس کو غلطی کا نام مت دو۔۔۔

موبائل سکرین اس کی نظروں کے سامنے کرتے ہوئے اس نے جو دکھایا تھا اسے دیکھ کر فجر کی روح کانپ گئی۔۔۔وہ اس وقت جو ویڈیو دکھا رہا تھا اس میں کہیں نہ کہیں فجر خود کو ہی گنہگار سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

براق کی آنکھوں میں آگ کے شعلوں کو دیکھ کر اسے یقین ہو چلا تھا کہ یہ شخص اسے جلا کر بھسم کر دے گا۔۔۔۔

اس وقت تم میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔۔۔

براق کو غصے سے سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔وہ منہ کھول کر تیز سانسیں لے کر چیختے ہوئے بول کر اسے روم سے دھکا دے کر باہر نکال چکا تھا۔۔۔وہ اس وقت شاید اسے اپنے قہر سے بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔

مم۔۔میں ایسے کپڑوں میں باہر کیسے رہ سکتی ہوں۔۔۔

اس نے لباس کے نام پر وہی براق کی دی ہوئی نائٹ نما ڈریس پہن رکھی تھی۔۔۔

یہ براق کی دنیا ہے یہاں پر کسی کی اوقات نہیں کہ تمہیں نظر بھر کے دیکھ سکے۔۔۔انسان تو کیا چرند پرند بھی براق کی چیز پر نظر نہیں رکھتے۔۔۔

ڈرامے بازیاں بند کرو!!

اتنی پاک دامن مت بنو تم میری امانت میں جو خیانت کر کے آئی ہو اس کی ایسی سزا دوں گا کہ تم مر جاؤ گی۔۔۔

تم براق کا وہ روپ دیکھو گی جسے دیکھ کر تم موت کی دعائیں مانگو گی مگر براق تمہیں موت تک نصیب نہیں ہونے دے گا یہ وعدہ ہے میرا۔۔۔

اپنے بالوں کو غصے سے دونوں ہاتھوں میں جکڑے ہوئے بیڈ کے ساتھ ہی زمین پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔بیڈ پر پڑے ہوئے فون کی رنگ ٹون کو اس نے آگ برساتی نظروں سے دیکھا تھا اس کی اُمید کے مطابق اسی کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔

دوبارہ مجھے فون مت کیجئے گا،میرے دماغ کی نس پھٹ جائیں گی۔۔۔

فون پر کسی سے چلاتے ہوئے بول کر وہ براق نے فون کو سامنے دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

فون کرنے والا شخص نہ جانے کیا چاہتا تھا ویڈیو بھیجنے کے بعد بار بار اسے فون کر رہا تھا۔۔۔

یہ سوچے سمجھے بغیر کہ وہ براق اس وقت آتش فشاں پہاڑ بنا ہوا ہے اور وہ اگر پھٹ گیا تو نقصان اتنا زیادہ ہو گا جس کی کوئی بھرپائی نہیں کر سکے گا۔۔۔اپنے قہر سے بچانے کے لیے کڑکتی ٹھنڈ میں اس ڈرپوک لڑکی کو کالی اندھیری رات میں روم سے باہر نکال چکا تھا۔۔۔

اس کا قہر وہ معصوم لڑکی کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔براق تو دشمنوں پر قہر بن کر ٹوٹتا تھا۔۔۔تو یہ لڑکی تو اس کے سامنے ایک چونٹی کی مانند تھی۔۔۔اور وہ اس وقت اپنے سینسز میں نہیں تھا۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ پوری دنیا کو آگ لگا دے اور بھسم کر دے اس دنیا کو۔۔۔

براق پلیز مجھے اندر آنے دو باہر بہت اندھیرا ہے!!

بالکل ویسا ہی اندھیرا جیسا تم نے میری زندگی میں کر دیا!!
وہ جنگلی جانوروں کے ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔

مجھے ایک بار معاف کر دیں، میں ہمیشہ آپ کی ہر بات مانوں گی۔۔
وہ اس قدر خوفزدہ تھی کہ اگر ایک بار وہ دروازہ کھول دیتا تو اس کے قدموں میں گر کر ہمیشہ کے لیے اس کی غلام بننے کو تیار تھی۔۔۔
شدید ٹھنڈ اس کے جسم کو پر کی طرح ٹھنڈا کر چکی تھی اوپر سے چلتی جنگل کی تیز ہوائیں ٹھنڈے وجود کے آر پار ہو کر اس کی رہی صحیح ہمت بھی ختم کر چکی تھی۔۔
اور آج صحیح معنوں میں فجر براق سے خوفزدہ تھی اتنی خوفزدہ تو وہ تب بھی نہیں تھی جب اس نے اسے بیلٹوں سے مارا تھا۔۔
آج کے بعد شاید فجر کے دماغ سے براق کا ڈر کبھی ختم نہ ہو سکے۔۔۔باہر روشنی نہ ہونے کے برابر تھی دور ایک زیرو کی لائٹ جیسی روشنی نظر آ رہی تھی ہر طرف گھنا جنگل اور گھپ اندھیرا تھا۔۔۔
ایسے میں اس سفاک شخص نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا تھا اس وقت اس نے صرف اس کی دی ہوئی وہی نائٹی نما ڈریس پہن رکھی تھی جو سردی روکنے کے لیے ناکافی تھی۔۔وہ تو کبھی روشنیوں سے

جگمگاتی لوگوں سے بھری حویلی میں اکیلی گھر سے باہر گارڈن میں نہیں آتی تھی۔۔تو آج اس ویرانے جنگل میں ڈر سے اس کی کیا حالت تھی یہ تو صرف وہ معصوم جان ہی جانتی تھی۔۔۔

وہ رو رو کر دروازہ پیٹ رہی تھی مگر وہ بے حس انسان دروازہ بند کیے ہوئے خاموش ہو چکا تھا۔۔۔۔

جیسے وہ اس کی آواز سن ہی نہ رہا ہو فجر روتے روتے دروازہ پیٹ پیٹ کر تھک چکی تھی۔۔۔اور نہ جانے رات کا کون سا پہر تھا جب وہ ٹھنڈ کی زد میں لپٹی ہوئی دروازے کے سامنے زمین پر گر چکی۔۔۔وہ مر چکی تھی یا بے ہوش کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

کافی دیر جب براق کے کانوں نے اس کی آواز نہیں سنی تو تیزی سے اُٹھتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا دروازہ کھلتے ہی اس کی نظر سامنے پڑے بے جان وجود پر گئی۔۔۔وہ پوری طرح سے نیلی پڑ چکی تھی۔۔۔

براق نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اُٹھایا تو وہ ریشم کی طرح باہوں میں لٹک گئی تھی۔۔وہ اتنی ہلکی تھی جیسے جان تو اس میں نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

کیوں کرتی ہو مجھے مجبور کہ میں تم پر ظلم کروں؟؟

اس کی حالت دیکھ کر وہ درد سے چیخ اُٹھا تھا۔۔۔۔بیڈ پر ڈالتے ہوئے براق کے ہاتھ نے کچھ گیلا سا محسوس کیا۔۔۔براق نے ہاتھ سامنے کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے پورے ہاتھ پر بلڈ تھا۔۔۔۔

کوئی اور شخص ہوتا تو شاید کچھ دیر کے لیے گھبرا جاتا کہ یہ کیا ہے مگر وہ کوئی عام شخص نہیں براق تھا۔۔۔ جس کا دماغ ہر وقت حاضر ہوتا تھا اسے فوراً سے اندازہ ہو گیا تھا کہ فجر کو لڑکیوں والا مسئلہ ہوا ہے۔۔۔اس پر بلینکٹ ڈالتے ہوئے واش روم میں جا کر اس نے ہاتھ دھوئے اور روم کا ٹمپریچر بڑھا دیا۔۔۔۔

فجر کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔شدید ٹھنڈ کی وجہ سے اس کا پورا جسم نیلا پڑ چکا تھا۔۔۔

اپنی ٹی شرٹ کو اُتار کر دور پھینکتے ہوئے وہ فجر کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔اسے اپنے ساتھ چپکائے ہوئے کمر پر ہتھیلی سے تیز تیز رب کرنے لگا تھا۔۔۔ مگر وہ اب بھی بے ہوش پڑی ہوئی تھی،اس کی حالت اس قدر خراب تھی کہ گلابی ہونٹ گہرے نیلے ہو چکے تھے۔۔۔۔

اب کی بار اس کے ٹھنڈے وجود کو اپنے بدن کی حرارت دینے کے لیے اس نے جو کیا اگر فجر ہوش میں ہوتی تو اس کا مرن ہو جانا تھا۔۔۔وہ اس کے لباس کو جسم سے الگ کرتے ہوئے زمین پر پھینک چکا تھا۔۔۔

....

گھر کے مردوں پر یہ بات ثبوت کے ساتھ واضح کر دی گئی کہ فجر مر چکی ہے---یہ کام خود براق نے کروایا تھا---ایک بات براق بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ فجر کوئی معمولی لڑکی نہیں فجر کا بیک گراؤنڈ بہت سٹرانگ ہے---

فجر کے دادا چوہدری صلاح الدین ورک سے لے کر اس کے بابا آصف ورک، اس کے تایا چوہدری ریاض ورک اس کے دونوں بھائی جو اس پر جان نے نچھاور کرتے تھے چوہدری اذلان اور چوہدری وجدان ورک جو کہنے کو اس کے کزن تھے مگر ان میں سگے بہن بھائیوں سے بڑھ کر رشتہ تھا---

ان سب کی طاقت کا اسے بہت اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ وہ فجر کو ڈھونڈے بنا سکون سے نہیں بیٹھیں گے---

پھر چاہے وہ فجر ہو کو ان سے دور ملک سے باہر ہی کیوں نہ لے آیا تھا---

اس کو بار بار یہ رپورٹ پہنچائی جارہی تھی کہ فجر کو دن رات ایک کر کے ڈھونڈا جارہا ہے---

وہ اس تک بہت جلد پہنچ جائیں گے---براق بھی سوچ میں ان سے کم نہیں تھا اس نے اپنی پاور کا استعمال کرتے ہوئے ملک سے باہر بیٹھے بیٹھے فجر جیسی ملتی جلتی لڑکی کی ڈیڈ باڈی کا انتظام کیا اور اسے اس قدر شدید زخمی دکھایا گیا کہ چاہ کر بھی کوئی اس کو پہچان نہ سکے---

اس کے ہاتھ میں فجر کی بریسلٹ اور جو انگوٹھی اسے عالیار نے منگنی پر پہنائی تھی وہ پہنا کر یہ ثابت کر دیا گیا کہ وہ لاش فجر کی ہے----

گھر میں یہ پتہ چلتے ہی قیامت آگئی تھی اب تک تو سب فجر کو ڈھونڈنے میں دن رات ایک کیے ہوئے تھے مگر اب فجر کی موت کا سن کر گھر میں عورتوں کی چیخوں سے دردناک منظر بن چکا تھا۔۔ جس حویلی نے آج تک غم کے بادل نہیں دیکھے تھے آج وہاں پر غموں کا طوفان آچکا تھا۔۔۔۔

گھر کے مرد جو خود اس وقت بہت زیادہ اذیت میں تھے ان کے لیے گھر کی عورتوں کو سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔خاص کر منت اور اس کی ماں عافیہ کو آصف ورک جو اپنی چھوٹی بیٹی سے بہت محبت کرتا تھا فجر کی موت کا سن کر ایک دم سے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

اس کا دل اس بات کو تسلیم ہی نہیں کر پا رہا تھا کہ اس کی پیاری بیٹی جس کو ابھی تک وہ چھوٹی سی بچی ہی سمجھتا تھا وہ اس دنیا میں نہیں رہی وہ ہمیشہ کے لیے اس سے دور جا چکی ہے۔۔۔

دوسری طرف عافیہ بیگم جس کو بڑی مشکل سے آصف نے ڈپریشن سے نکالا اور ڈاکٹروں کی جدوجہد سے ٹھیک کر کے آج ہی وہ اسے گھر لے کر آیا تھا۔۔۔

ابھی تو عافیہ نے منت سے مل کر اسے بتانا تھا کہ وہ اس کی بیٹی ہے اور منت اسے معاف کر دے۔۔وہ اپنی بیٹی کو ایک بار گلے لگانا چاہتی تھی مگر یہ موقع تو اسے مل ہی نہیں سکا تھا۔۔۔۔

کیونکہ منت کو دوا دے کر وجدان نے سلایا تھا اور وجدان نے سختی سے منع کیا تھا کہ فلحال منت کے ساتھ اس کی ماں بات نہیں کر سکتی۔۔۔

کیونکہ وجدان کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ عافیہ منت کو اپنی بیٹی تسلیم کر چکی ہے اور حقیقت سے پردہ اُٹھ چکا ہے اسے اپنی بیوی کی صحت بہت عزیز تھی اس لیے سختی سے منع کر چکا تھا۔۔اسی دوران گھر میں کمشنر صاحب نے آکر صلاح الدین کو جب یہ خبر سنائی کہ فجر ایک حادثے میں مر چکی ہے۔۔۔

تو گھر میں قیامت کا سماں پیدا ہو گیا تھا۔۔صلاح الدین نے چیختے ہوئے کمشنر سے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مگر کمشنر صاحب کے پاس جو ثبوت تھے ان کو جھٹلایا نہیں جا سکتا تھا فجر کی ڈیڈ باڈی کی صورت میں جو لڑکی دکھائی گئی تھی وہ ہو بہو دیکھنے میں فجر کے جیسے ہی لگ رہی تھی۔۔۔ مگر چہرہ پوری طرح سے خراب تھا اور باڈی شدید زخمی تھی۔۔۔

فجر کی باڈی کو غسل دلا کر روتی ہوئی عورتوں کے بیچ میں سے فجر کی لاش اور اُٹھا کر لے جایا جا رہا تھا۔۔۔۔

منت اور عافیہ کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا وہ فجر کی باڈی کو دفنانے کے لیے نہیں لے جانے دے رہی تھیں۔۔۔۔

وجدان آگے بڑھ کر منت کو سنبھالنا چاہتا تھا کیونکہ اس وقت وجدان ہی وہ شخص تھا جو منت کو سنبھال سکتا تھا۔۔وہ پوری طرح سے پاگل ہو گئی تھی فجر کی موت کا سن کر۔۔۔اس نے تو اُمید لگا رکھی تھی

کہ اس کی بہن واپس آجائے گی مگر فجر ہمیشہ کے لیے اس سے دور ہو چکی تھی یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

منت یہی اللہ تعالی کی رضا تھی ہم یوں رو کر اللہ تعالی کے فیصلے کو جھٹلا نہیں سکتے صبر سے کام لو۔۔۔

وجدان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھانا چاہتا تھا وجدان کو اپنے الفاظ ہی بے معنی لگ رہے تھے۔۔۔وہ فجر کی موت کو خود ایکسیپٹ نہیں کر پا رہا تھا تو منت کو کیسے یقین دلاتا مگر وہ مرد تھا جس کو اپنے درد کو سنبھالتے ہوئے منت کو بھی سنبھالنا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا!!

فجر مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی، میں کیا کروں گی میں کیسے رہوں گی فجر کے بغیر!!

آپ نے کہا تھا کہ آپ فجر کو ڈھونڈ کر میرے پاس لے آئیں گے۔۔۔ایسے آپ نے فجر کو ڈھونڈا۔۔۔ایسے آپ فجر کو لے کر آئے ہیں۔۔۔۔۔

وہ وجدان کے سینے پر ہاتھ مارتی ہوئی پاگلوں کی طرح رو رہی تھی وہ اپنے سینسز میں نہیں تھی یہ کوئی چھوٹا سا حادثہ نہیں تھا۔۔۔اس نے اپنی بہن کو کھویا تھا وجدان نے اس کے گرد بازو کا حصار بناتے ہوئے اس کے بے قابو ہوتے وجود کو سنبھالا تھا جو بھاگ کر فجر کی ڈیڈ باڈی کے پیچھے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

زبردستی اسے اپنی ماں ثریا بیگم کے حوالے کر کے تیزی سے وہاں سے نکلا کیوں کہ منت کو اس حالت میں دیکھنا وجدان کے لیے بے حد تکلیف کا باعث تھا۔۔۔

دوسری طرف عافیہ بیگم صدمے سے بے ہوش ہو چکی تھی گھر میں قیامت آگئی تھی۔۔۔فجر کی موت کا سن کر جہاں کبھی حویلی کے پانچوں بچوں کے قہقہے گونجتے تھے۔۔۔آج وہاں دردناک رونے کی آوازوں کا راج تھا۔۔۔مرد حضرات فجر کی ڈیڈ باڈی کو لے کر نماز جنازہ کے لیے جا چکے تھے۔۔۔

....

فجر کی حالت بہت خراب تھی شدید ٹھنڈ سے اس کا پورا وجود نیلا پڑ چکا تھا کافی دیر اسے اپنے ساتھ لگائے رکھنے کے باوجود بھی فجر کے جسم میں کوئی حرارت نہیں تھی۔۔۔باہر پڑتی کڑکتی ٹھنڈ کافی گہرا اثر چھوڑ چکی تھی۔۔۔

مقابل کا تیز دماغ اس بات کو بخوبی سمجھ چکا تھا کہ اس وقت اپنی نفرت اور غصے کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسے اپنے بدن کی حرارت اسے دینی پڑے گی ورنہ اس کی جان جا سکتی ہے۔۔۔وہ اسے دنیا کی ہر

کڑی سے کڑی سزا اسے دے سکتا تھا اور وہ اس کی مستحق بھی تھی اس کی نظروں میں صرف ایک اس کی جان ہی ایسی چیز تھی جسے لینے کی اس سفاک شخص ہمت نہیں تھی۔۔۔

کروٹ لیتا ہوا اپنے مظبوط جسم کو اس کے اوپر لے آیا تھا۔۔۔

نیلی پڑ چکی پنکھڑیوں کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی ٹھنڈی پنکھڑیوں کے اوپر گرم لب رکھتے ہوئے قید کیے اس کے اندر اپنی سانسیں بھر رہا تھا۔۔۔وہ اس کے اوپر جھکا اس کے چہرے پر جا بجا اپنی جنونیت کی مہریں ثبت کرتا اس کو اپنی حرارت کی بارش میں بگھونے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت صرف اس کو زندہ رکھنے کے لیے اس کے جسم کے قریب ہوا تھا۔۔ مگر اس کے قریب ہوتے ہی اپنے مقصد کو بھول کر۔۔۔وہ اس کے جسم سے اُڑتی نیچرل خوشبو اپنے اندر اُترتے محسوس کر کے کسی اور دنیا میں جانے لگا تھا۔۔۔

اس کے نازک سے وجود میں یہ کیسا نشہ تھا کہ اس کے قریب آتے ہی وہ اپنے مقصد سے بھٹک جاتا تھا۔۔۔

اس کی گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے وہ خود تو بہکتا جا رہا تھا مگر اس کے ٹھنڈے وجود میں حرارت آنے لگی تھی وہ ایک بھرپور مرد تھا جس کے اندر آتش فشاں پہاڑ کی مانند گرمی کے لاوے پھوٹ رہے تھے۔۔۔تو ایسے میں نازک سے بدن کو جتنی حرارت کی ضرورت تھی اس سے کہیں زیادہ

اس کو مہیا کی جارہی تھی۔۔۔اپنی گردن پر براق کے لبوں کے جلتے لمس محسوس کرتے بے ہوشی میں اس کی سانسیں تیز ہونے لگی۔۔۔اس کی تیز ہوتی سانسوں کو اس نے چہرہ اوپر اُٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔

اپنے ہاتھ کا مضبوط کھردرا انگوٹھا اس کی گلاسی پنکھڑیوں پر پھیرتے ہوئے مدہوش نظروں سے دیکھا۔۔۔جو اس وقت ٹھنڈ سے نیلی اور خشک پڑ چکی تھی۔۔۔۔

ایک بار پھر آگ کی طرح جلتے ہوئے لب ٹھنڈی پنکھڑیوں پر رکھتے خشک پنکھڑیوں سے نمی کی آخری بوندوں کو اپنے اندر اُتار کر اپنے بے لگام جذباتوں کو پُر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی کیسی دیوانگی، کیسا جنون اور کیسا بدلہ تھا جو وہ خود بھی نہیں سمجھ پاتا تھا۔۔۔مقابل اس پر جنونیت اُتار کر اپنا بدلہ لیتے ہوئے وہ اپنی راہ سے ہی بھٹک جاتا تھا۔۔۔۔۔

کیسی تشنگی تھی جو اس لڑکی کے قریب جاتے ہی بڑھ کر اس کے ہی حواسوں پر چھانے لگتی تھی۔۔۔وہ بے ہوشی میں سسک پڑی تھی۔۔۔جب

اسکے ہونٹوں اور دانتوں کے بے رحم لمس کو دل کی دھڑکنوں کے اوپر سختیاں دکھاتے محسوس کیا۔۔۔۔

اس کے بدن کے خوبصورت نازک نشیب و فراز پر جھکتے ہوئے وہ پوری طرح سے بہک چکا تھا اور بھول گیا تھا کہ اس کا مقصد صرف اس وقت اس کے ٹھنڈے جسم کو حرارت دے کر زندہ رکھنا تھا تا کہ وہ ازالہ کر سکے اس ویڈیو کا جو اسے کچھ دیر پہلے موصول ہوئی تھی۔۔۔۔

جس میں اس کے ہونٹوں کے بالکل پاس رائٹ سائیڈ پر عالیار نے لب رکھتے ہوئے کس کرنے کی جرات کی تھی۔۔۔۔براق تو فجر کی جانب کسی غیر مرد کا دیکھنا تک گوارا نہیں تھا اور یہاں تو عالیار نے اسے کس کرنے کی جرات دکھائی تھی جسے ویڈیو میں زوم کر کے دکھایا گیا تھا۔۔۔

عالیار کو تو وہ ملک سے باہر بیٹھا ہوا ہی سزا دلوا چکا تھا اس کا بری طرح سے کار ایکسیڈنٹ کروا کے جو اس وقت زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہا تھا۔۔ مگر اس کے اندر کی آگ اب بھی بری طرح سے بھڑکی ہوئی اس کے دل میں چھپے جنونیت کے جذباتوں کو بھڑکا رہی تھی۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ براق نے ویڈیو میں فجر کو ہچکچا کر فوراً سے پیچھے ہوتے نہیں دیکھا تھا مگر اس کے باوجود بھی براق اپنے اندر اُبلتے غصے کے لاوے کو روک نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

اس کے دماغ میں یہ سوچ بار بار چوٹ لگا رہی تھی کہ فجر نے اس شخص کو یہ موقع دیا ہی کیوں؟؟؟اور رات کے اس پہر یہ اس کے پاس کیوں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

عورت کی نسبت مرد زیادہ احساس ہوتا ہے۔۔۔جس مرد کو پوری دنیا سخت جان بہادر سمجھتی ہے، مگر وہی مرد اندر سے ایک معاملے میں بہت زیادہ کمزور ہوتا ہے۔۔۔

مرد کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی من پسند عورت کو اس کے سوا کوئی نظر بھر کے دیکھے۔۔۔اور یہاں تو معاملہ دیکھنے سے آگے کا تھا۔۔۔

دھڑکنوں پر اس کے لبوں کی چبھن کو محسوس کرتے ہوئے وہ نیند میں تیز تیز سانس لینے لگی تھی۔۔۔اس کا جسم شدید حرارت پکڑ چکا تھا۔۔۔تیز تیز سانسیں لیتی ہوئی تڑپ کر اس کی کمر پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔وہ اب بھی نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔۔۔۔۔

براق کے جسم کی حرارت اس کے جسم کو جلانے لگی تھی اوپر سے روم میں تیز چلتا ہوا ہیٹر۔۔۔بلینکٹ کے اندر دو جسم ایک جان کی طرح لپٹے ہوئے تھے۔۔۔فرق صرف اتنا تھا کہ وہ پورے ہوش و حواس میں اس کے وجود پر گھٹا بن کے چھایا ہوا تھا۔۔۔مگر وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تیز سانسیں لیتی ہوئی نا سمجھی میں اس کے ساتھ لپٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ہوش میں آنے لگی تھی براق کو سانسوں سے زیادہ نزدیک دھڑکنوں کے اوپر اس کے لب محسوس کرتے ہوئے اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور جلدی سے ہاتھوں کو پیچھے کر لیا تھا، جو نیم بے ہوشی میں بے اختیار اس کے کمر پر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

اس کو ہوش میں محسوس کرتے ہی براق جو گھٹا بن کر اس کے اوپر لیٹا ہوا تھا کروٹ لیتا ہوا سائیڈ پر ہو کر لیٹ گیا۔۔۔

وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے اپنے گرد کمبل کو اچھے سے لپیٹے خود کو کور کر رہی تھی۔۔۔۔

اپنی حالت پر شرم سار ہوتی فجر کی آنکھیں پانی سے نم ہو چکی تھی۔۔۔اسے نہیں پتا تھا کہ وہ باہر سے اندر کب لائی گئی اور اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔اسے صرف یاد تھا کہ جب وہ دروازے میں ٹھنڈ سے چیخ چیخ کر اسے پکار رہی تھی تو اس شخص نے سفاکی سے دروازہ بند رکھے اس کا جواب دینا بند کر دیا تھا۔۔۔

وہ شدید درد میں جب وہ مر رہی تھی تو یہ شخص ہیٹر والے روم میں آرام سے بیٹھا تھا۔۔۔

کوئی اتنا سفاک کیسے ہو سکتا ہے فجر جتنا اس شخص کے بارے میں سوچتی اتنا ہی حیران ہو جاتی تھی۔۔۔فجر اپنے گرد کمبل کو کور کرتی ہوئی اپنے بے لباس وجود کو لیے بیڈ سے اُتر کر واش روم کی جانب بڑھنے کے لیے زمین پر کھڑی ہوئی تو اس کی نظر بیڈ پر لگے ریڈ دھبے پر پڑی تھی۔۔۔

اس نے حیران اور ڈری ہوئی نظروں سے دیکھا تھا۔۔اس کی نظروں کے زاویے کو سمجھتے ہوئے براق جو کروٹ لے کر اُلٹا لیٹا ہوا تھا۔۔۔اس کی جانب متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے سیدھا ہو گیا۔۔۔

یوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کے نتیجے میں یہ ہوا ہو۔۔۔فجر نے اس دھبے کو دیکھنے کے بعد جن نظروں سے براق کی جانب دیکھا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ اس بیوقوف لڑکی کو یہ اندازہ نہیں کہ یہ جو ہوا ہے۔۔۔اس کے ساتھ ریگولر والی بات تھی۔۔۔

شاید وہ گھبراہٹ میں یہ بھول چکی تھی کہ مہینے کی فکس ڈیٹ آچکی ہے۔۔۔۔

براق کی بات کا مطلب سمجھ کر فجر بری طرح سے شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔نظروں کو جھکائے کمبل لپیٹے کھڑی تھی۔۔۔وہ جو کچھ سوچ رہی تھی تیز دماغ براق اس کا انتظام پہلے ہی کر چکا تھا۔۔۔

یہ پڑا ہے تمہاری ضرورت کا سب سامان!

براق نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے پیکٹ کی جانب اشارہ کیا۔۔۔پتہ نہیں اس شخص کے دماغ میں کیمرے اور مائک فٹ ہوئے تھے جو یہ شخص ہر بات کو دیکھنے، سننے، سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔اس نے حیران ہوتی نظروں سے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔اور جلدی سے پیکٹ اُٹھایا اور واش روم میں سو کی سپیڈ سے داخل ہوتے دروازہ بند کر چکی تھی۔۔۔

تمہاری اس شرم حیا اور اداؤں پر خدا کی قسم براق قربان ہو جاتا اگر تم نے میری امانت میں خیانت نہ کی ہوتی۔۔۔بند دروازے کو دیکھ کر براق نے دماغ میں سوچتے ہوئے کچھ دیر کے لیے آنکھیں بند کر

لی تھیں۔۔وہ جتنا اس ویڈیو کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے کو تیار تھیں۔۔۔۔

....

و جی۔۔۔۔۔۔۔کہاں چھوڑ کر آئیں ہیں میری فجر کو مجھے بھی اس کے پاس ہی چھوڑ آئیں۔۔۔

وجدان قبرستان سے واپس آنے والے مردوں میں سب سے پہلے گھر میں قدم رکھ چکا تھا۔۔اس پر نظر پڑتے ہی منت جو اس کے جانے کے بعد ایک سیکنڈ بھی خاموش نہیں ہوئی تھی بھاگتی ہوئی طوفان کی طرح وجدان کے سینے کے ساتھ آکر ٹکرائی۔۔۔اس کے کالر کو دونوں جانب سے پکڑتے ہوئے وہ پاگلوں کی طرح چیخ چیخ کر اس سے جواب طلبگار تھی۔۔کہ وہ فجر کو کہاں چھوڑ کر آیا ہے۔۔۔۔

منت کی حالت اس قدر غیر تھی کہ وجدان سے دیکھی نہیں جارہی تھی نہ تو اس اسے اپنے دوپٹے کا ہوش تھا،نہ اپنے کپڑوں کا۔۔۔رونے کی شدت سے آنکھوں کے کنارے سوجھ کر آنکھیں بند ہونے کو تھی۔۔۔

وجدان کے دماغ پر یہ خوف بری طرح سے طاری ہوا تھا کہ اگر منت کو اس نے نہیں سنبھالا تو منت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دے گا۔۔۔

منت فجر سے بے انتہا پیار کرتی تھی اور منت فجر کی موت کو تسلیم نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔وجدان کے گریبان سے پکڑ کر جس طرح سے اس نے جھنجھوڑتے ہوئے بد تمیزی کی تھی یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ منت ہوش و حواس میں نہیں ہے۔۔۔۔

اپنے ہوش میں کبھی وہ وجدان کے مقابل اس طرح آنے کی جرت نہیں کرتی۔۔۔۔

بے شک وجدان منت سے بے انتہا پیار کرتا تھا مگر کچھ دائرے تھے جو اس نے منت کے لیے مقرر کر رکھے تھے۔۔۔جن کو بخوبی نبھاتے ہوئے منت نے کبھی پار کرنے کی گستاخی نہیں کی تھی۔۔۔کمرے کے اندر منت کو اپنے وجی پر ہر طرح سے کھل کر حق جمانے کا حق چوہدری وجدان ورک نے خود دے رکھا تھا۔۔۔۔

مگر کمرے کے باہر والے وجدان ورک کے ساتھ ہمیشہ وہ تمیز کے دائرے میں ہی پیش آتی تھی۔۔۔اس وقت تو وہ اپنے سینسز میں ہی نہیں تھی۔۔۔وہ کیا کر رہی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

منت ہوش میں آؤ اللہ کی رضا کے آگے سر جھکانا ہم پر فرض ہے اور تم اللہ تعالی کی نافرمانی کر رہی ہو۔۔۔

وجدان نے اسکے دل کے درد کو سمجھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔مضبوط بازوؤں کے حصار میں لیے اپنے مضبوط سینے سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔اس وقت اسے نہیں پرواہ تھی کہ وہاں پر بیٹھی ہوئی ہر خواتین ہر مرد اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔

اسے پرواہ تھی تو صرف اپنے یار کی جو اس وقت شدید تکلیف میں تھا اس کے سر پر دوپٹہ اوڑھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔

آپ بالکل اچھے نہیں ہیں آپ نے نہیں ڈھونڈا میری فجر کو۔۔۔

اور آپ کو تو یہ بھی نہیں پتا۔۔یہ میری فجر نہیں تھی آپ میری بات مان لیں۔۔۔میرا دل اس بات کی گواہی دے رہا ہے میری فجر زندہ ہے۔۔۔وہ سانسیں لے رہی ہے آپ کو سمجھ میں نہیں آتا میں زندہ ہوں، میں جی رہی ہوں۔۔۔اس کا مطلب کہ میری بہن زندہ ہے اگر وہ مر گئی ہوتی تو میں بھی مر جاتی۔۔۔

منت پلیز خود کو سنبھالو۔۔۔

وجدان کو اس کی ذہنی حالت پر شک ہونے لگا تھا۔۔۔

آپ دور رہیں مجھ سے !!

آپ میرے لیے کچھ نہیں کر سکے صرف جھوٹے دعوے کیے جاتے ہیں۔۔۔ آپ میری جان کو نہیں ڈھونڈ سکے۔۔۔

وہ وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھکا دے کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اسی وقت اس کے بابا آصف ورک گھر کے اندر داخل ہوئے تو وہ جھپٹتی ہوئی اپنے بابا کے گلے جا لگی تھی۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔

آپ تو ہمارے بابا ہیں پھر آپ کہاں چھوڑ آئے فجر کو۔۔۔

مگر وہ فجر نہیں تھی بابا میرا دل ایسے کہتا ہے کہ وہ فجر نہیں تھی۔۔۔

خود سے ہی سوال اور خود سے ہی جواب دیتی ہوئی منت کو دیکھ کر آصف ورک کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر داڑھی میں جزب ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔ کیسا بد بخت باپ تھا جو ایک بیٹی کو کھو چکا تھا اور دوسری کی حالت پاگلوں جیسی ہو چکی تھی۔۔۔ آصف ورک سوچتے ہوئے رو پڑا تھا مضبوط شخص بیٹی کے غم میں پوری طرح سے ٹوٹا ہوا رو رہا تھا۔۔۔

بابا آپ میرے ساتھ چلیں ہم فجر کو ڈھونڈ کر لے آئیں گے۔۔۔

وہ اپنے بابا کے گلے سے لپٹی ہوئی کیا بول رہی تھی نہ تو اسے خود سمجھ آرہا تھا نہ کوئی اور اس کی بات سمجھ پا رہا تھا بس منت کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں یہ سب کو سمجھ آچکا تھا۔۔۔۔

منت میری بچی خود کو سنبھالو۔۔۔

کیسے۔۔۔کیسے بابا خود کو سنبھالوں؟؟

بابا آپ کو سمجھ آرہا ہے۔۔۔فجر۔۔۔فجر مر گئی ہے۔۔۔یہ سب بول رہے ہیں۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ پاگلوں کی طرح اُٹھا کر ایک دم سے ساکت کھڑی آنسو تک روک چکی تھی۔۔۔

آپ کو یقین آرہا ہے کہ فجر نہیں رہی؟؟

بابا سب جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔بابا اگر فجر نہیں ہوتی تو منت بھی مر جاتی، مگر منت زندہ ہے اس کا مطلب فجر بھی زندہ ہے۔۔۔بابا آپ فجر کو ڈھونڈیں۔۔۔۔

اس کی باتیں وہاں پر بیٹھے ہر انسان کا کلیجہ چیر رہی تھیں جس تڑپ سے وہ اپنی بہن کا نام لے رہی تھی، ہر دل رکھنے والے انسان کا دل حلق میں آچکا تھا رو رو کر بے حال ہو کر بیٹھی ہوئی عافیہ منت کو غور

سے دیکھ رہی تھی۔۔۔منت کی حالت دیکھ کر اس کا خود پر لعنت بھیجنے کو دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس بچی کے لیے اتنا غلط سوچتی تھی کہ اس کی نظر لگ جاتی ہے فجر کو۔۔۔بچپن سے وہ ہمیشہ منت سے نفرت کرتی رہتی تھی اور فجر کو کھل کر منت کے ساتھ کھیلنے تک نہیں دیتی تھی۔۔۔یہ تو دونوں بہنوں کا پیار تھا جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ زبردستی وقت گزار لیتی تھیں۔۔۔

اور اس کی سینے کی جلن کھا گئی اس کی بیٹی کو یہی الفاظ وہ منت کے لیے استعمال کرتی تھی۔۔۔جن پر آج وہ خود شرمندہ تھی۔۔۔منت کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی وہ منت کے قریب جانا چاہتی تھی مگر شاید اس وقت منت اپنی ماں کے قریب نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

کتنی بار عافیہ نے اس کے نزدیک ہو کر اسے سینے سے لگانا چاہا مگر وہ اس کے سینے کے ساتھ دکھاوے کے لیے لگ تو جاتی مگر اس نے ایک بار بھی ہاتھ بڑھا کر اپنی ماں کے سینے سے لگ کر اپنا درد بیان نہیں کیا تھا۔۔۔۔

اس کی نسبت تو وہ حوریہ،زمل اپنی پھوپھو صدف اور تائی ثریا بیگم کے گلے لگ کر بار بار رو رہی تھیں۔۔۔۔۔

منت۔۔منت۔۔منت۔۔۔

روتے ہوئے جب خاموش ہوئی تو شاید اس کے دماغ پر بہت گہرا اثر ہوا تھا وہ ہوا میں لہراتی ہوئی زمین پر بُری طرح سے گری تھی۔۔۔

وجدان کا دل بند ہونے کو تھا منت کو اس طرح زمین پر گرتے دیکھ کر اس نے فوراً سے منت کو اپنے بازوؤں میں بھرتے ہوئے تیزی سے سیڑھیوں سے کمرے تک کا سفر طے کیا تھا۔۔۔۔۔

روم میں بہت سے افراد داخل ہونا چاہتے تھے۔۔۔سب کو منت کی فکر تھی۔۔۔ مگر وجدان پیچھے ہاتھ کر کے سب کو آنے سے منع کر چکا تھا۔۔۔

اسے اس وقت کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ باہر کھڑا ہوا شخص اس کا بابا ہے اس کی ماں ہے یا وجدان کی خود کی ماں۔۔۔وہ اس وقت منت کو روم میں لے جا کر آرام سے لٹا کر اسے ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اس سے زیادہ منت کی جان کے ساتھ رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔اس نے اندر جاتے ہی روم کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

وجدان کے انداز نے کسی کو اندر جانے کی اجازت بھی نہیں تھی۔۔۔سب سے قریبی شخص منت کے لیے اس وقت اس کی ماں اور آصف ورک اس کے بابا تھے جو کہ ایک بات بہت اچھی طرح سے جانتے تھے کہ وجدان سے زیادہ بہتر اس وقت منت کو کوئی نہیں سنبھال سکتا۔۔۔سب واپس جا کر اپنی اپنی

جگہ بیٹھ چکے تھے۔۔۔ آصف ورک اور عافیہ مطمئن تھے کہ ان کی بیٹی محفوظ ہاتھوں میں ہے اور روم کے اندر جو شخص ہے وہ ان سے کہیں زیادہ اچھی کیئر اس کی کر سکتا ہے۔۔

....

فجر کو اس وقت کوئی کیجول سے کپڑے چاہیے تھے مگر اس کے پاس اس طرح کا کوئی ڈریس موجود نہیں تھا۔۔ اور باہر بیٹھے شخص سے مانگنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔ ایک تو وہ جلد بازی میں واش روم کے اندر کوئی ڈریس لے کر ہی نہیں آئی تھی۔۔ کیجول ڈریس تو نہیں تھے مگر بے ہودہ ڈریسز کی اس نے اچھی خاصی کلیکشن فجر کو لا کر دے رکھی تھی۔۔

مگر جلد بازی میں وہ ان میں سے بھی کچھ نہیں لا سکی تھی اور باہر بیٹھے ہوئے شخص کا خوف اس قدر اس پر طاری ہو چکا تھا کہ ہزار بار منہ کھول کر اس نے بند کر لیا۔۔ مگر وہ اسے آواز نہیں دے سکی کہ اسے کپڑے چاہیے۔۔۔

تمہیں ہمیشہ باتھ روم میں جا کر ضرورت سے زیادہ وقت کیوں لگتا ہے؟؟

آج کے بعد تم واش روم کا دروازہ بند نہیں کر سکو گی۔۔کیا چاہتی ہو یہ پابندی تم پر عائد کر دوں۔۔۔اس کی بھاری گرجدار آواز سن کر وہ باتھ روم میں کھڑی ہوئی دبک کر ڈر گئی تھی۔۔۔اس پر تو پہلے ہی اس کے خوف کی کپکپی طاری تھی اور رہی صحیح کسر اس کی آواز سے نکل چکی تھی۔۔۔

اس کی نظر سامنے پڑے براق کے ٹراوزر شرٹ پر گئی جس کو کل اس نے چینج کیا تھا۔۔وہ اب تک واش روم میں ہی لٹک رہے تھے۔۔۔

اسے اس وقت یہ کپڑے غنیمت لگے تھے ایک تو براق کے لائے ہوئے ڈریس کی نسبت حیا دار تھا۔۔اور دوسرا سافٹ مٹیریل اور کیجول بھی تھا۔۔اس نے جلدی سے براق کا بلیک کلر کا ٹراوزر شرٹ پہنا اور ہاتھ واش کرتے ہوئے واش روم سے باہر آ گئی۔۔۔

اس میں مزید اس شخص سے اُلجھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔اس کے اندر اس قدر براق کا ڈر بھر چکا تھا کہ اگر اس وقت براق اس کو کہتا کہ وہ اپنے گلے پر چاقو پھیر لے تو وہ ایک بار بھی نا نہیں کرتی۔۔۔۔۔

براق نے بیڈ پر لیٹے ہوئے ہی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔اس کے کانچ کے جیسا مخملی بدن بلیک کلر کے ٹراوزر شرٹ میں چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے حد کیوٹ لگ رہی تھی براق کے لمبے چوڑے ٹراؤزر کو فولڈ کیے ہوئے اس کے اوپر براق کی بڑی سی شرٹ پہنے ہوئے، گھبراتی نظروں سے قدم اُٹھاتی ہوئی روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ براق نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے اس پر گہری نگاہ ڈالی۔۔۔۔

اس کانچ کی گڑیا کا لرزتا بدن، زرد پتوں کے جیسی رنگت، آنکھوں میں براق کے خوف سے ٹھہرا ہوا نمکین پانی، اس سفاک شخص کا اگلا قدم کیا ہو گا یہ سوچ کر شفاف ماتھے پر چمکتی پسینے کی بوندیں، اتنی شدید سردی میں اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے دیکھ کر کچھ دیر کے لیے براق کو اس پر ترس سا آیا تھا۔۔۔ وہ اس وقت قابل رحم تو لگ رہی تھی۔۔۔ مگر دوسرے ہی لمحے براق نے اپنے اندر سر اُٹھاتے رحم دلی کے جذبے کو بُری طرح پیروں تلے مسل دیا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر کہ اپنی اس حالت کی ذمہ دار وہ خود تھی۔۔۔ وہ اس پر ترس کسی صورت نہیں کھا سکتا تھا اس نے اپنے دل میں اُٹھتے رحم دلی کے جذبے کو لگام ڈال کر کہیں دور پھینک دیا۔۔۔

جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھا اور دو قدموں میں فاصلہ مٹا کر اس کے اور قریب ہوا۔۔۔

بتاؤ مجھے۔۔۔ کتنے قریب ہوئے تھے تم دونوں؟؟

اس کے جبڑے کو پکڑ کر توڑنے کی حد تک دبائے۔۔۔ دوسرا ہاتھ اس کی کمر پر رکھے کھڑا تھا۔۔۔۔

ا۔اس۔۔۔سے آگے کچھ بھی نہیں ہوا تھا، میں اندر آگئی تھی آپ میرا یقین کریں۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم یقین کے لائق ہو؟؟
جب بھی تمہارے اوپر یقین کرنے کے بارے میں سوچتا ہوں، تم ہمیشہ میری سوچ کے برعکس نکلتی ہو
اور اس بار تو تم نے بے غیرتی، بے شرمی کی سارے حدیں پار کر دی ہے۔۔۔
اور براق تمہیں پاگل لگتا ہے جو تم پر یقین کرلے۔۔۔۔ تم نے کبھی غور سے خود کو آئینے میں نہیں دیکھا؟؟
متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں دیکھا تو میری آنکھوں میں غور سے دیکھو کہ تم کس قدر حسین ہو۔۔۔ تم جتنی خوبصورت ہو

تمھیں اپنے اتنا قریب لا کر کیسے کوئی مرد بنا چھوئے چھوڑ سکتا ہے؟؟
ہاں بولو جواب دو۔۔۔
براق نے اس کے چہرے پر گرم سانسیں پھینکتے ہوئے شعلہ بار نگاہوں دیکھا۔۔۔۔۔

تمھارے پاس حسن کی کمی نہیں ہے۔۔۔اور اس بے غیرت کی آنکھوں میں جو کچھ میں نے تمہارے لیے دیکھا تھا۔۔۔اس کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے کہ میں تم پر یقین کروں گا اگر کرنا چاہوں تب بھی نہیں کر سکتا۔۔۔

مم۔۔۔م۔۔۔میں قسم کھاتی ہوں اس سے آگے کچھ بھی نہیں ہوا تھا،اور وہ سب کچھ اتنا اچانک تھا میں خود بھی اس بارے میں نہیں جانتی تھی۔۔۔

وہ معصوم ہرنی شیر کے چنگل میں پھنسی ہوئی منمنا کر قسم کھاتے ہوئے اپنے کردار کی گواہی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

آہ آہاااا۔۔۔

اس کا بازو براق کی وحشی گرفت میں تھا۔۔۔جس کو بری طرح سے مروڑتے ہوئے اپنی نظروں کے سامنے کر چکا تھا۔۔۔

اور جو اس نے اس ہاتھ کو چوما تھا،یہی تھا نا وہ ہاتھ،کیسے تم نے اسے چومنے کا حق دیا تھا؟؟

جبکہ یہ حق تو صرف براق کا تھا۔۔۔

مجھ سے تو تمہیں ہمیشہ خوف آتا تھا آج میں تمہیں خوف کا مطلب سمجھاؤں گا۔۔۔۔

نن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں پلیز ایسا مت کیجیئے گا میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں۔۔۔۔۔

براق کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تیز دھار سرجیکل بلیٹ کو دیکھ کر فجر کی جان نکل گئی تھی حلق میں اٹکے ہوئے، دل کو بند ہوتے ہوئے اس نے محسوس کیا تھا۔۔۔

آپ جیسا کہیں گے میں ویسی بن جاؤں گی مجھے معاف کر دیں۔۔۔

وہ براق کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تیز دھار سرجیکل بلیٹ کو دیکھ کر کانپنے لگی تھی وہ اس شخص کی سفاکی اور ظالمانہ طبیعت سے اچھی طرح واقف ہو چکی تھی۔۔۔ جانتی تھی کہ سامنے کھڑا خوبصورت چہرے والا سفاک شخص کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

میری جان کو ڈر لگ رہا ہے یہ ڈر تب کیوں نہیں لگا جب تم نے خود پر کسی اور کا سایہ پڑھنے دیا؟؟

براق کی ڈکشنری میں معافی نہیں صرف سزا ہے اور تم سزا کی مستحق خود ہوئی ہو!!

ایک بار معاف کر دیں میں کبھی کوئی غلطی نہیں کروں گی۔۔آپ جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گی۔۔۔میں کبھی اپنے گھر جانے کی ضد بھی نہیں کروں گی۔۔۔

وہ معصوم بچوں کی طرح روتے ہوئے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

تم ضد کر کے دیکھ لو براق تمہیں کبھی اپنے سے دور نہیں کرے گا اور رہی بات کہ تم ہمیشہ میری بات مانو گی۔۔۔تو یہ تو اب تمہاری مجبوری ہے۔۔کیونکہ تمہارے پاس براق نے کوئی آپشن نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔

یہاں سے اس نے کس کرنے کی جرات کی تھی نا۔۔۔

اس کی کلائی کو پکڑ کر اس پر تیز دھار بلیڈ رکھتے ہوئے دہشت ناک لہجے جسے پوچھا تھا۔۔۔ڈر سے فجر کے ہونٹ کانپ رہے تھے کوئی اور ہوتا تو اس وقت فجر کی حالت دیکھ کر ضرور رحم کھا جاتا۔۔۔

مگر وہ براق تھا جس کے دل میں احساس نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔کوئی کہہ سکتا تھا کہ وہ اس کے سامنے کھڑی لڑکی سے جنون کی حد تک محبت کرتا ہے۔۔۔جب وہ اس کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا تھا تو اپنے دشمنوں کے ساتھ اس کا رویہ کیسا ہوتا ہوگا۔۔۔۔۔

فجر کی لاکھ منتوں کے باوجود وہ نہیں رُکا اور بلیڈ ہاتھ کی پشت پر کس والی جگہ پر رکھتے ہوئے بے دردی سے لائن کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

خون کی تیز سے نمودار ہوتی بوندیں اس کی گوری نازک ہاتھ کی پشت سے قطروں کی صورت میں فرش پر گرتی ہوئی ریڈ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

درد اور خوف کے مارے فجر کی چیخیں پورے روم میں گونج رہی تھیں۔۔۔

ششششش۔۔۔

اس کے گلوسی ہونٹوں پر سختی سے شہادت کی انگلی جمائے قہر الود نظروں سے دیکھتے ہوئے چپ کروا گیا۔۔۔اس کی دردناک چیخیں یکلخت دم توڑ چکی تھیں۔۔۔خوف سے چہرہ مزید زرد پڑا تھا۔۔۔آج سے پہلے اس نے براق کا یہ روپ نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہر بار پہلے سے بھی زیادہ خوفناک اور سفاک بن کر اس کے سامنے آتا جا تھا ہر دن کے ساتھ اس شخص کی سفاکی کھل کر فجر پر ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسکے آگے گڑگڑا کر اپنی جان کی بھیک مانگتی۔۔۔براق کی سپاٹ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس بلیڈ سے تمھارے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دوں۔۔۔

تیز دھار بلیڈ کو اس کی نازک سی گردن پر بالکل شاہ رگ کے اوپر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

خوف سے فجر کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔وہ ذرا سا حرکت کرتی تو بلیڈ اس کی شاہ رگ کاٹ چکا ہوتا۔۔۔وہ اپنا سانس تک روکے کھڑی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں تک نہیں جھپک رہی تھی کہ شاید اس کے ہلنے سے کہیں موت اسے اپنی آغوش میں نہ لے لے۔۔۔آج سے پہلے موت کو اس نے کبھی اتنے قریب سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ براق سے بُری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔خون کی بوندیں تیزی سے اس کے ہاتھ سے ٹپکتی ہوئی فرش پر پڑ رہی تھیں۔۔۔

خون کی روانی تیز ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا کہ اس بے رحم کو پتہ نہیں اس پر رحم آگیا یا وہ ابھی اتنی آسان موت اسے دینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اُٹھا کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے تکیے پڑ لیٹا چکا تھا۔۔ڈریسنگ کا سامان سائیڈ ٹیبل کے ڈرال سے نکال کر اپنے ہاتھوں سے تیزی سے بلڈ کو صاف کرتے ہوئے ڈریسنگ پٹی لپیٹ چکا تھا۔۔۔۔

جیسے اس کو بہت فکر ہو اس کے جان کی۔۔ آخر وہ شخص کیا چاہتا تھا خود ہی اذیت دیتا تھا خود ہی کیئر کرنے کا ڈرامہ بھی بہت اچھا کر لیتا ہے۔۔۔۔

وہ کبھی اس شخص کی قید سے آزاد ہو سکے گی یا نہیں، کبھی اس کے گھر والے اس تک پہنچ سکیں گے یا نہیں۔۔وہ سوچتی ہوئی خالی نظروں سے اس کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

ایسے مت دیکھو میری طرف جیسے تم بے قصور ہو اور میں تمہیں سزا کا مستحق ٹھہرا رہا ہوں۔۔

اس کے ہاتھ پر ڈریسنگ کر کے ڈریسنگ کا سامان واپس رکھتے ہوئے بنا اس کے چہرے کو دیکھے اس کی نظروں کے مطلب کو سمجھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے تمھاری دشمن تمھاری بے پناہ خوبصورتی ہے۔۔

تمہیں میری حالت دیکھ کر اندازہ ہو چکا ہو گا۔۔بے پناہ نفرت کے باوجود تمہاری خوبصورتی مجھے کسی میگنٹ کی طرح اپنی جانب کھینچتی ہے۔۔۔یہ تمہارے جسمانی ریمانڈ کی آخری سزا تھی آج کے بعد

براق کبھی تم پر تشدد نہیں کرے گا۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا۔۔۔اس کے باوجود ہر رات تم پر قیامت کی طرح بھاری پڑے گی۔۔۔

کچھ دیر پہلے جو اس کی سانسیں چھیننے پر تلا تھا اب اپنا بھاری ہاتھ کی گال پر رکھے دیوانگی سے اس کی گال کو رب کر رہا تھا مشکل سے پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ وہ شخص بالکل بدلے ہوئے لہجے میں بات کر رہا۔۔۔

آج کے بعد تم غلطی کرو یا نہ کرو مگر سابقہ گناہوں کی سزا تمہیں اب میری دی ہوئی جنونی شدتوں کی صورت میں برداشت کرنا پڑے گی۔۔۔میری سخت جنونیت سے بھری قربت تمھارا مقدر ٹھہرے گی۔۔۔جس میں تم ہر رات قطرہ قطرہ جلسوں گی۔۔۔میری دی ہوئی شدتوں کو محسوس کر کے تڑپو گی۔۔۔مگر مجھ سے نجات نہیں ملے گی۔۔۔تم جان چھڑا کر مجھ سے دور جانا چاہو گی مگر ہمیشہ تمہیں ناکامی کا سامنا پڑے گا۔۔۔

براق اس کی گردن کو اپنے لبوں کی تپش سے بری طرح سرخ کرتا جذباتوں کی لو میں بہتا ہوا اس کی خوشبو میں دیوانگی لٹاتا بالوں میں چہرہ چھپانے لگا تھا۔۔۔

اس کی خوف سے سہمی ہوئی فجر براق کی سرگوشیوں میں دی ہوئی دھمکیوں کے خوف سے بری طرح رو دی تھی۔۔۔

فجر رانی ابھی آنسو بچا کر رکھو تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ موقع دوں گا تمہیں رونے کا۔۔۔

اگر آنسو ختم ہو گئے تو پھر نیو سٹاک کہاں سے لاؤ گی۔۔۔

دُشمنِ جاں اس کی بے بسی کا مذاق اُڑا رہا تھا۔۔۔

ضروری کام سے جارہاہوں۔۔۔ آرام کرلو کیونکہ تمہارے اس کارنامے کے بعد فلحال تو تم میرے کسی کام کی نہیں کیونکہ اگلے سات دن میری شدتیں تم پر حرام ہیں۔۔۔اور میں حرام کو منہ نہیں لگاتا۔۔۔

وہ کہتاہوا اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

فجر کا دل چاہ رہا تھا کہ اس دودھ کے دھلے شخص سے پوچھے کہ جب شراب کو منہ لگاتے ہو تو وہ کیا امرت ہوتی ہے۔۔۔وہ بھی تو حرام ہے اس کو تو پیتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی۔۔۔

جب بھی دیکھو اس کے منہ سے شدید شراب کی بدبو آرہی ہوتی ہے۔۔۔حالانکہ یہ الگ بات تھی کہ وہ فجر کے سامنے شراب نہیں پیتا تھا۔۔۔

فجر نے ایک بار بھی اسے اپنے سامنے شراب پیتے نہیں دیکھا تھا حالانکہ شراب کمرے میں موجود تھی۔۔۔۔۔

نواب کی اولاد پتہ نہیں کہاں جانے کی تیاری کر رہا تھا کیونکہ اس نے جانے کی اچھی خاصی تیاری کی تھی۔۔۔اپنی ہینڈ کیری سے کپڑے نکالتے ہوئے جینز کی پینٹ کے اوپر ہڈی والی جیکٹ پہنے کھڑا تھا۔۔۔اور واش روم سے جب تیار ہو کر نکلا تو اس پر نہ چاہتے ہوئے فجر کی نظریں جا کر ٹھہر گئیں۔۔۔

ڈارک بلو کلر کے جیکٹ اور جینز کی پینٹ میں دُشمنِ جاں اتنا ڈیشنگ لگ رہا تھا کہ اس کی ظالمانہ اذیتوں کو بھول کر کچھ دیر فجر اس پر نظر ٹکائے بنا نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

وہ جان بوجھ کر انجان بنا اسے نظر انداز کرتا ہوا تیار ہو رہا تھا جبکہ سوفے پر بیٹھ کر جھکتے ہوئے ساکس اور شوز پہنتے ہوئے باخوبی اس کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر چکا تھا۔۔

اگر اس ویڈیو والے شخص نے غلط فہمیوں اور نفرتوں کی دیوار فجر اور اس کے بیچ میں نہ کھڑی کی ہوتی تو آج براق کے عشق کا لیول کچھ اور ہوتا اس شخص نے براق کو انسان سے وحشی بنا دیا تھا۔۔۔

وہ شخص بخوبی جانتا تھا کہ براق فجر سے بے انتہا محبت کرتا ہے براق کے عشق کی کوئی حد، کوئی سرحد نہیں تھی۔۔۔اس کے عشق کو، اس کی محبت کو، نفرت کے جنون میں بدلنے والا شخص ہر پل اس پر نظر بنائے ہوئے تھا۔۔۔۔

مگر یہ الگ بات تھی کہ اس شخص کو یہ نہیں پتہ تھا کہ سوچ کے سمندر میں براق اس سے کہیں آگے سوچنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔

میرے آنے سے پہلے روم کو اچھی طرح سے صاف کرنا۔۔۔بیڈ شیٹس ہینڈ کیری کے اندر موجود ہیں میرے آنے سے پہلے اس کو بھی چینج کر دینا۔۔۔یہاں پر تمہارے باپ کے نوکر نہیں ہیں جو تمہارے ناز نخرے اُٹھائیں گے۔۔۔بنا اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کی پرواہ کیے وہ سفاک شخص حکم صادر

کرتا ہوا روم سے نکل گیا۔۔۔۔اس کے جانے کے بعد وہ اپنی بے بسی پر زور دار آواز میں رو رہی تھی۔۔۔کوئی نہیں تھا یہاں پر اس کی ہچکیوں میں درد بھری سسکیاں سننے والا۔۔۔وہ سسکیاں لیتی ہوئی گہری نیند سو گئی تھی۔۔۔

مگر کچھ ہی دیر میں اچانک گھبرا کر ڈرتے ہوئے وہ بیڈ سے اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس کے دماغ میں براق کی بات آئی کہ اس کے آنے سے پہلے روم صاف کر کے بیڈ شیٹس بھی چینج کر دے۔۔۔۔

اب وہ اس شخص کی بات کو رد کر کے اپنے اوپر اس کا قہر نہیں برداشت کر سکتی تھی۔۔۔اس نے زندگی سے ہار مان لی تھی۔۔۔

اور ہار کو ماننے کے لیے براق کے سامنے سر جھکا کر اس کے حکم کو ماننا اس پر فرض ہو چکا تھا۔۔۔مشکل سے اپنے بے جان وجود کو بیڈ سے اُتار کر ہینڈ کیری کھولی اور اس میں سے بیڈ شیٹ نکال کر اس نے چینج کی اور روم کی اچھے سے صفائی کی۔۔۔حالانکہ روم کو صفائی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔روم میں سامان نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔مگر پھر بھی جو کچھ وہ اپنی طرف سے کر سکتی تھی اس نے کر دیا تھا۔۔۔

فجر نے اپنے گھر میں کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا تو اسے کٹی ہوئی نس کے ساتھ اس وقت کام کرنے میں بہت دقت ہو رہی تھی۔۔۔اوپر سے قمر اور پیٹ کے نچلے حصے میں اُٹھتا شدید درد اس کی جان لیے ہوا تھا۔۔۔

وہ جب گھر میں ہوتی تھی تو اس کی امی عافیہ بیگم اس کے کتنے نخرے اُٹھاتی تھی اور منت تو ایسی حالت میں اسے اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھتی تھی۔۔۔فجر کو ہمیشہ سے ان دنوں شدید درد محسوس ہوتا تھا اور پہلے دو دن تو اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں تھے۔۔۔

کبھی دودھ گرم کر کے لے کر آتی کبھی اس کی کمر کو دبانے لگ جاتی تھی۔۔۔کبھی گرم پانی کی بوتل لا کر سکائی کرتی۔۔۔

مگر یہاں کوئی نہیں تھا جو اس سے پوچھتا کہ وہ کتنی تکلیف میں ہے۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔

ایک تو ہاتھ میں شدید درد اوپر سے کمر اور پیٹ کے نچلے حصے کا درد اس کی جان لے رہا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر اُلٹی ہو کر لیٹ گئی کہ شاید تھوڑا سا سکون مل جائے۔۔۔مگر کہاں، درد اسے چین لینے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اسی وقت روم کا دروازہ کھلا اور تیز کلون کی خوشبو نے اس کے آنے کی خبر دی۔۔۔اس کے خوف میں مبتلا فجر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھتی ہوئی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

آتے ہی چینج کرنے کے لیے کپڑے لے کر۔۔۔وہ سیدھا واش روم میں گیا تھا۔۔۔

باہر آکر ہاتھ میں پہنی واچ کو سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔اس نے ایک گہری نظر خوف سے سرد چہرہ لیے بیٹھی فجر پر ڈالی۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں؟؟

مقابل کی بھاری آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

کک۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔

پھر پیلیے کے دورے والے مریض کے جیسی شکل کیوں بنا رکھی ہے۔۔۔

کتنا سفاک شخص تھا جاتے ہوئے تیز دھار بلیڈ سے اس کے ہاتھ پر کٹ لگا کر، پٹی لگا کر گیا تھا اور اب پوچھ رہا تھا کہ وہ پیلیے کے مریض کے جیسی شکل کیوں بنا کر بیٹھی ہے۔۔۔۔اس کے پاس ہی بیڈ پر لیٹنے والے انداز میں بیڈ گراؤنڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔ موبائل یوز کرتے ہوئے نہ جانے اس میں سے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اس نے روم میں کھانا منگوایا تھا۔۔۔لذیذ بریانی کی تیز خوشبو پورے روم میں پھیل چکی تھی مگر اس وقت فجر کا بالکل کھانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا شدید درد میں وہ کھاتی بھی تو کیسے۔۔۔

ہاتھ دھو کر آؤ مجھے کھانے پر ویٹ کرنا پسند نہیں۔۔۔

کھانے والی ٹرالی کو بیڈ کے ساتھ لگاتے ہوئے پلیٹ میں بریانی ڈالنے لگا تھا۔۔۔

مم۔۔۔مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔

اس وقت وہ اس شخص کو کسی بھی طرح کا انکار کر کے اپنے لیے عذاب نہیں بنانا چاہتی تھی مگر وہ کیا کرتی شدید درد میں اس کا کھانا کھانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں کیا میرے ہاتھوں سے مار کھانے کی لت لگ گئی ہے جو ہر بات میں آنہ تانی کرنا فرض سمجھتی ہو۔۔۔

سرد لہجے سے شعلہ برساتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

مم۔۔۔میری طبیعت ٹھیک نہیں میں کچھ دیر میں کھالوں گی، ابھی نہیں کھایا جائے گا۔۔۔

التجائی لہجے میں با مشکل بولی۔۔۔۔

اس کا کھانا ڈالتا ہوا ہاتھ رک گیا تھا فجر خوفزدہ ہو چکی تھی کہ اب اس کی شامت پکی ہے۔۔۔اب وہ پھر سے اسے کوئی نئی اذیت دے گا۔۔۔شدید ڈر سے اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی۔۔۔

مم۔۔مجھے۔۔پپ۔۔۔پلیز مجھے مارنا مت۔۔۔

میں کھا لیتی ہوں کھانا۔۔۔

وہ جلدی سے ہاتھ بھی دھو کر آ گئی تھی اور پلیٹ سے چمچ بھرتے ہوئے بہت زیادہ مقدار میں چاول منہ میں ڈالیے۔۔۔

کچھ اس کے منہ کے اندر گئے اور کچھ اس کی گود میں گر گئے تھے۔۔۔وہ براق سے اس قدر خوفزدہ تھی کہ اگلا نوالہ منہ میں تھا اور ایک اور چمچ بھر کر منہ میں ڈال چکی تھی۔۔۔اس کا زرد خوفزدہ چہرہ دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے براق نے چمچ لے کر پلیٹ میں رکھا دیا۔۔۔۔

وہ نفی میں سر کو ہلا رہی تھی مطلب کہ وہ روک رہی تھی کہ اسے مارے مت۔۔۔جیسے اسے پورا یقین تھا کہ براق اب اسے مارے گا۔۔۔

براق نے کھانے کے ٹرالی دور کرتے ہوئے کھانے کو ڈھانپ کر رکھ دیا۔۔۔اب تو فجر کے دل کو سو پرسنٹ یقین تھا کہ اس کی جان ایک بار پھر سے کڑے امتحان سے گزرنے والی ہے۔۔۔۔

مم۔۔میں کھانا کھالوں گی پلیز آپ غصہ مت کریں۔۔۔

وہ اُٹھ کر کھڑی ہوتی ہوئی براق سے کافی دوری اختیار کر چکی تھی۔۔۔

سپاٹ چہرہ لیے اس نے فون پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے فون واپس سائیڈ پر رکھ دیا۔۔وہ دماغ میں کیا سوچ رہا تھا فجر اس بات سے پوری طرح ناواقف تھی اور اس کے تاثرات سے اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ اب وہ اس پر کون سا قہر برسانے والا ہے۔۔۔

وہ خوفزدہ نظروں سے براق کی جانب دیکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوئی تھی جیسے مجرم سامنے حاکم کو دیکھ کر ڈرا ہوا ہو۔۔۔۔ نظروں کا زاویہ گھماتے ہوئے براق نے فجر کی جانب دیکھا فجر نے منہ میں جو نوالہ ڈالا تھا وہ نہ تو حلق سے نیچے اُتر رہا تھا اور نہ باہر نکالنے کی اس کی جرات تھی۔۔۔وہ اس کے قریب آکر کھڑا ہو کر کچھ دیر گہری نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔اس کے خوف سے فجر کانپتے ہوئے نظر جھکا گئی ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو قطرے بن کر مخملی گالوں سے پھسلنے لگے تھے۔۔۔پنکھڑیاں خوف سے کانپنے لگی تھیں جن کو روکنے کی وہ بہت کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر دیکھنے کے بعد جھک کر اسے اپنی مضبوط بازوں میں اُٹھا لیا۔۔۔فجر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔فجر بالکل سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس کے دماغ میں کون سی سزا چل رہی

ہے۔۔۔دُشمنِ جاں کا ہر بار سزا کا انداز پہلے سے مختلف ہوتا تھا۔۔۔ایک دم اس کے ذہن میں ایک خیال نے دھماکہ کیا کہ کہیں اسے اُٹھا کر کمرے سے باہر نیچے تو نہیں پھینکنے والا۔۔۔جہاں سے اسے جنگلی جانور کھا جائیں۔۔۔۔

نئ۔۔۔نئ۔۔نئ۔۔۔پلیز مجھے نیچے مت پھینکیے گا۔۔۔میں کھانا کھالوں گی اور آج کے بعد کبھی آپ کو شکایت کا موقع بھی نہیں دوں گی۔۔۔

اس کے سینے کے پاس سے شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے چاولوں سے بھرے ہوئے منہ سے بڑی مشکل بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر اتنا شدید خوف تھا کہ کچھ دیر کے لیے براق کو خود سے نفرت ہونے لگی تھی کہ جس قدر اس نے اس لڑکی کے اندر خوف بھر دیا تھا۔۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے براق نے اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے اس خیال سے کو خود سے دور کر دیا۔۔۔کیونکہ اس کے مطابق یہ لڑکی اسی کی مستحق تھی۔۔۔۔

اس کے ڈر کا،اس کے خوف کا،بنا کوئی جواب دیے اسے بیڈ پر بیٹھا چکا تھا۔۔۔وہ حیران تھی کہ اب وہ کرنے والا ہے۔۔۔

پانی کا گلاس بھرتے ہوئے اس کے لبوں سے لگاتے ہوئے اسے خود پلایا تھا۔۔۔فجر نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا کہ بریانی کا نوالہ اس کے حلق سے نیچے تو گیا۔۔۔۔

مگر وہ شاکڈ تھی وہ اسے کوئی سزا نہیں دے رہا تھا کچھ ہی دیر میں دروازہ کھٹکتے ہوئے سن کر وہ دروازہ کھول کر باہر سے اس کے لیے سکائی والی بوتل لے کر آیا تھا۔۔۔
اس گھنے جنگل میں وہ بالکل ماڈرن زندگی جی رہا تھا جب چاہتا کوئی بھی چیز فون پر آرڈر کر کے منگوا لیتا تھا۔۔۔اس شخص کی کتنی پہنچ تھی اس کا اندازہ تو فجر بخوبی لگا سکتی تھی۔۔۔
اسے تکیے پر اُلٹا لیٹا کر اس کی کمر پر بہت ہی آرام سے سکائی کرتے ہوئے اسے درد سے آرام پہنچا رہا تھا۔۔۔یہ کیسا شخص تھا جو ظلم کی انتہا کرنے کے بعد اس وقت اسے ہمدرد بہن اور ماں کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس شخص کو مرد ہو کر بھی کتنی نالج حاصل تھی، کتنے پرفیکٹ انداز سے وہ سکائی کر رہا تھا۔۔۔
کمر کے بعد اسے سیدھا کرتے ہوئے اس کے پیٹ کے نچلے حصے پر گرم بوتل رکھے سکھائی کر رہا تھا۔۔۔فجر کو اس سے شرم آرہی تھی مگر وہ ساکت لیٹی تھی کوئی ایسی حرکت نہیں کرنا چاہتی تھی جس کی وجہ سے اس شخص کا قہر اسے پھر سے برداشت کرنا پڑے۔۔۔۔۔

اور اس وقت اسے بہت شدید ضرورت تھی اس سکائی کی۔۔

سکائی کرنے سے فجر کے درد میں کمی آنے لگی تھی۔۔۔کچھ ہی دیر میں دروازہ ایک بار پھر کھٹکنے سے وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور دروازہ کھول کر ایک بڑا سا مگ ہاتھ میں پکڑے واپس آیا تھا۔۔۔۔

مگ میں نیم گرم دودھ تھا جس کو اس نے خود اس کے پاس بیٹھ کر آگے کرتے ہوئے پلایا تھا۔۔ہاف کپ پینے کے بعد فجر کی بس ہو چکی تھی فجر نے نفی سر ہلایا کہ اس سے نہیں پیا جا رہا۔۔۔

خاموشی سے اس کو ختم کرو تمہیں اس کی ضرورت ہے۔۔۔۔

اس بار اس کے لہجے میں کڑواہٹ نہیں تھی فجر کے لیے فکر تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے اصلی روپ میں آتا فجر نے دودھ کو پینا ہی مناسب سمجھا بڑی مشکل سے مگر اس نے سارا دودھ فنش کر لیا۔۔۔۔

اسے اپنے ساتھ لٹا کر اس کا رخ اپنے سینے کی جانب کرتے ہوئے ایک بازو اس کے سر کے نیچے سے گزار کر اس کا سر اپنے بازو پر رکھ چکا تھا۔۔۔

اب یہ اس سفاک شخص کا کون سا نیا روپ تھا۔۔ فجر حیران تھی۔۔ وہ سانسوں کو روکے آنکھوں کو بند کیے لیٹی تھی۔۔ وہ اتنے پر ہی راضی تھی کہ اس وقت وہ اس پر کوئی تشدد نہیں کر رہا۔۔ اور جو کچھ کر رہا تھا وہ تشدد سے تو بہت اچھا تھا۔۔۔۔۔

اپنے مضبوط بازوؤں کو اوپر سے گزارتے ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ دبا رہا تھا۔۔۔۔

اس کے دبانے سے فجر کو بہت سکون محسوس ہو رہا تھا فجر کی ٹانگوں میں بھی شدید درد تھا مگر اس وقت جو کچھ اسے مل رہا تھا اسے وہی غنیمت لگ رہا تھا۔۔۔۔

شاید خدا نے اس کی دعائیں سن لی تھیں کہ یہاں پر کوئی نہیں تھا اس کی مدد کے لیے۔۔ تو خدا نے اسی سفاک شخص کے اندر ہمدردی بھر کے کچھ دیر کے لیے بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

جیسے جیسے فجر کو سکون آ رہا تھا اسے نیند بھی آنے لگی وہ دُشمن جاں کے سینے پر سر رکھے ہوئے گہری نیند میں سو چکی تھی جبکہ وہ آنکھیں کھولے اس کے نازک سے وجود کو اپنی باہوں میں بھرے ہوئے لیٹا تھا۔۔ فجر کی نیند میں گرم سانسیں اس کے مضبوط سینے پر پڑتے ہوئے اس کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کرنے کی وجہ بن رہی تھی۔۔۔

"تمہارے دل میں قید ہیں

میرے دل کی دھڑکنیں

خدارا اپنے دل سے کہنا

دھڑکتے رہنا ورنہ ہم مر جائینگے

اس دل میں کتنی حسرتیں باقی ہیں تمہارے وجود کو سمیٹنے کے بعد پتہ چلا"

فجر کے چہرے پر گہری نظریں جمائے ہوئے وہ ہر پل اپنے لب اس کے چہرے پہ رکھ کر لمس چھوڑتے ہوئے اس کے قریب ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیسی دیوانگی تھی یہ کیسا نشہ تھا اس شخص کا جو اس کے قریب جاتے ہی وہ بہک جاتا۔۔اس شخص کا آخر صحیح روپ کون سا تھا۔۔وہ سفاک تھا، جنونی تھا، بے رحم تھا، سنگ دل تھا یا ہمدرد تھا، عاشق تھا یا اس کے عشق میں جنونی ہو چکا تھا۔۔۔

اس شخص کے رنگ ابھی تک فجر سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔فجر کو اپنے بازوں میں سمیٹے ہوئے وہ خود بھی گہری نیند سو چکا تھا۔۔۔۔

اس وقت اپنی بھوک کو چھوڑ کر صرف اس کی تکلیف کی فکر کرتے ہوئے اسے لے کر سویا ہوا تھا۔۔۔حالانکہ اس شخص کو اس وقت شدید بھوک لگی تھی۔۔۔

....

گھر کے لوگ تسلیم کر چکے تھے کہ فجر اس دنیا میں نہیں رہی آج فجر کو اس دنیا سے گئے 40 دن سے زائد ہو چکے تھے مگر گھر میں اب بھی ویرانیوں نے ڈیرے جمار کھے تھے۔۔۔

نہ تو پہلے کی طرح کوئی ہنستا تھا اور نہ شام کو بیٹھ کر گپیں لگائی جاتی تھیں۔۔۔ ہر کوئی فجر کے جانے کے بعد خاموش سا ہو گیا تھا۔۔۔ صرف منت واحد وہ انسان تھی جس کے دل نے اب تک یہ تسلیم نہیں کیا تھا کہ فجر اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔۔ مگر اس کے تسلیم نہ کرنے کو سب اس کا ذہنی دباؤ ڈپریشن سمجھ کر خاموش ہو جاتے تھے۔۔۔۔

مرد آہستہ آہستہ کام کاج میں بزی رہنے لگے تھے ہر کسی پر کام کا دباؤ تھا کیونکہ پچھلے کافی دنوں سے ہر کوئی گہرے صدمے میں ہونے کی وجہ سے کام پر توجہ نہیں دے سکا تھا اور زندگی کا پہیہ چلانے کے لیے کام کرنا بے حد ضروری تھا۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ورک جو کہ ایک سمجھدار بزرگ ہستی تھی انہوں نے پہل کرتے ہوئے سب سے کہا تھا کہ اب اللہ کی رضا کو مانتے ہوئے گھر کا ماحول ٹھیک کیا جائے۔۔۔۔

کیونکہ لوگ ڈپریشن کی وجہ سے بیمار رہنے لگے تھے۔۔۔

چوہدری صلاح الدین نے سختی سے کہہ دیا تھا کہ حوریہ کالج جانا شروع کرے۔۔۔ جبکہ حوریہ کالج نہیں جانا چاہتی تھی اس کے دماغ میں کہیں نہ کہیں فجر والا حادثہ گھر کر گیا تھا۔۔۔

مگر اپنے داجی کے سامنے اس کی بولنے کی جرات نہیں تھی۔۔۔۔

داجی کا فیصلہ اٹل ہوتا تھا انکار کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔۔۔ حوریہ کی سکیورٹی بہت زیادہ سخت کر دی گئی تھی۔۔۔ حوریہ کو چھوڑنے کے لیے اور لینے کے لیے وجدان اور ازلان خود جاتے تھے اس وقت وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر رہے تھے۔۔۔

وقت تیزی سے گزرنے لگا تھا۔۔۔

دوسری طرف عالیار کا بہت بری طرح سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا کافی دن ہاسپٹل میں بیڈ پر گزارنے کے بعد وہ بھی واپس اپنے بزنس کو سنبھالنے میں لگ چکا تھا۔۔۔ مگر عالیار کے دل میں آج بھی فجر کی محبت برقرار تھی۔۔۔ آج بھی وہ فجر کو ڈھونڈ کر اپنی زندگی میں شامل کرنے کا طلبگار تھا۔۔۔

کوئی دن ایسا نہیں تھا کہ عالیار فجر کو یاد نہ کرتا۔۔۔ آج بھی اس کے دل میں محبت کا پھول مرجھایا نہیں تھا۔۔۔ آج بھی فجر کا معصوم چہرہ اس کی نظروں کے سامنے آتا تو عالیار کی دھڑکنوں کو تیز کرنے کی وجہ بن جاتا تھا۔۔۔۔

جبکہ عالیار کی ماں اس کے لیے رشتے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔عالیار کو اب تک کافی پکچرز دکھا چکی تھی مگر عالیار نے تو کبھی نظر بھر کر بھی ان پکچرز کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔۔۔اس کی نظروں میں تو صرف اور صرف فجر کا چہرہ رہتا تھا۔۔۔اسے تو ہر حال میں صرف فجر چاہیے تھی۔۔۔

اب اس کو کون بتاتا کہ فجر جس جنونی عاشق کی تھی اس کے پاس جا چکی ہے جو مر کر بھی کبھی فجر کو خود سے دور نہیں ہونے دے گا۔۔۔

وہ تو فجر پر کسی کی پرچھائی برداشت نہیں کر سکتا تو فجر کو کسی کو دینا تو دور کی بات تھی۔۔۔

عالیار تو یہ تک بھی نہیں جانتا تھا کہ اسے اتنے دن ہاسپٹل کے بیڈ پر صرف فجر کے جنونی عاشق کی وجہ سے ہی رہنا پڑا تھا۔۔۔بہت سی ایسی کڑیاں تھی جو ابھی تک ایک دوسرے سے مل نہیں سکی تھیں اور نہ جانے جب یہ اُلجھی کڑیاں کڑیوں سے ملیں گی تو کتنے کرداروں کی زندگی میں شدید طوفان آجائے گا۔۔۔۔۔۔

....

تم خود کو سمجھتی کیا ہو؟؟

تیزی سے بلاج کے پاس سے گزرتی ہوئی حوریہ جو گھر کے اندر داخل ہوتے ہی بلاج کو دیکھ چکی تھی۔۔۔ مگر اسے پوری طرح سے نظر انداز کرتے ہوئے وہ جلدی سے زمل کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔ ثریا بیگم نے خود اسے زمل کے پاس جانے کو کہا تھا۔۔۔ آج کل وہ اکثر زمل کے پاس آجایا کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ گھر میں رہ کر حوریہ کو فجر کی بہت یاد ستاتی تھی فجر اور حوریہ نے ایک ساتھ بہت ہی پیارا وقت گزارا تھا۔۔۔۔

مگر صدف پھوپھو کے گھر آتے ہوئے ہمیشہ حوریہ کو بلاج کا خوف رہتا تھا بہت عرصہ ہو گیا تھا کہ بلاج نے نہ تو اس کے ساتھ کوئی بے باقی دکھائی تھی اور نہ ہی کوئی بد تمیزی کی۔۔۔۔

جب سے فجر والا حادثہ ہوا تھا بلاج اس سے دور ہی رہتا تھا اور زیادہ تر تو بلاج اور حوریہ کی ملاقات ہی نہیں ہوتی تھی کیونکہ بلاج الیکشن کی وجہ سے کافی زیادہ بزی رہتا تھا۔۔۔

وہ زیادہ تر گھر سے باہر ہی ہوتا تھا جس وقت حوریہ آتی تھی۔۔۔ مگر آج کافی دنوں بعد بلاج کا حوریہ سے آمنا سامنا ہوا تھا اور حوریہ کا بلاج کو یوں نظر انداز کر کے جانا بلاج کو زہر لگا اور حوریہ نے اپنے لیے خود ہی مصیبت کھڑی کر لی تھی۔۔۔

حوریہ کے بازو سے کھینچ کر بلاج سیڑھیوں کے نیچے لیے کھڑا تھا۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے ؟؟

حوریہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔ جھٹپٹا کر اس کی گرفت سے نکل کر دور ہونے کو بے قرار تھی۔۔۔

تم آج کل زیادہ ہواؤں میں نہیں اُڑ رہی ؟؟

کچھ دن تمہیں عزت کے بخش دیے تو تم خود کو آسمانی مخلوق سمجھنے لگی ہو۔۔۔

اس کی پھڑ پھڑاہٹ کو کمر پر ہاتھ رکھ کر دبوچے ہوئے روک چکا تھا۔۔۔

خبر دار جو مجھ سے آج کوئی بد تمیزی کرنے کی کوشش کی۔۔۔

حوریہ کو بلاج کی بے باک فطرت کا اچھی طرح سے پتہ تھا اس لیے وہ اسے پہلے وارننگ دے رہی تھی۔۔۔

حور بے بی مجھے دھمکی دے رہی ہو !!

بلاج کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔

اب تو میں بدتمیزی ضرور کروں گا، جس کام سے چوہدری بلاج کو روکا جائے وہ کرنے میں مجھے بہت مزہ آتا ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ حوریہ اس کی بات کا منہ توڑ جواب دیتی۔۔۔وہ حوریہ کو اُٹھا کر بچوں کی طرح کندھے پر ڈالتے ہوئے اپنے روم کا رخ کر چکا تھا۔۔۔

حوریہ کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ بلاج اس وقت ایسا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔اب اس بے وقوف کو یہ نہیں پتہ تھا کہ اس نے آنے سے پہلے فون کر کے پوچھا تک نہیں تھا کہ پھوپھو اور زمل گھر پہ ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔

اور بلاج یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ اس وقت اس کی ماں اور بہن گھر میں موجود نہیں۔۔۔دونوں بازار سے کچھ ضروری سامان لینے کے لیے گئی ہوئی تھیں اور ان کو گئے ابھی دس منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ محترمہ تشریف لے آئی تو ایسے میں تو حوریہ نے اپنے لیے خود ہی مصیبت کو دعوت دے دی تھی۔۔۔

خبر دار بلاج تم نے اگر میرے ساتھ آج کوئی بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تو میں چیخ چیخ کر پھوپھو کو آواز دے کر تمہاری اصلیت بتادوں گی کہ ان کا بیٹا کتنا گھٹیا انسان ہے۔۔۔۔

اُتارو مجھے نیچے۔۔۔۔

وہ زور زور سے بول رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ چیخو پکار زیادہ کرتی وہ روم کا دروازہ کھول کر اسے بیڈ پر پٹخ چکا تھا۔۔۔۔۔

اب اگر تمہاری حلق سے آواز نکلی تو آج رخصتی سے پہلے ہی تمہارے وجود پر اپنے نام کی مہر لگا کر سارے حق وصول کر کے بھیجوں گا۔۔۔۔

بلاج کی بھاری دھمکی حوریہ کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔وہ بیڈ پر ٹانگ فولڈ کیے ہوئے اس کے اوپر جھکا تھا اور وہ سکرول کرتی ہوئی پیچھے ہونا چاہتی تھی مگر وہ اس کی کمر پر ہاتھ رکھے۔۔اس کی کوشش کو ناکام بنا چکا تھا۔۔۔

حور بے بی مجھے دھمکی دے کر ڈرایا مت کرو۔۔جب تم مجھے دھمکی دیتی ہو تو پھر تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں جو نہیں بھی کرنا چاہتا وہ کر گزروں۔۔۔۔

اور تمہاری اطلاع کے لیے ضروری عرض ہے کہ تمہاری پیاری پھوپھو جان اور زمل اس وقت گھر میں موجود نہیں ہیں۔۔۔اور نہ ہی ان کے شوہر محترم موجود ہیں۔۔۔تو جو بھی بکنا اس بات کو دھیان میں رکھ کر بکنا کہ میں اس وقت تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

حوریہ کے طوطے تو اب اُڑے تھے یہ سوچ کر کہ وہ اس کے ساتھ گھر میں اکیلی ہے۔۔۔

دور رہو مجھ سے اور مجھ کمزور سمجھنے کی حماقت مت کرنا۔۔۔

حوریہ نے گھور کر دیکھتے ہوئے دھمکی دی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

چڑیا کی جتنی تمہاری جان ہے اور تمہاری اکڑ اور دھمکیاں سن کر مجھے ہنسی آجاتی ہے۔۔۔

چڑیا جب چونچ مارنے پر آتی ہے تو شیر کو بھی زخمی کر دیتی ہے۔۔۔

حوریہ کی مثال پر وہ خود ہی شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔ایک تو بے وقوف لڑکی اس کو شیر بول چکی تھی اور دوسرا چونچ مارنے والی بات پر جن نظروں سے بلاج نے اسے دیکھا تھا حوریہ کے گال لال ہو چکے تھے اس کی نظروں کے مطلب کو سمجھتے ہوئے۔۔۔۔

حور بے بی میں تو شدت سے چاہتا ہوں کہ تم مجھے چونچ مار کر زخمی کر کے دکھاؤ میں بھی تو دیکھوں اس چڑیا کی چونچ میں کتنا دم ہے---

بے باکی سے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا تھا--

میرے ساتھ فضول بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے--- دور ہٹو مجھے گھر جانا ہے!!

اس سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سے دھکا دینا چاہتی تھی مگر وہ اس کے بازو کو کھینچتا ہوا جھٹکے سے خود بیڈ پر گرتے ہوئے اسے اپنے اوپر لے آیا تھا--- یہ سب کچھ اس نے ایک دم سے کیا کہ حوریہ کو سنبھلنے کا موقع تک نہیں مل سکا تھا--

اس کی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے اس کا چہرہ پوری طرح سے اپنے مقابل کر چکا تھا-- ریشمی بال جو کیچر میں قید تھے ایک ہاتھ سے کیچر سے آزاد کرتے ہوئے کھول چکا تھا----

جو پوری طرح سے بکھر کر بلاج کے چہرے پر پھیل گئے---

حور بے بی بس اتنی سی اوقات ہے تمہاری---

اب دیکھ لو شیر نے ایک ہی جھپٹے میں چڑیا کو کیسے قید کر لیا ہے کہ چڑیا پھڑ پھڑا رہی ہے مگر شیر کے چنگل سے نکل نہیں پا رہی۔۔۔

چھوڑو مجھے تم انتہائی بے شرم اور بے ہودہ انسان ہو۔۔۔

شرم سے سرخ پڑتے چہرے سے حوریہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

ہائے جب جب تم میرے سامنے ایسے پھڑ پھڑاتی ہو قسم سے بلاج کے دل کو بہت۔۔۔۔۔۔۔ سکون ملتا ہے۔۔۔

بہت کو لمبا کھینچتے ہوئے تزیہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

اتنا سکون تو مجھے قسم سے کبھی الیکشن جیت کر نہیں ملتا۔۔۔ جتنا تمہیں اپنی قید میں پھڑ پھڑاتے دیکھ کر ملتا ہے۔۔۔

کسی دن سکون حاصل کرتے کرتے مر ہی مت جانا۔۔۔۔

حوریہ چڑتے ہوئے بولی۔۔۔وہ اپنی کمر پر رکھے ہوئے بلاج کے سخت گرفت والے ہاتھ کو ہٹانے کے لیے اس کی کمر پر ناخن مار رہی تھی۔۔۔

تمہاری اس سرکشی کو اگر میں نے بہت جلد اپنے سامنے زیر نہ کیا تو میرا نام چوہدری بلاج نہیں۔۔۔۔

اس کی جھٹپٹاہٹ سے بلاج پوری طرح سے زچ ہو چکا تھا۔۔۔

دیکھ لینا بہت جلد اسی جگہ میری شدتوں کے سامنے تمہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔

اور وہ وقت اب دور نہیں ہے۔۔۔اب میں تمہیں مزید سرکشی کا موقع نہیں دینے والا پھنکارتے ہوئے بلاج نے بھاری آواز میں دھمکی دی۔۔۔

بلاج تمہاری یہ حسرتیں تمہارے دل میں ہی رہ جائیں گی۔۔۔میں رخصت ہو کر اتنی آسانی سے تمہارے چُنگل میں نہیں پھنسنے والی۔۔۔

تم تو میرے ساتھ نکاح بھی کرنے کی روادار نہیں تھی۔۔۔دیکھ لو نکاح بھی کر لیا اور کئی بار تمہارے اس سے زیادہ قریب بھی آ چکا ہوں۔۔۔

یہ تو تم میرا احسان سمجھا کرو کہ رخصتی سے پہلے اپنے حق وصول کرنے پر نہیں اُتر آیا ورنہ تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔

اس کی اکڑ کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے ایک ایک الفاظ بولتے ہوئے لبوں کی بے باقیاں کبھی گردن کبھی گال تو کبھی ہونٹوں پر دکھاتے جا رہا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے !!

وہ خود کو کسی بھی طرح اس سے آزاد کرنا چاہتی تھی جس کے ہاتھوں کی بے باکیاں حد سے گزرتی جا رہی تھی۔۔۔

اور اس بات کا خوف اس پر شدت سے طاری ہو رہا تھا کہ اس وقت اسے بچانے والا گھر میں کوئی نہیں اور اس بے باک شخص کو تو کسی کے ہوتے ہوئے ڈر نہیں لگتا تھا اور اس وقت تو وہ نڈر کی ساری حد پار کر سکتا تھا۔۔۔۔

حور بے بی بہت جلد ہمیشہ کے لیے پکڑنے کا ارادہ بنا چکا ہوں۔۔۔

میں نے تم پر کافی رحم کھالیا ہے اور کافی آزادی دے رکھی تھی۔۔۔ مگر اب آزادی کے دن ختم تیار ہو جاؤ بہت جلد رخصت کرواکر اسی بیڈ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لانے کا موڈ بنا چکا ہوں۔۔۔

شاٹ اپ۔۔۔

تیرے شٹ آپ کی تو۔۔۔

حوریہ کے شٹ آپ کہنے پر بلاج اسے بیڈ پر پٹختے ہوئے اس کے اوپر آیا تھا۔۔۔

اس کے بھرے بھرے جوسی ہونٹوں پر لب رکھتے ہوئے پوری شدت سے قید میں لے چکا تھا۔۔۔

وہ بھی حوریہ تھی جو اتنی آسانی سے اس کے شکنجے میں نہیں آنے والی تھی۔۔۔ بلاج کے بالوں کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے زور سے کھینچا تھا۔۔۔

حوریہ بی بی تم جتنی جنگلی ہو میں اس سے بڑا شکاری ہوں اور بگڑے ہوئے شکار کو پکڑنا مجھے بخوبی آتا ہے۔۔۔

بنا اس کی مٹھیوں میں جکڑے ہوئے بالوں کو چھڑوائے۔۔اس کے کان میں سرگوشیاں اُتارتے ہوئے کان کی لو کو دانتوں میں دبا کر کھینچا تو حوریہ نے درد سے سسکی بھری تھی۔۔۔

وہ مٹھی میں جکڑے ہوئے بالوں کو چھوڑ چکی تھی۔۔۔

ایک بار پھر اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے زبردستی اس کی پنکھڑی کو قید میں لیے اس کی سانسوں کو مرنے کی حد تک کھینچتے ہوئے اس کی جان نکال چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کی دونوں نازک سی ہتھیلیوں کو بیڈ پر رکھے ہوئے اپنے مضبوط ہاتھوں کی انگلیاں اس کی کانچ جیسی انگلیوں میں پھنسائے ہوئے اسے بے بس کیے اس پر گھٹا بن کر چھایا ہوا تھا۔۔

تم ایسی حرکتیں کر کے اپنے لیے ہی مشکل پیدا کرتی ہو۔۔

مت بھولا کرو کہ میں جب جیسے چاہوں تمہیں پورے حق سے چھونے کا حق رکھتا ہوں۔۔

ایسا حق جسے تم بھی نہیں جھٹلا سکتی۔۔۔

کچھ دیر کے لیے اس کے لبوں سے لب جدا کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے یہ جتنا گیا کہ وہ اس پر ہر طرح کا حق رکھتا ہے۔۔۔

تم مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی مت کرو بلاج اگر میں نے تمہاری زندگی کو عذاب نہ بنا دیا تو میرا نام بھی حوریہ ریاض ورک نہیں۔۔۔۔۔

وہ قید میں پھڑ پھڑاتے ہوئے بھی اس کے سامنے جھکنے کو تیار نہ تھی۔۔۔۔

تمہارا نام اب بھی حوریہ ریاض ورک نہیں وہ تو بدل کر کب سے حوریہ بلاج چوہدری ہو چکا ہے اس بات کو جتنی جلدی تسلیم کرو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔۔۔۔۔

کبھی تسلیم نہیں کروں گی۔۔

تمہارے سر نیم کو کبھی میں اپنے نام کے ساتھ لگانا پسند نہیں کروں گی۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے، تمہارے سر نیم سے، تمہارے نزدیک آنے سے۔۔۔

چیختے ہوئے بولی تو بلاج کو تیش دلا گئی تھی۔۔۔۔۔

کرو۔۔۔ جتنی نفرت کر سکتی ہو کرو۔۔۔ مگر ہر بار نفرت کے باوجود میری قربت، میری نزدیکیاں تمہارا مقدر ٹھہریں گی۔۔۔

تم چاہو یا نہ چاہو تمہیں میرے اتنا ہی نزدیک رہنا پڑے گا---

وہ لفظوں کو چباتے ہوئے قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا---- حوریہ شرم سے لال ہوتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی تھی---

اب کی بار اس کی بے باکی حوریہ کی سوچ سے کہیں زیادہ تھی-----

اس کی ٹھنڈی انگلیاں شرٹ کے اندر سے دھڑکنوں پر محسوس کر کے حوریہ کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہر دوڑ گئی تھی---

چھوڑو مجھے تم انتہائی بد تمیز انسان ہو---

حوریہ آنکھوں کو بند کیے ہوئے لفظوں کو چباتے ہوئے بولی تھی-- بلاج کی حرکت سے اس کے کان کے لوں تک جلنے لگے تھے---

اس سے زیادہ بدتمیزی کرنے کا بھی حق حاصل ہے مجھے---

میں تو چاہتا ہوں کہ آج لاج شرم کے سب پر پردے گرا کر پوری طرح سے تمہیں اپنی بے شرمیاں دکھا ہی دیتا ہوں۔۔۔۔

میں تو سوچ رہا ہوں کیوں نہ آج سپیشل نائٹ منانے کے بعد ہی تمہیں واپس بھیجوں۔۔۔موقع بھی ہے، دستور بھی ہے۔۔۔تو پھر ایسے موقع کو ضائع کیوں کرنا۔۔۔اور نکاح تو ہمارا ہو چکا ہے دو لوگوں کا جائز طریقے سے قریب آنا نکاح کے بعد جائز ہوتا ہے۔۔۔

نن۔۔نہیں۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

حوریہ خوفزدہ نظروں سے لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔۔۔

حور بے بی میں کر سکتا ہوں۔۔۔

تم مجھ پر پورا بھروسہ رکھو میں بد تمیز ہوں۔۔۔بے ہودہ ہوں۔۔۔تو پھر یہ سب کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں۔۔۔

اس کی نظروں میں آوارگی اور بے باکی کہ رنگ دیکھ کر حوریہ سچ میں خوفزدہ ہو گئی تھی اکڑو، نڈر حوریہ جو خود کو بلاج سے کم نہیں سمجھتی تھی۔۔۔لڑکی ہونے کی وجہ سے یہاں پر کمزور پڑ چکی تھی۔۔۔

کیا ہوا حور بے بی؟؟

نکل گئی ساری ہیکڑی۔۔۔

حوریہ کی آنکھوں کے کناروں میں جمع ہوتا پانی دیکھ بلاج نے اپنے گستاخ لبوں اور آوارہ ہاتھوں کو لگام ڈالی تھی۔۔۔

اسی لیے کہتا ہوں لڑکی ہو لڑکی کی طرح رہا کرو۔۔۔ مجھ سے مقابلے بازیاں کر کے کیوں خود کو مشکل میں ڈالتی ہو۔۔۔

حوریہ کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر بلاج نے گرفت ڈیلی کرتے ہوئے اس سے دوری اختیار کی۔۔۔۔

بلاج میں ہزاروں برائیاں تھی مگر ایک ایسی برائی تھی جس کے وہ کبھی پاس سے بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔وہ کسی عورت پر زبردستی سے قابض ہونا گناہ سمجھتا تھا۔۔۔

پورا دن اس کا ایسے لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا تھا جو عورتوں کو لباس کی طرح بدلتے ہوئے ان کو اپنی مستی کا سامان بنائے رکھتے تھے۔۔۔ ایسے دوستوں میں رہ کر یہی آفر بلاج کے لیے ہر وقت موجود ہوتی تھی۔۔۔اس کے ایک اشارے پر ہر رات خوبصورت اور کمسن دوشیزہ اس کے لیے پیش کی جاسکتی تھی۔۔۔ مگر بلاج اس کام پر لعنت بھیجتا تھا۔۔۔

بلاج نے آج تک کسی عورت کو اس کی مرضی کے بغیر نہیں چھواء تھا۔۔

مرضی کے بغیر تو کیا اس نے کبھی کسی عورت کو اس کی مرضی سے بھی ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔ دل کھول کر شراب جیسے حرام نشے میں دھت رہنے کے باوجود وہ اپنے ہوش و حواس پر ہمیشہ قابو رکھتا تھا۔۔۔ مگر یہ بات صرف بلاج اور بلاج سے جڑے ہوئے بہت قریبی لوگ ہی جانتے تھے۔۔ زیادہ تر لوگ تو بلاج کو عیاش طبیعت ہی سمجھتے تھے۔۔ یہاں تک کہ بلاج کے خود کے گھر والے بھی اس کے بارے میں بھی یہی رائے رکھتے تھے۔۔۔۔

اور یہی رائے حوریہ بھی اس کے لیے رکھتی تھی کہ بلاج عورت باز مرد ہے۔۔۔ حالانکہ بلاج کے ہاتھوں نے بے باکیاں حوریہ کے وجود پر ہی پہلی بار دکھائیں تھی۔۔۔

وہ بھی اس لیے کہ وہ اندر سے اس بات پر مطمئن تھا کہ وہ اس کا محرم ہے۔۔ وہ اس کے نکاح میں تھی۔۔ اس کی بیوی ہے اس کے ساتھ بے باقیاں کرنے کا پورا حق رکھتا ہے۔۔۔ یہی سوچ کر وہ کئی بار حد پار کرتے ہوئی خماریاں دیکھا جاتا تھا۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اس نے اپنے حق سے دستبردار ہوتے ہوئے کنارہ کشی اختیار کی تھی۔۔

آنکھیں صاف کرو یہ ڈرامہ کر کے مجھے گلٹ فیل کروانے کی ضرورت نہیں کہ میں نے تمہارے ساتھ کچھ غلط کیا ہے۔۔۔۔۔

بیوی ہو تم میری تمہیں چھونے کا حاصل کرنے کا پورا حق ہے مجھے۔۔۔ تو پھر یہ آنسوں کس لیے۔۔۔

بلاج کے لہجے میں سختی اور آنکھوں میں لالی اُتری تھی۔۔۔۔اس کا سرخ سفید رنگ مزید گہرا ہوا تھا۔۔۔

حوریہ بنا اس کی بات کا جواب دیے جلدی سے کپڑوں کو ٹھیک کرتے ہوئے بیڈ سے اُتر کر فرار ہونے کے لیے سو کی سپیڈ سے بھاگی تھی۔۔۔۔

ایک بار پھر بھول گئی تھی کہ مقابل چوہدری بلاج ہے۔۔۔ جو اس سے کہیں زیادہ پھرتیلا اور حاضر دماغ تھا۔۔۔اس کے ارادے کو بھانپتے ہوئے اس کی کلائی کو پکڑتا ہوا جھٹکے سے کھینچ کر اسے واپس اپنے قریب کر چکا تھا۔۔۔

اس کی پشت پر چوڑا سینہ رکھتے ہوئے اس کی گردن پر لب رکھ کر لبوں کا نرم گرم لمس چھوڑا تھا۔۔۔

حور بے بی تیار ہو جاؤ میری قربت کی شدتوں کے لیے تم سے دور رہنا مشکل ہو جاتا جا رہا ہے۔۔۔

جب جب قریب آتی ہو میرے اندر کے پورے سسٹم کو ہلا کر چلی جاتی ہو۔۔اب اس سے زیادہ تحمل کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔۔انتظار کرنا آج کل میں تمہاری پیاری پھوپھی جان رخصتی کی بات کرنے پہنچ جائیں گی۔۔۔

سخت داڑھی اس کی مخملی پھولی ہوئی گال کے ساتھ رب کرتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔

اور یہ بھاگنے والا شوق ختم کر کے آنا جتنی جلدی خود کو میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر آمادہ کر لو گی۔۔۔تمہارے لیے بہتر ہو گا۔۔۔

تمہاری اکڑ کے علاوہ چوہدری بلاج کو تم میں ہر چیز ہر ادا پسند ہے۔۔۔حور بے بی بس یہ اکڑ اپنے بھائیوں کے گھر چھوڑ کر آنا۔۔۔ورنہ خود کو انجام کے لیے تیار کر کے آنا دونوں آپشنز تمہارے پاس موجود ہیں۔۔۔

مغرور لڑکی ایک بات اور سوچ لینا۔۔۔آج تو تمہارے پاس راہِ فرار کا راستہ موجود ہے۔۔۔مگر رخصتی کے بعد نہ تو تمہارے یہ آنسو مجھ پر اثر انداز ہوں گے اور نہ ہی راہِ فرار کے دروازے تمہارے لیے کھلے رکھوں گا۔۔۔۔۔

تمہارا ہر راستہ میری قربت تک ہی آ کر ختم ہو جائے گا---

سرگوشیوں میں ہلتے ہوئے لب اس کی گردن پر لمس بکھیر رہے تھے--- سخت داڑھی کی چبھن اس کے مخملی گالوں سے گردن پر محسوس کرواتے ہوئے اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ بھرے ہوئے تھا--- حوریہ کی سانس پھولنے لگی تھی بلاج کی پڑتی گرم سانسوں سے لبوں کے نرم لمس محسوس کرتے ہوئے---

کیوں مقابلے بازی پر اُتر کر زندگی کو مشکل بنانا چاہتی ہو--- مجھے شوہر بن کر اپنی سانسیں چرانے دو بدلے میں بیوی بن کر پورے حق سے میری سانسوں کو مہکانا---

بلاج کی آواز میں خماری کا جہاں آباد تھا---

مجھے تم پر کوئی حق نہیں چاہیے !!

مجھے دور رہو اور مجھے جینے دو--- مجھے کل بھی تم سے نفرت تھی آج بھی تم سے نفرت ہے---

حور بے بی کسی غلط فہمی میں مت رہنا۔۔میرے اندر بھی کوئی جزبات نہیں ہیں تمہارے لیے۔۔بس کیا کروں مرد ہوں اپنی فطرت سے مجبور ہو کر تمہیں قربت میں لانے کے لیے کچھ ڈائیلاگ بول دیے۔۔۔۔

اب تم ان کو زیادہ ذہن پر سوار کر کے کسی خوش فہمی میں مبتلا مت ہو جانا۔۔

کچھ لمحے پہلے شہد سے بھرے الفاظ بول رہا تھا۔۔دو ہی جملوں میں حوریہ کی روح تک کو جلا کر بھسم کر چکا تھا۔۔۔

جب تمہارے دل میں میرے لیے کوئی جذبات نہیں ہیں تو پھر کیوں میری جان کا عذاب بنے ہوئے ہو جینے دو مجھے۔۔۔۔

حوریہ لڑکی تھی جو نا تو اس وقت بلاج سے پیار کرنے کا سوچ سکتی تھی کیونکہ اس شخص سے اسے ہمیشہ سے چڑ اور نفرت تھی اور نہ ہی اس کے منہ سے اپنی تذلیل سن کر برداشت کرنے کی ہمت تھی اس میں۔۔۔

وہ اب بھی اس کی پشت پر سینہ رکھے ہوئے اپنے مضبوط دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھے ہوئے تھا۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے سخت ہاتھوں کے نیچے دبائے پن کیے کھڑا، سخت بیرڈ والی ٹھوڑی کو اس کے کندھے پر رکھے ہوئے سرگوشیاں اُتارتے جا رہا تھا۔۔۔۔

جی لو اگلے کچھ دن زندگی اس کے بعد تو تمہیں سانس تک لینے کی مہلت نہیں دوں گا۔۔۔سانس تو تب لو گی جب میں تمھیں ایک پل کے لیے بھی اپنی قربت سے رہائی دوں گا۔۔۔

ہر رات کو تمہاری اکڑ کو توڑتے ہوئے تمہاری سانسوں سے زیادہ نزدیک ہو کر تمہیں احساس دلاؤں گا کہ میں تمہارا شوہر ہوں۔۔۔اور ہر طرح سے خدا نے مجھے تم سے اعلی بنایا ہے۔۔۔

ہر رات تمہیں یہ احساس دلاؤں گا کہ میرا حکم ماننا تم پر فرض ہے۔۔۔

ہر لمحہ، ہر پل، تمھاری سانسوں پر قابض رہوں گا۔۔۔تم آج جتنا مجھ سے دور بھاگتی ہو۔۔۔کل تمہارے پاس بھاگنے کا موقع نہیں ہو گا۔۔۔ہر رات تم میرے لبوں کا لمس دھڑکنوں پر محسوس کر کے تڑپو گی اور میں راحت محسوس کروں گا۔۔۔تمہیں نہیں پتا کہ کتنی شدت ہے میرے اندر تمہاری قربت کے لیے۔۔۔

جس سے تم نفرت کرتی ہو جب اس کی قربت سے ٹوٹ کر اسی کے ہاتھوں میں بکھرو گی مجھے انتظار ہے اس وقت کا۔۔۔

ہر رات ان گلابی ہونٹوں سے نمی چُرا کر تمہاری سانسوں کو پیا کروں گا اور تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گی۔۔۔

نیچلے ہونٹ کے کنارے کو پکڑ کر دو انگلیوں سے مسلتے ہوئے حوریہ بلاج کی حرکت پر کان کی لوؤں تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔ حوریہ نے بلاج کو آج جتنا سمجھا تھا بلاج اس کی سوچ سے کہیں زیادہ بے باک سوچ کا مالک تھا۔۔۔

بلاج کا فون مسلسل بج رہا تھا تو تھوڑی سی گرفت ڈیلی کرتے ہوئے اس نے فون پاکٹ سے نکال کر کان کو لگا لیا۔۔۔ تھوڑی سی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی حوریہ کو موقع ملا اور وہ بلاج کو زور سے دھکا دیتی ہوئی تیزی دروازہ کھول کر فرار ہو چکی تھی۔۔۔ فون کو تو فوراً وہ غصے سے دو جواب دے کر بند کر چکا تھا۔۔۔ سارے ماحول کا ستیاناس کر دیا تھا فون کرنے والے نے۔۔۔

دیکھتا ہوں حور بے بی کب تک مجھ سے دور بھاگتی ہو پتہ نہیں تمہیں ڈر کس چیز کا ہے۔۔۔

وعدہ کرتا ہوں حق سے زیادہ حق وصول نہیں کرنوں گا۔۔۔ مگر بلاج چوہدری کو تمہاری نازک جان آسانی سے برداشت نہیں کر سکے گی۔۔۔ اس بات کا پورا یقین ہے مجھے۔۔۔۔
وہ شرارتی لبوں سے اپنے کو بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے سوچ کر مسکرایا تھا۔۔۔
آصف کب تک آخر کب تک منت مجھے یونہی نظر انداز کرتی رہے گی؟؟

مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب میری بیٹی مجھے اگنور کر کے گزر جاتی ہے۔۔۔وہ ایسے پریزیڈنٹ کرواتی ہے جیسے وہ مجھے جانتی ہی نہیں۔۔۔

عافیہ روتے ہوئے آصف کے سینے پر سر رکھ کے ہوئے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔۔

عفی اتنی جلدی تم نے ہمت ہار دی!!

تھوڑا سا پیچھے جا کر منت کے دل کی کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔جب تم یہی سلوک منت سے کرتی تھی تو ہماری بیٹی کے دل پر کیا گزرتی ہو گی!!

آصف اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرتے ہوئے منت کے دل کا حال بتا رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔جانتی ہوں میں نے بہت غلط کیا اسی کی سزا بھگت رہی ہوں۔۔۔

آج آپ نے دیکھا تھا نا جب ناشتے کی ٹیبل پر کتنے پیار سے اپنے ہاتھوں سے منت کے لیے ناشتہ بنایا مگر اس نے میرے ناشتے کی پلیٹ کو کس طرح سے ناگوار نظر سے دیکھا اور ٹیبل پر دھکیل کر دور کر دیا۔۔۔۔۔

اور ایسا ایک بار نہیں کئی بار وہ کر چکی ہے۔۔۔میرے محبت سے بنائے ہوئے کھانے کو وہ ہاتھ تک نہیں لگاتی۔۔۔وہ اپنی ساس، اپنی تائی ثریا کے ہاتھ سے لے کر خوشی خوشی کھا لیتی ہے۔۔۔

مگر میری دی ہوئی پلیٹ کو کوفت سے ہاتھ سے دور ہٹا دیتی ہے------

میں جانتی ہوں ثریا نے کبھی حوریہ اور منت، فجر میں فرق نہیں کیا مگر میں کیا کروں میری اندر کی تڑپتی ہوئی ممتا اس وقت بہت تکلیف میں ہے---جب میری بیٹی مجھ سے زیادہ اُسے اہمیت دیتی ہے نہ چاہتے ہوئے بھی میرا دل جلتا ہے---

ایک بیٹی تو خدا نے چھین لی اور دوسری میرے پاس ہوتے ہوئے بھی میرے قریب نہیں آنا چاہتی---میں ہر پل اسے دیکھ کر اذیت سے گزرتی ہوں---جبکہ میں جانتی ہوں اس میں میرا ہی قصور ہے منت کو اس مقام پر لانے والی میں خود ہوں---
عافیہ کی آنکھوں کے کناروں میں پانی بھرنے لگا تھا یہ وہ شکوہ تھا جو اب روز عافیہ آصف سے کرتی تھی اور آصف روز اسے سمجھانے کی کوشش کرتا تھا کہ کچھ چیزیں وقت پر چھوڑ دینی چاہئیں---

وہ اسے کیسے بتاتا کہ وہ اس معاملے میں ابھی کچھ نہیں کر سکتا---وجدان نے سختی سے یہ کہہ رکھا تھا کہ منت کے ساتھ کسی بھی طرح کی زبردستی نہیں کی جائے گی---

کل تو وجدان نے سختی سے اپنے چچا سے یہ بات کہی تھی کہ میری بیوی کو میں نے بہت مشکل سے ڈپریشن سے نکالا ہے۔۔۔تو پلیز برائے مہربانی اُسے ان باتوں سے ان چیزوں سے دور رکھا جائے جو چیزیں اسے تکلیف پہنچاتی ہیں۔۔۔

وجدان کے سخت لہجے پر آصف ورک نے وجدان کی یاد دہانی کے لیے اسے کہا کہ وجدان بیٹا مت بھولا کرو کہ منت میری بیٹی ہے۔۔۔

یہ کہتے ہوئے آنکھوں میں شکوہ مگر لبوں پر ستائشی مسکراہٹ تھی۔۔۔وجدان اپنے چچا کی بہت عزت کرتا تھا شرمندہ ہوا تھا وہ اپنے الفاظوں پر اور سوری بھی کہا تھا۔۔۔مگر جاتے ہوئے پھر بھی یہ بول کر گیا کہ پلیز چچا جان میں معذرت کے ساتھ اب بھی اپنی کہی ہوئی بات پر قائم ہوں کہ منت کو کسی طرح کا سٹریس نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

آپ بھی جانتے ہیں کہ میں نے منت کو بہت مشکل سے اس صدمے سے باہر نکالا ہے۔۔۔اور آصف ورک کو وجدان کی کہی ہوئی کوئی بات غلط نہیں لگی تھی۔۔۔منت اپنے دماغی توازن کو کھونے کی حد تک سٹریس کی دنیا میں چلی گئی تھی۔۔۔

اگر وجدان جیسا ہم سفر اس کے پاس نہ ہوتا تو شاید آج آصف منت کو بھی کھو چکا ہوتا۔۔۔ یہ وجدان ہی تھا جس نے اپنا کام کاج چھوڑ کر پوری توجہ منت پر دی تھی۔۔۔ اور اپنی بے انتہا محبت کے واسطے دے کر اسے زندگی جینے پر مجبور کیا۔۔۔ اب کہیں جا کر منت زندگی کی طرف واپس لوٹنے لگی تھی تو ایسے میں وہ کیسے منت پر دباؤ ڈال کر اسے واپس اُنہی حالات میں پہنچا دیتا۔۔۔

ہافیہ پلیز خود کو سنبھالو اور یوں رو کر میرے لیے آزمائش مت کھڑی کرو۔۔۔ تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ تمہیں روتا ہوا دیکھنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔ اور دوسری طرف وجدان نے سختی سے کہا ہے کہ منت کو کوئی پریشانی یا ذہنی سٹریس نہیں دینا۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ تم منت سے بات کر کے اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی ہو۔۔۔ مگر میں چاہ کر بھی فلحال منت کو کچھ نہیں بول سکتا۔۔۔ ہم اس حقیقت سے اچھی طرح سے واقف ہیں کہ منت بہت زیادہ بُرے وقت سے گزری ہے ایک طرف تو اس نے اپنی بہن کو کھو دیا ہے۔۔۔ اس صدمے سے وہ ابھی تک باہر نہیں آپائی وہ آج بھی یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ فجر اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔۔

ڈاکٹر نے اسے سٹریس لینے سے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔ ہمارے پاس سوائے صبر کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔۔۔

انشاءاللہ یہ وقت کے کالے بادل چھٹ جائیں گے اور روشنی کا سورج ضرور نکلے گا۔۔۔

اُسے پیار سے سمجھا کر بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بچوں کی طرح سلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ آصف جانتا تھا کہ اگر عافیہ زیادہ سٹریس لے گی تو اس کا بھی شوٹ ہو جائے گا۔۔۔اس وقت وجدان اور آصف دونوں سسر اور داماد چچا اور بھتیجے کی ایک جیسی ہی حالت تھی۔۔۔دونوں اپنی بیویوں سے بے انتہا پیار کرتے تھے دونوں ہی اپنی بیویوں کو ڈپریشن کی دنیا میں نہیں جانے دینا چاہتے تھے۔۔۔

عشق ایسی چیز ہے کہ عام سے انسان کو بھی!!
صبر و تحمل کا پیکر بنا دیتا ہے!!
جب بات یار کی زندگی کی ہو تو!!
عاشق کو سولی پر بھی لٹکا لیتا ہے!!
چاہے لاکھ درد ہو اپنے دل کے اندر!!
مگر یار کی خاطر عاشق چہرے پر خوشی سجا لیتا ہے!!

....

زندگی بے رنگ اور بے معنی ہو چکی تھی۔۔۔کچھ نہیں تھا فجر کے پاس کرنے کے لیے۔۔۔سارا دن خالی نظروں سے چھت کو گھورتے رہنا، دیواروں کو دیکھتا رہنا اور جب تھک جاتی تو اُٹھ کر اس چار دیواری سے بنے ہوئے کمرے کے اندر چلتے ہوئے خود کو محسوس کروانا کہ وہ زندہ ہے۔۔۔۔۔

اس کے سوا اس کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں تھا۔۔۔کون سا دن تھا، کیا تاریخ تھی، کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔اس کی زندگی، وقت ایک ہی جگہ پر رک کر قید ہو چکا تھا۔۔۔

پانچ وقت کی نماز پڑھنا اور اس کے بعد قران پاک پڑھ کر دل کو سکون پہنچا لیتی تھی۔۔۔

اور کچھ آنسو اپنے رب کے سامنے بہا کر دل کو ہلکا کر لیتی اور اس کے دل کو سکون آجاتا کہ کوئی ہے جو اس کی بات سن سکتا ہے۔۔۔کوئی ہے جو اسے 70 ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔۔۔

بس اس اُمید پر زندہ تھی کہ کبھی تو وہ ہستی جو اس سے ماں سے زیادہ پیار کرتی ہے اس کی دعائیں سنے گا اور اس کی مشکلیں آسان ہو جائیں گی۔۔۔

براق نے اس دن ہاتھ پر جو بلیڈ کے ساتھ اس پر تشدد کیا تھا اس کے بعد براق نے اپنا وعدہ نبھایا اس نے کبھی فجر کو مار کر اذیت نہیں دی تھی۔۔۔مگر اس کے پاس فجر کو ٹارچر کرنے کے لیے اور بہت طریقے تھے۔۔۔

پوری رات اس شخص کی باہوں کے حصار میں گزارنا جس سے وہ نفرت کرتی تھی یہ کسی اذیت سے کم نہ تھا۔۔۔سانس لینے تک کی مہلت اسے نہیں دی جاتی تھی۔۔۔وہ چاہ کر بھی اپنی مرضی سے کروٹ نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

براق کو سخت ناپسند تھا کہ وہ اس کی طرف پیٹھ کر کے سوئے۔۔۔وقت اور حالات کے ہاتھوں سے مجبور فجر پر سخت شدتوں کو ہر رات سہنا لازم تھا۔۔۔ہر رات اسے موت کی طرح محسوس ہوتی تھی۔۔۔فرق صرف اتنا تھا موت میں ہمیشہ کے لیے سانسیں چھین لی جاتی تھی۔۔۔مگر یہاں پر ہر رات اسے جینے کے لیے خود سے نفرت کرنے پر وہ شخص مجبور کر دیتا تھا۔۔۔

اس کے وجود پر اپنی شدتوں کے رنگ بکھیرتے ہوئے کبھی اس سے اس کی مرضی نہیں پوچھی جاتی تھی۔۔۔اس کو اپنی پراپرٹی سمجھ کر صرف اس پر حق جمایا جاتا۔۔۔سخت جان براق کے لیے کیا دن اور کیا رات اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

دو مہینے گزرنے کے باوجود اس شخص کی جنونیت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔اس کی جان تو اس وقت چھوٹتی تھی جب وہ کمرے سے باہر جاتا۔۔۔شروع شروع میں تو 24 گھنٹوں وہ اس کے سر پر سوار رہتا تھا۔۔۔ایسا وقت لے آتا تھا کہ فجر اپنے مرنے کی دعائیں کرتی تھی۔۔۔

مگر اب وہ کافی کافی دیر تک روم سے غائب رہتا تھا۔۔۔اس گھنے جنگل میں وہ کون سا کارنامہ سرانجام دیتا تھا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔مگر اکثر وہ سارا سارا دن بھی کمرے سے غائب رہتا تھا اور کمرے میں آتے ہی اس کی جان کا عذاب بن جانا اس کا فیورٹ مشغلہ تھا۔۔۔

اس کے روم میں نہ ہونے کے باوجود فجر کے دماغ پر اس کا خوف ہمیشہ طاری رہتا تھا۔۔۔اس دن بلیڈ والی حرکت کے بعد تو فجر اس قدر اس شخص سے خوفزدہ ہو چکی تھی کہ اس نے مزاحمتیں تک کرنا چھوڑ دی تھیں۔۔۔۔

مگر اس کی نازک جان تھک چکی تھی اس شخص کی ہر رات کی شدتوں کو سہتے سہتے۔۔۔۔وہ فولاد کی طرح سخت جان اور پہاڑ کی طرح مضبوط تھا۔۔۔کبھی کبھی تو فجر کو براق اپنے کسی گناہ کی سزا لگنے لگتا تھا ایک ایسی سزا جو کبھی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

گھنے جنگل میں جانوروں کی آتی ہوئی آوازیں ہمیشہ اسے خوف میں مبتلا رکھتی تھیں۔۔۔اسے ہمیشہ ایسے لگتا تھا کہ کھڑکی یا دروازہ توڑ کر کبھی بھی کوئی جانور اندر آئے گا اور اسے کھا جائے گا اور وہ کبھی اپنے پیاروں سے اپنے گھر والوں سے نہیں مل سکے گی۔۔۔۔۔

آج بھی وہ صبح سے گیا ہوا تھا اور ابھی تک نہیں لوٹا تھا۔۔۔ایک طرف تو جب وہ جاتا تو فجر کو خوشی ہوتی تھی کہ اس کی شکل نہیں دیکھنی پڑے گی اور وہ اس کے حصار سے نکل کر سکون کے کچھ لمحے گزار سکے گی۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف اس کے روم میں ہوتے ہوئے وہ خود کو سیف محسوس کرتی تھی۔۔۔اس گنے جنگل میں جس طرح سے وہ نڈر انداز سے نکلتا تھا، اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اسے کسی چیز کا خوف نہیں اور اس کی بہادری کو نا چاہتے ہوئے بھی فجر کو سرہانا پڑتا تھا۔۔۔

اور اس کے جاتے ہی وہ خود کو غیر محفوظ بھی محسوس کرتی تھی۔۔۔صاف لفظوں میں کمبخت پاس ہوتے ہوئے جینے نہیں دیتا تھا اور نہ دور جا کر چین لینے دیتا۔۔۔۔

آج فجر کافی تھکا تھکا محسوس کر رہی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے فیور ہونے والا ہے۔۔۔

روم کا دروازہ اچانک سے کھلا اور ہوا کے پہلے ہی جھونکے سے اس کے کلون کی تیز پرفیوم سے فجر سمجھ چکی تھی کہ جلاد کی اولاد آ چکا ہے۔۔۔

اتنا پرفیوم خود پر لگاتا تھا کہ کبھی کبھی تو فجر اکتا جاتی، اور دل میں سوچتی تھی کہ اس شخص کو پرفیوم بوتلوں میں بھر کر لگانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔پرفیوم کا ڈرم لے اور اس میں روز نہا لیا کرے۔۔۔

اسے پرفیوم شاید بہت زیادہ پسند تھا اتنا پسند کہ ایک پرفیوم سے تو اس کو صبر نہیں آتا تھا۔۔کافی سارے الگ الگ پرفیوم کے شاور لینے کے بعد اسے لگتا تھا کہ اب شاید گزارا چل جائے۔۔۔اور اس سے پہلے جو باڈی کو باڈی سپرے سے نہلا کر واش روم سے نکلتا تھا وہ الگ فجر کا سانس تک لینا محال کر دیتا تھا۔۔۔۔

اب تو 24 گھنٹے فجر کے جسم سے براق کے خوشبو آتی تھی۔۔۔اور ضدی اتنا تھا کہ ابھی تک اس نے فجر کے لیے نارمل ڈریسز نہیں منگوائے تھے۔۔۔

اب تو فجر مجبور ہو کر اس کے سامنے اس کے دیے ہوئے بے ہودہ ڈریسز ہی پہن لیا کرتی تھی۔۔۔وہی کپڑے جو اس شخص نے اس کے لیے منگوا کر رکھے تھے مگر بیچاری نے اپنی شرم و حیا کو چھپانے کے لیے ایک حل نکالا تھا کہ وہ اکثر براق کی ٹراوزر ان ویسٹن کپڑوں کے نیچے پہن کر خود کو کور کر لیتی تھی۔۔۔۔

قسم سے بیچاری ایسے کپڑے پہن کر جو کر لگتی تھی وہ الگ بات تھی کہ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ ایسے کپڑوں میں بھی اس کی معصومیت صاف نظر آتی تھی۔۔۔۔

اور اس کی اتنی مہربانی تھی کہ نماز کے لیے اسے بہت خوبصورت لونگ دو عربی سکارف آرڈر کر کے منگوا دیے تھے۔۔۔

فجر اکثر ان حجاب کو لے کر ہی بیٹھی رہتی تھی۔۔۔ مگر وہ تو اتنا بے باک اور بے شرم تھا کہ جیسے ہی روم میں داخل ہوتا سب سے پہلے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اس کا حجاب اُتار کر سائڈ پر رکھنا خود پر فرض کر چکا تھا۔۔۔۔

فجر اس کی حرکت پر ہمیشہ خاموش ہو جاتی تھی۔۔۔ کبھی کچھ نہیں کہتی تھی جانتی تھی کہ اس شخص سے جتنی ضد لگائے گی وہ اتنا زیادہ اسے ٹارچر کرے گا اور فجر میں اب اتنی قوت نہیں رہی تھی کہ وہ اس شخص کے ٹارچرز کو برداشت کر سکتی۔۔۔۔

کم سے کم سفاک شخص اب اسے شدتوں اور بے باقیوں سے توڑنے کے علاوہ اور کوئی اذیت نہیں دیتا تھا۔۔۔اس کے کھانے کا پر اپر دھیان رکھتا تھا۔۔۔جب کبھی فجر کھانا نہ بھی کھانا چاہتی تو زبردستی نوالے بنا کر کھلاتا تھا۔۔۔اس شخص کے کتنے روپ تھے فجر کو اب تک سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

رات کو اسے دودھ کا گلاس ضرور پلا کر سلاتا تھا۔۔۔۔۔

اب تو فجر کو اس کی کیئر کرنے پر بھی غصہ آنے لگتا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی یہ سب کچھ وہ اپنے لیے کرتا ہے تاکہ وہ ٹھیک رہے اور وہ اس پر اپنی شدتوں کا عذاب جاری رکھ سکے۔۔۔۔۔

آتے ہی بنا فریش ہوئے اس کے سکارف کو اُتارتا ہوا اس کے اوپر ڈھیر ہونے لگا تھا۔۔۔منہ سے آتی تیز بدبو بتا رہی تھی کہ روز کی طرح شراب کے نشے میں دھت ہو کر واپس لوٹا ہے۔۔۔

فجر کے جسم میں شدید درد تھا اور وہ فیور محسوس کر رہی تھی آج تو وہ جھنجلا گئی تھی اس کی قربت کا سوچ کر۔۔۔

صبح کو اچھا خاصا اس کی جان کا عذاب بننے کے بعد ہی تو وہ روم سے گیا تھا۔۔۔اور واپس آتے ہی ٹون پھر سے خراب تھی۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے تھوڑا ترس بھی کھالیا کریں مجھ پر میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔
وہ جھنجلاتے ہوئے آج بہت دنوں کے بعد مزاحمت میں کوئی لفظ بولی تھی۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔اس کی جھنجلاہٹ اور بے بسی کو دیکھ کر براق کا زوردار قہقہہ روم میں گونج اُٹھا تھا۔۔

اففف۔۔۔فجر رانی تھوڑا اور تڑپو تمہارے تڑپنے سے قسم سے بہت سکون ملتا ہے۔۔۔
اس کے چہرے پر جھکا ریشمی بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے گہرے آنکھوں سے گھورتا خمار دار لہجے میں کہا۔۔۔
فجر جب تم میرے سامنے بے بس ہوتی ہو میرے دل کو بہت تسکین ملتی ہے۔۔۔

کیوں کرتے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا بیوی ہوں میں آپ کی۔۔۔

جانتا ہوں ڈارلنگ اسی لیے تو اپنے جائز حقوق لینا چاہتا ہوں۔۔۔ پھر تم مزاحمتیں کھڑی کیوں کر رہی ہو۔۔۔

بیوی صرف حقوق کے لیے نہیں ہوتی۔۔۔

اوہوں ں ں۔۔۔
اچھا اور کس لیے ہوتی ہے۔۔۔
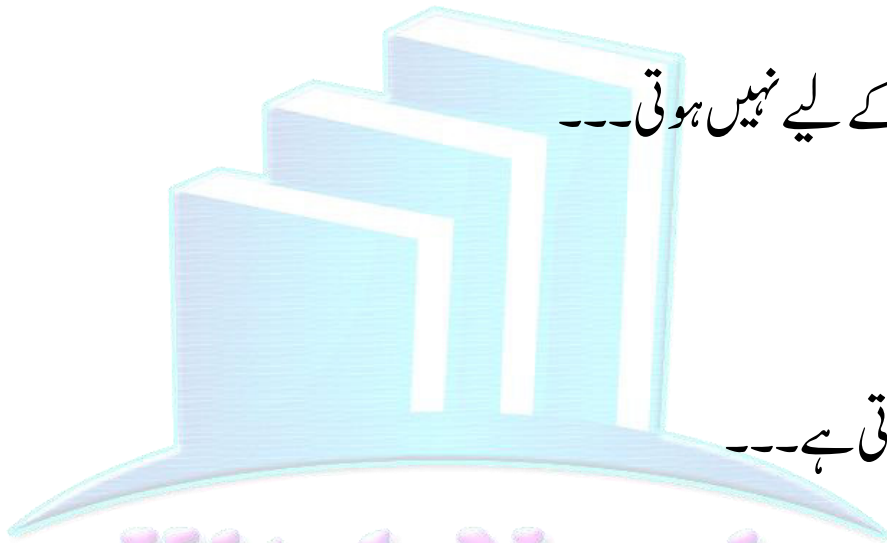
بیوی کی عزت بھی کی جاتی ہے پیار بھی کیا جاتا ہے۔۔۔

اچھا جی۔۔۔
مگر میں کیا کروں عزت والا فیچر میرے اندر ہے نہیں۔۔۔

ہاں مگر جب حقوق حاصل کروں گا تو پیار بھرپور دوں گا۔۔۔ہمیشہ کی طرح کوئی کمی باقی نہیں رہنے دوں گا۔۔۔

اس کی باتوں کو اور ہی رنگ دیتا ہوا اس کے الفاظوں کی توہین کر رہا تھا۔۔۔

آپ کو پتہ ہے ایسے جملے بول کر آپ میری توہین کرتے ہیں۔۔۔

شرم اور درد کے رنگ فجر کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگے تھے۔۔۔

فجر رانی بتایا تو ہے مجھے عزت کرنا نہیں آتی۔۔۔

جب عزت کرنی نہیں آتی تو آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔

ڈارلنگ تڑپانے کے لیے اور دیکھو کتنا اچھا تڑپا رہا ہوں۔۔۔

بنا ہاتھ اُٹھائے ہر روز تمہیں تڑپنے اور رونے پر مجبور کر دیتا ہوں۔۔۔کہاں ملے گا تمہیں اتنا اچھا شوہر۔۔۔

اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے وہ ایک بار پھر لفظوں سے اس کے کردار کی توہین کر رہا تھا۔۔وہ اس کو کیسے بتاتا کہ اس کے قریب آتے ہی اس کی نازک جان پر رحم کھانا چاہتا ہے۔۔مگر ہمیشہ کی طرح اپنے ہی ارادوں کو توڑتے ہوئے اس کی سانسوں کے قریب ہو جاتا ہے۔۔مشکل تھا اس کے لیے اس لڑکی سے دور رہنا۔۔اس براق کے لیے مشکل تھا جو ہر فیصلے پر اٹل رہتا تھا۔۔

فجر---

جی---

گلے میں اٹکے ہوئے آنسوؤں کو پیتے ہوئے فجر نے جی کہا تھا۔۔

سب کچھ بھول کر مجھ سے پیار کرو۔۔یوں پتھر بن کر مت لیٹی رہا کرو مجھے کوفت ہوتی ہے۔۔

مقابل بیزار ہو جاتا تھا فجر کے خالی تاثرات کے وجود سے کھیلتے کھیلتے۔۔وہ جانتا تھا کہ فجر کے دل میں اس کے لیے کوئی محبت بھرا جذبہ نہیں ہے۔۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جتنا کچھ وہ فجر کے ساتھ کر چکا ہے ان اذیتوں کو یاد کر کے وہ شاید کبھی زندگی میں اس سے محبت نہیں کرے گی۔۔مگر پھر بھی اپنے دل کے ہاتھوں مجبور براق آج اپنے دل کی بات کو زبان تک لے آیا تھا۔۔

براق میرا دل چاہ رہا ہے آپ کی بات پر زور زور سے ہنسوں۔۔۔

افسوس ہے مجھے کہ آپ مجھ سے پیار کی اُمید کرتے ہیں!!

فجر کی آواز میں دُکھ اور طنز کی مقدار حد سے زیادہ تھی۔۔۔ جس کو محسوس کر کے مقابل نے اپنا چہرہ اس کے ریشمی بالوں سے نکالتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

تمہیں مجھ سے پیار تو کرنا پڑے گا۔۔ تم چاہو یا نہ چاہو۔۔اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا میں تمہیں مجبور کر دوں گا کہ تم میری جنونیت بھری محبت کے سامنے گھٹنے ٹیک دو گی۔۔

وہ نشے میں دھت اس پر روز اپنی وحشت کی شدتیں بکھیر کر اب اس سے پیار کی اُمید لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

اس کی بات پر فجر تنزیہ مسکراہٹ پنکھڑیوں پر سجائے ہنسی تھی۔۔۔

ایک یہی چیز تو ہے براق جو آپ زبردستی مجھ سے نہیں کرواسکتے۔۔
وہ اپنی بے بسی سے زخموں میں چور ہو کر مسکرائی تھی۔۔۔

آپ زبردستی میرے وجود کے مالک تو بن سکتے ہیں مگر میرے دل کے نہیں۔۔۔زبردستی مرد کسی بھی عورت پر اپنی مردانگی دکھا کر حکومت تو قائم کر سکتا ہے مگر اس کے دل پر بنا اس کی مرضی کے کبھی حکومت قائم نہ کر سکا ہے نہ کر سکے گا۔۔۔۔

شٹ اپ!!

مجھے یہ فلسفے مت سمجھاؤ براق نے زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے۔۔۔ تمہاری محبت میری ضرورت ہے اور تمہیں ہر حال میں یہ قبول کرنا ہو گا فجر۔۔۔ کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔

قبول کرو ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔

مقابل کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا آنکھوں میں شدید غصے کی لالی اُترنے لگی تھی محبت کی انکاری سن کر۔۔۔

شوق سے لے لیجیے جان!!

جان لے کر آپ مجھ پر احسان کرو گے۔۔۔ مجھے پل پل مارنے سے اچھا ہے ایک ہی بار میری سانسوں کی ڈوری کاٹ دو۔۔۔

تھک گئی ہوں میں آپ کی وحشت کو سہتے سہتے!!

بکواس بند کرو اور مت میرے قہر کو دعوت دو۔۔۔ صرف ایک بار ان لبوں سے بول دو۔۔۔ ایک بار کہہ دو کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہے۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو انگوٹھی سے مسلتے ہوئے وہ دیوانوں کی طرح ایک بار اس کے منہ سے محبت کا اقرار سننا چاہتا تھا۔۔۔

نہیں کرتی میں آپ سے محبت اور نہ کبھی کر سکتی ہوں۔۔ آپ نے میرے جسم میرے کردار کی دھجیاں اُڑائی ہیں۔۔۔ آپ نے میرے دل پر ہر رات ایک نیا زخم دیا ہے۔۔ میں نہ آپ سے آج محبت کرتی ہوں نہ کبھی کروں گی۔۔۔

بہت دنوں سے فجر نے اپنی زبان سے کوئی لفظ نہیں بولا تھا آج درد زہر کی صورت اختیار کر چکا تھا جو اس کے لبوں پر خود بخود آ رہا تھا۔۔۔

میرے ضبط کو مت آزماؤ فجر۔۔ کیوں خود کو میرے ہاتھوں مروانا چاہتی ہو تمہارا انکار میرے دل میں آگ لگائے ہوئے ہے۔۔۔

اور اس آگ میں، میں اپنے ساتھ ساتھ تمہاری ہستی کو بھی جلا دوں گا۔۔۔

اب آپ نے جو کرنا ہے کر لو فجر تو کب کی مر چکی ہے۔۔ فجر تو اسی دن مر گئی تھی جس دن آپ نے مجھے اغواہ کروایا تھا۔۔۔

اسی دن میری ہستی مٹ گئی تھی، جب میرے بھائیوں کی، میرے بابا کی عزت کو آپ نے مٹی میں ملا دیا تھا۔۔

اب تو فجر ایک زندہ لاش ہے جب چاہے سانسیں کھینچ لیجئے گا میری طرف سے پوری اجازت ہے۔۔

وہ آنکھوں کو جھکائے اس کی گرم سانسوں کو چہرے پر محسوس کرتے ہوئے بھی آج دل کی بات کہہ گئی تھی۔۔

کمزوری جان چکی ہو میری اور اسی کا تم فائدہ اُٹھا رہی ہو!!

بہت اچھی طرح سے جانتی ہو نا کہ میں چاہ کر بھی تمہاری جان نہیں لے سکتا۔۔ تمہاری سانسیں چلتی ہیں تو براق کو سانس آتی ہے۔۔۔ اب تو تم نے میری ایسی حالت کر دی ہے کہ جب تک تمہاری سانسیں میری سانسوں میں اُتر کر شامل نہیں ہوتیں، مجھے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔۔۔

اور اسی چیز کا تم بھرپور فائدہ اُٹھا رہی ہو۔۔۔

عورت ہونا عورت جب جان جاتی ہے کہ وہ مرد کی کمزوری ہے تو پھر وہ اِسی طرح سے مرد کو اپنی محبت کے لیے تڑپاتی ہے۔۔۔ جانتا ہوں کہ تم نے نہ کبھی محبت کا اظہار کیا نہ دعویٰ۔۔

مگر اتنی معصوم بچی نہیں ہو تم کہ میری آنکھوں میں چھپی محبت کو تم دیکھ نہ سکو مانتا ہوں کہ میں نے تمہیں بہت درد دیا۔۔۔۔۔

مگر اس کے لیے قصوروار تم خود تھی تم نے ایسے حالات پیدا کر دیے کہ میں نے جو سزائیں تمہیں دی وہ بہت کم تھیں۔۔۔۔۔۔

بے وفائی تم نے کی جب کہ تم ہمیشہ سے جانتی تھی کہ میں تمہارے لیے محبت کا جذبہ رکھتا ہوں۔۔۔ کیوں نہیں کیا تم نے میرا انتظار؟؟

مقابل کے چہرے پر غصے اور محبت کے ملے جلے تاثرات مل کر خماری پیدا کر رہے تھے۔۔۔۔

کیونکہ مجھے ہمیشہ آپ کی آنکھوں سے خوف آتا تھا، ڈر لگتا تھا مجھے آپ کی آنکھوں سے۔۔۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک دن یہ آنکھیں میرا مقدر بن جائیں گی۔۔۔

اور اس کی آنکھوں سے ڈر نہیں لگتا تھا جو تمہارے اتنا قریب ہو گیا تھا کہ تمہارے چہرے پر لب رکھتے ہوئے ذرا ہچکچایا نہیں تھا۔۔ جس کا اسے بالکل حق نہیں تھا۔۔ تم تو میری تھی۔۔۔ ہمیشہ سے میری۔۔۔ کیسے اس نے تم پر حق جمایا اور کیسے تم نے اسے اپنے قریب آنے دیا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے تمہیں خوف کیوں نہیں محسوس ہوا؟؟

عالیار کا نام آتے ہی براق کی آنکھوں میں غصے کے تاثرات دیکھ کر فجر خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔یہ وہ سوال تھا جس کا فجر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ قصوروار تھی۔۔۔

فجر تو اس رات کو کوستی تھی جب نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس غلطی کی حصے دار بن گئی جس کا کبھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

منگنی کی رات کو جب اچانک سے عالیار نے اسے فون کر کے نیچے بلوایا تھا یہ کہہ کر کہ اس کے لیے زرنش نے کچھ بھجوایا ہے۔۔۔اور وہ پاگل بھی بھاگی چلی گئی تھی۔۔۔سچ تو یہی تھا کہ اس کے دل میں بھی عالیار کے لیے محبت کا نرم گوشہ پیدا ہونے لگا تھا۔۔۔

مگر وہ بالکل نہیں جانتی تھی کہ عالیار کس مقصد سے آیا ہے۔۔۔اس نے جب اچانک سے فجر کے ہونٹوں کے بالکل قریب اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کس کی تھی تو وہ کس قدر گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی یہ تو صرف اس کا دل جانتا ہے۔۔۔

مگر ویڈیو بنانے والے نے اینگل ہی بدل دیا تھا اور نہ چاہتے ہوئے ویڈیو میں وہ غلط نظر آرہی تھی۔۔۔اور یہ شخص جو اس کے عشق میں جنونی ہو چکا تھا یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ اس رات اس سے آگے کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

حالانکہ فجر اس قدر گھبرا گئی تھی کہ وہ بنا عالیار کی بات سنے روم میں واپس آگئی تھی۔۔۔عالیار نے اسے فون پر کتنا سمجھایا تھا کہ یار ہماری شادی ہونے والی ہے اور میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے تم اتنی خفا ہو جاؤ۔۔۔

مگر یہ شخص ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ عالیار نے اس سے آگے کوئی حرکت نہ کی ہو۔۔۔براق عالیار سے شدید نفرت کرتا تھا۔۔۔اس قدر نفرت کہ اگر عالیار کبھی اس کے سامنے آئے تو شاید وہ براق کو موت کے گھاٹ اُتارنے میں دیر نہیں لگائے گا۔۔۔

اُٹھو اور میرے ساتھ چلو!!

اب پتہ نہیں وہ شخص کیا کرنے والا تھا اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے اسے زبردستی کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

کک۔۔۔کہاں لے جا رہے ہیں آپ مجھے؟؟

وہ خوفزدہ ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ کھینچ رہی تھی۔۔۔

میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا!!

بس تم اتنا جان لو کہ براق کی ضد ہے۔۔۔چاہے جھوٹ ہی کہو مگر آج میں تمہارے لبوں سے اپنے لیے اظہار محبت سن کر رہوں گا اور آسانی سے تم یہ کرنے والی نہیں۔۔۔۔

وہ ڈر سے رو رہی تھی جبکہ وہ زبردستی اس کے ہاتھ کو تھامے اپنی جیکٹ اس کے کندھوں پر ڈال کر پہناتے ہوئے زپ بند کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

فجر نے نیچے ٹراؤزر پہن رکھا تھا اور اوپر براق کی لائی ہوئی وہی بیہودہ چھوٹی سی ڈریس جس کے سٹریپ اس کے کندھے تک چھپانے سے قاصر تھے۔۔۔۔۔

وہ اسے ٹھنڈ سے بچا رہا تھا یا اسے اس لباس میں کوئی نہ دیکھے۔۔۔اس لیے جیکٹ پہنا کر اس کے جسم کو کور کر رہا تھا وہ کیا سوچتا تھا کیا کرتا تھا کوئی اس کی ذہنی حالت کو سمجھ نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

....

آج کل وجدان پر کام کا پریشر اتنا زیادہ تھا کہ سانس لینے کی سارا دن فرصت نہیں ملتی تھی۔۔۔پچھلے دنوں وہ کام پر بلکل بھی توجہ نہیں دے پایا تھا۔۔۔ہر طرف گاؤں کے لوگوں کی مشکلاتوں کو دیکھتے ہوئے بھی وہ نظر انداز کرتا رہا تاکہ وہ منت کو ٹائم دے سکے۔۔۔وجدان نے اپنی اب تک کی زندگی

میں کبھی ایسی لاپرواہی اور اگنورنس نہیں دکھائی تھی جتنی اس نے پچھلے دنوں منت کو ڈپریشن سے دور کرنے کے لیے دکھائی تھی۔۔۔

مگر اب وہ 24 گھنٹے محنت کر کے بھرپائی کر رہا تھا۔۔۔

اب منت کافی سنبھل چکی تھی تو وہ گاؤں والوں کے معاملات نپٹا رہا تھا۔۔۔ گاؤں کا سرپنچ ہونے کی وجہ سے وجدان پر بہت زیادہ ذمہ داریاں تھیں۔۔۔ ہر ایک دن چار پانچ رُکی ہوئی پنچایتوں میں جانا معمول بن چکا تھا۔۔۔۔

اوپر سے اس کے آفس کا کام اسے سانس نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔ڈپٹی کمشنر کی پوسٹ کوئی چھوٹا سا عہدہ نہیں تھی اس کی ذمہ داری نبھاتے نبھاتے وجدان ذہنی اور فزیکل طور پر بہت تھک جاتا تھا۔۔۔۔

اب تو اکثر وہ رات کو لیٹ آتا تھا جب منت سو جاتی تھی اور منت کو جو دوائیاں دی جا رہی تھیں اس میں نیند کی دوائی کافی زیادہ مقدار میں شامل تھی۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وجدان آکر اس کو نہیں جگاتا تھا۔۔۔بس حسرت سے یار کے سوئے ہوئے چہرے کا دیدار کرتے ہوئے مضبوط بازوؤں کے حصار میں لے کر سینے سے لگا کر بے لگام جذباتوں کو لگام ڈالے ہوئے روز سو جایا کرتا تھا۔۔۔

مگر آج وہ جانتا تھا کہ منت نے دوا نہیں کھائی کیونکہ اس کی دوا ختم ہو چکی تھی اور ڈاکٹر نے بھی کہہ دیا تھا کہ اب اسے یہ دوائیں کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

آج یارِ وجدان کو جاگ کر انتظار کرنا چاہیے تھا مگر اسے پوری اُمید تھی کہ اس کے یار میں یہ کوالٹی بالکل موجود نہیں اسے اپنی نیند بہت زیادہ عزیز ہے۔۔۔

پورے دن کی بھاگ دوڑ کرنے کے بعد گھر پر آتے ہوئے اس کا موڈ شدید تھکن کے باوجود بہت فریش تھا۔۔۔

مگر اس کی اُمید کے مطابق اس کا یار گدھے گھوڑے بیچ کر ہمیشہ کی طرح آرام سے سو رہا تھا۔۔۔بات ابھی کی نہیں تھی اب تو چلو منت نیند کی دوا کے زیر اثر رہتی تھی۔۔۔مگر اس سے پہلے بھی ماشاءاللہ منت کو اپنی نیند بہت زیادہ عزیز تھی۔۔۔وجدان کو اسے جگانے کے لیے بہت محنت کرنی پڑتی تھی۔۔۔وہ روم میں آیا۔۔۔آکر فریش ہوا۔۔۔نائٹ سوٹ پہنا اور اس کے بعد اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اس سارے دورانیے کا محترمہ کو کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔اور وہ جو اپنے اوپر جبر کرتے ہوئے پتہ نہیں کتنی مشکل سے فریش ہونے تک کی دوری برداشت کر رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ آج وہ اپنے بے لگام جذباتوں کو قابو نہیں کر سکے گا۔۔اسی لیے وہ فریش ہوئے بنا بیڈ کے قریب بھی نہیں ہوا تھا۔۔

وہ گہری نیند میں آرام سے سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔۔کچھ آوارہ لٹے اس کے چہرے پر آکر وجدان کو منہ چڑھا رہی تھیں جن کو پہلے ہی لمحے بیٹھتے ہوئے وہ انگلی کے پوروں سے ہٹا چکا تھا۔۔۔

یارِ وجدان اپنے وجی پر تھوڑا سا رحم کھاؤ تمہاری قربت کا دیوانہ بہت دنوں سے تمہاری حالت پر رحم کھائے ہوئے اپنے بے لگام جذباتوں کو لگام ڈال کر بامشکل رکھے ہوئے ہے۔۔
کان کی لو پر لب رکھ کر چومتے ہوئے مدہوش سرگوشیاں اس کے کانوں میں اُتار رہا تھا۔۔۔

وجدان کی گرم سانسوں کی مہکتی خوشبوں کو محسوس کر کے منت کے لب مسکرائے تھے۔۔وہ نیند میں اپنے وجی کی قربت کو محسوس کرتے ہوئے شرم سے لال ہونے لگی تھی۔۔

وجی۔۔۔

ہمم---

آج نہیں مجھے بہت نیند آرہی ہے---

وہ آنکھیں بند کیے شرم سے لال ہوتے چہرے سے قربت سے انکار کررہی تھی---

یارِ وجدان میں بہت تھکن محسوس کررہا ہوں--- تمہارے مخملی وجود سے سکون چاہیے---

اس کی گال سے سخت تھا بیر ڈوالے گال رگڑتے ہوئے مدہوشیاں اُتار رہا تھا----

وجی پلیز آج نہیں مجھے بہت نیند آرہی ہے---

لاڈ بھرے انداز سے انکار کررہی تھی اور اسے پورا یقین تھا کہ اس کا وجی مان جائے گا---

وجی کی نازک جان آج کی رات ٹل نہیں سکتی---اس معاملے میں تمہارے وجی میں صبر نام کی کوئی چیز موجود نہیں---اس کے باوجود اپنے یار کی حالت کو دیکھتے ہوئے وجی نے بہت دن صبر کیا ہے----

مگر آج اس صبر کا پھل میں پوری طرح سے حاصل کرنا چاہتا ہوں دیوانے کی ڈیمانڈ پوری کی جائے---

خوبصورت چہرہ مسکراتے لبوں سے سرگوشیاں اُتارتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر جھکنے لگا تھا---

وجی پلیز نہیں کریں---

آج کی رات سو جائیں نہ---اتنے دن اپنی مرضی سے میرا خیال رکھا ہے---ایک دن اور میری نیند کا خیال کر لیں---

منت کو سچ میں شدید نیند آرہی تھی،اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے محبت کے پہلے وار کو ناکام بنا چکی تھی---

یارِ وجدان میری نیندیں حرام کر کے تمہیں نیند آرہی ہے،سلاؤں سلاؤں تمہیں---

آج تم مجھے سو کر دکھاؤ!؟

وجدان شرارتی ہوتا ہوا لمبے چوڑے وجود کے ساتھ اس کے اوپر گھٹا بن کر چھا گیا تھا---

گندے وجی مت تنگ کریں---

اچھی منت میں تو کروں گا۔۔۔

منت کو گدگدی ہوتی تھی اس بات کا ہمیشہ وجدان فائدہ اُٹھاتا۔۔۔گدگدی کرتے ہوئے وہ جس طرح سے لوٹ پوٹ ہو کر اپنے خوبصورت سراپے سے بے نیاز ہو جایا کرتی تھی اس کو دیکھنے کے لیے وجدان ہر بار اسے جان بوجھ کر تنگ کرتے ہوئے گدگداتا تھا۔۔۔

اس پر قابض ہوتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھ کر قید کر چکا تھا۔۔۔بہت دنوں کی پیاس تھی اس کے لبوں کو۔۔۔جس کو مٹانے کے لیے آج اس کی سانسوں کو تنگ کیے ہوئے کچھ دیر کے لیے بھول گیا تھا کہ اس کے یار کو سانس کا پرابلم ہے۔۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے جب اس نے محسوس کیا کہ منت سانسوں کے لیے تڑپ رہی ہے اپنی سانسوں کو تیزی سے اس کے اندر بھرتے ہوئے اس کی سانسوں کو بحال کیا تھا۔۔۔

سوری یارِ وجدان بہت دنوں کا پیاسا عاشق بھول گیا تھا کہ اپنے یار کی سانسیں روکنے کا حق نہیں ہے مجھے۔۔۔

کتنی محبت سے وہ لفظوں کی مالا پیروتا تھا کہ منت کو رشک آتا تھا اس کی محبت پر۔۔۔

سانس کی رکاوٹ تھوڑی سی محسوس کرنے کے باوجود منت کے لب مسکرائے تھے وجدان کی محبت کو دیکھ کر۔۔۔وجدان کی محبت پاکر منت خود کو دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی سمجھتی تھی۔۔۔اس کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح اس کے خوبصورت چہرے میں کھوئی ہوئی منت بھول چکی تھی کا مقابل اس کے ہر عمل پر نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔

")جس بات کا تُجھ کو ڈر ہے وہ کر کے دیکھا دوں گا۔۔۔

ایسے نہ مجھے تم دیکھو سینے سے لگا لوں گا تم کو میں چُرا لوں گا تم سے دل میں چُھپا لوں گا("

مسکراتے ہوئے سونگ گنگنا کر اس کو آنکھ ونگ کر کے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

میں آپ کو دیکھوں یا نہ دیکھوں آپ مجھے سینے سے بھی لگائیں گے اور جس بات کا مجھے ڈر ہے وہ بھی کر کے دکھائیں گے۔۔۔

منت شرما کر کہتی ہوئی اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔

ہائے میرے یار کے مجھ سے شرما کر بولے ہوئے لفظ کمال لگتے ہیں۔۔۔

وہ دیوانگی اس کے چہرے پر لمسوں کی صورت میں برساتا ہوا سرگوشیوں سے اس کا چہرہ سرخ کیے ہوئے تھا۔۔۔

گردن پر لب رکھے ہوئے اس کی سانسوں کو تیز کرنے کی وجہ بن رہا تھا۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے اپنے وجی کی محبت کو محسوس کرتے ہوئے اس کے نیچے بنا کسی مزاحمت کے لیٹی تھی۔۔۔

وہ بھی تو کتنے دنوں سے اپنے وجدان کی قربت سے دور تھی جو عورت تھی بول کر بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔مگر آج اتنے دنوں کے بعد جب وجی اس کے قریب ہوا تھا تو اس کی دھڑکنوں نے خوشی سے رقص کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

منت میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں کہ کہ میرا دل ہی نہیں بھرتا۔۔۔میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں ساری عمر اپنی باہوں میں قید کیے رکھوں۔۔۔

کیا یارِ وجدان کو میری محبت کی عمر قید قبول ہے؟؟

پنکھڑیوں کو چھوء کر بڑی محبت سے ایک سوال پوچھا گیا تھا۔۔۔اس کی قربت کے رنگوں میں ڈھلتی منت نے محبت بھری نظروں سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

منت کی مدہوش کن نگاہوں کو دیکھتے ہوئے وجدان کی گہری نیلی آنکھیں مزید خمار آلود ہوئیں۔۔۔

منت نے بول کر جواب نہیں دیا مگر اس کی پنکھڑیوں نے اس کے سینے پر رکھ کر چومتے ہوئے اس کی قید کو قبول کرنے کا دعویٰ ضرور کر دیا تھا۔۔۔

وجدان کے کھلے بٹن سے نظر آتے چوڑے سینے پر جب منت کی گرم پنکھڑیوں نے محبت کے رنگ بکھیرے تو۔۔۔وجدان کے پورے بدن میں تیز سپارک سا محسوس ہوا۔۔منت اب بھی اس کے وسیع چوڑے سینے پر لب رکھ کر لبوں کی گرمی بھرے چھوٹے چھوٹے لمس چھوڑ رہی تھی۔۔۔اس کی پنکھڑیوں کی گرمی کو سینے پر محسوس کرتے ہوئے چوہدری وجدان ورک جیسا مضبوط مرد اپنے دل کی دھڑکنوں کو قابو نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

وجدان کے دل میں اُٹھتے بے لگام جذبات بھڑک کر شعلوں کی تپش اختیار کر گئے۔۔۔وجدان کا پورا بدن پسینے میں تر ہونے لگا تھا۔۔۔وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ پوری طرح سے بہک کر اپنی شہزادی کے وجود پر گھٹا بن کر چھایا تھا۔۔۔اس کی دھڑکنوں پر جھکتے ہوئے وہ دیوانوں کی طرح لبوں کے لمس چھوڑ کر اس کی جان نکال کر سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔

منت نے تڑپ کر تیز ہوتی سانسوں میں اس کا نام پکارا تھا۔۔۔

وجی کی جان وجی کی شدتوں کو سہنا تم پر فرض ہے۔۔۔روکنے کی کوشش مت کیجئے گا۔۔۔جانتا ہوں بہک کر کچھ زیادہ سختیاں دکھا جاؤں گا۔۔۔مگر صبح اُٹھ کر پکّا وعدہ۔۔۔اپنے یار سے شدتوں کا ازالہ کرنے کے لیے معذرت کروں گا۔۔۔

مسکراتے لبوں سے بول کر واپس اس کی دھڑکنوں پر جھکا ٹھنڈی انگلیوں کی سختیوں کو محسوس کرواتے ہوئے۔۔۔روم میں منت کی سسکیاں اُٹھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

وجی جب بھی قریب آتا تھا تو منت کے لیے ہمیشہ کڑا امتحان ثابت ہوتا۔۔۔اور آج بھی وہ اپنے پیار میں دیوانوں کی طرح اس کے وجود پر گھٹا بن کر چھایا تھا۔۔۔اس کی شدتوں کو سہتی وہ تکیے کے دونوں کونوں کو مٹھیوں میں دبائے ہوئے تھی۔۔۔

دیوانگی میں وہ سب کچھ بھول جاتا تھا۔۔۔جیسے اس وقت سب کچھ بھول کر نہ تو اسے اس کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں نہ تیز سانسیں۔۔۔

سانسیں تو مقابل کی بھی پھولی ہوئی تھیں۔۔۔اس کی شدتوں میں اُٹھتی منت کی سسکیوں کی آواز سن کر وہ مزید بہکتا ہوا اپنے یار کی سانسوں میں سانسیں اُلجھائے ہوئے تھا۔۔۔

دونوں کی تیز سانسیں ایک دوسرے میں پوری طرح سے اُلجھی ہوئی تھیں۔۔۔روم میں منت کی سسکیوں اور وجی کی تیز سانسوں کی آواز نے خوبصورت دھن بنا رکھی تھی۔۔۔۔

بہت دن کے تڑپتے ارمانوں کو اس کے نازک پر موجود پر ٹھنڈی بارش کی طرح برسا کر پُر سکون ہوتا ہوا اسی کی دھڑکنوں پر چہرہ رکھے ہوئے اپنی تیز سانسوں کو بحال کر رہا تھا۔۔۔ محبت کی بارش میں خود تو بھیگا، اس نازک جان کو بھی پوری طرح سے بھگو چکا تھا۔۔۔۔۔

وجی آپ محبت کے معاملے میں بہت ظالم ہیں۔۔۔

ہمم میں جانتا ہوں۔۔۔
مقابل کے لب مسکراتے ہوئے اس بات کو تسلیم کر رہے تھے۔۔۔

کیا کروں بہت کوشش کرتا ہوں کہ یار پر ہاتھ ہلکا رکھوں۔۔۔ مگر کیا کروں جب تمہارے پاس آتا ہوں تو اپنے ہی کیے ہوئے وعدوں کو بھول جاتا ہوں۔۔۔

مگر آج تو میں معذرت بھی نہیں کروں گا۔۔۔ اتنے دنوں تم سے دور رہنے کے بعد یارِ وجدان تم اتنی سختیوں کی مستحق تھی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بول کر اس کے اوپر سے سائیڈ پر ہوتا ہوا اسے اپنے بازوؤں کے مضبوط حصار میں لے کر ماتھے پر عقیدت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے بڑے غور سے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں وجدان کے حواسوں پر اپنے یار کی محبت کا کیسا نشہ تھا وہ جتنی بار بھی اسے دیکھتا اسے ہر بار اس چہرے سے پہلے سے زیادہ محبت ہو جاتی تھی۔۔۔

وہ جتنا اس کے قریب جاتا تھا اس سے کہیں زیادہ قربت کی تمنا اس کا دل رکھتا تھا۔۔۔

شاید اسی کو ")شدّتِ یار (" کہتے ہیں۔۔۔

....

زہِ نصیب آج آپ نے ہمارے غریب خانے میں قدم کیسے رکھ لیا۔۔۔

زمل نے اذلان کی آواز پر چونک کر دیکھا تھا۔۔۔اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا یہ دیکھ کر کہ اذلان روم میں موجود تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ اذلان اس سے کچھ کہتا زمل نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کپڑوں کو وہیں چھوڑا، جو زمین پر گر چکے تھے۔۔۔اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکی تھی۔۔۔ مگر اس سے پہلے

اذلان اس کے ارادوں کو بھانپ کر دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے اس کے بازو کو زور سے پکڑ چکا تھا۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے ہمیشہ مجھے دیکھ کر دور بھاگنا تمہاری عادت بنتی جا رہی ہے۔۔۔ کب تک مجھ سے دور بھاگو گی ایک نہ ایک دن تو تمہیں میری گرفت میں آنا ہی ہے۔۔۔

تم زیادہ باتیں مت بناؤ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم روم میں ہو میں کبھی نہیں آتی۔۔۔
اپنی کلائی کو مروڑ کر چھوڑواتے ہوئے وہ اس کے چہرے کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

چلو اب تو پتہ چل گیا ہے کہ میں روم میں ہوں اور اب تم کچھ کر بھی نہیں سکتی۔۔۔ اب تو میری طرف دیکھنے کا شرف بخش دو۔۔۔

اسے کھینچ کر کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے قریب کرتے ہوئے چہرے کو مقابل کیا۔۔۔
زمل جو اذلان کے روم سے اس کی امی کے کہنے پر کپڑے رکھنے آئی تھی۔۔۔ اذلان کی امی خود آ رہی تھی کپڑے رکھنے کے لیے مگر صدف کے کہنے پر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔

وہ لوگ آج حوریہ کی رخصتی کی بات کرنے آئے تھے اسی وقت لانڈری والا کپڑے دینے آگیا تھا۔۔۔جن کی گنتی کے بعد کپڑوں کو رکھنے کے لیے اذلان کی امی خود آرہی تھی۔۔۔۔

اذلان کی امی بہت ذمہ دار عورت تھی جو اپنے بیٹوں کا کام ہمیشہ اپنے ہاتھوں سے ہی کرتی تھی۔۔۔حالانکہ گھر میں بہت سے نوکر چاکر موجود تھے۔۔۔مگر وہ ہمیشہ اپنے بیٹوں کے کمروں کو خود ترتیب دیتی،ان کی الماریوں میں خود کپڑے سیٹ کرتی تھی۔۔۔اب وجدان کی تو شادی ہو چکی تھی تو اس کا سارا کام تو منت سنبھالتی۔۔۔مگر آج بھی اذلان اور حوریہ کی چیزیں وہ خود رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر صدف نے اسے اپنے پاس روک لیا اور کہا کہ زمل کو دے دو وہ الماری میں کپڑے رکھ آئے گی۔۔۔اور زمل نے خوشی خوشی اس لیے حامی بھر لی کیونکہ یہ اذلان کے گھر آنے کا وقت نہیں تھا۔۔۔

اس وقت زیادہ تر اذلان اور وجدان گھر سے باہر ہی ہوتے تھے مگر آج پتہ نہیں یہ الادین کے چراغ سے نکلے ہوئے جن کی طرح کیسے اپنے روم میں ظاہر ہوا تھا۔۔۔کیونکہ جب وہ روم میں داخل ہوئی تو روم میں کوئی نہیں تھا۔۔۔

اصل میں اذلان کے سر میں آج کافی درد تھا تو وہ گھر واپس جلدی آگیا اور اس نے اپنی امی کو بتا کر پریشان نہیں کیا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ بہت جلدی گھبرا جاتی ہیں اس لیے سیدھا اپنے روم میں آگیا۔۔

اپنے روم میں کچھ دیر لیٹنے کے بعد وہ کھلی ہوا کھانے کے لیے روم کی بلکونی میں کھڑا ہوا تھا جب اس نے کھڑکی سے زمل کو اندر آتے ہوئے دیکھا۔۔۔

پلیز اذلان میرا ہاتھ چھوڑو مجھے جانے دو!!

جانے دوں گا مگر پہلے میری بات سنو!!

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی مجھے جانے دو۔۔۔
وہ شدید گھبراہٹ کا شکار ہوئی جانے کو بے چین تھی۔۔۔

یار میرے سر میں بہت درد ہے فیور چاہیے دبا دو۔۔۔

میں نہیں دبا سکتی ٹیبلٹ کھالو۔۔۔

یار کھا چکا ہوں مگر اب بھی کافی درد ہے پلیز۔۔۔

میں تمہاری خادمہ نہیں ہوں جو یہاں بیٹھ کر تمہارا سر دباؤں۔۔۔

بیوی تو ہو نا۔۔۔

پلیز یار اگر شوہر تکلیف میں ہو تو بیوی اس کے سکون کے لیے اتنا تو کر سکتی ہے۔۔۔کچھ زیادہ تو نہیں مانگ رہا۔۔۔

اذلان کے سر کا درد اس کے چہرے پر نظر آرہا تھا لہجہ دھیما اور مٹھاس سے بھرا تھا۔۔۔

زمل انکار کرنا چاہتی تھی مگر نہیں کر سکی کیونکہ اذلان اس وقت کافی تکلیف میں تھا۔۔۔

دبا دیتی ہوں مگر انسانیت کے ناطے یہ بیوی والا شوشہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تم بھی جانتے ہو کہ تم نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔جس کا ابھی تک کسی کو نہیں پتہ۔۔۔۔

تو یہ بیوی والا لفظ دوبارہ استعمال مت کرنا۔۔وہ آنکھوں کو چھوٹا کر کے گھورتی ہوئی فل آن دھمکی دے رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔

ٹھیک ہے جو بھی کہو گی مان لوں گا۔۔ مگر اس وقت میرا سر دبا دو پلیز۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ تا ہوا بیڈ کے پاس لے آیا۔۔وہ تکیے پر سر رکھے لیٹ گیا تھا۔۔۔زمل نے محسوس کیا کہ اسے بخار ہے۔۔۔

وہ کھڑی ہو کر اس کا سر دبا رہی تھی کافی انکمفرٹیبل پوزیشن میں وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

زمل یار بیٹھ جاؤ کھاؤں گا نہیں تمہیں۔۔۔

اور چاہے نکاح مرضی سے ہو یا زبردستی سے نکاح نکاح ہوتا ہے۔۔۔میں تمہارا محرم ہوں اور تم بیٹھ سکتی ہو یہاں پر۔۔۔۔

زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا چکا تھا۔۔زمل کے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہو رہی تھیں۔۔۔روم میں صرف اذلان اور اپنی موجودگی کا سوچ کر۔۔۔

زمل کے نرم نرم ہاتھوں سے دباتے ہوئے اذلان کو سکون محسوس ہو رہا تھا ایک دم سے پتہ نہیں اذلان کے دل نے کیسی بغاوت کرنی چاہی تھی کہ وہ سر اُٹھا کر زمل کی گود میں رکھ چکا تھا۔۔زمل نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔

اذلان یہ کیا کر رہے ہو؟؟

کچھ نہیں کر رہا کچھ دیر سکون چاہیے پلیز۔۔۔

اس کے ہاتھ کو پکڑ کر واپس اپنے ماتھے پر رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔۔اس کو کافی تیز بخار تھا۔۔۔

اذلان تمہیں بخار ہے!؟

اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ کچھ دیر بیٹھ جاؤ میرے پاس۔۔۔

کسی نے دیکھ لیا تو!!

کوئی نہیں دیکھے گا۔۔

کوئی آگیا تو!!

نہیں آئے گا۔۔۔
اگر آگیا تو روم لاک ہے کھولنے سے پہلے پوزیشن ٹھیک کرلیں گے۔۔

اگر کسی نے پوچھا کہ ہم روم میں اتنی دیر اکیلے کیا کرتے رہے ہیں تو؟؟

تو بول دیں گے کہ کزنز ہیں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔

مگر یہ تو جھوٹ ہے نا!!

اس میں جھوٹ کیا ہے باتیں ہی تو کر رہے ہیں۔۔۔

اس کے ہاتھوں کی نرم مٹھیوں کو ماتھے پر محسوس کر کے۔۔۔ آنکھیں بند کیے۔۔۔ سر اس کی گود میں رکھ کر لیٹے اذلان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اس کی گھبراہٹ بھری باتیں سن کر۔۔۔

پلیز اذلان تم دوائی کھالو اور مجھے جانے دو میں جا کر مامی کو بتادوں گی کہ تمہیں بخار ہے۔۔۔

نہ جانے دوتو؟؟

اذلان نے کروٹ لیتے ہوئے چہرے کا رخ اس کی دھڑکنوں کی جانب کیا تو اذلان کے لب دھڑکنوں کی نیچے محسوس کرتے ہوئے زمل کے اندر سپارکنگ کی لہریں دوڑی گئیں۔۔۔

کک۔۔۔ کیا کر رہے ہو؟؟

زمل نے گھبرا کر پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔۔ اذلان کا بخار سے تپتا چہرہ دھڑکنوں پر لگنے سے زمل کہ پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑ گئیں۔۔۔

اس کے دور ہونے کی کوشش کو پوری طرح ناکام بنانے کے لیے اپنا مضبوط ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر رکھتے ہوئے وہ اپنا چہرہ سختی سے اس کے پیٹ اور دھڑکنوں کے بیچ والے حصے پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اذلان کا لمبا چوڑا جسم اپنی گود میں محسوس کرتے ہوئے زمل عجیب سی گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔شرم سے لال پڑتا چہرہ لیے وہ اس وقت غصہ بھی نہیں دکھا سکتی تھی۔۔۔اسے اذلان کی حالت صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

اذلان۔۔۔

ہمم۔۔۔

مجھے جانے دو پلیز۔۔۔

ابھی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے پاگل مت بنو اور بات کو سمجھنے کی کوشش کرو مجھے جانے دو۔۔۔

میں جا کر حوریہ یا مامی جان کو بھیجتی ہوں وہ آ کر تمہارا خیال رکھیں گے۔۔۔

مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔ پلیز کچھ دیر کے لیے رُک جاؤ میرے پاس۔۔۔

تیز بخار میں وہ کیا بول رہا تھا اسے خود بھی پوری طرح سے احساس نہیں تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ زمل کو خود سے دور نہیں جانے دے رہا تھا۔۔۔ اور یہی اس کے دل کی خواہش تھی۔۔۔

زمل کے دل کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا ہو چکا تھا۔۔۔ اذلان کی گرم تیز سانسوں اور ہاتھ کی حدت کو محسوس کرتے ہوئے۔۔۔۔

اس کے التجائی لہجے کو محسوس کرتے ہوئے پتہ نہیں کیوں زمل رک گئی تھی حالانکہ نکاح کے بعد زمل کو اذلان پر بہت غصہ تھا۔۔۔

مگر اس وقت غصے کو بُھلا کر اس کے پاس رُک گئی تھی۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے چومتے ہوئے زمل کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھا۔۔۔

تھینک یو۔۔۔ تھینک یو سو مچ مجھے اپنا قیمتی وقت دینے کے لیے۔۔۔

ازلان نے جن نظروں سے زمل کے چہرے سے سراپے تک نظریں لے جاتے ہوئے دیکھا تھا وہ کانوں کی لو تک سرخ ہوتے ہوئے نظریں گھما گئی تھی۔۔۔

تھینک یو بولنے کی ضرورت نہیں کسی بیمار کو سہارا دینا انسان کا فرض ہوتا ہے اور تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا تو میں اس کو سہارا ضرور دیتی۔۔۔ مگر یوں گھور گھور کر مجھے مت دیکھو۔۔۔

تمہیں گھور گھور کر دیکھنے کا مجھے پورا حق ہے۔۔۔
اس کے شرم سے لال پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہ اسکے لب مسکرائے تھے۔۔۔

تم اس حقیقت کو مانو یا نہ مانو میں تمہارا شوہر ہوں اور رہی بات کہ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو تم اسے سہارا ضرور دیتی۔۔۔
تو ایک بات دماغ میں بٹھا لو زمل جانتا ہوں جس طریقے سے میں نے نکاح کیا وہ غلط تھا مگر تم میری بیوی ہو یہ اٹل حقیقت ہے اور اس انداز سے اگر تم کسی کو سہارا دو گی تو میں جان لے لوں گا تمہاری۔۔۔
تمہارے اتنا قریب آنے کا اور اس طرح کا سہارا حاصل کرنے کا حق صرف مجھے ہے۔۔۔

اس کا اشارہ اس کی گود میں رکھے ہوئے سر اور اس کی دھڑکنوں کے نزدیک ہونا تھا۔۔۔اذلان کے لہجے میں جو حق تھا اس نے زمل کے دل میں ایک الگ سی گدگداہٹ محسوس کروائی تھی۔۔۔

مجھے تو تمہارے بھی یوں بے باکی سے میری گود میں سر رکھنے پر اعتراض ہے تو میں کسی اور کو ایسی جرات کرنے دوں گی ہی نہیں۔۔۔اور تم بھی سر اُٹھاؤ میری گود سے اور مجھے جانے دو۔۔۔۔

زمل نے ہاتھ سے اذلان کا سر گود سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔

تم جتنے مرضی اعتراض کر لو مگر یہ حق میں حاصل کر چکا ہوں اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ حق حاصل کرنے میں میری پھوپھو جان پوری طرح سے میری سپورٹ کے لیے کھڑی ہیں۔۔۔

وہ اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ میں تم سے نکاح کر چکا ہوں۔۔۔

یہ بول کر تو اس نے زمل کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

کیاااااا۔۔۔۔

ششششش۔۔۔

پاگل لڑکی چلاؤ مت ورنہ کوئی آجائے گا اور سمجھے گا پتہ نہیں میں نے ایسا کیا کر دیا کہ تم چلانے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

بخار کی حالت میں بھی اسی شرارتیں سوچ رہی تھیں۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔

اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے اسے شٹ اپ کروا گئی۔۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔

میں نہیں مانتی کہ امی ہمارے نکاح کے بارے میں جانتی ہیں۔۔۔انہوں نے کبھی نا تو مجھ سے پوچھا نہ ذکر کیا تم فضول میں اپنی ٹھاٹھ بنانے کے لیے بول رہے ہو۔۔۔

تمہارے سر کی قسم سچ کہہ رہا ہوں صدف پھوپھو پہلے دن سے ہی جانتی ہیں کہ میں تمہارے ساتھ نکاح کر چکا ہوں۔۔۔۔۔

تو کیا امی اس زبردستی کے نکاح میں پوری طرح سے رضامند تھیں۔۔۔وہ جانتی تھی اس دن کہ تم مجھے نکاح کے لیے لے کر جا رہے ہو۔۔۔

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اس کی گود میں سر رکھے ہوئے ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے لیٹا تھا تاکہ وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکے۔۔۔

نہیں میں نے ایسا کب کہا کہ تمہیں جب میں لے کر جا رہا تھا تو اس وقت پھوپھو کو پتہ تھا۔۔۔

ہاں مگر تم سے نکاح کرنے کے بعد جب میں تمہیں گھر چھوڑنے آیا تھا اور تم نکاح کا ماتم منانے کے لیے روم میں گھس گئی تھی۔۔۔۔

ذرا یاد کرو۔۔۔

میں پھوپھو جان کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔اور پھوپھو کو میں نے اسی وقت ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔

اے اللہ کتنا بڑا امیسنوں کا خاندان ہے۔۔۔بلاج بھائی آپ لوگوں کے بارے میں سچ کہتے ہیں۔۔۔۔

بھتیجہ گھنا اور پھوپھی میسنی تھی جس نے مجھ پر ظاہر بھی نہیں ہونے دیا کہ وہ اس حقیقت سے واقف ہیں---

خبر دار جو میری پھوپھو جان کے لیے غلط الفاظ بولے!!

اور شرم کرو یہ میسنوں کا خاندان تمہارا اسسرال ہے لڑکی---

وہ مسکرا سا ہو کر مسکرایا تھا بخار میں تپتا ہوا چہرہ مسکراتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہا تھا---

میں حیران ہوں اس بات پر کہ امی نے تمہیں کچھ بھی نہیں کہا کہ تم نے اس طرح کی گھٹیا حرکت کیوں کی---

زمل اب بھی گہرے صدمے میں تھی یہ سوچ کر کہ اس کی ماں کو سب کچھ پتہ تھا---

ہاں وقتی طور پر ان کو تھوڑا غصہ آیا تھا کہ مجھے اس طرح سے نہیں کرنا چاہیے تھا--- مگر پھر میں نے معافی مانگ لی تو پھوپھو نے دل کھول کر خوشی خوشی مجھے داماد کے روپ میں قبول کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کو دل سے خوشی ہے کہ میں ان کا داماد ہوں---

ہاں ہاں تم میں سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں اور تم سے اچھا داماد تو امی کو مل ہی نہیں سکتا تھا پورے زمانے میں۔۔۔

جل ککڑی پتہ ہے ہمارے نکاح کا سن کر پھوپھو اس لیے خوش تھیں کہ اگر میں تم سے جھگڑا کر کے نکاح نہیں کرتا تمہارا بد دماغ بھائی کبھی بھی پھوپھو جان کو تمہارا کا رشتہ اپنے بھائی کے گھر میں نہیں کرنے دیتا۔۔۔

اور ان کی دل سے خواہش تھی کہ تم ان کے بھائی کے گھر کی بہو بنو۔۔۔میں نے تو ایک طرح سے اپنی پیاری پھوپھو جان کی دلی خواہش پوری کی ہے۔۔۔

ماشاءاللہ شکل دیکھی ہے اپنی!!

بڑے آئے پھوپھو جان کی خواہش پوری کرنے والے۔۔۔اگر مجھ سے کوئی میری خواہش پوچھتا تو تم دنیا کے آخری مرد بھی ہوتے تو تب بھی تم سے نکاح کے لیے حامی نہیں بھرتی چھچھوڑے انسان۔۔۔

تم کچھ دیر کے لیے اپنی یہ پھڑ پھڑاہٹ روک کر نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔

زمل جو بار بار اپنی کمر سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش میں پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔اذلان نے زچ ہو کر کہا تھا۔۔

تم اپنے ہاتھ کو کنٹرول میں رکھو جو تمہاری زبان کی طرح آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا ہے۔۔
زمل نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے کون سا چھچھوڑا پن دکھایا ہے۔۔۔
کتنی عزت کے ساتھ نکاح کیا ہے اور باقی تو ابھی بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں مگر تمہاری سڑی ہوئی شکل دیکھ کر ہمیشہ اپنا ارادہ ترک کر دیتا ہوں۔۔۔

بخار کی حالت میں بھی تمہاری زبان کچھ دیر کے لیے چین سے منہ کے اندر نہیں رُک سکتی۔۔
اس کی باتوں پر شرم سے سرخ ہوتی زمل نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ایک شریف بندہ تمہیں خود بخود مل گیا ہے۔۔اللہ تعالی نے تمہاری جھولی میں ڈال دیا ہے قدر کرو۔۔میں جانتا ہوں کہ آج پھوپھو حوریہ کی رخصتی کی بات کرنے آئی ہیں اور تمہاری رخصتی ابھی

تک پھوپھو نہیں کرنا چاہتی۔۔۔انہوں نے کہا تھا مجھے فون پر کہ کچھ دن میں خاموش رہوں کیونکہ ابھی تک آپ کے ابا حضور کو نہیں پتہ کہ ان کی بیٹی کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔

تو میری شرافت دیکھو کہ میں کتنا اچھا بچہ ہوں میں مان گیا، پھوپھو کی خاطر ورنہ اپنی اتنی خوبصورت پراپرٹی کو کون خود سے دور رکھتا ہے۔۔۔

کمر پر ہاتھ کا دباؤ مضبوط کرتے ہوئے اذلان نے آنکھ ونگ کی۔۔۔

کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔۔۔

اگر تمہاری پھوپھی جان مان بھی جائیں تب بھی میں تمہارے ساتھ رخصت ہو کر نہیں آنا چاہتی۔۔۔۔

تمہاری پھوپھو بھول گئی ہوں گی کہ تم نے میرے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے میں نہیں بھولی۔۔۔

مزہ تو اس دن آئے گا جس دن بلاج بھائی کو پتہ چلے گا اور وہ تم پھوپھی بھتیجے کے سر پر ٹانڈو بجائیں گے پھر دیکھوں گی کیسے ہوتی ہے میری رخصتی۔۔۔۔

اُٹھو اور اُٹھ کر دوائی کھالو اور مجھے جانے دو۔۔۔

وہ جھٹکے سے اُٹھنے کی کوشش میں تھی کہ اذلان سر اُٹھا کر اس پر جھکتا ہوا اسے بیڈ پر پیچھے کی طرف گرا چکا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو جنگلی انسان؟؟

بخار میں بھی بدتمیزیوں سے باز نہیں آؤ گے۔۔۔

وہ جھپٹ کر اس کے چہرے کو نوچنا چاہتی تھی مگر اس کی اس حرکت کو اذلان ناکام بنا چکا تھا۔۔۔

بخار سے تپتے گرم ہاتھ اس کے نرم نرم مخملی ہاتھوں پر رکھتے ہوئے بیڈ پر اوپر کی جانب سختی سے پن کرتے ہوئے اس کے پھولے ہوئے گالوں کو لبوں سے چومتے ہوئے گرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔
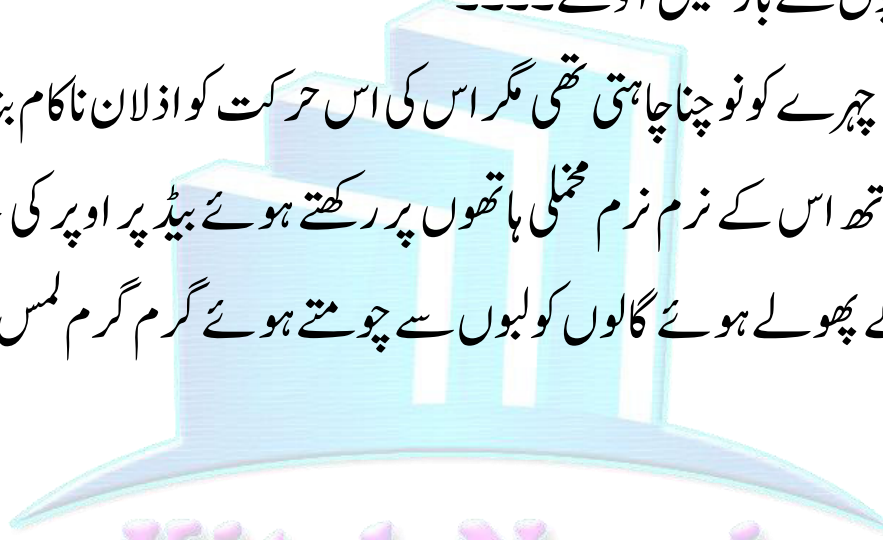
بدتمیزی مت کرو!!

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

معذرت کے ساتھ آج بدتمیزی کر لینے دو یار جب سے نکاح ہوا ہے بدتمیزی کرنے کا موقع دیتی کہاں ہو۔۔۔

سرگوشیاں اُتارتا ہاتھوں کو پن کیے ہوئے گردن پر لبوں کی چبھن بھرے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

ازلان----

چھوڑو مجھے----

وہ لفظوں کو پیستے ہوئے بولی تھی--

جب سے نکاح کیا ہے چھوڑ ہی تو رکھا ہے--

ٹانگوں میں ٹانگیں پھنسائے ہوئے اس کی جھٹپٹانے والی حرکت کو جکڑے ہوئے تھا--

میں تمہاری جان لے لوں گی اگر تم نے مجھے نہیں چھوڑا تو--

ازلان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اس کی دھمکی سن کر جو اس کی شکنجے میں اس طرح جکڑی ہوئی تھی کہ ہل نہیں پا رہی تھی وہ اسے موت کی دھمکی سنا رہی تھی---

زمل کچھ دیر تم اپنا منہ بند نہیں کر سکتی--

ازلان کو اس کا نازک بھرا بھرا مخملی جسم بہت سکون دے رہا تھا--وہ خمار دار لہجے سے کہتا ہوا مدہوش سا ہونے لگا تھا--

کچھ دیر خاموش ہو کر میری پناہوں میں رہو گی تو۔۔۔اذلان تو خود ہی مر جائے گا۔۔تمہاری خوبصورتی، تمہاری خوشبو مجھے مارنے کے لیے کافی ہے پاگل لڑکی۔۔
سرگوشیاں اُتارتے کانوں کی لو سے بھرے بھرے مخملی گالوں تک لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

ایڈیٹ کوئی آجائے گا چھوڑو مجھے۔۔۔
اس کے شکنجے میں پھنسی ہوئی زمل آنکھیں دکھا رہی تھی۔۔۔وہ اس کی جھنجھلاہٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی گردن پر نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

کوئی آتا ہے تو آجائے۔۔۔
جب آجائے گا تو پکڑے جانے پر صاف کہہ دوں گا کہ تم بیوی ہو میری۔۔۔
نکاح کر چکا ہوں بات ختم ابھی کے لیے خاموش ہو جاؤ۔۔۔
بخار اور خماری کی شدت سے اذلان کی آواز بھاری اور رومینٹک ساؤنڈ پیدا کر رہی تھی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو چھوڑو مجھے۔۔۔

کچھ دیر پہلے تو پاگل نہیں تھا۔۔پاگل بھی تمہارے ان ہونٹوں نے کیا ہے۔۔۔

دو انگلیوں سے مسلتے ہوئے نچلے ہونٹ کو دانت میں دبا کر چوستے ہوئے کھینچا تو اس کی بولتی کچھ دیر کے لیے بند ہو گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر کی جھنجھلاہٹ کے بعد زمل کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں اس کی سانسوں کا اُتار چڑھاؤ اپنے مضبوط سینے پر محسوس کرتے ہوئے مقابل کے مضبوط دل کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا ہوا تھا۔۔اس پر گھٹا بن کر چھاتے ہوئے گرفت مضبوط کرتا چلا گیا۔۔اذلان کے اندر آتش فشاں شعلوں کے جیسے آگ بھڑکنے لگی تھی۔۔۔

زمل کے مخملی جسم کی خوشبو کو اپنے اندر اُتارتے ہوئے اس کے اندر سپارکنگ ہو رہی تھی۔۔۔

ایک مرد جتنا مظبوط ہوتا ہے کچھ کمزور لمحوں میں عورت کے سامنے وہ اتنا ہی کمزور بھی ہوتا ہے۔۔۔جتنا اس وقت اذلان جذباتوں کے لیے لاوے میں بہہ کر کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔۔۔

اس کے بھرے بھرے سراپے کو سانسوں کے اُتار چڑھاؤ میں اوپر نیچے ہوتے دیکھ کر مسکراتے لبوں سے مزید بھکنے لگا تھا۔۔۔شرٹ کے اوپر ہی لب رکھتے ہوئے دھڑکنوں پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

اذلا۔۔۔۔اذلان نہیں۔۔۔

تیز ہوتی سانسوں میں اذلان کا نام کھینچتے ہوئے بول کر اسے بھکنے سے روک رہی تھی۔۔۔

ششششش۔۔۔اذلان کی جان پلیز کچھ دیر کا سکون حاصل کر لینے دو۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو لبوں سے رگڑتے ہوئے پنکھڑیوں پر جھکا تا چلا گیا تھا۔۔۔پنکھڑیوں کو قید میں لیے دیوانگی اُتارتے ہوئے وہ نمی کے قطروں کو پیتے ہوئے مدہوش سا ہونے لگا تھا۔۔۔ تشنگی مٹاتے ہوئے اس کی سانسوں کو روکے ہوئے تھا۔۔وہ شدت سے کمزور لمحوں کی زد میں آنے لگا۔۔۔

اس کے نازک سے ہونٹوں پر مدہوشیاں لوٹا کر گردن کے نیچے تک لبوں کی گستاخیاں جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔ اسکی دھڑکنوں کو چومتے ہوئے وہ حد سے گزرنے ہی والا تھا کہ خود ہی ہوش میں آتے ہوئے وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوا تھا۔۔۔مقابل نے خود پر آتے ایک کمزور لمحے کو شدت پکڑتے محسوس کر کے یکدم خود کو سمبھال لیا تھا۔۔۔۔
اس کے سائیڈ پر ہٹتے ہی وہ تیزی سے اُٹھ کر اپنے کپڑے ٹھیک کرتے ہوئے گھبرائی ہوئی نظروں سے کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے جانے لگی تھی کہ اذلان نے آگے بڑھ کر اس کی پشت پر سینہ رکھتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔

اس کی دھڑکنوں ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اپنی اُکھڑی سانسوں میں کچھ کہنا چاہتا تھا مگر مدہوشی میں بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

اذلان----

ہمم---

پلیز جانے دو--

تیار رہنا اب اس نزدیکی کے بعد زیادہ دیر رخصتی کے لیے انتظار نہیں کر سکتا-- تم میری بیوی ہو اور یہی بات مجھے اب تم سے دور رہنے نہیں دے گی---
رخصت ہو کر خود پر حق حاصل کرنے دو ورنہ اذلان بنار خصتی کے بھی حق وصول کرنے کے لیے بے تاب ہے-- آج تو خود کو سنبھال لیا آئندہ ایسی اُمید مت کر رکھنا مجھ سے---
مقابل کی آواز میں اب بھی انتہا کی خماری شامل تھی--

پھر مت کہنا کہ آگاہ نہیں کیا--
یا تمہاری زبان میں-- میں نے چھچھوڑا پن دیکھایا ہے--

رخصتی اب ضروری ہو چکی ہے تمہاری آج کی ملاقات میری راتوں کی نیند اُڑانے کے لیے کافی ہے۔۔۔اگر رخصت ہو کر آنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں تو اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کے لیے وکیل ہوں کوئی اور طریقہ بھی اپنانے سے گریز نہیں کروں گا۔۔۔

میری بیوی اتنی خوبصورت اور ہاٹ ہے مجھے تو آج پتہ چلا ہے۔۔۔

میں نے تو سوچا تھا کہ کچھ دیر تمہیں پاس بٹھا کر سکون حاصل کروں گا۔۔۔ مگر لڑکی تم تو میرا سکون برباد کر کے جا رہی ہو۔۔۔خود تو چلی جاؤ گی۔۔۔ایک بار ضرور سوچنا کہ میں خود کو کیسے سنبھالوں گا۔۔۔

آخری جملہ بہت بے باکی سے بولتے ہوئے گال پر لب رکھتے ہوئے اسے آزاد کر چکا تھا۔۔۔

وہ اس کی ایک ایک بات کا مطلب بخوبی سمجھتے ہوئے بنا پلٹ کر دیکھے روم سے تیزی سے جا چکی تھی۔۔۔اذلان کے ہونٹوں نے مسکراتے ہوئے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اس نے جو کچھ اس سے کہا تھا وہ سو پرسنٹ سچ تھا۔۔۔اس کا دل آج کے بعد زمل سے دوری برداشت نہیں کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

حوریہ کی سیکیورٹی کے لیے بنایا گیا رشتہ اتنا خوبصورت بن جائے گا ایسا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ نکاح میں طاقت ہوتی ہے یہ بالکل سچ بات ہے نکاح کے بعد دو لوگوں میں محبت کا جذبہ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔۔۔

....

پلیز آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں ؟؟

اپنے ہاتھ کو چھڑواتے ہوئے وہ چاروں اطراف میں نظریں دوڑا رہی تھی۔۔۔ وہ اس اسے روم سے لے کر سیڑھیوں سے اُتارتا ہوا جنگل کے بیچ و بیچ لے آیا تھا۔۔۔

چاروں طرف گھنا جنگل اور بڑے بڑے درخت تھے۔۔۔ دور سے آتی ہوئی جنگلی جانوروں کی آوازیں رات کے منظر کو خوفناک بنا رہی تھیں۔۔۔۔

اور روشنی کے نام پر صرف آسمان پر پورے زوروں سے روشن ہوا چاند تھا۔۔۔ جو درختوں کے بیچ سے اپنی روشنی کو زمین پر پوری طرح سے پھیلائے ہوئے روشن تھا۔۔۔۔

پاس سے گزرتی ہوئی گہری ندی کے پانی سے اُٹھتا شور سناٹے میں شائیں شائیں کر کے فضا کو مزید خوفناک بنا رہا تھا۔۔۔۔

اور اس شخص کو ذرا سا بھی خوف نہیں تھا وہ ایسے دندناتا ہوا اسے لے کر جنگل کے بیچ میں چل رہا تھا جیسے اس کے باپ نے یہاں پر جی ٹی روڈ بنا رکھا ہو۔۔

اور فجر شدید ٹھنڈ میں پوری طرح سے پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔۔۔وہ حد سے زیادہ بہادر اور نڈر تھا اور فجر حد سے زیادہ ڈرپوک اور بزدل تھی۔۔۔دونوں کا دور دور تک کوئی مقابلہ نہیں تھا مگر قدرت نے دونوں کی زندگیاں ایک ساتھ جوڑ دی تھیں۔۔۔

اوں۔۔۔اوں۔۔۔پلیز بتائیں مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں؟؟

وہ بچوں کی طرح آوازیں نکال کر رو رہی تھی۔۔۔براق کو اپنے کانوں پر یقین نہیں تھا کہ اتنی سمجھدار فجر کے اندر یہ والے فیچر بھی موجود ہے۔۔۔

بہت زبان چلتی ہے تمہاری۔۔۔ہر بات پر تم میرے ساتھ جو ضد کرتی ہو، آج تمہارا قصہ ہی ختم کر کے تمہیں جنگلی جانوروں کا کھانا بنا کر ہی واپس آؤں گا۔۔۔

ن۔۔ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔

مجھے معاف کر دیں آپ جو کہیں گے میں کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ مگر مجھے جنگلی جانوروں کے سامنے کھانے کے لیے مت چھوڑ کر آیئے گا۔۔۔

ڈر سے کانپتی ہوئی لفظوں کو توڑتے ہوئے دہائی سن کر مقابل کے لبوں کو کچھ دیر کے لیے ہنسی چھو کر گزر گئی۔۔۔ جو روم میں خود کو سلطان راہی کی بچی سمجھ کر ضد پر اڑی ہوئی تھی اب ہر بات ماننے کو تیار تھی۔۔۔۔۔

اور براق جیسے سفاک شخص پر زبردستی مسکراہٹ نے ڈیرے تو اس وقت جمائے جب وہ دور سے آتی ہوئی شیر کی دھاڑ کو سن کر جلدی سے اس کے سامنے ہوتی ہوئی سینے کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔۔

یہ کیا ڈرامہ ہے تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہو، پھر میرے ساتھ چپکنے کا مطلب۔۔۔

مقابل بھی اس کے ڈر سے خوب فائدہ اُٹھاتے ہوئے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

مم۔۔میں۔۔ آپ سے بہت پیار کرتی ہوں!!

میں نے جھوٹ کہا تھا کہ میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔

بہت تیزی سے کہتی ہوئی اس کے سینے میں سر چھپائے اس کی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ڈر سے بُری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔

تمہیں میں بے وقوف لگتا ہوں یا بچہ ؟؟

اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم ڈر کے مارے یہ سب بول رہی ہو!!

دور ہٹو زبردستی میرے ساتھ چپکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

کمر سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے وہ اس دور ہوا تھا۔۔۔وہ واپس تیزی سے اسکے سنے میں چھپ چکی تھی۔۔

کیوں جب آپ زبردستی میرے ساتھ چپکتے ہیں اس وقت آپ کو یہ رول کیوں یاد نہیں رہتا۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے اور آپ میرے شوہر ہیں آپ پر فرض ہے کہ آپ میری حفاظت کریں۔۔۔

فرض تو تم پر بھی لاگو ہوتے ہیں جن کو تم کبھی ادا کرنے کے لیے خوشی خوشی راضی نہیں ہوتی۔۔۔ہر بار مجھے وہ فرض تم سے تمہاری مرضی کے خلاف ہی حاصل کرنے پڑتے ہے۔۔۔

آہاااا۔۔۔۔

ششششش۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ اس طرح تو تم خود دعوت دے رہی ہو شیر کو کہ یہاں آئے اور تمہارے لزیز گوشت سے لطف اندوز ہو۔۔۔

دور سے آتی دھاڑ پر چیختے ہوئے، اس کے گلے میں بازو ڈالے، اوپر کو لٹک گئی تھی۔۔۔اس وقت وہ ڈری ہوئی بچی لگ رہی تھی۔۔۔ٹانگوں کو براق کی کمر کے گرد لپیٹے، بازو اس کے گلے میں ڈالے ہوئے، ہوا تک گزرنے کی جگہ نہیں تھی، جہاں سے ہوا کراس ہو سکے۔۔۔۔

اس بے وقوف لڑکی کو یہ نہیں پتہ تھا کہ اس کی سکیورٹی کا اس نے پورا انتظام کر رکھا ہے۔۔۔اونچے شکاریوں کے بنے ہوئے اڈوں پر اس کے باڈی گارڈ تعینات تھے اور شیر کی دھاڑ بہت دور سے آرہی تھی۔۔۔۔اور ویسے بھی لائنز کا علاقہ مقرر تھا جس کے آگے وہ نہیں آسکتے تھے۔۔۔۔مگر اس وقت اسے بتا کر اس کے ڈر کو دور کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ کیسے ان خوبصورت مومنٹ کو محسوس کیے بنا چھوڑ سکتا تھا۔۔۔آج پہلی بار مجبوری میں ہی صحیح مگر وہ خود سے براق کی سانسوں سے زیادہ قریب ہو کر اس کے مضبوط سینے میں پناہ ڈھونڈ کر چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

براق نے جنگل کے بیچوں بیچ چاروں اطراف میں آگ جلائے ہوئے، بیچ کیمپ لگوا رکھا تھا۔۔۔اصل میں یہ کیمپ براق خود استعمال کرتا تھا۔۔جب بھی وہ کمرے سے باہر آتا تھا۔۔مطلب وہ اسی کیمپ میں بیٹھ کر اپنے ضروری کام انجام دیتا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیمپ اس وقت ریڈی کروایا تھا جب وہ فجر کو لے کر آیا تھا روم میں سے اپنا سارا کام کا سامان وہ اس کیمپ میں شفٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

آج یہی کیمپ وہ فجر کے دماغ کو ٹھیک کرنے کے لیے استعمال کرنے والا تھا۔۔پتہ نہیں اس شخص کے دماغ میں ایسے آئیڈیاز کہاں سے آتے تھے۔۔وہ جانتا تھا کہ فجر بہت ڈرپوک ہے اور اس کی کمزوری کا فائدہ اُٹھا کر اسے روم سے باہر لایا تھا۔۔۔۔

مگر اس کے ڈر کو اتنی شدت پکڑتے دیکھ اور اسے اتنی آسانی سے اپنے قریب ہوتے دیکھ کر براق نے پوری رات یہاں گزارنے کا ارادہ بنا لیا تھا۔۔۔حالانکہ روم سے صرف وہ اسے کچھ دیر ڈرانے کی غرض سے لے کر آیا تھا۔۔۔

اس کے گلے میں بچوں کی طرح ہاتھ ڈالے ہوئے، اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔براک نے ایک بار بھی اسے نیچے اُتارنے کی کوشش نہیں کی۔۔کافی سارا فاصلہ اس نے اسے یوں ہی گود میں اُٹھائے

ہوئے ہی طے کیا تھا اس کی کمر پر مضبوطی سے ہاتھ باندھے ہوئے اس کی پوری سیفٹی کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

ڈر سے اس کی گردن میں چہرہ چھپائے ہوئے براق کی دھڑکنوں میں اشتعال پیدا کر چکی تھی۔۔اس کی مخملی پنکھڑیاں اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ بامشکل قدم اُٹھا رہا تھا۔۔۔

چلو اُترو نیچے آج کی رات تم کیمپ کے باہر بیٹھ کر پہرے داری کرو گی۔۔۔

براق نے اسے جان بوجھ کر تنگ کرنے کے لیے نیچے اُتارنا چاہا تھا۔۔ مگر وہ بچوں کی طرح کیا بندروں کی طرف اس کی ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔

لمبے چوڑے مضبوط جسم کے مالک براق کے سامنے سچ میں ہر لحاظ سے بچی ہی نظر آتی تھی۔۔ہائٹ میں بھی اس سے چھوٹی تھی اور جسامت میں بالکل کوئی مقابلہ نہیں تھا براق اور فجر کا۔۔۔وہ کانچ کی گڑیا تھی تو وہ فلادی پہاڑ کی مانند لمبا چوڑا خوبرو نوجوان تھا۔۔

ن۔۔ نہیں نہیں براق پلیز آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

میں آپ کی بیوی ہوں نا۔۔۔اور میں نے آپ سے وعدہ بھی کیا ہے کہ آپ جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کروں گی۔۔۔ پلیز مجھے باہر مت چھوڑیے گا مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔۔۔آپ میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں کر سکتے نا۔۔۔

وہ تیز دماغ براق کو مکھن لگا رہی تھی۔۔۔

اس کی آواز میں کپکپی،خوف،ڈر کی دھنک واضح محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

سوچ لو اگر تم نے میری بات ماننے سے انکار کیا تو میں دو سیکنڈ نہیں لگاؤں گا تمہیں اُٹھا کر کیمپ سے باہر پھینکتے ہوئے۔۔۔اور آدھی رات کے بعد یہاں پر شیر آوارہ کتوں کی طرح گھومتے پھرتے ہوئے ملیں گے۔۔۔اور تمہاری نازک سی جان کی تو چند ایک کو بوٹیاں نصیب ہوں گی باقی تو بھوکے ہی مریں گے۔۔۔ جتنی سی تمہاری جان ہے۔۔۔بیچاروں کو دعوت کے نام پر بھی بھوک ہی جھیلنی پڑے گی۔۔۔

اس کے نازک سے وجود پر تنقید کرتے ہوئے بولا تو فجر کو شدید غصہ آیا تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ غصہ دکھا کر شیروں کی خوراک نہیں بننا چاہتی تھی اس لیے سمجھداری سے خاموش ہو گئی۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی ڈری ہوئی لڑکی کو اور ڈراتے ہوئے؟؟

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔

میرے چہرے کی جانب دیکھیں میں کتنی ڈری ہوئی ہوں۔۔۔
اس کے چہرے کو ہاتھ رکھ کر اپنے مقابل کرتے ہوئے اپنا چہرہ دکھا رہی تھی۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے اپنی زبان بند رکھنا اور میرے حکم کی تعمیل کرنا اسی صورت میں تم شیروں کی خوراک بننے سے بچ سکتی ہو ورنہ آگے تمہاری مرضی بہت سمجھدار ہو۔۔۔مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔
دھمکانے والے انداز سے کہتا ہوا کیمپ کے اندر قدم رکھ چکا تھا وہ اب بھی اس کی ساتھ چپکی ہوئی لٹک رہی تھی۔۔۔
کیمپ کے اندر آگ جل رہی تھی اور کیمپ کے چاروں کونوں پر بھی بڑی بڑی لکڑیاں رکھ کر آگ جلا رکھی تھی۔۔۔

کیمپ باہر سے دیکھنے میں تو صرف کیمپ تھا مگر اندر سے دیکھ کر تو فجر کی آنکھیں حیرانی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

ایک سائڈ خوبصورت بیڈ رکھا گیا تھا۔۔۔جو تھا تو بہت خوبصورت مگر سائز میں صرف ایک انسان کے سونے کے لیے ہی کافی تھا۔۔۔۔

کیمپ کے اندر ٹھنڈ کی شدت بہت کم یا نہ ہونے کے برابر لگ رہی تھی۔۔۔کیمپ کو کچھ ایسے مٹیریل سے بنایا گیا تھا۔۔۔جو ٹھنڈ کو روک سکتا تھا۔۔۔اوپر سے سائیڈوں پر جلتی ہوئی تیز آگ اور اندر بھی کوئلوں کی صورت میں آگ جل رہی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے ٹمپریچر بالکل ٹھیک تھا۔۔۔

ایک کونے میں ٹیبل اور اس کے پاس خوبصورت لکڑی کی کرسی رکھی ہوئی تھی۔۔۔لکڑی کے ٹیبل کے اوپر لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ جنگل میں یہ انسان منگل مناتا رہتا ہے۔۔۔یہ جنگل نہیں اس کے باپ کی ملکیت کا بڑا حصہ لگتا ہے، جہاں پر اس شخص کا راج چلتا ہے۔۔۔

فجر اپنے دماغ میں سوچے بنا نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

حیران تو تب ہوئی جب اس نے دیکھا کہ وہاں پر نواب کی اولاد کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی رکھا ہوا تھا۔۔۔فروٹس ساتھ میں جوس اور اس کی فیورٹ شراب کی بوتل۔۔۔۔

کیا میری گود بہت زیادہ پسند آگئی ہے یا کیمپ کے اندر بھی تمہیں شیروں کے کھا جانے کا ڈر لگا ہوا ہے۔۔۔

وہ کافی دیر انتظار کے بعد بولا تھا جب فجر خود سے اس کی گود سے نہیں اُتری۔۔۔وہ اب بھی بندروں کی طرح اس کے ساتھ کمر پر پاؤں باندھے لٹکی ہوئی تھی۔۔۔وہ شرمندہ سی ہو گئی تھی اس کی بات پر۔۔۔کیسے بتاتی کہ مجبوری ہے شوق سے تو اس کے ساتھ کھڑی ہونا بھی ناپسند نا کرے۔۔۔

وہ جلدی سے نیچے اُتر کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

کیا ساری رات ہم یہی پر رہیں گے ؟؟

ہاں۔۔۔

مگر ہم سوئیں گے کیسے ؟؟

اب اس بات کا کیا مطلب ہے ؟؟

مطلب کہ بیڈ تو بہت چھوٹا ہے----

تو پہلے کون سا روم میں تمہیں مجھ سے دور سونے کی اجازت تھی---جو یہاں تمہیں بیڈ کی فکر ستا رہی ہے---

وہ اپنی شرٹ اُتار کرسی پر رکھتے ہوئے اس کی جانب قدم بڑھانے لگا تھا---

اس کے ارادے کو بھانپتے ہوئے فجر کی تھوک اور آواز حلق میں اٹک گئی تھی---

ہوں ں---ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

تم نے وعدہ کیا ہے کہ آج کی رات تم ہر بات مانو گی---

اب تمہارے حلق میں آواز اور تھوک اٹک کیوں گئی ہے---

اس کے قریب آتا ہوا اس کی باریک سی سٹریپ والی نائٹی کے ڈیپ گلے کے اندر دیکھ رہا تھا---

دیکھنے کا انداز اتنا بے باک تھا کہ وہ لال سرخ پڑنے لگی تھی---اس کا یہ روز کا معمول تھا مگر ہر روز وہ اس شخص کی آنکھوں کے سامنے شرم و حیا کے رنگوں میں لال سرخ ہو جایا کرتی تھی---وہ جتنا بے شرم تھا---فجر اتنی ہی شرمیلی تھی---

اس کے ڈیپ گلے کے اندر جھانکتے ہوئے پتہ نہیں کیا تلاش کر رہا تھا۔۔۔

کک۔۔۔ کیا۔۔ کر رہے ہیں؟؟

وہ دبک کر پیچھے ہو گئی۔۔۔ وہ صرف ٹراؤزر میں ملبوس چوڑی جسامت کے ساتھ اس کے قریب ہوتے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

دیکھ رہا ہوں کہ ڈر اور خوف سے کہیں دل باہر تو نہیں چھوڑ آئی ہو۔۔۔

آنکھ کو ونگ کرتا ہوا اپنے موبائل کو آن کر کے اس پر رومینٹک سونگ پلے کر کے بیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔۔

اس کی ڈر سے جان نکل رہی تھی اور اس شخص کو رومینٹک نائٹ منانے کا شوق چڑھا ہوا تھا۔۔۔ وہ اس کے ارادوں کو دیکھ کر اندر سے تلملا رہی تھی۔۔۔ مگر اس وقت موقع کی نزاکت یہی تھی کہ خاموش رہا جائے۔۔۔

شیشے کے گلاس میں جوس بھرتے ہوئے اس کے پاس لے کر آیا تھا۔۔اس کے سامنے کرتے ہوئے آنکھوں سے پینے کا اشارہ کیا تھا۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی فجر نے گلاس پر ہونٹ رکھتے ہوئے چند سپ لے لیے۔۔۔گلاس کو پاس ہی پڑے ہوئے ٹیبل پر رکھتے ہوئے ہاتھ اس کی سٹرپ مخملی کمر پر رکھ کر اس کی پنکھڑیوں پر چہرہ جھکاتے ہوئے بے لباس چوڑے سینے سے اس کے اوپر چھانے لگا تھا۔۔۔

جوسی پنکھڑیاں اس کے ہونٹوں میں پوری طرح سے قید ہو چکی تھیں۔۔۔ہونٹوں پر لگے ہوئے جوس کو پورے انصاف سے چوستے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کی مٹھاس کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔

چلو اب تم مجھے یہاں پر کس دو۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر پہلی فرمائش، پہلا حکم جاری کر چکا تھا۔۔۔وہ سوچ ہی رہی تھی کہ یہ سب کچھ تو وہ ہر رات کرتا ہے تو آج وہ اس کو کون سی نئی کسوٹی پر اُتارنا چاہتا ہے۔۔۔۔

اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کس کرنے کو کہا تھا۔۔۔بے شک اس نے فجر اور اپنے درمیان شرم و حیا کا کوئی پردہ نہیں رکھا ہوا تھا۔۔۔مگر فجر کے لیے پہل کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔وہ کچھ دیر خاموشی سے پلکیں جھکائے کھڑی رہی تھی۔۔۔

ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس نے آئی برو کو اُٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ جو بول رہا ہوں وہ کرو گی یا اُٹھا کر کیمپ سے باہر کر دوں۔۔۔

اب ڈری ہوئی فجر کیمپ سے باہر تو ہرگز نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ایڑیوں کو اُٹھا کر اس کی گردن تک لیجانے میں اسے مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

فجر ہائٹ میں اس سے چھوٹی تھی۔۔۔اور وہ ایکسٹر المبا چوڑا تھا۔۔۔اس کی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اس کی کمر کے دونوں جانب ہاتھ رکھتے ہوئے بچوں کی طرح اوپر اُٹھا یا لیا۔۔۔

اس کے گلے میں ہاتھ ڈالے ہوئے خود کو گرنے سے بچائے ہوئے جھک کر اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے پنکھڑیوں کو ٹچ کرتے ہی پیچھے ہٹ گئی۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی؟؟

مقابل کی آواز میں غصے کی لہر صاف محسوس کی جا سکتی۔۔۔

رکو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کس کیسے کی جاتی ہے۔۔۔۔۔

بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔۔اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے شدت سے دانتوں اور لبوں کی چبن سے وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔۔

ایسے کرتے ہیں کس اور اب تم نے میرے ساتھ بچگانہ حرکت کی ہے اگر دوبارہ کی تو جان لے لوں گا۔۔۔

گرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے ہوئے دھمکی آمیز لہجے سے کہا۔۔۔

اسکے بعد فجر نے جو کیا وہ بھی براق کی سوچ سے کے بالکل برعکس تھا۔۔۔

براق کی گردن پر دانت رکھتے پوری شدت سے گاڑ چکی تھی۔۔۔۔

براق کو کافی زیادہ تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔۔مگر وہ براق تھا۔۔۔جو اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔اور نہ ہی اس کے حلق سے کوئی آواز نکلی تھی۔۔۔اپنی مرضی سے محترمہ نے جب دانت باہر نکالے تو وہاں پر اچھا خاصا نشان بن چکا تھا جس میں سے کئی جگہ سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔۔

اب آپ مجھے اس کی سزا نہیں دیں گے کیونکہ آپ نے بھی میرے ساتھ یہاں پر ایسا ہی کیا تھا۔۔اور یہاں پر بھی آپ نے ایسا کیا تھا۔۔

اپنے گال اور گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے یاد دلا رہی تھی کہ اس نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔۔فجر نے حرکت تو دکھالی تھی۔۔۔ مگر اب اسے براق سے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔

جبکہ براق کو اس کی حرکت بالکل بھی بُری نہیں لگی تھی۔۔۔وہ تو خوش تھا کہ آج اس نے اپنے لیے کوئی سٹیپ لیا ہے۔۔۔

فجر کی گال پر براق کے نشان بہت مدھم ہو چکے تھے۔۔ مگر مدھم سے نظر آتے نشان آج بھی اسے بہت خوبصورت لگتے تھے۔۔

کچھ نہیں کہوں گا مگر کچھ کرنے کی ہمت تو کرو۔۔ یہاں پر بھی کس کرو۔۔

اپنے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے دلکش انداز سے کہا تھا۔۔کون کہہ سکتا تھا کہ اس شخص کی گردن پر ابھی تازے تازے دانت گاڑے گئے ہیں۔۔۔ایک سیکنڈ کے اندر وہ اگلی فرمائش بھی جاری کر چکا تھا۔۔

براق پلیز۔۔۔۔

کیا پلیز۔۔۔اگر ذرا سی ڈرامے بازی کی تو اُٹھا کر کیمپ سے باہر پھینکنے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔اور تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں یہ کر سکتا ہوں۔۔۔

گرے آنکھوں سے سرد انداز سے گھورتے ہوئے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کی ڈیمانڈ مان چکی تھی۔۔۔

ہمم گڈ اچھی بات ہے تمہارے دماغ میں ٹائم سے میری بات گھس گئی ہے۔۔۔

اس کی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے کس کرنے کو کہا اور ساتھ میں ایک اور دھمکی بھی جاری کی تھی۔۔۔

انسانوں کی طرح کس کرنا مجھے بالکل نہیں پسند کہ میری بیوی کی شدتوں کے نشان کوئی اور دیکھے۔۔۔

سچ سچ کہیں کہ آپ کو درد ہو رہا ہے۔۔۔

پاگل لڑکی مجھے دیکھ کر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہرنی کے دانتوں کی چبن میرا کچھ بگاڑ سکتی ہے؟؟

اگر درد دینے کا اتنا شوق ہے تو میں اف نہیں کروں گا مگر باشرط یہ کہ نشان ایسی جگہ پر ہوں جن کو میرے سوا کوئی نہ دیکھ سکے۔۔۔

اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ چھوء کر گزری تھی۔۔۔اس نے فوراً سے مسکراہٹ کو چھپا لیا۔۔۔فجر دیکھ بھی نہیں سکی تھی کہ،اس صفاک مگر بے حد خوبصورت شخص کے لب مسکراتے ہوئے کس قدر حسین لگ رہے تھے۔۔۔

وہ ظالم تو بے انتہا تھا مگر اس کی خوبصورتی کے سامنے کبھی کبھی فجر کی نفرت بھی گھٹنے ٹیکنے لگتی تھی۔۔۔جب وہ اسے خاموشی سے سوتے ہوئے دیکھتی تو حیران ہو جاتی تھی کہ کوئی اتنا خوبصورت شخص بھی حقیقت میں ہوتا ہے شکل سے وہ انگلش فلموں کا ہیرو لگتا تھا۔۔۔

آنکھوں کو بند کیے ہوئے آہستہ آہستہ چہرے کو نزدیک لے جا کر پنکھڑیوں کو اس کے سلگتے لبوں پر رکھا تو براق کے پورے جسم میں کرنٹ کی لہریں دوڑ گئیں۔۔۔

ان پنکھڑیوں کو وہ کتنی بار زبردستی اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا۔۔۔مگر آج جو احساس اس نے محسوس کیا وہ احساس اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے بڑی نرمی سے ہونٹوں کو ہونٹوں پر رکھے ہوئے کس تو نہیں کی تھی مگر کس جیسی ہی کوئی چیز کرتے ہوئے پیچھے ہو گئی۔۔۔

اب کی بار براق نے غصہ نہیں دکھایا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اس نے جو کیا ہے وہ اسکی اوقات سے کہیں زیادہ تھا۔۔۔شرم وحیا کو سائیڈ پر رکھ کر اس نے یہ کتنی مشکل سے مرحلہ پار کیا تھا یہ اس کے چہرے پر بکھرے حیا کے سرخ رنگ بتا رہے تھے۔۔۔

اسے خود پر گراتے ہوئے بیڈ پر لیٹتا چلا گیا۔۔۔وہ بے ترتیب سی اسکے اوپر گری ہوئی تھی۔۔۔

یہاں پر بھی کس چاہیے اور بہت ساری چاہیے۔۔۔

اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے قرار نظروں سے دیکھتے ہوئے بہت میٹھے اور دھیمے لہجے میں فرمائش کی تھی۔۔۔

آج براق کی آنکھوں میں نہ چاہتے ہوئے بھی وہ کچھ الگ سا محسوس کر رہی تھی۔۔۔کچھ تھا جو پہلے کی طرح نہیں تھا۔۔۔کچھ تھا جو میگنیٹ کی طرح سے اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔مگر وہ تو صرف اس وقت اپنی جان جنگلی جانوروں سے بچانے کے لیے اس کی ہر بات مان رہی تھی۔۔۔مگر مقابل اپنی فرمائشیں جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔اس کی بات کو مانتے ہوئے آنکھیں بند کیے اس کے چوڑے سینے پر لب

رکھتے ہوئے جگہ بہ جگہ صرف چھونے کی حد تک پنکڑیوں کو ٹچ کرتے ہوئے وہ بے شمار کسیاں دے رہی تھی۔۔۔

براق کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ آج وہ وہ زبردستی اسے اپنی قربت پر آمادہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔ یہ الگ بات تھی کہ آج بھی زبردستی تھی۔۔۔ مگر آج زبردستی میں وہ سب کچھ خود ہی کر رہی تھی اپنے ڈر سے بچنے کے لیے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کے نازک لمس گہرائی سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔ سینے پر اس کی نازک پنکھڑیوں کے لمس محسوس کرتے ہوئے براق کے پورے وجود میں آگ کے شعلوں کی لپٹیں گردش کر رہی تھیں۔۔۔

اُکھڑتی ہوئی سانسوں سے براق نے کروٹ لیتے ہوئے ایک دم سے اسے اپنے نیچے لٹاتے ہوئے خود گھٹا بن کر اس کے چہرے جھک گیا۔۔۔

اس کے اچانک عمل سے وہ ڈر گئی تھی کیمپ میں رومینٹک سونگ ماحول کو خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔ آج کی رات بہت الگ تھی دل میں فجر کے یہ خوف تھا کہ کوئی جانور آکر اسے کھانا جائے۔۔۔

دوسری جانب یہ سکون تھا کہ جس شخص کے وہ قریب ہے وہ اتنا بہادر ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

دوسری طرف آج براق کی قربت میں ایک الگ سا بدلاؤ تھا جس کو وہ بار بار محسوس کر رہی تھی۔۔

وہ اس کے چہرے کو شدت سے چومتے ہوئے، دیوانگی لوٹا رہا تھا۔۔اس کے ہر نقش کو بار بار چوم رہا تھا۔۔سٹریپ میں انگلیاں پھنساتے ہوئے کندھوں سے سرکا کر وہاں پر لب رکھتے ہوئے کروٹ لیتا ہوا ایک بار پھر سے اس کے اوپر گیا۔۔

لبوں سے بول کر بتاؤ مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو!!

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لو کو ہونٹوں میں دبا کے اس کی سسکاری کو مدہوشی سے سنا تھا۔۔۔

بہت پیار کرتی ہوں۔۔

وہ تیز ہوتی سانسوں میں بامشکل بولی تھی۔۔۔

کتنا کرتی ہو اچھے سے بتاؤ؟؟

کیسے بتاؤں بتا تو رہی ہوں کہ بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔

پیار میں میرے لیے کیا کر سکتی ہو؟؟

یہ کیسا شخص تھا جو باخوبی جانتا تھا کہ وہ اس سے پیار نہیں کرتی بلکہ بے انتہا نفرت رکھتی ہے۔۔اس کے باوجود وہ اتنی نرمی سے اپنے سوال پر قائم تھا۔۔۔

آپ بتا دیں آپ میرے منہ سے کیا سننا چاہتے ہیں؟؟

اس کے خوبصورت چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے عجیب سے انداز سے مسکرایا تھا۔۔کیا تھا اس کے دل کے اندر کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

میں سننا چاہتا ہوں کہ تم میرے پیار میں میری جان لے سکتی ہو۔۔

بالکل فجر کی توقع کے برعکس سوال تھا ایسے سوال کی اس نے توقع نہیں کی تھی۔۔۔

کیاااا۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے اب کون سا امتحان میرا باقی رہ گیا ہے براق جو آپ لینا چاہتے ہیں؟؟

خدا کے لیے مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں تھک چکی ہوں آپ کو سمجھتے سمجھتے جب بھی مجھے لگتا ہے کہ شاید میں تھوڑا بہت آپ کو سمجھنے لگی ہوں آپ مجھے غلط ثابت کر دیتے ہیں۔۔۔۔

اس کا جواب دے دو اور کچھ نہیں پوچھوں گا۔۔۔

اس کی گہری آنکھوں میں ایک عجیب سا خالی پن تھا۔۔۔

آپ بہت سمجھدار ہیں اور میں بے وقوف ہوں۔۔۔مگر اتنا تو میں بھی جانتی ہوں کہ کسی کی جان پیار میں نہیں نفرت میں لی جاتی ہے۔۔۔۔

اور آپ کے سوال کا یہی جواب ہے کہ میں آپ کی جان لے سکتی ہوں مگر محبت میں نہیں نفرت میں۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ میرے اندر اتنی ہمت ہے ہی نہیں کہ میں کوئی چونٹی مار سکوں تو پھر آپ کی جان میں کیا خاک لوں گی۔۔۔

بے فکر رہو مرنے سے پہلے تمہیں اتنا باہمت اور بہادر بنا دوں گا کہ تم ساری دنیا کا سامنا کر سکو۔۔۔

اس کے لہجے میں درد تھا،اُداسی تھی،محبت تھی کیا تھا۔۔۔وہ حیران نظروں سے بے حال،بے ترتیب اس کے نیچے لیٹی ہوئی اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ براق کا کون سا رنگ تھا جسے آج سے پہلے فجر دیکھ ہی نہیں سکی تھی۔۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہیں کیا ہوا ہے آپ کو؟؟

کچھ نہیں ہوا بس ایک سوال پوچھا اور ایک سوال کا جواب دیا۔۔
وہ ایک دم سے لہجے کو سخت کرتے ہوئے بات کو پوری طرح سے بدل چکا تھا۔۔۔

سو جاؤ رات بہت ہو چکی ہے۔۔
اسے اپنی سینے میں چھپائے باہوں کے حصار کو تنگ کرتے ہوئے بنا آج اس کی جسم پر اپنی شدتیں لٹائے وہ شخص سونے کی بات کر رہا تھا۔۔
وہ حیران ہو گئی تھی آج براق پہلے والا براق لگ ہی نہیں رہا تھا جس انداز سے وہ اسے یہاں پر لے کر آیا تھا۔۔ فجر نے تو سوچ رکھا تھا کہ آج کی رات اس پر قیامت کی طرح بھاری گزرنے والی ہے۔۔ مگر ایک دم سے مقابل نے پس منظر ہی بدل دیا تھا۔۔
بھاری کمبل اپنے اوپر اوڑھتے ہوئے فجر کو ماں کی طرح کمبل کے اندر کور کرتے ہوئے اپنے ساتھ لگائے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں فجر گہری نیند میں سو گئی تھی مگر وہ خالی نظروں سے کیمپ کی چھت کو گھور رہا تھا کبھی چھت کو گھورتا تو کبھی اپنے ساتھ لیٹے ہوئے وجود کو محبت بھری نظروں سے دیکھتا تھا۔۔۔

فجر تم بہت معصوم ہو تم جانتی بھی نہیں کہ تمہارے اردگرد کس طرح کے لوگ تھے۔۔۔
تم نہیں جانتی مگر میں جانتا ہوں اور بہت مشکل ہے اس حقیقت سے پردہ اُٹھانا شاید حقیقت سے پردہ اُٹھاتے ہوئے براق کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔۔۔

مگر فجر یہ وعدہ ہے تم سے کہ میں تمہیں اتنا مضبوط بنا کر جاؤں گا کہ تم اپنی حفاظت خود کر سکو۔۔۔جانتا ہوں تمہارے بھائی تم پر جان چھڑکتے ہیں بہت پیار کرتے ہیں تم سے مگر ہمیشہ کوئی ساتھ نہیں رہتا۔۔۔ تمہیں اپنی حفاظت خود کرنی ہوگی۔۔۔میرے لیے نفرت کو بڑھا کر تمہیں خود کو اتنا مضبوط بنانا ہو گا کہ کوئی تمہیں نقصان پہنچانے سے پہلے سو بار سوچے۔۔۔اور کل سے تمہاری ٹریننگ براق کے انڈر رہتے ہوئے شروع ہو جائے گی تیار رہنا۔۔۔

فجر تم میری ہو صرف میری صرف اور صرف میری۔۔۔

وہ جس دیوانگی سے فجر کے چہرے کو دیکھ کر بار بار کہہ رہا تھا کہ فجر صرف اس کی ہے کون سوچ سکتا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے فجر کی زندگی کو کچھ دن پہلے موت سے زیادہ بدتر بنادیا تھا۔۔۔

تم براق کی فجر ہو۔۔۔ تمہاری سانسوں پر صرف میرا حق ہے اور میرے دل پر صرف تمہارا۔۔۔ تیرا سال کے براق نے تمہیں اس قدر ٹوٹ کر چاہا ہے فجر کہ اس پوری دنیا میں میرے جتنا پیار تم سے کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

جانتا ہوں کہ تم مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہو کہ شاید کبھی تم مجھ سے محبت کر ہی نہیں سکو گی۔۔ مگر جب تک میں تمہارے ساتھ رہوں گا ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تمہارا دل خود میری محبت کو محسوس کرے گا۔۔۔

میں اپنی زبان سے اپنی محبت کا اعتراف کبھی نہیں کروں گا۔۔ تم محسوس کرو گی میری محبت کو۔۔ دل میں سوچتے ہوئے کچھ الفاظ سرگوشیوں میں بولتا ہوا اس کے ماتھے کو چوم کر آنکھیں بند کر چکا تھا۔۔۔

اسی وقت فجر نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس شخص کی جانب دیکھنا چاہا تھا۔۔ مگر کہیں اسے پتہ نہ چل جائے کہ فجر جاگ رہی ہے اس ڈر سے اس نے آنکھیں بند ہی رکھی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ براق کی سب باتیں سن چکی تھی اور اس نے یہ سب کچھ کیوں کہا تھا۔۔ کیا کہا تھا ایک بھی بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

اب زندگی ان دونوں کو کس موڑ پر لے جانے والی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

مگر ایک حقیقت کو اس وقت بھی فجر پورے دل سے قبول کرتی تھی کہ اس شخص کے مضبوط بازوں کے حصار میں وہ خود کو محفوظ محسوس کرتی تھی۔۔۔

رات کے اس وقت جنگل کے بیچوں بیچ کیمپ کے اندر موجود تھی۔۔۔ مگر اس کے دل سے آہستہ آہستہ خوف ختم ہو چکا تھا۔۔۔ جانتی تھی کہ یہ شخص چاہے اسے خود لاکھ ازیتیں دے۔۔۔ مگر کوئی خطرہ اس پر کبھی نہیں آنے دے گا۔۔۔۔

اس کے سلانے کا انداز ہی ایسا تھا وہ کس قدر اسے اپنی باہوں میں زور سے کسے ہوئے سو رہا تھا۔۔۔ جیسے کوئی اس کی قیمتی چیز کو چرا کے نہ لے جائے۔۔۔ وہ ہر رات ایسے ہی سوتا تھا۔۔۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی فجر کو براق اپنی حراست سے نکلنے نہیں دیتا تھا۔۔۔ چاہے پھر وہ گہری نیند میں ہی کیوں نہ ہوتا۔۔۔

وہ جب بھی اس کی حراست سے نکل کر تھوڑا سا دور ہونے لگتی تھی وہ گہری نیند میں بھی بے چین ہو کر اسے اپنے قریب واپس کھینچ لیتا تھا۔۔۔

وہ تو براق کی اس عادت سے بہت چڑتی تھی۔۔۔اسے بہت غصہ آتا تھا کہ وہ اس سے کھل کر سانس بھی نہیں لینے دیتا۔۔۔مگر آج جو کچھ اس نے کہا تھا اس میں تو سچائی کچھ اور ہی نظر آ رہی تھی کہ وہ اس کی حفاظت کرتا تھا۔۔۔

وہ الگ بات تھی کہ فجر نے آج اس کی کچھ سرگوشیوں کو سننے کے بعد اس احساس کو محسوس کیا تھا کہ اس کے اندر کوئی ڈر تھا جس کو وہ خود پر بھی ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔۔۔ایسی کون سی حقیقت تھی جس کو بتانے سے اس صفاک شخص کو اپنی جان تک کا خطرہ تھا۔۔۔ایسا کیا تھا جو وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔وہ کس خطرے کی بات کر رہا تھا جو اس کے ارد گرد تھا اور وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

ہزاروں سوچوں میں گری ہوئی فجر ساری رات سو نہیں سکی تھی۔۔۔

....

صدف اپنے بھائی بھابھی سے حوریہ کی رخصتی کی اجازت لے چکی تھی گھر میں مٹھائیاں بٹ چکی تھیں۔۔۔دو ہفتے بعد رخصتی کی تاریخ طے ہو چکی تھی۔۔۔

حوریہ کے سر پر یہ بم کی طرح بات پھٹی تھی۔۔۔ مگر کیسی بے بسی تھی وہ انکار کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی کیونکہ اس کے بابا جان اس بات کو اس کی سرکشی سمجھ کر اس سے ناراض ہو جاتے۔۔۔ اور اپنے اتنے پیار کرنے والے بابا جان کی ناراضگی وہ مول نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

مگر کیسے بتاتی کہ آج وہ شخص اپنی جیت پر کتنا خوش ہو گا۔۔۔ اور اپنی جیت کو اس پر ظاہر کرنے کے لیے وہ کتنی بار اسے فون کر چکا تھا۔۔۔

مگر ہر بار حوریہ فون کاٹ دیتی تھی۔۔۔ جانتی تھی کہ اپنی جیت کے جشن میں تو اس پر طنز کرے گا۔۔۔ اور اس وقت طنز برداشت کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔

صدف پھوپھو خوشی خوشی یہاں سے حوریہ کی بلائیں لیتی ہوئی جا چکی تھی۔۔۔

فجر براق کی باتوں کو ذہن میں سوچتے ہوئے پوری رات سو نہیں سکی تھی۔۔۔ مگر براق گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔۔ فجر کا سر براق کے سینے پر تھا۔۔۔ فجر ذرا سا ہل کر سیدھا ہوئی تو گہری نیند میں براق نے اس کی کمر پر گرفت سخت کرتے ہوئے اسے دور نہ جانے کا اشارہ دیا تھا۔۔۔

سنیں۔۔۔

ہمم۔۔۔

آنکھیں بند کیے پورے ہوش و حواس میں فجر کا جواب دیا تھا یہ شخص کتنا ایکٹو ہو کر سوتا تھا فجر کبھی کبھی تو حیران ہو جاتی---

مجھے بھوک لگی ہے---

کچھ دیر سونے دے دو اُٹھ کر منگواتا ہوں---

مگر مجھے بہت زیادہ بھوک لگی ہے---

آنکھیں کھول کر مقابل نے اس کے چہرے کو دیکھا تھا جو بڑی معصوم شکل بنا کر پیٹ میں بھاگتے ہوئے چوہوں کو شانت کرنے کے لیے کھانے کی ڈیمانڈ کر رہی تھی---

کھانا کھا لو اس کے بعد آج سے تمہاری ٹریننگ شروع ہو جائے گی--- تمہیں خود کو سخت جان بنانے کے لیے محنت کرنی ہو گی--- میں روز روز تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا---

اب صبح صبح پتہ نہیں ٹارچر کرنے کا کون سا نیا طریقہ اس کے ذہن میں آچکا تھا جو صبح صبح ہی حکم صادر کر دیا گیا---

آپ مجھے واپس کمرے میں لے جائیں تو میری حفاظت کرنے کی ضرورت ہی نہیں میں اپنی حفاظت خود کر لوں گی۔۔۔

اس کے حصار سے نکل کر بیٹھنا چاہتی تھی کہ مقابل اس کی حرکت کو ناکام بناتے ہوئے پھرتی سے اس کے اوپر کروٹ لے کر آ چکا تھا۔۔۔

ایک بات کتنی بار سمجھانی پڑے گی بنا میری اجازت کے میرے حصار سے نکلنے کی کوشش مت کیا کرو۔۔۔

اور دوسری بات کیا ساری زندگی اسی کمرے میں بند ہو کر رہنا چاہتی ہو؟؟

خود کو مضبوط بناؤ رات کو جس طرح سے ڈر کے مارے تمہاری جان نکل رہی تھی اگر کبھی میں پاس نہ ہوا تو کیا کرو گی؟؟

اگر آپ میری حفاظت نہیں کر سکتے تو مجھے واپس میرے گھر چھوڑ آئیں۔۔۔ میرے بابا، میرے بھائی ہیں میری حفاظت کرنے کے لیے۔۔۔ میں اپنی خوشی سے تو آپ کی ذمہ داری نہیں بن کر آئی جو آپ مجھے یوں احسان جتا رہے ہیں۔۔۔

اور رات کو آپ کی مہربانی کی وجہ سے میں یہاں جنگل کے بیچ میں تھی اور آپ کی وجہ سے ہی مجھے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

زبان ایک بار پھر سے زیادہ چلنے لگی ہے تھوڑا کنٹرول کرو ورنہ مجھے کاٹنے میں دیر نہیں لگے گی۔۔۔

سوری۔۔۔

براق کے لہجے کی سختی کو محسوس کر کے وہ فوراً سے معافی مانگ چکی تھی۔۔۔وہ براق کے غصے کو دعوت نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔وہ براق کا غصہ اتنی بار جھیل چکی تھی کہ اب تو وہ اس کے غصے کا سوچ کر ہی کانپ جاتی تھی۔۔۔اسکی سہمی ہوئی شکل کو نظر بھر کے مقابل نے دیکھا تھا۔۔۔

کچھ دیر اسے غور سے دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کیے ہوئے روز کی طرح بنا اجازت لونگ،مارننگ کس لے کر اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

یہ اس کا روز کا معمول تھا اس لیے فجر کو حیرانی نہیں ہوئی تھی۔۔۔یوں کہو کہ فجر آہستہ آہستہ اس کے رنگ میں ڈھلنے لگی تھی۔۔۔یہ زندگی جیسی تھی اس کو قبول کر کے اس نے اپنے لیے آسانیاں پیدا کر لیں تھیں۔۔۔

ایک بات تو وہ بخوبی جان چکی تھی کہ یہ شخص اتنی آسانی سے اسے اپنی قید سے رہائی نہیں دے گا تو اس کے سامنے ضد لگا کر وہ اپنی جان کے لیے مشکلیں کھڑی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بھول چکی تھی کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا تھا جب وہ اپنے گھر والوں کو یاد نہیں کرتی تھی۔۔۔اپنے گھر میں گزارا ہوا وقت فجر کبھی نہیں بول سکتی تھی۔۔۔
مگر زندگی کی اس تلخ حقیقت کو تسلیم کرکے وہ جدوجہد کرنا چھوڑ چکی تھی۔۔۔وہ اتنی ڈرپوک تھی،نہ تو اس میں بھاگنے کی ہمت تھی،نہ براق کا سامنا کرنے کی اوقات،تو پھر پھڑپھڑانا کیسا۔۔۔۔

اُٹھو اور فریش ہو جاؤ یہیں پر ناشتہ کرنے کے بعد روم میں چلیں گے۔۔۔

فریش ہونے کے لیے کیا کیمپ سے باہر جانا پڑے گا؟؟
وہ جلدی سے بیڈ سے اُتر کر چپل پہن کر اس کے مقابل آکر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

جی میرے خیال سے تو کیمپ کے اندر ایسی کوئی سہولت میسر نہیں جس سے تم یہاں پر فریش ہو سکو۔۔۔

مم---میں کیمپ سے باہر نہیں جاؤں گی پلیز---

وہ اس کے سامنے آکر بڑے مان کے ساتھ بول رہی تھی---

اس کی آنکھوں میں اس قدر مان تھا کہ ایک بار کے لیے براق کا دل چاہا کہ اس پر زبردستی نہ کرے مگر دوسرے ہی لمحے اپنے ارادے کو جھٹکتے ہوئے گرے آنکھوں سے گھور کر باہر آنے کا اشارہ کیا---

اب تو فجر کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا سوائے اس مغرور شہزادے کی بات ماننے کے---شہزادہ تو وہ تھا اس کے چہرے پر غرور اس کو سوٹ کرتا تھا رف سی حالت میں بھی اس کی خوبصورتی میں کوئی کمی نہیں آتی تھی------

کیا میں نے فارسی میں کہا ہے کہ باہر آؤ---

کیمپ سے باہر نکلتے ہوئے سرد آواز میں بولتے ہوئے پلٹ کر دیکھا تھا---

ٹھنڈ لگ رہی ہے جیکٹ پہن لوں؟؟

آگ پوری رات جلنے کے بعد ختم ہو چکی تھی تو ٹھنڈ کی شدت بھی کافی تیز ہو کر جسم کو برف میں لگانے لگی تھی---باہر تو ٹھنڈ اس سے کہیں زیادہ ہو گی اس کا تو فجر کو اندازہ تھا---مگر وہ فولاد کی اولاد بنا ٹی شرٹ کے ہی کیمپ کے باہر جا رہا تھا---

ہمم۔۔ جلدی آؤ۔۔۔

پلیز رک جائیں میں آپ کے ساتھ چلوں گی!!
فجر کو ڈر تھا کہ کہیں اسے چھوڑ کر دور نہ نکل جائے۔۔۔

باہر ہی کھڑا ہوں جلدی آؤ!!
بول کر وہ کیمپ سے باہر نکل گیا۔۔۔ فجر براق کی جیکٹ پہن کر کیمپ سے باہر نکلی تھی، اتنی شدید ٹھنڈ تھی کہ باہر نکلتے ہی اس کے ہاتھ ٹھنڈ سے برف میں لگنے لگے تھے۔۔۔۔
پاؤں میں پہنی ہوئی چپل کی وجہ سے پاؤں میں بھی شدید ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ براق کی جیکٹ کی ہڈی کو سر پر لیتے ہوئے اس سے سر کو کور کر چکی تھی۔۔۔۔
وہ دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رب کرتے ہوئے خود کو گرم رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ براق دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے صرف ٹراؤزر میں ملبوس آرام سے باہر کھڑا چاروں اطراف میں نہ جانے گھور کر کیا تلاش کر رہا تھا۔۔۔۔

فجر حیران تھی کہ اس شخص کو ٹھنڈ کیوں نہیں لگتی۔۔۔ کبھی کبھی تو اسے اس کے انسان ہونے پر شک ہونے لگتا تھا۔۔۔ براق نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا ہڈی میں چہرہ چھپائے وہ کتنی خوبصورت اور معصوم لگ رہی تھی۔۔۔۔

براق نے اس خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے ایک ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑی اور اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام کر پاس بہتی ہوئی ندی کی جانب قدم بڑھانے لگا۔۔۔ فجر گھبرا گئی تھی اور اس کے مضبوط ہاتھ سے ہاتھ کو چھڑا کر پیچھے ہونا چاہتی تھی۔۔۔اس کی جھٹپٹاہٹ کو محسوس کر کے براق نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اب کیا تکلیف ہے؟؟

آپ مجھے ندی میں دھکا دے کر مارنے والے ہیں؟؟

ہاں ارادہ تو یہی ہے۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں پلیز ایسا مت کیجئے گا مجھے تیرنا نہیں آتا۔۔۔

شٹ اپ خاموشی سے میرے ساتھ چلو یہاں پر تمہارے باپ نے بیسن نہیں لگوا رکھا جہاں پر تمہارا ہاتھ منہ دھلواؤں۔۔۔

اسی ندی میں ہی ہاتھ منہ دھو کر فریش ہونا ہے آنہ تانہ کرنے کی ضرورت نہیں ناشتہ کرنا ہے یا نہیں؟؟

مقابل کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہر وقت میرے باپ کو ہی کوستے رہنا، پتہ نہیں اس شخص کو کیوں اتنا پسند ہے۔۔میرے باپ نے تو مجھے سب سہولتیں دی تھی نا اور سب کچھ چھیننے میں بھی اس کی ہی مہربانی ہے۔۔۔

وہ دماغ میں سوچ کر براق کو کوستے ہوئے اس کے قدموں کے اوپر قدم رکھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔اس کا بس چلتا تو یہ سب کچھ وہ براق کو کہنا چاہتی تھی، مگر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ براق کو کھلے الفاظوں میں یہ سب کچھ کہتی۔۔۔اس لیے دماغ میں سوچ کر ہی کوستے کوستے خاموشی سے اس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔

براق نے ندی کے کنارے بیٹھ کر اس کو بھی اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا مگر اتنی بڑی اور گہری ندی کو دیکھ کر فجر شدید خوف میں مبتلا تھی۔۔۔اس نے اکثر نیشنل جیوگرافک پر دیکھا تھا کہ ایسی ندیوں میں سے اچانک بڑے بڑے مگرمچھ منہ نکال کر جانوروں کو کھا لیتے ہیں۔۔۔۔

وہ جھٹکے سے براق کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر کیمپ کی جانب سو کی سپیڈ سے واپس بھاگ گئی تھی۔۔۔براق کو شدید غصہ آیا تھا اس کی اس حرکت پر مگر اس کی اڑی ہوئی رنگت کو وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اسے پانی سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر بعد ڈسپوزیبل واٹر بوتل کے اندر وہ پانی بھر کر کیمپ کے اندر لے کر آیا گیا۔۔۔۔

اور اندر آکر تو اس کی ہنسی چھوٹنے والی تھی جس انداز سے فجر بیٹھی ہوئی تھی، بیڈ کے اوپر بیٹھ کر گھٹنوں کے گرد دونوں بازو لپیٹے اپنے اوپر کمبل اوڑھے صرف چہرہ باہر تھا، کوئی الگ ہی مخلوق لگ رہی تھی وہ اس وقت۔۔۔۔

کیا بدتمیزی تھی یہ؟؟

پلیز ڈانٹیے گا مت مجھے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔آپ نے نہیں دیکھا ایسی بڑی بڑی جو ندیاں ہوتی ہیں ان میں بہت بڑے بڑے مگرمچھ ہوتے ہیں جو ایک دم سے منہ باہر نکال کر انسانوں کو، جانوروں کو کھا لیتے ہیں۔۔۔۔

تیز سپیڈ سے براق کو ایک ہی سانس میں ساری بات بتا چکی تھی۔۔۔

بہت انفارمیشن ہے تمہیں اس بارے میں، اگر تھوڑی جانکاری اور حاصل کر لیتی تو پتہ چل جاتا کہ تم جیسی چیزوں کو مگرمچھ کھاتا نہیں، اُٹھا کر اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔۔ تمہیں کھانے سے کون سا اس کا پیٹ بھر جانا ہے۔۔۔۔

آپ ہر وقت میرا مذاق کیوں اُڑاتے رہتے ہیں؟؟
میں سچ کہہ رہی ہوں ایسی ندیوں میں مگرمچھ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جتنی تمہاری جان ہے اس کا صرف مذاق ہی اُڑایا جا سکتا ہے۔۔۔ اُٹھو کیمپ کے باہر آؤ۔۔۔

کیوں؟؟

میں صبح صبح سوالوں کا جواب دینا پسند نہیں کرتا، جب کہا ہے کہ کیمپ کے باہر آؤ تو پھر آؤ۔۔۔
بچوں کی جیسی شکل بنا کر منہ کے زاویوں کو بگاڑتے ہوئے وہ کیمپ کے باہر آئی تھی۔۔۔۔

اسے کیمپ کے باہر رکھے ہوئے بڑے سے پتھر پر بٹھا کر براق نے خود بوتل سے پانی ہاتھ میں بھرتے ہوئے اس کے چہرے کو تھوڑا سا جھکا کر دھلایا تھا۔۔۔

اس کے بعد اس کے ہاتھوں پر پانی ڈال کر ہاتھ دھلوائے۔۔۔اپنا چہرہ وہ ندی سے دھو کر ہی لوٹا تھا۔۔۔یہ پانی صرف وہ فجر کے لیے لایا تھا۔۔۔

فجر حیران نظروں سے براق کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی وہ جس طرح سے اس کا چہرہ دھلوا رہا تھا۔۔۔ایسے کیئر کر کے وہ کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔۔فجر کے ٹک ٹکی باندھ کر دیکھنے پر اپنے چہرے پر تپش محسوس کرتے ہوئے براق نے اپنی گرے آنکھیں اوپر کرتے ہوئے اس کو دیکھا۔۔۔

چہرے پر کھڑے ہوئے پانی کے قطرے اس کی گوری رنگت پر ایسے لگ رہے تھے جیسے گلاب کے پھول کے اوپر کھڑے ہوئے شبنم کے موتی۔۔۔پانی کی قطرے خشک ہونٹوں پر بھی کھڑے ہوئے تھے۔۔۔براق کے دل میں تشنگی کی لہر اُٹھنے لگی تھی۔۔۔بے اختیار اس کی پنکھڑیوں پر کھڑے پانی کے قطروں کو لبوں سے اپنے اندر اُتار لے گیا تھا۔۔۔

ایسے مت دیکھا کرو جو تمہارے لیے پہلے ہی کسی امتحان سے کم نہیں اسے یوں دیکھ کر تم اور بے قابو کیوں کر دیتی ہو؟؟

پنکھڑیوں سے لبوں کو جدا کرتے ہوئے اسے اپنی گود میں اُٹھا کر سوچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کیمپ میں لے آیا تھا۔۔۔۔

....

یہ دو ہفتوں والا کون سا ڈرامہ ہے؟؟
جب رخصتی کرنی ہے تو ایک آدھے دن کے اندر کروا کر کام ختم کرو!!
بلاج شدید غصے میں تھا جب سے اسے یہ پتہ چلا کہ دو ہفتوں کا ٹائم مقرر کیا گیا ہے رخصتی کے لیے۔۔۔۔

بلاج بیٹا ہر چیز کا کوئی اصول، کوئی طریقہ ہوتا ہے۔۔ ان کی بیٹی ہے، ان کے کوئی بھی ارمان ہوں گے جن کو پورا کرنے کے لیے دو ہفتوں کا ٹائم کوئی زیادہ نہیں ہے۔۔۔۔

خدا کے لیے اماں کبھی تو اپنے بھائیوں کی اور مائکے والوں کی طرف داری کرنا چھوڑ دیا کریں۔۔۔ ذرا سی بات کہی نہیں اور آپ بندوق لے کر کھڑی ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کی ہمدردی کے لیے۔۔۔ بیٹا تو آپ کو کبھی نہ نظر آتا ہے، نہ صحیح لگتا ہے۔۔۔۔

بلاج اب تو تمہیں شرم آنی چاہیے یہ بات کہتے ہوئے اور کیسے ثابت کروں کہ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں؟؟

تم نے کہا اگر میں حوریہ کا رشتہ لے آؤں تو تم مجھ پر یقین کر لو گے۔۔۔ کم سے کم اپنی کہی ہوئی بات پر تو قائم رہا کرو۔۔۔

صدف جو بیٹھی ہوئی اپنے زیور وغیرہ نکال کر حوریہ کے لیے سلیکٹ کر رہی تھی بلاج کی بات پر طیش میں آکر بولی۔۔۔

مہربانی آپ کی کہ آپ نے اپنی خوبصورت، سلجھی ہوئی، عقلمند بھتیجی کا رشتہ میرے لیے مانگ کر مجھ پر احسان کر دیا، مگر اب خدارا پوری زندگی اس احسان کو جتا جتا کر میرا سکون مت غارت کیجئے گا۔۔۔۔

اگر احسان کر دیا تھا تو ایک احسان اور کر دیتی ہیں آپ۔۔۔ یہ دو ہفتوں والا ڈرامہ مجھے بالکل سمجھ میں نہیں آیا کون سا رخصت ہو کر اس نے بیرون ملک چلے جانا تھا جو اس کے ماں باپ کے یا بھائیوں کے ارمان ادھورے رہ جاتے۔۔۔۔

ایک شہر میں ہیں۔۔۔ 20 منٹ کا راستہ طے کر کے بہن کا سسرال ہے۔۔۔ تو شادی کے بعد بھی ارمان پورے کیے جا سکتے تھے۔۔۔

اور رہی بات رخصت ہو کر کنگالوں کے گھر میں نہیں آرہی یہاں پر سب کچھ موجود ہے۔۔۔

تو ان سے کہہ دیجئے یہ جہیز والا ڈرامہ رچانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اس کی ضرورت کا ہر سامان مہیا کرنے کی صلاحیت اور طاقت رکھتا ہوں میں۔۔۔

میں ایسا کچھ بالکل نہیں کہوں گی۔۔۔ویسے تو میں نے بہت پیار سے ریاض بھائی سے کہہ دیا ہے کہ ہمیں جہیز نہیں چاہیے۔۔۔ہمارے گھر میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ حوریہ کا ہے۔۔۔۔

مگر حوریہ ان کی اکلوتی بیٹی ہے اگر وہ اپنی محبت سے اپنی حیثیت کے مطابق کچھ کریں گے تو میں نہیں روکوں گی۔۔۔میں جانتی ہوں میرا ایسا کہنا ثریا بھابھی کو بہت بُرا لگے گا۔۔۔

یہ تو سب بہانے ہیں۔۔۔ویسے سچ بات تو یہ ہے کہ آپ کے اندر ساس بننے کے فیچر ڈاؤنلوڈ ہو رہے ہیں۔۔۔جیسے ساسوں کو لالچ ہوتا ہے کہ ان کے گھر میں بہو آئے تو جہیز لے کر آئے۔۔۔آپ بھی ساس والے پروسیجر سے گزرتی ہوئی اپڈیٹ ہو چکی ہیں۔۔۔

بلاج خدا کا واسطہ ہے میرے سر میں بہت شدید درد ہے مجھے مت تنگ کرو۔۔۔

بلاج کی اس بات پر صدف کو شدید غصہ آگیا تھا۔۔۔

حالانکہ آخری جملہ اس نے صرف اپنی ماں کو تنگ کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ صدف کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔۔

جبکہ وہ جانتا تھا کہ وہ تو خود حوریہ سے بہت زیادہ پیار کرتی ہے۔۔۔جب اپنی ماں کا پارہ ہائی ہوتے دیکھا تو بلاج روم سے نکلتا ہوا۔۔۔شال کو ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر ڈالتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے نکل گیا تھا۔۔۔وہ لاکھ اپنی ماں سے خفا رہ لے مگر کبھی کبھی اکڑو بلاج کا دل بھی چاہتا تھا کہ وہ اپنی ماں کو مذاق سے تنگ کرے۔۔۔وقت اور حالات نے بلاج سے بلاج کا بچپن،خوش مزاجی سب کچھ چھین لیا تھا۔۔۔اور اس کی وجہ اس کا باپ تاشی تھا۔۔۔جو خود تو مر گیا۔۔۔مگر ساتھ میں بلاج کے خوبصورت بچپن کو ختم کر کے،جوانی کی خوشیوں کو بھی جلا کر گیا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی روم کے اندر وقاص داخل ہوا تھا۔۔۔سامنے ہی صدف سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے بیڈ پر ہی پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔اس کے آس پاس ساری گولڈ کی جیولری ڈبوں میں نکال کر رکھی ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا میری چشمش کو کیوں سر پکڑے ہوئے بیٹھے ہو جناب؟؟

صدف کو سر پکڑے ہوئے بیٹھی دیکھ ہمیشہ کی طرح محبت لوٹاتی نظروں سے دیکھتا ہوا وقاس اس کے قریب آکر بیٹھ گیا۔۔۔جو ابھی ابھی آفس سے گھر آیا تھا۔۔

پارہ کیوں ہائی ہے ہوم منسٹر صاحب؟؟

میرا پارہ ہائی کرنے کے لیے آپ کا بیٹا کافی ہے۔۔۔
وہ غصے سے وقاص کی جانب دیکھتے ہوئے بلاج کا شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں اب اس کی شادی ہو جائے گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔تم پریشان مت ہوا کرو۔۔

کیسے پریشان نہیں ہوا کروں؟؟
لڑکا کسی بات کو نہیں سمجھتا ہر بات پر ضد لگا لیتا ہے۔۔ہر بات کو انا کا مسئلہ بنا لیتا ہے اور اب مجھے جاتے ہوئے پتہ ہے کیا بول کر گیا ہے۔۔۔۔

کیا؟؟

مجھے کہہ رہا تھا کہ میرے اندر ساس والا سسٹم ایکٹیو ہو گیا ہے، اور میں لالچی ساس ہوں، اور مجھے جہیز چاہیے---

ہاہاہاہا---

وقاس آپ ہنس رہے ہیں!!

سوری چشمش میں تم پر نہیں اس گدھے پر ہنس رہا ہوں جو میری چشمش کو تنگ کر کے گیا ہے---
اصل میں یار وہ تمہیں تنگ کرنے کے لیے یہ بول کر گیا ہے---وہ اچھی طرح سے جانتا ہے کہ اس کی ماں ایسی نہیں ہے---اس کی ہر بات کو یوں دل پر مت لیا کرو---
صدف کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت لٹاتی نظروں سے وقاص صدف کو دیکھ کر اپنے ساتھ لگائے بیٹھا تھا---

وقاص آپ کو بلاج کی باتوں پر غصہ نہیں آتا؟؟

وہ آپ کی کتنی توہین کرتا ہے۔۔۔اپنی غلط فہمیوں کو دل میں پالتے ہوئے وہ کتنا کچھ کہہ جاتا ہے۔۔۔میں ماں ہو کر کبھی کبھی ہار مان لیتی ہوں۔۔۔آپ کس مٹی سے بنے ہیں آپ کیوں نہیں کچھ بولتے۔۔۔۔۔

چشمش وہ بیٹا ہے میرا۔۔۔وہ چاہے مجھے اپنا باپ مانے یا نہ مانے مگر وہ میرا بیٹا ہے۔۔۔اس کا سارا بچپن میں نے اپنی نظروں کے سامنے دیکھا ہے۔۔۔بلاج کے بعد میں نے کبھی بیٹے کی خواہش ظاہر نہیں کی،تو اس کا مطلب یہی ہے کہ بلاج میرا بیٹا ہے۔۔۔اور مجھے اور بیٹے کی چاہ یا ضرورت نہیں تھی۔۔۔بیٹا اگر اپنے باپ سے نفرت کرے،یا ناراض ہو جائے تو بدلے میں آج تک کبھی تم نے دیکھا ہے کہ باپ بھی اپنے بیٹے سے دور ہو جائے،یا نفرت کرے۔۔۔

نہیں نا۔۔۔

اسی طرح میں چاہ کر بھی اپنے بیٹے سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

انشاءاللہ چشمش وقت پلٹے گا،اور بلاج مجھ سے پیار بھی کرے گا،اور میری زندگی کی دعائیں بھی کرے گا۔۔۔تم پریشان مت ہوا کرو۔۔۔اور کیوں ہر وقت یہ سوچتی رہتی ہو۔۔۔وہ جتنا تمہارا بیٹا ہے اتنا ہی میرا بھی ہے۔۔۔تم فکر کرنا چھوڑ دو۔۔۔

وہ بڑے پیار سے صدف کو اعتماد میں لیتے ہوئے سمجھا رہا تھا۔۔۔

کہ بنا دروازہ کھٹکھٹائے روم کے اندر زمل داخل ہوئی اور شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کھنگاری تھی۔۔۔وقاص نے صدف کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا،صدف شرم سے سرخ ہوتی ہوئی اپنی بیٹی کو دیکھ کر دور ہو گئی۔۔۔

کیا بابا رومینس کرنے سے پہلے ذرا دروازہ لاک ہی کر دیا کریں۔۔۔گھر میں جوان بچے موجود ہیں۔۔۔

وہ شرارتی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی تو شرم سے صدف تو آنکھیں ہی نہیں اُٹھا پائی تھی۔۔۔وہ کھسک کر وقاس سے دور ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

اِدھر آؤ شرارتی لڑکی۔۔۔

ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے زمل کو پاس بلایا تھا۔۔۔

بھائی کے ساتھ رہ کر تمہارا دماغ بھی بہت چلنے لگا ہے۔۔۔ تمہاری ماں پریشان تھی اور میں اسے سمجھا رہا تھا، اور یہ تم آج کل کے بچے کہاں سے سیکھتے ہو رومینٹک، رومینس جیسے الفاظ؟؟

پٹائی کروں گا اگر آج کے بعد ایسا لفظ استعمال کیا تو۔۔۔

مصنوعی غصے سے ڈانٹتے ہوئے زمل کا کان پکڑ کر کہا تھا۔۔۔

سوری بابا---

زمل اپنے بابا کے سینے کے ساتھ لگ کر چھپ گئی تھی---باپ اور بیٹی کی باتیں سن کر صدف بھی مسکرانے لگی---اور اس کے بعد بیٹھے ہوئے وہ لوگ حوریہ کے لیے گولڈ کی جیولری سلیکٹ کر رہے تھے---حوریہ کے لیے نیو بہت سی جولری بنوائی گئی تھی مگر صدف کی خواہش تھی کہ وہ اپنی جیولری میں سے بھی کچھ زمل کو دے گی اور کچھ حوریہ کو---وہی سلیکٹ کی جا رہی تھی---بلاج اور حوریہ کی شادی کی تیاریوں کو لے کر دونوں خاندانوں میں خوشیوں کا ماحول بننے لگا تھا ورنہ پچھلے کچھ عرصے سے تو ان دونوں گھروں سے خوشیاں روٹھ گئی تھیں---

....

تیز آندھی چلنے کے بعد اس وقت بارش پورے زوروں سے برس رہی تھی---بارش نے ماحول کو خوشگوار بنا دیا تھا---بارش میں نہا کر درختوں کی ہری ٹہنیاں نکھر کر خوشی کے گیت گا رہی تھیں---پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں درختوں کے اوپر چھپ کر بیٹھے ہوئے بارش کو انجوائے کر رہے تھے---

کچھ دیر کے لیے بارش تھمی اور پھر زوروں سے شروع ہو چکی تھی۔۔۔

اور ایسے میں منت بارش میں نہ نکلے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔منت کو بارش بہت پسند تھی اور ایسے میں وجدان گھر پر نہیں تھا تو منت کو موقع مل گیا کہ وہ اپنی من مرضیاں کر سکے۔۔۔

وجدان اسے بارش میں نہانے نہیں دیتا تھا کیونکہ اکثر منت کو بارش کے بعد ٹھنڈ لگنے سے فلو ہو جاتا تھا اور پھر وہ ساری ساری رات اپ سیٹ رہتی تھی۔۔۔

وجدان پچھلے چار پانچ دنوں سے گھر نہیں تھا وہ کام کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری گیا ہوا تھا۔۔۔منت بہت مس کر رہی تھی وجدان کو، مگر وجدان کو ابھی ایک دو دن اور لگنے والے تھے۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی منت نے اچھی خاصی لڑائی کرنے کے بعد فون بند کیا تھا، اس سے وجدان کی دوری برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔جب سے شادی ہوئی تھی وجدان اس سے دور نہیں گیا تھا تو اب ایک دم سے چار پانچ دنوں کی دوری منت کو مہینوں کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔

پچھلے چار پانچ دنوں سے منت ٹھیک سے سو بھی نہیں سکی تھی۔۔۔منت کو وجدان کی قربت کی ایسی عادت ہو چکی تھی کہ پوری پوری رات وہ بے چینی سے گزارتی۔۔۔ جس کی وجہ سے صبح اُٹھ کر اس کا موڈ کافی چڑچڑا سا رہتا تھا۔۔۔

اور ایسے میں آج شام کے وقت سے شروع ہوئی بارش ماحول کو خوشگوار بنائے ہوئے تھی۔۔۔اور منت کا موڈ بھی بہت خوشگوار ہو چکا تھا وہ اپنے ہی روم کے ٹیرس پر جا کر دل کھول کر نہا رہی تھی۔۔۔

پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے یہ لڑکی چھت پر بارش میں نہا رہی تھی اور اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا، مگر آج وجدان کی غیر حاضری کا فل آن فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ ابھی تک روم کے اندر نہیں آئی تھی۔۔۔۔

اور مزے کی بات تو یہ کہ محترمہ نے روم کے اندر رومینٹک میوزک پلے کر کے چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

)برسات کے دن آئے

ملاقات کے دن آئے

ہم سوچ میں تھے جس کے

اس ملاقات کے دن آئے(

اچھا جی اتنا مس کیا جا رہا ہے مجھے کہ یارِ وجدان اس قدر رومینٹک سونگ سن رہی ہیں۔۔۔

اپنی ہی دھن میں مست ہو کر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے بارش میں آنکھیں بند کیے کھڑی ہوئی منت نے آنکھیں پٹ سے کھولتے ہوئے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

وجدان مسکراتا ہوا ٹیرس کے ونڈو گیٹ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا انتہا کا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔جینز کی پینٹ کے اوپر وائٹ کلر کی شرٹ اور اس کے اوپر پہنی ہوئی لیدر جیکٹ میں وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ہینڈسم تو وہ تھا مگر وہ اس طرح کے کپڑے نارملی گھر میں نہیں پہنتا تھا۔۔۔ایسے کپڑے صرف وہ کنٹری یا سٹی سے باہر جاتے ہوئے پہنتا تھا۔۔۔۔

منت کی نظریں کچھ دیر کے لیے بلو آنکھوں والے شہزادے سے ہٹ ہی نہیں سکی تھیں۔۔۔گانے کے اتنے رومینٹک بول اور اوپر سے بارش کا رومینٹک ماحول، کڑکتی ہوئی بجلی، تیز بارش اور سامنے کھڑا بلو آئیز والا منت کا شہزادہ، دیکھ کر تو منت کی سٹی پٹی گم ہو گئی، وہ شرم سے بلش کرنے لگی تھی۔۔۔

بتائیے نہ یارِ وجدان کتنا مس کیا مجھے ؟؟

وجدان نے قدم بڑھاتے ہوئے بارش میں بھیگی ہوئی منت کو نیچے جھک کر اپنی گود میں اُٹھالیا۔۔منت نے دونوں بازو وجدان کے گلے میں ڈالتے ہوئے ہگ کی۔۔۔

آپ نے بتایا کیوں نہیں کہ آپ واپس آچکے ہیں؟؟

خوامخواہ مجھے اتنا تنگ کیا۔۔۔

وجدان کے گلے میں بازو ڈالے ہوئے شرم سے لال چہرے کو اس کے گردن میں چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

اگر بتادیتا تو اپنے یار کو اتنے رومینٹک موڈ میں کیسے دیکھتا!!

بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وجدان نے اسے اپنی گود سے اُتارا نہیں تھا۔۔اسے اپنے تھائیز پر بٹھائے ہوئے اس کے ٹھنڈے وجود کو محسوس کرتے ہوئے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

میں نے آپ کے ساتھ اتنا جھگڑا کیا مگر آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ واپس آچکے ہیں ابھی کچھ ہی دیر پہلے تو ہماری بات ہوئی تھی۔۔۔

کیونکہ لڑائی کرتے ہوئے جو تڑپ میرے یار کی آواز میں تھی وہ سن کر وجی کو بہت اچھا لگ رہا تھا تو کیسے میں اپنے یار کی تڑپ کو سننے سے محروم رہ جاتا۔۔۔

چلیں اب مجھے نیچے تو اُتاریں۔۔۔مجھے چینج کرنے دیں آپ کے کپڑے گیلے ہو رہے ہیں۔۔۔

اس بھیگے ہوئے گلاب کو پانچ دن کے بعد وجی نے دیکھا ہے تو کیسے نیچے اُتار دوں۔۔۔
یہ پانچ دن تمہارے بغیر تمہارے وجی کو پانچ سال کے جیسے لگ رہے تھے۔۔۔ان پانچ راتوں میں میں نے پُر سکون ہو کر ایک رات کی نیند بھی پوری نہیں کی۔۔۔اس قدر یارِ وجدان تم نے میری عادت خراب کر دی ہے۔۔۔
جب تک تمہارے نازک وجود کو باہوں میں بھر کر نہیں سوتا، مجھے نیند نہیں آتی۔۔۔
وہ سرگوشیاں اُتارتے ہوئے اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

یارِ وجدان نے مجھے کتنا یاد کیا؟؟

بہت۔۔۔۔۔۔۔۔زیادہ۔۔۔۔۔

کتنا زیادہ؟؟

بتایا تو ہے---بہت---------زیادہ---
وہ دونوں بازو پھیلائے ہوئے مس کرنے کا پیمانہ بنا کر بتا رہی تھی---

ان سے بتاؤ کہ میرے یار نے مجھے کتنا مس کیا---
اس کی پنکھڑیوں پر خماری سے انگلی رکھتے ہوئے گہری نظروں سے گلابی بھیگی ہوئی پنکھڑیوں کو بے تابی سے دیکھ کر پوچھا---

ان سے ہی تو بول کر بتا رہی ہوں میں نے آپ کو بہت مس کیا---مجھے بھی نیند نہیں آتی تھی---
وہ بلش کرتے ہوئے آنکھیں بند کیے وجدان کی گردن میں بازو ڈالے ہوئے آہستہ سے اپنے دل کا حال بیان کرتی چلی گئی----

پاگل لڑکی بول کر نہیں پنکھڑیوں سے ہونٹوں پر محبت سے لکھ کر بتاؤ کہ میرے یار نے مجھے کتنا مس کیا ہے---

پلیز مجھے کپڑے چینج کرنے دیں---

اس کی بات پر منت شرم سے لال ہوتی ہوئی اس کی گردن میں پوری طرح سے چہرہ چھپا گئی تھی---

جو کہا ہے وہ کرو--- کپڑوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں یہیں پر چینج کروادوں گا---

بے باکی سے کہتے ہوئے باہوں میں لیتا بیڈ پر لیٹتا چلا گیا--- منت اپنی گردن پر اس کی مونچھوں اور سخت داڑھی کی چبن سے کسمسائی تھی---وہ اس کی پانچ دنوں کی دوری کو برداشت نہیں کر سکا تھا اور اس کا خمیازہ آج منت کی جان کو بھگتنا تھا--- اسکے چہرے کو بے تحاشہ دیوانوں کی طرح چوما رہا تھا---

اوپر سے روم میں بجتا ہوا سونگ افقف ماحول میں آگ لگائے ہوئے تھا--- منت پچھتا رہی تھی کہ اس نے یہ سونگ لگایا ہی کیوں---

اب اس کا وجی جو ہمیشہ ہی بہکا ہوا اس پر بے قراریاں لٹانے کو تیار رہتا تھا۔۔ سونگ کے بول اور باہر سے آتی تیز بارش اور بجلی کے کڑکنے کی آوازیں سن کر اس پر مدہوشیاں لٹاتا ہوا، اس پر گرفت مضبوط کرتا جا رہا تھا۔۔۔

اوپر سے پانچ دن وہ اپنے یار سے دور تھا، یہ سب کچھ مل کر وجدان بے قراریوں کی ساری حدیں توڑ چکا تھا۔۔ سونگ ختم ہوا تو وہ ریموٹ سے ریکارڈر پر دوبارہ پلے کر گیا۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔
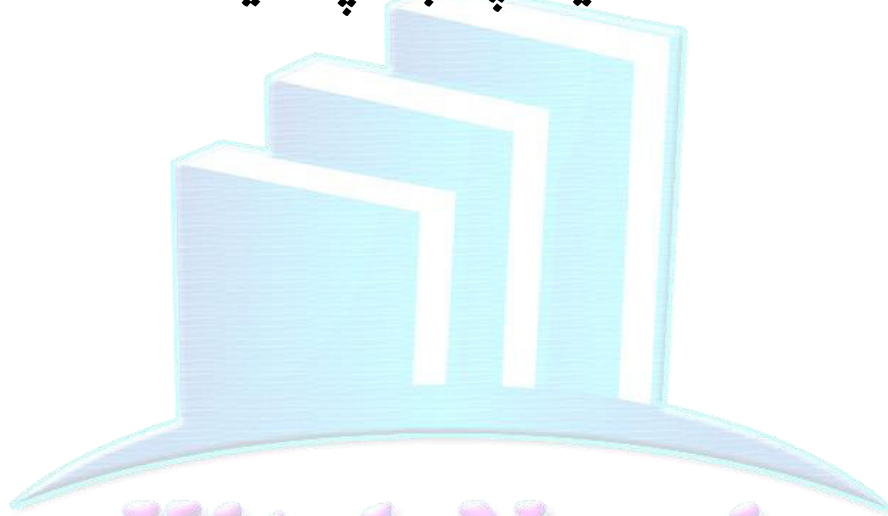
میرے کپڑے گیلے ہیں پلیز چینج کر لینے دیں۔۔۔

آج تو سچ میں منت وجدان کی بے قراریوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

ششششش۔۔۔۔ایک لفظ نہیں۔۔۔۔

اگر مزاحمت کی کوشش بھی کی تو میں حلق سے سانسیں پی جاؤں گا۔۔۔ تمہارا بھیگا ہوا یہ سراپہ اس وقت مجھے پاگل کیے ہوئے ہے۔۔۔ تمہیں دیکھ کر تو وجی ویسے ہی ہوش کھو دیتا ہے۔۔۔ مگر آج ریڈ سوٹ میں تم جو حسن و قیامت کا پیکر بنی ہوئی میرے دل پر بجلیاں گرا رہی ہو۔۔۔اس کے بعد اگر تم اپنے وجی سے یہ اُمید کرتی ہو کہ وجی ہوش میں رہے تو بہت ہی پاگل لڑکی ہو۔۔۔۔۔

شفون کا فل ریڈ کلر کا پلین سوٹ منت نے پہن رکھا تھا۔۔۔ جو بارش سے بھیگنے کے بعد اس کے جسم کی ہر رعنائی کو صاف دکھا رہا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ اس نے شفون کے شرٹ کے نیچے کون سے کلر کا (b) پہن رکھا ہے وہ بھی نظر آ رہا تھا۔۔۔ ایسے میں وجدان دیوانہ نہ ہوتا تو کیا کرتا۔۔۔

یارِ وجدان اپنے حسن سے اپنے وجی کو دیوانہ بنا کر لبوں سے مزاہمتیں کر کے میرے صبر کا امتحان مت لیا کرو۔۔۔

وجدان کی آواز میں بھاری پن اور نظروں میں خماری کا جہاں آباد تھا۔۔۔

آپ تھکے ہوئے ہیں اس لیے بول رہی تھی۔۔۔

منمنائی ہوئی آواز میں وجدان کی بات کا جواب دیتے ہوئے، وجدان کی سخت داڑھی والے گال پر اپنی نازک ہتھیلی رکھی تھی۔۔۔

ہمیشہ سے اپنے وجی کی خوبصورتی کی دیوانی اسے محبت بھری نظروں سے دیکھے بنا نہیں رہ سکی تھی---

تھکا ہوا تو میں بہت ہوں اور میری تھکن اُتارنے کا سامان تم ہو--تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ وجی تمہارے وجود پر اپنی محبت کی شدتیں لٹا کر کس قدر پُرسکون اور ہلکا محسوس کرتا ہے--یہ بات میرے یار کو پتہ ہونی چاہیے--

اس کی پنکھڑیوں کو لبوں سے چوم کر بار بار لمس چھوڑتے ہوئے سرگوشیوں میں بول رہا تھا--

جب پاس آؤں تو پھر کسی بھی چیز کو حد یا سرحد مت بنایا کرو--یارِ وجدان تم میری کمزوری ہو، اور کسی کی کمزوری کا فائدہ اُٹھانا اچھی بات نہیں--میرا بس چلے تو خشک مٹی پر پڑتی ہوئی بارش کی بوندوں کی طرح تمہیں اپنے اندر ہمیشہ کے لیے سمیٹ کر رکھوں---

اور اگر میرا بس چلے تو میں آپ کو ہمیشہ کے لیے اپنی آنکھوں کے اندر رکھ کر چھپالوں تاکہ میرے وجی کو میرے سوا کوئی اور دیکھ نہ سکے--

ہائے۔۔۔۔تو چھپالو نا یارِ وجدان!!

وہ جی تو خوشی خوشی تمہاری پلکوں میں قید ہو جائے گا۔۔۔

آپ میری آنکھوں میں سمائیں گے نہیں آپ بہت بڑے ہیں۔۔۔

اچھا جی میرے یار کو اتنے رومینٹک مومنٹ میں مستیاں سوجھ رہی ہیں۔۔۔

گال پر نرمی سے دانتوں کی چبن دیتے ہوئے لو بائٹ کی تو منت نے سسکی کی بھری تھی۔۔۔

"بے تابیوں کے شرارے بچھے ہیں

یہ بارش کی رم جھم جھڑی ہے

قدم بے خودی میں بہکنے لگے ہیں

یہ مدہوشیوں کی گھڑی ہے"

سونگ کے بول، اور منت کا بھیگا ہوا جسم وجدان کو آخری حدوں تک بہکا چکا تھا۔۔۔وہ اس کی پنکھڑیوں پر جھکا وقفے وقفے سے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے نمی کے قطروں کو اپنے اندر انڈیلتے جا رہا تھا۔۔۔

"جلتے رہے ہم خیالوں کی لو میں
سہی ہم نے برسوں جدائی!!
چھم چھم برستی ساون کی جھڑی
نے عجب سی آگن ہے لگائی!!"

ریڈ شفون کی بھیگی شرٹ کو اس کے مخملی جسم سے الگ کرتے ہوئے، محبت بھری بے باک نظروں سے اس کے جسم کی ہر خوبصورت رعنائی کو دیکھنے سے، چومنے کی حد پار کرتے ہوئے اس پر بے قراریوں کی فضائیں لٹا رہا تھا۔۔۔

اپنی لیدر کی جیکٹ کو اُتار کر دور کرتے ہوئے، شرٹ کے بٹنوں کو کھول کر چوڑے سینے کو آزاد کر اپنے یار کو شرم و حیا میں آنکھیں بند کیے ہوئے دیکھ، انابی لبوں سے مسکراتے ہوئے اس کی دھڑکنوں پر گھٹا بن کر جھکا تھا۔۔۔

"نہ تم ہوش میں ہو نہ ہم ہوش میں ہیں

بہک جائیں نہ ہم سنبھالو ہمیں

گزارش یہی ہے تمناؤں کی

صنم بازوں میں اُٹھالو ہمیں

دھواں سا اُٹھے ہے کہیں جسم

میں کہو بادلوں سے برستے رہیں

سہا جائے نہ یہ جدائی کا غم کہو

کب تک ہم یوں ہی ترستے رہیں!!

بہکے ہوئے وجدان کے بےلگام جذباتوں کو روم میں بجتے ہوئے سونگ اور زیادہ بھڑکا رہے تھے۔۔۔دونوں کے جسم سے اُٹھتی ہوئی حرارت کے لاوے دونوں کے بدن کو جلا رہے تھے۔۔۔منت وجی کی بڑھتی شدتیں محسوس کرتے ہوئے،بیڈ شیٹ کو زور سے کھینچتے ہوئے،مٹھیوں میں جکڑے سسک رہی تھی۔۔۔

وہ شدتیں لٹاتا ہوا آج،پہلے سے کہیں زیادہ بے رحم بنا اس کی جان نکالنے پر تلا تھا۔۔۔مخملی نازک دھڑکنوں پر لب رکھے ہوئے دھڑکنوں کی نمی کو بے رحمی سے اپنے خشک گلے میں اُتار رہا تھا۔۔۔

وہ سسکتے ہوئے بے اختیار دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے بے رحم شدتوں سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس کی اتنی سی مزاحمت پر وجدان ضدی بنا اس کی مخملی دھڑکنوں پر لبوں کی شدت بکھیرنے لگا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔۔۔

بے رحم شدتوں پر وہ نام لیتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔

ششششش۔۔۔

بعد میں چلا لینا مگر اس وقت جتنی مزاحمتیں کرو گی اتنی سزا کی مستحق ہو گی یارِ وجدان۔۔۔۔

دھڑکنوں پر ہاتھ رکھے لبوں پر لب رکھ کر اس کا سانس لینا تک محال کیے ہوئے اپنے عشق کے رنگوں میں اسے رنگتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

منت کی دبی دبی سی سسکیاں اور مزاحمتیں وجدان پر اثر انداز نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔اپنی دیوانگی میں شدتوں سے محبتوں کے سفر میں چلتا ہوا محبت کی بارش میں پوری طرح سے بھگو چکا تھا۔۔۔۔

بارش باہر کی تھم چکی تھی اور طوفان روم کے اندر بھی تھم چکا تھا۔۔وہ بکھری ہوئی ڈال کی طرح اس کے باہوں کے حصار میں اس کے سینے میں سر چھپائے ہوئے لیٹی تھی۔۔۔۔

"کتنا خوبصورت ہوتا ہے یہ لمحہ جب ایک پاکیزہ رشتے میں بندھی ہوئی عورت پورے حق سے مرد کی باہوں میں لیٹی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔

کتنا پر سکون ہوتا ہے وہ لمحہ جب دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ اس پر شدت لٹانے والا اس کا محرم اس کا شوہر ہے۔۔۔

کتنا خوبصورت ہوتا ہے یہ احساس کہ محبت کے اس حسین سفر میں اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔اس پاکیزہ رشتے میں رب کی رضا شامل تھی۔۔۔"

"آج لوگوں نے محبت کو زنا کا سامان بنالیا ہے۔۔۔مگر میرے خدا نے کتنا خوبصورت بنا کر اُتارا تھا محبت کو زمین پر۔۔۔خدا نے تو محبت کو نکاح سے محرم تک کا سفر عطا کیا تھا۔۔۔مگر کم ظرف اور گھٹیا لوگوں نے تو محبت کو نظر سے نظر ملا کر جسم کا سوداگر ہی بنا دیا ہے۔۔۔

لعنت ہے اس محبت پر جو بنا نکاح کے پہلے جسم کی بھوکی ہو۔۔۔خوش قسمت ہے وہ عورت جس پر شدتیں لٹانے والا پہلے نکاح کی حامی بھرے۔۔۔ اور پھر پورے مان کے ساتھ محبت سے اسے اپنی گرفت میں سمیٹے۔۔۔"

پیار کیتا سزا نہ دیویں

من تو سجنا بھلا نہ دیویں

دل دا ٹکڑا میں تینوں دتا

قسم خدا دی رولا نہ دیویں

جسم دا بھکا بن نہ جاویں

سجنا میں عزت دا دا من

تیرے ہتھ وچ دتا

کیچڑ وچ لبیڑ کے دنیا دے

سامنے رسوا مینوں کر نہ جاویں!!

")اے ابن ہوا اپنی محبت کو سنبھال کے رکھ اور یقین رکھ اس خدا پر وہ تیرے لیے بہترین ہم سفر ضرور بھیجے گا۔۔۔("

میں نے کہا ندی میں چھلانگ لگاؤ!!

نہیں مجھے تیرنا نہیں آتا، میں ڈوب جاؤں گی۔۔۔

میں نے کہا ندی میں چھلانگ لگاؤ!!

وہ لفظوں کو چباتے ہوئے سرد نظروں سے گھورتے ہوئے دیکھ کر آرڈر دے رہا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اس وقت قسم سے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی اعلیٰ افسر ہو۔۔۔

جلاد کہیں کا معصوم سی لڑکی کو چھلانگ لگانے کو بول رہا ہے۔۔۔میں نے تو سوچا تھا اس کی عقل ٹکانے آنا شروع ہو گئی ہے، مگر یہ تو ویسے کا ویسا ہی ہے۔۔۔میں ہی بے وقوف تھی جو اس پر اعتماد کر رہی تھی۔۔۔

فجر گھور گھور کر براق کو دیکھتے ہوئے ساتھ میں ندی کے پانی کے خوف سے کانپتی ہوئی سوچ رہی تھی۔۔۔

میری کوئی بھی بات بناٹار چر کیے تمہاری بند کھوپڑی میں کیوں نہیں گھستی؟؟

جب کہا ہے کہ چھلانگ لگاؤ۔۔۔تو مطلب لگاؤ!!

میرے فیصلے کو کوئی رد کرے، مجھے بالکل پسند نہیں۔۔۔

سرد مہری سے دیکھتے ہوئے لہجہ ایسے تھا، جیسے ابھی اس کے ٹکڑے کر دے گا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو، کیوں زبردستی مجھے پانی میں ڈبو کر مارنا چاہتے ہیں؟؟

اب تو میں آپ کی ہر بات مانتی ہوں، نہ کوئی ضد کرتی ہوں، نہ آپ کو تنگ کرتی ہوں، نہ آپ کے سامنے زبان درازی کرتی ہوں۔۔۔پھر بھی آپ مجھ پر یہ ظلم کیوں کر رہے ہیں؟؟

فجر پانی سے ڈر کر کانپ رہی تھی۔۔۔ندی، پانی کی گہرائی سے بھری ہوئی شائیں شائیں کی زوردار آوازوں کے ساتھ جنگل میں خوف کا ماحول پیدا کر رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کی اور منت وسماجت کرتی، براق نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھکا دے کر اسے ندی کے اندر پھینک دیا تھا۔۔۔

فجر کو تیرنا نہیں آتا تھا، تو بالکل اس کی اُمید کے مطابق، وہ پانی کے اندر، ہاتھ اُٹھا کر، چیختے ہوئے، مدد مانگ رہی تھی، کہ براق اس کو بچالے۔۔۔وہ پانی کے بہاؤ کے ساتھ ہوا کے پتے کی طرح بہتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنی جگہ پر رُکا ہوا تھا، سو کی سپیڈ سے، وہ کنارے پر بھاگتے ہوئے، اس کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔۔ اس شخص کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

جب فجر کی ہمت جواب دے گئی تو، وہ پانی کی گہرائیوں میں اُترنے لگی، اسی وقت براق نے ندی کے اندر چھلانگ لگاتے ہوئے اگلے چند منٹوں میں اس تک رسائی حاصل کر لی تھی۔۔۔

براق نے جیسے ہی اس تک رسائی حاصل کی، اس کے قریب گیا، نہ جانے کیا تھا اس شخص میں، کہ ڈوبتی ہوئی لڑکی کو یقین ہو گیا کہ اب وہ مرے گی نہیں۔۔۔

بچالے گا یہ شخص اسے۔۔۔ حالانکہ سے مارنے والا بھی وہی تھا۔۔

جب ڈوبنے لگو تو پہلا رول کہ خود کو نارمل کرو۔۔۔

دوسرا رول ٹانگوں کو پھیلاؤ، اور سامنے کی جانب دونوں ہاتھ جوڑ کر، پانی کو پھیلاتے ہوئے، ہاتھوں اور پیروں کی مدد سے پانی کا سینہ چیر کر، اپنے لیے تیرنے کا راستہ بناؤ۔۔۔۔

یہ شخص پاگل تھا یا اس میں دماغ نام کی کوئی چیز نہیں تھی، وہ اس کو اپنا سہارا سمجھ کر اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی اور یہ عقل کا دشمن اس کو پانی میں تیرنا سکھا رہا تھا۔۔ اور اس نے اسے بچا کر باہر نہیں نکالا تھا، وہ اس کو تیرنا ہی سکھا رہا تھا۔۔۔۔

مجھے سانس نہیں آرہی پلیز مجھے باہر نکال دیں۔۔۔

ڈوبنے کی وجہ سے فجر کے منہ میں جو ندی کا پانی گیا تھا،اس کی وجہ سے اسے سانس لینے میں بہت دقت ہو رہی تھی۔۔۔

باہر ایک شرط پر نکالوں گا، کہ کچھ دیر میں جب تمہارا سانس ٹھیک ہو جائے گا، تو تم وہی کرو گی، جو میں کہوں گا، ورنہ دوبارہ اگر ندی میں میں نے پھینکا تو نکالوں گا نہیں۔۔۔

ڈوبتی ہوئی پہنچ جانا کسی جزیرے پر، جہاں تمہیں سالوں تک نہ کسی کی شکل دیکھنے کو ملے گی اور نہ کسی انسان کا دیدار کرنا نصیب ہو گا۔۔۔ بھٹکتی ہوئی روح بن کر گھومتی رہنا وہاں۔۔۔

ٹھنڈے پانی سے فجر کی حالت اتنی خراب ہو رہی تھی کہ اس وقت وہ کوئی بھی ڈیمانڈ رکھتا تو فجر نے مان لینی تھی۔۔۔

گہری ندی کے اندر اس کے ساتھ تیرتے ہوئے، نہ تو اس شخص کے چہرے پر کوئی ڈر تھا، نہ خوف۔۔۔ کتنا یقین تھا اس شخص کو اپنی بہادری پر، اپنی ہمت پر، کہ وہ پانی کا سینہ چیر کر اپنے لیے جگہ بنا سکتا ہے۔۔۔ ندی گہری تو بہت تھی، مگر اس کا پانی شیشے کی طرح صاف اور شفاف تھا۔۔۔

پانی اتنا ٹھنڈا تھا کہ فجر کو لگ رہا تھا کہ اگلے دو منٹوں میں اس کی زبردست سی قلفی تیار ہو جانی ہے۔۔۔اوپر سے اس شخص کی دھمکیاں، پانی کی گہرائی کا خوف، یہ سب کچھ فجر کی جان نکالنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

ڈرپوک سی فجر نے اس کی ہر بات پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہر بات مانے گی، مگر اس سے اس وقت ندی سے باہر نکال دے۔۔۔

فجر کی حالت کو دیکھتے ہوئے وہ بہادری سے فجر کو ساتھ لیے ندی کا سینہ چیرتے ہوئے اسے کنارے تک لے آیا تھا۔۔۔

فجر کو سانس لینے میں بہت دشواری ہو رہی تھی تو اس کے جسم کو گرم کرنے کے لیے ندی کے کنارے لیٹاتے ہوئے وہ اس کی پنکھڑیوں پر جھکتے ہوئے اپنی گرم سانسیں اس کے اندر بھرنے لگا تھا۔۔۔

فجر آنکھیں بند کیے بے سود لیٹی ہوئی تھی۔۔۔براق کا اس میں اپنی گرم سانسیں بھرنا اسے سکون دے رہا تھا۔۔۔مطلب کہ یہ شخص اپنی عمر سے کہیں زیادہ تجربہ رکھتا تھا۔۔۔اس کو اندازہ تھا کہ کس حالت میں کیا کرنا ہے۔۔۔

آج سورج نے نکل کر فجر پر احسان کیا تھا۔۔۔زوروں سے کڑکتی دھوپ ٹھنڈ کی شدت میں کمی لا چکی تھی۔۔۔

سر کے اوپر کڑکڑتی دھوپ سے وہ ندی سے باہر نکلنے پر اچھا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔ براق کی گرم سانسیں فجر کے جسم میں کافی حد تک حرارت پیدا کر چکی تھی۔۔۔

اس کے بعد فجر کو ندی کے اندر لے جا کر اچھی خاصی ٹریننگ دی تھی کہ اسے کس طرح تیرنا ہے۔۔۔ گہرے پانی میں تیرنے کے ہر داؤ کو باریکی سے سمجھا رہا تھا۔۔۔ ابھی تو فجر کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا، مگر فجر نے ہار نہ مانتے ہوئے اس کی ہر بات کو مانتے جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے دوبارہ سے کوئی ضد لگائی تو اس شخص کا کوئی پتہ نہیں کہ پانی میں اسے چھوڑ کر خود باہر نکل جائے۔۔۔

آج کی ٹریننگ پوری ہو گئی ہے۔۔۔ کل سے نیا پارٹ شروع کریں گے !!

فجر کو اپنے ساتھ لے کے نکلتے ہوئے فجر کو اگلا لیسن بھی سنا دیا تھا۔۔۔۔

واپس اپنے کیمپ کے اندر جا کر فجر کو چینج کرنے کو کہا۔۔۔

آپ باہر جائیں گے تو میں چینج کروں گی نا۔۔۔

کیپ کے اندر رکھے ہوئے کوئلوں کی وجہ سے اندر بھی کافی حرارت تھی۔۔۔

کیوں آج سے پہلے میں نے تمہیں کبھی نہیں دیکھا جو آج میں باہر نکلوں گا تو تم چینج کرو گے۔۔۔

ٹاول سے اپنا چہرہ اور بال پونچھتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے۔۔۔

آپ باہر چلے جائیں میں تب ہی چینج کروں گی!!

مجھے آرڈر مت دیا کرو چینج تو تمہیں میرے سامنے کرنا پڑے گا۔۔۔

پلیز۔۔۔

اس پلیز کو تم اپنے پاس رکھا کرو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور رہی بات کہ تم میرے سامنے چینج نہیں کرو گی تو تم ابھی تک میرے ضدی دماغ کو سمجھی نہیں۔۔۔ جس چیز سے مجھے منع کیا جاتا ہے مجھے وہ کام کرنے میں بہت زیادہ اکسائٹمینٹ ہوتی ہے۔۔۔

جیسے کہ اس وقت تم نے کہا ہے کہ میں باہر چلا جاؤں، مطلب کہ میں تمہیں دیکھ نہیں سکتا اور میری ایکسائٹمینٹ کا عالم یہ ہے، کہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے چینج کرواؤں۔۔۔وہ کہتے ہوئے اس کے قریب آیا۔۔۔اس کی کمر پر لگی زپ کھولتے ہوئے اسے خود چینج کروانے کا ارادہ بنا چکا تھا۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔براق پلیز میں خود چینج کر لوں گی۔۔۔

ٹھیک ہے آپ مت جائیں باہر، اپنا چہرہ دوسری جانب گھما لیں!!

وہ ہار مانتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

کیوں؟؟

کیوں کروں میں چہرہ دوسری جانب، بیوی ہو میری، تمہیں دیکھنے کا پورا حق ہے مجھے۔۔۔ویسے بھی تم اتنی خوبصورت اور ہاٹ ہو کہ تمہیں بار بار دیکھنے کا الگ ہی مزہ ہے۔۔۔

وہ کہتے ہوئے بے باکی سے اس کی زپ پر ہاتھ رکھے ہوئے زپ کھول چکا تھا۔۔۔وہ بے بسی سے اس کی گرفت میں قید اس کے سینے کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی تھی۔۔۔

مزاحمت کا کوئی فائدہ نہیں تھا جانتی تھی کہ براق اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔کندھوں سے شرٹ کو ہٹاتے ہوئے زمین پر گرا چکا تھا۔۔وہ آنکھیں بند کیے ہوئے سانس روک کے کھڑی تھی۔۔۔ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹاول کو اس کے گرد لپیٹتے ہوئے،پاس رکھے ہوئے سنگل بیڈ پر گود میں اُٹھائے ہوئے لٹا چکا تھا۔۔اس کے اوپر کمبل ڈالتے ہوئے ایک احسان کیا تھا اس پر مگر دوسرے ہی لمحے اس کے ارادے کو وہ پوری طرح سمجھ چکی تھی کہ دشمن جاں اس کی جان کو مشکل کرنے والا ہے۔۔۔

خود کو گیلے کپڑوں سے آزاد کرتے ہوئے، کتنی بے باقی کے ساتھ، کمبل کا کونا اُٹھاتے ہوئے،اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔کمبل کے اندر سے ٹاول اس کے گرد جو لپیٹ رکھا تھا،اسے کھولتے ہوئے،اس پر تھوڑا سا چہرہ جھکائے،اس کے بالوں کو خشک کرکے،اسے ٹھنڈ سے بچانے کے لیے پوری طرح بالوں کو ڈرائی کر چکا تھا۔۔

فجر تو آنکھیں بند کیے ہوئے سانس کو روکے ہوئے لیٹی تھی ایک ہی پل میں وہ کتنا بے باک ہو جاتا تھا کہ فجر کو اسے دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔۔بالوں کو خشک کرنے کے بعد جسم پر جو بچے ہوئے گیلے کپڑے رہ گئے تھے۔۔ان سے بھی اس کے نازک سے وجود کو آزاد کرتے ہوئے اس کے نازک سے وجود کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے بدن کی حرارت دے رہا تھا۔۔

اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے بے تحاشہ چہرے اور چہرے کے ہر نقوش کو چومتے ہوئے فجر کے ٹھنڈے وجود میں سپارکنگ کی لہریں دوڑا چکا تھا۔۔کچھ دیر پہلے شرم و حیا سے آنکھیں نہ کھولتی ہوئی فجر کو براق کے اس عمل سے سکون محسوس ہونے لگا تھا۔۔

ٹھنڈے پانی کی وجہ جو درد اس کے جسم میں اُٹھ رہا تھا۔۔اس کے بدن کی حرارت سے ختم ہونے لگا۔۔بے اختیار اس کے ہاتھ براق کی کمر پر آ گئے۔۔مقابل نے اس کے نازک ہتھیلیوں کو کمر پر محسوس کیا تو اس کے دلکش لب ہلکے سے مسکرائے تھے۔۔

ارادہ تو مقابل کا صرف فجر کے جسم کو حرارت دینا تھا۔۔مگر فجر کی ٹھنڈی ہتھیلیوں کو قمر پر محسوس کر کے مقابل کا ارادہ بدل چکا تھا۔۔

جب محبوب، محبوب کے اتنا قریب ہو اور اس کے بعد دوری ممکن نہیں رہتی۔۔پھر اگر عاشق براق جیسا ہو جس نے سالوں خود کو آگ میں جھلساتے ہوئے برقرار رکھا تھا اس عشق کو۔۔

ٹھنڈے وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں لیے اس پر لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے پیار بھری شدتوں کو اس کی رعنائیوں پر برساتے ہوئے خوبصورت دن کا آغاز کر چکا تھا۔۔

....

امی میں نہیں جاؤں گی اس کے ساتھ شاپنگ کرنے کے لیے۔۔۔ آپ ہر چیز مجھ پر تھوپ نہیں سکتیں۔۔۔

جب سے صدف کا فون آیا تھا کہ بلاج حوریہ کو اپنے ساتھ شادی کی شاپنگ پر لے جانا چاہتا ہے حوریہ کی سانسیں گلے میں اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ پیر جلی ہوئی بلی کی طرح اپنی امی کے کمرے میں اِدھر سے اُدھر چلتے ہوئے بار بار ایک ہی الفاظ کو دہرا رہی تھی کہ وہ بلاج کے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔

حوریہ اب تم اپنا یہ بچپنا چھوڑ دو۔۔۔

کیوں نہیں جاؤ گی تم بلاج کے ساتھ شاپنگ کے لیے؟؟

تمہارا اس کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ تمہاری پھوپھو کا بیٹا ہے اور تین دن بعد تمہارے رخصتی ہے تو مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی تمہیں اس کے ساتھ جانے میں تکلیف کیا ہے۔۔۔

ثریا بیگم کڑی نظروں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھتے ہوئے غصے سے بولی تھی ان کو پسند نہیں آ رہا تھا بار بار حوریہ کا یہ کہنا کہ وہ بلاج کے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔

امی مجھے وہ شخص انتہائی ناپسند ہے اور آپ نے اس کے ساتھ میری شادی کا فیصلہ لے کر پہلے ہی میرے اوپر بہت ظلم کر لیا ہے۔۔۔اب جو تین دن میرے پاس زندگی جینے کے بچے ہیں خدا کے لیے آپ میری جان پر رحم کھائیں آپ نے بابا کو کیا سمجھانا ہے آپ تو خود ہی بلاج کے نام کی مالا جپتی رہتی ہیں۔۔۔

مجھے لگتا ہے اس نے آپ کو تعویذ پلا دیے ہیں ہر وقت اب آپ اس کے گن گاتی رہتی ہے حالانکہ غور سے دیکھیں تو اس شخص میں ایک بات ایسی نہیں ہے جو اس کی تعریف کی جائے۔۔۔

اگر تمہاری بکواس ختم ہو گئی ہو تو حوریہ اُٹھ کر تیار ہو جاؤ بلاج پہنچتا ہو گا اور تمہیں اس کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے ورنہ ابھی تمہارے بابا کو فون کر کے بتا دوں گی تو وہ خود آکر تمہارا دماغ ٹھکانے پر لگائیں گے۔۔۔

حوریہ کی امی نے اپنا آخری داؤ کا پتہ کھول دیا تھا جانتی تھی کہ حوریہ اپنے بابا کے سامنے کبھی بھی شاپنگ پر جانے سے انکار نہیں کر سکتی۔۔۔

امی آپ مجھے ایک بات بتائیں آپ سچ میں میری سگی ماں ہیں یا بابا نے آپ کو بعد میں ہمارے سر پر مسلط کیا تھا؟؟

حوریہ تم کیا چاہتی ہو شادی سے پہلے جو دو تین دن تمہارے پاس بچے ہیں ان دنوں میں تمہارے منہ پر تھپڑ مار کر ریکارڈ بناؤں کہ بیٹی کو رخصتی سے پہلے ثریا بیگم نے مارتے ہوئے رخصت کیا ہے۔۔۔
ثریا بیگم نے مصنوعی آنکھیں دکھا کر گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ویسے میری بات کو غور سے سوچیے گا مجھے سچ میں کبھی کبھی آپ پر شک ہوتا ہے کہ آپ میری سگی ماں نہیں ہو سکتیں۔۔۔

تم مجھے چپل پکڑاؤ اس سے میں تمہیں بتاتی ہوں جب دو تین جوتے پڑیں گے تو تمہیں یقین آجائے گا کہ میں تمہاری سگی ماں ہوں۔۔۔

بس یہی آتا ہے آپ کو آج کے پڑھے لکھے دور میں آپ جوتے مار کر زبردستی بیٹیوں سے ان کی مرضی کے خلاف سب کچھ کروا لیتے ہیں۔۔۔

کیا فائدہ ہے آپ جیسے پڑھے لکھے لوگوں کا۔۔۔

حوریہ غصے سے بڑبڑ کرتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی تھی تیار ہونے کے لیے۔۔۔

پاگل لڑکی تمہیں کیا پتا کہ میں نے تمہارے لیے کتنا بہترین فیصلہ کیا ہے بلاج اپنے گھر کا لاڈلا اور پاور فل مقام رکھنے والا بیٹا ہے۔۔۔

چھوٹی سی عمر میں اس نے اپنا جو مقام بنالیا ہے وہ کسی کی پہچان کا محتاج نہیں آج بلاج چوہدری کو ہر کوئی جانتا ہے سیاست کی دنیا میں اس کا بہترین مقام ہے اور اس کے ساتھ جڑ کر تم کس قدر پاور فل ہو جاؤ گی پاگل لڑکی تمہیں اس بات کا احساس تک نہیں۔۔۔ بلاج جیسے رشتے خوش قسمتی سے ملتے ہیں۔۔۔

اگر اکڑ کو چھوڑ کر اسے اپنا بنانے کی عقلمندی کے ساتھ کوشش کرو گی تو ہمیشہ اس کے دل پر راج کرو گی۔۔۔

بس اللہ سے دعا ہے کہ تمہاری موٹی عقل میں اتنی سی بات آجائے کہ مرد کے دل پر راج کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔۔۔ بس عورت کو ذرا سی عقلمندی دکھانی پڑتی ہے۔۔۔ ویسے تو ماشاءاللہ مجھے تم

سے کوئی زیادہ اُمیدیں نہیں ہیں ثریا بیگم حوریہ کے بارے میں دماغ میں سوچتے ہوئے حوریہ کو کوس رہی تھی۔۔۔

....

براق کب تک تم اس لڑکی کو لیے چھپتے پھرو گے۔۔۔یہ مت بھولو کہ میں ہر لحاظ میں تم سے طاقتور بھی ہوں اور پاورفل بھی۔۔۔

اگر فون مجھے دھمکی دینے کے لیے کیا گیا ہے تو میں دھمکی سن چکا ہوں۔۔۔آپ فون بند کر سکتے ہیں۔۔۔

وہ براق کی ایٹیٹیوڈ سے بھری ہوئی آواز فون پر سنتے ہوئے مٹھیاں بھینچ کر غصہ ضبط کر رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اعتماد کے لائق نہیں اتنی سی بات تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔۔تم اس کے عشق میں بہک چکے ہو۔۔۔بھول گئے ہو کہ اس لڑکی نے تمہارا کس قدر نقصان کیا ہے اور تم نے اسے حاصل صرف بدلہ لینے کے لیے کیا ہے۔۔۔

ہوں ں ہوں ں۔۔۔

اگر میں کہوں کہ اعتماد کے لائق تو آپ بھی نہیں تو؟؟

براق فون کان کو لگائے ہوئے، جنگل کے بیچو بیچ، ٹریک سوٹ پہنے ہوئے، ندی کے کنارے، ایک ہاتھ ٹراؤزر کی جیب میں ڈالے ہوئے، دوسرے ہاتھ سے فون کان کو لگائے ہوئے کھڑا تنزیہ ہنسی ہنس رہا تھا۔۔۔ مغرور شہزادہ سفاکی سے ہنستا ہوا کس قدر قہر ڈھا رہا تھا اسے کوئی دیکھتا تو رشک کرتا اس کی خوبصورتی پر۔۔۔

براق اوقات میں رہو مجھ سے زبان درازی کرنے سے پہلے سوچ لو کہ اس لڑکی کی کتنی نازیبہ ویڈیوز تمہارے پاس موجود ہیں۔۔۔

مقابل کو اس کی تنزیہ ہنسی اندر تک آگ لگا گئی تھی۔۔۔

وہ بیوی ہے میری میں خود دیکھ لوں گا کہ اس کو اس کے گناہوں کی کیا سزا دینی ہے۔۔۔

آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ بار بار اس کے کردار پر انگلیاں اُٹھائیں یہ حق براق نے کسی کو نہیں دیا آپ کو بھی نہیں۔۔۔

براق پھنکارتا ہوا فون بند کر کے روم کی طرف تیزی سے قدم اُٹھاتا جا چکا تھا۔

براق کا فون بند ہونے کے بعد وہ شخص شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے، داڑھی کو سہلاتے ہوئے فجر کی پکچر کو موبائل پر غلیظ نظروں سے دیکھتا ہوا لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔

میں بھی دیکھتا ہوں براق تم کب تک اس لڑکی کی حفاظت کرتے ہو، تم میری اتنی سالوں کی محنت یوں ضائع نہیں کر سکتے۔۔۔

کس قدر تمہارے اندر اس لڑکی کا زہر میں نے گھولا ہے پھر بھی تمہارے عشق کا فتور نہیں اُترا تو ٹھیک ہے اب مقابلہ برابری کا ہو گا۔۔۔

مجھے یہ لڑکی چاہیے ہر صورت اس کے مخملی جسم کو دیکھ کر جو میرے اندر آگ اُٹھتی ہے وہ تو اس کے جسم کو نوچنے کے بعد ہی ٹھنڈی پڑے گی۔۔۔

وہ شخص موبائل سکرین پر انگلی رکھے فجر کے جسم کی رعنائیوں کو چھوتے ہوئے ہونٹوں کو لگا کر بے غیرتی کے ہر حد کو پار کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

....

میری طرف دیکھنے پر کلفیو نہیں لگا ہوا۔۔۔

حوریہ جب سے گاڑی میں آکر بیٹھی تھی اس نے ایک بار بھی بلاج کی جانب دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا گاڑی کے مرر سے باہر سڑک کو ایسے گھور رہی تھی جیسے آج اس نے اپنی نظروں کی تپش سے نئی سڑک تعمیر کر کے ہی گھر واپس لوٹنا ہے۔۔۔

مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔

اچھا مگر میں تو تمہاری شکل دیکھنے کے لیے مرا جا رہا ہوں، دن رات سجدوں میں گزارتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ میں ہر وقت تمہاری شکل دیکھتا رہوں۔۔۔اب تو میں نے تہجد میں بھی تمہیں مانگنا شروع کر دیا ہے۔۔۔

اس کے جواب پر طنزوں کی برسات کرتے ہوئے بلاج نے تیر برسائے تو حوریہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

تمہاری زبان کو سوائے طنز بازی کے اور کچھ آتا ہے؟؟

دانتوں کو پیستی ہوئی ایک ایک لفظ کو منہ میں ایسے چبا کر بول رہی تھی جیسے وہ الفاظ نہیں خود بلاج ہو جس کو آج جس نے کچا ہی چبا جانا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ تمہاری زبان تو ہر وقت شہد ٹپکاتے ہوئے رسیلی باتیں کرتی ہے جو مجھ سے طنزوں کا شکوہ کر رہی ہو۔۔۔

بلاج مجھے تمہارے منہ نہیں لگنا اور میرے ابھی اتنے برے دن نہیں آئے اور نہ میں اتنی بیچاری بنی ہوں جو تم سے شکوے شکایتیں کروں۔۔۔

اوقات میں رہو حور بی بی!!

تمہاری یہی زبان درازی مجھے طنز کرنے پر بھی مجبور کرتی ہے اور وہ کرنے پر بھی، جسے کرنے کے بعد تمہاری زبان کو تالے لگ جاتے ہیں۔۔۔

اور رہی بات منہ لگانے کی تو اب تو دن رات تم میرے منہ ہی لگو گی، تم چاہو یا نہ چاہو میرے منہ لگنا پڑے گا اور اگر تم میرے منہ نہ بھی لگو تو میں خود سانسوں کی طرح تمہارے قریب ہو کر منہ لگ جایا کروں گا۔۔۔

اسٹیئرنگ پر مضبوطی سے ہاتھ رکھے ہوئے نظریں اسٹیئرنگ پر گاڑے ہوئے تھا۔۔۔لہجے میں سرد مہری اور طنز کی مقدار کافی بڑھ چکی تھی۔۔۔

بلیک کلر کے کرتے شلوار میں ملبوس بلاج ہمیشہ کی طرح جاذب نظر لگ رہا تھا کمبخت اپنا اسٹائل نہیں چینج کرتا تھا۔۔۔

کہنیوں تک بازوؤں کو فولڈ کیے ہوئے تھا اس کے بازو کے گھنے بال دودھ کی طرح شفاف، گورا گلابی رنگ، کالے رنگ کے لباس میں دمک رہا تھا۔۔۔

ایک انگلی میں پہنی ہوئی نفیس چاندی کی انگوٹھی اس کے ہاتھوں کو اور بھی جاذب نظر بنا رہی تھی۔۔۔چہرے پر گھنی مونچھیں اور ہلکی ہلکی داڑھی ماتھے تک بکھرے ہوئے سلکی بے ترتیب بال جن کو ہمیشہ زیادہ سیٹ کرنا بلاج کو پسند نہیں تھا۔۔۔اگر حوریہ کو بچپن سے لے کر اس کے ساتھ دشمنی نہ ہوتی تو شاید اس وقت اس کی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتی۔۔۔

خبردار جو میرے ساتھ بے ہودہ باتیں کرنے کی کوشش کی اسی لیے میں تمہارے ساتھ شاپنگ پر آنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

حوریہ کو اس کی منہ لگانے والی بات زہر لگ رہی تھی۔۔۔

حور بے بی۔۔۔اب تو بے ہودہ باتیں بھی ہوں گی اور بے ہودہ باتوں سے آگے بھی بہت کچھ ہو گا اور تمہاری مرضی کے خلاف جا کر جب چاہوں جس وقت چاہوں تمہیں لے جانے کا حق بھی تین دن بعد حاصل ہونے والا ہے۔۔۔

اس کی بے بسی کو آنکھ ونگ کرتے ہوئے مذاق میں اُڑا رہا تھا۔۔۔

اتنی خوش فہمیاں مت پالو چوہدری بلاج کیونکہ جب تمہارے خواب ٹوٹیں گے تو تمہیں بہت زیادہ تکلیف ہو گی حوریہ اتنی کمزور نہیں کہ تم اتنی آسانی سے مجھ پر غالب ہو جاؤ گے۔۔۔

حوریہ کی آواز اور لہجے میں غرور اور اکڑ اب بھی برقرار تھی۔۔۔

بلاج غلط فہمیاں نہیں پالتا اور نہ ہی ایسے خواب دیکھتا ہے جن کا ٹوٹنے کا ڈر اسے ہو۔۔۔یہ تو وقت بتائے گا کہ میں تم پر کس طرح غالب ہو سکتا ہوں۔۔۔جتنی مرضی عقل اور غرور دکھا لو مگر حور بے بی تم عورت ہو اس بات کو مت بھولا کرو۔۔۔

مرد کل بھی عورت پر غالب تھا۔۔۔مرد آج بھی عورت پر غالب ہے۔۔۔

دونوں کی باتوں میں تلخ کلامی بڑھتی جا رہی تھی کون کہہ سکتا تھا کہ ان دونوں کی تین دن بعد شادی ہے۔۔۔یہاں پر دونوں اینٹ کتے کا بیر لگائے ہوئے لفظوں کی مقابلے بازی کر رہے تھے۔۔۔

وہ اور عورتیں ہوتی ہوں گی جن پر مرد غالب ہوتے ہوں گے۔۔۔میں کبھی تمہیں خود پر غالب نہیں ہونے دوں گی۔۔۔اگر تم نے ایسے سوچ رکھا ہے تو ابھی سے اپنے دماغ میں سے نکال دو۔۔۔
میں تمہاری نوکر، یا سر خرید غلام نہیں ہوں، میں وہ کروں گی جو مجھے پسند ہے تم نے زبردستی مجھ سے رشتہ جوڑا، زبردستی سے نکاح کر لیا۔۔۔

زبردستی رخصتی کروا رہے ہو۔۔۔اور آج سے پہلے جو کچھ تم زبردستی کر چکے ہو وہ بھی نہیں کرنے دوں گی۔۔۔تم تین دن بعد حوریہ کا ایک نیا روپ دیکھو گے۔۔۔میں بھی خود کو تمہارے لیے تیار کر کے آ رہی ہوں۔۔۔مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔

بلاج کے چہرے پر نظر گاڑھے ہوئے پورے اعتماد کے ساتھ انگلی اُٹھا کر ایک ایک لفظ کو تشریح کے ساتھ بتاتے ہوئے دھمکی دے رہی تھی۔۔۔

انٹرسٹنگ۔۔۔ویری انٹرسٹنگ اگر تم خود کو میرے لیے تیار کر کے آرہی ہو تو یہ تو میرے لیے بہت بڑی خوشخبری کی بات ہے۔۔۔اب تو مقابلہ برابری کا ہو گا۔۔۔

اس کی دھمکیوں کا بلاج پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

میرا ماننا ہے جہاں مقابل کمزور ہو وہاں شکار کرنے کا مزہ بھی نہیں آتا۔۔۔حور ایک دن تمہاری اس اکڑ کو توڑ کر اگر میں نے اپنے پیروں تلے نہ روندا تم میرا نام چوہدری بلاج التمش نہیں۔۔۔

تم کس قدر گھٹیا ہو یہ بات تو تمہارا سر نیم لگنے کے ساتھ ہی پتہ چل جاتا ہے۔۔۔تمہارا نام ہی میرے لیے نفرت کرنے کے لیے کافی ہے چوہدری بلاج التمش۔۔۔

اب کی بار حوریہ نے جو کچھ کہا تھا یہ الفاظ بلاج کے دل پر چوٹ کر گئے۔۔۔حوریہ نے جان بوجھ کر بالاج کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

آج کے بعد اگر تم نے میرے بابا کے لیے ایسا الفاظ استعمال کیا تو میں تمہارے حلق سے زبان کھینچ لوں گا۔۔۔یہ حق میں نے کسی کو نہیں دیا کہ کوئی میرے بابا کے بارے میں ایسا کچھ کہے۔۔۔

گاڑی کی چیخیں نکل گئی تھیں جس انداز سے ظالم نے بریک لگائی تھی۔۔۔حوریہ کے جبڑے کو پکڑ کر جس سختی سے وہ دبائے ہوئے چیخا تھا۔۔۔اگر کچھ لمحے اور اسی انداز سے پکڑے رکھتا تو حوریہ کے جبڑے کی کرچیاں ہو جانی تھی۔۔۔

چھ۔۔۔چھو۔۔۔چھوڑو مجھے نفرت ہے مجھے تمہارے اس جنگلی پن سے۔۔۔

اس کے ہاتھ کو جبڑے سے ہٹاتے ہوئے وہ بھی حلق کے بل چلائی تھی۔۔۔

کہوں گی جب جب تم جنگلی پن دکھاؤ گے میں تمہیں یاد دلاؤں گی کہ تمہاری رگوں میں جو خون دوڑ رہا ہے تم اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتے ہو۔۔۔

حوریہ کی آنکھوں میں غصے اور درد کی شدت سے آنسوں آ گئے تھے۔۔۔

حوریہ اس بات سے دور رہو۔۔۔ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔

مقابل حلق کے بل چیختے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔

میں نہیں سن سکتا اپنے بابا کے خلاف کچھ۔۔۔

آنکھیں دکھاتے ہوئے وہ اپنی سیٹ سے لٹک کر اس کے اوپر آ چکا تھا۔۔۔

جو کرنا ہے کر لینا مگر میں صدف پھوپھو نہیں ہوں، جو تمہارے سامنے جھک جاؤں گی۔۔۔وہ صدف تھی جو برداشت کر گئی میں تو مرنے اور مارنے دونوں کا جذبہ رکھتی ہوں۔۔۔
میں تمہارے سامنے کبھی نہیں جھکوں گی۔۔۔اگر تمہارے دماغ کے کسی کونے میں یہ ہے کہ تم اپنے باپ کی طرح مجھے جھکالو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے، بلاج میں مر جاؤں گی مگر تمہارے سامنے گھٹنے کبھی نہیں ٹیکوں گی۔۔۔

بلاج اس کے اتنے قریب چہرہ کیے ہوئے تھا کہ اس کی گرم غصے سے دہکتی ہوئی سانسیں۔۔۔حوریہ کے چہرے پر پڑ کر اسے خوفزدہ تو کر رہی تھی مگر وہ حوریہ تھی۔۔۔حوریہ ورک۔۔۔جس نے ڈرنا نہیں سیکھا تھا۔۔۔بھائیوں کی محبت اور باپ کی محبت نے اسے اتنا مان ضرور دے رکھا تھا کہ وہ بلاج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتی تھی۔۔۔

اور جو کچھ تم نے آج کیا ہے، اگر آج کے بعد مجھ پر ہاتھ اُٹھانے یا اس طرح کی بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تو میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گی اپنے بابا اور بھائیوں کو بتانے میں۔۔۔یاد رکھنا میں پھوپھو جان کی طرح برداشت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔

حور بے بی اگلے تین دن ہواؤں میں اُڑ لو جتنا اُڑ سکتی ہو۔۔۔اگر تمہاری اکڑ کو نہیں توڑا تو میرا نام بدل دینا۔۔۔

تم بھی کھلی فضا میں اگلے تین دن سانس لے لو اس کے بعد اگر میں نے بھی تمہارا سانس لینا نہ بند کر دیا تو میرا نام بھی حور یہ ورک نہیں۔۔۔

تمہارا ظلم برداشت کر کے میں چپ نہیں بیٹھوں گی۔۔۔

واہ حور بے بی تمہارے تو ارادے ہی مجھے نیک نہیں لگ رہے تم شادی کے بعد مجھے سانس نہیں لینے دو گی۔۔۔بہت غلط بات ہے۔۔۔ابھی سے ارادے اتنے ناپاک بنا کر آ رہی ہو۔۔۔

وہ اس کی بات کو کوئی اور ہی رنگ دے گیا تھا۔۔۔

بلاج اس لیے خاموش ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا کہ زبان درازی اور اکڑ میں حوریہ بلاج سے کم نہیں تھی۔۔۔اکڑ سے بلاج حوریہ کو خاموش نہیں کروا سکتا تھا۔۔۔اسے خاموش کروانے کا یہی ایک طریقہ تھا جس پر عمل کرتے ہوئے وہ حور کو خاموش کروا چکا تھا۔۔۔

حوریہ سرخ چہرہ لیے ونڈو مرر سے باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔پورا غصہ سڑک پر اُتارتے ہوئے گھورتے جا رہی تھی۔۔۔ اس نے دوبارہ بلاج کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔اور اس کی زبان کچھ دیر کے لیے بند ہوئی تو بلاج نے بھی شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ مال میں پہنچنے والے تھے سارا راستہ انہوں نے بہت اچھے انداز سے طے کر لیا تھا۔۔۔سنا تو تھا کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں رہ سکتیں۔۔۔اب یہ دونوں مل کر ایک کمرے میں ایک ساتھ رہ کر کیا دھماکے کریں گے یہ تو تین دن بعد ہی پتہ چلے گا۔۔۔

....

آج فجر بہت خوش تھی کیونکہ فائنلی اسے اس کی پسند کے کپڑے مل گئے تھے۔۔۔ آج آن لائن آرڈر کیے ہوئے کپڑے آ چکے تھے۔۔۔جو کچھ دن پہلے ہی وہ براق نے اپنا فون اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا تھا کہ وہ جس طرح کے کپڑے پہننا چاہتی ہے آرڈر کر لے۔۔۔

وہ شاور کے نیچے کھڑی ہوئی فریش ہو رہی تھی اور دل ہی دل میں خوش تھی۔۔۔ آج بہت دنوں کے بعد وہ کچھ ایسا کرنے والی تھی جس میں اس کی رضامندی شامل تھی یعنی کہ اپنی مرضی کے کپڑے پہننا براق کی قید میں اتنی سی خوشی بھی اسے بہت بڑی لگ رہی تھی۔۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔

فجر دروازہ کھولو!!

براق کی خوفناک چیخ کے ساتھ دروازے کو بہت بے دردی سے پیٹا گیا تھا۔۔۔

کھ۔۔۔ کھ۔۔۔ کھول۔۔۔تی ہوں۔۔۔

مجھے کپڑے پہن لینے دیں۔۔۔

فجر کی خوف زدہ ڈر سے کانپتی ہوئی آواز براق کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔

میں نے کہا دروازہ کھولو۔۔۔ ابھی کے ابھی۔۔۔

اب کی اس بار براق کی آواز پہلے سے بھی زیادہ خوفناک تھی۔۔۔اس کی روح تک کانپ گئی تھی کافی دنوں کے بعد براق کی اس طرح کی دھاڑ سن کر۔۔۔اب وہ اسے اور طریقوں سے ٹارچر کرتا تھا مگر دھاڑنا،مارنا وہ چھوڑ چکا تھا آج پتہ نہیں اچانک سے اسے کون سا دوڑا پڑ گیا تھا۔۔۔

وہ جو بے لباس شاور کے نیچے کھڑی ہوئی شاور لے رہی تھی اور کچھ لمحوں کی خوشی بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔چند ہی لمحوں میں خوشی غارت ہو چکی تھی۔۔۔خود کو چھپانے کے لیے جلدی سے ٹاول کو کھینچ کر صرف اپنے سامنے ہی کر کے تھوڑا سا ڈھانپ سکی تھی۔۔۔

اس کی باہر سے آتی ہوئی آوازیں اسے موقع کہاں دیں رہی تھی سنبھلنے کا۔۔۔سر پر شیمپو لگا ہوا تھا جو آنکھوں میں جانے لگا تھا مگر بنا کسی چیز کی پرواہ کیے اس نے دروازہ کھول دیا۔۔۔آواز میں جس قدر قہر تھا اس قہر کو وہ اپنے اوپر نازل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ بارود کی طرح واش روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

فجر کو اپنے پیچھے کھڑا کرتے ہوئے اس نے نظر باتھ روم کی چار دیواری میں ہر طرف گھماتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔پتہ نہیں وہ کیا تلاش کر رہا تھا۔۔۔غصے سے اس کے چہرے کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔۔۔فجر کی آنکھوں میں جھاگ سے ہلکے ہلکی چبھن شروع ہو چکی تھی۔۔۔

تم نے اس وقت کچھ پہن رکھا ہے؟؟

رخ اس کی جانب کرتے ہوئے زور سے چیخا تھا۔۔۔ آواز اس قدر سرد تھی کہ کچھ دیر کے لیے فجر سٹل ہو گئی۔۔۔ وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی، وہ کیا پوچھ رہا تھا، وہ کیوں تھا اتنے غصے میں۔۔۔ یہ سوال فجر کے دماغ میں گھوم رہے تھے مگر بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

میں نے پوچھا تم نے اس وقت کوئی چیز پہن رکھی ہے؟؟

ایک بار پھر سے چیختے ہوئے اس نے خود سے اس کے دونوں ہاتھوں کو دیکھا تھا اس کے بعد اس کی نظر اس کے گلے میں پہنے ہوئے لاکٹ پر گئی تھی۔۔۔ جسے وہ ہمیشہ پہنے رکھتی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی چین کو گھورتے ہوئے اس نے گلے سے جھٹکے سے کھینچا تھا۔۔۔ اتنی زور سے کھینچا کہ چین کے ٹوٹتے ہی فجر کی گردن میں ریڈ کلر کی باریک لائن بن گئی تھی۔۔۔

اس کی نازک سی گردن پر چین پھرنے سے خون کی بوندیں نمودار ہوئی، وہ چیخ اُٹھی تھی درد سے۔۔۔ اس نے تو اس کی چیخیں جیسے سنی ہی نہیں تھی۔۔۔ اسے اپنے بازوں میں لپیٹے ہوئے تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔ چین کو ایک نظر غور سے دیکھتے ہوئے اس نے فلش کے اندر پھینک کر فلش آؤٹ کرتے ہوئے فلش کا ڈھکن بند کر دیا تھا۔۔۔

آہ آہ آہ آہ آہ آہ آہ آہ۔۔۔۔وہ اس کے گرد باہوں کا حصار بناتے ہوئے چہرہ چھت کی جانب اُٹھا کر اتنی زور سے چیخا کے پورے روم اور واش روم کے اندر صرف براق کی چیخوں کی دھاڑ سنائی دے رہی تھی۔۔۔

فجر ڈر سے کانپ رہی تھی وہ کیا کرنے والا تھا، اسے کیا ہو گیا تھا، کچھ دیر پہلے تو وہ بالکل ٹھیک تھا، ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ روم سے باہر گیا تھا، اسے کیا ہو گیا ہے، اب اس سے کون سی غلطی ہو گئی تھی جس کی سزا وہ اسے دے گا۔۔۔سوچ کر فجر کی روح کانپ رہی تھی۔۔۔

تم نے یہ چین کب سے پہن رکھی ہے؟؟

چہرہ اس کے مقابل کرتے ہوئے چیخا تھا۔۔۔

ب۔۔۔ب۔۔۔۔بہ۔۔۔بہت دیر سے۔۔۔

فجر کے حلق سے الفاظ ٹوٹتے ہوئے نکلنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

براق کا غصے سے لال پڑتا چہرہ، آنکھوں میں سرخی کے ڈورے، اوپر سے اس کا چیخنے والا انداز۔۔ فجر کو جان پیروں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

بہت دیر مطلب کتنے عرصے سے تم نے یہ چین پہن رکھی ہے؟؟

فجر خدا کے لیے جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔۔ آج میں تمہیں بھی مار دوں گا اور خود کو بھی شوٹ کر لوں گا۔۔۔

اس کا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔اس وقت براق کے سینے میں جو آگ لگی ہوئی تھی وہ نہ کسی کو سمجھا سکتا تھا نہ بتا سکتا تھا کہ وہ اس وقت کیا محسوس کر رہا ہے۔۔۔براق کو لگ رہا تھا جیسے اس کا پورا وجود بھٹی کے اندر ڈال کر جلایا جا رہا ہو۔۔۔

دد۔۔۔دو۔۔۔دو تقریباً دو سال پہلے۔۔۔

آہ آہ آہ آہ۔۔۔

دو سال سے تم اسے اپنے گلے میں پہنے ہوئے ہو۔۔۔پاگل لڑکی ایسے کیسے کچھ بھی پہن لیا تم نے اپنے گلے میں۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے کہ اس لاکٹ کی وجہ سے کوئی پل پل تمہیں اپنی غلیظ نظروں میں

رکھے ہوئے تھا۔۔کوئی تھا جو پل پل تمہیں دیکھ رہا تھا تمہاری ہر ایکٹیویٹی پر اس کی نظر تھی۔۔اور آج تو۔۔۔

وہ بات پوری نہیں کر سکا تھا، منہ کھولے ہوئے سانس لے رہا تھا۔۔اس کو سانس نہیں آرہی تھی اس کو کیا ہو رہا تھا فجر سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہتا تھا۔۔کیونکہ فجر کو جس انسان نے یہ لاکٹ دیا تھا اس کے بارے میں تو وہ کچھ غلط سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

براق کو لاکٹ کو دیکھتے ہی یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ اس لاکٹ کے فلاور کے اندر جدید کیمرہ تھا جو واٹر پروف تھا۔۔۔

اور جب فجر شاور لے رہی تھی تو اس کا عکس سامنے مرر میں نظر آرہا تھا جس کی وجہ سے اس کے وجود کی ہر رعنائی کو کوئی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر اس کی ویڈیو کلپ براق کو بھیجی گئی تھی۔۔۔براق پاگل ہو گیا تھا یہ دیکھ کر کہ فجر اس وقت اوپر واش روم کے اندر ہے اور وہاں پر بھی وہ محفوظ نہیں۔۔۔

حالانکہ براق نے تو فجر کی سیکیورٹی کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا تھا یہاں پر تو پرندہ پر نہیں مار سکتا تھا تو پھر کیسے اس کی بیوی اپنے ہی روم میں محفوظ نہیں تھی۔۔۔وہ کیسے جنگل کے بیچ سے پاگلوں کی طرح بھاگتا ہوا روم کے اندر پہنچا تھا۔۔۔

باتھ ٹپ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے، سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

کک۔ کیا ہوا ہے میں نے اب کیا کیا ہے؟؟

فجر ڈر کے مارے اپنے آنکھوں میں آئے ہوئے شیمپو کی چبھن کو بھی محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔

وہ معصوم جان اس قدر خوفزدہ تھی کہ اسے اپنا ہوش ہی نہیں تھا کہ وہ اس وقت کس حالت میں کھڑی ہے۔۔ صرف ایک کونا اس نے اپنے سامنے کیا تھا جو اس کے سراپے کو بھی ٹھیک سے چھپا نہیں پا رہا تھا۔۔

فجر تمہیں یہ لاکٹ کس نے دیا تھا؟؟

اس کے سوالوں کا جواب دیے بنا براق نے چہرہ اُٹھا کر گہرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے اپنا سوال پوچھا۔۔۔

فوراً ہی فجر نے بتا دیا تھا کہ اسے یہ لاکٹ کس نے گفٹ کیا ہے اور جس شخص کا اس نے نام لیا تھا براق کی دماغ کی نسیں پھٹنے کو تھی۔۔۔ اس کے دماغ میں طوفان آ چکا تھا اس شخص کا نام سن کر۔۔۔

براق جانتا تھا کہ فجر کا دشمن اس کے گھر میں موجود ہے مگر براق ہر گز یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا دشمن یہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔یعنی کہ فجر نے اتنے سالوں اس گھر میں گزارے جہاں پر وہ محفوظ بھی نہیں تھی اور جس شخص کا اس نے نام لیا تھا اس کا سن کر تو براق کا دماغ سن ہونے لگا تھا۔۔۔

فجر بار بار اپنی آنکھوں کو ہتھیلیوں سے صاف کر رہی تھی۔۔۔ جھاگ بہہ کر اس کی آنکھوں میں جا کر شدید جلن کی صورت اختیار کر چکا تھا۔۔۔اب جلن اس کی برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

اس کے بازو کو پکڑ کر چلتے ہوئے شاور کے نیچے کھڑا کرتے ہوئے اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے اسے کور کیے کھڑا تھا جیسے اب بھی اسے کوئی دیکھ رہا ہو۔۔۔وہ بیوی تھی اس کی اور اس کے بچپن کا جنون۔۔۔وہ جنون جس کو اس نے اپنے سینے پر درد لیتے ہوئے لکھوایا تھا۔۔۔

پیار سے محبت۔۔۔ محبت سے جنون۔۔۔ جنون سے دیوانگی۔۔۔اور دیوانگی سے بڑھتے بڑھتے اب وہ

پاگل پن کی حدوں تک محبت کی سرحدوں کو پار کر چکا تھا۔۔۔ جہاں سے لوٹنا مشکل تھا مرنا آسان۔۔۔

اور اپنی بیوی کی عزت کو یوں نیلام ہوتے ہوئے دیکھ، وہ مر ہی تو رہا تھا۔۔۔

شیمپو کو اس کے ریشمی بالوں میں انگلیاں ڈال کر اپنے ہاتھوں سے دھو کر نکال چکا تھا۔۔۔اس وقت وہ بالکل اس کے سامنے لباس نہ ہونے کے برابر مخملی وجود لیے کھڑی تھی۔۔۔

وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ اسے شرم بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔۔۔

کیوں۔۔۔کیوں فجر تم اتنی بے وقوف ہو؟؟

تم معصوم ہو بے وقوف ہو کیا ہو۔۔۔کیا تمہیں نہیں پتہ چلا کہ تمہارے قریب رہنے والے لوگ ہی تمہارے دشمن ہیں؟؟

فجر پھٹی پھٹی ہوئی آنکھوں سے براق کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔۔۔آج پہلی بار براق کے چہرے پر شدید غصے کے ساتھ کچھ اور بھی تھا اس کو جنون بھرا عشق کہا جا سکتا تھا۔۔۔

مم۔۔۔مجھے نہیں سمجھ آرہا!!

آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟

وہ خوف سے روتی ہوئی اس کے سینے میں سر چھپا گئی تھی۔۔۔

تمہیں کیسے سمجھ آئے گا۔۔ سمجھ تو میں نہیں سکا کہ وہ کون ہے تمہارے گھر میں تمہارا دشمن جو گھات لگا کر تمہاری عزت کی دھجیاں اُڑا رہا تھا۔۔

تم تو معصوم تھی اس لیے سمجھ نہیں سکی مگر میں تو ہوشیار تھا میں تو پھر بھی نہیں سمجھ سکا۔۔

اس کو باہوں کے حصار میں کسے ہوئے دماغ میں سوچ رہا تھا۔۔واش روم میں پوری طرح خاموشی طاری ہو چکی تھی۔۔

وہ سسکتے ہوئے اس کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔اسے خوف آرہا تھا اس کی آنکھوں سے۔۔

مگر اسی کے سینے میں اسے راحت مل رہی تھی۔۔وہ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔۔

اسے شاور دے کر خشک ٹاول سے اسے لپیٹ کر اپنے بازوں میں اُٹھا لیا تھا۔۔وہ اب بھی اس کے سینے میں سر چھپائے ہوئے، خوف زدہ سانسیں لے رہی تھی۔۔وہ آہستہ آہستہ قدموں کو اُٹھاتے اسے بیڈ پر لے آیا تھا۔۔

اس کے بھیگے بدن کو کمبل کے اندر ڈالتے ہوئے وہ وہیں بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھ گیا تھا۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے ہوئے وہ اپنے سینسز میں شاید نہیں تھا۔۔۔

فجر تو اس قدر خوفزدہ تھی کہ کمبل کے اندر چہرہ چھپا گئی۔۔۔اس کے کانپتے ہوئے وجود کو وہ کمبل کے اوپر سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

براق کا دل اس وقت چاہ رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر پورے جنگل میں آگ لگا دے کیسے اس کی بیوی اس کے ہاتھوں میں محفوظ نہ رہ سکی۔۔۔

جس فجر کی حفاظت کرنے کی وہ کوشش کر رہا تھا اس فجر کے گلے میں پہنا ہوا لاکٹ اس کی عزت کو تار تار کر چکا تھا۔۔۔

اور وہ کتنی معصوم تھی وہ جانتی تک نہیں تھی کہ ابھی تک اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔

اب اسے جلد از جلد یہاں سے کہیں اور شفٹ کرنا تھا۔۔۔کیونکہ دشمن اس کی سوچ سے زیادہ چالاک نکلا تھا وہ لاکٹ سے لوکیشن ٹریس کر چکا ہو گا۔۔۔یہ بات سمجھنے میں براق کو دیر نہیں لگی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اس نے نیو جگہ شفٹ ہونے کا پورا پلان تیار کر لیا۔۔۔وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو کر سوچ رہا تھا۔۔۔اب دشمن کا اگلا قدم کون سا ہو گا بس یہ دیکھنا تھا۔۔۔

....

اس کو پکڑو اور ٹرائی کرو۔۔۔مجھے اس طرح کے ڈریسز بالکل پسند نہیں۔۔۔

بلاج جو حوریہ کے لیے سلیکٹ کر رہا تھا حوریہ اسے ریجیکٹ کر کے ہٹا دیتی تھی۔۔۔یہ بھی حوریہ کا اکڑ اور غصہ دکھانے کا ایک انداز تھا۔۔۔

تم میرے صبر کو آزما رہی ہو اگر میں نے صبر کا دامن چھوڑ دیا تو حور تمہیں یہاں سے اُٹھا کر ایسی جگہ لے جاؤں گا جہاں پر جا کر اپنی پسند کا ہر ڈریس پہنانے کے بعد تمہیں ہر اینگل سے دیکھوں گا۔۔۔

اور سارے ڈریسز ٹرائی کروانے کے بعد تمہاری وہ حالت کر دوں گا کہ تم اپنے ہی گھر میں کسی سے نظر ملانے کے لائق نہیں رہو گی۔۔۔

قسم سے تمہاری وہ حالت کر دوں گا کہ منہ چھپاتی پھرو گی سب سے۔۔۔

اس کے قریب ہوتے ہوئے آنکھیں دکھا کر سرگوشی میں کہا تو حوریہ نے سٹپٹا کر قدم پیچھے لیے تھے۔۔۔

اس کی دی ہوئی دھمکی کا حوریہ پر اثر تو ہوا تھا-- بلاج کے ہاتھ سے ڈریس چھیننے والے انداز میں لے کر اسے گھورتے ہوئے-- اس کے پاؤں پر زور سے اپنا پیر مارتے ہوئے غصہ نکال کر ڈریس لے کر ٹرائل روم میں گھس گئی تھی--

وہ مٹھیاں میچے رہ گیا تھا-- جتنی زور سے اس نے پینسل ہیل والی سینڈل کو اس کے پاؤں پر مارا تھا پشاوری چپل کے اندر سے اس کے پیر پر زخم ہو چکا تھا--

حوریہ ایک بار تم میری دسترس میں آجاؤ خدا کی قسم تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم سسکتی رہ جایا کرو گی--

بالاج دانتوں کو پیستے ہوئے سوچ کر رہ گیا---

....

وجی---وجی--

ہمم--

میری بات تو سنیں۔۔۔

سن رہا ہوں۔۔۔

آپ کتنے ڈھیٹ بن جاتے ہیں وجی۔۔۔

یار منت سونے دو آج سنڈے ہے کیا کروانا ہے تم نے مجھ سے ؟؟
وجدان شرٹ لیس سینہ لیے ہوئے بیڈ پر اُلٹا لیٹا ہوا تھا نماز کے بعد وہ واپس سو گیا تھا۔۔۔وجدان سوتے ہوئے اکثر شرٹ اُتار کر سوتا تھا۔۔شرٹ پہن کر اسے نیند نہیں آتی تھی حالانکہ اس کی یہ تھینک منت کو بالکل سمجھ میں نہیں آتی تھی۔۔۔

سنڈے ہے تو کیا سارا دن آپ سوتے رہیں گے ؟؟
مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔میری بات سنیں!!
وجدان کی کمر پر نازک سا ہاتھ سہلاتے ہوئے اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

سوتا رہوں گا تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔اگر اُٹھ گیا تو پھر تمہارے لیے ہی مشکل کھڑی کر دوں گا۔۔۔پھر تمہارے رونے دھونے شروع ہو جاتے ہیں کہ میں سنڈے کو بھی تمہیں سکون نہیں لینے دیتا۔۔۔

و.جی سنڈے کو تو مجھے بھی چھٹی ملنی چاہیے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

وہ تکیے پر سر رکھے لیٹا ہوا بند آنکھوں سے نیند میں جواب دیتا ہوا بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

وجدان کی آواز بے حد خوبصورت تھی اور اوپر سے نیند کی خماری میں دُشمنِ جاں جب بولتا تو منت کی دل کی دھڑکنوں کے تار چھیڑ جاتا تھا۔۔۔

اتنے شریف آپ ہیں نہیں جتنے بن رہے ہیں۔۔۔ایمانداری سے بتائیں شادی کے بعد ایسا کون سا سنڈے ہے جس سنڈے کو آپ نے فرمانبرداری دکھا کر میری بات مانی ہو۔۔۔

اچھا جی مطلب کہ میں شریف نہیں ہوں اور میں یارِ وجدان کی کوئی بات نہیں مانتا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا، کروٹ لیتا، سیدھا ہو کر، دونوں بازو اس کی کمر پہ رکھے ہوئے، اسے اپنے چہرے پر جھکائے ہوئے تھا۔۔۔

خوبصورت گہری بلو آئیز سے دلفریب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔منت کے بھیگے بھیگے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے وہ سانسوں میں اُتار رہا تھا۔۔۔

اس کے ریشمی بال آبشار کی طرح اسکے چہرے پر پھیل گئے تھے۔۔۔جن کو ہاتھ سے ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے وہ ایک کندھے پر لا چکی تھی۔۔۔

ہاں اگر آپ میری بات مانتے ہیں تو پھر جو میں کہنے جا رہی ہوں وہ مان کر ثابت کریں۔۔۔

وہ لاڈ سے بولتے ہوئے نظریں اس کے سینے پر ٹکائے انگلیوں سے اس کے سینے کے گھنے بالوں سے کھیل رہی تھی۔۔۔

میرے یار کا صبح صبح اپنے عاشق کی جان لینے کا ارادہ ہے۔۔۔جو اس طرح شرما کر میرے حواسوں پر چھا رہی ہو!!

وجدان اس کی ادا پر قربان ہوتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

آپ میری بات کو ٹالیں مت اور بتائیں جو میں کہوں گی وہ آپ مانیں گے نا؟؟

میں نے آج تک اپنے یار کی کوئی بات ڈالی ہے جو اب ایسی جرات کروں گا؟؟

اور ایسا کیا کام پڑ گیا میرے یار کو جس کے لیے اتنی تمہید باندھنا پڑ رہی ہے؟؟

اس کے ریشمی بالوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے ہاتھ کی پشت سے مخملی گالوں کو سہلاتے ہوئے اس کی نظروں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

پہلے وعدہ کریں آپ میری بات پر میرا مذاق نہیں اُڑائیں گے اور نہ ہی انکار کریں گے۔۔۔

منت اٹیک مت کروا دینا۔۔۔اتنا سسپنس مت بڑھاؤ، تمہاری باتوں کا میں مذاق نہیں اُڑاتا اور بات اگر ماننے والی ہوئی تو کبھی انکار کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ تمہاری ہر خواہش میرے لیے بہت معنی رکھتی ہے۔۔۔

بتاؤ کیا کہنا ہے؟؟

مجھے ہمارا بی بی چاہیے۔۔۔

کیاا۔۔۔

ایسے کیا چلا کر پوچھ رہے ہیں جیسے میں نے کوئی دنیا سے انوکھی بات کر دی ہو۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔

دیکھا میں نے پہلے ہی کہا تھا آپ میرا مذاق اُڑائیں گے۔۔۔

وجدان کے قہقہے پر شکل کے زاویے بگاڑتے ہوئے جھٹکے سے ناراض ہو کر اُٹھنے لگی تھی کہ وجدان نے گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے قید کیے رکھا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔

مجھ سے بات نہیں کرنی تو پھر کس سے کرنی ہے؟؟

اس کے لبوں کو لبوں سے چومتے ہوئے وجدان دلکش انداز سے مسکرا کر دیکھ رہا تھا اپنے یار کو۔۔۔جس کو بی بی چاہیے تھا خود تو اس کی حرکتیں بچوں سے بھی گئی گزری تھیں۔۔۔

منہ کو مت پھولاؤ کھا جاؤں گا صبح صبح تمہیں اس روپ میں دیکھ کر۔۔۔
اس کے پھولے ہوئے گالوں کو لبوں سے چومتے ہوئے دیوانگی بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنا مجھ پر فرض ہے اور اپنے یار کی کسی خواہش کو رد کرنا وجدان کے بس میں نہیں۔۔۔ مگر میرے بچے پہلے تم خود تو بڑی ہو جاؤ اس کے بعد بے بی پلان کریں گے۔۔۔اور پھر ایک نہیں دو نہیں تین نہیں پوری کرکٹ ٹیم بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔

اور بے فکر رہو تمہارے وجی کے اندر سے بہت سے بے بی باہر آئیں گے۔۔۔
وہ بے باکی سے کہتا ہوا اسے شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

اوں ں ں۔۔۔
بے شرمی مت دکھائیں بس مجھے یہ بتائیں کہ آپ میری بات مان رہے ہیں یا نہیں؟؟
اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر رخ دوسری طرف کرتے ہوئے شرماتے ہوئے نظر جھکا گئی۔۔۔

بے شرمی نہیں دکھاؤں گا تو بے بی کیسے آئے گا۔۔۔بے بی بنانے کے لیے سب سے پہلا رول ہی یہی ہے کہ بے شرم ہونا پڑتا ہے۔۔۔

و.جی۔۔۔۔۔۔

وجدان نے شرارتی لبوں سے جو حرکت کی تھی وہ سسک کر چلا اُٹھی۔۔۔

بولو و.جی کی جان۔۔۔

آپ اس طرح کی حرکتیں میرے ساتھ مت کیا کریں۔۔۔

وجدان کے ہاتھ کو تھامے ہوئے جھنجھلا کر بول رہی تھی۔۔۔

اچھاجی یارِ وجدان ایسی حرکتوں کے لیے ایک اور بیوی لے آؤں۔۔۔

پاگل لڑکی وجدان جیسے شیر کو کلائی سے پکڑ کر قابو کرنا چاہتی تھی اور خود ہی اس کے شکنجے میں پھنس گئی۔۔۔ایک ہی جھٹکے میں اسے کانچ کی گڑیا کی طرح اُٹھا کر بیڈ پر لاتے ہوئے اس پر گھٹا بن کر چھانے لگا۔۔۔

لا کر دکھائیں میں آپ کی جان نہ لے لوں گی اگر آپ نے کسی کی طرف دیکھا بھی تو۔۔۔

وہ تڑپ گئی تھی وجدان کے صرف ایک الفاظ بولنے سے کہ وہ دوسری بیوی لے آئے گا۔۔۔

ہائے۔۔۔یارِ وجدان ایک ہی جان ہے میری اس کو کتنی بار لینے کا ارادہ ہے ہر گھڑی، ہر روز، ہر رات، ہر صبح، ہر شام تو لیتی ہو میری جان۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ وجی بڑی خوشی خوشی اپنی جان دینے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔۔۔

مدہوش سا ہوتا ہوا اس کے چہرے پر جھکا شرارتی انداز سے لبوں سے چومتے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

آپ چھوڑیں مجھے!!

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔آپ نے کیسے اتنی آسانی سے کہہ دیا کہ آپ ایک اور لے آئیں گے۔۔۔

تڑپ سے منت کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔نازک ہتھیلیوں سے رگڑ کر بے دردی سے صاف کرتے ہوئے جھنجھلا کر اس کی گرفت سے آزاد ہونا چاہتی تھی۔۔۔

میرا بچہ اتنی سی بات پر رونا شروع ہو گیا ہے اور پلان ماما بننے کے بنا رہا تھا۔۔۔
اس کی آنکھوں کو محبت سے چومتے ہوئے وجدان نے اس کی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر اوپر کی جانب پن کرتے ہوئے اس کی جھٹپٹاہٹ کو قید کر لیا۔۔۔

اس وقت کچھ بھی مت کہیں مجھے پتہ ہے کہ میں ماما بننے کے لائق نہیں اور نہ ہی اچھی بیوی ہوں۔۔۔
منت سیریس ہو چکی تھی۔۔۔ آنسوں کی روانی دیکھ کر وجدان کو احساس ہوا کہ صبح صبح اس نے اپنے یار کا دل دکھا دیا ہے۔۔۔

یارِ وجدان یہ تم صبح صبح رو کر مجھ پر زیادتی کر رہی ہو۔۔۔وجدان تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا یہ بات تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو اور اسی بات کا فائدہ اُٹھا کر رو کر میرے دل کو تڑپاتی ہو۔۔۔

میں نے صرف مذاق کیا ہے۔۔۔جان ہو تم میری اور اپنی جان کے بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا۔۔۔میرے دل میں تمہاری جگہ تو بچپن سے کوئی نہیں لے سکا۔۔۔
اب کیسے تم نے یہ سوچ لیا کہ تمہاری جگہ کوئی اور آسکتا ہے!!

محبت سے دیکھتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے بڑا محبت اور مان بھرا جذبہ اس پر لٹا رہا تھا۔۔۔

پھر آپ نے کیوں کہا کہ ایسی حرکتوں کے لیے آپ ایک اور لے آئیں گے، یہ بات میں مذاق میں بھی برداشت نہیں کر سکتی آپ نے کیوں کی؟؟

کیونکہ میرا یار نازک ہے، تھک جاتا ہے اپنے وجی کو برداشت کرتے کرتے۔۔۔اس لیے تمہاری ہیلپ کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔
منت کی شکل دیکھ کر وجدان کو ہنسی آرہی تھی اور ہنسی کے موڈ میں وہ ایک اور مذاق کر گیا۔۔۔

نہ میں نازک ہوں اور نہ مجھے آپ کی ہیلپ کی ضرورت ہے۔۔۔ایک بات کان کھول کر سن لیں وجی، اگر آپ نے میرے سوا کسی کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا تو میں آپ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتی، مگر قسم سے سامنے جو بھی ہو گا میں اس کا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔

اُففف۔۔۔یارِ وجدان اتنا غصہ۔۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

یہ تو آپ اپنے دل سے پوچھیں اگر میں ایسا کچھ کہوں تو آپ کیا کریں گے؟؟

جان لے لوں گا۔۔۔
وجدان نے آنکھیں دکھا کر مصنوئی انداز سے اس کی گردن دباتے ہوئے کہا۔۔۔

اسی طرح میرا ابھی آپ کی جان لینے کو ہی دل کرے گا،جب آپ کبھی میرے سوا کسی اور کو دیکھیں گے۔۔۔آپ میرے ہیں،صرف میرے ہیں اور ہمیشہ میرے ہی رہیں گے۔۔۔جب تک میں زندہ ہوں اور میرے مرنے کے بعد بھی اجازت نہیں ہے آپ کو کہ آپ کسی اور کو میری جگہ پر لائیں۔۔۔

میں تمہارا ہوں اور ہمیشہ تمہارا ہی رہوں گا مگر آج کے بعد یہ مرنے والی بات اپنی زبان پر مت لانا منت۔۔۔
ورنہ اپنی شدتوں سے تم پر وہ تشدد کروں گا کہ پورا ایک ہفتہ تم کمرے سے باہر جانے کے لیے لائق نہیں رہو گی۔۔۔

لہجے میں سرد پن اُتر آیا تھا۔۔۔

آپ کو مجھے ڈرانے کے لیے اور کوئی دھمکی نہیں ملتی؟؟
وجدان کی شدتوں والی دھمکی پر منت کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

نہیں۔۔۔
نہ تو کوئی اور دھمکی ہے میرے پاس اور نہ میں تمہارے ساتھ کوئی اور سلوک کر سکتا ہوں۔۔۔بس یہی ایک طریقہ ہے جس سے میں اپنا سارا غصہ تم پر اُتار سکتا ہوں۔۔۔تم جانتی ہو یہ دھمکی نہیں، اسے حقیقت میں بدلتے دیر نہیں لگے گی۔۔۔

آپ دھمکیاں چھوڑیں اور پہلے مجھے میری اس بات کا جواب دے جہاں سے ہم شروع ہوئے تھے۔۔۔
وجدان کو سیریس ہوتے دیکھ منت نے بات کا رخ چینج کیا۔۔۔

کون سی بات؟؟

ایک بار پھر سے دہراؤ مجھے یاد نہیں آرہی---

وجدان کے لب شرارت سے مسکرائے تھے---

وجی پلیز تنگ مت کریں---مجھے پتہ ہے کہ آپ کو یاد ہے---پھر بھی میں دوبارہ کہہ سکتی ہوں---

مجھے بے بی چاہیے!!

آپ کو نہیں لگتا اب ہمارا بے بی آجانا چاہیے؟؟

وجدان کے گلے میں بازو ڈالے ہوئے لاڈ جتاتے ہوئے بول رہی تھی---

ہمم---یارِ وجدان کو بے بی چاہیے---مگر ابھی ہماری شادی کو کوئی خاص ٹائم تو نہیں گزرا---جو آپ کو بے بی کی طلب ہونے لگی ہے---ابھی تو میں نے کھل کر اپنے یار کو پیار بھی نہیں کیا، اور تم میرے پیار میں شرکت کرنے والے بندے کو لانے کا سوچ رہی ہو---اس کے چہرے پر جھکا محبت بھری گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا---

و.جی ہمارا بے بی آنے سے ہمارا پیار اور بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گا اور ہمارا بی بی آپ کے پیار میں شرکت کیسے کر سکتا ہے،وہ تو چھوٹا سا پیارا سا معصوم سا ہو گا۔۔۔وہ وجدان کو ایسے سمجھا رہی تھی جیسے وہ کوئی چھوٹا بچہ ہو اور اسے پتہ نہ ہو کہ بے بی کیا چیز ہو تا ہے۔۔۔

ہمارا رشتہ الحمدللہ پہلے ہی بہت مضبوط ہے کوئی اور دلیل پیش کرو یارِ وجدان!!

یہ دلیل وجدان ورک کی سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمارا رشتہ یا میری محبت اولاد کی محتاج ہے کہ اگر اولاد نہ ہو تو ہمارا رشتہ کمزور پڑ جائے گا؟؟

و.جی مجھے آپ کو سمجھانا نہیں آتا۔۔۔آپ خود سمجھ جائیں نا مجھے بے بی چاہیے چھوٹا سا،پیارا سا۔۔۔

گلے میں باہیں ڈالے ہوئے باضد تھی۔۔۔

نہیں ابھی تم خود بڑی نہیں ہوئی۔۔۔جب تم بڑی ہو جاؤ گی اس کے بعد بے بی کے بارے میں سوچیں گے۔۔۔

انگوٹھا گال پر رکھ کر سہلاتے ہوئے اٹل انداز سے کہا۔۔۔

وجی پلیز ایسے تو مت بولیں میں بڑی ہو گئی ہوں۔۔۔یہ کیسی شیم لیس بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔میں کوئی فیڈر پیتی ہوں جو مجھے بے بی سنبھالنا نہیں آئے گا۔۔۔

اپنی جان دیکھی ہے تم نے میرے پیار کی نازک سی شدتوں سے صبح اُٹھ کر تمہاری جو رنگت ہے وہ زرد پڑ جاتی ہے اور بے بی والا پروسیجر کتنا لمبا چوڑا ہے تمہیں کچھ آئیڈیا ہے اس کے بارے میں؟؟

پہلی بات وجی آپ کی شدتیں نازک نہیں ہوتیں۔۔۔میری جان نکال لیتے ہیں آپ، اور دوسری بات مجھے سب پتہ ہے کہ بے بی والا پروسیجر کیسا ہوتا ہے میں نے یوٹیوب پر بہت ساری ریسرچ کی ہے اس کے بارے میں۔۔۔
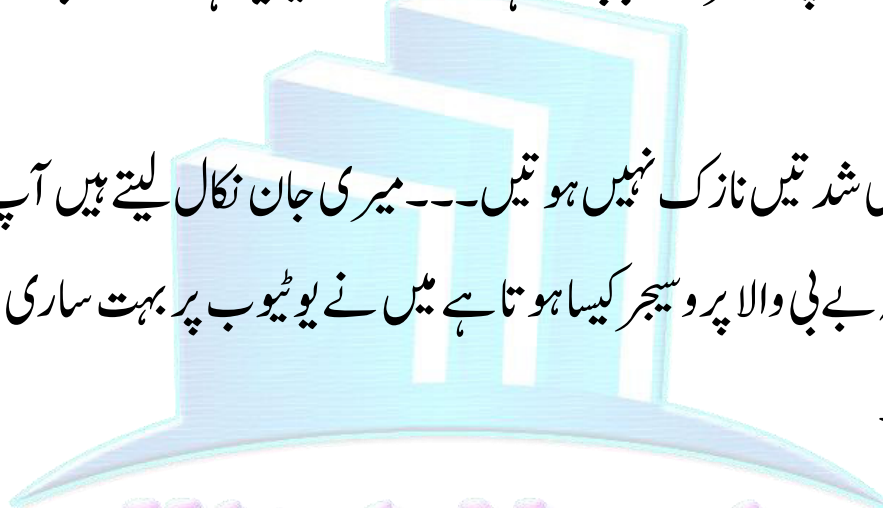
اچھا جی میں آپ کی جان نکال لیتا ہوں۔۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے منت کی شکایت سن کر۔۔۔

قسم سے تمہاری جان کو دیکھتے ہوئے میں پتہ نہیں اپنے کتنے ارمان ادھورے رکھ لیتا ہوں۔۔۔خدا کا شکر کیا کر لڑکی کے خدا نے اتنا رحم دل شوہر دیا ہے۔۔۔اور دوسری بات یوٹیوب کے اندر گھس کر ایسے فضول چیزیں دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

تم اپنا سارا فوکس مجھ پر رکھو مجھے بہت ضرورت ہے ابھی تمہارے پیار کی اتنے سال انتظار کیا ہے،تب جا کر تمہاری قربت میرا نصیب بنی۔۔۔ابھی سے میں کسی کی شرکت داری اپنی محبت میں برداشت نہیں کر سکتا اپنی اولاد کی بھی نہیں۔۔۔۔

مگر وجی۔۔۔

ششششش۔۔۔

بحث نہیں تم جانتی ہو کہ جس بات سے میں ایک بار انکار کر دوں اسے پھر میں اتنی آسانی سے ہاں میں تبدیل نہیں کرتا۔۔۔

وجدان کا انداز ایسا ہی تھا جو بات وہ کہہ دیتا کہ نہیں تو پھر مطلب وہ نہیں ہی ہوتا تھا۔۔۔

منہ سُجانے کی ضرورت نہیں جب مجھے لگے گا کہ میرا یار اس قابل ہو چکا ہے تو اپنے آپ بے بی پلان کر لوں گا۔۔اور ویسے بھی اس چھوٹو سے پیٹ کے اندر بے بی رکھو گی کیسے ؟؟

دو نوالے زیادہ کھانے سے تمہیں بد ہضمی ہو جاتی ہے۔۔

منت کے اُترے ہوئے چہرے کو دیکھ شرارتی انداز سے اس کا موڈ نارمل کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔۔

وہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے میں رکھ لوں گی اپنے بے بی کو، مگر آپ نے بے بی کو آنے ہی نہیں دینا تو پھر کیا فائدہ اس سوال کا؟؟

پھولے ہوئے چہرے کے ساتھ دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔

یارِ وجدان تمہارا ہر مسئلہ میرا مسئلہ ہی ہوتا ہے۔۔میری جان کیوں نہیں سمجھنے کی کوشش کر رہی کہ ابھی میرا بچہ تم اس قابل نہیں کہ بے بی کی ذمہ داری سنبھال سکو۔۔بے بی پلان کرنے سے پہلے آپ کو فزیکل طور پر بالکل ٹھیک ہونا پڑے گا۔۔

پہلے تو اچھے سے کھایا پیا کرو، صحت اچھی کرو اور کچھ وقت مجھے اپنی محبت کی بارشوں میں کھل کر تمہیں بھگو لینے دو، اس کے بعد پھر بے بی پلان کر لیں گے۔۔کون سا ہم بوڑھے ہوئے جا رہے ہیں جو اتنی

شدید ٹینشن تم نے پال لی ہے۔۔۔اور چہرے سے مایوسی کے سائے ہٹاؤ میرے ہوتے ہوئے یارِ وجدان کو مایوس رہنے کی اجازت نہیں۔۔۔

ہونٹوں سے، گالوں سے، آنکھوں تک چومتے ہوئے اس کے ہر نقش کو محبت سے عقیدت بھرا لمس پیش کر رہا تھا۔۔۔

وجی آپ بہت تیز ہیں اپنی بات منوانے کے بعد مجھے ناراض بھی نہیں رہنے دیتے۔۔۔

اس کی محبت بھرے نرم گرم لمسوں کو محسوس کرتے ہوئے بے اختیار بول کر وجی کی کمر کے گرد دونوں بازو ڈال کر حصار بناتے ہوئے مسکرا دی۔۔۔

کیسے ناراض رہنے دو یارِ وجدان۔۔۔تمہارے چہرے کی کِھلتی ہوئی مسکراہٹ چوہدری وجدان ورک کے جینے کی وجہ ہے۔۔۔

اس کے کانوں میں سرگوشیاں اُتارتے ہوئے اسے سچی محبت کے گہرے رنگوں میں بگھوتا ہوا اسنڈے کی صبح کو شبنمی بنا رہا تھا۔۔۔

میری بات تو آپ نے مانی نہیں۔۔۔اب آپ مجھے جانے دیں۔۔۔آج میں نے آپ کے لیے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنانا ہے۔۔۔

وجدان کی بدلتی ہوئی ٹون کو دیکھتے منت راہِ فرار چاہتی تھی۔۔۔ابھی تک رات کی شدتیں وہ بھولی نہیں تھی کہ نواب زادہ صبح صبح پھر اس پر اپنی محبت بھری سخت شدتیں لٹانے کو تیار تھا۔۔۔

میری جان کس نے کہا تھا صبح صبح میرے اتنا نزدیک آنے کو۔۔۔اب تو سوئے ہوئے شیر کو تم نے خود ہی جگایا ہے۔۔۔اب تو بنا تمہاری قربت کے اس دل کو چین نہیں آنے والا۔۔۔

اور رہی بات ناشتے کی تو ناشتہ تو میں ملازموں کے ہاتھ کا بنا بھی کھالوں گا۔۔۔

مگر جو مجھے تم سے چاہیے اس سے انکار کرنے کی جرات مت کرنا۔۔۔

سختی سے کہتے ہوئے اس پر ایک بار پھر سے گھٹا بن کے چھا گیا۔۔۔دھڑکنوں کو چومتے ہوئے اس کی روح تک اُترنے لگا۔۔۔

اس کی بے رحم شدتوں کو سہتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں بکھرتی چلی گئی۔۔۔اس کی سسکیوں کی آواز سے وجی کے آتشی لب کا مسکرا رہے تھے۔۔۔

....

براق پلیز بتائیں اب ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔کیا آپ لے جا کر مجھے سزا دینے والے ہیں؟؟
فجر جو براق کے کہنے پر چینج کر کے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔مگر کب سے ڈر کے دماغ میں سوچتی ہوئی فجر ہمت کر کے سوچوں کو زبان پر لے آئی۔۔۔براق نے نظریں اُٹھا کر سامنے کھڑی حسن و جمال کے پیکر کو ایک نظر دیکھا۔۔۔سوفے سے ٹیک لگائے سیگریٹ کے کش لیتا ہوا بلیک جینز اور بلیک شرٹ کے اوپر سکن کلر کی لیدر جیکٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔
ٹانگ پر ٹانگ جمائے گہری سوچ میں مبتلا تھا۔۔۔چہرے پر تنی ہوئی رگیں یہ بتا رہی تھی کہ اس وقت وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔۔۔آج اس نے بہت دنوں کے بعد بہت زیادہ سیگریٹ پی تھی۔۔۔ٹیبل پر رکھی ہوئی شیشے کی ایشٹرے سیگریٹ کے خالی کھوکھوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔

روم میں سیگریٹ کا اس قدر دھواں پھیلا ہوا کہ فجر کو سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔فجر کتنے دنوں بعد وہ اپنا من پسند لباس پہنے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

ایک ویڈیو نے سارا نظام ہی بدل دیا تھا۔۔اب تو اس کا ڈریس کی طرف دھیان بھی نہیں گیا تھا۔۔ مگر گہری گرے مغرور آنکھوں نے اسے باغور دیکھا۔۔

ڈارک بلو کلر کے لونگ فراک کو پہنے ہوئے بڑے سے دوپٹے کو کندھے پر ڈالے۔۔۔گھنے لمبے ریشمی بالوں کو چٹیا میں باندھ رکھا تھا۔۔۔میک اپ سے پاک نکھرا ہوا روپ لیے وہ کتنی حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس کی خوبصورتی میک اپ کی محتاج تو کبھی نہیں تھی۔۔۔

براق نے ایک نظر اُٹھا کر فجر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے چہرے کا تناؤ کچھ کم ہونے لگا۔۔ نظر اس معصوم ہستی پر گئی جس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔اس کے باوجود بھی اس نے اسے سزا دی کیونکہ اس کا برین واش کیا گیا تھا۔۔۔اسے ثابت کر کے ثبوتوں کے ساتھ دکھایا گیا کہ فجر کریکٹر لیس ہے۔۔۔جب تک وہ یہ سمجھ سکا کہ اس کہ اس کا برین واش کیا جا رہا ہے اور فجر کے ارد گرد ایک جال بچھایا جا رہا ہے جس سے فجر کی عزت کو تار تار کر دیا جائے گا۔۔۔فجر سے پرانی دشمنی کا بدلہ لیا جا رہا ہے یہ سب کچھ سمجھتے سمجھتے اسے بہت دیر لگ گئی تھی۔۔۔

جب تک وہ بات کی گہرائی کو سمجھ سکا، اتنی دیر میں بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔اس نے اپنی محبت کے ساتھ اتنا کچھ کر دیا تھا کہ جس کی بھرپائی شاید اس زندگی میں تو ممکن نہیں رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے ساتھ رہتی تھی،اس کی ہر بات مانتی تھی،کوئی شکوہ،کوئی شکایت،وہ لبوں پر نہیں لاتی تھی۔۔۔اس نے حالات کو تسلیم کر کے صبر کر لیا تھااور جب عورت صبر کر لیتی ہے وہی وقت مرد کے لیے کڑا امتحان ہوتا ہے۔۔۔

عورت تب تک مرد کی ہوتی ہے جب تک وہ اس کے سامنے روتی ہے،اپنا درد بیان کرتی ہے،جب وہ خاموش ہو جائے تو سمجھ لو کہ حالات مرد کے ہاتھ سے نکل چکے ہیں۔۔۔مرد جب خفا ہوتا ہے تو چیختا،چلاتا ہے۔۔۔مگر عورت جب خفا ہوتی ہے تو خاموش ہو جاتی ہے۔۔۔

جیسے فجر خاموش ہو گئی تھی اپنے ڈر کو سمیٹے ہوئے ہر رات اس کا سکون بن کر اس کی باہوں میں قید ہو کر گزارتی تھی۔۔۔

ہر دن مسکرا کر اس کا مزاج اچھا رکھنے کی کوشش کرتی۔۔۔براق بے وقوف نہیں تھا،وہ جانتا تھا کہ فجر سب کچھ ڈر سے کر رہی ہے،اس کے دل میں براق کے لیے نفرت ہے،شدید نفرت،یہ بات براق جیسے تیز دماغ آدمی کی نظروں سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔

کوئی شکوہ نہیں تھا اسے فجر سے، فجر کو اس مقام تک لانے والا وہ خود تھا۔۔۔براق کو بہت ہوشیاری سے فجر کے خلاف کیا گیا تھا۔۔۔دشمن یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ براق فجر سے بے انتہا پیار کرتا ہے۔۔۔

آج سے نہیں بچپن سے وہ شخص یہ جانتا تھا کہ براق کی آنکھوں میں فجر کے لیے پیار کا جہاں آباد ہے۔۔۔اس کے پیار کے جہان میں چالاک انسان نے پلاننگ کے تحت ایسی آگ لگائی کہ نہ چاہتے ہوئے بھی براق سے کچھ ایسی غلطیاں نہیں، گناہ ہو گئے جن کا شاید وہ کبھی ازالہ نہ کر سکے۔۔۔

وہ کس قدر خوفزدہ تھی یہاں سے جانے پر۔۔۔وہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسے سزا دینے کے لیے کہیں اور شفٹ کر رہا ہے۔۔۔کیسے بتاتا وہ اپنے دل کا حال کہ وہ اس کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے کہیں اور شفٹ ہو رہا ہے۔۔۔

کتنا بدنصیب ہوتا ہے وہ شخص!!

جو گر جاتا ہے محبوب کی نظروں سے!!

براق نے مضبوط ہتھیلی کو اس کے آگے پھیلاتے ہوئے خماری اور درد میں سُجی گرے آنکھوں سے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔۔

کانپتا ہوا ہاتھ فجر نے بنا سوچے سمجھے اس کے ہاتھ میں رکھ دیا تھا کہ کہیں انکار پر وہ سزا کی مستحق نہ ہو جائے۔۔۔

نرمی سے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اسے اپنی گود میں بٹھائے سر اس کے کندھے سے ٹکا گیا۔۔۔وہ سکون حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔براق کو اس وقت ذہنی سکون چاہیے تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ دیر اگر اور ایسے ہی سوچتا رہا تو اس کے دماغ کی نس پھٹ جائے گی۔۔۔

اسکے کندھے پر سر رکھے ہوئے ہاتھ میں جلتی کوئی سیگریٹ والا ہاتھ صوفے کی سائیڈ سے لٹکائے ہوئے تھا۔۔۔پتہ نہیں کیوں فجر کو اس وقت براق کی شخصیت قابلِ رحم لگ رہی تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ فجر کے دل میں براق کے لیے کوئی محبت تھی، نفرت کرتی تھی وہ اس سفاک شخص سے، شدید نفرت۔۔۔

براق کے ہاتھ سے جلتی ہوئی سیگریٹ کو لے کر شیشے کی ایشٹرے جو سامنے ٹیبل پر رکھی ہوئی تھی اس میں بجھا دیا۔۔۔یہ کام کر کے فجر نے بڑی ہمت دکھائی تھی۔۔۔

براق نے کندھے سے سر اُٹھا کر گہرے آنکھوں سے فجر کی جانب آئی بر وُاٹھا کر دیکھتے ہوئے اشارہ کیا کہ یہ کیا حرکت تھی۔۔۔

سس۔۔سوری۔۔۔آپ کی حالت ٹھیک نہیں۔۔۔

پلیز آپ سیگریٹ مت پیا کریں اور اگر آپ کو میری بات بُری لگی تو مجھے معاف کر دیجئے گا۔۔ سزا نہیں دینا میں دوبارہ ایسی غلطی نہیں کروں گی۔۔۔

وہ ڈر گئی تھی یہ سوچ کر کہ اب اسے اس بات کی سزا نہ مل جائے۔۔۔ سیگریٹ والی حرکت اس سے بے اختیار ہو گئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ کچھ نہیں کہوں گا، بس ایک چھوٹی سی گزارش ہے، کچھ دیر اپنی گود میں مجھے پیار سے سر رکھ کر سونے دو!!

فجر نے حیرانی سے براق کی جانب دیکھا تھا یہ براق ہی تھا۔۔۔ جو اس سے التجا کر رہا تھا، حالانکہ وہ فجر کا پابند نہیں تھا۔۔۔ وہ تو ہمیشہ اس کے نازک وجود پر اپنی من مانیاں کرتا ہوا توڑ جاتا تھا۔۔۔ اور آج وہ اس سے گزارش کر رہا تھا ایک دم فجر کو لگا کہ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔۔۔

ایسے مت دیکھو جانتا ہوں جو تم سوچ رہی ہو۔۔۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں تم پر زبردستی کر کے حکمرانی کر سکتا ہوں، مگر تمہارے دل پر راج نہیں، یہ بات تم نے ہی مجھے کہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کا مفہوم سمجھتے ہوئے براق نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے کچھ لمحوں کے لیے تمہاری مرضی سے تمہاری پیار بھری قربت چاہیے۔۔۔ من مانی سے صرف تمہارا وجود حاصل کر سکتا ہوں مجھے سکون کی ضرورت ہے۔۔۔

فجر نے اس کے چہرے پر درد، مایوسی اور ڈر دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

فجر کا ہاتھ نرمی سے تھامے وہ بیڈ پر آیا، اسے بیڈ پر بیٹھا کر، وہ بیڈ سے ٹانگیں نیچے لٹکائے اس کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔۔۔

جیسے کوئی بچہ اپنی ماں کی گود میں لیٹ کر کچھ پل سکون کے چاہتا ہو، جیسے کوئی درد میں ٹوٹا ہوا شخص اپنے محبوب کے پاس سکون حاصل کرنا چاہتا ہو، کچھ ایسی ہی حالت تھی اس وقت براق کی تھی۔۔۔

آنکھیں بند کیے وہ اس کی گود میں سر رکھے لیٹا رہا تھا۔۔۔ فجر کی نازک ہتھیلیوں کو تھامے ہوئے لبوں سے لگا کر بار بار چوم رہا تھا۔۔۔

اس کا یہ کرنا فجر کو بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ آج فجر براق کے چہرے کو بہت نزدیک سے، بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ گرے آنکھیں اس نے بند کر رکھی تھی اور چہرہ بالکل اس کے چہرے کے مقابل تھا۔۔۔ یہ شخص اتنا خوبصورت تھا کہ اگر یہ سفاک اور ظالم فطرت کا نہ ہوتا تو شاید دو میں سے ہر ایک لڑکی اس پر مر مٹنے کے لیے تیار ہو جاتی بے شک وہ پُرکشش پرسنیلٹی کا مالک تھا۔۔۔

شاید یہ سفاک اور ظالم نہ ہوتا تو میرے دل پر راج کرتا۔۔۔
فجر سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔وہ اس قدر پُر کشش لگ رہا تھا کہ فجر نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی آنکھیں بند ہیں تو وہ دیکھ نہیں رہا،اسے کیا پتہ تھا کہ مقابل کے دل کی دھڑکنیں اُتھل پُتھل ہو رہی ہیں،اس کی آنکھوں کی حرارت کو محسوس کرتے ہوئے۔۔۔

سچ کہتے ہیں محبت کو محبت سے دیکھنے کے لیے آنکھوں کی بینائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔دیکھے بنا بھی براق محسوس کر سکتا تھا کہ اس کا محبوب اسے کتنی غور سے دیکھ رہا ہے۔۔۔اب یہ دیکھنا محبت کا حامل تھا یا نفرت کا یہ وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔۔

اس وقت آنکھیں کھول کر وہ اس تپش کو کھونا نہیں چاہتا تھا جو اس کے چہرے کا نصیب کبھی بنتی ہی نہیں تھی،وہ ڈرتی تھی،گھبراتی تھی اس سے۔۔۔کبھی نظر بھر کر دیکھتی ہی نہیں تھی۔۔۔

آنکھیں بند کیے اس کی گود میں سر رکھ کے اس کا سٹریس لیول تیزی سے کم ہونے لگا تھا۔۔۔وہ اس قدر سکون محسوس کر رہا تھا کہ کچھ ہی دیر میں گہری نیند میں چلا گیا۔۔۔وہ جو بے چینی سے پوری رات سو نہ سکا تھا۔۔۔وہ سکون ملتے ہی گہری نیند میں سو گیا۔۔۔فجر کچھ دیر سے دیکھتی رہی مگر پھر اسے گہری نیند میں دیکھتے ہوئے نہ تو اس کی اُٹھانے کی ہمت تھی اور نہ ہی وہ اُٹھانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ کس قدر چہرے پر سکون سمیٹے سو رہا تھا۔۔۔بیڈ کراؤن سے سر ٹکائے وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے گہری سوچ میں کہیں اور ہی پہنچ گئی۔۔۔

فجر کے دونوں ہاتھ اب بھی براق کے ہاتھوں میں تھا ئی جس کو اس نے اپنے سینے پر پکڑ کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی، کبھی نہیں، آپ بدل رہے ہیں۔۔۔

کیوں، مجھے نہیں پتا۔۔۔مگر آپ جتنے مرضی اچھے بن جائیں، میں کبھی نہیں بھولوں گی آپ کی دی ہوئی ذلت کو۔۔۔

نہیں بھولوں گی اپنے اوپر ہوئے تشدد کو۔۔۔آپ نے فجر کو کیا سے کیا بنا دیا۔۔۔

بند آنکھوں سے سوچتے ہوئے آنسو روانی سے بہہ کر اس کے رخسار جلا رہے تھے۔۔۔براق کے دیے ہوئے زخم شاید فجر کے دل کی دنیا کو کبھی آباد نہ ہونے دیں۔۔۔

دونوں ہی ویران دل کو لیے کچھ دیر نیند کی آغوش میں لیٹے ہوئے کتنے پُر سکون لگ رہے تھے۔۔۔

....

بلاج نے مہندی کے لیے لائٹ گرین کلر کا جامہ وار کا کرتا پہن رکھا تھا۔۔ آج بھی اس نے اپنا اسٹائل نہیں بدلا تھا، کف کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے، ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا، پرفیوم لگا کر، تیاری کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے، کچھ سوچ کر مسکرایا تھا۔۔۔

بلاج چوہدری کے لب مسکرائے تھے تو مطلب کہ اس کے دماغ میں حوریہ کا خیال آیا تھا۔۔۔اگر حوریہ کا خیال آیا تھا تو ظاہر سی بات ہے حوریہ کو ٹارچر کرنے کا کوئی نیا طریقہ سوچا ہو گا۔۔۔کیونکہ بلاج چوہدری کی زندگی میں سب سے بڑی خوشی یہی تھی کہ آج کی رات کے بعد وہ جب چاہے دن میں جتنی بار چاہے حوریہ کو ٹارچر کر سکتا تھا۔۔۔

مسکراتے لبوں سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے ہوئے موبائل کو اُٹھا کر حوریہ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

حوریہ کی بچی فون اُٹھاؤ، اگر فون نہیں اُٹھایا تو قسم سے تمہیں مہندی لگنے سے پہلے اگر اُٹھا کر مری کی پہاڑیوں میں نہ لے گیا تو میرا نام بلاج نہیں۔۔۔مہندی بعد میں ہو گی اور سہاگ رات پہلے، اب تمہاری مرضی کے پہلے مہندی لگوانی ہے یا سہاگ رات منانی ہے۔۔۔

کافی بار فون ملانے کے بعد بلاج نے شدید غصے سے ڈریسنگ ٹیبل پر مکا مارا تھا۔۔۔مقابل حوریہ تھی اس نے ہمیشہ کی طرح پہلی بیل پر نہ تو بلاج کا فون اُٹھایا اور نہ ہی اسے اُٹھانا تھا۔۔۔

چار بار کال ملانے کے بعد بلاج نے شدید غصے سے وائس میسج کیا اور اس کی اُمید کے مطابق حوریہ نے اسے فوراً سین کر لیا۔۔۔مطلب کہ وہ فون کے پاس تھی وہ اور جان بوجھ کر اس کا فون ریسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔

کیا تکلیف ہے جو اس طرح کے بدتمیزی سے بھرے ہوئے وائس میسج بھیج رہے ہو۔۔۔

بلاج بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ حوریہ کو لائن پر کیسے لانا ہے اس کی اُمید کے مطابق دو سیکنڈ کے اندر اس کی کال آچکی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اس طرح کا میسج سن کر جلن سے وہ ضرور جھگڑا کرنے کے لیے کال کرے گی اور وہی ہوا۔۔۔

فون کیوں نہیں اُٹھا رہی تھی؟؟

میری مرضی تمہاری غلام نہیں ہوں جو تمہاری مرضی سے تمہارے حساب کے مطابق سب کچھ کروں۔۔۔میرا دل نہیں تھا فون اُٹھانے کو اس لیے نہیں اُٹھایا بات ختم۔۔۔

وہی اکڑ اور ایٹیٹیوڈ سے بھری ہوئی آواز تھی۔۔۔

مگر آج بلاج کو حوریہ کی بات پر غصہ نہیں ہنسی آرہی تھی اور یہ ہنسی بلاج کی جیت کی خوشی ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

کل رات کو وہ حوریہ کو اس کی مرضی کے خلاف اپنی دسترس میں، اپنے گھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لا کر جیت جائے گا۔۔۔وہ اپنی جیت کا جشن منانا چاہتا تھا اور جشن اس وقت تک ادھورا تھا جب تک وہ حوریہ کے چہرے پر بے بسی کے تاثرات نہ دیکھ لے۔۔۔

حور بے بی بد تمیزی سے بھرا نہیں، رومینس بھرا وائس میسج کیا ہے، میری تو آج کی رات بڑی مشکل سے گزرے گی۔۔۔

جانتا ہوں تمہارے دل کا بھی یہی حال ہے مگر تھوڑا صبر رکھنا۔۔۔بھکتے جذباتوں پر کنٹرول رکھنا۔۔۔یہ نہ ہو کے آدھی رات گاڑی لے کر نکل پڑو مجھے ملنے کے لیے۔۔۔لوگ کیا سوچیں گے کہ مہندی کی دلہن کس قدر اُتاولی ہے اپنی خوبصورت شوہر سے ملنے کے لیے۔۔۔اسی لیے فون کر کے سمجھانا چاہ رہا تھا۔۔۔

بلاج۔۔۔۔۔۔۔

میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہارے کھانے میں زہر ڈال کر تمہاری جان لے لوں۔۔۔اور بہت جلد تم میرے ہاتھوں سے ضرور ضائع ہو جاؤ گے گھٹیا انسان، بہت خوش فہمی ہے تمہیں اپنے بارے میں۔۔۔ بلاج کا نشانہ بالکل ٹھا کر کے لگا تھا، وہ تلملا اُٹھی تھی، چیخ رہی تھی۔۔۔اور وہ مزے لے رہا تھا۔۔وہ یہی تو چاہتا تھا کہ وہ چیخے، چلائے۔۔۔

حور بے بی زہر دینے کی کیا ضرورت ہے، جان لینے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔۔۔بس راتوں کو ہاٹ بنا دینا میں خود ہی فدا ہوتے ہوئے تم پر مر جاؤں گا۔۔۔بہت سارے سیکسی ڈریسز آج خرید کر لایا ہوں۔۔۔جو تم مجھے روز رات کو پہن کر دکھایا کرنا۔۔۔میں وہ سب ڈریسز لے آیا ہوں جو تمہیں کل مال میں دکھائے تھے، جو تم نے کل مال میں جان بوجھ کر بھولنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے چھوڑ دیے تھے۔۔۔میں تو تصور کر رہا ہوں تم پہن کر کتنی ہاٹ لگو گی۔۔۔

بکواس بند رکھو!!

میں تو نہیں پہنوں گی تم خود ہی اپنے ہاٹ ڈریسز پہن کر دیکھتے رہنا، میں تمہاری کوئی بھی بے ہودگی والی بات نہیں ماننے والی۔۔۔

حور بے بی یہ تو وقت بتائے گا کہ تم میری بات مانتی ہو یا نہیں۔۔۔اگر نہیں مانو گی تو ماننے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔

تم شاید بھول گئی ہو ابھی تو تمہیں مجھے وہ بھی پہن کر دکھانی ہے، جو اس دن میں بہت سارے رنگ برنگیاں، خوبصورت، تمہاری ڈریسز کے نیچے پہننے کے لیے لایا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہارے پاس سوائے فضول گفتگو کے اور کرنے کے لیے کوئی بات نہیں۔۔۔میں فون بند کرنے لگی ہوں۔۔۔

حور یہ اس کی بے باقیوں سے لال ہونے لگی تھی۔۔۔

اگر فون بند کیا تو جو بول رہا ہوں وہ کر کے بھی دکھا سکتا ہوں۔۔۔اور میں کتنا بے شرم ہوں یہ بات مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

فون بند کرتی ہوئی حور کے ہاتھ رک گئے تھے۔۔۔جانتی تھی کہ بے شرم تو وہ ہے، تھوڑا نہیں حد سے زیادہ اور آج اپنے مائکے میں گزارنے والی آخری رات کو وہ اس کی بے شرمیوں کی نظر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ایسا نہیں کہ وہ اس سے ڈر رہی تھی بلکہ آج رات کے بعد وہ ہر ڈر کو اُتار کر اس کی زندگی کو تہس نہس کرنے کا ارادہ بنا چکی تھی۔۔۔

تم چاہتے کیا ہو؟؟

جو کہنا ہے جلدی کہو، میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہے، اپنی یہ فضول کی گفتگو بند کرو، مجھے نیچے جانا ہے، مہندی کا ریسپشن شروع ہو چکا ہے اور میرے بھائی اور میری فیملی میرا ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔

ہائے ے ے ے۔۔۔کتنی بے چین ہو میرے نام کی مہندی لگوانے کے لیے حور بے بی۔۔۔

میں تو تمہیں زہر دے کے مارنے کے لیے بھی بہت بے چین ہوں۔۔۔

لفظوں کو چباتے ہوئے بامشکل اپنا غصہ روک رہی تھی۔۔۔

نہیں ہو بے بی اگر مجھے مار دو گی تو تم بیوہ ہو جاؤ گی اور تمہاری زندگی کے تمام رنگ اُڑ جائیں گے اور میں تمہاری زندگی کے رنگ اُڑتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

یار اتنی ہاٹ کلر فل ڈریسز خریدی ہیں میں نے تمہارے لیے اور جو اتنی ساری رنگ برنگی برینڈڈ (وہ) تمہارے لیے خریدی ہیں پھر تو تم وہ بھی نہیں پہن سکو گی۔۔۔

نو نو نو میں ابھی مر نہیں سکتا۔۔۔

میں فون بند کر دوں گی اگر اب تم نے نہیں بتایا کہ تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے!!

وہ چلاتے ہوئے بولی۔۔۔

مہندی کے ریسپشن کے لیے تیار ہو گئی ہو؟؟

ہاں ہو گئی ہوں کیوں تم نے بیوٹیشن کو بھیجنا تھا میرے لیے۔۔۔

اگر تمہارے بھائیوں کی اوقات نہیں ہے تیار کروانے کی تو بولو کون سی بیوٹیشن کو بھیجوں۔۔۔چوہدری بلاج میں اتنادم ہے کہ وہ اپنی زبردستی سے ہونے والی بیوی کو تیار کرواسکے۔۔۔

تمہیں میرے بھائیوں کے لیے زہر اُگلنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں۔۔۔میرے بھائیوں نے کب تم سے التجاکی کہ تم ان کی بہن کی ذمہ داری اُٹھالو۔۔۔

تمہارے بھائیوں کو اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی،التجاسے پہلے ہی میں نے ان کی مصیبت کو اپنے گھر لانے کا سوچ لیا ہے۔۔۔

میں فون بند کر کے جارہی ہوں۔۔۔

اوئے فون بند مت کرناورنہ مجھ سے بُراکوئی نہ ہوگا۔۔۔

تم سے زیادہ بُراکوئی ہو بھی نہیں سکتا۔۔۔

یہ الزام کل رات کو لگانا مجھ پر۔۔۔

فلحال مہندی کی پکس بھیجو!!

کیوں؟؟

فاتحہ خالی کروانی ہے!!

اپنی شکل آئینے میں دیکھ کر کروالو!!

شٹ اپ!!

یو شٹ اپ!!

تمہیں تمیز نہیں سکھائی کسی نے کہ ایک دن بعد ہونے والے شوہر سے کس طرح تمیز سے پیش آتے ہیں بدزبان لڑکی!!

تجھے کسی نے تمیز نہیں سکھائی کہ ایک دن بعد ہونے والی بیوی کے لیے اتنے بے صبرے ہونے کی ضرورت نہیں، اُتاولے انسان!!

بکواس بند کرو تمہیں دیکھنے کے لیے چوہدری بلاج مرا نہیں جارہا، مگر پورے خاندان کے دیکھنے کے بعد دیکھی ہوئی چیز کو دیکھنے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے!!

من چاہی تو نہیں، مگر ہو تو میری بیوی تمہیں سب سے پہلے دیکھنے کا حق صرف مجھے ہونا چاہیے!!

اگر میں من چاہی بیوی نہیں تو تم کون سا میرے خوابوں کے شہزادے ہو، میرا بس چلے تو ابھی تمہیں اپنی زندگی سے نکال کر باہر پھینک دوں!!

حور بہت مہنگی پڑے گی تمہیں یہ زبان درازی!!

حوریہ ورک سستی چیزوں کا شوق رکھتی بھی نہیں ہے!!

انٹرسٹنگ ویری انٹرسٹنگ۔۔۔

تمہارا یہ شوق تمہیں بہت مہنگا پڑے گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ!!

تم تھک نہیں جاتے دھمکیاں دیتے دیتے۔۔۔

حور بے بی۔۔۔مجھے پکس سینڈ کر دو ورنہ خود ذمہ دار ہو گی، جو تمہارے ساتھ ہو گا۔۔۔

وہ دھمکی دیتے ہوئے فون بند کر چکا تھا۔۔۔

حوریہ پہلے تو اس کی دھمکی کو نظر انداز کر کے اپنا فون ہاتھ میں تھامے نیچے جا رہی تھی، مگر پھر اپنے ارادے کو ترک کرتے ہوئے مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی کچھ پکس لے کر اسے سینڈ کر دیں۔۔۔

آج حوریہ اور بلاج دونوں کی مہندی کا ریسپشن بڑوں کی رضامندی سے اکٹھا رکھا گیا تھا۔۔۔

دونوں کا نکاح ہو چکا تھا چوہدری صلاح الدین نے کہا کہ مہندی کی رسم ایک ساتھ رکھی جائے تا کہ وہ نانا اور دادا ہونے کا اپنا فرض ایک ساتھ نبھا سکے۔۔۔

وہ مہندی کے رسپشن میں تماشہ نہ کرے اور اس کے بھائیوں کے لیے پریشانی کا سبب نہ بنے اس لیے حوریہ نے پکس سینڈ کر دی۔۔۔

مگر پکس میں اس نے شکل اتنی خوفناک اور غصے والی بنائے رکھی تھی کہ کوئی اسے پکس لیتے ہوئے دیکھتا تو اسے ہنسی آجاتی۔۔۔

اتنا میک اپ تھوپ کر بھی ناگن ہی لگ رہی ہو۔۔۔۔

پکس دیکھتے ہی ٹیکسٹ میسج میں دیکھتے ہوئے حوریہ کا پارہ مزید ہائی ہوا۔۔۔اس کی غصے کی شدت کو بڑھانے کے لیے سانپ والے سٹیکر بھیج کر اسے چڑھا رہا تھا کہ وہ ناگن ہے۔۔۔

جب یہ ناگن تمہاری زندگی میں گنڈلی مار کے بیٹھے گی پھر احساس ہو گا تمہیں۔۔۔بلاج چوہدری۔۔۔

دانتوں کو پیستے ہوئے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بڑبڑا کر روم سے باہر نکلی ہی تھی کہ منت اسے لینے کے لیے دروازے کے سامنے اندر آتی ہوئی ملی۔۔۔

ماشاءاللہ میری پیاری بہنا تو بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔

منت نے پیار سے اس کی بلائیں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

حوریہ کو بیوٹیشن روم میں ہی تیار کر کے گئی تھی اور روم میں لڑکیوں کا ہجوم نہ ہو اس لیے منت خود بھی کزنز وغیرہ کے ساتھ نیچے ہی مصروف تھی۔۔۔

جانتی تھی کہ اگر وہ باہر نہیں رہے گی تو لڑکیاں حوریہ کے روم میں گھس جائیں گی اور پھر بیوٹیشن کو تیار کرنے میں پریشانی ہو گی۔۔۔

حوریہ کو دیکھ کر ایک دم سے منت کے دل میں فجر کا خیال آیا تھا کہ آج اگر فجر یہاں ہوتی تو وہ اس خوشی کے موقع پر کتنا چہکتی۔۔۔
ہمیشہ کی طرح پوچھتی منت آپی میں یہ پہنوں، یہ نہ پہنوں، میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔منت کے دل نے آج بھی تسلیم نہیں کیا تھا کہ فجر اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔
اس نے اپنے خیالوں کی دنیا میں فجر کو زندہ رکھا تھا۔۔۔اپنے آنسوؤں کو چھپاتے ہوئے حوریہ کے ماتھے کو چوم کر اپنے ساتھ نیچے سٹیج پر لے گئی۔۔۔

مہندی کا فنکشن گھر کے اندر ہی ارینج کیا گیا تھا--چوہدری صلاح الدین کی حویلی بہت بڑی تھی--گارڈن ایریا میں بہت شاندار انتظام کیا گیا تھا، مہندی کا سٹیج دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ فنکشن پر بہت خرچہ کیا گیا ہے---

فجر کے بعد گھر میں خوشیاں نہ ہونے کے برابر تھیں---اس لیے صلاح الدین نے خود کہا تھا کہ شادی دھوم دھام سے کی جائے تاکہ لوگ ڈپریشن سے باہر آسکیں---

مگر کچھ لوگ یہاں پر اپنے دل پر پتھر رکھے ہوئے صرف گھر کی بچی کی خوشیوں میں شریک تھے، کیونکہ فجر کا صدمہ کوئی معمولی نہیں تھا جو گھر کے افراد اس صدمے کو بھول سکتے، جن میں منت اور عافیہ کا پہلا نمبر تھا---

جو بظاہر تو خوش تھیں مگر اندر سے ٹوٹی ہوئی تھیں---ان کے دل کا ٹکڑا ان سے جدا ہوا تھا--دل خون کے آنسوں رو رہا تھا مگر چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے ہوئے تھی---

....

براق نے بہت ہائی سکیورٹی والی جگہ پر فلیٹ بک کروایا تھا---جہاں پر فجر کو لے کر ابھی وہ پہنچا ہی تھا کہ اپنے کے فون کی بیل پر وہ دروازے کے اندر ہی رک گیا، فجر کو اشارہ کیا تھا سامنے روم میں جانے

کو۔۔فون پر جگمگاتا ہوا نمبر وہ دیکھ چکا تھا۔۔اچانک سے براق کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر فجر خاموشی اور تیز رفتار سے سامنے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔۔

روم بہت خوبصورت تھا، اتنا خوبصورت کہ جیسے وہ کسی محل میں آگئی ہو، اپارٹمنٹ چھوٹا تھا، صرف دو ہی کمروں پر مشتمل، مگر انتہائی خوبصورت تھا۔۔فرنیچر سے لے کر دیواروں کے پینٹ تک ہر چیز اعلیٰ اور جدید تھی۔۔روم میں بچھا ہوا مخملی کارپیٹ اور میچنگ پردے کمرے کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔۔

اُس گہرے جنگل میں خالی خالی کمرے میں رہتے رہتے وہ تھک چکی تھی۔۔یہاں پر آکر اسے عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی۔۔

کہ کم سے کم اب وہ اسے جس جگہ لے کر آیا ہے وہ گھر بولنے کے لائق تو ہے۔۔زیادہ ٹائم تو اسے مل ہی نہیں سکا تھا کہ وہ گھر کو غور سے دیکھتی، آتے ہی نواب زادے کے تیور خراب ہو چکے تھے۔۔

مگر ایک نظر اس نے دیکھا تھا کہ چھوٹا سا اوپن کچن جو ایک جھلک میں کافی نفیس اور خوبصورت دکھائی دے رہا تھا، چھوٹا سا ٹی وی لاونج، جس میں بڑی سی ایل سی ڈی دیوار پر نصب تھی، اور جس کمرے میں اس نے جانے کا اشارہ کیا تھا اس کے ساتھ ایک اور کمرہ بھی موجود تھا، کمرے میں رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر وہ غور سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔

....

اپنا ٹھکانہ بدل کر تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اس لڑکی کو مجھ سے بچا لو گے۔۔۔

فون پر مقابل کی آواز سن کر براق فلحال خاموش کھڑا تھا۔۔۔یعنی دشمن کو پتہ چل چکا تھا کہ براق نے فجر کی سیفٹی کے لیے اپنا ٹھکانہ بدل لیا ہے۔۔۔

میں بھی دیکھتا ہوں کب تک تم اس لڑکی کو بچاتے ہو!!

جب تک میری سانس باقی ہے آپ چاہ کر بھی فجر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے!!

تم اس کے عشق میں پاگل ہو چکے ہو اور پاگل انسان کو جینے کا حق نہیں ہوتا!!

بہت جلد تم سے جینے کا حق چھین کر تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گا!!

اور اس کے بعد جس فجر کو تم چھپا چھپا کر رکھتے پھر رہے ہو، ہر رات اس کے جسم سے کھیلوں گا، رکھیل بنا کر رکھوں گا اسے۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔شٹ اپ۔۔۔بکواس بند کریں۔۔۔

اس کے بے حیائی کے الفاظوں پر براق نے فون پر دھاڑتے ہوئے اسے خاموش کروایا تھا۔۔۔

فجر سامنے روم کے اندر موجود تھی،اور اونچی آواز میں بول کر وہ فجر پر کچھ ابھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔جب تک وہ خود کسی بات کی تہہ تک نہ پہنچ جائے،اس لیے غصے میں اپنی آواز کو دھیمار کھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔

دوبارہ اگر میری بیوی کے بارے میں ایسا کچھ بولا تو،میں بھول جاؤں گا ہر لحاظ،اور اپنے ہاتھوں سے وہ عبرت ناک سزا دوں گا کہ موت کو بھی خوف آجائے۔۔۔

اتنا آسان نہیں ہے براق پاشا کی بیوی تک پہنچنا۔۔۔جس فجر کے لیے نظروں میں غلاظت بھرے ہوئے پھر رہے ہو،اس فجر کے پاس سے گزرنے والی ہوا کو بھی میں چھونے نہ دوں۔۔۔

براق کے الفاظ مقابل کے ارمانوں پر پانی پھیرتے ہوئے اسے طیش دلا رہے تھے۔۔۔

اس لڑکی تک تو میں ہر صورت پہنچ کر رہوں گا۔۔۔میرا اتنے سالوں کا بدلہ ہے وہ لڑکی،اور میرے بدلے کو تم بیچ میں آکر پورا ہونے سے نہیں روک سکتے،اس کے لیے پھر مجھے تمہاری جان ہی کیوں نہ لینی پڑے۔۔۔

سوچ کیسے لیا کہ فجر پر گندی نظریں رکھنے والوں کو میں دنیا سے مٹائے بنا چلا جاؤں گا۔۔۔
ایک بات کان کھول کر سن لو؟
میری سانسیں چلیں یا نہ چلیں فجر کو میں اتنا مضبوط بنا دوں گا، کہ سو دشمنوں کا وہ اکیلی مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، یہ وعدہ ہے میرا۔۔۔

تم جتنا مضبوط اسے بنا سکتے ہو بنالو، وہ چھپکلی سے ڈرنے والی ڈرپوک لڑکی کیا میرے جیسے مرد کا مقابلہ کرے گی۔۔۔
مقابل کی آواز میں بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی اور شراب میں دُھت ہو کر، بہکی ہوئی آواز سن کر، براق کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ شخص اگر اس کی نظروں کے سامنے ہو تو، اس کے اتنے ٹکڑے کرے کہ چیل کوے بھی ان کو اُٹھانے سے قاصر رہیں۔۔۔

خود کو مرد مت کہو مرد کبھی عورت کی عزت کو یوں پامال نہیں کرتا۔۔۔تم مرد کے نام پر لعنت ہو۔۔۔جس کو رشتوں کا لحاظ نہیں وہ خود کو مرد کہلانے کا حقدار نہیں ہوتا۔۔۔

تھوڑا وقت دو مردانگی تو میں تمہاری بیوی کے جسم پر دکھاؤں گا،اور جب وہ تمہیں تڑپ کر میری شدتوں کی تعریف کرتے ہوئے بتائے گی، پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ میں مرد ہوں یا نہیں۔۔۔

براق نے دانت پیستے ہوئے فون اُٹھا کر سامنے دیوار پر مارتے ہوئے اس شخص کی آواز بند کی تھی۔۔۔اس شخص کے بولے ہوئے الفاظ براق کے اندر بلیڈ کی طرح اس کے ہر حصے کو کاٹ کر آگ لگائے ہوئے تھے۔۔۔

فجر میری ہے،اور ہمیشہ میری ہی رہے گی، جانے سے پہلے اگر میں نے تم سب کو صفحہ ہستی سے نہ مٹا دیا تو میرا نام براق نہیں۔۔۔

سرخ آنکھوں سے بڑبڑاتا ہوا مٹھیوں کو میچے کرسی پر دھاڑ سے بیٹھ گیا۔۔۔

وہ اس شخص کے بارے میں جتنا سوچتا تھا،وہ اس سے کہیں زیادہ وہ گھٹیا نکلا تھا،براق کو افسوس تھا اس بات پر کے اتنے سالوں وہ کیسے اس شخص پر یقین کرتے ہوئے بے وقوف بنتا رہا۔۔۔

اگر اسے اس کے ارادے کی بھنک نہ پڑتی تو آج فجر براق کے بجائے اس غلیظ انسان کی حراست میں ہوتی۔۔۔

اور وہ اس کی فجر کے ساتھ کیا کر سکتا تھا، یہ سوچ براق کے جسم کو آگ کی طرح لپیٹے ہوئے جلا رہی تھی۔۔۔پل پل براق جل رہا تھا۔۔۔

براق جانتا تھا کہ اس وقت اسے آگ کس بات کی لگی ہوئی ہے، براق نے اپنی پاورز استعمال کرتے ہوئے اس کے فون سے تمام ڈیٹا ڈیلیٹ کروا دیا تھا، تاکہ وہ اپنی غلاظت بھری نظریں ویڈیوز کی صورت میں اس کی بیوی پر نہ رکھ سکے۔۔۔

اور اب جہاں پر اس نے فجر کو رکھا تھا، یہاں تک وہ چاہ کر بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔۔۔یہ اطمینان تھا براق کے دل کو۔۔۔

بہت جلد تم سے ملاقات ہو گی، براق کا انتظار کرو۔۔۔ویٹ اینڈ واچ۔۔۔

اس شخص کے بارے میں سوچتے ہوئے اُٹھ کر فجر والے روم کی جانب قدم بڑھا چکا تھا۔۔۔

....

بلاج اور حوریہ کی مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا آج صدف کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

آج وہ اپنے بھائیوں سے اور بھی رشتہ مضبوط کرنے آئی تھی اور چاند جیسی بھولے جانے کی خوشی میں تو اس کے چہرے کی لالیاں دیکھنے لائق تھی۔۔۔

سٹیج پر دو جانی دشمنوں کو ایک ساتھ بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

حوریہ نے کامدار بھاری پلازو کے ساتھ شارٹ کرتی پہن رکھی تھی۔۔۔کھلتے ہوئے ییلو کلر کے ساتھ اورنج کلر کا دوپٹہ چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔لائٹ میک اپ اور پھولوں سے بن ہوئی جیولری پہن کر وہ اس وقت شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔

نازک سی شہزادی جو اس اکڑو شہزادے کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔دونوں کی جوڑی کو دیکھ کر لوگ ماشاءاللہ بولنے کو مجبور تھے۔۔۔

بلاج ہمیشہ گلے میں شال ڈال کر رکھتا تھا آج اس کی جگہ کلر فل چُنری گلے میں لٹکائے وہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔حوریہ کو پھولوں سے بنی ہوئی چادر کے نیچے سٹیج تک لایا جا رہا تھا۔۔۔

چادر کے دونوں کونے منت کے کہنے پر ازلان اور وجدان نے پکڑ رکھا تھے، جبکہ منت حوریہ کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی آرہی تھی اور زمل اپنے بھائی کے ساتھ سٹیج پر بیٹھی ہوئی، اپنی ہونے والی بھابی کے استقبال کے لیے بیٹھی تھی۔۔۔ازلان کی نظریں زمل پر اٹکی ہوئی تھیں، جو مسکراتے ہوئے ازلان پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔

زمل کے ساتھ بیٹھا بلاج کچھ دیر حوریہ پر نظریں جمائے بنا نہیں رہ سکا تھا، وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔

اگر اس کی زبان کاٹ دی جائے تو یہ بالکل پرفیکٹ لڑکی ہے۔۔۔

وہ دماغ میں سوچ کر مونچھوں تلے مسکرایا تھا۔۔۔

اگر اس کا دماغ کسی قابل انسان کے ساتھ بدل دیا جائے تو یہ دیکھنے میں بُرا نہیں ہے۔۔۔

دونوں اپنے اپنے دماغ میں سوچتے ہوئے ایک نظر ایک دوسرے پر ڈال چکے تھے، اسے لا کر بلاج کے ساتھ بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

مہندی کی رسم شروع ہوئی تو سب سے پہلے صلاح الدین ورک نے اپنی پوتی کو مہندی لگا کر مٹھائی کھلاتے ہوئے سر پر پیار دیا۔۔۔اس کے بعد حوریہ کے بابا اور چاچو نے یہ رسم ادا کی، ساتھ میں حوریہ کی امی ثریا بیگم اور عافیہ نے دعائیں دیتے ہوئے رسم کو پورا کیا۔۔۔

اس کے بعد اذلان اور وجدان نے اپنی بہن کو پیار دیتے ہوئے رسمِ حنا ادا کی۔۔۔
صدف اور زمل نے بھی اس رسم میں بھرپور شرکت کی تھی۔۔۔جو لوگ حوریہ کو مہندی لگا رہے تھے ساتھ میں بلاج کی رسم بھی ادا کرتے جا رہے تھے۔۔۔جس کو مہندی کی رسم ہی فضول لگ رہی تھی، منہ کے زاویے بامشکل سنبھالے بیٹھا بلاج اس فضول رسم کا حصہ بننے پر مجبور تھا، کیونکہ ماں نے بہت قسمیں وعدے لیے تھے یہاں پر آنے سے پہلے کہ وہ کوئی فساد کھڑا نہ کرے۔۔۔
جب اذلان اور وجدان کی باری آئی تھی تو ایک سین کریٹ ہوا نہ تو وجدان بلاج کو مہندی لگانے کے لیے بیٹھنا چاہتا تھا نہ اذلان۔۔۔آخر کچھ دیر ایک دوسرے کو گھورنے کے بعد یہ طے پایا کہ بلاج والی سائیڈ پر وجدان بیٹھے گا، اور وہ کرے گا بلاج کے ساتھ رسمِ حنا ادا۔۔۔

اذلان کو تو بلاج کسی صورت قبول نہیں تھا۔۔۔پتہ نہیں اس بندے کا کیا ہونا تھا، اپنی بہن دینے جا رہا تھا، اس کی بہن کے ساتھ زبردستی نکاح کر چکا تھا، مگر اب بھی اسے بلاج ہضم نہیں ہوتا تھا۔۔۔

مگر ہمیشہ کی طرح موقع مناسبت کو دیکھ کر چلنے والا وجدان خاموشی سے بیٹھ کر رسمِ حنا ادا کر چکا تھا۔۔۔ کھانے کا سلسلہ شروع ہوا، کھانے میں زبردست خوشبوئیں بتا رہی تھی کہ کھانا بہت لذیز اور انتظام کافی اچھا ہے۔۔۔ سب لوگ کھانے میں مشغول ہو چکے تھے۔۔۔ حوریہ اور بلاج کے لیے ثریا بیگم نے کھانا سٹیج پر لگوا دیا۔۔۔

سب لوگ سٹیج سے نیچے اُتر کر کھانے میں مصروف ہوئے تو بلاج کو موقع مل گیا تھا حوریہ کو ٹارچر کرنے کا۔۔۔ نظر سامنے چلتے پھرتے لوگوں پر رکھے ہوئے، اس کے بھاری دوپٹے کے نیچے سے ہاتھ لے جاتے ہوئے، کمر پر رکھ کر، ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے، اسے اپنے قریب کر لیا۔۔۔

حوریہ نے گھورتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

ایسے نہ مجھے تم دیکھو سینے سے لگا لوں گا!!

تم کو میں چُرا لوں گا تم سے دل میں چُھپا لوں گا!!

آہستہ سے سونگ گنگناتے ہوئے آنکھ کو ونگ کر کے اسے شدید غصہ دلا گیا۔۔۔

بلللللاج۔۔۔۔

جی۔۔۔حور بے بی۔۔۔

حور کے غصے سے اس کا نام بلانے پر وہ اس قدر رومینٹک انداز سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا کہ حور کو شرم آنے لگی تھی اس کا نام پکارنے پر۔۔۔

یہ ذلیل حرکت دوبارہ مت کرنا، ہاتھ ہٹاؤ میری کمر سے۔۔۔

دانتوں کو پیستی ہوئی چہرے کے زاویوں کو کنٹرول میں رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ہائے کیسے ہٹاؤں کمر سے ہاتھ اتنی پٹاخہ لگ رہی ہو۔۔۔

ایک نظر سر سے لے کر پاؤں تک اسے دیکھا۔۔۔وہ ایسے دیکھ رہا تھا جیسے ایکسرے مشین، کچھ دیر کے لیے حور کو لگا جیسے اس کے جسم پر لباس نام کی کوئی چیز نہیں اور یہ شخص اسے اندر تک دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔

میں تو کہتا ہوں نکاح ہو چکا ہے، مہندی کی رسم بھی ادا ہو گئی ہے، تو کچھ دیر چلتے ہیں تمہارے روم میں، اور مین شادی کا پارٹ نبھانے کے بعد واپس یہیں سے آ کر کنٹینیو کر لیں گے۔۔۔

اس کے بے باک الفاظ اور کمر پر رب کرتا ہوا اس کا سخت ہاتھ، حوریہ کے ہاتھوں میں پسینے آنے لگے تھے۔۔۔

میں نے اپنی زندگی میں تم سے بڑا بے ہودہ اور بے شرم انسان نہیں دیکھا۔۔۔ حوریہ کانوں کے لوں تک سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔

میری بے شرمیاں تم کل دیکھنا، اگر میری بے شرمیوں نے تمہیں سسکنے پر مجبور نہ کر دیا اور پانچ وقت کی نماز کو فریش ہونے کے بعد پڑھنے پر مجبور نہ ہو جاؤ تو پھر کہنا۔۔۔

اس کی سرگوشیوں میں بولتے ہوئے بے باقیوں سے ایک ہاتھ اس کی کمر پر ٹکائے دوسرے ہاتھ سے آرام سے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔

دیکھنے والوں کو تو اندازہ تک نہیں تھا کہ یہ بے شرم انسان دوسرے ہاتھ سے کون سے گُل کھلا رہا ہے۔۔۔ ہاتھ اس نے اس انداز سے دوپٹے کے نیچے سے گزار رکھا تھا کہ کسی کو شک تک نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

حور بیچاری چاہ کر بھی اپنے دفاع کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

حوریہ کی جان تو اس وقت نکلی جب اس نے کھانا کھاتے ہوئے بے باکی سے اس کی کمر پر لگی ہوئی زپ کو کھول دی۔۔۔

حوریہ نہ ہل سکتی تھی،نہ کچھ بول سکتی تھی،اس کے گلے سے تھوک نیچے نہیں اُتر رہی تھی،وہ اس انسان کا کیا کرتی جو اس وقت کتنے لوگوں کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔اور حرکتیں اتنی چھچھوری جیسے اکیلا بیٹھا ہوا ہو۔۔

بلاج۔۔۔۔

جی۔۔۔حور بے بی۔۔۔

یہ بے غیرتی بند کرو،زپ بند کرو میری۔۔۔وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے رو دینے والی شکل بنائے ہوئے بیٹھی سامنے دیکھ رہے تھی۔۔۔

نہیں ابھی نہیں کروں گا، آرام سے کھانا کھاؤ اور مجھے بھی کھانے دو، اتنی مخملی کمر ہے تمہاری کہ میرا ہاتھ پھسل رہا ہے، کون سا مو سچرائزر لگاتی ہو ڈارلنگ۔۔۔

اس کی کمر پر کھلی ہوئی زپ کے اندر اپنا بھاری کھردرا ہاتھ ڈالے ہوئے اس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔

بیچاری کھانا کھاتی تو کیسے کھاتی مگر اس کے پاس اس وقت کوئی آپشن نہیں تھا، اور اوپر سے انتہا یہ تھی کہ چمچ سے خود اسے کھانا کھلا رہا تھا۔۔۔

جیسے بڑی محبتیں نچھاور کر رہا ہو، حالانکہ یہ سب کچھ وہ اسے ذلیل کرنے کے لیے کر رہا تھا، جانتا تھا اس وقت جو حوریہ کی حالت ہے نہ وہ کسی کو بتا سکتی ہے، نہ دکھا سکتی ہے۔۔۔

ایسے میں وہ فل آن انجوائے کر رہا تھا، لیلہ مجنوں کی جوڑی بن کر ایک نوالہ خود لیتا اور ایک اس سے کے منہ میں ڈال دیتا۔۔۔

حوریہ کو اتنی شرم آ رہی تھی کہ سامنے اس کے بھائی اس کے بابا سب چلتے پھرتے ہوئے دیکھ رہے تھے، مگر وہ کیا بتاتی کہ یہ سب کچھ وہ خوشی سے نہیں کر رہی۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد اپنی مرضی سے اس نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے زپ کو بند کیا تھا حوریہ کے تو طوطے اُڑے ہوئے تھے، بلاج کی اس حرکت سے، اس کی اس بے شرمی والی حرکت سے کھلتی گلابی رنگت زرد پڑ چکی تھی۔۔۔

بڑی دھوم دھام سے مہندی کی رسم ادا کرنے کے بعد سب اپنے اپنے گھر رخصت ہونے لگے تھے۔۔۔

حور بے بی آج کی رات دل پر جبر کر کے صبر کرنا۔۔۔بس آج رات کی دوری ہے، کل رات تم میرے بستر پر میری بہنوں کے حصار میں میری مرضی سے سونا۔۔۔ پتہ نہیں سونا نصیب ہو گا یا نہیں۔۔۔
اُٹھتے ہوئے بلاج نے ایک بار پھر اسے غصہ دلانے پر مجبور کر دیا تھا، حوریہ کی اس نے وہ حالت کر رکھی تھی کہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ شرمائے یا غصہ کرے۔۔۔
دوسری طرف۔۔۔زمل کو اذلان نے فون کر کے گھر کے اندر بلایا تھا۔۔۔زمل نے صاف انکار کیا کہ وہ نہیں آئے گی۔۔۔
اور وہ سچ میں نہیں گئی۔۔۔

جانے کی تیاری ہو چکی تھی بلاج اپنی فیملی کے ساتھ وہاں سے نکل چکا تھا۔۔۔

اذلان کو زمل پر اس قدر غصہ تھا کہ وہ بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔زمل بہت خوبصورت لگ رہی تھی،ییلو کلر کی لانگ فراک پہنے ہوئے۔۔۔اس کے بھرے بھرے وجود کو سینے سے لگانے کی جو چاہت تھی۔۔۔

وہ اذلان کے دل کے ارمانوں کو ادھورا چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔کل کی تیاری کے لیے سب لوگ اپنے اپنے رومز میں جانے لگے تھے تاکہ آرام کر سکیں ٹائم کافی زیادہ ہو چکا تھا۔۔۔

....

کہاں چلی یارِ وجدان۔۔۔

منت جو چینج کرنے کے لیے ہاتھ میں نائٹ سوٹ پکڑے ہوئے واش روم کی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔۔۔وجدان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے باہوں کے گھیرے میں کس لیا۔۔۔

وجی میں بہت تھک گئی ہوں چینج کرنے دیں۔۔۔

تھک تو میں بھی گیا ہوں یارِ وجدان، میرا یار آج اتنا حسین لگ رہا تھا کہ پتہ نہیں میں نے اپنے دل پر کیسے جبر کیے رکھا۔۔۔

جھک کر گال کو چومتے ہوئے خمار دار لہجے میں آنکھیں بند کیے کھڑا تھا۔۔۔

منت نے ڈاک گرین کلر کامدار لہنگا اور پلین کرتی پہن رکھی تھی۔۔۔ہیوی دوپٹے کے ساتھ بڑے بڑے گولڈ کے جھمکے پہنے ہوئے ماتھے پر ٹیکہ سجائے قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

وجدان تو اس کے سادہ سے روپ میں بھی اس کا دیوانہ تھا اور آج تو وہ سج دھج کر سارا دن اس کے سامنے گھومتی رہی۔۔۔وجدان اپنے دل کی بے قابو دھڑکنوں کو بڑی مشکل سے لگام ڈالے ہوئے تھا۔۔۔

وجدان اپنی بہن کی شادی میں کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔سارا دن وہ بہت مصروف رہا تھا۔۔۔اپنے یار کی تعریف کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔۔۔

مگر جتنی بار وہ اس کے اس پاس سے گزری وجدان کی نظریں اش اش کر اُٹھتی تھی اور روم تک آنے کا اس نے پتہ نہیں کیسے انتظار کیا تھا۔۔۔اب اس کا یار چینج کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

آپ چھوڑیں مجھے میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔

منہ پھیلائے ہوئے منت اس کے حصار سے نکلنے کی فضول کوشش کرنے لگی۔۔۔

میرا یار مجھ سے ناراض ہے مگر کیوں؟؟

گال بے خودی سے اس کے مخملی گال کے ساتھ مسلتے ہوئے ہاتھ دھڑکنوں پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

میں صبح سے تیار ہو کر گھوم رہی تھی، آپ کو میں کہیں نظر نہیں آئی، آپ نے ایک نظر مجھے دیکھا تک نہیں، نہ میری تعریف کی۔۔۔

اگر میں کہوں کہ میرے یار سے میری نظریں ہٹی ہی نہیں تو۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہیں میں سارا دن آپ کی تعریف کے لیے ترستی رہی ہوں، اب مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔

ہائے۔۔۔یار ناراض ہے سر آنکھوں پر، غلطی نہیں ہے پھر بھی پورے دل سے تسلیم کرتے ہوئے یار کے سامنے سر خم کرتا ہوں۔۔۔

جب تک میرا یار مانے گا نہیں وجدان مناتا رہے گا، مگر تم سے بات نا کروں یہ بات غلط کہی۔۔نہ تم میری حصار سے نکل کر جا سکتی ہو اور نہ مجھ سے بات نہ کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔۔

اسے گڑیا کی طرح گود میں اوپر کی جانب اُٹھاتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا کر پن کر چکا تھا۔۔

وجی مجھے سونا ہے!!

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں!!

آپ کا تو کبھی بھی رات کو سونے کا ارادہ نہیں ہوتا!!

یارِ وجدان جب پتہ ہے تو پھر بحث کیسی!!

میں آپ سے ناراض ہوں، آپ آج میرے ساتھ یہ نہیں کر سکتے۔۔

آنکھوں میں شرم وحیا کے رنگ لیے شدتوں سے انکار کیا جا رہا تھا۔۔

بے فکر رہو یارِ وجدان۔۔۔جانتا ہوں وجی کا پیار اس کے یار کو میگنٹ کی طرح اپنی جانب کھینچتا ہے، میں بھی دیکھتا ہوں کتنی دیر میرا یار اس ناراضگی کو برقرار رکھ سکتا ہے۔۔۔

وعدہ کرتا ہوں جب تک ناراض رہو گی، شدتوں کو لگام ڈال کر رکھوں گا، آج شدتیں لٹانے کے لیے پہلے اپنے یار کو منایا جائے گا۔۔۔

بے باک نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو لبوں پر جھکائے قید میں لے گیا۔۔۔

اب میں کیا کروں مجھے اتنی بھوک لگ رہی ہے اور اس نئے گھر میں چھوڑ کر پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے۔۔۔ کبھی ٹارچر کر کے مارتا ہے، کبھی ڈرا کر مارتا ہے، اب اور کوئی نیا طریقہ نہیں ملا تو بھوکا پیاسا رکھ کر مار ڈالے گا۔۔۔

فجر کب سے روم میں بیٹھی ہوئی تھی، مگر براق روم میں نہیں آیا تو وہ خود سے ہی بڑبڑا کر باتیں کرنے لگی۔۔۔

اللہ میاں کیا کروں اگر باہر جاؤں گی تو پھر خوفناک آنکھوں سے گھور گھور کر دیکھنا شروع کر دے گا۔۔۔

جب میں نے کہا ہے کہ میری اجازت کے بغیر کمرے سے باہر قدم مت رکھنا تو چھوٹی سی بات تمہارے دماغ میں کیوں نہیں گھستی۔۔۔

وہ اونچی آواز میں صوفے پر بیٹھی منہ کے زاویے بگاڑتی ہوئی براق کی نقل اُتار رہی تھی۔۔۔اس بات سے بے خبر کہ اس کے پیچھے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے براق نے اس کی اس عمل کو بخوبی دیکھا تھا۔۔۔

دو پل کی مسکراہٹ براق کے دلکش لبوں کو چھوء کر گزر گئی،وہ باہر سے بہت غصے سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اتنا شدید غصہ کہ وہ فون دیوار پر مار کر توڑ آیا تھا۔۔۔

کیسے گوارا کرتا کہ اس کی بیوی کے بارے میں اتنے غلط الفاظ بولے جا رہے تھے،اس شخص کے ساتھ بات کرنے کے بعد وہ شدید غصے میں تھا اور پچھلے دو گھنٹے اس نے باہر لاؤنج کے صوفے پر بیٹھے ہوئے ہی گزار دیے۔۔۔

اچانک سے اس کے دماغ میں خیال آیا تھا کہ فجر نے صبح سے کچھ نہیں کھایا، صبح تیاری کر کے وہ شفٹ ہو کر اس فلیٹ پر آ گئے تھے۔۔۔

جنگل سے اس اپارٹمنٹ کا سفر کافی طویل تھا اور یہاں پر آتے ہی فون آ گیا اور اس کے بعد وہ شدید غصے میں سیگریٹ کے دھوئیں میں خود کو جلاتا ہوا پچھلے دو گھنٹوں سے لاؤنج میں بیٹھا تھا۔۔۔

اب اسے یاد آیا کہ وہ اکیلا نہیں اس کے ساتھ وہ نازک جان بھی ہے جو اس کے ڈر سے روم سے باہر کبھی نہیں آئے گی، مگر اندر داخل ہوتے ہی فجر جس انداز سے اکیلے میں بیٹھی ہوئی اس کی نقل اُتار رہی تھی وہ ہنسے بنا نہیں رہ سکا۔۔۔

اپنی ہنسی کو چھپاتے ہوئے ہلکا سا کھنگارا تو وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھ کر زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔وہ بھی جان چکی تھی کہ براق نے اس کی بات سن لی ہے۔۔۔

اُٹھو باہر کھانا کھلا کر لاتا ہوں۔۔۔

کیااااا؟؟

اس نے براق کی جانب حیرانی سے دیکھا۔۔۔

کیا فارسی میں کہا ہے جو سمجھ نہیں آئی؟؟

میں نے کہا اُٹھو باہر کھانا کھا کر آتے ہیں۔۔۔

براق جانتا تھا کہ وہ حیران اس لیے ہے کہ براق نے ایسا کبھی اسے کہا ہی نہیں تھا، اس کے لیے تو براق ایک قید کا نام تھا۔۔۔

نہیں میں مجھے لگا کہ میرے کانوں نے کچھ غلط تو نہیں سن لیا۔۔۔

بولتے ہوئے اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی،شاید اتنے دنوں کے بعد وہ خود کو زندہ محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

براق نے گہری نظروں سے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھا۔۔۔جہاں پر باہر جانے کے نام سے چمک آچکی تھی۔۔۔اسے اپنے ساتھ لیتاہوا براق اپنے خوبصورت اپارٹمنٹ کی لفٹ سے نیچے اُترتا ہوا بڑی سی شاندار گاڑی کے پاس آچکا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ دونوں اپارٹمنٹ سے باہر آئے اس کے گارڈز بھی تعینات ہوتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے تھے۔۔۔ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا تو براق جو پہلے فجر کی جانب کھڑے ہوتے ہوئے دروازے پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔۔

فجر جیسے ہی اندر بیٹھی براق نے خود دروازہ بند کیا اور ڈیشنگ چال سے چلتا ہوا دوسری جانب سے ہوتا ہوا فجر کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

ڈرائیور گاڑی کو سڑک پر ڈال چکا تھا پہلی بار فجر نے غور کیا کہ وہ جس بھی ملک میں تھی وہ بہت خوبصورت اور صاف ستھرا تھا۔۔۔

سڑک پر کوئی خاص رش نہیں تھا مگر سڑک دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کسی معمولی جگہ پر نہیں ہے، ارد گرد کی لمبی بلڈنگ جو آسمانوں سے باتیں کر رہی تھی اور جس اپارٹمنٹ سے نکل کر فجر اور براق آئے تھے وہ عمارت کتنی مہنگی ہے، یہ تو باہر سے دیکھنے پر ہی اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔

گاڑی ایک بہت خوبصورت ہوٹل کے سامنے جا کر ٹھہری تھی، ہوٹل اس قدر شاندار تھا کہ فجر چاروں اطراف نظر دوڑا کر دیکھنے پر مجبور تھی۔۔۔

ہر کوئی اپنی زندگی میں مگن تھا کسی کو کسی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔ یہ کوئی یورپن ملک تھا لوگوں کا لباس رہن سہن اور شکلوں سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ کوئی مسلم کنٹری نہیں تھی۔۔۔

مگر جس ہوٹل میں براق اسے لے کر آیا تھا وہ ہوٹل انڈین اور پاکستانی کھانے پرووائڈ کرتا تھا۔۔۔ باہر لگا ہوا مینیو لسٹ پڑھ کر ہی فجر کو اندازہ ہو چکا تھا تمام کھانے انڈین اور پاکستانی ہی تھے۔۔۔

فجر بہت خوش تھی آج اتنے مہینوں کے بعد باہر کی دنیا دیکھ کر، اپنی خوشی میں اس وقت اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔

بہت دنوں بعد وہ درد کی لپیٹ سے نکل کر کچھ دیر خوشی کے لمحے گزارنا چاہتی تھی۔۔۔ اس سارے دورانیے میں براق مضبوطی سے اس کی ہتھیلی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے ہوئے تھا۔۔۔

چیئر کو کھینچ کر خود براق نے اسے بٹھایا اور اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا تھا۔۔ویٹر مینیو لسٹ لے کر آیا تو براق نے لسٹ فجر کے آگے کر دی۔۔۔

آپ جو منگوائیں گے میں کھالوں گی۔۔۔

فجر کو اب عادت نہیں رہی تھی اپنی مرضی چلانے کی،اس لیے اس نے یہ کام بھی براق پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

کبھی یہ وقت ہوا کرتا تھا کہ جب وہ وجدان،اذلان اور اپنے بابا کے ساتھ باہر جاتی تو اس کے نخرے ہوا کرتے تھے۔۔۔

بھائی مجھے یہ نہیں کھانا آپ میرے لیے یہ منگوائیں،بابا میں یہ نہیں کھاؤں گی،یہاں تک کہ کئی بار فجر ڈیسائیڈ کرنے کے بعد کھانا نہیں کھاتی تھی اور اس کے لیے الگ سے کچھ منگوایا جاتا،مگر حالات اور وقت کے ہاتھوں مجبور انسان اپنے آپ کو بدل لیتا ہے جیسے فجر نے خود کو بدل دیا تھا۔۔۔

جو کھانا ہے آرڈر کرو میں منگوا دیتا ہوں،خود کو میرا غلام سمجھنا چھوڑ دو۔۔۔

یہ الفاظ آج پہلی بار براق نے کہا تھا،فجر نے حیرانی سے دیکھا،مگر کچھ بولی نہیں۔۔۔

غلام ہی تو ہوں میں اور آپ کی قیدی بھی ہوں۔۔۔اس سے زیادہ آپ کا اور میرا رشتہ کیا ہے؟؟
وہ سوچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔سامنے والا اس کی خاموش نگاہوں سے بھی ہر بات سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا، جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے مگر اس کا سوچنا کچھ غلط نہ تھا، وہ محبت کر کے بھی گنہگار ٹھہرا کیونکہ اس نے اپنی محبت کو رسوا کیا تھا۔۔۔

میں بریانی کھا سکتی ہوں؟؟
انداز میں ایسا طنز تھا کہ براق خود میں ہی شرمندہ ہو گیا۔۔۔

پلیز جو بھی کھانا چاہتی ہو آرڈر کر دو، طنز کر کے گلٹ فیل کروانے کی ضرورت نہیں۔۔۔
مقابل گلٹ فیل کرنے کے بعد بھی اپنا ایٹیٹیوڈ برقرار رکھے ہوئے تھا، یہ ایٹیٹیوڈ ہی تو اسے جاذب نظر بنا رہا تھا۔۔۔

بہت دنوں کے بعد فجر نے اپنی پسند کا کھانا آرڈر کیا اور پیٹ بھر کر کھایا بھی تھا، جبکہ براق نے کھانے کی بہت کم مقدار لیا تھا۔۔۔

وہ تو بظاہر فون میں بزی تھا مگر اس کی نظریں سامنے بیٹھی فجر پر مرکوز تھی، بار بار اس کا دل جتا رہا تھا کہ اس نے اپنی ہی محبت کے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔۔۔

وہ کھانے میں مشغول تھی اس نے ایک بار بھی براق سے نہیں کہا تھا کہ کھانا ٹھیک سے کھائے، وہ الگ بات تھی کہ براق آج منتظر تھا کہ اسکی بیوی کہے کہ کھانا پیٹ بھر کر کھایئے آپ نے بھی صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔

مگر مقابل تو اپنا پیٹ بھرنے میں مشغول تھی، اس نے تو نظر اُٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا کہ وہ بھوکا پیٹ لیے بیٹھا ہوا تھا، جو کم مقدار میں کھانا اس نے پلیٹ میں رکھا تھا اس نے تو وہ بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔

چلیں میں نے کھانا کھا لیا ہے؟؟

اپنا پیٹ بھرنے کے بعد فجر نے کھڑے ہوتے ہوئے اجازت مانگی تھی، براق نے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے فون کو جیب میں ڈال کر مینیو لسٹ کے اندر بل اور ٹپ رکھتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

پیٹ میں شدید بھوک کی آگ تھی مگر خود کو سزا دینے کے لیے کھانا اس نے نہیں کھایا تھا۔۔ پتہ نہیں آج اس کا دل بچوں کی جیسی فضول خواہش کیوں کر رہا تھا۔۔۔ کیوں چاہتا تھا کہ فجر اس سے کہے کہ آپ کھانا کھا لیں، فجر کے نہ کہنے پر اس کے دل کے اندر کچھ ٹوٹ گیا تھا۔۔
سمجھا رہا تھا وہ دل کو کہ وہ نہیں کہے گی کیونکہ میں نے اس کے نازک سے دل کو اس طرح سے مسل کر بھسم کیا ہے کہ وہ رحم دل فجر کہیں کھو گئی ہے۔۔۔

آج کی فجر صرف اس کے ڈر سے خاموش ہو چکی تھی، مگر دل میں نفرت کے طوفان لیے پھرتی تھی، اس کے دل کی ہر بات کو سمجھنے کے باوجود یہ مغرور شہزادہ اس سے نفرت نہیں کر سکتا تھا۔۔
اگر اپنا سینہ چیر کر دکھا سکتا تو ضرور دکھاتا کہ اس کے دل کے ہر پنے پر صرف اس کی محبت کی داستان لکھی ہے۔۔۔
جو اپنے دل میں اس کے لیے نفرت کا کھولتا ہوا لاوا لیے گھوم رہی تھی۔۔۔ اس لڑکی کو مغرور شہزادے نے دل و جان سے چاہا تھا، اس قدر پیار کیا کہ اس کی محبت اور جنون کا پیمانہ ناپا نہیں جا سکتا تھا۔۔۔
بھوکے پیٹ ہی اُٹھ کر براق فجر کے ساتھ گھر کے لیے نکل چکا تھا۔۔

....

ماشاءاللہ ماشاءاللہ نظر نہ لگے ہماری گڑیا کو۔۔ کوئی تو بہت خوبصورت لگ رہا ہے!!

اذلان حوریہ کے پاس چلتا ہوا آیا تھا۔۔

تیار ہو کر وہ ابھی روم میں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔ اذلان اپنی بہن کو دلہن کے روپ میں دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

وہ حوریہ جِسے اذلان نے اور وجدان نے اپنے ہاتھوں میں کھلاتے ہوئے بڑا کیا تھا، آج وہ دلہن بن کر سجے سنورے روپ کے ساتھ ہمیشہ کے لیے اس گھر سے رخصت ہو کر پرائی ہونے لگی تھی۔۔

ابھی کل کی بات تھی، یاد تھے ان بہن بھائیوں کو وہ لمحے، جو انہوں نے پیار سے ہنستے ہوئے اپنے اس گھر میں اس بڑی سی حویلی کے آنگن میں گزارے تھے، وہ چہچہاہٹیں، وہ خوشیوں بھری نوک جھوک، آج بھی ان کو یاد تھی۔۔ وقت کتنی تیزی سے گزر چکا تھا، جدائی کا وقت آن پہنچا تھا۔۔

ایک لمحے کو تو اذلان کو ایسے لگا جیسے اس کی کوئی قیمتی چیز اس سے چھننے والی ہے، مگر دوسرے ہی لمحے اپنے دل کو قابو کرتے ہوئے مسکرا دیا تھا، جانتا تھا کہ اگر حوریہ ایموشنل ہو کر رونے لگی تو سنبھالی نہیں جائے گی۔۔

وہ اپنے بھائیوں سے بے انتہا پیار کرتی تھی اور بدلے میں بھائیوں نے اسے بھائی نہیں باپ بن کر پیار دیا تھا۔۔۔حوریہ کو خوشیاں دینے کے لیے اذلان اپنے اموشنز پر کنٹرول کرتے ہوئے مسکرایا دیا تھا۔۔۔

اذلان کو دیکھتے، بھائی کے سینے سے لگتے ہی، حوریہ کی آنکھیں چھلک گئی تھیں۔۔۔دل تو اس کا پہلے سے ہی بھرا ابھرا تھا، اور اذلان وجہ بن گیا تھا اس کے آنسوؤں کو پلکوں کی باڑ سے باہر لانے کی۔۔۔

حوریہ، میرا بچہ، میری پیاری بہنا، رونا نہیں ورنہ میک اپ خراب ہو جائے گا، اور تم دلہن کم، چڑیل زیادہ لگو گی۔۔۔

اذلان نے شرارتی انداز سے کہتے ہوئے اسے گلے لگایا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ روئے، مگر حوریہ کہاں رکنے والی تھی، اذلان کے گلے لگتے ہی حوریہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔

اذلان بھائی میں کیسے رہوں گی اُس کے ساتھ، زہر لگتا ہے وہ مجھے۔۔۔

آپ کو نہیں پتا ابھی سے دھونس جماتا ہے مجھ پر، اور اب تو آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھے اس کے ساتھ اس کے گھر بھیج رہے ہیں، جہاں پر اس کی حکومت ہو گی وہ اپنی مرضی چلائے گا مجھ پر۔۔۔

اذلان بھائی آپ کیسے میرے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں آپ لوگوں نے کیوں نہیں بابا کو سمجھا کر میرے لیے کوئی سٹیپ لیا۔۔۔

حوریہ بے بسی سے روتے ہوئے اذلان کے گلے لگی تھی، وہ نہیں سہہ پارہی تھی اس بات کو کہ آج کی رات بلاج اس پر حکومت کرے گا اور پتہ نہیں وہ خود کو اس سے بچا سکے گی یا نہیں، یہی بات اسے اندر سے بے سکون کیے ہوئے تھی۔۔۔

کیوں تم پر دھونس جمائے گا، کس چیز کا حق جمائے گا؟؟
کیا وہ تمہیں خرید کر لے کر جا رہا ہے، یا تم اس کی غلام ہو؟؟
تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اگر اس نے تمہارے ساتھ ذرا سی بھی بدتمیزی کی، یا تمہاری دل آزاری کرنے کی کوشش کی، تو صرف ایک آواز دینا تمہارے بھائی تمہارے سر پر کھڑے ہوں گے۔۔۔

اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر محبت بھرا مان دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میری بہنا نے ڈرنا نہیں، جھکنا نہیں، اور بلاج جیسے شخص کے سامنے تو جھکنے کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔ ہماری شیرنی جا رہی ہے، جھک کر، ڈر کر نہیں لوٹنا۔۔۔ خود کا لوہا منوانا ہے، فتح یابی حاصل کرنی ہے اور جھنڈا گاڑ دینا ہے اپنی بہادری کا۔۔۔

میں کوئی جنگ پر جا رہی ہوں جو جھنڈے گاڑ کر واپس آؤں۔۔۔
ہتھیلی سے آنسوں صاف کرتے ہوئے حوریہ کی ہنسی نکل گئی تھی، اذلان کی بات پر۔۔۔

ارے یار اس بے وقوف اڑیل سیاست دان کے ساتھ رہنا کسی جنگ سے کم تھوڑی ہے۔۔۔

اب تو آپ مجھے اس بے وقوف اڑیل سیاست دان کے پلے باندھ رہے ہیں، تو اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔
حوریہ نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتا، سب کچھ ہو سکتا ہے، تم نے پوری بہادری کے ساتھ وہاں رہنا ہے اور مقابلہ کرنا ہے، اس موٹی عقل والے اڑیل سیاست دان کا، ہار مان کر اپنے بھائیوں کی ناک نہیں کٹوانی۔۔۔

میرے پاس ایک بہت بڑی گڈ نیوز ہے جو اب تک تم سے چھپا کر رکھی تھی، بتا دیتا ہوں باشرط یہ کہ تم آنسوں نہیں بہاؤ گی۔۔۔

اذلان نے بڑی رازداری کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا تو حوریہ نے متلاشی نظروں سے اذلان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مطلب بھائی کیا گڈ نیوز ہے۔۔۔

حور کے لہجے میں شدید تجسس تھا۔۔۔

تمہارے بھائی نے اڑیل موٹی عقل والے سیاست دان کا ایسا بندوبست کیا ہے، چاہ کر بھی وہ تم پر سختیاں نہیں دکھا سکتا۔۔۔اس کی دکھتی رگ میرے ہاتھ میں ہے۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے، نظروں میں جیت کی چمک لیے، اذلان نے کہا تو حوریہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ اذلان کہنا کیا چاہتا ہے۔۔۔

مطلب بھائی کیا کہنا چاہتے ہیں صاف صاف کہیے نہ،اگر اس شخص کی کوئی کمزوری آپ کے ہاتھ میں ہے تو قسم سے مجھ سے زیادہ خوشی کسی کو نہیں ہو گی۔۔۔

حوریہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی یہ سن کر کہ اس کی کوئی کمزوری ہے جو اس کے بھائی کے ہاتھ میں ہے، مگر اگلے ہی لمحے جو کچھ اذلان نے حوریہ کو بتایا،اس بات نے حور کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے،اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

کیا کہا بھائی آپ نے پھر سے کہیے !!
مجھے سننے میں غلطی تو نہیں ہو رہی ؟؟
حوریہ شاک ہو گئی تھی۔۔۔

صحیح سنا ہے تم نے میں نے زمل سے نکاح کیا ہے،اور بہت جلد اسے رخصت کر کے اپنے گھر لے آؤں گا۔۔۔
پھر دیکھتا ہوں کیسے میری بہن کو ٹارچر کرتا ہے اور یہ سب کچھ میں نے تمہاری سکیورٹی کے لیے کیا ہے۔۔۔

بھائی آپ نے یہ سب کچھ کب کیا؟؟

حور حیران سے کہیں زیادہ پریشان تھی، اسے یقین نہیں آرہا تھا یہ بات بولنے والا اس کا اذلان بھائی تھا جس کے بارے میں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کچھ ایسا کر سکتا ہے۔۔

پلیز بھائی سسپنس کو بڑھائیں مت، اور بتائیں آپ نے کب زمل سے نکاح کیا تھا؟؟

اسی دن جس دن بلاج نے تم سے نکاح کیا، میں نے سوچ لیا تھا کہ میں اپنی بہن کی سکیورٹی کے لیے کوئی سخت قدم اُٹھاؤں گا۔۔

تمہارے نکاح کے بعد میں نے زمل سے نکاح کر لیا۔۔

بھائی آپ نے زمل کے ساتھ زبردستی نکاح کیا، بھائی آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟

بلاج نے جو کچھ کیا اس میں زمل کی کیا غلطی تھی، کہاں پر لکھا ہے کہ بھائی اگر بلاج جیسا ہو تو اس کے گناہوں کی سزا اس کی بہن کو ملنی چاہیے، جس کی کوئی غلطی نہیں، کوئی قصور نہیں، آپ نے ایسا کیا تو کیا کیسے؟؟

حور کو غصہ آگیا تھا یہ سن کر کہ اس نے زمل کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔

تو میں نے کون سا اسے سزائے موت دے دی ہے،اچھا خاصا خوبصورت لڑکا ہوں، پڑھا لکھا ہوں۔۔۔

آنکھوں کو گھماتے ہوئے اپنی خوبصورتی کو سراہا تھا۔۔۔

لائف میں سیٹل ہوں، سب سے بڑھ کر اس کے ماموں کا بیٹا ہوں، اور پھوپھو تو جان نچھاور کرتی ہیں مجھ پر۔۔۔

اور کیا چاہیے اسے، بیٹھے بٹھائے اتنا ہونہار، پڑھا لکھا، خوبصورت لڑکا اس کو مل گیا ہے۔۔۔

مطلب کہ آپ کو نہیں لگتا کہ آپ نے کچھ غلط کیا ہے؟؟

حور یہ یار خوش بھی ہو جایا کرو کبھی۔۔۔میں نے تو سوچا کہ تم یہ گڈ نیوز سن کر خوش ہو جاؤ گی اور تم یہاں پر مجھے تبلیغ دینے لگ گئی ہو۔۔۔

اور ویسے بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے پھوپھو جان سب کچھ جانتی ہیں، مگر فلحال انہوں نے مجھے خاموش رہنے کو کہا ہے، جب تک وہ زمل کے بابا جان سے بات نہیں کر لیتی تب تک خاموش رہنا پڑے گا۔۔

مجھے صدف پھوپو کے۔۔۔

وہ بات کر ہی رہا تھا کہ وجدان کھنگھارتے ہوئے روم کے اندر داخل ہوا۔۔وہ ساری بات سن چکا تھا۔۔ازلان کے رنگ اُڑ گئے تھے یہ دیکھ کر کہ وجدان نے سب کچھ سن لیا ہے۔۔

بھائی آپ نے کچھ سنا تو نہیں ؟؟

ازلان نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کنفرم کرنا چاہا۔۔

سن لیا ہے میں نے۔۔

سب کچھ سن لیا ہے۔۔ مگر یار زندگی میں پہلی بار مجھے خوشی ہوئی کہ میرے نکمے وکیل نے کچھ اچھا بھی کیا ہے۔۔

پاسہ ہی پلٹ دیا تھا وجدان کی بات نے حوریہ اور ازلان صاحب تو ڈرے ہوئے کھڑے تھے، کہ پتہ نہیں وجدان کا اس بات پر کیا ری ایکٹ ہو گا۔۔

مگر وجدان نے تو اتنا خوش ہو کر ازلان کو گلے لگایا کہ ازلان کے ہوش اُڑ گئے تھے یہ دیکھ کر کہ وجدان کی دماغی حالت تو ٹھیک ہے۔۔۔

بھائی میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلوں؟؟

کیوں مجھے کیا ہوا ہے؟؟

بھائی مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی!!

شٹ اپ!!

جی بھائی۔۔۔

بڑے مؤدبانہ انداز سے، نظریں جھکا کر، منہ بند کرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔ حوریہ کو ہنسی آرہی تھی ازلان کی ایکٹنگ پر۔۔۔

بھائی آپ کو سچ مچ کوئی اعتراض نہیں ہوا؟؟

ارے یار نہیں ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں، مجھے تو خوشی ہوئی ہے، بہت۔۔۔۔۔۔۔زیادہ خوشی، کہ تم نے ہماری بہن کی سیکیورٹی کے لیے کچھ تو کیا ہے، اور ویسے بھی اگر پھوپھو جان راضی ہیں اور سب جانتی ہیں تو پھر کیا پرابلم ہے۔۔۔

اور رہی بات زمل کی، تو زمل اچھی اور پیاری بچی ہے، بہت جلد ایڈجسٹ کر لے گی اور ویسے بھی اتنا خوش اخلاق، بے وقوف وکیل، اس کو دیں گے تو زمل کی تو لائف بن جانی ہے۔۔۔

وجدان اذلان کی تعریف کرتے ہی ساتھ میں اس کی ٹانگ بھی کھینچ گیا۔۔۔

کیا بھائی اگر کبھی تعریف کے لیے تھوڑا سا منہ کھول لیتے ہیں تو پھر تعریف پوری کر دیا کریں ساتھ میں دل دکھانے والی باتیں کیوں کرتے ہیں۔۔۔

اذلان نے بیچارا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

کروں گا تعریف جس دن زمل کو رخصت کروا کر لے آئیں گے، پھر تمہاری تعریف کروں گا، فلحال کے لیے ویل ڈن، شاباش میرے چیتے، یہ کام تیرے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تھا، آج تم نے ثابت کر دیا کہ وکیل جو ہوتے ہیں وہ شیطانی دماغ رکھتے ہیں۔۔۔

کیا بھائی تعریف کے ساتھ بے عزتی کا بھی کوٹا پورا کرتے جا رہے ہیں، وکیل میں ہوں اور باتیں گھما گھما کر آپ پھینک رہے ہیں۔۔۔

کیا کروں یار خوشخبری ہی اتنی بڑی دی ہے تم نے کہ دل چاہتا ہے تعریف کروں، دماغ کہتا ہے تو اس لائق نہیں، میں بڑی عجیب سی سچویشن میں پھنس گیا ہوں۔۔۔
وجدان نے ہنستے ہوئے اذلان اور حوریہ کو گلے سے لگا لیا۔۔۔

غلط بات ہے بھائی، آپ اذلان بھائی کو سپورٹ کر رہے ہیں، اس کو ڈانٹیں، اس نے زمل کے ساتھ بہت غلط کیا ہے، بھائی زمل یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔۔
حوریہ نے شکوہ گو نظروں سے اذلان کی جانب دیکھتے ہوئے وجدان سے کہا۔۔۔

حوریہ بچے تمہیں اس بات میں پڑ کر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں،زمل کے ساتھ کچھ غلط نہ ہوا ہے،نہ ہونے دیں گے---

اس کی کیا جرات ہے یہ زمل کو کوئی نقصان پہنچائے،مگر شاید اس نے یہ صحیح سٹیپ لیا ہے،بلاج جتنا سر پھرا،اڑیل اور بد دماغ ہے،اس بات سے تم باخوبی واقف ہو اور وہ اپنی بہن سے کتنا پیار کرتا ہے،یہ بات میرا نہیں خیال سے کہ تمہیں بتانے کی ضرورت ہے،تو اگر زمل اس گھر کی بہو بن کر رہے گی،جو کہ صرف بلاج کی نظروں میں بہو ہو گی،اصل میں وہ بیٹی ہے،اور ہمیشہ بیٹی ہی رہے گی---

تھوڑا ہمارے نظریے سے سوچو گی تو حوریہ تمہیں غلط نہیں لگے گا،تم بہن نہیں جان ہو ہماری--- سچویشن ایسی بن گئی تھی کہ ہم انکار کر کے بابا کا سر نہیں جھکا سکتے تھے اور تمہیں بھیجتے ہوئے ہماری جان نکل رہی تھی---مرتے ہوئے کو اپنی جان بچانے کے لیے جو صحیح لگتا ہے وہ انسان وہی کرتا ہے---

تو میرا نہیں خیال سے کہ اذلان نے کچھ غلط کیا ہے،پہلی بار ہمارے جاہل وکیل نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو ہمیں اپریشیٹ کرنا چاہیے---

وجدان کے انداز میں سمجھانے کے ساتھ شرارت کی لہر دیکھ کر اذلان نے معصوم سا چہرہ بنا کر وجدان کو گھورا---

سب ٹینشنوں کو چھوڑ کر خوشی خوشی اپنی نئی زندگی میں قدم رکھو، گھبرانے کی، ڈرنے کی، ضرورت نہیں، تم ہمارا شیر بچہ ہو۔۔اس بد دماغ سیاست دان کا دماغ ٹھکانے لگا کر چھوڑنا۔۔

وجدان نے پیار سے حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے گلے سے لگایا اور بہت سی دعائیں دیں۔۔دونوں اپنی پیاری سی بہن کو رخصت کرتے ہوئے خود بھی اموشنل ہو رہے تھے۔۔جس کا ثبوت اذلان کی نم آنکھیں دے رہی تھیں۔۔مگر وجدان جو ہمیشہ سے اپنے جذبات اور اموشنز پر قابو رکھنے والا انسان تھا وہ اس وقت بھی مضبوط کھڑا تھا۔۔

بھائی آپ لوگ مجھے بہت یاد آئیں گے۔۔

حوریہ ایموشنل ہو کر رونے لگی۔۔

مگر ہمیں تم بالکل یاد نہیں آؤ گی، اچھا ہے بلاج نے زندگی میں پہلی بار کوئی اچھا کام کیا ہماری مصیبت کو اپنے گھر لے جا رہا ہے۔۔

اذلان نے شرارت سے کہا تو، حوریہ اونچی آواز سے رونے لگی تھی، وجدان نے شرارتی اذلان کو گھور کر خاموش رہنے کو کہا۔۔

نہیں میرا بچہ ہمیں بھی آپ بہت یاد آؤ گی اور ہمیشہ، یہاں پر، ہمارے دل میں، رہو گی تم۔۔۔
دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ایک نہ ایک دن بیٹیوں کو اپنے گھر جانا ہوتا ہے۔۔۔ہماری یہ دعا ہے کہ خدا تمہیں اپنی زندگی میں بہت ساری خوشیاں اور سکون دے، جب بھی آؤ ہستی مسکراتی ہوئی آؤ۔۔۔
دونوں بھائی اسے سمجھا کر ہنساتے ہوئے اس کے پاس کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔۔۔
یہ آخری لمحے تھے اس گھر میں اس کے بعد جب بھی حور یہ آئے گی سب کچھ پہلے سے بہت الگ ہو جانا تھا۔۔۔

یہی سوچ کر وہ تینوں بہن بھائی زندگی کے ان قیمتی لمحوں کو سمیٹ رہے تھے۔۔۔

"انسان زندگی میں جتنی مرضی خوشیاں تلاش کر لے، جتنا مرضی اونچائیوں تک پہنچ جائے، چاہے یا فتح کر لے، مگر بہن بھائیوں کا رشتہ وہ رشتہ ہے جسِے انسان کبھی نہیں بھول سکتا۔۔۔

اپنے بچپن میں گزارے ہوئے دنوں کو یاد کر کے ہمیشہ بہن بھائیوں کی آنکھیں کبھی خوشی سے نم ہو جاتی ہیں، تو کبھی غم سے۔۔۔

بہن بھائی وہ سرمایہ ہے جو کبھی آپ کو دولت سے نہیں مل سکتے، جن کے پاس بہن بھائی ہیں قدر کیجئے ان رشتوں کی۔۔۔

یہ دنیا کی رنجشوں کو چھوڑ کر اس انمول رشتوں کو پیار اور محبت دیجئے۔۔۔ہمارے بہن بھائی ایسے ہیں جیسے ماں باپ نے محبت سے ایک چھوٹا سا درخت لگایا، اب اس کو ہماری مرضی کہ ہم محبت اور پیار کا پانی دے کر اسے بڑا کر کے اس کی گھنی ٹھنڈی چھاؤں میں ساری زندگی جنت کا گھوارہ بنا کر گزار لیں۔۔۔

یا رشتوں کو رنجشوں، بدگمانیوں اور انا کا تیزاب ڈال کر اس درخت کو توڑ پھوڑ کر برباد کر دیں۔۔۔اور ساری زندگی نفرتوں کی آگ میں جلتے رہیں۔۔۔

ماں باپ کے لگائے ہوئے اس پودے کی قدر کرو اس کی ہر ڈالی، ہر پتہ، قیمتی ہے ماں باپ دنیا میں رہیں یا نہ رہیں ان کی روحیں ہمیشہ خوش ہوتی ہیں، اپنی اولادوں کو خوش دیکھ کر۔۔۔"

....

براق پلیز آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے، نیچے کتنی گہری کھائی ہے آپ کیسے اتنے ظالم ہو سکتے ہیں اور مجھے یہاں سے کودنے کو بول سکتے ہیں؟؟

فجر کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں گہری کھائی کو دیکھ کر۔۔۔

جتنی ٹریننگ میں تمہاری کروا چکا ہوں میرے خیال سے اب تمہیں اس طرح کی ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

براق نے گرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے اس کے چہرے پر دھاڑ کر کہا تھا۔۔۔

آپ کو کیا پتہ کہ ڈر کیا ہوتا ہے اللہ تعالی نے آپ کو اتنا بڑا دل دیا ہے، جس میں اتنی ساری بہادری بھر دی ہے، اور میرے اندر چھوٹو سا دل ہے جس کے اندر بہادری زیرو ہے، صرف ڈر ہی ڈر بھر رکھا ہے۔۔۔ اگر آپ کی بہادری کا اس کا ایک ذرہ بھی میرے اندر ہوتا تو پھر میں آپ کو بتاتی کہ یہاں سے گرنے پر ڈرپوک لوگوں کو کتنا ڈر لگتا ہے۔۔۔

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے ہاتھوں سے اُلٹے سیدھے اشارے کر کے اپنی بات ایکسپلین کر رہی تھی۔۔۔

بے وقوف لڑکی تمہیں بہادر بنانے کے لیے ہی یہ سب کچھ کر رہا ہوں، تو زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے، پیار سے تمیز سے پیش آرہا ہوں، تو میرا صبر مت آزماؤ۔۔۔

میں نے کہا ہے نا کہ تم سیف ہو، یہاں سے کودو ورنہ تمہاری کمر پر باندھی ہوئی رسی کو کاٹ دوں گا۔۔۔اسکے بعد نیچے پھینکوں گا۔۔۔پھر گھومتی رہنا روح بن کر سالوں اس کھائیوں کے اندر۔۔۔

کس نے کہا ہے کہ آپ مجھے بہادر بنائیں، مجھے کون سا آرمی میں بھرتی ہونا ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آتی ہر دن ایک نیا سٹنٹ میرے لیے لے کر آجاتے ہیں۔۔۔

کبھی پانی میں پھینک دیتے ہیں، کبھی ہیلی کاپٹر سے پیراشوٹ کے ساتھ اُڑنا سکھانا شروع کر دیتے ہیں، کبھی کتے پیچھے لگا کر دوڑاتے ہیں، کبھی سانپ لگا کے درخت پر چڑھنا سکھاتے ہیں۔۔۔

ہر دن نیا ٹارچر، مجھے تو لگتا ہے بہادر بننے سے پہلے میں نے ڈر ڈر کر ہی مر جانا ہے۔۔۔مجھے نہیں بہادر بننا میں ڈرپوک گئی ٹھیک ہوں۔۔۔

وہ ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے بار بار ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے، ساری ٹریننگ بیان کر رہی تھی، جو براق اسے روز دیتا تھا۔۔۔

وہ جھوٹ تو نہیں بول رہی تھی، ہر دن کے ساتھ براق ایک نیا سٹنٹ اس کے لیے لے کر آتا تھا، وہ نازک سی جان تھک چکی تھی، ایک تو ڈر سے اس کی جان نکلتی تھی، اوپر سے اتنے سخت سٹنٹ کون کرواتا ہے یار نازک سی لڑکی سے، یہ بندہ خود پر تو ظلم کرتا تھا، ساتھ میں بیچاری لڑکی پر بھی کرتا تھا۔۔۔

آج جو اسے اتنی اونچائی پر لے کر آیا تھا اور نیچے دیکھنے پر کھائی کے سوا کچھ نظر نہیں آرہا تھا، وہاں پر اس کی نازک سی کمر پر رسی باندھے ہوئے کودنے کو بول رہا تھا۔۔۔

اب وہ بیچاری لڑکی کیسے ہزاروں میل گہری کھائی میں کودتی، جس نے کبھی دو سیڑھیاں ایک ساتھ نہیں پھلانگی تھی، وہ جو گھر میں چلتے ہوئے سوچ سوچ کر قدم رکھتی تھی کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے، وہ کیسے اتنی اونچائی سے چھلانگ لگاتی۔۔۔

میں تمہاری معصوم شکل پر ترس نہیں کھانے والا اور نہ تمہارے آنسوں مجھ پر اثر انداز ہو رہے ہیں، آخری بار بول رہا ہوں کودو گی یا نہیں۔۔۔

مقابل کے چہرے پر سخت تاثرات تھے، جسے دیکھ کر کوئی بھی ڈر سکتا تھا!!

نن۔۔۔ نہیں کودوں گی!!

آہ آہ اااااا۔۔۔ آہ ااااااا۔۔۔

سوری فجر۔۔۔

اسے دکھادے کر براق نے دل میں سوری کہا تھا۔۔۔ فجر کی چیخیں کھائیوں میں گونج کر خوفناک آواز پیدا کررہی تھیں۔۔۔

براق نے فجر کی سیکیورٹی کا پورا انتظام رکھا تھا، اس کی کمر اور پیٹ دونوں جانب فوم کے جیسا اس نے کچھ بندر کھا تھا تا کہ اس کی کمر یا باڈی پر گرنے سے کوئی ایفیکٹ نہ پڑے۔۔۔

یوں کہیں کہ اس نے پوری ٹیکنیک کے ساتھ اسے نیچے پھینکا تھا، جہاں پر اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں تھا، وہ اس کے دل سے ہر ڈر کو مٹا دینا چاہتا تھا۔۔۔

اور اس کی محنت رنگ لا رہی تھی، اس کے دل سے ڈر آہستہ آہستہ ختم ہو رہا تھا، ایک ہی چیز کو جب وہ بار بار کرواتا تو پہلے والی چیزوں سے فجر نہیں ڈرتی تھی۔۔۔

مگر وہ الگ بات تھی کہ وہ ہر بار کوئی نیا اور پہلے سے زیادہ خطرناک سٹنٹ لے کر آتا تھا۔۔

تو وہ گھبر اجاتی تھی، وہ جتنا اپنے اندر سے ڈر کو نکالتی ہے یہ بندہ کوئی چیز لے کر آجاتا۔۔

فجر کیسے بتاؤں تمہیں، کہ یہ بدنصیب عاشق تمہیں کتنا چاہتا ہے، تم جنون ہو میرا، مگر میرے حصے میں صرف تمہاری نفرت آئے گی۔۔۔

جو کچھ میں تمہارے ساتھ کر رہا ہوں، ہر دن کے ساتھ تمہارے دل میں میرے لیے نفرت بڑھتی جائے گی۔۔۔ میں یہ کیوں کر رہا ہوں بتا نہیں سکتا کیونکہ ابھی تک تو میں خود پوری طرح سے کہانی سمجھ نہیں سکا۔۔ آخر تمہارے ساتھ یہ سب کچھ کیوں ہوا۔۔ کیوں تمہارے اپنے ہی تمہارے دشمن بن گئے، مگر وعدہ ہے کہ تمہارے اندر بہادری کا سمندر کوٹ کوٹ کر بھروں گا۔۔ تمہیں وہ فولاد بنا دوں گا کہ تم اپنی حفاظت خود کر سکو۔۔۔

اس کے بعد تمہارے دشمنوں کو بھی تمہارے سامنے لے آؤں گا، پھر خاموشی سے چلا جاؤں گا تمہاری زندگی سے۔۔۔

کیونکہ براق بہت بہادر ہے جیسا کہ تم نے کہا کوئی ایسی چیز نہیں جس سے مجھے کبھی خوف محسوس ہوا ہو، جس براق کو تم اتنا بہادر سمجھتی ہو کیسے بتاؤں،ڈرتا ہوں تمہاری نفرت اور تمہاری جدائی سے۔۔۔تمہاری آنکھوں میں نفرت دیکھ کر جیا نہیں جائے گا۔۔۔

اپنے پاس رکھ کر تمہاری خوبصورت آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر بھی کیا نہیں جائے گا۔۔۔خود سے دور بھیج کر تمہاری جدائی کا غم مجھے جینے نہیں دے گا۔۔۔

تم میرے راتوں کا سکون ہو، تمہیں دیکھے بنا میرا دل کو سکون نہیں آتا، تمہاری قربت کے بنا براق کو سانس نہیں آتی۔۔۔

نہیں جانتا کیا کروں گا اپنے ساتھ۔۔۔مگر تمہیں ہر طرح سے محفوظ کر کے لوٹوں گا۔۔۔

اس کی چیخوں کی گونجتی ہوئی آوازوں میں وہ اپنے دل میں عہد کر رہا تھا۔۔۔وہ کیسے بتاتا فجر کو کہ اس کی چیخیں اس کے دل کے آر پار ہو کر اس کے دل کو چیر رہی تھیں۔۔۔

اس کے بس میں ہوتا تو وہ فجر کو اپنی پلکوں پر بٹھا کے رکھتا، کچھ بد نصیب براق جیسے بھی ہوتے ہیں جو کسی کو اتنا چاہتے ہیں۔۔۔

اتنا پیار کرتے ہیں کہ ان کا عشق ان کا جنون بن جاتا ہے، اس جنون میں اپنے محبوب کے لیے جان تک دینے کا جگرا رکھتے ہیں۔۔۔ مگر پھر بھی ان کے حصے میں بد قسمتی ہی آتی ہے۔۔۔ عشق کی انتہا کو پہنچ کر بھی وہ مجرم ٹھہرتے ہیں۔۔۔ محبوب کی حفاظت کرتے ہوئے وہ محبوب کی نظروں میں ہی گر کر سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔۔۔

وقت اور حالات ان سے کچھ ایسا بھی کروا دیتے ہیں، جس سے وہ اپنے ہی محبوب کی نظروں میں گنہگار بن جاتے ہیں۔۔۔

مر جاتا ہے عاشق جو گرتا ہے
محبوب کی نظروں سے!!
زمانہ لاکھ بُرا کہے فرق نہیں پڑتا!!
مگر جب عاشق کو محبوب نظروں سے گرا دے تو!!
جینے کے لیے بھری دنیا میں کوئی سہارا نہیں ہوتا!!

....

واہ زہریلی چیز اتنی خوبصورت بھی لگ سکتی ہے سوچا نہیں تھا۔۔۔

حور کو بلاج کے ساتھ سٹیج پر بٹھایا گیا تو بلاج نے بڑی گہری نظروں سے حور کی خوبصورتی کو دیکھا تھا۔۔

جو ریڈ کلر کا لہنگا کرتی پہنے بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

چھوٹے چھوٹے نین نقوش میک اپ سے سج کر اور بھی نکھر گئے تھے۔۔۔ناک میں پہنی ہوئی نوز پن دیکھ کر بلاج کی ہارٹ بیٹ تھوڑی تیز ہوئی تھی، جسے وہ فوراً ہی سنبھال گیا، مقابل کو یاد آگیا تھا کہ دلہن کے روپ میں کھڑی لڑکی اس کی جانی دشمن ہے۔۔۔اسی لیے تعریف کے ساتھ ہی تلخ جملہ بھی بولتے ہوئے حور کا دل جلا گیا۔۔۔

تم اپنی سوچوں کا مرکز کسی اور کو بناؤ اور میرا دماغ مت خراب کرنا، بلاج تم جو حرکت کل مہندی کے سٹیج پر کر کے گئے ہو، میں وہ بھولی نہیں۔۔۔

حور نے چھوٹی سی ناک سنگھوڑتے ہوئے اسے گھوری ڈال کر کہا۔۔۔

حور بے بی جو چیز تمہارے پاس ہے نہیں اس کو بھلا میں خراب کیسے کروں گا،ویسے بھی ناک سے غصہ اُتار کر، یہیں مائکے میں رکھ کر جانا۔۔اب تمہیں میرے ساتھ تمیز کے دائرے رہ کر بات کرنی ہو گی۔۔۔

کیوں آج کے بعد کیا تمہیں سرخاب کے پر لگنے والے ہیں جو میں تم سے ادب و تمیز سے پیش آؤں۔۔۔کیا پوری دنیا جل کر خاک ہو گئی ہے نہ جو اکیلے تم بچے ہو جس کی عزت کروں اور تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کروں۔۔۔
دونوں ایک دوسرے کے دشمن سٹیج پر بیٹھے ہوئے، نظریں سامنے رکھ کر سرگوشیوں میں تنزوں کے تیر برسا رہے تھے۔۔۔

بھائی پلیز کچھ تو سوچ لیں اس وقت آپ اپنی شادی کے سٹیج پر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔کیوں جھگڑ رہے ہو آپ دونوں، یہ کوئی جھگڑا کرنے کی جگہ ہے، کب بڑے ہوں گے آپ دونوں؟؟

زمل جو پیچھے آکر کھڑی ہوئی تھی پکچر کھنچوانے کے لیے دونوں کی نوک جھوک سن کر سر بھائی کے کان کے اوپر جھکاتے ہوئے سمجھا رہی۔۔۔

دادی اماں مجھے مت سمجھاؤ، اس کو سمجھاؤ، جس کے دماغ میں نہ کوئی بات بیٹھتی ہے اور نہ ہی اس کے پاس دماغ ہے۔۔۔ ہر وقت اس کو مقابلہ کرنا ہوتا ہے میرے ساتھ۔۔۔

بلاج نے گھور کر حور کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ تمہارے دماغ کے اندر تو عقل کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔۔۔

حور کا دل چاہ رہا تھا اس شخص کو کچا چبا جائے۔۔۔

زبان درازی مت کرو۔۔۔

کروں گی جو کر سکتے ہو کر لو۔۔۔

اور رہی بات مقابلے کی تو میرے ساتھ مقابلے کے لیے تم ہمیشہ تیار رہنا، اگر تم مجھے روایتی بیویوں کی طرح دبا کر رکھنے کا سوچ رہے ہو تو بہت بڑی حماقت کرو گے، میں تمہارے سامنے نہ آج جھکوں گی نہ کل نہ سو سال بعد۔۔۔

یہ تو آنے والا وقت بتائے گا تم میرے سامنے کیسے نہیں جھکتی، چوہدری بلاج کی زندگی کا بھی صرف ایک ہی مقصد ہے تمہیں اپنے گھٹنوں پر لانا۔۔۔

بلاج کی آنکھوں میں غصے سے لالی اُتر آئی تھی۔۔۔ چہرہ کچھ دیر پہلے کھلتے ہوئے گلاب کی مانند گلابی سفید تھا، جو غصے سے بھڑکنے سے لال انگارا ہونے لگا تھا۔۔۔

اور میری بھی زندگی کا ایک ہی مقصد ہے اگر میں نے تمہارا دماغ ٹھیک نہ کر دیا اور تمہیں سوچنے پر مجبور نہ کر دیا کہ تمہارا پالا کس سے پڑا ہے تو میرا نام بھی حوریہ آصف ورک نہیں۔۔۔

پہلے تو اپنا سر نیم ٹھیک کرو۔۔۔ خود پر پانی کے چھینٹے مارو، خود کو ہوش میں لاؤ اور بتاؤ کہ تمہاری پہچان حوریہ بلاج چوہدری ہے۔۔۔

میرا بس چلے تو میں اپنے نام کے ساتھ تمہارا نام کبھی تصور بھی نہ کروں، تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جڑنا میری بدقسمتی ہے۔۔۔

اب تو یہ بد قسمتی تمہارا مقدر بن چکی ہے اب پھڑ پھڑانا بند کرو۔۔ آج کے بعد تو میں تمہیں کھلی فضا میں سانس تک لینے نہیں دوں گا۔۔ تمہاری بکواس سن کر میرا دماغ مزید خراب ہو گیا ہے۔۔تم نے میرے تیش کو دعوت دی ہے۔۔ آج کی یہ زبان درازی میں بھولوں گا۔۔

یہ دھمکیاں کسی اور کو دینا، میں تمہاری دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔۔

تمہارے تو بڑے بھی ڈریں گے مجھ سے، ذرا صبر تو رکھو۔۔

بلاج کے غصے کی شدت زور پکڑنے لگی تھی، جس سے آنکھوں میں لال ڈورے پڑنے لگے تھے۔۔

بھائی کیا ہو گیا ہے کیا کر رہے ہیں آپ؟؟

زمل نے احساس دلایا کہ وہ بیچاری یہاں پر کھڑی ہے ان دونوں کے ساتھ پک بنوانے کے لیے۔۔

دونوں خاموش تو ہو گئے مگر اب دونوں کے چہرے کے تاثرات کافی خراب ہو چکے تھے۔۔

دونوں شادی کے سٹیج پر منہ پھلائے بیٹھے تھے۔۔ اللہ ہی جانے ان دو نمونوں کا کیا بننے والا تھا، ایک آگ تھا تو دوسرا پیٹرول۔۔

....

اب پانی سر سے گزرتا جارہا ہے، میں برداشت نہیں کر سکتا، جس طرح سے براق اس لڑکی کو اپنے پہلو میں چھپائے بیٹھا ہے---

تم جانتی ہو کہ میں نے اس لڑکی کا کتنے سالوں انتظار کیا ہے بڑا ہونے کا---اور وہ کیسے ایک ہی جھٹکے میں اسے میری نظروں سے دور لے گیا، نہیں چاہتا تھا کہ میں اپنا قہر اس پر برساؤں، مگر اب میری سزا کا مستحق براق بھی ہے---

تم فلحال ہوش سے کام لو، وہ جس قدر بگڑا ہوا ہے ہمیں کسی بھی طرح کا نقصان پہنچا سکتا ہے---اس لڑکی کا عشق براق کے سر پر چڑھ کر بولتا ہے، اگر ذرا سی غلطی ہوئی تو منظر عام پر ہم دونوں آسکتے ہیں---

تمہارا تو کچھ نہیں بگڑے گا مگر میری زندگی میں طوفان آجائے گا، میری اتنی سالوں کی محنت برباد ہو جائے گی---

اس مرد سے زیادہ یہ عورت ڈر رہی تھی کہ کہیں اس کی سچائی سب کے سامنے نہ آجائے، کہیں اس کا چہرہ بے نقاب نہ ہو جائے---

میں کسی بھی قیمت پر اس لڑکی کو حاصل کر کے رہوں گا، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مجھ پر کوئی انگلی اُٹھائے گا اور کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، نہ پہلے بگاڑ سکا ہے، نہ اب بگاڑ سکے گا اور مجھ تک تو کسی کی سوچ بھی نہیں آسکتی کہ میں ایسا کچھ کر سکتا ہوں--- مجھ پر سب یقین کرتے ہے---

مطلب کہ تمہیں صرف اپنے آپ سے مطلب ہے--- اتنے سالوں میں نے تمہارا ساتھ دیا اور اس کے بدلے میں تم مجھے یہ صلہ دے رہے ہو---
وہ عورت چیخی تھی-- دونوں فون پر بات کر رہے تھے---

او ہیلو تم نے میرا کوئی ساتھ نہیں دیا تمہارا خود کا مفاد تھا، تمہاری اپنی دشمنی تھی، تمہاری جلن نے تم سے یہ سب کچھ کروایا-- مجھ پر احسان جتانے کی ضرورت نہیں ہے---
اور مت بھولو کہ تم نے اپنے لیے گڑھا خود کھودا ہے، مجھے تمہاری ضرورت نہ کل تھی نہ آج ہے-- تمہیں تھی میری ضرورت، تم نے آگے بڑھ کر مجھ سے مدد مانگی تھی---

میرے ساتھ تمیز سے بات کرو، تم اس طرح بدلحاظی سے میرے ساتھ بات نہیں کر سکتے۔۔۔مت بولو کہ میرا رتبہ اس حویلی میں کیا ہے۔۔۔

عورت کو اپنی توہین پر غصہ آگیا تھا۔۔۔

جس دن تمہاری بھیانک سچائی سب کے سامنے آئے گی تو تمہارا رتبہ مٹی میں مل جائے گا، مجھے مت بتاؤ کہ تمہارا رتبہ کیا ہے، میں تمہارے بھیانک چہرے سے اچھی طرح واقف ہوں۔۔۔

اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے میں کم سے کم تمہاری طرح بے غیرت نہیں ہوں۔۔۔

میں جو ہوں مجھے اس پر نا کل شرمندگی تھی، نا آج ہے۔۔۔

اس آدمی نے شیطانی قہقہہ لگا کر کہا۔۔۔

تم اپنی فکر کرو جس دن تمہاری سچائی سب کے سامنے آئے گی، حویلی والے تمہارا کیا حشر کریں گے، یہ تو تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔

جن نظروں میں اپنے لیے بڑا احترام اور محبت دیکھتی ہو، دیکھنا کیسے ایک ہی پل میں تمہیں اپنی نظروں سے گرا دیں گے۔۔۔

تم اپنی بکواس بند کرو اور اپنی فکر کرو گھٹیا انسان، اتنے سال میں نے تمہارا ساتھ دیا اور آج تم مجھے بلیک میل کرنے پر تل گئے ہو۔۔۔

عورت نے چیختے ہوئے فون بند کر دیا تھا اور وہ شخص شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اوپر کو منہ کیے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

رات کے اندھیرے میں آج پھر وہ اس بے جان جسم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ پہاڑ کی مانند سخت جان انسان آنسوؤں سے لبریز آنکھیں لیے اس وجود کے قدموں میں سر رکھے ہوئے لگاتار پچھلے دو گھنٹوں سے رو رہا تھا۔۔۔

پلیز ٹھیک ہو جائیں، مجھے بہت ضرورت ہے آپ کی، میں بہت ٹوٹ چکا ہوں۔۔۔ تھک گیا ہوں اس کانٹوں سے بھرے راستے پر چلتے چلتے، خدا کے لیے ٹھیک ہو جائیں نہ۔۔۔ کیا آپ کو میرا درد نظر نہیں آتا؟؟

آپ جانتی ہیں آپ کے سوا میں سچائی تک نہیں پہنچ سکتا، تو کیوں میرے صبر کو توڑ کر مجھے موت کے نزدیک بھیج رہی ہیں۔۔۔

وہ اس بے جان جسم کے پاس بیٹھا ہوا آنسوؤں کے ساتھ روتے ہوئے دل کا درد بیان کر رہا تھا۔۔۔

میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ آپ مجھے سن سکتی ہیں۔۔۔

اُٹھ جائیں اس نیند کی دنیا سے، میرا دل درد سے بند ہونے لگا ہے، مجھے ضرورت ہے آپ کی۔۔۔اس سے پہلے کہ میرا درد اتنا بڑھ جائے کہ میری سانسوں کی ڈوری ٹوٹ جائے۔۔۔تھام لیجئے، میری سانسوں کی ٹوٹتی ہوئی ڈوری کو، بچا لیجیے مجھے۔۔۔

سر اُٹھ جائیں کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہیں، بس کیجیے آپ جب بھی یہاں آتے ہیں اور خود کو تکلیف دیتے ہیں، خدا سے دعا کریں۔۔۔

رحمت اللہ کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنے مالک کو چپ کروا رہا تھا۔۔۔رحمت اللہ اس شخص کا بہت پرانا ملازم ہے، جو ایک بہت بڑا راز جانتا تھا۔۔۔ایک ایسا راز جس سے پردہ اُٹھنے سے بہت سے چہرے بے نقاب ہونے والے تھے۔۔۔

رحمت اللہ میں کیسے خود کو سنبھال لوں؟؟

کیوں نہیں یہ ہوش میں آتی، کیوں نہیں یہ میرے درد کو سمجھ رہی ہیں؟؟

سر اللہ تعالی سے دعا کرنے کے سوا ہمارے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں۔۔۔رب ہماری ضرور سنے گا ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔ آپ نے ہماری بیٹی کی عزت بچا کر جو احسان ہمارے اوپر کیا ہے،اس احسان کو خداوند کریم ایسے ہی ضائع نہیں ہونے دے گا۔۔۔اس کا صلہ آپ کو ضرور ملے گا اور بی بی جی ضرور ایک دن ٹھیک ہو کر حقیقت سے پردہ اُٹھائیں گی۔۔۔

مگر سر یوں رو کر خود کو تکلیف نہ دیں۔۔۔

رحمت اللہ کی باتوں سے اس شخص کو کافی سہارا ملا تھا،وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتا ہوا زمین سے کھڑا ہو گیا اور ایک نظر اس بے جان جسم پر ڈالی،جو روز اس کو اسی حالت میں ہی ملتی تھی۔۔۔

رحمت اللہ تم ان کی خدمت کر کے ان کا خیال رکھا کرو،جو احسان مجھ پر کر رہے ہو اس احسان کے بدلے زندگی میں کبھی بھی کچھ بھی مانگو گے تو میں تمہیں انکار نہیں کروں گا۔۔۔

رحمت اللہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نم آنکھوں سے،عہد بھرے لہجے سے کہا۔۔۔

سر رحمت اللہ کی بیٹی کی عزت بچا کر جو احسان آپ نے مجھ پر کیا ہے، میں تو ساری زندگی بھی اگر اس ہستی کی خدمت کرتا رہوں تو بھی اس احسان کو اُتار نہیں سکتا۔۔۔ آج اگر میری بیٹی کی عزت تار تار ہونے سے بچی ہے تو اُسے بچانے والے فرشتہ صفت انسان آپ ہیں۔۔۔

نہ رحمت بخش نہ، میں تو انسان کہلانے کی بھی لائق نہیں تم تو مجھے کہاں اُن نوری فرشتوں کی صفت سے نواز رہے ہو۔۔۔

بس تم ان کو دواٹائم سے دیتے رہنا اور ان کی پل پل کی رپورٹ مجھے دیتے رہنا ہمیشہ کی طرح۔۔۔

تم جانتے ہو کہ اب میں یہاں پر روز نہیں آسکتا، تو تمہارے ہونے سے مجھے یہ یقین ہوتا ہے کہ تم ہو تو ان کی جان کو کوئی خطرہ نہیں۔۔۔

جی سر میں ہوں ان کی حفاظت کے لیے اور میری بیوی اور بیٹی بھی ہیں۔۔۔ بس آپ اپنا خیال رکھیں اور جلدی سے پچھلے دروازے سے نکل جائیں وہ کبھی بھی آتے ہوں گے۔۔۔

آنے والے شخص کے بارے میں بتاتے ہوئے رحمت اللہ کے چہرے پر ڈر کے تاثرات بہت زیادہ تھے۔۔۔

بے فکر رہو رحمت اللہ میری وجہ سے تم پر کوئی مصیبت نہیں آئے گی۔۔۔میں جا رہا ہوں اور یہ رکھو تم اپنے پاس اور کوئی بھی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتانا۔۔۔

اس شخص نے رحمت اللہ کے ہاتھ میں نوٹوں کی گٹھڑی پکڑائی۔۔۔

وہ شخص رحمت اللہ کو ہدایت دیتے ہوئے تیزی سے پچھلے دروازے سے نکلتا ہوا، ہڈی میں چہرہ چھپائے رات کے اندھیرے میں غائب ہو گیا۔۔۔رحمت اللہ نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ بند کیا اور اس جاتے ہوئے شخص کے لیے چہرہ آسمان کی جانب اُٹھا کر دعا کی۔۔۔

اے اللہ اس کی حفاظت کرنا، تو سب جانتا ہے، ہر حقیقت سے واقف ہے۔۔۔

وہ منہ میں بولتا ہوا واپس کمرے میں آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

....

یارِ وجدان ہم پر بھی نظر کرم کیجئے کب سے آپ کو تاڑ رہے ہیں اور آپ ہیں کہ ہم پر نظر ڈالنا گوارا ہی نہیں کر رہیں!!

بلو آنکھوں والا شہزادہ سکن کلر کے کاٹن کے سوٹ پر سیم کلر کی ویسکوٹ پہنے ہوئے کھڑا نایاب ہیرے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔

اس کی پُر کشش پر سنلٹی جسے دیکھ کر ہر کسی کا ایک بار اسے پلٹ کر دیکھنے کا دل چاہتا تھا۔۔ کھلتا گلابی گورا رنگ اس کے حسن کو چار چاند لگائے رکھتا تھا۔۔ خوبصورت شہزادہ اپنی شہزادی پر فدا ہو کر اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا گھر کے اندر آیا تھا۔۔

میں آپ سے ناراض ہوں مہمانوں کا ویلکم کرتی ہوئی کھڑی منت جو بلیک کلر کی میکسی میں ملبوس تھی جس پر سیم کلر کا نفیس ہلکا ہلکا کام کیا ہوا تھا۔۔

کانوں میں پہنی ہوئی سلور گولڈ کی بالیاں اور ہائی پونی میں قیامت ڈھا رہی تھی۔۔ اوپر سے آج یارِ وجدان نے سمو کی میک اپ کر رکھا تھا۔۔ یہ اس کی لائف کا پہلا سمو کی میک اپ تھا۔۔ وجدان کو تو صبح سے ٹائم ہی نہیں ملا تھا کہ وہ اپنے یار کی تعریف کر سکتا۔۔ بس گزرتے ہوئے دیکھ کر نہ جانے کتنی بار اس پر اپنا دل ہار چکا تھا۔۔ اب تھوڑا سا موقع ملا تو وہ تیزی سے گھر کے اندر اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا۔۔

حوریہ کی شادی کا اریجمنٹ حویلی میں کیا گیا تھا۔۔ حویلی کا رقبہ بہت بڑا تھا تو صلاح الدین نے فیصلہ کیا کہ اس کی پوتی کی رخصتی گھر سے ہو گی۔۔۔

کہاں جارہی ہو؟؟

مہمانوں کو ویلکم کرنے!!

منہ پھلائے ہوئے منت جس کام کے لیے آئی تھی وہ کر کے تیزی سے باہر جانے لگی کہ وجدان نے اس کی نازک کلائی کو تھامتے ہوئے بہت محبت بھری خماردار نظروں سے دیکھا تھا۔۔جو سجے سنورے روپ میں وجدان کے دل پر زوروں کی بجلیاں گرا رہی تھی۔۔

پہلے اپنے عاشق کا ویلکم تو کر لو یارِ وجدان اس کے بعد مہمانوں کا ویلکم کر لینا اور باہر مہمانوں کے ویلکم کے لیے بہت سارے لوگ موجود ہیں۔۔

منت کی نازک سی کمر پر چوڑا سینہ رکھے ہاتھ اس کے نازک ہاتھوں کی پشت پر رکھتے ہوئے پیٹ پر باندھے کھڑا تھا۔۔

میں آپ سے ناراض ہوں اور آپ کی ان لپٹی چوپڑی باتوں سے میں نہیں مانوں گی۔۔

یارِ وجدان کو وجدان منائے اور وہ مانے نہ ایسا تو کسی کتاب میں نہیں لکھا اور میری محبت کو لپٹی چوپڑی بول کر زیادتی کر رہی ہو۔۔

میرا یار یہ بتانا گوارا کرے گا کہ ناراض ہے کیوں؟؟

گالوں پر سخت داڑھی والے گال رب کرتے ہوئے لبوں کو جنبش دے کر بڑے پیار سے پوچھا تھا۔۔

آپ کو نہیں پتہ میں کیوں ناراض ہوں؟؟

منہ پھلائے ہوئے داڑھی کی چبن سے سسک کر ناراض لہجے میں پوچھا۔۔

وجدان کی نازک سی جان اگر پتہ ہوتا تو اپنے یار کو کبھی زحمت نہ دیتا۔۔ میری جان بتادو کہ ہمارا قصور کیا ہے؟؟

آنکھیں بند کیے وجدان اس کے مدہوش سے روپ میں کھوتا جا رہا تھا۔۔ اس مظبوط مرد کی یہ واحد کمزوری تھی جس کے سامنے یہ ہمیشہ بنا وقت دیکھے کمزور پڑ جاتا تھا جیسے کہ ابھی۔۔

آپ ہمیشہ بھول جاتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ مجھے گجرے کتنے پسند ہیں اور مجھے آپ کے لائے ہوئے گجرے صرف آپ کے ہاتھ سے ہی پہننے ہوتے ہیں۔۔

اومائی گاڈ۔۔۔

اللہ جی ہر بار میں کیوں بھول جاتا ہوں۔۔۔

وجدان نے ٹھنڈی آہ بھر کر اپنی غلطی کو تسلیم کرنے والے انداز سے کہا تھا۔۔۔

اس لیے بھول جاتے ہیں کہ میں آپ کے لیے ضروری نہیں ہوں چھوڑیں مجھے جانے دیں۔۔۔

یارِ وجدان ناراض ہو جایا کرو۔۔۔

دن میں اگر ہزار بار بھی ناراض ہو گی تو میں ہر بار پیار سے محبت سے ناز نخرے اُٹھا کر منالوں گا۔۔۔

مگر آج کے بعد یہ کبھی مت کہنا میری جان کہ تم میرے لیے ضروری نہیں۔۔۔

تم میرے لیے کیا ہو یہ بات تم بخوبی جانتی ہو۔۔ جس شخص کی سانسیں تم میں اٹکی رہتی ہیں۔۔۔ سارا دن میں کہیں پر بھی رہوں مگر اس کے دماغ میں خیال تمہارا ہوتا ہے۔۔۔ ایسے شخص کے بارے میں یہ کہنا اس کی محبت کی توہین ہے۔۔۔

اگر اتنی محبت کرتے ہیں تو پھر میری یہ چھوٹی سی فرمائش آپ ہمیشہ کیوں بھول جاتے ہیں؟؟

اِدھر آؤ یارِ وجدان آج تمہیں اپنی محبت کی صفائی پیش کرنے کے ساتھ کچھ بتاتا ہوں۔۔۔

بڑی محبت سے نیچے جھک کر اسے اپنی مظبوط باہوں میں اُٹھالیا۔۔۔

نظر اس کے روٹھے خوبصورت چہرے پر گاڑے ہوئے ایک ایک قدم مضبوطی سے اُٹھتا ہوا اپنی شہزادی کو لیے روم کی جانب بڑھتے ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

کس قدر خوبصورت لگ رہے تھے دونوں چاند اور ستارے کی جوڑی کے جیسے کتنی محبت تھی وجدان کی آنکھوں میں منت کے لیے اور منت کی ناراضگی میں بھی وجدان کی محبت کا مان صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

بیوی جب روٹھتی ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے اسے یقین ہوتا ہے کہ اسے منالیا جائے گا۔۔۔روٹھا بھی وہیں پر جاتا ہے جہاں منالینے کا بھروسہ ہوتا ہے۔۔۔جیسے کہ منت کو بھروسہ ہے اس کا وجی اسے منالے گا۔۔۔

بلو آنکھوں والا شہزادہ اسے اپنی گود میں اُٹھائے ہوئے اپنے روم میں لے کر آیا تھا۔۔۔

مجھے پتہ ہے ہمیشہ کی طرح مجھے اپنی باتوں سے بہلا کر چپ کروالیں گے۔۔۔

ہمم۔

۔میرے یار نے کافی ساری بدگمانیاں پال رکھی ہیں، صبر تو کرو میرے یار سب دور کر دوں گا۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے اوپر نرمی سے بیٹھاتے ہوئے گہری نظروں سے روٹھے ہوئے چہرے کو دیکھا اور انابی لبوں سے مونچھوں تلے مسکرادیا۔۔۔

روم میں رکھی ہوئی منی فرج کے قریب گیا اور منت کے لیے گجرے نکال کر لایا تھا۔۔۔منت حیران ہوئی تھی کہ اسے یاد تھا۔۔۔اسے تو لگ رہا تھا کہ وجدان اس بار بھی گجرے لانا بھول گیا ہے۔۔۔وہ اس کے لیے گجرے لے کر آیا تھا مگر پہنائے کیوں نہی۔۔۔سوالیہ نظروں سے وجدان کی جانب دیکھے جارہی تھی۔۔۔

اس کی سوالیہ نظروں کو دیکھ کر وجدان دلکش انداز سے قہقہہ لگاتا ہوا ہنس دیا۔۔۔اس کی نظروں میں چھپے ہوئے سوال کو اس کا وجی باخوبی پڑھ سکتا تھا۔۔۔

میری جان تمہارا وجی تمہارے لیے گجرے لانا کبھی نہیں بھولتا۔۔۔ ہر بار جان بوجھ کر لیٹ کرتا ہوں۔۔۔ چھپا دیتا ہوں۔۔۔ جانتی ہو کیوں؟؟

کیوں؟؟؟

جب میرا یار مجھ سے روٹھتا ہے تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔ کیونکہ جب میرا یار روٹھتا ہے تو پھر مجھے منانے کا موقع ملتا ہے اور جب منانے کا موقع ملتا ہے، تو یار کو چھونے کا بھی موقع ملتا ہے اور چھونے کے بعد جو سکون حاصل ہوتا ہے، اس سے وجدان خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت شخص سمجھتا ہے۔۔۔

اور روٹھنے کے بعد جو غرور جو مان میرے یار کے چہرے پر ہوتا ہے کہ وہ روٹھے گا اور اسے منا لیا جائے گا اسی مان کو یقین میں بدلنے کے لیے ہر بار تمہارا وجی یہ گستاخی کرتا ہے۔۔۔
مگر آج یہ کہہ کر کہ تم میرے لیے ضروری نہیں تم نے میری محبت کو ہلکی سی ٹھیس پہنچائی ہے۔۔۔

اس لیے آج بتانا پڑا اور نہ وجدان یہ راز کبھی نہیں بتاتا کہ میں یہ جان بوجھ کر کرتا ہوں۔۔۔

منت محبت بھری نظروں سے وجدان کو دیکھ رہی تھی اس وقت اس جوڑی کو وہ دیکھ لیتا تو رشک سے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا کہ اے اللہ ان کو کبھی جدا مت کرنا۔۔۔

یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنائے گئے تھے۔۔۔سچ کہتے ہیں جوڑیاں آسمانوں پر بنتی ہیں۔۔۔اس جوڑی کو دیکھ کر دل تسلیم کرتا ہے اس بات کو کہ سچ میں جوڑیاں آسمانوں پر ہی بنتی ہیں۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔

اس پر اپنی نظریں گاڑھے مدہوش سے عالم میں اس کے سراپے کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

سوری!!!

منت نے شرمندہ سے انداز سے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔۔۔

یارِ وجدان نہ تو تمہارے وجی کو تمہاری سوری اچھی لگتی ہے،نہ جھکی ہوئی نظریں،میرے یار کی نظریں ہمیشہ بلند ہونی چاہیے اور سوری کی جگہ ان خوبصورت لبوں سے میرے لیے محبت کے بول نکلنے چاہیے۔۔۔جس کی ضرورت خواہش وجدان کو ہر دن،ہر رات،ہر لمحہ،ہر سانس کے ساتھ محسوس ہوتی ہے۔۔۔

وجی۔۔۔

جی وجی کی جان،وجی کی دھڑکن،وجی کا دل،وجی کی خوشیاں بولو۔۔۔

آپ مجھ سے اتنا پیار کیوں کرتے ہیں؟؟

محبت سے اپنے بازو وجدان کے گلے میں ڈالتے ہوئے متلاشی نظروں سے اس خوبصورت شہزادے کو دیکھ رہی تھی جو خوبصورتی کا پیکر تھا۔۔۔منت ہمیشہ خود کو وجدان سے کم خوبصورت سمجھتی تھی مگر یہ تو کوئی وجدان کے دل سے پوچھتا کہ اس کے لیے منت کیا ہے۔۔۔

میری جان یہ کیسا سوال ہے؟؟

کوئی اپنی زندگی سے کیوں محبت کرتا ہے، کوئی اپنی سانسوں سے کیوں محبت کرتا ہے؟؟

جینے کے لیے۔۔۔

اسی طرح مجھے جینے کے لیے تم سے محبت کرنی پڑتی ہے۔۔۔ تمہاری محبت میری سانسوں کی روانی کی ضمانت ہے۔۔۔

محبت سے اس کی نازک سی کلائیوں میں گجرے ڈال کر فٹ کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اُٹھا کر محبت سے لبوں کو لگا کر کچھ دیر چومتے ہوئے لمس جمائے رکھا تھا۔۔۔

وجی آئی لو یو!!

تھینک یو مائی لو، آئی لو یو ٹو تھری فور۔۔۔ میرا آئی لو یو اتنا زیادہ ہے کہ گنتی کم پڑ جائے گی۔۔۔ دیوانگی سے اس کے پورے چہرے کو چومتے ہوئے نرم گرم لبوں کے لمس چھوڑتے جا رہا تھا۔۔۔

وجی---نن--- نہیں میری لپسٹک خراب ہو جائے گی---

خماری سے بہکتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر جھکنے لگا کہ منت نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ لیا---

منت اگر دوبارہ اس طرح سے مجھے روکنے کی کوشش کی تو یارِ وجدان تمہاری لپسٹک تو بعد میں خراب ہو گی پہلے میرا کا دماغ خراب ہو گا---اور دماغ خراب ہونے کے بعد تمہاری ان نازک پنکڑیوں کا میں کیا حال کروں گا یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے---

تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ مجھے اپنے ان محبت بھرے لمحات میں رکاوٹیں زہر لگتی ہے اور تم ہر بار یہی کرتی ہو---

وجدان کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا تھا---

اس سے پہلے کہ معاملہ بہت زیادہ گرم ہوتا ہمیشہ کی طرح وجدان کی ذرا سی غصے اور اونچی آواز سے ڈر جانے والی منت وجدان کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے پنکھڑیاں اس کے لبوں پر رکھ چکی تھی---

آنکھیں بند کیے سانس روکے پنکڑیوں کو اس کے لبوں کے ساتھ لگائے تیز دھڑکنوں کی دھن میں کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی---

وجدان کو اپنے دل کی دھڑکنوں کی آواز کانوں میں صاف سنائی دے رہی تھی۔۔۔اس لڑکی نے ڈر سے جو کیا تھا اس سے وجدان کے وجود میں جو آتش فشاں پہاڑ کی مانند جو لاوا تھا اس کا وہ کیا کرتا۔۔۔

پلیز اب آپ غصہ مت کریں اور چلیں ہم نیچے چلتے ہیں۔۔۔

سٹل ہو کر کھڑے وجدان کو حکم دے رہی تھی کہ اب اس ننھی سی کسی کے بعد نیچے چلنا چاہیے۔۔۔

یارِ وجدان نازک پنکھڑیوں کا چسکا لگا کر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری جان اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا۔۔۔

غصہ تو پنکھڑیوں کے بیچ ہوتے ہی ختم ہو گیا تھا۔۔۔

اب تو کچھ اور ہے میرے اندر جس کو محبت سے سمجھا کر ٹھنڈا کر دو۔۔۔ورنہ میں کیا کروں گا مجھے نہیں پتہ۔۔۔

اس کو کمر سے پکڑ کر اوپر اُٹھائے پاس پڑے ہوئے صوفے پر نرمی سے بیٹھ گیا۔۔۔اپنی گود میں بٹھائے دھڑکنوں پر چہرہ رکھے تیز سانسوں سے وجدان اپنی بے تابیاں ظاہر کر رہا۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔

پلیز اس وقت خود کو سنبھالیں باہر بہت سے مہمان بیٹھے ہیں ہمارا ویٹ کر رہے ہیں ہمیں جا کر حوریہ کی رخصتی کروانی ہے۔۔۔

دھڑکنوں پر جھکے وجدان کے سر کو انگلیوں کے ساتھ پیار سے سہلاتی ہوئی منت نے نرمی سے کہا ۔جانتی تھی کہ اس وقت اس کا وجی جذباتوں کے سمندر کے اندر ڈوبا ہوا ہے اور یہ لمحے وجدان کے لیے بہت معنی رکھتے ہیں اور ایسے لمحوں میں منت کی ذرا سی سختی یا اونچی آواز وجدان کو بڑی ناگوار گزرتی تھی۔۔۔

وجی کی جان یہ بات اس خوبصورت حرکت سے پہلے کیوں نہیں سوچی کہ ہمیں حوریہ کی رخصتی کرنی ہے اور باہر بہت سے مہمان بیٹھے ہیں۔۔۔۔

وجدان کی آواز بھاری اور خمار دار ہو چکی تھی۔۔۔

میں نے تو اس لیے یہ سب کیا تا کہ آپ کا موڈ خراب نہ ہو مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ کسی اور ہی موڈ میں چلے جائیں گے۔۔۔

نرمی سے کہتے ہوئے مسلسل اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی کہ کہیں اسکے وجی کا موڈ خراب نہ ہو جائے۔۔۔

میری جان میرا موڈ ٹھیک رکھنے کے لیے دوسرا آپشن موجود تھا، مجھے خود سے نمی کی چند بوندیں اپنے حلق میں اُتار لینے دیتی اس کے بعد میں خود ہی حواس قائم کر کے پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔

مگر جو تم نے کیا ہے اس کے بعد مجھے تم پر محبت کی گرفت چاہیے۔۔۔ جانتی ہو کہ میں خود کو روک نہیں پاتا کیا کروں۔۔۔ تم میری کمزوری ہو۔۔۔ تمہارے سامنے وجدان کمزور پڑ جاتا ہے۔۔۔

مگر وجی اس وقت آپ ٹھیک ہو جائیں نہ ہمیں نیچے جانا ہے۔۔۔

میں تو خود کو ٹھیک نہیں کر سکتا۔۔۔تم مجھے ٹھیک کرنے کے لیے جو کر سکتی ہو کرو۔۔۔

وہ اس کی دھڑکنوں پر مزید جھکنے لگا تھا۔۔۔آواز میں خماری بتا رہی تھی کہ وجدان اس وقت پوری طرح سے بہکا ہوا ہے۔۔۔

اس وقت وجدان کو نیچے لے جانا بھی بے حد ضروری تھا کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اپنے وجی کی خاطر ہر حد سے گزر جاتی۔۔۔مگر یہ گھڑی بہت زیادہ سنگین تھی۔۔۔

نیچے مہمان تھے حور کی رخصتی کا وقت بالکل نزدیک تھا اور اِدھر وجدان کو بہکانے کا پنگا وہ خود ہی لے چکی تھی، اب نیلی آنکھوں والے خوبصورت شہزادے کو سنبھالنا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

وجی پلیز میں آپ کی ہوں۔۔۔حوریہ کی رخصتی کے بعد آپ سب من مرضیاں پوری کر لیجئے گا مگر ابھی خود کو سنبھالیں ہمیں نیچے جانا ہے۔۔۔

اونہوں۔۔۔کوئی اور طریقہ آزماؤ۔۔۔اس بات کا مجھ پر اثر نہیں ہو رہا۔۔۔وجی آپ کوشش تو کریں۔۔۔

مجھ سے نہیں ہو رہا۔۔۔

آپ تو میرے پیارے و.جی ہیں جو ہر چیز پر مضبوطی سے اثر انداز ہو جاتے ہیں تھوڑی سی کوشش کیجئے ہم کچھ دیر کے لیے نیچے چلے جاتے ہیں اس کے بعد ہم کچھ بھی بہانہ کر کے اوپر آجائیں گے۔۔۔پلیز۔۔۔

سمجھنے کی کوشش کریں رخصتی ہونے والی ہے۔۔۔

تو جان کیوں بہکایا مجھے اس قدر کہ جہاں سے میرے لیے پلٹنا مشکل ہو گیا ہے۔۔۔جب جانتی ہو کہ میری واحد کمزوری تم ہو تو پھر کیوں ستاتی ہوئی یارِ وجدان۔۔۔

خود کو بہت سمجھانے کے بعد چہرہ اُٹھا کر بہکی نگاہوں سے منت کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔

سوری آئندہ نہیں کروں گی۔۔۔

اس کی ٹون تھوڑی سی سیدھی ہوتے دیکھ منت نے جلدی سے سوری کر کے معاملا رفع دفع کرنا چاہا۔۔۔

یارِ وجدان اب تو روز کرنا پڑے گا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ جو کہیں گے میں مان جاؤں گی۔۔۔پلیز ابھی نیچے چلیں۔۔۔

وجدان کو تھوڑا نرم پڑتے دیکھ منت جلدی سے کھڑی ہوئی زبردستی منت سماجت کرنے والے انداز سے نیچے لے جارہی تھی۔۔۔کیونکہ رخصتی میں وقت بہت کم تھا۔۔۔

سوچ لو اپنے وعدے سے مکرنا مت منت۔۔۔

کہتا ہوا پنکھڑیوں پر جھکاؤ ڈالے تھوڑی سی من مانیاں اُتارتے ہوئے پکا وعدہ لے کر روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔منت پچھتا رہی تھی آج اپنی حرکت پر کہ کیا ضرورت تھی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کی۔۔۔

○○○○○○○○○○○

فجر روم میں اکیلی بیٹھی ہوئی بہت خوف زدہ تھی باہر تیز بارش ہو رہی تھی اور شاید علاقے میں شارٹ سرکٹ ہوا تھا لائٹ نہیں آرہی تھی۔۔۔اوپر سے کڑکتی ہوئی بجلی سے فجر کی جان نکل رہی تھی۔۔۔فجر کو اس کڑکتی ہوئی بجلی کی آواز سے ہمیشہ سے ہی خوف آتا تھا۔۔۔
گھر میں وہ کیسے منت کے ساتھ چپک کر سوتی تھی جب کبھی بارش ہوتی اور یوں بجلی کڑکتی تھی۔۔۔
مگر یہاں پر وہ اکیلی جان تھی۔۔۔اس وقت وہ دشمن جاں بھی نہیں تھا۔۔۔جس کے ہونے سے وہ خود کو بے خوف محسوس کرتی۔۔۔

اس سے بے انتہا نفرت کرنے کے باوجود نہیں جانتی تھی یہ کیسا کنکشن ہے مگر جب وہ گھر میں ہوتا تو اس کے ہونے سے فجر بے فکر بے خوف گھر میں گھومتی تھی۔۔۔

اب زیادہ تر وہ گھر میں ہی ہوتا تھا جب جاتا تو جلدی لوٹ بھی آتا تھا۔۔۔اب تو وہ گھر سے باہر صرف اسے ٹارچر کرنے کے لیے اور نیا ٹارگٹ دینے کے لیے ہی لے کر جاتا تھا۔۔۔

مگر آج صبح سے وہ گیا تھا اور رات کے تین بج رہے تھے ابھی تک گھر نہیں آیا۔۔۔

روز فجر چاہتی تھی کہ کچھ دیر کے لیے یہ انسان گھر سے باہر جائے کوفت ہوتی تھی ہر وقت اسے اپنے سامنے دیکھ کر جس نے اسے اپنوں سے دور کر دیا۔۔۔

مگر آج فجر ہی چاہتی تھی کہ وہ گھر آجائے۔۔۔وہ دعائیں کر رہی تھی اس کے گھر آنے کی۔۔۔اندھیرے میں اسے بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا اس کا پورا وجود اتنی ٹھنڈ میں پسینے سے بھیگا ہوا تھا وہ بیڈ کے ساتھ نیچے فرش پر گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے سر گھٹنوں پر رکھے ہوئے سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

اپنے کاندھے پر کسی کے ہاتھ کو محسوس کرتے ہوئے اس کے بے جان وجود میں جان آئی تھی وہ پھرتی سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔

اندھیرا اتنا شدید تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اس علاقے میں لائٹ نہیں جاتی تھی بہت وی آئی پی علاقہ تھا، مگر رات شدید طوفانی بارش کی وجہ سے کوئی پرابلم تھا جس کی وجہ سے لائٹ بند تھی۔۔۔

اس نے بنا دیکھے اندازے سے مقابل کی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے دبوچ لیا۔۔۔اس میں اتنی طاقت اور بہادری کہاں سے آئی وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

مگر مقابل شاید لڑکھڑا کر بیڈ پر گر گیا تھا، اس کی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے فجر پورے زور سے اس پر جھک کر دبوچے ہوئے تھی۔۔۔مقابل کی گردن اچھی خاصی صحت مند تھی۔۔۔اس لیے فجر نے دونوں ہاتھوں سے دبوچ رکھا تھا۔۔۔

کون ہو تم؟؟

اونچی آواز میں چیخی تھی مقابل نے کوئی جواب نہیں دیا، مگر جھٹپٹا کر خود کو چھڑوانے کی کوشش بھی نہیں کی۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہو تم؟؟

جان لے لوں گی تمہاری، چوری کرنے کی نیت سے گھر میں گھسے ہو نا اب دیکھو میں تمہارا کیا حال کرتی ہوں---

اس کے پیٹ پر دباؤ ڈالتے ہوئے وہ سچ میں گردن دبا کر اس کی جان لینے والی تھی کہ مقابل نے موبائل کی ٹارچ آن کرتے ہوئے اپنے چہرے پر ڈالی---

فجر کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی اس نے کسی اور کی نہیں براق کی گردن پکڑ رکھی تھی اور وہ کتنے مزے سے بیڈ کے اوپر آرام سے لیٹا ہوا تھا---نا جھٹپٹایا نا خود کو چھڑوانے کی کوشش کی حالانکہ اس کے مضبوط عصاب سے فجر اچھی طرح سے واقف تھی---اگر ہلکا سا بھی جھٹکا دیتا تو فجر نے دور جا کر گرنا تھا اس کی شکل دیکھتے ہی فجر کو شدید غصہ آیا تھا---

کہاں تھے آپ؟؟

کیوں کرتے ہیں مجھے اتنا پریشان، ایک ہی بار مار کیوں نہیں دیتے مجھے؟؟

ایک ہی بار جان لے کر میری خلاصی کر دیں تو زیادہ اچھا ہے---

فجر روتے ہوئے اس کے سینے پر زور سے مکے مارنے لگی---

فجر کو شدید غصہ تھا اس بات کا کہ وہ کتنی خوف زدہ تھی اس طوفانی کالی رات میں اکیلی اور یہ شخص رات کے تین بجے گھر واپس لوٹا تھا۔۔۔

سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا ہوں۔۔۔

اس نے ہاتھوں کو اب بھی نہیں پکڑا تھا۔۔وہ اب بھی اس کے مظبوط سینے پر مکے برسائے جا رہی تھی۔۔۔اس فولادی انسان کو اس نازک فجر کی ہتھیلیوں سے پڑنے والے مکوں سے کون سا فرق پڑ رہا تھا۔۔۔

کیا کہا؟؟

تھوڑا لیٹ ہو گئے۔۔۔

اسے تھوڑا لیٹ ہونا کہتے ہیں؟؟

وہ چلاتے ہوئے جواب طلب نظروں سے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

میں پورا دن اکیلی رہی اور شام سے لائٹ نہیں۔۔۔اور اوپر سے باہر آتی آسمانی بجلی کی کڑکنے کی آوازیں میری جان نکال رہی تھیں۔۔۔

اور آپ کو لگتا ہے یہ تھوڑی سی دیر ہوئی ہے۔۔۔میں آپ کی بیوی ہوں جسے خود آپ نے خود پر مسلط کیا ہے۔۔۔میری حفاظت آپ پر فرض ہے نہ۔۔۔پھر کیسے مجھے اتنے گھنٹوں اندھیری رات میں اکیلا چھوڑ کر خود سکون سے گھومتے رہے ہیں آپ۔۔۔

وہ ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی، اسے اپنے سوالوں کا جواب چاہیے تھا اور وہ غلط نہیں تھی۔۔۔اس طوفانی رات میں وہ کس قدر خوفزدہ تھی۔۔۔جو لڑکی کبھی اکیلے روم میں نہیں سوتی تھی ایسے موسم میں وہ پورے گھر میں اکیلی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔

پہلے تو فجر کو یقین نہیں آیا کہ براق سچ میں اسے سوری کہہ رہا ہے۔۔۔

جسے سوائے ڈانٹنے کے دھاڑنے کے ٹارچر کرنے کے اذیتیں دینے کے سوا کچھ آتا ہی نہیں تھا یہ شخص سوری بولنا بھی جانتا ہے حیرانی ہوئی تھی فجر کو سن کر۔۔۔

مگر اس وقت اس کی سوری اس پر کوئی اثر نہیں کر رہی تھی۔۔۔وہ سچ میں اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھی۔۔۔اتنا غصہ کہ آج اسے اپنے غصے میں براق سے ڈر بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ایسی حرکت فجر نے

آج تک کرنے کی جرات نہیں کی تھی۔۔۔ جس انداز سے وہ آج لڑ رہی تھی، اس انداز کو دیکھ کر براق کے دل کو کہیں نہ کہیں سکون حاصل ہو رہا تھا کہ جیسے مرضی مگر اس نے اسے مس تو کیا۔۔۔

براق کے لب اندھیرے میں ہلکے سے مسکرائے تھے بہت مدھم روشنی ہونے کی وجہ سے فجر دیکھ نہیں پائی۔۔۔ براق کروٹ لیتا ہوا اس کے ہاتھوں کو تھام کر اوپر کی جانب پن کر چکا تھا۔۔۔ مضبوط سینے کے نیچے دبائے اس کی جھٹپٹاہٹ کو روک گیا۔۔۔

کہا ہے نا سوری تو پھر یہ غصہ کس بات پر ہے، میرے لیٹ آنے پر یا مجھے مس کر رہی تھی؟؟
براق کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو چھو کر طواف کر رہی تھی۔۔۔
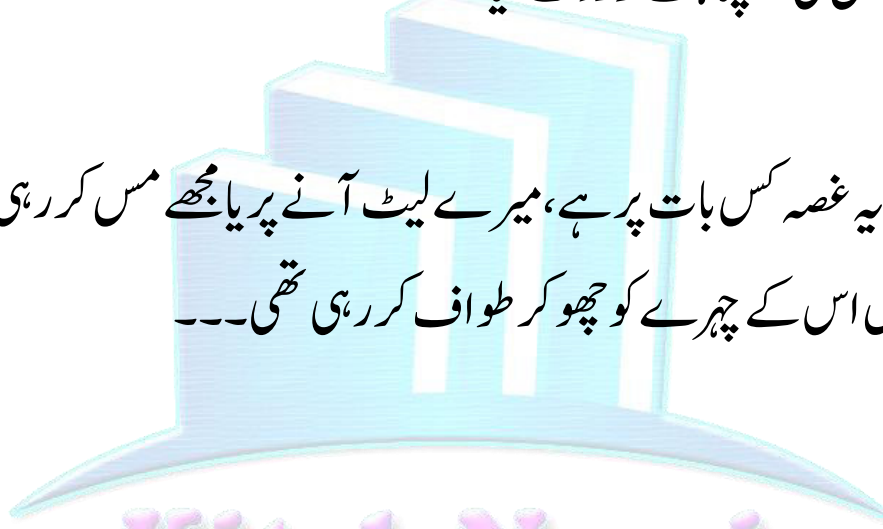
چھوڑیں مجھے۔۔۔
مجھے کوئی پاگل پن کے دورے نہیں پڑنے لگے جو میں آپ کو مس کروں گی۔۔۔
جھٹپٹا کر کلائیوں کو اس کے مضبوط ہاتھ سے چھڑوانے کی بے جاں کوشش کرتے ہوئے تلخ لہجے سے کہا۔۔۔

تو پھر کیوں اتنا تڑپ رہی ہو میرے دیر سے آنے پر۔۔۔

ڈر لگ رہا تھا مجھے اس لیے مجھے ضرورت تھی آپ کی۔۔اپنے دماغ میں فضول کی باتیں مت لائیں۔۔۔آپ بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ آپ کا اور میرا رشتہ کیسا ہے۔۔۔

میری طرف سے تو اب یہ رشتہ بہتر ہو چکا ہے اگر تم تھوڑی سی لچک لے کر کچھ باتیں بھول جاؤ تو رشتہ بہت خوبصورت ہو سکتا ہے۔۔۔

اس کے جسم کی خوشبو سے بہکتا ہو ابراق اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا۔۔۔

بس یہی آتا ہے آپ کو جب گھر آئیں تو اپنی وحشت میرے جسم پر دکھائیں۔۔۔صرف میرے اوپر حق جمانا آتا ہے میرے حقوق پورے کرنے نہیں آتے۔۔۔

بیوی پر صرف حق نہیں جمایا جاتا اس کی ضرورتوں کا خیال بھی رکھا جاتا ہے، مگر آپ کے نزدیک تو بیوی صرف ایک لذت کا سامان ہے۔۔۔جب پورے دن سے بیزار ہو کر گھر لوٹتے ہیں تو اپنی وحشتیں مجھ پر چھوڑتے ہوئے خود پر سکون ہو کر سو جاتے ہیں۔۔۔

غصے سے بھری ہوئی فجر لفظوں کے تیر براق کے اوپر چلاتے ہوئے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہت کچھ غلط بول رہی ہو مگر کہہ لو حق ہے تمہیں۔۔۔میں تسلیم کر تو رہا ہوں غلطی ہوئی ہے مجھ سے کہ میں لیٹ ہو گیا۔۔۔

کیوں ہوا یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

کتنے سپاٹ لہجے میں وہ بول رہا تھا مگر آج فجر کو اس کی کوئی بات بھی یقین نہیں دلا سکتی تھی۔۔۔

حق ہے مجھے۔۔۔

وہ تنزیہ انداز سے قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔۔۔

مجھے تو آپ کے گھر میں اپنی مرضی سے سانس لینے کا حق نہیں ہے تو اور کوئی حق کیا دیں گے آپ مجھے۔۔۔

ایسے الفاظ بول کر میرے دل میں اُمیدیں مت جگایا کریں کہ میں یہ سمجھنے لگوں کہ میں انسان ہوں اور یہ میرا گھر ہے اور مجھے جینے کا حق ہے۔۔۔میں نے تسلیم کر لیا ہے کہ نا تو میں انسان ہوں اور نہ مجھے

جینے کا حق ہے۔۔۔میں آپ کے گھر میں ایک جانور ہوں جس کے خود کے کوئی جذبات کوئی خیالات نہیں ہیں۔۔۔ سمجھا لیا ہے اپنے دل کو۔۔۔۔میں قیدی ہوں مجرم ہوں آپ کی۔۔۔ جو سزا دیتے ہیں اسے قبول کرنا مجھ پر فرض ہے۔۔۔کس گناہ کی سزا بھگت رہی ہوں نہیں جانتی۔۔۔کب تک یہ سزا چلے گی یہ بھی نہیں جانتی۔۔۔تو پھر کیسا حق؟؟

فجر کے ایک ایک الفاظ میں زہر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔۔۔جو براق کے دل کو چھلنی کرتے جا رہا تھا مگر وہ سپاٹ چہرے سے صرف اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اب بھی اس کے اوپر براجمان ہو کر اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنی مضبوط ہتھیلیاں رکھے ہوئے دونوں اطراف میں پن کیے ہوئے تھا وہ چاہ کر بھی چھڑوا نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ آج بہت دنوں کے بعد کچھ بولی تھی اس نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔مگر اس خاموشی کے پیچھے جس قدر اس نے طوفان چھپا رکھا تھا اس کا احساس براق کو تھا۔۔۔

کیجیے اپنی حسرتیں پوری میں حاضر ہوں ہر رات کی طرح، آپ کے سامنے ایک بے جان انسان کیا کر سکتا ہے۔۔۔

فجر تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں صرف تمہارے جسم کا بھوکا ہوں؟؟

مجھے لگتا نہیں ایسا ہی ہے۔۔۔ آپ کو ہر رات صرف میرے جسم کی بھوک ہوتی ہے جسے مٹانے کے لیے آپ میرے قریب آتے ہیں اور چھوڑیے آپ کے لیے کیا دن اور کیا رات۔۔۔

اتنی حقارت سے اس نے ایک نظر براق کے چہرے پر ڈالی تھی کہ براق کو اپنا وجود تیزاب کے اندر ڈوب کر جلتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔ تم میری محبت ہو۔۔۔ میں تم سے حد سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔۔۔ اتنا پیار کہ جس کی نہ کوئی حد ہے، نہ سرحد، نہ کوئی پیمانہ جو ناپ کر دکھا سکے کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔ میرے دل کی ہر دھڑکن پر تمہارا نام ہے۔۔۔

وہ تڑپ گیا تھا فجر کے منہ سے اس قدر زہریلے الفاظ سن کر۔۔۔

براق دل پر نام لکھوا لینے سے محبت ثابت نہیں ہو جاتی۔۔۔ اگر محبت ایسی ہوتی ہے تو نہیں چاہیے محبت۔۔۔ نفرت ہے مجھے ایسی محبت سے۔۔۔ آپ کی محبت نے مجھے دیا ہی کیا ہے۔۔۔ رسوائی، ذلت، توہین، اذیتیں کچھ بھی تو ایسا نہیں ہے آپ کی محبت میں جسے دیکھ کر میں خوشی محسوس کروں۔۔۔ نفرت ہے مجھے اس لفظ سے۔۔۔

آج فجر کے صبر کا باندھ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔اس کے اندر جو نفرت کا طوفان تھا وہ باندھ کو توڑ کر باہر نکلتا ہوا براق کے دل کا بہت نقصان کر رہا تھا۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ براق فجر کے دل میں پلتی ہوئی اپنی نفرت نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔مگر کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو انسان دیکھ کر بھی ان کا سامنا نہیں کر پاتا ایسی ہی حالت اس وقت براق کی تھی۔۔۔

کر لو جتنی نفرت کر سکتی ہو۔۔مگر میں تم سے بہت پیار محبت کرتا ہوں۔۔۔عشق کرتا ہوں۔۔۔جنون ہو تم میرا۔۔۔ایسا جنون جسے میں نے سالوں اپنے اندر چھپا کر رکھا جو اب آتش فشاں لاوا بن چکا ہے۔۔۔

نہیں براق نہیں۔۔۔

آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔۔اس کو محبت کہہ کر محبت کی توہین مت کریں۔۔۔میں صرف آپ کا جنون ہوں۔۔۔آپ کے اندر مجھے پانے کا جنون تھا آپ نے مجھے حاصل کر لیا۔۔۔میں آپ کی ضد ہوں میں آپ کے لیے ہوس کا سامان ہوں۔۔۔تو کیوں اپنا ٹائم برباد کر رہے ہیں۔۔۔محبت کی جھوٹے کھیل کی کہانیاں سنا کر مجھے بہلائیں مت۔۔۔کیجئے نا مجھ پر اپنی من مانیاں نوچ میرے جسم کو جیسے ہر

رات نوچتے ہیں۔۔۔فضول میں اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں میں آپ کے لیے آسانی پیدا کر دیتی ہوں۔۔۔

فجر نے گلے کو پکڑ کر نیچے کو غصے سے کھینچا۔۔۔شرٹ کافی نازک کپڑے سے بنی تھی۔۔۔جھٹکا نہ برداشت کرتے ہوئے گلے سے پیٹ تک چاک ہو چکی تھی۔۔۔

اس کا دل کش سراپا براق کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔براق نے نظریں ہٹا کر چہرے کا رخ دوسری جانب کر لیا۔۔۔
وہ خاموش تھی تو خاموش رہی۔۔
مگر آج بول کر وہ جو زہریلا ایسڈ چھینک رہی تھی وہ براق کے ہر حصے کو جلا رہا تھا۔۔۔

میری طرف دیکھیں گے نہیں میں آپ کی قید میں ہوں آپ کی ملکیت ہوں اور آپ نے میرے ساتھ نکاح بھی کر رکھا ہے۔۔۔دیکھیں نا کیوں ایسے کر رہے ہیں۔ جیسے آپ نے کبھی مجھے دیکھا نہیں۔۔۔کبھی آپ نے میری تذلیل نہیں کی۔۔۔
اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر زبردستی اپنی جانب کر رہی تھی۔۔۔

دیکھیں مجھے اور نوچیں۔۔۔یہی تو میری اوقات ہے ہر رات آپ کے بستر کی زینت بننا۔۔۔ہر دن آپ کے ٹارچر کے لیے خود کو تیار رکھنا یہی تو میری اوقات ہے۔۔۔

براق خاموش تھا بالکل خاموش وہ دیکھنا چاہتا تھا کس قدر زہر ہے اس کے اندر،اسے دکھ نہیں تھا۔۔وہ تسلیم کر رہا تھا کہ وہ اسی لائق ہے۔۔۔

شکر ہے اب تو آپ نے میری غلطیوں پر مارنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔احسان ہے آپ کا مجھ پر۔۔۔کیا پتہ کب آپ کو غصہ آجائے اور آپ بیلٹ نکال کر میری کھال اُدھیڑ دیں۔۔۔اب آپ بے فکر ہو کر میرے ساتھ ہر سلوک کر سکتے ہیں۔۔۔میں چیخوں چلاؤں گی نہیں۔۔۔

پتہ ہے کیوں؟؟

براق بے تاثرات چہرہ لیے بس اس کے اوپر لیٹا اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔گرے آنکھیں اس کے چہرے پر سوالیہ نظروں کی طرح گاڑے اسے سن رہا تھا۔۔۔

آپ نہیں پوچھیں گے میں خود ہی بتا دیتی ہوں۔۔۔اب میں عادی ہو گئی ہوں اب مجھے پتہ ہے کہ آپ کیا کیا کر سکتے ہیں۔۔۔کس حد تک جا سکتے ہیں اور میرے جسم پر حکومت کی تو بات ہی چھوڑ

دیں۔۔۔ مجھ میں میرا کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔ سب کچھ تو آپ کی ملکیت ہے۔۔۔ میری مرضی ہو یا نہ ہو آپ کے سکون کا سامان مجھے بننا ہے۔۔۔ میں آپ کی ملکیت ہوں۔۔۔ جیسے کوئی پراپرٹی ہوتی ہے۔۔۔ جیسے کوئی گھر میں پڑا ہوا بے جان سامان ہوتا ہے۔۔۔ آپ جب چاہیں مجھے استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔ تو کیجیے نہ۔۔۔

اب تو ہر رات جب تک آپ مجھ پر اپنی وحشتیں نہیں بکھیرتے تو مجھے نیند نہیں آتی۔۔۔ کیونکہ اب مجھے عادت ہو چکی ہے۔۔۔ جب تک آپ میرے نزدیک آکر اپنی وہشت میرے وجود پر نا بکھیریں مجھے صبر نہیں آتا۔۔۔

مجھے تو ایسا لگتا ہے اب ایک مرد سے میرا کچھ بنے گا۔۔۔ مجھے کوٹھے والی عورتوں کی طرح بہت سے مردوں کی ضرورت پڑنے والی ہے۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ کی زور دار آواز سے براق کا بھاری ہاتھ ہوا میں لہرا کر فجر کی نازک گال پر زور سے پڑا تھا۔۔۔ اچانک زوردار تھپڑ پڑنے سے فجر کا سر چکرانے لگا۔۔۔ براق کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ کھا کر کچھ دیر کے لیے تو فجر کی آنکھوں کے سامنے ستارے ٹمٹمانے لگے تھے اندھیرا چھا گیا۔۔۔ اس کے کان

میں درد کی تیز لہر اُٹھی تھیں۔۔۔اس کے بعد سائیں سائیں کی آواز آنے لگی۔۔۔فجر کی پوری گال سن ہو چکی تھی۔۔۔

جرات کیسے ہوئی۔۔۔اپنے بارے میں یہ سب کہنے کی۔۔۔
وہ اس کے چہرے کے قریب ہوتے ہوئے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر اس کے منہ پر چلایا۔۔۔

جو کچھ بھی تم بول رہی تھی خاموش ہو کر میں سن رہا تھا نہ۔۔۔جتنا زہر اُگل سکتی تھی اگلتی، جانتا ہوں میں اسی لائق ہوں۔۔۔مجھے کوئی اُمید نہیں ہے تم سے۔۔جانتا ہوں میں یہی ڈزرو کرتا ہوں۔۔۔مگر اپنے بارے میں اتنا گندا الفاظ بولنے کی جرات کیسے کی تم نے۔۔۔
مقابل کا چہرہ غصے سے آگ چھوڑ رہا تھا۔براق کا دل چاہ رہا تھا کہ فجر کی جان لے مار دے اسے۔۔۔وہ کیسے کہہ سکتی تھی اپنے بارے میں ایسا۔۔۔

براق کی دھاڑ سے فجر کا دل بند ہونے لگا تھا وہ خوف اور درد کی ملی جلی کیفیت سے بے ہوش ہونے والی تھی۔۔۔

موبائل کی مدھم سی روشنی میں براق کا سرخ انگارہ ہوا چہرہ اسے دکھائی دیا تو اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لی---

بولو کیسے جرات ہوئی تمہاری یہ کہنے کی---
فجر کے جبڑے کو پکڑ کر توڑنے کی حد تک دبائے ہوئے تھا---

بیوی ہو تم میری مانتا ہوں کہ مجھ سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں---یہ بھی بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ میری غلطیوں کی کوئی معافی نہیں---
مگر تم اس سچائی کو نہیں جھٹلا سکتی کہ ہمارے درمیان ایک پاک رشتہ ہے۔ نکاح کا رشتہ---اگر میں صرف تمہارے جسم کا بھوکا ہوتا تو کبھی تم سے نکاح نہیں کرتا--کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا میری طاقت سے تم بخوبی واقف ہو---
جبڑے کی درد اور تھپڑ کے درد سے فجر کی آنکھوں سے گرم پانی بہتا ہوا اس کے گالوں کو بھگوتے ہوئے گردن پر آنے لگا تھا---

طاقت تو ایسے بتا رہا ہے جیسے کوئی پرائم منسٹر، آرمی آفیسر یا بزنس مین ہو۔۔۔ جیسے مجھے تو اس کا پتہ نہیں ہے۔۔۔ باپ کی کمائی پر پلنے والا آوارہ شخص اپنی دھونس ایسے جما کر بتاتا ہے جیسے کوئی بہت بڑا ڈاؤن ہوں۔۔۔ باپ کی محنت کی کمائی کو حرام میں اُڑاتے ہوئے کرائے کے غنڈے خرید رکھے ہیں۔۔۔ ایک اکیلی کمزور لڑکی پر ظلم کر کے خود کو بڑا بہادر سمجھتا ہے۔۔۔

وہ دل میں سوچتے ہوئے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔۔

آنکھیں کھولو اور جواب دو۔۔۔

فجر نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔ حالانکہ اس کے چہرے سے جس قدر اسے خوف آرہا تھا وہ آنکھیں نہیں کھولنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر مجبوری کا نام شکریہ۔۔۔

میری ایک بات آج کان کھول کر سنو۔۔۔ تمہیں میں ایسا لگتا ہوں تو ٹھیک ہے آج کے بعد کبھی تمہارے پاس تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔۔۔

ہمیشہ تمہاری سانسوں سے زیادہ قریب ہوتے ہوئے بھی تمہیں میری قربت نہیں جھیلنے پڑے گی، جس کو تم نے ہوس کا نام دیا ہے۔۔۔

یہ وعدہ ہے میرا۔۔ مگر میری اس قید سے رہائی تمہیں کبھی نصیب نہیں ہو گی۔۔۔

جھٹکے سے اس سے دور ہوا۔۔۔ فجر کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ براق نے کیا کہا ہے۔۔۔

اس کے ہاتھ کا بھاری تھپڑ کھا کر فجر کا دماغ سن ہو چکا تھا۔۔۔کچھ دیر بعد لائٹ آگئی۔۔۔روم پوری طرح سے روشن ہو گیا۔۔۔ فجر کچھ تو رورو کر بے حال ہو چکی تھی۔۔۔اوپر سے براق کے تھپڑ نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیئے۔۔۔

وہ غصے سے اُٹھ کر نائٹ سوٹ لیتا ہوا واش روم میں جا کر بند ہو گیا، جانتا تھا کہ اگر وہ باہر رہے گا تو فجر نے جو کچھ اپنے بارے میں کہا ہے۔۔۔اسے سوچ کر مزید فجر کو تکلیف دے گا۔۔۔جو کہ وہ اس وقت بالکل نہیں چاہتا تھا۔۔۔یہ تھپڑ بھی فجر نے صرف اپنے بارے میں غلط بول کر کھایا تھا۔۔۔ورنہ اب تو وہ کچھ بھی بولتی براق کبھی اس پر ہاتھ نہیں اُٹھاتا اس نے دل میں یہ عہد کیا تھا۔۔۔

مگر اس کا عہد فجر نے اپنے لیے اتنے غلط الفاظ بول کر تڑوا دیا تھا۔ جس کا براق کو اس وقت شدید دکھ تھا۔۔۔ جس کا کوئی ازالہ نہیں تھا فلحال کے لیے اس کے سامنے سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

وہ بیڈ پر ڈری سہمی سی بیٹھی ہوئی مسلسل روئے جارہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر براق کے ہاتھ کی بڑی گہری چھاپ بن گئی تھی۔۔۔

نازک سے گلابی گال کے اوپر اُبھری ہوئی انگلیاں کے نشان واضح نظر آرہے تھے۔۔۔

آج فجر کا دل یہ تسلیم نہیں کرپارہا تھا کہ براق نے سچ میں ایک بار پھر سے اس پر ہاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔اُس دن بیلٹوں کے ساتھ مارنے کے بعد براق نے دوبارہ کبھی اس پر کبھی ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا۔۔۔

پہلے سے ہی اس کے دل میں براق کے لیے نفرت تھی جو اس وقت انتہا کی حدوں کو چھو رہی تھی۔۔۔اگر اس کا بس چلتا تو اس شخص کو ابھی مار دیتی مگر بس ہی تو نہیں چلتا تھا۔۔۔وقت نے اسے کس قدر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

براق نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اپنے گال پر زور سے تھپڑ مارا ایک نہیں دو نہیں تین نہیں بے شمار تھپڑ اس نے اپنے اسی گال پر مارے، جس گال پر وہ فجر کے تھپڑ مار کر آیا تھا۔۔۔پھر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے شاور کا ٹھنڈا پانی اپنے اوپر ڈال کر خود کو سزا دے رہا تھا۔۔۔
شدید سردی میں اس کے بدن پر ٹھنڈا پانی پڑتے ہوئے خون جمانے کی حد تک اسے تکلیف پہنچا رہا تھا۔۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ فریزر کے اندر کھڑا ہو۔۔۔مگر وہ بے تاثرات چہرہ لیے آنکھیں بند کیے ہوئے شاور کے نیچے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے کھڑا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔ہر بار میں نہ چاہتے ہوئے بھی فجر تمہارا گنہگار بن جاتا ہوں۔۔۔کیوں خدا مجھے ہمیشہ تمہاری نظروں میں گرا دیتا ہے۔۔۔

وہ بہت تکلیف میں تھا اس وقت خود سے سوال کیے جا رہا تھا۔۔۔

کافی دیر ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑے ہوتے ہوئے شاور لے کر براق واش روم سے فریش ہو کر نکلا تھا۔۔بنا شرٹ کے وائٹ کلر کے ٹراؤزر میں مضبوط چوڑے سینے پر پانی کی بوندیں اسے اور بھی جاذب نظر بنا رہی تھیں۔۔۔

آج تو شاید اس نے اپنا سر،بدن بھی پوچھنا گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔ٹاول گلے میں ڈالے ہوئے نکلا تو سامنے بیٹھی ہوئی فجر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔جو سسکیاں لے کر روتی ہوئی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ بیڈ کراؤن کے ساتھ چپک کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اس کی ڈری سہمی حالت دیکھ کر وہ براق کے دل میں ایک درد کی تیز لہر اُٹھی تھی۔۔۔

اسے خود پر شدید غصہ آ رہا تھا کہ اس نے فجر کو کیوں تھپڑ مارا وہ خود پر کنٹرول بھی تو کر سکتا تھا۔۔۔

فجر میں کبھی تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔میں نے خود سے وعدہ کیا تھا۔۔۔

مگر کیا کرتا اتنے گندے الفاظ کیسے بول سکتی ہو فجر تم اپنے بارے میں۔۔۔

براق اس کی حالت دیکھ کر تڑپتی ہوئی نظروں سے کچھ دوری پر کھڑا سوچ رہا تھا۔۔۔

اُٹھ کر ہاتھ منہ دھو کر فریش ہو جاؤ کھانا لے کر آیا ہوں۔۔۔

تو میں کیا کروں اگر لائے ہیں تو کھالیں۔۔۔

تھپڑ کھا کر بھی آج پتہ نہیں اس لڑکی کا دماغ ٹھیک کیوں نہیں ہوا تھا۔۔۔

میں نے کہا منہ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔۔۔

براق نے غصے سے اب کی بار اسے کہا۔۔۔جانتا تھا کہ اس وقت وہ جتنے غصے میں ہے پیار کی زبان نہ تو اس کی سمجھ میں آنی تھی اور نہ براق بولتا تھا۔۔۔

اب کھانے میں بھی زبردستی ہے مجھے نہیں کھانا۔۔۔

وہ آنسوؤں سے لبریز چہرے کے ساتھ گھنی پلکوں کو اُٹھائے ہوئے ایک نظر اس پر ڈال کر بولی تھی۔۔۔دوسرے ہی لمحے اس کے وسیع چوڑے سینے پر کھڑی پانی کی بوندوں کو دیکھ پلکیں جھکا

لی۔۔۔شدت سے رونے کی وجہ سے آنکھوں پر سویلنگ ہونے لگی تھی۔۔۔شاید وہ اس سے پہلے بھی کافی دیر روتی رہی تھی۔۔۔

گھنی پلکوں پر شبنم کے موتیوں کی طرح کھڑے آنسوں اس کی آنکھوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔

رو کر ہوئی لال آنکھیں براق کو مدہوش کر دینے کی حد تک بہکانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔مگر وہ اپنے جذباتوں پر لگام ڈالے کھڑا تھا کیونکہ آج فجر نے بہت کچھ ایسا کہہ دیا تھا جو براق کے دل پر چوٹ کر گیا۔۔۔

اس کا دل جانتا تھا کہ وہ جب بھی فجر کے نزدیک گیا،اسے اپنی بیوی سمجھ کر اپنی محبت سمجھ کر گیا تھا۔۔۔کبھی اس سے لذت کا سامان سمجھ کر نہیں۔۔۔فجر کے اتنے گھٹیا الفاظ براق کے کانوں میں اب تک گونج رہے تھے۔۔۔ہمیشہ اس کے نزدیک وہ محبت سے گیا تھا بظاہر چاہے وہ جو بھی دکھاتا مگر اس کے دل میں فجر کے نام کا سمندر پورے عروج پر تھا۔۔۔

کیسے اس نے چند لفظوں میں اس کی محبت کی توہین کر دی تھی وہ دل میں عہد کر چکا تھا کہ آج کے بعد وہ فجر کے نزدیک نہیں جائے گا۔۔۔جب تک اس کی مرضی نہ ہو۔۔۔

یہ براق کے لیے کس قدر مشکل تھا اس کا احساس تو براق کو ابھی سے ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر براق کا دل کیسے اس کی طرف کھینچے جا رہا تھا۔۔۔

فجر میرا دماغ مزید مت خراب کرو اُٹھ کر فریش ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میرے ساتھ۔۔۔

نہیں کھاؤں گی کیا کریں گے ماریں گے مجھے۔۔۔ماریں اتنا ماریں اتنا ماریں کہ میں مر جاؤں۔۔۔مجھے جینے کی کوئی چاہت بھی نہیں ہے۔۔۔
وہ بچوں کی طرح ہچکیوں سے روتی ہوئی ضد پر اڑ گئی تھی۔۔۔

وہ تیز قدموں سے اس کے قریب گیا تو وہ دبک کر پیچھے ہو گئی تھی، اسے لگا شاید اسے مارنے کے لیے وہ آگے آیا۔۔۔مگر براق نے اس کی اُمید کے خلاف اسے مضبوط بازوں میں اُٹھا لیا۔۔۔اس کے بھیگے بھیگے بدن کی خوشبو فجر کے ناک سے ٹکرائی اور مضبوط سینے پر پانی کے قطرے فجر کو گیلا کر رہے تھے۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔

میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔۔۔

وہ بچوں کی طرح ضد کرتے نیچے اُترنے لگے تھی۔۔۔

کیا لگتا ہے تم تم کہو گی اور تمہاری مان لی جائے گی۔۔۔جب جانتی ہو یہاں پر میری حکومت چلتی ہے تو پھر یہ تماشے مت کیا کرو۔۔۔

براق کو بھلا چین کیسے آسکتا تھا جب تک وہ کھانا نہ کھاتی۔۔۔اسے اُٹھا کر واش روم میں لے جا چکا تھا۔۔۔

چلو منہ دھو!!

مجھے نیچے اُتاریں میرے ہاتھ پیر سلامت ہیں۔۔۔

آج وہ بھی غصے سے چلانے کے موڈ میں تھی۔۔۔

بہت دنوں بعد آج ان دونوں کے بیچ میں ایسا کوئی تماشہ لگا تھا۔۔۔

نیچے تو نہیں اُتاروں گا میری گود میں اُٹھائے ہوئے منہ دھونا پڑے گا۔۔۔دھو لو ورنہ یہیں پر تمہیں نہلانا شروع کر دوں گا۔۔۔

فجر نے دانت پیستے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔نل کھولتے ہوئے دونوں ہاتھوں میں پانی بھر کے اتنی زور سے اپنے چہرے پر پھینکا کہ ساری چھینٹیں براق کے اوپر گئی تھیں۔۔۔

براق نے ہلکی سی پلکیں جھپکائی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں پانی کے چھینٹے پڑے تھے۔۔۔

صابن سے منہ دھو جاہلوں کی طرح بال بکھرے ہوئے ہیں اور چہرہ بھی شاید صبح سے نہیں دھویا۔۔۔

براق نے نیا حکم صادر کیا تو فجر کو مزید غصہ آرہا تھا اس پر۔۔۔

فجر نے دونوں ہتھیلیوں پر صابن لگواتے ہوئے چہرے پر لگایا اور پانی پھر سے اسی انداز سے اپنے چہرے پر پھینکا صابن اور پانی کی چھینٹیں ایک بار بھر براق کے چہرے اور سینے پر جارہی تھی۔۔۔

وہ اب بھی کچھ نہیں بولا۔۔۔فجر نے اپنا چہرہ دھو لیا تو اب نیا حکم صادر کیا گیا میرا چہرہ بھی صاف کرو۔۔۔

میں کیوں آپ کا چہرہ صاف کروں؟؟

آپ کے اپنے ہاتھ ہیں کر لیں۔۔۔

فجر آج شدید غصے میں چپ کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔

اسے غصہ تھا آج کے تھپڑ کا کیونکہ اس بیچ براق کے نیچر میں کافی فرق آ چکا تھا۔۔۔وہ خاموش ہو جاتا تھا مگر ہاتھ کبھی نہیں اُٹھاتا تھا۔۔۔ آج بہت دنوں بعد براق کا تھپڑ اسے طیش دلا گیا۔۔۔
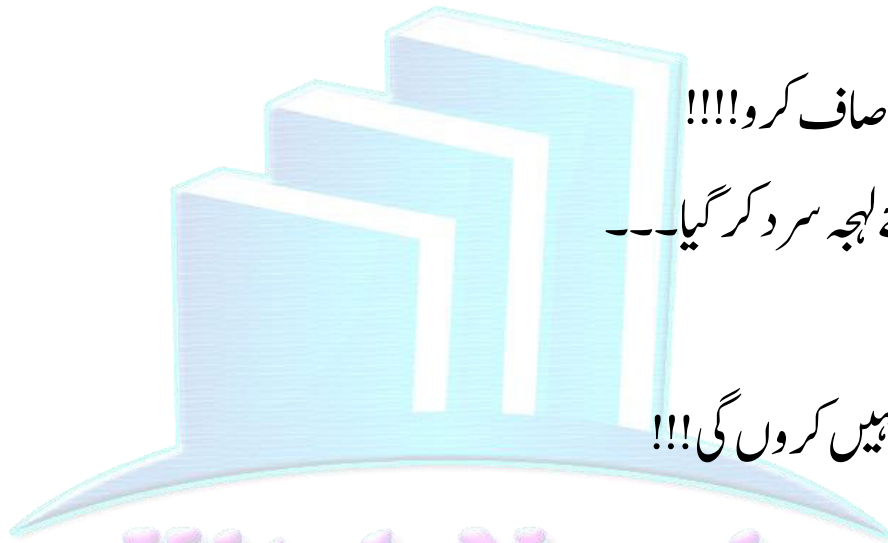
میں نے کہا میرا چہرہ صاف کرو!!!!

لفظوں کو پیستے ہوئے لہجہ سرد کر گیا۔۔۔

اور میں نے کہا میں نہیں کروں گی!!!

تو ٹھیک ہے مت کرو میں خود ہی کر لیتا ہوں۔۔۔براق نے چہرہ اس کے چہرے پر جھکاتے ہوئے اس کے گالوں کے ساتھ رب کرتے ہوئے صاف کر لیا۔۔۔

اوں اوں۔۔۔

کیا۔۔۔

جب تمیز سے کہا تھا کہ میرا چہرہ صاف کردو تو نہیں کروگی تو میرے پاس اسی طرح کے بے شمار آئیڈیاز ہیں۔۔۔

فجر کی مخملی گالوں کے ساتھ براق کی گال ٹکرائی تو براق کے دل نے شدت سے فجر کی قربت مانگی تھی۔۔۔وہ آج کتنا تھک چکا تھا کیسے بتاتا کہ وہ تو ملک سے باہر گیا تھا اور کتنا تھک کر واپس لوٹا ہے۔۔۔مگر نہیں بتا سکتا تھا وہ سوچ کر آیا تھا کہ آج فجر کی قربت میں پُر سکون ہو کر نیند پوری کرے گا۔۔۔مگر یہاں تو معاملہ ہی اُلٹ ہو گیا۔۔۔

اس کے گالوں اور بالوں سے چہرہ رب کرتے ہوئے صاف کر چکا تھا۔۔۔داڑھی کی چبن سے وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔

کبھی تو اپنے وعدے پر قائم رہ لیا کریں آپ نے کہا کہ آپ آج کے بعد میرے نزدیک نہیں آئیں گے تو پھر یہ کیا ہے۔۔۔

مجھے مت سمجھاؤ کہ میں نے کیا وعدہ کیا ہے۔۔۔براق جو بولتا ہے اس سے پہلے سوچتا ہے اور میں نے تم سے کہا کہ آج کے بعد میں تمہاری سانسوں کے زیادہ قریب ہونے کے باوجود تم پر اپنا حق نہیں جتاؤں گا۔۔۔

تمہیں میری قربت نہیں جھیلنی پڑے گی کہیں پر بھی میں نے یہ نہیں کہا کہ میں تمہارے نزدیک نہیں آؤں گا۔۔۔تم بیوی ہو اپنے جائز حقوق سے دستبردار ہو کر حق حاصل نہیں کروں گا۔۔۔مگر سکون حاصل کرنے کے لیے جب چاہوں تمہیں اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کروں گا اور تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔

دیکھتی ہوں اس بات پر آپ کتنے دن قائم رہتے ہیں جب سانسوں سے زیادہ نزدیک کریں گے تو دیکھوں گی کیسے مجھ پر اپنی وحشتیں نہیں بکھیرتے۔۔۔

میری محبت کو وحشت کا نام دیتی ہو کیا لگتا ہے کہ تمہاری آنکھوں میں مجھے اپنے لیے نفرت نظر نہیں آتی تمہاری خاموشی میں چھپے میرے لیے نفرت کے جب جذبات نظر نہیں آتے۔۔۔

سب جانتا ہوں مگر پھر بھی خاموش ہوں جانتی ہو کیوں کیونکہ یہ دیوانہ تمہیں دیوانگی کی آخری حد تک چاہتا ہے۔۔۔ جانتا ہوں اس راستے پر چل کر مجھے کچھ بھی نہیں ملے گا اس کے باوجود بھی چاہتا ہوں اور جب تک زندہ ہوں چاہتا رہوں گا۔۔۔

گرے آنکھوں سے چہرہ اس کے مقابل کیے ہوئے اسے گود میں اُٹھائے کھڑا تھا۔۔۔ گرنے کے ڈر سے اپنا ایک ہاتھ اس کے گردن کے پیچھے سے گزارے کندھے پر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

زندہ رہنے سے کیا مراد ہے آپ زندہ رہیں گے میری جان کا عذاب بن کر میرے لیے مصیبت بن کر۔۔۔ آپ نے مر تھوڑی جانا ہے۔۔۔

آج پتہ نہیں فجر کے دل میں جو تھا اس کی زبان پر کیوں آئے جا رہا تھا۔۔۔

تم دن رات میرے مرنے کی دعائیں کیا کرو۔۔۔ کیا پتا کہ خدا تمہاری دعاؤں کو قبول کر لے۔۔۔ مگر اتنی سی مہلت ضرور مانگنا کہ میرے دل میں جو ہے میں اس عہد کو پورا کر جاؤں۔۔۔

ٹوٹے ہوئے لہجے اور درد بھری نگاہوں سے براق نے فجر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور اسے اُٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے فجر کا چہرہ ٹاول کے ساتھ خشک کرتے ہوئے اس وقت براق بے حد ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔جانتا تھا کہ فجر کے دل میں اس کے لیے محبت نہیں مگر نفرت کا یوں کھلے عام اعتراف کرنے سے اس کے اندر کوئی چیز چھن کر کے ٹوٹی گئی۔۔۔

اس کے لاکھ موڈ بنانے اور غصہ کرنے کے باوجود براق نے اسے اپنے ہاتھوں سے پیٹ بھر کے کھانا کھلایا تھا۔۔۔بھوک تو اسے لگ رہی تھی۔۔۔کچھ دیر بعد وہ کھانا کھانے لگی تھی۔۔۔

براق کی گہری نظریں فجر کو دیکھے جا رہے تھی اس چہرے سے وہ بے انتہا پیار کرتا تھا۔۔۔

٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥

حوریہ کی رخصتی کا وقت ہو گیا تھا۔۔۔ایک طرف بلاج بے حد خوش تھا کہ آج وہ اکڑو مغرور لڑکی کا غرور توڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔۔۔وہ خوش تھا کہ آج اس نے اس کے بھائیوں کی اکڑ توڑ دی۔۔۔فائنلی ورک خاندان کی دو بھائیوں کی لاڈلی بہن کو وہ اپنی جیت بنا کر لے جا رہا تھا۔۔۔وہ خوش تھا کہ وہ جو چاہتا تھا اس نے کر لیا۔۔۔

دوسری طرف حوریہ تھی جس کے آنسوں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔یہ سوچ کر کہ آج کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے اس مغرور اور بد مزاج انسان کی دسترت میں چلی جائے گی۔۔۔وہ سوچ سوچ کر

مر رہی تھی کہ ہر وقت اپنی نظروں سے اپنے ہاتھوں سے اسے ٹارچر کرے گا۔۔اور وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔۔۔

وجدان کے گلے لگ کر وہ اتنی شدت سے روئی کے پاس کھڑی ہوئی خواتین بھی رونے لگ گئی تھی۔۔۔

اس کے بعد اذلان کے ساتھ بھی اس نے دل کھول کر روتے ہوئے اپنا غم ہلکا کیا۔۔۔

پھر اپنے بابا جان کے گلے لگ کر رونے کی انتہا کر دی۔۔۔پھر اپنی ماں کے گلے لگ کر ہچکیوں سے روتے ہوئے وہ کان میں بول رہی تھی کہ اسے نہیں جانا بلاج کے ساتھ۔۔۔مگر اس کی ماں نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے کہا کہ بیٹیوں کو ایک نا ایک دن اپنے گھر جانا ہوتا ہے۔۔۔

منت اور حوریہ جب ایک دوسرے سے ملی تو چھوڑنے کا نام نہیں لیے رہی تھی،منت بہت زیادہ روئی تھی حوریہ کے گلے لگ کر۔۔۔اس کے دماغ میں بار بار فجر آ رہی تھی۔۔۔کتنے ارمان تھے منت کے دل میں اپنی بہن کی شادی کو لے کر۔۔۔مگر بے رحم وقت نے سب کچھ چھین لیا تھا۔۔۔

وجدان نے بڑی مشکل سے آکر منت کو سنبھالا اور حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے سمجھایا کہ بیٹیاں اتنا رو کر ماں باپ کے گھر سے جائیں تو اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔

داجی نے اپنی بیٹی کو بڑے پیار سے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے رخصت کیا اور تاکید کی صدف وقاص اور بلاج کو کہ اس کی پوتی کو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔۔۔

صدف اور وقاص نے تو پوری تسلی دی کہ حوریہ کو اس گھر میں کوئی تکلیف نہیں ہو گی وہ زمل کی طرح اس گھر میں بیٹی بن کر رہے گی۔۔۔ مگر بلاج کے خرافاتی دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔

حوریہ کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔۔۔ روتی ہوئی حوریہ کو بلاج کے ساتھ بڑی مشکل سے بٹھایا تھا۔۔۔ بلاج اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ پھولوں سے سجی گاڑی میں حوریہ دلہن کے روپ میں بلاج کے ساتھ بیٹھی ہوئی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

دونوں میں اکڑ حد سے زیادہ تھی اگر وہ غلط فہمیوں اور اکڑ کو چھوڑ کر ایک ساتھ خوش رہنے کی کوشش کریں تو بے شک دونوں کی پرفیکٹ جوڑی تھی۔۔۔

بلاج بھی دلہا بن کر شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔وہ الگ بات تھی کہ شہزادہ ضرورت سے زیادہ مغرور تھا اور اکڑ تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔ مگر دوسری طرف اس کی یہی اکڑ ہی تو اسے پُر کشش اور اٹریکٹو بناتی تھی۔۔۔

گاڑی حویلی سے نکل چکی تھی۔۔۔اور باقی لوگ بھی روانہ ہونے لگے۔۔۔زمل ازلان سے بات کرنا چاہتی تھی مگر ازلان اسے کوئی موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔زمل نے پوری شادی میں کوشش کی کہ وہ ازلان سے بات کر سکے۔۔۔ مگر ازلان شاید کل والی بات سے بہت ناراض تھا جب اس نے زمل کو بلایا اور زمل نہیں گئی تھی۔۔۔وہ کتنی دیر اس کا انتظار کرتا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں آئی اس بات کا ازلان کو بہت غصہ تھا۔۔۔

مگر آج زمل نے بہت کوشش کی کہ وہ ازلان سے بات کر سکے۔۔۔۔وہ جہاں بھی جا کر اس کے پاس کھڑی ہوتی ازلان وہاں سے ہٹ جاتا تھا۔۔۔اور دوسرے لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے زمل کو پوری طرح اگنور کر دیتا۔۔۔اس کی کوشش کے باوجود اس سے بات نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

اب تو جانے کا وقت آگیا تھا صدف نے زمل کو سختی سے کہا کہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھو حوریہ اور بلاج سے پہلے ہمیں گھر پہنچنا ہے۔۔۔

زمل کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا مجبور وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ نظریں تھوڑی دوری پر کھڑے ہوئے اذلان پر تھی۔۔۔جو وجدان سے اس قدر مگن ہو کر باتیں کر رہا تھا جیسے اسے پتہ ہی نہ ہو کہ زمل اس سے بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔جب کہ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ زمل اس کے ساتھ بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔

پتہ نہیں اس کا مسئلہ کیا ہے ہمیشہ میرے ساتھ بات کرنے کے موقع ڈھونڈتا ہے اور آج میں بات کرنا چاہتی ہوں تو مجھے اگنور کر رہا ہے۔۔۔وہ سوچ کر کڑتی ہوئی غصے سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔اور گاڑی حویلی سے نکل کر حوریہ اور بلاج کو نئے سفر پر لے جا چکی تھی۔۔۔ مہمان الوداع ہونے لگے تھے اذلان اور وجدان کا دل کافی افسردہ تھا آج اپنی پیاری بہن کو رخصت کر کے ان کو سارا گھر ایک دم سے خالی لگنے لگا تھا۔۔۔

اب وہ مہمان بن کر اس گھر میں آیا کرے گی دونوں بھائی آپس میں یہی بات کر رہے تھے۔۔۔

....

مجھے بتانا گوارا کرو گی کس چیز کا ماتم منا رہی ہو۔۔۔

بلاج کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔ حوریہ جب سے گاڑی میں بیٹھی تھی وہ گھر پہنچنے والے تھے مگر مجال ہے ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس لڑکی کے آنسو اور آہیں رکی ہوں۔۔۔

مجھ پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے، میری آنکھیں ہیں میرا رونے کا دل چاہ رہا ہے، جتنا چاہوں گی روؤں گی تم مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔

یہ تو تمہاری غلط فہمی ہے حور بے بی کہ میں تمہیں روک نہیں سکتا میرا دماغ مت خراب کرو ورنہ یہی گھڑی سائیڈ پر لگا کر تمہارے ہوش ٹھکانے نا لگائے تو میرا نام بلاج نہیں۔۔۔

کیا کرو گے مارو گے مجھے ؟؟

ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ اگر تمہارے ہاتھ کو اکھاڑ کر تمہاری ہتھیلی پر نہ رکھ دیا تو۔۔۔

حوریہ فل آن لڑائی کے موڈ میں آچکی تھی۔۔۔اس نے سوچ رکھا تھا کہ وہ بلاج کی اینٹ کا جواب پتھر سے دے گی۔۔۔نا کوئی بات برداشت کرے گی۔۔۔نہ جھکے گی نہ دبے گی۔۔۔

تم میرا ہاتھ توڑ گی۔۔۔

بلاج کی رگیں غصے سے تن گئی تھی، حوریہ کی اس بدتمیزی پر۔۔۔

ہاں توڑوں گی اگر تم نے مجھ پر ہاتھ اُٹھانے کی کوشش کی۔۔۔

اتنی اوقات ہے تمہاری؟؟

ہاتھ لگا کر دیکھو اوقات کا پتہ چل جائے گا۔۔۔

تم سمجھتی کیا ہو خود کو، بیمار چڑیا جتنی جان ہے تمہاری اور تم خود کو بروسلی کی پھوپھی سمجھتی ہو۔۔۔

ہاتھ اُٹھا کر دیکھو پھر دیکھنا یہ چڑیا تمہارا کیا حشر کرتی ہے۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ حوریہ اسے ڈرا رہی ہے یا اُکسا رہی ہے ہاتھ اُٹھانے پر۔۔۔

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ سزا دینے کے لیے مجھے ہاتھ اُٹھانے کی ضرورت ہے؟؟

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے اسے سر سے پاؤں تک جس انداز سے بلاج نے دیکھا تھا۔۔ حوریہ شرم سے لال سرخ ہو گئی۔۔۔

اب نظریں کیوں چُرا رہی ہو؟؟

حوریہ کی نظروں کے زاویے کو بدلتا دیکھ اسے مزید شے ملی تھی۔۔۔

حور بے بی تمہارے ہوش ٹھکانے کے لیے میرے پاس اور بہت سے طریقے ہیں کیا چاہتی ہو یہی پر تمہارے حلق سے سانسیں کھینچ لو۔۔ تڑپاؤں تمہیں ایک ایک سانس کے لیے؟؟

شٹ اپ۔۔۔

اوئے یو شٹ اپ۔۔۔دوبارہ اگر اس لہجے میں مجھ سے بات کی تو حلق سے زبان کھینچ لوں گا۔۔۔بہت لگا میں ڈیلی کرر کھی تھی تیرے بھائیوں نے اب تو میری بیوی ہے یہ بات دماغ میں بیٹھا لے۔۔۔

بیوی ہوں تمہاری غلام نہیں۔۔۔

غلام تو تم ہو میری میرے روم تک پہنچو پھر دیکھتا ہوں کیسے نہیں کرتی تم میرے غلامی۔۔۔

اندھے ہو گاڑی تو ڈھنگ سے چلاؤ اگر مرنا ہے تو نیچے اُتر کر خود کسی گاڑی کے نیچے سر دو میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔

بلاج اس کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے گاڑی تھوڑی ڈس بیلنز کر بیٹھا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے حوریہ کو اسے ٹونٹ کرنے کا موقع مل گیا۔۔۔

بے فکر رہو ابھی تجھے بیوہ کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔اگر میں مر گیا تو تجھے چوڑیاں توڑنی پڑیں گی میک اپ سے دور ہونا پڑے گا۔۔۔رنگ برنگے کپڑے چھوڑنے پڑیں گے اور جو اتنا سارا رنگ برنگا سامان تمہارے لیے میں نے پہلے سے خرید رکھا ہے وہ کون پہنے گا۔۔۔

ہاتھ آگے بڑھا کر بلاج نے ہاتھ کی پشت اور دو انگلیاں اس کی گال پر رب کرتے ہوئے اس کی سراہی دار دودھ کی طرح چمکتی ہوئی گوری گردن کی جانب لے جانا چاہا---

حوریہ نے غصے سے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا بلاج کا استہزایہ قہقہہ گاڑی کے اندر گونج اُٹھا تھا---

انٹرسٹنگ---ویری انٹرسٹنگ---

حور بے بی میری سلطنت میں میرے ساتھ جا رہی ہو اور اکڑ چیک کرو، داد دینی پڑے گی تیرے ایٹیٹیوڈ کی---

مجھ سے تمیز سے بات کرو---

تیرے تو ترک کر کے مجھ سے بات مت کرنا---

حوریہ کو بلاج کا بار بار تجھے کہنا زہر لگ رہا تھا---

کیوں تم کوئی عظیم ہستی ہو جس کے ساتھ میں آپ، تُسی، تیرے، میرے کر کے بات کروں---

ویسے میں تم سے کیوں کہہ رہی ہوں تم جیسے بد تمیز انسان سے تمیز کی توقع کرنا سب سے بڑی بے وقوفی ہے---

ذرا خود پر بھی نظر ثانی کر حور بے بی انتہائی بد تمیز بد دماغ کم عقل لڑکی ہو تم---سوائے خوبصورتی کے تمہارے پاس خاک بھی نہیں ہے جسے تم اپنے سر میں ڈال سکو---

تم تو خود کو بے حد زہین عقلمند انسان سمجھتے ہو---واؤ حالانکہ دنیا کے سب سے بڑے بے وقوف اور جاہل انسان تو تم ہو---

تیری تو---

بلاج کو اپنی اتنی توہین پر شدید غصہ آیا سرخ و سفید چہرہ مزید غصے سے سرخ پڑ گیا---ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر ہاتھ رکھے ہوئے ایک دم اس نے بریک لگائی---اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کی سیٹ پر جھکتے ہوئے زبردستی اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اس کی پنکھڑیوں پر جھکا---اور جھکتا چلا گیا اس کی پنکھڑیوں کو قید میں لیے اس کی جان نکالنے کی حد تک سانسوں کو پیتے ہوئے اسے تڑپا رہا تھا---

سانسیں رکنے سے حوریہ کا ہاتھ بے اختیار بلاج کے گریبان پر گیا تھا، پنکھڑیوں سے لب جدا کرتے ہوئے بلاج نے قہر الود نظروں سے حوریہ کی جانب دیکھا۔۔اگر آج کے بعد یہ حرکت کی تو میں تمہاری جان لینے میں ٹائم نہیں لگاؤں گا۔۔

اور تم جانتی ہو میں یہ کر سکتا ہوں۔۔اُٹھا کر کسی ایسی جگہ دفناؤں گا کہ تمہارے گھر والے ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔۔حور کا ہاتھ گریبان سے ہٹاتے ہوئے جس انداز سے بلاج نے دھمکی دی حور کی روح تک کانپ گئی تھی۔۔

او۔۔اور۔۔اپنے بارے میں کیا خیال ہے اگر آج کے بعد تم نے میرے ساتھ اس طرح کی بدتمیزی کی تو میں بھی تمہارے ساتھ یہی سلوک کروں گی۔۔
وہ بھی حوریہ تھی ہار مارنا تو اس کی فطرت میں ہی نہیں تھا۔۔حالانکہ اندر سے وہ ڈر گئی تھی۔۔بلاج کی دھمکی سے۔۔آخر لڑکی تھی جتنی مرضی بہادر بن لے۔۔اندر سے تو کمزور تھی۔۔ہمیشہ تو وہ اپنے بھائیوں کے دم پر دھاڑتی تھی مگر حقیقت یہی تھی کہ آج سے وہ اس ناپسندیدہ شخص کے رحم و کرم پر اس کے گھر پر رہنے والی تھی۔۔

ہائے۔۔۔دھمکی دے رہی ہو۔۔۔میں نے کہا اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو تمہاری جان نکال لوں گا۔۔۔اور جس حرکت سے تم مجھے منع کر رہی ہو میں تو یہ حرکت ہر روز کروں گا اور تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔بیوی ہو میری اور دھمکیوں سے بلاج ڈرنے والی چیز ہے نہیں۔۔۔
چلو اپنا حلیہ تھوڑا درست کرو۔۔۔
گھر سامنے ہے بلاج نے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اس کی بے بسی کا مذاق اُڑایا تھا۔۔۔

نہیں کروں گی حلیہ ٹھیک۔۔۔سب کو پتہ چلنا چاہیے کہ تم کتنے گھٹیا ہو۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں میں تو بے شرم ہوں اچھا ہے سب کو پتہ چلنا چاہیے کہ چوہدری بلاج کتنا اُتاولا ہے اپنی بیوی کے قریب جانے کو۔۔۔شرم تو تجھے آئے گی۔۔۔

حوریہ نے غصے سے بھری ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

مجھے بعد میں تاڑ لینا پہلے حلیہ ٹھیک کر لو، بعد میں شرم سے مرتی رہو گی، بہتر ہے کہ ابھی اکڑ چھوڑ کر حلیا درست کرو۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی حوریہ کو اس کی بات ماننی پڑی وہ سچ میں اپنی ایسی حالت کے ساتھ گھر والوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی، مانگ ٹیکہ اپنی جگہ سے ہٹ چکا تھا لپسٹک ہلکی سی پھیل گئی۔۔۔

اور سامنے رکھے ہوئے ٹشو کے ڈبے سے بے دردی سے کافی سارے ٹشوز کھینچ کر گاڑی کے سائیڈ مرر میں دیکھ کر اپنی لپسٹک صاف کرتے ہوئے نم آنکھیں کر چکی تھی۔۔۔

بے شرم۔۔۔

روم میں چلو بتاتا ہوں بے شرمی کسے کہتے ہیں۔۔۔

حور کے آہستہ سے بولے ہوئے جملے کو سن کر گاڑی گھر کے اندر لے جاتے ہوئے وہ اس کے بات کا جواب دے چکا تھا۔۔۔

سامنے ہی تمام گھر والے حوریہ اور بلاج کا استقبال کرنے کے لیے پھول لے کر کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

حور کا استقبال بہت پیارے انداز سے کیا گیا تھا پوری راہداری میں پھول کی پتیاں بچھائی ہوئی تھی اور پھولوں کی تو جیسے بارش کی جارہی تھی ان پر۔۔۔زمل اور پھوپھو صدف بھی ہاتھ میں تھال لیے باقی گھر کے مہمانوں کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔بہت ساری خوبصورت چھوٹی چھوٹی رسمیں ہوئیں اس کے بعد پھوپھو نے حور کو بلاج کے روم میں جا کر بیٹھا دیا تھا۔۔

پھوپھو مجھے اس روم میں نہیں رہنا۔۔

حوریہ بیٹا سمجھداری سے کام لو تمہیں اب بلاج کو ایکسیپٹ کرنا ہے اور اس کے ساتھ رہنا ہے اور میں ہوں ہمیشہ اپنی بیٹی کے ساتھ ہوں۔۔۔

پیار سے ماتھا چومتے ہوئے پھوپھو نے پاس بیٹھ کر اسے بہت سی باتیں سمجھائیں۔۔۔

حوریہ تمہیں بھائی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یقین مانو میں اس لیے نہیں کہہ رہی کہ وہ میرا بھائی ہے۔۔۔سچ میں بھائی جتنا اکڑو نظر آتا ہے بھائی سچ میں ایسا نہیں ہے۔۔۔

زمل حوریہ کو گلے لگاتے ہوئے پیار سے یقین دلا رہی تھی۔۔۔حوریہ کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا ان کی باتوں پر یقین کرنے کے سوا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد پھوپھو اور زمل اسے روم میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی یہ کہہ کر کہ وہ ابھی بلاج کر بھیجتی ہیں۔۔۔

اپنے اندر اتنی بے چینی آج سے پہلے کبھی حوریہ نے نہیں محسوس کی تھی۔۔۔وہ اس قدر اندر سے خوفزدہ تھی جیسے کوئی طوفان آنے والا ہو۔۔۔ جیسے وہ بھیڑ میں اکیلی رہ گئی ہو۔۔۔اسے اپنے ارد گرد کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

بلاج اپنے دوستوں میں باہر ہی کہیں مصروف تھا۔۔۔ مگر حوریہ کا دل اس کے آنے کا سوچ کر ہی دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔ جس زوروں سے دل دھڑک رہا تھا حوریہ کو لگتا تھا کہ آج اس نے باہر آکر ہی دم لینا ہے۔۔۔
جس شخص کے ساتھ وہ کچھ پل نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔ آج کی رات تنہا اس سے اس شخص کے ساتھ رہنا تھا۔۔۔سوچ کر حوریہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی تھی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ چکی تھی۔۔۔

....

بلاج کو اپنے دوستوں کے ساتھ کافی ٹائم لگ گیا تھا۔۔۔ کمینے جان ہی نہیں چھوڑ رہے تھے۔۔۔ اللہ اللہ کر کے ان کو رخصت کرنے کے بعد روم کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ مگر سامنے ہی بیڈ پر کپڑے چینج

کر کے لیٹی ہوئی حوریہ پر نظر پڑی تو بلاج کی رگیں غصے سے تن گئی تھی۔۔۔میڈم کپڑے چینج کر کے آرام سے آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی تھی۔۔۔

کس کی اجازت سے ڈریس بدلا!!

بلاج دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے پاس آ کر چیخا۔۔۔

اجازت لیتی ہے میری جوتی!!

حور نے تکیے پر سر رکھے ہوئے ذرا سی آنکھیں کھول کر جواب دیا اور واپس آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

کیا کہا تم نے؟؟

کیوں سنائی نہیں دیا بہرے ہو کیا؟؟

تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کیا کرو اب بیوی ہو تم میری!!

یہ قانون تو تم پر بھی لاگو ہوتا ہے تم بھی شوہر ہو میرے---

وہ اپنی جگہ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی---

بہت تیز زبان ہے تمہاری اگر تالا نہ لگا دیا تو میرا نام چوہدری بلاج نہیں---

ایک پاؤں بیڈ پر رکھتے ہوئے اس کے چہرے پر نظریں گاڑے کھڑا تھا---

بہت خراب دماغ ہے تمہارا اگر ٹھیک نہ کر دیا تو میرا نام حوریہ ورک نہیں---

اس کے منہ پر ہی واپس حوریہ نے جواب مارا تھا---

بد تمیز لڑکی---

بد دماغ لڑکا---

تمہیں تمہارے گھر والوں نے تمیز نہیں سکھائی کہ شوہر سے کس طرح سے بات کرتے ہیں---

بلاج نے غصے سے اس کا جبڑا دبوچنا چاہا وہ سکرول کرتی ہوئی پھرتی سے پیچھے ہو گئی---

نہیں میرے گھر والوں نے کہا ہے جیسا منہ ویسی چپیڑ مارنا۔۔۔

اتنی اوقات ہے تو پیچھے کیوں ہٹی ہو، پاس آکر بات کرو۔۔۔

بلاج دوسری جانب سے ہوتا ہوا اس کے قریب گیا تو وہ بیڈ کی دوسری جانب آگئی، بچوں کی جیسی حرکتیں کررہی تھی۔۔۔

حوریہ میرا دماغ مت خراب کرو۔۔۔

دماغ ہو گا تو خراب ہو گا نا۔۔۔ہمیشہ اسی خوش فہمی میں جیتے رہتے ہو کہ تمہارے پاس دماغ ہے۔۔۔

بلاج کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی بے وقوفی والی حرکتوں پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔کون کہہ سکتا تھا کہ اس کی شادی ہو چکی ہے اور یہ رخصت ہو کر ابھی ابھی اس گھر میں آئی ہے۔۔۔پورے بیڈ پر بچوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔۔۔

تمیز سے بیڈ پر بیٹھ جاؤ مجھے بیڈ کی چادر پر سلوٹیں بالکل پسند نہیں اور سونے سے پہلے مجھے بیڈ بالکل نیٹ چاہیے، میں چینج کر کے آ رہا ہوں۔۔۔

تم میرے ساتھ بیڈ پر نہیں سو سکتے!!

کیا کہا؟؟

تم میرے ساتھ یہ بہروں والی ایکٹنگ مت کیا کرو!!

حوریہ قسم سے جب تم زبان درازی کرتی ہو میرا دل چاہتا ہے تمہاری زبان کو سیخ والی تار میں ڈال کر اس کی سیخ کباب بنا دوں!!

اور تم جب بہروں والی ایکٹنگ کرتے ہو میرا دل چاہتا ہے تمہارے کانوں میں تیزاب سے بھرے ہوئے ڈراپس ڈالوں تاکہ تمہارے کان اس قابل ہو جائے کہ وہ میری بات سن سکے!!

یہ بیڈ میرا ہے اور میں اپنے بیڈ پر ہی سوتا ہوں مجھے نیند نہیں آتی کسی اور جگہ، یہ ہے تمہاری اس فضول بکواس کا جواب!!

بلاج غصے سے کہتا ہوا اپنی الماری سے چینج کرنے کے لیے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

یہ تمہارا بیڈ تھا اب یہ میرا بیڈ ہے تم وہاں صوفے پر سو جاؤ، میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں سنے دوں گی بیڈ پر۔۔۔

میں تو یہی سوؤں گا تم اپنا دیکھ لو۔۔۔

واش روم میں جاتے ہوئے بلاج بول کر واش روم کا دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

میں تو بیڈ پر سونے لگی ہوں تم اپنا آ کر دیکھ لینا، ہر جگہ تمہاری اکڑ نہیں چلے گی۔۔۔

سو جاؤ میں نے تو منع ہی نہیں کیا۔۔۔ میں بھی بیڈ پر ہی سوؤں گا۔۔۔ اچھا ہے ایک دوسرے سے لپٹ کر سوئیں گے تو گلے شکوے ختم ہو جائیں گے۔۔۔ دوریاں مٹ جائیں گی۔۔۔
واش روم سے اونچی آواز بولا تو حوریہ نے جھرجھری سی لیتے ہوئے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

بے شرم بے حیا۔۔۔

آ کر ثابت کرتا ہوں میں کتنا بے شرم اور بے حیا ہوں۔۔۔

میں پھوپھو کے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔

بیکار میں کوشش کرو گی، میں لاک لگا کر آیا ہوں اور چابی میرے پاس ہے چابی حاصل کرنے کے لیے میرے پاس واش روم میں آنا پڑے گا۔۔۔

چپ کیوں ہو گئی کیا خیال ہے آجاؤ، لگے ہاتھ چابی بھی لے جانا اور شاور بھی لے لینا اپنے ہو چکے شوہر کے ساتھ۔۔۔

اس کی خاموشی پر بلاج نے ایک بار پھر اونچی آواز سے کہا۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ایسے بے ہودہ کام کرنے کا، ہو چکے شوہر جی!!

میرا بس چلے تو واش روم کا دروازہ لاک کر دوں اور ہمیشہ کے لیے تمہیں واش روم کے اندر ہی قید رکھوں۔۔۔

ماشاءاللہ چونٹی شیر کو قید کرے گی، تاریخ میں لکھا جائے گا حور بے بی۔۔۔

تاریک میں یہ بھی لکھا جائے گا کہ لنگور کے ہاتھ حور لگ گئی۔۔۔

دو منٹ صبر کرو حور کے ہوش ٹھکانے میں باہر آ کر لگاتا ہوں۔۔۔ تم باز نہیں آؤ گی زبان درازی کرنے سے۔۔۔خود کو لنگور کہنے پر بلاج کو ایک بار پھر غصہ آ گیا۔۔۔

وہ جو شاور لے کر چینج کر چکا تھا،ڈارک براؤن کلر کا ٹراؤزر اور ہاف سلیو ٹی شرٹ پہنے ہوئے باہر نکلا تھا۔۔۔ حور نے نہ چاہتے ہوئے گہری نظروں سے اسے غور سے دیکھا۔۔۔ حوریہ نے بلاج کو آج تک کبھی شلوار قمیض کے سوا کسی اور ڈریسنگ میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ دو ہی کلر پہنتا تھا بلیک اور ڈارک براؤن۔۔۔ کلر تو اب بھی اس نے وہی پین رکھا تھا۔۔۔ مگر ٹراؤزر شرٹ میں وہ کافی جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے سلکی بال جس سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے اسے پُرکشش بنا رہے تھے۔۔۔ہاف سلیو سے نظر آتے اس کے بازوں پر گھنے بال اس کی مردانہ شخصیت کو اُجاگر کر رہے تھے۔۔۔

ایسے نہ مجھے تم دیکھو

سینے سے لگا لوں گا!!

تم کو میں چُرا لوں گا تم سے

دل میں چُھپا لوں گا!!

خود پر حور کی گہری نظروں کو محسوس کر کے بلاج کا انداز غصے سے بدل کر شوخ ہوا تھا۔۔۔

وہ قدم اُٹھاتا ہوا اس کی جانب بڑھنے لگا تھا،جو بیڈ کے کراؤن کے ساتھ لگی ہوئی بیڈ کے اوپر کھڑی تھی۔۔۔کیونکہ وہ کوشش کر کے دیکھ چکی تھی دروازہ سچ میں لاک تھا۔۔۔اب اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔۔۔

میری طرف قدم بڑھانے سے پہلے سوچ لینا مجھے فائٹنگ بھی آتی ہے اور زبان درازی بھی کرنی آتی ہے۔۔۔میں کوئی کمزور لڑکی نہیں ہوں۔۔۔

حوریہ نے باکسنگ سٹائل سے مکے بنا کر دکھاتے ہوئے بلاج کو ڈرایا۔۔۔

سبحان اللہ سبحان اللہ،اللہ کی شان۔۔۔اب چونٹیاں بھی باکسنگ گلوز پہن کر اپنی حفاظت کریں گی۔۔۔

بلاج کو حوریہ کی اب نارمل سی حرکتوں پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔مگر اسے اپنی ہنسی پر کنٹرول کرنا آتا تھا۔۔۔کیسے اس لڑکی کے سامنے مسکرا کر اس کے دل کو تسکین دیتا جو اس کی دشمن تھی۔۔۔

اگر تمہیں فائٹنگ آتی ہے تو پھر ڈر کر یہ بیڈ کراؤن سے کیوں چپکی ہوئی ہو، آگے آؤ اور دو چار مکے مار کر مجھے چاروں خانے چت کرو۔۔۔

بلاج بیڈ پر گھٹنا رکھتے ہوئے سکرول کرتا ہوا اس کے نزدیک ہوا۔۔۔حور جلدی سے چھلانگ لگا کر بیڈ سے اُتر چکی تھی۔۔۔کوئی کہہ سکتا تھا یہ لڑکی دلہن ہے۔۔۔
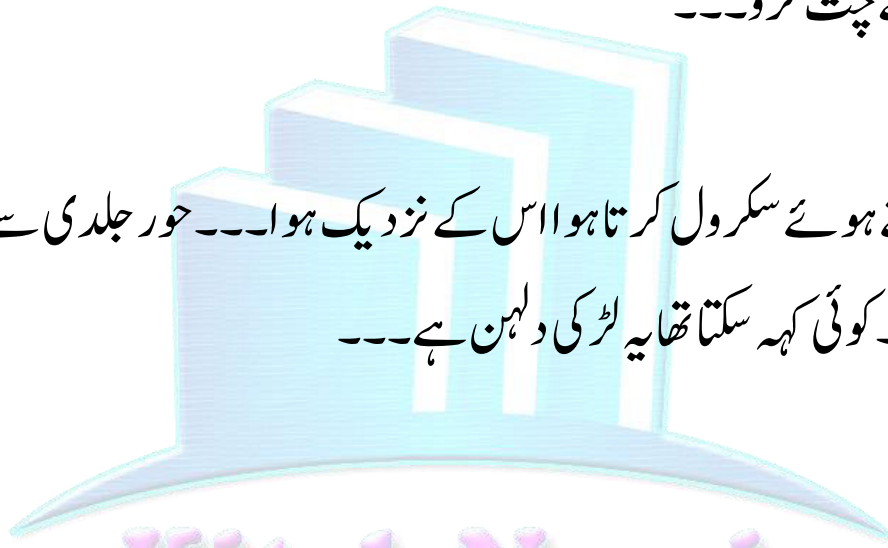
واپس بیڈ پر آؤ۔۔۔

بلاج نے سرد لہجے سے کہا۔۔۔

کیوں؟؟

چنی منی کا کی ہو جو بتاؤں کیوں۔۔۔

میرے ساتھ ڈبل منگ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑی ہوئی دونوں ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔۔۔صاف نظر آرہا تھا کہ وہ بہت ڈری ہوئی ہے۔۔ مگر اپنی اکڑ کم کرنے کو یہ لڑکی تیار نہ تھی۔۔۔

ٹھیک ہے ڈبل مینِنگ بات نہیں کرتا صاف الفاظوں میں بتا دیتا ہوں۔۔۔بیوی ہو میری بیڈ پر آؤ اور شوہر کے حقوق کا اہم فریضہ ادا کرو۔۔۔

مجھ سے ایسی اُمیدیں لگانے کی ضرورت نہیں سمجھے تم۔۔۔یہ مت بھولنا تم نے مجھ سے زبردستی شادی کی ہے۔۔۔جو اپنے دماغ میں تم نے خرافات پال رکھے ہیں ان کو جتنی جلدی نکالو گے اچھا ہو گا۔۔۔

نہ میں تمہیں اپنا شوہر مانتی ہوں اور نہ ہی میرے ساتھ اس طرح کی بے شرمی والی باتیں دوبارہ کرنا۔۔۔

بلاج کی باتوں سے لال ہوتی ہوئی حور یہ فل سٹاپ لگا چکی تھی۔۔۔

شادی تمہارے گھر والوں کی مرضی سے ہوئی ہے۔۔۔پوری رسم و رواج کے ساتھ رخصت کر کے لے کر آیا ہوں۔۔۔اب اس طرح کی ڈرامے بازیاں میرے ساتھ مت کرنا۔۔۔

بلاج بیڈ سے اُتر کر ایک ایک قدم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے سرد لہجے سے کہہ رہا تھا۔۔۔حوریہ کے ہاتھوں میں پسینے آنے لگے تھے بلاج کو یوں اپنے نزدیک آتے دیکھ۔۔۔

بلاج میرے نزدیک مت آنا ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔

ہمم میں تو چاہتا ہوں کہ تم میری جان لو اور اس کے بعد پھر میں جب تمہاری جان نکالوں گا پھر ہی تو مقابلہ برابری کا رہے گا۔۔۔

بلاج ہمیشہ برابری کے داؤ لگاتا ہے تم جیسی بد دماغ لڑکی سے شادی کرنے کا ریزن ہی یہی ہے کہ تم میری ٹکر کی ہو۔۔۔

قدم بڑھاتا ہوا اس کے مقابل آ کھڑا تھا۔۔۔

بلاج کی آنکھوں میں خماری کے گہرے رنگ دیکھ کر حور کے پیروں سے جان نکل رہی تھی۔۔۔

اس وقت اس کا معصوم دل یہ خواہش کر رہا تھا کہ کاش پٹ سے دروازہ کھلے اور کوئی اندر آجائے۔۔کاش بلاج کی پاکٹ سے وہ چابی نکال سکتی۔۔۔کاش وہ کہیں ایسی جگہ چھپ جائے جہاں سے اسے بلاج ڈھونڈ نہ سکے۔۔۔سچ یہی تھا کہ آج اسے بلاج کے بدلے ہوئے رنگوں سے خوف آرہا تھا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اس کا اور بلاج کا رشتہ کبھی پیار بھرا رہا تھا۔۔۔یا ان دونوں میں کبھی بہت گہری دوستی تھی۔۔۔وہ بچپن سے ہی ایک دوسرے کے پکے دشمن تھے۔۔۔ریزن ان دونوں کا ایک جیسا مزاج تھا،دونوں ہی اکڑو ضدی اور خود سر تھے۔۔۔

مگر جب سے حور کا نکاح بلاج کے ساتھ ہوا تھا،بلاج کی بے باکیوں سے حور گھبرانے لگی تھی اس کی سوچ سے کہیں زیادہ بے باک شخصیت کا مالک تھا۔۔۔

بلاج۔۔۔

حور بے بی۔۔۔

اتنی شدت سے نام مت لو ورنہ تمہارے لیے ہی مشکل پیدا ہو گی۔۔۔

اس کی نازک سی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جتنی سختی سے بلاج نے جھٹکا دے کر اسے اپنے قریب کیا تھا حور کو تو اپنی ریڑھ کی ہڈی کڑکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

شدید درد کی لہر اس کی پوری کمر میں پھیل گئی۔۔۔اس کے سسک کر چیختے ہوئے بلاج کا نام لیا۔۔۔

چھ۔۔ چھو۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔

جھٹپٹا کر بلاج کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر زور دیتی ہوئی راہِ فرار حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔

کیوں چھوڑوں اب تو تم سے بقایا جات وصول کرنے کا موقع آیا ہے حور بے بی۔۔۔

بلاج کے چہرے پر جیت کی چمک دیکھ کر حور کا خون کھول رہا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔بد تمیز لڑکی۔۔۔ چھوڑو۔۔۔

حور کو جب آزادی کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو۔۔۔اپنی آزادی کے لیے اس نے اپنے دانتوں کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے بلاج کے سینے پر پوری زور سے دانت گاڑ دیے۔۔۔

مگر حور تو اگلے پچھلے حساب پورے کرتے ہوئے دانتوں کو پوری شدت سے اس کے سینے میں گاڑے ہوئے بدلہ لے رہی تھی۔۔۔

بلاج کے ضبط کا باندھ ٹوٹا تو پھر آئی حور کی شامت۔۔۔

بہت ہو گیا حور بے بی یہ کر کے تم نے اپنے لیے ہی مشکل کھڑی کی ہے، چلو تمہیں اصلی بلاج سے ملواتا ہوں۔۔۔

چھوڑ دو حور بے بی ورنہ خدا کی قسم تمہارا وہ حشر کروں گا کہ اگلے دو مہینے تم کمرے سے باہر نکلتے ہوئے بھی شرماؤ گی۔۔۔ باہر جانا تو دور کی بات ہے آئینے میں شکل دیکھنے کے لائق نہیں چھوڑوں گا، اگر ابھی کے ابھی نہیں چھوڑا تو۔۔۔

بلاج کی دھمکی کار آمد ثابت ہوئی تھی حوریہ نے فوراً سے پہلے سینے پر گاڑے ہوئے دانت چھوڑ دیے۔۔۔

یہ حرکت کر کے تم نے بلاج چوہدری کے قہر کو دعوت دی ہے۔۔۔ بلاج نے قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے نیچے جھک کر اسے اپنی گود میں اُٹھایا۔۔۔ حوریہ اس کے سینے پر مکے مارتے ہوئے بچوں کی طرح ٹانگیں مار کر نیچے اُترنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ چوہدری بلاج تھا جو جنگلی جانوروں کا شکار بہت شوق سے کرتا تھا اور آج تک اس کے ریکارڈ میں یہ بات موجود تھی کہ وہ جس بھی شکار پر ہاتھ ڈالتا کبھی اس شکار کو آزادی نصیب نہیں ہوتی تھی۔۔۔

حور نے چیخ و پکار کرنا شروع کر دیا تھا، بلاج کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی وہ جانتا تھا کہ یہ لڑکی کچھ بھی کر سکتی ہے اور اسے زیر کرنے کے بلاج کے پاس بھی ایک سے بڑھ کر ایک طریقے تھے۔۔۔اپنی گود میں اُٹھائے ہوئے پاؤں مار کر سٹڈی روم کا دروازہ کھول چکا تھا۔۔۔

جانتا تھا کہ اس کے روم سے چیخ و پکار کی آوازیں باہر جائیں گی مگر سٹڈی روم کی آواز روم کے اندر ہی دب کر رہ جائے گی۔۔۔

مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہو؟؟

حوریہ کی جان نکلی ہوئی تھی بلاج کو دروازہ بند کرتے دیکھ۔۔۔وہ جھٹپٹا کر دروازے کے لوک پر ہاتھ رکھے ہوئے گھما کر باہر جانے کو بے چین تھی۔۔۔

تم خود کو سمجھتی کیا ہو۔۔۔ایسے کر کے تم مجھ سے دوری اختیار کر لو گی۔۔۔کیوں تسلیم نہیں کر لیتی کہ اب تم میرے رحم و کرم پر ہو میں جو چاہوں تمہارے ساتھ برتاؤ کر سکتا ہوں۔۔۔

اسکے ہاتھوں کو مروڑ کر اس کی کمر پر پن کرتے ہوئے اس کے چہرے پر چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے سمجھے تم۔۔۔
بچی نہیں تھی سمجھ رہی تھی کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔۔۔

انٹرسٹنگ ویری انٹرسٹنگ تم چیز کیا ہو مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی چیونٹی،اگر زبردستی نہیں کر سکتا تو پھر تمیز کے دائرے میں رہ کر شوہر کے حقوق ادا کر دو نہیں کرتا زبردستی۔۔۔

جب تمہیں شوہر ہی نہیں مانتی تو پھر کیسے حقوق؟؟

مت مانو حقوق لینے کے لیے میں تمہیں بیوی مانتا ہوں یہی کافی ہے۔۔۔

بے شرم انسان۔۔۔
شرم نہیں آتی لڑکی کی مرضی کے خلاف ایسی حرکت کرتے ہوئے۔۔۔

بد دماغ لڑکی۔۔۔اگر لڑکی تمہاری جگہ کوئی اور ہوتی تو ضرور شرم بھی کرتا اور اس کی مرضی بھی جاننے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔مگر حور بے بی تم ایسی کوئی اُمید مت رکھنا۔۔۔تمہارے ساتھ تو بہت سے حساب کتاب ہیں جو آج رات پورے کرنے ہیں مجھے۔۔۔

حور کو دیوار کے ساتھ اوپر اُٹھاتے ہوئے اس کی دونوں ٹانگوں کو اپنی کمر پر رکھ کر، اسے بے بس کر چکا تھا۔۔۔حور کے مقابلے میں وہ لمبا چوڑا بھی تھا اور مضبوط بھی۔۔۔
حور ضدی بن کر زبان درازی کر سکتی تھی ورنہ ہر لحاظ میں وہ بلاج سے کمزور تھی۔۔۔

مجھے نیچے اُتارو۔۔۔
حور کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی وہ بخوبی دیکھ چکا تھا۔۔۔

نہیں اُتاروں گا۔۔۔تمہاری یہ بے بسی مجھے سکون دیتی ہے اور تمہاری زبان درازی میرے قہر کو دعوت۔۔۔اب چلاؤ اور بتاؤ کیا کر سکتی ہو۔۔۔

تمہاری جان لے لوں گی مار دوں گی تمہیں اگر تم نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔۔

بلاج کے لب مونچھوں تلے مسکرائے تھے اس لڑکی کی اکڑ کو دیکھ کر جو بلاج کی نزدیکیوں سے اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں سے پھسلتے ہوئے نیچے آچکے تھے مگر وہ اب بھی اپنی اکڑ کو برقرار رکھے ہوئے، اسے مارنے کی دھمکی دے رہی تھی۔۔۔

بلاج کی گہری نظریں اس کے کانپتے ہونٹوں پر گئی کہ دل نے پوری شدت سے گستاخی کی اجازت مانگی۔۔۔بلاج کی اجازت ملتے ہی بلاج کے لب پوری شدت سے اس کی پنکھڑیوں پر جھکے وہ پھڑ پھڑائی مگر اس کی پھڑ پھڑاہٹ کو دونوں ہاتھ پکڑ کر دیوار پر اوپر کی جانب پن کرتے ہوئے روک چکا تھا۔۔۔

چھوٹی سی بچی کی طرح وہ اسے بے بس کیے من مرضیاں اس کی پنکھڑیوں پر اُتارتا گیا۔۔۔اس کے لبوں کی نمی کو پیتے ہوئے دانتوں دی کی چُبن سے وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔

بے اختیار حور کے ہاتھ بلاج کے کندھوں پر آئے،اس نے زور سے ناخن بلاج کے کندھوں پر گاڑ دیے۔۔۔وہ تو تشنگی میں اس قدر مدہوش تھا کہ اسے کچھ محسوس نہیں ہوا۔۔۔پوری شدت اس کی پنکھڑیوں پر اُتارتے ہوئے نازک سی پنکھڑیوں کا رس اپنے اندر اُتارتے ہوئے مزید بہکتا جارہا تھا۔۔۔

وہ ایک ایک سانس کے لیے تڑپ رہی تھی، مگر بلاج تو اپنا آپ بھول کر تشنگی مٹا رہا تھا۔۔۔

سانسوں کی روانی ضرورت سے زیادہ معطل ہونے پر بلاج کے بالوں کو پکڑتے ہوئے کھینچا، تو بلاج نے ہلکے سی، نا دکھائی دینے والی سمائل دیتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔

آزادی ملتے ہی وہ اپنی سانسوں کو بحال کرنے کے لیے آنکھیں بند کیے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔ حور کے لبوں پر بلاج کی گستاخیوں کے قطرے نمودار ہوئے۔۔۔ ہونٹوں پر کٹ لگنے سے ہونٹ مزید خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ گہرے کٹ سے خون کی بوندیں شبنم کی طرح اس کے پنک ہوٹوں پر جگمگا رہی تھی۔۔۔ جس کو دیکھ کر چوہدری بلاج کے دل نے نازک سی اکڑو لڑکی کو دسترس میں پوری شدت سے لینا چاہا۔۔۔

حور کے گلے سے دوپٹے کو نرمی سے کھینچ کر، فرش پر پھینکتے ہوئے، نظریں اس کے ڈیپ گلے سے اندر تک آر پار کیے، اس کے دل کش سراپے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔
حور کانوں کی لو تک سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

بیوٹی فل۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔

یہ شٹ اپ، تمہاری یہ اکڑ، تمہاری جان کو کڑے امتحان میں ڈال رہی ہے، مگر باز نہیں آنا زبان درازی سے۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

میں کر سکتا ہوں اور کروں گا، جائز حقوق لینے سے تم روک نہیں سکتی۔۔۔زبردستی کا نام مت دو۔۔۔بیوی ہو بیوی کی طرح خود کو میرے حوالے کر دو، بہت دماغ ہے تمہارے اندر اور تم جانتی ہو کہ اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔۔۔

غلط ہے کیونکہ تم مجھے پسند نہیں زہر لگتے ہو تم مجھے۔۔۔

صبح اُٹھ کر پھر سے یہی زہر والا رشتہ بنا لیں گے، مگر ابھی کے لیے شٹ اپ ہو جاؤ۔۔۔

بلاج کا ہاتھ اس کے سر آپے پر آرکا تھا۔۔۔
ہاتھ کی شدت سخت ہوئی تو وہ تڑپ کر رونے لگی تھی۔۔۔

تکلیف کیا ہے تمہیں، بیوی ہو تو پھر یہ سب ڈرامے کس لیے؟؟
حور کی سسکی سے بلاج کا چہرہ مزاحمتوں سے سرخ پڑنے لگا۔۔۔

بلاج اگر تم نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی، قسم سے میں اپنی جان دے دوں گی۔۔۔
اب بلاج کی جان لینے والی دھمکی سے تو بلاج پر اثر نہیں ہو رہا تھا اب حوریہ نے ڈائیلاگ چینج کر دیا۔۔۔

اچھا یعنی کہ تم اپنی جان لے لو گی، واؤ جیسے کہ میں تو تمہیں جانتا نہیں تم تو خود کو کھروچ نہ آنے دو۔۔۔ تم دو جان دو گی، ڈرامے کروالو تم بس یہی کام کر سکتی ہو۔۔۔

اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے، تم اپنے باپ کی طرح عورت کی تذلیل کر سکتے ہو۔۔۔ تمہیں عورت صرف دسترس میں چاہیے، پھر چاہے اس کے لیے تمہیں زبردستی کیوں نہ کرنی پڑے۔۔۔

حوریہ---زبان کو لگام دو---

کیوں سچائی برداشت نہیں ہو رہی؟؟

میرے ظبط کا امتحان مت لو، مت مجھے اُکساؤ کہ میں وہ کر جاؤں جو میں نہیں کرنا چاہتا---

تم میں ضبط ہے سن کر مجھے ہنسی آرہی ہے---

جیسے بلاج کو حوریہ کی دکھتی ہوئی رگوں کے بارے میں پتہ تھا--ایسے ہی حوریہ کو بھی بلاج کی کمزوری کا پتہ تھا---بلاج کا باپ بلاج کی سب سے زیادہ دکھتی ہوئی رگ تھا--- جس پر ہاتھ رکھتے ہی وہ چلا اُٹھا---

حوریہ اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ تم ایسی باتیں کر کے مجھے تڑپا کر مجھے خود سے دور کر سکتی ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے---

تم پر پورے حق رکھتا ہوں جب چاہوں جیسے چاہوں حقوق حاصل کرنے کی میرے پاس پوری اتھارٹی ہے---

اگر اب تک نہیں حاصل کیے ضبط سے کھڑا ہوں تو اس لیے نہیں کہ میں سب کرنے کی طاقت نہیں رکھتا---

بلکہ مجھے تم سے کچھ بھی زبردستی حاصل نہیں کرنا---اگر چوہدری بلاج زبردستی کرنے پر آئے تو تمہاری اوقات کیا ہے---

دھتکارتی ہوئی نظروں سے حور کی جانب دیکھتے اسے خود سے دور کر چکا تھا---

حور اپنی جیت پر اندر ہی اندر خوش ہو گئی کہ وہ جو کرنا چاہتی تھی اس میں کامیاب ہو چکی تھی---

تم یہاں نہیں سو سکتے، یہاں پر مجھے سونا ہے---

بلاج کو بیڈ پر لیٹتے ہوئے دیکھ جلدی سے اس کے پیچھے جا کر بولی---

سو جاؤ میں نے منع نہیں کیا، مگر مجھے اپنے بیڈ کے سوا کہیں نیند نہیں آتی اور انڈین ڈراموں کی طرح صوفے پر سونے والی ایکٹنگ میں نہیں کر سکتا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے ساتھ سوؤں گی۔۔۔مجھے تم پر بھروسہ نہیں۔۔۔

جس دن بھروسہ توڑنا ہو گا، تم سات سمندر پار بھی چلی جاؤ گی، تو توڑنے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔بک بک بند کر کے خاموشی سے سو جاؤ۔۔۔
بلاج اپنی سائیڈ پر لیٹتے ہوئے رخ دیوار کی جانب کیے آنکھیں بند کر گیا۔۔حوریہ کے الفاظ بلاج کے دل پر لگے تھے جسے وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھا۔۔۔

اور کچھ دیر کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی رہی اس کے بعد جا کر صوفے پر لیٹ گئی وہ بلاج پر بھروسا کر کے اس کے ساتھ لیٹ نہیں سکتی تھی۔۔۔

....

براق گہری نیند میں فجر کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے سو رہا تھا جب اس کے فون کی رنگ ٹون سے اس کی آنکھ کھلی، فجر اب بھی گہری نید میں سو رہی تھی۔۔۔

فون پر جگمگاتے ہوئے رحمت اللہ کا نمبر دیکھ کر براق شدید پریشانی کے تاثرات چہرے پر لیے فون آن کر کے کان کو لگا چکا تھا۔۔۔

رحمت اللہ خیریت تو ہے کوئی بُری خبر مت سنانا۔۔۔

براق کا دل زور سے دھک دھک کر رہا تھا یہ سوچ کر کہ جو وہ سوچ رہا ہے خدانخواستہ کہیں وہ خبر سنانے کے لیے تو رحمت اللہ نے فون نہیں کیا۔۔۔

نہیں سر خدا کا شکر ہے، خوشخبری سنانے کے لیے فون کیا ہے، بی بی جی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ آپ ابھی کے ابھی یہاں پر پہنچیں ڈاکٹر آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے، شکر ہے اللہ تیرا کہ اتنے سالوں بعد کوئی خوشخبری سننے کو ملی۔۔۔

براق دونوں ہاتھ جوڑ کر آسمان کی جانب دیکھے ہوئے رب کا شکر ادا کر رہا تھا۔۔۔

رحمت اللہ میں تیرا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔

بلاج کا چہرہ جگمگا اُٹھا تھا، خوشخبری سن کر، شاید وہ کوئی بہت عزیز تھا جو موت کو ہاتھ لگا کر واپس پلٹ آیا تھا۔۔۔

میں ابھی نکل رہا ہوں اور بہت جلد پہنچ جاؤں گا۔۔۔ تم ان کی پوری حفاظت کرنا۔۔۔ بہت مشکل سے یہ وقت نصیب ہوا ہے، خدا کے لیے رحمت اللہ کسی پر یقین مت کرنا۔۔۔ کوئی بھروسے کے لائق نہیں، کوئی پتہ نہیں کب کون دغا دے جائے۔۔۔

سر آپ بے فکر رہیں اور نکلیں جلدی سے۔۔۔ بی بی جی جب سے ہوش میں آئی ہیں، مسلسل آپ سے ملنے کی ضد کر رہی ہیں۔۔۔

جس کی وجہ سے ان کا بی بی اپ ڈاؤن ہو رہا ہے، ڈاکٹر کہہ رہا ہے یہ ان کی صحت کے لیے اچھا نہیں۔۔۔ رحمت اللہ ساری صورتحال سے آگاہ کر کے فون بند کر چکا تھا۔۔۔

براق فجر کی کمر سے ہاتھ نکالتے ہوئے آہستہ سے اس کے الگ ہوتا ہوا کچھ دیر گہری نظروں سے اس کے سوئے ہوئے چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔ جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بڑی محبت سے اسے دیکھا۔۔۔ بیڈ سے اُٹھ کر الماری سے کپڑے لیتا ہوا واش روم میں جا کر بند ہو گیا۔۔۔

جس فجر کو وہ سویا ہوا سمجھ کر رحمت اللہ سے بات کر رہا تھا وہ فجر ساری بات سن چکی تھی۔۔۔موبائل کی رنگ ٹون سے فجر کی بھی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔اس کے بعد وہ آنکھیں بند کیے صرف براق کی باتیں سنتی رہی۔۔۔

براق پانچ منٹ میں کپڑے چینج کر کے روم میں آگیا۔۔۔مرر کے سامنے کھڑا خود پر فیوم چھڑکتے ہوئے ہاتھ میں ریسٹ واچ پہن کر والٹ پاکٹ میں ڈالتے ہوئے الماری کی طرف گیا، دروازہ کھول کر اندر سے کچھ ضروری کاغذات نکال کر فائل کے اندر ڈالتے ہوئے وہ بہت مصروف انداز میں سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

وہ اس قدر مصروف تھا کہ اسے ذرا سا بھی اندازہ نہیں ہوا کہ فجر بیڈ پر آنکھیں کھول کر لیٹی ہوئی ہے۔۔۔مطلب کہ وہ جاگ رہی تھی اور براق کو پتہ نہیں چلا۔۔۔براق اتنا غافل نہیں تھا، اس کی تو ہر ایکٹیویٹی پر نظر ہوتی تھی۔۔۔اتنا تو فجر براق کو جان چکی تھی کہ وہ بہت زیادہ حاضر دماغ اور ایکٹو رہنے والا بندہ ہے۔۔۔اس کا مطلب کہ کچھ بہت بڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے براق اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟

اچانک فجر کی آواز اپنے بالکل قریب سن کر براق چونکا نہیں۔۔۔ایک نظر اُٹھا کر اس نے فجر کی جانب دیکھا۔۔۔فجر سمجھ رہی تھی کہ براق غافل ہے اور اسے پتہ نہیں چلا کہ وہ جاگ رہی ہے۔۔۔جبکہ براق جب اُٹھ کر واش روم میں چینج کرنے گیا، وہ جانتا تھا کہ فجر جاگ رہی ہے مگر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ضروری کام سے جا رہا ہوں دو تین دن میں واپس آ جاؤں گا۔۔۔تم اپنا خیال رکھنا ضرورت کا سب سامان گھر میں موجود ہے اور تم یہاں پر پوری حفاظت میں ہو پریشان مت ہونا۔۔۔

دو تین دن کے لیے آپ نہیں جا سکتے۔۔۔

فجر کو شدید دھچکا لگا تھا یہ سن کر کہ براق دو تین دن کے لیے جا رہا ہے۔۔۔

جانا ضروری ہے تم اچھی طرح سے جانتی ہو اگر ضروری نہیں ہوتا تو میں تمہیں چھوڑ کر یوں کبھی نہیں جا سکتا۔۔۔جانتا ہوں اچھی توقعات تو تمہیں مجھ سے نہیں ہیں۔۔۔چلو یہی سمجھ لو کہ تمہیں ٹارچر کرنے کے لیے ہر وقت میں تمہارے ساتھ رہنا ضروری سمجھتا ہوں۔۔۔

فائل کے اندر ضروری کاغذات ڈالتے ہوئے، بنا دیکھے بول رہا تھا۔۔

تو یوں سمجھیے کہ مجھے آپ کے ٹارچر کی عادت ہو چکی ہے، آپ دو تین دن کے لیے نہیں جا سکتے، میں آپ کو نہیں جانے دوں گی۔۔۔

بلاج نے فائل پوری کرتے ہوئے پاس پڑی ہوئی ٹیبل پر رکھ دی اور سوچتی ہوئی نظروں سے فجر کے چہرے کو دیکھا جہاں پر آج تاثرات پہلے سے بہت الگ تھے۔۔۔

کیوں روکنا چاہتی ہو، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ دو تین دن تمہیں میری شکل نہیں دیکھنا پڑے گی۔۔۔میری شکل دیکھ کر تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔تم ٹارچر ہوتی ہو، تو کچھ دن سکون سے گزار لو گی۔۔۔

جس کو ٹارچر ہونے کی عادت پڑ گئی ہو اسے سکون ملتا ہے ٹارچر کرنے والوں کا چہرہ دیکھ کر۔۔۔

فجر کا لہجہ بہت الگ تھا بات کرنے کا۔۔۔

ویسے بھی آپ کے سوا کوئی انسانی چہرہ دیکھنے کو نصیب کہاں ہوتا ہے، اس قید میں صرف ایک ہی چہرہ دیکھنے کو ملتا ہے، نہ دیکھنے سے تو بہتر ہے کہ ٹارچر کرنے والوں کا چہرہ ہی دیکھ لوں، کم سے کم یہ احساس تو ہوتا ہے کہ میں زندہ ہوں۔۔۔

فجر مجھے نہیں پتہ تم مجھے کیوں روک رہی ہو۔۔۔ مگر میرا جانا بہت ضروری ہے۔۔۔

فائل ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اس کے چہرے پر محبت بھری نظر ڈال کر دروازے کی جانب لپکا۔۔۔

پلیز مت جائیں مجھے اکیلے میں بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔

آج پہلی بار فجر نے آگے بڑھ کر براق کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔وہ سچ میں براق کو نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔کوئی اور وقت ہوتا تو براق اپنی جگہ سے قدم بھی نہیں ہٹاتا، مگر اس وقت اس کا جانا بے حد ضروری تھا۔۔۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تم سیف ہو۔۔۔ تمہاری حفاظت میری ذمہ داری ہے۔۔۔کیسے سوچ سکتی ہو کہ تمہیں بنا کسی حفاظت کے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔۔تمہارے ہر پل کی خبر ہوگی مجھے۔۔۔پورے گھر میں کیمرا زنسب ہیں، ہر پل میری نظر تم پر ہوگی پریشان مت ہونا۔۔۔

جب کہہ رہی ہوں کہ آپ نہیں جا سکتے، تو پھر کیوں ضد کر رہے ہیں، ہمیشہ اپنی ہی مرضی کرتے ہیں۔۔۔ میں نہیں جانے دوں گی آپ کو۔۔۔

فجر کی حرکت سے براق کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا، دونوں ہاتھ اس کی کمر میں ڈالتے ہوئے سینے سے لگی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔

فجر تمہیں کس چیز کا ڈر ہے، جب کہہ رہا ہوں کہ تم پوری حفاظت میں ہو، مجھ پر یقین کرو فجر، تمہیں ہوا بھی نہیں چھو سکتی، میں ہر وقت تم پر نظر بنائے رکھوں گا، پریشان مت ہو۔۔۔ میری طرف دیکھو۔۔۔

براق نے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس کی آنسوؤں سے بھیگی ہوئی خوبصورت آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

آنکھوں میں ایمانداری کے ساتھ پوری سچائی تھی وہ سچ میں براق کو نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔

یہ میرا فون پکڑو، اس میں میرا نمبر سیو ہے، کوئی بھی پریشانی ہو تو مجھے فون کر سکتی ہو۔۔۔

براق ہر وقت دو موبائل اپنے پاس رکھتا تھا۔۔ایک موبائل نکال کر اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے تسلی دی۔۔۔

نہیں آپ مت جائیں۔۔۔کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔۔مجھے فون نہیں چاہیے آپ رک جائیں۔۔۔

پلیز فجر سمجھنے کی کوشش کرو، نہیں رک سکتا اگر رک سکتا تو تمہارا یہ روپ دیکھ کر براق اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہیں اُٹھاتا، اگر پھر بھی جا رہا ہوں تو سمجھ لو کہ کام بہت ضروری ہے۔۔۔

مجھ سے زیادہ ضروری ہے، جو عشق کے قصیدے میرے نام پر آپ پڑھتے ہیں، اس کی خاطر رک نہیں سکتے۔۔۔

اگر میں کہوں کہ میرا جانا اتنا ضروری ہے کہ آج بہت سی کڑیاں ایک دوسرے سے مل جائیں گی۔۔۔شاید میں تمہیں بتا سکوں کہ تمہیں تمہارے اپنوں سے دور کرنے کا ریزن کیا تھا۔۔۔کیوں براق اتنی محبت کے باوجود وہ کر گیا جس سے تمہارے دل میں میرے لیے شدید نفرت پیدا ہو گئی۔۔۔یہ سمجھ لو کہ جانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا تمہارے پاس رکنا ضروری ہے۔۔۔

تو ٹھیک ہے مجھے اپنے ساتھ لے چلیں۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں میں کچھ بھی ایسا ویسا نہیں کروں گی جس سے آپ کو پریشانی ہو۔۔۔

خدا کی قسم لے جاسکتا تو ضرور لے جاتا، تمہارا یہ انداز میری جان دے رہا ہے۔۔۔
اس کے گرد بازوؤں کا حصار بنائے، فجر کے اس نئے روپ کو دیکھ رہا تھا،وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ فجر کیوں اس قدر خوفزدہ ہے،شاید وہ اندھیرے سے بہت ڈرتی تھی اس لیے۔۔۔

اور اس رات میں بجلی جانے کے بعد اندھیرے سے وہ اس قدر گھبرا گئی کہ وہ ڈر اس کے ذہن سے جا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔
فجر بہت رو رہی تھی، مگر براق مجبور تھا اس نے بڑی مشکل سے اسے خود سے الگ کیا۔۔۔ماتھے پر لب رکھ کر چوم روتی ہوئی فجر کو گھر میں لاک کر کے وہ نکل گیا۔۔۔

براق پلیز مت جاؤ۔۔۔

فجر پلیز آج جانے دو، زندگی کے کسی اور موڑ پر براق کو روکنا براق قدم بھی نہیں اُٹھائے گا۔۔۔

زبردستی فجر کو اندر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔

فجر روتے ہوئے دروازے کے ساتھ فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔دروازے کے اندر بیٹھی ہوئی اپنی بے بسی پر روئے جارہی تھی۔۔۔وہ غافل نہیں تھا۔۔۔دو ہی قدم دروازے سے دور جاتے وہ موبائل آن کر چکا تھا۔۔۔گھر میں لگے ہوئے کیمروں کی مدد سے فجر کو دیکھ رہا تھا، جو پاگلوں کی طرح ہچکیوں سے روئے جا رہی تھی۔۔۔

اس کے آنسو براق کے دل پر گر رہے تھے۔۔۔مگر وہ مجبور تھا،جس ہستی سے ملنے وہ پاکستان جا رہا تھا،اس ہستی کی اہمیت شاید وہ لفظوں میں بیان کر کے نہیں بتا سکتا تھا،اس ہستی کو خدا نے نئی زندگی بخشی تھی۔۔۔

گاڑی اپارٹمنٹ سے روڈ پر اُڑاتا ہوا ایئرپورٹ کی جانب جا رہا تھا اور سامنے رکھے ہوئے موبائل پر وہ فجر کو روتے ہوئے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جواب بھی وہاں پر بیٹھی بس روئے جا رہی تھی۔۔۔

فجر پلیز اُٹھ جاؤ۔۔۔
براق کی آواز مائک کے تھرو فجر کے کانوں سے ٹکرائی تو فجر نے اِدھر اُدھر دیکھا۔۔۔

سامنے لگے کیمرا اپر دیکھو فجر۔۔۔

فجر نے سامنے نظر ڈالی تو کیمرے کے ساتھ مائک بھی تھا۔۔جس کے اندر سے اور براق کی آواز اسے سنائی دے رہی تھی۔۔۔

آپ مجھے دیکھ سکتے ہیں؟؟

فجر نے حیران نظروں سے کیمرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دیکھ بھی سکتا ہوں اور سن بھی سکتا ہوں۔۔۔ ہر پل میری نظر تم پر ہے، پلیز فجر رونا بند کرو۔۔۔ میں تو پہلے ہی بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔ اس طرح رو کر پلیز مجھے مزید تکلیف مت دو۔۔۔

آپ کو کوئی تکلیف کیسے ہو سکتی ہے، تکلیفیں تو آپ دیتے ہیں سب کو۔۔ جیسے مجھے یہاں پر قید کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔

وہ شکوہ گو نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی براق خاموش ہو گیا۔۔اس بار وہ غلط تو نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر سمجھانے کے بعد فجر تھوڑا پُر سکون ہو گئی تھی کہ وہ گھر میں اکیلی نہیں ہے براق اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔

بلاج بیٹا یہ روم کا کیا حشر بنا رکھا ہے تم لوگوں نے۔۔۔

صدف جیسے ہی روم کے اندر داخل ہوئی روم کا حشر نشر دیکھ کر وہ حیران تھی۔۔۔پورے روم میں چیزیں بکھری ہوئی تھی۔۔۔بلاج تو خود ابھی ابھی اُٹھا تھا۔۔۔اس کا دماغ گھوم گیا تھا روم کا حشر دیکھ کر۔۔۔

رات کا سارا منظر بلاج کی آنکھوں سامنے گھوم گیا۔۔۔ان دونوں میں رات کو بیڈ کو لے کر بہت زیادہ جھگڑا ہوا تھا۔۔۔

حور کافی دیر صوفے پر لیٹی رہی، اپنے گھر کی لاڈلی بیٹی تھی تو اس سے سویا نہیں گیا۔۔۔اسے نیند نہیں آرہی تھی جب بلاج سے آکر کہا کہ اُٹھ کر صوفے پر سو جائے تو بلاج بھی اکڑ واور ضدی طبیعت کا مالک اس نے صاف انکار کر دیا ہے۔۔۔

اسی بات پر دونوں میں کافی بحث ہوئی، نتیجے میں حور نے غصے سے اپنی جولری اُٹھا کر روم میں پھینکی، بلاج نے اس کے جبڑے کو پکڑ کر غصے سے دبایا۔۔۔حور نے غصے سے پانی کا جگ اُٹھا کر بستر کے اوپر ڈال دیا تھا۔۔۔

جس سے پورا بستر گیلا ہو گیا، بیڈ کے چاروں طرف لگے ہوئے پھولوں کو حور نے نوچ کر پھینک دیا۔۔۔

بس اسی طرح کی حرکتیں کرتے ہوئے انہوں نے روم کا بیڑا غرق کیا تھا۔۔۔بستر تو گیلا ہو چکا تھا سونے کے لیے سٹور روم سے بلاج نے میٹرس منگوایا اور پھر میٹرس پر ایک دوسرے کے مخالف چہرہ کیے

ہوئے سو گئے۔۔۔کافی تھکے ہوئے تھے تو گہری نیند سے اس وقت اُٹھے جب صدف نے آکر دروازہ کھٹکھٹا کر اُٹھایا۔۔۔صدف کی آنکھیں تو پھٹی رہ گئی تھی اپنی بہو اور بیٹے کا روم دیکھ کر۔۔۔

پھوپھو میں نے تو کچھ نہیں کیا آپ اس سے پوچھیں۔۔۔
حور نے اشارہ بلاج کی جانب کیا جو بامشکل آنکھیں ملتا ہوا میٹرس پر اُٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔

پھوپھو آپ کو پتہ ہے رات کو اس نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔
شرمندگی تو حور کو بھی ہو رہی تھی مگر اپنی شرمندگی کو چھپاتے ہوئے اس نے سارا کیس بلاج پر ڈال دیا تھا۔۔۔

کیوں بلاج تم نے میری بیٹی پر ہاتھ اُٹھایا ہے، میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ سب کچھ برداشت کروں گی مگر تم اس پر ہاتھ اُٹھاؤ یہ میں کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔
حور کو اپنے سینے سے لگاتی ہوئی صدف کافی اموشنل ہو گئی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔سچ میں آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے مائکے کا یہ نمونہ مار کھا سکتا ہے؟؟

بلاج نے کوفت سے حوریہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا، جو مظلوم شکل بنائے ہوئے اپنی پھوپھی کی ہمدردیاں سمیٹ رہی تھی۔۔۔

صدف نے غور سے حور کی جانب دیکھا، ایک لمحے کو تو اس نے خود یہ سے یہ سوال کیا کہ کیا سچ میں اس کی بھتیجی مار کھانے والی چیز ہے۔۔۔

اس کے دل نے صاف انکار کیا کہ اس کا پٹاخہ مار نہیں کھا سکتا۔۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے صدف نے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا اور سوچا کم چیز تو یہ بھی نہیں ہے، یہ بھی بہت کچھ کر سکتا ہے، صدف بہت کشمکش میں تھی۔۔۔
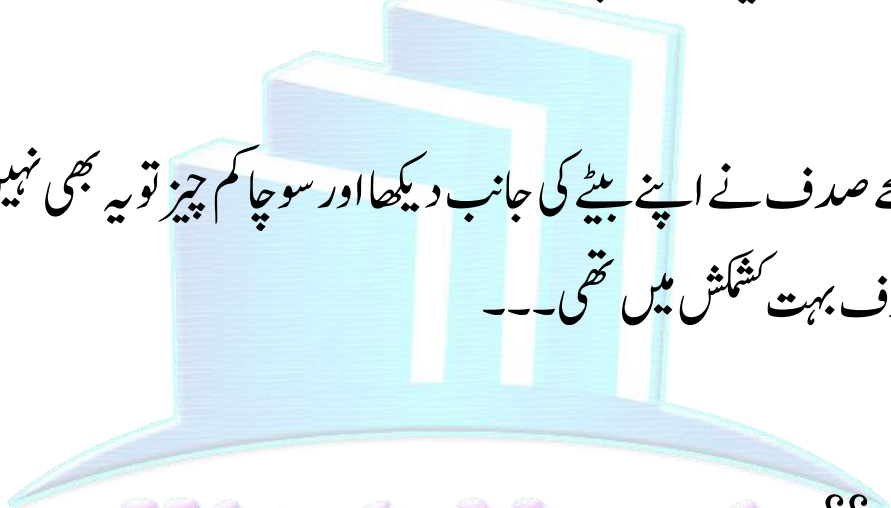
ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟؟

اس پر یقین ہے آپ کو؟؟

اپنی ماں کے تاثرات دیکھتے ہوئے بلاج نے پہلی بار اپنی ماں کے سامنے صفائی پیش کرنا چاہی تھی۔۔۔ جو بلاج ہر وقت اپنی ماں کے ناک میں دم کیے رکھتا تھا، آج پہلی بار اس لڑکی نے آتے ہی حالات بدل دیے۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں،بول تو رہا ہوں کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔افسوس کی بات ہے بیٹے پر یقین نہیں مگر بھتیجی پر یقین ہے۔۔۔

کیونکہ بھتیجی کی کرتوتیں تمہارے جیسی نہیں،پھوپھو کو پتہ ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولتی۔۔۔

پھوپھو کا ساتھ ملتے ہی حوریہ اِتراتے ہوئے بول کر صدف کے سینے میں سر چھپائے کھڑی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ تم تو سچ کی مورت ہو،داد دینی پڑے گی تمہاری ایکٹنگ کی،جتنا سیدھا میں تمہیں سمجھتا ہوں اتنی تم ہو نہیں۔۔۔

بلاج صبح صبح انویسٹیگیشن پر شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے میٹرس سے اُٹھ کر الماری سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

اسے عادت نہیں تھی اس طرح صبح صبح باتیں سننے کی،بلکہ اسے تو گھر میں کوئی کچھ کہتا ہی نہیں تھا۔۔۔ہر کوئی اس کے غصے اور اکڑو طبیعت سے واقف تھا۔۔۔اس لڑکی نے آتے ہی اس کی انویسٹیگیشن کروادی تو غصہ تو لازم تھا۔۔۔

اچھی طرح سے سمجھا دیجئے اپنی چہیتی بھتیجی کو ابھی تو میں نے اس پر ہاتھ نہیں اُٹھایا مگر یہ جس طرح سے زبان چلاتی ہے بہت جلد میرا ہاتھ اُٹھ جائے گا۔۔۔

واش روم میں جاتے ہوئے کڑوے لہجے سے بولتا ہوا واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔

ہاتھ اُٹھا کر تو دیکھیے، بڑے آئے مجھ پر ہاتھ اُٹھانے والے، آپ کی سر خرید غلام نہیں ہوں اور یہ دھمکیاں کسی اور کو جا کر دینا۔۔۔ حوریہ نہیں ڈرتی تمہاری دھمکیوں سے۔۔۔

حوریہ غصے سے چیخ اُٹھی تھی۔۔۔

دھیان سے دیکھیے اپنی سچائی کی مورت کو جو کہہ رہی تھی کہ میں نے رات کو اس پر ہاتھ اُٹھایا ہے۔۔۔ آنکھیں کھولیے اب تو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا سیکھ جائیں۔۔۔

اتنی لمبی زبان ہے اس کی اور یہ میرے ہاتھ اُٹھانے پر خاموش رہی ہو گی۔۔۔

بلاج دروازے سے چہرہ باہر نکالتے ہوئے سرخ چہرے سے بولتا ہوا واپس بند ہو گیا۔۔۔

حوریہ بیٹا بُری بات ہے، آپ ایسے بول کر اپنی پھوپھو کی توہین کروا رہی ہو، کوئی سنے گا تو کیا کہے گا کہ صدف کی بھتیجی اتنی زبان درازی کرتی ہے۔۔۔

بیٹا اچھی بیویاں شوہروں کے ساتھ زبان درازی نہیں کرتیں۔۔۔

صدف اس کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے ہوئے بڑے پیار سے سمجھا رہی تھی۔۔۔جانتی تھی کہ حور یہ بھی بہت لاڈلی اور ضدی طبیعت کی مالک ہے اب دو بم ایک ہی روم میں رکھنے تھے تو ایسی سمجھداری تو صدف کو دکھانی پڑنی تھی۔۔۔

تو کیا کروں پھوپھو جان آپ کے جیسے بن جاؤں، آپ معصوم تھی تو کیا حاصل کیا آپ نے۔۔۔

اس کے باپ نے آپ کی زندگی خراب کر دی، میں دوسری صدف نہیں بننا چاہتی۔۔۔

حور بیٹا وہ وقت گزر گیا ہے، میں ان یادوں سے باہر آچکی ہوں، خدا نے وقاص کی صورت میں میری زندگی کے ہر غم، ہر دُکھ کا ازالہ کر دیا ہے۔۔۔میں گزرے وقت کو یاد نہیں کرنا چاہتی اور میں چاہوں گی بیٹا تم بھی اس وقت کی پرچھائی اپنے آنے والی زندگی میں نہ پڑنے دو۔۔۔

صدف اندر سے کافی ڈسٹرب ہو چکی تھی مگر وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔سچ یہی تھا کہ گزرے ہوئے وقت کے زخم آج بھی صدف کو تکلیف دیتے تھے۔۔۔اسی گھر میں اسی جگہ اس نے بہت کچھ برداشت کیا تھا۔۔۔

ایسا وقت جب وہ اپنے مرنے کی دعائیں کیا کرتی تھی۔۔۔ کبھی کبھی بلاج کے رویے سے صدف کو ڈر لگتا تھا کہ کہیں سچ میں وہ اپنے باپ التمش جیسا نہ نکلا تو۔۔۔

اگر وہ تاشی جیسا نکلا تو یہ سوچ کر بھی صدف کی روح کانپ جاتی تھی، مگر دوسرے ہی لمحے یہ سوچ کر دل کو تسلی بھی ہوتی تھی کہ اگر وہ التمش جیسا نکلا تو اسے سنبھالنے کے لیے وہ خود ہے۔۔۔

وہ اپنی بھتیجی کا ساتھ دے سکتی ہے اور دوسری بات۔۔۔ وہ بہت اچھی طرح سے جانتے ہوئے پُر سکون ہو جاتی تھی کہ حوریہ صدف نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنا حق لینا، اپنی حفاظت کرنا بہت اچھی طرح سے جانتی تھی۔۔۔

سوری پھوپھو!!

صدف کو اپنے خیالوں میں گم اور افسردہ دیکھ کر حوریہ کو شرمندگی ہوئی کہ پہلے ہی دن اس نے کیسے اپنی پھوپھو کو دُکھی کر دیا ہے۔۔۔

صدف کے تمام بھتیجیاں بھتیجے صدف پر جان یہ نچھاور کرتے تھے۔۔۔

میری جان سوری کی ضرورت نہیں ہے، بس روم کی بات روم سے باہر نہیں جانی چاہیے۔۔۔ میری جان تمہیں اب اچھے طریقے سے اپنے گھر کو سنبھالنا ہے۔۔۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ تم بلاج کو صحیح راستے پر لاؤ گی۔۔۔ میں بلاج سے میں بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ چاہے وہ جتنا مرضی مجھے تنگ کر لے مگر حقیقت یہی ہے کہ بلاج میری کمزوری ہے۔۔۔ بلاج میرا بیٹا ہے حوریہ اور اگر تم میری جگہ خود کو رکھ کر سوچو گی تو تمہیں اس بات کا احساس ہو گا کہ اولاد جیسی بھی ہو، جتنا مرضی تنگ کر لے مگر ماں اپنے بچوں سے خفا نہیں رہ سکتی۔۔۔ ماں جب تک زندہ رہتی ہے اپنے بچے کی بھلائی کے لیے ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔۔۔

اگر اس کا باپ تاشی تھا تو اس میں بلاج کا کوئی قصور نہیں۔۔۔ تاشی کے کیے کی سزا میں اپنی اولاد کو نہیں دے سکتی۔۔۔۔

بولتے ہوئے صدف کی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

پھوپھو پلیز آپ روئے نہیں، آپ جیسا کہیں گی میں ویسا ہی کروں گی، میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔

حور نے اپنی پھوپھو کو گلے لگاتے ہوئے تسلی دی کہ آئندہ وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی، جس سے آپ کا دل دُکھے۔۔۔ صدف اور حوریہ بہت کم آواز میں باتیں کر رہی تھی۔۔۔

بلاج پوری طرح سے انجان تھا کہ ان دونوں کے بیچ میں کیا بات ہوئی ہے۔۔۔ وہ فریش ہو کر کپڑے چینج کر کے واش روم سے باہر نکلا۔۔۔ حسبِ معمول بلاج نے بلیک کلر کا کرتا شلوار پہن رکھا تھا۔۔۔ بلاج کے تمام کپڑے دو ہی کلر کے ہوتے تھے بلیک اور براؤن۔۔۔ ہلکے ہلکے گیلے بال اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

خیریت ہے صبح صبح آپ پھوپھی بھتیجی آنسوں بہا رہی ہیں۔۔۔ ابھی میں زندہ ہوں جب مر جاؤں گا تو دل کھول کر رو لیجیے گا کیونکہ دونوں ہی مجھ سے بہت تنگ ہو۔۔۔

بلاج کو ان کا رونا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

بلاج خدا کے لیے کبھی کچھ اچھا بھی بول لیا کرو، تمہیں کچھ ہونے سے پہلے خدا کرے مجھے موت آجائے۔۔۔ اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں نے جی کر کیا کرنا ہے۔۔۔

صدف کے کہ دل کو بہت تکلیف ہوئی تھی بلاج کی بات سے۔۔۔اپنی ماں کو ایموشنل دیکھ کر بلاج خاموش ہو گیا۔۔۔ آخر بیٹا تھا جتنا مرضی ماں سے ناراض رہ لے کہیں نہ کہیں اس کے دل میں بھی اپنی ماں کی محبت تھی، جو حالات اور وقت نے دبا رکھی تھی۔۔۔

پلیز اگر ایموشنل ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو ناشتہ لگوا دیں، مجھے ضروری کام ہے۔۔۔

مرر کے سامنے بال بناتے ہوئے بلاج نے اپنے اموشنز کو چھپا لیا۔۔۔

کیا ضروری کام ہے؟؟

آج تمہارا ولیمہ ہے اور وہ فنکشن اٹینڈ کرنا تمہارے لیے زیادہ ضروری ہے، باقی سارے کام بعد میں ہوتے رہیں گے۔۔۔

فنکشن کے ٹائم آ جاؤں گا۔۔۔ بہت اہم کام ہے جانا بہت ضروری ہے۔۔۔

ایسا بھی کیا ضروری کام کہ تمہیں اپنے ولیمے کے فنکشن کے لیے ٹائم نہیں مل سکتا؟؟

آج کا دن سکون سے گھر رہو ساری زندگی پڑی ہے کام کرنے کے لیے۔۔۔

میری ایک ضروری میٹنگ ہے اگر اٹینڈ نہ کی تو میرا بہت نقصان ہو گا۔۔۔

پھوپھو جانے دیجئے پرائم منسٹر صاحب کو۔۔۔اگر نہیں جائیں گے تو پارٹی کے سارے بُرے دھندے رک جائیں گے۔۔۔ آخر اس نے جا کر پارٹی کے ہر بندے کو اُلٹے سیدھے جو مشورے دینے ہوتے ہیں، اگر وہ نہیں دے گا تو اس کی ناقص پارٹی کیسے چلے گی۔۔۔

حوریہ بلاج کو آگ لگا کر خود جا کر واش روم میں بند ہو چکی تھی۔۔۔

اماں اس کو کہہ دیں کہ میرے معاملات سے دور رہا کرے۔۔۔
پھر کہے گی یہ مجھ پر ہاتھ اُٹھاتا ہے۔۔۔
بلاج کو شدید غصہ آیا تھا، حور نے اس کی پارٹی کو ناقص کہا تھا۔۔۔بلاج کو اپنی پارٹی سے بہت لگاؤ تھا، وہ اپنی پارٹی کے خلاف کسی کے منہ سے کچھ بھی نہیں سن سکتا تھا اور یہاں تک کھلے عام حور اس کی پارٹی کی توہین کر کے گئی تھی۔۔۔

سمجھا دوں گی۔۔۔ تم بھی ذرا اپنے غصے پر کنٹرول رکھا کرو۔۔۔ یہ شادی تمہاری ضد تھی اور اب تھوڑا صبر سے کام لو۔۔۔ تم انجان نہیں تھے، حوریہ کے لہجے اور مزاج سے۔۔۔

تو ٹھیک ہے اب اس کا لہجہ اور مزاج میں بہت جلد ٹھیک کر دوں گا۔۔۔اس کے بھائیوں کے لاڈ پیار نے بگاڑ کر اس کا دماغ خراب کر رکھا ہے۔۔۔ اگر میں نے ٹھیک نہ کر دیا تو میرا نام چوہدری بلاج نہیں۔۔۔ بتا دیجیے گا اپنی لاڈلی بھتیجی کو۔۔۔

کیا بتا دیں پھوپھو مجھے ؟؟

جو کہنا ہے سیدھا سیدھا مجھ سے کہو اور میرے بھائیوں کو کوسنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ خبر دار جو تم نے میرے بھائیوں کو کچھ کہا تو۔۔۔ میرے بھائیوں نے میری بہت اچھی تربیت کی ہے، ذرا خود پر بھی نظر ثانی کر لیا کرو چوہدری بلاج۔۔۔

اس کے نام کو کھینچتے ہوئے حوریہ نے اس پر طنز مارا تھا، جو ابھی ابھی فریش ہو کر باہر نکلی تھی۔۔۔ اس کے بھیگے بھیگے سراپے پر بلاج کی ایک نظر گئی اور فوراً پلٹ آئی کیونکہ اس زہریلی لڑکی کے حسن کو کیا خاک دیکھتا جو ہر وقت زبان سے زہر اُگلتی رہتی تھی۔۔۔

کیوں تمہارے بھائی آسمان سے اُترے ہیں کہ ان کو کچھ نہیں کہا جا سکتا!!

جی ہاں میرے بھائی آسمان سے اُترے ہوئے شہزادے ہیں اور شہزادوں کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔اور میرے بھائیوں میں ایسا کچھ ہے بھی نہیں جس کی وجہ سے ان کی پرسنلٹی پر انگلی اُٹھائی جائے!!

ماشاءاللہ دنیا میں سب سے نیک صفت انسان تمہارے دو بھائی ہیں اور ایک تم ہو!!!

جی الحمدللہ!!!

تمہاری یہ زبان اگر کاٹ دی جائے نا تو قسم سے دنیا میں جو فساد ہے وہ آدھا بھی نہیں رہ جائے گا!!

اور اگر تمہارا دماغ نکال دیا جائے نا تو دنیا میں یہ جو پولیوشن ہے،وائرس پھیلا ہوا ہے یہ بالکل جڑ سے ہی ختم ہو جائے گا۔۔

اللہ کا واسطہ ہے خاموش ہو جاؤ تم دونوں۔۔۔ تم دونوں بچے ہو جو فضول میں لڑے جا رہے ہو۔۔۔
صدف بیچ میں نہ پڑتی تو ابھی لڑائی نے مزید اور بڑھنا تھا۔۔۔

میں جا رہا ہوں، اس کو سمجھائیں جس کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔۔۔
حور کی جانب اشارہ کرتے ہوئے خونخوار نظروں سے دیکھا!!

میری بھی تمہارے بارے میں یہی رائے ہے کہ تمہیں سمجھانے کی ضرورت ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں، تم دماغی مریض ہو!!!

اس کی طبیعت ذرا ٹھیک کر دیں ورنہ مجھے ٹھیک کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔۔۔ یہ نہ ہو کہ میں آکر اس کو اچھے سے بتاؤں کہ ذہنی مریض کیسے ہوتے ہیں۔۔۔

تم رات کو مجھے کہہ رہے تھے کہ میں تمہارے جوتے اُتاروں۔۔۔۔ تمہارے جوتے اُتارنے والی خدمت انجام دیتی ہے میری جوتی۔۔۔ اس طرح کی حرکتیں بھی ذہنی مریض ہی کرتے ہیں۔۔۔

حور رات کو ہونے والی بات کو سامنے لے آئی تھی۔۔۔رات کو بلاج نے اسے کہا تھا کہ اس کے شوز اُتارے اسی بات پر ان دونوں نے بہت منہ ماری بھی کی تھی۔۔۔

اس کو بیوی کا فرض کہتے ہیں اور اس فرض کو تو تمہیں نبھانا پڑے گا حور بے بی۔۔۔تم اس گھر میں میرے کام کرنے کے لیے ہی لائی گئی ہو۔۔۔

وہ بول کر دھندناتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔۔۔اور صدف سر کو تھامے ہوئے وہیں پر کھڑی تھی۔۔۔ایک بات تو اچھی طرح سے جانتی تھی کہ یہ تماشے ان دونوں نے روز کرنے ہیں۔۔۔ایک آگ تھا تو دوسرا پٹرول اور جہاں پر یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ رہیں گی وہاں بلاسٹ ہونا تو عام سی بات تھی۔۔۔

دیکھیں پھو پھو یہ ہمیشہ میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے۔۔۔میں اس کے بعد جواب دیتی ہوں۔۔۔

حور اپنی پھو پھو کو پریشان دیکھ کر مظلوم شکل بنائے قریب آگئی۔۔۔

صدف نے اسے گلے لگالیا کیا کہتی وہ اس لڑکی کو۔۔۔ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنی بھتیجی کی معصومیت کو دیکھا تھا جو بتا رہی تھی کہ اس کا کوئی قصور نہیں۔۔۔

جیسے کہ صدف تو جانتی نہ ہو کہ دونوں ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔۔۔

چلو جلدی تیار ہو کر نیچے آؤ ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔

صدف پیار سے بولتی ہوئی ماتھا چوم کر جا چکی تھی۔۔۔ حور لڑائی کا ایک کوٹا پورا کرنے کے بعد آرام سے تیار ہونے لگی۔۔۔

....

براق نے سفر کیسے طے کیا تھا یہ تو صرف اس کا دل جانتا تھا، اس کا بس چلتا تو آج وہ اس عظیم ہستی کے پاس اُڑ کر پہنچ جاتا۔۔۔

بلیک کلر کی جینز اور سیم کلر کی ڈریس شرٹ کے اوپر لونگ کوٹ پہنے قسم سے وہ ہالی وڈ کا ڈیشنگ ہیرو لگ رہا تھا۔۔۔ جیسے ہی اس نے کمرے کے اندر قدم رکھا وہ عظیم ہستی سامنے ہی بیڈ پر ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔۔ چہرے پر بیماری کے تاثرات اب بھی صاف نظر آ رہے تھے، زرد رنگت اور کمزوری سے چہرے پر جھریاں پڑنے لگی تھی۔۔۔

بنا آہٹ کے بھی اس ہستی نے محسوس کر لیا کہ اس کا بیٹا آیا ہے۔۔۔ آنکھیں کھول کر دیکھتے ہوئے کس قدر رونق آگئی تھی اس چہرے پر، یہ تو پاس کھڑے ہوئے رحمت اللہ کی بیٹی اور بیوی سے کوئی پوچھتا۔۔۔

براق۔۔۔

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اس عظیم نے ہستی نے دونوں ہاتھ پھیلا کر محبت، شدت، تڑپ، درد سے بھری آواز کے ساتھ براق کا نام لیا۔۔۔

ماما۔۔۔

براق نے اپنی ماں کا نام لیتے ہوئے، بھاگ کر بیڈ کا درمیانی فاصلہ طے کرتے ہوئے، جھک کر اس عظیم ہستی کو گلے سے لگایا۔۔۔ باہوں کے حصار میں لیے اپنی ماں کے سر کو چومتے ہوئے براق کی آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔

یہ وہی براق تھا جس کی آنکھوں میں آنسوں نہیں آتے تھے۔۔۔ اسے کبھی کسی نے روتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔۔ وہ بچپن سے ہی رونے کو اپنی توہین سمجھتا تھا۔۔۔

جس کا کہنا یہ تھا کہ اس کے اندر دل نہیں ہے۔۔۔ یہ وہی براق تھا جو اتنا سفاک تھا کہ خون اور قتل و غارت دیکھ کر اس کا دل ذرا سا بھی تیز رفتاری نہیں پکڑتا تھا۔۔۔ مگر یہاں وہ بچوں کی طرح اپنی ماں کے گلے لگا رو رہا تھا۔۔۔ پاس کھڑی ہوئی رحمت اللہ کی بیوی اور بیٹی بھی اس ایموشنل لمحے کی قید میں روئے جا رہے تھیں۔۔۔ وہ اس لڑکے اور اس کی ماں کی حقیقت سے پوری طرح سے واقف تھیں۔۔۔

10 سال بعد براق کی ماں کومہ سے باہر آئی تھی۔۔۔ یہ 10 سال براق نے کیسے گزارے یہ صرف براق کا دل جانتا تھا۔۔۔

پہلے پانچ سال تو براق نے روتے اور راتوں کو تڑپتے ہوئے گزارے وہ جانتا ہی نہیں تھا کہ اس کی ماں زندہ ہے۔۔۔ اسے یہی بتایا گیا کہ اس کی ماں مر چکی ہے۔۔۔

مگر یہ تو شکر تھا اس اللہ کی ذات کا جس نے رحمت اللہ کو وسیلہ بنا کر براق کی زندگی میں بھیجا اور براق کو پتہ چلا کہ اس کی ماں زندہ ہے۔۔۔

مگر ان کی حالت ایسی تھی کہ نا تو وہ کچھ بول سکتی تھی۔۔۔ نا ہی اپنی جگہ سے ہل سکتی تھی۔۔۔ وہ نیند کی بہن جیسی بیماری میں مبتلا ہو کر گہری نیند میں چلی گئی تھی۔۔۔ جس بیماری کو ڈاکٹر اپنی زبان میں کوما کہتے ہیں۔۔۔ جہاں صرف وہ سن سکتی ہے مگر ری ایکٹ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ 17 سال کا براق راتوں کو کتنا

بے چین ہو کر روتا تھا جب اس سے پتہ چلا کہ اس کی ماں مر چکی ہے۔۔۔وہ اپنی ماں کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ تھا،اس کا دل یہ تسلیم ہی نہیں کر پا رہا تھا کہ اس کی ماں مر چکی ہے۔۔۔
وہ خدا سے دعائیں کرتا کہ کسی بھی طرح اس کی ماں اسے واپس مل جائے۔۔۔

خدا کو رحم آ گیا اس دعائیں قبول ہو گئیں۔۔۔مگر پانچ سال تک اپنی ماں کے گہری نیند کے ٹوٹنے کا اس نے انتظار کیا۔۔۔مگر براق کی ماں کے ساتھ یہ سب کرنے والا کوئی اور نہیں اس کا سگا باپ تھا۔۔۔
بہرام پاشا براق پاشاہ کا سگا باپ تھا۔۔۔جس نے اپنی حقیقت کو چھپانے کے لیے اپنی ہی بیوی کو اونچائی سے دھکا دیا سر پر شدید چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ اتنے سالوں کوما میں رہی۔۔۔
اور پھر دنیا کے سامنے یہ ثابت کر دیا کہ وہ مر چکی ہے جب کہ وہ زندہ تھی اسے آبادی سے بہت دور ایک ویران سی جگہ پر ایک حویلی نما گھر میں رکھا ہوا تھا۔۔۔

جہاں پر صرف اور صرف رحمت اللہ کو جانے کی اجازت تھی اور وہی 24 گھنٹے رہتا تھا۔۔۔رحمت اللہ کے علاوہ اس کی بیوی اور بیٹی کو بھی وہاں پر جانے کی اجازت تھی۔۔۔بہرام جانتا تھا کہ ان کی اوقات نہیں کہ وہ اس راز کو باہر نکال سکیں۔۔۔

رحمت اللہ بہرام پاشاہ کے گھر کا بہت پرانا ملازم تھا، اس وقت سے جب بہرام پاشا کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔۔۔ بہرام پاشا کی بیوی زینت بیگم بہت ہی اچھے اخلاق کی نیک خاتون تھی۔۔۔ اس نے ہمیشہ نوکروں کے ساتھ بہت رحم دلی والا سلوک رکھا۔۔۔

جبکہ بہرام پاشا بالکل اس کے برعکس تھا، غریبوں پر دھونس جمانے والا بے رحم انسان، اس کے لیے تو غریبوں کی عزت بھی کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

مگر رحمت اللہ بہت وفادار ملازم تھا۔۔۔ جس کے لیے اس کے مالک کا ہر حکم سر آنکھوں پر تھا۔۔۔ دونوں میاں بیوی پانچ سال تک خاموش رہے۔۔۔ یہاں تک کہ براق کو بھی حقیقت نہیں بتائی۔۔۔ جبکہ وہ دن رات براق کو اپنی ماں کے لیے تڑپتا ہوا دیکھتے تھے۔۔۔ کئی بار بتانے کی ہمت کی مگر پھر خاموش ہو جاتے تھے، ایک تو وفاداری، دوسرا بہرام کا ڈر۔۔۔

بہرام اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔ پیار تو براق بھی اپنے باپ سے بہت کرتا تھا، مگر جس دن اس پر یہ حقیقت کھلی تھی کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کے ساتھ یہ سلوک کیا، اس دن سے وہ اپنے اندر کے جذبات کو نام ہی نہیں دے سکتا کہ وہ اپنے باپ سے نفرت کرتا ہے، یا محبت، یا کچھ بھی نہیں۔۔۔

رحمت اللہ نے براق پر یہ حقیقت اس دن کھولی جب ایک رات رحمت اللہ اور اس کی بیوی دونوں حویلی میں زینت بیگم کے پاس رکے ہوئے تھے۔۔۔

اور گھر پر اس کی بیٹی اکیلی تھی،اس کی بیٹی کی عمر یہی کوئی 1615 سال تھی،رحمت اللہ کی صرف ایک ہی اولاد تھی۔۔۔رحمت اللہ کی بیٹی سکول سے واپس آکر اپنی ماں کا ہاتھ بٹا دیتی،گھر کے چھوٹے موٹے کام بھی دیکھتی رہتی تھی۔۔۔
آج بھی اس کی ماں اس کے ذمے چھوٹے موٹے کافی کام لگا کر آئی تھی اور اس نے سوچا کہ رات کو تو وہ واپس اپنی بیٹی کے پاس چلی جائے گی۔۔۔ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔جب کبھی دونوں میاں بیوی حویلی میں کسی ایمرجنسی کی وجہ سے رکتے تو اپنی بیٹی کو یہاں پر ساتھ لے آتے۔۔۔

آج ان کا رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔گیٹ پر چوکیدار اور گارڈ موجود تھے اور رحمت اللہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر واپس آجاتا تھا۔۔۔آج بھی ان کا یہی ارادہ تھا۔۔۔

مگر اس دن بارش بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کو نہیں چھوڑ کر آ سکا کیونکہ یہ آبادی سے دور کافی ویران جگہ تھی، جہاں پر زینت بیگم کو رکھا گیا تھا۔۔۔کچے راستوں کی وجہ سے بارش میں آنے جانے میں بہت دقت ہوتی تھی۔۔۔

دونوں میاں بیوی گھر پر موجود نہیں تھے اور رحمت اللہ کے فون کر کے بتانے پر کہ آج رات کو وہ نہیں آ سکیں گے، بہرام کے شیطانی دماغ نے ایک گندی سوچ کو اُجاگر کرتے ہوئے انہیں آرام سے وہاں پر رکنے کی اجازت دی۔۔۔

اس رات بہرام پاشا شراب کے نشے میں دُھت ہو کر، بنا اس بچی کی عمر کا لحاظ کیے، اس کی عزت کو تار تار کرنے کا ارادہ لیے اس بچی کے کمرے میں گیا۔۔۔وہ بچی چھوٹی تھی، معصوم تھی، چیخو پکار کرنے لگی تو بہرام کے دو تھپڑ سے اس کی آواز حلق میں ہی دب کر رہ گئی۔۔۔

براق جو اپنے روم سے نکل کر کچن میں شاید پانی لینے کی غرض سے باہر نکلا تھا، اسے ہلکی سی غیر معمولی ہلچل محسوس ہوئی تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے قدم اس لڑکی کے روم کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

رحمت اللہ کی بیوی کو گھر کا ہی ایک سٹور روم دیا گیا تھا، جہاں پر وہ رات کو اپنی بیٹی کے ساتھ سوتی تھی۔۔۔براق بالکل ایسا نہیں تھا جو اس طرح کسی لڑکی کے کمرے کی طرف رات کے اس پہر جاتا۔۔۔

مگر نہ جانے کیوں اس کے قدم کچھ عجیب سی ہلچل محسوس کرتے ہوئے، اس طرف بڑھتے چلے گئے۔۔۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کا باپ جس سے وہ بے انتہا پیار کرتا ہے وہ ایسا نکلے گا۔۔۔بچی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، بہرام کو دیکھ کر براق کا خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔

براق نے قریب جا کر زور سے دھکا دے کر، اپنے باپ کو بیڈ سے نیچے گرایا دیا۔۔۔اگر اس وقت اس کے باپ کی جگہ کوئی اور شخص ہوتا تو براق اس کا منہ توڑ دیتا، مگر بد قسمتی سے وہ اس کا باپ تھا، جس پر وہ ہاتھ اُٹھا کر گنہگار نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ماں باپ جیسا بھی ہو اولاد کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق نہیں دیا کہ وہ اپنے ماں باپ پر ہاتھ اُٹھا سکے۔۔۔

پاس پڑی ہوئی چادر کو اُٹھا کر اس بچی کے اوپر ڈال دیا۔۔۔وہ بچی اس بہرام کی وحشت سے اس قدر ڈری سہمی ہوئی تھی کہ ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔۔ مگر اس ڈھیٹ شخص کی بے شرمی کی حد تو یہ تھی کہ

سب کچھ براق اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنا گناہ تسلیم کرنے کو تیار نہ تھا۔۔ وہ شخص ماننے کو تیار نہیں تھا کہ اس نے غلط کیا ہے، وہ اس بچی پر الزام لگا رہا تھا کہ یہ ایسی ہی ہے یہ روز زبردستی اس کے کمرے میں آنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔ اس کو بچی مت سمجھو، اس کے جسم میں بڑی آگ ہے، وغیرہ۔۔۔ بے ہودہ الفاظوں سے اس بچی کے کردار کی دھجیاں اُڑاتا جا رہا تھا، صرف خود کو بچانے کے لیے۔۔۔

مگر براق بچہ نہیں تھا، 20 سال کا سمجھدار لڑکا تھا، وہ جانتا تھا کہ اگر وہ روز اس کے کمرے میں جاتی ہے، تو آج یہ شخص جو کہنے کو اس کا باپ ہے وہ اس کمرے میں کیا کر رہا ہے۔۔۔

مگر اس کا جواب اس شیطان آدمی نے یہ دیا کہ وہ اس کے کمرے میں گئی تھی اور وہ اسے سمجھا کر چھوڑنے آیا تھا کہ اپنی عزت کو یوں نیلام مت کرو، مگر کمرے میں اس لڑکی نے زبردستی سے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس سے اس گناہ پر آمادہ کیا۔۔۔

اگر آپ میرے باپ نہ ہوتے تو میں آپ کا گلا دبا دیتا۔۔۔ آپ کو میں بے وقوف نظر آتا ہوں، جو سچائی کو سمجھ نہ سکوں۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔

براق کے چلانے پر بہرام خاموش ہو گیا تھا۔۔کیونکہ آج پہلی بار براق اپنے باپ کے سامنے اس طرح سے چلایا تھا۔۔وہ اپنے باپ سے اتنی محبت کرتا تھا کہ براق کے معصوم سے دل میں فجر کے لیے نفرت اور بدکرداری کی سب باتیں بہرام میں بھری تھیں۔۔۔

ایک بچے کے لیے اس کا باپ آئیڈیل اور ایماندار شخصیت ہوتی ہے،ایک بچے کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے یہ سمجھنا کہ اس کا باپ اسے کبھی کوئی غلط رائے دے سکتا ہے،یا غلط چیز سے متعارف کروا سکتا ہے۔۔۔

جہاں باقی سب لوگوں کے لیے آسان ہوتا ہے سچائی کو دیکھنا، مگر وہیں پر ایک بیٹے کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی سچائی کو دیکھ کر تسلیم کر سکے۔۔۔اپنے باپ کی محبت میں وہ سچ اور جھوٹ میں فیصلہ ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔

یہ پہلا انکشاف ہوا تھا براق پر۔۔۔جب اسے پتہ چلا کہ اس کا باپ ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔۔۔اس سے پہلے تو اگر اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا تو شاید وہ یقین بھی نہ کرتا کہ اس کا باپ ایسی گندی اور گری ہوئی حرکت کر سکتا ہے۔۔۔

کتنا یقین کرتا تھا وہ اپنے باپ پر اس کے بعد ہی براق نے یہ سوچنا شروع کیا تھا کہ جو کچھ وہ فجر کے بارے میں کہتا ہے وہ بھی غلط ہو سکتا ہے۔۔۔دل تو اس کا کبھی بھی تسلیم نہیں کرتا تھا کہ اس کی محبت غلط ہو سکتی ہے، مگر ہمیشہ باپ کی باتوں کے آگے براق ڈبل مائنڈڈ ہو جاتا تھا۔۔۔

20 سال کا براق معصوم تھا، آج کے براق سے بالکل مختلف۔۔۔آج کا براق بہت دور تک سوچنے کی صلاحیت رکھتا تھا، حاضر دماغ تھا، مگر آج سے سات آٹھ سال پہلے والا براق معصوم اور نادان تھا۔۔۔جس میں ہمت نہیں تھی اپنے باپ کے سامنے اپنی بات رکھنے کی۔۔۔اوپر سے ماں کے جانے کے غم نے اسے پوری طرح سے توڑ دیا تھا۔۔۔

براق اپنی ماں کے جانے کے بعد ایک دم خاموش ہو گیا تھا، وہ پڑھائی کے بعد زیادہ تر دوستوں کے ساتھ رہتا اور جب گھر آتا تھا تو روم میں بند ہو جاتا۔۔۔اسی لیے گھر میں کیا ہوتا ہے، کیا نہیں، کون آرہا ہے، کون جارہا ہے، براق اس بات سے پوری طرح سے غافل تھا۔۔۔

اسی وقت براق نے رحمت اللہ کو فون پر کہا تھا کہ وہ کہاں ہے اور فوراً اپنی بیٹی کے پاس آئے۔۔۔

براق نے کوئی لحاظ نہیں رکھا تھا کہ بہرام اس کا باپ ہے، اس نے ساری سچائی فون پر ہی رحمت اللہ کو بتا دی۔۔۔اس کے سامنے اس وقت اس کا باپ نہیں اس بچی کا مجرم تھا، جس کی عمر 1615 سال تھی۔۔۔براق نے اسے پانی پلا کر سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ وہ سیو ہے۔۔۔

چیخ کر اپنے باپ کو کمرے سے باہر نکال دیا۔۔۔ صبح ہونے والی تھی تو کچھ ہی دیر میں رحمت اللہ اور اس کی بیوی گھر پہنچ گئے۔۔۔

رو رو کر ساری حقیقت اس کی بیٹی نے اپنے ماں باپ کے گوش گزاری تو رحمت اللہ کے پاس الفاظ نہیں تھے، وہ کن الفاظوں سے براق کا شکر ادا کرتا، وہ حیران تھا کہ ایک جانور کے گھر انسان کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔۔۔

بہرام تو ہمیشہ سے ہی ایسا تھا۔۔۔ یہ بات تو رحمت اللہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ ہر رات جب براق سو جاتا تھا، تو بہرام کے کمرے میں ہر رات ایک نئی عورت آتی تھی۔۔۔

جسے پیسے دے کر اپنے بھوک مٹاتا، عورتوں کے جسم کے ساتھ کھیلنا بہرام کا سب سے فیورٹ مشغلہ تھا۔۔۔ اس آدمی کے اندر کیا کیا خرابی نہیں تھی، ہر بات سے رحمت اللہ واقف تھا۔۔۔

کوٹھوں پر جانا اس کو بہت پسند تھا، حد سے زیادہ شراب نوشی کرنا، لوگوں کی بیٹیوں کی عزتوں کے ساتھ کھیلنا، مگر رحمت اللہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی گندی نظر اس کی بیٹی پر بھی ہے۔۔۔

حرام طریقے سے پیسے کما کر بزنس کو عروج پر لے گیا۔۔۔ پیسہ اتنا تھا کہ ساری زندگی بیٹھ کر بھی دونوں ہاتھوں سے اُٹھاتا تو کبھی ختم نہ ہوتا۔۔۔ براق اپنے باپ کی اصلیت سے بالکل بھی واقف نہیں تھا۔۔۔

رحمت اللہ حیران تھا کہ ایسے شخص کے گھر میں براق جیسا بیٹا کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔۔۔شاید براق کے اندر اس کی نیک ماں کا خون اور پرورش تھی، جس کی وجہ سے اس نے اس کی بیٹی کی عزت بچائی۔۔۔

براق اپنے باپ سے بالکل مختلف تھا، مگر ایک حقیقت تھی کہ بہرام اپنے بیٹے سے بے انتہا پیار کرتا تھا۔۔۔اس لیے اپنے بیٹے کے سامنے تو خاموش ہو گیا۔۔۔مگر رحمت اللہ کو اکیلے میں اس نے دھمکی دی کہ اگر اس نے کوئی سٹیپ لیا یا یہاں سے کام چھوڑ کر جانے کی کوشش کی تو اس کی بیٹی کو وہ کہیں سے بھی اُٹھوا سکتا ہے۔۔۔

کب تک براق تمہاری حفاظت کرے گا، کبھی تو وہ اپنے کام کاج کے لیے جائے گا۔۔۔ساری زندگی اس کی حفاظت نہیں کر سکتا۔۔۔

دھمکا کر رحمت اللہ کو خاموش کروا دیا گیا۔۔۔

بہرام نے رحمت اللہ کو ایک بات کی تسلی دی کہ اگر وہ اس کی بات اس کا حکم مان لے تو آج کے بعد اس کی بیٹی کی طرف وہ نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔۔۔

صاف الفاظوں میں اس کی بیٹی کی عزت تب تک محفوظ جب تک وہ اس کی غلامی میں رہے گا اور اسکا حکم مانتا رہے گا۔۔۔ہار مانتے ہوئے رحمت اللہ نے بہرام کی بات مان لی۔۔۔کیونکہ رحمت اللہ بہرام پاشاہ کی طاقت سے بخوبی واقف تھا،وہ جانتا تھا کہ یہ شخص جو بول رہا ہے وہ کر بھی سکتا ہے۔۔۔

غریب انسان بعض دفعہ وہ فیصلے کر جاتا ہے جو وہ نہیں کرنا چاہتا جیسے کہ رحمت اللہ یہاں پر ایک سیکنڈ نہیں رکنا چاہتا تھا۔۔۔مگر اسے رکنا پڑا۔۔۔اسی بیٹی کی عزت کے لیے جس کی عزت کے لیے وہ یہاں سے جانا چاہتا تھا۔۔۔

رحمت اللہ نے براق کی اس نیکی کے بدلے اسے اس کی ماں کا راز بتا دیا، اسے بتایا کہ بہرام اپنے کسی خاص ڈاکٹر سے میڈیسن وغیرہ لے کر آتا ہے۔۔اور وہی ڈاکٹر زینت بیگم کا ٹریٹمنٹ کر رہا ہے۔۔

بہرام ڈاکٹر سے ایسا ٹریٹمنٹ کروا رہا تھا، جس سے زینت کا دماغ تو زندہ تھا، مگر اس کی باڈی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔۔زینت کو زندہ رکھنے کا صرف ایک مقصد تھا کہ اسکے نام پر کافی زیادہ پراپرٹی تھی، اس کے ماں باپ کی طرف سے جسے حاصل کرنے کے لیے اسے کبھی بھی زینت کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔

اپنی طاقت سے وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اسے زینت کی ضرورت نہ پڑے مگر چلاک انسان نے سیکنڈ آپشن پر زینت کو زندہ رکھا ہوا تھا۔۔جیسے ہی پراپرٹیز اس کے نام ہوتی زینت کو موت کے گھاٹ اُتارنے میں اس نے دیر نہیں لگانی تھی۔۔

کافی حد تک پراپرٹی وہ اپنے نام کروا چکا تھا۔۔بس آخری کچھ کام نپٹانے تھے، اس کے بعد زینت کا کام تمام۔۔اب تو اس نے اپنے ڈاکٹر سے کہہ دیا تھا کہ اس کو ایسی دوا دے جس سے ایک بار یہ اپنے

پیروں پر کھڑی ہو جائے، تاکہ سگنیچر وغیرہ کروا کر آخری جائیداد کے کچھ حصے کو بھی اپنے نام کروا لے۔۔۔ آخری پڑاؤ کافی مشکل تھا، جس میں زینت کے نام پر دو بہت بڑی فیکٹریز تھیں، جس کے لیے زینت کا اپنے پیروں پر کھڑا ہونا بہت ضروری تھا، مگر اب معاملہ کافی خراب ہو چکا تھا، غلط دوائی دینے کی وجہ سے اس کی باڈی رسپانس نہیں دے رہی تھی، اسی لیے بس یہ معاملہ 10 سال تک اٹکا رہا۔۔۔ بہرام نہیں جانتا تھا کہ براق اس کی اصلیت سے واقف ہے، اب تو براق زیادہ تر آؤٹ آف کنٹری ہی رہتا تھا۔۔۔ کئی کئی مہینوں دونوں کی ملاقات نہیں ہوتی تھی۔۔۔

بہرام بس اس کوشش میں تھا کہ جلدی سے سنگنیچر ہو جائیں۔۔۔ اس کے بعد اس کو زہر کا انجکشن دے کر زینت کا قصہ تمام کر دیا جائے۔۔۔ کیونکہ پچھلے 10 سال سے زینت کو زندہ رکھتے رکھتے بہرام تھک چکا تھا۔۔۔

مگر اس سے پہلے ہی خدا نے براق کو اپنی ماں کو بچانے کے لیے بھیج دیا۔۔۔

لالچی بہرام پاشا لالچ میں اندھا ہو کر اپنی بیوی کی زندگی کو موت سے بدتر بنائے ہوئے تھا، اسے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ قدرت کی لاٹھی بے آواز ہے اور بہت جلد اس کا اپنا ہی بیٹا اس کی گناہوں کی سزا بن کر اس کے سامنے آجائے گا۔۔۔

جب براق کی ماں بالکل ٹھیک تھی، اس وقت اس نے رحمت اللہ کی بیوی کو بتایا تھا کہ وہ اپنے شوہر پر اعتماد نہیں کرتی، اسے لگتا ہے کہ کسی دن وہ اس کی جان لے لے گا وہ بہت لالچی شخص ہے۔۔۔

زینت نے اپنے ہوش و حواس میں کچھ ضروری کاغذات اس حادثے سے کچھ دن پہلے رحمت اللہ کی بیوی کے حوالے کیے تھے اور کہا تھا کہ جب براق 20 سال کا ہو جائے تو یہ اسے سونپ دینا، شاید اسے اندازہ تھا کہ اس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آنے والا ہے۔۔۔ جب رحمت اللہ کی بیٹی کے ساتھ یہ حادثہ ہوا تو براق کو اس کی ماں کے بارے میں بتاتے ہوئے سارے کاغذات بھی دے دیے گئے۔۔۔

براق جہاں خوش تھا کہ اس کی ماں زندہ ہے وہیں پر اس کے دل کے ہزاروں ٹکڑے بھی ہو گئے اپنے باپ کی حقیقت جان کر۔۔۔

کسی بھی بیٹے کے لیے یہ بہت شرمندگی اور دُکھ کی گھڑی ہوتی ہے، جب اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کا رول ماڈل، اس کی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والا شخص اس قدر گندا اور گھٹیا ہے۔۔۔

وقت گزرتا گیا براق نے رحمت اللہ کے ساتھ مل کر اپنی ماں کی پوری حفاظت کی۔۔۔

مگر بہرام کے سامنے کبھی سچائی نہیں آنے دی کہ وہ جانتا ہے اس کی ماں زندہ ہے بہرام کے سامنے براق نے خود کو ویسا بنا لیا جیسا وہ اپنے بیٹے کو بنانا چاہتا تھا۔۔۔

جو میڈیسن اس کی ماں کے لیے بہرام لے کر آتا، براق اس میڈیسن کو اپنے ایک خاص دوست ڈاکٹر کی مدد سے ریپلیس کروا کروا دیتا۔۔

حلانکہ اس کا دوست ڈاکٹر یہ بتا چکا تھا کہ اب جو دوائیں وہ اس کی ماں کے لیے لا رہا ہے وہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ مگر براق اس شخص پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی اس کی حرام کی کمائی اپنی ماں پر لگانا چاہتا تھا۔۔ اس لیے وہ ساری دوائیں خود اپنی ماں کے لیے بھیجتا، جس کو رحمت اللہ اور اس کی بیوی کی نگرانی میں اس کی ماں کو کھلائی جاتی اور لگائی جاتی۔۔۔

براق کی وہ دعائیں اور دوائیں آہستہ آہستہ زینت بیگم پر اثر کرنے لگی تھی، اسی کا رزلٹ تھا کہ آج زینت بیگم اس بے ہوشی کی دنیا سے واپس پلٹ آئی تھی۔۔۔

براق اپنی ماں سے ملنے جب بھی آتا تھا تو رحمت اللہ پوری حفاظت کے ساتھ اس کے آنے جانے کا انتظام کرتا۔۔۔ بہرام کے آنے جانے کا رحمت اللہ کو پتہ ہوتا تھا۔۔۔ گھر کے تمام ملازمین آپس میں ملے ہوئے تھے۔۔۔ کوئی بھی بہرام پاشا کو پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ سب کے دماغ سے بہرام کا ڈر براق نے ختم کر دیا اور سب کو اپنے ساتھ جوڑ لیا تھا، اپنے سارے راستے براق ہموار کر چکا تھا۔۔۔

بہرام کے آنے کی ٹائمنگ میں براق کبھی نہیں آتا تھا۔۔وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرتا اور اپنے دُکھ اس ہستی کے سامنے کھول کر بیٹھ جاتا، واحد یہی تو سہارا تھا جس کے سامنے وہ اپنے دل کی بات رکھ سکتا تھا۔۔پھر کوئی جواب نہ پا کر ہمیشہ بے آسرہ، درد بھرا دل لیے لوٹ جاتا۔۔

اب تو وہ پاکستان صرف اپنی ماں سے ملنے کے لیے ہی آتا تھا، بہرام کی تو شکل تک نہیں دیکھنا گوارا کرتا۔۔

اس رات بھی جب فجر گھر میں اکیلی تھی تو براق اپنی ماں سے ملنے ہی آیا تھا، کیونکہ اس کی ماں کی طبیعت اچانک سے بہت بگڑ گئی تھی۔۔۔

جب رحمت اللہ کا فون آیا تو وہ اچانک سے پاکستان آگیا اور یہاں آکر اسے کافی زیادہ ٹائم لگ گیا۔۔مگر اپنی ماں سے مل کر چند گھنٹے بیٹھ کر وہ واپس گیا تو اس وقت فجر کافی ڈری اور سہمی ہوئی تھی اور اس دن فجر نے پتہ نہیں کیا کیا براق کو کہا جس کو براق نے بڑے صبر سے برداشت کیا تھا حالانکہ اس کا دل جانتا تھا کہ وہ کس مجبوری کے تحت سے چھوڑ کر گیا تھا۔۔

مگر وہ براق کی محبت تھی کیسے اس پاگل لڑکی کو بتاتا کہ اگر اس کا بس چلے تو ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس کو اپنی آنکھوں سے دور نہ ہونے دے۔۔۔

براق خوبصورتی میں اپنے باپ کے ہو بہو تھا۔۔۔بے شک بہرام پاشا بہت خوبصورت اور اٹریکٹو مرد تھا۔۔۔کالج میں بہرام کی خوبصورتی کے چرچے ہوا کرتے تھے۔۔۔ہر ایک سے دوسری لڑکی کے ساتھ بہرام اپنی چکر بازیاں چلاتا تھا اور لڑکیاں اس کی خوبصورتی سے اٹریکٹ ہو کر بہت جلد اس کے جال میں پھنس بھی جاتی تھی۔۔۔

عمر کے اس پڑاؤ پر پہنچ کر بھی وہ جاذب نظر تھا۔۔۔27 سال کا اس کا بیٹا تھا مگر اس وقت وہ خود 35 سال سے زیادہ نہیں لگتا تھا۔۔۔مگر نیک سیرتی میں شاید براق اپنی ماں پر چلا گیا۔۔۔مگر براق کی اصل فطرت سے بہت کم لوگ واقف تھے، جس میں صرف اس کے چند ایک دوست ہی آتے تھے، جن میں سے ایک ڈاکٹر تھا جو اس کی ماں کا علاج کر رہا تھا۔۔۔

میری بہو کیسی ہے؟؟

بہت دیر ماں بیٹا ایک دوسرے کے گلے لگ کر روتے رہے۔۔۔اب پہلا سوال کیا تھا زینت بیگم نے۔۔۔بولتے ہوئے زینت بیگم کی زبان تھوڑی سی لڑکھڑا رہی تھی،اتنے سال بے ہوش زندگی میں ان کی باڈی پر کافی اثر پڑا تھا۔۔۔ماں بیٹے کو باتیں کرتے دیکھ رحمت اللہ اور اس کی فیملی روم سے باہر نکل گئے۔۔۔

آپ کیسے جانتی ہیں کہ آپ کی بہو ہے اور میں شادی کر چکا ہوں؟؟

براق نے حیران نظروں سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔جو عورت پانچ سال سے کوما میں تھی اسے کیسے پتہ،کیونکہ یہ بات تو رحمت اللہ اور اس کی بیوی بھی نہیں جانتے تھے۔۔۔

تم نے ہی تو بتایا تھا۔۔۔

میں نے کب بتایا؟؟

اپنی ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے ہاتھوں کو چوم کر،حیران نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پچھلی بار جب تم مجھے ملنے آئے اور جاتے ہوئے کہہ کر گئے تھے کہ ماما مجھے معاف کر دو مجھے جانا پڑے گا کیونکہ گھر میں آپ کی بہو اکیلی ہے، اور اسے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔

براق کو یاد آیا اس نے یہ سب کچھ اپنی ماں سے کہا تھا، مگر تب خود بے ہوش تھی، اس کا مطلب کہ وہ سب سن سکتی تھی، صرف ری ایکٹ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

آپ کی بہو ٹھیک نہیں ہے کیونکہ وہ مجھے آنے نہیں دے رہی تھی، بتایا تو تھا کہ بہت ڈرپوک ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں آپ کی بہو کون ہے؟؟

براق نے تجسس بھری نظروں سے اپنی ماں کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں یہ تم نے بتایا ہی نہیں، مگر میں پھر بھی جانتی ہوں۔۔۔

براق پر ایک نیا انکشاف ہوا کہ اس کی ماں یہ بھی جانتی ہے مگر کیسے۔۔۔

آپ کیسے جانتی ہیں۔۔۔ بتائیں کون ہے آپ کی بہو؟؟

میری بہو فجر ہے، چوہدری آصف ورک کی بیٹی۔۔۔

مگر آپ کو کیسے پتہ یہ بات تو میں نے آپ کو نہیں بتائی؟؟

ماں ہوں بیٹا تمہاری، بچپن سے تمہاری آنکھوں میں میں نے فجر کے لیے پیار دیکھا تھا اور وہ صرف پیار نہیں، پیار سے بڑھ کر کچھ تھا اور میرے بیٹے نے 13 سال کی عمر میں اپنے سینے پر اس لڑکی کا نام لکھوایا تھا۔۔ کیا لگتا ہے کہ تمہاری ماں اتنی غافل تھی کہ اس نے اپنے بیٹے کے سینے پر لکھا ہوا نام نہیں دیکھا تھا؟؟

براق نے شرماکرنی نظریں نیچے جھکالیں۔۔۔

بتاؤ فجر ہی ہے نہ میری بہو؟؟

جی۔۔۔

جب اتنا کچھ جانتی ہے تو ماما یہ بھی آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ آپ کے بیٹے کے دل میں فجر کے علاوہ کوئی نہیں آسکتا۔۔۔ آپ کے بیٹے نے کبھی نظر بھر کر فجر کے سوا کسی لڑکی کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔

وہ معصوم بچے کی طرح اپنی ماں کے پاس بیٹھا ہوا اپنے دل کی باتیں کر رہا تھا اور اپنی ماں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔اس وقت ظالم سفاک براق کہیں دور رہ گیا تھا۔۔۔

مگر ماما وہ تو بچپن کی بات تھی آپ اتنے یقین سے اس وقت کیسے سوچ سکتی تھی کہ میری زندگی میں جو لڑکی ہے وہ فجر ہے؟؟

براق کو تجسس ہوا۔۔۔

میرے شہزادے میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔

جب میری بے ہوشی میں تم مجھے بتا کر گئے کہ میری بہو کو بہت ڈر لگتا ہے اور میری بہو گھر میں اکیلی ہے، اس وقت تمہارے لہجے میں جو اس کے لیے فکر تھی میرے دل نے کہا کہ وہ فجر ہے جس کے لیے میرا بیٹا اس قدر فکر مند ہے۔۔۔

مگر ماما اس شخص کی وجہ سے میں نے اپنی فجر کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے، وہ نفرت کرتی ہے، شدید نفرت اور کرنی بھی چاہیے۔۔۔آپ کو نہیں پتہ جب آپ مجھ سے دور تھی تو اس شخص نے میرے دماغ کے ساتھ کس کس طرح سے کھیلا ہے۔۔۔

میں فجر کو ہمیشہ پیار سے شادی کر کے اپنے ساتھ لانا چاہتا تھا۔۔۔مگر اس شخص کی وجہ سے میں نے فجر کے ساتھ وہ کیا جو کرنے کا میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

براق نے شروع سے لے کر اینڈ تک ساری کہانی اپنی ماں کو سناتے ہوئے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

اور ماما پتہ نہیں مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے مگر مجھے اس شخص سے اس طرح کی وائبز آتی تھی کہ اس کی نظر گندی ہے میری فجر پر ہے۔۔۔

میرے پاس فلحال ثبوت نہیں تھا مگر آہستہ آہستہ وہ شخص خود ہی اپنی باتوں میں پھنستا چلا گیا۔۔۔اور باپ بیٹے کی بیچ بھی جو ایک ہلکی سی پردے کی تہہ تھی وہ بھی ختم ہو گئی۔۔۔اب تو کئی بار وہ اپنی زبان سے اعتراف کر چکا ہے کہ وہ فجر کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔۔۔وہ جانتا ہے کہ فجر میرے پاس ہے اور وہ فجر کو نقصان پہنچانے کے لیے کس حد تک جا سکتا ہے اس کا تو آپ اندازہ بھی نہیں ہو گا۔۔۔

کوئی بات نہیں اللہ تعالی سب ٹھیک کر دے گا،اگر خدا نے تمہاری دعائیں سن کر مجھے ٹھیک کر دیا ہے تو میرے بیٹے کی خوشیاں بھی میرا رب لوٹا دے گا۔۔۔

میں دن رات دعائیں کروں گی اپنے بیٹے کی خوشیوں کے لیے، جانتی ہوں کہ فجر میرے بیٹے کی خوشیوں کا راز ہے۔۔۔

براق کے ہاتھوں کو پکڑ کر چوم کر آنکھوں سے لگاتی ہوئی زینت کے لہجے سے ممتا ٹپک رہی تھی۔۔۔

نہیں ماما وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔ آپ کو پتہ ہے میں ایسا بد قسمت انسان ہوں اسے اپنے ہی باپ سے بچانے کے لیے میں اس کی نظروں میں گر گیا۔۔۔ اگر اس رات میں فجر کو اغوا نہیں کرواتا تو یہ پلان آپ کے اس گھٹیا شوہر نے پورا کرنا تھا اور میں کیسے فجر کو اس درندہ صفت شخص کے ہاتھ جانے دیتا۔۔۔

ماما پلیز مجھے حقیقت بتائیں، میں جانتا ہوں آپ بہت کچھ جانتی ہیں۔۔۔ حقیقت کیا ہے کھل کر بتا دیجیے، میں تھک گیا ہوں سچائی تک پہنچنے کی کوشش کرتے کرتے۔۔۔

اپنی ماں کا ہاتھ تھام کر بیٹھا ہوا براق آج ہر حقیقت سے پردہ اُٹھا کر جاننا چاہتا تھا کہ ماضی میں ایسا کیا تھا جس نے اس کے حال کو اس قدر دردناک بنا دیا۔۔۔

ماما مجھے بتاتے ہوئے شرم آرہی ہے کہ جب آپ بچپن سے جانتی تھی کہ میں فجر سے محبت کرتا ہوں تو میرا باپ ہونے کے ناطے یہ شخص بھی جانتا ہوگا اس کے باوجود اس نے فجر پر گندی نظر رکھی۔۔۔

ماما جب تک مجھے پتہ چلا کہ اس شخص کی فجر پر کیسی نظر ہے بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔مجھے مینی پلیٹ کر کے فجر کے کریکٹر کو میری ہی نظروں میں خراب کر دیا۔۔۔ آپ کا بیٹا تب معصوم تھا میرے ارد گرد کوئی ایسا شخص نہیں تھا، جس سے میں بات کر کے راستہ ڈھونڈ سکتا۔۔۔ میرا دل نہیں مانتا تھا کہ فجر ایسی ہے۔۔۔ مگر جس طرح کے ثبوت بہرام پاشا دکھاتا تھا، ان کو دیکھ کر میرا چھوٹا سا دماغ گھوم جاتا تھا۔۔۔

ماما جب میں فجر کے قریب ہو کر حقیقت جاننا چاہتا، تو فجر میری جانب دیکھتی تک نہیں تھی۔۔۔ میں جتنا اس کے نزدیک جاتا وہ اتنی مجھ سے دور چلی جاتی تھی۔۔۔

میں جب بھی اس کے گھر جاتا وہ بھاگ جاتی مجھے دیکھ کر چھپ جاتی تھی۔۔۔وقت گزرتے گزرتے بہت غلط جگہ پر آکر رک گیا۔۔۔

مجھے فجر کی کچھ اس طرح کی پکچر سینڈ کی گئی جس میں فجر کا کریکٹر مجھے نہ چاہنے کے باوجو مشکوک لگنے لگا تھا۔۔۔

میں پھر بھی نہیں ڈگمگایا اور ہر کوشش کی کہ میں فجر کے نزدیک ہو کر خود سچائی دیکھ سکوں۔۔۔ مگر مجھے کبھی نزدیک سے فجر کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی میں آپ کے شوہر کے چُنگل میں پھنس گیا اور کہیں نہ کہیں یہ تسلیم کر بیٹھا کہ شاید سچ میں فجر غلط ہے۔۔۔

پھر مجھے فجر کی ماما عافیہ آنٹی کے بارے میں یہ بتایا گیا کہ وہ لوز کریکٹر تھی اور انہوں نے بابا کو دھوکہ دیا ہے۔۔۔

میرا دل یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا کیونکہ جہاں تک میں عافیہ آنٹی کو جانتا تھا، عافیہ آنٹی بالکل ایسی نہیں لگتی، مگر ماما میں یہ سچائی کس سے پوچھتا مجھے سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔میں ہزاروں میل دماغ کو دوڑاتا اور تھک ہار کر بیٹھ جاتا تھا۔۔۔ سچائی پوچھتا تو کس سے پوچھتا۔۔۔میرے ہزاروں سوالوں کا میرے پاس ایک بھی جواب نہیں ہوتا تھا، جو مجھے سچائی بتا سکتی تھی وہ آپ تھیں۔۔۔ مگر آپ تو۔۔۔ وہ کہتے ہوئے ایک بار پھر اونچی آواز سے رونے لگا تھا۔۔۔

بس میرا بیٹا اب تمہیں ہمت نہیں ہارنی، ہر سچائی میں اپنے بیٹے کے سامنے لاؤں گی۔۔۔مل کر اس شخص کو سزا دیں گے جو سزا کا حقدار ہے۔۔۔ تمہیں گلٹی فیل کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔یہ شخص تمہاری سوچ سے زیادہ گندا ہے۔۔۔ ظالم کو سزا دینے کا حق ہمیں ہمارے خدا نے دیا ہے۔۔۔

اپنے بیٹے کو سینے پر جھکائے اس کے بالوں میں محبت سے ممتا بھری انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے صبر کی تلقین کر رہی تھی۔۔۔ماں ہونے کے ناطے جانتی تھی کہ جو شخص اپنا ہو اور دل کے بہت نزدیک بھی ہو ایسے شخص کو سزا دینا آسان نہیں ہوتا۔۔۔اس کا بیٹا کس تکلیف سے گزر رہا ہے وہ اچھی طرح سے

جانتی تھی۔۔۔اور اب زینت کی زندگی کا صرف ایک مقصد تھا،اپنی بیٹے کی زندگی سے ہر دُکھ کو نکال کر پھینکنا۔۔۔اور وہ تیار تھی اس شخص کا سامنا کرنے کے لیے،مگر اس کے لیے اسے پوری طرح فزیکل طور پر ٹھیک ہونا تھا،جو کہ وہ ابھی نہیں تھی۔۔۔بیماری کا اثر اس کے پورے باڈی پر تھا،ابھی تک وہ اپنے پیروں پر صحیح سے کھڑی نہیں ہو سکتی تھی،اور بات کرتے ہوئے بھی کئی بار اٹک رہی تھی۔۔۔

....

بلاج جیسے ہی روم میں داخل ہوا،سامنے ہی حوریہ گرے کلر کی بھاری میکسی پہنے ہوئے،فل تیار ہو کر ہو کر مرر کے سامنے کھڑی خود کو نہار رہی تھی۔۔۔اس بات سے بے خبر کہ کوئی اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا ہے،جو صبح اس کے ساتھ لڑتے ہوئے روم سے نکلا تھا۔۔۔

حوریہ کو خود سے بہت پیار تھا،وہ اکثر آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اسی طرح خود کو دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔۔۔گرے کلر کی میکسی پر سلور کام بہت ہی بچ رہا تھا۔۔۔میچنگ،نفیس جیولری پہنے ہوئے خوبصورت میک اپ میں وہ عید کا چاند لگ رہی تھی۔۔۔

صبح جو اس کے ساتھ لڑتا جھگڑتا بڑبڑاتا ہوا روم سے نکلا تھا، وہ دل ہی دل میں اس کی خوبصورتی کو سراہے بنا نہیں رہ سکا تھا۔۔۔

بے اختیار بلاج کے قدم حور کی جانب بڑھ گئے، جو تھوڑا سا اِدھر اُدھر ہو کر اچھی طرح سے خود کو دیکھ رہی تھی کہ وہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔

اگر مجھ سے پوچھ لو تو میں زیادہ اچھی طرح سے بتا دوں گا کہ تم کیسی لگ رہی ہو۔۔۔

اس کے کان پر جھکتے ہوئے سرگوشی میں کہا تو حور دبک کر دور ہونے کے لیے پیچھے ہوئی تھی کہ بلاج اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے واپس کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔۔

کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔

حور جھٹپٹا کر اس کی قید سے آزاد ہونے کی بے فضول کوشش کرتے ہوئے گھور رہی تھی۔۔۔

کیوں چھوڑوں، میرے نام کے ولیمے کا سوٹ پہنا ہے اور ولیمہ تو منانے والا کام کیا نہیں تم نے۔۔۔ آؤ پہلے ذرا پوری طرح سے حقوق دے کر میری بیوی بنو اس کے بعد جانا ولیمے کی دلہن بن کر۔۔۔

وہ شوخ لہجے سے کہتا ہوا بے اختیار اس کی گردن پر جھکتا چلا گیا۔۔۔

گہرے لمس چھوڑتے ہوئے دانتوں کی چُبھن سے اسے سسکنے پر مجبور کر دیا۔۔

بلاج چھوڑو مجھے کیا بد تمیزی ہے !!

بیوی ہو میری ہر بات پر مجھے یہ بد تمیزی جیسے الفاظ مت بلا کرو۔۔ورنہ میرا دماغ گھوم جائے گا۔۔اگر دماغ گھوم گیا تو پھر میں کیا کروں گا مجھے بھی نہیں پتا۔۔

چہرہ اُٹھا کر بلاج نے گھورتے ہوئے سرد لہجے سے کہا۔۔بلاج اس کی خوبصورتی کی لہر میں لوٹتا چلا جا رہا تھا۔۔اس کی آواز میں بھاری پن اور خماری حور واضح محسوس کر رہی تھی۔۔

دیکھو بلاج مجھے پھوپو نے سمجھایا ہے کہ میں تم سے کسی بھی طرح کا جھگڑا نا کروں، تو بہتر ہے تم بھی مجھ سے دور رہو۔۔

بلاج کا ہاتھ کمر سے ہٹا کر جھٹپٹاتی ہوئی حور بلاج کی حرکت پر شرم سے لال پڑ چکی تھی۔۔

تم میرے ساتھ جھگڑا نہیں کرو یہ بات تو تمہاری پھوپھو جان نے بالکل صحیح سمجھائی ہے، مگر میں تم سے دور کس خوشی میں رہوں۔۔

بیوی ہو زیادہ نہیں تو تھوڑا تو وصول کرنے کا حق ہے میرا۔۔۔ حق تو سب وصول کرنے کا ہے مگر تھوڑے پر ہی چھوڑ رہا ہوں، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔ کم سے کم کچھ حقوق ادا کرنے کے بعد ہمارا ولیمہ حلال انداز سے ہو جائے گا۔۔۔

میرے ساتھ فضول باتیں مت کرو۔۔۔

اس کی باتوں اور بے باقیوں سے لال پڑتی ہوئی حور مسلسل کمر سے اس کا بھاری ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جس میں پوری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

کیا لگتا ہے اسے جھٹپٹا کر تم خود کو مجھ سے آزاد کروا لو گی؟؟

بلاج اس پر اپنی گرفت مضبوط کرتا جا رہا تھا۔۔۔

ہاں کروالوں گی، میں نے پہلے بھی کہا ہے میرے ساتھ زور زبردستی کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

حور اپنی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے ایٹیٹیوڈ سے بولی تو بلاج کو ایک بار پھر سے طیش دلا گئی۔۔۔

یہی۔۔۔یہی تمہارا انداز مجھے زہر لگتا ہے۔۔۔کیا کرو گی کر کے دکھاؤ۔۔۔کروں گا زور زبردستی، جو دل چاہے گا وہ کروں گا، تمہاری یہ زبان تمہیں کسی دن بہت مشکل میں ڈال دے گی۔۔۔

حور کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بیڈ تک لے آیا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے کیا بدتمیزی ہے۔۔۔

خود کو جھٹپٹا کر اس کے بازوں سے آزاد کروانے کی کوشش میں وہ بیڈ پر گرتی چلی گئی اور بلاج بھی اس کے اوپر ہی گر گیا۔۔۔

بدتمیزی تو ابھی شروع کرنے لگا ہوں، آج تمہیں اچھی طرح سے بدتمیزی کا مطلب سمجھاتا ہوں۔۔۔

اس کے کامدار گلے پر جھکتے ہوئے جگہ با جگہ لمس چھوڑتے جا رہا تھا۔۔۔دانتوں کی چبھن سے سسکتی ہوئی حور کو صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے گلے پر بلاج کی بے باکیوں کے نشان پڑنے لگ گئے ہیں۔۔۔

کیونکہ اس سے پہلے بھی وہ نکاح کے بعد کئی بار ایسی حرکتیں کر چکا تھا اور اس کی بے باقیوں کو چھپانا اس کے لیے مشکل ہو جاتا تھا، اور آج تو اس کا ولیمہ تھا۔۔۔اتنے مہمانوں اور گھر والوں کے سامنے وہ کیسے اس کی بے شرمیوں کے نشانوں کو چھپاتی۔۔۔

بلاج پلیز پلیز۔۔۔

یہ مت کرو ولیمے میں بھائی اور پاپا لوگ بھی آئے ہوں گے،ان کے سامنے مجھے بہت شرم آئے گی۔۔۔

شرم سے لال پڑھتے ہوئے حور بلاج کے سامنے منمناتے ہوئے،التجائی لہجے میں بولی تو بلاج کے لب گنی مونچھوں تلے مسکرائے تھے۔۔۔

گردن سے آہستہ سے سر کو اُٹھا کر اس کے سرخ پڑھتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔۔۔

ہائے حور بے بی جب تم ایسے مجھے التجائی لہجے میں کچھ کہتی ہو میرا دل چاہتا ہے تمہاری ہر حسرت پوری کردوں۔۔۔

اس کی بے بسی پر بلاج کی نظریں مسکراتے ہوئے اش اش کر رہی تھیں۔۔۔

چلو ڈن ہو گیا،ایسی جگہ پر اپنی بے باکیوں کی مہریں نہیں لگاؤں گا جہاں پر تمہارے بھائیوں اور گھر والوں کے سامنے تمہیں شرمندہ ہونا پڑے۔۔۔ مگر ایسی جگہ تو مہر لگا سکتا ہوں جہاں پر کسی کی نظر نہ پڑے۔۔۔

حور کو لگا تھا کہ بلاج اس کی جان چھوڑنے والا ہے مگر بھول گئی وہ بلاج تھا، جس کی سوچ ہمیشہ حور کی سوچ سے مختلف ہی ثابت ہوئی تھی۔۔۔

حور بے بی میں نے تمہاری بات مان لی ہے مگر اب جو میں کرنے والا اس پر چلانا مت۔۔۔

آنکھ کو دباتے ہوئے مسکرایا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔۔۔دامن سے ہاتھ اوپر لے جاتے ہوئے، میکسی کو اس کے دل فریب سراپے سے ہٹا چکا تھا۔۔۔حور کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑ گئی، اس نے سوچا نہیں تھا کہ بلاچ یوں اچانک ایسی حرکت کرے گا۔۔۔ مگر وہ کر چکا تھا وہ بلاج تھا جو کچھ بھی کرنے سے پہلے کبھی سوچتا نہیں تھا۔۔۔اور آج بھی نہ اس نے سوچا اور نہ سوچنے کا موقع دیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ حور چٹپٹا کر اپنا ڈریس سیدھا کرتی، بلاج اس کے دونوں ہاتھوں کو بیڈ پر پن کر چکا تھا۔۔۔کانوں کی لو تک حور شرم سے لال پڑ چکی۔۔۔اس نے شرم سے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔لڑا کو حور میں ہمت نہیں تھی بلاج کے چہرے کی جانب دیکھنے کی۔۔۔

صرف یہی وہ طریقہ تھا جس سے وہ ہمیشہ حور کی زبان کو بند کر دیتا تھا، جیسے اس وقت حور کی آواز حلق کے اندر ہی دب کر رہ گئی۔۔۔

اس کی دھڑکنوں پر جھکے ہوئے، دھڑکنوں کو چوم کر وہ مدہوشیاں اُتارتے ہوئے اسے سکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔وہ جتنا اس شخص کو بے باک اور بے شرم سمجھتی تھی، بلاج اس سے چار گنا زیادہ بے شرم اور بے باک تھا، اس کی ہر حرکت پہلے سے الگ اور بے باک ہوتی تھی۔۔۔

سٹریپ میں انگلیاں پھنسائے وہ اس کی دھڑکنوں کو بے لباس کرتے ہوئے، جھکا اور جھکتا چلا گیا۔۔۔بلاج کے نرم گرم شدت بھرے لمسوں نے حور کی سانسوں میں طوفان برپا کر رکھا تھا۔۔۔

دھڑکنوں پر اس کو دانتوں کی چُبن محسوس کرتے ہوئے وہ سسکنے پر مجبور تھی۔۔۔اس کی سسکاریاں بہکے ہوئے بلاج کو مزید بہکا رہی تھی۔۔۔

حور کی دھڑکنوں سے نمی پیتے ہوئے، بلاج کو عجیب سا نشہ محسوس ہو رہا تھا، ایسا نشہ جس کو آج تک اس نے شراب میں بھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔سسکیوں میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔۔وہ حور کو اپنے ساتھ کسی اور ہی دنیا میں لے جانے والا تھا کہ باہر سے دروازہ کھٹکھٹا کر زمل نے سارا ماحول خراب کر دیا۔۔۔

بلاج نے چہرہ غصے سے اوپر کرتے ہوئے چلا کر پوچھا۔۔۔

کون---

آگے سے زمل کی منمناتی ہوئی آواز آئی---

بھائی اماں بلا رہی ہیں---پلیز جلدی آجائیں، ہال کے لیے دیر ہو رہی ہے---
بول کر زمل تو لگتا تھا کہ رفو چکر ہو چکی تھی---اسے کہاں عادت تھی اپنے بھائی کی غصے والی آواز سننے کی اور جب کبھی بلاج غصے سے بولتا تھا تو زمل کے یوں ہی طوطے اُڑ جاتے تھے، جیسے اس وقت وہ خود اُڑ چکی تھی---

حور جلدی سے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے، ڈریس ٹھیک کرنے لگی، اس نے نظریں اُٹھا کر بھی بلاج کی جانب نہیں دیکھا تھا، بحث کرنا تو دور کی بات تھی---

جہاں ان نازک لمحوں میں زمل کے ڈسٹرب کرنے پر بلاج کو غصہ تھا، وہیں حور کی شکل دیکھ کر اسے ہنسی آرہی تھی---

وہ سوچ رہا تھا کتنی اکڑ ہے اس لڑکی میں، مگر اس وقت اس کی نظریں اُٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی۔۔۔ کہیں نہ کہیں بلاج کو یہی چیز تسکین دیتی تھی،جب حور ایسے کمزور پڑھ کر نظریں جھکا لیتی۔۔۔

چلو چلتے ہیں۔۔۔ ولیمہ تو لگتا ہے ایسے روکا سوکھا ہی کرنا پڑے گا۔۔۔ رات کو یہیں سے کنٹینیو کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تیار رہنا۔۔۔

اس کے گال پر جھکتے ہوئے لبوں سے لمس چھوڑنے کے ساتھ رات کا ارادہ ظاہر کیا تو حور نے ایک نظر اُٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔ وہ بھی عہد کر کے جا رہی تھی کہ وہ ولیمے سے سیدھی اپنے مائکے جائے گی۔۔۔

میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ تم باز نہیں آرہے، میں واپس گھر نہیں آؤں گی، میں وہاں سے سیدھی بابا کے گھر جاؤں گی رکنے کے لیے۔۔۔

کیوں اتنے سال اپنے بابا کے گھر رہ کر تھکی نہیں ہو۔۔اور زبردستی کہاں کی میں نے ذرا اپنی سانسوں سے پوچھو جو میں نے کی وہ زبردستی تھی یا تمہاری سانسوں کی، دھڑکنوں کی،اس میں رضامندی شامل تھی۔۔۔میں نے تو تمہاری دھڑکنوں کی شور میں کافی کچھ سن لیا ہے۔۔۔

اب تم ذرا اپنی دھڑکنوں کا شور سن کر اپنے آپ کو وضاحت دینا۔۔۔

کچھ دیر پہلے ایک کمزور لمحہ جو حور پر بھی گزرا تھا، جس کو بلاج نے فوراً سے محسوس کرتے ہوئے مسکرا کر جتا دیا تھا۔۔۔وہ بلاج کی بات پر شرم سے پلکیں تک نہیں اُٹھا پائی تھی۔۔۔

اتنا شرما کر لال پڑھنے کی ضرورت نہیں، گالوں پر لگا ہوا ہے لالی پاؤڈر،اور گہرا ہو جائے گا۔۔۔

اسے شرم سے بلش کرتے ہوئے دیکھ کر بلاج نے کان میں سرگوشی اُتارتے ہوئے کہا۔۔۔

بیوی ہو میری میں تو حقوق دینے کے لیے تیار رہو۔۔۔اکڑ صرف تم میں ہے۔۔۔اگر چھوڑ دو گی تو زندگی بہت خوشگوار گزرے گی۔۔۔بلاج کو صرف تمہاری اکڑ اور لمبی زبان ہضم نہیں ہوتی،باقی تو تم قابلِ قبول ہو سکتی ہو۔۔۔

مجھے تم کسی بھی صورت قابلِ قبول نہیں سمجھے تم۔۔۔اور زیادہ خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

آخر حور ہمت کرتے ہوئے بول ہی پڑی اور تیز رفتار سے بیڈ سے اُترتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔جانتی تھی کہ اگر کچھ دیر رکی تو اس کے شکنجے میں دوبارہ پھنس سکتی ہے۔۔۔اس کی سو کی سپیڈ کو دیکھ کر براق کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

حور بے بی پہلے میرے سامنے کھڑی ہو کر بات کرنے کی ہمت تو پیدا کر لو، میری اتنی سی نزدیکی سے تم نے سو کی سپیڈ پکڑ لی ہے۔۔۔جب اس سے زیادہ سانسوں پر چھاؤں گا تو کیا کرو گی۔۔۔
دانتوں سے نچلے ہونٹ کے کنارے کو کاٹتے ہوئے مسکرایا۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا، وہ بھی حور کے پیچھے چل دیا۔۔۔

...

براق کو پاکستان آئے ہوئے دو دن ہو چکے تھے۔۔۔سب سے پہلے اس نے اپنی ماں کہ رہنے کے لیے بہترین ٹھکانے کا انتظام کیا۔۔۔

کافی دور سیف مقام پر اپنی ماں اور یقین کے قابل لوگوں کو اپنی ماں کے ارد گرد تعینات کر دیا تھا، جہاں پر بہرام پاشا چاہ کر بھی نہیں پہنچ پاتا۔۔۔
ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے بعد براق کچھ دیر کے لیے روم میں سکون کی غرض سے لیٹ گیا۔۔۔ان دو دنوں میں اس نے بہت زیادہ بھاگ دوڑ کی تھی،اور ذہنی سٹریس بھی بہت زیادہ تھا،ایک طرف اپنی ماں کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کی ذمہ داری اور دوسری طرف لمحہ لمحہ اس کے ذہن میں فجر تھی کہ وہ اکیلی گھر میں کیا کر رہی ہو گی۔۔۔

وہ اکیلے پن اور اندھیروں سے کس قدر گھبراتی تھی اس بات سے براق بخوبی واقف تھا۔۔۔اور تھکن کو اُتارنے کے لیے کچھ پل اگر وہ سکون کرنے کے غرض سے لیٹ بھی جاتا تو نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔فجر کو باہوں کی حراست میں لے کر سونے کی براق کو اس قدر عادت ہو چکی تھی کہ وہ چاہ کر بھی آرام نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔
وہ ہر وقت فجر پر نظر بنائے ہوئے تھا،ہر کچھ دیر کے بعد وہ موبائل سکرین سے گھر میں لگے ہوئے کیمروں پر فجر کو دیکھتا جو شکل سے ہی کافی بیزار نظر آ رہی تھی،کچھ دیر پہلے وہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔اس وقت بھی اس کے چہرے پر مایوسی اور ویرانی کے تاثرات براق دیکھ سکتا تھا۔۔۔

سر میرے لیے کیا حکم ہے، مجھے بتائیں اس سے آگے کیا کرنا ہے؟؟

رحمت اللہ کو براق نے کچھ دیر پہلے فون کر کے روم میں آنے کو کہا تھا۔۔۔

بیٹھو رحمت اللہ!!

براق نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ماما سو گئی؟؟

جی سر ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی ہیں، ان کو دوائی کھلا دی گئی ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ دوائی میں کافی زیادہ نیند کا اثر ہے تو وہ فوراً ہی سو گئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔گڈ۔۔۔بس ان کے آرام کا بہت خیال رکھنا، ان کو ابھی آرام اور کیئر کی بہت ضرورت ہے۔۔۔ابھی ان میں قوت مدافعت اتنی زیادہ نہیں کہ وہ کوئی نئی بیماری کے اٹیک کو برداشت کر سکیں۔۔۔ڈاکٹر نے بہت زیادہ کیئر فل رہنے کو کہا ہے۔۔۔اور میں یہ ساری ذمہ داری تم پر چھوڑ کر جا رہا ہوں، تمہیں ماما کا پورا خیال رکھنا ہے۔۔۔

تو کیا سر آپ جا رہے ہیں؟؟

رحمت اللہ کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔۔۔

جانا ضروری ہے رحمت اللہ، ورنہ میں کبھی بھی ماما کو چھوڑ کر نہیں جاتا۔۔۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تم لوگ یہاں پر بالکل سیف ہو۔۔۔ سخت سکیورٹی کا انتظام ہے، تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں، وہ چاہ کر بھی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔

براق بنا رحمت اللہ کے بولے ہی اس کے دل کی بات سمجھ گیا۔۔۔ جانتا تھا کہ اس وقت رحمت اللہ اس کے باپ سے بہت خوفزدہ ہے۔۔۔ براق ساری تفصیلات اور ضروری باتیں رحمت اللہ کو سمجھا چکا تھا، کل رات کافی دیر اپنی ماں کے پاس بیٹھنے کے بعد بھی وہ پوری طرح سے سچائی تک نہیں پہنچ سکا۔۔۔ کیونکہ اس کی ماں کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہونے لگی تھی، ڈاکٹر نے ابھی انہیں زیادہ باتیں کرنے سے منع کر رکھا تھا اور وہ سچائی بتاتے ہوئے سٹریس میں جانے لگی تھی۔۔۔

تو فلحال بات وہیں پر کٹ آؤٹ ہو گئی، براق اپنی ماں کی صحت کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتا تھا، اسی لیے ان کو نیند کی دوائی دے کر سلا دیا گیا۔۔۔ رحمت اللہ کی جانے کے بعد براق موبائل پر اپنی نازک جان کو دیکھنے کی غرض سے موبائل آن کر چکا تھا۔۔۔

....

فجر گھر میں بور ہو رہی تھی، براق کے ہونے اور نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے، اس بات کا اس کو آج شدت سے اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔

گھر میں کھانے کا سب سامان موجود تھا۔۔۔ براق زیادہ تر کھانا باہر سے لے آتا تھا اور کافی سامان جو فریزر میں ہمیشہ سٹور رہتا تھا۔۔۔ جسے فرائی کر کے آرام سے یوز کیا جا سکتا تھا۔۔۔

براق خود بہت اچھی کوکنگ کر لیتا تھا اس لیے جب کبھی کھانا بنانے کا موڈ ہوتا تو وہ خود ہی کچن میں جا کر کھانا تیار کر لیتا، فجر کو کھانا وغیرہ نہیں بنانا آتا تھا اور نہ ہی براق نے کبھی اس سے کھانا بنانے کو کہا تھا۔۔۔

مگر آج اس کا کھانا کھانے کا موڈ ہو رہا تھا، فریزر کھول کر دیکھا تو اس سے کچھ بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا بنائے۔۔۔

اس نے سوچا کہ نوڈل بنا کر کھا لیتی ہوں گی کیونکہ فجر کو شدید بھوک لگ رہی تھی، دو پیکٹ نوڈلز نکال کر باہر رکھتے ہوئے، چار کپ پانی ڈال کر سوس پین کے اندر اُبلنے کے لیے رکھ دیا۔۔۔

پانی ببلز بناتا ہوا اُبلنے لگا تو فجر نوڈلز کھول کر اس میں شامل کرنا چاہ رہی تھی کہ پتہ نہیں کیسے اس کا ہاتھ ساس پین سے ٹکرایا اور کھولتا ہوا پانی اس کے پورے ہاتھ پر گر گیا۔۔۔وہ تڑپ کر چیخیں مارتی ہوئی ہاتھ کو ہوا میں لہرا رہی تھی۔۔۔جلن اتنی زیادہ تھی کہ آنسوں ٹپ ٹپ آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔۔

براق جو پاکستان جا کر ایک سیکنڈ کے لیے بھی فجر سے غافل نہیں تھا، ہر وقت فون سے وہ فجر پر نظر بنائے ہوئے تھا۔۔۔براق یہ سارا منظر فون پر دیکھ کر دور بیٹھا ہوا اس کے درد کو دیکھ تڑپ گیا۔۔۔

وہ فجر کے درد کو محسوس کرتے ہوئے وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔جو کچھ دیر فجر دیکھنا چاہتا تھا، وہ فجر کو اس طرح تکلیف میں دیکھ کر بیڈ سے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے فجر کو آوازیں دے رہا تھا۔۔۔مگر وہ اس قدر تکلیف میں تھی کہ اس کی آواز پر دھیان کا نہیں دے رہی تھی۔۔۔حالانکہ مائک سے اسے براق کی صاف آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔

فجر پلیز میری بات سنو ہاتھ پر برنال لگاؤ، بیڈ کے ڈرال میں رکھی ہوئی ہے۔۔۔

وہ چیخ کر بول رہا تھا۔۔ مگر فجر تکلیف کی شدت میں نہ تو براق کی آواز پر غور کر پا رہی تھی اور نہ ہی اسے خود سے کچھ سمجھ میں آ رہا تھا۔۔ بس وہ روئے جا رہی تھی، جلے ہوئے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھی، جو لال سرخ ہو گیا تھا۔۔ ہاتھ کی جلد سکڑ چکی تھی۔۔

اے اللہ اور کتنی آزمائشیں ہیں میری زندگی میں۔۔

براق چہرہ آسمان کی جانب اُٹھاتے ہوئے اپنے رب سے مخاطب تھا۔۔

فجر۔۔ فجر پلیز تم میری آواز سن رہی ہو؟؟

مائک سے براق کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی، مگر فجر جان بوجھ کر جواب نہیں دے رہی تھی۔۔ فجر نے روتے ہوئے مائک کی جانب دیکھا۔۔

سن رہی ہوں۔۔

سن رہی ہو تو پلیز ہاتھ پر دوا لگاؤ اس سے تمہیں سکون ملے گا۔۔

میں نہیں لگاؤں گی---

آنسوں سے بھیگی ہوئی گھنی پلکوں کو اُٹھا کر، سامنے لگے ہوئے کیمرے کی جانب غصے سے دیکھا---

اگر آپ کو میری اتنی فکر ہوتی تو مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاتے---

میں مجبور تھا فجر اور یہ بات میرے آنے پر ڈسکس ہو سکتی ہے، تم اُٹھ کر دوا لگاؤ---

مت کریں یہ جھوٹے ڈرامے، آپ کو میری کوئی فکر نہیں اور کیوں ہو گی فکر---ایسا کون سا رشتہ ہے ہمارے بیچ میں کہ جس کی وجہ سے آپ میری فکر کریں---اچھا ہوتا اگر یہ سارا پانی مجھے جلا دیتا اور میں مر جاتی---

فجر خاموش ہو جاؤ---

براق چلایا تھا---

بد دعائیں دینے کا بہت شوق ہے تو بد دعائیں مجھے دیا کرو۔۔۔میں ہوں بد دعاؤں کے لائق۔۔۔

خدا کے لیے فجر ضد چھوڑو اور اُٹھ کر ہاتھ پر دوا لگاؤ۔۔۔

میں نے کہا میں نہیں لگاؤں گی۔۔۔

فجر تمہیں اس انسان کی قسم جس کے ساتھ تم دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتی ہو۔۔۔اللہ کا واسطہ ہے اُٹھ جاؤ، جتنا مرضی غصہ نکال لینا میں آج رات کو واپس آجاؤں گا۔۔۔

میرا آپ پر ایسا کوئی حق نہیں کہ میں آپ پر غصہ نکال سکوں۔۔۔

پلیز فجر غصہ چھوڑ دو اُٹھ کر دوا لگاؤ۔۔۔
فجر براق کے بہت کہنے پر اُٹھ تو گئی مگر نظروں میں شدید غصہ لیے وہ اپنے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔سائیڈ ٹیبل کھول کر دوا نکال کر لگاتے ہوئے، جب جلن ہوئی تو فجر کی چیخیں براق کا سینہ چیر رہی تھیں۔۔۔اس کا بس چلتا تو وہ اُٹھ کر فجر کے پاس پہنچ جاتا۔۔۔مگر کبھی کبھی انسان حالات کے ہاتھوں بہت مجبور ہوتا ہے۔۔۔

مجھ سے بہت جلن ہو رہی ہے۔۔۔

ہونٹوں سے پھونک مارو تمہیں سکون ملے گا۔۔۔

سکون تو میرے نصیب میں ہے ہی نہیں، مرنے کے بعد مجھے سکون ملے گا مار دیجیے مجھے۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے، کہا ہے رات کو آجاؤں گا، دل کھول کر غصہ نکال لینا، اس وقت خاموش ہو جاؤ، مت نکالو منہ سے ایسے الفاظ۔۔۔

براق کی آواز میں درد تھا، وہ فجر کو موبائل سکرین سے پوری طرح قریب سے دیکھ سکتا تھا، وہ درد سے تڑپ رہی تھی۔۔۔

براق میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ آپ نے میرا کیا حشر کر دیا ہے۔۔۔ کیوں مجھے یہاں پر اکیلا چھوڑ کر گئے۔۔۔ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ مجھے اکیلا رہنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔

روتی ہوئی لال آنکھوں سے نظریں اُٹھا کر کیمرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمیشہ جھوٹے دعوے کہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں، پیار کرنے والے یوں قیدی نہیں بناتے، سزائیں نہیں دیتے، اگر پیار ایسا ہوتا ہے تو نفرت ہے مجھے پیار سے، خدا کبھی کسی لڑکی کی زندگی میں پیار نہ لائے۔۔۔

وہ کانپتے ہونٹوں سے روتی ہوئی شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

میں آج رات کو واپس آجاؤں گا۔۔۔

اس کی اتنی ساری زہر آلود باتوں کے جواب میں براق صرف اتنا ہی کہہ پایا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے، وہیں پر رہو، جہاں پر ہو۔۔۔

غصہ چھوڑو اور سائیڈ ٹیبل کا ڈرال کھولو اس میں میڈیسن ہے، میں بتاتا ہوں، ان میں سے کون سی میڈیسن کھانی ہے۔۔۔

اس سے تمہیں درد سے آرام ملے گا، مگر اس سے پہلے کچھ کھالینا۔۔۔ پلیز بنانے کی ضرورت نہیں، جو فرج میں ہے وہی کھالینا، میں آکر سب دیکھ لوں گا۔۔۔

نہ مجھے دوائی کھانی ہے، نہ کھانا کھانا ہے اور دوبارہ آپ مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔

فجر روتے ہوئے تکیے پر سر رکھے لیٹ گئی۔۔۔اس نے کتنی بار فجر کو آواز دے کر بلانا چاہا، سمجھانا چاہا، مگر فجر نے سر اُٹھا کر اس کی بات نہیں سنی روتے روتے وہ سو گئی۔۔۔براق مسلسل اسے دیکھ رہا تھا، اس کی فلائٹ میں ابھی کچھ دیر تھی۔۔۔کتنا بے بس اور مجبور محسوس کر رہا تھا، کبھی فجر کو روتے ہوئے چھوڑ کر آنا پڑا اور آج اپنی بیمار ماں کو نہ چاہتے ہوئے چھوڑ کر جانا پڑ رہا تھا۔۔

فجر کو تکلیف میں دیکھ کر براق پر کیا گزر رہی ہے، یہ بات تو فجر محسوس تک نہیں کر سکتی تھی۔۔۔مگر اس نے جو شکوے کیے وہ بالکل جائز تھے۔۔۔براق دل سے تسلیم کرتا تھا کہ ورک خاندان کی لاڈلی بیٹی کا اس نے کیا حشر کر دیا تھا۔۔۔

رحمت اللہ کا میسج آچکا تھا کہ اس کے جانے کا انتظام ہو گیا ہے وہ چینج کرتا ہوا اپنی ماں کے روم میں گیا، جو گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔

ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے چومتے ہوئے، ترسی نگاہوں سے اس ہستی کو دیکھا تھا، جو خدا نے اسے واپس دے کر بہت بڑی رحمت سے نوازا تھا۔۔۔وہ اس وقت بالکل اپنی ماں کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا، مگر بے بسی کا عالم یہ تھا کہ اسے جانا پڑ رہا تھا۔۔۔

کیونکہ فجر کو فلحال وہ پاکستان نہیں لا سکتا تھا۔۔۔خطرہ فجر کے چاروں طرف منڈلا رہا تھا۔۔۔براق کو اس کے خاص بندے بار بار یہ اطلاع دے رہے تھے کہ بہرام پاگلوں کی طرح ایئرپورٹ کے عملے سے تحقیق کر رہا تھا کہ زینت نام کی عورت اور تصویر دکھا کر پوچھ رہا تھا کہ اس چہرے کی کوئی بھی پیسنجر کسی بھی کنٹری سے آئی ہے یا گئی ہے تو اسے بتایا جائے۔۔۔

بہرام پاشا کی جان پہچان اور پہنچ کافی دور تک تھی۔۔۔براق کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے آج اپنی ماں کو ایک بار پھر چھوڑ کر جا رہا تھا، کیونکہ فجر کی حالت کافی خراب تھی۔۔۔اس نے دیکھا تھا کہ وہ روتے ہوئے سو گئی، اس لڑکی نے نہ کچھ کھایا اور نہ دوا لی۔۔۔اسے ہر حال میں آج رات کو ترکی پہنچنا تھا۔۔۔سوئی ہوئی جنت کو سوری کہہ کر الوداع لیے بنا وہاں سے نکل آیا۔۔۔

....

حوریہ اور بلاج کا ولیمہ بہت ہی شاندار انداز سے ہوا تھا۔۔۔ بلاج بہت ہی مشہور اور جانی مانی پارٹی کا مین ممبر تھا، تو اس کی جان پہچان بہت زیادہ تھی۔۔۔ ولیمے کا انتظام بہت ہی وسیع کیا گیا۔۔۔ جہاں پر بہت ہی مشہور مشہور ہستیاں تشریف لائیں تھیں۔۔۔

خاندان بھر کے لوگ بلاج کے ولیمے میں شریک ہوئے تھے، مشہور بزنس مین اور بڑی بڑی پارٹیوں کے لوگ بلاج کی خوشی میں شرکت کے لیے آئے تھے، حور کی پوری فیملی بھی آئی ہوئی تھی۔۔۔ پورا خاندان بلاج کی شادی میں اکٹھا ہوا تھا۔۔۔

رنگارنگ خوشبودار کھانوں سے مہمان لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

حور معمول کے خلاف تھوڑا خاموش تھی کیونکہ آتے ہوئے بلاج نے جو بے باکیاں اس پر ظاہر کی وہ بھی تک اسی سکتے میں تھی۔۔۔

اتنی دردناک شکل بنا کر مت بیٹھو، ورنہ سب یہ سمجھیں گے کہ رات کو پتہ نہیں میں نے تم پر کون سا ہتھیا چار کیا ہے۔۔۔ جب کہ میرے ہاتھ تو کچھ بھی نہیں لگا۔۔۔

حور کو مسلسل خاموش بیٹھے دیکھ بلاج کو ہضم نہیں ہو رہا تھا، تو ہلکا سا سر اس کی جانب جھکاتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔۔۔

جس کو جو سوچنا ہے سوچے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

نظریں سامنے رکھے حور نے تڑک سے جواب دیا۔۔۔

جب فرق نہیں پڑتا تھا، تو پھر کیوں گردن پر میرے لبوں کی مہروں کو لگوانے کے ڈر سے منتیں کر رہی تھی۔۔۔

تم کچھ دیر کے لیے اپنی چھچھوڑی باتیں بند کر کے خاموشی سے نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔

حور کے پاس بلاج کی بات کا جواب نہ ہونے پر وہ جھنجھلا گئی۔۔۔

چھچھوڑی حرکتیں تو تمہیں میں گھر چل کر دکھاؤں گا۔۔۔قسم سے خود سے منہ نہ چھپاتی پھرو تو پھر کہنا۔۔۔ٹریلر تو تمہیں آتے ہوئے دکھا کر لایا ہوں۔۔۔

تمہیں پتہ ہے تم بہت ہی بے شرم انسان ہو۔۔۔

اس کی سرگوشیوں میں بے باقیوں کو سن کر وہ کانوں کی لو تک سرخ ہوتے ہوئے لفظوں کو چبا چبا کر بولی۔۔۔

مجھے تو پتہ ہے کہ میں بہت بے شرم ہوں، اور الحمدللہ مجھے فخر ہے اپنی اس بہترین کوالٹی پر، اور جتنا بے شرم تم مجھے سمجھ رہی ہو اتنا میں نہیں ہوں، بلکہ اس سے تو کہیں زیادہ بے شرم ہوں حور بے بی۔۔۔

اس کے کان میں سرگوشی اُتارتے ہوئے وہ اسے سٹپٹانے پر مجبور کر رہا تھا، اتنا بے باک انسان تھا کہ اسے ذرا احساس نہیں تھا کہ ہال بھرا ہوا ہے لوگوں سے، دیکھنے والے تو صرف یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ کوئی نارمل سی رومینٹک بات کر رہا ہے۔۔۔

اس کا اپنے چہرے کے زاویوں پر اس قدر کنٹرول تھا کہ کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے، جبکہ حور کے چہرے سے سب صاف نظر آ رہا تھا کہ معاملہ سنگین ہے۔۔۔

بلاج بھائی ہم آپ کے ساتھ پکس بنوانا چاہتے ہیں، بیٹھ جائیں؟؟

جی بالکل بیٹھ جائیں۔۔۔

بلاج نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی ان کی بحث جاری رہنے کے پورے امکان تھے کہ کچھ کزنز جو کہ عمر میں بلاج سے بہت زیادہ چھوٹی تھیں۔۔۔بھاگتی ہوئی آئی اور ان کے ساتھ اجازت لے کر پکس بنوانے لگی۔۔۔فلحال کے لیے لڑائی کا مدعا ادھورا رہ گیا۔۔۔

ولیمے کا فنکشن ختم ہوا تو سب لوگ ملنے کے بعد اپنے اپنے گھر روانہ ہونے لگے۔۔۔مگر حور کو اپنے مائکے جانا تھا۔۔۔

حور بلاج کی باتوں سے اچھا خاصا گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔صرف ظاہر نہیں کر رہی تھی، جبکہ بلاج اس کے چہرے سے اس کا دل کا حال اچھی طرح سے دیکھ اور سمجھ رہا تھا۔۔۔جانتا تھا کہ اس کی باتوں نے اکڑو حور بے بی کے دل میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔۔۔اس کے اندر کا ڈر چہرے پر نظر آ رہا تھا۔۔۔

بلاج اسے آج بالکل نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔بہت مشکل سے تو اس نے اس اکڑو لڑکی پر پوری طرح سے قابض ہونے کا ٹائم حاصل کیا تھا۔۔۔اب اتنے سستے میں تو وہ اسے چھوڑنے کا بالکل بھی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

وہ بھی حور تھی اپنی بات منوائے بنا اسے چین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

امی جان آپ مجھے اپنے ساتھ گھر لے چلیں، میں یہیں سے آپ کے ساتھ گھر چلوں گی۔۔۔

کیوں خیریت ہے؟؟

ثریا بیگم نے حیران نظروں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھا، جو اپنی بیٹی کی بے وقوفی والی حرکتوں سے بخوبی واقف تھی۔۔۔

کیوں کا کیا مطلب ہے امی۔۔۔رواج تو یہی ہے کہ شادی کے بعد ولیمے والے دن مائکے والے اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے کر جاتے ہیں، کیا آپ یہ رسم نہیں نبھائیں گی؟؟

بالکل نبھائیں گے مگر پوری رسم۔۔۔

مطلب پوری رسم سے کیا مراد ہے؟؟

مراد یہ ہے کہ تم اکیلی نہیں جاؤ گی، تمہارے ساتھ تمہارا شوہر بھی آئے گا۔۔۔یہ ہے پوری رسم۔۔۔
ثریا بیگم نے جب پوری رسم کا بتایا تو حور کو شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اس رسم کے بارے میں نہیں جانتی تھی، مگر وہ بلاج کو ساتھ میں نہیں لے کر جانا چاہتی تھی،اسی سے تو جان چھڑا کر جا رہی تھی،اور اس کی ماں صاحبہ اسی کو ساتھ لے جانا چاہتی تھی۔۔۔

اب آیا کہانی میں ٹوسٹ بلاج جو بالکل بھی اپنے ننھیال جانا نہیں چاہتا تھا، آج اسے یہ رسم دنیا کی سب سے حسین ترین رسم لگی تھی، کیونکہ حور کو ذلیل کرنے کا اسے اتنا سنہری موقع ملا تھا۔۔۔

نہیں امی یہ ہمارے ساتھ نہیں جا سکتا۔۔۔

حور یہ تمیز سے رہا کرو، اب یہ تمہارا شوہر ہے اب پہلے والی بچکانہ حرکتیں چھوڑ دو۔۔۔

ثریا بیگم نے اسٹیج پر کھڑے ہوئے بنا بلاج کا لحاظ کیے گھور کر حور کو خاموش کروا دیا۔۔۔

بلاج نے آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے اس کی خوب مذاق اُڑایا۔۔۔

بلاج بیٹا آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہمارے ساتھ جانے میں؟؟

ثریا بیگم بلاج سے مسکراتے ہوئے مخاطب ہوئیں۔۔۔

نہیں اس کو کیوں اعتراض ہو گا۔۔۔اس کو میری قبر پر پھول ڈالنے کا اتنا حسین موقع ملا ہے یہ کیسے چھوڑ سکتا ہے۔۔۔

حوریہ نے دل میں سوچتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے بلاج کی جانب دیکھا، کیونکہ منہ سے کچھ بول کر اپنی ماں سے مزید بیعزتی نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔۔

نہیں مامی مجھے بھلا کیوں کوئی اعتراض ہو گا، میں تو ریڈی ہوں ساتھ چلنے کے لیے، اب رسم ہے تو ادا تو کرنی پڑے گی۔۔۔

جو کبھی اپنے ننھیال والوں سے سیدھے منہ بعد نہیں کرتا تھا، آج کتنا فرمانبردار بن کر جانے کے لیے حامی بھر چکا تھا۔۔۔اس کی خوشی دیکھ کر حور کا خون کھول رہا تھا۔۔۔بلاج کی بتیسی بند ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اگر حور کا بس چلتا تو آج بلاج کے دانت توڑ کر دفنا دیتی۔۔۔لہذا یہ طے ہو چکا تھا کہ حور اور بلاج رسم ولیمہ کے بعد مکلاوے کی رسم ادا کرنے کے لیے حور کے مائکے جا رہے ہیں۔۔۔فیملی فوٹو شوٹ کے بعد سب لوگ گھروں کو نکل چکے تھے۔۔۔

حور اور بلاج ثریا بیگم اور ریاض ورک کے ساتھ ان کی گاڑی میں ہی حور کے مائکے جا رہے تھے۔۔۔بلاج دانت نکال نکال کر اس کو تیش دلا رہا تھا۔۔۔

حور سوائے اسے گھورنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس وقت اس کے ابا محترم گاڑی میں موجود تھے،اور حور کی جرات نہیں تھی کہ وہ اپنے ابا کے سامنے کوئی بات کر سکتی۔۔۔

آج پہلی بار بلاج کو بہت اچھا لگ رہا تھا اپنے ماموں اور مامی کے ساتھ جانا کیونکہ وہ اپنی آنکھوں سے حور کے ناک میں دم کیے ہوئے تھا۔۔۔

مگر حور کی بے بسی کہ وہ بول نہیں سکتی تھی۔۔۔اپنے دشمن کو جلتے کڑتے دیکھنے کا بھی اپنا ہی مزہ ہے۔۔۔اور اس مزے کا سرور کیسا ہے یہ تو کوئی چوہدری بلاج سے پوچھتا۔۔۔

ثریا بیگم اور ریاض ورک فرینڈ سیٹ پر بیٹھے تھے، جبکہ حوریہ اور بلاج پچھلی سیٹ پر۔۔۔بلاج کو نئی شیطانی سوجتی ہے،اس نے ہاتھ بڑھا کر حور کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔حور نے آنکھیں دکھاتے ہوئے ہاتھ چھوڑنے کو کہا بلاج نے نظروں سے انکار کر دیا۔۔۔

حور نے گھورتے ہوئے بلاج کے ہاتھ پر چٹکی کاٹی۔۔۔بلاج نے بھی دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسے چٹکی کاٹ دی مگر ہاتھ پر نہیں اس کے نازک سراپے پر۔۔۔حور کی سسکی نکلی تو اس نے اپنے ہاتھ کو ہی لبوں پر رکھ کر روک لی۔۔۔

حور کے پورے بدن میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔بلاج کی اس حرکت سے حور نے توبہ کی کہ وہ گاڑی کے اندر اس شخص سے کوئی پنگا نہیں لے گی۔۔۔

سمجھ گئی کہ یہ بے باک شخص کچھ بھی کر سکتا ہے،وہ تو شرم سے لال ہو گئی تھی اس کی حرکت سے۔۔۔وہ اپنے لیے تو کوئی نئی مصیبت کھڑی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

باقی کا سفر خاموشی سے کٹا،صرف بلاج اور اس کے بابا اور اماں کے درمیان ہی باتیں ہوتی رہی۔۔۔اس بیچ بلاج کی حرکتیں پوری شدت سے جاری تھیں۔۔۔

....

اذلان آج ولیمے سے سیدھا اپنے آفس آ گیا تھا۔۔۔کیونکہ کافی دنوں سے ایک کیس پھنسا ہوا تھا جسے پورا کرنا بہت ضروری تھا۔۔۔

اوپر سے شہر کے حالات کافی خراب تھے تو وہ رات یہیں رکنا چاہتا تھا۔۔پورا آفس بند ہو چکا تھا،سوائے گارڈز کے اور اندر اذلان کے آفس میں کوئی نہ تھا۔۔

اذلان جب سے آیا تھا مسلسل لیپ ٹاپ پر کیس کی تیاری کر رہا تھا۔۔اسے آئے یہاں پر کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اسے اس کی پی اے نے بتایا کہ ان کی فیملی سے زمل چوہدری ملنے آئی ہے۔۔

اذلان کو تھوڑی حیرانی ہوئی تھی،کیونکہ زمل کبھی اس طرح اس کے آفس نہیں آئی تھی،بلکہ گھر کی کوئی بھی خواتین کبھی آفس نہیں آتی تھی،مگر پھر وہ سمجھ گیا کہ محترمہ اس سے ملنے آئی ہے۔۔کچھ دن پہلے وہ اذلان کو اگنور کر رہی تھی،مگر اب اذلان کا اگنور کرنا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔

پورے ولیمے کے فنکشن میں بھی اس نے کتنی کوشش کی اذلان سے بات کرنے کی۔۔مگر اذلان اس سے نظر انداز کرتا رہا۔۔اپنی پی اے کے ہاتھ پیغام بھیج کر اذلان نے ملنے سے انکار کر دیا۔۔
کہہ دیا کہ وہ ضروری میٹنگ میں ہے اس کے بعد تو اذلان نے باہر دیکھا بھی نہیں تھا،شاید وہ چلی گئی تھی۔۔سارا آفس خالی ہو چکا تھا۔۔وہ کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے ہوئے کچھ دیر کے لیے ریلیکس فیل کرتا ہوا روم سے باہر آیا تو اس کی نظر ویٹنگ ایریے میں بیٹھی ہوئی زمل پر پڑی،جو وہیں پر بیٹھی بیٹھی ٹھنڈ میں صوفے پر ٹیک لگائے گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔

اذلان کو غصہ بھی آیا تھا اس پاگل لڑکی پر،جو اتنی ٹھنڈ میں آفس ایریا میں اکیلی سوئی ہوئی تھی۔۔۔اسے شدید غصہ آیا تھا کہ اگر ابھی تک یہاں پر بیٹھی ہوئی تھی تو اندر کیوں نہیں آئی۔۔۔ چاہے جتنی مرضی ناراضگی تھی، مگر وہ اس کی عزت تھی،بیوی تھی۔۔۔اس سے بالکل گوارانہ تھا کہ اس کی بیوی اس طرح سے آفس کے ویٹنگ ایریا میں اکیلی بیٹھی ہے۔۔۔وہ چلتا ہوا تیز قدموں سے اس کے قریب آیا۔۔۔اس کے قدموں کی آواز سے زمل کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

تم یہاں کیوں آئی ہو؟؟

سرد لہجے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ سے بات کرنے!!

وہ ہینڈ بیک کو سنبھالتی ہوئی اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی تم جاسکتی ہو!!

اذلان آپ کا مسئلہ کیا ہے، کیوں آپ مہندی والی رات سے لے کر مجھے اگنور کر رہے ہو؟؟

زمل نہیں آگے بڑھ کر اذلان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔ عزت صرف لڑکی کی نہیں ہوتی، لڑکے کی بھی ہوتی ہے، یہ میرا آفس ہے، تمہارا گھر نہیں۔۔۔ سمجھی تم!!

اذلان کا لہجہ بہت روڈ تھا، زمل کو اپنی حرکت پر شرمندگی محسوس ہونے لگی۔۔۔ مگر اس نے اذلان کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

اگر آپ گھر پر بات سن لیتے تو مجھے آفس آنے کی ضرورت پیش نہیں آتی!!

کیوں ایسا کیا رشتہ ہے ہم دونوں کے بیچ جو میں تمہاری بات سننا ضروری سمجھتا؟؟

آئی برو اُٹھاتے ہوئے اذلان نے زمل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے پیچھے کر لیا۔۔۔

کیوں آپ کی یادداشت چلی گئی ہے، جو یاد نہیں کہ آپ نے مجھ سے نکاح کیا ہے، میں بیوی ہوں آپ کی؟؟

زبردست اچھا لگا یہ جان کر کہ تمہیں پتہ ہے کہ تم میری بیوی ہو اور تمہارا میرے ساتھ نکاح ہو چکا ہے---

اذلان کے الفاظوں میں تنز کی مقدار ضرورت سے زیادہ تھی---زمل بھی جانتی تھی کہ اذلان کا نیچر ایسا نہیں ہے، مگر پتہ نہیں وہ ضرورت سے زیادہ ری ایکٹ کیوں کر رہا تھا---

اذلان اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتائیں، یوں پہیلیاں اور تنز سے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا---

زمل جھنجھلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی---

میں جب یہ رشتہ ہی ختم کرنے والا ہوں تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے تنز اور پہیلیوں کی---

وہ بولتا ہوا اپنے آفس روم کے اندر داخل ہوا---

کیا کہا---کیا کہا آپ نے؟؟

آپ کے لیے میں کوئی مذاق ہوں؟؟

زمل اذلان کے پیچھے بھاگتے ہوئے روم کے اندر داخل ہوئی۔۔۔دھکا دیتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اذلان ایسا بھی کچھ کہہ سکتا ہے۔۔۔

ہمارا رشتہ مذاق کے سوا کچھ بھی نہیں۔۔۔

اذلان نے سرد لہجے سے کہا۔۔۔

آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔جب نکاح کیا تھا تب یہ سب کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔

زمل آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گریبان پکڑے کھڑی تھی۔۔۔

اس وقت اندازہ نہیں تھا کہ تم کبھی ہمارے رشتے کو قبول نہیں کرو گی،میں نے سوچا تھا کہ وقت آنے پر تم ہمارے رشتے کو عزت دو گی مگر میں غلط تھا۔۔۔

مجھے بتائیں گے کہ میں نے ایسا کیا کیا ہے جس کی وجہ سے آپ یہ کڑوے جملے بول رہے ہیں؟؟

زمل کو بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اذلان اس قدر غصے میں کیوں ہے۔۔۔

تمہاری یادداشت اتنی کمزور نہیں کہ تمہیں پتہ نہ ہو۔۔۔

اذلان نے اس کے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

مہندی والی رات میں نے تمہیں گھر کے اندر بلایا تھا، مگر تم نے مجھے پوری طرح سے اگنور کیا۔۔۔ جان سکتا ہوں کیوں؟؟

کیا تمہاری نظروں میں میری کوئی اوقات نہیں۔۔۔ جب بھی تمہیں بلایا تمہارا انداز ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا، میں نے ہمیشہ اپنے دل کی بات تمہارے سامنے رکھنے کی کوشش کی، مگر تم نے نظر انداز کیا۔۔۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم یہ رشتہ رکھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔

اذلان افسوس ہے مجھے آپ کی سوچ پر۔۔۔

زمل پلکوں کی بھیگی باڑ سے آنسو گراتے ہوئے دُکھ بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

افسوس تو مجھے بھی تھا، تمہاری سوچ پر، میں نے تمہیں کتنے پیار سے بلایا تھا جانتی ہو کیوں؟؟

تمہاری برتھ ڈے تھی اور میں تمہیں وش کرنا چاہتا تھا، بہت پیار سے تمہارے لیے گفٹ لے کر آیا تھا، مگر تمہارے دماغ میں پتہ نہیں کیا چل رہا تھا، شاید تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں تھا یا تمہارا ایٹیٹیوڈ تھا، میں سمجھ نہیں سکا۔۔۔

میں تو تمہیں صاف لفظوں میں بتا چکا ہوں کہ پھوپھو جان جانتی ہیں ہمارے نکاح کے بارے میں، تو پھر تمہارا اس طرح کا ردعمل میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ مجھے یہی مناسب لگا کہ تم کبھی اس رشتے کو اپناؤ گی نہیں تو بہتر ہے اس رشتے کو ابھی یہیں پر ختم کر دینا چاہیے۔۔۔

پہلی بار زمل نکاح کے بعد اذلان کو اس قدر غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

رشتہ ختم کریں گے آپ؟؟

ہاں۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔ جب چاہا زندگی میں شامل کر لیا، جب چاہا زندگی سے نکال کر باہر پھینک دیا، میری کوئی مرضی نہیں۔۔۔

زمل سے اس کے سینے پر مکے مارتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔

مرضی ہے، مگر مرضی چلاؤ گی تو پتہ چلے گا ناکہ تم چاہتی کیا ہو۔۔

اس کی دونوں کلائیوں کو پکڑتے ہوئے اذلان نے گھما کر رخ اپنی طرف کرتے ہوئے چہرہ مقابل کیا۔۔

اور دونوں ہاتھ دیوار پر پن کرتے ہوئے چہرہ اس کے چہرے پر جھکائے کھڑا تھا۔۔

ہاں اس دن میں نہیں آئی۔۔ غلطی ہے میری میں مانتی ہوں۔۔کیوں نہیں آئی مجھے نہیں پتا۔۔ مگر اس کے بعد میں نے کتنی بار آپ سے بات کرنے کی کوشش کی، مگر آپ کی اکڑا تنی تھی کہ بار بار بلانے پر بھی مجھے اگنور کرتے رہے۔۔میں کیا چاہتی ہوں یہ میں کبھی نہیں بتاؤں گی۔۔ہاں میں یہی چاہتی ہوں کہ آپ چھوڑ دیں مجھے۔۔میرے خیال سے یہی بہتر حل ہے۔۔ویسے بھی مجھے لگتا ہے آپ کا دل بھر گیا ہے۔۔

ویسے بھی میں کون سی آپ کی پسند تھی، اپنی بہن کی سکیورٹی کے لیے آپ نے نکاح کر کے میرے ساتھ ایک بےہودہ مذاق کرنا تھا، جو آپ کر چکے ہیں۔۔

زبان چلا سکتی ہو مگر زبان سے اطراف نہیں کر سکتی کہ تم ہمارے رشتے کو دل سے قبول کرتی ہو۔۔

نہیں کرتی اگر کرتی بھی ہوں تو نہیں کہوں گی۔۔۔

ضدی انداز میں اذلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہے تھی۔۔۔

اس کے رونے کا انداز اور کپکپاتے ہونٹ خود اس بات کا اعتراف کر رہے تھے کہ وہ اس رشتے کو پورے دل سے قبول کر چکی ہے۔۔۔

وہ اس کے دل میں اپنا مقام بنا چکا ہے۔۔۔وہ سر پھرا وکیل یہی تو چاہتا تھا کہ وہ اس کی نظروں سے اس کی زبان سے اعترافِ محبت سنے۔۔۔

توٹھیک ہے مت کرو قبول، ضروری ڈاکومنٹس تیار کروا دیتا ہوں، جب کہو گی تمہیں ڈیورس پیپر مل جائیں گے۔۔۔

وہ جھٹکے سے دور ہو گیا۔۔۔

ڈیورس دیں گے مجھے۔۔۔ہیں ڈیورس دیں گے۔۔۔کیا سمجھتے ہیں آپ خود کو میری آنکھوں میں نظر نہیں آرہا ہے یا سمجھنا نہیں چاہتے؟؟

اذلان کو کوٹ سے کھینچتے ہوئے اپنے جانب کرتی ہوئی، زور دار مکوں کی اس کے سینے پر بارش کرتے ہوئے روتے ہوئے چلائی۔۔۔

آنکھوں میں نظر آتا ہے اسی لیے تو آج زبان سے اعتراف سننا چاہتا ہوں۔۔۔
اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر پیچھے کو پن کرتے ہوئے اسے اُٹھا کر سٹڈی ٹیبل پر بٹھا دیا۔۔۔
اسے اپنی باہوں میں قید کیے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا۔۔۔ بنا زمل کو کچھ اور بولنے کا موقع دیے۔۔۔
انابی لبوں کو نازک پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے قید میں لے گیا۔۔۔ تشنگی مٹاتے ہوئے ہونٹوں کے جوس کو قطرہ قطرہ اپنے اندر اُتارتے جا رہا تھا۔۔۔

آج زمل اس کے لبوں کے لمس سے جھٹپٹائی نہیں، بلکہ پُرسکون ہو گئی تھی۔۔۔ تیز سانسوں سے اذلان اس کی سانسوں کو کھینچتے ہوئے اپنے اندر لے جا کر پُرسکون محسوس کرتے ہوئے، آنکھیں کھول کر پیچھے ہٹا۔۔۔
گہری نظروں سے زمل کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے اُکھڑی سانسوں کو بحال کر رہی تھی۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے دانتوں سے کان کی لو کو ہلکا سا کھینچا تو وہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔۔۔

بہت پیار کرتا ہوں پاگل لڑکی۔۔۔اس رشتے کی شروعات میں نے حوریہ کو پروٹیکشن دینے کے لیے کی تھی، مگر کب یہ رشتہ میرے لیے اتنا اہم ہو گیا مجھے تو خود پتہ نہیں چلا۔۔۔

پیار کرنے لگا ہوں تم سے،بات کرنے کے لیے تمہارے پیچھے پیچھے آتا ہوں،روز صبح تمہیں تنگ کرنے کے لیے نہیں تمہاری آواز سننے کے لیے فون کرتا ہوں۔۔۔رات کو جب تک تم سے بات نہ ہو جائے مجھے چین نہیں آتا۔۔۔میرا دل چُرا کر تم کتنے آرام سے سکون سے رہتی ہو اور میرے حصے میں بے چینی آئی۔۔۔

اس کے کانوں میں سرگوشیاں اُتارتے ہوئے سخت داڑھی والے کال گردن سے گالوں پر رپ کرتے ہوئے،اس کے دل کی نازک دھڑکنوں کو بے قرار کرتا جارہا تھا۔۔۔

اب بولو کیا ہے تمہارے دل میں میرے لیے؟؟

اعتراف کرو بنا،اعتراف کروائے آج چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

چہرے پر لبوں کا طواف کرتے ہوئے اذلان آج اس کے دل کی بات جاننے کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اتنے قریب ہو کر کھڑے ہیں اور میں آپ کو محسوس کر رہی ہوں، خاموش ہوں تو اس کا مطلب آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔۔۔

وہ شرماتے ہوئے اس کے سینے میں چہرہ چھپائے ہوئے سر گوشی میں بولی۔۔۔

بہت کنجوس ہو، زبان سے اعتراف نہیں کر رہی، باتوں کو گھماتی جا رہی ہو۔۔۔

ایک بار کہہ دو کہ تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔

نہیں کہوں گی، جب دل کرے گا تب کہوں گی۔۔۔

مت کہو زبان سے تمہاری دھڑکنیں تو میری دھڑکنوں کو چھو کر سب کچھ بتا چکی ہیں۔۔۔

مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیے کھڑا تھا۔۔۔

ٹائم دیکھا ہے تم نے کیا ہوا ہے، اب گھر کیسے جاؤ گی؟؟

مجھے نہیں پتہ آپ مجھے چھوڑ کر آئیں۔۔۔

مگر کیسے چھوڑ کر آؤں؟؟

شہر والے راستے میں کوئی حادثہ ہوا ہے، جس کی وجہ سے ٹریفک جام اور حالات کافی خراب ہیں۔۔۔

اور گاؤں کی طرف جانے والا راستہ بالکل سیف نہیں اور تمہارے ساتھ تو کبھی بھی نہیں۔۔۔

پلیز مجھے نہیں پتہ آپ کسی بھی طرح سے مجھے گھر چھوڑ آئیں۔۔۔

پہلی بات تو ہم نہیں جاسکتے زمل سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔

اور دوسری بات تمہارے بھائی نے اس وقت تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو کیا تماشہ لگائے گا تمہیں اچھی طرح سے اندازہ ہے۔۔۔

بلاج بھائی حوریہ کے ساتھ آج رات آپ کے گھر رکیں گے۔۔۔ پلیز آپ مجھے چھوڑ آئیں۔۔۔

گھر میں کسی کو بتا کر نہیں آئی کہ تم کہاں جارہی ہو؟؟

اذلان نے تجسس سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں اماں کو بتا کر آئی ہوں کہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

اور پھوپھو مان گئی؟؟

ہاں۔۔۔

کیونکہ بلاج بھائی گھر پر نہیں تھے اور میں نے امی کے ساتھ نکاح والی بات شیئر کر دی تھی میں نے امی کو بتایا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں بات نہیں کر رہے۔۔۔میں آپ سے ضرور بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔آپ کو منانا چاہتی ہوں۔۔۔شاید امی ہمارا رشتہ خراب ہونے کے ڈر سے مان گئی۔۔۔

مگر اماں نے کہا تھا کہ میں جلدی گھر واپس آجاؤں اور اماں نے یہ بھی کہا تھا کہ رات ہو رہی ہے تو اذلان کو کہنا وہ تمہیں چھوڑ جائے۔۔۔

زمل شروع ہوئی تو اول سے آخر تک اس نے ساری بات اذلان کو بتائی۔۔۔

ہمم۔۔۔مطلب پھوپھو جانتی ہیں کہ تم اپنے شوہر کے پاس ہو۔۔۔

جی---

تو ٹھیک ہے پھر رکو آج رات میرے ساتھ یہیں پر---
اذلان نے شوخ انداز سے کہا تو زمل اذلان سے تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہو گئی---

کیوں آپ کو گھر نہیں جانا؟؟

نہیں میں نے بتایا تو ہے---میرا ایک ضروری کیس تھا، میں تو اس کو ہینڈل کرنے کے لیے رکا ہوا تھا---
تم کب سے آئی ہو اگر مجھے ٹائم سے بتا دیتی تو میں کوئی حل نکالتا---

میں آپ سے غصہ تھی، میں نے سوچا جب آپ باہر آئیں گے تو خود ہی مجھے دیکھیں گے اور بات کریں گے---مگر آپ آئے نہیں اور بیٹھے بیٹھے پتہ نہیں مجھے کب نیند آگئی---مگر پلیز اب آپ مجھے چھوڑ آئیں گھر---

گھر نہیں جاسکتے، سچ میں آج ایک ٹریفک حادثے کی وجہ سے شہر والا روڈ بند ہے اور گاؤں کی طرف سے جانے والا کچا راستہ بہت خطرناک ہے۔۔۔

وہ بالکل بھی رات کے وقت سیف نہیں۔۔۔وہاں پر تو دن میں کوئی نہیں جلدی گزرتا، تو رات میں کیسے میں تمہیں لے کر وہاں سے جاسکتا ہوں۔۔۔

یار تم رکو میرے ساتھ۔۔۔شوہر تمہارا، تم میرے ساتھ تم سیف ہو۔۔۔

پھوپھو بتادیتا ہوں۔۔۔

نہیں امی کیا سوچیں گی کہ میں کیسے آپ کے ساتھ رات روک سکتی ہوں۔۔۔

اب وہ کچھ بھی سوچیں مگر رکنا تو پڑے گا۔۔ کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔اور ویسے بھی جس نے زیادہ غلط سوچنا تھا وہ اس وقت گھر پر نہیں ہے، پھوپھو کو میں سمجھالوں گا۔۔۔

ازلان اپنا فون نکالتے ہوئے صدف پھوپھو کا فون ملاتے ہوئے ساری حقیقت سے آگاہ کرنے لگا۔۔۔پہلے تو صدف نے صاف انکار کیا اور کہا وہ کسی بھی طرح سے زمل کو گھر چھوڑ کر جائے۔۔۔

زمل گاڑی خود ڈرائیو کر کے گئی تھی۔۔۔صدف اس بات پر بھی ناراض ہو رہی تھی کہ زمل ڈرائیور کو ساتھ لے کر کیوں نہیں گئی۔۔۔مگر پھر اذلان کے سمجھانے اور تسلی دینے پر وہ مان گئی۔۔۔اور کہا کہ 11 بجے سے پہلے زمل کو گھر چھوڑ دے کیونکہ بلاج اور حوریہ 12 بجے تک گھر آجائیں گے۔۔۔اذلان نے تسلی دی کہ وہ صبح ہوتے ہی زمل کو باحفاظت گھر چھوڑ دے گا۔۔۔

لو جی مان گئی میری پیاری پھوپھو جان۔۔۔تم خوامخواہ میں اتنا فکر کر رہی تھی۔۔۔
اذلان فون بند کر چکا تھا۔۔۔اب وہ زمل سے مخاطب ہو کر اس کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا، جس کے رنگ اُڑے ہوئے تھے اس وقت۔۔۔

زمل کا دل عجیب گھبراہٹ کا شکار تھا۔۔۔اتنے بڑے خالی آفس میں سوائے اذلان اور زمل کے کوئی نہیں تھا۔۔۔باہر گیٹ پر چوکیدار اور آفس کے اندر صرف زمل اور اذلان تھے۔۔۔
اذلان کے روم کے اندر اس کا ایک سیکرٹ روم تھا، ٹھنڈ بہت زیادہ تھی تو اذلان زمل کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے سیکرٹ روم میں لے آیا۔۔۔

مائی بیوٹی فل بیوی اتنا شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں وہی اذلان ہوں جس کے ساتھ جھگڑا کرنے میں تمہیں بہت مزہ آتا ہے، بیٹھو تھوڑا سا جھگڑا کر لیتے ہیں۔۔۔

اذلان نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر اُٹھایا جو شرم و حیا کے رنگوں سے لال سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

اذلان کے سیکرٹ روم میں سنگل بیڈ اور سونے کا انتظام بھی تھا، اذلان اکثر جب کوئی ڈیپ کیس ہینڈل کرتا تو وہ آفس میں رک جایا کرتا تھا۔۔۔اس کے لیے یہاں پر اس نے اچھا خاصا انتظام رکھا ہوا تھا۔۔۔

زمل کا شرمایا چہرہ اور دسمبر کی تنہائی کی رات، اذلان کو بہکانے کے لیے کافی تھی۔۔۔

جو اس کے اتنے قریب کھڑی تھی وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔اس کے نکاح میں تھی۔۔۔اس کے پاس جانے کا اپنے، سانسوں سے قریب لانے کا پورا حق حاصل تھا اسے۔۔۔دل بغاوت پر اُترنے لگا تھا۔۔۔بے لگام جذبات بے قابو ہونے لگے۔۔۔

نیچے جھک کر زمل کو گود میں اُٹھاتے ہوئے، اذلان کے چہرے پر شوخیوں کے رنگ بکھرنے لگے۔۔۔

کک-- کیا کر رہے ہیں؟؟

پیار---

نن- نہیں یہ غلط ہے---

اگر غلط ہوتا تو پھوپھو کبھی تمہیں میرے ساتھ رکنے کی اجازت نہیں دیتیں---

اماں کو آپ نے مجبوری بتائی، اس لیے وہ مانی ہیں، اس کا ہرگز مطلب نہیں کہ ہم ان کی دی ہوئی ڈھیل کا غلط فائدہ اُٹھائیں---

وہ شرم سے پلکیں جھکائے ہوئے تھی---

پلیز چھوڑیں---

نہیں چھوڑ سکتا---

آج تو وکیل بہک چکا ہے نہیں سنبھلے گا۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اذلان خماردار نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے گردن پر جھکنے لگا۔۔۔لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے،زمل کو سسکنے کو پر مجبور کر دیا۔۔۔

اذلان۔۔۔

ہمم۔۔۔

پلیز سمجھنے کی کوشش کریں،شادی سے پہلے یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

کچھ غلط نہیں بیوی ہو تم میری،اتنی خوبصورت رات دوبارہ نہیں ملے گی،تنہائی بھی ہے،موقع بھی ہے اور کوئی گناہ بھی نہیں۔۔۔

وہ کہتے ہوئے پوری شدت سے اس کی دھڑکنوں پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

دھڑکنوں پر اذلان کے لبوں کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے وہ تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔

ازلان نہیں۔۔۔

زمل پلیز کچھ غلط نہیں، بیوی ہو یار تم میری۔۔۔

ازلان کی آواز خماریوں کے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔اس کی نازک سی ہتھیلیوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے، وہ من مانیاں کرتے اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

چہرے سے لبوں کو چومتے ہوئے گردن پر لمسوں کی دیوانگی چھوڑنے لگا۔۔۔

زمل کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔اس کی دھڑکنوں کو محبت سے چومتے ہوئے بے لباس کرتے، بلینکٹ کے اندر کور ہو گیا۔۔۔

اپنے لبوں کے نیچے اس کی تیز دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہوئے، وہ شدت سے بہک چکا تھا۔۔۔

خوبصورت نازک دھڑکنوں کی نمی کے پہلے قطرے ازلان کے حلق میں اُترنے لگے تھے۔۔۔اس کے گوندے گوندے خوبصورت نازک سراپے کی رعنائیوں کو چومتے ہوئے، وہ دیوانگی کی حد تک اس پر شدتیں برسانے لگا۔۔۔

اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے۔۔۔دیوانگی کی آخری سرحدوں پر جاتے ہوئے ان کو بھی ہٹا چکا تھا۔۔۔

شرٹ کے بٹن کھلتا ہوا، شرٹ کو نیچے پھینک کر چوڑا سینہ لیے اس کے نرم نرم دھڑکنوں پر اپنی سخت دھڑکنیں رکھتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں پن کیے ہوئے، اس کی راہِ فرار بند کر چکا تھا۔۔۔

گھٹا کی مانند اس پر چھاتے ہوئے، پوری شدت سے اس پر شدتیں برسانے لگا۔۔۔زمل کی سسکیوں سے ازلان کا چھوٹا سا روم گونج اُٹھا تھا۔۔۔

ازلان کا بھاری وجود سہنا زمل کے نازک سراپے کے لیے آسان نہ تھا۔۔۔وہ سسکتے ہوئے رونے لگی تھی۔۔۔

وہ دشمن جاں کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے۔۔۔اس کے سسکاریوں کو بند کر چکا تھا۔۔۔آنسوؤں کو لبوں سے چنتے ہوئے پوری شدت سے، شدتوں کی بارش میں سے بکھوتا چلا گیا۔۔۔

روم میں ازلان کی تیز سانسوں اور زمل کی سسکاریوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔اسے پوری طرح اپنی محبت کی بارش میں بکھوتا ہوا شدتوں سے دوچار کرتے ہوئے، اس کی جان نکالنے پر تُلا تھا۔۔۔

آج کی رات زمل پر بہت بھاری تھی، اور ازلان کے لیے سب سے خوشگوار لمحوں میں سے ایک، جسے وہ کھل کر جی رہا تھا۔۔۔

اس کی شدتوں کا زور بڑھتا گیا اور زمل کی سسکیوں میں لمحہ بالمحہ اضافہ ہونے لگا۔۔۔اذلان کی سخت شدتیں زمل کی جان نکال رہی تھیں۔۔۔اذلان نیچر وائز بہت سوفٹ مزاج تھا۔۔۔مگر اذلان کی شدتیں اتنی ہی سخت اور بے رحم تھی۔۔۔

بے رحم بنا اس کی دھڑکنوں کو چومتے ہوئے شدتوں کی بارش میں اسے لگاتار بھگو ہو رہا تھا۔۔۔اب تو زمل اونچی آواز میں باقاعدہ رونے لگی تھی۔۔۔

اذلان کے لب مسکرائے تھے اپنی پیاری بیوی کو یوں تڑپ کر روتے ہوئے دیکھ۔۔۔

دھڑکنوں پر بے دردی سے دانتوں کی چُبن دیتے ہوئے،مدہوشی سے نمی کے شبنمی قطرے حلق میں اُتارتے ہوئے وہ دیوانگی کی حد تک پہنچنے والا تھا۔۔۔

نازک مخملی گوندی ہوئی دھڑکنوں سے چہرہ اُٹھانے کو اذلان کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔

زمل اذلان کے لبوں کے لمس دھڑکنوں پر محسوس کر کے تڑپی تھی۔۔۔اذلان کے دہکتے لب اس کے گوندے گوندے رس بھری دھڑکنوں کے اوپر رکھے دانتوں کی چُبن دے کر اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

وہ بے حال ہو کر تڑپ رہی تھی۔۔۔وہ اسے بے بس کیے ہوئے پوری طرح جکڑے ہوئے تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی ہل نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس کی بے رحم شدتوں میں لمحہ بالمحہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔زمل تکیے کو دونوں مٹھیوں میں پکڑے ہو اس کی شدتیں سہنے پر مجبور تھی۔۔۔

پوری طرح اس سے اپنی محبت کی بارش میں بگھوتا ہوا تیز سانسوں سے اس کی دھڑکنوں پر چہرہ رکھے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا، جبکہ وہ اب بھی سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔۔۔

سوری یار تم تو میری سوچ سے زیادہ نازک ہو۔۔۔

دھڑکنوں کو چومتے ہوئے اذلان نے اعتراف کیا تھا کہ زمل سچ میں بہت نازک تھی۔۔۔زمل کا بھرا بھرا جسم اذلان کی سوچ سے زیادہ نازک تھا۔۔۔

میری جان کتنے پیار سے میں نے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کیا ہے اور تمہاری سسکیاں اور آنسوؤں رک نہیں رک رہے۔۔۔

اذلان نے مسکراتے لبوں سے اس کی پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے اس کے روتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔۔۔کتنی معصوم لگ رہی تھی روتے ہوئے۔۔۔

ایسے سسکیاں لے کر رو رہی تھی، جیسے اس پر کوئی تشدد کیا گیا ہو، وہ الگ بات تھی کہ اس کی نازک جان پر اذلان کی محبت کی شدتوں نے تشدد ہی تو کیا تھا۔۔اذلان کی نظر دھڑکنوں کے اردگرد اپنے لبوں سے دی ہوئی مہروں پر گئی۔۔۔

دودھ کے جیسی گوری مخملی نرم گرم دھڑکنوں پر اذلان کی لو بائٹ کے بے شمار، خوبصورت، چھوٹے چھوٹے لال دھبے بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

دھڑکنوں کے اردگرد انگلی سے حصار بناتے ہوئے وہ بے باقی سے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

گندے ہیں آپ۔۔۔بہت گندے۔۔۔

شرم سے لال چہرہ لیے آنسوؤں سے بھری خوبصورت آنکھوں سے نظریں چُراتے ہوئے قیامت لگ رہی تھی۔۔۔

چادر کھینچ کے اپنی دھڑکنوں پر ڈال کر اذلان کی بے باک نظروں سے چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے، وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

حد ہے یار میری پراپرٹی مجھ سے ہی چھپا رہی ہو۔۔۔

کوئی آپ کی پراپرٹی نہیں ہے، یہ میری ہے---

وہ جلد بازی میں بول کر خود میں ہی شرمندہ ہو گئی تھی---جبکہ اس کی معصومیت پر اذلان کا قہقہہ لگا کر ہنسنے کو دل چاہا---مگر مسکرا کر خاموش ہو گیا، اسے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا---

تمہاری پراپرٹی تھی---اب یہ میری ہے اور آج کے بعد تو پوری طرح میری، دوبارہ میری پراپرٹی پر حق مت جمانا--- سمجھی تم---

تمہاری پراپرٹی میں ہوں جیسے چاہو حکومت کرو--- کبھی اُف نہیں کروں گا---

بے باقی سے بول کر ایک بار پھر دھڑکنوں کو لبوں سے چومتے ہوئے اس کی جان نکال لے گیا---

اذلان---

ہمم---

وہ لبوں کی چُبن سے سسک کر اذلان کا نام لے رہی تھی۔۔۔وہ مدہوشی سے دھڑکنوں پر گرا ہوا بمشکل ہمم کہہ سکا تھا۔۔۔

بہت گندے ہیں، آپ چھوڑ دیں بس کریں اب۔۔۔

وہ شرم کے مارے بول بھی نہیں پارہی تھی، مگر مزید اذلان کی شدتوں اور بے باکیوں کو برداشت کرنا زمل کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔اگر وہ اب بھی کوئی میں زحمت نہیں کرتی تو اذلان کا رکنے کا کوئی ارادہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

گندا نہیں ہوں یار اتنی توہین مت کرو، شوہر ہوں تھوڑا ادب ولحاظ کرو میرا۔۔۔

اذلان نے چہرہ اوپر اُٹھایا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر محبت کو حاصل کرنے کے رنگ چمک رہے تھے۔۔۔اسے کب زمل سے محبت ہوگئی، اس کے دل نے اسے پتہ ہی نہیں چلنے دیا۔۔۔

اذلان زندگی کے خوبصورت قیمتی لمحوں کو جی کر بہت خوش تھا۔۔۔

اوپر سے ہٹیں۔۔۔قسم سے کھا کھا کر کھا کر گینڈے بن چکے ہیں۔۔۔میری سانس رک رہی ہے۔۔۔

اذلان کے کسرتی فٹ فاٹ جسم کو غصے سے گینڈے کا نام دیتے ہوئے، دھکا دے کر اس سے اوپر سے ہٹانا چاہا۔۔۔

سانسیں اسی طرح لینے کی عادت بناؤ میری جان۔۔۔بہت جلد رخصت کروا کر اپنے پاس لے آؤں گا۔۔۔ آج کی رات کے بعد دوری ممکن نہیں۔۔۔رخصتی کے بعد ہر رات اس گینڈے کے بھاری جسم کو برداشت کرنا میری جان پر فرض ہو گا۔۔۔

مخملی گالوں کو ہاتھ کی پشت سے رب کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتے بول رہا تھا۔۔۔

جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہونے والا میں آپ کے بھاری شریر کو برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔

اس کے ہاتھ کو نرمی سے گال سے ہٹاتے ہوئے کانوں کی لو تک سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

میری جان برداشت تو کرنا پڑے گا، چاہے ہنس کر کرو یا جیسے اب کر رہی ہو رو کر۔۔۔میں تو صبر نہیں کرنے والا۔۔۔میری بیوی اتنی خوبصورت ہے یہ تو مجھے پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔

فضول میں میں نے پہلے ہی اتنا ٹائم برباد کر دیا ہے۔۔۔اب دیکھنا کتنی جلدی تمہاری رخصتی کرواتا ہوں۔۔۔اگر کچھ دن پہلے میں ناراض ہو جاتا اور تم مجھے منانے آجاتی۔۔۔تو شاید تمہارے اکڑو بھائی کے ساتھ میں بھی تمہیں رخصت کروا کر لے آتا۔۔۔

کہتے ہوئے لبوں کے چھوٹے چھوٹے نرم گرم لمس اس کے چہرے پر بکھیرتے جا رہا تھا۔۔۔

خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا، تم پوری تیاری رکھو کھا پی کر جان بنانا شروع کر دو۔۔۔بہت جلد بھاری شریر کو برداشت کرنے کے لیے تمہیں بہت زیادہ ہمت کی ضرورت پڑنے والی ہے۔۔۔

پیار کروں گا، حد سے زیادہ کروں گا، ہر بات مانوں گا، پلکوں پر بٹھا کر رکھوں گا، اپنی خوبصورت، پیاری سی جان کو۔۔۔ مگر ایسے خوبصورت لمحات میں رائٹ نہیں دے سکوں گا اس کے لیے ابھی سے سوری۔۔۔

آپ مجھے ڈرا رہے ہیں؟؟

پلیز مجھے چھوڑیں۔۔۔ صحیح کہہ رہی ہوں آپ سچ میں گینڈے بن گئے ہیں کھا کھا کر۔۔۔اتنے بھاری ہیں قسم سے اگر آپ کے پاؤں ساتھ نہ دیں تو آپ کو کرین سے اُٹھانا پڑے۔۔۔

اذلان کی باتوں سے سٹپٹا کر وہ تیز تیز بولتی ہوئی اس سے چُھپنا چاہتی تھی دور جانا چاہتی تھی۔۔۔پوری جدوجہد سے اذلان کو اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش جاری تھی۔۔۔

جب کہ وہ لمبی چوڑی جسامت کا مالک ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔۔۔اذلان کے لب مسکرائے تھے اس کے گینڈا کہنے پر۔۔۔اور اس کی جدوجہد دیکھ کر اسے ترس آرہا تھا اس پر۔۔۔زمل نے گھور کر دیکھا۔۔۔

قسم سے بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔

اس کی نظریں اپنے سراپے پر مرکوز دیکھ کر وہ شرم سے پانی پانی ہوتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

اذلان نے آنکھ دباتے ہوئے گال پر لب رکھ چوم لیا۔۔۔اگر آپ کی بے شرمیاں ختم ہو گئی ہوں تو چھوڑیں مجھے۔۔۔چہرے پر ڈھیروں شرم کے رنگ لیے بولی۔۔۔

میری جان ابھی تو پوری رات باقی ہے، بے شرمیاں تو ابھی شروع ہوئی ہیں۔۔۔میرا کوئی ارادہ نہیں ہے اپنی بے شرمی کو لگام ڈالنے کا۔۔۔

کان پر جھکتے ہوئے سرگوشیاں اُتارتے ہوئے خماری سے بولا۔۔۔اس کے نازک سے وجود پر شدتوں کے گہرے رنگ بکھیر کر بھی وکیل صاحب کی ٹون خراب ہی نظر آرہی تھی۔۔۔

اذلان پلیز۔۔۔

زمل اس کی بگڑتی ٹون کو دیکھ کر گھبرائی سی بولی۔۔۔

زمل پلیز آج کی رات نہیں۔۔۔

اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے وہ اب بھی کہاں ہوش میں تھا۔۔۔

ازلان آپ بہت غلط کر رہے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

اب تو غلط ہے یا صحیح ہو چکا ہے، اب تم وکیل بن کر صحیح اور غلط کے مدے پر بحث مت کرو۔۔۔ان خوبصورت لمحوں کو مجھے جینے دو اور یہ بالکل صحیح ہے، کچھ بھی غلط نہیں بیوی ہو میری۔۔۔ صرف ابھی رخصت ہو کر دنیا کی نظروں میں میرے ساتھ نہیں آئی۔۔۔

خبردار اگر ہمارے رشتے کو دوبارہ سے غلط کہا تو۔۔۔

ازلان ورک کا لہجہ تھوڑا سا سخت ہوا تھا۔۔۔

آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں؟؟

ہمم---

میں ناراض ہو جاؤں گی---

ہو جاؤ میں فل موڈ میں ہوں، منالوں گا---

وہ اس کی بات کو اور رنگ دیتے ہوئے مسکرایا تھا---

میں آپ کو اتنا بے شرم نہیں سمجھتی تھی---

یار کون سی بے شرمی دکھائی ہے---صرف اپنے جائز حقوق تھوڑا وقت سے پہلے لے لیے ہیں---الزام پر الزام لگائے جا رہی ہو---کچھ تو خدا کا خوف کرو، وکیل بندہ ہوں، اچھی خاصی ریپوٹیشن ہے میری---

آہ اااا---

زمل نے سسکاری بھری---

ششششش---

صبر سے کام لو میری جان---

اذلان کے لبوں پر شوق سی شیطانی مسکراہٹ بہت خوبصورت لگ رہی تھی---

اذلان نے ہاتھ اس کی دھڑکنوں کے اوپر رکھے ہوئے تھے---ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس کی مخملی نازک نرم نرم دھڑکنوں کو بے دردی سے مسلتے ہوئے ایک بار پھر سے اسے تڑپا کر سسکنے پر مجبور کر دیا---

وہ سسکتی ہوئی جھٹپٹا کر آزاد ہونا چاہتی تھی مگر وہ اسے پوری طرح سے اپنی گرفت میں لے چکا تھا---دونوں ہاتھوں کو تکیے کے اوپر سے پن کرتے ہوئے لب دھڑکنوں پر رکھے ہوئے شدت سے چوم گیا---

ایک بار پھر اسے محبت کی گہری بارش میں سر سے پاؤں تک بھگو گیا---

بے قراری سے اس کے جسم کی ہر رعنائی کو چومتے ہوئے اس کے پورے وجود پر اپنے حکومت بنائے ہوئے تھا---

کمر پر پڑتے ہوئے بل چوم کر دانتوں کی چُبھن دیتے ہوئے اسے سٹپٹا کر سسکنے پر مجبور دیا۔۔۔

ایک بار پھر اس کے وجود پر قابض ہو کر سخت شدتوں سے دوچار کر گیا۔۔۔وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح اس کی شدت سے مچلتی رہ گئی۔۔۔وہ پیار کی بارش اس پر برساتا چلا گیا۔۔۔

....

براق گھر کے اندر داخل ہوا تو حسبِ معمول جیسے اس نے موبائل سکرین پر دیکھا تھا۔۔۔پورے گھر کی لائٹیں روشن تھیں۔۔۔یعنی کہ اس کی ڈرپوک بیوی نے پورے گھر کو روشن کرر کھا تھا۔۔۔

اتنی کڑی ٹریننگ دینے کے باوجود بھی وہ اس کے اندر سے ڈر نہیں نکال سکا تھا۔۔۔

ہینڈ کیری کو دروازے کے ساتھ ہی چھوڑتے ہوئے، دروازہ لاک کر کے وہ سیدھا اپنے روم کے اندر داخل ہوا تھا، وہ بیڈ پر کروٹ لے کر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا رخ دروازے کی جانب تھا، چہرے پر کچھ آوارہ سلکی لٹے بکھری ہوئی تھی۔۔۔

چہرے پر درد کے تاثرات گہری نیند میں بھی نظر آرہے تھے، چہرہ زردی مائل تھا، جلے ہوئے ہاتھ کو تکیے پر تھوڑا دور کر کے رکھا ہوا تھا۔۔ہاتھ پر سوجن تھی اور جلا ہوا جلد کا حصہ پورا ریڈ ہو کر انفیکشن میں تبدیل ہو چکا تھا۔۔

ضدی لڑکی نے کہا تھا کہ وہ کچھ نہیں کھائے گی۔۔براق سارے راستے اس کو دیکھتا آیا تھا۔۔اس نے کچھ نہیں کچھ کھایا تھا اور نہ کوئی میڈیسن لی تھی۔۔ایک بار اُٹھی واش روم سے ہو کر کافی دیر درد کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی رہی۔۔
اور پھر وہیں پر لیٹے لیٹے سو گئی۔۔نہ اس نے دوا لی نہ کھانا کھایا۔۔وہ یہ سزا خود کو نہیں براق کو دے رہی تھی۔۔وہ جانتا تھا کہ اس کو براق پر شدید غصہ ہے کہ کیوں وہ اسے اکیلا چھوڑ کر گیا۔۔

اس کا یوں حق سے اسے روکنا کس قدر براق کو اچھا لگا تھا، یہ تو کوئی براق کا دل چیر کر دیکھتا، مگر مجبوریاں انسان سے وہ کروا دیتی ہیں جو انسان کرنا نہیں چاہتا۔۔براق کو فجر کا دل توڑ کر جانا پڑا کیونکہ جانا بے حد ضروری تھا۔۔

بیڈ پر اس کے پاس میں نرمی سے بیٹھتے ہوئے چہرے پر آئی ہوئی لٹوں کو انگلیوں کے پوروں سے ہٹاتے ہوئے محبت سے ترسی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

فجر مجھے نہیں پتہ کہ میں نے صحیح کیا یا غلط، مگر تمہاری نظروں میں میں غلط ہوں۔۔۔ جبکہ خدا گواہ ہے براق ہمیشہ تمہیں پروٹیکٹ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

سوچتی ہوئی نظروں سے دیکھ ماتھے پر لب رکھتے ہوئے عقیدت سے چوم لیا۔۔۔
اس کے لبوں کی گرمی کو محسوس کرتے ہوئے فجر نے گھبرا کر آنکھیں کھولی۔۔۔

میں ہوں فجر۔۔۔
اسے یوں گھبرا کر اُٹھتے دیکھ، براق نے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے لیٹے رہنے کو کہا، تسلی دی کہ وہ خود ہے اس کے نزدیک۔۔۔
اس نے گہری سانس لی اور پلکیں جھپک کر بند کرتے ہوئے واپس کھولی۔۔۔

کیا ضرورت تھی اتنی جلدی واپس آنے کی، سکون سے رہتے کچھ دن۔۔۔

کیسے رہتا میرا سکون تو یہاں پر تھا۔۔۔
اس کی پنکھڑیوں پر بھاری ہاتھ کا انگوٹھا رب کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

رہنے دیں براق سب کہنے کی باتیں ہیں، مجھے پاگل مت بنائیں اور کیوں مجھے جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں، جبکہ آپ میرے پابند نہیں، میں آپ کی قید میں ہوں، میں آپ کی پابند ہوں۔۔۔

فجر پلیز ابھی نہیں، جو کہنا چاہتی ہو کہہ لینا۔۔۔ ابھی تمہارے جلے ہوئے ہاتھ کی وجہ سے میں بھی بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔ بہت مشکل سے سفر کاٹ کر تمہارے پاس آیا ہوں۔۔۔ یہ گلے شکوے، یہ غصہ بعد کے لیے رکھ لو۔۔۔ پلیز۔۔۔
التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

گلے شکوے اپنوں سے کیے جاتے ہیں براق۔۔۔ اور آپ میرے اپنے نہیں ہیں۔۔۔ آپ کا اور میرا رشتہ صرف قیدی اور جیلر والا ہے، قیدی جیلر سے شکوے شکایتیں نہیں کرتا۔۔۔

پلیز اُٹھو فریش ہو کر کھانا کھاؤ، تمہیں دوا دینی ہے---

براق اس کی کڑوی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسے بولا جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو---

مجھے نہ کھانا کھانا ہے، نہ دوا، مجھے سونے دیں مجھے نیند آرہی ہے---

فجر ابھی تم نے مجھے بتایا کہ تمہارا اور میرا رشتہ قیدی اور جیلر والا ہے، تو پھر قیدی کو جیلر کی حکم عدولی کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوتی---

یہ ہے نا آپ کا اصلی روپ، خواہ مخواہ خود کو جھوٹے لبادے میں چھپانے کی کوشش مت کیا کریں--- آپ پر یہی رول سوٹ کرتا ہے، اور آپ ایسے ہی ہیں---

کچھ دیر کے لیے زبان بند کر لو گی تو بہتر ہو گا، اُٹھ کر فریش ہو جاؤ--- ورنہ کافی دن ہو گئے ہیں تمہیں اپنے ہاتھوں سے فریش نہیں کروایا، تو آج کہیں اس ارادے کو انجام نہ دینا پڑ جائے---

براق فجر کی ویک پوائنٹ سے بہت اچھی طرح سے واقف تھا، جانتا تھا فجر سے کب اور کیسے کام کروانا ہے، براق کی اُمید کے مطابق فجر بیڈ سے اُتر کر جوتے پہنتے ہوئی، تھپ تھپ کرتی واش روم میں جا کر

ہاتھ منہ دھونے لگی تھی، براق اس کے انداز پر مسکرا دیا۔۔وہ کچن میں کھانا لینے کے لیے روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

وہ آتے ہوئے کھانا لے کر آیا تھا۔۔۔

اسے خود بھی شدید بھوک لگی ہوئی تھی، اس نے بھی تو کھانا نہیں کھایا تھا، کیسے بتاتا کہ جتنی تکلیف میں وہ تھی اس سے کہیں زیادہ تکلیف میں براق تھا۔۔۔

ایسے عاشق سالوں میں نہیں، صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں، جو اپنے محبوب کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے، خود کو اسی سزا کا مستحق بنا لیتے ہیں، جس تکلیف میں اس کا محبوب ہو۔۔۔

اس نے بھی تو اپنا ہاتھ کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر جلا رکھا تھا۔۔۔وہ خود سے ناراض تھا کہ کیوں وہ فجر کو اکیلا چھوڑ کر آیا ہے۔۔۔کیوں وہ فجر کی حفاظت نہیں کر سکا، کیوں آتے ہوئے وہ کوئی ایسا انتظام نہیں کر کے آیا کہ فجر جو کھانا چاہتی، منگوا سکتی۔۔۔

وہ دنیا کی ہر نعمت فجر کو لا کر دینے کی حیثیت رکھتا تھا۔۔۔صرف فجر کی سیکیورٹی کے لیے وہ کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وہ کسی کو اپنے گھر آنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔۔۔حالانکہ اس کے ارد گرد اس کے بہت سے ایسے ایماندار بندے موجود تھے جو یہ کام آسانی سے کر سکتے تھے۔۔۔

مگر وہ اس قدر ڈرا ہوا تھا کہ کسی کو فجر کے نزدیک آنے کی اجازت نہیں تھی، بہرام پاشاہ جیسی ہستی اور رشتے سے چوٹ کھانے کے بعد براق پاشا کا رشتوں سے بھروسہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔

براق کے ہاتھ میں شدید جلن اور درد تھا۔۔۔اس نے اپنی تکلیف کو چہرے سے ظاہر تک نہیں کیا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ پر سوجن بھی تھی اور ریڈنس بھی۔۔۔

مردانہ گھنے بال ہونے کی وجہ سے ریڈنس اور سوجن پہلی نظر میں کچھ خاص نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

کچن میں کھڑا ہو کر فجر کی پسند کے کھانے کو ٹرالی میں رکھتے ہوئے مسلسل اپنی ماما کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

کہ جب وہ ہوش میں آئیں گی اور اُٹھیں گی تو اس کا ہی پوچھیں گی، وہ رحمت اللہ کو ساری بات سمجھا کر آیا تھا مگر پھر بھی اسے فکر ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے رحمت اللہ کا نمبر ملایا۔۔وہ اپنی ماں سے بات کرنا چاہتا تھا،ان کو سمجھانا چاہتا تھا کہ وہ کس لیے واپس آیا ہے۔۔۔

....

آہ آہ اااااااا۔۔۔

کیا ہوا حور بے بی۔۔۔ کیا شیشے میں پناہ چہرہ دیکھ لیا ہے جو اس طرح چلا رہی ہو۔۔۔یا پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں تمہیں۔۔۔جو تمہارے گھر والوں نے بتائے نہ ہوں؟؟

حوریہ واش روم میں فریش ہو کر چینج کرنے کے لیے گئی تھی۔۔۔ولیمے کے ڈریس میں وہ کافی انکمفرٹیبل فیل کر رہی تھی اور کافی تھک بھی گئی تھی۔۔۔اپنے پیارے روم میں آتے ہی وہ فریش ہو کر چینج کرنے چلی گئی تھی۔۔۔

وہ بلاج کو دیکھانا چاہتی تھی کہ یہ اس کا روم ہے اور یہ اس کا واش روم ہے اس لیے وہ پہلے جا سکتی ہے،حالانکہ وہ بھی ہاتھ میں چینج کرنے کے لیے کپڑے لے کر کھڑا تھا۔۔۔

مگر اندر جانے کے پانچ منٹ بعد ہی حور بے بی کی چیخیں سن کر بلاج کو ہنسی بھی آرہی تھی، کیونکہ وہ بچوں کی طرح چلا رہی تھی۔۔۔پہلے تو بلاج کو سمجھ نہیں آیا کہ اسے کیا ہوا ہے مگر سمجھ آنے پر ہی وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

حور چھک۔۔۔چھک۔۔۔بول کر کچھ کہنا چاہتی تھی، بلاج کو اندازہ ہو گیا کہ واش روم کے اندر چھپکلی ہے، بلاج بچپن سے ہی جانتا تھا کہ حور کو ہر ایک سے دوسری لڑکی کی طرح چھپکلی سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔

اندر چھپکلی ہے؟؟

ہاں ہاں۔۔۔

تو اس کو بھگا دو۔۔۔

نہیں بھگا سکتی مجھے اس سے بہت ڈر لگ رہا ہے، وہ میری طرف ہی گھور گھور کر دیکھ رہی ہے۔۔۔

حور چلائی تھی۔۔۔

تو دروازہ کھولو گی تو کچھ کروں گا، یوں چلا کر بیچاری چھپکلی کو ہارٹ اٹیک مت دلا دینا۔۔۔
بلاج کی ہنسی نہیں رک رہی تھی حور کی چیخوں کی آوازیں سن کر۔۔۔

اکڑ اتنی کہ میرے سامنے سینہ تان کر کھڑی ہو جاتی ہے اور جان اور دل اتنا ہے کہ چھپکلی کے ڈر سے ایسے چیخیں مار رہی ہے جیسے سامنے شیر آ گیا ہو۔۔۔
وہ دل میں سوچ کر پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔۔

بلاج کے کہنے پر بنا اپنی حالت کو دیکھے وہ چھپکلی کو دیکھتے ہوئے دروازہ کھول چکی تھی۔۔۔اس نے ٹراؤزر پہن رکھا تھا جبکہ شرٹ شاید وہ اُتارنے کے بعد محترمہ چھپکلی کو دیکھ پائی تھی۔۔۔بلیک کلر کا بلاؤز اس کی گوری رنگت پر جگمگا رہا تھا۔۔۔اس کو ایک نظر دیکھ بلاج کی دھڑکنیں شدت سے بے قرار ہوئی تھیں۔۔۔

بلاج تو ابھی اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھال نہیں پایا تھا کہ حور بے ترتیب حلیے کے ساتھ بھاگ کر بلاج کے گلے میں باہیں ڈالتی ہوئی چپک گئی۔۔۔

سچ کہتے ہیں کبھی کبھی ڈر ہم سے وہ کروا دیتا ہے جسے کرنے کے بارے میں انسان کبھی اپنے ہوش حواس میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

جس بلاج کی پرچھائی سے بھی حور خود کو چھپاتی تھی۔۔۔اس وقت اس نے اپنے حلیے کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے خود کو چھپکلی سے محفوظ کیا ہوا تھا۔۔۔مگر مقابل نے بہت اچھی طرح سے اس کے حلیے کو محسوس بھی کیا اور آنکھیں بھی گرم کی تھیں۔۔۔

بلاج۔۔۔

ہمم۔۔۔

پلیز اس کو بھگا دو، مجھے اس سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

کیسے بھگادوں اتنا بھلا کیا ہے اس چپکلی نے میرا، میں اس کو کیسے بھگادوں؟؟

بلاج اس کو بھگاؤ۔۔۔چانس مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

مجھ جیسے شریف انسان پر الزام مت لگاؤ۔۔۔مت بھولو کے دروازہ کھول کر مجھے اندر انوائٹ تم نے کیا ہے۔۔۔

ویسے حور بے بی اگر رومینس کرنے کو اتنا ہی دل کر رہا تھا تو بتا دیتی، چھپکلی کا بہانہ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

شٹ اپ تم جانتے ہو کہ مجھے چھپکلی سے ڈر لگتا ہے، ورنہ میرے اتنے بُرے دن نہیں آئے کہ میں تم سے رومینس کرنے کے لیے مری جارہی ہوں۔۔۔

حور بے بی اب جو بھی کہو سچ تو یہی ہے کہ میری ہاٹنس سے تم پاگل گئی ہو۔۔۔مجھے پتہ ہے تم خود کو روک نہیں پائی۔۔۔تمہارا دل آگیا ہے مجھ پر۔۔۔

مجھے تو تمہاری شکل پسند نہیں، دل تم پر کیسے آسکتا ہے۔۔

دیکھ لو اب اسی شکل کے ساتھ کیسے گلو کی طرح چپکی ہوئی ہو۔۔

اس کی گردن پر لب رکھ کر دانتوں کو گاڑتے ہوئے حور کی جان نکال لے گیا۔۔

آہاا۔۔

ششش۔۔

خاموش ہو جاؤ ورنہ چھپکلی اُڑ کر تمہارے منہ پر چپک جائے گی۔۔ تمہیں نہیں پتا سائنس نے تحقیق کی ہے کہ چھپکلی آواز سے متاثر ہو کر کبھی کبھی انسانوں پر حملہ بھی کر دیتی ہے۔۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟؟

100 پرسنٹ سچ۔۔

حور بالکل خاموش ہو گئی تھی بلاج کی بات کو سچ مان کر۔۔

چھپکلی نے کافی رومینٹک ماحول کریئیٹ کر دیا تھا۔۔۔کمر پر بلاج کی انگلیوں کو سرکتے ہوئے محسوس کرتے وہ ہلکے سے چلائی تھی، لیکن دوسرے ہی لمحے خاموش ہو گئی۔۔۔اسے بلاج کی بات یاد آ گئی تھی۔۔۔اس کی نظریں دیوار پر موٹی چھپکلی پر تھی، جو اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ بنا اپنی حالت کا خیال کیے بلاج کے گلے میں بازو ڈالے ہوئے اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔

جس بلاج کو وہ منہ لگانا پسند نہیں کرتی تھی، اس وقت اپنی ٹانگیں اس کی کمر پر لپیٹے ہوئے دو جسم میں جان بنی ہوئی تھی۔۔۔بلاج کو اس سچویشن میں بہت مزہ آ رہا تھا۔۔۔بلاج کا کوئی ارادہ نہیں تھا چھپکلی کو بھگانے کا۔۔۔

کافی دیر تک بلاج اسے یوں ہی لیے کھڑا اس کی کمر پر ہاتھ رب کرتے ہوئے اس کے مخملی کمر کی رعنائیوں کو محسوس کرتا رہا۔۔۔

سامنے لگے ہوئے مرر میں اس کی دودھیا نازک پتلی سی کمر دیکھ کر بلاج کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو کر، زور سے دھڑک رہی تھیں۔۔۔

دودھیا کمر پر بلیک کلر کا بلاؤز چودویں کا چاند لگ رہا تھا۔۔۔باریک سٹریپ جو اس کی کمر سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔بھاری ہاتھ کی کھردری انگلیاں بیک سٹیپ کے اندر ڈال کر دھنساتے ہوئے ہاتھوں سے منمانی کرتا جا رہا تھا۔۔۔

حور کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔۔۔ مگر سامنے کھڑی ہوئی چھپکلی اسے یوں گھور کر دیکھ رہی تھی جیسے اس نے اس کا شوہر چُرا لیا ہو۔۔۔

بلاج کی حرکتوں پر حور کو شدید غصہ آرہا تھا، اس کا بس چلتا تو بلاج کو اسی چھپکلی کے حوالے کر دیتی، مگر حور خاموش تھی۔۔۔ حور کی جان تو چھپکلی کو دیکھ کر نکل رہی تھی، اس وقت تو بلاج اس کے ساتھ کچھ بھی کر لیتا حور نے ڈر کے مارے کچھ نہیں بولنا تھا۔۔۔ چھپکلی کو رحم آگیا اور وہ واش روم میں دیوار پر بنے ہوئے اگزاسفین کہ آلے سے باہر چلی گئی تو حور کی جان میں جان آئی۔۔۔
اس کی کمر پر بلاج کا بھاری ہاتھ اب بھی اپنی من مانیاں دکھا رہا تھا۔۔۔

چھوڑیں مجھے بے شرم انسان۔۔۔ ایک بیچاری لڑکی چھپکلی سے ڈری ہوئی تھی تم بجائے کہ چھپکلی کو بھگاتے، مگر تم ٹھہرے سیاستدان اپنا فائدہ سوچ کر ٹھرک جھاڑنے لگے۔۔۔
بلاج کے گلے سے نیچے اُترتے ہی اور شیر بن گئی۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کر چکی تھی۔۔۔ وہ اس کی کمر سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنے قریب کر گیا، دونوں ہاتھوں کی حراست میں لیے سینے سے چپکائے کھڑا تھا۔۔۔

کیا بات ہے حور بے بی اپنی مرضی سے اندر بلایا، میرے گلے کے ساتھ چپکی، میرا فائدہ اُٹھایا، اور اب جب اپنا مطلب نکل گیا تو مجھے بُرا بھلا کہہ رہی ہو۔۔۔

بلاج کو چھپکلی پر شدید غصہ آرہا تھا، کہ وہ کیوں چلی گئی ہے۔۔۔ بلاج سامنے لگے ہوئے آئینے میں دیکھ چکا تھا کہ چھپکلی چلی گئی ہے۔۔۔ اسکے جانے کے بعد اس کی چھپکلی کتنی بہادر بن گئی ہے۔۔۔

سنو چھپکلی۔۔۔ میں تو شریف سا بندہ ہوں، شرافت سے تمہارے مائکے میں رات گزارنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر کیا کروں تم نے مجھ سے خود اکسایا ہے۔۔۔ اب تم میرا قصور نہیں ٹھہرا سکتی، شریف سے بندے کو اتنی نازک حالت میں اپنے پاس بلا لیا، اب شریف بھی اپنی شرافت چھوڑنے پر مجبور ہے، حور بے بی۔۔۔ اتنا کچھ تم ڈمپلی دکھا چکی ہو کہ اب تو اگر کچھ ہو گیا تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔

بلاج اس کے بلاؤز کی گہرائی سے اندر جھانکتے ہوئے آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے اسے شرم سے لال کر گیا۔۔۔

مجبوری تھی میری۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں تھا کہ میں تمہیں ایسی حالت میں اندر بلاتی۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔

اب جا کر اسکو سمجھ میں آیا تھا کہ اس کی حالت کافی ناساز ہے۔۔۔

کیوں چھوڑوں؟؟

بیوی ہو میری، جس حق سے اندر بلایا ہے، اب اسی حق سے کچھ وصول بھی کر لینے دو۔۔۔

اتنی خوبصورت ہو، ہاٹ ہو، کیا اچار ڈالنا ہے اپنا؟؟

کم سے کم تڑپتے ہوئے شوہر کے ارمانوں کو تھوڑی ٹھنڈک ہی پہنچا لینے دو۔۔۔

میرے ساتھ یہ بیہودہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے، غلطی ہو گی تم سے ہیلپ مانگ کر۔۔۔

بلاج کی بے باقیوں سے گھبرائی ہوئی حور جھٹپٹا کر آزادی چاہتی تھی، مگر اسی جھٹپٹاہٹ کو روکنے کے لیے بلاج اسے اپنی باہوں میں قید کیے ہوئے گردن پر نرم گرم لمس چھوڑ کر سٹپٹانے پر مجبور کر گیا۔۔

بلاج کے لبوں کے نرم گرم لمس کو گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس کی

گردن جلنے لگی تھی۔۔۔سینے پر دباؤ دیتے ہوئے جھٹکے سے دور ہونا چاہا لیکن حور کا پاؤں پھسلنے کی وجہ سے بلاج کے ساتھ بھرے ہوئے باتھ ٹب میں گر گئی۔۔۔

بلاج کے سینے پر گری ہوئی حور شرم سے نظریں تک نہیں ملا پا رہی تھی،باریک سے بلاؤز کے اندر باتھ ٹپ سے پانی بھرنے سے اس کا دل کش گوراسراپہ پوری طرح سے بلاج کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

حور بے بی ارادے کیا ہیں تمہارے،ایک ہی بار بتا دو،زبان سے شرافت ٹپکا رہی ہو،ارادوں سے آگ۔۔۔کیوں مجھے ڈبل مائنڈڈ کر رکھا ہے تم نے۔۔۔کھل کر بتادو چاہتی کیا ہو۔۔۔۔

مم۔۔۔میں۔۔۔۔کچھ نہیں چاہتی پلیز چھوڑیں مجھے جانے دیں۔۔۔

کیسے چھوڑوں ہر بار پہلے سے بھی زیادہ خوفناک ارادے لے کر میرے قریب ہو رہی ہو۔۔۔
بلاج کا اشارہ اس وقت اس کے اوپر گرنے سے تھا۔۔۔

بیب۔۔۔پل۔۔۔

پلیز بولنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ابھی فلحال میرا موڈ نہیں ہے تمہیں دور کرنے کا۔۔۔
اتنی ہاٹ ہو یار۔۔۔میں تو خواہ مخواہ اتنی دیر نکاح میں رہ کر کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکا۔۔۔

حور کے ادھوری پلیز کو مکمل کرتے ہوئے بلاج نظریں اس کے دل فریب نشیب و فراز کے اندر تک لے جا رہا تھا۔۔۔
دھڑکنیں گیلی ہو کر اور بھی ہاٹ لگ رہی تھی۔۔۔

بلاج۔۔۔

بولو حور بے بی۔۔۔

پلیز جانے دو۔۔۔
وہ شرم سے نظریں جھکائے ہوئے کپکپا رہی تھی۔۔۔

ہائے--ہائے--کیسے جانے دوں--اپنی حالت پر تھوڑا غور کرو ظالم لڑکی، شوہر ہو کر ایسی حالت میں کیسے جانے دوں--

پلیز بلاج آج کے بعد میں آپ کی ہر بات مانوں گی--

نہیں آج کے بعد تم کچھ مت ماننا، بس آج مان لو یہی کافی ہے--

بلاج ہاتھ کی شہادت والی انگلی ٹھوڑی کے نیچے سے رکھتے ہوئے گردن پر نیچے کی طرف لے جاتے ہوئے بلاؤز سے دھڑکنوں تک لے گیا--

حور شرم سے لال ہوتے ہوئے، چہرہ بلاج کے سینے میں چھپا گئی، اس کی کمر پر بلاج کے مضبوط بازوؤں کا حصار اس قدر مضبوط تھا کہ وہ چاہ کر بھی ہل نہیں سکتی--

بلاج پھرتی سے کروٹ لیتا اسے پوری طرح ہاتھ ٹب کے اندر کر چکا تھا، اسے باتھ ٹپ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھاتے ہوئے، چہرہ اسکے اوپر جھکا کر لبوں کے نرم گرم لمس اس کے چہرے پر چھوڑ رہا تھا--

ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے بھگا ہوا چہرہ بلاج کی بے قراریوں کو بڑھا رہا تھا--

بب---بل---بلاج پلیز نہیں---

ششششششش---

خاموش ہو جاؤ مرومت---

حد سے آگے بلاج چوہدری تب تک نہیں بڑھے گا، جب تک تمہاری اجازت نہیں ہو گی، مجھے خود پر وہ ٹیگ نہیں لگوانا کہ اپنے باپ جیسا ہوں---

لہجے میں ہلکی پھلکی سی غصے کی لہر آئی، مگر دوسرے ہی لمحے غصے کی لہر دم توڑ گئی---بلاج اس کے وجود کی رعنائیوں کو دیکھ، پوری طرح سے بہکا ہوا تھا---

لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے ٹھنڈی بھیگی پنکھڑیوں کو دیوانگی سے قید کیے شبنمی قطروں کو ہونٹوں سے چوستے ہوئے وہ مزید بہکا---

دونوں ہاتھ دھڑکنوں پر رکھے ہوئے گردن پر جھکا، لمسوں کی بارش کرتے ہوئے، حور کو سانسوں کے لیے تڑپا رہا تھا---

حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بلیک سٹریپ کو دونوں طرف سے نیچے سرکاتے ہوئے، حور کی جان نکال لے گیا،وہ جھٹپٹا کر اس کی حرکت کو روکنا چاہتی تھی، مگر ناکام رہی۔۔۔

بلاج کے بے باک لب اس کے کندھوں پر دیوانگی لوٹا رہے تھے۔۔۔لبوں سے چوم کر دانتوں کی چُبھن سے وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔بلاج کے بے باک لب حور کی دھڑکنوں کو بے لباس کرتے، پوری طرح سے قید میں لے جاچکے تھے۔۔۔کہ حور نے سسک کر بلاج کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ رو پڑی تھی۔۔۔

پلیز بلاج نہیں۔۔۔میں ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں ہوں۔۔۔پلیز میرے ساتھ زبردستی کر کے میری انا کو ٹھیس مت پہنچانا۔۔۔میں برداشت نہیں کر سکوں گی۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔

میں جانتی ہوں کہ تم میرے شوہر ہو۔۔۔وقت تو دو آہستہ آہستہ خود کو منا لوں گی۔۔۔ایک وقت آنے پر شاید ہمارا رشتہ بہتری کی طرف بھی چلا جائے۔۔۔

مگر آج اگر تم نے میرے ساتھ زبردستی کر کے میری انا کو ٹھیس پہنچائی تو تمہیں تمہارے حقوق تو مل جائیں گے، مگر میں تمہیں کبھی نہیں مل سکوں گی۔۔۔

ہمارا رشتہ نفرت سے شروع ہو گا اور نفرت پر ہی ختم۔۔۔میں اس کے لیے تیار نہیں۔۔۔

حور بولتی چلی گئی، بلاج نے چہرہ اُٹھا کر حور کی جانب دیکھا۔۔۔بلاج کی آنکھوں میں خماریوں کا ایک جہاں آباد تھا، جسے دیکھ کر حور نے فوراً سے پلکیں جھکا لیں۔۔۔

حور کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوں اور شرم سے لال چہرے کو دیکھ، بلاج کچھ دیر آنکھیں بند کیے، اس کے چہرے پر چہرہ جھکائے، اپنے جذباتوں کو لگام ڈالتے ہوئے، تیز ہوتی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

بلاج کی حالت دیکھ کر حور کو اُمید نہیں تھی کہ بلاج اپنے ارادے سے پیچھے ہٹے گا۔۔۔ مگر بلاج اس کی اُمید کے برعکس پیچھے ہو گیا۔۔۔اس کی طرف دیکھے بنا وہ باتھ ٹب سے نکل کر شرٹ کو اُتار کر وہیں پر رکھتے ہوئے، ٹاول گلے میں ڈال کر جسم خشک کرتا ہوا، وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

حور حیران ہوئی تھی بلاج کو دیکھ کر اسے اُمید نہیں تھی کہ بلاج اس کی بات اتنی آسانی سے مان سکتا ہے۔۔۔

بلاج کے اس طرح چلے جانے پر ایک بار کے لیے حور کو اپنے خیالات بلاج کے لیے غلط لگے تھے۔۔۔اسے لگا شاید وہ بلاج کے لیے ضرورت سے زیادہ غلط سوچتی ہے۔۔۔بلاج ویسا نہیں ہے جیسا وہ دکھائی دیتا ہے یا جیسے وہ خود کو شو کرواتا ہے۔۔۔اگر وہ ایسا ہوتا تو آج یوں سارے حق رکھتے ہوئے اتنے نازک لمحے میں اپنے جائز حقوق سے دستبردار ہو کر اس سے دور نہ ہوتا۔۔۔

....

پوری رات اپنی باہوں کے گھیرے میں قید رکھے اذلان اپنی محبت کی شدتیں زمل پر برساتا رہا۔۔۔زمل پوری رات اس کی شدتوں کو سہتی ہوئی پوری طرح سے ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔
صبح کے آٹھ بجنے والے تھے،زمل اور اذلان گہری نیند میں سو رہے تھے۔۔۔ اذلان کی آنکھیں موبائل کی رنگ ٹون سے کھلی تو اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔۔۔صبح کے آٹھ بج رہے تھے،موبائل اُٹھا کر دیکھا جس پر صدف کی کافی ساری کالز لگی ہوئی تھیں۔۔۔

اذلان نے گھبرا کر زمل کو اُٹھانا چاہا، مگر اس کی نظر جیسے ہی زمل کے چہرے پر پڑی وہ رک گیا۔۔وہ کتنی پُرسکون ہو کر اس کے چوڑے سینے پر سر رکھے ہوئے سو رہی تھی۔۔۔کھلے ہوئے ریشمی بال اذلان کے سینے پر بکھرے تھے۔۔۔اذلان کی شرٹ زمل نے پہن رکھی تھی۔۔۔

ایک ہاتھ اذلان کے شرٹ لیس سینے کے اوپر رکھے ہوئے،وہ گہری نیند میں اس بات سے بے خبر تھی کہ اسے ٹائم سے گھر پہنچنا تھا۔۔۔

اذلان نے فون اُٹھا کر صدف کو کال ملاتے ہوئے، آگاہ کیا کہ بس وہ کچھ دیر میں گھر پہنچ جائیں گے۔۔۔

صدف نے جلد از جلد گھر پہنچنے کو کہا تھا، صدف نے پتہ نہیں رات کس طرح سے گزاری تھی۔۔۔مگر کہیں نہ کہیں اس کے دل کو یہ تسلی تھی کہ اذلان اس کا محرم ہے، شوہر ہے، دونوں ایک دوسرے کے نکاح میں ہیں، مگر پھر بھی ماں تھی رات کانٹوں پر گزارتے ہوئے صبح کا انتظار کیا۔۔۔

صدف کا فون بند ہوتے ہی اذلان ایک بار پھر زمل کی خوبصورتی میں کھو گیا۔۔۔ہاتھ اس کے سر پر رکھتے ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔۔۔پوری رات منمانیاں کرتے ہوئے، نازک سی زمل پر شدتوں کے جال بچھائے رکھے۔۔۔اذلان کی نظریں اب بھی تشنگی کی چاہ میں تھیں۔۔۔لب اب بھی زمل کے لمس کے پیاسے تھے۔۔۔

مگر اب دل کو لگام ڈالتے ہوئے خود کو تسلی دی کہ بہت جلد رخصت کروا کر اس کو ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے آئے گا۔۔۔ ابھی گھر جانا بہت ضروری تھا، ورنہ پھوپھو جان سے کیا ہوا وعدہ نہیں نبھا سکے گا۔۔۔

زمل۔۔۔زمل۔۔۔

ہوں ں۔۔۔

میری جان اُٹھ جاؤ ہم لیٹ ہو رہے ہیں، پھوپھو فون کر کے بول چکی ہیں کہ ہمیں جلدی گھر پہنچنا ہے۔۔۔

کیاااااا؟؟؟

ماما کا فون آیا تھا؟؟

زمل گھبرا کر جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ریلیکس میں نے پھوپھو کو بتا دیا ہے کہ ہم لوگ ابھی نکل رہے ہیں اور جلد گھر پہنچ جائیں گے۔۔۔ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔

زمل کے چہرے کے اُڑے ہوئے رنگ دیکھ کر اذلان نے اسے واپس اپنے سینے میں چھپالیا۔۔۔

اماں ناراض ہو جائیں گی۔۔۔ ہمیں جلدی چلنا چاہیے۔۔۔

ہاں تو جلدی ہی جائیں گے، مگر اس طرح اُڑی ہوئی رنگت لے کر نہیں۔۔۔پہلے ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔ تمہیں پتہ ہے تمہارے چہرے سے پھوپھو جان سب سمجھ جائیں گی۔۔۔

کیا میرے چہرے سے سب پتہ چل رہا ہے؟؟

زمل جلدی سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے، دائیں بائیں گھما کر اذلان کو دکھا رہی تھی۔۔۔

زمل تو اُٹھتے ہی محبت بھری رات کو یاد کر کے شرم سے اذلان سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔اوپر سے اذلان کا یہ کہنا کہ اس کے چہرے سے رات کی داستان پکڑی جائے گی۔۔۔زمل کو مزید خوف میں مبتلا کر گئی۔۔۔

زمل کے دماغ میں صدف سے زیادہ اپنے بھائی بلاج کا ڈر تھا کہ اگر اس کے بھائی کو پتہ چلا تو وہ جان لینے میں دو سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا۔۔۔ابھی تو پتہ نہیں وہ اذلان کے ساتھ ہوئے اس نکاح کو بھی قبول کرتا ہے یا نہیں، مگر یہاں تو بات بہت آگے جاچکی تھی جہاں سے پلٹنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

میری جان کس سوچ میں پڑ گئی ہو؟؟

اس کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے اذلان زمل کو ہوش کی دنیا میں واپس لایا۔۔۔

تمہارے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئی ہیں ان کو ٹھیک کرو، ایسا کچھ نہیں ہوا کہ تم بکھلائی ہوئی گھر جاؤ، تم سے نکاح کیا ہے، پیار کرتا ہوں، بہت جلد رخصت کروا کر ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے آؤں گا۔۔۔ابھی کے لیے میری جان تھوڑا کانفیڈینس سے گھر جاؤ۔۔۔

ایسا نہیں کہ میں ڈر رہا ہوں کچھ بھی ہوا تو میں تم سے پہلے کھڑا ہوا نظر آؤں گا۔۔۔ہر چیز کو مجھ سے ہو کر تم تک پہنچنا ہو گا، مگر مجھے لگتا ہے کہ اگر تھوڑا سا تم ایزی ہو کر گھر جاؤ گی تو اس سب کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔

میری جان بہت جلد میں پھوپھو سے بات کر کے سب گھر والوں کو بتا دوں گا۔۔۔اور اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت کروا کر اپنے پاس لے آؤں گا۔۔۔

اب تم سے دور رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن سے بھی ناممکن ہو گیا ہے۔۔۔

اس کے ماتھے پر لب رکھ کر محبت سے لمس چھوڑتے ہوئے، تسلی بخش انداز سے کہا۔۔۔

بتاؤ میری جان کو کوئی اعتراض تو نہیں، اگر میں رخصتی کی جلد بازی کروں تو؟؟

اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اذلان نے اجازت مانگی۔۔۔

نہیں اب تو میں بھی چاہتی ہوں کہ آپ جلدی اماں سے رخصتی کی بات کریں۔۔۔

زمل نے شرماکا کہا۔۔۔

ہائے صدقے جاؤں۔۔۔کاش کچھ دن پہلے اپنا یہ روپ دکھا دیتی تو حوریہ اور بلاج کے ساتھ ہماری بھی رخصتی ہو جاتی۔۔۔

زمل کی بات سے پوری طرح سے خوش ہوتا ہوا شرارتی انداز سے مسکرایا۔۔۔

اب کچھ اور دن خود بھی تڑپو اور مجھے بھی تڑپاؤ۔۔۔

مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں کی حراست میں لیے ہوئے تھا۔۔۔

زمل۔۔۔

ہوں ں۔۔۔

میری شرٹ واپس کر دو۔۔۔

چینج کرتی ہوں تو دے دوں گی میں نے کون سا گھر لے کر جانی ہے۔۔۔
شرما کر پلکیں جھکائے اذلان سے دور ہونے لگی۔۔۔

میں تو کہتا ہوں میری جان شرٹ کو چھوڑو شرٹ والے کو ساتھ لے چلو،اس شرٹ والے سے اب تمہارے بنا رہا نہیں جائے گا۔۔۔تو احسان کرو مجھے ساتھ لے چلو۔۔۔
واپس ایک بار پھر سے اپنے سینے پر گرا چکا تھا۔۔۔

جی نہیں لڑکیاں رخصت ہو کر شوہر کے گھر جاتی ہیں، آپ کو کیا رخصت ہو کر میرے گھر آنا ہے ؟؟

لوگ آپ کو گھر داماد کہیں گے---

زمل کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اذلان کا مظلوم چہرہ دیکھ کر---

میں خوشی خوشی رہ لوں گا، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا گھر داماد بننے میں، بس تم مجھے یار اپنے ساتھ لے چلو---

کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟

اچھے خاصے ہوا کرتے تھے---

زمل مسکراتے ہوئے اذلان سے دور ہونا چاہتی تھی، زمل کو ہنسی آرہی تھی اذلان کی باتوں پر---

ہنس لو جتنا ہنسنا ہے، ایک بار ذرا میرے قبضے میں آجاؤ اس کے بعد دیکھتا ہوں کیسے ہنستی ہو تم میرے معصوم جذباتوں پر---

ہٹیں تیار ہو کر گھر جانا ہے، دیر ہو رہی ہے ہمیں---نہ تو آپ معصوم ہیں نہ آپ کے جذبات معصوم ہیں---آج کے بعد خود کو معصوم مت کہیے گا---

اذلان کے سینے پر دباؤ دیتی ہوئی زمل اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

ابھی تک تو میں معصوم ہوں ایک بار رخصت ہو کر میرے پاس آؤ اس کے بعد تمہیں وکیل کے اصلی رنگ دکھاؤں گا۔۔۔

مسکراتا ہوا بیڈ سے اُٹھ کر اس کے پیچھے لپکا تھا، مگر اس سے پہلے ہی زمل واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔۔۔

دیکھ لو ابھی میں معصوم ہوں، شادی کے بعد جب ایسے چالاکی سے واش روم میں بند ہو جاؤ گی۔۔۔تو دیکھنا یہ وکیل اندر آکر کیسے تمہاری سانسیں بند کرتا ہے۔۔۔

دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے اونچی آواز میں بولا۔۔۔

جانتی ہوں پتہ چل گیا ہے کہ وکیل صاحب میری سوچ سے زیادہ بے شرم ہیں۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

ویری گڈ بہت جلد سمجھ گئی ہو،ایسے ہی ہمیشہ شوہر کے دل کی باتوں کو سمجھتی جاؤ گی تو زندگی بہت رنگا رنگ گزرے گی۔۔۔

اذلان قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

اگلے دس منٹ میں دونوں ریڈی ہو کر گھر کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔

....

میں کھالوں گی بچی نہیں ہوں۔۔۔
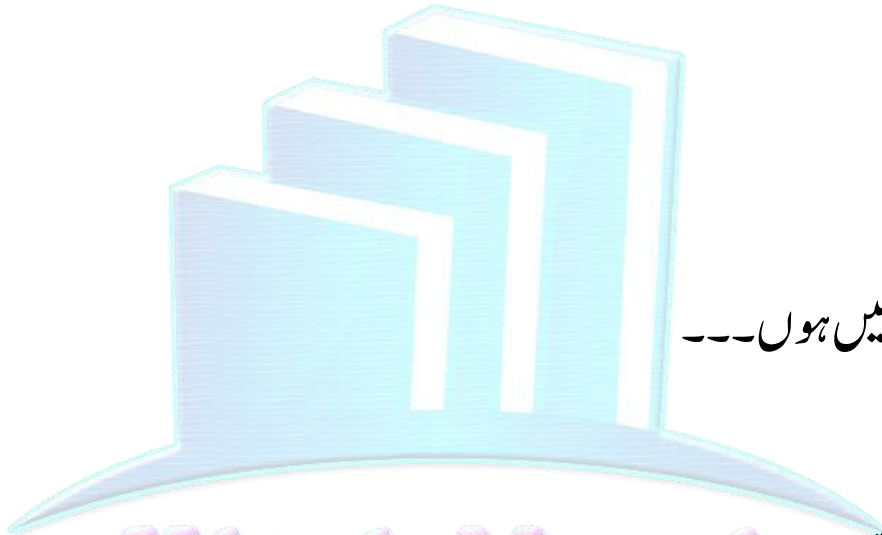
بچی سے کم بھی نہیں ہو۔۔۔

براق فجر کے منہ میں زبردستی نوالہ بنا کر ڈالتے ہوئے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو غصے سے کھانے کے لیے تیار تو ہو گئی تھی، مگر منہ اب بھی پھولا ہوا تھا۔۔۔

میں نے کہا چھوڑ دیں میں خود کھالوں گی۔۔۔

اور میں نے بھی کہا کہ میں اپنے ہاتھ سے کھلاؤں گا، ہاتھ واش کر کے آیا ہوں۔۔۔

براق کیوں ہر بات میں آپ میرے ساتھ زبردستی کرتے ہیں، کیوں میری کوئی بھی مرضی نہیں ہے؟؟

نظروں میں شدید غصہ تھا۔۔۔

فجر مسئلہ کیا ہے، میں سمجھ نہیں پا رہا، تم کیوں اس قدر جھنجھلائی ہوئی ہو، جب میں تمہیں ٹارچر کرتا تھا، سزائیں دیتا تھا، اتنا غصہ تو تم اس وقت نہیں کرتی تھی۔۔۔

اب تمہیں کس بات پر غصہ ہے میرے جانے پر؟؟

یار سوری بول تو رہا ہوں۔۔۔ بہت ضروری تھا، اتنا ضروری جیسے زندگی اور موت میں سے کوئی زندگی چننا چاہے اتنا ضروری۔۔۔

مت بولیں سوری۔۔۔ میں نے نہیں کہا آپ کو کہ آپ مجھ سے سوری کہیں اور ویسے بھی آپ نے مجھے بتایا تھا کہ براق کی ڈکشنری میں سوری لفظ استعمال ہی نہیں ہوتا۔۔۔

تو کیوں کر رہے ہیں ایسا لفظ استعمال جو آپ کی ڈکشنری میں آپ کے اصولوں میں ہے ہی نہیں؟؟

تنز مار رہی ہو؟؟

میں کون ہوتی ہوں آپ کو تنز مارنے والی؟؟

فجر بہت جلد، بہت کچھ بدلنے والا ہے، مجھے نہیں پتہ ہم دونوں کا سفر کہاں پر ختم ہو جائے، مگر جب تک میرے ساتھ ہو کیا تم کچھ اچھے لمحات میرے ساتھ نہیں گزار سکتی تھی؟؟
فجر نے حیران نظروں سے براق کی بات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی،وہ ایسا کیوں بول رہا تھا وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔

جس دن آپ کا اور میرا سفر ختم ہو گا، یا ہمارا رشتہ ٹوٹے گا، یا ہم دونوں میں سے کوئی ایک مر جائے گا، میرے لیے وہ دن زندگی کا سب سے خوبصورت اور خوشی کا دن ہو گا، جشن کا دن ہو گا۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ اچھی یادیں نہیں بنانی۔۔۔بُری یادیں اتنی زیادہ ہیں کہ اگر میں چاہوں تب بھی اچھی یادیں نہیں بنا سکتی، بُری یادوں کے نیچے دب کر اچھی یادوں کا دم گھٹ جاتا ہے۔۔۔

فجر اتنی نفرت کرتی ہوں مجھ سے، کیا میرے ساتھ گزارے ہوئے لمحوں میں کبھی تمہیں میری محبت نظر نہیں آئی؟؟

اس کے ساتھ بات کرتے ہوئے وہ بہت تکلیف میں تھا۔۔۔فجر کے جملے براق کے دل کو آری کی طرح کاٹ رہے تھے، مگر پھر بھی وہ اس کے لیے فکر مند تھا۔۔۔

اسے اپنے ہاتھوں سے چھوٹے چھوٹے نوالے کھلاتا جا رہا تھا تا کہ اس کے پیٹ میں کچھ جائے اور وہ اسے دوا دے سکے۔۔۔

براق کو خود بھی بہت بھوک لگی ہوئی تھی، مگر فجر کی باتوں سے اس کا پیٹ بھر چکا تھا، اس کی بھوک مر گئی تھی، وہ تو اس کے ساتھ کھانا کھانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس کے دل کے ارمان دل کے اندر ہی دب کر رہ گئے۔۔۔

نہیں مجھے کبھی نہ محبت نظر آئی ہے، نہ میں آپ کی محبت کو دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ نفرت ہو گئی ہے مجھے محبت کے نام سے، اگر محبت ایسی ہوتی ہے تو لعنت ہے ایسے محبت پر۔۔۔ جن لڑکیوں کے نصیب میں

ایسی محبت آئے خدا کرے ایسی محبت سے پہلے ان کو موت نصیب ہو۔۔۔مر جائیں ایسی لڑکیاں جو میرے جیسا نصیب لکھوا کر دنیا میں آئی ہیں۔۔۔آپ نے کبھی سوچا کہ آپ کی محبت نے مجھے کیا دیا؟؟ مجھے میری نظروں میں گرا کر رسوا کر دیا، میرے باپ، میرے شیر جیسے بھائیوں کا سر جھکا دیا، میں کبھی پلٹ کر اپنے گھر والوں کے سامنے پہلے جیسی فجر نہیں بن سکتی، کبھی مجھے میرے گھر والے پہلے جیسا پیار کریں گے یا نہیں، میں نہیں جانتی۔۔۔

میں بے قصور ہو کر بھی اپنا آپ ثابت نہیں کر سکتی۔۔۔لوگ انگلیاں اُٹھائیں گے میرے اوپر۔۔۔جو ہوا اس میں میرا کوئی قصور نہیں، پھر بھی لوگ مجھے ہی قصوروار ٹھہرائیں گے۔۔۔میرے کردار پر انگلیاں اُٹھائی جائیں گی۔۔۔

پہلے آپ نے مجھے کردار کی کسوٹی پر کھتے پرکھتے میرے جسم کو لہولہان کر دیا۔۔۔
اب لوگ میرے کردار کو انگاروں پر پرکھیں گے۔۔۔فجر تو اپنے کردار کی گواہی دیتے ہی مر جائے گی۔۔۔

میں جان لے لوں گا اس کی جو تمہیں قصوروار ٹھہرائے۔۔۔میں ہر اس ہاتھ سے انگلی کاٹ دوں گا جو تمہاری طرف اُٹھے گی۔۔۔

براق کا چہرہ لال انگارہ ہونے لگا۔۔۔

ہاں آپ کو یہی آتا ہے، انگلی کاٹ دینا، گلا کاٹ دینا، کسی کو قید کر لینا، مگر دنیا آپ کے اشاروں پر نہیں چلتی مسٹر براق پاشا۔۔۔

آپ تسلیم کر لیں کہ آپ نے مجھے کہیں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔

فجر کی آنکھوں میں درد کا سمندر پورے جوش سے اُبھرا ہوا تھا۔۔۔

فجر تم حقیقت سے واقف نہیں ہو، حقیقت تمہاری سوچ سے بالکل مختلف ہے، جس دن حقیقت جان جاؤ گی شاید تم مجھے معاف تو نہ کر سکو، مگر مجھ پر لگائے ہوئے الزامات پر تھوڑی شرمندہ ضرور ہو جاؤ گی۔۔۔

آپ نے اتنے گناہ کیے، آپ شرمندہ نہیں ہوئے اور میں جس نے کچھ نہیں کیا میں کیوں شرمندہ ہو جاؤں گی؟؟

شرمندہ تو میں تب تب ہوتی ہوں جب میں دیکھتی ہوں کہ آپ میرے شوہر ہیں۔۔۔

اور آپ کے ساتھ رہنا میری بدقسمتی ہے۔۔۔

بس کر دو فجر آج کے لیے کافی ہے،جب تک میرے پاس ہو روز کے حساب سے ڈوز مقرر کر لو۔۔۔سنتا رہوں گا،پتھر بن کر چپ چاپ تمہاری ہر بات۔۔۔آج کے بعد میں تمہیں کوئی صفائی نہیں دوں گا۔۔۔

براق ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے،میڈیسن نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھے ہوئے،اس کے منہ کے آگے کیے ہوئے تھا۔۔۔

فجر نے غصے بھری نظروں سے دیکھا اور اس کے ہاتھ سے میڈیسن لیتے ہوئے منہ میں ڈالی۔۔۔

پانی کا گلاس اس کے آگے کرتے ہوئے،براق کی آنکھوں میں اس قدر پیار تھا کہ کوئی بھی دیکھتا تو فجر پر رشک کرتا،مگر فجر اس پیار کو دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی،کیونکہ جو کچھ براق کر چکا تھا اس کے بعد فجر کے دل میں شاید اس کے لیے کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔۔۔اس کے ہاتھ پر ٹیوب لگاتے ہوئے جلن سے فجر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔براق مسلسل اپنے ہونٹوں سے پھونکے مار کر جلن کی شدت کو کم کر رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد جلن کم ہونے لگی۔۔۔

دوائی کھلا کر براق خود بھوکے پیٹ ہی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا۔۔۔

فجر اس سے کترا کر تھوڑا سا کھسک کر دور ہوئی، تو براق نے بھاری ہاتھ اس کے اوپر سے لے جا کر بیڈ پر رکھا مطلب کہ جب تک پاس ہو راہِ فرار نہیں مل سکتی۔۔۔
بنا کچھ بولے ہی سب کچھ سمجھا گیا، اسے کھینچتے ہوئے اپنے قریب کیے لیٹا تھا۔۔۔

فجر سکون ہو تم میرا۔۔۔کیسے بتاؤں۔۔۔بد قسمتی ہے بتاؤں گا بھی تو تمہیں سمجھا نہیں سکوں گا۔۔۔

کچھ لوگ پیار کے معاملے میں مجھ جیسے بد قسمت ہوتے ہیں، جو حاصل کر کے بھی لاحاصل رہتے ہیں۔۔۔وہ سوچتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا، آنکھوں میں اتنا درد تھا جیسے کسی نے انگارے بھرے ہوئے۔۔۔

فجر جلدی اُٹھو ہمیں سائیڈ ایریا پر جانا ہے۔۔۔

کیوں؟؟

کیوں کا کیا مطلب تمہیں نہیں پتا کہ بہت دن ہو گئے ہیں، ہم ٹریننگ پر نہیں گئے؟!
براق گاڑی کی چابی اُٹھاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے اب کسی ٹریننگ پر نہیں جانا، بہت ٹریننگ ہو گئی ہے، بس کر دیں اب، رحم کھائیں مجھ پر۔۔۔
فجر جو صوفے پر بیٹھ کر ایل سی ڈی پر نیوز سن رہی تھی جھنجھلا کر بولی۔۔۔

میں نے پوچھا نہیں بتایا ہے کہ اُٹھو ہمیں جانا ہے۔۔۔
براق نے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے آپ کا رویہ سمجھ میں نہیں آتا، کبھی تو آپ شہد کی طرح میٹھے ہو جاتے ہیں اور کبھی زہر کی طرح کڑوے۔۔۔

جب نفرت میرا مقدر ہے تو پھر کیا فرق پڑتا ہے میں زہر بنوں یا شہد،مزید کوئی بحث نہیں چاہتا۔۔۔ چلو پہلے ہی تمہارے ہاتھ کی وجہ سے بہت دن ویسٹ ہو گئے ہیں۔۔۔

میرے ہاتھ میں ابھی بھی پین ہے،میرا ہاتھ ٹھیک نہیں ہوا،صرف بظاہر ٹھیک نظر آرہا ہے۔۔۔

فجر نے جان چھڑانے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا ہے۔۔۔

جو چیز تمہیں آتی ہی نہیں اسے کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔۔۔

مطلب؟؟

مطلب کہ جب جھوٹ بولنا نہیں آتا تو پھر فضول کوشش مت کیا کرو۔۔۔ جانتا ہوں کہ تمہارا ہاتھ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

آپ نجومی ہیں جو آپ کو پتہ ہے کہ میرا ہاتھ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے؟؟

میرا ہاتھ ہے میں آپ سے بہتر بتا سکتی ہوں کہ میں کیا فیل کر رہی ہوں۔۔۔

فجر جب تم جانتی ہو کہ مجھے ٹریننگ کے معاملے میں بحث پسند نہیں تو پھر کیوں وقت برباد کر رہی ہو۔۔۔

براق کا لہجہ سخت ہوا آنکھوں میں سرخی اُتری تھی۔۔۔

چل رہی ہوں، آپکو بس یہی آتا ہے ہر بات میں زبردستی کرنا۔۔۔

براق کے غصے سے ڈر کر فجر فوراً کھڑی ہو گئی، چپل پہنتی ہوئی اس سے پہلے دروازے کی جانب چل پڑی۔۔۔

اگر پیار کی زبان سمجھ میں آجائے تو مجھے زبردستی نہ کرنا پڑے۔۔۔

برائے مہربانی آپ مجھ سے پیار نہ کیا کریں، عادی ہو گئی ہوں آپ کے اس رویے کی، یہی رویہ استعمال کیا کریں۔۔۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے اس کے آگے آگے چل دی، جبکہ براق نفی میں سر کو ہلاتا ہوا اس کی جھنجھلاہٹ دیکھ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

یہ اس کی ٹریننگ کے آخری دن چل رہے تھے۔۔۔ہاتھ جلنے کی وجہ سے تقریباً ایک مہینہ ضائع ہو گیا۔۔۔اب براق ایک دن بھی ویسٹ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

فجر کے دشمنوں کا سامنا کرنے کے لیے فجر کا مضبوط ہونا بہت ضروری تھا۔۔براق اسے ایک ڈرپوک عام لڑکی سے ایک مضبوط لڑکی بنا چکا تھا۔۔اتنی مضبوط کے اب وہ بالکل اس سانچے میں فٹ ہو سکتی تھی، جس میں وہ کرنا چاہتا تھا۔۔

فجر کو ابھی اندازہ نہیں تھا کہ براق اس پر سختیاں کر کے اسے فولاد بنا چکا ہے، براق کو اندازہ تھا کہ جس دن اس کی حقیقت سامنے آئے گی تو پتہ نہیں فجر کی فیملی اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گی۔۔فجر کے سٹرونگ فیملی بیک گراؤنڈ سے وہ پوری طرح سے واقف تھا۔۔فجر کے بھائی اتنے پاور فل تھے کہ بیٹھے بٹھائے کچھ بھی کروا سکتے تھے۔۔اگر فجر کے مرنے کو یقینی بنا کر ملتی جلتی لاش ان کے ہاتھ نہ پہنچائی ہوتی تو اب تک فجر کے بھائی اس تک پہنچ چکے ہوتے۔۔اور اپنے ساتھ کچھ بھی غلط ہونے سے پہلے وہ فجر کو اتنا مضبوط بنا دینا چاہتا تھا کہ فجر اپنی حفاظت کر خود کر سکتی۔۔

براق کے ارد گرد دشمنوں کی کمی نہیں تھی،اس کے اپنوں کے علاوہ اور بھی بہت سے دشمن اس کے ارد گرد منڈلا رہے تھے، کیونکہ براق کا تعلق جس کام سے تھا اس میں دشمنیاں اور جان کا خطرہ ہمیشہ بنا رہتا ہے۔۔

وہ فجر کو مضبوط سے مضبوط تر بنا چکا تھا بس اب تو اس کے ٹیسٹ ہو رہے تھے کہ کہیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔۔۔ صرف ایک چیز وہ فجر کے اندر سے نہیں نکال پایا تھا وہ تھا اندھیرے سے ڈر۔۔۔وہ چاہ کر بھی اس کے اس ڈر کو دور نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اور شاید یہ واحد چیز تھی جو وہ کبھی فجر کے اندر سے نکال بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو انسان کے اندر سے کبھی نکالی نہیں جا سکتیں بچپن سے ہی فجر اندھیرے سے بہت زیادہ ڈرتی تھی۔۔۔بس اس ڈر کو چھوڑ کر فجر کو براق صنف نازک سے صنف آہن بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

....

جلدی باہر نکلو مجھے ضروری میٹنگ میں پہنچنا ہے۔۔۔

مجھے ابھی ٹائم لگے گا میں نہیں نکل سکتی۔۔۔

حور یہ میرا دماغ مت خراب کرو مجھے پتہ ہے کہ تم جان بوجھ کر مجھے تنگ کرنے کے لیے ذلیل کرنے کے لیے ٹائم لگا رہی ہو۔۔۔

جو سمجھنا ہے سمجھتے رہیں میں تو ابھی نہیں نکلوں گی۔۔۔

کبھی بے وقوفوں والی حرکتیں چھوڑ کر انسانوں کی طرح سوچ لیا کرو کہ بندے کو کوئی ضروری کام بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

بلاج جھنجھلاتے ہوئے چلایا، حور کب سے واش روم میں شاور لینے کے لیے گئی تھی اور نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی، حالانکہ وہ جانتی تھی کہ بلاج کو ضروری میٹنگ کے لیے جانا ہے۔۔۔

شادی کو ایک مہینے سے اوپر دن ہونے والے تھے، مگر حرکتیں بچوں جیسی اور بچوں والی حرکتیں حور کی جانب سے ہی کی جاتی تھی۔۔۔

میں تو آرام سے شاور لینے کے بعد ہی نکلوں گی، تمہیں تو روز ہی کسی نا کسی میٹنگ میں جانا ہوتا ہے اور میں روز اپنا شاور ٹائم تمہاری وجہ سے خراب نہیں کر سکتی۔۔۔

حور کا صاف ستھرا جواب تھا کہ وہ نہیں نکلے گی، اس طرح کی حرکتیں حور اکثر کیا کرتی تھی۔۔۔

حوریہ کسی دن تم میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاؤ گی!!

جان بوجھ تم میرے ضبط کو آزماتی ہو، اگر انسانوں کی طرح تمہارے ساتھ پیش آتا ہوں تو مجھے مجبور مت کیا کرو کہ میں اپنا پہلے والا روپ تمہیں دکھاؤں۔۔۔

وہ دروازے پر ہاتھ رکھے ہوئے غصے سے مٹھیوں کو میچتے ہوئے لفظوں کو پیس پیس کر بول رہا تھا۔۔۔

کچھ دنوں سے بلاج کام میں کافی مصروف تھا تو اس لیے وہ حور سے کچھ خاص پنگے نہیں لیتا، الیکشن سر پر تھے تو یہ کام اس نے بعد کے لیے بچا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔

یہ دھمکیاں کسی اور کو دینا حوریہ کو تمہاری دھمکیوں سے ڈر نہیں لگتا، سمجھے تم۔۔۔

ہمم۔۔۔ سمجھ گیا ابھی تو میں جا رہا ہوں گیسٹ روم میں تیار ہونے کے لیے، مگر اس کا جواب تمہیں میں واپس آکر ضرور دوں گا۔۔۔

تمہیں میری دھمکیوں سے ڈر نہیں لگتا، جب تمہیں میں حقیقت پر عمل کر کے جب دکھاؤں گا تو پھر بتانا کہ تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے یا نہیں۔۔۔

وہ غصے سے بول کر جا چکا تھا۔۔۔m۔

تمہیں میری دھمکیوں سے ڈر نہیں لگتا، حقیقت پر عمل کر کے دکھاؤں گا۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی اونچی آواز میں بلاج کی نقلیں اُتار کر ہنس رہی تھی۔۔۔اس کی ہنسی اور بولنے کی آواز اتنی تیز تھی کہ واش روم سے باہر تک سنائی دے رہی تھی۔۔۔

راہ میرا روک دائیں ٹل جا سونیا میں نہیں پیار تینوں کر دی"

رے میتھوں دور مینوں کہندے نے حور سارے امر تسر دی"

بڑے موڈ میں حور نیو سونگ فل آواز میں گاتے ہوئے شاور لے رہی تھی۔۔۔

جب وہ اس طرح بلاج کو ہرا کر روم سے نکال دیتی تھی تو حور کو بہت مزہ آتا، اسے لگتا تھا اس نے کوئی قلعہ فتح کر لیا ہو۔۔۔جیسے کوئی جنگ جیت لی ہو۔۔۔

اسے اس قدر بلاج کو تنگ کر کے ہرا کر جو دلی سکون ملتا، وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔اس کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ جلد بازی میں شاور لے کر، کپڑے اُٹھاتے ہوئے، سارے کپڑے باتھ روم کے فرش پر گر گئے۔۔۔اور حور کو غصہ نہیں آیا حالانکہ ایسی سچویشن میں اسے شدید غصہ آنا چاہیے تھا۔۔۔

اگر شادی سے پہلے والی حور ہوتی تو اس نے گھر سر پر اُٹھالینا تھا، اپنی غلطی کو دوسروں کے سر ڈال کر وہ خوب چلاتی۔۔ مگر اب اس نے صرف دو سیکنڈ کے لیے سوچا کہ اب وہ کیا کرے، اس کے بعد چٹکی بجا کر دماغ میں آئے ہوئے آئیڈیا کو عملی جامہ پہنانے لگی۔۔۔

اس کی نظر واش روم میں ٹنکی ہوئی بلاج کی شرٹ پر تھی۔۔۔ اسے اُتار کر پہن لیا۔۔ بلاج حور کی نسبت لمبی چوڑی جسامت کا مالک تھا، تو بلاج کی شرٹ حور کے گھٹنوں تک آرہی تھی۔۔۔

وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی بلاج کی کھلی کھلی شرٹ میں۔۔۔ لمبے لمبے بازو ہاتھوں سے نیچے تک لٹک رہے تھے، خود کو ہی آئینے میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے، واش روم سے باہر جانے کے لیے دروازہ کھولا۔۔۔

اس کے روم میں کوئی بنا اجازت کے نہیں آتا تھا۔۔ سوائے زمل کے اور زمل اس وقت کالج میں تھی اور پھپھو جان اس وقت اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہوتی تھیں۔۔۔ اور بلاج کے بابا اپنے آفس میں جا چکے تھے۔۔۔ اس وقت کسی کے بھی آنے کا امکان نہیں تھا۔۔۔

وہ بے فکر ہو کر روم میں آئی، مگر اس کی نظر جیسے ہی سامنے کھڑے ہوئے بلاج پر پڑی حور کو سو وولٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

وہ تو سمجھ رہی تھی کہ بلاج کمرے سے جا چکا ہے۔۔۔ مگر وہ تو اسی حالت میں ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے کھڑا تھا، مطلب کہ وہ روم سے گیا ہی نہیں، اس نے حور کی ساری باتیں بھی سنی تھی اور سونگ کی آواز بھی۔۔۔

حور شرم سے لال ہوتی ہوئی اپنے حلیے کا سوچ واپس اُلٹے قدموں واش روم کی جانب بھاگی تھی، مگر بھول گئی تھی کہ مقابل چوہدری بلاج تھا۔۔۔ جو اپنے شکار کو کبھی اپنے ہاتھوں سے جانے کا موقع نہیں دیتا تھا۔۔۔

وہ دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ دونوں ہاتھ واش روم کے دروازے کے اطراف میں رکھتے ہوئے، گہری نظروں سے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا۔۔۔

حور شرم سے لال ہوتے ہوئے، شرٹ کے کونو کو کھینچ کر بے فضول ٹانگوں کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ بیچاری شرٹ کوئی تمبو تھوڑی تھی جو اس کے پورے وجود کو چھپا لیتی۔۔۔

آئی برو اُٹھا کر گہری نظروں سے اس کے حلیے کو دیکھ کر پرفیکٹ کا ہاتھ سے اشارہ دیتے ہوئے، اسے بنا کچھ بولے بہت کچھ بول گیا تھا۔۔

کون سا سونگ گا رہی تھی۔۔ ذرا مجھے بھی سناؤ حور بے بی تمہارے اور کون کون سے شوق ہیں؟؟

حور کی جانب گہری نظروں سے آر پار دیکھتے ہوئے، نرمی سے قدم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے آرہا تھا۔۔

نن۔۔ن۔۔۔بب۔۔بل۔۔۔ چیچ۔۔۔ چیچ۔۔۔

حور کے منہ سے لفظ نہیں نکل رہے، زبان ساتھ نہیں دے رہی، جو واش روم کے اندر کینچی کی طرح چل رہی تھی۔۔۔

اس کے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے کھینچ کر اپنے سانسوں سے زیادہ نزدیک کرتے ہوئے، سرگوشی میں بولا۔۔اس کے بھیگے بھیگے بالوں پر چہرہ رکھتے ہوئے بالوں کی خوشبو سانسوں سے کھینچتے ہوئے اپنے اندر اُتارتے ہوئے بے قرار سا ہوا۔۔

پپ۔۔پ۔۔پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔

حور کیا چاہتی ہو، کیوں ہمیشہ میرے لیے کڑا امتحان بننے کے بعد مجھ سے یہ توقع کرتی ہو کہ میں تمہیں جانے دوں؟؟

کمر پر سختی سے ہاتھ رکھے ہوئے، بالوں کو چومتے ہوئے، کانوں پر گہرے لمس چھوڑتے ہوئے جلا رہا تھا۔۔

مم۔۔۔مجھ پتہ نہیں تھا کہ تم باہر ہو۔۔۔

اچھا ہوا پتہ نہیں تھا، اگر پتہ ہوتا تو پھر میں تمہیں ایسے دیکھنے سے محروم رہ جاتا۔۔۔

حور کا نہا کر نکھرا نکھرا چہرہ، بھیگا بھیگا وجود، گیلے گیلے بدن سے اُٹھتی ہوئی خوشبو سے بلاج کے سوئے ہوئے ارمانوں میں آگ بھڑک اُٹھی۔۔۔ بلاج کی آواز میں بھاری پن اُترنے لگا۔۔۔ حور اس کی بیوی تھی جس پر وہ سارے حق رکھتا تھا۔۔۔

مگر اس باتھ ٹپ والے سین کے بعد ایک مہینہ ہونے والا تھا بلاج نے خود پر پابندیاں عائد کر رکھی تھیں، وہ چاہ کر بھی اس لکیر کو پار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ حور کو ٹارچر کرنے کے لیے صرف زبان کا استعمال کرتا، مگر آج کل تو یہ کام بھی وہ ٹھیک سے نہیں کر پا رہا تھا، کام کا پریشر بہت زیادہ ہو چکا تھا، الیکشن سر پر ہونے کی وجہ سے بلاج گھر پر بہت کم رہتا، رات کو بھی لیٹ ہی لوٹتا۔۔۔ زیادہ تر حور اس کے آنے سے پہلے سو چکی ہوتی تھی۔۔۔

ایسے کہو کہ بلاج پاس رہ کر بھی حدود کراس نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر حور نے آج ایک بار پھر سے اس کے ارمانوں پر پٹرول ڈال کر آگ بھڑکا دی۔۔۔ آخر مرد تھا مرد کو بہکنے میں ٹائم نہیں لگتا اور جہاں پر کوئی ڈر اور خوف نہ ہو کہ کوئی گناہ نہیں ہے، وہاں پر تو خود کو سنبھالنا مشکل نہیں ناممکن ہونے لگتا ہے۔۔۔

حور اپنی حالت پر شرم و حیا کے رنگوں میں ڈھلی ہوئی، شرم سے لال پڑ چکی تھی، اوپر سے بلاج کا اتنا نزدیک ہونا اس کی دھڑکنوں پر اشتعال برپا کر چکا تھا۔۔بلاج کے گرم گرم لب ٹھنڈی گردن پر لگتے ہوئے انگارے کا کام کر رہے تھے۔۔۔

حور کی گردن پر بلاج کے لبوں کے نرم گرم لمس گردن کو جلا رہے تھے۔۔۔مقابل کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ چاہ کر بھی آزادی اور رہائی حاصل نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

میری شرٹ کیوں پہنی ؟؟

کپڑے فرش پر گئے تھے۔۔۔

نازک سی گالوں پر داڑھی کی چُبن دیتے ہوئے، مدہوش سا ہوتے ہوئے، خمار دار لہجے میں پوچھا۔۔۔

مجھے میری شرٹ واپس چاہیے۔۔۔

چینج کرنے دیں، دے دوں گی۔۔۔

مجھے ابھی چاہیے---

بلاج---پلیز---

چلاؤ مت---

تم ایسی بے ہودہ باتیں مت کرو!!

آج تو میں بیہودہ عمل بھی کر سکتا ہوں، ایک تو تم نے میری اجازت کے بغیر میری شرٹ پہنی ہے اور دوسرا تم نے گستاخی کی مجھے میٹنگ سے لیٹ کروادیا---

بلاج کی بات سے حور کے پورے بدن میں سنسناہٹ دوڑ گئی---

حور نے بڑی چلاکی دکھائی اور بلاج کی گردن پر چٹکی کاٹتے ہوئے راہِ فرار حاصل کرنے کی ناکام اور بے وقوفی والی کوشش کی---

پاگل لڑکی تمہیں چٹکیاں کاٹنے کا اتنا شوق کیوں ہے؟؟

بلاج اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہوا، مگر چٹکی کاٹنے پر اس کی خماری کا نشہ تھوڑا کم ہو گیا۔۔۔

بلاج سے چالاکی مہنگی پڑے گی۔۔۔

کیا کریں گے، آپ بھی مجھے چٹکی کاٹیں گے۔۔۔شرم کریں آپ مرد ہیں اور مرد کو عورتوں والی حرکتیں زیب نہیں دیتی۔۔۔

چٹکی کے ڈر سے حور کو یاد آ گیا کہ بلاج مرد ہے۔۔۔حور ولیمے والے دن گاڑی میں بلاج کی چٹکی کو اب تک بھولی نہیں تھی۔۔۔

واہ حور بے بی کو پتہ ہے کہ میں مرد ہوں۔۔۔

حور کی بات کو غلط رنگ دیتے ہوئے، بلاج کے چہرے پر شیطانی رنگ بکھر کر اس کے خوبصورت چہرے کو اور بھی دلکش بنا رہے تھے۔۔۔

مم۔۔م۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

مطلب تو تمہارا ہمیشہ ہی وہ نہیں ہوتا، اس کے باوجود کبھی تم تھوڑے سے کپڑوں میں چھپکلی سے ڈر کر مجھے واش روم میں بلا لیتی ہو!!

کبھی مجھے بات ٹب میں گرا کر میرے حواسوں میں اشتعال پیدا کر دیتی ہو!!

اور آج چھوٹی سی شرٹ پہن کر میرے ارمانوں کے صبر کا امتحان لے رہی ہو۔۔

بلاج حور کے روپ کو دیکھ کر پوری طرح سے بہکا ہوا تھا۔۔ حور کی گردن پر گہرے گڑھے کو دیکھ بلاج کے دل نے چومنے کی طلب کرتے ہوئے اجازت مانگی۔۔

اجازت ملتے ہی حور کی گردن پر اور بلاج کے ارمانوں سے سلگتے لب جھک کر گہرا لمس چھوڑتے ہوئے، اسے سسکا گئے۔۔ بلاج کے فون پر رنگ ٹون نے بلاج کے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔۔

بلاج جانتا تھا کہ اگر اس نے حور کو ذرا سی آزادی دی تو حور نے جا کر واش روم میں بند ہو جانا ہے۔۔ وہ اس وقت حور کے اس بھیگے بھیگے مدہوش کر لینے والے سراپے کو دیکھنے سے محروم نہیں رہ سکتا تھا۔۔

حور کو اُٹھا کر بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔ پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے اپنا بھاری ہاتھ اسکے پیٹ کے اوپر سے لے جا کر بیڈ پر رکھے ہوئے اسے سمجھا گیا کہ اُٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔۔

حور نے اُٹھا چاہا بلاج نے گھور کر دیکھا، مطلب کہ اُٹھنے کی اجازت بالکل نہیں۔۔ دوسرے ہاتھ سے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے فون کو اُٹھا کر کان سے لگا یا۔۔

کیا موت پڑ گئی ہے صبح صبح، جو فون پر فون کیے جا رہے ہو۔۔۔

بلاج چیخا تھا۔۔۔

آ جاؤں گا جب کہا ہے کہ ٹائم سے پہنچ جاؤں گا تو پہنچ جاؤں گا۔۔۔ کسی کا پابند یا غلام نہیں ہوں۔۔۔ اگر دوبارہ فون کیا تو جان لے لوں گا۔۔۔

پتہ نہیں مقابل کی بات اس نے بات سنی بھی تھی یا نہیں۔۔۔ اپنی سنا کر فون ٹھک سے بند کر دیا۔۔۔

جا رہا ہوں مگر رات کو میرا انتظار کرنا۔۔۔ اگر سوئی تو جان نکال لوں گا۔۔۔

حور اس کی لال خماردار آنکھوں اور بھاری آواز میں دھمکی سن کر ڈرتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ حور کو صرف ایسے وقت پر ہی بلاج سے ڈر لگتا تھا، ورنہ تو ہر وقت وہ اس کے مقابل زبان چلانے کے لیے تیار رہتی تھی۔۔۔

بلاج کو مجبوری کے تحت جانا پڑ رہا تھا، کیونکہ میٹنگ بہت ضروری تھی۔۔۔

اس وقت اس کے دل کی جو حالت تھی۔۔۔ وہ لفظوں میں بیان کر کے بتائی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

جذباتوں نے قہر مچا رکھا تھا بلاج بالکل جانے کے موڈ میں نہیں تھا ۔۔اس کی پنکھڑیوں کو لبوں سے قید کرتے ہوئے گہری لپ کسسنگ کرتے ہوئے جھٹکے سے پیچھے ہوا ۔۔
واش روم میں جا کر شاور کے نیچے کھڑا ہوا ۔۔بدن میں لگی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔جذباتوں کی آگ اس کے پورے وجود کو جلا رہی تھی ۔۔

....

میں تھک گئی ہوں مجھ سے نہیں بھاگا جا رہا۔۔۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے براق مسلسل اسے جنگل کے بیچوں بیچ بھاگنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح فجر کو بھگانے کے لیے براق نے اس کے پیچھے کتے چھوڑ دیے تھے۔۔۔

کیونکہ آرام سے فجر بھاگنا گوارا نہیں کرتی تھی اور براق اسے کوئی ڈھیل دے نہیں سکتا تھا۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ خود وہ ایک جگہ رک جاتا وہ خود بھی مسلسل اس کے ساتھ تھوڑی سی بنائے دوری پر بھاگتا رہتا تھا۔۔۔

اب تو فجر سو کی سپیڈ سے بھاگتی تھی۔۔۔اس کی سپیڈ پہلے سے بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔

براق پلیز۔۔۔ان کو روک لو کیا یہ میری جان لے کر چھوڑیں گے مجھ سے نہیں بھاگا جاتا۔۔۔

ٹائیگر رک جاؤ۔۔۔

براق نے ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کیا تو سب ٹریننگ یافتہ کتے اپنی جگہ رک گئے تھے۔۔۔

آپ کو پتہ ہے اب مجھے ان سے ڈر نہیں لگتا،ڈر تو مجھے آپ سے لگتا ہے اس وجہ سے میں بھاگتی ہوں۔۔۔

مطلب کہ میں کتوں سے بھی زیادہ جنگلی ہوں؟؟

میں نے ایسا نہیں کہا۔۔۔

زبان سے نہیں کہا مگر مطلب تو یہی تھا۔۔۔

قدم اس کے قریب لاتے ہوئے گرے آنکھوں سے گھورا۔۔۔

ن۔۔۔نہیں تو میرا ایسا کوئی مطلب نہیں ہے۔۔۔

اچھا تو کیا مطلب تھا؟؟

کافی دنوں کے بعد اس کے چہرے پر براق کو ڈر نظر آیا تھا۔۔۔

ڈر کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے براق اس کے قریب ہوا۔۔

وہ سٹپٹا کر تھوڑا پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی جانب کھینچ کر سینے سے لگالیا۔۔

کک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں ؟؟

گھبرائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے بے جاں سی کوشش کی اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی۔۔۔ جبکہ مقابل کی گرفت سے وہ اچھی طرح سے واقف تھی، فولادی جسم کے سامنے یہ کانچ کی گڑیا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اسے اب براق نے بہت حد تک مضبوط تو بنا دیا تھا، مگر پھر بھی استاد استاد ہوتا ہے اور شاگرد کبھی بھی استاد کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔

وہی کر رہا ہوں جو بہت دنوں سے نہیں کیا۔۔۔

مطلب ؟؟

میری قربتوں کو اتنی جلدی بھول گئی ہو، جو مطلب سمجھنا پڑے گا؟؟

دونوں ایک جیسے بلیک کپل ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھے۔۔۔وہ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اور بھی قریب کر گیا، مظبوط باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے، چہرہ چہرے پر جھکائے خماردار نظروں سے دیکھا۔۔۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ میری اجازت کے بغیر میرے نزدیک نہیں آئیں گے آپ اپنا وعدہ توڑ نہیں سکتے۔۔۔

شام ڈھلنے لگی تھی، پورا دن دونوں نے جنگل میں ہی گزارا، الگ الگ ٹریننگ کرتے ہوئے، یہ وہی جگہ تھی جہاں پر براق اس کے ساتھ پہلے رہتا تھا، اب بھی وہ ٹریننگ کے لیے یہیں پر آتے تھے۔۔۔
کیونکہ ٹریننگ کے لیے یہ سب سے بیسٹ جگہ تھی، جہاں پر ندی میں تیرنا بھی سیکھا سکتا تھا، جنگل میں بھاگنا بھی سیکھا سکتا تھا، کھائی سے نیچے گر کر سنبھلنا بھی سیکھا سکتا تھا اور ساتھ ہی میدانی علاقہ تھا، جہاں پر پیرا شوٹ سے اُڑنا سیکھا سکتا تھا، ہیلی کاپٹر سے نیچے کودنا سیکھا سکتا تھا۔۔۔
اس کی ساری ٹریننگ پوری ہو چکی تھی اب تو صرف ری چیکنگ کر رہا تھا۔۔۔

اور یہ آخری دن تھا اس کی ٹریننگ کا کیونکہ براق سمجھ چکا تھا کہ اب فجر پوری طرح سے خود کو سنبھالنے کے قابل ہو چکی ہے۔۔۔

وہ بہت دنوں سے فجر کے لیے تڑپ رہا تھا، اس دن جذبات میں اس نے کہہ تو دیا کہ وہ اس کے نزدیک نہیں آئے گا۔۔۔

جبکہ یہ اس کے لیے مشکل ترین کام تھا، اپنی بیوی قریب ہو رات کی تنہائی ہو، ایک ہی بستر پر آغوش میں لیے ہوئے، اس پر اپنے شدت بکھیرنے کا حق بھی ہو، اس کے باوجود خود کو روکنا پڑے تو یہ ایک مرد کے لیے موت سے بھی مشکل امتحان ہے۔۔۔

اور اس امتحان سے وہ پچھلے ایک مہینے سے بھی زائد عرصے سے گزر رہا تھا۔۔ مگر آج اس کا خود کو روکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

جب بھی فجر کے ساتھ لیٹتا جسم میں آگ کے لاوے پھوٹتے تھے، پوری رات وہ کیسے گزارتا تھا، یہ صرف اس کا دل جانتا تھا، آج اپنے دل پر جبر کرتے ہوئے تھک چکا تھا، آج رات وہ سوچ کر آیا تھا کہ اسے یہی جنگل میں رہنا ہے۔۔۔

کیمپ میں کینڈل لائٹ ڈنر کا پورا ارینجمنٹ تھا۔۔۔

آج کیمپ پہلے جیسا نہیں تھا۔۔۔ کیمپ کو اندر سے دلہن کی طرح سجایا گیا، ریڈ روز پورے کیمپ کی زمین پر چادر کی طرح بچھائے ہوئے تھے۔۔۔

فجر کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ براق گھر سے پلان کر کے نکلا ہے، اس نے تو ابھی تک کیمپ کے اندر کا ماحول دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔ براق کی تشنگی شدت اختیار کر چکی تھی!!

اس نے بہت دنوں سے اس کے نازک وجود کو محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

بہت دن ہو گئے تھے اس کے لبوں نے اس کی پنکھڑیوں کی نمی کا جام نہیں پیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جذباتوں کی گہری لہریں دیکھتے ہوئے فجر سٹپٹا کر آزادی پانے کو بے قرار تھی۔۔۔ فجر کے چہرے پر جھکتے ہوئے براق کی گرم سانسیں فجر کی گالوں کو جلسا رہی تھیں۔۔۔
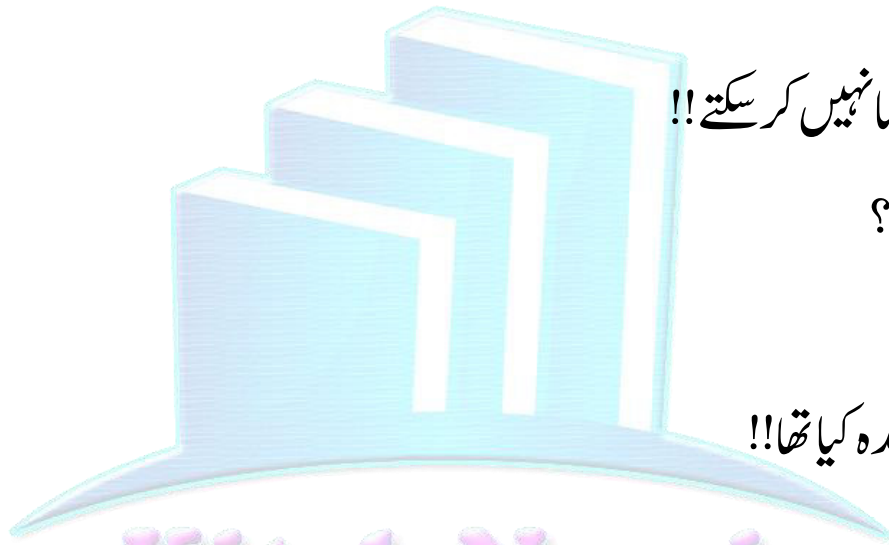
نن۔۔ نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے !!

کیوں نہیں کر سکتا؟؟

آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا!!

آج میں وعدہ توڑ رہا ہوں !!

وعدہ توڑنا اچھی بات نہیں ہوتی !!

کسی کو تڑپانا بھی اچھی بات نہیں ہوتی !!

میں آپ سے محبت نہیں کرتی!!

مجھے فرق نہیں پڑتا میری محبت کافی ہے ہم دونوں کے لیے!!

میں آپ سے نفرت کرتی ہوں!!
حق ہے تمہیں!!

میں ایک دن آپ کی قید سے بھاگ جاؤں گی!!

وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا!!

مار ڈالیں مجھے!!

دونوں مر جائیں گے!!

بہت ظالم ہیں آپ!!

جانتا ہوں!!

کیا ملتا ہے آپ کو مجھے ٹارچر کر کے!!

اس وقت میں تمہیں ٹارچر نہیں کر رہا تم جانتی ہو!!

جس سے پیار نہ ہو اس کی قربت بھی سزا ہوتی ہے!!

یہ بات اپنی دھڑکنوں کو بھی سمجھا دو، جو اشتعال برپا کیے ہوئے میری دھڑکنوں کو بتا رہی ہیں کہ وہ بھی بے قرار ہے قربت کے لیے!!

چھوڑیں مجھے---

وہ یوں اس سے دور ہٹی تھی، جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہے۔۔۔

آج تمہاری زبان کی نہیں تمہاری دھڑکنوں کی بات سن کر دور نہیں ہٹوں گا!!

میری زبان پر جو بات ہے وہی میری دل کی دھڑکنوں میں بھی ہے۔۔۔خود سے اندازے لگانا چھوڑ دیں براق۔۔۔

نگاہیں چُراتی ہوئی کیمپ کی طرف تیزی سے چل پڑی تھی۔۔۔

جس بات کو تمہارا دل نہیں مان رہا کیوں اس بات کے لیے ضدی بنی کی ہوئی ہو!!

اعتراف کر لو کہ میری محبت کے سامنے تمہاری نفرت گھٹنے ٹیکنے لگی ہے!!

کیمپ پاس ہی تھا تو دونوں آگے پیچھے کیمپ کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

میری جان چھوڑ دیں، بس کر دیں، بہت امتحان دے چکی ہوں اور کی ہمت نہیں ہے مجھ!!

کیمپ کے اندر کا منظر دیکھ کر وہ آگ بگولا ہو کر پلٹی، آنکھوں میں آنسوں بھرتے ہوئے ٹپ ٹپ گالوں سے پھسل کر نیچے آ گئے۔۔۔عارض آنسوؤں کی شدت سے ایک دم لال پڑ گئے۔۔۔

کس کو دھوکہ دے رہی ہو مجھے یا خود کو؟؟

کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پوری طرح سے بازوں میں میچ گیا۔۔۔

جس کی پوری زندگی دھوکہ ہو، وہ کسی کو کیا دھوکہ دے گی، مجھے نہیں پتہ کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں!!

نظر چراتے ہوئے اس سے دور ہونا چاہتی تھی، مگر مقابل کی گرفت بہت سخت تھی وہ جھٹپٹا کر رک گئی۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے فجر کہ میں بچہ ہوں جو مجھے سمجھ میں نہیں آرہا؟؟

سب سمجھتا ہوں، سب جانتا ہوں کہ تم زبان سے اعتراف نہیں کرنا چاہتی، اور تم اپنی جگہ رائٹ ہو!!

اس دن تمہارا مجھے روکنا صرف ڈر کی نشاندہی نہیں کر رہا تھا، تمہارا رونا، بار بار مجھے رکنے پر مجبور کرنا، یہ بات ثابت کر رہا تھا کہ تم مجھے سے دور نہیں ہونا چاہتی!!

جھوٹ ہے، سب کا سب جھوٹ!!

آپ کی شخصیت ایسی ہے کہ آپ سے پیار کیا جائے؟؟

آپ صرف نفرت کے لائق ہیں!!

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرخ عارض سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

جبکہ سچائی وہی تھی جو براق کی نظروں نے دیکھا اور دھڑکنوں نے محسوس کیا تھا۔۔۔

جانتا ہوں کہ میں محبت کے لائق نہیں ہوں، نفرت کا حقدار ہوں، میں تو تسلیم کر رہا ہوں، تم بھی مان لو کہ تمہیں اس سب کے باوجود مجھ سے محبت ہو گئی ہے مسز فجر براق!!

اس کی گردن پر لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے اسے اپنی آگ کے لپٹ میں لے رہا تھا۔۔۔

میں آپ سے محبت نہیں کرتی، نہ کبھی اعتراف کروں گی، مر جاؤں گی کبھی نہیں کہوں گی کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں!!

تو پھر ان خوبصورت آنکھوں کو کیوں زحمت دے رہی ہو، کیوں تکلیف میں ہے تمہاری آنکھیں، مت کرو تسلیم، مجھے اپنی محبت میں آج کی رات شدتوں کا حق دے دو!!

براق کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔

میں نفرت کرتی ہوں آپ سے، قریب مت آئیں میرے!!

کہتے ہوئے فجر کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی---

قریب آنا میری مجبوری ہے، مر رہا ہوں میں اس وقت خود کو روک نہیں سکتا، تمہارے بدن کی خوشبو کو محسوس کیے بہت دن ہو گئے ہیں!!

فجر خود تو امتحان سے گزر رہی ہو، میرا امتحان مت لو، میری زندگی مجھ سے پہلے ہی بہت امتحان لے چکی ہے!!

تم میرا سکون ہو کچھ پل سکون کے گزار لینے دو!!

خمار دار آواز، لہجے میں بھاری پن، آنکھوں میں خماری اُترنے لگی تھی---

چینج کرو آج کی رات میری مرضی سے گزرے گی، بہت راتیں تمہاری من مرضیوں کے سامنے خاموشی سے میں نے گزار لی ہیں، آج کی رات کسی طرح کی مزاحمت کھڑی مت کرنا، کوئی فائدہ نہیں ہو گا، وہی ہو گا جو براق چاہتا ہے، اور براق جب اپنی مرضی پر آتا ہے، تم اچھی طرح سے واقف ہو، براق کبھی قدم پیچھے نہیں لیتا اور نہ سامنے والے کو قدم پیچھے لے جانے دیتا ہے---

لہجے میں دھمکی تھی---

اور اگر مقابل کمزور ہو، تو پھر تو بالکل بھی پیچھے ہٹنے کی گنجائش نہیں بچتی!!

آنکھوں میں تنز کے تیر لیے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہی تھی!!

مقابل کو خود پر یقین نہیں ہے، اگر مقابل خود پر غور کرے تو مقابل کمزور نہیں!!

کیمپ کے اندر رکھا ہوا ڈریس اس کے سامنے کیا۔۔۔

اس کو پہنو۔۔۔

میں نہیں پہنوں گی!!

دوبارہ نہیں کہوں گا، پہلے بھی بہت بار تمہیں اپنے ہاتھوں سے پہنا چکا ہوں، آج بھی وہی عمل دہراؤں گا۔۔۔

براق کی دھمکی پر، فجر نے اس کے ہاتھ سے ڈریس پکڑ لیا، ڈریس کے نام پر جو تھا وہ اس سے پہلے بھی کئی بار ایسے ڈریسز پہن چکی تھی، براق کے سامنے اسے حیرت نہیں ہوئی۔۔۔

ڈارک بلو کلر کی ڈریس جس کے کندھوں پر صرف باریک سٹریپ لگے ہوئے تھے، گہرا ٹیپ گلا، کمر پر سٹریپ سے کراس بنا ہوا تھا، پوری کمر صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

دو سیکنڈ کے لیے وہ کیمپ سے باہر گیا تھا کیونکہ فجر اس کے سامنے چینج کرتے ہوئے، پھر کچھ آنا تانی کرتی، اس لیے وہ ٹائم خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

فجر نے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات لیے ڈریس پہن لی۔۔۔

سائیڈ پر لگی ہوئی لانگ سلٹ کے اندر سے اس کی مخملی گوری ٹانگ، تھائز تک باہر دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

بے ہودہ انسان ایسی ڈریسز سے تو اچھا ہے کہ بندہ کچھ بھی نہ پہنے!!

غصے سے بڑبڑائی تھی، کہاں سمپل سے فراک اور شرٹ کرتے پہننے والی فجر کو براق نے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔۔۔

میری جان تھوڑی دیر تک تمہارا یہ شوق ابھی پورا کر دوں گا، تمہارا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔

براق اندر داخل ہوتے اس کی بڑبڑاہٹ سن چکا تھا۔۔۔

اس کے گورے مخملی جسم کو،اس تنگ،چپکے ہوئے نیم دراز لباس میں دیکھ کر،لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ، آنکھوں میں گہرے خماری کے رنگ لیے اس کے قریب ہوا۔۔

خوبصورت تو پہلے ہی بے انتہا تھا،ظالم جب ہلکا سا مسکراتا تو نفرت کرنے والے مقابل کی بھی جان نکالنے کا ہنر رکھتا تھا۔۔ریموٹ کنٹرول اُٹھا کر کیمپ کے اندر رکھے ہوئے ریکارڈر پر رومینٹک سونگ پلے کرتے ہوئے قریب ہوا۔۔

ذرا ذرا بہکتا ہے مہکتا ہے

آج تو میرا تن بدن !!

میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے

اپنی بانہوں میں !!

بھاری ہاتھ بے لباس کمر پر رکھتے ہوئے،اسے اپنے قریب کیے،پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے سونگ کے ہر بول کو نگاہوں سے اس کے دل تک اُتار رہا تھا۔۔

ہے میری قسم تجھ کو صنم

دور کہیں نہ جا

یہ دوری کہتی ہے

پاس میرے آجارے!!

چہرے پر نرم گرم لبوں کے لفظ چھوڑتے ہوئے،اس کے چہرے کو محبت کی آگ میں جھلسا رہا تھا،وہ لبوں سے نفرت کہتے ہوئے،اس کے ہاتھوں میں پگھل رہی تھی،گھماتے ہوئے اس کی پشت اپنے چوڑے سینے سے لگا کر لب کندھوں پر رکھ کر چومتے ہوئے۔۔ہاتھ اس کی دھڑکنوں پر رکھے،ہاتھوں کی حدت محسوس کروا رہا تھا۔۔

وہ سٹپٹا کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ہٹا چکی تھی،دھڑکنوں پر اس کے ہاتھوں کی حدت نے فجر کے دل میں چھپے ہوئے جذباتوں میں اشتعال برپا کر دیا تھا۔۔

براق میں آپ سے سچ میں بہت نفرت کرتی ہوں!!

خود کو یقین دلاؤ،میں تو یقین کر چکا ہوں!!

کانوں کی لو دانتوں سے نرمی سے کھینچتے ہوئے، اس کی دل کی دھڑکنیں سن رہا تھا، اس کے وجود کی گرمی کو اپنے سینے پر محسوس کرتے ہوئے براق کے لب مسکرائے تھے، اپنے بدن کی آگ اس کے نازک وجود میں منتقل کرتے ہوئے، ہاتھ دھڑکنوں پر لے جا چکا تھا۔۔۔

یوں ہی برس برس کالی گھٹا برسے ہم یار بھیگ جائیں!!
اس چاہت کی بارش میں تیری کھلی کھلی لٹوں کو سلجھاؤں میں اپنی انگلیوں سے!!
میں تو ہوں اسی خواہش میں سردی کی راتوں میں ہم سوئے رہیں اک چادر میں!!
ہم دونوں تنہا ہوں نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں!!

براق۔۔۔

ہمم۔۔۔

مجھے مار دیں۔۔۔

جب کسی سے محبت ہو جائے تو خود کو مرا ہوا ہی تسلیم کر لینا چاہیے!!

مجھے آپ سے محبت نہیں ہے!!

نفرت بھی نہیں ہے!!

نفرت ہے بہت زیادہ نفرت ہے!!

میری جان میرے ہاتھوں کے نیچے تمہاری دھڑکنیں میرے نام کے مقدس نغمے بول رہی ہیں کیسے مان لوں کہ نفرت کرتی ہو؟؟

سخت داڑھی والے گال اس کے مخملی گالوں پر رب کرتے ہوئے، لبوں سے لبوں کو چوم کر ہاتھ دھڑکنوں کی نرمیوں کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

پاس رکھے ہوئے سنگل بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے، گہری گرے آنکھیں اس کے بھرے بھرے نشیب و فراز پر تھی۔۔۔

تڑپائیں مجھے تیری سبھی باتیں!!

اک بار آئے دیوانی جھوٹا ہی صحیح پیار توک!!

میں بھولا نہیں حسیں ملاقاتیں بے چین کر کے مجھ کو!!

مجھ سے یوں نہ پھیر نظر روٹھے گا نہ مجھ سے میرے ساتھیا یہ وعدہ کر!!

تیرے بنا مشکل ہے جینا میرا میرے دلبر!!

دھڑکنوں کو بے لباس کرتے ہوئے، دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ لبوں کے نیچے محسوس کرتے ہوئے، براق کے پورے وجود میں آگ کی لپٹیں مزید بڑھنے لگی تھی۔۔۔

بہت دنوں کے بعد اسے فجر کی قربت نصیب ہوئی تھی، وہ دیوانگی کی آخری حد تک دھڑکنوں کو چوم کر نمی کے قطروں کو تشنگی سے پی رہا تھا۔۔۔

فجر کے دونوں ہاتھ بڑھا کے کندھوں پر سختی بنائے ہوئے تھے۔۔۔

دھڑکنوں پر براق کے لبوں کی چُبھن سے وہ سسکنے لگی تھی۔۔

وہ تشنگی مٹا رہا تھا، وہ مچھلی کی طرح مچل رہی تھی۔۔۔

وہ مسرور ہو رہا تھا، وہ مجبور ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شبنم تھی،وہ آگ تھا۔۔۔

مگر خدا کی قسم دونوں کا ملنا نایاب تھا!!

دیوانگی تو ہمیشہ براق کی شخصیت کا حصہ تھی، مگر آج دیوانگی میں جو نشہ تھا،اس کا گہرا اثر فجر پر پڑ رہا تھا،کیونکہ مقابل کی نفرت کی بنیاد براق کی شدت بھری محبت ہلا چکی تھی۔۔۔

جس کو مقابل زبان سے قبول نہیں کرنا چاہتی تھی، مگر دھڑکنوں پر پہرے بھی نہیں لگا پا رہی تھی،جو چیخ چیخ کر بلاج کی دھڑکنوں سے مل کر بغاوت پر اُتری ہوئی تھی۔۔۔

اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگوتے ہوئے گہری گھٹا بن اس پر چھایا ہوا تھا،اس کی سسکیوں کو لبوں سے دباتے ہوئے،شدتوں میں لمحہ بالمحہ اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔اس کی نازک سی انگلیوں کو اپنی سخت انگلیوں میں پھنسائے،دونوں اطراف میں سختی سے جمائے ہوئے تھے۔۔۔

پنکھڑیوں کو شدت سے قید میں لیتے ہوئے،بے تابی سے نمی کے ہر قطرے کو کھینچ کر لبوں سے چوستے ہوئے،اپنے دل کی آگ ٹھنڈی کر رہا تھا۔۔۔

جو کہ مزید بھڑک رہی تھی،کیسی پیاس تھی جو بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

نیٹ کی برائے نام سی ڈریس کو پوری طرح سے ہٹاتے ہوئے،اسے بلینکٹ کے اندر کور کیے،اس کی ہر رعنائی کو چومتے ہوئے اسے سسکاریاں بھرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

خوبصورت جسم کی کوئی رعنائی ایسی نہیں تھی، جہاں براق کے لب اپنی بے باکیاں نہیں دکھا رہے تھے۔۔۔

براق کے ارمانوں کی آگ سے سلگتے ہوئے، لب ہر رعنائی کو پوری شدت اور عقیدت سے چومتے ہوئے، محبت کی حسین رات کا آغاز سے اختتام تک لے جانے کا پورا انتظام کر چکے تھے۔۔۔

وہ اس پر اپنی سخت شدتیں لمحہ بہ لمحہ پڑھاتا جا رہا تھا، وہ تیز سانسیں لیتی ہوئی اس کے ہاتھوں میں تڑپ رہی تھی۔۔۔

چودھویں کی روشن شام کی مانند دونوں محبت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، کل کی صبح کیا پیغام لاتی ہے اس کا تو نہیں پتہ، مگر آج کی حسین رات دونوں کے لیے ہمیشہ شاید یادگار بن کر رہے۔۔۔

فجر اس کی نرم، سخت شدتوں کو سہتی ہوئی، اس کی آغوش میں لپٹی ہوئی ہر دُکھ، ہر غم سے بے نیا تھی، اس وقت وہ ہر نفرت سے بیگانی ہو کر صرف اس کی محبت بھری شدتوں میں ڈوب کر کسی اور ہی دنیا میں گم تھی، جہاں پر نفرت کا نام و نشان نہیں تھا، دو جسم تھے ایک جان تھی، جس میں محبت اور عشق کی خوشبوؤں کا شہر مہکا ہوا تھا۔۔۔ عشق کی خوشبو سے پورے جنگل کی فضا کو مہکا رہی تھی۔۔

....

زمل کے چہرے پر بلاج کے ڈر سے پسینے کی بوندیں چمک رہی تھی۔۔۔بلاج کا چہرہ غصے سے لال پڑ چکا تھا، نظر سامنے سڑک پر گاڑے ہوئے گاڑی کی سپیڈ اتنی تیز تھی کہ جیسے ہوا میں اُڑ رہی ہوں۔۔۔

زمل میں تو ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ بولتی۔۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار اسے بلاج سے اتنا زیادہ ڈر لگ رہا تھا، اس بھائی سے جو ہمیشہ اسے پلکوں پر بٹھا کر رکھتا تھا۔۔۔

بلاج میٹینگ سے جلدی فارغ ہو گیا تھا۔۔۔بلاج کافی دنوں سے زمل کو کالج پک اینڈ ڈراپ کرنے نہیں گیا تھا، تو آج وہ زمل کو لینے جا رہا تھا اور راستے میں اس کی فیورٹ آئس کریم پارلر سے آئس کریم کھلانے کا پورا موڈ تھا۔۔۔

بلاج زمل کو کالج سے لینے آیا تو راستے میں زمل کافی ڈل سی لگ رہی تھی، بلاج کو زمل بہت عزیز تھی وہ بہت پیار کرتا تھا زمل سے، زمل کو زرا سی تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھ سکتا تھا، بچپن سے لے کر آج تک بلاج نے کبھی زمل کو سوتیلی نہیں سمجھا، ایسی کون سی زمل کی خواہش تھی جو بلاج نے پوری نہیں کی۔۔۔

بلاج اکثر زمل کو خود پک اینڈ ڈراپ کرنے آتا، آج کل وہ الیکشن کی وجہ سے کافی زیادہ مصروف تھا، اس کے باوجود بھی جب بھی اسے ٹائم ملتا وہ پہلے سے ہی زمل کو انفارم کر دیتا کہ اسے لینے وہ خود آئے گا۔۔۔

اسے بہت اچھا لگتا تھا زمل کے ساتھ ٹائم گزارنا، زمل کو بہن نہیں بیٹیوں کی طرح بلاج پیار کرتا تھا۔۔۔

مگر آج بلاج کا دل چاہ رہا تھا کہ زمل کا گلا دبا دے، زمل کو چلتی ہوئی گاڑی سے نیچے پھینک کر مار دے، وہ بار بار اسٹیئرنگ پر مکے مار رہا تھا، گاڑی جان بوجھ کر رش کے بیچ میں سے ایسے گزار رہا تھا کہ خدا کرے کہ ایکسیڈنٹ ہو جائے اور وہ مر جائے، وہ برداشت ہی نہیں کر پا رہا تھا زمل کی اس حرکت کو۔۔۔اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ زمل ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے، وہ زمل جس کو اس نے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا اپنے کھلونے دے کر اس کے آنسوں صاف کیے، اس زمل نے آج اتنا بڑا اقدم اُٹھانے سے پہلے ایک بار بھی اپنے بھائی کے بارے میں نہیں سوچا، بلاج کے دماغ کی نسیں پھٹ رہی تھی۔۔۔

وہ زمل جو ہمیشہ چھوٹی سی چھوٹی بات بھی بلاج سے شیئر کر کے سٹیپ لیتی تھی، اس نے اپنے بھائی کی عزت کو اس طرح سے اُچھالا، بلاج عزت کے معاملے میں بہت زیادہ سینسٹو تھا۔۔۔

بلاج کو لوگ جس نظر سے بھی دیکھتے تھے، مگر بلاج اصلیت میں ایسا ہی تھا، عورتوں کی عزت کرنا جانتا تھا، اسے حرام رشتوں سے سخت نفرت تھی۔۔۔

گاڑی جیسے ہی بلاج کی حویلی کے سامنے رکی پہلی بار کا بلاج نے زمل کے ہاتھ کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے گھر کا اندرونی سفر طے کیا تھا، گھر کے کچھ ملازمین نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

زمل بلاج کے خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی، اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا، پورا وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

سامنے ہی صدف بیٹھی ہوئی کوئی اسلامی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔۔۔

تھوڑی سی دین اسلام کی تربیت اپنی لاڈلی بیٹی کو بھی دے دیتی تو اچھا ہوتا۔۔۔

بلاج نے زمل کے بازو سے کھینچتے ہوئے صدف کے آگے لا کر پھینکا، وہ لڑکھڑا گرنے والی تھی کہ صدف نے تھام لیا۔۔۔

کیا بدتمیزی ہے بلا، ہر دن کے ساتھ تم بدتمیز سے بدتمیز کیوں ہوتے جا رہے ہو یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟؟

صدف شدید غصے میں تھی اسے بالکل بلاج کا انداز پسند نہیں آیا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی، سر پر رکھے ہوئے سفید دوپٹے کو سنبھالتے ہوئے، چہرے پر سخت زاویے لیے بلاج کی جانب سوالیاں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ زمل وہیں پاس پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھی ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے روئے جارہی تھی، زمل کی حالت بلاج کے ڈر سے بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

کس قدر شرمناک لمحہ تھا جب ڈاکٹر نے کہا کہ یہ آپ کی کیا لگتی ہیں؟؟

بلاج نے کتنے غرور بھرے لہجے سے کہا تھا۔۔۔

She is my sister!!

مگر دوسرے ہی لمحے چوہدری بلاج کا غرور چکنا چور ہو اگیا۔۔۔وہ آسمان سے زمین پر آگرا تھا۔۔۔

مبارک ہو آپ کی سسٹر پریگننٹ ہیں، ڈائٹ اچھی طرح سے نہ لینے کی وجہ سے ان کا بی پی لو ہے اور اسی وجہ سے ان کا سر چکرا رہا ہے۔۔۔

ان کے کھانے پینے پر خاص توجہ دیجئے شاید یہ اچھی طرح سے ڈائٹ نہیں لے رہی۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہیں آپ؟؟

بلاج نے لیڈی ڈاکٹر کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا، جیسے ابھی لیڈی ڈاکٹر کو کچا چبا جائے گا، ڈاکٹر بیچاری کے توطوطے اُڑ گئے تھے۔۔۔

سر میں نے کچھ غلط نہیں کہا، میں نے تو آپ کو حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔۔۔

میں نے کہا بکواس بند کرو۔۔۔ حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔۔۔

بلاج نے سرد لہجے قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے اسی کی بات کو دہرایا۔۔۔

بلاج کسی شناخت کا محتاج نہیں تھا، بلاج کا تعلق سیاست سے تھا، تو آئے دن بلاج نیوز میں خبروں میں چھایا رہتا تھا۔۔۔ اس لیے لیڈی ڈاکٹر بھی بلاج کو اچھی طرح سے پہچان چکی تھی۔۔۔

یہ نیوز جتنی شوکنگ بلاج کے لیے تھی، اس سے کہیں زیادہ زمل کے لیے تھی,زمل کو تو دور دور تک اندازہ نہیں تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ کافی دنوں سے اپنی طبیعت میں ایک الگ سا بوجھل پن، بدلاؤ محسوس کر رہی تھی، مگر اس طرف تو اس کا دھیان بھی نہیں گیا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے زمل کا دل چاہا کہ اپنے بھائی کی نظروں میں گرنے سے بہتر تھا کہ وہ مر جاتی۔۔۔

اگر بلاج اس سے پیار کرتا تھا، تو پیار تو زمل بھی اپنے بھائی سے بے انتہا کرتی تھی۔۔۔

یہ مجھ سے کیا ہو گیا، سوچ سوچ کر وہ اپنے آپ میں ہی مر رہی تھی۔۔۔

اس کا ٹریٹمنٹ کرو۔۔۔

جی سر۔۔۔

بلاج نے کھا جانے والی نظروں سے زمل کی جانب دیکھتے ہوئے ڈاکٹر سے کہا تھا۔۔۔زمل نے گھبرا کر فوراً نظریں نیچے کر لیں۔۔۔ آنسوں پلکوں کی باڑ توڑتے ہوئے گالوں پر بہنے لگے تھے۔۔۔

سر ان کو ڈرپ لگانی پڑے گی۔۔۔

ڈاکٹر نے کانپتے ہوئے کہا۔۔۔

تو لگاؤ کیا اس کے لیے مجھے سائن کر کے دینے پڑیں گے۔۔۔

نہیں سر صرف آپ کی اجازت چاہیے۔۔۔

تو لاؤ اجازت نامہ میں دستخط کر دوں۔۔۔

نن۔۔ نہیں سر میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

تمہارے مطلب کو سمجھنے کے لیے میرے پاس فضول ٹائم نہیں، جلدی سے ٹریٹمنٹ شروع کرو۔۔۔

جی سر۔۔۔

ڈاکٹر نے زمل کو ڈرپ لگا دی۔۔۔ڈاکٹر ڈرپ لگا کر بلاج کے ڈر سے فوراً اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

بلاج بھی ڈاکٹر کے پیچھے پیچھے اس کے روم میں گیا، تو ڈاکٹر ڈر گئی۔۔۔

کیا بات ہے سر مجھ سے کچھ غلطی ہو گئی؟؟

ڈاکٹر نے گھبرا کر کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں ابھی تک تو نہیں ہوئی، اگر ہو جاتی تو اب تک تمہاری گردن تمہارے جسم سے الگ ہو چکی ہوتی، کیونکہ چوہدری بلاج کے سامنے جو غلطی کرتا ہے بلاج اس کو غلطی پوچھنے کا موقع بھی نہیں دیتا۔۔۔

سر بتائیں میرے لیے کیا حکم ہے۔۔۔میری کیا اوقات سر کہ میں آپ کے سامنے غلطی کرنے کی جرات کروں۔۔۔

بلاج کی دبدبے اور رعبدار پرسنلٹی اور اس کی سٹرانگ پارٹی سے ڈاکٹر کافی گھبرا چکی تھی۔۔۔

یہ بات یہی پر ختم ہو جانی چاہیے، اگر غلطی سے بھی یہ بات ہم تینوں کے درمیان سے باہر آئی تو تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

راتوں رات لوگ غائب ہو جاتے ہیں، پتہ نہیں چلتا کہ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔۔۔

لوگوں کے گھروں میں اچانک سے آگ بھڑک اُٹھتی ہے اور خاندان کا خاندان تباہ ہو جاتا ہے، کبھی کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ آگ کیسے لگی۔۔۔

گاڑی کا اچانک ایکسیڈنٹ ہوتا ہے اور بندہ موقع پر ختم۔۔۔بس اتنا ہی پتہ چل پاتا ہے کہ ایک انجان ٹرک ڈرائیور نے گاڑی کو ٹھوکا اور ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔۔۔

وہ سپارٹ لہجے سے بولتا جا رہا تھا اور ڈاکٹر کی سانس گلے میں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔ڈاکٹر کے حلق سے تھوک نیچے نہیں جا رہی تھی۔۔۔

بلاج کتنا سٹرانگ ہے، اور اس کی طاقت کیا ہے اس بات سے ڈاکٹر انجان نہیں تھی۔۔۔جانتی تھی کہ وہ جو بول رہا ہے وہ سب کروانے کی پوری طاقت رکھتا ہے اور یہی بات وہ اسے سمجھانا چاہ رہا تھا۔۔۔

سس۔۔سر آپ کو میری طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہو گی، میں کبھی اپنا منہ نہیں کھولوں گی۔۔۔پلیز سر آپ مجھ سے اور میری فیملی سے دور رہیے گا، یہ بات یہیں پر ختم ہو گئی نہ میں نے کچھ سمجھا، نہ دیکھا۔۔۔

اصل میں بلاج کے ری ایکٹ سے ڈاکٹر سمجھ چکی تھی کہ اس کی سسٹر کی شادی نہیں ہوئی۔۔۔ایسی خبر سن کر بلاج کا ری ایکٹ نارمل تو کبھی نہیں ہو سکتا تھا، مگر اس سے جو غلطی ہو گئی تھی اسے کور کرنے کے لیے ڈاکٹر کو دھمکانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔ سمجھدار ہو بہت جلدی میرا اشارہ سمجھ گئی ہو۔۔۔

آج کل پرسوں 10 دن 15 دن ایک مہینہ ایک سال یا 100 سال بعد بھی یہ خبر باہر آئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

آج کے بعد ہمیشہ میرے بندوں کی نظر تم پر رہے گی یہ بھولنا مت۔۔۔

انگلی دکھاتے ہوئے وارننگ دے کر طوفان کی طرح روم سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ ڈاکٹر پاس پڑے ہوئے پانی کے گلاس کو اُٹھا کر گٹا گٹ گلے میں انڈیل گئی۔۔۔

....

بلاج کیا ہو گیا ہے کیوں تم زمل چلا رہے ہو؟؟

حور اپنے روم میں تھی جب اس نے محسوس کیا کہ باہر ٹی وی لاؤنج سے بلاج کے چیخنے کی آوازیں آرہی تھی، وہ تیزی سے اپنے روم سے باہر آئی جب حور نے دیکھا کہ بلاج قہر برساتی نظروں سے زمل کو دیکھ رہا ہے، جیسے وہ ابھی اس کو گولی مار دے گا۔۔اس سے پہلے کہ حور کسی معاملے کی تہہ تک پہنچ پاتی بلاج نے ایک بار پھر سے زمل کا بازو کھینچتے ہوئے اپنی ماں کے کمرے کا رخ کیا۔۔

بلاج کیا کر رہے ہو، کہاں لے کے جا رہے ہو زمل کو، پاگل تو نہیں ہو گئے، کیوں تماشہ لگا رہے ہو گھر میں اپنا بھی اور ہمارا بھی؟؟

صدف بھی چلاتی ہوئی اپنے بیٹے کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔

تماشہ تو آپ کی بیٹی نے لگا دیا ہے۔۔۔

وہ کہتے ہوئے زمل کو کھینچتے ہوئے ساتھ لیے جا رہا تھا، حور کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔وہ دونوں بلاج کے پیچھے پیچھے بھاگتی جا رہی تھی، بلاج زمل کو بازو سے کھینچتا ہوا اپنی ماں کے کمرے تک لے آیا، بیڈ پر پٹخنے والے انداز سے پھینکا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا صدف نے پہلی بار بلاج پر ہاتھ اُٹھایا۔۔چٹاخ کی آواز سے تھپڑ بلاج کے گال پر مارتے ہوئے شدید غصے والی نظروں سے دیکھا۔۔

حور منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے حیران کن نظروں سے دیکھے جارہی تھی، معاملہ سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا تھا، نہ تو آج سے پہلے حور نے کبھی بلاج کو زمل پر اس طرح غصہ کرتے دیکھا، نہ کبھی اس نے پھوپو کو یوں بلاج پر ہاتھ اُٹھاتے دیکھا، یہ سب کچھ پہلی بار دیکھنے کو حور کو مل رہا تھا، حور ہوش و حواس کھو دینے کے درپے تھی۔۔۔

حور نے جلدی سے روم کا دروازہ بند کر دیا، تاکہ باہر ملازمین ان کے بیچ میں ہونے والے اس مسئلے کو سن نہ سکیں۔۔۔

یہ تھپڑ اگر آپ نے اپنی بیٹی کے منہ پر بھی رسید کیا ہوتا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔

بلاج کی آنکھوں میں اس قدر غصہ اور قہر تھا کہ آنکھیں شدید لال ہو گئی تھی۔۔۔

پہلی بار حور کو بہت خوف آرہا تھا، بلاج کا چہرہ غصے کی شدت سے لال انگارہ ہو گیا، دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے چہرہ اِدھر اُدھر گھما کر وہ لمبی لمبی سانس لے رہا تھا۔۔اس سے بات نہیں کی جارہی

تھی، ایک طرف تو اسے زمل کی پر شدید غصہ تھا، دوسری طرف اپنی ماں کے تھپڑ کا غصہ۔۔۔اس کی ایسی انسلٹ آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اسے دُکھ ہوا تھا اس بات کا کہ زندگی میں پہلی بار اس نے زمل پر غصہ کیا اور اماں نے اس پر ہاتھ اُٹھا دیا تھا۔۔۔

میری بیٹی نے آخر ایسا کیا کیا ہے جو تم اس کے ساتھ ایسا رویہ استعمال کر رہے ہو؟؟
اور تم نے سوچ بھی کیسے لیا کے باپ کے ہوتے ہوئے تم زمل کے ساتھ ایسا رویہ استعمال کرو گے اور میں برداشت کروں گی؟؟
بلاج میں نے تمہاری ہر بات ہر بد تمیزی کو نظر انداز کیا، مگر تم زمل کے ساتھ ایسا سلوک کرو گے میں کبھی برداشت نہیں کروں گی۔۔۔

بہتر ہو گا ذرا اپنی بیٹی سے بھی پوچھ لیں کہ اس نے ایسا کیا گُل کھلایا ہے جس کی وجہ سے اتنے سالوں میں پہلی بار اس کے ساتھ یہ رویہ استعمال کر رہا ہوں۔۔۔افسوس ہے مجھے کہ آپ اب تک اپنے بیٹے کو

سمجھ ہی نہیں سکی، جس بہن کو میں نے پلکوں پر بٹھائے رکھا، اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو پورا کیا، اگر آج اس پر غصہ کیا تو انعام میں تھپڑ ملا۔۔۔

کیسے بھول گیا کہ بلاج تو کبھی بھی آپ کے لیے خاص نہیں تھا، کبھی آپ کو اپنا شوہر عزیز ہو گیا اور آپ بھول گئی میرے بابا کو، اور کبھی آپ کو اپنی بیٹی عزیز ہو گئی اور بھول گئی اپنے بیٹے کو۔۔۔

بلاج ایسا نہیں ہے غلط الزام مت لگاؤ مجھ پر۔۔۔

ایسا ہی ہے اماں جان، آج کے بعد تو شک کی گنجائش بھی نہیں رہے گی۔۔۔

مجھ سے پوچھنا تک گوارا نہیں کیا کہ میں نے ایسا کیوں کیا، کیسے پوچھتی جب بھروسہ ہی نہیں تو پوچھنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی، اپنے دل میں یہ سوچ لیا کہ سوتیلا بھائی ہے یہی غلط ہو گا۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تم ایسا کیوں کر رہے ہو، مگر تم سن کہاں رہے تھے میری بات۔۔۔

چلو اب بتاؤ کیا کیا ہے زمل نے جس کی وجہ سے تم یہ جاہلوں والا رویہ استعمال کر رہے ہو؟؟

صدف تجسس بھری نگاہوں دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

حور زمل کے پاس بیٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے اس کے آنسوں صاف کر رہی تھی۔۔۔

دور ہو جاؤ میں تمہاری جان لے لوں گا اگر تم اس کے نزدیک بھی بیٹھی تو، یہ اس محبت کے لائق نہیں، جس نے اپنے بھائی کی محبت کی کوئی لاج نہیں رکھی وہ کیا تمہاری محبت کی کیا قدر کرے گی۔۔۔

بلاج نے حور کے بازو سے کھینچ کر اسے زمل سے دور کر دیا۔۔۔

بلاج بس کر دو مجھے بتاؤ گے کہ ہوا کیا ہے، کیوں میرا بی پی ہائی کر رہے ہو؟؟

اب تو صدف کو سچ میں بہت ٹینشن ہونے لگی تھی، یہ سچ تھا کہ بلاج نے کبھی زمل پر غصہ نہیں کیا تھا، مگر آج اس کا غصہ اُترنے کا نام نہیں لے رہا تھا، مطلب بات بہت بڑی تھی۔۔۔

نہیں بتا سکتا میں اپنی اس بیٹی سے پوچھیں کہ اس نے کیا کیا ہے۔۔۔

کھا جانے والی نظروں سے زمل کی جانب دیکھتے ہوئے اشارہ کیا۔۔۔

بھائی۔۔۔ آپ میری بات سنیں میں نے کچھ غلط نہیں!!

شٹ اپ---بکواس بند کرو اپنی---تمہیں شرم نہیں آرہی یہ کہتے ہوئے کہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا---اب بھی تم میں اتنی ہمت باقی ہے کہ تم میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بول سکتی ہو کہ تم نے کچھ نہیں کیا---

بلاج نے آگے بڑھ کر اس کی گردن دبانی چاہی تھی کہ حور نے آکر بلاج کا ہاتھ تھام لیے---

بلاج کیا ہو گیا ہے، کیوں تم زمل پر اتنا غصہ ہو، ایسا بھی اس نے کیا کر دیا ہے، اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی ہے، تو اس سے بیٹھ کر سلجھایا جا سکتا ہے، ایسے اپنے ہی گھر کی بیٹی کا تماشہ بنانا کوئی اچھی بات نہیں ہے---

تمہیں مجھے گیان دینے کی ضرورت نہیں اتنی عقل ہے مجھ میں---

سمجھ تو حور کو بھی نہیں آرہی تھی کہ وہ بھائی جو کبھی زمل کی بڑی سی بڑی غلطی پر بھی اس طرح ناراض نہیں ہوتا تھا آج کیوں وہ آگ کا گولا بنا ہوا ہے---

غلطی کی ہوتی تو بلاج معاف کر دیتا---

مگر اس---نے---تو---گناہ کیا---ہے---

لفظوں کو چھپاتے ہوئے بولا۔۔۔

بلاج میرے دماغ کی نس پھٹ جائے گی، مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے؟؟

صدف رونے لگی تھی۔۔۔

نہیں بتا سکتا، میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ میں اپنی زبان سے بتاؤں کہ میری بہن نے کیا گل کھلایا ہے۔۔۔

اسی سے پوچھیں کہ اس نے ایسا کیا کیا ہے کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔۔۔

سسکیاں لے کر روتی ہوئی زمل اپنی نظریں گود سے اُٹھا ہی نہیں رہی تھی، کیسے بتاتی کہ اس کا بھائی غلط نہیں، بے شک زمل نے ایسا گناہ نہیں کیا تھا، مگر اپنے بھائی کی نظروں میں اس وقت وہ گناہ گار تھی اور یہ بات وہ خود بھی جانتی تھی۔۔۔

زمل مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟

کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے صدف بولی اس کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

میں نے کہا بتاؤ کیا ہوا ہے ؟؟

صدف چلائی تھی۔۔۔

مم۔۔مم۔۔میں۔۔پریگن۔۔۔۔پریگنینٹ ہوں۔۔۔

یہ بات سن کر صدف کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔

ایسے لگا جیسے کھولتا ہوا سیسا کسی نے ان کے کانوں میں ڈال دیا ہو،پاس کھڑی ہوئی حور پھٹی ہوئی آنکھوں سے ایک ٹک زمل کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

منہ پر دونوں ہاتھ رکھے وہ دیوار کے ساتھ لگ کر حیرانی سے دیکھ رہی تھی کہ یہ زمل نے کیا کہا ہے،اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

صدف کا ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے زمل کی گال سے ٹکرایا۔۔۔چٹاخ کی آواز سے زوردار تھپڑ زمل کی گال پر پڑا تھا۔۔۔

ایک نہیں دو نہیں بے شمار تھپڑوں کی بارش زمل کے چہرے پر پڑتی گئی۔۔۔

پھوپھو پلیز چھوڑ دیں۔۔۔

حور نے آگے بڑھ کر اپنے پھوپھو کے ہاتھ تھامے۔۔۔

کیسے چھوڑ دوں، اس کو شرم نہیں آئی؟؟

صدف نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

سس۔۔ سو۔۔ سوری اماں۔۔۔

تمہاری سوری سے کیا میں اپنے بیٹے کے سامنے سر اُٹھانے کے لائق بچی ہوں۔۔۔

اماں غلطی ہو گی معاف کر دیجیے۔۔۔

زمل اُٹھ کر اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

زمل تم اُٹھ کر اوپر بیٹھو۔۔۔

حورا سے کندھے سے پکڑ آنسو صاف کرتی ہوئی بیڈ پر بیٹھا چکی تھی---

پھوپھو پلیز جو کچھ ہو گیا ہے اس کا تماشہ بنانے سے بہتر ہے کہ ہمیں بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہیے---

اوئے سیانی چپ کر جاؤ گی تو زیادہ بہتر ہو گا---یہ مسئلہ نہیں ہے اس نے ہمارے لیے مصیبت کھڑی کر دی ہے، جس کا ہمارے پاس کوئی حل نہیں---

تم اس کا نام بتاؤ اگر اس کے میں نے ٹکڑے نہ کر دیے تو میرا نہ چوہدری بلاج نہیں---

بتاؤ کون ہے وہ بے غیرت جس نے چوہدری بلاج کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی جرات کی؟؟

بلاج کی دھاڑ پر زمل دبک کر سکرول کرتی ہوئی پیچھے ہو گئی---

کون ہے---وہ---مجھے اس کا نام بتاؤ؟؟

بلاج پھر سے چلایا---زمل کے کانپتے ہونٹوں سے بتانے کی ہمت نہیں ہو رہی---

زمل---کیا---اذلان؟؟

ایک دم سے صدف کے غصے سے بھرے دماغ نے کام کیا تو اس کے دماغ میں فوراً سے اذلان کا نام آیا۔۔اسے یاد آیا کہ اس رات وہ اذلان کے ساتھ آفس اکیلی تھی۔۔۔

زمل نے آہستہ سے روتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔۔

حور جو بلاج کے غصے اور گھبراہٹ کی وجہ سے سوچ ہی نہیں پائی تھی کہ یہ اس کا بھائی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

بلاج کے ڈر سے حور کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔معاملہ تو حور کی سوچ سے بھی کہی زیادہ سنگین ہو گیا تھا۔۔۔

اس وقت بلاج کے غصے سے وہ جتنی خوفزدہ تھی۔۔اذلان کا نام سن کر بلاج کیا ری ایکٹ کرے گا، یہ سوچ کر حور کی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

کہاں پھنسا دیا اذلان بھائی آپ نے، یہ نکاح میری پروٹیکشن کے لیے کیا تھا، یہاں تو مجھے آپ کو پروٹیکٹ کرنے کے بارے میں سوچنا پڑے گا۔۔۔

حور نے غصے سے دماغ میں سوچا۔۔۔

کیا کہا۔۔۔ازلان؟؟

بلاج نے چونک کر اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔

میں اس کی جان لے لوں گا۔۔۔

ازلان کا نام سنتے ہی بلاج کے غصے نے شدت پکڑی مٹھیاں میچتے ہوئے، آنکھوں سے انگارے برساتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے ہمیشہ سے ہی آپ کے بھتیجے زہر لگتے تھے اور ازلان تو انتہا سے زیادہ بُرا لگتا تھا، یہ وہی آپ کے بھتیجے ہیں نا جن کے آپ گُن گاتی تھی۔۔۔

میرے بھتیجے یہ اور میرے بھتیجے وہ۔۔۔میرے بھتیجے شراب نہیں پیتے، بُرے کام کو ہاتھ نہیں لگاتے، ہمیشہ میرے سامنے تعریفوں کے پل باندھتی تھی، یہ کیا کیا بے غیرت نے۔۔۔اس پر تشریح کر سکتی ہیں؟؟

صدف شرم سے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

میرے بھتیجے شراب کو ہاتھ نہیں لگاتے۔۔۔ہاں میں پیتا ہوں شراب مگر شراب پی کر بھی مجھے اتنا ہوش ہوتا ہے کہ گھر کی عزتوں پر ڈاکے نہیں ڈالے جاتے۔۔۔

بلاج خاموش ہو جاؤ، یہ معاملہ بہت نازک ہے، بہن ہے تمہاری۔۔۔اس طرح چیخ کر کیوں گھر کے ملازمین کے سامنے گھر کا تماشہ بنا رہے ہو، کیوں گھر کی عزت کو اُچھال رہے ہو، بلاج میں جانتی ہوں اس نے جو کیا وہ غلط ہے۔۔۔

اماں آپ کو لگتا ہے جو اس نے کیا وہ غلط ہے، اب تو ہوش میں آ جائیں یہ گناہ ہے۔۔۔
ہوش میں آئیں اور دیکھیں یہ ہماری عزت کا جنازہ نکال چکی ہے۔۔۔کہیں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔یا پھر آپ بھی روایتی ماؤں کی طرح اپنی بیٹی کے گناہ پر پردہ ڈال رہی ہیں۔۔۔

خاموش ہو جاؤ بلاج چلاؤ مت۔۔۔پہلے پوری حقیقت سن لو اس کے بعد فیصلہ کرنا۔۔۔غلطی کی ہے گناہ نہیں ہے، جب گناہ نہیں تو گناہ کیسے کہوں؟؟

اماں کس مٹی کی بنی ہوئی ہیں، کیوں سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ بولنے کی ہمت آپ میں نہیں ہے، اس نے عزت کا جنازہ نکال دیا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ اس نے گناہ نہیں کیا۔۔۔

افسوس ہے مجھے آپ کی سوچ پر۔۔۔

بلاج مٹھیاں میچتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

مگر گنہگار وہ آپ کا خون ہے، آپ کا بھتیجا ہے، تو آپ اس پر الزام کیسے آنے دے سکتی ہیں، پھر چاہے آپ کے بھتیجے نے ہماری عزت کو نیلام کر دیا ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

شوہر ہے اس کا۔۔۔ نکاح کیا ہے اس نے زمل کے ساتھ !!

مگر پھر بھی یہ سب غلط ہے میں اس بات کو تسلیم کرتی ہوں۔۔۔

بلاج کے سر پر صدف نے بم دھماکہ کیا تھا۔۔۔ بلاج کچھ لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔۔۔ پھٹی ہوئی آنکھوں سے، حیرانی سے ماں کی طرف دیکھے جا رہا تھا، اسے یقین نہیں آ رہا تھا جو کچھ اس کی ماں نے کہا وہ سچ ہے۔۔۔

کیا کہا آپ نے ؟؟

متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نکاح ہوا ہے، میں جانتی ہوں ان کے نکاح کے بارے میں۔۔۔

واہ واہ واہ۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔

یعنی کہ سارا خاندان ملا ہوا ہے، افسوس ہے مجھے کہ میری ماں اس سب میں شامل تھی۔۔۔

دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے مارتے ہوئے بلاج نے تنزیہ انداز سے کہا۔۔۔

بلاج بیٹا تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو، میں تمہیں سب بتانا چاہتی تھی۔۔۔

کب کب بتانا چاہتی تھی؟؟

بیچ میں ہی بلاج بات کو کاٹتے ہوئے جواب طلب نظروں سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

میرے سر میں خاک ڈالنے کے بعد، یا میری عزت کا جنازہ نکلنے کا انتظار فرما رہی تھی۔۔۔

بلاج بیٹا میں ڈرتی تھی کہ جب بھی تمہیں بتاؤں گی تم بہت غصہ کرو گے، بہت بار کوشش کی کہ میں تمہیں بتادوں، بس ہمیشہ تمہارے غصے کے ڈر سے خاموش ہو جاتی تھی۔۔۔

بس کر دیں اماں۔۔۔بس کر دیں، اب مزید مجھے بے وقوف مت بنائیں۔۔۔

ہاتھ اوپر اُٹھاتے ہوئے فل سٹاپ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

واہ چوہدری بلاج تجھے تیرے اپنے ہی گھر کے لوگ بے وقوف بنا رہے ہیں اور تجھے پتہ نہیں چلا۔۔۔کتنا بڑا بے وقوف ہے تو۔۔۔

بلاج تنزیہ نظروں سے ماں کو دیکھتا ہوا پاگلوں کی طرح ہنس رہا تھا۔۔۔

میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔۔۔بلاج گھر میں رکھے ہوئے فضول سامان کی طرح ہے، جسے وقت آنے پر صرف استعمال کیا جاسکتا ہے اور بس واپس اسے سٹور میں رکھ دیا جائے۔۔۔

بلاج کے ایک ایک الفاظ سے صدف تل تل مر رہی تھی۔۔۔

کیسے وہ اپنا سینہ چیر کر دیکھاتی کہ وہ اپنے بیٹے سے کتنا پیار کرتی ہے، کیسے بتاتی کہ جو کچھ ہوا۔۔بس ہوتا چلا گیا، اس کا سب میں کوئی ہاتھ نہیں، وہ تو بس صحیح وقت آنے کا انتظار کر رہی تھی، جب وہ بلاج کو بتا پاتی۔۔۔

کیا کیا اماں آپ نے؟؟

میرے تو پہلے ہی سب رشتے کھوکھلے تھے، لے دے کر صرف ایک میرے پاس ایک بہن کا رشتہ تھا۔۔وہ بھی آج آپ نے چھین لیا۔۔۔

بلاج کی آنکھوں کے لال کناروں پر پانی جمع ہونے لگا تھا۔۔بلاج اندر سے کتنا سینسیٹیو تھا، یہ تو حور کو آج پتہ چلا تھا، بلاج کے اندر کا درد اس کے چہرے پر نظر آرہا تھا۔۔۔

نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے۔۔۔

صدف نے آگے بڑھ کر بلاج کے چہرے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا، بلاج نے ہاتھ جھٹکتے ہوئے پیچھے کر دیا۔۔۔

ہونٹوں پر زبان پھیری، درد اور غصے سے بلاج کے حلق سے ہونٹ تک خشک ہو چکے تھے۔۔۔

جب آپ کو اپنی بیٹی کا رشتہ اپنے بھتیجے سے کرنا تھا، تو کم سے کم بتا ہی دیتیں، یہ چوری نکاح کر کے آپ نے کیا ثابت کرنا چاہا ہے؟؟

ٹھنڈک پہنچائی اپنے بھتیجے کے دل کو کہ بلاج کی کوئی اوقات نہیں ہے، بلاج تو فضول ہے، بلاج کا اپنی بہن پر کوئی حق نہیں، کیونکہ وہ سوتیلا بھائی ہے۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح بولتا جا رہا تھا، اور آنسو اس کی آنکھوں کے کناروں سے زبردستی نکل کر داڑھی میں جذب ہونے لگے تھے۔۔۔

بلاج اپنے آنسو دکھانا نہیں چاہتا تھا، بے دردی سے اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے صاف کیا۔۔اس کے لیے توہین تھا عورتوں کے سامنے رونا، وہ تو مردوں کے سامنے بھی کبھی نہ روتا، مگر اس وقت اس کا دل بہت ٹوٹا ہوا تھا، آنسو بے اختیار آنکھوں کے باندھ توڑتے ہوئے نکلتے آ رہے تھے، آنکھیں سرخ انگارہ بن چکی تھیں۔۔۔

بلاج کے چہرے پر اس قدر درد تھا کہ صدف اور حوریہ کا دل پھٹ رہا تھا، جس انداز سے بلاج بات کر رہا تھا، ایک دم بلاج کا لہجہ غصے سے بدل کر درد بھرا ہو گیا تھا۔۔۔

جب تک اسے نکاح کا پتہ نہیں چلا تھا،اسے زمل پر غصہ تھا، مگر جب نکاح کا پتہ چلا تو اس کے دل میں درد ہی درد بھر گیا تھا کہ اسے فضول سمجھا گیا،اس کی بہن کی زندگی کا فیصلہ کرنے سے پہلے اس سے کسی نے پوچھنا ضروری نہیں سمجھا،اس بات کا درد بلاج برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

زمل سر جھکائے آنسوؤں سے روئے جا رہی تھی،اس کو افسوس تھا اپنے کیے پر،وہ بھائی جس نے آج تک سوتیلا اور سگا لفظ زبان پر لانا تک گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔

جس لفظ کو کہنا وہ گناہ سمجھتا تھا،اگر کوئی غلطی سے یہ لفظ بول دیتا تو بلاج اس کی جان کا دشمن بن جاتا تھا، مگر آج اسی بھائی نے اسے سوتیلا کہہ دیا۔۔۔وہ پچھتا رہی تھی کہ کیوں گئی تھی اس دن وہ آفس،کیوں اس نے اذلان کو نہیں روکا،کیوں وہ اپنے بھائی کے لیے آج شرمندگی کا باعث بن گئی ہے۔۔۔اس کے بس میں ہوتا تو آج وقت کو واپس موڑ کر لے آتی۔۔۔

بلاج تم بیٹھو میں تمہیں ساری بات بتاتی ہوں۔۔۔تم ایسا مت سوچو، تم میری جان ہو، بلاج میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں، صرف تمہیں ڈر کی وجہ سے نہیں بتایا، تم سے چھپانا میرا کوئی مقصد نہیں تھا۔۔۔

صدف نے بلاج کا ہاتھ تھام کر بیٹھانا چاہا تھا۔۔۔

ہاتھ مت لگائیے گا مجھے، سب ختم ہو گیا، آج میرے لیے اس گھر میں سب کچھ ختم ہو گیا ہے، گھر آپ کا، شوہر آپ کا، مائیکا آپ کا، بھتیجے آپ کے اور میں کچھ بھی نہیں۔۔۔نہ میں آپ کا اور نہ یہاں پر کچھ میرا ہے، تو کیوں ہوں میں یہاں پر؟؟

لمبی سانس کھینچتے ہوئے بلاج اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر آج بلاج کے اندر پھر بچپن والا بلاج تڑپ رہا تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ سب کچھ اس سے چھین لیا گیا ہے،اس کی ماں اس سے چھین لی گئی ہے،اس کی بہن کو اس سے چھین لیا گیا ہے،اس کی دنیا ختم ہو گئی ہے اس کے جینے کا کوئی مقصد نہیں۔۔۔

بلاج تم بیٹھ کر پھوپھو کی بات تو سنو!!

واؤ حور بے بی میں تمہیں کیسے بھول گیا،تم بھی ان کی ٹیم میں شامل ہو،یعنی کہ میری بیوی بھی میری نہیں۔۔۔

او مائی گاڈ۔۔۔میں کتنا بد قسمت ہوں یار۔۔۔

ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بلاج کا درد کمرے میں بیٹھی ہوئی تینوں عورتوں سے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ بلاج کا ایسا ٹوٹا ہوا روپ ان تینوں عورتوں میں سے آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔سب لوگ صرف اکڑو،روعبدار،ایٹیٹیوڈ والے بلاج کو جانتے تھے۔۔۔اس سافٹ دل والے بلاج کو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

بلاج تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو؟؟

اچھا یعنی کہ میں ایسا بھی نہیں کہہ سکتا یہ حق بھی نہیں میرے پاس؟؟

سوری معاف کر دو۔۔۔ حور بے بی پلیز اس غلطی کی سزا اپنے بھائیوں سے مت دلوانا، پہلے ہی دیکھو تمہارے بھائی اور تمہاری پھوپھو جان نے مل کر مجھے کتنی بڑی سزا سنا دی ہے۔۔۔

یہ جانتے تھے کہ بلاج ان کے سامنے جھکے گا نہیں، تو جھکانے کا انداز چیک کرو، مزید تمہارے بھائیوں سے میں پنگا نہیں لے سکتا، بلاج کو جھکانے کے لیے گھر میں لوگ موجود ہیں، تو پھر باہر والوں سے کیا شکوہ۔۔۔

نظریں اپنی ماں اور بہن پر تھیں، تنزیہ نظروں سے دیکھ کر سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے سرخ لال انگارہ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بلاج آج پلیز ایسے مت بولو۔۔۔

بلاج پلیز میری بات تو سنو۔۔۔

بلاج کا ہاتھ تھامتے ہوئے حور نے پہلی بار بلاج کے لیے کوئی سافٹ کارنر محسوس کیا تھا۔۔۔پہلی بار حور کا دل بلاج کے لیے اس قدر نرم تھا کہ وہ کسی بھی طرح سے بلاج کے آنسوں صاف کر کے اس کے درد کو سمیٹنا چاہتی تھی۔۔۔

بلاج کی حالت دیکھ کر حور خود بھی رونے لگی تھی۔۔۔

بلاج جب چیختا تھا تو یہ ان کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی، مگر بلاج کا ایسا روپ ان کے لیے بالکل الگ تھا۔۔۔

میں تمہاری بات ایک شرط پر سنوں گا!!

کیا؟؟

صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں نکاح کا پتہ تھا یا نہیں۔۔۔ جھوٹ مت بولنا حور سچ بتا دو، تمہاری تمام خطائیں معاف کر دوں گا، تمہارے اور میرے درمیان کی دشمنی بھی ختم کر دوں گا۔۔۔

بلاج کی آنکھوں میں اُمید تھی وہ سننا چاہتا تھا کہ حور اس سے کہے کے وہ نکاح کے بارے میں نہیں جانتی تھی۔۔۔بلاج اپنے دل کو تسلی دینا چاہتا تھا کہ کوئی تو ہے جو اس کا اپنا ہے۔۔۔

بولو حور کیا تمہیں نکاح کا پتہ تھا یا نہیں۔۔۔

میں نے کہا بتاؤ۔۔۔ تمہیں نکاح کا پتہ تھا یا نہیں۔۔۔

تین بار پوچھنے کے بعد جب حور نے جواب نہیں دیا اور نظریں جھکائے رکھی تو، اب کی بار بلاج زور سے چیخا، حور دبک کر پیچھے ہو گئی۔۔۔

پپ۔۔۔پپ۔۔۔پتہ تھا۔۔۔

شاباش یہی پتہ کرنا تھا، ایک پل کے لیے دل نے کہا کہ حور بے بی ایسا نہیں کر سکتی، مگر پاگل تھا میں، کیسے سوچ لیا حور بھی تو اس بے غیرت کی بہن ہے۔۔۔

میری اماں کی بھتیجی ہے، خون کے رشتے ہیں تو میرے ساتھ حور کیوں مخلص ہو کر رہے گی۔۔۔

وہ سب تمہارے خونی رشتے ہیں اور میں تو تمہارا دشمن ہوں، کوئی دشمن سے دوستی کیوں نبھائے گا، کتنا پاگل ہوں میں، اتنی سی بات میری سمجھ میں نہیں آئی، سوال ہی تم سے غلط کیا۔۔۔

بلاج اتنی غلط فہمیاں اچھی نہیں ہوتیں، موقع تو دو کہ تمہیں میں اپنی صفائی میں کچھ بول سکوں۔۔۔

حور آج سچ میں اپنی سچائی بتانا چاہتی تھی کہ اسے بھی رخصتی والے دن پتہ چلا تھا، اس کے بعد کئی بار اسے بتانے کی کوشش کی، مگر معاملات خراب نہ ہو جائیں اس ڈر سے خاموش ہو جاتی۔۔۔

مجھے کسی سے کوئی صفائی نہیں چاہیے، میں کون ہوتا ہوں صفائی لینے والا، میری طرف سے تم بھی آزاد ہو اور یہ دونوں بھی آزاد۔۔۔

حور کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے اس سے دور ہو گیا۔۔۔

اماں آپ کی بیٹی، آپ کی مرضی، جو مرضی اس کے بارے میں فیصلہ کریں۔۔۔

زمل مجھے معاف کر دینا میرا کوئی حق نہیں تھا تم پر، میں نے تمہیں ٹارچر کیا، اس کے لیے مجھے معاف کر دو۔۔۔

دور کھڑا رہتے ہی زمل کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔۔

بھائی پلیز ایسا مت کہیں۔۔۔

بلاج نے ہاتھ اُٹھا کر خاموش کروا دیا۔۔۔

بلاج کیوں تم ایسی باتیں کر رہے ہو، تمہیں اس پر پورا حق ہے، جو کرنا چاہتے ہو کر لو، تم نکالو اس پر اپنا غصہ، مگر یہ لفظ مت بولو بلاج۔۔۔

صدف تڑپ کر اپنے بیٹے کے قریب آئی۔۔۔

پلیز یہ ایمو شنل ڈرامہ میرے ساتھ مت کریں، میری کیا حیثیت ہے آج میں جان چکا ہوں، اس سے زیادہ آپ کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر بے وقوف نہیں بننا چاہتا۔۔۔

میں کیوں یہاں کھڑا ہوں، میں تو تم لوگوں کا اپنا نہیں ہوں اور غیروں سے دور رہنا چاہیے۔۔۔

بلاج کا رویہ اس قدر ٹوٹا ہوا تھا کہ حور، زمل اور صدف رو رو کر بے حال ہو رہی تھیں۔۔۔

وہ تینوں جانتی تھی کہ وہ اپنی جگہ غلط نہیں ہے،اس نے زمل کو بہت پیار کیا،ہمیشہ سگی بہنوں سے بڑھ کر زمل کو پیار کیا اور اس کے سامنے ایک کے بعد ایک چیز آتی چلی گئی،تو اس کا ری ایکٹ بالکل صحیح تھا۔۔

بلاج بیٹا میری بات سنو،میں تمہاری ماں ہوں،تم سے بڑھ میرے لیے کچھ نہیں،میں سب کچھ سمجھاتی ہوں۔۔۔

چھوڑ دیں اماں،خدا کے لیے اس سے پہلے کہ میں کوئی بد تمیزی کروں اور اللہ کی ذات کے سامنے گنہگار ثابت ہو جاؤں دور رہیں مجھ سے۔۔۔

میں آج کے بعد آپ کو کچھ نہیں کہوں گا،آپ کی بیٹی آپ کی مرضی،بس آپ سب لوگ مجھ سے دور رہنا۔۔

حور بے بی میری طرف سے تم آزاد ہو،جب چاہوں اپنے مائکے جا سکتی ہو۔۔

حور کی جانب نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا،حور تڑپ گئی تھی بلاج کی بات سے،اس نفرت کی جنگ میں کب بلاج اس کی دھڑکنوں پر راج کرنے لگا تھا،اس کا احساس حور کو آج ہوا۔۔

وہ اپنی ماں کے ہاتھ سے ہاتھ چُھڑاتا ہوا، تیز قدموں سے روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

حور یہ سنبھال لینا میرے بیٹے کو، یہ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچائے، اس کو کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔
صدف اپنے بیٹے کی حالت کو دیکھ کر بہت پریشان تھی۔۔۔

پلیز پھوپھو خاموش جائیں، آپ زمل کا خیال رکھیں، بلاج کو میں سنبھال لوں گی۔۔۔
حور بلاج کے پیچھے پیچھے بھاگتی ہوئی روم سے نکل گئی، صدف وہیں پر سر تھامے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کیا کر دیا ہے تم نے زمل، دو خاندانوں کے بیچ میں آگ لگا دی، میری تو زندگی لگ گئی تھی اپنے مائکے اور بلاج کی نفرت کو ختم کرتے کرتے۔۔۔
اب کہیں جا کر وہ آگ ٹھنڈی ہونے لگی تھی، تم نے آج ایک بار پھر اس کو ہوا دے دی ہے۔۔۔ صدف نے گھور کر زمل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا، زمل اپنی ماں کی جانب دیکھ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے روئے جا رہی تھی۔۔۔

اب رونے کا کیا فائدہ۔۔۔تم نے اس بھائی کی آنکھوں میں آنسوں بھر دیے، جو کبھی تمہاری آنکھیں گیلی نہیں ہونے دیتا تھا۔۔۔

اس بھائی کا دل توڑا جو تمہارے دل کی آواز کو ہم سے پہلے سمجھ جاتا تھا، اس بھائی کی عزت کو داغدار کر دیا جو تمہیں اپنی جان سے زیادہ پیار کرتا تھا۔۔۔

اماں پلیز مجھے معاف کر دیں، میں کبھی ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

زمل اس وقت مجھ سے دور رہنا، مجھے بہت غصہ ہے تم پر، تمہاری وجہ سے میرا بیٹا رویا، جو رونا گناہ سمجھتا تھا۔۔۔ جسے لگتا ہے کہ کمزور مرد روتے ہیں، تم نے میرے بیٹے کو کمزور کر دیا۔۔۔ میرا بس چلے تو آج میں تمہارا گلا دبا دوں۔۔۔

اماں پلیز دبا دیں۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ بلاج بھائی کا یہ روپ دیکھ کر میں سکون میں ہوں۔۔۔ اگر آپ مجھے مار دیں تو میری مشکل آسان ہو جائے گی۔۔۔

اپنی ماں کے ہاتھ پکڑ کر اپنے گلے پر رکھتے ہوئے زمل روتے ہوئے اپنا گلا دبا رہی تھی۔۔۔

جبکہ صدف نے بار بار اپنا ہاتھ چھڑوا کر اس سے دور ہونا چاہا، مگر زمل زبردستی اپنی ماں کی گود میں سر رکھ چکی تھی۔۔۔

زمل تم نے بہت غلط کیا ہے، بہت غلط۔۔۔
آخر ماں تھی زمل کو یوں روتے ہوئے دیکھ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بہت ٹوٹے ہوئے لہجے سے بولی۔۔۔

....

چچی آپ میرے سر میں تیل لگا دیں گی؟؟
منت سرسوں کے تیل کی کٹوری ہاتھ میں لیے ہوئے کچن میں داخل ہوئی تھی، جہاں پر ثریا بیگم اور عافیہ بیگم دونوں رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔۔۔

جی بیٹا لگا دوں گی بس تھوڑی سی سبزیاں رہ گئی ہیں یہ میں کاٹ لوں۔۔۔

ثریا بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

جبکہ پاس کھڑی اس کی ماں عافیہ کے دل کو بہت تکلیف ہوئی تھی یہ دیکھ کر کہ اس کی بیٹی ہمیشہ کی طرح اپنی ماں کو اگنور کرتے ہوئے اپنی ساس سے کام بول رہی تھی، اب تو عافیہ کا دل روتا تھا منت کو دیکھ کر، منت بات تک نہیں کرتی تھی اپنی ماں سے۔۔۔

وہ جب بھی آگے بڑھ کر منت سے بات کرنے کی کوشش کرتی منت گھنٹوں خود کو روم میں بند رکھتی تھی، آصف کی طرف سے بھی سخت آرڈر تھے کہ منت سے کسی بھی طرح کی زبردستی نہیں کرنی۔۔۔ عافیہ کی تڑپتی ہوئی ممتا کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ کس طرح اپنی بیٹی کا دل صاف کرے، جس میں اس نے خود بچپن سے لے کر جوانی تک نفرت بھری تھی۔۔۔

وہ سب کے سامنے کچھ بھی کہنے سے کتراتی تھی، جانتی تھی کہ منت کوئی لحاظ نہیں کرے گی، جب وہ بات نہیں کرے گی تو سب کے سامنے عافیہ کو شرمندہ ہونا پڑے گا، اس لیے اب وہ خاموش ہو جاتی تھی، کسی کے سامنے منت سے کچھ بھی نہیں کہتی، جیسے کہ اس وقت وہ بالکل خاموش کھڑی تھی مگر اس کا دل رو رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے چچی جب آپ فری ہو جائیں تو بتا دیجیے گا---

ٹھیک ہے بیٹا بتا دوں گی---

میرا بچہ کچھ کھائے گا؟؟

ثریا بیگم نے بڑی محبت سے پوچھا تھا---

جی چچی آپ پلیز سکینہ سے کہہ کر میرے لیے ایک گلاس اورنج جوس بنوا کر روم میں بھجوا دیں---

ہاں میں ابھی بھجوا دیتی ہوں اور میں کچھ دیر میں فارغ ہو جاؤں گی تو پھر تمہیں روم میں آ کر تیل لگا دوں گی---

جی تھینک یو سو مچ---

پیار سے ثریا بیگم کے گال پر کسی کرتے ہوئے منت کچن سے جا چکی تھی، جب کہ بے اختیار دوسری طرف رخ کر کے کھڑی عافیہ کے آنسوں گالوں سے پھسل گئے---

جس کو اس نے جلدی سے صاف کر دیا، آج عافیہ بیگم دونوں بیٹیوں کی محبت سے محروم تھی، ایک تو خدا نے چھین لی اور دوسری کو خود اس نے اپنے ہاتھوں سے دور کر دیا۔۔۔

کتنا تڑپتی تھی منت اپنی ماں کی محبت کے لیے، مگر اب اس نے دل پر صبر کا پتھر رکھ لیا تھا، اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اپنی ماں کے ہونے یا نہ ہونے سے۔۔۔

....

گاڑی سے اُترو!!

نہیں اُتروں گی!!

حور گاڑی سے اُترو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا!!

کیا کریں گے، ماریں گے مجھے، مار لیں، مگر میں گاڑی سے نہیں اُتروں گی۔۔۔

حوریہ ضدی بنی ہوئی بلاج کے ساتھ دوسری سائیڈ والی گیٹ سے اندر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

تم چاہتی کیا ہو؟؟

کیوں تم لوگ مجھے پاگل کر دینا چاہتے ہو؟؟

جتنا کچھ کر لیا ہے اس کے بعد بھی کوئی گنجائش بچتی ہے!!

گاڑی کے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے چیخا۔۔۔

بلاج جو کچھ ہوا اس میں میری کوئی غلطی نہیں، اس لیے میں سزا کی مستحق نہیں ہوں۔۔۔

مجھے تمہاری نہ کوئی بات سننی ہے، نہ مجھے تم سے صفائی چاہیے، بس مہربانی کر کے تم گاڑی سے اُتر جاؤ، میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا، میں اس گھر کے کسی فرد کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا، خدا کا واسطہ ہے میرے دماغ کی نس پھٹ جائے گی۔۔۔

وہ بہت اونچی آواز میں بول رہا تھا، مگر گاڑی سے آواز باہر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔ گاڑی بلٹ پروف تھی تو آواز صرف گاڑی کے اندر ہی گونج رہی تھی۔۔۔

جبکہ بلاج کے گارڈز بالکل ریڈی کھڑے تھے اپنی اپنی گاڑیوں پر جیسے ہی بلاج کی گاڑی نکلتی تو گاڑیوں کی فوج بلاج کے پیچھے نکلنے کو تیار تھی۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی، آپ جہاں جا رہے ہیں مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔
آج پہلی بار حور کے منہ سے بلاج کے لیے آپ نکلا تھا، جسے غصے میں بلاج محسوس تک نہیں کر پایا۔۔۔

حور یہ میری عزت کا پہلے ہی بہت تماشہ بن چکا ہے، اب مزید میں کوئی تماشہ نہیں چاہتا، تم گاڑی سے اُتر جاؤ، گارڈز دیکھ رہے ہیں۔۔۔
سانس روک کر بلاج نے خود کو نارمل کرتے ہوئے لہجہ دھیما کیا۔۔۔

میں نے کہا نا کہ میں نہیں جاؤں گی، آپ چاہے میرے ساتھ جو مرضی سلوک کر لیں۔۔۔

اب یہ کون سا نیا ڈرامہ کر رہی ہو حور؟؟

تم مجھ سے کتنی نفرت کرتی ہو، میں اس بات سے واقف ہوں، کیا یہ اپنے بھائی کو بچانے کے لیے کوئی نیا ڈرامہ رچا رہی ہو؟؟

مت اتنی محنت کرو میں کچھ نہیں کہوں گا تمہارے بھائی کو۔۔۔جب ماں نے خود اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے، تو میں کون ہوتا ہوں تمہارے بھائی کو کچھ کہنے والا، تم اپنے بھائی کے لیے فضول میں یہ ڈرامہ مت کرو۔۔۔

میں ڈرامہ نہیں کر رہی مجھے آپ کی فکر ہے۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔بس یہی جھوٹ سننے کے لیے میں زندہ تھا۔۔۔

بلاج کے لبوں پر تنزیہ مسکراہٹ تھی، نفی میں سر ہلاتے ہوئے، وہ سامنے لگے ہوئے، گاڑی کے شیشے سے دائیں بائیں دیکھ رہا تھا اسے اندازہ تھا کہ گارڈز ان کے امپریشنز نوٹ کر رہے ہیں۔۔۔

تماشہ مت بناؤ میری عزت کا، جتنا تماشہ بننا تھا بن چکا، اب تم نیچے اُتر جاؤ، مجھے میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔

میں بھی آپ کے ساتھ میٹنگ میں جاؤں گی!!

کیا دماغ خراب ہو گیا ہے، مردوں کے بیچ میں تمہارا کیا کام؟؟
کوئی تو ایسی جگہ ہو گی جہاں پر آپ مجھے سیف بٹھا سکتے ہیں، میں کچھ نہیں بولوں گی، نہ ہی آپ کو تنگ کروں گی، آپ کے ساتھ جاؤں گی اور واپس آ جاؤں گی۔۔۔

نہیں میں تمہیں ہر گز مردوں کے بیچ میں نہیں لے جا سکتا۔۔۔

تو پھر آپ رک جائیں، آج کی میٹنگ کینسل کر دیں، میں آپ کو نہیں جانے دوں گی۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا، ایسے کہہ رہی ہو جیسے میرے عشق میں پاگل ہو گئی ہو، تمہیں میری بہت فکر ہو، مت کرو یہ ڈرامے، مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا مذاق اُڑا رہی ہو۔۔۔

میں کیوں آپ کا مذاق اُڑاؤں گی؟؟
پلیز بلاج یا تو رک جائیں یا مجھے ساتھ لے چلیں۔۔۔

بلاج نے غصے سے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی، وہ گھر میں واپس جا کر زمل کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

حور گاڑی سے اُترنے کو تیار نہیں تھی، باہر گارڈز کو وہ اپنا تماشہ دیکھانا نہیں چاہتا تھا۔۔ سوائے حور کو اپنے ساتھ لے جانے کے اور کوئی راستہ نہیں تھا، ویسے بھی اسے کسی میٹنگ میں نہیں جانا تھا، وہ تو صرف گھر سے دور جانا چاہتا تھا اور اگلے کچھ دن وہ گھر میں آنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

اس نے دل سے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس گھر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور چلا جائے گا۔۔۔

سوچ لو اب خود اپنی مرضی سے تم میرے ساتھ جا رہی ہو، کل کو تمہارے بھائیوں کو اعتراض ہو گا اور پھر تمہاری محبت اپنے بھائیوں کے لیے جاگے گی، اور تم مجھے غلط ٹھہرا دو گی۔۔۔

گاڑی حویلی سے نکالتے ہوئے بلاج نے تنزیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں اپنے شوہر کے ساتھ جا رہی ہوں، کسی کو کوئی حق نہیں کہ کوئی اعتراض دے، آپ کے ساتھ میرے بھائیوں نے، میرے گھر والوں نے اپنی مرضی سے رخصت کیا ہے۔۔۔

کتنی جلدی رنگ بدلتی ہو تم۔۔۔

آج پھوپھو اور بھائی کو بچانے کے لیے تم کتنی بہترین پرفارمنس دے رہی ہو۔۔

وہ تنز کا ایک تیر حوریہ کے دل میں چبوتے ہوئے گاڑی کو ہوا میں اُڑاتا ہوا لے جا رہا تھا۔۔

....

بلاج نہیں جانتا تھا کہ اس وقت اسے کہاں جانا ہے، وہ کب سے مسلسل سڑک پر گاڑی بھگاتا لے جا رہا تھا۔۔

حور اسے بات کر کے سمجھانا چاہتی تھی، مگر بلاج اس کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھا، اچانک گاڑی پر فائرنگ ہونا شروع ہو گئی۔۔

بلاج کی گاڑی بلٹ پروف تھی تو اس لیے بلاج تک تو گولی نہیں پہنچ پائی تھی، مگر پیچھے ڈالے پر آتے ہوئے بلاج کے گارڈ پر فائرنگ ہونے سے بلاج کے گارڈز کی جان جا رہی تھی۔۔

حور نے ایسا منظر پہلی بار دیکھا تھا، وہ گاڑی میں بیٹھی ہوئی چیخیں مار رہی تھی۔۔ فلمی سین کی طرح گارڈز ڈالے سے نیچے گر رہے تھے، ہر طرف خون نظر آ رہا تھا۔۔

دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے ہوئے چیخیں مارتے ہوئے،وہ ارد گرد دیکھے جارہی تھی۔۔۔گاڑی کے اندر کچھ خاص آواز نہیں آرہی تھی،اس کے باوجود حور باہر کے منظر کو دیکھ کر بہت خوفزدہ تھی،اسے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔۔۔

ریلیکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہوا،میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔

کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگالیا،حور بہت خوفزدہ تھی۔۔۔

یہ لوگ ہمیں بھی ماردیں گے،ہم مر جائیں گے۔۔۔

میرے ہوتے ہوئے تم تک کوئی اتنی آسانی سے پہنچ جائے گا،اتنا کمزور سمجھا ہے تم نے مجھے؟؟

اسے اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ارد گرد کا ماحول دیکھ رہا تھا،بلاج کے لیے یہ سب کچھ نیا نہیں تھا،سیاست کی دنیا میں آئے دن اس طرح کے حادثے ہوتے رہتے تھے،اسے بہت دنوں سے جان کی دھمکیاں بھی مل رہی تھیں،بلاج بہت بہادر اور نڈر لوگوں میں شامل ہوتا تھا،اسے دھمکیوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا،وہ اپنی سیفٹی کو ہمیشہ پاور فل رکھتا تھا،مگر اسے خود پر غصہ آرہا تھا کہ اس وقت اس کے ساتھ حور کیوں ہے۔۔۔

اس سے اپنی جان کی کوئی فکر نہیں تھی، مگر حور اس کی عزت تھی اور سیاست کی دنیا میں سب جانتے تھے کہ بلاج اپنی فیملی کو لے کر بہت زیادہ پوزیسو ہے۔۔۔

بلاج کبھی بھی اپنی فیملی کو نہ تو پارٹیز میں لے کر جاتا تھا اور نہ ہی کسی سے متعارف کروانا پسند سمجھتا تھا،اس کے دشمن بخوبی جانتے تھے کہ بلاج کی کمزوری اس کے گھر کی عورتیں ہیں۔۔۔

اس وقت اس کے ارد گرد گھیرا تنگ کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ بلاج کے دماغ میں اس وقت یہ ڈر تھا کہ حور اس کے ساتھ ہے اور اسے گاڑی سے باہر نہیں نکلنا۔۔۔ورنہ تو ایسے موقع پر بلاج اپنے گارڈز سے پہلے دشمنوں کے سینے پر گن تان کر کھڑا ہو جاتا تھا، مگر اس وقت اس نے گاڑی سے قدم تک نہیں نکالا تھا۔۔۔

بلاج کا فون مسلسل بج رہا تھا،ناگواری سے فون پر جگمگاتے ہوئے نمبر کو دیکھ کر اس نے کان سے لگایا۔۔۔

بول بے غیرت میں جانتا تھا کہ یہ تو ہی ہے اور تجھے کیا لگتا ہے اس طرح کی کمینی حرکتیں کر کے تو مجھے میرے ہلکے سے جیتنے سے روک لے گا۔۔۔

یہ بلاج کی مخالف پارٹی کا بندہ تھا، جسے بلاج اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔

فون اُٹھاتے ہی بلاج مخاطب ہوا، حور بلاج کے سینے میں سر چھپائے اپنی سیٹ سے اُٹھ کر آدھے سے زیادہ اس کی سیٹ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

بلاج نے ایک ہاتھ فون پر رکھا ہوا تھا اور دوسرا حور کے گرد لپیٹ رکھا تھا۔۔۔

کیوں چوہدری بلاج ڈر گیا؟؟

کسی کی شیطانی ہنسی کی آواز فون سے باہر آرہی تھی۔۔۔

ہوں ں۔۔۔

چوہدری بلاج ڈرنے نہیں، ڈرانے والوں میں سے ہے۔۔۔

بلاج نے مقابل کو سپاٹ لہجے سے بہت ٹھہراؤ کے ساتھ جواب دیا۔۔۔

تو پھر گاڑی سے باہر نکل رہا، کیوں بزدل بن کر بیوی کے پلو میں چھپا ہوا ہے، باہر نکل اور بہادری دیکھا۔۔۔

تم جیسے کتوں کو میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔۔۔

بے وقوف نہیں ہوں میں، تم یہی چاہتے ہو کہ میں باہر نکلوں، بلاج چوہدری اپنی مرضی سے فیصلے کرتا ہے تم جیسے کتوں کے کہنے پر نہیں۔۔۔

تمہیں بہادری دکھانے کے لیے اور ثابت کرنے کے لیے بہت سے موقع ہیں میرے پاس اور یہ چکمہ کسی اور کو دینا۔۔۔

بلاج نے غصے سے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔۔۔

کتنی دیر تک اندر چھپ کر بیٹھے رہو گے، باہر دیکھو تمہارے گارڈز کی لاشیں بچھائی جا رہی ہیں۔۔۔چوہدری بلاج تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ تگڑا پلان کیا ہے، تم آج یہاں سے بچ کر کسی صورت نہیں نکل سکتے۔۔۔

چوہدری بلاج اپنے راستے خود بناتا ہے، اگر میرے بندے مرے ہیں تو اپنے بھی گِن تجھے اندازہ ہو جائے گا کہ چوہدری بلاج کمزور نہیں۔۔۔

چل تجھے ایک رات دیتا ہوں۔۔۔اتنی اکڑ مت دیکھا کبھی کبھی اکڑ مہنگی بھی پڑ جاتی ہے۔۔۔ایک راستہ ہے تمہارے بچنے کا اپنی یہ خوبصورت کم سن بیوی ہمارے حوالے کر دو اور جاؤ تمہیں تمہارے ملکے سے جیتنے کا موقع بھی دیا اور تمہارے بندوں کو بھی آزاد کر دیں گے اور تمہاری جان بھی بخش دیں گے۔۔۔

مقابل شیطان کی اولاد لگ رہا تھا۔۔۔حور نے فون سے آتی ہوئی آواز کو سنتے ہوئے گھبرا کر بلاج کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ ڈر گئی تھی،فون سے آتے ہوئے شخص کی آواز سن کر۔۔۔حور نے جس انداز سے ڈر کر بلاج کی جانب دیکھ رہا تھا،بلاج نے پلکیں جھپکا کر اسے تسلی دی کہ وہ ہے اس کے لیے۔۔۔

اس کے ماتھے پر لب رکھ کر چومتے ہوئے اسے ایک ہاتھ سے واپس اپنے سینے میں کس لیا۔۔۔اس کی کمر بھاری ہاتھ سے سہلاتے ہوئے،اسی یقین دلایا کہ اس کی باہوں کی حراست میں وہ پوری طرح سے محفوظ ہے۔۔۔

تم اپنی گندی زبان سے دوبارہ میری بیوی کا نام مت لینا، تم جیسے گندی نالی کے کیڑوں سے ایسی ہی اُمید کی جا سکتی ہے۔۔۔ تمہاری سوچ گھٹیا ہے اس کا مجھے اندازہ تھا، مگر آج بات کر کے تم نے ثابت کر دیا کہ تم گھٹیا سے بڑی چیز ہو۔۔۔

جو مرد ہوتے ہیں وہ سینہ تان کر مقابلہ کرتے ہیں عورتوں کو بیچ میں نہیں لاتے اور تم کتے ہو یہ بات تم نے خود ثابت کر دی۔۔۔

بلاج نے ایک ایک الفاظ کو چباتے ہوئے بول کر فون بند کر دیا۔۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے؟؟

حور کے آنسوں اپنے سینے پر محسوس کرتے ہوئے بلاج نے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اگر۔۔۔ا۔۔۔ان لوگوں نے ہمیں یہاں سے نہیں جانے دیا، تو کیا آپ مجھے ان کے حوالے۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو، دماغ گھوم گیا تمہارا، کس طرح کی بے ہودہ باتیں کر رہی ہو، بیوی ہو تم میری، مر جاؤں گا مگر تمہاری عزت پر حرف نہیں آنے دوں گا، اتنا گھٹیا سمجھا ہے تم نے مجھے؟؟

مگر آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔
آپ نے خود ہی تو کہا کہ آپ کی طرف سے میں آزاد ہوں، تو میں ڈر گئی تھی اس لیے پوچھا۔۔۔
حور سچ میں ڈر گئی تھی کہ کہیں بلاج اپنی جان بچانے کے لیے اسے ان کے حوالے نہ کر دے۔۔۔

نفرت کروں یا محبت، پاس رکھوں یا دور کر دوں، ان سب چیزوں کی درمیان ایک چیز ہے، جو ان سب سے بڑھ کر ہے، وہ یہ کہ تم میرے نکاح میں ہو، بیوی ہو میری عزت ہو۔۔۔ غیرت مند مرد مر جاتا ہے مگر اپنی عزت پر آنچ نہیں آنے دیتا، ایک مرد کے لیے اپنی عزت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہوتی، تمہاری آنکھوں میں یہ خوف کے رنگ میں دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔
ریلیکس ہو کر بیٹھو!!
جس کے سینے میں سر چھپا کر بیٹھی ہو وہ تمہاری حفاظت کرنا جانتا ہے۔۔۔
بلاج میں آخری سانس بھی ہو گی تو کسی کی اتنی جرات نہیں کہ تم تک پہنچ سکے، تم تک پہنچنے سے پہلے ان کو مجھ تک پہنچنا پڑے گا۔۔۔
اب تمہاری آنکھوں میں آنسو نہ آئے، چوہدری بلاج کی بیوی ہو کر تمہیں یہ رونا دھونا سوٹ نہیں کرتا، آرام سے بیٹھو اور مجھے باہر کے معاملات کو دیکھنے دو۔۔۔

کیا صورتحال ہے مصطفی؟؟

بلاج نے اپنے خاص بندے کو فون ملایا جو پیچھے ہی دوسرے نمبر کے ڈالے پر تھا۔۔

سر صورت حال کافی خراب ہے، بہتر ہے کہ آپ بی بی جی کو لے کر گاڑی نکالیں، میں ہوں آپ کے پیچھے۔۔۔

ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ہمارے بندے کافی مر چکے ہیں۔۔

ہمم۔۔۔تو پھر نکلو، کس کا انتظار کر رہے ہو۔۔۔

سر ہمیں جنگل والے راستے سے جانا پڑے گا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

فائرنگ کے درمیان سے بلاج گاڑی کو سٹارٹ کرتے ہوئے، تیز رفتاری سے وہاں سے لے نکلا تھا۔۔

پیچھے ہی اس کے باڈی گارڈ جو بچ گئے تھے، اپنا دفاع کرتے ہوئے دوڑالے پیچھے لا رہے تھے، گاڑی جنگل کے بیچوں بیچ سے گزرتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ لوگ کافی پیچھے رہ گئے تھے۔۔۔ بلاج کے لوگوں نے ان کی فائرنگ کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے اپنی حفاظت کی۔۔۔

شام ڈھلنے لگی تھی تو جنگل کے بیچ والا راستہ تھا تو کافی خطرناک مگر وہ پیچھے مڑ کر دوبارہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے۔۔۔
کیونکہ پیچھے کی طرف پھر ان لوگوں کا علاقہ شروع ہو جاتا، جہاں سے وہ بڑی مشکل سے بچ کر نکلے تھے۔۔۔ اچانک سے گاڑی کی بریکیں لگائی گئیں، سامنے کافی بڑا درخت کاٹ کر پھینکا ہوا تھا۔۔۔

اندھیرا پھیلنے لگا تھا تو گارڈز کے ساتھ بلاج بھی گاڑی کو لاک کرتے ہوئے باہر نکلا، ان کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ کسی کی چال ہے۔۔۔
کل رات تیز آندھی چلی تھی۔۔۔ نیوز میں کافی دکھایا جا رہا تھا کہ آندھی سے درخت گرے ہیں، اس لیے ان کو تو یہ عام سی بات لگی تھی۔۔۔

جیسے ہی بلاج باہر نکلا بلاج پر فائر کی گئی۔۔۔ مگر قسمت سے بلاج کو گولی بازو سے چھوتی ہوئی گزر گئی۔۔۔ بلاج کے بندے فوراً سے ایکٹو ہو گئے تھے، بلاج کو فوراً گاڑی کے اندر ڈال کر بلاج کو سیو کر دیا۔۔۔

اور خود اس بندے کی ٹانگوں کو گولیوں سے زخمی کرتے ہوئے، اسے اپنے ڈالے میں ہی بٹھائے رکھا تھا۔۔۔

کیونکہ بلاج پر گولی چلانے والا کوئی اور نہیں بلاج کا اپنا ہی باڈی گارڈ تھا جو دشمنوں سے مل چکا تھا۔۔۔ یہ علاقہ سیف تھا اسی لیے تو ان کو سمجھ نہیں آئی کہ گولی چلی تو چلی کہاں سے، بلاج کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں پر ایسا کچھ ہو سکتا ہے، اسی لیے تو وہ گاڑی سے اُترا تھا۔۔۔
حور روتے ہوئے بلاج کے بازو پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی، اس کی شرٹ کے اندر سے خون رستے ہوئے بازو کو بھگو رہا تھا، گولی صرف چھو کر گزری تھی، مگر زخم تو بن گیا تھا۔۔۔

پریشان مت ہو، میں بالکل ٹھیک ہوں، گولی ہلکی سی چھو کر گزری ہے، کسی سیف جگہ پر پہنچ کر میڈیسن لے لوں گا۔۔۔

کتنا خون نکل رہا ہے۔۔۔

حور بے بی جب گولی لگتی ہے تو خون ہی نکلتا ہے، میں نے تو آج تک نہیں دیکھا کہ وہاں سے روح افزا، جامِ شیری نکلے۔۔۔
بلاج حور کو اس قدر پریشان دیکھ کر اسے بہلانے کے لیے بول رہا تھا۔۔۔

آپ کس طرح کے انسان ہیں، آپ کو ایسے موقع پر مذاق سوجھ رہا ہے۔۔۔
حور نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔

تو کیا سے موقع پر رونا شروع کر دوں؟؟
ریلیکس ہو جاؤ میں جس فیلڈ میں ہوں، اس میں یہ سب کچھ نارمل ہے۔۔۔

بول مصطفی راستہ کلیئر ہے؟؟

جی سر۔۔۔

ہمم۔۔۔ نکلو پھر۔۔۔

سر ہم اس وقت جنگل سے باہر نکلنے کا رسک نہیں لے سکتے۔۔۔

تو پھر؟؟

سر جنگل کے بیچ میں ہم اپنے فارم ہاؤس پر ہی رکیں گے، وہاں پر ہمارے بندے تعینات ہیں، میری بات ان سے ہو چکی ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ گڈ۔۔۔۔

بلاج کے بازو میں شدید درد ہو رہا تھا، اور فارم ہاؤس تک پہنچتے پہنچتے اس کا جسم بخار میں تپنے لگا تھا۔۔۔

ایک تو جب وہ گھر سے نکلا تو شدید ڈپریشن میں تھا اوپر سے گولی لگی، اور پین کافی زیادہ تھا، جس کو وہ چہرے سے تو بالکل ظاہر نہیں کر رہا تھا، ایک گھنٹے کا سفر طے کرنے کے بعد وہ اپنے فارم ہاؤس میں پہنچ چکے تھے۔۔۔

بلاج کے بندے پہلے سے تعینات کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

سر پر اچھی طرح سے دوپٹہ لو۔۔۔

بلاج کے بندے نے بلاج والی سائیڈ کا دروازہ کھولا تو، بلاج بہادری کے ساتھ اپنی طرف سے اُترتے ہوئے۔۔۔

دوسری جانب سے دروازہ کھول کر حور کو باہر نکال کر اپنے بازو کے دائرے میں لیتے ہوئے فارم ہاؤس کے اندر داخل ہوا۔۔۔

....

بلاج کے بندوں نے بلاج کے بازو کی ڈریسنگ اچھی طرح سے کر دی تھی، اور میڈیسن بھی دے دی، مگر بلاج کو بہت تیز بخار ہو رہا تھا، اس کا پورا بدن تپتے ہوئے، ٹھنڈ کی شدت سے کانپ رہا تھا۔۔۔

فارم ہاؤس میں کوئی زیادہ سہولیات موجود نہیں تھی، یہاں پر بلاج صرف ایک آدھے گھنٹے کے لیے ہی آتا تھا، جب کبھی اس کا شکار پکڑنے کا دل چاہتا تھا صرف اس وقت ہی بلاج یہاں آتا۔۔۔

اسے فارم ہاؤس کا جو سب سے بہترین سا حصہ تھا وہ سیٹ کر کے دے دیا گیا، گارڈز باہر تعینات ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

درد بہت زیادہ تھا تو باہر ڈریسنگ کرواتے ہوئے، بلاج نے اچھی خاصی ڈرنک بھی کر لی تھی تاکہ وہ پُرسکون ہو کر سو سکے۔۔۔

....

بلاج کافی دیر کے بعد روم میں آیا تھا، حور روم میں مسلسل اِدھر سے اُدھر جاتے ہوئے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا حور تیز قدموں سے اس کے قریب آئی تھی، اسے بہت فکر ہو رہی تھی بلاج کی۔۔۔

مجھ سے دور رہنا۔۔۔

وہ بخار کی شدت سے کانپ رہا تھا۔۔۔

کیوں؟؟

میرے پاس کیوں کا جواب نہیں---

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پلیز---
وہ اس کے قریب ہوئی تھی---

طبیعت ٹھیک نہیں، اسی لیے بول رہا ہوں کہ دور رہنا، غلطی سے کچھ بھی ہو گیا، میں خود پر کنٹرول نہ رکھ سکا تو ساری زندگی میں یہ طعنہ نہیں سن سکتا کہ میں اپنے باپ کے جیسا ہوں---

آپ سے اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہوا جا رہا، کانپ رہے ہیں آپ، میں آپ کی ہیلپ کرنا چاہتی ہوں---

مجھے ضرورت نہیں تمہاری ہیلپ کی---
وہ لڑکھڑاتے ہوئے، قدموں سے سامنے پڑے ہوئے، بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ گیا---
حور نے اس کے اوپر کمبل ڈالتے ہوئے اس کے جوتے اُتار دیے---

ٹھنڈ کی شدت اور بخار کی تپش سے بلاج کا پورا بدن کانپ رہا تھا، اسے اس وقت جسمانی حرارت کی بہت ضرورت تھی، مگر وہ ضدی بنا ہوا حور کو اپنے نزدیک نہیں آنے دے رہا تھا، پاس کافی ساری لکڑیاں جل رہی تھی، مگر بلاج کو جسمانی حرارت کی ضرورت تھی، حور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دبانے لگی تو بلاج نے ہاتھ دور کر دیا۔۔۔

حور بچی نہیں تھی، سمجھ رہی تھی اس وقت بلاج کی حالت کافی خراب ہے، مگر وہ محسوس نہیں کروا رہا تھا، پتہ نہیں حور کہ دل میں بلاج کے لیے اتنے سارے جذبات کہاں چھپے ہوئے تھے، جو ایک دم سے باہر آئے تو حور سے تو اپنا آپ نہیں سنبھالا جا رہا تھا۔۔۔

بلاج پلیز آپ جانتے ہیں کہ آپ کو میری ضرورت ہے، تو کیوں مجھے خود سے دور کر رہے ہیں۔۔۔

آپ کہہ کر اتنی رسپیکٹ مت دو، مجھے ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔
وہ تکیے پر سر رکھے اُلٹا لیٹا ہوا، آنکھیں بند کیے ہوئے بولا تھا، اس کا وجود مسلسل کانپ رہا تھا۔۔۔

وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی کہ بلاج اسے اپنے تھوڑے سے قریب آنے دے تاکہ وہ بلاج کی تکلیف کو کم کر سکے، مگر بلاج تھا کہ اسے اپنے قریب ہونے ہی نہیں دے رہا تھا، آدھا گھنٹہ جدوجہد کے بعد حور کو غصہ آنے لگا۔۔۔

وہ بار بار ایک بات ہی دُہرا رہا تھا کہ اگر غلطی سے بھی وہ کنٹرول نہ رکھ سکا تو ساری زندگی اسے باتیں سننی پڑیں گی، جو کہ وہ نہیں سن سکتا۔۔۔

بلاج بس کر دیں، آپ سمجھ نہیں رہے یا سمجھنا نہیں چاہتے، لڑکی ہوں منہ سے کچھ نہیں بول سکتی، مگر آپ اچھی طرح سے سمجھ رہے ہیں کہ اب میں یہ طعنہ کبھی نہیں مار سکتی، میری نظروں میں دیکھیں کیا آپ کو لگتا ہے کہ اب میں طعنہ مارنے کی حالت میں ہوں؟؟

بلاج کے مقابل اپنا چہرہ کرتے ہوئے اسے اپنا چہرہ دکھا رہی تھی، بلاج نے آنکھیں کھول کر حور کی جانب دیکھا۔۔۔

حور مجھے تم سے خوف آرہا ہے، جب تم مجھ سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھگڑا کرتی ہو، مجھے ڈر نہیں لگتا، میں جانتا ہوں وہ تمہارا نیچرل روپ ہے، مگر تمہارا یہ روپ مجھے ڈرا رہا ہے۔۔۔

بلاج کانپتے ہوئے بدن کے ساتھ کروٹ دوسری طرف لیتا ہوا بولا۔۔۔

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو، یوں تذلیل کریں گے میری۔۔۔

اس کے اوپر جھکتے ہوئے کھینچ کر اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے، گلابی پنکھڑیوں کو شدت سے بلاج کے ٹھنڈے لبوں پر رکھے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

بلاج کے پورے بدن میں اس کی نازک نرم گرم پنکھڑیوں نے آگ لگا دی، اپنی شرم کو بلائے طاق رکھتے ہوئے، حور نے اپنی جانب سے پہلا قدم اُٹھا دیا تھا، پیچھے ہٹتے ہوئے پلکیں جھکائے ہوئے شرم سے بلش کر رہی تھی۔۔۔

بلاج نے جس انداز سے گھر میں کہا تھا کہ میری طرف سے تم بھی آزاد ہو، حور خوفزدہ ہو گئی تھی، وہ بلاج سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

کب اس کے دل نے اس سے بغاوت کر کے اپنی دھڑکنیں بلاج کے نام کر دیں، اس کا احساس اسے اس وقت ہوا جب بلاج نے آزاد کرنے کی بات کی۔۔۔

اب وہ اپنے رشتے کو بلاج کے ساتھ مضبوط کرنا چاہتی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو؟؟

بچے ہیں جو سمجھ میں نہیں آیا؟؟

سمجھ میں سب آ رہا ہے، سوچ لو پھر مت کہنا کہ میں نے تمہارا فائدہ اُٹھایا ہے!!

نہیں بولوں گی۔۔۔
نظریں جھکائے شرم سے لال پڑتے چہرے سے بولی۔۔۔

خود چوہدری بلاج کو اُکسا رہی ہو؟؟

ہمم ایسا ہی سمجھ لو!!

حور بے بی مرد کو اُکسانا اچھی عورتوں کا شیوہ نہیں ہوتا!!

جب مرد اپنا شوہر ہو تو اللہ نے اُکسانے کا پورا حق دیا ہے!!

اچھا یہ حق پہلے یاد کیوں نہیں آیا؟؟

کبھی غور سے دیکھا نہیں کہ تم اتنے ہاٹ ہو!!

ہمم۔۔۔

تو یہ بات آنکھیں کھول کر بتاؤ کہ میں کتنا ہاٹ ہوں۔۔۔

بلاج کے آتشی لب گنی موچھوں تلے مسکرائے۔۔۔

مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔

وہ بخار کی شدت سے اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔حور نے غلط نہیں کہا تھا اس وقت حور کے دل نے شدت سے اپنے شوہر کی قربت چاہی تھی۔۔۔

کروٹ لیتا ہوں اس کے اوپر آیا۔۔۔۔۔۔دل کہتا ہے تم پر یقین کر لوں مگر دماغ کہتا ہے تم بھروسے کے لائق نہیں۔۔۔۔

جب تم مجھے اپنے بھائیوں کے لیے چھوڑ کر جاؤ گی تو میں برداشت نہیں کر سکوں گا۔۔۔۔میں تمہارے قریب نہیں آنا چاہتا۔۔۔جب رشتے کمزوری بن جاتے ہیں تو وہی رشتے آپ کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔۔۔۔۔

جیسے آج میری ماں اور بہن نے میری محبت کا میری کمزوری کا کتنا اچھا فائدہ اُٹھایا ہے۔۔۔۔میں اور بے وقوف نہیں بن سکتا۔۔۔ تمہیں اپنی کمزوری بنا کر میں ایک اور حکامت کروں گا۔۔۔۔

اس کے مقابل لب کیے کھولتے ہوئے بلاج کی بخار سے تپتی ہوئی سانسیں حور کے چہرے پر پڑ کر جھلسا رہی تھیں۔۔۔

وہ کروٹ لیتا ہوا واپس اپنے جذباتوں کو لگام ڈالے سائیڈ پر ہو گیا۔۔۔

حور نے آنکھیں کھول کر بلاج کی جانب دیکھا جو ایک بار پھر کروٹ لے کر آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔

حور کو اپنے اُٹھائے ہوئے قدم پر شرمندگی ہونے لگی تھی۔۔لڑکی ہو کر اس نے اپنی طرف سے خود کوشش کرتے ہوئے جو قدم اُٹھایا تھا بلاج کے دو بھرا انکار پر حور کو توہین محسوس ہوئی تو اس کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے تھے۔۔۔۔۔

بلاج پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھا تیز بخار سے اس کا چہرہ لال سرخ پڑ چکا تھا جسم اب بھی ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا۔۔۔اوپر سے اچھی خاصی ڈرنک کرنے کی وجہ سے وہ گہری نیند میں چلا گیا۔۔۔

حور غصے سے بلاج کے پاس سے اُٹھتی ہوئی دور جا کر صوفے پر بنا چادر کے لیٹ گئی۔۔۔

ٹھنڈ اتنی تھی کہ کمبل کے اندر کلفی جم رہی تھی۔۔ مگر حور کے اندر اس وقت اتنا غصہ اتنی شرمندگی تھی کہ اس نے کیوں پہلے قدم بڑھایا۔۔۔

ایک عورت کے لیے اس سے بڑی توہین کی بات نہیں ہوتی جب وہ خود سے پہل کرنا چاہیے۔۔۔اپنی محبت جتانے کی کوشش کرے اور مرد اسے اگنور کر دے پھر چاہے سامنے اس کا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔ایک عورت کے لیے مر مٹنے کا مقام ہوتا ہے۔۔۔

وہ صوفے پر لیٹی ہوئی سسکیاں لے کر رو رہی تھی مگر بلاج گہری نیند میں تھا۔اس کی خراٹوں کی آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ بلاج سو چکا ہے۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد حور اپنی جگہ سے اُٹھی اور بلاج کے قریب گئی۔نرمی سے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بخار چیک کیا۔۔۔۔۔

بخار کی شدت ٹوٹنے لگی تھی شاید میڈیسن کا اثر تھا۔۔ اس کا کانپتا ہوا وجود ریلیکس ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔اللہ کا شکر ادا کرتی ہوئی ہوئی واپس صوفے پر جا کر لیٹ گئی اس کے اندر اب بھی اپنی انسلٹ کی آگ پورے عروج پر تھی۔۔۔۔

ٹھنڈ کے مارے اسے نیند نہیں آرہی تھی وہ ٹانگوں کو اکٹھا کیے ہوئے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے سونے کی پوری کوشش کر رہی تھی ۔۔وہ اب بلاج کے پاس ایک بیڈ پر جا کر نہیں سونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔زندگی میں پہلی بار اس نے اپنی ایگو کو سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔وہ بھی اس شخص کے سامنے جس کے سامنے کبھی وہ یہ کرنا گوارا نہیں کرتی تھی۔۔۔

....

بلاج کے سر کا درد کافی کم ہو چکا تھا کروٹ لیتے ہوئے اس نے اپنا رخ حور کی جانب کیا۔۔۔

آنکھیں پٹ سے کھولتے ہوئے اس نے دیکھا۔۔حور بیڈ پر نہیں تھی۔۔ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے اس کے بازو میں شدید درد کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ گھبرا گیا تھا حور کو بیڈ پر نہ دیکھ کر۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھول کر باہر نکل کر اپنے گارڈز پر چلاتا۔۔ اور پوچھتا کہ اس کی بیوی روم سے غائب کیسے ہوئی۔۔۔۔ اس کی نظر کمرے کے کونے میں پڑے ہوئے صوفے پر گئی جہاں پر وہ سمٹ کر سو رہی تھی۔۔۔۔

اس نے آنکھوں کو ملتے ہوئے سر کو جھٹکا دیا کیا سچ میں یہ پاگل لڑکی اتنی ٹھنڈ میں بنا کمبل لیے سو رہی ہے۔۔ اسے یقین نہیں آیا تیز قدموں سے چلتا ہوا اس کے پاس گیا۔۔۔۔۔۔

ییلو کلر کے ٹراؤزر کرتے میں اس کا نازک سا وجود سید ھابلاج کے دل پر وار کر گیا۔۔۔۔

وہ کتنی حسین لگ رہی تھی۔ کیچر اُتار کر سائیڈ پر رکھا ہوا تھا۔۔ کچھ آوارہ لٹیں اس کی گلابی گالوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔ گہری پلکوں نے آنکھوں کے اوپر سایہ کر رکھا تھا۔۔

پیلے کلر میں اس کا گورا گلابی رنگ خوبصورت باریک نین نقش دیکھ کر کچھ دیر کے لیے بلاج سٹل ہو کر اس کو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

نیچے جھک کر اسے اپنی گود میں اُٹھایا۔۔۔ وہ ٹھنڈی برف ہو رہی تھی۔۔ حور کی آنکھ کھل گئی ۔۔۔۔۔ ہونٹ ہلکے ہلکے نیلے ہو رہے تھے۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔ مجھے وہیں صوفے پر سونا ہے۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔بلاج نے غصے سے دیکھتے ہوئے اسے بلینکٹ کے اندر لیٹایا۔۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں سونا۔۔۔کیوں؟؟کچھ دیر پہلے تو تمہیں مجھ پر بہت پیار آرہا تھا۔۔۔

اسی بات کا ڈر تھا میں جانتی تھی کہ آپ مجھے ایسے ہی تانہ ماریں گے۔۔اب ساری زندگی یہ تانہ مارتے رہیے گا کہ میں بے صبروں کی طرح آپ پر ٹوٹ پڑی نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہوئی رو پڑی تھی۔۔۔۔۔۔

اوئے بے وقوف لڑکی میں تمہیں کیوں تانہ ماروں گا۔۔۔۔بیوی ہو میری حق ہے تمہارے پاس مجھے اُکسانے کا میرے پاس آنے کا۔۔۔اگر حق ہوتا تو آپ مجھے اگنور کر کے میری انسلٹ نہ کرتے۔۔۔آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر صاف کرتے ہوئے نظریں بلاج سے ہٹا کر دیوار پر مرکوز کر رکھی تھیں۔۔۔۔

میں نے تمہاری انسلٹ نہیں کی بس خود پر کنٹرول کیا جو کہ کرنا ضروری تھا۔۔تاکہ کل کو تم مجھے یہ طعنہ نہیں دے سکو کہ میں اپنے باپ کے جیسا ہوں تم یاد کرو میں نے بہت بار تمہاری طرف قدم بڑھایا مگر تم نے ہر بار مجھے سٹاپ کر دیا۔۔۔۔۔

بلاج اس کے پاس بیٹھ کر ہاتھ اس کے اوپر سے گزارتے ہوئے بیڈ پر رکھے ہوئے تھا۔کیونکہ حور یہ بار بار اُٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اور۔۔۔ایک ریزن اور بھی ہے۔۔

وہ کیا؟؟

اب مجھے تم پر بھروسہ نہیں تم بھی سب کے جیسی ہو۔۔ایک دم تم نے اپنے رنگ بدلے ہیں۔۔۔کیسے یقین کرلوں کہ تم میرے ساتھ مخلص ہو۔۔۔وہ حور جو مجھے دیکھنا گوارا نہیں کرتی اس حور کو اچانک سے پیار آنے لگا ہے۔تو میرا ڈرنا اور گھبرانا بنتا ہے۔۔۔۔

اور تمہارے بھائی نے مجھے نیچا دکھانے کے لیے جو کچھ کیا ہے میں کبھی بھولوں گا نہیں اور نہ اسے بھولنے دوں گا۔۔۔۔

اگر کچھ دیر کے لیے ہم باقی سب لوگوں کو ہٹا کر اپنے بارے میں بات کریں تو بہتر ہو گا۔۔۔

حور سو جاؤ مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ صبح تمہیں باعزت تمہارے گھر والوں تک پہنچا دوں گا۔۔ تمہارا اور میرا رشتہ نہیں چل سکتا۔۔۔جہاں بھروسہ نہیں اس رشتے کو میں گھسیٹ کر نہیں چلانا چاہتا ۔۔۔ہمارے بیچ میں کبھی کچھ نہیں تھا اور آج رشتے کے اختتام پر بھی ہمارے بیچ میں کچھ نہیں ہے۔۔۔۔

کیا کرو گے چھوڑ دو گے طلاق دینا چاہتے ہو تم مرد اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو جب چاہا عورت کو زبردستی اپنی زندگی میں شامل کر لیا جب جی چاہا اُٹھا کر پھینک دیا۔۔۔۔

ہماری کوئی سوچ نہیں ہمارے کوئی جذبات نہیں بلاج کو خود سے دور ہوتے دیکھ اُٹھ کر اس کے ہاتھ کو تھام کر بیٹھ گئی تھی۔۔ جواب طلب نظروں دیکھتے ہوئے آنسوؤں سے رو رہی تھی۔۔۔ آنسوؤں سے بھیگ کر اس کی خوبصورت آنکھیں اور بھی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

حوریہ تم اپنا ٹائم ضائع کر رہی ہو بات ختم ہو چکی ہے پہلے بھی ہمارے رشتے میں کچھ نہیں تھا اور آج بھی کچھ نہیں ہے۔۔۔ حوریہ سے نرمی سے ہاتھ چھڑوا کر وہ دوسری جانب سے ہوتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

ٹھیک ہے جو دل چاہتا ہے وہ کریں بس اتنا بتا دیں کہ آپ مجھے طلاق دینے والے ہیں وہ روتی ہوئی جواب طلب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے صرف اتنا ہی بولا۔۔۔

پھر کسی اور سے شادی کر لیں گے ؟؟

ہمم !!

مجھے معاف نہیں کر سکتے !!

نہیں !!

کس کے ساتھ شادی کریں گے !!

ہے کوئی!!

کون ہے!!

تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے!!

میرے شوہر سے شادی کرے گی اور مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے!!

اگر میری شادی کسی اور کے ساتھ ہو تو کیا آپ نہیں جاننا چاہیں گے کہ وہ کون ہے!!

میں اس کی جان نہ لے لوں جو میری بیوی کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھے شادی کرنا تو دور کی بات ہے جو یہ بات سوچے بھی میں اس کا دماغ نکال کر کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دوں گا۔۔ اسے بازو سے کھینچ کر بیڈ پر گراتے ہوئے لال آنکھوں سے غرایا۔۔

مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی آپ کہہ رہے تھے کہ آپ کو میرے بدلتے رنگوں سے ڈر لگتا ہے قسم سے مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ آپ پل میں کچھ اور ہوتے ہیں اور اگلے ہی لمحے کچھ اور بن جاتے ہیں۔۔۔

تو سمجھنے کی کوشش کرو نا کہ میرا ریل فیس کون سا ہے۔ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے دوسرا ہاتھ مخملی گال پر رکھتے ہوئے انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے نظروں میں گہرے سوال لیے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے نظروں کی زبان سمجھ میں نہیں آتی نہ ہی مجھے چہرے پڑنے آتے ہیں۔مجھے سیدھی طرح سے بتائیں کہ آپ کے دل میں کیا ہے۔۔ کیا آپ سچ میں مجھے چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔۔اگر چھوڑنا تھا تو پھر اتنی ضد کر کے مجھ سے شادی کیوں کی؟؟؟؟؟

تمہیں تڑپانے کے لیے تمہاری اکڑ اور غرور کو نیچے کرنے کے لیے۔۔۔ تمہارے بھائیوں کی اکڑ توڑنے کے لیے مگر یہاں پر تو بدلے میں میری ہی اکڑ پر گہرا وار کر دیا گیا ہے۔۔۔

میں نے کہا کچھ دیر کے لیے آپ سب کو ہمارے درمیان سے ہٹا نہیں سکتے۔میں صرف آپ کی اور میری بات کرنا چاہتی ہوں۔۔ہاتھ اس کے سینے پر رکھے ہوئے نظر کبھی نظروں میں ڈالتی تو کبھی اس کی نظروں سے گھبرا کر سینے پر مرکوز کرتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔۔

میں تو سب کو ہٹا دوں گا کیا تم ہمارے درمیان میں سے اپنے بھائیوں کو ہٹا سکتی ہو؟؟؟

آپ کو میرے بھائیوں سے اتنی چڑ کیوں ہے؟؟؟

یہ میرے سوال کا جواب نہیں سوال پر سوال مت کرو۔۔۔جواب دو کیا ہمارے درمیان سے تم اپنے بھائیوں کو ہٹا سکتی ہو۔۔۔

وہ بھائی ہیں میرے میں ان سے بہت پیار کرتی ہوں میں ان کو چھوڑ نہیں سکتی۔۔۔

اور مجھے؟؟؟

میں تو آپ کو بھی نہیں چھوڑ سکتی-- آپ ہیں جو مجھے اپنی زندگی سے نکال کے پھینکنا چاہتے ہیں-- اپنی مرضی سے زبردستی شامل کیا اور اب زبردستی نکال رہے ہیں--

نکالنے کی بات چھوڑو ایک جملہ اور بھی تم نے اپنے بھائیوں کے لیے کہا ہے کیا وہ میرے لیے نہیں ہو سکتا؟؟

کون سا؟؟

تم اپنے بھائیوں سے بہت پیار کرتی ہو---اور مجھ سے؟؟جواب طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے مسلسل ہاتھ اس کی مخملی گال پر رکھے ہوئے رب کر رہا تھا-- اس کے ہاتھوں کی حدت سے حور کے پورے وجود میں سنسناہٹ کی لہریں دوڑ رہی تھی----

یہ سوال تو میں بھی آپ سے کر سکتی ہوں آپ مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتے--

تمہاری عادت ہے ہر سوال کو اپنے سوال سے ریپلیس کرنے کی-- میرے سوال کا جواب دو--

میں نے سوال پہلے پوچھا ہے---

اگر پیار نہ ہوتا تو میں آپ کے اتنے قریب نہیں ہوتی اگر پیار نہیں ہوتا تو پاگلوں کی طرح زبردستی انسلٹ کروانے کے باوجود گاڑی میں بیٹھ کر ساتھ آنے کی ضد نہ کرتی---

پیار نہیں ہوتا تو آگے بڑھ کے جو حرکت میں نے کی وہ کبھی نہ کرتی۔ کس والی بات کرتے ہوئے حور کی پلکیں بند ہونے کی حد تک جھک گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مگر آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے اگر کرتے تو اتنی آسانی سے مجھ سے الگ ہونے کی بات نہیں کرتے۔۔۔

اگر پیار نہیں کرتا تو تم شادی نہیں کرتا، اگر پیار نہیں کرتا تو تمہاری اکڑ کو برداشت نہیں کرتا، اگر پیار نہیں کرتا تو بار بار تمہارے بے تحاشہ ایٹیٹیوڈ کو دیکھتے ہوئے بھی تمہارے نزدیک آنے کی کوشش نہیں کرتا، اگر پیار نہیں کرتا تو تمہاری سانسوں سے زیادہ قریب ہو کر تمہاری انا کو ٹھیس نہ پہنچے تمہیں چھوڑ کر دور نہیں ہوتا، اگر پیار نہیں کرتا تو آج تمہیں ساتھ نہیں لاتا۔۔۔۔۔

پیار لفظوں سے بیاں کرنے کی چیز نہیں تم نے کبھی محسوس ہی نہیں کیا کہ بالاج تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔ آج سے نہیں بچپن سے۔۔۔۔

حور حیران نظروں سے بلاج کو دیکھے جارہی تھی۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جس بلاج کو وہ اکڑو سمجھتی تھی جس کی طرف اس نے پہلے قدم بڑھایا اسے ایسا لگتا تھا۔۔ مگر وہ تو اسے نہ جانے کب سے پیار کرتا تھا۔۔ وہ کیوں نہیں دیکھ سکی تھی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو اب بھی یقین نہیں ۔۔۔۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے بلاج اس کی بے یقینی والی نظروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اگر پیار کرتے تھے تو پھر کبھی کہا کیوں نہیں ؟؟؟؟

کیسے کہتا تم مجھ سے کتنی نفرت کرتی ہو۔۔۔۔۔مجھے کتنا بُرا انسان سمجھتی ہو۔ تمہاری اکڑ کی وجہ سے کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی ۔۔۔۔ آپ قدم بڑھا کر تو دیکھتے۔۔۔ایک بار کہتے تو صحیح کہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔۔۔

آج کہہ دیتا ہوں میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔ آج سے نہیں بچپن سے پیار کرتا ہوں۔۔۔جب بھی تمہارے قریب آیا تو بہک گیا۔۔ایسے کوئی نفرت میں نہیں بہکتا حور بے بی۔۔۔

اب بتاؤ کیا فیصلہ ہے۔۔۔دو گی میرا ساتھ ہمیشہ کے لیے۔۔۔یا بدل جاؤ گی باقی سب کی طرح۔۔۔حور مجھے دھوکہ مت دینا اگر دھوکہ دیا تو تمہاری جان لینے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔

آنکھوں میں دیکھ کر خود سمجھ لیں بہت سمجھدار ہیں آپ۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو دھوکہ دے سکتی ہوں تو پھر مت کیجئے بھروسہ فیصلہ خود کر لیں۔۔۔۔

مجھ میں سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے اگر ہوتی تو آج اپنوں سے دھوکہ نہیں کھاتا۔۔۔

بلاج تم نے صرف آدھا سچ سنا تھا۔۔۔اگر پورا سچ جان لیتے تو بدگمانیاں اتنی نہیں بڑھتیں۔۔۔۔۔

اب تم ان کی طرف داری کر رہی ہو میں نے ان کو بیچ میں سے ہٹا دیا ہے بالاج کا لہجہ سخت ہوا۔۔

میں طرفداری نہیں کر رہی اور نہ کبھی کروں گی آپ سے وعدہ کرتی ہوں آپ جو فیصلہ کریں گے میں ساتھ دوں گی مگر ایک بار پورا سچ سن لیں۔۔۔

اگر ایک اور بار تم نے صفائی دینے کی کوشش کی تو میں تم سے دور ہو جاؤں گا تمارے اور میرے رشتے کی مظبوط کڑی یہی ہے کہ تم آج کے بعد کبھی اپنے بھائیوں اور میرے بیچ میں نہیں آؤ گی۔۔نہ ہی کسی اور بات کے بیچ میں پڑھنا۔ تم صرف مجھ پر توجہ دو مجھ سے پیار کرو تمہارا صرف اتنا ہی کام ہے میرے درد سے بھرے دل کو پیار کے رنگوں سے بھر دو۔۔اگر یہ وعدہ نبھا سکتی ہو تو ٹھیک ہے نہیں تو تم اپنے راستے اور میں اپنے راستے۔۔۔

خبر دار اگر آج کے بعد یہ بات کہی تو میرا ہر راستہ آپ تک ہی آکر ختم ہو گا اور آپ کا بھی ہر راستہ مجھ سے شروع مجھ پر ہی ختم ہو گا۔۔۔۔

آج کے بعد اگر مجھے چھوڑنے کی بات کی یا مجھ سے دور جانے کے بعد کی تو میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔۔

ایک جان ہے کتنی بار لو گی۔۔۔

جتنی بار میرا دل چاہے گا لوں گی۔۔ آپ بھی میرے ہیں اور آپ کی جان بھی میری۔۔ پیار سے کہتے ہوئے ہلکے سے مسکرائی۔۔۔

سوچ لو میں تو جان دینے کو تیار ہوں بدلے میں تمہاری جان اپنی شدتوں سے نکالوں گا۔۔۔ ہمت اکٹھی کر کے رکھنا اور پھر مت کہنا کہ تم ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں۔۔ نرمی سے گال چومتے ہوئے سرگوشی میں کہا حور کان کی لو تک سرخ پڑ گئی۔۔۔۔۔

آپ نے شراب پی ہے۔۔۔ بلاج کے منہ سے کب سے شراب کی بو کو محسوس کر رہی تھی آخر اس نے ہمت کر کے پوچھ لیا۔۔ ہمم پی ہے۔۔۔

آپ میرے لیے شراب چھوڑ نہیں سکتے۔۔۔

بہت پرانی عادت ہے اتنی آسانی سے نہیں چھوٹ سکتی۔۔۔۔

کوئی بھی عادت ایسی نہیں جسے انسان چھوڑنا چاہے اور وہ نہ چھوٹے۔۔۔۔

اس کو چھوڑنے کے لیے تمہیں میرا ساتھ دینا پڑے گا۔۔۔

کیسا ساتھ۔۔۔۔

شراب مجھے راتوں کو سکون دیتی ہے میرے دماغ میں اتنی زیادہ ٹینشن ہوتی ہیں کہ مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی اگر تم مجھے وہ سکون دے سکتی ہو تو میں شراب چھوڑ دوں گا۔۔

بلاج کا لہجہ شوخ اور آنکھوں سے شرارت جھلک رہی تھی۔۔۔

مجھے تو نشہ چاہیے پھر چاہے شراب سے ملے یا شباب سے۔۔۔۔۔۔میں کوئی شراب نہیں جو آپ کو نشہ فراہم کر سکوں۔۔۔وہ بات کی نزاکت کو سمجھ چکی تھی۔۔۔شرماتے ہوئے بلاج کے سینے پر سر رکھتے ہوئے تاثرات کو چھپا گئی۔۔۔

تم شراب سے بھی زیادہ نشیلی چیز ہو حور بے بی وہ الگ بات ہے کہ نشہ شوہر تک پہنچانے کی حامی بھرنا نہیں چاہتی۔۔۔

اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے چومتے ہوئے اسے اپنی باہوں کے حصار میں قید کر لیا----

بلاج آج کے دن کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا--- آج اسے زمل کی صورت میں بہت بڑا صدمہ ملا ---اور حور کی محبت کی صورت میں دنیا کی سب سے بڑی خوشی ملی--- حور کی محبت کے اظہار نے بلاج کے دل میں مرجھائے ہوئے پھولوں کو زندگی بخشتی تھی----

صبح ہونے والی تھی اور ان کو یہاں سے نکلنا تھا--- کیونکہ یہ جگہ زیادہ دیر رکنے کے لیے فی الحال سیف نہیں تھی-- حور کے ساتھ ہوتے ہوئے بلاج کسی بھی طرح کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا-----...............

وجی---پلیز باہر جائیں تنگ مت کریں---میں تو کروں گا بڑی مشکل سے چابی ڈھونڈ کر لایا ہوں----

وجدان شرٹ لیس سینا لیے اس کی جانب قدم بڑھاتا آرہا تھا جب کہ وہ اپنے ارد گرد ٹاول لپیٹتے ہوئے شرم سے دیوار کے ساتھ لگتی جا رہی تھی---

تو کیا ضرورت تھی اتنی محنت کرنے کی آرام سے کچھ دیر بیٹھ جائیں میں شاور لے لوں اس کے بعد آپ آجانا۔۔۔

وجدان کو کافی دنوں سے یہ ضد چڑھی ہوئی تھی کہ اسے منت کے ساتھ ہی شاور لینا ہے مگر منت ہر بار یہ ٹال دیتی مگر آج تو موقع پر منت پکڑی جا چکی تھی۔۔۔ تھوڑے سے شریف بن جائیں وجی آپ بہت زیادہ شرارتی ہوتے جارہے۔۔۔

تم قسطوں میں پیار دیتی ہو میرا اس سے کچھ بنتا نہیں ہے۔۔ اس لیے ہر دن کے ساتھ میں زیادہ شرارتی ہو رہا ہوں۔۔ اگر تم کھل کر مجھے پیار کر لینے دو تو میری بھوک مٹ جائے گی۔۔۔

جی نہیں آپ کی بھوک کبھی نہیں مٹے گی وہ شاور لے چکی تھی۔۔ ٹاول کو سامنے سے پکڑتی ہوئی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

میری بلی مجھے میاؤں ادھر آؤ یارِ وجدان کہاں بھاگ کر جارہی ہو میری جان۔۔۔

اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے اپنے سینے کو اس کی پشت سے لگا کر ایک ہی ہاتھ سے اوپر اُٹھا چکا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔

کیا نہیں۔۔۔۔

آپ مجھے تنگ مت کریں مجھے جانے دیں۔۔۔۔

میرا کام ہے تمہیں تنگ کرنا اور تمہارا کام ہے اپنی وجی کو برداشت کرنا۔۔نامت کیا کرو۔۔ورنہ کسی دن تمہارے ان پنکی پنکی ہونٹوں کو میں نے چبا کر کھا جانا ہے۔۔۔۔

اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پنکھڑیوں کو بے قراری سے چوما۔۔گردن پر لب رکھ کر گرم لمس چھوڑا۔۔۔۔

اگر میں نا نہیں کروں تو آپ دن رات ایک سیکنڈ کے لیے بھی میری جان نہیں چھوڑیں گے، آپ بہت ظالم ہیں وجی۔۔۔

ظالم نہیں ہوں تمہارے حسن کا قدر دان ہوں۔۔۔۔۔اسے قمر سے اُٹھا کر بیسن کی سائیڈوں پر بنی ہوئی شلف پر بٹھاتے ہوئے۔۔اس کے گورے مخملی کندھوں پر لب رکھ کر چومتے ہوئے گرم لمس کا چھوڑا۔۔منت کی سانسیں تک رک گئیں۔۔۔۔

منت کے دونوں ہاتھ وجدان کے کندھوں پر تھے۔۔۔وہ دیوانوں کی طرح اس کی گردن کو چومتے ہوئے کانوں کی لو کو دانتوں سے ہلکا سا کھینچتے ہوئے منت کی جان نکال لے گیا۔۔۔۔

کھینچا تانی سے ٹاول نیچے کو پھسلنے لگا تھا۔۔۔

ٹاول کے ساتھ ہی وجدان کے

دہکتے لب بھی نیچے کو پھسلتے ہوئے اس کی دھڑکنوں پر آن رکے---

سلگتے لبوں کے نیچے ٹھنڈی دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہوئے وجدان کے اندر کرنٹ کی لہریں دوڑ گئیں---اس کی خماریوں نے شدت پکڑی تھی---

وجی آپ کو میرے ساتھ شاور لینا تھا مگر آپ کے ارادے تو مجھے کچھ اور ہی لگ رہے ہیں---

میں شاور لینے کا انتظام کر رہا ہوں یارِ وجدان---دھڑکنوں پر جھکا لبوں سے دھڑکنوں کے ارد گرد گہرے لمس چھوڑتے ہوئے خمار دار لہجے میں بولا----

اس کے لب اتنی شدت سے دھڑکوں پر کھڑے ہوئے پانی کے قطروں کو پی رہے تھے کہ منت سسکیاں بھرنے لگی تھی--وجدان نے صرف ٹراؤزر پہن رکھا تھا--ہاتھ وجدان کی کمر پر رکھے ہوئے منت وجدان کی محبت کی لہروں میں ڈوبنے لگی تھی---

وجدان کے لب اس کے پورے جسم کی رعنائیوں پر حکومت کر رہے تھے--نرم نرم دھڑکنوں کو لبوں میں قید کیے وہ خماریوں کی الگ دنیا میں جاتا ہوا منت کی سسکاریوں میں اضافہ کرتا جا رہا تھا--

وجدان کے لبوں کا سب سے فیورٹ مقام منت کی پنکھڑیاں تھی اور اس کے بعد اس کی نرم بھری بھری دھڑکنیں جن کو لبوں میں قید کر کے وہ اپنی ساری تھکن بھول جاتا تھا۔۔۔

لب دھڑکنوں سے نیچے ہوتے ہوئے اس کے بیلی بٹن پر آن رکے تھے۔۔۔

وجی۔۔۔۔اس کے لبوں کے لمس کو بیلی بٹن کے اندر تک محسوس کرتے ہوئے اس نے تڑپ کر وجدان کا نام لیا تھا۔۔۔۔ایسے لمحوں میں نہ تو وجی کو کچھ سنائی دیتا تھا نہ سوائے اس کے خوبصورت رعنائیوں کے کچھ دکھائی دیتا تھا۔۔۔

اس کی تیز سسکاریوں کو سنتے ہوئے بھی وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔بہکا ہوا وجی اپنی من مانیاں کر کے ہی پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔

تیز تیز سانسیں لیتا ہوا اس کی دھڑکنوں پر سر رکھے جھکا ہوا تھا۔۔۔۔اسے اپنی منمانیوں میں توڑ کر خود پُر سکون ہو چکا تھا۔۔۔۔

چلو اب شاور لے لیتے ہیں اب شاور ہم پر حلال ہو چکا ہے۔۔۔چہرہ اوپر اُٹھا کر شدتوں سے ٹوٹی ہوئی منت کے چہرے کو دیکھ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔۔

لو یو ٹو یارِ وجدان 😗۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسے اُٹھا کر شاور کے نیچے کھڑا کر دیا۔۔۔

شاور لیتے ہوئے اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھے مظبوط سینہ اس کی پشت پر لگائے کھڑا تھا۔۔

....

ہم گھر کیوں نہیں گئے؟؟؟

کیوں تمہیں میرے ساتھ ڈر لگ رہا ہے؟؟اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔

مجھے کیوں ڈر لگے گا۔۔ مگر ہم گھر کیوں نہیں گئے۔۔۔

یہی اب ہمارا گھر ہے اس کو بناؤ گھر اپنی محبت سے۔۔ میں وہاں واپس نہیں جاؤں گا بلاج نے دو ٹوک انداز سے کہا۔۔۔

حوریہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر پھر خاموش ہو گئی ۔۔وہ بلاج کے دل میں اپنی محبت کو مضبوط کرنا چاہتی تھی۔ اور یہ وقت بلاج کا ساتھ دینے کا تھا۔۔۔

اگر وہ ذرا سی بھی اپنے یا اس کے گھر والوں کی سائیڈ مارنے کی کوشش کرتی تو بلاج کا یقین بھروسہ اعتماد سب کچھ کھو دیتی ہے۔۔۔۔

بلاج کے منہ سے محبت کا اعتراف سن کر وہ خود وہ کو ہواؤں میں اُڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔ اس وقت وہ سیلفش بن کر کسی کے بارے میں کچھ نہیں سوچ رہی تھی ۔۔ اسے بلاج کی محبت چاہیے تھی۔۔۔

بولو ہمارے گھر کو محبت سے سینچ کر خوبصورت بناؤ گی۔۔۔۔

یہ کوئی پوچھنے والی بات ہے، یہ ہمارا گھر ہے تو میں محبت کیا پیار سے اسے جنت بنا دوں گی۔۔۔

تھینک یو سو مچ۔۔۔ حور کو سینے سے لگاتے ہوئے بلاج کے چہرے پر آج خوشی کے رنگ جھلک رہے تھے۔۔

چلو پھر ہماری جنت میں پہلا قدم رکھو تیار ہو جاؤ۔ پوری طرح سے میری ہونے کے لیے۔۔۔

آنکھوں میں خماری کے شوخ رنگ جھلکتے ہوئے دیکھ حور نے پلکیں جھکا لیں۔۔۔

یہ بلاج کا خود کا ذاتی گھر تھا جس میں ہر آسائش موجود تھی وہ حور کو لے کر یہاں پر رہنے کا پورا ارادہ کر چکا تھا اور آج اپنے گھر سے ہی وہ اپنی زندگی کی نئی شروعات کرنا چاہتا تھا آج اپنی خوبصورت گولڈن نائٹ کو وہ اسی گھر میں ہمیشہ کے لیے قید کرنے کا پورا ارادہ لے کر آیا تھا کل رات اس نے بہت زیادہ

اوورڈرنک کی تھی اس لیے وہ اپنے منہ توڑ جذباتوں کو لگام ڈالے ہوئے تھا وہ اپنی اس خوبصورت رات کو شراب کے نشے میں خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس نے کتنی مشکل سے خود کو روکے رکھا یہ تو صرف وہی جانتا تھا جبکہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کر چکے تھے دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے اس کے باوجود بلاج نے اپنے جذباتوں کو لگام ڈال کے رکھیں جو کہ اب پوری طرح سے بے قابو ہوئے حور کو دسترت میں لینے کو بے تاب تھے۔۔۔۔۔

حور بے بی بعد میں شرمالینا پہلے مجھے کچھ شرمانے جیسا کر تو لینے دو۔۔۔۔۔روم میں جاؤ دس منٹ کے اندر ریڈی ہو جانا میں دو ضروری کالز کر کے آرہا ہوں۔۔۔ جو ڈریس روم میں رکھی ہے اسے خاموشی سے پہن لینا۔۔۔ حکم ہے تمہارے شوہر کا۔۔۔ آج کی رات اپنی اکڑ کو سائیڈ پر رکھ دینا۔۔۔ جھک کر لبوں کو چومتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔۔۔

وہ ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے پلکیں جھکا گئی۔۔۔اور تیزی سے وہاں سے نکلتی ہوئی روم میں آگئی۔۔۔بلاج اسے پہلے ہی پورا گھر دکھا چکا تھا گھر دیکھنے میں بے حد حسین تھا۔۔۔۔۔

....

پھوپھو میں بہت شرمندہ ہوں جو کچھ اذلان سے ہوا۔۔۔ مگر پھوپھو اگر دوسری طرف دیکھیں تو وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔۔ پرانے خیالات سے اگر تھوڑا سا نکلیں تو ہم اس مسئلے کو آسانی سے ہینڈل کر سکتے ہیں۔۔۔۔

بے شک میں اور اذلان دونوں بھائی ہیں مگر اس کی اور میری سوچ میں بہت فرق ہے۔۔۔ جو چیز میرے نزدیک غلط ہے۔ اس کے نزدیک غلط نہیں ہے۔۔۔ اس کا ریزن آپ جانتی ہیں کہ اس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ملک سے باہر گزارا ہے۔۔۔۔
اگر اس لحاظ سے اذلان کو دیکھا جائے تو اذلان میں کوئی بُری لت نہیں ہے۔۔۔ مگر وہ یہاں کے کلچر اور ماحول کو اکثر ناپسند اسی لیے کرتا ہے کہ جائز چیزوں کو بھی یہاں معاشرہ غلط نظریے سے دیکھ کر غلط ثابت کر دیتا ہے۔۔۔۔

آپ تھوڑا سا ساتھ دیں اور یہ بات یہیں پر ختم کر دیجیے میں اپنی طرف سے سب کچھ سنبھال لوں گا۔۔ آپ زمل کی رخصتی کی تیاری کریں۔۔۔۔

صدف بہت زیادہ پریشان تھی اس نے فون کر کے وجدان کو بلوایا تھا کیونکہ وجدان ہی وہ انسان تھا جو اس وقت اس سارے مسئلے کو بڑی سمجھداری سے ہینڈل کر سکتا تھا۔۔۔۔

وجدان بیٹا میں کیسے ایک دم سے رخصتی کی بات کروں۔۔۔ بلاج کا کچھ اتہ پتہ نہیں۔۔۔ حوریہ بھی اسکے ساتھ ہے۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے لیے بہت پریشان تھی صدف کے آنسو نہیں رک رہے تھے یہ سوچ کر کہ کہیں اس کے بیٹے نے خود کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچا لیا۔۔۔

وقاص بھی اس وقت پاکستان میں نہیں تھا۔۔۔ وقاص اکثر ملک سے باہر ہی ہوتا تھا کیونکہ اس کا بزنس پھیلتے پھیلتے زیادہ تر باہر کے ممالک میں ہی جا چکا تھا۔۔۔۔ جس کو دیکھنے کے لیے اُسے جانا پڑتا تھا۔۔۔

ایسے میں صدف خود کو بالکل اکیلا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

صدف کا کل رات سے بلاج کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں تھا۔۔۔۔بار بار فون کرنے پر بھی بلاج فون نہیں اُٹھا رہا۔۔۔ایسے میں وجدان اس کا واحد سہارا تھا اور اذلان سے اس وقت وہ سخت ناراض تھیں۔۔۔

پلیز پھوپھو رونا بند کریں اور اس وقت کمزور مت پڑیں۔۔۔۔یہ وقت سمجھداری سے سب کچھ سنبھالنے کا ہے۔۔۔آپ نے جب کل مجھے فون کر کے سب کچھ بتایا تھا میں نے بلاج کی لوکیشن کا پتہ لگوالیا ہے۔۔۔۔

وہ بالکل سیف ہے اس پر کل اٹیک ہوا تھا۔۔۔ مگر خدا کا شکر ہے بلاج اور حوریہ دونوں سیف مقام پر ہیں اور بلاج اپنی حفاظت کر سکتا ہے اتنا بھروسہ رکھیں۔۔۔۔

اٹیک ہوا ہے مطلب۔۔۔۔ کوئی نقصان تو نہیں پہنچا نہ۔۔۔ماں تھی اٹیک کا سن کر ہی تڑپ گئی۔۔۔

گولی ہلکی سی بازو کو چھو کر گزری ہے۔۔۔ خطرے کی کوئی بات نہیں اس نے اپنی سیفٹی کا پورا انتظام کر رکھا ہے۔۔۔۔ اور اس کے علاوہ میرے بندے بھی نگرانی کے لیے ارد گرد ہی موجود ہیں۔۔۔

کوئی چاہ کر بھی بلاج تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ اتنا سٹریس مت لیں جب سٹریس آئے تو ایک بات سوچ لیجئے گا کہ بلاج کے ساتھ حوریہ بھی موجود ہے اور اگر وہاں پر کوئی خطرہ ہوتا تو وجدان اتنے آرام سے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔۔

وجدان کی بات سن کر صدف کے دل کو تسلی ہوئی یہ بات تو سچ تھی کہ اگر ذرا سی بھی پریشانی کی بات ہوتی تو وجدان پُر سکون نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔۔

وجدان نے تو یہاں تک پتہ لگوا لیا تھا کہ کہیں بلاج اس کی بہن کو اذلان اور زمل کی وجہ سے ٹارچر تو نہیں کر رہا۔۔ مگر اس کے بندوں نے بتایا تھا کہ وہ کس طرح سے حوریہ کو پروٹیکٹ کر کے گاڑی کے اندر ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

وجدان بھی بلاج کی بہادر اور نڈر طبیعت سے واقف تھا۔۔ ایسے حالاتوں میں کبھی بھی بلاج گاڑی کے اندر چھپ کر نہیں بیٹھتا تھا۔۔۔

وہ تو سیدھا چھاتی پہ وار کرنے والوں میں سے تھا۔۔۔ مطلب کہ وہ اپنی بیوی کی حفاظت کے لیے گاڑی سے نکلا تک نہیں۔۔۔۔۔

اس کے بندوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ کیسے اسے کور کر کے فارم ہاؤس میں لے کر گیا تھا۔۔

وجدان کو ایک بات کی تسلی ہو چکی تھی کہ حور اپنے شوہر کے ساتھ بالکل سیف ہے اب اسے اپنے بھائی کے کارنامے کو سب کی نظروں سے چھپاتے ہوئے ٹھیک کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

جس کی پلاننگ وہ اپنی پھوپھو کے ساتھ کرتا ہوا صدف کو گلے مل کر تسلی دے کر نکلا کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا۔۔۔۔۔۔

پھوپو پلیز یہ بات بلاج، اذلان، زمل، حور، میرے اور آپ کے درمیان ہی رہنی چاہیے۔۔۔ صدف نے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔۔

یہ آنسوں صاف کریں ایسا کچھ نہیں ہوا کہ ہم رونے دھونے بیٹھ جائیں بچے ہیں غلطی ہو گئی ایک دوسرے کے نکاح میں ہیں گناہ نہیں کیا باقی ہم ہیں سنبھال لیں گے۔۔۔

میرے ہوتے ہوئے آپ کو رونے کی ضرورت نہیں یہ بات وقاص چاچو تک بھی نہیں جانی چاہیے ۔۔۔۔ان کو نکاح کا پتہ ہے بس بات نکاح کی حد تک ہی رہنے دیں۔۔۔

اور پلیز اب آپ زمل کو کچھ نہیں کہیں گی خیال رکھیں اس کا۔۔۔ بچی ہے ابھی اگر ہم لوگ اسے کور نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔۔۔۔۔ آپ یوں رودھو کر اسے ٹارچر کر کے لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع دیں گی۔۔۔۔۔۔

اگر ہم تھوڑے ٹھہراؤ اور سمجھداری سے اس چیز کو ہینڈل کر لیں تو آنے والے وقت میں یہ بات بہت پیچھے رہ جائے گی۔۔۔۔۔

اور رہی بات بلاج کی اس سے میں خود بات کر لوں گا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔وہ اپنی پھوپھو کو پوری تسلی دے کر وہاں سے نکلا تھا۔۔

....

حور تیار ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور شرم سے خود سے ہی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔بلاج نے اس کے لیے مہرون کلر کی ساڑی سلیکٹ کی تھی۔۔۔۔۔

ساڑی بہت ہاٹ ڈیزائننگ والی تھی۔۔۔حور نے آج سے پہلے اس طرح کی ساڑی کبھی نہیں پہنی تھی۔ مگر آج پہننی پڑی بلاج کی ضد تھی وہ روم میں آنے کے بعد بھی دو بار فون پر کہہ چکا تھا کہ وہ اسے اپنی من پسند ساڑی میں تیار دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔حور مہرون کلر کی ساڑی میں چاند سے اُتری حسینہ لگ رہی تھی۔اس کی گوری رنگت مہرون کلر میں اور بھی نکھری نکھری لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے کوئی خاص میک اپ نہیں کیا تھا صرف میرون لپسٹک لگا کر بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔مگر اتنی سی تیاری میں بھی وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

دروازہ کھلا اور تیز پرفیوم کی خوشبو کے پہلے جھونکے سے ہی حور کو اندازہ ہو گیا کہ بلاج روم میں آچکا ہے۔۔وہ مرر کے سامنے کھڑی تھی وہ پلکیں نہیں اُٹھا پا رہی تھی۔۔۔

جہاں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی وہی حد سے زیادہ ہاٹ بھی لگ رہی تھی مہرون کلر کے ڈیپ گلے والے بلاؤز سے اس کا سراپا چھلک رہا تھا۔۔جس کو اس کی ساڑھی کے پلو سے کور کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔۔

ماشاءاللہ قتل کرنے کا پورا ارادہ ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے ایک ایک قدم بڑھاتا ہوا اسکے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔اس کی نازک سی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔۔
اس کے پہلے ہی جھٹکے سے حور کی ریڑھ کی ہڈی میں کڑ کڑاہٹ سی ہونے لگی تھی۔۔۔بے اختیار حور کے منہ سے آہ کی آواز نکلی۔۔۔۔۔۔ ششششش۔۔۔۔

ابھی آہیں بھرنے کا ٹائم نہیں ہے حور بے بی۔۔۔۔ابھی تو آغازِ محبت ہے انتہائے عشق پر آہیں بھی بھریے گا اور آنسوؤں کی بھی پوری اجازت ہے۔۔۔۔

بھاری ہاتھ کی سخت انگلی اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے گہری نظریں سر سے پاؤں تک لے جاتے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔حور نے شرم سے لال پڑتے ہوئے چہرے سے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔جتنا شرماؤ گی اتنا ہی بہکاؤ گی حور بے بی اگر ساتھ دو گی تو فائدے میں رہو گی۔۔۔۔

تمہارا یہ شرمانا چوہدری بلاج کے سوئے ہوئے ارمانوں پر آگ کا کام کرے گا۔۔۔

آنکھ کو دبا کر اسے گود میں اُٹھائے ہوئے آہستہ آہستہ چل کر ساتھ والے روم کا دروازہ کھولا، جس میں اس نے بہت خوبصورتی کے ساتھ ویڈنگ نائٹ کا پورا انتظام کر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

حور دونوں بازوں اس کے گلے میں ڈالے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے نظر جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

روم میں صرف کینڈلز جلائی گئیں تھیں پورے روم کے فرش کو گلاب کی پتیوں سے سجایا گیا تھا۔۔
گلاب کی پتیاں اس قدر فرش پر بچھی ہوئی تھیں جیسے کوئی مخملی قالین بچھایا گیا ہو۔۔۔
وائٹ سلکی چادر کے اوپر گلاب کی پتیوں سے ہارٹ بنا ہوا تھا۔۔ہارٹ کے اندر مائی لو حور لکھا ہوا تھا۔۔۔۔
حوریہ جب تیار ہو رہی تھی تو بلاج نے اس روم کو خود اپنے ہاتھوں سے سامان سے ڈیکوریٹ کیا تھا۔۔۔
ایک بڑے سے تھال کے اندر چھوٹی چھوٹی موم بتیوں کی تشتریاں پانی میں تیر رہی تھی۔۔۔
پانی کے اندر چند گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

روم کے اندر رومینٹک سونگ مدھم سی آواز میں چل رہے تھے جو ماحول کو اور بھی رومینٹک بنا رہے تھے۔۔۔حور اور بلاج کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھیں۔۔۔اسے نیچے کھڑا کرتے ہوئے بلاج اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیے ہوئے ہیں۔۔۔

بلاج کی گرم دہکتی سانسیں حور کی سانسوں سے ٹکرائی بلاج کی بے تابیاں دیکھ حور کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھی۔۔۔

روم کا ماحول رومینٹک اور پاس کھڑا ہوا شخص اس سے بھی زیادہ رومینٹک موڈ میں تھا۔۔۔حور کو اپنی جان آج کڑے امتحان میں لگ رہی تھی۔۔۔

جہاں بلاج کی محبت کو پا لینے کی خوشی تھی وہاں عجیب سی گھبراہٹ شرم و حیا کے رنگوں میں بھیگی ہوئی حور سے پلکیں اُٹھا کر بلاج کی نظروں میں دیکھا تک نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ جو شخص ہر وقت اسے اپنے لفظوں سے طیش دلاتا رہتا تھا۔۔بچپن سے لے کر آج تک جس سے وہ اتنی نفرت کرتی رہی ہے وہ شخص اس کے لیے اتنا خاص ہو جائے گا کہ وہ اپنا آپ اس کو خوشی خوشی سونپنے کے لیے تیار ہو جائے گی۔۔۔کیا پیار میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ ایک ہی پل میں انسان اتنا بدل جاتا ہے۔۔۔۔

ہزاروں سوچوں میں گھری ہوئی حور بلاج کے ساتھ رشتہ بڑھانے پر مطمئن تھی۔۔۔بلاج نے اس کا دل جیت لیا تھا۔۔۔ جس بلاج کو وہ سمجھتی تھی کہ وہ اپنے باپ کے جیسا ہے وہ بالکل اپنے باپ جیسا نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے صبر کیا حور کے پاس ہوتے ہوئے سارے حق رکھنے کے باوجود کبھی حد سے گزرنے کا نہیں سوچا۔۔۔ اس کے صبر کا اجر یہ تھا کہ آج حور خود اپنی خوشی سے اس کی دسترس میں جانے کو تیار تھی۔۔۔

حور بے بی نظریں اُٹھاؤ اور دیکھو میری طرف مجھے الزام ہے کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا ۔۔۔۔میری نظر میں دیکھ کر بتاؤ کہ کیا یہ الزام سچ ہے۔۔۔بلاج اس کی گردن پر ہاتھ کی پشت رکھتے ہوئے سرگوشی کرتے ہوئے لب کان پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

حور نے سسکی بھری۔۔بلاج کے لبوں سے اس کے پورے وجود میں بجلی کی تیز لہر دوڑ گئی۔۔۔

حور بولو کیا الزام سچ تھا۔ گردن کو چومتے ہوئے گہرے لمس کی حدت چھوڑ کر اس کے منہ سے اعتراف سننا چاہتا تھا۔۔۔

جب الزام لگایا تھاتب سچ تھا۔۔ بامشکل بولی۔۔۔

اب اس الزام کی سزا بھگتنے کے لیے تیار رہنا۔۔ بلاج اپنے مجرم کو آسانی سے نہیں چھوڑ تا۔۔۔ ہاتھ سے گھماتے ہوئے اس کی پشت اپنے چوڑے سینے پر لگا کر دوسرا ہاتھ ساڑی کے پلو کے اندر سے گزارتے ہوئے پیٹ پر رکھ کر انگلیاں سختی سے دبا گیا۔۔۔۔

اس کے مخملی پیٹ پر بلاج کے بھاری ہاتھ کی سخت انگلیاں حور کے مخملی پیٹ کو جلارہی تھیں۔۔ کس قدر گرم تھے اس کے ہاتھ۔۔ جبکہ شدید ٹھنڈ تھی۔۔۔

اتنی شدید ٹھنڈ میں روم میں بلاج نے ہیٹر نہیں جلایا تھا۔ شاید وہ جانتا تھا کہ دونوں کے سلگتے ارمان جب آگ کے شعلے بھڑکائیں گے تو روم میں ہیٹر کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔۔

بولو حور بے بی میری سزا کے لیے تیار ہو۔۔۔ کندھے سے ساڑھی کے پلو کو پن سے آزاد کرتے ہوئے فرش پر گرا چکا تھا۔۔۔۔

پلو کے ہٹتے ہی مخملی بدن پر کینڈل کی روشنی پڑی اس کا گورا بدن ڈائمنڈ کی طرح جگمگا رہا تھا ----بلاؤز تو جیسے نہ ہونے کے برابر تھا-- حور نے تو پلو سے خود کو کور کر رکھا تھا-- بلاج نے پہلی ہی بے باقی میں اسکے مخملی جسم کو پلو سے آزاد کر دیا--

اپنے دونوں ہاتھ دھڑکنوں پر کر اس کی صورت میں رکھتے ہوئے وہ خود کو چھپا رہی تھی-- وہ آنکھیں بند کر گئی-- وہ شرم سے لال پڑ چکی تھی--

ہاتھ گردن سے لے جا کر نیچے کو لے جاتے ہوئے بلاج خماری کی لہروں میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا---

اس کے بھاری ہاتھ کو دھڑکنوں تک پہنچنے میں پوری رسائی حاصل ہونے ہی والی تھی کہ حور نے گھبرا کر اس کے ہاتھ کو پیچھے کیا-----

وہ تیزی سے اس سے دور ہوتی ہوئی سامنے دیوار کے ساتھ جا لگی تھی- اس کا پلو پوری طرح سے فرش پر بکھرا ہوا تھا-- کندھوں سے لے کر بیلی بٹن کے نیچے تک اس کے ریشم جیسے گورے بدن کو بلاج گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا-- زیرو فگر میں وہ قیامت لگ رہی-----

وہ ایک ایک قدم اُٹھاتا ہوا اس کے قریب جا رہا تھا وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے شدید گھبراہٹ کا شکار تھی اس کی گھبراہٹ اس کی شرم و حیا کو بلاج باخوبی سمجھ رہا تھا-----

آسان نہیں ہوتا ایک لڑکی کا خود کو مرد کو سونپنا--

مزید مت تڑپاؤ آج کی رات ٹلنے والی نہیں ہے --بہت راتوں کا حساب باقی ہے اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے ہوئے۔لب اس کے پنکھڑیوں کے مقابل کرتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا---

مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے--- آج کی رات خود کو میرے حوالے کرو سب ڈر اُتر جائیں گے---
سخت داڑھی والی گال سے رگڑتے ہوئے اسے سخت چبن محسوس کروائی تو وہ سسکی تھی---

بلاج کی نظریں اس کی پنکھڑیوں پر تھی---- گہری مہرون لپسٹک سے سجی ہوئی پنکھڑیوں پر پوری شدت سے جھکا لبوں کو لبوں کی قید میں لیے تیز سانسوں سے پنکڑیوں کو جلانے کی حد تک نمی کھینچ کر بے قراریاں اُتار رہا تھا----

اس کی تشنگی مٹانے کا انداز بڑا جارحانہ تھا وہ تڑپ اُٹھی تھی اس کی تڑپ کو وہ خود میں قید کیے کھڑا تھا ۔ایک انچ بھی ہلنے تک نہیں دے رہا تھا----

وہ سانسوں کے لیے تڑپنے لگی تھی وہ ایک ایک سانس کے لیے مر رہی تھی۔۔اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے ہوئے سانسوں پر پہرے لگائے کھڑا تھا۔۔۔

سانس نہ آنے پر حور کی آنکھوں سے پانی کے شبنمی قطرے گال پر پھسل کر بلاج کے لبوں کو چھو گئے۔۔۔

احساس ہونے پر جھٹکے سے خود کو دور کیا۔۔۔بلاج کی آنکھوں میں خماریوں کے سوا حور کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

حور بے بی مجھے برداشت کرو۔بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے اس رات کے لیے۔۔۔آج کی رات تڑپنے کی باری تمہاری ہے۔۔۔ وہ بہکی نگاہوں سے حور کے رو دینے والے دلکش چہرے کو دیکھ کر مسکر دیا۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھ سے بدلے لیں گے !!

ہمم۔۔۔

مجھ پر ترس نہیں آئے گا!!

تمہیں کبھی آیا تھا مجھ پر!!

میں نے صرف وقت مانگا تھا!!

تو میری جان میں نے وقت دے دیا تھا!!اب گھبرانے کی ضرورت نہیں اب میں حق مانگ رہا ہوں تم بھی ایمانداری سے حق دو۔۔۔۔

صبح اُٹھ کر شرما لینا پھر تمہارے پاس شرمانے کے بہت سارے ریزن بھی ہوں گے۔۔۔پوری رات ایسے گزاروں گا کہ جتنا چاہو صبح اُٹھ کر شرما لینا پھر بھی کم پڑ جائے گا۔۔اس کے انداز تو ہمیشہ سے بے باک تھے مگر آج تو وہ بے باکیوں کے ہر ریکارڈ کو توڑنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

حور کو اپنی جان آج رات سولی پر لٹکتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔

ویسے یار تم بہت ہاٹ ہو۔۔لگتا ہے آج کی رات کمرے میں آگ لگ جانی ہے ایک طرف میرے ہاٹ جذبات ہیں اور دوسری طرف تمہارا ہاٹ فگر۔۔افففف۔۔وہ ہونٹوں سے ٹھنڈی ہوا نکالتے ہوئے حور کو اور بھی شرمانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

قسم سے بہت بے شرم ہو۔۔۔ آپ بہت بے شرم ہیں۔۔کل سے جو تمیز کا الفاظ استعمال کر رہے ہو وہی کرو ناوہ شیطانی انداز سے قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔

آپ کہنے والی حرکتیں کر رہے ہو جو میں آپ کہوں۔۔۔

تم مجھے ہمیشہ کے لیے آپ کہنا چھوڑ دو کیونکہ بلاج کی حرکتیں تو یہی ہیں۔۔۔

یہی ہے میرا انداز محبت جس سے تمہیں ہر رات گزرنا ہو گا۔۔۔ تو کیا فائدہ ہے خود کو تکلیف دینے کا ۔۔ تم مجھے آپ مت بولا کرو۔۔۔ حور کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ بلاج کی دھڑکنوں نے اندر شور مچا رکھا تھا کہ حور کو ہماری دسترس میں دو۔۔۔۔

مہرون کلر کے بلاؤز کے گہرے ڈیپ گلے کی گہرائی پر جھکتے ہوئے بہکی نگاہوں سے بہت دور تک دیکھ چکا تھا۔۔۔ دھڑکنوں پر لب رکھتے ہوئے اس کی خوشبو سے سہراب ہوا تھا۔۔۔
دھڑکنوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہ اور بھی بے باک ہونے لگا تھا۔۔

حور نے سسکاری بھری۔۔۔ وہ مزید بہکتے ہوئے دھڑکن کو پوری طرح سے لبوں میں سختی سے قید کر گیا۔۔۔
حور دانتوں کی چبن کو دھڑکن پر محسوس کرتے ہوئے تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔۔

حور نے تڑپ کر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دور کرنا چاہا تھا وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے کمر کے پیچھے پن کر چکا تھا۔۔۔اس کی ہر راہِ فرار اس نے روک رکھی تھی۔۔۔

ساڑھی کے پلو کے فال کو پوری طرح سے کھول کر فرش پر دور پھینکتے ہوئے۔۔۔اسے تھائیز سے باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے اوپر اُٹھا چکا تھا۔۔۔۔

اسے بیڈ پر نرمی سے لیٹاتے ہوئے شرٹ کے بٹن ایک ایک کر کے کھولتے ہوئے شرٹ کو اُتار کر فرش پر پھینکتے ہوئے اس پر جھکنے لگا تھا۔۔۔۔حور نے آنکھیں سختی سے میچ لی۔۔۔۔

کبوتر اگر آنکھیں بند کر لے تو آتا ہوا طوفان رک نہیں جاتا حور آنکھیں کھولو اور پاس آتے ہوئے طوفان کو محسوس کرو۔۔۔۔

مجھے آپ کی بے شرمیاں محسوس نہیں کرنی۔۔۔

جب یہ بے شرمیاں میں تمہارے مخملی جسم پر اُتاروں گا۔تب کیا کرو گی حور بے بی۔۔۔اس پر جھکتے ہوئے سرگوشیاں اُتارتے اس کی گردن پر نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

وہ دائیں بائیں سر کو ہلاتی ہوئی اس کے دہکتے لبوں سے گردن کو بچا رہی تھی۔۔۔

حور کی جان تو تب نکلی تھی جب اس کے آوارہ لب اس کی دھڑکنوں کو لبوں میں قید کیے ہوئے دانتوں کی سخت چبن دیتے ہوئے منمانیاں کر رہے تھے۔۔۔

حور نے تڑپتے ہوئے ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر ناخن گھونپ دیے۔۔۔

اس کی نرم دھڑکنوں کو لبوں میں دبائے شبنمی نمی کو ہلک میں اُتارتے ہوئے پاگل سا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اسے پوری طرح سے اپنے نیچے جکڑے ہوئے تھا۔۔۔

وہ جھٹپٹا کر بن پانی کے مچھلی کی طرح اس کی حراست میں دم توڑتے ہوئے خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔

دھڑکنوں پر خماریاں اُتارتے ہوئے جگہ باجگہ سرخ دھبے چھوڑتا جا رہا تھا۔۔۔

پیٹ کو لبوں سے چومتے ہوئے اس کی کمر پر پڑتے ہوئے بلوں کو انگلیوں سے چھو کر محسوس کرتے ہوئے دلکش انداز سے مسکرایا۔۔۔۔

ہر بل پر لب رکھتے ہوئے چوم رہا تھا۔۔وہ سسکاریاں بھر رہی تھی۔۔۔وہ بے قراریاں اُتارتے جا رہا تھا۔۔۔وہ تیز سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

اس کی شدتوں میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔۔اس کے جسم پر لباس نا ہونے کے برابر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ ایک بار پھر دھڑکنوں پر جھک چکا تھا! تیز آندھی کے جیسی شدتوں میں حور کی دبی دبی سسکیاں اپنا دکھ بیان کر کے بتا رہی تھی کہ مقابل اپنی محبت کے معاملات میں بہت سفاک ہے۔۔۔۔۔۔۔
پوری رات بلاج کی سخت شدتوں کا سامنا کرتے ہوئے حور کی ہمت جواب دے چکی تھی۔۔۔۔

اس کی جان کو تھوڑی سی آزادی ملی تو اسی کے سینے پر سر رکھے ہوئے پتہ نہیں کب سو گئی جبکہ بلاج اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا۔۔۔۔۔۔
بے غیرت انسان تمہیں ذرا شرم نہیں آئی یہ حرکت کرتے ہوئے!!
کون سی حرکت!! اذلان ایک دم وجدان کے غصے کو دیکھ کر بوکھلا گیا تھا۔۔ اذلان کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وجدان کس مدعے پر بات کر رہا ہے!!

کچھ دن صبر نہیں رکھ سکتے تھے اگر اتنا ہی باپ بننے کا شوق چڑھ گیا تھا تو مجھ سے کہتے رخصتی کروا دیتا!!

کیا!!!!؟؟

کیا کہ بچے میرا دل چاہ رہا ہے تھپڑ مار کر تمہارے دانت باہر نکال دوں!!

اللہ کی پناہ وجدان بھائی کیا ہو گیا ہے آپ تو اتنے کول مائنڈڈ شریف رہنے والے بچے ہیں کیا کھا لیا ہے صبح صبح جو میرے سر پر سوار ہو گئے۔۔۔

اذلان ابھی بستر پر ہی اُلٹا لیٹ کر اوور ٹائم کی نیند پوری کر رہا تھا جو وہ جاگنے کے بعد کچھ دیر اُلٹا سیدھا ہو کر پوری کیا کرتا تھا کہ وجدان دھاڑ سے دروازہ کھولتے ہوئے اس کے سر پر نازل ہو گیا!!

میں تو کول مائنڈڈ ہوں مگر جو تم نے حرکت کی ہے اسے سن کر میرا دل چاہ رہا ہے قسم سے اذلان میں تمہارا سر پھاڑ دوں۔۔۔ اذلان کو بازو سے پکڑ کر مروڑتے ہوئے وجدان غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا!!

آہ آہ آ۔۔۔۔ کیا کر رہے ہیں وجدان بھائی آپ تو ایسے کبھی نہیں تھے میرے بازو میں درد ہو رہا ہے۔۔۔

تم اسی درد کے لائق ہو۔۔۔

ازلان کو حیرت ہو رہی تھی وجدان کے بیہیویئر پر کیونکہ نہ تو وجدان اس طرح سے چیخنے چلانے والی پرسنلٹی کا مالک تھا اور نہ ہی وجدان نے کبھی اپنے بھائی پر ہاتھ اُٹھایا تھا مگر اس وقت تو وہ سب کچھ ازلان کی سوچ کے برعکس کر رہا تھا۔۔۔

سیدھا ہو اور بیٹھ کر میری بات سن۔۔۔

اس کے بازو کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے وجدان نے جھٹکا دے کر اسے بیڈ پر بٹھا دیا۔۔ ازلان بیچارہ تو صبح صبح خود کو مجرم اور وجدان کو جیلر کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وجدان بھائی آپ نے نشہ کیا ہے ازلان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر وجدان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ جو دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے اپنے روعبدار انداز سے کھڑا تھا۔۔۔۔ ازلان کی بات پر وجدان نے نیلی آنکھوں سے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں میرا مطلب ہے کہ آپ نارمل تو اس طرح کا بیہیویئر نہیں رکھتے اس لیے پوچھا وجدان کے گھورنے پر اذلان لفظوں کو توڑ پھوڑ کرتے ہوئے منہ بسور کر رہ گیا۔۔۔۔۔

دانت نکالنے بند کرو اور ذرا سیریس ہو کر میری بات سنو!!

پھوپو جان کا فون آیا تھا۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔

پھوپھو جان بہت پریشان ہیں۔۔۔۔۔

کیوں پھر بلاج نے کوئی کانڈ کر دیا ہے۔۔۔

نہیں بار کانڈ کرنے والا بلاج نہیں تم ہو۔۔۔۔

میں نے کیا کر دیا ہے؟؟؟

زمل پریگننٹ ہے!!

کیا!!

آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں چھوٹے کاکے ہو جو تمہیں سمجھ نہیں آئی۔یا پھر میں نے فارسی میں کہا ہے جو تم سے ترجمہ نہیں ہو رہا۔۔ازلان کے کھلے منہ کو دیکھ کر وجدان کو مزید غصہ آیا ۔۔غصے کی شدت سے اس کی رنگت گہری لال ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

بھائی لال پیلا ہونے کی ضرورت نہیں میں سمجھ گیا ہوں۔۔ مگر خوشخبری اگر ایسے اچانک ملے تو بندہ ایک بار تو تھوڑا سا شاک ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

بس میں بھی تھوڑا شاکڈ ہو گیا تھا۔۔۔

اتنی بڑی نیوز ایسے کون سناتا ہے کوئی مٹھائی شٹھائی ہی لے کر آجاتے۔۔۔۔۔

اذلان۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

لعنت ہے تم پر۔۔۔وجدان نے ہاتھ اُٹھا کر زندگی میں پہلی بار اذلان کو لعنت دی تھی۔۔۔۔اذلان کا ری ایکشن بالکل وجدان کی سوچ کے مطابق تھا۔۔ وجدان جانتا تھا کہ اذلان نے زیادہ تر وقت انگریزوں میں گزارا ہے۔۔۔۔تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی حرکتیں اور سوچ گوروں کے جیسی ہو چکی تھی۔۔۔۔ترکی میں وکالت کی ڈگری لے کر اس نے کافی سال ریسرچ کرنے کے لیے یورپ ممالک میں گزارے تھے۔۔۔تو اس کے نزدیک یہ بات زیادہ غلط نہیں تھی۔۔۔

اذلان تمہیں اندازہ ہو رہا ہے کہ معاملہ کتنا سنگین ہے؟؟

اپنی سوچ کو ذرا پاکستانی معاشرے کے مطابق ڈھال لو۔۔۔ورنہ ایک کام کرنا اپنی فیملی کو لے کر یورپ کی کسی کنٹری میں ہی شفٹ ہو جانا۔۔۔کیونکہ تمہاری سوچ یہاں پر ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

تمہیں اندازہ ہے جو بات تمہارے لیے بالکل نارمل سی ہے۔۔۔اس بات کی وجہ سے زمل کو کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔اگر یہ بات ذرا سی بھی لیک ہوئی تو اندازہ ہے کہ زمل کے کردار کی دھجیاں اُڑ جائیں گی۔۔۔وہ لڑکی ہے اس پر لوگ انگلیاں اُٹھائیں گے۔۔۔

حد ہے بھائی کیوں لوگ انگلیاں اُٹھائیں گے۔۔۔ میں سب کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ میں سب کو بتا دوں گا کہ میں نے اس کے ساتھ نکاح کیا ہے۔۔۔ میں کہیں پر بھی زمل کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔

اور جو کچھ ہوا بھائی اس میں میری کوئی پلاننگ شامل نہیں تھی۔۔ وہ بیوی ہے میری۔۔۔ بس بہک گیا وہ نظر جھکائے اعتراف کر رہا تھا۔۔۔

جو ہونا تھا وہ ہو گیا مگر اب اس معاملے کو ذہانت کے ساتھ ہمیں سمیٹنا ہو گا۔۔ اذلان یہاں کے لوگ نکاح کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔۔۔ مگر ہمارے معاشرے میں رخصتی کا بھی ایک بہت اہم رول ہوتا ہے جب تک رخصتی نہیں ہو جاتی لڑکی کو ایسی کوئی آزادی نہیں ملتی کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کوئی رشتہ بنا سکے۔۔۔۔

نکاح کے باوجود لوگ تمہارے رشتے کو غلط نظر سے دیکھیں گے۔۔۔ یہاں پر یہ سب کچھ نہیں چلتا یہ پاکستان ہے یورپ نہیں۔۔۔

یہاں پر تو کچھ بھی ٹھیک سے نہیں چلتا--

ٹوٹی ہوئی سڑکوں پر گاڑی ٹھیک نہیں چلتی----

جاہل لوگوں سے حکومت ٹھیک نہیں چلتی--

اس کے باوجود نہ تو پاکستان کی ٹریفک بند ہوئی ہے نہ ان فضول لوگوں کے ہاتھ سے کوئی حکومت لے سکا ہے---

اذلان کو ذرا سی بھی ٹینشن نہیں تھی کیونکہ وہ پاکستان کے اس طرح کے فضول رولز کو کبھی بھی نہیں مانتا تھا--یہ تو وجدان تھا جو ہمیشہ اسے دائروں میں رکھتے ہوئے سمجھا بجھا کر ایڈجسٹ کیے رکھتا تھا-----

اذلان کے لیے زمل اس کی بیوی تھی ان دونوں کا نکاح ہو چکا تھا--وہ قانونی اور اسلامی لحاظ سے میاں بیوی تھے---

اور اگر زمل پریگننٹ ہے تو اس میں حیرانی کی بات کیا تھی--جب وہ زمل کی اور بچے کی تمام ذمہ داریاں اُٹھانے کے لیے تیار ہیں----تو پھر اس کے خیال سے کسی کو کوئی ایشو نہیں ہونا چاہیے تھا---

اذلان تمہاری انگریزوں والی کھوپڑی میں میری بات شاید گھس نہیں رہی۔۔۔۔اتنی سی بات ذہن میں رکھنا اگر خاندان کی بدنامی ہوئی تو میں ہمیشہ کے لیے تم سے رشتہ توڑ لوں گا۔۔۔۔۔

مجھے اپنی فیملی کی عزت بہت عزیز ہے اور زمل میرے لیے حوریہ کے جیسی ہے جو چیز میں حوریہ کے لیے برداشت نہیں کر سکتا وہ میں زمل کے لیے بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

اس لیے جو میں کہوں گا اب تم وہی کرو گے۔۔وجدان نے سخت لہجے سے اٹل انداز میں کہا۔۔

وجدان جانتا تھا کہ اذلان سوائے ایموشنل بلیک میل کرنے کے ہاتھ نہیں آئے گا۔وجدان نے بالکل صحیح جگہ پر نشانہ لگایا تھا۔۔وجدان میں اذلان کی جان بستی تھی۔۔۔۔۔

وہ کبھی بھی وجدان سے دور ہونے کے بارے میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔۔۔وہ تو جب ملک سے باہر رہتا تھا تو پتہ نہیں دن میں کتنی بار وجدان کو ویڈیو کال پر دیکھتا تھا۔۔۔اتنی بار تو لوگ اپنی معشوقہ کو اپنی گرل فرینڈ کو کال نہیں کرتے جتنی بار یہ لڑکا وجدان کو کال کیا کرتا تھا۔۔۔۔

وجدان بھائی جو کچھ کہنا ہے کہیے! آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ میں آپ کی کسی بات کو ٹال نہیں سکتا۔۔ مجھے اس طرح کی فضول دھمکیاں مت دیا کریں۔۔۔اذلان کی ٹون چینج ہونے لگی تھی چہرے پر غصے کے تاثرات بکھرتے ہی چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر میری بات غور سے سنو۔ پہلی بات گھر میں کسی بھی بزرگ کو اس بارے میں پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ دوسری بات میں سب سے یہ کہوں گا کہ تم زمل کو بہت پسند کرتے ہو۔ اس سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔

تیسری اور سب سے اہم بات۔۔۔ شادی اگلے دس دن کے اندر ہونی چاہیے کیونکہ تمہیں اگلے چھ مہینوں کے لیے ملک سے باہر جانا ہے اور تم شادی کر کے زمل کو ساتھ لے جانا چاہتے ہو۔۔۔

میں ملک سے باہر جا رہا ہوں مگر مجھے تو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں نہ مجھے کوئی نوٹیفکیشن ملا ہے ؟؟؟

ایک طرف وجدان تھا جو اس ساری سچویشن کو سنبھالنے کے لیے بہت پریشان تھا اور دوسری طرف اذلان صاحب تھے جو ہمیشہ کی طرح لاپرواہ اور مسکرے پن پر اُترے ہوئے تھے۔۔۔۔

اذلان زندگی میں ہر چیز مذاق نہیں ہوتی تھوڑی دیر کے لیے سیریس ہو جاؤ۔۔۔

بھائی سیریس ہونے کے لیے آپ ہونا مجھ سے سیریس نہیں ہوا جاتا۔۔۔۔آپ جو کہیں گے حکم سر آنکھوں پر۔جو کہیں گا آپ کا پوپٹ وہی بولے گا۔۔۔اور رہی زمل کی بات اس کو میں سنبھال لوں گا۔۔آپ پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

کیا خاک سنبھالو گے۔۔تمہیں پتہ ہے اس کا بھائی کس قدر ناراض ہے، پھوپھو جان زمل سے کس قدر ناراض ہیں۔۔۔اور وہ بیچاری سب کا سامنا اکیلے کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔
حالانکہ غلطی زیادہ تمہاری ہے!!
آپ کو کیسے پتہ کہ میری غلطی زیادہ ہے!! ازلان گہری سوچ سے سوچتے ہوئے مسخرے انداز سے مسکرایا۔۔۔

کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ زمل کی اتنی اوقات نہیں۔۔۔سب بے غیرتیاں تم میں بھری ہوئی ہیں۔۔۔تم میرے بھائی ہو۔۔۔میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔۔۔

اس کے کان کو پکڑ کر مروڑتے ہوئے وجدان نے مصنوعی غصہ دکھایا وجدان کی کمزوری تھا اذلان۔۔۔۔وجدان زیادہ دیر اذلان سے غصہ نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔

بچپن سے لے کر وجدان اذلان کی ہر اچھی بری چیز کو سنبھالتا آیا تھا۔۔۔جب کبھی بھی اذلان کسی مصیبت میں پھنس جاتا۔۔۔تو وجدان اسے مصیبت سے مکھن سے بال کی طرح نرمی سے نکال لیتا۔۔۔۔

وجدان نے کبھی وقت کی تپش اذلان کو محسوس نہیں ہونے دی تھی ہر وقت ٹھنڈی چھاؤں بن کر اذلان کے سر پر رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

دونوں ہم عمر جڑواں تھے۔۔۔ اکٹھے دنیا میں آئے۔۔ مگر نیچر دونوں کا بے حد مختلف تھا۔۔۔ سوچ مختلف تھی مگر محبت ایک جیسی تھی نہ تو وجدان اذلان کے بغیر رہ سکتا تھا نہ اذلان وجدان کے بغیر۔۔۔

یوں کہیں کہ دو جسم ایک جان تھے ایک کو تکلیف ہوتی تو دوسرا تڑپ جاتا تھا وجدان جانتا تھا کہ اذلان وجدان کی طرح نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ خوش مزاج اور لاپرواہ سابندہ ہے یہ تو وجدان ہی تھا جس نے اسے پاکستان میں ایڈجسٹ کر رکھا تھا اگر وجدان اذلان کی کمزوری نہ ہوتا تو اذلان آج ملک سے باہر ہوتا۔۔۔ پورا نہیں تو آدھا انگریز تو بن چکا ہوتا۔۔۔

وجدان نے اسے بہت اچھی طرح سے سمجھایا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور اگلا سٹیپ کیا ہو گا۔۔۔۔۔

صرف وجدان کی محبت میں وہ ہر بات کو مان تو رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر دل میں سوچ رہا تھا کہ اتنا تماشہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ اسے یہ سب فضول لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنے بچوں کو انگریزوں کے کلچر سے بچاؤ ورنہ سب کی سوچ اذلان جیسی ہو جائے گی۔۔۔۔ ہر کوئی نکاح کے بعد آرام سے بچے پیدا کر سکتا ہے۔۔۔ پھر چاہے رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔

....

اذلان میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی تم چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ اذلان اپنی پھوپھو سے ملنے آیا تھا۔۔۔

پلیز پھوپھو جان بات تو سنیں اذلان نے آگے بڑھ کر صدف کو بازو سے تھامتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اذلان بیچارہ کچھ کہتا چٹاخ کی آواز کے ساتھ صدف کا ہاتھ اذلان کی گال پر پڑ چکا تھا ۔۔۔اذلان، پیاری پھپھو جان کا پہلا تھپڑ مبارک ہو۔ اذلان دل میں سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

وہ تیار تھا اس تھپڑ کے لیے کیونکہ اسے وجدان نے اچھی خاصی ٹریننگ دے کر بھیجی تھی کہ اسکے ساتھ کیا کیا ہونے والا ہے۔۔۔اور اسے سب کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔۔

بات سننے کے لائق تم نے چھوڑا ہے تمہیں ذرا شرم نہیں آئی کہ تمہاری اس حرکت سے میری زندگی پر کیا اثر پڑے گا میں نے تمہیں ہمیشہ بیٹے سے بڑھ کر سمجھا اور تم نے میرے ہی سر میں خاک ڈال دی۔۔۔۔۔۔۔

صدف شدید غصے سے اذلان پر دھیمی آواز میں چیختے ہوئے ہاتھ جھٹک کر چھڑوا چکی تھی۔۔۔۔۔

سوری پھوپھو میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں پلیز معاف کر دیجئے آپ مجھے بیٹا سمجھتی ہیں اس کا کیا مطلب ہے۔۔۔میں آپ کا بیٹا ہوں۔۔۔اگر بیٹے سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو ماں ناراض ہوتی ہے اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔۔۔۔۔۔

بلاج سے بے شمار غلطیاں ہوئی، کیا آپ نے کبھی بلاج کا ساتھ چھوڑا۔۔۔نہیں نا۔۔۔۔اذلان کی بات پر صدف نے نظریں اُٹھا کر اذلان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

یوں دیکھ کر شرمندہ مت کریں۔۔۔۔ پلیز مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔۔پلیز ماں بن کر آپ میرا ساتھ دیجیے۔۔۔ آپ جو بولیں گی جیسا بولیں گی، میں ویسا ہی کروں گا۔۔۔۔۔۔۔

اذلان نظریں جھکائے کھڑا تھا ہاتھ نرمی سے پکڑتے ہوئے چوم کر لبوں سے لگائے التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بے شک اسے ساری بات وجدان نے سمجھائی تھی مگر صدف کے ساتھ اس کا پیار بالکل نیچرل اور پیور تھا۔۔۔وہ اپنی پھوپھو سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔بے شک اسے یہاں کے قاعدے قانون سمجھ میں نہیں آتے تھے۔۔۔۔

وہ تو ان قاعدے قانون کو فالو بھی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اذلان اپنے پیاروں کے لیے اسی طرح جھک بھی جایا کرتا تھا جیسے اس وقت سوچ کے برعکس سب کچھ کرنے کو تیار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر صدف اپنا غصہ اذلان پر اُتارتی رہی۔۔۔۔وہ خاموشی سے اپنی پھوپھو جان کے سامنے سر جھکائے بیٹھا رہا۔۔۔ اذلان اُٹھ کر صدف کے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔۔پلیز معاف کر دیجیے میں اپنی ذمہ داری نبھانے کو تیار ہوں۔۔۔۔میں زمل کو ہمیشہ خوش رکھوں گا اسے کوئی پریشانی نہیں آنے دوں گا۔۔۔

صدف بھی تو اپنے بھتیجوں سے بہت پیار کرتی تھی کہاں تک ناراض رہ سکتی تھی۔۔ اس نے کبھی ازلان،وجدان اور بلاج میں فرق نہیں کیا تھا۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیٹھ تھپتھپائی اور اسے اپنے پاس ہی بیڈ پر بٹھالیا۔۔۔۔۔۔۔

ازلان مجھ سے وعدہ کرو کہ میری بیٹی کے وقار میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔۔اس بات کو جیسے مرضی ٹھیک کرو بس مجھے میری بیٹی کی عزت برقرار چاہیے۔۔۔

روتی ہوئی صدف کا پیار سے ہاتھ تھام کر ازلان نے گلے سے لگالیا وہ ایسا تو کبھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنے پیاروں کے آنسوؤں کی وجہ بنے۔۔۔

پلیز آپ روئیں مت۔۔وجدان بھائی سب سنبھال لیں گے۔۔۔۔۔۔

ان کو یہاں کے قاعدے قانون اور باتوں کو سنبھالنا بہت اچھی طرح سے آتا ہے۔۔۔

پھوپھو سچ تو یہی ہے کہ مجھے ہمارے اس کلچر میں ڈھلنا نہیں آتا۔۔۔میں نہیں جانتا کہ یہاں پر لوگ کس چیز کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

مگر میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں وجدان بھائی کو جو بہتر لگے گا،وہ جو بھی فیصلہ کریں گے،میں پیچھے نہیں ہٹوں گا اور مجھے پوری اُمید ہے وجدان بھائی کا فیصلہ ہمارے لیے بہتر سے بہترین ہو گا۔۔۔۔۔۔

وجدان تو شہزادہ ہے ایسا شہزادہ جو اپنے گھر اپنے گاؤں،سب قریبی لوگوں کی پریشانیوں کو چٹکیوں میں حل کر دیتا ہے۔۔۔۔صدف کے چہرے پر خوشی کی لالی بکھر گئی تھی وجدان کا نام لیتے ہی۔۔۔۔۔

پھوپھو پلیز جلائیں تو مت۔۔ آپ کا داماد میں ہوں اور تعریفوں کے پل وجدان بھائی کے باندھ رہی ہیں۔۔۔۔اذلان نے بیچارا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایکٹنگ مت کرو تم جانتے ہو کہ میں تم سے بھی بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔تمہاری جگہ یہ حرکت کسی اور نے کی ہوتی تو قسم سے میں نے اسے کبھی معاف نہیں کرنا تھا۔۔۔۔

کان سے پکڑ کر اذلان پر مصنوعی غصہ کرتے ہوئے صدف ہلکا سا مسکرائی۔۔۔تھینک یو سو مچ پھوپھو جان مجھے معاف کرنے کے لیے۔۔۔

پلیز اجازت دے دیں میں اپنی بیوی سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

صدف نے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

پلیز پھوپھو پلیز ملنے دیں۔۔۔ویسے بھی آپ کے چہیتے وجدان بھائی نے کہہ کر بھیجا ہے کہ آپ سے اجازت نہ ملے تو ان کا نام لیا جائے آپ اجازت دے دیں گی۔۔۔۔۔

میں نے ان کا نام لے لیا ہے اب پلیز آپ اجازت دے دیں۔۔۔

پہلے تو میری اجازت سے۔۔۔وہ کہتے ہوئے شرم سے خاموش ہو گئی۔۔۔

ہائے اللہ پھوپھو تانے تو مت ماریں اس دن بھی آپ کی اجازت تو لی تھی۔۔۔یاد کریں میں نے فون پر کہا تھا کہ میں زمل کو صبح چھوڑ جاؤں گا۔۔۔ وہ بے شرموں کی طرح دانت نکالتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔۔۔

بہت بے شرم ہو تم اذلان اللہ کا شکر ہے کہ تمہیں وجدان نے یہاں پر سیٹل کر لیا ہے۔۔۔ورنہ تم تو وہاں سے انگریز کے بچے بن کر نکلتے۔۔۔یہاں پر آکر خود بھی ذلیل ہوتے اور ہمیں بھی ذلیل کرواتے۔۔۔۔

جاؤ جا کر مل لو اپنے روم میں ہے۔۔۔

اذلان کے مسکرانے سے صدف کو اچھی خاصی تپ چڑھ گئ تھی۔۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سوچ ماتھا چوم کر تیزی سے اُٹھتا ہوا ازمل کے روم کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

....

)ماضی(

ہنی ہنی ہنی۔۔۔۔۔

سیفی سیفی سیفی!!

ہنی جیتے گا ہمارا شیر جیتے گا۔۔۔

سیفی جیتے گا۔۔۔۔ جیتے گا بھئ جیتے گا ہمارا سیفی جیتے گا۔۔۔ دونوں طرف ٹیموں کے سپورٹروں کا شور پورے عروج پر تھا۔۔۔۔

دونوں ٹیمیں تگڑی تھیں۔۔۔۔۔ ریس میں دونوں ایک دوسرے سے کم نہیں تھے۔۔۔۔ ان دونوں کے درمیان پچھلے پانچ سال سے ریس چلتی آرہی تھی۔۔۔ ان دونوں کو ہار جیت سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ مگر ان دونوں کو ایک ساتھ ریس لگانا بے حد پسند تھا۔۔ دونوں بیسٹ فرینڈ تھے۔۔۔

دونوں نہیں بلکہ تینوں۔۔۔

"کرداروں کو متعارف کروا دیتی ہوں۔۔"

سیفی،ڈمپل اور ہنی تینوں بہت گہرے دوست تھے سکول کے زمانے سے ان کی دوستی چلتی آرہی تھی۔۔۔

ڈمپل حد سے زیادہ خوبصورت تھی اتنی خوبصورت کے پوری یونیورسٹی کے لڑکے اس پر مرتے تھے ہر کوئی اس کے سامنے دل تھالی میں لیے پھرتا تھا۔۔اسے کالج کی بیوٹی کوئین کہا جاتا تھا۔۔۔۔

اس کی گالوں میں پڑتے گہرے ڈمپلز کی وجہ سے اسے ڈمپل کوئین کہا جاتا اور وہ ڈمپل کے نام سے ہی یونیورسٹی میں مشہور تھی۔۔۔۔

دوسری طرف سیفی وہ بھی بہت خوبصورت تھا۔۔اگر عام لڑکوں سے سیفی کا مقابلہ کرواتے تو سیفی بہت خوبصورت اور جاذب نظر پرسنلٹی کا مالک تھا۔۔

مگر ہنی کے مقابلے میں کم ہنی خوبصورتی میں ڈمپل کے مقابل تھا اسے بھی لڑکیاں دیکھ کر اپنا دل ہار جاتی تھیں۔۔۔۔ بھوری داڑھی گرے آنکھیں چھ فٹ کو ٹچ کرتا قد چوڑی جسامت اگر کہا جائے تو وہ سیفی سے زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔

مگر اللہ تعالی انسان کو کسی ایک بہترین چیز سے ضرور نوازتا ہے۔۔۔ جیسے کہ سیفی ایماندار اور مخلص لڑکا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے مقابلے میں ہنی ٹھرکی اور شوخ طبیعت کا مالک تھا۔۔۔۔
جو کسی ایک لڑکی کا ہو کر کبھی نہیں رہ سکتا تھا۔۔ڈمپل اور سیفی ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔اور ایک دوسرے کے لیے سیریس تھے۔۔۔بہت جلد شادی کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف ہنی بھی ڈمپل کو پسند کرتا تھا۔۔ مگر وہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اسے ڈمپل کی قربت چاہیے تھی۔۔۔ مگر وہ اسے بیوی نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے ڈمپل سے کوئی پرابلم تھی مگر فی الحال وہ شادی کر کے اپنی آزادی کو خراب ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کے لیے شادی صرف زندگی برباد کرنے کا نام تھا اسے شادی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی مگر حسیناؤں میں بہت دلچسپی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف سیفی تھا جسے صرف ایک لڑکی سے پیار ہوا اور بے انتہا پیار ہوا۔۔۔ جسے وہ اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا جبکہ سیفی کا رشتہ پہلے سے اپنے ہی خاندان میں کزن کے ساتھ طے ہو چکا تھا۔۔۔۔

مگر سیفی تو اپنا دل ڈمپل پر ہار چکا تھا اور ڈمپل نے بھی اپنے گھر والوں کو بتا دیا تھا کہ وہ بہت پیار کرتی ہے سیفی سے۔۔۔ڈمپل کے ماں باپ کی ڈیتھ ہو چکی تھی اس لیے اس کی زندگی کچھ خاص آسان نہیں تھی۔۔۔

ڈمپل تین بہن بھائی تھے دو بہنیں اور ایک بھائی جن کو ان کے تایا نے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔۔۔ زندگی ہمیشہ سے ہی ڈمپل پر مشکل رہی تھی۔۔۔ اسے زندگی میں کبھی ماں باپ کا پیار نہ مل سکا بھائی بھی اپنی لائف میں مصروف تھا ایک بہن تھی جس کی کار حادثے میں ڈیتھ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

وہ خود کو ہمیشہ اکیلا محسوس کرتی۔۔۔ مگر جب سے سیفی اس کی زندگی میں آیا ڈمپل کو اپنی زندگی مکمل لگنے لگی تھی وہ کسی بھی صورت سیفی کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

ہنی اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ ڈمپل اور سیفی ایک دوسرے کے لیے سیریس ہیں اور انٹرسٹڈ ہیں اس لیے وہ کبھی کھل کر تو کچھ نہیں کہتا مگر مذاق مذاق میں وہ کئی بار کہہ چکا تھا کہ اسے ڈمپل بہت پسند ہے۔۔۔۔۔

وہ ڈمپل کو ڈیٹ کرنا چاہتا ہے مگر تینوں دوست تھے تو اس لیے ہنی کی بات کو ہمیشہ مذاق میں اُڑا دیا جاتا۔۔۔ ہنی کے دل کی بات کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وقت آہستہ آہستہ گزرتا گیا جب بھی کار کی ریس دونوں کے درمیان ہوتی ڈمپل ہمیشہ سیفی کو سپورٹ کرتی تھی۔۔۔ یہ بات ہنی کو اندر ہی اندر بہت کھلتی تھی جب وہ سیفی سیفی کہہ کر دونوں ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے اسے فلائنگ کیسز دیتی تو ہنی کا دل جل جاتا تھا۔۔۔۔۔

یونیورسٹی کا آخری دور آن پہنچا تھا۔۔۔ ڈمپل ڈرتی تھی کہ کہیں اس کا اور سیفی کا رشتہ یونیورسٹی کے ختم ہوتے ہی ختم نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

اس نے اپنا ڈر کئی بار سیفی کو بتایا تھا سیفی ہر بار اسے تسلی دیتا کہ وہ کبھی بھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گا --

چاہے نتائج جتنے مرضی بُرے ہوں۔۔۔

کار کی ریس ختم ہو چکی تھی ریس اس بار سیفی نے ہی جیتی تھی ڈمپل خوشی سے سیفی کا ہاتھ تھامے ہوئے کھڑی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔جب کہ ہنی اپنے غصے کو ضبط کیے اندر ہی اندر کھولتا ہوا دونوں کو ایک ساتھ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

سیفی نے آگے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے قریب کیا کیونکہ سیفی دل سے ہنی کو اپنا دوست مانتا تھا جبکہ ہنی کی طرف سے ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔
اس طرح ایک نفرت کی داستان شروع ہو جاتی ہے۔۔ جس سے ڈمپل اور سیفی بالکل انجان تھے۔۔وہ نہیں جانتے کہ جس کو وہ اپنا اتنا گہرا دوست سمجھتے ہیں۔۔۔اپنا ہر دکھ سکھ شیئر کرتے ہیں وہ آستین کا سانپ نکلے گا۔۔۔۔۔۔
"یہیں پر ہم انسان کمزور پڑ جاتے ہیں ہم کبھی بھی دوستوں میں چھپے ہوئے دشمنوں کو پہچان ہی نہیں پاتے اور ایک وقت آنے پر ہمیں اس کی بہت بڑی قیمت جھکانے پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔
ہمیں ارد گرد چکنی نظریں رکھنی چاہیے ہر کسی پر بھروسہ کر لینا بے وقوفی کا عمل ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اکثر دوستوں کا لبادہ اوڑھے ہی دشمن گھوم رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔اور ہم اُنہیں دوست سمجھ کر اپنا ہر راز بتا دیتے ہیں۔۔۔۔۔وہ ہماری کمزوریاں جاننے کے بعد ہم پر ہی وار کرتے ہیں اور جب تک ہم ہوش میں آتے ہیں تب تک سب کچھ لٹ چکا ہوتا ہے۔۔۔۔

ایسا نہیں کہ ہر دوست دشمن ہوتا ہے۔۔۔مگر ہر دشمن خود کو دوست ہی ثابت کرتا ہے۔۔۔۔

اپنی نظروں کو تیز کرتے ہوئے دوست اور دشمن کی پہچان بروقت کرنا سیکھیں۔۔۔۔"

....

....

ہیلو زمل ڈارلنگ کیا اُلٹا لیٹ کر ہمارے بچے کا سانس بند کرنا چاہتی ہو۔وہ روم کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کرتا ہوا۔۔بغیر بات کو ترتیب دیے من موجی انداز سے بولا۔۔۔۔۔

زمل جو اُلٹی لیٹ کر خالی خالی نظروں سے تکیے کو دیکھ رہی تھی چونک کر اذلان کی آواز سنتے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

تم-------گھور کر چلائی جیسے اس نے کوئی جن دیکھ لیا ہو---

اللہ کی پناہ زمل جتنا زور سے تم چیخی ہو میرا کلیجہ ابھی نکل کر باہر آجانا تھا---وہ مصنوعی انداز میں اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتا ہوا بولا---

تمہارا کلیجہ تو میں اپنے ہاتھوں سے نکال کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی--

اوئے کیا کر رہی ہو پاگل لڑکی سنو تو میری بات---تو---سنو--
زمل غصے سے بیڈ سے اُترتی ہوئی تکیے اُٹھا اُٹھا کر اس کی جانب اُچھالتے ہوئے رو کر بچوں کی طرح غصہ اُتار رہی تھی---

تمہاری بات سنو--تمہاری---جس نے مجھے میرے گھر والوں کی نظر میں گرا دیا---اتنے پڑھے لکھے وکیل ہو کر اتنے بے وقوف ہو تم مجھے اندازہ تک نہیں تھا----

وہ بیڈ سے اُترتی ہوئی تیز رفتاری سے اس کے پاس آئی اور گریبان سے پکڑ جھنجھوڑتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہی تھی ۔۔۔۔

تمہیں ذرا نالج نہیں ہے کہ پریگنیٹ لڑکیاں اس طرح سے بھاگتی نہیں ہیں!! اگر میرے بچے کو کچھ ہوا تو دیکھ لینا وہ دانت نکال رہا تھا ۔۔

بے شرم انسان بچے کو تو بعد میں کچھ ہو گا ۔۔ پہلے تو میں تمہاری جان لے لوں گی ۔ وہ نازک سے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا رہی تھی ۔۔۔۔۔

ڈارلنگ کیا ہو گیا ہے ایسا کون سا میں نے انوکھا کام کر دیا جو تم اتنی خفا ہو رہی ہو ۔۔۔۔

دنیا میں روز ہزاروں لوگ ماں باپ بنتے ہیں ۔۔۔ تمہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے ہم اتنی جلدی ماں باپ بننے والے ہیں ۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھوں تھام کر حصار میں قید کیے اس کی جھٹپٹاہٹ روکے کھڑا تھا ۔۔۔

تمہیں اندازہ بھی ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے ۔۔ مگر تم تو مرد ہو تمہیں کیا فرق پڑتا ہے انسلٹ تو میری ہوئی ہے ۔ تم تو اتنے بے شرم ہو کہ میرے سامنے شرمندہ ہونے کے بجائے دانت نکال رہے ہو ۔۔۔۔۔

اس کے پیٹ میں کہنی مارتے ہوئے اس سے دور ہوئی تھی ۔۔۔وہ درد سے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے آنکھیں بند کر کے سی سی کی آوازیں نکال رہا تھا۔۔۔

کتنی ظالم ہو یار کیا مجھے مار کر بیوا ہونے کا ارادہ ہے۔۔اب تو میں باپ بننے والا ہوں اب تو تمہیں میری زندگی کے لیے دعائیں کرنی چاہیے۔۔۔

ازلان تم چلے جاؤ۔۔۔مجھے تم پر اتنا غصہ آرہا ہے قسم سے میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔۔

زمل یار ہائپر مت ہو میری بات تو سنو اسے شدید غصے میں دیکھ ازلان نے اپنا بیہیویئر نارمل کیا۔۔زمل سچ مچ صدمے میں تھی مگر ازلان بالکل نارمل تھا۔ اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔

زمل میں ہوں تمہارے ساتھ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔مجھ پر اتنا بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔
نہیں ہے بھروسہ۔۔ بھروسہ کرنے کا نتیجہ بھی دیکھ لیا ہے۔۔۔

کسی کو میرے نکاح کے بارے میں نہیں پتہ لوگ سمجھیں گے کہ میں پتہ نہیں کہاں منہ کالا کروا کر آئی ہوں اور ہمارے بچے کو لوگ ناجائز بولیں گے ----

زمل آج تو یہ بات بول دی دوبارہ مت بولنا کوئی کہہ کر تو دیکھے --- میں ابھی زندہ ہوں ---

یہ میرا بچہ ہے جب میں ایکسیپٹ کرنے کے لیے تیار ہوں سب کو بتانے کے لیے تیار ہوں تو تم نے یہ کہنے کی جرات کیسے کی --- ہنستے ہوئے چہرے پر ایک دم غصے کی شدت سے نسیں اُبھرنے لگی ---

کون یقین کرے گا کس کس کو بتاؤ گے کہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے !!

کیا کوئی ہماری بات کو سمجھے گا!!

کوئی ہمارے رشتے کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گا!!وہ چلائی ---

بھاڑ میں جائیں سب مجھے فرق نہیں پڑتا کہ کون کیا سوچتا ہے --- اسی لیے مجھے ہمارے معاشرے کی سوچ سے نفرت ہے ---- چھوٹی سی چیز کو اتنا بڑا تماشا بنا دیتے ہیں ----

یار نکاح ہو چکا ہے میں تمہارے ساتھ سنسیئر ہوں تو پرابلم کہاں ہے مجھے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی ----

مسٹر اذلان معاشرہ تمہاری سوچ سے نہیں چلتا۔۔۔ یہاں کے لوگ ایسے ہی ہیں۔۔۔ اگر آپ کو اتنی ہی پرابلم ہے ہمارے کلچر سے تو پھر آپ کو کسی یورپین لڑکی سے شادی کرنی چاہیے تھی جو آپ کی اُمیدوں کو آپ کے نیچر کو انڈرسٹینڈ کرسکتی۔۔۔

زمل بات کو غلط رنگ مت دو۔۔۔ ہمارے اسلام میں نکاح کی کیا اہمیت ہے کیا تمہیں اس بات کا نہیں پتہ۔۔۔ ہمارے درمیان جو کچھ ہوا وہ اسلام کے لحاظ سے کہیں غلط نہیں ہے کوئی گناہ نہیں ہے۔۔۔

جانتی ہوں مگر مسٹر اذلان ورک ہمیں اسی کلچر کے ساتھ رہنا ہے اسی معاشرے میں جینا ہے تو پھر یہاں پر عزت سے زندگی جینے کے کچھ اصول ہیں۔۔۔

جن کو ہمیں فالو کرنا پڑتا ہے ابھی میری رخصتی نہیں ہوئی کوئی میرے نکاح کے بارے میں نہیں جانتا تو پریگنینسی کی خبر سن کر سب تالیاں بجاتے ہوئے مجھے بدھائیاں دینے آئیں گے۔۔۔ نہیں مسٹر اذلان جو بھی سنے گا مجھ پر تھوکے گا لعنتیں ہی بھیجے گا۔۔۔

لوگوں کو چھوڑو میں اپنے بھائی کے لیے کس قدر شرمندگی کا باعث ہوں میں تمہیں لفظوں میں بیان کر کے بتا نہیں سکتی۔۔۔۔۔

وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی اذلان بار بار اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ اسے تھوڑا ریلیکس کر سکے مگر وہ جھٹک کر ہاتھ دور کرتے ہوئے مسلسل اپنا درد بیان کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ بھائی جو ہمیشہ مجھے پیار کی نظر سے دیکھتا تھا، میری چھوٹی سی تکلیف پر جو تڑپ جاتا تھا۔۔ آج اگر اس کا بس چلتا تو وہ مجھے زندہ گاڑ دیتا۔۔ وہ گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔۔۔ دو دن سے گھر نہیں آئے ۔۔۔

بابا کو ابھی تک پتہ نہیں کہ ان کی بیٹی نے کیا گل کھلایا ہے، اماں مسلسل روئے جا رہی ہیں، اماں نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا۔۔۔۔ اور تمہیں یہ سب کچھ نارمل لگ رہا ہے۔۔ کیونکہ تم اذلان ہو اور اذلان کے لیے سب کچھ نارمل ہی ہوتا ہے۔۔۔

اففف مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔۔میں خودکشی کرلوں مر جاؤں یا اس بات کا کوئی اور حل ہے ---۔اذلان اکتا گیا تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب اس مسئلے کا حل کیا ہے ۔۔۔۔۔اسے اب بھی لگ رہا تھا کہ یہ لوگ مسئلے کو ضرورت سے زیادہ کھینچ رہے ہیں۔۔۔

خودکشی تو مجھے کرنی چاہیے جس کے پاس لوگوں کے سوالوں کا جواب نہیں ہے۔مگر یہاں تو تم ہی کمزور پڑھ کے خودخوشی کرنے والے ہو۔۔۔۔۔

زمل تم چاہتی کیا ہو اگر میں نے کہا کہ میں ہوں تمہارے ساتھ تمہاری سپورٹ کے لیے میں سب سے بات کرلوں گا۔۔۔۔اس بات کو بھی تم نے اگنور کر دیا ہے۔۔۔۔۔
وجدان بھائی نے کہا ہے کہ وہ سب ہینڈل کرلیں گے پھوپھو جان سے میری بات ہو چکی ہے میں نے معافی بھی مانگی ہے۔۔۔اور بتاؤ میں کیا کروں جو کہو گی میں کرنے کو تیار ہوں یار۔۔۔

یہ میرا بچہ ہے اور تم بھی میری ہو میں ہوں ہمیشہ تم دونوں کی حفاظت کے لیے،ہمیشہ ساتھ رہوں گا۔۔۔۔

زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے پیٹ پر لب رکھ کر گہرا لمس چھوڑا۔۔۔کیوں اتنی بدگمان ہو گئی ہو۔ٹھیک ہے یار اگر غلطی تو غلطی ہی صحیح اب ہو گئی ہے،تو کیا کروں کہہ تو رہا ہوں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔

زمل خاموش ہو گئی۔۔۔وہ زمل کے اس طرح رونے سے بہت پریشان ہو چکا تھا۔۔۔زمل نے اذلان کو خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔۔وہ کافی دیر زمل کے پیٹ پر لب رکھے کمر پر ہاتھ باندھے فرش پر بیٹھا رہا۔۔۔۔

زمل!!

ہوں ں!!

اب کیا تم اُلٹیاں کرو گی!!

مطلب؟؟

پریگنینسی کے بعد لڑکیوں کو وامٹنگ ہوتی ہے تمہیں بھی ہو گی!؟

مجھے کیا پتہ!وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے بولی!!

یہ کیا بات ہوئی یار تمہیں نالج ہونی چاہیے۔۔ لڑکیوں کو سب پتہ ہوتا ہے!! اذلان کھڑا ہوتا ہوا ایک بار پھر سے مذاق کے موڈ میں آچکا تھا۔۔ اذلان کے لیے سیریس رہنا بہت مشکل کام تھا۔ جسے وہ زیادہ دیر تک نبھا نہیں سکتا۔۔۔۔

جو بندہ ایسی سچویشن میں مسکرا سکتا تھا سوچو کہ وہ کتنا مزاحیہ ہو گا۔۔ بتاؤ زمل تمہیں کیوں نہیں پتہ کہ تمہیں واٹنگ ہو گی یا نہیں۔۔۔ تجسس بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے باندھے کھڑا تھا۔۔۔۔

اگر کچھ پلاننگ ہوتی تو ضرور پتہ ہوتا یہ جو تم نے میرے سر پر بم پھوڑا ہے مجھے کیا پتہ کہ کب کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اب جب جب جو جو ہو گا تم بھی دیکھتے جانا اور میں بھی دیکھتی جاؤں گی۔۔۔

وہ غصے سے اذلان کو گھورتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسے تو مت کہو یار کتنا پیار کیا تھا میں نے تمہیں ہماری ویڈنگ نائٹ پر۔۔ ان سپیشل مومنٹ کی وجہ سے ہمارا سپیشل بچہ اس دنیا میں آنے والا ہے۔۔۔ میں کتنا فاسٹ ہوں یار۔۔۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے مجھے انعام دینا چاہیے۔۔۔۔۔۔

میرے خیال سے تو آپ گلا دبا کر جان لے لینی چاہیے۔۔۔۔اس کی مسکری باتوں پر زمل کو غصہ آرہا تھا کہ یہ بندہ اتنی ٹینشن میں کیسے دانت نکال رہا ہے۔۔۔۔

بہت سوال جواب کر لیے اب تم جاؤ اس سے پہلے کہ اماں کو مزید غصہ چڑھے اور وہ آکر ایک بار پھر میرا چہرہ تھپڑوں سے لال کر دیں۔۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔

چلا جاؤں گا یار جانے سے پہلے ایک کس ہی دے دو۔۔۔

میرا دماغ مت خراب کرواؤ لان یہ کسس کا ہی نتیجہ ہے جو آج میں بھگت رہی ہوں۔۔۔۔۔

جو نتیجہ بھگتنا تھا بھگت لیا۔۔اب کون سا اس بے بی کے ساتھ ایک اور بے بی بن جانا ہے۔۔۔جو تم اتنی ٹینشن میں ہو۔۔۔وہ بے باقی سے بولا۔۔۔۔

اذلان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ زور سے چلائی۔۔۔۔۔اچھا اچھا جا رہا ہوں جا رہا ہوں ہائپر مت ہو۔۔۔۔۔

جا رہا ہوں۔۔۔۔۔زمل مگر مذاق سے ہٹ کر ایک بات یاد رکھنا۔۔مجھے تمہاری اور اپنے بچے کی بہت فکر ہے۔۔۔۔۔

ہاں یار میں ہوں ایسے نیچر کا مالک مجھے یہ سب کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔یہاں کا کلچر سمجھ میں نہیں آتا ۔۔۔مگر ایک چیز ہے جو بہت اچھی طرح سے سمجھ آتی ہے وہ ہے رشتوں سے پیار۔۔۔۔

میں اپنے ہر رشتے سے بہت پیار کرتا ہوں تم میرے ساتھ جڑ چکی ہو۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں ۔۔۔۔میں تمہیں زندگی کے کسی موڑ پر بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا اس بات کا مجھ پر یقین رکھو۔۔۔۔

سوچ لو اگر بلاج بھائی نے کبھی حوریہ کو کوئی تکلیف دی تب بھی تم میرا ساتھ دو گے۔۔۔۔سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔دیکھو زمل مجھے یہ نہیں پتہ کہ اس سچویشن میں میں کیا کروں گا۔۔۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تمہارے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ حور یہ میری جان سے پیاری بہن ہے۔۔ میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔

مگر میرے دل میں تمہارا کیا مقام ہے تمہیں میں الفاظوں میں بیان کر کے نہیں بتا سکتا۔۔۔۔۔

پلیز میرے لیے بدگمانیاں مت پالو۔

انشاءاللہ بہت جلد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ ماتھے پر لب رکھ پیار سے چومتے ہوئے اسے اپنے حصار میں پتہ نہیں کتنی دیر تک لیے کھڑا رہا۔۔۔

....

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔

فجر یہ سوال تم کتنی بار کر چکی ہو جب پہنچیں گے تو پتہ چل جائے گا۔۔۔

پلین کے اندر فجر کا ہاتھ تھام کر داخل ہوتے ہوئے براق نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

اگر بتا دیں گے تو سسپنس ختم ہو جائے گا میں دوبارہ نہیں پوچھوں گی۔۔۔

بہت جلد ہر چیز سے پردہ اُٹھ جائے گا سب سسپنس ختم ہو جائیں گے پھر دیکھوں گا کہ تم اپنے دماغ کا کتنا استعمال کرتی ہو۔۔۔۔۔۔

ہم پاکستان جارہے ہیں بس اور کوئی سوال۔۔۔ سیٹ پر نرمی سے بیٹھتے ہوئے آہستہ آواز کہا۔۔۔

ہم پاکستان جارہے ہیں۔۔۔ کیا آپ مجھے میرے گھر چھوڑنے جارہے ہو۔۔ فجر کے اندر کی معصوم لڑکی کھل اُٹھی تھی اپنے ملک کا نام سن کر۔۔۔۔۔
اس کی کھلتی رنگت خوشی والے چہرے کو دیکھ براق کے دل کو کتنی خوشی ہوئی تھی یہ کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔ فجر ہنسنا تو جیسے بھول چکی تھی۔۔۔ خوشحالی تو پچھلے آٹھ مہینوں سے فجر کے چہرے پر دیکھی ہی نہیں تھی۔۔۔

براق جیسے عاشق بہت کم ہوتے ہیں جو خود آگ کی لپٹو کا سامنا کرتے ہوئے محبوب کو بچا لیتے ہیں۔۔۔
پلیز بتائیں نا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔ اس کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے فجر نے سوال کو دہرایا۔۔۔۔

براق جو اس کی آنکھوں میں کھو کر اس فجر کو تلاش کر رہا تھا جس کی آنکھوں میں خوشیوں کے رنگ ہوا کرتے تھے۔۔۔۔

جس میں زندگی جینے کی چاہ تھی۔۔ جس کے چہرے پر ہر وقت رونق ہوا کرتی تھی۔۔۔

یہ فجر اس فجر سے بہت مختلف ہو چکی تھی۔۔۔ مگر آج اس کے چہرے پر خوشی کا ہلکا سا رنگ دیکھ کر براق کے دل کو تسکین ہوئی تھی کہ شاید فجر آنے والے وقت میں پھر سے پہلے والی فجر بن جائے۔۔۔۔

ہاں سچ کہہ رہا ہوں کہ ہم پاکستان جا رہے ہیں۔۔۔ کوئی ہوشیاری مت کرنا۔۔۔ تمہاری ذرا سی ہوشیاری اور میں تمہیں چلتے پلین سے اُٹھا کر نیچے پھینک دوں گا۔۔۔۔

ساتھ میں پیراشوٹ بھی دے دیجیے گا تاکہ میں آسانی سے لینڈ کر سکوں۔۔ نظر گھماتی ہوئی بولی۔۔۔۔

براق کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ پھیل گئی یہ دیکھ کر کہ اس کی فجر رانی کو خود پر اتنا یقین ہے کہ اگر اسے پیراشوٹ دے دیا جائے تو وہ آرام سے لینڈ کر لے گی۔۔۔۔۔۔

براق نے پُر سکون ہو کر گہری سانس لیتے ہوئے سر سیٹ سے ٹکا لیا۔۔اس نے مطمئن انداز سے سکون کا سانس لیا۔۔اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب اس کی بیوی ہر خطرے سے لڑنے کے لیے تیار ہے۔۔۔۔

....

پتہ نہیں مجھے بھائی، بابا، امی، منت آپی سب سے ملنے کا موقع بھی ملے گا یا نہیں کوئی مجھے یاد بھی کرتا ہو گا یا نہیں۔۔۔۔

ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے خود سے سوال کر کے خود سے ہی جواب دے رہی تھی۔۔۔

کرتے ہوں گے یاد۔۔۔کیوں نہیں کرتے ہوں گے وہ میرے اپنے ہیں۔۔میں بھی تو ان کو یاد کرتی ہوں۔۔۔۔

کیا گھر والے مجھے ایکسیپٹ کریں گے۔۔۔

ایکسیپٹ تو تب کریں گے جب یہ مجھے اپنی قید سے نکلنے دے گا۔۔۔

ایک نظر ٹیک لگا کر آنکھیں بند کیے ہوئے براق پر ڈالتے ہوئے افسردہ سا منہ بنالیا۔۔۔اس کے دماغ میں طوفان کی طرح خیالات آ،جارہے تھے۔۔۔۔

اتنا دماغ کو مت گھماؤ کہ دماغ کے پرزے ڈھیلے ہو جائیں۔۔۔جس کام کا جو ٹائم مقرر ہوتا ہے اسی وقت پر وہ کام ہو گا۔۔۔تمہارے چاہنے سے کچھ بھی نہیں بدل سکتا۔۔۔کیوں فضول میں دماغ کو کڑے امتحان سے گزار رہی ہو۔۔۔۔۔۔

براق کی آواز پر فجر نے چونک کر براق کی جانب دیکھا جو آنکھیں بند کیے سیٹ سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔۔وہ کب سے اسی پوزیشن میں تھا فجر کو لگا شاید سو گیا ہے۔۔۔۔

وہ نجومی کا چچا آنکھیں بند کر کے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔۔۔مگر اسے سب پتہ تھا کہ فجر اسے دیکھ رہی ہے اور فجر اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

پتہ ہے میرے سوچنے سے کچھ نہیں ہو سکتا اب کیا سوچ پر بھی آپ پہرے لگا دیں گے۔۔۔

میرا بس ہوتا تو تمہاری سوچ پر بھی پہرے لگا دیتا۔۔۔ تمہاری سوچوں میں بھی میں ہوتا، تمہارے خیالوں میں بھی میں ہوتا، تمہارا ظاہر بھی میں ہوتا، تمہارا باطن بھی میں ہوتا۔۔

مگر فجر رانی حقیقت تو یہ ہے کہ میرے چاہنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

گہرے آنکھوں سے دل کش انداز سے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ کر بولا۔۔۔

فجر کی نظریں اس پر ٹھہر گئیں۔۔۔ دشمنِ جاں دشمن ہو کر بھی اتنا خوبصورت تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی فجر کی نظریں اس پر رک جاتی تھیں۔۔۔۔۔

فجر اس کو دیکھنا تک نہیں چاہتی تھی۔

نظریں زبردستی بغاوت کر کے ہمیشہ اس پر جا کر رک جاتی تھیں۔۔۔۔۔۔ مقابل کی خوبصورتی فجر کو میگنٹ کی طرح اپنی طرف اٹریکٹ کرتی تھیں۔۔۔ اگر اس نے فجر کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا ہوتا تو فجر کے دل پر راج کرتا۔۔۔۔

وہ نہیں بھول سکتی تھی جو کچھ اس نے فجر کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

چاہ کر بھی وہ رات نہیں بھول سکتی تھی جب اس نے فجر کو بیلٹوں کے ساتھ وحشیوں کی طرح مارا تھا ۔۔۔فجر نہیں بھول سکتی تھی جب اس نے اس کی کم سن وجود کو کانٹوں پر گھسیٹتے ہوئے پاکیزگی کا ثبوت مانگا تھا۔۔۔

یہ شخص چاہے سونے کا بھی ہو جائے فجر اسے کبھی معاف کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔۔کچھ دیر نظریں اس پر سٹل کیے ہوئے فجر کو احساس ہوا کہ وہ اس کی آنکھوں میں کھو رہی ہے۔۔۔اس کی گرے آنکھوں میں بہت گہرائی تھی جس کو دیکھ کر اکثر فجر کھو جایا کرتی تھی۔۔۔۔

سر کو جھٹکتے ہوئے اس نے نظریں ہٹالیں۔۔۔براق کے لب مسکرائے تھے جانتا تھا کہ اس کے عشق کی آتش میں فجر جل رہی ہے مگر نفرت کی دیوار اسے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح تھی اس بات کو براق دل سے تسلیم کرتا تھا۔۔۔

ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے سے لے جاتے ہوئے اس کی کمر پر رکھے فجر نے چونک کر براق کی جانب دیکھا---

کم سے کم پلین میں تو انسانوں کی طرح بیٹھ جائیں یہاں پر تو میرا تماشہ نہ بنائیں---

فجر رانی میرے خیال سے انسان ہی پلین میں اس انداز سے بیٹھتے ہیں جانوروں کو تو میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ پلین میں بیٹھ کر رومینس کر رہے ہوں-----

ویسے میں نوٹ کر رہا ہوں آج کل تمہاری زبان کچھ زیادہ چلنے لگی ہے--

کاٹ دیجیے بند ہو جائے گی آپ کے پاس تو آپشن ہے جب چاہیں زبان کاٹ سکتے ہیں-----

ہمم-----آئیڈیا اچھا ہے پاکستان پہنچ کر ضرور اس پر عمل کرنا چاہوں گا----

ہلکا سا کھسکتی ہوئی وہ اس سے تھوڑا دور ہوئی---

آرام سے بیٹھی رہو ورنہ اُٹھا کر گود میں بٹھا لوں گا---اسے کمر سے کھینچتے ہوئے واپس اپنے قریب کر چکا تھا پہلے سے زیادہ قریب-----

گھر میں یہ سب کرتے ہوئے آئے ہیں تھک نہیں جاتے آپ۔۔وہ سرگوشی میں دانتوں کو پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

میرا موڈ کس کرنے کا ہو رہا ہے تم چونچ بند کر کے بیٹھو گی یا پھر میں اپنے موڈ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تمہاری پنکھڑیوں کو قید کر لوں۔۔۔۔

دھمکی آمیز نگاہوں سے گھورتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔۔۔

فجر کی بولتی پوری طرح سے شٹ اپ ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس کے بعد فجر کی کوئی آواز نہیں آئی حالانکہ کمر پہ رکھے ہوئے براق کے ہاتھ چھوٹی چھوٹی سی منمانیاں کرتے جا رہے تھے۔۔۔
مگر فجر اس سے زیادہ اس سے پنگا لینے کے بارے میں سوچ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔۔اس بندے کا کوئی بھروسہ نہیں تھا جب اس کی کھوپڑی گھوم جائے تو یہ کبھی بھی کہیں بھی کچھ بھی کر سکتا ہے اتنا تو وہ براق کو جان چکی تھی۔۔۔

....

)ماضی(

پلیز ابا جی آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں میں یہ شادی نہیں کر سکتا اگر میں آپ کے کہنے پر شادی کر بھی لوں گا تب بھی میں ثریا کو کبھی بیوی کی حیثیت سے قبول نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔۔

آصف۔۔۔۔۔ تم میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو بچپن سے تمہارا رشتہ اس بچی کے ساتھ طے ہے اور آج تم منہ پر جواب دے کر جا رہے ہو۔۔۔

صلاح دین کی گرج دار آواز گونج اُٹھی تھی۔۔۔۔

ابا جی آپ جذباتی ہو رہے ہیں بچپن میں جب آپ نے رشتہ طے کیا تو میری رائے نہیں پوچھی گئی تھی ۔۔۔اگر پوچھتے تو میں تب بھی اس رشتے کے لیے انکار ہی کرتا۔۔۔

آصف تم یہ بول کر میرے منہ پر تھپڑ مار رہے ہو!!

مجھے تم سے ایسی اُمید نہیں تھی۔۔۔ تم میرے بیٹے ہو کر سرکش نکلو گے۔۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔صلاح الدین کی آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا!!

صلاح الدین کے بیٹے اس کا غرور تھے صلاح الدین کو غرور تھا اس بات کا کہ اس کے بیٹے کبھی اس کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔۔۔ آج آصف کا انکار کرنا صلاح الدین کے دل کے ٹکڑے کر گیا تھا۔۔۔

ابا جان میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا خدا مجھے موت دے دے اگر میں آپ کے سامنے سر کشی کرنے کے بارے میں سوچوں بھی تو۔۔۔۔

ابا جان میں کسی سے وعدہ کر چکا ہوں اور میں آپ ہی کا خون ہوں وعدہ توڑ نہیں سکتا۔۔۔۔

اس لڑکی کی خوشیاں مجھ سے وابستہ ہیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں ابا جان اس چیز کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں ثریا بہت اچھی لڑکی ہے اسے مجھ سے بہتر رشتہ مل سکتا ہے میرے ساتھ شادی کر کے بھی وہ خوش نہیں رہے گی۔۔۔

آپ کہیں گے تو میں ان کے گھر والوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لوں گا۔۔۔ مگر ابا جان میں ثریا کو کبھی بھی بیوی کے روپ میں قبول نہیں کر سکتا۔۔۔ آصف عرف سیفی نظر جھکائے ہاتھ جوڑ کر صلاح الدین کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

عائشہ بیگم۔۔۔۔ اپنے بیٹے سے کہیے کہ میری نظروں سے دور ہو جائے اس سے پہلے کہ میں اس کی جوانی کا لحاظ بھول کر اس پر ہاتھ اُٹھا بیٹھوں صلاح الدین کی گرجدار آواز سے عائشہ بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

صلاح الدین ورک مٹھیاں میچے کمر پر ہاتھ باندھے اپنا رخ بدل گیا۔۔ اسے اپنے بیٹے سے ایسی توقع نہیں تھی کہ وہ اتنا ضدی بن کر اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔۔۔

صلاح الدین کا مان ٹوٹا تھا اس نے بچپن سے ثریا کے رشتے کے لیے زبان دے رکھی تھی۔۔ آج زندگی میں پہلی بار صلاح الدین ورک کو اپنی زبان سے پیچھے ہٹنا پڑ رہا تھا۔۔۔ یہ صلاح الدین کے لیے مرنے سے زیادہ تکلیف دہ عمل تھا۔۔۔۔

سیفی تم چلے جاؤ۔۔۔

اماں جان کہاں چلا جاؤں اور کیوں چلا جاؤں بیٹا ہوں آپ کا آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہا ہوں۔۔۔ پلیز معاف کر دیجیے اور میرا ساتھ دے دیں۔۔۔ طلبگار نگاہوں سے دیکھتے ہوئے آصف ورک نے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔

میں نے کہا آصف تم میرے گھر سے چلے جاؤ۔۔ میں تمہیں ایک سیکنڈ اور اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔ جس نے میری عزت کی دھجیاں اُڑا دیں اس کے لیے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے ۔۔ صلاح الدین گرجتے ہوئے طیش زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ابا جان پلیز ریلیکس ہو جائیں ہم آرام سے بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔ صلاح الدین کا بڑا بیٹا چوہدری ریاض ورک نے آگے بڑھ کر آصف کی ڈھال بننا چاہا۔۔

دونوں بھائیوں میں بہت پیار تھا۔۔۔ وہ کیسے برداشت کرتا کہ اس کے چھوٹے بھائی کو اس کی محبت نہ ملتی۔۔۔ یا پھر اسے اس گھر سے نکل جانے کا فرمان جاری کر دیا جاتا اور ریاض خاموش رہتا۔۔۔۔

ریاض تمہیں لگتا ہے کہ یہ مسئلہ بیٹھ کر آرام سے سلجھانے والا ہے اس نے میرے فیصلے کو ٹھکرایا ہے اس کی وجہ سے مجھے شرمندہ ہونا پڑے گا نظریں جھکانی پڑیں گی۔۔ اس بچی کے والدین کے سامنے۔۔۔ میرے لیے میری عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں آج سے اس کا اور میرا رشتہ ختم۔۔۔۔

ابا جان اپنے خون سے کوئی اس طرح منہ نہیں موڑتا زندگی جینے کا ہر کسی کو حق ہوتا ہے اگر وہ کسی سے محبت کرتا ہے تو ہمیں بیچ میں دیوار نہیں بننا چاہیے۔۔۔۔۔۔

ابا جان رہی بات آپ کے سر جھکنے کی تو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہمارے ابا جان کا سر ہماری وجہ جھکے----

اگر آپ وہ رشتہ چھوڑیں گے تو آپ کی عزت نہیں رہے گی اس کا حل ہے میرے پاس۔ آپ ثریہ کا رشتہ مجھ سے کر دیجیۓ میں اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں---مگر ابا جان پلیز اس کو معاف کر دیں ریاض ورک اپنے بابا کے قدموں میں بیٹھ گیا---

ریاض---تم اس کو شے دے رہے ہو---نہیں ابا جان چھوٹا بھائی ہے میرا--اس کی خوشیوں کی بھیک مانگ رہا ہوں----سوچ لو اگر زندگی میں کبھی ثریہ کو تمہاری وجہ سے کوئی پریشانی ہوئی اس کا انجام بہت بُرا ہو گا----ابا جان مر جاؤں گا مگر کبھی بھی اس لڑکی کو کوئی پریشانی نہیں ہونے دوں گا--

اسے اس گھر میں پورا مان سامان ملے گا جو اسے آصف سے شادی کرنے کے بعد ملتا----

ٹھیک ہے تیار رہنا میں اس بچی کے گھر والوں سے بات کر کے بہت جلد تم دونوں کی شادی کر دینا چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ تم بھی اس کے جیسے نکلو میں تم دونوں کو رشتہ ازدواجی زندگی میں باندھ دوں گا-----

صلاح الدین کو خود پر یقین تھا کہ وہ فیصلہ کرے گا تو ثریا کے گھر والے ضرور مانیں گے۔۔صلاح الدین کے فیصلوں کو گاؤں کے علاوہ فیملی اور اس کے رشتہ دار بھی بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے۔۔۔تمہارا جو دل چاہتا ہے تمہیں کرنے کی اجازت ہے مگر تم اس گھر میں نہیں رہ سکتے صلاح الدین نے اٹل تھا فیصلہ سنا دیا۔۔۔۔

ابا جی!!

ریاض میں تم سے کسی طرح کی بحث نہیں سننا چاہتا۔۔ایک بیٹا میرا یقین توڑ چکا ہے۔۔زبان درازی کر کے تم بھی یہی ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرے فیصلوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ریاض کی بات سنے بغیر ہی صلاح الدین نے اسے خاموش کروا دیا۔۔۔

نہیں ابا جان میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر بس ایک گزارش ہے ابا جی اس کو معاف کر دیں۔۔۔

اس وقت میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔۔معافی بھی نہیں آنے والے وقت میں کیا ہو گا اس کا میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔۔

آنے والے وقت میں شاید اس کے لیے کوئی گنجائش میرے دل میں نکل آئے۔۔ مگر اس وقت میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔ صلاح الدین نے اپنا رخ پھیرتے ہوئے سرد لہجے سے کہا۔۔۔

ابا جان کو شدید غصے میں دیکھ ریاض ورک خاموش ہو گیا۔۔۔۔

صلاح الدین دین کے فیصلے کو سن کر عائشہ بیگم نے آگے قدم بڑھائے۔۔ مگر لب کھولنے سے پہلے ہی صلاح الدین نے تیش زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ہاتھ اُٹھا کر خاموش کروا دیا۔۔۔۔

صلاح الدین کا گھر میں بہت دبدبہ تھا عائشہ بیگم اپنے بیٹے کا دفاع کرنا چاہتی تھی مگر اپنے شوہر کے ڈر سے خاموش ہو گئی۔۔۔۔

آصف ورک کو سزا کے طور پر گھر سے بے گھر کر دیا گیا جائیداد کا حق چھین لیا گیا صلاح الدین کے فیصلے ایسے ہی ہوتے تھے اٹل۔۔۔

آصف ورک کو اپنا پیار تو مل گیا۔ مگر اسے کے بدلے بہت کچھ کھونا پڑا۔۔۔

ریاض ورک نے اسے تسلی دی کہ وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ ڈمپل کے ساتھ اپنا گھر بسائے وہ اس کے ساتھ ہے۔۔۔۔ اس کے نکاح میں اور کوئی آئے یا نہ آئے مگر اس کا بھائی ضرور آئے گا۔۔۔

ریاض ورک میں چھکے سے بہت بڑی قربانی دی تھی جس کا پتہ تو آصف کو بھی نہیں تھا۔۔۔

ریاض ورک اپنی ایک فرینڈ کو بہت پسند کرتا تھا۔۔ جس سے وہ اظہار بھی نہیں کر پایا تھا کہ اسے اپنے بھائی کے لیے یہ قربانی دینی پڑی۔۔۔۔۔

وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر وہ یہ قدم نہیں اٹھاتا تو حالات جتنے خراب ہوئے تھے اس سے کہیں زیادہ خراب ہو جاتے۔۔۔۔

ریاض ورک وہ بھائی تھا جس نے اپنی سانسوں کو اپنے بھائی کے ٹوٹتی ہوئی سانسوں سے ملا کر جوڑ دیا ۔۔۔اسے اس کی محبت اس کی زندگی دے دی۔۔۔اور اپنے درد پر اف بھی نہیں کیا۔۔۔

۔بھائی اس کے ساتھ ہے یہ تسلی لیے آصف ورک اپنے نئے سفر پر نکل پڑا۔۔ جس سفر کی منزل ڈمپل تھی۔۔۔ جس کا پورا نام عافیہ شاہ تھا۔۔۔

....

صلاح الدین نے ثریا کے گھر والوں سے کوئی بات نہیں چھپائی تھی۔۔اس نے سیدھا جاکر بتادیا کہ ان کا بیٹا باغی ہوکر کہیں اور شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔صلاح الدین کو جھوٹ سے سخت نفرت تھی۔۔اس نے کبھی بھی اپنی آن بان رکھنے کے لیے جھوٹ کا سہارا نہیں لیا تھا۔۔۔

آج بھی اس نے اپنے بیٹے کی سچائی کھلے دل سے بتا دی تھی کہ اس کا بیٹا اس کے بس میں نہیں ہے۔۔۔

وہ لوگ ناراض ہوئے تھے ان کو دُکھ ہوا تھا اس بات کا کہ ان کی بیٹی کا رشتہ بچپن سے آصف کے ساتھ طے تھا۔۔۔

اور آج شادی کے قریب آکر ان کی بیٹی کی تذلیل کی گئی ہے۔۔مگر صلاح الدین کے سمجھانے پر وہ لوگ اس بات پر راضی ہوگئے اور اپنی بیٹی کا رشتہ چوہدری ریاض ورک سے کر دیا گیا۔۔۔۔

اگلے مہینے کی 29 تاریخ کو نکاح کی تاریخ بھی دے دی گئی۔۔۔نکاح کے ساتھ ہی رخصتی کرنے کا بھی مطالبہ صلاح الدین کرچکا تھا۔۔۔۔

ثریا کے گھر والے بھی اپنی بیٹی کو مزید کسی شرمندگی سے بچانے کے لیے حامی بھر چکے تھے۔۔۔ مگر اس ساری بات میں ثریا کے دل کا حال کسی نے نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔۔

جس نے بچپن سے آصف ورک کے خواب اپنی آنکھوں میں سجا رکھے تھے جس کا دن آصف کے نام سے شروع ہوتا اور رات آصف کے نام پر ختم ہو جاتی۔۔۔۔۔۔

اتنے سال کے انتظار کی کا پھل اسے انکار کی صورت میں ملا تھا۔۔۔۔ ثریا کو اب سمجھ میں آیا کیوں آصف اس سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

کیوں اس کے فون کرنے پر وہ ہمیشہ ٹال جاتا تھا۔۔۔۔ کیوں جب بھی وہ اس کے گھر جاتی وہ اسے نظر انداز کرتا تھا۔۔۔ وہ پاگل کبھی یہ سمجھ ہی نہیں سکی کہ وہ اس میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔ ثریا کا دل بری طرح سے ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

ماں باپ کی خوشی کے لیے اس نے چوہدری ریاض ورک کا رشتہ قبول تو کر لیا تھا مگر اپنے دل سے آصف ورک کو نکال نہیں سکی۔۔۔۔

محبت وہ جذبہ ہے جو نہ تو زبردستی بنایا جا سکتا ہے نہ زبردستی ختم کیا جا سکتا ہے محبت ایک بار جڑیں پکڑ لے تو اس کو کاٹنا ناممکن ہو جاتا ہے۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ ریاض ورک میں کوئی برائی تھی وہ خوبصورت تھا۔۔وہ کسی بھی لحاظ سے آصف ورک سے کم نہیں تھا نہ خوبصورتی کے لحاظ سے نہ ہی روپیہ پیسے کے حساب سے۔۔۔۔۔

بلکہ ریاض ورک گھر کا بڑا بیٹا تھا تو اس کا مقام آصف سے زیادہ بڑا تھا مگر اس سب کے باوجود ثریا نے اپنے دل کی سیج پر صرف آصف کا نام لکھا تھا۔۔۔

دل ہی دل میں ثریا عافیہ سے شدید نفرت کرنے لگی تھی۔۔۔اس عافیہ سے جس کو اس نے آج تک دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔

پھر بھی دنیا میں اس کی پہلی اور آخری دشمن تھی۔۔۔ جس نے ثریا سے اس کی سب سے قیمتی چیز اس کی محبت چھین لی۔۔۔۔

....

حور بے بی۔۔۔۔ہوں س۔۔۔۔اُٹھ جاؤ کہ میرے سینے پر ہمیشہ کے لیے اپنی دنیا قائم کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔

حور گہری نیند میں سو رہی تھی بلاج کی سخت شدتوں کو سہتے ہوئے اس کا نازک وجود تھک چکا تھا۔۔۔۔

مگر گہری نیند میں بھی وہ بلاج کی بدلی ہوئی آواز کو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

بلاج کی آواز میں رات جیسی محبت نہیں تھی۔۔۔کچھ الگ تھا جس کو حور نے نیند کی خماری میں شدت سے محسوس کیا۔۔۔

نیند کی خماری سے بھری ہوئی آنکھوں کھول کر حور متلاشی نظروں سے بلاج کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔سینے سے سر کو اُٹھائے اس کی نظریں بلاج کی نظروں میں کچھ تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

بلاج کے چہرے پر رات کے جیسی نہ تو محبت تھی نہ نظروں میں خماری کا جہاں آباد نظر آیا۔۔۔۔یہ تو کوئی الگ ہی بلاج لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جس کے چہرے پر جیت کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔کچھ حاصل کر لینے کی فتح یابی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔اُٹھ جاؤ پوری رات دل نہیں بھرا جواب بھی مجھ پر گری ہوئی ہو۔۔۔۔

بلاج آپ کیسے بات کر رہے ہیں۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟؟؟

وہ حیران ہوتی ہوئی خود سے ہی شر مندہ ہو کر شرم سے لال پڑ چکی تھی۔۔۔اپنے آپ کو چادر میں چھپاتے ہوئے حور بلاج کے اوپر سے اُٹھتی ہوئی سائیڈ پر ہو گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔کیا میرے سینگ نکل آئے ہیں۔۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ آپ اچانک سے کیوں۔۔۔

حور کو الفاظ نہیں مل رہے تھے کہ وہ کیا سوال کرے کیا پوچھے اس سے۔۔۔

اچانک سے کچھ نہیں ہوا سب کچھ پلاننگ کے تحت ہوا حور بے بی تمہاری اکڑ تمہارا غرور سب کچھ کل رات ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔

میں نے تمہیں یوز کیا حساب برابر۔۔۔

اب تیاری پکڑو تمہیں تمہارے بھائی کے دروازے پر پھینک کر آنا ہے۔۔۔۔یہ تھپڑ ہے تمہارے بھائیوں کے منہ پر میری طرف سے۔۔۔۔

اپنی شرٹ اُٹھا کر پہنتے ہوئے وہ کتنی سفاکی سے سب بول رہا تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر شکن تک نہیں تھی یہ سب کہتے ہوئے اس کا لہجہ کس قدر سفاک تھا۔۔۔

خود کو چادر میں چھپائے ہوئے بیڈ پر بیٹھی پھٹی پھٹی نظروں سے بلاج کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے اپنی سماعت پر یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ بلاج ایسا کر سکتا ہے۔۔۔۔بلاج نے اس کے ساتھ دھوکا کیا ہے۔۔۔اس کا دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔مجھ سے دل نہیں بھرا کچھ اور دیر میرے ساتھ گزارنا چاہتی ہو۔۔۔تو منہ سے بولو۔۔۔بلاج عنایت میں کچھ اور شدتیں تمہیں خیرات میں دے دے گا۔۔۔

بلا۔۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔۔۔میں تمہاری جان لے لوں گی تم میری توہین کر رہے ہو۔۔۔۔وہ زور سے چلائی۔۔۔

بلاج کے لب مسکرائے تھے حور کی تڑپ دیکھ کر اسی تڑپ کو تو دیکھنے کے لیے وہ پوری رات سویا نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے چادر میں لپٹی ہوئی اُٹھ کر شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بیڈ کے پاس کھڑے بلاج کا گریبان پکڑتے ہوئے آپے سے باہر ہونے لگی۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے چادر سنبھالے ہوئے تھی۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کا گریبان تھام رکھا تھا نظریں نظروں میں گاڑے ہوئے جواب طلب تھی کہ اس نے ایسا کیوں کیا،زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔بلاج کہہ دو کہ تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔پلیز بلاج۔۔۔

افففف۔۔۔حور بے بی تمہاری یہ تڑپ دیکھنے کے لیے تو میں پوری رات نہیں سویا۔۔۔۔میں سوچ رہا تھا جب تم تڑپو گی جب تم روؤ گی گڑگڑاؤ گی کہو بلاج تم کہو کہ تم مذاق کر رہے ہو، تم جھوٹ بول رہے

ہو۔۔۔ اور میں کہوں گا نہیں حور بے بی یہ بالکل سچ ہے کہ میں نے تم سے تمہارے بھائی کا بدلہ لیا ہے۔۔۔۔

اس کے بعد جو امپریشن تمہارے چہرے پر میں دیکھ سکوں گا۔۔۔ تو کیا ہی نظارہ ہو گا۔۔۔۔۔ تھینک یو حور بے بی تم نے مجھے مایوس نہیں کیا بالکل ویسے پرفیکٹ تاثرات دکھا رہی ہو۔۔۔۔

بلاج کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پوری طرح سے بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کے چہرے پر جیت جانے کا غرور نظر آرہا تھا وہ خوش تھا حور یہ کے غرور کو توڑ کر۔۔۔۔
وہ خوش تھا اس لڑکی کے غرور کو توڑ کر جس نے ہمیشہ خود سے پہلے اپنی اکڑ کو ترجیح دی۔۔۔۔۔

آج کے بعد ایسی غلطی دوبارہ مت کرنا ورنہ انجام بہت بُرا ہو گا۔۔۔ چوہدری

بلاج کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے سوچ لینا کہ اس کے نتائج تم برداشت نہیں کر سکو گی۔۔۔۔ اس کے ہاتھ کو گریبان سے ہٹاتے ہوئے لفظوں کو چباتے ہوئے بولا۔۔۔۔
بلاج کا انداز، بلاج کی باتیں حور کے جسم کو لہولہان کر رہی تھی۔۔۔ وہ سٹل ہو کر کھڑی تھی۔۔۔ وہ یقین کرنا چاہتی تھی کہ بلاج اس کے ساتھ یہ سب کر چکا ہے۔۔۔

مگر اس کا دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔وہ کیسے بھول جاتی جو کچھ اس نے رات کو کہا تھا۔۔۔اس کی باتوں میں اس کے انداز میں کس قدر پیار تھا۔۔۔اس نے ہر لمحے کو پورے دل سے خود محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔۔حور کو کہیں اس کی باتوں میں کھوٹ نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

مگر اس وقت وہ انکار کر رہا تھا، اس وقت سچ بول رہا ہے یا رات کو سچ بول رہا تھا اس کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

جو کل رات کہا وہ سب جھوٹ تھا!!

تم مجھ سے پیار نہیں کرتے!!

تم نے سب بدلہ لینے کے لیے کیا ہے!!

آنسو ٹپ ٹپ حور کی آنکھوں سے گر کر گالوں سے پھسلتے ہوئے بے دردی سے فرش پر گر رہے تھے۔۔۔

ہاں حور بے بی یقین رکھو مجھ پر میں تم سے کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔بس کل رات کو تھوڑا سا جھوٹ بولنا پڑا تم ویسے میرے چنگل میں پھنس نہیں سکتی تھی۔۔۔۔اور زبردستی میں تم سے کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔اس لیے جھوٹ بولنا پڑا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں مگر حور کیا پوری دنیا کی

لڑکیاں مر گئی ہیں جو میں تم سے پیار کروں گا بدماغ بھائیوں کی بدماغ بہن۔۔۔۔۔۔اس کی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے اس کے چادر میں لپٹے ہوئے بے لباس وجود کو گہری نظروں سے دیکھ کر اس کی روح تک کو چھلنی کر رہا تھا۔۔۔

حور بے بی پلیز رونا مت۔۔۔۔جب تم روتی ہو تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے مگر پھر بھی میں تمہیں رونے سے منع کر رہا ہوں میں تمہارے بھائیوں کے جیسا کم ظرف نہیں ہوں۔۔۔۔

کیوں کر رہے ہو ایسا۔۔۔۔میں نے تو تمہاری خاطر سب کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا اور تم مجھے ہی ذلیل کر رہے ہو۔۔ حور کانپتے ہوئے ہونٹوں سے بامشکل بول رہی تھی۔۔۔ آنسو اس کے پورے چہرے کو بھگو رہے تھے ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔۔

حور دیکھو رات کو ہمارے درمیان کتنی ہاٹ رات گزری ہے۔۔۔دونوں نے کتنا انجوائے کیا ہے۔۔۔تم تو پوری رات مجھ سے لپٹی رہی افففف حور کتنی ہاٹ ہو یار تم۔۔۔۔۔اب تم گزری ہوئی رات کو زبردستی کا نام نہیں دے سکتے کیونکہ تم پوری طرح سے اس زبردستی میں شامل تھی۔۔۔۔۔۔

وہ حور کی عزت کی دھجیاں اُڑا رہا تھا۔۔۔

بلاج اگر بدلہ لینا تھا تو تم میری جان لے لیتے کم سے کم یوں ذلیل تو نہ کرتے، تم نے تو مجھ سے میرا غرور ہی چھین لیا، تم نے تو حور کو جیتے جی مار دیا۔۔۔۔ایک لڑکی کے لیے اس کی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا تم نے میری عزت کا پہرے دار بن کر میری عزت پر ہی وار کر دیا بلاج۔۔۔

بھیگی پلکوں پر شبنمی قطرے ٹپکے جا رہے تھے۔۔۔۔چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔۔۔ڈھیلا وجود لیے کھڑی وہ جواب کی طلبگار تھی۔۔۔

اور جو تمہارے بھائی نے کیا اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا پسند کرو گی ۔۔ورک خاندان کی شہزادی۔۔۔۔۔

بلاج کر لہجہ شدید سرد تھا۔۔۔آنکھوں میں غصے کے رنگ یہ وہی پہلے بلاج تھا جو حور کو تکلیف دے کر بہت خوش ہوا کرتا تھا۔۔۔

ایسے مت دیکھو جواب دو کہ جو تمہارے بھائی نے کیا وہ ٹھیک تھا میری بہن سے چوری نکاح کیا ۔۔۔رات کے اندھیرے میں ہماری عزت پر ہاتھ ڈالا یہ سب ٹھیک تھا۔۔۔۔اور جو میں نے کیا وہ غلط ہے۔۔۔۔

نہیں جو تم نے کیا بالکل ٹھیک کیا میرے بھائی کی یہی سزا ہونی چاہیے تھی۔۔بتا دو میری اگلی سزا کیا ہے میں تیار ہوں ہر سزا بھگتنے کے لیے۔۔۔

بلاج نے حیران نظروں سے حور کی جانب دیکھا۔۔ یہ وہ حور تھی ہی نہیں جو اپنی انا کی خاطر لڑ جایا کرتی تھی، جو بات بات پر لڑنے کو تیار رہتی تھی، جو بلاج سے ٹکر کا مقابلہ کرتی تھی یہ تو کوئی اور ہی حور تھی۔۔۔ جو ٹوٹی اور بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔ بلاج حور سے ایسی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔ وہ تو حور کو تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔۔ چیختا ہوا دیکھنا چاہتا تھا مگر یہ تو خاموش ہو چکی تھی۔۔۔۔

چلاؤ گی نہیں۔۔۔۔۔۔ چلاؤ کہ میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے سب کو بتاؤ جا کر وہ اسے اُکسا رہا تھا۔۔۔

اس سے کیا ہو گا۔۔اگر تمہارے دل کو تسکین پہنچے گی تو میں چلا دوں گی کہہ دوں گی کہ میں بہت بے غیرت ہوں۔۔۔میرے جسم میں بہت آگ تھی میں نے چوہدری بلاج کو بہکایا اور اپنے جسم کی آگ ٹھنڈی کرلی۔۔۔

اس کے بعد مجھ پر لوگ لعنتیں بھیجیں گے اور لعنتیں بھیجنے کے بعد میرا اسٹیٹس تباہ ہو جائے گا۔۔۔۔
اس کے بعد میں ڈپریشن میں چلی جاؤں گی۔۔کسی دن زندگی سے اُکتا کر خودکشی کرلوں گی۔۔۔۔

اس سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔۔۔
میرے خیال سے تم مجھے آہستہ آہستہ کرکے سزا دیتے رہنا۔۔۔۔اس سے تمہارے دل کو تسکین پہنچے گی۔۔۔مجھے ٹارچر کرنا ذلیل کرنا میری زندگی کو مجھ پر ہی تنگ کر دینا۔۔۔۔۔

ایسی ایسی سزائیں دینا کہ میری روح کانپ جائے اور میں پچھتاؤں اس لمحے کو جس لمحے میں میں نے پورے دل سے تمہیں قبول کیا۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کر چکی تھی۔۔۔سپاٹ لہجے سے وہ کیا بول رہی تھی بلاج نے سر جھٹکتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔

ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں میں تمہیں تمہارے مائیکے چھوڑنے جارہاہوں تیاری کرو۔۔۔۔
حور نے کوئی ضد نہیں کی تھی خاموش ہو کر کپڑے اُٹھاتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔۔۔۔

....

مجھے تو ایک بات سمجھ نہیں آرہی وجدان کہ اتنی جلدی کس چیز کی ہے؟؟
مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔زمل اپنے گھر کی بیٹی ہے مجھے پسند ہے۔۔۔اگر زمل ہمارے گھر کی بہو بنے گی تو مجھ سے زیادہ خوشی کسی کو نہ ہو گی!!

مگر ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے تم ایک ہفتے کے اندر شادی کروانے کا کہہ رہے ہو یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔
وجدان کی ماں پوری طرح سے بھڑکی ہوئی تھی وجدان نے گھر کے بزرگوں کو اکٹھا کر کے بات سامنے رکھ دی تھی ایک بار تو معاملہ گرم ہونا تھا اس بات کے لیے وجدان ذہنی طور پر تیار تھا۔۔۔۔

امی جان مجھے یہ نہیں سمجھ آرہا کہ آپ کو کس چیز پر اعتراض ہے!!
شادی جلدی ہو رہی ہے اس چیز پر اعتراض ہے؟؟

وجدان تم بچے ہو جو میں تمہیں ڈیٹیل میں سمجھاؤں!!
ثریا بیگم سخت تاثرات لیے بات کر رہی تھی۔۔۔دن میں نہ جانے تم کتنے فیصلے کرتے ہو۔۔۔ہزاروں گھروں کی پریشانیاں دیکھتے ہو۔۔۔اور تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ مجھے کس چیز کی پریشانی ہے۔۔۔۔۔۔

جی امی میں نہیں سمجھ پارہا کہ آپ کس بات پر پریشان ہیں!!
زمل کو ازلان پسند ہے۔۔۔ازلان کو زمل پسند ہے۔۔۔دونوں کے گھر والوں کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔تو پھر مسئلہ کیا ہے؟؟

یہ اچانک سے دونوں میں پسند اور ناپسند کا بھوت اتنی تیزی سے کیسے چڑھ گیا؟؟؟

پہلے تو مجھے اس بات کا جواب دو!!

آج تک تو اذلان نے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ اسے زمل پسند ہے۔۔۔ وہ سوال سامنے آیا جس کا وجدان کب سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ثریا بیگم آپ کو نہیں لگتا کہ آپ بات کو کچھ زیادہ ہی تول دے رہی ہیں۔۔ گھر کے بچے ہیں ایک ساتھ پلے بڑے ہیں اگر ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو اس میں اتنی بڑی کیا بات ہے!!

پہلے کیوں نہیں بتایا اب کیوں بتایا ہے ان معاملوں میں پڑ کر کیوں فضول کی بحث کر رہی ہیں۔۔۔ ریاض ورک نے اپنی بیگم کو سمجھانا چاہا۔۔۔

وجدان نے بھی تو اچانک سے منت کے لیے اپنی پسندیدگی کو ظاہر کیا تھا جب اس کے ساتھ ہم کھڑے ہو گئے تھے کوئی اعتراض نہیں کیا تو پھر اذلان کے لیے نئے قاعدے قانون کیوں بنا رہی ہیں؟؟

ریاض بات قاعدے قانون کی نہیں ہے۔۔ اذلان اور وجدان کی بات میں بہت فرق ہے۔۔۔ میں دونوں کی ماں ہوں میرے لیے دونوں برابر ہیں۔۔ میں ہمیشہ سے جانتی تھی کہ وجدان منت کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔

بے شک اس نے کبھی سے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔ کبھی زبان سے کہا نہیں۔۔۔ مگر اس کی نظریں ہمیشہ بتاتی تھیں کہ منت اس لیے بہت خاص ہے۔۔۔

اسے لیے میں چونکی نہیں تھی جب وجدان نے کہا تھا کہ وہ منت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔۔۔ مگر اذلان کی نظروں میں میں نے کبھی کچھ ایسا نہیں دیکھا۔۔۔۔
اچانک سے اعلان کر دیا گیا کہ وہ زمل کو پسند کرتا ہے، اچانک سے یہ کہہ دیا گیا کہ ایک ہفتے کے اندر شادی کرنی ہے۔۔۔
مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ تم لوگ کرنا کیا چاہتے ہو!!
وجدان ساری بات بڑے تحمل سے بیٹھا ہوا سن رہا تھا اس نے جتنی آسانی سے معاملے کو حل کرنے کا سوچا تھا یہ معاملہ اتنا آسان لگ نہیں رہا تھا۔۔۔۔

امی جان اذلان نے مجھے بہت بار بتایا ہے کہ وہ زمل کو پسند کرتا ہے ۔۔اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ میں ہی اپنے مسئلوں میں اُلجھا ہوا تھا مجھے ہی آپ کو بتانے میں دیر ہو گئی میں اس کے لیے بہت معذرت خواہ ہوں۔۔۔

اذلان جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا حیرانی سے چونک کر اس نے وجدان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ سوچ رہا تھا اس نے کب بتایا۔۔۔۔۔

اتنے سنگین حالات میں بھی اس لڑکے کے شرارتی چہرے پر مسکراہٹ تھی وجدان نے گھوری ڈال کر اذلان کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

میں اپنے بیٹوں کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی۔۔۔وجدان نے بھی یہی سب کچھ کیا، مجھے موقع ہی نہیں دیا کہ میں خوشیاں منا سکتی۔۔۔اور اب تو مجھے یہ دوسرے نواب صاحب کے بھی یہی ارادے لگتے ہیں۔۔۔کیا میرے نصیب میں میرے بیٹوں کی شادیاں ایسی ہی لکھی ہیں!!وہ افسردہ سا چہرہ بنائے بیٹھی تھیں۔۔۔

بہو مجھے سمجھ نہیں آرہی تم اس بات کو اتنا بڑھا کیوں رہی ہو۔۔۔۔گھر کے بچے ہیں۔۔۔ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔جیسا کہ وجدان بتا رہا ہے کہ اذلان کو بہت جلد اگلے چھ مہینے یا ایک سال کے لیے ملک سے باہر جانا پڑے گا۔۔۔تو کیا حرج ہے اگر شادی ہو جائے اور وہ اپنی بیوی کو ساتھ لے جائے۔۔۔۔۔۔

تم اپنی خوشیاں پوری کر لینا کس نے منع کیا ہے۔۔۔خدا کا دیا ہمارے پاس سب کچھ ہے۔۔۔ایک ہفتے کا ٹائم تو بہت زیادہ ہے ہم چاہیں تو ایک گھنٹے میں ہر چیز مہیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

پریشانی کس بات کی ہے بہو جہاں بچوں کی خوشیاں ہوتی ہیں وہاں رسم و رواج نہیں دیکھے جاتے۔۔۔۔

بسم اللہ پڑھو اور خوشی سے اس رشتے کی حامی بھرو۔۔۔صلاح الدین نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا مطلب کہ فل سٹاپ لگ چکا تھا۔۔۔۔

آج رات زمل کے گھر اس کا رشتہ لینے کے لیے جانا ہے اور ساتھ میں ہی ہمیں شادی کی ڈیٹ بھی لینی ہے اذلان کے پاس زیادہ ٹائم نہیں اسے زمل کے کاغذات وغیرہ بھی جمع کروانے ہوں گے۔۔۔۔۔

اس لیے ہو سکے تو نکاح پہلے کر دیں گے۔۔۔۔وجدان نے مدے کی بات سب کے سامنے رکھی۔۔۔۔

اذلان نے ایک بار پھر وجدان کی جانب چونک کر دیکھا۔۔۔وجدان کا دل چاہ رہا تھا کہ اُٹھ کر اس لڑکے کے منہ پر ایک کس کے تھپڑ لگائے۔۔۔جو اپنے چہرے کے زاویے بھی ٹھیک نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسے سب کی مرضی۔۔۔ میں تو ویسے بھی ہمیشہ سے سب کی رضا میں ہی راضی ہوتی آئی ہوں۔۔۔ ثریا کو کب کسی نے حق دیا کہ وہ کوئی فیصلہ کر سکے !!

ثریا بیگم اُٹھتے ہوئے بڑبڑائی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔ صلاح الدین کو اپنی بہو کا انداز بالکل نہیں اچھا لگا تھا۔۔۔۔

صلاح الدین نے گھور کر ریاض ورک کی جانب دیکھا۔۔۔ ریاض ورک نے شرم سے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔۔

سوری ابا جان وہ ماں ہے شاید اس کی مرضی سے سب کچھ نہیں ہو رہا تو وہ غصے میں ہے۔۔۔ میں اس کی طرف سے معذرت چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

غصے میں ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تم لوگ بڑوں کا ادب ولحاظ بھول جاؤ۔۔۔۔ صلاح الدین گرجا تھا۔۔۔

جا کر پتہ کرو کہ آصف کب تک گھر لوٹے گا۔۔۔۔ اسے بھی ساری صورتحال سے آگاہ کرو۔۔۔۔

جی ابا جان۔۔۔۔ عافیہ اور آصف اس وقت گھر پر نہیں تھے۔۔۔۔ عافیہ کے بھائی کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔ پچھلے دو دنوں سے وہ لوگ وہاں پر گئے ہوئے تھے۔۔۔۔

سب لوگ ایک ایک کر کے وہاں سے اُٹھ کر اپنے روم کی جانب چلے گئے آخر میں صرف اذلان اور وجدان بچے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ارے بھائی کیا کر رہے ہو!!

سب کے جاتے ہی وجدان نے پاس پڑھے ہوئے کشن کو اُٹھا کر اذلان کی جانب غصے سے پھینکا جس کو کیچ کرتے ہوئے اذلان دانت نکال رہا تھا۔۔۔۔

تم انسان بن جاؤ اذلان تمہارے یہ دانت کسی دن بہت بڑی مشکل میں پھنسا دیں گے۔۔ تمہیں اندازہ ہے کہ مسئلہ کتنا خراب ہو چکا ہے۔۔۔ تم ہو کے کبھی سیریس ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔۔۔۔۔

چل کیا کرو بھائی۔۔۔ کیوں ہر وقت بزرگوں کے جیسا بیہیویئر رکھتے ہو۔۔۔ کشن کو اپنے پیچھے رکھتے ہوئے آرام سے چل مارتے ہوئے وجدان کو بھی چل مارنے کا بول رہا تھا۔۔۔۔۔

)پنجابی کی ایک کہاوت ہے(

"عقل نے فر سوچاں ہی سوچاں

عقل نہیں تے فرموجاں ہی نہ جا"

"اس کا مطلب پتہ ہے"

نہیں جی اتنی گاڑھی پنجابی کا مطلب مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔ آپ مجھ سے انگلش کا ترجمہ کروایا کرویا کریں وجدان بھائی۔۔۔۔

وہ اپنی عادت سے مجبور دانت نکالتے ہوئے مسکرایا۔۔۔

ہاں جی میں کیسے بھول گیا کہ تم تو انگریزوں کی اولاد ہو۔۔ اپنی مادری زبان کا ترجمہ بھلا تمہیں کیسے آئے گا۔۔

اس کہاوت کا مطلب ہے کہ جس کہ پاس عقل ہے اس کو ہزاروں سوچیں ہر وقت گھیرے رہتی ہیں۔ اور جس کے پاس عقل نہیں وہ ہمیشہ بے وقوفوں کی طرح ہر چیز کو نظر انداز کر کے اپنی موج و مستی میں گم رہتا ہے۔۔۔

بد قسمت ہے زمل جو تم سے جڑ چکی ہے تم نے تو کبھی زندگی میں سیریس ہونا نہیں۔۔۔اس بیچاری کی زندگی تو خواہمخواہ تباہ ہو گئی۔۔۔۔وجدان نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اچھا بھائی مجھ پر تنزوں کے تیر بعد میں برسا لینا آپ بہت ذہین ہیں میری ایک بات کا جواب دیں۔۔۔ ایک بہت بڑی پریشانی ہے میں اس پر جتنا سوچ رہا ہوں اتنا ہی زیادہ پریشان ہو رہا ہوں۔۔۔۔۔اگر آپ وہ پریشانی حل کر دیں تو میں مان لوں گا کہ آپ بہت سمجھدار ہیں۔۔۔

ازلان گہری سوچ میں مبتلا ہو کر سوچتے ہوئے وجدان سے بولا۔۔۔

بکواب کون سی پریشانی ہے تمہیں۔۔۔وجدان جھنجلا کر بولا۔۔۔

بھائی میرے جو بچے ہوں گے جس میں سے ایک تو آنے والا ہے،باقی بھی انشاءاللہ آجائیں گے۔۔۔ کیونکہ ماشاءاللہ سے میری سپیڈ بہت اچھی ہے۔۔۔میں باقی لوگوں کی طرح تھوڑی ہوں۔۔۔

اس بکواس کا مطلب۔۔۔وجدان اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔کیونکہ بچوں کا نام لیتے ہوئے ازلان نے وجدان کو تنز مارا تھا۔۔۔

بھائی مطلب صاف ہے کہ آپ کی سپیڈ بہت کم ہے---میں تو ماشاءاللہ سے فائیو جی نہیں بلکہ ایٹ جی کی سپیڈ سے چل پڑا ہوں بہت جلد میں نے تو کرکٹ ٹیم مکمل کر لینی ہے----

شٹ اپ---

حد ہے بھائی سچ سننے کی ہمت بھی رکھ لیا کریں---کب سے میں راہ دیکھ رہا ہوں، کب میرے بھائی کے بچے میرے کندھوں پر کھیلیں گے---مگر آپ کو تو مجھ پر ترس نہیں آیا مجھے ہی آپ پر ترس آ گیا---تو دیکھ لیں میں نے کتنی بڑی مشکل کو گلے لگاتے ہوئے آپ کے بارے میں سوچا ہے---ہمیشہ میری قربانی کو یاد رکھیے گا---

کتنا بڑا ڈرامے باز ہے تو یار---کبھی کبھی تو میں سوچتا ہوں---تو سچ میں میرا اجڑوا بھائی ہے!!

کیونکہ تیرے اور میرے فیچر تو بالکل نہیں میچ ہوتے---

کہاں میں

Nokia 3310...

اور کہاں تو

.....iPhone pro Max

زمین آسمان کا فرق ہے ہم دونوں میں تو اتنا لفنگا کیسے ہو گیا یار۔۔۔ جبکہ دنیا میں تو ہم دونوں ایک ساتھ شریف ہی آئے تھے۔۔۔ وجدان سوچتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔۔۔

بس بھائی کچھ لوگ انٹیلیجنٹ ہوتے ہیں جو آگے نکل جاتے ہیں۔۔۔وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔ کچھ آپ جیسے ہوتے ہیں جو صرف افسوس کر سکتے ہیں۔۔۔۔ بہر حال آپ اس مدے کو چھوڑیے ۔۔۔اب ذرا میری مشکل حل کریں ۔۔۔۔۔۔وجدان کی ہنسی نکل گئی تھی ازلان کا سمجھداری والا افسوس زدہ سٹائل دیکھ کر۔۔۔

پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو نوٹنکی باز۔۔۔وجدان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

میرا سوال یہ ہے کہ جب میرے بچے ہوں گے،وہ آپ کو چچا بولیں گے یا تایا۔۔۔۔

اتنے سیرے انداز سے وہ بات کر رہا تھا کہ وجدان غور سے سن رہا تھا کہ کیا پریشانی ہے مگر ازلان کی بات پر وجدان نے پاؤں سے جوتا اُتارتے ہوئے اس کی جانب پھینکا۔۔۔۔میں نے کیسے سوچ لیا کہ

تمہارے شیطانی دماغ میں کوئی سمجھداری والی بات آسکتی ہے۔۔وجدان غصے سے بولتا ہوا دوسرا جوتا اُتار رہا تھا۔۔۔

ازلان دانت نکالتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کر دروازے کی جانب لپکا۔۔وجدان سچ میں غصے میں آ چکا تھا ۔۔۔بھاگتے ہوئے ازلان کو وجدان نے دوسرا جوتا دے مارا۔۔۔۔پہلی بار تو نشانہ چونک گیا تھا مگر دوسرا برابر لگا۔۔۔۔جوتا سیدھا جا کر اس کی کمر پر لگا تھا۔۔۔۔

قسم سے وجدان بھائی بہت ظالم ہیں آپ۔۔۔ایک سوال کا جواب نہیں دیا اور بھائی کو مارنا شروع کر دیا شیم آن یو۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وجدان کوئی اور سٹیپ لیتا ازلان وہاں سے بھاگ چکا تھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں اس لڑکے نے کس دن سیریس ہونا ہے۔۔۔۔جان حلق میں اٹکی ہوئی ہے کہ کہیں یہ معاملہ جلدی سے حل ہو جائے۔۔اور گھر کی عزت پر آنچ نہ آئے اور اس لڑکے کو اب بھی مذاق سوجھ رہے ہیں۔۔۔وجدان غصے سے لال پیلا ہوتا ہوا اپنے جوتوں کو اُٹھاتا ہوا پہن کر اپنے روم کی جانب چل پڑا۔۔۔۔۔

جہاں اس کی بیگم صاحبہ اس سے منہ پھلائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔ وہ کب سے فون کر رہی تھی کہ اسے شاپنگ پر لے کے جائے اسے کچھ ضروری سامان خریدنا ہے۔۔۔

جبکہ وجدان اس مسئلے میں پھنسا ہوا تھا اور وہ منت سے شئیر بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وجدان نے یہ معاملہ سب سے چھپا کر رکھا تھا۔۔ وہ اس معاملے کو ہوا نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وجدان نہیں چاہتا تھا کہ آنے والے وقت میں زمل اور اذلان کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے۔۔۔۔

مگر وہ اپنے یار کو بھی ناراض نہیں کر سکتا تھا۔۔ اب جا کر کڑے امتحان سے گزرنا تھا۔۔۔ وہ منہ پھلائے بیٹھی ہو گی!! اور اسے منانے کے لیے کافی جدوجہد کرنی پڑے گی۔۔۔

منت کا خیال ذہن میں آتے ہی وجدان کے لب مسکرانے لگ جاتے تھے۔۔۔ کیسا یہ عشق تھا جو اس شخص کو ہمیشہ دیوانہ بنائے رکھتا تھا۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے لبوں سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پُر کشش انداز سے چلتا ہوا اپنے روم کی جانب جا رہا تھا۔۔۔

....

حور تیار ہو کر دوپٹے کو سنبھالتی ہوئی ریڈی تھی بلاج بھی تیار ہو کر کھڑا تھا۔۔وہ کب سے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو بنا تاثرات کے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔چہرے پر ناخوشی تھی نہ غم۔۔۔

بلاج کو اس کے نہ چلانے پر غصہ آرہا تھا۔۔اس نے ایسی توقع حور سے نہیں کی تھی۔۔اسے تو لگا کہ حور اس کے آگے چیخے گی چلائے گی۔۔۔مگر یہاں تو ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔اسے کہاں اس طرح کی حور کو دیکھنے کی عادت تھی اس نے تو بچپن سے لڑاکا حور کو دیکھا تھا۔۔۔

تم میں کس چیز کی اکڑ ہے کیوں اس طرح کا بیہیویئر دکھا رہی ہو جیسے تم بہت مظلوم ہو۔۔۔اس کو ہاتھ سے کھینچتے ہوئے جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔

حور اس افات کے لیے تیار نہیں تھی تو لہراتے ہوئے اس کے بازوؤں میں آن گری۔۔۔اس کے سینے سے ٹکراتے ہوئے بے اختیار ہاتھ اس کے کالر پر پڑ گیا۔۔

حور نے فوراً گھبرا کر ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہی بلاج نے اسے دھمکی دی تھی کہ آج کے بعد وہ یہ حرکت نہ کرے۔۔۔۔

اب کیا چاہتے ہیں آپ نے کہا کہ میں تیار ہو جاؤں مجھے میرے مائکے چھوڑنے جا رہے ہیں میں تیار ہو گئی اب غصہ کس بات پر ہے۔۔۔۔

یہ بات تو بلاج بھی نہیں جانتا تھا کہ اسے کس بات پر اتنا غصہ آ رہا ہے۔۔۔

بہت شوق ہے اپنے مائکے جانے کا۔۔۔ایک بار اس زبان سے انکار بھی تو کر سکتی ہو کہ تم نہیں جانا چاہتی۔۔۔

مگر تم کیوں بولو گی تم تو اپنے بھائیوں کی چہیتی ہو۔۔۔ تمہارے ساتھ تو ظلم ہو گیا ہے۔۔۔ تو اب تو تمہیں ہر حال میں اپنے بھائیوں کے پاس جانا ہے رونا دھونا سنانا ہے۔۔۔
اس کے جبڑے کو پکڑ کر دباتے ہوئے لفظوں کو چبا چبا کر قہر آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے حور کو ابھی کچا چبا جائے گا۔۔۔

میرا ایسا کوئی شوق نہیں ہے کہ میں وہاں جا کر اپنے شوہر کی باتیں سب پر عیاں کروں۔۔۔

اچھا اتنی فرمانبردار ہو تم تو پھر رک کیوں نہیں جاتی۔۔۔ پھر جانے سے انکار کیوں نہیں کیا۔۔۔اس کی قمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ریڑ کی ہڈی کو اس قدر دبائے ہوئے تھا کہ کچھ دیر اور دبائے رکھتا تو حور کو لگ رہا تھا کہ اس کی ہڈی نے کڑ کڑا کر ٹوٹ جانا ہے۔۔۔۔

اگر آپ کی نظروں کے سامنے رہی تو آپ کو تکلیف ہو گی اس لیے جا رہی ہوں۔۔۔

بہت فکر ہے تمہیں میری۔۔۔ اتنی فرمانبردار کب سے ہو گئی ہو حور بے بی؟؟

بلاج آپ چاہتے کیا ہیں جو چاہتے ہیں زبان سے کہہ دیں میں کر دوں گی۔۔۔ مگر باتوں کو گھمائیں مت۔۔۔

تمہارا پورا خاندان رشتوں کو گھمائے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر مجھے بات گھمانے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔

تم نہیں جا سکتی اگر چلی جاؤ گی تو پھر تو تمہاری سزا آسان ہو جائے گی۔۔۔ تم بالکل صحیح کہہ رہی تھی۔۔۔ تمہیں تھوڑا تھوڑا کر کے ٹارچر کروں گا۔۔۔

آہستہ آہستہ سزا دوں گا تل تل کر کے ماروں گا۔۔ میرے ساتھ رہ کر ہر گھڑی ہر لمحہ اپنے بھائی کے کیے کی سزا بگھتنا۔۔۔۔

یہ بھی شوق پورا کرلیں۔۔۔ جتنا ایک رات میں آپ نے میری روح کو چھلنی کر کے مجھے مار دیا ہے۔۔ اس سے زیادہ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔۔ میں آپ کی ہر سزا کے لیے تیار ہوں ۔۔ خدارا میرے بھائیوں کا پیچھا چھوڑ دیں۔۔۔

بہت فکر ہے تمہیں اپنے بھائیوں کی۔۔۔۔۔ اس کے جبڑے کو پکڑ کر سختی سے دباتے ہوئے اس کی جان نکال رہا تھا درد کی شدت سے حور کی آنکھوں میں آنسو بہتے ہوئے بلاج کے ہاتھ کو بھگو رہے تھے۔۔
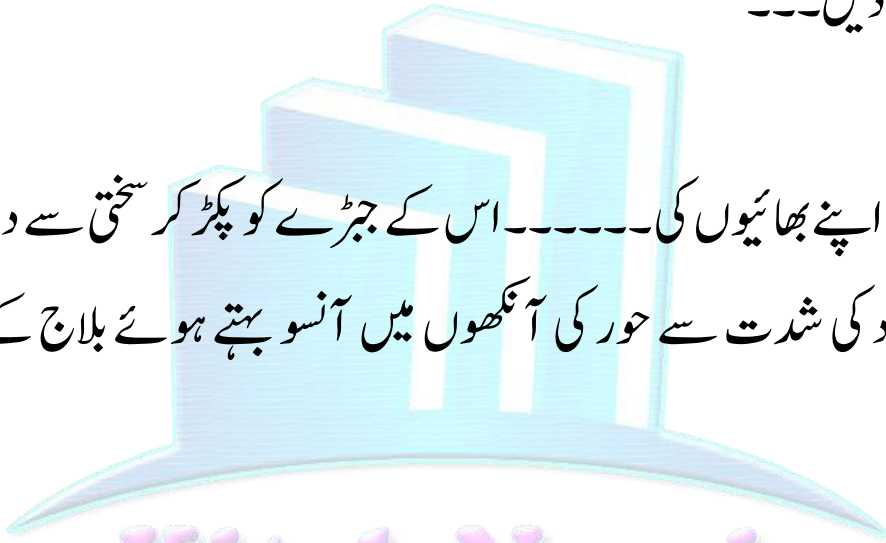
ٹھک۔۔۔ ٹھک۔۔

دروازہ کھٹک رہا تھا۔۔۔

کون۔۔۔

بلاج سر۔۔۔ وجدان صاحب آئے ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں چوکیدار کی آواز تھی۔۔۔

بڑی فاسٹ سروس ہے تمہارے بھائی کی پل پل کی رپورٹ رکھتا ہے میری۔۔۔اتنا تو کوئی اپنی معشوق پر نظر نہیں رکھتا جتنا تیرا بھائی مجھ پر رکھتا ہے۔۔۔

میں کہاں ہوں کیا کر رہا ہوں اس کو ہر وقت خبر ہوتی ہے۔۔۔رات کو یہاں پر شفٹ ہوئے اور اب وہ کھوج لگا کر یہاں پر پہنچ بھی چکا ہے۔۔۔
حور خاموشی سے بلاج کے تنز سن رہی تھی۔۔۔۔۔
اگر اپنے بھائی کے ساتھ جانے کی کوشش کی تو میں ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔انگلی اُٹھا کر دھمکی آمیز انداز سے کہا۔۔۔

میری ایسی کوئی خواہش نہیں اگر جانا ہوتا تو آپ مجھے کبھی روک نہیں سکتے تھے۔۔۔۔مگر میں جانا ہی نہیں جاتی۔۔

اچھی بات ہے بیویوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے فرمانبردار۔۔۔۔

اور شوہروں کو آپ کے جیسا ہونا چاہیے بے وفا۔۔۔۔

واہ حور کی زبان چلنے لگی ہے بھائی کا نام سن کر۔۔۔ تنز کا تیر برساتے ہوئے اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

فقیر حسین۔۔۔

جی سرکار اس کو بٹھاؤ گیسٹ روم میں۔۔

ہم ابھی آتے ہیں۔۔

جی سرکار۔۔۔چوکیدار جا چکا تھا۔۔۔

چلو حور بے بی تمہارے بھائی صاحب سے ملتے ہیں۔۔ دیکھتے ہیں کہ تمہارا بھائی اپنے بھائی کے گناہ پر کس طرح پردہ ڈالتا ہے۔۔۔ بلاج کو اندازہ تھا کہ وجدان کیا بات کرنے آیا ہے۔۔۔۔

حور کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے۔۔ لفظوں میں تنز کے گہرے رنگ بکھیرے ہوئے تھا۔۔۔

بلاج پلیز۔۔۔۔

کیا۔۔۔آئی برو اُٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

وجدان بھائی کے سامنے یہ طریقہ میرے ساتھ استعمال مت کرنا۔۔۔۔

ہمارے بیچ میں جو کچھ بھی ہے۔۔۔وہ ہمارا پرسنل معاملہ ہے۔۔۔

تو میں نے کب کہا کہ میں گزری ہوئی رات کے خوبصورت سین تمہارے بھائی کو سنانے والا ہوں۔۔۔۔

میرا وہ مطلب نہیں ہے۔۔۔وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

تو پھر ذرا مطلب سمجھا دو مجھے یہ اشاروں کی زبان سمجھ میں نہیں آتی۔۔

میری کمر سے ہاتھ ہٹائیں۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

مجھے وجدان بھائی کے سامنے اس طرح جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔۔کمر پر رکھے ہوئے بلاج کے بھاری ہاتھ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

ماشاءاللہ اپنے بھائی سے بہت شرم آتی ہے---۔ تھوڑی سی شرم میری بہن اور اپنے بھائی کو بھی سکھائی دی ہوتی تو آج حالات اتنے خراب نہیں ہوتے---۔

بلاج اس سب میں میری اور وجدان بھائی کی کوئی غلطی نہیں---۔ ہمیں بیچ میں مت گھسیٹو------۔
مجھے وجدان بھائی سے بہت شرم آتی ہے میں تمہارے ساتھ اس طرح سے نہیں جاؤں گی----۔

جی تو چاہتا ہے کہ تمہیں اس سے بھی بُرے انداز سے لے جاؤں---۔ مگر میں تمہارے بھائی اذلان کی طرح بے غیرت نہیں ہوں----۔
میں جانتا ہوں کہ ایک بہن کی شرم وحیا بھائی کے سامنے کیا معنی رکھتی ہے---۔

اس کی کمر سے جھٹکے سے ہاتھ ہٹا کر اسے خود سے دور دھکیلتے ہوئے اس کے آگے چلتا ہوا گیسٹ روم کی طرف جا رہا تھا---۔

....

السلام علیکم-----۔

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔۔وجدان حوریہ کے سلام بلانے پر اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں وجدان بھائی۔۔۔

پہلے تو ٹھیک نہیں تھا۔۔ مگر اب اپنے بچے کو دیکھ لیا ہے، اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔ حوریہ کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے ماتھا چوم لیا تھا وجدان حوریہ کو بیٹیوں کی طرح پیار کرتا تھا۔۔۔۔

حوریہ تم ٹھیک ہو؟؟

جی بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں!!

حوریہ نے اپنے دل کے جذبات چہرے سے ذرا برابر بھی ظاہر نہیں ہونے دیے تھے۔۔۔حوریہ کے ری ایکٹ کو دیکھ کر بلاج حیران تھا۔۔۔۔بنا وجدان سے سلام دعا کیے بلاج صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گیا۔۔۔

کیا حال ہے بلاج!!وجدان اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے بلاج سے مخاطب ہوا۔۔حوریہ بھی وجدان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

حال کیسے ہیں یہ پوچھ کر زخموں پر مرچی لگانے آئے ہو؟؟

میں ایسا کیوں کروں گا بلاج؟؟

کیونکہ تمہارے پورے خاندان کو بہت مزہ آتا ہے مجھے ذلیل کرکے، جس کا جیتا جاگتا ثبوت تمہارا بھائی ہے۔۔۔غصے کی شدت سے بلاج ٹانگ پر ٹانگ جمائے ایک پاؤں کو مسلسل ہلا رہا تھا۔۔۔بلاج جب شدید غصے میں ہوتا تھا تو اسی طرح کا ری ایکٹ کرتا تھا۔۔۔۔

بلاج تم اس وقت بہت غصے میں ہو اور تمہارا غصہ ایک بھائی ہونے کے ناطے بالکل جائز ہے!!

میں تم سے معافی نہیں مانگوں گا۔۔۔جو کچھ ہوا ہے اسکے لیے معافی بہت چھوٹا لفظ ہے۔۔۔بیٹیوں کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے اس بات کا احساس ہے مجھے مگر بلاج تم ایک بات بہت اچھی طرح سے جانتے ہو کہ اذلان کبھی بھی ہمارے اس کلچر کو پوری طرح سے سمجھ نہیں پایا اور نہ ہی شاید آنے والی زندگی میں وہ کبھی سمجھ سکے کیونکہ ایک تو اس کا جو پیشہ ہے وہ بھی پریکٹیکل چیزوں پر ہی چلتا ہے، دوسرا اس نے بہت زیادہ وقت باہر گزارا ہے اس کی سوچ چاہ کر بھی تمہارے اور میرے جیسی نہیں ہو سکتی میں بالکل بھی اس کو جیسٹیفائی نہیں کر رہا میں صرف یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس معاملے کو ہمیں سمجھداری سے ہینڈل کرنا چاہیے۔۔۔وجدان کے انداز میں ٹھہراؤ تھا ذہانت تھی نہ چاہتے ہوئے بھی بلاج وجدان کی بات سننے پر مجبور تھا۔۔۔

وجدان مدے کی بات پر آؤ کیا چاہتے ہو!!

بلاج میں چاہتا ہوں کہ تم اچھے طریقے سے زمل کو ہمارے گھر کی بہو بنا دو میں تمہارے پاس زمل کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں۔۔۔۔

ماشاءاللہ ہمارے سر میں خاک ڈالنے کے بعد اب تم یہ ڈرامے بازی کرنے آئے ہو۔۔افسوس ہے مجھے تمہاری سوچ پر تم کتنے دوغلے ہو۔ اپنی بہن کے لیے تمہارے رول تمہاری سوچ اور ہے اور دوسرے کی بہن کے بارے میں رول اور سوچ الگ۔۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تم جب پنچایتوں میں جاتے ہو تو کیا اسی طرح کے دوغلے فیصلے کرتے ہو۔۔لال آنکھوں سے سخت تاثرات لیے بلاج وجدان سے مخاطب تھا۔۔۔

بلاج جس انداز سے وجدان سے بات کر رہا تھا وجدان ایک سیکنڈ وہاں کھڑا ہو کر اس کی بات نہ سنتا، مگر یہی تو وجدان کی ذہانت تھی کہ وہ موقع کی مناسبت سے اپنے جذبات اور غصے کو کنٹرول کرنا جانتا تھا۔۔۔۔

ایسے تو نہیں وہ آس پاس کے 15 گاؤں کی پنچایتوں کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا۔۔۔ جس کے بنا پنچایت اپنا فیصلہ نہیں لے سکتی تھی۔۔۔ایسے تو نہیں وجدان اپنے دادا جان کا چہیتا شیر کہلاتا تھا۔۔

اس میں وہ قابلیت تھی۔۔جو اسے سب سے الگ اور منفرد بناتی تھی۔۔وہ موقع کی نزاکت سے فیصلے کرنا جانتا تھا۔۔اس وقت اسے بلاج کا ری ایکٹ بالکل بھی غلط نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ حوریہ کافی ڈری ہوئی تھی جس انداز سے بالاج وجدان سے بات کر رہا تھا حوریہ کا دل دھک دھک کر رہا تھا کہ کہیں اس کا بھائی غصے میں آکر کچھ غلط نہ کر بیٹھے---

میں تمہیں اپنا دل چیر کے نہیں دکھا سکتا کہ میرے لیے زمل اور حوریہ میں کوئی فرق نہیں-- خدا گواہ ہے کہ اگر زمل کی جگہ حوریہ بھی ہوتی تب بھی میں یہی فیصلہ کرتا--میں مانتا ہوں کہ بچوں سے غلطی ہوئی ہے مگر ایسی غلطی نہیں کہ جس کا ہم ازالہ نہ کر سکیں--

قسم کھا کر کہو وجدان اگر زمل کی جگہ حوریہ ہوتی تو تم اتنے ہی تحمل سے بیٹھ کر یہ فیصلہ کرتے جتنے تحمل کے ساتھ تم مجھے لیکچر دینے آئے ہو----

اگر تمہیں قسم پر یقین ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر زمل کی جگہ حوریہ ہوتی تب بھی میں یہی فیصلہ کرتا---

اور میرا یہی انداز ہوتا ہاں مگر میرے دل میں بھی تمہاری طرح اپنی بہن کے لیے غصہ ہوتا----

مگر میں اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹتا---بہت ٹھہراؤ کے ساتھ قسم کھاتے ہوئے وجدان نے بلاج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا----

مگر مجھ میں تم جیسی نہ تو عقلمندی ہے، نہ ہی صبر ۔۔میں نہیں کر سکتا یہ سب، اور ویسے بھی میں سب رشتے توڑ کر آیا ہوں۔۔۔

جاکر اس کے ماں باپ سے بات کرو اُن سے رشتہ مانگو میں کچھ نہیں کر سکتا دوٹوک ساجواب دیا۔۔۔

تم عقلمند بھی ہو اور صبر بھی تم میں بہت ہے۔۔بس تمہارے اندر کا بھائی جو اس وقت شدید غصے میں ہے وہ تمہیں آگے بڑھنے نہیں دے رہا۔۔۔۔

پلیز بلاج جب بہنوں سے غلطی ہو جاتی ہے تو بھائی اُن کو یوں دنیا کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دیتے بھائی سہارا بن کر ہمیشہ اپنی بہنوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔
بھائیوں کو اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ دنیا والے اس کی بہن کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔اگر بھائی باقی لوگوں کی طرح سوچنے لگے تو بہنیں ہر مشکل گھڑی میں بھائیوں کو آس بھری نظروں سے نہیں دیکھتی۔۔۔۔۔۔

تم ایسے وقت میں زمل کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے چاہے سارا زمانہ بھی زمل کا ساتھ دے۔۔۔ مگر تب بھی اس کی نگاہیں صرف تمہیں دیکھیں گے۔۔۔۔

جب بھائی کے سر میں خاک ڈالی تھی اس وقت اسے بھائی کا خیال کیوں نہیں آیا۔۔۔

وہ بے وقوف ہے نادان ہے تم سمجھدار ہو۔۔۔۔

اور اپنے بھائی کے بارے میں کیا خیال ہے وہ تو بے وقوف نہیں، وہ تو پڑھا لکھا ہے، عقلمند ہے، وہ بھی ضرورت سے زیادہ۔۔۔ اس نے میرے گھر کی عزت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے کیوں نہیں سوچا۔۔۔

اس کی سوچ ہم دونوں جیسی نہیں ہے بلاج یہ بات میں کتنی بار تمہیں سمجھاؤں اس کے نزدیک تو اب بھی یہ سب کچھ غلط نہیں ہے۔۔۔

تو نکاح کیا مجھ سے پوچھ کر کیا تھا؟؟

نکاح بھی تو چوری کیا ہے، چلو اس مدے پر آجاتے ہیں، چوری میری بہن سے نکاح کیا، اسے یہ ذرا شرم نہیں آئی اپنے ہی گھر کی بیٹی کے ساتھ چوری نکاح کرتے ہوئے، غیرت مندوں کی طرح رشتہ بھی تو مانگ سکتا تھا۔۔۔

اس بات کی دلیل ہے تمہارے پاس چوہدری وجدان ورک؟؟

دلیل ہے مگر شاید تمہیں وہ پسند نہیں آئے گی---اس لیے میں مدے کو مزید کھینچنا نہیں چاہتا--

نہیں تم مجھے اس بات کی پہلے دلیل دو اس کے بعد اس سے آگے بات کرنے کا راستہ نکلے گا---

اس نے نکاح اپنی بہن کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے کیا، ورنہ اس کا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا---

مطلب اس نے یہ نکاح حوریہ کے لیے کیا---بلاج متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا---

ہاں تاکہ تم اگر اس کی بہن کو کوئی تکلیف دو تو وہ بدلے میں تمہاری بہن کے ساتھ وہی سلوک کر سکے---

بلاج اگر ایک بھائی کی نظر سے دیکھو گے تو اس نے بھی کچھ غلط نہیں سوچا۔۔۔تمہارا جو حوریہ کے ساتھ رویہ تھا اور جو کچھ ماضی کی تلخ یادوں میں صدف پھوپھو کے ساتھ گزرا ہے ہم اسے چاہ کر بھی بھول نہیں سکتے۔۔۔

بھولنے کو تو ایسا بہت کچھ ہے جو میں بھی نہیں بھول سکتا!!

اس لیے کہہ رہا ہوں اس بات کو چھوڑ دو جو وقت گزر گیا ہے،اس کو مت دہراؤ۔اس بات کو یہی پر ختم کرو۔۔۔وجدان بات کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے بلاج کے بابا اور ماں کی بات کو فی الحال کٹ آؤٹ کر دیا۔۔

تمہارا بھائی تو بہت زیادہ آگے کی سوچنے والا ماسٹر مائنڈ ہے۔۔۔۔

مطلب اب جو کچھ میں حوریہ کے ساتھ کروں گا وہ سب کچھ بدلے میں وہ میری بہن کے ساتھ کرے گا تو پھر کس منہ سے تم رخصتی کا مطالبہ کرنے آئے ہو چوہدری وجدان ورک!!

بلاج یہ اس کی سوچ تھی اب ایسا کچھ نہیں ہو گا میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔۔۔۔زمل کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی اس کی گارنٹی میں دیتا ہوں، پلیز اپنے ہی خاندان کو رسوا مت کرو، تم کیوں نہیں سمجھ رہے اگر یہ بات باہر نکلی تو نہ تو ورک خاندان کی کوئی عزت رہے گی نہ چوہدری خاندان کی۔۔۔۔

میں زمل کی رخصتی نہیں کروں گا!!

جو مصیبت کی جڑ ہے اس کو ختم کروادوں گا!! بلاج کا اشارہ بچے کی جانب تھا۔۔۔

بلاج یہ کیا کہہ رہے ہوں !!

اس معصوم بچے کا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔کیوں ہم اللہ کی بارگاہ میں قاتل بننے جارہے ہیں۔۔۔حوریہ نے بات میں پہلا لقمہ دیا تھا۔۔۔اس سے پہلے اس نے کوئی بات نہیں کہی تھی دونوں کے بیچ میں بالکل خاموش بیٹھی تھی۔۔۔مگر بچے کا سن کر وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔۔

تمہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔

تم سے کسی نے رائے مانگی۔۔۔

نہیں نا۔۔

خاموش بیٹھی رہو۔۔بلاج نہیں گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وجدان حوریہ سے اس انداز سے بات کرنے پر ضرور بلاج کی خبر لیتا۔۔مگر یہ وقت صحیح نہیں تھا وجدان سن کر بھی خاموش رہا۔۔۔

پلیز بلاج میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ تم اس معاملے کو سمجھداری کے ساتھ بھائی بن کر ہینڈل کرو۔۔۔جو تم کہہ رہے ہو وہ اس مسلے کا حل نہیں ہے۔۔۔

اگر تم یہ سب کروا بھی لیتے ہو اس کے بعد کہیں نہ کہیں زندگی میں تمہیں زمل کی شادی کرنی ہے۔۔زرا سوچو جب تم زمل کی شادی کروگے۔۔اس وقت یہ سب کچھ چھپا ہوا نہیں رہے گا۔۔۔

آنے والی زندگی میں بدنامی بھی ہوگی اور زمل کا گھر بھی نہیں بس پائے گا۔۔۔بہتر ہے کہ ہم اس معاملے کو سمجھداری کے ساتھ سنبھال لیں۔۔۔

اذلان اور زمل ایک ساتھ ہمیشہ خوش رہیں گے۔۔۔۔یہ بات یہیں کہ یہیں ختم ہو جائے گی۔۔۔بچے کو مار کر گناہ لینا یہ کوئی عقلمندی اور زہانت کا کام نہیں۔۔۔۔

خدا کے نزدیک جو عمل غلط ہے ہم اسے کیوں کریں۔۔۔اگر نکاح نہیں ہوتا تب بھی اللہ نے ہمیں اجازت نہیں تھی کہ ہم بچے کی جان لے سکتے۔۔۔۔

یہاں تو نکاح ہوا ہے،وہ قانونی طور پر اسلامی طور پر اس کی بیوی ہیں اور اذلان اپنے بچے کی ذمہ داری اُٹھانے کے لیے تیار ہے۔۔۔۔۔

بات ابھی بالکل نہ بگڑی ہے نہ پھیلی ہے پلیز۔۔۔پلیز میری ریکویسٹ ہے میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے سامنے کہ بات کی نزاکت کو سمجھو۔۔۔

بیٹیوں کے معاملے انا،اکڑ اور غرور کو سائیڈ پر رکھ کر سلجھائے جاتے ہیں۔۔۔چوہدری بلاج جہاں بیٹیوں کی عزت کے معاملات ہو وہاں بھائی جذباتی ہو فیصلے نہیں کرتے۔۔۔

اس بار وجدان کے لہجے میں تھوڑی سی سختی بھی آئی تھی۔۔۔۔۔

کافی دیر کی بحث کے بعد بالآخر وجدان نے بلاج کو رخصتی کے لیے منالیا۔۔

وجدان نے سمجھایا کہ اس بارے میں صرف حوریہ،صدف،زمل،اذلان اور ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کسی کو جاننے کی ضرورت ہے۔۔۔

یہ بات بلاج کے دل کو لگی تھی۔۔اسے احساس ہوا کہ وجدان شاید صحیح کہہ رہا ہے کہ اس معاملے کو ہوا لگنے سے صرف بدنامی ہی ملنی تھی۔۔۔اس نے حامی بھر لی تھی کہ وہ رخصتی کر دے گا۔۔۔

بلاج ایک اور بات تم پلیز گھر واپس چلے جاؤ۔۔۔۔الیکشن کی وجہ سے حالات بہت خراب ہیں۔۔۔ تم اچھی طرح سے جانتے ہو خطرہ 24 گھنٹے تمہارے سر پر ہے۔۔۔۔

تمہارے دشمن چاروں طرف گھات لگائے بیٹھے ہیں۔۔۔ خطرہ صرف تمہارے سر پر نہیں تمہاری پوری فیملی کے سر پر منڈلا رہا ہے۔۔۔۔۔

ایسے وقت میں اگر تم اپنے گھر سے الگ ہو جاؤ گے تو دشمنوں کو موقع مل جائے گا کہ وہ تمہاری فیملی کو کوئی نقصان پہنچا سکیں۔۔۔

تمہیں سمجھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

ایسے وقت میں اپنی فیملی کو اکیلا مت چھوڑو کہ کل کو پچھتانا پڑے۔۔۔۔ تمہارے گھر میں رہنے سے دشمن دبک کر بیٹھیں گے۔۔۔۔

مگر جیسے ہی تم اس گھر کو چھوڑو گے دشمن تمہارے گھر کے لوگوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو۔۔۔

اشارہ دیتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا تھا حوریہ اور بلاج سے ملتے ہوئے وہ گھر کے لیے نکل چکا۔۔۔۔

....

ماما دیکھیں آپ سے ملنے کون آیا ہے!!

براق پاکستان اپنی ماں کے پاس پہنچ چکا تھا فجر کو لے کر براق سیدھا اپنی ماں کے کمرے میں گیا جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

نرمی سے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے غور سے اپنے بیٹے اور بہو کو دیکھا تھا۔۔۔چہرے پر خوشی کی لالی بکھری گئی۔۔۔ آنکھوں میں خوشی کی چمک سے آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔۔۔براق نے آنے سے پہلے اپنی ماں کو بتا دیا تھا کہ وہ بہت جلد اس کے پاس آرہا ہے۔۔۔اپنے بہو اور بیٹے کا وہ کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔انتظار ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اچانک ان کو دیکھ کر وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔ مسکرا کر وہ براق کا سہارا لیتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے بیٹے کو سینے سے لگائے ہوئے پیٹھ پر ہاتھ سہلا رہی تھی۔۔۔۔فجر نے گاؤن پہن رکھا تھا، چہرے سے نقاب کو ہٹاتے ہوئے غور سے اس مومنٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔آنکھوں میں ہزاروں سوال تھے۔۔۔۔براق اسے فل کور کر کے لایا تھا۔۔۔۔تاکہ وہ کسی مصیبتوں میں نہ پھنسے اس پر کسی کی بھی نظر نہ پڑے۔۔۔

فجر ایسے کیا دیکھ رہی ہو بیٹا آگے آؤ براق کی ماں نے ہاتھ اس کی طرف بڑھا کر آگے آنے کو کہا۔۔۔

فجر سمجھ نہیں پارہی تھی یہ سچ ہے، حقیقت ہے یا خواب وہ جانتی تھی کہ یہ براق کی ماں ہے---۔ مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یہ تو مر چکی تھی---۔ اچانک سے کسی مرے ہوئے انسان کو سامنے دیکھ کر انسان کی کیا حالت ہوتی ہے وہی حالت فجر کی تھی فجر گھبرائی ہوئی دور کھڑی تھی پاس جانے کو تیار نہ تھی-----۔

بیٹا آگے آؤ میں زندہ ہوں، اس بات پر یقین کر لو، میری موت کو سب پر ظاہر کرنا دشمنوں کی سازش تھی----۔

فجر گھبرائے ہوئے تاثرات لیے ایک ایک قدم براق کی ماں کی جانب بڑھانے لگی----۔

بیٹھ جاؤ بیٹا اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے پاس بٹھاتے ہوئے اسے گلے لگایا اس کا ماتھا چوما---۔ بہت ممتا تھی براق کی ماں کے اندر---۔

آپ اتنے سالوں تک کہاں تھیں آنٹی اور کس نے آپ کے ساتھ ایسا کیا، کس نے آپ کے مرنے کی جھوٹی خبر پھیلائی---۔ ذرا سی ممتا ملنے پر فجر کو حوصلہ اور ہمت ملی----۔ دل میں اُبلتے ہوئے سوالوں کو زبان تک لے آئی براق پاس پڑی ہوئی کرسی پر خاموشی سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا تھا-----۔

میں اپنی بیٹی کو سب کچھ بتاؤں گی ایک ایک بات۔۔۔میری بیٹی کے دل میں جتنے سوال ہیں سب سوالوں کے جواب ملیں گے مگر اس سے پہلے۔۔۔تم سفر سے آئی ہو جاؤ دونوں اپنے کمرے میں فریش ہو کر آؤ اس کے بعد کھانا کھائیں گے، پھر کریں گے بہت ساری باتیں۔۔۔۔۔۔۔

جاؤ براق میری بہو کو لے کر جاؤ بہت نرمی اور محبت سے کہا تھا فجر کا مزید بحث کرنے کو دل ہی نہیں چاہا۔۔براق اور فجر دونوں کو اس کی ماں نے روم میں بھیج دیا۔۔۔۔۔۔رحمت اللہ کی بیوی سے کہا کہ کھانا لگاؤ۔۔۔۔آج براق کی ماں کو نئ زندگی ملی تھی۔۔۔۔

سالوں کے بعد ماں بیٹا ایک ساتھ رہنے والے تھے۔۔۔۔انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئی تھیں دُکھ کے بادل جھٹنے لگے تھے۔۔۔۔۔دشمنوں کو اپنے کیے کی سزائیں ملنے والی تھیں۔۔۔۔

....

)ماضی(

سیفی سب گھر والے ناراض ہیں تو ہم شادی کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ڈمپل بہت پریشان تھی یہ سن کر کہ سیفی کو اس کے بابا نے گھر سے نکال دیا ہے۔۔۔

عفی یہ وقت ان باتوں کا نہیں ریڈی ہو جاؤ ہمیں شادی کرنی ہے۔۔۔

مگر گھر والوں کی رضامندی کے بغیر۔۔۔تو کیا کریں اگر گھر والے رضامند نہ ہوں تو کیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔میری طرف سے ریاض بھائی نکاح میں آئیں گے۔۔۔اور تمہاری طرف سے کوئی بھی آنے کو تیار نہیں۔۔۔۔

میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔۔۔۔تمہارے بھائی صاحب آنا نہیں چاہتے کیونکہ میری فیملی راضی نہیں تو ان کو اس بات سے اعتراض ہے اور تمہاری سسٹر کے شوہر نے اُنہیں منع کر دیا ہے کہ اگر وہ ہماری شادی میں شرکت کریں گی تو وہ ان کو طلاق دیں گے۔۔۔

بتاؤ آگے کیا کرنا ہے؟؟

دو راستے ہیں یا تو ہم اپنی گھر والوں کے لیے ایک دوسرے کو چھوڑ دیں یا پھر آج کے دن سیلفش ہو کر ایک ہو جائیں۔۔۔ آنے والے وقت میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

بولو عفی کیا تم میرے بغیر رہ سکتی ہو،جی لو گی میرے بغیر،اگر جی سکتی ہو تو میں اپنے قدم پیچھے لے لوں گا تمہاری خوشی سے بڑھ کر میرے لیے کچھ نہیں ہے۔۔۔

جی ہی تو نہیں سکتی اسی لیے تو خاموش ہوں۔۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں۔۔۔وہ روتے ہوئے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔۔بہت نازک وقت تھا ایک طرف اپنی خوشیاں تھیں تو دوسرا طرف دونوں کے گھر والے۔۔۔۔

ڈمپل کو تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ سیفی کی بچپن میں منگنی ہوئی تھی اس کا رشتہ طے ہو چکا تھا، کبھی سیفی نے اس بارے میں ڈمپل کو نہیں بتایا تھا۔۔۔

وہ خود دل سے ثریا کے ساتھ ہونے والے رشتے پر کبھی راضی نہیں تھا تو ایسے میں ڈمپل کو بتا کر اس سے دور نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔

ڈمپل کو آج ثریا کا پتہ چلا تو وہ ثریا کے لیے بہت پریشان تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی کی خوشیوں پر پاؤں رکھ کر اپنا گھر بنائے۔۔۔۔

وہ ڈرتی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ کسی کی بد دعائیں اس کے گھر کو جلا دیں ساری پریشانیوں میں گھری ہوئی ڈمپل کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

عفی میری جان سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو سب پریشانیوں سے خود کو آزاد کرو میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔۔ آصف نے عفی کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے سمجھایا جو رو رو کر اپنی حالت خراب کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہم دونوں ایک دوسرے کا سہارا بن کر اس مشکل وقت سے نکل جائیں گے۔۔۔ ریاض بھائی اور تمہاری سسٹر ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔

بے شک تمہاری سسٹر آ نہیں سکتی مگر ان کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔ ریاض بھائی صاحب ہمارے نکاح میں شرکت کریں گے اور ہر وقت ہمارا ساتھ بھی دیں گے۔۔۔

دونوں کا سادگی کے ساتھ نکاح ہوا آصف کے بھائی نے آصف کا پورا ساتھ دیا تھا اور ڈمپل کی بہن نے فون پر بات کی اور سمجھایا کہ وہ دل سے ان کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

مگر مجبور ہے، آنہیں سکتی۔۔۔نکاح میں آصف کے قریبی دوستوں نے شرکت کی۔۔۔۔

ڈمپل کی ساری دوستیں اپنی دوست کا ساتھ دینے کے لیے آئی تھیں۔۔۔اس ساری دورانیے میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو بظاہر تو آصف کا بیسٹ فرینڈ تھا، ڈمپل کا بہت اچھا دوست تھا۔۔

مگر وہ دل سے غدار تھا اس کی سوچ گندی تھی۔۔۔اس کی گندی نظر ہر پل چوری چوری عافیہ کے سراپے کو گھورتی تھی۔۔۔اس نے پل پل ڈمپل پر پوری نظر بنا کر رکھی تھی۔۔۔۔۔

اسے دکھ تھا اس بات کا کہ وہ شادی ہونے سے پہلے اس کے قریب کیوں نہیں ہو سکا۔۔۔اسے بھوک تھی عورتوں کے جسم کی اور وہ ڈمپل پر بھی مٹانا چاہتا تھا جو کرنے میں وہ ناکام رہا۔۔۔۔

نکاح کے بعد سیفی ڈمپل کو لے کر ایک چھوٹے سے فلیٹ میں جانا چاہتا تھا۔۔وہ فلیٹ آصف کا اپنا تھا۔۔۔آصف کے پاس پیسے کی کمی نہیں تھی مگر اس کے بابا نے ناراضگی کی وجہ سے اسے جائیداد سے بے دخل کر دیا تھا۔۔۔جس کا فائدہ بہرام اُٹھا رہا تھا۔۔۔

ریاض اسے کہہ کر گیا تھا کہ اسے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو وہ اپنے بھائی سے کہے۔۔ مگر بہرام بہت شاطر تھا۔۔اس نے ریاض کے جاتے ہی آصف کے چاروں طرف اپنا جال بچھانا شروع کر دیا۔۔

آصف بے وقوف نہیں تھا مگر جب انسان کسی کو دوست سمجھتا ہے تو اس پر بھروسہ بھی کرتا ہے بس وہی بھروسہ وہ بہرام پر کرتا تھا۔۔۔

بہرام نے اسے نہیں جانے دیا اور کہا کہ اس کا اتنا بڑا گھر ہے جس میں وہ اکیلا رہتا ہے۔۔۔۔
تو اگر وہ دونوں اس کے ساتھ اس کے گھر میں رہیں گے تو گھر میں رونق ہو جائے گی۔۔۔اس کے گھر میں بہرام کی ماں بھی رہتی تھی جو کہ کافی ضعیف تھی اور ان کو فالج ہوا تھا تو وہ چل پھر نہیں سکتی تھیں بس ایک ہی جگہ پر لیٹی رہتی تھیں۔۔۔

آصف نے صاف انکار کیا کہ وہ اپنی بیوی کی ذمہ داریاں خود اُٹھا سکتا ہے، پڑھائی مکمل ہو چکی تھی تو آصف اور بہرام نے مل کر ایک بزنس شروع کر رکھا تھا۔۔۔۔

دور دور تک کسی کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ بہرام کے ارادے کیا ہیں۔۔۔ آصف کے بار بار انکار پر بھی بہرام نے پیچھا نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔بہت زیادہ ضد کر کے بہرام آصف کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔۔۔۔

بظاہر اس میں کوئی برائی بھی نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔دونوں دوست تھے گھر میں اس کی ماں بھی رہتی تھی۔۔۔گھر سچ میں بہت بڑا تھا۔۔۔سب کے باوجود بھی سیفی کی خودداری اسے جانے نہیں دے رہی تھی۔۔۔ مگر بہرام کی دوستی اس کی ضد اسکے پیروں کی زنجیر بن چکی تھی۔۔۔

)بہرام جس کو کالج میں سب ہنی کے نام سے بلاتے تھے اس کا پورا نام بہرام پاشا ہے(

بہرام مجبور کر کے آصف کو اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔ڈمپل بالکل جانے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔وہ اپنی الگ چھوٹی سی دنیا بنانا چاہتی تھی۔۔۔مگر بعض دفعہ دوست آپ کے پیروں کی زنجیر بن جاتے ہیں ایسی ہی زنجیر بہرام، عافیہ اور آصف کے لیے بن کر ان کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔

گھر کا ایک بہت خوبصورت کمرہ ان کے لیے سجایا گیا تھا۔۔عافیہ کو دلہن کے روپ میں سجا ہوا اس روم میں بٹھا دیا گیا تھا۔۔ بہرام کی ماں بھی بہت خوش تھی کہ چلو وہ سارا دن نوکروں کے رحم و کرم پر ہوتی ہے کوئی ہو گا جس سے وہ بھی بات چیت کر سکے گی۔۔۔

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا کسی کو آنے والے طوفان کا اندازہ تک نہیں تھا۔۔ دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں بدلتے ہوئے چلتے گئے۔۔۔

بزنس کے سلسلے میں بہرام اور آصف زیادہ تر رات کو لیٹ ہی لوٹتے تھے۔۔۔زندگی بالکل نارمل لگ رہی تھی کہیں پر کچھ بھی غلط نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

عافیہ سارا دن بہرام کی ماں کے ساتھ مصروف رہتی تھی۔۔ بہرام کی ماں کے ساتھ عافیہ کا دل لگا رہتا۔۔۔ بہرام اور آصف بزنس میں پوری طرح سے متوجہ تھے۔۔۔۔

ایک دن اچانک سے بہرام کی ماں کی طبیعت بہت بگڑ گئی۔۔ہاسپٹل لے جانے پر پتہ چلا کہ ان کو ہارڈ اٹیک ہوا ہے ڈاکٹرز اس کو نہیں بچا سکے۔۔۔ان کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔۔

اپنی ماں کے جانے کے بعد بہرام کافی ٹوٹ سا گیا تھا۔۔۔

دو مہینوں بعد زندگی آہستہ آہستہ پھر سے زندگی روٹین پر آچکی تھی۔۔۔مگر اب عافیہ کے پاس زیادہ تر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔وہ بزرگ ہستی جس کی وجہ سے گھر میں رونق بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے کام بھی رہتے تھے۔۔۔۔۔

وہ سارا دن بور ہو جاتی تھی۔۔۔اس دن بھی وہ سارا دن بور گھر میں گھومتی رہی ہے اچانک سے اس کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔تیز بخار سے اس کا بدن تپ رہا تھا۔۔۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اُٹھ کر سیفی کو فون کر کے گھر پر بلاتی۔۔۔وہ اوندے منہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

جب آصف گھر واپس آیا تو وہ تڑپ گیا تھا اس کی حالت دیکھ کر اسے فوراً سے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا۔۔۔

ڈاکٹر نے اسے ٹریٹمنٹ دیا اسے ڈرپ لگائی گئی۔۔۔جس سے عافیہ کی حالت کافی حد تک سنبھل گئی۔۔۔مگر ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ اب بھی کافی ویک ہے اس کے کافی سارے ٹیسٹ کروائے گئے جس کی رپورٹس صبح ملنی تھی۔۔۔۔۔

سیفی اور بہرام اسے لے گھر آ گئے۔۔۔ بہرام آ کر نوکروں پر بہت چلایا تھا کہ انہوں نے بیگم صاحبہ کا خیال کیوں نہیں رکھا۔۔۔۔ اس دن پہلی بار آصف کو بہرام کا اپنی بیوی کے لیے اتنا فکر مند ہونا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

مگر ابھی تک کسی نے آنے والے خطرے کو محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

اسی رات آصف کو مجبوراً ڈمپل کو چھوڑ کر یورپ جانا پڑا کیونکہ ایک بہت بڑی ڈیل تھی اگر وہ سائن ہو جاتی تو آصف کی تمام پریشانیاں ختم ہو سکتی تھیں۔۔۔ اسے اپنے بزنس کے لیے ہر صورت یہ ڈیل کرنی تھی۔۔۔

کب سے وہ اس ڈیل کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔ وہ اپنا بزنس بہرام سے الگ کرنا چاہتا تھا بظاہر کچھ بھی غلط نہیں تھا مگر پھر بھی آصف نے دل میں ٹھان رکھی تھی کہ اگر یہ ڈیل ہو گئی تو وہ بڑی محبت سے بہرام سے اپنا بزنس الگ کر لے گا۔۔۔ اس ڈیل کے بعد اسے ویسے بھی بہرام کے ساتھ کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

عفی کو بڑے پیار سے سمجھا کر وہ اس ڈیل کے لیے باہر جانا چاہتا تھا مگر پتہ نہیں کیوں عفی ضد کر رہی تھی، اسے نہیں جانے دے رہی تھی۔۔۔۔

شادی کے بعد آج پہلی بار آصف اس سے دور جا رہا تھا۔۔۔عافیہ الگ سی گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔۔

عافیہ کو ایسا لگ رہا تھا جیسے آصف کے جانے سے کوئی طوفان آ جائے گا۔۔۔ایک انجانے سے خوف سے گری ہوئی عافیہ آصف کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے جانے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔ آصف کو لگا کہ شاید اس کی طبیعت خراب ہے وہ اس لیے ضد کر رہی ہے۔۔۔۔

میری جان یہ سب کچھ میں تمہارے لیے کر رہا ہوں میں جانتا ہوں کہ تم یہاں نہیں رہنا چاہتی میں بہت جلد تمہیں لے کر اپنے گھر میں شفٹ ہو جاؤں گا۔۔۔

صرف ایک بار مجھے یہ ڈیل کر لینے دو یہ ڈیل مکمل طور پر میرے ہاتھ پہ ہیں صرف ایک سائن ہے جس کے لیے مجھے جانا ہے ایک دن کی بات ہے۔۔۔

آپ نہیں سمجھ رہے مجھے اس گھر میں اکیلا نہیں رہنا۔۔۔مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔ آپ مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔۔۔

سینے میں سر چھپائے قمیض کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی۔۔۔عافیہ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

میری جان تمہارے کاغذات بنوانے میں ٹائم لگ جائے گا اور ڈیل ہاتھ سے نکل جائے گی۔۔۔میں بھی تو اپنی جان کے بغیر نہیں رہ سکتا مگر مجبوری ہے۔۔۔ آصف نے شادی کے بعد عافیہ کو اتنا پیار دیا تھا کہ عافیہ سب دکھ بھول گئی تھی۔۔۔

پلیز میری جان صرف ایک رات کی بات ہے۔۔۔۔پہلی اور آخری بار جانے کی اجازت دے دو۔۔۔اس کے بعد تمہاری قسم کھاتا ہوں جب کبھی بھی کہیں جاؤں گا ہمیشہ تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو میں تمہیں روتا ہوا چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔۔ نہ ہی تمہاری اجازت کے بغیر جا سکتا ہوں۔۔۔۔پلیز خوشی خوشی اپنے سیفی کو جانے دو۔۔۔۔ماتھا چوم کر باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے آصف نے بڑی مشکل سے عافیہ کو راضی کیا تھا۔۔۔

بہرام اپنے بزنس کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہوا تھا تو عافیہ گھر میں اکیلی تھی صرف نوکر تھے یا پھر اللہ کی ذات۔۔۔۔

عافیہ کو اپنا خیال رکھنے کا بول کر آصف ڈیل کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔۔عافیہ کی طبیعت کچھ زیادہ ٹھیک نہیں تھی مگر پہلے سے بہت سنبھل گئی۔۔۔

وہ اپنے روم میں آصف کے جانے کے بعد لیٹ گئی۔۔۔۔اس کے دل میں عجیب سا خوف تھا ۔۔۔۔۔۔ عجیب سا ڈر جس میں گری ہوئی وہ کافی دیر تک روتی رہی۔۔۔۔۔۔

روتے روتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔وہ دروازہ تک لاک کرنا بھی بھول گئی تھی۔۔۔۔

....

عافیہ گہری نیند میں سو رہی تھی جب اس نے اپنے چہرے پر گہری نظروں کی تپش کو محسوس کرتے ہوئے گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

اس کے منہ سے ڈر کے مارے چیخ نکلنے والی تھی کہ مقابل نے بھاری ہاتھ اس کے منہ پر رکھتے ہوئے چیخ کا گلا گھونٹ دیا۔۔۔۔

اگر تمہارے حلق سے ذرا سی بھی آواز نکلی تو سوچ لینا اس کا خمیازہ تمہارے شوہر کو بھگتنا پڑے گا بہت تڑپایا ہے ان آٹھ مہینوں میں تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔

شیطانی چہرہ لیے بہرام اس کے اوپر پوری طرح سے جھکا ہوا دھمکی آمیز انداز سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اوں۔۔اوں۔۔عافیہ چھٹپٹا کر اپنے منہ سے ہاتھ ہٹانا چاہتی تھی۔۔ مقابل اس کی جھٹپٹاہٹ کو قید کیے ہوئے تھا۔۔۔

میں نے کہا اگر تم چیخی تو میں تمہارے شوہر کو مروانے میں ذرا ہچکچاؤں گا نہیں۔۔۔۔ سوچ لو تمہیں اس کی جان پیاری ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے پیار کو تمہارے شوہر کو گھر آنا نصیب نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

میرے بندے مسلسل اس کے پیچھے ہیں کب، کہاں، کیا حادثہ پیش آجائے کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔

شیطانی نظروں سے اس کے سراپے کو گھورتے ہوئے چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے لبوں سے گال کو چومنا چاہا عافیہ جھٹپٹا کر رخ بدل گئی تھی۔۔۔

وہ کیسے خود کو اس کا انسان کے حوالے کر دیتی وہ تو اپنے اوپر صرف آصف کا حق سمجھتی تھی۔۔۔ خود کو آصف کی سمجھتی تھی۔۔۔

اس کے جھٹپٹا کر رخ بدلنے پر وہ تیش میں آ گیا۔۔۔۔۔

جبڑے کو غصے سے پکڑے ہوئے اس پر پوری طرح سے قابض ہونے لگا۔۔ تمہارے شوہر سے تو کہیں زیادہ خوبصورت ہوں۔۔۔۔

تمہارے وجود کی آگ ٹھنڈی رکھنے کی طاقت بھی رکھتا ہوں۔۔۔۔ پھر بھی مجھے تم اس طرح سے تڑپاتی ہو۔۔۔

بچی نہیں ہے جانتا ہوں کہ تم میری نظروں میں چھپی ہوئی آگ کو محسوس کر چکی ہو۔۔۔ اسی لیے تو اپنے شوہر کو اکسا رہی ہو کہ وہ یہاں سے تمہیں لے جائے۔۔۔۔۔

یہ سچ تھا کہ عافیہ بہرام کی نیت کو نظروں سے جاننے لگی تھی۔۔۔وہ اشاروں میں آصف کو سمجھا چکی تھی کہ وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی۔۔۔

اتنی آسانی سے تمہیں بنا کچھ حاصل کیے جانے دوں گا؟؟

اتنا پاگل سمجھا ہے تم نے مجھے!!

شرٹ کے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا گریبان چاک کر چکا تھا۔۔۔

عافیہ بخار کی وجہ سے کافی کمزوری محسوس کر رہی تھی۔۔ اس کا بی پی لو ہونے لگا تھا اسے چکر آنے لگے۔۔۔

وہ شخص انسان کہلانے کے لائق نہیں تھا درندہ تھا درندہ۔۔۔عافیہ کا منہ اسے کے دوپٹے کے ساتھ باندھ کر اس کی چیخوں کو بند کر چکا تھا۔۔۔۔

اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے شوز کے لیس نکالتے ہوئے باندھ کر بے بسی کی مورت بنا کر دروازہ لاک کیے ہوئے تھا۔۔۔۔گھر کے تمام ملازمین سو چکے تھے کوئی اس کی فریاد سننے والا نہیں۔۔۔

وہ جھپٹاتی رہی۔۔ روتی رہی۔۔۔ مگر وہ اس کے وجود پر پوری رات وحشت لٹاتا رہا تھا۔۔۔۔۔ اگر یہ بات تم میں اپنے شوہر کو بتانے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔
اگر تم نے یہ راز کھولا تو تمہارے شوہر کو موت کے ہاتھ کے گھاٹ اُتارنے میں مجھے کچھ زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔
موبائل اُٹھا کر اس میں سے لائیو ویڈیو پلے کر کے دکھائی جہاں آصف بیڈ پر گہری نیند سو رہا ہے اور اس کے پاس ایک شخص کھڑا تھا۔۔۔۔

یہ تمہارے شوہر کا باڈی گارڈ نہیں میرا خاص بندہ ہے۔۔۔ میرے ایک میسج پر تمہارے شوہر کو ہمیشہ کے لیے گہری نیند میں سلا دے گا۔۔۔۔
اس لیے کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لینا تمہیں اپنے شوہر کی زندگی عزیز ہے یا نہیں۔۔۔۔۔
رونا بند کرو کچی کنواری نہیں ہو جو اتنا ڈرامہ کر رہی ہو میں تو تمہیں ہمیشہ ڈبہ پیک دیکھنے کی تمنا رکھتا تھا۔۔۔۔ مگر اب تو تم آٹھ مہینے یوز کیے ہوئے موبائل جیسی بن چکی ہوں۔۔۔۔۔۔

اب تو تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے اس کے اوپر چادر پھینکتے ہوئے وہ بے غیرت کے جیسی ہنسی ہنستے ہوئے جا چکا تھا۔۔۔

عافیہ کے ہاتھ اور منہ کھول کر گیا تھا۔۔۔ مگر اب چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس کی عزت لٹ چکی تھی۔۔۔ وہ خود سے نظریں ملانے کے لائق نہیں تھی۔۔۔۔۔
اوپر سے وہ جو دھمکی دے کر گیا تھا اس ڈر سے کبھی عافیہ نے سیفی کو نہیں بتایا۔۔۔۔۔

وہ کئی بار بتانا چاہتی تھی مگر اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔ وہ آصف کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ ایک تو اس گھٹیا شخص کی دھمکی سے وہ بہت خوفزدہ تھی۔۔۔ کہیں وہ اس کے شوہر کی جان نہ لے لے۔۔۔۔ جو بے غیرت دوست کی عزت پر ہاتھ ڈال سکتا ہے وہ سب کچھ کرنے کی ہمت رکھتا تھا۔۔۔۔۔

دوسرا عورت تھی اس بات سے بھی ڈرتی تھی کہیں سچائی سامنے آنے پر آصف اس سے دور نہ ہو جائے۔۔۔ اس سے نفرت نہ کرنے لگے۔۔۔ آصف کی محبت عافیہ کا سرمایہ تھی۔۔۔ اس رات وہ کتنا

روئی تھی گھنٹوں شاور کے نیچے کھڑی ہو کر خود کو رگڑ رگڑ کر صاف کرتی رہی۔۔۔۔ مگر اس کے جسم سے ناپاکی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

....

اس ڈیل کے بعد آصف کا بزنس بہت ترقی کر گیا۔۔۔ آصف نے اپنا گھر لے لیا اور وہ دونوں وہاں شفٹ ہو گئے۔۔ مگر عافیہ کے اندر سے ہمیشہ کے لیے اپنی عزت ختم ہو گئی۔۔۔۔

عافیہ ڈپریشن کا شکار رہنے لگی تھی۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اس رات کو نہیں بھول سکتی تھی، نہیں بھول سکتی تھی اپنے اوپر بکھری ہوئی اس گندگی کو۔۔۔وہ نہیں بھول سکتی تھی اس گندے انسان نے جس انداز سے اسے چھوا تھا۔۔۔۔وہ نہیں بھول سکتی تھی کہ اس کے شوہر کی امانت میں خیانت ہوئی ہے۔۔۔

آصف سمجھ نہیں پاتا تھا ڈاکٹر کے بار بار کہنے پر کہ آپ کی بیوی ڈپریشن میں ہے۔۔۔

جبکہ بظاہر وہ دونوں ٹھیک تھے وہ اس سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔عافیہ کا بی پی ہائی رہنے لگا تھا۔۔وہ ڈپریشن میں کیوں تھی یہ بات اسے سمجھ میں نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔ آصف کے بار بار پوچھنے پر بھی وہ کچھ نہیں بتاتی تھی۔۔

خدا نے اسے پیاری سی بیٹی دی مگر عافیہ ہمیشہ اسے خود سے دور رکھتی ہے۔۔ آصف کو سمجھ نہیں آتا کہ وہ ایسا کیوں کرتی ہے۔۔۔۔

منت کو عافیہ نے کبھی محبت کی نظروں سے نہیں دیکھا۔۔۔منت کو ہمیشہ خود سے دور نوکروں کے سہارے پر رکھتی تھی۔۔۔ مگر آصف اپنی بیٹی سے بے انتہا پیار کرتا تھا۔۔۔

وقت گزرتا گیا۔۔ خدا ان پر مہربان ہوا اور ان کو خدا نے ایک اور پیاری سی بیٹی دی جس کا نام دونوں نے مل کر فجر رکھا تھا۔۔۔۔

جہاں عافیہ منت کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر فجر سے بے انتہا پیار کرتی تھی۔۔۔ ہر وقت اس کو اپنی پلکوں پر بٹھائے رکھتی۔۔۔۔اسی دوران آصف کی ماں کی طبیعت بہت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔۔

عائشہ بیگم کی آخری خواہش تھی کہ صلاح الدین اس کے بیٹے کو گھر واپس بلا لیں۔۔۔۔

صلاح الدین اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا تھا اس طرح آصف کو واپس اپنے گھر آنے کی اجازت مل گئی

دونوں سالوں بعد واپس حویلی میں آ گئے تھے۔۔۔بہو اور بیٹے کا اچھے سے استقبال بھی کیا گیا۔۔۔۔

اس سارے عرصے میں ریاض نے کبھی اپنے بھائی کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔اور اپنے باپ سے کیے ہوئے وعدے کو بھی پورے دل سے نبھایا تھا۔۔اس نے ثریا کو محبت دی عزت دی گھر میں وہ مقام دیا جو چوہدری ریاض ورک کی بیوی کا ہونا چاہیے تھا۔۔۔
کبھی ثریہ بیگم کو یہ محسوس نہیں کروایا کہ وہ اس کی پسند نہیں تھی۔۔۔

صلاح الدین نے اپنے بیٹے کو معاف کر دیا تھا۔عائشہ بیگم کی آخری سانسیں چل رہی تھی۔۔عائشہ بیگم کے انتقال کے بعد گھر میں ایک ویرانی سی چھا گئی تھی۔۔۔

مگر آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہوتا چلا گیا۔۔نہیں ٹھیک ہوا تو وہ تھا عافیہ اور منت کا رشتہ عافیہ نے کبھی منت کو اپنی بیٹی تسلیم نہیں کیا تھا اور نہ ہی کبھی زبان سے آصف کو یہ بتایا کہ یہ اس کی بیٹی نہیں ہے۔۔۔وقت گزرتا گیا۔۔بہرام کی بھی شادی ہو گئی۔۔۔اصف اور بہرام اب بھی ملتے تھے۔۔۔بہرام اسی طرح آصف کے گھر آتا جاتا تھا۔۔۔
عافیہ سے ناتو مرا جاتا نہ جیا جاتا۔۔نہ تو وہ اس شخص کو گھر آنے سے روک سکتی تھی۔۔۔

اگر روکتی تو بتانا پڑتا کہ حقیقت کیا ہے۔اور حقیقت بتانے سے وہ ڈرتی تھی۔ایک طرف شوہر کی موت کا ڈر۔۔۔ دوسری طرف آصف اس سے نفرت کرے گا یہ ڈر۔اسے حقیقت بتانے نہیں دیتا تھا۔۔۔

۔حقیقت کو اپنے اندر دباتے دباتے وہ تھک گئی تھی۔۔۔ڈرتے ڈرتے عافیہ ڈپریشن کی ذہنی مریضہ بن گئی تھی۔۔۔۔۔

....

فجر۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

کیوں اتنی خاموش ہو کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔فجر سب کچھ سن چکی تھی اس کا دماغ سن ہو گیا تھا حقیقت سن کر اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ حقیقت اتنی بُری ہے۔۔۔

براق اور فجر کی ایک جیسی حالت تھی جب ماضی کے پنوں سے پردے اُٹھائے گئے تو اتنے بھیانک چہرے سامنے آئے کہ رشتوں سے اعتماد اُٹھنے لگا تھا۔۔۔

میں بھی تم دونوں کی طرح آج سے 10 سال پہلے ایسے ہی شاکڈ تھی۔۔۔ جب مجھے عافیہ نے بتایا کہ بہرام نے اس کے ساتھ کیا گھنونی حرکت کی ہے۔۔۔

میں نے بھی سچائی کا ساتھ دینا چاہا تھا جس کی مجھے اتنی بڑی سزا ملی کہ میں نے زندگی کے 10 سال موت کی آغوش میں لیٹتے ہوئے گزارے۔۔۔۔ میں اپنے بیٹے کا وہ خوبصورت دور نہیں دیکھ پائی جب میرے بیٹے کو میری بہت ضرورت تھی۔۔۔۔

حقیقت سے پردہ اُٹھاتے ہوئے اس عورت کی آنکھوں میں درد اور آنسوؤں کی ندی بہہ رہی تھی۔۔۔

ماما مجھے ایک بات بتائیں فجر کے گھر سے بہت سی نازیبہ تصویریں لیک ہوئیں۔۔۔ فجر ہر وقت کسی کی نظر میں رہتی تھی کوئی تھا جو ہر وقت اس کی چاروں اطراف میں گھات لگائے بیٹھا رہتا تھا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ بہرام نہیں تھا۔۔۔تو وہ کون تھا جو ہر وقت اس شخص کے ساتھ کنیکٹ رہتا تھا

براق اپنے بابا کو بابا نہیں بلاتا تھا اسے شرم محسوس ہوتی تھی دل خون کے آنسوں روتا تھا۔۔۔۔وہ اب کوئی بھی بات اس کا نام لے کر ہی کرتا۔۔۔۔

پلیز ماما خاموش کیوں ہو گئی ہیں بتائیں نا۔۔۔براق کی ماں بالکل خاموش ہو گئی تھی گہری نظروں سے فجر کی جانب دیکھے جارہی تھی۔۔۔۔

اس شخص کا نام سن کر فجر تمہیں یقین نہیں آئے گا اور تکلیف بھی بہت ہو گی مگر بیٹا اب حقیقت سے پردہ اُٹھانے کا ٹائم آگیا ہے۔۔۔۔براق کی ماں فجر سے مخاطب تھی۔۔

بہرام کے ساتھ گندے کھیل میں پوری طرح سے شامل تھی وہ کوئی اور نہیں تمہاری اپنی تائی ثریا بیگم ہے۔۔۔شاید تم لوگ نہیں جانتے ثریا بچپن سے آصف بھائی کے ساتھ منسوب تھی۔۔۔۔

مگر آصف بھائی کبھی بھی اس رشتے کے لیے راضی نہیں تھے۔۔۔زبردستی رشتہ تو جوڑ دیا گیا مگر یہ رشتہ قائم نہ رہ سکا۔۔۔۔

آصف بھائی اور عافیہ نے ایک دوسرے کو پسند کر لیا اور شادی کر لی۔۔۔

مگر اپنے بھائی کے لیے ریاض بھائی صاحب نے بہت بڑی قربانی دی اُنہوں نے ثریا بھابھی سے شادی کی بہت پیار دیا۔۔۔۔

اُنہیں ہر وہ حق دیا جو ایک بیوی کے پاس ہونا چاہیے۔۔ مگر ثریا اپنے دماغ سے کبھی آصف بھائی کو نہیں نکال پائی۔۔۔

دل ہی دل میں اُنہوں نے دشمنی کو قائم رکھا۔۔۔دشمنی صرف آصف اور عافیہ کی حد تک نہیں رکھی ۔۔انہوں نے یہ گندا کھیل اتنی گہرائی سے رچایا کہ لپیٹے میں آصف بھائی اور عافیہ بھابھی کی دونوں بیٹیوں کو بھی لے لیا۔۔۔۔۔

فجر حیرت زدہ آنکھوں سے براق کی ماں کی جانب دیکھتے ہوئے بات سن رہی۔۔۔اسے اپنی سماعت پر ابھی تک یقین نہیں تھا کہ جو کچھ وہ سن رہی تھی۔۔۔وہ حقیقت ہے،سچ میں حقیقت اس کی سوچ سے کہیں زیادہ بھیانک تھی۔۔۔۔

بظاہر منت اور فجر کو اپنی سگی بیٹیوں کی طرح پیار کرنے والی ثریا بھابھی کبھی بھی ان کا اچھا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ثریا نے ہمیشہ دونوں بچیوں کے لیے غلط سوچا۔۔۔مگر اس بات سے عافیہ اور آصف بھائی پوری طرح سے بے خبر تھے۔۔۔

عافیہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ بہرام کے ساتھ مل کر عافیہ کا ریپ کروانے والی ثریا بھابھی تھی۔۔۔اس کی ماں کے ساتھ اس قدر غلط ہوا تھا سن کر فجر ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی براق اپنی جگہ پر ساکت بیٹھا تھا۔۔۔

اس رات بہرام نہیں جانتا تھا کہ آصف گھر پر نہیں ہے --یہ بات بہرام تک پہنچانے والی ثریہ تھی---کیونکہ جانے سے پہلے آصف بھائی اور ریاض بھائی کی آپس میں فون پر بات ہوئی تھی----

آصف بھائی نے ریاض بھائی صاحب کو یہ بتایا کہ وہ آج ملک سے باہر جانے والا ہے----

بہت جلد وہ بزنس بہرام سے الگ کر لے گا---جلد ہی اپنا گھر الگ لے کر شفٹ ہو جائیں گے ---کیونکہ عافیہ بہرام کے گھر نہیں رہنا چاہتی---

فون پر ہونے والی ریاض بھائی اور آصف بھائی کی ساری باتیں ثریا نے سن لیں اور ساری بات فون پر بہرام کو بتادی---

اور بہرام کے اندر کا جانور پوری طرح سے جاگ گیا---اور وہ اسلام آباد سے فلائٹ لیتا ہوا لاہور آن پہنچا---اور آکر عافیہ بھابھی کی عزت کی دھجیاں اُڑا دیں---عافیہ بھابھی اس دن خود میں ہی مر گئی تھی-----بہرام نے اپنے ہی دوست کی عزت کو تار تار کر دیا---

براق نے آنکھیں اور مٹھیاں غصے سے بھینچ لیں۔۔۔اس سے اپنے وجود پر شرمندگی ہو رہی تھی کہ وہ اس شخص کا بیٹا ہے جس کے نزدیک عورتوں کی عزت دو کوڑی کی ہے۔۔۔

مگر ثریا کی دل کی آگ یہاں پر بھی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی۔۔۔بہرام اور ثریا جانتے تھے کہ چھوٹی سی عمر میں تمہاری آنکھوں میں فجر کے لیے خاص جذبات ہیں۔۔۔۔۔

مجھے کہتے ہوئے شرم آرہی ہے کہ اس گندے انسان کی نظر عافیہ کے بعد فجر پر تھی۔۔۔کیونکہ فجر خوبصورتی میں بالکل اپنی ماں کی کاپی ہے۔۔۔

گھٹیا انسان نے فجر کو کبھی بیٹیوں کی نظر سے نہیں دیکھا۔۔۔جب اس نے محسوس کیا کہ تم فجر میں انٹرسٹڈ ہو۔۔۔اس نے نے تم پر کڑی نظر رکھنی شروع کر دی۔۔۔۔۔۔

اور تمہارے معصوم ذہن میں آہستہ آہستہ فجر کے لیے زہر گھولنا شروع کر دیا۔۔۔۔

اور تمہیں بتایا کہ وہ عافیہ سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔۔ تمہیں یہ بتایا کہ عافیہ اور اس کے دوست نے مل کر اسے دھوکہ دیا ہے۔۔۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔عافیہ کبھی بھی بہرام سے پیار نہیں کرتی تھی۔۔۔اس نے تو کبھی بہرام کے لیے ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔یہ سب جھوٹ تھا۔۔۔ من گھڑت کہانی تھی۔۔۔ براق کی یہ سب تمہارے دماغ میں زہر بھرنے کی سازش تھی۔۔۔۔۔۔وہ شخص نہیں چاہتا تھا کہ تم فجر کے لیے سیریس ہو جاؤ۔۔۔

اس کی گندی سوچ کو پایا تکمیل تک پہنچانے کے لیے بھرپور ساتھ دیا ثریا نے جو اپنے گھر کی ملازمہ سکینہ کو اپنے ساتھ ملائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

سکینہ کو اس کام کی بھاری رقم دی جاتی تھی جو ہر وقت فجر پر کڑی نظر رکھتی۔۔۔ فجر کہیں بھی جاتی تھی تو سکینہ ہمیشہ ساتھ میں ہوا کرتی تھی۔۔۔

پل پل کی رپورٹ ثریا کے پاس ہوتی تھی اور وہی رپورٹ گھوم پھر کر بہرام تک بھی جاتی۔۔۔ ثریا نے عافیہ کی بیٹیوں کی تذلیل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔

ثریا نے فجر کے گلے میں ایک مہنگا لوکٹ لے کر ڈالا جس کے اندر کیمرہ فٹ تھا۔۔۔یہ اس نے بہرام کے کہنے پر کیا۔۔۔تاکہ تمہارے سامنے فجر کا کریکٹر مشکوک بنایا جاسکے۔۔۔۔۔

ثریا کے دل میں خوف خدا نہیں تھا۔۔۔اس نے ایک بار نہیں سوچا کہ بیٹی کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے۔۔۔اور وہ اپنے ہی گھر کی بیٹی کے ساتھ یہ سب کچھ کر رہی تھی۔۔۔براق مٹھیوں کو میچے غصے کو ضبط کیے بیٹھا سب کچھ سن رہا تھا۔۔۔جبکہ فجر تو اپنی حواسوں میں ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

تم لوگ سوچ رہے ہو گے کہ مجھے سب کچھ اتنا ڈیپلی کیسے پتا ہے۔۔۔جب میری شادی ہوئی تو میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

بہرام اکثر مجھے اپنے ساتھ لے کر عافیہ بھابھی کے گھر چلا جاتا۔۔۔اس رات کے بعد بہرام نے ایسی کوئی حرکت تو نہیں کی تھی مگر گندی نظروں سے عافیہ بھابھی کو جینے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔
آہستہ آہستہ میری اور عافیہ بھابھی میں تھوڑی سی دوستی ہو گئی۔۔ایک دن بہرام مجھے چھوڑ کر کسی ضروری کام سے چلے گئے۔۔۔

میں عافیہ بھابھی کے ساتھ اکیلی تھی۔۔۔عافیہ نے اپنے دل کا درد مجھے بتایا میرے لیے حیرت کی بات نہیں تھی کیونکہ اس سے پہلے ہی میں بہرام کے بارے میں کافی کچھ جان چکی تھی کہ وہ کتنی گھٹیا ذہنیت کا مالک ہے۔۔۔۔گھر بیوی ہونے کے باوجود ہر رات اسے بازاروں عورت کو گھر لانا ہوتا یا خود کوٹھے پر جانا ہو جاتا تھا۔۔۔۔

اس دن بھابھی بتاتے ہوئے کتنا روئی تھیں میرا کلیجہ پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔میں نے دل میں سوچ لیا کہ میں ان کا ساتھ ضرور دوں گی۔۔وہ اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی مر رہی تھی۔۔۔

میں بہرام کے سامنے سینہ تان کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔میں آصف بھائی صاحب کو حقیقت بتانا چاہتی تھی۔۔۔مگر بہرام بہت طاقتور تھا۔۔۔۔

جبکہ میں اس کی نسبت بہت کمزور۔۔۔بابا کے سوا میرا دنیا میں کوئی نہیں تھا مجھے یہ دھمکی دی گئی کہ اگر میں اپنا منہ کھولوں گی تو میرے بابا کو ہمیشہ کے لیے گہری نیند سلا دیا جائے گا۔۔۔

میں بیٹی تھی میں ڈر گئی۔۔۔ مگر جب بابا کی ڈیتھ ہوئی تو میں نے ہمت کی کہ اب تو میری کوئی کمزوری نہیں۔۔۔۔۔

میں آصف بھائی صاحب کو ساری حقیقت بتا دوں گی۔۔۔یہی سوچ کر اس دن میں نکلی تھی۔۔۔کیونکہ میں تھک چکی تھی۔۔۔گندہ کھیل میری نظروں کے سامنے کھیلا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بہرام اور ثریا کی باتیں میں اکثر فون پر سنتی تھی۔۔۔ بہرام نے مجھ سے جھکنا تک چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

دھڑلے کے ساتھ میرے پاس بیٹھ کر ہر چیز کی پلاننگ بناتا تھا۔۔۔اس دن میں نے بہت ہمت کی کہ آج ساری حقیقت میں آصف بھائی صاحب کو بتا دوں گی۔۔۔۔۔

میں گھر سے نکلی تھی مگر راستے میں ہی بہرام نے میری گاڑی کو گھیر اڈالتے ہوئے مجھے گاڑی سے نکال کر اپنی گاڑی میں بٹھالیا۔۔۔۔۔۔

ویران جگہ پر لے جا کر مجھے بہت دھمکایا۔۔۔جب میں دھمکیوں سے نہیں ڈری تو مجھے کھائی میں دھکا دے دیا۔۔۔۔۔

جہاں سے مجھے اس نے خود ہی بچا تو لیا تھا۔۔۔

کیونکہ لالچی انسان کو بعد میں یاد آیا کہ میرے نام کافی پراپرٹی ہے۔۔۔جسے اس نے اپنے نام کروانا ہے۔۔۔۔میری زندگی کے ساتھ وہ پراپرٹی بھی اس سے ساتھ چھن جائے گی۔۔اس کے آگے کا سب تمہیں پتہ ہے براق۔۔۔

ماما مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ساری دشمنی فجر کے ساتھ ہی کیوں منت کو تو انہوں نے اپنے گھر کی بہو بنالیا جب کہ وہ بھی تو آصف چاچو کی بیٹی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ منت کو وہ بہت پیار کرتی ہے۔۔۔نہیں منت کو وہ نقصان اس لیے نہیں پہنچا سکی ۔۔۔کیونکہ شروع سے ہی وجدان کی جان بستی تھی منت میں۔۔۔۔ثریا جیسی چالاک عورت کی نظروں سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔۔۔

مگر منت کو بھی اس نے بخشا نہیں تھا منت بہت چھوٹی تھی جب ایک دن کھیلتے ہوئے بھاگ رہی تھی۔۔۔۔بھاگتے ہوئے منت کے آگے بڑی ہوشیاری سے ثریا نے اپنا پاؤں کر دیا۔۔۔۔

منت پاؤں کے ساتھ ٹکرا کر سیڑھیوں سے نیچے گرتی چلی گئی۔۔۔ثریا کا ارادہ اسے مارنے کا تھا۔۔۔۔ جبکہ منت کو بہت چوٹیں آئیں تھیں۔۔۔مگر اللہ نے اس کی جان بچالی۔۔۔اس کی حالت بہت خراب تھی۔۔وہ کتنے دن ہاسپٹل داخل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس وقت اس کے اپنے بیٹے کی جو حالت تھی اسے دیکھ کر شاید اس نے اپنے قدم پیچھے لے لیے۔۔۔وہ ڈر گئی تھی کہ کہیں اس کے بیٹے کو کچھ ہو نا جائے۔۔۔۔کیونکہ وجدان نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا وجدان بیمار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس حادثے میں منت کی جان تو بچ گئی مگر اس کا بہت بڑا نقصان ہو گیا۔۔۔ڈاکٹر نے کہا کہ یہ بچی کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔۔اس کے پیٹ پر بہت شدید چوٹ لگنے سے بہت نقصان ہو گیا تھا۔۔۔

کیاااااا---بے اختیار فجر کے منہ سے اپنی بہن کی بات سن کر چیخ نکلی---حوصلہ رکھو بیٹا---ابھی تو بہت سارے دشمنوں کا سامنا کرنا ہے---جنہوں نے اپنوں کا لبادہ اوڑر کھا ہے---

یہ بات گھر میں سب بڑے لوگ جانتے ہیں---تو پھر تائی نے منت آپی کو اپنی بہو کیسے قبول کر لیا---فجر نے تجسس بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا---

بیٹا اس بارے میں مجھے کچھ نہیں پتا کیونکہ اس کے بعد دشمنوں نے مجھے اس لائق ہی نہیں چھوڑا کہ میں کچھ جان پاتی-----

فجر گہرے صدمے میں تھی کہ اس کی بہن کبھی ماں نہیں بن سکتی---کمرے میں ایک بار پھر مکمل خاموشی چھا چکی تھی ہر راز سے پردہ اُٹھ چکا تھا---

دشمنوں کے بھیانک چہرے بے نقاب ہو چکے تھے---

فجر اور براق کا رشتوں سے

اعتبار اٹھ چکا تھا---

آنٹی---

جی بیٹا---

میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ جب منت آپی کو تائی جان نے سیڑھیوں سے گرایا تھا تو کیا یہ بات سب جانتے ہیں کہ انہیں گرانے والی تائی جان تھی---فجر نے ہچکچاتے ہوئے سوال کیا--

نہیں بیٹا اس نے یہ کام بہت ہوشیاری سے انجام دیا تھا--وہ اتنی بے وقوف نہیں جس نے اتنے سالوں گھر میں رہ کر کسی کو پتہ تک نہیں چلنے دیا کہ اس کے دل کے اندر آصف، عافیہ اور اس کی بیٹیوں کے لیے کتنی نفرت ہے---

اتنے سالوں اس نے تم لوگوں پر وار کیا کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا---

ایسی عورت سب کے سامنے بھلا منت کو کیوں گراتی، یہ بات تو خود منت نہیں جانتی کہ اسے ثریا نے جان بوجھ کر گرایا تھا----

ہاں گھر کے سب بزرگ یہ بات ضرور جانتے ہیں کہ منت کبھی ماں نہیں بن سکتی---

کیا وجدان بھائی بھی جانتے ہیں کہ منت آپی کبھی ماں نہیں بن سکتیں؟؟

فجر جس نے خود پچھلے آٹھ مہینوں سے بہت کچھ برداشت کیا تھا اس کا چھوٹا سا دل یہ سن کر تڑپ گیا تھا کہ اس کی آپی کبھی ماں نہیں بن سکتی---

"سچ کہتے ہیں بہنوں کا رشتہ بھی بہت خوبصورت ہوتا ہے جو اپنی تکلیفوں کو چھوڑ کر اپنی بہن کی تکلیف کو دل سے محسوس کرتی ہیں"

اس بارے میں بیٹا مجھے نہیں پتہ۔۔۔مجھے صرف آج سے 10 سال پہلے جو کچھ ہوا وہ سب یاد ہے،وہی پتہ ہے۔۔۔

جب اتنا کچھ پتہ چل گیا ہے تو یہ بھی پتہ چل جائے گا۔۔۔پریشان مت ہو۔۔۔براق نے پہلی بار لب کھولے تھے فجر کو دلاسہ دینے کے لیے،ورنہ سارے دورانیے میں وہ تو خود اتنا زیادہ شاکڈ تھا کہ اس سے اپنے چہرے کے تاثرات نہیں سنبھالے جا رہے تھے۔۔۔

فجر بیٹا براق ٹھیک کہہ رہا ہے تم پریشان ہو کر خود کو تکلیف مت دو،جب اتنا سب کچھ سامنے آ گیا ہے تو باقی کی کڑیاں بھی ایک دوسرے سے ہم مل کر ملا لیں گے۔۔۔۔۔

مگر اس سب کے لیے ہمیں بہت ہمت کی ضرورت ہے۔۔۔اس وقت ہم تینوں ایک ہی درد سے گزر رہے ہیں، ہم سب نے اپنوں سے دھوکا کھایا ہے، ہمارے دشمن کوئی اور نہیں ہمارے اپنے ہیں۔۔

زینت شفقت سے بچوں کے اندر اعتماد بھرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اس وقت اس کے بچوں کا دل کس قدر دُکھی ہے۔۔۔

زینت کو جتنی تکلیف اس وقت براق کی محسوس ہو رہی تھی، اتنی ہی تکلیف اسے فجر کی بھی ہو رہی تھی۔۔۔فجر اس کے بیٹے کے لیے کیا معنی رکھتی تھی زینت اس بات سے بے خبر نہیں تھی۔۔۔

اب تم دونوں جا کر آرام کرو رات بہت ہو چکی ہے۔۔۔
رات سچ میں کافی ہو چکی تھی مگر ان دونوں کی آنکھوں میں نیند نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔آج اتنے چہرے بے نقاب ہوئے تھے کہ رشتوں پر سے بھروسہ ختم ہو گیا دونوں اُٹھ کر اپنے روم میں آ گئے تھے۔۔۔

....

فجر---

ہوں ں-----

حقیقت تو مجھے بھی تمہیں بتانی ہے اس سے پہلے کہ تم میرے بارے میں کوئی فیصلہ کرو کچھ چیزیں جان لو---

مجھے کچھ نہیں جاننا---

روم میں آتے ہی براق فجر کا ہاتھ تھامے بیڈ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا---فجر سونے کے لیے بیڈ کے قریب ہوئی تھی--جبکہ براق اس کا ہاتھ تھامے اسے روک چکا تھا---

فجر پلیز اگر میری بات سن لو گی تو میرا دل ہلکا ہو جائے گا--براق کی نظروں میں فریاد کے گہرے رنگ تھے---

نہیں براق میں نہیں چاہتی کہ تمہارا دل کبھی ہلکا ہو،اور نہ ہی کبھی ہمارا رشتہ ٹھیک ہو سکتا ہے،ایسی اُمیدیں مت لگانا۔۔۔۔فجر کی خوبصورت آنکھوں سے آنسو بے اختیار پھسل کر گالوں سے گرنے لگے تھے۔۔۔

فجر میں جانتاہوں کہ مجھ سے بہت کچھ غلط ہوا مگر خدا گواہ میں وہ سب کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

میں نے تو تم سے بہت پیار کیا،عشق ہو تم میرا،ہاں مگر میں کمزور نکلا کچھ ایسی نازیبہ تصویریں میرے سامنے آئیں کہ مجھے لگا کہ سچ میں تم ایسی ہو۔۔۔۔بولتے ہوئے براق نظر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

پیار کرنے والے یقین بھی کرتے ہیں جب اتنا پیار کرتے تھے تو تھوڑا یقین بھی کر لیتے۔۔۔

کیا تھا،بہت یقین کیا تھا،تم پر لگے ہوئے ہر الزام ہر بات کو جھٹلایا،مگر میں بھی انسان ہوں میرے سامنے جو عافیہ چچی کا سکیچ بنا کر پیش کیا گیا میرے دماغ میں وہ عکس باقی رہ گیا تھا۔۔۔۔

اس وقت کا براق، آج کے براق جیسا نہیں تھا، اس میں وہ صلاحیت نہیں تھی کہ وہ صحیح اور غلط میں، سچ اور جھوٹ میں فرق کر سکتا۔۔۔

اور جب جال بچھانے والے اپنے ہوں تو بچنا اور بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔۔۔۔

جانتا ہوں مجھ سے غلطی نہیں گناہ ہوا پھر بھی معافی کا طلبگار ہوں۔۔۔

میں کبھی آپ کو معاف نہیں کر سکتی، میں کیسے بھول جاؤں وہ رات جب آپ نے میری تذلیل کی۔۔۔

میں کیسے بھول جاؤں وہ رات جب آپ نے مجھے بیلٹوں سے مارا۔۔۔۔

اس فجر کو جس پر کبھی کسی نے ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بہت درد ہوا تھا، میرا دل کرتا تھا میں چیخیں مار مار کے روؤں، مگر آپ مجھے رونے بھی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

تم مجھے بیلٹوں سے مار لو میں اُف بھی نہیں کروں گا۔۔۔

مار مار کر میری کھال اُدھیڑ دو، مگر پلیز مجھے معاف کر دو فجر تم بن جیا نہیں جائے گا۔۔۔

نہیں مار سکتی کیونکہ میں آپ جیسی سفاک نہیں ہوں میرے سینے کے اندر دل ہے جو کسی کی تکلیف پر دُکھی بھی ہوتا ہے اور روتا بھی ہے۔۔۔۔

تو پھر تمہیں میری تکلیف محسوس کیوں نہیں ہو رہی تمہارے جانے کا سوچ کر میرا دل پھٹ رہا ہے، میں مر رہا ہوں۔۔۔۔

فجر تم میرے جینے کی وجہ ہو، میری سانسوں کی ضرورت ہو۔۔

نرمی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے قریب کر گیا۔۔ہاتھ اس کی گال پر رکھتے ہوئے درد سے بہتے آنسوؤں کو نرمی سے صاف کیا۔۔۔۔

کیسے معاف کر دوں؟؟

چاہ کر بھی نہیں کیا جائے گا!!

میں کیسے بھول جاؤں کہ تم نے میرے جسم کے ہر حصے کو کتنی بے دردی سے مسل کر رکھ تھا۔۔۔۔

براق نے شرم سے نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔لبوں کو دانتوں سے کچلا تھا۔۔

اس کا دل جانتا تھا کہ مقابل جب گزرے ہوئے آٹھ مہینوں سے پردے ہٹائے گی تو وہ خود میں ہی شرم سے مر جائے گا۔۔۔۔

وہ کچھ بھی جھوٹ تو نہیں کہہ رہی تھی،اس کی نزاکت پر اس کے ہاتھوں نے جتنا تشدد کیا تھا وہ خود بھی کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔

اس کے جسم کی نازک رعنائیوں کو بے دردی سے مسلہ تھا وہ کتنا تڑپی تھی۔۔۔
اس کی درد بھری چیخوں کی آوازیں آج بھی اسے یاد تھی۔۔۔۔
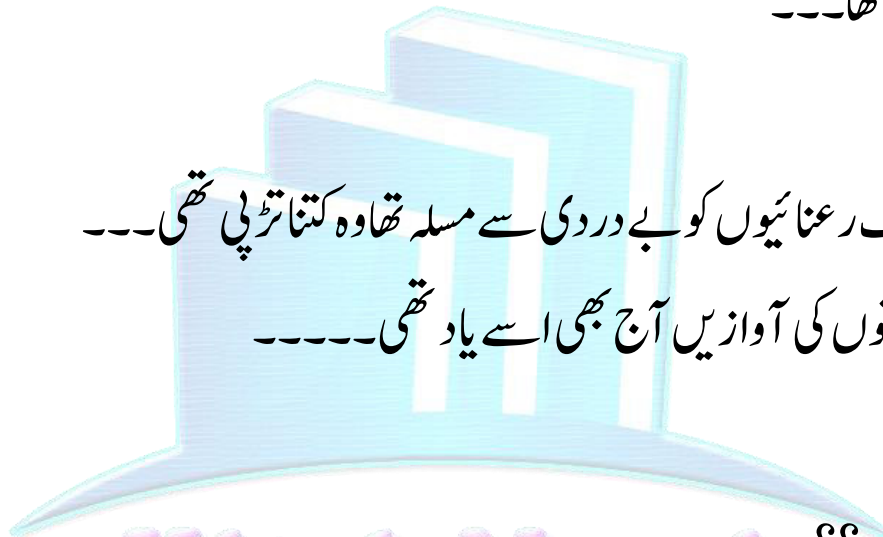
چپ کیوں ہو گئے ہیں؟؟
بتائیں کیسے معاف کر دوں؟؟
پیار کے دعوے کرتے ہیں،کاش تھوڑا سا یقین کیا ہوتا۔۔۔
ایک بار سوچا ہوتا کہ آپ کا عمل میرے لیے رسوائی کا باعث بنے گا ایسی رسوائی جس کو میں ہزاروں بار پانی سے دھو کر بھی صاف نہ کر سکوں گی۔۔۔۔

فجر روتے ہوئے بے بسی کی مورت بنے بول رہی تھی۔۔۔اس کا دل درد سے پھٹ رہا تھا اس نے یہ سب شکوے شکایتیں اپنے اندر کہیں قید کر رکھی تھیں۔۔۔جو آج براق کے معافی مانگنے پر اُبل کر باہر آ گئیں۔۔۔

آپ کی بے یقینی نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا،میری شرم وحیامیری نزاکت میری مسکراہٹ سب کچھ آپ نے اپنی بے یقینی کے قدموں تلے روند دیا۔۔۔

آنکھوں کو سختی سے بند کیے براق آنکھوں میں جمع ہوتے گرم پانی کو آنکھوں سے دبا کر نکالتے ہوئے خود میں ہی شرم سے مر رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے ہوئے چہرہ اوپر کو اُٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب کی منتظر تھی۔۔۔

کیسے آپ پیار کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟؟

جہاں یقین نہیں ہوتا وہاں پیار بھی نہیں ہوتا،صرف ایک دھوکہ ہوتا ہے جو آپ خود بھی کھا رہے ہیں اور مجھے بھی دے رہے ہیں۔۔۔

فجر پلیز میرے پیار کو دھوکا مت بولو میرا پیار سچا ہے۔۔۔

جانتا ہوں کہ میرے گناہوں کے بوجھ تلے میرا پیار دب کر تمہیں صاف دکھائی نہیں دے رہا، مگر میرا خدا گواہ ہے کہ میرا پیار سچا تھا، سچا ہے اور ہمیشہ سچا ہی رہے گا---

یہ کیسا پیار ہے جس میں محبوب محبوب کی تذلیل کر رہا تھا--

صرف یہ جاننے کے لیے کہ میں پاک دامن ہوں یا نہیں---

کوئی اپنے پیار کے ساتھ ایسے نہیں کرتا، پیار کرنے والے اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے رسوا نہیں کرتے---

وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی---

اس کے درد کو محسوس کرتے ہوئے آنسو براق کی آنکھوں سے بھی بہتے ہوئے اس کی گرے آنکھوں کو دل فریب بنا رہے تھے---

اس بات کا جواب ہے آپ کے پاس!!

کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا؟؟

جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا!!

سب جانتا ہوں دوبارہ مت بتاؤ۔۔۔

میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔۔

مجھے سب کچھ یاد ہے۔۔۔

نظروں کا زاویہ بدل کر چہرے سے ہٹاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

دونوں ہاتھوں کو بے دردی سے رگڑتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو صاف کر کے چھپانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

میں یاد نہیں کروانا چاہتی، مگر خود بھولنا بھی نہیں چاہتی، نہ کبھی بھول سکوں گی۔۔۔
اٹل سا جواب دیتے ہوئے فجر کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی فیصلے پر پہنچ چکی ہے۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا!!
ایک بات جان لیں کہ جب تک قیدی بنا کر رکھ سکتے ہیں رکھ لیں!!
جس دن پنجرے کا دروازہ بند کرنا بھول جائیں گے یہ پنچھی اُڑنے میں دیر نہیں لگائے گا۔۔۔

فجر میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔ تمہارے بغیر جینا میرے لیے موت ہے!!
تمہارے بنا مجھے سانس نہیں آتی!!

التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے اب تو وہ اپنے آنسوں چھپانے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

آنسو اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے اس کی داڑھی میں جذب ہونے لگے تھے، اس کی گرے آنکھیں رو کر نایاب ہیرے کی مانند چمک رہی تھیں۔۔۔

خوبصورت چہرے پر درد کے گہرے تاثرات اسے اور بھی پُر کشش بنا رہے تھے جو ہزاروں لڑکیوں کے دل کی دھڑکنوں کو ایک ساتھ دھڑکانے کا ہنر رکھتا تھا وہ اپنی محبت کے سامنے ہارتے ہوئے رو رہا تھا۔۔۔

"سچ کہتے ہیں مرد صرف اپنی من پسند عورت کے سامنے ہی کمزور پڑتا ہے"

جیسے کہ اس وقت براق ایک مضبوط مرد ہو کر کیسے ٹوٹ کر فجر کے سامنے رو رہا تھا۔۔۔

وہ براق جو رونا گناہ سمجھتا تھا وہ براق جس کا دعویٰ تھا کہ اس کے سینے میں دل نہیں ہے۔۔۔اس نے خود کو پتھر بنالیا تھا۔۔۔

آج اس پتھر کے آنسو موم کی طرح پگھلتے ہوئے اس کی آنکھوں سے پھسل کر اس کے خوبصورت چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔

آپ کو میرے بغیر سانس نہیں آتی، اور مجھے آپ کے پاس ہوتے ہوئے سانس نہیں آتی۔۔۔

آپ سے دور ہو کر میں جینا چاہتی ہوں، سانس لینا چاہتی ہوں۔۔۔

رو کر لال ہوئی آنکھوں سے براق کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے فجر ایک ایک لفظ کو بڑے ٹھہراؤ سے بول رہے تھی۔۔۔۔۔

مجھے خود سے نفرت ہونے لگی ہے، میں جب بھی اپنے وجود کو دیکھتی ہوں مجھے کراہت آتی ہے۔۔۔

مجھے تمہارا وہ نوچنا یاد آتا ہے۔۔۔

تمہاری وہ سفاکی یاد آتی ہے۔۔۔

اس رات آپ کو مجھ پر ذرا رحم نہیں آیا تھا۔۔وہ رات آپ نے کتنی بے دردی سے میرے نازک وجود کو نوچا تھا۔۔

مجھے تو آپ میں اور آپ کے بابا میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔۔

صرف اتنا فرق ہے کہ اُنہوں نے اپنے دوست کی بیوی کو بغیر نکاح کے نوچا۔۔

اور آپ نے اپنے بابا کے اسی دوست کی بیٹی کو نکاح کا ٹیگ لگا کر لوٹا۔۔۔

کوئی فرق نہیں آپ دونوں میں۔۔۔

ہو گا بھی کیسے !!

آخر خون تو اسی باپ کا آپ کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔۔۔

حقارت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے فجر نے کہا تو براق تڑپ گیا تھا اس بات پر۔۔۔

بس فجر میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں، جو کہنا ہے کہو مگر میرے پیار کی توہین مت کرو۔۔۔

دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑتے ہوئے کہا۔۔

میرا خدا گواہ ہے کہ میں نے تمہیں بیوی بنا کر اپنی زندگی میں شامل کیا۔۔

میرا رب جانتا ہے کہ اگر تم میں کوئی عیب ہوتا۔۔۔میں تب بھی تمہیں کبھی خود سے الگ نہیں کرتا۔۔۔میرے گناہ کی جو مرضی سزا دو مگر مجھے اس شخص کے ساتھ مت ملاؤ۔۔۔

مت یاد دلاؤ کہ میں اس کا بیٹا ہوں، میں کچھ بھولا ہی نہیں۔۔۔ہاتھ جوڑتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

کیوں یاد نہ کرواؤں، جو کچھ سننے کی آپ میں ہمت نہیں، میں نے وہ سب کچھ برداشت کیا ہے۔۔۔

آپ نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا میری نزاکت، میرا بچپنا، میرا غرور، آپ نے سب کچھ مٹی میں ملا دیا۔۔۔

مجھ میں کچھ بھی میرا نہیں۔۔۔

آپ نے میرے بھائیوں کا، میرے بابا کا سر شرم سے جھکا دیا۔۔۔

لوگ کیا سوچتے ہوں گے کہ ورک خاندان کے مضبوط مرد جو پنچایتوں کے فیصلے کرتے ہیں ان سے اپنی عزت نہیں سنبھالی گئی۔۔۔

داجی کو پورا گاؤں جھک کر سلام کرتا ہے۔۔۔اس چوہدری صلاح الدین ورک سے اپنی پوتی نہیں سنبھالی گئی۔۔۔

شیر جیسے جوان بھائیوں سے اپنی بہن نہیں سنبھالی گئی۔۔۔

میرے باباجو اپنی بیٹیوں کو اپنا غرور سمجھتے ہیں، کبھی انہوں نے بیٹے کی خواہش نہیں کی، ہمیشہ ہم دونوں کو اپنا بیٹا سمجھا۔۔۔میں نے ان کا غرور توڑ دیا۔۔۔

تایا ابو جنہوں نے کبھی حوریہ اور ہم دونوں بہنوں میں فرق نہیں سمجھا،میری وجہ سے ان کا سر شرم سے جھک گیا ہو گا۔۔۔

میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔

میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔

مگر پھر بھی میں اپنے سارے گھر والوں کی گنہگار ہوں۔۔۔

نہیں بھول سکتی وہ رات۔۔۔

میں نہیں بھول سکتی کچھ بھی۔۔۔۔

وہ سسکیوں کے ساتھ روتی ہوئی کپکپاتے ہونٹوں سے بولے جا رہی تھی۔۔۔۔

مقابل کا سینہ اُبلتے ہوئے لاوے کی طرح اُبل رہا تھا۔۔ فجر کا ایک ایک لفظ سچ تھا، اس کا ایک ایک لفظ درد سے بھرا ہوا اپنی سچائی بیان کر رہا تھا۔۔ اس کے الفاظ براق کے سینے کو چھلنی کر رہے تھے۔۔ وہ کیسے جھٹلا سکتا تھا، اس کی سچائی کو۔۔ وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔
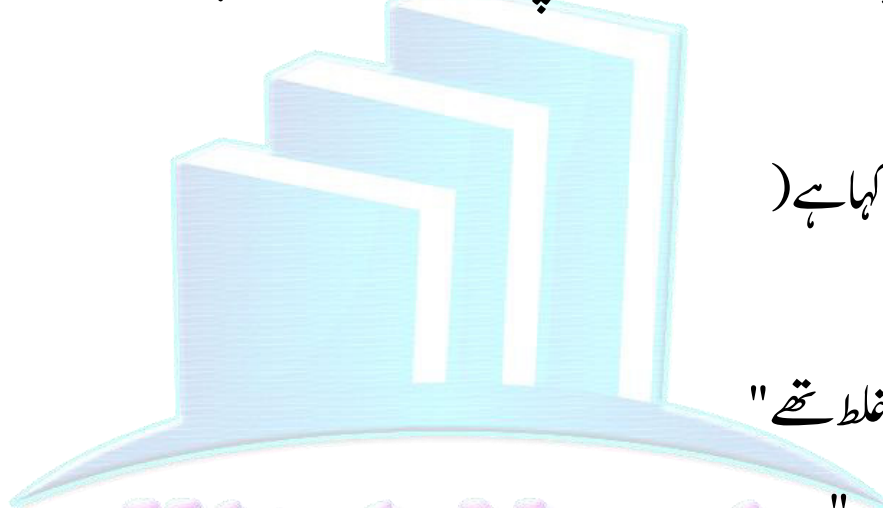
)شاعر نے کیا خوب کہا ہے(

"نہ وہ غلط تھے نہ ہم غلط تھے"

"غلط تھا وہ وقت غالب"

"جس وقت میں ہم دونوں ملے تھے"

اس کی ایک ایک بات کو سن کر براق شدت سے رو رہا تھا، کوس رہا تھا اس وقت کو جس وقت میں اس نے اپنے محبوب پر یقین نہیں کیا تھا۔۔ اس کی گہری گرے آنکھیں رونے سے جاذبِ نظر لگ رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہو کر اس کی باتیں سن رہا تھا،وہ جانتا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے اسکا ایک ایک لفظ سچ ہے،وہ اپنی جگہ بالکل صحیح تھی،غلط تو وہ بھی نہیں تھا،مگر اس کے پاس خود کو ثابت کرنے کے لیے نہ الفاظ تھے،نہ ثبوت۔۔۔

مجھ سے دور جانا چاہتی ہو؟؟

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد براق نے آنسو صاف کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ کر سوال کیا۔۔

اپنے دل سے پوچھیں میں تو کبھی آپ کے پاس تھی ہی نہیں!!

آپ نے زبردستی مجھے خود سے باندھ رکھا ہے!!

مگر میں تو ہمیشہ سے تمہارا تھا،تمہارا ہوں اور تمہارا ہی رہوں گا۔۔۔

براق نے تو تمہارے سوا کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔

ہونٹوں کو بے دردی سے چباتے ہوئے داڑھی سے آنسوؤں کو رگڑ کر بے دردی سے صاف کیا۔۔

فجر کیا تم نے کبھی، کسی بھی لمحے میں، میری محبت کو محسوس نہیں کیا؟؟

متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

نہیں!!

دوٹوک جواب دیے وہ نظریں نیچے جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

یہ بات میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہو فجر!!

ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر چہرہ اوپر کو کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکا جو آنسوؤں سے بھری ہوئی لال ہو کر براق کے دل پر وار کر رہی تھیں۔۔۔

میں نہیں مانتا کہ میرے پیار کی تپش تم تک پہنچی ہی نہیں۔۔۔

مانتا ہوں بہت غلطیاں ہوگئی ناچاہتے ہوئے بھی، مگر میری محبت میں کھوٹ نہیں ہے۔۔۔

فجر اگر اس دن میں تمہیں کڈنیپ نہیں کرواتا تو تمہارے ساتھ وہ درندہ صفت انسان عافیہ چچی والا سلوک کرتا اور میں جیتے جی مر جاتا۔۔۔مجھے سچائی پتہ چلتے چلتے بہت دیر ہو گئی تھی۔۔۔

میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا، میں کسی کو ثابت نہیں کر سکتا تھا کہ میرا اپنا ہی باپ غلط ہے--
میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا جو ثبوت تھا وہ تھی میری ماں----

اور میری ماں بول نہیں سکتی تھی--
ایک طرف تمہیں بچانا تھا دوسری طرف میری ماں زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہی تھی--

دل تھا جو تم پر یقین کرنا چاہتا تھا کہ میری فجر کبھی بدکردار نہیں ہو سکتی، مگر دماغ تھا جو سامنے ثبوت دیکھ کر غصے سے پاگل ہو کر غلط راہ پر چل نکلا تھا--

تمہیں اب بھی شاید اندازہ نہیں کہ اتنا آسان نہیں ہو گا تمہاری تائی کی سچائی کو ثابت کرنا--
وہ اس گھر کا بہت مین حصہ ہیں--- سب سے پہلے یہ سوچو کیا تمہارے بھائی اس بات پر یقین کریں گے کہ ان کی ماں غلط ہے اور یہ سارا جال ان کی ماں کا بچھایا ہوا ہے!!

کیا تمہارے تایا ابا اس بات پر یقین کریں گے کہ ان کی بیوی غلط ہے،وہ بیوی جس نے بظاہر تم دونوں سے بے انتہا پیار کیا،پورے گھر کو موتیوں کی مالا کی طرح پرو کر رکھا۔۔۔

ہوش میں آجاؤ فجر اُنہوں نے اپنی پوزیشن بہت سٹرانگ بنا رکھی ہے۔۔

سوچو اگر تم ثابت نہیں کر سکتی تو میرا یقین کون کرتا۔۔۔

اس وقت مجھے صرف یہی صحیح لگا کہ میں تمہیں بچالوں۔۔۔

اسے بچانا کہتے ہیں؟؟

نگاہوں سے دیکھتے ہوئے لبوں پر تنزیہ مسکراہٹ سجائے ہوئے تھی۔۔۔

سچ میں براق اسے بچانا کہتے ہیں؟؟

باپ سے بچالیا مگر خود میرے ساتھ کیا سلوک کیا!!

وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی،دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے فجر گزرے ہوئے وقت کی تلخ یادوں کو یاد کر کے سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔سسکیوں سے اس کا پورا وجود ہچکولے لے رہا تھا سسکیوں سے روتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

براق نیچے فرش پر گھٹنوں کے بل اس کے آگے ہاتھ جوڑے بیٹھا تھا۔۔۔

وہ بھی رو رہا تھا۔۔لال آنکھوں سے فجر روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

فجر اس رات میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

مگر جب تم نے اس عالیار کا نام لیا۔۔۔

میں برداشت نہیں کرپایا، تم کیسے کہہ سکتی تھی کہ تمہارے دل میں وہ ہے، تم کیسے کہہ سکتی تھی کہ تم کسی اور سے پیار کرتی ہو۔۔۔

تم کل بھی میری تھی، آج بھی میری ہو اور ہمیشہ میری رہو۔۔۔

میں آپ کی نہیں ہوں۔۔۔

اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو آزاد کرواتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے دیوار کی جانب رخ کیے بولی۔۔۔

ہوں ں۔۔۔ تنزیہ مسکرایا۔۔۔

فجر جب تک میں زندہ ہوں تم میری ہو۔۔۔

یہ لفظ دوبارہ مت کہنا جان پر کھیل جاؤں گا، تمہاری خاطر موت کو بھی گلے لگا لوں گا، تم میری تھی میری ہو اور ہمیشہ میری ہی رہو گی۔۔۔

براق کے لفظوں میں دباؤ پیدا ہونا شروع ہو۔۔۔۔۔

مت معاف کرو، ناراض رہو، دور چلی جاؤ، مگر مجھ سے آزادی کبھی نہیں مل سکتی۔۔۔۔

اگر مجھ سے آزادی چاہیے تو میرے مرنے کی دعا کرنا، مر کر تمہاری جان چھوڑ دوں گا۔۔۔

جیتے جی یہ بات میرے بس میں ہی نہیں کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔

تمہاری طرف کسی نے نظر اُٹھا کر بھی دیکھا تو مجھے جان لینے میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔۔۔

آپ کو صرف یہی زبردستی کرنی آتی ہے۔۔۔۔

زبردستی ہے تو پھر زبردستی سہی۔۔۔

تم میرے وجود کا وہ حصہ ہو جس کے بغیر میں ادھورا ہوں اور جب تک زندگی ہے، میں ادھوری زندگی نہیں جی سکتا۔۔۔

نرمی سے گود میں اُٹھاتے ہوئے اسے بیڈ پر تکیے پر لٹا دیا پیروں سے اس کی چپل کو اُتار کر نیچے رکھتے ہوئے خود بھی جوتے اُتار کر اس کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔

ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے ایک بازو اس کے سر کے نیچے سے گزار کر سر کو بازو پر رکھ لیا۔۔۔

اسے روز کی طرح اپنے سینے میں چھپائے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

فجر خاموش ہو کر لیٹی تھی براق کے سونے کا یہ انداز پچھلے آٹھ مہینوں سے وہ برداشت کر رہی تھی، اس کے لیے کچھ نیا نہ تھا۔۔۔

کیسے بتاؤں تمہارا وجود میرا سکون ہے"

تم میرے دن کے اُجالوں کی چمک ہو"

میری راتوں کے اندھیروں کا سکون ہو تم"

تم کڑکتی دھوپ میں میری ٹھنڈی چھاؤں ہو"

طوفانوں سے گھرے ہوئے براق کی منزل ہو"

تیز بارش میں ڈوبتے ہوئے براق کا محفوظ پناہگاہ ہو تم"

وہ روتے ہوئے سوچ رہا تھا اس کے آنسو فجر کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔

براق اب جتنے مرضی آنسوں بہالو، تمہارا رونا میری ان تڑپتی راتوں کا ازالہ نہیں کر سکتا۔۔۔

جو میں نے اپنوں سے دور ہو کر گزاری ہیں۔۔۔

میں تمہارے آنسوؤں کے سامنے کمزور نہیں پڑھوں گی۔۔۔

مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔

وہ دل میں عہد کرتی ہوئی اس کے آنسوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔

براق نے ایک نظر اس کے سوئے ہوئے چہرے پر ڈالی، وہ جانتا تھا کہ جاگ رہی براق کے لب درد سے مسکرائے تھے۔۔۔

فجر تم کتنی پتھر دل بن گئی ہو۔۔۔

میں تو تمہارے ساتھ ایسا نہیں تھا۔۔

بس ایک رات کے سوا میں نے تمہیں کبھی تکلیف دینے کا سوچا بھی نہیں۔۔۔

تمہارے آنسو میرے دل پر گرتے تھے۔۔۔

مگر تم تو میرے آنسوؤں کو نظر انداز کیے لیٹی ہو۔۔۔

شاید میں یہی ڈیزو کرتا ہوں وہ سوچتے ہوئے درد سے آنکھیں بند کر گیا۔۔

....

کیوں نہیں گئی اپنے بھائی کے ساتھ؟؟

آپ نے منع کیا تھا!!

تم میرے منع کرنے سے نہیں رکی تمہارے دل میں کیا ہے وہ بتاؤ؟؟

آپ جتنے تکے لگا سکتے ہیں لگالیں، گر سچ یہی ہے، میں آپ کے منع کرنے پر ہی رکی ہوں۔۔۔۔

روم میں آتے ہی بلاج نے حوریہ سے سوال جواب شروع کر دیے جبکہ حوریہ بلاج کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بیڈ پر بکھری ہوئی پتیوں کو انگلیوں سے اِدھر اُدھر کرتے ہوئے سرسری انداز میں جواب دے رہی تھی۔۔۔

میں بچہ نہیں ہوں!!

مجھے پتہ ہے!!

تو پھر بتاؤ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے!!

بہت عقلمند ہیں خود سمجھ لیں!!

مجھے لفظوں کو گھمانا زہر لگتا ہے!!

اور رشتوں میں شک کا زہر گھولنا آپ کو بہت اچھا لگتا ہے!!

نظریں نیچے جھکائے انگلیوں سے پتیوں کو چھیڑ کر اِدھر سے اُدھر کرتی ہوئی حور سپاٹ لہجے میں بولی---

اس بکواس کا مطلب؟؟

تیز قدم اُٹھا کر اس کے قریب ہوا بیڈ پر ایک پاؤں رکھتے ہوئے پوری طرح سے اس کے اوپر سر جھکائے کھڑا تھا نظروں میں غصے کی شدید لہریں زور پکڑ چکی تھی---

اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں---

کتنی محبت سے میں نے آپ کی طرف قدم بڑھائے تھے---

مگر آپ نے اپنے شک کو ترجیح دے کر مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا---

حور آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نڈر انداز سے بول رہی تھی---

یہی تو حوریہ کا اصلی روپ تھا---بلاج کے دل نے خوشی محسوس کی تھی---یہ دیکھ کر کہ اس کی حور اپنے اصلی روپ میں آچکی ہے---

اسے ایسی ہی حور پسند تھی جو اس کے سامنے ڈٹ کر بات کرنے کی ہمت اور حوصلہ رکھتی تھی۔۔

میں سمجھا نہیں کہنا کیا چاہتی ہو؟؟

بلاج اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا کہ کہاں تک اس نے بلاج کو سمجھا ہے۔۔

مگر میں سب سمجھ چکی ہوں کہ آپ نے کیا کرنے کی کوشش کی ہے!!

آپ نے صرف اپنے شک کو دور کرنے کے لیے میری محبت کی توہین کی!!

دماغ میں پلتے ہوئے شک کو پرکھنے کے لیے آپ نے اپنے اور میرے دل کے خوبصورت جذباتوں کا مذاق بنا دیا!!

ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کے تو دیکھتے، اگر حوریہ نے آپ کو دھوکہ دینا ہوتا تو کب کا دے چکی ہوتی۔۔۔

حور کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے نازک گلابی گالوں کو بھگونے لگے تھے، اس کا ایک ایک لفظ سچ تھا۔۔

مطلب کہ وہ بلاج کے دل کی بات کو سمجھ چکی تھی۔۔۔بلاج کا دل خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔۔۔جس حور کو وہ بے وقوف سمجھتا تھا۔۔۔وہ بے وقوف نہیں تھی۔۔۔وہ اپنے بلاج کے دل کی باتیں بنا بولے سمجھ گئی تھی۔۔۔

جو کچھ بلاج نے زبان سے کہا اس نے ان باتوں پر یقین نہیں کیا۔۔۔۔وہ اچھی طرح سے سمجھ چکی تھی کہ بلاج نے اس کے ساتھ کیا کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔

تم سب جانتی تھی تو پہلے کیوں نہیں بولا؟؟

کیوں صبح سے خود بھی اذیت میں تھی اور مجھے بھی رکھا؟؟

اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا!!

چھوڑیں ہاتھ مت لگائیں مجھے!!

پہلے میری بات کا جواب دیں!!

کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا؟؟

غصے سے بلاج کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جواب طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

تم اچھی طرح سے جان گئی ہو کہ میں نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے۔۔۔ گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے لبوں کو چبا گیا۔۔۔

حور میں بھی یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آسان نہیں تھا میرے لیے یہ سب کرنا تمہارے الفاظ میرے دل پر وار کر رہے تھے۔۔۔

تمہارا رونا مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

تمہاری محبت پر یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔

کیا کروں بچپن سے لے کر ہمارا رشتہ ہمیشہ سے خراب ہی رہا ہے۔۔۔

ہمارے رشتے میں یقین بہت کمی تھی۔۔۔

ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے باتیں اس کے دل میں اُتار رہا تھا۔۔۔

آپ کا یقین ہی کمزور تھا۔۔۔

میں نے تو آپ پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا تھا۔۔۔

لڑکی ہوں نا اس لیے جلدی ہی رشتوں پر یقین کر لیتی ہوں۔۔۔

مگر آپ ٹھہرے مرد پوری چھان بین کرنے کے بعد ہی آپ نے یقین کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

اپنے یقین کو پختہ کرنے کے لیے آپ نے میرے جذباتوں کی جو توہین کی ہے اس کی بھرپائی آپ کبھی نہیں کر سکتے۔۔۔

حور پلیز ایسا مت بولو تم حقیقت جان چکی ہو تو پھر ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔

بلاج نے تڑپ کر اسے اپنے قریب کرنا چاہا تھا حور ہاتھ کو جھٹک کر نفی میں سر کو ہلایا گئی۔۔۔۔

رونے سے حور کی آنکھیں لال ہونے لگی تھیں اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

آپ کو ہی مجھ پر یقین نہیں تھا اسی لیے یہ بکواس کھیل رچایا آپ کو حور یہ بیوقوف لگتی ہے؟؟

آپ کو کیا لگا کہ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا!!

نہیں چوہدری بلاج میں سب کچھ سمجھ گئی تھی۔۔۔

استہزائیہ لہجے سے بولتے ہوئے بلاج کو نظروں سے شرمندہ کر گئی---

جب سمجھ گئی تھی پھر کہا کیوں نہیں؟؟

میں نے کہا اچھی طرح سے چھان بین کر لیں کہیں میرے دل میں کوئی کھوٹ تو نہیں، تسلی ہو جائے گی تو ہی بتاؤں گی کہ میں جان چکی تھی کہ آپ کے دل میں کیا ہے!!

اس لیے جانے کے لیے تیار ہو گئی تھی؟؟

آپ نے مجھے کبھی جانے نہیں دینا تھا مجھے اس بات پر یقین تھا--
میں آپ کے جیسی نہیں ہوں، جو یقین کرنے کے لیے کسی گھٹیا کھیل کا سہارا لیتی----

حور بے بی پلیز تانے تو مت مارو!!

اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے ایک بار پھر قریب کرنے کی ناکام کوشش کی جسے ہاتھ جھٹک کر حور نے نکام بنا دیا---

ایسی بات نہیں ہے میں بھی تم پر یقین کرنا چاہتا تھا!!
حور میں یہ سوچ کر ڈر گیا تھا کہ کہیں محبت کی آڑ میں تم میری کمزوری تو نہیں بن رہی!!

میں ڈر گیا تھا کہ کہیں تم میری محبت کی گہرائی کو جان کر مجھے بے وقوف بنا کر اپنے بھائیوں کا ساتھ تو نہیں دو گی۔۔۔

میں پوری رات ان خیالات کو اپنے دماغ سے نہیں جھٹک پایا تھا۔۔۔
دل کہتا تھا یقین کر لو دماغ کہتا تھا نہیں۔۔۔
میری ساری رات کشمکش میں گزری تھی۔۔۔

مجھے اپنی انا بہت عزیز ہے مجھے لگا کہ تم اپنے بھائیوں کا ساتھ دو گی اور میری اس رات کو ہمیشہ میرے منہ پر میری کمزوری بنا کر مارو گی۔۔۔

چوہدری بلاج کو کمزور بننا پسند نہیں، چاہے پھر رشتے ہوں یا سیاست اپنی کمزوری دکھانے سے پہلے بلاج اپنی جان دینا قبول کر لے گا!!

اس قدر پیار ہے مجھے اپنی انا سے۔۔۔۔

بس میرے اندر کے ڈر نے مجھ سے یہ سب کروایا!!

میں یقین کرنا چاہتا تھا کہ اگر تم سچی ہوئی تو تم نہیں جاؤ گی مجھے چھوڑ کر۔۔۔

میری گھٹیا باتیں سن کر بھی تم میرے ساتھ رہو گی۔۔۔

حور پلیز رونا بند کرو میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا اگر تم مجھے صبح بتا دیتی کہ تم سب سمجھ چکی ہو تو میں فضول کا ڈرامہ کریٹ نہیں کرتا!!

اب بھی آپ مجھے غلط کہہ رہے ہیں!!

بلاج کی بات پر حور نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

اب بھی ذرا شرم حیا نہیں کہ معافی مانگ لوں۔۔۔

ہاتھ پر رکھے ہوئے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے حور اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔

اور بے بی شاید تمہیں پتہ نہیں چوہدری بلاج معافی نہیں مانگتا!!

چوہدری بلاج معافی نہیں مانگتا!!

حور نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے نقل اُتاری۔۔۔

بلاج کی ہنسی نکل گئی تھی اس کا بچکانہ انداز دیکھ کر۔۔۔

بلاج پورے جوش سے ہنسا تھا اس کا زندگی سے بھرپور قہقہہ پورے روم کی فضا میں گونج اُٹھا۔۔۔

ویسے تمہیں پتہ کیسے چلا کہ میں سب کچھ تمہیں چیک کرنے کے لیے بول رہا ہوں!!

جبکہ دل سے میں تمہارا ہو چکا ہوں!!

بلاج اپنے قدم اُٹھاتا ہوا وہ حور کی جانب بڑھا۔۔۔

چہرے پر خوشی کے رنگ بلاج کے چہرے کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔

ماتھے پر بکھرے ہوئے بے ترتیب بال اسے دل فریب بنا رہے تھے۔۔۔

وہ کہاں حور کو خود سے دور بھیجنا چاہتا تھا یہ تو اس کے اندر کا ڈر تھا کہ کہیں حور اپنے بھائیوں کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو۔۔

کہیں حور اسے پیار کے نام پر دھوکہ تو نہیں دے رہی۔۔

کہیں حور آج کی رات کا مذاق بنا کر ہمیشہ اسے ٹرال تو نہیں کرے گی۔۔۔

رات کو ساری رات جو محبت بھری داستان آپ مجھے سناتے رہے ہیں اس کے بعد میں اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ مجھے سمجھ میں نہ آئے کہ وہ سب کچھ بناوٹی نہیں ہو سکتا۔۔

آپ کے جیسی بے وقوف نہیں ہوں مجھے سمجھ آتی ہے کہ محبت اور دھوکے میں کیا فرق ہوتا ہے۔۔

حور کو بلاج پر بہت غصہ تھا، اس کی محبت کی ایک طرح سے توہین ہوئی تھی، خوبصورت رات کی صبح بہت ہی بُری تھی۔۔۔

حور بے بی تمیز کے دائرے میں رہو شوہر ہوں تمہارا!!

الفاظ سوچ کر بولو!!

بلاج سخت لہجے سے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولا۔۔

نہیں سوچ کر بولوں گی!!

شوہر ہیں تو پھر یقین بھی کرنا چاہیے تھا!!

قدموں کو پیچھے لے جاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی۔۔۔

غلطی ہو گئی اب یقین رکھوں گا!!

لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجائے اس کے قریب ہوتا جا رہا تھا، جبکہ وہ قدم اُٹھاتی ہوئی پیچھے جا رہی تھی۔۔۔

غلطی ہو گئی ہے تو پھر معافی مانگو!!

حور پیچھے ہوتی ہوئی دیوار سے جا لگی۔۔۔

معافی ہی مانگنے لگا ہوں، مگر میرا معافی مانگنے کا انداز تھوڑا الگ ہے!!

میرے ساتھ رومینس کرنے کے بارے میں تو سوچنا بھی مت زہر لگ رہے ہو تم اس وقت مجھے!!

وہ دیوار کے ساتھ ہوتی ہوئی اس کی دسترس سے دور ہونے کے لیے بھاگی تھی۔۔

چھی حور کتنا گندا سوچتی ہو میرے تم!!

میرے دماغ میں تو رومینس والی بات ہے ہی نہیں تھی!!

شرافت کا پتلا بنتے ہوئے مسکرا کر کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ توبہ کر رہا تھا۔۔

حور خود سے ہی ایک بار پھر شرمندہ ہو گئی۔۔ نظریں جھکائے وہ اس سے دور جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

رخ بیڈ کی جانب کیے ہوئے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔۔

میں۔۔۔تو۔۔۔رومینس سے۔۔۔کہیں۔۔۔زیادہ کا سوچ رہا ہوں حور بے بی!!

پیٹ پر ہاتھ باندھتے ہوئے چوڑا مضبوط کسرتی سینہ اس کی کمر پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

ٹھوڑی کاندھے پر ٹکائے ہوئے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے چوم کر ایک ایک لفظ کو نکھار کر بولا۔۔۔۔

"آئی ہیٹ یو بلاج"!!

وہ رو پڑی تھی۔۔۔

"آئی لو یو حوریہ بلاج چوہدری"!!

گال پر لب رکھتے ہوئے گہرا لمس چھوڑ کر پُر جوش انداز سے کہا۔۔۔

جھوٹ آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے پیار کرنے والے بہت یقین کرتے ہیں!!

مجھے تو آپ کے قریب آنے سے بھی ڈر لگنے لگا ہے، کب آپ پیار میں توہین کر دیں پتہ ہی نہیں چلتا!!

ہتھیلی سے آنسو صاف کرتے ہوئے لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔

مجھے تو ہر رات کی صبح ایسی ہی لگے گی کہ آپ اُٹھ کر کہہ دیں گے کہ بس کر دو یا ابھی تمہارے اندر کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی۔۔۔۔

حور!!

آج کے بعد یہ الفاظ مت کہنا میں شرمندہ ہوں اپنے کیے پر۔۔۔

بلاج اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے چہرے کو اوپر کرتے چہرہ اپنے مقابل کیا۔۔۔

محبت بھری نگاہوں سے آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

حور نے حیرانی سے دیکھا تھا کیا یہ بلاج ہے۔۔۔ بلاج اس نیچر کا مالک نہیں تھا اس کے لیے معافی توہین تھی اور یہاں تو وہ ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔۔۔

حور میں نے زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے ہاتھ جوڑے ہیں اور قسمت سے سامنے میری بیوی ہے۔۔۔

کل رات کیلئے بہت شرمندہ ہوں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔

جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔

وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد کبھی زندگی میں تم پر شک نہیں کروں گا۔۔۔ پورے دل سے تمہاری محبت پر ایمان لے آیا ہوں۔۔۔۔

مگر حور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا جس دن تم نے میرے یقین کو ٹھیس پہنچائی وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے میں تمہاری جان لے لوں گا!!

مجھے محبت پر کبھی یقین نہیں تھا!!

ہمیشہ سے میرے اِرد گرد جو رشتے رہے ہیں میں ان پر کبھی یقین نہیں کر سکا۔۔۔

زندگی میں پہلا یقین زمل پر کیا تھا۔۔۔

اس کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔۔۔

میں خود کو ابھی تک سنبھال نہیں پایا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کبھی میرا اور زمل کا رشتہ پہلے جیسا ہو سکے گا یا نہیں۔۔۔

میں رشتوں کے معاملے میں بہت سینسیٹو ہوں جو میرا ہوتا ہے اسے ہمیشہ اپنے تک محدود رکھتا ہوں۔۔۔

اس عادت کو اچھا کہو یا بُرا مگر یہ مجھ میں ہے اور ہمیشہ رہے گی۔۔۔۔

دوسرا یقین تم پر کر رہا ہوں جس دن تم نے میرا یقین توڑا وہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا۔۔۔۔

ڈرا رہے ہیں مجھے ؟؟

بلاج کے انداز سے حور گھبرا گئی تھی۔۔

سمجھا رہا ہوں!!

مسکرا کر ہاتھ اس کی گال پر رکھے دوسرا ہاتھ کمر پر رکھتے اسے اپنے قریب کر لیا۔۔۔

آج کے بعد یہ جو لفظ کچھ دیر پہلے تم نے کہا ہے دوبارہ مت کہنا!!

میں تمہارا ہوں پورا حق ہیں تمہیں مجھ پر جیسے چاہو بہکاؤ!!

جب چاہو جیسے چاہو میری سانسوں سے زیادہ قریب آؤ!!

تمہارا قریب آنا بلاج کو ہمیشہ اچھا لگے گا!!

انگوٹھا گال پر رب کرتے ہوئے گہری نظروں سے اس کے چہرے کے ہر نقش کو نہار رہا تھا۔۔۔

بلاج کل کی خوبصورت رات خود کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔

ایک غلط فہمی نے، ایک ڈر نے اس کی حسین رات کی صبح خراب کر دی تھی۔۔۔ ورنہ اس خوبصورت رات کو جتنی محبت سے اس نے سجایا تھا، اس سے کہیں زیادہ خوبصورت وہ اس رات کی صبح بنانا چاہتا تھا۔۔۔

کبھی کبھی انسان ڈر میں وہ کر جاتا ہے جو وہ کرنا نہیں چاہتا۔۔۔

حور اس کی آنکھوں میں پاگلوں کی طرح دیکھے جا رہی تھی جو ایک بار پھر اپنی محبت کے سحر میں اسے جکڑے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

ہمیشہ میں اُمید کروں گا کہ تم مجھے بہکاؤ تمہاری پنکھڑیاں خود سے میرے لبوں کو چھونے کو بے تاب ہو----

تم جیسی ہو مجھے ایسی ہی اچھی لگتی ہو!!

خود کو کبھی بدلنا مت!!

چوہدری بلاج پورے ہوش و حواس میں اعتراف کرتا ہے کہ اسے حور یہ بلاج چوہدری سے پیار ہے جنون کی حد تک!!

نرمی سے لفظوں کو شہد میں ڈبو کر بولتا ہوا وہ کس قدر خوبصورت لگ رہا تھا کہ حور کی نظریں نہیں ہٹ رہی تھیں بلاج سے---

میں قبول کرتا ہوں مجھے اکڑو لڑاکا میرا مقابلہ کرنے والی نڈر حور بہت پسند ہے!!

بس حور ہمیشہ ایک بات کا خیال رکھنا-- کبھی میری عزت میری انا پر حرف نہیں آنا چاہیے میں تمہارا شوہر ہوں اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا--

تمہارے ہر رشتے سے پہلے میں ہوں مجھے کبھی بھی پیچھے دھکیلنے کی کوشش مت کرنا--

بس اس بات کا مجھے یقین ہونا چاہیے کہ میری حور کے لیے مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں!!

مجھے تم سے ویسا پیار چاہیے جیسا تم اپنے بھائیوں سے کرتی ہو بے لوث، خلوص بھرا، جس میں کوئی ملاوٹ نہیں جس میں کوئی جھوٹ نہیں۔۔۔

تو کیا آپ میرے بھائی بننا چاہتے ہیں؟؟

حور کو اس بات پر شرارت سوجی تھی۔۔۔

ایک لگاؤں گا کان کے نیچے۔۔۔

بھائی بنے میرے دشمن مجھے تو ساجن بننا ہے!!

کمر پر ہاتھ رکھتے پوری شدت سے پنکڑیوں پر جھکنے لگا تھا کہ حور سینے پر زور دیتی ہوئی جھٹکا دے کر پیچھے کرتی بچوں کی طرح بیڈ پر چڑھتی ہوئی دوسری طرف اُتر گئی۔۔۔۔۔۔

حور واپس آؤ!!

بلاج نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پیار سے گھورا۔۔۔

نہیں آؤں گی آپ نے کل رات سے مجھے بہت رُلایا ہے!!

اب تنگ کرنے کی میری باری ہے۔۔۔

انگوٹھا دکھاتے ہوئے صاف انکار کر گئی۔۔۔ بلاج کے اظہارِ محبت اور یقین نے حور کے روتے ہوئے چہرے پر خوشی کی لالیاں بکھیر دی تھیں۔۔۔

سوچ لو مجھے ستانا بہت مہنگا پڑ سکتا ہے رونا تو تمہیں اب بھی پڑے گا، فرق اتنا ہے کہ صبح میرے غصے پر رونا آرہا تھا اور اب تمہیں میرے پیار کرنے پر رونا آئے گا۔۔۔۔۔

شرارتی انداز سے کہتا ہوا ہاتھ بڑھا کر ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔

حور کو اس کی چالاکی کا بالکل اندازہ نہیں تھا وہ سنبھل نہیں سکی۔۔۔

جھٹکے سے لہراتی ہوئی اس کی باہوں میں آن گری تھی۔۔۔

نازک سراپہ مضبوط سینے سے ٹکرایا اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔ حور کے سنبھلنے سے پہلے ہی وہ اسے اپنے باہوں کے حصار میں قید کر چکا تھا۔۔

کک۔۔۔ کیا۔۔۔ کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے۔۔۔

بلاج کی آنکھوں میں خماری کے گہرے رنگ دیکھ کر شرم سے لال پڑتے ہوئے حور اس کے حصار سے نکلنے کی بے جا کوشش کرتے ہوئے جھٹپٹا رہی تھی۔۔۔۔

اتنی خوبصورت بیوی کو چھوڑ کر دوبارہ بیوقوفی نہیں کر سکتا۔۔۔ پہلے ہی بہت ٹائم ویسٹ کر دیا ہے۔۔اسے بیڈ پر گراتے ہوئے بلاج پوری شدت سے اس کے چہرے پر جھکا دیوانگی سے لبوں سے چوم رہا تھا۔۔۔

اس کی نظر اس کی پنکھڑیوں پر تھی، پنک مخملی پنکھڑیاں دیکھتے ہی بلاج پوری شدت سے پنکھڑیوں پر جھکا قید میں لے گیا۔۔۔ حور کی پنکھڑیوں سے نمی کے شبنمی قطروں کو پیتے ہوئے مدہوش سا ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔

حور کا سانس لینا مشکل کر دیا تھا حور جھٹپٹا کر اس کی قید سے کچھ دیر نکلنا چاہتی تھی۔۔۔

جھٹپٹاہٹ کی سزا اسے ایسے ملی کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ ٹانگوں کو ٹانگوں میں لپیٹتے ہوئے پن کر چکا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے دونوں ہاتھوں کو تکیے کے اوپر پن کیے۔۔۔اسے پوری طرح سے بے بس کرتے ہوئے، لبوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔

وہ گردن پر جھکا، مخملی گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے حور کی بے تابیوں کو بڑھانے لگا تھا۔۔حور کی سانسیں تیز ہونے لگی، بلاج کے لبوں کی حدت کو محسوس کرتے ہوئے وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔

حور گردن پر دانتوں کی سخت چبن محسوس کرتے ہوئے سسک اُٹھی تھی۔۔وہ شدت سے دیوانگی لوٹاتے ہوئے بلاج کی بے تابیوں کا سامنا نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔
بلاج دیوانگی لٹاتے خود سے بیگانہ ہوتا جا رہا تھا۔۔اسکی سانسیں اُکھڑی ہوئی تھی۔۔۔
حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں، ناراضگی کے بادل چھٹ گئے تھے، بدگمانیاں ختم ہو گئی تھی، یقین کی پختہ رسی کو دونوں تھام چکے تھے۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی محبت پر ایمان لے آئے تھے۔۔روم میں محبت کی کشا عروج پر تھی۔۔۔

حور تڑپ گئی تھی جب بلاج نے اسکے مخملی بدن سے اس کی شرٹ کو الگ کیا۔۔۔۔
کہیں نہ کہیں رات والا ڈر تھوڑا سا اس کے دماغ میں رہ گیا تھا نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے شرم سے لال پڑ چکی تھی۔۔۔

تم میری ہو پورا حق ہے مجھے تم پر میں جب چاہوں جیسے چاہوں تمہاری سانسوں میں اُترنے کا حق رکھتا ہوں۔۔

زندگی میں دوبارہ وہ مقام کبھی نہیں آئے گا جس کا ڈر تمہیں میرے قریب نہیں آنے دے رہا۔۔۔۔

پیار سے کہتے ہوئے وہ اپنی منمانیاں کرتے اسے خود میں سما چکا تھا۔۔
چادر کو پاؤں سے کھینچتے ہوئے اوپر لے آیا۔۔ حور کے جسم کی ہر رعنائی کو محبت سے عقیدت سے چوم رہا تھا۔۔

حور اس کے ہاتھوں میں تڑپ رہی تھی مچل رہی تھی، شدتوں کا زور عروج پر تھا، اسے خود میں قید کیے دیوانگی لٹاتا جا رہا تھا۔۔۔۔
پورے حق سے اس کے وجود پر حکومت بنائے اس کی سانسوں کو روکے بے باکیوں کے خوبصورت جہاں میں لے جا چکا تھا جہاں پاکیزہ رشتے کا یقین تھا۔۔۔۔

حور خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑے اس کی ہر محبت بھری شدت کو نازک وجود پر سہتے ہوئے دل سے اس کی ہو چکی تھی۔۔۔۔

سخت شدتوں کو سہتی ہوئی حور کی سسکیاں روم کی فضا کو مہکائے ہوئے تھی۔۔۔ دونوں کا رشتہ مکمل ہو چکا تھا۔۔۔
اب صحیح معنوں میں وہ حور بلاج چوہدری بن چکی تھی۔۔۔
رشتہ تب مکمل ہوتا ہے جب کسی کو دل سے تسلیم کیا جائے۔۔۔۔

سچ کہتے ہیں جہاں پر لڑائیاں زیادہ ہو وہاں پر محبت بھی بہت گہری ہوتی ہے۔۔۔ دو ایسے لوگ جو ایک دوسرے کو جان سے مارنے کو تیار رہتے تھے۔۔۔ اس وقت ایک دوسرے کی جان بن کر لپٹے ہوئے دو جسم ایک جان بن چکے تھے۔۔۔

محبت کبھی کبھی اپنا راستہ آگ کے سمندر سے گزر کر بھی بنا لیتی ہے۔۔۔ جیسے ان دونوں کی محبت ان تک پہنچ گئی تھی۔۔۔ نفرتوں سے محبت کا سفر کتنا خوبصورت ہوتا ہے۔۔۔

•••••••••••••

وجی!!

بولو وجی کی جان!!

آپ میری بات کب مانیں گے؟؟

کون سی بات!!

وجدان سٹڈی روم میں بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ پر ضروری کام کر رہا تھا جب منت اس کے لیے کافی لے کر آئی اور گلے میں بازو ڈالتی ہوئی گود میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

وجدان نے مسکراتے ہوئے لیپ ٹاپ کو بند کر دیا تھا ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اس کا یار اس کے اتنے قریب ہو اور وہ کام کر سکے۔۔۔

اسکے گرد مضبوط بازوؤں کا حصار بنائے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح وجدان کی آنکھوں میں خماری اُترنے لگی۔۔۔

وہی بات جس کو میں روز آپ سے کرتی ہوں، مگر آپ مجھے جواب نہیں دیتے۔۔۔

وجی پلیز مت تڑپائیں نا!!

اب تو ہماری شادی کو اتنا ٹائم ہو گیا ہے، اب تو میں کوئی بھی بچکانہ حرکت نہیں کرتی، پھر بھی آپ میری بات کیوں نہیں مان رہے؟؟

آج پھر منت وہی بات کر رہی تھی جس سے وجدان ہمیشہ دور بھاگتا تھا۔۔۔

منت ہم کسی اور ٹاپک پر کیوں بات نہیں کر سکتے؟؟

کیوں میری جان ہمیشہ تمہاری سوئی اسی بات پر اڑ جاتی ہے؟؟

میں تم سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتا ہوں مگر تم جب بھی میرے قریب آتی ہو تمہارے پاس صرف ایک ہی بات ہوتی ہے۔۔۔۔

وجی یہ کوئی معمولی سی بات تو نہیں۔۔۔

ماں بننا ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے اور جب شوہر اتنا پیار کرنے والا ہو پھر تو یہ خواب اور بھی خوبصورت لگنے لگتا ہے۔۔۔

میرا دل چاہتا ہے کہ ہمارا بے بی ہمارے درمیان ہو ہم دونوں اس کی کیئر کریں۔۔۔
آپ سوچیں تو سہی جب وہ آپ کو اپنی توتلی زبان میں بابا کہہ کر بلائے گا تو آپ کی دن بھر کی تھکن اُتر جائے گی۔۔۔۔

منت کے چہرے پر کس قدر خوشی تھی بچے کی باتیں کرتے ہوئے۔۔۔
اگر وجدان کے بس میں ہوتا تو وہ یہ خوشی کب کی اس کی جھولی میں ڈال چکا ہوتا۔۔۔۔
کبھی کبھی انسان قدرت کے سامنے اتنا بے بس اور مجبور ہوتا ہے کہ چاہ کر بھی وہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔
جیسے وجدان مجبور تھا منت کی تڑپ اسے نظر آتی تھی، مگر وہ منت کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔
وہ تو منت کو بتا کر دُکھ بھی نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔۔
پاگل لڑکی دن رات اپنے بچے کی خواب سجاتی تھی اسے کیسے بتاتا کہ خدا نے اسے اس خوشی سے ہمیشہ کے لیے محروم رکھا تھا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح خاموش ہو گئے ہیں کوئی جواب نہیں دیں گے؟؟

وجی آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟؟

وہ جھنجھلا جاتی تھی جب وجدان بالکل خاموش ہو جاتا۔۔۔

آج بھی وجدان خاموش ہو گیا تھا۔۔وہ اسے کیا جواب دیتا۔۔وہ کبھی بھی منت کو حقیقت نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ حقیقت بہت زیادہ دل دہلا دینے والی تھی منت اس حقیقت کو کبھی سہ نہیں پائے گی یہ بات وجدان بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔سب کچھ جانتے ہوئے کیسے منت کو آگ کی لپٹوں میں اسے جلنے کے لیے چھوڑ دیتا۔۔۔۔

وجی اب تو مجھے ایسا لگنے لگا ہے کہ شاید آپ مجھے اس قابل نہیں سمجھتے کہ میں آپ کے بچے کی ماں بن سکوں!!

میں اس لائق نہیں، میں جانتی ہوں میں عقلمند نہیں،اسی لیے آپ ماں بننے کی ذمہ داری مجھے نہیں دینا چاہتے۔۔۔

اس کی پلکیں بھیگ گئی۔۔پلکوں پر شبنمی قطرے دیکھ کر وجدان تڑپ گیا تھا۔۔۔

منت تم پاگل ہو تمہیں کیوں میرا پیار نظر نہیں آتا، کیوں تم میرے پیار کو ہمیشہ ممتا کے ترازو میں رکھ کر تولتی ہو اور ہمیشہ میرے پیار کا وزن بہت کم ہو جاتا ہے۔۔

میری بات سنو یو جھٹپٹا کر میری قید سے آزاد ہونے کی کوشش مت کیا کرو منت!!

منت جو غصے سے اُٹھ کر جا رہی تھی وجدان واپس اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔۔۔۔

یارِ وجدان رو کر تم مجھ پر ظلم کرتی ہو!!

تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

پھر بھی تم مجھے تکلیف دینے کے لیے ہمیشہ روتی ہو۔۔۔

اس کی آنکھوں پر لب رکھتے ہوئے ہر قطرے کو وجدان اپنے لبوں سے چنتے ہوئے پی رہا تھا۔۔

وجی جب اتنا پیار کرتے ہیں تو کیوں میری بات مان نہیں لیتے؟؟

میں نہیں چاہتا کہ میرے پیار میں کوئی حصے دار پیدا تمہارا پیار صرف میرا ہے۔۔۔

وجی ہزاروں لوگوں کے بچے ہوتے ہیں اب ہر کسی کے بچے ہوتے ہیں تو کیا ان میں پیار ختم ہو جاتا ہے؟؟

کیا ہمارے ماں باپ میں پیار نہیں تھا؟؟
اگر وہ ایسی سوچ رکھتے تو ہم کبھی دنیا میں آتے!!
منت وجدان کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے آس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ شاید وجدان اس کی بات مان جائے----

منت کیا میں تمہارے لئے کافی نہیں ہوں؟؟
کیوں تمہیں اتنی شدت سے بچے کی چاہت ہے!!
ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے کافی ہیں!!
کیوں تم یہ ضد چھوڑ نہیں دیتی؟؟

وجی یہ ضد نہیں ہے آپ کو پتہ ہے میرے ساتھ میری جتنی فرینڈز کی شادی ہوئی ہے سب کے پاس بیبیز ہیں---

میری فرینڈز مجھ سے پوچھتی ہے کیا میرا شوہر مجھ سے پیار نہیں کرتا!!

واٹ ربش!!

تم اس طرح کی فضول لڑکیوں سے بات مت کیا کرو۔۔۔

کیا شوہر کا پیار ثابت کرنے کے لیے بچہ پیدا کرنا ضروری ہے؟؟

ہاں ضروری ہے۔۔۔

دنیا میں آپ شاید واحد ایسے شخص ہیں جس کو اولاد کی خواہش نہیں!!

میری دوستوں کے ہسبینڈ کو شادی کے ایک دو مہینے کے بعد ہی بچے کے لیے ڈیسائیڈ۔۔۔۔

منت مجھے زبان درازی پسند نہیں۔۔۔منت کی چیخنے والی اونچی آواز پر وجدان کا لہجہ سخت ہوا۔۔۔

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی!!

نا بات ہو گی نا زبان درازی کی آپ کو شکایت ہو گی۔۔۔

وہ اُٹھ کر روم سے باہر چلی گئی۔۔۔وجدان نے روکا نہیں تھا۔۔۔

روک کیا کرتا، بچہ منت کی ضد بن چکا تھا۔۔۔۔

اور وجدان چاہ کر بھی اس کی اس واش کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وجدان بچے کے مدے پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔
منت بچے کے سوا کسی اور مدے پر بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وجدان منت کی محبت کے لیے ترسنے لگا تھا۔۔۔بات کا اختتام ایسے ہی ہوتا تھا۔۔۔یا تو منت روتے ہوئے سو جاتی یا روم سے چلی جاتی تھی۔۔۔
زندگی ویران سی لگنے لگی تھی۔۔۔وجدان واپس لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرنے لگا تھا۔۔۔
مگر دماغ منت کی طرف ہی لگا ہوا تھا، جانتا تھا کہ وہ کہیں کونے میں جا کر رو رہی ہو گی۔۔۔
کچھ دیر بے دھانی سے فائل بناتا رہا مگر اپنے دماغ کو منت کی طرف سے نہ ہٹا سکا۔۔۔ لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے روم سے باہر نکل گیا۔۔۔جانتا تھا کہ منت اسے کہاں ملے گی۔۔۔
منت جب بھی رونے کے لیے جگہ ڈھونڈتی تو سیدھی ٹیرس پر جاتی تھی تاکہ اسے کوئی اور دیکھ نہ سکے۔۔۔۔

وجدان کے قدموں کا رخ سیدھا ٹیرس کی جانب تھا۔۔۔

وہ کیسے اسے رونے کے لیے اکیلا چھوڑ دیتا۔۔۔

آج سے پہلے وجدان نے کبھی خود کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

....

وجدان کی اُمید کے مطابق وہ بیٹھی ہوئی سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

منت تم کیوں میرے لیے کڑی آزمائش بن رہی ہو؟؟

کیوں نہیں تم میری بات کو سمجھتی؟؟

اُٹھو روم میں چلو میرے ساتھ۔۔۔۔

وجدان نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کھڑا کرنا چاہا۔۔۔

مجھے نہیں آپ کے ساتھ جانا کم سے کم مجھے میری مرضی سے رو تو لینے دیا کریں، جب آپ میری بات مان نہیں سکتے تو پھر مجھ پر چپ رہنے کی پابندیاں بھی مت عائد کیا کریں!!

منت پورے غصے سے بولی تھی ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے چھڑوانا چاہا جب کہ بھول گئی تھی کہ مقابل وجدان ورک ہے، چاہ کر بھی اپنا ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ سے چھڑوا نہیں سکی۔۔۔۔

وہ ٹیرس کے فرش پر ٹھنڈی زمین کے اوپر سردی میں بیٹھی ہوئی تھی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو چکے تھے۔۔۔۔

منت پیار کو یوں آزمایا نہیں جاتا، اگر تمہیں پیار کو آزمانے کا اتنا ہی شوق ہے تو اُٹھو میرے ساتھ چلو۔۔۔

آج میں تمہیں حقیقت سے پردہ اُٹھا کر دکھاتا ہوں۔۔۔۔

حقیقت سن کر نہ تو تمہاری آنکھوں میں آنسو آنے چاہیے اور نہ حقیقت روم سے باہر جانی چاہیے اگر ایسا ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

اس کے ہاتھ کو تھامے اسے کھڑا کیا اور تیز تیز قدموں سے اسے اپنے ساتھ روم میں لایا تھا۔۔۔

بیٹھو یہاں اور سنو حقیقت کیا ہے !!

بیڈ پر بٹھاتے ہوئے خود بھی اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

منت وجدان کے غصے والے لہجے سے ڈری ہوئی تھی۔۔۔ اسے اب وجدان کے غصے والے لہجے کی عادت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

وجدان اس سے کبھی ناراض نہیں ہوتا تھا، کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ہمیشہ اسے پلکوں پر تو بیٹھائے رکھتا تھا۔۔۔

منت کو عادت ہو چکی تھی کہ وہ وجدان سے اپنی ہر بات منوا سکتی ہے، اسے غرور تھا اس بات کا کہ وجدان اس کی کوئی بھی بات نہیں ٹال سکتا۔۔۔

ایسے میں جب وہ بچے والی بات نہیں مانتا تھا تو نہ چاہتے ہوئے بھی منت کو غصہ آجاتا تھا۔۔۔

وہ بہت پریشان ہو کر سوالیہ نظروں سے وجدان کی جانب دیکھ رہی تھی کہ وجدان سے کیا بتانے والا ہے۔۔۔

میں کبھی باپ نہیں بن سکتا میری میڈیکل رپورٹ میں یہ صاف لکھا ہوا ہے چاہو تو دکھا دیتا ہوں!!
بتاؤ کیسے دوں تمہیں ماں بننے کی خوشی؟؟
یہ بات میں نے آج تک کسی کو نہیں بتائی تمہیں بھی نہیں بتانا چاہتا تھا مگر تم تو میرے سر کا درد بنی ہوئی ہو۔۔۔

وجی آپ کیا کہہ رہے ہیں منت کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آگئے تھے۔۔۔

حقیقت بتا رہا ہوں کیوں اب حقیقت برداشت نہیں ہو رہی تم سے؟؟
چھوڑ دو مجھے کیونکہ میں تمہیں یہ خوشی نہیں دے سکتا!!

وجی۔۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا کہہ رہے ہیں آپ کو اندازہ بھی ہے ؟؟

میں آپ کو کیسے چھوڑ سکتی ہوں!!

چلاتے ہوئے وجی کے سینے سے سر لگائے کمر میں ہاتھ ڈالے چپک گئی تھی۔۔۔۔

آپ میری جان ہیں آپ میری زندگی ہیں کیسے کہہ دیا آپ نے کہ میں آپ کو چھوڑ دوں مجھے نہیں چاہیے بچہ کبھی نہیں چاہیے۔۔۔مجھے آپ چاہیے ہمیشہ چاہیے۔

مگر تمہیں تو تمہارا بے بی چاہیے نا، تم تو بے بی سے پیار کرتی ہو اور میں تمہیں بے بی دے نہیں سکتا منت۔۔۔

تو تمہیں مجھے چھوڑنا پڑے گا نا؟؟

وجی بس کر دیں خدا کے لیے میں مر جاؤں گی اگر آپ نے دوبارہ اپنے منہ سے چھوڑنے والی بات کی تو!!

اگر یہ بات آپ مجھے پہلے بتا دیتے تو میں خدا کی قسم کبھی دوبارہ بچے کا ذکر بھی نہیں کرتی---

میں ڈرتا تھا کہ کہیں غلطی سے بھی تمہارے منہ سے یہ بات نکل گئی تو، میں مرد ہوں مجھ سے برداشت نہیں ہوگا کہ کوئی مجھے رحم کی نظر سے دیکھے---

میں پاگل ہوں جو آپ کی بات کسی کو بتاؤں گی، یہ ہم دونوں کی بات ہے اور ہم تک رہے گی---
میں کبھی یہ راز کسی کو نہیں بتاؤں گی---اور نہ ہی بچے کا ذکر کروں گی کہ کسی کو باتیں منانے کا موقع ملے---

وجدان کے سینے پر سر رکھ کے روتے ہوئے اس نے چہرہ اُٹھایا تھا---
کالر کو ہاتھ سے سائیڈ پر کرتے ہوئے لب وجدان کی گردن پر رکھ کر محبت سے چوم لیا---
وجدان کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اُتری جس کو اس نے فوراً سے انگلی کے پورے سے صاف کر دیا----
وجدان نے یہ بات بہت سوچ سمجھ کر کی تھی جانتا تھا کہ منت کی نسوں میں اس کا پیار خون کی طرح دوڑتا ہے---

وجدان کی محبت کے سامنے منت ہر چیز کو ٹھکرا سکتی ہے پھر چاہے خود کی اولاد ہی کیوں نہ ہو۔۔

اور منت کی تڑپ دیکھ کر اس کا ایمان اپنی محبت پر اور بھی پختہ ہو گیا۔۔۔

کیسے بتاؤں منت مجھے تم سے جھوٹ بولنا پڑ رہا ہے۔۔ کیونکہ سچ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔۔ میں جانتا ہوں کہ میرا سچ تمہیں ہمت دے گا۔۔ میرے سچ کو چھپانے کے لیے تم اپنی جان لگا دو گی اور صبر بھی کر جاؤ گی۔۔۔

اور تمہارا اپنا سچ تمہیں توڑ دے گا۔۔ تم سچ کو کبھی چھپاؤ گی نہیں۔۔۔ میں اپنے یار کو ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

دل میں سوچ کر آنکھیں بند کیے منت کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔

مجھے معاف کر دیں آج کے بعد میں کبھی بے بی کی بات نہیں کروں گی۔۔۔

آپ ہیں، میں ہوں، ہمارا رشتہ مکمل ہے مجھے آپ کے پیار کے سوا کچھ نہیں چاہیے۔۔۔

اور آپ نے اس بات کی ذرا سی بھی ٹینشن نہیں لینی۔۔۔

آپ نے کیسے سوچ لیا کہ آپ میں کمی ہے تو میں آپ کا ساتھ چھوڑ دوں گی۔۔۔۔۔۔

اگر خدانخواستہ یہ کمی مجھ میں ہوتی تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیتے؟؟

نہیں نا!!

تو میرا پیار آپ کے پیار سے کم نہیں ہے۔۔۔۔۔

وجدان کے لب مسکرا رہے تھے اپنے یار کی باتیں سن کر۔۔۔۔۔۔

منت پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ریلیکس ہو جاؤ اتنا ایکسٹرا پروٹوکول دو گی تو جس کو نہیں بھی پتہ اس کو بھی پتہ چل جائے گا کہ تمہارا وجی کبھی باپ نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔

منت جو کب سے وجدان کے سینے میں سر چھپائے ہوئے ہاتھ کو نرمی سے چہرے پر رکھے ہوئے سہلا رہی تھی، اس کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

وجدان کو اس کی حالت دیکھ کر دُکھ بھی ہو رہا تھا کہ وہ کس قدر پریشان ہے۔۔۔۔

مگر دل کو سکون بھی تھا کہ اپنے وجی کے پیار میں یہ دُکھ وہ برداشت کر لے گی، مگر اپنا سن کر وہ ٹوٹ جاتی، وجدان کے دل کو سکون تھا کہ اُس نے اپنے یار کو ٹوٹنے سے بچا لیا۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے کہ کبھی کسی کو پتہ چلے!!

میں کبھی کسی کو پتہ نہیں چلنے دوں گی!!

یہ بات آپ کے اور میرے بیچ میں ہی رہے گی!!

میرے وجی کی وہی ٹھاٹ رہے گی جو ہمیشہ سے ہے!!

اس نے جلدی سے اپنے وجی کی عزت کی خاطر آنسو بھی صاف کر لیے اور خود کو کمفرٹیبل فیل بھی کروا دیا۔۔۔۔۔

چہرے پر ہلکی سی سمائل بکھیرے وجی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہائے رے!! یارِ وجدان ایسے تو نہیں وجدان تمہارے عشق میں پاگل ہو گیا!!

جب جب تمہیں دیکھتا ہوں پہلے سے زیادہ عشق ہو جاتا ہے!!

اس کے خوبصورت چہرے کو پیار سے دیکھتے ہوئے وجدان دل میں سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔ وجدان خود کو دنیا کا خوش قسمت انسان سمجھتا تھا، جس کے نصیب میں منت لکھی ہوئی ہے وہ منت جس کو اس نے تب چاہا جب اسے محبت کا مطلب بھی پوری طرح پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

پیار بھری نظروں سے وجدان اسے اپنے سینے پر لٹائے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ اپنی باہوں کے حصار میں لے کر محبت سے لبوں پر لب رکھ کر چوم لیا۔۔۔

اتنا پیار کرتی ہو مجھ سے ؟؟

نہیں اس سے بہت زیادہ پیار کرتی ہوں !!
وہ ہاتھوں کو پھیلا کر پوری ایمانداری سے بتا رہی تھی۔۔۔

وجی آپ میرے لیے کیا ہیں مجھے بول کر بتانا نہیں آتا۔۔
سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے وجدان کے سینے کے بالوں سے کھیلتے ہوئے اس کے چہرے پر کتنی معصومیت تھی۔۔۔

اسی معصومیت کا تو وجدان دیوانہ تھا، اسی معصومیت نے تو کبھی وجدان کا دل اور کہیں لگنے ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

منت آج کل کی لڑکیوں سے بہت مختلف تھی اس میں چالاکیاں نہیں تھیں وہ صرف زندگی کو اتنا ہی دیکھتی، جتنی کی اس کو ضرورت تھی۔۔۔۔۔

منت نے اپنی دنیا وجدان کے ارد گرد ہی بنا رکھی تھی۔۔۔

اس سے دور کا تو وہ سوچتی ہی نہیں تھی۔۔۔

چلو پھر پیار کرنے کا ٹائم ہو چکا ہے تھوڑا پیار کر لیتے ہیں۔۔۔

وجدان شرارتی انداز سے مسکرایا مسکرا دیا۔۔۔

منت کی قربت کا سوچ کر ہی وجدان کی آنکھوں میں چمک آجاتی تھی۔۔۔

وجی۔۔۔۔

جی وجی کی جان!!

اگر آپ مجھے یوں رات کو تنگ نہ کیا کریں تو آپ نہ اس دنیا کے بیسٹ ہسبینڈ ہیں!!

ہلکا سا مسکراتے ہوئے منت نے وجی کے ہونٹوں کو انگلی سے رب کرتے ہوئے کہا----

وہ اس کے سینے پر لیٹی ہوئی پورے حق سے وجی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی---

یارِ وجدان---

جی!!

اگر تم میرے پیار کا احترام کرو اور میری شدتوں کو خوشی خوشی قبول کر لیا کرو تو تم بھی اس دنیا کی بیسٹ بیوی ہو!!

مگر نہیں تمہیں تو اپنی یہ چونچ ضرور میرے پیار کے لمحوں میں اٹکانی ہوتی ہے---

اس کے ہونٹوں کو پانچوں انگلیوں میں دباتے ہوئے دلفریب انداز سے کہا----

تو میرے چونچ اٹکانے سے کون سا آپ میری بات مان لیتے ہیں آپ وہی کرتے ہیں جو آپ کو کرنا ہوتا ہے----

ہم یہ بات تو ٹھیک ہے اور میں ہمیشہ وہی کروں گا جو میں کرنا چاہتا ہوں!!
چہرے پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے شوخ انداز سے بول رہا تھا۔۔۔

میرا دل تو ہمیشہ اپنے یار کو پیار کرنے کو کرتا ہے، کیا کروں میرا یار ہے ہی اتنا خوبصورت کہ اس کو جتنا پیار کیا جائے کم ہے۔۔۔۔
وجدان کروٹ لیتا ہوا اس کے اوپر لیٹ گیا۔۔۔

وجی۔۔۔۔یہ نہ کیا کریں قسم سے آپ بہت بھاری ہیں میری سانس رک جاتی ہے۔۔۔۔

یارِ وجدان ایسے نہ کیا کرو یار ہر بات میں پابندیاں!!
ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر قید کروں تب آپ کی سانس رک جاتی ہے!!
اوپر لیٹوں تو بھی سانس رک جاتی ہے!!
تھوڑا سا برداشت کرنا سیکھیں۔۔۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔۔

اس وقت کون ہے یار!!

وجدان نے غصے سے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔

کون!!

وجدان بھائی آپ کو بڑی بی بی جی بلا رہی ہیں!!

یہ سکینہ کی آواز تھی اور بڑی بی بی جی سے مراد وجدان کی ماں ثریا بیگم۔۔۔۔۔۔

ان سے کہیں آرہا ہوں!!

وجدان کو یوں اپنے جذباتوں کو ادھورا چھوڑ کر جانا بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔

مگر اس وقت حکم ماں کا تھا تو یہ ماننا بھی ضروری تھا۔۔۔۔

میں امی کی بات سن کر آرہا ہوں!!

خبردار اگر میرے آنے سے پہلے تم نے سونے کی کوشش کی جان نکال لوں گا!!

پنکھڑیوں کو لبوں سے چوم کر کھڑا ہوا، دو ہی قدم چلا کہ پیچھے واپس پلٹا اور منت کی پنکھڑیوں کو قید کیے گہری کس کرتے ہوئے واپس اُٹھا۔۔۔۔

میرا انتظار کرنا میں ابھی آتا ہوں!!

انگلی اُٹھا کر وارننگ دیتے ہوئے روم سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

وجی آپ جیسا شوہر خدا ہر لڑکی کو دے!!

آپ دنیا کے بیسٹ شوہر ہیں!!

آپ میری کسی نیکی کا صلہ ہو جو خدا نے مجھے بن مانگے دے دیا!!

وجدان کے بارے میں سوچتے ہوئے منت کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔۔

کاش ہم دونوں کا پیار اسا بے بی ہوتا جو آپ کو بابا اور مجھے ماما کہتا۔۔۔

میں کتنی بد قسمت ہوں جو کبھی آپ کی اولاد کو اپنے ہاتھوں میں کھلا نہیں سکتی، مگر میں ایسا کیوں سوچ رہی ہوں!!

کوئی بات نہیں اللہ تعالی آپ کو تندرستی صحت والی زندگی عطا فرمائے، آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں، مجھے اور کچھ نہیں چاہیے وہ اپنے خیالات کو جھٹکتے ہوئے اللہ کی شکر گزار تھی کہ اس کا وجی اس کے ساتھ ہے۔۔۔

کافی دیر وجدان کا انتظار کرتی رہی مگر وجدان نہیں آیا تو کب اس کی آنکھ لگ گئی اس سے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

....

جی امی جان آپ نے مجھے بلایا۔۔۔

جی۔۔۔

وجدان کو اپنی ماں کا موڈ تھوڑا آف لگ رہا تھا، چوہدری ریاض ورک بھی بیڈ پر لیٹے ہوئے موبائل پر کچھ دیکھ رہے تھے۔۔۔

تاثرات ان کے بھی کچھ اچھے نہیں لگ رہے تھے مطلب کہ موڈ آف تھا دونوں کا۔۔۔۔

کیا بات ہے مجھے کیوں لگتا ہے کہ کمرے کا ماحول تھوڑا گرم ہے!!

اپنی ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے وجدان نے ماحول کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔۔۔

ہمارا تو بالکل ٹھیک ہے اپنی ماں سے پوچھو ان کا ماحول اور موڈ دونوں ہی گرم ہیں!!

وجدان کے بابا وجدان سے بول کر واپس موبائل پر بزی ہو گئے ثریا بیگم نے غصے بھری نظروں سے وجدان کے بابا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آپ کبھی میرا ساتھ نہیں دے سکتے ہمیشہ بس ٹونٹ کرنا آتا ہے آپ کو!!

خدا گواہ ہے ثریا بیگم ہم نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا مگر آپ کو ہمارا ساتھ کچھ زیادہ پسند نہیں ہے!!

بابا، امی یہ کس قسم کی آج آپ باتیں کر رہے ہیں؟؟

خیریت تو ہے میں نے تو آپ کو کبھی ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا، آج اچانک کیا ہو گیا آپ کو!!

وجدان متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

وجدان مجھے تم سے بات کرنی تھی!!

جی امی میں حاضر ہوں!!

وجدان نے فرمانبرداری سے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑتے ہوئے یقین دہانی کروائی کہ وہ اپنی ماں کی بات سننے کے لیے تیار ہے۔۔۔۔

وجدان تم لوگوں نے اپنی مرضی سے اذلان کا رشتہ طے کر لیا ہے اپنی مرضی سے اگلے پانچ دن کے اندر ان کی شادی بھی کر دو گے!!
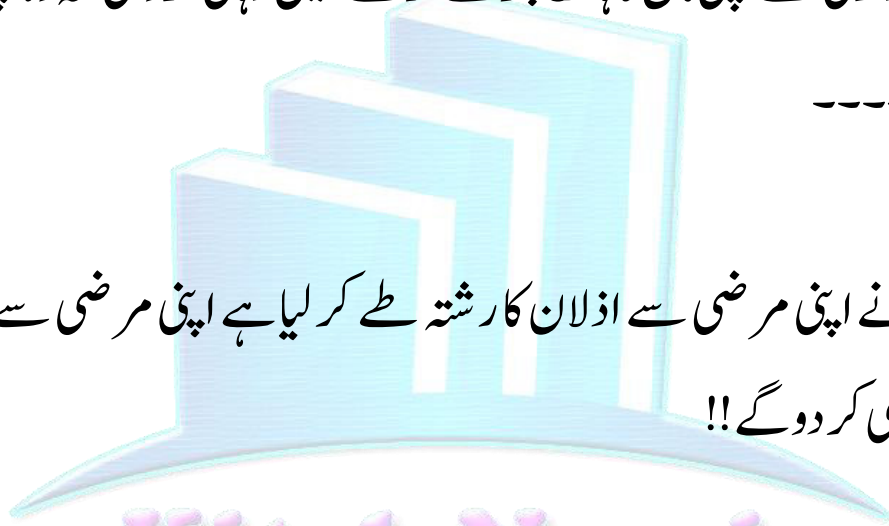
امی جان اس معاملے پر ہم پہلے بات کر چکے ہیں!!

جانتی ہوں میں کچھ اور کہنے کے مقصد سے تمہیں یہ یاد کروا رہی ہوں۔۔۔

جی بتائیں۔۔۔

تمہاری شادی کس شرط پر منت سے ہوئی تھی شاید تم وہ منت وہ شرط بھول چکے ہو، مگر میں نہیں بھولی۔۔۔

اب وہ شرط نبھانے کا ٹائم آ گیا ہے!!
میں ہر بات میں تم لوگوں کی منمانیاں نہیں ہونے دوں گی۔۔۔
ثریا بیگم کا انداز دو ٹوک تھا۔۔۔

امی جان اذلان کی شادی کے ساتھ شرط کا کیا تعلق ہے!!

تعلق ہے۔۔۔
بہت عرصہ ہو گیا تمہاری شادی کو مجھے بھی پوتے پوتی کی خواہش ہے۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ اب تم صحیح وقت دیکھ کر اپنی بیوی کو سچائی سے آگاہ کرو کہ وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی تاکہ میں تمہاری دوسری شادی کے لیے کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ سکوں۔۔۔۔

امی جان پلیز۔۔۔۔

میں منت کے ساتھ بہت خوش ہوں تو پھر آپ بھی بھول جائیں اس شرط کو!!

اُس وقت وہ شرط آپ نے زبردستی مجھ پر لازم کر دی تھی، میں تب بھی اس شرط کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

وجدان کا چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا۔۔۔لہجے میں ایک دم سختی آچکی تھی۔۔۔

وجدان تم جتنی مرضی دلیلیں دے لو میں تمہیں اس فیصلے سے بھاگنے نہیں دوں گی۔۔۔

اگر تم اس وقت دوسری شادی کی حامی نہ بھرتے تو میں پاگل نہیں تھی جو تمہاری شادی ایک بانجھ لڑکی سے کروا دیتی۔۔۔

امی جان پلیز۔۔۔۔

وہ بیوی ہے میری اس کے بارے میں الفاظ سوچ سمجھ کے بولیے آپ ماں ہیں میری۔۔۔

میرے ساتھ جو سلوک کریں مجھے منظور ہو گا، چاہے تو قدموں میں بٹھا کر جوتے ماریں یا میری جان لے لیں اُف نہیں کروں گا، مجھ پر پورا حق ہے آپ کا۔۔۔۔

آپ میری جنت ہیں!!

مگر منت کے لیے اس طرح کے الفاظ مت استعمال کریں جو میں برداشت نہ کر سکوں!!

وجدان کے دل کو چیر گیا تھا اس کی ماں کا منت کو بانجھ کہنا۔۔

ثریا بیگم کیوں بچوں کی زندگی میں زہر گھول رہی ہو!!

جب وہ اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن ہے تو ان کو آگے کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ ان کو کرنے دو!!

یہی بات پہ پچھلے دو گھنٹوں سے تمہیں سمجھا رہا ہوں، مگر تم ضدی عورت میری بات ماننے کو تیار نہیں ہو۔۔۔

ماں بیٹے کے بیچ میں تلخ کلامی ہونے لگی تو وجدان کے بابا فون سائیڈ پر رکھتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ گئے۔۔۔

میری ضد غیر ضروری نہیں ہے ریاض صاحب!!

میرا بیٹا ساری زندگی بے اولاد رہے میں ایسا ہر گز برداشت نہیں کروں گی۔۔۔

یہ فیصلہ تم اپنے بیٹے کو لینے دو اتنا سمجھدار ہے،وہ جو پنچایت میں بیٹھ کر فیصلہ کر سکتا ہے وہ اپنی زندگی کے بارے میں بھی فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے---

ریاض ورک کا لہجہ تلخ ہو گیا---

تو کیا ماں ہونے کے ناطے مجھے اپنے بچوں کا کوئی فیصلہ کرنے کا حق ہے یا نہیں؟؟

میرے دو ہی بیٹے ہیں نہ تو مجھے اذلان کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا حق تھا،اپنی مرضی سے رشتہ طے کر کے شادی کی تاریخ تک دے دی ہے---

اور نہ ہی مجھے اس نواب صاحب کی زندگی کے بارے میں سوچنے کا حق ہے---

اگر میں اس کی اولاد چاہتی ہوں تو اس میں غلط کیا ہے----

ایک بار باپ بیٹا مجھے یہ بتا دو!!

وجدان اپنے ماں باپ کے بیچ میں ہونے والی تلخ کلامی کو بڑے غور سے سن رہا تھا---

امی جان میری بات غور سے سنیں!!

وجدان نے معاملہ گرم ہوتے دیکھا تو اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے اپنی ماں کا ہاتھ تھام لیا---

امی جان میں منت کے ساتھ بہت پیار کرتا ہوں---

اگر میں کہوں کہ منت کے بغیر مجھ سے جیا نہیں جاتا تو یہ غلط نہ ہو گا--

میں منت کے ساتھ بہت خوش ہوں!!

مجھے میری زندگی مکمل لگتی ہے!!

پلیز اس شرط کو چھوڑ دیں، میں وہ شرط پوری نہیں کر سکتا--- آپ مجھے معاف کر دیں وجدان دونوں ہاتھ جوڑے بہت تحمل بھرے لہجے سے بول رہا تھا----

وجدان تمہیں یہ بات زیب نہیں دیتی، تم چوہدری وجدان ورک ہو، جو اپنے فیصلوں پر قائم رہنے کی وجہ سے مشہور ہے---

اور تم اپنی ماں سے کیے ہوئے وعدے کو نظر انداز کر رہے ہو مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی ثریا بیگم کا لہجہ مزید گرم ہونے لگا---

امی جان آپ مجھ سے میری جان مانگ لیں میں حاضر ہوں بس یہ مت کہیے میں نہیں کر سکتا!!

میں اگر چاہوں تب بھی مجھ سے منت کا دل نہیں توڑا جائے گا!!

وجدان اس میں دل توڑنے والی قون سی بات ہے وہ لڑکی کبھی ماں نہیں بن سکتی تم اسے جا کر یہ حقیقت بتاؤ تم نے دوسری شادی ضرورت کے لیے کرنی ہے دھوکا دینے کے لیے نہیں۔۔۔

ثریا بیگم اتنی سفاک مت بنو اگر اس بچی میں یہ کمی ہے تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تم خود ایک عورت ہو آسان نہیں ہوتا اپنے شوہر کو کسی کے ساتھ بانٹنا۔۔۔

مت کرو اس بچی پر اتنا ظلم کہ ہم پر خدا کا کہر نازل ہو جائے۔۔۔

میرے خیال سے آپ یہ فیصلہ ہم ماں بیٹے کے بیچ میں ہو جانے دیں۔۔۔

ٹھیک ہے کرو فیصلہ اور لاؤ گھر میں تباہی!!

اس بچی کی بد دعائیں اس گھر سے خوشیوں کو ختم کر دیں گی!!

اپنے ہی بیٹے اور بہو کی خوشیاں اس عورت سے برداشت نہیں ہو رہیں۔۔۔

مجھے تو کبھی کبھی سمجھ نہیں آتی اس کے دماغ میں کیا چلتا ہے۔۔۔

ریاض ورک غصے سے بڑبڑاتا ہوا روم سے اُٹھ کر چلا گیا۔۔۔

بولو وجدان کیا تم بھی اپنے بابا کی طرح مجھے نیچا دکھاؤ گے اور میرے فیصلے کی توہین کرو گے؟؟

امی جان یہاں بات توہین کی کہاں سے آگئی آپ میرے لیے محترم ہیں اور ہمیشہ رہیں گی!!

آپ ماں ہیں میری، آپ کے قدموں تلے میری جنت ہمیشہ رہے گی---
میں ہمیشہ آپ کا بیٹا ہی کہلاؤں گا---
چاہے میں پوری دنیا کیوں نہ فتح کر لوں-----
پوری دنیا جیت کر بھی میں آپ کا بیٹا ہی رہوں گا----
آپ کی توہین کے بارے میں میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا----

تو پھر مان جاؤ میری بات میں تمہاری دوسری شادی کر کے رہوں گی مجھے تمہاری اولاد چاہیے!!

امی جان مجھے معاف کر دیں میں شادی نہیں کر سکتا!!

منت میرے جینے کی وجہ ہے اور جب میں شادی کروں گا تو میری منت برداشت نہیں کر پائے گی!!

وہ میری وجہ سے خود کو کوئی نقصان پہنچائے، میں ایسا کوئی کام ہی نہیں کروں گا!!

انداز دو ٹوک اور فیصلہ کن تھا اس وقت وجدان کے اندر ایک بیٹا نہیں پنچایت میں فیصلہ کرنے والا چوہدری وجدان ورک بول رہا تھا جس کا انداز اٹل تھا۔۔

وجدان تم ماں کے ساتھ وعدہ خلافی کر رہے ہو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

امی جان کیوں آپ مجھ پر جہنم کی آگ لازم کر رہی ہیں؟؟
کیوں مجھے گناہوں کی دلدل میں دھکیل رہی ہیں؟؟
میں اپنی ماں سے وعدہ خلافی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا مگر امی جان میں شادی نہیں کر سکتا آپ کچھ بھی اور مجھ سے منوا لیں!!
وجدان نے نہ آج تک آپ کی کوئی بات ٹالی ہے نہ ٹالے گا بس ایک اس بات کو چھوڑ کر، یہ کرنا میرے بس میں نہیں۔۔۔

مجھے کچھ نہیں منوانا مجھے بس اپنی بیٹے کی اولاد چاہیے اگر تم اس لڑکی کو نہیں بتاؤ گے تو میں بتا دوں گی!!

امی جان آپ کو میری قسم!!

اگر آپ نے منت کے سامنے ایسی کوئی بات کی تو آپ اپنے بیٹے کا مرا ہوا منہ دیکھیں گی!!

ماں کو بلیک میل کر رہے ہو!!

وہ بھی اس لڑکی کے لیے جو زندگی میں کبھی تمہیں باپ بنانے کا سکھ نہیں دے سکتی، مجھے افسوس ہے کہ اس لڑکی کا پیار جیت گیا اور ماں کی ممتا ہار گئی!!

مجھے کیوں لگتا ہے کہ اس لڑکی کی اہمیت مجھ سے کہیں زیادہ ہے---

امی جان کیوں اپنا اور اس کا کمپیرزن کر رہی ہیں آپ دونوں میری زندگی کے بہت اہم حصے ہو---

آپ ماں ہیں میری، میرا سب سے قیمتی رشتہ، میری جنت ہیں آپ، آپ کا مقام سب سے اوپر ہے---

اور وہ بیوی ہے، میری محبت ہے، امی جان میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں، میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر---

اور اگر آپ میری زندگی میں کوئی لڑکی لے بھی آئی تو میں کبھی اس لڑکی کو نہ تو خوش رکھ پاؤں گا نہ اسے بیوی ہونے کے حقوق دے سکوں گا۔۔۔

معذرت کے ساتھ انتہائی بے شرمی والی بات کہنے جا رہا ہوں معاف کر دیجیے گا مگر آپ نے میرے پاس کوئی اور حل نہیں چھوڑا۔۔۔

جب اس لڑکی کو ہاتھ ہی نہیں لگاؤں گا تو اولاد کہاں سے آئے گی!!

میری نظریں صبح اُٹھتے منت کو دیکھنا چاہتیں ہیں، سوتے ہوئے منت مجھے اپنی نظروں کے سامنے نظر نہ آئے تو مجھے کمرہ اچھا نہیں لگتا!!

آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں!!

میں کبھی کسی لڑکی کو اپنی زندگی میں وہ مقام نہیں دے سکتا جو منت کا ہے!!

نظریں جھکائے دل کی پوری بات کہہ گیا تھا۔۔۔

تو بات صاف ہو گئی نا کہ تم ماں کی بات کو رد کر کے بیوی کو ترجیح دے رہے ہو۔۔۔

میں ایسا نہیں کر رہا میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معذرت کے ساتھ انکار کر رہا ہوں!!

وجدان اس سے آگے بات سننے کی ہمت نہیں رکھتا تھا، جانتا تھا کہ نہ تو وہ اپنی ماں کی بات مان سکتا ہے اور نہ اس کی ماں قدم پیچھے لے جانے کو تیار ہو گی۔۔۔۔

اس پہلے کہ معاملات مزید خراب نہ ہو اس کا وہاں سے جانا ہی بہتر تھا۔۔۔

جھٹکے سے وہاں سے اُٹھا اور سلام کرتا ہوا روم سے نکل گیا۔۔۔

جادو گرنیاں ہیں ماں بیٹیاں، ماں نے بھی تو میرے ساتھ ایسا ہی کیا جادو ٹونے کروا کر آصف کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنالیا، اور اب بیٹی آگئی ہے میری زندگی میں زہر گھولنے کے لیے۔۔۔۔۔

میرے شہزادے جیسے بیٹے کو یہ بانجھ لڑکی ہی ملنی تھی۔۔۔ پتہ نہیں کیا جادو کیا ہے کہ اتنا مضبوط مرد ہو کر میرے بیٹے کو اولاد کی چاہت نہیں ہے۔۔۔۔

وہ بڑبڑا کر کوستے ہوئے روم میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

....

بلاج۔۔۔بلاج۔۔۔بلاج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی ایسے کان میں کون چیختا ہے؟؟

ایسے گدھے گھوڑے بیچ کر کون سوتا ہے؟؟

میں سوتا ہوں اور روز ایسے ہی سویا کروں گا مگر تم مجھے پیار سے اُٹھایا کرنا جنگلی لڑکی!!
بلاج کان پر ہاتھ رکھ کر کان مسلتے ہوئے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔
بلاج کو حوریہ کی آواز سنائی دے رہی تھی جان بوجھ کر تنگ کرنے کے لیے آواز نہیں دے رہا تھا۔۔۔
پیار کے گہرے رنگوں میں کھوئے ہوئے کب دونوں کی آنکھ لگ گئی پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔
حوریہ کی آنکھ تو تب کھلی جب اسے کے پیٹ کے چوہے اندر اُدھم مچائے ہوئے کھانا مانگ رہے تھے۔۔۔

بلاج اسکی دھڑکنوں پر سر رکھے ہوئے پر سکون انداز سے سو رہا تھا، حور کے لب مسکرائے تھے بلاج کی پیار بھری شدتوں کو یاد کر کے۔۔۔۔

مگر جب اس نے بلاج کو اُٹھانا چاہا تو بلاج جان بوجھ کر ڈھیٹ بنا ہوا آواز نہیں دے رہا تھا۔۔۔

پھر وہ بھی حور تھی اسے ٹیڑوں کو سیدھا کرنا بہت اچھی طرح سے آتا تھا۔۔۔

اس نے کان پر لب رکھ کر زور سے چیختے ہوئے اس کا نام لیا تو بلاج کے کان کے پردے پھٹنے کو تھے تو بلاج کیسے نہیں اُٹھتا۔۔۔

میں۔۔۔۔اور آپ کو۔۔۔۔پیار سے اُٹھاؤں۔۔۔

کبھی نہیں میں تو ایسے ہی اُٹھاؤں گی!!

آپ نے کہا ہے کہ آپ کو حور ویسی ہی پسند ہے جیسی ہے۔۔۔

تو اصل حور یہ تو ایسی ہی ہے آپ یہ بات جانتے ہیں۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر اصلی بلاج کیسا ہے وہ تو تمہیں اندازہ ہو ہی گیا ہو گا!!

بلاج کے انداز میں بے باکی اور شوخ پن تھا، نظریں اس کے نازک سراپے تھی۔۔۔

حور بے بی ذرا مرر میں گردن سے دھڑکنوں کا نظارہ اچھی کر لینا۔۔۔۔۔

اگر پیار سے نہیں اُٹھاؤ گی تو روز ایسے خوبصورت نشانات کے لیے تیار رہنا۔۔۔۔۔

کان کی لو کو لبوں سے ہلکا سا کھینچتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر گیا، کانوں میں سرگوشیاں اُتارتے ہوئے نرم گرم لمس اس کے چہرے پر چھوڑ رہا تھا۔۔۔

دُشمنِ جاں کے لبوں میں اس قدر تپش تھی کہ حور کا چہرہ جلنے کی حد تک گرم ہو جاتا تھا جب وہ لمس چھوڑتا۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے پیار سے اُٹھا دیا کروں گی، ابھی زیادہ رومینٹک ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے!!

پلیز میرے اوپر سے اُٹھیں مجھے کھانا کھانا ہے!!

بلاج کی بگڑتی ہوئی ٹون کو دیکھ کر حور گھبرا کر ہار مانتے ہوئے بلاج کو کندھے سے پکڑ کر ہلاتی ہوئی ہوش کی دنیا میں واپس لائی تھی۔۔۔

مجھے کھالو!!

سرگوشی میں بولا۔۔۔

کان پر اس کے لبوں کی گرمی کو محسوس کرتی ہوئے حور مسکراتے لبوں سے شرما گئی۔۔۔

نہیں جی میں آپ کو ہضم نہیں کر سکتی!!

ہضم تو کر گئی ہو حور بی بی!!

بے باکی سے اس کی بات کو اور ہی رنگ دے گیا تھا۔۔۔

بلاج۔۔۔

حور شرم سے آنکھیں بند کرتے ہوئے بلاج کا نام لے کر چیخی تھی۔۔۔

بولو بے بی غلط تو نہیں کہہ رہا ہضم تو تم نے مجھے کر لیا ہے، نہیں تو ایک بار اور ٹرائی کر کے دکھاؤں!!

لبوں کو لبوں سے بار بار ٹچ کر کے چومتے ہوئے اسے شرم سے لال کیے ہوئے تھا حور کانوں کی لو تک سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

بہت ہی بے شرم ہے آپ!!

کمال ہے یار اتنی محنت کے بعد تم مجھے صرف اتنا ہی جان سکی ہو!!

بس اتنی سی تعریف میں بالکل خوش نہیں ہوا!!

حورے بی جتنی میں نے محنت کی ہے میری تعریف اس سے بہت زیادہ بنتی ہے، کرو ورنہ میں کسی اور طریقے سے تمہارے منہ سے تعریف اُگلوالوں گا۔۔۔

وہ شوخ ہوتا ہوا بے باکی سے اس کی بے لباس چادر میں لپٹی ہوئی دھڑکنوں پر جھکنے لگا تھا۔۔۔

نن۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔۔

کیا۔۔نن۔۔ نہیں۔۔۔

مجھے اپنی پراپرٹی کے قریب جانے کے لیے تمہاری نن۔۔ نہیں کی ضرورت نہیں ہے!!

ہماری شادی سے لے کر اب تک بہت عیش کر لی حورے بی۔۔ مگر اس سے زیادہ عیش کرنے کے بارے میں مت سوچنا۔۔۔۔

بلاج پلیز مجھے کھانا کھانا ہے مجھے بہت بھوک لگی ہے!!

حور بلاج کی سخت شدتوں کے ڈر اور پیٹ میں دوڑتے ہوئے چوہوں کی بھوک سے بچوں کی طرح ہونٹ باہر نکال کر پھس پھس کر کے مصنوعی رونے لگی۔۔۔۔

چل اُٹھ ڈرامے باز تمہیں کھانا کھلاؤں!!

بلاج کی ہنسی چھوٹ گئی حور کو بچوں کی طرح ہونٹ باہر نکال کے مصنوئی روتے دیکھ کر۔۔۔۔

حور اجازت ملتے ہی چادر کو اپنے گرد لپیٹتی ہوئی جلدی سے چپل پہن کر واش روم کی جانب بھاگی۔۔۔

حور بے بی یہ تو لیتی جاؤ اس کو دیکھ دیکھ میں پھر سے بہک جاؤں گا۔۔۔

بلاج کی آواز پر حور نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔وہ بلیک کلر کے بلاؤز کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہوا میں لہرا رہا تھا۔۔۔۔

لبوں پر بے باک سی شرارتی مسکراہٹ سجائے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہا تھا۔۔

بہت ہی بے شرم ہو بلاج۔۔۔۔

حور شرم سے لال ہوتی ہوئی رخ واپس پلٹتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔۔۔

تھینک یو سو مچ اتنا پیارا نام دینے کے لیے!!

حور بے بی کہو تو فریش ہونے میں تمہاری ہیلپ کر دوں!!

جی نہیں جتنی ہیلپ آپ نے میری کرنی تھی کر دی۔۔۔

آپ کی ہیلپ آپ کو مبارک ہو اُٹھ کر کھانے کا انتظام کریں مجھے بہت بھوک لگی ہے ورنہ باہر آ کر سچ میں میں نے آپ کو ہی کھا جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ اونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

پھر تو میں کھانے کا انتظام ہر گز نہیں کروں گا زہے نصیب اگر تم باہر آ کر مجھے کھاؤ تو میں بالکل ریڈی بیٹھا ہوں۔۔۔۔

بلاج میں نے جتنا سوچا تھا تم اس سے کہیں زیادہ بے شرم ہو۔۔۔۔۔

او مائی گاڈ حور تم میرے بارے میں سوچتی بھی تھی۔۔۔ مطلب کہ آگ دونوں طرف برابر لگی ہوئی تھی صرف منہ سے نہیں بولتے تھے۔۔۔۔۔

بلاج۔۔۔۔۔

جی حور۔۔۔۔ کھولو دروازہ میں ابھی اندر آیا۔۔۔

قسم سے اگر اور کچھ کہا تو میں نے تمہارا خون پی جانا ہے۔۔۔۔۔

قسم کھاؤ اپنی بات سے مکرو گی تو نہیں۔۔۔
وہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے حور کو خاموش کروا گیا۔۔۔

حور کے پاس اس کی باتوں کے جواب نہیں تھے۔۔۔ یہ بلاج کا کون سا روپ تھا جس کو آج تک حور دیکھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔

شاور لیتے ہوئے بلاج کے بارے میں مسلسل سوچ رہی تھی۔۔۔ٹاول سے خود کو پونچھتے ہوئے اپنے ہی وجود پر چھوٹے چھوٹے دھبوں کو دیکھ ہوئی شرما کر جلدی سے کپڑے پہننے لگی۔۔۔

اتنی دیر کون لگاتا ہے نہانے میں۔۔۔

افف اللہ بلاج آپ نے تو میری جان ہی نکال دی ہے۔۔۔
دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے حور نے لمبی لمبی دو سانسیں لی۔۔۔

ٹاول سے سر کو خشک کرتے ہوئے وہ بلاج کے خیالوں میں بے دھیانی سے باہر نکلی تو بلاج سامنے ہی دروازے کی دیوار پر ہاتھ رکھ کے کھڑا تھا۔۔جسے اچانک سامنے دیکھ کر وہ ڈر گئی۔۔۔۔۔۔۔

جان تو میں رات سے نکال رہا ہوں مگر تمہاری جان نکل کہاں رہی ہے بہت سخت جان ہو!!
آنکھ کو دباتے ہوئے اسے شرم سے لال کر گیا۔۔۔

بہت بے شرم ہو۔۔۔

آپ کو کوئی اور بات نہیں آتی۔۔۔۔

وہ شرم سے نظریں اِدھر اُدھر کرتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کر گئی۔۔۔

نہیں ان باتوں کا مزہ ہی کچھ اور ہے، اپنی بیوی سے ایسی ہی باتیں کی جاتی ہیں۔۔۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

حور کے گیلے بالوں سے پانی کی چھینٹیں بلاج کے چہرے پر پڑیں۔۔۔

بلاج اس کے بالوں کی خوشبو سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔

جا کر فریش ہو جائیں۔۔۔ تا کہ ہم کچھ کھا سکیں۔۔۔۔

کہیں بھوک سے مر گئے تو لوگ سوچیں گے پتہ نہیں ایسا کونسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ لڑکا اور لڑکی مرے ہوئے روم سے نکالے گئے ہیں۔۔۔۔

چہرہ اس سے دور کرتے ہوئے اسے ہوش دلا کر ہنس دی۔۔۔

سوچو اگر ایسا سچ میں ہو جائے تو ہم کل کی ہیڈ لائن کے فرنٹ پیج میں آئیں گے۔۔۔۔

دو پیار کرنے والے پیار کرتے کرتے عشق کی ندی میں بہہ کر روم میں مردہ حالت میں پائے گئے ہیں۔۔۔

بلاج نے دونوں ہاتھ پھیلا کر پورا اسکرین پلے والا سٹائل کر کے دکھایا حور کی ہنسی چھوٹ گئی تھی بلاج کی ہیڈ لائن سن کر۔۔۔

جا کر فریش ہو جائیں میں آپ کے کپڑے نکالتی ہوں مجھے کسی ہیڈ لائن کا حصہ نہیں بننا۔۔۔

آپ کی مشہوری آپ کو مبارک ہو۔۔۔

مجھے تو آپ کے ساتھ جینا ہے اور ایک خوبصورت سی زندگی بسر کرنی ہے۔۔

او کے ہور بے بی اس کی گال پر لب رکھ کر چومتے ہوئے آخر کار بلاج واش روم کا دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

حور۔۔۔

اب کیا ہے---

اگر ایک بار اور شاور لینے کا موڈ ہو رہا ہو تو میری طرف سے کھلی چھوٹ ہے----

جی نہیں----
میرا دماغ بالکل اپنے ٹھکانے پر ہے آپ خود ہی لیں شاور---
وہ ہنستے ہوئے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی----

آج دونوں کو زندگی حسین لگ رہی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اتنے خوش بھی ہو سکتے ہیں ایسا تو اُنہوں نے شاید کبھی زندگی میں سوچا بھی نہیں تھا-----

....

براق گہری نیند میں سو رہا تھا جب اس کی آنکھ فون کی بیل پر کھلی ۔۔۔

فجر کی نیند خراب نہ ہو براق نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا فون اُٹھایا ایک نظر فجر کے چہرے پر ڈالی جو اس کی آغوش میں بہت گہری نیند میں سو رہی تھی ۔۔۔۔۔

فون پر جگمگاتے ہوئے نمبر کو دیکھ پر براق کے چہرے پر غصے کے رنگ گہرے ہوئے تھے ۔۔۔

نیند سے لال ہوئی آنکھوں میں غصہ بھرتے ہی اس کا چہرہ خوفناک لگنے لگا تھا ۔۔۔۔

گرے آنکھوں میں شدید غصے کی لہریں اس کی آنکھوں پُر اسرار ،خوفناک بنا رہی تھی ۔۔۔۔

فون کو کان سے لگاتے ہوئے نرمی سے اپنا بازو فجر کے سر کے نیچے سے نکال کر بیڈ سے کھڑا ہوا ۔۔۔

فجر کی نیند ڈسٹرب نہ ہو فون لے کر وہ باہر ٹیرس پر چلا گیا تھا ۔۔۔۔۔

اتنی رات کو فون کرنے کا مطلب ؟؟

براق نے فون کان کو لگاتے ہوئے سختی سے کہا ۔۔۔۔

مطلب تو تمہارے ساتھ مجھے بہت ہیں ،بہت ہو گیا لکا چھپی کا کھیل اب ذرا میدان میں آجاؤ ،مقابلہ برابری کا ہو گا تم میرے بیٹے ہو کر مجھے ہی دھوکا دے رہے ہو !!

مقابل بھی شدید غصہ تھا وہ دھاڑتے ہوئے چیخ رہا تھا ۔۔۔

پہلے تو ایک بات ذہن نشین کر لیں میں آپ کا بیٹا نہیں، آپ کا بیٹا کہلانے سے بہتر ہے کہ میں لاوارث بن ساری زندگی گزار دوں!!

تمہیں لاوارث بننے کا اتنا شوق ہے تو بن جانا لاوارث مگر تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے ناک کے نیچے سے میری بیوی کو لے جانے کی۔۔۔
اس کہ سزا تو میں تُجھے ضرور دوں گا!!
مطلب بہرام جان چکا تھا کہ زینت کو غائب کروانے والا کوئی اور نہیں اس کا اپنا بیٹا براق ہے۔۔۔۔

بہت لیٹ ہوش میں آئے ہیں اتنے چالاک آدمی کو اتنے دن کیسے پتہ نہیں چلا کہ اپنی ماں کو لے جانے والا میں ہوں!!
براق کے لبوں پر جیت کی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

اس لیے پتہ نہیں چلا کیونکہ میں تمہیں اتنا ماسٹر مائنڈ نہیں سمجھتا تھا مگر تم تو میری سوچ سے زیادہ تیز ہو!!

چل کوئی بات نہیں آخر خون کس کا ہے، بیٹا باپ پر ہی جاتا ہے!!

کچھ تو میری چلاکیاں تمہارے اندر آئیں سن کر خوشی ہوئی مجھے----

خبر دار--- خبر دار!! اگر مجھے اپنا بیٹا کہا تو، مجھے آپ جیسا بننے کا کوئی شوق ہے، آپ اپنی گندی ذہنیت کو اپنے تک محدود رکھیں، میں نہ آپ جیسا ہوں نہ کبھی آنے والے وقت میں بننا چاہوں گا--

براق کا دماغ لاوے کی طرح پھٹ رہا تھا--- اس کا بس چلتا تو اس شخص کا خون اپنے ہاتھوں سے کر دیتا--

میرے ساتھ مقابلے بازی مت کر براق!!

میرے ساتھ مقابلے پر اُترنا تجھے بہت مہنگا پڑے گا---

جتنا کچھ آپ میری زندگی میں غلط کر چکے ہیں اس سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں؟؟

ایسا کون سا جرم ہے جو آپ نے نہیں کیا؟؟

برائی کی ہر حد کو پار کرنے کے بعد آپ جیسے شخص سے اور اُمید بھی کیا کی جا سکتی ہے---

جب میرے بارے میں اتنا کچھ جان چکے ہو تو بہتر ہو گا آرام سے اپنی ماں کو میرے حوالے کر دو!!
مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے اور جب تک اس کے سائن نہیں ہوں گے میں وہ پراپرٹی بیچ نہیں سکتا!!
جس کے پیسے، میں نے ڈیل میں انویسٹ کرنے ہیں۔۔۔۔

شرم کریں، کچھ تو شرم کریں لالچی انسان اپنی بیوی کو خود اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اُتارا، پھر اس کو زندہ لاش کی طرح زندہ رکھا تاکہ وہ لالچی انسان کے کام آسکے۔۔۔۔۔

اوئے چوزے۔۔۔۔چپ کر جا!!
جتنی تیری اوقات ہے اتنا ہی بول، یہ مت بھول کہ میں تیرا باپ ہوں اور تو میرا بیٹا!!
اپنی ماں کو لے جا کر ذرا جیت حاصل کیا کر لی خود کو ترنم خان سمجھنے لگا ہے۔۔۔
لکا چھپی کا کھیل ختم ہو چکا ہے اب اگر میرا مقابلہ کرنے کا اتنا شوق ہے تو کھل کر میدان میں آجا۔۔۔

تو پاکستان پہنچ چکا ہے میں جانتا ہوں اور بہت جلد میں تجھ تک پہنچ جاؤں گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ-----

سائن کروانے کے بعد تیری ماں کو اپنے ہاتھوں سے گہری نیند سلاؤں گا اور دیکھتا ہوں تو میرا کیا بگاڑ لے گا!!

یہ تو آنے والا وقت بتائے گا کہ میں کیا بگاڑ سکتا ہوں اور کیا نہیں!!

ہاہاہاہا---

بہرام پاشاہ کا شیطانی قہقہہ فون کے سپیکر سے گونج کر باہر آ رہا تھا--

تو خود کو سمجھنے کیا لگا ہے؟؟

میرے قدموں کی دھول ہے تو!!

چند مہینے اس لڑکی کو مجھ سے بچا کے رکھ لیا تو تمہیں لگتا ہے کہ تو بڑا پاور فل بن گیا ہے---

جس لڑکی کو تو اتنے مہینوں سے مجھ سے بچا کر چھپاتا پھر رہا ہے، اب دیکھتا ہوں کیسے بچا کے رکھتا ہے---

اگر میں نے اس کے جسم کو نوچ کر بازاروں میں نہ بیچا تو میرا نام بہرام پاشا نہیں--

آہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ آہ----

براق چیخا تھا۔۔۔۔

دوبارہ اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام مت لینا۔۔۔ میں بھول جاؤں گا کہ تمہارا اور میرا رشتہ کیا ہے۔۔۔

میری بیوی کہ بارے میں گندی زبان استعمال کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ میں جب تک زندہ ہوں تمہارا گندا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گا اس پر۔۔۔۔

اتنی زور سے چیخا تھا کہ گہری نیند پر سوئی ہوئی فجر ڈر کے بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔
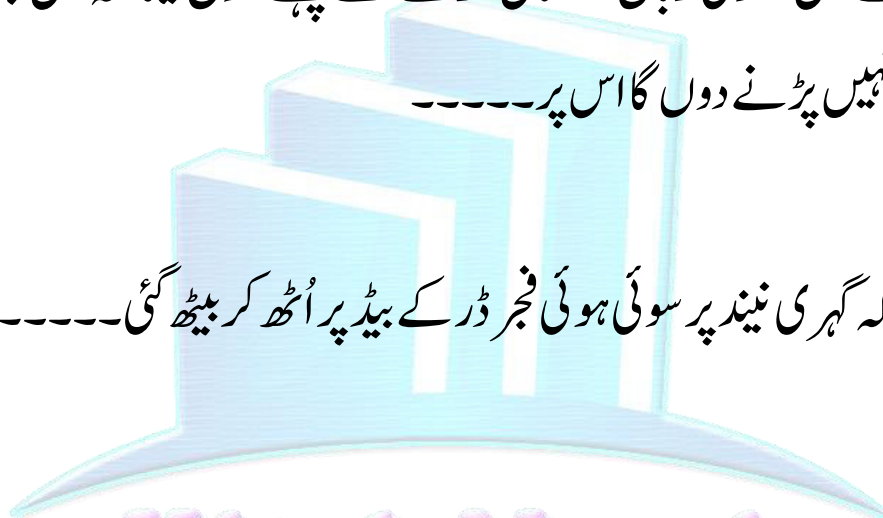
چلامت!!

چلانے سے تُو بہادر ثابت نہیں ہو جائے گا۔۔۔

تُو آج بھی میرے ٹکڑوں پر پلتا ہے تیری خود کی کوئی پہچان نہیں۔۔۔ آوارہ غنڈوں کے جیسی زندگی ہے تیری۔۔۔۔

آج اگر میں تمہارے پیچھے سے سپورٹ کا ہاتھ کھینچ لوں تو تم تو دو وقت کی روٹی کھانے کی بھی لائق نہیں ہو۔۔۔۔

بڑا آیا مجھے دھمکیاں دینے والا----

کیا کہہ رہا تھا تو میری بیوی!!

ہاہاہاہا---بیوی---مائی فٹ---

اس کی ماں بھی کسی کی بیوی تھی اور آج بھی ہے کوئی فرق نہیں پڑا مگر میں جو ٹھان لیتا ہوں وہ کر کے رہتا ہوں---

اس لڑکی پر میری بچپن سے نظر ہے جب تک میں اس کو حاصل نہ کر لوں مجھے کہیں چین نہیں آئے گا---

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا براق نے فون اُٹھا کر زور سے فرش پر دے مارا فون کے ٹکڑے ہو گئے تھے---

بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے پسینے سے لت پت ہو کر وہیں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا-----

کک---ک---کیا---

آہ آہ---

فجر جو آواز سن کر چلتی ہوئی ٹیرس پر آگئی تھی---

اس کے کندھے پر ڈرتے ڈرتے ہاتھ رکھ کر لفظوں کو توڑتے ہوئے خوفزدہ نظروں سے دیکھ کر پوچھنا چاہتی تھی کہ آخر اسے کیا ہوا ہے کیوں وہ اتنی رات کو چیخ رہا ہے---

مگر اس سے پہلے ہی براق نے چیختے ہوئے بالوں کو چھوڑ اس کی جانب دیکھا تو فجر خوف سے دُبک کر دیوار سے جا لگی تھی---

اس کی گرے آنکھیں سرخ ہو کر ڈراؤنی لگ رہی تھی---

فجر کی جان نکل گئی تھی اس کی حالت دیکھ کر وہ تو پہلے ہی اس کی آنکھوں سے بہت ڈرتی تھی---

وہ گھبرا کر روم کی جانب لپکی---براق بھی اُٹھ کر اس کے پیچھے بھاگا تھا، وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ بہت ڈر گئی ہے---

مگر براق کے بھاگنے سے وہ مزید خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

مم۔۔م۔۔می۔میں کچھ نہیں کہوں گی!!

پپ۔۔۔پلیز مجھے مارنا مت!!

وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے لفظوں کو بے ترتیبی سے توڑتے ہوئے رونے لگی تھی۔۔۔

تم پاگل ہو مجھ سے ڈر رہی ہو، مجھ سے!!

ہو گئی یار ایک بار غلطی مجھ سے جو میں نے تم پر ہاتھ اُٹھایا۔۔۔

اس کی اونچی آواز میں بولنے سے فجر اور تیزی سے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

فجر مجھے زہر دے دو میں مر جاؤں تمہارا مجھ سے ڈرنا برداشت نہیں ہوتا تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے؟؟

ہاں۔۔۔ہاں ڈر لگ رہا ہے میں کیا کروں، مجھے خوف آتا ہے آپ سے، آپ کی آنکھوں سے پتہ نہیں آپ کب کیا کر دیں۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولے جارہی تھی----

اگر میں اپنی آنکھیں نوچ کر نکال دوں، اندھا ہو جاؤں، تو پھر کر لو گی مجھ سے پیار؟؟

ڈرنا چھوڑ دو گی مجھ سے؟؟

وہ پیار سے اس کے قریب ہو رہا تھا۔۔ وہ ڈری ہوئی تیزی سے پیچھے کو قدم اُٹھاتی ہوئی اس سے دور جا رہی تھی-----

فجر مت کرو یار ایسے، میں تو پہلے سے ہی مر چکا ہوں، کیوں مجھے مزید موت کے قریب لا جا رہی ہو، تمہاری یہ نفرت یہ ڈر مجھے مار دے گا، میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا!!

وہ قدم اُٹھاتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا---

فجر تھوڑی سی نارمل ہو گئی تھی---

پوچھو گی نہیں میں اتنی رات کو کیوں چلا رہا تھا؟؟

فجر خاموشی سے نظریں جھکائے کھڑی تھی، خوف اب بھی اس کے چہرے پر موجود تھا، چہرے پر آئی ہوئی بالوں کی لٹوں کو بار بار پیچھے کر کے عجیب سے تاثرات لیے کھڑی تھی۔۔۔

میں خود ہی بتا دیتا ہوں!!

فجر کی خاموشی پر براق نے خود سے بات شروع کی۔۔۔

اس شخص کا فون آیا تھا جو بد قسمتی سے میرا باپ ہے!!

دھمکی دے رہا تھا کہ میری ماں کو مار دے گا اور میری بیوی کو مجھ سے چھین لے گا۔۔۔۔

براق میں آپ سے ایک بات کہوں!!

پلیز کہو!!

کچھ کہو تو صحیح!!

براق تو کب سے ترس رہا ہے تمہارے منہ سے کچھ سننے کے لیے!!

براق آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں کو تھام کر لبوں سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔

آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں؟؟

مرنے کی حد تک!!

میرے لیے کیا کر سکتے ہیں؟؟

جان دے بھی سکتا ہوں جان لے بھی سکتا ہوں!!

مجھے آزاد کر سکتے ہیں؟؟

خاموش کیوں ہو گئے؟؟

کیا آپ مجھے آزاد کر سکتے ہیں؟؟

متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے فجر کی آنکھوں میں ڈر، خوف، درد اور آنسو بھرے ہوئے تھے، جن کو ایک ساتھ دیکھ کر براق کا دل تڑپ رہا تھا۔۔۔

پلیز براق مجھے آزاد کر دیں، میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی!!

اس سے زیادہ آپ کی قید میں رہوں گی تو مر جاؤں گی!!

پلیز میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں!!

اگر زندگی کے کسی لمحے میں آپ نے مجھ سے سچا پیار کیا ہے تو مجھے واپس میرے گھر بھیج دیں!!

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کبھی آپ سے طلاق نہیں مانگوں گی۔۔۔

کبھی نہیں کہوں گی کہ آپ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔۔

ہاہ۔۔۔براق نے چہرہ اوپر کرتے ہوئے ایک ہاتھ دیوار پر رکھے ٹھنڈی آہ بھری تھی،اسے شاید ٹھیک سے سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔

اس میں تمہاری خوشی ہے؟؟

گرے آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہو۔۔ہوں ں۔۔۔

اس نے ڈرتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ تمہیں آزاد کیا چلی جاؤ اپنوں کے پاس!!

مگر یاد رکھنا تم میری ہو!!

ہجر کی سولی پر سالوں لٹک سکتا ہوں مگر تمہیں کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

آزاد ہو تم میری طرف سے تب تک کے لیے جب تک تم وعدہ خلافی نہیں کرتی۔۔۔۔

مگر جس دن تم نے وعدہ خلافی کی، براق کے لیے مشکل نہیں ہے تمہیں واپس اپنی قید میں لانا۔۔۔

تم میری تھی، میری ہو اور جب تک میں زندہ ہو میری ہی رہو گی۔۔۔

میں تمہیں کبھی خود سے دور نہ جانے دیتا فجر، مگر میں نے زندگی میں اس رات جو غلطی کی تم پر ہاتھ اُٹھانے کی اور تم پر یقین نہ کرنے کی، اس کی سزا بھگتنے کے لیے میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں۔۔۔۔

یہ ثبوت ہے میری محبت کا!!

ورنہ براق تمہیں ایک پل کے لیے بھی خود سے دور نہ کرے۔۔۔۔

تم کیا جانو عشق کسے کہتے ہیں!!

"عاشق ہجر کی سولی پر لٹک کر بھی جب محبوب کا سکون حاصل کرنے کو تیار ہو، اسے ہی سچا عشق کہتے ہیں"

فجر کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے آزاد کرنے کے لیے تیار ہے وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ کر ہنسے جارہی تھی پاگلوں کی طرح۔۔۔

بہت خوش ہو کہ تم مجھ سے دور جارہی ہو۔۔۔

کاش میرے دل کا حال تم محسوس کر سکتی۔۔۔

میں ابھی سے سوچ کر مر رہا ہوں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر۔۔۔

جب صبح اُٹھ کر مجھے تمہارا یہ خوبصورت چہرہ دیکھنے کو نہیں ملے گا۔۔۔۔

راتوں کو میرے حصار میں جب تم نہیں ہو گی تو میں کیسے سوؤں گا۔۔۔

کیوں فجر تم سے اتنی محبت، اتنا عشق کر کے بھی میرے نصیب میں جدائی ہے۔۔۔۔

اس کے کھلتے چہرے کو دیکھ وہ دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔

اس آزادی کے بدلے کیا ایک رات تمہاری قربت کے لمحے مل سکتی ہے؟؟

اس کی نظروں میں التجا تھی، کتنی اُمید بھری نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں جدائی کا درد تھا۔۔۔

ایک پیاس تھی مگر فجر سب کچھ دیکھ کر نظر انداز کر رہی تھی۔۔

وہ نہیں بھول سکتی تھی اس رات کو جو اس پر ظلم ہوا تھا۔۔۔

اس ایک رات نے اس کے دل سے محبت کے ہر جذبے کو کھینچ کر باہر نکال دیا تھا، اس کے دل کو پتھر کر دیا تھا۔۔۔۔

آج سے پہلے کبھی میری اجازت نہیں مانگی تو آج کیوں مانگ رہے ہیں؟؟

قیدی آج کی رات ہے آپ کے پاس، تو آپ کو پورا حق حاصل ہے کہ جو سلوک کرنا چاہیں کر سکتے ہیں!!

میں تو آپ کی اس عنایت پر ہی خوش ہوں کہ آپ مجھے آزاد کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

طنز مار رہی ہو؟؟

دکھی لبوں سے مسکراتا ہوا بولا۔۔۔

نہیں آؤں گا تمہارے قریب مگر ہر روز کی طرح باہوں کے حصار میں لے کر کچھ پل سکون کے سو تو سکتا ہوں یا اس کی بھی اجازت نہیں دو گی؟؟

کم سے کم آج کی رات تو اپنی خوشی سے کچھ لمحے میرے قریب ہو کر گزار لو۔۔۔

میں نے آپ کو منع نہیں کیا!!

آپ جو کرنا چاہتے ہیں آپ کے پاس حق حاصل ہے۔۔۔

مگر خوشی کی بات مت کیجیے!!

خوشی سے میں کبھی آپ کے قریب نہیں آسکتی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے کھڑا تھا۔۔۔

وہ دھیمے لہجے سے دل کی سچائی بتاتی جا رہی تھی ایسی سچائی جو براق کے دل کو آری کی طرح کاٹ رہی تھی۔۔۔

فجر کیوں اتنی پتھر دل بن گئی ہو؟؟

کیوں تمہیں میری تڑپ نظر نہیں آ رہی؟؟

اس ایک رات کے لیے مجھے معاف نہیں کر سکتی؟؟

پلیز معاف کر دو پوری زندگی تمہاری ہر سزا قبول کر لوں گا۔۔۔۔

کسی سے کسی کا غرور، کسی کی آبرو چھین لینے کے بعد معافی کی تمنا رکھنا یا تو بے وقوفی ہوتی ہے یا وہ شخص ضرورت سے زیادہ سیلفش ہو سکتا ہے۔۔۔

تیاری کر لو صبح ہونے والی ہے تمہارے اپنوں کے پاس چھوڑ آؤں گا براق جھٹکے دور ہو گیا۔۔۔۔

سگریٹ کی ڈبی سائیڈ ٹیبل سے اُٹھاتا ہوا وہ ٹیرس پر چلا گیا تھا۔۔۔

آج بہت مہینوں کے بعد براق نے سگریٹ کو ہاتھ لگایا تھا، جب سے فجر اس کی زندگی میں آئی تھی وہ سگریٹ سے دور رہنے لگا تھا۔۔۔

ہر وقت سگریٹ اور لائٹر اس کے پاس موجود ہونے کے باوجود وہ سگریٹ کو ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔۔۔۔۔

براق کے باہر جاتے ہی فجر واش روم میں جا کر وضو کر کے آئی اور تہجد کے دو نفل ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو گئی۔۔۔۔

وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگی تھی کہ کل کی صبح اسے آزادی کے ساتھ اپنے گھر والوں کا ساتھ نصیب ہو گا۔۔۔

کیا گھر والے مجھے قبول کریں گے؟؟

وہ گہری سوچ میں مبتلا تھی۔۔۔ ہزاروں سوالوں میں گھری ہوئی وہ دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھی۔۔۔

براق ٹیرس کے ونڈو شیشے سے مسلسل کھڑا اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک سگریٹ ختم ہوتی تو دوسری نکال کر لبوں میں دباتے ہوئے سلگا لیتا۔۔۔

اس کا دل تو ابھی سے بند ہو رہا تھا یہ سوچ کر کہ کل وہ اس کے سامنے نہیں ہو گی۔۔۔ اس کے بغیر کیسے رہے گا وہ سوچ کر پل پل مر رہا تھا۔۔۔۔

....

زمل پلیز یار فون اٹھا لو آج ہماری مہندی ہے اور تم ہو کہ ناراضگی ختم کرنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔

ہونے والے بی بی کے ماں باپ کو ایسا بیہیویئر زیب نہیں دیتا۔۔

میرا بس چلے تو ابھی کے ابھی آکر تمہارا سر پھاڑ دوں مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔۔

چلو آج اور کل کا دن ہے مت بات کرو اس کے بعد مجھ سے بات بھی کرنی پڑے گی اور مجھے منہ بھی لگانا پڑے گا۔۔۔وائس میسج کے ساتھ بھنگڑے ڈالتے ہوئے سٹیکر کو دیکھ زمل کو غصے سے آگ لگ گئی تھی۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے کیوں تم نہ چین لیتے ہو نہ لینے دیتے ہو۔۔پہلے میری زندگی کیا کم عذاب کر دی ہے جو ابھی بھی تمہیں سکون نہیں آرہا۔۔۔

کبھی خوش بھی ہو جایا کرو سڑو لڑکی شادی کے بعد ڈائریکٹ ولیمے والے دن ہنی مون پر لندن لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لندن جانا۔۔۔کیوں؟؟؟

مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی؟؟

میں چہرے پر ماسک لگا لوں گا۔۔

لگتا ہے روز کی طرح کی موبائل آف کر دیا۔۔ازلان زمل کو وائس میسج بھیج رہا تھا مگر سامنے سے نہ سین ہو رہے تھے نہ ڈبل ٹک۔۔۔۔

ازلان کے ساتھ روز ایسا ہی ہو تا تھا۔وہ روز زمل سے بات کرنا چاہتا تھا۔زمل کو اس پر شدید غصہ تھا۔تو وہ بات نہیں کرتی تھی۔دو چار میسجز کے بعد وہ اپنا موبائل آف کر دیتی تھی پھر ازلان ٹھنڈی آہیں بھرتا ہوا لیٹ جاتا ہوا۔۔۔

آج زمل اور ازلان کی مہندی تھی مگر پھر بھی زمل اس سے بات کرنے کو تیار نہیں تھی بیچارہ ٹوٹے ہوئے دل سے کھڑا ہوا تیار ہو رہا تھا۔۔۔

اپنے دن بھی آئیں گے اچھے

دس بارہ پھر ہونگے بچے

لیلہ لیلہ چلاؤں گا کرتا پھاڑ کے

میں تیرا مجنوں بن جاؤں گا

کرتا پھاڑ کے، کرتا پھاڑ سب چھیڑ چھاڑ میں ہو گیا دیوانہ---

ازلان پورے جوش کے ساتھ مہندی کے فنکشن کے لیے مرر کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔ ساتھ اونچی آواز میں بالی وڈ کا مشہور سونگ گنگنا رہا تھا۔

لعنت ہے تیرے سونگ پر اور تجھ پر بھی!!

وجدان کی آواز پر ازلان نے پلٹ کر دیکھا۔ جو دروازہ کھول کر ابھی اندر انٹر ہوا تھا، اس کے سونگ کے بے ہودہ بول سن کر لعنت فرما چکا تھا---

کم سے کم سونگ تو انسانوں والے گنگنا لیا کرو۔ ویسے تو تم میں کوئی انسانوں والی بات ہے نہیں---

کیا بھائی زمل مجھ سے بات کرنا نہیں چاہتی۔ اپنا غم ہلکا کرنے کے لیے میں سونگ گنگنا رہا تھا-- اور آپ ہیں کہ آتے ہی میری چھاتی پر چڑھ کر جوتیاں مارنا شروع کر دیتے ہیں۔- کوئی تو ہاتھ ہلکا رکھو مجھ پر---بیچارا سا منہ بناتے ہوئے بالوں کو جیل لگا کر کنگی کرتے ہوئے مرر میں دیکھ رہا تھا---

غم ہلکا کرنے کے لیے سیڈ سونگ گنگنائے اور سنے جاتے ہیں ایسے بے ہودہ سونگ کون سنتا ہے دکھی ہو کر۔۔۔

صوفے پر براجمان ہو کر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھتے وجدان نے سرد لہجے سے کہا ڈارک گرے سوٹ کے اوپر سیم کلر کی واسکٹ پہنیں وجدان بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی خوبصورتی ڈریسنگ کی محتاج نہیں تھی۔۔ اس وقت وہ اپنے بھائی کے فنکشن کے لیے تیار ہوا بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

کیا بات ہے بھائی شہزادے لگ رہے ہو مجھے تو ایسے لگ رہا ہے جیسے مہندی میری نہیں آپ کی ہو۔۔ ازلان کی نظر پڑتے ہی وہ اپنے بھائی کی تعریف کیے بنا رہ نہیں سکا۔۔۔

لگ تو تم بھی ہیرو رہے ہو اگر تھوڑی دیر کے لیے زبان بند کر لو تو۔۔۔ مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے وجدان نے ازلان کی تعریف کی جو اس وقت بلیک سوٹ کے اوپر لائٹ ییلو کلر کی چنری گلے میں ڈالے مہندی کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔۔۔

بھائی ایک بار شادی ہو جائے گی تو زبان تو ویسے ہی بند ہو جاتی ہے۔ جیسے آپ کی شادی کے بعد بند ہو گئی ہے۔ بیویاں اچھوا چھوں کی زبان بند کر دیتی ہیں۔ تو پھر میں کس کھیت کی مولی ہوں۔۔۔

دانت نکالتے ہوئے ازلان کو ٹونٹ کرنے کے بعد ازلان وہاں رکا نہیں جانتا تھا۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا اب وجدان کی چپل اس کا پیچھا کرے گی۔۔۔

اور وہی ہوا تھا وجدان اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس کی طرف بڑا ہی تھا کہ ازلان دانت نکالتے ہوئے تیزی سے روم کا دروازہ کھول کر سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اتر گیا۔۔۔

وجدان کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس کی سو کی سپیڈ دیکھ کر۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

............Part 4

زمل پلیز یار فون اُٹھالو آج ہماری مہندی ہے اور تم ہو کہ ناراضگی ختم کرنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔ ہونے والے بے بی کے ماں باپ کو ایسا بیہیویئر زیب نہیں دیتا!!

میرا بس چلے تو ابھی کے ابھی آکر تمہارا سر پھاڑ دوں مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔۔
چلو آج اور کل کا دن ہے مت بات کرو اس کے بعد مجھ سے بات بھی کرنی پڑے گی اور مجھے منہ بھی لگانا پڑے گا۔۔۔
وائس میسج کے ساتھ بھنگڑے ڈالتے ہوئے سٹیکر کو دیکھ زمل کو غصے سے آگ لگ گئی تھی۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے؟؟
کیوں تم نہ چین لیتے ہو، نہ لینے دیتے ہو؟؟
پہلے میری زندگی کیا کم عذاب کر دی ہے جو ابھی بھی تمہیں سکون نہیں آرہا۔۔۔

کبھی خوش بھی ہو جایا کرو سڑو لڑکی شادی کے بعد ڈائریکٹ ولیمے والے دن ہنی مون پر لندن لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لندن جانا۔۔۔

کیوں؟؟؟

مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی؟؟

میں چہرے پر ماسک لگالوں گا!!
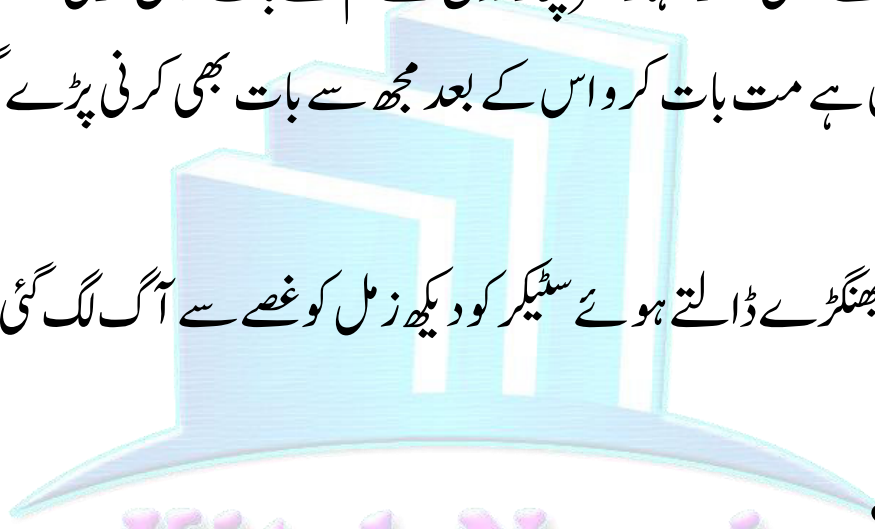
لگتا ہے روز کی طرح کی موبائل آف کر دیا۔۔اذلان زمل کو وائس میسج بھیج رہا تھا مگر سامنے سے نہ سین ہو رہے تھے،نہ ڈبل ٹک۔۔۔

اذلان کے ساتھ روز ایسا ہی ہوتا تھا۔۔

وہ روز زمل سے بات کرنا چاہتا تھا،زمل کو اس پر شدید غصہ تھا تو وہ بات نہیں کرتی تھی۔۔

دو چار میسجز کے بعد وہ اپنا موبائل آف کر دیتی تھی پھر اذلان ٹھنڈی آہیں بھرتا ہوا لیٹ جاتا تھا۔۔۔

آج زمل اور اذلان کی مہندی تھی مگر پھر بھی زمل اس سے بات کرنے کو تیار نہیں تھی بیچارہ ٹوٹے ہوئے دل سے کھڑا ہوا تیار ہو رہا تھا۔۔۔

اپنے دن بھی آئیں گے اچھے!!
دس بارہ پھر ہونگے بچے!!
لیلہ لیلہ چلاؤں گا کرتا پھاڑ کے!!
میں تیرا مجنون بن جاؤں گا کرتا پھاڑ کے!!
کرتا پھاڑ سب چھیڑ چھاڑ میں ہو گیا دیوانہ!!

اذلان پورے جوش کے ساتھ مہندی کے فنکشن کے لیے مرر کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔۔
ساتھ اونچی آواز میں ہالی وڈ کا مشہور سونگ گنگنا رہا تھا۔۔۔

لعنت ہے تیرے سونگ پر اور تجھ پر بھی!!

وجدان کی آواز پر اذلان نے پلٹ کر دیکھا جو دروازہ کھول کر ابھی اندر انٹر ہوا تھا کہ اس کے سونگ کے بے ہودہ بول سن کر لعنت فرما چکا تھا۔۔۔

کم سے کم سونگ تو انسانوں والے گنگنا لیا کرو، ویسے تو تم میں کوئی انسانوں والی بات ہے نہیں۔۔۔

کیا بھائی زمل مجھ سے بات کرنا نہیں چاہتی، اپنا غم ہلکا کرنے کے لیے میں سونگ گنگنا رہا تھا۔۔۔

اور آپ ہیں کہ آتے ہی میری چھاتی پر چڑھ کر جوتیاں مارنا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔

کوئی تو ہاتھ ہلکا رکھو مجھ پر!! بیچارا سا منہ بناتے ہوئے بالوں کو جیل لگا کر کنگی کرتے ہوئے مرر میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

غم ہلکا کرنے کے لیے سیڈ سونگ گنگنائے اور سنے جاتے ہیں ایسے بے ہودہ سونگ کون سنتا ہے دُکھی ہو کر۔۔۔

صوفے پر براجمان ہو کر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھتے وجدان نے سرد لہجے سے کہا۔۔۔

ڈارک گرے سوٹ کے اوپر سیم کلر کی واسکٹ پہنے وجدان بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی خوبصورتی ڈریسنگ کی محتاج نہیں تھی، اس وقت وہ اپنے بھائی کے فنکشن کے لیے تیار ہوا بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

کیا بات ہے بھائی شہزادے لگ رہے ہو مجھے تو ایسے لگ رہا ہے جیسے مہندی میری نہیں آپ کی ہو!!
ازلان کی نظر پڑتے ہی وہ اپنے بھائی کی تعریف کیے بنارہ نہیں سکا۔۔۔

لگ تو تم بھی ہیرو رہے ہو اگر تھوڑی دیر کے لیے زبان بند کر لو تو!!
مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے وجدان نے ازلان کی تعریف کی جو اس وقت بلیک سوٹ کے اوپر لائٹ یلو کلر کی چنری گلے میں ڈالے مہندی کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔۔

بھائی ایک بار شادی ہو جائے گی تو زبان تو ویسے ہی بند ہو جاتی ہے، جیسے آپ کی شادی کے بعد بند ہو گئی ہے!!
بیویاں اچھوں اچھوں کی زبان بند کر دیتی ہیں، تو پھر میں کس کھیت کی مولی ہوں۔۔۔

دانت نکالتے ہوئے وجدان کو ٹونٹ کرنے کے بعد اذلان وہاں رُکا نہیں جانتا تھا، وہ اچھے سے جانتا تھا اب وجدان کی چپل اس کا پیچھا کرے گی۔۔۔

اور وہی ہوا تھا وجدان اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے اس کی طرف بڑا ہی تھا کہ اذلان دانت نکالتے ہوئے تیزی سے روم کا دروازہ کھول کر سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اُتر گیا۔۔۔۔

وجدان کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس کی سو کی سپیڈ دیکھ کر۔۔۔

....

مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا زمل اور اذلان کا ایک بار پھر سے نکاح ہوا کیونکہ پہلے نکاح کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں پتہ تھا۔۔۔

صرف چند ایک خاص افراد ہی جانتے تھے۔۔۔

نکاح کے بعد دونوں کو ایک ساتھ سٹیج پر بٹھایا گیا۔۔

زمل نے یلو کلر کی کامدار پیروں کو چھوتی فراک پہن رکھی تھی نیچرل پھولوں کی جولری میں سجی ہوئی زمل بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔ میک اپ بہت لائٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔

ابھی فنکشن شروع ہی ہوا تھا سب لوگ بہت خوش تھے۔۔۔
کچھ لوگ ثریا بیگم کہ جیسے بھی تھے جن کے چہرے پر کچھ خاص خوشی نہیں تھی۔۔۔

حوریہ اور بلاج بھی شادی میں شریک تھے، حالات پہلے سے کافی بہتر ہو چکے تھے۔۔

بلاج حوریہ کو لے کر گھر واپس آچکا تھا۔۔۔وقاص نے زمل کی شادی کا فیصلہ خود سے نہیں کیا تھا۔۔۔جب زمل کا رشتہ لینے گئے تو وقاص نے فیصلہ بلاج پر چھوڑ دیا تھا کہ اس کا بھائی فیصلہ کرے گا۔۔۔
یہ بات بلاج کو اچھی لگی تھی۔۔۔
زندگی میں پہلی بار بلاج کو وقاص کی کوئی بات اچھی لگی تھی۔۔۔

فنکشن شروع ہو چکا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی شادی ثریا بیگم کے مطابق دھوم دھام سے ہو رہی تھی جیسا کہ وہ چاہتی تھی کہ اس کے بیٹے کی شادی دھوم دھام سے ہو۔۔۔۔

منت جو ہاتھ میں مہندی کا تھال لیے کھڑی تھی، اس کی نظر دور کھڑی لڑکی پر پڑی، جس نے ڈارک بلو کلر کے ٹراؤزر کے اوپر سیم کرتا پہن رکھا تھا۔۔۔۔

بڑے سے دوپٹے کو سر پر اوڑھے ہوئے وہ خالی نظروں سے کھڑے ہوئے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

منت کے ہاتھ سے تھال نیچے گرا تو سب منت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

منت کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ فجر ہے۔۔۔

ف۔۔۔فف۔۔فجر۔۔۔

تھال گرنے کی وجہ سے سب منت کی جانب متوجہ ہو چکے تھے، اب فجر کا لفظوں کو توڑتے ہوئے فجر کہنا اور انگلی اُٹھانا سب کو حیران کر گیا تھا۔۔۔

کچھ لوگوں اس کے اُٹھتے ہوئے ہاتھ کی انگلی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

منت کی حالت دیکھ کر وجدان گھبرا گیا تھا، اسے لگا شاید منت کو فجر کی یاد ستا رہی ہے، اور ہمیشہ کی طرح اسے خیالات میں تصور کر رہی ہے۔۔۔

تیز قدم اُٹھاتا ہوا اس کے پاس آیا تھا، اس کے ہاتھ کو تھام کر نرمی سے نیچے کر دیا۔۔۔

منت ریلیکس ہو جاؤ فجر نہیں ہے!!

ہوش میں آؤ بہت سارے مہمان ہیں یہاں پر، سب لوگ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔۔۔

پلیز خود کو سنبھالو، لوگ باتیں بنائیں گے۔۔۔

آہستہ سے کہتے ہوئے پیار سے سمجھایا۔۔

وہ جی۔۔۔ فجر ہے۔۔۔ فجر ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پاگلوں کی طرح ہنستی اور روتی کیفیت لیے اس جانب اشارہ کرنا چاہتی تھی مگر وجدان اس کے ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔۔۔۔

منت۔۔۔ پلیز۔۔۔ ریلیکس ہو جاؤ فجر نہیں ہے اس دنیا میں!!

کیوں خود کو تکلیف دیتی ہو؟؟

کیوں نہیں خدا کی رضا پر راضی ہو جاتی؟؟

میں نے کہا فجر زندہ ہے وہ دیکھیں!!

ہاتھ چھڑوا کر اس جانب اشارہ کرتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔

اس کے چیخنے سے بہت زیادہ لوگ اُٹھتے ہوئے ہاتھ کی جانب دیکھنے لگے تھے جہاں پر ایک لڑکی گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں اطراف میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

سب لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے،وہ سچ میں فجر تھی۔۔۔

منت وجدان کا ہاتھ چھڑوا کر ہوا کی تیزی سے اُڑتے ہوئے فجر کے پاس گئی،اس کے چہرے پر ہاتھ لگا کر جیسے خود کو یقین دلا رہی تھی کہ یہ فجر ہے یا اس کا تصور۔۔۔۔

اپنی پیاری اکلوتی بہن کو پچھلے آٹھ مہینوں سے اس نے دیکھا نہیں تھا، مگر اس نے اس بات پر یقین بھی نہیں کیا تھا کہ فجر اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔

ایک الگ سا کنکشن تھا جسے وہ ہر وقت محسوس کرتی تھی کہ اس کی بہن زندہ ہے اور اس کے رب نے اس کی سن لی فجر لوٹ آئی تھی۔۔۔

منت کے دل کا دوسرا حصہ واپس آ گیا تھا منت خود کو زندہ محسوس کر رہی تھی اس کی خوشی کا عالم یہ تھا کہ وہ پاگلوں کی طرح کبھی ہنس رہی تھی کبھی رو رہی تھی۔۔۔۔

فجر۔۔۔فجر تم ٹھیک ہو؟؟

وہ روتے ہوئے اپنی بہن کے گلے میں باہر ڈالے اسے اپنے سینے سے لگا گئی۔۔۔

فجر بھی تو منت کے لیے ہر دن ہر رات تڑپتی تھی، دونوں بہنیں ایک دوسرے کو گلے لگائے اونچی آواز میں روئے جارہی تھی۔۔۔

چوہدری آصف ورک اور عافیہ بیگم خوشی سے پاگل سے ہو گئے کہ ان کی بیٹی جس کو مرا ہوا سمجھ کر انہوں نے اس اُمید ہی چھوڑ دی تھی، لیکن ان کی وہ بیٹی لوٹ آئی تھی۔۔۔۔۔۔

عافیہ آصف بھاگتے ہوئے اپنی بیٹیوں کے قریب گئے اور ان کو اپنی باہوں میں سمیٹ لیا۔۔۔۔۔

فجر میری شہزادی کہاں چلی گئی تھی تم؟؟

عافیہ آنسوؤں سے روتی ہوئی اپنی بیٹی کو سینے سے لگائے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ منت اپنے بابا کے گلے لگ کر کھڑی تھی، باپ بیٹی آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے فجر کو دیکھ رہے تھے، یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ان کی فجر آٹھ مہینوں کے بعد صحیح سلامت ان کے سامنے تھی۔۔۔۔۔

چوہدری صلاح الدین اپنی پوتی کے واپس آنے کی خوشی کو برداشت نہیں کر پایا تھا، وہ لڑکھڑاتے ہوئے گرنے لگا کہ ریاض ورک نے اپنے بابا کا ہاتھ تھام کر بامشکل سنبھالا تھا، سہارا دیتے ہوئے پاس پڑے صوفے پر بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

ازلان سٹیج سے اُتر کر حیران نظروں سے دیکھتا ہوا فجر کے قریب آیا جو زارو قطار آنسوؤں سے روئے جا رہی تھی۔۔۔

ازلان نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔۔زمل اور حوریہ فجر کو گلے لگا کر ملتے ہو آنسوؤں سے رو رہی تھی۔۔۔

سب خوشی سے مل رہے تھے مگر وجدان عجیب سی کشمکش میں تھا۔۔

پہلی بار ایسا ہوا کہ وجدان کا دماغ سٹل تھا کچھ بھی نہیں سوچ رہا تھا نہ اچھا نہ بُرا۔۔۔

جب سب لوگوں نے باری باری سے فجر کو اپنے گلے سے لگایا پیار کیا مگر وجدان اپنی جگہ پر کھڑا رہا تو فجر نے متلاشی نظروں سے وجدان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

وجدان وہ بھائی تھا جس نے فجر اور حوریہ کو بچپن سے لے کر جوانی تک بہت پیار کیا تھا۔۔

ہر وقت ان کی حفاظت کی، ان کی خوشی اور غم میں ہمیشہ وہ سب سے پہلے کھڑا ہوا نظر آتا تھا۔۔۔
مگر آج اس کا یوں کھڑے رہنا فجر کو ڈرا گیا، فجر بھاگتی ہوئی جا کر وجدان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

بھائی آپ مجھے دیکھ کر خوش نہیں ہیں؟؟
فجر کی روئی ہوئی آواز پر وجدان جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔۔

نہ میرا بچہ میں کیوں خوش نہیں ہوں گا!!
میری بہن زندہ ہے میرے لیے اس سے بڑی خوشی کی بات اور کیا ہو گی!!
اسے اپنے سینے سے لگائے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے وجدان نے تسلی بخش انداز سے کہا تو فجر کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔

ابھی خوشی کو گھر کے افراد اچھی طرح محسوس بھی نہیں کر پائے تھے کہ ارد گرد کھڑے ہوئے رشتہ دار اور مہمانوں نے باتیں بنانا شروع کر دی۔۔۔

یہ لڑکی آٹھ مہینوں سے کہاں تھی؟؟

پتہ نہیں کہاں رہی ہو گی؟؟

پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا ہوا ہو گا؟؟

اس طرح کی آوازیں سب گھر والوں کے سماعت سے ٹکرانی شروع ہو چکی تھی۔۔۔

کسی کو کوئی بھی مسئلہ ہے، کوئی پرابلم ہے، کوئی کچھ پوچھنا چاہتا ہے تو آپس میں سر گوشیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

کچھ بھی غلط بولنے سے پہلے بھولیے گا مت کہ جس کے بارے میں آپ باتیں کر رہے ہیں وہ چوہدری صلاح الدین کی پوتی ہے اور چوہدری وجدان ورک کی بہن کے بارے میں کچھ بھی غلط بولنے سے پہلے سوچ لیجئے گا کہ بیٹیاں آپ کے گھر پہ بھی ہیں۔۔۔۔

وجدان کی بھاری آواز جب ہال میں گونجی تو طنز کرتی ہوئی آوازوں نے دم توڑ دیا تھا۔۔۔۔

وجدان کے چہرے پر غصے کے تاثرات دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی۔۔۔

بیٹا ہم تو ایک جائز سی بات کر رہے ہیں کہ پچھلے آٹھ مہینے سے یہ کہاں تھی؟؟

اور آپ لوگوں نے کیوں سب سے یہ کہا کہ یہ مر چکی ہے؟؟

ساری دنیا کے سامنے جھوٹا ڈرامہ رچایا، کسی انجان ڈیڈ باڈی پر جنازہ پڑھا کر دفنایا گیا۔۔۔

ایک خاتون جو بڑبڑ کر کے بولے جا رہی تھی جو شاید دور کی کوئی رشتہ دار لگ رہی تھی۔۔۔

پہلی بات تو یہ کہ ہم آپ کو صفائی دینا ضروری نہیں سمجھتے، یہ ہمارے گھر کا میٹر ہے اور ہم خود سنبھال لیں گے۔۔۔

آپ کے گھر میں بھی بہت کچھ ہوتا ہے، ہم نے کبھی آ کر دخل اندازی کی، یا کبھی صفائی مانگی؟؟

ایسا تو نہیں کہ ہمیں آپ کے گھر کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے۔۔

ہمیں بھی آپ کے بارے میں سب پتہ ہے، ہم بھی اسی دنیا میں ہی رہتے ہیں۔۔ اگر کچھ نہیں بولتے تو یہ ہماری تربیت ہے۔۔۔۔

وجدان نے شدید غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ جب بھاری آواز میں کہا تو اس آنٹی کی بولتی بند ہو گئی تھی۔۔۔

جی وجدان بھائی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ہم اپنی تربیت کے خلاف جا کر کچھ نہ کریں اس لیے، برائے مہربانی آپ تنقید کرنا بند کریں۔۔۔۔

اذلان نے آگے بڑھ کر وجدان کا بھرپور ساتھ دیا تھا،اسے بھی زہر لگا تھا اس عورت کا فجر کے بارے میں بولنا۔۔۔

اس سے پہلے کہ معملا تھوڑا اور گرم ہو جاتا۔۔۔ ایک سلجھی ہوئی پرسنلٹی کا مالک شخص جو کہ پینٹ کوٹ پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک فائل لیے ہوئے آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

جو شکل سے ہی کافی سلجھا ہوا اور نائس انسان لگ رہا تھا عمر 50 سے 55 کے لگ بھگ تھی۔۔۔اس کے ساتھ ہی خاتون تھی جو تقریباً اس کی ہم عمر تھی عورت کی پرسنلٹی بھی اسی طرح کی تھی۔۔۔ دونوں کافی پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے لگ رہے تھے۔۔۔۔

سر آپ ان کے کیا لگتے ہیں؟؟

وہ شخص وجدان سے مخاطب تھا۔۔۔جو اپنی بہن کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

جی میں ان کا بھائی ہوں، اپنی پرابلم؟؟

نو سر میں آپ کی پرابلم سالو کرنے آیا ہوں!!

آپ کی سسٹر کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کے دماغ پر گہری چوٹ لگی،ان کو ہم نے بچایا تھا،یہ پچھلے آٹھ مہینے سے کوما میں تھی اور جب ہوش میں آئی تو انہوں نے اپنے گھر کے بارے میں بتایا تو ہم انہیں چھوڑنے آ گئے ہیں۔۔۔۔۔

مائی سیلف ڈاکٹر ریحان سومرو!!

یہ میری وائف ہے ڈاکٹر فاریہ!!

آپ کی سسٹر پچھلے آٹھ مہینے سے ہمارے پاس تھی،نہ تو ان کو ہوش تھا اور نہ یہ بتانے کے قابل تھی کہ ان کے گھر والے کون ہیں۔۔۔۔

ایکسیڈنٹ کے وقت ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس سے ہم ان کی شناخت کر سکتے۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر جہاں سب چونک کر حیران تھے وہیں فجر بھی حیران تھی اسے بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ پچھلے آٹھ مہینے سے کوما میں ہے۔۔۔۔

اور یہ ڈاکٹر اور اس کی بیوی کو تو اس نے پہلی بار دیکھا تھا،مگر وہ خاموش تھی کیونکہ وہ ڈاکٹر اتنے کانفیڈنس کے ساتھ بول رہا تھا کہ سب نے ان کا یقین کر لیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کافی سارے ٹیسٹ وغیرہ کی رپورٹ، فائل وجدان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ سچ میں ان کے پاس تھی---

فجر کو پہلے تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا مگر بعد میں وہ اس لیے خاموش ہو گئی، جان چکی تھی کہ یہ براق نے کیا ہے اس کے لیے تاکہ کوئی اس پر انگلی نہ اُٹھائے، کوئی یہ سوال نہ کرے کہ یہ پچھلے آٹھ مہینوں سے کہاں تھی---

اس لیے اس نے اتنا اچھا ڈرامہ پلے کروایا تھا کہ وہاں پر کھڑے ہوئے ہر شخص نے یقین کر لیا---
یہاں تک کہ فجر کی پوری فیملی نے بھی اس بات پر یقین کر لیا کہ ان کی بیٹی پچھلے آٹھ مہینے سے کوما میں تھی----

کس طرح کا شخص ہے خود ہی زخم دیتا ہے اور خود ہی مرہم لگاتا ہے---
وہ سوچ کر رہ گئی---

سر ہم آپ کے بہت شکر گزار ہیں آپ نے میری بہن کا اتنا خیال رکھا ہم آپ کا احسان کبھی نہیں بھولیں گے۔۔۔وجدان نے خوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔۔۔

چوہدری صلاح الدین نے اُٹھ کر ڈاکٹر اور اس کی بیوی کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے ان کی پوتی کا اتنے مہینوں خیال رکھا۔۔۔

آصف ورک اور آسیہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ ڈاکٹر کے احسان کو کس طرح اُتارے۔۔۔

سب نے ڈاکٹر کو اور اس کی بیوی کو مہندی کے فنکشن کے لیے روکنا چاہا تھا مگر وہ مصروفیات کا بتا کر وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔۔۔

فجر چلو میں تمہیں جلدی سے تیار کرتی ہوں تمہیں پتہ ہے آج زمل اور اذلان کی مہندی ہے۔۔۔

منت اپنی بہن کو دیکھ خوشی سے دیوانی سی ہوئی جا رہی تھی، زمل اور حوریہ کے چہرے کی چمک دیکھنے لائق تھی آخر ان کا چوتھا کرائم پارٹنر واپس آ چکا تھا۔۔۔

ان چاروں نے بچپن ایک ساتھ گزارا تھا بہت سے خوبصورت لمحوں کی یادیں آج بھی ان کے دماغ میں تازہ تھیں۔۔۔

جاؤ فجر کو چینج کروا کر فنکشن کے لیے ریڈی کر کے لاؤ باقی سب کچھ بعد میں ہو گا۔۔۔

صلاح الدین نے حکم صادر کیا تھا۔۔۔

حوریہ اور منت فجر کو تیار کرنے کے لیے اندر لے جا چکی تھیں۔۔۔

بلاج دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے بڑے غور سے وجدان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

آج پہلی بار اسے وجدان پر رشک آیا تھا کہ وہ کتنا اچھا بھائی ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے تو بعد میں آکر بتایا مگر اس سے پہلے ہی اس نے اپنی بہن کو کیسے کور کیا۔۔۔

کیسے ایک دم سب کے منہ بند کروا دیے تھے،اس نے تو اپنی بہن سے پوچھا تک بھی نہیں تھا کہ وہ آٹھ مہینے کہاں رہی۔۔۔۔

اسے خود پر شرمندگی ہوئی تھی یہ سوچ کر کہ اگر زمل سے غلطی ہو گئی تھی تو شاید اسے ایساری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔

اگر بھائی بہنوں کی غلطیوں پر پردہ نہیں ڈالیں گے تو لوگوں اور بھائیوں میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔۔۔

اسے وجدان کی بات یاد آئی تھی۔۔۔

اس دن سچ ہی تو اس نے کہا تھا کہ اگر اس کی جگہ وہ ہوتا تو وہ ایساڈ سیجن کبھی نہیں لیتا۔۔۔

اس دن تو اس سے وجدان کی بات اتنی سمجھ میں نہیں آئی، جتنی آج آئی تھی۔۔۔

کیسے اس نے اپنی بہن کو فوراً سے لوگوں کے تانوں سے بچالیا تھا، بغیر سوچ، سمجھے بغیر جانے کے اس کی بہن کہاں تھی، ڈھلان بن کر اپنی بہن کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار بلاج نے دل سے وجدان کو سراہا تھا۔۔۔اس کے دل نے تسلیم کر لیا تھا۔۔۔کہ وجدان ایک پرفیکٹ بیٹا ہے، ایک پرفیکٹ بھائی ہے، ایک پرفیکٹ شوہر ہے، ایک پرفیکٹ پوتا ہے، ایک پروٹیکٹ بھتیجہ ہے۔۔۔

ہر سانچے میں وہ بالکل فٹ نظر آرہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ میں آگیا تھا کہ لوگ کیوں اس کی اتنی ریسپیکٹ کرتے ہیں، وہ ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن شروع ہوا فجر کو منت نے اپنی پنک اور یلو فیورٹ فراک نکال کر دی، جس میں تیار ہو کر فجر گڑیا لگ رہی تھی، کانوں میں پہنے ہوئے نیچرل پھولوں کی بالیاں ہاتھوں میں گجرے۔۔۔نازک سی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔

مگر وہ شہزادی اس بات سے بے خبر تھی کہ اس کا گرے آنکھوں والا شہزادہ دور بیٹھا ہوا کیمرے کی آنکھ سے اسے دیکھ کر اس پر فدا ہو رہا ہے، وہ ٹھنڈی آہیں بھر رہا ہے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے تڑپ رہا ہے۔۔۔۔۔

فجر کی چند گھنٹوں کی دوری نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔وجدان کے گیٹ پر کھڑے ہوئے گارڈز کے اندر براق کا خاص بندہ کھڑا تھا جس کی سامنے پاکٹ پر لگے ہوئے کیمرے سے وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میری جان کتنی خوش ہو تم مجھ سے دور جا کر۔۔۔

لیپ ٹاپ کی سکرین پر فجر کی پکچر کو زوم کرتے ہوئے وہ گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک بار تو میرے بارے میں سوچو!!

فجر میں مر رہا ہوں!!

میں تمہارے بغیر نہیں جی سکتا!!

سگرٹ پی پی کر آنکھیں لال کپڑے کی مانند ہو رہی تھیں، درد سے براق کی آواز نہیں نکل رہی تھی، جب سے فجر کو اس نے بھیجا تھا اس وقت سے اس نے خود کو روم میں بند کر رکھا تھا۔۔۔

اسے اپنا دل بار بار بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا، دل میں اس قدر تکلیف تھی لگتا تھا کہ جیسے دل کو کوئی عاری سے چیر رہا ہے۔۔۔۔

فجر کے دوپٹے کو ہاتھ پر لپیٹے ہوئے بار بار لبوں سے لگا کر چومتے ہوئے وہ پاگل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔۔ صوفے پر بے ترتیبی سے بیٹھے ہوئے سگریٹ کا دھواں چھلوں میں اُڑا کر وہ اپنے دل کے غم کو ہلکا کر رہا تھا۔۔۔

اے اللہ اس کے دل میں میری محبت ڈال دے۔۔۔

نفرت ختم کر دے میرے مالک۔۔

اے میرے اللہ میری سچی محبت کو دیکھ۔۔۔۔۔

میرے خدا یہ لڑکی نہیں میری زندگی ہے۔۔۔

میں اس کے بغیر جی نہیں سکتا!! سکرین پر اسے دیکھتے ہوئے اپنے رب سے رو کر دعا کرتے ہوئے مخاطب تھا۔۔۔

....

.......Part 2

....
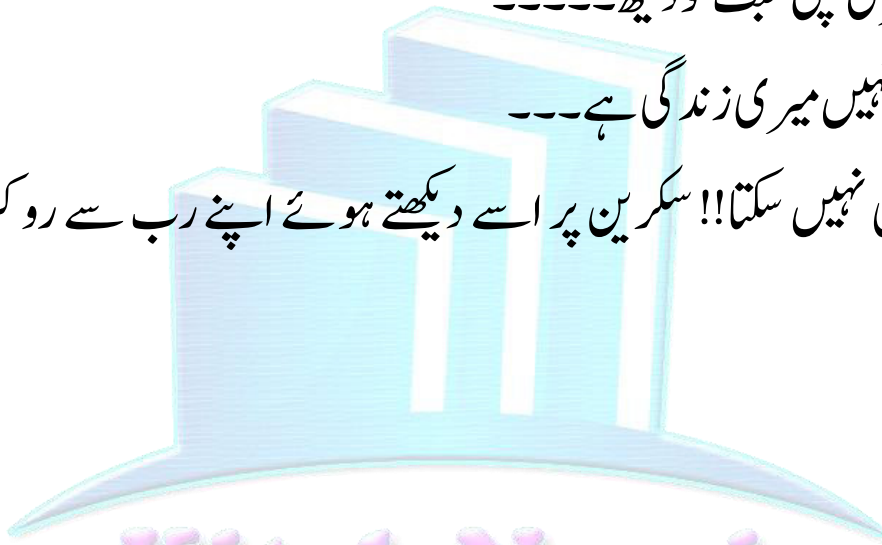
تمہارا بیٹا اس لڑکی کو واپس پاکستان لے آیا ہے تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا؟؟

ثریا سب کی نظروں سے بچتی ہوئی کونے میں کھڑی ہو کر فون پر بات کر رہی تھی، فجر کو گھر میں واپس دیکھ کر ثریا کے رنگ اُڑے ہوئے تھے گنہگار کو اپنے گناہوں کا بھانڈا پھوٹتے ہوئے نظر آرہا تھا۔۔۔

کیاااا۔۔۔

وہ لڑکی گھر میں واپس آچکی ہے؟؟ مقابل نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میں نے کیا فارسی میں کہا ہے جو تمہیں سمجھ نہیں آئی؟؟

ثریا کو مقابل کی بات دہرانا ناگوار لگا تھا۔۔۔

ہاں وہ لڑکی اس گھر میں واپس آچکی ہے اور وہ ہمارے بارے میں ساری حقیقت جانتی ہے اس کے باوجود تم نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔

ثریا کونے کھڑی چوروں کی طرح فون پر بات کرتے ہوئے غصے سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے کیا پتہ کہ اس اُلّو کے پٹھے نے اس لڑکی کو واپس کیوں بھیج دیا ہے؟؟

مجھے اس بارے میں ذرا بھی علم ہوتا تو میں کبھی اس لڑکی کو اس گھر تک نہ پہنچنے دیتا، میں پاگل ہوں جو اسے یہاں واپس آنے دیتا؟؟

مقابل کا لہجہ تلخ ہو چکا تھا یہ سن کر کہ فجر واپس اپنے گھر اپنوں کے بیچ جا چکی ہے۔۔

مقابل کے ارادے تو کچھ اور تھے جو انتہائی گندے، غلیظ اور گھٹیا تھے جن کو پورا کرنے کا وہ ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وہ تو پچھلے آٹھ مہینوں سے اپنے بیٹے کی حفاظت سے اس لڑکی کو نکال نہیں سکا تھا اور یہاں تو ارد گرد اس لڑکی کے محافظوں کی فوج اکٹھی تھی، یہاں سے اسے نکالنا کس قدر مشکل تھا یہ سوچ کر ہی بہرام پاشا کے دماغ میں آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

چیخنا بند کرو۔۔۔

اب اس لڑکی کا کچھ بندوبست کرو۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ہمارا بھانڈا پھوڑے۔۔۔

میں اتنی جلدی اس کا کیا بندوبست کروں فلحال تو تمہیں کچھ کرنا پڑے گا تم ہی اس کے قریب ہو۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا!!

بہرام کی بات پر ثریا چلائی۔۔۔

میں اس کا کیا کر سکتی ہوں؟؟

وہ کوئی ماچس کی تیلی ہے جسے چھپا دوں۔۔۔

اس کا پورا خاندان اس کے ارد گرد جمع ہے، اس طرح اسے گھیر اڈال کر کھڑے ہیں جیسے شہد کو مکھیوں نے گھیر رکھا ہوتا ہے۔۔۔

میں غلطی سے بھی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی اور اگر بھول کر بھی وجدان کو میرے بارے میں پتہ چل گیا تو اس کا انجام جانتے ہو کیا ہو گا۔۔۔۔

وہ فیصلے کرتے ہوئے یہ نہیں سوچتا کہ لوگ اس کے رشتے میں کیا لگتے ہیں وہ صحیح اور غلط میں فیصلہ کرتا ہے اور بات ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے۔۔۔

اتنے بڑے بڑے کانڈ کرنے والے ثریا ریاض ورک۔۔۔ اپنے بیٹے سے اتنا ڈرتی کیوں ہو؟؟؟؟

بہرام کا انداز طنزیہ اور لہجے میں شیطانیت چھلک رہی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو!ان

بات ڈرنے کی نہیں میں اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتی ہوں وجدان میری جان ہے، میں وجدان کی بنا جی نہیں سکتی۔۔۔۔

اور تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ اسے جھوٹ سے کتنی نفرت ہے،اس میں ایمانداری اتنی کوٹ کوٹ کر بھری ہے کہ وہ کبھی غلط کا ساتھ نہیں دے گا۔۔۔

میں اس دن سے ڈرتی ہوں جب اسے میری سچائی پتہ چلے اور وہ مجھ سے دور ہو جائے۔۔۔ اور میں وہ دن کبھی نہیں آنے دوں گی۔۔۔

سالوں سے میں نے اپنے آپ کو وہ بنا کر رکھا جو میں بالکل نہیں ہوں۔۔۔۔۔

جانتا ہوں سریا بیگم ۔۔۔بہت۔۔۔ اچھی طرح سے جانتا ہوں گھر کی سنسکاری بہو اصل میں اِچھا دھاری ناگن ہے۔۔۔

شیطانی قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بہرام نے کہا تو ثریا کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

بہرام اوقات میں رہو۔۔۔

میں نے جو کچھ کیا غیروں کے ساتھ کیا، مگر تم تو اتنے گھٹیا ہو کہ تم نے تو اپنے بیٹے کی محبت کو گندی نظروں سے دیکھا اور گھٹیا ارادے اب بھی قائم رکھے ہوئے ہو جبکہ وہ تمہارے بیٹے کے نکاح میں ہے اور تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ تمہارا بیٹا مرتا ہے اس لڑکی پر۔۔۔۔۔

اور تم تو اتنے گھٹیا ہو کہ اپنی بیوی کی جان لینے میں تمہیں کوئی شرم محسوس نہیں ہوئی۔۔۔

چل خاموش ہو جا سمجھ گیا کہ ہم دونوں ہی دودھ کے دھلے ہوئے ہیں۔۔۔اب مجھ سے کیا چاہتی ہو؟؟

بہرام نے بات کو ختم کرتے ہوئے سٹیپ بڑھایا کیونکہ اس کی کرتوتوں سے بھی پردے اُٹھ رہے تھے۔۔۔دونوں نے مل کر جو گناہ کیے تھے اب ایک دوسرے کے پردے فاش کرنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

میں چاہتی ہوں تم اس لڑکی کو یہاں سے غائب کرواؤ۔۔۔

میں تو تمہارے گھر میں گھس کر کچھ نہیں کر سکتا!!

ویسے بھی کچھ عرصے سے پتہ نہیں سیفی کو کیا مسئلہ ہے وہ مجھ سے کھینچا کھینچا رہتا ہے۔۔۔

اب بھی دیکھ لو گھر میں اتنا بڑا فنکشن ہے اور اس نے مجھے انوائٹ کرنا ضروری نہیں سمجھا،پہلے تو ہر چھوٹے سے چھوٹے فنکشن پر بھی مجھے انوائٹ کیا جاتا تھا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟؟

جبکہ وہ تو کوئی بات جانتا ہی نہیں پھر ایسا بیہیویئر کیوں ہے؟؟

پہلے تو میں نے سوچا کہ شاید اس کی بیوی نے اپنے ساتھ ہوئی میری رنگینیوں کو اسے بتا دیا ہو۔۔۔۔۔

مگر پھر میں نے سوچا اگر اسے پتہ چل جاتا تو وہ اب تک یہ بات باہر نکال چکا ہوتا۔۔ مگر اس نے تو مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کی،اس کا مطلب ہے وہ کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔

اب ایسے میں بتاؤ کہ میں تمہارے گھر آکر اس لڑکی کو کیسے غائب کروا سکتا ہوں؟؟

مجھے نہیں پتہ کہ تم نے کیسے کروانا ہے مگر اس لڑکی کو گھر سے غائب کرواؤ!!

اگر اس نے اپنا منہ کھول دیا تو پتہ نہیں ہمارا کیا ہو گا۔۔

میرے بارے میں تو شاید یہ کچھ نہیں جانتی مگر تمہارے بارے میں یہ سب کچھ جانتی ہے۔۔۔۔

کوئی نہ اگر میں پکڑا گیا تو تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔
جب گناہ مل کر کیے ہیں تو سزا بھی مل کر بھگتیں گے ثریا بیگم۔۔۔۔

بہرام مجھے دھمکانے کی ضرورت نہیں، یہ مت بھولنا کہ میں عافیہ نہیں ثریا ہوں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تمہاری سات نسلیں یاد رکھیں۔۔۔۔

تم بھی یاد رکھنا میں نہ تو ریاض ورک ہوں جو تم پر اندھا یقین کرتا ہے۔۔۔اور نہ ہی آصف ورک ہوں جو تمہیں اتنے سستے میں چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔
میری نظر ہر وقت تم پر ہے جب بھی تم نے مجھے کراس کرنے کی کوشش کی تمہارا وہ حشر کروں گا کہ خود کو آئینے میں پہچان نہیں سکو گی۔۔۔

تمہاری اتنی اوقات کہ تم مجھے دھمکی دو گے۔۔۔۔
لفظوں کو پیستے ہوئے بامشکل آواز کو دھیمہ رکھے ہوئے تھی۔۔۔

تمہاری اوقات کیا ہے یہ بھی میں بخوبی جانتا ہوں مجھے دھمکیاں دینے سے بہتر ہے یہ سوچو کہ اگر اس لڑکی نے منہ کھولا تو تمہارا بیٹا تمہارا کیا حشر کرے گا!!

اس بھول میں مت رہنا کہ وہ لڑکی تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔

وہ لڑکی کافی دن زینت کے پاس رہ کر آئی ہے اور زینت ہمارے بارے میں سب جانتی ہے۔۔۔

تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اس نے کچھ نہ بتایا ہو۔۔۔۔

یہ سن کر ثریا کے قدموں تلے زمین نکل گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اور ڈیٹیل جانتی دور کھڑے ریاض ورک نے گھور کر دیکھتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کیا، کہ سٹیج پر آؤ مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی۔۔۔ جلدی سے فون کو بند کرتی ہوئی تیزی سے دوپٹا سیدھا کرتی وہ سٹیج پر آن پہنچی تھی۔۔۔ جہاں پر مہندی کی رسم کی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

حد ہے ثریا بیگم یہ کوئی ٹائم ہے فون سننے کا۔۔۔

ریاض ورک نے ناراض لہجے سے کہا۔۔۔

سوری وہ ایک دوست کی ضروری کال آگئی تھی، تو سنی پڑی وہ شادی میں شرکت نہیں کر سکی کنٹری سے باہر ہے۔۔۔۔

بڑی صفائی سے ثریا بیگم نے جھوٹ بولا جیسے وہ سالوں سے بولتی آرہی تھی۔۔۔

ثریا گھبرائی ہوئی نظروں سے باربار فجر کو دیکھ رہی تھی۔۔ فجر جو ثریا کی ساری حقیقت جانتی تھی مگر اس نے چہرے سے کچھ ظاہر نہیں کیا۔۔۔ معصوم فجر کو براق نے اتنا تو ٹرین کر دیا تھا کہ اپنے جذباتوں کو اندر کیسے رکھنا ہے۔۔۔

نارمل بیہیور رکھتے ہوئے وہ خوشی سے اپنے بھائی کی خوشیوں میں شریک تھی۔۔۔۔
ازلان کی شادی میں فجر کے آنے سے خوشیوں کا سماں بند گیا تھا۔۔۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔۔۔ گھر کا ہر فرد خوش تھا۔۔۔۔۔
سوائے ثریا بیگم کے جس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ اس کا کوئی قریبی مر گیا ہو۔۔۔۔۔
ثریا کو ہر لمحہ موت اپنے قریب آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔
"گنہگار جتنا مرضی چھپ کر گناہ کر لے مگر ایک نہ ایک دن اس کے گناہوں کا گھڑا پھوٹ جاتا ہے۔۔۔۔
اور اس دن انسان کا گناہوں سے بھرا بھیانک چہرہ سب کے سامنے آجاتا ہے"
ثریا کو وہ وقت بہت نزدیک لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن دھوم دھام سے منایا گیا لیٹ نائٹ فنکشن ختم ہوا تو سب اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہو گئے تھے، کل زمل کی رخصتی تھی۔۔۔۔

....

کتنی ڈھیٹ ہو یار اتنے گھنٹوں ساتھ بیٹھی رہی مگر مجال ہے جو میری ذرا سی بات کا بھی تم نے جواب دیا ہو۔۔۔

زمل کی گاڑی ہال سے تھوڑا ہی دوری پر آئی کہ اس کے فون پر اذلان کا میسج آ گیا۔۔۔

مجھے جب کوئی بات کرنی ہی نہیں تھی تو میں کیوں آپ کی باتوں کا جواب دیتی؟؟

زمل یار کل ہماری ویڈنگ نائٹ ہے کم سے کم شکل سیدھی کر کے آنا ورنہ تمہیں منانے میں آدھی رات گزر جائے گی، اور مجھے ٹائم ویسٹ کرنا بالکل پسند نہیں۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ لائنز تمہارے بارے میں کہی گئی ہیں!!

"ایک شرم ہوتی ہے ایک حیا ہوتی ہے مگر تمہیں نہیں پتہ وہ کیا ہوتی ہے"

یار مجھے پتہ ہے شرم شرم ہوتی ہے اور حیا حیا ہوتی ہے---

مگر ان دونوں کے بیچ میں ویڈنگ نائٹ ہوتی ہے!!

اُفف جو بہت ہی زبردست ہوتی ہے!!میرا تو صرف ویڈنگ نیٹ منانے کا ہی موڈ ہو رہا ہے---

زمل سر کو جھٹکتے ہوئے توبہ توبہ کر اُٹھی تھی اذلان کا میسج سین کر کے---

دوبارہ مجھے میسج مت کرنا--

زمل نے فون ہمیشہ کی طرح آف کر دیا---

بے شرم انسان---

وہ دل میں سوچ کر خاموش ہو گئی کیونکہ گاڑی میں حوریہ اور بلاج بھی موجود تھے-----

....

افف۔۔۔کتنی بھاری فراک ہے قسم سے جان نکل گئی۔۔۔

حور بے بی بات بات پر تمہاری جان نکل جاتی ہے بہت نازک مزاج ہو!!
گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے قدم خماری سے اس کی جانب بڑھاتا جارہا تھا۔۔

کیونکہ لڑکیاں نازک مزاج ہی ہوتی ہیں۔۔۔
تیزی سے بلاج کے ارادوں کو دیکھتی ہاتھ میں پکڑے چینج کرنے والے ڈریس کو لیے واش روم کی جانب لپکی تھی۔۔۔
اس کے ارادے کو پوری طرح ناکام بناتے ہوئے بلاج دو ہی قدموں میں اس کی نازک کلائی کو تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

بلاج۔۔۔۔۔۔

بولو حور بے بی۔۔۔

وہ بلاج کے ارادوں کو سمجھتے ہوئے شرم سے لال پڑتے مسکراتے چہرے سے قدم پیچھے کو لے جا رہی تھی-----

بلاج پلیز میں بہت تھکی ہوئی ہوں!!

سچ میں، میں بھی بہت تھکا ہوا ہوں---

لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجائے قدم بڑھاتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے کھینچتے ہوئے سینے سے لگا چکا تھا---

بلاج پلیز------

کیا پلیز---

تم نے ہی تو کہا ہے کہ بہت تھکی ہوئی ہو---

آئی برو اُٹھا کر آنکھوں میں خماری اور شرارت کے رنگ لیے گال پر لب رکھ کر چومتے ہوئے بولا------

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

حور بے بی تھکن اُتارنے کا انتظام ہی تو کر رہا ہوں۔۔۔

نہیں میں اپنی تھکن خود اُتار لوں گی۔۔۔

پلیز مجھے چینج کرنے جانے دیں، سچ میں بہت بھاری ڈریس ہے، میں تھک گئی ہوں اسے اُٹھا اُٹھا کر۔۔۔

دونوں ہاتھ بلاج کے مضبوط سینے پر رکھے ہوئے شرم سے نظریں جھکائے مسکراتے لبوں سے بول رہی تھی۔۔۔

حور بے بی تمہیں محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟؟

ہم ہیں نہ، اس بھاری ڈریس کو آپ کے نازک وجود سے ہم الگ کر دیتے ہیں۔۔۔

بلاج بے شرم مت بنیے چھوڑیے۔۔۔

مجھے شاور لے کر چینج کرنا ہے۔۔۔

حور شاور بھی لے لینا، شاور لینے کا پورا موقع دوں گا، پہلے شاور لینے والا کام تو کر لینے دو۔۔۔۔

بلاج قسم سے آپ بہت ہی بے شرم ہیں کچھ بھی بولنے سے پہلے آپ سوچتے تک نہیں۔۔۔۔
وہ شرم سے لال ہوتی ہوئی کانوں تک سرخ پڑ گئی۔۔۔۔۔

جب جان چکی ہو کہ بلاج بے شرم ہے تو کیوں میری بے شرمیوں کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہو حور؟؟
ہاتھ کی پشت سے گردن پر رب کرتے ہوئے دھڑکنوں تک محسوس کروا گیا۔۔۔۔۔
حور کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں بلاج کے سخت ہاتھ کی ٹھنڈک کو محسوس کر کے۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے جو بیویاں اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں کہنا نہیں مانتی اللہ تعالی ان کو دوزخ کی آگ میں جلاتا ہے۔۔۔۔

اور تم میرا کہنا پیار سے پہلی بار میں ہی مان لیا کرو، کیونکہ میں تمہیں دوزخ کی آگ میں جلتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

جھک کر اسے اپنی باہوں میں اُٹھاتے ہوئے شوخ نظروں سے دیکھتا ہوا اپنی منمانیوں پر اُتر چکا تھا۔۔۔۔۔

نرمی سے باہوں میں اُٹھا کر اسے بیڈ پر لے آیا تھا،تکیے پر لیٹاتے ہوئے انابی لبوں سے مسکراتا آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے،ہونٹوں کو گول کیے کس کا اشارہ کیا تھا۔۔۔حور شرم سے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

حور آنکھیں کھولو۔۔۔

مجھ سے آپ کی بے شرمیاں نہیں دیکھی جاتیں۔۔۔

صدقے جاؤں حور بے بی بہت موٹی عقل ہے تمہاری۔۔۔

ابھی ابھی لیکچر دیا ہے کہ اللہ تعالی ناراض ہو جاتا ہے شوہر کی نافرمانی کرنے پر۔۔۔۔

بٹنوں کو کھولتے ہوئے کسرتی وجود کو کرتے سے آزاد کیا تھا۔۔۔

کب تک میری بے شرمیوں سے گھبرا کر تم آنکھیں بند کرتی رہو گی کیونکہ اب تو ہر روز تمہیں میری بے شرمیوں کو دیکھنا پڑے گا۔۔۔۔۔

دونوں بازو حور کے اطراف میں رکھتے ہوئے، پوری طرح سے اس کے اوپر جھکتے ہوئے داڑھی والی سخت ٹھوڑی کو اس کی گالوں سے رب کرتے ہوئے حور کو سسکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

بلاج پلیز نہیں کیا کریں آپ کی داڑھی بہت چبتی ہے۔۔۔
حور سی سی کر اُٹھی تھی۔۔۔۔

کیا کروں رات کو روم میں تمہارے پاس آنے سے پہلے کلین شیو کروا لیا کروں؟؟
چہرے پر لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے شرارتی انداز سے کہا۔۔۔

ہی ہی ہی۔۔۔
کتنے عجیب لگیں گے آپ کلین شیو کروا کے۔۔۔
حور کی کھی کھی والی ہنسی نکل گئی تھی بلاج کی بات پر۔۔۔

ہاں۔۔۔ عجیب تو لگوں گا، مگر اب تمہیں چبتی ہے اس کے لیے مجھے کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔یا پھر ایک کام کیا کروں گا، داڑھی کے اوپر اچھا سا کوئی شاپنگ بیگ چڑھا لیا کروں گا۔۔۔۔

ویری فنی آپ رہنے دیں!!

آپ ایسے ہی پیارے لگتے ہیں۔۔۔

حور بلاج کی داڑھی میں پیار سے ہاتھ مار کر سہلاتی ہوئی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ مطلب کہ تم میری داڑھی کی چبن برداشت کرنے کو تیار ہو!!

بلاج کے شرارتی لب مسکرائے سرگوشیاں اُتارتا اس کے بالوں میں چہرہ چھپانے لگا تھا۔۔۔

آئی لو یو حور۔۔۔۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں، تمہاری قربت مجھے کتنا سکون دیتی ہے، میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

کان پر جھکتے ہوئے بول کر حور کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گیا تھا۔۔۔

تم اتنی خوبصورت ہو کہ پہلی نظر میں، میں تم پر دل ہار گیا تھا۔۔۔

پیار تو بچپن سے ہی کرتا تھا، مگر تمہارے حسن نے مجھے نکاح والے دن ہی اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔۔۔

نکاح والے دن میں نے کتنی مشکل سے خود کو روکا تھا۔۔

تم اتنی حسین لگ رہی تھی کہ میرا دل چاہ رہا تھا تمہیں وہاں سے اُٹھا کر اپنے ساتھ لے آتا!!

آپ بھی بہت خوبصورت لگ رہے تھے!!

مگر آپ کی ناک پر جو غصہ تھا وہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا!!

اسی لیے میں آپ کو ناپسند کرتی تھی۔۔۔

اور جو تمہاری اس چھوٹی سی ناک پر ہر وقت اکڑ اور ایٹیٹیوڈ رہتا تھا اس کا کیا۔۔۔۔

حور کی چھوٹی سی ناک کو چومتے ہوئے بلاج نے دانتوں سے کاٹا تو حور سسک اُٹھی تھی۔۔۔

نکاح والے دن وائٹ فراک کے ساتھ ریڈ گلاب کے پھولوں کے گجرے پہن رکھے تھے۔۔ قسم سے تم پرنسز لگ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے جب تمہیں دیکھا تو میں اپنے جذباتوں پر قابو ہی رکھ سکا تھا!!
تمہیں کیا لگتا ہے اس دن روم میں میں غصے سے آیا تھا؟؟
حور متلاشی نظروں سے بلاج کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو اس کی بالوں کی لٹوں کو انگلیوں سے سہلاتے ہوئے ہاتھ کی پشت گردن اور گالوں پر رب کر کے مسرور ہو رہا تھا۔۔۔

تو کیا مجھ پر غصہ کرنے والا مجھے ڈرانے والا آپ نے ڈرامہ کیا تھا؟؟

ہوں ں۔۔۔
بالکل ڈرامہ کیا تھا!!

ہاں---حور کا منہ کھلا رہ گیا تھا---

آپ کتنے چالاک تھے، قسم سے کتنے بڑے ڈرامے باز ہیں----

میں کتنا ڈر گئی تھی آپ کو اتنے غصے میں دیکھ کر، مجھے لگا آپ سچ میں شدید غصے میں ہیں اور پتہ نہیں میرے ساتھ کیا کریں گے---

حور بے بی مجھے تمہارا حسن کھینچ کر لایا تھا!!

میں نے دل میں سوچا کہ یہ لڑکی اپنی اکڑ نہیں چھوڑ سکتی، مگر اب تو نکاح ہو گیا ہے میں منہ میٹھا کیے بنا کیسے واپس جاؤں----

یاد آیا؟؟

جی سب یاد ہے!!

حور شرم سے لال پڑتی چہرہ دیوار کی جانب موڑ گئی---

اس دن تمہاری میٹھی دھڑکنوں کو لبوں پر محسوس کر کے، حور اس کے بعد رخصتی تک کا سفر میں نے کیسے طے کیا یہ میں ہی جانتا ہوں۔۔۔۔

بلاج آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔۔

ہمم۔۔بتاؤ۔۔۔

شوخ انداز سے ہاتھوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بلاج کی نظریں اس کی پنکھڑیوں پر مرکوز تھیں۔۔۔۔

آپ کل بھی بے شرم تھے، آج بھی بے شرم ہیں اور مجھے لگتا ہے آنے والے وقت میں ہمارے 10 12 بچے بھی ہو جائیں گے تب بھی آپ نے بے شرم ہی رہنا ہے۔۔۔۔

1210 بچے!!

حور بہت لمبی پلاننگ کر لی ہے تم نے تو!!

مجھے تو ابھی سے اپنے کام پر لگ جانا چاہیے۔۔۔۔

حور کا اتنا کہنا کہ بلاج بے باقیوں کی حدوں کو توڑتا چلا گیا تھا۔۔۔

حور پچھتا رہی تھی کہ اس نے مذاق میں بھی بلاج کو یہ کیوں کہہ دیا۔۔

حور کے چہرے کو دیوانوں کی طرح چومتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑتے حور کی جان نکال رہا تھا۔۔۔

حور کی نازک باریک سی پنکھڑیوں پر لب رکھے، پوری شدت سے قید میں لیے سانسیں روک چکا تھا۔۔۔

حور کی پنکھڑیوں سے نمی کو پوری شدت سے پیتے ہوئے پیاس بجھانے لگا۔۔ حور کی معصوم سانسیں گلے میں اٹک رہی تھیں۔۔۔

چوہدری بلاج تیز سانسوں سے حور کی پنکھڑیوں سے تشنگی مٹا رہا تھا جو کہ اور بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

بلاج کے انابی لبوں کی سخت قید میں حور کی پنکھڑیاں کبھی اندر جا رہی تھی تو کبھی باہر آ رہی تھی۔۔۔

بے رحمی سے پنکھڑیوں پر تشنگی کے گہرے رنگ چھوڑ کر گردن پر جھکا تھا۔۔

حور کے لب گہرے پنک ہو چکے تھے۔۔۔

گردن پر لمس چھوڑتے ہوئے بیک زپ کو کھول چکا تھا۔۔۔

چوہدری بلاج کے سخت ہاتھوں کی کھردری انگلیوں کو کمر پر محسوس کر کے حور کی سسکی نکلی تھی۔۔

چوہدری بلاج کے لب مسکرائے تھے،اس کے سسکتی ہوئی پنکھڑیوں کو دیکھ جو چوہدری بلاج کے لبوں کی چاشنی میں گھل کر گہری پنک ہو چکی تھیں۔۔۔

نرمی سے فراک کو دونوں کندھوں سے سرکاتے ہوئے دھڑکنوں سے اُتارنے کا ارادہ رکھتا تھا،حور نے فراک کے گلے پر ہاتھ رکھ کر شرم سے لال پڑتے ہوئے چہرے سے دیکھ کر نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔۔۔۔

حور تمہیں دیکھنے کا، چھونے کا حق ہے مجھے، پلیز ایسے لمحات میں رکاوٹیں مت پیدا کرنا۔۔۔
چوہدری بلاج کو بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔
خماری میں ڈوبی ہوئی بھاری آواز میں ہلکی سی سختی کے رنگ تھے۔۔۔
نرمی سے حور کے ہاتھ کو بھاری ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بلاج تکیے کے اوپر پن کر چکا تھا۔۔۔۔

پلیز لائٹ بند کر دیں۔۔۔

کیوں؟؟؟؟

مجھے شرم آتی۔۔۔

آنے دو۔۔۔۔

پلیز بلاج۔۔۔۔

کچھ چیزوں میں چوہدری بلاج ضدی ہے اور وہ اپنی ضد نہیں چھوڑتا یہ بات تم جانتی ہو۔۔۔
لائٹ بند نہیں ہو گی۔۔۔
جب فرسٹ نائٹ پر تمہاری نہیں مانی گئی تو آگے بھی ایسی اُمید نہیں رکھنی۔۔۔

سرگوشیاں اُتارتے چوہدری بلاج کے بے باک لب اس کی دھڑکنوں کو چومتے ہوئے لباس کی نازک سرحدوں کو توڑ چکے تھے۔۔۔

لبوں کے نیچے دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہوئے بلاج کی تشنگی بڑھنے لگی تھی،نازک سی دھڑکنوں کو لبوں میں دباتے ہوئے حور کی جان نکال لے گیا حور کے منہ سے سسکاریاں اُبھرنے لگی تھی۔۔

بلاج۔۔۔۔

دھڑکنوں پر دانتوں کی چبن اور شدید سختی کو محسوس کرتے سسک کر اس نے بلاج کا نام لیا تھا۔۔۔

ششششش۔۔۔۔

برداشت کرنا پڑے گا حور بچوں والا پیار چوہدری بلاج کو پسند نہیں۔۔۔دھڑکنوں پر ہاتھ رکھے سختی دکھاتے ہوئے لبوں سے لبوں کو چھوء کر خماردار لہجے سے کہا۔۔

آپ بہت گندے ہیں۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسوں جاری ہونے لگے تھے۔۔۔۔

جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں۔۔۔

میری شدتوں کو سہنا تم پر واجب ہے حور بے بی،پیار میں درد سہنا محبوب پر فرض ہوتا ہے۔۔۔۔

سرگوشیاں اُتارتے دھڑکنوں پر پھر سے جھکا تھا۔۔دھڑکنوں کو لبوں میں مسلتے ہوئے وہ دیوانہ ہوا جا رہا تھا۔۔۔

پاگلوں کی طرح نمی کے شبنمی قطروں کو حلق میں انڈیلتے ہوئے حور کی تڑپ کو نظر انداز کیے ہوئے تھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے تیز سانسوں سے اس کے رحموں کرم پر لیٹی سسکاریاں بھرتے ہوئے چوہدری بلاج کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔

پیار سے بھری سخت شدتوں کو سہتی ہوئی حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں،اس کی شدتوں کو سہتے ہوئے حور تکیے کے دونوں کونوں کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

اپنے پیار کی بارش میں حور کو بگھوتا ہوا محبت کی حسین وادیوں میں لے گیا۔۔۔

کہاں حور کو شاور لے کر فریش ہونا تھا اور کہاں وہ چوہدری بلاج کی سخت شدتوں سے ٹوٹی ہوئی اس کے اس چوڑے سینے پر سر رکھے ہوئے نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بلاج کے لب مسکرا رہے تھے اس کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی حور کو دیکھ کر، جس کے ریشمی بال پوری طرح سے بلاج کے سینے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے ماتھے پر لب رکھ کر نرمی سے چومتے ہوئے بلاج مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

میری اکڑو حور اتنے سے ہی ٹوٹ گئی ہو، ابھی تو تم پر میں نے ہاتھ بہت ہلکا رکھا ہے---

جانتا ہوں بہت نازک اور لاڈلی ہو بہت نازوں سے تمہیں پالا گیا ہے، اسی لیے ہمت نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم میں----

ابھی تو میں نے تمہیں اپنے جذباتوں کی آوارگی دکھائی ہی نہیں، یہ سوچ کر کہیں تم ڈر نہ جاؤ----

تمہارے نازک وجود کو محبت کے ساتھ خود میں سمیٹ رہا ہوں-----

کہیں میری حور ڈر نا جائے، اپنے بے لگام جذباتوں کو لگام ڈال رکھی ہے---

ورنہ چوہدری بلاج کس بلا کا نام ہے، اگر پوری طرح جان جاؤ تو مجھے دیکھ کر ہی گھبرا جاؤ گی---

ہنستے ہوئے دل میں سوچ کر رہ گیا تھا----

....

......Part 3

افف۔۔۔ کتنی بھاری فراک ہے قسم سے جان نکل گئی۔۔۔۔

حور بے بی بات بات پر تمہاری جان نکل جاتی ہے بہت نازک مزاج ہو!!

گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے قدم خماری سے اس کی جانب بڑھاتا جارہا تھا۔۔۔

کیونکہ لڑکیاں نازک مزاج ہی ہوتی ہیں۔۔۔

تیزی سے بلاج کے ارادوں کو دیکھتی ہاتھ میں پکڑے چینج کرنے والے ڈریس کو لیے واش روم کی جانب لپکی تھی۔۔۔۔

اس کے ارادے کو پوری طرح ناکام بناتے ہوئے بلاج دو ہی قدموں میں اس کی نازک کلائی کو تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

بلاج۔۔۔۔۔۔۔

بولو حور بے بی۔۔۔۔

وہ بلاج کے ارادوں کو سمجھتے ہوئے شرم سے لال پڑتے مسکراتے چہرے سے قدم پیچھے کو لے جارہی تھی۔۔۔۔۔

بلاج پلیز میں بہت تھکی ہوئی ہوں!!

سچ میں، میں بھی بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔

لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجائے قدم بڑھاتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے کھینچتے ہوئے سینے سے لگا چکا تھا۔۔۔

بلاج پلیز۔۔۔۔۔۔

کیا پلیز۔۔۔۔

تم نے ہی تو کہا ہے کہ بہت تھکی ہوئی ہو۔۔۔

آئی برو اُٹھا کر آنکھوں میں خماری اور شرارت کے رنگ لیے گال پر لب رکھ کر چومتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

حور بے بی تھکن اُتارنے کا انتظام ہی تو کر رہا ہوں۔۔۔

نہیں میں اپنی تھکن خود اُتار لوں گی۔۔

پلیز مجھے چینج کرنے جانے دیں، سچ میں بہت بھاری ڈریس ہے، میں تھک گئی ہوں اسے اُٹھا اُٹھا کر۔۔

دونوں ہاتھ بلاج کے مضبوط سینے پر رکھے ہوئے شرم سے نظریں جھکائے مسکراتے لبوں سے بول رہی تھی۔۔۔

حور بے بی تمہیں محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟؟

ہم ہیں نہ، اس بھاری ڈریس کو آپ کے نازک وجود سے ہم الگ کر دیتے ہیں۔۔۔

بلاج بے شرم مت بنیے چھوڑیے۔۔۔

مجھے شاور لے کر چینج کرنا ہے۔۔۔

حور شاور بھی لے لینا، شاور لینے کا پورا موقع دوں گا، پہلے شاور لینے والا کام تو کر لینے دو۔۔۔

بلاج قسم سے آپ بہت ہی بے شرم ہیں کچھ بھی بولنے سے پہلے آپ سوچتے تک نہیں ۔۔۔

وہ شرم سے لال ہوتی ہوئی کانوں تک سرخ پڑ گئی ۔۔۔۔

جب جان چکی ہو کہ بلاج بے شرم ہے تو کیوں میری بے شرمیوں کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہو حور ؟؟

ہاتھ کی پشت سے گردن پر رب کرتے ہوئے دھڑکنوں تک محسوس کروا گیا ۔۔۔۔

حور کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں بلاج کے سخت ہاتھ کی ٹھنڈک کو محسوس کر کے ۔۔۔

تمہیں پتہ ہے جو بیویاں اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں کہنا نہیں مانتی اللہ تعالی ان کو دوزخ کی آگ میں جلاتا ہے---

اور تم میرا کہنا پیار سے پہلی بار میں ہی مان لیا کرو، کیونکہ میں تمہیں دوزخ کی آگ میں جلتا ہوا نہیں دیکھ سکتا---

جھک کر اسے اپنی باہوں میں اُٹھاتے ہوئے شوخ نظروں سے دیکھتا ہوا اپنی منمانیوں پر اُتر چکا تھا-----

نرمی سے باہوں میں اُٹھا کر اسے بیڈ پر لے آیا تھا، تکیے پر لیٹاتے ہوئے انابی لبوں سے مسکراتا آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے، ہونٹوں کو گول کیے کس کا اشارہ کیا تھا-- حور شرم سے آنکھیں بند کر گئی----

حور آنکھیں کھولو۔۔۔

مجھ سے آپ کی بے شرمیاں نہیں دیکھی جاتیں۔۔۔

صدقے جاؤں حور بے بی بہت موٹی عقل ہے تمہاری۔۔۔
ابھی ابھی لیکچر دیا ہے کہ اللہ تعالی ناراض ہو جاتا ہے شوہر کی نافرمانی کرنے پر۔۔۔۔
بٹنوں کو کھولتے ہوئے کسرتی وجود کو کرتے سے آزاد کیا تھا۔۔۔

کب تک میری بے شرمیوں سے گھبرا کر تم آنکھیں بند کرتی رہو گی کیونکہ اب تو ہر روز تمہیں میری بے شرمیوں کو دیکھنا پڑے گا۔۔۔۔۔

دونوں بازو حور کے اطراف میں رکھتے ہوئے، پوری طرح سے اس کے اوپر جھکتے ہوئے داڑھی والی سخت ٹھوڑی کو اس کی گالوں سے رب کرتے ہوئے حور کو سسکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

بلاج پلیز نہیں کیا کریں آپ کی داڑھی بہت چبتی ہے۔۔۔

حور سی سی کر اُٹھی تھی۔۔۔۔

کیا کروں رات کو روم میں تمہارے پاس آنے سے پہلے کلین شیو کروالیا کروں؟؟

چہرے پر لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے شرارتی انداز سے کہا۔۔

ہی ہی ہی۔۔۔

کتنے عجیب لگیں گے آپ کلین شیو کروا کے۔۔

حور کی کھی کھی والی ہنسی نکل گئی تھی بلاج کی بات پر۔۔۔

ہاں۔۔ عجیب تو لگوں گا، مگر اب تمہیں چبتی ہے اس کے لیے مجھے کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔یا پھر ایک کام کیا کروں گا، داڑھی کے اوپر اچھا سا کوئی شاپنگ بیگ چڑھا لیا کروں گا۔۔۔۔

ویری فنی آپ رہنے دیں!!

آپ ایسے ہی پیارے لگتے ہیں۔۔۔

حور بلاج کی داڑھی میں پیار سے ہاتھ مار کر سہلاتی ہوئی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ مطلب کہ تم میری داڑھی کی چبن برداشت کرنے کو تیار ہو!!

بلاج کے شرارتی لب مسکرائے سرگوشیاں اُتارتا اس کے بالوں میں چہرہ چھپانے لگا تھا۔۔

آئی لو یو حور۔۔۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں، تمہاری قربت مجھے کتنا سکون دیتی ہے، میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

کان پر جھکتے ہوئے بول کر حور کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گیا تھا۔۔

تم اتنی خوبصورت ہو کہ پہلی نظر میں، میں تم پر دل ہار گیا تھا۔۔۔

پیار تو بچپن سے ہی کرتا تھا، مگر تمہارے حسن نے مجھے نکاح والے دن ہی اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔۔۔

نکاح والے دن میں نے کتنی مشکل سے خود کو روکا تھا۔۔

تم اتنی حسین لگ رہی تھی کہ میرا دل چاہ رہا تھا تمہیں وہاں سے اُٹھا کر اپنے ساتھ لے آتا!!

آپ بھی بہت خوبصورت لگ رہے تھے!!
مگر آپ کی ناک پر جو غصہ تھا وہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا!!
اسی لیے میں آپ کو ناپسند کرتی تھی۔۔۔

اور جو تمہاری اس چھوٹی سی ناک پر ہر وقت اکڑ اور ایٹیٹیوڈ رہتا تھا اس کا کیا۔۔۔۔
حور کی چھوٹی سی ناک کو چومتے ہوئے بلاج نے دانتوں سے کاٹا تو حور سسک اُٹھی تھی۔۔۔

نکاح والے دن وائٹ فراک کے ساتھ ریڈ گلاب کے پھولوں کے گجرے پہن رکھے تھے۔۔۔قسم سے تم پرنسز لگ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے جب تمہیں دیکھا تو میں اپنے جذباتوں پر قابو ہی رکھ سکا تھا!!
تمہیں کیا لگتا ہے اس دن روم میں میں غصے سے آیا تھا؟؟
حور متلاشی نظروں سے بلاج کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو اس کی بالوں کی لٹوں کو انگلیوں سے سہلاتے ہوئے ہاتھ کی پشت گردن اور گالوں پر رب کر کے مسرور ہو رہا تھا۔۔۔

توکیا مجھ پر غصہ کرنے والا مجھے ڈرانے والا آپ نے ڈرامہ کیا تھا؟؟

ہوں ں۔۔۔

بالکل ڈرامہ کیا تھا!!

ہاں۔۔۔ حور کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

آپ کتنے چالاک تھے، قسم سے کتنے بڑے ڈرامے باز ہیں۔۔۔۔

میں کتنا ڈر گئی تھی آپ کو اتنے غصے میں دیکھ کر، مجھے لگا آپ سچ میں شدید غصے میں ہیں اور پتہ نہیں میرے ساتھ کیا کریں گے۔۔۔

حور بے بی مجھے تمہارا حسن کھینچ کر لایا تھا!!

میں نے دل میں سوچا کہ یہ لڑکی اپنی اکڑ نہیں چھوڑ سکتی، مگر اب تو نکاح ہو گیا ہے میں منہ میٹھا کیے بنا کیسے واپس جاؤں۔۔۔

یاد آیا؟؟

جی سب یاد ہے!!

حور شرم سے لال پڑتی چہرہ دیوار کی جانب موڑ گئی۔۔۔

اس دن تمہاری میٹھی دھڑکنوں کو لبوں پر محسوس کر کے، حور اس کے بعد رخصتی تک کا سفر میں نے کیسے طے کیا یہ میں ہی جانتا ہوں۔۔۔۔

بلاج آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔۔

ہمم۔۔بتاؤ۔۔۔

شوخ انداز سے ہاتھوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بلاج کی نظریں اس کی پنکھڑیوں پر مرکوز تھیں۔۔۔۔

آپ کل بھی بے شرم تھے، آج بھی بے شرم ہیں اور مجھے لگتا ہے آنے والے وقت میں ہمارے 10 12 بچے بھی ہو جائیں گے تب بھی آپ نے بے شرم ہی رہنا ہے----

1210 بچے!!

حور بہت لمبی پلاننگ کر لی ہے تم نے تو!!

مجھے تو ابھی سے اپنے کام پر لگ جانا چاہیے---

حور کا اتنا کہنا کہ بلاج بے باقیوں کی حدوں کو توڑ تا چلا گیا تھا---

حور پچھتا رہی تھی کہ اس نے مذاق میں بھی بلاج کو یہ کیوں کہہ دیا--

حور کے چہرے کو دیوانوں کی طرح چومتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑتے حور کی جان نکال رہا تھا---

حور کی نازک باریک سی پنکھڑیوں پر لب رکھے، پوری شدت سے قید میں لیے سانسیں روک چکا تھا---

حور کی پنکھڑیوں سے نمی کو پوری شدت سے پیتے ہوئے پیاس بجھانے لگا-- حور کی معصوم سانسیں گلے میں اٹک رہی تھیں---

چوہدری بلاج تیز سانسوں سے حور کی پنکھڑیوں سے تشنگی مٹا رہا تھا جو کہ اور بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

بلاج کے انابی لبوں کی سخت قید میں حور کی پنکھڑیاں کبھی اندر جا رہی تھی تو کبھی باہر آ رہی تھی۔۔۔

بے رحمی سے پنکھڑیوں پر تشنگی کے گہرے رنگ چھوڑ کر گردن پر جھکا تھا۔۔

حور کے لب گہرے پنک ہو چکے تھے۔۔۔

گردن پر لمس چھوڑتے ہوئے بیک زپ کو کھول چکا تھا۔۔۔

چوہدری بلاج کے سخت ہاتھوں کی کھردری انگلیوں کو کمر پر محسوس کر کے حور کی سسکی نکلی تھی۔۔

چوہدری بلاج کے لب مسکرائے تھے، اس کے سسکتی ہوئی پنکھڑیوں کو دیکھ جو چوہدری بلاج کے لبوں کی چاشنی میں گھل کر گہری پنک ہو چکی تھیں۔۔۔

نرمی سے فراک کو دونوں کندھوں سے سرکاتے ہوئے دھڑکنوں سے اُتارنے کا ارادہ رکھتا تھا، حور نے فراک کے گلے پر ہاتھ رکھ کر شرم سے لال پڑتے ہوئے چہرے سے دیکھ کر نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔۔۔۔

حور تمہیں دیکھنے کا، چھونے کا حق ہے مجھے، پلیز ایسے لمحات میں رکاوٹیں مت پیدا کرنا۔۔۔

چوہدری بلاج کو بالکل پسند نہیں ہے--

خماری میں ڈوبی ہوئی بھاری آواز میں ہلکی سی سختی کے رنگ تھے---

نرمی سے حور کے ہاتھ کو بھاری ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بلاج تکیے کے اوپر پن کر چکا تھا----

پلیز لائٹ بند کر دیں--

کیوں؟؟؟؟

مجھے شرم آتی---

آنے دو----

پلیز بلاج----

کچھ چیزوں میں چوہدری بلاج ضدی ہے اور وہ اپنی ضد نہیں چھوڑتا یہ بات تم جانتی ہو---

لائٹ بند نہیں ہو گی۔۔۔

جب فرسٹ نائٹ پر تمہاری نہیں مانی گئی تو آگے بھی ایسی اُمید نہیں رکھنی۔۔۔۔

سرگوشیاں اُتارتے چوہدری بلاج کے بے باک لب اس کی دھڑکنوں کو چومتے ہوئے لباس کی نازک سرحدوں کو توڑ چکے تھے۔۔۔۔

لبوں کے نیچے دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہوئے بلاج کی تشنگی بڑھنے لگی تھی،نازک سی دھڑکنوں کو لبوں میں دباتے ہوئے حور کی جان نکال لے گیا حور کے منہ سے سسکاریاں اُبھرنے لگی تھی۔۔۔

بلاج۔۔۔۔

دھڑکنوں پر دانتوں کی چبن اور شدید سختی کو محسوس کرتے سسک کر اس نے بلاج کا نام لیا تھا۔۔۔۔

ششششش۔۔۔۔

برداشت کرنا پڑے گا حور بچوں والا پیار چوہدری بلاج کو پسند نہیں۔۔۔دھڑکنوں پر ہاتھ رکھے سختی دکھاتے ہوئے لبوں سے لبوں کو چھوء کر خمار دار لہجے سے کہا۔۔۔

آپ بہت گندے ہیں---

اس کی آنکھوں میں آنسوں جاری ہونے لگے تھے----

جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں---

میری شدتوں کو سہنا تم پر واجب ہے حور بے بی، پیار میں درد سہنا محبوب پر فرض ہوتا ہے----

سر گوشیاں اُتارتے دھڑکنوں پر پھر سے جھکا تھا-- دھڑکنوں کو لبوں میں مسلتے ہوئے وہ دیوانہ ہوا جا رہا تھا---

پاگلوں کی طرح نمی کے شبنمی قطروں کو حلق میں انڈیلتے ہوئے حور کی تڑپ کو نظر انداز کیے ہوئے تھا---

وہ آنکھیں بند کیے تیز سانسوں سے اس کے رحموں کرم پر لیٹی سسکاریاں بھرتے ہوئے چوہدری بلاج کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی----

پیار سے بھری سخت شدتوں کو سہتی ہوئی حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں،اس کی شدتوں کو سہتے ہوئے حور تکیے کے دونوں کونوں کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی-----

اپنے پیار کی بارش میں حور کو بگھوتا ہوا محبت کی حسین وادیوں میں لے گیا---

کہاں حور کو شاور لے کر فریش ہونا تھا اور کہاں وہ چوہدری بلاج کی سخت شدتوں سے ٹوٹی ہوئی اس کے اس چوڑے سینے پر سر رکھے ہوئے نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

بلاج کے لب مسکرا رہے تھے اس کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی حور کو دیکھ کر، جس کے ریشمی بال پوری طرح سے بلاج کے سینے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔
اس کے ماتھے پر لب رکھ کر نرمی سے چومتے ہوئے بلاج مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

میری اکڑو حور اتنے سے ہی ٹوٹ گئی ہو، ابھی تو تم پر میں نے ہاتھ بہت ہلکا رکھا ہے۔۔۔
جانتا ہوں بہت نازک اور لاڈلی ہو بہت نازوں سے تمہیں پالا گیا ہے، اسی لیے ہمت نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم میں۔۔۔۔
ابھی تو میں نے تمہیں اپنے جذباتوں کی آوارگی دکھائی ہی نہیں، یہ سوچ کر کہیں تم ڈر نہ جاؤ۔۔۔۔
تمہارے نازک وجود کو محبت کے ساتھ خود میں سمیٹ رہا ہوں۔۔۔۔۔
کہیں میری حور ڈر نا جائے، اپنے بے لگام جذباتوں کو لگام ڈال رکھی ہے۔۔۔

ورنہ چوہدری بلاج کس بلا کا نام ہے، اگر پوری طرح جان جاؤ تو مجھے دیکھ کر ہی گھبرا جاؤ گی۔۔۔

ہنستے ہوئے دل میں سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

میری بیٹی اب ٹھیک ہے نا!!

فجر میں اللہ کا کیسے شکر ادا کروں کہ اللہ نے میری بیٹی مجھے واپس لوٹا دی ہے!!

عافیہ اپنی بیٹی کا ماتھا چومتے ہوئے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم اتنی چپ کیوں ہو؟؟

کیا تمہاری طبیعت ابھی بھی ٹھیک نہیں ہے؟؟

عافیہ اپنی بیٹی کی خاموشی کو دیکھ کر پریشان تھی۔۔۔

نہیں ماما ایسی تو کوئی بات نہیں میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔

اپنی ماں کو گلے لگاتے ہوئے فجر اپنی ماں کا معصوم چہرہ دیکھ رہی تھی جس کے بارے میں وہ کبھی کچھ جانتی ہی نہیں تھی۔۔۔

فجر نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اپنی ماں کو ڈپریشن میں دیکھا، راتوں کو اکثر اس کے بابا اسے نیند کی دوا دے کر سلایا کرتے تھے کیونکہ عافیہ کو رات نیند نہیں آتی تھی۔۔۔۔

فجر نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ عافیہ کے ڈپریشن کے پیچھے اتنی دردناک اصلیت تھی، جس کو سن کر فجر کی روح کانپ گئی تھی اس کو اس کی ماں نے کیسے سہا ہو گا، وہ سوچتی ہوئی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھے جارہی تھی۔۔۔

میرا بچہ کوئی پریشانی ہے تو اپنے بابا کو بتاؤ!!
اس طرح کیوں خاموش ہو کر اپنی ماں کو دیکھے جارہی ہو؟؟
چوہدری آصف ورک جو اپنی بیٹی کی حرکت و عمل پر نظر بنائے ہوئے تھا، باپ تھا، کہیں نہ کہیں اس کے دماغ میں پریشانی تھی کہ اس کی بیٹی اب بھی ٹھیک ہے یا نہیں۔۔۔۔

بابا آپ پریشان نہ ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں، بس ماما کو اتنے مہینوں بعد دیکھا تو اس لیے پھر سے دور ہو جانے کا ڈر سا ہے میرے دل میں۔۔۔

اب ایسا کبھی نہیں ہو گا، میرا پیارا بچہ میرے گھر کی رونق۔۔۔
چودری آصف ورک اپنی بیٹی کو سینے سے لگاتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھر کر بولے۔۔۔۔

چلو رات بہت ہو گئی ہے میرے خیال سے اب سو جانا چاہیے صبح گھر میں بارات کا فنکشن ہے تو ٹائم سے سوئیں گے تب ہی اچھا انتظام کر سکیں گے۔۔۔
چوہدری آصف ورک نے کہا تو عافیہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔

ماما۔۔۔
جی میرا بچہ !!
میں آج آپ کے پاس سو جاؤں ؟؟
یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے بالکل تم آج ہمارے ساتھ ہمارے روم میں سوؤ۔۔۔
عافیہ سے پہلے آصف اپنی بیٹی کو کہہ کر پیار سے ماتھا چومتے ہوئے شفقت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

بس تم جا کر اپنے روم میں چینج کر آؤ، فریش ہو لو، اس کے بعد ایزی ہو کر آ کر سو جانا۔۔
اگر یہاں پر فریش ہونا چاہتی ہو تو میں ابھی اپنی بیٹی کے روم سے کپڑے منگوا لیتی ہوں۔۔۔

نہیں امی میں اپنے روم میں جا کر ہی فریش ہو لیتی ہوں۔۔۔کیا میرے روم میں اب بھی میرے کپڑے ہیں؟؟

سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یہ بات اپنی بہن سے پوچھنا جس نے تمہارے روم سے ایک تنکا بھی آگے سے پیچھے نہیں ہونے دیا،وہ روم کی صفائی خود کرتی تھی، کسی کو اُس روم میں جانے ہی نہیں دیتی تھی۔۔۔

کسی کا مطلب کہ مجھے بھی نہیں جانے دیتی تھی،مجھے تو لگتا تھا کہ میں نے نہیں اس نے اپنی بیٹی کھو دی ہے،بہت پیار کرتی ہے تم سے۔۔۔

کہتے ہوئے عافیہ کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے گال بھگو گئے۔۔۔۔

فجر حیران نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی،جہاں اس سے اس بات کی خوشی تھی کہ منت اس سے بہت پیار کرتی ہے،وہاں اسے اس بات کی حیرانی ہوئی کہ کیا اس کی ماں نے منت کو ایکسیپٹ کر لیا ہے؟؟

عافیہ اور منت کے بیچ شروع سے ہی رشتہ بہت کڑوا رہا تھا،اب تو فجر کو پتہ بھی چل چکا تھا کہ عافیہ منت سے نفرت کیوں کرتی ہے۔۔۔۔

ایسے میں اپنی ماں کے لہجے میں نرمی دیکھ کر کہیں نہ کہیں فجر کو خوشی ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنے دماغ میں یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کی ماں کی نفرت کے پیچھے حقیقت یہ تھی کہ منت اس کی سگی بہن نہیں۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

سچ کہہ رہی ہوں، تمہاری بہن تم سے بہت پیار کرتی ہے، تمہارے کمرے کی ایک ایک چیز اس نے ویسے ہی سجا کر رکھی ہے، دن میں پتہ نہیں کتنے چکر وہ تمہارے روم کے لگاتی تھی، شکر ہے کہ اس کی زندگی میں وجدان تھا ورنہ تمہارا غم اُسے پاگل کر دیتا فجر۔۔۔

عافیہ اپنی بیٹی کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے شفقت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جی میں ابھی چینج کر کے آتی ہوں آپ ارام کریں وہ کہتی ہوئی روم سے جاچکی تھی۔۔۔

....

آج مہندی کے فنکشن میں منت بہت تھک گئی تھی۔۔۔بھائی کی مہندی کی رسم میں بھاگ دوڑ کرتی ہوئی بہنوں کی حالت بری ہو جاتی ہے۔۔۔

مگر آج تھکاوٹ کے ساتھ منت کو جو خوشی ملی تھی اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا تھا،وہ اس قدر خوش تھی جیسے پوری دنیا اسے ایک مٹھی میں سمٹ کر مل گئی ہو۔۔۔۔
اس کی جان اس کی بہن واپس آگئی تھی، جس کے زندہ ہونے کی اُمید سب لوگ ختم کر چکے تھے۔۔۔

وہ بہن اچانک سے اسے صحیح سلامت مل گئی تھی،اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی منت کا دل چاہ رہا تھا کہ پورے گھر میں شادیانے بجائے،پورے شہر میں مٹھائیاں بانٹے، چیخ چیخ کر سب کو بتائے کہ اس کی فجر اس کی شہزادی لوٹ آئی ہے۔۔۔۔
مگر اپنی خوشی کو بہت اچھے طریقے سے سیلیبریٹ کرنا تھا کیونکہ وہ چوہدری وجدان ورک کی بیوی تھی۔۔۔
جس کی پرسنلٹی کے ساتھ اس کی بیوی کو یہ سب کچھ زیب نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

وہ بہت کوشش کرتی تھی کہ چوہدری وجدان ورک کی بیوی کے سانچے میں پوری طرح سے فٹ رہے حالانکہ یہ کام منت کے لیے بہت مشکل تھا۔۔منت نیچر میں وجدان سے بہت مختلف تھی۔۔

وہ سوبر تھا۔۔

منت چنچل تھی۔۔۔

جہاں وہ ہر بات ٹھہراؤ سے کرنے کا عادی تھا۔۔۔

منت جذباتی تھی۔۔

مگر پھر بھی دونوں میں بے انتہا محبت تھی۔۔۔کون کہتا ہے کہ دو مختلف نیچر کے لوگوں میں محبت نہیں ہوسکتی۔۔یہاں تو دونوں ایک دوسرے کی سانسوں میں سانسیں اُلجھائے زندہ تھے۔۔۔۔

منت روم میں آتے ہی فریش ہونے چلی گئی تھی،ہیوی میک اپ اور بھاری ڈریس نے اسے بہت تھکا دیا تھا۔۔

وجدان ابھی روم میں نہیں آیا تھا،مگر جب وہ فریش ہو کر واپس روم میں آئی تو اس کی نظر سامنے لیٹے ہوئے وجدان پر پڑی تھی۔۔۔

اس نے دیکھا کہ وجدان خالی نظروں سے چھت کی جانب دیکھتے ہوئے بیڈ پر لیٹا ہے۔۔وہ بہت گہری سوچ میں لگ رہا تھا،اس نے منت کو آتے ہوئے دیکھ کر بھی کوئی ری ایکٹ نہیں کیا تھا۔۔۔جبکہ وجدان کا ایسا نیچر نہیں تھا،وجدان تو روم میں ہر وقت موڈ میں ہی رہتا تھا۔۔

و جی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔

کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔

وجدان کا سپاٹ لہجے میں جواب آیا تھا۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ کچھ سوچ رہے ہیں۔۔۔

ٹاول سے بالوں کو پونچھتی ہوئی ٹاول کو وہیں سائیڈ صوفے کے اوپر پھینک کر وہ وجدان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس کے بالکل قریب آ کر ہاتھ اس کی گال پر رکھتے ہوئے محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ کچھ سوچ رہے ہیں۔۔۔

اچھا۔۔۔

پھر بتاؤ میں کیا سوچ رہا ہوں؟؟

مسکراتی نظریں منت پر ڈالتے ہوئے، اس کے آبشار کی طرح کمر پر پھیلے ہوئے بالوں میں ہاتھ کی انگلیاں اٹکاتے ہوئے جواب گو تھا۔۔۔۔

شاید فجر کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔۔۔۔

ہاں فجر کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔

مگر تمہیں کیسے پتہ کہ میں فجر کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔۔

مجھے آپ کے دل کی سب باتیں سمجھ میں آتی ہیں،اب تو مجھے آپ کے دماغ کی باتیں بھی پڑھنی آ گئیں۔۔۔۔۔

وہ شوخ انداز سے بولتی ہوئی ہنس رہی تھی۔۔۔

اچھاتو میرے یار کو میرے دل کی اور دماغ کی باتیں سمجھ میں آنے لگی ہیں۔۔۔

ہاں۔۔۔جی!!

اب ڈر کر رہنا پڑے گا، کہیں دل کے راز بنا میرے بولے ہی نہ جان جاؤ۔۔۔

وہ سوچتی نظروں سے دیکھ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں، میں جانتی ہوں میرے وجی کے دل میں کوئی راز نہیں ہے۔۔۔

میرا وجی شیشے کی طرح صاف ہے جو اندر اور باہر سے ایک جیسا ہے۔۔۔۔

میرا یار بہت معصوم ہے اس لیے اسے اپنے وجی میں کوئی برائی نظر نہیں آتی۔۔۔

میری جان شیشے کو اگر دوسرے جانب سے دیکھو تو اس میں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔

وجدان محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی کمر پر بھاری ہاتھ رکھے رب کر رہا تھا۔۔۔

خبر دار اگر آپ نے میرے وجی کے بارے میں کچھ غلط کہا میرا وجی دنیا کا بیسٹ ہسبینڈ ہے۔۔۔۔۔

مجھے شیشے کے دوسرے جانب دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔
میری دنیا تو وجی کی آنکھوں میں ہے، جس میں مجھے اپنے لیے بے انتہا پیار نظر آتا ہے۔۔۔
مجھے اس سے آگے دیکھنے کی اور سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔
میں خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت وائف سمجھتی ہوں۔۔۔
میں اتنی خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ کے ہاتھ کی لکیروں میں لکھا گیا۔۔۔

اب منت وجدان سے پہلے کی طرح شرماتی نہیں تھی، جھک کر وجدان کی گال پر لب رکھ کر پیار بھرا لمس چھوڑا۔۔۔

منت کے لبوں کی گرمی وجدان کے مضبوط دل کی دھڑکنوں کو ہمیشہ اپنی جگہ سے ہلا کر رکھ دیتی تھی۔۔۔۔ محبت منت کے ہر انداز سے ٹپکتی تھی۔۔۔

نہیں کہوں گا میری کیا جرات کہ میں اپنے یار کے وجی کے بارے میں کچھ غلط بول سکوں۔۔۔

وہ مسکراتے لبوں سے کہتے ہوئے انگوٹھے اور انگلی سے اس کی پنکھڑیوں کو نرمی سے مسل گیا۔۔۔

وجدان کی آنکھوں میں خماری اُترتے ہی بلو آئز چمک اُٹھی تھیں۔۔۔

یارِ وجدان۔۔۔۔

ہمم۔۔۔

تم جو مجھے لائٹ ڈوز دینے والا کام کرتی ہو یہ نہ کیا کرو۔۔۔ میرا نشہ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔

مطلب؟؟

مطلب یہ کہ یہ چھوٹی سی کسی دے کر تم میرے ارمان جگا دیتی ہو۔۔۔

کسی کو محسوس کرتے ہی میرے بے قابو ارمان جو ہیں وہ اپنے یار کی قربت چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جب میں قربت کے لیے اپنے یار کے نزدیک آتا ہوں تو پھر میرا یار کہتا ہے میں تھک گئی ہوں، جبکہ میرا تمہارے ساتھ بہت ساری باتیں کرنے کا دل چاہتا ہے۔۔۔۔۔

مگر میرا یار گدھے گھوڑے بیچ کر آرام سے سو جاتا ہے۔۔۔ساری بات میں قصور تمہارا ہوتا ہے شروعات تم نے کر دی ہے اب دی اینڈ میں کروں گا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اُٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کی نظروں میں خماری کے گہرے رنگ دیکھ منت کہ طوطے اُڑ گئے تھے۔۔

آج وہ بالکل وجدان کی شدتوں کو سہنے کے موڈ میں نہیں تھی، تھکاوٹ سے بُرا حال تھا، آج تو وہ بستر پر لیٹتے ہی سو جانے کی نیت سے روم میں آئی تھی۔۔۔ مگر یہاں وجی کے رومینس والے موڈ کا پارہ بہت ہائی ہو چکا تھا۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں وجی پلیز آج نہیں۔۔۔

وہ اپنی جان بچاتی جھٹکے سے اُٹھ کر وجی سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

جانتی تھی کہ اس کی وجی کی ٹون خراب ہونے لگی ہے یہ منت کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔

اکثر بچاری منت ایسے ہی پھنس جاتی تھی، وہ کیسے بتاتی کہ اسے وجی پر کتنا پیار آتا تھا۔۔۔

وہ الگ بات تھی کہ وہ تو اپنے حصے کا پیار کھل کر منت پر برسا لیتا تھا مگر جب کبھی منت ذرا سا پیار دکھاتی تھی تو وجی بنا موقع، مناسبت، وقت دیکھے اس کی سانسیں روکے ہوئے اس پر قابض ہو جاتا تھا۔۔۔

جیسے اس وقت منت کا کوئی ارادہ نہیں تھا اپنی جان کو عذاب میں ڈالنے کا مگر وجدان کے چہرے کو دیکھ منت خود کو روک نہیں پائی اور کس کرنے والی گستاخی کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کا نیلی آنکھوں والا خوبصورت شہزادہ جو ہمیشہ موڈ میں رہتا تھا، جس کے عشق کو ہلکی سی ہوا دینے کی بھی ضرورت نہیں تھی، منت کی پنکھڑیوں کی گستاخی پر سارا الزام ڈالتے ہوئے فل آن موڈ میں آچکا تھا۔۔۔۔

جہاں سے اُٹھ کر گئی ہو وہیں واپس آؤ۔۔

وجدان نے گھوری ڈالتے ہوئے انگلی کا اشارہ کیا تھا۔۔۔وجدان کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔۔۔وہ ایسا ہی تھا پیار میں انتہا سے گزر جانے والا، کیئرینگ، لونگ، ہر چیز اس بندے میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔

مگر اپنے خوبصورت لمحات میں وجدان کو مزاحمتیں زہر لگتی تھی۔۔۔ اور یہ بات وہ منت کو پیار سے ہر بار سمجھاتا تھا۔۔۔

بیچاری منت بھی کیا کرے کانچ کی گڑیا کو چھ فٹ کا مضبوط پنجابی شیر ملا تھا تو کتنا سہتی اس کو۔۔۔۔

اس کی محبت سے بھری سخت شدتوں سے منت کی جان جاتی تھی۔۔۔۔۔

و جی میری بات س۔۔۔۔

تمہاری کوئی بات نہیں سنو گا!!

جب ہم روم میں ہوتے ہیں صرف میری بات ہوتی ہے اور میری بات یہ ہے کہ جن قدموں سے چل کر گئی ہو اُنہی قدموں سے واپس آؤ۔۔۔

وجدان نے حکم صادر کیا تھا۔۔۔

بس ایک منٹ میں آپ کا موڈ خراب ہو جاتا ہے، اتنی دیر میں تو ٹی وی کا چینل چینج نہیں ہوتا جتنی دیر میں آپ کا موڈ صحیح سے خراب اور خراب سے صحیح ہو جاتا ہے۔۔۔

منہ کے زاویے بگاڑتی ہوئی ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے قریب آگئی تھی۔۔۔اس کی جھنجھلاہٹ اور ڈر کو دیکھ کر وجدان کو ہنسی آرہی تھی جس کو اس نے بامشکل روک رکھا تھا۔۔۔

اسے قریب آنا کہتے ہیں؟؟

آئی برو اُٹھا کر مصنوعی سرد لہجے سے کہا۔۔۔

اس سے قریب کیا آپ کی گود میں آکر بیٹھ جاؤں۔۔۔۔

آہ آہ آہ۔۔۔ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے کھینچ کر اپنی تھائیز پر بٹھا چکا تھا۔۔۔

منت اچانک آنے والی آفت کے لیے تیار نہ تھی اس کی توریڑھ کی ہڈی کو اچھا خاصا جھٹکا لگا تھا، جھٹکے سے اس کی گود میں گرتے ہوئے منت کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔

یارِ وجدان اس کو کہتے ہیں قریب آنا!!

جی نہیں اس کو کہتے ہیں بندے کو ڈرانا!!

اچھا یارِ وجدان کو مجھ سے ڈر بھی لگتا ہے۔۔۔

نازک کمر پر مضبوط بازوؤں کا دائرہ تنگ کرتے ہوئے شوخ نظروں سے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

ڈرنا نہیں چاہتی مگر جب آپ غصے سے بولتے ہیں پھر مجھے ڈر لگتا ہے۔۔

معصومیت سے نظریں جھکائے ہوئے ایمانداری سے جواب دیا گیا۔۔۔

میں اپنے یار پہ کبھی غصہ نہیں کرتا، نا ہی ڈرانا چاہتا ہوں۔۔۔
مگر میرے شرارتی یار کی بچکانہ حرکتیں مجھے مجبور کر دیتی ہیں کہ میں غصہ بھی دکھاؤں اور آنکھیں بھی۔۔۔۔۔

وجدان کے لبوں پر شرارتی، کھلتی ہوئی ہلکی سی مسکراہٹ اسے اور بھی جاذبِ نظر بنا رہی تھی۔۔۔
منت اس کے چہرے پر ٹک ٹکی باندھے محبت بھری نظروں سے دیکھے جا رہی ہیں۔۔۔ کیا جادو تھا وجدان کے چہرے میں جب جب دیکھتی تھی کھو جاتی۔۔۔ جتنا خود پر اور اپنی قسمت پر رشک کرتی اسے کم لگتا تھا۔۔۔۔۔
اس کی قسمت میں ایسا شہزادہ آیا تھا جس کے لیے لڑکیاں ہزاروں سال خواب دیکھتی ہیں، دعائیں کرتی ہیں، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر تہجد کی دعاؤں میں مانگتی ہیں۔۔۔
اسے یہ شہزادہ بن مانگے ملا تھا، وہ اس شہزادے کی مضبوط دل کی دھڑکنوں میں دھڑکتی تھی، خود پر فخر کرتی تو ڈر بھی جایا کرتی تھی کہیں کسی دشمن، حاسد کی نظر نہ لگ جائے۔۔۔۔

یار مت کیا کرو۔۔۔

کیا۔۔۔۔

منت سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

جب تم مجھے ایسے دیکھتی ہو اور اس کے بعد اُمید رکھی جاتی ہے کہ وجی قابو میں رہے گا۔۔۔۔

منت نے گھبرا کر نظریں ہٹالی تھیں جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔

اب نظریں ہٹانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یارِ وجدان تم نے جو کرنا تھا کر چکی ہو۔۔۔

گال پر انگلی رکھتے ہوئے رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔۔

منت تمہیں سمجھ جانا چاہیے کچھ معاملوں میں چوہدری وجدان بے رحم ہے، میں تسلیم کرتا ہوں، میری محبت کے لمحوں میں تم پر میرا رحم حرام ہے۔۔۔

کمر پر دباؤ بڑھاتے ہوئے اسے خود میں سمانے لگا تھا۔۔۔۔

وجدان کے انابی لب مسکرا اُٹھے تھے، منت کو اپنے قریب واپس پا کر۔۔۔

اگر آپ سے یہ والی چیز نکال دی جائے ناتو آپ ورلڈ کے بیسٹ ہبی ہیں ورنہ 99% پر رک جاتے---

اس کے گلے میں باہیں ڈالے ہوئے منت مصنوعی ناراضگی دکھارہی تھی، کیونکہ وجدان سے ناراض ہونا منت کے بس کی بات نہیں تھی---

وجدان جیسا پیار کرنے والا شوہر ہو تو عورت شدتوں کی سختیوں کو خوشی خوشی برداشت کر لیتی ہے----

تم ایک کام کرو مجھے 99% نہیں بلکہ تم 75% پر رکھ لو، مجھے اس سے زیادہ اچھا ہسبینڈ نہیں بننا---

اگر اچھا ہسبینڈ بننے کے لیے مجھے اپنی شدتوں پر پہرے لگانے ہوں گے تو بھئی مجھے نہیں اچھا ہسبینڈ بننا، ہم بُرے ہی ٹھیک ہیں وہ مسکرایا تھا---

منت کے چہرے کو ہلکا سا جھکاؤ دیتے ہوئے پنکھڑیوں کو چوم کر نرم گرم لمس چھوڑا---

منت کی پنکھڑیاں شرماتے ہوئے مسکرائی تھیں----

مطلب سدھر نہیں سکتے مگر 75% اچھے ہسبینڈ بن کر رہ سکتے ہیں---

اسے ہنسی آرہی تھی وجدان پر جو اپنی قربت کے لمحوں میں کٹوتی کو بالکل برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔۔

اس کی حالت ایسے ہو جاتی تھی جیسے کسی بھوکے کے آگے سے اس کا کھانا لے جانے کی بات کی جارہی ہو۔۔۔۔

مجھے سدھرنے کا کوئی شوق نہیں ہے، میں جیسا ہوں ٹھیک ہوں۔۔۔

یارِ وجدان تمہیں میرے پیار کی قدر نہیں ہے۔۔۔جب دنیا میں نہیں رہوں گا مجھ جیسا عاشق پیار کرنے والا شوہر ڈھونڈتی رہ جاؤ گی۔۔۔۔

وجدان۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلی بار وہ وجدان کا نام لیتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔اپنا نازک ہاتھ اس کے لبوں پر رکھ کر لفظوں کی روانی بند کر چکی تھی۔۔۔۔

وجی یہ کیسے کہہ دیا آپ نے؟؟

بے یقینی سے وجدان کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے۔۔۔

سوری میں نے تو ایسے ہی بول دیا۔۔

نرمی سے اس کے ہاتھ کو لبوں سے ہٹاتے ہوئے چوم لیا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے اسے پُر سکون کرنا چاہا۔۔۔

نہیں وجی آپ نے یہ کیسے کہہ دیا میں آپ کی قدر نہیں کرتی؟؟

آپ کے پیار کی ویلیو نہیں کرتی؟؟

آنکھوں کی برسات وجدان کا چہرہ بھگونے لگی تھی۔۔۔

وہ تڑپ گئی تھی وجدان کے منہ سے جدائی کا نام سن کر۔۔۔

آپ کے پیار کی کیا ویلیو ہے میں کیسے ثابت کروں۔۔۔مجھے بتا دیں میں ہر کسوٹی پر اُترنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔گلابی چہرہ مرجھانے لگا تھا۔۔۔

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں آپ میری جان ہیں!!

وہ تو جیسے تڑپ گئی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر وجی کے چہرے پر گرنے لگے تھے، خوبصورت آنکھیں درد کی شدت لال ہو کر اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی۔۔۔۔

چھکتا چہرہ ایک دم مرجھا گیا تھا۔۔۔

منت میری جان میں نے بس ایسے ہی کہہ دیا میری بات کا کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔۔

وجدان اس کے آنسوں کو لبوں سے پیتے ہوئے اس سے اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کرتے ہوئے چپ کروا رہا تھا۔۔۔

نہیں ایسے کوئی کچھ نہیں کہتا۔۔۔

اپنا چہرہ اس سے دور کرتے ہوئے بولی۔۔۔

آپ مجھے بتائیں میں ایسا کیا کروں جس سے آپ کو لگے کہ میں آپ کے پیار کی قدر کرتی ہوں۔۔۔

یارِ وجدان میری بات تو سنو، ہائپر مت ہو، میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔ وجدان کو ہنسی بھی آرہی تھی اور اس کی حالت دیکھ کر ٹینشن بھی ہو رہی تھی۔۔۔ معاملہ اتنا سیریس ہو جائے گا اس سے اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔

نہ ہی آج آپ کے اور میرے بیچ میں کوئی پیار والا سین ہو سکتا ہے۔۔۔۔

جب تک آپ مجھے بتائیں گے نہیں کہ مجھے ثابت کیسے کرنا ہے۔۔۔۔

وہ تو جیسے ضد پر آگئی تھی، اس کا دل پھٹ گیا تھا وجدان کی یہ بات سن کر وجدان کی محبت کی کشتی میں بیٹھ کر تیرتے تیرتے وہ محبت کے گہرے سمندر میں بہت آگے نکل آئی تھی۔۔۔

جہاں پر کشتی کو ذرا سا بھی ہچکولا لگنے سے بھی مسافر کی جان پر بن جاتی ہے۔۔۔

یار میرے منہ سے نکل گیا، مذاق تھا وہ کیوں اتنا سیریس ہو گئی ہو اس کے آنسوؤں کو ہتھیلیوں سے بار بار صاف کر رہا تھا۔۔۔ مگر آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں تھے۔۔۔

وجی مجھے بتائیں ورنہ میں روم سے باہر چلی جاؤں گی۔۔۔

وجی کے ہاتھوں سے جھٹپٹا کر خود کو آزاد کرتے ہوئے ضدی انداز سے بولی۔۔۔

اچھا اچھا ریلیکس ہو جاؤ بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

وجدان سمجھ چکا تھا کہ آج اس کا یار ضد پر اڑ گیا ہے جبکہ منت بہت کم ضد پر اڑتی تھی۔۔۔۔

چوہدری وجدان ورک کے دماغ میں شرارتی آئیڈیا آیا جس سے منت کا موڈ ٹھیک ہو جائے۔۔۔

یقین کرنے کے لیے ایک وعدہ کرنا پڑے گا۔۔۔

بتائیں میں ہر وعدہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

کبھی میرے سامنے شرمانا نہیں ہے اور نہ ہی مزاحمت کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔

کیااااااااا؟؟

چلانے کی ضرورت نہیں بس یہی ایک طریقہ ہے جس سے تم ثابت کر سکتی ہو کہ تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہو۔۔۔

بہت روکنے کے باوجود وجدان کھل کھلا کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی پہلے رُلاتے ہیں پھر میرے رونے پر ہنستے ہیں۔۔۔

اور یہ کیسی شرط ہے یہ کیسا وعدہ ہے---

ایک وعدہ پورا کر سکتی ہوں کہ جو بھی ہو جائے کبھی مزاحمت نہیں کروں گی----
مگر شرماؤں نہ یہ وعدہ میں بھلا کیسے پورا کر سکتی ہوں، آپ کی حرکتیں دیکھ کر شرم خ بخود آجاتی ہے---

چلو ایک وعدہ بھی قبول ہے---

مگر آج کے بعد آپ ایسا کبھی نہیں کہیں گے وجدان----

وجی کہہ کر بلاؤ---

نہیں وجدان ہی کہوں گی آپ نے مجھے رُلایا ہے---

چلو پھر جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم رہنا ضدی لڑکی---

اسے بیڈ پر ڈالتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا تھا۔۔۔۔

آپ بالکل اچھے ہسبینڈ نہیں ہیں!! وجدان نے گردن پر لب رکھتے دانتوں سے کاٹا تو وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

یارِ وجدان پل پل میں بیان بدلنا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔
نازک مخملی گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے دانتوں کی چبن محسوس کرواتے ہوئے سرگوشیاں اُتار رہا تھا۔۔۔

اپنی بیوی کو رُلانا بھی اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔

غلطی کی معافی مانگ چکا ہوں، مزید معافیوں کو میری پیاری شدتوں میں محسوس کر لینا۔۔۔۔

جان نکالنے کو پیار بھری شدتیں نہیں کہتے۔۔۔۔

آپ جتنے اچھے ہیں اتنے ہی بُرے بھی ہیں، سانس لینے تک کا موقع نہیں دیتے شادی کو سال ہونے والا ہے، مگر آپ کا انداز پہلے سے زیادہ سخت ہوتا جارہا ہے، رحم کیا کریں مجھ پر۔۔

شادی کو اگر 50 سال بھی ہوگئے تب بھی رحم کی اُمید نہیں کرنا۔۔

گلے کی سلٹ میں سخت ہاتھ کی مضبوط انگلیاں پھنساتے ہوئے جھٹکے میں بٹنوں کی سلٹ کھول چکا تھا کچھ ٹوٹ گئے کچھ کھل گئے۔۔۔۔۔

ایک تو آپ جو میرے کرتے برباد کرتے ہیں نا قسم سے اب تو مجھے شرم آتی ہے جب بھی میں اپنے کپڑے کسی ملازمہ کو دیتی ہوں تو وہ کہتی ہیں باجی آپ کے بٹن کیوں نہیں ہوتے۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔

ہنسیں مت مجھے غصہ آتا ہے آپ میرے اتنے خوبصورت ڈریسز خراب کر دیتے ہیں۔۔۔۔

کم سے کم کسی کرتے کو تو بخش دیا کریں۔۔۔

تم میری قربت کے لمحات میں اس طرح کے کرتے پہنا ہی مت کرو جس کے سامنے سلٹ پر بٹن لگے ہوں-----

جو آپ میری کمر پر لگی ہوئی زپ خراب کرتے ہیں وہ، وہ بھی مت لگوایا کروں؟؟

ہاں وہ بھی مت لگایا کرو----
وہ ہنستے ہوئے اس کے کرتے کی سیٹ کو دونوں ہاتھوں سے کھولتے ہوئے دھڑکنوں پر جھکنے لگا----

میرے خیال سے مجھے کچھ پہننا ہی نہیں چاہیے-----
وہ جھنجھلاہٹ میں بھول گئی، اس نے کیا بولا ہے اندازہ ہوتے ہی خاموش ہو گئی، شرم سے سرخ ہوتی بلش کرتے گال سے اور بھی جاذبِ نظر لگ رہی تھی-----

بہت زبردست آئیڈیا ہے!!

ویری گڈ یہ سب سے بیسٹ رہے گا!!

دھڑکنوں سے چہرہ اُٹھاتے ہوئے کھل گیا تھا منت کی بات سن کر۔۔۔

ویسے بھی یارِ وجدان پہننے کی ضرورت کیا ہے ایسے ہی آیا کرو، اور پورے حق سے وجی کو بہکایا کرو!!
ہائے کتنی ہاٹ لگو گی نا!!

وہ بے شرمی سے ہنستے ہوئے چہرہ اوپر کیے اس کے شرم سے لال پڑتے چہرے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

قسم سے وجی آپ بے شرموں کے لیڈر ہیں آپ سے میں نہ کبھی جیت سکی ہوں نا جیت سکوں گی۔۔۔۔

وہ شرم سے اپنی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

ہاں یہ تو بالکل ٹھیک کہا ہے، میں ایکسیپٹ کرتا ہوں، بس تم اب اپنے وعدے پر قائم رہو۔۔۔

نازک پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کرتے ہوئے اسے خاموش کروا گیا تھا، انابی لبوں کے لمس پنکھڑیوں پر محسوس کرتی ہوئی منت کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح وجدان کی محبت کے سامنے کمزور پڑنے والی منت کے نازک ہاتھ کے سر اور کمر پر آ چکے تھے---

دشمنِ جاں کے محبت میں میگنٹ کی طاقت تھی جو ہمیشہ منت کو اپنی محبت کی لہروں میں بہا لے جاتا تھا---

لمبے چوڑے وجود کے نیچے منت کی چھوٹی سی جان کو دبوچے ہوئے چوہدری وجدان ورک محبت کی شدتوں سے ایک بار پھر منت کی جان کے لیے پیار بھرا عذاب بن چکا تھا----

....

فجر روم میں آئی تو اپنے روم کو بالکل آٹھ مہینوں پہلے جیسا ہی پایا تھا--- کہیں کسی چیز میں تبدیلی نہیں آئی تھی----

آج بھی اس کا فیورٹ ٹیڈی بیئر اس کے بیڈ پر پڑا تھا جس کے بغیر فجر کو نیند نہیں آتی تھی----

سامنے ڈریسنگ پر آج بھی اس کا سارا سامان ویسے ہی رکھا ہوا تھا جیسا اس کے جانے سے پہلے تھا---

وہ اپنی الماری کھول کر کھڑی تھی جہاں آج بھی اس کے تمام ڈریسز ویسے کے ویسے ہی رکھے ہوئے تھے---فجر خود کو آٹھ مہینوں بعد زندہ محسوس کر رہی تھی---

جہاں اس کی اپنی مرضی تھی اپنی مرضی سے وہ سب کچھ کر سکتی تھی یہاں پر سب اس کے اپنے تھے، یہ گھر اس کا تھا، یہ دیواریں اسے اپنائیت کا احساس دلا رہی تھیں----

ایک کیجول ساٹراوزر شرٹ نکال کر وہ شاور لینے واش روم میں چلی گئی تھی---

....

گھر میں واپس آکر فجر کو ہزاروں سوالوں نے گھیرا ہوا تھا کہ وہ کیسے گھر والوں کو اپنی تائی امی کی حقیقت بتائے؟؟

کیسے بتائے کہ وہ کوما میں نہیں تھی بلکہ براق کی قید میں تھی؟؟

کیسے بتائے کہ اسکا نکاح ہو چکا ہے وہ پچھلے آٹھ مہینوں سے اس شخص کے ساتھ ریلیشن میں تھی؟؟

کیا کوئی اس کی بات کو سمجھ سکے گا یا نہیں؟؟

یہ سارے سوال مل کر فجر کے دماغ میں آتش فشاں پہاڑ کی مانند لاوا اُبال رہے تھے۔۔۔

وہ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی ہلکے ہاتھوں سے بال برش کر رہی تھی۔۔۔ابھی پتہ نہیں کتنی دیر وہ اپنے خیالات کی دنیا میں کھوئی رہتی مگر وائبریشن کی آواز نے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

اِدھر اُدھر نظر دوڑانے پر اسے وائبریشن کی آواز بیڈ پر پڑے ہوئے بلو اینڈ وائٹ کلر کے تکیے کے نیچے سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ بیڈ کی جانب بڑھی تکیے کو اُٹھا کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے،اس کا شک ٹھیک نکلا،تکیے کے نیچے موبائل پڑا تھا۔۔۔

جس پر کسی کا فون آرہا تھا۔۔۔فجر متلاشی نظروں سے سکرین پر جگمگاتے ہوئے نام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کس کا فون ہے اور کس کا نمبر ہے۔۔۔loser کتنا عجیب نام ہے۔۔۔

وہ سوچ رہی تھی مگر فون کرنے والے میں شاید صبر نام کی کوئی چیز نہیں تھی اُکتا کر فجر نے فون آن کرتے ہوئے کان کو لگا لیا۔۔۔۔۔

ہیلو کون ہیں ؟؟

اور کس سے بات کرنی ہے ؟؟

فجر رانی اتنی جلدی بھول گئی ہو ؟؟

ابھی تو چند گھنٹے ہی گزرے ہیں !!

براق کی بھاری درد زدہ آواز فجر کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔فجر نے گھبرا کر فون کو سامنے کرتے ہوئے نمبر کو دیکھا تھا۔۔۔

کیا میری جان اب میری آواز بھی نہیں پہچانی جا رہی جو فون کو سامنے کر کے دیکھنے کی ضرورت پڑ رہی ہے ؟؟

فون کے سپیکر سے آواز باہر آ رہی تھی۔۔۔

یہ کس کا فون ہے اور اس فون پر آپ نے مجھے فون کیوں کیا ہے؟؟

کم سے کم کچھ دن تو مجھے سکون سے جی لینے دیں۔۔۔

ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ خوفزدہ ہو کر بولی تھی۔۔

جلدی سے جا کر دروازے کی کنڈی لگاتے ہوئے واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی تھی، فون اب بھی کان کو لگا رکھا تھا۔۔

فون تمہارا ہے اور تمہارے نمبر پر ہی میں نے فون کیا ہے۔۔۔خود سے دور کر دیا تمہارے سکون کی خاطر اب بھی خوش نہیں ہو؟؟

فون کرنے پر پابندی عائد مت کرنا فجر اتنا صابر نہیں ہوں میں کہ تم سے بات بھی نہ کروں۔۔۔

کس قدر درد تھا براق کی آواز میں، جسے فجر اس کی آواز سے محسوس کر سکتی تھی۔۔

یہ میرا فون نہیں ہے۔۔۔

میں فون وہی چھوڑ کر آئی ہوں مجھے آپ کی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔جب میں آپ سے رشتہ ہی نہیں رکھنا چاہتی تو پھر آپ کی چیزوں کو بھی نہیں رکھوں گی۔۔۔۔

ویسے بھی اس فون کا کوئی فائدہ نہیں تھا، جس پر صرف میں آپ کے علاوہ کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی۔۔۔فون بھی آپ کی قید کا ایک حصہ تھا۔۔۔

یہ فون تمہارا ہے میں نے ہی روم میں رکھوایا تھا۔۔ جس پر اب سب کے فون آسکتے ہیں یہ تمہارے پاس رہے گا اگر دور ہوا تو فجر مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

براق کی آواز میں غصہ اور دھمکی کی شدت کو محسوس کر کے فجر کو غصہ آرہا تھا کہ اب بھی یہ شخص اسے دھمکیاں دے رہا ہے، جتنا بُرا وہ کر چکا ہے اس سے زیادہ کیا کرے گا۔۔وہ سوچ کر تلملا اُٹھی تھی۔۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے آپ کی دی ہوئی کوئی چیز، کوئی احسان۔۔۔
شکر ہے قید سے جان چھوٹی، آپ سے جان چھوٹی، مجھے زندگی لگنے لگی ہے۔۔۔میرے گھر والے ہیں میری ہر ضرورت کا خیال رکھنے کے لیے، جان چھوڑ دیں میری، بڑی مشکل سے آزادی نصیب ہوئی ہے مجھے۔۔۔
تلخ جملے بولتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔ ہیلو!!

سن رہا ہوں بے فکر ہو کر بولو۔۔۔
مقابل کی آواز نہ آنے پر فجر نے سوچا شاید کال کٹ گئی ہے۔۔۔ مگر مقابل تو پوری ایمانداری سے اس کی ہر کڑوی بات سننے کو تیار تھا۔۔۔۔

آج کے بعد مجھے فون مت کیجئے گا!!
مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی، میں آپ کی آواز نہیں سننا چاہتی جان چھوڑ دیں میری۔۔۔۔

چھوڑ تو دیا ہے اور کیا چاہتی ہو اگر فون پر بات کر لو گی تو میری درد زدہ دھڑکنوں کو سکون مل جائے گا وہ روانی پکڑ لیں گی۔۔۔۔
اگر کوئی مر رہا ہو اور تمہاری آواز سن کر اسے سانس آنے لگے تو تمہارا کیا بگڑ جائے گا۔۔۔
درد سے ٹوٹے ہوئے لہجے میں براق بہت آہستہ آہستہ بول رہا تھا۔۔۔

مجھے نہ آپ سے مطلب ہے نہ آپ کی دھڑکنوں سے۔۔۔

مجھے گِن آتی ہے اس وقت پر جو میں نے آپ کے ساتھ گزارا ہے۔۔۔

میں اس گزرے ہوئے وقت کو بھیانک خواب کی طرح بھول جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔

نفرت ہے مجھے آپ سے، آپ کی شکل سے، آپ کے ساتھ گزارے ہوئے وقت سے۔۔۔ دوبارہ مجھے فون مت کیجئے گا۔۔۔

وہ بول کر فون بند کرتے ہوئے غصے سے دیوار سے مار چکی تھی فون کے دو ٹکڑے ہو گئے۔۔۔

کیوں نہیں میرا پیچھا چھوڑ دیتے، کیوں میرے حواسوں پر چھائے ہوئے ہو، میں آپ کو بھول جانا چاہتی ہوں، نفرت ہے مجھے آپ سے، نفرت ہے، نفرت ہے، نفرت ہے۔۔۔

دونوں ہاتھ سے بالوں کو پکڑ کر پاگلوں کی طرح کھینچتے ہوئے چیخ رہی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں وہ کس کو تسلی دے رہی تھی، کس کو بتانا چاہ رہی تھی کہ اسے براق سے نفرت ہے۔۔۔

یہاں پر کوئی نہیں تھا جو اس کی بات سن سکتا اور اس کا اپنا دل اس کی بات کو سن کر انکار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

فجر اپنے دل میں براق کے نام کی پھوٹتی ہوئی شاخوں سے گھبرانے لگی تھی۔۔۔وہ براق سے نفرت کرتی ہے یہ بھرم بہت جلد ٹوٹنے والا تھا۔۔۔

جلدی سے بیڈ پر رکھا ہوا دوپٹہ کھینچ کر اوڑاتے ہوئے اس کے خیالوں سے دور جانے کے لیے روم کا دروازہ کھولتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔وہ اپنے امی اور بابا کے روم میں جا چکی تھی۔۔۔۔جس محبت سے وہ ڈر رہی تھی وہ محبت اس کے دل میں جڑیں پکڑ چکی تھی۔۔

اس کا دل اس سے بغاوت کر کے براق کی سچی محبت کے سامنے جھکنے لگا تھا۔۔۔مگر وہ نہیں بھولی تھی براق کی دی ہوئی اذیتوں کو نہ بھولنا چاہتی تھی،اب دل اور دماغ کی جنگ میں کون جیتتا ہے یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔

....

دلہن کے روپ میں زمل بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ریڈ اور سکن کلر کی میکسی میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔نازک سے مخملی چہرے پر ہیوی میک اپ اس کی لک چینج کیے ہوئے تھا۔۔۔ اذلان کی نظریں اس سے ہٹ نہیں رہی تھیں مگر زمل اس وقت بھی اس سے ناراض تھی۔۔۔

یار کم سے کم اب تو منہ سیدھا کر لو اور کتنا ناراض رہو گی۔۔۔میرے ہونے والے بے بی کی اماں جان۔۔۔

سٹیج پر ساتھ بیٹھے ہوئے اذلان نے سرگوشی میں کہا۔۔

یہاں پر خاموش رہنا۔۔
میری جتنی انسلٹ ہو چکی ہے اس سے زیادہ میں نہیں کروا سکتی۔۔اگر آپ ذرا سے بھی بولے تو میں اُٹھا کر سٹیج سے نیچے پھینک دوں گی۔۔۔
نہیں بولوں گا بروسلی کی چھوٹی بہن۔۔۔ مگر پلیز شکل سیدھی کر لو لوگ کہیں گے دلہن کو کوئی صدمہ لگ چکا ہے جو بیچاری ایسی بھیانک شکل بنا کر بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔

میں جتنی بھی بھیانک شکل بنالوں کم سے کم آپ سے خوبصورت لگوں گی۔۔۔۔

کیا فائدہ ایسی خوبصورتی کا جو شوہر کے کام نہ آسکے۔۔۔
سڑی ہوئی شکل بنا کر بیٹھی ہوئی ہو شادی ہے یار یہ مومنٹ دوبارہ نہیں ملیں گے۔۔۔

بھائی، زمل پلیز یہ لڑائی بند کریں لوگ کیا سوچیں گے---

حوریہ جو پاس ہی کھڑی ان کی نوک چوک کی آواز سن رہی تھی ہنستے ہوئے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی---

زمل تمہیں یاد ہے یہاں پر کھڑے ہو کر تم نے مجھے اور بلاج کو سمجھایا تھا----

وقت بدل گیا ہے اب ہماری باری ہے تھوڑی سی شرم کر لو رات کو گھر جا کر لڑائی کر لینا یہاں پر لوگ دیکھ رہے ہیں-----

حوریہ ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ دونوں کی خاطر تواضع کر رہی تھی---

میں تو اس سے بات ہی نہیں کر رہی اس کو ہی شوق ہے میرا دماغ خراب کرنے کا-----

زمل لفظوں کو پیستے ہوئے بولی---

زمل بہت پیارا ہے میرا بھائی، ہلکے میں مت لینا، خیال رکھنا وکیل صاحب کوئی اور نہ لے اُڑے، اپنا بیہیویئر ٹھیک کرو لڑکی۔۔۔۔ ورنہ دیکھ لو کتنی لڑکیاں میرے بھائی کو گھور گھور کر دیکھ رہی ہیں آج بھی کتنی لڑکیوں کا کرش ہے میرا بھائی۔۔۔

حوریہ نے دور کھڑی ہوئی کزنز کی طرف اشارہ کیا جو بڑی رشک بھری نظروں سے اذلان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

حوریہ نے کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا خاندان کی لڑکیوں کی بہت نظر تھی وجدان اور اذلان پر مگر یہاں تو دونوں لڑکے ہی ان کے ہاتھ سے نکل چکے تھے اب بیچاری دیکھتیں بھی نہ تو کیا کرتیں۔۔۔۔

اچھا ہی ہے کوئی لے اُڑے۔۔۔ مجھے ایسا وکیل نہیں چاہیے۔۔۔ ذلیل کروا کر رکھ دیا ہے میرے گھر والوں کی نظروں میں۔۔۔

زمل جو ہو گیا ہے اس بات کو چھوڑ دو، سب کچھ اچھے سے ہو رہا ہے اچھا رہنے دو۔۔۔

اب تو بلاج بھی تم سے ٹھیک ہو گیا ہے تو اب کیا پریشانی ہے تمہیں۔۔۔۔ حوریہ نے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

ازلان بھائی آپ بھی اپنا منہ سیدھا کریں اور چل ماریں۔۔۔

زمل کی بات پر ازلان کا موڈ تھوڑا آف ہو گیا تھا۔۔۔وہ کتنے دنوں سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر زمل تھی کہ بات کو کھینچے جا رہی تھی۔۔۔

حوریہ پریشان نہیں ہو، ہم ٹھیک ہیں اور نہیں لڑائی کریں گے۔۔۔جب میں بات ہی نہیں کروں گا لڑائی کہاں سے ہو گی۔۔۔

اس کو اپنا موڈ خراب رکھنا ہے خوشی سے رکھے۔۔۔اب میں اس کو نہیں مناؤں گا۔۔۔ازلان حوریہ کو تسلی دیتے ہوئے فل سٹاپ لگا چکا تھا۔۔۔

حوریہ اب بھی اور سمجھانے کے موڈ میں تھی۔۔۔ایسے کیسے ان دونوں کو منائے بغیر چھوڑ دیتی۔۔۔مگر سامنے کھڑی اس کی ماں نے اشارہ کرتے ہوئے بلوایا تھا شاید کوئی کام تھا اسے۔۔۔۔۔وہ اُٹھ کر جا چکی تھی۔۔۔۔

اپنی شکل سیدھی کرو نہیں بلاؤں گا تمہیں، میرے بلانے سے پرابلم ہو رہی ہے نا وہ سامنے مسکراتی نظر رکھ کر آہستہ سے بولا تھا۔۔۔۔

زمل خاموش رہی، کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

•••••••••••••

فجر۔۔۔۔۔ یہ کر کے تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ بات ہی تو کرنا چاہتا ہوں کیوں اتنی ظالم اور سفاک بن گئی ہو، شاید یہ میری صحبت کا اثر ہے، تم تو ایسی نہیں تھی۔۔۔

براق نے چلاتے ہوئے سامنے رکھے ٹیبل پر مکا مارا تھا، اچانک فجر کے فون بند کر دینے پر وہ تڑپ اُٹھا تھا، جب سے فجر گئی تھی اس سے ایک پل کا سکون نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے کھانا نہیں کھایا تھا، سویا نہیں تھا، سیگریٹ پی پی کر آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں گرے آنکھیں ریڈ ہو کر دہشت ناک لگ رہی تھیں۔۔۔۔

فجر اگر ایسے تم مجھے خود سے دور کرو گی تو تم میرے اندر کے ضدی انسان کو جگا رہی ہو۔۔۔ میں تم سے دور نہیں رہ سکتا، کیسے سمجھاؤں، میں کوشش کروں تب بھی نہیں۔۔۔۔

بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے وہ کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر لگا رہا تھا وہ جیسے پاگل ہو رہا تھا، فجر کی دوری کے چند گھنٹے اس پر بھاری پڑنے لگے تھے وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے اس کی سانسیں رُک رہی ہوں، وہ اس کے بغیر کیسے رہے گا یہ سوچ سوچ کر وہ جیسے نیم پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا موبائل اُٹھا کر تیزی سے کچھ ارادہ باندھ کر اپنے روم سے نکلا تھا۔۔

براق کہاں جا رہے ہو؟؟

ماما مجھے کچھ ضروری کام ہے!!

تھوڑی دیر میں آجاؤں گا۔۔۔

اس نے پلٹ کر ماں کی جانب دیکھا نہیں تھا، اپنا چہرہ دکھا کر اپنی ماں کو اذیت نہیں دینا چاہتا تھا، اس کی حالت بہت زیادہ خراب تھی!!

بیٹا اس کو تھوڑا سا ٹائم دو!!

میں جانتی ہوں تم کہاں جا رہے ہو!!

ماں تھی اپنے بیٹے کی تڑپ سے واقف تھی وہ اس کو بھیج کر کس قدر ٹوٹ چکا تھا وہ جانتی تھی!!

پلیز مجھے مت روکیں مجھے اس سے ملنا ہے، اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا!

وہ کہہ کر رُکا نہیں تھا تیزی سے نکل گیا کیونکہ اپنی ماں کے دوبارہ روکنے پر وہ حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اسے فجر کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھے بنا سے سکون نہیں آرہا تھا،اس سکون کو حاصل کرنے کے لیے اس نے جو قدم اُٹھایا تھا وہ بہت خطرناک تھا جانتا تھا۔۔۔

اس گھر میں داخل ہونا بہت مشکل کام تھا مگر جب انسان عشق کی آخری حدوں کو چھوء لے تو اسے کسی بھی چیز سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔

....

زمل تم اب اذلان بھائی سے جھگڑا مت کرنا!!

فجر میں جھگڑا نہیں کرتی تمہیں نہیں پتہ کہ حقیقت کیا ہے۔۔۔اس کی وجہ سے مجھے کتنی پریشانی اور بے عزتی کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔۔

مجھے سب پتہ ہے دادی اماں اب جو ہو گیا ہے اس پر سر پیٹنے کا کوئی فائدہ نہیں اتنا پیارا ہے میرا بھائی، پیار سے اس رشتے کو آگے بڑھاؤ!!

فجر زمل کے پاس بیٹھی ہوئی اسے سمجھا رہی تھی،اس نے بھی ان کی نوک جھوک کو برابر دیکھا اور سنا تھا۔۔۔

زمل کا روم گلاب کے پھولوں سے مہک رہا تھا،ایک دلہن کا کمرہ کتنا خوبصورت ہوتا ہے اس نے آج پہلی بار نہیں دیکھا تھا مگر دل کو احساس پہلی بار ہوا تھا کہ دلہن کا روم ایسا ہوتا ہے،جو اسے نصیب نہیں ہوا تھا!!

اس کے نصیب میں وہ جنگل کے بیچوں بیچ ویران کمرہ تھا وہ جنگلی جانوروں کی بھیانک آوازیں تھیں۔۔۔وہ زمل سے حسد نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس کے دل کی کسک اسے سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

اس نے غور سے دیکھا تھا کہ کتنے پیار سے زمل کو رخصت کیا گیا، کیسے بلاج اور اس کے بابا اس کے دونوں جانب ہاتھ رکھے ہوئے محبت سے نم آنکھوں کے ساتھ اسے رخصت کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کیسے صدف پھوپھو اشکبار آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی، کیسے پیار سے دعائیں دے رہی تھیں۔۔۔۔

یہ سب اسے نصیب کیوں نہیں ہوا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ یہ سوچنے پر مجبور تھی۔۔۔

روم کا رومینٹک خوبصورت ماحول دیکھ کر اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔۔

اسے یاد تھی وہ رات جب براق نے اسے بیلٹوں سے مارا تھا۔۔ نکاح کے بعد جو پہلی رات اس نے براق کے ساتھ گزاری تھی۔۔۔

اگر وہ اس کی فرسٹ نائٹ تھی، تو خدا ایسی کوئی فرسٹ نائٹ کسی لڑکی کے نصیب میں نہ لکھے۔۔۔

سوچتی ہوئی نظروں سے وہ خاموش بیٹھی تھی آنکھوں کے کناروں میں ہلکی سی نمی آ چکی تھی۔۔۔

اچھا یار سیڈ تو نا ہونا۔۔۔

کچھ بھی نہیں کہوں گی تمہارے بھائی کو۔۔۔۔

ویسے بھی اب تو اس کا اپنا تھوبڑا سوجھ گیا ہے، بے فکر رہو اب ہم لڑائی نہیں کریں گے۔۔۔ فجر کو اچانک سے خاموش ہوتے دیکھ زمل نے پیار سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ خیالوں کی دنیا سے واپس گئی تھی۔۔۔

ویری گڈ اب تم میرے بھائی کا ویٹ کرو، میں ذرا باہر جا کر دیکھتی ہوں کوئی کام تو نہیں ہے اُٹھ کر روم سے جا چکی تھی۔۔۔

زمل وہیں بیڈ کراؤن سے سر ٹکا گئی تھی۔۔۔ پریگنسی کی وجہ سے اس کی طبیعت بہت زیادہ نڈھال سی تھی۔۔۔ اور ایسے میں بھاری سوٹ اور جیولری اسے بہت زیادہ اریٹیٹ کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ آنکھیں بند کیے کچھ دیر آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔

....

وجی---

ہمم---

میں آج رات فجر کے ساتھ سو جاؤ پلیز---

وجدان جو ضروری کال اٹینڈ کرنے کے بعد باہر صحن میں ہی کھڑا تھا، منت اسے ڈھونڈتی ہوئی باہر آئی تھی، منت کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ آج اپنی بہن کے ساتھ سوئے اور بہت ساری باتیں کرے---

منت تم سارا دن اس سے باتیں کرنا، اب تو وہ واپس گھر آگئی ہے--- اللہ نے اسے نئی زندگی دی ہے--- اب وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی---- تم دل کھول کر اس سے باتیں کر لینا میں نے منع تھوڑی کیا ہے------

مگر سو نہیں سکتی، سونے کی اجازت نہیں ہے-----

پلیز مجھے آج کی رات سو جانے دیں نا، پھر کبھی ضد نہیں کروں گی، میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں فجر کے ساتھ سوؤں۔۔۔

وجدان کا ہاتھ تھامے ہوئے التجائی لہجے سے بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔

منت یہ کیسی ضد ہے تم جب تک چاہو اس کے پاس بیٹھو باتیں کرو، سارا دن تم لوگوں کے پاس ہو گا، یار یہ سونے والی ضد مت کرو۔۔۔۔

مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا آپ نے نہیں ماننا، میں ہی پاگل ہوں جو ایسے ہی آپ سے اجازت لینے آگئی ہوں۔۔۔۔

منت کا موڈ خراب ہو چکا تھا، وہ وجدان کا ہاتھ چھوڑتی ہوئی غصے سے اُلٹے پیروں اندر واپس چلی گئی۔۔۔

سوری یارِ وجدان اگر تمہیں اجازت دے دوں گا تو پھر میں تمہارے بغیر کیسے سوؤں گا، میں اپنی رات کی نیند حرام نہیں کر سکتا۔۔۔

ویسے بھی ابھی تو میں نے تمہیں بتانا ہے کہ اگلے دو دن کے لیے میں ملک سے باہر جا رہا ہوں پھر تو تم نے آج کی رات خود مجھ سے دور نہیں ہونا۔۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے منت کے یوں پاؤں پٹخ کر جانے پر۔۔۔

وہ کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے وائٹ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس، شاندار انداز سے چلتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کی نظر فجر کے کمرے پر پڑی، کچھ سوچنے کے بعد اس نے اپنے قدم فجر کے روم کی جانب بڑھا دیے۔۔۔۔

فجر جو سونے کی غرض سے کپڑے چینج کر کے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی ہاتھوں پر موئسچرائزر لگا رہی تھی، دروازہ کھٹکھٹانے پر آجائیں بول کر دروازے پر نظریں گاڑے کھڑی تھی۔۔

وجدان بھائی آپ۔۔۔۔

وہ مسکرا کر دو قدم آگے بڑھا کر خوشی سے بولی۔۔۔۔

بزی تو نہیں تھی!!

شفقت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں بھائی بزی نہیں تھی۔۔۔اگر ہوتی بھی تو چھوڑ دیتی میرے بھائی سے زیادہ ہے ضروری کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔

آپ کو کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا!!

ہمم۔۔۔کام تو تھا مگر اس کے لیے مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی تھی۔۔۔
بیٹھو میرے پاس!!
فجر کو اپنے قریب صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وجدان خود بھی بیٹھ گیا تھا، ٹانگ پر ٹانگ جمائے کچھ دیر وہ خاموش رہا تھا۔۔۔
وجدان کی خاموشی فجر کے دل میں طوفان برپا کر رہی تھی، اس کا دل عجیب سے ڈر میں گرا ہوا تھا کہ اس کا بھائی کوئی ایسا سوال نہ پوچھ لے جس کا جواب وہ نہ دے سکے۔۔۔

بھائی خیریت تو ہے؟؟
فجر وجدان کے سپاٹ چہرے کو متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ سوالوں کے جواب چاہیے بیٹا سچ سچ بتاؤ تم کہاں تھی!!

پہلا سوال ہی اتنا سٹیٹ فارورڈ تھا کہ فجر کو اپنے دل کی دھک دھک کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔۔

--بھائی--بھائی آپ کو ڈاکٹر نے سب بتایا تو ہے کہ میں ان کے ساتھ تھی--

فجر گود میں رکھے ہاتھوں کو مروڑتی ہوئی نگاہوں کو جھکائے بیٹھی تھی--اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنے بھائی کی آنکھوں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولتی!!

فجر تمہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے کھلایا ہے، تم جب چھوٹی تھی تو گر جایا تھی تو تمہیں انگلی پڑھ کر میں کتنی دیر تک گھر میں اِدھر سے اُدھر لے جا کر چلنا سکھاتا تھا---

تم بار بار گر جاتی تھی میں بار بار تمہیں اُٹھاتا تھا--

تمہاری تو تلی زبان کی باتیں مجھے بہت اچھی طرح سے سمجھ میں آتی تھیں---

اب تم بڑی چکی ہو اپنا اچھا بُرا سمجھتی ہو--مگر اب بھی میں اتنا اپنی بہن کو جانتا ہوں کہ اس کے چہرے پر سچ کے رنگ ہیں یا جھوٹ کی زردی---

سپارٹ لہجے سے بنارُ کے وجدان ساری بات کہتا چلا گیا تھا---

میں جانتی ہوں بھائی کہ آپ نے مجھے اپنے ہاتھوں میں کھلاتے ہوئے بڑا کیا ہے--

کبھی مجھ میں اور حوریہ میں فرق نہیں کیا، کبھی ہماری کسی خواہش کو رد نہیں کیا--مگر بھائی میں سچ کہہ رہی ہوں، میں ان کے ساتھ ہی تو تھی--

فجر کا لہجہ اور الفاظ ساتھ نہیں دے رہی تھے۔۔۔

فجر ساری دنیا دھوکا کھا سکتی ہے مگر تمہارا بھائی نہیں۔۔۔میں ان ڈاکٹرز کی چھان بین کروا چکا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ نہ تو تم کوما میں تھی اور نہ تم ان ڈاکٹرز کے ساتھ تھی۔۔۔۔

اس سے آگے ان کے منہ سے کچھ اُگلوا نہیں سکا۔۔۔کیونکہ ان کو آرڈر دینے والا شخص فون پر ان سے رابطہ کرتا تھا۔۔۔

بہت جلد میں یہ بھی پتہ لگوالوں گا کہ اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے مگر میں نے سوچا کہ ایک بار میں اپنی بہن سے پوچھ لوں کہ حقیقت کیا ہے۔۔۔شاید وہ اپنے بھائی کو بتانا ضروری سمجھے۔۔۔۔

فجر نے حیرت زدہ نگاہیں اُٹھا کر اپنے بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ سمجھ رہی تھی کہ سب نے ڈاکٹر کی بات پر یقین کر لیا ہے!!

مگر بھول گئی تھی کہ اس کے بھائیوں کی نظر بہت تیز ہے اور وجدان ورک کی تو ایکسٹرا تیز۔۔۔ایسے ہی تو نہیں اپنے عہدے کے ساتھ ساتھ پنچایت کے ہر فیصلے کو بھی دور کی نظر سے دیکھتا تھا۔۔۔

پلیز بھائی مجھے معاف کر دیں میں اس وقت کچھ نہیں بتا سکتی۔۔۔

ٹھیک ہے میں اصرار بھی نہیں کروں گا۔۔

جب تمہیں لگے کہ صحیح وقت ہے اور تمہیں اپنے بھائی کو بتانا چاہیے بتا دینا ورنہ میں پتہ تو لگا ہی لوں گا۔۔

وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

بھائی آپ ناراض ہو گئے ہیں؟؟

پلیز بھائی ناراض مت ہونا آپ کی ناراضگی میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔آپ میرے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔۔۔

وہ بھی وجدان کے ساتھ اُٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

میں ناراض نہیں ہوں، مجھے دُکھ ہے کہ تم مجھے اس قابل نہیں سمجھ رہی کہ مجھے حقیقت بتا سکو۔۔۔

اپنے بھائی پر اتنا یقین نہیں کہ تم اپنے دل کی بات مجھ تک پہنچا سکتی۔۔۔۔

اتنا یقین رکھو کہ حقیقت چاہے جیسی بھی ہو میں اپنی بہن کے ساتھ کھڑا ہوا ملوں گا۔۔

سپاٹ لہجے سے کہتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

سوری بھائی!!

وہ کہہ کر نظر جھکائے کھڑی تھی---

وہ خود کو اس وقت اپنے بھائی مجرم سمجھ رہی تھی---وجدان اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے روم سے جا چکا تھا--

بھائی مجھے معاف کر دیں، حقیقت کیسے بتاؤں، اگر ایک حقیقت سے پردہ اُٹھاؤں گی تو یہاں بہت سے راز کھل جائیں گے-----

ہماری حویلی کی بنیاد ہل جائیں گی----

بھائی کیسے بتاؤں کہ اس گھر میں تباہی کی بنیاد رکھنے والی کوئی اور نہیں تائی امی ہے-----جس دن یہ راز کھلا گھر کی خوشیوں میں آگ لگ جائے گی---اپنے اپنوں سے دور ہو جائیں گے---

وہ دل میں سوچتے ہوئے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے رو رہی تھی----

واپس صوفے پر بیٹھ کر وہ روئے جا رہی تھی----

آج اس نے اپنے بھائی کا مان توڑا تھا، جانتی تھی کہ وجدان اچھی طرح سے جانتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے----

پھر بھی اس کے بھائی نے اس پر کوئی سختی نہیں کی تھی، ایسے بھائی ہر بہن کو نصیب نہیں ہوتے، ایک بار سوال نہیں پوچھا کہ آخر وہ آٹھ مہینے کہاں رہ کر آئی ہے----

بھائی میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں مگر ڈرتی ہوں، حقیقت بہت کڑوی ہے، مجھے نہیں پتہ آپ کیا ری ایکٹ کریں گے---

حقیقت کو جان کر کیا ہمارا رشتہ پہلے جیسا رہے گا یا نہیں---

وہ سوچتے ہوئے سسکیوں سے رو رہی تھی--

....

کک---ک--کون---ہے---

ششششش۔۔۔۔۔

فجر گہری نیند میں سو رہی تھی جب اس نے اپنے ساتھ کسی لمبے چوڑے وجود کو محسوس کیا۔۔۔

دہکتی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے وہ گہری نیند سے اُٹھی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ چیختی وہ گرے آنکھیں گھورتی ہوئی اسے خاموش رہنے کا اشارہ دے رہی تھیں۔۔۔وہ اپنا بھاری ہاتھ اس کے لبوں پر رکھ کر اس کی چیخ رک چکا تھا۔۔۔۔

گھبراہٹ سے فجر کی سانسیں تیز ہو چکی تھیں،وہ پوری طرح سے اس پر جھکا ہوا تھا، مدھم سی روشنی میں اسے پہچاننے میں دیر نہیں لگی کہ وہ براق تھا۔۔۔۔

تمہاری جرات کیسے ہوئی کہ تم نے میرا فون نہیں سنا!!

اتنی جرات ہو گئی کہ تم نے میرا فون کو بند کر دیا!!

وہ اس کے چہرے پر غرایا، اس کی گرم سانسیں فجر کے چہرے اور گردن کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

بھاری ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹاتے ہوئے اس قدر خوفزدہ تھی کہ اسے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا، وہ اپنا بھاری جسم پوری طرح سے اس کے اوپر ڈالے اسے اپنی جگہ پر قید کیے ہوئے تھا۔۔۔

کک۔۔۔ک۔۔۔کیوں آئے ہیں یہاں؟؟

اگر کسی نے دیکھ لیا تو!!

وہ لفظوں کو توڑتے ہوئے بامشکل بولی تھی۔۔۔

یہ میرا فون بند کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا!!

تب کیوں نہیں سوچا کہ جس کو اتنا تڑپا رہی ہو اگر وہ اپنے آپے سے باہر گیا تو کچھ بھی کر گزرے گا۔۔۔

اس کی گردن پر لب کشائی کرتے ہوئے دانتوں کی چبن دے کر اپنی تڑپ کا اچھی طرح سے بدلہ لے رہا تھا۔۔۔تڑپا تو وہ سچ میں بہت تھا۔۔۔بھوک اور نیند نے اسے بے حال کرر کھا تھا۔۔۔

فجر اس کی رگوں میں یوں نشہ بن کر دوڑتی ہے،اسے آج سے پہلے اتنی شدت سے کبھی پتہ نہیں چلا تھا،فجر کو کھو دینے کا،اس سے دور چلے جانے کا ڈر ہی اس کے اندر طوفان برپا کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

اس کے آنے کے بعد نہ تو وہ سو سکا تھا،نہ کچھ کھا سکا،نہ وہ زندہ تھا،نہ مر چکا۔۔۔

کیوں میرا فون بند کیا تھا؟؟

کیوں مجھ سے بات نہیں کی؟؟

پھولی ہوئی سانس سے گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے سوال دہرایا۔۔۔

کیونکہ میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی، آپ سے جان چھڑوا کر وہاں سے آئی ہوں، سکون سے جینے دیں مجھے۔۔۔

چہرہ اِدھر سے اُدھر کرتی ہوئی، اس کے نرم گرم لمسوں سے جلتی گردن کو بچانے کی بے جا کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔اس کے ہونٹ ایسے تھے جیسے جلتا ہوا انگارہ، اس کی گردن پر جگہ با جگہ رکھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اس کی جنونیت دیکھ کر فجر خوفزدہ ہونے لگی تھی۔۔۔اب وہ اس طرح سے اس پر اپنی جنونیت نہیں دکھاتا تھا، وہ بہت بدل چکا تھا۔۔ مگر آج اس کے اندر وہی براق نظر آ رہا تھا جنونیت سے بھرا صفاک۔۔۔

تو یہ تو تمہاری بھول ہے کہ تم مجھ سے جان چھڑا لو گی۔۔۔

لبوں کو دانتوں سے کھینچتے ہوئے اور اذیت دے گیا۔۔ وہ سسکی تھی۔۔۔اسے لبوں پر جلن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

ششششش۔۔۔آواز نہیں آنی چاہیے!!

مجھے برداشت کرو، میری جنونیت کو سہو تاکہ تمہیں احساس ہو کہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کرنی۔۔۔۔

فجر کے نازک ہونٹوں کے اوپر والے کنارے کو اناہی لبوں میں دبائے۔۔۔بے دردی سے خشک حلق کو تر کرتے ہوئے خود میں نمی اُتارتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی ہونٹوں پر اس کے دانتوں کی چبن، گردن پر سخت داڑھی کی چبن، اسے مار دینے کی حد تک قربت کی اذیت پہنچا رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت اپنے حوش و حواس میں نہیں تھا، اسے صرف اس کی قربت چاہیے تھی، جس کے لیے تڑپتا ہوا اپنے لیے خطرہ مول لے کر اس کے روم تک آن پہنچا تھا۔۔۔

وارننگ دے کر بھیجا تھا کہ تم میری ہو اور ہمیشہ میری رہو گی۔۔۔۔۔سوچ کیسے لیا کہ تم خود کو مجھ سے دور کر لو گی۔۔۔

آواز میں خماری اور غصہ اس کی سرگوشیوں کو خوفناک بنا رہا تھا۔۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا میں بہت جلد سب کو آپ کے بارے میں بتا دوں گی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے،وہ جھٹپٹا کر آزاد ہونا چاہتی تھی مگر وہ دشمنِ جاں اسے اپنے شکنجے میں قید کیے اپنے سوالوں کے جواب چاہتا تھا۔۔۔۔

آزاد ہو جاؤ گی مجھ سے؟؟

ہو کر دکھاؤ!!

اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لینا منظور ہے مگر تمہیں خود سے دور کبھی نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔

جس کو جو بتانا ہے بتا دو۔۔۔

براق کسی سے ڈرتا نہیں۔۔ میرے اِردگرد دشمنوں کی کمی نہیں ہے۔۔۔ مجھے ڈرانے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔

کسی کا ڈر دے کر تم خود کو مجھ سے دور نہیں کر سکتی، تمہاری محبت میں اگر خود تڑپ کر تمہیں یہاں بھیج سکتا ہوں۔۔۔ تو اپنے تڑپتے ہوئے دل کو سکون دینے کے لیے تمہیں یہاں سے اُٹھا کر اپنی دسترت میں بھی لے جا سکتا ہوں۔۔۔

کان پر لب رکھ کر دھمکی آمیز غرایا تھا۔۔۔کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے ہوئے کھینچ کر اسے مزید سسکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

سرگوشیاں اُتارتے ہوئے ایک لمحے کی آزادی اسے دینا گوارا نہیں کر رہا تھا۔۔۔
اس میں جنون کی آگ تھی جسے وہ پوری طرح سے اس کے مخملی وجود پر اُتار رہا تھا۔۔۔

کہا تھا میں نے کہ مجھ سے دور ہونے کے لیے میرے مرنے کی دعائیں کرو،جب مر جاؤں گا اسی صورت میں تم آزادی پاسکو گی۔۔۔
چہرے پر لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے وہ پاگل ہوا جا رہا تھا۔۔۔اس کے ہر نین نقش کو لبوں سے چومتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کی جانب پن کیے ہوئے تھا،وہ چاہ کر بھی اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہل نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اللہ کا واسطہ ہے میری جان چھوڑ دیں!!

نہیں چھوڑ سکتا جب تک زندہ ہوں تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی!!

تو پھر مر جائیں۔۔۔ تھک چکی ہوں آپ کو سہتے سہتے۔۔۔ نہیں ہے مجھ میں ہمت اور سہنے کی۔۔۔۔۔

اس کے جلتے ہونٹوں سے جھنجلا کر اس نے وہ کہا جو وہ کہنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

یہی سننا باقی تھا!!

مر جاؤں گا جس انداز سے تڑپا رہی ہو زیادہ دن جی نہیں سکوں گا۔۔۔۔

مگر جب تک زندہ ہوں اگر اپنی شدتوں سے تمہاری جان نکال کر تمہیں بھی تڑپنے رہنے کے لیے مجبور نہ کیا تو میرا نام براق نہیں۔۔۔۔

ہاتھ شرٹ کے اندر سے دھڑکنوں تک لے جا چکا تھا۔۔

اس کے ہاتھ کی ٹھنڈی انگلیوں کو دھڑکنوں کی نرمی پر محسوس کر کے وہ تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔

دھڑکنوں کی نرمی کو ٹھنڈے بھاری ہاتھ کی انگلیوں سے سختیاں محسوس کرواتے ہوئے مارنے کی حد تک تڑپا رہا تھا۔۔۔

سسکنا بند کرو میری شدتیں تم پر واجب ہے۔۔۔

ان کو سہنا تمہارا فرض ہے، محرم ہوں تمہیں تڑپنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ حق سے کچھ بھی زیادہ نہیں لے رہا۔۔۔۔۔

ہونٹوں کو ہونٹوں سے دباتے ہوئے اس کی سسکیوں تک روک رہا تھا۔۔

میرے مرنے کے سالوں بعد تک تم اپنے وجود پر میرے عکس کو محسوس کرو گی، اتنی آسانی سے تمہاری زندگی سے نہیں جاؤں گا مسز فجر براق۔۔۔۔

اس کے اندر جنونیت کی آگ پوری طرح سے بھڑکی ہوئی تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش مت کرنا میں چلاؤں گی !!

فجر نے آخری حربہ استعمال کیا تھا کہ شاید وہ نڈر انسان ڈر جائے مگر ڈر تو اس کی رگوں میں تھا ہی نہیں۔۔۔۔

چلاؤ جتنا چلا سکتی ہو چلاؤ، میں نہیں ڈرتا کسی سے !!

دھڑکنوں کو دانتوں سے اذیتیں دے کر وہ اپنی تڑپ کا بدلہ لے رہا تھا !!

وہ شدید غصے میں تھا، اس کی جدائی نے اسے کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت روک رکھی تھی۔۔۔۔

اسے صرف فجر کی قربت چاہیے تھی وہ تو جیسے اس کی قربت کے لیے پاگل سا ہو گیا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے!!

مجھے بھی ہوا جب تم نے میرے منہ پر فون بند کر دیا تھا!!

وہ تمہارا انداز تھا مجھے اذیت دینے کا، یہ میرا ہے۔۔۔۔۔ تم نے مجھے تکلیف دیتے ہوئے احساس نہیں کیا، صرف فون پر بات ہی تو کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر تم سفاک بن گئی۔۔۔ اب میں سفاک بن کر اپنے دل کو سکون پہنچاؤں گا۔۔۔ میں تمہارا احساس نہیں کروں گا۔۔۔۔

خماری سے کہتا ہوا دھڑکنوں پر سختی بڑھا گیا تھا۔۔۔۔ اس کی سسکیوں کو بھاری ہاتھ سے روکے ہوئے وہ ایک بار پھر پوری طرح سے سفاک بن کر دھڑکنوں پر جھکا اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ اس کی شدتیں بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ جھٹپٹا کر تھک چکی تھی، اتنے مہینوں اس کے ساتھ رہنے کے بعد اتنا تو اس شخص کے بارے میں جانتی تھی۔۔۔

کہ اس وقت اس کے چنگل سے وہ کسی صورت بھی نہیں نکل سکتی، اس کے رحم و کرم پر خود کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔۔۔ جتنا وہ جھٹپٹانے گی اتنا ہی وہ مزید تیش میں آکر اس کی جان کو عذاب میں ڈالے گا۔۔۔۔

وجود کو ڈھیلا چھوڑ کر اس کی منمانیوں کو سہتی جارہی تھی۔۔۔ اس کی شدتوں میں آگ تھی، جنونیت تھی، غصہ تھا۔۔۔۔ فجر کی جھٹپٹاہٹ رکی تو اس کی شدتوں میں نرمی آنے لگی تھی۔۔۔ جنونیت کا زور ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔۔

اس کی ہر رعنائی کو لبوں سے چومتے ہوئے دیوانگی لٹا جارہا تھا۔۔۔ فجر کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔ کاٹن کی بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے اس کی شدتوں کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا تھا اس شخص میں نہیں جانتی تھی۔۔۔ وہ تو اس سے نفرت کرتی تھی مگر اس کی قربت سے نفرت نہیں کر پاتی تھی۔۔۔ اسے اپنی یہی بات زہر لگتی تھی۔۔۔۔

کیوں وہ اس شخص کے آگے کمزور پڑ جاتی تھی۔۔۔ اسے سوچ کر خود پر غصہ آجاتا تھا۔۔۔۔۔

اس کی قربت میں ایک آگ تھی جو ہمیشہ فجر کو اپنے لپیٹے میں لے لیتی۔۔۔روم میں دونوں کی تیز سانسوں کی آواز آرہی تھیں۔۔۔سانسیں لمحہ بہ لمحہ مزید تیز ہوتی جارہی۔۔۔

سختیوں میں نرمی لاتا ہوا اسے پوری طرح سے اپنی پیار کی بارش میں بھگو چکا تھا۔۔۔اپنے بھاری وجود کو اس کے نازک وجود کے اوپر پھیلا گھٹا بن کر چھایا ہوا تھا۔۔۔چہرہ بے لباس دھڑکنوں پر رکھے گہری سانسیں لے رہا تھا۔۔۔

....

فجر کی اذانیں ہونے میں کچھ ہی ٹائم باقی تھا۔۔فجر گہری نیند میں براق کی گردن میں چہرہ چھپائے سو رہی تھی۔۔۔

جس کو رات میں مرنے کا کہہ کر جان چھڑوانا چاہتی تھی،اس وقت اس کی قربت کے رنگوں میں ڈوب کر کتنی پُرسکون ہو کر اسی کے سینے کے اوپر لیٹی ہوئی چہرہ گردن میں چھپائے ہوئے گہری نیند سو رہی تھی!!

وہ گہری نیند میں سینے سے سر اُٹھاتی ہوئی گردن میں چہرہ چھپاتی چلی گئی تھی جبکہ براق پوری طرح سے ہوش و حواس میں جاگتا ہوا اس کا یہ عمل باخوبی دیکھ رہا تھا۔۔۔براق کے بے قرار جذباتوں کو قرار آچکا تھا۔۔۔فجر کی قربت اس کے ہر درد پر مرہم کا کام کر چکی تھی۔۔۔

وہ اب جانا چاہتا تھا مگر اسے ہلا کر اس کی نیند خراب نہ ہو جائے خاموشی سے پر سکون ہو کر وہ لیٹا تھا۔۔۔۔

دونوں ہاتھ اس کی کمر پر باندھے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیے وہ کس قدر مسرور تھا۔۔اس کی نرم دھڑکنوں کو اپنے مضبوط سینے پر محسوس کرتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور سکون تھا۔۔۔۔۔

اس کے سلگتے ہوئے جذباتوں کے سکون کی پیاری وجہ اب اس کے سینے پر نیند میں ہی سہی مگر پورے حق سے سو رہی تھی۔۔۔

براق کی جنونیت محبت کے سامنے دم توڑ چکی تھی۔۔۔اس وقت نہ اسے نیند آرہی تھی اور نہ بھوک لگی تھی۔۔۔جس کی قربت کے لیے پاگلوں کی طرح بنا سوچے سمجھے صلاح الدین کی حویلی میں آ پہنچا

تھا،اسے وہ سکون مل چکا تھا اب اسے فجر کی اذانوں سے پہلے یہاں سے جانا تھا دماغ کام کرنے لگ گیا تھا۔۔گھر والوں کے جاگنے سے پہلے وہ کسی بھی صورت یہاں سے جانا چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر فجر کی نیند خراب کرنا بھی اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔ مگر اب وقت بہت کم تھا مجبوراََ اُٹھانے کے علاوہ اور کوئی حل نہ تھا اس کے پاس۔۔۔

فجر۔۔۔فجر یار!!

پلیز اُٹھو اور اپنی حالت درست کرو۔۔۔۔

میں جا رہا ہوں تمہارے روم میں کوئی بھی آسکتا ہے، پھر کہو گی یہ بھی میری غلطی ہے۔۔۔

کان پر لب رکھ کر ہلکی سی سرگوشی کرتے ہوئے گال پر لمس چھوڑا۔۔۔فجر نے گہری نیند سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

یہ سب کچھ رات کو یاد نہیں آیا؟؟

اب اچھے بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ آہستہ سے بولتے ہوئے اب بھی سینے پر لیٹی تھی گردن سے چہرہ تک نہیں ہے اُٹھایا تھا اس نے۔۔۔۔

سب کچھ سوچتا اگر تم فون نہیں بند کرتی تو، دوبارہ ایسی حرکت مت کرنا فجر، ورنہ میں ہر بار یہاں تک آ پہنچوں گا پھر اس کا انجام چاہے میری موت ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔

آنکھوں میں نیند سے پڑنے والے لال ڈورے اس کی خوبصورت آنکھوں کو اور بھی دل فریب بنا رہے تھے۔۔۔

فون توڑ دیا ہے میں نے میرے پاس فون نہیں ہے !!

ہو گا تو فون سنو گی نا!!

فجر کا غصہ ٹھنڈا پڑ چکا تھا اس کی قربت نے اسے سکون دیا تھا، اسے بھی تو اس کی محبت بھری قربتوں کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔۔

یہ عادت تھی یا محبت اب تک اس میں وہ فرق نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔ نیا فون لے کر آیا ہوں۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر سائیڈ پر رکھے ہوئے موبائل کو اس کے آگے کیا تھا۔۔۔۔

اگر میں نے اس کو بھی توڑ دیا تو۔۔۔

تو اور لے دوں گا مگر تمہیں بھی اسی طرح توڑنے کے بعد اور موبائل ملے گا۔۔اس کا انداز شوخ اور شرارتی ہوا تھا۔۔

تم موبائل توڑو گی میں اپنی شدتوں سے تمہیں توڑوں گا۔۔اس کے بعد ہر بار تمہیں نیا موبائل بن مانگے مل جایا کرے گا۔۔۔
گرے آنکھوں میں سکون تھا فجر کی قربت کا۔۔۔۔

دھمکیاں کسی اور وقت کے لیے رکھ لیں۔۔۔ابھی جائیں کچھ دیر میں سب اُٹھ جائیں گے۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ کیسے جائیں گے۔۔۔خود کو چادر کے پلو میں لپیٹ کر اس سے دور ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے پورا انتظام کر کے آیا ہوں۔۔۔۔۔

کیا سمجھوں کہ جو تمہاری دھڑکنیں کہہ رہی ہیں وہ سچ ہے----

وہ اُٹھ کر شرٹ پہنتا، بٹن بند کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا--

کیا کہا میری دھڑکنوں نے---

بہت کچھ کہا ہے، اگر میں کہوں گا تو تم شرما جاؤ گی، اور انکار کر دو گی---

خود کو چادر میں لپیٹے ہوئے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے مفہوم سمجھ کر نظریں جھکا گئی-----

سوچنا کہ تمہاری دھڑکنیں کیا کہتی ہیں، صرف اپنی دھڑکنوں کی آواز سن لو فجر، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا---

ایک گناہ کی معافی تو خدا بھی دے دیتا ہے----

ٹائم نہیں بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں، فون اپنے پاس رکھنا ورنہ آج رات کے اندھیرے میں آیا ہوں---مجھے دن میں آنے میں بھی کوئی دقت نہیں ہے----

شوز پہن کر بیڈ کی جانب قدم بڑھا اس کے قریب آ گیا--گھٹنا بیڈ پر ٹکا کر اس کے چادر میں لپٹے ہوئے وجود کو مضبوط بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے گلے لگا لیا----

چہرے پر دیوانگی بھرے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے محبت بھرے لمحوں کو قید کر رہا تھا۔۔۔۔۔
وہ آنکھیں بند کیے لمسوں کی حدت کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ گھبرائی تو تب تھی جب نرمی سے چادر کو اس کی دھڑکنوں سے ہٹا کر وہاں پر لب رکھتے ہوئے گہرا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ جاتے ہوئے وہ اس طرح کی بھی کوئی حرکت کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

سوری دوبارہ پتہ نہیں کب قربت نصیب ہو گی میں نے کہا چلو جاتے ہوئے بھی چانس مارتا جاؤں۔۔۔

مسکراتے لبوں سے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے چادر واپس لپیٹ کر ماتھے پر عقیدت سے لمس چھوڑتے ہوئے وہ تیزی سے کھڑکی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ تو ابھی اپنی دھڑکنوں کے اشتعال کو ٹھیک نہیں کر پائی تھی کہ وہ کھڑکی کے راستے غائب بھی ہو چکا تھا۔۔۔۔

چادر کو لپیٹے ہوئے وہ کھڑکی تک گئی اِدھر اُدھر دیکھا اسے وہ کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

کیسے آیا، کیسے گیا کچھ نہیں پتہ۔۔۔اسے سب کچھ خواب سا لگ رہا تھا۔۔اس نے مرر میں خود کو دیکھا تھا،اس کو خواب نہیں کہہ سکتی تھی۔۔اس کی مخملی گردن پر اس کی شدتوں کے نشان نظر آ رہے تھے۔۔۔

پوری رات اس کے وجود پر اپنی قربت کے رنگ بکھیر کر وہ کیسے غائب ہو چکا تھا۔۔۔۔

کیوں میں نے چیخ کر سب کو اکٹھا نہیں کیا؟؟

اب تو میں اپنے گھر میں تھی کیوں میں اس کی قربت میں پُر سکون ہو کر لیٹی رہی۔۔۔یہ میں کیا کر رہی ہوں۔۔۔مجھے تو اس سے نفرت ہے پھر اپنے ہی گھر میں اپنا دفاع کیوں نہیں کر سکی۔۔۔

عجیب سی کشمکش میں گری ہوئی فجر نماز کے لیے شاور لینے گئی تھی۔۔۔فریش ہو کر نماز پڑھنے سے پہلے اس کی شدتوں کے نشانوں کو کنسیلر کی مدد سے چھپا لیا تھا۔۔۔

ایک بار کے لیے تمام سوچوں کو جھٹک کر وہ فجر کی نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔

....

ازلان جب روم میں آیا تو زمل گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔بیچارہ بڑے موڈ میں اندر آیا تھا۔۔۔مگر وہ جس طرح سے تھکی ہوئی سو رہی تھی،ازلان کو اس پر پیار آرہا تھا،یہ سوچ کر کہ اسے پریگننینسی کی حالت میں کتنا سارا ٹائم بھاری جیولری اور کپڑوں کے ساتھ گزارنا پڑا۔۔

وہ سوئی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ناک کی نوز پن ازلان کو منہ چڑھا رہی تھی۔۔۔
ازلان کو اس کی نوز پن پر غصہ آیا تھا جو اس کے ہونٹوں کے اوپر بڑے حق سے پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

ازلان کا دل چاہ رہا تھا کہ فوراً سے پہلے نوز پن کو نکال کر سائیڈ پر رکھ دے مگر یہ سوچ کر رُک گیا کہ اگر محترمہ کی آنکھ کھل گئی اور اسے غصہ آگیا تو پھر سے لڑائی پر اُتر آئے گی،وہ بہت چڑچڑی سی ہو گئی تھی بات بات پر اسے غصہ آتا تھا زمل نیچر وائز ایسی نہیں تھی۔۔۔۔۔

ازلان زمل کی ہر بات،ہر غصے کو پورے دل سے برداشت کر رہا تھا کیونکہ وہ پڑھا لکھا سمجھدار انسان تھا،وہ جانتا تھا کہ پریگنینسی میں لڑکیاں اکثر چڑچڑی ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔

جہاں اذلان فضول کی رسم و رواج کو نہیں مانتا تھا، وہیں اذلان پریگننٹ عورتوں کو بہت قدر بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا اور سوچتا تھا کہ ایک عورت ایک بچے کو دنیا میں لانے کے لیے کتنی تکلیفیں اُٹھاتی ہے۔۔۔۔اس کے خیال سے مرد کو ہمیشہ ایک عورت کا شکر گزار رہنا چاہیے جو اسے باپ جیسی پیاری پوسٹ پر فائض کرتی ہے۔۔۔۔

اذلان کی نظریں اس پر ٹھہر سی گئی تھیں پانچ منٹ تک وہ بیڈ سے تھوڑا دوری پر کھڑا ہوا دونوں ہاتھ باندھے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔۔۔اسکے دل کی دھڑکنیں اُتھل پو تھل ہونے لگی تھیں۔۔۔

اس کی نظریں اس کے پیٹ پر گئی تھیں سوچ کر دل میں ایک خوبصورت سی بیٹ مس کی کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے، اس کا خون اسکا بچہ اس کے وجود میں پرورش پا رہا ہے۔۔۔

ایک الگ سا احساس محسوس کرتے ہوئے اذلان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی بہت ہی خوبصورت احساس تھا جس کو آج سے پہلے اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔
جب سے پتہ چلا تھا میڈم کا موڈ ہی نہیں ٹھیک تھا، بات تک کرنے کی روادار نہیں تھی۔۔۔شاید اسی لیے اس خوبصورت احساس کو وہ پوری طرح سے محسوس نہیں کر سکا تھا۔۔۔

زمل جانی اب تو آ گئی ہو تم میرے پاس دیکھتا ہوں کتنے دن ناراض رہتی ہو۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سوچ کر نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے اپنی شیروانی اُتار کر سائیڈ پر رکھ کر الماری کی طرف قدم بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

لکڑی کی بنی ہوئی خوبصورت الماری سے بنا آواز کیے اپنا نائٹ سوٹ نکال کر واش روم میں جا چکا تھا۔۔۔زمل کی نیند کا پورا خیال کرتے ہوئے ذرا سی بھی آواز نہیں کی تھی۔۔۔۔

....

کون ہے اندر پلیز دروازہ کھولو۔۔۔وہ دروازہ پیٹ رہی تھی۔۔۔اس کی آواز میں عجیب سی بے چینی تھی۔۔

زمل دو منٹ کیا بات ہے خیریت تو ہے!!

اذلان شاور لے رہا تھا جب ایک دم سے زمل نے دروازہ کھٹکھٹا کر بہت بے چینی سے پوچھ رہی تھی کہ اندر کون ہے!!

نہیں رک سکتی دو منٹ مجھے وومٹ ہو رہی ہے دروازہ کھولو ورنہ میں یہی کر دوں گی!!
وہ چیخی تھی۔۔۔
اذلان بیچارہ جو اتنی نازک حالت میں کھڑا شاور لے رہا تھا، جلدی سے چمچماتی ٹائلز پر لگے ہوئے ٹاول سٹینڈ سے وائٹ ٹاول کو کھینچتے ہوئے پیٹ سے نیچے لپیٹ کر جلدی سے دروازہ کی جانب لپکا!!

دروازہ کھلنے کی دیر تھی کہ اذلان کو دھکا دیتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے وہ تیزی سے اندر آئی تھی، بیسن پر چہرہ جھکاتے ہوئے اسے وومٹ شروع ہو گئی تھی۔۔۔پیلے کلر کا زہریلا کڑوا پانی بیسن کے اندر گرتے دیکھ اذلان ڈر گیا تھا۔۔۔

زمل کا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا ناک پہ پہنی ہوئی نوز پن اسے ڈسٹرب کر رہی تھی، ہاتھ سے اس کو اوپر کیے ہوئے وہ بہت بیزار سی ہو کر بیسن پر اپنا چہرہ جھکائے ہوئے تھی۔۔۔۔
اذلان نے آگے بڑھ کر اس کی نوز پن کو اوپر کرتے ہوئے اس کی ہیلپ کی۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اذلان نے بیسن کا نل کھول دیا تھا۔۔اس کی پشت پر کھڑے ہو کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔اذلان کو اس کی حالت پر ترس آ رہا تھا۔۔۔۔۔

شاید اتنے بھاری کپڑوں اور جیولری کی وجہ سے اس کی طبیعت بہت زیادہ اپسیٹ ہوئی تھی وہ سوچ رہا تھا۔۔مگر یہ پہلی وومٹ کیوں ہو رہی تھی وہ دیکھ کر کافی زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

زمل کیا بات ہے تم ٹھیک ہو کچھ دیر پہلے تو میں تمہیں سوتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا۔۔یوں اچانک سے تم الٹیاں کرنے لگی ہو۔۔۔۔

اذلان کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔۔اس کے لیے یہ سب کچھ بہت نیا تھا اس نے آج سے پہلے کبھی اس طرح کی کوئی پرابلم فیس نہیں کی تھی۔۔۔

مجھے چکر آ رہے ہیں۔۔۔

وہ بیسن سے سر کو اُٹھا کر اس کے سینے پر سر کی بیک سائیڈ ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کیے ہوئے اس کے ہاتھوں میں لٹکتی جا رہی تھی۔۔۔

زمل تم ٹھیک ہو؟؟

کیا ہو رہا ہے تمہیں؟؟

وہ جلدی سے اسے گود میں اُٹھاتے ہوئے واش روم سے باہر تیزی سے لے کر آیا تھا۔۔۔۔

تکیے پر نرمی سے لٹاتے ہوئے اس نے سب سے پہلے اس کے ناک میں پہنی ہوئی نوز پن کو ہٹایا ماتھے پر لگے ہوئے مانگ ٹیکے کو بھی ہٹا چکا تھا۔۔۔وہ تو جیسے بے ہوشی کی حالت میں جا رہی تھی۔۔۔

اچھی خاصی لڑکی کو بکری بنا دیتے ہیں یار کیا ضرورت ہے اتنا کچھ پہنانے کی، کیا ان سب کے بغیر کے شادی نہیں ہوتی؟؟

وہ کانوں سے جھمکے اُتارتے ہوئے جھنجلا رہا تھا۔۔۔

زمل۔۔۔زمل یار تمہیں کیا ہو رہا ہے؟؟

اس کی گال کو تھپتھپاتے ہوئے اذلان کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اب ایسے میں اذلان کیا کرتا۔کیونکہ پورے گھر میں سوائے وجدان کے کوئی نہیں جانتا تھا کہ زمل پریگننٹ ہے ایسے میں کس سے بات کرتا۔۔۔

زمل تھی کہ آنکھیں بند کرتی جا رہی تھی پورا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا اس کا جسم ٹھنڈا ہونے لگا تھا۔۔۔

اور کوئی چارہ نہیں تھا اس نے وجدان کا نمبر ڈائل کیا۔۔اس کے ذمہ دار ایکٹو بھائی نے دوسری بیل پر ہی فون اُٹھالیا۔۔

کیا بات ہے اذلان!!

وجدان کی نیند سے بھری ہوئی بھاری آواز اذلان کی سماعت سے ٹکرائی!!

وجدان بھائی زمل کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ بے ہوش ہو رہی ہے میں کیا کروں!!

ریلیکس ہو جاؤ آتا ہوں زیادہ شور شرابہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

بہت آہستہ آواز میں وجدان نے کہا تھا۔۔۔

اگلے دو منٹ کے اندر وجدان خاموشی سے اپنے روم سے نکل کر اذلان کے روم میں آچکا تھا۔۔۔

اس نے اتنی رازداری سے روم سے قدم باہر نکالے کی سوتی ہوئی منت کو بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟

اذلان نے جیسے ہی دروازہ کھولا وجدان خاموشی سے روم کے اندر داخل ہو کر دروازے کے قریب ہی رک گیا۔۔۔۔

وجدان کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے اذلان سے مخاطب تھا۔۔اس نے بند آنکھیں کی ہوئی زمل کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

وجدان بہت شرم وحیا رکھنے والا مرد تھا اسے بالکل گوارا نہیں تھا کہ وہ نظر بھر کر اپنے بھائی کی بیوی کی جانب دیکھتا۔۔جو اس وقت دلہن کا لباس پہنے ہوئے پھولوں سے سجے ہوئے بستر پر لیٹی تھی۔۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وجدان اس ٹائم پر روم میں کبھی قدم بھی نہیں رکھتا مگر حالات ایسے تھے کہ اسے آنا پڑا۔۔۔

جبکہ وجدان زمل کو بھی حوریہ کے مقابل ہی رکھتا تھا۔۔اس نے غیرت مند بھائی کی طرح کبھی گھر کی بیٹیوں کو نظر بھر کے دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

اس کی نظریں تو ہمیشہ سے منت پر تھیں اور منت پر ہی اس کی سوچ شروع اور ختم ہو جاتی تھی۔۔۔

اس کے سوا دنیا میں ہر عورت اس کی ماں اور بہن تھی!!

اسے کسی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا، اس کے لیے خوبصورتی کا مطلب تھا منت!!

محبت کا مطلب تھا منت!!

عشق کا مطلب بھی تھا منت!!

کہاں سے ملتے ہیں یار چوہدری وجدان ورک جیسے مرد جو ایک عورت سے محبت کرتے ہیں تو اس کے لیے ہی جیتے اور مرتے ہیں---

آئی نو بھائی جب میں روم میں آیا تو یہ سو رہی تھی---میں فریش ہونے چلا گیا اچانک سے یہ دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی اور اس کو وومنٹ ہونے لگی تھی اور وومنٹ بالکل یلو کلر کی تھی جیسے کوئی زہریلا پانی ہو!! اور اس کے بعد یہ اس طرح بے ہوشی کی حالت میں جا رہی ہے، آپ دیکھیں تو صحیح وجدان کا ہاتھ پکڑ کر اذلان زمل کی جانب بڑھا تھا!!

اوہنوں---

تم دیکھ کر مجھے سچویشن بتا رہے ہو مجھے سب سمجھ میں آرہا ہے!!

وجدان نے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے زمل کی جانب جانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

وجدان جیسے بھائی کے لیے یہ کہنا بنتا ہے کہ ایک ہی دل ہے چوہدری وجدان ورک کتنی بار لوٹو گے کوئی دنیا میں اتنا پرفیکٹ کیسے ہو سکتا ہے!!

ازلان کو اپنے بھائی پر بہت پیار آرہا تھا یہ سوچ کر کہ اتنا تو دلہن بنی ہوئی زمل نہیں شرمائی ہو گی۔۔۔ جتنا ان کے ویڈنگ روم میں آکر شرم وحیا کی لالیاں اس کے بھائی کے گورے چٹے چہرے پر بکھر گئی تھیں اور حیا سے نظر زمین پر ہی جھکائے کھڑا تھا!!

مجھے زیادہ تو نہیں پتہ اس بارے میں مگر جہاں تک میرا خیال ہے اس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے اور سارا دن یہ بیٹھی رہی ہے تو شاید اس وجہ سے اس کی طبیعت خراب ہے۔۔۔۔

جس طرح کی حالت تم بتا رہے ہو مجھے لگتا ہے اس کا بی پی بھی لو لگ رہا ہے!!

تو بھائی ہمیں کیا کرنا چاہیے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

وجدان کی بات پر ازلان پریشان کن لہجے میں پوچھ رہا تھا!!

رکو میرا ایک دوست ہے جس کی وائف گائناکالوجسٹ ہیں، میں اس سے بات کرتا ہوں۔۔۔

وجدان نے اذلان کو تسلی دیتے ہوئے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے اشارہ کیا کہ وہ زمل کے پاس جائے۔۔۔

خود ایک سائیڈ کھڑا موبائل سے نمبر ڈائل کرتے ہوئے کافی پریشان تھا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے اس ٹائم پر اس کا اپنے بھائی کے روم میں ہونا بہت بڑا رسک تھا۔۔رات کے اس پہر اگر کوئی دیکھ لیتا تو سوال اُٹھتے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ زمل اور اذلان کی بات زیادہ لوگوں تک پہنچے۔۔۔۔

اسلام علیکم !!ڈاکٹر صاحب معذرت آپ کو اس ٹائم پر تنگ کیا ہے۔۔۔

مقابل کے فون اُٹھاتے ہی چوہدری وجدان ورک نے بہت باادب انداز سے گفتگو شروع کی تھی۔۔۔

زمل کی پوری حالت کی حرف بہ حرف بتادی گئی تھی۔۔۔

سامنے سے شاید اس کی بیوی نے سورت حال کو سمجھتے ہوئے گائیڈ کیا تھا۔۔۔چوہدری وجدان ورک شکریہ کہتے ہوئے فون بند کر چکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے کیا کہا ہے بھائی؟؟

کوئی خطرے کی بات تو نہیں۔۔۔

اذلان جو زمل کے پاس کھڑا ہوا اس کے چہرے پر پانی کی چھینٹیں مار کر اسے ہوش میں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا، تیزی سے اپنے بھائی کی جانب آیا۔۔۔

اس کی نظر وجدان کی جانب تھی کہ کب وہ فون بند کرے اور بتائے کہ کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہے۔۔۔

نہیں ڈاکٹر صاحبہ نے یہی کہا ہے کہ کوئی خطرے کی بات نہیں۔۔۔ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس نے کچھ کھایا پیا نہیں خالی معدہ ہونے کی وجہ سے معدے میں ایسڈ پیدا ہو گیا ہے۔۔۔۔

اور پریگنینسی میں وومٹ کوئی بڑی چیز نہیں ہے۔۔۔ڈاکٹر صاحبہ نے کہا ہے اس کی ڈائٹ کا خیال رکھو!!

اور فلحال کے لیے اسے کچھ کھلاؤ اور کچھ میڈیسن ریکمنڈ کی ہیں میں ابھی ارینج کرواتا ہوں۔۔۔

تم تب تک اس کو کچھ کھلانے کی کوشش کرو۔۔۔

مگر بھائی۔۔۔وہ۔۔۔کھانے۔۔۔کے لیے تو کسی کو اُٹھانا پڑے گا۔۔۔

اذلان لفظوں کو توڑتے ہوئے ٹینشن زدہ انداز میں بولا۔۔۔

ن مت ہو میں انتظام کروادیتاہوں۔۔۔

وجدان نے ایک بار پھر سے اپنے فون پر کوئی نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔کچھ سیکنڈ وہ کمر پر ہاتھ باندھے دوسرے ہاتھ سے فون کان کو لگائے کھڑا تھا۔۔رات کے اس پہر زیادہ تر لوگ سو رہے ہوتے اس لیے ہر کوئی فون اُٹھانے میں دیر ہی لگا رہا تھا۔۔۔

سیف الرحمن ذرا اپنی بیگم سے کہو کہ فریش اورنج جوس کے ساتھ کچھ لائٹ سا کھانے کو اذلان صاحب کے روم میں بھیجے۔۔۔۔

سیف الرحمان وجدان ورک کا رائٹ ہینڈ تھا اس کا بہت خاص بندہ جو کہ اسی حویلی کی بیک سائیڈ پر بنے ہوئے گھر میں رہتا تھا۔۔۔

حویلی کے تمام نوکر گھر کی بیک سائیڈ پر بہت بڑا ایریا تھا جہاں پر ان کی رہائش گاہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔۔۔
اور سکینہ جو کہ سیف الرحمان کی بیوی تھی وہ بھی کچن وغیرہ کا کام کیا کرتی تھی۔۔۔۔

اس لیے سیف الرحمان سے کہہ کر اس نے اس کی بیوی کو کھانے کے لیے گھر کے اندر بلوایا تھا۔۔

جی سر ابھی دو منٹ میں ارینج ہو جائے گا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

وجدان فون بند کر چکا تھا۔۔

ازلان تم زمل کا خیال رکھو تھوڑی دیر میں کھانے کا انتظام ہو جائے گا اور میں ابھی میڈیسن بھی لے کر بھجواتا ہوں۔۔۔

تھینک یو بھائی۔۔۔

اپنے پاس رکھ تھینک یو کی ضرورت نہیں ہے!!

ہم دونوں کے بیچ میں تھینک یو کہاں سے آگیا ایڈیٹ پڑھ لکھ کر صرف تھینک یو سوری ہی سیکھا ہے!!

جاؤ اور جا کر زمل کا خیال رکھو کچھ دیر میں دوائیاں بھجواتا ہوں۔۔۔

گال پر پیار سے تھپکی لگاتے ہوئے وہ روم سے جا چکا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں زمل کے لیے فریش جوس اور کھانا روم میں آ چکا تھا۔۔

....

وجدان نے روم سے باہر آتے ہی گیٹ پر چوکیدار کو فون کر کے دوائیوں کی لسٹ سینڈ کی تھی اور سمجھا دیا گیا تھا کہ اذلان صاحب کو میسج کر دیا جائے وہ گیٹ پر آ کر لے لیں گے۔۔۔

چوکیدار کو سمجھا دیا گیا تھا کہ یہ بات کسی اور سے ڈسکس نہیں کرنی۔۔۔

اب وجدان کا حکم تھا تو کسی کی اتنی جرات نہیں تھی کہ بات کو اِدھر سے اُدھر کرتے۔۔۔

وجدان نے اچھے بھائی کی طرح ساری بات سمیٹ لی تھی۔۔۔اتنی بڑی بات کو منٹوں میں سمیٹ کر سب کچھ ٹھیک کر دیا۔۔۔ میڈیسن بھی اس کے روم میں پہنچ گئی تھی۔۔۔

وجدان زیادہ دیر روم میں رُک نہیں سکتا تھا اس لیے اذلان کو بول کر گیا تھا کہ اسے ٹیکس پر انفارم کرے۔۔۔زمل کی طبیعت کے بارے میں۔۔۔۔

اس کے قدم تیزی سے اپنے روم کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔ اسے اپنی شہزادی کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔

اسے اپنے ساتھ بیڈ پر نا پا کر وہ کسی بھی وقت آدھی رات کو جناتی مخلوق کی طرح گھر میں گھومتی نا پھرے۔۔۔۔

اسے کے ذہن میں مسلسل منت کا خیال گھوم رہا تھا۔۔۔وجدان کا کام ایسا تھا کہ اکثر اسے رات کو بھی کالز آجاتی تھی۔۔۔منت کی نیند خراب نہ ہو اس وجہ سے وجدان فون وغیرہ کے لیے ٹیرس پر چلا جایا کرتا تھا۔۔منت کی جیسے ہی آنکھ کھلتی وہ اُٹھ کر اس کے پیچھے آجایا کرتی تھی۔۔۔۔

اس میں اب منت کی بھی غلطی نہیں تھی وجدان اسے اپنے حصار میں سلاتا ہی اس طرح سے تھا کہ وہ گہری نیند میں بھی اس حصار کو جب محسوس نہیں کرتی تھی تو بیزار سی ہو کر اُٹھ جایا کرتی۔۔۔۔

وہ اسے ڈھونڈ نہ رہی ہو اسی ڈر سے چوہدری وجدان ورک تیزی سیڑھیاں چڑھتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

....

پلیز زمل تھوڑا سا اور پی لو!!

مجھے نہیں پینا!!

پلیز زمل تھوڑا سا یار نہ کھانے کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہوئی ہے!!

مجھے جوس کو دیکھ کر اُلٹی آ رہی ہے۔۔۔

زمل کو اُٹھا کر بٹھاتے ہوئے بامشکل اس کے لبوں کو گلاس لگا کر اورنج جوس کے چند گھونٹ پلائے تھے۔۔۔

بس اور نہیں پینا۔۔۔مجھے چکر آرہے ہیں!!

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے اذلان کے کندھے سے بیک ٹیک لگائے ہوئے تھی۔۔۔

زمل تمہیں میڈیسن دینی ہے، پلیز تھوڑا سا کھالو۔۔۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تم نے کچھ نہیں کھایا نہیں تھا؟؟

حال میں بھی کھانا کھانے کی جگہ تم میرے ساتھ جھگڑا کر کے پیٹ بھر رہی تھی۔۔۔

میں نے تم سے کھانے کا پوچھا تھا مگر تم تو کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی، میں تو ڈر کے مارے چپ ہو گیا کہ کہیں لڑائی بڑھ ہی نہ جائے!!

چپ کر جائیں آپ کی وجہ سے ہی میری یہ حالت ہوئی ہے!!

وہ آنکھیں بند کیے بامشکل بول رہی تھی مگر لڑائی کرنے کو اب بھی تیار تھی۔۔۔

اذلان اس کی بات پر کھل کھلا کر ہنس پڑا تھا!!

ہنسیں مت آپ کے ہنسنے پر مجھے مزید غصہ آئے گا، پھر آپ کہیں گے میں کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہوں۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھماتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔۔۔ تھوڑا سا جوس اندر جانے سے اس میں تھوڑی سی انرجی آنے لگی تھی، جس کو وہ پوری طرح سے اذلان پر استعمال کر رہی تھی۔۔۔

اوکے۔۔۔اوکے۔۔۔ غصہ نہیں کرنا، میں کچھ بھی ایسا نہیں کروں گا جس سے میری پیاری بیگم کو مجھ پر غصہ آئے!!

وہ ہار مانتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے اسے کول رہنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔ وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ زمل کسی بھی طرح کا ذہنی دباؤ فیس کرے۔۔۔

آج کے بعد ہم کبھی جھگڑا نہیں کریں گے!!

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے، میں تمہیں کبھی کوئی ٹینشن نہیں آنے دوں گا جو ہونا تھا ہو چکا ہے!!

پلیز زمل میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اب پچھلی باتوں کو چھوڑ دو۔۔۔ کیوں ہوا، کیسے ہوا، نہیں ہونا چاہیے تھا، اس سب کے چکر میں ہم اپنا آنے والا کل خراب نہیں کریں گے۔۔۔ کیونکہ گزرا ہوا وقت کبھی پلٹ کر نہیں آسکتا، مگر ہم اپنے آنے والے کل کو بہتر سے بہترین بنا سکتے ہیں۔۔۔

اب ہمارا فیوچر کیا ہے اس کے بارے میں سوچو اور مجھے ہمارا فیوچر بہت برائٹ نظر آرہا ہے، جس میں ہمارے 12،10 بچے ہوں گے---

اور ہو سکتا ہے 14،13 کا پلان بھی ہم بنالیں---

چپ کر جائیں اذلان میں نے آپ کو مارنا شروع کر دینا ہے---

یہاں ایک سے میری حالت خراب ہو گئی ہے، نہ کچھ کھایا جاتا ہے، نہ پیا جاتا ہے اور آپ کو 14،13 بچے چاہیے--- آپ نے کیا کسی بھینس سے شادی کی ہے---

زمل کی شکل رو دینے والی ہو گئی تھی اس کے ہاتھ پر مکے مارتے ہوئے وہ اپنا غصہ نکال رہی تھی---

اذلان اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیے بیٹھا ہنس رہا تھا---

ہنسیں مت مجھے رونا آرہا ہے!!

اوکے نہیں ہنستا!!

تھوڑا سا کھانا کھالو تمہیں میڈیسن دینی ہے---

مجھے نہیں کھانا!!

میرا سچ میں دل نہیں کر رہا۔۔۔

وہ منہ بسور کر سائیڈ پر کر گئی۔۔۔

زمل یار کھانا نہیں تو فروٹ کھا لو، میڈیسن دینا ضروری ہے اور کھانے پینے میں کوئی لاپرواہی نہیں کرنی جس سے تمہارے اور بے بی کی صحت پر افیکٹ پڑے۔۔۔

ازلان میں سب کے ساتھ کیسے بیٹھ کر کھانا کھاؤں گی!!

مجھے وومنٹ ہونے لگتی ہے میرا سر چکرانے لگتا ہے سب کو پتہ چل جائے گا پھر میں کیا کروں گی۔۔۔

میں نے تمہیں کہا ہے کہ تمہیں کوئی بھی پریشانی نہیں لینی۔۔۔ تمہاری ہر پریشانی کے لیے میں ہوں۔۔۔ اور ویسے بھی ہمارے وجدان بھائی ہیں نا جنہوں نے ہماری پریشانیوں کا ٹوکرا اپنے سر پر اُٹھا رکھا ہے۔۔۔۔

اللہ تعالی ان کو لمبی زندگی عطا فرمائے، ان کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی بھی طرح کی پریشانی لینے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔

آنے والے وقت کے لیے انہوں نے پلان بھی پہلے سے تیار کر کے رکھا ہوتا ہے ۔۔

مطلب ۔۔۔

مطلب یہ کہ وجدان بھائی نے ہمارے باہر جانے کے آل ریڈی ٹکٹ تیار رکھے ہیں ۔۔۔ سارا انتظام ہو چکا ہے ۔۔۔ صرف کل کا دن آپ کو صبر سے رہنا ہے ۔۔۔ پرسوں ہم لوگ یہاں سے چلے جائیں گے اور پھر واپس اپنے بے بی کو لے کر ہی آئیں لوٹیں گے ۔۔۔

وجدان بھائی کا حکم ہے انہوں نے میرا ٹرانسفر ترکی میں کروادیا ہے ۔۔۔

مطلب کہ ہم وہاں پر جا کر اچانک سے خوشخبری سنائیں گے کہ ہمارے گھر بے بی آنے والا ہے پھر نائنتھ منتھ کے بعد ہم آئیں گے ؟؟

زمل نے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ۔۔۔

نہیں ہم 10 منتھ کے بعد آئیں گے کیونکہ یہ ایک مہینہ بھی تو ایڈجسٹ کرنا ہوگا ورنہ آپ کے سو کول یہاں کے کلچر کو باتیں بنانے کا موقع مل جائے گا، جس کا مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ مگر آپ لوگوں کو بہت فرق پڑتا ہے۔۔۔۔

وجدان بھائی کتنے اچھے ہیں ہماری کتنی بڑی مسٹیک کو انہوں نے کتنے اچھی طرح سے ہینڈل کر لیا ہے۔۔۔۔

ہاں جی وجدان بھائی ماسٹر پیس ہیں، اور اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے وہ ماسٹر پیس ہمارے گھر بھیجا ہے۔۔۔۔

دونوں وجدان کا ذکر کرتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔۔باتوں ہی باتوں میں اذلان نے اسے کافی سارا فروٹس کھلا دیا تھا زمل کا دھیان باتوں پر تھا جب کہ اذلان کا پورا دھیان زمل کے کھانے پر تھا۔۔

اسے میڈیسن کھلا کر اب اسے سکون تھا کہ فائنلی اس نے زمل کو کھانا اور میڈیسن دونوں کھلا دیے ہیں۔۔۔

اس کے دوپٹے کو پنوں سے پوری طرح سے آزاد کر کے سائیڈ پر فولڈ کرتے ہوئے رکھ دیا۔۔۔

استغفر اللہ اتنا بھاری دوپٹہ تو باقی ڈریس کتنا بھاری ہو گا، یار کیوں تم لوگ اپنے آپ کو اتنی مصیبت میں ڈالتی ہو۔۔۔

اتنے ہیوی کپڑے اور چیزوں کا وزن دیکھ کر اذلان خوفزدہ ہو رہا تھا۔۔۔

کیونکہ ہم لڑکیاں ہیں اور لڑکیوں کو سجنا سنورنا اچھا لگتا ہے۔۔۔

ماشاءاللہ چاہے سجنے سنورنے میں تم لوگوں کی جان نکل جائے۔۔۔

لاؤ میں ہیلپ کرتا ہوں!!

زمل کو چوڑیاں اُتارتے دیکھ اذلان نے ایک ایک کر کے خود اس کے ہاتھوں سے ساری چوڑیاں اُتار کر سائڈ ٹیبل پر رکھی تھیں۔۔۔

گلے میں پہنے ہوئے بھاری نیکلس کو اُتارتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ ہمت ہے لڑکیوں کی۔۔۔

استغفر اللہ یار تم لوگ اتنا بھاری سامان کیسے پہن لیتی ہو، ہم لوگ تو پینٹ کوٹ پہن کر ہی تنگ آجاتے ہیں---

وہ گلے سے نیکلس کو اُتارتے ہوئے سائیڈ پر رکھ رہا تھا---

لڑکیوں کو اللہ تعالی نے بڑی ہمت دی ہوتی ہے---

اچھا جی تو پھر تھوڑی سی ہمت مجھ پر بھی حلال کر دو اذلان کی نظروں میں شوخیاں اُترنے لگی تھیں---

مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے---

اذلان کے بدلتے تیور کو دیکھتے ہی زمل جلدی سے اس کے کندھے سے سر کو ہٹاتے ہوئے پاس رکھے ہوئے تکیے پر لیٹ چکی تھی---

نیندیں اُڑانی مجھے اچھی طرح سے آتی ہیں اتنی خوبصورت بیوی پاس ہو اور میں اپنی ویڈنگ نائٹ خراب کر دوں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا---

ازلان پلیز میری طبیعت ٹھیک نہیں آپ مجھے تنگ مت کریں۔۔۔

ظالم لڑکی اب طبیعت کا بہانہ بنا کر جان چھڑوا رہی ہو حالانکہ اب طبیعت تمہاری ٹھیک ہے۔۔۔

اس کے اوپر جھک کر پنکھڑیوں کو لبوں سے چومتے ہوئے شدت سے قید میں لے چکا تھا۔۔۔ازلان نے محسوس کیا کہ وہ بُری طرح سے تڑپ رہی تھی۔۔۔ازلان نے اس کی پنکھڑیوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔زمل بُری طرح سے اسکے لیے تڑپ رہی تھی منہ کھولے ہوئے لمبی لمبی سانسیں کھینچتے ہوئے بامشکل سانس لے رہی تھی۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟

ازلان نے جلدی سے اُٹھا کر بٹھاتے ہوئے فکرمند نگاہوں سے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

پلیز ایسے دوبارہ مت کیجئے گا مجھے سانس نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ ہاتھ کو ہلاتے ہوئے تیز تیز سانس لیتی ہوئی بولی۔۔۔

مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے میری سانسیں گلے میں اٹک گئی ہیں۔۔۔۔

پریگنینسی کی وجہ سے شاید زمل کو سانس لینے میں پرابلم ہو رہی تھی اکثر وومن کے ساتھ اس طرح کے ایشوز آجاتے ہیں۔۔۔

لگتا ہے کہ میرا بچہ مجھ سے بھی زیادہ شرارتی ہے۔۔۔ابھی سے باپ کو چھوٹی سی کس کے لیے تڑپا رہا ہے۔۔۔دنیا میں آنے کے بعد تو لگتا ہے میرا پیارا بچہ میری ہر شرارت کا منہ بولتا ثبوت ہو گا۔۔۔۔۔

زمل ہلکا سا مسکرا دی تھی اسے بھی آج یہ خوشی، خوشی لگ رہی تھی، ورنہ آج سے پہلے تو دس دن اس نے ٹینشن میں ہی گزارے تھے۔۔۔۔۔

جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ پریگننٹ ہے، اس کے لیے یہ خوشخبری غم کا باعث بن گئی تھی اپنے ہی گھر والوں کی نظروں میں وہ اپنے لیے نفرت دیکھتے ہوئے ہر پل، ہر لمحہ خود کو قصوروار سمجھنے لگی تھی۔۔۔۔

مگر آج اسے پہلی بار یہ خوشی خوشی لگی تھی اور جس حق سے اذلان اپنے بچے کا نام لے رہا تھا۔۔۔اس کے دل نے ایک خوبصورت سی بیٹ مس کی تھی۔۔۔

اتنے غور سے مت دیکھو ورنہ خود پر قابو رکھنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔

زمل کی نظروں کو خود پر مرکوز پا کر اذلان کو شرارت سوجھی تھی۔۔۔وہ شرما کر پل کے جھکا گئی۔۔۔

تم سچ کہہ رہی تھی شاید ابھی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔دل پر پتھر رکھ کر بخش دیتا ہوں تمہیں۔۔۔ہم اپنی ویڈنگ نائٹ ترکی چل کر منائیں گے کیا یاد کرو گی۔۔۔کتنے صبر والے شوہر سے پالا پڑا ہے۔۔۔

اس نے خود کو واہ وائی دیتے ہوئے گال پر لب رکھ کر لمس چھوڑا تھا۔۔۔تھوڑی سی اور شرارت کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ فون پر میسج رنگ ہوئی تھی۔۔۔

اذلان پیچھے ہوتے ہوئے پاس رکھے ہوئے سیل فون کو اُٹھا کر میسج اوپن کر چکا تھا،وجدان کا غصے سے بھرا ہوا میسج دیکھ کر اذلان کا رومینس والا سارا نشہ اُتر گیا۔۔۔

گھٹیا انسان اگر زمل کی طبیعت سنبھل گئی ہے تو انفارم تو کر دو۔۔۔میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔

سوری بھائی یاد نہیں رہا۔۔۔

فٹے منہ کم نکلیاتے تو کون !!

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں سوری بس زمل کو دوائی دیتے ہوئے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔ذہن میں نہیں رہا تھا۔۔۔

ازلان کو وجدان کے غصے سے ڈر لگتا تھا اور وہ جانتا تھا اس وقت وجدان سچ میں غصے میں ہی اسے ٹیکسٹ بھیج رہا ہے۔۔۔

دفع ہو سو جا اور مجھے بھی سونے دے، یہ یاد نہیں رہا۔۔۔

سوری بھائی آئندہ سے دھیان رکھوں گا۔۔۔

ازلان نے ریپلائی دیا مگر نو جواب، جانتا تھا۔۔۔

کیا ہوا کس کا میسج تھا؟؟

وجدان بھائی کا!!

کیا کہہ رہے تھے !ان

مجھ پر لعنت بھیج رہے تھے!!

کیوں؟؟

کیونکہ تمہاری طبیعت خراب دیکھ کر بھائی نے اتنا کچھ کیا۔۔۔سب کچھ چٹکیوں میں سنبھال لیا۔۔اور میں تھا کہ مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ بھائی کو بتانا ہے کہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہو گئی۔۔۔
بھائی صاحب روم میں لیٹے ہوئے ذمہ دار انسان کی طرح انتظار فرما رہے تھے۔۔۔نتیجہ بھائی کو غصہ اور مجھے ہمیشہ کی طرح لعنتں۔۔۔

اب آپ آرام سے سو جائیں کیونکہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

کل کا دن ہے اچھی طرح سے طبیعت ٹھیک کر لو تا کہ ہم لوگ پرسوں جہاد پر نکل سکیں۔۔۔۔

ورنہ وجدان بھائی کی لعنتوں کے لیے مجھے تیار رہنا پڑے گا۔۔۔

بیچارہ سا منہ بناتے ہو کہا تو زمل کی ہنسی نکل گئی تھی۔۔۔

بہت مزہ آرہا ہے میری بے عزتی پر!!

اُٹھ کر چینج کر لو ورنہ میرا موڈ بدل جانا ہے۔۔۔وجدان بھائی نے جو میری خاطر تواضع کی ہے، ان کا سارا غصہ میں تم نکال دینا ہے۔۔۔

مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے پاس رکھے ہوئے کشن کو نرمی سے مارتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔۔

میں تو چینج کر لوں گی پہلے جا کر اپنی حالت سنبھالیں۔۔۔بے شرموں کی طرح شادی کی پہلی رات ٹاول باندھ کر گھوم رہے ہیں۔۔۔زمل نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں تو ایسے ہی سوؤں گا۔۔۔

ٹاول میں؟؟

نہیں اگر بولو تو ٹاول بھی اُتار دیتا ہوں---

استغفر اللہ---
اس کے بے باقی سے کہنے پر زمل کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئی تھی---

بولو چینج کرنے کا موڈ ہے یا پھر میں اپنا موڈ بنا لوں---

جا رہی ہوں زمل اس کی بے باقیوں سے گھبرا کر جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے الماری سے کپڑے لے کر واش روم میں جا کر بند ہو گئی---

ازلان بیٹا سو جاؤ کوئی چانس نہیں ہے----
ٹھنڈی آہ بھرتے تکیے پر سر رکھے لیٹا تھا---

••••••••••••••••••••

براق کا فون کب سے رنگ ٹون کا شور مچائے ہوئے تھا۔۔۔وہ بلو کلر کی جینز پر سیم کلر کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے بیٹھا تھا سینے والی جگہ پر وائٹ کلر کا بڑا سا باس لکھا ہوا تھا۔۔۔۔

بلو کلر میں اس کا گورا گلابی رنگ اور بھی کھل رہا تھا۔۔۔ گرے آنکھیں اسے اور بھی دلفریب بنا رہی تھیں۔۔۔ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے سگریٹ کے کش لگاتا ہوا ہالی وڈ کا خوبصورت ڈیشنگ ہیر و لگ رہا تھا۔۔۔۔

ہاف ٹی شرٹ سے اس کے کسرتی پھولے ہوئے مسلز اسکی مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔۔

بھوری بھوری داڑھی میں چھپے پنک انابی لبوں سے مسکراتا ہوا وہ کس قدر حسین لگ رہا تھا کوئی دیکھتا تو قسم سے دیکھتا ہی رہ جاتا۔۔۔۔وہ سچ میں شہزادہ لگ رہا تھا ایک ایسا شہزادہ جس کے حسن میں کہیں کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔۔وہ بہت خوش لگ رہا تھا۔۔۔ جیسے اس کے دل کو بہت سکون پہنچا ہو جیسے اسے کوئی بہت بڑی خوشی مل چکی ہو۔۔۔۔

براق سامنے بیٹھا ہوا مسکراتی نظروں سے فون پر جگمگاتے نام کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ مگر فون نہیں اُٹھا رہا تھا فون کرنے والا یا تو بہت تکلیف میں تھا یا بہت غصے میں فون بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

آخر براق کو شاید فون کرنے والے پر ترس آگیا تھا۔۔۔ فون آن کرتے سپیکر پر ڈال کر سگریٹ کے گہرے کش لے کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

برا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ق۔۔۔۔

فون پر کوئی بہت زور سے براق کا نام لے کر چلا رہا تھا۔۔۔۔

تم اگر میرے بیٹے نہ ہوتے تو اب تک میری گولی کا نشانہ بن چکے ہوتے۔۔۔ میں تمہاری جان لے لوں گا تم نے میرا اربوں کھربوں کا مال پولیس کے حوالے کر دیا۔۔۔۔

اُلّو کے پٹھے وہ میری سالوں کی محنت تھی۔۔۔

وہ بہرام پاشا کی درد سے چیختی ہوئی آواز سپیکر سے نکل کر پورے روم میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

محنت تھی یا حرام کی کمائی، سمگلنگ کیے ہوئے مال پر اس طرح چلا رہے ہو جیسے بڑی ایمانداری سے سالوں محنت کی ہو۔۔۔۔۔۔

براق کی دھاڑتی ہوئی غسیلی آواز فون پر مقابل نے واپس سنی تھی۔۔۔

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا!!

بہرام پاشاہ چلایا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو میرے کام میں ٹانگ اڑانے والے۔۔۔ میرے ٹکڑوں پر پل کر تم میری ہی جڑیں کاٹ رہے ہو۔۔۔ تمہیں تو میں وہ سزا دوں گا کہ تمہاری روح کانپ جائے گی۔۔۔

میں تو جب سوچتا ہوں کہ میں آپ کا گندا خون ہوں میری روح تو اسی وقت کانپ جاتی ہے۔۔۔
اور جتنا کچھ آپ کی بدولت میں سہ چکا ہوں اب کوئی ایسی چیز نہیں جس سے مجھے ڈر لگتا ہو۔۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کہ تمہیں ڈر لگتا ہے یا نہیں براق بہرام پاشاہ مت بھولو باپ باپ ہوتا ہے اور بیٹا بیٹا۔۔۔

تم جتنے بھی ذہین اور چلاک بن جاؤ مجھے کر اس نہیں کر سکتے، اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہیں تڑپانے کے لیے میرے پاس کوئی پلان نہیں ہے---

مقابل کی آواز بلند ہونے کے ساتھ شیطانی قہقہہ بھی سپیکر سے گونج رہا تھا---

تمہاری کمزوری ہے وہ لڑکی اور اس لڑکی کا میں وہ حشر کروں گا کہ تم جیتے جی مر جاؤ گے اس لڑکی کو اگر میں نے کوڑیوں کے بھاؤ نہ بیچا تو میرا نام بہرام بادشاہ نہیں----

اگر اس کو کوئی نقصان پہنچایا تو آپ کے ٹکڑے میں نے اگر اپنے ہاتھوں سے نہ کیے تو میرا نام بھی براق نہیں---

میں سب لحاظ سب رشتے بھول جاؤں گا وہ لڑکی میری کمزوری نہیں میری طاقت ہے--

براق بری طرح سے چیختے ہوئے سرخ لال پڑ چکا تھا--

آنکھوں میں غصے سے لال ڈورے پڑنے سے اس کی گرے آنکھیں خوفناک لگنے لگی تھیں---

طاقت اور وہ لڑکی----ہاہاہاہا---

دو ٹکے کی کمزور لڑکی تمہاری طاقت ہے۔۔۔چوہیا کے جتنی اس کی جان ہے اور وہ تمہاری طاقت ہے۔۔۔

واہ براق کیا جوک مارا ہے اس کا شیطانی ہی قہقہہ سن کر براق نے غصے سے مٹھیاں میچ لی تھیں۔۔۔۔

وہ چوہیا ہے یا شیرنی یہ تو آنے والا وقت بتائے گا، جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔

براق بول کر غصے سے فون بند کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

....

زمل اور اذلان کے جانے کی تیاری ہو چکی تھی۔۔۔وجدان نے ان کے رہنے اور جانے کا پورا انتظام کر دیا تھا۔۔۔یہاں تک کہ گھر والوں کو بھی سب بات سمجھا دی گئی تھی کہ اذلان کو بہت اچھی ترکی سے جاب آفر آئی ہے جس کی اس کے کیریئر کو بہت زیادہ ضرورت ہے تو کوئی بھی اذلان کو روکے گا نہیں۔۔۔۔

اذلان کے جانے پر ثریا بیگم بہت زیادہ ناراض تھی۔۔۔

انہیں بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ ان کا بیٹا سال بھر کے لیے گھر سے دور جا رہا ہے--

ویسے بھی اذلان بہت کم پاکستان میں رہا تھا تو ثریا کو بہت دُکھ ہو رہا تھا اذلان کے جانے پر--اور یوں اچانک جانے کا فیصلہ سن کر تو ثریا اور زیادہ آگ بگولا ہو کر پھر رہی تھی----

پتہ نہیں اندر ہی اندر کیا کھچڑی پکاتے پھر رہے ہیں مجھے تو کوئی بتانا گوارا نہیں کرتا----

وہ مسلسل زمل اور اذلان کی جانب دیکھ کر سوچ رہی تھی---

مگر بیچاری منہ سے کچھ بول نہیں سکتی تھی--وجدان کا حکم تھا کہ کوئی بھی کسی طرح کی روکاوٹ پیدا نا کرے---تو دونوں فیملیز خوشی خوشی ان کو ایئرپورٹ پر روانہ کرنے آئی تھیں---

وجدان یہاں پر نہیں تھا کیونکہ اسے کچھ ضروری کام تھا تو وہ ایک دن پہلے ہی ملک سے باہر جا چکا تھا--منت کا چہرہ بُری طرح سے اُترا ہوا تھا---

ایک طرف تو اس کا وجی یہاں پر نہیں تھا--اوپر سے زمل کی شادی کر کے وہ کتنی خوشیوں سے لے کر آئی تھی--اور آج زمل بھی اذلان کے ساتھ جا رہی تھی---زیادہ تر لوگوں نے نم آنکھوں کے ساتھ ان کو رخصت کیا تھا---حوریہ، بلاج، صدف اور وقاص اذلان اور زمل کو سی آف کرنے آئے تھے---

اور ورک خاندان کے بھی تمام افراد سی آف کے لیے آئے ہوئے تھے۔۔۔

ان کے جانے کے بعد سب لوگ مرجھائے ہوئے چہروں کے ساتھ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر۔۔۔واپس گھر کو روانہ ہو چکے تھے۔۔۔

....

میں تمہیں بھولا نہیں ہوں۔۔۔جتنی کوشش کرتا ہوں میں تمہیں بھولنے کی اتنا ہی تم میرے حواسوں پر چھائی رہتی ہو۔۔۔
اتنا ہی تم مجھے یاد آتی ہو۔اپنے دل کو سمجھاتا ہوں کہ میں تمہیں بھول جاؤں تم مجھے حاصل نہیں۔۔۔مگر دل ہے کہ میری مانتا نہیں کہتا ہے کیسے بھول جاؤں میرا پہلا پیار ہو تم۔۔۔

مرد اپنا پہلا پیار کبھی نہیں بھولتا اس کی تصویر پر انگلی سے لائنیں کھینچتے ہوئے وہ دردزدہ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

وہ اسے بھلانے کے لیے سات سمندر پار آگیا تھا۔۔مگر اس کو اپنے دل سے نکال نہیں سکا تھا۔۔آج بھی وہ اپنے دل کی ہر دھڑکن میں اس کو محسوس کرتا تھا۔۔۔

آج بھی اس کے دل میں اسے پانے کی چاہت تھی۔۔آج بھی وہ اسے اس شخص سے چھین لینا چاہتا تھا جس نے اس کی محبت میں رکاوٹ پیدا کی۔۔

دن رات اس کی تصویروں کو دیکھ کر وہ زندہ تھا۔۔پورے کمرے کی چار دیواری اس نے اس لڑکی کی تصویروں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔

اپنے خیالوں کی دنیا میں ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھتا تھا۔۔

جانتا تھا کہ وہ جس شخص کی محبت اور جنون بن چکی ہے۔۔وہ اتنی آسانی سے کبھی بھی اس لڑکی کو چھوڑے گا نہیں۔۔سب کچھ جانتے ہوئے بھی وہ اپنے دل کو سمجھا ہی نہیں پاتا تھا۔۔۔۔

تڑپ تھی کہ اس کے اندر سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

وہ جتنا اس کو بھولنے کی کوشش کرتا تھا وہ اتنی ہی اسے یاد آتی تھی۔۔

....

اب زندگی تھوڑی نارمل لگنے لگی تھی۔۔۔گھر والے فجر کو پہلے کہ جیسے ہی پیار کرتے تھے۔۔۔فجر کو یہاں پر آئے ہوئے تقریباً20 دن گزر چکے تھے۔۔۔۔

مگر وہ شخص نہ تو خود اسے بھولتا تھا نہ بھولنے دیتا تھا۔۔۔۔

ساری ساری رات ویڈیو کال پر اسے دیکھتے رہنا اس کا روز کا معمول بن چکا تھا۔۔۔

فجر دن میں پتہ نہیں کتنی بار اس سے یہ کہتی تھی کہ وہ اس سے نفرت کرتی ہے۔۔۔۔

مگر وہ شخص تھا جو اس کے دل کا حال اسے سے کہیں زیادہ اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔۔وہ ہمیشہ ایک ہی بات کہتا کہ پہلے اپنے دل کو سمجھا لو اس کے بعد مجھے بتانا کہ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو۔۔۔۔

فجر کو خود پر ہمیشہ غصہ آتا تھا کہ کیوں وہ اس شخص کو منہ توڑ جواب نہیں دے پاتی کیوں اس کی اپنی ہی کہی باتیں اس کو جھوٹی لگتی ہیں۔۔۔وہ روم میں لیٹی ہوئی براق کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اسے کچھ عجیب سا شور محسوس ہوا تھا۔۔۔

مگر جب دروازہ کھول کر سیڑھیوں سے نیچے جھانکا تو اس کا کلیجہ باہر نکلنے کو تھا۔۔۔

میں پیار کرتا ہوں فجر سے منگیتر ہے میری!!

یہ بیوی ہے میری اور میری بیوی کی طرف اگر تم نے دیکھا تو میں تمہاری آنکھیں نوچ لوں گا!!

منگنی ہو چکی ہے اس کی میرے ساتھ میں کسی صورت اسے خود سے دور رہ جانے دوں گا!!

ابے گدھے کی اولاد نکاح ہو چکا ہے اس کا میرے ساتھ ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دوں گا جو دوبارہ پیار محبت کا نغمہ گایا تو!!

فجر بتاؤ تم مجھ سے پیار کرتی ہو یا نہیں عالیار بے قرار تھا فجر کی ہاں سننے کو!!

سیدھی طرح بات کھوپڑی میں نہیں گھسی؟؟

اس کے پیار پر وقت پر دل پر صرف اور براق کا حق ہے!!
تمہاری جرات کیسی ہوئی میری بیوی سے ایسا بے ہودہ سوال کرنے کی براق اس کی گردن کو دبوچے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

گردن کو دبوچے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

براق۔۔۔۔

فجر منہ پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بے اختیار بولی تھی۔۔۔

براق اور عالیار ایک دوسرے کا گلا دبوچے کھڑے تھے۔۔۔ مگر براق تو جیسے عالیار کی جان لینے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو تم؟؟

کون ہو تم؟؟

عالیار کی ماں براق کو جیکٹ سے پکڑ کر کھینچ رہی تھی، گھر جنگ کا میدان بنا ہوا تھا۔۔۔

عالیار اپنی فیملی کو لے کر صلاح الدین کی حویلی پہنچا تھا۔۔۔اسے جب سے پتہ چلا تھا کہ فجر واپس آچکی ہے اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی اپنے ماں باپ کو منانے کی۔۔۔

وہ منانے میں کامیاب ہو چکا تھا آخر وہ ماں باپ تھے جو اپنے بیٹے کی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو چکے تھے۔۔۔

اسے جس دن سے پتہ چلا تھا کہ فجر گھر آگئی ہے۔۔۔عالیار نے کھانا پینا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔اسے ہر قیمت پر فجر چاہیے تھی۔۔۔جب سے فجر غائب ہوئی تھی۔۔۔ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا تھا جس میں اس نے فجر کو یاد نہ کیا ہو۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف براق تھا جو ہر لمحہ فجر کے بغیر کیسے گزار رہا تھا یہ تو کوئی اس کے دل سے پوچھتا۔۔۔اسے فجر کے بغیر زندگی ایک جگہ پر رکی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔۔۔۔

جب سے فجر اسے چھوڑ کر گئی تھی صرف ایک وہ رات تھی جس دن وہ اس کے گھر چوری سے گیا تھا صرف وہ رات اس نے پُرسکون ہو کر گزاری تھی۔۔۔

اس دن اس کی قربت میں بے شک وہ ساری رات سو نہیں سکا تھا۔۔ مگر پھر بھی اس کے اندر سکون ہی سکون تھا۔۔۔فجر کو گئے 20 دن ہونے والے تھے۔۔۔براق کی راتوں کی نیند اُڑ چکی تھی وہ پوری پوری رات بستر پر کروٹیں لیتے ہوئے گزار دیتا تھا۔۔۔

عالیار کی محبت براق کی جنونیت کے سامنے بہت چھوٹی تھی۔۔۔براق اپنی جنونیت اپنے عشق میں کسی کو مارنے اور خود مرنے کا جذبہ اور ہمت رکھتا تھا۔۔۔۔

اور اس کا جذبہ اور شیر والی ہمت آج اسے موت کے منہ میں لے آئی تھی۔۔۔وہ بغیر سوچے سمجھے حویلی آگیا۔۔۔جب اس کے خاص بندے نے فون پر اسے بتایا کہ گھر میں عالیار اور اس کی پوری فیملی آئی ہے۔۔۔۔

براق کا ایک خاص بندہ ہمیشہ سکیورٹی گارڈ کے روپ میں صلاح الدین کی حویلی کے گیٹ پر موجود رہتا تھا۔۔۔جو گھر میں ہونے والی ہر ایکٹیویٹی کے بارے میں براق کو اطلاع دیتا تھا۔۔۔۔۔

آج جیسے ہی سکیورٹی گارڈ نے یہ بتایا کہ گھر میں عالیار اور اس کی پوری فیملی آئی ہے، براق نے اس سے آگے نہ کچھ سننا چاہا تھا نہ ہی سمجھنا چاہا تھا۔۔۔۔

گاڑی کو اُڑاتا ہوا نہ جانے کتنے سگنل توڑ کر وہ صلاح الدین کی حویلی تک پہنچا تھا۔۔۔ہر وقت موت جس شخص کے ارد گرد رہتی تھی اس نے اپنی سیکیورٹی کے لیے اپنے بندے بھی ساتھ لے کر آنا گوارا نہیں کیے تھے۔۔۔۔

یہ کیسی جنونیت تھی کیسا عشق تھا کہ براق کو اپنی جان تک کی فکر نہیں تھی خود موت کے منہ میں آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

بارود کا گولا بن کر صلاح الدین کی حویلی میں پہنچنے والے براق کی سماعت سے جو پہلی بات ہی ٹکرائی وہاں سے آگ لگا گئی۔۔۔۔

جیسے اسے کسی نے جلتے ہوئے تندور میں پھینک دیا ہو۔۔ جیسے کسی نے اس کے کلیجے کو نکال کر اس کے ٹکڑے کر دیے ہوں۔۔۔۔

عالیار کی ماں آصف اور عافیہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے بہت خوش گوار ماحول بنائے ہوئے اس مدے پر بات کر رہے تھے کہ ان کا بیٹا اب بھی فجر سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔

اور وہ اپنے بیٹے کے لیے ان کے سامنے جھولی پھیلائے ہوئے ہیں۔۔۔یہ بات تیزاب کی طرح براق کے کانوں کو جلا چکی تھی۔۔۔۔۔

بغیر کچھ سوچے سمجھے تھری پیس سوٹ میں ملبوس مسکراتا ہوا چہرہ لیے ہوئے سامنے بیٹھے عالیار کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا براق کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

اسے نہیں پروا تھی کوئی اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے یا اس کا انجام کیا ہو گا۔۔اسے تو یہ بات آگ لگا چکی تھی کہ اس کی بیوی کا نام کسی اور کے ساتھ جوڑنے کے بارے میں سوچا تو سوچا کیسے۔۔۔۔۔

جس لڑکی پر وہ کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔جس کی خاطر اس نے اپنے باپ کو اپنا دشمن بنا لیا تھا۔۔اس لڑکی کا رشتہ کرنے کے بارے میں اس کے گھر والے کیسے سوچ سکتے ہیں۔۔۔

اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ سنا تھا کہ عافیہ بیگم اور آصف ورک کو اس رشتے سے اب بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

آگ تو اسے اس وقت لگی تھی جب اس نے یہ سنا کہ عالیار کی ماں بول رہی تھی کہ آپ کی بیٹی اور ہمارا بیٹا ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے ہیں۔۔ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ آٹھ مہینے تک کہاں رہی ہے۔۔۔

ہم اپنے بیٹے کی خوشی کی خاطر اسے بڑی محبت سے اپنے گھر کی بہو بنانے کے لیے تیار ہیں---یہ بات آگ پر پیٹرول کا کام کر چکی تھی----جو پہلے ہی بارود بنا ہوا پھٹنے کو تیار تھا اس بات نے اس بارود کیا کو ہوا دے دی---

گھر میں کہرام مچ گیا--جب براق نے عالیار کا گلا دبوچا تو عالیار مسلسل اپنی محبت کی بین بجا رہا تھا--جبکہ براق اس بے وقوف انسان کے دماغ میں چیخ چیخ کر یہ بات ڈالنا چاہ رہا تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے دونوں ہی اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور پاگل ہو چکے تھے-----

فجر بھی اپنے روم سے شور سن کر نکلی تھی--سیڑھیوں سے نیچے جھانک کر دیکھا تو اس کے قدموں تلے زمین نکل گئی تھی---براق کو سامنے دیکھ کر اس کی ساری فیملی وہاں پر اکٹھی ہو چکی تھی اور اوپر سے ہاتھا پائی کا ماحول دیکھ کر فجر کا سر چکرانے لگا-----

منت اور وجدان بھی اپنے روم سے شور سن کر باہر آئے تھے--عالیار کی فیملی اچانک سے آئی تھی--ان کے آنے کی کسی کو کچھ خبر نہ تھی---

کمینے انسان اس سب کے پیچھے تو تھا؟؟

آٹھ مہینوں تک میری بیٹی کو ہم سے دور رکھا۔۔۔

آصف ورک کا بھاری ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے براق کے چہرے پر پڑا تھا۔۔۔۔جب اس نے یہ سنا کہ براق فجر کو اپنی بیوی کہہ رہا ہے۔۔۔ آصف ورک کیسے بھول سکتا تھا کہ براق، بہرام پاشاہ کا بیٹا ہے جس نے اس کی ہستی کھیلتی زندگی میں آگ لگا دی تھی۔۔۔۔۔

وہ جو ببر شیر جتنی طاقت اپنے اندر رکھتا تھا۔۔۔

جو اکیلا ہی سو آدمیوں کا مقابلہ کر سکتا تھا اس کا نظریں اُٹھا کر بھی آصف ورک کی جانب نہ دیکھنا اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ فجر کے باپ کی کتنی رسپیکٹ کرتا تھا۔۔۔

مگر وہ اب بھی عالیار کا گلا دبوچے کھڑا تھا۔۔۔عالیار کی ماں، اسکی بہن زرنش، عالیار کا باپ اپنے بیٹے کو براق سے چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

جو ایک ہی ہاتھ سے اس کی گردن کو دبوچے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا کر فرش سے اوپر اُٹھائے ہوئے تھا قسم سے دیکھنے والے حیران تھے کہ اتنے بھاری بھر کم لمبے چوڑے عالیار کو کیسے وہ پتلے کی طرح اُٹھائے ہوئے تھا وہ بھی ایک ہی ہاتھ سے۔۔۔۔

بیچارا عالیار پتلے کی طرح دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔اتنے سارے لوگ مل کر بھی براق کو جیکٹ سے کھینچتے ہوئے مکے مارتے ہوئے عالیار کو چھڑوا نہیں پا رہے تھے۔۔۔

گھٹیا انسان چھوڑو اسے۔۔۔

جیسا بے غیرت باپ ہے ویسے ہی تم ہو!!

نا تمہیں خود کی عزت کا احساس ہے، نا ہماری عزت کا احساس ہے۔۔۔

آصف ورک کا ایک اور تھپڑ براق کے چہرے پر پڑ چکا تھا۔۔۔

فجر سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی رو رہی تھی مگر اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ سیڑھیاں اُتر کر نیچے آتی۔۔۔منت اپنی بہن کی حالت دیکھ کر اس کے قریب جا کر اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑے تھی۔۔۔

مگر جنگ کے میدان میں طوفان تو اس وقت آیا تھا۔۔۔جب چوہدری وجدان ورک اپنی جاذب نظر پرسنیلٹی کے ساتھ وائٹ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس سیڑھیوں سے تیزی سے اُترتا ہوا نیچے آرہا تھا۔۔۔۔

چہرے پر غضب اور قہر کی لہریں مزید گہری ہو چکی تھیں۔۔۔سفید چہرہ غصے سے لال پڑ چکا تھا۔۔۔آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا۔۔۔وہ بلا کی تیز رفتار کے ساتھ سیڑھیاں اُترتے ہوئے براق تک پہنچا گیا۔۔۔

وجدان کا بھاری ہاتھ براق کے چہرے پر پڑا تو براق اپنی جگہ سے ہل گیا تھا۔۔۔اگر وہ براق تھا تو سامنے بھی چوہدری وجدان ورک تھا۔۔۔جو طاقت عہدے،رتبے،کسی بھی چیز میں اس سے کم نہیں تھا۔۔۔

اگر وہ ببر شیر تھا تو مقابل بھی ببر شیر ہی آیا تھا۔۔۔مقابلہ ٹکر کا تھا۔۔۔

چھوڑو اسے۔۔۔

وجدان نے قہر برساتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔براق نے عالیار کا گلا چھوڑ دیا تھا مگر وجدان کی جانب نظر تک اُٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔۔

عالیار کھانستا ہوا بے حال سا ہو کر پاس پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔اس کی ماں، بہن اور باپ اس کی پیٹھ ملتے ہوئے پریشان حالت میں کھڑے تھے۔۔۔

عافیہ اور آصف شدید صدمے کی حالت میں کھڑے غصے سے براق کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

دونوں کو براق زہر لگ رہا تھا۔۔۔ان کا بس چلتا تو ابھی اس کو گولی مار دیتے۔۔۔ان کے غصے کی آگ بھڑکی ہوئی تھی کہ ان کی بیٹی کی زندگی برباد کرنے والا یہ شخص ہے۔۔۔جس کے باپ نے اس گھر کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی۔۔۔جبکہ ثریا سارا تماشہ دیکھ کر وہاں سے غائب ہو چکی تھی اسے فوراً سے پہلے جا کر بہرام پاشا کو یہ رپورٹ دینی تھی کہ اس کا بیٹا یہاں پہنچ چکا ہے۔۔۔۔۔ریاض ورک اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا جو اپنے بابا صلاح الدین کے ساتھ کسی ضروری کام سے گاؤں سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔

تمہاری جرات کیسے ہوئی میری بہن کو کڈنیپ کرنے کی؟؟

وجدان کے بھاری ہاتھ کے مکے براق کے چہرے پر پڑتے جا رہے تھے۔۔۔

براق بالکل اپنا دفاع نہیں کر رہا تھا۔۔وجدان کے بھاری ہاتھ کے مکے اس کے چہرے کو خون آلود کر چکے تھے۔۔۔

وجدان کا بھاری ہاتھ شاید اس کی ناک پر پڑا تھا ناک سے خون نکل کر اس کے لبوں تک آ گیا تھا---

جسے اس نے اپنے بھاری ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کوئی ری ایکٹ نہیں کیا وہ بھی پتھر کی طرح سامنے کھڑا تھا--

بولو کیسے جرات ہوئی تمہاری کہ تم نے میرے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالا ؟؟؟

اس کے پیٹ میں زور سے لات مارتے ہوئے دھاڑا تھا--ایسے لگ رہا تھا جیسے دو شیر آمنے سامنے آ چکے ہوں مگر فرق اتنا تھا کہ ایک شیر خاموشی سے مقابلہ نہ کرتے ہوئے کھڑا تھا---

وجدان کے بار بار پیٹ میں لاتیں اور گھونسے مارنے سے براق ہلکا سا لڑکھڑا گیا تھا---

چوہدری وجدان ورک جس غصے اور شدت سے اس کو مار رہا تھا کوئی اور ہوتا تو لڑکھڑا کر زمین پر گر جاتا اور درد سے تڑپتا مگر وہ تو چٹان کی طرح مضبوطی سے اپنی جگہ پر کھڑا ہوا صرف ہلکا سا اپنی جگہ سے لڑکھڑایا ہی تھا--

چیخوں کی آوازوں نے شدت پکڑی تھی جب وجدان نے اپنی کمر کی سائیڈ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پسٹل نکالا تھا جو ہر وقت اس کے پاس موجود رہتا تھا۔۔

چوہدری وجدان ورک کوئی معمولی ہستی نہیں تھی سات گاؤں کا اکلوتا سرپنچ ضلعے کا ڈپٹی کمشنر۔۔گھر کا ہونہار بیٹا سرکاری افسر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سرپنچ بھی تھا تو اپنی حفاظت کے لیے سرکاری پسٹل ہر وقت اس کی کمر پر لٹکتا رہتا تھا۔۔

اس وقت بھی وہ تیار ہو کر کہیں باہر نکل رہا تھا تو پسٹل اس کے پاس ہی موجود تھا جس کو نکال کر وہ براق کے سر پر تانے کھڑا تھا۔۔۔۔مگر براق تھا کہ اس کی آنکھوں میں ذرا سا بھی خوف نظر نہیں آیا۔۔

وہ چٹان کی مانند اپنی جگہ پر ساکت کھڑا تھا۔۔ نظریں اس نے وجدان کی جانب اُٹھائی تک نہیں تھیں۔۔وہ جانتا تھا کہ اس کے سر پر وہ پسٹل تانے شدید غصے کے عالم میں کھڑا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا اس وقت وہ براق کی جان لے سکتا تھا۔۔۔وہ بہادر بھی تھا۔۔۔نڈر بھی۔۔۔سرکاری آفیسر بھی تھا۔۔۔اور گاؤں کا سرپنچ بھی اور سب سے بڑ کر غیرت مند بھائی تھا۔۔۔جو اپنی عزت کی خاطر کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

یہ ساری دلیلیں براق کی جان لینے کے لیے کافی تھیں۔۔۔مگر اس کے باوجود بھی وہ براق کی آنکھوں میں خوف نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔۔

یہ دیکھ کر وہاں پر لوگ حیران بھی تھے کہ وہ اپنے دفاع کے لیے ہاتھ تو کیا نظریں بھی نہیں اُٹھا رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اس کی بہادری کا عالم تو یہ تھا کہ عالیار کا دومنٹ میں اس نے بُرا حشر کر دیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر کھروچوں کے نشان تھے گردن پر اس کے پنجوں کے گہرے نشان صاف نظر آ رہے تھے۔۔۔بیچارے کی سانس اب تک ٹھیک نہیں ہو سکی تھی۔۔۔بیچارہ ہیرو بن کر آیا تھا اسے بندر بنا کر بٹھا دیا تھا۔۔۔وہ اتنا نڈر، بہادر اور طاقتور انسان کیوں نظریں جھکا کر کھڑا تھا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ایسا کچھ کچھ مت کرنا وجدان۔۔۔

آصف نے آگے بڑھ کر وجدان کے پسٹل کا رخ نیچے کر دیا۔۔۔۔

میں اس شخص کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔اس کی جرات کیسے ہوئی میری بہن کو کڈنیپ کرنے کی۔۔۔

وجدان نے پسٹل اس کے سر پر دے مارا تھا خون کی لکیریں تیزی سے براق کے سر سے نکل کر وائٹ شرٹ میں جذب ہونے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

دو سیکنڈ میں اس کی شرٹ لال ہو چکی تھی۔۔۔براق ایک تندرست توانا مرد تھا۔۔لگتا تھا اس میں خون ضرورت سے بھی کچھ وافر ہی تھا۔۔۔۔۔

اوپر کھڑی ہوئی فجر کی جان نکل گئی تھی وہ منت سے ہاتھ چھڑاتی ہوئی تیزی سیڑھیوں سے بھاگتی ہوئی نیچے آرہی تھی۔۔۔

براق جو آتے ہی دیکھ چکا تھا کہ فجر اسے مار کھاتا ہوا دیکھ رہی ہے۔۔۔مگر وہ نیچے نہیں آئی تھی۔۔۔بھاگتی ہوئی فجر کی جانب اس نے نظریں اُٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔

جو بغیر گرنے کے ڈر سے دوڑتی ہوئی اس تک آ پہنچی تھی۔۔۔

وجدان نے دو سے تین بار پسٹل اس کے سر میں مارا تھا تو خون کی فوارے پھوٹنے لگے تھے۔۔۔ مگر وہ اپنی جگہ پر آرام سے کھڑا تھا کسی چٹان کی طرح جیسے اس کو درد ہی نہ ہو رہا ہو جیسے وہ پتھر کا بن چکا تھا۔۔۔۔

نہیں بھائی نہیں اللہ کا واسطہ ہے چھوڑ دیں۔۔۔

وہ وجدان کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔

وجدان کی گرجدار آواز نے گھر کی دیواریں تک ہلا کر رکھ دی تھیں۔۔۔۔ فجر کا دل ہل گیا تھا اتنی غصے سے بھری وجدان کی آواز سن کر اوپر کھڑی منت کے پیروں تلے سے بھی زمین نکل گئی تھی۔۔۔ وجدان کا اس طرح چیخنا پورے گھر کو خوف میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔

تمہیں موقع دیا گیا تھا، پوچھا تھا میں نے تم سے کہ حقیقت کیا ہے مجھے بتا دو۔۔۔۔

وجدان ورک کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا۔۔۔ فجر کو کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے اس نے بری طرح سے جھنجھوڑا تھا۔۔۔۔

سس---س---س-- -سوری---بھائی پلیز میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گی اس کو چھوڑ دیں---

وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی کانپتے ہوئے بامشکل بولی تھی-----

بیٹا اس کو کیسے چھوڑ دیں یہ گھٹیا انسان بالکل اپنے باپ جیسا ہے---

آخر اس کی رگوں میں بھی تو اسی باپ کا خون گردش کر رہا ہے---جو اپنے دوست کے ساتھ دوستی نہ نبھا سکا---

جس کا باپ اتنا زہریلا ہے اس کا سپولا کس قدر زہریلا ہو گا---اس کا وقت رہتے ہی سر کچل دینا چاہیے ورنہ یہ ہمیں اور ڈسے گا---

آصف ورک چیخ کر بولا تو فجر اور خوفزدہ ہو گئی تھی---یہ اس کے نزدیک رہنے والے وہ رشتے تھے جنہوں نے کبھی اونچی آواز میں اس سے بات نہیں کی تھی----

پلیز تم یہاں سے چلے جاؤ کیوں آئے ہو تم یہاں---

فجر براق پر چیخی تھی جو خون میں لت پت گہری نظروں سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جس کی نظروں میں شدید غصہ تھا فجر کے لیے۔۔۔۔

تمہیں لیے بنا نہیں جاؤں گا!!

براق نے اپنی چپی توڑی تھی۔۔۔

میری بہن کو ساتھ لے جائے گا!!

میری بہن کو۔۔۔

ایک بار پھر سے وجدان کا بھاری پسٹل اس کے سر پر پڑا تھا۔۔۔

بھائی بس کر دیں وہ مر جائے گا۔۔۔

وجدان کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے وہ چیخی تھی اس کی آنکھیں رو کر لال ہو چکی تھیں۔۔۔ آنسوؤں سے لبریز چہرے سے وہ التجا کر رہی تھی۔۔۔

تو مر جائے تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے وجدان زور سے چیخا تھا۔۔۔

ویسے اس کو زندہ رہنے کا حق بھی نہیں ہے۔۔۔۔

اس کو مارنے کے لیے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

میں نے کہا براق تم یہاں سے چلے جاؤ۔۔ کیوں کھڑے ہو کر مار کھا رہے ہو؟؟

چلے جاؤ!!

وہ چیخ کر اسے جانے کو بول رہی تھی۔۔۔ براق کے سر سے نکلتا ہوا خون اس کی پوری وائٹ شرٹ کو بھگو چکا تھا۔۔ ڈارک گرے کلر کی لیدر کی جیکٹ پر بھی خون ہی خون نظر آرہا تھا۔۔۔

میں نہیں جاؤں گا۔۔ میں تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا!!

میں نہیں جاسکتی اور نہ ہی تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہوں!!

میں تمہیں لیے بنا نہیں جاؤں گا!!

تو لے جا کر دیکھا تو کیسے میری بہن کو میرے گھر سے لے کر جاتا ہے!!

وجدان نے اس کے سر پر غصے سے گن تان لی تھی۔۔۔

نہیں بھائی نہیں خدا کے لیے بس کر دیں۔۔۔بھائی آپ کو میری قسم مت ماریں۔۔۔یہ مر جائے گا۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے وجدان کا ہاتھ پکڑ کر گن نیچے کر رہی تھی۔۔۔۔

تو مر جائے تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟؟

فرق پڑتا ہے بھائی۔۔۔شوہر ہے میرا!

وہ درد زیادہ لہجے سے چلائی۔۔۔

اس سے براق کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی جو خون میں لت پت اسے لے جانے کی ضد لیے کھڑا تھا۔۔۔

زبردستی کا شوہر جس نے گھر سے کڈنیپ کر کے زبردستی تم سے نکاح کیا۔۔۔

آصف ورک نے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے ہوش میں لانا چاہا تھا۔۔۔

بابا پلیز اس کو جانے دیں آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں بعد میں کہہ لیجئے گا۔۔۔میں آپ کی ہر بات کے لیے،ہر سزا کے لیے تیار ہوں۔۔۔پلیز اس کو جانے دیں۔۔۔اس کی حالت دیکھیں وہ مر جائے گا۔۔۔

میں تمہیں لیے بنا نہیں جاؤں گا،میں جاؤں گا تو تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا ورنہ جو بھی انجام ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔

براق نے فجر کی جانب دیکھتے ہوئے بھاری روعبدار آواز میں کہا۔۔۔اس کی آنکھوں میں کوئی ڈر کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔۔

تم مرو گے میرے ہاتھوں سے۔۔۔

وجدان شدید غصے سے ایک بار پھر اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

مگر اس سے پہلے فجر اس کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔بھائی کے پیروں کو دونوں ہاتھوں سے جکڑے ہوئے اسے ہلنے نہ دیا۔۔۔

پلیز بھائی آپ کو میری قسم۔۔۔اگر آپ نے کبھی بھی مجھے حور یہ جتنا پیار کیا ہے تو آپ اسے کچھ نہیں کہیں گے مجھے جانے دیں اس کے ساتھ!!

فجر تمہارا دماغ خراب ہے تمہیں اس کے ساتھ جانے دوں۔۔۔اس کے ساتھ جس نے تمہیں کڈنیپ کر کے آٹھ مہینے تک پتہ نہیں کن اذیتوں میں رکھا کہ تم اس قدر خوف میں مبتلا ہو کہ تم نے ہمیں گھر واپس آکر بھی اس کے بارے میں کچھ بتایا نہیں۔۔۔

وجدان اس کے بازو سے پکڑ کر اسے مقابل کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

بھائی آپ کو میری قسم مجھے جانے دیں۔۔۔میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔اگر آپ نہیں جانے دیں گے تو میں اپنی جان لے لوں گی۔۔۔

لے لو اپنی جان کم سے کم ہمیں یہ تو سکون ہو گا کہ ہماری بہن مر چکی ہے۔۔۔اپنے ہاتھوں سے، اس آوارہ شخص کے ہاتھوں میں، تمہارا ہاتھ میں کبھی نہیں دے سکتا۔۔۔

وجدان اس کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا جبکہ وہ براق کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ کیسے براق کو مرتے ہوئے دیکھ سکتی تھی۔۔۔

جس کے مرنے کی وہ دعائیں کرتی تھی وہ اس کے لیے اس قدر نرم گوشہ رکھتی تھی اس کا احساس اسے آج ہوا تھا۔۔۔

ہمیشہ آوارہ دوستوں کے ساتھ گھومنے کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتا۔۔۔باپ کے بینک بیلنس کے سوا اس کے پاس کوئی چیز ہے نہیں۔۔۔

اور تم اس آوارہ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں ٹھیک ہے بھیج دوں گا۔۔۔ثابت کرے کہ یہ کیا کام کرتا ہے۔۔۔

وجدان اس کا ہاتھ تھامے ہوئے غصے سے گھورتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

نہیں وجدان بھائی آپ میری فجر کو اس کے ساتھ کیسے بھیج سکتے ہیں؟؟

وجدان کی بات پر عالیار تڑپ کر اپنی جگہ سے اُٹھتا ہوا فجر کے قریب آیا تھا۔۔۔

تیری تو بغیرت انسان۔۔۔

میں نے تجھے کہا ہے کہ اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام مت لینا۔۔۔

وہ جو کب سے وجدان کے ہاتھوں سے مار کھاتا ہوا خون میں لت پت خاموش کھڑا تھا۔۔عالیار کی اتنی بات پر جھپٹ کر اس کی گردن کو ایک بار پھر دبوچ چکا تھا۔۔۔

عالیار کے باپ نے اپنے بیٹے کو چھڑوانے کے لیے براق کی جانب ہاتھ اُٹھایا تھا، مگر اس کے اُٹھتے ہوئے ہاتھ کو براق نے ہوا میں ہی پکڑ لیا تھا۔۔ گرے آنکھوں سے گھورتے ہوئے بری طرح سے اس کا ہاتھ جھٹک کر نیچے کیا تھا۔۔۔۔

تم چلو میرے ساتھ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔۔

حالات بہت زیادہ خراب ہوتے جا رہے تھے فجر نے براق کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کھینچ کر جانے کو کہا تھا۔۔۔۔

تم نہیں جا سکتی جب تک یہ ثابت نہ کر دے کہ یہ ایسا کیا کرتا ہے جس کی وجہ سے میں اپنی بہن کو اس کے ساتھ جانے دوں۔۔۔۔۔

وجدان نے فجر کا دوسرا ہاتھ تھامے ہوئے قہر آلود نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔

ہر انسان کا کوئی نہ کوئی پیشہ ہوتا ہے میں ڈپٹی کمشنر ہوں ازلان وکیل ہے بلاج کا تعلق سیاسی پارٹی سے ہے اور اس کا پیشہ کیا ہے یہ آوارہ پارٹی سے ہے۔۔اس کے ساتھ اپنی بہن کو جانے دوں اتنا پاگل ہوں میں۔۔۔۔۔

وجدان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ براق کو بھی مار دے۔۔

سوری سر آپ ہمارے سر کے بارے میں ایسا نہیں بول سکتے۔۔

پانچ لمبے چوڑے آدمی آکر دروازے سے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ یہاں سے۔۔

براق نے غصے سے بھری ہوئی نگاہوں سے ان آدمیوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سوری سر ہم نہیں جائیں گے ہمیں آرڈرز ہیں۔۔کوئی بھی آپ کی جان کو اس طرح نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔

وہ کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے باادب نگاہیں نیچے کرتے ہوئے سلوٹ مار کر بولے تھے۔۔۔

میرا حکم ہے کہ تم سب یہاں سے جاؤ!!

براق چلایا تھا۔۔۔۔

سوری سر ہم نہیں جا سکتے!!

کون ہو تم لوگ اور یہ کیا ڈرامہ ہے!!

وجدان کی اونچی آواز ایک بار پھر حویلی میں گونجی تھی۔۔۔۔

وہاں پر کھڑا ہر شخص سوالیہ نظروں سے ان کو دیکھ رہا تھا جو دیکھنے میں شاید اس کے باڈی گارڈ لگ رہے تھے۔۔۔

بہت معذرت کے ساتھ آپ جس کو آوارہ بول رہے ہیں شاید آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ کون ہیں۔۔۔

ایک لمبا چوڑا آدمی وجدان سے مخاطب تھا۔۔۔۔

اچھا تو تم بتا دو کہ یہ کون ہے۔۔۔ یہ اعلی شخصیت جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے۔۔۔

اور ہم نے بغیر سوچے سمجھے ان کی شان میں گستاخی کر دی ہے۔۔۔ جنہوں نے ماشاءاللہ سے بہت اچھے کارنامے سرانجام دیے ہیں۔۔۔۔۔

ہمیں تو جہاں تک پتہ ہے یہ بہرام پاشا کا بیٹا ہے۔۔۔ جو ہمیشہ باپ کے ٹکڑوں پر پلتا رہا ہے۔۔۔ باپ کی دولت اور چیزوں پر عیاشیاں کرتے ہوئے آوارہ گردیاں کرتا ہے۔۔۔۔۔

مہینوں گھر نہیں آتا اور اس سے آگے اس گھٹیا شخص نے جو ہمارے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔ اس کے بعد تو اس کی تعریف میں لفظ ہی نہیں میرے پاس جو میں بیان کر سکوں۔۔۔۔

کہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے سب کہہ رہا تھا۔۔۔۔

نہ تو یہ اپنے باپ کے پیسوں پر عیاشی کرتے ہیں۔۔۔

میں نے کہا چپ کر جاؤ۔۔۔ تم لوگ یہاں سے جاؤ یہ میرا میٹر ہے میں سنبھال لوں گا۔۔۔

اس شخص کی بات کو ٹوکتے ہوئے براق نے اسے روکا تھا۔۔۔

نو سر ہمیں حکم ہے کہ چوہدری وجدان ورک کو ساری حقیقت سے آگاہ کیا جائے کوئی آپ کو اس طرح سے انسرٹ نہیں کر سکتا۔۔۔

ہمیں اوپر سے آرڈرز ہیں سوری سر ہم مجبور ہیں۔۔۔

نظریں نیچے جھکائے ہوئے کمر پر ہاتھ باندھے شخص چاروں گارڈز کے آگے کھڑا ہوا تھا شاید وہ ان کا لیڈر تھا۔۔۔

تو جی سر یہ نہ تو اپنے باپ کے پیسوں پر عیاشی کرتے ہیں اور نہ ہی یہ نکمے اور نکارے ہیں۔۔۔

براق بہرام پاشا اے ایس آئی مارخور کمانڈر ہیں!!

سمپل الفاظ میں اے ایس آئی کے سیکریٹ آفیسر جو شیر کے سینے سے پنجا مار کر دل نکالنے کے ہمت رکھتے ہیں۔۔۔

جو اکیلے 100 آرمی کے برابر ہیں۔۔۔جو ایک وقت میں سو لوگوں کا اکیلے مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔۔۔جو اپنی ٹیم کا غرور ہیں۔۔۔

جو بہادر اتنے ہیں کہ ندیوں کا سینہ چیرتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔جن کی حفاظت کے لیے ہر وقت ان کے ارد گرد ہائی الرٹ ٹیم رہتی ہے۔۔۔۔جو ان کے غصے کو کنٹرول کر سکے کیونکہ جب یہ اپنے اصلی روپ میں آتے ہیں تو آرمی کو ان کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔۔۔

جو غریبوں کے رہنما ہیں۔۔۔بے سہاروں کا سہارا۔۔۔جو اپنے وطن کے لیے جان دینے اور جان لینے سے ڈرتے نہیں۔۔۔

جو مہینوں گھر سے غائب اوارہ گردیاں کرنے کے لیے نہیں بلکہ کسی مشن کے لیے رہتے ہیں۔۔۔جو اپنے پیسوں پر غریبوں کا حق سمجھتے ہیں۔۔۔

اگر اس سے زیادہ ان کی تعریف میں کچھ سننا چاہتے ہیں تو ہمارے کمانڈر کے آرڈر ہیں کہ آپ ان سے آکر ملیں مگر آپ ہمارے سر کے ساتھ کسی طرح کی بدتمیزی نہیں کر سکتے۔۔۔

وہاں پر کھڑے ہر شخص کا منہ کھلے کا کھلا تھا۔۔۔جس براق کو سب آوارہ سمجھتے تھے وہ براق آئی سی ایس کا سیکرٹ مارخور آفیسر تھا۔۔۔۔

یہ بات تو فجر بھی نہیں جانتی تھی یہاں پر کھڑا کوئی شخص نہیں جانتا تھا۔۔۔سب کے لیے براق کی پہچان صرف اس کا باپ تھا۔۔۔۔۔۔

مگر براق اتنا سٹرانگ ہے اس بات کا تو کسی کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

یہاں تک کہ براق کا اپنا باپ بھی یہ بات نہیں جانتا تھا۔۔۔اس شخص کے بتانے پر براق نے غصے سے آنکھیں اور مٹھیاں بند کرتے ہوئے کھولی تھی۔۔ جیسے وہ اپنا راز کسی کو نہیں بتانا چاہتا تھا اور پتہ لگ جانے پر اسے شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

اب تم لوگوں کا ہو گیا دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

براق ان پر چلایا تھا۔۔۔

سر ہم آپ کو ساتھ لے کر جائیں گے حکم ہے کمانڈر کا۔۔۔۔

چلو تم میرے ساتھ میں تمہیں لے کر جاؤں گا۔۔۔

براق نے فجر کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

سب کچھ تمہارے بارے میں سن لیا اس کے بعد بھی یہی کہوں گا کہ میں اپنی بہن کو نہیں جانے دوں گا۔۔۔دوسری جانب سے فجر کا ہاتھ وجدان نے تھام لیا تھا۔۔۔

یہ اس کے بھائی کا گھر ہے۔۔تم جتنے مرضی بڑے آفیسر ہو میری بہن کی رضامندی کے بغیر تم اسے یہاں سے نہیں لے جاسکتے۔۔۔۔

بھائی پلیز میری رضامندی ہے مجھے جانے دیں۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس وقت براق اپنی ضد میں یہاں سے نہیں جائے گا اور ہاتھا پائی میں اس کی جان چلی جائے گی۔۔۔۔۔۔

اس نے بہت ہمت کر کے اپنے بھائی سے یہ کہا تھا کہ وہ جانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔

وجدان نے غصے سے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اسے بہت دکھ ہوا تھا فجر کے یہ کہنے پر۔۔۔

براق فجر کا ہاتھ تھامتے ہوئے تیز قدموں سے گھسیٹتا ہوا اسے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔۔۔

اس کی سپیڈ اتنی تیز تھی کہ فجر اس کی سپیڈ کا چاہ کر بھی مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

وجدان تم کیسے اپنی بہن کو اس کے ساتھ بھیج سکتے ہو پتہ نہیں وہ کیا سلوک کرے گا ہماری بیٹی کے ساتھ چوہدری آصف ورک اپنی بیٹی کے پیچھے لپکا تھا۔۔

چاچو رک جائیں!!

وجدان کے سپاٹ الفاظ آصف کے سماعت سے ٹکرائے تھے۔۔وجدان کی آواز تھی تو آصف فوراً رک گیا جانتا تھا کہ اس کا بھتیجا بغیر کچھ سوچے سمجھے نہیں بول سکتا۔۔۔۔

پریشان مت ہوں۔۔۔جو اتنا طاقتور ہو کر یہاں کھڑا فجر کے لیے اتنی مار کھا سکتا ہے۔۔وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔۔۔۔

تمہیں اس بات کا یقین کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری بیٹی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔

وجدان وہ بہرام کا بیٹا ہے۔۔۔اور ہمیں کیا پتہ کہ وہ آدمی سچ بول رہے تھے۔۔۔

آصف کے اندر کا باپ ڈرتے ہوئے ہر سوال کا جواب چاہتا تھا۔۔۔

وجدان کو بہرام کے بارے میں آصف ورک سب بتا چکا تھا اس لیے بہرام کے نام کو پوائنٹ کیا۔۔۔۔

چاچو میں ہوں تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ فجر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔۔

آپ فجر کی حالت نہیں دیکھ رہے تھے جب وہ خود جانا چاہتی تھی تو میں اسے کیسے روک سکتا تھا۔۔

اگر وہ خود کو نقصان پہنچا لیتی تو؟؟

وجدان تسلی بخش انداز سے کہتے ہوئے۔۔تیز قدموں سے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

عالیار کی فیملی بھی اسکی دھلوائی کروا کر اب اپنے گھر روانہ ہو چکی تھی۔۔۔براق کی پہنچ دیکھ کر تو عالیار اور اس کی فیملی کی بولتی بند ہو گئی تھی۔۔۔

زرنش کو اپنی ہی دوست سے نفرت سی ہو گئی تھی جو براق کے ساتھ جانے پر تیار تھی۔۔۔وہ براق کے لیے کیسے تڑپ رہی تھی۔۔۔اس کے بھائی کی جانب تو اس نے دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

آصف اور عافیہ کو بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیا ہوا عافیہ تو مسلسل بیٹھی روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

منت وجدان کو غصے میں دیکھ کر اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چلی گئی تھی۔۔۔۔
وجدان کا غصہ دیکھ کر تو منت کچھ بول ہی نہیں سکی تھی۔۔۔۔ایک دم سے ہر چیز کیسے پلٹ گئی تھی۔۔۔

کسی کو نہیں پتہ تھا کہ فجر کی شادی ہوئی ہے۔۔۔
کوئی نہیں جانتا تھا کہ براق آئی سی ایس کا سیکریٹ آفیسر ہے ایک دم سے اتنا کچھ بدل گیا کہ ہر کسی کا دماغ فلحال بند ہو چکا تھا۔۔۔۔

....

مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔۔

فجر جو اس کے چہرے پر آئے ہوئے خون کو دوپٹے سے صاف کرنا چاہتی تھی خون بالوں سے بہہ کر اس کی آنکھوں میں پڑ رہا تھا۔۔

پاگل ہو گئے ہو گاڑی رکو مجھے تمہارے سر کی ڈریسنگ کرنی ہے خون نکل رہا ہے۔۔۔

وہ تڑپتے ہوئے اسے گاڑی روکنے کا کہہ رہی تھی اس کے سر سے بہت خون بہہ رہا تھا فجر کا دل گھٹنے لگا تھا اس کی حالت دیکھ کر۔۔۔

براق اسے اپنے ساتھ بٹھائے گاڑی ہوا میں اُڑاتا ہوا لے جا رہا تھا۔۔۔

یہ ناٹک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میری کتنی فکر ہے سب جانتا ہوں۔۔۔

اس کے ہاتھ کو جھٹک کر خود سے دور کرتے ہوئے اس نے غصے سے لال پڑتی آنکھوں سے گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

مجھے بتاؤ گے کہ میں نے کیا کیا ہے جس کی وجہ سے آپ اس قدر بدزن ہو۔۔میں آپ سے پیار نہیں کرتی یہ بات آپ ہمیشہ سے جانتے ہیں۔۔۔

مگر اب میں نے نیا کیا کیا ہے؟؟

وہ جھنجھلا کر بولی تھی۔۔کیونکہ براق اسے نہ تو خون صاف کرنے دے رہا تھا نہ ہی گاڑی روکنے کو تیار تھا۔۔۔

اتنی معصوم اور ننھی بچی ہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ تم نے کیا کیا ہے؟؟

وہ چیخ چیخ کر بول رہا تھا۔۔

میں سچ میں نہیں جانتی کہ تمہیں مجھ پر کس بات کا غصہ ہے۔۔۔۔

مجھ سے پیار نہیں کرتی مگر اپنے اس عاشق سے پیار کرتی ہو جس کی اتنی ہمت ہو گئی کہ وہ میرے نکاح میں ہوتے ہوئے تمہارے ساتھ شادی کا ایک بار پھر سے پروپوزل لے کر آیا تھا۔۔۔

براق مجھے سچ میں نہیں پتہ کہ وہ اچانک سے کب آئے تھے میں نے ان کو اسی وقت دیکھا جب آپ نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے اس کے ساتھ جھگڑا کیا۔۔۔

جھوٹ۔۔۔سب جھوٹ۔۔۔ تمہیں سب پتہ تھا۔۔۔تمہارے ساتھ بات کرنے کے بعد ہی وہ آیا ہو گا۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں پتہ نہ ہو۔۔۔

وہ اسٹیئرنگ پر زور سے دونوں ہاتھ مارتے ہوئے چیخا تھا۔۔۔ گاڑی کا بیلنس آؤٹ ہوا گاڑی لڑکھڑائی تھی۔۔۔

ٹائروں کی چرچر کرتی ہوئی آواز سن کر فجر نے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔ گاڑی کو ایک بار پھر سے سنبھال کر سڑک پر سیدھا کر چکا تھا۔۔۔

یہی۔۔۔یہی مسئلہ ہے آپ کا!!

آپ کبھی یقین ہی تو نہیں کرتے۔۔۔ ایسے پیار کو کیا کروں جس میں یقین نہیں ہے۔۔۔پہلے بھی آپ کی بے یقینی نے ہمارے رشتے کو تباہ کیا ہے اور اب بھی آپ کی بے یقینی ہمارے رشتے کو تباہ کرے گی۔۔۔

دلیلیں مت دو فجر۔۔۔

میں گاڑی کو کہیں ٹھوک دوں گا۔۔۔خود تو مروں گا مگر تمہیں بھی زندہ نہیں رہنے دوں گا۔۔۔جو اپنی گندی آنکھوں میں تمہارے لیے خواب سجائے ہوئے ہیں اُس کے ارمان کبھی پورے نہیں ہونے دوں گا۔۔۔تم میری تھی میری ہو اور ہمیشہ میری ہی رہو گی۔۔۔

وہ میرے بارے میں کیا سوچتا ہے میں اس کی سوچ پر پہرے نہیں لگا سکتی۔۔۔میں اس کے بارے میں کچھ نہیں سوچتی میرے دماغ سے تو اس کا خیال اسی دن نکل گیا تھا جس دن آپ نے مجھے بیلٹوں سے مارا تھا۔۔۔آپ کو کیوں یقین نہیں آتا میری کسی بات پر۔۔۔۔۔

میں نے کہا ہاتھ پیچھے رکھو مجھے چھونا مت۔۔۔

فجر نے ایک بار پھر اس کی آنکھوں پر آئے ہوئے خون کو صاف کرنا چاہا تھا براق نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے خود سے دور کر دیا۔۔۔

سب کچھ معاف ہے بے وفائی نہیں۔۔۔

براق میں نے کوئی بے وفائی نہیں کی۔۔۔۔

رکھو میرے سر پر ہاتھ اور کھاؤ قسم کہ اس نے تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا!!
تمہاری اس کے ساتھ کوئی بات نہیں ہوئی!!
اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے خون سے لت پت بالوں پر رکھ چکا تھا۔۔۔

یہ سوچ کر اس کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی کہ اس نے فجر سے باتیں کی ہوں گی۔۔۔کچھ محبت بھرے لمحے گزارنے کی کوشش کی ہو گی۔۔۔وہ اس کی بیوی ہے کیسے وہ اس سے بات کر سکتا ہے وہ یقین کرنا چاہتا تھا مگر حالات سے یقین کرنے نہیں دے رہے تھے۔۔۔

آپ کے سر کی قسم میری عالیار سے کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔

اپنے منہ سے دوبارہ اس کا نام مت لینا زبان کاٹ دوں گا۔۔۔۔

نہیں لوں گی---

وہ براق کی جنونیت کو دیکھ کر خوفزدہ تھی---وہ اس وقت خود کو کوئی بھی نقصان پہنچا سکتا تھا----

میرے پاس جو موبائل ہے اس پر صرف آپ کی کال آتی ہے---میں تو موبائل روم سے باہر نہیں لے کر جاتی کوئی نہیں جانتا کہ میرے پاس موبائل ہے---اور جب روم میں واپس آتی تھی اس وقت آپ ہمیشہ ویڈیو کال پر میرے ساتھ کنیکٹڈ رہتے تھے کس وقت میں اس سے بات کروں گی---

کیوں نہیں آپ کو مجھ پر یقین؟؟

آپ کی بے یقینی نے بہت کچھ خراب کر دیا ہے خدا کا واسطہ ہے اب تو یقین کرنا سیکھیں----

تم سچ کہہ رہی ہو؟؟

تمہاری سچ میں اس سے بات نہیں ہوئی؟؟

وہ متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا---

خدا کی قسم میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی براق میں اس سے کیوں بات کروں گی؟؟

وہ نامحرم ہے میرے لیے۔۔۔میں آپ سے جتنی مرضی نفرت کر لوں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ میرے محرم ہیں، شوہر ہیں میرے۔۔۔۔

فجر نے اپنا لہجہ تھوڑا نرم کرتے ہوئے اسے یقین دلایا تھا جو چاہتی تھی کہ وہ تھوڑا نارمل ہو تا کہ اس کی ڈریسنگ ہو سکے خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا۔۔۔

آہاہ!!

اوپر کو منہ کرتے ہوئے براق نے ٹھنڈا سانس بھرا تھا۔۔۔جیسے اسکی رکی ہوئی سانسوں کو روانی کا راستہ مل گیا تھا۔۔۔

میرے قریب آؤ!!

بازو اس کے کندھے پر رکھتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔

فجر اپنی سیٹ سے لٹکتی ہوئی اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے اپنے سینے ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر رکھے دوسرے سے اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کے ماتھے پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔

تھینک یو سوچ کہ تم اُس سے بات نہیں کرتی تھی۔۔۔

میں اس سے کیوں بات کروں گی؟؟
یہ پلیز آپ گاڑی روکیں آپ کا بہت خون نکل رہا ہے۔۔۔
وہ چہرہ اوپر جانے اُٹھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اسکے خون کی بوندیں فجر کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔

بس پانچ منٹ میں ہم گھر پہنچ جائیں گے وہاں پر جا کر ڈریسنگ بھی کرواؤں گا اور ڈاکٹر کو بلوا کر علاج بھی کرواؤں گا۔۔۔

فجر اس کے چہرے پر گہری نظریں ڈالے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ شخص اس سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔جنون تھا،اس کے عشق میں جس نے فجر کو اس سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔جس کو وہ تسلیم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔مگر اس کا دل بار بار گواہی دے رہا تھا کہ اسے اس جنونی شخص سے پیار ہو چکا ہے۔۔۔

میری جان ایسے مت دیکھو تمہارا اس طرح دیکھنا مجھے آؤٹ آف کنٹرول کر دیتا ہے۔۔۔

وہ اسے بے خیالی میں ٹک ٹکی باندھے دیکھ کر، دل کش انداز سے مسکرایا تھا فجر شرما کر نظریں جھکا گئی۔۔۔

....

ٹریک کرو ٹریک جلدی کرو۔۔۔

جی سر ہم نے ٹریک کر لیا ہے وہ مین روڈ سے مہتاب گل روڈ کی جانب مڑ رہے ہیں۔۔۔۔

وہ نکلنے نہیں چاہیے وہاں سے!!

سر نہیں نکل سکیں گے ہمارے بندے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں پورا انتظام ہو چکا ہے۔۔۔

گڈ۔۔ ویری گڈ۔۔۔

بہرام کس قدر خوش تھا یہ تو اس کی شیطانی مسکراہٹ سے ہی پتہ چل رہا تھا۔۔اسے جب سے ثریا نے فون کر کے بتایا تھا کہ اس کا بیٹا فجر کو یہاں سے لے جا چکا ہے۔۔۔

بہرام کو سارے راستے صاف نظر آرہے تھے۔۔۔اسی وقت سے براق کی گاڑی کا پیچھا کیا جا رہا تھا اسے ہر حال میں وہ لڑکی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ثریا نے یہ نہیں بتایا تھا کہ براق زخمی ہے کیسے بتاتی یہاں بات اس کے اپنے بیٹے کی تھی۔۔۔

جس وقت ثریا فون لے جا کر بہرام کے ساتھ روم میں باتیں کرنے مصروف تھی۔۔اسی وقت گھر والوں کو براق کے بارے میں پتہ چلا تھا کہ وہ سی اے ایس آئی کا سیکرٹ ایجنٹ ہے۔۔۔جبکہ ثریا ابھی تک اس بات سے بے خبر تھی۔۔۔اگر اسے پتہ ہوتا تو وہ بہرام کو ضرور اطلاع دیتی۔۔۔
بہرام تو اب تک اپنے بیٹے کو بڑے ملکے میں لے رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا بیٹا آخر چیز کیا ہے۔۔۔

اسے لگتا تھا کہ اس کا بیٹا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔اور وہ اپنے بیٹے کی جان بخش کر اس پر احسان کر رہا ہے۔۔

پتہ نہیں جب اس پر یہ انکشاف ہو گا کہ اس کا بیٹا تو اس کی سوچ سے زیادہ بہادر نڈر اور انٹیلیجنٹ ہے اس دن بہرام کا غرور کیسے چور چور ہوتا ہے۔۔۔

براق کو چاروں طرف سے گھیر کر اسے چاروں خانوں چت کرنے کا پورا انتظام ہو چکا تھا۔۔ براق کے پیچھے اس کے گارڈز کی گاڑی تھی جس میں اس وقت پانچ گارڈز موجود تھے۔۔ وہ بھی سیکریٹ آئی سی ایس کے آفیسر ہی تھے جو براق کی حفاظت کے لیے تعینات کر رکھے تھے۔۔۔۔

جیسے ہی براق کی گاڑی گزری تھی سڑک پر بچھے ہوئے نوکیلے کیلوں والے کالین کے ٹکرانے سے گارڈز کی گاڑی کو بری طرح سے پنکچر کر دیا تھا۔۔ جو جان بوجھ کر براق کی گاڑی گزرنے کے بعد تھوڑی دور سے ہی پھینکے گئے تھے۔۔۔۔ اب براق کی گاڑی ان سے کافی آگے نکل آئی تھی۔۔۔
اچانک سے براق کی گاڑی رُک گئی تھی بہرام کے چھوڑے ہوئے کتوں نے براق کی گاڑی کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔۔۔

یہ۔ک۔کک۔ کیا ہو رہا ہے؟؟
فجر نے گھبرا کر براق سے پوچھا تھا۔۔۔

لگتا ہے وہ گھٹیا انسان اپنی کوشش میں کامیاب ہو چکا ہے۔۔۔

براق نے نظریں بیک سڑک پر ڈالی تھیں۔۔۔۔ جہاں پر اسے گارڈز کی گاڑی نظر نہیں آئی۔۔۔اس کا شک یقین میں بدل چکا تھا کہ وہ دشمنوں میں گھیرا جا چکا ہے۔۔۔۔۔

ریلیکس ہو جاؤ پریشان نہیں ہونا جیسے بھی حالات ہوں ان کو فیس کرنا فجر۔۔۔۔

کیا ہونے والا ہے؟؟

وہ چیخی تھی۔۔۔۔

دشمن ہم تک پہنچ چکا ہے، میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، مگر زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر مجھے خدانخواستہ کچھ ہو جاتا ہے تو تم میری عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔

تم اتنی باہمت ہو کہ تم دشمن کے ہر وار کا منہ توڑ جواب دے سکو۔۔۔

تم کمزور نہیں ہو ہر گزرتے وقت کے ساتھ اپنے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو پہچانے کی کوشش کرنا۔۔۔

میں نے تمہیں مضبوط بنایا ہے۔۔۔

میری سکھائی ہوئی ہر ٹکنیک کو ذہن میں اُجاگر رکھنا۔۔۔۔

آپ مجھے یہ سب کیوں سمجھا رہے ہیں آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

آپ کریں گے میری حفاظت میں نہیں کر سکتی اپنی حفاظت۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے تڑپ کر اس کے سینے میں سر چھپا گئی تھی۔۔۔۔

دشمن سر پر آن پہنچے تھے گاڑی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا تھا۔۔۔

لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی جیسے چاروں طرف چیونٹیوں نے گھیر اڈال رکھا ہو براق کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا سر سے بہت زیادہ خون بہہ چکا تھا۔۔۔۔

پھر بھی وہ سر کو جھٹکتے ہوئے خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے گاڑی سٹارٹ کر کے وہاں سے نکالنے کی پوری کوشش کی تھی مگر چکراتے سر سے وہ یہ کر نہیں سکا تھا۔۔۔۔ یہ سب کچھ

گھر سے کوئی تین سے چار منٹ کے فاصلے پر ہوا تھا۔۔۔براق کو اندازہ ہوتا کے ایسا ہونے والا ہے تو وہ اپنی ڈریسنگ کروا چکا ہوتا۔۔۔

آدھا راستہ تو اس نے فجر کے ساتھ لڑائی کرتے ہوئے گزرا تھا اب وہ گھر پہنچنے ہی والا تھا تو راستے میں دشمنوں نے گھیر اڈال لیا۔۔۔سر سے اتنا خون بہہ چکا تھا کہ وہ چاہ کر بھی خود کو ہوش میں نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔

وہ چلا کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

میری بیوی کو ہاتھ مت لگانا۔۔۔۔

وہ اتنی خراب حالت میں بھی کتنے ہی آدمیوں کو گولیاں مار کر زخمی کر چکا تھا۔۔۔دو تین تو اپنی آخری سانسیں گن رہے تھے۔۔۔

یہ زخمی شیر زخمی اور نیم بیہوشی کی حالت میں اتنا قہر مچائے ہوئے تھا اگر یہ ہوش میں آتا تو کسی کے ہاتھ نہیں آنے والا تھا۔۔وہ بے ہوشی میں جا رہا تھا۔۔اس کے سامنے سب کچھ دھندلا ہونے لگا تھا۔۔۔

اپنے ہوش میں اس نے فجر کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔نا اس کے قریب کسی کو آنے دے رہا تھا۔۔مگر آہستہ آہستہ وہ بے ہوشی کی دنیا ڈوبتا چلا گیا۔۔۔

دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔۔

منت جو وجدان کے غصے سے ڈری ہوئی آہستہ سے دروازہ کھول کر کمرے کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

وجدان کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر لگا رہا تھا چہرے پر شدید غصہ جس نے اس کی گلابی سفید رنگت کو سرخی میں تبدیل کر دیا تھا۔۔

آنکھوں میں شدید غصے کی لہروں نے آنکھوں میں سرخ ڈورے اُبھار دیے تھے اتنے غصے میں روم کے اندر پہلی بار منت نے وجدان کو دیکھا تھا۔۔۔

وجدان اتنا زیادہ غصے والا ہے اس کا تو منت کو اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔شادی سے پہلے تو وجدان اکثر اسے ڈانٹ کر کچھ چیزوں سے روک دیا کرتا تھا۔۔۔مگر شادی کے بعد تو وجدان نے منت کو اپنے ہتھیلی کا دُکھتا ہوا چھالا بنا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔
جسے ذرا سا سختی سے چھونے سے بھی وجدان کو تکلیف پہنچتی تھی۔۔۔شادی کے بعد وجدان نے منت کو اس قدر پیار کیا کہ منت تو وجدان کا پہلے والا ڈانٹنا بھی بھول چکی تھی۔۔۔

نارمل روٹین میں وجدان کبھی بھی اپنے گھر میں کسی بھی فرد کے ساتھ غصے سے نہیں بولتا تھا۔۔۔گھر کے باہر اس کا رویہ کیسا ہوتا تھا اس کے بارے میں تو منت کو نہیں پتہ تھا مگر گھر کے اندر وہ بہت تحمل مزاج پرسنیلٹی کا مالک تھا جو ہر وقت ٹھہراؤ سے بات کرنے کا عادی تھا۔۔۔
مگر آج وجدان کے غصے کو دیکھ کر تو منت کی جان نکلی ہوئی تھی جس طرح سے اس نے براق کو مارا تھا یہ سب کچھ منت کے لیے شوکنگ تھا۔۔۔

دروازہ بند کر کے وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وجدان کے قریب آگئی۔۔۔جو ونڈو مرر کے سامنے جا کر رک گیا۔۔۔ہاتھ کمر پر باندھے کھڑکی سے باہر پتہ نہیں سوچتی ہوئی نظروں سے وہ کیا دیکھ رہا تھا۔۔۔ ڈرتے ڈرتے اس نے وجدان کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا پہلی بار وجدان کو بلاتے ہوئے منت گھبرا رہی تھی اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔۔

آہ آہ۔۔۔

منت کیا۔۔۔

وہ ڈر سے چپکی تھی۔۔۔چہرے کے سامنے ہاتھ کی پشت کیے آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔

وجدان نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے گھبرا کر پوچھا۔۔۔

کک۔۔۔کچھ۔۔۔نہیں۔۔۔

وجدان کے نرم لہجے کو دیکھ وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی بولی۔۔۔

پھر چلائی کیوں تھی؟؟

کیا ہوا ہے؟؟

بھاری ہاتھ اس کے گال پر رکھ کر اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کان کے پیچھے کرتے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

مجھے لگا آپ غصے میں ہیں تو آپ مجھے تھپڑ مارنے لگے ہیں!!

کیااااا۔۔۔۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے پاگل ہو گئی ہو۔۔۔

میں تم پر ہاتھ اُٹھاؤں گا اتنا جاہل مرد لگتا ہوں میں تمہیں۔۔۔

وجدان شاکڈ ہو گیا تھا منت کی بات سن کر۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔وو۔۔۔وہ

پہلے ریلیکس ہو جاؤ اِدھر آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔

وجدان اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کندھوں سے پکڑ کر بیٹھ کر بٹھا چکا تھا---

جگ سے شیشے کے گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے اس کے لبوں کو لگایا منت ایک ہی سانس میں سارا گلاس کانپتے ہاتھوں سے پی چکی تھی---

ایزی ہو جاؤ اگر تمہارا سانس خراب ہوا تو میں جان لے لوں گا!!

لمبے لمبے سانس لو---

منت کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر رب کرتے ہوئے تھوڑے سرد لہجے سے اسے خود کو نارمل رکھنے کو کہا تھا-- کیونکہ ٹینشن اور ڈر کی وجہ سے منت جو کہ استماع کی پیشنٹ تھی اس کا سانس اُکھڑنے لگا تھا----

میری طرف دیکھو--

پاس بیٹھتے ہوئے اس کے چہرے کے مقابل اپنا چہرہ کر کے نرم لہجے سے کہا--

کس بات کی پریشانی ہے؟؟

فجر براق کے ساتھ چلی گئی اس بات کی!!

نن نہیں!!

تو پھر اتنی خوفزدہ کیوں ہو؟؟

منت کی طبیعت دیکھ کر وجدان کا لہجہ بالکل سافٹ تھا۔۔کچھ دیر پہلے والا وجدان کہیں پر بھی نظر نہیں آرہا تھا!!

آپ غصے میں ہیں اس لیے!!

وجدان کے نرم لہجے کو دیکھ منت میں تھوڑا سا حوصلہ آیا تھا۔۔۔

میں تم پر تو غصہ نہیں تھا تم کیوں خوفزدہ ہو؟؟

میں تمہیں مارنے لگا ہوں میں تم پر ہاتھ اُٹھاؤں گا یہ تم نے سوچا کیسے؟؟

نہیں وہ آپ غصے سے پلٹے تو مجھے لگا آپ مجھے۔۔۔۔۔۔

بات کو ادھورا چھوڑ نظریں جھکائے خاموش ہو گئی۔۔۔

بہت افسوس ہوا ہے مجھے کہ میرا یار مجھے اتنا ہی سمجھتا ہے میں تم پر ہاتھ اُٹھاؤں گا تم پر۔۔۔

سوری!!

بات سوری کی نہیں ہے منت میں غصے میں تھا۔۔۔جو کچھ ہوا میرے خیال سے اتنا غصہ تو ایک بھائی کو کرنا جائز تھا۔۔۔فجر میری بہن ہے۔۔۔اس نے ہم سے اتنا کچھ چھپایا۔۔۔
اتنا یقین تو اپنے بھائی پر کرتی کہ میں کبھی اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔۔۔کسی کو نہیں مگر مجھے بتا سکتی تھی میں خود سے اس کے پاس گیا تھا حقیقت جاننے کے لیے مگر اس نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

فجر کی اس حرکت کے بعد مجھے زندگی میں پہلی بار لگا کہ میں ایک فلاپ بھائی ہوں جو اپنی بہنوں کے دل میں اتنی جگہ نہیں بنا سکا کہ میری بہن مجھ پر اعتماد کرتی۔۔۔میں ان کو یہ یقین ہی نہیں دلا سکا کہ وہ اپنے دل کی بات مجھ سے شیئر کرتی۔۔۔
مجھے ایک بار بتاتی تو سہی حقیقت کیا ہے!!
وہ کیا چاہتی ہے!!

اگر وجدان چٹان کی طرح اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی ہر بات کو خود پر نہ لے لیتا تو پھر کہتی۔۔۔۔ وجدان کے چہرے پر شدید دکھ کے تاثرات تھے۔۔۔ آج اس کے اندر کا بھائی دکھی تھا، جس نے ہر پل اپنے بہن بھائیوں کو پروٹیکٹ کیا۔۔۔

اب بتاؤ کیا مجھے اتنا غصہ کرنے کا بھی حق نہیں ہے؟؟

نہیں وجدان میرا وہ مطلب نہیں تھا، نہ ہی میں نے یہ کہا کہ آپ فجر کے ساتھ غلط ناراض تھے۔۔۔ آپ بہت اچھے بھائی ہیں۔۔۔ فجر نے آپ سے یہ سب چھپا کر بہت غلط کیا۔۔۔ میں تو بس آپ کو غصے میں دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔ کیونکہ مجھے عادت نہیں ہے آپ کو اس طرح غصے میں دیکھنے کی۔۔۔ میرا بس اتنا سا مطلب ہے۔۔۔
چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تیز تیز بول رہی تھی۔۔۔۔

اور میں فجر سے ناراض ہوں تم سے نہیں اس بات کو ذہن نشین کر لو۔۔۔ میں فجر کو تمہاری بہن سمجھ کر اس پر ناراض ہو نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ وہ میری بہن ہے میری ذمہ داری ہے اس لیے میں اس پر ناراض تھا۔۔۔

جی مجھے پتہ ہے---

گڈ---

دوبارہ کبھی ایسامت سوچنا کہ میں تم پر ہاتھ اُٹھاؤں گا--

میں تم پر کیوں ہاتھ اُٹھاؤں گا؟؟

اللہ نہ کرے کہ کبھی ایساوقت آئے--

مجھے زہر لگتے ہیں وہ مرد جو عورتوں پر ہاتھ اُٹھاتے ہیں---

اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس کی پیٹھ کو پیار سے سہلا رہا تھا جب اس کا موبائل فون بجا--

سیف الرحمن بکواس بند کرو!!

اگر کچھ غلط ہوا تو میں تمہاری جان لے لوں گا---

فون کان سے لگاتے ہی مقابل نے پتہ نہیں ایسا کیا کہا تھا کہ چوہدری وجدان ورک چیختا ہوا سرخ چہرہ لیے جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ جیسے مرضی ڈھونڈو اور میرے آنے تک اس کا خیال رکھنا میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔

وہ فون کو بند کرتے ہوئے تیزی سے پاس رکھے ریوالور کو اُٹھا کر کمر پر لگاتے ہوئے جانے لگا تھا مگر فوراً سے واپس پلٹا۔۔۔۔

میرا اپنا کوئی کام کا مسئلہ ہے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔اور اگر تمہاری سانس اُکھڑی اور تمہیں پمپ لینے کی ضرورت پڑی تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

بامشکل لہجے کو نرم کرتے ہوئے وجدان نے اصلیت کو چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔

پکی بات ہے آپ کے کام کا کوئی مسئلہ ہے؟؟؟

یارِ وجدان میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں؟؟

اور کب سے تمہیں مجھ سے باتوں کی تصدیق کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔۔۔

نرمی سے کہتے ہوئے ماتھے پر لب رکھ کر بوسا دیا۔۔۔

ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔

سچ میں میرے کام کا کوئی مسئلہ ہے مگر تھوڑا بڑا ہے اس لیے سیف الرحمن پر غصہ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ کہتے ہوئے تیزی سے روم سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ منت مطمئن نہیں ہوئی تھی کیونکہ چوہدری وجدان ورک وہ شخصیت نہیں تھا جو کام کو اس طرح سر پر سوار کر کے روم میں بیٹھ کر چیختا۔۔۔وہ بیٹھی ہوئی سوچنے پر مجبور تھی کہ کہیں یہ بات فجر سے تعلق تو نہیں رکھتی۔۔۔

....

سیف الرحمان مجھے یہ مت بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔۔۔مجھے میری بہن صحیح سلامت چاہیے میں نے تمہاری ذمہ داری لگائی تھی۔۔۔

وجدان گاڑی میں بیٹھتے ہوئے فون پر مسلسل سیف الرحمان کے ساتھ رابطے میں تھا۔۔۔۔وجدان نے بامشکل سفر کاٹا تھا۔۔۔وہ سیف الرحمان کے پاس پہنچنے ہی والا تھا۔۔۔

وجدان نے سیف الرحمان کی ذمہ داری لگائی تھی کہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ براق کی گاڑی کا پیچھا کرے۔۔۔۔

جیسے ہی گاڑی رکی وجدان بجلی کی تیز رفتاری سے گاڑی سے اُتر گیا۔۔۔سامنے ہی سیف الرحمن وجدان کا انتظار کر رہا تھا۔۔وجدان سیف الرحمان کا ہاتھ کھینچ کر ایک طرف لے آیا۔۔۔

اب بتاؤ سیف الرحمن تم سے اتنی بڑی غلطی کیسے ہو گئ؟؟

گرجدار آواز کے ساتھ اس کے منہ پر چلایا تھا۔۔۔

سر ہمیں سنبھلنے کا موقع تک نہیں دیا گیا سب کچھ پہلے سے طے تھا سڑک پر نوکیلے کیلوں والا کارپٹ ایک دم سے پھینکا گیا۔۔۔۔

گاڑی کے چاروں ٹائر پنچر ہو چکے تھے ہمارے ساتھ سیکیورٹی گارڈ کی گاڑی بھی بُری طرح سے پنچر ہو کر اُلٹ گئی تھی اس سے پہلے کہ ہم سنبھلتے براق کی گاڑی وہاں سے نکل چکی تھی۔۔۔۔

اور جب تک ہم وہاں پر پہنچے گاڑی میں بی بی جی نہیں تھی صرف ہمیں براق سر ملے جو کہ بے ہوش پڑے تھے۔۔۔

سر یہ سب کچھ پلاننگ کے تحت ہوا ہے۔۔۔

سیف الرحمن نے مؤدبانہ انداز سے نظر جھکائے ساری بات بتائی تھی ایسا نہیں تھا کہ سیف الرحمن پر وجدان کو یقین نہیں تھا۔۔۔

سیف الرحمان وجدان کا وہ آدمی تھا جو چوہدری وجدان ورک کے اشارے پر اپنی جان بھی دے سکتا تھا۔۔ سیف الرحمان پر وجدان کبھی شک نہیں کر سکتا تھا مگر اپنی بہن کی وجہ سے جو اسے غصہ اور گھبراہٹ تھی۔۔۔وہ سب سیف الرحمن پر اُتار رہا تھا۔۔۔

وہ ہوش میں آیا یا نہیں۔۔۔۔

نہیں سر ٹریٹمنٹ جاری ہے مگر وہ ابھی ہوش میں نہیں۔۔۔

ہمم۔۔۔

بندوں کو ہائی الرٹ کر دیا ہے۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

ہمارے بندے چاروں طرف پھیل چکے ہیں انشاءاللہ بہت جلد ہمیں اچھی نیوز ملے گی۔۔۔

ملنی بھی چاہیے سیف الرحمن۔۔۔

مجھے میری بہن رات ہونے سے پہلے چاہیے۔۔۔۔

وجدان کا لہجہ سپاٹ مگر شدید غصے کے تاثرات اس کے چہرے تھے۔۔۔

سیف الرحمن نے مؤدبانہ انداز میں نظریں جھکائے ہاں میں سر کو ہلا دیا۔۔۔۔

وجدان اور سیف الرحمان فارم ہاؤس کے اندر داخل ہوئے تھے جہاں پر براق کا ٹریٹمنٹ چل رہا تھا۔۔۔۔

....

عفی خاموش ہو جاؤ اس طرح رونے سے تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔جب وجدان نے تسلی دی ہے تو تھوڑا سا حوصلہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

آصف عافیہ کو کب سے خاموش کروانے کی کوشش کر رہا تھا جو مسلسل فجر کے جانے کے بعد روئے جا رہی تھی۔۔۔

کیسے چپ کر جاؤں ہماری بیٹی کیسے ہمیں چھوڑ کر جا سکتی ہے وہ بھی اس براق کے لیے آصف وہ اس گھٹیا انسان کا بیٹا ہے---

عافیہ کے زخم ایک بار پھر سے تازہ ہو گئے تھے--

۔ہم اس پر یقین نہیں کر سکتے آپ کچھ کرے وہ ہماری بیٹی کو نقصان پہنچائے گا----

اگر فجر کو کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گی اس شخص کی وجہ سے میں نے اپنی بڑی بیٹی کو کھو دیا ہے،وہ کبھی گھر میں رہتے ہوئے میری طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی نفرت کرتی ہے مجھ سے اور کرنی بھی چاہیے---

منت اپنے بابا کے پاس آئی تھی فجر کے بارے میں بات کرنے کے لیے---جب سے وجدان گیا تھا بہت پریشان تھی---اپنے بابا سے مل کر فجر کے بارے میں ڈسکس کرنا چاہتی تھی مگر اپنی ماں کو یوں تڑپ کر روتے دیکھ وہ دروازے پر ہی رک گئی----

آؤ آؤ منت بیٹھا رک کیوں گئی؟؟

جیسے ہی آصف کی نظر پڑی اس نے منت کو اندر بلایا تھا--

بابا آپ بہرام انکل کی بات کر رہے تھے؟؟

کیا کیا تھا انہوں نے امی کے ساتھ؟؟

آپ مجھے دیکھ کر خاموش کیوں ہو گئے؟؟

منت کی آنکھوں میں ہزاروں سوال تھے جن کے وہ جواب فوراً چاہتی تھی۔۔۔

بیٹا اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے پہلے تم بتاؤ تم کیا کہنے آئی تھی۔۔۔

آصف نے بات کو ٹالنا چاہا۔۔۔

نہیں بابا آپ مجھے بتائیں کہ بہرام انکل نے امی کے ساتھ۔۔۔۔کیا۔کک۔۔۔کیا۔۔میں۔۔۔میں ان کی بیٹی ہوں؟؟

کہتے ہوئے منت کے الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے زبان لڑکھڑا رہی تھی مگر آج اس نے ہمت کر کے یہ سوال پوچھا تھا وہ جاننا چاہتی تھی کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔۔۔

منت۔۔۔۔

آصف ورک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔منت کا نام لیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دُکھ اور غصہ تھا۔۔وہ تڑپ گیا تھا منت کی اس بات سے کہ وہ بہرام کی بیٹی ہے۔۔۔

تم میری بیٹی ہو، میری چوہدری آصف ورک کی بیٹی ہو، میرا خون ہو، غرور ہو۔۔

وہ اپنی بیٹی کو ہاتھ سے کھینچ کر اپنے کلیجے سے لگاتا ہوا تڑپ کر بول رہا تھا۔۔۔۔

بابا میں جانتی ہوں کہ میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں۔۔۔میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں مگر اس حقیقت کو مجھ پر کھولنے والی امی خود ہیں۔۔۔

آج آپ جس طرح سے بار بار بہرام انکل کے بارے میں بول رہے تھے کہ وہ ایک گھٹیا انسان ہے اور براق اسی کا بیٹا ہے۔۔

اب جو کچھ امی کہہ رہی ہیں اس سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ میں آپ کی بیٹی نہیں۔۔۔

میں۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ دوبارہ وہ بات دہرانے کی کوشش مت کرنا!!

تم میری بیٹی ہو!!

آصف ورک نے بات مکمل ہونے سے پہلے خاموش کروادیا۔۔

پھر امی کیوں کہتی تھی ایسا۔۔۔

روتی نظروں سے اپنی ماں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

بیٹھو!!

آصف ورک نے ہاتھ سے پکڑ کر اس سے اپنے پاس بٹھالیا تھا۔۔۔عافیہ نظریں نیچے جھکائے بیٹھی رو رہی تھی اس نے اپنی بیٹی پر محبت نہ کر کے بہت ظلم کیا تھا اور یہی بات اسے بہت تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔

منت تم میری بہت سمجھدار بیٹی ہو، میری چند باتوں میں میرا مفہوم سمجھ جانا میں گہرائی سے نہیں بتا سکتا۔۔۔

مجھے میں ہمت نہیں اس گزرے ہوئی سیاہ وقت کو یاد کرنے کی۔۔۔۔۔

تمہاری ماں کے ساتھ جو ہوا اس کی سزا میں اس شخص کو ضرور دوں گا میں نے اس کے خلاف بہت سارے ثبوت اکٹھے کر رکھے ہیں وہ کسی بھی صورت بچ نہیں سکے گا۔۔۔۔

جب سے مجھے پتہ چلا ہے میں ایک لمحہ بھی سکون سے نہیں بیٹھا۔۔میں پوری پلاننگ کے ساتھ اسے سزا دلانا چاہتا ہوں وہ تڑپ تڑپ کر مرے اسے پتہ چلے کہ دوست کو دھوکہ دینے کی سزا کیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔

منت بچی نہیں تھی وہ اپنے بابا کی بات سمجھ رہی تھی مطلب کہ اس کی ماں کے ساتھ غلط ہوا تھا۔۔اور غلط کرنے والا کوئی اور نہیں اس کے بابا کا بیسٹ فرینڈ بہرام پاشاہ تھا۔۔بہرام پاشاہ منت کے لیے کوئی اجنبی نہیں تھا۔۔بچپن سے بہرام پاشا ان کے گھر میں آتا جاتا رہا تھا۔۔۔۔

مگر بابا پھر امی ہمیشہ مجھے ہی کیوں کہتی تھی کہ میں ان کی بیٹی نہیں ہوں یہ سوال مجھے جینے نہیں دیتا۔۔۔
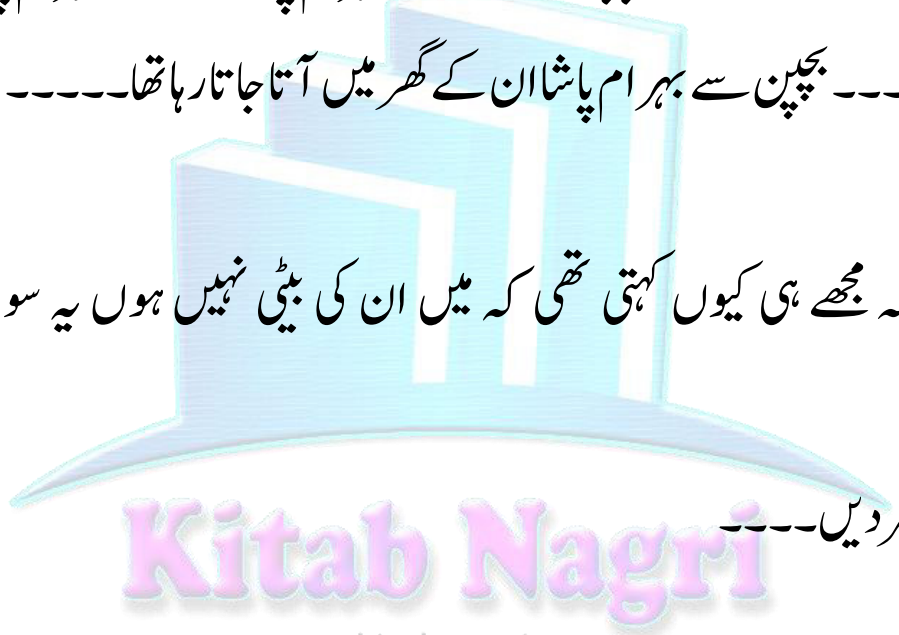
پلیز اس بات کا آنسر دیں۔۔۔

وہ ایک غلط فہمی تھی منت جو دور ہو چکی ہے۔۔تم میری بیٹی ہو یہی حقیقت ہے اور دوبارہ کبھی اپنا نام کسی اور کے ساتھ مت جوڑنا۔۔تمہارا بابا مر جائے گا۔۔۔۔

آصف ورک نے دوٹوک کہا تھا۔۔۔

اللہ نہ کرے بابا آپ کو کچھ ہو میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں--چاہے میری حقیقت جو بھی ہو مگر میں دل سے آپ کو اپنا بابا مانتی ہوں--

مگر میں ایسے یقین نہیں کروں گی،میں نے بچپن سے امی کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی ہے،اتنی آسانی سے آپ بات ختم نہیں کرسکتے یا تو مجھے اس بات کا ثبوت دیں کہ میں آپ کی بیٹی ہوں یا مجھے حقیقت بتائیں کہ میری رگوں میں کس کا گندا خون دوڑ رہا ہے--

منت---

خاموش ہو جاؤ دوبارہ اپنے منہ سے کوئی ایسا الفاظ مت بولنا جو میرے دل کو ٹھیس پہنچائے---

مجھ میں ہمت نہیں کہ میں اپنی بیٹی کے سامنے ایسی باتیں کروں جو ایک باپ اور بیٹی کو شعبہ نہیں دیتی---

عافیہ میری بیٹی کو حقیقت سے آگاہ کرو،میں آج کے بعد اس کے منہ سے نہ سنو کہ میں اس کا باپ نہیں ہوں!!

سرد لہجے سے کہتا ہوا آصف ورک وہاں سے جا چکا تھا--

....

بتائیں مجھے حقیقت کیا ہے اگر آپ مجھے حقیقت بتا دیں گی تو میری جان پر احسان ہو گا۔۔۔

وہ روتے ہوئے اپنی ماں سے مخاطب تھی اسے دکھ تھا کہ اس کی وجہ سے اس کا بابا ناراض ہو کر چلا گیا۔۔۔جو اس سے کبھی ناراض نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔

سب سے پہلے مجھے معاف کر دو منت میں تمہیں ساری حقیقت بتا دوں گی، مگر پہلے مجھے معاف کر دو۔۔۔اس سب کے لیے جو بچپن سے لے کر آج تک میں تمہارے ساتھ کرتی آئی ہوں۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑتی ہوئے منت کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

امی کیا کر رہی ہیں کیوں مجھے گنہگار بنا رہی ہیں!!

تڑپ کر اپنی ماں کو کندھوں سے پکڑ کر اُٹھاتی ہوئی گلے سے لگا گئی۔۔۔ماں بیٹی کا رشتہ ایسا ہی ہوتا ہے چاہے جتنی مرضی دوریاں اور ناراضگی ہو مگر ماں بیٹی گلے لگتے ہی سب دکھ سب درد بھول جاتی ہیں۔۔۔۔۔

جیسے اس وقت یہ دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کی محبت کے لیے آج بھی تڑپ رہی تھی۔۔۔

میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔۔۔بس مجھے میری حقیقت بتادیں میں کون ہوں، میں کیا ہوں، پلیز امی بتادیں مجھے میرا وجود بے معنی لگتا ہے۔۔۔

تمہاری حقیقت یہ ہے کہ تم چوہدری صلاح الدین کی پوتی ہو، تمہاری حقیقت یہ ہے کہ تم چوہدری آصف ورک کی بیٹی ہو، تمہاری حقیقت یہ ہے کہ تم ورق خاندان کا خون ہو۔۔۔۔۔

نہیں امی یہ حقیقت نہیں ہے!!
حقیقت ہوتی تو آپ مجھے بچپن سے لے کر یوں تانے نہ مارتی۔۔۔
وہ دونوں بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

وہ ایک غلط فہمی تھی۔۔۔
جس کو سوچ سوچ کر میں تم سے، اپنی بیٹی سے، اپنے خون سے، نفرت کرنے لگی تھی۔۔۔

پھر اچانک سے وہ غلط فہمی دور کیسے ہو گی؟؟

امی میں بچی نہیں ہوں جو آپ مجھے بہلا کر، دلاسہ دے کر خاموش کروا دیں گی۔۔۔

مجھے حقیقت جاننی ہے حقیقت کیا ہے؟؟

منت آنسوؤں سے بھری ہوئی لال آنکھوں سے صرف اپنے سوالوں کے جواب کی منتظر تھی اسے کچھ اور آج نہیں سننا تھا۔۔۔

منت تمہیں یاد ہے جب میرا بی پی شوٹ کر گیا تھا اور میں ہاسپٹل میں تھی وجدان تمہیں گھر لے کر آ گیا تھا مگر تمہارے بابا میرے پاس اکیلے تھے۔۔۔

جی مجھے یاد ہے!!

اس دن ہاسپٹل میں جب میں نے تمہارے بابا کو سب کچھ بتایا تھا۔۔۔

وہ کہتے ہوئے فلش بیک میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔اسے وہ سب باتیں یاد آ رہی تھیں جو اس دن چوہدری آصف ورک نے کہی تھی۔۔۔

"وہ کتنے درد سے چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔

آصف آپ کو نہیں پتہ میرے ساتھ سب کچھ غلط کرنے والا کوئی اور نہیں بہرام تھا۔۔

اس رات جب آپ اپنی ڈیل سائن کرنے کے لیے ملک سے باہر گئے تھے اس رات بہرام اسلام آباد سے گھناؤنا مقصد لے کر گھر واپس لوٹا تھا۔۔اس نے رشتوں کو پامال کرتے ہوئے مجھے درندوں کی طرح نوچا تھا۔۔۔

میں بہت روئی، خود کو بچانے کی کوشش کی مگر نہیں بچا سکی۔۔میں آپ کو بتانا چاہتی تھی مگر اس نے آپ کی جان کی دھمکی دی تھی۔۔اس نے کہا تھا کہ وہ آپ کو مار دے گا۔۔ہر وقت اس کے بندے آپ کے پاس رہتے تھے۔۔

میں ڈر گئی مجھ میں نہیں ہمت تھی کہ میں آپ کو کھو سکتی۔۔۔اور میں ڈرتی تھی کہ اگر میری حقیقت آپ پر کھلے گی تو کہیں آپ مجھ سے نفرت نہ کرنے لگیں۔۔۔۔۔

میری زندگی میں پہلے ہی رشتوں کی بہت کمی تھی۔۔۔ایسے میں میں اپنے سب سے خوبصورت اور پیارے رشتے کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔آپ مجھ سے گھن کھائیں گے چاہے میری کوئی غلطی نہیں مگر پھر بھی میں گنہگار بن جاؤں گی یہ سوچ کر میں ڈر گئی تھی۔۔۔

یہ ساری باتیں آصف ورک پر بجلی پر گری تھیں۔۔۔اس کے کانوں کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کچھ بہرام نے کیا ہے۔۔۔

اس دوست نے جو اس کا بیسٹ فرینڈ تھا۔۔۔عافیہ کہتے ہوئے کس طرح تڑپ رہی تھی آصف اسے اپنی باہوں کے حصار میں لے کر بامشکل قید کیے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے بعد ہی مجھے پتہ چلا آصف کہ میں پریگننٹ ہوں تو میں کیسے منت سے پیار کرتی۔۔۔جب یہ کلیئر تھا منت میری بیٹی نہیں ہے۔۔۔

نہیں ہے وہ میری بیٹی۔۔۔اور مت بولا کریں کہ وہ آپ کی اور میری بیٹی ہے۔۔۔

وہ کیسے روتی ہوئی اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

آج بول دیا دوبارہ مت کہنا عفی کے فجر میری بیٹی نہیں فجر میری بیٹی ہے۔۔۔

عافیہ نے کتنی بے یقینی کے ساتھ آصف کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ایسے مت دیکھو میں سچ کہہ رہا ہوں منت ہماری بیٹی ہے۔۔۔

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟؟

عافیہ نے سوال کیا تھا۔۔۔

میں جب ڈیل سائن کرنے کے لیے پاکستان سے باہر گیا تھا اس رات یاد کرو تمہیں بہت تیز بخار تھا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور ڈاکٹر نے تمہارے کچھ ٹیسٹ کروانے کو کہا تھا۔۔جو ہم کروا کر آئے تھے مگر ان کی رپورٹس نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ ٹیسٹ مجھے ڈاکٹر نے میرے نمبر پر سینڈ کر دیے تھے جن میں صاف صاف ایک ٹیسٹ پر یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ تم پریگننٹ ہو اور یہ حادثہ اس کے بعد ہوا ہے۔۔۔

۔۔

اس لیے شک کی کوئی گنجائش نہیں منت ہماری بیٹی ہے۔۔۔۔

یہ بات سن کر ہی تو عافیہ کو یقین ہوا تھا آصف نے قسم کھائی تھی کہ یہ حقیقت ہے۔۔۔

ہاسپٹل سے گھر آنے پر آصف نے پرانی فائلز بھی نکال کر دکھائی تھی جس میں سچ مچ وہ ڈیٹ کلیئر تھی کہ عافیہ پہلے سے پریگننٹ تھی۔۔۔۔۔

مگر یہ بات عافیہ کو پتہ نہیں تھی یہ بات سن کر ہی تو اس نے منت کے لیے اپنا دل صاف کیا تھا۔۔

اس کے بعد ہی تو وہ محبت کی نگاہوں سے اپنی بیٹی کو دیکھنا شروع ہوئی تھی۔۔۔"

عافیہ نے ایک ایک بات منت کو بتادی تھی۔۔۔

منت روتے ہوئے، خوش بھی تھی کہ اس کے بابا آصف ہیں اور وہ خوش تھی کہ عافیہ اس کی ماں ہے۔۔۔ یہ گھر اس کا ہے وہ اس خاندان کا خون ہے۔۔۔ مگر اس کے دل میں تکلیف بھی تھی کہ اس کی ماں کے ساتھ اتنا کچھ ہوا اور وہ کبھی سمجھ نہیں سکی۔۔۔۔

اس کی ماں کس قدر تکلیف میں تھی کیسے انہوں نے یہ مشکل وقت گزارا ہو گا کہ وہ سچ کو چھپاتے چھپاتے ڈپریشن کی مریض بن گئی وہ سوچ کر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔۔

پلیز امی چپ کر جائیں روئے مت۔۔۔

مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو اتنا غلط سمجھا۔۔۔۔

اپنی ماں کے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔۔۔

منت تم مجھے معاف کر دو۔۔۔ جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا وہ سب مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔۔

اور مجھے اپنی محبت کے لیے مت تڑپانا منت میری دو ہی تو بیٹیاں ہیں میری چھوٹی سی کائنات۔۔۔۔

آج کے بعد ایسا کچھ نہیں ہو گا امی آپ چپ کر جائیں اور فجر بھی بہت جلد واپس آجائے گی۔۔۔

اپنی ماں کو تسلی دیتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

سسکیوں سے روتی ہوئی عافیہ کو گلے سے لگا کر چپ کروا رہی تھی دونوں ماں بیٹی آج آنسو بہا کر سب شکوے شکایتیں بھلا کر ایک ہو چکی تھیں۔۔۔

اب اسے فجر کی فکر تھی جو براق کے پاس تھی جس کا باپ اتنا گھٹیا تھا اس کا بیٹا کیسا ہو گا سوچ کر منت کو بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

....

فجر---فجر---

براق بے ہوشی میں فجر کا نام لے کر چیختا ہوا بیڈ سے اُٹھ کر بیٹھ گیا تھا---وہ جو 24 گھنٹوں سے بے ہوش تھا مگر ہوش میں آتے ہی اس کے دماغ میں پہلا خیال فجر کا ہی آیا تھا---

ہوش میں آتے ہی اس نے نظریں اِدھر سے اُدھر دوڑاتے ہوئے دیکھا تھا اسے فجر کہیں نظر نہیں آئی مگر سامنے کھڑا چوہدری وجدان ورک ضرور نظر آیا تھا جو قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا---

یہ کیسا جنون یہ کیسا عشق تھا جو نہ ہوش میں اسے فجر کے خیالوں سے دور ہونے دیتا نہ بے ہوشی کی حالت میں۔۔۔

ہاں فجر۔۔۔

کہاں ہے میری بہن؟؟

وجدان جو کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر لگاتا اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا اس کو ہوش میں آتے دیکھ جھپٹ کر اس کے قریب آیا تھا۔۔اسے گریبان سے پکڑتے ہوئے سرد نگاہیں اس کے چہرے پر گاڑے کھڑا تھا۔۔۔

میں ابھی کچھ نہیں بتا سکتا۔۔۔چھوڑیں!!

مجھے فجر کو بچانا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے گریبان کو چھڑواتا ہوا بیڈ سے نیچے اُترنا چاہتا تھا۔۔۔براق کے دماغ میں وہ سارا منظر گھوم گیا تھا، کیسے وہ اندھیروں کی دنیا میں جاتے ہوئے فجر کو چیختے ہوئے سن رہا تھا۔۔۔

فجر اس کا نام لے کر چیخ رہی تھی۔۔۔۔

وہ لوگ اسے گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔۔۔اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا اس کے دماغ کی نسیں ہوش میں آتے ہی پھٹنے کو تھی۔۔۔

اسے خود پر غصہ آرہا تھا وہ کیسے بے ہوش ہو سکتا ہے، کیسے اس کے سامنے سے اس کی بیوی کو وہ لوگ کھینچتے ہوئے لے جا رہے تھے۔۔۔۔

کیوں، کیوں وہ بے ہوش ہوا؟؟

کیوں وہ خود پر کنٹرول نہیں رکھ سکا؟؟

سوچ کر اسے خود پر شدید غصہ تھا۔۔۔۔

اس کی کنڈیشن کچھ خاص ٹھیک نہیں تھی مگر اسے ہر حال میں فجر کو اس درندے سے بچانا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ فجر کو لے جانے والا کوئی اور نہیں بہرام پاشا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے پاس وقت نہیں تھا ہاتھ پر لگی ہوئی ڈراپس کو اسی نے بُری طرح سے کھینچ کر اُتار دیا تھا۔۔۔

تم میرے ساتھ چالاکی کھیلنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔

براق مجھے بتائے بنا تم نہیں جا سکتے!!

براق جو بیڈ سے نیچے اُتر کر کھڑا روم سے نکلنے کے لیے قدم بڑھا چکا تھا۔۔۔۔

وجدان تیزی سے اس کے پیچھے لپکا اس کو ہاتھ سے پکڑ کر واپس کھینچتے ہوئے اسکا گریبان پکڑ دیوار سے لگاتے ہوئے وجدان چلایا تھا۔۔۔

مجھے بتاؤ میری بہن کہاں ہے؟؟

میری بہن کو لے کر آنے والے تم تھے۔۔۔ اگر میری بہن کو کھروچ بھی آئی تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔

اگر میرے ہوتے ہوئے اسے کچھ ہوا تو میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لوں گا۔۔۔

براق بھی بُری طرح سے وجدان کے منہ پر حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔۔

مجھے اپنی جان سے کہیں زیادہ اس کی جان اور عزت عزیز ہے۔۔۔ اس کی عزت کی خاطر میں نے سب کچھ پیچھے چھوڑ دیا، اس کی عزت کی خاطر میں نے قریبی رشتوں کو اپنا دشمن بنا لیا۔۔۔ تو آپ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ میں اس کی عزت پر جیتے جی آنچ آنے دوں گا۔۔۔۔

مت بھولنا چوہدری وجدان ورک فجر میری بیوی ہے۔۔۔

براق نے حلق کے بل چلاتے ہوئے وجدان کو دھکا دے کر خود سے دور کر دیا۔۔۔غصے سے براق کی نسیں تنی ہوئی تھیں، گہرے آنکھوں میں غصے کی شدت سے لال نسیں اُبھرنے لگی تھیں۔۔۔

تم چلا کر اپنی حقیقت نہیں چھپا سکتے براق!!

مجھے میری بہن کے بارے میں بتاؤ!!

میری بہن کہاں ہے؟؟

تم میرے جواب دہ ہو!!

وہاں پر سینہ تان کر جب تم میری بہن کو لے کر آئے تھے تو کیوں میری بہن کی حفاظت نہیں کر سکے!!

وجدان ایک بار پھر سے اس کی گردن دبائے اسے دیوار کے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔۔۔

روم میں دو شیروں کی ڈرا دینے والی دھاڑیں گونج رہی تھیں۔۔۔دو شیروں کے بیچ میں برابری کا مقابلہ ہو رہا تھا ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر دونوں میں سے کوئی بھی کم نہیں تھا۔۔۔

میں نے کب کہا کہ میں آپ کا جواب دہ نہیں ہوں؟؟

وجدان کو دھکا دے کر ایک بار پھر سے پیچھے کرتے ہوئے چلایا تھا۔۔۔۔

وہ وجدان پر نہ تو ہاتھ اُٹھانا چاہتا تھا نہ بد تمیزی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر حلات خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ براق کو ہر حال میں فجر کو بچانا تھا۔۔۔ مگر وجدان اپنے سوالوں کے جواب لیے بنا اسے جانے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

میں جواب دوں گا۔۔۔ آپ کی ہر بات، ہر سوال کا جواب دوں گا۔۔۔ مگر اس وقت نہیں اس وقت میرے لیے فجر کو بچانا ضروری ہے۔۔۔

کیوں نہیں اتنی سی بات آپ کی سمجھ میں آ رہی کہ وہ اس بھیڑیے کے چُنگل میں پھنس چکی ہے جس سے میں اسے پچھلے آٹھ مہینوں سے بچا رہا ہوں۔۔۔۔

مجھے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے یہ تمہاری کوئی سازش ہے۔۔۔۔

مجھ پر شک کرنے سے بہتر ہے اپنے ارد گرد دیکھیں۔۔۔ آپ کو سازشی اور گناہ گار لوگ صاف نظر آئیں گے۔۔۔ میں جو ہوں نظر آ رہا ہوں۔۔۔ مگر یہاں تو لوگ شرافت کا نقاب پہنے ہوئے گھوم رہے ہیں جن کو آپ جیسے تیز دماغ والا انسان بھی آج تک دیکھ نہیں سکا۔۔۔۔

براق کی تنزیہ نظروں اور لہجے کو دیکھ وجدان حیران سا ہوا تھا وہ سمجھ نہیں پایا کہ براق کہنا کیا چاہتا ہے---

کیا کہنا چاہتے ہو پہیلیاں مت بجھاؤ جو کہنا ہے کھل کر کہو--

چوہدری وجدان ورک اگر کھل کر کہوں گا تو آپ برداشت نہیں کر سکیں گے کیونکہ سچ بہت کڑوا ہے---
جب سچ اس ہستی سے جڑا ہوا ہو جو آپ کی نظروں میں بہت عظیم ہو، جس کے بارے میں آپ چاہ کر بھی کچھ غلط نہ سوچ سکتے ہوں تو اس کڑوے سچ کو تسلیم کرنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے----
براق کے لہجے اور بات میں ایک عجیب سی سچ کی کھنک تھی کہ نہ چاہتے ہوئے بھی چوہدری وجدان ورک اس کی باتوں پر دھیان دے رہا تھا---

مجھے نہ تو باتوں کو گھمانا پسند ہے، نہ گھمانے والے لوگ--- تو جو بات کہنا چاہتے ہو صاف لفظوں میں کہو---

چوہدری وجدان ورک میں بہت ہمت ہے میں ہر بات کو سینہ تان کر تسلیم کرنے کی ہمت رکھتا ہوں----

میں نے اپنی زندگی میں آج تک صرف سچائی کا ساتھ دیا ہے--اگر تمہاری کسی بات میں سچائی ہوئی تو وجدان ورک کبھی اپنے قدم پیچھے نہیں لے گا---

چوہدری وجدان ورک کی بھاری روعبدار آواز خالی روم کی دیواروں سے ٹکرا کر پلٹی تھی--وجدان دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے سرخ آنکھوں سے براق جانب گھور کر دیکھتے ہوئے جواب کا منتظر تھا----

نہیں یہ سہی وقت نہیں ہے،بات نہ تو معمولی ہے نہ ہی چھوٹی ماضی سے بہت سے پردے اُٹھانے پڑیں گے تب جا کر آپ کو حقیقت سمجھ میں آئے گی اور میرے پاس اتنا ٹائم نہیں اس وقت فجر کو بچانا ضروری ہے----

براق سوچتی نظروں سے وجدان کو دیکھتے ہوئے،بات ختم کر کے،روم سے باہر قدم تیزی سے اُٹھاتا ہوا جا رہا تھا---

دروازہ کھول کر کمرے سے باہر پہلا قدم رکھا ہی تھا کہ وجدان اسے بازو سے کھینچتے ہوئے روم میں واپس لے آیا۔۔پاؤں سے دروازے کو زور سے دھکا مار کر دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

اتنی آسانی سے میں تمہیں جانے نہیں دوں گا۔۔باتوں کو کبھی اِدھر لے جا رہے ہو کبھی اُدھر لے جا رہے ہو۔۔کیونکہ تمہارے پاس سچ بتانے کو کچھ ہے ہی نہیں یہ ہے تمہاری اصلیت۔۔۔

اتنی بات سمجھ لو کہ چوہدری وجدان بچہ نہیں جسے تم ہاتھ میں لولی پاپ دے کر بہلا لو گے۔۔۔

یا تو مجھے سچائی بتاؤ کہ سچائی کیا ہے۔۔یا مجھے میری بہن کے بارے میں بتاؤ میری بہن کہاں ہے؟؟

اس کے سامنے چٹان کی طرح سینہ تانے کھڑا تھا۔۔۔

مجھے کیوں لگتا ہے کہ تم اپنے باپ کے ساتھ ملے ہوئے ہو؟؟

جیسا باپ ویسا بیٹا اور تمہارے باپ کے خلاف تو اتنے سارے ثبوت اکٹھے ہو چکے ہیں کہ وہ چاہ کر بھی خود کو نہیں بچا سکتا۔۔۔

نا ہی تم اپنی پاور کا استعمال کر کے اپنے باپ کو بچا سکتے ہو۔۔۔اسے کیا لگا کہ ورک خاندان کی عورت کی عزت پر ہاتھ ڈال کر خود یوں آزاد گھومتا رہے گا۔۔۔

وجدان کی آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا یہ بات کہتے ہوئے۔۔۔

تم بھی اسی باپ کی اولاد ہو، اچھے کی اُمید تم سے بھی نہیں کی جاسکتی جس کا ثبوت تم نے فجر کو اغوا کر کے دے دیا ہے۔۔۔

سانپ کا بیٹا سپولا ہی ہوتا ہے جس کو جب موقع ملے وہ ڈس لے گا۔۔۔

بہت بڑی غلطی ہوگئی کل فجر کو تمہارے ساتھ بھیج کر اب تمہیں یہاں سے نہیں جانے دوں گا۔۔۔

جس دن سے وجدان کو بہرام کے بارے میں آصف نے بتایا تھا وجدان اس دن سے ایک منٹ بھی سکون سے نہیں بیٹھ سکا تھا۔۔۔

بہرام کے بارے میں اس نے بہت سارے ثبوت اکٹھے کر لیے تھے وہ جانتا تھا کہ بہرام پاشا پر اگر نارمل ہاتھ ڈالا گیا تو اس کے کتے سے پھر آزاد کروالیں گے۔۔۔اسے سانس لینے کا بھی موقع نہ ملے۔۔۔وجدان اس کے لیے کڑا پھانسی کا پھندا تیار کر رہا تھا۔۔۔

وجدان کی بات پر براق کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔وہ اپنے باپ سے ہی تو خود کو نہیں ملانا چاہتا تھا مگر بار بار کہیں نہ کہیں اس کا کنیکشن اسکے باپ کے ساتھ ہی جوڑ دیا جاتا تھا۔۔۔

اگر بیٹا باپ کے جیسا ہی ہوتا ہے تو پھر ثریا بیگم کی اولاد ہو کر آپ اتنے اچھے کیوں ہیں۔۔۔۔

وجدان نے چونک کر براق کی جانب دیکھا تھا۔۔

کہنا کیا چاہتے ہو؟؟

سب بتاتا ہوں مگر اب وجدان صاحب سچ کو ہضم کرنے کی ہمت رکھنا۔۔۔

اس وقت میں آپ کو زہریلا سچ نہیں بتانا چاہتا تھا مگر آپ نے مجھے خود مجبور کیا ہے۔۔

تمہیں مجھ پر احسان کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ مجھ میں ہر سچ کو برداشت کرنے کی ہمت ہے تم مجھے پہیلیاں مت بجھواؤ۔۔

تو پھر سنو سچ یہ ہے وجدان صاحب کہ آپ کی ماں بہرام پاشا سے ملی ہوئی ہے۔۔ مجھے بہرام پاشا سے کوئی ہمدردی نہیں۔۔

آپ کیا اس کو سزا دلوائیں گے میں خود اسی کام کے آخری مرحلوں میں پہنچ چکا ہوں۔۔۔ مجھ میں سچ کا ساتھ دینے کی ہمت ہے، اب ایمانداری اور سچائی کی کسوٹی پر پورا اُترنے کی باری آپ کی ہے۔۔

وجدان نے براق کی جانب خونی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

مجھ میں بھی سچائی اور ایمانداری کا ساتھ دینے کی بہت ہمت ہے۔۔ مگر باشرط یہ کہ وہ سچائی ہو۔۔ مگر تم خود کو بچانے کے لیے جو میری ماں کا نام استعمال کر رہے ہو۔۔اس کا انجام بہت بُرا ہو گا۔۔۔۔

اگر دوبارہ اپنی گندی زبان سے میری ماں کا نام لیا تو حلق سے تمہاری زبان کھینچ کر ہتھیلی پر نہ رکھ دی تو میرا نام چوہدری وجدان نہیں۔۔۔۔

میں اپنی ماں کے خلاف کوئی بھی غلط بات برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

وہ حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔

مجھے کسی پر تہمت لگانے کی ضرورت نہیں ہے حقیقت یہی ہے جس کو تسلیم کرنا آپ کے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔

آپ کی ماں اور بہرام پاشانے مل کر اس گندے کھیل کی بنیاد رکھی تھی۔۔۔

میں نے کہا میری ماں کا نام مت لینا۔۔۔

وجدان نے آگے بڑھ کر براق کے منہ پر زور سے مکہ مارا تھا۔۔

وجدان کی نظروں میں اس کی ماں ایک شریف بااخلاق رحم دل اور نیک عورت تھی کیسے وہ اپنی ماں کے بارے میں یہ سب کچھ برداشت کرتا۔۔

ہوں ں۔۔

اب وہ وجدان ورک کہاں ہے جو سچائی کی مورت تھا۔۔۔

جس کے فیصلوں پر لوگ آنکھیں بند کر کے یقین کرتے ہیں۔۔

براق اس پر تنز کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

اگر اتنا ہی یقین ہے کہ آپ کی ماں غلط نہیں ہو سکتی تو پھر ایک بار پوری سچائی سن لو۔۔اس کے بعد آپ پر کوئی جبر نہیں دل مانے تو سچائی پر یقین کر لیجیئے گا اگر دل نہ مانے تو انکار کرنے کا آپشن آپ کے پاس موجود ہے۔۔۔

براق کی آنکھوں میں ایک الگ سی سچائی کی چمک کو وجدان بخوبی محسوس کر رہا تھا مگر بات اس کی ماں کی تھی چاہ کر بھی وہ اپنی ماں کے خلاف کچھ سننا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔

ٹھیک ہے بولو تمہاری سب بات سننے کے بعد اگر تمہاری بات میں جھوٹ اور کھوٹ نکلا تو تمہارے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ تمہاری ساری ٹیم بھی مل کر تمہارے ٹکڑوں کو گن نہیں سکے گی۔۔۔

اگر میری بات میں رتی برابر بھی جھوٹ کی ملاوٹ ہو تو جو سزا دیں گے براق ہنستے ہنستے قبول کر لے گا۔۔۔

براق کا اس قدر ٹھہراؤ والا انداز بتا رہا تھا کہ وہ جو بھی کہنے والا ہے وہ حقیقت ہے۔۔۔

بے اختیار چوہدری وجدان ورک کے دل سے یہ دعا نکلی تھی کہ اے میرے رب تو مجھے کڑی آزمائش سے بچانا۔۔۔اے میرے رب میری جنت کے بارے میں میرے سامنے کوئی ایسا راز مت لانا جسے میں سہنے کی ہمت نہ رکھ سکوں۔۔۔اے میرے خدا مجھے میری ایمانداری اور سچائی کے ساتھ میرے ہر فیصلے پر قائم رہنے کی توفیق دینا۔۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وجدان نے ہاتھ کے اشارے سے بات شروع کرنے کو کہا تھا۔۔۔

براق نے وجدان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس وقت میں قدم رکھا تھا جب سیفی ڈمپل اور ہنی کالج میں پڑھا کرتے تھے۔۔۔جہاں سے آصف ورک اور عافیہ کی محبت کی داستان شروع ہوئی تھی۔۔۔

ماضی کی گہرائیوں میں اُترتے ہوئے براق نے وجدان کو وہ دور دکھایا جہاں ان کی خالص محبت میں کوئی ناپاک ارادے لیے گھوم رہا تھا۔۔۔

جو بظاہر ان کا بہت اچھا دوست تھا مگر اس کی ہر وقت گندی نظر عافیہ پر رہتی تھی جس سے آصف اور عافیہ دونوں بے خبر تھے۔۔۔جو کوئی اور نہیں اس کا خود کا باپ بہرام پاشا تھا۔۔اس نے کوئی بھی بات چھپائی نہیں تھی۔۔۔براق ہر ورق کو حرف با حرف پڑ کر سناتا چلا گیا۔۔۔

وجدان ہر گزرتے لمحے کے ساتھ براق کی باتوں پر یقین کرتا چلا جارہا تھا کیونکہ سچ ثبوتوں کا محتاج نہیں ہوتا۔۔۔براق کا انداز اس کا لہجہ اور لفظ بتا رہے تھے کہ اس کا بولا گیا ہر لفظ سچ ہے۔۔۔

وجدان کے قدموں تلے زمین اس وقت نکلی تھی جب اس نے وجدان کی ماں کا سچ بتایا کہ وہ آصف ورک کو پسند کرتی تھی اور اس کا رشتہ آصف سے طے تھا اسی بات کو اس کی ماں نے دل میں رکھتے ہوئے دشمنی کی بنیاد رکھی تھی۔۔۔۔

وجدان ورک پوری طرح سے اس بات سے بے خبر تھا کہ کبھی اس کی ماں کا رشتہ اس کے چچا کے ساتھ طے ہوا تھا۔۔۔یہ بات وجدان کے سر پر بم کی طرح پھٹی تھی۔۔۔۔

اس کی ماں کی سچائی وہ جیسے جیسے بتاتا رہا تھا۔۔۔مضبوط دل پہاڑ کے جیسا جگر رکھنے والے وجدان ورک کے قدموں تلے سے زمین نکلتی جا رہی تھی۔۔۔پہلی بار وجدان ورک کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔۔

حقیقت اس کی سوچ سے کہیں زیادہ زہریلی اور جان لیوا تھی۔۔۔

اس کے صبر کا باندھ تو اس وقت ٹوٹا تھا جب براق نے اسے بتایا کہ اس کی ماں نے کیسے فجر کی عزت کو پامال کرنے کے لیے اس کے گلے میں کیمرے والا لاکٹ ڈال دیا تھا اور بات یہاں پر رُکی نہیں تھی۔۔۔

سیف الرحمان کی بیوی سکینہ کو اپنے ساتھ ملوث کر کے فجر کی عزت کو پامال کرنے کے لیے اس نے کون کون سا حربہ نہیں آزمایا تھا یہ بات چوہدری وجدان ورک پر بجلی کے قہر کی طرح گری تھی۔۔۔وہ لڑکھڑا کر اپنی جگہ سے گرنے لگا تھا کہ براق نے آگے بڑھ کر اس کو تھامنا چاہا تھا مگر چوہدری وجدان ورک نے اپنا بھاری ہاتھ ہوا میں اُٹھاتے ہوئے اسے روک دیا تھا اور بامشکل پاس پڑے ہوئے صوفے کا سہارا لیتے ہوئے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

بولتے جاؤ براق رکو مت!!

مجھے رحم کی نظروں سے مت دیکھو، مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ میں سچائی کو برداشت بھی کر سکتا ہوں اور وقت آنے پر اپنوں کے خلاف کھڑا بھی ہو سکتا ہوں!!

اور مجھے یہ بات بتاتے ہوئے آپ سے بھی کہیں زیادہ شرمندگی ہو رہی ہے کہ فجر پر گندی نظر رکھنے والا کوئی اور نہیں میرا اپنا باپ تھا اس رات اگر میں فجر کو کڈنیپ نہیں کرواتا تو فجر بہرام کے ہتھے چڑھ جاتی تھی جو اپنے دل میں ناپاک ارادے لیے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔۔

وجدان نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر ایک درد بھرا سانس لیا تھا اور کہا۔۔۔

براق بولتے جاؤ رکو مت۔۔۔

ایک حقیقت اور ہے جس کا تعلق آپ سے ہے۔۔۔

ہمم کہو جو باقی رہ گیا ہے وہ بھی بتا دو۔۔۔

وجدان نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

منت بھابھی کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔یہ بات میں جانتا ہوں۔۔۔

تم کیسے جانتے ہو؟؟؟

وجدان کی بھاری آواز روم میں اُبھری تھی۔۔۔

وجدان نے حیران نظروں سے براق کی جانب دیکھا تھا کیونکہ یہ بات گھر کے لوگوں کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا اور گھر کے لوگوں میں صرف بزرگ حضرات تھے یہ بات تو گھر کی نیو جنریشن بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

آپ کو سن کر دُکھ ہو گا منت بھابھی کو بچپن میں گرانے والی کوئی اور نہیں آپ کی والدہ تھی۔۔۔۔

یہ بات تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟؟؟

آپ کی والدہ نے خود بہرام پاشاہ سے فون پر یہ بات کی تھی اور یہ ساری بات کی گواہ میری والدہ ہیں۔۔۔

مگر زینت آنٹی تو اب اس دنیا میں نہیں تمہیں کیا ہواؤں میں پتہ چلا؟؟

یہ چوہدری وجدان ورک کے اندر کا بیٹا تھا جو اتنا کچھ سننے کے باوجود بھی آس لگائے ہوئے تھا کہ شاید کوئی ایسے ہی کڑی ہاتھ لگے جس سے اس کی ماں پر لگے سب الزام مٹ جائیں اور یہ سب باتیں جھوٹی ثابت ہو جائیں۔۔۔۔

میری ماما زندہ ہیں اور اُنہوں نے ہی مجھے سب کچھ بتایا ہے۔۔۔

وجدان نے بے یقینی سے براق کی جانب دیکھا۔۔۔

سچ کہہ رہا ہوں ماما زندہ ہیں۔۔۔

اور ماما کو موت کے منہ میں دھکیلنے والا کوئی اور نہیں بد قسمتی سے میرا اپنا باپ ہے کیونکہ جب ماما ساری حقیقت جان گئی تھیں تو اُن کو موت کے منہ میں دھکیل دیا گیا۔۔۔

براق نے ساری حقیقت سے وجدان کو آگاہ کیا کہ کیسے اس کی ماں کو خود موت کے منہ میں دھکیل کر افواہ پھیلا دی گئی کہ وہ مر چکی ہے۔۔۔

کیسے اس کی ماں کو اتنے سالوں تک زندہ رکھا۔۔ مگر زندہ لاش بنا کر۔۔۔ کیسے اکیلے گزارا براق نے یہ سارا وقت شروع سے اینڈ تک براق بتاتا چلا گیا تھا۔۔۔

وجدان ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا حقیقت اس کی سوچ سے کہیں زیادہ کڑوی اور زہریلی تھی۔۔۔

کیا فجر حقیقت جانتی ہے؟؟

جی۔۔۔۔

اب وجدان کو سمجھ میں آیا کہ فجر اس دن کیوں خاموش تھی۔۔۔

کیوں فجر نے براق کی حقیقت اسے نہیں بتائی۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا کہ فجر نے حقیقت اس لیے چھپائی اگر حقیقت سے پردہ اُٹھتا تو سب سے پہلے اس کی ماں کی حقیقت سامنے آجاتی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے ہی بھائی کو تکلیف سے بچا رہی تھی۔۔۔اسے رشک آیا تھا فجر پر، کہ وہ اس کی بہن ہے۔۔۔جس نے اتنا کچھ سہا مگر اس کے بھائی کو اس تکلیف سے نہ گزرنا پڑے اس نے اپنے لب سی لیے تھے۔۔۔۔

وجدان نے بھاری ہاتھ سے اپنے دل کو مسئلہ تھا۔۔۔۔

براق سب کچھ چھوڑو صرف مجھے یہ بتاؤ کہ فجر کہاں ہے ؟؟

کیسا پیارا بھائی تھا۔۔۔

اسے اس وقت صرف اپنی بہن کی فکر تھی۔۔۔

آپ فجر کے لیے پریشان نہ ہوں!!

فجر کو میں ہر قیمت، ہر صورت ڈھونڈ لوں گا، فجر بہرام کے پاس ہے۔۔۔

براق اپنے والد کو بابا کہنا گوارا نہیں کر رہا تھا اسے شرم محسوس ہو رہی تھی اس شخص کو اپنا باپ کہتے ہوئے وہ نام لے کر ہی مخاطب ہو رہا تھا۔۔۔

پلیز مجھے جانے دیں میں فجر کو ڈھونڈ کر آپ سے ملوادوں گا۔۔۔۔

نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ فجر کو ہم مل کر ڈھونڈیں گے۔۔۔

وجدان اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہوا تھا اس کی ماں کی حقیقت نے وجدان کے لہجے تک کو توڑ کر رکھ دیا تھا کیسی ماں تھی اتنے اچھے بیٹے کی ایسی ماں خدا کسی کو نہ دے۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔

براق نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کوئی ایپ اوپن کی تھی۔۔۔

ایپ سے اس نے فجر کو ٹریس کرنا شروع کیا تھا وجدان پاس کھڑے ہو کر بہت غور سے سب عمل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

براق تم نے فجر کے اندر ٹریسنگ چپ لگائی ہے؟؟

جی کیونکہ میں بخوبی جانتا تھا کہ اس شخص کے ارادے کس قدر خطرناک ہیں۔۔۔فجر کسی بھی وقت کسی بھی مصیبت میں پھنس سکتی ہے، یہ آنے والے وقت میں اسے کسی مصیبت سے بچانے کے لیے میں نے چپ لگائی تھی اور آج میں اپنے اس کیے پر بہت پراؤڈ فیل کر رہا ہوں۔۔۔

اور میں پراؤڈ فیل کر رہا ہوں اس بات پر کہ تم فجر کے شوہر ہو۔۔۔

وجدان نے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔

تم میری بہن کی حفاظت کے لیے خود بُرے بن گئے۔۔۔دور رہ کر تم نے میری بہن کی حفاظت کی اور ایک میں تھا جو گھر میں رہ کر نہ اپنی بہن کی حفاظت کر سکا۔۔۔

نہ بہن کی حفاظت کر سکا۔۔۔نہ اپنی بیوی کی حفاظت کر سکا۔۔۔نہ ہی اپنی ماں کے ارادوں کو سمجھ سکا کس قدر بے وقوف ہوں میں۔۔۔

وجدان ورک کے ٹوٹے ہوئے لہجے کو سن کر براق کو بہت بُرا فیل ہو رہا تھا اس نے وجدان کو بھائیوں کے جیسے گلے لگاتے ہوئے پیٹھ سہلائی تھی۔۔۔براق جانتا تھا کہ اس وقت وجدان بہت تکلیف میں ہے جس کو وہ چہرے سے محسوس نہیں کروا رہا۔۔۔مگر اس کے اندر کا وجدان درد سے تڑپ رہا ہے۔۔۔۔۔

جب دھوکہ دینے والے اپنے ہوں تو سب عقلمندی دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔۔

اس وقت ہم دونوں ایک ہی درد سے گزر رہے ہیں۔۔۔۔

اگر آپ کو دھوکہ آپ کی ماں نے دیا ہے تو بد قسمتی سے مجھے دھوکہ دینے والا میرا باپ ہے میرے لیے بھی کوئی قابلِ فخر بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔

تم مجھے بتاؤ کیا کرنا ہے میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔

براق میری بہن کو کچھ نہیں ہونا چاہیے جو کچھ عافیہ چچی کے ساتھ ہوا وہ میری بہن کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔اگر میری بہن کی عزت پر آنچ آئی تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا۔۔۔۔

چوہدری وجدان ورک جیتے جی مر جائے گا۔۔۔یہ سوچ کر کہ وہ اپنی بہن کی عزت کی حفاظت نہ کر سکا۔۔۔۔

پہلی بار زندگی میں وجدان نے کسی کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے وہ براق نے دونوں ہاتھ تھام کر نیچے کرتے ہوئے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔

وجدان بھائی پلیز!!

آپ مجھے اذلان کی طرح سمجھیں کیا میری جگہ اذلان ہوتا تو آپ یوں ہاتھ جوڑتے فجر کے لیے؟؟

میں بھی پریشان ہوں مگر ایک حد تک فجر اپنا دفاع کر سکتی ہے۔۔۔

آئی سی ایس مارخور کمانڈر کی بیوی ہے۔۔۔تو اس قابل تو اس کو میں نے بنایا ہو گا نا کہ وہ مشکل وقت میں اپنی حفاظت کر سکے!!

براق کی اس بات نے وجدان کے اندر جان ڈال دی تھی اس نے متلاشی نظروں سے براق کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مطلب کہ تم میں نے اسے ٹریننگ دی ہے؟؟

وہ چوہدری وجدان تھا جو ایک بات میں بات کا مفہوم سمجھ جانے کی عقلمندی رکھتا تھا۔۔۔

جی اگر صاف لفظوں میں بتاؤں تو فجر اِس وقت کسی کمانڈو سے کم نہیں۔۔۔ جتنی ٹف ٹریننگ اس کو میں نے دی ہے وہ اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔۔۔

آپ بے فکر رہیں اور بہت جلد ہم اس تک پہنچ جائیں گے۔۔۔

براق نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی بخش انداز سے کہا تھا۔۔

وجدان نے سکون کا سانس لیا کہ فجر اپنی حفاظت کر سکتی ہے جبکہ براق نے گہری سانس بھرتے ہوئے سوچا تھا کہ فجر ہر مشکل سے لڑ سکتی ہے سوائے ایک کے۔۔۔

فجر پریشان مت ہونا میں بہت جلد تم تک پہنچ جاؤں گا۔۔۔

تم گھبرانا نہیں براق جانتا تھا کہ فجر کی صرف ایک کمزوری ہے وہ ہے اندھیرا جس کو وہ چاہ کر بھی اس کے اندر سے نکال نہیں سکا تھا۔۔۔

فجر اگر کہیں کمزور پڑ سکتی تھی تو وہ اندھیرا تھا۔۔۔اس سچویشن کو وہ ہینڈل نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس سے پہلے اسے اس تک پہنچنا تھا وہ سوچتے ہوئے واپس موبائل پر ایپ کھولتے ہوئے فجر کو ٹریس کرنے لگا تھا دونوں کی زندگی کا اس وقت ایک ہی مقصد تھا فجر کو ڈھونڈنا۔۔۔

••••••••••••••••••••

چھوڑو مجھے چھوڑو!!

میں تمہارا منہ نوچ لوں گی۔۔۔

فجر کو بہرام کے آدمیوں نے کڈنیپ کیا تھا۔۔ مگر فجر نے گاڑی میں بیٹھے ہوئے پتہ نہیں اس کے کتنے بندوں کے چہروں کو زخمی کر دیا تھا۔۔۔

جس کو وہ نازک سی لڑکی سمجھ کر کڈنیپ کر کے لے جا رہے تھے وہ تو سب کو ناکوں چنے چبوا رہی تھی۔۔۔ دو لوگوں کے ناک تو بُری طرح سے توڑ چکی تھی۔۔۔

دیکھنے میں نازک سا ہاتھ جب ان کے ناک پر پڑا تو قسم سے مردانہ لگ رہا تھا۔۔۔

فجر کی نظر کے سامنے اب بھی براق کی وہ حالت تھی اس کے سر سے بہت خون بہہ رہا تھا۔۔ وہ بے ہوش ہو رہا تھا مگر تب بھی وہ اس کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔ کتنی تڑپ تھی براق کی آنکھوں میں۔۔۔ یاد کر کے فجر کا دل درد سے بند ہو رہا تھا۔۔۔

لڑکی آرام سے بیٹھی رہو ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا؟؟

سامنے بیٹھے ہوئے لمبے چوڑے آدمی کے منہ کے اوپر اسی کی بندوق کھینچ کر مارتے ہوئے ایک اور کو زخمی کر چکی تھی۔۔۔ان بیچاروں کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے ایک تو وہ اس لڑکی کی جان نہیں لے سکتے تھے۔۔۔کیونکہ بہرام نے کہا تھا اسے زندہ سلامت لے کر آئیں۔۔۔مگر گاڑی میں اس نے سب کے نقشے بدل دیے تھے۔۔۔

وہ دعائیں کر رہے تھے کہ جلد از جلد اس کو لے کر بہرام کی پرانی فیکٹری تک پہنچ جائیں۔۔۔ورنہ یہ لڑکی تو پتہ نہیں ان کا کیا حشر کرنے والی تھی۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے سفر پورا ہوا اور بہرام کی پرانی بوسیدہ فیکٹری میں گاڑی داخل ہو چکی تھی۔۔۔۔

یہ بہت بڑی فیکٹری تھی جو کہ شاید کافی دیر سے بند تھی یہاں پر کوئی ورکر وغیرہ نظر نہیں آرہے تھے سوائے باہر کھڑے دو گارڈز کے۔۔۔۔

گاڑی جیسے ہی فیکٹری کے اندر داخل ہوئی تھی اسے سامنے ہی کھڑا ہوا بہرام انکل نظر آیا وہ سمجھ چکی تھی کہ اسے کڈنیپ کروانے والا کوئی اور نہیں بہرام ہے اسے براق کی سب باتیں یاد آنے لگی تھیں۔۔۔

اُس نے کہا تھا فجر تمہیں اپنی عزت کی حفاظت کرنی ہے میرے لیے۔۔۔اسے براق کی آنکھوں میں وہ تڑپ یاد آئی تھی جو اس کی عزت کو بچانے کے لیے اس کی آنکھوں میں تھی۔۔۔

فجر کو براق سے پیار کا احساس ہونے لگا تھا۔۔۔اسے براق کے پیار پر یقین ہو چکا تھا کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔اس وقت اسے خود کو بچانا تھا۔۔۔

ہر لڑکی کو اپنی عزت بہت عزیز ہوتی ہے مگر اسے اس وقت اپنے لیے نہیں براق کے لیے خود کی حفاظت کرنی تھی۔۔۔جو بے ہوشی میں جانے سے پہلے پل پل مر رہا تھا اس فکر میں کہ کہیں اس کی بیوی اس درندے کے ہاتھ نہ لگ جائے۔۔۔

وہ درندہ فیکٹری کے اندرونی مین گیٹ پر کھڑا شیطانی مسکراہٹ سجائے گاڑی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

فجر کو جیسے ہی گاڑی سے اُتارا فجر بہرام کے آدمیوں کو دھکا مارتے ہوئے گرا چکی تھی۔۔۔

وہ بڑی سپیڈ کے ساتھ بھاگتی ہوئی باہر والے مین گیٹ کی جانب گئی تھی یہ سب کچھ وہاں کھڑے ہوئے لوگوں کے لیے غیر متوقع تھا۔۔۔

پکڑو اسے یہ بھاگ نہ پائے---

بہرام چیخا تھا----بہرام کے آدمی کتوں کی طرح اس کے پیچھے لپکے تھے--باہر کھڑے ہوئے گارڈز نے فوراً دروازے بند کر دیے---نہ چاہتے ہوئے بھی فجر اپنی جان بچانے کی خاطر فیکٹری کے اندرونی جانب بھاگی تھی---

مگر ایک بات تھی کہ بہرام کے آدمیوں سے کہیں زیادہ تیز سپیڈ میں وہ بھاگ رہی تھی---

وہ سانڈ کی اولادیں تو اس سے کافی دوری پر تھے بہرام مسلسل ان پر چیختا ہوا خود بھی پیچھے بھاگ رہا تھا-----

بھاگتے ہوئے فجر کے لب مسکرا رہے تھے یہ سوچ کر کہ اس کے براق نے جو سے ٹریننگ دی تھی---مطلب کہ اس دن کے لیے تیار کیا تھا--اس وقت اگر براق اس کے سامنے ہوتا تو وہ اس کے گلے لگ جاتی---پیار سے اس کے ہونٹوں کو چوم لیتی------

اسے بہت اچھا لگ رہا تھا کہ بہرام کے گینڈے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے پھولی ہوئی سانس لیے گالیاں کھا رہے تھے اور ایک دو تو بھاگتے ہوئے بیچ میں گر گئے تھے---

جن کو بھاگتے ہوئے بہرام ٹانگوں اور گھونسوں سے مار رہا تھا--

گدھے کی اولاد تم لوگوں سے ایک لڑکی نہیں سنبھالی جارہی۔۔۔

سر پلیز اس کو لڑکی مت کہو!!

یہ تو چلتا پھرتا عذاب ہے سارے راستے مار مار کر ہمارے نقشے بگاڑ دیے اور اب گاڑی سے اُترتے ہی طوفان بن گئی ہے۔۔۔

جن کو بہرام سے مار پڑ رہی تھی بیچارے ہاتھ جوڑے اپنا درد بیان کر رہے تھے جب کہ فجر پھرتی کے ساتھ سیڑھیوں کو پھلانگتی ہوئی اوپر والی منزل پر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو وہ چونٹی کی جتنی لڑکی تم لوگوں اسے سنبھالی نہیں جارہی اور تم لوگ مجھے یہ بکواس دلیل دے رہے ہو اپنی لاشیں دیکھو۔۔۔ کھا کھا کر سانڈ بن چکے ہو۔۔۔

اس چٹکی بھر کی لڑکی کو دیکھو۔۔۔

چُلو بھر پانی میں ڈوب مرو بے غیرت دفع ہو جاؤ!!

اس کو پکڑو!!

بہرام اپنے دونوں بندوں کو دھکا دے کر سیڑھیوں کی طرف دھکیلتے ہوئے چلایا تھا۔۔وہ بیچارے مار کھانے کے بعد پھر سے فجر کے پیچھے بھاگ کر سیڑھیاں چڑھتے جا رہے تھے۔۔۔بہرام خود بھی اوپر کی منزل کی جانب بھاگتا ہوا چڑھ رہا تھا۔۔۔۔

....

یس یس چلیں وجدان بھائی ٹریس ہو گیا ہے فجر ہم سے چار گھنٹوں کی دوری پر ہے۔۔۔

ہمیں ابھی نکلنا ہے۔۔۔

پریشان مت ہوں وجدان بھائی جہاں تک میرا خیال ہے ٹریسنگ یہی بتا رہی ہے کہ فجر ان کے ہاتھ نہیں لگ رہی کیونکہ جس سپیڈ سے اس کی لوکیشن چینج ہو رہی ہے لگتا ہے کہ آپ کی بہن ان کے لیے کڑا امتحان بنی ہوئی ہے۔۔۔

براق کے لب ہلکے سے مسکرائے تھے۔۔۔وجدان کو بھی تھوڑا سکون ہوا تھا یہ جان کر کہ اس کی نازک سی بہن اپنی حفاظت کر رہی ہے۔۔۔

وہ دونوں تیزی سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ساری ٹیم کے ساتھ روانہ ہو چکے تھے۔۔۔۔

کب سے گاڑی میں بیٹھے ہوئے وجدان کا فون بج رہا تھا مگر وہ فون کو اُٹھا نہیں رہا تھا۔۔

وجدان بھائی کس کا فون ہے کیوں نہیں اُٹھا رہے ؟؟

براق نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

منت کا فون ہے وہ پوچھے گی کہ میں کہاں ہوں۔۔۔

سچ بتا نہیں سکتا اور جھوٹ بھولنا نہیں چاہتا۔۔اس لیے فون نہیں اُٹھا رہا۔۔۔

گہری سانس لیتے ہوئے وجدان نے کہا۔۔۔

مگر اس طرح تو وہ پریشان ہو جائیں گی۔۔۔

براق نے گاڑی چلاتے ہوئے اسٹیئرنگ پر نظریں جمائے ہوئے کہا تھا۔۔

جانتا ہوں کہ وہ بہت پریشان ہو گی اور جب تک میرا فون نہیں سن لے گی نہ وہ سوئے گی اور نہ چین سے بیٹھے گی۔۔۔

مگر اس کے باوجود بھی ایسے فون نہیں کر سکتا کیونکہ فون کروں گا تو میری آواز سے سمجھ جائے گی کہ میں پریشان ہوں۔۔۔۔

ایک کام کرتا ہوں ٹیکسٹ چھوڑ دیتا ہوں اسے تھوڑی تسلی مل جائے گی۔۔۔

وجدان نے سوچتے ہوئے منت کے نمبر پر ٹیکسٹ میسج چھوڑا تھا۔۔۔

منت ایزی ہو کر سو جاؤ میں اس وقت ایک ضروری میٹنگ میں ہوں بات نہیں کر سکتا ایزی ہو کر سو جاؤ۔۔۔ فری ہو کر بات کرتا ہوں۔۔۔

یہ میسج اس نے بھیج تو دیا تھا مگر جانتا تھا کہ اس کا یار اس میسج کو پڑھ کر کبھی بھی سوئے گا نہیں کیونکہ اسے عادت نہیں تھی کہ اس کا فون آئے اور وجدان نا سنے ایسا کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔ پھر چاہے وہ جس بھی سچویشن میں بیٹھا ہو۔۔۔۔

گہری سانس لیتے ہوئے اس نے فون بند کرتے ہوئے براق سے پوچھا تھا کہ:

کتنا سفر باقی رہ گیا ہے؟؟

براق اس کی پریشانی کو سمجھ رہا تھا مگر کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔

بھائی ابھی دو گھنٹے لگ جائیں گے۔۔۔

سپیڈ اور بڑھا دو ذرا۔۔

حالانکہ گاڑی پہلے ہی ہوا سے باتیں کرتے ہوئے جا رہی تھی مگر وجدان کے کہنے کی دیر تھی کہ براق سپیڈ بڑھا چکا تھا۔۔۔۔

ازلان مجھ سے دور ہو کر لیٹو!!

زمل کھسک کر ازلان کے حصار سے دور ہو کر بیڈ کے کنارے پر جا لیٹی تھی۔۔

کیوں دور ہو کر کیوں لیٹوں؟؟

کیا مجھ سے بدبو آتی ہے۔۔یا میں سوتے ہوئے تمہیں ٹانگیں مارتا ہوں۔۔یا بات کرتے ہوئے میرے منہ سے بدبو آتی ہے۔۔۔

ازلان کھسک کر اس کے قریب ہوتے ہوئے نرمی سے گھسیٹ کر اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔۔۔۔

اونہوں۔۔۔۔

ازلان پلیز مت تنگ کرو سونے دو مجھے۔۔۔

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

حد ہے یار زمل آج ہمیں یہاں پر آئے ہوئے ایک مہینہ ہونے والا ہے اور تم نے قسم کھار کھی ہے کہ مجھے اپنے قریب نہیں آنے دوں گی۔۔۔

کیوں کر رہی ہو یار ایسے۔۔۔پاس ہو کر بھی اتنا تڑپا رہی ہو؟؟

ازلان پچھلے ایک مہینے سے صبر کیے ہوئے تھا آج اس کے صبر کا باندھ ٹوٹا تو وہ ناراض ہو کر زمل سے دور ہوتا ہوا اُٹھ کر بیڈ سے نیچے اُتر گیا۔۔۔وہ روم میں رکھے ہوئے صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔

ازلان اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے؟؟

زمل کو ازلان کا یوں ناراض ہو کر دور جانا تڑپا گیا تھا۔۔۔وہ بیڈ سے اُتر کر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔جو ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھے ہوئے سیدھا لیٹا تھا۔۔۔۔

میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔بالکل بھی ناراض نہیں ہوں اور میں ناراض ہونے والا ہوتا کون ہوں۔۔۔ناراض وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی کوئی اہمیت ہوتی ہے۔۔۔جن کے ناراض ہونے سے کوئی فرق پڑتا ہو اور یہاں میرے ناراض ہونے سے یا خوش ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اذلان غصے سے بولتے ہوئے واپس ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔

پلیز اذلان ایسا تو مت بولیں۔۔۔

زمل منمناتے ہوئے بول صوفے پر اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔بیٹھنے کی جگہ ناکافی ہونے کی وجہ سے وہ بامشکل بیٹھی تھی۔۔۔نرمی سے اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے دونوں کان پکڑ کر رو دینے والی شکل بنائے ہوئے تھی۔۔۔

اب یہ کیا ہے ؟؟

اذلان نے نرمی سے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیے تھے۔۔۔

سوری بول رہی ہوں !!

کس لیے ؟؟

آپ کو ناراض کر دیا اس لیے !!

شوہر کو ناراض کرنے کے بعد سوری کرنے کا انداز یہ نہیں ہوتا!!

یہی ہوتا ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ نہیں ہو سکتا۔۔

لیکن کیوں؟؟؟
سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے با مشکل بیٹھی ہوئی زمل کو اذلان نے گڑیا کی طرح تھوڑا سا اوپر اُٹھاتے ہوئے اپنے اوپر بٹھالیا تھا۔۔اب وہ پاؤں لٹکائے ہوئے اذلان کی تھائیز پر بیٹھی تھی۔۔۔

وہ شرم سے بلش کرتے ہوئے کسک کر نیچے ہونے لگی تھی کہ اذلان نے اس کے پیٹ پر بازوؤں کا حصار بناتے ہوئے آنکھیں دکھائی۔۔۔۔

آرام سے بیٹھی رہو اگر ذرا سا بھی ہلی تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔اگر شوہر ہونے کا پورا حق ادا نہ کیا تو پھر کہنا۔۔۔

تمہارا شوہر ہوں یار کوئی ایک نہیں دو بار نکاح کر کے بنا ہوں۔۔۔ پھر بھی تم نے ہر وقت تڑپانے کا عہد لے رکھا ہے۔۔۔

اذلان کی سرد آواز کو سن کر وہ اپنی جگہ پر خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھ گئی۔۔۔

یہ بتاؤ کہ ہمارے بیچ میں یہ کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔ مطلب کہ رومینس کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔

ذرا اچھا سا لاجک دینا تاکہ میں سمجھ جاؤں۔۔۔

اس کے پیٹ پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں کیسے بتاؤں؟؟

مجھے ابھی یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا۔۔۔

رو دینے والی شکل بناتی ہوں بولی تھی۔۔۔ اسے اذلان کی بے قراریاں اور باتوں کے مفہوم بخوبی سمجھ آ رہے تھے مگر پریگننسی کی وجہ سے رومینس کرنے کا اس کا دل نہیں چاہتا تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اذلان کو قریب نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔۔

میری جان قریب آؤ گی یا آنے دو گی تو دل کرے گا نا۔۔ مگر تم نے تو پچھلے ایک مہینے سے مجھے اچھوت کی بیماری کی طرح خود سے دور رکھا ہوا ہے۔۔۔۔

ہر روز یہ سوچ کر صبر کر جاتا ہوں شاید تم خود سے ہی میرے بارے میں سوچ لو خود ہی تمہیں احساس ہو جائے کہ شوہر ہوں تمہارا۔۔۔پیار کرتا ہوں۔۔۔اتنے قریب ہو کر تم سے دور رہنا میرے لیے آسان بات نہیں ہے۔۔۔

مت کرو یار ایسے کیا باقی کے آٹھ مہینے اسی طرح سے گزریں گے اسی طرح سے ہر رات مجھے تمہاری قربت کے لیے تڑپتے ہوئے گزارنا پڑے گی۔۔۔۔ایک کام کرتا ہوں میں دوسرے روم میں شفٹ ہو جاتا ہوں کیونکہ تمہارے قریب رہ کر یہ سب کرنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔۔

میں تمہیں بالکل فورس نہیں کروں گا کیونکہ میں جبر کا قائل نہیں ہوں۔۔۔

نرمی سے اسے اپنے تھائیز سے اُتارتے ہوئے اُٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

بنا زمل کے رو دینے والے چہرے کو دیکھے چپل پہنتا ہوا روم سے باہر نکل گیا زمل آوازیں دیتی رہ گئی تھی مگر وہ پلٹ کر نہیں آیا۔۔۔

اذلان کے یوں ناراض ہو کر جانے پر زمل تڑپ سی گئی تھی۔۔۔یہ سچ تھا کہ وہ پچھلے ایک مہینے سے صبر ہی تو کر رہا تھا۔۔۔زمل کو اس بات کا احساس تھا۔۔۔گالوں پر آئے ہوئے آنسو بچوں کی طرح رگڑ کر صاف کرتے ہوئے اذلان کو منانے کی ترکیب سوچنے کے لیے وہیں صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

....

مجھے نہیں پتہ جیسے مرضی کرو!!

مگر مجھے ٹریس کر کے دو میں نے جواب نہ میں سننے کے لیے تمہیں فون نہیں کیا۔۔۔

براق چیختے ہوئے بولا تھا۔۔۔

مگر سر چِپ ایکٹو ہی نہیں ہو رہی!!

جہاں تک میری نالج ہے آپ کی وائف کسی بیسمنٹ نما جگہ پر ہے۔۔۔

اسی لیے ہم ان کی لوکیشن ٹریس نہیں کر پا رہے۔۔۔

براق اپنے کسی بندے پر بُری طرح سے چلا رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا مجھے نہیں پتہ جیسے مرضی کرو مگر مجھے لوکیشن ٹریس کر کے دو۔۔۔

براق نے بُری طرح سے اپنا ہاتھ گاڑی کے بونٹ پر مارا تھا۔۔۔

جی سر میں پھر سے کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

کوشش نہیں۔۔۔

مجھے لوکیشن ٹریس کر کے دو ورنہ میں بہت بُرا پیش آؤں گا۔۔

وہ بُری چلاتے ہوئے فون بند کر چکا تھا۔۔۔

اس نے مقابل کی بات تک سننا گوارا نہیں کیا تھا۔۔وہ اس وقت شدید پریشانی کے عالم میں کھڑا تھا۔۔

اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بُری طرح سے متاثر ہو چکی تھی فجر کا خیال اس کا سینہ چیر رہا تھا۔۔وہ ہر گزرتے پل کے ساتھ خود کو مرتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

دوسری طرف کچھ دوری پر سڑک پر اِدھر سے اُدھر جاتے ہوئے وجدان کی حالت بھی یہی تھی۔۔۔وہ بھی مسلسل فون پر کسی نہ کسی سے رابطے میں تھا۔۔وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا اپنی بہن

کو ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔اس نے فجر کو ڈھونڈنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا تھا۔۔۔مگر ابھی تک کوئی بھی سراغ نہیں مل رہا تھا کہ فجر کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔۔۔

اس دن ہاسپٹل سے نکلنے کے بعد جب وہ فجر کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔مگر اچانک سے فجر کی لوکیشن کے سگنل آنا بند ہو گئے۔۔۔۔۔۔
صرف 15 منٹ سے 20 منٹ کی دوری رہ گئی تھی جہاں کی لوکیشن کو ٹریس کرتے ہوئے وہ تقریباً پہنچ چکے تھے۔۔۔۔
اس دن سے لے کر آج تک تقریباً دس دن ہونے والے تھے اور فجر کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا وجدان اور براق پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہے تھے، ہر طریقہ آزما رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

براق بہرام سے رابطہ کرنا چاہتا تھا تا کہ اسے ٹریس کرتے ہوئے وہ فجر تک پہنچ سکے۔۔۔مگر بہرام اس کی سوچ سے کہیں زیادہ چالاک تھا، جو جانتا تھا کہ اگر فون اُٹھایا تو کال ٹریس ہو جائے گی۔۔۔۔

شیطانی دماغ کو چلاتے ہوئے وہ اپنا فون تک بند کر چکا تھا۔۔۔بہرام نے اپنی جانب آنے والے ہر راستے کو بند کر دیا تھا ایسے میں فجر کو ڈھونڈنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف وجدان کو گھر سے آتی ہوئی کالز نے پریشان کر رکھا تھا۔۔وہ چاہ کر بھی فجر کے بارے میں فلحال کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔اب تو وجدان گھر سے آئی ہوئی کالز کو اٹینڈ کرنا چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

بہرام اگر چالاک تھا تو اس کے مقابل جو دونوں شیر تھے وہ بھی عقلمند اور ذہین تھے۔۔جانتے تھے کہ وہ یہ سب کچھ فجر کو نقصان پہنچانے کے لیے کر رہا ہے۔۔۔۔

وجدان اور براق نے پلان بنایا تھا جب تک فجر تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے تب تک بہرام کا دھیان بٹانا ضروری تھا۔۔۔

دھیان بٹانے کے لیے بہرام کے کالے دھندے کو بُری طرح سے نقصان پہنچاتے جا رہے تھے۔۔۔ہر انسان کی کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہے بہرام کی کمزوری تھی اس کے کالے دھندے جو اس کو بہت عزیز تھے۔۔۔

ایک کے بعد ایک ہوتے نقصان سے بہرام پاگل ہو رہا تھا۔۔ان دس دنوں میں بہرام کا کاروبار بُری طرح سے متاثر ہوا تھا۔۔

ایک فیکٹری میں آگ لگی تو دوسری فیکٹری کے مزدور کام چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔۔۔

کہیں بحری جہاز میں آتا ہوا اسمگلنگ کا سامان پولیس کے ہتھے چڑھ گیا تو کہیں اس کے اپنے پارٹنر ہی اس کے خلاف ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

بہرام تو جیسے اپنا دماغی توازن کھو چکا تھا اوپر سے جو فجر نے اس کی حالت کی تھی اس کے چہرے کی کھرونچیں ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی تھیں۔۔۔

اس دن اگر فجر کا پاؤں کیچڑ والی ٹائل سے نہ پھسلتا تو فجر کبھی ان کے ہاتھ نہیں لگ سکتی تھی۔۔۔فجر بُری طرح سے جب پھسلی تو سیڑھیوں سے گرتی چلی گئی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے اسے کافی چوٹ لگ گئی اور وہ بہرام کے آدمیوں کے ہاتھ لگ گئی تھی۔۔۔

بہرام جو شیطانی نیت لیے ہوئے سالوں سے گھوم رہا تھا۔۔اس شیطانی نیت کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا فجر نے پوری طرح سے اس کے چہرے پر ناخن مارتے ہوئے اسے زخمی کر دیا تھا۔۔۔۔

براق نے سچ میں ایک ڈری سہمی لڑکی کو بہادر شیرنی بنا دیا تھا۔۔۔فجر کے اندر اتنی ساری خاصیت موجود تھی، یہ تو فجر کو خود اس دن پتہ چل رہا تھا۔۔۔وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ براق کی شکر گزار تھی، جس نے اسے اس قابل بنایا کہ وہ اپنی حفاظت کر سکے۔۔۔

فجر کے ناخن کافی لمبے اور شارپ تھے۔۔۔فجر کے ناخنوں نے بہرام کے چہرے پر گہرے زخم چھوڑے تھے۔۔۔۔

شاید وہ اپنی شیطانی ذہنیت کے لیے زخموں کی پرواہ نہ کرتا۔۔۔اور اپنے گندے ارادوں کو ضرور پورا کرتا۔۔ مگر فجر کا ناخن اس کی آنکھ میں چُب چکا تھا۔۔۔جس سے اسے شدید تکلیف ہوئی اور اسے دکھائی دینا بند ہو گیا تھا۔۔۔

وہ درد سے تڑپتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ مگر ساتھ ہی اس نے اپنے بندوں کو یہ حکم جاری کیا تھا کہ فجر کو بیس منٹ میں بند کر دو۔۔۔

یہ کہیں بھاگ نہ سکے--- فجر بہت جھٹپٹائی تھی-- مگر اس کے پاؤں میں جو چوٹ لگی تھی اس کی وجہ سے وہ بھاگ نہیں پا رہی تھی---

وہ بہت چیخی اسے بیسمنٹ میں بند نہ کیا جائے---اس کے چیخنے سے بہرام کے ہاتھ اس کی کمزوری بھی لگ چکی تھی وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ لڑکی جو کسی چیز سے نہیں ڈر رہی، جو بھاگ بھاگ کر ان کے ناک میں دم کر چکی ہے------

اس کے بندوں کے ناک توڑ چکی ہے اب تو بہرام کی شکل کا اس نے نقشہ بگاڑ دیا تھا---

اس کی آنکھ تک پھوڑ ڈالی تھی مطلب اس کی کمزوری ایک ہے اور وہ کمزوری ہے اندھیرا----

مجھے بیسمنٹ میں بند مت کرو---

وہ چلاتی رہ گئی تھی مگر اس کی کسی نے نہ سنی تھی---

بہرام اپنی پھوٹی ہوئی آنکھ لے کر اپنا ٹریٹمنٹ کروانے کے لیے اپنی گاڑی میں وہاں سے نکل چکا تھا--- بہرام اپنا ٹریٹمنٹ کروا کر جلد جلد یہاں واپس آنا چاہتا تھا---اسے ہر صورت اپنے دل میں جلتی ہوئی آگ کو بجھانا تھا اسے ہر حساب فجر کے نازک وجود سے لینا تھا---

مگر اس دن کے بعد بہرام کی زندگی میں وجدان اور براق نے قیامت لا رکھی تھی۔۔۔
دونوں شیر فلحال فجر کو ٹریس تو نہیں کر پائے تھے مگر انہوں نے جو بہرام کی حالت کر دی تھی بہرام بہت جلد پوری طرح سے پاگل ہونے والا تھا۔۔۔۔

براق نے اپنے کسی خاص بندے کے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ فجر کی لوکیشن ٹریس کر کے بھیجے جبکہ فجر بیس منٹ میں تھی تو ٹریس کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

....

وہ ڈر سے کانپ رہی تھی.بیسمنٹ میں اتنا اندھیرا تھا ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کتنی دیر وہ دیوار کے ساتھ کھڑی ہوئی دونوں ہاتھ جوڑ کر منہ پر رکھے ہوئے ڈر سے کانپتی رہی تھی کہ اس نے اچانک سے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی تھی۔۔۔

اسے آج یہاں پر قید ہوئے تقریباً دس دن ہو چلے تھے ڈر سے اس کی جان ہر پل،ہر لمحہ نکل رہی تھی۔۔۔ٹانگ میں اتنا شدید درد تھا جو اس سے اُٹھ کر چلا نہیں جاتا تھا۔۔۔ہلکی سی بھی بیسمنٹ میں باہر سے آتی ہوئی آواز کو سن کر وہ گھبرا کر اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑی ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔

ہر لمحہ اسے یہ خوف ستائے رکھتا تھا کہ کب بہرام اپنے گندے ارادوں کو لیے اس تک پہنچ جائے گا ہر لمحہ اسے اپنی عزت کا ڈر لگا رہتا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی اس وقت وہ اس حالت میں نہیں کہ بہرام سے خود کو بچا سکے ایک تو اس کے پاؤں میں چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کی شاید کوئی ہڈی فیکچر ہو چکی تھی دوسرا اس کے بندھے ہوئے ہاتھ پاؤں جس سے وہ بہرام جیسے شیطان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

بہرام کے آدمی صرف کھانے کے وقت اسے بیسمنٹ باہر نکالتے تھے مگر وہ بھی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے۔۔۔

بہرام کے آدمی اس کی آنکھوں پر پٹی لگا کر اس کے آگے کھانا رکھتے تھے کیونکہ بہرام کے گنڈوں کو اپنی جان بہت عزیز تھی۔۔۔اس لڑکی نے اس دن ان کا جو حشر کیا تھا وہ اب تک نہیں بھول سکے تھے۔۔۔اب تک کسی کے ناک پلسٹر لگا تھا تو کسی کے زخموں کے نشان تھے۔۔۔

اپنے بعد جو حشر اپنے باس بہرام پاشا کا انہوں نے دیکھا تھا اس کے بعد تو وہ اپنی جان پر کوئی بھی رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔۔

فجر کو مخصوص ٹائم پر ہی بیسمنٹ سے باہر نکالا جاتا تھا مگر یہ رات کا شاید کوئی تیسرا پہر تھا ایسے میں کسی کے بھاری قدموں کی آہٹ سن کر فجر گھبرا گئی تھی اور قدم بھی بہت محتاط ہو کر اُٹھائے جا رہے تھے۔۔۔

کک۔۔۔کک۔۔۔کون ہے۔۔۔۔

وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی بولی تھی۔۔۔بھاری ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اس کی آواز کو حلق کے اندر ہی روک دیا گیا۔۔۔وہ خوف زدہ ہو کر اپنے چہرے سے اس بھاری ہاتھ کو ہٹانے کے لیے ناخنوں کا استعمال کر رہی تھی۔۔۔ آج قسمت سے اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے تھے۔۔۔وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔وہ کون تھا جو اپنے ناپاک ارادے لے کر آیا تھا۔۔۔ڈر سے کانپتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ بہرام ہے جو اس کی عزت سے کھیل کر اپنے ناپاک ارادوں کو پورا کرنے کے لیے آیا ہے۔۔۔۔پسینے کی بوندیں اس کے ماتھے پر جمع ہونے لگی تھیں۔۔۔۔

اس کے دل میں یہ خوف طاری تھا کہ وہ براق سے کیے وعدے کو نبھا نہیں سکے گی۔۔۔۔

اسے یاد تھا براق کا وہ پریشان کن چہرہ جو بے ہوش ہونے سے پہلے کیسے تڑپ کر اس کی عزت کی حفاظت کرنے کا وعدہ لے رہا تھا۔۔۔ آج اس کی عزت چلی گئی تو وہ اپنی جان دے دے گی سوچتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے۔۔۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے اپنے خیال کو جھٹکتے ہوئے اپنے چہرے پر رکھے بھاری ہاتھ کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے اس ہاتھ پر اس نے محبت سے ہاتھ رکھتے ہوئے تھام لیا تھا۔۔۔۔مقابل نے اپنے مظبوط ہاتھ پر فجر کے ہاتھ کی نرمی کو محسوس کرتے چہرے سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔۔۔

براق!!

جی براق جان!!

اچھا ہوا آپ آ گئے ورنہ اندھیرے سے ڈر ڈر کے میں نے مر جانا تھا!!

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ براق تمہیں مصیبت میں تنہا چھوڑ دے!!

تم نے مجھے کیسے پہچانا؟؟

اس کی پشت پر اپنا چوڑا سینہ رکھے وہ بے قراری سے سخت داڑھی والے گال اس کی مخملی گال سے لگائے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

آپ کی خوشبو سے !!

براق کے مضبوط ہاتھوں کو اپنے مخملی ہاتھوں میں تھامے ہوئے سینے سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔

براق کے مضبوط ہاتھوں کو تھام کر جیسے اسے کنارہ مل گیا تھا جیسے اس کی جان میں جان آگئی تھی۔۔۔۔

اچھا مجھے تو لگا کہ میری جان میری خوشبو بھول گئی ہے۔۔۔

اس کے مخملی گال پر لب رکھتے ہوئے گہرا لمس چھوڑا تھا۔۔۔جس کو آنکھیں بند کر کے پوری شدت سے فجر نے محسوس کیا۔۔۔

آپ کی خوشبو کو کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔آپ کی خوشبو میری سانسوں میں بسی ہے۔۔۔

براق پلیز مجھے یہاں سے لے جائیں مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔

براق کے ہاتھوں کو لبوں سے لگاتے ہوئے وہ سرگوشی میں سسکتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔

ششششش۔۔۔

میرے ہوتے رونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں یہاں سے اپنی رانی کو لینے ہی آیا ہوں۔۔۔
آنسو بہا کر خود کو کمزور مت کرو تم میری طاقت ہو میری بہادر شیرنی۔۔۔۔

اس کا رخ نرمی سے اپنی جانب کرتے ہوئے اس کے پورے چہرے پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے شدت سے طواف کر رہا تھا۔۔۔

فجر نے ذرا سی بھی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے وہ پُر سکون ہو کر اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔

اس کے جنون سے بھرے دہکتے ہوئے لبوں کے گہرے لمس اس کے مخملی چہرے کو جھلسا رہے تھے۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے اس کے شدت سے بھرپور لمسوں کو گہرائی سے اندر اُتارتے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اندھیرا اتنا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔چہرے کو چومتے ہوئے براق کے دہکتے لب اس کی ٹھنڈی پنکھڑیوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔وہ تو جیسے بے تاب تھا اس کی پنکھڑیوں کو لبوں کی قید میں لے جانے کے لیے۔۔۔وہ پوری شدت سے پنکھڑیوں پر جھکا تھا۔۔۔ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھے دوسرا سر کے پیچھے رکھے ہوئے پنکھڑیوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے جا چکا تھا۔۔۔

اس کی باریک ٹھنڈی پنکھڑیوں سے نمی کو بے تابی سے پیتے ہوئے وہ آنکھیں بند کیے کھڑا تھا۔۔۔

اس کی ٹھنڈی پنکھڑیوں کی نمی براق کے اندر کی ہر آگ کو بجھا رہی تھی۔۔۔وہ ہر فکر، ہر غم سے آزاد ہو رہا تھا۔۔۔

اسے ارد گرد کا اس وقت کچھ ہوش نہیں تھا۔۔۔وہ کس مقصد سے یہاں آیا تھا وہ یہ بھی بھول چکا تھا۔۔۔

اس سے صرف یہ یاد تھا کہ اسے اس وقت فجر کے نازک وجود کو محسوس کرنا ہے۔۔۔ جس کے لیے وہ پچھلے دس دنوں سے ہر رات انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔۔۔ پچھلے دس دنوں سے یہ شخص سویا نہیں تھا چند ایک لمحوں کی نیند لیتا اور دیوانوں کی طرح اُٹھ کر بیٹھ جاتا تھا۔۔۔

براق ہمیں یہاں سے جانا ہے۔۔۔

براق کی دیوانگی بھرے لبوں سے آزادی ملتے ہی وہ سرگوشی میں بولی تھی۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ اس کی بھری بھری داڑھی والے گالوں پر رکھتے ہوئے رب کرتے اس کے چہرے کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس شخص کے سینے سے لگ کر وہ کس قدر خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

براق---

ہمم---

پلیز---آپ میری بات سن رہے ہیں---

ہمم---

ہمیں یہاں سے نکلنا ہے!!

براق جو اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا اس کی گردن پر جھکے ہوئے وہ دیوانگی بھرے لمس چھوڑ رہا تھا--

اسے سرگوشی میں کہتے ہوئے وہ گہرے سانس لینے لگی تھی---

ششششش---

کچھ دیر خاموش ہو جاؤ۔۔۔مجھے پتہ ہے کہ ہمیں یہاں سے جانا ہے،سب کچھ میرے کنٹرول میں ہے،پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔

پلیز روکو مت کچھ دیر تم پر دیوانگی لوٹا لینے دو۔۔۔

میں مر رہا تھا مجھے محسوس کر لینے دو کہ میرے جینے کی وجہ واپس آچکی ہے۔۔۔۔

اس کی گردن کو چومتے ہوئے سرگوشیاں اُتارتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر ہم یہاں سے نہ نکل سکے تو۔۔۔۔

میری جان ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں سب پر قیامت بن کر ٹوٹوں گا۔۔۔جتنی اذیت میری فجر کو ہوئی ہے اس سے کہیں زیادہ میں ان کو محسوس کرواؤں گا۔۔۔

فجر پلیز کچھ دیر خاموش رہو!!

مجھے تمہیں محسوس کرنا۔۔۔

وہ کہتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا ہوا دیوانگیاں لوٹا رہا تھا۔۔۔اس کے آوارہ لب گردن کو چومتے ہوئے دھڑکنوں پر جھکنے لگے تھے۔۔۔

فجر نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔وہ جان چکی تھی کہ وہ اس وقت اپنے آپ میں نہیں ہے۔۔۔اس کی بے قراریوں کو سکون تب ہی ملے گا جب وہ اسے پوری طرح سے محسوس کر لے گا۔۔۔

اس کی دھڑکنوں پر جھکا چلا جا رہا تھا کہ فجر لڑکھڑا گئی کیونکہ فجر کے پاؤں بندھے ہوئے تھے۔۔۔فجر کی ٹانگ میں شدید درد اُٹھا تھا۔۔۔درد تو اسے کب سے ہو رہا تھا جس کو وہ برداشت کیے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

مگر اب درد اس کی برداشت سے باہر تھا بے اختیار اس کے منہ سے سسکیاں نکلیں اور آنسو اس کی مخملی گال سے بہہ کر براق کے سینے پر گر رہے تھے۔۔۔

فجر کیا ہوا ہے ؟؟

وہ تڑپ کر دھڑکنوں سے چہرہ اُٹھاتے ہوئے کان پر لب رکھ کر سرگوشی میں بولا تھا۔۔۔

میری ٹانگ میں بہت درد ہے۔۔۔

مجھے لگتا ہے جیسے کوئی ہڈی فیکچر ہو گئی ہے۔۔۔

وہ روتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔۔۔درد اتنا شدید تھا کہ وہ برداشت کرنے کے باوجود بھی نہیں کرپارہی تھی۔۔۔۔

یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی؟؟

وہ تڑپ گیا تھا۔۔۔نیچے فرش پر بیٹھتے ہوئے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تھا۔۔۔

پریشان نہ ہوں زیادہ درد نہیں ہے۔۔۔

براق کو پریشان دیکھتے ہوئے وہ درد کو سہنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

تمہاری سانسوں سے تمہارے دل کا حال جان سکتا ہوں اور تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں درد نہیں۔۔۔جانتا ہوں تم اس وقت بہت تکلیف میں ہو۔۔۔۔

وہ اس وقت یہاں پر روشنی نہیں کرسکتا تھا نہ ہی اونچی آواز میں بول سکتا تھا۔۔۔باہر سے آتے ہوئے اس نے دیکھا تھا کہ بہرام کے گارڈز کتنے چکنے ہو کر گھوم رہے تھے۔۔۔۔

یہ تو براق کی اعلیٰ ٹریننگ تھی کہ وہ سب کی نظروں سے بچتا ہوا فیکٹری کے خفیہ راستوں سے ہوتا بیسمنٹ تک پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

فجر کے گرد باہوں کا مضبوط حصار بنائے ہوئے۔۔اس کے ماتھے پر لب رکھ کر محبت بھرا لفظ چھوڑا تھا۔۔۔

میری جان بس کچھ دیر اور اس درد کو برداشت کر لو۔۔باہر میری پوری ٹیم کھڑی ہے اور تمہارا بھائی وجدان بھی باہر موجود ہے۔۔۔بہت جلد مجھے باہر سے گرین سگنل مل جائے گا،اس کے بعد ہم یہاں سے باہر نکل جائیں گے۔۔۔۔

براق نے اندھیرے میں ہی نرمی سے اس کے پاؤں کی رسی کو تیز دھار بلیڈ سے کاٹ دیا تھا۔۔تیز دار بلیٹ ہر وقت براق کے پاس موجود رہتا تھا۔۔اس کا تجربہ اتنا تھا کہ اندھیرے میں اس نے بنا دیکھے نرمی سے ایک ہی وار میں رسی کو کاٹ دیا تھا یہ اس کی ٹف ٹریننگ کا ہی ایک حصہ تھا۔۔

فجر کے لب شدید درد میں مسکرائے تھے یہ سوچ کر کہ وہ اتنے بہادر شخص کی بیوی ہے۔۔۔بے اختیار فجر براق کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے سینے میں سر چھپا گئی تھی۔۔۔

چھوڑوں گا نہیں جس نے تمہیں تکلیف پہنچائی اگر میں نے انکے ٹکڑے نہ کر دیے تو میرا نام بھی براق نہیں---

وہ دل میں عہد کرتے ہوئے فجر کو اپنی باہوں میں میچے ہوئے تھا----

....

زمل کب سے صوفے پر بیٹھی ہوئی اذلان کو منانے کی ترکیب سوچ رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے دماغ میں کچھ ایسا نہیں آرہا تھا جس سے وہ اذلان کو فوراً سے منا لے۔۔۔

اذلان بات بات پہ ناراض ہونے والا انسان نہیں تھا۔۔۔ مگر آج وہ جس انداز سے اُٹھ کر روم سے گیا تھا فجر کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔
وہ اذلان کو ناراض تو نہیں کرنا چاہتی تھی بس اس کے اندر ایک عجیب سی کیفیت تھی جسے شاید وہ اذلان کو سمجھا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔ مگر اسے کسی بھی صورت اذلان کا ناراض ہونا منظور نہیں تھا۔۔۔

وہ کتنا خیال رکھتا تھا۔۔۔ کتنی کیئر کرتا تھا اس کی۔۔۔

جب سے اسے ترکی لے کر آیا تھا اس کے کھانے، اس کی ڈائٹ، اس کے پہننے، ہر چیز کی اسے فکر ہوتی تھی۔۔۔ اسے کسی کام کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتا تھا ایسے پیار کرنے والے شوہر کو بھلا وہ کیسے ناراض کر سکتی تھی۔۔۔۔

پلیز اللہ جی آپ ہی میری کوئی مدد کر دیں۔۔۔

وہ چھت کی جانب دیکھتے ہوئے معصوم سی شکل بنائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔

شاید وہی قبولیت کی گھڑی تھی۔۔۔اذلان کے موبائل پر میسج بیپ سن کر اس نے موبائل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ پتہ نہیں کیوں مگر نہ چاہتے ہوئے اس کے قدم اذلان کے موبائل کی جانب بڑے تھے جو سائیڈ ٹیبل کے کونے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

سکرین پر آئے ہوئے وائس میسج پر حوریہ کا نام دیکھ کر اس نے میسج اوپن کر دیا تھا ویسے بھی اذلان اور زمل کے درمیان کوئی ایسی پرائیویسی نہیں تھی وہ آرام سے ایک دوسرے کا موبائل یوز کر لیتے تھے۔۔۔۔

"اسلام علیکم اذلان بھائی!!

حوریہ کی چہکتی ہوئی آواز سپیکر سے باہر آئی تھی۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ اس وقت سو رہے ہوں گے۔۔۔۔

مگر ہمیشہ کی طرح میں آپ کو سب سے پہلے برتھ ڈے وش کرنا چاہتی تھی۔۔۔مجھے بالکل پسند نہیں کہ مجھ سے پہلے میرے بھائیوں کو کوئی اور وش کرے۔۔۔اسی لیے میں نے 12 بجنے کا انتظار نہیں کیا اور آپ کو 11 بجے ہی میسج کر دیا۔۔۔۔

ایسا نہیں کہ میں 12 بجے تک جاگ نہیں سکتی تھی۔۔۔میں اپنے بھائیوں کو وش کرنے کے لیے پوری رات بھی جاگ سکتی ہوں۔۔۔میں نے صرف اس لیے پہلے میسج کر دیا کیونکہ اب آپ ماشاءاللہ سے شادی شدہ ہیں اور آپ کی پیاری بیوی جو کہ آپ کو بہت پیار کرتی ہے،وہ 12 بجے آپ کو مجھ سے پہلے وش کر دے گی۔۔۔۔

اور یہ میں برداشت نہیں کر سکتی اس لیے سوری مجھے پتہ ہے کہ یہ میسج آپ سے پہلے آپ کی پیاری بیوی پڑھ لے گی۔۔۔اور اسے مجھ پر شدید غصہ بھی آئے گا کہ میں نے اس کا سرپرائز چوپٹ کر دیا ہے۔۔۔۔۔

سوری زمل کان پکڑ کر سوری کہتی ہوں۔۔۔کیا کروں مجبور ہوں بچپن کی عادت ہے چھوٹ نہیں رہی، آنے والے وقت میں پوری کوشش کروں گی کہ یہ عادت چھوڑ دوں۔۔۔ بچپن سے سب سے

پہلے بھائیوں کو وش کرتی آئی ہوں۔۔۔جانتی ہوں کہ اب سب سے پہلا حق تمہارا ہے آئندہ پوری کوشش کروں گی کہ تمہارے وش کرنے کے بعد ہی میسج کروں۔۔۔"

حوریہ کا لمبا چوڑا میسج سن کر زمل کے لب مسکرائے تھے وہ کیسے بتاتی اس پاگل لڑکی کو کہ آج اس نے میسج کر کے اس کی کتنی بڑی ہیلپ کی ہے اسے اذلان کو منانے کا اتنا بڑا موقع فراہم کیا ہے۔۔۔

"اتنی سمجھدار بننے کی ضرورت نہیں کس نے کہا کہ شادی کے بعد تمہارا حق تمہارے بھائی پر کم ہو گیا ہے۔۔۔

کیا بلاج بھائی کی شادی ہو گئی ہے تو میرا ان پر حق نہیں رہا ایسا آج تو بول دیا آئندہ کبھی مت بولنا۔۔۔

حوریہ تم ہمیشہ اپنے بھائی کو مجھ سے پہلے وش کرنا جیسے تم سالوں سے کرتی آئی ہو۔۔۔۔

میرا رشتہ اذلان کے ساتھ اب بنا ہے مگر تمہارا رشتہ تمہارے پیدا ہونے سے لے کر بن گیا تھا۔۔باقی کی بات صبح کروں گی ابھی کے لیے اللہ حافظ لو یو سوچ آج میری اتنی ہیلپ کرنے کے لیے اور تم نے میری کیا ہیلپ کی ہے یہ بھی صبح بتاؤں گی۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے وائس میسج چھوڑ کر فون کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکی تھی۔۔۔۔۔

میرے پیارے شوہر تیار ہو جایئے میں آپ کو منانے کے لیے آ رہی ہوں اور ساتھ میں آپ کو بڑی محبت کے ساتھ رومینٹک انداز سے برتھ ڈے بھی وش کروں گی۔۔۔۔۔

وہ شرما کر بلش کرنے لگی تھی۔۔۔وہ مسکراتے لبوں سے سوچتی اپنی کپڑوں والی الماری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

الماری سے خوبصورت ریڈ کلر کی نائٹی نکال کر وہ خود ہی شرم سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے کھڑی تھی۔۔۔

یہ نائٹی اذلان نے اسے ترکی میں آنے کے بعد گفٹ کی تھی۔۔۔

اذلان کی بہت خواہش تھی کہ زمل اسے پہن کر دکھائے۔۔۔ مگر زمل ہمیشہ انکار کر دیتی۔۔۔ آج اپنے پیارے شوہر کو منانے کے لیے اس نے یہ نائٹی پہننے کا پورا ارادہ بنا لیا تھا نائٹی کو ہاتھ میں تھامے ہوئے وہ واش روم میں جا چکی تھی۔۔۔۔۔

....

زمل ریڈ کلر کی بریک سٹرپ والی خوبصورت نائٹی پہنے ہوئے تیار تھی۔۔۔
وہ ریشمی سلکی بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے ہوئے تھی۔۔۔۔
ڈیپ ریڈ کلر کی لپ سٹک سے سجی اس کی پنکھڑیاں قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔خود کو اتنا سیکسی ڈریس میں تیار دیکھ کر وہ خود ہی مرر کے سامنے کھڑی دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے شرما گئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے روم سے نکلتی ہوئی کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔۔وہ کچن میں آئی تھی تاکہ ازلان کے لیے ایک چھوٹا سا کیک تیار کر سکے۔۔۔ مگر جیسے ہی فرج کھولا فرج کے اندر کیک رکھا ہوا تھا مطلب کہ ازلان کو اپنی برتھ ڈے یاد تھی مگر شاید وہ اس اُمید پر تھا کہ زمل اسے سرپرائز دے۔۔۔
زمل دانتوں تلے زبان دباتے ہوئے شرمندہ تھی اور شکر گزار تھی دل ہی دل میں حوریہ کی جس نے اسے ازلان کی برتھ ڈے یاد دلائی۔۔۔۔
کیک اٹھا کر ڈش میں رکھتے ہوئے وہ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔
مگر روم کے دروازے پر آکر اس کے قدم جیسے رک گئے تھے اسے اپنی حالت دیکھ کر شرم آرہی تھی۔۔۔

اس نے کب سوچا تھا کہ اتنی سیکسی نائٹی وہ اپنی مرضی سے پہنے گی وہ تو اذلان کے بار بار کہنے پر بھی پہننے کو راضی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

مگر آج شرم کو بلائے طاق رکھ کر اسے اپنے پیارے شوہر کو منانا تھا اور اس کے لیے شرم کو ہٹانا لازم تھا۔۔۔بامشکل دروازے کا ہینڈل گھماتے ہوئے اس نے پہلا قدم روم کے اندر رکھا تھا سامنے ہی اذلان تکیے پر سر رکھے اُلٹا لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

جناب کو لگتا کچھ زیادہ ہی غصہ چڑھا ہوا تھا اسی لیے شرٹ بھی اُتار کر سائیڈ پہ رکھے سو رہا تھا۔۔۔

اس کی چوڑی وسیع کمر پر نظر پڑی تو زمل اور بھی شرم سے لال پڑ گئی تھی۔۔۔

دروازے کو آہستگی کے ساتھ بند کرتی ہوئی۔۔۔کیک کو شیشے کی ٹیبل پر رکھ کر وہیں کھڑی ہو کر آنکھیں بند کیے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے طاقت اکٹھی کر رہی تھی کہ کیسے وہ اذلان کے نزدیک جائے۔۔۔۔

جو وائٹ کلر کا ٹراؤزر پہنے ہوئے شرٹ لیس اُلٹا لیٹا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی وہ اذلان کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔بہت ہمت جمع کرنے کے بعد وہ آہستہ سے بیڈ پر اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔۔

آنکھیں بند کیے ہوئے کبھی مٹھی کو کھولتی تو کبھی بند کرتی تھی وہ اذلان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اُٹھا کر منانا چاہتی تھی مگر ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اس کی قمر پر ہاتھ رکھتی۔۔۔

بڑی ہمت کر کے اس نے ہلکا سا ہاتھ اس کی کمر پر رکھا تھا۔۔۔

پلیز زمل روم میں واپس جاؤ مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔۔

وہ تو جیسے جاگ ہی رہا تھا۔۔۔۔وہ بھی تکیے پر چہرہ رکھے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔اس نے ابھی تک زمل کی جانب آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی آپ کی برتھ ڈے ہے اور میں آپ کے لیے سرپرائز لے کر آئی ہوں۔۔۔

پلیز میری طرف دیکھیں!!

وہ بامشکل بولی تھی جبکہ یہ بولنے کی اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

پہلے برتھ ڈے والے دن مجھے ناراض کر کے بھیج دیا اور اب ایسا کون سا سرپرائز لے کر آئی ہو جو میں مان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رخ پلٹتے ہوئے بولا تھا مگر جیسے ہی اس کی نظر زمل پر پڑی اس کی بات اس کے حلق کے اندر ہی رہ گئی تھی۔۔۔زمل اتنی ہاٹ لگ رہی تھی کہ اذلان کو بھول گیا کہ وہ کہنا کیا چاہتا ہے۔۔۔زمل نے شرما کر نظریں جھکا رکھی تھیں۔۔۔

یہ اچھا طریقہ ہے پہلے شوہر کو ناراض کر دو پھر اتنی ہاٹ تیار ہو کر آؤ کہ بندہ ناراض بھی نہ رہ سکے۔۔۔
مسکراسا چہرہ بنا کر زمل کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے سینے پر گرا لیا۔۔۔۔

پہلے آپ اُٹھیں 12 بجنے میں دو منٹ رہ گئے ہیں۔۔۔ ہمیں کیک کٹ کرنا ہے۔۔۔
وہ شرما کر اس کے حصار سے نکل کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

کیک چھوڑو آج تمہیں ہی کھالوں میرے لیے یہی برتھ ڈے کا کیک ہو گا۔۔۔

جھٹکے سے بیڈ سے اُترتا ہوا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔اس کے وجود کی نازک رعنائیاں اس کے سینے سے زور سے ٹکرائی تھیں۔۔۔
زمل نے سی کی آواز سے سسکی بھری تھی۔۔۔۔۔

زمل اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے حصار کو توڑ۔۔۔جا کر کیک کے پاس کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔مگر اذلان تھا کہ اس کی نظریں زمل پر جمی ہوئی تھیں اس کا گوراوجود ریڈ نائٹ میں جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

لویو بیوی بڑی ہاٹ لگ رہی ہو۔۔۔

اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے اس کے کاندھے پر سٹریپ کے بالکل اوپر ٹھوڑی رکھے کھڑا تھا۔۔۔

وہ شرما کر نظریں جھکاتے ہوئے مسکرادی تھی۔۔۔

اذلان نے کیک کٹ کرتے ہوئے چھوٹا سا پیس اُٹھا کر زمل کے منہ میں ڈالا تھا اور زمل نے اذلان کے منہ میں۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے سڑو ہسبینڈ۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

میں سڑو ہوں یا تم میرے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔

کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے انگلی سے کیک اُٹھا کر اس کی گردن پر لگا دیا۔۔ سلگتے انابی لب گردن پر رکھتے ہوئے۔۔ لبوں سے کیک کو چاٹتے ہوئے دانتوں کی اچھی خاصی چبن محسوس کروائی تو وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔۔

پلیز ازلان یہ مت کریں۔۔۔
وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔

اب اتنی خوبصورت اور ہاٹ بن کر
میرے سامنے آئی ہو میری جان!!
اب اگر ازلان سے کوئی گستاخی ہو جائے تو معاف کر دینا۔۔۔

اس کا رخ بدلتے ہوئے اس کی کمر پر جھکا تھا۔۔
لب سٹریپ کے اوپر رکھتے ہوئے لبوں سے چومتے ہوئے دانتوں کی چبن محسوس کروائی تو وہ سسک اُٹھی تھی۔۔

تھوڑا سا صبر رکھو میری جان ابھی سے سسکیاں مت بھرو ابھی تو پوری رات باقی ہے۔۔

اس کی سسکاری پر مسکراتے ہوئے خمار دار لہجے میں بولتا ہوا اس کی مخملی کمر پر جھکا تھا۔۔۔۔

بھاری ہاتھ کمر پر رکھتے بیک زپ کھول کر اس پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔

گیلے لبوں کی نمی کے ساتھ داڑھی اور دانتوں کی چبن کو مخملی کمر پر محسوس کرتے ہوئے زمل سسک اُٹھی تھی۔۔۔

دُشمنِ جاں کا پہلا لمس ہی جان لیوا تھا۔۔۔ منانے کے چکر میں آج کی رات اس پر بہت بھاری پڑنے والی ہے یہ تو اسے پہلے لمس پر ہی پتہ چل چکا تھا۔۔۔۔۔

اذلان کی شدتیں اور قربت اس پر کس قدر بھاری پڑنے والی تھی اس کو اچھی طرح سے پتہ تھا۔۔۔ کمر پر اس کے دہکتے لبوں کو محسوس کرتے ہوئے زمل کی سسکیوں میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔۔ ہر کام میں تیزی کا شوقین بندہ اس کی جان لینے پر تلا تھا۔۔۔

زمل کی دبی دبی سسکیاں اذلان کو مزید بہکا رہی تھیں۔۔۔

....

یہ تو میں جانتی ہوں کہ میری نند بہت اچھی ہے مگر میری نند بھابھی بن کر بھی اتنی اچھی ہے یہ مجھے آج پتہ چلا---

ہمیشہ ایسی ہی رہنا میری کیوٹ بھابھی جان لو یو سو-------مچ---

حوریہ زمل کے وائس میسج کا جواب دیتے ہوئے مسکرا رہی تھی لو یو سو مچ کہتے ہوئے ساتھ میں زمل کے لیے پیاری سی کسی آواز کے ساتھ چھوڑی تھی---

ہمم---یہ آدھی رات کو کس کو تم فلائنگ کسیاں دے رہی ہو فون پر!!

بالاج اچانک سے کروٹ لیتا ہوا حوریہ کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے سیدھا کر اس کے چہرے پر جھکا تھا---حوریہ جو پوری طرح سے زمل کو وائس کر میسج کرنے میں مصروف تھی اچانک سے بلاج کے یوں قریب آنے پر ڈر گئی تھی---

افففف اللہ آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا!!

بلاج گہری نیند میں حوریہ کی ہلکی ہلکی سی آتی ہوئی آواز کو سن کر بیدار ہوا تھا---

اس کے چہرے پر چہرہ جھکائے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا---بلاج کی نیند کی خماری سے بھری ہوئی آنکھیں دلکش دل چرانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھیں---

ظالم کی آنکھیں تو دن کے وقت بھی اتنی نشیلی اور گہری لگتی تھیں کہ حور اکثر اس کی محبت بھری گہری نظروں میں کھو جاتی تھی۔۔۔

مگر نیند کی خماری میں تو افففف قیامت ڈھا رہی تھیں۔۔۔اس کی گہری نظروں میں دیکھتے ہوئے وہ کچھ لمحوں کے لیے کھو سی گئی تھی۔۔۔

حور بے بی جواب دو یہ آدھی رات کو شوہر کو چھوڑ کر کس کے لیے فلائنگ کسیاں بھیجی جا رہی تھی۔۔۔

مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بلاج نے اس کی پنکھڑیوں پر ہلکے سے دانتوں سے کاٹا تھا۔۔۔

اپنے بوائے فرینڈ سے بات کر رہی تھی!!

حور کو آدھی رات میں شرارت سوجھی۔۔۔

اچھا اتنی جرات کہ چوہدری بلاج کی بیوی ہو کر اس کی آغوش میں لیٹی ہوئی اپنے بوائے فرینڈ سے بات کرو گی۔۔۔

ہوں ں ں۔۔۔بولو بوائے فرینڈ سے بات کروں گی۔۔۔

اس کے جبڑے کو دبوچتے ہوئے مصنوعی غصہ دکھایا تھا۔۔۔

ٹکڑے نہ کر دوں تمہارے بوائے فرینڈ کے جو میری بیوی کی جانب آنکھ اُٹھا کر دیکھے۔۔۔

اس کی گال پر دانت گاڑتے ہوئے اسے مذاق کی اچھی خاصی سزا دے گیا۔۔

آہ۔۔۔کتنے ظالم ہیں آپ!!

آپ کو پتہ ہے میں مذاق کر رہی تھی پھر بھی اتنی زور سے کاٹا ہے۔۔

بلاج کے کندھے پر زور سے مکہ مارتے ہوئے چیخی تھی۔۔

ششششش۔۔۔منہ بند کرو حور بے بی چیخنے کی آوازیں سن کر تمہاری پھوپھی جان ابھی آجائے گی۔۔۔اور آدھی رات کو ان کی تفششیش شروع ہو جائے گی۔۔۔

کیا ہوا ہے میری بچی کو؟؟

اب تم نے میری بچی کو کیا کہہ دیا ہے؟؟

خیال رکھا کرو اس کا۔۔اپنا گھر چھوڑ کر تمہاری خاطر آئی ہے اور تم اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہو وغیرہ وغیرہ۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنی ماں کی نقل اُتار رہا تھا۔۔۔

حور کی مخملی گوری گال پر بلاج کے دانتوں کا نشان نظر آنے لگا تھا۔۔

دانتوں کی سختی کو دیکھ کر بلاج نے جھک کر اس کی مخملی گال کو پیار سے چوم لیا۔۔۔

اب یہ کیا ہے؟؟

حور گھورتی ہوئی بولی۔۔

درد دیا ہے اب لبوں سے مرہم لگا رہا ہوں جان من!!

آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے شرارتی انداز سے کہا۔۔۔

چھی کیا لفنگے عاشقوں کی طرح

)جان مند(

حور نے شرما کر ہنستے ہوئے بلاج کی گال پر چٹکی کاٹی۔۔۔

حور بے بی عاشق عاشق ہوتا ہے پھر چاہے چھچھورا ہو یا مجھ جیسا پڑھا لکھا۔۔۔

وہ عشق میں پڑھ کر ایسی ہی چھچھوری باتیں کرتا ہے---

حور کے لبوں کو چومتے ہوئے مسکرایا تھا---

چلو گھماؤ مت بتاؤ کس سے بات کر رہی تھی؟؟

اس کی گال پر اپنی سخت داڑھی رگڑتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر گیا--

زمل سے بات کر رہی تھی!!

ازلان بھائی کی برتھ ڈے ہے---اور مجھے سب سے پہلے بھائیوں کو وش کرنا تھا---

ہمم---بھائیوں کی لیے اتنی محبت---اتنا پیار کہ برتھ ڈے سب سے پہلے وش کرنی تھی اور رات کے اس پہر تمہیں یاد بھی تھا کہ تمہارے بھائی کی برتھ ڈے ہے!!

بھائیوں کی ہر چھوٹی بڑی بات تمہیں یاد ہوتی ہے---اور شوہر کے ساتھ پیار جتانا یاد نہیں رہتا جو پہلو میں لیٹا ہوا ہوتا ہے---ناٹ فیئر ہور بے بی---

بلاج نے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے شکوہ کیا تھا---

ہاں سچ میں۔۔۔پیار تو میں بھائیوں سے بہت کرتی ہوں مگر ابھی میرا پیار ادھورا ہے کیونکہ میری وجدان بھائی سے بات نہیں ہو رہی۔۔۔وہ میرا فون ہی نہیں اُٹھا رہے مجھے ان کو بھی برتھ ڈے وش کرنی تھی۔۔۔

حور نے سیڈ سا منہ بناتے ہوئے کہا یہ سچ تھا۔۔۔حور ہمیشہ دونوں بھائیوں کو سب سے پہلے برتھ ڈے وش کیا کرتی تھی مگر آج اس کی وجدان سے بات نہ ہونے پر اس کا دل دُکھی تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں صبح فون کر لینا سو رہا ہو گا اس لیے فون نہیں اُٹھا رہا ہو گا۔۔۔

بلاج نے گال پر لب رکھ کر چومتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔

اب میری بات کا جواب دو!!

اس پیارے سے شوہر پر تمہیں پیار جتانا یاد کیوں نہیں رہتا؟؟

چہرے پر خماری سے چہرہ رب کرتے ہوئے خمار دار لہجے سے بولا۔۔۔

شوہر میرے بنا جتائے ہی بے قابو رہتا ہے اگر جتاؤں تو شوہر نا تو پورا دن خود کمرے سے نکلے اور نہ مجھے جانے دے۔۔۔

داڑھی کی چبن سے سی سی کرتے ہوئے بلاج کے چہرے کے دونوں جانب ہاتھ رکھ کر اسے چہرہ رگڑنے والے عمل سے روک رہی تھی۔۔۔

غلط پورا فقرہ یہ ہے کہ اگر تم پیار جتاؤ

تو نہ تو میں خود کمرے سے باہر جاؤں نہ تمہیں اس قابل چھوڑوں کہ تم کمرے سے باہر جا سکو، کیونکہ میں حور بے بی کے اس مخملی وجود پر اتنی پیار بھری مہریں لگاؤں گا کہ حور بے بی تم خود دیکھ دیکھ کر شرم سے لال ہوتی رہو گی روم سے باہر جانا تو دور کی بات ہے۔۔۔

وہ بے باکی سے کہتے ہوئے اس کی گردن میں چہرہ چھپانے لگا تھا۔۔۔

بلاج پلیز سو جائیں آپ اتنی گہری نیند سے اُٹھ کر اتنے رومینٹک کیسے ہو جاتے ہیں مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی۔۔۔

حور بے بی تمہیں کیا پتا نیند سے اُٹھنے کے بعد رومینٹک ہونے کا بھی اپنا ہی مزہ ہے۔۔۔

تم تو ہمیشہ ایک ہی موڈ میں رہتی ہو چاہے نیند میں ہو یا جاگ رہی ہو۔۔۔

تم پر پیار تو مجھے جتانا پڑتا ہے۔۔اس لیے کیا فرق پڑتا ہے کہ میں نیند میں ہوں یا نہ ہوں۔۔۔تمہاری تو اپنی پھوپھی جان سے گپیں ہی نہیں ختم ہوتیں تنگ آکر میں سو جاتا ہوں۔۔۔اور جب جاگ آتی ہے تب تم سو چکی ہوتی ہو تو پھر میرے پاس سوائے نیند میں اُٹھ کر رومینس کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔۔۔

اس کی گالوں پر لبوں سے خماریاں اُتارتے ہوئے سرگوشیوں میں بولتا ہوا ہلکے سے داڑھی کی چبن محسوس کروا رہا تھا۔۔۔

اگر ابھی بھی میری آنکھ نہ کھلتی تم نے گدھے گھوڑے بیچ کر سو جانا تھا۔۔۔اتنا نہیں کہ سوئے ہوئے شوہر کو کبھی پیار سے اُٹھاؤ اور کہو کہ میرے پیارے مجازی خدا اُٹھو ہم تھوڑا سا رومینس کر لیں۔۔۔

سرگوشیاں اُتارتے ہوئے گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے اس کی مخملی گردن پر مہریں ثبت کرتے جا رہا تھا۔۔۔

میرے مجازی خدا کو یہ سب کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میرا مجازی خدا ویسے ہی ہر وقت موڈ میں رہتا ہے تو مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں مجازی خدا کو خود دعوت کو دوں کے آبیل مجھے مار۔۔۔

حور بے بی تمہارے اس بے لگام آ نچل نے تو تمہیں مارنا ہے ہر حال میں چاہے میری جان چاہے یا نہ چاہے---

جی چاہتا ہے حور میں تمہیں کچا کھا جاؤں---اور کسی دن میں نے سچ میں کھا ہی جانا ہے---تم سے رومینس کر کے میرا دل نہیں بھرتا----

ٹھنڈی آہیں بھرتے ہوئے لفظوں کو چبا کر اس کی دھڑکنوں پر لب رکھتے ہوئے چوم لیا---

تنگ آگیا ہوں میں اپنی اس حسرت اور پیاس سے---

سوچتا ہوں ایک ہی بار تمہیں کھا کر اپنے پیٹ میں ڈال لوں تا کہ میری بھوک کی نیت بھر جائے----

خماری سے کہتے ہوئے حور کی نائٹی کی باریک سٹریپ کو انگلی میں اُلجھاتے ہوئے کندھے سے کھینچتے ہوئے وہاں پر اپنے دہکتے لب رکھ چکا تھا---

بلاج پلیز کسی دن چین سے خود بھی سو جایا کریں اور مجھے بھی سونے دیا کریں---

اس کے دہکتے لبوں کو کندھوں پر محسوس کر کے اس کی دھڑکنوں میں اشتعال پیدا ہوا تھا---

حور جانتی تھی کہ روز کی طرح بلاج کی آنکھ کھل چکی ہے اب وہ نہ تو سوئے گا اور نہ اس کو سونے دے گا۔۔۔ یہ بلاج کا روز کا معمول تھا۔۔۔وہ چاہے اپنی جان بچانے کی خاطر روم میں جتنی مرضی لیٹ آتی تاکہ لاڈ صاحب سو جائیں۔۔۔

مگر اس کے اکڑو رومینٹک ہیرو کی آنکھ اپنے ٹائم پر ہمیشہ کھل جایا کرتی تھی۔۔۔مجال ہے جو کسی رات وہ گہری نیند میں سو کر اپنا رومینس بھول گیا ہو۔۔۔کوئی رات ایسی گزری ہو کہ وہ حور کے مخملی نازک وجود پر شدتیں دینا بھول گیا ہو۔۔۔جب سے شادی ہوئی تھی ابھی تک تو ایسی کوئی رات حور کے نصیب میں نہیں آئی تھی۔۔۔

مجھے تو تمہارے مخملی وجود پر شدت دینے کے بعد جو زبردست نیند آتی ہے میں تمہیں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔

تم بھی حور بے بی میری شدتوں کو خوشی خوشی انجوائے کیا کرو یہ رنگ برنگی شکلیں بنانے کے بعد بھی تمہارے پاس مجھے سہنے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہوتا پھر کیوں فضول میں اپنی انرجی ضائع کرتی ہو۔۔۔۔۔

اس کی جھنجھلاہٹ اور بیزاری دیکھ کر ہمیشہ کی طرح بلاج کو بہت مزہ آرہا تھا۔۔۔

جتنی انرجی تم شکلیں بنا کر ویسٹ کرتی ہو یہی انرجی اگر تم میری شدتوں کو خوشی سہنے میں ایڈجسٹ کرو تو رومینس کا مزہ دُگنا ہو جائے گا۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے ایک ہوتا ہے بے شرم۔۔۔ایک ہوتا ہے اس سے بڑا بے شرم۔۔۔

جانتا ہوں اور اس کے بعد نام آتا ہے چوہدری بلاج کا!!
اس کی بات کو کاٹتے ہوئے بے باکی سے مسکرایا تھا۔۔

حور بے بی یہ بات تم روز مجھے بتاتی ہو اور مجھے بہت پراوڈ فیل ہوتا ہے کہ میری بیوی میرے بارے میں اتنے اچھے خیالات رکھتی ہے۔۔۔

قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔سکن کلر کی سلکی نائٹی کے اوپر سے دھڑکنوں پر لب رکھ کر اتنی شدت سے نازک دھڑکنوں کو مسلہ تھا کہ حور سسک اُٹھی تھی۔۔۔

بلااااااااااج۔۔۔۔

جی بلاج کی جان!!

اس کی چیخ کو بھاری ہاتھ سے روکتے ہوئے بے باقی سے ہنسا تھا۔۔اسے حور کے تڑپنے سے بہت سکون ملتا تھا جب جب حور اس کی بے باکیوں سے چیختی بلاج کی خماریوں میں مزید اضافہ ہوتا تھا۔۔دھڑکنوں پر دانتوں اور لبوں کی چبھن سے حور کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔۔

میلا بچہ رو رہا ہے۔۔۔

آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے پلکوں کی باڑ سے شبنمی قطروں کو لبوں سے پیتے ہوئے بے باقی سے ہنس دیا۔۔۔

سچ میں کھالیں مجھے تا کہ آپ کو صبر آجائے۔۔۔ایسے تو آپ کو کبھی صبر آنا نہیں ہے۔۔۔اور آپ نے مجھے کبھی سکون سے سونے نہیں دینا۔۔۔

اس کے شدتی لمسوں سے تڑپتی ہوئی حور نے جھنجلا کر کہا تھا۔۔۔۔

کھانے کی پہلی کوشش کی تو ہے مگر تم یوں رو کر مجھے رحم کرنے پر مجبور کر دیتی ہو!!

اس کا اشارہ دھڑکنوں پر دی ہوئی چبن سے تھا۔۔۔۔

آپ کو بہت مزہ آتا ہے مجھے تکلیف دے کر!!

وہ غصے سے دیکھتے ہوئے بلاج کے چوڑے سینے پر لب رکھتے ہوئے سختی سے دانت گاڑ چکی تھی۔۔۔۔

ہنستے ہوئے بلاج نے آنکھیں بند کر رکھی تھی۔۔۔کیونکہ حور نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی پوری شدت سے دانت گاڑے ہوئے تھے۔۔۔ مگر وہ چوہدری بلاج تھا جو حور کی طرح چیخ و پکار تو کبھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

بس حور کے دانتوں کے تھک جانے کا انتظار کرتے ہوئے آرام سے اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔

حور نے دانت باہر نکالے تو بلاج کی چوڑی چھاتی پر حور کے دانتوں کے گہرے نشان پڑ چکے تھے۔۔۔بلاج کی گوری چٹی مضبوط چھاتی پر حور کے دانتوں کے نشان بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ جس کو دیکھ کر بلاج مسکرا رہا تھا۔۔۔ مگر حور کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔۔۔

حور بے بی محنت میں کروں یا تم۔۔۔ہر حال میں سانس تمہاری ہی کیوں پھولتی ہے۔۔۔

بے باکی سے کہتے ہوئے کان کی لو کو لبوں میں دباتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

اوں ں ں۔۔۔

آپ کتنے بے شرم ہیں کبھی حیا اور شرم کا دامن بھی تھام لیا کریں۔۔۔

اس کے کندھے پر زور کا مکہ جڑتے ہوئے حور کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔

نہیں حور بے بی مجھے کسی کا دامن نہیں تھامنا، میں تو تمہارے دامن کو تھام کر ہی اتنا بے چین رہتا ہوں اب شرم اور حیا کا بھی دامن تھام لیا تو زندگی بڑی مشکل ہو جائے گی۔۔۔

وہ اس کی بات کو کوئی اور ہی رنگ دے گیا تھا۔۔۔

قربت کے لمحوں میں چوہدری بلاج کے رنگ دیکھنے والے ہوتے تھے۔۔۔ سارا دن سڑو شکل بنا کر گھومنے والا بلاج قربت کے لمحوں میں ایسے قہقہے لگا کر ہنستا تھا کہ حور حیران ہو جاتی کہ کیا یہ وہی بلاج ہے جو سارا دن ایسی شکل بنا کے رکھتا تھا کہ ہر بندہ اس سے ڈر کر دوری بنائے رکھتا ہے۔۔۔

سکن نائٹی کی سٹریپ میں انگلیوں کو پھنساتے ہوئے دونوں کندھوں سے کس کر کے نیچے کرتے ہوئے دھڑکنوں پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

حور خود کو بلاج کی بے رحم شدتوں کے حوالے کیے۔۔۔ اسکے رحم و کرم پر خود کو چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی ہمیشہ کی طرح مزاحمتوں کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔ چوہدری بلاج جب تک اپنے سلگتے بے باک ارمانوں کو سکون نہیں پہنچا لیتا اسے سکون نہیں آنے والا تھا۔۔۔

حور کی دھڑکنوں کی گہرائیوں میں لب رکھے ہوئے وہ مدہوشیاں اُتارتے جا رہا تھا۔۔۔ حور کے منہ سے سسکیاں نکلنے لگی تھی۔۔۔ حور اس کی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے ناخن اس کی چوڑی پشت میں گاڑے ہوئے تھی۔۔۔۔

دھڑکنوں پر بلاج کے بے شرم لبوں کی گستاخیوں کو سہنا حور کی نازک جان کے لیے کوئی معمولی کام نہیں تھا۔۔وہ حور کی جان تک نکالنے کا خواہش مند رہتا تھا۔۔

تو وہ بھی حور تھی بدلہ لیے بنا اسے سکون نہیں آتا تھا۔۔حور اپنا بدلہ بلاج کے جسم پر اپنے ناخنوں کی خرونچے دے کر ہی لیا کرتی تھی۔۔۔

جس کا بلاج پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا تھا بلکہ صبح اُٹھ کر وہ اپنی خرونچے دکھا دکھا کر اسے اور شرم سے لال پیلا کرتا تھا۔۔۔

نائٹی کب اس کے نازک وجود سے الگ ہو جایا کرتی تھی شدتوں میں حور کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔۔۔

جیسے اس وقت اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے۔۔۔

پاؤں سے چادر کھینچ کر حور کو اپنے ساتھ چادر میں کور کرتے ہوئے لبوں کی بے باکیاں دھڑکنوں پر جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔

حور کو سانس لینے تک کی مہلت دینا اسے پسند نہیں تھا۔۔حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔

روم میں حور کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔نازک دھڑکنوں پر کہیں بلاج کے ہاتھوں کی سخت بے باکیاں تھی۔۔تو کہیں لبوں کے سلگتے لمس اس کی دھڑکنوں کو انگاروں کی طرح جلا رہے تھے۔۔تو کبھی مخملی دھڑکنوں پر دانتوں کی چبن اسے سسکنے پر مجبور کر رہی۔۔۔

حور اس کے ہاتھوں میں بن جل مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔

مگر ایسے لمحوں میں بلاج صفا کی پر اُترا ہوا ہوتا تھا۔۔اس کے نازک مخملی وجود کی ہر رعنائی پر لبوں کی مہر ثبت کرتے ہوئے اسے سخت شدتوں سے دوچار کیے رکھتا تھا۔۔۔۔

بلاج کی سخت شدتوں سے حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔۔۔

بلاج کی سخت شدتوں کو سہتے ہوئے حور ٹوٹ کر اس کی باہوں میں بکھرنے لگی تھی۔۔۔

سخت شدتوں سے ٹوٹی ہوئی حور نے اپنے دونوں ہاتھ کا بلاج کے کندھے پر رکھ کر سختی سے پکڑ کر سسکاریاں بھر رہی تھی۔۔۔

آئی لو یو حور بے بی!!

اس کے ناز وجود پر محبت کی بارش برسا کر اس کی دھڑکنوں پر گرتے ہوئے حور سے پیار کا اعتراف کیا۔۔۔

بلاج آپ بہت گندے ہیں آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا؟؟

حور اس کی شدتوں سے ٹوٹ کر شکوہ کرتے آہستہ سے بولی تھی۔۔۔۔

میری جان اگر تم پر ترس کھاؤں گا تو پھر مجھ پر کون ترس کھائے گا!!۔ میری شدتوں کو سہنا میری حور پر فرض ہے!!

آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے؟؟

حور پیار پر شک مت کرنا میں نے پھر سے تمہاری جان نکالنے پر اُترنا ہے۔۔۔۔
مسکراتا چہرہ اوپر اُٹھا کر شرارتی انداز سے کہا۔۔۔۔

میری جان یہ پیار ہی ہے جو ہر رات محبت بھری شدتیں تم پر برسانے پر مجھے مجبور کرتا ہے ورنہ چوہدری بلاج جسم کا بھوکا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔
دھڑکنوں پر لب رکھ کر محبت بھرا گہرا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

اس کے انداز پر حور ہلکے سے مسکرا دی۔۔۔اس کے بگڑے ہوئے اکڑو چوہدری بلاج کا پیار کرنے کا یہی انداز تھا۔۔۔۔اور حور ٹوٹ کر بھی اس کے اسی انداز میں خوش تھی۔۔۔

وہ اپنے بالاج کے ہر انداز پر اس کے ہر رنگ میں خوش تھی۔۔۔ جیسے اس کے سونے کا یہ انداز اسے بہت پیارا لگتا تھ۔۔بلاج کے لیے تکیہ حور کی دھڑکنیں ہوا کرتی تھیں۔۔۔اب بھی دھڑکنوں پر سر رکھے بلاج صاحب خراٹے مارنے لگے تھے۔۔۔

اکڑو ہیر وکانہ تو نیند سے جاگنے کا پتہ چلتا تھا اور نہ ہی سونے کا۔۔۔

دو سیکنڈ کے اندر خراٹوں والی نیند میں بھی جا چکا تھا اور کوئی پتہ نہیں تھا کب بلاج صاحب کی کب آنکھ کھل جائے۔۔۔اور وہ واپس سے رومینس کے موڈ میں آ جائے۔۔۔حور کو لگا کہ اسے بھی اپنی نیند پوری کر لینی چاہیے۔۔۔۔

حور بھی مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ بلاج کی کمر پر رکھے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

....

براق مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

فجر درد سے بلبلا رہی تھی۔۔۔۔

بس تھوڑا برداشت کرو ہم کچھ ہی دیر میں یہاں سے نکل جائیں گے---

براق نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے اپنے کان پر لگی بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھے آن کر چکا تھا---

براق باہر حالات خراب ہو رہے ہیں---بہرام کو ہمارے آنے کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ یہاں پہنچ چکا ہے---ہم فلحال کوئی ری ایکٹ نہیں کر رہے---ہم نہیں چاہتے کہ اس کو پتہ چلے کہ ہم نے اس کی فیکٹری کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے---ورنہ وہ چکنا ہو کر اپنے بندوں کو الرٹ کر دے گا----

اور تم دونوں فیکٹری کے اندر ہی رہو کہیں اس کے آدمی تم لوگوں کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں---

ہم تم دونوں کا باہر نکلنے تک کا ویٹ کریں گے---اس سے پہلے ہم کوئی بھی قدم نہیں اُٹھائیں گے---

تم جلدی سے فجر کو لے کر کسی بھی طرح سے باہر نکلو---

وجدان بھائی فجر کے پاؤں پر چوٹ لگی ہے اسے باہر لانا کافی مشکل ہے---

دروازے کے آگے بہرام کے آدمی گھوم رہے ہیں سچویشن اندر بھی کافی خطرناک ہے---

براق کچھ کرو پلیز۔۔۔

وجدان گاڑی کے پاس اِدھر سے اُدھر چلتے ہوئے پریشان تھا۔۔۔حالات ان کی سوچ سے کہیں زیادہ خراب ہو چکے تھے۔۔۔وجدان کے بندوں اور براق کی ٹیم نے مل کر فیکٹری کے چاروں طرف گھیرا ڈال رکھا تھا۔۔۔۔

جب تک فیکٹری کے اندر فجر اور براق موجود تھے وہ کوئی بھی رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔اس لیے وہ سب کی نظروں سے بچ کر دور کھڑے سب کچھ کیمرے کی آنکھ سے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔
براق کی ٹیم اس کام میں اعلیٰ کارکردگی نبھا رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔آپ مجھے بتائیں کہ بہرام اس وقت کہاں پر ہے۔۔۔۔
براق نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس کی گاڑی فیکٹری کے مین گیٹ سے اندر داخل ہو چکی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں فجر کو باہر لانے کی آپ اپنی ٹیم کے ساتھ الرٹ رہنا حالات کسی وقت بھی خراب ہو سکتے ہیں۔۔۔

میں جیسے ہی سگنل دوں سمجھ جایئے گا۔۔ آپ کو فوراً ٹیم کو لے کر اندر داخل ہونا ہو گا۔۔

براق بالکل ایک کمانڈو آفیسر کی طرح آرڈرز دیتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

فجر پلیز تھوڑی سی ہمت کرو ہم اس مشکل کو پار کر جائیں گے۔۔

فجر کو پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے سرگوشی میں بولا تھا۔۔

ایک تو بیس منٹ میں اس قدر اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔۔ مگر براق اے ایس آئی کا کمانڈو آفیسر تھا جسے ہر طرح کی ٹف ٹریننگ دی گئی تھی کہ وہ اندھیرے میں بھی راستوں کو ناپ کر باہر نکلنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔

براق اندھیرے میں بھی سمجھ سکتا تھا کہ اسے کس طرف جانا ہے۔۔ مگر فجر اس وقت پاؤں کی شدید تکلیف کی وجہ سے کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔ حالانکہ ٹریننگ تو براق نے اس کو بھی بہت زیادہ ٹف دی تھی۔۔۔۔

اور دوسرا بیوی جتنی بھی مضبوط ہو جب اس کا شوہر قریب ہو تو وہ خود کو کمزور ہی سمجھتی ہے۔۔۔اسے لگتا ہے کہ اس کی حفاظت کرنے والا جب موجود ہے تو اسے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سب کو ناک و چنے چبوانے والی فجر کی ہمت ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔

براق مجھ سے نہیں چلا۔۔۔

ششششش۔۔۔۔۔

براق نے کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنتے ہوئے فجر کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔۔

بھاری قدموں کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔بیسمنٹ میں چھپنے کی کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں وہ فجر کو لے کر چھپ سکتا بہتر تھا کہ وہ بہادری سے اب سامنے کھڑے ہو کر ان کا مقابلہ کرتا اور براق نے ایسا ہی کیا کیونکہ وہ نڈر اور بہادر تھا۔۔۔

بیس منٹ کا دروازہ کھولتے ہی ساری لائٹیں آن کر دیں گئی تھیں یہ ایک بہت بڑی بیسمنٹ تھی جو پوری طرح سے خالی تھی شاید جب یہ فیکٹری چلا کرتی تھی تو اس بیسمنٹ میں فیکٹری کا کافی سامان سٹور کر کے رکھا جاتا ہو گا۔۔۔۔

روشنی ہوتے ہی بہرام کا شیطانی چہرہ براق کی نظروں کے سامنے تھا بیسمنٹ میں اور کوئی چیز نہ ہونے کی وجہ سے بہرام بھی پہلی نظر میں ہی اسے دیکھ چکا تھا اور حیرانگی کی بات یہ تھی کہ بہرام براق کو دیکھ کر زرا سا بھی حیران نہیں تھا۔۔

ویلکم ویلکم بہرام پاشاہ۔۔۔

آخر ہماری ملاقات کا وقت آہی گیا۔۔

بہرام جیسے ہی شیطانی چہرہ لیے بیسمنٹ کے اندر داخل ہوا تھا سامنے کھڑے براق نے نڈر انداز سے بہرام کا تجزیہ ویلکم کیا۔۔۔۔

ویلکم تو مجھے تمہارا کرنا چاہیے جو تم خود میرے پنجرے میں آکر قید ہو گئے ہو۔۔

بہرام اپنی شیطانی مسکراہٹ لیے بیسمنٹ کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ پیچھے اس کے لمبے چوڑے غنڈے گن تان کر کھڑے تھے۔۔۔

جبکہ فجر بہرام کی شکل دیکھ کر براق کے پیچھے لڑکھڑا کر چھپ گئی تھی۔۔۔۔۔ بہرام کے چہرے پر اب بھی فجر کے دیے ناخنوں کے زخموں کے نشان تھے۔۔۔۔۔

مجھے قید کرنے کی حسرت ہمیشہ تمہارے دل میں رہے گی میں تو یہاں سے اپنا قیمتی سامان لینے آیا ہوں۔۔۔

چور چاہے جتنا مرضی مالک کا قیمتی سامان لے کر بھاگ لے مگر مالک ایک نہ ایک دن اس چور کو پکڑ ہی لیتا ہے۔۔۔

براق نے پسٹل نکال کر دور کھڑے اس پر تانتے ہوئے بہرام کو رکنے کا اشارہ دیا تھا۔۔۔۔۔

وائی ناٹ، وائی ناٹ میرے جنگلی شیر۔۔۔۔

ہوشیاری دکھانے سے پہلے میرے پاس تمہیں دینے کے لیے ایک بہت بڑا سرپرائز ہے۔۔۔ تمہیں کچھ دکھانا چاہتا ہوں۔۔۔ کوئی بھی ہوشیاری کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو۔۔۔۔۔

بہرام نے فون نکال کر براق سامنے کرتے ہوئے ایک ویڈیو پلے کی تھی۔۔۔

جس میں اس کی ماں کو فیکٹری کے مین گیٹ کے اندر اس کے گنڈوں نے پکڑ رکھا تھا براق کی ماں کے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے تھے اور چہرہ شدید خوفناک تھا، رنگت زرد پتوں کی مانند تھی۔۔۔براق نے غور کیا تو اس کی ماں کے ساتھ ٹائمر بم باندھ رکھا تھا۔۔۔

گھٹیا انسان تمہاری کوئی حد یا حدود ہے یا نہیں۔۔۔مجھے سوچ سوچ کر خود سے نفرت ہوتی ہے کہ میں تمہارا بیٹا ہوں۔۔۔

براق بُری طرح سے چیخا تھا۔۔۔وہ تڑپ گیا تھا اپنی ماں کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس وقت سوائے چیخنے کے کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کا کوئی بھی ردعمل اس کی ماں کی جان لے سکتا تھا اور وہ کسی بھی قیمت پر اپنی ماں کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔جس کی زندگی کے لیے اس نے اتنے سال دعائیں کی تھی۔۔۔۔

آہستہ چیخو یا میرے کانوں میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

وہ کانوں میں انگلیاں ڈالتے ہوئے براق کی تڑپ پر ہنس رہا تھا۔۔۔

تم نے میرا ایک کے بعد ایک نقصان کیا ہے میں تو اتنا نہیں تڑپا۔۔۔ جتنا تم پہلے ہی وار پر تڑپ اُٹھے ہو ابھی تو بہت کچھ ہونا باقی ہے۔۔۔

وہ چہرے پر غرور سجائے قدم اندر رکھ چکا تھا۔۔

فجر نے ڈرتے ہوئے براق کی پشت پر ہاتھ رکھتے قمیض کو مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔

ریلیکس رہو میں ہوں یہاں اور میرے ہوتے ہوئے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔

براق نے آہستہ سے فجر کو گردن پیچھے موڑ کر سمجھایا تھا۔۔

اب بھی تم میں اتنی ہمت ہے کہ تم اس کو ریلیکس ہونے کا بول رہے ہو۔۔

اتنے بچے نہیں تم کہ تمہیں میرے ارادے سمجھ میں نہ آرہے ہوں۔۔۔

بہرام نے لال آنکھوں سے گھورتے ہوئے دیکھ براق کو دھمکی دی۔۔۔

تمہاری ماں کو یہاں لانے کا مقصد یہی ہے کہ تمہیں اپنی ماں اور اس لڑکی میں سے کسی ایک کو چننا ہے۔۔۔ تم نے مجھے اتنا نقصان پہنچایا ہے جس کی بھرپائی تم ساری زندگی نہیں کر سکتے۔۔۔

مگر اس لڑکی کو میرے حوالے کرکے تم ایک ہی جھٹکے میں سب کچھ معاف کرواسکتے ہو۔۔
براق کے پیچھے چھپی ہوئی فجر کو گندی نظروں سے دیکھنے کی پوری کوشش کرنے کے لیے براق کے دائیں بائیں نظریں گھماتا ہوا بولا۔۔۔۔وہ ایک ایک قدم اُٹھاتا ہوا براق کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ نظروں میں شیطانیت اور چہرے سے حوانیت چھلک رہی تھی۔۔۔

اپنے قدم وہیں پر روک لیں ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ بدقسمتی سے آپ میرے باپ ہیں میں آپ کے گندے خون سے ہاتھ رنگنا نہیں چاہتا۔۔۔
اگر میرا بس چلے تو میں ابھی کے ابھی تمہاری جان لے لوں مگر میرے اندر خوف خدا ہے۔۔میں نہیں چاہتا کہ بروز قیامت میں خدا کی بارگاہ میں شرمندہ ہو جاؤں کہ میں نے اپنے باپ کے ساتھ غیر اخلاقی برتاؤ کیا، جبکہ یہ سوچتے ہوئے بھی مجھے شرم آرہی ہے کہ تم میرے باپ ہو۔۔
براق کہر آلود نظروں سے دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ اتنے گناہ کرکے تم سزا سے بچ جاؤ گے۔۔۔
تم جس سزا کے حقدار ہو وہ سزا قانون دے گا۔۔۔

براق نے گن تانتے ہوئے اسے وہیں پر رکنے کا اشارہ دیا تھا۔۔

ہاہاہا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔

وہ قہقہے لگا کر شیطانی قہقہوں سے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا جیسے براق نے اسے کوئی چٹکلا سنا دیا ہے۔۔۔۔

مجھے تمہارا جوک بہت پسند آیا۔۔۔بہت مزہ آیا مجھے سن کر کہ تم مجھے قانون سے سزا دلواؤ گے۔۔
کون سا تمہارا قانون مجھے سزا دے گا وہ قانون جو آج تک بہرام پاشاہ کی اصلیت ہی نہیں جان سکا۔۔۔جس قانون کے سامنے میں ایک شریف اور ایماندار بزنس مین ہوں۔۔۔یا وہ قانون جو تمہارے باپ کے قاتل کو آج تک پکڑ نہیں سکا۔۔۔
براق اس بات پر چونک گیا تھا۔۔۔۔۔

میرے باپ سے کیا مراد ہے؟؟
براق نے حیرانی سے پوچھا تھا۔۔۔

بتادوں گا بتادوں گا پہلے تمہارے قانون کی دھجیاں اُڑالوں اس کے بعد وقت آنے پر سب بتاؤں گا۔۔۔

پسٹل کو پھونک مار کرانگلی پر گھما کر کھیلتے ہوئے قانون کا مذاق اُڑارہاتھا۔۔۔۔

جس قانون کی تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو تمہاراوہ قانون تب کہاں تھاجب میں نے تمہاری ماں کو موت دے کر پھر زندہ رکھا اور تمہاراوہ قانون تب کہاں تھاجب یہ جو تمہارے پیچھے چھپ کر کھڑی ہوئی حسینہ کی ماں کی عزت لوٹی تھی۔۔۔

وہ کتنے دھڑلے سے بے حیائی کے ساتھ اپنے سب جرم مان رہاتھا۔۔۔۔۔

فرعون جتنامرضی خود کو طاقتور سمجھ لے ایک نہ ایک دن اللہ کی بے آواز لاٹھی اس پر ضرور پڑتی ہے اور اسے ایسی عبرت ناک موت نصیب ہوتی ہے جسے دیکھ کر دنیا عبرت حاصل کرتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا مجھے تو آج تک سزانہیں ملی اور نہ ہی میرے اوپر کوئی بے آواز لاٹھی پڑی ہے۔۔۔ جس کے پاس پیسہ ہوتا ہے اس کے لیے نہ کوئی سزا اور نہ کوئی جزا یہ سب غریب لوگوں کے دماغ کا فطور ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اصل میں دیکھو تمہاری رگوں میں جو خون دوڑ رہا ہے یہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا ہے ورنہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔

بہرام بار بار کچھ ایسا کہنا چاہتا تھا جو اس کے لبوں پر آکر رک جاتا اور براق کو مزید سوچنے پر مجبور کر دیتا۔۔۔

ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی کہ میری پرورش نے تم پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اسی لیے تو تم اتنے نڈر انداز سے میری بنائی ہوئی قید کو توڑ کر اس لڑکی کو بچانے کے لیے آ گئے ہو۔۔۔
تمہیں کیا لگا اتنی آسانی سے تم اس کو یہاں سے لے کر فرار ہو جاؤ گے اور مجھے پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔۔

مجھے نقصان پہ نقصان پہنچا کر تم نے مجھے اس میں اُلجھا رکھا تھا تاکہ میرا دھیان تمہاری اس حسینہ کی جانب نا آئے، تمہاری اس حسینہ کے خوبصورت جسم کا فائدہ نہ اُٹھا سکوں۔۔۔
وہ اتنی بے حیائی سے بول رہا تھا کہ براق نے مٹھیوں کو میچتے ہوئے زہریلی نظروں سے دیکھا تھا۔۔
اس کا بس چلتا تو ابھی پسٹل کی ساری گولیاں اس کے اندر اُتار دیتا۔۔۔وہ جس گندے انداز سے فجر کا نام لے رہا تھا مگر اپنی ماں کی وجہ سے براق مجبور تھا۔۔۔

مگر میرے شیطانی دماغ نے یہ سوچا کہ یہ تمہاری سازش ہے۔۔۔مجھے اُلجھا کر خود تم اس لڑکی کو آزاد کروانے میری فیکٹری تک پہنچ جاؤ گے۔۔۔اور دیکھو میں تمہارے دماغ کو کتنی اچھی طرح سے سمجھ گیا اور بروقت یہاں پر پہنچ کر تمہارے ارادے کو ناکام بنادیا۔۔۔۔۔

اور رہی بات قانون کی۔۔۔

وہ تو مجھے سزا تب دے گا۔۔۔جب میں تمہیں یہاں سے نکلنے دوں گا۔۔۔

جتنی تم میں اکڑ ہے اگر اس کو توڑنے کے لیے میں نے اس لڑکی کے بدن سے تمہارے سامنے نہیں کھیلا تو میرا نام بہرام پاشا نہیں۔۔۔۔

اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے تم نے میرے ساتھ دشمنی لی۔۔۔

وہ فیصلہ کن انداز سے بولتے ہوئے براق کی جانب بڑھا تھا۔۔۔براق نے پسٹل کے ٹریگر کو کھینچتے ہوئے اسے وارن کیا کہ وہ گولی چلا دے گا۔۔۔۔

بہرام اپنی جگہ پر رک گیا تھا جب کہ اس کے گنڈے تیار کھڑے تھے کہ بہرام کا حکم ہو تو وہ فجر اور براق کو گولیوں سے چھلنی کر دیں مگر بہرام نے ہاتھ کا اشارہ دیتے ہوئے روک دیا۔۔۔

میں اس کو اتنی آسان موت نہیں دے سکتا۔۔اس کی ماں کو اندر لے کر آؤ۔۔گرم خون ہے اتنی آسانی سے نہیں سمجھے گا۔۔۔

آخر ٹیڑھے باپ کی اولاد ہے جس نے اپنی جان دے دی، مگر اپنی دولت میرے نام نہیں لگائی۔۔

بہرام کا یہ کہنا براق کو حیرانگی میں ڈال رہا تھا۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟

میں تو بد قسمتی سے آپ کا بیٹا ہوں!!

براق نے حیران ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

افففف کاش تم میرے بیٹے ہوتے۔۔اور آج سینہ تان کر میرے ساتھ کھڑے ہوتے۔۔۔آج ہمارا کاروبار چگنا ہو چکا ہوتا۔۔آج جس لڑکی کے لیے تم مجھے مارنے پر تلے ہوئے ہو اس لڑکی کو لے جا کر باپ بیٹا اپنی ساری حسرتیں مٹا لیتے۔۔۔

گندی زبان سے میری بیوی کا نام مت لو اور منہ کھولو جو کہنا چاہتے ہو کہو۔۔۔

وہ براق چلایا تھا۔۔

ہائے رے یہ تڑپ جیسے اس لڑکی کا نام لیتا ہوں کیسے تڑپ جاتے ہو، اور تمہاری تڑپ دیکھ کر مجھے قرار آجاتا ہے۔۔۔

وہ شیطان کی طرح قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا تھا۔۔۔

اس کی ہنسی سے براق کو کوفت ہو رہی تھی، اسے نفرت ہو رہی تھی خود کے وجود سے کہ وہ اس شخص کے ساتھ اتنا گہرا تعلق رکھتا ہے جس میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں۔۔۔

سن میرے لال، ہاں یہ سچ ہے کہ میں نے تمہیں پیار بہت کیا ہے بالکل اپنے سگے بیٹے کی طرح مگر اپنا خون اپنا ہوتا ہے۔۔۔

یہ بات تم نے آج میرے خلاف کھڑے ہو کر ثابت کر دی ہے۔۔۔ میں نے تمہیں پال پوس کر، پیار دے کر، انگلی پکڑ کر بڑا کیا اور آج تم میرے ہی خلاف کھڑے ہو گئے۔۔۔ تم نے میرے پیار کا یہ صلہ دیا ہے۔۔۔

اب بھی وقت ہے آؤ ہاتھ ملا لیتے ہیں میں وعدہ کرتا ہوں نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچاؤں گا نہ تمہاری ماں کو بس اس لڑکی کو میرے حوالے کر دو یہ لڑکی میری ضد بن چکی ہے۔۔۔

یہ لڑکی تو میرے مرنے کے بعد ہی مل سکتی ہے۔۔۔جیتے جی تو میں کبھی آپ کا گندا سایہ بھی اس پر نہ پڑنے دوں۔۔۔۔

براق نے خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر اپنی ماں کو مرتے ہوئے دیکھو!!

اس کے حکم پر اس کے پالتو کتے اس کی ماں کو دونوں بازوں سے پکڑ کر بیس منٹ میں لا چکے تھے۔۔۔۔

براق نے تڑپ کر اپنی ماں کی جانب قدم بڑھائے تھے مگر بہرام نے پسٹل اُٹھا کر لہراتے ہوئے اسے اشارہ دیا کہ وہ وہیں پر رک جائے۔۔۔

اگر اس طرف قدم بڑھائے تو دو منٹ سے پہلے تمہاری ماں کی چیتھڑے اُڑ جائیں گے۔۔۔ پھر اپنی ماں کے ٹکڑے اکٹھے کر کے دفناتے رہنا۔۔۔

بہرام براق کی بے بسی پر شیطانی مسکراہٹ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

اگر میری ماں کو کوئی نقصان پہنچایا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے ٹکڑے کر دوں گا۔۔۔

کتنے بے حس انسان ہو مجھے مارو گے، جس نے تمہیں پیروں پر کھڑا کیا، چلنا سکھایا۔۔۔۔
بہرام مصنوعی بیچارہ بن کر براق کے احساسات کی دھجیاں اُڑا رہا تھا۔۔۔۔

کاش نہ چلنا سکھایا ہوتا، کاش وقت سے پہلے میرا گلا دبا کر مار دیتے تو مجھے آج یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔
میں کتنا بدنصیب ہوں کہ آپ کو مار نہیں سکتا کیونکہ آپ کے خون سے ہاتھ رنگ کر میں اللہ کی بارگاہ میں گنہگار نہیں ہونا چاہتا۔۔۔

میری بد قسمتی کا عالم یہ ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ رتبے کے حساب سے آپ کو ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے آپ بلاؤں یا کرتوتوں کا حساب رکھتے ہوئے تم کہہ کر بلاؤں۔۔۔۔۔

"حقیقت ہے اولاد کے لیے بہت بد قسمتی کا مرحلہ ہوتا ہے جب والدین برائی کر کے اپنے بچوں کے سامنے آئیں نہ تو بچے ان کو سزا دے سکتے ہیں اور نہ ان کا ادب کر سکتے ہیں اولاد کے لیے اس سے بڑا اذیت کا مقام اور کوئی نہیں ہوتا۔۔۔۔"

ہائے ہائے جب میں تجھے مجبور دیکھتا ہوں مجھے بڑا مزہ آتا ہے۔۔۔

وہ سر کو ہلاتے ہوئے شیطانی ہنسی قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

براق اس کو مار دو یہ بہت گندا انسان ہے۔۔۔اس کی برائی کی کوئی حد، کوئی لمٹ نہیں ہے۔۔۔

براق کی ماں چیختے ہوئے براق کو آرڈر دے رہی تھی۔۔۔

او پاگل عورت خاموش ہو جاؤ۔۔۔اس سے پہلے کہ میری پسٹل کی گولیاں تمہارا ہمیشہ کے لیے منہ بند کروائیں۔۔۔

بہرام پاشا زینت پر چلایا تھا۔۔۔

اگر تمہارا بیٹا میری بات نہ مانا تو اس کو مرنے سے پہلے حقیقت میں خود بتا دوں گا تم اپنا منہ بند رکھو۔۔۔

تمہیں جو اس کے بارے میں پتہ چلا وہ بہت کم ہے یہ اس سے بھی زیادہ گندا ہے۔۔۔

براق کی ماں نے روتے ہوئے براق کو کہا تھا۔۔۔۔

آج میں چپ نہیں رہوں گی!!

وہ فیصلہ کن انداز میں بولی تھی۔۔۔

تمہارے ڈر سے میں بہت چپ رہ چکی ہوں اگر وقت رہتے ہی میں نے ہمت کر لی ہوتی تو آج میرا بیٹا اور بہو اس حالت میں نہ ہوتے۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے جھٹپٹا کر آزاد ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر کہاں وہ ایک کمزور عورت تھی اور بہرام کے آدمی اسے دونوں بازوں سے جکڑے کھڑے تھے۔۔۔وہ چاہ کر بھی ان کی گرفت سے آزاد نہیں ہو سکی۔۔۔

آدھی تو تم پہلے ہی مر چکی ہو اگر باقی کی جان پیاری ہے تو منہ بند کر لو۔۔۔اگر تم نے ایک لفظ بھی بولا تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

پتہ نہیں ایسا کون سا راز تھا جس سے ابھی تک بہرام پردہ نہیں اُٹھانا چاہتا تھا۔۔۔۔

کیوں بات بار بار بہرام کے لبوں پر آ کر رک جاتی تھی؟؟

میں کہوں گی، کہوں گی کہ تم غلیظ انسان ہو۔۔ نہیں ہو تم براق کے باپ براق کا باپ تو ایک ایماندار شخص تھا۔۔

وہ چیختے ہوئے بولی۔۔۔

براق یہ سارا منظر حیران نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اگر تم نے اپنا منہ بند نہ کیا تو میں تمہیں وقت سے پہلے گہری نیند سلا دوں گا۔۔۔۔

بہرام نے چیختے ہوئے دھمکی دی تھی۔۔۔

مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا جو کرنا ہے کر لو۔۔ مگر اب اپنے بیٹے کے ساتھ میں کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی تم لالچی کتے ہو تمہارے لالچ کی کوئی حد نہیں۔۔۔۔۔

کتیا اپنا منہ بند کر۔۔۔

وہ جھپٹ کر اس کے سر پر گن تانے کھڑا تھا۔۔۔۔

اگر میری ماں کو کچھ ہوا تو میں تمہارے ٹکڑے کر دوں گا۔۔۔

براق چلاتے ہوئے پسٹل لے کر اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ مگر بہرام کی دھاڑ پر وہ اپنی جگہ رک گیا

بہرام نے اشارہ دیا تھا کہ وہ ساری گولیاں اس کی ماں کے سر میں اُتار دے گا۔۔۔۔

براق میرا بچہ گھبراؤ مت۔۔۔

میری جان سے کہیں زیادہ اس کی موت ضروری ہے۔۔۔ یہ ناگ ہے ناگ جب تک زندہ رہے گا

ڈستے ہوئے ہماری زندگیوں کو موت سے بدتر بنائے رکھے گا۔۔۔

براق کی ماں کی آنکھوں میں موت کا کوئی ڈر نہیں تھا بس وہ ہر صورت اپنے بیٹے کو کسی سچ سے آگاہ کرنا

چاہتی تھی جو وہ لالچی انسان کرنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ماما اس شخص کو میں کب سے مار چکا ہوتا۔۔۔ میں ڈرتا ہوں اللہ کی اس ذات سے۔۔۔ میں گنہگار نہیں

ہونا چاہتا اس کو سزا ملے گی مگر اس کو سزا قانون دے گا۔۔۔

براق اپنی بے بسی پر چلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

میری جان مار دو اس غلیظ انسان کو۔۔۔

مت گھبراؤ اللہ کی ذات تمہیں معاف کر دے گی۔۔۔ یہ گھٹیا شخص تمہارا باپ ہے ہی نہیں رحمت اللہ ساری سچائی جانتا ہے اس سے پہلے کہ براق کی ماں کچھ اور کہتی بہرام اس پر گولی چلا چکا تھا۔۔۔۔

فجر کی چیخ نکلی تھی گولی کی آواز سے۔۔۔

یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ براق کو سنبھلنے تک کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔ براق کی ماں زمین پر گرتی چلی گئی تھی زمین پر گرتے ہی خون کی لکیر بند ھتے ہوئے چوڑی ہونے لگی۔۔۔ جس ماں کو بچانے کے لیے وہ کب سے بے بسی کی مورت بنے کھڑا تھا وہ ماں موت کے منہ میں جارہی تھی۔۔۔

گولی بالکل دل کے قریب لگی تھی اور وہ بیماری کی وجہ سے پہلے ہی بہت کمزور ہو چکی تھی۔۔۔ وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اپنی آخری سانسیں گن رہی تھی۔۔۔۔

آہ آہ آہ۔۔۔ براق نے دھاڑتے ہوئے پسٹل کا رخ بہرام کی جانب کیا تھا۔۔۔ براق نے بہرام کی دونوں ٹانگوں میں اپنے پسٹل کی ساری گولیاں اُتار دی تھیں۔۔۔ بہرام کی دردناک چیخیں بیسمنٹ میں گونجنے لگی تھیں۔۔۔

بہرام کے پالتو کتے نے گولی چلائی تو گولی سیدھی براق کے بازو پر لگی تھی خون کی چھینٹے فجر کے چہرے پر پڑنے سے فجر کی ڈری ہوئی چیخ نکلی۔۔۔بیسمنٹ میں ہر طرف خون کی چھینٹیں نظر آنے لگی تھیں، قیامت کا سما تھا۔۔۔۔

براق کے پسٹل سے گولیاں ختم ہو گئیں تھیں۔۔۔اس سے پہلے کہ بہرام کے کتے اپنی گولیوں سے فجر اور براق کو چھلنی کرتے وجدان اور براق کی پوری ٹیم بیسمنٹ میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔

بہرام کے کتوں کو رنگے ہاتھوں پکڑتے ہوئے براق کی ٹیم مارتے ہوئے بیسمنٹ سے باہر لے گئی وہاں پر صرف وجدان رُکا تھا۔۔۔۔

....

براق اپنی ماں کا سر گود میں رکھے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رو رہا تھا۔۔۔فجر براق کو آج پہلی باریوں آنسوؤں کے ساتھ روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ براق جیسا سنگ دل انسان اتنا سوفٹ اور اموشنل بھی ہو سکتا ہے ۔۔۔۔

اپنی ماں کے چہرے کو پیار سے دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے براق کے آنسوں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔براق ایک اے ایس آئی کا آفیسر تھا جو سمجھ چکا تھا کہ اس کی ماں اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔

اپنی ماں کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر دی تھیں۔۔۔وہ آنکھیں جو اب بھی ویران تھی،وہ آنکھیں جو اپنے بیٹے سے بہت کچھ کہنا چاہتی تھیں،بہت کچھ سننا چاہتی تھیں،وہ آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو چکی تھیں۔۔۔

براق ایک بار پھر خالی ہاتھ رہ گیا تھا بہرام ٹانگوں کے درد سے کراہتے ہوئے چیخ رہا تھا۔۔۔

گھٹیا انسان تم نے میری ماں کی زندگی برباد کر دی۔۔۔تم کتنا گرو گے گھٹیا انسان۔۔۔

فجر چیختے ہوئے بہرام کی جانب بڑھی تھی زور زور سے ٹانگوں سے اس کے پیٹ اور زخمی ٹانگوں کو مارتے ہوئے اسے تڑپنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

وہ درد سے کراہتے ہوئے اچانک پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا۔۔۔وجدان، براق اور فجر کو ایک پل کے لیے ایسا لگا جیسے وہ شخص پاگل ہو گیا ہے۔۔۔مگر دوسرے ہی پل ان کا یہ بھرم ٹوٹ گیا کیونکہ ایسے شخص پاگل ہوتے نہیں دوسروں کو پاگل کرتے ہیں۔۔۔

تمہاری اوقات کیا ہے جو میں تمہیں بتاؤں۔۔۔دو ٹکے کی عورت کی تم بیٹی ہو میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔

اوئے بغیرت انسان دو ٹکے کا تو ہے۔۔۔

وجدان چلایا تھا۔۔۔

وجدان اپنی جگہ سے بھاگتے ہوئے بہرام تک پہنچا تھا اور اپنا بھاری پاؤں اُٹھا کر اس کے پیٹ میں مارتے ہوئے اس کی جان نکال لے گیا۔۔۔۔

تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے گھر کی عورتوں کے بارے میں بکواس کرنے کی۔۔۔

وجدان مسلسل اس کے پیٹ میں بھاری پاؤں زور زور سے مار رہا تھا۔۔۔درد سے بہرام کی چیخوں کی آوازیں بیسمنٹ میں گونج رہی تھیں۔۔۔۔

اسی وقت چوہدری صلاح الدین، چوہدری ریاض ورک اور چوہدری آصف ورک پولیس کے ہمراہ بیسمنٹ میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

کیونکہ وجدان پچھلے دس دنوں سے انہیں کچھ بتا نہیں رہا تھا اور گھر سے بھی غائب تھا یہ بات چوہدری صلاح الدین اور اس کے بیٹوں کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وجدان زندگی میں پہلی باریوں گھر سے غائب تھا۔۔۔اس دن براق اور وجدان کے بیچ ہوئی لڑائی بھی صلاح الدین اور ریاض ورک کے کانوں تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

اور کافی کچھ آصف ورک بھی اپنے بھائی اور باپ کو بتا چکا تھا کیونکہ اب باتیں مزید دبائی نہیں جا سکتی تھیں عافیہ اور بہرام کی سچائی آصف نے خود بتا دی تھی۔۔۔

صلاح الدین پولیس کے ہمراہ وجدان کا فون ٹریس کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ تھے۔۔۔مگر یہاں پر جو منظر انہوں نے دیکھا اور جو کچھ انہوں نے سنا یہ ان کی سوچ سے کہیں زیادہ شوکنگ تھا۔۔۔

براق کی ماں زینت جس کا ان کو پتہ تھا کہ وہ سالوں پہلے مر چکی ہے۔۔۔وہ زینت اس وقت براق کی ہاتھوں میں خون میں لت پت پڑی تھی۔۔۔وجدان اور فجر بہرام کی خاطر تواضع کر رہے تھے۔۔۔

سر چھوڑ دیں۔۔۔آپ اپنے ہاتھ گندے مت کریں،ان کو قانون کے حوالے کر دیں،ان کو سزا ملے گی ضرور ملے گی۔۔۔

انسپیکٹر نے آگے بڑھ کر وجدان کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

لے جائیں اس کتے کو اور اس کو ایسی عبرت ناک موت ملنی چاہیے کہ اس کی روح کانپ جائے۔۔۔

وجدان چلاتے ہوئے انسپیکٹر سے بولا تھا۔۔۔

میرے ساتھ تو جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تم لوگوں کے سامنے بھیک مانگوں گا۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا بہرام مر تو سکتا ہے مگر جھک نہیں سکتا۔۔۔

اس کے چہرے پر اب بھی وہی شیطانی مسکراہٹ تھی اسے کچھ بھی فرق نہیں پڑا تھا کہ اس گھٹیا شخص کے گندگی کا پٹارا سب کے سامنے کھل چکا ہے۔۔۔۔

اپنی بکواس بند کر۔۔۔

انسپیکٹر اسے گریبان سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے سٹریچر پر ڈلوا رہا تھا۔۔۔۔

اوئے سیفی تو کل بھی بے وقوف تھا تو آج بھی بے وقوف ہے---

بہرام آصف کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا--جو خونخوار نظروں سے بہرام کی جانب دیکھ رہا تھا----

آصف اس کو مارنے کے لیے آگے بڑھا تھا کہ وجدان کے بابا ریاض نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا--وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا بھائی بہرام کے گندے خون سے اپنے ہاتھ رنگے---

ایسے آنکھیں پھاڑ کر مجھے مت گھور مجھے تجھ سے نہ کل ڈر لگتا تھا نا آج لگتا ہے---

تو کتنا بد قسمت انسان ہے کل تو اپنی بیوی کو مجھ سے نہیں بچا سکا اور آج اپنی بیٹی کو میرے بیٹے سے نہیں بچا پا رہا---

فرق اتنا ہے کہ میرا بیٹا مجھ سے چار ہاتھ آگے نکلا--جو کچھ میں نے بغیر نکاح کے کیا---وہ سب کچھ یہ نکاح کا جھانسا دے کر کر رہا ہے---

ورنہ تیری بیٹی کی ہر رات عزت بھی لوٹی جاتی ہے اور اس پر تشدد بھی کیا جاتا ہے جا کر کہنا میری ایکس محبوبہ کو کہ اپنی بیٹی کے جسم پر اس کے دیے ہوئے بیلٹوں کے نشان دیکھے----

وہ چیختے ہوئے بولتا جا رہا تھا جب کہ پولیس والے اس کا سٹریچر بیسمنٹ سے باہر لے جا رہے تھے---

براق اس وقت شدید صدمے میں تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ بہرام کو سزا نہیں دینا چاہتا تھا---

وہ جانتا تھا کہ بہرام اب اس کی ٹیم کے نگرانی میں ہے وہ کہیں بھاگ نہیں سکتا اور نہ ہی اس کی بھاگنے والی حالت میں ہے۔۔۔

اس کی دونوں ٹانگیں شدید زخمی تھیں اب آنے والے کئی مہینوں تو وہ اپنے پیروں پر کبھی کھڑا بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

مگر جو آخری داؤ وہ کھیل کر گیا تھا اس سے براق کی زندگی میں مزید طوفان آ چکا تھا۔۔۔

پتہ نہیں براق نے کیسی قسمت پائی تھی ایک مصیبت ختم ہوتی تھی تو دوسری شروع۔۔۔ آصف ورق نے براق کی جانب زہریلی نظروں سے دیکھا تھا اور اپنی بیٹی کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ بیسمنٹ کے دروازے سے باہر نکلا۔۔۔

بابا پلیز میں اس حالت میں براق کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔۔۔

بابا اس کو میری ضرورت ہے۔۔۔

بابا وہ آدمی سب کچھ جھوٹ بول کر گیا ہے۔۔۔

فجر اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے اپنے بابا کو براق کی صفائی پیش کر رہی تھی کیونکہ فجر براق سے پیار کرنے لگی تھی۔۔۔ مگر شاید پیار کو سمجھنے میں بہت دیر ہو گئی تھی۔۔۔

فجر میرے ساتھ چلو ورنہ تم میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی میں خود کو شوٹ کرلوں گا۔۔۔۔۔۔۔

بابا پلیز آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟؟
وہ روتے ہوئے بے بسی سے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تمہارا باپ ہوں اس لیے کر رہا ہوں!!
اس گھٹیا انسان نے میری بیٹی پر ہاتھ اُٹھایا اس کی جرات کیسے ہوئی۔۔
وہ اپنی بیٹی کو ہاتھ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی کا گیٹ کھول کر اس میں بٹھا چکا تھا۔۔۔
فجر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی کیونکہ اس کے بابا نے اپنے مرنے کی دھمکی دی تھی وہ کیسے اپنے بابا کو مرنے دیتی جس نے اس کے ہر خواب کو پورا کیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بہت مجبور تھی نہ تو اپنے بابا کی بات کو ٹال سکتی تھی اور نہ ہی براق کو اس دکھ کی گھڑی میں چھوڑ کر آنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔
تیزی سے آصف ورک وہاں سے گاڑی نکالتے ہوئے بنا کسی کا انتظار کیے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

بہرام کو بھی پولیس کسٹڈی میں لے گئی تھی۔۔اب صرف باہر وجدان کے آدمی اور براق کی ٹیم کے تین چار آفیسر کھڑے تھے۔۔۔۔

صلاح الدین اور ریاض ورک بھی وہیں موجود تھے۔۔

صلاح الدین کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات تھے اس وقت وہ براق سے کوئی ہمدردی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

صلاح الدین اپنے بیٹے ریاض ورک کے ساتھ بیسمنٹ سے باہر نکل آیا تھا۔۔

وجدان تمہیں کیا الگ سے کہنا پڑے گا۔۔ چلو ہم اس شخص سے کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتے جس نے ہماری پوتی پر ہاتھ اُٹھایا۔۔۔۔

صلاح الدین بیسمنٹ کے دروازے پر کھڑا ہو کر وجدان سے مخاطب تھا۔۔۔۔

مت بھولو یہ اس گھٹیا انسان کا بیٹا ہے جس نے سالوں پہلے ہمارے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالا۔۔۔

صلاح الدین کی بھاری غصیلی آواز بیسمنٹ میں گونجی تھی جو دروازے پر دونوں ہاتھ کمر پر باندھے کھڑا تھا۔۔

وجدان سمجھ چکا تھا کہ اس کا چاچو ساری حقیقت بتا چکا ہے مگر جتنی حقیقت وجدان جانتا تھا شاید وہ سن کر تو کئی رشتوں میں دراڑیں آجائیں گی۔۔۔وجدان کا دل اس وقت درد سے لبریز تھا کیونکہ اس سارے فساد کی جڑ اس کی ماں تھی۔۔۔

سوری داجی میں اس وقت اس کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔اس نے فجر پر ہاتھ اُٹھایا یہ سوچ کر جتنا غصہ آپ کو ہے اتنا ہی مجھے بھی ہے۔۔۔
پہلی بار آپ کے حکم سے انکار کر رہا ہوں مجھے معاف کر دیجیے۔۔۔بس اتنا سمجھ لیں کہ بہت سی ایسی حقیقتیں ہیں جن سے ابھی پردہ اُٹھنا باقی ہے۔۔۔

ان حقیقت سے جب پردہ اُٹھے گا تو بہت سے رشتے ٹوٹ جائیں گے۔۔۔

پلیز اس وقت مجھے مجبور مت کیجئے میں آجاؤں گا۔۔۔
صلاح الدین وجدان کی باتین سن کر غصے سے اپنے بیٹے کے ہمراہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

براق کی ماں کی باڈی کو لیتے ہوئے براق اور وجدان بھی وہاں سے نکل آئے تھے براق کی دنیا اس کی ماں پر ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ شفقت بھرا سایہ جس کو بچانے کی وہ سالوں سے کوشش کر رہا تھا۔۔ مگر افسوس وہ نہیں بچا سکا تھا۔۔۔ براق ہار گیا تھا۔۔ وہ گھٹیا شخص ہار کر بھی جیت گیا۔۔۔ وہ وہ جاتے جاتے بھی اپنے ارادوں میں کامیاب ہو گیا۔۔

براق کی جنت اس کی ماں ہمیشہ کے لیے اس سے دور جا چکی تھی۔۔۔ اپنی ماں کا سر گود میں رکھے وہ گاڑی میں خاموش بیٹھا تھا چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے خالی نظروں سے بس اپنی ماں کا چہرہ دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

....

وجدان کہاں ہے؟؟

وجدان کیوں نہیں آیا آپ لوگوں کے ساتھ؟؟

ثریا سب کے ساتھ اپنے بیٹے کو نہ پا کر پاگل سی ہو گئی تھی۔۔۔

ثریا کو پل پل کی خبر تھی وہ تو یہ بھی جانتی تھی کہ بہرام نے فجر کو اغوا کروایا ہے۔۔۔۔

مگر اس کے دل کو تکلیف تو اس وقت ہوئی تھی جب گھر میں صلاح الدین، ریاض ورک اور آصف ورک نے یہ خبر دی کہ وجدان اور براق ایک ہی جگہ پر ہیں تب سے وہ تڑپ رہی تھی کہ کہیں بہرام اس کے بیٹے کو نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔۔

اور دوسری طرف اسے یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں اس کی حقیقت سب کے سامنے نہ آجائے---یہ سچ تھا کہ ثریا بہت بُری عورت تھی مگر یہ حقیقت تھی کہ وہ اپنے بیٹے سے بے انتہا پیار کرتی تھی--وجدان میں اس کی جان بستی تھی---پیار تو وہ اپنے تینوں بچوں سے بہت کرتی تھی مگر وجدان کے لیے اس کے دل میں ایک الگ گوشہ تھا--

میں نے پوچھا وجدان کیوں نہیں آیا؟؟

وہ ریاض کے قریب جاکر چیخی تھی--

اب آپ کیوں پوچھ رہی ہیں کہ وجدان بھائی کہاں ہیں؟؟

یہ ساری آگ آپ کی ہی لگائی ہوئی ہے--اب آپ کا تڑپنا کسی کام کا نہیں--

ریاض ورک کے جواب سے پہلے فجر نے چیختے ہوئے کہا تھا---

وہاں پر کھڑے ہوئے گھر کے ہر فرد نے کچھ دیر کے لیے حیرانگی سے فجر کو دیکھا تھا کہ وہ پاگل ہو گئی ہے جو اپنی تائی امی کے ساتھ اس طرح بدتمیزی سے بول رہی ہے--کیونکہ گھر میں ثریا کی حقیقت کوئی نہیں جانتا تھا-----

کیا بکواس کر رہی ہو؟؟

ثریا ہڑبڑا کر بولی تھی۔۔۔

آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ میں بکواس نہیں کر رہی۔۔۔

حقیقت کیا ہے آپ جانتی ہیں۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تم کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔۔

فجر کی بات کو جھٹلاتے ہوئے ثریا ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

جب میری بات میں سچائی اور حقیقت نہیں تو ماتھے پر پسینے کیوں آنے لگے؟؟

مجھے نہیں پتہ تم کیا بکواس کر رہی ہو؟؟

آپ مجھے بتائیں وجدان کیوں نہیں آیا؟؟

وہ فجر کی بات کو پوری طرح سے نظر انداز کرتے ہوئے ریاض ورک سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔

جو حیرانگی سے فجر اور ثریا کے بیچ میں ہونے والی باتوں کو سن رہا تھا۔۔۔

ریاض ورک کے ایک بہت سمجھدار آدمی تھا جس کا سارا دن لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا رہتا تھا۔۔وہ ایک بات بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ فجر اور منت بد تمیز بچیاں نہیں ہیں۔۔۔فجر کا اس طرح چیخ کر بد تمیزی کرنا اس بات کی دلیل تھا کہ بات میں کچھ نہ کچھ سچائی ہے۔۔۔۔

ثریا وجدان بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

تم مجھے یہ بتاؤ کہ فجر کیا کہہ رہی ہے کیا کیا ہے تم نے ؟؟

سرد لہجے سے ریاض ورک نے گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کیا بکواس کر رہی ہے اتنے مہینوں گھر سے باہر رہی ہے تو دماغ کو کچھ ضرورت سے زیادہ گرمی لگ گئی ہے۔۔۔۔

ویسے بھی اتنے مہینے گھر سے باہر رہ کر آئی ہے اس سے تو کسی نے پوچھا نہیں کہ یہ کیا کیا گل کھلاتی رہی ہے۔۔۔اور جو گھر پر بیٹھی ہوئی سالوں سے اپنے بچوں کے ساتھ عزت کی زندگی گزار رہی ہے اس سے اب یہ سوال جواب کرے گی۔۔۔

یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے---

ثریا اپنی بات کو چھپانے کے لیے فجر کے کردار پر تانہ کشی کر رہی تھی---

ثریا خبر دار اگر تم نے میری بیٹی کے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو!!

عافیہ نے چیختے ہوئے ثریا کو خاموش رہنے کو کہا تھا اور اپنی بیٹی کو آکر سینے سے لگا لیا----

اچھا ہوا یہ سب کچھ عافیہ نے کہہ دیا ورنہ آصف بھی اپنی بیٹی کے لیے یہی کہنے والا تھا----

کیوں تمہاری بیٹی کوئی آسمان سے اُتری ہے جو اس کے بارے میں کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا!!

ایک بار بھی پوچھا کہ یہ آٹھ مہینے تک کس کے ساتھ تھی اور کیا کیا گل کھلاتی رہی ہے---

ثریا نے زہریلے لہجے سے بات کو دہرایا تھا---

بہو یہاں پر ہی اپنی زبان کو لگام ڈال دو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا---

مت بھولو کہ تم میری پوتی کے بارے میں بول رہی ہو---

تمہیں یہ حق کس نے دیا کہ تم میری پوتی سے سوال جواب کرو؟؟

ابھی میں زندہ ہوں---

صلاح الدین کی دھاڑ سے پوری حویلی کی دیواریں ہل گئی تھی۔۔۔ثریا کی زبان پر تالا لگ گیا تھا۔۔۔کیونکہ صلاح الدین گھر کا سربراہ تھا اس کے آگے کسی کی بولنے کی جرات نہیں تھی۔۔۔۔

عافیہ بہو فجر کو لے کر کمرے میں جاؤ۔۔۔۔

جی۔۔۔

عافیہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فجر کو لے کر روم میں چلی گئی۔۔۔

آصف تم بھی فجر بیٹی کے پاس جاؤ۔۔۔ثریا نے غلط کیا ہے اسکے ساتھ بات کرنے کے لیے میں ہوں۔۔۔

تم رُک کر مزید بات کو ہوا دے کر تماشہ مت بنانا۔۔۔میرے گھر کا امن اور سکون برباد کرنے کی تم لوگ کوشش بھی مت کرنا۔۔۔یہ مت بھولو کہ ابھی میں زندہ ہوں مرا نہیں جب مر جاؤں گا تو ایک دوسرے کو دل کھول کر تیور دکھالینا۔۔۔

آصف ورک جو غصے کی نظروں سے ثریا کی جانب دیکھ رہا تھا اس کے غصے والے ارادے کو بھانپتے ہوئے صلاح الدین نے کڑے لہجے سے اسے روم میں جانے کو کہا تھا۔۔۔

آصف ورک اپنے باپ کا حکم مانتے ہوئے اپنے روم کی طرف چل دیا تھا۔۔۔۔

ثریا بہو تم نے میری پوتی کی کردار کشی کر کے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔

صلاح الدین کمر پر دونوں ہاتھ باندھے ہوئے گرجدار لہجے سے بولا تھا۔۔۔ جبکہ ریاض ورک پاس ہی شرمندہ نظروں سے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔وہ شرم سے مر رہا تھا کہ اس کی بیوی نے اس کی بھتیجی پر تہمت لگائی تھی۔۔۔یہی تو اس گھر کی خاصیت تھی کہ بھتیجیوں کو بیٹیوں سے بڑھ کر سمجھا جاتا تھا۔۔۔

آج صلاح الدین کی حویلی میں بیٹی کی عزت اُچھالی گئی تھی۔۔۔جس گھر میں رشتوں کو ہمیشہ محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔۔۔

ابا جان میں شرمندہ ہوں۔۔۔

اب شرمندہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے تمہیں منہ کھولنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ تم کس کے بارے میں کیا بول رہی ہو۔۔۔۔

صلاح الدین ثریا کی بات کو کاٹتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

میری پوتیاں میرا غرور ہیں میری پوتیوں کی وجہ سے آج تک میرا سر کبھی شرم سے نہیں جھکا۔۔۔۔

میری پوتیاں مر تو سکتی ہیں مگر بد کردار نہیں ہو سکتیں۔۔۔اگر فجر کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا بھی ہے تو اس کے لیے ہم کبھی اپنی پوتی کو قصوروار نہیں ٹھہرائیں گے۔۔۔۔

صلاح الدین کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا۔۔۔

اباجی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

ثریا نظریں جھکائے شرمندگی کا ڈرامہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔جبکہ اسے اپنے بولے ہوئے لفظوں پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔۔۔۔

تمہارا مطلب جو بھی تھا مگر تم نے اس گھر کی بیٹی کی عزت پر کیچڑ اُچھالا ہے اس کے لیے اباجان تو کیا میں بھی تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔

ریاض ورک غصے سے کہتے ہوئے روم کی طرف چل پڑا تھا۔۔

صلاح الدین نے بات کو مزید بھڑکایا نہیں تھا۔۔اس کا مقصد اس بات کو یہی روکنا تھا نہ کہ اس بات کو مزید بھڑکانا۔۔

بہو آئندہ احتیاط رکھنا!!

بات کو سٹاپ لگاتے ہوئے صلاح الدین اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ثریا ہاتھوں کو مروڑتے ہوئی وہیں پر کھڑی تھی۔۔۔اب تو اسے موت اپنے قریب آتی ہوئی نظر آرہی تھی وہ جان چکی تھی کہ فجر اب اپنا منہ بند نہیں رکھے گی۔۔۔

بہرام اور براق کے بیچ میں کیا ہوا ہے وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔

وجدان کہاں ہے اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا۔۔ہر طرف شکنجے کسے جا چکے تھے۔۔۔

سچ کہتے ہیں مجرم جتنا مرضی بھاگ لے مگر ایک نہ ایک دن وہ پکڑا ہی جاتا ہے ثریا کی بربادی کا وقت نزدیک آن پہنچا تھا۔۔۔

....

براق کی ماما کی تدفین کر دی گئی تھی وہ اب بھی بہت ٹوٹا ہوا تھا اس سارے وقت میں وجدان ہر پل اس کے ساتھ تھا اور اسے حوصلہ بھی دے رہا تھا۔۔۔۔

اس وقت وجدان اور رحمت اللہ کے سوا براق کا کوئی اپنا اس کے پاس نہیں تھا۔۔اس مشکل گھڑی میں اسے فجر کی بہت ضرورت تھی، مگر جانتا تھا کہ اس کی فجر اس وقت بے بس اور مجبور ہے جو سچ فجر کے باپ کے سامنے آیا ہے اس کے بعد وہ کبھی فجر کو براق کے پاس آنے بھی دے گا یا نہیں وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

جس بیٹی کو اس کے باپ نے کبھی انگلی نہ لگائی ہو۔۔اسے لاڈ پیار اور نخروں سے پالا ہو۔۔اس باپ کو جب پتہ چلے کہ اس کی بیٹی کو اتنی اذیت دی گئی کہ بیلٹوں سے مارا گیا، اس شخص کے ساتھ باپ اپنی بیٹی کو کیسے بھیج دے گا یہ سوچ سوچ کر براق کا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
فجر اس کے جینے کا واحد سہارا تھی فجر کے بغیر زندگی کا سوچ کر بھی براق کا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔

جب حقیقت میں اسے زندگی فجر کے بغیر گزارنی پڑی تو وہ کیا کرے گا؟؟

وہ فجر کے بغیر زندہ کیسے رہے گا؟؟

یہ سوچ سوچ کر اس کی سانسیں رُک رہی تھیں۔۔۔

اس مشکل وقت میں اس کا واحد سہارا وجدان تھا جس سے اسے کچھ اُمید تھی۔۔۔اس لیے وہ چاہتا تھا کہ اس کی ساری سچائی وجدان کے سامنے ہو جس سچائی سے اب تک وہ خود بھی آشنا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ نہیں سچ جانتا تھا کہ سچ کتنا کڑوا ہے۔۔۔مگر وہ سچائی کو وہ وجدان کے سامنے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

براق پلیز مجھے اس وقت گھر جانا ہے، میں اس دُکھ کی گھڑی میں تمہارے ساتھ کچھ اور دیر رُکتا۔۔۔مگر سوری مجھے معاف کر دینا منت کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔مجھے فجر کا میسج آیا ہے کہ اس نے کھانا پینا تک چھوڑ رکھا ہے۔۔۔

میری غیر حاضری اور بات نا ہونے کی وجہ سے اس نے پچھلے ایک ہفتے سے نہ کچھ ٹھیک سے کھایا ہے نہ سوئی ہے۔۔۔جس کا اس کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑا ہے۔۔۔۔۔

آج ڈاکٹر نے اسے نیند کی دوا دے کر سلایا ہے میں جانتا ہوں جب تک وہ میری شکل نہیں دیکھے گی اسے چین نہیں آئے گا۔۔۔۔

تدفین کے بعد وجدان گھر کے لیے نکلنے ہی لگا تھا کہ براق نے اسے روک لیا۔۔۔

وجدان بھائی پلیز کچھ دیر اور رُک جائیں۔۔۔ کوئی ایسا سچ تھا جو ماما مجھے بتانا چاہتی تھیں مگر زندگی نے مہلت نہیں دی مگر وہ سچ رحمت اللہ جانتا ہے۔۔۔

میں وہ سچ سننا چاہتا ہوں کہ میری زندگی کی حقیقت کیا ہے اور میں چاہتا ہوں اس سچ کو سننے کے لیے آپ میرے پاس موجود ہوں۔۔۔۔۔۔

براق کا لہجہ التجا سے بھرا تھا وجدان چاہ کر بھی منع نہیں کر سکا۔۔۔ جبکہ اس کے حواسوں پر منت سوار تھی جب سے اسے فجر کا میسج آیا تھا اس کی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں۔۔۔۔

وہ دل پر پتھر رکھ کر براق کے کہنے پر رُک گیا تھا۔۔۔ویسے بھی ماضی کی کڑیوں سے جڑے ہوئے ہر سچ کو وجدان جاننا چاہتا تھا۔۔۔ تاکہ آنے والے وقت میں فیصلہ کرتے ہوئے اسے کوئی دقت نہ ہو۔۔۔ وہ ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

براق نے رحمت اللہ کو اپنے روم میں بلوایا تھا۔۔۔

رحمت اللہ مجھے بتاؤ کہ ماما مجھے کون سا سچ بتانا چاہتی تھیں۔۔۔ جس سے تم واقف ہو ماما واقف ہیں مگر میں نہیں۔۔۔

براق نے سپاٹ لہجے میں رحمت اللہ سے پوچھا تھا۔۔۔۔

رحمت اللہ کچھ دیر نظریں جھکائے خاموش کھڑا رہا جیسے کہ وہ اس سچ کو بتانے سے ڈر رہا تھا۔۔۔

رحمت اللہ ڈرو مت۔۔۔ تم جانتے ہو کہ ماما اس دنیا میں نہیں رہیں۔۔۔ اگر ہوتیں تو سچائی میں ان سے ہی پوچھتا۔۔۔

ماما خود چاہتی تھیں کہ مجھے یہ سچ پتہ چلے اور ماما نے ہی مجھے یہ کہا تھا کہ رحمت اللہ سے سارا سچ پوچھ لینا۔۔۔

پلیز رحمت اللہ زبان پر لگے تالے کو کھولو اور مجھے بتاؤ کہ ایسا کون سا راز باقی رہ گیا تھا جو ماما نے مجھے نہیں بتایا۔۔۔ میں پہلے سے ہی بہت تکلیف میں ہوں خدارا خاموش رہ کر مجھے اور تکلیف میں مبتلا مت کرو۔۔۔

اب کی بار براق کا لہجہ تھوڑا سا سخت ہوا تھا۔۔۔۔۔

سر سچ تو میں آپ کو بتا دوں گا۔۔۔

میری کیا اوقات کہ میں آپ سے کوئی سچ چھپاؤں۔۔۔ مگر آپ سچ جاننے کے بعد کبھی مجھے شک کی نگاہ سے مت دیکھیے گا۔۔۔

یہ سچ چھپانے کے لیے مجھے بی بی جی نے ہی قسم دی تھی۔۔۔ یہ ان کا حکم تھا کہ براق سر کبھی اس سچائی تک نہ پہنچے۔۔۔ ورنہ خدا کی قسم رحمت اللہ کی جان بھی آپ پر قربان۔۔۔ آپ نے جو میری بیٹی کی عزت بچا کر مجھ پر احسان کیا ہے اس احسان کے بدلے اگر رحمت اللہ اپنی جان بھی آپ کے لیے قربان کر دے تو وہ کم ہو گی۔۔۔۔

تم بے فکر رہو رحمت اللہ تم نے بھی میرے لیے بہت کچھ کیا ہے میں کبھی تم پر شک نہیں کر سکتا۔۔۔ تم ہمیشہ میرے دل کے نزدیک رہو گے۔۔۔
مگر پلیز مجھے بتاؤ کہ سچ کیا ہے؟؟
براق نے تسلی بخش انداز سے کہا تو رحمت اللہ کے دل کو تسکین ملی تھی۔۔۔

سر بہرام پاشاہ آپ کا سگا باپ نہیں تھا۔۔۔
پہلی بات نے ہی وجدان اور براق کے دل کے نظام کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

تو کون تھا براق کا باپ؟؟

وجدان نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

بہرام کا بڑا بھائی نثار پاشا!!

جو کہ بہرام پاشاہ سے بالکل مختلف تھا ایک نیک ایماندار اور رحم دل انسان تھا۔۔۔

جس نے ہمیشہ غریبوں کی مدد کی اور حلال اور حرام میں فرق رکھا۔۔۔

آپ کی والدہ کی شادی نثار پاشا سے ہوئی تھی۔۔۔نثار پاشاہ آپ کی والدہ سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔دونوں کی لو میرج تھی۔۔۔

دونوں اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش تھے۔۔۔اللہ کا شکر تھا کہ پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔زینت بی بی اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی تو ان کے نام پر بھی ایک بہت بڑی جائیداد کا حصہ تھا۔۔۔

جو زینت کے بابا نے اپنی بیٹی کے نام کر رکھا تھا۔۔اور نثار پاشا خود بھی بہت امیر کبیر لوگوں میں شامل ہوتے تھے۔۔۔

نثار پاشا کا بزنس کی دنیا میں ایک ایسا نام تھا کہ جس چیز پر ہاتھ رکھتا وہ سونا بن جاتی تھی۔۔۔

زینت بی بی اور نثار صاحب زیادہ تر ملک سے باہر ہی رہتے تھے جہاں نثار صاحب ایماندار رحم دل اور محنتی تھے۔۔۔وہیں بہرام بداخلاق بے رحم اور صفاک تھا۔۔۔جس کا کام آوارہ گردیوں میں مصروف رہنا تھا۔۔۔

ایک ہی باپ کے دو بیٹے مگر نیچر بالکل مختلف تھا۔۔۔آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا۔۔۔جب تک ماں باپ زندہ تھے بہرام کو روک ٹوک کرتے تو وہ تھوڑا کنٹرول میں رہتا تھا۔۔۔جب ماں باپ کی ڈیتھ ہو گئی تو بہرام پوری طرح سے آوارہ بن چکا تھا۔۔۔

اسے راتوں رات امیر بننے کا بہت شوق تھا مگر اس شوق کو پورا کرنے کے لیے بہرام کو محنت کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔۔

اس نے ماں باپ کی جائیداد سے حصہ لے کر، اپنا کوئی چھوٹا سا بزنس شروع کیا تھا جس میں اسے بُری طرح سے ناکامی ہوئی۔۔۔اور دوسری طرف نثار صاحب کی محنت رنگ لاتی جا رہی تھی ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کا بزنس ترقی کرتا جا رہا تھا۔۔۔

بہرام اپنے بھائی کی ترقی کو دیکھ کر جلنے لگا تھا۔۔۔

نثار صاحب جب بھی پاکستان آتے اپنے بھائی کیلئے قیمتی تحفے لے کر آتے---وہ اپنے بھائی سے بہت پیار کرتے تھے---مگر بہرام کے دل میں اپنے بھائی کے لیے رتی برابر بھی محبت اور عزت نہیں تھی---وہ ہمیشہ اپنے بھائی کو حسرت اور دشمنی کی نگاہ سے ہی دیکھتا تھا---

بات یہاں تک رُکی نہیں تھی---بی بی جی جو کہ جوانی میں بہت خوبصورت ترین عورت تھیں---بہرام جب بھی نثار صاحب اور بی بی جی کو دیکھتا تو اسے بہت جلن ہوتی تھی---

بہرام کی گندی نظر اپنی بڑی بھابی پر تھی---آہستہ آہستہ بہرام نے آپ کی والدہ پر ڈورے ڈالنے شروع کیے مگر وہ ایک نیک دل اور نیک ماں باپ کی اولاد تھی---

جو اپنے شوہر کے ساتھ بہت مخلص تھی انہوں نے کبھی بہرام کی بات کا رسپانس نہیں دیا---وہ جب بھی پاکستان آتی بہرام صاحب سے کٹی کٹی رہتی تھی---مگر انہوں نے کبھی یہ حقیقت اپنے شوہر کو اس لیے نہیں بتائی وہ نہیں چاہتی تھیں کہ دو بھائیوں کے بیچ میں دشمنی کی دیوار کھڑی ہو جائے---ان کی یہی نیکی ان پر بھاری پڑی تھی---ان کو اس نیکی کی بہت بڑی سزا ملی---

جب شادی کے ایک سال بعد اللہ تعالی نے نثار صاحب اور بی بی جی کو ایک پیارا سا بیٹا عطا کیا جس کا نام انہوں نے بڑے پیار سے براق رکھا تھا---بہت بڑی پارٹی کی گئی تھی جشن اتنا بڑا تھا کہ شہر کے ہر خاص و عام نے شرکت کی---

اس دن بہرام پاشا نے اپنے ذہن میں ایک گندا پلان بنایا تھا۔۔اس نے اپنے ہی بھائی کو ایک کار ایکسیڈنٹ میں مروا دیا مگر نثار صاحب تب تک بہرام کی اصلیت سے پوری طرح سے واقف ہو چکے تھے۔۔۔

بہرام نے جائیداد کے کاغذ سائن کروانے کے لیے بہت دباؤ ڈالا مگر نثار صاحب نے صاف انکار کر دیا تو بہرام نے اپنے ہی بھائی کو قتل کروا دیا۔۔۔

اور اس کے بعد آپ کی والدہ سے زبردستی ناجائز رشتہ قائم کرنے کی پوری کوشش کی۔۔۔آپ کی والدہ بہرام سے بہت نفرت کرتی تھی۔۔۔وہ کبھی بھی بہرام کے ساتھ ناجائز رشتہ نہیں بنانا چاہتی تھیں۔۔۔مگر بہرام آپ کو ان کی کمزوری بنا کر دن بدن ان کو مجبور کر رہا تھا۔۔۔

بہرام نے آپ کو مارنے کی دھمکی دی تھی آپ کی عمر اس وقت دو ماہ تھی آپ کی والدہ ایک ماں ہونے کے ناطے مجبور ہو گئی تھیں۔۔۔۔

وہ جانتی تھیں کہ یہ گھٹیا شخص سب کچھ کر سکتا ہے، جو اپنے سگے بھائی کو مروا سکتا ہے اسے بھلا بھتیجے سے کیسی محبت ہو گی۔۔۔

اس ڈر سے آپ کی والدہ نے ایک شرط رکھی کہ وہ اس کے ساتھ ناجائز رشتہ نہیں بنائے گی۔۔۔

بی بی جی نے بہرام کے سامنے نکاح کی شرط رکھی۔۔۔انہوں نے یہ سوچا کہ کم سے کم ایک حرام رشتے سے وہ بچ جائیں گی۔۔۔وہ اپنی جان لینا چاہتی تھی مگر آپ کا چہرہ ان کی نظروں کے سامنے گھوم جاتا۔۔۔۔۔۔

اس طرح مجبوری میں بی بی جی نے بہرام سے شادی کرلی۔۔۔بہرام پاشا کے ساتھ شادی کے بعد ایک بہت بڑی حقیقت بی بی جی کو پتہ چلی تھی۔۔۔۔

ایک دن گھر کی صفائی کرتے ہوئے بہرام پاشاہ کی میڈیکل رپورٹ بی بی جی کے ہاتھ لگی جس پر صاف صاف لکھا تھا کہ بہرام پاشاہ کبھی باپ نہیں بن سکتا۔۔۔۔

اس رپورٹ کو دیکھ کر بی بی جی کو بہت خوشی ہوئی تھی کیونکہ وہ بہرام کی گندی اولاد کو پیدا کر کے دنیا میں گناہوں کا ڈھیر نہیں لگانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

یہ ساری باتیں بی بی جی نے میری بیوی کے ساتھ ڈسکس کی تھیں۔۔۔کیونکہ بہرام بی بی جی کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔۔۔بی بی جی کے بات چیت کرنے کا واحد سہارا میری بیوی تھی۔۔۔مجھے یہ ساری باتیں میری بیوی سے ہی پتہ چلی تھیں۔۔۔۔

بہرام پاشاہ نے آپ کی والدہ سے شادی کر کے اپنی اس محرومی کو بھی دنیا کی نظروں سے چھپا لیا اور سب کی نظروں میں اچھا بھی بن گیا کہ بھائی کی اولاد اور اس کی بیوہ کو سنبھال لیا ہے۔۔۔

مگر بہرام پاشاہ کے دل میں ہمیشہ ایک آگ جلتی رہی کہ اپنے بھائی کی جان لے کر بھی وہ کبھی بھی نثار صاحب کی دولت حاصل نہیں کر سکا تھا۔۔۔

کیونکہ آپ کے والد کو جب بہرام کی نیت کا پتہ چل گیا تھا تو انہوں نے ایک ایسی وصیت تیار کروائی تھی جس میں صاف صاف لکھا گیا تھا جب تک آپ 20 سال کے نہیں ہو جائیں گے تب تک بہرام اپنے بھائی کی پراپرٹی پر حق نہیں جما سکتا۔۔۔

بہرام پاشانے آپ کے اندر بُری چیزیں ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔۔ مگر آپ کے اندر دوڑتا ہوا خون شاید آپ کو ہمیشہ یہ سب کرنے سے روکتا رہا۔۔۔

وقت آہستہ آہستہ گزرتا چلا گیا۔۔۔

بہرام کچھ تو آپ سے لگاؤ رکھنے لگا تھا کیونکہ اس کی اپنی کبھی کوئی اولاد نہیں ہو سکتی تھی اور دوسرا آپ سے محبت کرنے میں اس کا اپنا مفاد تھا تاکہ 20 سال کے ہونے پر وہ پیار محبت سے سارے ڈاکومنٹس سائن کروا سکیں۔۔۔

مگر 20 سال کے ہونے تک آپ کا آئی کیو لیول اتنا تیز ہو چکا تھا کہ بہرام کے لیے آپ کو بہلانا پھسلانا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ آپ عام بچوں کی طرح بالکل نہیں سوچتے تھے۔۔۔

ڈاکٹر نے بہرام کو صاف صاف بتایا تھا کہ آپ نارمل بچوں کے جیسے نہیں ہیں آپ کا آئی کیو لیول بہت تیز ہے اس لیے بہرام کے وکیل اور ڈاکٹر نے مل کر سمجھایا تھا کہ اسے ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہے۔۔۔ ورنہ آپ ان کے لیے بہت بڑی مصیبت بن سکتے ہیں۔۔۔

یہ بات آہستہ آہستہ بہرام کے لیے پریشانی کا باعث بننے لگی۔۔۔ آپ کی والدہ جب بھی آپ کو حقیقت بتانے کی کوشش کرتی تھی بہرام اسے ڈرا کر خاموش کروا دیتا کہ وہ آپ کی جان لے لے گا۔۔۔ اس ڈر سے بی بی جی خود بھی خاموش ہو گئی اور مجھے اور میری بیوی کو بھی اپنی قسم دے کر باندھ دیا۔۔۔

مگر بی بی جی خود کو اس شخص کی سازش سے نہیں بچا سکی تھی۔۔۔بہرام نے بی بی جی کی پراپرٹی کا بہت بڑا حصہ اپنے نام کروالیا۔۔۔اور کچھ پراپرٹی جب انہوں نے دینے سے انکار کیا تو بہرام نے کئی بار اپنی بات نہ ماننے پر بی بی جی کو مارا تھا۔۔۔مگر بی بی جی ضد پر اڑ گئیں کہ وہ یہ پراپرٹی ان کے نام نہیں کریں گی کیونکہ اس پر آپ کا حق ہے۔۔۔

بی بی جی کی پراپرٹی کا حصہ اور اپنے ماں باپ کی جائیداد کو بیچ کر اس نے اپنا سمگلنگ کا کاروبار شروع کر لیا تھا۔۔۔جہاں سے اسے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہوئی وہ ہر دن کے ساتھ مضبوط ہوتا چلا گیا۔۔۔

مگر اس کے اندر کی بھوک نہیں مٹی اسے آپ کے بابا اور آپ کی والدہ کی ساری پراپرٹی چاہیے تھی جس کو حاصل کرنے کے لیے اس نے ہر حربہ آزمایا۔۔۔

یہ تھی سر ساری حقیقت۔۔۔

رحمت اللہ نے گہرا سانس لیتے ہوئے بات ختم کی تھی۔۔۔براق بے تاثرات چہرہ لیے خالی خالی نظروں سے فرش کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

جہاں براق کو سب سن کر دھچکا لگا تھا وہیں پر وجدان کو بھی ساری سچائی سن کر بہت بڑا دھچکا لگا تھا۔۔۔وہ براق ہو کس قدر غلط سمجھتا تھا مگر براق کی اپنی زندگی اس قدر اُلجھی ہوئی تھی اس کا تو اسے اندازہ تک نہیں تھا۔۔۔۔۔

براق خود کو مضبوط کرو کم سے کم یہ حقیقت جان کر تم سکون سے جی سکو گے کہ تمہاری رگوں میں اس گھٹیا شخص کا خون نہیں ہے۔۔۔وجدان نے براق کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے تسلی دی تھی۔۔۔

وجدان بھائی میں اس شخص کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔میں اسے اتنی اذیت ناک موت دلاؤں گا کہ اس کی روح کانپ جائے۔۔۔
اس شخص نے مجھ سے جڑے ہوئے ہر رشتے کو تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔میرے بابا کو مجھ سے چھین لیا۔۔۔میں اپنے بابا کو کبھی دیکھ نہیں سکا،میں تو یہ جانتا بھی نہیں کہ میرے بابا کیسے دکھتے تھے۔۔۔
براق کے لہجے میں درد اور تڑپ تھی۔۔۔

تم نہیں ہم مل کر بہرام کو اسکے انجام تک پہنچائیں گے۔۔۔

براق یہ سوچ کر اپنا غم ہلکا کر لو کہ تمہیں تکلیف پہنچانے والا تمہارا سگا باپ نہیں کم سے کم اب تمہیں اس بات کی تسلی تو ہے---

مگر بد قسمتی سے میرے گھر کو میری جنت کو آگ لگانے والی میری اپنی سگی ماں ہے---

ابھی تو مجھے اس آگ کے دریا میں کودنا ہے---میری طرف دیکھ کر اپنے دکھ کو ہلکا کر لو---

وجدان دردزدہ لہجے سے کہتا ہوا اس کی پیٹھ تھپتھپا کر اُٹھ کھڑا ہوا تھا---

اسے اب اپنے گھر جانا تھا اور سامنا کرنا تھا اپنی ماں کا---جو آج سے پہلے اس کے لیے دنیا کی سب سے عظیم اور نیک عورت تھی---

اب وہ اپنی ماں کے بارے میں کیا سوچتا ہے ابھی تو اسے یہ فیصلہ کرنا تھا--

"آسان نہیں ہوتا اولاد کے لیے فیصلہ کرنا جب گنہگار ماں باپ ہوں--خدارا جلن اور حسد کی آگ میں کچھ ایسا نہ کر جائیں کہ آپ کی اولاد ہی آپ کو دیکھ کر شرمندہ ہو جائے--"

....

وجدان میرا بیٹا کہاں تھے تم؟؟

وجدان جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوا تھا ہمیشہ کی طرح دروازہ ثریا بیگم نے کھولا اور محبت بھری نگاہوں سے اپنے بیٹے کی جانب لپکی تھی۔۔۔

خدارا مجھ سے دور رہیے گا ایسا نہ ہو کہ میں خود کو کوئی نقصان پہنچا لوں۔۔۔

وجدان نے بھاری ہاتھ ہوا میں اُٹھاتے ہوئے اپنی ماں کو خود سے دور رہنے کو کہا تھا۔۔۔وجدان میں ہمت نہیں تھی۔۔۔اس نے نظر اُٹھا کر بھی اپنی ماں کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔

وجدان ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟؟

کیا ہوا ہے؟؟؟

ثریا بیگم کی آواز رو دینے والی تھی اس کا دل تڑپ رہا تھا کہ کہیں اس کے دل کے اندر جو ڈر ہے وہ سچ ثابت تو نہیں ہونے والا کہیں وجدان اس کی کالی حقیقت جان تو نہیں گیا۔۔۔

وجدان بنا کوئی جواب دیے تیزی سے چلتا ہوا سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

....

زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ چوہدری وجدان ورک اپنی ماں کا چہرہ دیکھ کر اس قدر غصے میں تھا کہ اس کا بس چلتا تو وہ خود کو اتنی اونچائی سے نیچے گراتا کہ اس کے جسم کے چیتھڑے اُڑ جاتے، اس کو دوسری سانس نہ آتی، یا کاش اس کے سامنے کھڑی ہوئی ہستی اس کی ماں نہ ہوتی، پہلی بار اس نے شدت سے چاہا تھا، کاش وہ اس عورت کا بیٹا نہ ہوتا۔۔ اگر ثریا بیگم اس کی ماں نہ ہوتی تو شاید وہ اسکی جان لے لیتا۔۔

وجدان ورک تو وہ شخص تھا جو اپنی ماں کا چہرہ دیکھ کر کھل جایا کرتا تھا، وہ اتنی محبت کے ساتھ اپنی ماں کے چہرے پر نظر ڈالتا تھا کہ دیکھنے والوں کو رشک آجاتا، وجدان ہمیشہ اپنی ماں کی جانب دیکھتے ہوئے اس حدیث مبارک کو ہمیشہ یاد رکھتا تھا کہ ") اپنی ماں کے چہرے پر محبت بھری نظر ڈالنے سے ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔۔(''

وہ شدید ذہنی سٹریس کے ساتھ روم میں داخل ہوا تھا سامنے ہی منت گہری نیند میں سو رہی تھی جبکہ فجر اس کے پاس پریشان چہرہ لیے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔

وجدان نے آئی برو اُٹھا کر اشارے سے پوچھا تھا کہ منت کی کنڈیشن کیسی ہے۔۔ فجر بغیر جواب دیے اپنی جگہ سے اُٹھ کر وجدان کے قریب آکر کھڑی ہوگئی۔۔ شاید وہ نہیں چاہتی تھی کہ منت اس کی آواز سے بے آرام ہو کیونکہ منت کو بہت مشکل سے ڈاکٹر نے دوا دے کر سلایا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔منت کیسی ہے؟؟

وجدان نے آہستہ سے منت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بہت خراب حالت تھی،اسی لیے ڈاکٹر نے ان کو نیند کی دوا دی ہے پچھلے تین چار گھنٹوں سے سو رہی ہے، مگر نیند میں بھی بہت بے چین سی ہو کر آپ ہی کا نام لے رہی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ انہوں نے سٹریس بہت زیادہ لیا ہے۔۔ڈاکٹر نے کہا کہ ان کا سو جانا بہتر ہے،ورنہ اگر یہ اسی طرح سے سٹریس میں مزید رہی تو ان کے دماغ کی نس بھی پھٹنے کا اندیشہ ہے۔۔۔

فجر نے ساری تفصیل بتائی تو وجدان نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس بھرا تھا۔۔ٹھیک ہے تم جا کر روم میں آرام کرو میں فریش ہو کر اسے دیکھ لوں گا،پریشان مت ہونا کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہاری پیاری بہن کو۔۔

فجر کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی بخش انداز سے کہا تھا۔۔۔

فجر مسکرا کر ہاں میں سر کو ہلاتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔

فجر !!!!!!

وجدان کی آواز پر فجر نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

روم میں جا کر جا کر براق کو فون کر لینا۔۔۔اس وقت وہ بہت ٹوٹا ہوا ہے،اسے بہت ضرورت ہے تمہارے ساتھ کی۔۔۔۔

بہت محتاط اور سنجیدہ لہجے میں بغیر فجر کی جانب دیکھے وجدان نے کہا۔۔۔

مگر بھائی بابا نے اپنی قسم دی ہے کہ میں اس سے کوئی رابطہ نہیں رکھوں۔۔۔

فجر کی درد زدہ منمنائی سی آواز وجدان کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔

وجدان بھاری قدم اُٹھاتے ہوئے فجر کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔ایک لمبی سانس کھینچتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

فجر جہاں سے چاچو دیکھ رہے ہیں وہ باپ ہونے کے ناطے بالکل رائٹ ہیں مگر جہاں سے میں دیکھ رہا ہوں وہاں سے غلط براق بھی نہیں۔۔۔

فجر کبھی کبھی کسی کی زندگی بچانے کے لیے کچھ قسمیں کچھ وعدے توڑنے بھی پڑھتے ہیں۔۔۔ تم اُس سے دور ہو کر چاچو سے کیا وعدہ نبھا رہی ہو۔۔۔

مگر پلیز فون پر بات کر کے اس کو ہمت دو۔۔۔ اسکی ہمت ٹوٹ چکی جب انسان کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے، تو کبھی کبھی انسان اس قدر اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ دُکھ اس کی جان لے لیتے ہیں۔۔۔

فجر براق کو مرنے کے لیے اکیلا مت چھوڑو۔۔۔ اس نے اپنی چھوٹی سی زندگی میں اس قدر دُکھ دیکھ لیے ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ اب وہ مزید شاید دُکھوں کا سامنا نہیں کر سکے گا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے ٹوٹ جائے اور خود کو کوئی نقصان پہنچا لے، اس کا ہاتھ تھام لو اور اسے یقین دو کہ تم ہو اس کے ساتھ ہو۔۔۔ کیونکہ اس وقت اسے صرف تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔۔

وجدان نے ایک ایک لفظ بہت ٹھہراؤ سے کہا تھا۔۔۔ جس کا مفہوم فجر کو بخوبی سمجھ آ رہا تھا۔۔۔

نم آنکھوں سے اس نے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے براق سے بات کرنے کے لیے حامی بھری تھی۔۔۔

وہ کیسے بتاتی،وہ تو خود بھی براق سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر اپنے بابا کے دیے ہوئے وعدے کو توڑنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مگر وجدان کی باتوں نے اسے ہمت دی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے شاباش جاؤ۔۔۔

فجر روم سے جاچکی تھی۔۔۔وجدان نے ایک نظر اپنے یار پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔

جو زرد رنگت کے ساتھ نڈھال بستر پر پڑی تھی۔۔۔وجدان نے اپنا نائٹ سوٹ نکالتے ہوئے واش روم کا رُخ کیا۔۔۔ پچھلے دس دنوں سے اس نے کپڑے چینج نہیں کیے تھے اس کی حالت کافی خراب تھی۔۔۔ایسی حالت میں وہ منت کے نزدیک نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔فریش ہونے کے بعد منت کے پاس آنے کا ارادہ لیے وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

....

وریشہ آج پھر خود کو اپنی ہی نظروں میں گراتے ہوئے حماد کے لیے تیار ہو کر ایک نیم دراز لباس پہنے ہوئے تھی۔۔۔

وریشہ اس کی برتھ ڈے کا بیوٹی فل انتظام کیے ہوئے تیار بیٹھی تھی کہ کب حماد آئے۔۔۔اور وہ اپنے دل کے ارمان پورے کر سکے۔۔۔

کچھ لڑکیاں یہ سمجھتی ہیں کہ ہر مرد صرف جسم کا بھوکا ہوتا ہے،مرد کو جسم سے لبھایا جا سکتا ہے۔۔۔مگر شاید سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔کچھ مرد جسم کو نہیں بلکہ محبت کے رشتوں اور احساسات کو ترجیح دیتے جیسے کہ حماد کاظمی۔۔۔

حماد کو جب سے پیار میں چوٹ ملی تھی وہ پاکستان سے واپس ترکی آگیا تھا وہ پاکستان میں رہ کر خود کو منت کے گھر جانے سے نہیں روک پاتا تھا اور جب جب وہ منت کے گھر جاتا منت کو وجدان کے ساتھ دیکھ کر وہ سہ نہیں پاتا تھا۔۔۔

منت کو وجدان کے ساتھ دیکھ کر اس کے دل میں آگ لگ جاتی تھی جبکہ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ منت وجدان سے بہت پیار کرتی ہے، منت کا پیار منت کی آنکھوں سے نظر آتا تھا۔۔۔

اور وجدان کی جنونیت سے تو وہ پہلے سے اچھی طرح سے واقف تھا۔۔۔ وجدان تو ہمیشہ سے منت کے لیے پاگل تھا، اتنا پاگل کہ اس نے راتوں رات نکاح کر لیا، کھڑے کھڑے رخصتی کر لی، اور منت کے گرد اس نے اپنی محبت کا حصار اس قدر مضبوط بنا رکھا تھا کہ چاہ کر بھی حماد کے دل کی آواز منت تک نہیں پہنچ سکتی تھی خود کو مزید تکلیف سے بچانے کے لیے وہ ترکی واپس آگیا تھا۔۔۔

مگر یہاں پر ہمیشہ کی طرح وریشہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔وریشہ جو حماد کے ماموں کی بیٹی تھی۔۔۔دونوں نے مل کر اپنی پڑھائی مکمل کی تھی۔۔۔وریشہ بھی پیشے سے وکیل تھی۔۔۔۔

حماد پر اس کے ماموں کے بہت سارے احسانات تھے۔۔۔حماد کے ماں باپ کی ڈیتھ کے بعد وریشہ کے ماں باپ نے اسے پالا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے حماد لحاظ کی رسیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔اور وریشہ اس کی اس کمزوری کا خوب فائدہ اُٹھاتی تھی۔۔۔

حماد ہمیشہ خود کو وریشہ سے دور رکھنا چاہتا تھا۔۔۔مگر ایک ہی جگہ پر کام کرتے تھے تو دوری رکھنا مشکل تھا۔۔۔دونوں کا سارا دن آمنا سامنا رہتا۔۔۔وریشہ حماد کو شروع سے پسند کرتی تھی اور اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر حماد اس میں کبھی بھی انٹرسٹڈ نہیں تھا۔۔۔

وریشہ حالانکہ شروعات میں بہت سمجھدار اور سلجھی ہوئی لڑکی تھی مگر حماد کے عشق نے آہستہ آہستہ اسے اس قدر برباد کر دیا کہ اب وہ ہر حد سے گزر کر بھی حماد کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسکی حد سے زیادہ جنونی محبت اسے بے باکیاں کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ حماد اسے کئی بار منع کر چکا تھا کہ وہ وریشہ کو نہیں پسند کرتا۔۔۔ مگر وریشہ تھی کہ اپنے قدم پیچھے لے جانے کو تیار نہ تھی۔۔۔

آج بھی اس نے جھوٹ بولا تھا کہ وہ ہوٹل روم میں پھسل کر گر گئی ہے تو حماد کو اس نے ایمرجنسی میں بلوایا تھا جبکہ اس کے ارادے کچھ اور تھے۔۔۔

ترکی کے آزاد ماحول میں رہتے ہوئے وریشہ پر ماں باپ کی طرف سے کوئی پابندی عائد نہیں تھی۔۔۔وہ کام کے بعد اپنا زیادہ تر وقت ہوٹل روم میں گزارتی تھی۔۔۔پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔

لباس ایسا تھا کہ شرم کو بھی شاید کچھ دیر کے لیے شرم آجاتی جس طرح کا لباس پہن کر وہ حماد کا ہوٹل روم میں ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

بلیک کلر کی بریک سٹریپ والی نائیٹی نما ڈریس پہنے ہوئے تھی۔۔۔شاید اسے اتنے پر پر صبر نہیں آیا تھا۔۔۔بلاؤز کا ہاف حصہ بھی نیٹ سے بنا ہوا تھا، ریشمی سلکی بالوں کو سٹریٹ کر کے کمر پر آبشار کی طرح کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔

کانوں میں نفیس ڈائمنڈ کے چھوٹے چھوٹے ایئر رنگز پہنے ہوئے تھے۔۔۔ہونٹوں کو ریڈ بولڈ لپسٹک سے سجائے ہوئے بہت ہاٹ، بیوٹی فل لگ رہی تھی۔۔۔لمبے ناخنوں پر سیم کلر کی نیل پینٹ لگے ہوئے گورے مخملی ہاتھ حماد کو اپنی دسترت میں لینے کے لیے بے تاب تھے۔۔۔

بریک سٹریپ والی ہائی ہیل پہن کر ٹک ٹک کرتی ہوئی روم میں اِدھر سے اُدھر جا کر بے قراری سے حماد کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

خوبصورت بڑے سے روم کے اندر رکھے ہوئے بیڈ کے اوپر سفید مخملی چادر بچھی ہوئی تھی جس پر گلاب کی پتیاں ڈال کر روم کے ماحول کو رومینٹک بنایا گیا تھا۔۔۔

روم میں رکھے ہوئے ڈریسنگ اور سائیڈ ٹیبل پر کینڈلز جل رہی تھیں۔۔۔روم میں صرف کینڈلز کی روشنی تھی۔۔۔

رومینٹک مدہم سی خوشبو نے پورے روم کو رومینٹک ماحول میں بدل دیا تھا۔۔ سکرین پر چلتے ہوئے سونگ کو سن سن کر وریشہ اس قدر بے تاب تھی کس کا بس چلتا تو وہ خود جا کر حماد کو آج اپنی دسترت میں لے آتی۔۔۔

اس نے آج دل میں سوچ رکھا تھا کہ آج کی رات وہ حماد کو اپنا بنا کر رہے گی۔۔۔ اپنے جنون میں وہ پاگل ہو کر صحیح اور غلط کا فرق تک بھول گئی تھی۔۔
ایک مسلمان فیملی سے تعلق رکھنے والی وریشہ نے اپنے ارادے بے حیائی سے لبریز کر لیے تھے۔۔ وہ محبت کو حاصل کرنے کے لیے اپنے قدم گناہوں کی جانب لے جا رہی تھی۔۔۔

روم کے دروازے پر ٹھک ٹھک کی آواز سن کر وریشہ ہائی ہیل سے ٹک ٹک کرتی ہوئی دروازے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔

دروازے کے ہینڈل گھما کر کھولتے وہ سائیڈ پر ہو گئی تھی۔۔۔ حماد جینز کی پینٹ کے اوپر وائٹ کلر کی خوبصورت ٹی شرٹ پہنے ہوئے جلدی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

وریشہ کیا ہوا کیسے گری تم؟؟

بولتے ہوئے آخری الفاظوں پر اس کی آواز مدھم ہو گئی تھی، کیونکہ روم کا ماحول دیکھ کر تو بالکل نہیں لگ رہا تھا کہ وریشہ گری ہے---

حماد پہلی نظر میں وریشہ کے ناپاک ارادوں کو سمجھ گیا تھا--وریشہ چھوٹی موٹی بے حیائی کی حرکتوں سے پہلے بھی حماد کو اپنی جانب اُکساتی تھی-- مگر آج حماد کی سوچ سے کہیں زیادہ ناپاک ارادے لیے حماد کو یہاں بلایا گیا تھا---

"تم سے یہ کہنا ہے یہ شام ہمیں دے دو کچھ بھی خطا کر لو الزام ہمیں دے دو"

روم بجتے سونگ کو سن کر حماد کو شرمندگی محسوس ہوئی تھی--حماد کو جیسے ہی وریشہ کے ناپاک ارادے سمجھ میں آئے تو اس نے اپنے قدم واپس روم سے باہر جانے کے لیے اُٹھائے تھے--اس سے پہلے کہ وہ روم سے باہر نکلتا وریشہ نے دروازے کو پاؤں کی ٹھوکر لگا کر بند کر دیا--وہ دونوں بازو پھیلا کر بے باکی سے جسم کی نمائش کرتے ہوئے دروازے کے آگے کھڑی ہو گئی تھی---

Warisha disgusting!!

I can't believe a woman can stop that low

محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے وریشہ بے باکی سے کہتے ہوئے قدم بڑھا کر بازو اس کے گلے میں ڈالتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

غلط میں ایسی کسی فضول بات کو نہیں مانتا۔۔۔نا تو اس بے حیائی کو محبت کہتے ہیں اور نا ہی ہم کوئی جنگ لڑ رہے ہیں۔۔۔
اس کے بازو گلے سے نکال کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے اپنی نظریں سائیڈ پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔۔
اسے نیم دراز بے حیائی والے لباس میں دیکھ کر شدید غصہ آ رہا تھا۔۔۔جس کو اس نے بامشکل ضبط کر رکھا تھا۔۔۔

حماد تم بہت انرومینٹک ہو اس لیے یہ سب باتیں تمہیں فضول لگتی ہیں۔۔۔مگر کوئی بات نہیں میرے ساتھ رہو گے تو رومینس کے ہر ورق کو اچھی طرح سے پڑھا دوں گی۔۔۔
آج تمہاری برتھ ڈے ہے مگر گفٹ مجھے چاہیے۔۔۔

وہ حماد کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے لبوں سے لگا گئی۔۔۔

حماد اس کی اس حرکت کے لیے تیار نہیں تھا اس نے جھٹکتے ہوئے اپنا ہاتھ وریشہ کے ہاتھ سے چھڑوا لیا۔۔۔

شرم کرو۔۔۔

کچھ تو شرم کرو وریشہ کیوں خود کو اتنا گرا رہی ہو؟؟

ہم بہت اچھے دوست ہیں اور میں کوئی ایسا الفاظ منہ سے نہیں نکالنا چاہتا جس سے ہماری دوستی شرمندہ ہو جائے۔۔۔

وہ پیچھے ہوتا ہوا نظر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

وریشہ کے حلیے کو دیکھ کر حماد کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ نظریں بھر کر وریشہ کی جانب دیکھے جو اس کی بہت اچھی دوست تھی۔۔۔

حماد، اذلان اور وریشہ ان تینوں نے اکٹھے پڑھائی کی اور تینوں بہت اچھے دوست تھے۔۔۔۔

تینوں پیشے سے وکیل تھے اور تینوں

کی آپس میں بہت بنتی تھی۔۔۔ایک وقت تھا کہ حماد، وریشہ اور اذلان کی باتیں ختم نہیں ہوا کرتی تھیں۔۔۔

مگر جب سے وریشہ حماد کی محبت کی جنونیت میں پڑی، آہستہ آہستہ وریشہ بدلتی چلی گئی اور اس حد تک بدل گئی کہ آج حماد وریشہ سے دوستی بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ وریشہ سے دور رہنے لگا تھا اب تو وہ اپنے ماموں کے گھر بھی بہت کم جایا کرتا تھا۔۔۔حالانکہ وہاں پر اس نے اپنا سارا بچپن گزارا تھا۔۔۔ماشاءاللہ سے حماد اب اچھا کمانے لگا تھا ایک قابل وکیل تھا تو اس نے اپنا گھر لے لیا تھا۔۔۔حالانکہ اس کے ماموں نے اس سے بہت کہا کہ اتنے بڑے گھر میں صرف وہ تین لوگ رہتے ہیں اور وریشہ بھی گھر کم آتی ہے تو کیا ضرورت ہے اسے گھر لینے کی مگر حماد نے معذرت کرتے ہوئے وہ گھر چھوڑ دیا تھا۔۔۔تاکہ وریشہ سے جان چھوٹ جائے۔۔۔مگر وریشہ حماد کے بارہا اگنور کرنے پر بھی اس پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔
وریشہ نے بھی گھر سے باہر تب سے رہنا شروع کیا تھا جب سے حماد نے گھر چھوڑا تھا۔۔۔اسے اپنا گھر اچھا نہیں لگتا تھا اس کی ہر یاد میں حماد تھا۔۔۔وریشہ نے حماد کے قریب ہی اپنا ہوٹل روم بک کروا رکھا تھا۔۔۔۔

تا کہ وہ ہر وقت حماد کے قریب ہی رہ سکے صرف چار سے پانچ منٹ کا سفر تھا جبکہ اس کے گھر سے حماد کے گھر کا سفر ڈیڑھ گھنٹے کا تھا۔۔۔

تو وریشہ کو ہر گز قبول نہ تھا کہ وہ حماد سے اتنی دور رہتی۔۔۔

حماد تم ایسے نہیں جاسکتے میں نے تمہارے لیے اتنی محنت سے یہ ساری ڈیکوریشن کی ہے کیا میرا اتنا حق نہیں کہ میں تمہاری برتھ ڈے سیلیبریٹ کر سکوں؟؟؟

حماد میں ہمت نہیں تھی کہ وہاں پر رکے۔۔۔ جس دوست کو ہمیشہ حماد نے احترام کی نظروں سے دیکھا تھا وہ دوست آج محبت کی لہروں میں ڈوب کر شاید یہ تک بھول چکی تھی کہ وہ ایک لڑکی ہے۔۔۔وہ جانے کے لیے تیز قدموں سے دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جبکہ وریشہ نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے جانے سے روک رکھا تھا۔۔۔

وریشہ تمہیں میری برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کا حق ہے اگر تم دوست بن کر میری برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا چاہتی تو۔۔۔ مگر وریشہ تم ہماری ہماری دوستی کے بیچ میں جو عزت کی لائن ہے اسے کراس کر رہی ہو اور یہ میں ہر گز نہیں ہونے دوں گا۔۔۔اس کے ہاتھ کو سختی سے پکڑ کر اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے اس کی آنکھوں میں گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

میں کوئی لائن کراس نہیں کر رہی ہوں۔۔۔ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اور تم کب سے جاہلوں والی سوچ رکھنے لگے ہو؟؟

اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھنا چاہتی تھی جبکہ حماد اس سے دور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

حماد تم پڑھے لکھے ماڈرن ہو اور میرا نہیں خیال کہ میں کچھ غلط کر رہی ہوں۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بے حیائی کو ماڈرن ہونے کا نام دے رہی تھی۔۔۔ حماد چہرے کو نفی میں ہلاتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

وریشہ ردا احسن شاہ مجھے ایک وہ لمحہ یاد کرواؤ جب کبھی میں نے تم سے یہ کہا ہو کہ میں ماڈرن ہوں اور مجھے ماڈرن سوچ رکھنے والی لڑکیاں پسند ہیں!!

حماد نے غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے لفظوں کو چبا کر کہا تھا۔۔۔

وریشہ کا پورا نام وریشہ ردا احسن شاہ تھا کیونکہ وریشہ کے بابا اس کا نام ردا رکھنا چاہتے تھے، جبکہ اس کی ماں اس کا نام وریشہ رکھنا چاہتی تھی اس لیے دونوں نے مل کر ڈسائڈ کیا کہ وہ اپنی بیٹی کا نام وریشہ ردا احسن خان رکھیں گے۔۔۔

حماد سوری اگر تمہیں میں ایسی اچھی نہیں لگ رہی تو تم جیسا کہو گے میں ویسی بن جاؤں گی۔۔۔

مگر پلیز حماد میری محبت کو ٹھکراؤ مت میں قسم سے تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔میں نہیں جی سکتی تمہارے بغیر۔۔۔۔

وہ التجا کرتی ہوئی اس کے قریب ہوتی جا رہی تھی جبکہ حماد ہر قدم اس سے دور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

وریشہ میری بات ٹھنڈے دماغ سے سنو۔۔۔

حماد نے بیڈ پر رکھی ہوئی چادر کو کھینچ کر اس کے کندھوں پر ڈال کر اس کے نیم دراز لباس والے جسم کو کور کیا۔۔۔

ادھر آؤ بیٹھو!!

اس کے کندھوں سے پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے تھوڑی سی دوری بنا کر وہ بھی بیٹھ گیا تھا۔۔وریشہ کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔اسے ہر حال میں حماد چاہیے تھا۔۔وریشہ بُری لڑکی نہیں تھی۔۔۔مگر حماد کو پانے کے لیے وہ اس حد تک آن پہنچی تھی۔۔۔۔

ردا تم بہت اچھی ہو تمہیں میرے لیے خود کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔۔۔تم جیسی تھی ویسی اچھی ہو، تمہیں یہ سب کر کے خود کو گرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وریشہ زندگی میں ہمیشہ محبت حاصل نہیں ہوتی، بہت بار ایسا ہوتا ہے کہ ہم محبت کر کے بھی محبوب کو حاصل نہیں کر پاتے۔۔۔مگر اس لا حاصل محبت کے لیے خود کو تباہ نہیں کرنا چاہیے یہ آپ کی محبت کی توہین ہوتی ہے۔۔۔

وہ نرمی سے سمجھاتے ہوئے وریشہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔وریشہ کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوں گالوں سے نیچے ٹپ ٹپ کرنے لگے تھے۔۔۔۔

مگر مجھے میری محبت کیوں حاصل نہیں ہو سکتی؟؟

حماد تم نے منت سے پیار کیا مگر منت کی شادی ہو چکی ہے تو پھر کیوں تم مجھے اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتے؟؟

کیوں حماد کیوں میں تمہارے لائق نہیں ہوں؟؟

وہ سسکیوں کے ساتھ روتی ہوئی بچوں کی طرح جواب چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وریشہ تم میرے دل میں ہو اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔ مگر بہت پیاری دوست بن کر۔۔۔پاگل لڑکی تم میری بیسٹ فرینڈ ہو۔۔۔تم اور اذلان میرے لیے بہت اہم ہو میں جب تک اپنی کوئی بھی بات تم دونوں سے ڈسکس نہیں کر تا مجھے چین نہیں ملتا۔۔۔

میری ہر خوشی تم دونوں کے بغیر ادھوری ہے۔۔۔

کیا یہ ضروری ہے کہ ہم اتنی پیاری دوستی کو محبت کی جانب لے جا کر تباہ کر لیں؟؟

کیا تم اذلان کی طرح میری بہت اچھی دوست بن کر نہیں رہ سکتی؟؟

نہیں کیونکہ اذلان لڑکا ہے اور میں لڑکی ہوں۔۔۔میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ آج سے نہیں بچپن سے میں تمہیں پیار کرتی ہوں یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو حماد۔۔۔

کوشش کرو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔

حماد نے اٹل سا جواب دیا۔۔۔

نہیں ہو رہا اتنی کوشش کے باوجود کیا کروں؟؟

مار ڈالوں خود کو۔۔۔

وہ روتے ہوئے ترسی نگاہوں سے حماد کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وریشہ مجھے بھی میری محبت میری منت نہیں ملی۔۔۔میں نے بھی منت سے بچپن سے پیار کیا ہے۔۔۔میں تو نہیں مرا۔۔۔زندہ ہوں۔۔۔تم بھی خود کو سنبھالو۔۔۔ایک وقت آئے گا گھاؤ بھر جائیں گے تم بھی میری طرح سنبھل جاؤ گی۔۔۔۔۔

پلیز حماد تم میرے ساتھ شادی کر لو۔۔۔میں تمہیں بہت خوش رکھوں گی۔۔۔

وریشہ کے لہجے میں تڑپ تھی وہ کسی بھی طرح سے حماد کو پالینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

نہیں وریشہ تم بہت اچھی ہو، بہت پیاری ہو۔۔۔تم مجھ سے کہیں زیادہ اچھا لڑکا ڈیزرو کرتی ہو۔۔۔ہم ہمیشہ بہت اچھے دوست بن کر رہ سکتے ہیں۔۔۔مگر ہم میاں بیوی بن کر کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔۔۔

میں کبھی تمہیں وہ خوشیاں نہیں دے سکتا جو بیوی بن کر تم ڈزرو کرو گی۔۔۔

میں تو ابھی تک اپنے دل سے منت کے خواب نہیں نکال پایا تو کیسے اس ٹوٹے ہوئے دل میں تمہیں ایکسیپٹ کر کے رکھ لوں؟؟

آج بھی منت کا نام لیتے ہوئے حماد کے لہجے میں درد تھا وہ منت کو نہ بھول سکا تھا نہ شاید کبھی بھول سکے۔۔۔

حماد پلیز۔۔۔۔

وریشہ نے حماد کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا۔۔۔

وریشہ پلیز مت خود کو خود کی نظروں میں گراؤ۔۔۔

کیوں اتنی سی بات تمہیں سمجھ نہیں آرہی کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا، اور نہ کبھی کر سکتا ہوں میں کبھی تمہیں بطور بیوی ایکسیپٹ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

تم میری دوست تھی اور ہمیشہ دوست رہو گی۔۔۔مت ہمارے اس خوبصورت رشتے کو تباہ کرو۔۔۔تسلیم کرلو کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے نہیں بنے۔۔۔

اب کی بار حماد سختی سے کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا تھا بنا اس کی جانب دوبارہ دیکھے وہ روم سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔

سوری وریشہ۔۔۔

سوری مجھے معاف کر دینا جانتا ہوں میرا بیہیویئر بہت غلط ہے مگر میرا نرم بیہیویئر تمہارے دل میں کوئی اُمید نہ جگادے۔۔۔۔

اس لیے یہ کرنا بہت ضروری ہے۔۔۔میں اپنے دل میں منت کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتا کوشش کروں شاید تب بھی نہیں۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔۔
اپنے آپ سے کہتا ہوا گہرا سانس چھوڑتے ہوئے لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

....

و۔۔۔وجی۔۔۔

وجدان فریش ہو کر، خالی ٹراؤزر پہنے، ٹاول سے سر کو خشک کر کے، واش روم سے باہر نکلا ہی تھا کہ منت گہری نیند میں وجدان کا نام توڑتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔وجدان تیز قدموں سے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

بولو وجی کی جان۔۔۔

اس کے قریب لیٹتے ہوئے بازو اوپر سے گزار کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔

یار وجدان میں تو تمہارے عشق میں ہمیشہ سے پاگل تھا۔۔۔ مگر تم میرے عشق میں یوں فنا ہو جاؤ، ایسا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

محبت سے لب اس کی پیشانی پر رکھتے ہوئے عقیدت سے چوم لیا۔۔۔۔

نیند میں بھی وجی جاگتے ہوئے بھی وجی۔۔۔

میری جان تم نے اپنی دنیا وجی، وجی اور بس وجی بنالی ہے۔۔۔

اب تو منت تمہارے پیار سے مجھے ڈر لگنے لگا ہے۔۔۔

منت کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ لبوں سے چومتے ہوئے وہ مسلسل دماغ میں سوچ رہا تھا۔۔۔

منت تم سے میری اتنی سی دوری برداشت نہیں ہوئی۔۔۔ تم نے اپنی حالت کیا بنالی۔۔۔ ایسا لگتا ہے جیسے کئی مہینوں سے بیمار ہو۔۔۔

اپنا بھاری ہاتھ اس کی گال پر رکھ کر پیار سے سہلاتے ہوئے، پیار بھری نظروں سے منت کے معصوم چہرے کو دیکھے جارہا تھا۔۔۔

یارِ وجدان بہادر بنو زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے ہر کسی نے ایک نا ایک دن اس دنیا سے جانا ہے۔۔۔ خدانہ کرے کسی دن مجھے کچھ ہو گیا تو تم کیا کرو گی۔۔۔
تم نے تو 10 دن کی جدائی میں کھانا، پینا، سونا چھوڑ دیا ہے، تب کیا کرو گی، جب میرے آنے کی کوئی اُمید بھی نہ ہو گی۔۔۔
وجدان سوچتے ہوئے اس کے گرد باہوں کا حصار تنگ کر گیا۔۔۔

وجی۔۔۔۔

جی وجی کی جان۔۔۔

سو جاؤ میں ہوں یہاں پر۔۔۔

وہ دوا کے نشے میں ہلکی سی آنکھیں کھولیں ہوئے تھی۔۔۔۔

وجدان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جو چمک تھی وہ دیکھنے لائق تھی۔۔۔اس کے چہرے کے دونوں جانب ہاتھ رکھتے ہوئے داڑھی اور سہلا کر بچوں کی طرح اس کی موجودگی کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

وجی آپ سچ میں آگئے ہیں نا؟؟

میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی نا؟؟

وجدان کے مضبوط سینے سے لگتے ہوئے وہ تڑپ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

جی میری جان میں ہوں یہاں پر۔۔۔ تمہارا وجی تمہارے پاس ہے۔۔۔

اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے اسے یقین دلایا۔۔۔۔

آپ کیوں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر؟؟

میں کتنا روئی تھی آپ کے لیے۔۔۔

وہ سینے سے سر کو نکالتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکی دیوانگی سے اس کے پورے چہروں کو پنکھڑیوں سے چومتے ہوئے تڑپ سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔۔

وجدان آنکھیں بند کیے اس کی پنکھڑیوں کی ٹھنڈک کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے اپنی تھکن اور درد کو آرام پہنچا رہا تھا۔۔۔منت پر اب بھی دوا کے نشے کا اثر صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔

منت عام روٹین میں ایسا کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ایک تو دوا کا اثر تھا اور دوسرا وجدان کی دوری نے منت کو یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔بات کرتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی شاید یہ دوا کا نشہ تھا۔۔۔

سوری میری جان۔۔۔میری وجہ سے میرے یار کو تکلیف ہوئی ابھی کے لیے سو جاؤ آرام کرو۔۔۔میں ہوں تمہارے پاس۔۔۔جب اُٹھو گی تو دل کھول کر شکوہ کر لینا۔۔۔جتنا جی چاہے لڑ بھی لینا۔۔۔۔

وجدان نے پیار سے اس کے بالوں پر لب رکھ کر لبوں کا نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔۔

منت پوری طرح سے وجدان کے چہرے پر جھکاؤ ڈال کر آدھے سے زیادہ وجدان کے سینے پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

وجدان سیدھا تکیے پر سر رکھے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔وجدان کے بھاری ہاتھ اس کی کمر پر نرمی سے باندھے ہوئے تھے۔۔۔منت کی شرٹ نیند میں بے ترتیب تھی۔۔۔اس کی بے لباس کمر کے اوپر وجدان کے بھاری ہاتھ کے گرم لمس محسوس کرتے ہوئے منت کے پھولے ہوئے گال شرم سے بلش کرنے لگے تھے۔۔۔منت کی آنکھیں نیند کی خماری اور دوا کے نشے سے بہکی ہوئی تھیں۔۔۔

منت کا مہکا مہکا خمار والا حسن وجدان پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔وجدان اس مہکے مہکے سے حسن میں پوری طرح سے کھویا ہوا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں وجدان پر منت کا نشہ یوں سر چڑھ کر کیوں بولتا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس چٹان جیسے مضبوط مرد کی کمزوری تھی۔۔۔اور وجدان اپنی کمزوری سے باخوبی واقف تھا۔۔۔اسے اچھا لگتا تھا منت کے سامنے خود کا کمزور پڑھنا۔۔۔وجدان منت کی قربت میں ہر دُکھ ہر درد سے محفوظ ہو جاتا تھا۔۔۔

منت کی قربت میں اگر اسے یاد رہتا تو صرف محبت جتانا ہی یاد رہتا تھا۔۔۔

وجدان جب روم میں داخل ہوا تو اس کے دماغ کی نسیں پریشانی اور غصے کی شدت سے پھٹ رہیں تھیں۔۔۔منت کی قربت ملتے ہی وجدان کے دماغ میں دور دور تک کچھ بھی نہیں تھا سوائے یارِ وجدان کی محبت کے۔۔۔منت کا نشے میں یوں بہکنا وجدان کو اور بھی پُر سکون کر رہا تھا۔۔۔وہ دیوانگی سے

وجدان کے چہرے پر جھکی بار بار پنکھڑیوں کو جگہ با جگہ رکھتے ہوئے چوم کر محبت جتا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یارِ وجدان تمہاری نازک سی جان کڑی مشکل میں پڑ جائے گی۔۔۔مت تنگ کرو۔۔۔ تمہیں آرام کی بہت ضرورت ہے۔۔۔سو جاؤ میری جان،ورنہ ایسے جان نکالوں گا کہ تمہارا دوائی والا سارا نشہ اُتر جائے گا۔۔۔

مدہوشی سے اس کی گردن میں چہرہ چھپاتے ہوئے گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہو بھکنے لگا تھا۔۔۔

نہیں آپ سو جائیں مجھے آپ کو بہت سارا پیار کرنا ہے۔۔۔

نیند کی ہیوی ڈوز اس پر کافی گہرا اثر دکھا رہی تھی۔۔۔وہ بنا سوچے بنا شرمائے اپنے دل کی بات وجدان پر عیاں کرتی جا رہی تھی۔۔۔اور وجدان جو ہمیشہ ہی اس کے حسن کی تاب نہ لاتے ہوئے اس کی قربت میں بہکا رہتا تھا۔۔۔اس کے لبوں سے محبت کے کھلے اظہار کو سن کر وجدان کے انابی لب مسکرانے لگے تھے۔۔۔

پیار تو مجھے بھی کرنا ہے میں کیوں سو جاؤں میری مدہوش بیوی۔۔۔

وجدان مسکراتے لبوں سے کروٹ لیتا ہوا انرمی جس کے اوپر آگیا۔۔۔۔

منت کے نازک سے وجود کو اپنے نیچے کرتا چلا گیا اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا، اس کی مخملی دودھیا گردن کو شدت سے چومتے ہوئے پنک مہریں ثبت کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

منت گہری سانسیں لیتی وجدان کی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔۔کوئی مزاحمت کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کر رہی تھی۔۔۔وجدان کی ان دس دنوں کی دوری کو منت نے شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔۔

وہ بہت تڑپتی تھی وجدان کے لیے۔۔۔اس کی تڑپ، اسکی بے قراری کو صرف وجدان کی قربت ہی سکون پہنچا سکتی تھی۔۔۔اور مقابل کی حالت بھی منت سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

منت کی تیز ہوتی سانسوں کو دیکھ وجدان کے انابی لب مسکرائے تھے۔۔۔اس کی نازک سی پنکھڑیوں پر شدت سے لب رکھتے ہوئے قید میں لے گیا۔۔۔

منت کی سانسیں نہ رُکیں اس ڈر سے کچھ دیر کے لیے لبوں کو آزادی بخشتے ہوئے منت کی بند آنکھیں اور تیز سانسوں کو گہری نظروں سے دیکھ مسکراتا ایک بار پھر سے اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔۔

نچلے کنارے کو گرم لبوں کی قید میں لیے نمی کے قطروں کو صفاکی سے اپنے اندر انڈیلتا چلا جا رہا تھا۔۔۔منت کے ہاتھ وجدان کی شرٹ لیس کمر پر سختی سے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

منت کے ہونٹوں کو اس شدت سے وجدان نے لبوں میں دبا رکھا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی آج وجدان سے وہ ہوا، جو گستاخی وہ کبھی اپنے یار کی پنکھڑیوں کے ساتھ نہیں کرتا تھا۔۔۔

منت کی نچلی نازک باریک پنکھڑی پر وجدان کے دانتوں سے گہرا کٹ لگ گیا۔۔۔ جس سے خون کی بوندیں اُبھر آئی تھیں۔۔۔ خون کی بوندیں اس کی پنکھڑیوں پر ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔

ریڈ خون کی بوندیں پنکی گورے مخملی ہونٹوں پر ٹھہر کر خوبصورت اور دلکش بنا رہی تھی۔۔۔ وجدان نے آنکھیں بند کر کے سر کو جھٹکا دیا تھا۔۔۔۔
اس نے شرمندہ نگاہوں سے منت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر درد کے کوئی تاثرات نہیں تھے۔۔۔ وہ اس قدر بے چین تھی اپنے وجی کی محبت بھری قربت کے لیے اس نے ذرا سی بھی مزاحمت نہیں کی اور نہ ہی درد کا احساس دلایا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے گہری سانسیں لیتی ہوئی پُر سکون چہرے سے لپٹی ہوئی تھی۔۔۔

یارِ وجدان قربان جاؤں تیرے محبت کی ادا پر وہ مسکراتے ہوئے سوچ کر اس کی پنکھڑیوں پر واپس جھکا تھا۔۔۔۔خون کی بوندوں کو لبوں سے چنتے ہوئے وہ بے قراری سے اس کو خود میں سمیٹتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

شرٹ کو اس کے مخملی وجود سے ہٹاتے ہوئے اس کی دھڑکنوں پر جھکنے لگا تھا۔۔۔دھڑکنوں کی اطراف میں ٹھنڈے ہاتھ سختی سے رکھتے ہوئے منت کو سسکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

نرم مخملی دھڑکنوں کو لبوں میں نرمی سے دبائے بے قراری سے نمی کو گلے میں اُتارتا گلے کو صحراب کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

منت کی سسکیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔منت کی دھڑکنوں سے بیلی بٹن تک اس کے لبوں کی گستاخیاں شدتوں میں بدلتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔

اس کو شدتوں کی سخت بارش میں بھیگوتا جا رہا تھا۔۔۔منت کی سسکیاں مزید تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔۔۔

ایک دوسرے کی قربت میں دونوں کو سکون مل رہا تھا۔۔۔دونوں ایک دوسرے کی قربت میں ہر دُکھ ہر پریشانی کو بھلائے ہوئے تھے۔۔۔ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے دو جسم ایک جان بن کر ایک دوسرے کی روح میں اُترتے چلے جا رہے تھے۔۔۔۔

محبت کا خوبصورت جوڑا نہیں جانتا تھا کہ آنے والا وقت ان کے لیے کون سا کڑا امتحان تیار کیے ہوئے تھا۔۔وقت کا کون سا قہر ان پر ٹوٹنے والا تھا۔۔ نہیں جانتے تھے کہ قسمت ان سے ناراض ہو چکی ہے۔۔ کل کی صبح ان کے لیے جدائی کا طوفان لے کر آئے گی اس بات سے یہ محبت کے پرندے ناواقف تھے۔۔

....

سر بہرام پاشا آپ سے ملنا چاہتا ہے وہ جیل میں بار بار آپ سے ملنے کی ضد کر رہا ہے۔۔

رحمت اللہ مؤدبانہ انداز میں کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے براق تک بہرام کا پیغام پہنچا رہا تھ۔۔۔براق جو لبوں میں سگریٹ دبائے ہوئے سرخ آنکھوں سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں ویرانی ہی ویرانی نظر آ رہی تھی۔۔۔

ملوں گا ضرور ملوں گا مگر ابھی نہیں۔۔۔اس شخص نے میرا جتنا قیمتی اثاثہ مجھ سے چھینا ہے۔۔اس کے لیے میں کبھی اس کو معاف نہیں کر سکتا۔۔اس کو تڑپ تڑپ کر مرنا ہو گا۔۔پہلے مجھ سے ملنے کے لیے تڑپے پھر زندگی کے لیے تڑپے پھر سانسوں کے لیے تڑپے۔۔۔

اتنا تڑپاؤں گا کہ تڑپ کو بھی خوف محسوس ہونے لگے گا اس کی تڑپ دیکھ کر۔۔۔ ہر لمحہ مرنے کی دعا کیا کرے گا مگر میں اس کو مرنے نہیں دوں گا۔۔

جی سر جو آپ کا حکم۔۔۔

سر آپ کے لیے کچھ کھانے کو بھجواؤں آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔

رحمت اللہ براق کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھا براق نے خود کو کمرے کی حد تک محدود کر رکھا تھا نہ کھانے کا ہوش، نہ پینے کا ہوش۔۔ ہر وقت سیگریٹ لبوں میں دبائے ہوئے نہ جانے کیا سوچتا رہتا تھا۔۔۔۔

نہیں رحمت اللہ تم جاؤ آرام کرو، مجھے کچھ چاہیے ہو گا تو میں تمہیں فون کر دوں گا فلحال مجھے آرام چاہیے۔۔

سپاٹ لہجے میں بغیر رحمت اللہ کو دیکھے وہ کھڑکی سے باہر دور تک نظریں گاڑے ہوئے تھا۔۔۔

جی سر جیسے آپ کی مرضی۔۔

رحمت اللہ ہمیشہ کی طرح باادب ملازم کی طرح وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ کمر پہ رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ سے سیگریٹ کے بڑے بڑے کش لگا رہا تھا۔۔یہ سگریٹ اس دُکھ کی گھڑیوں میں اس کا واحد سہارا تھی۔۔

اس کے دماغ میں فجر کے ساتھ گزارے ہوئے وقت کی یادیں تھیں اور دل میں اپنی پیاری ماں، اپنی جنت کو کھو دینے کا شدید درد تھا۔۔یہ دونوں چیزیں اس کے لیے موت سے زیادہ بدتر تھیں۔۔۔

پتہ نہیں وہ کتنی دیر تک یوں کھڑکی کے سامنے ویران آنکھیں لیے کھڑا رہتا کہ فون پر آتی ہوئی رنگ ٹون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔کھڑکی سے قدموں کو ہٹاتے ہوئے وہ موبائل کی جانب بڑھا تھا۔۔شیشے کے ٹیبل سے چمچماتا آئی فون اُٹھا کر سکرین کو دیکھا تھا۔۔براق کی آنکھوں کی چمک اور لبوں کی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ آنے والا فون فجر کا ہے۔۔۔۔۔

فون کان کو لگاتے ہی بڑی محبت، شدت اور طلب کے ساتھ فجر کا نام پکارا تھا۔۔آنکھیں بند کیے فجر کی آواز کا منتظر تھا وہ فجر کی آواز سننے کے لیے بے قرار تھا۔۔۔

فجر پلیز بولو مجھے تمہاری آواز سننی ہے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے شدت سے بولا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا فجر نے کال کو ویڈیو کال میں کنورٹ کر دیا۔۔۔

براق نے سکرین کو جیسے ہی وہ اپنے سامنے کیا فجر بلیک کلر کے کرتا شلوار میں مبلوس سکرین پر نظر آئی۔۔۔اس کا شفاف چہرہ دیکھ براق کے دل نے شدت سے چاہا کے فجر کو موبائل سے نکال کر اپنے سینے سے لگا لے، اپنی باہوں کا حصار اتنا تنگ کر لے کہ کوئی اس کی فجر کو اس سے چھین نہ سکے۔۔۔۔

فجر کے چہرے کو دیکھ کر بھی براق کو اندازہ ہو رہا تھا کہ فجر اس کے لیے کتنی بے چین ہے۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟

مدھم سی آواز میں پوچھا۔۔۔۔

بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔تمہاری ضرورت ہے آجاؤ میرے پاس۔۔۔

پلیز فجر آجاؤ، تمہاری دوری مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی، فجر زندگی نے اتنے غم دیے ہیں کہ اب اور سہنے کی ہمت نہیں، میری زندگی کی واحد خوشی تم ہو، پلیز پلیز ساتھ آجاؤ میرے پاس۔۔۔

تم کہو تو میں آ کر تمہارے بابا کے قدموں میں گر جاؤں گا۔۔ جھولی پھیلا کر تمہیں ان سے مانگ لوں گا۔۔ان سے کہوں گا کہ جس طرح میں نے تمہیں مارا ہے وہ بھی مجھے مار کر میری کھال اُدھیڑ دیں۔۔۔ مگر تمہیں مجھ سے دور مت کریں میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں۔۔۔

وہ بے بسی سے بول رہا تھا۔۔۔۔

سکرین پر ہاتھ رکھتے ہوئے فجر کے چہرے کچھ چھوء کر محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔اس وقت براق کی حالت قابلِ رحم تھی۔۔۔

کچھ تو بولو مجھے تمہاری آواز سنی ہے پلیز۔۔۔۔

التجائی انداز سے بولتے ہوئے جھک کر اپنے لب سکرین پر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کیے کچھ دیر فجر کے چہرے کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کرتے ہوئے سکرین سے پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

آپ نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔

آپ سگریٹ کیوں پی رہے ہیں؟؟

تمہارے بغیر میری حالت ایسی ہی ہو سکتی ہے۔۔۔ سگریٹ خود کو سکون دینے کے لیے پی رہا ہوں مگر خدا کی قسم سکون نہیں آرہا۔۔۔ فجر میں مر رہا ہوں۔۔۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میری جان نکل رہی ہے۔۔۔

مجھے سکون تم دے سکتی ہو خدا کے لیے میرے پاس واپس آجاؤ۔۔۔ فجر سگریٹ تو کیا تم کہو تمہیں ہر وہ چیز چھوڑ دوں گا۔۔۔

جو تمہیں اچھی نہ لگتی ہو۔۔۔

اس کی گرے آنکھوں میں فجر کو پانے کی حسرت صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔

میں مجبور ہوں۔۔۔ بابا مجھے نہیں آنے دیں گے۔۔۔

بابا نے مجھے اپنی قسم دی ہے۔۔۔ میں بابا کی قسم توڑ کر نہیں آسکتی۔۔۔

فجر مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں کہ مجھ سے غلط ہوا ہے تم پر نہ یقین کر کے میں نے زندگی کی سب سے بڑی بھول کی ہے۔۔۔ تم اس کی جو چاہے سزا دے لو مگر اپنے بابا کو مناؤ مجھے معاف کر دیں۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں نے کوشش نہیں کی ہو گی۔۔۔ مگر بابا بات تک نہیں سننا چاہتے۔۔۔

ان کی ایک ہی شرط ہے کہ آپ اور بابا میں سے مجھے کسی ایک کو چننا ہو گا بتائیں میں کیا کروں؟؟

میرے لیے یہ فیصلہ کرنا مر جانے کے برابر ہے۔۔۔

وہ رو پڑی تھی۔۔۔

بتائیں میں کیا فیصلہ کروں کس کو چھوڑوں؟؟

پلیز فجر رونا بند کرو۔۔۔

ٹھیک ہے جب تک حالات بہتر نہیں ہوتے تم مجھ سے بات کرتی رہنا۔۔۔پلیز رابطہ ختم مت کرنا۔۔۔تم سے بات کر کے مجھے لگتا ہے کہ میں زندہ ہوں۔۔۔

مجھ سے بات کر کے مجھے جینے کی وجہ دیتی رہنا۔۔۔میں انتظار کروں گا اس وقت کا جب انکل کا دل میرے لیے سافٹ ہو جائے۔۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

اور وجدان بھائی ہیں نہ وہ کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔۔۔۔آپ کو پتہ ہے کہ وجدان بھائی کی ہمت کی بدولت ہی میں آپ سے بات کر پا رہی ہوں۔۔۔

سچ میں وجدان ہر رشتے کو کتنی خوبصورتی سے لے کر چلتا ہے۔۔۔ ہر رشتے میں ایماندار اور کھرا انسان ہے۔۔۔ مگر بد قسمتی ہے اس انسان کی کہ وہ ثریا بیگم کا بیٹا ہے۔۔۔اس کی ماں نے جو اسے گھاؤ دیا ہے۔۔۔ تمہارا بھائی وہ سہ نہیں پا رہا اس کا خیال رکھنا۔۔۔
وہ اندر سے جس قدر ٹوٹا ہے اس نے بظاہر وہ ظاہر بھی نہیں کیا شاید یہ اس مضبوط انسان کی شان کے خلاف تھا کہ وہ اپنا درد ظاہر کرتا۔۔۔

میں ان کا خیال رکھ لوں گی۔۔۔
آپ اپنا خیال رکھیں، میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔۔

میں اپنا خیال رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔۔۔ مگر اس کے لیے تم مجھے یقین دلاؤ کہ تم میرے ساتھ ہو۔۔۔ اور تم میری تھی اور ہمیشہ میری رہو گی۔۔۔
فجر کو دیکھ براق کی آنکھیں خمار زدا تھی۔۔۔
جب اتنا پیار کرتے ہیں تو میری آنکھوں میں دیکھ کر پڑھ لیجئے کہ دور دور تک آپ کے سوا آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔۔۔ کچھ چیزیں وقت اور حالات پر چھوڑ دینی چاہئیں۔۔۔ بس یہ جان لیں کہ میں

اپنے بابا کا مان توڑ کر کبھی نہیں آسکتی اور یہ بھی جان لیں کہ میں آپ کے سوا اپنی زندگی میں کسی کو آپ کی جگہ نہیں دے سکتی۔۔۔

فجر آپ کی تھی، آپ کی ہے زاور ہمیشہ آپ کی ہی رہے گی۔۔۔

تو بس پھر ہر میدان ہم جیت لیں گے۔۔۔

فجر کی بات سن کر براق کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

سیگریٹ پھینکیں اور وعدہ کریں آج کے بعد آپ سیگریٹ نہیں پیئیں گے۔۔۔ آپ کو میری قسم۔۔۔

وہ بڑے مان سے بول رہی تھی۔۔۔

تمہاری قسم کھانے کی ضرورت نہیں تم کہو تو ابھی جان دے دوں یہ سیگریٹ چھوڑنا تو معمولی سی بات ہے۔۔۔

سیگریٹ کو ہاتھوں سے مسل کر نیچے پھینکتے ہوئے وہ دل کش انداز سے مسکرایا تھا۔۔

پلیز یہاں پر پلیز۔۔۔

وہ ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے فجر سے کس مانگ رہا تھا۔۔۔

فجر نے سکرین پر لب رکھتے ہوئے کس دی تو براق نے دو سیکنڈ کے لیے سکرین سے ہونٹ اُٹھائے ہی نہیں تھے۔۔۔

اس کی دل کی دھڑکنیں اس قدر بے ترتیب تھیں کہ سنبھالے نہیں سنبھل پا رہی تھیں۔۔۔۔

پتہ نہیں کتنی دیر وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہے تھے۔۔۔وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی باتیں کرتے کرتے کب گہری نیند میں چلی گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔فجر کے ہاتھ سے موبائل سائیڈ پر گرا گیا تھا اور وہ گہری سو چکی تھی۔۔۔

جبکہ براق اب بھی جاگ رہا تھا اس اُمید پر کہ شاید فجر کو جاگ آئے اور وہ موبائل کو سامنے سیٹ کر دے تا کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ سکے۔۔۔۔

مگر فجر گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی اسے براق کے تڑپتے جذباتوں کا کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔براق کو سکرین پر سوائے چھت کے پنکھے کے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔مگر اس نے ہمت نہیں ہاری پوری رات وہ موبائل کو نظروں کے سامنے رکھے ہوئے اس اُمید پر تھا کہ کبھی تو فجر کو جاگ آئے گی اور وہ موبائل کو اُٹھا کر دیکھے گی۔۔۔

....

نہیں مجھے میرا وجدان چاہیے اگر کسی نے وجدان کے بارے میں غلط کہا تو میں اس کی جان لے لوں گی۔۔۔

وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔

وجدان مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔۔۔

منت پاگلوں کی طرح بالوں کو نوچتے ہوئے دروازے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

منت بیٹا میری بات سنو وجدان نہیں ہے اس دنیا میں خود کو سنبھالو۔۔۔

منت کے بابا زبردستی منت کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے باہر جانے سے روک رہے تھے۔۔۔

پلیز بابا خدا کے لیے مت ایسا کہیں وجدان نہیں مر سکتا۔۔۔

اگر وجدان نہیں تو منت بھی نہیں، میں مر جاؤں گی اگر وجدان کو کچھ ہوا تو۔۔۔

منت ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے کرتے تھک گئی۔۔۔ مگر اس کے بابا نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔وہ چیخیں مار کر روتی ہوئی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

منت میرا بچہ یہ خدا کا حکم ہے۔۔۔اللہ کی مرضی کے آگے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔خدا کا حکم ماننا ہم پر فرض ہے ہمارے پاس اس کی رضا پر راضی ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں میری بچی۔۔۔میں جانتا ہوں تمہارا دُکھ بہت بڑا ہے۔۔۔

آصف ورک اپنی بیٹی کو زمین سے اُٹھا کر گلے لگاتے ہوئے خود بھی دکھی ہو کر رونے لگا تھا۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔

میں وجدان کے بغیر نہیں جی سکتی۔۔۔بابا پلیز مجھے مار ڈالیں۔۔ورنہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لوں گی۔۔۔

منت اپنے بابا کے سینے سے لگی ہوئی چیخیں مار مار کر رو رہی تھی منت کی چیخوں میں اتنا درد تھا کہ حویلی کی دیواریں لرز اُٹھی تھیں۔۔۔۔

ہائے اللہ جی میرا بیٹا، میرا شیر، میری جان۔۔۔

ثریا بیگم کی دردناک چیخیں روم سے آرہی تھی۔۔۔ثریا کو بے ہوشی کی حالت میں نیچے سے اُٹھا کر روم میں لے جایا گیا تھا۔۔۔۔

ثریا خود کو سنبھالو ابھی تو ہمیں حوریہ کو سنبھالنا ہے، ابھی تو ہمیں اذلان کو سنبھالنا ہے---

ریاض ورک آنسوؤں سے بھری آواز میں ثریا کو خاموش کروا رہا تھا--اس کو حوصلہ دینے کی ناکام کوشش کر رہا تھا----

حالانکہ چوہدری ریاض خود آنسوؤں سے رو رہا تھا--چوہدری ریاض کا مضبوط بازو آج ٹوٹ گیا تھا--

نہیں حوصلہ کر سکتی مجھ سے صبر نہیں ہو رہا--وہ چلائی تھی--

ریاض مجھے میرا بیٹا چاہیے---

ریاض ورک کے سینے سے لگتی ہوئی لپٹ کر وہ پاگلوں کی طرح رو رہی تھی--وہ چیخیں مار رہی تھی---بے شک ثریا ایک بہت بری عورت تھی--مگر وہ تھی تو ماں اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ وجدان سے بہت پیار کرتی تھی--وجدان میں ثریا کی جان بستی تھی---

ثریا صبر کرو میرا دل پھٹ رہا ہے--ہم نے ابھی اپنے بچوں کو سنبھالنا ہے---

ریاض ورک جو خود صبر نہیں کر پا رہا تھا۔۔وہ ثریا کو کیسے صبر کرواتا۔۔

کیسے صبر کریں۔۔۔کیسے بتائیں صبر کیسے کروں؟؟

وہ ہاتھ پھیلا کر چوہدری ریاض کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

میرے بیٹے کے مرنے کی خبر دے کر صبر کروا رہے ہو۔۔

میرا وجدان میرا شہزادہ میری جان اس کے بغیر میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

مرنا تو مجھے چاہیے تھا میں مر جاتی۔۔۔تم تو اتنے اچھے تھے وجدان۔۔۔

وجدان واپس آجاؤ میری جان واپس آجاؤ تم جیسا کہو گے میں کروں گی۔۔۔

وہ چیخوں کے ساتھ روتی ہوئی روم کے دروازے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔گھر میں ہمیشہ نفاست اور ٹھہراؤ کے ساتھ رہنے والی ثریا آج پاگلوں کی طرح سیڑھیوں سے بھاگتی ہوئی نیچے اُتری تھی۔۔۔

اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو میں اس گھر کو آگ لگا دوں گی کوئی نہیں بچے گا۔۔۔مل کر دشمنوں نے چھین لیا میرے بیٹے کو مجھ سے۔۔۔

اس کی نظروں میں آج بھی آصف عافیہ اور اس کی بیٹیوں کے لیے شدید نفرت تھی۔۔۔۔۔۔

ثریا بیگم کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

اس کی نظروں کے سامنے صبح وجدان سے ہوئی سخت کلامی کا منظر تھا۔۔ جسے سوچ کر وہ تڑپ رہی تھی۔۔

وجدان نے جاتے ہوئے کہا تھا امی خدا آپ کو ایسی سزا دے کہ نا تو آپ جی سکیں اور نا ہی نہ مر سکیں۔۔۔

ثریا نے پہلی بار اپنے بیٹے کو روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔وہ آنسوؤں سے بھری لال آنکھوں سے بول رہا تھا۔۔

امی آپ کو سزا دینے کی ہمت مجھ میں نہیں ہے۔۔ میں خدا سے التجا کرتا ہوں کہ خدا آپ کے لیے سزا خود تجویز کرے۔۔

شاید وہ قبولیت کی گھڑی تھی۔۔ وجدان کے گھر سے باہر جانے کے دو گھنٹے بعد ہی گھر پر پولیس فورس نے آکر بتایا کہ چوہدری وجدان ورک کی گاڑی کا بہت بری طرح سے ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔ ان کی گاڑی نیچے گھنے جنگل میں جا کر گری تھی۔۔

بہت جدوجہد کے بعد گاڑی کے ٹوٹے ہوئے پرزے دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا تھا کہ چوہدری وجدان ورک کسی صورت بچ نہیں سکتا۔۔۔ گاڑی کی حالت دیکھ کر پولیس کا کہنا تھا کہ اسکی تو لاش بھی ڈھونڈنا ناممکن سی بات تھی۔۔۔

پولیس کا یہ تک کہنا تھا کہ اگر قسمت سے وہ بچ بھی جاتا تو نیچے گئے جنگل میں جنگلی جانوروں نے اس کا شکار کر لیا ہو گا۔۔۔ ایسے حالات میں چوہدری وجدان کا بچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔۔

گھر میں قیامت کا ماحول بن گیا تھا۔۔۔ ہر طرف چیخ و پکار کا ماحول تھا۔۔۔ پوری حویلی دردناک چیخوں سے گونج رہی تھی۔۔۔ جہاں کل خوشیوں کا بسیرا تھا وہاں پر آج قیامت ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔۔ ہر دل غم سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

گھر سے جانے والا کوئی معمولی انسان نہیں اس گھر کا مضبوط ستون اس گھر کی شان چوہدری وجدان ورک مرا تھا۔۔۔ گھر تو گھر آس پڑوس کے سات سے آٹھ گاؤں اس غم میں برابر کے شریک تھے۔۔۔

صلاح الدین تو یہ خبر سنتے ہی لڑکھڑا کر زمین پر گرا گیا تھا۔۔اس کا شیر اس کا لاڈلا پوتا صلاح الدین کا غرور آج اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔

یہ بات صلاح الدین جیسا مضبوط عصاب کا مالک برداشت نہیں کر سکا تھا۔۔اس کی حالت اس وقت اتنی خراب تھی کہ اسے آئی سی یو میں داخل کر دیا گیا۔۔حوریہ اور اذلان ابھی تک نہیں پہنچے تھے۔۔فجر مسلسل روتے ہوئے اپنی بہن کو سنبھال رہی تھی جو پوری طرح سے پاگل ہو چکی تھی۔۔۔وجدان اس کی دنیا تھا۔۔ آج منت کی دنیا لٹ گئی تھی منت کسی کی کوئی بات سن نہیں رہی تھی اسے بس ہر صورت وجدان چاہیے تھا اور وجدان اسے کہاں سے لا کر دیتے۔۔فجر چپ کرواتے کرواتے خود بھی چیخوں سے رونے لگتی تھی۔۔۔

ابھی تو حوریہ نے آنا تھا۔۔ابھی تو حوریہ کی چیخوں نے حویلی کو لرزانا تھا حور جس کی دنیا اس کے بھائی تھے جس نے اپنے بھائیوں کو ہمیشہ بے انتہا پیار کیا جو حوریہ اپنے جڑواں بھائیوں پر مان کرتی تھی آج وہ مان ٹوٹا تھا۔۔۔

آج وہ مضبوط کڑی ٹوٹی تھی جس نے اس گھر کو بڑی محبت اور ذہانت سے جوڑ کے رکھا ہوا تھا۔۔ابھی تو صدف نے آنا تھا جس نے ہمیشہ بھتیجوں کے روپ میں اپنے بھائیوں کو دیکھا تھا۔۔ابھی تو اس نے اپنی چھاتی پیٹنی تھی۔۔۔

اس حویلی نے آج سے پہلے ایسا غم کا ماتم نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

....

حور۔۔۔

جی۔۔۔۔

چلو ہمیں جلدی سے تمہارے گھر چلنا ہے۔۔۔

بلاج جو تیز قدموں سے گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔یہ بالکل بھی بلاج کے گھر آنے کا ٹائم نہیں تھا تو صدف اور حوریہ دیکھ کر حیران سی ہو گئی تھیں۔۔۔سامنے ہی صدف اور حوریہ کسی بات پر کھل کھلا کر مسکرا رہی تھیں۔۔۔۔۔

کیوں خیریت ہے ہمیں کیوں جانا ہے بابا کے گھر؟؟
حوریہ حیران نظروں سے بلاج کی اُڑی ہوئی رنگت کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

حور پلیز سوال جواب بعد میں کر لینا ابھی میں کچھ نہیں بتا سکتا۔۔
پلیز تم چلو۔۔۔اماں آپ بھی چلو۔۔۔
بلاج حوریہ اور صدف کی جانب دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔ مگر بلاج کی اُڑی ہوئی رنگت یہ بتا رہی تھی کہ کوئی بہت بڑا حادثہ ہوا ہے حور اور صدف کے مائکے میں۔۔۔

بلاج مجھے بتائیں سب کچھ ٹھیک ہے نا؟؟
آپ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟؟
حوریہ بلاج کے قریب آ کر بولی تھی۔۔۔ صدف بھی صوفے سے کھڑی ہو کر چلتی ہوئی ان دونوں کے قریب آ گئی تھی۔۔۔

بلاج بیٹا خاموش کیوں ہو بتاؤ سب خیریت تو ہے؟؟

میرا دل بند ہو رہا ہے---

خیریت نہیں ہے---

بلاج نے بامشکل کہا تھا بلاج کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر صدف اور حوریہ اور بھی گھبرا گئیں---

بلاج پلیز بتاؤ کیا ہوا ہے آپ رو کیوں رہے ہو؟؟

حوریہ اپنی نرم ہتھیلی سے بلاج کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے خوفزدہ تھی--وہ سوچ کر ڈر رہی تھی کہ اگر بلاج رو رہا ہے تو مطلب بات بہت بڑی ہو گی----

حورو جدان اس دنیا میں نہیں رہا--

کیاااااااااا-----

وہ چلاتے ہوئے بلاج سے دور ہو گئی اور یہی حالت صدف کی تھی---

اتنی گھٹیا بات آپ نے منہ سے کیسے نکالی بلاج؟؟

وہ بھی میرے وجدان بھائی کے بارے میں۔۔۔

حور کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ نیچے گر رہے تھے۔۔۔

بلاج کیا بول رہے ہو بولنے سے پہلے کبھی سوچ لیا کرو۔۔۔

صدف سر کو پکڑ کر چکراتے سر کو لیے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ دو منٹ اور کھڑی رہتی تو شاید چکرا کر زمین پر گر جاتی بلاج نے سہارا دے کر اپنی ماں کو بٹھایا تھا۔۔۔

اس کے لیے کچھ بھی شاکنگ نہیں تھا جانتا تھا کہ جب وہ یہ خبر اپنی ماں اور بیوی کو سنائے گا تو ایسی ہی قیامت گھر پر ٹوٹ پڑے گی۔۔۔ جس خبر کو وہ مرد ہو کر سہہ نہیں پایا۔۔۔اس کے قدم لڑکھڑا گئے تھے دل پھٹنے کو تھا وہ خبر یہ نازک دل عورتیں کیسے برداشت کر سکتی تھیں۔۔۔

حور پلیز میری بات سنو صبر سے بات سنو۔۔۔

وہ اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے سے سنبھالنا چاہتا تھا۔۔۔

کوئی صبر نہیں اور کوئی بات نہیں اس طرح کی گھٹیا بات بول کر آپ مجھے صبر کرنے کو کہہ رہے ہیں۔۔۔

دور رہیں مجھ سے۔۔۔ آپ میرے بھائیوں سے ہمیشہ سے نفرت کرتے تھے یہ بات میں اچھی طرح سے جانتی تھی۔۔ مگر آپ نفرت میں اس حد تک گر جائیں گی یہ مجھے نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

بلاج آپ نفرت میں اس حد تک گر گئے کہ میرے بھائی کے بارے میں ایسی واحیات خبر سنا رہے ہیں۔۔۔

وہ بلاج کو دھکا دے کر خود سے دور کرتی ہوئی کمرے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔ اتنی ہی تیزی سے بلاج جس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں حور خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا لے۔۔۔۔
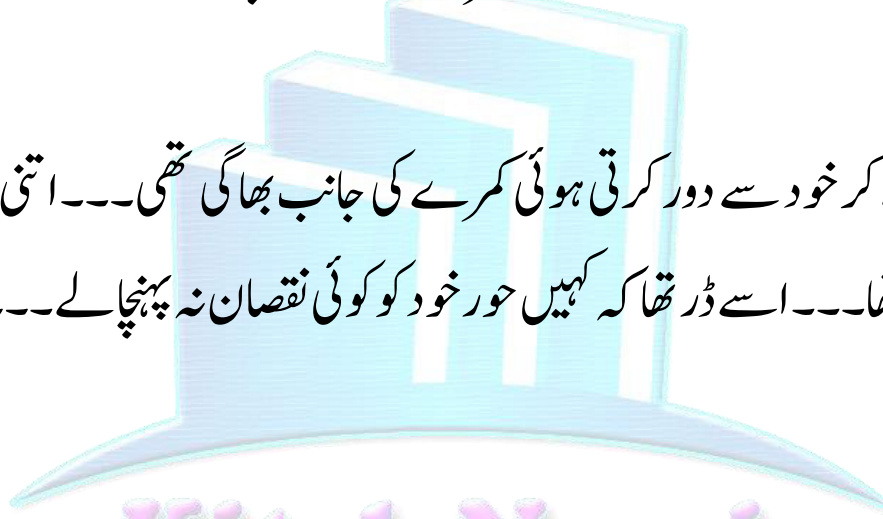
حور۔۔۔ حور۔۔۔ میری بات سنو پلیز دروازہ مت بند کرنا۔۔۔

بلاج نے دروازے کے بیچ میں ہاتھ رکھتے ہوئے حور کو دروازہ بند کرنے سے روکا تھا جو اس وقت بلاج کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

زبردستی دھکا لگا کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی، مگر حوریہ کے مقابل بلاج تھا جو ہر لحاظ میں اس سے مضبوط اور طاقتور تھا۔۔۔بلاج نے حوریہ کو دروازہ بند کرنے سے روکا اور زبردستی وہ اندر بھی داخل ہو گیا تھا۔۔۔۔

میں اس وقت آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی آپ میری نظروں سے دور ہو جائیں۔۔۔آپ نے میرے بھائی کے لیے اتنا غلط کیسے کہہ دیا!!

وہ روتے ہوئے بلاج کو دھکا دے کر سے دور ہوتی ہوئی جا کر بیڈ کے کنارے پر پاؤں لٹکائے بیٹھ گئی تھی۔۔۔دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے وہ سسکیوں سے رونے لگی۔۔۔

اس کا دل اس قدر درد سے بھرا ہوا تھا کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چیخیں مار کے روتی، اس کے دل نے رتی برابر بھی قبول نہیں کیا تھا کہ جو کچھ بلاج نے کہا وہ سچ ہے اسے اب تک یہی لگ رہا تھا کہ بلاج ہمیشہ سے اس کے بھائیوں سے نفرت کرتا ہے اور اس نے اسی نفرت میں یہ بات کہی ہے۔۔۔اس سے آگے حوریہ کا دماغ کچھ سوچ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

حور میری جان میری بات سنو میں تمہیں اتنا بُرا انسان لگتا ہوں جو کسی کی موت کا مذاق اُڑاتے ہوئے جھوٹی افواہ پھیلائے گا۔۔۔وہ بھی تمہارے بھائی کے لیے۔۔۔

کیا میں نہیں جانتا کہ تمہاری جان بستی ہے اپنے بھائیوں میں۔۔۔۔۔

میں تمہیں کیوں ایسی خبر سنا کر تکلیف دوں گا۔۔ہاں میں مانتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ میں وجدان کو پسند نہیں کرتا تھا۔۔ مگر یار اگر میں کہوں کہ اس وقت وجدان میرا آئیڈیل انسان ہے تو کچھ غلط نا ہو گا۔۔۔

میں مانتا ہوں کہ وجدان کو پہچاننے میں مجھے بہت دیر لگی مگر آج مجھے یہ کہتے ہوئے بالکل بھی شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی کہ وجدان ایک پرفیکٹ انسان تھا۔۔

وجدان جیسے لوگ دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں وجدان ہر سانچے میں فٹ تھا۔۔

بلاج حوریہ کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے روتے، کانپتے وجود کو اپنے سینے سے لگائے مضبوط بازوؤں کا حصار اس کے گرد بنائے ہوئے تھا۔۔۔۔

بلاج پلیز بھائی کے لیے) ہے (کا لفظ استعمال کر و یہ) تھا (کہہ کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔

وہ چیختے ہوئے ایک بار پھر بلاج کو خود سے دور کرتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

تیز تیز بولتے ہوئے حور مسلسل رو رہی تھی۔۔۔اس کا وجود کانپ رہا تھا اس کا دل اس وقت ہزار ڈر اور وسوسوں سے بھر چکا تھا۔۔ جس کو نہ تو زبان تک لانے کی ہمت رکھتی تھی نہ دماغ میں سوچنے کی۔۔

ٹھیک ہے کچھ نہیں بولوں گا پلیز رونا بند کرو ہم وجدان کے گھر چلتے ہیں اللہ کرے وہاں پر سب کچھ ٹھیک ہو۔۔۔

وہ اسکے اور قریب جا کر پیار سے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے نرمی سے بولا۔۔۔

ہو سکتا ہے کہ مجھے کسی دشمن نے جھوٹی خبر دی ہو۔۔۔وجدان ٹھیک ہے بس کنفرم کرنے کے لیے ہم لوگ جائیں گے، اور مل کر واپس آجائیں گے۔۔۔

اتنا تو تم کر سکتی ہو؟؟

حور نے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے بلاج کی بات مان لی۔۔۔بلاج نے حوریہ کو جھوٹ بولا تھا کیونکہ حوریہ کسی بھی صورت اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھی کہ اس کا بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔۔

مگر حوریہ کو اس کی ماں کے لے جانا ضروری تھا۔۔۔حوریہ اس بات پر راضی ہو گئی تھی کہ وہ وجدان کے گھر جائے گی مگر اس کے دل نے اس بات کو افواہ ہی سمجھا تھا۔۔۔

اس کے دل سے دعائیں نکل رہی تھیں کہ اے اللہ یہ افواہ ہی ہو۔۔کسی دشمن کی سازش ہو۔۔کسی نے جھوٹ بولا ہو۔۔۔

بلاج حور کو چیلنج کرنے کا بول کر اپنی ماں کی جانب جانے لگا تھا۔۔جانتا تھا کہ اس کی ماں کی حالت بھی حور سے کم نہیں ہے۔۔حور کو چیلنج کا بولتے ہوئے دروازہ کھول کر اپنی ماں کہ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

....

حوریہ جب اپنے مائکے پہنچی تو وہاں قیامت کا منظر تھا۔۔گھر میں چیخوں کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں۔۔۔

حوریہ کا ہاتھ بلاج نے گاڑی سے اُتر کر مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔دوسری طرف اپنی ماں کا ہاتھ تھامے دونوں کو اس دُکھ کی گھڑی میں سہارا دیتے ہوئے لے کر آرہا تھا۔۔۔

مگر چیخوں کی آوازیں سن کر حور بلاج سے ہاتھ چھڑواتی ہوئی بھاگ کر گھر کے اندر داخل ہوئی تھی سامنے ہی منت زمین پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔۔پاس ہی فجر جو خود رو رہی تھی مگر منت کو چپ

کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔باقی گھر کے لوگوں کی چیختی ہوئی، روتی ہوئی آوازیں بتا رہی تھیں کہ سچ میں اس کا بھائی اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔۔

حوریہ۔۔۔۔۔۔

حوریہ کو دیکھ اس کی ماں نے چیختے ہوئے حوریہ کا نام لیا تھا۔۔۔

تمہارا بھائی اس گھر کا شہزادہ وجدان اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔ہمارا وجدان مر گیا ہے۔۔۔

اس کی ماں چیختے ہوئے اُٹھ کر حوریہ کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔

حوریہ پتھر کی مورت بنی ہوئی ہاتھ لٹکائے کھڑی تھی۔۔۔اس کے دماغ نے تسلیم کر لیا تھا مگر دل تسلیم کرنے کو تیار نہ تھا۔۔۔وہ ساکت کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو تھم چکے تھے۔۔۔

امی کیا ہو گیا ہے آپ کو چپ ہو جائیں بھائی واپس آ جائیں گے۔۔۔

اپنے بیٹے کے بارے میں ایسے کیوں بول رہی ہے؟؟

وہ شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھی اپنی ماں کو پیچھے کرتی ہوئی ناگواری سے بولی تھی۔۔۔۔

منت آپی آپ کیا پاگل ہو گئی ہو آپ کا شوہر شیر ہے شیر اور آپ نے اتنی آسانی سے اپنے شوہر کی موت کو تسلیم کر لیا۔۔۔

حوریہ روتی ہوئی منت کے قریب جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

میں نے تسلیم نہیں کیا اور نہ کبھی کروں گی۔۔۔وجدان کبھی مجھے یوں چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔۔۔

منت تڑپ کر بولی تھی۔۔۔

تو پھر ان سب کو بھی چپ کرواؤ کیوں تماشہ بنا رہے ہیں۔۔۔۔

حوریہ کا اشارہ تمام گھر والوں کی جانب تھا۔۔۔۔

حوریہ اور منت کی حالت دیکھ کر گھر والے اور بھی دل برداشتہ ہو گئے تھے۔۔۔وہ جانتے تھے کہ حوریہ اور منت کا وجدان سے بہت گہرا رشتہ ہے ایک بہن ہے اور دوسری بیوی ان کے دل یہ ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ وجدان اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔۔۔

بلاج صدف کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوا تھا صدف کی آنکھیں رو رو کر لال اور سوجھی ہوئی تھیں۔۔۔وہ اپنے بھائیوں کے گلے لگ کر اونچی آواز کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔آخر گھر کے باغ میں

سے خوبصورت خوشبودار مہکتا ہوا پھول ٹوٹ کر مرجھایا تھا۔۔کسی کو بھی صبر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

پولیس والوں نے تحقیق کرنے کے بعد صاف بتا دیا تھا کہ وجدان ورک اس دنیا میں نہیں رہا کیونکہ گاڑی بہت حصوں میں ٹوٹی ہوئی ملی تھی اور گاڑی پر بہت سارا بلڈ لگا ہوا تھا۔۔۔۔
مطلب چوہدری وجدان ورک بُری طرح سے زخمی ہو کر جنگل میں گرا اور وہاں سے کسی جنگلی جانور نے اس کا شکار کر لیا اس لیے وجدان ورک کی ڈیڈ باڈی نہیں مل سکی تھی۔۔۔۔

زمل، اذلان، حماد، اریشہ چاروں ترکی سے ایک ساتھ صلاح الدین کی غمزدہ حویلی میں پہنچ چکے تھے۔۔۔

اذلان کی حالت ایسی تھی جیسے وہ سالوں سے بیمار ہو آنکھوں کے سوجھے ہوئے کنارے بتا رہے تھے کہ اس سے اپنے بھائی کے ہونے کا درد کس قدر ہے۔۔۔

وجدان اس کا صرف بھائی نہیں تھا جان تھا اس کی۔۔۔دو جسم ایک جان تھے۔۔۔

دونوں ایک ساتھ دنیا میں آئے اتنی محبت تھی۔۔۔

دونوں بھائیوں میں کہ لوگ دیکھ کر رشک کرتے تھے اذلان نے اس کا ہم اتیج ہو کر کبھی وجدان سے کوئی مقابلے بازی نہیں کی ہمیشہ اسے بڑے بھائیوں کی جگہ دی۔۔۔

آج اس کا یوں چلے جانا اذلان کا دل تسلیم ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وجدان کی ڈیتھ ہو گئی ہے وہ کچھ بولا نہیں تھا بس اس کے آنسو تھے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

اذلان نے جیسے ہی گھر کے اندر قدم رکھا حوریہ بھاگتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

اذلان بھائی پلیز وجدان بھائی کو ڈھونڈ کر لے کر آئیں۔۔۔یہاں پر تماشہ لگا رکھا ہے سب نے۔۔۔

اذلان لال آنکھوں سے روتے ہوئے اپنی بہن کی جانب دیکھ رہا تھا جو دونوں بھائیوں کی جان تھی۔۔۔دونوں بھائیوں کی بچپن سے لے کر حوریہ کو پلکوں پر بٹھا کے رکھا تھا۔۔۔

آج وہ بہن اتنے مان سے کہہ رہی تھی کہ وجدان بھائی کو اذلان بھائی لے آئیں۔۔۔

وہ کہاں سے لے کر آتا۔۔۔؟

اذلان بھائی پلیز آپ بھی ان لوگوں کی طرح مت روئیں۔۔۔

آپ وجدان بھائی کو ڈھونڈیں۔۔۔میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔

اسے اذلان کا رونا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔حوریہ نے اذلان کا درد بھری آواز سے نام لیا تھا۔۔۔

حوریہ میری پیاری بہن۔۔۔

تسلیم کر لو کہ ہمارا بھائی اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔

اذلان کو پل پل کی خبر مل رہی تھی اس لیے وہ مرد ہونے کے ناطے تسلیم کر چکا تھا کہ یہی خدا کی مرضی ہے۔۔۔

چھوڑیں مجھے میں نہیں کروں گی۔۔۔تسلیم آپ سب کے جیسے ہو گئے ہیں۔۔۔ذرا سی کوشش نہیں کر سکتے بھائی کو ڈھونڈنے کی اور کہہ رہے ہیں کہ بھائی اس دنیا میں نہیں رہے۔۔۔

اذلان بھائی مجھے آپ سے یہ اُمید نہیں تھی۔۔۔

وہ روتے ہوئے اذلان سے دور ہو گئی تھی۔۔۔اس کا مان ٹوٹ گیا تھا اسے اُمید تھی کہ اذلان وجدان کو ڈھونڈ لائے گا۔۔۔۔

اذلان مجھے وجدان لا دو میں مر جاؤں گی۔۔۔

ثریا بیگم اپنے بیٹے سے ملتے ہوئے تڑپ کر رو رہی تھی۔۔۔اذلان اپنی ماں کا ماتھا چومتے ہوئے بغیر جواب دیے آنسوؤں سے روئے جا رہا تھا۔۔۔

وہ کیا جواب دیتا کہاں سے لے کے آتا وجدان کو وہ کتنے بد قسمت تھے کہ ان کو وجدان کا آخری وقت چہرہ بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔گھر میں قیامت کا ماحول نظر آ رہا تھا صلاح الدین کی کنڈیشن ٹھیک نہیں تھی دل کا اٹیک آنے سے انہیں ہاسپٹل میں ایڈمٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

صلاح الدین کو اٹیک آنے سے پریشانی اور بڑھ گئی تھی۔۔۔کسی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کون کس کو ہمت دے، کون کس کو سنبھالے ہر کسی کا درد ایک دوسرے سے بڑھ کر تھا۔۔۔۔

وجدان کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ اس نے ہر کسی کے دل میں اپنا ایک خاص مقام بنا رکھا تھا۔۔۔ایسی محبت کی خوشبو اس نے اپنے چاروں اطراف میں بکھیری ہوئی تھی کہ آج اس کے جانے کے بعد اس کی خوشبو کو محسوس کر کے لوگ تڑپ رہے تھے۔۔۔لوگ وجدان ورک کی موت کو ایکسیپٹ ہی نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔بہت مشکل وقت تھا اس وقت ورک خاندان پر۔۔۔ہر کوئی غم سے نڈھال تھا۔۔۔

مگر وقت کسی کے لیے رُکتا نہیں وقت چلتا ہی جاتا ہے صرف جانے والے چلے جاتے ہیں اور کچھ چاہنے والے پیچھے تڑپنے کے لیے زندہ رہ جاتے ہیں۔۔۔

....

)ایک ماہ بعد(

آج وجدان کو اس دنیا سے گئے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔۔ مگر اب تک گھر میں کوئی بھی سنبھل نہیں سکا تھا۔۔ ہر کوئی اسی طرح سے غم میں ڈوبا ہوا تھا۔۔
منت نے خود کو کمرے کی حد تک محدود کر لیا تھا، وہ کمرے سے باہر آتی ہی نہیں تھی۔۔۔ نہ ہی وہ کسی سے ملنا چاہتی تھی، اس کی آنکھیں صرف وجدان کا انتظار کرتی تھی۔۔ صبح سے لے کر شام تک منت وجدان کا انتظار کرتے کرتے رو رو کر بے حال ہو جاتی۔۔۔ رات کو تھک کر نیند کی آغوش میں چلی جاتی۔۔ صبح ہوتے ہی ویرانی کی دنیا اس کا انتظار کر رہی ہوتی تھی۔۔۔

وجی آپ کہاں چلے گئے ہیں آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا۔۔۔
وجی آپ تو میری آنکھوں میں ایک آنسو برداشت نہیں کرتے تھے اب تو آپ کی منت دن رات روتی ہے۔۔ کہاں چلے گئے ہیں واپس آجائیں پلیز۔۔۔
منت روز کی طرح بیڈ کے اوپر وجدان کا کرتا پھیلائے دیوانگی سے اس کے اوپر لیٹی ہوئی اس کے کُرتے سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

لبوں سے کرتے کو بار بار چومتے ہوئے رو رو کر اس نے کُرتے پر کئی جگہ آنسوں کے دھبے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔

یہ وجدان کا وہ کُرتا تھا جس کو جانے سے پہلے وہ اُتار کر گیا تھا اور دو گھنٹے بعد وجدان کی موت کی خبر گھر پہنچ گئی تھی۔۔۔اس کُرتے سے منت کو وجدان کی خوشبو آتی تھی۔۔۔وجدان کے فیورٹ پرفیوم کی خوشبو، وجدان کے جسم کی خوشبو۔۔۔منت اس کُرتے کو اپنے سینے سے لگائے رکھتی تھی۔۔۔
دن اور رات کا کوئی ایسا وقت نہیں تھا جس وقت یہ کُرتا منت کے ہاتھ یا اس کے وجود سے لپٹا ہوا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

منت کی حالت ایسی تھی کہ پتھر کی دیواریں بھی اس کو دیکھ کر رو دیں۔۔۔بکھرے بال، زرد چہرہ، ویران آنکھیں۔۔۔اسے خود کا کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔خود کو ہر کسی سے دور کر کے ناطہ توڑ لیا تھا۔۔۔

اس کی دنیا وجدان تھا اگر وجدان نہیں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔اس نے یہ حصار اپنے ارد گرد بنا رکھا تھا۔۔۔24 گھنٹے میں کسی ایک وقت جب کوئی بہت مجبور کرتا تو دو چار منٹ کے لیے روم میں آجانے دیتی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد روڈ ہو کر کہتی کہ میرے کمرے سے چلے جائیں۔۔۔۔

چیخنے لگ جاتی تھی اس کی چیخوں پکار کو دیکھ کر سب اس کے روم سے چلے جاتے تھے۔۔۔فجر اپنی بہن کی حالت دیکھ دیکھ کر افسردہ ہو جاتی تھی۔۔۔وہ اپنی بہن کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی مگر منت کسی کو اپنے قریب آنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔کوئی چاہ کر بھی اس کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

وجی پلیز واپس آجائیں ایک بار مجھے یارِ وجدان کہہ کر بلائیں۔۔۔کتنے دن ہو گئے مجھے اس نام سے کسی نے نہیں بلایا پلیز وجی واپس آجاؤ۔۔۔

آپ کی منت ٹوٹ رہی ہے۔۔۔مر جاؤں گی میں اگر کچھ تو دن اور آپ مجھ سے جدا رہے۔۔۔۔

آپ نے اپنی محبت میری سانسوں میں اس طرح سے بھر دی ہے کہ مجھے سانس لینا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔میرے خون کی روانی میں آپ کی محبت نشہ بن کر دوڑتی ہے۔۔۔۔۔

آپ کی محبت میری روح کی غذا بن چکی ہے۔۔۔میں اتنے پیار کی مستحق نہیں تھی، جتنا پیار آپ نے مجھ سے کیا ہے۔۔۔

کیوں کیا تھا اتنا پیار جب مجھے یوں چھوڑ کر جانا تھا۔۔۔کیوں مجھے اپنے پیار کے سوا کبھی کچھ دکھایا ہی نہیں، کیوں مجھے نہیں بتایا کہ ایک دن آپ مجھے اپنے محبت کی چاشنی میں ڈبو کر مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔۔۔

کسی کو نشے کی لت ڈال کر اس شخص سے بے دردی سے نشہ چھین کر اسے بے سہارا چھوڑ دینا بہت بے رحمی کی نشانی ہے۔۔۔۔

چوہدری وجدان ورک آپ نے مجھے اتنا پیار کیا کہ اب آپ کے پیار کے بغیر مجھ سے نہ جیا جاتا ہے، نہ مرا جاتا ہے، میں کیا کروں۔۔۔۔

وہ وحشی سے ہوتی ہوئی بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔بُری طرح سے اپنے بالوں کو نوچتی ہوئی روم میں اکیلی چیخ رہی تھی۔۔۔وہ ایسے مخاطب تھی جیسے وجدان اس کے سامنے بیٹھا ہو۔۔۔۔

لوگ کہتے ہیں کہ کسی ایک شخص کے جانے سے دنیا ختم نہیں ہوتی میں کیسے بتاؤں چوہدری وجدان ورک آپ صرف ایک شخص نہیں، میری ساری دنیا ہو۔۔میری کائنات ہو۔۔مجھے بتاؤ میں کیسے زندہ رہوں۔۔۔

وجی میرا دل ٹھیک سے دھڑکنا بھول گیا ہے۔۔۔مجھے نیند نہیں آتی۔۔ آپ کے جانے کے بعد ایک دن بھی میں سکون کی نیند نہیں سوئی۔۔۔وجی واپس آجائیں اس سے پہلے کہ میرے صبر کے باندھ ٹوٹ جائیں اور میں وہ کر جاؤں جس سے میں نے خود کو بہت مشکل سے روک رکھا ہے۔۔۔

وجی میں حرام موت نہیں مرنا چاہتی۔۔۔اللہ کی بارگاہ میں گنہگار نہیں ہونا چاہتی۔۔۔دن میں ہزاروں بار میرا دل چاہتا ہے کہ میں خود کو موت کے حوالے کر کے اس موت سے بدتر زندگی سے آزادی حاصل کرلوں۔۔۔

پلیز واپس آجائیں۔۔۔

وہ چیختے ہوئے ایک بار پھر سے وجدان کے کُرتے کے اوپر اوندھے منہ گری ہوئی کُرتے کو آنکھوں سے،لبوں سے لگاتے ہوئے کُرتے سے لپٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یہ منظر اتنا دردناک تھا کہ قسم سے کوئی دشمن بھی دیکھے تو اس کی روح تڑپ جائے جس طرح سے وہ تڑپ کر وجدان کے کُرتے سے لپٹی ہوئی تھی۔۔۔

....

مجھے براق سے ملاؤ۔۔۔ تم لوگ مجھے یوں بند نہیں رکھ سکتے۔۔۔

بہرام روز کی طرح آج پھر جیل میں چیخ رہا تھا۔۔۔

تم خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ۔۔۔ تمہارے چیخنے سے ہم سر کو نہیں بلا سکتے اپنی اوقات دیکھو کہ تم کیا ہو۔۔۔۔ انسپیکٹر غصے سے چلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

میری اوقات کیا ہے اگر تم جان جاؤ تو تمہارے پیروں تلے زمین نکل جائے گی۔۔۔

بہرام بھی حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔

سمگلنگ کی دنیا کے گندے کیڑے ہو اس سے زیادہ تمہاری کوئی اوقات نہیں۔۔۔میں تمہارا پالتو کتا نہیں ہوں جو مجھے پیروں تلے زمین نکل جانے کا ڈر دکھا رہے ہو۔۔۔

ایماندار ہوں۔۔۔ایمانداری کے ساتھ دو وقت کی روٹی کما کر کھاتا ہوں۔۔۔مجھے ڈرانے اور دھمکانے کی کوشش مت کرنا۔۔۔

جیل کی سلاخوں میں سے ہاتھ ڈالتے ہوئے انسپیکٹر نے بہرام کے گریبان کو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے ساتھ ہاتھ ملا لو ورنہ تمہیں یہ اکڑ بہت مہنگی پڑے گی۔۔۔جب بُرا وقت آتا ہے تو سب سے پہلے ایماندار لوگ ہی مرتے ہیں۔۔۔

گریبان کو جھٹک کر چھڑواتے ہوئے بہرام نے اسے ہاتھ ملانے کی پیشکش کی تھی۔۔۔

ایمانداری اور عزت کی موت قبول ہے مگر تم جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ ہاتھ ملانا مجھے کبھی منظور نہ ہو گا۔۔۔

انسپیکٹر نے ناگواری سے کہا تھا۔۔۔

براق پاشا جیسے بہادر، ایماندار، نڈر کمانڈو کے ساتھ تمہارا گہرا تعلق ہے مجھے تو سوچ کر حیرانی ہو رہی ہے---

انسپکٹر کے کہنے پر بہرام نے حیرانی سے انسپیکٹر کی جانب دیکھا تھا--

ہاہاہاہا---

کمانڈو اور وہ براق--- میرے ٹکڑوں پر پلنے والا میرا پالتو کتا ہے--- میری دولت پر عیش کرتے ہوئے مجھے ہی کاٹ رہا ہے---

بہرام ہونکوں کی طرح قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بول رہا تھا-----

کافی بڑے بے وقوف ہو تم بہرام پاشا--- اگر تھوڑی سی عقل کا استعمال کرتے تو بہت آسانی سے اپنے بیٹے کی خوبیاں دیکھ سکتے تھے--- براق پاشاہ کوئی عام انسان نہیں ایس ایس جی کا سیکرٹ کمانڈو ہے وہ کمانڈو جو شیر کے سینے سے پنجہ مار کر ایک ہی وار میں دل نکال لے اور شیر کو جھٹپٹانے کا موقع بھی نہ دے---

مارخور کا وہ کمانڈر جس کے خوف سے موت بھی تھر تھر کانپنے لگے اس کو کافی معمولی سمجھ لیا ہے تم نے۔۔۔یہی تمہاری سب سے بڑی غلطی ہے۔۔۔

آج کے بعد چلانا مت کہ تمہیں براق پاشاہ سے ملنا ہے۔۔۔وہ ابھی تم سے نہیں ملنا چاہتا۔۔۔مگر اس نے تمہاری سزا کے دائرے اس قدر تنگ کر دیے ہیں کہ تم اپنی کالی دنیا کی پوری طاقت بھی لگا دو تب بھی یہاں سے نکل نہیں سکتے۔۔۔خدا کا شکر کرو کہ ابھی تک تمہارا اس کے ساتھ آمنا سامنا نہیں ہو رہا۔۔۔اس کے ساتھ آمنا سامنا تمہیں بہت مہنگا پڑ سکتا ہے شاید اس بات کا اندازہ نہیں ہے تمہیں۔۔۔

اگر اسے اوپر سے آرڈر نہ ہوتے تو اب تک وہ تمہارے اتنے ٹکڑے کرتا کہ تمہاری کالی دنیا کے سب لوگ مل کر بھی ان ٹکڑوں کو گن نہیں سکتے تھے مگر اس کے ہاتھ قانون سے بندھے ہوئے۔۔۔۔

بہرام آنکھیں پھاڑ کر انسپیکٹر کی جانب دیکھتے ہوئے بات سن رہا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا جس کو وہ اتنا معمولی سالڑکا سمجھ رہا تھا وہ اس قدر طاقتور ہو گیا ہے اس کا تو اسے اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اب ڈر رہا تھا بہرام پاشا---

اب اسے اپنی موت سامنے نظر آئی تھی---اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ موت اس کے قریب آتی جا رہی ہے---

وہ سلاخوں کو تھامتے ہوئے نیچے چٹائی پر بیٹھتا چلا گیا تھا---انسپیکٹر اس پر تنزیہ مسکرا کر وہاں سے جا چکا تھا---

براق تم نے مجھے اتنا بڑا دھوکا دیا ہے---

ایس ایس جی کے سیکرٹ کمانڈو تھے اور میرے ارد گرد آوارہ بن کر گھومتے پھرتے تھے تا کہ مجھے تم پر شک نہ ہو-----

او مائی گاڈ تم کتنے چالاک ہو---اور میں کتنا بڑا گدھا اور بے وقوف تھا جو سب کچھ نظروں کے سامنے ہونے کے باوجود تمہیں پہچان نہیں سکا------

تم میری نظروں کے سامنے مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے اور میں نے تمہیں کمزور سمجھنے کی غلطی کرتا رہا---

بہرام اپنے ماتھے کو ہتھیلی سے پیٹتے ہوئے بلند آواز میں بول رہا تھا۔۔ جیل کے اندر بیٹھے ہوئے باقی قیدی اس کی حالت پر ہنس رہے تھے۔۔۔

بہرام نے ان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

....

آہ آہ آہ۔۔۔

شش۔۔ شششش۔۔۔

فجر گہری نیند میں سو رہی تھی جب اسے اپنے چہرے پر اندھیرے میں گرم سانسیں محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ بُری طرح سے چیخی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ پورے گھر کو اکٹھا کرتی براق نے بھاری ہاتھ اس کے لبوں پر رکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کو کہا تھا۔۔

براق۔۔۔۔۔

آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔

اپنی بیوی سے ملنے۔۔۔

بے تابی سے اس کے مخملی گالوں کو چومتے ہوئے سرگوشی اُتارتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کی جان کو کتنا خطرہ ہے، میں نے آپ کو یہاں آنے سے منع کیا تھا نا۔۔۔۔

وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے سرگوشی میں بولی تھی۔۔۔۔

بظاہر غصہ دکھاتے ہوئے وہ براق کے سینے میں چہرہ چھپاتی چلی گئی تھی۔۔۔اتنے دنوں کے بعد براق اس سے ملنے کو آیا تھا۔۔۔ تقریباً ایک مہینے سے زائد دن گزر چکے تھے۔۔۔براق خود سے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔ مگر اتنے دنوں کی جدائی کے بعد اسے فجر کی قربت نصیب ہوئی تھی۔۔۔یہ قربت اس نے موت کے ساتھ کھیل کر یہاں تک پہنچ کر حاصل کی تھی۔۔۔وہ فجر کی کسی بھی بات کا جواب دیے بنا اس کی نازک پنکھڑیوں پر جلتے ہوئے انگارے جیسے لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔۔۔

پوری شدت سے پنکھڑیوں کی نمی پیتے ہوئے پیاس بھری تشنگی مٹاتا چلا گیا۔۔پنکھڑیوں کو لبوں کی گرمی دیتے ہوئے فجر کی نرم نرم سانسوں کو تیز سانسوں میں اُلجھاتا چلا گیا۔۔۔۔۔

کھردرے ہاتھوں کی بے تاب سختیاں اس کی نرم دھڑکنوں کو شدت سے جکڑے ہوئے تھے---فجر کی معصوم سسکاریاں براق کے لبوں میں قید تھی---

براق---

ہمم-----

پلیز یہاں سے چلے جائیں---کسی نے دیکھ لیا تو مصیبت ہو جائے گی---
فجر کی پنکھڑیوں کو آزادی ملتے ہی فجر فکر کرتی ہوئی براق کو جانے کا بول رہی تھی---
مگر مقابل اس کی بات سن کہاں رہا تھا---اسکی باتوں پر دھیان نا دیتے ہوئے اسکی ملائم گردن پر جھکتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے گلے میں انگلیاں پھنساتے ہوئے نیچے کرتا چلا گیا تھا---

براق پلیز آپ میری بات سنیں کوئی آجائے گا---
فجر نے براق کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا---مگر اس کے ہاتھ کو نرمی سے اپنے ہاتھ میں پکڑتے بیڈ پر پن کرتے اس کی کوشش ناکام بنا چکا تھا---

ششش---

خاموش ہو جاؤ---جب کوئی آئے گا میں خود کو بہت اچھی طرح سے چھپا لوں گا---تم اس بات کی فکر نہ کرو---مت بھولو کہ تمہارا شوہر ایک کمانڈر ہے جسے ہر سچویشن کو ہینڈل کرنا بہت اچھی طرح سے آتا ہے---

وہ خمار دار نظروں سے دیکھتے ہوئے چہرہ چہرے پر جھکائے ہوئے تھا---

اس کی پنکھڑیوں پر انگلی رکھے دو انگلیوں سے مخملی ہونٹوں کو نرمی سی مسلتے ہوئے بہکنے لگا تھا---

تمہارے وجود کی خوشبو کے لیے بہت تڑپا ہوں---فجر پلیز کچھ دیر کے لیے مجھے سکون حاصل کر لینے دو---سب ڈر کچھ دیر کے لیے ایک سائڈ پر رکھ دو پلیز---

براق بات ڈر کی نہیں ہے---بابا کی دی ہوئی قسم نے مجھے باندھ رکھا ہے---

اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے اسے پیار سے دیکھ رہی تھی---

تمہارے بابا نے قسم دی ہے کہ تم مجھ سے نہیں مل سکتی۔۔۔تو تم اپنی جگہ پر برقرار ہو تم نے کوئی قسم نہیں توڑی۔۔۔میں تم سے ملنے آیا ہوں تم مجھ سے نہیں۔۔۔

پلیز مت تڑپاؤ مجھے۔۔۔۔کیوں میری جان لینا چاہتی ہو۔۔۔تم پر پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔

کیا آج کی رات تم اپنی خوشی سے میری تڑپتی شدتوں کو محسوس کر کے مجھے سکون پہنچانے کا احسان نہیں کر سکتی؟؟

اس کی نظروں میں تڑپ تھی، التجا تھی، بے بسی تھی، خماری تھی، جو اسے اور بھی خوبصورت اور دلکش بنا رہی تھی۔۔۔

ایسے مت دیکھو تمہیں نہیں پتہ کتنے دن سے مجھے تمہارے لیے ایک عجیب سا ڈر محسوس ہو رہا ہے۔۔۔مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم مجھ سے بہت دور جا رہی ہو۔۔۔آج کی رات میں تمہیں اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کر کے محسوس کرنا چاہتا ہوں شاید میرا ڈر تھوڑا کم ہو جائے۔۔۔

وہ اس کی نظروں کو دیکھتے ہوئے پلکوں کو چوم کر بولا تھا۔۔۔۔

فجر جب بھی تمہاری قربت ملی ہمیشہ میرے پیار کو زبردستی سمجھ کر تم نے محسوس کیا۔۔۔ہمارے درمیان پیار ہو کر بھی میں کبھی اپنا پیار ثابت نہیں کر سکا۔۔۔پلیز آج کی رات پورے دل سے مجھے

قبول کر کے، مجھے محسوس ہونے دو کہ تم میری بیوی ہو اور میں تمہارا شوہر۔۔۔پورے دل سے تم مجھے خود پر اختیارات دے رہی ہو۔۔۔ آج کی رات سب کچھ بھلا کر خود کو مجھ میں شامل کر دو۔۔۔ بھول جاؤ جو کچھ ہوا تھا، بھول جاؤ جو کچھ آج کے بعد ہو گا۔۔۔بس آج کی رات میری قربت ہماری نزدیکیاں یاد رکھو مجھے آج کی رات قربت میں تمہارا ساتھ چاہیے۔۔۔

براق کی نظروں میں خماریوں کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔اس کے لہجے میں تڑپ تھی۔۔۔اس کی دھڑکنوں میں بے قراریاں تھیں فجر چاہ کر بھی اسے انکار کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ آگ دونوں طرف برابر تھی۔۔۔اگر وہ بے قرار تھا تو جذباتوں کی آگ میں فجر بھی جل رہی تھی۔۔۔اور جب محبوب شوہر ہو اور شوہر خود آگے بڑھ کر محبت کی بارش برسانے کی آرزو رکھتا ہو تو ایسے میں بیوی کا انکار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔

پلیز فجر آج کی رات تو تمہاری زبان سے ہاں کی اُمید رکھتا ہوں۔۔۔پلیز انکار مت کرنا۔۔۔

فجر نے براق کی محبت کے آگے ہار مانتے ہوئے۔۔۔اس کی شرٹ کے کھلے بٹنوں سے نظر آتے ہیں چوڑے سینے پر مخملی ہاتھ پھرتے ہوئے آنکھیں بند کر لی۔۔۔ جس کا مطلب ہاں تھا۔۔۔

تھینک یو سو مچ آئی لو یو آج کی رات مجھ پر تمہارا احسان ہے۔۔۔اس خوبصورت احسان کے بدلے اگر جان بھی مانگو گے تو ہنستے ہنستے دے دوں گا۔۔۔

خماردار بھاری آواز میں سرگوشیاں اُتارتے،اس کی دھڑکنوں پر جھکتے ہوئے،بٹن سلیٹ کو ہونٹوں کی مدد سے پوری طرح سے کھول چکا تھا۔۔۔۔

دھودھیا مخملی بے لباس دھڑکنوں کو سامنے دیکھ دلکش انداز سے مسکرایا تھا۔۔۔

دھڑکنوں پر جھکے ہوئے ہی آنکھیں اُٹھا کر ایک نظر فجر کے شرم سے لال پڑتے چہرے کو دیکھا تھا،جو شرم سے آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔

اس کی دھڑکنوں کو بے قراری سے چومتے ہوئے جلتے ہوئے لبوں کی حدت چھوڑ رہا تھا۔۔۔ارمانوں سے جلتے انگاروں کے جیسے ہونٹوں کی تپش کو نرم مخملی ٹھنڈی دھڑکنوں پر محسوس کر کے وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔اس کے منہ سے سسکیوں کی آواز آنے لگی تھی۔۔۔

اس کی سسکاریاں سن کر وہ مزید بہکتا چلا جارہا تھا۔۔۔

فجر آج کی رات مجھے تمہارا ساتھ چاہیے پلیز۔۔۔

کروٹ لیتا ہوا اسے اپنے اوپر لے آیا تھا فجر کے ریشمی بال براق کے چہرے پر آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

فجر نے محبت سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اس کے فورہیڈ پر کس دی۔۔۔

براق کی دھڑکنیں کِھل گئی تھیں۔۔۔وہ تو اتنے میں ہی جی اُٹھاتا تھا۔۔۔اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا جتنا فجر نے قدم بڑھالیا تھا۔۔۔اس سے زیادہ فجر کے بس کی بات نہیں تھی وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔

Thank you so much my beautiful wife...

اس کی دھڑکنوں کو خود کو پر جھکائے سخت گرفت بنائے ہوئے تھا۔۔۔براق کی بے باق نظریں جس انداز سے اس کی نرم دھڑکنوں کو دیکھ رہی تھیں فجر کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ خود کو اس کی نظروں سے چھپالے۔۔۔مگر جس التجا سے اس نے اجازت لی تھی وہ چاہ کر بھی ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔۔

....

زمل بیٹا تم ایسی حالت میں بھاگ دوڑ مت کیا کرو۔۔۔

زمل تیزی سے سیڑھیاں اُتر کر نیچے آرہی تھی کہ ثریا بیگم اسے دیکھ کر بڑی محبت برساتی نظروں سے بولی تھی۔۔۔

جب سے ثریا کو پتہ چلا تھا کہ زمل پریگنینٹ ہے وہ بہت خوش تھی۔۔۔جہاں وجدان کے جانے کا اتنا بڑا دھچکا لگا تھا وہیں یہ چھوٹی سی خوشی گھر کے ماحول کو بدلنے لگی تھی۔۔۔

ثریا زمل کا بہت خیال رکھنے لگی تھی۔۔۔اس کے کھانے پینے ہر چیز کو وہ خود اپنی نگرانی میں دیکھتی تھی۔۔۔ثریا کو منت پہلے ہی زہر لگتی تھی۔۔۔مگر ہمیشہ وجدان کے ڈر سے ثریا خاموش ہو جاتی تھی اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا نہیں تھا کہ منت میں اس کے بیٹے کی جان بستی ہے۔۔۔مگر جب سے وجدان اس دنیا سے گیا تھا۔۔۔اب تو اسے منت اور بھی بُری لگنے لگی تھی۔۔۔جب جب وہ یہ سوچتی کہ اگر منت میں ماں بننے کی قابل ہوتی تو کم سے کم آج وجدان کی اولاد آنے کی کوئی اُمید ہوتی۔۔۔مگر یہ لڑکی کبھی ماں نہیں بن سکتی اور اس نے میرے بیٹے کی نسل کو ختم کر دیا ہے یہ سوچ سوچ کر ثریا منت سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگی تھی۔۔۔

زمل کو واپس کمرے میں بھیج کر اس کے لیے فروٹ بھجوانے کا بول کر وہ سیدھی کچن میں آگئی۔۔۔۔زمل کے لیے فروٹ کاٹتے ہوئے اس کے شیطانی دماغ میں ایک ایسا ناپاک پلان بن رہا تھا جس کو وہ ہر لمحہ پایا تکمیل تک پہنچانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔۔

گھر کے کسی فرد کو ثریا بیگم کے ناپاک ارادے کی بھنک تک نہیں تھی۔۔۔اسکا گندا ناپاک ارادہ اپنے آخری مرحلے میں تھا ایک گندے کام کو وہ انجام دینے والی تھی۔۔۔۔

ایک ایسا کام جس کو کرتے ہوئے کسی عام عورت کی روح کانپ جائے مگر ثریا کوئی عام عورت نہیں تھی اس نے زندگی میں اتنے گناہ کر لیے تھے کہ اب اس کے لیے کچھ بھی نیا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ خود غرضی اور حسد کی آگ میں جلتے جلتے اس قدر پاگل ہو چکی تھی کہ صحیح اور غلط کا فرق بھول گئی۔۔۔پتہ نہیں کیسی عورت تھی جس کا دل ابھی بھی صاف نہیں ہوا تھا۔۔۔اپنا جوان بیٹا کھو کر وہ اور بھی پاگل ہو گئی تھی۔۔۔وجدان کی موت کا ذمہ دار وہ فجر منت اور اس کے ماں باپ کو ہی سمجھتی تھی۔۔۔شاید یہ عورت نفسیاتی مریض بننے لگی تھی۔۔۔

حالانکہ فجر سب کچھ جانتے ہوئے فلحال خاموش تھی گھر میں ایسی قیامت ٹوٹی تھی کہ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ثریا کی حقیقت بتا کر گھر میں ایک اور قیامت لے آتی۔۔۔

فجر کے علاوہ یہ حقیقت براق جانتا تھا مگر براق کو فلحال اس گھر میں آنے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ فجر کا بابا براق سے سخت نفرت کرتا تھا۔۔۔فون پر کئی بار براق نے فجر سے کہا کہ کسی نہ کسی کو ثریا کی حقیقت بتادو۔۔۔مگر فجر ہر بار منع کر دیتی تھی وہ کہتی کہ داجی ٹھیک نہیں اور گھر میں اتنا بڑا صدمہ ہے ایسے میں وہ کوئی نیا تماشہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

مگر ایسے حالات میں بھی ثریا نے اپنے ناپاک ارادے بنائے ہوئے تھے۔۔۔پتہ نہیں ابھی اس حویلی کے مکینوں نے کون سا دُکھ دیکھنا تھا۔۔۔

....
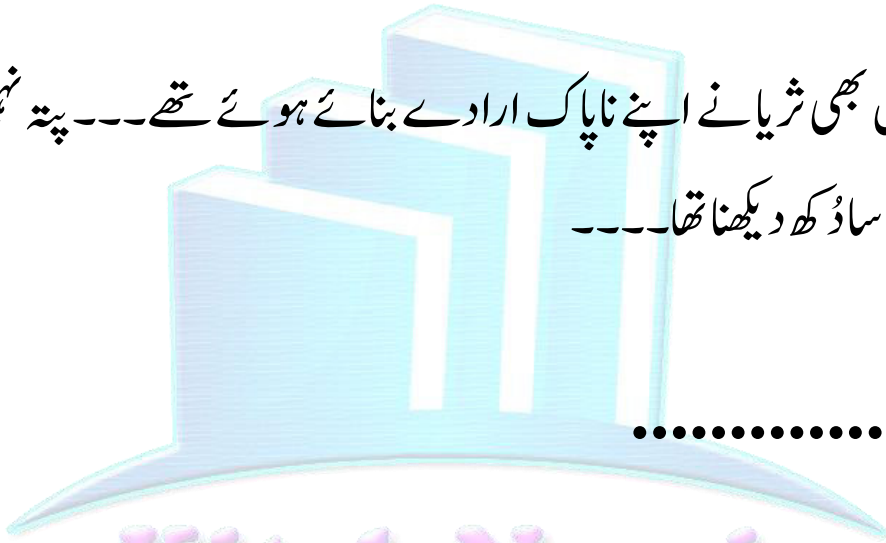
وقت کسی تیز رفتار پرندے کی طرح گزرتا چلا جارہا تھا۔۔۔مگر کسی دل سے بھی وجدان کی محبت کم نہیں ہوئی تھی وجدان آج بھی سب کے دلوں میں محبت بن کر رہتا تھا۔۔۔وجدان نے اپنی زندگی میں اتنی محبت اور عزت کمائی تھی جو وجدان کے جانے کے بعد رتی برابر بھی کم نہیں ہوئی۔۔۔

وجدان ایسا بھائی تھا جس کو حوریہ اور اذلان کبھی نہیں بھول سکتے تھے۔۔وجدان نے حوریہ اور اذلان کی ہر مشکل کو وہ چٹکیوں میں حل کیا تھا۔۔۔

ہمیشہ دونوں بہن بھائیوں کو ایسا پیار دیا کہ وہ پوری زندگی اس محبت کو کبھی بھول نہیں سکتے تھے۔۔وجدان نام کا خانہ ہمیشہ خالی تھا اور ان کی زندگی میں خالی ہی رہنا تھا۔۔۔
پنچایتوں کے فیصلے چوہدری ریاض ورک کرنے لگا تھا کیونکہ اذلان نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ خود کو اپنے بھائی جیسا عقلمند نہیں سمجھتا،نہ ہی کبھی وہ چاہ کر بھی دوسرا وجدان ورک بن سکتا ہے،اس میں صلاحیت نہیں ہے عدل کے ساتھ فیصلے کرنے کی۔۔
آج بھی لوگ وجدان ورک کے کیے ہوئے فیصلوں کو یاد کرتے تھے۔۔۔

صلاح الدین کمرے کی حد تک محدود ہو گیا تھا۔۔اکثر ان کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔
گھر میں ہر کوئی اپنے کام سے کام رکھنے لگا تھا۔۔سب کو جوڑ کر رکھنے والا سب کو ساتھ لے کر چلنے والا چوہدری وجدان ورک نہیں تھا سب کے بیچ میں اور اس کی کیا اہمیت تھی یہ اس کے جانے کے بعد سب کو پتہ چل رہی تھی۔۔۔

حوریہ چڑچڑی سی ہو گئی تھی۔۔۔اپنے بھائی کو وہ بھول نہیں سکی اور نہ کبھی بھول سکتی تھی۔۔
وجدان کے جانے کا غم اس قدر حوریہ کو بدل گیا کہ حوریہ چہکنا چھوڑ، بولنا تک بھول گئی تھی۔۔۔کئی کئی دن حوریہ اور بلاج کے بیچ میں بات نہیں ہوتی تھی اور جب ہوتی تو حوریہ اکثر جھگڑا کر کے بلاج سے دور ہو جاتی تھی۔۔۔

....

زہرا بائی میں نے تمہارا کام کر دیا ہے ایسا ماسٹر پیس تمہارے پاس بھیج رہی ہوں کہ تمہارے کوٹھے کو چار چاند لگ جائیں گے۔۔۔۔
مگر ایک بات یاد رکھنا اس کا جنونی عاشق اس کو ڈھونڈتے ہوئے تمہارے کوٹھے تک پہنچ جائے گا۔۔ مگر وہ وہاں سے بچ کر نہیں آنا چاہیے۔۔۔ایسا نہ ہو کہ وہ لڑکی کو واپس لے آئے اور میرے لیے کوئی نئی مصیبت کھڑی ہو جائے۔۔۔

پیسہ پھینک تماشہ دیکھ اور یہ بھول جائے کہ میرے کوٹھے پے آئی ہوئی لڑکی کو کوئی یہاں سے لے جا سکتا ہے۔۔جب تک میں اس کے وجود کے ہر بوٹی سے پیسہ وصول نہیں کر لیتی۔۔ میں تو اس کو مرنے

بھی نہ دوں۔ لے جانا تو دور کی بات ہے۔۔زہرا بھائی کا مغروری بھرا لہجہ فون کے سپیکر سے باہر آرہا تھا۔۔۔

تم بس مجھے یہ بتاؤ کہ تم لڑکی مجھے کب تک پہنچاؤ گی؟؟

زہرا بائی کی تجسس بھری آواز سن کر ثریا بیگم کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

فکر کیوں کرتی ہو زہرا بائی!!

لڑکی بہت جلد تم تک پہنچا دوں گی، خوش ہو جاؤ ایک نہیں بلکہ دو پہنچاؤں گی۔۔۔ مگر بدلے میں میرا کام ہونا چاہیے۔۔۔ایک تو یہ دونوں لڑکیاں کبھی زندگی میں مجھے اپنے سامنے نہیں چاہیے، دوسرا ان کو جو بچانے آئے گا وہ بھی زندہ بچنا نہیں چاہیے۔۔۔

یہی ان کی قیمت ہوگی!!

بس اس کے علاوہ مجھے ان دونوں کی کوئی قیمت نہیں چاہیے!!

اسکے بعد ان کو بیچو یا ان کے ٹکڑے کرو مجھے ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔

ثریا بیگم سفاک انداز سے یہ سب کچھ کسی اور کے بارے میں نہیں بلکہ یہ سب کچھ منت اور فجر کے بارے میں بول رہی تھی۔۔۔

فجر سے اسے ڈر لاحق تھا کہ وہ کسی بھی وقت اپنا منہ کھول کر اس کی زندگی میں طوفان لا سکتی ہے اور منت تو اسے کل بھی ناپسند تھی اور آج بھی ناپسند ہے۔۔۔

پہلے وہ اپنے بیٹے کی وجہ سے اس لڑکی کو مجبور ہو کر برداشت کرتی تھی۔۔۔منت کے ساتھ پیار کرنا کبھی بھی ثریا کو پسند نہیں تھا اسے ہمیشہ منت اپنی بہو کے روپ میں زہر لگتی تھی۔۔۔

مگر اب تو اسے اس لڑکی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔شاید منت کی قسمت ساتھ دیتی اور وہ ماں بن سکتی۔۔۔اور آج وجدان کی کوئی اولاد منت کی گود میں ہوتی تو پھر بھی شاید یہ خونی عورت اپنے گندے خیالات کو لگام ڈال کر اسے ایکسیپٹ کر لیتی۔۔۔مگر اب تو اسے وجدان کی اولاد کی کوئی اُمید نہیں تھی۔۔۔

تو ایسی لڑکی کو بھلا وہ اپنے قہر کا نشانہ کیوں نہ بناتی۔۔۔وجدان کے جانے کے بعد ثریا پہلے سے کئی گنا زیادہ گھٹیا ذہنیت کی مالک بن چکی تھی۔۔۔

پہلے تو شاید اسے وجدان کا کچھ ڈر تھا۔۔۔مگر وجدان کے جانے کے بعد تو وہ بے لگام اور سرکش ہو چکی تھی۔۔۔عورت جب سرکش ہو جاتی ہے تو وہ خود اپنی ذات کے لیے بھی خطرہ ہوتی ہے، ایسی عورت اپنے ارد گرد کے ہر رشتے کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔۔۔

وجدان کو کھونے کے بعد وہ پوری طرح سے پاگل ہو چکی تھی۔۔۔اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اگر اس کی اصلیت سامنے آئی تو کیا ہو گا۔۔۔شاید وہ اس بارے میں سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی بس وہ تو

برائی کے راستے پر چلتی ہی جا رہی تھی۔۔۔وہ ایسی دلدل میں دھنس چکی تھی جہاں سے واپس لوٹنا نہ ممکن تھا۔۔۔

اس کی زندگی کا مقصد بن چکا تھا عافیہ، آصف اور اس کی بیٹیوں کو برباد کرنا۔۔۔اب اس کا یہ سفاک پن فجر اور منت کی زندگی میں کیا موڑ لیتا ہے یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔۔۔دونوں اپنی تائی کے گندے ارادے سے ناواقف تھیں۔۔۔۔

براق پاشا کی فجر تو کم سے کم ثریا کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی۔۔۔اور براق نے اپنی بیوی کو اس قابل بھی بنایا تھا کہ وہ حیوانوں کی دنیا میں رہ کر اپنی حفاظت کر سکے۔۔۔جب کہ وجدان ورک کی معصوم منت جس کو وجدان نے اپنے ہاتھ کا وہ چھالہ بنا کے رکھا ہوا تھا جسے وہ نہ تو خود چھو کر اسے تکلیف پہنچاتا تھا اور نہ ہی کسی اور کی جرات تھی کہ وجدان ورک کے ہوتے ہوئے منت کو کوئی تکلیف پہنچائے۔۔۔

جس منت کی دنیا سے وجدان سے شروع اور وجدان پر ہی ختم ہو جاتی تھی وہ منت باہر کی دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

چوہدری وجدان ورک کے محبوب اس کے یار کے لیے ایک گندا جال بُنا جا رہا تھا اور جال بُننے والی کوئی اور نہیں وجدان کی اپنی ماں تھی۔۔۔

منت باہر کی دنیا سے پوری طرح سے ناواقف اور معصوم تھی۔۔۔منت بہت چھوٹی تھی جب سے وجدان نے اسے اپنا بنانے کا سوچ لیا تھا۔۔۔اس وقت سے لے کر وجدان کی پابندیوں کے دائرے منت کے گرد تنگ رہتے تھے۔۔۔ہمیشہ وجدان کی نظریں اسکا تعاقب کرتی تھیں۔۔۔

اور شادی کے بعد منت کو پیار کے حصار میں رکھتے ہوئے وجدان نے کبھی دھوپ اور چھاؤں کو منت تک پہنچنے نہیں دیا۔۔۔چوہدری وجدان کی محبت کی حدبندیوں اور حفاظت میں رہنے والی منت باہر کی درندوں کی بھری دنیا کا مقابلہ کیسے کرے گی۔۔۔یہ سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔

....

براق پلیز مجھے بچا لو میں بڑی اذیت میں ہوں مجھے معاف کر دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑ تا ہوں۔۔۔

تم جیسے شخص کو معافی مانگنے سے پہلے شرم آنی چاہیے، تم نے مجھ سے میرا بچپن چھین لیا، میری جوانی کا سکھ، چین چھین لیا، میری ماں کو مجھ سے چھین لیا۔۔۔

اب بھی تم مجھ سے معافی کی اُمید رکھتے ہو۔۔

براق نے پاؤں زور سے مارتے ہوئے بہرام کو اپنے پیروں سے دور کیا تھا۔۔ بہرام براق کے پیروں میں بیٹھ کر معافی کی اُمید لگائے ہوئے تھا۔۔ براق نے بہرام کا جسمانی ریمانڈ بہت سخت کروا رکھا تھا۔۔ بہرام اب ٹوٹنے لگا تھا۔۔ اسکی حالت بہت خراب تھی۔۔۔۔

جب سے بہرام کو پولیس نے حراست میں لیا تھا براق پہلی بار اس سے ملاقات کے لیے آیا تھا۔۔ کیونکہ براق کی ٹیم ہر وقت براق پر نظریں بنا کر رکھتی تھی۔۔ براق کو بہرام سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔۔

مارخوں کمانڈر کا غصہ کنٹرول کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی اور بہرام نے جو کچھ براق کے ساتھ کیا تھا، سب کچھ اس کی ٹیم جان چکی تھی اور وہ جانتے تھے کہ جب بہرام براق کے مقابل ہو گا تو براق خود کو کنٹرول میں نہیں رکھ سکے گا۔۔

اس لیے تو براق کے کہنے پر بہرام کی سزا ہر طرح سے سخت تھی، مگر اسے ملنے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی۔۔ مگر بہرام بار بار تڑپ رہا تھا کہ اسے براق سے ملنا ہے۔۔ آج بڑی مشکل سے براق کو

بہرام سے ملنے کی اجازت ملی تھی۔۔۔ مگر اس کے دو کمانڈو اس وقت اس کے ساتھ موجود کھڑے تھے۔۔۔

میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو مجھ سے یہ اذیتیں برداشت نہیں ہوتیں۔۔۔

وہ پھر سے ہاتھ جوڑتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

گھٹیا انسان تجھ سے اذیتیں برداشت نہیں ہوتی اور جو اذیتیں تم نے میری ماں کو دی تھیں اس کا جواب کون دے گا۔۔۔

آہ آہ۔۔۔

براق کا بھاری پاؤں ایک بار بھر سے ہوا میں لہراتے ہوئے بہرام کے پیٹ پر پڑا تھا۔۔۔ بہرام کے منہ سے دردناک آہ نکلی تھی۔۔۔

میں تمہارے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔۔۔

تم نے مجھ سے میری ماں چھین لی اور اب تم مجھ سے معافی کی اُمید رکھتے ہو۔۔۔

براق جھپٹ کر اس کے پیٹ پر ایک کے بعد ایک بھاری پاؤں مارتا جا رہا تھا، کہ کمانڈو اندر آ گئے اور براق کو زبردستی دونوں بازوں سے پکڑ کر کنٹرول کرتے ہوئے باہر لے جا رہے تھے۔۔۔

براق کی آنکھوں میں اس وقت خون اُترا ہوا تھا۔۔۔

سر پلیز۔۔۔

سر آپ جانتے ہیں کہ آپ کو یہ سب کرنے کے آرڈرز نہیں ہیں۔۔۔

سر پلیز ہماری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔

دونوں کمانڈو مسلسل براق کو کول ڈاؤن کرتے ہوئے وہاں سے لے جا چکے تھے۔۔۔

بہرام کے منہ پر سلاخیں بند کر دی گئی تھیں۔۔۔بہرام کو اپنا آنے والا کل صاف نظر آرہا تھا۔۔اس کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں ہر طرف موت ہی موت تھی۔۔۔

"جب انسان کے گناہوں کا گھڑا ابھر جاتا ہے تو پھر انسان کو اپنی غلطیاں، کوتاہیاں، صغیرہ، کبیرہ سب گناہ یاد آتے ہیں۔۔۔"

جیسے اس وقت بہرام کو سب کچھ یاد آرہا ہے کہ اس نے زندگی میں کتنا کچھ غلط کیا ہے۔۔۔اب تو وہ براق کی طاقت سے بھی واقف تھا۔۔۔بہرام چاہ کر بھی یہاں سے نہیں نکل سکتا تھا۔۔۔بے بسی سے دیوار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اونچی آواز میں دھاڑیں مار کر رو رہا تھا۔۔۔

....

وجدان بھائی کیوں چلے گئے؟؟

ہم آپ کے بغیر نہیں جی سکتے!!

دیکھو نا یار زندگی میں کوئی رنگ کوئی مزا نہیں ہے۔۔۔سانسیں لینے کو زندگی نہیں کہتے وجدان بھائی۔۔۔۔

ہمارا گھر ویران ہو گیا ہے۔۔۔

وجدان بھائی آپ تھے تو یہاں خوشیاں تھیں۔۔۔ آپ کی ڈانٹ ڈپٹ میں جو مزا تھا وہ پوری دنیا گھومنے سے بھی نہیں مل سکتا۔۔۔

آپ کیا گئے یار خوشیاں ہی ہم سے روٹھ گئیں۔۔۔ آجاؤ یار واپس۔۔۔ آجاؤ تھام لو میرا ہاتھ۔۔۔۔

آج ایک بار پھر سے اذلان بہت ٹوٹا ہوا، وجدان کی بڑی سی دیوار پر لٹکی ہوئی تصویر کے سامنے کھڑا بھیگی ہوئی آنکھوں سے تصویر کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔۔

اذلان پلیز کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہے۔۔۔

زمل اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے بولی تھی۔۔۔اذلان نے اپنا رخ زمل کی جانب موڑ لیا تھا۔۔۔

زمل کیسے خود کو سنبھالوں وجدان بھائی نے کبھی ہمیں خود کو سنبھالنا سکھایا ہی نہیں ہر پریشانی ہر دکھ ہر سکھ میں وہ ہم سے پہلے کھڑے ہوتے تھے۔۔۔

ہم تو غلطیاں، کوتاہیاں کر کے ان کی آڑ میں ہمیشہ چھپ جایا کرتے تھے۔۔۔وہ ہمارے سائبان بن کر سب کچھ سنبھال لیتے تھے۔۔۔
بہت کوشش کرتا ہوں کہ خود کو سنبھالوں مگر نہیں سنبھال پاتا۔۔۔
زمل کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے وہ چھ فٹ کا جوان سسکیوں سے رونے لگا تھا۔۔۔زمل کا دل پھٹ رہا تھا اذلان کو یوں سسکتا ہوا دیکھ کر۔۔۔وہ اس کی بیوی تھی ہر وقت اس کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اذلان اپنے بھائی کے جانے کے بعد کبھی سکون سے سویا نہیں۔۔۔

کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا تھا جب وہ وجدان کو یاد نہیں کرتا تھا۔۔۔اس کی زندگی وجدان کے جانے کے بعد ایک ہی جگہ پر رک گئی تھی۔۔۔

اذلان پلیز آپ خود کو سنبھالیں وجدان بھائی کو گزرے کتنے مہینے ہو گئے ہیں مگر آپ خود کو اسی لمحے میں قید کیے ہوئے ہیں۔۔۔ایسے کیسے چلے گا ہمارے گھر کو کسی مضبوط سہارے کی ضرورت ہے اور وجدان بھائی کی جانے کے بعد آپ کو ہی وہ سہارا بننا ہے۔۔۔۔۔

آپ کو ان کی جگہ لینی ہے۔۔۔

زمل اس کے چہرے سے آنسوں صاف کرتے ہوئے ان لفظوں کو دُہرا رہی تھی جو اس نے آج سے پہلے بھی کئی بار بولے تھے۔۔۔

جن کا کبھی کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تھا۔۔۔

زمل میں اگر دنیا میں دوبارہ بھی آجاؤں تو میں کبھی وجدان بھائی کی جگہ نہیں لے سکتا۔۔۔وجدان بھائی صرف ایک تھے ان جیسا نہ کوئی تھا اور نہ کوئی بن سکتا ہے۔۔۔پلیز مجھ سے ایسی اُمید مت لگانا۔۔۔

اذلان کو ہمیشہ کی طرح زمل کی یہ بات ناگوار گزری تھی اس کے نزدیک تو اپنے بھائی کے جیسے بننا، سوچنا بھی گناہ تھا۔۔۔دونوں نے دنیا میں ایک ساتھ قدم رکھا تھا مگر اس نے ہمیشہ وجدان کو بڑے

بھائی کی جگہ رکھا تھا۔۔اور وجدان نے ہمیشہ بڑا بھائی ہونے کا ہر فرض بڑی ایمانداری سے نبھایا تھا۔۔

ازلان میرا مطلب آپ کا دل دُکھانا نہیں۔۔۔وجدان بھائی میرے بھی دل کے بہت نزدیک ہیں، میں ان کی بہت عزت کرتی ہوں۔۔۔مگر ازلان کسی نہ کسی کو ایک نہ ایک دن تو وجدان بھائی کی جگہ لینی ہے۔۔۔

آپ نہ پنچایتوں میں جاتے ہیں نہ ہی وجدان بھائی کی طرح کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔۔۔حالانکہ یہ بات آپ کو ماموں کتنی بار بول چکے ہیں کہ آپ کو وجدان بھائی کی جگہ لینی ہے۔۔۔۔

میں نا تو کبھی وجدان بھائی کی جگہ لے سکتا ہوں اور نہ ہی لینا چاہتا ہوں۔۔۔زمل یہ بات کر کے تم مجھے بہت تکلیف پہنچاتی ہو۔۔۔خدا کا واسطہ ہے صرف ایک یہ بات مجھ سے مت کیا کرو۔۔۔
وہ سرخ آنکھوں سے اس سے دور ہوتا ہوا گھر کے باہری دروازے کی جانب چل پڑا تھا۔۔۔زمل ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اپنے ٹوٹے ہوئے شوہر کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

اسے یہ بات بار بار کرنے کے لیے اس کے ماموں مجبور کرتے تھے۔۔وہ چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا جو اب اس گھر اکلوتا وارث تھا وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے اور وجدان کی طرح فیصلے لے اور پنچایتوں میں جایا کرے۔۔۔

مگر اذلان تھا جو کہ بات سننا گوارا ہی نہیں کرتا تھا۔۔زمل کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔اذلان اسی طرح سے رُوڈ سا رہنے لگا تھا وہ ہنسنا، کھیلنا بھول چکا تھا۔۔۔

وہ اذلان تو کہیں کھو گیا تھا جو بات بات پر ہنس دیا کرتا تھا۔۔اسکا شرارتی لہجہ خاموشی میں بدل گیا تھا۔۔بس کام اور کام سے گھر اور مکمل خاموشی۔۔۔بہت کم باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔
زمل ہمیشہ اسے سمجھانے کے بعد آخر میں خاموش ہو جاتی تھی۔۔۔اسے اذلان کی تکلیف نظر آتی تھی۔۔۔

وجدان جیسا بھائی کھو کر اکثر بھائی ایسے ہی ٹوٹ جاتے ہیں جیسے اس وقت اذلان ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

....

بلاج صبح سے گیا ہوا ابھی روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔روم میں آتے ہی ہمیشہ کی طرح اس کی نظریں حور کو دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔ مگر اسے حوریہ کہیں دکھائی نہیں دی۔۔۔وہ اپنے فیورٹ بلیک کلر کے سوٹ کے اوپر بلیک کلر کا کوٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔کوٹ کو اُتار بیڈ پر رکھتے ہوئے وہ ڈریسنگ روم کی جانب آ گیا۔۔۔

حور سامنے ہی شاور لینے کے بعد ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی ریشمی گیلے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔۔۔وہ اپنے خیالات کی دنیا میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی اسے بلاج کے آنے کی زرا خبر نہیں ہوئی۔۔۔

بلاج اسکے حسن سے متاثر ہو کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ایک ٹانگ فولڈ کر کے دیوار پر رکھے ہوئے تھا،وہ دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ حوریہ نے سوئس لان پلین بلیک کلر کا ٹراؤزر اور شرٹ پہن رکھا تھا۔۔۔ گرمی بہت زیادہ ہوگئی تھی اس لیے حوریہ گھر میں ایسے ہی کپڑے پہنتی تھی۔۔۔

مسٹرڈ کلر میں اس کا گورا جسم جھلک رہا تھا۔۔سوئس لان دوسری لان کی نسبت باریک ہوتی ہے۔۔۔بغیر دوپٹے کے بالوں کو کنگی کرتے ہوئے وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ کوئی اس کے حسن سے بے قرار ہو رہا ہے۔۔۔

حور کا بھیگا بھیگا نکھرا ہوا روپ بلاج کی مضبوط دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر چکا تھا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔دونوں ہاتھ اس کی نازک سی کمر میں ڈالے،لب اس کے مخملی گال پر رکھتے ہوئے لمس چھوڑا تو حوریہ بُری طرح سے چونک گئی۔۔۔اسے بلاج کے آنے کی خبر نہیں تھی۔۔۔

بلاج پلیز مجھ سے دور رہا کریں۔۔۔کتنی بار کہا ہے کہ مجھے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا۔۔۔

حور بُری طرح سے چیخی تھی۔۔۔وہ جھٹکے سے بلاج کو پیچھے کو دھکیل کر اس دور ہوئی تھی۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے؟؟

اسکے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنے قریب کرتے ہوئے کمر پر سختی سے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

تم مجھے خود سے اس طرح دور کرو گی۔۔۔ تمہاری اتنی اوقات ہو گئی ہے!!

وہ حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔ اس کے چلانے پر حوریہ بُری طرح سے گھبر اکر آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

اس کے بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے بلاج اسے ڈریسنگ روم سے باہر لے آیا تھا۔۔۔ بلاج نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر پٹخ دیا تھا۔۔۔

حوریہ بیڈ پر اوندھے منہ پڑی تڑپ کر اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔ اسے شاید بلاج سے ایسی اُمید نہیں تھی۔۔۔ بلاج ہمیشہ اسکی بے رخی کو نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔ مگر آج شاید بلاج کے صبر کا باندھ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ غصے سے بلاج کی آنکھوں میں سرخ ڈورے بننے لگے تھے اور ایسا اس وقت ہوتا تھا جب بلاج کا غصہ حد سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔۔۔

حوریہ وجدان کے جانے کے بعد جیسے بلاج سے پوری طرح سے دور ہو چکی تھی۔۔۔ اسے بلاج کا قریب آنا، محبت کرنا کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔ اس کے دماغ میں ہر وقت صرف اپنے بھائی کی یادیں تھیں، اپنے بھائی کے لیے تڑپ تھی۔۔۔ وجدان کے جانے کے بعد ایک دن بھی اس نے بلاج کو اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔۔

شروع شروع میں تو بلاج اس بات کو نظر انداز کرتا رہا۔۔اسے ٹائم دیتا رہا تاکہ وہ اپنے بھائی کے غم سے باہر آسکے۔۔۔

مگر اب اتنے مہینے گزر جانے کے بعد بھی حوریہ کے رویے میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا۔۔بلاج کے صبر کے باندھ ٹوٹنے لگے تھے۔۔۔وہ اس کی بیوی تھی اور ہر وقت اس کے قریب اس کی دسترت میں رہتی تھی۔۔۔مگر وہ چاہ کر بھی اپنی محبت کو نچھاور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مرد چاہے جتنا مرضی صبر و تحمل والا ہو مگر وہ اپنی محبت اور جذبات میں کمپرومائز نہیں کرتا یہی مسئلہ بلاج کے ساتھ تھا۔۔۔

وہ حور سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔۔ایسے میں اپنے منہ زور جذباتوں پر لگام ڈالنا اس کے لیے بہت مشکل تھا، مگر پھر بھی اس نے بہت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا، مگر اب حالات بگڑنے لگے تھے۔۔۔

کب تک تم اپنے اور میرے درمیان اپنے بھائی کے غم کو دیوار بنا کر میرے جائز حقوق سے روکتی رہو گی!!

بلاج آج شدید غصے میں حلق کے بل چیخا۔۔۔

وجدان کو گئے کتنے مہینے گزر چکے ہیں، مگر مجال ہے کہ جو تمہارے رویے میں ذرا سا بھی بدلاؤ آیا ہو۔۔۔

کیا چاہتی ہو تم؟؟

کیوں میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہو؟؟

حور کے ہاتھ سے پکڑ کر اسے بیڈ پر سیدھا کرتے ہوئے اس کے اوپر ہی گرنے والے انداز میں لیٹا گیا۔۔۔

بتاؤ چاہتی کیا ہو تم؟؟

حور آنکھیں بند کیے ہوئے خاموش تھی۔۔۔

حور میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے تمہیں کیا میں بے وقوف لگتا ہوں جو تمہارے آگے پیچھے گھومتا رہتا ہوں!!

اسکے چہرے پر جھکا ہوا اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ وہ جھنجھلا گیا تھا۔۔۔

حور میری بات کا جواب دو۔۔۔

جب کوئی میری بات کا جواب نہیں دیتا وہ شخص مجھے زہر لگتا ہے!!

اگر یہ گستاخی کرنے والا تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کو ایسا سبق سکھاتا کہ اس کی نسلیں یاد رکھتیں۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ کو سختی سے چباتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

میں آج بھی وہی چوہدری بلاج ہوں جو اپنی انا پر کمپرومائز نہیں کرتا۔۔۔

اگر تمہاری محبت میں کمزور پڑ گیا ہوں تو اس بات کا ناجائز فائدہ مت اُٹھاؤ حور۔۔۔

اس کے چہرے پر چہرہ جھکائے چلایا تھا۔۔۔حور بُری طرح سے ڈرتے ہوئے بند آنکھوں کو اور بھی سختی سے میچ گئی۔۔۔

حور اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی اسے بلاج کی ڈانٹ ڈپٹ کی عادت نہیں تھی۔۔۔بلاج کا یوں چیخنا اسے خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔وہ سچ میں بلاج سے ڈر گئی تھی وہ بہت بُری طرح سے چیخ رہا تھا۔۔۔

بلاج پلیز مجھ سے دور ہو جائیں مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے---

حور آنکھیں بند کرتی ہوئی اس کے سینے پر دباؤ ڈالتے ہوئے اسے دور کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی---اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ کر اس کی گھنی پلکوں کی باڑ کو توڑتے ہوئے گالوں پر پھسل کر اس کی گردن پر گر رہے تھے---

جبکہ بلاج اس کے دونوں ہاتھوں سختی سے پکڑتے ہوئے بیڈ پر رکھ کر انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے اسے بے بس کیے ہوئے تھا---

اگر مجھ سے ڈر لگتا تو تم مجھے یوں دُھتکار کر دور کرنے کی جرات نہ کرتی---

بلاج کو حوریہ کا جھٹک کر دور کرنا بہت برا لگا تھا---

میں کوئی دو ٹکے کا غلام نہیں جو تم مجھے اپنے حکم کا پابند رکھو گی---

شوہر ہوں تمہارا جب چاہوں تمہیں سانسوں سے زیادہ قریب کر سکتا ہوں---اس کے لیے مجھے تمہاری اجازت درکار نہیں---

سب حق رکھتے ہوئے بھی اگر محبت اور پیار سے تمہیں خود کے قریب لانا چاہتا ہوں تو مت مجھے اُکساؤ وہ کرنے کے لیے جو میں نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

غصے سے بلاج کی سانس پھولنے لگی تھی۔۔۔ گرم سانسیں حور کے چہرے کو انگاروں کی مانند جھلسانے لگی تھی۔۔۔ حور جھٹپٹا کر بھی خود کو بلاج کی قید سے آزاد نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

حور جھٹپٹانا بند کرو، اس طرح تم مجھے اور غصہ دلا رہی ہو۔۔۔

مت کرو ایسا پھر اگر کچھ غلط ہو گیا تو پھر بھی الزام تم مجھے ہی دو گی کہ میں اپنے باپ کے جیسا ہوں۔۔۔

آج بہت دنوں کے بعد تاشی کا ذکر ان دونوں کے بیچ میں آیا تھا۔۔۔

بلاج کے سخت لہجے سے حور کی جھٹپٹاہٹ ساکت ہو چکی تھی۔۔۔

حور میں تم سے پیار کرتا ہوں اور اس پیار کے ہاتھوں مجبور ہو کر تمہارے احساسات کی قدر کرتا ہوں تو اس کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر حدود اور دائروں کو کراس مت کیا کرو۔۔۔

وہ سختی سے لفظوں کو چباتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

مت بھولو کہ بیوی ہو تم میری اور میرے واجب حق ادا کرنا تم پر فرض ہے۔۔۔اگر میں اپنے جائز حقوق زبردستی لینے پر آؤں تو تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔

حور کی خاموشی چوہدری بلاج کے غصے کو بھڑکا رہی تھی۔۔۔

اگر مجھ سے اتنے ہی بے زار ہو گئے ہیں تو چھوڑ دیں مجھے۔۔۔

وہ جھٹکے سے آنکھوں کو کھول کر نم آنکھوں سے بلاج کے چہرے کو غصے سے دیکھتی ہوئی چیخی تھی!!

تمہارے ٹکڑے کر دوں گا اگر دوبارہ

مجھ سے چھوڑنے کی بات کی تو۔۔۔مجھ سے آزادی صرف مرنے کے بعد ہی تمہیں نصیب ہو سکتی ہے!!

بلاج نے اس کے بالوں کو مٹھی میں پکڑتے ہوئے جھٹکا دیا تو حور بری طرح سے تڑپ گئی تھی۔۔۔

آہ آہ میرے بال چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے!!

بلاج کی مٹھی سے جکڑے ہوئے بالوں کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے رو دی تھی۔۔۔

آنسوں صاف کرو!!

وہ حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔

اس طرح رو کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میں ظالم اور سفاک شوہر ہوں جبکہ حقیقت سے تم بخوبی واقف ہو۔۔۔مجھے یہ سب کرنے کے لیے تم مجبور کر رہی ہو میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

مٹھی میں جکڑے ہوئے بالوں کو نرمی سے چھوڑتے ہوئے سرد لہجے سے کہا۔۔۔

میری ذرا سی سختی سے تمہیں درد ہونے لگا۔۔۔میری ذرا سی سختی تم سے برداشت نہیں ہوئی۔۔۔مگر کبھی میرے بارے میں نہیں سوچا۔۔۔۔

جب تم دن میں 36 بار مجھے ایک لفظ دُہرا کر سناتی ہو کہ میں تمہیں چھوڑ دوں مجھے اس سے کہیں زیادہ درد ہوتا ہے۔۔۔

ہر بار تمہاری اس بات کو نظر انداز کر جاتا ہوں صرف اس لیے کہ تمہارے دل میں جو درد ہے شاید میری خاموشی سے میرے دور رہنے سے کم ہو جائے گا۔۔۔۔

مگر تم نے تو میری خاموشی میری دوری کو میری کمزوری سمجھ لیا ہے۔۔۔ایک بات دماغ میں بٹھا لو چوہدری بلاج نا تو کل کمزور تھا نا آج کمزور ہے۔۔۔۔

کیوں نہیں ایک بات تمہاری سمجھ میں آتی کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور محبت انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔۔۔تم سے دوری اختیار کرنا میرے بس کی بات نہیں!!

بلاج نرمی سے اس کے بالوں میں چہرہ چھپانے لگا تھا۔۔۔حور کا نکھرا نکھرا سا روپ بلاج کو کسی میگنیٹ کی طرح اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔

حور دل سے جانتی تھی کہ بلاج اسے بہت پیار کرتا ہے مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جس کے اندر اس پیارے بھائی کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔۔اپنے بھائی کی محبت اور درد سے لبریز دل کے اندر بلاج کی محبت کی جگہ نہیں بن پا رہی تھی۔۔۔وہ لاکھ کوشش کرتی مگر بلاج جب بھی اس کے قریب آتا تھا اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔

اسے محبت، پیار، رومینس سے نفرت سی ہو چکی تھی۔۔۔اسے صرف اپنا بھائی یاد تھا وہ اپنے دل کے ہاتھوں اس قدر مجبور تھی کہ اپنے حقیقی رشتے سے وہ دور ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

بلاج اس پر پورے حق رکھتا تھا۔۔۔اسکے بعد بھی اسنے خود پر قابو رکھا ہوا تھا۔۔۔حور یہ بچی نہیں تھی ہر چیز کو سمجھ رہی تھی۔۔۔مگر سمجھ کر بھی وہ اپنے دل کو اس کے لیے نہیں منا پا رہی تھی، جو بلاج چاہتا تھا۔۔۔

بلاج جیسے جیسے اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے لبوں سے لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔حوریہ کے رونے میں شدت آنے لگی تھی، شدت سسکیوں میں بدلی تو بلاج نے چہرہ اُٹھا کر غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

بلاج کا سفید چہرہ غصے سے لال پڑ چکا تھا۔۔۔غصے سے چہرے کو نفی میں ہلاتے ہوئے سرخ آنکھوں سے حور کو بُری طرح سے گھورتے ہوئے دیکھا اور جھٹکے سے اس سے دور ہو گیا تھا۔۔۔

کہاں جارہے ہیں؟؟

بلاج جو غصے سے اپنا کوٹ اُٹھا کر کندھے پر رکھتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگا تھا۔۔حور نے بلاج کو یوں غصے سے باہر جاتے دیکھ تڑپ سے پوچھا تھا۔۔۔

مرنے جارہا ہوں اگر اجازت ہے تو مر جاؤں!!

وہ پلٹ کر غصے سے بولا تھا۔۔۔

پلیز بلاج میری بات سن کر جائیں۔۔۔

حور بیڈ سے جھٹکے سے اُٹھتی ہوئی، بلاج کے بازو کو پکڑ کر پیچھے کرتی، خود دروازے کے آگے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ بند کرتے ہوئے بلاج کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔

اب اس کا کیا مطلب سمجھوں کیا تم یہ سب کر کے مجھے آزما رہی ہو؟؟

مجھ سے دور ہٹو حور۔۔۔میں پاگل ہو جاؤں گا!!

اسے خود سے دور کرتے ہوئے بلاج سختی سے بولا تھا۔۔۔

تم میری کمزوری ہو اور یہ بات تمہیں بہت سکون دیتی ہے، اسی لیے تم ہر نئے انداز سے مجھے تڑپا کر لطف اندوز ہوتی ہو۔۔۔

ایسا نہیں ہے پلیز میری بات سنیں۔۔۔

بلاج اسے سائیڈ پر کرتے ہوئے ہینڈل گھمانے لگا تھا کہ حور پھر سے اس کے سینے سے لگتی ہوئی اسے جانے سے روک رہی تھی۔۔۔

پلیز مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں میں کوشش کر رہی ہوں ٹھیک ہونے کی۔۔۔

کتنا ٹائم چاہیے تمہیں ٹھیک ہونے کے لیے؟؟

اتنے مہینے گزر جانے کے بعد بھی تم وہیں کھڑی ہو۔۔۔ مجھے تو نہیں لگتا کہ تم کبھی ٹھیک ہونا بھی چاہتی ہو۔۔۔

میں کیا کروں میں وجدان بھائی کو بھول نہیں پارہی آپ نہیں سمجھ سکتے کہ وجدان بھائی ہمارے لیے کیا تھے۔۔۔

سسکیوں کے ساتھ روتی ہوئی واپس اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔بلاج کو اس کی حالت پر ترس بھی آرہا تھا۔۔۔

رونا بند کرو!!

حوریہ میں ظالم نہیں ہوں!!

میں ایک انسان ہوں میں خدا نہیں جو مجھ سے غلطی کوتاہی نہیں ہو سکتی۔۔۔کیوں نہیں اتنی سی بات سمجھتی۔۔۔مجھے تمہاری ضرورت ہے یار۔۔۔

تم میری محبت ہو،بیوی ہو میری،ہر وقت میرے پاس رہتی ہو بتاؤ کیسے خود کو تم سے دور رکھوں؟؟

میں چاہ کر بھی تم سے دور نہیں رہ پاتا بتاؤ کیا کروں؟؟

خماری سے ٹوٹے ہو لہجے سے بولتا ہوا لب کے بالوں پر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ بلاج کے دل کی تڑپ حور تک نہیں پہنچ پارہی تھی وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھا اور حور اپنے دل کے ہاتھوں۔۔۔

بلاج----

ہمم---

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد حور نے بلاج کا نام لے کر پکارا تھا--

پلیز اگر آپ مجھے غلط نہ سمجھیں تو کچھ دن کے لیے مجھے بابا کے گھر چھوڑ آئیں---شاید میں وہاں سے اپنے غم کو کم کرنے کے بعد یہاں آ کر ہمارے رشتے کو نئے سرے سے جوڑ سکوں---

میں کیسے رہوں گا تمہارے بنا؟؟
پاس رہ کر بھی تو ہم دور ہی ہیں---یہ دوریاں تم نے بنا رکھی ہیں----

پلیز کچھ دن جانے دیجیئے میں نہیں خود کو سنبھال پا رہی شاید اپنوں کے ساتھ مل کر ایک ہی بار رو کر اپنا دل ہلکا کر لوں گی تو شاید ہمارا رشتہ بہتری کی طرف آ جائے---

تم میرے پاس رہ کر بھی کوشش کر سکتی ہو ٹھیک ہونے کی،حور میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔جب تک میں تمہارا چہرہ نہ دیکھوں مجھے سکون نہیں آتا۔۔۔میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔

اس کے گرد باہوں کا حصار بناتے ہوئے اس کے سر پر لب رکھے ہوئے آنکھیں بند کیے کھڑا تھا۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں اپنے رشتے کو ٹھیک نہیں کرنا چاہتی!!

میں بھی اپنے رشتے کو ٹھیک کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ مگر میں کیا کروں۔۔۔

وہ سسکیوں کے ساتھ اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔

حور یہ پلیز رونا بند کرو ٹھیک ہے اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہاں جا کر کچھ دن رہنے سے تم ٹھیک ہو جاؤ گی تو میں اپنے دل پر پتھر رکھ کر تمہیں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔

مگر پلیز حور واپس آ کر مجھے خود سے دور مت کرنا۔۔۔تم یہ وعدہ کرو میرے ساتھ۔۔۔

شوہر ہوں تمہارا۔۔۔جو حق خدا نے دیا ہے تم کیوں اس کو چھین کر خود بھی گنہگار ہو رہی ہو اور مجھے بھی تڑپا رہی ہو۔۔۔

بلاج لہجے میں محبت رنگ گھل چکے تھے۔۔۔

دونوں ہی اپنی جگہ بے بس مجبور تھے اور دونوں ہی اپنی جگہ ٹھیک بھی تھے۔۔۔

رونا بند کرو!!

حور کی آنکھوں میں چوہدری بلاج کو آنسوؤں اچھے نہیں لگتے۔۔۔

تیار ہو جاؤ۔۔۔

اس کے آنسوؤں کو نرمی سے صاف کرتے ہوئے بلاج آہستہ سے اس سے دور ہو گیا تھا۔۔وہ سمجھ چکا تھا کہ حور کو کچھ دن کی سپیس چاہیے۔۔۔

بلاج ایک سمجھدار انسان تھا۔۔۔اسے بھی یہی مناسب لگا کہ شاید کچھ دن کی دوری اس کے رشتے کو ہمیشہ کے لیے ٹھیک کر دے۔۔۔

وہ شاور لینے کے لیے واش روم میں جا چکا تھا۔۔۔

حور اپنے کپڑے نکال کر بیگ میں رکھتے ہوئے اپنے بابا کے گھر جانے کے لیے ریڈی ہونے لگی تھی۔۔۔

دماغ میں یہ سوچ تھی کہ کیا وہ واپس آ کر بلاج سے کیے ہوئے وعدے کو نبھا سکے گی۔۔۔

....

آپی پلیز خدا کے لیے دروازہ کھول دیں۔۔۔ آپ کیوں بابا اور امی کو اتنا دُکھ دے رہی ہیں وہ آپ کی حالت دیکھتے کر بیمار رہنے لگے ہیں۔۔۔ خدا کے واسطے دروازہ کھولیں، آپ کو میری قسم۔۔۔

فجر کب سے دروازے کے باہر کھانا لے کر کھڑی تھی مگر منت دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔۔۔

پندرہ منٹ کی جدوجہد کے بعد جا کر منت نے دروازہ کھول دیا۔۔۔ فجر کی اُمید کے مطابق نڈھال حالت، بکھرے بال، سوجی ہوئی آنکھیں، زرد چہرہ، سالوں کی بیمار نظر آ رہی تھی۔۔۔

کیوں تم لوگ میری جان نہیں چھوڑ دیتے۔۔۔ مجھے کیوں اکیلا نہیں رہنے دیتے۔۔۔
منت نے جھنجھلاتے ہوئے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

آپی کھانا کھا لیں۔۔۔

مجھے نہیں کھانا۔۔جب بھوک ہو گی تو میرے ہاتھ پاؤں کام کرتے ہیں میں جا کر لے آؤں گی۔۔۔

آپی پلیز مت ہمیں اور پریشان کریں۔۔۔ہمیں آپ کی فکر ہے اس لیے ہم آپ کو بار بار زندگی کی طرف واپس لانے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

فجر کو منت کی حالت دیکھ کر غصہ آرہا تھا اتنے مہینے گزر گئے تھے، منت پیار سے ماننے والی نہیں تھی اب فجر نے اپنی پیاری بہن کو اس غم کی دنیا سے باہر نکالنے کے لیے سختی کا رویہ اپنانے کا سوچ لیا تھا۔۔

مت کریں آپ لوگ میری فکر مجھے کسی کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔
مجھے وجی کی یادوں کے ساتھ سکون سے رہنے نہیں دیں۔۔۔بس اتنا سا احسان کر دیں مجھ پر۔۔۔
وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر فجر سے بے رخی سے بول رہی تھی۔۔۔

آپی کیوں کر رہی ہیں آپ یہ سب۔۔۔کیا آپ کو ہماری کوئی فکر نہیں؟؟
فجر نم آنکھوں سے منت کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

میں کچھ بھی تو نہیں کر رہی اپنے کمرے کی حد تک محدود ہو گئی ہوں اب بھی آپ لوگ خوش نہیں ہیں---

جب میں آپ لوگوں کو تنگ نہیں کرتی تو آپ لوگ بھی میری جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے---

وہ ناگواری سے چیختے ہوئے بول کر واپس جا کر لیٹ گئی تھی--- کمبل کھینچ کر اپنے اوپر اوڑھتے ہوئے فجر کو نظر انداز کرتے ہوئے سو گئی---

جب کہ فجر جانتی تھی کہ وہ صرف سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے تا کہ فجر سے بات نا کرنی پڑے---

فجر کھانا سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے واپس جا کر دروازے کو لاک لگا کر اس کے پاس آ گئی---اس کے پاس بیٹھتے ہوئے نرمی سے فجر نے اس کے منہ سے کمبل اُتارا---

منت نے پھر سے کمبل کو کھینچ کے اپنے چہرے پہ کر لیا--- فجر نے پھر سے کمبل کو نرمی سے اُتارا تھا--- تیسری بار منت جھنجلا گئی تھی---

فجر تمہارا مسئلہ کیا ہے؟؟

میری جان چھوڑ دو مجھے میرے وجی کی یادوں کے ساتھ رہنے دو!!

وہ بیڈ سے اُٹھتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر فجر کو گھور رہی تھی۔۔۔

منت آپی آپ تسلیم کیوں نہیں کر لیتی کہ وجدان بھائی اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔

کیوں خود کو اتنی اذیت دے رہی ہیں؟؟

فجر بہت نرمی سے منت سے کہتے ہوئے اس کے اُجڑے ہوئے بے رنگ چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جہاں کبھی خوشیوں کے رنگ بکھرے رہتے تھے۔۔۔

فجر سے منت کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔۔۔وجدان نے اس کی زندگی میں اتنے رنگ بھر دیے تھے کہ وہ تو اپنی ماں کی بے رخی کو بھی بھول گئی تھی۔۔۔منت کے اردگرد وجدان کی محبت کی خوشبو اس طرح سے بکھری ہوئی تھی کہ منت کو لگتا تھا کہ دنیا میں کوئی غم نہیں۔۔۔وجدان کے جانے کے بعد منت اس طرح سے ٹوٹ کر بکھر گئی تھی کہ اس سے کوئی بھی سنبھال نہیں پا رہا تھا۔۔۔

تم لوگوں کی یہی باتیں مجھے زہر لگتی ہیں جب بھی آتے ہو میرے وجی کے بارے میں بُرا بولتے ہو میں نہیں سن سکتی وجی کے بارے میں ایسا کچھ بھی۔۔۔

مگر تم لوگ ہر وقت میرے وجی کے لیے ایسی ہی باتیں کرتے ہو۔۔۔اسی وجہ سے میں آپ لوگوں کو نہ اپنے کمرے میں آنے دیتی ہوں اور نا ہی تم لوگوں کے پاس آکر بیٹھنا چاہتی ہوں۔۔۔جو لوگ میرے وجی کہ زندہ ہونے کی پر یقین نہیں کرتے مجھے ایسے لوگوں سے رشتہ نہیں رکھنا۔۔۔

وہ غصے سے تیز تیز بولتے ہوئے ایک کے بعد ایک بات کرتی چلی گئی فجر حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

فجر میں پاگل نہیں ہوں جانتی ہوں کہ تم سب لوگ مجھے پاگل سمجھتے ہو۔۔۔

فجر کو یوں غور سے دیکھتے ہوئے دیکھ منت کو مزید غصہ آیا تھا۔۔۔

میرا وجی زندہ ہے۔۔۔پتہ ہے کیوں اس بات پر میرا یقین اتنا پختہ ہے۔۔۔میرا یہ دل۔۔۔میرا یہ دل اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا وجی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

وہ اپنی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے یقین سے بول رہی تھی۔۔۔

میرا دھڑکتا دل اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا وجی زندہ ہے۔۔اگر وجی کو کچھ ہو جاتا تو میں بھی مر جاتی۔۔۔میرا دل ابھی تک پورے زوروں سے دھڑک رہا ہے اس کا مطلب میرا وجی ٹھیک ہے وہ سانسیں لے رہا ہے۔۔۔

مگر آپ لوگوں کو یقین نہیں جن لوگوں کو میرے وجی کے زندہ ہونے پر یقین نہیں ان لوگوں سے میرا کوئی رشتہ نہیں۔۔۔چلی جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ میں چلاؤں اور تم لوگ مجھے پاگل قرار دے کر پاگل خانے چھوڑ آؤ۔۔۔

وہ شہادت کی انگلی سے روم کے دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فجر کو بے رخی سے باہر جانے کا بول رہی تھی۔۔۔اس وقت منت فجر کی بہن بن کر نہیں بلکہ صرف وجدان کی بیوی بن کر بول رہی تھی۔۔۔اسے صرف وجدان سے محبت تھی باقی سب رشتے اس وقت اسے اپنے دشمن لگ رہے تھے۔۔۔

اسے فجر کی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوں بھی موم نہیں بنا رہے تھے وہ پتھر کی مورت بنی ہوئی فجر کو باہر جانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے ہائپر ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔جا رہی ہوں، مگر آپ وعدہ کریں کہ آپ میرے جانے کے بعد کھانا کھالیں گی۔۔۔

جب بھوک لگے گی کھالوں گی۔۔۔

میں وعدہ نہیں کر سکتی، تم جاؤ۔۔۔

منت کے لہجے میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

آپ صرف وجدان بھائی سے پیار کرتی ہیں۔۔۔ہم سب آپ کے لیے کچھ بھی نہیں؟؟

ہماری تڑپ ہمارا درد آپ کو نظر نہیں آتا!!

فجر اسکے پاس سے اُٹھتے ہوئے بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے روم کے دروازے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

ہاں میں صرف اپنے وجی سے پیار کرتی ہوں۔۔۔

کمبل ہٹا کر نیچے سے وجدان کے کرتے کو نکال کر سینے سے لگا کر بولی تھی۔۔۔

اسے اپنے روم میں کسی کا آنا اسی لیے پسند نہیں تھا کیونکہ منت کو لگتا تھا کہ وجدان اور اس کے بیچ میں سب لوگ رکاوٹ بن جاتے ہیں۔۔۔اسے کرتا چھپانا پڑتا تھا جو کہ اسے بالکل گوارا نہیں تھا۔۔

وجی پلیز واپس آجائیں دیکھیں میں آپ کا کتنا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔ایک بار آکر مجھے سینے سے لگا لیں۔۔۔

وہ کرتے سے پاگلوں کی طرح باتیں کر رہی تھی۔۔۔

وجی پلیز آجائیں اس سے پہلے کہ میری سانسیں بند ہو جائیں مجھے تھام لیجئے۔۔۔

وجی منت آپ کے بنا نہیں جی سکتی۔۔۔منت کے جینے کی وجہ چوہدری وجدان ورک ہے۔۔۔اگر اتنی محبت دے کر مجھے چھوڑ کر ہی جانا تھا تو کیوں کیا مجھ سے اتنا پیار کہ آپ کے بغیر جینا میرے لیے موت سے بدتر ہو گیا۔۔۔

اگر جانا تھا تو پھر مجھے اپنے بغیر جینا بھی سکھا دیتے۔۔۔

کیوں مجھے تڑپنے کے لیے اکیلا چھوڑ گئے ہیں؟؟

وجی پلیز واپس آجائیں میں جانتی ہوں کہ آپ زندہ ہیں میرے دل نے ایک لمحے کے لیے بھی آپ کی موت پر یقین نہیں کیا۔۔

کرتے کو لبوں سے لگائے عقیدت سے چومتے ہوئے بولے جارہی تھی۔۔۔

وجی اتنے مہینے گزر جانے کے بعد بھی کیوں آپ کو میری یاد نہیں آرہی؟؟

کیوں آپ پتھر دل ہو گئے ہیں؟؟

کیوں آپ مجھے بھول گئے ہیں؟؟

آپ تو ایک لمحہ میرے بغیر نہیں گزارتے تھے۔۔اب اتنے مہینے ہو گئے ہیں آپ کو میری یاد نہیں آتی؟؟

آپ اتنے ظالم کیسے بن سکتے ہیں وجی۔۔۔

روز کی طرح وجدان کے کرتے سے باتیں کرتے کرتے سینے سے لگاتے ہوئے بے بسی سے زوردار آواز سے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت اگر چوہدری وجدان ورک اس کی حالت دیکھ لیتا تو تڑپ جاتا۔۔۔اس کے دل کی نازک پنکھڑی کی جو حالت تھی۔۔۔اسے دیکھ کر تو غیروں کی آنکھوں میں آنسوں آجائیں۔۔۔

وجدان تو منت کی آنکھوں میں ایک آنسوں برداشت نہیں کرتا تھا اور اب تو منت کی آنکھوں سے آنسوں خشک ہونے کا نام نہیں لیتے تھے۔۔۔

آنکھوں کے کنارے سوجھ کر سیاہی مائل ہو چکے تھے۔۔۔آنکھوں کے گرد ہلکے پڑ چکے تھے۔۔۔رنگت پیلی زرد ہو گئی تھی۔۔۔کئی کئی دن گزر جاتے منت اپنے بالوں میں کنگھی تک نہیں کرتی تھی۔۔۔

بس ہر وقت وجدان کے اس کرتے کو سینے سے لگائے رکھتی۔۔۔جو وہ جاتے ہوئے اُتار کر گیا تھا اس کرتے میں جیسے اس کی جان تھی۔۔۔

جیسے ایک جادو گر طوطے کو ہر وقت سنبھال کے رکھتا تھا کہ کہیں اس کے طوطے کو کچھ ہوا تو جادو گر کی جان چلی جائے گی۔۔۔منت کی جان اس کرتے میں بسی ہوئی تھی ایک لمحے کے لیے اس کرتے کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

منت کی زندگی میں کوئی ایکٹیویٹی، کوئی رنگ نہیں تھے۔۔۔ویرانیوں نے ڈیرے جما رکھے تھے۔۔۔

مگر دل کی ہر دیوار پر اس نے گہرے لفظوں میں میں لکھا ہوا تھا کہ اس کا وجی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔اور اس کا وجی واپس آئے گا۔۔۔دیکھتے ہیں یارِ وجدان کا دل کس حد تک سچ کہہ رہا ہے۔۔۔

....

knofficial9@gmail.com

احد۔۔۔۔احد بیٹا اُٹھ جاؤ۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ اپنے بیٹے کو کب سے ناشتے کے لیے آوازیں دے رہی تھی۔۔۔

احد۔۔۔پریشے۔۔۔

مجھے تنگ مت کیا کرو!؟

آجاؤ ناشتے کے لیے کب سے تم لوگوں کا انتظار کر رہی ہوں مجھے ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ ٹوسٹ پر بٹر لگاتے ہوئے اپنے دونوں بچوں کو اونچی آواز میں بلا رہی تھی۔۔۔

پلیز ماما مجھے پریشے مت بولا کریں میرا نام پری ہے۔۔۔جیسٹ پری اینڈ پری۔۔۔

پری اپنی ماں کے گلے میں پیار سے بازو ڈالتے ہوئے روز والا ڈائیلاگ بول رہی تھی۔۔۔

پریشے کو اپنا نام بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔اس سے اپنا نام اولڈ لگتا تھا۔۔۔اس نے شارٹ کر کے اپنا نام پری رکھ لیا تھا۔۔۔

مگر ڈاکٹر زنیرہ کو اپنی بیٹی کا نام بہت پسند تھا۔۔۔اس نے بڑے پیار سے اپنی بیٹی کا نام پریشے خان رکھا تھا اکثر ماں بیٹی میں اس نام کو لے کر بہت بحث ہوتی تھی۔۔۔

اچھا میری ماں پہلے آ کے ناشتہ کرو مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔واپس آ کر تمہاری کلاس لیتی ہوں تم دونوں بہن بھائیوں کا روز کا معمول ہے مجھے تنگ کرنا۔۔۔

کان سے پکڑ کر مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے اسے پاس والی کرسی پر بٹھایا تھا۔۔۔

کیا ماما آپ صرف بھائی سے پیار کرتی ہیں۔۔۔بھائی بھی تو لیٹ ہے۔۔۔

سارا غصہ میرے لیے کیوں؟؟

پریشے مصنوعی گال پھولاتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

آج تمہارا بھائی بھی نہیں بچے گا اسے بھی ڈانٹ پڑے گی۔۔۔تم دونوں نے میرے ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔۔اتنے بڑے ہو گئے ہو مگر مجال ہے جو تم دونوں ٹائم پر کبھی کھانا کھانے کے لیے ٹیبل پر پہنچے ہو۔۔۔

وہ مگز کے اندر چائے انڈیلتے ہوئے پوری طرح سے مصنوعی غصہ دکھا رہی تھیں۔۔۔کیونکہ وہ سچ میں اپنے بچوں پر غصہ نہیں کر رہی نہیں سکتی تھی۔۔۔دونوں بچے اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھے اور احد میں تو جیسے ڈاکٹر زنیرہ کی جان بستی تھی۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ کے شوہر کی ڈیتھ بہت سالوں پہلے ہو گئی تھی وہ پیشے سے ایک قابل سرجن تھی۔۔۔جو ماشاءاللہ بہت اچھا کماتی تھی۔۔۔اس کی آمدنی سے گھر کا گزارا بہت اچھی طرح سے چل رہا تھا۔۔۔
زنیرہ دبئی کے ایک بڑے سرکاری ہاسپٹل میں وہ جاب کرتی تھی۔۔۔دبئی کے مہنگے اور بہترین سوسائٹی میں اس کی اپنی رہائش تھی۔۔۔
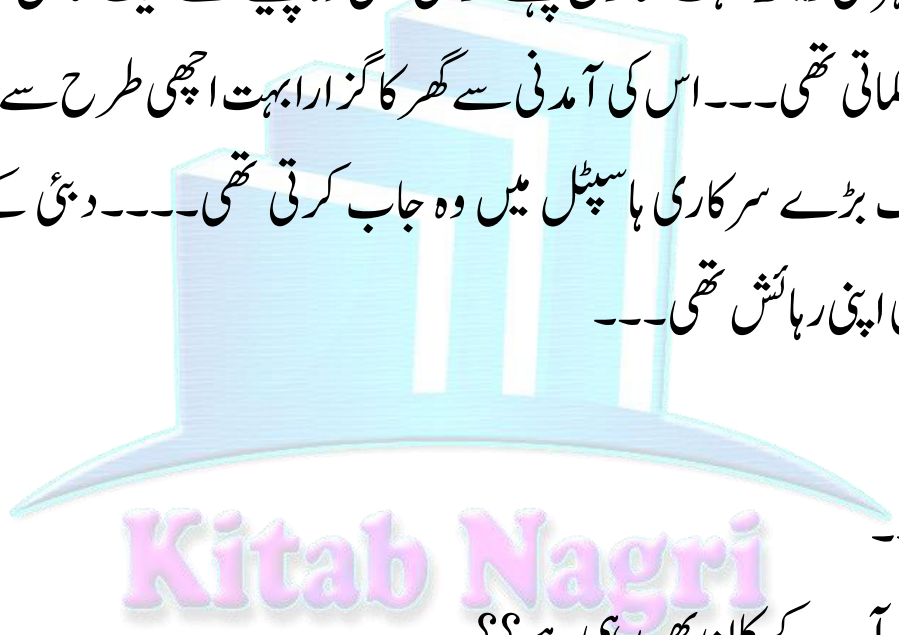
اسلام علیکم موم۔۔۔
کیا یہ میرے خلاف آپ کے کان بھر رہی ہے؟؟
احد خان جینز کی پینٹ پر ہاف بازوں والی بلیک کلر کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے پہنچا تھا۔۔۔پری اور ڈاکٹر زنیرہ نے محبت اور رشک بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچتے ہوئے پری کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔پیار سے پری کے سر پر تھپکی مارتے ہوئے وہ اپنی کرسی پر براجمان ہوا تھا۔۔

پری کی بچی تم موم کو میرے خلاف بھڑکاتی رہتی ہو۔۔شرم نہیں آتی؟؟
وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے اپنی ماں کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

احد میری جان دنیا کی کوئی ایسی طاقت نہیں جو مجھے تمہارے خلاف بھڑکا سکے۔۔
ڈاکٹر زنیرہ ایموشنل ہو کر آنکھوں میں نمی لیے اپنے بیٹے کے ہاتھ کو پکڑ کر لبوں سے لگاتے ہوئے رو پڑی تھی۔۔

میری پیاری موم میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔مجھے پتہ ہے پری کے بھڑکانے سے میری موم کبھی نہیں بھڑک سکتی۔۔
وہ مزاق سے پری کو ٹونٹ کرتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔۔ڈاکٹر زنیرہ کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے سر پر لب رکھ کر پیار سے بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس کی ماں اس کے لیے بہت زیادہ ایموشنل ہو جاتی ہے۔۔۔اس نیلی آنکھوں والے خوبصورت شہزادے کی ماں اپنے بیٹے کو ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتی تھی۔۔۔اسے ہر بری نظر سے بچا رکھتی تھی۔۔۔ہر روز اپنے بیٹے کی نظر اُتارتی تھی۔۔۔

ایسی بات نہیں تھی کہ پری اس سے پیار نہیں کرتی تھی۔۔۔پری کی اپنے بھائی میں جان بستی تھی۔۔۔وہ جان بوجھ کر احد کی ٹانگ کھینچتی تھی۔۔۔ان دونوں کی نوک جھوک سے گھر میں رونق لگی رہتی تھی۔۔۔

چلیں اب آپ اپنے آنسوں صاف کریں اور ہمیں ناشتہ دیں۔۔۔جس کے لیے ہمیں روز ڈانٹ پڑتی ہے۔۔۔

احد اپنی ماں کے آنسوں پیار سے صاف کرتے ہوئے اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گیا۔۔۔

میں آپ لوگوں کو نہیں ڈانٹتی، تم دونوں جان بوجھ کر ڈانٹ کھاتے ہو، مجال ہے جو کبھی تم دونوں ٹائم پر کھانے کے لیے آئے ہو۔۔۔

پلیز موم کبھی ہماری فیلنگ کو بھی سمجھ لیا کریں۔۔۔ صبح صبح اُٹھنا کتنا مشکل کام ہے۔۔۔ آپ کو نہیں پتہ پلیز اب ہمیں جلدی سے ناشتہ دے دیں۔۔۔ میں کالج سے لیٹ ہو رہی ہوں۔۔۔

پری روز کی طرح لیٹ اُٹھنے کے بعد اب جلدی کی دھوم مچانے لگی تھی۔۔۔ بس تم یہی کرتی ہو لیٹ اُٹھو گی اور بعد میں سارا ملبہ ہم پر ڈال دیتی ہو۔۔۔ احد نے پری کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

واہ جی واہ بھائی آپ کون سا ٹائم پر اُٹھتے ہیں جو آپ موم کے سامنے اپنے نمبر بنا رہے ہیں۔۔۔

مگر وہ تمہاری طرح نماز لیٹ نہیں کرتا۔۔۔ فجر کی نماز ٹائم پر ادا کرنے کے بعد سوتا ہے۔۔۔
ڈاکٹر زنیرہ نے دونوں کے آگے ناشتہ رکھتے ہوئے سچائی بیان کی تھی۔۔۔
ماں کی طرف داری کرنے پر احد کو زور سے ہنسی آرہی تھی۔۔۔

بھائی میری عزت آفزائی پر بعد میں ہنس لیجئے گا۔۔۔ ابھی کے لیے آپ جلدی سے ناشتہ کریں اور مجھے کالج چھوڑ کر آئیں۔۔۔ مجھے جلدی پہنچنا ہے آج میرے کالج میں ایک بہت بڑا فنکشن ہے۔۔۔
اپنی اور تعریف اپنی ماں کے منہ سے نہیں سننا چاہتی تھی پری نے جلدی سے ٹاپک بدل دیا۔۔۔

تم ڈرائیور کے ساتھ جاؤ۔۔

نہیں موم مجھے بھائی کے ساتھ جانا ہے۔۔ میرے ہینڈسم بھائی کو دیکھ کر جب میری فرینڈز کے منہ میں پانی آتا ہے۔۔۔ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔

تم میرے بیٹے کو کہیں نظر مت لگوا دینا۔۔۔ نہیں لگے گی موم میں سارے راستے بھائی پر آیت الکرسی کا وِرد کرتے ہوئے جاتی ہوں۔۔۔ کوئی چاہ کر بھی میرے بھائی کو نظر نہیں لگا سکتا۔۔۔
اور جتنے وظیفے آپ بھائی کے لیے کرتی ہیں توبہ کریں ہمارے بھائی کو کسی کی بری نظر تو کیا اچھی نظر بھی نہیں لگ سکتی۔۔۔
پری اپنا بیگ گلے میں ڈالتے ہوئے اپنی ماں کے وظیفوں کی تعریف کرتے ہوئے ٹانگ کھینچ رہی تھی۔۔۔

مت اتنے وظیفے اور وظائف میرے لیے کیا کرو ایسا بھی میں کوئی شہزادہ چارلس نہیں جو مجھے نظر لگ جائے گی۔۔۔

ناشتے کے بعد نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ہائے۔۔۔بھائی یہی تو آپ کو پتہ نہیں کہ آپ کیا چیز ہیں۔۔۔یہ تو آپ میری فرینڈ سے جا کر پوچھیں جو آپ کا چہرہ دیکھ کر ہائے ہائے کرتی ہیں۔۔۔

تم اپنی اس طرح کی فرینڈز سے دور رہا کرو اور چلو تمہیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔موم آپ کو بھی راستے میں چھوڑ دوں گا جلدی آئیں۔۔۔

وہ پری کے کان کو مصنوعی غصے سے پکڑتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔۔۔

دونوں کو پیار سے باہر جاتے ہوئے دیکھ ایک بار پھر سے ڈاکٹر زنیرہ نے دعا کرتے ہوئے پیچھے سے پھونک ماری۔۔۔وہ اپنے رب سے کچھ مانگ رہی تھی۔۔۔زنیرہ اپنے بیٹے کو لے کر بہت زیادہ پوزیسو تھی۔۔۔

آسمان کی جانب چہرہ کرتے ہوئے دعا مانگ کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے وہ بھی اپنے اپارٹمنٹ سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

حور۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔

پلیز جلدی آجانا زیادہ دن کی دوری برداشت نہیں کروں گا۔۔۔
حور گاڑی سے اُترنے لگی تھی کہ بلاج نے بے تابی سے اسکے کو ہاتھ کو اپنے مظبوط ہاتھ میں پکڑ کر روک لیا تھا۔۔

آجاؤں گی۔۔
حور نے نرمی سے اسکے ہاتھ سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے جلدی سے قدم گاڑی سے باہر رکھ دیا۔۔

حور میری بات سن کر جانا ورنہ ابھی کے ابھی کہ ابھی واپس اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔
بلاج کے سرد لہجے کی دھمکی سے حور کے قدم اپنی جگہ رک گئے تھے۔۔

بہت ظالم بن گئی ہو میری بے چینیاں، بے تابیاں، میری تڑپ ہر چیز کو نظر انداز کر کے جا رہی ہو۔۔ جبکہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ اس وقت میرا دل کیا چاہتا ہے۔۔

تمہاری قسم ایک ایک چیز کا حساب نہ لیا تو میرا نام چوہدری کا بلاج نہیں۔۔۔چوہدری بلاج حساب کتاب بہت پکا ہے۔۔۔میں جب تک پائی پائی وصول نہیں کر لیتا سامنے والے کو نہ معاف کرتا ہوں۔۔۔نہ ہی جانے کی اجازت دیتا ہوں۔۔۔

جاتی ہوئی حور کو بلند آواز سے کہا تھا۔۔۔بلاج کی دھمکی سن کر حور نے حلق سے تھوک بامشکل نیچے اُتاری تھی۔۔۔۔

بلاج کی بات کا مفہوم اور اس کے جذباتوں کو حور سے زیادہ اچھی طرح کون جان سکتا تھا۔۔۔

پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا۔۔۔

وہ جاتے ہوئے بس اتنا ہی بولی تھی۔۔۔وہ تیز تیز قدم بھرتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

بلاج نے غصے سے گاڑی کے اسٹیئرنگ پر مکا مارتے ہوئے گہری سانس بھری تھی۔۔۔آنکھوں میں سرخ ڈورے اُبھرے تھے۔۔۔

حور۔۔۔

حور کیوں تڑپا رہی ہو مجھے۔۔۔

وہ اپنا سارا غصہ گاڑی کے اسٹیئرنگ پر نکال رہا تھا۔۔ تمہاری یہ دوری مجھے پاگل کر دے گی۔۔ وہ سیٹ سے ٹیک لگاتے ہوئے گہری سانس بھر کے اونچی آواز میں بڑبڑایا تھا۔۔

جب میں نے جانے کی اجازت دے دی تھی کیا ہو جاتا اگر جاتے ہوئے لبوں کو لبوں پر رکھ کر سکون دے جاتی۔۔ حور کیوں میرے جذباتوں کو نظر انداز کر کے میرے قہر کو دعوت دے رہی ہو۔۔

کیوں اتنی سفاک بن گئی ہو کہ تمہیں میری ذرا فکر نہیں۔۔ حور جس دن تمہیں واپس اپنی دسترت میں لے کر آؤں گا خدا کی قسم اگر ایک ایک چیز کا حساب لیتے ہوئے تماری جان نا نکالی تو میرا نام بھی بلاج نہیں۔۔

سرد نگاہوں سے جاچکی حور کے راستے کو گھورتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ اس نے سارا غصہ گاڑی کی سپیڈ پر نکالا۔۔ گاڑی کو ہوا میں اُڑاتا ہوا صلاح الدین کی حویلی کے گیٹ سے باہر لایا تھا۔۔

اگر بے چارا چوکیدار سہی ٹائم سائڈ پر نا ہوتا تو آج اسکی موت تو پکی تھی۔۔

بلاج کی بلیک چمچماتی گاڑی کے پیچھے اسکے گارڈز کی دونوں گاڑیاں بھی ہوا سے باتیں کرتے ہوئے بلاج کی گاڑی کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔

....

منت۔۔۔۔۔۔منت۔۔۔۔۔۔

وہ گہری نیند میں منت کا نام لیتا ہوا اُٹھا تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھی۔۔۔

وہ نہیں سمجھ پاتا تھا کہ کیوں یہ نام بار بار اس کی زبان پر آتا ہے۔۔۔ساتھ ٹیبل پر رکھے ہوئے جگ سے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔وہ ایک ہی گھونٹ میں سارا پانی اپنے اندر اُتار گیا۔۔۔

عجیب سی گھبراہٹ، بے چینی، جیسے کچھ کھو دینے کا خوف ہو، جیسے بہت سے لوگ مارنے کے لیے اس کی جانب بڑھ رہے ہو۔۔۔عجیب سی کیفیت تھی، جسے وہ سمجھ نہیں پاتا تھا،وہ ایسے ہی راتوں کو ڈر کے اُٹھ جایا کرتا تھا۔۔۔

احد بیٹا کیا ہوا؟؟

زنیرہ اپنے بیٹے کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر روم میں آئی تھی۔۔۔جو پانی لینے کے لیے کچن میں جارہی تھی۔۔۔

احد کیا ہوا ہے؟؟

اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے ماتھے سے پسینہ اپنے دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے احد کے گھبراہٹ زدہ چہرے کو دیکھا۔۔۔

وہ آج پہلی بار نہیں گھبرایا تھا، یہ تو ہر رات کا معمول تھا۔۔۔وہ جب بھی گہری میں سوتا تو اسی طرح ڈر جایا کرتا تھا۔۔۔

اس کے لبوں پر صرف ایک نام تھا۔۔۔

منت جس کے بارے میں نہ تو ڈاکٹر زنیرہ کچھ جانتی تھی اور نہ ہی احد کو کچھ یاد تھا۔۔۔مگر یہ نام احد کے دماغ میں ایسے نقش تھا، جسے بھولانا ناممکن تھا۔۔۔

مام منت کون ہے؟؟

کیا رشتہ ہے میرا اس نام سے؟؟

پلیز مجھے بتائیں!!

یہ نام مجھے پاگل کر دے گا، یہ نام ہر وقت میرے حواسوں پر کیوں چھایا رہتا ہے۔۔۔

احد اپنی ماں کے دونوں ہاتھ تھامے ہوئے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

احد بیٹا میں نہیں جانتی کہ یہ نام تمہیں کیوں یاد ہے!!

وہ اپنے بیٹے کے چہرے پر درد دیکھ کر تڑپ رہی تھی مگر وہ سچ میں نہیں جانتی تھی کہ منت کا احد کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔۔۔

موم ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ میں کسی نام سے اس قدر منسوب ہوں اور آپ اس نام کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں؟؟

احد جھنجلا کر بولتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

احد بیٹا آپ آرام کرو۔۔۔

ہم اس ٹاپک پر پہلے بھی بہت بار بحث کر چکے ہیں مجھے نہیں پتہ کہ منت کون ہے اور اس کا تمہاری زندگی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟؟

جب ہم پاکستان میں تھے وہ تمہارے ساتھ پڑھتی تھی تو شاید تمہاری کوئی گرل فرینڈ یا تمہاری بہت اچھی دوست ہو۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں پاکستان جاؤں گا آپ مجھے میرے کالج میری یونیورسٹی کا ایڈریس دے دیں۔۔۔

پلیز اب یہ مت کہیے گا کہ ایڈریس بھی آگ میں جل کر راکھ ہو گیا اور آپ کو ایڈریس یاد نہیں۔۔۔

اپنی مام کے منہ پر تنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔زنیرہ نے نم آنکھوں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔

آپ کو دُکھ پہنانا میرا مقصد نہیں۔۔۔

اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر شرمندہ ہوتے ہوئے نظریں جھکا گیا۔۔۔

مام میں منت کو ڈھونڈ کر رہوں گا کہ منت کا میرے ساتھ کیا رشتہ ہے!! فیصلہ گو انداز بولتے بیڈ کراؤن سے سر ٹکا گیا۔۔۔

احد یہ کیسی ضد ہے۔۔۔

میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے کہ ہم پاکستان نہیں جاسکتے۔۔۔وہاں پر تمہارے بابا کی بہت زیادہ دشمنی ہے۔۔۔

تمہارے بابا کی موت کے بعد ہم لوگ اپنی جان بچا کر وہاں سے نکلے ہیں میں کیسے تمہیں موت کے منہ میں بھیج دوں۔۔۔

ایک بار پہلے بھی تم موت کے منہ میں جا چکے ہو۔۔۔اگر اب تمہیں کچھ بھی ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسوں بہنے لگے تھے۔۔۔

مام کیسی باتیں کرتی ہیں آپ۔۔۔

اللہ نا کے آپ کو کچھ ہو اللہ تعالی آپ کا سایہ ہمارے سر پر سلامت رکھے۔۔۔

احد کو زنیرہ کا یہ کہنا تکلیف دے رہا تھا کیونکہ زنیرہ جتنا پیار احد پر نچھاور کرتی تھی اس بات جھٹلایا نہیں جاسکتا تھا کہ اس کی ماں کی اس میں جان بستی ہے۔۔۔

اس نے دل سے زنیرہ کو اپنی ماں تسلیم کر لیا تھا کیونکہ زنیرہ کی ممتا میں جو شدت، جو تڑپ تھی، اسے دیکھ کر شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ کے چہرے پر ایک خوف طاری تھا۔۔وہ اپنے بیٹے کو پھر سے کھونا نہیں چاہتی تھی،جو قسمت نے اس کی تڑپتی ممتا کو دیکھ کر اس کی جھولی میں ڈال دیا تھا۔۔

وہ احد جیسے پیارے خوبصورت اور نیک بیٹے کو پا کر خود غرض ہو گئی تھیں۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ کبھی احد کی یادداشت واپس آئے اور وہ پری اور زنیرہ کو چھوڑ کر اپنوں کے پاس چلا جائے۔۔

احد کے بنا زندگی کے بارے میں سوچ کر ہی زنیرہ کی ممتا تڑپ جاتی تھی۔۔۔

آج احد کو ان سے ملے نو مہینے ہو چکے تھے۔۔۔احد اب پوری طرح سے ٹھیک ہو چکا تھا۔۔مگر اس کی یادداشت اب بھی اندھیری دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔اسے اپنے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔

زنیرہ کو آج بھی وہ دن یاد تھا جب وہ پاکستان ایک بہت بڑی سرجری کے لیے اپنی ٹیم کے ساتھ گئی تھی۔۔۔

اور احد اسے بہت بری حالت میں ملا تھا۔۔خون میں لت پت گاڑی سے کافی دوری پر گرا ہوا تھا۔۔اس کا اتنا زیادہ خون بہہ چکا تھا۔۔زنیرہ کو پہلی نظر میں تو یہ لگا تھا کہ وہ مردہ حالت میں پڑا ہے۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ ایک ڈاکٹر تھی۔۔۔چیک کرنے پر اسے پتہ چلا کہ ابھی بھی اس کی سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔وہ چھ فٹ کا نوجوان خون میں لت پت ہوا ملا تھا۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ نے وقت ضائع کیے بنا اپنے ڈرائیور کے ہمراہ گاڑی میں ڈال کر سیدھا ہاسپٹل میں لے آئی تھی۔۔۔جہاں پر اسے فوراً سے اسپیشل ٹریٹمینٹ دیا گیا۔۔۔

احد کے سر پر بہت گہری چوٹ لگی تھی اور ٹانگ کی ہڈی بھی دو جگہ سے فیکچر تھی۔۔۔
زیادہ مسئلہ سر پر لگی ہوئی چوٹ کا تھا۔۔۔احد کو 48 گھنٹوں کے بعد ہوش آیا تھا۔۔۔وہ خطرے سے باہر تھا۔۔۔مگر ڈاکٹر نے جب یہ کہا کہ اسے اپنے بارے میں کچھ یاد نہیں۔۔۔

تو زنیرہ نے سوچا کہ اس کی پکچر سوشل میڈیا پر ڈال دیتے ہیں شاید اس کے اپنے اس تک پہنچ جائیں یا پولیس اسٹیشن میں رپوٹ درج کروا دیتے ہیں۔۔۔

مگر بعد میں اس ڈر سے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ کہیں اس کے اپنوں سے پہلے اس کے دشمن اس نا پہنچ جائیں کیونکہ جس طرح سے کار کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا یہ کسی دشمن کی سازش بھی ہو سکتی تھی۔۔۔

اس خوبصورت شہزادے کی پرسنیلٹی دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ وہ کوئی عام انسان نہیں۔۔۔
اس کی خوبصورتی، اس کی پرسنلٹی بتا رہی رہی تھی کہ وہ کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔

کچھ دن احد کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ رکھا اور اس کے بعد زنیرہ نے اپنے سینیئر ڈاکٹر سے بات کر کے اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جانے کی بات کی جس پر ڈاکٹر نے پہلے صاف انکار کر دیا اور یہ کہہ کر خاموش کروا دیا کہ پولیس کیس بن سکتا ہے۔۔۔

مگر بعد میں زنیرہ نے یہ کہہ کر مطمئن کیا کہ ڈاکٹر آپ مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں میں آپ کے لیے قابل اعتماد ہوں۔۔۔ انشاءاللہ جیسے ہی اسکی یاداشت واپس آئے گی میں اس کو اس کے گھر والوں کے حوالے کر دوں گی یہ وعدہ ہے میرا۔۔۔

سینیئر ڈاکٹر، ڈاکٹر زنیرہ کا بہت پرانا دوست تھا اور ڈاکٹر زنیرہ کے درد سے بخوبی واقف تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ ڈاکٹر زنیرہ کو اس لڑکے سے اتنی اٹیچمینٹ کیوں ہو رہی ہے۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ نے دو سال پہلے اپنا جوان بیٹا کھویا تھا۔۔۔جو دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا۔۔۔

زنیرہ کے شوہر کی خاندانی دشمنی تھی، جس میں پہلے زنیرہ کا شوہر قتل ہوا مگر وہ دشمنی رکی نہیں، دشمنوں نے زنیرہ کے بیٹے کو بھی قتل کر دیا۔۔۔اسکی گود بھی اُجڑ گئی تھی۔۔۔

وہ سہاگ کا غم جیسے تیسے برداشت کر گئی تھی۔۔۔مگر بیٹے کے غم نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ پری کو لے کر دبئی شفٹ ہو گئی تھی۔۔۔اس کے پاس کھونے کو کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔زنیرہ کی ایک دوست دبئی میں رہتی تھی۔۔۔زنیرہ کو رہنے کی کوئی خاص مشکل نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مگر ملک چھوڑ کر بھی اپنے بیٹے کو بھول نہیں سکی تھی۔۔۔قسمت اس پر مہربان ہوئی تو اس کو ایک بار پھر اپنا بیٹا اس لڑکے کے روپ میں مل گیا۔۔۔زنیرہ کے بیٹے کا نام احد خان تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے زنیرہ کی تڑپ دیکھ کر حامی بھر لی تھی مگر زنیرہ کو صاف کہا کہ جیسے ہی اسکی یادداشت واپس آئے اسے اس کو اس کے اپنوں کے پاس بھیج دینا۔۔۔

زنیرہ نے خوشی خوشی ہامی بھرلی۔۔۔ احد کو یہی بتایا کہ اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے جس میں اس کی یادداشت چلی گئی ہے۔۔۔

وہ ڈاکٹر زنیرہ کا بیٹا ہے زنیرہ نے ہر طرح سے احد کو مطمئن کرر کھا تھا کہ وہ اس کا ہی بیٹا ہے۔۔۔

زنیرہ کی ممتا میں ایسی کشش تھی جسے دیکھ کر احد کو یقین ہونے لگا کہ وہ سچ میں ان کا بیٹا ہے۔۔۔

کئی بار احد یہ اصرار کرتا کہ اس کے بچپن کی تصویریں کہاں ہیں زنیرہ یہ کہہ کر ٹال دیتی تھی کہ ان کے گھر میں آگ لگی تھی جس میں ان کے بچپن کی سب تصویریں اور چیزیں جل گئی تھیں۔۔۔

وقت آہستہ آہستہ گزرنے لگا تھا، احد کے سر کا زخم بھر گیا مگر یادداشت وہی کی وہی رکی ہوئی تھی۔۔۔

ٹانگ کے فیکچر بھی ٹھیک ہو چکے تھے، اب وہ پوری طرح سے فٹ تھا۔۔۔ مگر ان نو مہینوں میں وہ ایک نام کو یاد کر کے خود بھی ہمیشہ تکلیف میں رہتا تھا اور زنیرہ اور پریشے کو بھی تکلیف میں رکھتا۔۔۔

منت کون تھی۔۔۔اس نام کا اس کے ساتھ کیا تعلق تھا وہ یہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جب یہ نام اس کے دماغ میں نہیں ہوتا تھا۔۔۔اب تو اسے اس نام پر غصہ آنے لگا تھا کہ کیا رشتہ ہے اس کا اس نام سے۔۔۔کیوں وہ اس نام کو چاہ کر بھی بھول نہیں سکتا۔۔۔

مام پلیز رونا بند کریں۔۔۔آپ جانتی ہیں کہ آپ کی اجازت کے بغیر میں کبھی پاکستان نہیں جاؤں گا۔۔۔

اپنی ہتھیلیوں سے زنیرہ کے آنسوں پونچھتے ہوئے اپنی ماں کے ہاتھوں کو اُٹھا کر چومتے ہوئے آنکھوں سے لگایا تھا۔۔۔

آپ کو تکلیف میں دیکھ کر مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔مام پلیز آپ میرے لیے دعا کیا کریں یہ نام میرے ذہن سے نکل جائے۔۔۔

یہ نام مجھے ہر وقت اپنی گرفت میں رکھتا ہے۔۔۔میں چاہ کر بھی بھول نہیں پاتا۔۔۔

وہ افسردہ سا ہو کر بے چینی سے اپنا سر اپنی ماں کی گود میں رکھتے ہوئے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔۔۔چہرے پر پریشانی کے گہرے رنگ نظر آرہے تھے۔۔۔

احد میں سچ میں نہیں جانتی کہ منت کون ہے۔۔۔ مگر وہ جو کوئی بھی ہے بہت خاص ہے۔۔۔ جس کو تم بھول نہیں سکے۔۔۔ تمہیں اپنا آپ یاد نہیں، اپنے وجود کے بارے میں کچھ نہیں جانتے مگر یہ نام تمہارے ذہن میں نقش ہے۔۔۔

احد کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرتے ہوئے اپنے بیٹے کے پریشان چہرے کو دیکھ کر سوچ رہی تھی۔۔۔

....

ازلان۔۔۔ ازلان۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

مجھے بہت پین ہو رہا ہے۔۔۔ پلیز اُٹھ جاؤ۔۔۔

زمل درد سے کراہتے ہوئے اذلان کو ہاتھ مارتے ہوئے اُٹھا رہی تھی۔۔۔اسے شاید لیور پین شروع ہو چکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے تو دو دن بعد کا ٹائم دیا تھا مگر یہ سب تو اللہ کے کام ہوتے ہیں ڈاکٹرز تو شاید اندازہ ہی لگا سکتے ہیں۔۔۔

سس۔۔۔سو۔۔۔سوری کب سے ہو رہا ہے؟؟

یار مجھے نیند میں پتہ نہیں چلا۔۔۔

اذلان اس کی حالت دیکھ کر گھبراتے ہوئے اُٹھا۔۔۔

آہ آہ آہ۔۔۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے درد سے دُہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔درد کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ وہ اذلان کی بات کا جواب بھی نہیں دے سکی تھی۔۔۔

زمل میری جان میں ابھی امی کو بلاتا ہوں۔۔۔

وہ کافی گھبرایا ہوا تھا۔۔۔اذلان کو تو ویسے ہی پریگنینٹ عورتوں پر رحم آتا تھا۔۔۔یہاں پر تو تکلیف میں مبتلا اسکی اپنی پیاری بیوی تھی۔۔۔اسکے پیٹ ہاتھ رکھتے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے سہلا رہا تھا۔۔۔

دوسری جانب کے سائیڈ ٹیبل کے پڑے ہوئے فون کو اُٹھانے کے لیے وہ اٹھا تھا۔۔۔

کہاں جارہے ہیں مجھے چھوڑ کر؟؟

زمل نے سختی سے اسکا ہاتھ تھام کر جانے سے روک لیا۔۔۔

میری جان کہیں نہیں جارہا امی کو انفام کرنے لگا ہوں۔۔۔

نہیں آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔۔۔مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اسکا توازن خراب کرتے اسے خود پر گرا چکی تھی۔۔۔

کیا کر رہیں ہے مجھے درد ہو رہا ہے اور آپ میرے اوپر گر گئے؟؟

سوری یار غلطی سے ہو گیا۔۔۔

بیچارہ غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی اپنی غلطی مان کر اسے پیار سے سوری بول کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔

اس کی پیاری بیوی اس وقت بہت تکلیف میں تھی۔۔۔تکلیف کی شدت اس کے چہرے سے نظر آ رہی تھی۔۔۔ ہر دو سیکنڈ کے بعد وہ درد کی شدت سے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے دُہری ہو جاتی تھی۔۔۔

اور اذلان کے ہاتھ کو سختی سے پکڑے ہوئے، ناخنوں سے زخمی کر رہی تھی۔۔۔اذان نے ذرا سی بھی کوشش نہیں کی اپنے ہاتھ کو پیچھے کھینچنے کی۔۔۔جب وہ اس کے بچوں کو دنیا میں لانے کے لیے اتنی تکلیف برداشت کر سکتی ہے تو وہ اتنی سی تکلیف کیوں نہیں سہہ سکتا، یہ سوچ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں میں دے رکھے تھے تاکہ وہ اپنی تکلیف کو کم کرنے کے لیے اس کے کے مضبوط ہاتھ تھام سکے۔۔۔

بڑی مشکل سے اذلان نے فون اُٹھا کر اپنی ماں کو اطلاع دی کہ زمل کو لیور پین شروع ہو چکا ہے اور اسے ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔۔۔

جلد ہی اسے ہاسپٹل لے جانے کا انتظام ہو گیا تھا۔۔۔ حوریہ، ثریا، بیگم منت اور فجر، ریاض ورک سب ساتھ ہاسپٹل ساتھ جا رہے تھے۔۔۔

وجدان کے جانے کے بعد آج پہلی بار منت اور فجر نے گھر سے باہر قدم رکھا تھا۔۔۔

منت تو اپنے روم سے باہر نہیں آتی تھی۔۔۔ مگر اذلان کے بچوں کا دنیا میں آنے کا سن کر پتہ نہیں کیسے اس نے روم سے باہر قدم بھی رکھا اور ساتھ جانے کی حامی بھی خود بھری۔۔۔ دو گاڑیاں آگے پیچھے ہاسپٹل کے لیے روانہ ہو چکی تھیں۔۔۔

ایک گاڑی میں ثریا بیگم، اذلان، حوریہ اور زمل تھے۔۔۔

دوسری گاڑی میں فجر، منت اور ریاض ورک جا رہے تھے۔۔۔

عافیہ اس لیے نہیں آئی تھی کیونکہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔۔۔ وہ نیند کی دوا لے کر سو رہی تھی۔۔۔ ثریا بیگم کو منت کا جانا زہر لگ رہا تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کی اس بانجھ کا سایہ اگر زمل اور بچوں پر پڑا تو ان پر بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔۔۔

اس نے دبے لفظوں میں یہ بات اپنے شوہر سے کی تھی۔۔۔

مگر ثریا ریاض ورک کی غصے والی گھوری دیکھ کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

ریاض ورک نے سختی سے کہا تھا کہ ثریا بیگم میں اپنے مرحوم بیٹے کی بیوہ اور اپنی بھتیجی کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنوں گا۔۔۔

ثریا بیگم کو ریاض ورک کی بات ناگوار گزری تھی، لیکن سوائے خاموشی کے کوئی حل نہیں تھا۔۔۔

اسکا اگر بس چلتا تو وہ چلتی ہوئی گاڑی سے منت کو نیچے پھینک دیتی۔۔۔

....

ہاسپٹل میں آتے ہی زمل کو فوراً سے ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔۔ڈلیوری کا ٹائم بالکل نزدیک تھا، جیسا کہ سب پہلے ہی جانتے تھے کہ زمل ٹونز بے بی کو پیدا کرنے والی ہے سب لوگ زمل کے لیے بہت زیادہ پوزیسو تھے۔۔۔
سب اس کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے۔۔۔زمل کو آپریشن تھیٹر کے اندر لے گئے تھے کیونکہ اس کی ڈلیوری نارمل نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔سب لوگ اپریشن تھیٹر کے باہر ویٹنگ ایریا میں انتظار کر رہے تھے کہ کب کوئی خوشخبری آئے اور سب کی سانسیں بحال ہوں۔۔۔
فجر اُٹھ کر نیچے گراؤنڈ فلور پر بنی ہوئی نماز کی جگہ پر نوافل ادا کرنے چلی گئی تھی وہ نوافل ادا کر کے جیسے ہی باہر نکلی تھوڑی ہی دوری پر کسی نے اس کے ہاتھ کو جھٹکے سے کھینچ کر بند کمرے کے اندر کر لیا۔۔۔
وہ بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ چیختی مقابل نے سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دیوار کے ساتھ پن کر دیا۔۔۔فجر نے جھپٹ کر خود کو آزاد کروانا چاہا تھا۔۔۔وہ بہت مضبوط بن چکی تھی مگر مقابل اس سے کہیں زیادہ مظبوط تھا۔۔۔

براق کی جان چیخنا مت میں ہوں۔۔۔

براق کی بھاری آواز کو کان میں اُترتے محسوس کر کے اسکی گھبراہٹ میں کمی آئی تھی۔۔۔

آپ نے تو میری جان ہی نکال لی تھی۔۔۔

وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اسکے کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

میری جان۔۔۔

جان نکالنی تو ابھی باقی ہے۔۔۔

سرگوشی کرتے اس کان کی نازک لو کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

دشمنِ جاں کا مسکرانا ہی جان لیوا تھا۔۔۔

آپ کو ڈر نہیں لگتا اگر کوئی دیکھ لیتا تو۔۔۔

اگر ڈرتا رہوں گا تو کبھی تم سے مل نہیں سکتا اور تم سے ملے بغیر میرے بے چین دل کو سکون نہیں آتا۔۔۔

خماری سے کہتا اس کے چہرے سے چہرہ رب کرتے ہوئے سخت بیرڈ کی چبن دے کر اسے سسکاریاں بھرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

براق کا قریب آنا فجر کو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔اسکی دھڑکن محبت کی دُھن پر رقص کر رہی تھی۔۔۔فجر کی دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ براق کے مضبوط سینے سے لگ کر اس کی سخت دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہا تھا۔۔۔

براق۔۔۔

ہمم۔۔۔

پلیز مجھے جانے دو سب میرا انتظار کر رہے ہیں اس سے پہلے کہ کوئی آجائے مجھے جانا چاہیے۔۔۔

فجر بہت پیاسا ہوں اپنی پنکھڑیوں سے مجھے سہراب کرو میں اور کچھ نہیں سننا چاہتا۔۔۔

وہ سرگوشیاں اُتارتے ہاتھوں سے اس کی دھڑکنوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے بے باکی سے اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے خماری سے بول رہا تھا۔۔۔

فجر اس کی بے باقی پر کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔براق کے دونوں ہاتھ اسکی نازک دھڑکنوں پر اپنی بے باکیاں دکھاتے ہوئے جان نکالنے پر تلے تھے۔۔۔
وہ براق کے ہاتھوں کی سختیوں کو دھڑکنوں پر برداشت نہیں کر پا رہی تھی نرمی سے ہاتھ کو ہٹانا چاہا تھا براق کی گرفت میں مزید سختی آنے لگی تھی۔۔۔

فجر کوئی رکاوٹ پیدا مت کرنا۔۔۔بہت مشکل سے تم تک رسائی حاصل ہوتی ہے، پوری دنیا سے لڑ کر اپنے قریب کرنے کی ہمت رکھتا ہوں۔۔۔مگر میرے مقابل تمہارے بابا کی شان میں گستاخی نہ ہو جائے اس ڈر سے خود پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔۔۔
تیز ہوتی سانسوں میں خماری سے بہکتے لہجے سے اس کی پنکھڑیوں پر جھکنے لگا تھا۔۔۔کمر پر ہاتھ رکھتے جھٹکے سے زپ کو نیچے لے جاتے ہوئے کھول چکا تھا۔۔۔پنکھڑیوں کو قید میں لیے لبوں کی پیاس مٹاتے ہوئے اس کی سانسوں کو روکنے کی حد تک خود میں انڈیل رہا تھا۔۔۔

یہ ایک بہت بڑا سا کمرہ تھا جہاں پر شاید ہاسپٹل کی بیڈ شیٹس وغیرہ رکھی جاتی تھیں۔۔۔اسے اس وقت کوئی ڈر نہیں تھا کہ کوئی آجائے گا کیونکہ وہ ہر طرف سے بندوبست کر کے آیا تھا۔۔۔باہر کھڑے ہوئے اس کے سول کمانڈو ہر کسی کے منہ میں پیسے ٹھونس کر اندر آنے سے روک سکتے تھے۔۔۔

کندھوں سے سر شرٹ کو سرکاتے ہوئے نیچے لے جاتے اسکی پنکھڑیوں کو پوری طرح سے قید کیے ہوئے تھا۔۔۔لبوں کی نمی پیتے ہوئے وہ سفا کی پر اُترنے لگا تھا۔۔۔

فجر کے ہونٹوں پر جلن بڑھنے لگی تھی۔۔۔ہاتھ اس کی نرم دھڑکن پر رکھے ہوئے، سختی سے مسلتے، اس کی بے چینیوں کو بڑھاتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ بنا ہاسپٹل کے کمرے کی پرواہ کیے اس کے لبوں کو سختیوں سے اپنے لبوں اور دانتوں کی چبن سے نوازتے ہوئے، وہاں پر رکھے ہوئے سنگل سٹریچر کے اوپر فجر کو جھٹکے سے اُٹھا کر ڈالتے ہوئے اس پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔۔

براق پلیز ہوش میں آئیں۔۔۔

یہ ہاسپٹل کا روم ہے آپ یہاں پر ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔

وہ براق کو بے قابو ہو کر دھڑکنوں پر جھکتے ہوئے دیکھ شرم سے لال پڑتے ہوئے چہرے سے گھبرا کر بولی تھی۔۔۔

ششش۔۔۔

مجھے اس وقت کچھ نہیں سننا اور نہ ہی سمجھنا ہے۔۔۔روم ہاسپٹل کا ہے مگر بیوی میری اپنی ہے، جب چاہوں، جہاں چاہوں، تمہیں قریب لانے کا پورا حق ہے مجھے۔۔۔

اس وقت مجھے روکنے کی کوشش مت کرنا فجر اس وقت تو میں خود کے روکنے پر بھی نہیں رک سکتا۔۔۔میری دن اور راتیں تمہارے بغیر کیسے گزر رہی ہیں۔۔۔میری تڑپ کا تھوڑا سا احساس کرو۔۔۔

فجر کے مخملی لبوں کو انگلیوں سے مسلتے ہوئے خمار زدہ لہجے میں بول کر وہ واپس سے دھڑکنوں پر چہرہ جھکائے ہوئے بے باکیاں دکھاتے دھڑکنوں پر خماریاں اُتارنے لگا تھا۔۔۔

براق کے بے باک لبوں کی گستاخیوں پر فجر کا وجود سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا ایک پل، ایک سیکنڈ، کی مہلت دیے بنا وہ اس پر قابض ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

براق پلیز کوئی آجائے گا۔۔۔

وہ تیز ہوتی سانسوں میں براق کو ہوش میں لانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر ایسا کرنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

مقابل تو اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔یہ نازک سی لڑکی اس کی کمزوری تھی اور اس کمزوری کو اس سے دور ہوئے کئی مہینے ہو چکے تھے۔۔۔

براق کی بے تابیاں، بے چینیاں بڑھ کر طوفان کی صورت اختیار کر چکی تھیں۔۔۔اب یہ طوفان اپنے باندھ توڑ کر پوری طرح سے اپنی بیوی کے مخملی وجود پر اپنی خماریاں اُتارنے کو تیار تھا۔۔۔

فجر میں سب کچھ کنٹرول میں کر کے آیا ہوں۔۔۔چپ کر جاؤ اس وقت تمہارے لب صرف مجھ سے پیار کرنے کے لیے جنبش کریں ورنہ تمہاری جان نکال لوں گا۔۔۔

بلاؤز کی ہک کو جھٹکے سے کھولتے ہوئے دھڑکنوں پر دانتوں کی چبن دیتے ہوئے اس کی جان نکالے گیا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو کی جانب کرتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی دھڑکنوں کو بے دردی سے چھوتے ہوئے سسکاریاں بھرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

اس کی نرم دھڑکنوں پر اپنے لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔فجر تیز تیز سانسوں کے ساتھ سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

وہ بے آب مچھلی کی طرح سے اس کے ہاتھوں میں تڑپ رہی تھی۔۔۔اس کی محبت میں آگ کی تپش تھی۔۔۔اس کی شدتوں میں اتنی سختیاں تھی جو فجر کی جان لینے کے لیے کافی تھی۔۔۔وہ اس وقت سفاکی سے صرف اپنی تشنگی،اپنی بے چینیاں مٹا رہا تھا۔۔۔

لب اسکے لبوں پر رکھے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھائے ہوئے تھا۔۔۔اس کے جسم کی ہر رعنائی کو محبت سے چومتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے اسے شدتوں کی بارش میں بھگوتے ہوئے طوفان کی مانند اس پر چھایا ہوا تھا۔۔۔

فجر کی سسکیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔اس کی سسکیاں اس کو مزید بھکا رہی تھیں۔۔۔اس کی سسکیوں کو لبوں سے روکے ہوئے،اس پر شدتوں کی بارش برساتے،اپنے ارمانوں کو ٹھنڈا کرتے ہوئے وہ گھٹا بن کر اس پر چھایا تھا۔۔۔

فجر اس کی شدتوں سے ٹوٹ کر اس کے چوڑے سینے میں چہرہ چھپائے لیٹی تھی۔۔۔

....

اذلان اور زمل کے گھر دو خوبصورت بیٹوں نے جنم لیا تھا۔۔۔

آج گھر میں خوشیاں آئی تھیں۔۔۔سب کے چہرے پر خوشیوں کی لالی تھی سب اس رب کے شکر گزار تھے۔۔۔

تاریخ پھر سے دہرائی گئی تھی۔۔۔اذلان اور وجدان جب اس دنیا میں آئے تھے تو صلاح الدین کی حویلی میں رونقیں تھیں،خوشیاں منائی گئیں،بہت بڑی بڑی دعوتیں کی گئی تھیں۔۔۔

آج پھر صلاح الدین کی حویلی میں دو جڑواں پوتوں نے جنم لیا تھا مگر رونقیں پہلے جیسی نہیں تھی۔۔۔

بلاج اور صدف بھی ہاسپٹل پہنچ گئے تھے سب خوش تھے۔۔۔ہاسپٹل میں مٹھائیاں بانٹیں جا رہی تھیں۔۔۔

مگر اذلان کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر سب افسردہ ہو گئے۔۔۔اذلان نے شدت سے وجدان کو یاد کیا تھا۔۔۔اسے وہ سارے لمحے یاد تھے جن لمحوں میں وہ دونوں بھائی زندگی جیا کرتے تھے۔۔۔

اذلان کی آنکھوں میں کتنے خواب تھے کہ اس کے بچوں کو اس کا بھائی اپنی انگلی پکڑ کر چلنا سکھائے گا۔۔۔

اس کی ہمیشہ سے یہ خواہش تھی کہ اسکی اولاد اس کے بھائی کے جیسی نیک سیرت بنے۔۔ مگر اس کے یہ خواب ادھورے رہ گئے تھے۔۔۔

آج باپ بن کر اتنی بڑی خوشی کو حاصل کرنے کے بعد بھی وہ خوش نہیں تھا۔۔۔

اسے اولاد کی خوشی تھی مگر بھائی کے جانے کا غم اتنا تھا کہ اس خوشی کو بھی وہ پوری طرح سے محسوس نہیں کر پارہا تھا۔۔۔

وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا تھا۔۔۔سب لوگ اسے حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

آنکھوں میں آنسوں اور لبوں پر ہنسی تھی۔۔۔اسے وہ لمحہ یاد آیا جب اسے وجدان نے کہا تھا۔۔۔

Kahan mein Nokia 3310

Aur kahan Tum iPhone pro Max....

تمہارا اور میرا کوئی جوڑ نہیں۔۔۔

کہاں روٹھ کر چلے گئے وہ لمحے وجدان بھائی کہاں چلے گئے ہو یار۔۔۔

واپس آجاؤ تم بن ہر خوشی ادھوری ہے۔۔۔

یار آجاؤ واپس یا مجھے بھی ساتھ لے جاؤ۔۔۔ کتنی بھی کوشش کروں تمہارے بغیر جینے کی، نہیں جیا جاتا۔۔۔ وہ بلند آواز میں روتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بچوں کی طرح سسکیاں لے رہا تھا۔۔۔

اذلان کی حالت دیکھ کر منت بھی سسکیاں لے کر رو رہی تھی ماحول میں غم کی لہریں گہری ہو گئی تھیں۔۔۔

....

اذلان ہمت کرو یار تم اگر ایسے ٹوٹ گئے تو کون سنبھالے گا اس گھر کو۔۔۔
اب تمہارے اوپر تمہارے دو بچوں اور زمل کی بھی ذمہ داری ہے خود کو سنبھالو پلیز۔۔۔
آج پہلی بار بلاج نے آگے بڑھ کر اذلان کو گلے لگایا تھا۔۔۔

کیسے کروں ہمت۔۔۔ جو میری ہمت تھا وہ چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

اذلان نے ٹوٹ کر اپنے بازو بلاج کے گلے میں ڈالے تھے،اسے اس وقت ایک مضبوط سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔جو اسے تھام سکے،اس کے درد کو سمجھ سکے۔۔۔آج پہلی بار اسے بلاج میں ایک بھائی،ایک دوست نظر آیا تھا۔۔۔

اذلان وجدان کے جانے کے بعد پوری طرح سے ٹوٹ چکا تھااور آج بلاج کے گلے مل کر اس کے دل کو تھوڑی سی راحت ملی تھی۔۔۔

خود کو سنبھالو اذلان۔۔۔وجدان واپس نہیں آسکتا۔۔۔میں جانتا ہوں کہ وجدان جیسے بھائی کی کمی کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔۔۔

مگر اللہ کی رضا کے سامنے سر جھکانا ہم پر فرض ہے۔۔۔

اب تمہیں سب کو سنبھالنا ہے تم پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں اور میں بھی تمہارا بھائی ہوں۔۔۔میں وجدان تو نہیں بن سکتا مگر ایک اچھا بھائی بننے کی پوری کوشش کروں گا۔۔۔

اسے سینے سے لگائے خلوص بھرے لہجے سے بول رہا تھا۔۔۔اسکی ہر بات میں سچائی تھی۔۔۔

اذلان تم جب چاہو مجھ سے اپنا دُکھ سکھ شیئر کر سکتے ہو۔۔۔

پلیز اندر جاؤ زمل کو تمہاری ضرورت ہے،وہ تمہاری راہ دیکھ رہی ہے،اپنے بچوں سے جا کر پیار کرو،خوشی سے ان کا استقبال کرو،ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔دُکھ سکھ زندگی کے ساتھ چلتے رہتے ہیں۔۔۔

نئے آنے والے مہمانوں کو خوش دلی سے ویلکم کرو،زمل کو فیل کرواؤ کہ خدا نے اسے کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے۔۔۔

اس طرح وہ ٹوٹ جائے گی اسے لگ رہا کہ شاید تمہیں اپنی اولاد کے آنے کی خوشی نہیں۔۔۔

بلاج نے اسے نرمی سے سمجھا کر کمر پر تھپکی دیتے اسے زمل کے پاس جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

ازلان نے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے اپنی آنکھوں کو صاف کیا تھا۔۔۔بلاج کی باتوں سے ازلان کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا کہ اس نے زمل کے ساتھ سچ میں ٹھیک نہیں کیا۔۔۔

تھینک یو سو مچ مشکل گھڑی میں میرے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے۔۔۔

ازلان نے بلاج کا ہاتھ تھامے کہا۔۔۔

اپنوں کو شکریہ نہیں کہا جاتا۔۔۔

تم میری بہن کے سہاگ ہو اور میرے ماموں کے بیٹے۔۔۔خون کا رشتہ ہے ہمارا۔۔۔میں بھی پرانی باتیں بھولنا چاہتا ہوں تم بھی بھول جاؤ۔۔۔

بلاج نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اذلان کو سمجھایا اور اسے زمل کے روم میں بھیج دیا تھا۔۔۔

وہاں پر سب بیٹھے ہوئے لوگوں کے چہرے خوشی سے کھل گئے تھے۔۔۔

آخر کار اذلان اور بلاج کے بیچ کی دوریاں ختم ہو گئی تھیں۔۔۔
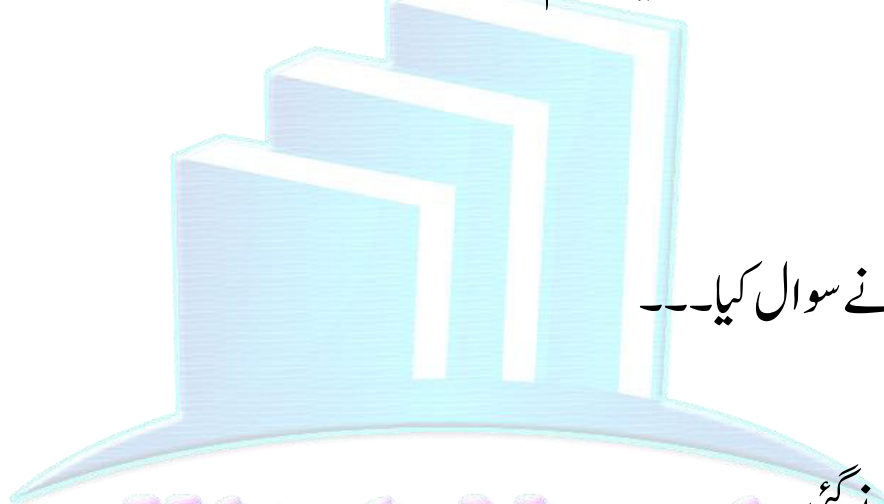
فجر کہاں ہے؟؟

اچانک سے صدف نے سوال کیا۔۔۔

وہ نیچے نوافل ادا کرنے گئی ہے۔۔۔

منت نے صدف کو جواب تھا۔۔۔

وہ تو کافی دیر پہلے گئی تھی آئی نہیں ابھی تک؟؟

جی میں ابھی فون کرتی ہوں۔۔۔

منت کو بھی فجر کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

فجر کہاں ہو؟؟

اب تو بے بیز بھی آ گئے ہیں، تم ابھی تک نفل پڑھ کر اوپر نہیں پہنچی!!

منت نے گھبرا کر فجر کو فون پر پوچھا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی آؤ سب لوگ ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔

منت فون بند کر چکی تھی۔۔۔

پھوپھو اسکی کوئی پرانی دوست مل گئی تھی اس سے باتیں کرتے ہوئے دیر ہو گئی۔۔۔کچھ دیر میں آ جائے گی۔۔۔

چلو پتہ چل گیا کہاں ہے اب کوئی پریشانی کی بات نہیں چاہے تھوڑی دیر اور لگ جائے۔۔۔

جب بچے تھوڑی دیر نظر سے آگے پیچھے ہوتے ہیں فکر ہونے لگتی ہے۔۔۔اب تو ڈر لگنے لگا ہے اور فجر کے ساتھ جو اس سے پہلے حادثہ ہوا ہے میں تو آج تک بھول نہیں سکی۔۔۔

صدف نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔سب لوگ اذلان کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے کہ کب وہ باہر آئے اور کب ان کو اندر جانے اور بچوں سے ملنے کی اجازت ملے۔۔۔

•••••••••••••••••••••••

اذلان روم میں داخل ہوا تو زمل ہاسپٹل کے بیڈ پر آنکھیں بند کیے چہرے پر ہاتھ رکھے سو رہی تھی۔۔۔

اسکے ایک ہاتھ پر بلڈ ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔۔پاس ہی بے بی کاٹ کے اندر دو پیارے سے وجود چھوٹی چھوٹی سانسیں لیتے ہو سو رہے تھے۔۔۔

بچوں کو دیکھ کر اذلان کے دل نے بہت پیارے احساس کو محسوس کیا تھا۔۔۔اس خوبصورت احساس کو اس نے آج سے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

زمل۔۔۔۔زمل۔۔۔۔

میری جان اتنی ناراض ہے کہ میرا چہرہ بھی دیکھنا نہیں چاہتی ؟؟

میں جانتا ہوں کہ تم جاگ رہی ہو۔۔۔

نرمی سے اسکے ہاتھ کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی!!

آنسوں اسکی پلکوں پر شبنم کے قطروں کی طرح اٹکے ہوئے تھے۔۔۔اذلان کے چہرے سے نظریں چراتے رخ موڑ لیا۔۔۔

سوری میں اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوں، میں شرمندہ ہوں اپنے رویے پر۔۔۔

وہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوری بول رہا تھا۔۔۔

مجھے آپ کی سوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میری کوئی حیثیت نہیں آپ کی زندگی میں مجھے پتہ چل گیا۔۔۔

آنسوں پلکوں کی باڑ توڑتے ہوئے گالوں پر بہنے لگے تھے۔۔۔رونے سے اسکی گلابی پنکھڑیاں کپکپا رہی تھیں۔۔۔دو دو بیٹوں کی ماں بن کر وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

میری جان ایسا نہیں ہے تم میری محبت ہو۔۔۔میری زندگی میں تمہاری کیا حیثیت ہے یہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو۔۔۔میں اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوں۔۔۔

اسکے روٹھے ہوئے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے نرمی سے بول رہا تھا۔۔۔

نہیں ہوں میں آپ کی محبت اگر ہوتی تو آپ مجھے یوں خود سے دور نہیں رکھتے۔۔۔مجھے بھی وجدان بھائی کے جانے کا بہت دُکھ ہے۔۔۔میں جانتی ہوں کہ آپ وجدان بھائی سے بہت اٹیچ تھے۔۔۔مجھے آپ کے دُکھ کا احساس ہے۔۔۔میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ میں آپ کے دُکھ کو کم کر سکوں۔۔۔

مگر آپ تو اپنے آپ کو غم کی دنیا سے باہر لانا ہی نہیں چاہتے ہیں۔۔۔ایک کمرے رہتے ہوئے آپ نے مجھے صرف میری دوا،ڈاکٹر اور کھانے کے سوا کب آخری بار،کچھ اور پوچھا تھا۔۔۔پلیز یاد کر کے بتائیں۔۔۔

اذلان سر کو جھکائے مقابل کی ہر بات سن رہا تھا۔۔۔وہ شرمندہ تھا،زمل کی ہر بات سچی تھی۔۔۔وجدان کے غم میں وہ اس طرح سے ٹوٹا تھا کہ اس نے زمل تک کے ساتھ بھی سب رشتے توڑ لیے تھے۔۔۔

وہ زمل سے صرف اس کی دوائی اور ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کا ٹائم پوچھتا تھا۔۔۔یا اس کے علاوہ اس کی ڈائٹ کے بارے میں پوچھ لیتا جو چیزیں کیئر میں شامل ہوتی تھیں۔۔۔یا اسے اُٹھنے بیٹھنے میں ہیلپ کر دیتا تھا یا رات کو اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر سو جاتا۔۔۔

اسکے سوا دونوں کے بیچ میں نہ تو کوئی بات چیت ہوتی نہ ہی کوئی میاں بیوی کے خوبصورت رشتے کو برقرار رکھا گیا۔۔۔

سب کچھ اذلان کی وجہ سے تھا۔۔۔ زمل نے خاموشی اختیار کرلی تھی۔۔۔ مگر آج اذلان کے رویے سے اسے سخت چوٹ لگی تھی، تو ایک کے بعد ایک اپنا دل کے درد بیاں کرتی چلی گئی۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ میں تمہارا گنہگار ہوں، اب تمہاری مرضی معاف کردو یا سزا دو۔۔۔ میں سر جھکائے تمہاری ہر سزا کو قبول کروں گا۔۔۔

اتنے شریف بننے کی ضرورت نہیں ہے، آپ جائیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔
پہلے آپ مجھ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے اب میرے پاس نہیں ہے آپ کے ساتھ کوئی بات کرنے کو۔۔۔
میرے پاس میرے دو بیٹے ہیں اب یہی میری دنیا ہیں، میں ان سے اپنا دل لگالوں گی۔۔۔
وہ روتے ہوئے اذلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

مطلب کہ یہ دونوں میری بیوی کے ساتھ وقت گزاریں گے اور میں دور بیٹھ کر صرف تڑپتا رہوں گا۔۔۔بہت ہی کمینے ہیں آتے ہی میری بیوی کو مجھ سے دور کرنے کی سازش میں شامل ہو گئے۔۔۔

ایک دم سے اذلان کے اندر پہلے والے اذلان کی جھلک نظر آئی تھی۔۔۔جو بات کو کہیں سے کہیں لے جاتا تھا۔۔۔جو منٹوں میں غم کے ماحول کو خوشیوں میں بدل دیا کرتا تھا۔۔۔

خبر دار جو آپ نے میرے بچوں کے لیے کچھ بُرا بھلا بولا تو وہ ابھی بہت معصوم ہیں۔۔۔

زمل کے اندر کی ممتا نے ناک سنگھوڑتے ہوئے تڑپ کر اذلان کو جواب دیا۔۔۔

ہائے۔۔۔میری چھوٹی سی بچوں کی اماں کو بڑی تکلیف آرہی ہے اپنے بیٹوں کی۔۔۔اور جو پچھلے 15 منٹ سے بچارے شوہر کو سنا رہی ہو اس کا کیا۔۔۔

وہ شرارتی ہوتے ہوئے، بغیر اس کی اجازت کے اس کی پنکھڑیوں پر جھکا گیا۔۔۔

پوری شدت سے اسکی پنکھڑیوں کو قید کیے محبت کی بے باکیاں دکھاتے لبوں سے نمی کے شبنمی قطروں کو پیتے ہوئے اسکی سانسوں کو روکے ہوئے تھا۔۔۔بہت دنوں کے پیاسے لبوں پر پنکھڑیوں کی نمی کا میٹھا ذائقہ محسوس کرتے ہی وہ مدحوش سا ہونے لگا تھا۔۔۔

زمل کی ناراضگی پل بھر میں دور ہو گئی تھی۔۔۔وہ وہ ازلان کی محبت کے گہرے سمندر میں ڈوب کر اسکا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔ تشنگی مٹاتے ہوئے دونوں نے ایک دوسرے کے ہونٹوں کو زخمی کر دیا تھا۔۔۔

دونوں کو ہونٹوں پر شدید جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔دونوں نے اتنے دنوں سے ایک دوسرے کی دوری کو برداشت کیا تھا۔۔۔اب قریب آنے پر لبوں کو لبوں سے آزاد کرنا ان کے لیے مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

دونوں کے حلق میں خون کا ذائقہ گھلنے لگا تھا مگر پیاس بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔بے اختیار ازلان کا ہاتھ اسکی حالت کی پروا کیے بغیر اسکی دھڑکنوں کو سختی سے چھونے لگا تھا۔۔۔ازلان پر جذباتوں کی خماری چھانے لگی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ جذباتوں کی لو میں بہتے بہت دور نکل جاتے ان کا ایک صاحبزادہ اُٹھ کر رونے لگا تھا اور اس کی آواز سے دوسرا بھی رونے لگا تھا۔۔۔

اذلان نے سر کو اوپر اُٹھاتے ہوئے خمار زدہ نظروں سے زمل کو دیکھتے ہوئے مخملی دھڑکنوں کو بے دردی سے دونوں ہاتھوں سے چھوا تھا۔۔۔وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔وہ آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے شرارتی انداز سے مسکرادیا۔۔۔

تیار رہنا کرلو ایک مہینے کی ریسٹ اس کے بعد تمہارے ہر شکوے، ہر شکایت کو اتنی شدت سے پوری کروں گا کہ اگر تم نے ہاتھ چھوڑ کر مجھ سے پیچھا چھڑوانے کی ریکویسٹ نہ کی تو میرا نام چوہدری اذلان ورک نہیں۔۔۔

وہ بے باقی سے کہتا اس کی دھڑکنوں کو جھک کر چومتے ہوئے اپنے شہزادوں کی جانب بڑھا گیا۔۔۔جو لگاتار ٹائیں کر کے رو رہے تھے۔۔۔

ہاں جی کیوں رو رہے ہیں آپ؟؟

وہ کاٹ پر چہرہ جھکائے پیار سے ان کی گالوں کو چھوتے ہوئے نرمی سے بولا تھا۔۔۔مخملی ہاتھ، مخملی چھوٹے چھوٹے سے دو وجود دیکھ کر اذلان کا دل ایک نئے خوبصورت احساس سے گدگدا رہا تھا۔۔۔

بہت ہی پیارا احساس تھا جس کو آج سے پہلے اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔زمل اذلان کو اپنے بچوں کے ساتھ پیار کرتے دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔۔اس کے دل سے دعا نکلی تھی کہ اے میرے رب ہماری خوشیوں کو کسی کی نظر مت لگانا۔۔۔

آہستہ آہستہ سب لوگ کمرے کے اندر آنے لگے تھے،دو ننھے مہمان ورک خاندان میں خوشیاں واپس لے آئے تھے۔۔۔

....

براق۔۔۔

ہمم۔۔۔

مجھے جانے دو اب تو آپی کا فون بھی آ چکا اور میں نے جھوٹ بولا کہ میری ایک دوست مل گئی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں جا کر سچ بتا دینا کے دوست نہیں بے تاب شوہر مل گیا تھا۔۔۔

نہیں وہ مجھے ڈانٹیں گی۔۔۔

پلیز اب مجھے جانا چاہیے۔۔۔

براق فجر کی بے لباس دھڑکنوں پر لب رکھے ہوئے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

میری خاطر تھوڑی سی ڈانٹ کھالینا۔۔۔

اسکی آواز میں ابھی تک خماری تھی۔۔۔وہ محبت کی بارش پوری شدت سے اسکی نازک وجود پر برسا کر بھی خوش نہیں تھا۔۔۔

فجر کی رعنائیوں پر براق کے سلگتے لمسوں کے نشان تھے۔۔۔اسکی نازک سی جان کو کڑے امتحان سے گزار کر بھی اسکا دل اور کی تمنا رکھتا تھا۔۔۔وہ ابھی فجر کو خود سے دور کرنے کا کوئی اردہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

براق پلیز سمجھنے کی کوشش کریں مجھے جانے دیں ابھی تک آپ کا دل نہیں بھرا۔۔۔

اپنی دھڑکنوں پر اسکے ہاتھوں کی سخت ٹھنڈی انگلیوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ گھبرا اُٹھی تھی۔۔۔

تم میرا جنون ہو اور جنون کبھی کم نہیں ہوتا۔۔۔وقت کے ساتھ بڑھتا ہی جاتا ہے۔۔۔
اسکے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں سے کھینچتے ہوئے اپنی تڑپ کا ایک اور ثبوت دے گیا تھا۔۔۔

تم سے دور رہنا میرے لیے کتنا مشکل ہے اگر میرے پاس الفاظ ہوتے تو میں لکھ لکھ کر کتابیں بھر دیتا مگر میری بے بسی کا عالم یہ ہے کہ میں اپنے جذباتوں کو تحریر کی شکل دینے میں ناکام ہوں۔۔۔
پلیز منا لو نہ اپنے بابا کو اور آجاؤ میرے پاس۔۔۔میں نہیں رہ سکتا تم سے دور۔۔۔نہ ہی تمہارے بابا کے سامنے کوئی گستاخی کر سکتا ہوں۔۔۔
تمہارے بابا کی جگہ کوئی اور ہوتا تو تمہاری قسم اب تک تمہیں چھین کر اپنے پاس لے آتا مگر مقابل ہستی کا حق تم پر مجھ سے کہیں زیادہ ہے میں اس بات کو جھٹلا نہیں سکتا۔۔۔
اسکے چہرے کے ہر نقوش کو بے تاب نظروں سے دیکھ کر چومتے ہوئے سرگوشیاں اُتارتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ براق کی محبت کے سحر میں پوری طرح سے جکڑی ہوئی تھی اسے بھی کہاں دنیا کا ہوش تھا۔۔۔جب تھوڑا سا ہوش میں آنے کی کوشش کرتی اس کے لفظوں کے جادو اس پر گہرے اثر دکھاتے ہوئے پھر سے اسے اپنے سحر میں جکڑ لیتے تھے۔۔۔

تمہارے بابا اپنی جگہ پر بالکل رائٹ ہیں۔۔۔ان کی بیٹی پر ہاتھ اُٹھا کر جو جرم مجھ سے ہوا ہے اس کے لیے وہ مجھے ساری زندگی معاف نہیں کریں گے۔۔۔

میں پوری زندگی خود کو اس بات کے لیے ان کی نظروں میں صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔۔۔

اس کے لہجے میں التجا تھی، بے بسی تھی، جنون تھا۔۔۔اس کے عشق کے ہر رنگ کو فجر باخوبی دیکھ رہی تھی۔۔۔مگر وہ بھی تو مجبور تھی وہ اپنے بابا کے سامنے سرکش بیٹی نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔

اس سے براق کی تڑپ بھی نہیں دیکھی جارہی تھی۔۔۔وہ جو کمزور نہیں تھا سب کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔مگر پھر بھی اسکے بابا کے سامنے اپنی غلطی کو تسلیم کرنے والا پہلا عاشق تھا۔۔۔جو بااثر ہونے کے باوجود خود کو کمزور بنائے ہوئے صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

جب اس کی بیوی کا بابا اسے اپنی خوشی اور رضامندی کے ساتھ اس کے ساتھ رخصت کرتا۔۔۔وہ زور زبردستی سے سب کچھ کر سکتا تھا مگر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

بولو نا فجر مناؤ گی نا اپنے بابا کو میرے لیے۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں نے کوشش نہیں کی ہو گی؟؟

مگر بابا کچھ نہیں سننا چاہتے---

فجر تم اپنے بابا سے کہو کہ جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا وہ میرے ساتھ اس سے کہیں زیادہ کر لیں،مار مار کر میری چمڑی اُدھیڑ دیں مگر پلیز ان سے کہو تمہیں میرے ساتھ رخصت کر دیں---

تم مارو مجھے،اپنے ہاتھوں سے مارو،میں نے کیسے جرات کی اپنی بیوی،اپنی محبت پر ہاتھ اُٹھانے کی---

وہ بے بسی کے عالم میں اس کے ہاتھ کو اُٹھا کر اپنے چہرے پر مارنے لگا تھا کہ فجر نے مٹھی بند کر لی---

کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟

مت کریں ایسا---

میں کیوں آپ پر ہاتھ اُٹھاؤں گی؟؟

آپ میرے شوہر ہیں---یہ میرے لیے بہت عظیم رشتہ ہے---مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں---

آپ نے مجھے جتنی تکلیف دی وہ سب کچھ میری حفاظت کے لیے دی---

اس رات اگر آپ نے مجھے مارا تو اس میں میری غلطی تھی۔۔۔مجھے آپ کے سامنے محبت کا جھوٹا اعتراف نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے، براق میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ مگر میں بابا سے بھی بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ میں بابا کے سامنے میں آواز بلند نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ورنہ ان کا مان ٹوٹ جائے گا۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔ پریشان مت ہو!!

انشاءاللہ خدا ہمارے لیے کوئی آسان راستہ ضرور نکالے گا۔۔۔ میں اس دن کا انتظار کروں گا، جس دن تم ہمیشہ کے لیے میرے پاس آجاؤ گی۔۔۔اس دن میں تمہیں بتاؤں گا کہ میرے دل میں تمہارے لیے کتنی تڑپ ہے۔۔۔

میرے دل کی ہر دھڑکن پر تمہارا نام ہے۔۔۔ہر سانس کے ساتھ میں، دعاؤں میں تمہارا ساتھ مانگتا ہوں۔۔۔میرا وہ رب میری دعاؤں کو ضائع نہیں جانے دے گا۔۔۔

وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اسے نرمی سے خود سے جدا کرتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اسکی پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے، لب عقیدت سے اسکے فورہیڈ پر رکھے، کچھ دیر کے لیے آنکھیں بند کیے اس کے لمس کو محسوس کرتا رہا۔۔۔

حلیہ ٹھیک کرو اور جاؤ سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں---

بڑی مشکل سے دل کو سمجھا کر اسے جانے کی اجازت دی---یہ فیصلہ اس کے لیے کتنا مشکل تھا یہ تو صرف براق کا دل جانتا تھا---اپنے دل پر صبر کے باندھ لگائے، جانتا تھا کہ اس وقت اس کا جانا ضروری ہے---

اسے باحفاظت سب کی نظروں سے بچا کر بھیجنے کا پورا انتظام تھا---اپنے ڈریس کو ٹھیک کرتے ہوئے وہ شرم سے نظریں جھکائے ہوئے تھی---

شرم و حیا کی چادر میں لپٹی اپنے شوہر کی شدتوں پر نظریں نہیں اُٹھا پا رہی تھی---

میری جان اتنا مت شرماؤ بہت بلش کر رہی ہو---سب کو جان بوجھ کر شک میں ڈالو گی---

براق کے لب مسکرائے تھے---اپنی بیوی کی شرم و حیا کو دیکھ کر---

میری شدتوں کے خوبصورت نشانوں کو بھی چھپاؤ ورنہ میری جان تمہاری بہن ضرور تمہیں فوراً پکڑ لے گی---

اس کے گلے پر دوپٹا ٹھیک کرتے ہوئے اپنی شدتوں کے نشانوں کو بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا--اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے حصار سختی سے تنگ کرتے اسے کچھ دیر کیلئے سینے سے لگا گیا--

یہ سب کچھ آپ کو یہ نشان دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ میں سب کی نظروں سے کیسے چھپاؤں گی---

سر اس کے سینے سے ٹکائے معصوم سا شکوہ کیا---

ہمم سوچنا تو چاہئے تھا--سوچا ہے اسی لیے تو اتنے سے نشان دیئے ہیں، اگر نہ سوچتا تو تمہارے اس خوبصورت جسم پر کوئی جگہ خالی نہ چھوڑتا جتنی تڑپ جتنی شدت سے مجھے تمہارے اس نازک وجود کی ضرورت تھی---

مرد ہوں یار تم پر سارے اختیار رکھتے ہوئے تم سے دور رہنا کس قدر مشکل ہے لفظوں میں بیان کر کے نہیں بتا سکتا---

تم اگر میرے دل میں اُٹھتے ہوئے جذباتوں کے طوفان کو دیکھ لو تو گھبرا جاؤ گی۔۔۔

خود کو سنبھال کے رکھنا میری شدتوں کے نشانوں پر کسی کی نظر نہیں جانی چاہیے۔۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میری محبت کے نشان کوئی دیکھے۔۔۔

اگلی بار جب ملوں گا تو پوری کوشش کروں گا کہ نظر آنے والی جگہوں پر نشانہ نہ پڑنے دوں۔۔۔

شرارتی انداز سے سرگوشی کرتے اس کے گال پر لب رکھ کر نرم سا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

جی نہیں اگلی بار ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

وہ شرم لال ہوئی تھی اسکے ارادے جان کر۔۔۔

یہ تو میں طے کروں گا کہ کب تمہارے قریب آنا ہے اور کب دور رہنا ہے یہ اختیار میں نے تمہیں نہیں دیا۔۔۔

جب بھی قریب آؤں گا تمہارے حواسوں پر کچھ اس طرح چھا جاؤں گا کہ، میری معصوم بیوی تم میں انکار کرنے کی ہمت نہیں ہو گی۔۔۔میری محبت کے رنگ ابھی تم نے دیکھے کہاں ہیں، خدا سے دعا ہے کہ وہ وقت جلدی لائے جب تم ہمیشہ کے لیے میرے پاس آجاؤ۔۔۔

کہیں اس تڑپ کو دل میں لیے مر ہی نہ جاؤں۔۔۔

اللہ نہ کرے کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہے ہیں!!

اللہ نا کرے آپ کو کچھ ہو۔۔۔خدا میری زندگی بھی آپ کو لگا دے۔۔۔پلیز آج کے بعد کبھی ایسا مت کہیے گا۔۔۔

براق کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ تڑپ کر بولی تھی۔۔۔اس کی تڑپ کو دیکھ کر مقابل کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

آپ سے دور رہنا ممکن نہیں رہا۔۔۔آپ زندگی ہو میری۔۔۔

اسکے مضبوط سینے پر لب رکھ کر بے قراری سے چومتے ہوئے،اس کے دل کی ہر ایک بات چند لفظوں میں ظاہر ہو گئی تھی کہ وہ کتنا پیار کرنے لگی ہے۔۔۔

آخر وہ اپنی بیوی کے دل میں اپنی محبت کے دیے جلانے میں کامیاب ہو چکا تھا یہ اس کی جیت تھی۔۔۔

وعدہ کریں آئندہ ایسا کبھی نہیں کہیں گے۔۔۔

وعدہ میری جان ایسا کبھی نہیں کہوں گا۔۔۔ کبھی سوچوں گا بھی نہیں مجھے بھی تو تمہارے ساتھ زندگی جینی ہے۔۔۔

ہمارا چھوٹا سا گھر ہو جہاں پر ہم دونوں ہوں، ہمارے پیارے پیارے بچے ہوں۔۔۔ بہت خواہش ہے مجھے ایسی زندگی کی۔۔۔

اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بڑی محبت سے اس کے خوبصورت چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

جیسے آخری بار دیکھ رہا ہو، کچھ تھا اس کی آنکھوں میں ایسا جس نے فجر کو اندر سے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

چلو جاؤ ورنہ میرا ارادہ بدل جائے گا میرا ایمان ڈگمگا رہا ہے۔۔۔ اس سے پہلے کہ پوری طرح سے میں اپنا ارادہ بدل لوں میری جان چلی جاؤ۔۔۔

اسے نرمی سے خود سے الگ کرتے ہوئے دروازے کا لاک کھول دیا تھا۔۔۔ وہ جانے لگی تھی مگر پلٹ کر پھر رک گئی۔۔۔ براق نے حیران نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھتے ہوئے ایڑیاں اوپر اُٹھا کر اس کے لبوں پر پنکھڑیاں رکھتے ہوئے پیارا سا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

براق کی خوشی کی انتہا نہیں تھی اس کی یہ چھوٹی سی کوشش بہت جان لیوا تھی۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے اس کے لمس کو ہونٹوں پر محسوس کرتا ہوا آنکھیں نہیں کھول رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ شرما کر جا چکی تھی۔۔۔

"اے عشق تو کتنا رسوا کروا دیتا ہے

محبوب کی محبت میں زمانہ بھلا دیتا ہے"

وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے دیوار سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے کھڑا تھا۔۔۔

اس کے لبوں پر اس کی پنکھڑیوں کا جو ذائقہ تھا وہ اسے آنکھیں کھولنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ اس لمحے کو کچھ اور دیر جینا چاہتا تھا۔۔۔

....

خوشیاں جیسے ورک خاندان سے روٹھ گئی تھیں۔۔۔بڑی مشکل سے خوشیوں نے حویلی کا رخ کیا تھا مگر وہ کچھ ٹائم کی تھیں۔۔۔پلک جھپکتے ہی ٹائم ختم ہو گیا اور غموں نے واپس سے اپنی جگہ بنا لی تھی۔۔۔

تین دن کتنے خوشی سے گزرے تھے سب لوگ اپنا غم بھول کر ان ننھے مہمانوں کے آگے پیچھے گھوم رہے تھے۔۔۔

کچھ لوگ ہاسپٹل آرہے تھے تو کچھ گھر جا رہے تھے یہ تین دن اسی گہما گہمی میں گزرے۔۔۔

مگر پھر سے خوشیوں کو آگ لگ گئی۔۔۔سب برباد ہو گیا تھا۔۔۔کسی کی کالی منحوس نظر اس گھر کو برباد کرنے پر تلی تھی۔۔۔کسی نے گندا منصوبہ پوری طرح سے تیار کر لیا تھا۔۔۔فجر اور منت ہاسپٹل سے گھر کے لیے نکلی تھیں۔۔۔اذلان نے خود ان دونوں کو ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیجا تھا تاکہ وہ دونوں فریش ہو کر زمل کے لیے ہیلدی گھر کا بنا ہوا کھانا لے کر شام کو واپس آجائیں۔۔۔

دونوں رات کو زمل کے ساتھ رکی تھیں تو ان کی نیند بھی نہیں پوری ہوئی تھی۔۔۔گھر میں دو چار گھنٹے ریسٹ کر لیں گی اس لیے اذلان نے خود ان کو بھیجا تھا۔۔۔ثریا حوریہ کو اپنے ساتھ زبردستی گھر لے گئی تھی۔۔۔اسے فجر اور منت کے ساتھ حوریہ کا رکنا پسند نہیں تھا۔۔۔

ویسے بھی اگر فجر اور منت کے ساتھ حوریہ رکتی تو اس کا پلان فلاپ ہو سکتا تھا۔۔۔

منت تو گھر جانا بھی نہیں چاہتی تھی وہ بچوں کے ساتھ رہ کر اچھا فیل کر رہی تھی۔۔۔
وہ بچوں کے ساتھ ہی رکنا چاہتی تھی مگر اذلان کے بہت کہنے پر وہ فجر کے ساتھ کچھ دیر کے لیے گھر کے لیے نکلی تھی۔۔۔

کون جانتا تھا کہ یہ فیصلہ بہت غلط ہے، کون جانتا تھا کہ ان کا یہاں سے نکلا ہوا قدم ان کو دلدل کی جانب لے جائے گا۔۔۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ کوئی گھات لگائے ہوئے ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔
قیامت تو اس وقت ٹوٹی جب یہ خبر پہنچی کہ ڈرائیور پر کسی نے فائرنگ کر کے مار دیا ہے اور فجر اور منت کڈنیپ ہو گئی ہیں۔۔۔
یہ خبر نہیں تھی یہ ایسا طوفان تھا جس نے تین دن کی خوشیوں کو مٹی میں ملا دیا۔۔۔چاروں طرف تلاش جاری تھی۔۔۔پولیس کو انفارم کر دیا گیا تھا مگر منت اور فجر کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

عافیہ کی حالت اس قدر خراب ہو چکی تھی کہ اسے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرنا پڑا عافیہ زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہی تھی۔۔۔اس کی دونوں بیٹیاں کڈنیپ ہو چکی تھیں یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی۔۔۔

سب کا شک براق پر تھا مگر دوسری جانب سب یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ براق منت کو کیوں کڈنیپ کرے گا۔۔۔

کسی کو کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا مگر آصف ورک کا شک براق پر ہی تھا۔۔۔

وہ براق کے گھر پہنچا تو اسے براق نہیں ملا اس کے نوکروں نے بتایا کہ سر جلدی میں بتائیں بغیر گھر نکل گئے ہیں۔۔۔اس بات نے منت کے بابا کا شک یقین میں بدل دیا تھا کہ اس سب کے پیچھے براق کا ہاتھ ہے۔۔۔براق کے خلاف پولیس میں رپورٹ درج کروادی گئی تھی۔۔۔

مگر کہیں سے کوئی سراغ نہیں ملا۔۔۔عافیہ کی حالت بہت نازک تھی ڈاکٹر کسی بھی طرح کی کوئی اچھی اُمید نہیں دکھا رہے تھے۔۔۔عافیہ پہلے ہی ڈپریشن کی مریضہ تھی اوپر سے اس کی دونوں بیٹیوں کا غم اسے موت کے قریب لے گیا۔۔۔

کوئی ایک قیامت نہیں ٹوٹی تھی ورک خاندان پر ایک ساتھ دُکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔

ایک طرف عافیہ تھی جس کی زندگی کی کوئی اُمید نظر نہیں آرہی تھی تین دن سے عافیہ کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔ تو دوسری طرف چوہدری صلاح الدین کو اپنی دونوں پوتیوں کے اغوا ہونے کی خبر ملتے ہی ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ اس بار سنبھل نہیں سکے تھے۔۔۔

چٹان جیسا مضبوط سخت جان چوہدری صلاح الدین ورک جس کی بہادری اور مضبوط دل کے چرچے ہوا کرتے تھے۔۔۔ اسے وجدان کی موت نے توڑ دیا تھا۔۔۔ جب سے وجدان کی موت ہوئی تھی صلاح الدین کمرے کی حد تک محدود ہو گیا تھا۔۔۔

وجدان اپنے داجی کا شیر تھا اور اپنے شیر کو کھو دینے کے بعد داجی دنیا سے روٹھ گئے تھے ان کے لیے جینے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی تھی۔۔۔

وجدان کی موت نے پہلے ہی چوہدری صلاح الدین کو اندر تک توڑ دیا تھا اس بار موت صلاح الدین کو اپنی آغوش میں لے گئی۔۔۔

حویلی کے مکینوں پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی مگر اس سب میں کوئی تھا جسے کچھ فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔وہ تھی ثریا بیگم۔۔۔سفاک، گھٹیا، ذہنیت کی عورت جس نے اپنی جلن کی آگ میں گھر کو برباد کر دیا تھا۔۔۔

ہنستے بستے گھر کو قبرستان میں بدلنے والی ثریا بیگم اب بھی بظاہر بہت اچھی اور گھریلو خاتون بنی ہوئی تھی۔۔۔جو اس دُکھ کی گھڑی میں سب سے آگے پیش پیش تھی۔۔۔کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس بربادی کے پیچھے اس عورت کا ہاتھ ہے۔۔۔

چار ہفتے گزر گئے تھے، زمین آسمان ایک کر دیا گیا مگر فجر اور منت کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔۔ہر کسی نے اپنی پوری طاقت لگا کر دیکھ لی تھی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔۔۔پتہ نہیں اس گھر کے مکینوں کو کتنے دُکھ دیکھنے باقی رہ گئے تھے ہر کوئی زندگی سے بیزار نظر آتا تھا۔۔۔

....

منت اور فجر کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ کڈنیپ کیا گیا تھا۔۔وہ دونوں جیسے ہی ہاسپٹل سے نکلی تھیں ان کی گاڑی کا پیچھا کیا جا رہا تھا، گاڑی کو ایک ویران جگہ پر روکتے ہوئے ڈرائیور پر فائرنگ کر دی گئی

تھی۔۔۔منت اور فجر کو ان کی گاڑی سے نکال کر دوسری گاڑی میں منتقل کرتے ہوئے وہ لوگ سوسپیڈ سے وہاں سے نکلے تھے۔۔۔

یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا کہ دونوں کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ان کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔

منت تو معصوم تھی جو ڈری اور سہمی ہوئی تھی مگر فجر تو بلا تھی اس نے تو گاڑی میں بیٹھتے ہی آدمیوں کو پھڑکانہ شروع کر دیا تھا۔۔۔

فجر کی مار دھاڑ سے ڈرتے ہوئے دو آدمیوں نے زبردستی پکڑ کر اس کے ناک کو رومال لگاتے ہوئے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔۔۔رومال پر بے ہوشی کی دوا بہت زیادہ مقدار میں لگائی گئی تھی۔۔۔

جبکہ منت کو بے ہوش نہیں کیا گیا منت میں تو اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ کچھ کرتی۔۔۔وجی کی نازک سی منت تو موم کی گڑیا تھی جسے چوہدری وجدان نے اپنی محبت کی حراست میں اس طرح سے رکھا ہوا تھا کہ اسے دنیاداری کا اندازہ ہی نہیں تھا کہ دنیا کتنی بُری ہے۔۔۔

وہ اس قدر ڈری اور سہمی ہوئی تھی کہ اس کا پوراوجود ڈر کے مارے کانپ رہا تھا۔۔۔پسینے سے ہتھیلیاں بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔

فجر کے ہوش میں ہونے سے منت کو حوصلہ اور تسلی تھی وہ تو اپنی چھوٹی بہن کو دیکھتی رہ گئی تھی وہ کس طرح سے مردوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کے جبڑے توڑ رہی تھی۔۔۔

اس نے چند سیکنڈوں میں ہی کتنے لوگوں کو زخمی کر دیا تھا مگر اس کے بے ہوش ہونے پر منت کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی تھی۔۔۔ وہ گھٹنوں میں سر دیتے ہوئے سسکیوں سے رو رہی تھی مگر لبوں سے کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

راستے میں فجر اور منت کو الگ الگ کر دیا گیا تھا۔۔۔ منت بہت روئی تھی اس نے بہت منتیں کیں کہ اس کی بہن کو نہ لے جایا جائے مگر منت کی کسی نے ایک نہیں سنی۔۔۔
منت کو ڈرا دھمکا کر خاموش کروانے کی کوشش کی گئی جب وہ خاموش نہیں ہوئی تو اس کو بھی بے ہوش کر دیا گیا۔۔۔
اس کے بعد وہ لوگ فجر کو کہاں لے گئے منت نہیں جانتی تھی منت کی جب آنکھ کھلی تو وہ ایک عجیب سی جگہ پر تھی۔۔۔

اسے کتنے گھنٹوں کے بعد ہوش آیا تھا اسے تو اندازہ تک نہیں تھا اسے 48 گھنٹوں تک بے ہوش رکھا گیا تھا۔۔۔اسے بے ہوشی کی حالت میں پاکستان سے دبئی لے جایا گیا تھا۔۔۔وہ اس وقت دبئی کے ایک مشہور کوٹھے پر موجود تھی جہاں پر لڑکیوں کو سرعام بیچا جاتا تھا۔۔۔جہاں پر کسی کو کوئی ڈر یا خوف نہیں تھا، لڑکیوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح پیسے لے کر بیچ دیا جاتا۔۔۔
کچھ لوگ تو اس کو لڑکیوں کا بازار بھی کہتے تھے جہاں پر ہر طرح کی لڑکی با آسانی مل سکتی تھی۔۔۔

منت کو نہیں اندازہ تھا کہ وہ کس دلدل میں پھنس گئی ہے وہ تو یہ تک نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنے ملک سے دور اپنوں سے دور آچکی ہے۔۔۔فجر کہاں تھی وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی جب ہوش آیا تو خود کو ایک الگ ہی دنیا میں پایا۔۔۔
جہاں پر لڑکیاں چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے، بے ہودہ لباس پہنے اِدھر سے اُدھر گھوم رہی تھیں۔۔۔کچھ لڑکیوں کو زبردستی مار دھاڑ کر مردوں کے ساتھ جانے کے لیے تیار کیا جارہا تھا۔۔۔

وجدان کی معصوم منت اسکی ماں کی مہربانی سے کہاں پہنچ گئی تھی اگر وجدان جانتا تو جیتے جی ہی مر جاتا۔۔۔منت سب کچھ دیکھ کر رو رہی تھی۔۔۔اسے کافی دنوں تک ایک کمرے میں بند رکھا گیا

تھا۔۔وہ کمرے کی کھڑکی سے لڑکیوں روز دندہ کرتے ہوئے دیکھتی تھی۔۔۔ڈر سے منت کی زبان پر تالا لگا ہوا تھا۔۔۔

آج اسے زبردستی کمرے سے نکال کر ایک بہت بڑے ہال میں لایا گیا تھا۔۔۔اسے لا کر فرش پر پھینک دیا گیا تھا۔۔۔جس منت کو وجدان نے کبھی سخت ہاتھ لگانا گوارہ نہیں کیا تھا، اس منت کی بے حرمتی کی جا رہی تھی۔۔۔یہ وقت کا کیسا ظلم تھا۔۔۔

چل اُٹھ جا لڑکی رونا دھونا بند کر اور سجنا سنورنا شروع کر دے کچھ دیر میں تیرے خرید دار آنے والے ہیں!!

تجھ پر نوٹوں کی برسات ہو گی۔۔۔تیرے آنے سے زہرا بائی کے کوٹھے کو چار چاند لگ جائیں گے!!
قسم سے تو جتنی حسین ہے تیرے لیے تو مجھے بلینڈ چیک ملیں گے۔۔۔میں بھی عیش کروں گی اور تو بھی عیش کرنا۔۔۔
وہ گھٹیا سی عورت گول تکیے سے ٹیک لگائے منہ میں پان ڈالے ہوئے تھی۔۔۔اچھی خاصی اُدھیڑ عمر ہونے کے باوجود بے ہودہ سا لباس پہنے بیٹھی تھی۔۔۔

میں تھوکتی ہوں تم پر، تمہارے کوٹھے پر اور آنے والے خریداروں پر!!

میں مر جاؤں گی مگر کبھی بھی تمہاری بات نہیں مانو گی!!

آج پہلی بار منت نے اپنی زبان کھولی تھی۔۔۔

اوئے ہوئے تیرے منہ میں زبان بھی ہے کاٹنی پڑے گی۔۔۔

اس عورت کو منت کا بولنا ناگوار لگا۔۔۔

کاٹ دو زبان منظور ہے مجھے۔۔۔ مگر منت صرف وجدان کی ہے اور مرتے دم تک اس کی ہی رہے گی!!

وہ ڈر کا کانپ رہی تھی، رو رہی تھی مگر لفظوں کی کپکپاہٹ میں اپنے دل کی سچائی بیان کر رہی تھی۔۔۔

اوئے لڑکی بکواس بند کر!!

تو ابھی زہرا بائی کو جانتی نہیں ہے!!

تیرا تو انگ انگ اگر میں نے بیچ کر پیسہ وصول نہیں کیا تو میرا نام بھی زہرا بائی نہیں!!

تُجھ جیسوں کو سیدھا کرنا مجھے خوب آتا ہے!!

زہر بھائی شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔

تیرا وجدان تو بہت پیچھے رہ جائے گیا ہے۔۔یا پھر یوں کہوں کہ تیرا وجدان مر گیا ہے۔۔۔مرے ہوئے مرد کے لیے اپنی خوبصورتی برباد مت کر لڑکی۔۔۔اگر آرام سے میری بات مان لے گی تو میں تُجھ سے وعدہ کرتی ہوں کوئی سختی نہیں کروں گی۔۔۔

تُو ہر رات ایک نئے مرد کے بستر کی زینت بنے گی ہر رات تُجھ پر حکومت کرنے والا ایک نیا مرد ہو گا!! تجھ پر نوٹوں کی برسات ہو گی۔۔۔

خود کو نظر بھر کر لگتا ہے تو نے کبھی آئینے میں دیکھا نہیں۔۔۔تو کیا چیز ہے خود بھی تو اپنے حسن سے واقف نہیں۔۔۔

تیرا حسن مردوں کو پاگل کر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔نگینہ ہے تو نگینہ۔۔۔
اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شیطانی انداز سے مسکرا رہی تھی۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔

تم جو کر سکتی ہو کر لو۔۔۔ مگر خدا کی قسم میرے دل سے میرے وجدان کی محبت نہیں نکال سکو گی!!

تم اگر منت کے ٹکڑے بھی کر دو ان ٹکڑوں میں سے بھی ایک ہی آواز آئے گی کہ میں چوہدری وجدان ورک کی تھی، ہوں اور ہمیشہ رہوں گی!!

مجھ پر حکومت صرف ایک شخص کر سکتا ہے وہ ہے میرا شوہر۔۔۔

میری خوبصورتی، میرا جسم اس کی امانت ہے۔۔۔ منت مرتے مر جائے گی مگر کبھی اپنے شوہر کی امانت میں خیانت نہیں کرے گی۔۔۔

پتہ نہیں اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی کہ وہ زہرہ بائی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چیختے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کہ تُو کتنے کتنوں کے ہاتھوں کا کھلونا بنتی ہے۔۔۔ اگر تیرا روم روم بیچ کر میں نے تیری اکڑ نہ توڑی تو پھر کہنا!!

آنکھیں نیچی کر لڑکی تُجھے یہ اکڑ بہت مہنگی پڑے گی۔۔۔

منت کو بالوں سے پکڑ کر پیچھے کو جھٹکا دیکھتے ہوئے زہرہ بائی خونی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

کیوں ابھی سے میری آنکھیں دیکھ کر ڈر گئی زہرہ بائی؟؟

وہ اس پر تنزیہ ہنسی تھی۔۔۔

میں تمہیں تمہارے ارادوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی!!

اپنے بالوں کی تکلیف کو محسوس کیے بنا اور زہرہ کی ہر بات کا منہ توڑ جواب دے رہی تھی۔۔۔

اوئے چیونٹی میں ڈرنے والوں میں سے نہیں، ڈرانے والوں میں سے ہوں۔۔۔ جس مرے ہوئے شوہر کی محبت کے گُن گا رہی ہو۔۔۔ اسے مرے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے تو دیکھ میں تیرا کیا حشر کرتی ہوں۔۔۔ بڑی آئی امانت میں خیانت نہ کرنے والی۔۔۔

زہرہ نے دھکا دیتے ہوئے اس سے فرش پر دھکیل دیا تھا۔۔۔

مریں میرے وجدان کے دشمن۔۔۔

میرا وجی زندہ ہے اور بہت جلد مجھے اس دلدل سے لینے کے لیے ضرور آئے گا۔۔۔

منت بنا سوچے سمجھے بولتی چلی جا رہی تھی۔۔۔ اس کے دل کو اس بات کا یہ یقین تھا کہ اس کا وجدان زندہ ہے۔۔۔ ایک سال ہونے کو تھا مگر اس کے یقین کو کوئی توڑ نہیں سکا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

تُو اپنے شوہر کے پیار میں دیوانی ہو چکی ہے۔۔۔ تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔

زہرہ شیطانی قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسی تھی اس کے پاس کھڑی ہوئی اس کی چمچیاں بھی منت کی بات پر ہنس رہی تھیں۔۔۔

اس کو لے جا کر کوٹھڑی میں بند کر دو!!

بھوکی پیاسی رہنے دینا کھانا دینے کی کوئی ضرورت نہیں!!

دیکھتی ہوں کتنے دن اپنی اکڑ کو برقرار رکھتی ہے!!

منت کو دلال کے آگے پھینکتے ہوئے زہرہ بائی چیخی تھی۔۔۔

منت کو لے جا کر پھر سے کمرے میں بند کر دیا گیا تھا اسے کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا جا رہا تھا اسے رضامندی سے تیار ہو کر امیر زادوں کے سامنے جانے کو جب بولتے تو منت کے ہر بار انکار کرنے پر اسے بُری طرح سے مارا جاتا تھا۔۔۔ اس کی پیٹھ پر زخموں کے نشان پڑنے لگے تھے۔۔۔

مگر وہ نہ ٹوٹی تھی، نہ ہاری تھی صرف اس کو زندہ رکھنے کے لیے چند لقمے دیے جاتے۔۔۔

پتہ نہیں اس کے اندر یہ ہمت کہاں سے آئی تھی وہ تو خود حیران تھی۔۔۔شاید یہ اس کے و.جی کی سچی محبت تھی جس نے اس کے اندر طاقت بھر دی تھی۔۔۔اس نے خود کو یہاں سے کیسے آزاد کروانا تھا وہ نہیں جانتی تھی ہر طرف پابندیاں اور کڑی نگرانیاں تھیں۔۔۔

اللہ کی ذات کے سوا اسے کسی کا آسرا نہیں تھا۔۔۔آہستہ آہستہ وہ جاننے لگی تھی کہ وہ اپنے ملک سے بہت دور اپنوں سے بہت دور آچکی ہے۔۔۔

وہ ایسی دلدل میں ہے جہاں سے نکلنا ناممکن ہے۔۔۔پھر بھی اس کے دل کو اس رب کی ذات پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ اسے دلدل سے ضرور نکالے گا۔۔۔

....

وہ ایک مہینے سے نالیوں ڈرپو سے جکڑا ہوا ہسپتال کے بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔اس نے ایک بار بھی آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔۔۔اسے چھ گولیاں لگی تھیں۔۔۔

مگر وہ پھر بھی زندہ بچ گیا تھا۔۔۔مگر وہ زندہ رہے گا یا نہیں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں تھی۔۔۔

فجر روز کی طرح تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھی۔۔۔

آنسوں بہہ کر جائے نماز کو بھگو رہے تھے یہ روز کا معمول تھا پانچ وقت کی نماز کے بعد تہجد میں اپنے رب سے براق کی زندگی مانگتی اور دوسری جانب اپنی بہن کی حفاظت کی شدت سے دعا کرتی تھی۔۔۔

اس دن بے ہوشی کے بعد اسے منت سے جدا کر دیا گیا تھا۔۔۔منت کہاں تھی، کیسی تھی، فجر اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

اس کی بہن کس قدر ڈرپوک اور معصوم تھی اس بات سے فجر بہت اچھی طرح سے واقف تھی۔۔۔وہ تو پہلے ہی موم کی گڑیا کی مانند تھی اور وجدان کی محبت نے اسے اور بھی کمزور بنا دیا تھا۔۔۔

دنیا کی سختیوں کا مقابلہ کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی یہ بات سوچ کر فجر دن رات مرتی تھی۔۔۔ایک جانب اپنے شوہر کو خاموش ایک ہی جگہ ساکت لیٹا ہوا دیکھ کر اس کی جان حلق میں اٹکی رہتی تھی۔۔۔

ڈاکٹرز کی طرف سے کوئی زیادہ اچھی پیشن گوئی بھی نہیں کی جا رہی تھیں۔۔۔کوئی اُمید نہیں تھی سوائے رب کی ذات سے جس کے آگے وہ دن رات رو رو کر گڑگڑا کر دعائیں کرتی تھی۔۔۔

فجر کے اندر موجود چِپ کو اس دن ٹریک کرتے ہوئے براق اس تک پہنچا تھا۔۔ مگر جب تک براق اس تک پہنچا منت کو فجر سے الگ کر دیا گیا تھا۔۔۔ براق نے بڑی بہادری سے ان کا منہ توڑتے ہوئے فجر کو بچا لیا تھا۔۔۔

مگر ایک حادثے نے براق کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔۔۔ فجر پل پل اس لمحے کو سوچ کر مر رہی تھی جب اس کا پاؤں بھاگتے ہوئے بُری طرح سے پھسلا اور وہ گر گئی تھی۔۔۔

فجر کو بچاتے ہوئے براق درندوں کی زد میں آ گیا جو گولیاں فجر کا نصیب بنی تھی وہ ساری گولیاں براق نے اپنا مقدر بنا لیں۔۔۔ جتنی دیر میں براق کی ٹیم براق تک پہنچی براق کی کنڈیشن بہت خراب ہو چکی تھی۔۔۔

زہرہ بائی کے پالتو کتے اس کے اتنے فرمانبردار تھے کہ انہوں نے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ براق کی ٹیم ان سے کچھ اُگلواتی کچھ تو فرار ہو چکے تھے جو بچے تھے انہوں نے اپنی گردن پر خود ہی تیز دھار بلیڈ رکھتے ہوئے گردنیں کاٹ لی تھیں۔۔۔

اس کی ٹیم کو کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا۔۔ براق پر حملہ کرنے والے کون ہیں تفشیش جاری تھی۔۔۔ براق کو پوری سکیورٹی کے ساتھ ہاسپٹل کے ایک روم میں رکھا ہوا تھا جہاں پر پرندہ بھی پر

نہیں مار سکتا تھا صرف ٹیم کے کچھ خاص آفسران کے علاوہ ہر وقت کمرے میں صرف فجر موجود رہتی تھی---

آج ایک مہینہ گزر چکا تھا مگر براق نے نا تو آنکھیں کھولیں، نہ کروٹ لی، نہ ہاتھ ہلایا، نہ پلک جھپکی---
چھ فٹ کے نوجوان کو ایسے ساکت لیٹا دیکھ فجر کے دل پر کیا گزرتی تھی یہ صرف فجر ہی بتا سکتی تھی---

دوسری جانب اپنی بہن کا غم اسے کھائے جا رہا تھا اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ وہ کن لوگوں کے ہاتھوں میں جا چکی ہے----

فجر کی قسمت اچھی تھی کہ اسے براق نے بچا لیا، مگر منت کو بچانے والا کوئی نہیں تھا---حالات ان کو کس موڑ پر لے آئے تھے---
فجر ایک بات سے بخوبی واقف تھی کہ یہ سب کروانے والی کوئی اور نہیں اس کی تائی ہے آج اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ کیوں اس نے گھر والوں کو نہیں بتایا کہ ثریا کس قدر گھٹیا عورت ہے---

شاید اگر وہ گھر والوں کو اس کی حقیقت بتا دیتی تو آج براق اور منت کی زندگی یوں برباد نہ ہوتی۔۔۔ مگر آج پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا آج حالات اس قدر خراب ہو چکے تھے کہ وہ چاہ کر بھی ٹھیک نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اب بھروسہ صرف اور صرف اللہ کی ذات پر تھا۔۔۔

اس دلدل سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔ ہر طرف اندھیری تاریک راتوں کا بسیرا تھا روشنیاں ناراض ہو کر چھپ چکی تھی۔۔۔ خوشیوں نے دوریاں اختیار کر رکھی تھی اور غموں نے بسیرا کر لیا تھا۔۔۔

آنے والا وقت اپنی آغوش میں کیا چھپائے ہوئے ہے یہ ڈر ہر وقت فجر کی جان کو سولی پر لٹکائے رکھتا تھا۔۔۔ سامنے لیٹا بے جان وجود اس کے لیے کس قدر تڑپتا تھا اس کی تڑپ کو یاد کر کے اس کی آنکھوں میں شدت سے آنسوں آجاتے تھے۔۔۔

پورا دن نمازیں پڑھتے رب کو یاد کرتے اور روتے ہوئے گزر جاتا، رات کو براق کے بیڈ کے پاس رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر اس کے بیڈ سے سر ٹکائے ہوئے ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھے ہوئے خود کو یہ دلاسہ دیتی کہ اس کا شوہر اس کے پاس ہے۔۔۔

جب کہ وہ دنیا سے پوری طرح سے بے خبر سویا ہوا تھا۔۔۔رب کے سامنے رو رو کر لمبی دعا کرتے ہوئے وہ چہرے پر ہاتھ پھیرے جائے نماز لپیٹ کر رکھتے ہوئے براق پر قرآنی آیات پڑھ کر پھونکے مار رہی تھی۔۔۔

براق کے دلکش ہونٹوں پر خشکی سے دراڑیں پڑنے لگی تھیں۔۔۔ایک مہینے سے اس نے منہ کے ذریعے کچھ کھایا پیا نہیں تھا۔۔۔خوراک اسے ناک میں لگی ہوئی نالی کے ذریعے معدے تک پہنچائی جا رہی تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بڑی محبت سے فجر نے اپنی پنکھڑیاں رکھی تھیں۔۔۔وہ دن میں نہ جانے کتنی بار اس کے ہونٹوں پر اپنی محبت کا اظہار کرتی تھی۔۔۔ مگر اس وقت وہ اس کی محبت کا جواب دینے کے قابل نہیں تھا۔۔۔

کاش وہ اس اظہار کو کچھ عرصہ پہلے کرتی تو مقابل دیوانہ ہو جاتا۔۔۔فجر کے آنسوں براق کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔۔

براق پلیز اُٹھ جائیں!!

اُٹھ جائیں نا کیوں میرے صبر کا امتحان لے رہے ہیں!!

اگر آپ کو کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔ آپ نے مجھ سے اتنی محبت کی ہے، مجھے بھی اس محبت کا حق ادا کرنا ہے۔۔۔

مجھے یوں چھوڑ کر جانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ میں اس معصوم جان کو اکیلے نہیں پال سکتی۔۔۔ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے وہ سسکیوں سے روتے ہوئے اونچی آواز میں براق سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

فجر کی طبیعت کافی دنوں سے نڈھال سی تھی۔۔۔ کل ایک لیڈی افسران نے اسے چیک اپ کے لیے ڈاکٹر کے پاس بھیجا تو رپورٹس میں پتہ چلا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔۔۔ شاید یہ اس دن ہاسپٹل کے کمرے میں گزارے ہوئے خوبصورت وقت کی نشانی تھی۔۔۔

اُٹھیں اور محسوس کریں اپنے اس خواب کو جو حقیقت بننے جا رہا ہے۔۔۔ آپ ہی چاہتے تھے نا کہ ہمارا ایک گھر ہو جس میں ہم دونوں اور ہمارے پیارے پیارے بچے ہوں۔۔۔ دیکھو براق آپ کے خواب حقیقت کا روپ بدل رہے ہیں۔۔۔

وہ کانپتے ہونٹوں سے اس کے سینے پر ہلکا سا سر ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔

اپنے خواب میری آنکھوں میں سجا کر یوں خاموش زندگی سے بیزار ہو کر لیٹنا محبت میں دھوکہ ہے۔۔۔ کیا میری سب غلطیوں کی سزا ایک ہی بار میں دینے کا ارادہ ہے۔۔۔ اُٹھ جائیں براق آپ کی فجر ٹوٹنے لگی ہے۔۔۔

مانتی ہوں کہ آپ نے مجھے بہت مضبوط بنا دیا ہے۔۔۔ مجھے حالات سے لڑنا سکھا دیا ہے۔۔۔ مشکل سے مشکل وقت میں بھی میں اپنی حفاظت کر سکتی ہوں۔۔۔ مگر اتنی مضبوط نہیں ہوں میں کہ آپ کے بغیر جینے کا تصور بھی کر سکوں۔۔۔

وہ کچھ باتیں دماغ میں سوچتی کچھ لبوں سے کہتی اس کے سینے پر سر ٹکائے اس پر جھکی ہوئی آنسوؤں سے روئے جا رہی تھی۔۔۔

مقابل بے جان وجود کے ساتھ پتھر کی طرح لیٹا تھا جو کبھی اسے اپنی آغوش میں لینے کے لیے ہر وقت بے تاب رہتا تھا۔۔۔ وہ اس کی دسترس میں اس کے سینے پر تھی مگر مقابل کی دھڑکنیں ساکت تھیں، وجود بے جان تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے صاف کہا تھا کہ اب خطرہ بڑھتا جارہا ہے، براق کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے ورنہ کوما میں ہی اس کی ڈیتھ ہو سکتی ہے---

ڈاکٹر نے فجر کو براق سے باتیں کرنے کو کہا تھا اسے اپنے خوبصورت وقت کوئی یاد دلانے کو کہا تھا--جس وقت میں کچھ اچھی یادیں تھیں یہ ایک چانس تھا شاید براق ہوش دنیا میں واپس آجائے--وہ کوما کی حالت میں سب کچھ سن سکتا تھا مگر ری ایکٹ نہیں دے سکتا تھا--

فجر تو ہر روز اپنے دل کی باتیں اس سے کرتی تھی مگر براق کا کوئی رسپانس نہیں تھا مگر آج اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی جب وہ اپنے بچے کی باتیں اس سے کر رہی تھی فجر نے محسوس کیا تھا کہ براق کی انگلیوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی وہ خوشی سے لمبے لمبے سانس لیتی ہوئی دروازے کی جانب لپکی تھی---

فجر کی ایک آواز پر ڈاکٹروں کی ٹیم براق کے ارد گرد جمع ہو چکی تھی براق کا چیک اپ کیا جارہا تھا--

چیک آپ کے بعد ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے انگوٹھا دکھاتے ہوئے فجر کو اوکے کا سائن دیا تھا--

مطلب کہ براق کی کنڈیشن بہتری کی جانب آرہی تھی۔۔۔ڈاکٹر اس بات سے واقف تھے کہ کمانڈو کی بیگم اُمید سے ہے۔۔۔

سب نے آپس میں مٹھائی تقسیم کرتے ہوئے دو خوشیوں کو ایک ساتھ سیلیبریٹ کیا تھا۔۔۔

ایک طرف براق کی کنڈیشن میں بہتری کی اُمید نظر آئی تھی اور دوسری جانب ان کے کمانڈو کے گھر ایک چھوٹا کمانڈو آنے والا تھا۔۔۔

میم آپ کو سر کے ساتھ وہی باتیں بار بار دہرانی ہیں جس کی وجہ سے ان کے اندر بہتری کے رسپانس ملے ہیں۔۔۔ صرف وہی باتیں کریں جو ان کے اندر جینے کی چاہت جگا سکتی ہیں۔۔۔

ڈاکٹر جاتے ہوئے فجر سے بول کر گئی تھی۔۔۔ فجر کے لب ہلکا سا مسکرائے تھے وہ جانتی تھی کہ براق کے وجود میں حرکت اور زندگی کی اُمید پیدا کرنے والے الفاظ اس کے بچے کے تھے۔۔۔

اس کے دل میں اپنی اولاد کی اتنی چاہت تھی کہ وہ موت کے منہ میں بھی اپنے آنے والے بچے کی خوشی کو محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

اُٹھ جایئے جناب میں جانتی ہوں کہ آپ میری باتیں سن سکتے ہیں محسوس کیجئے اپنی آنے والی اولاد کو۔۔۔

فجر نے براق کا ہاتھ اُٹھا کر نرمی سے اپنے پیٹ پر رکھا تھا ایک بار پھر سے براق کے ہاتھوں کی انگلیوں میں لرزش پیدا ہونے لگی تھی۔۔۔

اب تو فجر کو یقین ہو گیا تھا کہ براق کے دل کی دھڑکنیں خوشی سے رقص کر رہی ہیں اپنے آنے والی اولاد کے نام سن کر۔۔۔

وہ کچھ دیر اس کے ہاتھ کو اپنے پیٹ پر رکھے ہوئے آنے والی خوشی کو محسوس کرتی رہی۔۔۔

پھر وضو کرتی ہوئی جائے نماز پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ شکرانے کے نوافل ادا کرنے کے لیے اس رب کے سامنے سجدہ ریز تھی۔۔۔ جس نے ایک اُمید کی کرن دکھائی تھی۔۔۔

....

چل لڑکی اُٹھ جا۔۔۔

منت آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے لیٹی ہوئی تھی جب دروازہ کھول کر زہرہ بائی کی چمچی اندر داخل ہوئی۔۔۔

یہ پہن کر جلدی سے تیار ہو جا!!

وہ ایک بے ہودہ سی نائٹی اس کے سامنے رکھتے ہوئے ساتھ ایک جیولری باکس رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس نے چیزیں رکھی نہیں منت کے آگے پھینکی تھیں۔۔۔

مجھے نہیں تیار ہونا اور نہ ہی یہ بے ہودہ ڈریس پہننی ہے۔۔۔
منت اپنی جگہ سے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔

اوئے ہوئے یہاں پر کوئی فرمائشی پروگرام نہیں چل رہا۔۔۔مجھے یہ نہیں پہننا مجھے وہ نہیں پہننا۔۔۔
وہ منت کی نقل اُتار رہی تھی۔۔۔

یہ سب پہننا بھی پڑے گا اور اُتارنا بھی پڑے گا۔۔۔یہ زہرہ بائی کا کوٹھا ہے، تیرے باپ کا گھر نہیں، جہاں تیری فرمائشوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔۔۔تیرے جیسی بہت آئیں اور بہت گئیں سمجھی۔۔۔
منت کے جبڑے کو پکڑ کر سختی سے دباتے ہوئے گھور رہی تھی۔۔۔

آج تیری بہت بڑی بولی لگنے والی ہے۔۔۔ آج دبئی کا جانا مانا شیخ آرہا ہے تیرا خریدار بن کر۔۔۔
منہ بولی رقم دینے کو تیار ہے صرف تیری تصویر دیکھ کر۔۔۔
مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ تم میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں جو تیری تصویر دیکھ کر ہی شیخ عاشق ہو گیا۔۔۔
ہم تو کئی سالوں سے شیخ کا انتظار کر رہے ہیں مگر ہم پر تو کبھی نظر کرم نہیں ہوئی۔۔۔ ہمیں تو کوٹھے پر آکر دیکھ کر چھوڑ جاتا سالہ۔۔۔
زہرہ بائی کی چچی ناگواری سے منت کو دیکھتے ہوئے بکواس کیے جارہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر جلن تھی کہ کوئی کیسے اسے چھوڑ کر منت کو خرید سکتا ہے۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جائے تمہارا وہ امیر کبیر شیخ۔۔۔ تم چلی جاؤ یا میری بلا سے کوئی اور، مجھے نہیں جانا، دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔
منت بُری طرح سے چیخی تھی۔۔۔

اوئے بکواس بند کر۔۔۔ آج تیرے یہ ڈرامے نہیں چلیں گے۔۔۔ تُجھے ہر حال میں تیار کرنا میری ذمہ داری ہے۔۔۔زہرہ بائی کی سخت آرڈرز ہیں۔۔۔

آج چاہے تیرے ٹکڑے کر ہی شاپر میں ڈال کیوں نا شیخ کے ساتھ بھیجنے پڑیں۔۔۔ آج کی رات تُجھے شیخ کے بستر کی زینت بننا ہے۔۔۔ تُجھے جانا تو پڑے گا۔۔۔

چل اُٹھ تیار ہو، میری ذمہ داری ہے تو تجھے تیار کر کے بھیجنا ورنہ زہرہ بائی میرا قیمہ بنا دے گی۔۔۔
منت کو سفاکی سے کھینچ کر بیڈ سے کھڑا کرتے ہوئے اس نے ایک اور لڑکی کو آواز دی تھی۔۔۔

چل ڈیزی میری مدد کر اس لونڈیا کو شیخ کے لیے تیار کرنا ہے آج اس کی سہاگ رات ہے۔۔۔
شیخ پاگل ہو رہا ہے اس کی تصویر دیکھ کر۔۔۔
وہ دونوں اپنے لفظوں سے منت کی عزت کی دھجیاں اُڑا رہی تھیں۔۔۔
دونوں نے مل کر زبردستی منت کے کپڑوں کو تقریباً پھاڑتے ہوئے اس کے وجود سے الگ کیا تھا۔۔۔ آج سے پہلے اس کی کبھی ایسی بے حرمتی نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ چیخیں مار رہی تھی رو رہی تھی مگر وہ کمینیاں اسے تھپڑ مار مار کر بے حال کیے ہوئے تھیں۔۔۔

منت کی نازک سی گالوں پر انگلیوں کی چھاپیں پڑ چکی تھیں۔۔۔اسے وہ بے ہودہ نائٹی پہنا چکی تھیں۔۔۔جس مخملی وجود کو اس کا وجی محبت اور نرمی سے چھوتا تھا اس پر زخموں کے نشان

تھے۔۔۔اور جس بدن کو منت کی شرم و حیا کی لاج رکھتے ہوئے وہ جب محبت بھی کرتا تو اسے چادر میں کور کیے رکھتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اس کی بیوی کو بہت شرم آتی ہے۔۔۔

مگر آج اسکی منت کو بے لباس کیا جا رہا تھا۔۔۔منت کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

جب درد کی شدت ضرورت سے بڑی تو اس نے زوردار چیخ ماری تھی۔۔۔ایک بار کے لیے تو دونوں لڑکیاں ڈر گئی۔۔۔

وجی۔۔۔۔۔۔

کہاں ہو۔۔۔بچالو مجھے۔۔۔دیکھو تمہاری منت کی کس طرح سے بے حرمتی کی جارہی ہے۔۔۔

وجی۔۔۔تم زندہ ہو، میرا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے، تو پھر کیوں نہیں آتے مجھے بچانے کے لیے؟؟

یا میرے مرنے کا انتظار کر رہے ہو؟؟

وہ چھت کی جانب چہرہ کرتے ہوئے اتنی زور سے چیخ چیخ کر روتے ہوئے وجدان کو پکار رہی تھی کہ دونوں لڑکیاں کچھ دیر کے لیے ڈر کر دور ہو گئی تھیں۔۔۔

اس ان کو لگنے لگا تھا کہ شاید منت پاگل ہو گئی ہے۔۔۔اس کے آنسوؤں کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔روتی ہوئی کو زبردستی مار دھاڑ کر کے تیار کرتے ہوئے ہال میں لایا گیا تھا۔۔۔جہاں پر وہ شیخ ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔اسکی شکل اتنی بد شکل تھی کہ دیکھ کر منت کو اُلٹی کی کیفیت محسوس ہونے لگی۔۔۔

منت کے چہرے پر نظر گاڑے ہوئے شیخ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔۔۔وہ اتنی بے باکی سے اس کے وجود کی رعنائیوں کو دیکھ رہا تھا کہ منت کا بس چلتا تو وہ زمین کے اندر دھنس جاتی۔۔۔جس بدن کو دیکھنے کا حق صرف اور صرف اس کے وجی کو تھا وہ شیخ اس پر نظر جمائے ہوئے تھا۔۔۔

نائٹی بہت بے ہودہ تھی آنسوں منت کی آنکھوں سے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔رونے سے اس کا حسن اور بھی قاتلانہ لگ رہا تھا۔۔۔

شیخ نے بلینڈ چیک زہرہ کے آگے پھینکتے ہوئے اپنے کتوں کو اشارہ کیا تھا کہ لڑکی کو اس کی گاڑی میں ڈالا جائے۔۔۔

خدا کا خوف کھائیں مت بھیجیں مجھے اس کتے کے ساتھ۔۔۔

تم چاہو تو کبھی مجھے آزاد مت کرنا۔۔۔ مگر مجھے اس درندے کے حوالے مت کرو۔۔۔ ساری زندگی تمہارے کوٹھے پر نوکر بن کر رہوں گی۔۔۔

تمہاری خدمت کروں گی تمہارے پاؤں دباؤں گی۔۔۔ جو بھی کہو گی کروں گی مگر مجھ سے یہ گناہ مت کرواؤ۔۔۔ میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔ میں صرف اپنے وجی کی ہوں اور مرتے دم تک اس کی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔

منت تڑپ کر اپنی انا کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے زہرہ کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

واہ تیری تو اکڑ ابھی سے ٹوٹ گئی۔۔۔

زہرہ نے اسے پاؤں مارتے ہوئے دھکیل کر خد سے دور کیا۔۔۔

زندگی میں کبھی اکڑ نہیں دکھاؤں گی مگر میرے جسم کا سودا مت کرو، میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔

دونوں ہاتھ جوڑے ہوئے کتنی بے بس نیم دراز لباس پہنے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔۔
ہر وقت سر پر دوپٹا اوڑ کر رکھنے والی چوہدری وجدان ورک کی منت کو قسمت کہاں لے آئی تھی۔۔۔

وہ بہت چیخ رہی تھی مگر کوئی اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔۔۔یہاں پر سب پیسے کے پُجاری، سب نفس کے ہاتھوں مجبور لوگ بیٹھے تھے۔۔۔یہاں پر صرف جسموں کا سودا کیا جاتا تھا یہاں پر کسی کے جذباتوں کی کوئی قدر نہیں تھی۔۔۔

وہ فجر کے جیسی طاقتور نہیں تھی، وہ چیخ سکتی تھی، رو سکتی تھی مگر مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ڈپریشن سے منت کی سانس پھولنے لگی تھی وہ استماع کے پیشنٹ تھی یہ بات زہرہ بائی کو پہلے سے ہی شاید بتا دی گئی تھی۔۔۔

ثریا جیسی سفاک عورت نے منت کے لیے مرنے کے دروازے بھی شاید بند کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔

جب بھی اس کا سانس اُکھڑتا اسے فوراً دوا مہیا کر کے ٹھیک کر دیا جاتا۔۔۔تاکہ اسے ٹھیک رکھ کر اس کے جسم کو بیچ کر پوری قیمت وصول کی جائے۔۔۔

اسے زبردستی اس شیخ کی گاڑی میں ڈالتے ہوئے وہاں سے روانہ کر دیا گیا تھا۔۔۔

یارِ وجدان دبئی کی گلیوں میں رسوا ہونے جا رہی تھی۔۔۔جس یارِ وجدان پر چوہدری وجدان ورک کسی کی نظر تک برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ آج بے آبرو ہونے جا رہی تھی۔۔۔

....

منت کو زبردستی شیخ اپنے ساتھ ہوٹل میں لے کر آیا تھا۔۔۔منت شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔ایک تو اس کا لباس ہی ایسا تھا جس سے پہن کر وہ کبھی اپنے گھر والوں کے بھی سامنے آنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

آج اسے اتنے گھٹیا لباس کے ساتھ ہوٹل میں سب کے سامنے یہ گھٹیا انسان لے کر جا رہا تھا۔۔۔شیخ کے آدمی اس کے پیچھے پیچھے تھے منت کو مار دینے کی دھمکی دیتے ہوئے شیخ نے خاموش رہنے کو کہا ہوا تھا۔۔۔

یہ ایک بہت بڑا ہوٹل تھا جہاں پر ہر طرف لوگوں کو آنا جانا تھا مگر سب چہرے اس کے لیے انجان تھے یہاں کوئی اپنا نہیں تھا جو اسے رسوا ہونے سے بچا سکتا۔۔۔

کوئی نہیں تھا جسے وہ اپنے دل کی بات کہہ سکتی وہ تو یہ تک نہیں جانتی تھی کہ یہاں پر شور مچائے گی یا کسی سے ہیلپ مانگے گی تو کوئی اس کی مدد کرنے کے لیے آگے بڑھے گا بھی یا نہیں۔۔۔

یہ ایک ایسا علاقہ تھا جہاں پر اس نے راستے میں ایک ساتھ بہت سے ہوٹلز دیکھے تھے شاید یہ کوئی ہوٹل ایریا تھا بہت بڑے بڑے اور خوبصورت ہوٹل ایک لائن میں بنے ہوئے تھے۔۔۔

شیخ اسے جس ہوٹل میں لایا تھا یہاں پر شاید ایسے ہی لڑکیوں کو لایا جاتا تھا کیونکہ اس نے کافی سارے کپلز ایسے ہی دیکھے تھے جہاں پر لڑکیوں کے چہرے پر بے بسی، درد صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔

مطلب یہاں پر کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ ہوٹل دو نمبر کام کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے۔۔۔

وہ زبردستی ڈر کے مارے آنکھوں کو صاف کیے شیخ کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔

مگر دماغ میں اپنی عزت کو بچانے کے منصوبے بنا رہی تھی،اسے ہر حال میں اپنی عزت کو بچانا تھا،وہ اب بھی اسی بات پر قائم تھی کہ وہ صرف اپنے و.جی کی ہے---

اسکے جسم پر صرف اور صرف اس کے شوہر کا حق ہے---اپنے شوہر کے علاوہ وہ کسی اور کو اپنے وجود پر بے حیائی کے رنگ بکھیرتے ہوئے برداشت نہیں کر سکتی تھی---وہ پل پل سوچ کر ہی مر رہی تھی کہ جب یہ شیخ اسے چھوئے گا تو وہ کیسے برداشت کرے گی---

اب اسے عزت بچانے کا تو کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا مگر وہ اب مرنے کے لیے تیار تھی---اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ موت کو گلے لگا لے گی کیونکہ وہ شیخ کے چُنگل سے بچ کر نہیں نکل سکتی تھی---وہ بہت طاقتور تھا اور منت بہت کمزور---

و.جی کہاں ہو آپ؟؟

آپ نے میرا ہاتھ کیا چھوڑا آپ کی منت گلیوں کی دُھول ہو گئی---

وہ دل میں سوچ کر آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو ضبط کر رہی تھی---اسے سفاک بد شکل شیخ نے رونے سے سختی سے منع کیا گیا تھا---

کمزور دل منت کو تو اس بد شکل کی شکل سے ہی خوف آ رہا تھا۔۔۔ اوپر سے اس کا دھمکانا منت کی روح تک کانپ رہی تھی وہ کمرے میں پہنچنے سے پہلے اپنی جان لینے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے تک پہنچتے منت نے خدا کا نام لیتے ہوئے جھٹکے سے شیخ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا وہ اتنی سپیڈ کے ساتھ بھاگی تھی کہ شاید شیخ کو اور اس کے آدمیوں کو اس ڈری سہمی سی لڑکی سے ایسی اُمید نہیں تھی۔۔۔

ان کے ہوش میں آنے سے پہلے ہی منت کافی سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی سیڑھیوں سے نیچے اُتر آئی تھی۔۔۔

سامنے چلتی ہوئی لفٹ کا گیٹ کھلا دیکھ کر وہ لفٹ میں گھس گئی تھی۔۔۔ وہ لفٹ کا دروازہ بند کر چکی تھی شیخ کے آدمی بالکل ایک قدم کی دوری پر تھے جب دروازہ بند ہوا اگر دروازہ بند نہ ہوتا تو منت ان کے ہاتھ لگ جانی تھی۔۔۔

انجانے میں کس بٹن پر اس کا ہاتھ لگا وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی لفٹ جیسے ہی جھٹکے سے رکی وہ پاگلوں کی طرح لفٹ سے باہر نکلی تھی۔۔۔

لفٹ گراؤنڈ فلور پر آکر رک گئی تھی وہ لفٹ سے بھاگ کر نکلتی ہوئی ہوٹل سے باہر کی جانب آگئی۔۔۔وہ اس وقت کچھ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے۔۔۔بس وہ بھاگ رہی تھی بنا کچھ دیکھے لوگوں سے ٹکراتے ہوئے بھاگی چلی جا رہی تھی۔۔۔

باہر نکلتے ہی اس نے سڑک پر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔۔۔پیروں میں بلیک ہیل والے سینڈل پہن کر بھاگنے میں اسے بہت مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

سینڈلز کو اس نے بامشکل اپنے پیروں سے الگ کر کے وہیں پر پھینک دیا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ شیخ کے آدمی کسی بھی وقت اسے واپس پکڑ کر اسی گندگی میں لے جائیں گے اس ڈر نے اس کے اندر ایک عجیب سی طاقت بھر دی تھی۔۔۔۔

سڑک کی سائیڈ پر بھاگتے بھاگتے وہ کافی دور آگئی تھی۔۔۔اس نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ شیخ کے آدمی اس کے کتنے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔۔۔وہ یہ تو جانتی تھی کہ وہ اسے چھوڑیں گے نہیں۔۔۔

اسے تو بس مرنا تھا اور کیسے مرنا تھا اتنی معصوم تھی کہ وہ یہ بھی نہیں جانتی بس اسے مرنا تھا اس نے یہ ایک عہد کر لیا تھا کہ وہ خودکُشی کر کے اپنی جان دے دے گی مگر اپنی عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے دے گی۔۔۔

بھاگتے بھاگتے اس کی حالت بے ہوش ہونے والی ہو گئی تھی۔۔۔پھولی ہوئی سانس کے ساتھ وہ پاگلوں کی طرح بھاگتے ہوئے کسی گاڑی سے ٹکرائی تھی۔۔۔استماع کا پرابلم ہونے کی وجہ سے سانس اس قدر پھول گئی کہ اس کے دل کی دھڑکنیں بند ہونے لگی تھیں۔۔۔

اس کے دل میں یہ سوچ کر سکون تھا کہ اب وہ گاڑی سے ٹکرا گئی ہے تو وہ مر جائے گی۔۔۔وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی نیم پاگل سی ہو چکی تھی۔۔۔اپنی بے ہوشی کو وہ موت سمجھ کر گلے لگانے کو تیار تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ مر رہی ہے۔۔۔

چوہدری وجدان ورک کی معصوم محبت نے آج تک کبھی ایسی سچویشن کو فیس ہی نہیں کیا تھا۔۔جب سے ہوش سنبھالا تھا چوہدری وجدان ورک کی محبت کے سمندر میں ہی تیرتے ہوئے اس نے صرف خوشیاں دیکھی تھیں۔۔۔

اسے کبھی اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی ہر وقت وہ دو آنکھیں اس پر اپنی حفاظت کے دائرے بنائے رکھتی تھیں۔۔۔

اس کے لیے سب کچھ کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔۔۔انجانا سا دیس انجان لوگ ہر پل اپنی عزت کو کھو دینے کا ڈر یہ سب کچھ اسے پاگل کر دینے کے لیے کافی تھا۔۔۔

گاڑی چڑ کی آواز سے رک گئی تھی وہ بلیک کلر کی چمچماتی گاڑی کے اگلے بونٹ پر منہ کے بل گری ہوئی تھی۔۔۔وہ خود کو مرا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ تھی کہ اب مر کر وہ اپنی عزت کو ہمیشہ کے لیے بچا لے گی۔۔۔بھاگتے بھاگتے اس کی حالت بے ہوشوں والی ہو چکی تھی یا پھر وہ سچ میں بے ہوش ہو رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا کوئی گاڑی سے اُترا تھا جس نے اسے ہلا کر ہوش میں لانا چاہا وہ چاہ کر بھی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔۔۔

مگر جو آواز اس کی سماعت سے ٹکرا رہی تھی وہ آواز اسے بے چینی کی وجہ دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں بھی اپنے وجی کی آواز کو پہچان چکی تھی۔۔۔

اس نے کئی دنوں سے ٹھیک سے کھانا تک نہیں کھایا تھا اوپر سے روز اسے سفاکی کے ساتھ مارا جاتا تھا کیونکہ وہ اپنے جسم کو فروش کرنے کے لیے تیار نہیں تھی اوپر سے موت کا ڈر عزت کو کھو دینے کا ڈر اس سے کمزور بنا چکا تھا۔۔۔ مسلسل بھاگتے رہنے سے اس کے جسم میں طاقت ختم ہو چکی تھی۔۔۔اس کا بی پی شاید بُری طرح سے لو ہو چکا تھا۔۔۔

اسکا جسم ساتھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔بے جان جسم ہوتا ہوا وہ بُری طرح سے چکرا کر بے ہوشی کی حالت میں چلی گئی تھی۔۔۔

مقابل نے اسے اپنے بازوؤں میں اُٹھاتے ہوئے اپنی گاڑی میں ڈالا تھا شاید مقابل بہت رحم دل تھا۔۔۔اسے لڑکی کو ایسی حالت میں چھوڑ کر بیچ راستے میں نہیں جانا لگا تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں اس کے دل میں یہ گلٹ تھا کہ اس کی گاڑی سے لگ کر لڑکی کی حالت ایسی ہوئی ہے۔۔۔

اس کے پاس ہجوم بھی اکٹھا ہونے لگا تھا اس سے پہلے کہ زیادہ لوگ اکٹھے ہوتے وہ لڑکی کو لے کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

....

مجھے نہیں پتا مجھے میری بیٹیاں لا کر دیں!!

آصف آپ کیسے باپ ہیں آپ سکون سے پھر رہے ہیں!!

مجھے میری بیٹیاں چاہیے---

عافیہ کو جب ہوش آتا تو وہ پاگلوں کی طرح چلاتے ہوئے سامنے والے شخص کو نقصان پہنچانے کی حد تک پہنچ جاتی تھی---

ایسے میں صرف ڈاکٹر آصف ورک کو اس کے قریب رہنے کو کہتے تھے کیونکہ صرف وہی اس کو سنبھال سکتے تھے---

وہ اسی طرح چلانے کے بعد بے ہوش ہو جاتی تھی---ڈاکٹر صاف کہہ چکے تھے کہ اگر اس کی یہی حالت رہی تو کسی وقت بھی اس کے دماغ کی نس پھٹ سکتی ہے---

عافیہ میں تمہاری بیٹیوں کو ڈھونڈ لاؤں گا۔۔۔پولیس پوری کوشش کر رہی ہے ڈھونڈنے کی۔۔۔
عفی کیا لگتا ہے کہ میں چین سے بیٹھا ہوا ہوں؟؟

تم ٹھیک ہو جاؤ ہم دونوں مل کر ڈھونڈیں گے، تمہیں ایسی حالت میں دیکھ کر میں اور کمزور پڑ رہا ہوں۔۔۔

آصف ورک کے صبر کے باندھ ٹوٹ چکے تھے وہ خود بھی آنسوؤں کے ساتھ رو رہا تھا۔۔۔
اس وقت اس سے زیادہ بد قسمت کون ہو سکتا ہے جس نے اپنے باپ جیسی عظیم ہستی کو کھو دیا۔۔۔دو بیٹیاں جن کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں، کس حالت میں ہیں، زندہ بھی ہیں یا مر چکی ہیں۔۔۔
بیوی ہاسپٹل میں نیم پاگل حالت میں تھی۔۔۔وہ اس وقت خود کو دنیا کا سب سے بد قسمت انسان سمجھ رہا تھا۔۔۔رو رو کر اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا تھا کہ اے میرے رب مجھ سے ایسا کیا گناہ ہو گیا کہ میری سزا ختم ہی نہیں ہو رہی۔۔۔
آصف ورک کو آج بھی براق پر ہی شک تھا کیونکہ اس دن کے بعد وہ براق بھی ان کو نہیں ملا تھا۔۔۔

آصف ورک نے پولیس کے ساتھ مل کر بہت کوشش کی تھی براق کی سچائی اس کی ٹیم سے اُگلوانے کی، مگر اعلیٰ افسران نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ براق کے بارے میں کوئی خبر لیک نہیں ہونی چاہیے---

ان کے کمانڈو کی ایسی حالت تھی کہ وہ کسی پر بھی ٹرسٹ نہیں کر سکتے تھے اس لیے چاہ کر بھی فجر اور براق تک کوئی نہیں پہنچ سکا تھا---

میں ٹھیک ہوں--- چلیں مجھے ساتھ لے کر چلیں---مجھے میری بیٹیاں چاہیے، میں مر جاؤں گی آصف اگر میری بیٹیوں کو کچھ ہوا تو---

عافیہ اپنے ہاتھ پر لگی ہوئی سوئیوں کو بے دردی سے کھینچ چکی تھی ہاتھوں سے بلڈ نکل کر وائٹ بیڈ شیٹ کو بھگونے لگا تھا---

اوہ مائی گاڈ عفی کیوں مجھے اذیت دے رہی ہو---

آصف نے جلدی سے نرس کو بلا کر ڈریسنگ کروائی یہ روز کا معمول تھا--- ہر روز عافیہ اسی طرح اپنی بیٹیوں کے لیے تڑپتی چیختی اور روتی تھی---

آصف بے بسی سے اپنی بیوی کی حالت کو دیکھتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اس کی ممتا اس وقت بہت تکلیف میں ہے۔۔۔وہ مضبوط مرد ہو کر جب اپنی بیٹیوں کی جدائی کو برداشت نہیں کر پا رہا تھا تو وہ تو ایک ماں تھی۔۔۔

ماں جو باپ کی نسبت بہت زیادہ کمزور اور نرم دل ہوتی ہے۔۔۔جو اپنے بچوں کی ذرا سی تکلیف پر تڑپ جاتی ہے اور یہاں پر تو اس کی دو اولادیں تھیں اور دونوں اذیت میں تھیں۔۔۔جن کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔۔اُس ماں کی حالت ایسی ہی ہو سکتی ہے۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے مجھے اپنی بیٹیوں کے پاس جانا ہے۔۔۔

عافیہ نے کینچی اُٹھا کر بُری طرح سے نرس کو دے ماری تھی نرس عافیہ کی حالت دیکھتے ہوئے اس سے دور ہو گئی تھی آصف نے نرس کو اشارہ کیا کہ وہ چلی جائے۔۔۔

باقی کی ڈریسنگ آصف نے خود کی تھی آصف کے سوا اس وقت عافیہ کو کوئی ہینڈل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

پتہ نہیں اس ماں کی زندگی میں اور کتنے امتحان تھے۔۔۔ پتہ نہیں اسے آصف ورک سے محبت کرنے کی اور کتنی سزا ملنی تھی۔۔۔ ثریا نے ابھی اور کتنے گناہ کرنے تھے، سمجھ سے باہر تھا۔۔۔ اتنے نیک شوہر اور نیک بچوں کی ماں اتنی گھٹیا اور اتنی گندی ذہنیت کی مالک کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔

اسکے بچے اس دُکھ کی گھڑی میں اپنے چچا چچی کے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔ اذلان اور حوریہ نے فجر اور منت کے غم میں کھانا پینا جینا تک چھوڑ رکھا تھا۔۔۔ ان کی ماں ایسی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔

اذلان نے دن رات ایک کر رکھا تھا اسے اپنے بیوی بچوں تک کی ہوش نہیں تھی۔۔۔ اس کی زندگی کا صرف ایک مقصد تھا منت اور فجر کو ڈھونڈنا۔۔۔ وہ ہر وقت وہ اپنی بہنوں کو تلاش کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

وہ تو خود سے شرمندہ تھا کہ نہ تو وہ اپنی بہنوں کی حفاظت کر سکا اور نہ اپنے بھائی کی امانت اسکی بیوہ کی۔۔۔ وہ بروز قیامت اپنے بھائی کو کیا منہ دکھائے گا وہ تو یہ سوچ سوچ کر خود سے ہی شرمندہ تھا۔۔۔

مگر اس عورت کو خدا کا خوف نہیں تھا وہ یہ تک نہیں سوچ رہی تھی کہ جب اس کا نامہ اعمال اس کی اولاد کے سامنے کھلے گا تو وہ کیا منہ دکھائے گی۔۔۔

مگر کہتے ہیں کہ جب انسان کے گناہوں کا گھڑا بھر جاتا ہے تو پھر اسے پھوٹنا ہی ہوتا ہے۔۔۔بہت جلد ثریا بیگم کے گناہوں کا گھڑا پھوٹنے والا تھا۔۔۔اس کے گناہوں کی سزا تیار ہو رہی تھی۔۔۔

مگر ابھی تک وہ اس بات سے بے خبر اپنی زندگی میں بہت خوش تھی کہ اس نے آخر کار عافیہ سے بدلہ لے لیا اس کی بیٹیوں کو اس سے چھین کر۔۔۔آج اس کا دل پُر سکون ہو گیا تھا کہ اگر آصف اس کا نہیں ہوا تو اس نے اس نے عافیہ کی زندگی سے ہر سُکھ، ہر خوشی چھین لی ہے۔۔۔

....

احد بہت گھبرایا ہوا تھا اس لڑکی کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔احد اسے لے کر سیدھا ہاسپٹل آیا تھا۔۔۔اسے کوئی خاص چوٹ بھی نہیں لگی تھی مگر وہ ہوش میں کیوں نہیں آرہی یہ بات احد کو گھبرانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

دبئی کے رولز ویسے بھی بہت سخت تھے۔۔۔احد کسی بہت بڑی مصیبت میں پھنس سکتا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو بالکل نہیں جانتا تھا۔۔۔

یہ کون ہے؟؟

کہاں سے آئی ہے؟؟

اس نے تو نظر بھر کے بھی لڑکی کے چہرے کو دیکھا نہیں تھا۔۔۔

بے شک اسے کچھ یاد نہیں تھا، اس کی شخصیت، اس کا نام بدل گیا تھا، رہنے کا رنگ ڈھنگ بدل گیا تھا مگر اس کے اندر جو فطرتی عورتوں کی عزت کرنے والا شرم و حیا والا چوہدری وجدان ورک تھا وہ آج بھی ویسے کا ویسا ہی تھا۔۔۔

اسے نہیں پسند تھا کہ وہ کسی لڑکی کی جانب بے باقی سے دیکھے۔۔۔ چاہے وہ لڑکی ہوش میں ہے یا نہیں اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ وہ اپنے ارادوں کا آج بھی اتنا ہی پکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر اسے ٹریٹمنٹ دینے کے بعد احد کے پاس آیا تھا۔۔۔

.....What is this patient relate to you

.....She is my friend

Don't worry she will be

.....awake in few hours

....Thank you so much doctor

احد کی جان میں جان آئی تھی یہ سن کر کہ لڑکی کی جان کو کوئی خطرہ نہیں۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد لڑکی کو ہوش آیا تو نرس نے احد کو روم میں بلوایا۔۔۔وہ کچھ ہدایات اور دواؤں کا پرچہ ہاتھ میں دیتی ہوئی باہر نکل گئی تھی لڑکی کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا مطلب کہ وہ خطرے سے باہر تھی۔۔۔

احد آہستہ سے چلتے ہوئے لڑکی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس سے کیا پوچھے۔۔۔وہ کروٹ لیے ہوئے لیٹی تھی اس کا رُخ دوسری جانب تھا۔۔۔

سنیں۔۔۔آپ ٹھیک ہیں؟؟

احد بہت محتاط انداز سے بولا تھا۔۔۔

منت جو ابھی پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھی، احد کی آواز اس میں جینے کا جوش بھر گئی۔۔۔وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے کروٹ لیتی ہوئی اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔احد گھبرا کر اس سے دو تین قدم پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

منت اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کی نظروں کے سامنے اس کا وجی صحیح سلامت کھڑا تھا۔۔۔بے شک کا پہناوا اس کا سٹائل بہت الگ تھا مگر وہ پہلی ہی نظر یہ جان چکی تھی کہ یہ اس کا وجدان ہے۔۔۔

اس کی بے ترتیب دھڑکنیں اس بات کی گواہی دے رہی تھیں کہ سامنے کھڑا بلو آنکھوں والا شہزادہ چوہدری وجدان ورک ہے۔۔۔اس کے دل نے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کوئی اور ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ بلیک کلر کی پینٹ شرٹ میں دل نکال لینے والا حسین شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔اس کا حسن اس کی نیلی آنکھیں آج بھی اتنی ہی پُر کشش تھیں۔۔۔اس کا گورا رنگ بلیک کلر کی پینٹ اور ٹی شرٹ میں دمک رہا تھا۔۔۔

منت ہمیشہ کی طرح اس کی نیلی آنکھوں اس کی خوبصورتی میں کچھ لمحے کھو گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے کھو جاتی وجدان کی آواز اسے ہوش میں واپس لے آئی۔۔۔

ایوری تھنگ اوکے ؟؟

آپ ٹھیک ہیں نا؟؟

وجدان نے دور کھڑے ہو کر حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ لڑکی ڈر گئی ہے یا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔

و۔جی۔۔۔۔۔۔

منت نے اسے دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر وجدان کے مظبوط چوڑے سینے آن لگی تھی۔۔۔

وجدان کے سینے سے جب اس کی دھڑکنیں ٹکرائی تو ایک بار پھر سے اس کے دل نے پوری سچائی کے ساتھ گواہی دی کہ یہ اس کا وجدان ہے۔۔۔وہ دونوں ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے ہوئے سختی سے کچھ اس طرح اس کے ساتھ لگی ہوئی تھی کہ ہوا گزرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔۔۔

میں جانتی تھی وجی آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔۔۔ آپ زندہ ہیں میرا دل اس بات کی گواہی دیتا تھا۔۔۔

وہ روتے ہوئے پاگلوں کی طرح وجدان کے سینے سے لگی ہوئی بغیر وجدان کی بات سنے بولے جارہے تھی۔۔۔

احد کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ لڑکی کیا بول رہی ہے۔۔۔ مگر وہ یہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اس لڑکی کا اتنا قریب ہونا اسے کیوں سکون دے رہا ہے کیوں وہ اسے خود سے دور نہیں کر رہا؟؟

وجی آپ اتنے دن کہاں تھے کیوں آپ گھر واپس نہیں آئے؟؟
آپ نہیں جانتے آپ کے جانے کے بعد آپ کی منت کو گلیوں کی دھول بنادیا گیا۔۔۔

مگر کوئی بات نہیں اب آپ واپس آگئے ہیں میں جانتی ہوں آپ سب ٹھیک کر دیں گے۔۔۔
وہ خود سے باتیں کیے جارہی تھی۔۔۔ کبھی ہنس دیتی تو کبھی رونے لگ جاتی تھی۔۔۔ احد کو اس لڑکی کی ذہنی حالت پر شک ہونے لگا تھا۔۔۔

کیا آپ مجھے جانتی ہیں؟؟

منت کی بہت ساری باتوں کے جواب میں احد نے بھاری آواز سے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔

اس کے سینے سے سر کو اُٹھاتے ہوئے منت نے حیران نظروں سے اوپر کی جانب دیکھا تھا۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا، کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟؟

منت نے کپکپاتے ہونٹوں سے وجدان کی آنکھوں میں بے یقینی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

نہیں میں آپ کو نہیں جانتا!!

وجدان کا یہ کہنا منت کا دل ٹکڑوں میں کٹ کر گیا تھا۔۔وہ بے یقینی سے اپنے وجی کی جانب دیکھے جا رہی تھی جہاں پر سچ میں منت کو دیکھ کر جو چمک آتی تھی وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دی۔۔

اس کا وجی تو دن میں جتنی بار اسے دیکھتا تھا اتنی بار اس کی آنکھوں میں محبت ایک سی چمک ہوتی تھی، ہر بار سامنے آنے پر اس کی بے قراریوں میں کبھی کوئی کمی نہیں ہوتی تھی اور یہاں ایک سال بعد ملنے پر بھی اس سے کچھ ویسا نظر نہیں آیا تھا۔۔

آپ نے اپنا جو نام لیا اس نام کو جانتا ہوں!!

آپ کا نام منت ہے؟؟

منت کو آہستہ سے خود سے دور کرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے دل کو یہ سن کر اطمینان ہوا تھا کہ کم سے کم اس کے وجی کو اس کا نام یاد ہے۔۔ مگر اگلے ہی لمحے یہ بھرم بھی ٹوٹ گیا۔۔

اگر آپ کا نام منت ہے اور آپ مجھے جانتی ہیں تو پلیز مجھے بتایئے کہ میرا آپ کے ساتھ کیا رشتہ ہے کیوں میں چاہ کر بھی آپ کے نام کو بھول نہیں پاتا؟؟

وہ متلاشی نظروں سے منت کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنی نظریں منت سے ہٹالی تھیں۔۔۔ منت کا لباس اسے اجازت نہیں دے رہا تھا کہ وہ کسی لڑکی کی جانب اس طرح دیکھے۔۔۔ وہ زہرہ بائی کے دیے ہوئے نیم دراز لباس میں ملبوس تھی۔۔۔ جس میں اس کا حسن جھلک رہا تھا۔۔

کوئی اور مرد ہوتا تو اس کے حسن کی جھلک کو دیکھ کر دیوانہ ہو جاتا اپنی آنکھوں کو اس کی رعنائیوں سے لطف اندوز کرتا۔۔۔

مگر وہ کوئی عام مرد نہیں چوہدری وجدان ورک رکھتا۔۔۔اسے یوں لڑکیوں کو دیکھنا سخت ناپسند تھا اس کے لیے عورت پردے کا نام تھی۔۔۔

اس کا خود پر اتنا کنٹرول تھا کہ اگر عورت بے لباس بھی اس کے سامنے ہو تو اس کی آنکھوں کی جرات نہ تھی کہ وہ کوئی گستاخی کر سکیں۔۔۔

اس کے لیے منت بھی اس وقت اجنبی تھی۔۔۔اپنے وجی کی آنکھوں میں عورتوں کی وہی عزت دیکھ کر منت کے دل کو خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا وجی اسے پہچاننے سے انکار کیوں کر رہا ہے۔۔۔مگر اس کی یہ شرم وحیا والی نگاہیں منت کے یقین کو اور بھی پختہ کر رہی تھیں کہ یہ اس کا وجی ہے۔۔۔
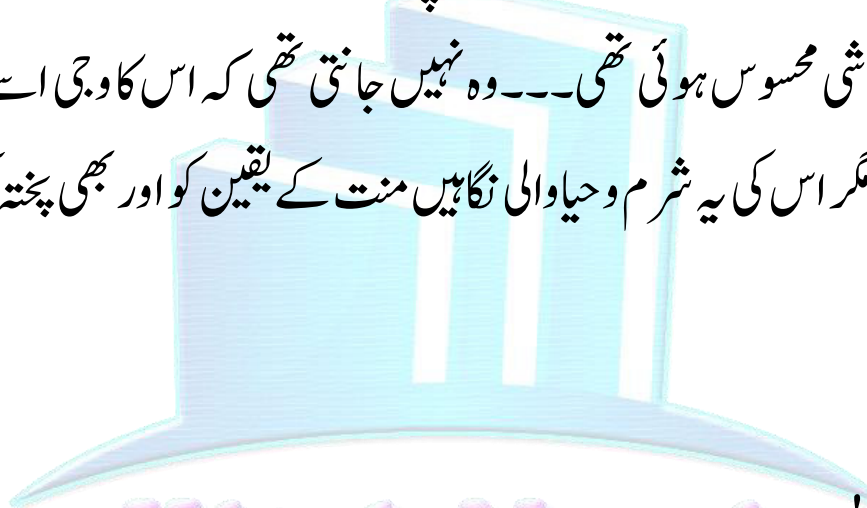
پلیز آپ یہ پہن لیجئے!!

اپنی جیکٹ کو اُتار کر بنا دیکھے جیکٹ اس کے آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

منت نے ایک سیکنڈ نہیں لگایا تھا اس جیکٹ کو پہننے میں۔۔۔بے شک وجی اسے نہیں پہچان رہا تھا مگر وہ جانتی تھی کہ یہ اس کا وجی ہے اس کی جیکٹ کو پہنتے ہوئے منت کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔

جیکٹ کی خوشبو اسے میگنیٹ کی طرح اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔یہ اس کے وجی کی خوشبو تھی جس کو وہ ہزاروں خوشبو میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔

پلیز بتایئے اگر آپ میرے بارے میں کچھ جانتی ہیں تو بتا دیجئے میں بہت اذیت میں ہوں۔۔۔

میں آپ کو اپنے بارے میں پہلے بتا دیتا ہوں اصل میں میرا ایک بہت بڑا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں میرے سر پر بہت گہری چوٹ لگی تھی اس میں میری یادداشت چلی گئی۔۔۔

سب کچھ ٹھیک ہے مگر دماغ کی بڑی نس پر سویلنگ ہونے کی وجہ سے میری یادداشت پر بہت گہرا اثر پڑا ہے۔۔۔

منت حیران نظروں سے وجدان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو تیز تیز اپنی بات کرتا جا رہا تھا۔۔۔شاید وہ اپنے بارے میں جاننے کے لیے بہت بے چین تھا۔۔۔

سوری پلیز آپ میری طرف ایسے مت دیکھیں۔۔۔میرا دماغی توازن بالکل ٹھیک ہے،بس یادداشت پر اثر پڑا ہے میں کوئی آوارہ لڑکا نہیں ہوں۔۔۔ایک اچھی فیملیز سے تعلق رکھتا ہوں، آپ مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہیں۔۔۔

منت کو اپنی جانب حیرانی سے دیکھتے ہوئے دیکھ احد تھوڑا سا گھبرا گیا تھا--

مگر میں نے تو آپ کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچا--

نہیں وہ آپ کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے میں آپ کو کوئی من گھڑت کہانی سنا رہا ہوں جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے---

میری مام ایک ڈاکٹر ہیں اُنہوں نے میرا بہت اچھا ٹریٹمنٹ کروایا مگر میری یادداشت واپس نہیں آسکی---مجھے کچھ بھی یاد نہیں اور نہ ہی میں یاد کرنا چاہتا ہوں---میرے اپنے میرے ساتھ ہیں جو کہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں---

مگر ایک نام ہے جو دن رات میرے دماغ سے نہیں جاتا---اس نام نے مجھے پاگل کر رکھا ہے، نہ تو اس نام سے جڑی ہوئی کوئی چیز مجھے یاد آتی ہے اور نہ ہی یہ نام کوشش کرنے کے باوجود میں بھول پاتا ہوں---

صرف اس لیے میں اس نام کو تلاش کرنا چاہتا ہوں کہ آخر کیوں یہ میری یادداشت کے اندر اس طرح سے فٹ ہے کہ سب کچھ بھولنے پر بھی میں اس نام کو نہیں بھولا--

منت حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔دل میں خوش تھی کہ اس کا ایماندار وجی آج بھی اتنا ایماندار ہے۔۔۔اس نے پہلے سب کچھ اپنے بارے میں بتا دیا بنا یہ جانے کہ وہ سامنے والی لڑکی اعتماد کے لائق ہے بھی یا نہیں۔۔۔

مگر اس کے دل میں خوشی اتنی تھی کہ اسے لگتا تھا کہ وہ مر جائے گی۔۔۔سب کچھ بھولنے پر بھی اس کے وجی کو منت کا نام یاد تھا۔۔۔مطلب یہ اس کا وجی ہے وہ غلط نہیں تھی۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے بنا کچھ بولے جھپٹ کر اس کے سینے سے لگ گئی تھی احد گھبرا کر پیچھے ہونے لگا تھا مگر ایسا ممکن نہ ہوا منت اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے اس کے سینے سے لپٹی ہوئی تھی۔۔۔

وہ چاہتا تو اس لڑکی کو دھکیل کر پیچھے کر سکتا تھا، مگر پتہ نہیں اس لڑکی میں ایسا کیا تھا کہ چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔وہ اپنی حالت پر پریشان تھا جو کسی لڑکی کی طرف نگاہ اُٹھا کر نہیں دیکھتا اسے اس لڑکی کا اتنا قریب ہونا بُرا کیوں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔اس لڑکی کا قریب ہونا اسے سکون پہنچا رہا تھا۔۔۔وہ اس کے سینے سے لپٹی کھڑی تھی،وہ مٹھیوں کو میچے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہوں۔۔۔ آپ کون ہیں، آپ کا منت سے کیا تعلق ہے۔۔۔ مگر یہ سب بتانے کے لیے آپ کو میری مدد کرنی ہو گی۔۔۔

کیسی مدد؟؟

آپ مجھے کسی محفوظ جگہ پر لے کر چلیں میں اس وقت بہت بُری سچویشن میں ہوں۔۔۔ اگر وہ لوگ میرے پیچھے آگئے جن سے بچ کر میں بھاگ رہی تھی تو میرے ساتھ آپ کی جان بھی مشکل میں پڑ جائے گی۔۔۔ وہ بہت خطرناک لوگ ہیں۔۔۔

منت اسے اپنے ساتھ ہوئے ظلم کی داستان رو رو کر بتاتی گئی۔۔۔ کاش اس کی یادداشت ٹھیک ہوتی۔۔۔ اس وقت منت نے خود کو مضبوط کر کے اپنے وجی کے قریب ہونا چاہا تھا۔۔۔

اس کی ذرا سی بے وقوفی اسے وجی سے دور کر سکتی تھی اور اس اجنبی شہر میں وہ اس سے کہاں ڈھونڈتی۔۔۔ وہ ایک بار پھر سے اپنے وجی کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اپنے زخموں پر خود ہی مرہم رکھتے ہوئے وہ پوری طرح سے تیار تھی کہ اسے وجی کو اپنی باتوں میں لا کر اس کے قریب سے قریب تر ہونا ہے۔۔۔ وہ اس کے بارے میں نہیں جانتا تو کیا ہوا، وہ تو جانتی ہے کہ

وہ اس کا شوہر ہے۔۔۔اس کے پاس رہنا اس کے قریب ہونا کچھ غلط نہیں تھا۔۔۔اسے پورا حق حاصل تھا کہ وہ اپنے و.جی کے قریب ہو سکتی اور اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ یادداشت نہ ہونے پر بھی و.جی کو اس کا قریب ہونا بُرا نہیں لگا۔۔۔یہ بات اس میں جان ڈالنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

پلیز بتائیں!!

کریں گے میری ہیلپ؟؟

ورنہ اگر وہ لوگ میرا پیچھا کرتے ہوئے مجھ تک پہنچ گئے تو نا کبھی میں آپ کو آپ کے بارے میں کچھ بتا سکوں گی نہ ہی اپنی عزت بچا سکوں گی۔۔۔

منت نے اس کے ہاتھ ایک ایسی ڈور پکڑا دی تھی اب اسے یقین تھا کہ اس کا و.جی اسے اپنے ساتھ لے کر ضرور جائے گا۔۔۔

منت اپنے و.جی سے اب دور نہیں ہونا چاہتی تھی اور یہ بھی جانتی تھی کہ وہ اس وقت اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا مگر جو کچھ وہ جاننا چاہتا ہے اس کی جستجو میں وہ اس کی حفاظت بھی کرے گا اور اسے اپنے ساتھ بھی رکھے گا۔۔۔

مطلب آپ کی جان کو خطرہ ہے بغیر اس سے خود سے دور کیے سوال کیا۔۔۔

جی میری جان کو خطرہ ہے میرے پیچھے غنڈے لگے ہوئے ہیں پلیز آپ مجھے بچالیں۔۔۔
اپنے وجی کے سینے سے لگی ہوئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جی کے چہرے کو خود پر جھکا کر بے تحاشہ چوم لے۔۔۔اس کے ہونٹوں پر اپنی پنکھڑیاں رکھ کر اس کے خوبصورت ہونٹوں سے نمی پی لے۔۔۔
وہ کل بھی خوبصورت تھا، آج بھی خوبصورت ہے، اس کی یہ نیو لک بہت جان لیوا تھی۔۔۔وہ بلیک کلر کی شرٹ اور پینٹ میں دمک رہا تھا۔۔۔بلو کلر کی قاتلانہ آئیز ہمیشہ کی طرح اسکی جان نکال رہی تھیں۔۔۔

خوبصورت شہزادہ اس کا تھا۔۔۔اگر اس وقت اس کی یادداشت ہوتی تو وہ منت کے ساتھ اس دوری کو لمحوں میں خود ہی مٹا دیتا مگر اس وقت منت سوائے اپنے دل پر جبر کرنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے آپ میرے ساتھ چلیں!!

میں یہیں ساتھ ہی ہوٹل میں رکا ہوں مگر پرابلم یہ ہے کہ وہ ہوٹل بہت ایکسپنسو ہے اور میں نے اپنے دوست کے تھروڈسکاؤنٹ پر روم بک کروایا ہے مگر وہ دو لوگوں کے رہنے کے لیے ناکافی ہے---

اور بڑا روم میں افورڈ نہیں کر سکتا اگر پھر بھی آپ میرے ساتھ کمفرٹیبل ہیں تو میں آپ کو اپنے ساتھ اپنے روم میں لے جاتا ہوں---

آپ مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہیں میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا---

وہ اپنی طرف سے تالی دیتا ہوا بولا تھا---

میں تو آپ کے ساتھ کمفرٹیبل بھی ہوں اور چھوٹی سی چھوٹی جگہ پر رہ بھی سکتی ہوں---

میں تو آپ کو نقصان پہنچانے کا بھی پورا ارادار کھتی ہوں کیسے بتاؤں و.جی میرے لیے تو آپ کا مضبوط سینہ ہی کافی ہے---دل میں سوچتے ہوئے سارے غم بھول کر ہلکا سا مسکرائی تھی---

نہیں مجھے آپ پر ٹرسٹ ہے کہ آپ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے آپ مجھے اپنے ساتھ اپنے روم میں لے جائیں---وہ دوٹوک فیصلہ کن انداز میں بول رہی تھی---

پلیز جانے سے پہلے آپ میرا ایک چھوٹا سا کام کر دیں گے---

جی بتائیں---

کیا آپ مجھے ایک عبایہ خرید کر دے سکتے ہیں؟؟
کیونکہ جو لوگ میرے پیچھے لگے ہیں وہ اتنی آسانی سے میرا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اگر اُنہوں نے مجھے پہچان لیا تو میرے ساتھ آپ کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے---

جی آپ میرا ویٹ کیجیۓ میں ابھی لے کر آتا ہوں---پلیز کہیں جائیۓ گا مت---
وہ جاتے ہوئے پلٹ کر بولا تھا---اسے ہر حال میں اپنے بارے میں جاننا تھا---یہ لڑکی اس کے لیے اُمید کی کرن تھی---اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ لڑکی چلی نہ جائے---

منت نے ہاں میں سر کو ہلایا، وجی وہاں سے جا چکا تھا---

وجی میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی---قسمت سے تو آپ مجھے واپس ملے ہیں---میں بھی دیکھتی ہوں کیسے آپ کی یاداشت واپس نہیں آتی---

آپ مجھے اپنے روم میں لے کر تو چلیں۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے آنسوں کے ساتھ رو پڑی تھی۔۔۔اسے یقین تھا اپنی محبت پر کہ وہ اپنے وجی کی یادداشت واپس لے آئی گی۔۔۔

....

شیخ صاحب مجھ پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے میں نے لڑکی کو آپ کے حوالے کیا تھا۔۔اگر وہ چڑیا اُڑ گئی تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟؟

شیخ زہرہ کو فون کر کے چیخ رہا تھا۔۔اس کے ارمانوں پر پانی پھرتے ہوئے منت تو پُھر ہو گئی۔۔اب شیخ کے ارمانوں میں آگ لگ چکی تھی۔۔۔

تم اس لڑکی کو ڈھونڈو اگر نہیں ملی تو تمہارے کوٹھے کو آگ لگا دوں گا۔۔

شیخ صاحب اب آپ زیادتی کر رہے ہیں مگر پھر بھی میں کوشش کرتی ہوں کہ اس لڑکی کو جلد از جلد ڈھونڈ کر آپ تک پہنچا سکوں۔۔۔

زہرہ تسلی دیتے ہوئے فون بند کر چکی تھی۔۔۔ڈر تو زہرہ کو بھی لگ رہا تھا کہ کہیں وہ لڑکی واپس پاکستان نہ پہنچ جائے کیونکہ ثریا نے ایک روپیہ نہیں لیا تھا صرف یہ کہا تھا کہ یہ دونوں لڑکیاں واپس نہ سکیں۔۔۔

پہلے والی لڑکی تو پاکستان سے ہی غائب ہو چکی تھی اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔اس کی تلاش جاری تھی۔۔۔

اور یہ والی شیخ کے ہاتھ سے نکل گئی۔۔۔زہرہ تو سر پکڑے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔آج تک کبھی اس تک پہنچی ہوئی لڑکیاں بھاگ نہیں سکی تھیں۔۔۔مگر ان دونوں بہنوں نے زہرہ کے ناک میں دم کر دیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے کتوں کو منت کو ڈھونڈے کے لیے بھیج دیا تھا۔۔۔

تم دونوں میری شکل کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔جاؤ دفع ہو جاؤ۔۔۔میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔۔

اپنی چمچیوں پر زہرہ چلاتے ہوا اپنا غصہ اُتار رہی تھی۔۔۔

....

وجدان منت کو لے کر اپنے ہوٹل روم میں آ گیا تھا۔۔۔

آپ یہاں آرام سے بیٹھیں، میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو منگواتا ہوں۔۔۔

شریف زادہ نظریں بھر کے بھی منت کو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ منت کی نظریں تو اپنے وجی سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں کمرہ چھوٹا تھا مگر تھا بہت خوبصورت۔۔۔

وہ روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔منت عبایا اُتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے واپس اسی نیم دراز لباس میں فریش ہونے کی غرض سے واش روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

منت نے جس طرح کا لباس پہن رکھا تھا وہ کبھی عبایا نہ اُتارتی اگر اس کے سامنے اس کا شوہر،اس کا وجی نہ ہوتا۔۔۔

اب تو وہ جان بوجھ کر اپنے حسن کی چھاپ اپنے وجی پر چھوڑنا چاہتی تھی تاکہ اس کی یادداشت پر پڑے ہوئے پردوں کو ہٹا سکے۔۔۔

وہ اس شخص کی کمزوری تھی یہ بات وہ بہت اچھی طرح سے جانتی تھی اب اس کی اسی کمزوری کا فائدہ اُٹھا کر وجی کو اس اندھیری دنیا سے باہر نکالنا تھا۔۔۔

شرم، حیا، لاج منت نے قسم کھالی تھی ان سب سے چاہے دور کیوں نہ ہونا پڑے۔۔۔وہ اپنے شوہر کو جیت کر رہے گی۔۔۔سچ کہتے ہیں کہ عورت جب اپنے پر آتی ہے تو بڑی سے بڑی جنگ جیت لیتی ہے۔۔۔

شاور لیتی ہوئی واپس وہی لباس پہن چکی تھی جو لباس پہنتے ہوئے اسے کوفت ہو رہی تھی۔۔۔جس لباس کو اس نے رورو کر پہنا تھا۔۔۔اب وہی لباس اس نے اپنے شوہر کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے خوشی سے زیب تن کر لیا۔۔۔گیلے بال آبشار کی طرح اسکی مخملی شفاف کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

چہرے پر لگے ہوئے میک اپ کو اس نے پوری طرح سے فیس واش سے دھو کر صاف کر دیا تھا نہا کر نکھرا نکھرا روپ دیکھ کر وہ مرمر میں مسکرائی تھی۔۔۔اس کا وجی اس کے ایسے روپ کا دیوانہ تھا۔۔۔

دیکھتی ہوں چوہدری وجدان ورک کیسے بچتے ہیں مجھ سے، کیسے نہیں آتی آپ کی یادداشت واپس۔۔۔سارے راستے بہت اگنور کیا ہے آپ نے مجھے۔۔۔

منت سارے راستے اس کے چہرے پر نظر گاڑے بیٹھی تھی جبکہ وجدان نے ایک بار بھی نظریں اُٹھا کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

فریش ہو کر روم میں آئی تو کھانے کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔اسے سچ میں بہت بھوک لگ رہی تھی، پتہ نہیں کتنے دنوں کے بعد آج اسے بھوکھ کا احساس ہوا تھا۔۔۔کھانے کی ٹرالی کے اوپر رکھے ہوئے گرم گرم کھانے کی خوشبوئیں منت کو اپنی جانب کھینچ رہی تھیں۔۔۔

وہ سامنے ہی جیکٹ اُتارے ہوئے بیڈ کے کنارے پر بیٹھا فون میں مصروف تھا،شاید میسج ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔منت جیسے ہی روم میں داخل ہوئی اس نے منت کی موجودگی کو محسوس کر لیا مگر نظریں اُٹھا کر دیکھا نہیں۔۔۔

وہ آرام سے چلتے ہوئے روم میں رکھے ہوئے سنگل صوفے پر بیٹھ گئی تھی کھانے کی ٹرالی کو بے تکلفی سے اپنی جانب کھینچتے ہوئے پلیٹ میں کھانا نکالنے لگی۔۔۔

آجائیں آپ بھی کھانا کھالیں۔۔۔

منت نے پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے وجدان کو کھانے کے لیے کہا تھا۔۔۔

آپ کھالیں میں بعد میں کھالوں گا۔۔۔

اسے شاید منت کے حلیے سے کوفت ہو رہی تھی۔۔۔

کوفت ہو رہی تھی یا اس کی رعنائیوں کی جھلک دیکھ کر احد کے اندر چھپے چوہدری وجدان ورک کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھی۔۔۔

بعد میں کیوں؟؟

ابھی کھالیں کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔

احد حیران نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو اس سے بے تکلفی سے بات کر رہے تھی۔۔۔ایسے جیسے وہ اسے سالوں سے جانتی ہو، مگر پھر اس کے ڈیپ گلے پر نظر پڑتے وہ نظریں چرا گیا تھا۔۔۔

منت پہلا نوالہ لیتے ہوئے دیکھ چکی تھی کہ اس کے وجی کی نظریں کہاں ہیں اور وہ خوش تھی کہ اس کا وجی بہک رہا ہے۔۔۔

منت کی دھڑکنوں کی گہرائیاں اسکی کمزوری ہوا کرتی تھی۔۔۔اور منت اس کی اسی کمزوری کا پورا فائدہ اُٹھانا چاہتی تھی۔۔۔وہ ذرا سا بھی تو خود کو چھپانے کی کوشش نہیں کر رہی تھی۔۔۔کتنے آرام اور پُرسکون سے انداز میں وہ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

پلیز آکر کھانا کھا لیجئے کیوں لڑکیوں کی طرح شرما رہے ہیں حالانکہ انکمفرٹیبل تو مجھے ہونا چاہیے، میں لڑکی ہوں، جب میں آپ پر یقین کر سکتی ہوں تو پھر آپ مجھ پر یقین کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔بے فکر رہیں آپ کی عزت پر ڈاکہ نہیں ڈالوں گی۔۔۔

وہ شرارتی ہو کر مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی، بھوک تو اس سے بھی لگی تھی وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر صوفے پر آکر بیٹھ گیا تھا مگر اس نے منت سے کافی دوری بنا کے رکھی تھی۔۔۔ نظر اب بھی جھکائے ہوئے تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پلیٹ میں اپنے لیے کھانا ڈالتا اس نے چمچ اُٹھایا ہی تھا کہ منت نوالہ بناتے ہوئے نازک سے ہاتھ سے اس کے آگے کیے ہوئے تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟

میں خود کھالوں گا!!

وجدان کے کہنے کا انداز ایسا تھا جیسے صرف فارمیلٹی کے لیے بول رہا ہو۔۔۔جبکہ حقیقت میں وہ اس کے ہاتھ سے کھانا کھانا چاہتا تھا۔۔۔

یہ سب کچھ کیا ہو رہا تھا وہ بالکل نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔وہ تو اپنی مشکل کم کرنے کے لیے اس لڑکی کو لایا تھا مگر یہاں تو سب کچھ اُلٹا ہی ہو رہا تھا اس کا دل ہی بغاوت پر اُترنے لگا تھا۔۔

کیوں آپ میرے ہاتھ سے کیوں نہیں کھا سکتے ؟؟

میں نے اپنے ہاتھ بہت اچھی طرح سے واش کیے ہیں۔۔۔

وہ اتنی معصومیت سے بول رہی تھی کہ وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکا۔۔

اسنے نظریں اُٹھا کر گہری نظروں سے منت کے نکھرے ہوئے روپ کو دیکھا تھا۔۔وہ کچھ دیر کے لیے اس کی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔۔وہ کتنی خوبصورت تھی۔۔اس کا دودھیا مخملی بدن دیکھ چودری وجدان ورک کے جواں جذبات سرکشی کرنے لگے تھے۔۔۔

منت اپنے وجی کی آنکھوں میں لال ڈورے نمودار ہوتے دیکھ خوش تھی۔۔اس کی خوبصورت بلو آئیز میں پڑھتے لال ڈورے نشاندہی کر رہے تھے کہ وہ بالکل صحیح جا رہی ہے۔۔

نوالہ زبردستی اس کے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے اس کے منہ میں ڈالا وہ بے خیالی میں نوالہ منہ میں لیے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

وجی کے ہونٹوں پر ہلکا سا آئل لگا دیکھ منت اپنے جذباتوں پر قابو نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔وہ اپنے وجی کے ہونٹوں کو دیکھ چھونے کے لیے مچل رہی تھی۔۔

وہ سب کچھ آہستہ آہستہ کرنا چاہتی تھی مگر وجی سے اتنے دنوں کی دوری وہ لمحوں میں ختم کر کے اس کی قربت حاصل کرنے کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔۔اس کا دل دیوانہ ہو کر اپنے وجی کی قربت کے لیے بے قرار تھا۔۔۔اس کی بے قراریاں اس کے چہرے سے نظر آ رہی تھیں۔۔۔اپنے جذباتوں اور تاثرات کو چھپانا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

ہاتھ اُٹھا کر نازک سا انگوٹھا اس کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے خماری سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

خماری تو دونوں کی آنکھوں میں بے تحاشہ تھی،دونوں ایک دوسرے کی قربت کے لیے بے قابو ہو رہے تھے۔۔۔

فرق اتنا تھا کہ منت اپنے رشتے سے پوری طرح سے واقف تھی جب کہ مقابل اپنے جذباتوں پر لگام ڈالنے کی ناکام کوشش کی جدوجہد میں لگا تھا۔۔۔اس کے لیے سامنے بیٹھی لڑکی نامحرم تھی۔۔۔

وجدان نے سر کو پوری طرح سے جھٹکتے ہوئے منت سے نظر ہٹائی تھی۔۔۔

آپ میری جیکٹ پہن کر بیٹھیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر بیڈ سے جیکٹ اُٹھا کر اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کیوں پہنوں جیکٹ؟؟

میں کمفرٹیبل ہوں آپ کیوں مجھے زبردستی یہ جیکٹ پہنانا چاہتے ہیں۔۔۔

وہ شرارتی نظروں سے اپنے وجی کے چہرے پر آتے جاتے خماری کے رنگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جن کو چھپانے کی وجدان جی توڑ محنت کر رہا تھا مگر چھپا نہیں پایا۔۔۔

کسی غیر مرد کے سامنے اس طرح کا لباس پہنا شریف عورتوں کا شیوا نہیں ہوتا۔۔۔ لباس سے نہیں مگر شکل سے آپ کسی اچھے گھرانے کی لگتی ہیں۔۔۔

اب کی بار وجی کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔

جب اتنا جج کر لیا ہے کہ میں کسی شریف گھرانے کی لگ رہی ہوں تو پھر اتنا بھی یقین رکھیں کہ کوئی تو ایسا رشتہ ہوگا آپ کے ساتھ میرا جو آپ کے سامنے اس طرح کا لباس پہنتے ہوئے مجھے کوئی جھجک محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی ہوں اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کے مقابل کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیا کہنا چاہتی ہو صاف صاف کہو۔۔۔

مجھے پہیلیاں مت بجھواؤ میری زندگی تو پہلے ہی بھول بھلیاں ہے۔۔۔

آپ نے ہاسپٹل میں منت کا نام لیا میں یہی تو جاننا چاہتا ہوں کہ اگر آپ منت ہو تو میرا آپ کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟؟

وہ متلاشی نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تھوڑا سا اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

جبکہ منت دو قدم بڑھا کر پھر سے اس کے قریب ہوتی ہوئی اس کے گلے میں دونوں بازو ڈالے اس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔

آپ چاہتی کیا ہیں؟؟

اس طرح کی چیپ حرکتیں کر کے آپ مجھے کسی بھی غلط کام کے لیے نہیں اکسا سکتیں۔۔۔

اپ ایک لڑکی ہیں اپنی عزت کی حفاظت کرنا سیکھیے۔۔۔ صرف مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا اور میرا رشتہ کیا ہے؟؟

اونچی آواز میں بولا ضرور تھا مگر چھ فٹ کے نوجوان نے اتنی ہمت نہیں کی کہ اس نازک سی لڑکی کے بازو اپنے گلے سے نکال سکے۔۔۔

کیسے نکالتا سچ تو وہی تھا جو منت محسوس کر رہی تھی۔۔۔اسے منت کا قریب ہونا سکون دے رہا تھا۔۔۔اسے اچھا لگ رہا تھا منت کا قریب آنا زبردستی خود پر پہرے لگانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کہاں لکھا ہے کہ اپنے شوہر کے پاس آنے سے عزت میں کمی آجاتی ہے؟؟

وہ اپنے قدم اُٹھاتا ہوا پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جا لگا تھا جبکہ منت اپنے شوہر پر قابض ہوتی ہوئی بے باقی سے اس کے گلے میں بازو ڈالے اس کے مقابل چہرہ اُٹھائے ہوئے تھی۔۔۔

شوہر مطلب؟؟؟

بچے ہیں کیا۔۔۔جو شوہر کے مطلب کا نہیں پتا؟؟

مخملی ہاتھ کی پشت اس کی داڑھی پر رب کرتے ہوئے منت وجدان ورک کے صبر کے باندھ توڑنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔

گہری نظریں اس کے چہرے سے ہوتی ہوئی گردن سے گزر کر ٹی شرٹ کے گلے سے نظر آتے ہوئے سینے کے بالوں پر مرکوز تھی۔۔۔

جانتی تھی سامنے کھڑا شخص زیادہ دیر تک اپنے جذباتوں پر قابو نہیں رکھ سکتا۔۔۔اسے یقین تھا اپنی محبت پر، اپنے حسن پر، کہ وہ بہت جلد اپنے وجی کے حواسوں پر چھانے میں کامیاب ہو جائے گی۔۔۔

وجی کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ مٹھیوں کو میچے ہوئے بامشکل ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔جبکہ منت اس کے اور قریب ہوتے ہوئے ایڑیوں کو اوپر اُٹھاتے پنکھڑیاں اس کی گردن پر رکھ چکی تھی۔۔۔

اس کا یہ کرنا تھا کہ بے اختیار وجی اپنے ہاتھ کو اس کی مخلی کمر پر لے آیا تھا۔۔۔جو پوری طرح سے بے لباس تھی۔۔۔صرف ایک باریک سٹرپ کی مدد سے لباس میں جکڑی ہوئی تھی۔۔۔

منت کے لبوں کے نرم گرم لمس وجدان کی گردن کو انگاروں کی طرح جلا رہے تھے۔۔۔اس کے سخت ہاتھ کی کھردری انگلیاں منت کی کمر میں دھنستی چلی جا رہی تھیں۔۔۔

وہ اس میٹھے درد کو خوشی سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

مت کریں یہ سب غلط ہے---

وجی کے منہ سے یہ لفظ کمزور سی مزاحمت کرتے ہوئے نکلے تھے---

ششششش---

کیا غلط ہے؟؟

خاموشی سے مجھے محسوس کیجیے اور دل سے پوچھ کر بتایئے گا کہ میرے قریب آنا آپ کے دل کو غلط لگا ہے یا صحیح یہ فیصلہ میں آپ پر چھوڑ رہی ہوں---

مگر جواب پوری ایمانداری سے دیجئے گا---

وہ خماری سے زندگی کہتے ہوئے اس کے چہرے کے دونوں جانب ہاتھ رکھتے اس کا چہرہ اپنے چہرے پر جھکائے پنکھڑیاں اسکے سلگتے لبوں پر رکھ چکی تھی---پنکھڑیاں لبوں سے ٹکرائی تو دونوں کے وجود میں بجلی کی لہریں سی دوڑ گئی تھی---

....

وجدان کے دونوں ہاتھ منت کی کمر پر سختی بڑھاتے جارہے تھے۔۔۔منت کو شدید تکلیف کا احساس ہو رہا تھا مگر یارِ وجدان نے اُففف تک نہیں کیا۔۔۔منت کی پیٹھ پر دو جگہ کافی گہرے زخم تھے، جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔۔۔وجدان کے ہاتھوں کی سختی منت کو تکلیف پہنچارہی تھی۔۔۔

مگر اپنے شوہر کو واپس حاصل کرنے کے لیے یہ تکلیف اسے خوش دلی سے قبول کرنی تھی۔۔۔

منت کی نازک پنکھڑیاں وجدان کے سلگتے لبوں سے کیا ٹکرائیں وجدان ہمیشہ کی طرح کمزور پڑتے ہوئے پوری طرح سے بہک چکا تھا۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے لبوں کو کھا جانے کی حد تک خود میں سمیٹے ہوئے تھے۔۔۔

خماری کا سمندر عروج پر پہنچ چکا تھا دونوں کے سلگتے ارمان مل کر طوفان برپا کیے ہوئے تھے۔۔۔دونوں کا ایک دوسرے سے دور ہونا ناممکن ہو چکا تھا۔۔۔

اسے گھما کر دیوار کے ساتھ لگاتے ہوئے وجدان اس کی پنکھڑیوں پر لبوں کی گرفت بنائے ہوئے تھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے اس کی پنکھڑیوں کو دانتوں کی چُبن محسوس کرواتے شدت سے نمی کو حلق میں اُتارتے ہوئے کمزور لمحے کی زد میں آتا جا رہا تھا۔۔اس کی پنکھڑیوں میں ایسا نشہ تھا جس سے وہ مسرور ہوتے ہوئے مدہوش ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

شبنمی ٹھنڈی پنکھڑیوں سے رسیلے قطروں کو پیتے ہوئے مدہوشی کے راستوں میں بہت آگے نکلتا جا رہا تھا۔۔۔

اسے کوئی ہوش نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔وہ تو اپنا مقصد تک بھول گیا تھا کہ لڑکی کو یہاں پر لانے کا مقصد کیا تھا۔۔۔

اس کی قربت کے نشے میں بہکتے ہوئے ہاتھ اس کی نازک مخملی گوندی ہوئی دھڑکنوں پر رکھ چکا تھا۔۔منت سسک اُٹھی تھی۔۔۔اسکی جان کو مشکل میں ڈالتا چلا گیا اس کی قربت میں پہلے سے کہیں زیادہ جنون تھا۔۔۔

وہ بے قابو ہو کر سفاکی سے سختیوں پر اُترتا چلا جا رہا تھا۔۔۔جو منت پوری ہمت جمع کر کے اسے اپنے قریب لانے کے لیے اُکسا رہی تھی، اب بہکے ہوئے چوہدری وجدان ورک کو سنبھالنا اس کی جان کے لیے مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو چوستے ہوئے دانتوں سے کٹ لگا گیا، اس کے دانتوں کی چُبن سے منت کے ہونٹوں پر جلن کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔سانسیں اُکھڑنے لگی تھیں، حلق میں کانٹے چُب رہے تھے۔۔۔

پتہ نہیں کیسے اس بے رحم کو تھوڑا سا رحم آیا تو ہونٹوں کو آزادی بخشتے ہوئے اس نے ایک گہری نظر اس کے چہرے پر ڈالی تھی۔۔۔

وہ تیز سانسیں لیتی ہوئی ہونٹ کھولے کھڑی تھی اس کی دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ دیکھ کر چوہدری وجدان دھڑکنوں پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔۔

نیم دراز لباس کے باریک سٹریپ میں انگلیاں پھساتے کندھوں سے جھٹکے سے نیچے کر چکا تھا۔۔۔

منت نے شرم کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔اس سے آگے دیکھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔وہ پوری شدت سے اس کی دھڑکنوں پر جھکا تھا۔۔۔نرم دھڑکنوں کو لبوں سے چومتے نرم گرم لمس چھوڑتے منت کی نازک سی جان کو کڑے امتحان میں ڈال چکا تھا۔۔۔

منت کی دھڑکنوں کی خوشبو وجدان کی سانسوں میں اُتر کر اس کے اندر جذباتوں کا طوفان اُٹھائے ہوئے تھی۔۔۔

لب دھڑکنوں پر رکھے دوسرا ہاتھ بے باقی سے دھڑکنوں کو مسلتا جا رہا تھا۔۔۔ پتہ نہیں اس کے دماغ میں کچھ لمحوں کے لیے ایسا کیا آیا تھا کہ وہ دھڑکنوں سے چہرہ اُٹھائے تیز سانسوں سے اس کے چہرے کو دیکھتا ہوا پیچھے ہونے لگا تھا۔۔۔

دوسرے ہی لمحے منت اس کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اوپر اُٹھاتی دونوں ٹانگیں اس کی کمر پر لپیٹ گئی۔۔۔ اس وقت وجدان کو خود سے دور کرنا بہت بڑا خطرہ ثابت ہو سکتا تھا وہ اسے نامحرم سمجھ کر چھوڑ کر جا سکتا تھا۔۔۔

چوہدری وجدان کو اپنی قربت کے رنگ دکھانا بہت ضروری تھا، اپنی قربت سے ہی وہ آکے دل کے نزدیک آنے کی گنجائش بنا سکتی تھی۔۔۔

وہ جو خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتے پیچھے ہونے لگا تھا،منت کا یہ عمل اسے پوری طرح سے کمزور کرتا چلا گیا وہ پیچھے کو ہوتے ہوئے بیڈ پر گر گیا تھا۔۔۔

منت بھی اسی پوزیشن میں اس کے اوپر گرتی چلی گئی۔۔۔

منت کی نازک مخملی دھڑکنیں وجدان کے لبوں پر تھیں۔۔۔وہ کمزور لمحے کی زد میں وہ پوری طرح سے آچکا تھا۔۔۔

منت کو تڑپانے کی حد تک اسکی نازک دھڑکنوں کو لبوں سے مسلتے دانتوں کی چُبن دیتے وہ کروٹ لیتا اس کے اوپر آگیا تھا۔۔۔

منت کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ جھٹکے سے اپنے شرٹ کو اُتار کر دور پھینکتے ہوئے اس کے اوپر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

اس کی بے لباس دھڑکنیں اوپر نیچے ہوتے ہوئے اس کی نظروں کے سامنے تھیں۔۔۔وہ پوری بے باکی سے اس کی دھڑکنوں کے اُتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت آنکھیں بند کیے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔وہ اس کی دھڑکنوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے اتنی شدت سے مسلہ کے منت کے منہ سے چیخنے کی حد تک آہ نکلی تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے اس کی آواز کو دُشمنِ جاں پوری طرح سے بند کرتے ہوئے سخت شدتیں دیتا اس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔

منت کا نازک وجود وجدان کی سخت شدتوں سے ٹوٹ کر بکھر رہا تھا وہ موم کی گڑیا کی طرح خود کو اس مضبوط طوفان کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔

وہ اپنے وجی کا ساتھ دینے کی پوری کوشش کر رہی تھی مگر چوہدری وجدان کے معیار پر پورا اُترنا منت کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اس کے جسم کی ہر رعنائی کو اس نے اتنی شدت سے چومتے ہوئے دیکھا تھا جیسے سالوں کا پیاسا ہو۔۔۔سچ بھی تو یہی تھا سال کی دوری تھی منٹوں میں طے کرنا بہت مشکل ہو گیا۔۔۔

اس کے پیٹ پر بیلی بٹن کے اوپر لب رکھتے ہوئے منت کو سسکاریاں بھرنے پر مجبور کر دیا۔۔ بیلی بٹن پر وجدان کے دانتوں کی چُبھن سے وہ تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔

لب بیلی بٹن پر تھے، دونوں ہاتھ دھڑکنوں پر سختی دکھا رہے ہیں۔۔۔

روم میں دونوں کی تیز سانسوں کی دھن فضا میں خوشبو پھیلائے ہوئے تھی۔۔۔

منت کو سانس لینے تک کی اجازت نہیں مل رہی تھی اس کے دونوں ہاتھ مزاحمت کی صورت میں سزا بھگت رہے تھے۔۔۔

دونوں ہاتھ تکیے پر اوپر کی جانب کرتے ہوئے ایک ہاتھ سے پن کیے ہوئے تھا۔۔۔

شدت اتنی سخت تھی کہ منت کی دبی دبی سی سسکیاں روم میں گونج رہی تھیں۔۔۔وہ کب اس کی سسکیوں پر دھیان دے رہا تھا وہ تو سفاک بنا اپنے دل کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔

اپنے جلتے ہوئے ارمانوں کی آگ کو منت کی قربت سے ٹھنڈا کر کے بجھا رہا تھا۔۔۔

منت کے بدن کی خوشبو اسے پاگل کیے ہوئے تھی۔۔۔اس کے مخملی وجود کی ہر رعنائی پر اس کے لبوں کی گستاخیوں کے نشان تھے۔۔۔

لال نشان اس کے مخملی بدن کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔اسکی کی ریشمی دھڑکنوں پر گلاب کی پتیوں کی مانند لبوں کے نشان دمک رہے تھے۔۔۔

گردن پر کوئی ایسی جگہ باقی نہیں تھی جہاں پر وجدان کے سلگتے ارمانوں کی داستان نہ لکھی ہو۔۔۔شرم سے منت کا چہرہ لال کندھاری ہو رہا تھا۔۔۔

لبوں پر کٹ لگے تھے۔۔۔ننھی سی بوندھیں اس کے ہونٹوں کو مزید خوبصورت بنا رہی تھیں۔۔۔
ریشمی بال آبشار کی طرح بیڈ پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔گیلے بالوں سے اُڑتی ہوئی خوشبو وجدان ورک کے ارمانوں کو مزید بہکا رہی تھی۔۔۔
وہ بھوکا شیر بنا ہوا اپنی نازک ہرنی کے وجود سے خوشبو کے ہر قطرے کو چُرا رہا تھا۔۔۔
اس کی گستاخیاں تھی کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھی۔۔۔صبر کس چیز کو کہتے ہیں شاید آج وہ بھول چکا تھا۔۔۔

دنیا جہاں سے بیگانہ صرف اس کی قربت سے اپنے سلگتے ارمانوں کو مہکا رہا تھا۔۔۔
نظر منت کی دودھیا کمر پر پڑتے ہوئے بلوں پر گئی تو بے اختیار جھک کر وہاں پر دانت کاٹ چکا تھا۔۔۔

منت کی سسکاریاں بڑھی تو وہ مزید شدتوں پر اُترنے لگا تھا۔۔۔اس کی شدتیں جان لیوا تھیں۔۔۔وہ بن آب مچھلی کی طرح اس کے ہاتھوں میں تڑپ رہی تھی۔۔۔

اب تو منت دل میں دعائیں کر رہی تھی کہ اس کا وجی اس سے کچھ دیر کے لیے دور ہو جائے۔۔ مگر اب ایسا ممکن نہیں تھا وہ تو جذباتوں کے سمندر میں بہت نکل دور نکل چکا تھا۔۔

اس کے جذبات اس کے اندر طوفان برپا کیے ہوئے تھے۔۔ وہی طوفان منت کے نازک وجود پر وہ روم روم کر کے برسا رہا تھا۔۔ نہ اسے منت کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں، نا اس کا تڑپنا سنائی دے رہا تھا۔۔

پوری رات اس کے خوبصورت وجود پر محبت کی داستان لکھتا رہا تھا۔۔ دونوں میں باتیں کرنے کے لیے نہیں تھی۔۔ دونوں کے بیچ کی قربت ہی سب کچھ بول رہی تھی۔۔

بے شک اسے کچھ یاد نہیں تھا مگر وہ جس دیوانگی سے اس لڑکی کے قریب ہوا تھا یہ بات اسے یقین دلا رہی تھی کہ لڑکی جھوٹ نہیں بول رہی۔۔

چوہدری وجدان ورک کبھی حرام نہیں کھا سکتا تھا۔۔ بے شک اسے اپنے بارے کچھ یاد نہ تھا مگر اسے اپنے دل پر اتنا یقین آج بھی تھا کہ وہ حرام کو کبھی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔۔

اس کے مظبوط سینے پر ٹوٹ کر بکھری ہوئی لڑکی اس کی بیوی ہے اسکا دل اس بات پر یقین کر چکا تھا مگر وہ سوچنے پر مجبور تھا کہ اس کی موم نے اس سے یہ سچائی کیوں چھپائی---

دُشمنِ جاں نے نازک سی منت کی ایسی حالت کر دی تھی وہ اس کی شدتوں کو سہتے جیسے ہی آزادی ملی اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے گہری نیند میں سو رہی تھی---

کتنا سکون تھا اس کے وسیع سینے میں---وہ ہر دُکھ، ہر غم سے آزاد ہو کر گہری نیند میں سو رہی تھی---وہ کتنی راتوں سے پُر سکون ہو کر نہیں سوئی تھی---وہ جانتی تھی کہ اس کے وجی کو اس وقت کچھ یاد نہیں پھر بھی وہ کتنے اتنا اطمینان سے سو رہی تھی اس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا---

دوسری جانب مقابل بھی اس سکون کو پوری طرح سے محسوس کر رہا تھا---یہ کیسا سکون تھا جو چوہدری وجدان کے دل کی گہرائی میں اُتر چکا تھا---

وہ دو جسم ایک جان ہوئے چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔۔۔دونوں کے وجود پر لباس نہ ہونے کے برابر تھا۔۔اس کے چہرے پر آئے ہوئے بالوں کو انگلی کے پوروں سے ہٹا کر کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے اس کے معصوم خوبصورت چہرے کو دیکھے جا رہا تھا۔۔

وہ لڑکی کہیں سے بھی جھوٹی تو نہیں لگ رہی تھی۔۔۔اس کی گردن پر وجدان کے لبوں کے گہرے نشان اسکی پوری گردن کو چار چاند لگائے ہوئے تھے۔۔۔

وہ دماغ پر زور ڈالتے ہوئے گزرے ہوئے وقت کی یادوں کو محسوس کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر یادداشت پر گرے ہوئے پردے ہٹ نہیں رہے تھے۔۔۔

مگر اب اسے اپنی منزل قریب نظر آ رہی تھی۔۔۔منت کے گرد بازوؤں کا حصار مضبوط کرتے ہوئے وہ مطمئن تھا کہ اب اسے منزل تک پہنچنے میں مدد،اسکے سینے پر لیٹی ہوئی خوبصورت لڑکی کرے گی۔۔۔جس کا دعویٰ تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔وہ گہری سانس لیتے، آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔۔

....

عریشہ میں نے کہا تم اس وقت میرے روم سے چلی جاؤ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی حماد بُری طرح سے چلایا تھا۔۔۔

کیوں بات نہیں کرنی کب تک اس لڑکی کا ماتم مناتے رہو گے ؟؟

جو پتہ نہیں زندہ بھی ہے یا مر چکی ہے۔۔۔

عریشہ بھی اسی انداز میں چلاتے ہوئے سامنے رکھے ٹیبل پر مکا مارتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

حماد نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھینچ کر تھپڑ عریشہ کے منہ پر رسید کیا۔۔۔عائشہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی۔۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل دور جا گرا۔۔۔

وہ بے یقینی سے حماد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

حماد کے اس زوردار تھپڑ سے عریشہ کے گال پر حماد کی انگلیوں کے نشان چھپ گئے۔۔۔

خبر دار!!!

خبر دار اگر تم نے منت کے بارے میں کوئی ب** کی تو تمہاری زبان حلق سے کھینچ لوں گا۔۔ تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میں نہیں کرتا تم سے پیار، اور نہ ہی شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ تم میں سیلف رسپیکٹ نام کی کوئی چیز نہیں؟؟

میں نے اپنی لائف میں تم سے زیادہ بیہودہ لڑکی نہیں دیکھی۔۔

مجھے کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے اگر تم میری دوست، میری کزن نہیں ہوتی، تو میں کب کا تمہیں اپنی زندگی سے نکال چکا ہوتا۔۔

آج حماد کے لفظوں کے تیر بُری طرح سے عریشہ کو زخمی کر چکے تھے۔۔

کیا ہے اس میں ایسا جو مجھ میں نہیں کیوں وہ تم سے دور ہو کر بھی تم سے دور نہیں ہوتی اور میں پاس ہوتے ہوئے بھی تمہیں نظر نہیں آتی؟؟

وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑی ہوتی ہوئی بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے چیخی تھی۔۔

عقل کی اندھی لڑکی اب بھی تمہیں ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔

مرد صرف اپنی من چاہی عورت کو ہی پسند کرتا ہے۔۔

جو آگے بڑھ کر خود کو مرد کے سامنے پیش کرتی ہیں، مرد کبھی اس لڑکی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔۔۔ایک قابل وکیل ہو کر تم اتنی بے وقوف ہو، مجھے حیرانی ہوتی ہے۔۔۔

حماد نے ایک بار پھر اس کی بُری طرح سے توہین کی تھی کہ شاید عریشہ کے دماغ میں اس کی باتیں آجائیں اور وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے۔۔۔

مطلب کہ تم مجھے بدکردار سمجھتے ہو؟؟

جبکہ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ سب کچھ میں تمہاری محبت میں کر رہی ہوں مگر تم تومنت کی محبت میں اتنے پاگل ہو چکے ہو کہ تمہیں میری محبت نظر ہی نہیں آتی۔۔۔

وہ لڑکی شادی کر چکی تھی اس کا شوہر مر گیا، بیوہ ہو گئی وہ، اور اب پتہ نہیں کہاں دفع ہو گئی ہے۔۔۔

اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں مگر پھر بھی اس کی محبت تمہارے دل میں برقرار ہے۔۔۔

ٹھیک ہے حماد کاظمی آج کے بعد میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں کبھی پلٹ کر بھی تمہاری طرف نہیں دیکھوں گی۔۔۔

وہ دوٹوک انداز سے کہتی ہوئی فرش پر گرے اپنے موبائل کو اُٹھا کر آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے دروازہ کھول کر بھاگتی ہوئی آفس کے روم سے باہر نکلی تھی۔۔۔

حماد کو اپنے رویے پر شرمندگی تھی،وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بُری طرح سے شرمندہ تھا۔۔۔

وہ عریشہ کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر عریشہ ہر بار اپنی حد پار کر جاتی جس کی وجہ سے آج اس سے وہ ہو گیا جو وہ کبھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ عریشہ اسے بہت محبت کرتی ہے مگر وہ بھی کیا کرتا اس نے کبھی عریشہ کو اس نظر سے نہیں دیکھا۔۔۔

وہ اس کی بہت اچھی دوست تھی،اس کی کرائم پارٹنر تھی مگر وہ اسے اپنی محبت اپنی بیوی کا درجہ کبھی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

عریشہ اس کی محبت میں پاگل ہو کر بہت آگے نکلتی جا رہی تھی۔۔۔اسے زمین پر گرانا ضروری تھا۔۔۔عریشہ کو لگنے لگا تھا کہ وہ اپنے جسم کی نمائش کر کے حماد کو اپنی جانب اٹریکٹ کر سکتی ہے۔۔۔

اپنی دوست کا محبت میں یوں اپنا معیار گرانا حماد کاظمی کو منظور نہیں تھا۔۔۔آج خود کو اس کی نظروں میں گرا کر اس نے اپنی دوست کی آبرو بچانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔
اسے یقین تھا کہ شاید آج کے بعد عریشہ کبھی پلٹ کر بھی اس کی جانب نہ دیکھے مگر شاید یہی نفرت اسے سیدھا راستہ دکھا دے۔۔۔

جب سے منت کڈنیپ ہوئی تھی حماد سکون میں نہیں تھا، فجر اور منت کو ڈھونڈنے کی حماد بھی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔
آخر وہ اس کی خالہ کی بیٹیاں تھیں اور منت سے محبت پر اس نے کبھی انکار نہیں کیا تھا۔۔۔
مگر جب سے اس کی شادی ہوئی تھی اس نے منت کو کبھی ان نظروں سے دوبارہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ جان چکا تھا کہ منت وجدان سے بہت محبت کرتی ہے اور حماد کا اصول اسے یہی سکھاتا تھا کہ محبت میں زور زبردستی نہیں ہوتی۔۔۔

محبوب کی خوشی میں خوش ہونا محبت کا سب سے پہلا اصول ہے، مگر وہ اس کی فکر کرنا نہیں چھوڑ سکتا تھا اور اس کا فکر کرنا ہمیشہ عریشہ کو جلن اور حسد پر مجبور کرتا تھا۔۔۔

....

اذلان سر ہم اپنی جانب سے پوری کوشش کر رہے ہیں آپ ہمارا یقین کریں۔۔۔

کیا خاک کوشش کر رہے ہیں آپ لوگ ایک مہینے سے زائد ٹائم ہو گیا ہے اور آپ لوگ میری بہنوں کو ڈھونڈ نہیں سکے اور چکمہ دے رہے ہو کہ کوشش کر رہے ہو۔۔۔اسے کوشش کہتے ہیں؟؟
اذلان پوری طرح سے انسپیکٹر کے منہ پر چیخ رہا تھا۔۔۔

سر ہم نے دن رات ایک کر رکھا ہے مگر ہر طرف سے ثبوت مٹانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔۔۔
انسپکٹر بلی بنا ہوا اذلان کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

چھوڑو!!

ثبوت ڈھونڈنے والوں کو ثبوت مل جاتے ہیں مجھے مت سکھاؤ!!

اذلان روز روز تھانوں کے چکر لگا لگا کر تھک چکا تھا، کہیں سے کوئی اُمید کی کرن نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔اسے اپنے آپے میں سے باہر ہوتے ہوئے دیکھ اس کے بابا نے اس کی پیٹھ کو سہلاتے ہوئے اسے وہاں سے لے جانا مناسب سمجھا، وہ اس وقت کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

اذلان بیٹا حوصلے سے کام لو۔۔۔

بابا کتنا حوصلہ کریں؟؟

نہیں ہے حوصلہ۔۔۔کاش وجدان بھائی زندہ ہوتے تو یہ سب کچھ چٹکیوں میں سمیٹ لیتے۔۔۔

میں انتہائی بُرا بیٹا ثابت ہوا ہوں۔۔۔نہ میں اچھا شوہر ہوں، نہ اچھا باپ ہوں، نہ اچھا بیٹا ہوں، نہ اچھا بھائی ہوں۔۔۔وجدان بھائی کی جگہ کاش میں مر جاتا۔۔۔

وہ چھ فٹ کا نوجوان اپنے باپ کے گلے لگتے ہوئے بچوں کی طرح رو دیا۔۔۔

اذلان تم پاگل ہو گئے ہو، تم بہت اچھے بیٹے ہو۔۔۔کس نے کہا کہ تم اچھے بیٹے نہیں ہو، تم اپنی کوشش کر رہے ہو، اللہ تعالی سب بہتر کرے گا، ہمیں اُمید کا دامن نہیں چھوڑنا ہے۔۔۔اللہ سے مایوسی گناہ ہے اور ہمیں گناہ کا مستحق نہیں ہونا۔۔۔

اسے سمجھا کر اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھائے گھر کی جانب نکل پڑے تھے۔۔۔وہ گھر جو ویرانیوں کا ڈیرا بن چکا تھا، جہاں پر خوشیاں دور دور تک کہیں دکھائی نہیں دیتی تھیں۔۔۔

پورے گھر میں صرف ایک عورت گومتی ہوئی نظر آتی تھی ثریا بیگم۔۔۔

اب تو ثریا بیگم پر ریاض ورک کی نظریں بھی گہری ہونے لگی تھیں۔۔۔

کیونکہ اس کے چہرے پر غم کے تاثرات دکھائی نہیں دیتے تھے۔۔۔اس نے ابھی تک یہ تو دور دور تک نہیں سوچا تھا کہ یہ سب کرنے والی ثریا ہے، مگر اسے یہ شک ضرور تھا کہ گھر کی بیٹیوں کے غائب ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔

ثریا بہت ہی جلد اپنے کھودے ہوئے گڑے میں گر کر غرق ہونے والی تھی اس کا کاونڈاؤن شروع ہو چکا تھا۔۔۔

موت کا تختہ تیار ہونے لگا تھا مگر وہ اس بات سے پوری طرح سے بے خبر اپنی زندگی میں مصروف تھی۔۔۔

•••••••••••••••••••••

حوریہ جب سے آئی تھی ایک بار بھی اپنے گھر واپس نہیں گئی تھی۔۔۔اس کا دل ہی نہیں چاہتا تھا اپنے گھر واپس جانے کا اب تو بلاج نے اسے کہنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

کئی کئی دن بلاج اسے فون نہیں کرتا تھا۔۔۔دونوں کی کبھی کبھار فون پر بات ہوتی تو صرف فارمیلٹی کی،ہیلو ہائے کی حد تک۔۔۔کوئی فیلنگ کوئی جذبات نہیں ہوتے تھے۔۔۔

اس کے فون کی بیل مسلسل بج رہی تھی،وہ نیند سے بیدار ہوئی تھی۔۔۔آدھی رات سکرین پر جگمگاتے اپنی پھوپھو جان کے نام کو دیکھ کو گھبرا گئی تھی۔۔۔

اسلام علیکم !!

پھوپھو جان خیریت تو ہے آپ نے اس وقت فون کیا؟؟

حوریہ گھبرا کر فون اُٹھاتے ہی سوال کر گئی۔۔۔

حوریہ بیٹا اگر خیریت ہوتی تو میں آپ کو کبھی بھی اتنی رات کو پریشان نہیں کرتی بلاج کی۔۔۔

کیا ہوا بلاج کو؟؟

حوریہ نے تڑپ کر بات کو کاٹتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بیٹا اسے بہت تیز بخار ہے اور شاید اس نے ڈرنک بھی بہت زیادہ کی ہے۔۔۔وہ نیند میں بار بار تمہارا نام لے رہا ہے۔۔۔بیٹا تم جلدی سے آجاؤ۔۔۔اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔

وہ شوہر ہے تمہارا۔۔۔اس وقت اسے تمہاری بہت ضرورت ہے۔۔۔

صدف کی ممتا تڑپ کر کہتے ہوئے رو پڑی تھی۔۔۔

پھوپھو آپ پریشان نا ہوں میں ابھی آتی ہوں۔۔۔آپ تب تک بلاج کا دھیان رکھیے۔۔۔

حوریہ بھی تو تڑپ گئی تھی بلاج کی حالت کا سن کر۔۔۔وہ جلدی سے کپڑے لیتے ہوئے چینجنگ روم میں گئی پانچ سیکنڈ میں چینج کرنے کے بعد وہ اپنی ماں کے روم کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

دستک دینے پر ثریا بیگم باہر آگئی۔۔۔

کیا بات ہے حوریہ؟؟

بچے طبیعت تو ٹھیک ہے؟؟

دوسروں کے بچوں کی زندگیاں حرام کرنے والی عورت اپنی بیٹی کو دروازے پر کھڑے دیکھ گھبرا اُٹھی۔۔۔

امی بلاج کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ ڈرائیور سے کہیں مجھے چھوڑ کر آئے۔۔۔

اللہ خیر کرے کیا ہوا ہے اسے ؟؟

پتہ نہیں پھوپھو کا فون آیا تھا کہ اسے بہت تیز بخار ہے۔۔۔

اللہ خیر کرے میں نے کتنی بار کہا ہے کہ تمہیں اپنے گھر جانا چاہیے مگر تمہارا تو سوگ ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔۔۔

اپنے داماد کی بیماری کا سن کر ثریا بیگم کا ڈرامہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔

امی پلیز لیکچر بعد میں دے لیجیے گا ابھی ڈرائیور بابا سے کہیں مجھے چھوڑ کر آئے۔۔۔۔

تم اکیلے ڈرائیور کے ساتھ نہیں جاؤ گی تمہارے بابا کو اُٹھاتی ہوں، ہم دونوں تمہیں چھوڑ آتے ہیں۔۔۔

نہیں آدھی رات کو بابا کو اُٹھانا مناسب نہیں ہو گا۔۔ آپ ڈرائیور بابا سے کہیں مجھے چھوڑیں آئے۔۔

کیا ہوا ہے؟؟

باتوں کی آواز سن کر ریاض ورک بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

بلاج کو بخار ہے۔۔ حوریہ کو اپنے گھر جانا ہے، میں کہہ رہی تھی کہ آپ چھوڑ آئے گے مگر یہ ڈرائیور کے ساتھ جانے کی ضد کر رہی ہے۔۔۔

ہاں تو میں چھوڑ آتا ہوں دو منٹ دو میں چینج کر کے آتا ہوں۔۔

نہیں بابا اس کی ضرورت نہیں ہے میں چلی جاؤں گی آپ آرام کریں۔۔

نہیں بیٹا میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں بس دو منٹ رکو۔۔۔

ریاض ورک جلدی سے کپڑے چینج کیے اپنی بیٹی کو چھوڑنے کے لیے نکل پڑا تھا۔۔

رکیے میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔۔

ثریا بیگم تم گھر پر رکو۔۔اس وقت تمہارا گھر پر رکنا زیادہ ضروری ہے۔۔گھر میں دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔گھر میں کسی بڑے کا ہونا ضروری ہے۔۔اللہ خیر کرے بلاج کو بخار ہے، ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔
میں حوریہ کو چھوڑ کر کچھ ہی دیر میں آجاؤں گا۔۔
ریاض فل سٹاپ لگاتے ہوئے جا چکا تھا۔۔

پاگل لڑکی جا کر اپنے شوہر کو سنبھالنے کے بجائے یہاں پر بیٹھی ہوئی ان منحوسوں کا سوگ منا رہی ہے۔۔کیسے سمجھاؤں اس لڑکی کو۔۔
ثریا منہ بسورتے ہوئے سوچ کر واپس اپنے بیڈروم میں جا کر گدھے گھوڑے بیچ کر سو گئی تھی۔۔اس کی زندگی میں تو اب جا کر سکون میں آیا تھا۔۔عافیہ اور اس کی بیٹیوں کی زندگی کو پوری طرح سے برباد کر کے۔۔

....

شکریہ بیٹا تم میرے کہنے پر آگئی ہو---

پھوپو جان کیسی باتیں کر رہی ہیں شوہر ہے میرے ان کا دھیان رکھنا مجھ پر فرض ہے---
حوریہ اپنی پھوپھو کے گلے ملتے ہوئے پریشان نظروں سے بیڈ پر پڑے ہوئے بلاج کو دیکھ رہی تھی جو آڑا ترچھا لیٹا ہوا تھا---اس کی حالت صاف بتا رہی تھی کہ اس نے اوور ڈرنک کر رکھی ہے---
صدف ماں تھی ساتھ میں بخار کا بہانہ بنا گئی تھی---

اچھا ہوا کہ بابا باہر سے ہی چلے گئے ہیں ورنہ بلاج کی حالت دیکھ کر ناراض ہوتے---وہ دل میں سوچ رہی تھی---

اس کا دھیان رکھو دوا دے دی ہے---میں چلتی ہوں---
صدف حوریہ کو چھوڑ روم سے جا چکی تھی---

وہ چلتی ہوئی بلاج کے قریب جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ تکیے پر سر رکھے ہوئے آڑے رخ اُلٹا لیٹا ہوا تھا۔۔۔وہ شاید گہری نیند میں تھا۔۔۔

بلاج آپ کو اپنی ماں پر ترس نہیں آتا جو اس طرح اوور ڈرنک کر کے بے ہوش پڑے ہیں؟؟

وہ غصے سے بلاج کا کندھا ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

بلاج پوری طرح سے ہوش میں تھا اس نے آج پہلی بار ڈرنک نہیں کی تھی کہ خود پر قابو نہ رکھ سکتا۔۔۔

وہ چوہدری بلاج تھا۔۔۔جو اوور ڈرنک کر کے بھی ہمیشہ ہوش حواس قائم رکھتا تھا یہ تو صرف حور کو اپنے پاس بلانے کا ایک بہانہ تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس کی ایسی حالت دیکھ کر اس کی ماں حور کو ضرور یہاں بلائے گی۔۔۔

بڑی فکر ہے اپنی پھوپھی کی؟؟

شوہر کی فکر نہیں جو اتنے مہینے سے تمہارے لیے تڑپ رہا ہے؟؟

اس کو بازو سے کھینچتے ہوئے بلاج نے جھٹکا دیتے اسے بیڈ پر اپنے مقابل گرا لیا۔۔۔

حور اس اچانک آفات کے لیے ذہنی طور پر تیار نہیں تھی وہ تو بلاج کو گہری نیند میں سمجھتے ہوئے غصہ دکھا رہی تھی۔۔۔

آپ ہوش میں ہیں جان بوجھ کر ڈرامہ کر رہے تھے؟؟

حور جھٹکے سے اس کے قریب سے اُٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں ڈرامہ کر رہا تھا ڈرامے باز و کے ساتھ ڈرامہ ہی کیا جاتا ہے۔۔۔

حور کو واپس کھینچ کر بیڈ پر گراتے ہوئے اب کی بار بلاج کروٹ لے کر اس کے اوپر پورا وزن ڈالے ہوئے تھا۔۔۔

حور کی راہ فرار پوری طرح سے بند کیے پوری شدت سے اس کی پنکھڑیوں پر جھکا تھا۔۔۔شراب کی تیز بدبو اس کے منہ سے آ رہی تھی۔۔۔ حور نے ناگواری سے چہرہ جھٹک کر سائیڈ پر کر لیا۔۔۔

دور ہٹیں!!

آپ کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی ہے شرم نہیں آتی آپ کو شراب پیتے ہوئے؟؟

تمہیں شرم نہیں آتی شوہر کو اکیلا چھوڑ کر جاتے ہوئے؟؟

حور کی گال پر دو انگلیاں رکھتے ہوئے سختی سے چہرہ اپنے مقابل کرتے ہوئے لفظوں کو چباتے ہوئے بولا---

جب شوہر کو سکون نہیں دو گی تو سکون حاصل کرنے کے لیے کچھ تو کروں گا---

دور گئی تھی، مری تو نہیں تھی جو آپ یوں اوور ڈرنک کر کے سب کو میرا تماشہ بنا کر دکھا رہے ہیں---

میں نے بھی شراب پی ہے مر تو نہیں گیا جو تم اس طرح سے چلا رہی ہو---اور کون سا ڈرامہ بنایا ہے میں نے تمہارا---اتنے مہینوں سے خاموش ہوں مگر تمہیں تو میں منظر عام پر کہیں دکھائی نہیں دیتا---

تمہارے لیے صرف تمہاری فیملی معنی رکھتی ہے شوہر گیا بھاڑ میں۔۔۔مجھے تو لگتا ہے کہ میرے مرنے سے بھی تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا تاکہ حور اس کے چہرے سے نظر نہ ہٹا سکے۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے منہ سے کچھ اچھا نہیں بول سکتے تو بُرا بھی مت بولیں کوئی نہیں جانتا کہ کون سی قبولیت کی گھڑی ہو جائے۔۔۔

اچھا سچ میں تمہیں میری فکر ہے؟؟

وہ تنزیہ انداز سے مسکرایا تھا۔۔۔
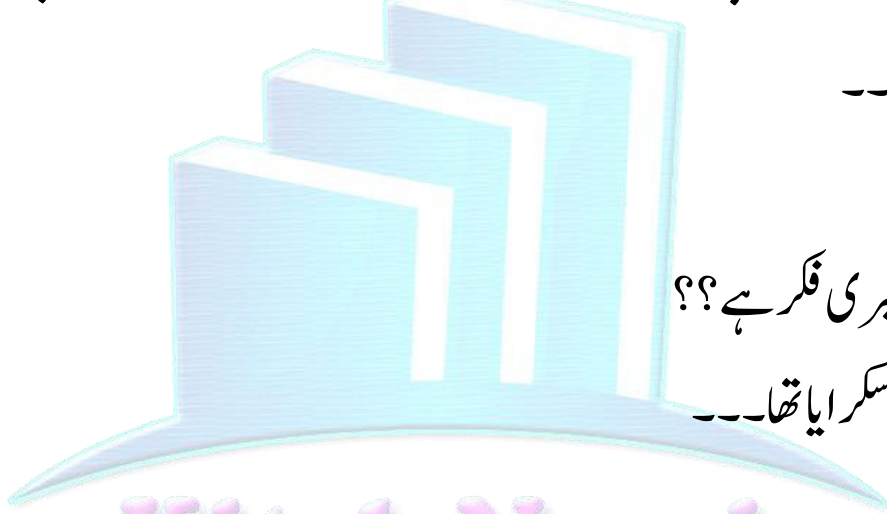
آپ میرے لیے کیا ہیں بار بار بتا کر ثابت نہیں کر سکتی۔۔۔

حور تڑپی تھی اس کے منہ سے موت کا نام سن کر۔۔۔اس کی تڑپ کو دیکھ بلاج کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔

ہاں مجھے بار بار تم زبان سے کیوں بتاؤ گی تمہاری زبان میں کھنچاؤ پیدا ہونے لگے گا اگر تم اپنی محبت کا اعتراف کرو گی تو۔۔۔

بلاج کیوں رائی کا پہاڑ بنا رہے ہیں کیوں جھگڑا کرنا چاہتے ہیں؟؟
آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں پھوپھو نے جیسے بتایا میں فوراً آگئی اور مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔۔۔

اوپر سے ہٹیں میری سانس بند ہو رہی ہیں۔۔
بے ترتیب کھا کھا کر لگتا ہے وزن کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بڑھا لیا ہے۔۔۔
وہ بلاج کے سینے پر دباؤ ڈالتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی فضول کوشش کر رہی تھی مقابل تو اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا۔۔۔

میں کھا کھا کر موٹا نہیں ہوا، نہ ہی میرا وزن بڑھا ہے۔۔۔ تم نازک مزاج ہو گئی ہو اتنے مہینوں سے شوہر کی شدتیں محسوس نہیں کی۔۔۔ عیاشیاں مار کر اکیلے سونے کی عادت ہو گئی ہے۔۔۔ اس لیے بھاری لگ رہا ہوں۔۔۔
بالاج کی بے باقی پر حور کا چہرہ لال کندھاری ہو گیا تھا۔۔۔

پلیز دور ہٹیں مجھ سے۔۔۔

اتنا ڈرامہ تمہیں دور رکھنے کے لیے نہیں کیا۔۔۔
اس کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں سے کھینچتے ہوئے خمار زدہ لہجے میں کہا۔۔۔

مطلب میں صحیح سمجھ رہی۔۔۔ آپ نے ڈرامہ کیا ہے؟؟
حور جھٹپٹائی تھی۔۔۔

ہاں ڈرامہ کیا ہے۔۔۔ تھک گیا تھا تم سے دور رہتے رہتے۔۔۔ شوہر ہوں تمہارا ضرورت ہے مجھے تمہاری۔۔۔

ہاں شوہر ہیں تو کیا بنا میری مرضی کے آپ حق حاصل کرنا چاہتے ہیں زبردستی کریں گے مجھ سے؟؟

حور بے بی آج تو اگر زبردستی بھی کرنی پڑی تو میں پیچھے قدم نہیں لوں گا۔۔۔اس سے زیادہ چوہدری بلاج صبر نہیں کر سکتا۔۔۔

میرے سلگتے ہوئے بے لگام جذباتوں کو پُرسکون کرنا تم پر فرض ہے۔۔۔بیوی ہو تو میری اور بیوی سکون کا نام ہے۔۔۔

میری شدتوں کو خوشی سے برداشت کرو یا مجبوری سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔۔

باکی سے کہتے اس کی گردن پر پوری شدت سے دانت گاڑ دیے۔۔۔پہلی لو بائٹ کے نشان اس کی خوبصورت گردن پر چھوڑے تھے۔۔۔

آہ آہ۔۔۔

وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔

ششششش۔۔۔

حور بے بی ابھی سے چلانے کی ضرورت نہیں۔۔۔تمہیں چلانے کے، سسکنے کے، رونے کے، بہت سے موقع دوں گا پوری رات جتنا دل چاہے سسک لینا، رو لینا، ابھی سے جلد بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر سختی سے شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے خمار زدہ گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

آپ کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔۔پہلے بھی بے شرم تھے اور اب بھی بے شرم ہیں۔۔۔
حور شرم سے لال پڑ چکی تھی۔۔۔

تو میں نے کب انکار کیا ہے پورے دل سے اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔۔۔
میں بے شرم تھا، ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔۔۔
اس کے گلے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کرتے کو چاک کر چکا تھا۔۔۔

بلاج۔۔۔۔۔
وہ چیخی تھی۔۔۔بلاج کا یہ سب سے فیورٹ کام تھا اور حور کو اس کی یہی عادت زہر لگتی تھی۔۔۔

بلاج قسم سے میں آپ کا خون کر دوں گی۔۔۔

قسم سے کردو میں تو ریڈی ہوں عزت لوٹو، خون کردو۔۔۔

میری جان کچھ کرو تو صحیح۔۔۔

وہ بے باقی سے اس کی بات کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

یہ سب کچھ آپ تمیز کے دائرے میں رہ کر بھی کر سکتے ہیں۔۔۔

اس کا اشارہ اپنے چاک گلے کی جانب تھا۔۔۔وہ بلاج کے بالوں کو مٹھیوں میں جھگڑتے ہوئے اس پر غصہ نکال رہی تھی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

حور بے بی تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے مجھے چس نہیں آتی۔۔۔

بیوی ہو کیا فرق پڑتا ہے تمیز کے دائرے میں رہوں یا نہ رہوں۔۔۔

جب اللہ نے حق دیے ہیں تو ان کا پورا استعمال کرنا چاہیے۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے اس کی دھڑکنوں کو لبوں کے نیچے محسوس کرتے ہوئے شدت سے بہکا تھا۔۔۔

وہ حور کی دھڑکنوں پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

....

بلاج آپ بہت سیلفش ہیں۔۔۔ آپ کو صرف اپنی ذات سے مطلب ہے، میں پریشان ہوں، اس سے آپ کا کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔

بلاج کا بے باقی سے دھڑکنوں سختیاں دکھانا حور کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔وہ سسک کر جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں ہوں میں سیلفش اور اس سے زیادہ اچھے کی اُمید تم مجھ سے مت رکھنا مجھے اچھا بننا ہی نہیں ہے۔۔۔ اگر اچھا بننے کے لیے مجھے اپنے جذباتوں پر پہرے لگانے ہیں تو بھاڑ میں جائے اچھا بننے کی ٹکنیک۔۔۔

تم یہ لیکچر اپنے پاس رکھو، میں ایسا ہی ہوں اور ایسا ہی رہوں گا۔۔۔

حور کا بلاج کو سیلفش کہنا غصہ دلا گیا تھا۔۔۔ بلاج کا سفید چہرہ غصے سے لال پڑ گیا تھا۔۔۔

مجھے آپ سے اچھے کی اُمید ہے بھی نہیں، جانتی ہوں آپ ایسے ہیں اور آپ نے ساری زندگی ایسے ہی رہنا ہے۔۔۔اگر میرے کہنے سے کوئی فرق پڑتا تو آج آپ یوں اوور ڈرنک کر کے دھت نہیں پڑے ہوتے۔۔۔

میں نے آپ کو سیگریٹ اور شراب سے منع کیا تھا،ویسے تو پیار کے بہت دعوے کرتے ہیں،اتنی سی بات تو میری مان نہیں سکے۔۔۔

حوریہ کو بلاج کے شراب پینے پر غصہ چڑھا ہوا تھا۔۔۔اسے بلاج کا شراب پینا بالکل پسند نہیں تھا اور بہت عرصے سے بلاج نے یہ سب کچھ حور کی محبت میں چھوڑ دیا تھا۔۔۔

وہ غصے سے بولتے ہوئے چہرے کا رخ ایک بار پھر سے موڑ گئی تھی،دوسرے ہی لمحے بلاج نے اس کے جبڑے کو پکڑتے ہوئے چہرہ واپس اپنے چہرے کے مقابل کیا تھا۔۔۔

اب اگر تم نے میرے چہرے سے نظریں ہٹائیں تو ایلفی لگا کر تمہارے چہرے کو اپنے چہرے کے ساتھ چپکا دوں گا پھر مجھ سے نظریں ہٹا کر دکھانا۔۔۔

اور کیا کہا کہ میں نے وعدہ نہیں نبھایا!!

کیوں محبت میں سب وعدے،سب قسمیں،نبھانے کا ٹھیکہ میں نے لے رکھا ہے؟؟

مرد ہوں اپنی راتوں کو سکون دینے کے لیے مجھے یا تو شراب چاہیے یا شباب۔۔۔

میر اشباب جو ہے وہ تو غم سے باہر آنے کو تیار نہیں تھا۔۔شباب نے غم ایسا دل کو لگایا ہے کہ شوہر کے فرائض ہی بھول گیا ہے۔۔۔

میرے پاس صرف شراب تھی جسے پی کر میں اپنی بے قراریوں کو سکون دے کر سو جاتا تھا۔۔

اتنی چھوٹی بچی نہیں ہو جو تمہیں میرے بے لگام جذباتوں کے بارے میں پتہ نہ ہو۔۔ تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ مجھے سونے کے لیے یا تو شراب کا سہارا لینا پڑتا ہے یا پھر مجھے تمہارے وجود کی ضرورت ہوتی ہے تم میسر نہیں تھی تو شراب پی لیتا تھا۔۔

اب اس میں بھی حور بے بی کو تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔

اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے سرگوشیاں اُتارتے بُری طرح سے اس کی گردن میں دانت گاڑے تھے۔۔۔

حور کے منہ سے درد سے سسکی نکلی تھی۔۔۔وہ اپنا غصہ بول کر دکھا رہی تھی،اور وہ اسے سسکا کر اپنا غصہ نکال رہا تھا۔۔

بس آپ کو یہی کرنا آتا ہے۔۔۔

وہ سسکتے ہوئے نم آنکھوں سے گردن کو سہلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ایسا کیا کیا ہے میں نے؟؟

جو اتنا تڑپ رہی ہو۔۔کیا آج سے پہلے تم نے کبھی میری شدتیں برداشت نہیں کی یا بہت دن مائکے رہنے کی وجہ سے نازک مزاج بن گئی ہو؟؟

آپ کے لیے سب سے ضروری کام رومینس ہے۔۔اس سے آگے نہ آپ کو دکھائی دیتا ہے نہ ہی سنائی دیتا ہے،اسی لیے سکون کی غرض سے کچھ دن اپنے مائکے چلی گئی تھی۔۔۔

اچھا تو پھر دیکھ لو تمہیں ایک لمحے بھر میں اپنی دسترس میں لے آیا ہوں۔۔۔مت بھولو کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔جب چاہوں تمہیں سانسوں سے زیادہ قریب کرنے کا حق رکھتا ہوں۔۔۔

اس کی جھنجھلاہٹ کو دیکھ کر چوہدری بلاج کو بہت مزہ آرہا تھا۔۔۔

اصل میں بلاج نے بہت دنوں سے حور کے ساتھ جھگڑا کر کے زبان کراری نہیں کی تھی،اس لیے حور کی کڑوی باتیں بھی اسے اچھی لگ رہی تھیں۔۔۔

جانتی ہوں کہ آپ جب چاہیں بغیر میری مرضی کے مجھے حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔ایک کام کریں ایک ہی دن کاٹ کر پکا کر اپنے پیٹ میں ڈال لیں مجھے۔۔۔شاید آپ کا پیٹ بھر جائے،اور آپ کے رومانس والے کیڑے کو سکون آجائے۔۔۔

حور گردن پر درد اور جلن سے غصے میں آگئی تھی۔۔۔حور کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔۔۔

میرے حور بچے کو درد ہو رہا ہے اور غصہ بھی آرہا ہے؟؟

انگلی اور انگوٹھے سے اس کے نچلے ہونٹ کو گولائی میں پکڑ کر دباتے ہوئے وہ خماری سے بولا۔۔۔

مجھے بھی اتنا ہی درد ہوتا تھا جب تم راتوں کو میرے پاس نہیں ہوتی تھی۔۔۔مجھے بھی اتنا ہی غصہ آتا تھا جب صبح آنکھ کھلنے پر تم مجھے آنکھوں کے سامنے نہیں ملتی تھی۔۔۔

مگر تم سب جان کر بھی انجان بنی ہوئی تھی۔۔۔سیلفش اور سفاک بن کر میری تڑپ،میری بے قراریوں کو نظر انداز کرتی رہی۔۔۔اب بھگتو تم نے میری تکلیف کو نظر انداز کیا اب میں وہی کروں گا جس سے مجھے سکون ملے گا۔۔۔

کاٹ کر ایک ہی بار پیٹ میں نہیں ڈالوں گا،روز تمہیں تھوڑا تھوڑا کر کے کھاؤں گا تاکہ حور بے بی روز میری شدتوں سے تڑپے۔۔۔

اس کے کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو زبردستی ہونٹوں میں دباتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے ہونٹ کو دانتوں کی چُبن محسوس کروائی تھی۔۔۔

آہ آہ۔۔۔

آپ کا مسئلہ کیا ہے؟؟

اسی وجہ سے کچھ دن جان چھڑوا کر گئی تھی، مجال ہے جو پاس ہوتے ہوئے آپ مجھے سکون سے رہنے دو---بیماروں جیسی حالت بنا دیتے ہیں میری---

شاور لیتے ہوئے پانی کی بوندیں جب جسم پر پڑتی ہیں اس سے بھی مجھے جلن محسوس ہوتی ہے---

حور اس جھنجلاہٹ میں کیا بول گئی تھی اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا---

مگر شرارتی بلاج کو سب سمجھ میں آگیا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی---

دانت مت نکالیں---کیا لگتا ہے، آپ مجھے جنگلیوں کی طرح طرح کاٹیں گے، مجھے تکلیف دیں گے، تو میں آپ کو چھوڑ دوں گی---

حور کو شدید غصہ آگیا---

اس کی گردن، اس کے ہونٹوں پر شدید جلن ہو رہی تھی---بلاج کے سینے کے بالوں کو اس نے مٹھی میں جکڑتے ہوئے زور سے کھینچا تھا---

مگر وہ بھول گئی تھی کہ مقابل چوہدری بلاج ہے، مضبوط سخت جان، اپنے جذباتوں پر کنٹرول کرنے والا---چہرے کے تاثرات کو چھپانے کا کمال ہنر تھا چوہدری بلاج کے پاس---

حور کے عمل کا کوئی رد عمل بلاج کے چہرے پر نظر نہیں آیا تھا۔۔اس نے تو اُففف تک نہیں کی تھی۔۔۔

ہمیشہ جب وہ اپنا غصہ دکھاتی تھی بلاج اسی طرح سے کوئی تاثرات نہیں دکھاتا تھا، جس سے حور کو مزید غصہ آجاتا تھا کہ وہ اس کے سامنے اتنی کمزور کیوں ہے وہ طاقتور کیوں نہیں۔۔۔

میں نے کب کہا کہ تم مجھے چھوڑو میں تو چاہتا ہوں کہ تم مجھے پکڑ کے رکھو۔۔اتنی زور سے پکڑو کہ میری سانسیں رک جائیں۔۔۔مگر تم میں اتنی ہمت کہاں ہے، تم صرف یہ جنگلی بلیوں جیسی حرکتیں کر سکتی ہو، رومینس میں زیرو لڑکی۔۔۔

اس کی بات کا رخ اپنے رومینس کی جانب موڑتے ہوئے بے سد دونوں ہاتھ بیڈ پر پھیلائے اس کے نازک سے سراپے کو خود پر سہتے ہوئے وہ کس قدر خوش تھا یہ تو کوئی چوہدری بلاج کی دل کی دھڑکنوں سے پوچھتا۔۔۔

بلاج اسے جان بوجھ کر تپش دلا رہا تھا۔۔۔وہ بہت دنوں سے حور کی قربت کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔

آج اسے حور کی قربت کے ساتھ حور کا ساتھ بھی چاہیے تھا، اور حور کو اپنا ساتھ دینے پر کیسے مجبور کرنا ہے، اس کی کمزوری سے چوہدری بلاج اچھی طرح سے واقف تھا۔۔۔

حور کے دماغ پر جب غصہ حاوی ہوتا تھا، ایسے میں حور کے سوچنے کی صلاحیت زیرو ہو جاتی تھی۔۔۔

بلاج اسے غصہ دلا کر ہمیشہ اُس سے اپنی من مرضیاں پوری کروالیا کرتا تھا اور معصوم حور کو یہ لگتا تھا کہ وہ اس سے جیت گئی ہے۔۔۔

سب کچھ کرنا آتا ہے، مگر نہیں کروں گی، تڑپتے رہیں، ترستے رہیں ایسے ہی۔۔۔
وہ ضدی انداز میں اٹل سا جواب دے چکی تھی۔۔۔
اس کی قربت بلاج کی کمزوری تھی، بلاج حد سے زیادہ رومینٹک انسان تھا اور حور اس کے رومینس سے تنگ آجاتی تھی۔۔۔

سوچ لو حور بے بی تمہارا یہ ضدی پن تمہیں مہنگا بھی پڑ سکتا ہے۔۔۔ مت بھولو کہ تمہارے شوہر کا تعلق سیاست سے ہے اور سیاست دانوں کے لیے عورتوں کی کمی نہیں ہوتی۔۔۔

وہ بھی بلاج تھا حور کو کیسے ٹریک پر لانا ہے وہ باخوبی جانتا تھا۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے؟؟؟؟

اور گہری متلاشی نظروں سے بلاج کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے اس پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔

مطلب یہ ہے کہ میرے ایک اشارے پر بہت ساری خوبصورت کمسن دوشیزائیں میرے قریب آنے کو تیار ہو جائیں گی۔۔۔

مجھ میں کوئی کمی تھوڑی ہے، خوبصورت ہوں، ہاٹ ہوں۔۔۔پیسے کی کمی بھی نہیں تو تمہیں کیوں لگتا ہے کہ مجھے اپنی ضرورتوں کے لیے تمہارا محتاج ہونا پڑے گا۔۔۔

دونوں آئی برو اوپر کو اُچکاتے ہوئے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجائے ہوئے حور کے چہرے کے آتے جاتے رنگ دیکھ کر بلاج کو جو مزہ آرہا تھا کاش وہ حور کو محسوس کروا سکتا۔۔۔

وہ جان بوجھ کر ایسے الفاظوں کا استعمال کر رہا تھا، جو حور کو زہر لگتے تھے، جبکہ بلاج نیچر وائز بالکل ایسا نہیں تھا، اس کی زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی حور تھی۔۔۔اس کے ہاتھوں نے پہلی بار صرف حور کو چھوا تھا۔۔۔اس اپنی قربتیں صرف حور پر نچھاور کی تھیں۔۔۔اسے چڑ تھی ایسے مردوں سے جو عورتوں کو لباس کی طرح استعمال کرتے ہیں۔۔۔

مگر حور کو کیسے تڑپانا ہے یہ بات چوہدری بلاج بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔

میرے ہوتے ہوئے کسی کے نزدیک جا کر دکھائیں۔۔۔اگر میں آپ کی جان نہ نکال لوں تو پھر کہنا۔۔۔

آپ میرے ہیں اور ہمیشہ میرے رہیں گے !!

حور کارد عمل بالکل بلاج کی سوچ کے مطابق تھا،سیاست دان تھا،لوگوں کے دماغ سے کیسے کھیلنا ہے اسے باخوبی پتہ تھا۔۔۔

یہاں تو اس لڑکی کے دماغ سے کھیلنا تھا، جسے وہ بچپن سے جانتا تھا،غصہ ہمیشہ اس کی ناک پر رہتا تھا۔۔۔جو خوش قسمتی سے اس کی بیوی تھی،اس کے دماغ کے ساتھ کھیلنا بلاج کے لیے ذرا سا بھی مشکل نہیں تھا۔۔۔

اپنی بیوی کے شدید جلن سے سرخ پڑھتے چہرے کو دیکھ، بلاج نے بامشکل اپنی ہنسی کو دبایا۔۔۔

نہیں اب تو مجھے کوئی سخت قدم اُٹھانا پڑے گا۔۔۔کیونکہ تم میری ضرورتیں پوری کرنے کے قابل نہیں رہی۔۔۔تم خوش رہو اپنے غم کے ساتھ، میں تو اپنے جذباتوں پر پہرے نہیں لگا سکتا۔۔۔

آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں؟؟

یہ دھمکی کس کو دے رہے ہیں کہ آپ سخت قدم اُٹھائیں گے۔۔۔

کیا کریں گے، کوٹھے پر جائیں گے یا میرے لیے سوتن لانے کے بارے میں سوچ رہے ہیں---
اپنے حلیے کی پرواہ کیے بنا اُٹھ کر اس کے پیٹ پر بیٹھتی ہوئی اس کی گردن پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے چیخی تھی---

مجھے سکون کے لیے بیوی کی ضرورت ہے، حرام کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، مگر دوسری شادی کرنے کا حق تو ہر وقت مجھے میسر ہے---
سیریس انداز سے کہتا ہوا دل پر جبر کرتے، اس سے دور ہو کر بیڈ پر سیدھا دونوں ہاتھ پھیلائے لیٹ گیا تھا---

حور کے چاک گلے سے چھلکتا اس کا خوبصورت گورا سراپا بلاج کی نظروں کے سامنے تھا، نظریں اس کی نرم گہرائیوں پر گاڑے بلاج کے لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی---

دانت مت نکالیں مجھے بتائیں کہ آپ کی جرات کیسے ہوئی میری جگہ کسی اور کو دینے کی؟؟
گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے بُری طرح سے ناخن گردن میں گاڑ چکی تھی---

تو کیوں اپنی جگہ چھوڑ کر مائکے جا کر بیٹھی تھی۔۔۔مرد ہوں اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئی قدم تو اُٹھاؤں گا۔۔۔

اب اتنی جلن کیوں ہو رہی ہے؟؟

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ اب تم بے فکر ہو کر اپنے مائکے میں جتنے دن چاہو رہ سکو گی، کیونکہ میری ضرورتیں پوری ہوتی رہیں گی تو تمہیں واپس گھر لانے کی ڈیمانڈ بھی نہیں کروں گا۔۔۔

اسکے کہ دونوں ہاتھ گردن سے ہٹاتے ہوئے وہ جھٹکے اسے بیڈ پر گراتے اس کے اوپر آیا تھا۔۔۔وہ حور کے ضبط کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔

حور بُری طرح سے جھٹپٹا کر اس پر وار کرنا چاہتی تھی، مگر نازک ہرنی بھول گئی تھی کہ مقابل ببر شیر ہے۔۔۔وہ اس پر اتنی دیر ہی قابض ہو سکتی ہے، جتنی دیر تک وہ اسے خود پر قابض کرنا چاہتا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے اوپر کی جانب پن کر چکا تھا۔۔۔اپنی پیاری بیوی کے جلن زدہ سرخ چہرے کو دیکھ مسکرایا تھا۔۔۔

ظالم مسکراتے ہوئے اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ حور غصے میں بھی اسے گہری نظروں سے دیکھے بنا نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

بولو کیوں اپنی جگہ خالی چھوڑ کر مائکے جا کر بیٹھی تھی؟؟

اسکے چہرے کے ساتھ داڑھی کو سختی سے رگڑتے ہوئے کوڑ کو سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ مجھے یقین تھا کہ آپ میرے ہیں۔۔۔مجھے کیا پتہ آپ اتنے لفنڈر ہیں کہ چار دن بیوی گھر نہیں ہو گی تو آپ کے ذہن میں گندے ارادے پیدا ہونے لگے گے۔۔۔

حور لفظوں کو چباتی ہوئی بلاج کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے، جھٹپٹا کر آزادی حاصل کرتے،اس پر وار کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اسے سختی سے بھاری وجود کے نیچے دبائے،ہاتھوں کو پن کیے اس کی ہر راہِ فرار کو روکے ہوئے تھا۔۔۔

تم جیسی بیویوں کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے،جن کو اپنے شوہر کے حقوق یاد نہیں رہتے۔۔۔

خماری سے اس کے چہرے کو لبوں سے بے تحاشہ چومتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑتے سرگوشیاں اُتارتے ہوئے بولا۔۔۔

اچھا اگر یہ سب کچھ میں آپ کے ساتھ کرتی ہوں۔۔۔میں دوسری شادی کیا کہتی تو آپ کیا کرتے؟؟

وہ غصے میں بلاج کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ گئی تھی بنا انجام جانے۔۔۔

بلاج نے جھٹکے سے سر کو اوپر اُٹھایا تھا، آنکھوں میں لال ڈورے گھرے ہوئے تھے۔۔۔خماری میں غصے کے رنگ ڈھلتے ہی اس کی چہرے کی رگیں تننے لگی تھیں۔۔۔قہر آلود نظروں سے حور کے چہرے کو بُری طرح سے گھورا تھا۔۔۔

میں تمہارے ٹکڑے کر کے درگور کردوں گا، تمہاری حلق سے زبان کھینچ لوں گا، اگر دوبارہ ایسا کہا تو کہنے کی جرات بھی کی تو۔۔۔

کہنا تو دور اگر دوبارہ سوچا بھی تو حور مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

تم میری بیوی، میری عزت ہو، چوہدری بلاج اپنے عزت کے معاملے میں بہت محتاط ہے۔۔۔

آج تو کہہ دیا، آئندہ ایسی جرات مت کرنا، یہ پہلی اور آخری غلطی ہے۔۔۔

اس کے شدید غصے سے تپتے سرخ تناؤ والے چہرے کو دیکھ حور ڈر گئی تھی۔۔۔وہ اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتی اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔

....

بلاج کو حور کا اپنے بارے میں دوسری شادی کا کہنا اس قدر بُرا لگا تھا کہ وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوتا ہوا بالکونی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔باہر اچھی خاصی تیز ہوا چل رہی تھی۔۔۔ بجلی کڑکنے سے بارش کے پورے امکان تھے۔۔۔

مرد تھا خود حور کو تنگ کرنے کے لیے کتنا کچھ بھول گیا، مگر بیوی کے منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ اس کے اندر آگ لگا گیا تھا۔۔۔
مرد اپنی بیوی کے بارے میں بہت حساس ہوتا ہے، بیوی اس کی عزت ہوتی ہے اور اپنی عزت کے منہ سے کسی اور مرد کا نام مذاق میں بھی نہیں برداشت کر سکتا، اس بات کا اب حور کو شدت سے احساس ہو رہا تھا، وہ پچھتا رہی تھی کہ اس نے کیوں بلاج سے ایسا کیوں کہا ہے، جو اسے تکلیف دے گیا تھا۔۔۔

اپنی غصے کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے وہ ٹیرس پر کھڑا لائٹر سے سگریٹ جلانے کی کوشش کر رہا تھا، جبکہ تیز ہوا کی وجہ سے سگریٹ جل نہیں رہی تھی۔۔۔

غصے سے سگریٹ سلگانے کے ساتھ وہ اپنی دو انگلیاں تک جلا چکا تھا۔۔۔حور جو تیزی سے اُٹھ کر اس کے پیچھے آئی تھی، مگر دروازے پر ہی رک گئی اسے بلاج کے غصے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

وہ بلاج کی فطرت سے اچھی طرح سے واقف تھی، بلاج ہزاروں باتیں برداشت کر سکتا تھا، مگر حور کے منہ سے کسی اور کا نام سننا بلاج کے لیے ایسے تھا جیسے اس کے سینے پر کسی نے چاکو سے وار کر دیا ہو۔۔۔

حور کی بچی کیا ضرورت تھی بلاج سے یہ کہنے کی۔۔۔اب بھگتو دیکھو جنگلی سانڈ کی طرح نتھنے پھلا کر غصے سے کھڑا ہے۔۔۔

اب کرو ہمت، اُٹھاؤ قدم اور جاؤ مناؤ اپنے پیارے شوہر کو۔۔۔

دانتوں سے ہونٹوں کو کچلتے ہوئے غصے سے خود کو ہی ڈانٹ رہی تھی حور کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔۔۔

زور سے بجلی کڑکی تھی اور بارش شروع ہو گئی، بارش ایک دم سے بہت تیز شروع ہوئی تھی، بجلی کڑکنے کی آواز سے حور کی بُری طرح سے چیخ نکلی تھی۔۔۔

حور کو بجلی کڑکنے سے بہت ڈر لگتا تھا، بلاج پلٹ کر تیز قدموں سے بھاگتے ہوئے اس کے قریب آیا۔۔۔حور کی اس کمزوری کو بلاج جانتا تھا۔۔۔وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے بُری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔

بالاچ نے سیگریٹ دور پھینکتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کے گرد پھیلائے اسے اپنے سینے سے کس لیا۔۔

ریلیکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہوا میں ہوں تمہارے پاس۔۔۔
شوہر سے ڈر نہیں لگتا مگر بجلی کڑکنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔

وہ سختی سے کہتے ہوئے اسے اپنے سینے میں سمیٹے ہوئے تھا۔۔۔ حور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوری شدت سے اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

کس نے کہا آپ سے ڈر نہیں لگتا آپ سے ڈر کر ہی تو دروازے پر رک گئی تھی۔۔۔
اس کے مضبوط سینے سے لگی پوری سچائی اور ایمانداری سے منمنائی تھی۔۔۔

ایسا غلط الفاظ بولا ہی کیوں تھا جس کی وجہ سے تمہیں ڈرنا پڑے۔۔۔

سوری آئندہ نہیں بولوں گی!!

وعدہ کرو کہ کبھی نہیں کہوں گی!!

پکا وعدہ، آپ کی قسم، کبھی نہیں کہوں گی۔۔۔
وہ اس کی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے چہرے کی جانب معصوم چہرہ بنائے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے معاف کروں گا مگر ایک شرط پر۔۔۔
بلاج کی آنکھوں میں شرارت کی چمک دیکھ کر حور کو کچھ کچھ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا کہنے والا ہے۔۔۔

مجھے کوئی شرط منظور نہیں ہے آپ کی شرطیں کتنی بے ہودہ ہوتی ہیں میں سب جانتی ہوں۔۔۔

حور بی بی بے ہودہ تو میں بھی ہوں، شرطیں پوری نہ بھی کرو تب بھی میری بے ہودہ شدتوں کو سہنا تم پر فرض ہے۔۔۔
وہ نیچے جھک کر اسے اپنی گود میں اُٹھاتے ہوئے روم کے اندر قدم رکھ چکا تھا۔۔۔

چلو دروازہ بند کرو تمہیں اپنی بے ہودگی کا ثبوت دیتا ہوں۔۔۔

حور کو گود میں اُٹھائے ہوئے بلاج نے آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے حور کو دروازہ بند کرنے کو کہا تھا۔۔۔وہ شرم سے سرخ پڑتے ہوئے اس کی بات کا مفہوم سمجھ چکی تھی۔۔۔وہ ہینڈل کو گھماتی ہوئی دروازہ لاک کر چکی تھی۔۔۔

ہمارا روم یہ ہے آپ مجھے واش روم میں کیوں لے کر جا رہے ہیں ؟؟

حور نے حیران نظروں سے بلاج کی جانب دیکھا تھا،کچھ دیر کے لیے اسے ایسا لگا کہ شاید بلاج نے اوور ڈرنک کر رکھی ہے،اس لیے اس سے واش روم اور بیڈ روم میں فرق نظر نہیں آ رہا۔۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے اس کی سوچ کو مسترد کرتے ہوئے اس پر اپنی بے باکی کے رنگ ظاہر کیے۔۔۔

بلاج کی جان میں پورے ہوش و حواس میں ہوں،میں جانتا ہوں وہ ہمارا بیڈ روم ہے،وہ ہمارا بیڈ ہے۔۔۔

اسے گود میں اُٹھائے ہوئے روم کی جانب دیکھتے ہوئے آنکھ کے اشارے سے بتا رہا تھا۔۔۔

آج چوہدری بلاج کا بیڈ روم میں رومینس کرنے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔بہت دن ہو گئے ہیں ہمارے باتھ ٹب نے ہمارے رومینس کے نظارے نہیں دیکھے۔۔۔

آج باتھ ٹب کو خوش کرنے کا میرا پورا ارادہ ہے۔۔۔شاور سے لے کر باتھ روم کے نل تک بہت اُداس ہیں اور میں اپنے واش روم کے نل، شاور، باتھ ٹب کو اُداس نہیں دے سکتا۔۔۔

بے باکی سے دانت نکالتے ہوئے واش روم کے اندر قدم رکھ چکا تھا۔۔۔پاؤں مار کر واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے، پہلے سے پانی سے بھرے باتھ ٹب کے اندر حور کو پھینکتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

حور اس اچانک ہوئی آفات کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔وہ منہ کھول کر سانس لیتے ہوئے منہ پر آئے ہوئے بالوں اور پانی کو صاف کرتے ہوئے جھنجھلا کر بلاج کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ کبھی سدھر نہیں سکتے۔۔۔

جی۔۔۔میں کبھی بھی سُدھر نہیں سکتا۔۔۔مجھے تو خود سے کوئی اُمید نہیں ہے کہ میں زندگی کے کسی موڑ پر سُدھروں گا۔۔۔

بے باکی سے اپنی خوبیوں کو تسلیم کرتے ہوئے، کرتے کے بٹن کھولتے ہوئے، کرتا اُتار کر دیوار پر لگے ہوئے سٹینڈ پر لٹکاتے ہوئے، وہ ایک ایک قدم باتھ ٹب کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔

حور اچھی طرح سے جانتی تھی کہ اب اس کا کیا حشر ہونے والا ہے حور کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔۔

بلاج کی گہری نظریں اس کے چاک گلے سے گزرتے ہوئے، پانی سے بھیگی ہوئی، گوری نرم گہرائیوں پر تھی، جو بلیک بلاؤز میں کسی میگنٹ کی طرح بلاج کو اپنی جانب کھینچ رہی تھیں۔۔
وہ بات ٹب میں پاؤں رکھتے ہوئے حور پر جھکتا چلا گیا۔۔ حور کا سر باتھ ٹب کے کنارے سے لگا چکا تھا۔۔
پوری شدت سے حور کی پنکھڑیوں پر جھکے اس کی باریک پنکھڑیوں کو انابی لبوں میں قید کیے دیوانگی سے بھیگے ہونٹوں کی نمی کو حلق میں اُتارتے ہوئے مدہوشی سے بہکنے لگا تھا۔۔
حور ایک ایک سانس کے لیے تڑپ رہی تھی مگر بلاج کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ وہ سینے پر دباؤ دیتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

جبکہ مقابل اپنی جگہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔۔حور کو دور رہنے کی بہت اچھی سزا دے رہا تھا۔۔۔وہ ایک ایک سانس اس کے لبوں سے کھینچتے ہوئے اپنے جذباتوں کو مسرور کرتے ہوئے اسے تڑپا رہا تھا۔۔۔

حور کی تیز دھڑکنیں بلاج کے سخت سینے پر اوپر نیچے ہوتے ہوئے بلاج کو مزید بہکا رہی تھیں۔۔۔

لبوں سے لب سختی سے لگائے،اس کی سانسیں روکے،ہاتھ اس کی دھڑکنوں پر رکھ کر سختی سے مسلتے ہوئے حور کے ہوش ٹھکانے لگا گیا۔۔۔

وہ سسکنا چاہتی تھی مگر سسکیوں کو وہ لبوں سے روکے ہوئے سفاکی پر اُترا تھا۔۔۔

حور کے ہاتھوں کی جھٹپٹاہٹ اس کے جذباتوں میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھی۔۔۔ایک ہاتھ سے حور کے دونوں ہاتھوں کو سختی سے پکڑ کر اوپر کی جانب پن کیے اپنے عمل کو جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔

بلیک نیٹ کے بلاؤز کو سٹریپ سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے،بے لباس دھڑکنوں پر ہاتھ رکھے مضبوط ہاتھوں سے نرم دھڑکنوں کو شدت سے دباتے ہوئے میٹھے درد کا باعث بن چکا تھا۔۔۔

حور کی سانسیں رکتی ہوئی دیکھ، رحم دکھاتے اس کے لبوں کو آزادی دیتے ہوئے، گہری نظروں سے حور کی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو دیکھا تھا۔۔۔

بلاج آپ بہت بے رحم ہیں۔۔۔میری سانس رک رہی تھی۔۔۔

وہ شکوہ کرتے ہوئے رو دی۔۔۔

تم بھی بہت بے رحم ہو۔۔۔جب تم میرے پاس نہیں تھی میری بھی سانس اسی طرح رک جاتی تھی۔۔۔

پلکوں سے شبنمی قطروں کو لبوں سے چنتے ہوئے گھمبیر لہجے سے کہا۔۔۔

آج کی رات تم بھی اپنی رکتی ہوئی سانسوں کو برداشت کرو۔۔۔

میری جان چاہ کر بھی نرمی نہیں دکھا سکوں گا۔۔۔ابھی سے ہی سوری کہہ دیتا ہوں، جذباتوں کا سمندر تمہارے ہجر نے عروج پر پہنچا دیا ہے۔۔۔

وہ سرگوشیاں کرتے اپنی حسرتیں بیاں کر رہا تھا۔۔۔

شوہر کی محبت میں اتنا ہی تو برداشت کر سکتی ہو؟؟

وہ خماری سے کہتے اس کی گردن پر جھکتا چہرہ اس کے ریشمی گیلے بالوں میں چھپانے لگا تھا۔۔۔

پلیز میرے ہاتھ چھوڑ دیں!!

حور نرمی سے منمنائی تھی۔۔۔

نہیں تم میرے رومینس میں مزاحمتیں کھڑی کرو گی۔۔۔

نہیں کروں گی پلیز ہاتھ چھوڑ دیں!!

پرومس۔۔۔

ہمم۔۔۔

بالاج نے نرمی سے اس کے ہاتھوں کو چھوڑ دیا۔۔۔

حور نے خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔۔وہ جانتی تھی وہ جتنی مزاحمتیں کھڑی کرے گی وہ اتنا سفاکی پر اُترے گا۔۔۔

بہتر ہے کہ وہ پیار سے اس کا ساتھ دے، تا کہ نرمی سے محبت کا سفر طے ہو سکے۔۔۔

حور مخملی ہتھیلیاں اس کی کمر پر رکھتے ہوئے،رب کرتے اسے احساس دلا رہی تھی کہ وہ اس کا ساتھ دے گی۔۔۔

بلاج کے لب مسکرائے تھے اپنی شدتوں سے ڈری ہوئی بیوی کی ایکٹنگ دیکھ کر۔۔۔

اسکے دھودھیا ملائم گردن پر لوبائٹ کرتے دانتوں کی سخت چُبن محسوس کرواتے ہوئے اس کی سسکیوں سے مسرور ہوا تھا۔۔۔

کہیں دانتوں کی سخت چُبن تھی، تو کہیں داڑھی لگنے کی خراشیں۔۔۔نرم گرم لمس چہرے سے گردن پر چھوڑتے ہوئے وہ دھڑکنوں کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔

نرم دھڑکنوں پر پانی کی قطرے دیکھتے ہوئے دیوانگی سے جھکا تھا۔۔۔ شبنمی دھڑکنوں سے نمی پیتے وہ صحراب ہو رہا تھا، حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔

وہ تیز سانسوں میں سسکاریاں بھر رہی تھی۔۔۔

اس کی سسکیاں بلاج کو مزید بہکا رہی تھیں۔۔۔

وہ سسک رہی تھی، وہ بہک رہا تھا، حور تڑپ رہی تھی، وہ سکون حاصل کر رہا تھا، حور اسکی سخت شدتوں سے ٹوٹ رہی تھی، بلاج اس کو مضبوط بازوؤں میں سمیٹ رہا تھا۔۔۔

سخت شدتوں کو سہتی ہوئی حور کی تیز سسکیاں واش روم کی دیواروں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

لمحہ بالمحہ بلاج کی شدتوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اتنے دنوں کی دوری کو پوری شدت سے مٹا رہا تھا۔۔۔ حور کو سخت شدتوں سے پوری طرح سے احساس دلا رہا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنا تڑپا ہے۔۔۔

سخت شدتوں سے دوچار کرتے، لب اس کی دھڑکنوں پر رکھے ہوئے، دانت سختی سے نرم گہرائیوں پر گاڑے تھے، حور تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔

بلا۔۔۔۔ج!!

حور نے تڑپ کر بلاج کا نام کھینچتے ہوئے لیا تھا۔۔۔

بہت تڑپا ہوں تمہارے لیے حور بے بی، آج کی رات تڑپنے کی باری تمہاری ہے---

آج کی رات میری شدتوں سے تڑپ کر میری ہجر کی تڑپ کو محسوس کرو---
تاکہ آئندہ کبھی مجھ سے زیادہ دن دور رہنے کا خیال آئے تو میری شدتوں کے ڈر سے تم اپنا ارادہ آسانی سے ترک کر سکو---
دھڑکنوں پر سختیاں دکھاتے سرگوشیوں کو اُتارتے اس کے خوبصورت چہرے کو شرم سے لال کندھاری کیے ہوئے تھا---

وہ سرگوشیوں میں اپنے عمل کو جاری رکھے ہوئے محبت کی تیز بارش میں سے حور کو بگھوتا چلا جا رہا تھا---

حور کی سسکیاں بڑھتی جا رہی تھیں---دونوں کی تیز سانسیں ایک دوسرے سے اُلجھی ہوئی تھیں---

دونوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے محبت کا سفر طے کر رہی تھیں۔۔۔

تیز محبت کی بارش میں اسے پوری طرح سے بھگوتے ہوئے، اس کی دھڑکنوں میں چہرہ چھپائے ہوئے اُکھڑی ہوئی سانسوں کو بحال کر رہا تھا۔۔۔

....

یارِ وجدان۔۔۔

جی۔۔۔

تم میرے بارے میں مجھے کچھ بتاؤ گی یا اسی طرح سے ہم ایک دوسرے کے ساتھ لپٹے ہوئے پوری زندگی گزار دیں گے۔۔۔

منت کی پنکھڑیاں خوشی سے مسکرائی تھیں،اس کے کان ترس گئے تھے اپنے وجی کے منہ سے یارِ وجدان سننے کے لیے۔۔۔

کیوں آپ کو میرے ساتھ یوں لپٹ کر رہنا اچھا نہیں لگ رہا؟؟

اگر اچھا نہیں لگتا تو اس وقت تم میرے سینے پر یوں براجمان ہو کر نہیں لیٹی ہوتی۔۔۔

احد خان کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اس کے اتنا قریب ہو اور آپ میرے کس قدر قریب ہو چکی ہیں میرے خیال سے یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔۔

منت اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے تھی، جبکہ وجدان اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرتے ہوئے نرمی سے بول رہا تھا۔۔۔

آپ کا نام احد خان نہیں ہے!!

آپ کا نام چوہدری وجدان ورک ہے!!

آپ کوئی معمولی اور عام شخصیت نہیں ہیں، آپ پورے ضلع پر اپنے فیصلے نافذ کرنے والے ڈپٹی کمشنر چوہدری وجدان ورک ہے۔۔۔

14 گاؤں کے فیصلے کرنے والے سرپنچ جس کے فیصلوں پر لوگ پیار سے سر جھکا دیتے تھے، جس کے فیصلوں پر لوگوں کو یقین تھا کہ چوہدری وجدان ورک کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتا۔۔۔

چوہدری صلاح الدین کا شیر۔۔۔

چوہدری صلاح الدین ہمارے دا جی کا نام ہے جن کی شان و شوکت اور دبدبے سے ارد گرد کے گاؤں کپکپاتے ہیں۔۔۔

آپ کے بابا کا نام چوہدری ریاض ورک ہے جن کی جان بستی ہے آپ میں۔۔۔

آپ دو بھائی ہیں۔۔۔

دونوں جڑوا ہیں مگر آپ ہمیشہ اذلان بھائی سے مختلف تھے۔۔۔

آپ کی ایک پیاری سی بہن ہے جس کو آپ دونوں بھائی ہمیشہ پلکوں پر بٹھا کر رکھتے تھے۔۔۔

آپ کے جانے کے بعد آپ کی پیاری حوریہ ٹوٹ کر بکھر گئی۔۔۔وجی اسے اپنی زندگی سے کوئی لگاؤ باقی نہیں رہا تھا۔۔۔زندہ دل اذلان نے مسکرانا تک چھوڑ دیا ہے۔۔۔

دونوں بہن بھائی صرف زندگی گزار رہے ہیں، زندگی جینا کسے کہتے ہیں وہ دونوں بھول چکے ہیں۔۔ آپ کی ماں آپ کے لیے بہت دُکھی ہیں آپ کے جانے کے بعد وہ نیم پاگل سی ہو گئی تھی۔۔۔

مگر میری مام تو ڈاکٹر زنیرہ ہیں، اُنہوں نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ میں ان کا بیٹا ہوں میں کیسے تمہاری باتوں پر یقین کر لوں؟؟

وہ کافی دیر کے بعد بولا تھا۔۔۔

آپ ساری سچائی سن لیں اس کے بعد فیصلہ تو آپ کا ہو گا۔۔ جس بات پر یقین کرنے کو آپ کا دل چاہے کر لیجئے گا۔۔۔

منت نے بڑے تحمل سے جواب دیا تھا اسے یقین تھا، اپنی محبت پر، اسے یقین تھا اس سچائی پر جو وہ اس سے بتا رہی تھی۔۔۔اس کے دل میں ایسی کوئی کھوٹ نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ گھبراتی اس کا ایک ایک لفظ سچ تھا۔۔

دنیا کی سچائی یہی ہے سچ نہ جھکتا ہے نا چھپتا ہے۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے آپ کی ماں نے آپ سے جھوٹ اس لیے کہا ہو کہ آپ کی دماغی سچویشن ایسی نہ ہو کہ آپ سچائی کو برداشت کر سکتے۔۔۔

نرم دل رکھنے والی منت اس عورت کے لیے بھی غلط نہیں بولنا چاہتی تھی جس نے اس کے وجی کو ایک نئی زندگی دی تھی۔۔۔ پتہ نہیں کون سے حالاتوں میں وجی اسکو ملا ہو گا، کیسے اس نے اس کے وجی کا دھیان رکھا ہو گا۔۔۔ یہ سوچ کر وہ اس عورت کی دل سے شکر گزار تھی۔۔۔

سچائی ثابت کرنے کے لیے میرے پاس بہت سارے ثبوت ہیں وجی۔۔۔

میں آپ کو ہر سچائی ثبوتوں کے ساتھ ثابت کر سکتی ہوں آپ مجھے اپنا موبائل دیں۔۔۔

اس کے سینے سے سر اُٹھاتے ہوئے پورے یقین کے ساتھ بول رہی تھی۔۔۔

وجدان جو سچ میں اپنے بارے میں حقیقت سننا چاہتا تھا ہاتھ بڑھا کر تکیے کے پاس رکھے ہوئے فون کو اُٹھا کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

پلیز پاسورڈ بتا دیجئے!!

آپ کو پتہ ہے وجی آج سے پہلے کبھی مجھے پاسورڈ پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔ آپ کو پتہ ہے آپ کے موبائل کا پاسورڈ کیا ہوتا تھا؟؟

وجدان نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔

یارِ وجدان۔۔۔

یہ پاسورڈ آپ کے فون میں تب سے تھا جب مجھے پتہ بھی نہیں تھا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔

منت کی پلکیں نم ہونے لگی تھی۔۔۔

پلیز پاسورڈ بتائیے!!

انگلی کو فولڈ کرتے ہوئے، آنسوؤں کی نمی کو انگلی پر اُتارتے ہوئے بولی۔۔۔

منت!!

جی!!

فون کا پاسورڈ ہے منت!!

منت کے دل کی دھڑکنیں خوشی سے جھوم اُٹھی تھیں۔۔۔ مطلب آج بھی اس کے وجی کے موبائل کا پاسورڈ اس کا نام ہے۔۔۔

جبکہ وہ اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔ خوشی سے اس کے چہرے پر چہرہ جھکاتے ہوئے اس کی گال پر لب رکھتے ہوئے خوشی سے جھوم اُٹھی تھی۔۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے اس لڑکی کی معصوم اداؤں پر۔۔۔۔

یارِ وجدان کیا آپ پہلے بھی اتنی ہی رومینٹک تھیں۔۔۔یا اب ہو گئی ہیں۔۔۔

وہ ہلکے سے مسکرایا تھا۔۔۔

اس کی ہلکی سی مسکراہٹ سے بھی اس کی گالوں میں گہرے گڑے پڑے تھے۔۔۔بلو آئیز والا شہزادہ ہنستے ہوئے منت کی دل کی دھڑکنوں میں اشتعال پیدا کر گیا۔۔۔اس کی گالوں پر پڑتے ڈمپل اور اس کی بلو آئیز میں تو منت کی جان بستی تھی۔۔۔

نہیں وجی آپ کی منت اتنی بے باک تو کبھی بھی نہیں تھی۔۔۔بس آپ کو حاصل کرنے کے لیے بے شرم بھی بن گئی ہوں اور بے باک بھی۔۔۔

وجی کی بات پر وہ نظریں جھکاتی ہوئی شرم سے پانی پانی ہوتے ہوئے رو پڑی تھی۔۔۔

پلیز میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا، جب آپ کہہ رہی ہیں کہ میں آپ کا شوہر ہوں۔۔۔

ہماری شادی ہو چکی ہے۔۔۔تو پھر ہمارے درمیان اس فمیلیٹی کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اپنے شوہر سے پیار کرنا اس کے قریب ہونا گناہ یا شرمندگی والی بات نہیں ہے۔۔۔

منت کے آنسو وجدان کو تڑپا گئے تھے۔۔۔نرمی سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے دونوں آنکھوں کو باری باری چوم رہا تھا۔۔۔

نہیں مجھے آپ کی بات بُری نہیں لگی، میں نے تو بس حقیقت بتائی ہے، مجھے کبھی بے باک ہونے کی ضرورت ہی نہیں پڑی کیونکہ آپ بہت رومینٹک کیئرینگ ہسبینڈ تھے---

تھا نہیں ہوں---
وجدان نے اس کی بات بیچ میں ٹوکی تھی---

پوری طرح سے ہسبینڈ تو تب بنیں گے جب آپ مجھے اپنی بیوی تسلیم کر لیں گے---
اس کی آنکھوں میں شکوہ تھا---

میرے دل کو پورا یقین ہے کہ تم میری بیوی ہو---تمہاری قربت مجھے سکون پہنچاتی ہے---تمہارے نزدیکیاں مجھے بُری نہیں لگتیں---تمہاری باتوں پر ایمان لانے کا پورا دل چاہتا ہے---

یہ ساری باتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ تمہارااور میرا رشتہ پاکیزہ ہے---

اسے اپنی مظبوط باہوں میں سمیٹتے ہوئے سینے سے لگالیا---

منت نے وجدان کا فون لیتے ہوئے وجدان کی انسٹا گرام آئی ڈی لگاتے ہوئے بے تحاشہ وجدان کی فیملی کے ساتھ پکچرز دکھائی تھی---

اب تو وجدان کو پوری طرح سے یقین ہو گیا تھا کہ منت سچ بول رہی ہے---اسکے بابا،داجی،اذلان،اسکے چاچو،سب کے ساتھ اسکی بے تحاشا تصویریں تھیں---

اب تو شک کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں تھی---

....

احد یہ اچھا ہے---آپ تو گھر سے نکلتے ہی ہمیں بھول ہی گئے---

آپ نے تو ہمیں فون تک کرنا یاد نہیں رکھا---

گھر کے اندر قدم رکھتے ہی ڈاکٹر زنیرہ نے شکوہ کرتے ہوئے کہا---

یہ کون ہے؟؟

منت کو وجدان کے ساتھ دیکھ کر ڈاکٹر زنیرہ متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔منت نے گاؤن پہن کر نقاب لگایا ہوا تھا۔۔۔

اسکے ذہن سے ابھی تک زہرہ بائی اور اس بد شکل شیخ کا ڈر نکلا نہیں تھا۔۔۔وہ خود کو سب کی نظروں سے چھپائے ہوئے تھی۔۔۔وہ اس وقت کوئی نہیں مصیبت فیس نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس کا وجی ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

آپ کو نہیں پتا کہ یہ کون ہے؟؟

میں تو اس لڑکی کو پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔

حیرانگی کی بات ہے کہ آپ اپنی بہو کو نہیں جانتی مگر بیٹے کو جانتی ہیں۔۔۔

میں سمجھی نہیں احد تم کہنا کیا چاہتے ہو؟؟

کون ہے یہ لڑکی اور یہ کیسا فتور تمہارے دماغ میں بھر کر لائی ہے؟؟

ڈاکٹر زنیرہ احد کو کھو دینے کے ڈر سے بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔

فتور اس نے نہیں بھرا میرے دماغ میں۔۔۔ صرف مجھے سچائی سے آگاہ کیا ہے۔۔۔ جس سچائی کو آپ نے مجھ سے چھپا رکھا تھا۔۔۔

احد دروازے پر کھڑا آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنی ماں سے سوال و جواب کر رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے الفاظوں میں کوئی بد تمیزی نہیں، درد تھا۔۔۔

بولیے مام کیوں آپ نے مجھ سے سچائی چھپائی؟؟

کیوں مجھے میری ہی شناخت سے دور رکھا؟؟

احد بیٹا آپ مجھ سے بدگمان ہو رہے ہیں۔۔۔

زنیرہ نم آنکھوں سے احد کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

مام ابھی ہوا تو نہیں، مگر ہو سکتا ہوں کیونکہ آپ نے مجھ سے بہت بڑی بات چھپائی ہے، میرے خیال سے مجھے اپنے بارے میں جاننے کا پورا حق ہے۔۔۔

لہجے میں نرمی اور تمیز کے رنگ بہت گہرے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے احد میں آپ کو سب کچھ بتا دیتی ہوں، کچھ بھی نہیں چھپاؤں گی، مگر پلیز مجھ سے بد گمان مت ہونا، کبھی میری ممتا پر شک مت کرنا، مانتی ہوں کہ ممتا کے آگے بے بس ہو کر میں سیلفش ہو گئی تھی---

مگر میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں---میرے پیار میں کوئی کھوٹ نہیں ہے---

زنیرہ کی آنکھوں میں سچائی اور دُکھ کے آنسوں دیکھ کر وجدان کے دل کو بہت تکلیف ہو رہی تھی---

مگر اپنے بارے میں سچ جاننے کے لیے اسے اس ماں کو دُکھ دینا پڑ رہا تھا---

میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں، آپ کی ممتا پر مجھے پورا یقین ہے---

مگر مام آپ نے مجھ سے سچائی کیوں چھپائی؟؟

میرا سوال اب بھی وہی ہے---

وہ صوفے پر ڈاکٹر زنیرہ کے پاس بیٹھے ہوئے اس کے ہاتھ کو پیار سے تھامے ہوئے اپنے سوال پر زور دے رہا تھا---

احد میں پاکستان ایک سرجری کے سلسلے میں گئی تھی راستے میں مجھے تم بہت بُری حالت میں ملے---

تمہارے سر سے بہت زیادہ خون بہہ چکا تھا، تمہیں بہت شدید چوٹیں آئی تھیں۔۔۔

تمہاری گاڑی کی حالت اتنی خراب تھی، اللہ کا شکر ہے کہ تمہاری جان بچ گئی۔۔۔ورنہ گاڑی کی حالت دیکھ کر نہیں لگتا تھا کہ اس میں سوار ہونے والا انسان زندہ بچ سکا ہو گا تمہارا بچنا قدرت کا کرشمہ ہی تھا۔۔۔

میں تمہیں لے کر سیدھا ہاسپٹل گئی، ہاسپٹل میں تمہیں بہت اچھا ٹریٹمنٹ دیا گیا، مگر ڈاکٹر نے صاف بتایا کہ تمہارے سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے تمہاری یادداشت جا چکی ہے۔۔۔

وقت کے ساتھ یادداشت آنے کے پورے امکان ہیں، مگر اس کے لیے تمہارے اپنوں کا قریب ہونا ضروری ہے، جو تمہیں گزرے وقت کی باتیں، گزرے وقت کے منظر دکھا کر تمہاری مدد کر سکیں، جبکہ میں تمہارے کسی بھی رشتہ دار کو نہیں جانتی تھی۔۔۔ تمہاری ٹانگ بُری طرح سے فیکچر تھی۔۔۔

تم چل پھر نہیں سکتے تھے، میں نے سوچا کہ تمہاری پکچر سوشل میڈیا پر ڈال دیتی ہوں تاکہ تمہارے گھر والے تم تک پہنچ جائیں، مگر پھر ایک ڈر نے میری ذہن میں جنم لیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر اٹیک کروایا گیا ہو۔۔۔

یہ ایکسیڈنٹ کوئی حادثہ نہیں بلکہ سوچی سمجھی چال ہو۔۔۔اس ڈر نے مجھے تمہاری پکچر سوشل میڈیا پر نہیں ڈالنے دی۔۔۔

میں کچھ سالوں پہلے اپنے جوان بیٹے کو کھو چکی تھی، جس کا نام احد تھا، میں اس سے بہت پیار کرتی تھی، مگر اس کی موت کے بعد میں ٹوٹ گئی، جب تم میری زندگی میں آئے مجھے لگا کہ شاید خدا نے مجھے تمہارے روپ میں احد واپس لٹا دیا ہے---

میری ممتا لالچی بن کر سینیئر ڈاکٹر کے پاس جا پہنچی، میں نے ڈاکٹر کو بہت ایموشنل بلیک میل کیا، وہ پہلے نہیں مانے مگر بعد میں وہ میرے بارے میں سب کچھ جانتے تھے اس لیے مان گئے---

مگر اس شرط پر کہ جب کبھی تمہاری یادداشت واپس آئے گی میں تمہیں خوشی خوشی اپنوں کے پاس جانے دوں گی---

ان سے وعدہ کرتے ہوئے میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر دبئی آ گئی یہاں پر آہستہ آہستہ تمہاری ٹانگ کا فیکچر بھی ٹھیک ہو گیا---

تم فزیکل طور پر بالکل ٹھیک تھے، مگر تمہاری یادداشت نہیں آئی اور میں سیلفش بن کر ہمیشہ یہ دعا کرتی تھی کہ کبھی تمہاری یادداشت واپس نہ آئے---

میں تمہیں گھر سے باہر اسی لیے نہیں جانے دیتی تھی کہ کہیں میں تمہیں کھو نہ دوں---

اس کے سوا میرے دل میں اور کوئی کھوٹ نہیں تھی، صرف میری ممتا نے مجھے لالچی بنا دیا---

وہ آنسوؤں کے ساتھ روتے ہوئے پوری کہانی سنا گئی---

احد پوری بات سننے کے بعد زنیرہ کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے ماتھے پر لب رکھے خاموش کروا رہا تھا۔۔

مجھے آپ کی ممتا پر کوئی شک نہیں، میں قدر کرتا ہوں آپ کی محبت کی، شاید آپ نہ ہوتی تو میں آج زندہ نہ ہوتا، مگر پلیز آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کیجئے گا۔۔

میرے گھر والوں کو میری بہت ضرورت ہے وہاں بھی آپ جیسے بہت سے لوگ ہیں جو مجھ سے پیار کرتے ہیں۔۔

ہمم !!

جانتی ہوں۔۔

میں تمہیں روکوں گی نہیں احد، بس مجھ سے بدگمان مت ہونا مجھے کبھی بھولنا مت۔۔ میں تمہاری ماں نہیں مگر ماں جیسی تو ہوں۔۔

احد کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ تڑپتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

آپ میری ماں ہیں۔۔

آپ نے جو محبت، جو پیار، ایک سال میں مجھے دیا میں وہ کبھی نہیں بھولوں گا۔۔

آپ کو جب کبھی میری ضرورت ہو میں ہمیشہ حاضر ہو جاؤں گا۔۔۔ آپ جب چاہیں مجھے فون کر سکتی ہیں۔۔۔مجھے ملنے آسکتی ہیں۔۔۔

تھینک یو سو مچ احد۔۔۔بس مجھے بھولنا مت، میں تمہیں کبھی بھول نہ سکوں گی۔۔۔

مام میرا نام وجدان ہے!!

نہیں میرے لیے تم ہمیشہ احد رہو گے میں تمہیں احد کہہ کر ہی بلاؤں گی!!
وہ سسک کر رو پڑی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔
پلیز روئیں مت۔۔۔ آپ مجھے احد کہہ کر ہی بلائیں، آپ کے لیے میں ہمیشہ احد خان ہی رہوں گا، مگر آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیے۔۔۔ماں کی آنکھوں میں بیٹے کی وجہ سے آنسو آئیں، بیٹے کو یہ بات اچھی نہیں لگے گی۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرادی تھی۔۔۔

بھائی اب آپ ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلے جائیں گے ؟؟

تھوڑی دوری پر صوفے کی پشت پر ہاتھ رکھ کے کھڑی پری روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جو کب سے اپنی ماں اور بھائی کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

آپ سے تھوڑا دور چلا جاؤں گا، مگر آپ کے دلوں میں ہمیشہ رہوں گا۔۔۔

بھائی کبھی اپنی بہنوں سے دور نہیں ہوتے۔۔۔

اِدھر آؤ میرے پاس۔۔۔

وجدان نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔

بھائی آپ چلے جائیں گے تو گھر میں کوئی رونق نہیں ہو گی، میں کس سے جھگڑا کروں گی !!

کس سے ہنسوں گی اور ماما سے میری پروٹیکشن کون کرے گا؟؟

وہ بچوں کی طرح روئے جا رہی تھی بچی تو تھی 17 سال کی معصوم سی بچی۔۔۔

جو اپنے بھائی کی دوری کو برداشت نہ کرتے ہوئے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

پری تم میری پیاری بہن ہو میں تمہیں کبھی بھول نہیں سکتا۔۔۔ بہنیں ہمیشہ یہاں پر رہتی ہیں۔۔۔
وجدان نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ میری چھوٹی سی بہن ہو، آپ ہمیشہ میرے دل میں رہو گی۔۔۔
آپ چھٹیوں میں میرے پاس آنا میں آپ کو پورا پاکستان گھما کر دکھاؤں گا۔۔۔
اور پھر اچھا سا لڑکا ڈھونڈ کر میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری شادی کروں گا۔۔۔
تم نے ایک دن شادی کر کے ہمیں چھوڑ کے چلے جانا ہے، میں نے سوچا کیوں نہ میں ہی تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں۔۔۔
وہ پری کے دُکھ کو کم کرنے کے لیے اسے مذاق سے ہنسا رہا تھا۔۔۔

بھائی میں جب بھی فون کروں گی آپ میرا فون اُٹھائیں گے نہ۔۔۔

بالکل اُٹھاؤں گا۔۔۔

جب بھی میری پری مجھے فون کرے گی، میں فون اُٹھاؤں گا۔۔۔اپنی بہنا سے بہت ساری باتیں کروں گا، تمہاری ہر برتھ ڈے پر سب سے پہلا گفٹ میرا ہو گا اور سب سے پہلا وش بھی میرا ہو گا۔۔۔

اسے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ساتھ لگا کر وجدان پوری سچائی اور ایمانداری سے بول رہا تھا اسے سچ میں پری سے بہت لگاؤ تھا۔۔۔

تھوڑا سا عرصہ ساتھ گزارا تھا اس میں بہت سی خوبصورت یادیں تھیں۔۔۔جن یادوں کو وجدان کبھی بھولنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اگر آپ اور موم روتی رہیں گی تو میں کبھی اپنی زندگی میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔۔۔میں کبھی اپنے بارے میں پوری سچائی حاصل نہیں کر سکوں گا۔۔۔

نہیں بھائی ہم روئیں گے نہیں ہم خوشی خوشی آپ کو جانے دیں گے، مگر جب آپ جائیں گے، اگر ہماری آنکھوں میں تھوڑے سے آنسو آ جائیں، تو پلیز آپ سمجھ لینا ہم جان بوجھ کر نہیں رو رہے، خود سے ہی آنکھوں میں آ رہے ہیں۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بڑی معصومیت سے بول رہی تھی ایسا نہیں تھا کہ وجدان ان کے دل کا درد نہیں سمجھ پا رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ اس وقت اس کی ماں اور پری کے لیے بہت مشکل وقت ہے۔۔۔ وقت تو وجدان کے لیے بھی بہت مشکل تھا، اس ایموشنل وقت سے نکل کر اسے اپنی سچائی تک پہنچنا تھا۔۔۔

بیٹا آپ کا نام کیا ہے؟؟

ماحول کو ریلیکس کرنے کے لیے ڈاکٹر زنیرا نے منت سے سوال کرتے ہوئے متوجہ کیا جو کافی دیر سے خاموش بیٹھی ہوئی ہاتھوں کو مروڑے ہوئے سب کے چہرے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

میرا نام منت ہے۔۔۔

اچھا وہ والی منت جس کا نام میرا بیٹا دن رات لیتا تھا۔۔۔ جسے اپنے بارے میں کچھ یاد نہیں تھا مگر تمہارا نام اُٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، لیتا رہتا تھا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھی پری اور وجدان بھی ان کی باتوں میں شامل ہو کر مسکرا دیے۔۔۔

منت آپ کو پتہ ہے میرا بیٹا رات کو اُٹھ کر نیند میں ڈر جایا کرتا تھا اور تمہارا نام پکارتے ہوئے مجھ سے پوچھتا تھا کہ مام منت کون ہے اور منت کا میرے ساتھ کیا رشتہ ہے کیوں یہ نام میں بھول نہیں پاتا۔۔۔ مجھے کیا پتا تھا کہ منت میرے بیٹے کی پیاری سی، خوبصورت سی، بیوی کا نام ہے۔۔۔

بہت پیار سے رکھیے گا میرے بیٹے کو کیونکہ میرا بیٹا بہت پیار کرتا ہے تم سے، اتنا پیار کہ کچھ بھی یاد نہیں تھا مگر تمہارا نام وہ نہیں بھولا، ویسے آج میں سمجھ سکتی ہوں کہ جب منت اتنی خوبصورت ہو تو میرا بیٹا بھولنا چاہے بھی تو نہیں بھول سکتا۔۔۔

زنیرہ کی بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی تھی، وجدان نے منت کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔

مام مجھے اجازت دے دیجیے مجھے جانا ہے۔۔۔

جی بیٹا میری طرف سے اجازت ہے، آپ اپنے کاغذات ریڈی کروائیں اور جب چاہیں جاسکتے ہیں۔۔۔

زنیرہ نے خوشی خوشی اجازت دی تھی دو تین دن منت اور وجدان زنیرہ کے گھر رہے وہ بہت خوبصورت یادیں سمیٹ کر وہاں سے لے جا رہے تھے۔۔۔

زنیرہ نے ان تین چار دنوں میں ان کو بہت پیار دیا جیسے ہی کاغذات ریڈی ہوئے وجدان منت کو لے کر پاکستان کے لیے نکلا تھا۔۔۔

آتے ہوئے زنیرہ اور پری بہت ایموشنل تھیں۔۔۔رو رہی تھیں،ان کے ایموشنز کو دیکھ کر منت کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے،مگر اس ایموشنل وقت سے گزر کر ہی اسے اپنوں کے پاس جانا تھا،بہت مشکل وقت تھا،مگر گزر گیا وجدان منت کو لے کر پاکستان آگیا۔۔۔

....

ایئرپورٹ پر کھڑے ہوئے وجدان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس سے فوراً سے گھر جانا چاہیے یا نہیں۔۔۔

بے شک وجدان کی یادداشت نہیں تھی مگر وہ جتنا ذہین اور سمجھدار تھا،اس کی یادداشت سے اس کی ذہانت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔۔۔

چیکنگ کے بعد وہ ایئرپورٹ سے باہر نکل آئے۔۔۔

منت---

جی!!

وجدان منت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے کھڑا تھا---

منت کوئی ایسا شخص میری زندگی میں تھا جس سے میں اپنے ہر طرح کے مسائل ڈسکس کرتا ہوں جس کا تعلق میری فیملی سے نہ ہو---
وجدان گہری نظروں سے منت کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا---
منت کچھ دیر خاموش ہو کر سوچتی رہی پر ایک دم مسکرا دی---

جی ہے---

کون؟؟

سیف الرحمان---

سیف الرحمان آپ کا وہ خاص آدمی ہے جو آپ کے ساتھ پوری فرمانبرداری اور ایمانداری کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔ آپ ہمیشہ اپنا ہر کام اس کے ساتھ ڈسکس کرتے رہتے تھے۔۔۔

وہ آپ کے ساتھ اتنا ایماندار تھا کہ آپ کے ایک اشارے پر اپنی جان تک دے سکتا ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔
تمہیں پورا یقین ہے کہ اگر میں اس سے اپنے اور تمہارے بارے میں بتاؤں تو وہ گھر میں کسی کو نہیں بتائے گا۔۔۔

سو پرسنٹ یقین ہے کہ وہ آپ کے راز کسی کو نہیں بتائے گا۔۔۔
منت نے پورے یقین اسے کہا۔۔۔

تمہیں اس کا نمبر یاد ہے؟؟

جی۔۔۔

بتاؤ مجھے !!

وجدان اپنا موبائل نکالتے ہوئے منت سے نمبر پوچھ کر ڈائل کرتا چلا گیا۔۔

دوسری بیل پر مقابل نے فون اُٹھا لیا،ایک بھاری اور مؤدبانہ سی آواز چوہدری وجدان ورک کی سماعت سے ٹکرائی تھی، آواز کو سنتے ہی وجدان کی سوچوں میں طوفان سا اُٹھا تھا،اس نے محسوس کیا کہ اس آواز کو اس نے بہت بار سنا ہے۔۔ مگر سوچ کی گہرائیوں پر پردے بہت گہرے تھے وہ چاہ کر بھی کچھ یاد نہیں کر پایا۔۔
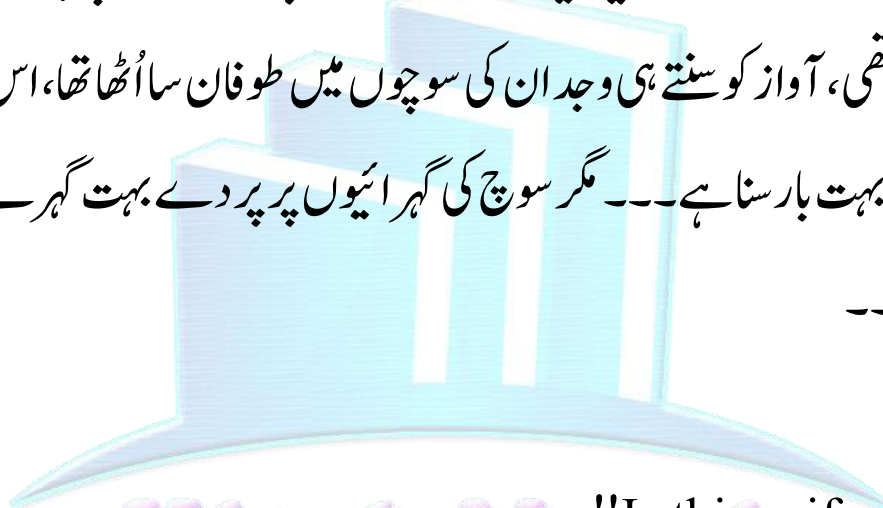
!!Is this saifur Rahman here

!!Yes

...Saifur Rahman speaking

??How can I help you

مدد کرنے سے پہلے ذرا میری آواز کو پہچان لو گے تو بہت مہربانی ہو گی۔۔۔

چوہدری وجدان ورک کے لہجے میں وہی ایٹیٹیوڈ اور ٹھہراؤ دیکھ کر منت نے چونک کر وجدان کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔

وجدان خود بھی حیران ہوا تھا اپنے لب و لہجے پر مگر سیف الرحمان سے بات کرتے ہوئے یہ سب کچھ اس کے اندر خود سے ڈیویلپ ہوا تھا۔۔۔

اگر میں غلط نہیں ہوں تو آپ وجدان بھائی ہیں!!

سیف الرحمن کی تجسس سے بھری ہوئی آواز سن کر وجدان کو یقین ہو گیا کہ مقابل اسے بہت اچھی طرح سے جانتا ہے۔۔۔

جی تھینک یو سو مچ کہ آپ نے میری آواز پہچان لی۔۔۔اب اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو آپ مجھے ایئرپورٹ سے ریسیو کرنے کے لیے آسکتے ہیں؟؟

جی وجدان بھائی آپ پر میری جان بھی قربان میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔

سیف الرحمان کے لہجے میں جو خوشی کی چھنک تھی وہ لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔۔۔

سیف الرحمان یہ سب کچھ بہت رازداری کے ساتھ ہونا چاہیے۔۔۔تمہارے سوا فیملی یا گرد ونوا کے لوگوں کو کان وکان خبر نہیں ہونی چاہیے کہ میں زندہ اور صحیح سلامت ہوں۔۔۔

جو حکم وجدان بھائی!!

آپ جیسا کہیں گے،جو کہیں گے،ویسا ہی ہو گا۔۔۔میں فوراً آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں۔۔۔

وہ اپنی خوشی چھپا نہیں پا رہا تھا۔۔۔وجدان فون بند کر چکا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔

کیا آپ کو سب کچھ یاد آ رہا ہے؟؟

منت نے حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں ابھی تو نہیں۔۔۔

کیوں پوچھ رہی ہو؟؟

آپ نے جس طرح سے سیف الرحمان سے بات کی آپ بالکل پہلے جیسے وجی لگ رہے تھے۔۔۔مجھے لگا شاید آپ کو سب کچھ یاد آ گیا ہے۔۔۔
منت کا لہجہ مایوس سا ہو گیا تھا۔۔۔

تم ابھی سے مایوس ہو رہی ہو مایوسی گناہ ہے یارِ وجدان۔۔۔
ہماری محبت پر یقین رکھو، تم ہو نہ میرے ساتھ، آہستہ آہستہ مجھے سب کچھ یاد آ جائے گا۔۔۔بس تم میرا ساتھ کبھی مت چھوڑنا۔۔۔
منت کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گی، اور نہ ہی کبھی آپ کو چھوڑنے دوں گی۔۔۔
وجدان کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے اس کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔۔۔

اوہنوں۔۔۔

ان کو اپنی زندگی سے نکال دو۔۔۔

منت کی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو انگلی کے پوروں پر اُتارتے ہوئے ہوا میں اُڑاتے کہا۔۔۔

تمہارے چہرے پر مایوسی اور آنکھوں میں آنسوں مجھے اچھے نہیں لگتے، بہت جلد مجھے سب کچھ یاد آجائے گا۔۔۔ مجھے یقین ہے، خود پر بھی، اور تمہاری محبت پر بھی۔۔۔ اگر تمہاری محبت کی طاقت مجھے یہاں تک لے آئی ہے تو اس سے آگے کا سفر بھی اللہ آسان کرے گا۔۔۔

بس پیار کی ڈوز میں کمی نہیں آنے چاہیے۔۔۔

وہ شرارتی ہو کر اس پر نظریں مرکوز کیے تھوڑا سا اس کی جانب جھکتے ہوئے شرارتی انداز سے سرگوشی میں بولا۔۔۔

منت اس کی چھوٹی سی بے باک شرارت پر ارد گرد لوگوں کا ہجوم دیکھتے ہوئے شرم سے لال پڑ چکی تھی۔۔۔

وجی پلیز ہم ایئرپورٹ پر کھڑے ہیں!!

وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے تھوڑا سا اس سے دور ہو گئی۔۔۔وجدان نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے واپس اپنے قریب کر لیا۔۔۔

مذاق نہیں کر رہا، تمہاری ایک رات کی قربت مجھے تمہارا دیوانہ بنا چکی ہے، اس سے پہلے میں تمہارا کس قدر دیوانہ تھا، وہ تو یاد نہیں، مگر ایک رات کی قربت سے اتنا تو جان چکا ہوں کہ ماضی میں بھی تم میرے دل پر پوری طرح سے قابض تھی۔۔۔

وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک بھی ہو جائے گا۔۔۔ہم مل کر دشمنوں تک بھی پہنچ جائیں گے، مگر ان سب کے بیچ میں تمہاری محبت میں کمی نہیں آنی چاہیے۔۔۔اس وقت تماری محبت، تمہاری قربت، میری سب سے بڑی طاقت ہے۔۔۔مجھے تم بالکل ویسی چاہیے ہو، جیسی تم مجھے پہلی رات دبئی کے ہوٹل روم میں ملی تھی۔۔۔

وہ سرگوشیوں میں اٹل سا انداز لیے اپنی بات کہہ چکا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ دونوں کے بیچ میں محبت بھری اور باتیں ہوتی سیف الرحمن پہنچ چکا تھا۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے ان کے قریب آیا تھا۔۔۔سیف الرحمان کے نمبر پر وجدان لوکیشن بھیج چکا تھا۔۔۔سیف الرحمن کو انہیں ڈھونڈنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

سیف الرحمن اپنے وجدان بھائی کو نظروں کے سامنے دیکھ کر خوشی سے اس قدر پاگل سا ہو گیا کہ بغیر سوچے سمجھے کہ وہ اس وقت ایئرپورٹ ایریا میں کھڑا ہے بھاگ کر وجدان ورک کے پیروں میں بیٹھتا چلا گیا تھا۔۔۔

یہ سیف الرحمن ہے۔۔۔

وجدان جو حیرانی سے پیروں میں بیٹھے شخص کو اُٹھا رہا تھا منت نے آہستہ سے وجدان کو آگاہ کیا کہ یہ سیف الرحمان ہے۔۔۔

سیف الرحمن کھڑے ہو جاؤ۔۔۔ تمہاری محبت ان سب چیزوں کی محتاج نہیں ہے۔۔۔

ایک دم سے وجدان کی بھاری محتاط سی آواز کو سن کر سیف الرحمان کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسوں لالی تھی شاید وہ سارے راستے روتا آیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں چوہدری وجدان کی عزت اور محبت صاف نظر آ رہی تھی وجدان نے اسے کھینچ کر سینے سے لگاتے ہوئے پیٹھ تھپتھپائی تھی۔۔۔

اللہ کا شکر ہے بھائی آپ صحیح سلامت ہیں---

بھائی آپ کیا گئے زندگی کے رنگ ہی ختم ہو گئے---

بھائی حویلی سے خوشیاں روٹھ گئیں،سب کچھ ختم ہو گیا،بربادیوں نے ڈیرے لگا لیے ہیں حویلی میں---

بھائی آپ کہاں تھے ؟؟

کیوں مجھے بھول گئے مجھے یاد تو کیا ہوتا میں اُڑ کر آپ کے پاس پہنچ جاتا---

وہ آنسوں سے بھیگی ہوئی آنکھوں سے وجدان کے گلے لگا ہوا شکوے کر رہا تھا---

تھوڑا وقت دو سب بتاؤں گا سیف الرحمان---

بھائی مجھے کوئی جلدی نہیں، آپ آ گئے میرے لیے اتنا ہی کافی ہے---

سیف الرحمن بے قابو سا ہوتے ہوئے وہ کر گیا جو اس نے آج تک نہیں کیا تھا،سیف الرحمان نیچر وائز بہت شرمیلہ تھا انسان تھا حالانکہ بہادر اتنا تھا سو آدمیوں کا اکیلا مقابلہ کرنے کی ہمت اور جگرا رکھتا تھا---وہ پیچھے ہوتے ہوئے خوشی سے وجدان کی گال پر لب رکھتے ہوئے کس کرتے ہوئے خود ہی شرما گیا---

پاس کھڑی ہوئی منت کی ہنسی چھوٹ گئی تھی سیف الرحمن کی حرکت دیکھ کر، وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی ہوئی شرما کر نظریں اِدھر اُدھر کر گئی۔۔۔

سیف الرحمن اپنے جذباتوں پر قابو رکھو، یہ ایئرپورٹ ہے، لوگ کہیں یہ ہی نہ سمجھ لیں کہ ہم مرد ہی نہیں ہیں۔۔۔
وجدان اس کی محبت پر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

سوری سوری وجدان بھائی۔۔۔ کیا کروں آپ کے آنے کی خوشی اتنی ہے کہ میں برداشت نہیں کر پا رہا۔۔۔
وہ بھی تو شرما گیا تھا۔۔۔ ایک دم سے اس کی نظریں منت پر پڑیں۔۔۔

سلام بی بی جی اللہ تیرا شکر ہے بی بی جی آپ بھی ٹھیک ہو، آپ زندہ ہو۔۔۔ اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔
وہ زمین پر سجدہ ریز ہو گیا تھا۔۔۔

وجدان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اوپر اُٹھایا۔۔۔اس شخص کی ہر ایک ادا بتا رہی تھی کہ وہ وجدان سے کس قدر مخلص محبت کرتا ہے۔۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟

منت نے سیف الرحمان سے حال دریافت کیا۔۔۔

بی بی جی رب دا شکر میں تو بالکل ٹھیک ہوں اور آپ دونوں کو صحیح سلامت ایک ساتھ دیکھ کر تو میں دنیا میں واپس آگیا ہوں۔۔۔

بی بی جی میرے بس میں ہوتا تو میں آپ کو کہیں سے بھی ڈھونڈ لاتا۔۔۔میں نے کتنی کوشش کی آپ کو ڈھونڈنے کی مگر آپ کا تو کوئی اتہ پتہ ہی نہیں مل رہا تھا۔۔۔

اللہ کا شکر ہے کہ آپ لوگ واپس آگئے، میرا دل اتنا خوش ہے، میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں پورے ایئرپورٹ پر ناچ ناچ کر سب کو بتاؤں کہ میرا بھائی اور میری بی بی جی واپس آگئے ہیں۔۔۔

نا۔۔نا سیف الرحمن ایسا کچھ مت کرنا، ہم کسی سیف جگہ پر پہنچ کر تمہارے اس جذبات کا احترام کرتے ہوئے پورا انتظام کر دیں گے۔۔

جتنا چاہو ناچ کر خوشی منا لینا۔۔۔

مگر پلیز یہاں پر ایسا کچھ مت کرنا۔۔۔

وجدان اس کو ایموشنل ہوتا دیکھ کر مزاق کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔وجدان کے مذاق پر منت، سیف الرحمن اور وجدان تینوں کھل کھلا کر مسکرا دیے۔۔۔

چلیں وجدان بھائی آپ کو گھر لے کر چلتا ہوں، دیکھنا آپ کو دیکھ کر گھر میں سب لوگ کتنا خوش ہو جائیں گے۔۔۔

نہیں سیف الرحمان میں اس وقت گھر نہیں جانا چاہتا۔۔۔

مگر کیوں؟؟؟

پہلے تم میرے بارے میں ایک حقیقت جان لوں۔۔۔

حکم بھائی۔۔۔

میرے سر پر بہت گہری چوٹ لگی تھی، جسکی وجہ سے میری یادداشت پر بہت گہرا اثر پڑا ہے، مجھے اس وقت کچھ یاد نہیں۔۔۔

میں صرف اتنا ہی سفر طے کر رہا ہوں جتنا آپ کی بی بی جی میرے ساتھ چل کر مجھے راستہ دکھا رہی ہے۔۔۔

وجدان نے منت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سیف الرحمن مؤدبانہ انداز سے کھڑا ہوا بغیر وجدان کی بات کو کاٹے غور سے بات کو سن رہا تھا۔۔۔یہی تو سیف الرحمن کی ادا تھی کہ وہ وجدان کی بات کو ہمیشہ غور سے سنتا تھا۔۔۔ساری بات سننے کے بعد کوئی فیصلہ کرتا۔۔۔

سچ کہوں تو مجھے تو آپ کا نام بھی یاد نہیں۔۔۔آپ میرے ساتھ وفادار اور ایماندار رہیں، یہ بات آپ کی بی بی جی نے ہی مجھے بتائی ہے۔۔۔

جب تک میری یادداشت پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو جاتی میں گھر نہیں لوٹوں گا۔۔۔

بہتر بھائی۔۔۔جو آپ کو مناسب لگے، میرے لیے کیا حکم ہے، بس آرڈر کریں۔۔۔

ابھی رکنے کے لیے تمہاری نظر میں کوئی سیف جگہ ہے، جہاں پر تم باحفاظت ہم دونوں کو لے جا سکو۔۔۔

جی بھائی بالکل ایسی جگہ ہے، آپ نے اس حادثے سے کچھ عرصہ پہلے ایک اپارٹمنٹ خریدا تھا منت بی بی کے نام سے، جو پوری طرح سے ریڈی ہو چکا تھا۔۔۔

آپ اسے بی بی جی کی سالگرہ پر ان کو گفٹ دینا چاہتے تھے اس سے پہلے یہ حادثہ ہو گیا۔۔اس اپارٹمنٹ کے بارے میں میرے اور آپ کے علاوہ کسی کو نہیں پتہ۔۔۔آپ چاہیں تو میں آپ کو وہاں لے جا سکتا ہوں۔۔۔

مجھے تو کچھ یاد نہیں اگر ایسی کوئی جگہ ہے جو کہ میرے اور تمہاری بی بی جی کے لیے پوری طرح سے سیف ہے تو تم ہمیں وہاں لے چلو۔۔۔

سیف الرحمان تمہارے سوا کسی کو پتہ نہیں ہونا چاہیے، اس بات کا خاص دھیان رکھنا یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔۔۔

جی بھائی آپ کیوں فکر کرتے ہیں؟؟

آپ چلیں میرے ساتھ---

سیف الرحمان منت اور وجدان کو اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر پوری رازداری کے ساتھ اپارٹمنٹ تک لے آیا تھا---

اپارٹمنٹ دو کمروں پر مشتمل تھا اور دیکھنے میں بہت خوبصورت تھا---منت اور وجدان نے چاروں اطراف میں نظریں دوڑا کر دیکھا--- چھوٹا سا اوپن کچن، چھوٹا سا ٹی وی لاؤنج، ٹی وی لاؤنج کے سامنے دیوار پر لگی خوبصورت ایل ای ڈی، ایک روم کے باہر بنا چھوٹا سا ٹیرس، ٹیرس سے نظر آتا خوبصورت اور وسیع سرسبز جوگنگ پارک---

اپارٹمنٹ چھوٹا مگر بہت ایکسپینسیو لگ رہا تھا---گھر میں پردوں سے فرنیچر تک ہر چیز بہت خوبصورت اور مہنگی تھی---گھر کی ایک ایک چیز ظاہر کر رہی تھی کہ بنانے والے نے اس کو بہت محبت اور پیار سے ڈیکوریٹ کروایا ہے---

بھائی آپ یہاں آرام سے رہ سکتے ہیں، ایک خاص بندہ ہمیشہ اپارٹمنٹ کے نیچے رہے گا، آپ کی حفاظت اور آپ کی ضرورت کے لیے۔۔۔

آپ مجھے صرف آدھا گھنٹہ دیجیے میں آپ کے لیے ضرورت کا سامان لے کر آتا ہوں تاکہ آپ کو گھر سے باہر نہ جانا پڑے۔۔۔

سیف الرحمن کہہ کر فوراً سے نکل گیا تھا جبکہ منت اور وجدان دونوں گھر کو غور سے دیکھنے لگے۔۔۔

وجی۔۔۔

جی۔۔۔

آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ آپ نے میرے لیے اتنا خوبصورت اپارٹمنٹ لیا میری برتھ ڈے پر گفٹ دینے کے لیے؟؟

وہ وجدان کا ہاتھ پکڑ کر محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

ہاں یارِ وجدان پیار تو آپ سے بے انتہا کرتا ہوں کیونکہ ہر گزرتا لمحہ مجھے اس بات کا شدت سے احساس دلا رہا ہے۔۔۔اور مجھے نہیں لگتا جتنی محبت مجھے آپ سے ہے اس کے لیے یہ اپارٹمنٹ میری محبت کا ثبوت دینے کے لیے کافی ہو گا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اسکی پنکھڑیوں پر جھکنے لگا۔۔۔

وجی پلیز ابھی نہیں روم میں جانے کا ویٹ کریں، سیف الرحمان کسی وقت بھی آ سکتا ہے۔۔۔

منت وجدان کے چہرے پر خوبصورت نازک سا ہاتھ رکھتے ہوئے شرما کر نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔۔۔

اتنی خوبصورت ہو کہ تم سے دور رہنا میرے لیے بہت مشکل کام ہے۔۔۔

اسکی بھاری آواز میں خماری کے رنگ بہت گہرے تھے۔۔۔

یارِ وجدان دوبارہ رکاوٹ مت بنیے گا مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔۔

اس کے لہجے میں وہی سرد پن تھا جو ہمیشہ منت کی مزاحمت پر وجدان کے لہجے میں نظر آتا تھا۔۔۔مطلب اس کا وجی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی جانب واپس لوٹ رہا تھا۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے، چہرہ اوپر کو اُٹھائے ہوئے تھا۔۔۔اس کے لب ہلکے سے مسکرا دیے۔۔۔

ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے یقین دلایا کہ ایسی گستاخی دوبارہ نہیں ہو گی۔۔۔

وہ اپنے پہلے والے وجی کے نیچر سے بہت اچھی طرح سے واقف تھی کہ وجی کو مزاحمت بالکل پسند نہیں تھی۔۔۔اپنے وجی کے پرانے روپ کو دیکھ منت کا دل خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔۔۔

ویری گڈ کافی فرمانبردار بیوی ہو!!

منت کے ہاں میں سر کو ہلاتے دیکھ وہ کان پر لب رکھتے سر گوشی کرتے ہوئے دانتوں سے کان کی لو کو ہلکے سے کھینچتے ہوئے سخت چُبن محسوس کروائی تو منت کے پورے بدن میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔۔۔

یارِ وجدان تم بہت خوبصورت ہو، تم سے جتنی محبت کی جائے کم ہے۔۔۔

اس کی گال پر اپنے ہاتھ کی پشت رب کرتے ہوئے خمار زدا لہجے سے کہتے ہوئے نظریں اس کی سانسوں کے اُتار چڑھاؤ میں نظر آتی گہرائیوں پر تھیں۔۔۔

اس کی نظروں کی حدت کو نشیب و فراز پر محسوس کرتے ہوئے وہ لال کندھاری ہوتے ہوئے نظر جھکا گئی۔۔۔وہ ہاتھ گردن سے دھڑکنوں پر رب کرتے ہوئے نیچے لے آیا۔۔۔

منت کے پورے وجود میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی تھی اس کے ہاتھ کی حدت کو اس نے شرٹ کے اوپر سے بھی دھڑکنوں پر پوری طرح سے محسوس کیا تھا۔۔۔

اس کے سخت مردانہ ہاتھ کی حدت اس کی دھڑکنوں پر جلتے ہوئے انگارے کی طرح پھسل رہی تھی۔۔۔

اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ وجدان کے آتشی لب پوری شدت سے مسکرائے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وجدان پوری طرح سے بہکتا، گیٹ کھلنے کی آواز پر وہ منت سے دور ہوا تھا۔۔۔

سیف الرحمان ہاتھ میں بڑے بڑے تھیلے پکڑے ہوئے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔اس کے پیچھے ہی ایک اور آدمی بھی تھا،اس کے ہاتھ میں بھی کئی سارے بڑے بڑے تھیلے تھے،شاید یہ اس کا خاص

آدمی تھا۔۔۔ جس کے بارے میں وہ بتا کر گیا شاید یہ وہی آدمی تھا۔۔۔اس نے ہاتھ میں گن پکڑ رکھی تھی۔۔۔

سر اس میں آپ کی ضرورت کا تمام سامان ہے اس کے علاوہ کچھ بھی چاہیے ہو تو بس حکم کر دیجئے گا۔۔۔

سیف الرحمان میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔

بھائی اب یہ کہہ کر آپ ہمیں شرمندہ کر رہے ہیں، آپ کو تو یاد بھی نہیں کہ آپ نے ہم پر کون کون سے احسان کیے ہیں، آپ کی محبتوں کے احسان تو ہم پوری زندگی آپ کی خدمت کر کے بھی نہیں اُتار سکتے، اور آپ ان چند سامان کے بدلے میرا احسان مان رہے ہیں۔۔۔

نہیں سیف الرحمن میں سامان کے بدلے نہیں تمہاری ایمانداری کے لیے تمہارا احسان مند رہوں گا۔۔۔

وجدان دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے اس وقت بالکل پہلے والا وجدان ہی لگ رہا تھا،شاید ارد گرد کا ماحول انسان کے دماغ پر بہت اثر انداز ہوتا ہے،وجدان کے ارد گرد پہلے والے لوگ آنے سے وجدان میں تیزی سے بدلاؤ آنے لگا تھا،وہ اس وقت وائٹ شرٹ کے ساتھ جینز کی پینٹ پہنے کھڑا بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

بھائی آپ کی حفاظت کرنا ہم پر فرض ہے آپ کی حفاظت کر کے ایمانداری دکھا کر ہم کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں۔۔۔
بھائی آج کے بعد ایسا مت کہیے گا میں آپ کے کسی کام آرہا ہوں،میرے لیے یہ میری خوش قسمتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں کہوں گا،ایک بار سب کچھ ٹھیک ہو لینے دو،اس کے بعد تمہارے لیے میں نے کچھ اسپیشل سوچا ہے۔۔۔
وجدان مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جی بھائی آپ ہمارے لیے ہمیشہ اسپیشل ہی سوچتے ہیں۔۔۔

سیف الرحمن مسکرا دیا تھا، سیف الرحمن کو اپنی شادی کی بات یاد آئی تھی جب وجدان نے اچانک سے اس کی شادی سکینہ سے طے کر دی۔۔۔

بھائی اب مجھے اجازت دیں، زیادہ دیر حویلی سے میرا دور رہنا شک و شبہات پیدا کر سکتا ہے۔۔۔

ہاں چلے جاؤ مگر جب دوبارہ آؤ گے تو اپنی بی بی جی کے لیے کپڑے لے کر آنا۔۔۔
وجدان کو فکر تھی اس بات کی کہ منت کے پاس کپڑے نہیں ہیں۔۔۔

اس کا وجی کتنا سمجھدار تھا، بنا کہے ہی اس کے دل کی بات سمجھ چکا تھا، منت دل میں سوچ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔

جی سر جو حکم، اگر آپ مجھے جاتے ہوئے بتا دیتے تو میں ابھی لے آتا۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں تم بے فکر ہو کر جاؤ ہم مینج کر لیں گے، مگر کل جب تم آؤ گے تو کپڑوں کا انتظام کر کے لے کر آنا۔۔۔

جی بھائی مجھے اجازت دیجیے !!

انشاءاللہ کل آپ سے ملتا ہوں۔۔۔

بھائی آپ جب چاہیں فون پر حکم کیجئے گا میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔۔۔

وہ سر کو جھکاتے ہوئے گارڈ کو لے کر وہاں سے جا چکا تھا، وجدان نے ان کے جاتے ہی اندر سے لاک لگا دیا۔۔۔

دونوں نے سارا سامان اُٹھا کر دیکھا سبزیاں، فروٹس اور کچن کی تمام ورائٹی موجود تھی۔۔۔

منت نے بہت سلیقے سے ہر چیز کو نکال کر فریج کے اندر رکھا، جو مصالے وغیرہ تھے ان کو نکال کر ڈبو میں بھرتے ہوئے کچن میں لگا دیا۔۔۔ کچن میں ضرورت کے تمام برتن اور ڈبے وغیرہ پہلے سے موجود تھے۔۔۔

وجدان اپنی نازک سی بیوی کی ہیلپ کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا، جبکہ دونوں نے کبھی کچن میں قدم نہیں رکھا تھا تو کام کرنے کا آئیڈیا دونوں کو نہیں تھا مگر منت نے اپنی طرف سے پوری سلیقہ مندی دکھائی تھی، اس کا وجی اسے متاثر ہو کر گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی نظروں کو خود پر محسوس کرتے ہوئے منت کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

صابن، شیمپو اور واش روم کا بھی سارا سامان سیف الرحمن لے کر آیا تھا۔۔۔نیو ٹاول کا ایک بنڈل بھی ایک تھیلے میں سے نکلا تھا۔۔۔دونوں بہت خوش تھے سیف الرحمن کی شاپنگ کو دیکھ کر۔۔۔

تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جا کر کہیں کچن پوری طرح سے سیٹ ہوا تھا۔۔۔

بتائیں وجی کیا کھائیں گے۔۔۔

منت سارا سامان سمیٹنے کے بعد کھانا بنانے کے بارے میں سوچ رہی تھی جبکہ منت نے کبھی کھانا نہیں بنایا تھا۔۔۔

یارِ وجدان تم جو بھی اپنے ان خوبصورت ہاتھوں سے بناؤ گی، میں خوشی خوشی کھالوں گا۔۔۔میرے لیے تمہارا بنایا ہوا کھانا دنیا کا سب سے بیسٹ کھانا ہو گا۔۔۔

منت کے ہاتھوں کو مضبوط ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے لبوں سے لگا کر بہت پیار سے کہا تھا۔۔۔

سوچ لیجیئے وجی مجھے کھانا بنانا نہیں آتا، بعد میں اگر آپ اپنے ہی قول سے مکر مت جانا۔۔۔

مجھے تو خود نہیں پتہ کہ اپنا بنایا ہوا کھانا میں کھا بھی سکوں گی یا نہیں، آپ مجھ پر اتنا ٹرسٹ مت کیجیئے۔۔۔

وہ شرارتی انداز سے کھی کھی کر کے ہنسی تھی۔۔۔

وجدان کے جانے کے بعد آج پہلی بار منت اس طرح سے کھل کھلا کر قہقہے ساتھ ہنسی تھی۔۔۔

ہمیشہ ایسے ہستی رہا کرو، تمہارے چہرے پر مسکراہٹ بہت اچھی لگتی ہے،اب میں واپس آگیا ہوں تو بہت جلد تمہارے ہر دُکھ کا مداوا کر دوں گا۔۔۔

بس میرے لیے دعا کرو کہ مجھے اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سب کچھ یاد آ۔۔۔

اس کے مسکراتے چہرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہوئے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرے کھڑا تھا۔۔۔

جی وجی میں دن رات دعائیں کرتی ہوں کہ آپ کو سب کچھ پوری طرح سے یاد آجائے،مجھے بھی آپ کو بہت کچھ بتانا ہے بہت سے لوگوں کو سزائے دلوانی ہیں۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ میرا وجی ان کے ٹکڑے کر دے جن کی وجہ سے میں نے کئی راتیں رو رو کر گزاری ہیں۔۔۔

اسے زہرہ بائی کے کوٹھے پر گزاری ہوئی وہ راتیں یاد آئی تھی،وہ مار یاد آئی تھی،جب اسے بُری طرح سے پیٹا جاتا تھا۔۔

بہت جلد میری جان کو نقصان پہنچانے والے لوگوں کو میں ان کے انجام تک پہنچاؤں گا۔۔۔

پلیز مجھے تھوڑا سا وقت تو تب تک مجھے ان خوبصورت آنکھوں میں آنسوں نہیں میری محبت کے رنگ نظر آنے چاہیے---

اس کی آنکھوں سے شبنمی قطروں کو لبوں سے چنتے ہوئے تسلی بخش انداز سے کہا---

چلو اب جلدی سے تم اپنے پیارے ہاتھوں سے کچھ بھی بناؤ مجھے بہت بھوک لگی ہے---

میں تب تک ذرا گھر کا راؤنڈ لے کر آتا ہوں---

وہ منت کو کھانا بناتے چھوڑ کچن سے باہر نکل گیا تھا---منت اپنے وجی کی پسند کی بریانی بنانے لگی تھی---اسے بنانی تو نہیں آتی تھی مگر وجی کے موبائل پر یوٹیوب سے ترکیب نکالتے ہوئے وہ بڑے جوش سے بریانی بنانے میں مصروف تھی---

....

یارِ وجدان کھانے میں کتنی دیر ہے اب تو سچ مچ بہت زیادہ بھوک لگی ہے---

وجدان کافی دیر کے بعد کچن میں آیا تھا منت بریانی کو دم لگائے ہوئے کچن سمٹ چکی تھی---

وجی بس سب کچھ ریڈی ہے، سلاد، رائتہ اور آپ کی پسند کے شامی کباب ریڈی ہیں---

بریانی کو دو سے تین منٹ اور لگیں گے، تب تک میں شاور لے کر آتی ہوں، کچن میں کھڑے ہوئے گرمی سے بُری حالت ہو گئی ہے---

وہ سنک پر ہاتھ دھوتے ہوئے سب کچھ بتا رہی تھی---

ہاں ٹھیک ہے تم جا کر شاور لے لو، ٹیبل پر کھانا میں لگا دیتا ہوں---

نہیں وجی میں لگا لوں گی، میں جانتی ہوں میرے وجی کو گھر کے کام کرنا بالکل پسند نہیں ہے---

جب تمہارے وجی کو یاد آجائے گا کہ اسے کیا پسند ہے کیا نہیں پسند، تب یہ سب کام نہیں کروں گا---

ابھی تو وجی کو کچھ یاد ہی نہیں تو کیا فرق پڑتا ہے--- تم جا کر شاور لو پسینے سے تمہاری حالت خراب ہو رہی ہے، میں کھانا لگا دیتا ہوں ویسے بھی کچھ کرنے کو ہے نہیں تو چلو تمہارا ہاتھ ہی کیوں نہ بٹا دوں---

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی---

وجی کی جان مرضی تو میں روم کا دکھاؤ گا۔۔۔

اسکے ہاتھ کو جھٹکے سے کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا۔۔۔منت زور سے وجی کے مظبوط سینے سے آکر ٹکرائی تھی۔۔۔

وجی مجھے شاور لینے دیں میں پسینے سے بھیگی ہوئی ہوں۔۔۔

وجی کی خراب ٹون دیکھ کر وہ جلدی سے اپنے دفاع کے لیے بولی۔۔۔

مجھے تو تم ہر حالت میں پسند ہو،اور کچھ کہنا ہے؟؟

وہ خماری سے کہتا ہوا بھول چکا تھا کہ اسے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔

وجی پلیز پہلے شاور لے کر کھانا کھالیتے ہیں،اسکے بعد آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔۔۔۔۔۔

پکا۔۔۔

جی 100 پرسنٹ پکا۔۔۔منت آپ کی ہے اور آپ کا حکم ماننا منت پر فرض ہے۔۔۔
پیار سے وجی کے چہرے کو دیکھتی ہوئی دل کی سچائی اور ایمانداری سے بول رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے آپ کی اسی ایمانداری پر اپ کو باعزت رہائی دی جاتی ہے۔۔۔
وہ شوخ سا ہوتا ہوا اسے اپنی باہوں کی حراست سے آزاد کر چکا تھا۔۔۔

جی بہت شکریہ۔۔۔
منت نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ اور تھینک یو نہیں چاہیے۔۔۔
تم جاؤ اور جا کر شاور لو۔۔۔کھانا کھانے کے بعد میں اپنا انعام خود لے لوں گا۔۔۔
اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے منت نے شرما کر نظر جھکا لیں۔۔۔

مگر میں شاور لے کر پہنوں گی کیا؟؟
وجی میرے پاس تو کپڑے نہیں ہیں۔۔۔

وہ اُداس سا منہ بناتے ہوئے اس کی بات کو دوسری پٹڑی پر ڈالتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

تم ابھی کے لیے میرے کپڑے پہن لو، صبح سیف الرحمان تمہارے کپڑے لے کر آئے گا۔۔۔

مگر آپ کے کپڑے تو اتنے لمبے چوڑے ہوں گے مجھے فٹ نہیں بیٹھیں گے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔
تو کوئی بات نہیں کوئی ایک چیز پہن لینا۔۔۔
وجدان کو شرارت سوجی تھی وہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے اپنی بہترین ایڈوائس پیش کر رہا تھا۔۔۔

چھی وجی آپ کتنے بے شرم ہیں!!
منت وجدان کی بے باکی پر کانوں کی لو تک سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

میں کتنا بے شرم ہوں یہ تو آپ کو کچھ دیر بعد اندازہ ہو گا۔۔۔
ابھی کے لیے اتنا بلش نہ کرو کہ میں کھانا چھوڑ کر تمہیں کھانے لگ جاؤں۔۔۔

وہ شرارتی انداز سے کہتا ہوا اس کے نزدیک ہونے لگا تھا منت سو کی سپیڈ سے اس کے پاس سے کھسکتی ہوئی کمرے میں جا گھسی تھی---

وجدان کے لبوں پر قہقہے کے ساتھ گہری مسکراہٹ تھی---

اور دماغ میں ہزاروں سوچیں،وہ یہ سب کچھ اپنی منت کے چہرے پر خوشی رکھنے کے لیے کر رہا تھا---اپنے اندر کی پریشانیاں اور طوفان کو وہ ظاہر تک نہیں کر رہا تھا---

اس نے کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ چوہدری وجدان ورک سیف الرحمان کا سامنا کرتے ہی بڑی حد تک اپنی یادداشت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے---

ابھی تو وہ سب کے رنگ دیکھنا چاہتا تھا،وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کون اس کے ساتھ مخلص ہے اور کون اس کا دشمن ہے---

دھندلی یادوں سے سارے پردے تو نہیں اُٹھے تھے مگر سیف الرحمن کے ساتھ ایئرپورٹ پر ملنا اس سے باتیں کرنا منت کی موجودگی پاکستان میں اس کا آنا اس کے یادداشت پر بہت اچھا اثر دکھا رہا تھا---

وہ اپنی فیملی سے جڑے ہوئے کافی رشتوں کو یاد کرنے میں کامیاب ہو رہا تھا۔۔ مگر وہ منت پر کچھ بھی ظاہر نہیں کر رہا تھا۔۔

وہ چوہدری وجدان ورک تھا، جو فیصلوں میں تحمل مزاجی دکھانے والا تھا۔۔ وہ تو لوگوں کے فیصلے بہت محتاط انداز سے کرتا تھا۔۔ آج تو فیصلہ اس کی اپنی زندگی کے بارے میں تھا تو وہ کیسے باریک سے باریک چیز کو بھی نظر انداز کر سکتا تھا۔۔

ٹیبل پر کھانا لگاتے ہوئے وہ مسلسل سوچوں کی دنیا میں کھویا ہوا تھا۔۔ وہ ٹیبل لگا کر روم کی جانب قدم بڑھا چکا تھا۔۔

....

مائی گاڈ وجی آپ نے کتنے آرام سے کہہ دیا کہ میں آپ کے کپڑے پہن لوں!!
چلو شرٹ کے بازو وغیرہ تو فولڈ کر کے میں گزارا کر لوں گی، مگر آپ کے جہاز جیسے ٹراؤزر کو میں کیسے فٹ کروں کتنا بڑا ہے۔۔

وہ واش روم میں شاور لینے کے بعد وجدان کی وائٹ ڈریس شرٹ پہنے ہوئے منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔۔۔وجی کے بڑے سے ٹراؤزر کو دیکھ کر اس سے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ وجدان کے ٹراؤزر کو کیسے فٹ کرے۔۔۔ٹراؤزر سچ میں کافی بڑا تھا،کہاں منت نازک گڑیا کے جیسی تھی اور چوہدری وجدان ورک چھ فٹ کا لمبا چوڑا نوجوان مرد تھا۔۔۔

ایک کام کرتی ہوں وجی تو ابھی کھانا لگا رہے ہونگے میں جلدی سے وجی کا کوئی اور ٹراؤزر دیکھتی ہوں جو تھوڑا سا سمارٹ اور ٹائٹ ہو۔۔۔

یہ تو لگتا ہے کہ وجی کو بھی لوز ہی ہوگا۔۔۔

وہ اپنا ارادہ پختہ کرتے ہوئے بنا اپنی حالت پر نظر ڈالے ٹراؤزر کو ہاتھ میں لیے واش روم کا دروازہ کھولتے ہوئے روم میں آگئی تھی۔۔۔

ہینڈ کیری کو بامشکل کھینچ کر بیڈ پر رکھتے ہوئے اس نے زپ کو کھولا تھا،ہینڈ کیری کے اندر ترتیب سے وجدان کے کپڑے رکھے ہوئے تھے اُلٹ پلٹ کر کے دیکھتے ہوئے اسے جو ٹراؤزر پسند آیا تھا وہ کافی فٹنگ میں لگ رہا تھا۔۔۔

کم سے کم وہ پہلے والے ٹراؤزر سے کافی ٹائٹ تھا۔۔۔

وہ سر کو ہلاتے ہوئے کنفرم کر چکی تھی کہ اسے یہی پہننا ہے اس سے پہلے کہ وہ ہینڈ کیری بند کر کے واش روم کی جانب جاتی، وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ کوئی اس کو دروازہ کھولے خمار دار نظروں سے دیکھ رہا ہے۔۔۔

وجدان روم کا دروازہ کھول کر اندر قدم رکھ چکا تھا۔۔۔ سامنے پشت کیے کھڑی منت پر نظریں پڑتے چوہدری وجدان کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو کر اشتعال پیدا کر چکی تھیں۔۔۔ دل ساری دیواریں توڑ کر باہر آنے کو بے قرار تھا۔۔۔ جس بے ترتیبی سے دل دھڑک رہا تھا وجدان کو ایسا لگ رہا تھا کہ آج وہ پسلیاں توڑ کر باہر آ کر ہی دم لے گا۔۔۔

منت کے گھنے ریشمی بال کمر پر آبشار کی طرح کمر پر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔بالوں سے ٹپکتا ہوا پانی اس کی وائٹ شرٹ پر گرتے ہوئے اس کی کمر کو کافی حد تک بھگوئے ہوئے تھا۔۔۔
لونگ شفاف گوری مخملی ٹانگیں گھٹنوں سے لے کر پاؤں تک صاف نظر آرہی تھیں۔۔۔کمر پر پانی پڑنے سے شرٹ کمر سے چپک چکی تھی۔۔۔

کاٹن کی شرٹ بھیگ کر جسم پر چپکنے سے اس کے مخملی بدن کے دلکش پارٹ جھلک کر صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔ایسے میں چوہدری وجدان ورک اپنے دل کی دھڑکنوں کو سنبھالتا بھی تو کیسے۔۔۔

چوہدری وجدان ورک اپنے قدم خماری سے اس کی جانب بڑھاتے ہوئے اس کی نازک سی کمر سے ہاتھ گزارتے ہوئے اس کی دھڑکنوں پر سختی سے ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔۔
منت نے ٹھنڈی سانس بھری تھی،وہ وجدان کے آنے سے پوری طرح سے بے خبر تھی۔۔۔

ٹھوڑی اس کے کندھے پر ٹکائے وہ بے خودی سے آنکھیں بند کیے ہوئے سخت داڑھی والے گال، سختی سے اس کی گالوں سے رب کرتے ہوئے بے قرار سا ہوا تھا۔۔۔

اس کا قاتلانہ حسن وجدان کی مضبوط دھڑکنوں کو خماری کے سمندر میں بہاتا ہوا پوری طرح سے بے ترتیب کر چکا تھا۔۔۔منت کے گیلے جسم سے اُڑتی ہوئی خوشبو وجدان کے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔ یہ خوشبو وجدان کو بہت کچھ یاد دلانے میں مدد بھی کر رہی تھی۔۔۔منت کے ساتھ گزارے ہوئے کافی سارے لمحے پلک جھپکتے اس کے دماغ میں صاف ہو گئے تھے۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے ہوئے مدہوش سا ہو کر اسے سختی سے اپنے حصار میں لیے کھڑا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔

پلیز مجھے چینج کرنے دیں۔۔۔

بعد میں کر لینا بہت ہاٹ لگ رہی ہو۔۔۔ منت نے صرف وجی کی لونگ وائٹ کلر کی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔

جلد بازی میں صرف وہ نیچے والے بٹن بند کیے ہوئے اوپر کے تین بٹن کھلے چھوڑ کر واش روم سے باہر آئی تھی۔۔۔ اسے تو اندازہ تک نہیں تھا کہ وجدان اتنی جلدی روم میں آجائے گا اور وہ جان بوجھ کر اپنے رومینٹک شیر کے چنگل میں پھنس جائے گی۔۔۔

وہ اس کے بھیگے بالوں کی خوشبو سے مسرور ہوتا اس کی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھے مضبوط چوڑے سینے کو اس کی پشت سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔

وہ اپنی حالت پر شرم سے لال کندھاری ہو رہی تھی۔۔۔ منت کی جان تو تب نکلی تھی، جب وجدان کے سخت ہاتھوں کی ٹھنڈی انگلیوں نے بے دردی سے دھڑکنوں کو چھوا تھا۔۔۔ اس کے منہ سے بے اختیار سسکی نکلی تھی۔۔۔

یارِ وجدان کیوں میرے دل سے اس طرح کھیل رہی ہو۔۔۔ کیا جان لینے کا ارادہ ہے؟؟

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں، مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ آپ روم میں آنے والے ہیں، میں تو صرف ٹراؤزر چینج کرنے آئی تھی۔۔۔

وہ بے ترتیب دھڑکنوں سے جسم میں دوڑتی سنسناہٹ کو سہتے منمناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اچھا ہوا کہ تمہیں نہیں پتہ تھا کہ میں روم میں آنے والا ہوں ورنہ تمہارے حسن کے جلوے دیکھنے سے محروم رہ جاتا۔۔۔

یارِ وجدان تمہارا یہ حسن مجھے پاگل کر دیتا ہے۔۔۔ کیا تمہارا وجی ہمیشہ سے ایسا تھا یا ہجر کاٹنے کے بعد میرا یہ حال ہو گیا ہے۔۔۔

وہ سر گوشیاں اُتارتے ایک ہاتھ سے شرٹ کے کالر کو کندھے سے کھینچتے ہوئے کندھے پر انگاروں کی طرح جلتے ہوئے لب رکھ چکا تھا۔۔۔ اس کے کندھے پر لب رکھے وہ گرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

کھلے بٹنوں سے ہاتھ شرٹ کے اندر ڈالے اس کی نرم دھڑکنوں کو خماری سے چھوتے ہوئے وہ مزید بہک رہا تھا۔۔۔ دھڑکنوں پر اس کی ٹھنڈی انگلیوں کے لمس محسوس کرتے ہوئے وہ سانسیں تک روک گئی۔۔۔۔

وجدان کی جان سانس لے لو کیونکہ کچھ لمحوں میں سانس بند کرنے کا پورا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔

وہ خماری سے کہتے نرمی سے اس کا رخ اپنی جانب موڑ چکا تھا وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تیز سانسیں لے کر سانسیں بحال کرنے لگی تھی۔۔۔۔

اوپر کے کھلے تین بٹنوں سے نظر آتی مخملی گہرائیوں پر نظریں گاڑے وہ دیوانہ سا ہونے لگا تھا۔۔اس کے قاتلانہ حسن میں کھوتے ہوئے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکا سا سر کو پیچھے جھکاتے وہ پوری شدت سے چہرہ اس کے چہرے پر جھکاتا چلا گیا۔۔۔۔

اسکے کلوسی پنکھڑیوں کو جذباتوں کی لو میں جلتے ہوئے لبوں میں قید کیے وہ بے قراریاں لبوں پر اتارنے لگا تھا۔۔

اس کی سانسوں کو شدت سے پیتے ہوئے وہ پیچھے پڑے ہوئے بیڈ پر اسے گراتے خود اس پر گرتا چلا گیا ۔۔۔

اس کی سانسوں میں گرم سانسیں پوری شدت سے الجھائے ہوئے دونوں ہاتھ اس کی مخملی ہتھیلیوں پر رکھے انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے ہوئے اس کے ہاتھ دونوں اطراف میں پن کیے ہوئے تھا۔۔۔۔منت کی ہر راہ فرار کو وہ پوری طرح سے بند کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

اس کی لبوں کی قید میں منت کی سانس پھولنے لگے تھی۔۔۔بہکے ہوئے وجدان کو کچھ دیر کے لیے بھول گیا تھا کہ اس کا یار استماع کا پیشنٹ ہے۔۔۔

جب احساس ہوا تب تک اس کی سانس بری طرح سے پھول چکی تھی۔۔۔احساس ہوتے ہی لب لبوں پر رکھے ہوئے تیزی سے سانسیں اس کی ٹوٹتی سانسوں میں بھرنے لگا۔۔۔

اپنی سانسیں اس کے لبوں سے حلق میں بھرتے ہوئے کچھ دیر میں ہی اسے پر سکون کر چکا تھا منت کی سانسیں سنبھل گئی تھی۔۔۔وہ ریلیکس فیل کرنے لگی تھی۔۔۔۔

منت کے دل نے ایک اور خوشی کو شدت سے محسوس کیا تھا کیونکہ اس کو استما کی پرابلم جب بھی ہوتی تھی وجدان اسی طرح سے اس کو اپنی سانسیں دیتے ہوئے پیار سے ٹھیک کر لیا کرتا۔مطلب کہ اس کا وجی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ واپس پلٹ رہا تھا۔۔۔۔

اپنی حالت پر وہ لال پڑتے ہوئے وجدان کے سینے پر دباؤ ڈالتے ہوئے وہ لال چہرہ لیے جھٹکے سے اس کے نیچے سے نکلتی ہوئی واش روم کی جانب تیزی سے بھاگی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کامیاب ہوتی مقابل دو ہی قدم میں فاصلہ طے کر کے اس تک پہنچ چکا تھا۔۔۔یار وجدان مجھ سے چلاکیاں مہنگی پڑ سکتی ہیں۔۔۔وجی اس کی حرکت پر مسکرایا تھا۔۔اس کی نازک سی کلائی کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنے قریب کیے وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

اس کی نازک سی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کسی ڈول کی طرح سے اوپر اٹھاتے ہوئے اسے اپنے تھائیز پر اپنی جانب منہ کیے ہوئے گود میں بیٹھا چکا تھا۔۔۔

منت کی مخملی ٹانگیں وجدان کے دونوں اطراف میں بیڈ پر آچکی تھی۔۔یہ سب کچھ اتنا اچانک سے اس نے کیا کہ منت کو سنبھلنے تک کا موقع نہیں ملا۔۔۔

خود کو اتنی عجیب سی پوزیشن میں بیٹھے تھے وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔۔۔وجی کی بے قراریوں کو ابھی صبر نہیں آیا تھا اس کی دونوں ٹانگوں کو اپنی کمر کے پیچھے پن کرتے ہوئے پوزیشن بر قرار رکھے ہوئے تھا۔۔۔

منت آنکھوں کو سختی سے بند کیے ہوئے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں پیچھے کی جانب ڈالے ہوئے خود کو گرنے سے بچائے ہوئے تھی۔۔۔

منت کا ایسا کرنا اس کی دھڑکنوں کو وجدان کے لبوں کے مقابل لے آیا تھا۔۔۔۔۔اس کی ٹھنڈی دھڑکنوں کو لبوں پر محسوس کرتے ہوئے وجی کے وجود میں کرنٹ کی لہریں دوڑنے لگی تھی۔۔
وہ بے قراری سے بے لباس دھڑکنوں کی گہرائیوں پر لب رکھتے ہوئے مدہوشیوں کے سمندر میں اترتا چلا گیا۔۔
لبوں پر دھڑکنوں کے اتار چڑھاؤ کو محسوس کرتا ہوا وہ یار وجدان کی جان نکالنے پر تلا تھا۔۔۔۔

منت کے گیلے وجود سے اڑتی ہوئی خوشبو کو محسوس کیے وہ مسرور ہوتا ہوا دھڑکنوں پر پوری طرح سے جھکتا ہوا لبوں سے دھڑکنوں کو شدت سے چومتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑتا جارہا تھا۔۔ وہ اسے سسکیاں بھرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

انگاروں کی طرح جلتے لب ٹھنڈی نم دھڑکنوں پر پھیرتے اس کی وجود کی رعنائیوں میں سنسناہٹ کی بجلیاں دوڑائے ہوئے تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹتے جھٹکے سے اپنی ٹی شرٹ کو اتار کر دور پھینکتے ہوئے اس پر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔

منت کی شرٹ کے بچے ہوئے بٹنوں کو لبوں سے کھولتے ہوئے وہ پوری شدت سے اس پر چھانے لگا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

نمی سے بھرپور مخملی وجود کی ہر رعنائی کو لبوں سے چومتے ہوئے اس کی سسکاریوں کو محسوس کرتے وہ مزید بہکتا اس پر گھٹا بن کر چھاتا چلا گیا تھا۔۔۔

وجی کی محبت کی تیز بارش میں تنکے کی طرح بہتی چلی جارہی تھی۔۔۔اس کی سخت شدتوں کو سہتی ہوئی وہ پوری طرح سے خود کو اپنے وجی کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔۔

منت کا وجی بہت بدل چکا تھا اب منت کے وجی کی شدتیں پہلے سے کہیں زیادہ جان لیوا تھی۔۔۔منت ڈالی کی طرح ٹوٹ کر کے اسکے مظبوط سینے پر سر رکھتے ہوئے لیٹی تھی۔۔۔

سخت شدتوں کا تیز طوفان رکا تو وجدان کو خود ہی اپنی سختیوں کا احساس ہو چکا۔ منت کے کاندھوں پر اس کی انگلیوں کے لال نشان صاف نظر آرہے تھے۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ وجدان کو اپنی انگلیوں کی چھاپیں اس کے وجود پر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

وجی۔۔۔ ہمم۔۔اپ بہت گندے ہو گئے ہیں۔۔مجھے اتنی بھوک لگی تھی مگر آپ کو ذرا سی بھی میری فکر نہیں ہے۔وہ شکوہ کرتے ہوئے اس کے سینے میں چہرہ چھپائے ہوئے تھے۔۔۔

سوری یار وجدان۔۔۔اس میں میرا کوئی قصور نہیں تمہارا حسن اتنا جان لیوا ہے کہ میں خود کو سنبھال ہی نہیں سکا۔۔منت کے شکوے پر وجدان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

ویسے بھی کہتے ہیں وہ عشق ہی کیا جس میں محبوب پر غسل واجب نہ ہو۔۔۔۔

آپ بہت بے شرم ہو گئے ہیں بہت زیادہ والے بے شرم۔۔۔وہ چادر کو کھینچ کر اپنے گرد لپیٹتے ہوئے اس کے بے باک لفظوں سے ایک بار پھر کانوں تک لال کندھاری ہوتے ہوئے بھاگ کر واش روم میں جا چکی تھی۔۔۔۔

اس کی سپیڈ اور سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ وجدان قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔یار وجدان تمہارے معاملے میں تو میں ہمیشہ سے ہی بے باک تھا۔۔۔وہ دل میں سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔وہ ابھی اپنی یادداشت کے آتے رنگ اپنے یار کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔

ابھی تو بہت سے لوگوں کے بارے میں سچائی جاننا باقی تھی۔۔۔دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے ہوئے وہ اپنے یار کی قربت کو حاصل کیے کتنا پر سکون ہو چکا تھا۔۔۔

ایک چیز جو نا تو بدلی تھی نہ آج بدلی ہے۔۔۔

منت کل بھی چوہدری وجدان ورک کی کمزوری تھی اور آج بھی کمزوری ہے یہ چھ فٹ کا خوبصورت شہزادہ ہمیشہ منت کی قربت کے لیے اسی طرح سے مچلتا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی ہمیشہ اس شہزادے کی کمزوری رہی تھی۔۔۔وہ اس کا خوبصورت شہزادہ تھا منت اس کی شہزادی۔۔دونوں ایک ساتھ چاند اور ستارے کی جوڑی لگتے تھے۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے بنا ادھورے اور بے نور تھے۔۔۔۔

•••••••••

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا فجر کو براق کے ٹھیک ہونے کی پوری امید ہو چکی تھی ڈاکٹر بھی پر امید تھے مگر اچانک سے براق کی ہارٹ بیٹ بری طرح کم ہونے لگی تھی۔۔۔

فجر نے چیختے ہوئے ڈاکٹر کو پکارا تھا ڈاکٹر روم میں آئے تو براق کی ہارٹ بیٹ دیکھ کر وہ ڈر گئے تھے۔۔۔۔ایمرجنسی میں سٹریچر پر ڈالتے ہوئے براق کو روم آئی سی یو میں لے گئے۔۔۔منت براق کے پیچھے نہیں بھاگی تھی وضو کرتے ہوئے مصلے پر کھڑی ہو کر سجدہ ریز ہوئی وہ زور قطار آنسوں سے رو رہی تھی۔۔۔

اے میرے اللہ مجھے اور کسی آزمائش میں مت ڈالنا اے اللہ میں تیری کی بندی تیرے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔۔۔۔

میرے اللہ میری جھولی کو خالی مت کرنا۔۔اے میرے اللہ دو جہانوں کے مالک میری اولاد کے آنے سے پہلے اس کے سر سے اس کے باپ کا سایہ مت چھیننا۔۔۔

اے میرے اللہ مجھ سے کوئی ایسا روگ مت لگانا جس کو میں برداشت نہ کر سکوں۔۔۔۔

میں بہت گنہگار ہوں مگر تیرے پیارے محبوب کی امت سے ہوں اس پیارے محبوب کی امت کے صدقے میرے شوہر کی جان کو بخش دے مولا۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح اونچی آواز میں روتے ہوئے دعائیں کر رہی تھی۔۔۔

میں تیری بارگاہ سے خالی نہیں لوٹوں گی میں تب تک نہیں اٹھوں گی جب تک تو اپنی رحمت سے میری جھولی نہ بھر دے۔۔۔

میں تب تک تیرے سامنے سجدہ ریز رہوں گی جب تک تو میرے شوہر کی زندگی میری خالی جھولی میں نہیں ڈال دیتا۔۔ آنسوں سے سجدے کی جگہ بھیگنے لگی تھی۔۔۔

وہ پیارا رب تھا کیسے اپنی بندی کی درد سے سسکتی ہوئی دعاؤں کو نظر انداز کر دیتا۔۔۔وہ سجدہ ریز تھی جب اس کے کاندھے پر نرس نے آکر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

میم آپ کے ہسبینڈ کو حوش آچکا ہے وہ اب۔پوری طرح سے خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔

فجر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اسے یہ سب کچھ ایک خواب لگ رہا تھا۔۔

نرس کے بلانے پر فجر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے جائے نماز کو وہیں پر چھوڑ کر نرس سے پہلے بھاگتی ہوئی براق کے پاس پہنچ گئی۔۔۔

وہ خوشی سے دروازے پر ہی رک گئی دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کی دھندلاہٹ میں سامنے بیڈ پر آنکھیں کھولے ہوئے لیٹے براق کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

براق کی نظریں بھی اسی کی منتظر تھیں، وہ دروازے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا، فجر کو اس طرح روتے ہوئے کھڑا دیکھ کر کپکپاتے ہوئے ہاتھ کو اُٹھا کر پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔

ڈاکٹرز بہت خوش تھے، کمانڈو براق پاشا کو زندگی کی جانب لوٹتے دیکھ کر جیسے ہی فجر نے اندر قدم رکھا ڈاکٹر مسکراتی نظروں سے دونوں کو دیکھتے ہوئے روم سے جا چکے تھے۔۔۔

فجر آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی براق کے قریب آکر کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کی انکھوں سے شدت سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔یہ خوشی کے آنسو تھے جن کو وہ روک نہیں پا رہی تھی، پنکھڑیاں کپکپا رہی تھیں۔۔۔

براق نے کانپتے ہوئے ہاتھ کو اُٹھا کر فجر کے آگے پھیلا دیا، فجر نے اپنا ہاتھ نرمی سے اس کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کھولا۔۔۔آنسوؤں کو دبا کر آنکھوں سے نکالا تھا، اسے آنسوؤں میں براق کا چہرہ تک صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

پاس نہیں آؤ گی؟؟

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا،اس کی آواز سننے کے لیے فجر ترس گئی تھی، براق کی آواز کو سن کر وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی، وہ روتے ہوئے جھک کر براق کے سینے پر سر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

بس فجر رونا بند کر دو، بہت روئی ہو تم، تمہارے ہر آنسوں مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں۔۔۔میں تمہاری ہر تکلیف سے واقف ہوں۔۔۔

کپکپاتے ہوئے ہاتھ کو اُٹھا کر اس کے سر پر رکھتے ہوئے بہت آہستہ آواز میں کہا تھا، ابھی شاید وہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھا۔۔۔اسے ویکنیس بہت زیادہ تھی۔۔۔

آپ ایک بار ٹھیک ہو جائیں مجھے آپ کے ساتھ بہت ساری لڑائی کرنی ہے۔۔۔

آپ ہمیشہ کہتے تھے کہ آپ میرے لیے بہت تڑپتے ہیں، تو ایسے بدلہ لیا ہے آپ نے، ایک ہی بار سارے حساب کتاب پورے کر لیے ہیں!!

آپ کو ایسی حالت میں دیکھ کر میں ہر دن مرتی تھی!!

وہ روتے ہوئے چہرہ اُٹھا کر شکوہ کرتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

میری خوبصورت بیوی!!

میں تم سے بدلہ کبھی اس انداز میں بدلہ نہیں لے سکتا، تم جانتی ہو کہ تمہارے شوہر کا بدلہ لینے کا انداز تھوڑا الگ ہے---

اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر فجر شرماتے ہوئے نظریں جھکا گئی تھی اس کی پنکھڑیاں مسکرائی تھی اپنے شوہر کے اندازِ محبت پر---اس کی گہری گرے آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت فجر میں نہیں تھی---

ہمارے بے بی سے اس کے بابا کی ملاقات نہیں کرواؤ گی؟؟

اس کے فورہیڈ پر لب رکھتے ہوئے محبت کی مہر نصب کی---

جب دنیا میں آئے گا تو ملاقات کرواؤں گی ابھی کیسے کرواؤں؟؟

جیسے میری جان روز کرواتی تھی!!

فجر نے پلکیں اُٹھا کر براق کے چہرے کو دیکھا تھا وہ سمجھ نہیں پائی کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے---

کھڑی ہو جاؤ میں خود ملاقات کر لیتا ہوں اپنے بے بی سے!!

اب فجر کو سمجھ میں آیا کہ وہ کہنا چاہتا ہے---

وہ اس کے قریب کھڑی ہو گئی تھی اس لمحے کو جینے کے لیے اس نے بھی بہت انتظار کیا تھا براق نے ہلکی سی کروٹ لیتے ہوئے ہاتھ اس کے پیٹ پہ رکھتے ہوئے کچھ لمحوں کے لیے آنکھیں بند کی تھیں، فجر نے اس کی آنکھوں میں اٹکے ہوئے آنسوں کے قطرے کو دیکھ لیا تھا جسے وہ چھپانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔

پلیز براق اب ٹھیک ہو جائیں اب تو ہمارے سارے خواب پورے ہو رہے ہیں آپ کو ہمارے بچے کے لیے جلدی سے ٹھیک ہو کر اپنے پیروں پر کھڑا ہونا ہے!!

آپ کمزور نہیں ہیں!!

اس کے آنسوؤں کو اپنی انگلی کے پورے سے اُٹھا کر وہ اپنے لبوں سے لگا گئی تھی اس کی محبت کو دیکھ کر براق نے اس کے چہرے پر نظریں گاڑے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔

مجھے تمہارے لیے ٹھیک ہونا ہے۔۔ میرے لیے میرے بچے سے پہلے تم ہو فجر، تم ہو تو سب کچھ ہے، تم ہو تو میری خوشیاں ہیں۔۔ تمہیں دیکھ کر، تمہاری باتیں سن کر، تمہارے آنسو دیکھ کر ہی تو میرے بے جان وجود میں جینے کی تمنا زندہ رہی ہے۔۔

اگر تم میرے پاس نا ہوتی تو آج براق سانسیں نہیں لے رہا ہوتا۔۔۔ ہر لمحہ تمہاری باتوں نے مجھے زندہ رکھا، میں بول کر ری ایکٹ کر کے آنکھیں کھول کر تمہیں بتا نہیں سکتا تھا۔۔۔

مگر تمہاری کہی ہوئی ہر بات کو محسوس کر سکتا تھا، میں سن سکتا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کو تھام کر لبوں سے لگاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں محبت کے لاوے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

جانتی ہو فجر اس دن میں تمہیں ڈھونڈ نہیں پاتا تو میں اپنی ہی نظروں میں گر جاتا۔۔۔

مگر آپ کو پتہ کیسے چلا کہ میری جان خطرے میں ہے؟؟

کئی مہینوں سے اپنے دماغ میں گھومتے ہوئے سوال کو وہ زبان پر لائی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ براق کو کیسے پتہ چلا کہ وہ خطرے میں ہے کیسے وہ اس کو بچانے کے لیے ٹائم پر پہنچا گیا۔۔۔

میری جان تم کمانڈو کی بیوی ہو، تمہاری سیفٹی کے لیے کچھ تو میں نے خاص کیا ہو گا۔۔۔

اس سے زیادہ باتیں ہو نہیں رہی تھی، مگر اسے بولنا تھا، ایک دو بار فجر نے خاموش رہنے کو بھی کہا، مگر وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے نہیں رکا۔۔۔ وہ بولنا چاہتا تھا۔۔۔

فجر تمہارے اندر ایک ٹریکر چپ لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے مجھے ہر وقت تمہاری لوکیشن پتہ ہوتی ہے۔۔۔اُس دن اچانک سے تمہاری بدلتی ہوئی لوکیشن کو دیکھ میں گھبرا گیا تھا،جب میں نے تمہارا نمبر ڈال کیا تو تم فون نہیں اُٹھا رہی تھی۔۔۔

میرا اشق یقین میں بدلا کہ کچھ غلط ہو رہا ہے،میں اسی وقت ڈھونڈنے کے لیے نکل پڑا تھا اور شکر ہے خدا کا کہ میں نے بروقت پہنچ کر تمہیں بچالیا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آج بھی فجر کو کھو دینے کا ڈر تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کو پکڑ کر شدت سے لبوں کو لگا کر چومتے ہوئے وہ اب بھی خوفزدہ ہو کر اس وقت کو یاد کر رہا تھا۔۔۔

مگر ہم منت آپی کو نہیں بچا سکے۔۔۔

مطلب؟؟؟

براق نے حیران نظروں سے دیکھا۔۔۔اسے تو منت کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں تھا کیونکہ فجر کو بچاتے ہوئے اسے گولیاں لگ گئی تھیں۔۔۔اس کے بعد کا اسے کچھ نہیں پتا تھا۔۔

مجھے اور منت آپی کو ایک ساتھ اغوا کیا گیا تھا۔۔۔

مجھے تو آپ نے اتنا کچھ سکھایا تھا کہ میں ان بے غیرتوں کا منہ توڑ جواب دے سکتی تھی۔۔۔ مگر منت آپی بہت معصوم اور ڈرپوک ہیں۔۔ اوپر سے وجدان بھائی کی بے پناہ محبت اور حفاظت کے دائروں نے اسے اور بھی کمزور بنا دیا تھا۔۔۔

اس میں ہمت ہی نہیں تھی اپنے لیے کچھ کرنے کی، اس لیے شاید وہ منت آپی کی کمزوری کو بھانپ چکے تھے اُنہوں نے مجھے بے ہوشی کی دوا سنگھاتے ہوئے بے ہوش کر دیا جبکہ منت آپی ہوش میں تھی۔۔۔

اس کے بعد مجھے نہیں پتہ مجھے ایک الگ گاڑی میں شفٹ کر دیا گیا تھا مگر دوا زیادہ سٹرانگ نہیں تھی، یا دوبارہ انہوں نے کوئی دوا لگا کر مجھے خوش دلوایا تھا، مجھے نہیں پتہ اس کے بعد پھر آپ مجھے بچانے آ گئے اس سے پہلے کہ میں آپ کو کچھ بتاتی سب کچھ غلط ہو چکا تھا، اور اس کے بعد کا تو آپ کو سب پتہ ہے۔۔۔

میں نے سب کچھ آپ کی ٹیم کو بتایا تھا، مگر وہ بھی منت آپی کو نہیں ڈھونڈ سکے۔۔۔

منت آپی کہاں ہے مجھے کچھ نہیں پتا آپ کی ٹیم مجھے گھر والوں سے رابطہ بھی نہیں کرنے دیتی تھی---شاید وہ گھر پہنچ گئی ہوں---

اے اللہ اور کتنے امتحان باقی ہیں؟؟

وہ ٹھنڈی آہ لیتے ہوئے بولا تھا---

کیا تم جانتی ہو یہ سب کرنے والا کون ہے؟؟

براق متلاشی نظروں سے دیکھ رہا تھا---

کون ہو سکتا ہے، ایک اکلوتی دشمن ہے ہماری جن کی جیلسی کی آگ نے ہمارا سب کچھ چھین لیا---

مطلب میرا شک درست ہے تمہاری تائی ثریا بیگم---

میں صحیح اندازہ لگا رہا تھا---

جی وہی ہیں ہماری خوشیوں کی دشمن، ہمارے گھر کی بنیادوں کو ہلا دینے والا عذاب---

مگر منت آپی تو اتنی معصوم ہیں وہ تو یہ بھی نہیں جانتی کہ ان کا دشمن کون ہے---

کاش اگر وجدان بھائی ہوتے تو حالات شاید ایسے نہ ہوتے--- جس منت آپی کے ساتھ اُنہوں نے ایسا سلوک کیا ہے شاید وہ یہ بھول چکی ہیں کہ منت آپی میں وجدان بھائی کی جان بستی تھی---

اگر آج وہ دنیا میں نہیں تو اپنے ہی بیٹے کی بیوہ کے ساتھ اتنا گندا سلوک کر رہی ہے اتنا بھیانک کھیل رچتے ہوئے ان کو اللہ کا ڈر بھی نہیں تھا کہ وہ بروز قیامت اپنے بیٹے کو کیا چہرہ دکھائیں گے---

میں تو اس وجہ سے خاموش ہو گئی تھی کہ وجدان بھائی والا بہت بڑا دھچکا تائی کو لگا ہے تو شاید وہ ڈر جائے---اور سدھر جائیں---

مگر ان کی برائی کی تو کوئی حد نہیں آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں اور منت اپنی کو ڈھونڈیں---

اب میں سچائی کو نہیں چھپاؤں گی، میں ایک ایک بات گھر میں سب کو بتاؤں گی---

بہت برداشت کر لیا امی نے ان کو، صرف بابا سے محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا ملی، اب امی کو پورا حق ہے یہ جاننے کا کہ ان کے ساتھ سب کچھ کرنے والی کون ہے---

اور بہت برداشت کر لیا ہم دونوں بہنوں نے۔۔۔ میرے ساتھ اتنا بُرا کر کے ان کا دل نہیں بھرا کہ اپنے ہی بیٹے کی عزت کو نیلام کر دیا۔۔۔

وہ معصوم کہاں ہے کس حالت میں ہے کوئی نہیں جانتا۔۔۔

فجر اپنا دُکھ بیان کرتے ہوئے مسلسل روئے جا رہی تھی براق بڑے غور سے اس کی سب باتیں سن رہا تھا۔۔۔

منت آپی جیسی معصوم کے ساتھ ایسا کر کے تائی امی نے اچھا نہیں کیا کاش وجدان بھائی زندہ ہوتے تو وہ گھر کی دیواریں ہلا دیتے۔۔۔

تائی امی نے یہ کرتے ہوئے ایک بار بھی اپنے بیٹے کے بارے میں نہیں سوچا کس قدر صفاک عورت ہے۔۔۔

پلیز آپ میرا ساتھ دیں گے نا مجھے صرف آپ جیسے مضبوط سہارے کی ضرورت ہے؟؟

میری جان میں ہر پل، ہر لمحہ تمہارے ساتھ ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔۔۔

یہ زندگی تمہاری ہ، تم نہ ہوتی تو مجھے جینے کی کوئی چاہت بھی نہ تھی۔۔۔

مجھے صرف اپنے پیروں پر کھڑا ہونے دو، تمہارے دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچانا میرا مقصد ہے۔۔۔ مت بھولو کہ تمہارے اور میرے دشمن ایک ہی تین کے بندے ہیں۔۔۔

فجر کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بغیر ہاسپٹل کے روم کی پرواہ کیے اس کی پنکھڑیوں کو اپنے لبوں پر رکھتے ہوئے نرمی سے قید میں لے گیا۔۔۔ دو دیوانوں کے پیاسے لب ٹکرائے تو دونوں کے وجود میں بجلی کی لہریں سی دوڑ گئی تھیں۔۔۔ سما رک گیا تھا فضا میں محبت کے رنگ گھل گئے۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کی نمی کو پیتے ہوئے اس کے سوکھے خشک ہونٹ تر ہونے لگے تھے۔۔۔ اسکی خوشی کی انتہا نہیں تھی، اسکی فجر اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔

وہ بھی تو ترسی تھی ان ہونٹوں کے لیے، ان لمحوں کے لیے، براق کی قربتوں کے لیے۔۔۔ پتہ نہیں دو پیاسے کتنی دیر ایک دوسرے کے لبوں پر لب لگائے جھکے رہے تھے۔۔۔

....

بلاج نے نیند کی خماری میں بیڈ پر ہاتھ مارا تو اس کی اُمید کے مطابق حور بیڈ پر نہیں تھی۔۔۔ حور کی اس عادت سے بلاج کو سخت چڑ تھی، وہ ہمیشہ سے ایسی تھی۔۔۔

بلاج نہیں چاہتا تھا کہ اس کے جانے سے پہلے حور کمرے سے قدم بھی باہر نکالے مگر حور فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہمیشہ غائب ہو کر اپنی پھوپھو کے پاس پہنچ جایا کرتی تھی۔۔۔

بلاج کو تو حور کی یہ عادت پہلے بھی زہر لگتی تھی مگر اب تو اتنے مہینوں کی دوری کے بعد بلاج خود بھی گھر سے باہر کم جا رہا تھا ایسے میں حور کا صبح صبح غائب ہونا اس سے حد سے زیادہ بُرا الگ رہا تھا۔۔۔

مگر بلاج کے بُرا لگنے سے کوئی فرق تو پڑنے والا ہے نہیں تھا، کیونکہ وہ حور تھی جو اپنی حرکتوں سے چاہ کر بھی باز نہیں آسکتی تھی، اور حور کو اپنی ماں کی آغوش سے نکال کر لانا بلاج کے لیے سب سے بڑی محنت کرنے والی بات تھی۔۔۔

اپنی پھوپھو کے پاس بیٹھے ہوئے حور بے بی کے جتنے پر نکل آتے تھے ان کو کاٹنے کے لیے پہلے حور بے بی کو بہلا پھسلا کر روم میں لانا ضروری ہوتا تھا۔۔۔

حور کو بات بعد میں کہی جاتی تھی پہلے بلاج کی ماں کا لمبا چوڑا لیکچر بلاج کو سننے کو ملتا تھا اور خدانخواستہ اگر بلاج نے پلٹ کر اپنی ماں کو کوئی جواب دے دیا تو پھر حور کا لیکچر شروع ہو جاتا تھا آپ کو شرم نہیں آتی ماں سے اس طرح سے بات کی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

چوہدری بلاج صبح صبح اتنے لمبے چوڑے لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں تھا بہتر تھا کہ بیچ کا راستہ اپنایا جاتا۔۔۔

اسے نیچے جا کر حور کو بلانے کی بے وقوفی نہیں کرنی تھی، جانتا تھا کہ اس کے رومینس کا نشہ اس کی ماں اور بیوی مل کر ایسا اتارے گی کہ روم میں آ کر سارا دن اس کا منہ ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے بلاج نے حور کا نمبر ملایا، بلاج کو آگ تو اس وقت لگی جب حور کا موبائل روم میں بجتے ہوئے بلاج کو منہ چڑھا رہا تھا، میڈم ہمیشہ کی طرح موبائل بھی روم میں ہی چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

حور کی بچی تمہاری یہی حرکتیں مجھے زہر لگتی ہیں، آج تو اگر تمہیں اس بات کی سزا نہ دی تو پھر کہنا۔۔۔

وہ غصے سے دانتوں کو پیستے ہوئے اونچی آواز میں خود کو ہی سنا رہا تھا۔۔۔

سر تکیے پر ٹکائے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے اپنی ماں کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

السلام علیکم اماں!!

حور کو ذرا اوپر بھیجیے گا، مجھے کچھ کام ہے---

جی بیٹا وہ میرے پیر دبا رہی ہے میں ابھی بھیجتی ہوں---

میں ابھی نہیں آرہی مجھے کچھ دیر پھوپھو کے پاس بیٹھنا ہے---

حور کو اندازہ تھا کہ بلاج کا فون ہے اس لیے وہ اپنا فرمان جاری کر چکی تھی--- سپیکر پر آتی حور کی آواز سن کر بلاج نے دانت پیسے تھے---

اماں پلیز حور کو فون دیجیے، مجھے اس سے بات کرنی ہے!!

بلاج اپنے لہجے کی کڑواہٹ کو دباتے ہوئے بولا---

دو منٹ کے اندر روم میں آؤ---

بلاج نے سختی سے کہا تھا۔۔۔

اگر نا آؤں تو؟؟

سوچ لو میں جتنا بے شرم ہوں اُٹھا کر لے آؤ گا۔۔۔
تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔
سوچ لو اگر میں نے ایسا کیا تو تم نے ہی شرم سے لال پیلی ہونا ہے مجھے تو زیرو فرق بھی نہیں پڑے گا۔۔۔
بلاج کی دھمکی پر حور کو شدید غصہ آرہا تھا، مگر سامنے بیٹھی ہوئی اپنی پھوپھو کے لحاظ میں وہ کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

جی بلاج میں تھوڑی دیر میں آجاتی ہوں اصل میں پھوپھو کے پاس کافی دنوں سے بیٹھی نہیں تو میرا دل چاہ رہا ہے پھوپھو کے پاس کچھ دیر بیٹھنے کو۔۔۔
آپ آرام کریں میں تھوڑی دیر میں آجاؤں گی۔۔۔

دل میں غصہ اور زبان پر کڑواہٹ ہونے کے باوجود لفظوں کو میٹھے شیرے میں بھگو کر بڑے پیار سے بلاج کو انکار کر رہی تھی تاکہ سامنے بیٹھی ہوئی صدف کو کسی بات کا اندازہ نہ ہو۔۔۔

پہلے روم میں آکر پھوپھو کے بیٹے کے سلگتے ارمانوں کو تسکین پہنچاؤ شام کو مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔ میرے جانے کے بعد پھوپھو کی گود میں بیٹھ جانا، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔
دو سیکنڈ کے اندر اگر تم روم میں نہیں آئی تو میں کیا کروں گا یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ میرا انداز تمہیں پسند آئے گا دھمکی دیتے ہوئے بند کر چکا تھا۔۔۔

....

بلاج کی اُمید کے مطابق حور اگلے دو منٹ میں پیروں کو بُری طرح سے پٹختی ہوئی روم میں داخل ہوئی تھی، دروازہ اتنی بے دردی سے بند کیا گیا کہ اگر بیچارا زبان سے بولنے کی صلاحیت رکھتا تو کہہ دیتا کہ بہن میرا کیا قصور ہے جا کر اپنا غصہ اپنے شوہر پر نکالو۔۔۔

جی بتائیں کون سا زلزلہ یا طوفان آگیا ہے روم میں جو آپ کو شدت سے میری کمی محسوس ہو رہی تھی؟؟

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے گاؤں کی عورتوں کی طرح لڑائی کرنے کے فل آن اور موڈ میں آئی تھی۔۔۔

بلاج ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے بڑے آرام سے خود کو موبائل میں مصروف دکھا رہا تھا، جبکہ اس کی نظروں سے حور کی حالت چھپی ہوئی نہ تھی حور کے غصے کو دیکھ کر بلاج کی ہنسی چھوٹ رہی تھی۔۔۔

اس نے خود پر بامشکل ضبط کر رکھا تھا موبائل سکرین کو فضول میں اوپر نیچے ٹچ کرتے ہوئے وہ اسے مزید غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

بلاج آپ کا مسئلہ کیا ہے، پہلے تو مجھے سکون سے پھوپھو کے پاس بیٹھنے نہیں دیا اب جب پوچھ رہی ہوں کہ کیا کہنا ہے تو میسنے بن کر لیٹے ہوئے ہیں جواب دیں منہ میں کیا دہی جمار کھی ہے۔۔۔

موبائل بلاج کے ہاتھ سے چھین کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے گھورتے ہوئے کر ہوئی چیخی۔۔۔

اس سے پہلے کہ حور کو اور غصہ آتا بلاج ہی حور کا ہاتھ کھینچ کر اسے جھٹکے سے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔ حور بُری طرح سے لڑکھڑاتی ہوئی بلاج کے مضبوط سینے پر آگری تھی۔۔۔ چوہدری بلاج بلیک ٹراوزر کے ساتھ بغیر بازوں والی بلیک کلر کی بنیان پہنے ہوئے تھا۔۔۔

بلیک کلر کی بنیان کے گلے سے چھلکتا چوہدری بلاج کا بالوں سے بھرا ہوا گورا سینہ اور مضبوط ڈولے اس کی مردانہ شخصیت کو جاذب نظر بنا رہے تھے۔۔۔

سخت مردانہ ہاتھ اس کمر پر رکھتے ہوئے دباؤ ڈالے اس کی راہِ فرار کو روکے ہوئے تھا۔۔۔بلاج کے بالوں سے بھرے ہوئے خوبصورت مضبوط ہاتھ پر اپیل کی بندھی ہوئی بلیک کلر کی واچ اس کے ہاتھ کو چار چاند لگائے ہوئے تھی۔۔۔

بلاج کے ہاتھ بالکل ویسے تھے جیسے لڑکیوں کے ناولز کے ہیروز کے ہوا کرتے ہیں۔۔۔

حور اکثر سوتے ہوئے بلاج کے ہاتھوں اور سینے کے بالوں کو دیکھ کر شرما جاتی تھی۔۔۔حور کو ہمیشہ سے ایسا ہی شوہر چاہیے تھا جس کے سینے پر بھی بال ہوں اس کے بازوں پر بھی بال ہوں اور وہ گورا چٹا ہو اونچا لمبا بھرپور مردانہ شخصیت کا مالک ہو۔۔۔

حور کی خواہش اللہ تعالی نے چھپڑ پھاڑ کر پوری کی تھی بلاج بے شک پرفیکٹ مردوں میں شمار ہوتا تھا۔۔۔

مگر کبھی کبھی اسے اپنی یہ خواہش بہت مہنگی پڑتی تھی، جب وہ اپنی باہوں کی مضبوط حراست میں لے کر اسے اپنی سخت شدتوں سے توڑتا تو حور کو اپنی مانگی ہوئی دعاؤں پر غصہ آنے لگتا تھا، جیسا کہ اس وقت وہ پوری طرح سے جھٹپٹا کر بھی بلاج نام کے سانڈ سے خود کو چھڑوا نہیں پا رہی تھی۔۔۔
اوپر سے اس کی جھٹپٹاہٹ کو دیکھ جو تنزیہ مسکراہٹ بلاج کے چہرے پر تھی اسے دیکھ کر حور کے غصے کی آگ مزید بھڑک رہی تھی۔۔۔

صبح صبح آپ کو میری جان کا عذاب بننے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں اچھی خاصی بیٹھی ہوئی، پھوپھو سے باتیں کر رہی تھی، مگر آپ سے میرا سکون ہضم نہیں ہوتا۔۔۔

زیادہ چڑ چڑ مت کرو حور بے بی تم سے میرا سکون ہضم ہوتا ہے، جو مجھ سے شکوہ کر رہی ہو، تم بھی تو جانتی ہو کہ تمہارے اس مخملی بلند کی خوشبو سے مجھے کتنی پُر سکون نیند آتی ہے۔۔۔
مگر تم لاپرواہی دکھا کر میرے اُٹھنے سے پہلے غائب ہو جاتی ہو، جیسے کہ میں تمہیں اُٹھتے ہی کھا جاؤں گا۔۔۔
وہ حور کی گردن پر لب رکھتے ہوئے سسکا دینے والی لو بائٹ کے نشان اس کی گردن پر اُتار چکا تھا۔۔۔

کھا جانے میں کوئی کسر بھی نہیں چھوڑتے،اگر آپ کے بس میں ہو تو آپ سچ میں مجھے کھا جائیں، صبح اُٹھ کر میری حالت ایسی ہوتی ہے جیسے خدانخواستہ مجھے کسی جنگ کے میدان میں اُتارا گیا ہو،میرے بالوں سے لے کر میرے کپڑوں کا حشر ایسا ہوتا ہے کہ میں خود ہی مرر کے سامنے خود کو دیکھ کر شرم سے لال ہو جاتی ہوں۔۔۔

دانتوں کو پیستے ہوئے بلاج کے کسرتی سینے پر لب رکھتے ہوئے اپنا بدلہ دانتوں سے کاٹ کر لے چکی تھی۔۔۔اس کے دانتوں کا گول دائرہ بلاج کی چوڑی مضبوط چھاتی پر پڑ گیا تھا۔۔۔

حور کو ہمیشہ ایسا لگتا تھا کہ وہ ایسا کرنے کے بعد اپنا بدلہ لے لیتی ہے مگر پاگل لڑکی کو کون بتاتا کہ اپنی چھاتی پر حور کے دانتوں اور لبوں کے نشان دیکھ کر وہ کتنا پُر سکون محسوس کرتا ہے،اس کو کتنی خوشی ہوتی ہے۔۔۔

صرف حور کو بلاج کے گلے اور چہرے اور نظر آنے والی جگہوں پر دانت یا لبوں کے نشان دینے کی سختی سے اجازت نہیں تھی۔۔۔

وہی غیرت مند مردوں والی فطرت کہ اس کی بیوی کے پیار کی مہریں کسی غیر محرم یا کسی عورت کے سامنے بھی دکھائی نہیں دینی چاہیے۔۔۔جبکہ حور کی گردن کا بلاج نے حشر کر رکھا ہوتا تھا۔۔۔

اور اپنے کارناموں کی اس کے پاس سخت دلیل بھی موجود تھی۔۔۔وہ یہ کہہ کر حور کو خاموش کروادیتا کہ تم گھر میں بھی حجاب لے کر رکھا کرو خدا بھی خوش اور شوہر بھی خوش۔۔۔

خدا کا شکر کیا کرو ناشکری لڑکی اتنا رومینٹک شوہر ملا ہے لڑکیاں تو ایسے شوہروں کی دعائیں کرتی ہیں، تمہیں مل گیا ہے اس لیے قدر نہیں۔۔۔

حور کی شرٹ کو کمر سے اُٹھا کر اوپر کی جانب کرتے ہوئے اس کی کمر پر سختی سے ہتھیلیاں جمائے پتہ نہیں صبح صبح حور کے ساتھ کیا کرنا چاہتا تھا۔۔۔ہاتھوں کی سختیوں سے حور کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔۔۔

حور کو اس بندے کے موڈ کا ذرا پتہ نہیں چلتا تھا، پل میں ماشا پل میں تولا بن جاتا تھا، بغیر ناشتہ کیے اتنے رومینٹک موڈ میں تھا۔۔۔

آپ کو بڑا پتہ ہے لڑکیوں کے بارے میں مجھے تو ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ کو اتنی نالج آتی کہاں سے ہے۔۔۔

حور صبح صبح اپنے شوہر کے منہ سے لڑکیوں کا نام سن کر آگ بگولا ہو گئی تھی۔۔۔

حور بے بی سیاست دان ہوں ہر معاملے کی چھان بن کرنا، نالج حاصل کرنا میرے کام کا حصہ ہے۔۔۔

بلاج اپنی بیوی کے جیلسی کو دیکھ لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

بلاج آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں آپ کے اس طرح کے گھٹیا مذاق مجھے زہر لگتے ہیں۔۔۔ میرے منہ سے آپ کسی کا نام سن کر میری جان نکالنے کی حد تک جاتے ہیں مگر خود آپ کتنے آرام سے کسی بھی لڑکی کا نام لے لیتے ہیں۔۔۔

وہ چیخی تھی۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔ سوری سوری!!

آئندہ نہیں لوں گا کسی کا نام اور ویسے بھی جس کی بیوی اتنی خوبصورت اور ہاٹ ہو اس بندے کو کسی اور کا نام لیتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔۔۔

حور کو غصے سے بھٹکتے دیکھ اس کی پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے پیار سے خاموش کروایا تھا۔۔۔

کیوں کرتے ہیں ایسی باتیں جن سے مجھے تکلیف ہوتی ہے---

اسکی خوبصورت گہری آنکھوں میں آنسو دیکھ بلاج نے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگالیا---

پکا وعدہ آئندہ کبھی اپنی حور کا دل نہیں دکھاؤں گا،اب کے لیے معاف کر دو یار،مجھے تم روتی ہوئی بالکل اچھی نہیں لگتی---

چلو اب جلدی سے موڈ ٹھیک کرو اور مجھے مارننگ 1210 کسیاں دے دو---مجھے دو تین گھنٹوں کے لیے کام سے جانا ہے---

وہ شوخ سا ہوتا مسکرایا دیا---

مارننگ میں 1210 کسیاں کون لیتا ہے آپ کا پیٹ ہے یا کنواں جو بھرتا ہی نہیں---

حور کی ہنسی چھوٹ گئی تھی---

حور بے بی تم نے کون سی 1210 کسیاں دے دینی ہے اس 10 اور 12 میں سے صرف ایک یا دو ہی میرا نصیب بنیں گی---

وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بیچارا سا منہ بناتے ہوئے بولا---

ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے ایک دو سے زیادہ بھی مل سکتی ہیں اگر آپ مجھے تنگ نہ کیا کریں تو۔۔۔
اپنے شوہر کو پیار نچھاور کرتی نظروں سے دیکھتے اس کے گال پر لب رکھ چکی تھی۔۔۔

پنکڑیوں کا نرم لمس چھوڑ کے وہ دوسری گال پر بھی وہی عمل دہرا رہی تھ، بلاج آنکھوں کو بند کیے اس کی پنکھڑیوں کے نرم گرم لمس کو محسوس کرتے ہوئے، اس کی کمر پر ہاتھوں کو نرمی سے رب کرتے خماری کے سمندر میں گہرے غوطے لگانے کو تیار تھا، جب اس کے فون کی رنگ ٹون نے بجتے ہوئے مداخلت پیدا کر دی۔۔۔
بلاج نے خماری سے بھری لال ڈورو والی آنکھوں کو کھولتے ہوئے غصے سے فون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ حور قہقہہ لگا کر ہنس پڑی، اسے بلاج کی حالت پر ہنسی آرہی تھی جس کا رومینس کرنے کا موڈ مٹی میں مل چکا تھا۔۔۔

دانت مت نکالو یہیں سے آکر کانٹینیو کروں گا۔۔۔ پھر مجھے دانت نکال کر دیکھانا۔۔۔ انتظار کرنا صرف دو تین گھنٹوں میں واپس آرہا ہوں۔۔۔

جلدی سے میرے کپڑے نکالو۔۔۔

شاید وہ جانتا تھا کہ کال کس کی آرہی ہے اس لیے فوراً سے حور کی پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے جلدی سے بیڈ سے اُترا گیا۔۔۔

فون پر میسج ٹائپ کر کے چھوڑتے ہوئے واش روم میں فریش ہونے چلا گیا۔۔۔ حور بلاج کے لیے اپنا فیورٹ وائٹ کلر کا سوٹ اور بلیک واسکٹ نکالی چکی تھی۔۔۔

بلاج جو کہ صرف دو ہی رنگ پہنتا تھا براؤن اور بلیک مگر جب سے حور سے محبت ہوئی تھی اب وہ لباس حور کی پسند سے پہنتا تھا۔۔۔ محبت انسان کو کس قدر بدل دیتی ہے یہ تو حور اور بلاج کو دیکھ کر پتہ چلتا تھا۔۔۔

....

اللہ کرے دونوں کو کیڑے پڑیں۔۔۔

خود تو بھاگ گئی ہیں میری جان کو عذاب میں ڈال دیا ہے۔۔۔

ایک کمینی پاکستان سے ہی غائب ہو گئی، سوچ سوچ کر دن رات میری جان نکلتی ہے کہ اگر مجھ تک پہنچانے والی اس کی تائی کو خبر ہو گئی تو وہ میری جان کا عذاب بن جائے گی۔۔۔

اس نے کوئی قیمت بھی نہیں لی تھی صرف ایک ہی ڈیمانڈ تو رکھی تھی کہ لڑکیاں کبھی واپس نہ آسکیں اور دوسری چڑیل کی بچی شیخ کو چکمہ دے کر بھاگ گئی ہے۔۔۔

اور وہ کمینہ شیخ، سانڈ کی اولاد، بد شکل کہیں کا، خود تو کچھ کر نہیں سکا۔۔۔اسکے پنجرے سے اُڑ گئی، اس وقت تو کچھ کر نہیں سکا، اور اب میرے لیے عذاب بنا ہوا ہے۔۔۔

روز 400 بار فون کر کے دھمکیاں دیتا ہے۔۔۔

زاہرہ بائی اِدھر سے اُدھر چکر لگاتے ہوئے باؤلی ہو کر گھوم رہی تھی۔۔۔

اسے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ منت کو اور فجر کو کہاں سے لے کر آئے۔۔۔ شیخ نے الگ سے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا، اس کو تو ہر صورت میں منت چاہیے تھی۔۔۔

زہرہ بائی نے کتنی بار کہا کہ وہ اپنا چیک واپس لے لے مگر مجال ہے اس بد شکل شیخ کو بات سمجھ میں آرہی ہو۔۔۔اس کی نظروں میں تو منت کی خوبصورتی بس چکی تھی۔۔۔

اسے ہر حال میں لڑکی چاہیے تھی اب زہرہ منت کو کہاں سے لا کر دیتی، منت تو پہنچ چکی تھی اپنے وجی کے پاس، جو منت کے قریب آنے والی ہوا کو بھی خود پر محسوس کرنے کے بعد اپنی منت تک پہنچنے دیتا تھا۔۔۔

وجدان کے ہوتے ہوئے تو زہرہ کی پرچھائی بھی منت پر نہیں پڑ سکتی تھی۔۔۔اب تو زہرہ کی موت کا صحیح تماشہ بننے والا تھا، ایک طرف شیخ تو دوسری طرف ثریا بیگم۔۔۔دونوں مل کر زہرہ سے کیسا مجرہ کرواتے ہیں دیکھنے میں بہت مزہ آنے والا تھا۔۔۔

....

بلاج کو کمشنر صاحب کے ہاؤس میں خصوصی میٹنگ کے لیے بلوایا گیا تھا، وہاں پر کافی سارے لوگ جمع تھے، آپس میں مشاورت کرنے کے بعد پارٹی کے بارے میں کوئی بڑا ڈسیژن ہونے جا رہا تھا۔۔۔

ڈرائیور گاڑی روکو!!

اچانک سے بلاج نے ڈرائیور کو گاڑی روکنے کو کہا تھا ڈرائیور نے گاڑی فوراً سے عمل کرتے ہوئے روک دی۔۔۔

بلاج گیٹ کھولتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا تھا اس کے پیچھے ہی اس کے سکیورٹی گارڈ گاڑی سے چھلانگ لگاتے ہوئے اس کے مقابل آ کھڑے ہوئے تھے بلاج نے اشارے سے انہیں رکنے کو کہا۔۔

اس کی نظریں سامنے کھڑے ہوئے شخص پر مرکوز تھیں، جس نے ہاتھ میں سامان والے تھیلے پکڑے ہوئے تھے اور چہرے پر سخت تاثرات تھے، شاید وہ کوئی خاص بات سامنے کھڑے گن مین کو سمجھا رہا تھا۔۔

بلاج اسے پہچان کر ہی گاڑی سے اُترا تھا۔۔وہ سیف الرحمان تھا، سیف الرحمان سے بلاج بہت اچھی طرح سے واقف تھا کہ وہ وجدان کا خاص بندہ ہوا کرتا تھا۔۔

بلاج نے سیف الرحمن کو کل بھی یہاں سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔بلاج کا آنا جانا اکثر اس راستے سے رہتا تھا۔۔

کل بھی جب وہ گزرا تو اس نے دیکھا کہ سیف الرحمان سامنے کھڑے اسی شخص کے ساتھ بات کر رہا تھا، اس وقت بھی سیف الرحمن کے ہاتھ میں کافی سارے سامان کے تھیلے موجود تھے۔۔

مگر وہ اگنور کر کے چلا گیا۔۔ آج اسی جگہ پھر سے سیف الرحمن کو سامان کے ساتھ دیکھ کر وہ اگنور نہیں کر سکا اس سے کچھ تو غلط ہونے کا اندیشہ ہو رہا تھا۔۔

کل بلاج نے خود دیکھا تھا کہ سیف الرحمان گاڑی سے سامان اُتار کر سامنے اپارٹمنٹ کے اندر لے کے جا رہا تھا۔۔

بلاج کو یہ سب کچھ بہت عجیب لگ رہا تھا، وہ آج بھی چوہدری ورک خاندان کا ملازم تھا اور اس کا یوں کسی اجنبی اپارٹمنٹ کے سامنے سامان لے کر کھڑا ہونا اندر جانا اسے بہت عجیب سا لگا۔۔

بات کی تہہ تک پہنچنے کے لیے اسے سیف الرحمن سے بات کرنی تھی۔۔ وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا سیف الرحمن کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

سیف الرحمان کس کی خدمت کی جا رہی ہے؟؟

بلاج کی بھاری آواز پر سیف الرحمان نے گھبرا کر نظریں اُٹھاتے ہوئے بلاج کی جانب دیکھا تھا۔۔

اسلام علیکم سر کیسے ہیں آپ؟؟

نہیں کسی کی خدمت نہیں کر رہا۔۔

سیف الرحمان بلاج کو یوں اچانک دیکھ کر گھبرا گیا۔۔۔

سیف الرحمان کی گھبراہٹ کو بلاج کی تیز نظریں دیکھ چکی تھیں، اب تو بلاج کو پورا یقین تھا کہ دال میں کچھ تو کالا ہے۔۔۔

سیف الرحمن مت بھولو کہ میرا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے جس کا تم نمک کھاتے ہو۔۔۔اگر ذرا سی بھی نمک حرامی کرنے کی کوشش کی تو منٹوں میں تمہاری روح پرواز کر دوں گا۔۔۔

اس سے پہلے کہ میں کوئی دوسرا طریقہ اپناؤں، مجھے بتاؤ کہ یہاں کیا چل رہا ہے کس کے لیے سامان مہیا کر رہے ہو؟؟

بلاج کے لہجے میں شدید غصے کے تاثرات تھے بلاج کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی تھیں۔۔۔بلاج کا سفید چہرہ غصے سے لال پڑ چکا تھا اسے پورا یقین تھا کہ سیف الرحمان کچھ غلط کر رہا ہے۔۔۔

معاف کیجئے گا سر آپ میری گردن کاٹ سکتے ہیں مگر میں آپ کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔۔۔

ایک بات کا آپ کو مجھ پر یقین ہونا چاہیے کہ میں کبھی بھی چوہدری ورک خاندان کے ساتھ غداری نہیں کر سکتا۔۔میری ذات پر وجدان بھائی کے اتنے احسانات ہیں کہ اگر مجھے دوبارہ بھی زندگی مل جائے تو میں ان احسانوں کا بدلہ نہیں دے سکتا۔۔

وجدان بھائی کے گھرانے کی حفاظت کرنے کے لیے مجھے اپنی جان بھی دینا پڑے تو میں کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔

آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اس خاندان کے ساتھ نمک حرامی کروں گا۔۔

وہ مؤدبانہ انداز سے نظریں جھکائے ہوئے سچائی بیان کر رہا تھا۔۔

مجھے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں ہے تم مجھے صرف اتنا بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو اور جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔میں نے خود تمہیں دو مرتبہ یہاں پر آتے جاتے دیکھا ہے کل بھی تم سامان لے کر اندر جا رہے تھے اور آج بھی تم اسی کام میں مصروف ہو۔۔

مطلب صاف ہے کہ کوئی تو ایسا ہے جس کی تم خدمت کر رہے ہو اور وہ کون ہے ؟؟

مجھے صرف اتنا جاننا ہے۔۔

بلاج کے لہجے میں سختی برقرار تھی، پاس کھڑا ہوا سکیورٹی گارڈ بھی بلاج کے لہجے سے ڈرا ہوا کھڑا تھا۔۔۔بلاج کا لہجہ بہت دبدبے والا اور پرسنلٹی روعبدار تھی۔۔۔

بلاج بھائی معاف کر دیں میں نہیں بتا سکتا۔۔۔میں آپ کے پاؤں پڑتا ہوں اس بات کو یہیں چھوڑ دیں۔۔۔ایک بات کا مجھ پر یقین کریں کہ میں کبھی بھی آپ کے خاندان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔

سیف الرحمان بہت بُری سیچویشن میں پھنس گیا تھا۔۔۔نہ تو وہ چاہ کر بھی وجدان کا راز بتا سکتا تھا اور نہ ہی سامنے کھڑے ہوئے شخص سے سچ چھپا سکتا تھا کیونکہ سامنے کوئی عام آدمی نہیں چوہدری بلاج تھا۔۔۔

جس کو بال کی کھال اُتارنا خوب آتی تھی وہ جانتا تھا کہ بلاج جب تک سچائی تک نہیں پہنچے گا سیف الرحمان کی جان نہیں چھوٹنے والی سیف الرحمان کرے بھی تو کیا کرے۔۔۔

تم پیچھے ہٹو میں خود دیکھ لیتا ہوں ایسا کون ہے جس کی حفاظت کرنے کے لیے تم اپنی جان پر کھیلنے کو تیار ہو؟؟

تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ اگر تم نے مجھے سچائی نہیں بتائی تو تمہیں گولی مارتے ہوئے مجھے ذرا سی بھی ہچکچاہٹ نہیں ہو گی۔۔۔

بلاج نے ہاتھ سے سیف الرحمان کو دھکا دیتے ہوئے سائیڈ پر کیا اور وہ تیزی سے اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہو گیا تھا۔۔۔

سر پلیز میری بات سنیں!!

سیف الرحمن اوقات میں رہو!!

یہ مت بھولو کہ میں کون ہوں اور کیا کر سکتا ہوں!!

سپاٹ لہجے سے بلاج کی آنکھوں میں خون اُترا تھا۔۔۔

سیف الرحمن کا بلاج کے سامنے آکر کھڑا ہونا بلاج کے غصے کو ہوا دے گیا، سیف الرحمان کا نام جتنی سختی سے بلاج نے لیا تھا سیف الرحمن کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔۔۔

اس کو دھکا دیتے ہوئے وہ آگے بڑھتا چلا گیا تھا۔۔۔اپارٹمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے وہ قہر برساتی نظروں سے سیف الرحمن اور سکیورٹی گارڈ کی جانب دیکھ رہا تھا، جن کی جان نکل رہی تھی، جیسے اندر سے نکلنے والی ہستی کو دیکھ کر بلاج ان کو گولی مار دے گا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں دروازہ کھول دیا گیا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ بلاج کی نظریں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ سامنے چوہدری وجدان ورک کھڑا ہے۔۔۔

پہناوا کافی الگ تھا، بلو جینز کی پینٹ کے اوپر مسٹرڈ کلر کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا، مگر وہی شکل، وہی قد، وہی خوبصورت چہرہ، خوبصورت گہری بلو آئیز، یہ سب کچھ اتفاق نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ وجدان ہی تھا اس کے دل نے اس بات کی گواہی دی۔۔۔

آپ زندہ ہو؟؟

بلاج نے حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھا۔۔۔

معاف کیجئے گا بھائی میں ان کو نہیں روک سکا!!

کوئی اور ہوتا تو گولی سے اُڑا دیتا، مگر یہ آپ کی بہن کا سہاگ ہے اور گھر کے داماد۔۔۔میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکا۔۔۔

سیف الرحمان شرمندہ نظروں سے چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

سیف الرحمان اوقات رہ کر بات کر!!

زبان کھولنے سے پہلے سوچ لے ایسا نہ ہو کہ حلق سے زبان کھینچ کر تیرے ہاتھ پر رکھ دوں۔۔۔

بلاج نے غصے سے سیف الرحمن کو دیکھتے ہوئے کڑک انداز سے کہا۔۔۔

معاف کیجئے سر میں نے کہا کہ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ایسا کرتا۔۔۔

سیف الرحمان نے کپکپاتے لہجے ہوسے صفائی بیاں کی تھی۔۔۔

فلحال تم یہاں سے دفع ہو جاؤ!!

مجھے تم دونوں کی شکل نظر نہیں آنی چاہیے۔۔۔میرے لیے افسوس کی بات ہے تم دونوں اس کے زندہ ہونے کا راز مجھ سے چھپا رہے تھے۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اتنا گھٹیا ہوں جو ان کو نقصان پہنچا سکتا ہوں یا ان کے زندہ ہونے کا راز کسی کو بتا دوں گا۔۔۔

بلاج نے قہر آلود ہو نظروں سے سیف الرحمن کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وجدان نے ہاتھ اُٹھا کر سیف الرحمان کو جانے کو کہا اور بلاج کو اپنے ساتھ اندر لے آیا تھا۔۔۔

منت سامنے ہی بلاج کا ٹراؤزر اور شرٹ پہنے ہوئے سر پر حجاب لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

منت کو دیکھ کر بلاج کو یہ سب کچھ خواب لگنے لگا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ منت اور وجدان ایک ساتھ تھے اور دونوں زندہ تھے، یہ سب کیا ہو رہا تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

بلاج نے وجدان کو سختی سے گلے لگاتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ وہ زندہ ہے۔۔۔بے شک کبھی ان کے بیچ میں بہت سے بد اخلاقیاں ہوا کرتی تھیں، مگر کچھ عرصہ پہلے جب زمل کے لیے وجدان اسے سمجھانے آیا تھا اس کے بعد سے وجدان کے لیے بلاج کا دل پوری طرح سے صاف تھا وہ بہت عزت کرنے لگا تھا اس کی۔۔۔

وجدان بھائی آپ زندہ تھے مگر اپنے ہی گھر والوں سے آپ نے سچائی کیوں چھپائی کیوں کیا آپ نے ایسا؟؟

آپ جانتے ہیں گھر میں سب کس قدر ٹوٹے ہوئے ہیں۔۔۔سب کتنے پریشان ہیں۔۔۔

....

بلاج کے شکوے شروع ہوئے تھے، جو اس کی نظروں میں جائز بھی تھے۔۔۔اتنی دیر میں منت سلام پھیرتے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔۔

اسے اپنا لباس عجیب سا لگ رہا تھا، مگر پھر یہ سوچ کر خاموش ہوگئی کہ یہ لباس اس نے مجبوری میں پہنا ہے اور ویسے بھی سامنے کھڑا شخص اس کے لیے اس کے سگے بھائی جیسا ہے۔۔۔

اسلام علیکم کیسے ہیں بلاج بھائی؟؟

وہ قریب آکر بولی تو وجدان کو چھوڑ کر بلاج نے منت کو پیار سے دیکھا سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بلاج کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی۔۔۔

کہاں تھے آپ دونوں اور یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟؟
پلیز بتادو میری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو رہی ہے۔۔۔

بھائی آپ بیٹھیں میں سب کچھ بتاتی ہوں!!
بلاج، وجدان اور منت تینوں ٹی وی لاؤنج میں بلیک کلر کے ویلوٹ کے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے، پہلے تو منت اپنے بھائی کے لیے پانی لے کر آئی تھی جس کی اس وقت بلاج کو سخت ضرورت تھی، وہ پانی پیتے ہوئے منت اور وجدان کی جانب دیکھ رہا تھا مطلب وہ سچائی تک فوراً پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

منت نے شروع سے لے کر اینڈ تک ساری بات بتائی، اس سب میں ایک بات تو بلاج کو یہ سمجھ میں آئی کہ وجدان کی ابھی تک یادداشت پوری طرح سے نہیں لوٹی۔۔۔
بلاج نے ساری بات سننے کے بعد ایک ٹھنڈی سانس بھری تھی۔۔۔

منت فجر کہاں ہے؟؟

بھائی مجھے نہیں پتا۔۔۔

تم دونوں کو کڈنیپ کس نے کروایا تھا تمہیں کچھ پتہ ہے؟؟

نہیں بھائی مجھے یہ بھی نہیں پتا۔۔۔

ہمم۔۔۔اور وجدان بھائی کو کچھ بھی یاد نہیں اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں۔۔۔
وجدان نے نفی میں سر کو ہلایا تھا۔۔۔

بلاج گہری نظروں سے وجدان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔کافی دیر اِدھر اُدھر کی سب باتیں کرتے ہوئے بلاج ان کے پاس بیٹھا رہا۔۔۔
منت نے اپنے گھر والوں کے بارے میں بہت کچھ پوچھا تھا کیونکہ وہ بہت اُداس تھی اپنے گھر والوں کے لیے اور وہ تڑپ کر روئی تھی جب اسے پتہ چلا کہ فجر گھر نہیں پہنچی، مطلب کہ فجر کا آج بھی کچھ پتہ نہیں تھا کہ فجر کہاں ہے۔۔۔

بلاج نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی کہ جیسے خدا نے اپنی رحمت کے صدقے اسے بچایا ہے اسی طرح سے انشاءاللہ فجر بھی مل جائے گی۔۔۔

بلاج گہری نظروں سے وجدان کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا اسے جانے کی بھی جلدی تھی کیونکہ اسے ہر صورت میٹنگ میں پہنچنا تھا۔۔۔

آدھے گھنٹے کے بعد وجدان اور منت سے اجازت لیتے ہوئے پھر آنے کا وعدہ کیے بلاج کھڑا ہو گیا۔۔۔جاتے ہوئے منت کو پیار دینے کے بعد وجدان کے ساتھ وہ دروازے کے پاس آ کے رک گیا۔۔۔منت وہیں پر کھڑی اپنی بقیہ نماز ادا کرنے لگی۔۔۔

چوہدری وجدان ورک سب کو دھوکہ دے سکتے ہو پر مجھے نہیں۔۔۔
مت بھولو کہ سیاست دانوں کی نظریں بہت تیز ہوتی ہیں وہ عام لوگوں کی نسبت بہت دور تک دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔

اور آپ بچپن سے جانتے ہیں کہ یہ صلاحیت میرے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔۔۔یہ ڈرامہ کسی اور کو دکھانا میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ آپ کی یادداشت بالکل ٹھیک ہے۔۔۔
بلاج اسے گلے ملتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔۔۔
وجدان خاموش تھا کچھ نہیں بولا کیونکہ کچھ ہی دوری پر منت نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔

کم سے کم آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہو،اگر سیف الرحمن بھروسے کے لائق ہے تو مجھ سے تو آپ کا خونی رشتہ ہے۔۔۔

بہت جلدی سب کچھ بتادوں گا ابھی کے لیے پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔۔

سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کسی کو میرے بارے میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے، کسی کو مطلب کسی کو بھی نہیں۔۔۔

بے فکر رہیں کسی کو نہیں بتاؤں گا!!

کوئی بھی ضرورت ہو، کوئی مسئلہ ہو، اگر مجھے بھروسے کے لائق سمجھیں تو پلیز فون ضرور کیجئے گا۔۔۔

آپ کو تو اندازہ تک بھی نہیں ہے کہ آپ کے جانے کا سٹریس آپ کی بہن نے کس قدر لیا ہے۔۔۔ آج بھی وہ دماغی طور پر ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

آپ دونوں بھائیوں نے اسے اتنی محبت دی ہے کہ میری بیوی کو اپنے بھائیوں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے جلد ہی گھر لوٹ آیئے تاکہ میری زندگی بھی پُر سکون ہو سکے۔۔۔

بلاج ساری بات سرگوشیوں میں بول رہا تھا۔۔۔ وجدان نے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ وہ بہت جلد لوٹ آئے گا۔۔۔

مطلب کہ وجدان کے بارے میں بلاج کی رائے بالکل ٹھیک تھی، وہ پہلی ہی نظر میں سمجھ گیا تھا کہ وجدان کی یادداشت بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ کیونکہ وجدان نے بلاج کے گھر میں گھسنے پر کوئی ری ایکٹ نہیں دیا تھا۔۔۔

سیف الرحمن نے تو اس کا تعارف بعد میں کروایا وجدان پہلے ہی بالکل نارمل کھڑا تھا۔۔۔

پلیز چلے جاؤ بہت جلد تم سے رابطہ کروں گا، اور سب کچھ ٹھیک بھی کر دوں گا لالچی سیاست دان۔۔۔ اپنے مفاد کے بارے میں ہی سوچتے ہو۔۔۔

وہ حوریہ کی بات کرتے ہوئے بلاج کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔۔۔

بلاج اس کی بات پر گہری مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہوئے جاچکا تھا، جبکہ وجدان بھی مسکراتے ہوئے واپس پلٹا تھا۔۔۔اسے بلاج کو ملنے کی بہت خوشی تھی،وہ بلاج پر پوری طرح سے یقین کر سکتا تھا۔۔۔اس کو ہنسی آرہی تھی اپنے تیز دماغ بہنوئی کی سوچ پر۔۔۔جو پہلی ہی نظر میں ساری حقیقت جان چکا تھا، جو اس کے ساتھ رہتی ہوئی اس کی معصوم بیوی نہیں سمجھ سکی تھی۔۔۔

حقیقت یہی تھی کہ چوہدری وجدان ورک کی سوچ کے پنوں سے گہری گرد ہوا میں اُڑتی چلی گئی تھی۔۔۔بہت کم ایسی باتیں تھیں جو اس کو یاد نہیں تھیں،ورنہ ساری حقیقت اس کے دماغ میں آتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھا،ابھی بھی کچھ چیزیں تھی جو بہت سوچنے پر بھی اسے یاد نہیں آرہی تھیں۔۔۔

جیسے کہ اسے اپنا ایکسیڈنٹ والا پارٹ ابھی تک یاد نہیں آیا تھا،وہ گھر سے کیسے نکلا، کیا ہوا تھا،اسے کچھ بھی یاد آیا۔۔۔مگر اپنے سے جڑے ہوئے رشتوں کو وہ بہت جلد پہچانے جارہا تھا۔۔۔جیسے جیسے اس کی جان پہچان والے لوگ اور رشتے اس کی نظروں کے سامنے آرہے تھے اس کے ذہن پر گرے ہوئے پردے ہٹتے جارہے تھے۔۔۔

تصویروں میں دیکھتے ہوئے اسے اپنے گھر کے ہر ممبر کی شکل یاد تھی ان سے جڑی ہوئی کافی حد تک باتیں بھی یاد آرہی تھیں۔۔۔مگر ابھی تک وہ پوری طرح سے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اور اسی انتظار میں وہ خود کو اپنوں سے دور رکھے ہوئے تھا۔۔۔

....

)پانچ مہینے بعد(

وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا تھا۔۔دیکھتے ہی دیکھتے بہت کچھ بدل گیا۔۔براق اپنے قدموں پر چلنے لگا تھا وہ پوری طرح سے ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

براق کو پوری سکیورٹی کے ساتھ اس کی ٹیم نے ایک خاص جگہ پر رکھا ہوا تھا جہاں پر ان کی دیکھ بھال کا پورا انتظام تھا۔۔۔

نازک سی فجر کا پیٹ نکلنے لگا تھا اس کے پیٹ کو دیکھ کر اکثر براق اسے مذاق سے موٹو کہتا تھا۔۔براق کے آرڈرز آچکے تھے بہت جلد وہ واپس اپنی پوسٹ پر جانے کے لیے ریڈی تھا۔۔۔

بہرام کو سزائے موت کی سزا سنائی گئی تھی اس کی موت کے دن گنے جا رہے تھے۔۔۔ فجر اور براق کے بیچ میں محبت کی رسی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ ان کے بیچ میں سب گلے شکوے ختم ہو چکے تھے دونوں کے بیچ میں صرف محبت اور پیار کے خوبصورت جذبات باقی تھے۔۔۔

دوسری جانب وجدان کی یادداشت پوری طرح سے ٹھیک ہو چکی تھی مگر اس نے یہ بات ابھی تک منت پر ظاہر نہیں کی تھی یہ بات صرف سیف الرحمان اور بلاج جانتے تھے۔۔۔

ازلان کے دونوں بیٹے اب سکرول کر کے پورے گھر میں کھیلنے لگے تھے۔۔۔ مگر گھر میں اب بھی ایک عجیب سی ویرانی تھی گھر میں کوئی خوشی نہ تھی۔۔۔

عافیہ کو گھر واپس لے آئے تھے مگر سارا دن عافیہ ڈپریشن کی دوائیاں کھا کر نیند میں سوئی رہتی تھی۔۔۔ اسے اپنے آپ کا کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔

آصف اپنی بیٹیوں کے غم سے نڈھال ہو چکا تھا، بیوی ایسی حالت میں نہیں تھی کہ اس کے درد کو سمجھ سکتی۔۔۔

ریاض ورک اپنے بھائی کی فیملی کی بربادی کو دیکھ کر بوڑھا نظر آنے لگا تھا۔۔۔

حویلی کو تو جیسے نظر لگ چکی تھی، مگر اس سب میں ثریا کی صحت پر اب بھی کوئی اثر نہیں تھا، وہ سارا دن ازلان کے بچوں کے ساتھ چہکتی ہوئی نظر آتی تھی۔۔۔

حور کو بلاج اب کم آنے دیتا تھا، کیونکہ حور یہ جب بھی اپنے مائکے سے ہو کر واپس جاتی تھی، شدید ڈپریشن میں چڑچڑی سی ہو کر اپنے رشتے کو خراب کر لیتی تھی۔۔۔

اکثر یہاں سے واپسی پر بلاج اور حور میں لڑائی ہو جایا کرتی تھی۔۔۔ جس کا حل بلاج نے یہ نکالا تھا کہ وہ ہر وقت اسے اپنی محبت میں اُلجھائے رکھتا تھا، اس سے کبھی مہینوں بعد ہی ادھر کا چکر لگانے کی اجازت ملتی تھی۔۔۔

وقت تو گزرتا چلا گیا ثریا گناہوں کو کرنے کے بعد اب پُر سکون ہو کر اپنی زندگی گزار رہی تھی، اسے نہیں پتہ تھا کہ موت اس کے کتنے قریب ہے۔۔۔

....

احد۔۔۔ بیٹا جلدی سے ہمارے پاس آجاؤ ہمیں تمہاری بہت ضرورت ہے۔۔۔

ڈاکٹر زنیرہ کی درد سے سسکتی ہوئی آواز سن کر احد تڑپ گیا تھا۔۔۔

وجدان کا بہت اچھا وقت گزرا تھا ڈاکٹر زنیرہ کے ساتھ اور اس کا بہت بڑا احسان تھا کہ اس نے وجدان کی زندگی بچائی تھی۔۔۔

مام آپ ٹھیک تو ہیں؟؟

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے احد تمہاری بہن کو وہ لوگ اُٹھا کر لے گئے ہیں۔۔۔

احد اپنی بہن کی عزت کو بچا لو میرے پاس وقت بہت کم ہے۔۔۔

اس کے ساتھ ہی فون کٹ گیا۔۔۔

مائی گاڈ۔۔۔مام کون لوگ لے گئے ہیں؟؟

ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔

مام آپ کو میری آواز آرہی ہے؟؟

وجدان چلاتا رہ گیا تھا مگر دوسری جانب سے فون کٹ ہو گیا واپس ملانے پر فون آف جا رہا تھا۔۔۔وجدان فون ملاتے ہوئے اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔پریشانی سے اسکے چہرے کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔۔۔

وجدان نے جتنا وقت پری اور ڈاکٹر زنیرہ کے ساتھ گزارا تھا، وہ ان خوبصورت لمحوں کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا، جس طرح سے ڈاکٹر زنیرہ نے ایک ماں بن کر وجدان کا خیال رکھا، اسکے لیے دن رات ایک کیا، اسے ماں کا پیار دیا، اپنے روپے اور قیمتی ٹائم خرچ کر کے اسکا علاج کروایا، وجدان کو ان کی محبتیں، ان کے احسان، سب کچھ یاد تھا۔۔

اور وہ چھوٹی سی 1716 سال کی، پیاری سی لڑکی، جو اسے اپنا بڑا بھائی سمجھتی تھی، وجدان کا پیار اس کے لیے بالکل حوریہ کے جیسا تھا۔۔وہ بھی زنیرہ اور پری کبھی بھول نہیں سکتا تھا۔۔

وقت اور حالاتوں کے ہاتھ مجبور ہو کر اسے اپنوں کے پاس واپس لوٹنا ہی تھا، مگر آج اچانک سے ایسا ہونا وجدان کو تڑپا گیا تھا۔۔وجدان کو ان سے الگ ہوئے، پاکستان آئے ہوئے تقریباً پانچ مہینے ہو گئے تھے۔۔

اس دوران زنیرہ روٹین سے احد کے ساتھ فون پر بات کرتی تھی، حال حوال پوچھتی تھی، پری کا تو پتہ نہیں دن میں کتنی بار فون آتا تھا، احد خود سے بھی ان کو روز فون کیا کرتا تھا، مطلب کہ وہ رابطے میں رہتے تھے محبت کی ڈور کٹی نہیں تھی۔۔

وجی کیا ہوا ہے؟؟

آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں!!

منت کچن سے ناشتہ بنا کر وجی کو بلانے کے لیے روم میں آئی تھی، مگر وجی کے چہرے پر سخت پریشانی کے تاثرات دیکھ کر وہ بے چین سی ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔
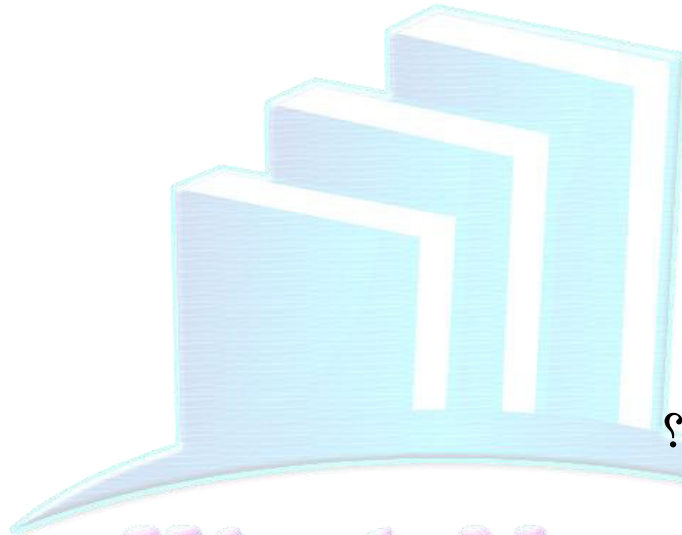
منت مجھے جانا پڑے گا!!

وہ اٹل انداز میں بولا تھا۔۔۔

مطلب۔۔۔کہاں جانا پڑے گا؟؟

منت تجسس سے بولی۔۔۔

مجھے دبئی جانا پڑے گا،مام اور پری کسی بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئی ہیں،مام کا فون آیا تھا،وہ بہت گھبرائی ہوئی تھیں۔۔۔

میں ان کو اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔

وجی ہوا کیا ہے کچھ بتائیں تو صحیح؟؟

میں کچھ نہیں جانتا، کیا ہوا ہے، کیسے ہوا ہے، بس میں اتنا جانتا ہوں کہ اس وقت مام اور پری کو میری بہت ضرورت ہے۔۔۔ اور مجھے اپنا کیا ہوا وعدہ نبھانا ہے، میں ان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔
وجدان نے اٹل انداز میں کہا تھا۔۔۔

وجی میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی!!

نہیں منت اس وقت ضد مت کرنا میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا!!

پلیز مجھے اکیلا چھوڑ کر مت جائیں، مجھے بہت ڈر لگتا ہے، آپ کے جانے کے بعد میں کہاں پہنچ گئی تھی، اب مجھ میں ہمت نہیں ہے وجی کہ میں آپ کی دوری برداشت کر سکوں!!
منت وجدان کے سینے سے لگتے ہوئے سختی سے بولی تھی۔۔۔

یارِ وجدان وہ بُرا وقت گزر گیا ہے، اب ایسا کچھ نہیں ہو گا، میں تمہاری حفاظت کا پورا انتظام کر کے جاؤں گا۔۔

اسکے کے گرد مضبوط بازوؤں کا سخت دائرہ بناتے ہوئے سخت ہاتھوں سے اس کمر کو رب کرتے ہوئے اس کی گھبراہٹ کو دور کرنا چاہا تھا۔۔

میری جان میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا سکتا، مجھے نہیں پتہ وہاں پر حالات کیسے ہیں، وہاں پر کیا ہوا ہے!!

ایسے میں تمہیں ساتھ لے جانا بے وقوفی ہو گی۔۔ ایک دو دن کی بات ہے، میں جلدی واپس آ جاؤں گا اور پھر وعدہ کرتا ہوں اپنی جان کو کبھی یوں اکیلے نہیں چھوڑ کر جاؤں گا، جہاں بھی جائیں گے، ساتھ جائیں گے۔۔

نہیں وجی۔۔ نہیں میں آپ کو اکیلے نہیں جانے دوں گی، آپ اُس دن اِسی طرح سے مجھے چھوڑ کر اچانک سے گئے تھے اور پھر نہیں لوٹے، وہ دن مجھے ابھی تک یاد ہے۔۔

منت ایکسیڈنٹ والے دن کی بات کر رہی تھی جب وجدان گھر سے نکلا اور واپس نہیں لوٹا تھا۔۔

آپ کو کچھ یاد نہیں اس لیے میں نے آپ کو اپنے وہ درد کے لمحے دکھائے بھی نہیں۔۔۔

آپ ٹھیک ہو جائیں بہت کچھ بتانا ہے مجھے۔۔۔ آپ کو بتاؤں گی کیسے آپ کے بغیر آپ کی منت نے رو رو کر راتیں گزاری ہیں روم مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔۔۔

جس بیڈ پر آپ مجھے اپنی باہوں میں کسے ہوئے مجھے اپنے سینے سے لگا کر سوتے تھے اس بیڈ پر اکیلے سوتے ہوئے مجھے ایسے لگتا تھا جیسے بیڈ پر آگ لگی ہو اور میرا پورا بدن اس آگ میں بُری طرح سے جھلس رہا ہے۔۔۔

پلیز منت میں سب کچھ جانتا ہوں، جانتا ہوں میرے بغیر میری جان کتنی اذیت میں رہی ہو گی۔۔۔

پلیز مجھے مت بتاؤ، مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا، میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔

وجدان سے سچ میں منت کی وہ حالت سنی نہیں جا رہی تھی، وہ جان بوجھ کر منت کو اس موضوع پر ہی نہیں لاتا تھا کہ منت اسے گزرا ہوا وقت دکھائے۔۔۔ مضبوط وجدان میں اپنے یار پر گزرے ہوئے دردناک لمحوں کو دیکھنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔

کیوں نہ بتاؤں؟؟

ابھی تو مجھے آپ کو بتانا ہے کہ جب مجھے دبئ میں لے جا کر کوٹھے پر بیچ دیا گیا، اگر وہاں سے قسمت مجھے نہ نکالتی اور منت آپ کے لائق نہ ہوتی، منت کے جسم کو نوچ نوچ کر۔۔۔

منت۔۔۔۔۔۔پلیز خدا کا واسطہ ہے چپ ہو جاؤ۔۔۔

وجدان کی سانسیں اُکھڑ کر گھبراہٹ سے تیز ہونے لگی تھیں، وہ چلاتے ہوئے سانس لے رہا تھا۔۔۔

کیوں آپ سے برداشت نہیں ہو رہا؟؟

جب چھوڑ کر جانے کا عہد کر رہے ہیں تو سب کچھ سن کر جائیں۔۔۔یہ دیکھیئے اپنی عزت کی حفاظت کرنے کے لیے آپ کی منت نے کیا کچھ سہا ہے۔۔۔

منت نے جھٹکے سے اپنے شرٹ کو اُتار کر بیڈ پر پھینکا تھا، اپنی پیٹھ اس کے سامنے کرتے ہوئے اسے وہ نشانات دکھائے جو زہرا کے کوٹھے پر اسے مار مار کر تشدد کی صورت میں ملے تھے۔۔۔

وجدان نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے لب کھول کر گہرا سانس لیا تھا۔۔۔اس کے حلق میں کانٹے چب رہے تھے، سانسیں گلے میں اٹکی ہوئی تھیں، اگر اس کے بس میں ہوتا تو اسی لمحے وہ اپنے لیے

موت مانگتا، اسے کہاں گوارا تھا کہ اس کی منت، اس کی عزت کو کوئی چھوئے، مگر قسمت کی بد نصیبی نے کیا سے کیا کر دیا تھا۔۔۔

اس کی مخملی کمر پر پڑے ہوئے زخموں کے نشان جو اس سے پہلے بہت بار دیکھ چکا تھا۔۔۔زخموں کو دوبارہ دیکھ کر اس کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔
وہ پاگل لڑکی سمجھتی تھی کہ یہ زخموں کے نشان کبھی وجدان کی نظروں سے نہیں گزرے، جب وجدان ٹھیک ہو گا تو وہ دکھائے گی۔۔۔
جس منت کے جسم پر چھوٹے سے چھوٹے تل کو بھی وہ باخوبی جانتا تھا اس کی نظروں سے اتنے بڑے زخم کیسے بچ سکتے تھے۔۔۔
منت کے بدن پر جو نشان منت خود بھی نہیں جانتی تھی وجدان ہر چھوٹے سے چھوٹے نشان سے بھی واقف تھا۔۔۔

اس کے زخموں کو دیکھ کر اس کے دل پر کیا گزری تھی، یہ تو صرف وجدان کا دل جانتا تھا اور نہ ہی وہ معصوم بچا تھا کہ اسے سمجھ نہ آئے کہ ایک لڑکی کی پیٹھ پر اس طرح کے نشان کیا ثابت کرتے ہیں، وہ

جانتا تھا کہ اس کی منت اپنے عزت کی حفاظت کرتے ہوئے یہ نشان اپنا نصیب بنا چکی ہے، وہ جانتا تھا کہ اس کی نازک معصوم منت نے ہار نہیں مانی عزت بچا تو بچا لی بدن کو سولی پر چڑھا دیا۔۔۔

اسے فخر تھا اپنی بیوی پر کہ اس نے ایک بہت بڑی جنگ لڑتے ہوئے اپنے وجی کی عزت پر انچ نہیں آنے دی تھی۔۔۔

وہ لبوں سے کچھ کہنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا، صرف صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ جب وہ پوری طرح سے ٹھیک ہو کر ان لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتارے جنہوں نے اس کی منت کو تکلیف دی۔۔۔

منت کی کمر پر آڑے تِرچھے زخموں کے نشان دیکھ کر وجدان کی بلو آئز میں آنسو اُترے تھے۔۔۔

کچھ دیر منت پیٹھ اسکی جانب کیے کھڑی روتی رہی تھی۔۔۔وجدان مٹھیاں بند کیے ہوئے، اسکے زخموں کے نشان دیکھ کر رو رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسوں پھسل کر اس کی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے، وہ چھ فٹ کا نوجوان جو اس قدر مضبوط تھا کہ آنسوؤں کو اپنی توہین سمجھتا تھا، مگر آج منت کی تکلیف پر اور اپنی عزت کی ہونے والی بے حرمتی پر اپنے آنسو روک نہیں سکا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔آپ مجھے گلٹ فیل کروارہے ہیں۔۔۔بتا دیجیے کہ اپنا دُکھ آپ کو دکھانے کا حق مجھے نہیں ہے؟؟

منت پلٹی تو وجدان کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔وجدان کے گالوں پر ہاتھ رکھ کر آنسو صاف کرتے ہوئے اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر جھپٹ کر اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

تمہارا ہر حق مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ختم ہوتا ہے۔۔۔تم میری ہو، تمہارا ہر درد میرا ہے۔۔۔شرمندہ ہوں میں خود پر، جو اپنے یار کی حفاظت نہیں کر سکا۔۔۔میں خود کی نظروں میں ہی گر گیا ہوں۔۔۔

تمہارا کوئی درد، تمہارے وجود پر زخموں کے نشان، میری نظروں سے چھپے نہیں ہیں۔۔۔تمہارا وجی تمہارے معاملے میں اتنا غافل کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔

کیسے میرے یار نے ذلت اور توہین برداشت کی ہو گی سوچ کر میری روح تڑپ جاتی ہے، ان لمحوں کو سوچ کر میں ہزاروں موتیں مرتا ہوں، جو تم نے برداشت کیے ہیں۔۔۔

باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے وہ منت کو اپنے سینے میں کسے ہوئے تھا۔۔۔اس کے بالوں پر لب رکھ کر شدت سے چومتے ہوئے، آنسو منت کے بالوں میں گر کر جذب ہونے لگے تھے۔۔۔

وجی میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتی۔۔۔وجی میں وہ سب کچھ بھول نہیں سکتی۔۔۔

میں جانتا ہوں راتوں کو نیند میں تڑپ کر سسکیاں لیتی ہوئی جب تم میرے سینے سے لگ جاتی ہو، تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اتنا پاگل ہوں، مجھے اپنے یار کے دل کی بات سمجھ میں نہیں آتی---

منت کو وجدان کی باتوں میں اپنا وجی صاف نظر آرہا تھا---

کچھ وقت اُدھار دے دو، تھوڑا سا وقت، اس کے بعد سب کچھ ٹھیک کر دوں گا، یہ وعدہ ہے---

ایک بار جانے دو، وہاں بھی حالات ٹھیک نہیں ہیں---

مجھے فون پر مام نے بتایا ہے کہ پری کو کچھ لوگ اُٹھا کر لے گئے ہیں، اسے بچانا بہت ضروری ہے---

مام اور پری کا میرے سوا اور کوئی سہارا نہیں، ان کے بہت احسانات ہیں مجھ پر---پلیز جانے جانے دو---تم جانتی ہو تمہیں اس طرح روتے ہوئے چھوڑ کر جانا میرے بس کی بات نہیں---

اس کے پیارے سے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے کھڑا تھا---

وجی مجھے ڈر لگے گا!!

وہ کانپتے ہونٹوں سے بولی---

میری جان میں تمہاری حفاظت کا انتظام کر کے جاؤں گا۔۔

آپ کے ہوتے ہوئے مجھے لگتا ہے میں حفاظت میں ہوں، آپ کے بغیر مجھے لگتا ہے کوئی میری حفاظت نہیں کر سکتا۔۔

دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے ہوئے آنسوں سے لبریز آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑے ہوئے تھی۔۔۔

منت اس وقت سب کچھ سمجھ کر بھی نہیں سمجھنا چاہتی تھی وہ ایک لمحے کے لیے بھی اپنے وجدان سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

ایک خوف کا طوفان اس کے اندر اُٹھ رہا تھا۔۔منت کو یوں روتے ہوئے چھوڑ کے جانا چوہدری وجدان ورک کہ بس بات نہیں تھی۔۔۔

وہ چٹان کے جیسا مضبوط مرد اپنے یارِ وجدان کے سامنے بہت کمزور تھا، جو اپنے یار کو یوں روتے ہوئے چھوڑ جا کر کبھی نہیں جا سکتا تھا، منت کو کانفیڈنس میں لینا بہت ضروری تھا۔۔

جس کا صرف ایک حل تھا کہ اس کی دوری کا سوچ کر ہی تڑپتی ہوئی منت کو اپنی قربت کے حصار میں لے کر کچھ لمحے اس کے ساتھ گزارے، اسے اپنی قربت کی ٹھنڈک دے، اور کوئی طریقہ نہیں تھا

منت سے دور جانے کا، کیونکہ منت رونا بند نہ کرے تو وجدان چاہ کر بھی اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔۔

اپنی سوچ پر عمل کرتے ہوئے وجدان نے نیچے جھک کر منت گود میں اُٹھالیا۔۔منت اپنے نازک سے دونوں بازو وجدان کے گلے میں ڈالے ہوئے، چہرہ اس کی گردن میں چھپائے ہوئے تھی۔۔

سکن کلر کے خوبصورت نیٹ کے بلاؤز میں دمکتا اس کا گورا مخملی بدن وجدان کی نظروں کے سامنے تھا، اپنی حالت پر نظر ثانی کرتے ہوئے اب وہ بُری طرح سے شرمائی تھی۔۔
مقابل اپنے یار کی ہر ادا سے واقف تھا، اس کی نازک کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی نرمی سے اسکا سر تکیے پر رکھتے ہوئے بیڈ پر لیٹایا تھا، گہری نظریں اس کے دلکش خوبصورت سراپے پر مرکوز تھیں۔۔مقابل کی نظروں کی حدت کو دھڑکنوں پر محسوس کرتے ہوئے، کروٹ لیتی ہوئی تکیے میں چہرہ چھپا گئی۔۔

چوہدری وجدان ورک کے انابی خوبصورت لب مسکرائے تھے، گہری نیلی آنکھیں چمک اُٹھی تھیں یارِ وجدان کی ادا کو دیکھ کر۔۔

جس کو اپنے وجی کی قربت بھی چاہیے تھی اور آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ نرمی سے اپنی ڈاک براؤن کلر کی شرٹ کے بٹن ایک ایک کر کے کھولتے ہوئے وہ منت کے شرٹ لیس بدن پر جھکنے لگا تھا۔۔۔

انابی لب نرمی سے اس کی کمر پر پڑتے ہوئے بلوں پر رکھے تھے۔۔۔منت نے سختی سے بیڈ کی مسٹرڈ اور بلو کلر کی سن فلاور والی چادر کو مٹھی میں کھینچا۔۔۔

آہستہ آہستہ نرمی سے اس کے بدن کی ہر رعنائی کو چومتے ہوئے، یارِ وجدان کی سانسوں میں اپنی محبت کے رنگ کھولتے ہوئے، اس کی سانسوں کو مہکانے لگا تھا۔۔۔

نرمی سے اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے، گرم آنکھوں کی لو اسکے گورے مخملی بدن پر گاڑتے ہوئے، اسے سانسوں سے قریب کرتا ہوا اس پر پوری طرح سے جھکنے لگا تھا۔۔۔

اس پر خماری عرض کی لو برساتے ہوئے اس کے مخملی بدن پر نظریں دوڑاتے نظریں بے باکی سے اس کی دھڑکنوں تک لے آیا تھا۔۔۔

وجی کی گرم نظروں کی حدت کو بند آنکھوں میں بھی محسوس کرتے ہوئے، منت کی دھڑکنوں نے شدت پکڑی تھی۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے وجی کی قربت سے خوش نہیں تھی، وہ بہت خوش تھی اسے اپنی وجی کی قربت کا نشہ بہت سرور دیتا تھا۔۔۔ کتنے مہینوں وہ ترسی تھی اپنے وجی کی محبت اور شدتوں کے لیے۔۔۔

منت اس کی محبت ہے، اس کی شدتوں پر صرف اس کا حق تھا۔۔۔ اور اب جو ہر دن ہر رات پورے حق سے اس کا حق ادا کر رہا تھا اب منت کو اس کی جنونیت بھری شدتوں سے کبھی کبھی ڈر بھی لگنے لگ جاتا تھا۔۔۔

بدلے ہوئے نئے وجی کی قربت کی سختیوں کو سہنا منت کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔ اس کی جان نکالنے کے لیے تو پہلے والا وجدان ہی کافی تھا جس میں نرمیاں اور رحم دلی بھی تھی۔۔۔

پہلے اس کے وجی کی قربت میں کچھ نرمیاں ہوا کرتی تھی، مگر اب تو اُففف جب بھی اس کے قریب آتا اس کی قربت میں ایک شدت، ایک جنونیت ہوتی تھی۔۔۔

ایسی جنونیت جو منت کی رعنائیوں کو توڑ کر ڈالی کی طرح بکھیر دیتی تھی۔۔۔وجی کی کچھ لمحوں میں بڑھنے والی شدتوں کا سوچ کر ہی منت کا دل زوروں سے دھڑکتے ہوئے اس کے کانوں میں بجنے لگا تھا۔۔۔

منت جو اپنے وجی کی نیو جنونی روپ کو دیکھ، اس کی شدتوں سے گھبرائی ہوئی تھی، اس کی دھڑکنوں کو اپنے سخت سینے پر محسوس کرتے ہوئے وجدان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

وہ یارِ وجدان کے دل کے کسی بھی راز سے ناواقف نہیں تھا۔۔۔وہ کیسے بتاتا کہ نرمیاں دکھانا اس کے بس میں نہیں، بہت تڑپا ہے وہ اپنی منت کے نام کو یاد کر کے۔۔۔

اس نام نے اسکا جینا حرام کر رکھا تھا، اب تڑپنے کی باری یارِ وجدان کی تھی۔۔۔اپنے ہر انداز سے اس کو تڑپا کر اپنی ہجر کی راتوں کا بھرپور بدلہ لے رہا تھا۔۔۔

لب اس کی گردن پر رکھے، گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے، دانتوں کی سخت چبن دیتے ہوئے، اس کی گردن کو منٹوں میں پنک خوبصورت دائروں میں سجا چکا تھا۔۔۔دودھیا گردن پر وجدان کے دانتوں اور لبوں کے بنے بائٹ کے نشان اس کی گردن کو دلکش بنا رہیں تھے۔۔۔

مت شرماؤ یارِ وجدان۔۔۔

تم مجھے یوں شرما کر پاگل کر دیتی ہو، آنکھیں کھولو اور دیکھو مجھے۔۔۔

اسکی پلکوں کو چومتے ہوئے گزارش کی تھی۔۔۔

میں نہیں دیکھوں گی، مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔

اور تمہاری یہ شرم تمہاری جان لے لے گی۔۔۔ تم یوں شرما کر مجھے اور پاگل کر دیتی ہو اور پھر جانتی ہو دیوانگی میں، میں تمہارے نازک سراپے کا بھی کچھ خیال نہیں کرتا۔۔۔
پھر تم شکوے کرتی ہو۔۔۔ بہتر ہے کہ آنکھیں کھول کر مجھے محسوس کرو، یا جان بوجھ کر اپنے شوہر کو بہکانے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔
وہ شرارتی سا ہوتے ہوئے، اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھے، پنکھڑیوں کو لبوں کی قید میں لیے لبوں پر پوری شدت سے بے باکیاں دکھا رہا تھا۔۔۔ منت کے ہاتھ وجدان کی برہنہ کمر پر شدت سے لپٹے تھے۔۔۔

کیسے بتاتی کہ دیوانہ صرف وہ ہی نہیں تھا، وہ بھی تو دیوانی تھی اپنے وجی کی۔۔۔

وجی کے لبوں کا نشہ کتنی تیزی سے اس کے بدن میں سرسرائیت کرتا تھا، وہ تو شرم سے بتا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ جبکہ وجی تو بے شرم اور بے باک تھا، جو ہر بات سرگوشیوں میں اُتار کر اسے شرم سے لال کندھاری کر جاتا۔۔۔

یارِ وجدان۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو تمہاری مخملی دھڑکنیں اس قدر خوبصورت ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں دن، رات، ہر لمحہ، ان پر لبوں کی گستاخیاں دیکھاتے ہوئے گزاروں۔۔۔

اس کی بے باک سرگوشی پر منت کی گلابی رنگت میں مزید سرخیاں کھلنے لگی تھیں۔۔۔منت نظریں چراتے ہوئے، اس کے سینے پر مرکوز کیے ہوئے تھی۔۔۔

وجی۔۔۔

بولو وجی کی جان۔۔۔

آپ بہت بے شرم ہیں، آپ اتنے بے شرم تو کبھی نہیں تھے۔۔۔
کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟

اسکے کسرتی سینے کے بالوں سے کھیلتی ہوئی منت اپنے لبوں پر وہ سوال لے کر آئی تھی جسے وہ پچھلے پانچ مہینوں سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

میری جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، مجھے کوئی سائیڈ ایفیکٹ نہیں ہوا۔۔۔یہ تم سے دور رہنے کی تشنگی ہے جو وجی کو پوری طرح سے بدل چکی ہے۔۔۔اچھا ہے ناشوہر رومینٹک ہی ہونا چاہیے۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے، ہاتھوں کی بے باقیاں اسکی رعنائیوں پر برساتے ہوئے، نظریں اس کے شرمائے ہوئے چہرے پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔۔

بے باکی اور بے شرمی کا لقب تو مل ہی گیا ہے۔۔۔اب ذرا اس کو بھی ہٹا دیتے ہیں۔۔۔یہ مجھے بہت ڈسٹرب کر رہا ہے۔۔۔

اس کے سکن کلر کے بلاؤز کو بے باقی سے دیکھتے ہوئے کمر کے نیچے سے ہاتھ گزارتے ہوئے جھٹکے سے بلاؤز کی ہکیں کھول چکا تھا۔۔۔بے باقی سے مسکراتے اسکی بے لباس دھڑکنوں کو دیکھ شدت سے جھکتے منت کو چلانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

وجی آپ بہت گندے ہو گئے ہیں، میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔۔

وہ درد سے چلائی تھی۔۔۔

ڈن ہو گیا پہلے مجھے تمہاری جان نکال لینے دو پھر تمہاری باری۔۔۔

ہنستے ہوئے اس کی دھڑکنوں پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

سخت شدتوں سے اس کی سسکیوں کو لبوں سے دباتے ہوئے، پوری ملکیت سے اس پر اپنی شدتیں برساتے ہوئے، اپنی منت کو اپنی قربت کے رنگوں میں بھگوتے ہوئے، داستانِ محبت کی ایک خوبصورت رات اپنے نصیب میں لکھ چکا تھا۔۔۔

روم میں منت کی سسکیوں کی آواز، وجی کی تیز سانسوں میں اُلجھی ہوئی تھی۔۔۔

....

براق کی ٹانگ پر دو جگہ فریکچر تھا جو ماشاء اللہ اب ٹھیک ہو چکا تھا اب وہ پوری طرح سے ٹھیک ہو کر چل سکتا تھا۔۔۔ اسے بہت اچھا ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا اور اس کی صحت اور غذائیت کے حوالے سے بھی اس کی ٹیم نے ذراسی بھی لاپرواہی نہیں برتی تھی۔۔۔

باقی کا خیال فجر نے رکھتے ہوئے کہیں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ ٹیم اور فجر کی محنت رنگ لائی کچھ مہینوں میں براق ماشاءاللہ بالکل فٹ اور ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

مگر براق کی ٹانگ کے فیکچر کی وجہ سے ڈاکٹر نے فجر سے پوری طرح سے دور رہنے کی ہدایت دی تھی۔۔۔ جس کو براق نے کس طرح سے برداشت کرتے ہوئے قبول کیا یہ تو صرف وہی جانتا تھا۔۔۔

ہر گزرتے دن اسے اس ہدایت پر غصہ آتا تھا، مگر چاہ کر بھی وہ رول توڑ نہیں سکتا تھا کیونکہ ٹیم نے کچھ اس طرح سے نگرانی کے پہرے لگائے تھے کہ ہدایت، رولز کو توڑنا براق کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

ان کو اس طرح کا روم دیا گیا تھا جس کے چاروں اطراف میں مرر ونڈو تھے جہاں سے اندر کا ماحول صاف دکھائی دیتا تھا۔۔۔

سوائے ایک اس پریشانی کے اور کوئی ایسی پریشانی نہیں تھی۔۔۔ ان کو یہاں پر ہر طرح کی سہولت اور فل سیکیورٹی کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔

براق کے ساتھ ساتھ فجر کو بھی بہترین ٹریٹمنٹ اور خوراک دی جا رہی تھی تاکہ وہ ایک صحت مند بچے کو پیدا کر سکے۔۔۔

ریگولر اس کے چیک اپ اور ٹیسٹ وغیر بھی ہر مہینے کیے جا رہے تھے۔۔۔فجر تو اپنی ہی حالت سے بیزار تھی پر پریگنینسی کی وجہ سے اس کی طبیعت کافی نڈھال رہتی تھی۔۔۔

مگر براق دن رات اپنی ٹیم کی اس ہدایت پر چڑ کر کچھ نہ کچھ بولتا رہتا تھا۔۔۔ٹیم کی بھی مجبوری تھی کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ٹانگ کی ذراسی بھی لاپرواہی اگلے چھ مہینوں تک کمانڈو کو چارپائی پر ڈال سکتی ہے۔۔۔

ٹیم اپنے کمانڈو کو جلد از جلد ٹھیک کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس لیے یہ کڑی نگرانی کی جا رہی تھی۔۔۔مگر یہ نگرانی براق کے لیے بہت جان لیوا ثابت ہو رہی تھی۔۔۔

کبھی کبھی فجر کو براق کی چڑچڑاہٹ پر ہنسی آجاتی۔۔۔وہ اکثر کہتا تھا کہ فجر میری بے بسی پر اتنا ہی مسکراؤ جتنا میری شدتوں پر رونے کی ہمت ہے تم میں۔۔۔

اگر تمہیں اپنی شدتوں سے رونے پر مجبور نہ کیا تو میرا نام براق نہیں۔۔۔

براق اکثر ڈاکٹر کے ساتھ چڑ کر جھگڑے پر اُتر آتا تھا۔۔ڈاکٹر صرف مسکرا کر کمانڈو کو ریلیکس کرتے تھے، ایک تو براق بہت اعلیٰ پوسٹ پر نافذ تھا اور دوسرا ان کے کمانڈو کی حالت بھی قابلِ رحم تھی۔۔۔ اپنی بیوی کے پاس ہوتے ہوئے ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا، اس سے بڑی سزا ایک مرد کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے، بیچارے چپ چاپ ڈانٹ کھا لیتے۔۔۔

مگر آج پراپر چیک اپ کے بعد ڈاکٹر کی طرف سے اسے ہری جھنڈی دی گئی تھی۔۔۔ آج تو فجر کی خیر نہیں تھی۔۔۔ بھوکا شیر آج اپنی نازک سی ہرنی کا شکار کرنے کے لیے پوری طرح سے تیار تھا، ان کو شفٹ کر کے ایک بہترین سیپریٹ کمرے میں منتقل کر دیا گیا۔۔۔

فجر کا بھرا بھرا سا جسم براق کو میگنٹ کی طرح اپنی جانب کھینچ رہا تھا، وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت لگنے لگی تھی، چھوٹو سا پیٹ نکلنے سے وہ گول مٹول سی لگنے لگی۔۔۔

براق کو اس پر ٹوٹ کر محبت آتی تھی، مگر برسا نہیں سکتا تھا۔۔۔ آج اجازت ملنے پر وہ فوراً سے پہلے اپنی فجر کو اپنی دسترس میں لینے کے لیے بے تاب تھا۔۔۔

ٹیم نے روم کو ڈیکوریٹ کر کے ویلکم کرتے ہوئے اس خوبصورت جوڑے کو روم میں بھیج دیا تھا۔۔۔

فجر کو بہت شرم آرہی تھی جس کا اظہار اس نے براق سے بھی کیا تھا۔۔۔

شرم آنے والی کون سی بات ہے، ٹیم کے لوگ روم میں نہیں ہوں گے اور دوسری بات تب شرم نہیں آئی جب میں تمہاری نظروں کے سامنے تڑپتا رہتا تھا۔۔۔

روم کا دروازہ بند کر کے اندر داخل ہوتے ہی نرمی سے اسے دیوار کے ساتھ پن کرتے ہوئے براق اس کی پنکھڑیوں پر پوری شدت کے ساتھ جھکا تھا، پنکھڑیوں کو قید کرتے ہو پیاسا بنا اس کی پنکڑیوں سے ایک ایک سانس کو کھینچتے ہوئے اپنے اندر انڈیلنے لگا تھا۔۔۔

فجر آج بہت عرصے کے بعد براق کی گرفت میں تھی، وہ شرم اور گھبراہٹ سے آنکھیں بند کیے اس کے شدت بھرے لمسوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

فجر کے لیے کوئی گنجائش، کوئی راہِ فرار نہیں تھی، اس کی کمر پر لگی ہوئی زپ کو ایک ہی جھٹکے میں کھولتے ہوئے بغیر کوئی موقع دے شرٹ اُتارتے ہوئے زمین پر پھینک چکا تھا۔۔۔

وہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔اس کے پورے وجود میں شرم کے مارے سنسناہٹ دوڑ رہی تھی۔۔۔اس میں ہمت نہیں تھی مقابل کی آنکھوں میں جذباتوں کی جنونیت دیکھنے کی۔۔۔

وہ پوری شدت سے پنکھڑیوں سے نمی پیتے ہوئے،اس کے لبوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے مدہوشیاں لٹا رہا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کہ شعلے فجر کی پنکھڑیوں کو جلا رہے تھے۔۔۔

اس کے ہونٹوں کو دانتوں کا میٹھا درد محسوس کرواتے،وہ اسکی گوری مخملی گردن پر جھکنے لگا تھا اس کی گردن کو منٹوں میں لال جامنی کرتے ہوئے بڑے بڑے دانتوں کے پیچ ڈالتے ہوئے بغیر موقع دیے تیزی سے دھڑکنوں پر جھکا تھا۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے تیزی سے سسکیاں لیتے ہوئے،براق کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی،وہ سب کچھ اتنی تیزی سے کرتے ہوئے اس کی جان نکال جا رہا تھا۔۔۔دھڑکنوں پر جھکے ہوئے بلاؤز کی سٹریپ کو بے دردی سے کھینچ کر نیچے کرتے ہوئے وہ پوری طرح سے دھڑکنوں کو بے لباس کر چکا تھا۔۔۔

لب پہلے سے زیادہ خوبصورت اور نرم دھڑکنوں پر رکھے ہوئے وہ مسرور ہو رہا تھا دھڑکنوں کے نمی پیتے وہ مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہوش و حواس کھو کر جنونی بنا ہوا فجر کی دھڑکنوں کو سفاکی سے ہاتھوں اور لبوں سے مسلتے اسے آہیں بھرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

دھڑکنوں پر اس کی سفاکیوں کو برداشت کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو تھام کر روکنا چاہتی تھی۔۔۔اس بات کی بھی اسے سزا ملی تھی۔۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر ایک ہی ہاتھ سے اس کی کمر پر پن کر چکا تھا۔۔۔

وہ جتنا تڑپا تھا ایک ایک لمحے میں اس کی تڑپ نظر آرہی تھی۔۔۔دونوں کا عکس سامنے مرر میں نظر آرہا تھا، فجر تو آنکھیں بند کیے ہوئے لرزتے وجود کے ساتھ اس کے رحم و کرم پر کھڑی تھی، جبکہ وہ بے باکی سے مرر میں دونوں کے عکس کو دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

فجر آنکھیں کھولو اور دیکھو سامنے مرر میں ہماری جوڑی کتنی ہاٹ ہے۔۔۔

میں نہیں دیکھ سکتی، آپ بے شرم ہیں، مگر مجھے بہت شرم آرہی ہے۔۔۔
فجر اپنی ہی حالت پر خود سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔

تمہاری شرم کی ایسی کی تیسی۔۔۔
آٹھ مہینے لگ گئے مجھے ٹھیک ہونے میں تب جا کر یہ رات میرے نصیب میں ہوئی ہے۔۔۔

اس حسین رات کو تمہاری شرم و حیا کی نظر کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔میں ایک چیز تو بھول گیا،میں اپنی پیاری بیوی کے لیے ایک خوبصورت سا گفٹ لے کر آیا تھا۔۔۔

یاد آنے پر ٹیبل پر رکھے ہوئے شاپنگ بیک کو جلدی سے اُٹھا کر واپس اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔جب کہ فجر موقع پاتے ہی لپک کر بیڈ پر پڑی ہوئی چادر کھینچتے ہوئے اپنے گرد لپیٹ چکی تھی۔۔۔

مجھے یہ پہن کر دکھاؤ۔۔۔

جو اس نے نکال کر دکھایا تھا،وہ ایک بہت شارٹ سی نائٹی تھی جس کو پہننا یا نہ پہننا ایک ہی بات تھی۔۔۔

براق پلیز۔۔۔

فجر پلیز پہن لو ورنہ آج کی رات میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔

مجھے خود بھی پہنانے میں کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔میری جان مجھے اکساؤ مت، آج کی رات تم پر بھاری ہے مجھے سہنا تم پر فرض ہے۔۔۔

اپنے فرض کو اچھی بیویوں کی طرح اچھے انداز سے نبھاؤ۔۔۔

وہ بے باقی سے کہتے ہوئے نائٹی اس کے سامنے کیے ہوئے آئی برو اُٹھا کر اشارے سے پہننے کو بول رہا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں حکم تھا اس سے پہلے کہ وہ سچ میں اپنے ہاتھوں سے اس کو نائٹی پہنا تا فجر جلدی سے اس کے ہاتھوں سے نائٹی کو پکڑتی ہوئی ڈریسنگ روم میں جا کر لمبی سانس کھینچتے ہوئے دروازہ بند کر چکی تھی۔۔۔

دو منٹ کے اندر باہر آجانا ورنہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے فجر میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔میری جان تم میری ہر خوبی سے واقف ہو،جب تمہارے بند کمرے میں کھڑکیوں سے جا کر تمہیں اپنی قربتوں کے رنگ دے سکتا ہوں۔۔۔

تو اب تو تم پوری طرح سے میری دسترس میں ہو۔۔۔

بندہ اب بھی دھمکی دینے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

فجر نائٹی کو پہنے ہوئے شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔کچھ بھی تو فائدہ نہیں تھا اسے پہننے کا۔۔۔چھوٹی سی نائٹی،نیٹ سے بنی ہوئی تھی۔۔۔کندھوں پر سٹریپ،اور گھٹنوں سے اوپر تک تھی۔۔۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتی اسے پہننے کا فائدہ کیا ہے؟؟
اس سے تو بہتر ہے جس حالت میں تھی وہی ٹھیک ہے---
وہ غصے سے بڑبڑائی تھی---

کچھ لمحے میری خواہش کے لیے پہن لو اس کے بعد تمہاری خواہش پوری کر دوں گا---
میری جان زیادہ دیر تک تمہارے بدن پر اسکو رہنے کا کوئی حق نہیں ہے---
فجر کی بڑبڑاہٹ کو سن کر دروازے سے ٹیک لگائے کھڑے ہوئے براق کی بھاری آواز سن کر فجر شرم سے کہیں چھپ جانے کی حد تک لال پڑ چکی تھی---

جلدی سے باہر آؤ تمہارا انتظار میرے جذباتوں کو بھڑکا رہا ہے---
وہ بے نام سا لباس پہن کر چادر کو لپیٹتی ہوئی وہ واپس روم میں آ چکی تھی---

ماشاءاللہ اتنے مہینوں کے انتظار کا پھل فجر رانی تم مجھے ایسے دو گی، اسے چادر میں لپٹے دیکھ کر براق کو ہنسی آ رہی تھی---

اسے جھٹکے سے کھینچ کر اپنے قریب کرتے چادر کو اس کے گرد سے اُتار کر ایک ہاتھ سے بیڈ پر پھینکتے ہوئے نظریں اس کے سر سے لے کر پاؤں تک وجود پر گاڑے ہوئے تھا۔۔

صرف اس کی ضد تھی کہ اسے فجر کو نائٹی میں دیکھنا ہے۔۔ جبکہ کچھ منٹ بھی اس نے فجر کے بدن پر اس نائٹی کو ٹکنے نہیں دیا تھا۔۔

براق کے سخت ہاتھ بلو کلر کی نیٹ کی شارٹ سی نائٹی جو اس کی خوبصورت دلکش رعنائیوں کو چھپانے سے قاصر تھی۔۔

نائٹی کے اندر بے باقی سے ہاتھ لے جا کر اس کی دھڑکنوں کو چھونے لگا تھا۔۔

نن۔۔ن۔۔۔ ششششش۔۔

انکار جیسی گستاخی کرنے کی جرات مت کرنا فجر۔۔
آج کی رات تمہیں بخشنے گا میرا کوئی ارادہ نہیں۔۔

مزاحمت کر کے اپنی انرجی ضائع مت کرنا۔۔۔

مرر میں دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھ بے باکی سے نائٹی کے اندر ڈالے، اس کی نرم دھڑکنوں کو ہاتھ میں دباتے، اس کی نظروں میں شرم و حیا کا کوئی رنگ نہیں تھا۔۔۔ فجر اس کی بے باقی پر شرم سے نظریں جھکا گئی فجر کا چہرہ کانوں کی لو تک سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

براق کے لب مسکرا اُٹھے تھے اپنی فجر کی شرمانے والی ادا پر۔۔۔ اسے فجر کی یہ ادا بہت اچھی لگتی تھی، اس کی اسی ادا کا وہ دیوانہ تھا۔۔۔ فجر جب اس کی بے باکیوں پر بُری طرح سے شرما کر نظریں جھکاتے ہوئے بند کر جاتی تھیں۔۔۔

میری جان مجھے دور رہنے والے ہر لمحے کا آج کی رات میں حساب دینا ہو گا!!

براق اپنے حساب کتاب کا بہت پکا ہے تم جانتی ہو۔۔۔

اسکی کی مخملی گال پر لب رکھتے ہوئے سرگوشیاں اُتارتے ہوئے بے باقیاں دیکھا رہا تھا۔۔۔

فجر کا پورا بدن لرزیدہ حالت میں اسے کی باہوں میں قید تھا۔۔۔ آج کی رات کا ہر ایک لمحہ بے باک ہو گا۔۔۔ میری بے باقیوں سے بھری شدتوں کو سہنا تم پر واجب ہے فجر۔۔۔

میرے ہونے والے بچے کی ماں مجھ پر یقین رکھو اپنی سختیوں پر کنٹرول رکھوں گا۔۔۔

فجر کے ڈر کو بھانپ کر بڑی محبت سے اسے یقین دلایا تھا۔۔۔

آج کی رات کو خوشی خوشی قبول کرو، میرے بے لگام جذبات میرے بس میں نہیں۔۔۔

اس کی تھائز پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے اوپر کو اُٹھاتے ہوئے بیڈ پہ لایا تھا، خود بیڈ پر لیٹتے ہوئے فجر کو خود پر جھکایا تھا، فجر کے پیٹ پر دباؤ محسوس ہوتے ہوئے اس نے آہ بھری تھی۔۔۔

فجر کی آہ پر براق گھبرا گیا تھا۔۔۔اسے احساس ہوا کہ اپنی دیوانگی میں، جنونیت میں، کچھ دیر کے لیے بھول گیا تھا کہ فجر پریگننٹ ہے۔۔۔اس کا پیٹ کافی باہر نکلا ہوا ہے۔۔۔

....
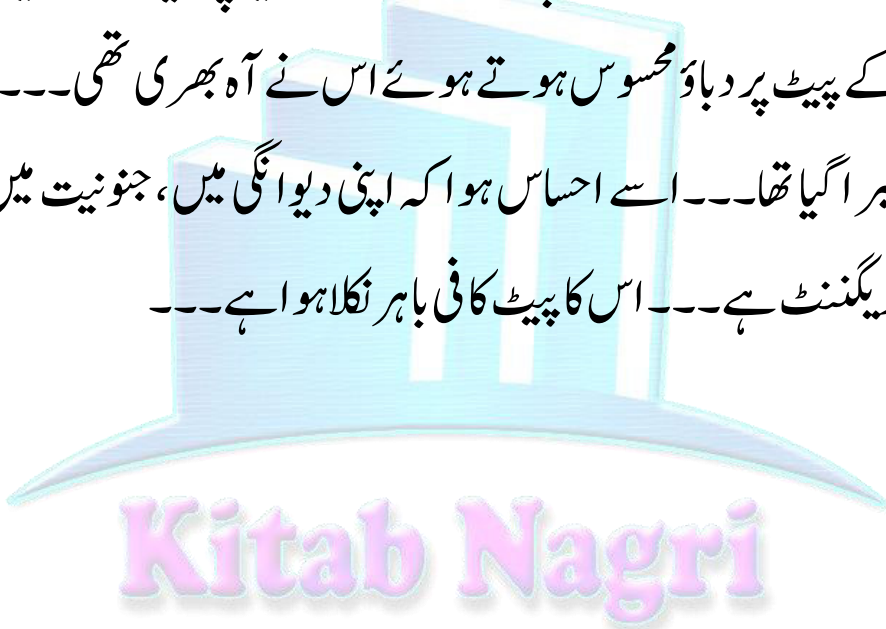
کیا ہوا پین ہو رہا ہے؟؟

وہ گھبرا کر اسے بیڈ پر اُٹھا کر آرام سے لیٹاتے ہوئے گرے آنکھوں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

بس تھوڑا سا ہو رہا ہے۔۔۔اب آپ دوبارہ اس پوزیشن میں مجھے اپنے اوپر مت لٹایئے گا، دبنے سے میری سانس بند ہو رہی تھی۔۔۔

سوری میری جان میں بھول گیا تھا، آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔پہلی بار بابا بننے والا ہوں، مجھے اندازہ نہیں ہے کہ بے بی کی ماما کی کیئر کیسی کرنی ہے، مجھے گائیڈ کرتی رہنا۔۔۔

وہ سچ میں خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔

کوئی پریشانی ہے تو رہنے دیں؟؟

اگلے چار مہینے اور تڑپ کر گزار لوں گا۔۔۔

اس سے دور ہوتے ہوئے بیڈ پر لیٹنے لگا تھا کہ فجر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔

میرے بے بی کے بابا کو اس کی ماما سے پیار کرنے کے لیے تڑپنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بس سختیاں مت دکھایئے گا ورنہ آپ کے بے بی کو پریشانی ہو گی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر براق کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

بالکل سختیاں نہیں دکھاؤں گا، یہ چار مہینے بے بی اور اس کی ماں کی پوری حفاظت میری ذمہ داری ہے---

وہ مسکراتے ہوئے کہتا اس پر جھکنے لگا تھا--

وہ بہت نرمی سے اس کو خود میں شامل کرتے ہوئے اتنے مہینوں کی پیاس کو نرم شدتوں سے بجھا رہا تھا--

بہت مشکل تھا بے لگام جذباتوں پر قابو پانا-- مگر سچ کہتے ہیں پیار کرنے والا شوہر ہر چیز سہہ جاتا ہے، جیسے اس وقت براق اپنے بچے اور بیوی کی حفاظت کرتے ہوئے خود پر جبر کیے ہوئے تھا--

ہلکی سی پھوار برسانے کے بعد فجر کو نرمی سینے سے لگائے سلا چکا تھا-- فجر نے کچھ دیر پہلے جو ہلکی سی تکلیف محسوس کی تھی براق نے دل میں عہد کیا کہ جب تک ان کا بچہ دنیا میں نہیں آجاتا وہ فجر کو دوبارہ ایسی تکلیف سے کبھی گزرنے نہیں دے گا--

اس کے سینے پر سر رکھے سوئی فجر کے فورہیڈ کو چومتے ہوئے گہری سانس لے کر وہ آنکھیں بند کر گیا--

....

وجدان منت کو سوتا ہوا چھوڑ کر گھر سے نکلا تھا، یہ کرنا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا، مگر مجبوری تھی، جاگتے ہوئے منت نے پھر سے رونے لگ جانا تھا اور روتی ہوئی منت کو چھوڑ کر آنا وجدان کے بس میں نہیں تھا۔۔

سیف الرحمن اگر تمہاری بی بی جی کو ایک کھروچ بھی آئی تو تم میرے جواب دہ ہو۔۔میں اسے تمہارے سُپرد کر کے جا رہا ہوں۔۔۔

بھائی آپ بے فکر رہیں!!

میری جان قربان ہے آپ پر، میں پورا دھیان رکھوں گا۔۔۔

سیف الرحمن ایئرپورٹ پر وجدان کو چھوڑنے جا رہا تھا، ٹکٹس وغیرہ کا سارا انتظام بھی اس نے ہی کیا تھا۔۔

میں نے بلاج صاحب سے کہہ دیا ہے وہ بھی چکر لگا لیں گے--- مگر تم نے سیکیورٹی کا پورا خیال رکھنا ہے، میرے آنے تک میرے گھر پہ چڑیا بھی پھڑ پھڑانی نہیں چاہیے---

جی بھائی جو آپ کا حکم---

جتنے دن میں واپس نہیں آتا تم نے اپارٹمینٹ کے نیچے ہی رہنا ہے---
اب تم نے کیسے مینج کرنا ہے یہ مجھے نہیں پتا---

جو حکم بھائی---

منت جب صبح اُٹھ کر مجھے نہیں دیکھے گی، تو ہو سکتا ہے وہ چلائے اور غصے میں آجائے---
بلاج صاحب کو فون کر دینا وہ پہنچ جائیں گے اور منت کو سمجھا بھی لیں گے--- میری غیر موجودگی میں سوائے بلاج کے میرے گھر میں آنے کی کسی کوئی اجازت نہیں---

بھائی آپ بے فکر ہو کر جائیں!!

میں نے کہا آپ کو کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا، آپ جس کام کے لیے جا رہے ہیں اللہ تعالی آپ کو کامیاب کرے۔۔۔

فلائیٹ کا ٹائم ہو چکا تھا سیف الرحمن وجدان کو پلین میں بٹھانے کے بعد گھر کی جانب نکلنے کے لیے گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔

جبکہ وجدان کے دماغ میں مسلسل منت کا خیال چل رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ منت اُٹھتے ہی اسے اپنے سامنے نہ پا کر غصے سے، آپے سے باہر ہو جائے گی، جس کا ٹریلر اس نے رات کو دیکھ لیا تھا۔۔۔

اور جہاں اسے پہنچنا تھا وہاں پر حالات کیسے ہیں اس بات سے بھی وہ بہت پریشان تھا۔۔۔

....

ایک بار میرے بھائی کو آ لینے دو تم لوگوں کی چمڑی اُدھیڑ کر اس کے جوتے بنا کر ہم لوگ سیل کریں گے۔۔۔

گھٹیا ورائٹی کا میک اپ کرنے والی گھٹیا عورتیں۔۔۔

پری کو جب سے زہرہ بائی کے پالتو کتے کوٹھے پر لے کر آئے تھے، مجال ہے کہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی پری نے زبان کو لگام دی ہو۔۔۔وہ مسلسل اپنے بھائی کے آنے کی دھمکیاں دے رہی تھی۔۔۔

پری کو کوٹھے کی عورتوں کا میک اپ زہر لگ رہا تھا جنہوں نے میک اپ کے نام پر چہرے پر رنگ برنگے رنگ لگا رکھے تھے۔۔۔

اس لڑکی کو اُٹھا کر کمرے میں پھینک کر آؤ، اور اس کے منہ پر ٹیپ لگا دینا، پک گئی ہوں اس کی بکواس سنتے سنتے۔۔۔

زہرہ کے حکم پر پری کو گھسیٹتے ہوئے روم میں لے جا کر بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

جس دن سے منت شیخ کے ہاتھوں سے بھاگی تھی شیخ نے زہرہ بائی کا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔۔آخر کار ڈھونڈتے ڈھونڈتے شیخ اور زہرہ کے پالتو کتے احد کے گھر تک پہنچ گئے تھے جہاں پر ان کو احد اور منت تو نہیں ملی مگر پری اور اس کی ماں مل گئی۔۔۔

ان لوگوں نے منت کی ڈیمانڈ کی تھی جب کہ ڈاکٹر زنیرہ کے پاس تو منت تھی ہی نہیں۔۔۔تو وہ ان کو منت کیسے دیتی۔۔۔ جبکہ اب زنیرہ کی نظر میں منت اس کی بہو تھی اس لیے اس نے تو یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ لوگ پاکستان جا چکے ہیں۔۔۔

زنیرہ کو منت کے بارے میں کچھ نہیں پتہ یہ بات ان لوگوں کو ہضم نہیں ہوئی، یہ لوگ ماننے کو تیار نہ تھے۔۔۔زنیرہ کا منہ کھلوانے کے لیے زبردستی معصوم پری کو گھسیٹتے ہوئے لے جا رہے تھے۔۔۔

زنیرہ ایک ماں تھی اپنی بیٹی کو بچانے کی پوری کوشش کر رہی تھی، اور اسی کوشش میں سفاک عورت نے زنیرہ پر گولی چلا دی۔۔۔ جو ماری تو پاؤں پر گئی تھی مگر ہاتھا پائی میں وہ سیدھی جا کر زنیرہ کے دل کے قریب لگی تھی۔۔۔زنیرہ کی حالت بہت سیریس تھی۔۔۔

وہ لوگ پری کو لے جا چکے تھے۔۔۔زنیرہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیٹی کو جاتا دیکھ بے بس خون میں لت پت فرش پر پڑی تھی۔۔۔زنیرہ نے بڑی مشکل سے ہمت کر کے احد کو فون پر اطلاع دی تھی۔۔۔

زنیرہ کو بے ہوشی کی حالت میں پڑوسی ہاسپٹل میں لے کر آئے تھے۔۔۔

جب احد پڑوسیوں سے پوچھ کر زنیرہ تک پہنچا زنیرہ اپنی آخری سانسیں گن رہی تھی۔۔۔

مگر جاتے ہوئے جو وعدہ زنیرہ نے احد سے لیا تھا اس وعدے کو نبھانا موت سے زیادہ بدتر تھا۔۔۔

زنیرہ کے وعدے کو نبھانا احد کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔زنیرہ نے جاتے ہوئے آخری لمحوں میں وجدان سے یہ وعدہ لیا تھا کہ اگر وہ اس کی محبت اور احسانوں کے بدلے میں اس کی بیٹی کو اپنے نکاح میں لے لے تو اس کی روح خوش ہو کر پرواز کر جائے گی۔۔۔

ورنہ وہ بروز قیامت اسے معاف نہیں کرے گی۔۔۔کیونکہ اس کی بیٹی جن ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے وہ بہت گندے لوگ ہیں۔۔۔

اس کی بیٹی کسی باحفاظت اور مضبوط ہاتھوں میں ہو گی تو ہی اس کی روح کو چین ملے گا۔۔۔وہ ڈاکٹر تھی بہت اچھی طرح سے جان چکی تھی کہ اب اس کے زندہ رہنے کے کوئی چانسز نہیں ہیں۔۔۔

اس کی نظر میں سب سے محفوظ ہاتھ وجدان کے تھے۔۔۔وجدان نے بہت کہا کہ وہ پری کو اپنی بہن سمجھتا ہے۔۔۔مگر وہ ٹوٹتی ہوئی سانسوں میں وجدان کی کوئی بات بھی سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔وہ مسلسل روتے ہوئے صرف اپنی بیٹی کی حفاظت کا وعدہ لے کر دنیا سے جا چکی تھی۔۔۔

وقت اتنا کم تھا کہ وجدان کو سوچنے تک کا موقع نہیں مل سکا تھا اسے پری کو ڈھونڈنا تھا اور اس وعدے کے بارے میں بھی سوچنا تھا، جسے پورا کرنا وجدان کے بس کی بات نہیں تھی، ایک تو پری کو وہ اپنی بہن سمجھتا تھا اور دوسرا یارِ وجدان کی جگہ وہ کسی کو بھی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

جو پری کو اپنی سگی بہن کی نظر سے دیکھتا تھا اب وجدان کیا فیصلہ لے گا؟؟

میری جان اُٹھ جاؤ یا آج سارا دن سونے کا ارادہ ہے۔۔۔

براق نے صبح فجر کی نماز کے وقت بھی فجر کو اُٹھانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر مجال ہے جو فجر نے اُٹھنے کا نام لیا ہو۔۔۔

اس کی پیاری سی بیوی اس قدر نازک ہو چکی تھی، کہ رات کو براق کی شدتیں جو براق کی نظر میں زیرو تھی، ان کو برداشت کرنے کے بعد محترمہ بُری طرح نڈھال ہو کر سو رہی تھی۔۔۔

براق کب سے فریش ہو کر فجر کی نماز پڑھنے کے بعد روم میں اِدھر سے اُدھر چکر لگا رہا تھا۔۔۔ فجر ابھی تک تکیے پر سر رکھے سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

وہ گدھے گھوڑے بیچ کر خراٹوں والی نیند پوری کر رہی تھی۔۔۔ براق کب سے اس کے نکلے ہوئے پیٹ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے پیٹ پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے دل میں عجیب سی گدگداہٹ اور خوبصورت جذبے کو شدت سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔
وہ جب بھی فجر کے پیٹ پہ ہاتھ رکھتا وہ اس خوبصورت جذبات کو ہمیشہ محسوس کرتا تھا۔۔۔
دنیا کی ہر خوشی ایک طرف اور باپ بننے کی خوشی ایک طرف ہوتی ہے۔۔۔

"سچ کہتے ہیں کہ ماں باپ اپنی اولاد میں اپنا بچپن دیکھتا ہے"

اس بات کا مطلب براق کو آج سمجھ میں آیا۔۔۔

اس کے دل میں درد کی گہری ٹیس اُٹھی تھی۔۔۔براق ہمیشہ باپ کی محبت سے محروم ہی رہا تھا اور جس کو ہمیشہ باپ سمجھا وہ شخص اسکی زندگی میں ہمیشہ زہر گھولتا رہا۔۔۔

وہ اپنے بچے کو دنیا کی ہر خوشی دے گا،اس نے دل میں عہد کیا تھا کہ جن لمحوں سے وہ محروم رہا، اپنے بچے کی زندگی میں وہ باپ ہونے کے ہر رنگ کو بڑی محبت اور گہرے رنگوں سے فل کرے گا۔۔۔

فجر کے پیٹ سے شرٹ کو ہٹاتے ہوئے نرمی سے لب رکھتے ہوئے چوم لیا۔۔۔
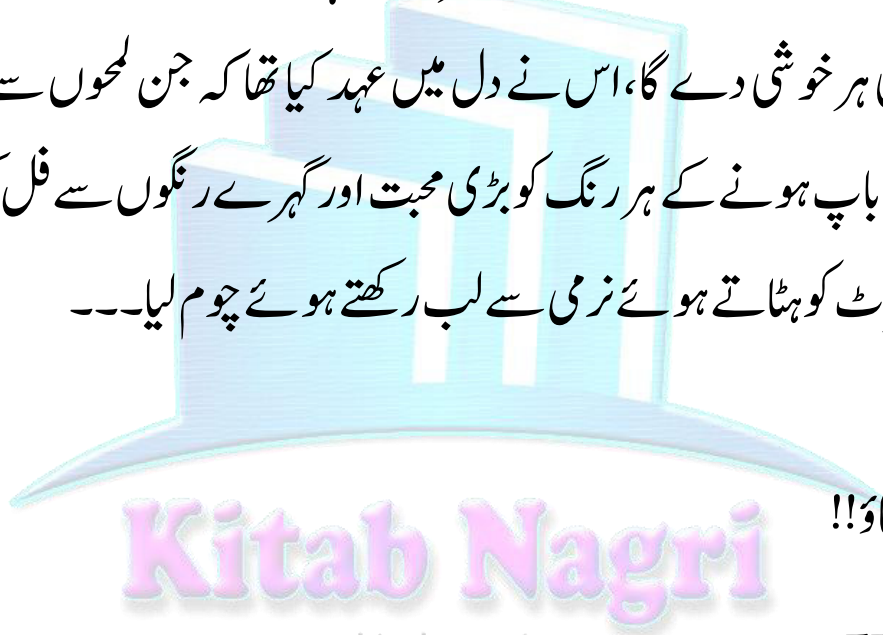
فجر میری جان اُٹھ جاؤ!!

مجھے ناشتہ کرنا ہے۔۔۔

ایک بار پھر سے فجر کے چہرے پر جھکتے ہوئے اسے اُٹھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مجھے ابھی تھوڑا سا اور سونا ہے۔۔۔

وہ نیند میں کروٹ لیتی ہوئی براق کے سینے پر سر رکھتے ہاتھ اسکی کمر میں ڈال چکی تھی۔۔۔

وہ ایک ٹانگ بیڈ سے لٹکائے اور دوسری کو فولڈ کیے ہوئے اس کے تکیے کے اوپر سے ہاتھ گزارے ہوئے، دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے پیار جتارہا تھا۔۔۔

کیوں جی کس خوشی میں ابھی تھوڑی دیر اور سونا ہے ایسا کون سا کارنامہ انجام دیا ہے؟؟

براق کے لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی، جانتا تو وہ بھی تھا کہ اس وقت فجر جس حالت میں ہے اس کے لیے اتنی سی شدتوں کی ڈوز بھی بہت زیادہ ہے، مگر اسے فجر کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا۔۔۔

براق تنگ مت کریں، آپ جانتے ہیں آپ نے مجھے رات کو بھی بہت تنگ کیا ہے۔۔۔
وہ پیار سے کہتے ہوئے اس کے مضبوط سینے میں چھپتی جارہی تھی۔۔۔

میری جان جتنا تم میرے نزدیک ہوتی جارہی ہو، مجھے تو اب بھی خود سے کچھ اچھی اُمیدیں نظر نہیں آرہیں۔۔۔

جی نہیں آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب تک ہمارا بے بی اس دنیا میں نہیں آجاتا آپ میری بات مانیں گے، اور مجھے تنگ بھی نہیں کریں گے، اور آپ اپنے جذباتوں پر قابو بھی رکھیں گے، یہ سب کچھ آپ نے رات کو کہا تھا، اب آپ کو اپنی ساری باتیں یاد رکھنی ہیں۔۔۔

اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے براق کی چوڑی کمر میں سختی سے ہاتھ کستے ہوئے رات میں ہوئی براق کی ساری باتوں کو دُہرا کر یاد دِلا رہی تھی۔۔۔

میری چھوٹی سی نازک سی جان مجھے پتہ ہے کہ میں نے رات کو کیا کہا ہے، کتنے وعدے کیے ہیں، میں اپنے وعدوں سے کب مکر رہا ہوں، مگر جب میری جان میری اتنی سانسوں کے نزدیک ہوگی، تو میں اپنے وعدوں کو نبھانے میں ناکام ثابت ہو جاؤں گا، اس بات کا مجھے خود پر 100 پرسنٹ یقین ہے۔۔۔

بلاج کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔۔۔ فجر نے اس کے سینے سے سر کو آہستہ سے نکالتے ہوئے گھور کر بلاج کو دیکھا تھا، جس کی گہرے آنکھوں سے صبح صبح خماری کے لاوے پھوٹتے ہوئے دیکھ فجر جلدی سے اس کی کمر سے ہاتھ نکالتے ہوئے، بیڈ پر جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

فجر اس طرح سے مت اُٹھا کرو ڈاکٹر نے منع کیا ہے تمہیں۔۔۔
اس کے جھٹکے سے اُٹھنے پر براق نے اس سے سختی سے ٹوکا۔۔۔

مگر ڈاکٹر کو یہ نہیں پتہ ہے کہ میرے پیارے شوہر کے دماغ میں اتنے زیادہ خرافات آئیں گے۔۔۔اگر ڈاکٹر کو پتہ چل جائے تو ایک بار پھر سے ہماری سکیورٹی کے لیے ہمیں پہلے والے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔

اب کی بار میں ڈاکٹر کی جان نکال دوں گا،اگر ڈاکٹر نے مجھ پر کوئی ایسی دِفعہ نافذ کی۔۔۔

تو پھر آپ دِفعہ نافذ ہونے سے پہلے ہی ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کیجیئے۔۔۔
وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

میری حالت دیکھ کر بہت مزہ آتا ہے نا،ایک بار میری جان ہمارے پیارے بے بی کو دنیا میں لے آؤ،اس کے بعد ایسی شدتیں بخشوں گا کہ تم مجھ سے کھانا بھی بیڈ پر بیٹھے ہوئے مانگو گی،اور میں ایسا کر سکتا ہوں،اس بات کو میری جان تم سے زیادہ اچھی طرح کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔

اس کے نچلے ہونٹ کو دو انگلیوں میں پکڑ کر نرمی سے کھینچتے ہوئے خمار زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

گرے انکھوں والا خوبصورت ہالی وڈ کا ہاٹ ہیرو اس کا شوہر تھا، کبھی کبھی تو فجر کو یقین نہیں آتا تھا کہ سچ میں براق پاکستانی ہے، بھوری داڑھی، بھورے بال، گرے آنکھیں، گورا رنگ، اٹریکٹیو، اوپر سے کمانڈو، کثرت والا مضبوط جسم اس کی ملکیت تھا، ایک ایسا مضبوط جسم جو لڑکی کو اپنی طرف اٹریکٹ کرنے کے لیے کافی ہے۔۔۔

میری جان نظریں ہٹا لو ورنہ پچھتاؤ گی۔۔بتا چکا ہوں کہ تمہارے قریب ہوتے ہوئے وعدہ نبھانا میرے لیے بہت مشکل ہے، اس لیے میری جان میری تیاری کرو، مجھے دو چار دن کے لیے کسی ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔

کہاں جانا ہے؟؟؟؟

وہ تو میں بعد میں بتاؤں گا، پہلے یہ بتاؤ میری جان کا چہرہ کیوں لٹک گیا ہے۔۔۔

براق کے جانے کا نام سنتے ہی فجر کے چہرے سے خوشی غائب ہو چکی تھی۔۔۔

تو کیا کروں آپ کے جانے کا سن کر خوش تو نہیں ہو سکتی، اتنی مشکل سے تو آپ کا ساتھ نصیب ہوا ہے اور آپ ہیں کہ جانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

میری جان ضروری کام ہے، جانا پڑے گا اور ویسے بھی میرا نزدیک ہونا میری جان کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے اُداس چہرے کو اوپر کرتے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی خطرہ نہیں ہے مجھے آپ سے، بہلائیں مت، بچی نہیں ہوں، ذرا سا نرمی برتنیں کی کوشش نہیں کر سکتے، اس کے لیے آپ مجھے چھوڑ کر دور جانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

وہ رو ہی پڑی تھی۔۔۔

میری جان کس نے کہا ہے کہ میں تمہیں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں؟؟

ان خوبصورت آنکھوں میں آنسوؤں کی کوئی جگہ نہیں ہے، تم میری جان ہو۔۔۔تم سے کہیں زیادہ شدت سے میں نے خواب دیکھے ہیں تمہارے ساتھ رہنے کے۔۔۔

میری جان نے کیسے سوچ لیا کہ میں صرف قربت میں نرمی برتنے کی وجہ سے تم سے دور جا رہا ہوں۔۔۔

دونوں ٹانگیں بیڈ پر رکھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگائے قریب کر چکا تھا۔۔۔

مجھے میری جان کام ہے، اس لیے جا رہا ہوں، باقی سب تو میں نے مذاق میں کہا ہے۔۔۔

کیا کام ہے؟؟

وہ بچوں کی طرح ضدی سے انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔۔

پہلے رونا بند کرو اس کے بعد سب بتاؤں گا۔۔۔

اسکے آنسوں لبوں چنتے گالوں پر پیار بھرا لمس چھوڑتے ہوئے اسکی تڑپ کو کم کیا۔۔۔

ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔۔۔

کون سی خوشخبری؟؟

یہ جان لو کہ تمہاری خوشیوں کو واپس لانے کے لیے جا رہا ہوں۔۔

مطلب؟؟

مطلب یہ کہ کوئی ہے جو بہت دنوں سے میری ٹیم پر دباؤ ڈالے ہوئے میرے بارے میں انفارمیشن حاصل کر رہا ہے۔۔
مگر ابھی تک وہ میرے بارے میں جاننے میں کامیاب نہیں ہو سکا، مگر بندے کی پہنچ بہت زیادہ ہے اب ٹیم نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اس کو جا کر بتا دوں کہ میں ٹھیک بھی ہوں اور زندہ بھی، میرے زندہ ہونے کے راز کو ٹیم نے سب سے چھپا کر رکھا تھا تاکہ میری جان کو کوئی خطرہ نہ ہو۔۔ جانتی ہو مجھے ڈھونڈنے والا انسان کون ہے؟؟

نہیں میں تو نہیں جانتی۔۔

وہ براق کی بات کو بہت سیریس ہو کر سن رہی تھی۔۔۔

بتائیں کون ہے؟؟

تمہارا بھائی چوہدری وجدان ورک۔۔۔

کیا!!!
فجر حیرت سے چیخی تھی۔۔۔

مجھے بھی ایسا ہی دھچکا لگا تھا جب مجھے وجدان کی پہچان بتائی گئی۔۔۔

مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے وجدان بھائی کی تو ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔

نہیں وہ زندہ ہے، اور وہ کافی بار میری ٹیم کے آفس، چکر لگا چکا ہے، اسے شک نہیں یقین ہے کہ میں زندہ ہوں۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے وجدان بھائی زندہ ہیں۔۔۔

فجر کو فلحال اور کوئی بات سنائی نہیں دی، وجدان کے زندہ ہونے کی بات پر فجر خوشی سے اور بھی رونے لگی تھی۔۔۔

مگر وجدان بھائی کو کس نے بتایا ہو گا آپ کے بارے میں؟؟

فجر متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

تمہارے وجدان بھائی کو کچھ بھی بتانے کی ضرورت ہے۔۔۔وہ میری ٹیم کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے، اسے اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اگر میری ٹیم میری موت کی خبر پر ایک دم سے خاموش ہو گئی ہے، تو اس کا مطلب کچھ ایسا ہے جو اس کی نظروں سے چھپا ہوا ہے۔۔۔

پلیز میری جان رونا مت کیونکہ اب سب کچھ ٹھیک کرنے کا وقت ہو چکا ہے، کب تک تم اپنوں سے دور رہو گی، کب تک ہم یوں چھپ چھپ کر زندگی گزاریں گے۔۔۔

سب کچھ ٹھیک کرنے کے لیے شاید خدا نے ہمیں یہ سنہری موقع دیا ہے۔۔۔وجدان زندہ ہے، خدا نے ہم پر رحمت کی ہے، میرا تمہارے بھائی سے ملنا ضروری ہے۔۔۔

آپ کو پورا یقین ہے کہ آپ کا پتہ لگانے والے وجدان بھائی ہیں؟؟

فجر کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

تمہارا بھائی زندہ ہے، یہ بات پوری طرح سے کنفرم ہے کیونکہ مجھے سی سی ٹی وی کیمرے کی ویڈیو دکھائی گئی ہے، وجدان کو میں ہزاروں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا ہوں۔۔۔

اس سے ملاقات کے لیے مجھے دبئی جانا ہے۔۔۔

کیا بھائی دبئی میں ہیں؟؟

نو آئیڈیا، کہ وہ کہاں رہتا ہے، مگر اس وقت تو صرف اتنا ہی پتہ چل سکا ہے کہ وہ دبئی میں ہے، اس سے آگے کا پتہ میں نکلوا لوں گا، مگر اس کے لیے مجھے جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔

ٹھیک ہے میں آپ کی تیاری کروا دیتی ہوں، آپ جلدی سے بھائی کو لے کر واپس آئیں، پھر ہم اپنے گھر چلیں گے، مجھے امی سے بابا سے ملنا ہے۔۔۔

جی میری جان، میں بہت جلد، خود تمہیں ملوانے لے کر جاؤں گا، مگر میرے آنے تک یہاں پر آرام سے رہنا۔۔۔

اللہ کوئی ایسا کرشمہ کر دے کہ منت آپی بھی صحیح سلامت گھر پہنچ جائے ہماری فیملی کمپلیٹ ہو جائے گی۔۔۔

اے اللہ جہاں اتنا کچھ اچھا کر دیا ہے، پلیز میری بہن کو بھی واپس کر دیں، میری خوشیاں اس کے بغیر ادھوری ہیں۔۔۔

اللہ تعالی سب بہتر کرے گا تم پریشان مت ہونا۔۔۔ تمہارے لیے ریلیکس رہنا بہت ضروری ہے، ورنہ ہمارے آنے والے بے بی پر بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔۔۔

اپنا دھیان رکھنا، دوا اور کھانا ٹائم سے کھانا ہے، ڈائٹ میں کوئی کمپرومائز نہیں ہو گا۔۔اب پلیز جلدی سے میری پیکنگ کروانے میں مدد کرو، ایک دو چھوٹے چھوٹے کام ہیں جن کو نپٹا کر مجھے شام کو نکلنا ہے۔۔۔

پلیز جلدی آجایئے گا۔۔۔

جی میری جان جلدی آجاؤں گا، جتنی بے چین تم ہو میرے لیے، اس سے کہیں زیادہ میں بے چین رہوں گا، تم سے دور رہ کر۔۔۔

اُداس چہرہ دیکھ کر نہیں جا سکوں گا، اس پیارے سے چہرے پر مسکراہٹ سجاؤ تا کہ میرا راستہ آسانی سے کٹ سکے۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو جھک کر نرمی سے چومتے ہوئے نچلے ہونٹ کو دانتوں سے دباتے ہوئے نرمی سے کھینچ لیا۔۔۔

مسکرا کر دکھاؤ۔۔۔

فجر نے پلکیں اُٹھا کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے براق کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ویری گڈ بس میرے آنے تک ایسے ہی خوش رہنا ہے۔۔۔ آنے کے بعد تو میں خود ہی خوش رکھ لوں گا۔۔۔

وہ شرارتی اور شوخ انداز سے بولا۔۔۔

ناشتے کے بعد فوراً سے براق نے فجر کے ساتھ مل کر پیکنگ کی، وہ فل تیار کھڑا تھا جانے کے لیے۔۔۔

بلیک کلر کے تھری پیس میں آف وائٹ کلر کی شرٹ پہنے ہوئے وہ بہت جاذب نظر لگ رہا تھا، بہت دنوں کے بعد براق یوں ٹپ ٹاپ تیار ہوا تھا۔۔۔ فجر کی نظریں نہیں ہٹ رہی تھی براق سے۔۔۔

میری جان اتنی گہری نظروں سے دیکھو گی تو تمہارے معصوم شوہر کا جانا مشکل ہو جائے گا۔۔۔ بندہ دل کا کمزور ہے، تھوڑا ہاتھ ہلکا رکھو میری جان۔۔۔

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہاتھ پر واچ باندھتے ہوئے اس کی نظروں کو دیکھے بغیر محسوس کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔ فجر چوری پکڑی جانے پر شرما کر نظریں ہٹا گئی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟

دور جاتی ہوئی فجر کو کلائی سے پکڑتے ہوئے، اسے واپس اپنے قریب کرتے ہوئے، دونوں ہاتھ اس کی نازک کمر پر نرمی سے باندھ چکا تھا۔۔۔

کس می۔۔۔

چہرہ اس کے قریب کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے شہادت کی انگلی کو اپنے لبوں سے ٹچ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

خود کر لیں!!

فجر شرما کر نظریں جھکاتے ہوئے سینے سے سر ٹکا گئی۔۔۔

سوچ لو!!

اگر کس میں نے خود لی تو پھر وہ کس نرمی والی تو ہر گز نہیں ہو سکتی، پھر تم شکوہ کرو گی۔۔۔ بہتر ہے کہ جیسی پسند ہو ویسی کس دے کر مجھے الوداع کرو۔۔۔

سخت داڑھی والے گال اس کی گالوں کے ساتھ نرمی سے رب کرتے ہوئے اسکے لہجے میں خماری اُترنے لگی تھی۔۔۔

اس کی بات پر فجر فرش سے ایڑھیوں کو اُٹھاتے ہوئے، چہرہ اس کے مقابل کرتے، دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے، آنکھیں بند کیے، نرمی سے اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے، محبت کا گہرا لمس اس کے آتشی ہونٹوں پر چھوڑتے، اپنے اور اس کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر چکی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہٹتی، مقابل اتنے پر صبر کرنے والا نہیں تھا، اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے، پنکھڑیوں کو شدت سے قید میں لیے، وہ جنونی انداز سے نمی کو بے صبری سے اپنے گلے میں انڈیلتے ہوئے، فجر کی سانسوں کو روکے کھڑا تھا۔۔۔ دھڑکتے ہوئے تیز دل کے ساتھ، پانچ منٹ کی کس کرنے کے بعد، فجر کی جان چھوڑی۔۔۔

سوری میری جان۔۔۔ میں کیوں ہوں تمہارا اتنا دیوانہ، کہ خود سے کیے ہوئے وعدے کو بھی نہیں نبھا سکتا۔۔۔

وہ اپنے عمل پر مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹا۔۔۔

کوئی بات نہیں آپ کا حق ہے مجھ پر۔۔۔

کیا کہا؟؟

میں نے کہا آپ کا حق ہے مجھ پر---

شرماتے ہوئے اُکھڑی سانسوں میں مسکرا رہی تھی---

تھینک یو سو مچ مائی لو!!

یہ حق مجھے دینے کے لیے، میری غلطیوں کو معاف کرنے کے لیے---

ایک بار سب کچھ سلجھا لینے دو، پوری زندگی تمہارا شکر گزار بھی رہوں گا---

ہمیشہ تمہیں اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھوں گا، کبھی کسی غم کو تمہارے نزدیک نہیں آنے دوں گا---

خوابوں کی ایک ایسی خوبصورت دنیا بناؤں گا تمہارے لیے، جہاں پر صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی---

وہ خوشی سے دیوانہ ہوتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کی پنکھڑیوں پر جھکا اس کی سانسوں کو تنگ کر گیا---

اب کی بار فجر نے پوری شدت سے اس کا ساتھ دیا تھا،اس کی پنکھڑیوں کی شدت کو اپنے لبوں پر محسوس کرتے ہوئے،وہ اس کی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے،اسکی ریڑھ کی ہڈی پر سختیاں بڑھاتے ہوئے،اس کو خود میں بھیچ کھڑا تھا۔۔۔

اگلے پانچ منٹ ایک دوسرے کے لبوں پر لبوں کی شدت دکھاتے ہوئے بیچھے ہوئے تھے۔۔۔

فجر شرم سے براق سے آنکھیں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔براق نے ہونٹوں پر جلن محسوس کرتے ہوئے بھاری ہاتھ کے انگوٹھے کو نچلے ہونٹ کے کنارے پر پھیرا تھا۔۔۔انگوٹھے پر خون کی بوند کو دیکھ کر براق اس کے شرم سے جھکے ہوئے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ مسکرایا تھا۔۔۔

لائک اٹ میری جان۔۔۔شرمانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

تمہاری یہ ادا مجھے پسند آئی ہے۔۔۔تھینک یو سوچ۔۔۔جاتے ہوئے اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لیے۔۔۔

پیار سے اس کے فورہیڈ پر لب رکھتے ہوئے اسے احساس دلایا کہ اسے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔

میری طرف دیکھو۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پر انگوٹھا رکھتے ہوئے چہرہ اوپر اُٹھالیا۔۔۔

میری جان میں تمہارا ہوں۔۔۔ایسے نشان دینے کا تمہیں پورا حق حاصل ہے۔۔۔

وہ شرماتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔

کافی دیر تک اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے، اپنی باہوں کے حصار میں لیے کھڑا رہا تھا، یہ لمحہ یہیں پر تھم جائے شدت سے اس کے دل نے یہ دعا کی تھی۔۔۔

وہ بامشکل اسے الگ کرتا ہوا روم سے نکل چکا تھا۔۔۔

....

زہرہ بائی۔۔۔زہرہ بائی۔۔۔

زہرہ کا دلال چلاتے ہوئے کوٹھے کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جیسے اس نے کوئی جن دیکھ لیا ہو۔۔۔

اوئے ہوئے کیا پاگل ہو گیا ہے، جو چیخیں مارتا ہوا آرہا ہے؟؟

ٹھنڈا پانی ڈالو اس کے سر پر لگتا ہے کہ باولا ہو گیا ہے---

زہرا جو پہلے سے ہی شیخ کی دھمکیوں سے پریشان بیٹھی تھی اب اپنے آدمی کو گھبرا کر چلاتے ہوئے اندر آتے دیکھ غصے سے بولی تھی---

باؤلی تو آپ نے بھی ہو جانا ہے خبر سن کر!!

باہر پولیس کا بھاری چھاپہ پڑا ہے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ہے---

کیا---بکواس کر رہے ہو؟؟

وہ اپنی جگہ سے اُچھل کر کھڑی ہو گئی تھی---اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور پوچھتی اور وہ کچھ اور بتاتا، چوہدری وجدان ورک دبدبے اور روعب دار پرسنلٹی لیے بھاری پولیس نفری کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا---

زہرہ بائی کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی تھی، آج تک اس کے کوٹھے پر ایسا بھاری چھاپا کبھی نہیں پڑا تھا---

پری کہاں ہے؟؟

وجدان دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے،اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا،جس کی آنکھوں میں نہ کوئی ڈر،نہ خوف تھا۔۔۔

بلو آئیز سے زہرہ بائی کو گھورتے ہوئے اسے ڈرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

کون پری؟؟

مجھے کسی پری کے بارے میں نہیں پتا۔۔۔

بکواس بند کرو اس سے پہلے کہ تمہارے حلق میں پسٹل کی ساری گولیاں اُتار دوں،مجھے بتاؤ کہ پری کہاں ہے؟؟

وجدان نے اپنا پسٹل نکالتے ہوئے زہرہ بائی کی کنپٹی پر رکھا تو زہرہ بائی کانپ اُٹھی تھی۔۔۔

بتاتی ہوں بتاتی ہوں۔۔۔

وہ بڑبڑ کرنے والی لڑکی کو جلدی سے باہر لے کر آؤ!!

وہ اپنی چیلی کو حکم دیتے ہوئے بولی۔۔۔

پولیس نے زہرہ بائی کے سب کارندوں کو ہتھیاتے ہوئے اپنی گاڑیوں میں بھرنا شروع کر دیا تھا، وجدان نے بہت بھاری ہاتھ ڈالا تھا، اوپر سے سخت آرڈر لیتے ہوئے زاہرہ بائی کا کوٹھا سیل کروا چکا تھا۔۔۔وجدان نے وہ کر دکھایا تھا جو اتنے سالوں میں کوئی نہیں کر سکا۔۔۔

وہاں پر زبردستی لائی ہوئی لڑکیاں بہت خوش تھیں، کہ ان کو اس خوبصورت رحم دل شہزادے کی وجہ سے آزادی نصیب ہو رہی تھی، اب وہ سکون سے عزت والی زندگی جی سکتی تھیں۔۔۔

وہاں پر کھڑی ہوئی بے بس لڑکیوں کے دلوں سے چوہدری وجدان ورک کے لیے دعائیں نکل رہی تھیں۔۔۔دو سیکنڈ کے اندر پری وجدان کی نظروں کے سامنے تھی۔۔۔

تھینک یو۔۔تھینک یو۔۔تھینک یو سو مچ بھائی، مجھے پتہ تھا آپ مجھے بچانے کے لیے آ جائیں گے۔۔۔

پری دور سے ہی بھاگتی ہوئی ٹھا کر کے چوہدری وجدان کے سینے سے لگی گئی۔۔۔وجدان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے اسے دور ہٹایا۔۔۔

وجدان کے ایسا کرنے پر پری نے حیران نظروں سے وجدان کی جانب دیکھا تھا، کیونکہ وجدان نے آج سے پہلے کبھی پری کو ایسے خود سے دور نے کیا تھا۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وجدان کے دل میں پری کی ماں کے کہی ہوئی باتیں گھوم رہی تھیں۔۔۔

اس نے ہمیشہ اس لڑکی کو بہن کی نظروں سے دیکھا تھا،اب اس لڑکی کے ساتھ نکاح کے بارے میں سوچ کر بھی اس سے بہت گندا فیل ہو رہا تھا۔۔

کیا ہوا بھائی؟؟

کچھ نہیں ہوا۔۔ آپ ٹھیک ہو نا؟؟

وجدان نے اپنی گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے پری سے اس کا حال دریافت کیا۔۔

جی بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔

آپ کو پتہ ہے میں نے ان سے کہا تھا جب میرا بھائی آئے گا تو پھر دیکھنا تم لوگوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔۔۔

اب دیکھو لال منہ والی آنٹی میرے بھائی کے آنے سے تمہارے اس گھٹیا کوٹھے میں آگ لگی کہ نہیں---

وہ زہرہ بھائی کے منہ پر لگے ہوئے رنگ برنگے میک اپ کو ٹونٹ کرتے ہوئے فخریہ انداز سے بول رہی تھی---

اوئے لڑکی اوقات میں رہ بہت جلد یہ کوٹھا آباد بھی ہو گا اور تیرے جیسی ہزاروں یہاں پر گھومتی ہوئی بھی نظر آئیں گی---

زہرہ غصے سے لال پیلی ہوتی ہوئی بولی تھی---جبکہ اسے اپنا انجام آنکھوں کے سامنے نظر آرہا تھا---

اوقات میں تم رہو،اور خبردار اگر پری سے اس انداز میں بات کرنے کی جرات بھی کی---اور یہ

تمہاری سوچ ہے کہ تمہارا یہ گھٹیا دھندہ پھر سے آباد ہو گا،اب تم ساری زندگی سلاخوں سے باہر نہیں آسکو گی---تمہارا آج تک کبھی چوہدری وجدان ورک جیسے مرد سے پالا نہیں پڑا---

وجدان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کو کھینچ کر زہرہ کے ماتھے پر مارا تھا---اس کے ماتھے کے بیچ سے خون کی شرارے پھوٹتے ہوئے فرش پر گرنے لگی تھے---

زہرہ بُری طرح درد سے چلا رہی تھی، پولیس نے جلدی سے زہرہ کو وجدان کے سامنے سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔

پلیز دو منٹ کا ٹائم دیجئے کچھ نہیں ہوا اسے، مرے گی نہیں یہ گھٹیا عورت۔۔۔ ہزاروں بے بس لڑکیوں پر ظلم کرنے والی کو اتنی سی سزا کافی نہیں ہے۔۔۔

وجدان کے کہنے پر پولیس والے پیچھے ہو کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

جس لڑکی پر تم نے ظلم کیا، اسے اس بد شکل شیخ کو بیچنے کی کوشش کی وہ بیوی تھی میری۔۔۔

زہرہ بائی نے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے چوہدری وجدان ورک کی جانب دیکھا تھا، سمجھ چکی تھی کہ اب اس کا بچنا ناممکن ہے، سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے وفائیں، محبت، بغیر اس شخص کے بولے بھی نظر آ رہی تھی۔۔۔

میں اپنی بیوی سے اتنا پیار کرتا ہوں کہ اس کی عزت کے لیے پوری دنیا کو آگ لگا دوں۔۔۔ اور تم نے میری بیوی پر ہاتھ اُٹھانے کی جرات کی ہے۔۔۔

اب دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں، تم مرنا چاہو گی میں تمہیں مرنے بھی نہیں دوں گا۔۔۔

ساری زندگی سلاخوں کے پیچھے گزارنا، میرا وعدہ ہے کہ تم اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگالو مگر کبھی سلاخوں سے باہر نہیں آسکو گی۔۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔۔

معاف کر دیں، میں یہ سارے گندے کام چھوڑ دوں گی۔۔۔

وہ وجدان کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی، جو شخص اس کا کوٹھا سیل کروا سکتا تھا، وہ کچھ بھی کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔ اتنی کم عقل نہیں تھی زہرہ کہ اسے سمجھ میں نہ آتا۔۔۔

دور ہٹو گھٹیا عورت۔۔۔ تمہیں تو کبھی معافی نصیب نہیں ہو سکتی، تم نے میری معصوم سی بیوی پر تشدد کیا، میرا تو دل چاہتا ہے کہ میں تمہارے ٹکڑے اپنے ہاتھوں سے کروں، مگر میرے کچھ اصول ہیں، میں قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتا۔۔۔

اسے پاؤں کی ٹھوکر مار کر وجدان نے بُری طرح خود سے دور کیا تھا۔۔۔

اور ہاں لال منہ والی آنٹی سلاخوں کے پیچھے جا کر اور کچھ نہیں تو ڈھنگ کا میک اپ کرنا ہی سیکھ لینا۔۔۔

اتنا گھٹیا میک اپ کرنے کے بعد تمہاری شکل اور بھی بدصورت لگتی ہے۔۔۔

پری کا معصوم ذہن اب بھی اس کے میک اپ پر اٹکا ہوا تھا۔۔وہ ناک کو سنگھوڑتے ہوئے اسے اچھے میک اپ کا مشورہ دے رہی تھی۔۔۔پری کو لگتا تھا کہ وہ بہت بڑی میک اپ آرٹسٹ ہے، پری سچ میں بہت معصوم تھی۔۔۔

پولیس والے نے زہرہ اور اس کے سب کارندوں کو اُٹھا کر پولیس وین میں بھر لیا تھا۔۔

وجدان پری کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب آیا۔۔اسے جا کر پولیس اسٹیشن میں کچھ خاص ڈاکومنٹس پر سائن کرنا تھا۔۔

اس کے بعد اسے پری کے بارے میں ایک بہت بڑا فیصلہ لینا تھا جو کہ بہت مشکل فیصلہ تھا۔۔ مگر فیصلہ تو وجدان کو ہر صورت میں کرنا تھا۔۔وہ اس اجنبی شہر میں اس معصوم لڑکی کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔جتنا وقت وجدان نے پری کے ساتھ گزارا تھا، ایک بات تو پری کے بارے میں وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ وہ حد سے زیادہ معصوم ہے۔۔

جسے دنیا داری کو پرکھنا بالکل نہیں آتا، وہ پری کے بارے میں کسی پر بھی ٹرسٹ نہیں کر سکتا تھا، چھوڑ کر جانا تو دور کی بات تھی۔۔۔

بھائی ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟

گاڑی میں بیٹھتے ہی پری کے سوال نے وجدان کو سوچ کی دلدل سے باہر نکالا۔۔

میرا مطلب ہے بھائی ہم پہلے گھر جائیں گے یا سیدھا ماما کے پاس ہاسپٹل میں جائے گے، آپ کو پتہ ہے ان گندے لوگوں نے ماما پر گولی چلائی تھی، ماما کا بہت خون نکلا تھا۔۔ماما کو بہت درد ہو رہا تھا، پھر ساتھ والے پڑوسی ماما کو اُٹھا کر گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل لے جا رہے تھے، میں نے دیکھا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وجدان اس سے کچھ کہتا، پری نے اگلا سوال کیا تو وجدان کے لیے ایک اور مشکل کھڑی ہو گئی۔۔۔

وہ پری کو کیسے بتاتا کہ اس کی ماں اب اس دنیا میں نہیں ہے، وہ معصوم سی لڑکی تو یہ سمجھ رہی تھی کہ شاید اس کی ماں ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔

بتائیں نا بھائی ہم سیدھے ہاسپٹل ہی جائیں گے نا؟؟

وجدان کی خاموشی پر پری نے سوال دُہرایا تھا۔۔۔

پری مام اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔

کیا؟؟

کیا ہو گیا ہے بھائی۔۔۔ آپ ماما کے لیے ایسا کیسے بول سکتے ہیں؟؟

وہ چیخی تھی، اس کی آنکھوں سے آنسوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی، اس کا معصوم سا دل اپنی ماں کی موت کی خبر سن کر تڑپ اُٹھا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے بتانے سے پری کی یہی حالت ہو گی، مگر وہ ایک پریکٹیکل انسان تھا، اس نے پری کو اس لیے بتایا کہ وہ اس حادثے کو جلد از جلد قبول کر سکے۔۔۔

روتی ہوئی پری کو سنبھالتے ہوئے وہ ہاسپٹل لے کر پہنچا تھا، جہاں سے پری کی ماں کی ڈیڈ باڈی سرد خانے سے نکلواتے ہوئے، آخری آرام گاہ تک پہنچائی گئی۔۔۔

جنازے کو اُٹھاتے ہوئے پری نے دل دہلانے والی چیخیں ماری تھیں، وجدان نے کتنی مشکل سے پری کو سنبھالا ہوا تھا، یہ تو صرف وجدان کا دل جانتا تھا، پری کے آنسوں دیکھ کر وجدان کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے۔۔۔

آخر اس نے بھی ڈاکٹر زنیرہ کے ساتھ ایک بہت اچھا وقت گزارا تھا، جس طرح بیٹا بنا کر اُنہوں نے وجدان سے پیار کیا، وجدان ان لمحوں کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔روتی ہوئی پری کو سنبھالتے ہوئے سخت فیصلہ لینے کا وقت آ چکا تھا۔۔۔

بامشکل پری کو کھانا کھلاتے ہوئے وجدان دل میں سوچ رہا تھا کہ پری کو فیصلہ سنائے تو سنائے کیسے۔۔۔

پری۔۔۔۔

جی۔۔۔

آپ مجھ پر ٹرسٹ کرتی ہو؟؟

بھائی یہ کیسا سوال ہے، اب ماما کے بعد میرے لیے سب کچھ آپ ہیں، میں آپ پر ٹرسٹ نہیں کروں گی تو کس پر کروں گی۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے منہ میں نوالہ رکھے ہوئے بولی۔۔۔

پری جاتے ہوئے ماما نے مجھ سے ایک وعدہ لیا ہے، میں جانتا ہوں اس وعدے سے جتنا میں تکلیف میں ہوں، اتنی ہی تکلیف کو تم بھی محسوس کرو گی، مگر ماما نے کچھ سوچ کر ہی یہ ذمہ داری مجھے دی ہے، میں ان کے ٹرسٹ کو توڑ نہیں سکتا۔۔۔

بھائی آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟؟
پلیز کُھل کر کہیے۔۔۔

پری ماما چاہتی تھی کہ میں تم سے نکاح کر لوں۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔۔۔
پری حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے چلائی تھی۔۔۔

میرا ابھی ایسا ہی ری ایکٹ تھا پری، میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی سگی بہن کی طرح سمجھا ہے، مگر ماما شاید اپنی جگہ بالکل رائٹ تھیں، وہ آپ کو کسی محفوظ ہاتھوں میں پہنچانا چاہتی تھیں، اور ان کی نظروں میں شاید مجھ سے زیادہ تمہاری سیفٹی کوئی نہیں کر سکتا تھا، اس لیے اُنہوں نے مجھ سے ایسا وعدہ لیا۔۔۔

بھائی میں ایسا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی، ماما کیا سوچتی تھیں مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ بھائی میں نے آپ میں ہمیشہ احد بھائی کو دیکھا ہے، میں اپنے اتنے پیارے رشتے کو کبھی تباہ نہیں کر سکتی، اگر آپ میری حفاظت بھائی بن کر نہیں کر سکتے، تو مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے۔۔۔
وہ تڑپ اُٹھی تھی نکاح کی بات سن کر۔۔۔

پری پہلے میری پوری بات سنیں۔۔۔ آپ اس کے بعد کوئی فیصلہ کیجئے گا، اگر آپ نے مجھے بھائی کی نظروں سے دیکھا ہے، تو میں نے بھی ہمیشہ آپ کو سگی بہنوں کی طرح ہی سمجھا ہے۔۔۔
مگر اب میں آپ کو بنا کسی رشتے کے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔۔۔ لوگوں کی ہزاروں باتیں ہوں گی، اس لیے دنیا داری رکھنے کے لیے مجھے ایک سخت فیصلہ کرنا پڑے گا، اور پری تمہیں ہر حال میں میرے اس فیصلے کو ماننا پڑے گا۔۔۔

وجدان نے حکمرانہ انداز سے فیصلہ سنایا تھا، پری حیران نظروں سے روتے ہوئے اس کی ساری بات سن رہی تھی، پری کے لیے کوئی راستہ نہیں تھا سوائے وجدان کی بات ماننے کے۔۔۔

وجدان کی بات کسی حد تک ٹھیک بھی تھی،اس لیے سر جھکاتے ہوئے وہ وجدان کا فیصلہ مان گئی۔۔۔ایک ماں کے جانے سے 1716 سال کی پری کی زندگی ایک ہی دن میں بدلنے والی تھی۔۔۔

....

سب کچھ نپٹا کر پری کو لیتے ہوئے وجدان ایئرپورٹ پر کھڑا تھا۔۔۔وہ پری کو اپنے ساتھ پاکستان لے جارہا تھا۔۔۔

اب پری کو وہ قانونی طریقے سے پاکستان لے جارہا تھا،کوئی اس سے سوال نہیں کر سکتا تھا کہ وہ پری کو اپنے ساتھ کیوں لایا ہے۔۔۔

کیونکہ جب کوئی سوال اُٹھے گا،اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ سب کے سامنے پری کا نکاح نامہ رکھ دے گا تاکہ لوگوں کے منہ بند ہو جائیں۔۔۔پری کے چہرے پر اس وقت پریشانی کے تاثرات بہت گہرے تھے۔۔۔آخر اس نے اپنی ماں کو کھویا تھا اس کے لیے سب کچھ آسان نہیں تھا۔۔۔اوپر سے نکاح کا فیصلہ اس پر تھوپا گیا تھا،اس نے یہ فیصلہ مجبوری میں قبول کیا تھا۔۔۔

کیسے ہیں وجدان صاحب۔۔۔

بھاری، جانی، پہچانی آواز پر وجدان نے پلٹ کر دیکھا تھا، پیچھے کھڑے ہوئے شخص کو پہچاننے میں اسے دیر نہیں لگی تھی۔۔۔

براق۔۔۔۔

میں تو بالکل ٹھیک ہوں، تم کیسے ہو؟؟

وجدان نے براق کو گلے لگاتے ہوئے مسکرا کر پوچھا تھا۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں اور آپ کے دماغ کو سیلوٹ کرتا ہوں، جسے پورا یقین تھا کہ میں اس دنیا میں صحیح سلامت ہوں۔۔۔

آپ نے میری ٹیم کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے مصافحہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مگر آپ کی ٹیم کے آفسران اتنے ڈھیٹ ہیں، مجال ہے کہ اُنہوں نے قبول کیا ہو کہ ان کا کمانڈو ان کے پاس ہے۔۔۔

ہاہاہاہا---

کیا کریں وجدان صاحب یہ ہمارے رول ہیں کہ ہم اپنے زخمی کمانڈو کے بارے میں کسی پر ٹرسٹ کر کے کچھ نہیں بتاتے، چاہے پھر وہ جگری یار یا بھائی ہی کیوں نہ ہو---

وہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے پاس کھڑی ہوئی پری کو دیکھ رہا تھا---

ان کی تعریف؟؟

پری کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا---

اِدھر کان لاؤ بتا دیتا ہوں، میں کون سا تمہارے افسران کے جیسا ہوں جو چھپا کر بیٹھا رہوں گا---

براق کے کان پر جھکتے ہوئے وجدان نے ساری حقیقت سے اسے آگاہ کیا---

نائس بہت اچھا فیصلہ ہے--- آپ سچ میں بہت اچھے انسان ہیں--- میری دل سے دعا ہے کہ خدا مجھے بیٹا دے اور میں اپنے بیٹے کو بالکل آپ جیسا بنانا چاہوں گا---

براق فجر کہاں ہے؟؟؟

اگر بیٹا چاہتا ہوں اور اس کو آپ جیسا بھی بنانا چاہتا ہوں،تو ظاہر سی بات ہے کہ فجر میرے پاس ہو گی---

وہ شرارتی انداز سے مسکرایا تھا---

اے اللہ تیرا شکر ہے---

اللہ تیرا شکر ہے آخر تو نے ہماری دعائیں سن لیں---

وجدان کا چہرہ کِھل اُٹھا تھا یہ سن کر کہ فجر صحیح سلامت اپنے شوہر کے ہاتھوں میں ہے---

اب یہی سوال میں آپ سے کروں تو صحیح جواب دیں گے؟؟

منت میرے پاس ہے اور بالکل ٹھیک ہے---

براق کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر اسے منت کی سچائی خود بتادی---

شکر ہے۔۔۔مطلب کہ ہمارے مشکل امتحان کی گھڑیاں ختم ہو گئی ہیں۔۔۔اب صرف دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچانا ہے اور اب آپ ہر دشمن سے واقف ہیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ دشمن ہمیں صفحہ ہستی سے مٹا دے،اب ہمیں کڑے فیصلے بھی لینے ہوں گے اور دشمنوں کو انجام تک بھی پہنچانا ہو گا۔۔۔اب ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔

وجدان نے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی،کیونکہ اب تو اسے سب یاد آچکا تھا،کہ اس کی تو سب سے بڑی دشمن اس کی اپنی ماں تھی،جس ہستی کو محبت اور عزت کی نظروں سے دیکھتا تھا۔۔۔

اس ہستی کو گنہگار کی نظروں سے دیکھنا وجدان کے لیے بہت مشکل تھا،مگر اب اس سے زیادہ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ برداشت کرتا۔۔۔بات اگر صرف اس کی ذات کو تکلیف پہنچانے کی ہوتی تو وہ اپنی ماں کے قدموں تلے بچھ جاتا۔۔۔اور اُففف بھی نا کرتا،مگر اس کی ماں نے اتنے لوگوں کی زندگی کو ناسور بنا دیا تھا کہ اب انصاف کرنے کا وقت آگیا تھا۔۔۔

براق کمانڈو تھا،اسے آنے جانے کے لیے کوئی پرابلم نہیں تھی،وہ وجدان اور پری کے ساتھ ہی پاکستان کے لیے پلین میں بیٹھ چکا۔۔۔

....

وجدان پری کو لے کر جب گھر پہنچا تو منت اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی،اُسے گپیں مارنے کے لیے ایک اچھی سی دوست مل گئی تھی---

وجی آپ نے بہت اچھا کیا جو پری کو ساتھ لے آئے ہو---

منت نے بہت پُرجوش انداز سے پری کا استقبال کیا---

پری کی مام کی موت کا سن کر منت بہت افسردہ ہو گئی تھی---

پری مجھے بہت دُکھ ہوا آپ کی موم کا سن کر، اللہ تعالی اُن کو جنت الفردوس میں جگہ دے، اور اللہ آپ کو صبر دے، اور ان کتوں کو برباد کرے، جنہوں نے آپ کی ماں کو آپ سے چھین لیا۔۔۔
پری کو گلے لگاتے ہوئے منت بھی رو پڑی تھی۔۔۔

آپ میرے ساتھ میری چھوٹی بہن بن کر رہیں گی، میں ہمیشہ بڑی بہن بن کر آپ کا خیال رکھوں گی۔۔۔
اس نے پری کو بہت جلد سمجھا کر تھوڑا سا نارمل کر لیا تھا۔۔۔پری کو منت کی باتیں بہت اچھی لگی، وہ منت سے پہلے بھی مل چکی تھی مگر اس بار منت کا بات کرنے کا انداز اور ملنے کا انداز بہت الگ تھا۔۔۔منت بالکل اسے اپنی بڑی بہن کے جیسی ہی لگ رہی تھی۔۔۔

جب منت کو یہ پتہ چلا کہ فجر زندہ ہے تو منت کی خوشیاں سنبھالے نہیں سنبھالی جا رہی تھیں، وہ تو پاگل سی ہو کر بنا پری کا لحاظ کیے وجدان کے سینے سے لپٹ گئی۔۔۔

وجدان کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا۔۔۔پاس میں بیٹھی ہوئی پری ہوئی کو دیکھ وہ نظر جھکا گیا۔۔۔پری نے بہت پیار بھری نظروں سے اس خوبصورت سے کپل کو دیکھا تھا۔۔۔اس کے لیے ہسبینڈ کو ہگ کرنا کوئی غلط بات نہیں تھی۔۔۔

وجدان نے اپنے یار کو خود سے الگ نہیں کیا تھا، وہ جانتا تھا کہ اس وقت منت کس قدر خوش ہے۔۔۔

آپ مجھے فجر کے پاس لے کر چلیں، مجھ سے صبر نہیں ہو رہا!!

بہت جلد فجر کو براق لے آئے گا!!

ہو سکتا ہے کہ آج رات کو ہی فجر کو ملوانے کے لیے لے کر آئے۔۔۔میں اُن سے آنے کا پوچھتا ہوں۔۔۔

پوچھنا نہیں اُن کو بولیں کہ وہ آجائیں۔۔۔

اوکے تم کچھ اچھا سا بناؤ، یا پھر میں باہر سے آرڈر کروں دوں؟؟

نہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنی فجر اور پری کے لیے کھانا بناؤں گی ہے نا۔۔۔

پری میرے لیے تم بھی فجر کے جیسی ہو، میری چھوٹی سی بہن، اب پریشان نہیں ہونا، میں آپ کا بہت خیال رکھوں گی۔۔۔

وہ پری کو افسردہ سا دیکھ کر گلے لگاتے ہوئے پیار سے بول رہی تھی۔۔۔

اُٹھو میں آپ کو آپ کا روم دکھاتی ہوں۔۔۔

منت نے ساتھ والا روم پری کے لیے سیٹ کرتے ہوئے اسے کچھ دیر آرام کرنے کو کہا تھا۔۔۔ پری کو آرام سے روم میں چھوڑ کر خود کچن میں گھس گئی تھی، وجدان بھی کچھ دیر آرام کے لیے روم میں جا چکا تھا۔۔۔

منت کچن میں گھسی ہوئی اپنی بہن کے لیے کھانا بنا رہی تھی، وہ منت جو کبھی کچن میں پاؤں بھی نہیں رکھتی تھی، اب یوٹیوب سے دیکھ دیکھ کر پتہ نہیں کیا کیا بنا رہی تھی۔۔۔

منت کو ایسے لگ رہا تھا کہ آج ایک بار پھر سے اسے ساری دنیا کی خوشیاں مل رہی ہیں۔۔۔پری جو اپنے روم میں کافی دیر بیٹھی رہی تھی۔۔۔اسے نیند نہیں آرہی تھی تو وہ اُٹھ کر باہر آگئی۔۔۔

کچن میں کھٹپٹ کی آوازیں سنتی ہوئی وہ کچن کی جانب آگئی، جہاں پر منت کھانا بنا رہی تھی۔۔۔

میں آپ کی کچھ ہیلپ کروں۔۔۔

نہیں میری جان آپ آرام کریں، میں کر لوں گی۔۔۔
آپ کو کچھ چاہیے؟؟

آپ نے کہا کہ میں آپ کی چھوٹی بہن کی طرح ہوں، تو پھر آپ مجھے یوں مہمانوں والا ٹریٹمنٹ مت دیں۔۔۔مجھے اچھا لگے گا اگر آپ مجھے اپنے ساتھ کام کرنے کو کہیں گی تو۔۔۔

نہیں میری پیاری سی، چھوٹی سی پری، یہ آپ کا گھر ہے،اور آپ یہاں پر مہمان نہیں ہو، چلو آؤ آپ میری ہیلپ کرو۔۔۔

ایک کام کرو مجھے یہ دھنیا چُن کر دو،اور کاٹنا مت،کاٹوں گی میں خود، کہیں ہاتھ میں چُھری مت لگا لینا۔۔۔

وہ بڑے پیار سے پری کو اپنے ساتھ کچن میں چھوٹے چھوٹے سے کام دے رہی تھی۔۔۔

پری کو سچ میں منت بڑی بہن کے جیسے لگ رہی تھی، قسمت نے ماں کا سایہ تو چھین لیا تھا، مگر منت جیسی پیاری سی بہن کو پا کر وہ بہت خوش ہو گئی تھی۔۔۔

پری بھی اس کی چھوٹی چھوٹی کاموں میں ہیلپ کر رہی تھی۔۔۔پری بھی بہت لاڈلی تھی اسے کھانے کے نام پر کچھ بھی نہیں بنانا آتا تھا۔۔۔

وجدان روم سے نکل کر باہر آیا تو کچن میں ہوتی ہوئی کھٹپٹ کو دیکھ کر اس نے کچن میں جھانکا تھا، جہاں پر کھڑی ہوئی پری اور منت آپس میں گپیں مارنے میں مصروف تھیں۔۔۔اسے اچھا لگا کہ پری بھی اپنے غم کو بُھلا کر منت کے ساتھ باتیں کر رہی ہے، وجدان نے ڈسٹرب نہیں کیا تھا۔۔۔

کچن سے مزیدار کھانے کی خوشبو بہت دور تک آ رہی تھی۔۔۔اپنی بیوی کی خوشی اور محنت کو دیکھ کر وجدان نے براق سے پوچھا نہیں تھا کہ وہ لوگ آئیں گے، بلکہ حکم دیا کہ وہ لوگ پہنچ جائیں۔۔۔

وہ اپنے یار کی خوشیوں کو اُداسیوں میں بدلتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا، بہت کچھ اس کے یار نے برداشت کر لیا تھا، اب نہیں، اس کے وجی کے ہوتے ہوئے خوشیاں ہمیشہ اس کا مقدر رہیں گی، وہ دل میں عہد کرتے ہوئے براق کو آنے کا بول چکا تھا۔۔۔

وجدان اپنے روم میں واپس جا کر لیپ ٹاپ پر بیٹھا ہوا، ہر طرف سے انفارمیشن اکٹھی کرتے ہوئے، واپس اپنے گھر جانے کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا، اب بہت جلد اسے اپنی حویلی میں قدم رکھنا تھا۔۔۔

منت 20 منٹ کے بعد کام نپٹا کر روم میں آئی، اور تیزی سے کپڑے لیتی ہوئی واش روم میں گھس گئی تھی۔۔۔

وجدان بھی کام میں مصروف تھا تو اس نے بھی کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔

وجی۔۔۔

ہوں ں ں۔۔۔

آپ اب یہ لیپ ٹاپ بند کر دیں۔۔۔

کیوں؟؟

کیا مطلب ہے؟؟

گھر میں جب مہمان آتے ہیں تو بندہ کام پر تھوڑی لگا رہتا ہے، آپ فریش ہو جائیں۔۔۔

میں آکر فریش ہو چکا ہوں اور اب میں فضول میں فریش ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔۔۔

وہ نظریں اُٹھائے بغیر ہی بے باقی سے بول کر منت کے کان لال کر چکا تھا۔۔۔

اللہ کی پناہ ہے وجی کچھ بھی بولتے ہیں۔۔۔

اس کی شرم وحیا سے لبریز آواز کو سن کر، اس نے نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

وہ فریش ہو کر نکلی تھی، ہلکے ہلکے گیلے بال اور بلیک کلر کی فراک میں اس کا نکھرا نکھرا سا چہرہ دیکھ کر وجدان کا دل بے ایمان ہونے لگا تھا۔۔۔

وجی آپ بہت اچھے ہیں آپ نے میری فجر کے بارے میں مجھے بتا کر اتنی خوشی دی ہے، اتنی خوشی دی ہے کہ سچ میں میں بتا نہیں سکتی۔۔۔

وہ چلتے ہوئے، وجدان کی گود میں آکر بیٹھے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

وجدان صوفے پر بیٹھا ہوا سائیڈ پر ٹیبل کے اوپر لیپ ٹاپ رکھے کام کر رہا تھا۔۔۔

منت کے اس انداز پر وہ لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے منت کی کمر میں ہاتھ ڈالے، جھٹکے سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے، اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

یارِ وجدان اتنی بڑی خوشخبری سنانے پر مجھے انعام تو ملنا چاہیے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شرارت اور لبوں پر پیاس دیکھ کر منت مسکراتے ہوئے اس کی ناک سے ناک رگڑ رہی تھی۔۔۔

آج آپ کو جو بھی انعام چاہیے منت خوشی خوشی دے گی۔۔۔ آخر آپ نے مجھے اتنی بڑی خوشخبری سنائی ہے، آج آپ کو آپ کے انعام سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔۔۔

سوچ لو اگر کوئی مزاحمت کھڑی کی تو پھر جان نکال لوں گا۔۔۔

اس کا چہرہ چہرے پر جھکاتے ہوئے لبوں پر لب رگڑے تھے۔۔۔

پہلی بات میں اپنا وعدہ پورا کروں گی اور دوسری بات میری مزاحمت کا میرے وجی پر آج تک کبھی کوئی اثر ہوا ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ یہ بات تو سچ ہے۔۔۔

ٹھیک ہے پھر انعام رات کو لے لوں گا، مگر ابھی کے لیے کچھ نہ کچھ تو رشوت لگانی پڑے گی۔۔۔

منت کا مہکتا ہوا حسن اسے بے وقت خماریوں میں دھکیل رہا تھا۔۔۔

وجی مجھے تیار ہونا ہے، میں لیٹ ہو جاؤں گی۔۔۔

میرے یار کو تیار ہونے کی ضرورت نہیں، نیچرل روپ میں ہی میرا یار قیامت لگتا ہے---

اسکی پنکھڑیوں کو انگلیوں سے سہلاتے ہوئے خماریوں کے جہاں میں تیزی سے اُتر رہا تھا---

وہ خود کو روک کر بھی روک نہیں پا رہا تھا---کیا کرتا کمزوری اس کی گود میں بیٹھ کر اس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی---اس کا اتنا قریب ہونا وجدان کے صبر کے ہر باندھ کو توڑ دیتا تھا---

آپ اپنی آنکھیں بعد میں ٹھنڈی کر لیے لیجے گا---پہلے مجھے تیار ہونا ہے---

تو ٹھیک ہے پہلے کوئی 1514 کسیاں دے دو اس کے بعد تیار ہو جانا---
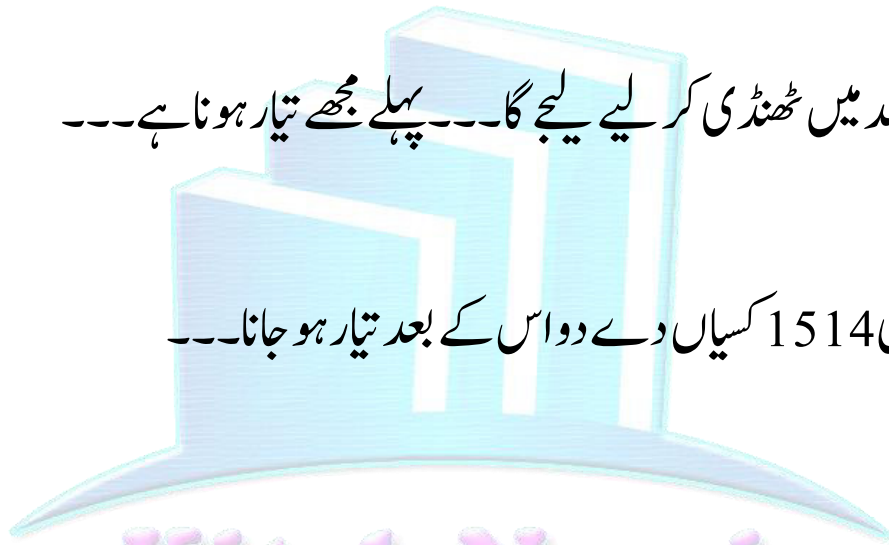
1514----

وہ حیرانی سے پوری آنکھیں کھولتے ہوئے بولی---

جی میں اتنے سے ہی گزارا چلا لوں گا ہیں---

کیا---1514 آپ کے لیے کم ہیں---

وجی آپ بہت زیادہ بھلکڑ ہو گئے ہیں۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑ کر وجدان کو دیکھتے ہوئے بڑے دلکش انداز سے بولی۔۔۔

کیا کروں میرا یار ہے ہی اتنا خوبصورت، میرا دل نہیں بھرتا۔۔۔ کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے تمہارے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے اندر ہی ہمیشہ کے لیے محفوظ کرلوں۔۔۔

وجی آپ بہت بے شرم ہو گئے ہیں، کچھ بھی بول دیتے ہیں۔۔۔
وہ شرماتے ہوئے آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔۔

تو تم بھی تھوڑی سی بے شرم ہو جاؤ یار وجدان، عشق کا مزہ تو بے شرمی میں ہے۔۔۔
کسی دو اور مہربانی کر کے میری گود سے چلتی بنو۔۔۔ عصر کی اذانیں ہونے والی ہیں، مجھے نماز ادا کرنی ہے، میرا بغیر رومینس کے غسل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔
وہ بے باک انداز سے کہتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔
منت کے کانوں سے دھوئیں نکل رہے تھے، وجدان کی بے باقی پر۔۔۔ اس کی پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کیے محبت کے رنگ اس کے لبوں پر لگاتے ہوئے کتنی دیر اسے خود پر جھکائے ہوئے تھا۔۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔

دروازے پر ہوئی دستک ہونے پر وہ منت کی پنکھڑیوں کو آزادی بخشتے ہو الگ ہوا تھا۔۔۔منت جلدی سے اُٹھ کر کھڑی ہوتی اپنی حالت ٹھیک کرنے لگی تھی۔۔۔

آجائیں۔۔۔۔

جانتے تھے کہ پری ہو گی، کیونکہ گھر میں ان دونوں کے علاوہ پری ہی تھی، شکر تھا کہ روم کا دروازہ بند تھا،ورنہ پری تو یہ سین دیکھ کر بے ہوش ہی ہو جاتی۔۔۔منت کے کہنے پر پری روم کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

واؤ پری آپ تو بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔

پری فریش ہو کر جینز کی پینٹ کے اوپر ٹاپ پہنے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

وہ لگ تو سچ میں بہت پیاری رہی تھی۔۔۔مگر وجدان نے اس پر سے نظریں ہٹالیں،وجدان کو پرسنل اس طرح کے ڈریسز پسند نہیں تھے، مگر اس نے کبھی یہ بات پری سے کہی نہیں تھی۔۔۔

مگر اب پری اسکی زمہ داری تھی۔۔۔ آج اس نے ضرور سوچا تھا کہ اچھے انداز کے ساتھ وہ پری کو اس طرح کے ڈریسز پہننے سے منع کر دے گا۔۔۔ پری کچھ دیر ان کے روم میں بیٹھ کر باتیں کرتی رہی اتنے میں براق فجر کو لے کر آ گیا۔۔۔

منت کی خوشی کی انتہا نہیں تھی، دونوں بہنیں گلے لگ کر پہلے تو خوب روئیں۔۔۔ جب دل ہلکا ہوا تو دونوں نے دل کھول کر باتیں کیں، اور پری کو بھی اپنے پاس بٹھائے ہوئے اسے بہن ہونے کا احساس دلاتی رہی تھی۔۔۔

کھانے کی ٹیبل لگائی گئی، سب نے مل کر کھانا کھایا۔۔۔ فجر کی پریگنینسی کو دیکھ کر منت بہت خوش تھی وہ بار بار فجر کے بڑے ہوئے پیٹ کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔

مگر ایک کمی سی تھی اس کے چہرے پر، جس کو سامنے بیٹھے ہوئے وجدان کی نظریں صاف محسوس کر رہی تھیں۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے یار کے دل میں ماں بننے کی خواہش کتنی زیادہ ہے۔۔۔ اسکا قربان ہونے کو دل چاہتا تھا اپنے یار پر، جس نے اُس دن کے بعد کبھی اپنی زبان پر ماں بننے کی خواہش کو نہیں دُہرایا تھا۔۔۔

کھانے کے بعد وجدان اور براق ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے گپیں مار رہے تھے۔۔۔

منت، پری اور فجر پری کے روم میں جا کر بیٹھ گئیں۔۔۔پری اور فجر کو روم میں بٹھا کر منت کچن سے آئس کریم کے پیالے اُٹھانے آئی تھی کہ براق اور وجدان کی باتیں سن کر وہ رک گئی تھی۔۔۔

وجدان اور براق ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ہوئے جو بات کر رہے تھے، منت کے پیروں تلے زمین نکل گئی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو وہ سوچ رہی ہے، وہ حقیقت ہے۔۔۔

وجدان اگر آپ نے یہ ڈیسیژن لیا ہے تو سوچ کے لیا ہو گا، مگر پری ابھی بہت چھوٹی ہے، ایج ڈیفرینس بہت میٹر کرتا ہے، اگر وہ ایڈجسٹ نہ کر سکی تو یہ نکاح ایک مصیبت بھی بن سکتا ہے۔۔۔

براق میں جانتا ہوں مگر میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا، پری کو بغیر نکاح کے اپنے گھر میں رکھنا تنقید کا نشانہ بن سکتا تھا۔۔۔

کچھ ہی دنوں میں،میں حویلی واپس جانے کے بارے میں سوچ رہا ہوں،ایسے میں اگر وہاں پر کوئی سوال اُٹھا تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ پری کے کردار پر کوئی انگلی اُٹھائے۔۔۔نکاح ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں سنتے ہی سب کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔۔۔

یہ سب کچھ میں نے پری کی پروٹیکشن کے لیے کیا ہے،پری کو سیف رکھنے کے لیے ایک محرم کی ضرورت تھی،میں نے نکاح کا فیصلہ صرف اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے لیا ہے۔۔۔

اور رہی بات ایج کے فرق کی،تو اگر شوہر پیار کرنے والا ہو تو ایج ڈیفرینس سے کوئی فرق نہیں پڑتا،اور مجھے پوری اُمید ہے کہ یہ رشتہ ایک پرفیکٹ رشتہ بن کر سب کے لیے مثال ہو گا۔۔۔

مطلب وجی سچ میں پری سے نکاح کر کے اپنی بیوی بنا کر لائے ہیں۔۔۔
منت کے منہ سے ٹھنڈی آہ نکلی تھی۔۔۔

اس کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی، اس کے پاؤں ڈگمگائے تھے، وہ دیوار کو تھامتے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔ اگر دیوار کا سہارا نہ لیتی تو اب تک منت زمین پر گر چکی ہوتی۔۔۔

وجی آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کی گالوں پر بہہ گئے۔۔۔

وہ پورے پانچ چھ منٹ تک وہاں پر کھڑی ہوئی آنسو بہاتی رہی، اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ جس وجی پر صرف اس کا حق تھا، وہ حق وجی پری کو دیکھ کر، برابر کا شریک بنا کر لایا تھا۔۔۔

وہ اپنے دل کو سمجھا رہی تھی کہ وجدان نے یہ فیصلہ مجبوری میں لیا ہو گا، مگر اس کا معصوم دل تھا جو خون کے آنسوں روئے جا رہا تھا۔۔۔

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے، آئس کریم لے کر روم میں واپس آئی تھی، پری اور فجر کو آئس کریم کے پیالے تھماتے ہوئے، وہ مصنوعی سا مسکرا رہی تھی۔۔۔

پری اور فجر آپس میں گپیں مارنے میں مصروف تھی،تو اُنھوں نے شاید دھیان نہیں دیا،منت کی مصنوعی مسکراہٹ پر،جو بہت فیک لگ رہی تھی۔۔۔

وہ بار بار پری کی جانب دیکھ رہی تھی،جو خوبصورت اور حسین تھی۔۔۔پری کو دیکھ کر منت کے دل میں ایک انجان سی جلن پیدا ہو رہی تھی۔۔۔

وہ واپس ٹی وی لاؤنج کی جانب آئی تھی۔۔۔براق اور وجدان کے لیے آئس کریم کے پیالے لے کر آئی تھی۔۔۔

وجدان اور براق دونوں اسے دیکھ کر ٹاپک بدل چکے تھے۔۔۔وہ نہیں جانتے تھے کہ منت پیچھے سے گزرتے ہوئے ان کی ساری باتیں سن چکی ہے۔۔۔

رات کے تقریباً 11 بجے وہ لوگ واپس گھر کے لیے نکلے تھے،پری بھی جا کر اپنے روم میں سو گئی،وہ بھی کافی تھک چکی تھی۔۔۔

وجدان ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا ہوا فون پر کسی سے ضروری بات کر رہا تھا، وہ جب روم میں آیا تو منت لائٹیں آف کر کے سو رہی تھی۔۔۔

وجدان کو حیرانی ہوئی تھی، منت ایسے تو کبھی نہیں کرتی تھی۔۔۔اس کی طبیعت ٹھیک نہی، یہ سوچ کر اس نے جلدی سے لائٹیں آن کرتے ہوئے منت کو پکارا تھا۔۔۔
وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے کپڑے چینج کر کے سو رہی تھی۔۔۔

یارِ وجدان کیا ہوا ہے، طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟؟

وہ فکریا انداز سے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے، اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

وہ تڑپ گیا تھا، منت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر، اس کی آنکھیں رو رو کر ریڈ ہو چکی تھیں۔۔۔وجدان کا چہرہ دیکھتے ہی وہ غصے سے نظریں پھیر گئی تھی۔۔۔

منت کیا ہوا ہے؟؟

میں نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟؟

یار آج تو تمہارے لیے اتنی خوشی کا دن ہے تمہاری بہن واپس آئی ہے۔۔۔

منت کے جواب نا دینے پر وہ اور پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

مجھے ہاتھ مت لگایئے، دور رہیں مجھ سے۔۔۔

وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، دباؤ دے کر، دھکیلتے ہوئے، اس سے دور ہوئی تھی، سکرول کرتی ہوئی وہ دوسرے تکیے پر جا کر لیٹ گئی۔۔۔ اسکے انداز پر وجدان کو ہنسی بھی آرہی تھی۔۔۔

وجدان کو بالکل سمجھ نہیں آیا تھا کہ منت اس طرح ری ایکٹ کیوں کر رہی ہے، منت نہ تو بدتمیز تھی اور نہ ہی اس نے آج سے پہلے کبھی وجدان کے ساتھ اس طرح کا لہجہ استعمال کیا تھا۔۔۔

منت سب کچھ برداشت ہے، مگر بدتمیزی نہیں۔۔۔ بتاؤ پرابلم کیا ہے؟؟

منت کے بیہیویئر پر وجدان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔ میری زرا سی اُونچی آواز برداشت نہیں کر سکتے، مگر خود جو کیا ہے اس پر ذرا شرمندگی نہیں ہے۔۔۔

کیا، کیا ہے میں نے؟؟

واپس اِدھر آکر لیٹو اور بتاؤ میں نے کیا کیا ہے؟؟

ہاتھ کے اشارے سے اسے واپس تکیے پر لیٹنے کو کہا۔۔۔

میں نہیں آؤں گی آپ کے پاس، اور کبھی بھی نہیں آؤں گی۔۔۔

آج کے بعد مجھ پر آپ کا کوئی حق نہیں وہ رو رہی تھی۔۔۔

بات کرتے ہوئے اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔

مت آؤ نہیں تو میں آجاتا ہوں تمہارے پاس، اور تمہاری اس بدتمیزی کا میں کیا مطلب سمجھوں۔۔۔

مسئلہ کیا ہے، جب تک بتاؤ گی نہیں مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ تمہیں کیا تکلیف ہے؟؟

وہ بیڈ کے دوسری جانب سے ہوتا ہوا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے واپس سکرول کر کے دوسری جانب جانے سے زبردستی روکا۔۔۔ اس طرح کی بچکانہ حرکتیں کر کے منت کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔۔

اب منت کی حرکتیں آپ کو بچکانا ہی لگیں گی۔۔۔منت بے وقوف ہے، منت میں آپ کو کوئی خوبی نظر نہیں آئے گی، سب سمجھتی ہوں اور سب کے لیے تیار بھی ہوں۔۔۔

شٹ اپ!!

یار کیا بول رہی ہو، کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟

کیا نشہ کر لیا ہے، جو حواس قائم نہیں ہیں۔۔۔

چلائیں، اور چلائیں مجھ پر، اب یہی ہو گا میرے ساتھ، میں آپ کو اچھی نہیں لگوں گی۔۔۔بہت جلد آپ مجھے اپنے روم سے بھی نکال دیں گے۔۔۔

وہ بچوں کی طرح اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔

منت قسم سے اگر اب تم نے مجھے بتایا نہیں کہ مسئلہ کیا ہے تمہاری جان نکال لوں گا۔۔۔

منت کے منہ کا رخ سختی سے اپنی طرف کرتے ہوئے غصے سے لال ہوتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

نکال لیں میری جان۔۔۔مار دیں مجھے،ویسے بھی آپ کی اس حرکت کے بعد مجھے جینے کا شوق بھی نہیں ہے۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی ہوئی نڈر انداز سے بولی۔۔۔

تمہاری جان نکالنے کے لیے مجھے مارنے کی ضرورت نہیں ہے،تمہاری جان نکالنے کے میرے پاس اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔۔۔

اسکے جبڑے کو پکڑ کر لب پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے دانتوں کی سخت چُبن محسوس کرواتے ہوئے غصہ اُتارا تھا۔۔۔منت جلن سے سسک اُٹھی تھی۔۔۔غصے سے وجدان کے بالوں کو پکڑ کر،اس نے بُری طرح سے جھٹکا دیا تھا۔۔۔

وجدان نے پنکھڑیوں کو آزادی دیتے ہوئے اس کی اس بد تمیزی پر گھورتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے،منت تمہیں کیا ہو گیا ہے؟؟

وجدان کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

میرے خیال سے مجھے کچھ دیر کے لیے روم سے چلے جانا چاہیے،شاید تمہارا دماغ ٹھیک ہو جائے۔۔۔

اسے منت کی حرکت پر شدید غصہ آیا تھا، وہ جھٹکے سے دروازہ کھول کا باہر جانے لگا تھا، مگر منت کے لفظوں سے اس کے قدم رک گئے تھے۔۔۔

کیا کہا؟؟

وہی کہا جو آپ نے سنا ہے۔۔۔ میں نے کہا جایئے اس کے کمرے میں، وہ مجھ سے خوبصورت بھی ہے اور کمسن بھی ہے۔۔۔ اب آپ میرے منہ کیوں لگیں گے۔۔۔

منت کیا بکواس کر رہی ہو، اور کس کے بارے میں کر رہی ہو، ذرا سا سوچ لو۔۔۔

وجدان نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا تھا، کہ کہیں پری ایسی بات سن کر، گھر چھوڑ کر نہ چلی جائے۔۔۔

اتنی تکلیف ہو رہی ہے کہ اس کے بارے میں کچھ غلط نہیں سن سکتے، میں نے کچھ غلط کہا بھی نہیں ہے، وہ خوبصورت ہے، کم عمر ہے، اور اب تو آپ نکاح کر چکے ہیں، تو پھر آپ کو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

جب چاہیں اس کے روم میں آ جاسکتے ہیں۔۔۔

جتنا حق مجھ پر ہے، اُتنا ہی اُس پر ہے، اور مجھ پر تو کئی سالوں سے آپ نے اپنا حق استعمال کیا ہے۔۔۔

اب تو منت میں کچھ خاص نہیں ہے۔۔۔ مرد ہیں آپ، چار شادیاں کرنے کا بھی حق ہے۔۔۔

اور جب دوسری بیوی اتنی خوبصورت ہو تو پہلی والی کو کون یاد رکھتا ہے، منت کی آنکھوں میں آنسو تیز بارش کی طرح رم جھم برس رہے تھے۔۔۔

وجدان تیز قدموں سے چلتے ہوئے، غصے سے بیڈ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا، اسے کچھ کچھ سمجھ آنے لگی تھی کہ پری کے بارے میں منت کے دماغ میں کیا چل رہا ہے، مگر کیوں چل رہا ہے یہ بات اسے اب تک سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

تمہارے دماغ میں یہ خرافات کہاں سے آئے ہیں، مجھے بتانا پسند کرو گی؟؟
یا اسی طرح سے اپنے دماغ میں فضول کے وسوسے پیدا کر کے اپنا دماغ بھی خراب کرو گی، اور میرا بھی خراب کرو گی۔۔۔

وجدان میں بچی نہیں ہوں جو آپ مجھے بہلا لیں گے۔۔۔ مجھے سب سمجھ میں آرہا ہے، آپ ٹھہرے ماسٹر مائنڈ، میں ٹھہری بے وقوف، بڑے آرام سے پری سے نکاح کر کے، میرے ہی گھر میں، میرے ساتھ برابر کی شریک بنا کر لے آئے ہیں، اور مجھے خبر تک نہیں ہونے دی۔۔۔

ڈسکسٹنگ منت۔۔۔

یہ بات سوچ کر تم پچھلے 15 منٹ سے میرا دماغ خراب کر رہی ہو جس بات کا کوئی وجود ہی نہیں۔۔۔

وجدان آپ کو شرم نہیں آرہی، آپ میرے منہ پر جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔

وہ بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھی ہوئی، بیڈ کراون سے سر ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔

وہ وجدان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں، تو ٹھیک ہے، اب جو کچھ تم نے سوچ لیا ہے وہی سوچو، میں تمہیں ایکسپلین کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔

ایکسپلین کرنے کے لیے جب کچھ ہے ہی نہیں تو کیا ایکسپلین کریں گے۔۔۔

منت خاموش ہو جاؤ، اس سے پہلے کہ مجھے مزید غصہ آئے، تم خاموشی سے سو جاؤ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔

میں سو جاؤں گی، آپ میرے روم سے باہر چلے جائیں۔۔۔آپ کی شکل دیکھ کر مجھے بہت غصہ آرہا ہے۔۔۔

کیا کہا میں روم سے نکل جاؤں، اتنی بدتمیزی کرو گی میرے ساتھ؟؟

نکال کر دکھاؤ، تمہارے ہوش ٹھکانے لگانے پڑیں گے۔۔۔

اس کا بازو کھینچتے ہوئے اسے بیڈ پر ڈھ لیٹاتے اس پر سختی سے گرا تھا۔۔۔

مجھے ہاتھ مت لگایئے گا۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔

وہ جھٹپٹائی تھی۔۔۔

ہاتھ بھی لگاؤں گا، منہ بھی لگاؤں گا، خوبصورت رعنائیوں کو چوم کر، حکومت بھی دکھاؤں گا، جو کر سکتی ہو کر کے دکھاؤ۔۔۔ میں بھی تو دیکھوں کہ میری بیوی کیا کر سکتی ہے۔۔۔

اس کے ہاتھوں کو اوپر کی جانب پن کرتے ہوئے اس کی گردن پر سختی سے دانت گاڑے ہوئے منت کی جان نکالے گیا۔۔۔ منت چیخی تھی۔۔

میں صرف کاٹنے کے لیے رکھی ہوں، اور نظر کہیں اور ٹھنڈی کرتے ہیں۔۔۔

جو سوچنا ہے سوچو، تم میری ملکیت ہو، تمہیں کاٹوں، کھاؤں یا چوموں سب کرنے کا حق ہے میرے پاس۔۔۔

مجھے چھوڑیں، آج میں آپ کو منمانیاں نہیں کرنے دوں گی، دل میں کوئی اور بغل میں کوئی، اور یہ دوغلا پن میرے ساتھ مت دکھائیں۔۔۔

مجھے آپ مکمل چاہیے، یہ آدھے ادھورے وجی کا مجھے اچار نہیں ڈالنا۔۔۔
وہ جھٹپٹا کر اس کی قید سے آزاد ہونا چاہتی تھی، مگر شیر نے پوری طرح سے اسے اپنے شکنجے میں لیا ہوا تھا، اس کے بھاری وجود کے نیچے دبی ہوئی منت کی سانس اُکھڑنے لگی تھی۔۔۔

میری جان آدھا ادھورا بھی تمہاری جان نکالنے کے لیے کافی ہوں۔۔۔
اب تو وجدان کو اس کی جیلسی سے مزہ آرہا تھا، وہ تڑپ رہی تھی، وہ لمس چھوڑتے ہوئے اسے مزید تڑپا رہا تھا۔۔۔

وجی میرے ہاتھ چھوڑیں---

ہاتھ چھوڑ دوں گا تو پھر میرے ہاتھ سیدھے تمہاری دھڑکنوں پر آئیں گے،میری جان یہی چاہتی ہے نا---

مجھے کوئی شوق نہیں ہے اپنے گندے خیالات اپنے پاس رکھیں---

اچھا پھر تو میں اپنے گندے خیالات کو پایا تکمیل تک پہنچا کر چھوڑوں گا---

منت نے وجدان کو بھڑکا کر اپنے لیے ہی مصیبت کھڑی کی تھی،پانچ منٹ کے اندر اس نے منت کی ایسی حالت کر دی تھی کہ منت آنکھیں بند کرنے پر مجبور ہو گئی---

پانچ منٹ کے اندر منت کہ خوبصورت بدن سے ایک ایک کپڑے کو ہٹاتے ہوئے اسے خاموش کروا چکا تھا---

منت غصہ کیسے دیکھاتی، سانس تو اسے لینے نہیں دے رہا تھا، اس کی دھڑکنوں پر جھکا ہوا، اس کی ٹانگوں کو ٹانگوں میں پھنسائے پن کیے ہوئے تھا۔۔

کمبل کے اندر اس کے بدن کی ہر رعنائی کو سختی سے چھوتے ہوئے وہ بھی اپنا غصہ نکال رہا تھا۔۔منت نے جتنا اسے ٹارچر کیا تھا، ایک ایک بات کا وہ اچھے سے بدلہ لے رہا تھا۔۔

اس کی دھڑکنوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے، سخت ہاتھوں سے اسے دھڑکنوں کی نرماہٹ کو مسلتے ہوئے، منت کی جان نکال رہا تھا، وہ چیخ اُٹھی تھی۔۔۔

و جی مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

ہونے دو، کچھ دیر پہلے مجھے بھی ہو رہا تھا۔۔ تمہیں احساس ہوا۔۔ نہیں نا، اب مجھے بھی نہیں ہو رہا، محسوس کرو میرے درد کو۔۔۔

سختی سے کہتے ہوئے اپنے عمل کو جاری رکھے ہوئے تھا۔۔

منت نے چیخنے کے لیے لب کھولے تھے، وہ سفاکی سے اپنے لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھے ہوئے، پنکھڑیوں کو پوری طرح لبوں کی قید میں لے گیا۔۔

پنکھڑیوں کو دانتوں سے چھپانے کی حد تک قید کیے ہوئے تھا۔۔۔

منت کی سسکیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ سفاکی سے جنونی شدتیں دیتے ہوئے، منت کے ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا، منت سسکیاں بھر رہی تھی، اتنی سخت شدتوں سے منت کا سارا غصہ ہوا ہو چکا تھا، اس وقت تو اسے اپنی جان بچانی مشکل تھی۔۔۔

پوری رات سخت شدتوں سے اسے اپنی قید میں رکھے ہوئے تھا، منت کی حالت بیماروں جیسی ہو چکی تھی، اب تو محترمہ سر وجدان کے سینے پر رکھے ہوئے، گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔

جبکہ مقابل لیٹے ہوئے شیر پر، ذرا برابر بھی تھکاوٹ کا اثر نہیں تھا، وہ تو فریش ہو کر مسکراتے لبوں سے، اسے اپنے برہانہ وجود میں لپیٹے ہوئے پُر سکون ہو کر جاگ رہا تھا۔۔۔

منت کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں وجی کے لبوں کے نشان نظر نہیں آ رہے تھے۔۔۔

اپنی کارگری کو دیکھ کر وجدان خود کو شاباش دے رہا تھا۔۔۔ وہ بیچاری گہری نیند میں سو رہی تھی، اسے کوئی ہوش نہیں تھا کہ اس نے ابھی جھگڑا بھی کرنا ہے یا نہیں۔۔۔

شیر سے پنگا لیا تھا، سزا تو ملنی تھی، مگر سزا ایسی دے گا ایسا تو منت میں کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

......

یارِ وجدان اتنی جیلسی۔۔۔چوہدری وجدان ورک تو ہمیشہ سے تمہارے عشق میں پاگل تھا، تمہارے بارے میں سوچنے کا حق بھی میں کسی کو نہیں دیتا، مگر میرا یار میرے لیے اتنا پوزیسو ہے، اس کا اندازہ مجھے نہیں تھا۔۔۔

منت کے بدن پر آہستہ آہستہ اپنا بھاری ہاتھ سہلاتے ہوئے نرمی سے اسکی نرم رعنائیوں کو چھوتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔۔

اس کے دل کش لب مسکرا رہے تھے گھنی مونچھوں تلے، وہ گلابی ہونٹ مسکراتے ہوئے بہت جان لیوا لگ رہے تھے۔۔۔

میرا پاگل یار!!

مجھے بھڑکا کر، میرا تو فائدہ ہو گیا۔۔۔اپنی جان کو تم نے خود مشکل میں ڈالا ہے۔۔۔

اس کے بدن پر اپنی شدتوں بھری انگلیوں کے نشان دیکھ، چوہدری وجدان کو ایک عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی، جیسے اس نے کوئی قلعہ فتح کر لیا ہو، جیسے کوئی جنگ جیت لی ہو، یار پر قربت کے رنگ چھوڑنے کا بھی اپنا ہی مزہ ہے۔۔۔

وجی آپ میرے ہیں، بس میرے---

وہ نیند میں وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے سینے کے بالوں کو پوری طرح سے کھینچ رہی تھی---

وجی تو تمہارا ہے، اور ہمیشہ تمہارا رہے گا، وجی تو خود بھی کسی کا ہونا چاہے تو نہیں ہو سکتا---

وجدان نے مسکراتے ہوئے نرمی سے اس کی ہتھیلی سے سینے کے بالوں کو چھڑوایا تھا، اس کی ہتھیلی کو پیار سے لبوں سے لگاتے ہوئے چوم لیا، وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ گہری نیند میں ہے---

پوری رات جتنی سخت شدتوں سے اس نے منت کی جان نکالی تھی، اتنی جلدی منت ہوش میں نہیں آنے والی تھی، منت کے نازک وجود کو توڑتے ہوئے، جو مدہوشی والا نشہ، وجدان کو حاصل ہوا تھا، اسے تو لگ رہا تھا کہ اس نشے کا بہت جلد وہ عادی ہونے والا ہے---

میری جان وجی کو جو نشہ تم سے ملتا ہے، وہ نشہ تو دنیا کے کسی کونے میں نہیں ہے، میرا یار اتنا خوبصورت ہے، اور میں کسی اور کے بارے میں سوچوں، ایسا گناہ میں کبھی نہیں کر سکتا ہے---

لب منت کے ماتھے پر شدت سے رکھے، وہ کچھ دیر نیند پوری کرنا چاہتا تھا، پوری رات منت پر شدتوں کا زور بڑھاتے ہوئے، نیند تو جیسے اس کی آنکھوں سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔
صبح ہوتے بہت سے ضروری کام نپٹانے تھے، وہ آنکھیں بند کیے ہوئے منت کو اپنے جسم میں سمائے ہوئے سو گیا۔۔۔

....

کافی دیر سے حور کا فون بج رہا تھا، جو کچن میں کھڑی ہوئی اپنے لیے کافی بنا رہی تھی۔۔۔ حور کا فون باہر ڈائننگ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا، جبکہ وہ کچن میں کھڑی ہوئی اپنے لیے کافی بنا رہی تھی۔۔۔ صدف پھوپھو آج اپنی کسی دوست کی عیادت کے لیے گئی ہوئی تھی۔۔۔
کچن کی ملازمہ کے بھائی کی شادی تھی تو وہ چھٹی لے کر گئی ہوئی تھی، اس لیے حور اپنے لیے کافی خود بنا رہی تھی، گھر کے اندر اس وقت صرف حور تھی، بلاج صبح سے گیا ہوا تھا اور شاید وہ رات کو ہی لوٹے گا، آج کل کام کا پریشر پھر کافی بڑھ چکا تھا، دو مہینے بعد الیکشن تھے، ہر ایک سے دوسرے دن بلاج کسی نہ کسی میٹنگ میں جا رہا تھا۔۔۔ جلسے ہو رہے تھے، بلاج کافی مصروف تھا۔۔۔

حور نے کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈائننگ ٹیبل پر رکھے ہوئے اپنے فون کو آن کرتے ہوئے کان سے لگایا تھا، سکرین پر جگمگاتے ہوئے نمبر کو دیکھ کر حور کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

آپ کے ملائے ہوئے نمبر سے فلحال رابطہ ممکن نہیں، برائے مہربانی کچھ دیر بعد ٹرائی کریں۔۔۔

حور بے بی میرے ملائے ہوئے نمبر پر میرا رابطہ ہر وقت ممکن ہے، اور مجھے ٹرائی کرنے کی ضرورت نہیں، میں جب چاہوں اس نمبر کے مالک کی سانسیں کھینچنے کا حق رکھتا ہوں۔۔۔
حور کے جواب پر بلاج کی بھاری آواز سن کر، حور آنکھیں بند کرکے گہرا سانس لیتے ہوئے مسکرائی تھی، وہ بلش کررہی تھی۔۔۔

حور بے بی ابھی سے بلش مت کرو، باہر ڈرائیور کھڑا ہے، پانچ منٹ میں ریڈی ہوکر میرے پاس پہنچو، بلش کرنے کے زیادہ موقع فراہم کرنے کا میرا موڈ ہے۔۔۔

میں نہیں آرہی پھوپھو جان گھر نہیں ہیں۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ اماں گھر پہ نہیں ہیں، اس لیے تو بلا رہا ہوں۔۔۔ تم گھر میں رہ کر جو اکیلی بلش کر رہی ہو، میرے پاس آؤ اور بیوی ہونے کے فرائض انجام دو، رات کو بھی تمہیں بخش دیا تھا۔۔۔ اب بخشنے کا ارادہ نہیں ہے۔۔۔

اور انکار کرنے کی صورت میں، میں گھر بھی آسکتا ہوں اور اس کے بعد تمہارا جو حشر ہو گا، پھر تو مجھ سے شکوہ کرو گی، بہتر ہے کہ خاموشی سے تیار ہو کر فارم ہاؤس پہنچو۔۔۔

بلاج عجیب زبردستی ہے یار!!

میں نہیں آرہی، مجھے آرام کرنا ہے، میں نے ابھی ابھی اپنے لیے مزیدار کافی بنائی ہے اور باہر بارش کا موسم ہو رہا ہے، مجھے ٹیرس پر بارش میں نہانا ہے۔۔۔

سوچ لو حور، اس انکار کی تمہیں کڑی سزا ملے گی، سانسیں بھی کھینچوں گا، اور شدتوں سے جان بھی نکالوں گا۔۔۔

میں نہیں آؤں گی جتنی مرضی دھمکیاں دے لیں اور آپ اس وقت گھر نہیں آسکتے، میں اچھی طرح سے جانتی ہوں، بیوی ہوں آپ کی، آپ کے ٹائم ٹیبل سے بہت اچھی طرح سے واقف ہوں، تو چوہدری بلاج دھمکیاں دینا بند کریں۔۔۔

جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔

وہ فون بند ہو چکا تھا۔۔۔ حور نے حیرانی سے فون کی سکرین سامنے کرتے ہوئے تسلی کی، کیا سچ میں فون بند ہو گیا ہے، کیونکہ حور بلاج کو تنگ کر رہی تھی۔۔۔

مگر بلاج نے بغیر بحث کیے فون کیسے بند کر دیا، جبکہ وہ اسے اپنے پاس فارم ہاؤس پر بلوائے بغیر مان گیا، ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ بہت حیران ہو رہی تھی، مگر پھر اپنی جان کے چھوٹ جانے پر، خوشی سے کافی مگ کو اُٹھاتی ہوئی، سیڑھیاں چڑھتی اپنے روم میں آگئی۔۔۔ روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے مگ لا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکی تھی۔۔۔

ویلکم حور بے بی۔۔۔

آپ---

بلاج کی آواز کو سن کر وہ ڈر گئی تھی،اس سے پہلے کہ وہ چیختی بلاج کو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑے دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی---وہ صرف ٹراؤزر پہننے ہوئے تھا،وہ شاید ابھی شاور لے کر آیا تھا،اس کے بالوں سے پانی کے قطرے گرتے ہوئے،اس کے بدن کو بھگو رہے تھے---اس کا گورا بالوں سے بھرا ہوا سینہ حور کی نظروں کے سامنے تھا---

آپ کب آئے؟؟

جب تم کچن میں کھڑی ہوئی میرے پاس آنے سے انکار کر رہی تھی،اس وقت میں روم میں تمہارا انتظار کر رہا تھا---

حور کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے اپنے قریب کر لیا---سخت ہاتھ کی پشت اسکی مخملی گردن پر رب کرتے ہوئے،خمار دار گہری نظروں سے حور کے چہرے کے آتے جاتے رنگ دیکھ رہا تھا---
گھر میں کوئی نہیں تھا،تو حور بنا دوپٹے کے ہی نیچے سے اوپر آئی تھی---

پھر آپ نے جھوٹ کیوں بولا کہ آپ فارم ہاؤس پر ہیں---

اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے کھڑی، اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

دیکھنا چاہتا تھا کہ میری بیوی کتنی فرمانبر دار ہے، اور کتنا میرے حکم کی تکمیل کر سکتی ہے۔۔۔

اس کے بالوں پہ لگے کیچر کو کھولتے ہوئے، دور بیڈ پر اُچھال دیا، ہاتھ بالوں میں اُلجھاتے ہوئے، بالوں کو پوری طرح سے کھول کر کمر پر پھیلا چکا تھا۔۔ بلاج کو حور کے کھلے ہوئے بال بہت پسند تھے، مگر صرف اپنے روم میں۔۔۔

بتائیں کچھ کھائیں گے، بنا کر لاؤں ؟؟

اب بلاج کے ارادے دیکھ کر حور کی جان نکل رہی تھی، بلاج کا تو نارمل پیار کرنے کا انداز جان لیوا ہوتا تھا، اور اس وقت تو وہ پورے موڈ میں کھڑا تھا، اوپر سے دن کا ٹائم، گھر میں کوئی بھی نہیں تھا، اور باہر تیز بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔

وقت، حالات، موسم، سب کا بلاج کا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔

کھاؤں گا مگر صرف تمہیں، پیوں گا صرف تمہارے ہونٹوں اور دھڑکنوں کی نمی۔۔۔

آپ نے شراب پی ہے؟؟

بلاج کی خماردار نظریں اور جذباتوں سے چُور آواز کو محسوس کرتے ہوئے حور نے سوال کیا۔۔

نہیں بتاؤں گا، قریب آؤ، اور محسوس کرو کہ مجھے شراب کا نشہ ہے یا تمہارا۔۔

اسے جھٹکے سے اوپر اُٹھاتے ہوئے دیوار سے لگائے پن کیے ہوئے تھا۔۔

کیا لگا تھا کہ میں گھر نہیں آسکتا، اور حور بے بی آرام سے بیٹھ کر کافی کی چسکیاں لے گی؟؟

میں نے ایسا کچھ نہیں سوچا تھا، میں تو مذاق کر رہی تھی۔۔۔

اس کی جان لیوا شدتوں کا سوچ کر، حور کا بدن ابھی سے ٹوٹ رہا تھا۔۔

حور اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پا رہی تھی، حور کے بار بار پھسلنے پر، بلاج نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے، سختی سے اس کی دونوں ٹانگوں کو اپنی کمر پر رکھتے ہوئے، لاک کرنے کا اشارہ کیا تھا، یہ بلاج کا سب سے فیورٹ پوز تھا۔۔

اب دوبارہ اگر تم پسل کر ذرا سا بھی نیچے ہوئی، تو وہ حشر کروں گا کہ اگلے دس دن تک روم سے باہر قدم رکھنے کے لائق نہیں رہو گی۔۔۔

آپ کو غصہ ہے کس بات کا؟؟
اور ہر بات پر دھمکیاں نہ دیا کریں، کبھی کچھ پیار سے بھی بول کر منوانے کا حوصلہ رکھا کریں۔۔۔

پیار سے بولنے کے لیے، تمہارے لیے میری جان بھی حاضر ہے، مگر جب تم میری شدتوں سے بچنے کے لیے، بہانے بناتی ہو، اس وقت مجھے پیار نہیں زہر چڑھتی ہے۔۔۔
کیوں چھپتی ہو تم میری شدتوں سے، جانتی ہو کہ پورے دن کا تھکا ہوا ہوتا ہوں اور تمہاری قربت سے اگر چند لمحے سکون کے حاصل ہو جاتے ہیں، تو وہ لمحے شوہر کو فراہم کرتے ہوئے ہمیشہ تمہیں پریشانی ہوتی ہے۔۔۔

ایمانداری سے بتاؤ کوئی ایسا دن جب تم خود سے میرے پاس آئی ہو۔۔۔ کبھی آگے بڑھ کر پیار سے میری شدتوں کو سہنے کی چاہت دکھائی ہے؟؟

جانتا ہوں کہ میرا انداز سخت ہے، مگر سختیوں کے ساتھ جو اتنا پیار کرتا ہوں، وہ تو نظر نہیں آتا۔۔۔

بلاج سچ میں غصے میں تھا۔۔۔

آپ تھوڑے سے نرم کیوں نہیں ہو جاتے، قسم سے بلاج میری جان نکل جاتی ہے۔۔۔

حور معصومیت سے، پوری ایمانداری کے ساتھ سچ بتا رہی تھی جو کہ حقیقت تھا، بلاج کو سہنا حور یہ کے لیے بہت مشکل ہو جاتا تھا، ہر گزرتے دن کے ساتھ بلاج کی شدتوں میں مزید اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

خاص کر جب بلاج جب باہر کے کام سے بہت تھکا ہوا ہوتا تھا، تو پوری رات حور پر قیامت کی طرح ٹوٹتی تھی، پوری رات بلاج کی شدتوں کو سہہ کر، صبح اس سے اُٹھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

مگر حور کی جان اس سے بھی زیادہ مشکل میں تھی، اس کے پیارے شوہر کی ڈیمانڈ یہ ہوتی تھی کہ صبح اُٹھنے سے پہلے بھی، اسے حور سے رات جیسا پیار چاہیے ہوتا تھا۔۔۔

اب حور ٹھہری نازک سی لڑکی، جو پوری کوشش کرتی تھی، اپنے شوہر کے معیار پر پورا اُترنے کی، مگر چوہدری بلاج ٹھہرا سخت جان سیاستدان۔۔۔ سیاستدانوں کے بارے میں تو یہی مشہور ہوتا ہے کہ ان کو کبھی ایک عورت پر صبر نہیں آتا، ہر رات اُن کو ایک نئی عورت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

مگر چوہدری بلاج ایسا ہرگز نہیں تھا، وہ حور سے بہت پیار کرتا تھا، اسے اپنی ہر ضرورت صرف اپنی بیوی سے، اپنی محرم سے ہی پوری کرنی تھی۔۔۔اب محرم ٹھہری کمزور جان، ایسے میں بلاج کو اپنی ڈیمانڈ پوری نہ ہونے پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

بلاج آپ میرے بارے میں غلط سوچتے ہیں، میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔

بلاج کی ناراضگی کو دیکھ حور نرم پڑی تھی۔۔۔

وہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ بلاج فطرتی طور پر ایک مضبوط اور جذباتوں پر کمپرومائز نا کرنے والا شخص نہیں تھا۔۔۔حور کی محبت بلاج کے لیے بہت گہری ہوچکی تھی، بلاج کا یوں ٹوٹے دل سے ناراض ہو کر حور کی قربت کے لیے ترسنا، حور کو تڑپا گیا۔۔۔حور کی نازک جان تھی، جس کی وجہ سے وہ بلاج کی شدت سے گھبراتی تھی۔۔۔ورنہ بلاج کی شدتیں اسے پورے دل سے قبول تھیں۔۔۔

اگر غلط سوچ رہا ہوں تو آج پورے دل سے میرا ساتھ دے کر ثابت کردوں کہ میں غلط ہوں۔۔۔

مجھے منظور ہے مگر اس کے بعد آپ کبھی میری محبت پر شک نہیں کریں گے، تسلیم کرلیں گے کہ آپ میری جان کو اتنا مشکل کردیتے ہیں کہ میں آپ کی قربت سے دور بھاگتی ہوں۔۔۔

تمہارے سر کی قسم کبھی تمہاری محبت پر شک نہیں کروں گا، تم میرے دہکتے ارمانوں کو پُر سکون کر دو وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ایسی خوشخبری سناؤں گا جسے سن کر میری حور خوشی سے جی اُٹھے گی۔۔۔

کون سی خوشخبری؟؟

پہلے مجھے خوش کرو، اپنا وعدہ کیا نبھاؤ، اس کے بعد خوشخبری میں خود سنا دوں گا۔۔۔

اگر میں آپ کا ساتھ دوں گی تو آپ میرا مذاق تو نہیں اُڑائیں گے۔۔۔

حور لڑکی تھی، اس کے لیے بہت مشکل تھا اپنی شرم و حیا کے آنچل سے باہر نکلنا، مگر بلاج کی ضد پوری کرنے کے سوا اس کے پاس اور کوئی راستہ بھی نہ تھا۔۔۔

میں روز پیار سے، سختی سے، تم پر شدت برساتا ہوں، تو کیا تم میرا مذاق اُڑاتی ہو؟؟

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔

میری جان یہی تمہارے سوال کا جواب ہے، جیسے تم پر شدتیں برسانے کا، پیار کرنے کا مجھے حق حاصل ہے، وہی حق تمہارے پاس بھی ہے، اب اگر تم اس کا استعمال نہیں کرتی تو اس میں تمہاری غلطی ہے---

ہمم---

اب کیا ساری رات اسی طرح دیوار کے ساتھ پن رہنے کا ارادہ ہے یا کچھ کر کے دیکھاؤ گی---

حور کے شرمائے ہوئے چہرے اور جھکی ہوئی نظروں کو دیکھ بلاج کو ہنسی آنے لگی تھی---

جسے وہ بامشکل روکے ہوئے تھا، جانتا تھا کہ ذرا سا نرم ہوا تو حور کچھ بھی نہیں کرے گی---بلاج کا دل بے ایمان ہو کر حور سے اس کا ساتھ مانگ رہا تھا---

ٹھیک ہے بتائیں کہاں سے شروع کروں؟؟

حور اب یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا؟؟

جی---

آپ کو میری ہیلپ کرنی پڑے گی!!

کیوں تم نے کبھی رومینس کرنے میں میری مدد کی ہے؟؟

آپ مرد ہیں---تو----مردوں کو سب کچھ خود سے آتا ہے!!

یہ ٹھیک ہے---جہاں کچھ اور سمجھ میں نہ آئے، تو آپ مرد ہیں، یہ کہہ کر پتلی گلی سے بچ کر نکل جاؤ---

مردوں کو بھی شرم آتی ہے، مگر مرد بیچارے مجبور ہوتے ہیں، اگر شرم ہی کرتے رہے تو پوری دنیا ختم ہو جائے گی---

یہ جو پیارے پیارے ننھے منے بچے، لوگ ہاتھوں میں لیے گھوم رہے ہیں، ان کا وجود نہیں ہو گا---اس لیے بیچارے مرد اپنی شرم و حیا کو ہٹا کر اپنی بیویوں کو پیار کرتے ہیں---

کم سے کم بلاج آپ نہ تو بیچارے ہیں، نہ معصوم ہیں---یہ دونوں لفظ آپ کے لیے نہیں بنے---

جو بھی کہو قبول ہے، مگر اب یہیں پر کھڑے رہ کر مجھ پر غسل واجب مت کروا دینا، رحم کھاؤ اور دیکھو کہ تمہاری رعنائیاں کس طرح مجھ سے اُلجھی ہوئی ہیں، اتنا صابر نہیں ہوں میں۔۔۔
اس کا اشارہ کمر پر لپٹی ہوئی حور کی ٹانگوں پر تھا۔۔۔

حور کی دھڑکنیں بلاج کی دھڑکنوں کے ساتھ اُلجھ کر اشتعال پیدا کیے ہوئے تھیں۔۔۔
اس کے دونوں ہاتھ بلاج کے گلے میں تھے، ایسی پوزیشن میں وہ کب سے خود پر جبر کیے کھڑا تھا، مگر حور اسے باتوں میں اُلجھائے ہوئے تھی۔۔۔

بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔
بلاج کی بے باقی پر لال کندھاری ہوئی تھی۔۔۔ آنکھیں شرم سے جھکنے لگی تھی۔۔۔

تھوڑا سا ساتھ دو قسم سے شرم کے ہر ریکارڈ کو توڑ دوں گا۔۔۔
گہری نظریں اس کی دھڑکنوں کے اُتار چڑھاؤ پر گاڑھے ہوئے، حور کے عمل کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اچھے بچوں کی طرح رومینس شروع کرو، دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔

کس می۔۔۔

حور کو پہلا آرڈر دیتے ہوئے آنکھیں بند کیے ہونٹ اس کے مقابل کیے کھڑا تھا۔۔۔ حور آنکھیں بند کرتی، تیز دھڑکنوں کے شور کو کانوں میں سنتے ہوئے، آہستہ سے پنکھڑیاں بلاج کے لبوں پر جھکاتی چلی گئی۔۔۔

بلاج کے انگارہ ہوئے ہونٹوں کو، ٹھنڈی پنکھڑیوں میں دبائے، ہلکے ہلکے اسکے کے جلتے ہونٹوں کی نمی کو حلق میں اُتارنے لگی تھی۔۔۔

حور کے نمی پینے کے اندازنے، بلاج کے پورے بدن میں آگ لگادی تھی۔۔۔ وہ جھٹکے سے حور کو اوپر کو اُٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کی تھائز پر رکھے ہوئے، اسے اسی پوزیشن میں اُٹھا کر بیڈ پر گرتا چلا گیا۔۔۔

حور نے گھبرا کر بلاج کے لبوں سے لبوں کو ہٹالیا۔۔۔

حور۔۔۔ایسا مت کرنا جان لے لوں گا تمہاری۔۔۔

وہ تیز سانسیں لیتا ہوا، اسے واپس اپنے ہونٹوں کو قید کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے، اس کے ہونٹوں پر لب رکھ چکا۔۔۔

وہ بلاج کے جلتے ہوئے نرم ہونٹوں کو، ٹھنڈی پنکھڑیوں میں قید کیے، نمی کو آہستہ آہستہ کسی ٹیسٹی مشروب کی طرح پیتے ہوئے، مدہوش سی ہونے لگی تھی۔۔۔بلاج کے گرم ہونٹوں کی نمی کو پیتے ہوئے، حور کو عجیب سا نشہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

حور کی سپیڈ جتنی کم تھی، بلاج میں اتنا صبر نہیں تھا۔۔۔حور کی پنکھڑیوں سے لبوں کو جدا کرتے ہوئے، بلاج اپنی عادت سے مجبور، اسکی خوبصورت شرٹ کے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، اسے دامن تک چاک کرچکا تھا۔۔۔حور کی شرٹ کو چاک کرتے ہوئے، اس کے چہرے پر جو خوشی رنگ ہوتے، وہ دیکھ لے لائق تھے۔۔۔یہ اسکا سب سے پسندیدہ عمل تھا۔۔۔

حور کیجول سا سوٹ پہنے ہوئے تھی، جس کے نیچے اس نے بلاؤز تک نہیں پہن رکھا تھا۔۔۔

حور بلاج کی اس عادت سے بہت تنگ تھی، ہر رات اسکی قربت میں اسکی کی شرٹ کا یہی حشر ہوتا تھا۔۔جسے ہمیشہ وہ پیک کرکے چھپا کر پھنکوا دیتی تھی۔۔اسے شرم آتی تھی اپنی شرٹس دیکھ کر۔۔۔

اکثر نوکرانیاں پوچھتی تھی کہ بی بی جی آپ صرف دوپٹے اور ٹراؤزر ہی دیتی ہے آپ شرٹس کیوں نہیں دیتیں۔۔۔

اب حور بیچاری کیا بتاتی ہے کہ شرٹ کی تو اس کا شوہر حالت ایسی کر دیتا ہے کہ اگر تم لوگوں کو دکھا دوں، تو پوری حویلی میں سب لوگ اس سو بھر اکڑو نواب زادے کو دیکھ کر سوچ میں پڑ جائیں کہ یہ سب اس کا کیا دھرا ہے۔۔۔

حویلی میں گھومتے ہوئے چوہدری بلاج کے رنگ کچھ اور ہوتے تھے اور روم میں جس چوہدری بلاج کو حور فیس کرتی تھی اُس چوہدری بلاج سے تو اللہ بچائے۔۔۔

حور کو بلاج اپنی ملکیت سمجھتا تھا۔۔۔

اسکے دونوں ہاتھوں کو اوپر لے جا کر پن کرتے ہوئے، اس کی نظریں حور کے برہانہ دھڑکنوں پر مرکوز تھیں۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔بیوٹی فل۔۔۔

حور کی دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے بلاج نے ماشاءاللہ کہتے ہوئے اپنے نچلے ہونٹ کو خماری سے کاٹا۔۔۔

حور۔۔۔۔۔

حور کی مخملی نرم دھڑکنوں کو دیکھ بلاج نے حور کا نام خماری سے کھینچتے ہوئے لیا۔۔۔خماری بلاج کی آنکھوں سے چھلکتے ہوئے حور کی دھڑکنوں کو جلا رہی تھی۔۔۔

بلاج پلیز مت کیجئے گا۔۔۔

حور بلاج کے اگلے عمل کو بہت اچھی طرح سے جانتی تھی، وہ جانتی تھی کہ بلاج کیا کرنے والا ہے، وہ پہلے سے ہی سسک اُٹھی تھی۔۔۔

ششششش---

میری جان میری ہر شدت کو خوشی خوشی سہنا تم پر فرض ہے--- تمہارے بدن کے اس حصے کا تمہارا شوہر دیوانہ ہے، اس بات سے تم بے خبر نہیں ہو---

حور کی دھڑکنوں پر پوری شدت سے جھکتے ہوئے حور کے نشیب و فراز پر چاروں اعتراف لب پھیرتے ہوئے، نمی پیتے ہوئے، حور کو سسکا رہا تھا---

حور کی نرم دھڑکنوں کو سختی سے چھوتے ہوئے، حور کی جان کا عذاب بن رہا تھا، یہی تو اس کا اندازِ شدت تھا، جس سے حور گھبراتی تھی---

حور کو اتنا تڑپاتا تھا کہ حور رونے لگ جاتی، جیسے کہ اب وہ رو رہی تھی، تڑپ رہی تھی، مگر اس کی قید سے آزادی نہیں پا سکتی تھی---

دونوں ہاتھوں کو ایک ہاتھ سے پن کیے، لبوں اور ہاتھ کی گستاخیاں کرتے ہوئے، اس کی دھڑکنوں کی نمی کو لبوں سے حلق میں اُتارتا، وہ پوری طرح سے بہک چکا تھا---

حور کی دھڑکنوں کو جامنی رنگ میں اُتارتے ہوئے، اس کے بیلی بٹن پر زبان رکھتے ہوئے، دانتوں کی ہلکی ہلکی چُبھن دیتے، حور کے پورے بدن میں سنسناہٹ کا قہر برسا رہا تھا۔۔

حور کی کمر پر پڑتے ہوئے بلوں کو، لبوں سے چومتے، دانتوں سے کاٹتے ہوئے، حور پر سختیاں بڑھانے لگا تھا۔۔

حور سسک کر، جان چھڑاتے ہوئے، کروٹ لے کر، چہرہ تکیے میں چھپا گئی تھی۔۔ مقابل کے لیے، اس لمحے میں اس کو آزادی دینا ممکن نہیں تھا۔۔ وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

مجھ سے بچنا مشکل ہے۔۔ حور مجھے برداشت کرنے کی ہمت پیدا کرو۔۔
تمہارا شوہر ہوں میری جان، پوری زندگی تم نے مجھے برداشت کرنا ہے، اپنی نزاکت میں کمی لاؤ۔۔

حور کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے، برہنہ سینہ اس کی بے لباس کمر پر سختی سے رکھتے ہوئے، اس کی کان کی لو کو دانتوں سے کھینچ لیا۔۔

حور کے آنسوں اور سسکیوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔ایسے لمحوں میں حور کے آنسوں بلاج پر کوئی اثر نہیں کرتے تھے،عام روٹین میں حور کی آنکھ میں آنسو بلاج کا دل چیرنے لگ جاتا تھا۔۔

مگر محبت کے لمحوں میں وہ اتنا سفاک بن جاتا تھا کہ حور کو کبھی کبھی یقین نہیں آتا تھا کہ یہ وہی بلاج ہے جو اس کی ذرا سی تکلیف نہیں برداشت کرتا۔۔

دونوں ہاتھ اس کی دھڑکنوں پر سختی سے رکھے ہوئے،اس کی گردن کی بیک سائیڈ پر لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے،اس کی پیٹھ پر لبوں کو لگاتے ہوئے لمس چھوڑا تھا۔۔وہ سسکیاں لے کر تڑپ رہی تھی۔۔

وہ بے قابو سا ہوتا،اس پر سخت شدتیں برساتے ہوئے،تیز طوفانوں کی لو میں حور کو اپنے ساتھ لیے،خماریوں کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا۔۔

اس کی شدتوں سے تڑپ کر روتی ہوئی حور کو،نرمی سے پکڑ کر،سیدھا کرتے،وہ ایک بار پھر سے اس کی پنکھڑیوں پر جھکنے لگا۔۔

اس کی زبان کی نرماہٹ کو اپنی زبان پر محسوس کرتے ہوئے،اپنے عمل کو جاری رکھے ہوئے،اس کی پلکوں کی باڑ پر آئے شبنمی قطروں کو،لبوں سے چنتے ہوئے،اس کے چہرے کو دیوانوں کی طرح چومتے،اسے اپنی محبت کا احساس دلا رہا تھا۔۔

مخملی گردن کو دانتوں کی چُبن دے کر جامنی کرتے ہوئے،لو بائٹ کے نشانوں کی بھرمار چھوڑ کر،دھڑکنوں پر ایک بار پھر سے لبوں کی بے باقیاں دکھاتے ہوئے،تیز شدتوں سے حور کو تڑپا رہا تھا۔۔

حور سسکتے ہوئے بلاج کے کندھے پر اپنے ناخن گاڑے ہوئے تھی،وہ تیز سانسوں سے،حور پر ملکیت سے قبضہ جمائے ہوئے،شدتیں برساتے ہوئے،محبت کی فضاؤں میں اُڑتے ہوئے،اسے اپنی جنونی محبت کے حصار میں لپیٹے ہوئے تھا۔۔

....

حور۔۔۔۔

بلاج اب مجھے تنگ مت کیجیے گا،رات کو آپ ساری کسریں نکال چکے ہیں،اور یہ صبح اُٹھ کر جو آپ ڈرامہ کرتے ہیں، آج بالکل مت کیجئے گا،ورنہ قسم سے میں روٹھ کر اپنے مائکے چلی جاؤں گی۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔استغفر اللہ۔۔۔

حور۔۔۔ صبح صبح اتنا غصہ !!

حور بلاج کے بازو پر سر رکھے ہوئے، چہرہ اسکے مضبوط سینے میں چھپائے ہوئے سو رہی تھی۔۔۔بلاج کی آواز پر آگ بگولا ہو کر اُٹھتی ہوئی پتہ نہیں کیا کیا بول گئی تھی۔۔۔

کیوں اب غصہ کرنے کا بھی حق نہیں ہے؟؟

آپ کی شدتوں کو سہنا مجھ پر فرض ہے، کیونکہ میں آپ کی بیوی ہوں،اور میرے غصے کو برداشت کرنا بھی آپ پر فرض ہے، کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں،اور میں آپ کی بیوی ہوں۔۔۔

تو میری جان میں نے کب انکار کیا ہے۔۔۔

بلاج تو اسے خوشخبری سنانے کے لیے اُٹھا رہا تھا، یہاں تو بلاج کی موئے موئے ہو گئی تھی۔۔۔

حور صبح صبح آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے، بلاج سے چادر کو تقریباً کھینچ کر اپنے اوپر لیتے ہوئے، دوسرے تکیے پر سر رکھ کر، بلاج سے دور ہو کر لیٹ گئی۔۔۔

حور خدا کا خوف کرو، میری عزت کا بھی خیال رکھو، ساری چادر کھینچ کر لے گئی ہو۔۔۔
بلاج چادر کے کونے کو کھینچ کر اپنے اوپر لیتے ہوئے خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔

آپ کو چادر کی کیا ضرورت ہے، آپ جیسے بے شرم انسان کو تو کپڑوں کی بھی ضرورت نہیں، ایک کام کیا کریں جب روم میں آتے ہیں، آتے ہی کپڑے اُتار کر الماری میں رکھ دیا کریں، خواہ مخواہ کپڑے بھی آپ کی بے شرمیوں کو دیکھ کر شرمندہ ہوتے رہتے ہیں۔۔۔

حور کا پارہ صبح صبح کافی ہائی تھا، بلاج کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں تھی، کیونکہ بلاج جس طرح کے کارنامے اپنی محبت کے جنون میں رات کو کر جاتا تھا، صبح اُٹھ کر اکثر بلاج کا یہی حشر ہوتا تھا۔۔۔

حور مجھے تمہاری ایڈوائس بہت اچھی لگی ہے!!

کون سی ایڈوائس ؟؟

روم میں آتے ہی کپڑے اُتار کر الماری میں رکھنے والی۔۔۔
بلاج کے لبوں پر شرارت والی مسکراہٹ بہت بچ رہی تھی۔۔۔

بلاج آپ مجھے سچ میں بتائیں، آپ میں شرم نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں۔۔۔سچ بتا دیجئے، ورنہ ہم چل کر کسی اچھے ڈاکٹر سے آپ کا علاج کرواتے ہیں، تاکہ آپ کے شرم والے جراثیم ایکٹو ہو سکیں۔۔۔
حور اس کی بے باقی پر غصے سے چلاتے ہوئے، تکیے کو سر کے نیچے سے نکالتے ہوئے بلاج کو دے مارا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔
وہ قہقہہ لگا ہنستے ہوئے تکیہ کیچ کرتے ہوئے اپنے سر کے نیچے رکھ چکا تھا۔۔۔

سوچ لو اگر خدانخواستہ دوائی مجھ پر ری ایکشن کر گئی اور میرے اندر بے شرمی کے کیڑے پہلے سے بھی زیادہ ایکٹو ہو گئے تو پھر کیا کرو گی حور بی بی۔۔۔

میں تو تمہاری جان کو پہلے ہی بہت مشکل کر دیتا ہوں، کیسے حور بے بی میرے آگے ہاتھ جوڑتی ہے، ایسے۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے حور کی نقلیں اُتارتے ہوئے دانت دکھا رہا تھا۔۔

بہت مزہ آتا ہے آپ کو، بہت مزہ آتا ہے۔۔۔ بلاج قسم سے اگر اب آپ نے مجھے تنگ کیا تو میں نے رونے لگ جانا ہے۔۔۔

وہ رو دینے والی شکل بنائے ہوئے تھی۔۔۔

حور بے بی رات سے تم یہی کر رہی ہو، اور ویسے بھی میری حور کو سوائے رونے کے اور کچھ نہیں آتا۔۔۔ تمہیں پتہ ہے جب تم میری شدتوں پر، اس خوبصورت آنکھوں سے روتی ہو، مجھے اور بھی خوبصورت لگتی ہو۔۔۔

کسی دن مر جاؤں گی نا پھر آپ کو پتہ چلے گا۔۔۔

وہ غصے سے بولتے ہوئے چادر کے اندر چہرہ چھپائے لیٹ گئی۔۔۔

حور تمہاری جرات کیسے ہوئی اپنے بارے میں یہ بات بولنے کی؟؟

بلاج نے تڑپ کر اس کے قریب ہوتے ہوئے، چہرے سے چادر کو کھینچا تھا۔۔۔

تو کیا کہوں آپ مجھے اتنا تنگ کرتے ہیں۔۔۔

حور تم میری شدتوں سے اتنی بیزار ہو کہ موت مانگ رہی ہو،میری محبت کی یہ قیمت ہے تمہاری نظروں میں؟؟

بلاج کے چہرے پر تڑپ اور غصہ ایک ساتھ نظر آرہا تھا۔۔بلاج کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔اسے حور کی مرنے والی بات بہت غصہ آرہا تھا۔۔

بولو حور میری محبت کی کوئی قیمت نہیں ہے؟؟

بلاج یہ کیسی محبت ہے کہ آپ میری جان ہی نکال لیتے ہیں!!

حور مجھے اکساؤ مت،خدا کی قسم پوری زندگی تمہیں اپنے قریب رکھتے ہوئے تم سے چھونے کا حق چھین لوں گا۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے سرد لہجے سے بول رہا تھا۔۔

کبھی نہ تمہارے قریب آؤں گا اور نہ تمہیں آنے دوں گا، تم میری ضد سے واقف ہو۔۔بہت پیار کرتا ہوں تم سے اس لیے خود کو روک نہیں پاتا سختیاں کرنے سے۔۔ مگر میری سختیوں میں جو میرے محبت کا جنون ہوتا ہے، اسے تم بخوبی محسوس کرتی ہو۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اتنا انجان ہوں کہ مجھے نہیں پتہ کہ تم میری محبت سے پوری طرح واقف ہو۔۔

بلاج پلیز میری بات سنیں۔۔

خاموش ہو کر پہلے تم میری بات سنو!!
بلاج حور کو بولنے کا موقع دیے بغیر سرد لہجے سے بولتا ہو حور کو خاموش رہنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

حور اگر مجھے صرف جسم کی بھوک ہو تو سارا سارا دن ساری رات جسم فروشی کے اڈے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اگر میں ان گھٹیا اڈوں پر نہ بھی جاؤں تو خوبصورت جسموں کو میرے بیڈ تک مہیا کر دیا جائے گا۔۔

اگر میں حرام نہ بھی کھانا چاہوں تو میرے ایک اشارے پر ہزاروں لڑکیاں مجھ سے شادی کرنے پر رضامند ہو جائیں۔۔۔

مگر اس سب کے باوجود مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے، میں اپنی شدتوں پر صرف تمہارا حق سمجھتا ہوں، تو اتنی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ تم میری محبت ہو عشق ہو میرا جنون ہو ہو یار۔۔۔میں بے قابو ہو جاتا ہوں، میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔۔۔

اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم کوشش کرو تو مجھے برداشت کر سکتی ہو، مگر تم اپنی نزاکت کو کم کرو تب نا۔۔۔

وہ غصے سے ایک ایک الفاظ چبا کر بول رہا تھا۔۔۔

حور بلاج کو شدید غصے میں دیکھ کر گھبرا کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

سوری بلاج میرا وہ مطلب نہیں ہے۔۔۔

تمہارا مطلب جو بھی ہے، اگر آج کے بعد تم نے میری شدتوں کی وجہ سے مرنے کی بات کی تو حور وہ دن ہمارے رشتے کے درمیان بہت بڑی دیوار کھڑی کر دے گا۔۔۔میں کبھی تمہیں خود سے دور نہیں کروں گا، تم میری کمزوری بن چکی ہو، مگر تمہیں پاس رکھ کر بھی خود سے اتنا دور کر دوں گا کہ تم پچھتاؤ

گی اپنی زبان سے کہے ہوئے لفظوں پر، اور میں کتنا ضدی ہوں یہ بات تم اچھی طرح سے جانتی ہو، بچپن سے جوانی کا سفر طے کرنے کے بعد بھی میری ماں اور وقاص صاحب کے بیچ کبھی دوری کم نہیں ہو سکی اور نہ ہی شاید کبھی ہو اس سے بڑی مثال میں تمہیں نہیں دے سکتا۔۔۔

وہ اتنا کچھ ایک ہی سانس میں بول گیا تھا۔۔۔

سس۔۔۔سوری۔۔۔ آئندہ پوری کوشش کروں گی کہ مجھ سے ایسی غلطی نہ ہو۔۔۔

دور ہوتے بلاج کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنی غلطی پر شرمندہ تھی۔۔۔ بیچاری کی غلطی نہیں تھی وہ سچ میں بلاج کی قربت سے ٹوٹ جاتی تھی، مگر بلاج کو کھو دینے کے خوف سے اسکا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ بغیر کسی غلطی کے اپنی غلطی کو تسلیم کر چکی تھی۔۔۔ ہمیشہ صرف حور غصے سے بولتی تھی مگر آج حور کا اپنے لیے موت مانگنا بلاج کے غصے کو ہوا دے گیا۔۔۔ یہ سچ تھا کہ بلاج کی آنکھوں میں چھپے ہوئے پیار سے وہ ناواقف تو نہیں تھی، جان چھڑکتا تھا وہ حور پر۔۔۔

حور کے لیے بلاج نے خود کو بہت بدل لیا تھا، بلاج نے ایسی چیزوں کے لیے خود کو بدلا تھا، جو چیزیں اس کی شان کے خلاف تھیں۔۔۔ حور کے لیے بلاج نے وقاص صاحب کے ساتھ منہ ماری کرنا چھوڑ دی

تھی۔۔۔ان کے رشتے میں باپ بیٹے جیسی محبت تو نہ تھی، مگر پہلے جیسی کڑواہٹ بھی نہیں تھی۔۔۔حور کے لیے بلاج نے شراب نوشی چھوڑ دی جس کے بغیر بلاج کا گزارا نہیں تھا،وہ محفلوں میں جاکر بھی شراب کو ہاتھ تک نہیں لگاتا تھا۔۔۔

پلیز بلاج مان جائیں نا آئندہ نہیں ایسا کچھ کہوں گی، جس سے آپ کو تکلیف ہو۔۔۔

کوشش نہیں یقین دلاؤ کہ آئندہ میری شدتوں کو بیزاری سے نہیں، محبت سے برداشت کرو گی۔۔۔مرنے کی بات دوبارہ کبھی مت کرنا۔۔۔

بیوی اپنے شوہر کی شدتوں سے ٹوٹ کر روتے ہوئے سینے میں سر چھپالے، یہ ایک مرد کے لیے فخر اور غرور کی بات ہوتی ہے اور اگر بیوی اپنے شوہر کی شدتوں کے ڈر سے مرنے کی بات کرے یہ بات ایک مرد کے لیے مر جانے کے برابر ہوتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گی۔۔۔

پلیز۔۔۔صبح صبح اپنا موڈ ٹھیک کریں۔۔۔

غصہ تو مجھے کرنا تھا اور یہاں تو آپ منہ پھلا کر بیٹھ گئے ہیں۔۔۔

وہ لاڈ سے بلاج کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی۔۔۔

بس یہی تمہاری باتیں، یہی تمہاری ادائیں مجھے کمزور کرتی ہیں اور پھر تم میری کمزوری کا فائدہ اُٹھا کر رونا دھونا شروع کر دیتی ہو۔۔۔

اس کے معصوم بچکانا سے انداز پر بلاج کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

کہا تو ہے سوری۔۔۔

سوری سے نہیں مانوں گا۔۔۔

تو؟؟

کس دینی پڑے گی۔۔۔

اُففف قسم سے بلاج آپ تھک نہیں

جاتے؟؟

لے لیجئے کس۔۔۔ صبح اُٹھتے کس، شاور لینے جا رہا ہوں دے دو کس۔۔۔شاور لے کر واپس آگیا ہوں دو کس۔۔۔ چینج کرنے لگا ہوں دینا کس۔۔۔میں آفس جا رہا ہوں دے دو کس۔۔۔روم میں موبائل بھول گیا تھا ایک بار پھر سے دے دو کس۔۔۔ حور آفس میں بور ہو رہا ہوں ویڈیو کال پر آکر دو مجھے کس۔۔۔

حور وائس میسج میں دو تین کسس بھیجنا پلیز۔۔۔

آفس سے گھر آکے بلاج صاحب پھر سے کرتے ہیں ساری کس۔۔۔رات شدتوں سے توڑتے ہوئے کرتے رہتے ہیں کس۔۔۔رات کو جتنی بار آنکھ کھلے پھر بھی کریں گے کس۔۔۔

صاف الفاظوں میں چوہدری بلاج کی زندگی حور کے لبوں سے شروع ہوتی ہے اور لبوں پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔۔۔

یہ کیا تھا؟؟

چوہدری بلاج آپ کی زندگی کی داستان تھی۔۔۔

آپ کی زندگی کی سچی کہانی ہے۔۔۔حور شرارتی انداز سے کہتی ہوئی ہنس رہی تھی۔۔۔

اب اگر تم نے مجھے صبح صبح کس پر خوبصورت پوئم سنادی ہو تو دے دو مجھے مارننگ کس۔۔۔😚

بلاج کی بات پر حور اور بلاج دونوں کا قہقہہ ایک ساتھ روم میں گونج اُٹھا تھا۔۔۔

حور کے ہونٹوں پر جھکتے ہوئے نرم گرم ہونٹوں کے لمس چھوڑتے ہوئے بلاج اپنی مارننگ کو پوری طرح سے فریش بنا رہا تھا۔۔۔

آئی لو یو حور۔۔۔

گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آئی لو یو ٹو مائی ہاٹ ہسبینڈ۔۔۔

وہ شرماتے ہوئے کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

حور میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں ایک بہت بڑی خوشخبری سناؤں گا!!

جی یاد ہے سنائیں!!

وہ بلاج کے گلے میں بازو ڈالے ہوئے پیار سے پوچھ رہی تھی۔۔۔بلاج اسکے چہرے پر جھکاؤ ڈالے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔حور کو تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ بلاج اسے کتنی بڑی خوشخبری سنانے والا ہے۔۔۔

حور دل تھام کے رکھنا خوشی بہت بڑی ہے۔۔۔

جتنی بھی بڑی ہو گی میں خوشی خوشی رکھ لوں گی۔۔۔

حور تمہارے وجدان بھائی زندہ ہیں اور بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔

حور۔۔۔حور۔۔۔حور پلیز ری ایکٹ کرو یار کیوں ڈرا رہی ہو مجھے۔۔۔۔

حور کی آنکھیں اور لب ایک ہی جگہ پر ساکت تھے ری ایکٹ اس سے ہو ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

حور۔۔۔

بلاج نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے تھپتھپا کر اسے ہوش کی دنیا میں لانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

حور تم اتنی بڑی خوشخبری سن خوش نہیں ہو۔۔۔

بلاج اگر یہ مذاق ہے تو بہت بے ہودہ ہے اور اگر یہ خوشخبری ہے تو مجھے میرے بھائی سے ملنا ہے۔۔۔
وہ ٹھنڈی سانس کھینچ کر لیتے ہوئے بولی۔۔۔
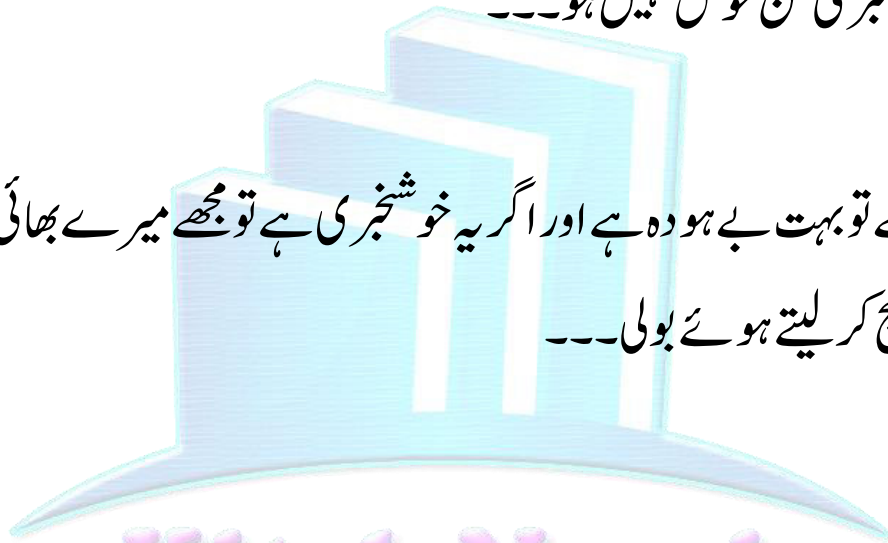
لے کر چلوں گا میری جان مگر اس سے پہلے ایک خوشخبری اور بھی ہے۔۔۔

کیا؟؟

منت، فجر اور براق تینوں بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔

آپ سچ بول رہے ہیں نا؟؟

وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی---

تمہاری قسم یار میں جھوٹ کیوں بولوں گا--منت وجدان کے پاس ہے اور فجر براق کے پاس ہے---

اے اللہ تیرا شکر میں کیسے ادا کروں---

اور آنکھیں بند کرتے ہوئے رونے لگی تھی،اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو شدت سے بہنے لگے تھے---

براق اور فجر ممی بابا بننے والے ہیں---

بلاج میں سچ میں زندہ ہوں یا میں خواب دیکھ رہی ہوں؟؟

مجھے یقین نہیں آرہا کہ خدا ایک ساتھ اتنی ساری خوشیاں ہمیں دے رہا ہے---

میری حور کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے اُٹھو اور ریڈی ہو جاؤ، میں تمہیں سب سے ملوا کر لاتا ہوں---

حور کے فورہیڈ پر بلاج نے محبت سے لب رکھے تھے---

مگر شرط یہ ہے کہ ابھی تم نے سب باتوں کا کسی سے ذکر نہیں کرنا---پلیز پوچھنا بھی مت کہ کیوں نہیں بتانا ہے---وجدان سب کچھ خود بتا دے گا--- تم نہیں بتاؤ گی، اتنا یقین میں تم پر کر سکتا ہوں نا؟؟

مگر بلاج بابا امی اور اذلان کو پتہ چلے گا تو وہ خوشی سے پاگل ہو جائیں گے، اُنہیں بھی تو اس خوشی کو محسوس کرنے کا پورا حق ہے---

تو میں نے کب کہا کہ ہم اُن کو نہیں بتائیں گے، مگر حور ان کو وجدان اپنے انداز سے بتائے گا، یہ تمہارے بھائی کے آرڈر ہیں---

ٹھیک ہے آپ مجھے لے کر چلیں، میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔

وہ بلاج کے اوپر سے چادر کو کھینچتے ہوئے اپنے گرد لپیٹتے ہوئے واش روم میں جا چکی تھی۔۔۔

بلاج بیچارا جلدی سے بیڈ پر بچھی ہوئی چادر کے کونے کھینچ کر اپنے اوپر لیتا ہوا اپنی آبرو کو بچانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

حور کی بچی میرا ابھی خیال کر لیا کرو، چادر کھینچ کر خود بھاگ جاتی ہو، شوہر کی عزت کا کوئی خیال نہیں؟؟

وہ اُونچی آواز میں چیخا تھا۔۔۔

میرے شوہر کا عزت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس لیے میرا شوہر کچھ پہنے یا نہ پہنے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

وہ بھی واش روم سے اونچی آواز میں بولی۔۔۔

ایک بار باہر آؤ پھر تمہیں بتاتا ہوں، بہت پر نکل آئے ہیں تمہارے۔۔۔

اب تو میرے وجدان بھائی آ گئے ہیں، اب تو ہر دن کے ساتھ میرے نئے پر نکلتے رہیں گے اور میں آسمانوں میں اُڑوں گی۔۔۔

حور کی آواز میں آج پہلے والی کھنک تھی۔۔۔ بلاج کے دل نے خوشی کی بیٹ مس کی تھی۔۔۔ اس حور کو وہ بہت مس کرتا تھا۔۔۔ وہ بہت خوش تھا کہ اس کی پہلے والی حور اسے واپس ملنے والی ہے۔۔۔

....

اتنا سج سنور کر کہاں جانے کا ارادہ ہے یا کہاں اسے اپنے ساتھ لے کر جانے کا ارادہ ہے مجھے بتانا پسند کریں گے ؟؟

وجدان وائٹ کلر کا اکڑا کاٹن کا سوٹ پہنے، پرفیوم لگا رہا تھا۔۔۔ جب منت کی آنکھ کھلی تو سامنے اسکا حد سے زیادہ خوبصورت بلو آئیز والا شہزادہ تیار ہو رہا تھا۔۔۔ روز منت اپنے خوبصورت شہزادے کو خود تیار کرتی تھی، مگر آج وہ بیچارا خود تیار ہو رہا تھا۔۔۔ مگر منت کو اس پر بھی شدید غصہ تھا، وہ قہر برساتی نظروں سے بیڈ پر بیٹھی ہوئی اسے گھورتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کہیں جانے کی تیاری نہیں بس کچھ خاص مہمان آرہے ہیں پری سے ملنے کے لیے،تو اسی کی تیاری ہے، تم بھی اُٹھ کر تیار ہو جاؤ۔۔۔

وہ ریڈی ہو کر پلٹ کر اسے دیکھتا ہوا اپنی ہنسی کو چھپائے ہوئے تھا۔۔۔اسے اپنی بیوی کی جیلسی پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔

مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے تیار ہونے کی، آپ جائیں تیار ہو کر۔۔۔ویسے بھی وہ پلکیں بچھا کر آپ کا انتظار کر رہی ہے میرا نہیں۔۔۔

منت غلط الفاظ منہ سے مت نکالنا، ایسا کچھ بھی مت بولنا جس کا تمہیں بعد میں پچھتاوا ہو اور کوئی تماشہ بھی نہیں کرنا ہے، میں نے کہا اُٹھ کر تیار ہو، تو مطلب تیار ہونا ہے۔۔۔گھر میں مہمان آرہے ہیں، خوشی کا ماحول ہے، تماشہ کری ایٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آرہی اس خوشی کے موقع پر آپ مجھے شریک کرنا چاہتے ہیں---خوشی آپ کے اور پری کے لیے ہے میرے لیے تو یہ ماتم کا ماحول ہے،اور آپ مجھے تیار ہونے کو کہہ رہے ہیں---

وہ صبح صبح اُٹھ کر پھر رونا شروع ہو چکی تھی---

کیسا ماتم نکاح ہوا ہے یار اور نکاح میں خوشی سے شریک ہونا ایک نیک عمل ہے---

وجی یہاں سے چلے جائیں اس سے پہلے میں کوئی چیز اُٹھا کر آپ کو مار دوں اور بدتمیز ٹھہرائی جاؤں، چلے جائیں آپ میری نظروں سے دور ہو جائیں---اتنی خوشی ہے آپ کو نکاح کی تو جائیں جا کر خوشیاں منائیں، بھنگڑے ڈالیں، مگر میرے سامنے مت جتائیں---

وہ آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتے ہوئے آنسوں صاف کر رہی تھی---

میں نے کہا تمہیں اس نکاح میں شریک ہونا پڑے گا، یہ میرا حکم ہے، اُٹھو اور تیار ہو جاؤ، اگر تیار نہیں ہوئی تو اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے بھی اس نکاح میں تمہیں شامل ضرور کروں گا---

اللہ میاں۔۔۔۔۔یہ پاگل ہو گئے ہیں یا لگتا ہے مجھے پاگل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔

وہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے بالوں کو نوچ رہی تھی۔۔۔

مجھے تو تمہارا سمجھ میں نہیں آرہا کہ تم چھوٹی سی بات کا اتنا تماشہ کیوں بنا رہی ہو، مانا کہ تمہیں پہلے نکاح کا نہیں بتایا مگر اب تو بتا دیا ہے۔۔۔

وجدان اس کے صبر کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کھڑا بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔بہت دنوں کے بعد اس نے اپنا من پسند ڈریس پہن رکھا تھا۔۔۔اسے ہمیشہ سے شلوار کرتا ہی پسند تھا، وائٹ کلر کا، اکڑا ہوا شلوار اور کرتا پہنے ہوئے وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہو پشاوری چپل پہن کر قسم سے کسی محل کا خوبصورت شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر منت کی جان نکل رہی تھی کہ اس کا شہزادہ کسی اور کا ہونے جا رہا ہے۔۔۔

مجھے بعد میں دیکھ لینا پہلے اُٹھ کر تیار ہو جاؤ، مہمان پہنچنے والے ہیں، اگر تم لیٹ ہوئی تو مجھ سے بُرا کوئی ہو گا۔۔۔

جا رہی ہوں تیار ہونے، آپ کے مہمانوں کے آنے سے پہلے ریڈی ہو جاؤں گی۔۔۔ یہ بھی بتا دیجیے گا کہ کس سونگ پر مجھے اپنی خوشی دکھانے کے لیے ڈانس کرنا ہے۔۔۔

وہ اونچی آواز میں روتے ہوئے سکرول کرتی بیڈ سے نیچے اُتری تھی۔۔۔

اس نے وجدان کا کرتا پہنے رکھا تھا، قسم سے چھوٹی سی منت وجدان کے لمبے چوڑے کرتے میں بھوتنی لگ رہی تھی۔۔۔

وجدان اسے دیکھ کر بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکے کھڑا تھا، جانتا تھا کہ اگر سختی نہیں دکھائی تو منت کبھی تیار نہیں ہو گی۔۔۔

سب کے سامنے سونگ پر ڈانس کر کے دکھاؤ گی، تمہاری جان نہ نکال لو گا، مگر روم میں آ کر تم اگر مجھے کوئی بھی منی سکرٹ وغیرہ پہن کر ڈانس کر کے دکھاؤ گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔۔

اُففف میرے اللہ---مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ ہر مرد دوسری شادی کے چکر میں پاگل سے کیوں ہو جاتے ہیں---

یارِ وجدان سب سوالوں کے جواب رات کو دے دوں گا،ابھی کے لیے پانچ منٹ میں ریڈی ہو کر آوٗ،میں باہر جا رہا ہوں---
وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا---

پانچ منٹ میں ریڈی ہو کر باہر آوٗ،میں باہر جا رہا ہوں---
وہ وجدان کی نقل اُتار رہی تھی---

تو جاوٗ میری بلا سے پری کو لے کر بھاڑ میں چلے جائیں،مجھے کیا فرق پڑتا ہے،مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا---
وہ کہتے ہوئے اونچی آواز میں رو پڑی تھی---

منت کی تڑپ کو دیکھ کر کوئی بھی نرم دل رکھنے والا رو پڑتا وہ بہت اذیت میں تھی۔۔۔اپنے وجی کو کسی کے ساتھ بانٹنے کا سوچ کر بھی اس کے دل کے ٹکڑے ہو رہے۔۔۔اس کا معصوم دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔اس کا وجی اتنا بے وفا نکلے گا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

اسے پری بہت پسند تھی مگر جب سے اس نے پری کو وجدان کے ساتھ امیجن کیا تھا،منت کو پری سے نفرت ہونے لگی تھی،وہ روتے ہوئے شاور لے رہی تھی۔۔۔واش روم سے منت کی سسکیوں کی آواز روم تک آ رہی تھی۔۔۔

....

منت تیار ہو کر روم میں کھڑی تھی،اس کی آنکھوں میں ابھی تک آنسو تھے۔۔۔وجدان کے ہاتھوں میں کچھ شاپنگ بیگ اور ایک ویڈنگ ڈریس تھا،جسے دیکھ کر منت کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہیئر برش بُری طرح سے فرش پر گر کر ٹوٹ گیا۔۔۔

وجدان کے ہاتھ میں دلہن کا ڈریس تھا۔۔۔مطلب وجی سچ میں پری کو دلہن بنا کر اپنے ساتھ رکھیں گے،سوچ کر اس کے دل کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے تھے۔۔۔

منت پانچ منٹ میں یہ سب چیزیں لے جا کر پری کو دلہن کی طرح پیارا سا تیار کرو۔۔ کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔۔۔

وجی آپ یہ سب مجھ سے کروائیں گے، آپ کو مجھ پر ترس نہیں آرہا؟؟
میں اس لڑکی کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی۔۔۔
آپ نے جو کرنا ہے کر لیں۔۔۔ مجھ سے ایسی اُمید مت رکھنا کہ میں جا کر اس کو دلہن بناؤں گی۔۔۔
وہ چیختے ہوئے وجدان کے پاس آکر اس کے شرٹ کے کالر کو پکڑتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یارِ وجدان بدتمیزی نہیں۔۔۔
ہاتھوں کو نرمی سے ہٹاتے ہوئے منت کے روئے ہوئے چہرے کو دیکھا۔۔۔

بدتمیزی نہیں کر سکتی، رو نہیں سکتی، تیار ہو کر نکاح میں شامل ہونا ہے، میں بیوی ہوں آپ کی۔۔۔ تکلیف ہو رہی ہے مجھے، اس بات کا احساس ہے آپ کو؟؟

نکاح تو آپ کر چکے ہیں تو پھر اس تماشے کی کیا ضرورت ہے، کیوں میرا دل جلا رہے ہیں؟؟
اپنا سمان اُٹھا کر اس کے روم میں شفٹ ہو جائیں۔۔۔

میں نے اس سے پہلے بھی کہا ہے یارِ وجدان صرف اتنا بولو جتنے کی ضرورت ہے، ایسا کچھ مت کہنا کہ بعد میں تمہیں پچھتاوا ہو۔۔۔ تمہیں جا کر پری کو دلہن بنانا ہے تو مطلب بنانا ہے۔۔۔
اُٹھاؤ سامان اور کرو اس کو تیار یہ میرا حکم ہے، اگر تم نے کبھی مجھ سے پیار کیا ہے تو تم بڑے پیار سے جا کر پری تیار کرو گی۔۔۔

اچھا اچھا اب سمجھ میں آیا کہ پری کو تیار کر کے مجھے اپنا پیار ثابت کرنا ہے!!

ٹھیک ٹھیک میں کروں گی پری کو تیار اور بہت پیاری سی دلہن بناؤں گی، آخر میرے وجی کا حکم ہے!!

وجی نے مجھ سے جھوٹا پیار کیا، مگر میں نے اپنے وجی سے سچا پیار کیا ہے، میں آپ کی خاطر پری کو دلہن کی طرح ضرور سجاؤں گی۔۔۔
وہ سارا سامان اکٹھا کرتی ہوئی روتی ہوئی روم سے نکل کر پری کے روم میں جا کر گھس گئی۔۔۔

او مائی گاڈ یارِ وجدان معاف کر دینا، مگر تمہارا یہ روپ میرے لیے بہت نیا ہے، میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ میری بیوی کتنی ڈینجرس ہو سکتی ہے۔۔۔

وجدان سوچ کر مسکراتا ہوا روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔

....

پری کو منت نے بہت خوبصورتی سے تیار کیا تھا، پری تھی بھی بہت خوبصورت، ریڈ کلر کے دلہن کے لباس میں وہ کم سن چھوٹی سی دلہن بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

منت آپی آپ پریشان ہیں؟؟

کب سے پری نوٹ کر رہی تھی کہ منت خاموشی سے سب کچھ کر رہی ہے، اس کی آنکھوں میں اُداسی اور آنسو دونوں تھے، پری پوچھے بنا نہیں رہ سکی۔۔۔۔

تمہارے خیال سے مجھے خوش ہونا چاہیے؟؟

منت نے غصے سے پری کی جانب دیکھا۔۔۔

منت آپی میں سمجھی نہیں آپ کو میرا جانا اچھا نہیں لگ رہا؟؟

جانا اچھا نہیں لگ رہا، تم نے کہاں جانا ہے، تم تو یہی دلہن بن کر وجدان کے ساتھ رہو گی، جاؤں گی تو میں، جس سے تم نے سب کچھ چھین لیا ہے۔۔۔

کیا؟؟؟؟

پری پھٹی پھٹی آنکھوں سے منت کی جانب دیکھتے ہوئے چلائی۔۔۔

اتنی انجان مت بنو پری اور اب اس سب ڈرامے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

منت اس کے ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے پہناتے ہوئے روتے ہوئے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

منت آپی آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے، آپ کیا بول رہی ہیں، آپ کو اندازہ بھی ہے؟؟

پری نے اپنے ہاتھ غصے سے پیچھے کھینچ لیے۔۔۔

جس کے شوہر کو چھین لیا جائے وہ بیوی پاگل ہو جاتی ہے، میں بھی پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔
تمہیں اندازہ بھی ہے میں اپنے وجی سے کتنا پیار کرتی ہوں، میں ان کے بغیر جینے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔

تم نے ایک بار بھی نکاح سے انکار نہیں کیا۔۔۔مانتی ہوں کہ تمہاری ماما کی موت کے بعد کوئی تمہارے خیال رکھنے والا نہیں تھا۔۔۔اگر تم میری بہن بن کر آتی تو میں تمہیں اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھتی، مگر تم نے تو مجھ سے میرا وجی ہی چھین لیا۔۔۔

او مائی گاڈ۔۔۔او مائی گاڈ۔۔۔
لگتا ہے آپ کے آپ کو بہت بڑی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔۔
میرا اور احد بھائی کا نکاح کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔وہ بھائی ہیں میرے میں مر جاؤں گی، مگر کبھی اپنے بھائی سے نکاح نہ کرتی۔۔۔
میں احد بھائی کو صرف بھائی بولتی نہیں وہ میرے بھائی ہیں۔۔۔اگر احد بھائی سے نکاح کرنا پڑتا تو میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لیتی۔۔۔

پری غصے سے چیختی ہوئی بیڈ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئی۔۔۔

مطلب تمہارا نکاح وجی سے نہیں ہوا؟؟

منت حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

بالکل نہیں آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں احد بھائی سے نکاح کروں گی؟؟

میرا نکاح کسی حماد کے ساتھ ہوا ہے،اور میں تو احد بھائی پر اتنا ٹرسٹ کرتی ہوں،میں نے تو پوچھا تک بھی نہیں کہ وہ کون ہے؟؟

وہ کیا کرتے ہیں؟؟

صرف ایک جھلک نکاح کے ٹائم پر میں نے ان کو دیکھا ہے اور اس کے بعد آج دیکھوں گی۔۔۔

سوری سوری پری سوری۔۔۔

مجھے لگا کہ تمہارا نکاح وجی سے ہوا ہے میں بھی کتنی پاگل ہوں۔۔۔

منت کو خود پر شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں آپی آپ سوری مت بولیں، میں جانتی ہوں آپ کو کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہو گئی ہو گی۔۔ اسی لیے آپ نے یہ سب کچھ سوچا۔۔

آپ اگر احد بھائی سے پوچھ لیتی تو وہ آپ کو سب کچھ بتا دیتے ہیں۔۔

منت کیسے بتاتی کہ اس کے احد بھائی کو صفائی دینا پسند نہیں ہے۔۔ اسی لیے شاید اس نے اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہا اور سب کچھ دکھا رہا تھا تا کہ منت کو خود ہی ہوش آجائے کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔

تم نے کیا نام بتایا کس سے تمہارا نکاح ہوا ہے۔۔ حماد کاظمی سے ؟؟

اب تو منت کو اور بھی ٹینشن ہو رہی تھی یہ سوچ کر کہ وجدان تو حماد سے بہت چڑتا ہے، پھر وجدان نے ایسا کیسے کر لیا۔۔
آپی دبئی میں مجھ سے ملنے کے بعد بھائی نے مجھ سے صاف صاف کہا تھا کہ وہ مجھے اپنی سگی بہن سمجھتا ہے اور وہ کبھی مجھ سے نکاح نہیں کریں گے۔۔

مگر ماما کی یہ خواہش تھی کہ میں محفوظ ہاتھ میں رہوں گی اور بھائی نے مجھے یہی سمجھایا تھا کہ وہ جس سے میرا نکاح کروا رہے ہیں وہ ان پر ٹرسٹ کر سکتے ہیں، وہ ہمیشہ میری حفاظت کریں گے۔۔۔

بھائی مجھے اپنے ساتھ بغیر نکاح کے نہیں لانا چاہتے تھے کہ کہیں لوگ باتیں نہ بنائیں کہ کس رشتے سے مجھے اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے، نکاح کے بعد حماد فوراً چلے گئے تھے اور میں بھائی کے ساتھ بعد میں آئی ہوں۔۔۔

بھائی نے مجھے سمجھا دیا تھا کہ پاکستان جاتے ہی وہ مجھے حماد کے ساتھ اس کے گھر میں رخصت کر دیں گے۔۔۔بھائی نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ حماد ایک دو دن کے اندر پاکستان اپنے گھر میں شفٹ ہو جائے گا اور پھر وہ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ رکھے گا۔۔۔
احد بھائی میرے بڑے بھائی ہیں اگر اُنہوں نے میرے لیے کوئی فیصلہ لیا ہے، تو سوچ سمجھ کر ہی لیا ہو گا، اس لیے میں نے تو بھائی کے فیصلے پر سر جھکا دیا ہے۔۔۔

دوبارہ میرے بارے میں ایسا کبھی مت سوچیے گا منت آپی۔۔۔احد بھائی میرا اکلوتا رشتہ ہے، میں کبھی ان کو کھونا نہیں چاہتی۔۔۔

پری کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

نہیں پری نہیں۔۔۔ پلیز، ایک بار معاف کر دو میں آئندہ کبھی آپ کے بارے میں ایسا نہیں سوچوں گی۔۔۔

بس یہ ایک بہت بڑی مس انڈرسٹینڈنگ ہو گئی، جس کی وجہ سے میں نے آپ کے بارے میں ایسا سوچا، سوری۔۔۔ بڑی بہن سمجھ کر معاف کر دینا۔۔۔

منت اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بہت شرمندہ تھی۔۔۔

اب منت کو ساری بات سمجھ میں آگئی تھی، مگر اسے وجی پر غصہ بھی آرہا تھا جس نے کچھ کلیئر کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔۔

مطلب براق اور وجدان پری کے نکاح کے بارے میں جو بات کر رہے تھے اس کا تعلق حماد سے تھا۔۔۔

استغفر اللہ منت تم کتنی پاگل ہو۔۔۔

وہ خود میں سوچ سوچ کر شرمندہ ہو رہی تھی۔۔۔

سیف الرحمن آخر تم ہمیں کہاں لے کر جا رہے ہو؟؟

سیف الرحمن نے اچانک سے آکر اذلان اور ریاض ورک کو اپنے ساتھ لے جانے کی درخواست کی تھی وہ کچھ بھی بتا نہیں رہا تھا۔۔ سیف الرحمن کو وجدان نے بھیجا تھا کہ وہ اذلان اور اس کے بابا کو اپنے ساتھ لائے، مگر بغیر کچھ بھی بتائے،وجدان ان کے چہرے پر خوشی کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا۔۔

اذلان بھائی ایک بار آپ دونوں مجھ پر تھوڑا سا بھروسہ کر لیں شاید میں آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کا باعث ثابت ہوں۔۔۔

سیف الرحمان یہ تمہیں کیا پہیلیاں بجھانے کا نیا شوق چڑھ گیا ہے اگر بتا دو گے تب بھی ہم تمہارے ساتھ چل پڑیں گے کم سے کم ہمارا تجسس تو ختم ہو جائے گا۔۔۔

ریاض ورک نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے سیف الرحمن سے کہا۔۔

سر بس یہ سوچ لیں کہ کسی کا حکم ہے کہ آپ کو یہ سرپرائز خاموشی سے دیا جائے، آپ کو بتانے کی مجھے اجازت نہیں ہے، مگر ایک ہنٹ دے رہا ہوں کہ جہاں پر آپ کو لے کر جاؤں گا، وہاں پر کچھ ایسا ہے، کوئی ایسا شخص ہے جسے دیکھ کر آپ کی دنیا روشن ہو جائے گی۔۔۔

سیف الرحمن اذلان کی سائیڈ والا دروازہ بند کرتے ہوئے، فرنٹ ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ چکا تھا، گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے سیف الرحمن کے چہرے پر جو خوشی تھی اس سے دیکھ کر اذلان اور چوہدری ریاض ورک بھی حیران تھے کہ آخر سیف الرحمان ایسے کون سے شخص سے ان کو ملانے لے جا رہا ہے جس سے مل کر ان دونوں کے ساتھ ساتھ سیف الرحمن کی خوشی کی بھی انتہا نہیں تھی۔۔۔

....

دروازے کی بجتی ہوئی ڈور بیل کی آواز سن کر وجدان نے تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے دروازہ کھولا تھا، وہ بھی اپنوں کو ملنے کے لیے بے قرار دل کی دھڑکنوں کو تھامے ہوئے کھڑا تھا، دروازہ کھولتے ہی سامنے حوریہ اور بلاج کو دیکھ کر وجدان کی آنکھوں میں چمک تھی، مگر سامنے کھڑی ہوئی حوریہ کہ آنکھوں میں شدت سے آنسو بہتے ہوئے، نکلتے ہوئے، گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔

وجدان بھائی!!

حوریہ نے پیار سے وجدان کا نام کھینچتے ہوئے لیا تھا، وجدان نے دونوں بازو پھیلا کر حوریہ کو گلے لگنے کا اشارہ کیا تھا، وہ جھپٹ کر اپنے بھائی کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے، بچوں کی طرح سینے سے لگی تھی، وہ بچی ہی تو تھی، کبھی دونوں بھائیوں نے اسے بڑا تو ہونے ہی نہیں دیا تھا، ان کی محبت بالکل ایک باپ جیسی تھی، حوریہ وجدان کے گلے سے لگتے ہوئے اونچی آواز میں زور زور سے رو رہی تھی، جبکہ حوریہ اور وجدان کو یوں اموشنل ہو کر ملتے دیکھ بلاج کی آنکھیں نہ جانے کیوں نم ہو گئی تھی، یہ لمحہ بہت ہی ایموشنل تھا، حوریہ کے شدت سے رونے کی آواز سن کر منت اور پری بھی روم سے نکل کر باہر آچکی تھیں---

بس میرا بچہ بس، اتنا روتے ہوئے بیٹیاں اچھی نہیں لگتیں، اپنے آنسو صاف کر لو، مشکل وقت گزر گیا ہے---

وجدان نے حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے چپ کروایا، حوریہ کی نظر منت پر پڑی تو، وہ خوشی سے وجدان کے سینے سے سر کو ہٹاتی ہوئی، منت سے جا لپٹی تھی، خوشیاں ورک خاندان پر مہربان ہو چکی تھیں---

حوریہ اپنے بھائی اور بھابھی کو دیکھ کر بہت خوش تھی، اس کے زمین پر پاؤں نہیں لگ رہے تھے---

ابھی وہ منت سے مل ہی رہی تھی کہ اس کی نظر پری پر پڑی۔۔۔

بھائی یہ کون ہے؟؟

بیٹا یہ بھی آپ کی طرح میری بہن ہے، میرے لیے آپ میں اور پری میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔
اور باقی کی تفصیل میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا فلحال آپ پری سے ملو۔۔۔
حوریہ پری سے ملی اور سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں رکھے ہوئے بلیک ویلوٹ کے صوفوں پر بیٹھ گئے۔۔۔
سب بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ منت ان کے لیے کولڈ ڈرنک اور سنیک لے کر آئی۔۔۔
منت بار بار وجدان کی جانب دیکھ رہی تھی، مگر وجدان بلاج سے باتیں کرنے میں مصروف تھا یا پھر یوں کہیں کہ وہ جان بوجھ کر منت کو اگنور کر رہا تھا۔۔۔
کچھ ہی دیر میں براق اور فجر بھی آ گئے۔۔۔ وجدان نے پری کی رخصتی پر سب کو انوائٹ کیا تھا۔۔۔

براق اور فجر جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئے، حور یہ حیران کن نظروں سے فجر اور براق کو دیکھ رہی تھی، اسے یہ سب کچھ کسی مووی کا سین لگ رہا تھا، اس کے کھلے ہوئے منہ کو دیکھ کر بلاج کی ہستی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

حور پلیز یار منہ بند کر لو، پوز بالکل اچھا نہیں ہے۔۔۔

بلاج کے مذاق پر حور ہوش کی دنیا میں واپس آئی تو جلدی سے منہ بند کر لیا۔۔۔

آج تو حور کی خوشی کی انتہائی نہیں تھی، اسے اپنے سب کھوئے ہوئے رشتے مل گئے تھے، اسے یہ سب کچھ ایک خواب کی مانند لگ رہا تھا، سب دعائیں قبول ہو چکی تھیں۔۔۔

غم کے بادل جھٹ گئے تھے بے شک خدا اپنے بندے کا اتنا ہی امتحان لیتا ہے جتنا اس بندے میں صبر کرنے کی صلاحیت ہو۔۔۔

حور فجر سے لپٹ کر رو بھی رہی تھی ہنس بھی رہی تھی اسے اپنی کیفیت سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ سچ میں اس کے سب رشتے اسے واپس مل رہے ہیں یہ تو قدرت کا کرشمہ تھا کہ اسے اپنے سب پیارے واپس مل رہے تھے۔۔۔

سب ایک دوسرے سے مل کر بے حد خوش تھے، گپیں ماری جارہی تھی۔۔۔

حماد بھی پہنچ چکا تھا، پری نے حماد کو اب اچھی طرح سے دیکھا تھا، جو دیکھنے میں بہت خوبصورت اور پڑھا لکھا لگ رہا تھا۔۔۔

اسے اپنے بھائی کی چوائس اچھی لگی تھی۔۔۔

پری نے کبھی کسی کے لیے دل میں کوئی خاص جگہ نہیں بنائی تھی، اس لیے حماد اسے پہلی ہی نظر میں بہت اچھا لگا تھا، اس کے دل نے ایک ننھی سی، پیاری سی، چھوٹی سی، بیٹ مس کی، یہ سوچ کر کہ یہ اس کا ہسبینڈ ہے۔۔۔

مگر حماد نے نظریں اُٹھا کر پری کی جانب دیکھا تک نہیں تھا، پری کو بالکل اچھا نہیں لگا۔۔۔ معصوم پری کو جس انداز سے وجدان نے سمجھایا تھا وہ تو پوری طرح سے حماد کو اپنا شوہر تسلیم کر چکی تھی اوپر سے حماد خوش شکل خوبصورت نوجوان تھا، پری کو حماد کو قبول کرتے ہوئے کوئی پریشانی نہیں تھی۔۔۔

مگر اب حماد کا یوں پری کو اگنور کرنا پری کو بُرا لگا تھا اسے زندگی میں کبھی اگنور نہیں کیا گیا تھا، سب سے قریبی رشتہ اس کی ماں تھی جو ہمیشہ پری کو بہت اہمیت دیتی تھی۔۔۔

دوستوں میں بھی ہمیشہ پری اپنے چنچل مزاج کی وجہ سے بہت مقبول رہی تھی، فرینڈز خود سے دوستی کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتی تھیں۔۔۔

احد خان جو اس کا سگا بھائی تھا اس نے ہمیشہ پری کو اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھا تھا اور جب قسمت نے احد خان کو پری سے چھین لیا تو بدلے میں وجدان ورک جیسا بھائی دیا، جس نے آکر احد کی کمی کو پورا کر دیا اب ایسے میں حماد کا پری کو اگنور کرنا پری کے دل کو چوٹ لگا رہا تھا۔۔۔

خود کو سمجھتا کیا ہے، شہزادہ چارلس ہے، میں بھی تو اتنی خوبصورت ہوں، مجھ پر بھی بھائی نے دباؤ ڈال کر نکاح کیا ہے، مگر میں تو خوشی خوشی اس کو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں، یہ پتہ نہیں کیوں غبارے کے جیسا منہ بنا کر آیا ہے۔۔۔اس کو تو دولہا کرنے بننے کی ایکٹنگ بھی نہیں آتی۔۔۔

پری دل میں سوچ کر ہی ناک چڑھا رہی تھی، جبکہ حماد سب سے مل کر بلاج کے پاس ہی بیٹھ چکا تھا۔۔۔

سب لوگ آپس میں مل چکے تھے، مگر اصل ٹوسٹ تو باقی تھا، جب سیف الرحمان اذلان اور وجدان کے بابا کو لے کر آیا، وجدان کے بابا اور اذلان جیسے ہی پہنچے، سیف الرحمان وجدان کو میسج پر بتا چکا تھا۔۔۔

سب نے ایک پلاننگ کی، براق، منت، فجر اور وجدان یہ چاروں کو چھپا دیا گیا، حوریہ، بلاج، حماد اور پری یہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے، جب اذلان اور چوہدری ریاض ورک حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے، سیف الرحمن کے ساتھ دروازے سے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

بلاج اور حوریہ نے آگے بڑھ کر استقبال کیا، اور ان کو بیٹھنے کو کہا، حماد نے بھی اُٹھ کر ہاتھ ملایا۔۔۔

مگر پری کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کون ہے اور وہ کیا ری ایکٹ کرے وہ اپنی جگہ پر خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی،اس کے لیے ابھی سب رشتے نئے تھے۔۔۔

اکیلی اپنی ماں کے ساتھ رہنے والی پری کے لیے ابھی اتنے سارے رشتوں کو ایکسیپٹ کرنا مشکل تھا۔۔۔

تم سب لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

پلیز اس بارے میں تھوڑی سی نالج ہمیں بھی دے دو تو ہمارا تجسس بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔

اذلان نے حماد اور بلاج کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اذلان حماد کو یہاں دیکھ کر کافی حیران تھا، کیونکہ جہاں تک اذلان کو پتہ تھا حماد تو اس وقت ترکی میں تھا اور پہلی بار ایسا ہوا کہ اذلان کو حماد کے پاکستان آنے کی کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

سب کچھ بتائیں گے مگر پہلے آپ کو سرپرائز تو دے لیں، جس کے لیے آپ کو یہاں پر بلوایا گیا ہے۔۔۔

بلاج کے کہنے پر اذلان اور ریاض ورک دونوں حیرانی سے بلاج کو دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ ایسا کیا ہے جس کو دکھانے کے لیے سیف الرحمن سے لے کر چوہدری بلاج تک سب بے تاب ہیں۔۔۔

ارے بھائی دکھا دو جلدی سے کیا سرپرائز ہے، سارے راستے سرپرائز سرپرائز بول کر سیف الرحمن نے ہمارے دل کی دھڑکنوں کو رکنے نہیں دیا اور یہاں آتے ہی آپ لوگ شروع ہو گئے ہیں۔۔۔

ہم لوگ تب تک نہیں بیٹھیں گے جب تک ہمارا سرپرائز ہمیں دکھایا نہیں جائے گا۔۔۔
ریاض ورک نے مسکراتے ہوئے سرپرائز کی ڈیمانڈ کی تھی۔۔۔

ریاض ورک کو کیا خبر تھی کہ جو سرپرائز اُن کو ملنے والا ہے اسے دیکھ کر دل کی دھڑکنیں بند ہونے کا بھی پورا اندیشہ ہے، سب نے ایک ساتھ ون ٹو تھری کا ٹائمر لگا کر پیچھے والے دروازے کی جانب اشارہ کیا، اذلان اور ریاض ورک نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا تھا، جہاں سے براق فجر اور منت ایک ساتھ چلتے ہوئے باہر آئے تھے۔۔۔

اذلان اور ریاض ورک حیران نظروں سے سب کو دیکھ رہے تھے، یہ سب کچھ خواب جیسا رہا لگ رہا تھا، جن لوگوں کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا اُن کو ایک دم سے اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر کیا ریکٹ کیا جائے، یہی حالت اس وقت ان دونوں کی تھی۔۔۔وہ شاکڈ تھے۔۔۔

منت بھابھی فجر تم دونوں ٹھیک ہو اللہ تیرا شکر ہے ہم لوگوں نے تمہیں کتنا ڈھونڈا کہاں تھی تم دونوں؟؟

اذلان نے آگے بڑھ کر دونوں کو گلے لگاتے ہوئے ایک ساتھ بہت سے سوال کیے تھے۔۔۔بالکل ان سوالوں سے ملتے جلتے ہی سوال ان کے تایا ابو کے بھی تھے، اپنی بیٹیوں کے ماتھے چوم کر سینے سے لگائے ہوئے نہ جانے کتنی دیر تک ریاض ورک کھڑا رہا تھا۔۔۔

فجر اور منت کی آنکھوں میں بھی آنسوؤں نے شدت پکڑی تھی، اپنے تایا ابو کے گلے ملتے ہوئے اُن کو بالکل اپنے بابا والی فیلنگ ہی آ رہی تھی۔۔۔

دونوں نے براق سے بھی ہاتھ ملایا تھا، مگر اذلان اور ریاض ورک کا بیہیویئر براق کے ساتھ کچھ خاص اچھا نہیں تھا، ان کے دماغ میں کہیں نہ کہیں یہ سیٹ تھا کہ ان کی گھر کی عزتوں کو اغواء کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ براق ہے۔۔۔

مگر یہاں پر بلاج اور حماد کو پہلے سے بیٹھے ہوئے دیکھ کر، وہ سمجھدار تھے ایک بار تو خاموش ہو گئے کہ شاید ان کا شک و شبہ غلط ہو تو بعد میں ان کو پچھتانا پڑے۔۔۔وہ سوچ رہے تھے کہ اگر ایسا کچھ ہوتا تو بلاج اور حماد ہر گز براق کو اتنا بہترین ٹریٹمنٹ نہ دیتے۔۔۔

براق کو سب سمجھ آرہا تھا، وہ خاموشی سے جا کر سامنے رکھے ہوئے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔۔اس نے سب کچھ وجدان پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

سب کو اس گھڑی کا انتظار تھا جب وجدان اور اذلان کا آمنا سامنا ہونے والا تھا۔۔۔
ایک طرف باپ تھا تو دوسری طرف بھائی، ان کے ری ایکشن دیکھنے کے لیے سب بیتاب تھے۔۔۔

سب اپنی باتوں میں مصروف تھے، ریاض ورک اور اذلان کو تو یہی لگا تھا کہ یہ سرپرائز دینے کے لیے ان کو بلایا گیا ہے حالانکہ یہ بھی سرپرائز کوئی چھوٹا نہیں تھا کہ منت اور فجر اور براق بالکل صحیح سلامت تھے مگر اصل ٹوسٹ تو ابھی باقی تھا یہ بات وہ نہیں جانتے تھے۔۔۔

جب اسی دروازے سے جہاں سے منت، فجر اور براق آئے تھے اسی دروازے سے چلتا ہوا وائٹ کاٹن کا سوٹ پہنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے، وہی دبدبے والی رعب دار پرسنلٹی لیے، چوہدری وجدان ورک ان کی جانب آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے آرہا تھا۔۔۔

اذلان کی نظر پڑی تو اس نے سر کو جھٹکتے ہوئے وجدان کو محض ایک خیالاتی تصور سمجھا۔۔۔اذلان خیالات میں وجدان کو پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا۔۔۔سر جھٹکنے سے بھی وجدان کا عکس اس کی نظروں کے سامنے ہی تھا کیونکہ وجدان سچ، حقیقت تھا۔۔۔

وجدان کے بابا کی نظر پڑی تو وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، جھٹکے سے اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

وجدان میرا بچہ۔۔۔

کہتے ہوئے وہ وجدان کو اپنے سینے سے لگا گئے۔۔۔

وجدان نے بھی اپنے بابا کو اپنی مضبوط باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے سینے سے سینہ لگایا۔۔باپ اور بیٹے کی محبت کو دیکھ کر وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

حوریہ اپنے بھائیوں کی کمپلیٹ جوڑی دیکھ کر خوشی سے دیوانی ہوئی جارہی تھی، آنسو تھے کہ لڑکیوں کی آنکھوں سے رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے،منظر ایسا تھا کہ مرد حضرات بھی اموشنل ہوئے بنا نہیں رہ سکے۔۔۔

اذلان شاکڈ ہو کر اپنی جگہ پر سٹل کھڑا تھا۔۔وجدان اپنے بابا سے گلے ملتے ہوئے اذلان کی حالت دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

کیا بات ہے یار گلے نہیں ملے گا؟؟

وجدان دونوں بازو پھیلا کر اذلان کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔۔۔

وجدان بھائی کہاں تھے آپ؟؟

اذلان نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے جس شدت سے وجدان کو اپنے گلے لگایا تھا،ان کی محبت کو دیکھ کر وہاں پر بیٹھے ہوئے ہر مرد کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔

لڑکیاں تو پہلے سے ہی خوشی سے رو کر نڈھال تھیں،دو شہزادے ایک دوسرے کو باہوں میں تھامے سینے سے سینہ لگائے کھڑے تھے۔۔۔

چوہدری وجدان ورک تو ہمیشہ کی طرح مضبوط ہو کر اپنے بھائی سے مل رہا تھا مگر اذلان کی حالت دیکھ کر ریاض ورک کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔

وہ وجدان کو چھوڑنے کو تیار نہیں تھا،کتنی دیر سینے سے سینہ لگائے کھڑا رہا پھر تھوڑا سا پیچھے ہٹا تھا،وجدان کے چہرے کو مضبوط ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے غور سے دیکھتے ہوئے،ذرا سا نیچے جھکا اور اپنے بھائی کے سینے سے لگ گیا تھا۔۔۔

اذلان میرے پیارے بھائی کیوں لڑکیوں کی طرح رو رہے ہو،لڑکے روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔۔۔

وجدان نے اس کے اموشنز کو کنٹرول کرنے کے لیے اسے مذاق کیا۔۔۔

اگر بھائی کے ساتھ محبت ثابت کرنے کے لیے مجھے لڑکی بھی بننا پڑے تو منظور ہے۔۔۔

آنسو وجدان کے گلے میں اٹک رہے تھے۔۔۔

وجدان بھائی وجدان بھائی آپ میرے لیے کیا ہیں، آپ نہیں سمجھ سکتے، آپ کے جانے کے بعد اذلان ختم ہو گیا تھا۔۔۔

یار ایسے تھوڑی کوئی کرتا ہے۔۔۔بھائی جب ہم دو جسم ایک جان تھے تو پھر آدھا حصہ کاٹ کے مجھے تڑپتا ہوا چھوڑ کر کیوں چلے گئے۔۔۔جانتے ہیں آپ کے جانے کے بعد دنیا میں ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔

وہ وجدان کے سینے سے لگے ہوئے روئے جا رہا تھا۔۔۔مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے جنگل کے بیچو بیچ اندھیری رات میں آپ مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا اور ویرانہ تھی۔۔۔

آپ کی زندگی میں، آپ کے ساتھ میں نے، ہمیشہ باپ اور بیٹے جیسے رشتے کو جیا تھا۔۔۔ہم ایک ساتھ دنیا میں آئے، مگر آپ نے ہمیشہ بڑا بھائی بن کر میرے ہاتھ کو ہر مصیبت کے وقت تھام کر رکھا۔۔۔کبھی گرم ہوا نہیں لگنے دی، کبھی دنیا کی پریشانیوں کا سامنا کرنے ہی نہیں دیا۔۔۔

کبھی کبھی تو میں خود ہی بھول جاتا ہوں کہ ہم جڑواہیں، یہاں پر تو لوگ سالوں بڑے ہو کر بھی وہ فرض نہیں نبھاتے جو فرض میرے وجدان بھائی نے میرے ہم عمر ہوتے ہوئے نبھائے ہیں۔۔۔

میرے بھائی کا جگرا ایسا ہے کہ کبھی جتایا تک نہیں، کبھی زبان پر یہ لفظ نہیں لایا کہ یار تو بھی تو میرے جتنا ہے تو کیوں اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھاتا، کیسے میں سب کو بتاتا کہ میرا وجدان بھائی ورلڈ کا بیسٹ بھائی ہے۔۔۔

اذلان کا دل جو کئی مہینوں سے درد سے بھرا ہوا تھا اسے خالی کرنے کے لیے اس کے جذبات باہر آنے بہت ضروری تھے، اسے کوئی روک نہیں رہا تھا۔۔۔وجدان خود بھی چاہتا تھا کہ اذلان اپنے دل کی باتیں کر کے دل ہلکا کرے، وہ واقف تھا اپنے جسم کے اس خوبصورت حصے سے کہ وہ اس کے بغیر کس قدر تکلیف میں تھا۔۔۔

آپ کے جانے کے بعد ہر کوئی مجھے آپ جیسا بننے کے لیے کہتا تھا، آپ کی طرح ذمہ داریاں نبھانے کو کہتا تھا، مگر میں سب کو کیسے بتاتا کہ وجدان خدا نے صرف ایک ہی بنا کر زمین پر اُتارا ہے، وجدان جیسا دوسرا کوئی نہیں۔۔۔

مجھے اگر نئی زندگی بھی مل جائے تو میں کبھی آپ کی طرح ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتا۔۔۔

مگر کوئی سمجھتا ہی نہیں تھا۔۔۔ کہاں سے لاتا آپ جیسا مضبوط جگرا، کہاں سے لاتا وہ دل جس میں عدل وانصاف، محبت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔۔۔

مجھے میرا ہر رشتہ بے معنی لگتا تھا، بہت کوشش کی بھائی، میں کچھ نہیں سنبھال سکا کچھ بھی نہیں۔۔۔

وہ سینے سے لگا ہوا رو رو کر بولے جا رہا تھا۔۔۔

اذلان کے ملنے میں اس قدر تڑپ تھی کہ آخر مضبوط دل وجدان کو رُلانے میں بھی کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں اذلان کہ تم نے وہ وقت کیسے گزارا ہو گا۔۔۔

نہیں بلکل نہیں، آپ نہیں سمجھ سکتے کہ میں نے وہ وقت کیسے گزارا ہے، اگر کبھی میں نہ رہوں تو پھر آپ کو اندازہ ہو گا کہ وہ وقت میں نے آپ کے بغیر کیسے گزارا ہو گا۔۔

ازلان۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو، اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو یار۔۔۔

وجدان نے تڑپ کر اسے باہوں کے گھیرے میں کس لیا۔۔

کیوں وجدان بھائی میرے کہنے سے آپ تڑپ گئے اور میں نے تو یہ سب محسوس کیا ہے، آپ مجھے بتائیں آپ کہاں تھے؟؟

ازلان کو اس وقت اپنے سب سوالوں کا جواب چاہیے تھا۔۔

میری جان کے ٹکڑے ہر سوال کا جواب دوں گا مگر تھوڑا سا وقت دو اس کے بعد مل کر گھر چلیں گے۔۔۔ میرا بھائی جو پوچھے گا ہر سوال کا ایمانداری سے جواب دوں گا۔۔

مگر ابھی کے لیے یہ آنسو صاف کرو اور خوشی سے ایک پیارے سے رشتے کے لیے دعائیں کرتے ہوئے ان کی خوشی میں شریک ہو جاؤ۔۔

وجدان نے اذلان کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے، اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، اسے اپنے ساتھ لگائے پری اور حماد کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

پری جو دلہن کے لباس میں بیٹھی ہوئی یہ ایموشنل سین دیکھ رہی تھی، اب اسے یہ سمجھ میں آ گیا تھا کہ باہر سے آنے والا شخص جس کی شکل وجدان سے ملتی جلتی تھی وہ احد کا بھائی ہے مطلب پری کو خوشی ہوئی تھی کہ اب اس کے دو بھائی ہیں، پری بالکل معصوم تھی جو دماغی طور پر ابھی اپنی عمر سے بھی کم سوچتی تھی۔۔

اس کا ریزن یہ تھا کہ اس کی ماں نے اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے کبھی اسے بڑا ہونے ہی نہیں دیا، پری چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں خوش ہو جایا کرتی تھی۔۔

اسے ایک بہن مل گئی دو بھائی مل گئے،اسے لگ رہا تھا کہ اس کی زندگی مکمل ہو جائے گی،اوپر سے فجر اور منت جیسی بہنوں کو پاکر وہ خوشی سے پاگل سی ہو رہی تھی،ایک ساتھ اتنے سارے رشتے مل گئے تھے اسے۔۔۔

مجھے بتائیں تو صحیح کہ کیا ہو رہا ہے، کس کی خوشی میں شریک ہونا ہے؟؟
اذلان نے حیران نظروں سے سامنے بیٹھی ہوئی چھوٹی سی دلہن کو دیکھا۔۔۔

یہ ہماری بہن ہے،باقی کی تفصیل بعد میں بتاؤں گا،ابھی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہمارے لیے حوریہ کے جیسی ہے،جیسے حوریہ،فجر،زمل ہماری بہنیں ہیں اسی طرح سے پری بھی ہماری بہن ہے اور ہمیں ہر دم بھائی بن کر اس کی حفاظت کرنی ہے۔۔۔

بھائی میری تو منت بھی بہن ہے۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔
وجدان کے آتے ہی اذلان کے اندر کا بچہ بیدار ہونے لگا تھا۔۔۔

اسے وجدان سے ڈانٹ کھانا بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔اذلان کے مذاق پر سب ایک دم سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔۔۔

دو بچوں کے باپ بن گئے ہو مگر ابھی تک ویسے کے ویسے ہو، ذرا نہیں سُدھرے وجدان نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان کو بچوں کے بارے میں سب کچھ بلاج نے بتایا تھا۔۔۔

بھائی یہ بچوں والا ٹیگ لگنے کی وجہ سے میں اپنی معصومیت سے محروم ہوتا جا رہا ہوں، آپ گھر واپس چلو، میں جا کر بچوں کو آپ کے ہینڈ اوور کر دوں گا اور بتا دوں گا کہ یہ آپ کے تایا ابا ہیں اور ان کو آپ ہی کے نقشے قدم پر چلنا ہے، پھر میں ہو جاؤں گا آزاد، اور پھر میں اپنی مرضی کی زندگی جیوں گا۔۔۔

ہاں بالکل میں بچوں سے کہوں گا کہ تم جیسا بننے کی ضرورت بھی نہیں ہے، ورنہ ساری زندگی نکمے رہو گے۔۔۔

دانت بند کرو کبھی سیریس بات پر سیریس بھی ہو جایا کرو۔۔۔

وجدان کی ڈانٹ پر اذلان کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی---

وجدان جان بوجھ کر اذلان کو ڈانٹ رہا تھا، وجدان ہمیشہ سے جانتا تھا کہ جب وہ اذلان کو ڈانٹتا ہے تو اذلان کو بہت خوشی محسوس ہوتی ہے---

کتنی عجیب بات ہے کہ آج کے دور میں بھائی سے اونچی آواز میں بات کر لیں تو جائدادیں بٹ جاتی ہے---

اس دور میں یہ دوانوکھے شہزادے بھی رہتے تھے--- اذلان کے چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیے اکثر وجدان اسے مصنوعی ڈانٹ دیا کرتا تھا---

قربان جاؤں بھائی میں آپ کی ڈانٹ پر--- صدا میرے سر پر آپ کا سایہ سلامت رہے آمین ثم آمین---

وہ خوشی سے ایک بار پھر وجدان کو گلے لگا گیا---

بھائی ٹھیک ہو گیا اب یہ بھی بتادیں کہ ہماری بہنا کی شادی کس سے ہو رہی ہے یہ کس کی دلہن ہے؟؟

ازلان بلاج اور حماد کو متلاشی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔بلاج کی شادی حوریہ سے ہو چکی تھی، باقی بچا حماد اور حماد نے تو کبھی اس لڑکی کے بارے میں اسے نہیں بتایا تھا۔۔

آخر ازلان اور حماد بیسٹ فرینڈ تھے، حماد کو تو ہمیشہ سے عریشہ اپنا بنانا چاہتی تھی، جس کے ماشاءاللہ سے دو نام تھے عریشہ ردا مگر وہ اپنے دونوں ناموں کے ساتھ بھی حماد کا سر نیم نہیں لگا سکی تھی۔۔۔یہ دیکھ کر وہ حیران تھا کہ آخر یہ لڑکی ہے کون ہے۔۔

اس کی شادی حماد کاظمی سے ہو رہی ہے، مطلب کہ تمہارے بیسٹ فرینڈ سے۔۔

اب یہ تو وجدان نے ازلان پر بم پھوڑا تھا اور وجدان تیار تھا اس کا ری ایکشن دیکھنے کے لیے۔۔

کیاااااا۔۔۔۔

او بے غیرت تو شادی کر رہا ہے، لڑکی پسند کر لی، پاکستان آگیا مگر مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔

تجھ سے زیادہ گھٹیا اور کمینہ دوست میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔۔

وجدان کی اُمید کے مطابق اذلان کو حماد پر شدید غصہ چڑھ گیا تھا، وہ بغیر کسی کالحاظ کے لیے پتہ نہیں کیا کیا بول رہا تھا۔۔۔

اذلان کول کول۔۔۔ تمہیں تو تب بتاتا جب مجھے کچھ پتہ ہوتا۔۔۔وجدان بھائی کا حکم تھا، بس بلایا، حکم صادر کیا اور نکاح کروا دیا اور کہہ دیا کہ دو دن کے اندر سب کو میں خود بتا دوں گا، مجھے بتانے کی کوئی ضرورت نہیں، اب بتاؤ ان سخت آرڈرز کے بعد میں کیا کرتا؟؟

جو بھی تھا تجھے مجھے تو بتانا چاہیے تھا، اب جب تمہاری ہڈیاں توڑوں گا میں تو پھر وجدان بھائی کو کہنا کہ تمہیں آکر بچالیں۔۔۔

اذلان کا غصہ کم نہیں ہوا تھا، غصے سے پاس پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

جبکہ وہاں پر بیٹھے ہوئے سب لوگ جانتے تھے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کی جان ہیں، ایک دوسرے سے دور نہیں رہ سکتے، خود ہی ان دونوں نے مان جانا ہے۔۔۔

کافی دیر تک گپ شپ ہوتی رہی سب نے کھانا کھایا، وجدان نے سارا کھانا سیف الرحمان سے کہہ کر باہر سے ہی آرڈر کیا تھا۔۔۔ فجر، منت، حوریہ نے مل کر سب مردوں کو کھانا سرو کیا۔۔۔

کھانے کے بعد اب پری کی رخصتی کا وقت تھا، پری کو حماد کی دلہنیا بن کر اس کے ساتھ جانا تھا۔۔

حماد کو اشارے سے وجدان اپنے روم میں بلایا تھا۔۔

حماد کے آتے ہی وجدان نے روم کو لاک کر دیا۔۔

حماد میں جانتا ہوں کہ تم نے یہ نکاح میرے لیے کیا ہے، میں نے تمہیں سب سچویشن بتا دی تھی، تمہارا یہ احسان میں پوری زندگی یاد رکھوں گا۔۔

ایک بات یاد رکھنا پری بہت چھوٹی اور معصوم ہے، آہستہ آہستہ تمہارے رنگ میں ڈھل جائے گی۔۔ اسے کوئی دُکھ مت دینا، میں نے صرف یہ بولنے کے لیے نہیں کہا کہ پری میری بہن ہے، پری سچ میں میرے لیے حوریہ کی طرح ہے، جب حوریہ تکلیف میں ہوتی ہے جو ڈسیژن میں حوریہ کے لیے لوں گا، وہی پری کے لیے بھی ہو گا۔۔

وجدان بھائی مجھے کچھ ٹائم تو دیتے کہ میں سنبھل سکتا، آپ نے بہت جلدی سب کچھ کر دیا ہے، آپ شاید نہیں جانتے کہ عریشہ مجھ میں بہت زیادہ انٹرسٹڈ تھی۔۔۔

مگر میں اس میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں، مجھے کبھی بھی عریشہ سے شادی نہیں کرنی تھی، جبکہ وہ میری بہت اچھی دوست ہے مگر میں نے کبھی بھی ایز آ لائف پارٹنر اسے نہیں دیکھا۔۔۔

اب خود سوچیں کہ جب میں عریشہ سے شادی کرنے کے لیے تیار نہیں تھا، جو کہ ہر لحاظ سے پری سے زیادہ میچور ہے اور مجھے اچھی طرح سے سمجھ سکتی ہے، میری بہت اچھی دوست بھی ہے۔۔۔

پری کو آپ نے میرے ساتھ اچانک سے منسلک کر دیا اور اب آپ رخصتی میں بھی جلدی کر رہے ہیں۔۔۔پری اور میری ایج کا بہت زیادہ ڈیفرینس ہے، میرے لیے وہ ایک بچی ہے، وہ نہ تو میرے ساتھ ایڈجسٹ ہو سکے گی نہ میری باتوں کو سمجھ سکے گی، مجھے نہیں لگتا کہ ہمارا رشتہ اچھے سے چلے گا۔۔۔

پلیز حماد اس طرح کی باتیں کر کے میرا دل مت دکھاؤ، تم پر میں نے بہت سوچ سمجھ کر ٹرسٹ کیا ہے، پری میری بہن ہے، میں اس کی شادی کہیں بھی کر سکتا تھا، ہزاروں اچھے رشتے اس کے لیے لا سکتا تھا۔۔۔ مگر جو ٹرسٹ میں تم پر کر سکتا ہوں وہ کسی اور پر نہیں کر سکتا تھا، پری کو مضبوط ہاتھوں میں دینا میرا مقصد ہے، میں جانتا ہوں تم ہر لحاظ سے مضبوط اور اور اعتماد کے لائق ہو۔۔۔پری تمہارے

ساتھ بالکل محفوظ ہے اور رہی بات کہ ایج ڈیفرینس کی تو ایج ڈیفرینس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، میرے اور منت کے بیچ میں بھی ایج ڈیفرینس ہے مگر ہمارا رشتہ تو بہت پرفیکٹ چل رہا ہے---

منت کی سوچ آج بھی مجھ سے بہت ڈیفرینٹ ہے مگر اس کی ڈیفرینٹ سوچ مجھے بہت پیاری لگتی ہے---

میرے خیال سے بیوی تھوڑی سی بچکانہ ہو تو زندگی زیادہ خوبصورت لگتی ہے، تم تھوڑا سا حوصلہ رکھ کر پری کی جانب قدم بڑھاؤ تو صحیح، پری بہت پیار کرنے والی بچی ہے---
تم دیکھنا تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گی---ہاں وہ تھوڑی بچکانہ ہے تو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے، تم میچور اور سمجھدار ہو جب کام سے تھک کر گھر آیا کرو گے تو تمہاری تھکاوٹ کو وہ اپنی بچکانہ باتوں سے دور کر دیا کرے گی---

پلیز حماد پری کو یوں زندگی کی دوڑ میں اکیلا مت چھوڑنا---اب تو نکاح ہو چکا ہے---وہ بیوی ہے تمہاری---اگر احسان کیا ہے تو احسان کو ضائع مت کرنا---

اگر تم نے پری کو چھوڑا تو وہ پوری طرح سے ٹوٹ جائے گی، پلیز حماد پری کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے رکھنا میں وعدہ کرتا ہوں کہ پری تمہیں زندگی کے ہر موڑ پر خوش رکھے گی اور تمہارا ساتھ دے گی۔۔۔

نہیں وجدان بھائی میں آپ کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا، بس دعا کیجیئے گا کہ میں آپ کی سوچ آپ کے یقین پر پورا اُتر سکوں۔۔۔

انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

اور سنو میری بیوی کی طرف مت دیکھنا۔۔۔میں دیکھ رہا تھا جب تم اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

استغفراللہ وجدان بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔میں نے منت کی طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی دیکھوں گا۔۔۔

میرے لیے وہ صرف آپ کی بیوی ہے اور ازلان کی بڑی بھابھی۔۔۔میرے لیے دونوں رشتے ہی بہت محترم ہیں،وہ سب کچھ بہت پیچھے رہ گیا ہے اب بس دعا کیجئے کہ جس کو آپ نے میرے لیے چنا ہے میں اس کو خوش رکھ سکوں۔۔۔

وجدان کے مذاق پر حماد کافی سیریس ہو کر جواب دے رہا تھا جبکہ وجدان نے محض ایک مذاق کیا تھا،وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ حماد نے ایک بار بھی غیر ضروری نظریں منت پر نہیں ڈالی تھی۔۔۔

وجدان کی نظریں ہر پل حماد کا جائزہ لے رہے تھیں وہ وجدان کی کسوٹی پر کھرا اُترا تھا۔۔۔

مذاق کر رہا ہوں موڈ کو لائٹ کرو،میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تمہاری نظر منت کے لیے بالکل صاف ہے ورنہ چوہدری وجدان ورک یہاں کھڑے کھڑے تمہاری سانسیں بند کرنے میں دیر نہ لگاتا۔۔۔

زیادتی کر رہے ہیں بھائی۔۔۔اب بھی آپ دھمکی دے رہے ہو۔۔۔

وجدان کی دھمکی پر حماد مسکرایا تھا۔۔۔

دھمکی نہیں دے رہا آگاہ کر رہا ہوں کہ میری بیوی سے دور رہنا۔۔۔
وجدان بھی مسکرا دیا تھا دونوں مسکراتے ہوئے روم سے باہر نکل گئے۔۔۔

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا پری کو انجان اجنبی کے ساتھ رخصت ہو کر جانا تھا۔۔۔
پری پہلے تو خاموش بیٹھی تھی مگر جب رخصتی کا وقت آیا تو وہ بھاگ کر وجدان کے گلے لگتے ہوئے زور زور سے رونے لگی تھی، اس کے لیے اس کا سب سے کلوز رشتہ احد تھا۔۔۔

پری بچے رونا نہیں ہے، آپ بالکل محفوظ ہو، حماد آپ کو ذرا سا بھی پریشان کرے آپ نے فوراً مجھے فون کرنا ہے میں آ کر اس کی ہڈیاں توڑ دوں گا۔۔۔

وجدان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی بخش انداز سے کہا۔۔۔

اور اگر انہوں نے مجھے آپ سے بات کرنے نہیں دی تو؟؟
پری سسکیاں لیتی ہوئی اپنا ڈر سنا رہی تھی۔۔۔

پیاری بہنا اتنی اس کی اوقات نہیں کہ یہ تمہیں فون نہ کرنے دے، یہ خود کاغذی شیر ہے دو آنسوں بہانہ، اس کے بعد یہ تمہارے ساتھ رو رو کر خود وجدان بھائی کو فون کرے گا۔۔

اب کی بار اذلان نے حماد کی گلی اُڑائی تھی۔۔۔

ہنستے ہوئے چہروں نے پری کو حماد کے ساتھ رخصت کیا تھا، جبکہ پری کی آنکھیں اب بھی نم تھیں۔۔۔

وجدان نے پری کو بالکل سگی بہنوں کی طرح سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے لے جا کر حماد کے ساتھ اس کی چمچماتی ہوئی بلیک گاڑی میں بٹھا دیا تھا۔۔۔

حماد خود ڈرائیونگ کر کے آیا تھا تو پری کو بھی اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بٹھا دیا گیا۔۔

پری کے لیے جو سامان سیف الرحمن کو لسٹ دے کر وجدان نے منگوایا تھا، وہ سب بھی پری کے ہمراہ بھیج دیا گیا۔۔۔ نم آنکھوں سے پری اپنے شوہر کے ساتھ رخصت ہو چکی تھی۔۔۔

اب باری تھی وجدان کی اپنی فیملی کے ساتھ ڈیٹیل سے ملاقات کی، سب ایک بار اپارٹمنٹ میں واپس آ گئے تھے۔۔۔

وہاں پر بیٹھے ہر انسان کو ساری حقیقت سے وجدان نے آگاہ کر دیا تھا، اب کی بار اذلان اور ریاض ورک کے سامنے ثریا بیگم کی ساری سچائی آ چکی تھی۔۔۔

اب کی بار وجدان اپنی ماں کو کوئی ایسا موقع فراہم نہیں کرنا چاہتا تھا جس کی آڑ میں وہ، اور معصوموں کے لیے مصیبتیں کھڑی کر سکے۔۔۔

اذلان حیران نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہی حالت حوریہ کی تھی، جبکہ ریاض ورک تھوڑا سا نارمل تھا اسے پہلے سے ہی ثریا بیگم پر تھوڑا تھوڑا شک تھا کہ وہ کچھ تو غلط کر رہی ہے۔۔۔ مگر اتنا کچھ غلط کر چکی ہے اس کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔

کوئی بھی وجدان کی بات کے بیچ میں نہیں بول رہا تھا، کیونکہ وہ چوہدری وجدان ورک تھا جو لوگوں کے بارے میں عدل و انصاف کے فیصلے سناتا تھا، اگر وہ اپنی ماں کے بارے میں ایسا بول رہا تھا، تو مطلب ایک ایک لفظ سچ تھا۔۔۔

حوریہ بیٹھی ہوئی آنسوؤں سے رو رہی تھی، پاس بیٹھے ہوئے بلاج نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے حوصلہ دیا، وہ جانتا تھا کہ آخر ثریا بیگم حوریہ کی ماں ہے، وہ لاکھ غلط سہی مگر بیٹی ہونے کی وجہ سے اسے اپنی ماں کی تکلیف آ رہی تھی۔۔۔

منت بہت حیران نظروں سے وجدان کو دیکھے جا رہی تھی اسے تو اندازہ تک نہیں تھا کہ وجدان کو سب کچھ یاد ہے آ چکا ہے۔۔۔
وہ تو ابھی تک سمجھتی تھی کہ وجدان کو کافی کچھ یاد آنا باقی ہے، مگر یہاں تو جو کچھ وجدان بول رہا تھا وہ سب کچھ تو منت بھی نہیں جانتی تھی، کس قدر اس کے شوہر کو اپنے تاثرات اور جذباتوں پر کنٹرول رکھنا آتا تھا وہ حیران تھی۔۔۔

ایک بار پھر سے منت کے دل نے شدت سے یہ سوچا تھا کہ وہ اس شہزادے کے لائق نہیں تھی ہر طرح سے وہ پرفیکٹ تھا۔۔۔کہیں پر بھی تو اس شخص میں کمی نہیں تھی۔۔۔حد سے زیادہ خوبصورت،انٹیلیجنٹ، سمجھدار، پُروقار پرسنلٹی کا مالک،عدل اور انصاف کرنے والا،رشتوں کو محبت سے موتیوں کی طرح سنبھال کر رکھنے والا،یاروں کا یار۔۔۔بھائی کی جان،باپ کا غرور، بہنوں کا مان،بیوی کا سائبان۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ سچ میں کوئی اتنا پرفیکٹ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

اس سے زیادہ مشکل تھا اس بات پر یقین کرنا کہ یہ شہزادہ اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا۔۔۔

ایسا منت نے ہزاروں بار سوچا تھا کہ وجدان اس سے کہیں زیادہ بہتر ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔

اسے رشک آتا تھا اپنی قسمت پر کہ وہ شہزادہ اس سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ اسے منت میں کوئی کمی نظر نہیں آتی۔۔۔

منت کے سامنے اپنی تائی امی کا سچ آیا تو وہ شاکڈ تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ تائی امی جو بچپن سے ان سے اتنا پیار کرتی تھی ان کے ذہن میں اتنا زہر بھرا تھا،کہ وہ سب کی زندگیوں سے کھیلتی رہی۔۔۔

آج پتہ نہیں کتنے رازوں سے پردہ اُٹھنا باقی رہ گیا تھا، ہر کوئی اپنی جگہ پر حیران تھا، ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک بات ان کی سامنے آرہی تھی۔۔۔

مگر ایک بات بہت اچھی ہوئی تھی کہ اب سب حقیقت سے تو واقف ہو چکے تھے۔۔۔ حقیقت بہت تکلیف دہ تھی، سچ کسی سے بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اگر کوئی حقیقت سے واقف نہیں تھا، تو وہ تھی عافیہ اور آصف جو اس وقت بھی ساری حقیقت سے انجان تھے۔۔۔

ثریا بیگم جو اب بھی اپنی خوشیوں میں مصروف تھی، اسے تو اندازہ نہیں تھا کہ اب سزا کا وقت بہت قریب آپہنچا ہے۔۔۔

وجدان نے سب سے کہہ دیا تھا کہ ابھی گھر پر جا کر کوئی یہ نہیں بتائے گا کہ اس کی یادداشت پوری طرح سے واپس آچکی ہے، ابھی کچھ دن وہ گھر کے لوگوں کو اس سچ سے روشناس نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔۔

سب لوگوں نے وجدان کے حکم پر سر جھکا دیا تھا، وجدان کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کر سکتا تھا، تو یہ تو اس کی ماں تھی، جس عورت کے لیے جال بُنا جا رہا تھا وہ عورت یہاں بیٹھے ہوئے تین بچوں کی سگی ماں تھی۔۔۔

اور ایک شخص کی بیوی، ان کے لیے یہ لمحہ قیامت سے کم نہیں تھا، مگر اپنوں کو انصاف کی کسوٹی پر پورے اُترتے ہوئے سزا دینا ہی عدل کہلاتا ہے۔۔۔

اور لوگوں کے لیے فیصلے کرنا بہت آسان ہوتا ہے، مگر اصل عدل کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب کوئی آپ کا اپنا گناہ کرے تو وہ بھی سزا کا مستحق ٹھہرے۔۔۔ اس کے لیے بھی وہی سزا تجویز کی جائے جو غیروں کے لیے کی جاتی ہے۔۔۔

اس عورت نے صرف اپنے بچوں اور اپنے شوہر کے ساتھ ہی غلط نہیں کیا تھا، اس نے بہت سی زندگیوں کو برباد کیا تھا، اب سزا تو ملنی تھی۔۔۔

حور کی حالت کافی خراب ہو رہی تھی اذلان اور وجدان نے اپنی بہن کو پیار سے پاس بٹھاتے ہوئے سمجھایا تھا کہ ہماری ماں نے بہت غلط کیا ہے اب اگر ہم ان کا ساتھ دیتے ہیں تو ان کے گناہ میں برابر کے شریک ٹھہریں گے۔۔۔

حوریہ رو رہی تھی کچھ بولی نہیں دل سے تو وہ بھی تسلیم کر چکی تھی کہ اس کی ماں نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔

بیٹی تھی کہیں نہ کہیں اسے اندازہ تھا کہ اس کی ماں کس نیچر کی مالک ہے مگر اس کی ماں اتنا کچھ غلط کر رہی تھی اسے پتہ نہیں تھا۔۔۔

حویلی جانے کی تیاری ہو رہی تھی جب وجدان نے براق کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے سانس بھری تھی۔۔۔

براق تمہیں ایک بار پھر سے بے قصور ہوتے ہوئے بھی کڑے امتحان سے گزرنا پڑے گا۔۔۔

براق نے چہرہ اُٹھا کر وجدان کی بات کو سمجھنے کی کوشش کی۔۔۔فجر کو ہمارے ساتھ جانے دو، چچی جان کو اپنی بیٹیوں سے مل کر بہت خوشی ہوگی اور ہو سکتا ہے بہت جلد وہ زندگی کی جانب واپس لوٹ آئیں۔۔۔

مگر تم فلحال نہیں جاسکتے چاچو آج بھی تمہیں گنہگار سمجھتے ہیں، جب تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا میں تمہیں ان کے سامنے لے جا کر معاملات خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

وجدان نے سنجیدہ انداز سے کہا، تو براق نے ہاں میں سر کو ہلا دیا۔۔۔

براق خود بھی سمجھدار تھا، موقع کی نزاکت کو اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔۔۔مگر اس کے لیے مشکل تھا اپنے دل کو سمجھانا جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنی فجر سے دور نہیں ہونا چاہتا۔۔۔

میں فجر سے دو منٹ اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

اسکے چہرے پر فجر سے جدا ہونے ڈر صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔دشمنوں کی جان کو گلے میں اٹکا دینے والا کمانڈو اپنی محبت سے دور ہونے کے ڈر سے ہی لرز اُٹھا تھا۔۔۔سچ کہتے ہیں کہ محبت انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔۔۔

ٹینشن مت لو انشاء اللہ سب کچھ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا، فجر تمہاری ہے اور ہمیشہ تمہاری ہی رہے گی۔۔۔

وجدان اسکے چہرے پر ٹینشن دیکھتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔

فجر بیٹا جاؤ اور جلدی سے تیاری کرو ہمیں ابھی حویلی کے لیے نکلنا ہے۔۔۔

وجدان کے کہنے پر فجر براق کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی پری والے روم میں چلی گئی۔۔۔

براق جا کر روم میں خاموشی سے کھڑا ہوا تھا، فجر دروازہ بند کرتی ہوئی آہستہ آہستہ چلتی اس کے قریب آکر رک گئی۔۔۔وہ براق کے دل میں اُٹھتے ہوئے طوفانوں سے بہت اچھی طرح سے واقف تھی، وہ جانتی تھی کہ اس وقت اس کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔۔۔

وہ تو ایک لمحے کے لیے بھی فجر کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھ ،اور یہاں تو پتہ نہیں کتنے دنوں کے لیے فجر اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔

پریشان نہیں ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

تم میری ہو مجھ سے دور ہونے کی کوشش مت کرنا فجر، خود بھی مر جاؤں گا اور تمہاری جان بھی اپنے ہاتھوں سے ہی لوں گا۔۔۔

فجر کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اسے لگا لیا۔۔۔اس کے چہرے پر خوف سے سرخی پھیلی تھی، گرے آنکھوں میں عجیب بے خوفی سی لیے ہوئے فجر کے چہرے پر گہری نظریں گاڑے کھڑا تھا۔۔۔

اتنی بے یقینی۔۔۔میں آپ کی ہوں اور ہمیشہ آپ کی ہی رہوں گی۔۔۔

بے یقینی تم پر نہیں قسمت پر ہے، ہمیشہ تمہیں مجھ سے دور کر دیا جاتا ہے، ہمیشہ تمہیں مجھ سے چھین لیتے ہیں، اب کی بار ایسا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

اب کی بار ایسا کچھ ہو گا بھی نہیں، وجدان بھائی ہمارے ساتھ ہیں، بہت جلد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور پھر یہ ہے نا ہمیں ملانے کے لیے، ہمارے پیار کی مضبوط کڑی۔۔۔

فجر نے براق کا بھاری کا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر اپنے پیٹ پر رکھ لیا۔۔

براق نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکی سی سمائل دیتے ہوئے اس کے بڑے ہوئے پیٹ کو دیکھا۔۔

کہیں اپنے بابا سے کہ ہم ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے، بہت جلد ہم واپس ان کے پاس آجائیں گے۔۔۔

فجر اپنے پیٹ پر رکھے ہوئے براق کے بھاری ہاتھ کو فیل کروا رہی تھی کہ اس کا بچہ اور وہ دونوں اس کے ساتھ ہیں۔۔۔

پھر اپنی ماما سے بھی کہہ دو کہ بابا کو روز فون کرنا ہے، بابا کو تمہاری ماما کے بغیر نیند نہیں آتی، بابا کو آپ دونوں کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔

تو پھر اپنے بابا کو بھی بتادیں کہ نیند تو ماما کو بھی نہیں آتی آپ کے بابا کے بنا۔۔۔ ہم بھی اتنی ہی تکلیف میں ہونگے جتنے تکلیف میں آپ کے بابا رہے گے۔۔۔

ماما وعدہ کرتی ہے کہ وہ آپ کے بابا کو روز فون کرے گی،ویڈیو کال کرے گی اور مارننگ نائٹ کسیاں بھی بھیجا کرے گی۔۔۔بس آپ کے بابا کو سیڈ ہونے کی اجازت نہیں۔۔۔

فجر نم آنکھوں سے براق کے چوڑے سینے سے لگی ہوئی،اس کی خوشبو کو سانسوں میں اُتار رہی تھی۔۔۔

فجر جاتے ہوئے تھوڑا سا پُر سکون کرتی جاؤ، تمہاری قربت کا نشہ چند منٹوں حاصل تو نہیں ہو سکتا، مگر لاحاصل سے کچھ مل جانا بہتر ہے۔۔۔

وہ خماری سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر شدت سے جھکا، پنکھڑیوں کو لبوں کی گرماہٹ دیتے ہوئے نرمیوں کو لبوں کی گہرائیوں میں محسوس کرتے ہوئے، سلگتے ارمانوں کو پُر سکون کرنے کے لیے اس کی پنکھڑیوں کے جوسی فلیور کو حلق میں تیزی سے اُتار رہا تھا۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے ہوئے مدہوش سا ہوتا ہوا اس کے چہرے پر چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

پانچ منٹ تک اس کی جوسی پنکھڑیوں کی ٹھنڈی مٹھاس کو لبوں سے پیتے ہوئے وہ سلگتے ارمانوں کو سکون پہنچاتے ہوئے بامشکل پیچھے ہوا تھا۔۔۔

مجھے یہاں پر تمہارے لبوں کی حدت کے ساتھ دانتوں کا گہرا نشان چاہیے، جتنے دن تمہارے دانتوں کا نشان میرے دل والے مقام پر رہے گا اتنے دن مجھ سے دور رہنے کی اجازت ہے، جس دن یہ نشان مٹا، فجر میں بغیر کچھ سوچے سمجھے وہاں پر آجاؤں گا یاد رکھنا۔۔۔

وہ دیوانہ سا ہوا جا رہا تھا اس سے فجر کی دوری برداشت نہیں ہو رہی تھی، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایسا کیا کرے کہ یا تو اس کے جلتے ارمانوں کو اس کی جدائی سے کھولتے دل کو راحت مل جائے یا وہ فجر کو جانے سے روک لے۔۔۔

سینے کے بٹن کھولتے ہوئے دل والے مقام پر انگلی رکھتے ہوئے دانت گاڑنے کو کہا تھا، جہاں پر اس نے 13 سال کی عمر میں تکلیف سہتے ہوئے فجر کا نام لکھوایا ہوا تھا۔۔۔

براق ایسا کیوں کر رہے ہیں؟؟

تمہارے عشق میں پاگل ہوں، جنون بن چکی ہو میرا۔۔ جنونی انسان سے کسی بھی طرح کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔۔۔

اسکی نازک مخملی گردن پر جھکا ہوا دیوانگیاں لوٹا رہا تھا۔۔۔

گردن پر اس کے دانتوں کی سخت چُبن کو محسوس کرتے ہوئے وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔

ششششش۔۔۔

میری جان برداشت کر جاؤ تمہاری سسکیاں مجھ پر کیسے اثرانداز ہو ہوتی ہیں تم واقف ہو۔۔۔باہر سب لوگ موجود ہیں، میں نہیں چاہتا کہ میری جان سب کے سامنے شرماتی پھرو۔۔۔کچھ لمحوں کی بات ہے برداشت کرلو۔۔۔اس کی نازک پنکھڑیوں کے نچلے کنارے کو لبوں سے ہلکا سا دباؤ دے کر دانتوں سے کھینچتے ہوئے وہ مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔۔

پلیز اتنا قریب مت آئیں، دور مجھ سے بھی نہیں ہوا جائے گا۔۔۔

براق کے لبوں کی بے باکیوں پر وہ ٹوٹ کر اس کے ہاتھوں میں بکھرنے لگی تھی۔۔۔براق کے لب خماری سے مسکرائے تھے، فجر کو اپنی محبت کے سامنے کمزور پڑتا ہوا دیکھ کر۔۔۔

مرد کی سب سے بڑی جیت ہوتی ہے جب اس کی بیوی، اس کی شریک حیات، اسکی محبت کے سامنے ہار جاتی ہے۔۔۔

میری جان کس نے روکا ہے، پورا حق حاصل ہے تم بھی منمانیاں کرلو، براق تو پورا تمہارے سامنے حاضر ہے۔۔۔اگر تھوڑی سی بے باقی دکھا کر کچھ لمحے محبت کے مجھے بخش دوگی تو میری ذات پر تمہارا احسان ہو گا۔۔۔

ایسا مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔باہر سب لوگ بیٹھے ہمارا انتظار کر رہے ہیں، ہمیں باہر جانا چاہیے۔۔۔

مجھے اس وقت صرف اپنے آپ سے مطلب ہے، اگر نہیں کچھ کر سکتی تو خاموش کھڑی رہو، میں اپنا حساب کتاب کیے بنا تمہیں روم سے نہیں جانے دوں گا۔۔۔

لہجے میں سختی تھی اُتارتے ہوئے شرٹ کے بٹنوں کو پوری طرح سے کھولے ہوئے، چوڑا سینہ اس کے سامنے کیے، انگلی کے اشارے سے دانت کاٹنے کا مطالبہ دوبارہ کیا۔۔۔

وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے انکار کر رہی تھی۔۔۔

وہ کیسے ہے براق کو تکلیف دے سکتی تھی۔۔۔

بے فکر رہو اسی مقام پر تمہیں اپنے دانتوں کے نشان دینے کا پورا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔

دونوں کی دھڑکنوں پر ایک دوسرے کے لبوں کے نشان ہونے چاہیے۔۔۔

جب بھی تم شاور لو گے تو میری موجودگی کا احساس ہونا چاہیے۔۔۔

ایک ہاتھ اس کی دھڑکنوں پر رکھتے ہوئے نرمی سے چھونے لگا تھا۔۔وہ سسکیاں بھرنے لگی تھی۔۔۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی اس کی سانسیں اُکھاڑ رہا تھا۔۔۔

آرام سے اسے بیڈ پر لیٹا کر اسکے پیٹ سے دوری اختیار کرتے ہوئے،اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔۔۔

سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

ششش۔۔۔

دوبارہ آواز نہیں آنی چاہیے،اس وقت اپنے سوا نہ تو مجھے کچھ دکھائی دے رہا ہے،نہ سنائی۔۔۔ فضول میں انرجی ضائع مت کرو۔۔۔

اس کے لبوں سے سختی سے لب ملاتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ مزاحمت کی تو حد سے گزرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا،پھر باہر جا کر شرمائی پھرتی رہنا۔۔۔

اس کے کان پر لب رکھتے سرگوشیاں اُتارتے ہوئے،اس کی گردن پر جھکا،کافی حد تک جامنی کر چکا تھا۔۔۔

وہ سسکیوں میں مسلسل اسے بہکنے سے روک رہی تھی۔۔۔ مگر جنونی کمانڈو بہکتے ہوئے رکنے کو تیار نہیں تھا، اس کی ہر مزاحمت پر لبوں اور ہاتھ کی بے باکیاں سختی پکڑنے لگتی۔۔۔

بغیر اس کی مزاحمتوں کو خاطر میں لائے شرٹ کے دامن سے پکڑ کر اوپر کو لے جاتے ہوئے ہوئے نشیب و فراز پر گہری نظر گاڑے دلچسپ انداز سے مسکرایا تھا۔۔۔

وہ دماغ میں سوچی ہوئی بات کو عمل میں لانے کے لیے پوری طرح سے تیار تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ فجر اپنے بچاؤ کے لیے کچھ کرتی وہ اس کی دھڑکنوں پر چہرہ گراتے ہوئے سختی سے نشیب و فراز پر ہاتھ رکھے سختی سے چھونے لگا تھا۔۔۔

برہنہ خوبصورت رعنائیوں پر نظریں پڑتے وہ بے قابو سا ہوتے ہوئے سختی سے لب رکھے دانت گاڑ کر اسکی جان نکال چکا تھا۔۔۔

بے اختیار فجر کے منہ سے چیخ نکلی تھی، جس کو نکلنے سے پہلے ہی وہ سفاکی سے ہاتھ رکھتے ہوئے دبا چکا تھا۔۔۔

ایک سیکنڈ کی گستاخی سے ہی اس نے نرم گندی ہوئی دھڑکنوں پر دانتوں کی گہری چھاپ کا نشان چھوڑا تھا۔۔۔

جس کو دیکھ دلچسپ انداز سے کھکھلا کر مسکرایا تھا۔۔۔دھڑکنوں پر دانتوں کے نشان دیکھ کر آنکھ دبا کر نشان کو لبوں سے چوم لیا۔۔۔

آپ کو ذرا احساس نہیں ہے، اب میں بھی آپ کا احساس نہیں کروں گی۔۔۔

وہ غصے سے اس کے سینے پر لب رکھتے ہوئے سختی سے دانت گاڑ چکی تھی، وہ بھی ایک نہیں دو سے تین جگہ پر اس نے اپنی دانتوں کی گہری چھاپ بنائی تھی۔۔۔

اس کے سخت کمانڈو کے سینے پر یہ نازک سے دانتوں کا کیا اثر ہونا تھا مگر جو وہ چاہتا تھا وہ ہو چکا۔۔۔

اسے تو دانتوں کے نشان اپنے سینے پر چاہیے تھے جو کہ وہ بغیر اس کو اذیت دیئے تو کبھی نہ دیتی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو چوم کر کھڑا ہوتے ہوئے، شرٹ کے بٹن تیزی سے بند کر رہا تھا، اب وہ ٹائم ضائع نہیں کر سکتا تھا کیونکہ کافی دیر ہو گئی تھی روم میں آئے ہوئے۔۔۔وہ اپنی بے ترتیب شرٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے غصے سے بیڈ پر ہی سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

اُٹھ جاؤ میری جان ورنہ میر اارادہ بدل سکتا ہے۔۔ تمہارے معاملے میں میر اایمان بہت جلدی ڈگمگا جاتا ہے۔۔۔

اس کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر دانت نکال کر ہنستے ہوئے، اس کے سامنے ہتھیلی پھیلا کر اُٹھنے میں اس کی مدد کی تھی۔۔۔

اس کے بڑے ہوئے پیٹ کی وجہ سے اب اکثر وہ فجر کو اسی انداز سے اُٹھایا کرتا تھا۔۔۔

یہ آنسوں کس لیے۔۔۔

پہلی بار تو ایسا کچھ نہیں کر رہا یار، پیار میں اتنی جنونیت کا حق تو ہر عاشق کو مل جاتا ہے۔۔۔

اس کے آنسوؤں کو لبوں سے چنتے ہوئے اسے اپنی سینے سے لگا گیا۔۔۔

بہت گندے ہو گئے ہیں آپ۔۔۔

غلط میری جان میں ہمیشہ سے ہی گندا تھا، اب تو تھوڑا سا سُدھرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔

اس کے مسکرا کر کہنے پر فجر نے ہاتھ کا مکہ بناتے ہوئے غصے سے اس کے سینے پر مارا تھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی بازوؤں کے دائرے میں کسے کھڑا تھا۔۔

اب میں جا رہا ہوں، تم ذرا منہ دھو کر، چہرے پر فریشنس لے کر باہر آنا اور گردن پر جو میں نے ڈیزائننگ کی ہے، اسے بھی چھپا لینا۔۔
اس کی گردن پر براق کے نشان واضح نظر آرہے تھے۔۔

نہیں چھپاؤں گی، ایسے باہر آؤں گی، آپ کو یہ سب کرنے سے پہلے کیوں نہیں پتہ چلتا، کبھی ڈاکٹروں سے چھپاؤ، کبھی آپ کی ٹیم کے سامنے ایسے نہ آؤں اور اب تو آپ میرے بھائیوں کے سامنے بھی شرمندہ کروائیں گے۔۔
وہ غصے سے چڑ کر بول رہی تھی، ایک تو اس کے دانتوں کی چبھن ابھی تک وہ دھڑکنوں پر محسوس کر رہی تھی۔۔

میری جان سوچ لو باہر سب تمہارے بھائی بیٹھے ہیں۔۔ان کے سامنے ایسے جاؤ گی۔۔
استغفر اللہ اتنی بے شرم بن گئی ہو، کہ اپنے بھائیوں کے سامنے۔۔

توبہ توبہ---

وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے ہنس رہا تھا---

براق پلیز آپ چلے جائیں میں کچھ اُٹھا کر آپ کو مار دوں گی---

براق کے دانت نکالنے پر وہ غصے اور ہنسی کی ملی جلی کیفیت سے اسے دھکیلتے ہوئے باہر نکال رہی تھی---

براق نرمی سے دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل چکا تھا، جبکہ فجر اپنی حالت ٹھیک کرنے لگی تھی---براق بڑے آرام سے جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو، ایسے آکر سب کے درمیان بیٹھ گیا---

سیریس چہرہ لیے ہوئے باہر آکر سب کے ساتھ بیٹھا باتیں کرنے لگا تھا---

سب کو تو یہی لگ رہا تھا کہ براق صاحب اپنی بیوی سے کوئی ضروری بات کرنے گئے ہوں گے، اب کسی کو کیا پتہ کہ وہ تو اندر بیوی کو ہلکان کرنے گئے تھے---

کچھ دیر بعد فجر بھی دوپٹہ سر پہ اچھی طرح لیے ہوئے چہرہ فریش کر کے باہر آچکی تھی۔۔۔وہ خود کو نارمل دکھانے کی بہت کوشش کر رہی تھی مگر براق کی نظریں اسے نارمل رہنے کہاں دے رہی تھیں۔۔۔

براق بار بار سب سے نظریں چُرا کر اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا،اس کی نظروں کی حدت کو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی، مگر جو وہ روم میں اسکے ساتھ کر کے آیا تھا،وہ یاد رکھتے ہوئے وہ سب کے سامنے سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

کچھ دیر کے بعد جانے کی تیاری ہو گئی، براق پتہ نہیں کیسے مشکل سے فجر کو وجدان کی گاڑی میں بٹھا کر خود اپنی گاڑی میں اکیلا بیٹھتے ہوئے وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

....

سب لوگ اپارٹمنٹ سے نکل کر صلاح الدین کی حویلی کی جانب رواں دواں تھے۔۔۔وجدان کے دل میں درد کے طوفان اُٹھ رہے تھے یہ سوچ کر کہ آج اس کا استقبال کرنے والا گیٹ پر اس کا داجی نہیں ہو گا۔۔۔

وہ ہستی نہیں ہو گی جو ہمیشہ وجدان کو دیکھ کر چوڑا سینہ کر کے بولتی تھی کہ میرا شیر آگیا۔۔۔
قسمت کی ستم گری یہ تھی کہ وہ گھر جا کر ابھی کسی پر یہ ظاہر بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اسے داجی کے بارے میں سب پتہ ہے کیونکہ اسے ابھی اپنی یادداشت نہ ہونے کا ڈرامہ رچانا تھا۔۔۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ حویلی میں قدم رکھتے ہی اپنے داجی کے کمرے میں جائے اور کچھ لمحے ان کی موجودگی کو محسوس کرے، مگر وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

قسمت انسان کو کیسے کیسے کھیل دکھاتی ہے وجدان کے دادا اس کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتے تھے، یہ بات اس کے ساتھ جڑے ہوئے سب رشتے جانتے تھے۔۔۔
صلاح الدین کے دو پوتے تھے اور ایک نواسہ، مگر جو محبت صلاح الدین کے دل میں وجدان کے لیے تھی وہ چاہ کر بھی وہ کبھی کسی اور کو نہیں دے سکے۔۔۔

وجدان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا یہ سوچ کر کہ جب ان کا آخری وقت تھا تو وہ ان کے پاس نہ تھا۔۔ جس پیاری ہستی نے انگلی پکڑ کر پیار سے چلنا سکھایا، اُس داجی کو وہ آخری وقت میں کندھا تک نا دے سکا تھا۔۔

تکلیف کے وقت ان کے لبوں سے پانی نہ لگا سکا۔۔ ان کے کانپتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں نہیں تھام سکا، جن ہاتھوں نے بچپن سے لے کر جوانی تک اسکو ہر موڑ پر سنبھالا۔۔

یہ ایسا درد تھا جو شاید ساری زندگی چوہدری وجدان ورک کے دل سے نہیں جا سکتا تھا۔۔

مگر حالات انسان کو مجبور کر دیتے ہیں کہ کبھی کبھی اپنے دل پر لگے زخموں کو اپنے ہاتھوں سے ہی کھنچاؤ ڈالتے ہوئے سینا پڑے گا۔۔

....

حماد خاموشی سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے سامنے سڑک پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ کم سے کم بندہ تعریف ہی کر دے کہ میں اچھی لگ رہی ہوں۔۔ مسلسل حماد کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے پری نے خود سے بات شروع کی تھی۔۔۔

جی بہت خوبصورت لگ رہی ہو!!

کیاااا۔۔۔۔۔

جی میں نے کہا کہ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں حماد اب بھی نظریں سڑک پر جمائے ہوئے تھا!!

مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ میری نہیں سامنے نظریں گاڑے ہوئے پیاری ناگن جیسی کالی سڑک کی تعریف کر رہے ہیں۔۔۔۔

پری چھوٹی سی ناک کو سنگوڑ کر حماد کے چہرے کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

جی نہیں میں ہر کسی کی فضول میں تعریف نہیں کرتا۔۔۔

تھینک یو سو مچ اللہ میاں میری پہلی ڈیمانڈ پوری کرنے کے لیے وہ جھک کر گاڑی کی چھت کی جانب نظریں اٹھا کر چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آمین بولی تھی۔۔۔۔۔

کون سی ڈیمانڈ۔۔۔ حماد نے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ میں اللہ میاں سے ہمیشہ اپنے لیے روڈ ہیرو کی دعا مانگتی تھی اور آپ روڈ ہیں اس لیے اللہ میاں کا شکر ادا کر رہی ہوں۔۔۔۔

میں روڈ نہیں ہوں!!

ویری فنی خوش اخلاق بھی نہیں ہیں۔۔ وہ لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی ہنسی کو دبا رہی تھی!!

ابھی آپ نے مجھے جانا ہی کتنا ہے کہ آپ میرے بارے میں رائے بھی قائم کر چکی ہیں!!
کسی کو جاننے کے لیے سمجھداری والی پہلی نظر ہی کافی ہوتی ہے ایسا احد بھائی بولتے ہیں!!
ہمم آپ کے احد بھائی بالکل ٹھیک بولتے ہیں مگر اس کے لیے احد بھائی جیسی عقل ہونا بھی ضروری ہے!!

پاس گزرتی ہوئی گاڑیوں کو سائیڈ مرر سے دیکھ کر گاڑی کو سیدھا سڑک پر لے جاتے ہوئے وہ پری کی باتوں کے جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ پری کہیں سے بھی دلہن تو نہیں لگ رہی تھی ہاتھ میں پکڑے ہوئے چپس کے پیکٹ سے دھڑا دھڑ چپس نکال کر انصاف کر رہی تھی اور ساتھ میں اپنی قیمتی رائے کا اظہار کرتے ہوئے ایڈوکیٹ حماد کاظمی کو انٹرٹین بھی کر رہی تھی۔

حماد کو اس کی باتوں پر ہنسی آ رہی تھی جس کو اس نے بامشکل روکا ہوا تھا۔۔۔۔۔
تو آپ سے کس نے کہا کہ میرے پاس عقل نہیں ہے الحمدللہ میں بہت انٹیلیجنٹ ہوں۔۔۔
آپ مجھ سے کوئی بھی سوال پوچھ کر دیکھ لیں میں آپ کے ہر سوال کا پرفیکٹ جواب دوں گی۔۔۔۔

پری کو اپنی عقل پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بھروسہ تھا حماد کی ہنسی چھوٹ گئی تھی پری کی قابلیت کی والی باتیں سن کر۔۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں مطلب آپ کو میری قابلیت پر یقین نہیں ہے۔ اگر دوبارہ میرا مذاق اڑا کر ہنسے تو میں فوراً سے احد بھائی کو فون کر دوں گی۔ یہ آپ کا پہلا اور آخری موقع تھا کہ آپ مجھے یوں ٹیس کرتے ہوئے ہنسیں اور میں خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔

افففف مائی گاڈ چھوٹی سی لڑکی کو اتنا غصہ آتا ہے۔۔ یہ تو آپ کے بھائی نے مجھے نہیں بتایا میرے ساتھ تو دھوکا ہو گیا ہے۔۔۔

حماد اس نکاح پر بالکل بھی خوش نہیں تھا مگر اس لڑکی کی معصوم باتیں اسے اچھی لگ رہی تھیں۔۔۔

۔حماد نے صرف پری کے ساتھ ہمدردی میں نکاح کیا تھا جن حالات میں وجدان نے فون کر کے اس سے بلوایا تھا اس میں وہ انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

پری کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔حماد نے تو اس وقت نکاح کی حامی یہ سوچ کر بھری تھی کہ جیسے ہی سارے معاملات ٹھیک ہوں گے تو وہ وجدان کو سمجھا دے گا کہ وہ پری کو بیوی کے روپ میں ایکسیپٹ نہیں کر سکتا مگر وجدان نے جس یقین کے ساتھ پری کو اس کے ساتھ رخصت کرنے کی بات کی تھی حماد چاہ کر بھی وجدان کو انکار نہیں کر سکا۔۔۔۔۔

تھوڑے سے وقت کے لیے حماد اور وجدان کے بیچ میں کافی دوریاں آگئی تھیں ورنہ بچپن سے لے کر حماد ازلان کی طرح ہی وجدان کی عزت کرتا تھا۔۔۔

اب حماد اسے رخصت کر کے اپنے ساتھ تو لے جا رہا تھا۔۔۔ مگر پری کو ابھی تک اس نے بیوی کے روپ میں ایکسیپٹ نہیں کیا تھا۔۔اور نہ ہی اسے خود سے کوئی ایسی امید تھی۔۔۔ وہ تو ٹھیک طرح سے اسے کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔اسے بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔ کہاں 32 33 سال کا بھرپور مرد اور کہاں وہ 17 سال کی لڑکی اسے تو پری کو بیوی کے روپ میں سوچ کر ہی بہت بیڈ فیل ہو رہا تھا۔۔۔۔

مگر وہ الگ بات تھی کہ حماد کو پری کی بچکانہ باتیں بہت اچھی لگ رہی تھیں۔

وہ جو سوچوں کی دنیا میں گم تھا پری کی بک بک سن کر اس کے لبوں پر ہنسی آگئی تھی۔۔۔۔

سارا راستہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی پری نے اپنی زبان کو ریسٹ دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔۔

دھماکہ تو پری نے اس وقت کیا جب راستے سے گزرتے ہوئے اچانک سے حماد کو گاڑی روک کر پیزا کھانے کی فرمائش کی تھی۔۔۔۔۔

پری میں پزا آرڈر کر دیتا ہوں گھر جا کر آرام سے کھا لینا۔۔۔

نہیں مجھے ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر کھانا ہے۔۔۔

پری مچل رہی تھی گاڑی سے نیچے اُتر کر سامنے بہت مشہور پزا ہارٹ پر جا کر پزا کھانے کو۔۔۔پری اس وقت سچ میں ایک معصوم بچی لگ رہی تھی، جسے فوراً سے اپنی خواہش کو پورا کرنا تھا۔۔۔

پری مجھے تمہیں پزا کھلانے میں کوئی پرابلم نہیں، مگر تم اس وقت دلہن کے ڈریس میں ہو، خود سوچو ایسے ہم باہر جائیں گے تو ہر کسی کی توجہ کا مرکز بنے گے۔۔۔تو بہتر ہے کہ تم آرام سے گھر جا کر کھا لینا۔۔۔

حماد کا لہجہ کافی سنجیدہ اور نرم تھا۔۔۔

نہیں مجھے ابھی اسی وقت پزا کھانا ہے اور آپ کو اتنی شرم کیوں محسوس ہو رہی ہے مجھے دلہن کے جوڑے میں ریسٹورنٹ میں لے جاتے ہوئے؟؟

پری مجھے شرم محسوس نہیں ہو رہی تم باہر جا کر انکمفرٹیبل فیل کرو گی۔۔۔

حماد گاڑی روک چکا تھا۔۔۔

جی نہیں۔۔۔میں پری ہوں، میں کہیں بھی جا کر انکمفرٹیبل فیل نہیں کرتی، آپ میری طرف سے بے فکر رہیں۔۔۔

پری حماد سے پہلے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے نیچے اُتر چکی تھی۔۔۔حماد ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے نفی میں سر کو ہلاتے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔۔۔

وجدان بھائی اچھا سلیکشن کیا ہے آپ نے میرے لیے، سچ میں اس کی بچکانہ حرکتیں مجھے اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔بالکل مجھے شادی والی فیلنگ تو نہیں آرہی، لگتا ہے کہ بچی کو گود لے کر جا رہا ہوں۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سوچ کر گاڑی کی فرنٹ سائیڈ سے ہوتے ہوئے، مچلتی ہوئی پری کے پاس آکھڑا ہوا تھا۔۔۔

اب چلیں نہ۔۔۔

پری اس کے بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے، دوسرے ہاتھ سے لہنگا تھوڑا سا اوپر اُٹھائے پزاہٹ کے اندر جانے کے لیے بے تاب تھی۔۔۔

پری نے جس مان سے حماد کا بازو تھاما تھا، حماد نے پہلی بار پری کے چہرے پر گہری نظریں ڈالتے ہوئے، اس معصوم سی گڑیا کو دیکھا تھا، جو سچ میں بہت خوبصورت تھی، ریڈ کلر کے لہنگا پہنے ہوئے، سر پر دلہن کی طرح ڈوپٹہ فِٹ کیا ہوا تھا۔۔ چھوٹی سی نوز پن جو اس کی نازک سی ریڈ کلر کی سجی ہوئی پنکھڑیوں سے ٹکرا کر بہت ہی دلکش لگ رہی تھی۔۔

گوری رنگت، نیچرل خوبصورتی پر میک اپ کر کے زیادتی کی گئی تھی، کیونکہ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ حماد کے مطابق اسے میک اپ کی کوئی ضرورت نہیں تھی، یہ کیا تھا، یہ کیسا احساس تھا، وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔

اس کے دل نے آج تک صرف ایک ہی خوبصورتی سراہا تھا۔۔ اس خوبصورتی کا نام تھا منت۔۔۔

منت سے پہلے اور منت کے بعد اس نے اپنے دل کے دروازوں کو سختی سے بند کر لیا تھا۔۔ حماد کا سارا دن لیڈیز وکیلوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا لگا رہتا تھا، مگر حماد کے لیے صرف وہ فرینڈز یا کولیگ تھیں۔۔

یہاں تک کہ عریشہ بھی خوبصورت تھی اور خود سے اس کی طرف ہر بار قدم بڑھایا کرتی تھی، مگر حماد کو اس میں بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

محبت زبردستی جذبہ بنانے کا نام نہیں ہے، محبت تو خود سے اپنی جگہ تلاش کر لیتی ہے، پھر چاہے لاکھ انسان اس محبت سے بھاگ لے، مگر چاہ کر بھی نہیں بھاگ سکتا۔۔۔

منت کے بعد حماد نے دل کے چاروں اطراف میں اونچی دیواریں کھڑی کر لی تھیں۔۔۔اس نے دل کو سمجھا لیا تھا کہ اسے کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی کی محبت کو اس کے دل پر دستک دینے کی اجازت ہے، اگر دستک دی گئی تب بھی وہ کبھی اپنے ٹوٹے ہوئے دل کا دروازہ نہیں کھولے گا۔۔۔

حماد نے منت کو ٹوٹ کر چاہا تھا، مگر وہ اس کا نصیب نہ بن سکی۔۔۔حماد نے اپنے ٹوٹے دل کی کرچیاں کس طرح سے سنبھالی تھیں یہ تو صرف اس کا دل ہی جانتا تھا۔۔۔

بہت سے رشتوں کو بچانے کی خاطر حماد نے زخمی دل کو سی کر مرہم لگا لیا تھا، مگر منت کے بعد اس نے ہمیشہ کے لیے سوچ لیا تھا کہ وہ کبھی شادی نہیں کرے گا، مگر جو رشتے آسمانوں پر طے ہوتے ہیں وہ اسی طرح سے مل جاتے ہیں، جیسے پری اور حماد کا رشتہ اچانک سے جڑ چکا تھا۔۔۔

جو رشتہ حماد نے صرف یہ سوچ کر جوڑا تھا کہ اس لڑکی کو ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہے، ورنہ اس لڑکی کی زندگی برباد ہو جائے گی، وہ نہیں جانتا کہ یہی رشتہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی سچائی اور خوبصورتی ثابت ہو گا۔۔۔

پری کے معاملے میں بھی بہت جلد حماد کے سب بھرم ٹوٹنے والے تھے، یہ معصوم گڑیا اس کے دل میں پہلے دن سے ہی گھر کرنے لگی تھی۔۔۔

پلیز چلیں نا۔۔۔

وہ ہونٹ بچوں کی طرح نکالتے ہوئے حماد سے بولی تو حماد سوچ کے سحر سے باہر آیا تھا۔۔۔ اپنے پڑے کے لیے دیوانی ہوئی جا رہی پری کو تو اندازہ تک نہیں تھا کہ مقابل اسے کن نظروں سے دیکھ رہا ہے۔۔۔

ہمم چلو۔۔۔

حماد کے کہنے پر پری بازو میں بازو ڈالے ہوئے، خوشی خوشی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہوئی تھی، وہاں پر بیٹھے ہوئے ہر شخص نے ان دونوں کی جانب غور سے دیکھا۔۔۔

مگر پری سچ میں کمفرٹیبل تھی، اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے، بہت سے لوگوں نے اُٹھ کر مبارکباد دی، سب کو سمجھ میں آرہا تھا کہ یہ نیو شادی شدہ جوڑا ہے۔۔۔ بہت سے لوگوں نے ان کے جوڑے کی تعریف کی کہ بہت خوبصورت جوڑی ہے۔۔۔

واؤ مام کتنی خوبصورت جوڑی ہے، چھوٹی سی، نازک سی دلہن اور لمبا چوڑا، پیارا سا دولہا۔۔۔ اُفففف دلہے کے سکس پیک تو دیکھیں۔۔۔

مام مجھے بھی ایسا دلہا چاہیے !!

ایک لڑکی ٹیبل سے کھڑی ہوتی ہوئی اونچی آواز میں دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پری اور حماد کی تعریف کرنے کے ساتھ ہی اپنی ماں کو فرمائش کر رہی تھی کہ اسے بھی ایسا دلہا چاہیے۔۔۔

وہاں پر بیٹے سب لوگ ایک ساتھ ہنستے ہوئے، اس لڑکی کی جانب دیکھ رہے تھے جو دیکھنے میں پری سے بھی دو سال چھوٹی ہو گی۔۔۔ اس کی ماں نے ڈانٹ کر اسے نیچے بٹھا لیا تھا، وہ بسورتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔۔

حماد نے کوئی خاص تیاری نہیں کی تھی، بلیک کلر کی جینز کے اوپر آف وائٹ کلر کی ہاف آستین والی ٹی شرٹ پہنے ہوئے بھی وہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔

پلیز میرے دولہے کو نظر مت لگا دینا۔۔۔

پری نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اپنی ماں سے ڈانٹ کھا کر بیٹھی ہوئی لڑکی کو کہتے ہوئے حماد کا بازو کھینچ کر اسے دور ٹیبل پر لے آئی۔۔۔

حماد کو اپنی اس چھوٹی سی بیوی کی جیلسی پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔

پری ایسے نہیں بولتے۔۔۔
حماد نے کرسی کھینچتے ہوئے اسے بیٹھایا، اسے شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے سمجھایا۔۔۔

آپ چپ چاپ بیٹھ جائیں اور اپنا چہرہ میری طرف رکھیے گا، اگر آپ نے پیچھے نظر گھما کر، چوری چھپکے اس لڑکی کو دیکھا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑ کر، انگلی دکھاتے ہوئے، آنکھوں سے گھورتے ہوئے، چھوٹا کر چکی تھی۔۔۔

کیوں میں اس لڑکی کی طرف کیوں نہیں دیکھ سکتا؟؟

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

جب بیوی سامنے بیٹھی ہو تو دوسری لڑکی کو دیکھتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آئے گی؟؟

حماد جان بوجھ کر اسے چڑا کر سننا چاہتا تھا کہ وہ سوچ کیا رہی ہے۔۔

نہیں کسی کو دیکھنا کوئی غلط بات تھوڑی ہے۔۔

اگر سامنے لڑکی ہو تو اسے دیکھنا غلط بات ہے۔۔
آپ مجھے بچی سمجھنے کی غلطی مت کرنا، میں جانتی ہوں کہ آپ میرے ہسبینڈ ہیں اور میرے ہوتے ہوئے آپ کو کسی اور کی طرف دیکھنے کی اجازت نہیں۔۔ اگر ذرا سی بھی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو فوراً سے پہلے فون احد بھائی کو چلا جائے گا۔۔
وہ دھمکی آمیز لہجے سے آنکھیں دکھاتی ہوئی اپنے پڑے کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔۔

وہ خاموش ہو کر ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے بیٹھا اسے دل دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔پیزا کھاتے ہوئے اسے کچھ ارد گرد کا کوئی ہوش نہیں تھا، لگتا تھا کہ پری کو پزا بہت پسند ہے، حماد مسلسل گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پیزا کھاتے ہوئے اس کے ناک میں پہنی ہوئی نوز بن اسے بہت ڈسٹرب کر رہی تھی جسے بار بار ہٹا کر وہ جھنجھلا رہی تھی۔۔۔

لاؤ میں اُتار دیتا ہوں۔۔۔

حماد نے نوز پن اُتارنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے۔۔۔

نہیں یہاں کیسے اتار سکتے ہیں۔۔۔

مطلب؟؟

مطلب کہ بدھو گھر جا کر اُتارنی پڑے گی۔۔۔آپ کو اتنا بھی نہیں پتہ۔۔۔

جب میں آپ کے بیڈ روم میں، بیڈ کے اوپر گھونگٹ کر کے بیٹھ جاؤں گی۔۔۔پھر آپ میرے لیے پیارا سا گفٹ لانا، پھر میں تھوڑا سا شرماؤں گی، پھر آپ مجھے گفٹ دے کر شادی کی مبارک بعد دینا۔۔۔ اس کے بعد میرے ماتھے پر پیار سے کس کرتے ہوئے، آپ میری جیولری وغیرہ اُتارنے میں ہیلپ کرنا۔۔۔

ساری بات رازداری سے کرتے ہوئے سمجھا رہی تھی۔۔۔حماد کو ہنسی آ رہی تھی اس کی جنرل نالج پر۔۔۔

اچھا آپ کو یہ سب کچھ کس نے بتایا ہے ؟؟

میں نے مووِیز میں دیکھا ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔گڈ۔۔۔اور اس کے آگے ؟؟

آپ کو کچھ بھی نہیں پتہ ؟؟

وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

نہیں پتہ تو ہے مگر ہو سکتا ہے کہ کچھ ایسا ہو جو مجھے نہ پتہ ہو۔۔۔

پھر ہم بہت سی باتیں کریں گے،ایک دوسرے کو بتائیں گے کہ ہماری ہوبیز کیا ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔
پھر ہم چینج کر کے سو جائیں گے۔۔۔

اور ایک بات ہے۔۔۔وہ بتاتے ہوئے مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔
اسکے رخسار بلش کرنے لگے تھے۔۔۔

نہیں پلیز بتاؤنا۔۔۔مجھے اچھا لگے گا۔۔۔
حماد کو جستجو ہونے لگی تھی اس کی باتیں سن کر،وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ کہ اسکی کمسن بیوی کو شادی کی پہلی رات کی اور کتنے نالج حاصل ہے۔۔۔

آپ میرا مزاق تو نہیں اُڑائیں گے؟؟

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔

اسکے بعد آپ مجھے کس کریں گے اور پھر میں ہمیشہ کے لیے میں آپ کی وائف بن جاؤں گی۔۔۔

وہ بلش کر کے شرماتی ہوئی اپنی بہترین نالج کو حماد سے شیئر کر چکی تھی، حماد کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس کی معصومیت والی جنرل نالج سے۔۔۔

اتنا شرما کر اس نے جو کچھ اسے بتایا حماد کو اس کی معصومیت پر پیار آنے لگا تھا۔۔۔وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے مسکرائے جا رہا تھا۔۔۔

دیکھیں مجھے پتہ تھا کہ آپ میرا مذاق آئیں گے، اسی لیے نہیں بتا رہی تھی۔۔۔

اگر میں کہوں کہ بدھو تم بیچ کا ایک پارٹ مس کر رہی ہو تو؟؟

حماد کو ایک دم سے کیا ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا یہ لڑکی اس کے دل کی دھڑکنوں کو بہت بے ترتیب کر رہی تھی۔۔۔

کون سا پارٹ مس کر رہی ہوں؟؟

وہ متلاشی نظروں سے دیکھتی ہوئی اپنے پزے کی بڑی بائٹ منہ میں ڈالتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ تو میں آپ کو گھر جا کر بتاؤں گا ابھی آرام سے پزا کھا لو۔۔۔

حماد کی نظریں بار بار اس کی نازک سی پنکھڑیوں پر جھولتی نوز پن پر جا رہی تھی۔۔۔

وہ غور سے دیکھ رہا تھا کہ وہ سر سے پاؤں تک خوبصورت تھی، موٹی موٹی آنکھیں، گہری گھنی سیاہ رنگ کی پلکیں بار بار اُٹھتی اور جھکتی ہوئی دلکش منظر پیدا کر رہی تھی۔۔۔

پھولے ہوئے بلشی مخملی گال حماد کی دھڑکنوں کی بے ترتیبی کی بہت بڑی وجہ بن رہے تھے۔۔۔ دودھیا گردن پر دو جڑوا سیاہ تل اس کی گردن کو خوبصورتی کے چار چاند لگائے ہوئے تھے۔۔۔

نظر گردن سے نیچے جانے کو بے تاب تھی، مگر حماد نے اپنے جذباتوں پر کنٹرول کرتے ہوئے خود کو سمجھایا کہ وہ اس سے بہت چھوٹی ہے۔۔۔

وہ اس کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچ سکتا، مگر مقابل بھول رہا تھا کہ وہ مرد ہے اور جب وہ محرم کے ساتھ ہوتا ہے، تو اس کے لیے اپنے بے لگام جذباتوں کو سنبھالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔۔۔

آپ بھی کھائیں نہ۔۔۔

پری کو آخر حماد کا خیال آیا تھا۔۔۔

نہیں آپ کھائیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔

اف کورس کیسے بھوک ہوگی، اتنی خوبصورت بیوی مل گئی ہے۔۔۔

پری کو خود پر تھوڑا زیادہ ہی غرور تھا کہ وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔وہ الگ بات تھی کہ مقابل بھی اس کی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکا تھا۔۔۔

اب چلیں؟؟

پری نے پیٹ بھر کر پزے کی دعوت اُڑائی اور ڈرنک پی کر اب وہ فارغ بیٹھی تھی، جب حماد نے اس سے پوچھا کہ اب گھر چلنا چاہیے، پری نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔۔۔حماد نے ٹپ اور بل ویٹر کو دیتے ہوئے باہر کا رخ کیا۔۔۔

پری واپس جاتے ہوئے بھی اسی انداز سے حماد کے بازو میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھی، حماد کو اس کا یہ انداز اچھا لگ رہا تھا، کیوں لگ رہا تھا، وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

....

ثریا بیگم زمل کے ساتھ گارڈن میں بیٹھی ہوئی، چائے کے سپ لے کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔

آج موسم بارش کے بعد کافی خوش نما لگ رہا تھا۔۔۔

زمل اذلان اور تمہارے ماموں کہاں گئے ہیں کچھ پتہ ہے۔۔۔

نہیں مامی جان مجھے تو نہیں پتہ، اذلان نے کہا تھا کہ کوئی ضروری کام ہے اور وہ لوگ سیف الرحمان کے ساتھ جا رہے ہیں، اس سے زیادہ نہ میں نے پوچھا اور نہ ہی انہوں نے بتایا ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ذرا کال کر کے اذلان سے پوچھو کہ کھانے تک دونوں باپ بیٹا واپس آجائیں گے یا ڈنر باہر کرنے کا کوئی پلان ہے۔۔۔

وہ چائے کا ایک اور سپ لیتے ہوئے، مسکراتے ہوئے، بہت اچھے موڈ میں بول رہی تھی۔۔۔

جی کرتی ہوں۔۔۔

اس سے پہلے کے زمل فون کر کے اذلان سے آنے کا پوچھتی، گاڑیوں کے ہارن سے دونوں جان چکی تھیں کہ اذلان اور اس کے بابا واپس آچکے ہیں۔۔۔

زمل نے مسکرا کر فون واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔سامنے ہی مین گیٹ کو چوکیدار دونوں طرف سے پکڑ کر کولے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔اذلان کی چمچماتی ہوئی گرے کلر کی گاڑی آکر رکی تھی۔۔۔

مگر اس کے پیچھے ہی ایک اور گاڑی تیزی سے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی، جسے دیکھ کر زمل اور ثریا بیگم حیران سی ہو کر ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔۔۔

حویلی کے اندر بہت مخصوص لوگوں کی گاڑیاں آتی تھیں اور یہ گاڑی ان کی جان پہچان والوں کی تو نہیں لگ رہی تھی۔۔۔اذلان اور پچھلی گاڑی کے دروازے ایک ساتھ کھلے تھے۔۔۔

ثریا بیگم کے پیروں تلے سے زمین تو تب نکلی جب اذلان کی گاڑی سے وجدان اور منت نے قدم باہر رکھا،وہ ایک سیکنڈ میں پہچان چکی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے، جہاں وہ اپنے بیٹے کو سامنے دیکھ کر خوشی سے پاگل ہو رہی تھی،وہیں منت کو دیکھ کر اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی،دونوں باتوں پر ہی یقین کرنا مشکل تھا،وجدان اس دنیا میں نہیں تھا،مگر اس وقت وہ وائٹ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت وجاہت لیے،اس کے سامنے صحیح سلامت کھڑا تھا۔۔۔

اور منت جسے اس نے ایسی جگہ پر پہنچا دیا تھا،جہاں سے منت کبھی واپس لوٹ کر نہیں آسکتی تھی اور یہاں تو منت بھی صحیح سلامت وجدان کے مقابل کھڑی،اسے اپنی موت منت کے روپ میں قریب آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں اُبل کر باہر تو اس وقت نکلی،جب اس نے پچھلی گاڑی سے بلاج حوریہ کے ساتھ فجر کو دیکھا جو اپنے تایا ابا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

سریہ بیگم کی نظروں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا، پیروں تلے سے زمین ریت کی طرح پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، وہ اپنی جگہ پر سٹل ہوئے کھڑی ان کو دیکھے جا رہی تھی---

ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ چکی تھیں، ماتھے پر موٹی موٹی پسینے کی بوندیں صاف ظاہر کر رہی تھی کہ وہ اس وقت خوشی سے کہیں زیادہ شاکڈ ہیں---

زمل تو خوشی سے بھاگتی ہوئی، تیز قدموں سے جا کر منت کے ساتھ لپٹ گئی تھی، اسے تو یہ سب کچھ ایک خواب کی مانند لگ رہا تھا---

منت آپی آپ ٹھیک ہیں، کہاں تھی آپ؟؟

پتہ ہے ہم نے آپ کو کتنا یاد کیا ہے---

میری جان ریلیکس ہو جاؤ---

یہ سوچ لو کہ آپ کی دعائیں اور محبت ہمیں ایک بار پھر سے آپ کے بیچ میں لے آئی ہے---

پیار سے زمل کو گلے لگا کر اس کی خوشی کو دیکھتے ہوئے، منت کا دل خوش ہو گیا تھا کہ کچھ لوگ ان کے آنے پر کس قدر خوش ہیں---

جبکہ وہ سامنے سٹل کھڑی ہوئی ثریا بیگم کی شکل دیکھ رہی تھی، جس کے چہرے پر خوشی سے زیادہ خوف نظر آ رہا تھا، گنہگار کو جب اپنے گناہ کی لسٹ سامنے نظر آتی ہے، تو ان کاری ایکٹ بالکل ثریا بیگم کے جیسا ہی ہوتا ہے---

کیا بات ہے زمل بیٹا آپ کو صرف اپنی آپی نظر آئی ہیں، بھائی نظر نہیں آیا؟؟
وجدان نے مسکراتے ہوئے، مصنوعی ناراضگی والا چہرہ بنا کر کہا تو زمل جلدی سے وجدان کے گلے لگ گئی---

نہیں بھائی ایسا کچھ نہیں ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی، میں کیا بولوں، آپ لوگ کہاں تھے؟؟
بھائی آپ کے لیے ہم نے کتنی دعائیں کی تھیں، لگتا ہے کہ وہ ساری دعائیں ایک ساتھ قبول ہو گئی ہیں---

زمل خوشی سے روتے ہوئے وجدان سے مل کر فجر کی جانب بڑھی تھی، فجر تو اس کی بہت اچھی دوست تھی---

حوریہ، بلاج، چوہدری ریاض ورک اور اذلان زمل کی خوشی کو دیکھ کر بہت خوش تھے، مگر سب کی برابر نظریں اپنی جگہ پر سٹل کھڑی ہوئی ثریا بیگم پر تھیں، ثریا بیگم کے دل کا حال اس وقت کسی سے چھپا ہوا نہیں تھا، مگر کوئی بھی ان پر کچھ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس کی اصلیت سب جانتے ہیں---

تھینک یو اللہ جی آپ نے ایک ساتھ اتنی ساری خوشیاں دے دیں---

فجر کو کس کے گلے لگاتے ہوئے، زمل خوشی سے چیکتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی، مگر آنکھوں میں خوشی کے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے---

سنا ہے ہماری زمل دو پیارے سے بچوں کی ماما بن گئی ہیں---

جی صحیح سنا ہے اور آپ ان پیارے پیارے بچوں کی خالہ اور پھپھو دونوں ایک ساتھ بن گئی ہیں---

ہمم مطلب بمپر پرائز---جی ہاں---

دونوں دوستیں ملتے ہی گپیں مارنا شروع ہو چکی تھیں---

چلو بچو اندر چل کر ساری باتیں کرنا یا یہیں پر کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟؟

ریاض ورک ان سے کہتا ہوا ثریا کی جانب بڑھا تھا، کیونکہ پلاننگ کے تحت تابوت میں پہلا کیل ٹھوکنے کی باری اس کی تھی۔۔۔

ثریا خود کو یقین دلاؤ، تمہارا بیٹا اور بہو واپس آچکے ہیں، میں جانتا ہوں اس وقت خوشی سے تمہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا، مگر حقیقت یہی ہے۔۔۔

وہ ثریا کو کندھے سے ہلاتے ہوئے فیک لفظوں کا سہارا لے رہے تھے۔۔۔

جبکہ چوہدری ریاض ورک کے دل میں اس وقت اس عورت کے لیے سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں تھا، اس عورت نے اس کے پورے خاندان کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی تھی۔۔۔

جس خاندان کی بنیاد اسکے ماں باپ نے بہت پیار سے رکھی تھی۔۔۔وہ ان بنیادوں میں زہر بھرتے ہوئے، دھیمک بن کر، ان بنیادوں کو چاٹ چکی تھی۔۔۔

حویلی کی خوشیوں کو تباہ کرنے والی عورت کے ساتھ وہ ایک سیکنڈ بھی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا تھا، مگر اس وقت اس کے سمجھدار عقلمند بیٹے کا یہی تقاضا تھا کہ خاموشی سے صرف اس عورت کے اگلے وار کا انتظار کیا جائے۔۔۔

وہ اپنی ماں کی برائی کی آخری حد دیکھنا چاہتا تھا اور اپنے بیٹے کی سمجھداری پر ریاض کو خود سے کہیں زیادہ یقین تھا۔۔۔

اپنے بیٹے سے کیے ہوئے وعدے کی خاطر وہ اس عورت سے لہجے میں مٹھاس بھرے بات کر رہا تھا۔۔۔

یہ کیسے ہوا ہے۔۔ مطلب سب لوگ آپ کو کہاں ملے ہیں؟؟
ثریا نے منہ کھولا تو سوال پر سوال کرتی گئی۔۔۔

وجدان کے سر پر بہت گہری چوٹ لگی ہے اسے کچھ بھی یاد نہیں، وہ ہمارے ساتھ گزارے ہوئے وقت کو پوری طرح سے بھول چکا ہے، اسے اپنے ماضی کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں۔۔۔
ریاض صرف پلاننگ کے تحت بہت اچھا کام کر رہا تھا، سٹوری بہترین تیار کی گئی تھی۔۔۔

مطلب کہ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ منت اس کی بیوی ہے۔۔۔
وہ متلاشی نظروں سے ریاض ورک کے چہرے کے جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

ریاض کو اپنے عقل مند بیٹے کی زینت پر پراؤڈ فیل ہوا تھا۔۔۔وجدان نے پہلے ہی کہا تھا کہ اس کی ماں یہی کو بتایا جائے کہ اسے منت کے بارے میں بھی یاد نہیں ہے، منت اور فجر کو براق نے بچایا تھا۔۔

ثریا تم اس بات پر دھیان دو کے ہمیں اپنے بیٹے کو سب کچھ یاد دلانا ہے۔۔۔جو رشتے ہم اسے یاد دلائیں گے ڈاکٹر نے کہا کہ وہ آہستہ آہستہ اسے سب یاد آتے جائیں گے۔۔۔اس نے اب دنیا ہماری نظروں سے دیکھنی ہے۔۔۔

یہ کہتے ہوئے ریاض ورک نے ثریا کے چہرے کے تاثرات پر برابر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

یہ بات سنتے ہی ثریا کے چہرے پر چمک سی آئی گئی، وہ دل میں خوش تھی کہ اس کے بیٹے کی یادداشت نہیں ہے، مطلب کہ اسے اپنی کی حقیقت نہیں پتہ، یہ سوچ کر اس کے دل کو اطمینان ملا تھا۔۔۔

مگر اس کی نظر منت اور فجر پر تھی، منت اور فجر سے ابھی تک اسے خطرہ لاحق تھا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ فجر تو پہلے ہی اس کی اصلیت سے واقف تھی اور اتنے دن دونوں بہنیں ایک ساتھ رہی ہیں، تو ظاہر سی بات ہے منت کو بھی اس کے بارے میں سب پتہ ہو گا، یہ سوچ کر اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔۔۔

مگر پھر چالاک عورت خود کو حوصلہ دیتی ہوئی چالاکی سے بھاگ کر اپنے بیٹے کے گلے جا لگ گئی۔۔۔اپنے بیٹے کا چہرہ خوشی سے چومتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اس کا بیٹا زندہ ہے۔۔۔

اب اس کی محبت کو تو جھوٹا نہیں کہہ سکتے،ماں تھی،اپنے بیٹے کو سامنے دیکھ کر وہ بہت خوش تھی،یہ اس کا ایک سچا جذبہ تھا،اس کے علاوہ سب کچھ جھوٹ تھا۔۔۔
منت اور فجر خود آگے بڑھ کر ثریا بیگم کو گلے ملی تھی،کیونکہ یہ بھی وجدان کا پلان تھا کہ وہاں جا کر کوئی بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ ان کو منت اور فجر سے کوئی خطرہ ہے۔۔۔

مطلب ثریا بیگم کو ہر طرف سے اطمینان میں لے کر اس کے گرد گیرا تنگ کرنا تھا۔۔۔سب کچھ پلاننگ کے تحت ہوا،ثریا بیگم حیران بھی تھی کہ سب نے نارمل طریقے سے اس سے بات کی،سب اچھی طرح سے مل رہے تھے۔۔۔

وہ شکل سے تھوڑی سی بکھلائی بکھلائی سی لگ رہی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ فجر اور منت کے منہ بند رکھنے کی وجہ کیا ہے۔۔۔
یہی سوچ دماغ میں لیے وہ خوشی کا ڈرامہ کرتے ہوئے،سب ساتھ گھر کے اندر داخل ہو گئی۔۔۔

....

سب لوگ ایک ساتھ آصف ورک اور عافیہ کے کمرے کی طرف چل پڑے تھے۔۔۔دروازے پر دستک دینے سے آصف ورک نے بے جان سی آواز میں اندر آنے کو کہا تھا۔۔۔آصف ورک صوفے پر بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ پر آفس کا کام کر رہا تھا۔۔۔جب سے عافیہ کی طبیعت زیادہ خراب رہنے لگی تھی، آصف آفس میں بہت کم جاتا تھا۔۔۔

منت اور فجر نے ایک ساتھ روم کے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔آصف ورک نے اپنی نظروں کے سامنے جب اپنی دونوں بیٹیوں کو ایک ساتھ دیکھا تو حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے ایک ٹھنڈی آہ بھری، وہ حیرانی کے ساتھ دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

اس سے شاید اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا، یا اس کے پاس شائد الفاظ نہیں تھے کچھ کہنے کو، یا دماغ سن ہو چکا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ پر سٹل ہو کر کھڑے تھے۔۔۔

باپ کی محبت بنا بولے ان کی آنکھوں سے ٹپک رہی تھی۔۔۔منت اور فجر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے، وہ تڑپ گئی تھیں اپنے بابا کو دیکھ کر، جو شکل سے ہی بوڑھے نظر آ رہے تھے، تھوڑے سے عرصے نے ان کے بابا کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

زرد چہرہ، سفید بال، بڑی ہوئی داڑھی دیکھ کر دونوں بیٹیاں تڑپ گئی تھیں، ہمیشہ ٹپ ٹاپ رہنے والا آصف ورک مرجھایا ہوا تھا۔۔۔ایک طرف اولاد کا دُکھ، اور دوسری طرف اپنی بیوی کا دُکھ، جو اس کی محبت ہے، اس کی شریک حیات، جس کے ساتھ اس نے بہت محبت سے شادی کی تھی، مگر وہ محبت کبھی ثریا کی وجہ سے اس کو راس ہی نہ آ سکی تھی۔۔۔

آصف ورک کو صرف عافیہ سے محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا ملی تھی، جسے لفظوں میں بیان کر کے بتایا نہیں جا سکتا۔۔۔جوانی سے بڑھاپا آ چکا تھا مگر وہ جس طرح کی زندگی عافیہ کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا، وہ تو کبھی ان دونوں کا مقدر ہی نہ بن سکی، ثریا بیگم نے اپنی جیلسی، حسد میں ان کے خوبصورت، محبت بھرے رشتے کو جلا کر خاک کر دیا تھا۔۔۔

عافیہ بیڈ پر سوئی ہوئی تھی جیسے کوئی مردہ ہو۔۔۔زرد چہرہ، ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی ہوئی تھی۔۔۔ہر وقت دوائیوں کے نشے میں رہتی، اُٹھتی تھی تو چلا کر اپنی بیٹیوں کا پوچھتی، آصف ورک کو یہ غم اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا، کہ اس کی عفی اس سے دور ہو رہی ہے۔۔۔

منت اور فجر بھاگتی ہوئی جا کے اپنے بابا کے گلے لگی تھی۔۔۔

بابا کیسے ہیں آپ؟؟

میں ٹھیک ہوں، تم دونوں کہاں تھی؟؟

دونوں بیٹیوں کو بازو پھیلا کر ایک ساتھ آصف ورک سینے سے لگاتے ہوئے، بے اختیار آنسوں سے رو پڑے تھے۔۔۔

بابا آپ کو سب بتائیں گے، مگر آپ روئیں نہیں، ہمارے بابا روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔۔۔

دونوں بیٹیوں نے ایک ساتھ اپنے بابا کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

اے اللہ تیرا شکر ہے، جب تیرے بندے کے صبر کے پیمانے ٹوٹ جاتے ہیں، تو اس کی امتحان کی گھڑیاں ختم کر دیتا ہے، بے شک تیری قدرت تو ہی جانے۔۔۔

وہ آسمان کی جانب منہ کرتے ہوئے، دل میں سوچ ک، رب کا شکر ادا کر رہے تھے۔۔۔

چاچو پلیز مت روئیں، اب تو خدا نے ہماری سن لی ہے، آزمائش کی گھڑیاں ختم ہو گئی ہیں، ہمارے گھر کی خوشیاں لوٹ آئی ہیں، ابھی تو آپ کے لیے ایک اور سرپرائز ہے۔۔۔

ازلان وجدان کے سامنے سے ہٹتے ہوئے ایک اور جھٹکا اپنے چاچو کو دے چکا تھا۔۔۔

وجدان بیٹا تم زندہ ہو۔۔۔

آصف ورک کے چہرے پر خوشی اور حیرانی ایک ساتھ ظاہر ہوئی تھی۔۔۔

وجدان آگے بڑھ کر اپنے چاچو کو اپنے مضبوط بازوں میں سمیٹ کر احساس دلانا چاہتا تھا، کہ ان کا بیٹا زندہ لوٹ آیا ہے۔۔۔ مگر بدقسمتی کہ اپنی ماں کو جال میں پھنسانے کے لیے اسے اپنے دل پر جبر کرنا پڑ رہا تھا، وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑا ہوا، حیران نظروں سے آصف ورک کو دیکھ رہا تھا، یہ کرنا اس کے لیے کتنا مشکل تھا، یہ تو صرف وجدان کا دل ہی جانتا تھا۔۔۔

چاچو ابھی بھائی کی یادداشت میں ہماری انٹری نہیں ہوئی، مگر انشاءاللہ آہستہ آہستہ بھائی کو سب یاد آ جائے گا۔۔۔

اذلان بتاتے ہوئے دانت نکال رہا تھا، جو اذلان اب ہنسنے والی باتوں پر بھی نہیں مسکراتا تھا، اب شاکنگ نیوز سناتے ہو بھی اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ ڈیرہ جمائے ہوئے تھی۔۔۔ یہ سب وجدان کے آنے سے ہوا تھا، وجدان اذلان کے چہرے کی مسکراہٹ تھا، جس کے لوٹتے ہی اذلان کے اندر جینے کی تمنا پوری شدت سے جاگ اُٹھی تھی۔۔۔

میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔

اذلان کی بات پر آصف ورک حیرانی سے بولتے ہوئے وجدان کی جانب قدم بڑھا چکا تھا، وجدان کا آنا اس گھر کے ہر فرد کے لیے خوشی کا باعث تھا۔۔۔

مطلب چاچو بھائی کے سر پر گہری چوٹ لگی تھی، جس کی وجہ سے بھائی کی ہارڈ ڈسک سے ہم غائب ہو چکے ہیں، اب بھائی کی سوچ کو پھر سے اپڈیٹ کرنا ہو گا۔۔۔ مطلب کہ سارا ڈیٹا آہستہ آہستہ ہمیں بھائی کی ہارڈ ڈسک میں پھر سے اپلوڈ کرنا پڑے گا۔۔۔

وہاں پر کھڑے ہوئے سب لوگوں کو اذلان کی بات پر ہنسی آرہی تھی، اس نے پریشانی کی بات کو بھی اتنا فنی بنا کر بتایا تھا کہ سب ہنسے بنا نہیں رہ سکے تھے۔۔۔

ہنسی تو وجدان کو بھی آرہی تھی، مگر وہ بامشکل روکے ہوئے تھا، کیونکہ بیچارے کی یادداشت نہیں تھی تو اسے حیرانی اور پریشانی کا پوری طرح سے ڈرامہ کرنا تھا۔۔۔

اس کی ماں ہر پل اس کی پر نظر بنائے کھڑی تھی، وجدان کی چھوٹی سی غلطی، اور مطلب کہ ثریا بیگم سمجھ جاتی، کہ یہاں پر سب ڈرامہ چل رہا ہے۔۔۔

کیونکہ وہ خود بہت بڑی ڈرامہ کوین اور پلینر تھی۔۔۔ثریا کی نظروں سے بچنے کے لیے وجدان خاموشی سے اپنے چچا کے سینے سے لگا ہوا مل رہا تھا، کوئی اور ایکسائٹمنٹ نہیں دکھائی۔۔۔

جبکہ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اپنے چاچو کے ساتھ دل کھول کر باتیں کرنا چاہتا تھا، وجدان کے دل میں اپنے چاچو کے لیے دُکھ کے ساتھ ساتھ گلٹ بھی تھا کہ ان کی زندگی کو جہنم بنانے والی عورت بدقسمتی سے اس کی ماں تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں ہمارے گھر کا مضبوط شہزادہ، عدل و انصاف کرنے والا، اپنے داجی کا شیر گھر میں واپس آگیا ہے۔۔۔ ہمارے لیے یہی بہت ہے۔۔۔ خدا نے ہمارے بیٹے کو نئی زندگی دی ہے شکر ہے اس رب کی ذات کا جس نے آزمائش کی گھڑیاں ختم کر دی۔۔۔

اور یادداشت تو ہم سب مل کر لے ہی آئیں گے۔۔۔

گلے مل کر وجدان کو جتنے جوش سے آصف ورک نے خوشی کا اظہار کیا تھا اس لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، ایک چچا بن کر نہیں ایک باپ بن کر وہ اپنے بیٹے کا استقبال کر رہا تھا۔۔۔

اپنے چچا کے چہرے پر پریشانی سے گھلتی ہوئی زرد رنگت دیکھ کر وجدان کے دل کو بہت تکلیف ہو رہی تھی، وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھے نظر آرہے تھے، یہاں تک کہ وجدان کے بابا ریاض ورک سے بڑے لگ رہے تھے۔۔۔

ثریا کو اپنے بیٹے کا آصف ورک سے ملنا زہر لگ رہا تھا۔۔۔ وہ زہریلی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس عورت کے دل میں اب تک آصف کے لیے نفرت تھی، اور اس نفرت کو اس نے ناسور بنا کر ہمیشہ تازہ رکھا اور اسی نفرت میں اس نے عافیہ اس کی بیٹیوں کی زندگی کو برباد کر دیا۔۔۔ بدبخت عورت نے صرف آصف کی فیملی کی زندگی کو تباہ نہیں کیا ساتھ میں اپنے بیٹے کی زندگی کو بھی برباد کر دیا تھا۔۔۔

وہ بھول گئی تھی کہ جس منت کو وہ بیچنے چلی تھی،وہ منت اس کے بیٹے کے جینے کی وجہ تھی۔۔۔اس کے بیٹے کی سانسوں کی ضمانت تھی وہ لڑکی، بچپن سے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں بے انتہا محبت دیکھ کر بھی اس عورت نے اپنے بیٹے کی موت کا سنتے ہی اپنی بہو سے وہ سلوک کیا جو لوگ غیروں سے بھی نہیں کرتے۔۔۔

منت اور فجر بیڈ پر بے جان سا وجود لیے لیٹی اپنی ماں کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔اپنے ماں کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ آنسوؤں سے رو رہی تھی۔۔۔ان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ ان کی ماں ہے، کوئی بوڑھی عورت لگ رہی تھی۔۔۔جو کبھی بے حد خوبصورت ہوا کرتی تھی، جس کی خوبصورتی کے چرچے تھے۔۔۔

آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے، کمزور بے جان وجود، چہرے پر زرد پتوں کے جیسی رنگت، منت نے اپنی ماں کے چہرے پر لب رکھتے ہوئے بے اختیار چوم لیا تھا، فجر اپنی ماں کے ہاتھوں کو پکڑ کر لبوں سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔دونوں بیٹیاں روئے جا رہی تھیں۔۔۔

منت اور فجر کے ساتھ ساتھ تھوڑی دوری پر کھڑی ہوئی، حوریہ اور زمل بھی رو رہی تھی، حوریہ اور زمل اس وقت فجر اور منت کا دُکھ سمجھ رہی تھی، اپنی ماں کو اتنی تکلیف میں دیکھنا اولاد کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے، اور حوریہ کے لیے تو یہ وقت اس سے بھی زیادہ مشکل تھا کیونکہ منت اور فجر کی تکلیف کی وجہ اس کی اپنی ماں تھی، حوریہ کو پہلی بار اپنی ماں سے اس قدر نفرت ہو رہی تھی کہ وہ بار بار اپنی ماں کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔جو شکل سے آج بھی بالکل ایسی نہیں لگتی تھی۔۔۔

آج بھی اگر اس کی حقیقت پتہ نہ ہوتی تو شاید حوریہ کبھی یقین نہ کرتی کہ اس کی ماں اس قدر دل میں بغض رکھتی ہے۔۔۔

یہ سچائی اور حقیقت بتانے والا اگر اس کا بھائی وجدان نہ ہوتا تو تب بھی شاید وہ کبھی یقین نہ کرتی۔۔۔مگر وجدان کی سچائی کے سامنے تو گھر کا ہر فرد آمین بولنے کو تیار تھا۔۔۔

وہ چوہدری وجدان ورک تھا، جس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی اسے جھوٹ بولنا پسند تھا۔۔۔

آج اس نے اپنی یادداشت کا جو ڈرامہ رچایا تھا اس کے لیے وہ خود میں ہی کتنا گلٹ فیل کر رہا تھا یہ تو صرف اس کا دل جانتا تھا۔۔

عافیہ غیر معمولی ہلچل اور چہرے پر گرتے ہوئے منت کے آنسو سے گھبرا کر آنکھیں کھول چکی تھی، اپنی نظروں کے سامنے منت اور فجر کو دیکھ کر وہ حیران تھی۔۔

فجر منت میری بچیاں کہاں چلی گئ تھی تم دونوں مجھے چھوڑ کر۔۔

وہ اپنے بے جان وجود کو بامشکل بیڈ سے اُٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنی بیٹیوں کے گرد لپیٹ کر سینے سے لگاتے ہوئے اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔

عافیہ کی ممتا اس قدر تڑپ رہی تھی کہ وہاں پر کھڑے ہوئے ہر شخص کی آنکھوں میں انسو آ گئے، ہر شخص کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔ سوائے ثریا کے۔۔ ثریا کو تو اندر ہی اندر ڈر کھائے جا رہا تھا کہ اگر ان دونوں نے منہ کھول دیا تو اس کا بنا بنایا کھیل خراب ہو جائے گا۔۔

امی ہم ٹھیک ہیں آپ روئیں مت، آپ نے اپنی حالت کیا کر لی ہے۔۔

فجر اپنی ماں کا چہرہ شدت سے چومتے ہوئے سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

کہاں چلی گئی تھی تم دونوں اپنی ماں کو چھوڑ کر۔۔۔منت میری بچی، میری جان کیوں تم مجھ سے ناراض ہو کر چلی گئی۔۔۔

عافیہ منت کے چہرے کو ممتا بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اپنی بہن کو بھی ساتھ لے گئی مانتی ہوں مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی، مگر تم دونوں نے تو مجھے ایک ساتھ ہی میری ہر غلطی کی سزا دے دی۔۔۔

نہیں امی جان ہم آپ کو سزا دے کر گنہگار کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔ہم آپ کو سب کچھ بتائیں گے، مگر پلیز آپ خاموش ہو جائیں، آپ ہماری ماں ہیں، ماں کو کوئی کیسے سزا دے سکتا ہے۔۔۔

منت اپنی ماں کو گلے لگاتے ہوئے سسکیوں سے رو رہی تھی، تینوں ماں بیٹیوں کی رونے کی آوازیں سب کے دلوں میں درد کی شدت کو بڑھا رہی تھی۔۔۔

غم کے بادل چھٹ چکے تھے،اب سب کو اپنی منزل صاف نظر آرہی تھی، یہاں پر کھڑے ہوئے سب لوگوں کو پتہ تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے---

جبکہ آصف اور عافیہ ابھی تک پوری حقیقت سے واقف نہیں تھے اور وجدان نے سختی سے منع کیا تھا کہ عافیہ چچی کو کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے---

جبکہ چاچو کو وہ خود سب کچھ آرام سے بتا دے گا---سب کچھ وجدان کے کہنے کے مطابق ہو رہا تھا،ثریا سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ عافیہ کی فیملی ایک بار پھر مکمل ہو چکی تھی---

وہ سب کو وہیں چھوڑ کر اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے کی طرف لے گئی---

وجدان نہ چاہتے ہوئے بھی ثریا کے ساتھ چل پڑا تھا، جبکہ اسکے کے دل میں اس وقت اپنی ماں کے لیے کوئی خوبصورت جذبہ نہیں تھا---

شاید وجدان کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ سب کچھ ایک دم سے اُگل دیتا مگر وجدان اب بھی اپنی ماں کی انتہا دیکھنا چاہتا تھا---

ویسے تو اب اسے اپنی ماں سے کوئی اچھے کی اُمید نہیں تھی، مگر بیٹا تھا، اب بھی شاید یہ سوچ رہا تھا کہ اس کی ماں اپنے گناہوں کو خود قبول کر کے اپنے لیے آسانیاں پیدا کر لے۔۔۔

....

بیٹا تمہاری یاداشت نہیں ہے بہت جلد

آجائے گی۔۔۔ میں اپنے بیٹے کا پورا خیال رکھوں گی۔۔۔ مگر تب تک تمہیں صرف اپنی ماں پر یقین کرنا ہے۔۔۔

ثریا بیگم وجدان کو اپنے پاس بٹھا کر بڑی تسلی سے یقین دلا رہی تھی کہ اسے صرف اپنی ماں پر یقین کرنا ہے۔۔۔

وجدان صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے حامی بھر رہا تھا، وجدان جب سے گھر میں آیا تھا۔۔۔ وہ کسی سے بھی زیادہ بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔ زیادہ بات کرنے کا مطلب تھا کہ وہ خود ہی اپنی باتوں میں پھنس جاتا۔۔۔ اس نے مکمل خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔ وہ صرف ماحول دیکھ رہا تھا، باتیں سن رہا تھا، مگر خود بولنے سے اجتناب کیے ہوئے تھا۔۔۔

بیٹا آپ کو اس منت سے دور رہنا ہے، وہ لڑکی تمہارے لیے خطرہ ہے---

اپنی ماں کی اس بات پر وجدان نے کس مشکل سے اپنے تاثرات چھپائے تھے، یہ تو صرف وہی جانتا تھا---

کیوں وہ میرے لیے خطرہ کیوں ہے ؟؟

بیٹا وہ بہت چالاک لڑکی ہے، بالکل اپنی ماں کے جیسے ہمیشہ تمہیں پھنسانے کے چکر میں رہتی تھی---
اس کی ماں نے بھی تمہارے چچا کو اپنی اداؤں سے پھنسا لیا تھا، یہ لڑکی بالکل اپنی ماں کے نقش قدم پر چلتی ہے---

جب تمہاری یادداشت آئے گی پھر تمہیں اندازہ ہو گا کہ وہ لڑکی کس قدر چالاک اور بد کردار ہے---اس کا تو کریکٹر ہی بہت گندا ہے، تم ہمیشہ اس سے نفرت کرتے تھے، بلکہ تم تو اسکی پوری فیملی سے نفرت کرتے تھے---

منت کے بارے میں اتنا بُرا سن کر وجدان کا خون کھول رہا تھا،وہ فوراً سے وہاں سے اُٹھ کر جانا چاہتا تھا، مگر اس کا ایسا کرنا ثابت کر دیتا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

وہ اس وقت اپنی کوئی بھی کمزوری اپنی ماں کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ مٹھیوں کو میچے ہوئے بامشکل خود پر کنٹرول رکھے ہوئے تھا۔۔۔منت کے بارے میں اپنی ماں کے منہ سے جھوٹی من گھڑت کہانیاں سن کر وجدان کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس کے صبر کی انتہا ہوتی،وجدان کے بابا اور حوریہ،بلاج ایک ساتھ روم میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

وجدان بھائی آپ اپنے روم میں آرام کریں، آپ بہت تھکے ہوئے ہیں۔۔۔
حوریہ آتے ہی بلاج کے چہرے کے زاویے دیکھ چکی تھی۔۔۔

اسے اپنی ماں کے پاس کچھ دیر بیٹھنے دو ایسی کیا تکلیف ہے جو تم فوراً سے اسے یہاں سے اُٹھا کر لے جانا چاہتی ہو۔۔۔

ثریا بیگم کو اپنی بیٹی کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

امی جان میں اس لیے بول رہی ہوں کیونکہ بھائی بہت تھکے ہوئے ہیں اور دوسری بات بھائی کو ڈاکٹر نے آرام کرنے کو کہا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے سختی سے بھائی کو سٹریس لینے سے منع کیا ہے۔۔۔تو میرے خیال سے سب سے پہلا فرض آپ کا بنتا ہے کہ آپ ان کی دماغی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں کوئی سٹریس نہ دیں۔۔۔

حوریہ کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔۔۔

یہ تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو، کیا تمیز بھول گئی ہو کہ ماں کے ساتھ بات کیسے کی جاتی ہے۔۔۔

وہ غصے سے اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر حوریہ کو گھورتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

حوریہ نے کبھی اپنی ماں سے اس انداز سے بات نہیں کی تھی، حوریہ اپنی ماں سے بحث تو اکثر کر لیا کرتی تھی، ضد بھی کرتی تھی، مگر وہ بدتمیز کبھی نہ تھی۔۔۔

جب ماں باپ اپنی حدود یں بھول جائیں تو پھر اولاد بھی اکثر نہ چاہتے ہوئے اپنی حدود توڑ لیتی ہے۔۔۔

کیااا۔۔۔کیا بکواس کر رہی ہو؟؟؟

حوریہ کی بات پر ثریا بیگم تلملا اُٹھی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ معاملات زیادہ خراب ہوتے، بلاج نے حور کی جانب گھور کر دیکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کو کہا تھا۔۔۔

وجدان بیٹا حوریہ ٹھیک کہہ رہی ہے، تم جاؤ اپنے روم میں جا کر آرام کرو۔۔۔

جاؤ حوریہ بیٹا بھائی کو اس کے روم تک چھوڑ کر آؤ۔۔۔

جی بابا۔۔۔

چوہدری ریاض ورک نے بہت اچھی طرح سے بات کو سنبھالتے ہوئے ایک وجدان اور حوریہ کو ایک ساتھ روم سے بھیج دیا۔۔۔

وہ جانتا تھا دونوں بہن بھائی اس وقت یہاں سے جانا چاہتے تھے۔۔۔اگر کچھ دیر وہ دونوں یہاں رہے تو معاملات بہت خراب ہو سکتے تھے۔۔۔ان کے پیچھے ہی بلاج بھی روم سے نکل گیا۔۔۔

چوہدری صاحب آپ کی بیٹی کا مسئلہ کیا ہے ؟؟
تکلیف کیا تھی اسے جو میں اپنے بیٹے کے پاس کچھ دیر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔
عافیہ کی بیٹیوں کو دیکھو اپنی ماں کے گلے مل کر لپٹ لپٹ کر رو رہی ہیں،وہاں پر تو کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔۔۔مگر میرا بیٹا کچھ دیر میرے ساتھ اکیلے بیٹھا،تو کسی اور کا کیا کہنا میری بیٹی ہی مجھے کھا جانے کو دوڑ رہی تھی۔۔۔
ان کے جاتے ہی ثریا بیگم چلا اُٹھی تھی۔۔۔ریاض ورک کا دل چاہ رہا تھا کہ زور کا تھپڑ اس عورت کے منہ پر رسید کرتا جو بد قسمتی سے اس کی بیوی تھی۔۔۔

منت اور فجر کی زندگی برباد کر کے بھی اس عورت کو سکون نہیں ملا تھا۔۔۔ان دونوں بچیوں کو تباہ کرنے میں اس عورت نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی،وہ تو قسمت تھی یا ان کے ماں باپ کی دعائیں،وہ پھر سے اپنے گھروں میں آباد ہو چکی تھیں،ریاض ورک دماغ میں سوچ کر تلملا اُٹھا تھا۔۔۔

ریلیکس ہو جاؤ بچی ہے وہ اور اس کا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔وہ تو صرف اپنے بھائی کے آرام کا خیال کر رہی تھی۔۔۔اور ڈاکٹر نے سچ میں وجدان کو سٹریس سے دور رہنے کو کہا ہے۔۔۔

تو کیا لگتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو سٹریس دے رہی تھی۔۔۔آپ سب کو مجھ سے زیادہ میرے بیٹے کی فکر ہے۔۔۔

ثریا کیوں بات کو طول دے رہی ہو،بچی ہے اگر کچھ غلط بھی بول گئی ہے تو ماں ہو صبر کر لو۔۔۔
ریاض ورک کی اونچی آواز پر ثریا خاموش تو ہو گئی مگر اس کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔

....

حوریہ بیٹا آپ کو یوں جذباتی نہیں ہونا چاہیے تھا، تمہیں پتہ ہے کہ اس وقت ذرا سی بات بھی حالات کو خراب کر سکتی ہے، جو کہ میں ہرگز نہیں چاہتا۔۔۔

سوری بھائی مجھ سے برداشت نہیں ہوا، جب امی آپ کو منت آپی کے لیے بھڑکا رہی تھیں۔۔۔
حوریہ روم میں آتے ہوئے آخری باتیں اپنی ماں کے منہ سے سن چکی تھی، جو وہ وجدان کو سمجھانے کے لیے بول رہی تھی۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے حوریہ میرے لیے منت کے خلاف یہ سب کچھ سننا آسان تھا، میں وہاں پر کیسے خود کو کنٹرول کیے بیٹھا تھا یہ تو صرف میں ہی جانتا ہوں۔۔۔

مگر حور میں برداشت ہی تو نہیں ہے، کتنا سمجھا کر اس کو وہاں سے لے کر آئے ہیں کہ گھر جا کر ایسے پریزنٹ کروانا ہے جیسے کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔
بلاج حور پر ناراض ہو رہا تھا وہ چلتے ہوئے وجدان کے روم میں آ گیا تھا۔۔۔

پلیز بلاج میرے سامنے میری بہن کو ڈانٹنے کی جرات مت کرنا، میں آج بھی وہی وجدان ہوں جو اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

وجدان نے حور کو پیار سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بلاج کو آنکھیں دکھائیں۔۔۔

نہیں جی میں آپ کے بعد بھی آپ کی بہن کو نہیں ڈانٹتا تھا، مگر آپ کی بہن کافی سر کش ہو چکی ہیں، تھوڑا سا اس کو بھی سمجھا دیں۔۔۔

بلاج وجدان کی بات پر ہنستے ہوئے حور کی شکایت لگا رہا تھا۔۔۔

میری بہن بہت سمجھدار ہے، وہ ایسا کچھ بھی نہیں کرے گی۔۔۔

وہ پیار سے اپنی بہن کی طرف داری کر رہا تھا۔۔۔

وجدان بھائی کیوں نہیں تھے آپ اتنی دیر یہاں پر؟؟

اپنے بھائی کی محبت پر ایک بار پھر سے حور کی آنکھیں بھر آئیں تھیں، اپنے بھائی کے سینے سے لگتے ہوئے ایک بار پھر سے وہ شدت سے رو پڑی تھی۔۔۔

حور یہ رونا نہیں، تم جانتی ہو تمہارا رونا مجھے بچپن میں بھی پسند نہیں تھا۔۔ تمہاری آنکھوں میں آنسوں مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں۔۔۔

وجدان نے پیار سے اپنی بہن کا ماتھا چومتے ہوئے اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔

بلاج رات میں یہیں پر رک جاؤں، میرا جانے کو دل نہیں کر رہا؟؟

حور کی بات پر بلاج کا رنگ اُڑ گیا تھا، جس کو دیکھ کر وجدان کو ہنسی آ رہی تھی۔۔۔

نہیں حور بیٹا تم جاؤ، صبح پھر آ جانا، ورنہ تمہارے شوہر کو ہارڈ اٹیک آ جانا ہے۔۔۔

وجدان کا بلاج کی حالت پر ہنس دیا۔۔۔

کیونکہ آپ کی بہن پہلے ہی بہت عرصہ یہاں پر رہ چکی ہیں اور یہاں پر آ کر جانے کو ان کا دل نہیں چاہتا، بڑی مشکل سے لے کر گیا ہوں، اس لیے میرا گھبرانا بالکل جائز ہے۔۔۔

وجدان کی بات پر بے باک بلاج نے شرمانے کا ڈراما کرتے ہوئے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔ بڑی مشکل سے حور کو رضامند کرتے ہوئے وجدان نے بلاج کے ساتھ روانہ کیا تھا۔۔۔

وجدان کا روم آج بھی اسی طرح سے سیٹ تھا،اپنے روم میں آ کر اس کی سب پرانی یادیں تازہ ہو گئی۔۔۔وہ اندر سے بہت پُر سکون محسوس کر رہا تھا،اپنے روم میں آ کر۔۔۔

کمی تھی تو صرف یارِ وجدان کی۔۔۔یارِ وجدان کے بغیر یہ روم نہ اسے کل اچھا لگتا تھا نہ آج۔۔۔اپنی الماری کو کھول کر دیکھا تو اس کے کپڑے آج بھی ترتیب سے الماری میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

مطلب اس کی ماں نے اپنی یادوں سے کبھی بھی وجدان کو دور نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

کیوں امی جان کیوں ؟؟

کیوں آپ نے یہ سب کر کے اپنے بیٹے کو مشکل میں ڈال دیا ہے ؟؟

اگر آپ کی سائیڈ پر ہو کر آپ کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہوں تو بہت سے بے گناہوں کے ساتھ زیادتی کر جاؤں گا۔۔۔بہت سے رشتوں کا مجھ سے اعتماد اُٹھ جائے گا۔۔۔

اور اگر عدل اور انصاف سے فیصلہ لیتا ہوں تو ہمیشہ کے لیے اپنی ماں کو کھو دوں گا۔۔۔

آپ میری ماں ہیں اور ہمیشہ میری ماں رہیں گی۔۔۔میری جنت ہمیشہ آپ کے قدموں تلے رہے گی۔۔۔کیوں امی جان، کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی ؟؟

کیوں حسد کی آگ میں جلتے ہوئے آپ نے خود کو اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے، کہ آپ کی اپنی اولاد کو ہی آپ کے لیے کڑے فیصلے کرنے پڑ رہے ہیں۔۔۔

سخت دل وجدان کی آنکھوں کے کنارے نم ہونے لگے تھے، وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے اپنے روم میں نظر دوڑاتے ہوئے، اپنی ماں کے بارے میں سوچتے ہوئے، پوری طرح سے ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

مجھے پتہ تھا میرے وجدان بھائی اپنے روم میں کھڑے ہوئے کچھ نہ کچھ سوچ رہے ہونگے۔۔۔

معذرت چاہتا ہوں بغیر اجازت کے روم میں آگیا ہوں۔۔۔

اذلان روم میں داخل ہوتے ہی وجدان کو درد کی دنیا سے واپس لے آیا تھا۔۔۔

آؤ آؤ اذلان میں تمہارے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔

وجدان خیالاتی دنیا سے باہر آتے ہوئے مسکراتی نظروں سے اذلان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

میرے وجدان بھائی کو جھوٹ بولنا آگیا ہے، افسوس کی بات ہے جو ہمیشہ ہمیں سچ کے راستے پر چلنے کی نصیحت کیا کرتا تھا، آج میرے بھائی کو حالات نے اس قدر بدل دیا کہ میرا بھائی میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غلط بیانی کر رہا ہے۔۔۔

اذلان متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے وجدان کے مقابل آکھڑا ہوا تھا۔۔۔ کیا خوبصورت منظر تھا تو شہزادے ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے،دو جسم ایک جان،دو دل ایک دھڑکن۔۔۔ اور بدقسمت ہے ان دو شہزادوں کی ماں، جو اتنی خوبصورت اولاد کے ہوتے ہوئے ایک ایسی آگ میں جھلس کر خود کو تباہ کر چکی تھی، جس کو اگر وقت رہتے وہ اپنا نصیب سمجھ کر مان لیتی تو آج یہ گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جاتا۔۔۔

تمہاری اس بات کا میں کیا مطلب سمجھوں؟؟

میرے وجدان بھائی کو کوئی بھی مطلب سمجھانے کی ہماری اوقات نہیں، کیونکہ ہمارے بھائی اتنے سمجھدار ہیں کہ بن کہے ہمارے دلوں کا حال جان لیتے ہیں۔۔۔

مانتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی جتنے سمجھدار نہیں، مگر اپنے بھائی کے درد سے پھٹتے ہوئے دل کو ہم بھی دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ سمجھدار نا سہی مگر بے وقوفوں کی لسٹ میں بھی ہمارا نام شامل نہیں ہوتا۔۔۔

اذلان کی بات پر وجدان نے قہر برساتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

غصے سے مت دیکھیں بھائی۔۔۔میں جانتا ہوں کہ آپ اس وقت صرف امی جان کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔۔۔کم سے کم مجھ سے تو سچ چھپانا بند کر دیں، میں بھی آپ کے ہی جسم کا حصہ ہوں، ایک ساتھ ماں کے پیٹ سے لے کر چونتیس سالہ زندگی گزاری ہے۔۔۔

آپ کے دل کے درد کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔۔۔آپ چاہے لاکھ کہہ لیں کہ گنہگار کو اس کے گناہوں کی سزا ملنی چاہیے۔۔۔آپ چاہے لاکھ مجھے اور حوریہ کو سمجھا لیں مگر آپ سے اپنا دل سمجھانا بہت مشکل ہے، ہمیں سہارا دینے کے لیے آپ کے مضبوط ہاتھ ہمارے گرد لپیٹے ہوئے ہیں، مگر اپنے کلیجے کے ٹکڑے ہوتے ہوئے آپ سے سمیٹے نہیں جا رہے، کیا ہم نہیں جانتے کہ آپ امی جان سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔

اذلان ایک کے بعد ایک بات بولتا چلا گیا۔۔۔

اذلان کی آنکھوں میں سچائی دیکھ کر وجدان نظریں چراتے ہوئے، اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑا ہو گیا۔۔۔اگر وہ کچھ دیر اور اذلان کی آنکھوں میں دیکھتا، تو مضبوط دل شہزادہ اپنے دل کے ہاتھوں بے بس ہو کر رو دیتا۔۔۔

وجدان کو رونا شرمندگی لگتا تھا، جبکہ ذزلان کی کہی ہوئی ایک ایک بات سچ تھی، وہ اپنی ماں سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور آج اپنی جنت کو گنہگار کے روپ میں دیکھنا اس کے لیے کس قدر تکلیف دے تھا، یہ تو وہ کسی سے بیان بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

بھائی لگا لے مجھے سینے سے، اور بہہ جانے دے اپنی آنکھوں سے ان تکلیف دے، جلتے ہوئے آنسوؤں کو۔۔۔بھائی ہوں آپ کا قسم کھاتا ہوں کہ یہ بات اس روم سے باہر نہیں جائے گی۔۔۔یوں گھٹ گھٹ کر آپ بیمار ہو جائیں گے، بھائی ہم آپ کو دوبارہ سے کھونا نہیں چاہتے۔۔۔

وجدان تو مضبوطی سے اپنے دل کو مٹھیوں میں دبوچے اس کی جانب پیٹ کیے کھڑا تھا، جبکہ اذلان سافٹ دل کا مالک تھا، جو اپنے بھائی کا دُکھ پوچھتے ہوئے خود ہی رو دیا۔۔۔

اذلان بھی تو اس وقت بہت تکلیف میں تھا، آخر وہ اس کی بھی تو ماں تھی، بے شک وہ اپنی ماں کے کیے کی وجہ سے ان سے ناراض تھے۔۔۔

مگر ایک اچھی اولاد کے لیے اپنی ماں سے نفرت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، اسی مشکل وقت سے سریہ بیگم کی اولاد گزر رہی تھی۔۔۔ اذلان کے رونے پر وجدان نے تڑپ کر پلٹتے ہوئے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔ جیسے باپ اپنے بچے کو کھینچ کر سینے میں چھپالیتا ہے۔۔۔

وجدان کے لیے حوریہ اور اذلان اس کے بچے ہی تھے، اذلان کی عمر اپنے برابر ہونے کے باوجود بھی دونوں میں ایک بہت ہی خوبصورت رشتہ تھا، ایسا رشتہ جو آج تک نہ دیکھا، نہ سنا تھا۔۔۔

اس نفسا نفسی کے دور میں اذلان اور وجدان جیسے دو بھائی محبت کی جیتی جاگتی مثال تھے۔۔۔ دونوں کے دلوں نے ایک دوسرے کے بغیر دھڑکنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

دونوں بھائی تڑپ کر ایک دوسرے کو سینے سے لگائے ہوئے آنسوؤں سے رو رہے تھے۔۔۔

روم کی ہر دیوار ان کے درد کی شدت سے لرز رہی تھی۔۔۔ وہ دونوں بھائی اپنے آنسو کسی کو دکھانا نہیں چاہتے تھے، دونوں ایک دوسرے کے سینے سے لگے ہوئے، ایک دوسرے کو درد کی داستان سنا رہے تھے۔۔۔

دونوں کی آنکھوں سے جلتا ہوا پانی بہہ کر دل میں لگی ہوئی آگ کی عکاسی کر رہا تھا۔۔۔

نہ جانے کتنی دیر وہ دونوں بھائی بیٹھے ہوئے اپنے دل کا غم ہلکا کرتے رہے تھے۔۔۔

....

حور جب سے گھر واپس آئی تھی تو اسے شدید غصہ چڑھا ہوا تھا۔۔۔

وہ آج رات اپنے مائکے میں رک کر اپنے وجدان بھائی سے، منت سے، فجر سے بہت سی باتیں کرنا چاہتی تھی، مگر یہاں دل کے ہاتھوں سے مجبور بلاج اسے ساتھ تو لے آیا تھا۔۔۔ مگر اب وہ پاؤں پٹکتی ہوئی کبھی اِدھر جاتی تو کبھی اُدھر۔۔۔وہ بلاج پر اپنا غصہ ظاہر کرنا چاہ رہی تھی، مگر بلاج تو ڈھیٹ بن کر خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ جیسے اسے نہ تو کچھ دکھائی دے رہا ہے، اور نہ ہی کچھ سنائی دے رہا ہے۔۔۔

بلاج کی خاموشی حور کو اور تپ چڑھا رہی تھی۔۔۔ کتنی بار تو وہ جگ سے پانی بھر کر پینے کے بعد گلاس کو سائیڈ ٹیبل پر پٹخ چکی تھی، اور ہر بار گلاس کو پٹختے ہوئے وہ گہری نظروں سے بلاج کو ضرور دیکھتی کہ شاید اب کی بار بلاج کو سمجھ میں آجائے کہ حور کو غصہ چڑھا ہوا ہے۔۔۔

سچ بات تو یہ تھی کہ حور کو بلاج سے جھگڑا کرنا تھا، جو کہ سارے راستے میں بھی وہ نہیں کر سکی، کیونکہ بلاج نے مکمل خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔۔۔ بلاج کو اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ حور کو جھگڑا کرنا ہے، اس لیے وہ اسے موقع نہیں دے رہا تھا۔۔۔ بلاج جو سامنے دیوار سکرین پر رومینٹک مووی لگا کر

دیکھ رہا تھا۔۔۔اور حور کی ہر حرکت پر وہ نظر رکھے ہوئے تھا، مگر بظاہر یہ دکھا رہا تھا کہ وہ پوری طرح سے مووی دیکھنے میں مصروف ہے۔۔۔

اب حور کی غصے سے بس ہو چکی تھی، اپنی سائیڈ پر بے دردی سے لیٹتے ہوئے تکیہ اُٹھا کر چہرے پر رکھتے، بلاج کی مخالف سمت میں کروٹ لیے سونے کا پورا اہتمام کر چکی تھی۔۔۔

بلاج کے انابی لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی، شرارتی لب گنی مونچھوں تلے مسکرا رہے تھے، اپنی طرف پیٹھ کیے سوئی ہوئی حور کو گہرے نظروں سے دیکھتے ہوئے، وہ دانتوں تلے نچلے ہونٹ کو دباتے ہوئے، بیڈ کراؤن سے سر ٹکا گیا۔۔۔

وہ تو صرف حور کو تنگ کرنے کے لیے خاموش بیٹھا تھا، مگر اس نے محسوس کیا کہ حور کا وجود ہلکے ہلکے سے ہیچکولے، لے رہا ہے مطلب کہ وہ تکیے میں سر چھپائے رو رہی تھی۔۔۔

بلاج تڑپ کر سیدھا ہوتے ہوئے کھسک کر اس کے قریب ہوا۔۔۔

حور تم رو رہی ہو؟؟

وہ تڑپ گیا تھا حور کو یوں روتے ہوئے دیکھ کر، اس نے ایسا تو نہیں چاہا تھا۔۔۔

بلاج پلیز مجھے نیند آ رہی ہے، پلیز مجھے ڈسٹرب کرنے کی کوشش مت کیجئے گا۔۔۔

وہ تکیہ کو سختی سے اپنے چہرے پر رکھے ہوئے آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آواز میں بولی تو بلاج کو کنفرم ہو گیا تھا کہ حور رو رہی ہے۔۔۔

حور یار ایسا کیوں کرتی ہو، یہ بھی کوئی رونے کی بات ہے، کبھی کبھی تم بالکل چھوٹی بچی بن جاتی ہو، جس کو ہمیشہ اپنے مائکے میں ہی رہنا ہوتا ہے۔۔۔

اس کے چہرے سے سختی سے تکیے کو اُٹھا کر سائیڈ پر کرتے ہوئے، بلاج ایک ہاتھ اس کے اوپر سے لے جاتے ہوئے، بیڈ پر رکھے اسے اُٹھنے سے روک چکا تھا۔۔۔

تو آپ کون سا میری خواہش کو کبھی پورا کر دیتے ہیں، آپ نے بھی ہمیشہ ضد کر کے مجھے ساتھ لے کر ہی آنا ہوتا ہے۔۔۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ اگر ایک دن میں وہاں رک جاتی تو آپ کا کیا چلا جاتا۔۔۔

وہ سچ میں دُکھی تھی، آنسوں بہہ کر اس کے رخساروں کو بھگوتے ہوئے، اس کی خوبصورتی کو بڑھا کر، کسی میگنٹ کی طرح بلاج کو اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔۔۔

حور تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں کوشش نہیں کرتا تمہیں وہاں چھوڑنے کی؟

مگر یار اس دل کا کیا کروں جو تمہارے بغیر کہیں لگتا ہی نہیں۔۔۔

اس کے رخساروں سے بہتے ہوئے شبنمی قطروں کو چنتے ہوئے گھمبیر آواز میں سرگوشیاں اُتاری۔۔۔

میری خوبصورت بیوی، یہ تمہاری قربت کے معاملے میں باغی ہو چکا ہے، میری ایک نہیں سنتا۔۔۔

بلاج نے جھک کر بڑی محبت سے، اسکے رخساروں کو چومتے ہوئے، لبوں سے رب کرتے اسے اپنی محبت میں بے بسی کا یقین دلایا۔۔۔

کوشش کریں تو سب کچھ ہو جاتا ہے، آپ ایک رات کے لیے تو اپنے دل کو سمجھا سکتے تھے۔۔۔

حور کا غصہ پل بھر میں وہ ختم کر چکا تھا۔۔۔وہ بیوی تھی اور اس کا شوہر جب یوں محبت میں بھیگے ہوئے، لہجے سے اپنے بے بس دل کا حال سنا رہا تھا، تو وہ ایکدم سے کمزور پڑنے لگی تھی۔۔۔

مشرقی بیویاں جتنی بھی اپنے شوہر سے ناراض ہو، مگر شوہر کی محبت کے آگے دو پل میں ہی جھک جاتی ہیں۔۔۔

میری حور کو کیا لگتا ہے کہ میں کوشش نہیں کرتا کرتا، یار بہت کوشش کرتا ہوں کہ اپنی حور کے، دل کی بات کو، سمجھ کر اس کی خوشی کی خاطر، اسے وہاں پر چھوڑ آؤں۔۔۔

مگر کیا کروں یار، میرا دل مجھے ہر بار میری حور کے سامنے زلیل کروا دیتا ہے۔۔۔

اسکے خوبصورت روٹھے ہوئے چہرے پر، اناپٰی لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے، سرگوشیوں میں بولتا ہوا، اسکے شدید غصے کو منٹوں میں دور کرتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ بلاج کے گرمائی ہوئی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے، اپنی سانسیں حلق میں روکے ہوئے تھی۔۔۔

حور جب تم نہیں ہوتی مجھے اپنا کمرہ اچھا نہیں لگتا۔۔۔

اس کی آنکھوں کو پیار سے چومتے ہوئے، بھاری گھمبیر آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے، اس کے چہرے پر لبوں کی گرمی چھوڑ رہا تھا۔۔۔

ایک رات کی تو بات تھی، اگر میں وہاں رک جاتی تو مجھے سب کے ساتھ ٹائم گزانے کا موقع مل جاتا۔۔۔

وہ ٹوٹتی ہوئی سانسوں میں آنکھیں بند کیے، ایک بار پھر ہلکی سی مزاحمت کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اور آج کی رات جو میں تمہارے بغیر، اذیت میں کروٹیں لیتے ہوئے، گزارتا اس کا کیا۔۔۔تم جانتی ہو کہ مجھے تو نیند میں بھی تمہارا کروٹ لے کر مجھ سے دور ہونا گوارا نہیں۔۔۔

حور میں نے کب منع کیا ہے کہ تم وہاں نہیں جانا، یار صبح جیسے ہی میں گھر سے نکلوں گا، تمہیں وہاں ڈراپ کر دوں گا، تم سارا دن وہاں پر رہنا، مگر جب گھر آؤں گا تو تمہیں لے کر ہی لوٹوں گا۔۔۔

حور صاف لفظوں میں میرا تمہارے بغیر ایک منٹ گزارا نہیں، چوہدری بلاج کو ہر لمحہ اپنی حور اپنے پاس چاہیے۔۔۔

اس کے لہجے میں ایسی مٹھاس تھی کہ حور کا غصہ پوری طرح سے ختم ہوتا چلا گیا، وہ بلاج کی محبت کو دل سے محسوس کرتے ہوئے، لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ سجائے اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

وہ کتنی دیر تک اپنی دل کی باتیں لبوں سے سناتے ہوئے اس کے دل میں اُتار رہا تھا۔۔۔

حور اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے اس کی باتیں سنتی، اس کے سینے پر نرمی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے، کب نیند کی آغوش میں چلی گئی، بلاج کو تو اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔

جب کافی دیر تک حور نے ہوں ہاں میں کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی اپنے مخملی ہاتھ کو اس کے مضبوط سینے پر رب کیا تو بلاج نے چہرہ اُٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

حور بے بی اب یہ تم نے زیادتی کر دی ہے۔۔۔ ظالم بیوی تمہارے مائکے نہیں چھوڑ کر آیا تو اس کی سزا تم ایسے دو گی مجھے۔۔۔

ٹھنڈی آہیں بھرتے ہوئے بلاج اونچی آواز میں بولا مگر حور بے بی اسکے بھکے جذباتوں سے بے خبر گہری نیند میں سو چکی تھی۔۔۔

اس کی گہری تیز سانسیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ سچ میں نیند میں سو چکی ہے۔۔۔

بلاج آج اپنی حور کے ساتھ رومینٹک مووی دیکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ مگر پروگرام تو وڑھ گیا😂

بلاج نے دل پر پتھر رکھ لیا۔۔۔ حور کو آج رات تنگ کر کے اس کی نیند میں خلل پیدا کرنے کا اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

اس کی حور کافی ڈسٹرب تھی، جس کو وہ پوری طرح سے نارمل کر چکا تھا۔۔ آج حور کے لیے آزادی تھی، اس آزادی کو دینے کے لیے کتنی مشکل سے اس نے اپنے دل کو سمجھایا تھا۔۔

اس کے بے لگام منہ زور جذبات حور کی محبت میں دیوانے ہوئے، صرف حور کی قربت چاہتے تھے، مگر آج چوہدری بلاج نے اپنے آوارہ ضدی دل پر پہرے لگا کر اسے روک رکا تھا کہ آج وہ اپنی حور کو تنگ نہیں کرے گا۔۔

حور کو اپنے ہی جذباتوں سے چھپا کر، اپنی مضبوط باہوں کے دائرے میں کستے ہوئے، ایک ٹھنڈی آہ بھر کر حور کے فورہیڈ پر لب رکھتے ہوئے، گرم لمس چھوڑتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

کتنا مشکل ہوتا ہے محبوب کو اپنے آپ سے بچانا۔۔۔ یہ تو اس وقت کوئی چوہدری بلاج سے پوچھے، جو اپنی حور کو اپنے ہی بے لگام جذباتوں سے چھپائے، اپنے مظبوط سینے میں چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

....

پری یہ والا روم آپ کا ہے اور آپ کو کوئی کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو یہ ساتھ والا روم میرا ہے---

مطلب کہ آپ کا اور میرا روم الگ الگ ہو گا؟؟

پری حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے حماد کو گھور رہی تھی، جیسے اسے حماد کی بات بالکل پسند نہ آئی ہو---

جی بالکل آپ کا روم الگ ہو گا اور میرا الگ ہو گا، مگر آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آپ بلا جھجک مجھے بتا سکتی ہیں---

دیکھیے مسٹر حماد پہلے تو مجھے آپ آپ کہنا بند کریں---مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میں کوئی بزرگ ہستی ہوں، جسے آپ اتنا احترام کے ساتھ بلا رہے ہیں، میرا نام پری ہے، جسٹ پری کہہ کر بلائیں---

وہ اپنی خوبصورت آنکھوں کو چھوٹا کیے حماد کو گھورتے ہوئے، اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ حماد مسکرائے بنا نہیں رہ سکا---وہ دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے ہوئے کھڑا اس کی معصوم سی دھمکی کو سن رہا تھا---

ہیلو مسٹر حماد میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔

وہ حماد کے سامنے چٹکی بجا کر اسے متوجہ کرتی ہوئے بولی۔۔۔

مجھے لگتا ہے کہ آپ نے مجھے کچھ زیادہ ہی ہلکے میں لے لیا ہے۔۔۔پری ہوں میں پری، سب سمجھتی بھی ہوں اور سب سمجھا بھی سکتی ہوں، مجھے سب پتہ ہے کہ ہسبینڈ اور وائف ایک ہی روم میں سوتے ہیں۔۔۔

اور جو ہسبینڈ وائف ایک روم میں نہیں سوتے ان کا ریلیشن شپ بہت خراب ہوتا ہے۔۔۔

مطلب کہ ہسبینڈ کا باہر افیئر چل رہا ہوتا ہے اور اگر آپ نے باہر افیئر چلانے کی کوشش بھی کی، تو مسٹر حماد میں آپ کا وہ حشر کروں گی کہ آپ یاد رکھیں گے اور اگر آپ کی اس حرکت کے بارے میں احد بھائی کو پتہ چل گیا تو پھر تو آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ آپ کا کیا حشر ہو گا۔۔۔

وہ انگلی اُٹھا کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے مقابل کے دل کی دھڑکنوں پر سیدھا وار کر رہی تھی۔۔۔

اس کی معصومیت، اس کی بچکانہ باتیں، اس کی ادائیں، سب کچھ حماد کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کرنے کی وجہ بن رہی تھی۔۔۔

ہر سیکنڈ، ہر منٹ کے ساتھ اپنے دل کی بے ترتیبی کو دیکھتے ہوئے، حماد کو کچھ کچھ تو سمجھ میں آنے لگا تھا کہ یہ لڑکی اسے زیادہ دن تک خود سے دور نہیں رہنے دے گی۔۔۔

سارے حق رکھتے ہوئے حماد ایک سمجھدار 32 33 سالہ نوجوان تھا، جو یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ ابھی پری اس قابل نہیں ہے کہ وہ اس رشتے کی نزاکت کو سمجھ کر سنبھال سکے۔۔۔

اس رشتے کو ابھی بہت زیادہ وقت کی ضرورت تھی، پری نادان تھی مگر حماد سمجھدار، اس لیے وہ دوری بنا کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر یہ لڑکی حماد کے لیے کڑا امتحان ثابت ہونے والی تھی۔۔۔

مس پری آپ۔۔۔ نہیں تم۔۔۔ تم بے فکر رہو، میں کوئی افیئر نہیں چلاؤں گا۔۔۔ رات کافی ہو چکی ہے، تمہاری بڑی مہربانی ہو گی کہ تم اپنے روم میں آرام کرو اور مجھے بھی کرنے دو۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنے جوان جذباتوں کو لگام ڈالے ہوئے روم سے نکل کر اپنے روم میں آگیا۔۔۔

اتنی بے وقوف نہیں ہوں جو آپ کی باتوں میں آجاؤں۔۔۔

وہ حماد کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی روم میں اپنا ہینڈ کیری کھینچ کر لے آئی تھی۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ آپ کے روم میں رہنا ہے اور آپ مجھ سے میرا یہ حق چھین نہیں سکتے۔۔۔

وہ بالکل ٹپیکل بیویوں کی طرح اسے دھمکیاں دیے جا رہی تھی۔۔۔

پری یہ کیسی ضد ہے ہم ایک ہی گھر میں ہیں اور ہماری شادی ہو چکی ہے، میں تم سے بھاگ کر کہیں دور نہیں جا سکتا۔۔۔

مگر فلحال ہمارا الگ روم میں رہنا بہتر ہے۔۔۔ تم ابھی بہت چھوٹی ہو، جب ہمارے رشتے کو سنبھالنے کے لائق ہو جاؤ گی تو پھر میں تمہیں اپنے ساتھ اپنے روم میں رکھوں گا۔۔۔

وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔۔

کس نے کہا کہ میں بچی ہوں؟؟

پری بڑی ہو چکی ہے اور میں اپنے رشتے کو بہت اچھی طرح سے سنبھال سکتی ہوں، مجھے سب پتہ ہے کہ ہسبینڈ کا خیال کیسے رکھنا ہے۔۔۔

وہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ اچھا تو بتاؤ کہ کیسے رکھو گی تم میرا خیال؟؟

حماد دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے متلاشی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔اس کو ہنسی آرہی تھی پری کی باتوں پر۔۔وہ سننا چاہتا تھا کہ اس کی پیاری سی کمسن بیوی کو کہاں تک نالج ہے، ہسبینڈ کو سنبھالنے کی۔۔۔

آپ کو روز صبح پیار سے اُٹھاؤں گی۔۔۔

اچھا مطلب کتنے پیار سے اور کیسے اُٹھاؤ گی؟؟

ہر سوال کا صحیح صحیح جواب دو، پھر تمہارے اس روم میں سونے کے بارے میں سوچ سکتا ہوں۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سینے پر باندھے اور ایک ٹھوڑی پر جمائے ہوئے اس کی باتوں کو متوجہ ہو کر سننے لگا تھا۔۔۔

میں اپنے گیلے بال آپ کے چہرے کے اوپر کرتے ہوئے پانی کی بوندیں گراؤں گی، پھر آپ ہلکا سا مجھ پر غصہ دکھائیں گے۔۔۔

پھر آپ میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے اپنے اوپر گرا لیں گے، اور پھر آپ میرے فور ہیڈ پر کس کریں گے اور اس کے بعد مجھے شرم آرہی ہے میں نہیں بتا رہی۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتے ہوئے سرخ ہوتے رخساروں سے شرما رہی تھی۔۔۔

نہیں یہ کیا بات ہوئی، اب تو میں پوری بات سننا چاہتا ہوں کہ تم کیسے میرا خیال رکھو گی۔۔۔
اگر میرے ساتھ روم میں رہنا ہے تو پہلے مجھے سب بتانا پڑے گا کہ تم میرا کتنا اور کیسے خیال رکھ سکتی ہو؟؟

نہیں بتا سکتی نہ، مجھے شرم آرہی ہے، اس سے آگے کا بتا دیتی ہوں۔۔۔

نہیں مجھے یہیں سے سننا ہے جس پر تمہیں شرم آرہی ہے۔۔۔ورنہ پھر تم میرے کمرے میں نہیں سو سکتی۔۔۔

نن۔۔۔نن۔۔۔۔ نہی۔۔۔ نہیں میں بتاتی ہوں۔۔۔وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

پھر آپ مجھے اپنے سینے پر گرا کر آہستہ سے میرے سر کو اپنے اوپر جھکاتے ہوئے مجھے لپ کس کریں گے۔۔۔

ہمم اور۔۔۔

بتا تو رہی ہوں۔۔۔

ہاں تو میں بھی سن رہا ہوں۔۔۔
حماد کو بہت مزہ آرہا تھا اس کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر۔۔۔

اور پھر میں شرما کر بھاگتی ہوئی کچن میں چلی جاؤں گی۔۔۔

کیوں؟؟
کچن میں کیوں چلی جاؤ گی۔۔۔

بُدھو جب آپ مجھے کس کریں گے تو مجھے شرم آئے گی نہ۔۔۔اور پھر شرم سے میں بھاگ کر کچن میں جا کر آپ کے لیے ناشتہ بنانے لگوں گی۔۔۔

اچھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ کس کرنے کے بعد لڑکیاں شرما کر کچن میں چلی جاتی ہیں۔۔۔

تو پھر شادی کرنے سے پہلے تھوڑا ہسبینڈ وائف کے رشتے کے بارے میں سمجھ لیتے تو زیادہ اچھا ہوتا، آپ سے تو زیادہ سمجھدار میں ہوں جسے شادی کے بارے میں سب پتہ ہے۔۔۔

تو کوئی بات نہیں تم ہو نہ مجھے بتانے کے لیے، میں بہت اچھا سٹوڈنٹ ہوں، تم مجھے جو بھی سمجھاؤ گی میں بہت جلدی سیکھ جاؤں گا۔۔۔

مطلب کہ سب کچھ مجھے سمجھانا پڑے گا؟؟

پری بالکل سیریس تھی اسے سچ میں لگ رہا تھا کہ حماد اتنا ہی بُدھو ہے، اسے کچھ نہیں پتہ اور پری شادی شدہ زندگی کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے، اسے اپنے بارے میں یہ بہت بڑا وہم تھا۔۔۔

معصوم پری جو خود کو ماسٹر مائنڈ سمجھ رہی تھی، اسے کیا پتہ، سامنے کھڑا ہوا ماسٹر پیس اس کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

جو نہ تو معصوم تھا اور نہ ہی نادان جسے شادی شدہ زندگی کے بارے میں کچھ نا پتہ ہو۔۔۔

ہر چیز کا پتہ ہوتے ہوئے اس بچاری معصوم لڑکی سے ایسے سب کچھ پوچھ رہا تھا، جیسے اس کو سچ میں کچھ بھی پتہ نا ہو۔۔۔

پری جو بے وقوف یہ سمجھ رہی تھی کہ اسے شادی کے بارے میں سب پتہ ہے اسے خاک بھی پتہ نہیں تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر میں آپ کو ایک شرط پر سب سمجھاؤں گی۔۔۔

جی جی میم مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے۔۔۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ انداز سے بول رہا تھا۔۔۔

آپ میری ہر بات دھیان سے سنیں گے، میں دوبارہ نہیں بتاؤں گی۔۔۔

جی ٹھیک ہے میں کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔

پھر جب میں کچن میں شرما کر جاؤں گی، اپنے ہاتھوں سے پیارا سا ناشتہ بناؤں گی، پھر آپ میرے پیچھے پیچھے آئیں گے اور کچن میں آ کر میری گال پر کس کریں گے۔۔۔

پھر میں اور بھی شرما جاؤں گی۔۔۔ پھر آپ ٹیبل پر بیٹھیں گے میں اپنے ہاتھوں سے آپ کو کھانا کھلاؤں گی۔۔۔ پھر آپ بھی مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلائیں گے میں شرماتے ہوئے کھالوں گی۔۔۔

ناشتے کے بعد روم آ کر۔۔۔

روم میں آ کر میں پھر آپ کو کس کروں گا، آپ پھر سے شرما جائیں گی۔۔۔

حماد نے اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے دانت نکال کر کہا تو پری نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

کہا تھا کہ میری بات کو دھیان سے سنیں، ورنہ میں کچھ بھی نہیں سکھاؤں گی۔۔۔

سوری سوری اب سکھاؤ میں کچھ نہیں بولوں گا۔۔۔

پری کی دھمکی پر وہ لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے خاموش رہنے کا وعدہ کر رہا تھا۔۔۔

میں روم میں آکر، آفس جانے کے لیے تیار ہونے میں آپ کی ہیلپ کروں گی۔۔۔

جیسے کہ آپ کی شرٹ کا بٹن ٹوٹا ہوا ہو گا۔۔۔تو میں سوئی میں دھاگہ ڈال کر، نظریں جھکائے ہوئے، آپ کی شرٹ پر بٹن لگاؤں گی۔۔۔

نہیں مگر شرٹ پر بٹن لگانے کے لیے نظریں جھکانے کی کیا ضرورت ہے؟؟

آپ پھر بیچ میں بول رہے ہیں، آپ بہت ہی بُرے سٹوڈنٹ ہیں۔۔۔

سوری سوری میم آئندہ غلطی نہیں ہو گی۔۔۔آپ لیکچر کنٹینیو کریں۔۔۔

جب میں ایڑیاں اوپر اُٹھا کر شرٹ پر بٹن لگاؤں گی۔۔۔

مگر شرٹ پر بٹن لگانے کے لیے تم ایڑھیاں کیوں اُٹھاؤ گی؟؟

اب کی بار حماد سچ میں حیران ہوا تھا، اسے ایڑھیاں اُٹھانے والا سین سچ میں نہیں پتہ تھا۔۔۔

آپ سچ میں بُدھو ہیں۔۔۔اپنی اور میری ہائٹ دیکھیں۔۔۔

وہ اشارے سے اپنے سر کو حماد کے سینے تک لے جا کر بتا رہی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔اچھا تو ہائٹ برابر کرنے کے لیے آپ ایڑیاں اُٹھائیں گی۔۔۔اوکے اوکے۔۔۔

سوری میم میں یہ پوائنٹ ضرور نوٹ کر کے رکھوں گا، تاکہ کبھی بھولو نہیں۔۔۔

اور پھر ایڑیاں اُٹھا کر، ہائٹ کو آپ کے برابر کرتے ہوئے، میں آپ کے بٹن لگاؤں گی۔۔۔جب میں بٹن لگاؤں گی، آپ مجھے دیکھیں گے۔۔۔

میں پھر سے شرماؤں گی۔۔۔پھر ہلکی ہلکی سی ہوائیں چلیں گی، روم میں سونگ میں پہلے سے ہی پلے کر دوں گی۔۔۔پھر آپ میرے فورہیڈ پر کس کرتے ہوئے، آفس چلے جائیں گے اور میں آپ کو ہاتھ ہلا کر بائے بائے بولوں گی۔۔۔

اور پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟؟

حماد کو تو سارے فلمی سین میں صرف پری کا ایک ہی اہم رول نظر آرہا تھا وہ تھا شرمانے کا۔۔۔ مطلب ہر بار سب کچھ کرنا اسے تھا پری نے صرف شرمانا تھا۔۔۔

اس کے بعد پھر آپ شام کو گھر آئیں گے، میں شرماتے ہوئے دروازہ کھولوں گی۔۔۔

اب کی بار پری کے شرمانے والی بات پر حماد کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟؟

آپ میرا مذاق اُڑا رہے ہیں؟؟

نہیں نہیں میں مذاق نہیں اُڑا رہا، میں تو خود پر ہنس رہا ہوں کہ میں کتنا بُدھو ہوں، مجھے سچ میں کچھ نہیں پتہ، اچھا ہوا تم مجھے شادی اور ہمارے رشتے کے بارے میں اچھی طرح سے سمجھا رہی ہو، میں سب کچھ یاد رکھوں گا۔۔۔

وہ بامشکل ہنسی کو دباتے ہوئے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔ اسے پری کی باتیں سننی تھی وہ دلچسپی سے پری کی باتیں سن رہا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ پری خاموش ہو۔۔۔

اس کی باتیں، اس کی فلمی جنرل نالج، اسے بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔پری کی باتوں سے ایک بات تو حماد کو سمجھ آرہی تھی کہ پری نے پوری شادی کا جو سیٹ اپ بنا رکھا ہے، وہ سب اس نے فلموں سے ہی نالج حاصل کی ہے۔۔۔

اور لگتا ہے فلمیں بھی وہ اسی طرح کی دیکھتی تھی، جہاں پر ہیروئن کو ہیرو کے ساتھ بیڈ روم کے بیڈ پر بٹھا دیا جاتا تھا اور ہیرو ہیروئن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہی، بیڈ پر گرتے ہی، سامنے گلاب کا پھول آجایا کرتا تھا۔۔۔اور پھر صبح ہو جاتی اور مارننگ سین شروع ہو جاتا تھا۔۔۔

اس گلاب کے پھول اور مارننگ کے بیچ میں کیا ہوتا تھا وہ پری کو بالکل بھی پتہ نہیں تھا۔۔۔اگر پتہ ہوتا تو اصلی شرم تو پری کو پھر آنی تھی۔۔۔

اگر پری آج کی نیو فلمیں دیکھتی تو اسے اندازہ ہوتا کہ آج کل کی ہیروئن شرماتی نہیں ہیں، وہ تو ہیرو کو شرمانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔۔۔

اور کس کے بعد کی جو کہانی ہے وہ بھی اسے سمجھ میں آجاتی۔۔۔پری اسے فلمی سین دکھاتے جا رہی تھی اور حماد اس کی باتیں سنتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ تقریباً پورا ایک گھنٹہ کھڑے ہو کر باتیں کرتے رہے تھے۔۔۔ان کو وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔حماد کو ایسے لگ رہا تھا کہ وہ پری کے ساتھ سالوں سے رہ رہا ہے۔۔۔وہ اجنبیت والی کیفیت ختم ہو چکی تھی۔۔۔

حماد کو وجدان کی بات یاد آئی تھی کہ بیوی اگر بچکانہ سوچ رکھتی ہو تو وقت گزرنے کا پتہ نہیں چلتا، زندگی خوبصورت لگنے لگتی ہے۔۔۔

وجدان کی یہ بات بالکل ٹھیک تھی، حماد کو اب احساس ہوا تھا، پری کے ساتھ وقت کیسے گزر گیا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔ہمیشہ گھر میں اکیلا وہ بور ہو جایا کرتا تھا۔۔۔

پری اب تم جا کر چینج کرو کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔باقی کا تم مجھے صبح سمجھا دینا۔۔۔

پری بھی کھڑی کھڑی شاید تھک گئی تھی حماد کے کہنے کی دیر تھی، جلدی سے بات مان گئی۔۔۔

ایک منٹ بات سنیں آپ مجھے بُدھو بنا رہے ہیں، میں کیوں چینج کروں، آپ مجھے میرا گفٹ دیں۔۔۔

وہ واش روم کے دروازے سے واپس پلٹ آئی تھی۔۔۔

جلدی سے سکرول کرتی ہوئی بیڈ کے بیچ میں جا کر بیٹھ گئی، اپنے لہنگے کو اپنے چاروں اطراف میں گولائی میں پھیلاتے ہوئے، دوپٹے کو گھونگھٹ کی طرح چہرے کے آگے کیے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

حماد کو اس قدر ہنسی آرہی تھی کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زور زور سے قہقہے لگا کر ہنسے، مگر وہ پری کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا، اس کے لیے شادی کا مطلب یہی تھا، تو حماد اس کا معصوم سا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔۔

شادی بہت بہت مبارک ہو مسسز حماد کاظمی۔۔۔

حماد نے آگے بڑھ کر بڑے پیار سے اس کا گھونگٹ اُٹھاتے ہوئے اسے شادی کی مبارکباد دی۔۔۔

آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

چلیں اب میرا گفٹ دیں۔۔۔

وہ نازک سی ہتھیلی سامنے پھیلائے ہوئے حماد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا گفٹ مانگ رہی تھی۔۔۔

سوری پری میں گفٹ لانا بھول گیا ہوں، میں بُدھو ہوں نہ، صبح تمہارے لیے تمہاری پسند کا گفٹ لے آؤں گا ابھی کے لیے سوری۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں پری چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض نہیں ہوتی۔۔۔

کتنی معصوم ہے یہ۔۔۔

وہ اپنے دل میں سوچ کر شرمندہ تھا کہ کیوں وہ اس کے لیے گفٹ نہیں لایا۔۔۔جب نکاح کر لیا رخصت کر کے لا رہا تھا تو اس کے لیے گفٹ لینا چاہیے تھا، وہ خود میں ہی گلٹی فیل کر رہا تھا۔۔۔

پری۔۔۔

جی۔۔۔

ابھی کے لیے میرے پاس تمہارے لیے ایک چھوٹا سا گفٹ ہے۔۔۔ تم چاہو وہ دے سکتا ہوں!!

کیا جلدی سے دیجئے۔۔۔
حماد نے تھوڑا سا سر کو اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بڑے پیار سے اس کے فورہیڈ پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

وہ جو آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے باتیں کر رہی تھی، ایک سیکنڈ کے اندر ہی چھوئی موئی سی بن کر نظر جھکائے لال کندھاری ہو چکی تھی۔۔۔اس کے بلشی بلشی گال اور بلش کرنے لگے تھے۔۔۔

یہ میری طرف سے ہماری شادی کا پہلا گفٹ اور پراپر گفٹ کل دوں گا۔۔۔
اس کے کان پر جھکتے ہوئے سرگوشی میں کہا تو پری گھبرا کر حماد سے تھوڑا دور ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

لاؤ اب میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں، جیولری اُتارنے میں۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے، پری کی دی ہوئی ساری جنرل نالج پر عمل کرتے ہوئے، اس کی جیولری کو نرمی سے اُتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے، دوپٹہ تک ہٹا چکا تھا۔۔۔

اسکے نازک ہاتھوں میں پہنی ہوئی چوڑیوں سے لے کر کانچ جیسی انگلیوں میں پہنی ہوئی انگوٹھیوں کو اُتارتے ہوئے سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

پری کی زبان کو تالے لگ چکے تھے۔۔۔

وہ سوچ کر مسکرا دیا کہ پاگل لڑکی میں صرف اتنی سی ہمت ہے اور کب سے فلسفے جھاڑے جا رہی تھی۔۔۔

اب ذرا سا قریب ہو کر بیٹھا ہے تو اس کی سانس نہیں نکل رہی تھی۔۔۔وہ سانسیں روکے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔

جب اپنے جائز حقوق لینا چاہوں گا تب کیا کرو گی، میری فلمی معصوم بیوی۔۔۔اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرایا دیا۔۔۔

اس کی نظروں کی تپش کو محسوس کرتے ہوئے پری گھبرا کر بیڈ سے اُٹھتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔۔۔

پاگل اپنے کپڑے تک لے جانا تک بھول گئی تھی۔۔۔

پلیز میرا ٹراؤزر شرٹ ہینڈ کیری سے دے دیں میں لانا بھول گئی ہوں۔۔۔

حماد نے اسے مزید تنگ نہیں کیا، جب اس نے کپڑے مانگے تو حماد نے اس کا ایک کیجول سا ٹراؤزر شرٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔۔۔ شاید وہ رات کو سوتے ہوئے اسی طرح کے نائٹ سوٹ پہنتی تھی۔۔۔

میری چھوٹی سی مسسز ابھی سے بکھلا گئی ہو، ابھی تو میں نے اپنے جذباتوں کو ظاہر ہی نہیں کیا، جو تم نے خود جگائے ہیں۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سوچ کر بیڈ پر سیدھا گرتے ہوئے، آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔

سچ کہتے ہیں کہ محبت اپنی جگہ خود بنا لیتی ہے۔۔۔اریشہ نے اتنے سال حماد کا پیچھا کیا، مگر حماد کی محبت حاصل نہیں کر سکی۔۔۔

حماد نے اتنے سال منت کے لیے ضائع کیے، مگر منت کی محبت حاصل نہ کر سکا۔۔۔اور یہاں دیکھو پری نے آتے ہی حماد کے دل میں اپنی محبت کی خوشبو پھیلا دی تھی۔۔۔

پری بہت جلد حماد کو اپنا بنا لے گی، یہ بات تو خود حماد کا دل تسلیم کر چکا تھا۔۔۔پری کی میں محبت تھی وہ صلاحیت تھی جو ایک مرد کو اپنی طرف کھینچ سکے۔۔۔

مرد اداؤں سے کہیں زیادہ معصومیت سے متاثر ہوتا ہے۔۔۔

مرد کو ہمیشہ بیوی شرمیلی اور معصوم ہی پسند آتی ہے۔۔۔

بے باک تو اسے گرل فرینڈ چاہیے ہوتی ہے۔۔۔جیسے حماد اریشہ کی بے باقیوں سے کبھی متاثر نہیں ہوا، مگر پری کی معصومیت کے سامنے وہ اپنا دل پوری طرح سے ہار چکا تھا۔۔۔

....

آج اپنے گھر میں آئے ہوئے وجدان کو دو دن اور دو راتیں ہو چکی تھی۔۔۔اس کی دونوں راتیں بہت بے چین گزری تھیں کیونکہ یارِ وجدان اپنی امی جان کے پاس ان کے روم میں ہی تھی۔۔۔وہ دن کو بھی اپنی ماں کے پاس تھی اور رات کو بھی فجر اور منت اپنی امی کے ساتھ ہی سو گئی تھیں۔۔۔

وجدان کو کوئی اعتراض نہیں تھا،وہ سمجھدار تھا بہت اچھی طرح سے سمجھ سکتا تھا کہ اس وقت ان کی ماں کو اپنی بیٹیوں کی بہت ضرورت ہے اور وہ دل سے عافیہ چچی کی بہت قدر کرتا تھا۔۔۔عافیہ چچی کے ساتھ جتنی ناانصافی ہوئی تھی،جتنے انہوں نے اپنی زندگی میں دُکھ برداشت کیے،اس سب کی وجہ اس کی اپنی ماں تھی،یہ گلٹ اندر ہی اندر وجدان کو کھائے جا رہا تھا۔۔۔

سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی وہ بے چین تھا،کچھ چیزیں انسان کے بس میں نہیں ہوتی،جیسے یارِ وجدان سے دور رہنا،وجدان کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

وجدان ان مردوں میں سے بھی نہیں تھا جو ہر رات صرف اپنی بیوی کی قربت کے لیے اپنے قریب اپنے سامنے رکھتے ہیں۔۔۔منت وجدان کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی،وجدان کے تڑپتے دل کا سکون تھی،منت جب روم میں ہوتی تو وجدان کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔

جتنا عرصہ اس نے منت کے بغیر گزارا تھا، وہ سوچتا تھا کہ اگر اس کی یادداشت صحیح ہوتی تو وہ منت سے دور ایک منٹ نہیں رہ سکتا تھا، سب کچھ بھول جانے کے باوجود بھی اس کے دماغ میں منت کا نام چھپا ہوا تھا، جسے وہ کبھی نہیں بھول سکا، ایسے شخص کی محبت کس قدر انمول ہو گی، جو اپنا سب کچھ بھول کر بھی اپنے یار کو یاد رکھے ہوئے تھا۔۔۔

عاشق تو ڈھونڈنے سے ہزاروں مل جائیں گے، مگر کوئی چوہدری وجدان ورک جیسا عشق کرے تو پھر کہنا۔۔۔

جس کا عشق انمول تھا، چاند کی روشنی جیسا ٹھنڈا تھا، جس کے عشق میں جنونیت نہیں محبت ہی محبت تھی۔۔۔

جس نے اپنے یار کو اپنی ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا تھا کہ اس کو ذرا چھونے اور تکلیف ہونے پر اس درد کو چوہدری وجدان اپنے دل پر محسوس کرتا تھا۔۔۔

جسم اور حسن کے طلبگار تو ہزاروں مل جاتے ہیں، مگر چوہدری وجدان جیسا سچا عاشق نصیب والوں کو ہی ملتا ہے۔۔۔ جس کا ہر راستہ اس کے یار کے دل کی کھڑکی پر جا کر ہی ختم ہوتا تھا۔۔۔ کیا انمول محبت تھی چوہدری وجدان کی، جس کی خوبصورتی شاعر نے کچھ اس انداز سے بیاں کی۔۔۔

جس کی صبح کا آغاز منت

جس کی راتوں کا سکون منت

جس کی آنکھوں کی ٹھنڈک منت

جس کے دھڑکتے دل کی گواہی منت

جس کی سانسیں، منت دھڑکن منت

صبح منت، شام منت، جس کی خوشی منت، آرام منت

جس کے لیے دنیا کی ساری خوبصورتی کا مطلب ہے منت۔۔۔

ایسے عاشق کو چوہدری وجدان ورک کہتے ہیں۔۔۔ جس کی نظروں نے بچپن سے جوانی تک صرف اپنے یار کو محبت کی نظروں سے دیکھا۔۔۔

جس نے اپنے یار کو دیکھنے کے بعد دنیا کی ہر خوبصورتی کو خود پر حرام کر لیا۔۔۔ کبھی نظریں اُٹھا کر کسی کو دیکھا تک نہیں کہ کوئی اور لڑکی منت سے زیادہ خوبصورت بھی ہو سکتی ہے۔۔۔

سچ کہتے ہیں محبت کا پہلا اصول ہے کہ پیار کا روزہ رکھ لیا جائے، جو لوگ پیار کا روزہ توڑ دیتے ہیں وہ محبت نہیں جسموں کے سوداگر ہوتے ہیں۔۔۔ سوداگر صرف سودا کرتے ہیں، محبت تو عاشق کرتے ہیں اور عاشقوں کی لسٹ میں چوہدری وجدان ورک کا نام ہمیشہ اونچائیوں اور بلندیوں کو چھوتا رہے گا۔۔۔

ایک ایسا عاشق جسے لوگ سالوں اپنے دل سے نکال نہیں سکیں گے۔۔۔ ایک ایسا پیار کرنے والا شوہر جس نے ہمیشہ اپنی بیوی کی حفاظت کی۔۔۔

ایک ایسا عاشق جس نے اپنی بیوی کے بانجھ ہونے کی بات کو چھپانے کے لیے خود پر باپ نہ بننے کی مہر لگادی تھی۔۔۔

کہیں ڈھونڈنے سے بھی ایسا پیار کرنے والا نہیں مل سکے گا کیونکہ چوہدری وجدان ورک صرف ایک ہی ہے، جو منت کا نصیب بن چکا ہے۔۔۔

اس خوبصورت عادل شہزادے کو دیکھ کر تو اس قسمت والی لڑکی کو یقین نہیں ہوتا تھا، جس کا وہ نصیب بن چکا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ کیسے یہ خوبصورت شہزادہ اس کا نصیب بن گیا ہے۔۔۔ کیسے قسمت اس پر مہربان ہوگئی۔۔۔ وہ ہمیشہ رشک کرتی تھی اپنے نصیب پر۔۔۔

....

وجدان بہت بے چین سا ہو رہا تھا، آج بھی منت اپنی ماں کے روم میں سو رہی تھی اور اسے منت کے بغیر نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔خود اتنا بے چین ہونے کے باوجود بھی اس نے منت پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا تھا۔۔

وہ خود بھی چاہتا تھا کہ منت اپنی ماں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارے، یہ فیصلہ لینا اس کے لیے بہت مشکل تھا، مگر مشکل فیصلے کرنا ہی وجدان ورک کے فیصلوں کی خوبصورتی ہے۔۔

وہ گھبراہٹ سی محسوس کر رہا تھا، اپنے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے اُترتا ہوا ٹی وی لاونج سے گزر کر، باہر لان میں ٹہلنے کی غرض سے جا رہا تھا۔۔جب اس کے کانوں نے اپنی ماں کی آواز سنی، اس کے قدم وہیں پر رک گئے تھے۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی ماں اس قدر گر سکتی ہے۔۔ آج وجدان کو اپنی ہستی سے نفرت ہونے لگی تھی کہ اس نے اس ماں کی کوک سے جنم لیا تھا۔۔

مجھے نہیں پتہ تم کسی بھی طرح سے اس لڑکی کو میرے بیٹے کی زندگی سے باہر نکالو۔۔۔

تم اسکی فکر مت کرو میں جو بھی کروں، جیسے بھی کروں ان دونوں لڑکیوں کو گھر سے باہر بھیجنا میرا کام ہے۔۔۔

ان لڑکیوں کو ایسی جگہ بھیجنا جہاں سے کبھی ان کی منحوس شکلیں مجھے دیکھنے کو دوبارہ نہ ملیں۔۔۔

میں نے کہا منہ مانگی قیمت دوں گی تھوڑا صبر تو رکھو۔۔۔ بس ایک بار تم میرا کام کر دو آدھی قیمت کام سے پہلے اور آدھی کام کے بعد تم تک پہنچا دی جائے گی۔۔۔

وجدان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ اس کی ماں ہے جو ہمیشہ ایک انوسینٹ، سوبر، گھریلو خاتون بن کر اپنے بچوں کے سامنے رہتی تھی۔۔۔ آج وہ کس طرح پروفیشنل کلر کی طرح آرڈر دے رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے ہی گھر کی بیٹیوں کو اغوا کروانے کی بات کو کتنے آرام سے کر رہی تھی۔۔۔ جیسے وہ اس دھندے کو سالوں سے سنبھالتی آرہی ہو۔۔۔

وجدان دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے حیرانی سے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے اس کی باتیں سنے جا رہا تھا۔۔۔

ثریا اس بات سے پوری طرح سے بے خبر تھی کہ اس کا اپنا بیٹا اس کا یہ روپ دیکھ کر کس قدر خوفزدہ ہے۔۔۔

ٹھیک ہے تم جتنی بھی قیمت لینا چاہو میں خوشی خوشی دینے کو تیار ہوں،بس ان منحوسوں کو میرے بیٹے کی زندگی سے دور کر دو۔۔۔

شاید فون پر جو دوسری طرف تھا وہ بھی ثریا کی فطرت سے واقف تھا،وہ جانتا تھا کہ ان لڑکیوں کو تکلیف پہنچانے کے لیے یہ عورت بڑی سے بڑی رقم دے سکتی ہے،اسی لیے وہ مسلسل رقم پر ہی بحث کر رہا تھا۔۔۔

زہرہ بائی تو ایک بار مجھے مل جائے اس کے تو میں ٹکڑے کروادوں گی،اس کمینی نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کبھی ان کو واپس نہیں آنے دے گی،مگر یہ دونوں منہوس ایک ساتھ میرے سامنے آ کھڑی ہوئیں ہیں۔۔۔پہلے ہی کتنی مشکل سے ان کو دفع کیا تھا مگر یہ تو اپنی ماں کی طرح اتنی ڈھیٹ ہیں کہ مرتی بھی نہیں ہیں۔۔۔

دونوں کو ایک ساتھ سامنے دیکھ کر مجھے تو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں۔۔۔اس سے پہلے کہ میرے بیٹے کو سب کچھ یاد آئے ان منحوسوں کو میری زندگی سے دفاع کرو میں ان کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔

وہ فون پر کسی پر آگ بگولا ہو کر منت اور فجر کو لے جانے کی بات کر رہی تھی اور اس کے لیے وہ منہ مانگی قیمت دینے کو بھی تیار تھی۔۔۔

کی رگیں غصے سے تن گئی تھیں، اس نے مٹھیوں کو زور سے میچتے ہوئے اپنے غصے کو ضبط کیا۔۔۔
آج اس کی ماں کی جگہ کوئی اور سامنے ہوتا تو شاید وجدان شوٹ کر دیتا۔۔۔ مگر سامنے کھڑی ہوئی ہستی اس کی ماں تھی جب ماں باپ گناہ گار ہوں تو یہ بات اولاد کے لیے سزا بن جاتی ہے، نہ تو وہ سزا دے سکتے ہیں، اور نہ ہی معاف کر سکتے ہیں، یہی حالت اس وقت وجدان کی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے تمہاری رقم پہنچ جائے گی مگر اس کے بدلے مجھے یہ دونوں لڑکیاں دوبارہ نظر نہیں آنی چاہیے۔۔۔

امی جان میں ٹکڑے کر دوں گا اس شخص کے جو میرے گھر کی عزتوں کو بُری نظر سے دیکھے گا۔۔۔
وجدان کی بھاری غصیلی آواز پر گھبرا کر ثریا بیگم نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ گھبراہٹ سے فون ثریا کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا تھا۔۔۔
اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں، سامنے وجدان غصے سے سرخ چہرہ لیے کھڑا تھا۔۔۔

بب---بب---بیٹا تم---یہاں---

وہ بکھلائی ہوئی لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی---اس کی آنکھوں میں وحشت ہی وحشت اور خوف نظر آرہا تھا---

اور اپنی ماں کی آنکھوں میں اپنے سبب ڈر دیکھنا وجدان کے لیے آسان نہیں تھا مگر اب جو بھی تھا سامنے آچکا تھا، اب پردہ رکھنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں تھی---

اگر اب بھی وجدان اپنے قدم روکتا تو اس کی ماں نے اتنی تباہی مچا دینی تھی کہ شاید کل کو وجدان اس گھر کے کسی رشتے کو بھی اپنی ماں کی نفرت کی آگ سے نہ بچا سکتا آج فیصلہ لینا ضروری ہو گیا تھا---

جی امی جان میں یہاں پر ہوں ں ں ں ں---

وہ چلایا تھا---

بس کر دیں خدا کا واسطہ ہے---بس کر دیں--آپ کی کوئی حد کوئی حدود ہے یا نہیں---

چوہدری وجدان ورک کی بھاری غصیلی آواز حویلی کی دیواروں سے ٹکرائی تو کچھ ہی دیر میں گھر کے تمام افراد وہاں پر جمع ہونے لگے تھے---

اس حویلی کی در و دیوار نے آج تک کبھی وجدان کی اونچی آواز نہیں سنی تھی وجدان تو ایسا انسان ہی نہیں تھا جو چیخ و پکار کرتا۔۔۔اور اپنے ماں باپ کے سامنے اونچی آواز میں بولنے کے بارے میں تو وجدان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

مگر آج ثریا بیگم نے اپنے اس سمجھدار سلجھے ہوئے بیٹے کو چیخنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

ثریا کے حلق سے تھوک نیچے نہیں اُتر رہی تھی۔۔۔آج گنہگار کے منہ میں زبان ہوتے ہوئے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

وہ جھوٹ بول کر اپنی صفائی میں بہت کچھ کہنا چاہتی تھی، مگر وجدان کی آنکھوں میں غصے کی شدت دیکھ کر اس کے قدموں تلے سے جان نکل رہی تھی۔۔۔

وجدان کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھیں جیسے خون اُتر آیا ہو،اس کی آنکھوں میں شدید غصے سے لال ڈورے خون میں ڈوبے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔

گھر کے مکینوں نے آج سے پہلے کبھی وجدان کو اتنا غصے میں نہیں دیکھا تھا،جو لوگ ثریا بیگم کی ساری حقیقت جانتے تھے وہ بھی اس وقت وجدان سے خوف زدہ ہو کر دور ہی کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

امی جان آپ کو ذرا سا بھی خدا کا خوف نہیں ہے، آپ میری بیوی کا سودا کر رہی ہیں۔۔۔ چلو فجر تو آپ کے لیے صرف آپ کے دیور کی بیٹی ہے، عافیہ چچی کی بیٹی ہے، مگر منت۔۔۔۔منت تو میری بیوی ہے۔۔۔

وہ بُری طرح سے چلایا تھا۔۔۔

اس سے پہلے بھی آپ میری بیوی کا سودا کر چکی ہیں۔۔۔ میری بیوی کو اس گندگی بھری جگہ پر بھیج دیا۔۔۔ جس جگہ اس گھر کے مرد دن کے وقت بھی قدم رکھنا گوارا نہیں کرتے، اس جگہ پر آپ نے میری بیوی کو رات کی تاریکی میں پھینک دیا۔۔۔

آپ نے اس جگہ پر میری بیوی کو پہنچا دیا، جس جگہ کے بارے میں سوچتے ہوئے میں میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، میں مرد ہو کر اس جگہ کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا اور آپ نے عورت ہو کر ایک عورت کو اس جگہ بھیج دیا۔۔۔ آپ میں دل نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں۔۔۔

وہ تو میری قسمت تھی کہ میری بیوی پاک دامن لوٹ آئی، امی جان آپ نے ایسا کیوں کیا؟؟

وہ چلاتے ہوئے ایک ایک سوال پوچھ رہا تھا۔۔ آج وجدان کے صبر کے پیمانے لبریز ہو چکے تھے۔۔ آج زندگی میں پہلی بار وجدان کو اس قدر غصے میں دیکھ کر ثریا بیگم ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔

وو۔۔و۔۔وہ لڑکی تمہارے قابل نہیں ہے۔۔

وہ کانپتے ہوئے اب بھی ایک جھوٹ کا سہارا لینا چاہ رہی تھی۔۔

اگر میں کہوں کہ پوری دنیا میں میرے کوئی قابل ہے تو وہ صرف منت ہے تو پھر کیا کہیں گی آپ؟؟

وہ مٹھیوں کو بند کیے ہوئے خود پر ضبط کرنے کی پوری جدوجہد کر رہا تھا، مگر آج چوہدری وجدان ورک زندگی میں پہلی بار خود پر کنٹرول نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔

منت میرے لیے کیا ہے آج تک آپ کو سمجھ نہیں آیا۔۔ کس بات کا آپ نے بدلہ لیا ہے۔۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی صرف اس بات کا کہ عافیہ چچی نے آصف چاچو سے محبت کی اور دونوں نے محبت سے شادی کر لی۔۔ امی آپ نے صرف ایک اس بات کا بدلہ لینے کے لیے کتنوں کی زندگی جہنم بنا دی ہے۔۔

مم۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں بتاتا ہوں آپ نے کیا کیا ہے۔۔۔
آپ نے عافیہ چچی کی عزت کو برباد کیا اس گھٹیا بہرام پاشاہ کے ساتھ مل کر۔۔۔ ایک عورت کی عزت کو تباہ کرتے ہوئے آپ نے ایک بار نہیں سوچا کہ آپ بھی ایک عورت ہیں۔۔۔ کیسے کر سکتی ہیں آپ اتنی گری ہوئی حرکت۔۔۔ آپ کی روح نہیں کانپی جب آپ نے عافیہ چچی کی عزت کے ساتھ کھلواڑ کیا۔۔۔

میں نے عافیہ کی عزت کے ساتھ کوئی کھلواڑ نہیں کیا، عافیہ کا اپنا چکر تھا بہرام کے ساتھ۔۔۔

او میرے خدایا۔۔۔ بس کر دیں، اللہ کا واسطہ ہے بس کر دیں۔۔۔ بس کر دیں مت اپنے لیے اور جہنم کی آگ اکٹھی کریں، کسی پر تہمت لگانا اللہ کے نزدیک بہت بُرا عمل ہے۔۔۔
جس کی سزا بہت سخت ہے، خدا تب تک بندے کو معافی نہیں دیتا جب تک آپ اس بندے سے معافی نہیں مانگ لیتے، جس پر آپ نے جھوٹی تہمت لگائی ہوتی۔۔۔

وجدان دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامے ہوئے پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا، اس عورت نے اپنے بیٹے کی کیا حالت کر دی تھی۔۔۔

آپ نے آصف چاچو کی زندگی برباد کر دی اپنے حسد میں۔۔۔ آپ نے عافیہ چچی سے جینے کا حق چھین لیا، انہیں ذہنی مریض بنا دیا حسد کی آگ اور جلن میں۔۔۔

آپ نے میری بہن معصوم سی فجر کو برباد کر دیا۔۔۔

آپ نے اس کے گلے میں لاکٹ ڈلوا کر) کیمرے والا (اس کی عزت کو نیلام کرنا چاہا، امی جان آپ کو شرم نہیں آئی۔۔۔

وہ اس گھر کی بیٹی ہے، فجر کی جگہ اگر حوریہ ہوتی تو آپ اس کے ساتھ بھی ایسا کرتی؟؟

میری بیٹی کا نام ان لڑکیوں کے ساتھ مت ملاؤ۔۔۔

کیوں۔۔۔ کیوں نہ ملاؤں؟؟

فجر، منت اور حوریہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔ سب اس گھر کی بیٹیاں ہیں اس گھر کا خون ہیں۔۔۔

میری صرف ایک بیٹی ہے۔۔۔اور وہ ہے حوریہ، یہ دونوں میری بیٹیاں نہیں ہیں۔۔۔

مگر منت آپ کی بہو تو ہے نہ، یا مجھے بیٹا ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔۔۔

تم میرے بیٹے ہو اور میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں، مگر اس لڑکی کو میں نے کبھی بہو کے روپ میں قبول نہیں کیا۔۔۔

آپ کے قبول کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔
فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ میرے لیے پوری دنیا یہ ایک لڑکی ہے۔۔۔

تمہیں پوری دنیا میں میرے لیے صرف یہ ایک بانجھ لڑکی ملی تھی۔۔۔

منت کی طرف حقارت سے ہاتھ کرتے ہوئے بولی تو منت کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔
منت کو یقین نہیں آرہا تھا کہ سچ یہ ہے کہ کمی اس میں تھی۔۔۔مطلب وجدان نے منت کو تکلیف سے بچانے کے لیے اس کمی کو چھپایا۔۔۔

خبر دار اگر دوبارہ آپ نے منت کے لیے یہ گھٹیا الفاظ استعمال کیا۔۔۔مت بھولیں منت کو اس حال میں پہنچانے والی بھی آپ ہی ہیں۔۔۔میں جانتا ہوں کہ منت کو آپ نے سیڑھیوں سے گرایا تھا۔۔۔

یہ بات تمہیں کس نے بتائی؟؟

جھوٹ ہے یہ سب، جھوٹ۔۔۔

نہیں امی کچھ جھوٹ نہیں ہے،یہ سب کچھ سچ ہے اور یہ سچائی میں بہت پہلے سے ہی جانتا ہوں۔۔۔آپ نے میری منت سے ماں بننے کا حق چھین لیا اور اب اسے بانجھ ہونے کا لقب دے رہی ہیں۔۔۔

شاید ساری زندگی میں بے اولاد رہوں گا اور شاید آپ کا بیٹا ہونے کی یہ ایک بہت بڑی سزا ہے میرے لیے۔۔۔

نہیں وجدان اللہ تعالی تمہیں اولاد دے گا، مگر اس لڑکی کو چھوڑ دو، تم میں کوئی کمی نہیں، کمی اس لڑکی میں ہے۔۔۔

یہ لڑکی میری زندگی ہے اس لڑکی کو چھوڑوں گا تو مر جاؤں گا۔۔۔
اتنی سی بات آپ کی سمجھ میں نہ آئی ہے، نہ آئے گی۔۔۔

کیونکہ آپ کے لیے تو شاید محبت کا مفہوم ہی کچھ اور ہے۔۔۔ آپ نے تو محبت کو حاصل سمجھ لیا ہے، جبکہ محبت تو حاصل ہو یا نہ ہو مگر کبھی انسان محبت میں مقابل کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔۔۔

اور آپ نے کیا کیا۔۔۔
آپ نے تو چاچو کی زندگی برباد کر دی، اگر آپ کی نظر میں یہ محبت ہے تو لعنت ہے ایسی محبت پر۔۔۔

آج ثریا اپنے بیٹے کی کہی ہوئی ایک ایک بات کو سنتے ہوئے شرم سے مر رہی تھی۔۔۔ مگر اب کوئی فائدہ نہیں تھا شرمندہ ہونے کا، کیونکہ گھر کا ہر فرد سن رہا تھا کہ ثریا پر گناہ ثابت کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا بیٹا ہے۔۔۔ اور وہ بیٹا جس نے کبھی زندگی میں جھوٹ نہیں بولا۔۔۔ جس نے کبھی غلط فیصلہ نہیں کیا۔۔۔ جس نے کبھی کسی کا دل نہیں دُکھایا، وہ بیٹا اگر اپنی ماں کے بارے میں اتنا کچھ بول رہا تھا، تو یہاں پر کھڑے ہوئے ہر شخص کو یقین تھا کہ وجدان سب سچ بول رہا ہے۔۔۔

آصف ورک آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ثریا کے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

بھابھی سمجھتا ہوں میں آپکو۔۔۔ جس دن آپ کی شادی بھائی صاحب سے ہوئی میں نے آپ کو ہمیشہ عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا۔۔۔

مگر آپ کے دل میں اتنی نفرت تھی میرے لیے کہ آپ نے میری بیوی میری بیٹیوں کی زندگی تباہ کر دی۔۔۔ میری بیٹیوں کو گندگی کی دلدل میں چھوڑ آئی۔۔۔
جہاں پر کوئی شریف گھرانے کی عورت جانے کا سوچ کر ہی مر جاتی ہے۔۔۔

کیوں آپ نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ یہ صرف میری بیٹیاں نہیں یہ بھائی صاحب کی بھتیجیاں بھی ہیں۔۔۔
کیوں کیا آپ نے ایسا؟؟
وہ متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ڈھیروں سوال تھے۔۔۔

کیونکہ میں تم سے نفرت کرتی تھی۔۔۔

تم نے اس وقت سوچا، جب بچپن سے طے ہوئے رشتے کو تم نے اس عافیہ کے لیے چھوڑا تھا؟؟

تم نے سوچا مجھے کس قدر ذلت کا سامنا کرنا پڑا، تم نے میری تکلیف کے بارے میں ایک بار بھی سوچا نہیں سوچا۔۔۔ تو پھر میں کیوں سوچتی تمہارے بارے میں؟؟
تمہاری بیٹیوں کے بارے میں۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے، تمہاری بیوی سے، تمہاری بیٹیوں سے۔۔۔

اور بھائی صاحب کا کیا قصور تھا، مجھ سے تو یہ خطا ہو گئی کہ میں نے تم سے رشتہ توڑ کر گناہ کر دیا۔۔۔ عافیہ سے محبت کر کے اس سے بڑا گناہ کر دیا۔۔۔
اور منت اور فجر ہمارے گھر میں پیدا ہوئی یہ ان کا گناہ ہے۔۔۔
مگر اس سب میں میرے بھائی صاحب کا کیا قصور ہے؟؟
انہوں نے تو آپ کو محبت دی، عزت دی، مان دیا۔۔۔
ہر وہ حق دیا جو اس گھر کی بڑی بہو کو ملنا چاہیے تھا، پھر آپ نے ان کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔۔۔

میں نے ان کے ساتھ کچھ نہیں کیا میں آج بھی ان کی بہت عزت کرتی ہوں۔۔۔اگر انہوں نے مجھے مان، عزت دی تو میں نے بھی ان کو شوہر ہونے کا مان دیا، عزت دی، ان کے بچوں کی ماں ہوں، میں نے بھی ہر وہ فرض نبھایا جو اس گھر کی بڑی بہو کو نبھانا چاہیے، میرے شوہر کو بیچ میں مت گھسیٹو۔۔۔

ثریہہہہ بس !!!

ریاض ورک کی بھاری آواز گونجی تو ایک دم سے آصف اور ثریا کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔۔۔

سیڑھی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کب سے کھڑا ہوا چوہدری ریاض ورک یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا۔۔۔

ساری حقیقت تو وہ پہلے ہی جان چکا تھا، اب تو صرف ثریا کے سامنے حقیقت آئی تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا ثریا کے قریب آن کھڑا ہوا تھا، نظروں میں نظریں گاڑے ہوئے کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

کیا کہا ثریا کہ تم نے مجھے مان دیا، عزت دی، ہر وہ فرض نبھایا جو اس گھر کی بہو کو نبھانا چاہیے ؟؟

اس کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

جی مانتی ہوں کہ مجھ سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں، مگر میں آپ کے ساتھ ہمیشہ مخلص تھی، میں نے آپ کے ساتھ کوئی غداری نہیں کی۔۔۔

ہمم۔۔۔مجھے یقین ہے اس بات پر کہ تم نے مجھ سے کوئی غداری نہیں کی، تم ہمیشہ میرے ساتھ مخلص تھی، اس لیے آج میں تمہیں انعام دینا چاہوں گا۔۔۔

ریاض ورک کی بات پر سب لوگ حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

سب کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اتنا کچھ ہونے کے بعد ریاض اس عورت کو معاف کیسے کر سکتا ہے۔۔۔

کیسا انعام؟؟

پتہ نہیں کیوں ثریا بیگم کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا اور اس کا احساس کچھ ہی لمحوں میں یقین میں بدل چکا تھا۔۔۔

جب ریاض ورک نے بلند آواز میں کہا۔۔۔

ثریا بیگم میں پورے ہوش و حواس میں،چوہدری ریاض ورک تمہیں طلاق دیتا ہوں،طلاق دیتا ہوں،طلاق دیتا ہوں۔۔۔

گھر کی درودیوار لرز گئی تھیں۔۔۔

سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے،کیونکہ یہ سب کی سوچ کے برعکس ہوا تھا کسی نے بھی ایسا نہیں سوچا تھا۔۔۔

اور ثریا تو آنکھیں پھاڑ کر ریاض ورک کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ جیسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ ریاض ورک ایسا بھی کچھ کہہ سکتا ہے۔۔۔

نن۔نن۔۔۔نئ۔۔۔نہیں آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

وہ روتے ہوئے ریاض کے گریبان کو پکڑے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گر رہے تھے، جس گھر کی وہ مالکن تھی، جس گھر میں اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، جس گھر میں اس کے فیصلے چلتے تھے، آج سب کچھ ختم ہو گیا کیونکہ جس کی وجہ سے یہ حق اسے ملے تھے، اس مالک نے ہی وہ سب حق اس سے چھین لیے، طلاق کے تین لفظ بول کر۔۔۔

آئندہ میرے ساتھ ایسی بدتمیزی کرنے کی جرات مت کرنا، میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا؟؟

جب غیر مردوں کے ساتھ مل کر تم میرے گھر کی عزتوں کو نیلام کر سکتی ہو، تو میں یہ سب کچھ کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔

میں کر سکتا ہوں اور میں نے کر دیا ہے۔۔۔ تم میرے گھر میں نہیں رہ سکتی بوریا بستر سمیٹو اور اور اپنے گناہوں کی پوٹلی لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔

باقی یہ تمہارے دونوں بیٹے کھڑے ہیں، میں ان کو نہیں روکوں گا، ان کا جو بھی فیصلہ ہو وہ ان کا اپنا فیصلہ ہو گا، میری طرف سے کوئی دباؤ نہیں۔۔۔

تمہاری بیٹی کو بھی انفارم کر دیا گیا ہے،وہ بھی اگر تمہیں ملنا چاہے،مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

مگر تم نہ تو میرے گھر میں رہ سکتی ہو اور نہ ہی میرے ساتھ۔۔۔

میں چوہدری ریاض ورک تم سے ہر حق چھینتا ہوں۔۔۔

ثریا بیگم کے ہاتھ کو بے دردی سے جھٹک کر پیچھے کرتے ہوئے،وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا اپنے روم کی جانب چلا گیا۔۔۔

اس وقت چوہدری ریاض ورک کا دماغ غصے سے پھٹ رہا تھا،وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہاں رک کر وہ اس عورت کو شوٹ کر دے۔۔۔

وجدان مجھے معاف کر دو بیٹا، یہ تمہارے بابا نے کیا کر دیا۔۔۔

وہ روتے ہوئے وجدان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

وجدان نے دور سے ہی ہاتھ کھڑا کرتے ہوئے روک دیا۔۔۔

امی جان میرے قریب مت آیئے گا۔۔۔

آپ میری ماں ہیں، آپ کے قدموں تلے میری جنت ہے۔۔۔ مگر بد قسمت ہوں، میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا اور بابا جو کر کے گئے ہیں یہ ان کا فیصلہ ہے۔۔۔میں اس میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔

وہ نظر جھکائے ہوئے سرخ آنکھوں میں نمی لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

جتنا مرضی مضبوط بن لے مگر وہ بیٹا تھا اور سامنے ذلیل ہو رہی ہستی اس کی ماں تھی۔۔۔

وجدان کے پیچھے ہی سینے پر دونوں ہاتھ باندھے کھڑا نظر جھکائے اذلان کھڑا تھا۔۔۔

اذلان وجدان کی طرح مضبوط نہیں تھا، وہ تو آنسوؤں کے ساتھ مسلسل روئے جا رہا تھا۔۔۔

اذلان اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا، مگر آج ثریا بیگم نے اپنے حسد میں اپنے بچوں کو اس مقام پر لا کھڑا کیا تھا، جہاں پر وہ چاہ کر بھی اپنی ماں کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ہر راستے پر تو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے آگ لگا کر رستے بند کر رکھے تھے۔۔۔

آہستہ آہستہ وہاں پر کھڑے ہوئے سب لوگ وہاں سے جانے لگے تھے۔۔۔

کوئی بھی ثریا کے ساتھ ہمدردی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

ثریا بیگم ہمدردی کے لائق ہی نہیں تھی۔۔۔جتنے گناہ وہ کر چکی تھی اس دلدل سے چاہ کر بھی نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔

کبھی کبھی ماں باپ ایسے کام کر جاتے ہیں، ایسے گناہ کرتے ہیں کہ اولاد بے بس ہو جاتی ہے۔۔۔

جیسے اس وقت ثریا کی اولاد بے بس تھی، اپنی ماں کے آنسو دیکھ کر بھی وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس گھر کو برباد کر دیا تھا اس عورت نے۔۔۔

ثریا بیگم کا سب کچھ لٹ چکا تھا، اس کے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا، دونوں ہاتھ خالی لیے ہوئے سب رشتے ریت کی طرح اس کے ہاتھوں سے پھسل کر غائب ہو چکے تھے۔۔۔

اب اگر ثریا بیگم سونے کی بھی بن جائے تو کبھی اسے وہ عزت حاصل نہیں ہو سکتی۔۔۔

کبھی وہ اپنے بیٹوں کی نظر میں پہلے والی ماں نہیں بن سکتی، کبھی اپنی بہو کی نظر میں وہ پہلے والی ساس نہیں بن سکتی تھی، کبھی اپنے شوہر کی نظروں میں وہ پہلے والی سمجھدار ثریا نہیں بن سکتی تھی۔۔۔

شوہر نے تو اپنے رشتے سے ہی اسے آزاد کر دیا تھا، ثریا کے پاس جینے کی کوئی وجہ باقی نہیں تھی۔۔۔

آج اسے اپنے کیے ہوئے ہر گناہ پر شرمندگی ہو رہی تھی، مگر آج شرمندہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔

سب کچھ لٹا کر ہوش میں آیا تو کیا آیا۔۔۔

ثریا کا سب کچھ لٹ چکا تھا، وہ نڈھال قدموں کو اُٹھاتی ہوئی، بے جان جسم کو لے کر اپنے روم کی جانب بڑھ رہی تھی، روم کے قریب جا کر اس کے قدم رک گئے تھے۔۔۔ کیونکہ اندر چوہدری ریاض تھا، جس کے کمرے میں کبھی وہ حق سے رہتی تھی، مگر آج وہ اس سے سب رشتے توڑ کر جا چکا تھا۔۔۔

وہ کس حق سے، کس رشتے سے اس کمرے میں قدم رکھتی۔۔۔ کتنی دیر نہ جانے وہ پتھر کی بنی ہوئی وہاں پر کھڑی روتی رہی تھی۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی چھت کی جانب بڑھنے لگی، اس کا ہر قدم اسے موت کی جانب لے جا رہا تھا، وہ سوچ چکی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔۔۔

چھت کے کنارے پر کھڑی ہو کر ایک بار اس نے آسمان کی جانب دیکھا اور سوچا۔۔۔

کہ وہ آسمان کی طرح کبھی بلند ہوا کرتی تھی۔۔۔ سب اس کے ماتحت ہو کر چلتے تھے۔۔۔ اس حویلی میں اس کی حکومت تھی، اس نے ایک لمحے میں ہی سب کچھ کھو دیا۔۔۔

کتنی عزت تھی اس کی اس نے اپنے ہاتھوں سے گوا دی۔۔۔

اسے وہ سارا وقت یاد آیا تھا۔۔۔جب اس کی شادی ہوئی اور وہ اس گھر میں دلہن بن کر آئی تھی۔۔۔ کتنی دھوم دھام سے اس کا استقبال کیا گیا تھا، اسے وہ وقت یاد آرہا تھا جب اذلان اور وجدان پیدا ہوئے، تو حویلی میں خوشیاں منائی گئی تھیں۔۔۔

دو شہزادوں کو گود میں لیے ہوئے وہ ملکہ بن چکی تھی، چوہدری ریاض نے خوشی سے ثریا بیگم کا ماتھا چومتے ہوئے مبارکباد دے کر اسے کہا تھا کہ تم میرے خوبصورت شہزادوں کی ماں ہو۔۔۔

میری زندگی میں ہر فیصلہ تمہارا ہوگا، تم نے مجھے جو خوشی دی ہے اس خوشی کے بدلے میں تمہیں اپنی ہر چیز کی مالک بناتا ہوں۔۔۔
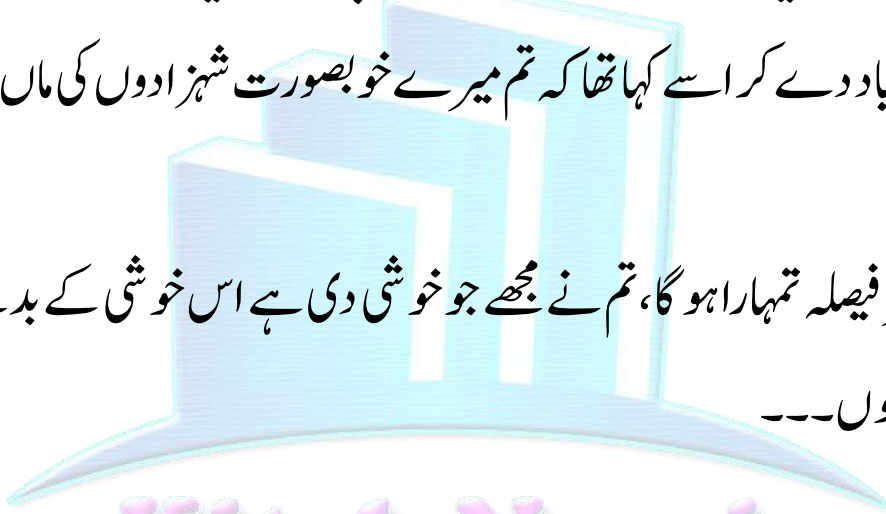
پھر ننھی سی حوریہ کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا۔۔۔

جب وہ پیدا ہوئی تو گھر میں کتنی خوشیاں منائی گئی تھیں۔۔۔ دونوں بھائیوں نے اپنی چھوٹی سی بہن کو پلکوں پہ اُٹھا رکھا تھا وہ سوچ رہی تھی۔۔۔ حوریہ کا کیا ہو گا۔۔۔
حوریہ جب بھی اس حویلی میں آئے گی تو کیا سوچے گی، وہ تو شرم سے کبھی سر ہی نہیں اُٹھا پائے گی۔۔۔

اس کی بھابھیاں اس کو ہمیشہ میری بیٹی ہونے کی وجہ سے نفرت کریں گی۔۔۔

میں نے اپنی بیٹی کی زندگی میں نفرت بھر دی ہے۔۔۔میری بیٹی بغیر کسی گناہ کے پوری زندگی میری گناہوں کی سزا بھگتے گی۔۔۔

کیا کیا میں نے۔۔۔کیوں کیا کاش میں یہ سب نہ کرتی تو آج یہ حالات ایسے نہ ہوتے۔۔۔
وہ سوچتے سوچتے قدم اُٹھا کر کنارے سے باہر کر چکی تھی۔۔۔

اس نے ایک گہری سانس لی تھی اور حویلی میں ایک زوردار چیخ گونجی۔۔۔

چیخ میں بہت درد تھا،اس چیخ میں ہزاروں گناہ دبے ہوئے تھے،جس کو لے کر ثریا بیگم ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے اپنے گنہگار وجود کو لے کر جا چکی تھی۔۔۔

فرش پر خون ہی خون بہہ کر بہت ساری جگہ بھگو چکا تھا۔۔۔

چوکیدار اور گارڈز بھاگ کر آئے تھے۔۔۔

گھر کی بڑی بی بی جی کو مردہ حالت میں دیکھ کر گھر کے مکینوں کی جانب بھاگے تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں گھر کے تمام افراد وہاں پر اکٹھے ہو چکے تھے، ثریا بیگم کے بے جان خون سے لت پت مردہ وجود کو اُٹھا کر جلدی سے گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل لے جایا گیا۔۔

مگر ہاسپٹل میں لے جاتے ہی ڈاکٹر نے کنفرم کر دیا کہ ثریا بیگم نیچے گرتے ہی اس دنیا سے کوچ کر گئیں۔۔۔

کیونکہ ان کی دماغ کے نس تو پہلے ہی پھٹ چکی تھی۔۔۔

ازلان،وجدان اور حوریہ رو رو کر نڈھال تھے،جو بھی تھی،جیسی بھی تھی،بے شک انہوں نے اپنی زندگی میں بہت سارے گناہ کیے،جس کی سزا جزا کا حق بھی اس خدا کو تھا۔۔بچوں نے تو اپنی ماں کو کوئی بھی سزا دی نہیں دی تھی۔۔۔سزا تو اس ثریا بیگم نے خود اپنے لیے تجویز کی۔۔۔

جاتے جاتے بھی اپنے لیے جہنم کی آگ ہی اکٹھی کر کے لے گئیں۔۔۔

مگر بچے رو رو کر نڈھال تھے۔۔۔ تھی تو ان کی ماں۔۔۔
ممتا میں تو کوئی کمی نہیں تھی،دوسروں کے ساتھ بہت کچھ غلط کیا تھا،مگر اپنے بچوں کے ساتھ تو ہمیشہ محبت کی تھی،اسی محبت اسی محبت کو محسوس کر کے وہ سب تڑپ رہے تھے۔۔۔

انسان گناہوں کی دنیا میں جتنا چاہے آگے بڑھ جائے،مگر ایک نہ ایک دن اسے اپنی گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔۔۔

سریا بیگم کو یہ سب کر کے کیا ملا؟؟

نہ تو آصف کی محبت حاصل ہوئی،نہ ہی اپنے لیے جنت کما سکی۔۔۔اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ کے لیے شرمندہ ہونے کے لیے چھوڑ گئی۔۔۔

ریاض ورک جیسے اچھے اور نیک ہمسفر سے بھی جاتے جاتے رشتہ ختم ہو گیا۔۔۔

ثریا بیگم ان عورتوں کے لیے ایک عبرت ناک مثال بن چکی ہے،جو اپنی جلن اور حسد میں رشتوں کو تباہ کرتی ہیں۔۔۔

خدارا وقت رہتے اپنے رشتوں کو سنبھالیں اور حسد جیسی لعنت سے بچیں۔۔۔
ورنہ حسد آپ کے گھر کی بنیادیں ہلا دے گا،رشتوں کو دھیمک کی طرح کھا جائے گا اور آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔

....

)چھ ماہ بعد(

پری پلیز اُٹھ جاؤ میں تمہیں کالج چھوڑتا ہوا میٹنگ کے لیے نکل جاؤں گا مجھے دیر ہو رہی ہے---
پچھلے 15 منٹ سے حماد پری کو مسلسل آوازیں دے رہا تھا مگر مجال ہے کہ پری اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی ہوئی ہو---حماد نے پری کی پڑھائی دوبارہ کنٹینیو کروا دی تھی---

اس دن سے پری کا حماد سے موڈ خراب تھا کیونکہ پری اب دوبارہ پڑھائی شروع نہیں کرنا چاہتی تھی، اس کے خیال سے اس کی شادی ہو چکی تھی اور اسے اب سمجھدار بیویوں کی طرح اپنے گھر پر توجہ دینی چاہیے---
جبکہ اس کا یہ فلسفہ حماد کی سمجھ میں بالکل نہیں آیا---حماد ہمیشہ سے لڑکیوں کے پڑھنے لکھنے کے حق میں تھا وہ اپنی بیوی کو کیسے پڑھائی سے محروم رکھ سکتا تھا---
پری کی عمر تھی پڑھائی کی، حماد نے اپنے جذباتوں پر سختی سے قابو رکھا ہوا تھا---پری نے جس حد تک فلمی جنرل نالج حماد کو سمجھائی تھی، حماد نے تو اس میں سے بھی کچھ ٹرائی نہیں کیا---

ذرا سی بھی پری کے ساتھ نزدیکیاں نہیں بڑھائی تھی---پری کو اس بات پر بہت غصہ آتا تھا کہ حماد ہمیشہ اس سے دوری بنا کر رکھتا ہے---

پری اپنے معصوم دماغ میں یہ سوچتی تھی کہ حماد کا کسی کے ساتھ چکر ہے اس لیے حماد اس سے دور رہتا ہے---

جبکہ وہ کیسے بتاتا اس پاگل لڑکی کو کہ اگر وہ ذرا سا نزدیک ہوا تو شاید خود کو نہ سنبھال سکے اور وہ ابھی ایسا کچھ نہیں کرنا سکتا چاہتا تھا---

حماد کو ان دو مہینوں میں پری سے بہت اٹیچمنٹ ہو چکی تھی، اگر یہ کہا جائے کہ حماد کو ایک بار پھر سے پیار ہو گیا تھا وہ بھی پری سے تو یہ کہنا غلط نہیں ہو گا--- مگر وہ اس لڑکی کو اپنی زندگی میں پوری طرح شامل کر کے اپنا رشتہ بڑھانے کے لیے صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا---جب وہ اس قابل ہو کہ وہ اس رشتے کو سنبھال سکے اس رشتے کی خوبصورتی کو سمجھ سکے--- حماد اسے جاہل مردوں کی طرح قربت سے توڑ کر نہیں، محبت سے سمیٹ کر اپنے رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا تھا---

مگر پری ہر روز اس کے لیے کڑا امتحان ثابت ہوتی تھی، اس کی معصومیت اس کی حماد کو اپنی طرف متوجہ کرنے والی حرکتیں حماد پر بہت غضب ڈھاتی تھی---ایک تو پری بہت خوبصورت تھی اوپر سے معصوم اور نادان حرکتیں اور ہر وقت دل میں یہ یقین ہونا کہ وہ اس کی محرم ہے بیوی ہے اس کی---

اس پر پورا حق رکھتا ہے اس سب کے باوجود خود کو اس سے دور رکھنا بہت مشکل تھا---

اور گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا فرد بھی نہیں تھا، صرف ایک کام والی آتی تھی جو حماد کی موجودگی میں صفائی کر کے چلی جاتی کیونکہ پری ابھی بہت معصوم تھی حماد کسی پر بھی ٹرسٹ کر کے اسے گھر میں اکیلا پری کے ساتھ چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

مطلب وجدان نے پری کے لیے حماد کا انتخاب کر کے بالکل ٹھیک کیا تھا حماد ہمیشہ پری کو بچوں کی طرح پروٹیکٹ کر کے رکھتا تھا۔۔۔

پری روز ضد کرتی تھی کہ وہ دونوں ایک کپل ہیں، تو ایک ہی بیڈ پر سوئیں گے مگر حماد ہر روز اس کی اس بات کو رد کر کے صوفے پر ہی سو جایا کرتا تھا۔۔۔

حماد کا روز روز پری کی بات کو رد کرنا، پری کو چڑ چڑا بنا رہا تھا۔۔۔

پری سچ کو سچ میں یقین ہو چلا تھا کہ حماد کا کہیں چکر چل رہا ہے۔۔۔

اور اسی غصے میں وہ کالج جانے کو تیار نہیں ہوتی تھی۔۔۔ کتنی مشکل سے وہ روز پری کو اپنے ساتھ تیار کر کے کالج لے کر جایا کرتا۔۔۔

پری کو کالج چھوڑ کر اس کے بعد اپنے آفس جاتا۔۔۔ واپسی پر خود پری کو پک کرتے ہوئے ساتھ لے کر آتا۔۔۔

پری پلیز یار اُٹھ جاؤ روز تم یہ ڈرامہ کر کے تھک نہیں جاتی؟؟

حماد جھنجھلا اُٹھا تھا پری کے نہ اُٹھنے پر۔۔۔اس کی آج ایک ضروری میٹنگ تھی۔۔۔

آپ روز تھک نہیں جاتے ڈرامہ کر کر کے؟؟

ماشاءاللہ تم جاگ رہی ہو مطلب کہ ڈرامہ ہی کر رہی تھی؟؟

حماد دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے بیڈ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

پری جو جان بوجھ کر ڈھیٹ بنی ہوئی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی،حماد کے ڈرامے والی بات پر پٹ سے آنکھیں کھول کر تڑک سے جواب دیا۔۔۔

جب آپ کو پتہ ہے کہ میں ڈرامہ کر رہی ہوں، کالج نہیں جانا چاہتی تو پھر کیوں روز ضد کرتے ہیں؟؟

جب تمہیں پتہ ہے کہ میں روز ضد کر کے تمہیں کالج لے کر جاتا ہوں تو تمہیں چپ چاپ اچھی بیویوں کی طرح اُٹھ کر میری بات مانی چاہیے۔۔۔

میں نہیں ہوں اچھی بیوی بات ختم۔۔۔

پری ضد چھوڑ دو تمہارے ایگزام ہونے والے ہیں اور تم ایک لائک سٹوڈنٹ ہو، میں نہیں چاہتا کہ تمہاری پڑھائی خراب ہو۔۔۔

آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے نا۔۔۔ آپ نے صرف احد بھائی کے کہنے پر مجبوری میں مجھ سے نکاح کیا۔۔۔ ہمیشہ مجھے خود سے دور رکھتے ہیں اسی لیے مجھے پڑھائی کے چکروں میں ڈال کر خود اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ بزی رہتے ہیں۔۔۔

مجھے سب پتہ ہے پری بچی نہیں ہے۔۔۔

پری نے روز والا الارم بجانا شروع کر دیا تھا، مطلب اب پری پورے ایک گھنٹے تک اس کی جان نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔۔ اور آج تو حماد کے پاس ٹائم بھی نہیں تھا اسے ہر حال میں میٹنگ میں پہنچ رہا تھا۔۔۔

پری میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے، اپنا دماغی فتور ختم کرو، میری بیوی تم ہو اور میں تمہارا ہوں اور ہمیشہ تمہارا رہ اس بات پر یقین کر لو، یار کتنی بار سمجھا چکا ہوں چاہے ہمارا رشتہ جن حالاتوں میں بھی ہوا ہے، مگر اب میں تمہارے لیے پوری طرح سے سنسیر ہوں، صرف ہمارے رشتے کو تھوڑا ٹائم دے رہا ہوں، جس کی تمہیں ضرورت ہے، چھوٹی ہو ابھی تم پاگل لڑکی، کیوں نہیں اتنی سی بات سمجھتی ہو۔۔۔

وہ سنجیدہ نرم لہجے سے اسے روز کی طرح سمجھا رہا تھا۔۔۔

اچھا آپ میرے ہیں تو پھر یہ لڑکی کون ہے جو روز آپ کے فون پر لو یو کے میسج بھیجتی ہے۔۔۔
حماد نے متلاشی نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا، مطلب کہ وہ اس کا روز فون چیک کرتی تھی۔۔۔

اومائی گاڈ پری تم تو قسم سے جاسوس بیوی ہو۔۔۔
اپنی چھوٹی سی معصوم بیوی کی جیلسی دیکھ کر حماد کو ہنسی آرہی تھی اور حماد کے لبوں پر ہنسی دیکھ کر پری کو مزید غصہ آرہا تھا۔۔۔
پری روز حماد کا فون چیک کرتی تھی اور حماد کے فون پر عریشہ کے میسجز دیکھتی تھی۔۔۔ عریشہ کو اتنا سمجھانے کہ باوجود بھی عریشہ کے دماغ میں یہ بات نہیں گھسی تھی کہ حماد کبھی اسکا نہیں ہو سکتا۔۔۔
اب تو عریشہ پری اور حماد کے نکاح کے بارے میں بھی سب جانتی تھی مگر عریشہ نے حماد کی محبت میں اپنی سلف ریسپیکٹ کو شاید ختم ہی کر دیا تھا۔۔۔

حماد اس کے میسج کے کوئی جواب نہیں دیتا تھا، مگر پتہ نہیں کیوں حماد سے بلاک نہیں کر پاتا تھا شاید اس لیے کہ عریشہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی، اس کی سب سے اچھی دوست تھی۔۔۔

اریشہ حماد کی زندگی میں وہی مقام رکھتی تھی جو اذلان رکھتا ہے۔۔۔حماد کی اسی کمزوری کا عریشہ فائدہ اُٹھاتی تھی۔۔۔دن میں نہ جانے کتنی بار اس طرح کے رومینٹک میسج بھیجتی تھی۔۔۔

جن کو حماد سین ہی نہیں کرتا تھا مگر حماد کو کیا پتہ کہ اس کی بیوی پر اپر ٹائم سے عریشہ کے میسجز سین کر لیتی ہے۔۔۔

میں جاسوس ہوں یا نہیں اس بات کو چھوڑیں۔۔۔یہ لڑکی کون ہے اور کیوں روز آپ کو میسج کرتی ہے۔۔۔مجھے یہ بتائیں؟؟

حماد کے فون کو اس کے سامنے کرتی ہوئی سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب مانگ رہی تھی۔۔۔وہ جو کب سے اپنا فون ڈھونڈ رہا تھا اس کا فون پری میم کے تکیے کے نیچے سے برامد ہوا تھا، جسے نکال کر وہ بڑی شان کے ساتھ اس کے آگے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

پری عریشہ صرف میری دوست ہے، میری بیسٹ فرینڈ ہے اس سے زیادہ ہم دونوں کے بیچ میں کچھ بھی نہیں، اس فضول سی بات کو لے کر پلیز صبح صبح جھگڑا مت کرنا۔۔۔

یہ فضول بات ہے، فضول سی بات ہے یہ آپ کے لیے؟؟

پری سکرول کر کے بیڈ سے نیچے اُترتی ہوئی حماد کے مقابل آ کھڑی تھی۔۔۔لوز مسٹرڈ کلر کا پلازو اس کے اوپر سیم ہاف بازو والی ٹی شرٹ پہنے ہوئے بہت پُر کشش لگ رہی تھی۔۔۔

کمر پر پھیلے ہوئے سلکی بے ترتیب بال جو کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے۔۔۔

نیچرل پنکی پنکی ہونٹ جن پر بار بار حماد کی نظریں جا کر ٹھہر جاتی تھی، ہمیشہ اس کے یہ نیچرل پنکی ہونٹ حماد کو اسے اپنی دسترس میں لینے کے لیے اُکساتے تھے۔۔۔

گوری کھلتی رنگت غصے سے پھولے ہوئے بلش گال۔۔۔غصے سے تیز تیز لیتی ہوئی تیز سانسوں میں دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ۔۔۔

وہ صبح صبح قیامت بن کر حماد کے بے حد قریب کھڑی تھی، حماد کی ہائٹ لمبی ہونے کی وجہ سے وہ اپنا چہرہ اوپر کو اُٹھا کر حماد کو خفا نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں، بتائیں یہ چھوٹی سی بات ہے، فضول بات ہے یہ آپ کے لیے؟؟

حماد اس کے کمسن سراپے میں ڈوبا ہوا، گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا، اس کے چلانے پر جھر جھری لے کر حوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

اگر میرا کسی کے ساتھ چکر ہو، کوئی مجھے آئی لو یو کے میسج بھیجے تب بھی آپ یہی کہیں گے؟؟

کوئی تمہیں آئی لو یو کہے میں اس کے ٹکڑے کر دوں گا اور تمہاری سانسیں پی جاؤں گا۔۔۔

حماد کے ماتھے پر غصے سے بل نمودار ہونے لگے تھے۔۔۔

پری نے پہلی بار حماد کی آنکھوں میں غصے کی شدت سے اُترتی ہوئی لالی دیکھی تھی۔۔۔حماد کا چہرہ غصے سے لال پڑا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہو جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا، اسکی دھڑکنیں حماد کے سخت سینے سے زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔

پری کے منہ سے سسکی نکلی تھی وہ تھوڑی خوفزدہ بھی ہو گئی تھی، اس دو مہینوں میں آج پہلی بار حماد کے ہاتھوں نے اس کو ٹچ کیا تھا۔۔۔پہلی بار اس کے مظبوط سینے سے اس کی دھڑکنیں ٹکرائی تھیں۔۔۔پہلی بار حماد کی تیز گرم سانسوں کی حدت اس کے چہرے پر پڑتے ہوئے جلا رہی تھی۔۔۔

یہ سب کچھ فلمی ذہنیت رکھنے والی پری کے لیے ایک نیا احساس تھا۔۔۔وہ گھبرا کر کمر پر سختی سے رکھے ہوئے حماد کے مظبوط ہاتھ کو ہٹانے کی بے جاں کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

چچ۔۔۔ چھوڑیں مجھے ورنہ میں احد بھائی کو بتاؤں گی۔۔۔

گھبراہٹ میں اس کے لفظوں کی مالا ٹوٹ رہی تھی۔۔۔

اچھا کیا بتاؤ گیا احد بھائی کو میں بھی تو سنوں؟؟

آج حماد کے لہجے میں سختی تھی اور اس سختی کو دیکھ کر پری خوف زدہ ہو رہی تھی۔۔۔پری کو تو حماد چاکلیٹ ہیرو لگتا تھا مگر آج حماد کا یہ روپ دیکھ کر پری گھبرا گئی تھی۔۔۔

میں بتاؤں گی کہ آپ میرے ساتھ غصے سے بات کرتے ہیں اور۔۔۔

اور کیا؟؟

آئی برو اُچکاتے ہوئے حماد نے چہرہ اس پر جھکاتے ہوئے اس پر اپنی گرم سانسوں کی خوشبو چھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پری کمر پر رکھے ہوئے سختی سے حماد کے ہاتھ کے بارے میں کہنا چاہتی تھی، مگر اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی، مگر مقابل اس کے دل کی بات بخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔

ہوں ں۔۔۔

بتاؤ نا کیا کہو گی اپنے احد بھائی سے؟؟

وہ سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی پری کے منہ سے جواب سن چاہتا تھا۔۔۔

کچھ نہیں چھوڑیں مجھے۔۔۔

اس کے سینے پر دباؤ دیتی ہوئی دور ہونے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی۔۔۔

چھوڑ ہی تو رہا تھا اب تک۔۔۔ مگر تم مجھے میرے مقصد میں کامیاب کہاں ہونے دے رہی ہو۔۔۔ اب میں وہ کروں گا جو تم چاہتی ہو، بیوی بننا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے بنو بیوی۔۔۔ پورے حق سے اپنی زندگی میں شامل کروں گا اور اب صبر کے ساتھ مجھے سہنے کی ہمت بھی رکھنا۔۔۔

مطلب کیا کرنے والے ہیں؟؟

وہ نہ سمجھی میں سوال پوچھ کر حماد کی دھڑکنوں کو اور بے ترتیب کر چکی تھی۔۔۔

آج تمہارے سوال کا اچھی طرح سے جواب دوں گا، تا کہ دوبارہ کبھی پوچھنے کی نوبت نہ آئے۔۔۔

دور ہٹیں۔۔۔

مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

اچھا اب تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اب تو ڈر کو لگنے دو کیونکہ آج میرا پیچھے ہٹنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔

تھک گیا ہوں میں تمہیں سمجھاتے سمجھاتے۔۔۔

سخت بیرڈ والی گال کو اس کی مخملی گالوں پر نرمی سے رب کرتے ہوئے اسے سسکیاں بھرنے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔

حماد کے اندر اُٹھتا جذباتوں کا شور پری کی قربت کے لیے بے تاب تھا۔۔۔

جواں جذبے اس کے وجود میں آگ بھڑکائے ہوئے تھے۔۔۔

تمہاری فلمی سوچ میں جو بات کس تک ختم ہو جاتی ہے، ایسا نہیں ہے بے وقوف لڑکی۔۔۔
کس سے بات شروع ہوتی ہے۔۔۔
رومانس شروع ہوتا ہے اور انتہا کہاں ہوتی ہے، وہ آج میں تمہیں بتادوں گا۔۔۔

لہجے میں خماری کے گہرے رنگ اُترتے ہوئے دیکھ کر پری بوکھلا گئی تھی۔۔۔اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ ایک دم سے حماد کی ٹون اتنی خراب کیسے ہو گئی ہے۔۔۔

اسے تو عریشہ والی بات بھی بھول گئی تھی، وہ تو اس وقت صرف حماد سے راہِ فرار چاہتی تھی، جو اسے اپنی باہوں کی حراست میں کسے ہوئے تھا۔۔۔

مگر اس لڑکی نے حماد جیسے سوئے ہوئے شیر کو خود جگایا تھا اور آج تو سچ میں لگ رہا تھا کہ پری کی جان بہت کڑے امتحان سے گزرنے والی ہے۔۔۔

ایک تو پری کے لباس میں اس قدر اٹریکشن تھی کہ حماد نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے وجود کی رعنائیوں سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔

اوپر سے یہ احساس کہ وہ اس کی بیوی ہے اور رہی کسر باہر کڑکتی ہوئی بجلی اور تیز بارش نے پوری کر دی تھی۔۔۔

آج شاید قسمت حماد پر بہت مہربان تھی۔۔۔ حماد کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے فون پر، آئے ہوئے اس کے مینجر کا نوٹیفکیشن تھا۔۔۔
جس پر لکھا ہوا تھا کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے میٹنگ پوسٹ پون کر دی گئی ہے۔۔۔

حماد کے لب خماری سے مسکرائے تھے۔۔۔ دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔ باہوں کا حصار تنگ کر دیا گیا تھا۔۔۔

فون کو آہستہ سے بیڈ پر اُچھالتے ہوئے وہ دل سے پری کو اپنے قربت کے رنگوں میں رنگنے کے لیے تیار تھا۔۔۔ باہر چلتی تیز ہوائیں، کڑکتی بجلی، موسلا دھار بارش، گھر میں تنہا حماد اور پری۔۔۔

جذباتوں سے بھرپور شوہر کے ہاتھوں میں گڑیا کے جیسی نازک سی بیوی جسے آج تک اس نے چھوا نہیں تھا۔۔۔

جسے چھونے کے لیے ہر وقت اس کا دل اسے اُکساتا تھا۔۔۔
سینے کے اندر جذباتوں کا طوفان، باہوں میں کسی ہوئی نازک سی جان۔۔۔

ڈر سے کانپتے ہوئے پری کی دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ، جو بار بار اس کے مضبوط سینے سے ٹکرا کر جذبات تو کا طوفان اُٹھا رہی تھیں۔۔۔اور دل کو اس بات کی تسلی ہونا کہ اس کے قریب ہو کر وہ کچھ غلط نہیں کرے گا۔۔۔
بیوی ہے اس کی، جائز حقوق حاصل کرنا اس کا حق ہے۔۔۔یہ سب کچھ حماد کے سوئے ہوئے ارمانوں کو جگانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

اپنے منہ زور جذباتوں کو اس نے لگام ڈال کر کڑی نگرانی میں رکھا تھا۔۔۔

صرف اس کی کمسنی کا خیال کرتے ہوئے، مگر یہ لڑکی نادانیاں کرتے ہوئے خود ہی پھنس چکی تھی۔۔۔ آج موسم بہت رومینٹک تھا، حماد کو خود پر پورا یقین ہو چلا تھا کہ آج وہ لاکھ چاہے تب بھی خود کو سنبھال نہیں سکتا۔۔۔

یا پھر یوں کہیں کہ آج وہ سنبھالنا چاہتا بھی نہیں تھا۔۔۔

اس نے اپنے دل کو سمجھایا تھا کہ وہ ابھی بہت چھوٹی ہے، مگر دل نے جواب دیا اتنی بھی چھوٹی نہیں ہے۔۔۔

تین مہینے بعد 18 سال کی ہو جائے گی، اس سے بھی چھوٹی بیویوں کو اپنے شوہر کی محبت میں کڑے امتحان سے گزرنا پڑتا ہے۔۔۔

باغی دل نے اسے اکسایا کہ وہ محبت اور پیار سے اسے خود میں شامل کر لے۔۔۔

حماد کی ہر دلیل کا جواب اس کے باغی دل کے پاس موجود تھا۔۔۔

جو آج ہر صورت اس کانچ کی گڑیا کو قربت کی شدتوں سے توڑتے ہوئے، خود میں سمیٹنا چاہتا تھا۔۔۔

پپ۔۔۔پل۔۔۔۔پلیز۔۔۔

شششش۔۔۔

تمہیں پلیز کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آج تو تمہیں تمہارے شوہر کی طرف سے سب بقایا جات ملنے والے ہیں۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں پر سختی سے انگلی جماتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

ایسے مت دیکھو پری جان!!!

تمہیں تمہاری سب مارننگ اور نائٹ کسس ایک ساتھ ملنے والی ہیں۔۔۔ مجھ سے کوتاہی ہو گئی اتنی خوبصورت بیوی کو اس کے حق سے محروم رکھا۔۔۔

نرمی سے اس کے لبوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے پری کے جسم میں جھنجھلاہٹ کی لہریں دوڑا چکا تھا۔۔۔

اسکے لبوں کی حدت کو محسوس کرتے پری جھٹپٹا کر اسے دھکا دیتی ہوئی دور ہونا چاہتی تھی۔۔۔اسی جھٹپٹاہٹ میں وہ پیچھے بیڈ پر گرتی چلی گئی اور خود کو بچانے کے لیے حماد کی شرٹ کو سینے سے سختی سے پکڑتے ہوئے وہ حماد کو بھی اوپر گرا چکی تھی۔۔۔ مطلب آج موسم پوری طرح سے بے ایمان تھا۔۔۔
آج اس پیارے اور خوبصورت جوڑے کا ایک ہونا لازم تھا۔۔۔
موسم کے تو یہی ارادے تھے۔۔۔

ارے میری جان کیوں لے رہی ہو وکیل کے صبر کا امتحان۔۔۔
وہ مسکراتے ہوئے گہری نظر سے اس کے سہمے ہوئے چہرے کو دیکھتا ہوا اس پر جھکتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

حماد کاظمی کو یوں اپنے چہرے پر جھکتے ہوئے دیکھ وہ گھبرا کر چہرے کا رخ موڑ گئی۔۔۔حماد کی تیز سانسیں پری کے چہرے پر ٹکراتے ہوئے پری کے دل کو اُتھل پُتھل کیے ہوئے تھیں۔۔۔

میری جان اب یہ ممکن نہیں، اب تم سے دوری رکھنا تمہارے شوہر کے بس میں نہیں رہا۔۔۔

مزاحمتیں کر کے اپنی جان کو مشکل میں ڈال لو گی۔۔۔ میری پری بہت نازک ہے، وعدہ کرتا ہوں نرمی سے تمہیں اپنی قربت کے رنگوں میں نہلاؤں گا، سختی کرنے پر مجبور مت کرنا میری جان۔۔۔

اس کے کان پر جھکتے ہوئے کان کی نرم لو کو لبوں میں دبا کر دانتوں کی چُبن دیتے ہوئے، ہلکا سا کھینچتے ہوئے، سرگوشیاں اُتار رہا تھا۔۔۔ پری کے پورے وجود میں کرنٹ سا دوڑنے لگا تھا۔۔۔

بے اختیار پری کے ہاتھ حماد کی کمر پر آتے ہوئے، سختی سے اس کی کمر کو مٹھیوں میں جکڑ چکے تھے۔۔۔

حماد کے لب مسکرائے تھے، دل میں جذباتوں کے شور نے شدت پکڑی تھی۔۔۔ مطلب اس کی معصوم بیوی پر اس کی قربت کا گہرا اثر ہو رہا تھا۔۔۔ پری معصوم اور کمسن تھی مگر حماد سمجھدار چونتیس سالہ مرد تھا۔۔۔

جسے ہر چیز بخوبی سمجھ میں آرہی تھی، پری کا یہ انداز ثابت کر گیا کہ اس کے لیے حماد کی قربت کو برداشت کرنا تھوڑا مشکل ہو گا، مگر نا ممکن نہیں، وہ اپنے شوہر کی محبت کو سہنے کی قابل ہے۔۔۔

پری کا انداز حماد کو پوری طرح سے بہکا چکا تھا، حماد گہری خمار دار نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے مخملی عارض پر لب رکھتے ہوئے گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

وہ جو فلمیں دیکھ کر شوہر کے لمس کو ایک عام سا احساس سمجھتی تھی، آج حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے اسے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔وہ آنکھوں کو سختی سے بند کیے ہوئے سانس تک روک چکی تھی۔۔۔

آنکھیں کھولو میری جان۔۔۔

سانسیں روکنے کے بہت سے موقع دوں گا۔۔۔ابھی تمہاری جنرل نالج پر ہی عمل کر رہا ہوں اور تم ابھی سے سانس نہیں لے رہی۔۔۔

پری کے سانس رکنے پر حماد کو ہنسی آ رہی تھی، جو روز اسے بتاتی تھی کہ میاں بیوی کا ریلیشن کیسا ہونا چاہیے آج محترمہ کی آنکھیں نہیں کھل رہی تھی۔۔۔

شرم سے لال سرخ ہو چکی تھی۔۔۔جبکہ حماد نے تو ابھی قربت کے رنگ دکھائے ہی نہیں تھے۔۔۔

چھچھ۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔

آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے---

میری جان اب تو ٹھیک کر رہا ہوں، اگر کچھ نہیں کر رہا تھا تب بھی تم ناراض تھی---اور اگر کر رہا ہوں تو آنکھیں نہیں کھول رہی--- آنکھیں کھول کر اپنی تسلی تو لے لو---

مجھے نہیں چاہیے---

کیوں؟؟؟

بس نہیں چاہیے کوئی زبردستی ہے---

اب تو زبردستی ہی سمجھ لو، آج تو اپنے واجب حقوق لیے بنا میں پیچھے نہیں ہٹنے والا---

آپ پیچھے نہیں ہٹے تو میں زور زور سے چلاؤں گی---

اچھا اس سے کیا ہو گا۔۔۔

لوگ میری ہیلپ کرنے کو آجائیں گے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔
لوگ تو تب آئیں گے جب تمہاری چیخنے کی آوازیں ان تک پہنچے گی۔۔۔ تمہاری معصوم چیخوں کو تو میں اپنے لبوں میں دبا لوں گا۔۔۔

میں احد بھائی کو سب بتا دوں گی۔۔۔

ایک تو تم نے احد بھائی کے نام کی دھمکیاں دے دے کر میری جان عذاب بنا رکھی ہے۔۔۔ پاگل لڑکی ایسی باتیں میاں بیوی کے درمیان رہتی ہیں، اس میں بھائی کو بتانے جیسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔
اسے پری کی گھبراہٹ دیکھ کر ہنسی بھی آ رہی تھی اور اس کی معصوم سی جان پر ترس بھی آ رہا تھا۔۔۔
پری کی گھبراہٹ، اس کا شرمانا، اس کی دل کی تیز دھڑکنیں، اس کی آنکھوں میں نمی، اس کی ہر ادا ثابت کر رہی تھی کہ وہ سچ میں بہت معصوم ہے۔۔۔

میاں بیوی کے رشتے کو اس نے صرف فلموں کی حد تک ہی سمجھا ہے۔۔۔
اس کی معصومیت کسی میگنٹ کی طرح حماد کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔

پری میں شوہر ہوں تمہارا، میری جان اگر ہمارا رشتہ آگے بڑھانا ہے تو پھر میرا ساتھ بھی دینا پڑے گا، اور مجھے سہنا بھی ہو گا۔۔۔

پہلے آپ مجھے بتائیں کہ وہ آئی لو یو والی لڑکی سے آپ کا کیا رشتہ ہے۔۔۔
پری کو اچانک سے عریشہ یاد آچکی تھی۔۔۔
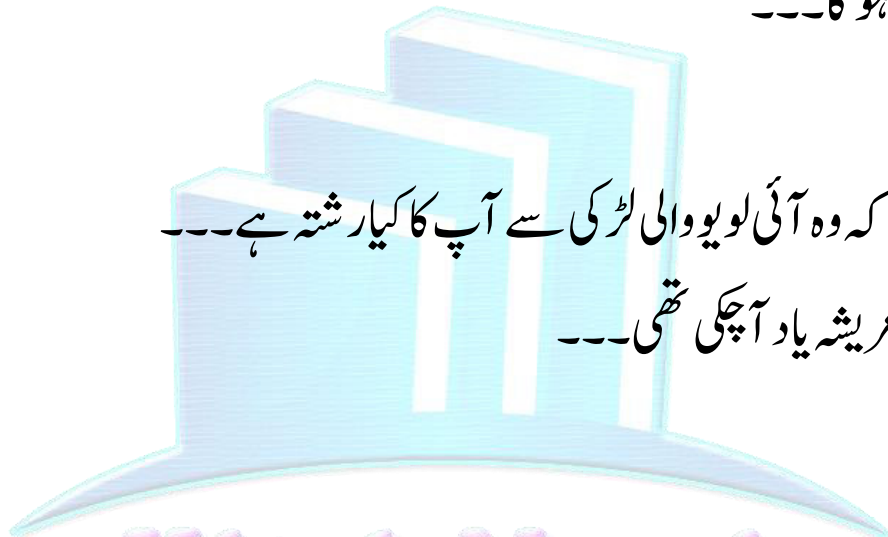
وہ میری دوست ہے۔۔۔
اور اس کے علاوہ اس کے ساتھ میرا کوئی رشتہ نہیں۔۔۔
تمہاری قسم۔۔۔اور نہ ہی میں کوئی رشتہ بنانا چاہتا ہوں۔۔۔اس کے بارے میں کچھ غلط مت بولنا، کیونکہ وہ میری بہت اچھی دوست ہے۔۔۔ہاں وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے، مگر اس کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

تم میری طرف سے بے فکر رہو میں کبھی تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دوں گا اور ویسے بھی تمہارا احد بھائی میری جان نکل لے گا اگر میں نے تمہارے ساتھ دھوکے بازی کی تو۔۔۔

اتنا تو تمہیں اپنے بھائی پر یقین ہونا چاہیے۔۔۔

مجھے احد بھائی پر پورا یقین ہے مگر آپ پر نہیں۔۔

آج رات کے بعد مجھ پر بھی یقین آ جائے گا۔۔۔ مگر با شرط یہ کہ میری کسی بات پر آج انکار نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

میں آپ کی ہر بات مانوں گی۔۔۔

پکا وعدہ کریں۔۔۔ آپ کبھی اپنی پیار کرنے والی دوست کے پاس تو نہیں جائیں گے۔۔۔

نہیں کبھی نہیں جاؤں گا، بس وہ دوست ہے اور ہمیشہ دوست ہی رہے گی۔۔۔

تم مجھے خوشی سے اجازت دو کہ میں تمہیں پوری طرح سے اپنی بیوی بنا لوں۔۔۔۔

ہمم---ٹھیک ہے---

کیا ٹھیک ہے؟؟

بنالیں مجھے اپنی بیوی---

پتہ ہے کہ تم پوری طرح سے میری بیوی کیسے بنو گی؟؟

ہاں پتہ ہے---
آپ مجھ سے اسی طرح سے کسس کریں گے اور پھر مجھے اپنے ساتھ سلایا کریں گے، پھر ہم دونوں کے بیچ میں سب ٹھیک ہو جائے گا---

مگر اس سے زیادہ جو ہو گا وہ میں تمہیں بتادوں گا---

وہ خماری سے کہتے اس کی پنکھڑیوں پر جھکا تھا۔۔۔اس کی پنکھڑیوں سے محبت کی پہلی بوندوں کو گلے میں اُتارتے ہوئے اپنے دسترس میں لیتا ہوا اسے سانسوں کے لیے تڑپا رہا تھا۔۔۔

اس کی مخملی صراحی دار گردن پر جھکتے ہو لمس چھوڑتے جامنی کر چکا تھا۔۔۔

اس کی نازکی پر سینے کا دباؤ بڑھاتے ہوئے، چہرے پر دیوانی بھرے نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔
اس کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں۔۔۔اس کی تیز سانسیں حماد کی خماریوں کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔
اس کے منہ سے چیخ جیسی سسکی نکلی تھی، جب اس کی نازکی کو شرٹ پر لب رکھتے ہوئے سختی سے چھوا تھا۔۔۔
اس کی معصومیت کو بڑی معصومیت سے ہی اس نے خود میں شامل کیا تھا۔۔۔اس کی شرم و حیا کا پاسدار بنتے ہوئے ریموٹ سے لائٹ آف کر چکا تھا۔۔۔

سخت بھاری ہاتھوں سے نشیب و فراز پر سختیاں دکھاتے ہوئے، اس کے سسکاریوں کو لبوں سے روکے ہوئے تھا۔۔۔

اس پر پیار کی شدتیں نرمی سے برساتے ہوئے اسے پوری طرح اپنا بناتے ہوئے لبوں کی گستاخیاں جاری رکھے ہوئے تھا۔۔

شدتوں کے سختیاں برداشت نا کرتے ہوئے اسکی خوبصورت آنکھوں سے آنسو کے موتی ٹوٹ کر عارض پر بہنے لگے تھے۔۔۔وہ نرمی سے لبوں سے چومتے ہوئے رخساروں سے موتی چن رہا تھا۔۔

ان کے درمیان پاک رشتہ مضبوطی سے جوڑتا جارہا تھا۔۔پری کی سسکیاں روم میں گونج رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسوں تھمنے کا نام نہیں رہے تھے۔۔۔

بہت ہی نرمی اور محبت سے حماد نے اپنی پیاری اور کمسن بیوی کو خود میں شامل کیا تھا۔۔

مگر کانچ کی گڑیا کے لیے یہ سختیاں بھی بہت زیادہ تھی۔۔۔مگر رشتے کو مکمل کرنے کے لیے اتنا تو اس کی پیاری چھوٹی سی بیوی کو برداشت کرنا پڑا تھا۔۔

حسین خوبصورت برساتی دن میں دونوں کا رشتہ بڑی ہی خوبصورتی سے مکمل ہو کر جڑ چکا تھا۔۔۔

دونوں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے ہو چکے تھے۔۔۔وہ چھوٹی چھوٹی سسکیاں لیتی ہوئی اس کے سینے پر سر رکھ کے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔

وہ نرمی سے اس کی بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسے پُرسکون کرتے ہوئے اپنے حصار میں لیے لیٹا تھا۔۔

باہر بارش اور بھی زوروں سے برس رہی تھی۔۔۔تیز ہواؤں سے موسم بہت رومینٹک سا ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی دبی دبی سسکیاں حماد کو ایک مرد ہونے کے ناطے پر سکون بھی کر رہی تھی۔۔۔

اور اس کی معصوم سسکیوں پر اسے ترس بھی آ رہا تھا۔۔۔

اس کے فورہیڈ پر لب رکھتے ہوئے، اپنے سینے میں سختی سے سمیٹتا ہوا اسے چپ کروا رہا تھا۔۔۔

آپ بہت گندے ہیں۔۔۔

سوری۔۔۔

سوری مت کہیں۔۔۔میں آپ کو معاف بھی نہیں کروں گی اور صبح میں احد بھائی کو فون بھی کروں گی کہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے جائیں۔۔۔

ٹھیک ہے ابھی چپ کر جاؤ صبح جو بھی سزا دوں گی میں خوشی خوشی قبول کر لوں گا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت پری اس کی کوئی بات بھی نہیں سمجھے گی۔۔۔اس کی پیاری سی دھمکیاں سے بہت اچھی لگ رہی تھیں۔۔۔حماد نے چاہا منت کو جو اسے مل نہ سکی، عریشہ نے چاہا حماد کو جو اس کو نہ مل سکا۔۔۔

سچ کہتے ہیں جوڑیاں آسمانوں پر بنتی ہیں۔۔۔

اس خوبصورت جوڑی کو دیکھ کر آمین بولنے کو دل چاہتا ہے۔۔۔

....

ثریا بیگم کو گزرے ہوئے دو مہینے ہو گئے تھے، اولاد کا غم بہت بڑا تھا مگر آہستہ آہستہ سب اپنی زندگیوں میں مصروف ہونے لگے تھے۔۔۔

کیونکہ ثریا بیگم نے جو کچھ اپنی زندگی میں کیا، اس کے لیے ان کو جتنی بھی سزا ملتی کم تھی۔۔۔

مگر انہوں نے اپنے لیے سزا خود تجویز کی تھی، اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

چوہدری ریاض ورک نے وجدان کے ہاتھ میں واپس اس کی سرپنچی تھما دی تھی، اب پنچایتوں کے فیصلے پہلے کی طرح وجدان ہی کرنے لگا تھا۔۔۔

آس پاس کے گاؤں کے لوگ بہت خوش تھے وجدان کے واپس آنے پر۔۔۔

ریاض ورک کی ذمہ داریاں کم ہو گئی تھیں۔۔۔

عافیہ بیگم کی طبیعت میں بہت سدھار آگیا تھا۔۔۔
وہ ہر دن کے ساتھ ٹھیک ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔
بیٹیوں کی محبت اور کیئر نے اس میں زندہ رہنے کی ہمت پیدا کر رہی تھی۔۔۔

اذلان کے بچے سارا دن گھر میں اپنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتے ہوئے گھر میں رونق بنائے رکھتے تھے۔۔۔

گھر میں خوشیاں واپس آنے لگی تھیں۔۔۔

ریاض ورک کو اپنے باپ صلاح الدین والا رتبہ دیتے ہوئے ہر کوئی ان کی بات کو بہت اہمیت دیتا تھا۔۔۔

ہر کام ان سے پوچھ کر کیا جاتا---

گھر کی بھاگ دوڑ عافیہ بیگم کے ہاتھ میں آچکی تھی---

ریاض ورک نے خود اپنی بیوی کے کارناموں کی معافی مانگتے ہوئے، حویلی کی سربراہی اپنی چھوٹے بھائی کی بیوی عافیہ بیگم کے ہاتھ میں دے دی تھی---اور کہہ دیا تھا کہ آج سے اس گھر کے فیصلے وہ کیا کریں گی---

اذلان اپنے کام میں دل لگا کر جُٹ چکا تھا---

اب اسے اور غیر ذمہ داریاں نہیں دکھائی تھیں---

قابل وکیل تو وہ ہمیشہ سے تھا مگر اب تو وہ اپنے کام کے لیے پوری طرح سے سیریس ہو کر کام کرتا تھا---کیونکہ وجدان نے اسے سمجھایا تھا کہ اسے ایک قابل باپ بننا ہے---

اب تو اذلان خود بھی چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی طرح ایک اچھا انسان بن سکے---

اذلان کے دونوں بیٹے ایان اور زران

اذلان سے کہیں زیادہ وجدان سے اٹیچ تھے۔۔۔

وجدان جیسے ہی گھر آتا بچوں کے چہرے کی خوشی دیکھنے لائق ہوتی تھی، وہ بھاگتے ہوئے اپنے تایا ابا کی ٹانگوں سے لپٹ جایا کرتے تھے۔۔۔ وجدان ان دونوں کو اپنے بازوؤں پر اُٹھاتا ہوا پیار سے گھر کے اندر لے کر آتا تھا۔۔۔

اور جب وجدان اذلان کے بچوں سے پیار کرتا تھا منت کے چہرے پر ایک عجیب سی محرومی کو وجدان اکثر محسوس کرتا تھا۔۔۔

آج بھی جب وجدان گھر کے اندر داخل ہوا تو بچے روز کی طرح بھاگتے ہوئے بڑے بابا بڑے بابا کرتے ہوئے وجدان کی ٹانگوں سے لپٹ گئے تھے۔۔۔ وجدان روز کے معمول کے مطابق بچوں کو پیار سے چومتے ہوئے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا ہوا آرہا تھا۔۔۔

منت فور بلو کلر کا پرنٹڈ سوٹ پہنے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے آرہی تھی، مگر جیسے ہی وجدان کو بچوں سے پیار کرتے ہوئے دیکھا منت کے چہرے پر زردی سی پھیل گئی۔۔۔ مسکراہٹ غائب ہوگئی۔۔۔

جو ہمیشہ وجدان کو دیکھ کر اس کے لبوں پر آجایا کرتی تھی۔۔۔

کچھ تھا ایسا جو وہ وجدان سے کہتی نہیں تھی، مگر وہ چیز اندر ہی اندر اسے کھائے جا رہی تھی۔۔۔

چلو بچو تایا ابا کو فریش ہونے دو اس کے بعد پھر تایا ابا کے ساتھ آپ کھیلنا۔۔۔

زمل نے آگے بڑھ کر بچوں کو پیار سے نیچے اُتارا اور زبردستی اپنے روم میں لے جا رہی تھی۔۔۔ کیونکہ بچے وجدان سے دور نہیں ہونا چاہتے تھے۔۔۔
وجدان کی محبت ہی ایسی تھی جو رشتے اس کے نزدیک تھے وہ کبھی اس سے دور ہونا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔۔

مگر اس وقت وجدان پورے دن کا تھکا ہوا ہوتا تھا، کیونکہ صبح کے ٹائم وہ اپنی ڈپٹی کمشنر والی ذمہ داری کو نبھانے کے بعد شام کو سب پنچایتوں میں اکٹھے ہو کر فیصلے کرتا تھا۔۔۔
تو ایسے میں بہت تھکاوٹ ہو جاتی تھی، وہ اپنے روم میں کچھ دیر جا کر آرام کرنے کے بعد ہی رات کے ڈنر کے لیے نیچے آتا تھا۔۔۔
زمل بچوں کو لے کر روم میں جا چکی تھی۔۔۔

کیا بات ہے میرے یار کا موڈ کیوں خراب ہے؟؟

وجدان منت کے ساتھ سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

نہیں میرا موڈ خراب تو نہیں ہے۔۔۔

اچھا!!!

موڈ تو تمہارا بہت دنوں سے خراب ہے، وہ الگ بات ہے کہ میرا یار مجھے بتانا نہیں چاہتا۔۔۔
روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں آپ کو صرف ایسا لگتا ہے۔۔۔

منت تم جانتی ہو کہ تمہارے معاملے میں مجھے جو بھی لگتا ہے وہ غلط نہیں ہوتا۔۔۔

کیا بات ہے تمہارے دل میں جو تم مجھے بتانا نہیں چاہتی؟؟

وجدان اس کی کمر میں نرمی سے ہاتھ ڈالتے ہوئے کہ اس کے چہرے کی ویرانیوں کو متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

منت کی وجدان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے رونے لگی تھی۔۔۔ نظریں نیچے جھکاتے ہوئے وجدان کے مضبوط سینے سے سر ٹکا گئی۔۔۔

مطلب کچھ ایسا ہے جو میرے یار کو بہت تکلیف دے رہا ہے؟؟

میرے ہوتے ہوئے میرے یار کی آنکھوں میں آنسو۔۔۔منت میرا اپنی محبت پر لعنت بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔۔۔

منت کے فورہیڈ پر عقیدت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے وجدان بولا۔۔۔

ایسا مت کہیں۔۔وجی۔۔۔

آپ کی محبت میری ہمت ہے---

اگر میری محبت تمہاری ہمت ہوتی تو آج میرے یار کی آنکھوں میں آنسو نہیں ہوتے---

جو کچھ تمہارے دل میں ہے تم آکر مجھے بتاتی---

جی آپ میری بات مانیں گے---

تم میں اچھی طرح سے جانتی ہو کہ تمہاری کوئی بات میں رد نہیں کر سکتا---

مگر بس شرط یہ کہ وہ بات حدود اور دائروں سے باہر نہ ہو اور میں جانتا ہوں میرا یار ہمیشہ میری بنائی ہوئی حدود اور دائروں کا پاس رکھتا ہے---

تو بے فکر ہو کر بتاؤ کہ میرے یار کا دل کیا چاہتا ہے، اس کا وجی وہ ہر چیز لا کر تمہارے قدموں میں رکھ دے گا---

مجھے آپ کی اولاد چاہیے۔۔۔

منت اس ٹاپک پر ہماری جب آخری بار بات ہوئی تھی۔۔۔

تو میں نے دوٹوک کہا تھا کہ دوبارہ ہم کبھی اس ٹاپک پر بات نہیں کریں گے۔۔۔ایک اس بات کے علاوہ تم جو بھی کہو میں ماننے کو تیار ہوں۔۔۔

آپ میری ایک یہ بات مان لیں میں کبھی آپ سے کوئی فرمائش نہیں کروں گی۔۔۔

منت تم کیوں پاگل بن رہی ہو ہمارے پاس اذلان کے بچے ہیں، وہ بھی تو ہمارے بچے ہیں نا۔۔۔

تم ان کی بڑی ماما اور میں بڑا ابا ہوں۔۔۔

کیا ہم ان کو اپنی اولاد سمجھ کر نہیں پال سکتے۔۔۔

وجی اذلان کے بچے مجھے بہت عزیز ہیں۔۔۔میں ان سے بہت پیار کرتی ہوں، مگر وجی آپ میں کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔

آپ کو اپنی اولاد سے پیار کرنے کا رائٹ ہونا چاہیے--

جب آپ میں کوئی کمی نہیں تو پھر کیوں آپ میرے ساتھ یہ سزا بھگت رہے ہیں--

مجھے اولاد نہیں چاہیے بات ختم--

جھوٹ مت بولیں--

کوئی مرد ایسا نہیں ہوتا جس کو اپنی اولاد نہیں چاہیے ہوتی--

منت جس چیز کا کوئی حل نہیں اس چیز پر بار بار سوچنا کہاں کی عقلمندی ہے--

ہماری قسمت میں اگر اولاد ہوتی تو اللہ تعالی ہمیں دے دیتا--

ہماری قسمت میں اولاد نہیں ہے اور میں بہت خوش ہوں تمہارے ساتھ--

وجی پلیز آپ شادی کر لیں--

میں خود آپ کو اجازت دے رہی ہوں۔۔۔

کیا!!!!؟؟؟

وہ حیران نظروں سے چلایا تھا۔۔۔

میں نے کہا آپ شادی کر لیں۔۔۔ آپ میں کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔ آپ شادی کریں گے تو اللہ آپ کو اولاد دے گا۔۔۔ میں خوشی خوشی آپ کو یہ اجازت دے رہی ہوں۔۔۔

شٹ اپ منت۔۔۔ شٹ اپ۔۔۔
کہاں سے سیکھتی ہو تم ایسی باتیں دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔

میری آنکھیں تمہارے علاوہ کسی کو دیکھنا گوارا نہیں کرتیں۔۔۔
اور تم مجھے شادی کا مشورہ دے رہی ہو۔۔۔

نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے جب نکاح کریں گے تو وہ آپ کی بیوی ہو گی۔۔۔

اور جب آپ کی اولاد ہو گی۔۔۔

تو آنکھیں اس لڑکی کو دیکھیں گی بھی اور پیار بھی کریں گی۔۔۔

منت مجھے لگتا ہے تم نے آج کوئی نشہ کر لیا ہے۔۔۔ جو فضول کی باتیں کیے جا رہی ہیں۔۔۔

اگر نکاح میں طاقت ہوتی ہے تو پھر نکاح میں طاقت ہے۔۔۔ میں تمہارے ساتھ خوش ہوں اور بہت خوش ہوں۔۔۔

میری زندگی میں کوئی کمی نہیں اور یہ وہم ذہن سے نکال دو۔۔۔

خود کو مجرم سمجھنا چھوڑ دو۔۔۔

جب امی کی وجہ سے میں تمہارے سامنے خود کو مجرم سمجھتا تھا تو تم مجھے یہی کہتی تھی کہ اولاد نہ ہونا ہمارا نصیب ہے۔۔۔ اگر ہماری قسمت میں اولاد ہوتی تو اللہ تعالی ہمیں دے دیتا۔۔۔

اور اب مجھے گلٹ سے باہر نکال کر خود اسی گلٹ میں جی رہی ہو کہ تم ماں نہیں بن سکتی اور مجھ میں کوئی کمی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

ان تکیہ لو سی باتوں پر نہ تو میرا یقین ہے اور نہ ہی مجھے یقین کرنا ہے۔۔۔

جی پلیز۔۔۔مجھے آپ کی اولاد چاہیے۔۔۔

کیوں نہیں سمجھ آتی اتنی سی بات آپ کو۔۔۔تو ٹھیک ہے اذلان کے بچوں میں سے ایک کو ہم اڈاپٹ کر لیتے ہیں۔۔۔

یہ کوئی حل نہیں ہے، مجھے آپ کے بچے، مطلب آپ کا خون چاہیے۔۔۔

منت کیا ہو گیا ہے تمہیں، آپ کا خون، وہ بھی اسی گھر کا خون ہے۔۔۔مجھ میں اور اذلان میں کوئی فرق نہیں۔۔۔

اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو قسم سے وجی میں خود کو کوئی نقصان پہنچا لوں گی۔۔۔
اور میں اس بار رکوں گی نہیں میں کر جاؤں گی۔۔۔مجھے آپ کی اولاد چاہیے۔۔۔اگر آپ یہ کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔نہیں تو ہمیشہ کے لیے مجھے کھونے کے لیے تیار رہیے گا۔۔۔
اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کی وحشت تھی، جسے دیکھ کر وجدان خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔

خبردار!!!

اگر تم نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش بھی کی تو جان لے لوں گا تمہاری اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

تمہاری زندگی پر، تم پر، تمہارے وجود پر، یہاں تک کہ تمہاری ان چلتی ہوئی سانسوں پر بھی، میرا حق ہے۔۔۔اور اگر میرے حق میں خیانت کرنے کی کوشش کی تو منت مجھ سے بُرا کچھ کوئی نہ ہو گا۔۔۔

تم اپنی جان بعد میں لو گی۔۔۔پہلے تمہارا وجی اپنی جان لے لے گا۔۔۔
میں شوٹ کر لوں گا خود کو۔۔۔

اگر تم نے کچھ بھی غلط کرنے کے بارے میں سوچا بھی تو۔۔۔

منت کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے سختی سے اپنے سینے میں کستے ہوئے ایک ایک لفظ کو سختی سے بول رہا تھا۔۔۔

نہ تو میں شادی کروں گا اور نہ ہی میری زندگی میں کسی اور عورت کی گنجائش ہے۔۔۔ مگر تمہارے سکون کی خاطر میں تمہاری رپورٹس اپنے ایک خاص دوست کو بھیج دوں گا۔۔۔ وہ امریکہ میں ہوتا ہے،اس کی بیوی وہاں کی بہت بڑی گائناکالوجسٹ ہے،اس نے بہت ہی پیچیدہ کیسوں کو ہینڈل کیا ہے۔۔۔ اگر تمہاری رپورٹس دیکھنے کے بعد وہ کوئی اچھا رسپانس دیتے ہیں تو پھر میں تمہیں لے کر امریکہ چلوں گا۔۔۔

اگر تمہارے علاج سے تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے تو میں تمہارا علاج کروانے کو تیار ہوں۔۔۔

مگر اگر ڈاکٹر نے ذرا سی بھی یہ بات ظاہر کی کہ علاج سے تمہیں کوئی پریشانی ہو گی تو میں علاج نہیں کرواؤں گا اور پھر زندگی میں کبھی تم مجھے اس بات کے لیے مجبور نہیں کرو گی۔۔۔

تمہیں میری قسم ہے۔۔۔ منت میرا صرف اتنا امتحان لو جتنا میں دے سکوں۔۔۔

جس شخص کی دھڑکنیں بند ہو جاتی ہیں تمہیں ہلکا سا بیمار دیکھ کر۔۔۔ وہ شخص نہ تو تم سے دور ہو سکتا ہے اور نہ ہی تمہیں کسی تکلیف میں دیکھ سکتا ہے۔۔۔

منت کو پیار سے سینے سے لگائے ہو وجدان اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔

وجی میری بات سنیں۔۔۔

ششششش---

وجی کو کچھ پل سکون کے مل سکتے ہیں؟؟

پورے دن کا تھکا ہوا ہوں اور تم جانتی ہو رات کے کھانے سے پہلے کا یہ ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ میرے لیے بہت قیمتی ہوتا ہے---

کیونکہ اس وقت مجھے تم سے صرف سکون چاہیے ہوتا ہے، تم جانتی ہو اس وقت مجھے کسی بھی بارے میں بات کرنا بالکل پسند نہیں ہے---اب اس ٹاپک پر کوئی بات مت کرنا ورنہ میں فارم ہاؤس چلا جاؤں گا اور رات کو واپس نہیں آؤں گا---

پھر اکیلی سونا روم میں---

اور مجھے فون بھی مت کرنا---

اگر فون کرو گی تو میں پاور آف کر دوں گا---

ٹھیک ہے نہیں کچھ بولوں گی مگر پلیز وجی دھمکیاں مت دیا کریں---

وجدان کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سختی سے وجی کے سینے سے لگ گئی ہوئی منت وجی کی ذرا سی بات پر تڑپ اُٹھی تھی---

جب خود اتنی بڑی دھمکیاں دیتی ہو تب وجی کا خیال نہیں آیا۔۔۔میری ذرا سی دھمکی پر تڑپ جاتی ہو۔۔۔

اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مقابل کرتے ہوئے، پوری شدت سے اسکی پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کیے۔۔۔اسکی مہکتی سانسوں کی خوشبوں کو اپنے اندر اُتارتے ہوئے وہ اپنے دن بھر کی تھکن اس کی پنکھڑیوں پر اُتار رہا تھا۔۔۔

منت اب پہلے کی طرح وجی سے شرمایا نہیں کرتی تھی، وہ جانتی تھی کہ اس کا ذرا سا ساتھ دینا بھی وجی کو کس قدر سکون دیتا ہے۔۔۔اپنے وجی کا وہ پوری طرح سے ساتھ دیتے ہوئے اپنی باری بہت اچھے سے نبھاتی تھی۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کی جو سی مٹھاس بھری نمی کو پیتے ہوئے وہ اس کی سانسوں کو نرمی سے سانس لینے کی اجازت دیتے ہوئے، کچھ پل اس کی پنکھڑیوں سے دور ہوا۔۔۔

چلیے یارِ وجدان تمہاری باری۔۔۔

وہ روز کی طرح اپنے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے یارِ وجدان کی پنکھڑیوں کو اپنے آتشی لبوں سے نمی چرانے کا پورا حق دیتے ہوئے کس کرنے کے لیے بول رہا تھا۔۔۔

یارِ وجدان ایڑیوں کو ہلکا سا اُٹھاتے ہوئے اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتی ہوئی بغیر کوئی مزاحمت کیے اپنے وجی کا حکم مانتے ہوئے اس کے گرم لبوں پر ٹھنڈی پنکھڑیاں رکھتے، گرم لبوں کو قید پوری طرح سے قید کر چکی تھی۔۔۔وہ مسرور ہو کر منت کی کمر پر ہاتھ رکھے اس کی نرم رعنائیوں کو چھوتے ہوئے مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے آتشی لبوں پر نرم گرم لمس چھوڑے اس کے ہونٹوں کی حدت کو ٹھنڈی پنکھڑیوں میں سمیٹتے ہوئے ٹھنڈے جوسی ہونٹوں کی نمی اس کے لبوں پر بکھیر رہی تھی۔۔۔

یارِ وجدان کا یہ انداز چوہدری وجدان کو بہت سکون دیتا تھا،اس کے پورے دن کی تھکن اُتارتے ہوئے وہ سانس لینے کو کچھ دیر اس کے لبوں سے دور ہوئی تھی۔۔۔

اس کا دور ہونا وجدان کو اچھا نہیں لگتا تھا مگر اس کا یار سانسوں کے لیے تڑپے یہ بھی کب وجدان کو منظور تھا۔۔۔کا

وجدان کے جلتے ہوئے لبوں کو پنکھڑیوں سے ٹھنڈا کرتے ہوئے یارِ وجدان کی سانسیں اُکھڑی ہوئی تھی۔۔۔

میرا یار اتنا کمزور کیوں ہے؟؟

کب ہمت آئے گی تم میں؟؟

کاش ایسا ہو کہ جب تک چاہو میرے لبوں کو قید کیے رکھو۔۔۔

نہ خود قید کر سکتی ہو، نہ مجھے قید کرنے دیتی ہو۔۔۔

یارِ وجدان ظلم کرتی ہو اپنے وجی پر۔۔۔

مسکراتے ہوئے روز کی طرح منت کو سینے سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔

یہ لمحے صرف وہ اسی طرح گزارنا پسند کرتا۔۔۔جب کہ شدتوں کے لمحے رات کے کھانے کے بعد جب روم میں آتا تب شروع ہوتے تھے۔۔۔

کتنا خوبصورت عشق تھا چوہدری وجدان ورک کا۔۔۔

وجدان جیسا عاشق لاکھوں میں ایک ہوتا ہے اور لاکھوں میں ایک خوش قسمت ہوتی ہے وہ لڑکی جسے منت کی طرح ایسا عاشق نصیب ہوتا ہے۔۔۔

....

چاچو مجھے آپ سے ضروری بات کرنی

ہے---

ڈائننگ ٹیبل پر وجدان نے آصف ورک سے مخاطب ہوتے ہوئے نوالہ منہ میں ڈالا تھا--وجدان ٹیبل پر زیادہ گفتگو کرنا پسند نہیں سمجھا تا تھا--
اگر وجدان نے بات شروع کی تھی تو مطلب بات کوئی خاص ہی ہو گی سب اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے---

جی بیٹا بتاؤ میں سن رہا ہوں---
لہجہ بہت ہی محبت اور پیار بھرا تھا--چاچو کو اپنے بھتیجے کی ذہانت پر بہت مان تھا--

چاچو براق کو معاف کر دیجیئے،اس نے جتنی بڑی غلطی کی ہے اس سے کہیں زیادہ وہ سزا بھگت چکا

ہے---

اور میرے خیال سے اس نے جو غلطی کی ہے اس کی سزا دینے کا حق بھی فجر کو ہے۔۔۔اگر وہ اسے معاف کر چکی ہے تو پھر ہمیں بھی معاف کر دینا چاہیے۔۔۔
وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو میرے خیال سے ہمیں اس پر دباؤ ڈال کر اس کا بسا بسایا گھر نہیں خراب کرنا چاہیے۔۔۔
اب تو ماشاءاللہ سے وہ ماں باپ بننے والے ہیں تو ان کو اپنی زندگی کا فیصلہ لینے کا پورا حق ہے۔۔۔

وجدان کے بات کرنے کا انداز اس قدر خوبصورت تھا کہ ہر کوئی اس کی بات کو پورے غور سے سن رہا تھا۔۔۔

اس کی بات میں ٹھہراؤ اور سنجیدگی اس کی بات کو خوبصورت بنا دیتی تھی،سامنے والا اس کی بات کو سنے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔۔۔

وجدان کی بات پر فجر جلدی سے اپنی کرسی پیچھے کھینچ کر وہاں سے اُٹھتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

اس گھر کی بیٹیوں میں آج بھی ایک شرم تھی کہ وہ اپنے بڑوں کے فیصلوں پر انگلی نہیں اُٹھایا کرتی تھیں۔۔۔

فجر وہاں سے اس لیے اُٹھ گئی کہ شاید اس کے بابا اس بات کے لیے رضامند نہ ہوں اور وہ سہہ نہ پائے۔۔۔اور اس کے چہرے کے تاثرات بگڑیں جس کی وجہ سے اس کے بابا کو تکلیف ہو۔۔اس لیے وہ وہاں سے اُٹھ کر چلی گئی۔۔۔اس کے جانے کے انداز کو سبھی نے نوٹ کیا تھا۔۔

وجدان بیٹا میں کون ہوتا ہوں براق کو معاف کرنے والا۔۔۔

جب میری بیٹی اسے معاف کر چکی ہے۔۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں، تمہیں اگر اس شخص پر یقین ہے تو بلوا لو اسے اور کر دو رخصت اپنی بہن کو اس کے ساتھ۔۔۔

چاچو مجھے اس پر پورا یقین ہے، اس میں کوئی کھوٹ نہیں وہ فجر سے بہت پیار کرتا ہے۔۔

اور اب تو ہمیں پتہ چل چکا ہے کہ نہ تو وہ آوارہ ہے اور نہ ہی بے روزگار۔۔۔ماشاءاللہ سے ایک اچھا نام ہے اس کا فجر بہت خوش رہے گی۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تمہیں یقین ہے تو ہمیں تو اپنے بیٹے کے یقین پر پورا یقین ہے کہ وہ کبھی اس گھر کے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتا۔۔۔

انشاءاللہ چاچو آپ کا بیٹا آپ کا بھروسہ کبھی نہیں توڑے گا۔۔۔

مگر اسے کہنا کہ میں اپنی بیٹی کو اپنے گھر سے ذرا دھوم دھام سے رخصت کروں گا۔۔۔میری بیٹی کے نصیب میں کوئی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔اسے دلہن بنا کر اس گھر سے رخصت کرنا میرا حق ہے۔۔۔

جی چاچو جو آپ کا حکم ہو گا وہ مانے گا۔۔۔
وجدان کے چہرے پر خوشی کی لالی بکھر گئی تھی۔۔۔وہ اپنی بہن کو خوشیاں دلانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔اسے فجر کا اُداس چہرہ نظر آتا تھا۔۔۔
جو اپنے گھر جانا چاہتی تھی، اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔۔

بھائی ہونے کے ناطے وہ اپنی بہن کے ہر جذبات کو سمجھتے ہوئے مجبور ہو کر خاموش تھا۔۔براق کا دن میں کئی کئی بار میسج کر کے کہنا کہ بھائی پلیز فجر کو واپس بھیج دیں یا مجھے آنے دیں۔۔

میں خود فجر کے بابا سے معافی مانگ لوں گا۔۔

وجدان ہر بار اس سے منع کر دیتا۔۔

وہ صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا اور آخر صحیح وقت اسے مل ہی گیا۔۔

دھوم دھام سے یاد آیا کیوں نہ فجر کے ساتھ وجدان بھائی آپ کا ولیمہ ہی کر دیتے ہیں۔۔۔آپ نے تو اپنا ولیمہ ہمیں کھلایا ہی نہیں۔۔۔کم سے کم اسی بہانے گھر میں سیلیبریشن ہو جائے گی۔۔

وجدان جو کھانا کھا رہا تھا اس کے گلے میں کھانا اٹکا تھا۔۔

وہ کھانسنے لگا۔۔

منت نے جلدی سے پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اس کی کمر کو رب کیا۔۔

کبھی منہ کھولنے سے پہلے سوچ بھی لیا کرو۔۔۔شادی کو اتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اب تمہیں میرے ولیمے کی سیلیبریشن کرنی ہے۔۔۔بے وقوف۔۔۔

حد ہے وجدان بھائی جب ولیمہ کیا ہی نہیں تو پھر کیا فرق پڑتا ہے شادی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے---

ازلان اپنا منہ بند کرو اور اتنا بولا کرو جتنی تم میں عقل ہے---
عقل کا ضرورت سے زیادہ استعمال مت کیا کرو---
وجدان کو ولیمے کی بات پر شرم سی آ رہی تھی---

حد ہے کوئی سمجھدار بندہ سمجھداری کی بات بھی کرے تب بھی اس سے ڈانٹ ہی کھانی پڑتی ہے---
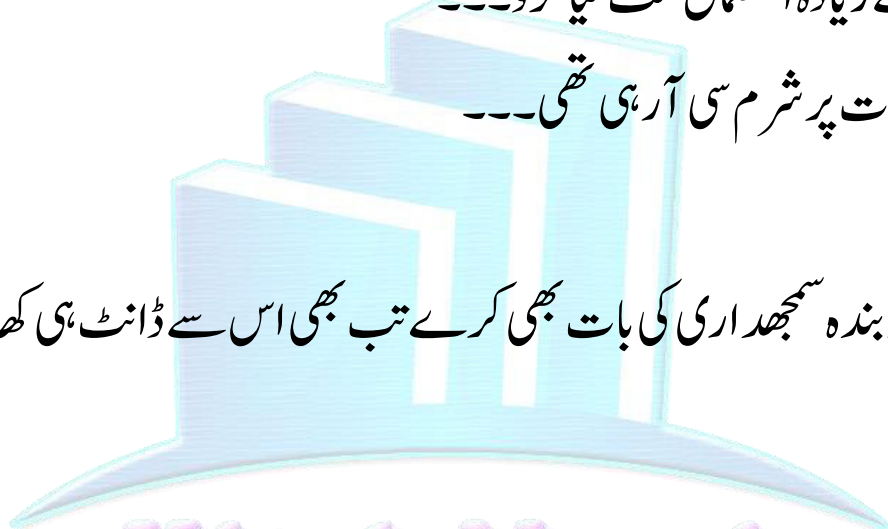
ماشاءاللہ!!!
تم نے عقلمند کس کو کہا خود کو؟؟
واہ!!!

بھائی یار نہ کیا کریں، میرے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے سن کر میرے بارے میں کیا سوچتے ہوں گے---

یہی عزت ہے ان کے بابا جان کی۔۔۔

ازلان مصنوعی معصوم چہرہ بناتے ہوئے بولا تو ٹیبل پر بیٹھے ہوئے سبھی کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

وجدان میں ازلان کی بات پر زندگی میں پہلی بار متفق ہوں کہ تمہارا ولیمہ ہونا چاہیے میں جانتا ہوں۔۔۔میرے بیٹے کو شرم آرہی ہے۔۔۔باپ ہوں۔۔تمہاری کیفیت بہت اچھی طرح سے سمجھ رہا ہوں باہر سے لوگوں کو انوائٹ نہیں کریں گے۔۔۔

صرف گھر کے لوگ ہوں گے یا چند قریبی مہمان، مگر ولیمہ تو ہو گا یہ ڈن ہو گیا ہے۔۔۔فجر کی رخصتی اور تمہارا ولیمہ کنفرم ہے۔۔۔اور میں کوئی بھی نہ سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔

کیا بابا آپ اس بے وقوف کی باتوں میں آ گئے ہیں۔۔۔
آپ فجر کی رخصتی کریں ولیمے والا قصہ چھوڑ دیں۔۔۔

وجدان کچھ فیصلے مجھے بھی لینے کا حق ہے یا سارے فیصلے تم ہی کرو گے؟؟

نہیں بابا سوری میر اوہ مطلب نہیں تھا، آپ کو پورا حق حاصل ہے آپ جو بھی فیصلہ لیں۔۔۔
اگر ولیمہ کرنے میں آپ کی خوشی شامل ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

اچھے بیٹے کی طرح وجدان نے فوراً سے اپنے بابا کی بات مانتے ہوئے ازلان کی جانب گھور کر دیکھا تھا، مگر ازلان کے تو خوشی کے مارے دانت ہی نہیں بند ہو رہے تھے۔۔۔

تو پرسوں کا دن کنفرم کر دیتے ہیں۔۔۔
فجر کی رخصتی اور بھائی کا ولیمہ۔۔۔
چھوٹا سا فنکشن ہو گا اور بھرپور سیلیبریشن کی جائے گی۔۔۔
ازلان نے ٹیبل پر چمچ بجا کر سب کو انفارم کیا۔۔۔

ٹھیک ہے منظور ہے اور ساری تیاریاں تم نے کرنی ہیں یہ بات بھی دھیان میں رکھنا۔۔۔
آصف ورک نے ازلان کی خوشی پر اس کے لیے نیا فرمان جاری کیا تھا۔۔۔

جی چاچو منظور ہے۔۔۔ساری تیاری ہو جائے گی۔۔۔دھوم دھام سے ہمارے بڑے بھائی جان کا ولیمہ کیا جائے گا اور میں اپنے بھائی جان کے ولیمے میں بھنگڑے ڈالوں گا۔۔۔کتنا مزہ آئے گا!!

ازلان کی ایکسائٹمنٹ دیکھنے والی تھی اور وجدان کا غصے سے بھرا چہرہ دیکھنے والا تھا۔۔۔

جو بھی کرنا ہے کرلو، ذرا مجھے روم میں آکر ملنا۔۔۔

وجدان وہاں سے اُٹھتے ہوئے ازلان کے لیے حکم چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔سب کو پتہ تھا کہ روم میں بلا کر ازلان کی خاطر تواضع کرنی ہو گی۔۔۔

مگر آج ازلان کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

اسے تو اس بات کی خوشی تھی کہ گھر میں خوشی کا ماحول ہو گا، وجدان کا ولیمہ ہو گا اور رخصتی ہو گی۔۔۔

چلو منت بیٹا میرا فون پکڑانا۔۔۔

میں ذرا حوریہ اور صدف کو بھی انفارم کر دیتی ہوں۔۔۔عافیہ بیگم اس ساری بات میں پہلی بار بولی تھیں۔۔۔

جی امی ابھی لے کر آئی۔۔۔

منت نے جلدی سے روم کا رخ کیا تھا، کیونکہ اس کی امی جان فون کمرے میں بھول آئی تھیں۔۔۔

گھر میں خوشیوں کا ماحول بن جائے گا یہی سوچ کر اذلان نے اپنے بھائی کے ولیمے کی بات کی تھی۔۔۔جو سب کی خوشیوں کے بارے میں سوچتا تھا اسے بھی پورا حق تھا کہ اس کی زندگی میں بھی خوشیاں آئیں۔۔۔

.....

زمل گہری نیند میں سو رہی تھی جب اسے اپنی گردن پر نرم گرم لمس محسوس ہوئے، سارا دن بچوں کے ساتھ تھکی ہوئی زمل کو رات کو ہوش ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں پر ہے حالانکہ گھر میں دو تجربہ کار آیا رکھی ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے باوجود وہ ماں تھی ہر وقت اپنے بچوں کے ارد گرد گھومتی رہتی تھی، ہر چیز کو اپنی نگرانی میں دیکھتی تھی۔۔۔

اور پچھلا کچھ وقت ایسا گزرا تھا کہ اذلان پہلے تو حد سے زیادہ پریشان رہتا تھا اور اس پریشانی نے ان کے رشتے پر بہت گہرا اثر ڈالا تھا۔۔۔

دونوں کے بیچ میں بات کم ہوتی تھی اور نزدیکیاں تو نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھیں۔۔۔

اب جا کے خدا نے پریشانیوں سے تو چھٹکارا دلا دیا، مگر آج کل اس کا کوئی خاص کیس چل رہا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت بزی تھا۔۔۔

وہ اکثر کمرے میں بہت لیٹ آتا تھا، وہ زیادہ تر اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا ہوا وہ اپنے کیس کو سٹڈی کرتا رہتا تھا۔۔۔

کہتے ہیں کہ میاں بیوی کا رشتہ پودے کی طرح ہوتا ہے، اگر اسے بروقت پانی نہ دیا جائے، پیار نہ دیا جائے تو وہ پودا آہستہ آہستہ مرجھانے لگتا ہے۔۔۔

اذلان اور زمل کے رشتے میں بھی ایسا ہی ہوا تھا زمل آہستہ آہستہ اذلان سے کٹتی چلی گئی اور اذلان کو اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔

اذلان نے دیکھا ہی نہیں کہ کب وہ بچوں کے قریب سے قریب تر ہوتی گئی اور اذلان سے دور جاتے جاتے اتنا دور چلی گئی کہ اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کب اذلان گھر آتا ہے اور کب جاتا ہے۔۔۔

سارا دن بچوں کے ساتھ مصروف رہنے سے اب وہ اذلان پر بہت کم توجہ دیتی تھی۔۔۔

پہلے تو اذلان خود پریشان رہتا تھا تو اس طرف اس کا دھیان ہی نہیں جاتا تھا۔۔۔

مگر اب یہ بات اذلان نے خود محسوس کی تھی کہ زمل صرف اسے ضروری بات کے لیے ہی مخاطب کرتی تھی، ورنہ ان دونوں کے بیچ میں بات نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

کبھی کبھار بچوں کو لے کر وہ کوئی خاص بات ہوتی تو اذلان سے کہتی ورنہ خاموش ہی رہنے لگی تھی۔۔۔

آج کیس کا آخری دن تھا۔۔۔کام ختم کرتے ہی آج وہ آفس سے پہلے کی نسبت گھر جلدی واپس آگیا تھا۔۔۔

مگر زمل سوچکی تھی۔۔۔

بچوں کے ساتھ سارا دن بزی رہنے سے چہرے پر تھکاوٹ صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔
وہ دو بچوں کی ماں بن کر وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔۔۔

ازلان جو آج اپنی زمل کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کی چاہت دل میں لیے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔سامنے ہی زمل گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی۔۔۔
بچوں کا کمرہ ساتھ والا تھا، جہاں پر زمل رات کو اُٹھ کر بھی تین سے چار چکر لگا لیا کرتی تھی۔۔۔

دو آیا ہر وقت بچوں کے پاس موجود رہتی تھیں۔۔۔اور روم میں کیمرہ نسب تھا جو کہ زمل اور ازلان کے موبائل سے کنیکٹڈ تھا۔۔۔اس سے بھی وہ بار بار دیکھتی رہتی تھی۔۔۔۔

پیرٹ کلر کی سلیولیس نائٹی پہنے ہوئے وہ کروٹ لیے ہوئے سو رہی تھی۔۔۔
کچھ آوارہ لٹے اس کے چہرے پر آکر اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر رہی تھی۔۔۔

اذلان آج اپنی زمل کی نیند خراب کرنے کا پورا ارادہ تھا۔۔۔جانتا تھا کہ اگر زمل کے قریب ہوا تو اُٹھ کر شاور نہیں لے سکے گا۔۔۔ صبح سے تھکا ہوا تھا تو وہ فریش ہو کر ہی آج زمل کے پاس آنا چاہتا تھا۔۔۔بہت دن ہو گئے تھے اس کے بھرے بھرے سے وجود سے راحت پائے ہوئے۔۔۔

نرمی سے کبرڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے وائٹ کلر کا ایک ٹراؤزر نکالتے ہوئے واش روم میں شاور لینے چلا گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ فریش ہوتا ہوا،ٹاول سے بالوں کو خشک کر کے،ٹاول کو وہیں صوفے پر پھینکتے ہوئے،زمل کی جانب بڑھا تھا،جو اب بھی گہری نیند میں بے خبر سو رہی تھی۔۔۔

نرمی سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے،اس کے چہرے پر آئی ہوئی لٹوں کو ہٹا کر بہت پیار بھری نظروں سے اس کے تھکے تھکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آج کافی دنوں بعد وہ ہر ٹینشن سے آزاد ہوا تو اسے خود پر شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔کہ شوہر ہونے کا فرض نبھانے میں وہ بہت پیچھے رہ گیا ہے۔۔۔

زمل کو جس محبت سے اس نے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔۔

زمل کو وہ خوشیاں اس نے نہیں دیں، اس بات کا اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔۔

نرمی سے اس کے گالوں پر ہاتھ کی پشت رکھتے ہوئے، انگلیوں سے سہلاتے وہ خود میں ہی گلٹی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

سچ کہتے ہیں کہ بیوی جب تک آپ سے جھگڑا کرے آپ کے سامنے روئے تب تک وہ آپ کی ہے---

جب وہ خاموش ہو جائے کچھ نہ کہے تو اس کی خاموشی سے ڈرنا چاہیے---

ازلان کو بھی زمل کی خاموشی سے ڈر لگ رہا تھا---اس نے کچھ بھی کہنا چھوڑ دیا تھا---وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بڑی بن کر گھر کی ذمہ داریاں نبھاتی ہوئی نظر آتی تھی---

بچوں کو اس نے بہت اچھی ماں بن کر سنبھالا ہوا تھا---کہیں کوئی کمی نہیں تھی، یہاں تک کہ ازلان کی چیزوں میں بھی تو وہ کوئی کمی نہیں رکھتی تھی---

اپنے گھر کی لاڈلی بیٹی یہاں کی ذمہ دار بہو بن کے ہر ذمہ داری نبھا رہی تھی---ازلان کا ناشتہ تک وہ اپنے ہاتھوں سے بناتی تھی، مطلب وہ تو ایک پرفیکٹ بیوی، پرفیکٹ بہو اور پرفیکٹ ماں تھی---

کمی تو اس میں تھی۔۔۔اذلان نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔اور خود سے وعدہ کیا کہ آج کے بعد وہ زمل کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کرے گا۔۔۔اور جو غلطیاں اس سے ہوئی ہیں اس کا ازالہ بھی کرے گا۔۔۔

جس کی پہلی شروعات اس کے چہرے پر نرمی لمس چھوڑتے ہوئے کر دی تھی۔۔۔

گردن پر لب رکھتے ہوئے اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔بہت دنوں کے بعد وہ زمل کے یوں قریب ہوا تو دل خوشی سے دیوانہ ہو کر دھک دھک کی مالا جپ رہا تھا۔۔۔

کافی دیر تک وہ اس کی گردن پر لب رکھے ہوئے،اپنے تڑپتے ہوئے ارمانوں کو سکون پہنچاتا رہا تھا۔۔۔

اس کے پورے وجود میں آج زمل کے قریب ہو کر آتش فشاں کے لاوے پھوٹ رہے تھے۔۔۔مرد تھا اپنی مرضی سے دور رہا تو رہا،اب جب اپنی بیوی اپنی دسترس میں تھی تو اپنے ہی جذبات سنبھالے نہیں جارہے تھے۔۔۔

جلتے ہوئے ہونٹوں کو اس کی گردن پر رکھے ہوئے جامنی کرتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

وہ جو گہری نیند میں سو رہی تھی، اس کے ہونٹوں کو انگاروں کی طرح گردن پر دہکتا ہوا محسوس کر کے، گھبرا کر پٹ سے آنکھیں کھول چکی تھی۔۔۔ وہ شاید ڈر گئی تھی، کیونکہ بہت عرصہ ہو گیا تھا یوں زمل کا اذلان کو محبت کے رنگ میں رنگے ہوئے۔۔۔

کک۔۔ کیا۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟
بہت تیز ہوتی سانسوں میں غصے سے بولی تھی۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے زمل؟؟
لب گردن سے اُٹھاتے ہوئے اذلان نے گہری نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔
شاید اسے اذلان کی قربت اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

میرا سوال کوئی عجیب تو نہیں ہے، میں نے صرف اتنا پوچھا کہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟

زمل مانتا ہوں کہ مجھ سے بہت سی غلطیاں، کوتاہیاں ہوگئی ہیں مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ایسا سوال پوچھ کر ہمارے رشتے کی توہین کرو۔۔۔

لہجے میں ٹھہراؤ اور سختی تھی۔۔۔

اسے زمل کا یہ کہنا ناگوار گزرا۔۔۔

ہمارے رشتے کی توہین !!!

میرا اتنا کہنا کہ "آپ کیا کر رہے ہیں" آپ کو ہمارے رشتے کی توہین لگ رہا ہے اور جو آپ پچھلے ایک سال سے کر رہے ہیں وہ کیا تھا۔۔۔وہ کیا آپ ہمارے رشتے کو پھولوں کی مالا پہنا رہے تھے۔۔۔

وہ غصے سے بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

بکھرے ہوئے بالوں کو جوڑے کی طرح لپیٹتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کر رہی تھی۔۔۔

سوری زمل میں جانتا ہوں کہ پریشانیوں میں گھیر کر میں نے تمہارے ساتھ بہت ناانصافی کر دی ہیں۔۔۔میں اس چیز کی معافی مانگ رہا ہوں۔۔۔آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

اس کے ہاتھ کو نرمی سے تھامتے ہوئے لہجے میں نرمی اور مٹھاس لے آیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہوتا، زندگی میں دُکھ سکھ ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔۔۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہم اپنے لائف پارٹنر کے حقوق سے ہی دور ہو جائیں، ایسا کہیں نہیں لکھا ہے۔۔۔

وہ نرمی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے کھینچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔

نہ تو میں آپ کو معاف کر سکتی ہوں اور نہ ہی ہمارا رشتہ پہلے جیسا ہو سکتا ہے۔۔۔اور آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔۔۔دیکھیں میں نے کہیں کوئی کمی نہیں چھوڑی، کبھی آپ کو جتایا نہیں، کبھی کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ ہمارا رشتہ کیسا چل رہا ہے۔۔۔

میں نے تو کبھی آپ پر بھی ظاہر نہیں کیا کہ میں آپ سے ناخوش ہوں۔۔۔

کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں ازلان جو ایک بار خراب ہو جائیں تو دوبارہ سے کبھی ٹھیک نہیں ہوتیں۔۔۔ میاں بیوی کا رشتہ بھی ایسا ہی ہے۔۔۔

زمل تمہیں اندازہ ہے تم کیا بول رہی ہو؟؟

ہوں ں---

بہت اچھی طرح سے اندازہ ہے کہ میں کیا بول رہی ہوں---میں صرف اتنا بول رہی ہوں چوہدری ازلان ورک جو جیسا چل رہا ہے چلنے دیں---

زندگی ہمیشہ مرد کے حساب سے نہیں گزاری جا سکتی---

آپ کا دل چاہا اپنی بہن کی سکیورٹی کے لیے مجھ سے زبردستی نکاح کر لیا---

آپ کا دل چاہا تو مجھ سے محبت کر لی---

آپ کے دل نے چاہا تو مجھے اپنے قریب کر لیا---

آپ کے دل نے چاہا تو مجھے سمجھا دیا کہ آپ سب کچھ سمیٹ لیں گے اور رخصت کر کے اپنے گھر لے آئے---

آپ کا دل چاہا تو قریب سے قریب تر کرتے چلے گئے اور جب خود پر پریشانی آئی---

تو میں کہاں آپ کی پریشانیوں سے دور بھاگ رہی تھی---آپ کے دُکھ کی ہر گھڑی میں آپ کے ساتھ ہی تو کھڑی تھی---

مگر آپ نے مجھے دیکھا ہی نہیں--اپنے دُکھوں کو صرف اپنا سمجھا---مجھے پرایا کر دیا---

میں تو ہر ہمیشہ اپنا کندھا لیے دستیاب تھی۔۔۔ کہ کب میر اازلان آئے اور درد سے ٹوٹ کر میرے کندھے کا سہارا لے کر پُر سکون ہو کر سو جائے۔۔۔

کب میر اازلان آئے اور میرے سینے پر سر رکھتے ہوئے آنسو بہا کر پُر سکون ہو جائے۔۔۔

مگر وہ دن آیا ہی نہیں، ہر گزرتے دن کے ساتھ آپ نے خود کو، خود میں ہی چھپا لیا۔۔۔

میں تو جیسے تھی ہی نہیں کہیں بھی، اور آج جب سب کچھ ٹھیک ہوا ہے، تو آپ چاہتے ہیں کہ میں ایک ہی جھٹکے سے ٹھیک ہو جاؤں۔۔۔ ایسا نہیں ہوتا۔۔۔

ہمارے درمیان جو احساسات تھے وہ ختم ہو چکے ہیں۔۔۔

میری طرف سے تو پوری طرح سے ختم ہو چکے ہیں۔۔۔

مجھے آپ کو دیکھ کر کوئی فیلنگ نہیں آتی۔۔۔ بس آپ میرے بچوں کے بابا ہیں۔۔۔ میرے شوہر ہیں اور میں وہ فرض بہت اچھی طرح سے نبھا رہی ہوں۔۔۔ کہیں بھی آپ کی طرح اپنے فرض سے بھاگی نہیں ہوں۔۔۔ اور آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔۔

اب جو آپ چاہتے ہیں وہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔۔۔ میں خوش ہوں اپنے بچوں کے ساتھ۔۔۔

ہمیشہ خاموش رہنے والی زمل آج بولنے پر آئی تو کتنا کچھ بول گئی۔۔۔

کتنی ناراضگی، کتنے دُکھ، کتنی شکایتیں تھیں اس کے اندر، وہ کہیں پر بھی غلط تو نہیں تھی۔۔۔

ایک ایک لفظ سچ ہی تو بول رہی تھی، وہ دل میں سوچتا ہوا اس کے چہرے پر نظر گاڑے ہوئے تھا، جو سب باتیں بول کر اس سے دور سکرول کرتی ہوئی، بیڈ کے کنارے پر جا لیٹی تھی۔۔۔ اسے تو اب اذلان کی قربت بھی نہیں چاہیے تھی۔۔۔

وہ خود میں ہی شرمندہ ہو رہا تھا، زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔ کیا کرے ایسا کہ جس سے زمل پہلے جیسی ہو جائے۔۔۔

زمل میری بات سنو!!

پلیز سو جائیں مت خود کو پریشان کریں۔۔۔ آپ کو صبح کام پر جانا ہے، بزی انسان ہیں۔۔۔ آپ کی نیند پوری ہونا ضروری ہے۔۔۔ سو جائیے!!

وہ نرمی سے کہتی ہوئی کروٹ لے کر دوسری جانب مڑ گئی۔۔۔

اذلان کو جتنا آسان زمل کو منانا لگ رہا تھا۔۔۔

اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ اس وقت زمل کو وہ زبردستی اپنی قربت میں لے کر اپنے قریب تو کر سکتا تھا، مگر اس کے دل میں جو درد تھا اس کو دبا دیتا تو رشتہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

سمجھداری سے کام لیتے ہوئے خاموشی سے لیٹ گیا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اسے آگے کیا کرنا ہے اور اپنی زمل کو کیسے پہلے جیسا بنانا ہے۔۔۔اس کی پیٹھ پر نظر گاڑھے ہوئے نجانے کتنی دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

....

پری۔۔۔۔پری۔۔۔۔پری یار آنکھیں کھولو اور اپنے معصوم شوہر کی آواز سنو۔۔۔

مجھے ٹاول چاہیے۔۔۔

اندر ٹاول ہے وہ لے لیں۔۔۔

یار ٹاول نیچے گر گیا ہے۔۔۔

حماد کب سے باتھ کا دروازہ کھول کر ہاتھ باہر نکالتے ہوئے پری سے ٹاول مانگ رہا تھا۔۔وہ تھی کہ اُٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

معصوم سی پری کا جو حال حماد نے اپنی سخت شدتوں سے کیا تھا، پری کو اس بات پر شدید غصہ تھا، جس کی وجہ سے وہ جاگتے ہوئے بھی اُٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

میں آپ کو ٹاول کیوں دوں مجھے آپ پر شدید غصہ ہے گندے وکیل۔۔۔میں آپ کو کتنا اچھا سمجھتی تھی، مگر آپ کتنے گندے نکلے ہیں۔۔۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

اس کی بات پر حماد صبح صبح کھکھلا کر قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا تھا۔۔۔

سوچ لو۔۔۔مائی بیوٹی فل لٹل وائف۔۔۔

پھر گندا وکیل بغیر کپڑوں کے باہر آجائے گا۔۔۔پھر تم نے ہی شرما کر گھر میں چھپنے کی جگہ ڈھونڈنی ہے۔۔۔بہتر ہے کہ مجھے ٹاول دے دو۔۔۔

دھمکی آمیز لہجے کہا۔۔۔

چھی---

بہت گندے اور بے شرم ہیں آپ، کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے آنے کی، ٹاول دے رہی ہوں---

وہ جلدی سے بیڈ سے اُتری تھی کبرڈ سے نیو ٹاول نکالتے ہوئے واش روم کی جانب آئی تھی---

اسے ڈر تھا کہیں سچ میں حماد بغیر کپڑوں کے باہر نہ آجائے--- کل کے پورے گزرے ہوئے دن اور کل کی رات نے اس پر حماد کاظمی کے اصلی رنگ ظاہر کیے تھے---
جو چاکلیٹ ہیرو بن کر اس سے دوری بنا کر رکھتا تھا، وہ کس قدر رومینٹک اور بے باق تھا--- اسے تو سوچ کر ہی شرم آرہی تھی---

گھبراہٹ میں اپنے اوپر سے چادر ہٹا کر اُٹھتی ہوئی وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ اس کے گلے میں صرف حماد کی بلیک کلر کی ٹی شرٹ ہے---

یہ لیجیے ٹاول اور اب مت چلایئے گا مجھے کچھ دیر سونے دیں---

وہ ٹاول اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے ہاتھ کھینچنے لگی تھی کہ مقابل نے پھرتی سے اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اسے واش روم کے اندر کر لیا۔۔۔

وہ ہوا میں ٹوٹی ہوئی ڈالی کی طرح لہراتی ہوئی اندر آچکی تھی۔۔۔پری اچانک نازل ہوئی آفات کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔اس کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔

چلاؤ مت مائی لٹل وائف۔۔۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے دروازے کے ساتھ لگاتے دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

اتنی ہاٹ بیوی کو کون کمبخت صبح صبح سونے دیتا ہے۔۔۔

اس کے ہونٹوں کے نچلے کنارے کو دانتوں سے کھینچتے ہوئے، اسے سسکی بھرنے پر مجبور کرتے، گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

ہاتھ بے باکی سے اسکی شفاف گوری مخملی ٹانگوں پر رکھتے ہوئے، اسے بچوں کی طرح اوپر گود میں اُٹھاتے اس کی دونوں لیگز کو اپنی کمر پر لپیٹ چکا تھا۔۔۔

پری بیچاری تو پھنس چکی تھی۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ صبح صبح اس کا وکیل شوہر اتنے رومینٹک موڈ میں ہو گا۔۔۔

اوپر سے اس کی جو حالت تھی اسے دیکھ کر تو اسے اپنے آپ سے شرم آ رہی تھی۔۔۔

میرے چھوٹے پیکٹ کیا چیز ہو یار۔۔۔

اس کے غصے اور شرم سے سرخ پڑتے ہوئے رخساروں کو لبوں سے چومتے ہوئے خماری سے بولا۔۔۔

میں نہ پیکٹ ہوں۔۔۔نہ ہی کوئی چیز میں پری ہوں صرف پری۔۔۔اور مجھے پری کہہ کر بلایا کریں۔۔۔اس سے پہلے کہ مجھے غصہ آئے مجھے نیچے اُتاریں۔۔۔

کرو ناغصہ مائی لٹل بیوی۔۔۔

وہ خماری سے دیکھتے شرارت سے بولا۔۔۔

میں تو چھوٹا پیکٹ بھی کہوں گا۔۔۔اور میرے لیے تم چیز بھی ہو۔۔۔کیا چیز ہو یار۔۔۔ایک ہی رات میں مجھے دیوانہ بنالیا ہے۔۔۔

اس کے چھوٹے چھوٹے نین نقش والے چہرے پر خمار دار نظریں گاڑے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔حماد دونوں ہاتھ اسکی شفاف کمر کے اندر لے جاتے ہوئے، شرٹ کو نرمی سے اوپر کرتا چلا گیا۔۔۔

وہ شرم کے مارے جھٹپٹائی تھی۔۔۔

پری کا بدن اس قدر مخملی تھا کہ حماد کے بھاری کھردرے ہاتھ اس پر پھسلنے لگے تھے۔۔۔

وہ گرنے کے ڈر سے دونوں ہاتھ اس کے گلے میں ڈالے ہوئے تھی۔۔۔حماد جو ابھی شاور لے کر کھڑا تھا، اس کے بالوں سے گرتے ہوئے پانی کے قطرے پری کی شرٹ پر گر کر اس کے مخملی بدن کو بھگو رہے تھے۔۔۔

اس نے سارا ڈرامہ کیا تھا، اس نے ٹاول تو پہلے سے ہی باندھ رکھا تھا، مطلب اس نے پری کو پھنسانے کے لیے یہ سارا ڈرامہ رچایا تھا۔۔۔

گڈ مارننگ میری ہارٹ بیوی۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کرتے ہوئے،وہ پیچھے بیسن والی سلیب سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔اس کی پنکھڑیوں سے نمی کو شدت سے پیتے ہوئے وہ شاور لے کر ٹھنڈے ہوئے ہونٹوں کو مزید ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔۔۔

اسکی پنکھڑیاں جلنے لگی تھیں۔۔۔مگر مقابل تو اس کی پنکھڑیوں کو چھوڑنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔پیچھے مرر میں اپنا ہی عکس دیکھ کر پری شرماتے ہوئے نظریں جھک گئی۔۔۔اس کی شفاف مخملی ٹانگیں حماد کی برہنہ،چوڑی،پشت پر لپٹی ہوئی صاف نظر آرہی تھیں۔۔۔

حماد نے اس انداز سے پری کو گود میں اُٹھار کھا تھا اگر وہ جھپٹاتی تو نیچے گر جاتی۔۔۔

اس کی کمر پر پھسلتے ہوئے حماد کے گرم گرم ہاتھ پری کی سانسوں کو تیز کرنے کی وجہ بن رہے تھے۔۔۔

حماد۔۔۔

وہ لب کھول کر تیز سانسیں لیتی ہوئی حماد کا نام کھینچ کر بولی تھی،حماد کے ہاتھوں کے لمس اس کے اندر بے چینیاں پیدا کر رہے تھے۔۔۔

حماد بہت سمجھدار تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ پری اس سے بہت چھوٹی ہے۔۔۔اسی لیے اسے پیار سے،محبت سے سمیٹنے کے بعد ہی اسے اپنی شدتوں بھری قربت میں لیتا۔۔۔

بولو حماد کی جان---

مجھے نیچے اُتاریں---

وہ منمناتے ہوئے بول رہی تھی، ویسے تو پری اچھا خاصا چیخ سختی تھی، مگر اس وقت حماد نے اس کی حالت کافی نازک کر رکھی تھی---

اونہوں---یہ نہیں ہو سکتا، اتنی نشہ آور چیز کو صبح صبح چھوڑنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے---

خماری سے بھری آواز میں کہتے ہوئے شرٹ کے اوپر سے، دھڑکنوں پر دانتوں کی سختی دکھاتے ہوئے پری کی جان نکال لے گیا---

وہ بُری طرح سے سکی تھی---اس کا سسکنا حماد کی دھڑکنوں میں طوفان پیدا کر رہا تھا---

اس کی گہری رعنائیوں پر جھکتے ہوئے شرٹ کے اوپر سے لب رکھتے ہوئے، بے باک لبوں کی گستاخیاں دکھاتے ہوئے، پری کو سسکاریاں بھرنے پر مجبور کر چکا تھا---

اس کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں، وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی، مگر حماد کاظمی کے بے باک لب اسے سانس تک لینے کی مہلت نہیں دے رہے تھے۔۔۔

حماد کے ٹھنڈے گیلے ہاتھ اسکی کمر پر سختی سے رکھے ہوئے تھے۔۔۔حماد کی ٹھنڈی انگلیاں اس کی کمر میں دھنستی جارہی تھیں۔۔۔

اس کی سانسیں، دہکتے لبوں کی حدت سے تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔حماد کی برہنہ نمی سے بھرپور کمر پر سختی سے ناخن گاڑے ہوئے بن آپ مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔

وہ تڑپی تو تب تھی، جب اسے اچانک سے پیار سے اُٹھاتے ہوئے، وہ باتھ ٹب میں پاؤں رکھتے ہوئے بیٹھ چکا تھا۔۔۔

شرٹ کی دامن کو اوپر کو اُٹھاتے ہوئے اسے الگ کر چکا تھا۔۔۔

وہ شرم سے آنکھیں سختی سے بند کرتے ہوئے، خود کو اس کی بے باک نظروں سے چھپانے کے لیے، اسی کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے، اس کے کندھے پر سر رکھتے خود کو چھپالیا۔۔۔

نرم دھڑکتے سخت سینے سے ٹکرا کر حماد کو دیوانگی کی حد تک خماری کی دنیا میں لے جاچکی تھی۔۔۔

وہ اس کے مخملی رعنائیوں کو دیکھ کر پلکیں جھپکنا تک بھول چکا تھا۔۔وہ اس کی بیوی تھی، اس کی محرم تھی، یہی بات اسے خماری کے سمندر میں دھکیل کر لے جا چکی تھی۔۔۔

باتھ ٹپ کے اندر پانی میں ڈوبے ہوئے، دو پیار بھرے کپل کس قدر خوبصورت لگ رہے تھے۔۔وہ ابھی تک اس کی شفاف ٹانگوں کو اپنی کمر پر سختی سے لپیٹے ہوئے تھا۔۔۔

اس کی دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ بے باک نظروں سے دیکھتے ہوئے، وہ خماری میں مسکرایا تھا۔۔۔
بہت جان لیوا تھی اس کی کمسن بیوی۔۔۔
اس کے لبوں کو چومتے ہوئے سانسوں کے لیے تڑپا رہا تھا۔۔وہ ایک ایک سانس کے لیے سسکتی ہوئی اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔
حماد کی قربت میں جو محبت تھی، اس محبت نے پری کو اس کی شدتیں سہنے کی پوری ہمت دے رکھی تھی۔۔۔وہ جس محبت سے اسے خود میں شامل کرتا جا رہا تھا، پری سسک کر بھی اس سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی گردن کو پوری طرح سے جامنی کرتے ہو ہوئے، بیوٹی بون پر نرمی سے دانت گاڑے، وہ اس کی دبی دبی سسکاریاں سن کر مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔وہ سسک رہی تھی، وہ مسرور ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بیوٹی بون سے نیچے کا سفر طے کرنے لگا تھا۔۔۔پری کی ایک چیخ نما سسکی واش روم کی چمچماتی دیواروں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

وہ سختی سے اسکی نرم دھڑکنوں کو چھونے لگا تھا۔۔۔اس کا سختی سے چھونا پری کے اندر آگ کے طوفان کا دریا اُگل رہا تھا۔۔۔وہ تڑپ رہی تھی مگر دور نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔پری کے دل کی حالت کو حماد بخوبی سمجھ رہا تھا، پری کا تڑپنا حماد کو نشے دے رہا تھا۔۔۔

اس کی نازکیوں پر جھکا نمی کے شبنمی قطروں کو حلق میں بے دردی سے اُتارنے لگا تھا۔۔۔

دھڑکنوں پر چہرہ جھکائے ہوئے اس کہ نازک وجود پر شدتوں کی برسات کرتے ہوئے، اس کی جان کا عذاب بن چکا تھا۔۔۔

اس کی سخت شدتوں میں گزرتے لمحوں کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔پری کی سسکیاں اس قدر تیز تھی کہ کوئی روم میں ہوتا تو صاف سنائی دیتیں۔۔۔

مگر گھر میں ان دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا، حماد نے اس کی سسکاریاں روکنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔اس کی زوردار سسکاریاں سنتے ہوئے وہ مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔وہ مزید بہک رہا تھا۔۔۔دونوں ہاتھ دھڑکنوں کی اطراف میں رکھے لبوں پر لب رکھے ہوئے اس کی سانسوں کو لگاتار پچھلے پانچ منٹ سے پی رہا تھا۔۔۔

اسکی سخت شدتوں کو نازک وجود پر سہتے ہوئے پری بکھرنے لگی تھی۔۔۔وہ نازک ٹوٹی ہوئی ڈالی کی طرح اس کے گلے میں بازو ڈالے ہوئے جھول گئی تھی۔۔۔

محبت کی شدت بھری تیز بارش میں اسے پوری طرح سے بھگوتے ہوئے، اس کے گرد بازو لپیٹے اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔

پری پوری طرح سے ٹوٹ کر اس کے کندھے پر سر رکھے ہوئے دبی دبی آنسوں بھری سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔

بے شک اس کی سسکیوں میں آنسوؤں کی نمی تھی، مگر وہ پوری طرح سے مطمئن تھی کہ حماد اس کا ہے---

اس کی شدتوں کو اس نے پوری بہادری سے اپناتے ہوئے کمال مظاہرہ کیا تھا-- جس مان کو وہ پہلے دن سے حاصل کرنا چاہتی تھی، وہ یقین اسے حماد کی قربت کے بعد ہی ملا تھا--

اسے یہ یقین چاہیے تھا کہ اس کا شوہر صرف اس کا ہے--- اور اب یقین کا سفر مکمل ہو چکا تھا--

اس کے مخملی وجود کی ہر نازک رعنائی پر پڑتے ہوئے جامنی نشان اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ شدتیں بہت جان لیوا تھیں--- مگر اس میں محبت کی مٹھاس بھی بھرپور تھی--

اب فلمی پری کو شادی کی حقیقت بھی پوری طرح سے سمجھ آگئی تھی--

اپنے دل میں ہی سوچ کر توبہ توبہ کر اُٹھی تھی--- اسے غصہ آیا تھا فلمی دنیا سے جو آدھا ادھورا رومنیس دکھاتے ہیں--- اسے سمجھ میں آگیا تھا کہ پردے گرنے کے بعد کا رومینس کیسا ہوتا ہے---

پری جیسی بہت ساری بے وقوف لڑکیاں اس دنیا میں پائی جاتی ہیں جو ناول پڑھ کر رومینس کو بہت ایزی سمجھتی ہیں--- یا فلمیں دیکھ کر رومینس کو حلوہ سمجھ کر کرنے کی حسرت لیے پھرتی ہیں--

پتہ تب چلتا ہے جب پریکٹیکل کر کے دیکھا جائے۔۔۔جب یہ پریکٹیکل شادی کے بعد کرنے کو ملتا ہے تو بڑی بڑی ہستیوں کے کانوں سے دھواں نکل جاتا ہے۔۔۔

پریکٹیکل کس قدر جان لیوا ہوتا ہے، یہ تو کوئی پری سے پوچھتا۔۔۔جو اس وقت حماد کے کندھے پر سر رکھے ہوئے سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے باتھ ٹب سے ٹیک لگائے ہوئے ابھی تک اس کی نرم رعنائیوں کو چھو کر اپنے جذباتوں کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا۔۔۔

....

اسلام علیکم آئی ہوپ مسٹر وجدان آپ نے مجھے کوئی خوشخبری سنانے کے لیے فون کیا ہو گا۔۔۔
براق فون اُٹھاتے ہی خوشخبری کا منتظر تھا۔۔۔

جی ہاں خوشخبری ہے کہ ہمارے پیارے چاچو جان نے آپ کی خطا کو معاف کر دیا ہے۔۔۔لہذا آئندہ میری بہن کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچانے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا کہ ورک خاندان کی بیٹیوں پر کو تکلیف دینے کا حق کسی کو نہیں ہے،ان میں،میں بھی شامل ہوں۔۔۔

میرے تو بڑوں کی بھی توبہ آئندہ ایسی گستاخی کرنے کے بارے میں تو میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

آپ کے پیارے چاچو جان نے جتنی سزا دے دی ہے کافی ہے۔۔۔

دونوں ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو بیچ کے حالات سمجھا رہے تھے۔۔۔

گڈ۔۔۔ویری گڈ۔۔

تو اگلی خوشخبری یہ ہے کہ چاچو نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ دولہا بن کر میری بہن کو رخصت کر کے لے جانا پڑے گا۔۔۔

نو۔۔۔نو۔۔نو۔۔۔

پلیز ایسا مت کریں۔۔۔اب بہت ٹائم ہو گیا ہے،ایک وقت تھا کہ دولہا بننے کا ارمان مجھے بھی بہت تھا،مگر اب نہیں ہے۔۔۔باپ بننے والا ہوں دولہا بننے کا ارمان بہت پیچھے رہ گیا ہے،بہت عجیب لگ رہا ہے سن کر۔۔۔

براق کی صاف انکار والی بات پر وجدان کو ہنسی آ رہی تھی۔۔۔

سوچ لو ابھی تمہاری بیوی تمہارے سسر کے پاس ہے،انکار کا مطلب ہے کہ تم اگلے دو مہینوں تک اور اپنی بیوی کی شکل نہیں دیکھ پاؤ گے۔۔۔

وجدان کو اس کی حالت پر رحم کم اور ہنسی زیادہ آرہی تھی۔۔۔

خدا کے لیے اذلان جیسی ہستیاں موجود ہیں میرا مذاق اُڑانے کے لیے آپ سے ایسی اُمید نہیں ہے۔۔۔ہماری ڈھال بن کر آپ ہمارا ساتھ دیں۔۔۔پلیز ایسا ظلم مت ہونے دیجئے گا۔۔۔

سوری میری طرف سے تو بہت معذرت ہے، میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔
میں تو خود اذلان کی مہربانیوں کا شکار ہوں۔۔۔تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تمہاری رخصتی کے ساتھ میرا ولیمہ بھی پکا ہے۔۔۔

کیا!!!؟؟

کیوں لگا نہ زور کا جھٹکا۔۔۔
ماشاءاللہ سے چاچو اور بابا کے دماغ میں یہ عظیم خیال ڈالنے والا کوئی اور نہیں میرا اپنا بھائی ہے۔۔۔

پلیز آپ کچھ کریں۔۔۔

میں کچھ نہیں کر سکتا سوری۔۔۔

اگر بیوی واپس چاہیے تو چپ چاپ سسر کی بات مان کر تیاری کرو اور پہنچو حویلی۔۔۔

ایک آرڈر اور ہے فنکشن کل ہے مگر پہنچنا آج ہے۔۔۔یہ آپ کی ساس صاحبہ کا حکم ہے۔۔۔

آج وجدان کافی موڈ میں تھا،بہت عرصے بعد گھر میں خوشیاں آنے والی تھیں۔۔۔

ٹھیک ہے جی پہنچ جائیں گے اب ہماری بیوی آپ کے قبضے میں ہے تو آپ جو چاہے کمانڈو سے کرواسکتے ہیں۔۔۔

کوئی نہ جب میں اپنی بیگم کو آپ سے آزادی دلوا کر اپنے ساتھ لے آؤں گا پھر گن گن کے بدلے لیے جائیں گے۔۔۔

براق ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

اب کوئی بدلہ لینے کے بارے میں مذاق میں بھی نہیں سوچے گا۔۔۔

براق، فجر اور منت نے اپنی لائف میں بہت کچھ برداشت کیا ہے۔۔۔منت اور فجر کی زندگی ہمیشہ آزمائش بن کر ہی گزری ہے۔۔۔اور تم اچھی طرح سے جانتے ہو ان کی زندگی کو جہنم بنانے والے ہمارے ہی قریبی رشتے تھے۔۔۔

اب جب تک ہم دونوں کی زندگی ہے ہماری طرف سے ہماری بیویوں کو کوئی بھی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔

وجدان کا سیریس انداز دُکھ کی جھلک کو صاف ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

بے فکر رہیں میں مذاق کر رہا تھا، میری طرف سے آپ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہو گی۔۔۔میری ذات کی وجہ سے کبھی فجر کو ہلکی سی بھی تکلیف نہیں ہو گی یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔۔۔

نہیں براق میں یہ بات صرف تمہیں نہیں کہہ رہا، یہ بات مجھ پر بھی لازم ہے، بے شک میں اس گھر کا بیٹا ہوں، مگر اس گھر میں میری دوسری حیثیت وہی ہے جو تمہاری ہے۔۔۔تم بھی اس گھر کی بیٹی کے شوہر ہو اور میں بھی۔۔۔ہم دونوں نے مل کر عافیہ چچی اور آصف چاچو کو اب بیٹا بن کر دکھانا

ہے۔۔۔ تاکہ ہمارے اپنوں کی وجہ سے جو اذیت جھیل چکے ہیں، ان کا ازالہ تو ہم کبھی نہیں کر سکتے مگر آنے والی زندگی کو بہترین بنانے کی کوشش تو کر سکتے ہیں۔۔۔

میں آپ کی بات سے پوری طرح سے متفق ہوں اور انشاءاللہ ایسا ہی ہو گا۔۔۔

گڈ چلو پھر جلدی سے پہنچ جاؤ، یہاں پر تمہارا ویٹ ہو رہا ہے۔۔۔

جی انشاءاللہ میں ایک گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا، چھوٹا سا ایک کام ہے اسے نپٹا لوں۔۔۔

خیریت کچھ خاص ہے؟؟

جی۔۔۔

اگر بتا دو گے تو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔

براق نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔ہماری زندگی کو جہنم بنانے والا شخص اپنے انجام کو خود ہی پہنچ چکا ہے۔۔۔

مطلب بہرام اپنا غلیظ وجود اس دنیا سے لے کر جا چکا ہے۔۔۔

وجدان ایک ہی بات میں سمجھ گیا تھا۔۔۔

جی کچھ دیر پہلے جیل سے فون آیا ہے، کافی دنوں سے کچھ کھا پی نہیں رہا تھا۔۔۔اور مجھ سے ملنے کی ضد بھی کر رہا تھا۔۔۔میں تو نہ گیا اور نہ ہی مجھے جانا تھا۔۔۔کل رات نیند کی حالت میں ہی اس کی روح پرواز کر گئی ہے۔۔۔

کچھ ضروری ڈاکومنٹس سائن کرنے ہیں، اس کے لیے مجھے بلوایا گیا ہے، ایک گھنٹے کا کام ہے انشاءاللہ پہنچ جاؤں گا۔۔۔

براق تم ٹھیک ہو؟؟

جی بالکل ٹھیک ہوں فٹ---

اگر میری ضرورت ہے تو میں آجاتا ہوں؟؟

براق بہت مضبوط ہے اس بات کا آپ کو یقین ہونا چاہیے---

براق مجھے اس بات پر پورا یقین ہے کہ تم جیسا کمانڈو کس قدر مضبوط ہو سکتا ہے، مگر کبھی تمہارا اس کے ساتھ جھوٹا ہی صحیح باپ بیٹے کا رشتہ رہا ہے---

جب ماں جیسی عظیم ہستی کو کھو کر میں خود کو سمیٹ چکا ہوں، تو پھر اس شخص سے تو میرا کوئی رشتہ نہیں---

مجھے اس کے مرنے سے کوئی فرق نہیں پڑا---بلکہ میں تو آج خوش ہوں کہ میری بیوی اور میری ماں کو تکلیف دینے والا اس دنیا سے غلیظ وجود لے کر چلا گیا ہے---بس میرے لیے وہ ایک ڈیڈ باڈی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں---

آپ بے فکر رہیں ایک گھنٹے میں آپ کو آکر ملتا ہوں۔۔۔

براق نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

....

آج بہت عرصے بعد صلاح الدین کی حویلی میں خوشیوں کی چہچہاہٹ تھی۔۔۔ حوریہ، بلاج، وقاص اور صدف چاروں پہنچ چکے تھے۔۔۔ براق بھی اپنے وعدے کے مطابق ایک گھنٹے بعد حویلی پہنچ گیا تھا۔۔۔ پری اور حماد کو بھی بلوا لیا گیا تھا، مطلب گھر کے تمام اہم لوگ صلاح الدین کی حویلی پہنچ چکے تھے آج رات سب نے یہیں سٹے کرنا تھا۔۔۔

سب لوگ صلاح الدین کی حویلی کے بڑے سے ٹی وی لاؤنج میں صوفوں پر براجمان تھے۔۔۔

رنگ برنگے کھانوں کی خوشبوئیں اُڑ رہی تھیں، کچن میں گہما گہمی کا ماحول تھا۔۔۔ گھر کی مین خواتین کو کچن میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ آج سب کچھ گھر کے ملازمین ہی بنا رہے تھے۔۔۔

ہر کسی کے چہرے پر خوشی کے رنگ چھلک رہے تھے۔۔۔

پری اور حماد کو بھی بلوا لیا گیا تھا، وجدان نے ڈیسائیڈ کیا تھا کہ پری اور حماد کا ولیمہ بھی ان کے ساتھ ہی ہو گا۔۔ ایک اور بہت بڑا اہم فیصلہ ہو چکا تھا کہ اب سے حماد اور پری اسی حویلی میں رہیں گے۔۔۔
یہ فیصلہ عافیہ بیگم نے کیا تھا، حماد ان کی مرحوم بہن کا بیٹا تھا۔۔ عافیہ بیگم نے یہ فیصلہ لیا تھا کہ آج کے بعد حماد اس گھر میں بیٹا بن کر رہے گا اور پری بیٹی اور بہو دونوں بن کر۔۔۔

اس بات کی سب سے زیادہ خوشی وجدان کو ہوئی تھی کیونکہ پری کی ماں سے کیا ہوا وعدہ وہ آسانی سے نبھا سکتا تھا۔۔

ہر وقت پری اس کی نظروں کے سامنے رہے گی تو وجدان کے لیے اس سے بڑی خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی تھی۔۔۔

پری بھی بہت خوش تھی کہ اب وہ ہمیشہ کے لیے اپنے احد بھائی کے گھر میں رہے گی، مگر حماد اس بات پر ایگری نہیں ہو رہا تھا۔۔

حماد پرابلم کیا ہے ماشاءاللہ سے اتنی بڑی حویلی ہے اور تم یہاں پر جس کمرے میں چاہو رہ سکتے ہو۔۔۔کیا میرا تم پر ذرا سا بھی حق نہیں ہے؟؟

عافیہ بیگم حماد کے بار بار انکار کرنے پر افسردہ سی ہو کر بولی۔۔۔

کیسی باتیں کرتی ہیں خالہ۔۔۔آپ کا مجھ پر پورا حق ہے میں بیٹا ہوں آپ کا۔۔۔

آپ میں ہی تو میں اپنی ماں کو دیکھتا ہوں۔۔۔مگر میں اس گھر میں نہیں رہ سکتا۔۔۔

پلیز مجھے اس آزمائش میں مت ڈالیں۔۔۔میں دور رہ کر بھی ہمیشہ آپ کے دلوں کے قریب رہوں گا۔۔۔آپ جب حکم کریں گی میں آپ کے ایک حکم پر بھاگتا چلا آؤں گا۔۔۔مگر پلیز یہ دباؤ مت ڈالیں۔۔۔

مگر مجھے سمجھ نہیں آرہی حماد پرابلم کیا ہے،اگر تم اس گھر میں رہو گے تو پری ہمیشہ میری نظروں کے سامنے رہے گی۔۔۔

وجدان نے کافی دیر کے بعد بات میں حصہ لیا تھا۔۔۔وہ کب سے خاموشی سے سب باتیں سنے جارہا تھا۔۔۔

وجدان بھائی میں نہیں چاہتا کہ اموشنل ہو کر یہاں پر رہنے کا فیصلہ کرنے کے بعد ہمیں کل کو پچھتانا پڑے---

ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا جس بات کا تمہیں ڈر ہے اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دو حماد---
تمہاری آنکھوں میں پری کے لیے محبت اور فکر کو میں دیکھ سکتا ہوں---
جس بات کا ڈر لیے تم اس گھر میں نہیں رہنا چاہتے---اس ڈر کو تو میں نے اسی دن ختم کر دیا تھا، جس دن تمہارے ہاتھ میں اپنی بہن کا ہاتھ دیا تھا---
یہاں پر دبے دبے الفاظوں میں حماد اور وجدان کے بیچ میں منت کی بات ہو رہی تھی---
کیونکہ ایک وقت میں حماد نے منت کو بہت چاہا تھا---
منت اور حماد کا رشتہ بھی طے ہو گیا تھا، مگر منت وجدان کی محبت تھی تو وجدان نے ڈنکے کی چوٹ پر اپنی محبت حاصل کر لی---
کچھ وقت بیچ میں دونوں کے درمیان کافی تناؤ بھی رہا تھا---

حماد نے پہلے تو اپنے دماغ سے کبھی منت کو نہیں نکالا تھا یا پھر یوں کہیں کہ اس کی پہلی محبت تھی وہ نکال ہی نہیں سکا تھا---

مگر جب سے پری اس کی زندگی میں آئی تھی، منت کی اس کے دل و دماغ میں کہیں دور دور تک پر چھائی بھی اسے دیکھنے سے نہیں ملتی تھی۔۔۔ہاں وہ اب بھی منت کو عزت کی نظر سے دیکھتا تھا۔۔۔ منت اب اس سے زیادہ اسکے کے لیے کچھ نہیں تھی۔۔۔ مگر پھر بھی وہ ماضی میں گزری ہوئی تلخیوں کی وجہ سے ڈرتا تھا کہ کہیں ماضی کی باتوں کو لے کر حال کے رشتے خراب نہ ہو جائیں۔۔۔ مگر وہ یہ بھول رہا تھا کہ یہاں پر بیٹھا ہوا بلو آئیز والا سنجیدہ شہزادہ جس کی پرکھنے کی نظر بہت تیز تھی۔۔۔

اسے حماد پر پورا یقین تھا کہ حماد کبھی بھی کچھ ایسا نہیں کرے گا جس کی وجہ سے رشتوں میں دراڑ پیدا ہو۔۔۔

اور رہی بات یارِ وجدان کی تو یارِ وجدان کی تو نسوں میں وجدان کی محبت، خون کی طرح گردش کرتی تھی۔۔۔ یہ بات وجدان اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔

یارِ وجدان کی تو صبح وجدان سے شروع ہوتی ہے اور شام وجدان پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔۔۔

وجدان کو دور دور تک کوئی ایسا خطرہ نظر نہیں آرہا تھا جس کی وجہ سے رشتے خراب ہو سکتے تھے۔۔۔

وجدان کے دباؤ ڈالتے ہی حماد مان گیا تھا کیونکہ وجدان ایسی شخصیت نہیں تھا جس کو انکار کیا جا سکے۔۔۔ مگر حماد نے صاف کہا تھا کہ جب تک وہ پاکستان میں رہے گا تو وہ ہمیشہ حویلی میں ہی رہے گا۔۔۔ مگر اس کا زیادہ تر کام ترکی میں ہے تو جب ترکی جائے گا تو وہ پری کو ساتھ لے کر جایا کرے گا۔۔۔ سب اس کی بات پر خوشی خوشی راضی تھے۔۔۔
حماد اور پری کے یہاں رکنے پر سب لوگ خوش تھے۔۔۔

سب اپنی باتوں میں مصروف تھے، براق کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی فجر پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔ جو بڑے ہوئے پیٹ کو دوپٹے سے کور کرتی ہوئی، اپنے بھائیوں سے شرما کر پوری طرح سے سمٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

دو مہینے بعد وہ فجر کو دیکھ رہا تھا، اس کا دل چاہ رہا تھا کہ فجر کو اپنے مضبوط بازوں میں اُٹھا کر کہیں غائب ہو جائے۔۔۔ اس نے اپنے سسر کی بات کی پوری پاسداری کی تھی۔۔۔ ان دو مہینوں میں نہ تو اس نے فجر کو فون کیا تھا اور نہ ہی وہ حویلی چوری چھپکے فجر سے ملنے آیا تھا۔۔۔

وجدان نے کہا تھا کہ جو چاچو کا حکم ہے اسے پوری طرح سے مان لے، رشتوں میں منمانیاں کرنے سے رشتے خراب ہو جاتے ہیں۔۔۔

براق اب اپنے رشتے کو خراب نہیں بلکہ پوری طرح سے ٹھیک کرنا چاہتا تھا، جس کے لیے اس نے یہ کڑی کسوٹی پار کی تھی۔۔۔

اور آج دو مہینوں کی دوری کے بعد، فجر کو دیکھ کر جو براق کی حالت تھی وہ سب سمجھ سکتے تھے۔۔۔

بس کر دے یار!!

نظروں سے کتنا تاڑے گا میری بہن کو۔۔۔

پاس بیٹھے ہوئے بلاج نے کب سے نظریں براق پر جمار کھی تھی۔۔۔

براق جو پوری طرح سے فجر کو دیکھنے میں مصروف تھا، بلاج اسے کہنی مارتے ہوئے ہوش کی دنیا میں لے آیا۔۔۔

صبر کر تیری ملاقات کا انتظام کروا دیتا ہوں۔۔۔

بلاج دانت نکالتے ہوئے اس کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔۔۔

براق ہنستے ہوئے نظروں کا رخ پلٹ گیا---

محفل کافی رات تک جمی رہی تھی، اس کے بعد آصف ورک اور ریاض ورک نے کہا کہ ؛بچوں کھانا کھاؤ اور اس کے بعد آرام کرو--- کھانا تو سب نے مل کر مزے سے کھالیا تھا، بہت زبردست انتظام کیا گیا تھا، جو کہ سارا عافیہ بیگم کی نگرانی میں ہوا---

مگر سونے والی بات کسی کو سمجھ میں نہیں آئی تھی---اب یہاں پر بیٹھے ہوئے سب بچے آرام نہیں کرنا چاہتے تھے، بلکہ اپنی اپنی بیویوں کے پہلو میں جا کر قربت کے سمندر میں ڈبکیاں لگانے کے لیے بے چین تھے---

عافیہ بیگم نے آج کی رات یہ فیصلہ کیا تھا کہ سب لڑکے ایک جگہ سوئیں گے اور سب لڑکیاں ایک جگہ--- مطلب آج کی رات جوڑیوں کو الگ کرنے کا پورا پروگرام بنایا گیا تھا---

لڑکیاں تو خوش تھی کہ آج رات خوب گپیں ماریں گی--- مگر تمام مردوں کے سر میں پانی پڑ چکا ہے---

....

سب لڑکیاں ایک ہی روم میں بیٹھی ہوئی گپیں مار رہی تھیں، حوریہ جو سب کے پاس سے اُٹھ کر سیڑھیوں سے نیچے اُترتی ہوئی باہر لان میں آکھڑی ہوئی تھی، منت اسے جاتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔۔۔

جبکہ باقی سب گپیں مارنے میں مصروف تھیں، منت اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی باہر آئی۔۔۔
وہ کب سے محسوس کر رہی تھی کہ حور کافی خاموش ہے۔۔۔
حور پہلے کی طرح کوئی بھی کام کوئی بھی بات حق سے نہیں بول رہی تھی۔۔۔ حور اور منت کا بچپن کا رشتہ تھا، ایک ہی گھر میں ایک ساتھ پلی بڑھی تھیں۔۔۔
اتنا تو وہ حور کو جانتی تھی کہ حور کا نیچر ایسا نہیں، وہ تو یہاں پر آکر ہر چیز پر اپنا حق جمایا کرتی تھی۔۔۔

وہ حویلی آتے ہی نوکروں کو ٹینشن میں ڈال دیا کرتی۔۔۔
یہ بناؤ وہ بناؤ، یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا۔۔۔ مگر اب وہ حویلی بہت کم آیا کرتی۔۔۔
اور جب آتی تو اس قدر خاموش رہتی کہ لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ پہلے والی حوریہ ہے۔۔۔

حوریہ کیا بات ہے تم مجھے پریشان لگ رہی ہو؟؟

منت کی اچانک آواز پر حوریہ نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

نہیں آپی ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔

حوریہ اب تم جھوٹ بولو گی؟؟
آپی ہوں تمہاری، تمہیں بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں، جب سے آئی ہو میں محسوس کر رہی ہوں تم بالکل خاموش ہی بیٹھی ہو۔۔۔
بلکہ جب بھی تم آتی ہو تمہارا بیہیویئر پہلے جیسا بالکل نہیں ہوتا۔۔۔
کوئی پریشانی ہے کیا؟؟

منت کا پیار سے ہاتھ پکڑ کر اتنا کہنا تھا کہ حور کا درد سے بھرا ہوا دل ایموشنل ہو گیا، آنکھوں سے آنسوں چھلک آئے۔۔۔

حوریہ کیا بات ہے میری جان؟؟
کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ میں تمہاری آپی ہوں۔۔۔

منت نے تڑپ کر حوریہ کو سینے سے لگالیا۔۔۔

آپی مجھے آپ لوگوں سے بات کرتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے، امی جان نے آپ لوگوں کے ساتھ جو کچھ کیا اس کی وجہ سے میں ہمیشہ خود کو آپ کی مجرم سمجھتی ہوں۔۔۔
چاچو اور چچی جان سے نظریں ملانے کی مجھ میں ہمت نہیں ہوتی۔۔۔
وہ آنسوؤں سے رو کر سختی سے منت کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔۔

حوریہ تائی امی نے جو کچھ کیا اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔
تم کیوں خود کو قصوروار سمجھتی ہو؟؟
تم ہمارے لیے پہلے والی حوریہ ہو، اس سب میں تمہاری کوئی غلطی نہیں اور خبر دار اگر آج کے بعد تم نے خود کو مجرم سمجھا تو، تم اس گھر کی بیٹی ہو اور ہمیشہ یہاں پر حق سے آیا کرو، مت بھولو کہ اس گھر میں ابھی بھی تمہارے بابا، تمہارے دونوں بھائی اور دونوں بھابیاں موجود ہیں اور رہی بات بابا اور امی کی تو وہ تمہارے لیے کبھی کچھ غلط نہیں سوچ سکتے۔۔۔
ان کی نظر میں تم ایسے ہو جیسے میں اور فجر۔۔۔

میں جانتی ہوں آپی اسی لیے تو اور شرمندگی ہوتی ہوں۔۔۔

حوریہ تمہیں شرمندہ ہونے کی اجازت کس نے دی ہے؟؟
وجدان کی بھاری آواز پر منت اور فجر دونوں نے پلٹ کے دیکھا تھا۔۔۔

وجدان جو ضروری کال سننے کے لیے نیچے گارڈن میں ٹہل رہا تھا، ان دونوں کو آتے ہوئے دیکھ وہ ان کی باتوں کو غور سے سن رہا تھا، حور کو اس طرح روتے ہوئے دیکھ وجدان چلتا ہوا ان کے قریب آ کھڑا ہوا۔۔۔
آنکھوں میں بہن کے لیے بے حد محبت جھلک رہی تھی، جسے لفظوں سے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔

بولو حوریہ تمہیں کس نے اجازت دی کہ تم اتنی بڑی بن جاؤ کہ شرمندہ ہونے جیسے فیصلے خود ہی کر لو؟؟

مت بھولو حور یہ کہ میں ابھی زندہ ہوں اور ہمارے سر پر بابا کا سایہ سلامت ہے، تو میرے خیال سے تمہیں پہلے کی طرح اپنی زندگی پُر سکون ہو کر جینی چاہیے، دوبارہ تمہارے منہ سے میں ایسا لفظ نہ سنوں۔۔۔

یہ گھر جتنا کل تمہارا تھا اتنا آج بھی ہے، یہاں پر حق سے آیا کرو، یہاں پر ہمیشہ تمہارا حق رہے گا۔۔۔

امی جان نے جو کیا اللہ تعالی سے دعا کرو کہ اللہ تعالی ان کو معاف فرمائے۔۔۔

ان کی مغفرت کے لیے دعا کیا کرو، انہوں نے جو بھی کیا مگر ہماری تو وہ ماں تھی اور ہمارے لیے وہ ہمیشہ قابلِ احترام ہستی ہی رہیں گی، جن لوگوں کے ساتھ غلط کیا ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے کے لیے میں زندہ ہوں۔۔۔

سوری بھائی۔۔۔

سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے، بس آئندہ تمہیں پریشان نہ دیکھوں۔۔۔

خوش رہا کرو اور اپنے رشتے پر دھیان دیا کرو بڑی ہو جاؤ۔۔۔

بلاج کو شکایت کے موقع مت دیا کرو، بلاج نے خود کو بہت بدل لیا ہے بہت پیار کرتا ہے تم سے۔۔۔

تو تمہارا اچھی بیوی ہونے کے ناطے فرض بنتا ہے کہ اپنے شوہر کی ہر خوشی کا خیال رکھو۔۔۔

وجدان باتیں کرتا ہوا سنجیدگی سے اس قدر خوبصورت لگتا لگ رہا تھا کہ منت سٹل ہو کر کھڑی اپنے بلو آئز والے شہزادے کی باتیں سن رہی تھی اور ہمیشہ کی طرح خود پر رشک کیے جا رہی تھی اور سوچنے پر مجبور تھی ایسی کون سی نیکی کی ہے اس نے جس کے بدلے میں اسے چوہدری وجدان ورک جیسا شہزادہ ملا۔۔۔

جو ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ایک تھا، کیسے وہ ہر چیز کو خوبصورتی سے سمیٹ لیتا تھا، آج کے وقت میں ایسا مکمل پیکج منت کو تو دور دور تک دیکھنے پر بھی نہیں ملتا تھا۔۔۔

جو خوبصورت بھی تھا، پڑھا لکھا تھا، انٹیلیجنٹ تھا، رحم دل اور رشتوں کو سمیٹ کر رکھنے والا، گھر کا ہونہار بیٹا بھی تھا۔۔۔

پرفیکٹ بھائی بھی اور پرفیکٹ سرپنچ بھی، بے حد اچھا شوہر بھی اور نیک دل انسان بھی۔۔۔

اتنی خوبیاں آج کے وقت میں ایک ہی شخص میں ملنا یہ تو کوئی معجزہ ہی تھا۔۔۔

وجدان حوریہ کو پیار سے سمجھا کر گلے لگا کر بھیج بھی چکا تھا۔۔۔

اور یہاں منت تھی جو سٹل ہو کر کھڑی بس اپنی خوبصورت شہزادے کی خوبصورت باتوں اور آنکھوں میں کھوئی ہوئی تھی، وجدان نے چٹکی بجائی تو منت جھرجھری سی لے کر ہوش میں آئی تھی۔۔۔

یارِ وجدان بتانا ضروری سمجھیں گی کہ کس کے خیالوں میں کھوئی ہوئی ہو؟؟

لہجے میں سنجیدگی لیے وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے کھڑا تھا۔۔۔

حد ہے وجی کس کے خیال میں ہو سکتی ہوں!!

یہ کیسا سوال ہے، ظاہر سی بات ہے میں تو ہمیشہ آپ کے خیالوں میں اور آپ کی انکھوں میں کھوئی رہتی ہوں۔۔۔
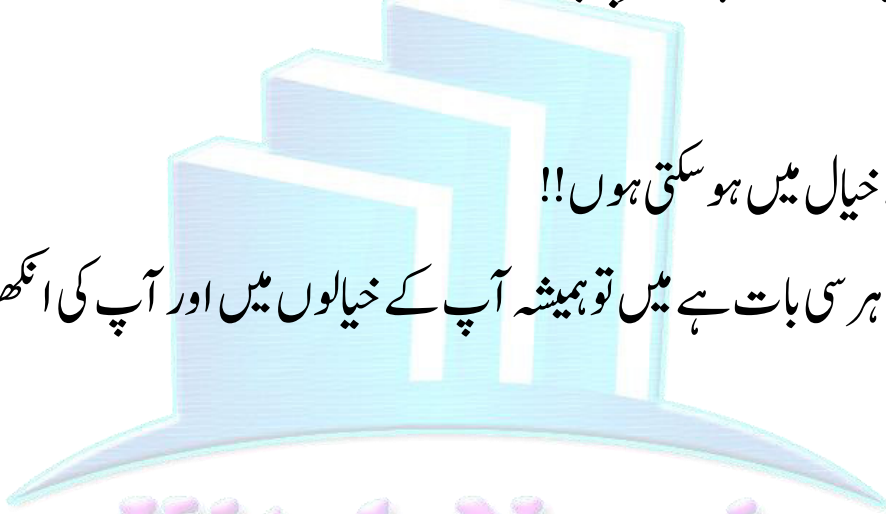
اچھا تو آنکھوں میں ذرا اچھی طرح سے کھو جاؤ، تا کہ مجھے ڈھونڈنے میں تھوڑی دیر لگ جائے۔۔۔

وہ شرارتی سا ہوتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

وجی آرام سے اپنی جگہ پر کھڑے رہیں، گھر میں بہت سارے مہمان ہیں، کوئی بھی ایسی ویسی حرکت نہیں کرنی آپ نے۔۔۔

بہت تیزی سے پیچھے کو بھاگنے لگی تھی، کہ وجی نے ہاتھ بڑھا کر، اس کی کلائی سے پکڑتے ہوئے، کھینچ کر گارڈن کی سیڑھیوں کے پلر سے لگاتے ہوئے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھ لیے۔۔

یہ پھرتیاں مجھے مت دکھایا کرو اور مہمان آئے ہیں تو میں کیا کروں؟؟

ایک تو چچی جان نے اتنا سخت قانون نافذ کر دیا ہے کہ آج کی رات الگ الگ کمروں میں سونا پڑے گا اور اوپر سے اگر قسمت مہربان ہو گئی ہے، موقع مل ہی گیا ہے، تو تم بھاگنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔

وہ سرد آنکھوں سے لبوں پر شرارت لیے دیکھ رہا تھا۔۔

وجی چچی جان نے بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے، کوئی لاج شرم ہے آپ میں یا نہیں؟؟

جب بڑوں نے منع کیا ہے کہ ہم آج کی رات نہیں مل سکتے تو پھر آ گئے ہیں، میرے پیچھا کرنا چھوڑیں۔۔ میرے گھر والے دیکھیں گے تو ان کو بالکل اچھا نہیں لگے گا۔۔

فیصلے کی بچی، دماغ مت خراب کرو، جان نکالوں گا!!

تمہیں ابھی یہیں سے اُٹھا کر روم میں لے جاؤں گا اور اس سے آگے جان نکالنے کا سارا پروسیجر تو تمہیں پتہ ہی ہے۔۔۔

اس کے کان پر لب رکھتے ہوئے بے باک سرگوشی کی، تو منت کے گال کانوں تک بلش کرنے لگے تھے۔۔۔

آہو آہو۔۔۔

ازلان، بلاج اور براق تینوں پتہ نہیں کیسے گارڈن ایریا میں نازل ہو گئے تھے۔۔۔

تینوں بیک وقت کھانستے ہوئے لبوں پر ہاتھ رکھے ہوئے، ایسے شرما رہے تھے جیسے پتہ نہیں انہوں نے کیا دیکھ لیا ہے۔۔۔

وجدان جو نیچر وائز بہت سنجیدہ اور سب کے سامنے بے باکی کرنے والا شخص بالکل نہیں تھا۔۔۔

اس سے تو شرم کے مارے جگہ نہیں مل رہی تھی کہ وہ کِدھر کو جائے، جبکہ منت تو وہاں سے نو دو گیارہ ہو چکی تھی، اس کے تین تین بھائی وہاں پر نازل ہو گئے تھے۔۔۔

تم تینوں یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

وجدان کو اور تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا، تو اونچی آواز میں دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

آئے ہائے اُلٹا چور کو توال کو ڈانٹے۔۔۔

پیارے بھائی جان پہلے آپ بتائیں آپ گھر کے بزرگوں کے خلاف جا کر یہاں پر کون سا کارنامہ سر انجام دے رہے تھے؟؟

اذلان نظروں میں شرارت لیے ہوئے ڈٹ کر سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔

یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں گھر کہ قاعدے قانون کو فالو کرنے والا بندہ خود ہی قاعدہ قانون توڑ رہا ہے!!
بلاج دانت نکالتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے وجدان کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

چلو چھوڑو یار کیوں تنگ کر رہے ہو، وجدان بھائی کا دل پر کنٹرول نہیں رہا ہو گا، تو آ گئے بیچارے اپنی بیوی کو گارڈن ایریا میں لے کر، ہمیں ان کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔
بس وجدان بھائی ایک شکایت ہے، تھوڑا سا ہم غریبوں کا بھی خیال کر لیتے، ہماری بھی ذرا ہماری بیویوں سے ملاقات فکس کروا دیجیے، تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔۔۔
وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے گہرے آنکھوں میں ہزاروں شرارتیں جمع کیے ہوئے وجدان کی پتلی حالت کو دیکھ مسکرا رہا تھا۔۔۔

شٹ اپ اور دفع ہو جاؤ یہاں سے، میں منت کو ملنے نہیں آیا تھا۔۔۔

یہاں پر حوریہ کھڑی تھی اور وہ پریشان تھی میں تو فون سنتے ہوئے حوریہ کو سمجھانے آیا تھا، حوریہ چلی گئی اور۔۔۔

وجدان بات کرتے ہوئے خاموش ہو گیا۔۔۔

وجدان بھائی جھوٹ بولنا کوئی اچھی چیز نہیں ہے، اوکے یار کوئی بات نہیں بیوی تھی آپ کی، اگر چوری چھپے ایک ملاقات کر لی تو کوئی بات نہیں۔۔۔

اذلان تم اپنے گھٹیا جوکس کی وجہ سے کسی دن میرے ہاتھوں مر جاؤ گے، دفع ہو جاؤ۔۔۔

راستہ چھوڑو مجھے جانے دو اندر۔۔۔

وجدان تو ایسے ان کے بیچ میں سے نکل کر بھاگا تھا جیسے بیچارہ ڈیٹ کرتے ہوئے گرل فرینڈ کے ساتھ پکڑا گیا ہو۔۔۔

کیا بندہ ہے یار!!!

پنچایت میں بیٹھ کر ٹھاٹ سے فیصلے کرنے والا، ضلع کا ڈپٹی کمشنر صاحب اور ان کی شرم و حیا دیکھو، ایسے تو 18 سال کی لڑکی نہیں شرماتی اپنے عاشق کے ساتھ پکڑے جانے پر، جیسے ہمارے بھائی جان شرما کر بھاگ گئے ہیں۔۔۔

ازلان کو بڑا مزہ آرہا تھا وجدان کو ایسی حالت میں دیکھ کر، تینوں ہاتھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے تالیاں مار کر قہقہہ لگا کر ہنس رہے تھے۔۔۔

وجدان جاتے ہوئے ان کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔

چلو یار ہم بھی کوشش کریں، چلو چھوٹی چھوٹی صحیح ایک ملاقات ہی کر لیتے ہیں، اپنی بیویوں کے ساتھ۔۔۔

یہ چوہدری بلاج صاحب بولے تھے۔۔۔

کیسے ملاقات کریں؟؟

سب کی سب ایک ہی کمرے میں بیٹھی ہوئی گپیں مار رہی ہیں، چلو اندر چل کے دیکھتے ہیں کیا کرنا چاہیے۔۔۔

....

اوئے ہوئے۔۔۔ پھر تو ہمارے حماد بھائی تو بہت رومینٹک نکلے ہیں۔۔۔

پری اپنے معصوم دُکھ سنا رہی تھی اور یہاں زمل اور فجر کو مزہ آ رہا تھا۔۔۔

جی نہیں رومینٹک نہیں ہے۔۔۔

تو اس کو اور کیا کہتے ہیں؟؟

زمل اپنے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ اس سے کیا کہتے ہیں، مگر اب میں بہت خوش ہوں کہ میں یہاں پر اپنے احد بھائی کے ساتھ رہوں گی، اب دیکھتی ہوں کیسے مجھے تنگ کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ ان کے روم میں رہوں گی نہیں۔۔۔

اوہو۔۔۔کیا بول رہی ہو لڑکی، ایسے معاملات میں بھائیوں کو نہیں ڈالتے۔۔۔

فجر اور زمل نے ایک ساتھ اوہو کرتے ہوئے حیرانگی سے کہا۔۔۔

حوریہ آپی آپ کچھ نہیں کہیں گی؟؟

ان کو سمجھائیں نہ کہ ہم اپنے بھائی کو سب کچھ بتا سکتے ہیں، کیونکہ ہمارے بھائی ورلڈ کے بیسٹ بھائی ہیں۔۔۔

پری خود سے حوریہ کے ساتھ بات کرنا چاہتی تھی، پتہ نہیں پری کو کیوں ایسا لگتا تھا کہ حوریہ کو وہ پسند نہیں ہے۔۔۔

حوریہ ہلکا سا مسکرا کر خاموش ہو گئی۔۔۔

حوریہ آپی کیا آپ کو میں اچھی نہیں لگتی یا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟؟

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔

مجھے پتہ ہے کہ آپ کو میرا بار بار احد بھائی پر حق جمانا اچھا نہیں لگتا، اگر آپ کو اچھا نہیں لگتا تو آپ مجھے بتا دیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں احد بھائی سے دور ہو جاؤں گی۔۔۔

نہیں پری ایسا کچھ نہیں ہے، مجھے آپ بہت اچھی لگتی ہو اور مجھے کیوں بُرا لگے گا، آپ کا وجدان بھائی پر حق جمانا؟؟

ہمارے وجدان بھائی سب سے الگ ہیں، وہ ہر رشتے کو الگ جگہ پر رکھتے ہوئے پورا پیار دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔

ان کے دل میں جو تمہاری جگہ ہے وہ میں نہیں لے سکتی اور جو میری جگہ ہے وہ تم نہیں لے سکتی، ہم دونوں سے وجدان بھائی سے بہت پیار کرتے ہیں اور مجھے وجدان بھائی کے پیار پر کوئی شک نہیں ہے، تم اپنے دماغ سے ایسی باتیں نکال دو پلیز۔۔۔

حوریہ تو اپنی ماں کی وجہ سے پریشان تھی، ظاہر سی بات ہے کہ وہ ماں تھی، حوریہ کو اپنی ماں کی یاد بھی آتی تھی، مگر پری کے لیے اس کے دل میں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

تھینک یو آپی، آپ نے مجھے اپنی بہن کے روپ میں ایکسیپٹ کیا تھینک یو سو مچ۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر حوریہ کے پاس آکر بچوں کی طرح گلے سے لپٹ گئی تھی،وہ تھی بھی حوریہ سے کافی چھوٹی۔۔۔

پتہ نہیں آج حوریہ کو پہلی بار اس پر بہت پیار آیا تھا،حوریہ نے اسے پیار سے اپنے گلے سے لگالیا اور دل میں عہد کیا تھا کہ وہ ہمیشہ بڑی بہن بن کر اس بچی کا خیال رکھے گی،اس نے بھی تو سب اپنوں کو کھو دیا ہے اور اب اس کی فیملی یہی ہے اور حور کے پاس بھی نہ تو ماں رہی تھی اور نہ ہی بہن تھی،بے شک زمل،منت اور فجر کے ہوتے ہوئے حوریہ کو کبھی بہن کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی،مگر آج پری سے عجیب سا کنیکشن جڑتے ہوئے اس نے محسوس کیا تھا۔۔۔

زمل آپی آپ کے دو بے بی ہیں ناں؟؟

آپ ایک بے بی مجھے دے دینا،میں اس کو اپنے ساتھ سلا لیا کروں گی۔۔۔

اب تو میں اسی گھر میں رہوں گی تو اس طرح آپ ایزی ہو کر ایک بے بی کو سنبھال لینا۔۔۔

پری کو بیٹھے بیٹھے نیا شوشہ سوجھ گیا تھا۔۔۔

نہیں پیاری پری زمل آپی تمہیں اپنا بے بی کیوں دیں گی، تم تھوڑی سی اور بڑی ہو جاؤ اور اپنا بے بی لے کر آؤ۔۔۔

پھر اسے اپنے ساتھ سلایا کرنا، بے بی کے لیے خود محنت کرنی پڑتی ہے۔۔۔

فجر دانت نکالتے ہوئے پری کو نئی جنرل نالج سے متعارف کروا رہی تھی۔۔۔

پری کو تنگ کر کے سب لڑکیوں کو بڑا مزہ آ رہا تھا۔۔۔

سب گپیں مار مار کر ہنستے ہوئے حویلی کی در و دیوار کو خوشیوں کے رنگوں میں ڈبو رہی تھیں۔۔۔

آج صلاح الدین کی حویلی میں خوشیوں نے ڈیرا جما رکھا تھا، بس صلاح الدین خود ہی نہیں تھا، جو اس خوشیوں کو دیکھ کر خوش ہو سکتا۔۔۔

سب گپیں مار رہی تھیں جب دروازہ کھٹکا تو منت نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔

مگر بلاج کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر منت کو وجدان کے ساتھ گارڈن والا سین یاد آ گیا۔۔۔

وہ جلدی سے دروازے سے ہٹ گئی جیسے اس نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔

بلاج نے منت کے یوں ہٹنے پر کوئی ری ایکٹ نہیں دکھایا تھا،بلاج منت کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جتنا تنگ کرنا تھاوہ وجدان کو کر چکے تھے۔۔۔

حور دو منٹ بات سننا۔۔۔

بڑی سنجیدگی سے اندر جھانکتے ہوئے بلاج نے حور کو بلوایا تھا،جیسے کوئی ضروری کام ہو۔۔۔

جی نہیں بلاج بھائی ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا،حور یہ نہیں آسکتی آپ یہاں سے جائیں،ورنہ دو سیکنڈ کے اندر مامی جان کو بلوا کر آپ کو اچھی خاصی ڈانٹ پڑوا دوں گی۔۔۔

زمل نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اپنے بھائی کو لال جھنڈی دکھائی۔۔۔

زمل کی بچی شرم کرو،بھائی سے بھابھی کو ملنے نہیں دے رہی،کیوں اپنی لسٹ میں گناہ لکھوا رہی ہو۔۔۔

پیر بابا آپ چپ کر کے جائیں،ورنہ میں مامی جان کو بلوا لوں گی۔۔۔

سب لڑکیاں بلاج کی حالت پر ہنس رہی تھیں اور بلاج کونسا وجدان تھا جو اسے شرم آجاتی وہ تو خود بہت بڑا بے شرم تھا۔۔۔

اچھا میرے پاس تم لوگوں کے لیے ایک ڈیل ہے، اگر تم لوگ میری بیوی کو آج کی رات بطور احسان دو گھنٹے کے لیے مجھے دے دو، تو پرسوں تم سب کی ٹریٹ میری طرف سے، جہاں کہو گی، گھمانے بھی لے کر جاؤں گا اور زبردست ساڈینز بھی کرواؤں گا اور آئس کریم بھی کھلاؤں گا۔۔۔

شرم نہیں آتی بلاج بھائی بہنوں کو رشوت دیتے ہوئے؟؟
اتنی پیاری ڈیل پر سب کے منہ میں پانی آگیا تھا، مگر زمل بنا بنایا کھیل خراب کر رہی تھی۔۔۔

بھائی ہمیں منظور ہے، پر دیکھ لیں وعدے سے مکر یے گا مت۔۔۔
پری ڈنر کے نام پر جانے کی اجازت دے چکی تھی، بغیر حوریہ کی رضامندی جانے۔۔۔

شاباش پیاری پری تم بہت سمجھدار ہو۔۔۔

میں نہیں آرہی، پری تو پاگل ہے، چچی جان نے منع کیا ہے، تو آج کی رات آپ سکون سے جا کر سب مردوں کے ساتھ گپیں لڑائیں۔۔۔

حوریہ نے صاف صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

مجھے تو ایک بات سمجھ میں نہیں آتی !!

وجدان اور منت کا ولیمہ ہے۔۔۔

براق نے اپنی دلہنیا کو رخصت کروا کے لے کر جانا ہے۔۔۔

پری اور حماد کا بھی ولیمہ ہے، مگر ان تینوں جوڑیوں کے بیچ میں اور ازلان فضول میں کیوں پِس رہے ہیں، ہمارا تو نہ ولیمہ ہے، نہ بارات ہے۔۔۔

یہ جا کر آپ چچی جان سے پوچھ لیں وہ آپ کو بہتر بتا دے گی۔۔۔

حوریہ کو بلاج کی باتوں پر ہنسی آرہی تھی، جس کی جان نکل رہی تھی، صرف ایک رات حوریہ سے دور رہنے پر۔۔۔

اچھا سب لڑکیوں کو میری ٹریٹ منظور ہے ؟؟

جی ہم سب کو منظور ہے اور ہماری طرف سے زمل کو بھی منظور ہے۔۔۔

فجر نے ہاتھ اُٹھا کر کہتے ہوئے زمل کی حامی بھی بھر لی تھی۔۔۔

جبکہ منت ایک سائیڈ پر خاموشی سے کھڑی تھی، اس میں تو ہمت ہی نہیں تھی بلاج سے نظریں ملانے کی۔۔۔

میں اجازت نہیں دے رہی۔۔۔

چپ کر کے بیٹھ اجازت کی بچی۔۔۔

بلاج بھائی لے جائیں، لے جائیں اپنی دلہنیا کو۔۔۔

فجر نے زمل کو خاموش کرواتے ہوئے بلاج کو سب کی طرف سے اجازت دے ڈالی تھی۔۔۔

بس پھر وہ ٹھہرا بلاج چوہدری، بے باک بلاج چوہدری۔۔۔

وہ روم کے اندر آ کر حوریہ کو زبردستی گود میں اُٹھا کر روم سے باہر لے گیا، سب لڑکیاں ہکا بکا ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھتی ہی رہ گئیں۔۔۔

سو رومینٹک!!

پری نے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سو رومینٹک کی بچی، اگر عافیہ مامی نے دیکھ لیا ناتو پھر پوچھوں گی کہ کتنا رومینٹک ہے اور کتنا نہیں۔۔۔
زمل گھر کی بہو تھی تو اس سے اچھا نہیں لگ رہا تھا عافیہ چچی کے بات کو رد کرنا۔۔۔

حوریہ کو تو خود ایسی اُمید نہیں تھی، مگر پھر اس نے سوچا کہ بلاج چوہدری سے کسی بھی طرح کی توقع کی جا سکتی ہے۔۔۔

قسم سے بلاج آپ کتنے بے شرم ہیں۔۔۔
وہ دبے دبے الفاظوں میں چیخی تھی۔۔۔

مجھے نیچے اُتاریں، اگر کسی نے دیکھ لیا تو کتنی شرم آئے گی۔۔۔

کوئی نہیں دیکھے گا، تھوڑی دیر کے لیے میرے ساتھ چھت پر چلو،اس کے بعد تمہیں باعزت تمہاری بہنوں کے پاس چھوڑ دوں گا۔۔۔

بے باکی سے اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے کس لے کر بولا تھا۔۔۔

اُف اللہ بلاج آپ میں شرم نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں ؟؟

وہ شرم سے لال کندھاری ہوتے ہوئے بلاج کو گھور رہی تھی۔۔۔

مجھ میں شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور میری حور بے بی تم یہ بات اچھی طرح سے جانتی ہو،تو روز مجھ سے شرم والا پارٹ مت پوچھا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔

بلاج۔۔۔

بھائی لوگ دیکھ لیں گے اُتارو مجھے نیچے۔۔۔

وہ دانتوں کو پیستے ہوئے بولی۔۔۔

تمہارے بھائی لوگ روم میں بہت مصروف ہیں،اور آتے ہوئے براق کی ذمہ داری لگا کر آیا ہوں، تمہارے دونوں بھائیوں کو اس نے اپنی باتوں میں اُلجھار کھا ہے تم بے فکر رہو۔۔۔

کیا!!!!!!؟؟؟؟

آپ براق بھائی کو بتا کر آئے ہیں کہ آپ مجھ سے ملنے آرہے ہیں؟؟

وہ چلاتے ہوئے بولی۔۔۔

چپ کر جاؤ پاگل لڑکی اتنے زور سے چلاؤ گی تو تمہارے بھائی باہر آجائیں گے۔۔۔

اور براق کو بتا کر آیا ہوں تو اس میں غلط کیا ہے،میں ڈیپلی تھوڑی کچھ بتا کر آیا ہوں۔۔۔

صرف اتنا بتایا ہے کہ کچھ دیر اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھ کر گپیں مارنی ہیں۔۔۔

وہ شیطانی مسکراہٹ مسکرا رہا تھا۔۔۔

اور ویسے بھی میرے بعد اس کی باری ہے اسے اپنی بیوی کو ملنا ہے۔۔۔

مرا جارہا تھا کہ دو مہینے ہو گئے ہیں،اس کی بیوی سے اس کی بات نہیں ہوئی۔۔۔

میں نے کہا؛ تسلی رکھو ملوا دوں گا۔۔۔

مگر اس سے پہلے ذرا میں اپنی دلہنیا سے مل لوں، وہ بیچارہ کیا کسی کو بتائے گا۔۔۔

بہت بے شرم ہو۔۔۔
حوریہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی، جو اسے گڑیا کی طرح گود میں اُٹھائے ہوئے سیڑھیوں پر چڑھتا ہوا چھت پر جا رہا تھا۔۔۔

بات بتانے کی نہیں کہ وہ کسی کو بتائیں گے یا نہیں، بات شرم کی ہے، ایک رات کی بات تھی، آپ سے صبر نہیں ہوا، کل تو ہم نے اپنے گھر چلے ہی جانا ہے۔۔۔

شرم کس بات کی، اپنی بیوی کو لے کر آیا ہوں اور مجھے تم یہ شرم والے پارٹ مت سمجھایا کرو، کیونکہ میرے پلے کچھ نہیں پڑتا۔۔۔
اسے چھت پر کھڑا کرتے ہوئے چھت کا جالی والا گیٹ بند کرتے ہوئے کنڈی لگا چکا تھا۔۔۔
چھت کو بہت خوبصورتی سے رینویٹ کیا ہوا تھا۔۔۔ مصنوعی گھاس سے بچھا ہوا کارپٹ، چاند کی روشنی میں بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

چھت کی چار دیواری سے وہ صرف آدھے ہی نظر آرہے تھے، آدھے نیچے چھپے ہوئے تھے۔۔۔ مطلب کہ اگر وہ نیچے بیٹھ جاتے تو وہ کسی کو بھی نظر نہیں آسکتے تھے۔۔۔

ہلکی ہلکی ٹھنڈی چلتی ہوئی ہوائیں موسم کو اور رومینٹک بنا رہی تھیں، کیونکہ دو تین دن سے مسلسل بارش ہو رہی تھی تو موسم کافی خوشگوار تھا۔۔۔

ہلکی سی چاند کی روشنی کبھی نظر آتی تو کبھی چاند بادلوں میں چھپ کر گھپ اندھیرا کر دیتا تھا۔۔۔

مصنوعی گھاس والے کارپیٹ پر لیدر کے بلیک صوفے بہت خوبصورتی سے رکھے ہوئے تھے۔۔۔

سامنے ہی خوبصورت شیشے کی ٹیبل رکھی ہوئی تھی، دھوپ کے وقت اوپر لگی ہوئی چھتری کو کھول دیا جاتا تھا تاکہ مصنوعی گھاس اور صوفوں کا کلر خراب نہ ہو سکے۔۔۔

اور رات کے وقت چھتری کو بند کر دیا جاتا تھا جبکہ آج شاید گھر کے ملازمین بھول گئے تھے تو چھتری کھلی ہوئی تھی۔۔۔

بلاج حوریہ کو اُٹھا کر صوفوں پر لے آیا تھا، جہاں پر وہ کسی کو بھی نظر نہیں آسکتے تھے، ویسے بھی چھت پر اندھیرا تھا، آسمان پر بادل گھرے ہو رہے تھے، تو چاند بادلوں میں چھپ چکا تھا۔۔۔

صوفے پر بیٹھتے ہوئے حوریہ کو اپنی گود میں، اپنی طرف چہرہ کر کے بٹھاتے ہوئے، اس کی دونوں ٹانگیں اپنی کمر کے اطراف میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔

بلاج پلیز مجھے اُٹھنے دیں کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا۔۔۔

اس وقت دونوں ماموں سو چکے ہیں، میں دیکھ کر آیا ہوں اور مامی جان بھی سو گئی ہیں۔۔۔
تمہارے بھائیوں کو براق نے اپنی باتوں میں اُلجھا رکھا ہے، اگر پوچھیں گے بھی تو براق سنبھال لے گا۔۔۔
اپنی پیاری بہنوں سے اجازت لے کر تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں۔۔۔
اور اگر اب تم نے منہ کھولا تو تمہارے ہونٹوں کو اپنے لبوں کے اندر ایسے دبا کے رکھ لوں گا کہ تمہاری آواز تو کیا سانس بھی باہر نہیں آئے گی۔۔۔

دھمکی دے رہے ہیں؟؟

حور بے بی میرے خیال سے بتانے کی ضرورت نہیں کہ بلاج دھمکیاں نہیں دیتا کر کے دکھاتا ہے۔۔۔
حور یہ خاموش ہو گئی تھی، جانتی تھی کہ وہ سچ میں ایسا کر سکتا ہے۔۔۔

گڈ۔۔۔ویری گڈ۔۔۔بس یہ خاموشی تمہاری صحت کے لیے اچھی ہے۔۔۔
اس کے چپ ہو جانے پر بلاج مسکراتے ہوئے، اس کی گردن کو لبوں سے چومتے ہوئے، گرم لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔
اور وہ اس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے خاموشی سے اس کے لمسوں کو محسوس کرتے ہوئے اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔۔۔
بلاج کو مزید منع کرنے کا مطلب تھا کہ حور اپنی جان کو مشکل میں ڈالتی۔۔۔وہ چوہدری بلاج تھا، ضد کا پکا، اور وہ اپنی ضد پر اڑ کر حور کی جان کتنی مشکل کر سکتا تھا، یہ بات حور سے زیادہ کسے پتہ تھی۔۔۔

بلاج۔۔۔

ہمم۔۔۔

بلاج جو مدہوشی سے اس کی گردن کو چومتے ہوئے، جامنی کر رہا تھا، حور کے مخاطب کرنے پر خماردار آواز میں بامشکل بولا۔۔۔

پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش تو کیجیے۔۔۔

حور۔۔۔
میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے کہ دماغ مت خراب کرو۔۔۔ کوئی نہیں آئے گا اوپر۔۔۔
شوہر جب بھی بلائے اس کے حقوق خوشی خوشی پورا کرنا تم پر فرض ہے۔۔۔

تو میں اپنے فرض سے پیچھے کہاں بھاگ رہی ہوں، صرف آج رات کی بات ہے۔۔۔

کل پھر تم ٹائم سے گدھے گھوڑے بیچ کر سو گئی تھی اور اوپر سے تمہارے سر میں درد تھا، نہیں تو تمہاری نیند کو برباد کرنے میں تو مجھے بہت مزہ آتا ہے۔۔۔
اور آج ایک اور دن تم سے دور رہنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔
وہ خماریاں اُتارتے ہاتھ قمیض سے کمر پر لے جا چکا تھا۔۔۔

حور کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔وہ چوہدری بلاج ہی کیا جو خود کی شدتیں اس کے وجود پر نصب کیے بغیر پیچھے ہٹ جائے۔۔۔

ان کی بیوٹی بون پر دانتوں سے کاٹتے ہوئے سسکا رہا تھا، حور کے وجود کی مہکتی خوشبو کو سانسوں میں اُتارتے اس کے لبوں پر رکھتے ہوئے، نمی کے جام کو حلق میں انڈیلتے ہوئے صوفے پر لٹا چکا تھا۔۔۔

اس کی مہکتی مہکتی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھائے ہوئے،ہاتھوں کو ہاتھوں سے اوپر کی جانب سختی سے پکڑے ہوئے، اس کی دھڑکنوں پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

اس کے پور پور پر محبت کی مہریں لگاتے ہوئے، اسے سخت شدتوں سے ضربیں دیتا ہوا اپنی من مانی کرتا جا رہا تھا۔۔۔

چاند بھی جیسے شرما گیا بادلوں کی اوٹ میں !!

اس کی تیز ہوتی سانسوں کو لبوں سے پیتے ہوئے، محبت کے رنگوں میں نہا کر لپٹے ہوئے، دونوں پُرسکون ہو کر ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے تھے اور اس حور کے سینے پر سر رکھے ہوئے آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی تھی۔۔۔

....

بلاج صاحب تو اپنی بیوی کے ساتھ کافی سارا وقت سپینڈ کر کے آچکے تھے جبکہ ازلان اور وجدان کو براق نے پوری طرح سے اپنی باتوں میں اُلجھائے رکھا اور جب بلاج واپس آیا تو بلاج نے بہانہ بنا دیا کہ اسے کوئی ضروری کال آئی تھی، اس لیے وہ باہر گیا تھا۔۔

جبکہ ازلان تو وجدان کے ڈر سے خاموشی سے روم میں ہی بیٹھا رہا اور اوپر سے زمل اور اس کے درمیان معاملات کچھ زیادہ اچھے نہیں تھے، تو اس سے تو کہیں جانے کی فلحال کوئی جلدی نہیں تھی۔۔۔

اور وجدان ٹھہرا شرمیلہ بیٹا اس کے لیے تو وہ گارڈن والا سین ہی بہت شرمناک تھا، وہ تو دوبارہ منت کے پاس جانے کے بارے میں فلحال سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔

اور حماد ابھی نیا نیا داماد بنا تھا، اس لیے اسے اپنے سسر وجدان صاحب کے سامنے کوئی بھی چھچھوڑی حرکت نہیں کرنی تھی اور ویسے بھی پری اسے بول کر گئی تھی کہ اسے کسی بھی کام کے لیے باہر مت بلائے۔۔

اور ویسے بھی ازلان اور حماد بہت دنوں بعد اکٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس بہت باتیں تھی ایک دوسرے کے ساتھ کرنے کے لیے۔۔

اب بچا براق جو تڑپ رہا تھا اپنی بیوی کے پاس جانے کے لیے اور بلاج کو بار بار آنکھیں دکھا کر بول رہا تھا کہ اس کے جانے کا انتظام کرو۔۔۔

بلاج نے اپنا فون نکال کر اسے اشارہ کیا کہ میسج دیکھو۔۔۔

"پہلے اپنی بیوی کو اس روم سے باہر لانے کے بارے میں تو سوچو وہاں پر بیٹھی ہوئی ہماری پیاری بہنیں نظریں گاڑے ہوئے ہیں وہ اتنی آسانی سے تمہاری بیوی تمہیں نہیں دیں گی۔۔۔"

"تم اپنی بیوی کو کیسے لے کر آئے ہو، بتادو میں بھی وہی آئیڈیا استعمال کر لوں گا۔۔۔"

"سب کی نظروں کے سامنے کندھے پر اُٹھا کر روم سے باہر لے آیا تھا، اگر تم کر سکتے ہو تو جاؤ کر لو یہاں پر میں سنبھال لوں گا۔۔۔"

"لاحول والا قوت۔۔۔"

"میں تو ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔"

"تو پھر شرمیلے لوگ اپنے دلوں پر پتھر رکھ کر خاموشی سے بیٹھیں۔۔۔"

"شرمیلا تو میں بالکل نہیں ہوں، مگر تمہاری طرح بے باک اور جگرے والا بھی نہیں، جو سب کی نظروں کے سامنے اپنی بیوی کو اُٹھالاؤں۔۔۔"

"تو پھر چپ چاپ بیٹھے رہو زیادہ تڑپنے کی ضرورت نہیں ہے، کل سے تمہاری بیوی تمہارے حوالے کر دی جائے گی۔۔۔"

بالاج میسج کرتے ہوئے دانت نکال رہا تھا۔۔۔

"دیکھ لی تیری یاری، کب سے تیرا چوکیدار بن کے سب کو اپنی باتوں میں گھمارہا تھا، اپنا مطلب نکل گیا تو اب تو کون اور میں کون۔۔۔"

"سچ کہتے ہیں سیاست دان صرف اپنے مطلب تک ہی ساتھ نبھاتے ہیں۔۔۔"

براق بھی مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے اسے میسج کر رہا تھا۔۔۔

آخر کار گھر کے بیچارے سارے مرد اپنے ارمانوں پر ٹھنڈا پانی ڈال کر آپس میں ہی گپیں مارتے ہوئے سو چکے تھے۔۔۔

اور دوسری طرف لڑکیاں جو حور کو مذاق کر کر کے نڈھال کیے ہوئے تھی، بیچاری جب سے کمرے میں آئی تھی، لڑکیاں اسے دیکھ دیکھ کر دانت نکالے جارہی تھیں۔۔۔

وہ کبھی شرم سے چپ ہو جاتی ہے کبھی مسکرادیتی۔۔۔

کبھی بات کا جواب دے دیتی آخر سب اس کی بہنیں تھیں، یہاں پر کوئی ایسا نہیں تھا جس سے حور کو شرم محسوس ہورہی ہو۔۔۔

سب لڑکیوں نے اس رات خوب انجوائے کیا، کیونکہ پتہ نہیں ایسی رات پھر کبھی ملے گی یا نہیں یہ کسی کو نہیں پتہ تھا۔۔۔

سچ کہتے ہیں جو وقت ملے اس میں زندگی جی لینی چاہیے آنے والا وقت کیسا ہو گا یہ تو کوئی نہیں جانتا مگر جو وقت خدا آپ کو دیتا ہے اس کو حسین بنالینا چاہیے۔۔۔

....

گھر میں چند ایک خاص مہمانوں کو ہی انوائٹ کیا گیا تھا، باقی صرف فیملی کے لوگ تھے، ہمیشہ کی طرح گارڈن ایریا کو بہت خوبصورت ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔۔۔

صلاح الدین کی حویلی بہت بڑی تھی، تو گارڈن ایریا بھی بہت زیادہ تھا، مین گیٹ کے دونوں جانب بنے ہوئے گارڈن کو لائٹوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

ایک سائیڈ پر خوبصورتی سے سٹیج بنایا گیا تھا۔۔۔ سٹیج کو ریڈ روز کے ساتھ بھرتے ہوئے سائیڈوں پر دو بڑے بڑے گولڈن کلر کے گلدان رکھے ہوئے تھے، جس کے اندر ٹیولپ کے پھول ڈال کر گلدانوں کو بھرتے ہوئے، سٹیج کو چار چاند لگائے گئے۔۔۔

تینوں جوڑوں کو تیار کر کے سٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

فجر کی ریڈ کلر کی پیروں کو چھوتی لونگ فراک ڈیسائیڈ ہوئی تھی، اسے پوری طرح دلہن کے روپ میں سجایا گیا، کیونکہ عافیہ اور آصف کی خواہش تھی کہ ان کی بیٹی دلہن بن کر اس گھر سے رخصت ہو۔۔۔

بیوٹیشن کو گھر بلوایا گیا تھا، سب لڑکیاں گھر پر ہی تیار ہوئیں۔۔۔

براق نے فجر کی فراک پر ہوئے کام کے ساتھ میچنگ شیروانی پہن رکھی تھی۔۔۔

ویسٹرن شہزادہ دیسی ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی گرے آنکھیں بار بار فجر کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

فجر کو اس روپ میں دیکھنے کا اسے بھی تو ہمیشہ سے ارمان تھا، لیٹ ہی صحیح مگر اس کی یہ خواہش پوری طرح سے پوری ہو رہی تھی۔۔۔

وہ دلہن بنی ہوئی نظریں جھکائے اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

دوسری جانب حماد دلہا بنا ہوا بلیک شیروانی پہنے بیٹھا تھا۔۔۔

اس کا گورا چہرہ بلیک شیروانی میں دمک رہا تھا۔۔۔

ساتھ ہی چھوٹو سی، نازک سی، دلہن بیٹھی ہوئی تھی، جس نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ ڈاک پرپل کلر کا لہنگا اور کرتی پہنے گی، اس کے لیے وہی آرڈر کر کے منگوایا گیا۔۔۔

منت نے گرے کلر کی میکسی پہن رکھی تھی، جس پر بہت ہی خوبصورت سلور موتیوں کا کام ہوا تھا۔۔۔

ساتھ میں نفیس سلور کلر کی گولڈ کی جیولری پہن رکھی تھی، اس نے ماتھے پر صرف مانگ ٹیکہ لگا رکھا تھا۔۔۔ اور وجدان کی پسند کا لائٹ میک اپ کیا ہوا تھا، ہونٹوں پر لائٹ اور ڈارک لپسٹک کے شیڈ کو ملا کر لگایا گیا تھا، جو اس کے ہونٹوں کی خوبصورتی بڑھا کر وجدان کو اٹریکٹ کر رہے تھے۔۔۔

جو پہلے ہی ہمیشہ اس کا دیوانہ بن کر صدقے واری ہوتا رہتا تھا، اس وقت اسے اس خوبصورت روپ میں دیکھ کر تو اس کا دل ہی بس میں نہیں تھا۔۔۔

وہ وجدان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔یہاں پر بیٹھے ہوئے تینوں لڑکوں کی حالت ایک جیسی تھی۔۔۔تینوں ہی فدا ہوئے جا رہے تھے اپنی بیویوں پر،وہ بھی کیا کرتے تینوں لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔

ان تینوں کے علاوہ دو اور بھی نمونے تھے،جو اپنی بیویوں سے نظریں نہیں ہٹا پا رہے تھے وہ تھے بلاج اور اذلان۔۔۔زمل اور حوریہ نے ایک جیسی بلیک ساڑیاں پہن رکھی تھیں،جن پر سلور کلر کا بارڈر بنا ہوا تھا۔۔۔

دونوں نے ایک جیسی ہائی پونیاں کرتے ہوئے کانوں میں بلیک جھمکی والی بالیاں پہن رکھی تھیں۔۔۔

گلے میں باریک سے نیکلس پہنے ہوئے دونوں ہاتھوں میں بلیک چوڑیاں پہن کر شہزادیاں لگ رہی تھی۔۔۔

اذلان اور بلاج آہیں بھر رہے تھے اپنی بیویوں کو دیکھ کر۔۔۔

اذلان زمل سے بات کرنا چاہتا تھا،مگر زمل اس سے دوری بنائے ہوئے اسے اگنور کر کے اِدھر سے اُدھر چلی جاتی،اذلان کو بہت تکلیف ہو رہی تھی زمل کے اس بیہیویئر سے۔۔۔

مگر وہ اس سے خفا نہیں تھا،جانتا تھا کہ یہی سب کچھ تو وہ بھی کرتا رہا ہے،تو اب اسے بھی پورا حق ہے ناراض ہونے کا اور اسے اپنی محبت پر یقین تھا کہ بہت جلد وہ اسے منا لے گا۔۔۔

اذلان اپنے دونوں بیٹوں کو انگلی سے لگائے ہوئے گھوم رہا تھا،اتنے شرارتی تھے اس کے دونوں بیٹے ایک سیکنڈ کے لیے بھی سکون سے بیٹھنا گناہ سمجھتے تھے۔۔۔

چوہدری ریاض ورک اور چوہدری آصف ورک دونوں بھائی بہت خوش تھے،اپنے بچوں کو اتنا خوش دیکھ کر۔۔۔

ٹیبل پر رنگ برنگے کھانے سجائے جارہے تھے۔۔۔

چھوٹا سا فنکشن بہت خوبصورتی سے ارینج کیا گیا تھا۔۔۔

عافیہ بیگم ہر ذمہ داری کو بہت اچھے طریقے سے نبھا رہی تھی،لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ صرف منت اور فجر کی ماں ہے وہ سب کی ماں لگ رہی تھی،سب کے ساتھ ایک جیسا پیار اور سب کی بلائیں اُتارتی ہوئی وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔وہ سچ میں ایک نیک عورت تھی،جس نے ثریا بیگم کی ہر برائی کو بھلا کر اس کے بچوں کو سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

آصف ورک کی تو عافیہ سے نظریں نہیں ہٹ رہی تھیں،وہ اب پوری طرح سے ٹھیک ہو چکی تھیں،بس اب کچھ عرصہ روٹین سے میڈیسن کھانے کے لیے ڈاکٹر نے کہا تھا۔۔۔

آصف ترس گیا تھا اپنی عافی کو ایسے مسکراتا دیکھنے کے لیے۔۔۔

سچ کہتے ہیں کہ آزمائش کی گھڑیاں ایک نہ ایک دن ختم ہو ہی جاتی ہیں، آخر آصف اور عافیہ کی آزمائش کی گھڑیاں بھی ختم ہو گئی تھیں۔۔۔

وہ بوڑھی لگنے لگی تھی۔۔۔دُکھوں نے اس کی عفی کو بوڑھا کر دیا تھا۔۔۔

وہ لائٹ سے کلر کا شفون کا سوٹ پہنے ہوئے، سلیقے سے سر پر دوپٹہ سجائے بیٹھی تھی، مگر اپنے آصف کی نظروں میں آج بھی دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی، اس کے لیے عفی وہی ڈمپل تھی جس پر وہ کالج کے زمانے میں مرا کرتا تھا۔۔۔

اتنے سالوں بعد بھی آصف کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ آج بھی اسے نظریں چُرا کر بڑی محبت سے دیکھتا۔۔۔

جیسے اس وقت وہ سٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی اور آصف ورک کی نظریں بار بار بھٹک کر اسی کے چہرے پر جا کر رک جاتیں۔۔۔

کھانے اختتام کا ہوا تو اذلان نے اپنا وعدہ نبھایا تھا۔۔۔

اس نے ساؤنڈ سسٹم میں گانا پلے کرنے کو کہا۔۔۔جبکہ وجدان کو یہ گانے باجے بالکل پسند نہیں تھے، اس نے سختی سے منع کیا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیے مگر آج اذلان کو اپنے بھائی سے ڈر نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اسے اپنے بھائی کی خوشی میں خوش ہونا تھا، وہ ہمیشہ سے وجدان کی شادی میں یہ سب کرنا چاہتا تھا، مگر حالات ہی ایسے تھے کہ اس کی شادی اچانک سے ہو گئی، ولیمہ ہوا نہیں، اس کے ارمان ادھورے رہ گئے تھے، آج قسمت نے اسے موقع دیا تھا تو وہ اپنے موقعے کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اچانک سے ازلان نے گانا پلے کرتے ہوئے ڈانس کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

ازلان نے کبھی ڈانس نہیں کیا تھا، مگر اسے اتنا اچھا ڈانس آتا تھا، یہ تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

یہاں تک کہ وجدان بھی اس کا ڈانس دیکھ کر حیران رہ گیا، وہ بھی ہنس دیا تھا۔۔۔

نچ لین دینی مینوں یار دی وہاں آتے۔

ابرار الحق کا سونگ لگا کر ازلان بھنگڑا ڈالتا ہوا اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کہ سب تالیاں بجانے لگے۔۔۔

اور محفل کو چار چاند تو تب لگے تھے، جب اس کا ساتھ آگے بڑھ کر چوہدری بلاج نے دیا۔۔۔

جو اپنے فیورٹ بلیک کلر کے سوٹ کے ساتھ سیم چُنری گلے میں پہنے ہوئے جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔

حور یہ چوہدری بلاج کو بھنگڑا ڈالتے ہوئے دیکھ حیران ہو گئی تھی، آج سے پہلے ان دونوں کو کبھی کسی نے ڈانس کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، ازلان تو چلو چنچل مزاج تھا کبھی ہنسی مذاق میں وہ ہاتھ اُٹھا کر بھنگڑا ڈال لیا کرتا۔۔۔

سیریس ڈانس تو خیر اس نے بھی کبھی نہیں کیا تھا، مگر بلاج کو دیکھ کر تو سبھی حیران ہو گئے تھے، سب بہت خوش تھے۔۔۔

آج تو اس خوشی کے موقع پر اس حویلی میں وہ ہو رہا تھا جو آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔چوہدری ریاض ورک اور آصف ورک نے بھی ہاتھ اُٹھا کر بھنگڑا ڈالا۔۔۔جو تھا تو کچھ سیکنڈ کا مگر سب نے بہت انجوائے کیا۔۔۔

سب لوگ حماد، براق اور وجدان کو گھسیٹ کر بیچ میں لے آئے تھے، حماد نے تو بغیر چوں چاں کیے ہاتھ اُٹھا کر جتنا اسے آتا تھا بھنگڑا ڈال دیا۔۔۔
جبکہ براق نے صاف کہا کہ اس سے ڈانس نہیں آتا، کمانڈو سے ایسے کام مت کرواؤ، گولیاں چلا سکتا ہوں، جبڑے توڑ سکتا ہوں، مگر ڈانس کرنا نہیں آتا، جو کہ حقیقت بھی تھا۔۔۔

پھر بھی سب کے کہنے پر براق نے ہاتھ اوپر اُٹھا کر ہاتھوں کو ہلا کر بھنگڑے کی توہین کرتے ہوئے، سب کو خوش کر دیا، اب باری تھی وجدان کی۔۔۔

چلیں وجدان بھائی ہاتھ اُٹھائیں اور شروع ہو جائیں۔۔۔

تم اپنا منہ بند رکھو، نہ تو مجھے بھنگڑا ڈالنا آتا ہے اور نہ ہی میں ڈالوں گا۔۔۔

اذلان کو آنکھیں دکھاتے ہوئے وجدان نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

بھائی پلیز دو ہاتھ اُٹھا کر گھوم کر دکھا دو۔۔۔

حوریہ نے اذلان کا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

حوریہ۔۔۔

جو کچھ میں نہیں کر سکتا وہ مجھ سے مت کرواؤ یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔ سوری۔۔۔

صرف وجدان نے بھنگڑا نہیں ڈالا، سب کے کہنے پر بھی اس میں صاف انکار کر دیا۔۔۔
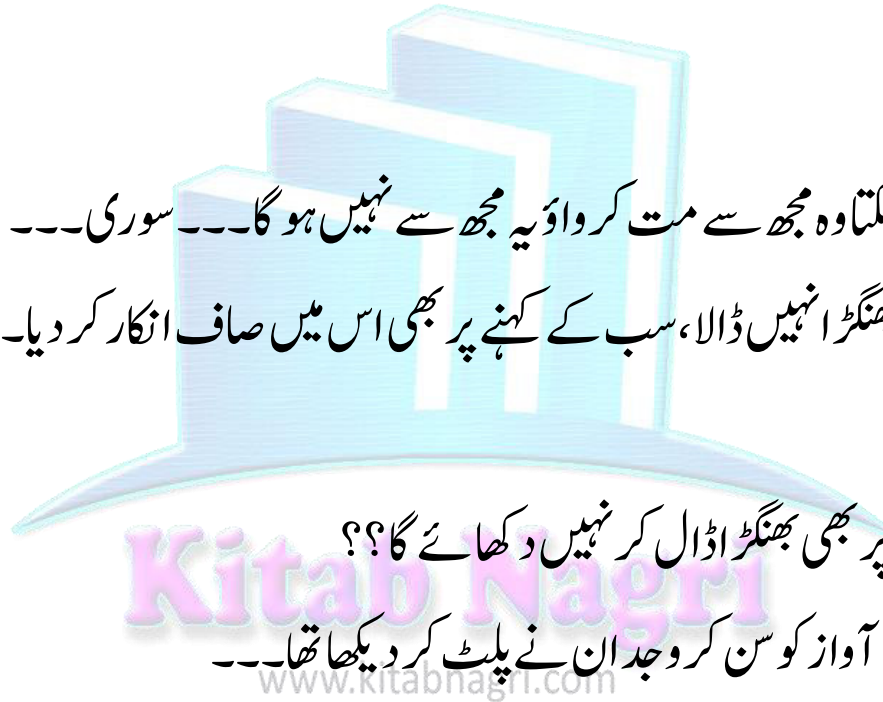
میرا بیٹا میرے کہنے پر بھی بھنگڑا ڈال کر نہیں دکھائے گا؟؟

عافیہ بیگم کی میٹھی سی آواز کو سن کر وجدان نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

چچی جان آپ جانتی ہیں یہ سب مجھ سے نہیں ہوتا۔۔۔

میرا بیٹا میری خوشی کی خاطر جیسا بھی بھنگڑا ڈالے گا، مجھے اچھا لگے گا۔۔۔

وہ اس عورت کو منع کر ہی نہیں سکا اس کے لہجے میں جو مٹھاس تھی اور اوپر سے اس کے ساتھ جتنی ناانصافیاں ہوئی تھی، ان کو دیکھتے ہوئے وجدان نے زندگی میں پہلی بار ہاتھ اُٹھا کر ہلکا سا اشارے سے بھنگڑا ڈالا۔۔۔

وہ اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کہ سب مسکرائے بنا نہیں رہ سکے تھے۔۔۔

وائٹ کلر کے کاٹن کے سوٹ کے اوپر بلیک کلر کی واسکٹ پہنے ہوئے بلو آئز والا شہزادہ سب کی مسکراہٹ کی وجہ بن گیا تھا۔۔۔

بس ٹھیک اب خوش؟؟

وجدان ہلکا سا ہاتھ اُٹھا کر جو بھنگڑا ڈال چکا تھا، اس پر احسان جتاتے ہوئے اذلان اور حوریہ کی جانب دیکھ کر بولا۔۔۔

جی ہم بہت خوش ہیں، ہم نے زندگی میں پہلی بار ہاتھوں کا بھنگڑا دیکھا ہے، ہمیں بہت خوشی ہوئی۔۔۔

اذلان تنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔

وجدان نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

بس یہ ٹھیک ہے جب آپ کو کوئی جواب نہیں آتا تو شٹ اپ۔۔۔

اذلان کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اپنے بھائی کے بھنگڑا کو دیکھ کر۔۔۔

چلو سیف الرحمان تم بھی وجدان بھائی کی طرح ہاتھوں کا بھنگڑا دکھا کر احسان کر دو ہم پر۔۔۔

اذلان کی نظر سیف الرحمن پر پڑی تھی، تو اسے کیسے آسانی سے چھوڑ دیتا۔۔۔

نہیں اذلان بھائی وہ میں ذرا باہر سیکیورٹی دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔

وہاں سے کھسک کر جا رہا تھا جب اذلان نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا۔۔۔

سیف الرحمان فلم بعد میں چلا لینا پہلے بھنگڑا ڈال کر دکھاؤ۔۔۔

بھائی مجھے نہیں آتا۔۔۔

جیسا آتا ہے کر کے دکھادو، کم سے کم وجدان بھائی سے تو اچھا ہی کر لو گے۔۔۔

اتنا مجبور کر کے بیچارے سیف الرحمان سے بھی اذلان نے بھنگڑا ڈلوا ہی لیا تھا۔۔۔

سیف الرحمن نے جب سے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی وہ کافی افسردہ سا رہنے لگا تھا۔۔۔

وہ اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا تھا مگر دھوکا تو اسے بھی پیار میں ملا اس نے بھی ثریا بیگم کا ساتھ دے کر اس گھر کی بیٹی کی عزت نیلام کرنے کی کوشش کی تھی، ثریا بیگم کی ہر سازش میں سیف الرحمان کی بیوی سکینہ شامل تھی، اس لیے نمک حلالی کا ثبوت دیتے ہوئے سیف الرحمن رحمان نے بغیر وجدان کے پوچھے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔۔۔

جس پر وجدان بہت ناراض ہوا تھا، مگر اس نے ایک ہی بات بول کر بات ختم کر دی کہ نہ تو وہ خود غدار ہے اور نہ غداروں کے ساتھ کوئی رشتہ رکھنا چاہتا ہے۔۔۔

وجدان نے اسے کتنی بار شادی کے لیے کہا، مگر وہ ہر بار انکار کر دیتا تھا۔۔۔

فنکشن بہت دھوم دھام سے منانے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔۔۔

فجر کو خوشی خوشی براق کے ساتھ رخصت کر دیا گیا۔۔۔

آج عافیہ اور آصف کے دل کی خواہش پوری ہو گئی تھی، وہ براق کو پورے دل کے ساتھ اپنا بیٹا قبول کر چکے تھے۔۔۔

پری اور حماد کو ان کے روم میں بھیج دیا گیا تھا۔۔۔حوریہ اور بلاج اجازت لیتے ہوئے صدف کے ساتھ اپنے گھر کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔۔۔

صدف جاتی ہوئی اس گھر کے مکینوں کو دعائیں دیتی ہوئی گئی تھی کہ ہمیشہ اس کے بابا کے گھر ایسے ہی رونقیں لگی رہیں۔۔۔

باقی سب لوگ بھی تھکے ہوئے تھے تو اپنے رومز میں جا کر لیٹ گئے۔۔۔

زمل تھکی تو بہت ہوئی تھی، مگر فلحال وہ اپنے بچوں کو دیکھنے کے لیے ان کے روم میں جا چکی تھی، بچے کافی چڑچڑے ہو رہے تھے۔۔۔ صبح سے ان کو ویسا ماحول نہیں ملا تھا جیسا وہ چاہتے تھے ازلان انتظار کرتے کرتے سو گیا جانتا تھا کہ اس کی بیگم نہیں آئے گی، اس کے تیور شام سے ہی اسے نظر آ رہے تھے۔۔۔

دوسری جانب وجدان اور منت تھے، منت تو بہت تھکی ہوئی تھی، سونے کا ارادہ لیے وہ شاور لے رہی تھی، جبکہ وجدان کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا، اس نے تو کل رات کی دوری کو پتہ نہیں کیسے برداشت کیا تھا۔۔۔

....

منت شاور لے کر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی ہاتھوں کو موسچرائزر لگا رہی تھی۔۔۔

وجدان کپڑے چینج کر کے بیڈ پر لیٹا ہوا کب سے بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

یارِ وجدان آجاؤ یار۔۔۔

پہلے تو آدھے گھنٹے سے خود کو گھس گھس کر باتھ سے نکلی ہو اور اب مرر کو اپنا دیدار کروائے جا رہی ہو، ذرا اپنے معصوم شوہر کی جانب بھی نظر ثانی کر لو۔۔۔

وہ موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے بیڈ سے اُتر کر چپلیں پہنتا ہوا اس کی پشت پر آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھ نرمی سے اس کے پیٹ پر باندھتے ہوئے، اس کی شاور لے کر ٹھنڈی ہوئی عارض پر اپنی سخت بیرڈ والے گال کو نرمی سے رب کرتے ہوئے، سامنے مرر میں اس کا نکھرا نکھرا روپ دیکھ کر خمار دار لہجے میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

وجی میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔۔۔

وہ سامنے مرر میں اپنے وجی کی آنکھوں میں خماریوں کے گہرے رنگ دیکھ منمناتے ہوئے بولی۔۔۔

یارِ وجدان خدمت کے لیے حاضر ہوں، کہو تو فل باڈی مساج دے دوں گا، سر دبا دوں گا، ہاتھ دبا دوں گا، ٹانگیں دبا دوں گا۔۔۔یارِ وجدان کی تھکن کو دور کرنے کے بعد ہی نزدیکیاں بڑھاؤں گا، مگر انکار کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔

نرمی سے اس کا روخ اپنی جانب موڑتے ہوئے، اس کے چہرے پر جگہ بہ جگہ لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے، محبتیں نچھاور کر رہا تھا۔۔۔

وجی کی سانسوں کی خوشبوئیں منت کی سانسوں میں گھلتے ہوئے، اس کی دیوانگی کا عالم بتا رہی تھیں۔۔۔

وجی پلیز مجھے نیند بھی آرہی ہے، مان جائیں نہ۔۔۔

وہ پیار سے وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے معصوم انداز سے انکار کر رہی تھی۔۔۔

منت کیا میرے یار کو میری نزدیکیاں اچھی نہیں لگتی؟؟

اسے پیار سے اُٹھا کر بیڈ پر لا کر لٹاتے ہوئے، خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔

نہیں وجی مجھے آپ کا پاس آنا بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔

وجی آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا، آپ کا پاس آنا میری خوش قسمتی ہے---

میں تھکی ہوئی ہوں، اس لیے سونا چاہتی تھی، اس لیے منع کیا---

وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھے وجدان کی گردن پر لب رکھتے ہوئے، پیار بھرا لمس چھوڑتے ہوئے بڑے پیار سے بول رہی تھی---

منت کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے، وجدان کے پورے جسم میں خماری کے شرارے سے پھوٹنے لگے تھے---

یارِ وجدان کچھ لمحے سکون کے چاہیں اور تم جانتی ہو میرا سکون تمہاری قربت میں ہے---

وجدان نے خماری سے بے ترتیب سانسوں سے کہتے، اس کے عارض پر نرمی سے دانت گاڑ دیے---

وجی کچھ دیر میں تو آپ کا کچھ بھی نہیں بنے گا، میں اپنے پیارے وجی کو بہت اچھی طرح جانتی ہوں---

وہ اپنے وجی کی خماری کے سامنے ہمیشہ کی طرح نرم پڑنے لگی تھی، شرم وحیا کے رنگوں میں ڈھلی ہوئی منت پر وجی کا مر مٹنے کو دل چاہتا تھا---

جب میرا یار میرے بارے میں سب جانتا ہے تو کیوں تنگ کرتی ہو اپنے وجی کو؟؟

منت کے لبوں کی گرماہٹ نے اس کے پورے وجود میں سپارکنگ کی لہریں دوڑا دیں۔۔۔

میں کہاں آپ کو تنگ کرتی ہوں، تنگ تو آپ کرتے ہیں مجھے، آپ جب سے واپس مجھے ملے ہیں آپ بہت زیادہ بدل گئے ہیں۔۔۔

وہ پیار بھری شکایت کر رہی تھی۔۔۔

ہاں تو وجی نے اپنے یار سے اتنی دوری برداشت کی ہے، اتنا ترسا ہوں، تو پھر اتنا بدلنا تو میرا بنتا تھا، وجی کی جان۔۔۔

وہ کروٹ لیتے ہوئے اس کے اوپر آیا تھا۔۔۔

وہ نرمی سے اسکے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نائٹی کے سلٹ بٹن کھول چکا تھا، خماری سے چہرہ اسکی نازکیوں پر جھکائے بے باکی سے دیکھتے ہوئے، اس کی دھڑکنوں کو لب سے چھوتے، وہ اس کی سانسوں کو دہکاتے، اس کے بدن بجلی کی لہریں دوڑاتا، گہرائیوں میں لبوں کو اُتارتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

وجدان ورک کے سخت ہاتھوں کی بے باکیاں بڑھتے ہوئے، دھڑکنوں کو چھوتے اسے سسکاریاں بھرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔وہ سسکتی ہوئی اسکی کو شرٹ مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

اس کی نازکی کو لبوں پر محسوس کرتے ہوئے، دھڑکنوں پر بے قراریاں اُتارتے ہوئے، نرمی سے لبوں کو نیچے لے جاتے ہوئے، بیلی بٹن کو لبوں سے چومتے ہوئے، منت کی سانسوں کو پوری طرح سے اُکھاڑ چکا تھا۔۔۔

اس کی تیز سانسیں، دھڑکنوں کا اُتار چڑھاؤ، اس کی دیوانگی کو بڑھاوا دیتے جا رہا تھا۔۔۔اس کی تیز سانسوں کو اپنی اُکھڑی ہوئی سانسوں میں شامل کرتے ہوئے، اپنی خوشبوں سے مہکاتے ہوئے، سانسوں میں سانسیں اُلجھائے سخت شدتوں کو نرمیوں سے اُتارتے ہوئے، اس کے نازک وجود سے سکون حاصل کرتے، وہ اپنے یار کا شکر گزار تھا، جو اپنے وجی کی محبت کو ہمیشہ خوش دلی سے قبول کرتے ہوئے، اس کے سکون کی وجہ بن جاتی تھی۔۔۔

اسے ناز تھا اپنی محبت پر، جو ہمیشہ اس کی خماریوں کو سمجھتے ہوئے، اس کے سامنے کمزور پڑ کے، اسے خود پر محبت بکھیرنے کا پورا موقع دیتی تھی، کمبل کے اندر دونوں کی تیز اُلجھی ہوئی سانسیں مہک رہی تھیں۔۔۔

یارِ وجدان سچ ہی تو کہہ رہی تھی کہ کچھ دیر کے لیے سکون کی بات نہیں ہو رہی تھی،اب پوری رات جب تک وجی کو گہری نیند اپنی آغوش میں نہیں لے گی،وجی یونہی اس کی نازک جان کو مشکل کیے رکھے گا۔۔۔

مگر کہتے ہیں کہ جب شوہر پیار کرنے والا ہو تو اس کی سخت شدتیں بھی بیوی محبت سے سہہ جاتی ہے۔۔۔

....

پری میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں جیولری اُتارنے میں، آخر تم میرے ولیمے کی دلہن ہو۔۔۔

پری جو جلدی جلدی جیولری اُتار کر ڈریسنگ پر رکھ رہی تھی،حماد چلتے ہوئے اس کے قریب کھڑا ہوا تھا۔۔۔

جی نہیں میں اپنی مدد خود کر لوں گی۔۔۔

کان سے جھمکا اُتارتے ہوئے وہ مرر میں دیکھتے ہوئے ناک سنگھوڑ کر بولی۔۔۔

کیوں اس دن تو مجھے بہت لمبا چوڑا لیکچر دیا تھا، جب ہماری شادی ہوئی تھی کہ تم شرماؤ گی اور میں تمہارا گھونگٹ اُٹھاؤں گا، اس کے بعد پھر میں تمہیں گفٹ دوں گا، اور اس کے بعد وغیرہ وغیرہ۔۔۔

اب کیا ہوا ہے میری جان؟؟

اس کے پیٹ پر ہاتھ باندھتے ہوئے جھٹکے سے اس کی کمر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے، سامنے مرر میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

آج تو میں اپنی جان کے لیے گفٹ لے کر آیا ہوں اور اب تو مجھے ساری جنرل نالج کا بھی پتہ ہے کہ بیوی کے ساتھ کیسے رہتے ہیں۔۔۔

گھمبیر آواز میں کہتے ہوئے پری کی گردن پر جھکنے لگا۔۔۔

اس کے سارے ارادے پری کو سمجھ میں آرہے تھے، اب اس نے پری کو معصوم کہار ہنے دیا تھا۔۔۔

اگر آپ نے مجھے آج تنگ کیا تو میں چلاؤں گی اور اب میرے چلانے سے میرے احد بھائی فوراً آجائیں گے!!

اب میں اکیلی نہیں ہوں!!

اس سے دور ہونے کی بے جاں کوشش کرتے ہوئے،اس نے اپنے بھائی کی دھمکی دی تو حماد قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا تھا۔۔۔

تمہارے بھائی کی ایسی کی تیسی جو تم ہر وقت مجھے اپنے بھائی کی دھمکیاں دیتی رہتی ہو۔۔۔

خبر دار اگر میرے بھائی کے بارے میں ایسی بیڈ لینگو تج استعمال کی تو۔۔۔
وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے سامنے مرر میں انگلی دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔

سوری جی تمہارے بھائی کے بارے میں تو دوبارہ ایسی گستاخی نہیں ہو گی، مگر اب جو دھمکی دے کر تم میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو،اس کی سزا تو تمہیں مل کر رہے گی،میری پیاری سی، چھوٹی سی،ویسے کی دلہن،مائی لٹل وائف۔۔۔
لو جی پری کی شامت آچکی تھی،پری کو اُٹھا کر ڈریسنگ روم میں لے جا کر دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔
پری کی چیخ وپکار والی عادت سے وہ بخوبی واقف تھا۔۔۔
اور جو کچھ وہ پری کے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کے بعد تو پری کی چیخیں روم سے باہر جانے کے پورے امکان تھے۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔

کیا کرنے والے ہیں؟؟

آپ نے دروازہ کیوں بند کیا ہے؟؟

پری سوال پر سوال کیے جا رہی تھی مگر حماد کے لبوں پر خماردار شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر پری کو سب سمجھ میں آرہا تھا، کیونکہ اب پری پہلے جیسی معصوم تو نہیں رہی تھی اور سب حقیقت جاننے کے بعد ہی تو اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

یہ سوچ کر کہ پتہ نہیں اب وکیل صاحب کونسا رومانس کا نیا انداز ایجاد کرنے والے ہیں۔۔۔

مائی لٹل وائف تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔۔۔

میں چلاؤں گی۔۔۔

وہ جو کنڈی لگانے کی غرض سے اسے نیچے کھڑا کر چکا تھا، کنڈی لگا کر خماری سے بولتے ہوئے اس کی جانب بڑھا تھا، اس کی آنکھوں کی خماری کو دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے قدم پیچھے لے جا کر کہیں چُھپنا چاہتی تھی۔۔۔

چلاؤ میری جان،جی بھر کر چلاؤ،اس کے علاوہ تم کچھ کر بھی نہیں سکتی اور تمہارا چلانا مجھے اور اُکساتا ہے کہ میں جی بھر کر رومینس کروں۔۔۔

چلو لٹل وائف شروع ہو جاؤ چلانا۔۔۔

آپ اتنے اچھے تھے،مجھے سمجھ نہیں آتی آپ کو کیا ہو گیا ہے؟؟

اب میرے کون سے سینگ نکل آئے ہیں،تم چاہتی تھی کہ ہمارا ریلیشن میاں بیوی جیسا ہو اور میں شوہر ہونے کے سارے فرض نبھاؤں،تو اب تو میں فرض اچھے نہیں بلکہ ایکسٹرا اچھے نبھا رہا ہوں،تو اب اعتراض کس بات پر ہے لٹل وائف۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ خماری سے اس کے سجے ہوئے کم سن روپ کو دیکھ کر قدم بڑھ رہا تھا اور وہ گھبرا کر قدم پیچھے لے جا کر اسے ڈریسنگ روم کی چاروں دیواروں کے ساتھ کیٹ ورک کروا رہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور شرم و حیا کی بکھری ہوئی لالی بتا رہی تھی کہ اسے حماد کے ارادے صاف سمجھ میں آ رہے تھے۔۔۔

پورے روم کے چکر کٹوانے کے بعد وہ تیزی سے دروازے کی جانب لپکی تھی، بہت پیاری لگ رہی تھی چھوٹی سی کیوٹ دلہن، چلاکی سے فرار ہوتے ہوئے۔۔۔

اس سے پہلے کہ پیاری دلہن اپنی چالاکی میں کامیاب ہوتی، وکیل صاحب دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کر اس تک پہنچ چکے تھے۔۔۔

حماد پلیز نہیں۔۔۔

التجا سے بھرے لہجے سے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے، ہمارے وکیل کو اس کے ارادوں سے منع کر رہی تھی۔۔۔
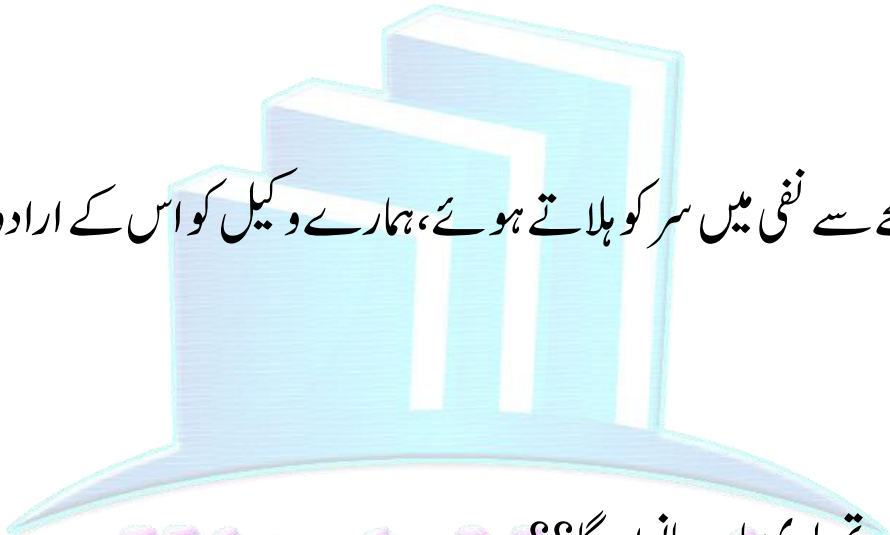
تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری بات مانوں گا؟؟

اتنی پیاری بیوی کو ولیمے کے دن، کون کمبخت چھوڑنے کا ارادہ بنا سکتا ہے؟؟

اس کی کمر میں ایک ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا، وہ لہرا کر اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔

مضبوط سینے سے نازکیاں ٹکرائیں تو وہ سسک اُٹھی تھی۔۔۔

ہم لوگ رات کو بہت دیر سے سوئے تھے اور صبح پھر جلدی اُٹھ گئے، آج پلیز آپ مجھے سونے دیں، میں کل آپ کی ساری باتیں مان لوں گی۔۔۔

میری جان تمہارا شوہر وکیل ہے، جس سے اس طرح کی ڈرامے بازیاں تم سے زیادہ اچھی کرنی آتی ہیں، جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں، تم نہ تو آج میری بات کو پیار سے مانو گی، نہ کل، نہ پرسوں۔۔۔
مجھے ہمیشہ اپنا حق وصول کرنے کے لیے کڑی محنت کرنی پڑے گی، تو میں وہ محنت آج ہی کیوں نہ کر لوں، کیوں میں اپنے ولیمے کی نائٹ کو برباد کروں؟؟
دوپٹے کے نیچے سے ہاتھ کمر پر لے جاتے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں اس کی کمر کی ڈوریوں کو انگلیوں میں پھنساتے ہوئے کھول چکا تھا، کچھ کھل چکی تھی، تو کچھ ٹوٹ گئی۔۔۔
کرتی دو حصوں میں بٹ کر کمر کو آزادی بخش چکی تھی۔۔۔
اس کا مضبوط ہاتھ پری کی کمر پر سختی سے بنائے ہوئے، بلاؤز کے ہک کے اندر اپنی انگلیوں کو اُلجھانے لگا تھا۔۔۔

یہ کیا کیا ہے آپ نے، میری کرتی خراب کر دی۔۔۔
وہ غصے سے دانتوں کو پیستی ہوئی بولی۔۔۔

جب شوہر کا دماغ خراب کرو گی تو مائی لٹل وائف شوہر پھر کچھ بھی خراب کر سکتا ہے۔۔۔

اب آپ جو کچھ میرے ساتھ کریں گے، میں بھی آپ کے ساتھ وہی سلوک کروں گی، مجھ سے بھی کوئی لحاظ کی اُمید مت رکھیے گا۔۔۔

لگتا ہے پری کو اپنے لہنگے کی کرتی خراب ہونے کا کچھ زیادہ ہی صدمہ لگ گیا تھا، اسی لیے تو بولنے سے پہلے بیچاری نے سوچا تک نہیں تھا کہ وہ کیا بول گئی ہے۔۔۔

اچھا یہ تو زبردست ہو گیا یار، بس میں جو جو کرتا جاؤں، تم بھی وہی کرتی جانا، پھر تو ہماری ولیمے کی نائٹ بہت ہی زبردست گزرے گی، جس کو ہم سالوں یاد رکھیں گے۔۔۔

حماد کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا، جبکہ پری کے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا، جو مطلب حماد نے نکالا تھا۔۔۔

بات کا مطلب تھا کہ جیسے اس کی کرتی خراب کی گئی ہے، وہ بھی اس کے کپڑے ایسے ہی پھاڑ کر خراب کرے گی۔۔۔

اس سے پہلے کہ پری اپنا موقف اچھی طرح سے حماد کو سمجھاتی، حماد نے جو کیا تھا، اس کے بعد تو پری میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اس بندے کو کچھ اور کہتی۔۔۔

پری کے دونوں کندھوں سے کرتی کو کھسکاتے ہوئے، اس کے مخملی وجود سے الگ کرتے ہوئے، صوفے پر پھینک چکا تھا۔۔۔

بیوٹی فل۔۔۔

پری کی نیو ڈریس کو دیکھ کر، ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے، ڈریس کی خوبصورتی بیان کر رہا تھا۔۔۔

بلیک کلر کے نیٹ سے بنے ہوئے خوبصورت بلاؤز اور پرپل لہنگا، پرپل دوپٹہ، سجی ہوئی دلہن، لگ تو وہ سچ میں خوبصورت ہی رہی تھی۔۔۔

پہلے وہ کیوٹ دلہن لگ رہی تھی اور اب ہاٹ دلہن لگ رہی تھی۔۔۔

پری جلدی سے اپنا رخ دیوار کی جانب موڑ گئی، دونوں ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے، خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی، جبکہ مقابل تو اس کے نازک وجود کی رعنائیوں سے بہک کر، تیزی سے اس کے قریب ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی پشت پر کھڑے ہوتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھے جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

ارے یار بہت ہاٹ ہو تم۔۔۔

اور آپ بہت بے شرم۔۔۔

تھوڑی سی بے شرمی کر تو لینے دو مائی لٹل وائف، اس کے بعد خطاب دے دینا۔۔

خماری سے کہتے ہاتھ دھڑکنوں پر رکھے نرمی سے نازکیوں کو چھونے لگے تھے۔۔

اپنے ہاتھوں کی بے باکی بڑھاتے، اپنی سخت انگلیوں سے ٹھنڈی دھڑکنوں کو چھوتے ہوئے، سختیاں بڑھانے لگا تھا۔۔

وہ اس کے ہاتھوں کو سختی سے پکڑ کر ہٹاتے ہوئے سسک رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی سائیڈ سے گھومتے ہوئے، اس کے سامنے کھڑا تھا، ہاتھ کمر سے تھوڑا نیچے تھائیز پر رکھتے ہوئے ہوئے ڈال کی طرح اوپر اُٹھا کر ڈریسنگ مرر کے ٹیبل پر بٹھائے خود نیچے کھڑا تھا۔۔

نرمی سے اس کے سر پر پنوں سے ٹک کیے ہوئے دوپٹے کو سیفٹی پنو سے آزادی دلاتے ہوئے ایک ہاتھ سے پکڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کی سائیڈ پر چھوڑتے ہوئے زمین پر گرا دیا۔۔

ہاتھ اس کی مخملی گال پر رکھتے ہوئے انگوٹھے سے گال کو رب کرتے ہوئے خماری سے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے ہاتھوں کی حدت سے پری کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں۔۔اس کا گورا مخملی وجود بلیک نیٹ کے بلاؤز میں چمک رہا تھا۔۔

بالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے جوڑے پر لگے ہوئے پھولوں کے گجرے کو انگلی میں پھنساتے ہوئے توڑ چکا تھا۔۔

پھول ڈریسنگ مرر سے فرش پر گرتے ہوئے وکیل کی خماریوں کا حال سنا رہے تھے۔۔

اس کے ہاتھوں اور نظر کی تپش سے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تیز تیز سانسیں لے رہی تھی، تیز سانسوں کے اُتار چڑھاؤ کو ہوتے دیکھ وکیل کے لب مسکرا رہے تھے۔۔

اس کی گہرائیوں کو بے باکی سے دیکھتے ہوئے خماری سے مسکرایا تھا۔۔

نرمی سے شیروانی کو اُتارتے ہوئے اپنے وجود سے الگ کر چکا تھا۔۔

اس کی مخملی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا، حماد کی سانسوں کی خوشبو پری کے چہرے اور گردن انگاروں کی طرح جھلسا رہی تھیں۔۔

بالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکا سا سر کو پیچھے جھکاتے اس کی پنکھڑیوں پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔

جو سی پنکھڑیوں کی مٹھاس کو لبوں سے پیتے وہ بہک رہا تھا، اس کی سانسیں گھٹ رہی تھیں، مگر مقابل پیچھے ہٹنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔

پری اس کی کمر پر سختی سے ہاتھ رکھے ہوئے ناخنوں سے نشان بنا چکی تھی، مگر آج یہ ناخن اس کی بیوی کے رومینٹک ہونے کی نشاندہی کر رہے تھے۔۔

مطلب وہ اپنے ہبی کا ساتھ دے رہی تھی۔۔

تیز اُکھڑی ہوئی سانسوں سے اس کی پنکھڑیوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے لبوں سے سہلا رہا تھا۔۔

حماد کو اپنے ہونٹوں پر جلن کا احساس ہو رہا تھا۔۔

آج پری حماد کا پورا مقابلہ کر رہی تھی، دونوں ایک دوسرے کے ہونٹوں کی مٹھاس کو شدت سے نچوڑنے کی حد تک حلق میں اُتار رہے تھے۔۔

خون کا ذائقہ دونوں کے حلق میں گھلنے لگا تھا۔۔

اب دونوں کا ہی پیچھے ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔

اس قدر بہکے ہوئے تھے کہ کتنی دیر تک وہ ایک دوسرے کے لبوں کی مٹھاس کو بے دردی سے پیتے رہے، دونوں کو ہی اندازہ نہیں تھا، جب دونوں کی سانسیں بُری طرح سے اُلجھتے ہوئے سانسیں رکنے لگی، تو نرمی سے لبوں سے پنکھڑیوں کو دور کرتے ایک دوسرے کو خوشی سے دیکھا تھا۔۔

دونوں کے لبوں پر کٹ لگنے سے خون کی بوندیں جگمگا رہی تھیں۔۔۔

خماری سے دیکھتے ہوئے وکیل صاحب نے خون کی بوندوں کو ضائع نہیں کیا لبوں سے چنتے ہوئے لبوں کو دہکانے لگا۔۔۔

چہرے پر دیوانگی بھرے لمس چھوڑ کر جلاتے ہوئے، وہ گردن پر دانتوں کی چُبن دیتے ہوئے لو بائٹ بنا رہا تھا۔۔۔

دانتوں کی چُبن سے سسک کر، پری نے اس کے سینے پر دباؤ دے کر، اسے تھوڑا سا پیچھے کیا، غصے سے گھورتی ہوئی وہ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے، واپس اسے اپنی جانب کھینچ چکی تھی، پری نے اپنا بدلہ بہت اچھی طرح سے لے لیا تھا۔۔۔

اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے سختی سے دانت کاٹتے ہوئے حماد کو اچھا مزہ چکھایا تھا، وہ بھی تڑپ اُٹھا تھا۔۔۔

اب مزہ آیا؟؟

گردن پر دانتوں کا گہرا نشان دائرے کی صورت میں چھوڑتی ہوئی، جواب طلب نظروں سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

بہت مزہ آیا ہے اور اب تیار رہنا اپنی باری چلانا مت، جو میں کروں گا اس پر بھی صبر رکھنا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ سمجھ پاتی حماد اس کی سٹرپ میں انگلیاں پھنس جاتے ہوئے، کانوں سے کس کر کے گہرائیوں پر جھکتا چلا گیا۔۔

دھڑکنوں کو لبوں کے نیچے محسوس کرتے ہوئے وہ پوری طرح سے بہک رہا تھا، نرم دھڑکنوں کو جلتے ہونٹوں پر محسوس کرتے، ایک ہاتھ نازکی پہ رکھے نمی کے شبنمی قطروں کو گلے میں اُتار رہا تھا۔۔

پری بہت تیز سانسوں میں سسکاریاں بھر رہی تھی، وہ بے دردی سے دھڑکنوں پر وار کیے جا رہا تھا۔۔

اس کی وار کرتے ہوئے ٹانگوں کو اُٹھاتے ہوئے اپنی کمر پر لپیٹ چکا تھا، ڈریسنگ ٹیبل سے اُٹھا کر اس کی پشت دیوار سے لگاتے ہوئے، اسکی ملائم گردن پر لب رکھے جا منی کرتے ہوئے، اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑائے ہوئے تھا۔۔

وہ اس کے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے زور سے کھینچ کر اپنا دفاع کر رہی تھی، اسے شفاف ماربل کے فرش پر ڈالتے اس پر جھکتا چلا گیا۔۔۔

سخت شدتوں سے محبت نچھاور کرتے ہوئے، ولیمہ نائٹ خوبصورتی سے منا رہا تھا، جبکہ پری ضرورت سے زیادہ چیخ وپکار کر رہی تھی، وہ اس کے لبوں پر ہاتھ رکھے ہوئے، اس سے خاموش رہنے کو بول رہا تھا---

پری کی خوبصورت سی ولیمہ نائٹ کو سسکیوں میں بدلتے ہوئے وہ تو بہت خوش تھا---

جبکہ پری کو حماد پر کافی غصہ تھا، جو وہ بالوں کو نوچ کر، اس کی کمر کو نوچ کر نکال رہی تھی---

محبت کی بارش میں بھیگ کر اس کے چوڑے سینے کے نیچے دبی ہوئی، پری پھر سے سسکیاں لے رہی تھی، جبکہ پری نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، حماد کی پوری کمر پر پری کے ناخنوں کے آڑے ترچھے نشان بنے ہوئے تھے---

چھوڑیں مجھے، میں آپ کی جان لے لوں گی---

چپ کر کے لیٹی رہو، اس سے پہلے کہ تمہاری جان کو پوری طرح نکال لوں---

تم نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی مائی لٹل وائف، میری کمر پر جو تم نے ڈیزائننگ کی ہے نہ، اس پر لبوں کی مرہم بھی تم ہی لگاؤ گی---

وہ اسے پیار کی بارش میں بھگوتے ہوئے اس کی گردن میں چہرہ چھپائے گہری سانسیں لے رہا تھا---

شکر تھا کہ پری کو لے کر وہ ڈریسنگ روم میں آگیا، ورنہ روم سے تو پری کی چلانے کی آوازیں سن کر پورے گھر نے اکٹھا ہو جانا تھا۔۔۔

چھوٹی بیوی جتنی خوبصورت اور حسین زندگی کی ضمانت ہوتی ہے، اتنی ہی ذلیل کروانے والی بھی ہوتی ہے، کیونکہ چھوٹی بیوی ہمیشہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ چھوڑ سوچتی ہے جیسے کہ پری۔۔۔

جن لوگوں کے پاس بیویاں چھوٹی ہیں وہ اس بات کا دھیان رکھیں۔۔۔

....

میری پیاری بیوی صاحبہ ذرا نظریں اِدھر کر کے ہمیں بھی دیکھ لیں تاکہ ہمارے تڑپتے ہوئے ارمانوں کو تھوڑی سی تسکین مل سکے، جب سے گاڑی میں بیٹھی ہو نظر کرم سڑک اور گاڑی کے شیشے پر ہی بنا رکھی ہیں، پوچھ سکتا ہوں کہ مجھ سے کوئی گستاخی ہو گئی ہے؟؟

گاڑی جیسے ہی صلاح الدین کی حویلی سے نکلی، تین منٹ کا صبر بھی براق پاشا پر بہت بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

ہاتھ اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے چہرے کو نرمی سے اپنی جانب کرتے، اس کے سجے ہوئے روپ کو گہری نظروں میں اُتارتے ہوئے مسکرایا۔۔۔

وہ ولیمے کی دلہن بنی بہت خوبصورت لگ رہی تھی،اسکے چہرے پر ناراضگی کے تاثرات اسے اور بھی جاذب نظر بنا رہے تھے---

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی میں آپ سے ناراض ہوں---

ٹھوڑی سے براق کا ہاتھ نرمی سے ہٹاتے ہوئے وہ اپنا رخ پھر سے گاڑی کے شیشے کی جانب موڑ کر سڑک پر نظریں جمالیں---

میری جان ایسا ظلم مت کرنا،مجھے بتاؤ کہ مجھ سے کیا گستاخی ہوگئی ہے؟؟

میری بیوی دو مہینے کے بعد اپنے شوہر سے مل رہی ہے اور مجھے بات تک نہیں کرنی،خطاوار کو اس کی خطا بتانا ضروری ہوتا ہے---

براق نے دوبارہ نرمی سے اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے چہرے کو دوبارہ اپنی جانب کیا،اس کے روٹھے ہوئے چہرے پر پیار بھری نظریں ڈالتے ہوئے جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس سے گستاخی کیا ہوئی ہے---

آپ کو نہیں پتہ کہ آپ نے کیا کیا ہے؟؟

اس کی خوبصورت آنکھوں میں نمی اُتری تھی۔۔۔

فجر مجھے سچ میں نہیں پتا کہ تم کیوں ناراض ہو۔۔۔

یار ایک بار بتاؤ تو صحیح؟؟

براق پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کو میری ذرا سی بھی فکر نہیں تھی، دو مہینے ہو گئے ہیں آپ نے نہ کبھی مجھے فون کیا اور نہ ہی مجھے ملنے آئے ہیں، آپ کو نہ میری فکر ہے نہ ہمارے بچے کی۔۔۔

اس کے بلشی عارض پر آنسو بہتے ہوئے براق کے دل پر گر رہے تھے۔۔۔

اسے تو اندازہ تک نہیں تھا کہ اسکی بیوی اور اسکی پہلی اور آخری محبت اس سے قدر ناراض تھی۔۔۔

میری جان میں صرف تمہارے بابا سے کیے ہوئے وعدے کو نبھانے کے لیے حویلی نہیں آیا، میں نہیں چاہتا تھا کہ میں ان کا بھرم توڑوں۔۔۔

آپ کے بابا نے مجھے فون پر صاف صاف کہا تھا کہ میری بیٹی سے کوئی رابطہ مت رکھنا۔۔۔

ٹھیک ہے اگر بابا نے آنے سے منع کیا تھا تو فون تو کر سکتے تھے نہ۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنسوں لبوں پر ہزاروں شکوے سجائے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی،اسے یوں روتا ہوا دیکھنا براق کے لیے آسان نہیں تھا،ان خوبصورت آنسوں کی اس کی نظر میں کیا قیمت تھی،یہ تو صرف اس کا دل جانتا تھا۔۔۔

وہ تو اپنے دیے ہوئے دُکھ نہیں بھولتا تھا جس کی وجہ سے کبھی اس کی فجر راتوں میں رویا کرتی تھی۔۔۔

وہ آج بھی شرمندہ ہوتا تھا ان لمحوں پر جب اس نے اپنی فجر پر سختیاں کرتے ہوئے رلایا تھا۔۔۔

فجر پلیز رونا بند کرو یار، تمہارے آنسو مجھے بہت تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔

ہاتھ کی پشت کو نرمی سے اس کے گالوں پر رکھتے ہوئے آنسوں صاف رہا تھا،وہ کبھی نظریں اس پر رکھتا تو کبھی سامنے سڑک پر کہ کہیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔۔۔

میری جان فون پر بات اس لیے نہیں کی،ایک تو تمہارے بابا سے کیے ہوئے وعدے کو میں توڑنا نہیں چاہتا تھا اور دوسرا تمہاری آواز سن کر میں تم سے دور نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔

مگر میں تم سے غافل تو ایک منٹ کے لیے بھی نہیں ہوا،اپنے بھائی جان سے پوچھو دن میں کتنی بار تمہارا پوچھنے کے لیے میں فون کیا کرتا تھا،ایسے مت دیکھو فجر میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔

فجر نے جس بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا، براق کا دل تڑپ اُٹھا۔۔۔

تم نے سوچ کیسے لیا کہ مجھے تمہاری اور ہمارے ہونے والے بچے کی فکر نہیں ہے؟؟

یار تم دونوں تو میری پوری دنیا ہو۔۔۔

تم دونوں میرے جینے کی وجہ ہو۔۔۔

تم نے ایسا سوچا بھی کیسے یار؟؟

وہ گاڑی چلاتے ہوئے بار بار بے یقینی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کم سے کم ایک بار تو مجھے بتانا چاہیے تھا کہ آپ روز بھائی سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں، مجھے تو لگنے لگا تھا کہ میں اتنی غیر ضروری ہوں کہ آپ مجھے بھول گئے ہیں۔۔۔

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی، اس کی گھنی پلکوں سے موتی ٹوٹ کر اس کے عارض پر بہتے جا رہے تھے۔۔۔

سوری میری جان۔۔۔

سوری اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ تمہارے بھائی نے تمہیں نہیں بتایا یا مجھے یہ پتہ ہوتا کہ میری فجر میرے بارے میں یہ سوچ رہی ہے، تو میں سارے وعدے، قسم، توڑ کر ملنے بھی آجاتا اور روز فون بھی کرتا۔۔۔

براق ہاتھ اسکے کندھے پر رکھتے ہوئے، اپنے ساتھ لگائے اس کے فورہیڈ پر لب رکھتے ہوئے، گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

آپ کو پتہ ہے مجھے رات کو نیند نہیں آتی، آپ کا بے بی مجھے اتنا تنگ کرتا ہے، میں روز سوچتی تھی جب آپ فون کریں گے تو میں آپ کو اس کی شکایت لگاؤں گی۔۔۔

میں آپ سے شکایت کرنا چاہتی تھی، مگر آپ کے نہ پوچھنے پر مجھے غصہ آتا تھا۔۔۔

تو میری جان تم خود فون کر لیتی، کس نے روکا تھا۔۔۔

میں تو تمہارے بابا کے وعدے کا پابند تھا، مگر تم تو مجھے فون کر سکتی تھی نہ۔۔۔

مجھے بھی بابا نے منع کیا تھا۔۔۔

مگر مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ بابا نے آپ کو بھی منع کیا ہے، میں تو ہمیشہ آپ کے فون کا انتظار کرتی تھی۔۔۔

سوری آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی اور رہی بے بی کی بات اسے تو اب میں سیدھا کروں گا،اس نے میری پیاری سی بیوی کو تنگ کرنے کی ہمت کیسے کی۔۔۔

فجر کا بڑا ہوا پیٹ صاف دکھائی دے رہا تھا، جو اس کے نازک سے وجود کے لیے بہت بھاری تھا۔۔۔
فجر پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی اور جسم بھی پہلے سے بھرا بھرا لگنے لگا تھا، بے اختیار اس کی نظریں دھڑکنوں پر گئی تھی۔۔۔
نازکیوں میں بے بی فیڈ بھرنے سے نازکیاں بہت نمایاں ہونے لگی تھیں۔۔۔
اپنی نازک سی فجر کے وجود کی بڑی ہوئی نازکیاں دیکھتے ہوئے، اس کے لب مسکرا دیے تھے۔۔۔
فجر اس کے کندھے پر سر رکھے ہوئے آنسو بہا رہی تھی، جبکہ مقابل ایکسرے مشین کی طرح اس کے پورے وجود پر نظر دوڑاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

سوری یار آئندہ میری طرف سے کوئی گستاخی نہیں ہو گی، اس گستاخی کو معاف کر دو اور اپنا موڈ ٹھیک کرو، آج ہمارا ولیمہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری دلہن روتی ہوئی گھر جائے۔۔۔

میں نے روم کو بہت خوبصورت ڈیکوریٹ کروایا ہے اور میرا پورا ارادہ ہے ولیمے کی نائٹ منانے کا، میری جان رونا دھونا بند کر دو، میری ترسی ہوئی شدتوں کے لیے تیار رہنا۔۔۔

دو مہینے انتظار کیا ہے اور آج کی رات دور رہنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

اس کے لہجے میں خماری ابھی سے اُتر کر آواز کو بھاری کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ تو پتہ نہیں کیسے اپنے دل کو سنبھالے ہوئے سفر طے کر رہا تھا، ایک تو وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔ براق نے سنا تھا کہ لڑکیاں پریگنینسی کے وقت اور بھی حسین ہو جاتی ہیں، یہ بات کس حد تک سچ تھی اسے نہیں پتہ تھا مگر آج فجر کا روپ دیکھ کر اسے یہ کہاوت سچ لگنے لگی تھی۔۔۔

دو مہینوں کی دوری نے براق کے اندر جذباتوں کا طوفان اُٹھا رکھا تھا۔۔۔

آپ مجھ سے دور رہیے گا، میں بہت بھاری ہو گئی ہوں، اب آپ سے اُٹھائی نہیں جاؤں گی۔۔۔

اسے شاید اپنے موٹے وجود کے وزن پر ضرورت سے زیادہ ہی بھروسہ تھا، اسی لیے تو کمانڈو صاحب کو بتا رہی تھی کہ وہ بہت بھاری ہو گئی ہے، مطلب کہ رومینس کا کوئی چانس نہیں۔۔۔

میری جان مت بھولو کہ تمہارا شوہر کمانڈر ہے جو تمہارے وزن جیسی چیز کو کھلونے کی طرح گھما سکتا ہے۔۔۔

چُپ کر جائیں۔۔۔

وہ شرماتے ہوئے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔

میری جان ابھی سے شرما کر لال گلابی ہونے کی ضرورت نہیں ہے، شرمانے کے بہت سارے موقع دوں گا گھر تو پہنچو۔۔۔

براق اپنے بابا والے گھر میں شفٹ ہو چکا تھا جو اب بھی اس کے نام پر تھا، ساری پراپرٹی بھی اسے واپس مل چکی تھی کچھ کاغذات میں پرابلم آسکتی تھی، مگر بہرام نے جاتے ہوئے اپنے گناہوں کو کم کرنے کے لیے تمام پیپر سائن کر کے پاور آف اٹارنی براق کے نام پر کر دی۔۔۔

براق نے صرف اپنے بابا کی پراپرٹی رکھی، باقی سب کچھ ایک ادارے میں دے کر غریب بچوں کی ہیلپ کر دی۔۔۔

اسے بہرام کی حرام کی کمائی رکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

براق نے رحمت اللہ کی فیملی کو گھر میں واپس بلا لیا تھا، اب اس کی بیوی، بیٹی اور رحمت اللہ گھر کی نگرانی اور کام کاج دیکھتے تھے۔۔۔

وہ فجر کو اپنے گھر لے کر جا رہا تھا جہاں پر اس کا بچپن گزرا، جو کہ زیادہ اچھا تو نہیں تھا، مگر جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ یہ گھر اس کے بابا کا ہے اسے اس گھر سے لگاؤ ہونے لگا تھا، اس گھر کی ایک ایک چیز اس کی ماں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی تھی، تو اپنی ماں کی یادوں کے سہارے وہیں پر رہنا چاہتا تھا۔۔

....

پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا، گاڑی جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئی فجر تو حیران نظروں سے سجے ہوئے محل نما بنگلے کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

ویلکم میرے گھر کی اور میرے دل کی ملکہ۔۔۔

آج سے یہ گھر بھی آپ کا اور یہ دل بھی آپ کا ہے، جہاں پر آج سے آپ حکومت کریں گی اور ہم آپ کے غلام بن کر رہیں گے۔۔۔

براق گاڑی کا گیٹ کھول کر اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے، ایک ہاتھ سینے پر رکھے ہوئے، بڑی محبت بڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

پلیز ایسا مت کہیں، مجھے اچھا نہیں لگتا، میں ہمیشہ آپ کی ملکہ بن کر رہوں گی، تو آپ ہمیشہ میرے دل میں بادشاہ بن کے رہیں گے، آپ کو غلام بنانا میرے لیے محبت کی توہین ہے۔۔۔

میری پہلی اور آخری محبت فجر براق پاشا۔۔۔

اگر تمہارا شوہر خوشی سے تمہاری محبت میں قید ہو کر تمہارا غلام بن کر رہنا چاہتا ہے تو، اسے محبت کی توہین نہیں عشق کا اعزاز سمجھ کر قبول کرو۔۔۔

وہ نرمی سے اپنی ہتھیلی اس کے مضبوط ہاتھ میں رکھتے ہوئے، گاڑی سے پہلا قدم نیچے رکھ چکی تھی۔۔۔

براق نے اسکے مخملی ہاتھ کو سختی سے اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے، لبوں سے چومتے ہوئے، آنکھوں سے لگا کر عقیدت پیش کی۔۔۔

"بہت خیال رکھا کرو اپنا جناب

میری عام سی زندگی میں بہت خاص ہو تم"

بڑی محبت سے کہتے ہوئے نیچے جھک کر اسے اپنی گود میں اُٹھا کر، احتیاط سے ایک ایک قدم اُٹھاتا ہوا، پھولوں سے سجے ہوئے راستے پر چلتا، اپنی لازوال محبت کو اس کے محل نما گھر کے اندر لے جا رہا تھا۔۔۔

پلیز فجر آج میں چاہوں گا کہ لفظوں میں محبت کا اظہار کر کے مجھے خاص ہونے کا احساس دلاؤ--

اس کے چہرے پر خماریوں بھری محبت سے نظریں گاڑے ہوئے، پھولوں سے سجے ہوئے راستے سے چلتے ہوئے، وہ گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا--

پورے گھر کو ریڈ روز سے سجایا گیا تھا، ایسے لگ رہا تھا جیسے پھول ہواؤں میں اُڑ کر چاروں اطراف میں پھیل چکے ہوں، گھر کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا، جہاں پر پھولوں کی چادر نا بچھی ہوئی ہو--

فجر کو اسے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی شہزادی ہے اور اسے پوری شان و شوکت کے ساتھ اس کا شہزادہ اس کے محل میں لے کر آیا ہے--

باہر مین گیٹ پر بیٹھے ہوئے گارڈز کے علاوہ اسے گھر میں کوئی نظر نہیں آیا تھا، شاید نوکروں کو چھٹی دے رکھی تھی--

فجر پلیز کچھ کہو، جس سے مجھے احساس ہو کہ تمہاری محبت میں میں اکیلا ہی نہیں تڑپا ہوں، میں بھی تمہارے لیے خاص--

براق کے لہجے میں ایک تڑپ تھی، فجر کے منہ سے اپنے لیے محبت بھرے الفاظ سننے کی--

میرے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر تو دیکھیں!!

جو دھڑکنا بھول جاتا ہے صرف ایک تیرے نام لینے سے!!

فجر اس کے سینے سے سر کو لگائے، آہستہ مگر بہت پیار بھرے لفظوں کی مالا لبوں سے پیروتے ہوئے بول کر شرما دی۔۔۔

براق کے قدم خوشی سے بھاری ہونے لگے تھے، وہ اس قدر خوش تھا کہ شاید وہ لفظوں میں بیاں ہی نہ کر سکے۔۔۔

فجر کبھی مجھ سے روٹھ کر، مجھے اپنی نزدیکیوں سے دور مت کرنا، خدا کی قسم میرے پاس جینے کی وجہ تم ہو، تم ہو تو سب کچھ ہے، تم نہیں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔

وہ بڑے پیار سے کہتے ہوئے اسے ہال میں لے کر داخل ہوا تھا، جہاں پر پہلے سے ہی ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز آرہی تھی، ہال میں بچھے ہوئے پھولوں کی چادر پر اسے نرمی سے کھڑا کرتے ہوئے فجر کی آنکھیں بند کرنے کو کہا۔۔۔

وہ پھولوں سے بنے ہوئے جھولے کو دھکیل کر اس کے قریب لے کر آیا تھا،اسے پیار سے اس میں بٹھاتے ہوئے آنکھیں کھولنے کو کہا،اس کے سر پر پھولوں سے بنا ہوا نفیس سا تاج پہنا کر اسے بالکل شہزادیوں کی طرح فیل کروا رہا تھا۔۔۔

فجر کی آنکھیں نم ہو گئی تھی،اس نے کب سوچا تھا کہ ایک دن اسے گرے آنکھوں والے ہیرو سے اس قدر پیار ہو جائے گا۔۔۔

جس گرے آنکھوں کو دیکھ کر وہ ہمیشہ خوفزدہ ہو کر چھپ جایا کرتی تھی، آج ان گرے آنکھوں میں وہ اپنے لیے بے انتہا محبت دیکھ کر ان آنکھوں میں ڈوب جانا چاہتی تھی۔۔۔

"سانسوں کی خوشبو میں چھپالو مجھے!!

تیری روح میں اُتر جانے کو جی چاہتا ہے!!

کبھی چھوڑ کر جانے کی ضد مت کرنا!!

دیوانہ تیرے در پر التجا لیے بیٹھا ہے!!"

وہ اس کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے، سر اس کی گود میں رکھے شاعری کے الفاظ عقیدت کے ترازو میں رکھ کر تولتے ہوئے، اس کی ہستی کو پیش کر رہا تھا۔۔۔

براق پلیز اتنی محبت مت جتائیں، کہیں خوشی سے میری سانسیں ہی نہ رک جائیں۔۔۔

ایسا کہنے کی دوبارہ جرت نا فجر
خدا تمہیں میری بھی عمر لگا دے
وہ چہرہ اوپر اُٹھاتے ہوئے تڑپ کر بولا تھا۔۔۔

خدا آپ کو ہمیشہ میرے سر پر سلامت رکھے، آپ نے اپنی جنونیت میں مجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے، آج حقیقت جان لیجیے!!
کمانڈو براق پاشا!!
آپ ہی فجر کے عشق میں پاگل نہیں ہیں!!
آپ کے عشق نے مجھ پر بھی بہت گہرا اثر ڈالا ہے!!
خدا آپ کو لمبی زندگی عطا کرے۔۔۔ کبھی جو سانسیں آپ کی رکی تو مر فجر نے بھی جانا ہے!!

براق کے چہرے کو محبت سے دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے، فجر نے براق کے چہرے پر جھکتے ہوئے، ماتھے پر عقیدت بھرا لمس پیش کیا۔۔۔

آج وہ سچ میں براق کی دیوانی بن چکی تھی، دیوانگی سے اس کے چہرے کو چومتے ہوئے، نرم گرم لمس چھوڑتے، اپنی محبت کا کھلے دل سے ثبوت دے رہی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے اپنی یادوں کی کتاب میں محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔۔۔

فجر ہمیشہ مجھ سے اتنا ہی پیار کرنا، میں ہمیشہ تمہیں ہر غم سے دور رکھوں گا۔۔۔

پاس رکھے ہوئے پھولوں سے بنے گجرے اُٹھا کر، اس کی کلائیوں میں پہناتے ہوئے، وہ محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

معافی مانگتا ہوں، اپنے ہر اس غیر اخلاقی رویہ کے لیے، جو کبھی میں نے تمہارے ساتھ اپنایا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑے ہوئے سر کو جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

براق پلیز۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟

اسکے سخت ہاتھوں کو اپنے نازک گجروں سے سجے ہوئے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے وہ لبوں سے لگا کر شدت سے چومتے ہوئے تڑپ کر بولی تھی۔۔۔

آپ کیوں خدا کی بارگاہ میں مجھے گنہگار بنا رہے ہیں، آپ شوہر ہیں میرے، ماں کے بعد جنت شوہر سے محبت کر کے حاصل ہوتی ہے۔۔۔
جب خدا نے کہہ دیا کہ اگر اس کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو بیوی اپنے شوہر کو سجدہ کر سکتی تھی، شوہر کا کیا رتبہ ہے کیا آپ نہیں جانتے؟؟
کیوں مجھے جہنم کی آگ کا حقدار بنا رہے ہیں؟؟
پلیز اُٹھیے اور میرے ساتھ بیٹھیے۔۔۔
وہ زبردستی ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھا چکی تھی۔۔۔

جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا تھا فجر، خدا تو اس کی بھی اجازت نہیں دیتا۔۔۔

کوئی بات نہیں براق---

میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے، میں نے تو آپ کو بہت پہلے ہی معاف کر دیا تھا اور یہ بات میں آپ کو بتا چکی ہوں، پھر آج کیوں آپ گزری ہوئی باتوں کو دہرا کر خود کو تکلیف پہنچا رہے ہیں؟؟

وعدہ کریں آج کے بعد ہمارے درمیان یہ باتیں کبھی نہیں ہوں گی---

نہ آپ یاد کریں گے---

نہ مجھے یاد دلائیں گے---

وہ ہمارا بُرا وقت تھا جو گزر چکا ہے---

بہت خوش قسمت ہوں جو مجھے تم ملی!!
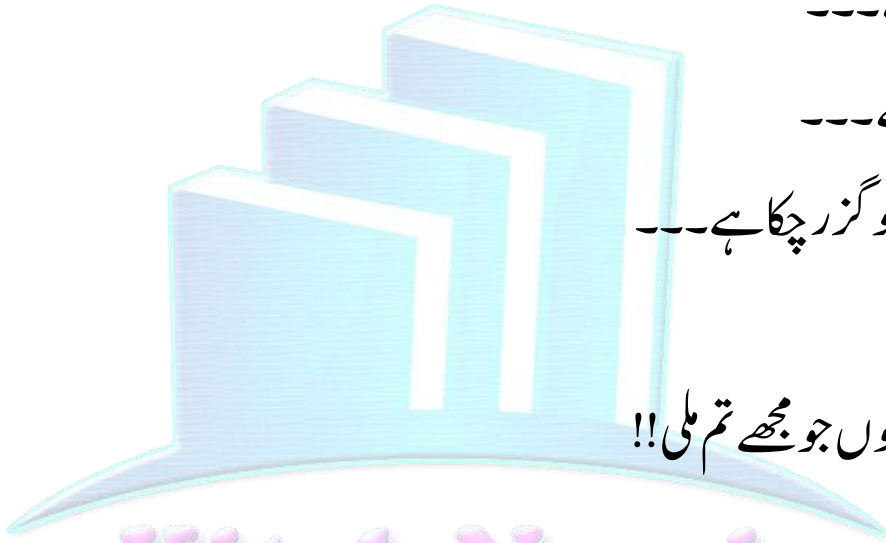
جی نہیں اس سے زیادہ خوش قسمت میں ہوں جسے آپ ملے!!

آج کے زمانے میں کہاں ملتے ہیں براق پاشاہ جیسے عاشق، جس نے خود کو بُرا ثابت کر کے اپنی محبت کو گندگی کے دلدل میں گرنے سے بچالیا، کہاں ملتا ہے ایسا چاہنے والا جس نے خود کی نفرت اپنی بیوی کے دل میں اُجاگر کر کے اسے اس قدر مضبوط بنادیا کہ وہ حالات کا سامنا کر سکے میں کہاں جانتی تھی کہ خدا

نے آپ کو میرے مقدر میں کیوں لکھا ہے مگر آج میں جانتی ہوں کہ میرے رب نے مجھے بہتر سے بہترین دیا ہے، آپ سے اچھا ہمسفر کبھی مجھے مل نہیں سکتا تھا۔۔۔

میں شکر کرتی ہوں اس خدا کا جس نے مجھے آپ کی محرم بنایا۔۔۔

اس کے سینے پر سر ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کر دیں۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں فجر آج کے بعد کبھی گزرے ہوئے وقت کو پلٹ کر نہیں دیکھوں گا۔۔۔

چلو اُٹھو دونوں زندگی کی نئی شروعات، اس کی پاک بارگاہ میں سر کو جھکاتے ہوئے شروع کرتے ہیں۔۔۔

وہ فجر کا ہاتھ نرمی سے تھامے ہوئے آہستہ آہستہ پھولوں کی چادر پر چلتا ہوا اپنے روم میں آ گیا، وہاں پر دونوں نے خدا کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ایک ساتھ شکرانے کے نفل ادا کیے۔۔۔

بڑی پاک ہوتی ہے وہ محبت جس میں خدا آپ کو اپنے سامنے سجدہ ریز ہونے کی توفیق دیتا ہے۔۔۔

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو شادی کی پہلی رات خدا کے سامنے سجدہ کر کے اپنے آنے والے زندگی کی خوشیاں اس خدا سے دعاؤں میں مانگ لیتے ہیں۔۔۔

عشق اگر سچا ہو تو منزل مل ہی جاتی ہے، جیسے براق کو براق کی منزل مل چکی تھی، جس فجر کو اس نے چاہا بے انتہا چاہا، وہ فجر ہمیشہ کے لیے اس کی ہو چکی تھی۔۔۔

دعا مانگتے ہوئے دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا، وہ دعا میں اس کا ساتھ مانگ رہی تھی اور وہ دعا میں اس کا ساتھ مانگ رہا تھا۔۔۔

ہائے رے عشق کتنا ظالم ہے تو

محبوب سے خود کیلیئے دعا کا حق تک تو چھین لیتا ہے!!

تم بہت تھک گئی ہو تمہاری یہ بھاری سی جیولری اُتار کر تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں۔۔۔

جائے نماز کو فولڈ کر کے رکھتے ہوئے دیکھ براق بڑے پیار سے اسے اُٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا، اس سے بیڈ پر بٹھا کر خود کھڑا ہوا تھا، ایک ایک کر کے اس کی ساری جیولری کو اُتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے، دوپٹے سے بھی آزادی دلا چکا تھا۔۔۔

فجر کہ دل میں جو ڈر تھا، وہ گھبراہٹ اس کے چہرے پر نظر آرہی تھی۔۔۔

اُٹھ کر چینج کر لو۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ اس وقت تم بہت تھکی ہوئی ہو، بے فکر رہو، اس رات کو ضائع تو نہیں کر سکتا، اتنا صبر نہیں ہے مجھ میں، مگر یہ وعدہ کرتا ہوں اتنی محبت اور نرمی سے خود میں شامل کروں گا کہ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ کب میں نے تمہیں خود میں شامل کر لیا ہے۔۔

مگر یہ مت سمجھنا کہ ہمیشہ ایسا ہی چلتا رہے گا، جیسے ہی ہمارا شہزادہ یا شہزادی اس دنیا میں قدم رکھ لے گی یا گا، اس کے بعد سارے حساب چُکتا کروں گا، پھر تم پوری ایمانداری سے میرے حقوق مجھے دینا۔۔

فجر کی جان میں جان آئی تھی، یہ سن کر براق اسے تنگ نہیں کرے گا۔۔

فجر چینج کر کے لائٹ سے کلر کا پلازو اور کرتا پہن کر باہر نکلی تھی۔۔۔

اپنے وعدے کے مطابق نرمی سے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے۔۔

پنکھڑیوں کو چومتے، چہرے پر گرم لبوں کے لمس نرمی سے چھوڑتے ہوئے، اس کا سر بڑے آرام سے تکیے پر رکھتے ہوئے لٹایا۔۔

اس کے دونوں پاؤں نرمی سے اُٹھا کر اس نے بیڈ پر رکھے، فجر کا پیٹ کافی بڑھ چکا تھا، اسے اب اُٹھنے بیٹھنے میں کافی پرابلم ہوتی تھی۔۔۔

اگر اجازت ہو تو میں اپنے بے بی سے مل سکتا ہوں؟؟

فجر کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے اجازت مانگی تھی۔۔۔

جی اجازت ہے، بے بی کے پاپا اپنے بے بی سے مل سکتے ہیں۔۔۔

صدقے جاؤں بے بی کی ماما شرما گئیں۔۔۔

فجر کے لال پڑتے چہرے کو دیکھ براق نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

فجر دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے ہنس رہی تھی، اس کے لیے یہ احساس، یہ جذبات سب کچھ بہت پیارے اور نئے تھے۔۔۔

اس کے پیٹ سے شرٹ کو ہٹاتے ہوئے اس کے بڑے ہوئے پیٹ پر نرمی سے

لب رکھتے ہوئے جگہ باجگہ لمس چھوڑتے ہوئے براق اس احساس کو جی رہا تھا کہ جب اس کا بچہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ اسے اپنے سینے سے لگا کر پیار کرے گا۔۔۔

فجر کے پیٹ پر لب رکھے ہوئے کتنی دیر وہ اپنے بچے پر اپنی محبت نچھاور کرتا رہا۔۔۔

کس قدر خوبصورت تھا یہ احساس، شاید براق بھی ہر باپ کی طرح لفظوں میں بیان کر کے بتا نہیں سکتا تھا، دنیا کی ہر خوشی ایک طرف مگر سچ میں باپ بننا بھی بہت پیارا احساس ہے۔۔۔

وہ اُٹھ کر فجر کے ساتھ لیٹتے ہوئے کروٹ لیتا اس کے چہرے پر جھکا تھا، اس کے چہرے پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے محبت کی بارش میں بھگونے لگا، اس کی گردن کو چومتے ہوئے نازک گہرائیوں پر جھکنے لگا تھا، گہرائیوں کو بہت نرمی سے چھوتے ہوئے اس نے فجر کو ذرا سی بھی تکلیف نہیں دی تھی۔۔۔

اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھاتے ہوئے داستانِ عشق کو نرمی سے آگے بڑھانے لگا، اس کے بڑھے ہوئے پیٹ سے دوری بنائے ہوئے، اس کی نازک دھڑکنوں کو پیار سے چھوتے ہوئے، اس کی تیز ہوتی سانسوں میں بھرتی سسکاریوں کو دیکھ بہک رہا تھا۔۔۔

لاکھ جذباتوں پر لگامیں ڈالی، مگر پھر بھی بے قابو ہو رہا تھا، مگر فجر سے کیے ہوئے وعدے کو بڑے پیار سے اس نے نبھایا۔۔۔

اس سے پیار کی ٹھنڈی ہواؤں میں خوشبو کی طرح مہکائے ہوئے، اس پر اپنی شدتوں کی نرمیاں دکھاتے ہوئے خود میں بسا رہا تھا۔۔۔

فجر کی سانسیں تیز ہونے لگیں، اس کی دبی دبی سسکاریاں، اس کی تیز سانسوں کی آواز میں اُلجھ کر روم میں خوبصورت موسیقی کی دھن بنا رہی تھیں۔۔۔

زیادہ اپنی پیاری بیوی کو تنگ نہ کرتے ہوئے، پیار سے شدتوں کو نچھاور کرتے نرمی سے اس کو میں اپنے سینے میں چھپالیا۔۔۔

فجر کے لیے اتنا ہی کافی تھا وہ صبح سے تھکی ہوئی تھی، اب اس کی پیار کی ہلکی بارش میں بھی نڈھال سی ہوتی، اس کے بازو پر سر رکھے ہوئے گہری نیند میں جاچکی تھی۔۔۔

جبکہ مقابل کی آنکھوں میں نیند نام کی کوئی چیز نہیں تھی، اس کے دل کی خوشی کے آگے نیند کہاں ٹک سکتی تھی۔۔۔

پوری رات اس نے فجر کے پیارے سے چہرے کو نہارتے ہوئے گزار دی، فجر کی اذانیں ہونے لگیں، اور وہ ایک ٹک سے دیکھے جارہا تھا۔۔۔

نرمی سے اس کے پاس سے اُٹھتے ہوئے، فریش ہو کر جائے نماز پر سجدہ ریز ہو کر رب کا شکر ادا کرنے لگا۔۔۔

نماز ادا کر کے وہ فجر کے پاس آیا اور اسے بھی اُٹھا کر فجر کی نماز پڑھنے کو کہا تھا۔۔۔

فجر کو اس نے جان بوجھ کر لیٹ اُٹھایا تھا، تا کہ تھوڑی سی نیند اور لے لے۔۔۔

اب اسے اپنی بیوی کی صحت کا پورا خیال رکھنا تھا، آخر وہ اسے باپ بننے کی خوشی دینے والی تھی۔۔۔

فجر بیڈ سے پیر لٹکائے ہوئے بیٹھی تھی، براق نے خود اس کے پیروں میں اُٹھا کر چپل پہنائی تھی۔۔۔

پلیز ایسے مت کریں میں خود پہن لوں گی۔۔۔

ششششش۔۔۔

مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے، میں تمہارا جس طرح چاہوں خیال رکھ سکتا ہوں، اس کا مجھے حق حاصل ہے۔۔۔

مگر آپ میرے پاؤں میں جوتے پہنائیں مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔

جب ہمارا بے بی دنیا میں آجائے گا پھر تم مت پہنانے دینا۔۔۔

براق اگر اتنا پیار کریں گے تو سچ میں مجھے ڈائبیٹیز ہو جانی ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں میں اس کا بھی علاج کر لوں گا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر اسے واش روم کے اندر تک چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔

خود اس کے ٹاول اور کپڑے سٹینڈ پر ٹکائے مسکراتا ہوا آنکھ کو دبا کر واش روم سے باہر نکل آیا۔۔۔

سٹڈی روم میں جا کر وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، فجر باہر آ کر فجر کی نماز ادا کرنے لگی۔۔۔

فجر خدا کا شکر ادا کرتی ہوئی دعا مانگ کر براق کے پاس سٹڈی روم میں چلی آئی تھی۔۔۔

براق قران پاک بند کر رہا تھا، تو فجر نے منع کر دیا کیونکہ وہ بھی اللہ تعالی کی پاک کتاب پڑھ کر خدا کا شکر ادا کرنا چاہتی تھی کہ ان کی زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

دونوں اتنی دیر سٹڈی روم میں بیٹھے رہے، جب فجر تلاوت کر رہی تھی اور براق ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

وہ مسلسل اس کی نگاہوں کو خود پر محسوس کرتے ہوئے، مسکرا کر قرآن پاک کو اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے، دعا مانگ کر حجاب کھولتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اتنا پیار مت دیجیئے کہ جب کبھی کمی آئے تو میں برداشت نہ کر سکوں، کسی بھی چیز کی عادت اور لت بہت بُری ہوتی ہے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کی نظروں میں دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔

میری جان ایسا کبھی ہو گا ہی نہیں کہ میری محبت میں کمی آئے۔۔۔

محبت کے سمندر کی انتہا نہیں کوئی!!

یہ وہ درد ہے جس کی دوا نہیں کوئی!!

وہ مسکراتے ہوئے بول کر دونوں بازو کھولتے ہوئے، صوفے پر بیٹھا ہوا، اسے اپنے سینے سے لگائے آنکھیں بند کر چکا تھا۔۔۔

محبت کو حاصل کر لینے سے بڑا اور کوئی سُکھ نہیں ہوتا اور محبوب کو باہوں میں بھر لینے سے بڑی دنیا کی کوئی خوشی نہیں ہوتی۔۔۔

محبت عشق جنون سب کچھ تھا اس ایک شخص کے انداز قربت میں۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے مائی ٹو مچ رومینٹک ہبی۔۔۔

آج بلاج کی برتھ ڈے ہے، رات کو حور بہت تھکی ہوئی تھی تو اسے یاد ہوتے ہوئے بھی نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

مگر جیسے ہی اس کی آنکھ کھلی فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد،وہ بلاج کے پاس آکر،بیڈ سے پاؤں لٹکا کر ایک ہاتھ اس کے اوپر سے گزارتے ہوئے، میٹرس پر رکھے بیٹھی ہوئی،پیار بھری گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکی گئی۔۔۔

سخت داڑھی والے گال پر نرمی سے پنکھڑیاں رکھتے ہوئے،نرمی سے محبت بھرا لمس چھوڑتے،کان میں سرگوشی اُتارتے ہوئے،ہیپی برتھ ڈے کہا۔۔۔

حور کی پیار بھری میٹھی سی آواز کو محسوس کرتے ہوئے چوہدری بلاج جو کروٹ لیے ہوئے گہری نیند میں سو رہا تھا،اس کی گھنی مونچھوں تلے انابی لب مسکرا دیے۔۔۔

تھینک یو سو مچ مائی بیوٹی فل وائفی۔۔۔

حور کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے نرمی سے اپنے سینے پر لٹاتے بازوں کا حصار تنگ کر لیا،حور بے بی صبح صبح اتنے پیار سے مت دیکھو یار، میں بہک جاتا ہوں۔۔۔

حور کے پیار بھری نظروں سے دیکھنے پر بلاج مسکراتے ہوئے،اس کی پنکھڑیوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے بولا۔۔۔

کیوں؟؟

اب آپ کے بہکنے کے ڈر سے میں اپنے ہبی کو پیار بھری نظروں سے دیکھ بھی نہیں سکتی، کیا میرا اتنا بھی حق نہیں ہے؟؟

بلاج کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی، حور کی آنکھوں میں اُداسی تھی جس کو چوہدری بلاج باخوبی دیکھ بھی رہا تھا اور سمجھ بھی رہا تھا۔۔۔

وہ بلاج کے چہرے پر نظر گاڑے ہوئے، ایک ہاتھ کی انگلیاں اس کے بالوں میں پھیرتے ہوئے، دوسرے ہاتھ کو اس کے سینے پر رکھے ہوئے، سینے سے رب کرتی ہوئی گردن سے لے جا کر بلاج کے ہونٹوں اور بالوں کو چھوء رہی تھی، حور کا ایسا کرنا بلاج کے پوری باڈی کے نظام کو درہم برہم کر رہا تھا۔۔۔

حور اپنے چوہدری صاحب کے صبر کا امتحان لے رہی تھی، بلاج کے چہرے پر سجی ہوئی گھنی سخت داڑھی اسے جاذبِ نظر بنا رہی تھی۔۔۔

گھنی مونچھوں تلے بہکے ہوئے آتشی لب جس پر نرمی سے حور اپنا انگوٹھا رکھتے ہوئے رب کر رہی تھی، وہ کھیل رہی تھی بلاج کے آتشی لبوں سے۔۔۔

بلاج کی خوبصورت موٹی آنکھوں میں پڑے ہوئے نیند کے لال ڈورے اسے اور بھی پُرکشش بنارہے تھے۔۔۔

چوہدری بلاج کی جان پر حق تو سب ہیں تمہارے پاس۔۔۔

ایک تم ہی تو ہو، جس کے پاس چوہدری بلاج کو چھونے کا، پیار کرنے کا، اسے اپنی اداؤں سے بہکا کر اپنے قریب کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔۔۔

بلاج اس کے چہرے کی اُداسی کو سمجھ چکا تھا، اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے بڑے پیار سے اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔۔۔

میری جان چوہدری بلاج کے دل کی اکلوتی مالک ہو تم، کیسے تم نے کہا کہ تمہیں حق نہیں؟؟

وہ اپنا چہرہ بلاج کے سینے کی جانب موڑ گئی۔۔۔

حور مجھے اس اُداسی کی وجہ بتاؤ؟؟

تم جانتی ہو کہ مجھے تمہارے چہرے اُداسی بالکل اچھی نہیں لگتی، اگر تم رات والی بات کو لے کر پریشان ہو تو میں نے تو کہا ہے کہ تیاری کرو اور چلو میرے ساتھ، پھر یوں اُداس ہو کر کیا بلاج کی جان لینے کا ارادہ ہے؟؟

اس کے ہاتھ کو اُٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے، جواب طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

حور کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں، حور کے آنسوں بلاج کے پیٹ والی جگہ سے ایک بنیان کو بھگو رہے تھے۔۔۔

حور میری جان یہ تم کیا کر رہی ہو؟؟؟

صرف دو دن کی بات ہے، میں کون سا سالوں کے لیے تم سے دور جا رہا ہوں، اور پھر میں تو تمہیں یہاں پر چھوڑ کر جانے میں بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں، تم ہی ضد لگا کر بیٹھی ہو کہ اماں کی طبیعت ٹھیک نہیں، جبکہ اماں نے خود تمہیں اجازت دی ہے کہ تم میرے ساتھ چلی جاؤ، ذرا سا موسمی بخار ہے اُتر جائے گا اور گھر میں نوکر چاکر موجود ہیں اماں کا خیال رکھنے کے لیے اور خدانخواستہ کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو ہم کون سا کنٹری سے باہر جا رہے ہیں، فوراً پہنچ جائیں گے۔۔۔

اگر پھر بھی تمہیں تسلی نہیں ہے تو میں دو دن کے لیے زمل کو بول دوں گا کہ وہ اور اذلان آ کر اماں کے پاس ٹھہر جائیں۔۔۔

تم چلو میرے ساتھ، مگر یوں رو کر تم میرے دل کے ساتھ مت کھیلو یار۔۔۔ حور کے آنسوں دیکھ کر بلاج تڑپ کر اس کا چہرہ سیدھا کرتے ہوئے آنسو صاف کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

نہیں بلاج یہ مناسب نہیں ہے۔۔۔

میں اس گھر کی بہو ہوں اور میں کیسے پھوپھو جان کو بیماری کی حالت میں اکیلے چھوڑ کر آپ کے ساتھ چلی جاؤں؟؟

ان کو میری ضرورت ہے، چاہے لاکھ گھر میں نوکر موجود ہوں، مگر بیٹی، بہو اور نوکروں میں فرق ہوتا ہے---

اور زمل کو بچوں کے ساتھ یوں ڈسٹرب کرنا مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا--

بلاج کے ہاتھ کو لبوں سے لگے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی، ایک الگ سی تڑپ تھی اسکی آنکھوں میں---

سب کی فکر ہے سوائے اپنے شوہر کے، جو دو دن وہاں پر پتہ نہیں تمہارے بغیر کیسے گزارے گا---

تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ دن تو میں کام میں مصروف رہ کر گزار لیتا ہوں، مگر رات تمہارے بنا کاٹنا میرے لیے آسان کام نہیں ہے---

سب جانتے ہوئے بھی تم سفاک بن جاتی ہو، ایسا تم پہلی بار تو نہیں کر رہی، جب بھی کبھی مجھے ایک دو دن کے لیے جانا ہو، کبھی تم میرے ساتھ جانے کی ہامی نہیں بھرتی---

بلاج ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے چہرے کا رخ دیوار کی جانب موڑ گیا، اس کی آنکھوں میں غصے کی لہریں صاف دکھائی دے رہی تھی، وہ ناراض تھا--

بلاج دو دن کے لیے کسی کام سے اسلام آباد جا رہا تھا اور اس نے کتنی بار حور کو سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ اس کے ساتھ چلے مگر حور باضد تھی کہ پھوپھو جان کی طبیعت ٹھیک نہیں تو وہ ان کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی، جبکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ خود بھی بلاج کے بغیر نہیں رہنا چاہتی تھی، بلاج نے اس کو خود میں اتنا اُلجھا لیا تھا کہ اب تو حور کا اس کے بنا رہنا مشکل تھا۔۔۔

پلیز بلاج پلیز ناراض مت ہونا، ورنہ میں رونے لگ جاؤں گی۔۔۔

وہ اُٹھ کر بیٹھتی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

ہاں یہ ظلم رہ گیا ہے یہ بھی کر لو!!

حور قسم سے بہت ظالم ہو یار تم۔۔۔

اسے اپنی باہوں کی حراست میں قید کرتے ہوئے شکوہ گو لہجے میں بولتے ہوئے، اس کے فور ہیڈ کو چومتے ہوئے اظہارِ محبت کو جاری رکھا۔۔۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ حور تم مجھ سے چاہتی کیا ہو، خود ہی انکار کر رہی ہو، ساتھ جانا نہیں چاہتی مگر چہرے پر اُداسی، آنکھوں میں آنسوں، تمہاری یہ تڑپ، اس سب کا میں کیا مطلب نکالوں؟؟

مجھے نہیں پتا میں کیا چاہتی ہوں!!

مگر مجھے پتہ ہے کہ تم کیا چاہتی ہو!!

چوہدری بلاج کے لب مسکرائے تھے اپنی بیوی کی تڑپ دیکھ کر جو اس سے دور ہونے پر تڑپ کر رو رہی تھی---

اگر نہیں جانا چاہتی تو مجھے ہنستے ہوئے رخصت کرو، تمہارا یہ رونے والا چہرہ دیکھ کر میں برداشت نہیں کر سکتا، جا کر ویڈیو کال کروں گا، بالکل بھی تمہیں اُداس نہیں ہونے دوں گا---

صرف دو دن کی بات ہے کام بہت زیادہ ضروری ہے ورنہ کبھی نہیں جاتا، خوشی خوشی بھیج دو ورنہ نہیں جا سکوں گا---

کیوں اپنے چوہدری کا مذاق بنوانا چاہتی ہو، لوگ کہیں چوہدری بلاج تو اپنی بیوی کے پلو سے بندھا رہتا ہے---

وہ مسکراتے ہوئے اسے پیار سے منا رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے چلے جائیے مگر وعدہ کر کے جائیں، جیسے ہی کام ختم ہو گا آپ فوراً ہی واپس آ جائیں گے، وہاں پر اپنے دوستوں کے ساتھ بزی مت ہو جائیے گا۔۔۔

ہائے رے یہ تڑپ۔۔۔

ایسے ہی میں بھی تڑپتا تھا، جب میری حور بے بی مجھے چھوڑ کر مائکے جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

گنی مونچھوں تلے لب شرارت سے مسکرا رہے تھے۔۔۔

تو کیا آپ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں؟؟

نہیں میری لڑاکو بیوی، بدلہ نہیں لے رہا اور نہ ہی تم سے کبھی بدلہ لے سکتا ہوں۔۔۔

یہی تو عشق کا دستور ہے جانا، جہاں پیار کیا جائے وہاں برابری پر نہیں اُترتے۔۔۔

میرے شاعرانہ مزاج شوہر اُٹھ جائیے اور فریش ہو جائیں، آپ کی فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے، آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں ناشتہ بھی ریڈی ہے---

اور میری مارننگ کس وہ کہاں ہے، جس کو لیے بنا میری آنکھ نہیں کھلتی---

وہ آپ نے آتے ہی لے لی ہے---

واہ رے میری جان کی دشمن، وہ جو میں نے لبوں سے لبوں کو چھوا تو وہ کس ہو گئی---
وہ ایسی شکل بنا کر بول رہا تھا جیسے اس کی بڑی کوئی قیمتی چیز چھوٹ گئی ہو---

نہیں تو اور اسے کیا کہتے ہیں؟؟
حور کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آرہی تھی---

اسے کیا کہتے ہیں وہ تو میں تمہیں واپس آکر بتاؤں گا مگر اسے کیا کہتے ہیں یہ ابھی بتا دیتا ہوں---

اسکے سلکی بالوں میں سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے،اس کی پنکھڑیوں کو سختی سے لبوں میں قید کرتے جس بے دردی سے اس نے حور کی سانسوں کو کھینچتے ہوئے خود کی سانسوں میں اُلجھایا تھا وہ تڑپ گئی۔۔۔

مگر اسے اب اپنے چوہدری کے اس انداز کی عادت تھی، یہ تو اس کے روز کا عمل تھا، تو پھر تڑپنا کیسا۔۔۔

حور اپنے چوہدری صاحب کے گلے میں دونوں بازوں ڈالے ہوئے، بڑی محبت سے اپنی سانسوں کو اس کے گلے میں انڈیلتے ہوئے اس کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔

جس شدت سے چوہدری بلاج نے اس کی پنکھڑیوں سے نمی پینے کی کوشش کی تھی، اس کے بعد بلاج کا حور سے دور ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔۔۔

جس کا اندازہ حور کو بھی بہت اچھی طرح سے تھا، سچ تو یہ تھا کہ حور کو بھی بلاج کی قربت کا سکون چاہیے تھا۔۔۔

جو کہ کچھ غلط بھی نہیں تھا، جتنا حق شوہر کا بیوی پر ہوتا ہے، اتنا ہی حق بیوی کا بھی شوہر پر ہوتا ہے وہ بھی اپنی حقوق کے لیے اپنے شوہر کے پاس جا سکتی ہے مگر یہاں تو حور کو ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی، اسکے چوہدری صاحب تو ہمیشہ موڈ میں ہی رہتے تھے۔۔۔

ابھی فجر کی نماز کے لیے کافی وقت پڑا تھا، بلاج سانسوں کو پیتے ہوئے اس اس پر گرتا چلا جارہا تھا، حور کو بیڈ پر لیٹاتے وہ حور کے اوپر گھٹا بن کر چھایا تھا۔۔۔

حور کے چہرے کو لبوں سے چومتے ہوئے وہ دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔

کانوں کی لو کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے، گردن کو جامنی کرنے لگا تھا، حور کی مخملی دودھیا گردن پر بلاج کے لبوں کے بے شمار دائرے اس کی گردن کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔

گردن پر بلاج کی داڑھی کی چُبن، دانتوں کی سختیاں اور لبوں کی گستاخیوں سے حور پیار بھری میٹھی میٹھی سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔

بلاج دونوں ہاتھ حور کی شرٹ کے گلے پر رکھتے ہوئے، آنکھ دبا کر شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہوئے تھا۔۔۔

حور جانتی تھی کہ چوہدری بلاج اب کیا کرنے والا ہے مگر اب حور کو اس کی بھی عادت ہو چکی تھی۔۔۔

چوہدری صاحب تھوڑا سا سدھر جایئے، کل کو جب ہمارے بچے ہوں گے تو کیا سوچیں گے کہ ہمارے ابا حضور کس طرح کے کارنامے سر انجام دیا کرتے تھے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کی شرٹ کے گلے پر دونوں ہاتھ ڈالے ہوئے حور کی شرٹ کا بیڑا غرق کر چکا تھا، گلے سے دامن تک شرٹ چاک ہو چکی تھی۔۔۔

حور نے ایک بار بھی منع نہیں کیا۔۔۔

ہائے بچے سے یاد آیا کہ اب تو بچوں کے بارے میں سوچنا چاہیے، فکر نہ کرو جب ہمارے بچے ہو جائیں گے تو پھر میں تھوڑا سا سدھرنے کی پوری کوشش کروں گا۔۔۔

مطلب کہ پھر کبھی مہینوں میں تمہاری شرٹوں کے یہ حشر کروں گا مگر اس کے لیے مہربانی فرما کر میرے پاس آنے سے پہلے اپنی شرٹ کو خود ہی اس مخملی وجود سے ہٹا دیا کرنا، ورنہ مجھے خود سے کوئی زیادہ اچھی اُمیدیں ہیں نہیں۔۔۔

جنگلی شیر جتنا بھی سدھر جائے مگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا، اس کے شکار کرنے کا انداز کبھی نہیں بدلتا۔۔۔

سرگوشیاں اُتارتے اس کی گہرائیوں کو بے باقی سے دیکھتے ہوئے،اس نے اپنے ہونٹ کے نچلے کنارے کو بے دردی سے دانتوں کے بیچ میں رکھتے ہوئے کاٹا تھا۔۔۔

آنکھوں میں اُترتی ہوئی خماری کو دیکھ وہ جانتی تھی کہ اگلے کچھ لمحے اس کی جان پر بہت مشکل اور بھاری پڑھنے والے ہیں۔۔۔

سخت ہاتھ نازکیوں پر رکھتے ہوئے سختیاں دکھاتے،سانسوں کو لبوں میں اُلجھائے ہوئے تھا۔۔۔

بلاج کی قربت ہمیشہ پہلے سے زیادہ جنونیت بھری ہوتی تھی۔۔۔

پتہ نہیں کون لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ شادی جیسے جیسے پرانی ہو مرد کی محبت اور دیوانگی میں کمی آجاتی ہے،بلاج کی محبت میں تو ہر دن دیوانگی،جنونیت،عروج پر جارہی تھی۔۔۔

اس کی ہر رعنائی کو اپنے لبوں کی خوشبو کو سے مہکاتے ہوئے،اس پر محبت بھری سخت شدتیں برساتے ہوئے،وہ پُرسکون ہو رہا تھا،حور دونوں ہاتھوں سے تکیے کے کناروں کو مٹھیوں میں سختی سے جکڑے ہوئے تھی۔۔۔

پیار کرنے والا شوہر چاہے جنونی محبت رکھتا ہو یا نرمیوں بھری بیوی کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، فرق پڑتا ہے اس بات سے کہ شوہر کی محبت خالص ہو، وہ اپنی بیوی کی فکر کرتا ہو، اگر ایک شوہر میں یہ جذبہ موجود ہے تو بیوی اس کی محبت کی ہر سختی کو خوشی خوشی قبول کرتی ہے۔۔۔

جیسے نازک سی حور بلاج کے سامنے کانچ کی گڑیا تھی، مگر بلاج کی محبت میں وہ بلاج کی سخت شدتوں کو بڑی خوشی اور ہمت سے خود میں اُتار لیتی تھی۔۔۔

حور جو اس کی شدتوں کو سہتی ہوئی نازک ڈالی کی طرح ٹوٹ کر بکھر جاتی تھی، مگر پھر بھی اسے اپنے بلاج کی ہی فکر رہتی۔۔۔

کس قدر اس شخص نے اسے اپنی محبت کے جال میں اُلجھا کر دیوانہ کر دیا تھا، کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی حور ہے جو کبھی چوہدری بلاج سے شدید نفرت کرتی تھی۔۔۔

جس حور کو بلاج کی شکل دیکھ کر غصہ چڑھ جاتا تھا، اسے لگتا تھا کہ اس کا پورا دن خراب ہو گیا ہے۔۔۔

آج وہی حور بلاج کا چہرہ دیکھ کر اپنی صبح کا آغاز کرتی تھی، بلاج کی دوری کا سوچ کر ہی وہ تڑپ جایا کرتی تھی، بلاج کی محبت نے میگنیٹ کی طرح اسے اپنے ساتھ چپکا رکھا تھا۔۔۔

اپنی محبت کی تیز موسلادھار بارش میں اسے بھگوتے ہوئے،اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

حور نے بلاج کی برہنہ چوڑی پشت پر ہاتھ رکھے ہوئے،اسکی کمر پر آئی ہوئی پسینے کی چند بوندوں کو اپنی ہتھیلیوں سے بڑی محبت سے صاف کیا تھا۔۔۔

روم کا اے سی پورے کمرے کو ٹھنڈا کیے ہوئے تھا مگر چوہدری بلاج کے شعلہ بار جذباتوں نے اس کے اندر اس قدر لاوے اُبال رکھے تھے کہ ان کو ٹھنڈا کرتے کمر پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو چکی تھیں۔۔۔

حور کا اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پسینے کی بوندوں کو صاف کرنا بلاج کے لبوں پر آئی ہوئی مسکراہٹ کی وجہ تھا،اس سے اپنی بیوی کا یہ انداز محبت اچھا لگا۔۔۔

حور تمہارا عشق بہت جان لیوا ہے۔۔۔

کان میں سرگوشی اُتارتے،گردن پر دانت نرمی سے گاڑتے ہوئے،ایک بار پھر اس کی سکاری کی وجہ بنا۔۔۔

حور۔۔۔یہ سب تمہارے عشق میں فنا ہونے کے بعد ہی ہوتا ہے۔۔۔

توکنٹرول رکھا کیجیئے چوہدری صاحب، کون کہتا ہے کہ یوں بے قابو ہو جایا کریں؟؟

کوشش کرتا ہوں مگر ہر بار ناکام ہو جاتا ہوں۔۔۔

جس کی بیوی اتنی خوبصورت ہو وہ کمبخت اپنے دل اور جذباتوں پر کنٹرول رکھے میری جان اس کو مرد نہیں کہتے۔۔۔

توکیا کہتے ہیں ایسے؟؟

حور اگر بتانے پر آگیا تو میری فلائٹ لیٹ ہو جانی ہے۔۔۔

اس سوال کا جواب پینڈنگ رہے گا، اسکا جواب میں واپس آکر دوں گا۔۔۔

وہ شرارتی لبوں سے مسکراتے ہوئے اپنی بات میں ہی حور کا جواب دے چکا تھا۔۔۔

بلاج کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا حور کو چھوڑ کر جانے کا مگر جانا ضروری تھا اور فجر کی نماز کا ٹائم بھی بہت کم رہ گیا تھا۔۔

جلدی سے فریش ہو کر نماز پڑھتے ہوئے وہ جانے کی تیاری کرنے لگا۔۔

حور یہ تم نے کون سے کلر کے کپڑے نکال دیے ہیں؟؟

یار تمہیں پتہ ہے میں بلیک اور براؤن کے علاوہ کوئی کلر نہیں پہنتا۔۔

وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوا تھا تو حور اس کے کپڑے نکال چکی تھی، نیوی بلو کلر کے کاٹن کے سوٹ کو دیکھ کر بلاج نے حور کے قریب آتے ہوئے کہا۔۔

آج سے آپ سب کلر پہنیں گے، آپ کون سی بیوہ عورت ہیں جس نے اپنے اوپر صرف دو کلر ہی حلال کر رکھے ہیں۔۔

وہ کرتے کے بٹن کھولتے ہوئے اس کے آگے کیے ہوئے تھی۔۔

حور یار مجھے اور کلر اچھے نہیں لگتے۔۔

مگر مجھے اچھے لگتے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ میرے چوہدری صاحب میرے لیے سب کلر پہنا کریں اور اب سے وہ ہو گا جو حور چاہے گی۔۔۔

بلاج کو زبردستی کرتا پہناتے ہوئے حور کے چہرے کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔

جو ہمیشہ سے بلاج کو مختلف کلر کے لباس میں ملبوس دیکھنا چاہتی تھی، اس نے خود شاپنگ کرتے ہوئے بلاج کے لیے بہت سے کلرز کے سوٹ خریدے تھے، یہ حور کی جانب سے بلاج کے لیے برتھ ڈے گفٹ تھا۔۔۔

آج بلاج کے ہینڈ کیری میں سب حور کی پسند کے کپڑے رکھے گئے تھے۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟؟

کچھ نہیں، دیکھ رہا ہوں کہ اچھی بیوی اپنے شوہر سے ہر کام کروا لیتی ہے، بس بیوی کو وہ ادا آنی چاہیے، جو شوہر کو بھا جائے۔۔۔

مطلب آپ کو میری ادائیں اچھی لگتی ہیں؟؟

بلاج اپنے بٹن بند کر رہا تھا اور حور ہاتھ میں اس کی واچ لیے کھڑی تھی۔۔۔

حور یہ تو اپنے دل سے پوچھو، اگر تمہاری ادائیں مجھے اچھی نہیں لگتی تو آج چوہدری بلاج کو کون اس کی مرضی کے خلاف کوئی اور رنگ پہنا سکتا تھا؟؟

مسکراتے ہوئے اس نے حور کے ہاتھ سے واچ لے کر اپنے بالوں سے بھرے ہوئے ہاتھ پر باندھ لی تھی۔۔۔

بلاج کو پرفیوم لگاتے ہوئے حور بار بار بلاج کی جانب دیکھ رہی تھی، بلاج کو بھیجنے کا، اسکا دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں حور کا دل کیوں اس قدر بے چین ہو رہا تھا۔۔۔

ہمیشہ جب بلاج کبھی گھر سے جاتا تو وہ اُداس تو ہوتی تھی مگر آج شاید ضرورت سے کچھ زیادہ تھی۔۔۔

بلاج کے گلے میں آف وائٹ کلر کی شال اس کے فیورٹ سٹائل میں لٹکاتے ہوئے، بلاج کو جانے کے لیے ریڈی کروا چکی تھی---

میری طرف دیکھو!!

حور کے اُداس چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اُٹھاتے ہوئے کہا---

اُداس ہونے کی ضرورت نہیں، پوری کوشش کروں گا کہ کام کو دو دن کے بجائے ایک دن میں ہی ختم کر کے لوٹ آؤں---

گاڑی میں بیٹھ کر سارے راستے کیمرہ آن ہو گا، تم میری شکل دیکھتی رہنا اور میں تمہاری دیکھتا رہوں گا---

اسلام آباد پہنچتے ہی تمہیں کال کر دوں گا---

اب مسکرا کر دکھاؤ!!

حور بامشکل ہلکا سا مسکرائی---

کنجوس لڑکی۔۔۔

بلاج اس کی اُداسی بھری مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے، اس کے گال، آنکھوں، لبوں کو محبت اور عقیدت سے چومتے ہوئے حور کو ساتھ لیے روم سے باہر نکلا آیا۔۔۔

جیسے جیسے بلاج روم سے نکل کر جارہا تھا حور کو ایسے لگ رہا تھا کہ بلاج اس کا دل بھی اپنے ساتھ لے جارہا ہو۔۔۔

بلاج اپنی اماں کو ملتے ہوئے گھر سے نکلا تھا، اس کی اماں نے بہت سی دعائیں دیتے ہوئے اپنے بیٹے کو رخصت کیا، انہیں اب بھی ہلکا ہلکا سا بخار تھا۔۔۔

بلاج نے حور کو تاکید کی تھی کہ ایک بار پھر سے ڈاکٹر کو گھر بلوا کر اماں کا چیک اپ کروالینا۔۔۔

حور بلاج کو باہر گاڑی تک چھوڑنے آئی تھی۔۔۔

بلاج کے گارڈ نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور بلاج گاڑی میں بیٹھ چکا تھا، گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔

بلاج حور کا اُداس چہرہ دیکھ کر گاڑی کا گیٹ کھولتے ہوئے نیچے اُتر آیا۔۔۔

حور۔۔۔

جی۔۔۔

کیا بات ہے کیوں اس قدر ڈسٹرب ہو؟؟

حور کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے، حور کی نظروں میں جھانکتے ہوئے، بلاج جاننا چاہتا تھا کہ حور کو کون سی چیز ڈسٹرب کر رہی ہے۔۔۔

کچھ نہیں ہے بلاج بس میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔

تو پھر پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟

میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں۔۔۔

میں میٹنگ کینسل کر دیتا ہوں چلو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس۔۔۔

نہیں بلاج اس کی ضرورت نہیں ہے،بس ہلکا سا سر میں درد ہے اور چکر سے آ رہے ہیں،شاید ٹھیک سے دو تین دن سے کھانا نہیں کھا رہی تو اس لیے۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں، پھوپھو کو جب ڈاکٹر چیک کرنے آئے گا تو میں اپنا چیک اپ بھی کروالوں گی۔۔۔

نہیں تم میرے ساتھ چلو میں چیک اپ کروائے بنا نہیں جاؤں گا!!

پلیز بلاج اب آپ ریڈی ہیں چلے جائیں، پھر سے مجھے اسی اذیت سے مت گزاریے گا،جب میں سوچ سوچ کر پوری رات گزاروں گی کہ صبح آپ کو جانا ہے۔۔۔

اب تیار ہو گئے ہیں تو چلے جائیں میں بالکل ٹھیک ہوں اور وعدہ کرتی ہوں میں اپنا چیک اپ کروالوں گی۔۔۔

پرومس۔۔۔

جی بلاج پرومس، پکا وعدہ، آپ کی قسم۔۔۔

چلو پھر ہنس کر دکھاؤ، ورنہ میں نے ابھی میٹنگ کینسل کروا دینی ہے۔۔۔

کیا بلاج ہر کام اپنی ضد سے کروا ہی لیتے ہیں۔۔۔
بلاج کی دھمکی پر حور کو ہنسی آ گئی۔۔۔
مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بلاج واپس جا کر گاڑی میں بیٹھا گیا، جب تک گاڑی گیٹ سے باہر نہیں نکلی حور بلاج کو ہاتھ ہلا کر خدا حافظ بول رہی تھی۔۔۔
چوہدری بلاج جس کے چہرے پر ہر وقت غصہ اور ایٹیٹیوڈ رہتا تھا اسے بھی ارد گرد کی کوئی پرواہ نہیں تھی، وہ ہاتھ ہلا کر حور کو بائے بول رہا تھا، گاڑی جا چکی تھی۔۔۔

حور بھاری قدموں کو اُٹھاتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہو گئی۔۔۔

حور کے سر میں کافی درد تھا جس کو اس نے بہت برداشت کرتے ہوئے بلاج پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔

حور کو دو دن سے چکر بھی آرہے تھے، طبیعت تو اس کی بالکل ٹھیک نہیں تھی، آج تو وہ ڈاکٹر سے اپنا چیک اپ ضرور کروائے گی، یہی سوچ کر وہ واپس جا کر اپنے روم میں لیٹ گئی۔۔۔

عجیب نڈھال سی طبیعت تھی۔۔۔

....

حور یہ لیٹی تو کافی نیند میں چلی گئی، وہ تقریباً کوئی ڈھائی تین گھنٹے تک سوتی رہی تھی۔۔۔

اس نے اُٹھتے ہی سب سے پہلے اپنے موبائل کو اُٹھا کر دیکھا تھا جس پر بلاج کی انگنت کالز آئی ہوئی تھیں۔۔۔

اُفف اللہ جی میں اتنی گہری نیند سوتی رہی ہوں کہ مجھے بلاج کی کالز کا پتہ ہی نہیں چلا، بلاج کتنے پریشان ہو گئے ہوں گے۔۔۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی بلاج کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔۔۔

کافی بار کال کرنے پر بھی بلاج نے فون نہیں اُٹھایا شاید وہ میٹنگ میں ہو گا، یہی سوچ کر حور نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے فون سائیڈ پر رکھ دیا، اسے خود پر غصہ آرہا تھا کہ کیوں وہ اتنی گہری نیند سو گئی۔۔۔

آج کل حور اپنی نیند سے کافی تنگ تھی، بے وقت اسے نیند آجایا کرتی اور جب آتی تو اتنی گہری نیند آتی تھی کہ اسے اردگرد کی کوئی ہوش نہیں رہتی تھی جبکہ حور اس طرح سے کبھی بھی نہیں سوتی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے شاور لے کر فریش ہوتی ہوئی اپنی پھوپھو جان کے روم کی جانب بڑھی تھی، اسے فکر ہو رہی تھی کہ انہوں نے پتہ نہیں کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔

کتنی غافل ہوں میں، جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سو گئی تھی۔۔۔

خود کو کوستی ہوئی وہ اپنی پھوپو جان کے روم میں داخل ہوئی۔۔۔

سامنے ہی اس کی پھوپھو جان بیٹھی ہوئی جائے نماز پڑھ نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

اسلام علیکم !!

سوری پھوپھو جان میں سو گئی تھی، مجھے ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

جیسے ہی صدف نے نماز کے بعد سلام پھیرا تو بیڈ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی ہوئی حور جلدی سے اپنی صفائی پیش کرنے لگی۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا میں اب ٹھیک ہوں، صبح ہلکا سا بخار تھا، دوا کی دوسری ڈوز لینے سے مجھے کافی آفاقہ ہوا ہے---

چلو وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ آپ بالکل ٹھیک ہیں، مگر پھر بھی آپ کا چیک اپ کروانا ضروری ہے، جاتے ہوئے بلاج مجھے تاکید کر کے گئے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو گھر بلوا کر آپ کا اور اپنا چیک اپ کروانا ہے---

میں تو اب ٹھیک ہوں تمہیں کیا ہوا ہے تم نے بتایا کیوں نہیں مجھے ؟؟
صدف پریشانی سے پوچھ رہی تھی، وہ جائے نماز سے اُٹھ رہی تھی کہ حور نے ہاتھ پکڑ کر سہارا دے کر بیٹھا دیا، جائے نماز خود لپیٹ لگا کر رکھ دیا--

کچھ نہیں پھوپھو مجھے کافی دنوں سے چکر آرہے ہیں اور بھوک بھی اچھی طرح سے نہیں لگتی، سر میں بھی درد رہتا ہے اور ایک تو مجھے اتنی زیادہ نیند آتی ہے، میں تنگ آگئی ہوں اپنی نیند سے---
آپ کو پتہ ہے کہ آج بلاج نے پتہ نہیں کتنی بار مجھے کال کی، مگر مجال ہے کہ جو بیل کی آواز سن کر میری آنکھ کھلی ہو---

وہ بتاتے ہوئے، اپنی پھوپھو جان کے پاس بیٹھتے ہوئے، ان کے کندھے سے سر ٹکا گئی تھی۔۔۔

حور کو صدف میں کبھی اپنی ساس نظر نہیں آتی تھی، اسے تو وہ ہمیشہ اپنی پہلے والی صدف پھوپھو ہی لگتی تھی، جو ہمیشہ اپنے بھائیوں کی اولادوں پر جان نثار کرتی رہتی، حور ان کی بہو بن گئی مگر ان کی محبت میں کبھی کوئی کمی نہیں آئی تھی، وہ آج بھی حور کی اسی طرح سے فکر کرتی تھی جیسے شادی سے پہلے کیا کرتی۔۔۔

حور بیٹا اللہ کرے ایسا ہی ہو جیسا میں سوچ رہی ہوں۔۔۔

صدف کی آواز کی کھنک سن کر حور نے چہرہ اُٹھا کر اپنی پھوپھو جان کی جانب متلاشی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

مطلب؟؟

مطلب یہ کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں بہت جلد دادی امی بننے والی ہوں۔۔۔

مگر آپ کو ایسا کیوں لگا؟؟

حور کے چہرے پر شرم کی لالی بکھری تھی، مگر وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی کہ اس کی پھوپھو جان نے یہ اندازہ کیسے لگایا۔۔۔

جس طرح کی تم علامتیں بتا رہی ہو وہ سب تو اسی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ بہت جلد میرا بیٹا باپ بننے والا ہے۔۔۔

حور شرما کر اپنی پھوپھو جان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

اللہ کرے حور یہ میرا وہم ٹھیک نکلے تو ہم بلاج کی واپسی پر اسے سرپرائز دیں گے، تمہیں قسم ہے تم نے اسے فون پر نہیں بتانا۔۔۔

میں اپنے بیٹے کے چہرے کی خوشی کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔

جانتی ہوں کہ یہ خوشخبری سنانے کا پہلا حق تمہارا ہے، مگر میں چاہوں گی کہ تم مجھے اتنی اجازت دے دو کہ میں اپنے بیٹے کو یہ خوشخبری پہلے سنا سکوں، بلاج کے چہرے کے رنگ دیکھنے کا مجھے سالوں سے ارمان ہے۔۔۔

اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بڑے پیار سے اس کی پھوپھو جان نے چوم لیا تھا۔۔

آپ کو اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ ہمارے گھر کی بڑی ہیں، میری پیاری سی پھوپھو جان ہو، آپ کو جو ٹھیک لگے وہ کریں، مگر پہلے ہمیں کنفرم کر لینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ پھر ہماری موئے موئے ہو جائے۔۔۔

کیا ہو جائے ؟؟

کچھ نہیں پھوپو جان یہ آج کل بہت ٹرینڈنگ میں جا رہا ہے، موئے موئے۔۔۔

حوریہ نے ہنستے ہوئے بتایا تھا۔۔

اللہ معاف کرے پتہ نہیں تم بچے لوگ سارا دن موبائلوں پر کیا کیا دیکھتے رہتے ہو، اور کون کون سی چیزوں کو تم لوگوں نے ٹرینڈنگ بنا دیا ہے۔۔۔

چلو میں ابھی ڈاکٹر کو فون کرتی ہوں وہ گھر پر آکر تمہارا چیک اپ کر لیں گی، اور تم نے کوئی بھی بے احتیاطی نہیں کرنی۔۔۔

اللہ کرے ڈاکٹر ہمیں خوشخبری سنا دے تو میں تو تمہیں بیڈ سے نیچے پاؤں نہیں رکھنے دوں گی۔۔۔

ہائے اللہ پھوپھو جان آپ تو مجھے مریضہ بنا دیں گی۔۔۔

چپ کر جاؤ مریضہ نہیں بناؤں گی، تمہاری دیکھ بھال میں خود کروں گی ورنہ جس طرح کی تم اُچھل کود کرتی ہو تم اپنا کوئی نقصان کر لو گی۔۔۔

صدف کو ابھی سے اپنے ہونے والے پوتے کی فکر پڑھ چکی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر صاحبہ گھر تشریف لا چکی تھی۔۔۔

حور کا چیک اپ ہوا تو ڈاکٹر نے گرین سگنل دے دیا تھا، مطلب کہ حور پریگنینٹ تھی اور اسے آنے والے چکر، سر درد، نیند، بے چینی، گھبراہٹ، سب کچھ اسی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔

ڈاکٹر کے بتانے پر، صدف نے بلند آواز میں کہا اور خوشی سے اپنے بلیک کلر کے ہینڈ بیگ سے پانچ پانچ ہزار کے انگنت نوٹ نکالتے ہوئے کچھ ڈاکٹر کے ہاتھ میں تھما دیے اور کچھ گھر کی ملازمہ کو دیے کہ جا کر آپس میں بانٹ لیں۔۔۔

آپ کو اپنی بہو کا بہت خیال رکھنا ہے، یہ فلحال ویک ہیں۔۔۔
میں کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں جو کہ صرف ملٹی وٹامن ہے، جو ان کو ریگولر دینے ہیں اور 15 دن کے بعد آکر آپ کو پراپر چیک اپ کروانا ہے، ان کے کچھ ٹیسٹ ہوں گے، جس کے لیے آپ کی بہو کو میرے کلینک پر آنا ہو گا۔۔۔

جی جی ڈاکٹر صاحبہ انشاءاللہ 15 دن بعد حور کو بلاج خود لے کر آئے گا۔۔
صدف کے تو خوشی سے زمین پر پاؤں ہی نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔
ڈاکٹر صاحبہ جا چکی تھی۔۔۔

حوریہ بیٹا تم نے مجھے اتنی بڑی خوشخبری دی ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں خوشی سے ابھی بلاج کو واپس بلا لوں اور جلدی سے اسے خوشخبری سنا کر دیکھوں کہ میرا بیٹا کتنا خوش ہوتا ہے۔۔۔

پھوپھو جان وہ کہہ کر گئے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ کام جلدی نپٹا کر کل صبح ہی واپس آجائیں،بس آج کی رات آپ اپنی خوشی کو دل میں دبا لیجیے۔۔۔
دونوں پھوپھی بھتیجی اس قدر خوش تھیں کہ گلے لگے ہوئے وہ مسکرائے جا رہی تھیں۔۔۔

حوریہ کیسے بتاتی کہ وہ خود کتنی بے چین ہے چوہدری بلاج کے چہرے پر باپ بننے کی خوشی دیکھنے کے لیے۔۔۔

....

آج کافی دنوں کے بعد ازلان گھر پر تھا آج اس نے چھٹی کی تھی،کوئی خاص کیس نہیں تھا اور نہ ہی کوئی میٹنگ،تو وہ اُٹھا بھی تھوڑا لیٹ ہی تھا۔۔۔

اس کی آنکھ کھلی تو زمل دوری بنائے ہوئے بیڈ کے کنارے پر کروٹ لیے ہوئے سو رہی تھی، اس کا رخ دوسری جانب تھا۔۔۔زمل رات کو بچوں کے روم میں تھی وہ کس وقت روم میں واپس آئی ازلان کو نہیں پتہ تھا۔۔۔

اسے اپنی بیوی کا یوں کنارہ کشی کر کے دوری بنا کر سونا بالکل اچھا نہیں لگا، وہ کتنی اجنبی ہو گئی تھی، اس کا رویہ بالکل ایسے تھا جیسے ازلان اس کا شوہر ہی نہ ہو بلکہ کوئی غیر ہو۔۔۔

ازلان کو اپنی غلطیوں کا احساس تھا مگر بیوی اس قدر دوری بنائے تو کوئی بھی مرد برداشت نہیں کرتا۔۔۔

ازلان پڑھا لکھا سمجھدار صحیح، مگر تھا تو مرد اسے بُرا لگا تھا زمل کا یوں کنارہ کشی کیے سونا۔۔۔

ازلان سرک کر اس کے قریب ہوا تھا، اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ازلان نے سختی سے اسے اپنے قریب کر لیا۔۔۔

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی گھبرا کر حراست توڑ کر نکلنے کی بے جان سی کوشش کی۔۔۔

کک۔۔ک۔۔کیا کر رہے ہیں؟؟

وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی گھبرا کر بولی۔۔

کیوں تم بچی ہو، تمہیں نہیں پتہ کہ میں کیا کر رہا ہوں؟؟
اذلان کے لہجے میں سختی اور چہرے پر سرخی بکھری تھی---

مجھے سونے دیں اور یوں مجھ سے زبردستی کرنے کی دوبارہ کوشش مت کیجئے گا---
اس کے لہجے میں دھمکی اور کڑواہٹ ایک ساتھ تھی---

زبردستی کرنے کا پورا حق حاصل ہے مجھے، اگر اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں، ندامت محسوس کر رہا ہوں تو اس کو ہر گز میری کمزوری مت سمجھو---
اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اذلان سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا---

بس یہی کسر باقی رہ گئی ہے کہ اب آپ جاہل مردوں کی طرح مجھ سے زبردستی کرتے ہوئے اپنے حقوق حاصل کریں گے---
زمل نے دانتوں کو پیستے ہوئے، غصے بھری نگاہوں سے دیکھ کر کچھ اس انداز سے کہا کہ اذلان کو مزید غصہ آگیا---

شٹ اپ۔۔۔

اس کی کمر میں سختی سے ہاتھ ڈالے ہوئے حصار قائم رکھے ہوئے تھا، جسے وہ جھٹپٹا کر توڑنا چاہتی تھی۔۔۔

زمل مجھے تمہارا یہ انداز بالکل پسند نہیں ہے، پڑھا لکھا ہوں، ماڈرن خیالات رکھتا ہوں مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ میری سوچ مشرقی لڑکوں سے مختلف ہے۔۔۔

مجھے بھی تہذیب سے زبان استعمال کرنے والی بیوی پسند ہے جو کہ تم ہمیشہ سے تھی یہ بدزبانی تم نے کب سے سیکھ لی زمل؟؟

جب سے آپ نے بے وفائی کرنی سیکھ لی، مجھے اگنور کرنا سیکھ لیا۔۔۔

زمل کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے، اسے کہاں عادت تھی اذلان سے ڈانٹ کھانے کی۔۔۔

اذلان تو ایسا نیچر رکھنے والا بندہ ہی نہیں تھا جو بیوی پر چیخ و پکار کرتا یا ڈانٹتا مگر آج اسے زمل کا رویہ بالکل اچھا نہیں لگا، اس لیے سختی سے بول گیا۔۔۔

زمل نہ تو میں نے تمہیں کبھی اگنور کیا ہے اور نا ہی میں بے وفائی کی ہے، یہ کیسا ٹیگ لگا رہی ہو تم مجھ پر؟؟

گھر کے حالات ایسے تھے میں دماغی طور پر بہت زیادہ پریشان تھا، جس کی وجہ سے مجھ سے کوتاہیاں ہو گئیں، جس کو میں مان بھی رہا ہوں مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم جو بھی سوچو گی وہ سب ٹھیک ہو گا۔۔۔

تم ناراض ہو میں تمہیں منانے کے لیے تیار ہوں مگر یار ناراضگی کی حد تک تو ٹھیک ہے، تم تو ہمارے رشتے کے بیچ میں خود اپنے ہاتھوں سے دراڑ ڈال رہی ہو۔۔۔

دراڑ میں نہیں ڈال رہی، دراڑ آپ ڈال چکے ہیں۔۔۔

تو اب اس کا حل کیا ہے؟؟

مجھے نہیں پتہ۔۔۔

پتہ ہونا چاہیئے نہ، جب بات کو اتنا بڑھاوا دے رہی ہو تو کچھ نہ کچھ تو سوچا ہو گا۔۔۔

کیا ہم نے اپنے رشتے کو خراب کر دینا ہے، کیا ہمارے بچوں کا کوئی فیوچر نہیں ہے؟؟

زمل یہ جھٹپٹانا بند کر کے میری بات کا جواب دو، شوہر ہوں تمہارا، کوئی نا محرم نہیں جو تمہیں اتنی تکلیف ہو رہی ہے میرے قریب آنے سے۔۔۔

زمل کا بار بار جھٹپٹا کر اس کے ہاتھ کو جھٹکنا ازلان کے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا۔۔۔

تو اس وقت کیوں نہیں سوچا کہ آپ میرے محرم ہیں، اگر آپ دُکھی تھے تو آپ اپنا دُکھ مجھ سے بانٹ سکتے تھے، میں تو ہر وقت دستیاب تھی آپ کے لیے مگر آپ کو تو میں کہیں نظر ہی نہیں آتی تھی۔۔۔

کب تک سزا دینا چاہتی ہو، ایک ہی بار بتا دو؟؟

کیا چاہتی ہو کہ تمہارے قدموں میں بیٹھ جاؤں، ہاتھ جوڑ کر تمہارے سامنے گڑگڑاؤں، سر جھکاؤں، کیا چاہتی ہو؟؟

جو چاہتی ہو زمل میں وہ سب کرنے کے لیے تیار ہوں مگر مجھ سے تمہاری یہ بے رخی نہیں دیکھی جاتی۔۔۔

جی بالکل آپ سے میری بے رخی کیوں دیکھی جائے گی، آپ مجھے منانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جب میں نہیں مانوں گی تو پھر چلے جایئے گا اپنی اس چہیتی اسسٹنٹ زونی کے پاس۔۔۔

ہیں ں ں۔۔۔

یہ زونی بیچ میں کہاں سے آگئی۔۔۔

اذلان کے تو رنگ ہی اُڑ گئے تھے، اسے بالکل سمجھ نہیں آئی تھی کہ زمل کیا بول گئی ہے۔۔۔

زونی ہی تو ہمارے بیچ میں آئی ہے اور جب سے آئی ہے، ہمارے رشتے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے اس نے---

آپ مردوں کو یہی تو آتا ہے کہ بیوی کو بچوں میں اُلجھا دیا اور خود باہر جا کر رنگ رلیاں منانا شروع کر دیتے ہو---

زمل خدا کا خوف کرو یار--- استغفر اللہ---رنگ رلیاں--- کس طرح کے الفاظ استعمال کر رہی ہو؟؟

میری پیاری بیوی کون سا سستا نشہ کر لیا ہے تم نے؟؟

مجھے بتاؤ میں اس کا اینٹی ڈوز لے کر آتا ہوں---

اذلان کا غصہ تو دو منٹ میں رخصت ہو گیا تھا، اب تو وہ حیران اور پریشان ہو رہا تھا کہ اس کی بیوی اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہے---

زونی اذلان کی اسسٹنٹ کا نام تھا---

اذلان پلیز اتنے معصوم مت بنیں، قسم سے یا تو میں آپ کا سر پھاڑ دوں گی یا میں اپنی جان لے لوں گی---

اتنے معصوم بن رہے ہیں، جیسے کہ آپ کو تو کچھ پتہ ہی نہ ہو---

زمل سچ میں یار مجھے نہیں پتہ کہ تم کیا بولے جا رہی ہو، وہ میری اسسٹنٹ ہے اس سے زیادہ تو میں نے کبھی اس کو منہ ہی نہیں لگایا---

تو لگا لیا کریں منہ میں نے کون سا آپ کو منع کیا ہے یا پھر یوں کہوں کہ منہ لگاتے ہیں مگر مجھ سے چھپایا جا رہا ہے---

یار میرے شریف سے کردار پر کیچڑ مت اچھالو، میں تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہوں گا---

اذلان بیچارے کو حیرانگی کے ساتھ ہنسی بھی آ رہی تھی، ایسا الزام تو اس پر آج تک نہیں لگا---

آپ اس طرح ہنس کر مجھے چڑا رہے ہیں---

وہ رو رہی تھی اور روتے ہوئے اذلان کے نرم پڑھتے حصار کو دھکا دیتی ہوئی وہ بیڈ سے بھاگ کر اُتری---

جیسے کہ اذلان میں اس نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو---

اذلان بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا مگر اس سے پہلے وہ دروازہ کھول کر قدم باہر رکھ چکی تھی، شاید وہ اسے واپس اندر لانے میں کامیاب ہو جاتا مگر اس کی بد قسمتی آج عروج پر تھی، دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے منت اور وجدان نے یہ سارا منظر دیکھ لیا تھا---

کیا ہوا ہے زمل ؟؟

منت نے بھاگتی ہوئی زمل کو ہاتھ سے پکڑ کر پوچھا تھا---

ان سے پوچھیے کیا ہوا ہے !!

زمل نے اذلان کی جانب اشارہ کیا جس کے رنگ اُڑے ہوئے تھے سامنے وجدان کو دیکھ کر---

کیا ہوا ہے ؟؟

کیا کہا تم نے زمل سے ؟؟

وجدان کی غصیلی اور رو عبدار آواز سن کر بیچارے اذلان کی ٹانگوں میں سنسناہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

اذلان جانتا تھا کہ اس طرح کی باتیں وجدان کو مذاق میں بھی اچھی نہیں لگتیں، اسے زہر لگتے ہیں وہ مرد جو باہر اپنے افیئر چلاتے ہیں۔۔۔

بھبھ۔۔۔بھا۔۔۔بھائی کچھ نہیں ہوا۔۔۔اذلان کے الفاظ ٹوٹ کر اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے، اور اس کی گھبراہٹ اسے مزید شک کے دائرے میں لا رہی تھی۔۔۔

اچھا کچھ نہیں ہوا تو پھر تمہاری زبان کے پرزے اتنے ڈھیلے کیوں ہیں جو صحیح سے لفظوں کو ادا نہیں کر پا رہے ؟؟

بھائی جس انداز سے آپ پوچھ رہے ہیں تھوڑی دیر اور رُکے تو، میرے تو کسی بھی پرزے نے کام نہیں کرنا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔

کبھی سیریس بھی ہو جایا کرو۔۔۔

بھائی جان میں سیریس ہوں، پتہ نہیں میری شکل ایسی کیوں ہے کہ کبھی کوئی مجھے سیریس سمجھتا نہیں ہے اور کبھی مجھے بغیر کسی قصور کے ہی سیریس سمجھ لیا جاتا ہے۔۔۔

زمل کیا کیا ہے اس نے، تم مجھے بتاؤ اس کو باتیں گھمانے کی عادت ہے۔۔۔
وکیل ہے اس لیے عادت سے مجبور ہے، جب تک دو چار آدمیوں کو اپنی باتوں میں اُلجھائے نہ اس کو سکون نہیں ملتا۔۔۔

وجدان زمل سے مخاطب ہو کر پوچھ رہا تھا، جو روتے ہوئے منت کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔۔

مظلوم کہیں کی خود ہی الزام لگا کے روئے جا رہی ہے۔۔۔
ازلان زمل کی جانب دیکھتے ہوئے دماغ میں سوچ کر تپ رہا تھا۔۔۔

بھائی میں آپ سے بہت دنوں سے بات کرنا چاہتی تھی، مگر صحیح وقت نہیں ملا۔۔۔

زمل ڈارلنگ ابھی بھی صحیح وقت نہیں ہے---

(اللہ دا واسطہ اے چپ کر جا)

ازلان اس کی بات کو بیچ میں ٹوکتے ہوئے پنجابی میں اپنی بات کہہ گیا---

ازلان کی حالت دیکھ کر منت کو تو ہنسی آ رہی تھی، جو اپنے بھائی کے ڈر سے زمل کا منہ بند کروانا چاہتا تھا---

بھائی---اسکا اپنی اسسٹنٹ زونی کے ساتھ افیئر چل رہا ہے اور اب کی بار نہیں ہے، جب سے آپ گھر سے گئے ہیں تب سے چل رہا ہے یہ سب، اسی لیے نہ تو یہ مجھے ٹائم دیتے ہیں اور نہ ہی بچوں کو---

گھر لیٹ آتے ہیں--

صبح جلدی چلے جاتے ہیں---

گھر میں ہوں تب بھی نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں---

اُففف---

اللہ میاں موت دے دے کون سا وقت دیکھا رہے ہیں آپ مجھے !!

اذلان کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ توبہ کر رہا تھا۔۔۔

اذلان زمل جو کہہ رہی ہے کیا وہ سچ ہے ؟؟

سوچ لو اذلان اگر زمل کی بات سچ ہوئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا، قسم سے تمہیں اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر اس لڑکی کے ساتھ زندہ قبر میں در گور کر دوں گا۔۔۔

وجدان کی رعبدار آواز سن کر اذلان کی نہ تو زبان ساتھ دے رہی تھی نہ ہی دماغ۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے اذلان، زمل جو بول رہی ہے کیا وہ سچ ہے ؟؟

نن۔۔۔ نہیں بھائی اس بے وقوف کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، میں نے تو کبھی انگریزوں کی کنٹری میں رہ کر افیئر نہیں چلایا تو یہاں رہ کر کیسے چلاؤں گا؟؟

اچھی بات ہے اگر چھان بین کرنے پر ذرا سی بھی بات نکلی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

تمہیں اُٹھا کر اسی لڑکی کے ساتھ ایک ہی قبر میں زندہ اُتار دوں گا، اس بات کو مذاق مت سمجھنا اذلان۔۔۔

استغفر اللہ بھائی آپ تو خود مجھے موقع فراہم کر رہے ہیں چکر چلانے کا---

دیکھ لو زمل اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے، بھائی مجھے خود موقع فراہم کر رہے ہیں---

ازلان اپنی عادت سے مجبور اچانک سے دانت نکالنے لگا تھا---

تمہارے یہی عادت بہت بُری ہے، کبھی کسی بات کو سیریس ہی نہیں لیتے، کیوں تنگ کر رہے ہو اسے، اگر یہ سب مذاق ہے تو اپنی بیوی کو اعتماد میں لے کر سب کلیئر کرو---

اگر سچ ہے تو پھر تمہارا جو میں حشر کروں گا تم یاد رکھو گے---

وجدان نے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا تو ازلان نے خاموشی سے نظریں جھکا لیں---

یہی تو ان دونوں کے رشتے کی خوبصورتی تھی، ایک جتنی عمر ہونے کے باوجود ہمیشہ ازلان اسے بڑے بھائیوں والی ریسپیکٹ دیتا تھا---

اس وقت بھی اس کی ریسپیکٹ میں خاموش ہو گیا حالانکہ اس کا کوئی قصور نہیں تھا، زمل کو یہ غلط فہمی کیسے ہوئی اسے نہیں پتہ تھا---

زمل بیٹا---

جی بھائی۔۔۔

بیٹا اگر تم دونوں کے درمیان کوئی معاملہ خراب ہے تو پہلے کوشش یہ کرو کہ میاں بیوی بیٹھ کر اس کو سلجھاؤ۔۔۔
جب آپ کے رشتے میں کوئی تیسرا پڑتا ہے تو ہمیشہ معاملات خراب ہوتے ہیں۔۔۔
اور اگر تمہیں سچ میں اس بات پر یقین ہو کہ اذلان تمہارے ساتھ غلط کر رہا ہے،تو میرا وعدہ ہے تم سے کہ میں کبھی بھی تمہارے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں ہونے دوں گا،اس بات کا تمہیں یقین ہونا چاہیے۔۔۔

جی بھائی میں بھی تو یہی کہہ رہا تھا کہ جب کوئی تیسرا بات کے بیچ میں پڑتا ہے تو بات خراب ہو جاتی ہے۔۔۔

تم اپنی بکواس بند رکھو،اگر تم نے اس عقل کا مظاہرہ پہلے کیا ہوتا تو آج حالات ایسے نہیں ہوتے،تمہارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ تمہاری بیوی اس بات کو روم سے باہر لے کے آگئی ہے،شرم آتی ہے مجھے تمہیں اپنا بھائی کہتے ہوئے۔۔۔

استغفر اللہ بھائی قسم سے مجھے تو ایسے لگ رہا ہے جیسے میں کوئی اشتہاری ملزم ہوں،اتنا ذلیل مت کریں کہ میرے بچوں کے سامنے بھی میں نظریں اُٹھانے کے لائق نہ رہوں۔۔۔

ازلان کی صحت پر اس کے بھائی کی ڈانٹ کا کوئی اثر نہیں تھا۔۔۔

وجدان کی ڈانٹ سے اسے ڈر تو لگتا تھا مگر اسے غصہ نہیں آتا تھا۔۔۔

تم اپنے دانت بند کرلو ازلان ورنہ سچ میں میرے ہاتھوں حرام موت مر جاؤ گے،اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑو اور جاؤ روم میں واپس اور اس کی غلط فہمی کو دور کرو۔۔۔

بھائی مجھے اس کے ساتھ روم میں نہیں جانا۔۔۔

ایسے کیسے نہیں جانا تم نے روم میں، وجدان بھائی بول رہے ہیں، گھر کے بڑوں کی کوئی لاج شرم ہے تم میں یا نہیں۔۔۔

ازلان وجدان کی بدوق کا رخ اپنی جانب سے ہٹا کر زمل کی جانب کر رہا تھا۔۔۔

چلو میرے ساتھ خواہ مخواہ میں بات کو روم سے باہر لے آئی ہو، اچھا خاصا ہم اس مسئلے کو روم میں بیٹھ کر ڈسکس کرتے ہوئے وہیں پر ختم کر سکتے تھے۔۔۔

ازلان زمل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے، سیانا بچہ بن کر جلدی سے اسے روم میں لے جا رہا تھا، جبکہ زمل کو اس وقت وہ زہر لگ رہا تھا اور منت کو ہنسی آ رہی تھی، وجدان اس ٹاپک کو سیریس ہو کر سوچ رہا تھا، وہ اتنا تو جانتا تھا کہ اس کا بھائی کبھی ایسا نہیں کر سکتا مگر زمل بھی ایسی بچی نہیں تھی جو اپنے شوہر پر غلط الزام لگاتی، تو مطلب غلط فہمی کسی تیسرے نے پیدا کی تھی، وجدان صاحب ایسے کیس روز پنچایتوں میں ہینڈل کرتے تھے اس لیے وہ فوراً سے اپنے دماغ کو سوچنے والے کام پر لگا چکے تھے۔۔۔

منت اگر تم نے ازلان کی طرح دانت نکالنے والا شوق پورا کر لیا ہو تو چلیں؟؟

وجدان جو منت کو لے کر شاپنگ پر جا رہا تھا کیونکہ منت بہت دنوں سے ضد کر رہی تھی کہ اسے وجدان کے ساتھ ہی شاپنگ پر جانا ہے، آج بھی منت کی وہی تھنکنگ تھی کہ اچھے شوہر بیویوں کو

شاپنگ کروانے کے لیے ساتھ لے کر جاتے ہیں اور واپسی پر سارے شاپنگ بیگ بھی خود اُٹھاتے ہیں، اپنی بیوی کی نظروں میں اچھا شوہر بننے کی خاطر چوہدری وجدان ورک آج بھی وہی کام کر رہا تھا جو اسے ہمیشہ سے زہر لگا کرتا تھا۔۔۔

مطلب کہ بیویوں کے پیچھے شاپنگ بیگ اُٹھا کر چلنا، مگر ہائے رے عشق تو بندے سے کیا کیا کروا لیتا ہے۔۔۔

منت کو اپنے ساتھ لیے ہوئے وجدان ورک شاپنگ کے لیے نکل چکا تھا، جبکہ اذلان اور زمل اپنے روم میں جا کر بند ہو گئے۔۔۔

اب کون کس کو سمجھاتا ہے یہ تو دروازہ کھلنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔۔۔

....

حوریہ سارا دن بھی بلاج کو فون کرتی رہی اور رات کو بھی حوریہ نے کئی بار بلاج کو فون کیا مگر بلاج کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

پہلے تو حوریہ سمجھتی رہی شاید اس کو میٹنگ میں فون بند کرنے کے بعد آن کرنا بھول گیا ہو گا۔۔۔

جبکہ یہ تو صرف وہ اپنے دل کو تسلیاں دے رہی تھی کیونکہ بلاج ایسی حرکت کبھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

نہ تو وہ لاپرواہ تھا اور نہ ہی غافل اس کا فون بند ہونا، پتہ نہیں کیوں انجانے سے خطرے کا اشارہ دے رہا تھا۔۔۔

سارے دن کے بعد رات کے ساڑھے گیارہ ہو گئے تھے، حور کی بس ہو چکی تھی صرف حور ہی نہیں، بلاج کی ماں بھی بہت پریشان ہو گئی تھی، انہوں نے بلاج کے ڈرائیور کا نمبر ملایا تھا مگر ڈرائیور نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا کہ بی بی جی میں پتہ کر کے بتاتا ہوں، سر صبح سے اپنے ہوٹل روم میں ہیں، میری بھی ان سے بات نہیں ہو سکی۔۔۔

اچانک سے حور کے موبائل پر نوٹیفکیشن آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

ایک ہی ویڈیو خاندان کے کئی لوگوں کے نمبروں سے حور کے موبائل پر آ رہی تھی، اور ویڈیو اوپن کر کے دیکھتے ہی حور بوکھلا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے حوریہ میرا تو دل بند ہو رہا ہے؟؟

حوریہ کے موبائل پر بجتی ہوئی بار بار میسج ٹون اور حوریہ کا بوکھلا کر کھڑا ہونا اس کی پھپھو کو خوفزدہ کر گیا تھا، حور نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے موبائل اپنی پھوپھو جان کے سامنے کیا۔۔۔

اے میرے خدایا یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟

بلاج کی ماں نے گھبرا کر دوپٹے کا پلو اپنے منہ پر رکھ لیا تھا۔۔۔

ویڈیو میں بلاج نامناسب حالت میں بیڈ پر لیٹا تھا اور اس کے پاس ہی ایک لڑکی بیٹھی ہوئی رو رہی تھی، جس کی حالت بہت ہی خراب لگ رہی تھی، سمپل لفظوں میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کہ اس لڑکی کا ریپ ہوا ہو اور ریپ کرنے والا کوئی اور نہیں چوہدری بلاج لگ رہا تھا۔۔۔

ایسی ویڈیو کو دیکھ کر ایک ماں اور بیوی کی کیا حالت ہو سکتی ہے، یہی حالت ان دونوں کی تھی۔۔۔

چوہدری بلاج کا تعلق سیاست سے تھا تو کچھ ہی دیر میں یہ بات جنگل میں لگی ہوئی آگ کی طرح پھیل گئی۔۔۔

ازلان اور وجدان کے فون آنا شروع ہو گئے تھے، وہ دونوں بھی بہت پریشان تھے، زمل رو رہی تھی کیونکہ اس کا بھائی ایسا نہیں تھا، اسے اس بات کا پورا یقین تھا۔۔۔

نیوز پر بار بار دکھایا جا رہا تھا کہ چوہدری بلاج نے ایک بے سہارا لڑکی کی زندگی خراب کر دی، بلاج کو ہوٹل ایریا سے باہر لایا جا رہا تھا، جو اس وقت صرف ٹراؤزر اور بنیان میں ملبوس تھا اور نظر جھکائے

ہوئے تھا،ایسی ویڈیو دیکھ کر حور کی تو جان نکل رہی تھی،ماں رو رو کر بے حال تھی۔۔۔اذلان اور وجدان پہنچ چکے تھے۔۔۔

وجدان بھائی یہ کیا ہو گیا ہے؟؟

بلاج ایسے نہیں ہیں۔۔۔

حور نے جیسے ہی وجدان کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا حور ہوا میں اُڑتی ہوئی اپنے بھائی کے کلیجے سے ٹھاکر کے لگی تھی۔۔۔

حور یہ چپ ہو جاؤ بیٹا!!

یہ وقت رونے کا نہیں صرف عقلمندی کا مظاہرہ کرنے کا ہے،میں جانتا ہوں بلاج ایسا نہیں ہے اور اسے پھنسایا گیا ہے۔۔۔

مگر بھائی کون ایسا کر سکتا ہے؟؟

وہ سسکیاں لیتی ہوئی اپنے بھائی کے آگے ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کرتی ہوئی بہت ڈپریشن میں لگ رہی تھی۔۔۔

حوریہ بلاج کا تعلق پولیٹکس سے ہے،اس کے ہزاروں دشمن ہیں،کوئی بھی یہ سب کروا سکتا ہے،اب ہمیں سوچنے دو کہ ہمیں اس مشکل گھڑی سے کیسے نکلنا ہے---

پلیز آپ تمام خواتین سے گزارش ہے کہ آپ لوگ رونا دھونا بند کر کے صرف اللہ تعالی سے دعا کیجئے،اگر اللہ تعالی چاہے تو اس مشکل کو چٹکیوں میں حل کر کے بلاج کو باعزت سب کے سامنے سچا ثابت کر سکتا ہے---

وجدان کی بھاری اور سنجیدہ آواز سن کر روتی ہوئی زمل،صدف،حوریہ،منت اور فجر سب خاموش ہو گئیں---

حوریہ کے تمام مائکے والے اس وقت اس کے گھر آچکے تھے---

اس دُکھ کی گھڑی میں سب اس کے ساتھ تھے---

اس کے بابا،اس کے چاچو اور اس کی چچی عافیہ بیگم جو بالکل ماں کا رول نبھاتے ہوئے حوریہ کو اپنے سینے سے لگا کر پیار کر رہی تھی---

سب لوگ وہاں بڑے ہال نما کمرے میں صوفوں پر بیٹھ چکے تھے---

ازلان،وجدان،چوہدری آصف ورک،چوہدری ریاض ورک،حماد کاظمی اور بلاج کے بابا وقاص چوہدری---

سب مرد عورتوں سے تھوڑا دور جا کر کھڑے ہوئے آپس میں کچھ ڈسکس کر رہے تھے،اس وقت چوہدری وقاص کا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔۔

ان کے چہرے پر وہی تڑپ تھی،جو ایک باپ کی ہونی چاہیے تھی،ان کا دل گواہی دے رہا تھا کہ ان کے بیٹے نے ایسا کچھ نہیں کیا مگر بلاج پر ایک چھاپ تھی کہ وہ تاشی کا بیٹا ہے اور وہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔

جبکہ یہ بات وقاص بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ بلاج میں لاکھ برائیاں صحیح،وہ ہمیشہ وقاص سے نفرت کرتا تھا،مگر اس کے کردار کی گواہی تو وقاص بھی دے سکتا تھا کہ بلاج ایسا نہیں ہے اسے ایسے مردوں سے نفرت ہے۔۔۔

مگر یہ سب کچھ ثابت کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

ٹی وی پر چلتی ہوئی نیوز دیکھ کر خواتین کے کلیجے باہر آ رہے تھے۔۔۔

ٹھاٹ سے چلنے والے بلاج کو پولیس نے دونوں جانب سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔

بلاج کے چہرے پر شرمندگی تھی،ورنہ کسی کی اتنی اوقات نہیں کہ کوئی بلاج کے ساتھ یہ سلوک کر سکتا،شاید وہ اپنے اندر سے ہی ہار مان چکا تھا،وہ خود کو مجرم سمجھ رہا تھا،وہ تو نظریں ہی نہیں اُٹھا رہا تھا۔۔۔

میڈیا اس کے آگے آگے گھوم کر سوالوں پر سوال کر رہی تھی مگر اس نے نظریں زمین پر گاڑ رکھی تھیں جیسے پتھر بن گیا ہو۔۔۔

گھر کے مرد حضرات نے کہا کہ ان کو ابھی نکلنا ہے، گھر کی خواتین اکیلی تھیں ان کو ایسے نہیں چھوڑ کے جایا جا سکتا تھا۔۔۔

اس لیے وجدان نے فیصلہ کیا کہ اس کے بابا اور چاچو دونوں گھر پر ہی رہیں گے۔۔۔

بلاج کے بابا وقاص، وجدان، اذلان اور حماد یہ چاروں اسلام آباد کے لیے نکل گئے۔۔۔

سب خواتین صدف، حوریہ اور زمل کو دلاسہ دے رہی تھیں۔۔۔

چھوٹی سی پری کو اور تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ جلدی سے کچن میں جا کر سب کے لیے مشروب لے کر آئی۔۔۔

اور زبردستی اس غم کی گھڑی میں سب کو پلا کر ان میں تھوڑی سی قوتِ مدافعت پیدا کرنا چاہتی تھی۔۔۔

چچی جان بلاج ایسے نہیں ہیں وہ تو ایسے مردوں سے نفرت کرتے ہیں پتہ نہیں کیسے وہ لڑکی ان پر الزام لگا رہی ہے۔۔۔

حوریہ سامنے سکرین پر اس لڑکی کے بیان سن کر روتے ہوئے عافیہ کے گلے لگے ہوئی تھی۔۔۔

اس وقت عافیہ کے گلے لگنے سے اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس کی ماں ہے۔۔۔

میرا بچہ مجھے پتہ ہے کہ بلاج ایسا نہیں ہے، انشاءاللہ دیکھنا بلاج باعزت گھر واپس آئے گا، اب رونا بند کرو اور اللہ تعالی سے دعا کرو۔۔۔

عافیہ اسے اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی، ہر کسی کے چہرے پر پریشانی تھی، صدف بھی بیٹھی ہوئی تسبیح پر کچھ پڑھ رہی تھی۔۔۔

کہاں وہ اپنے بیٹے کو خوشخبری سنانا چاہتی تھی اور کہاں ایک دم سے اتنی بڑی مصیبت اس کے بیٹے کا مقدر بن گئی۔۔۔

سچ کہتے ہیں کوئی نہیں جانتا کہ کس کے مقدر میں کیا لکھا ہے، آنے والی گھڑی کون سا رنگ دکھائے گی یہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔

....

سر جب تک بات کلیئر نہیں ہو جاتی چوری بلاج سے کوئی نہیں مل سکتا یہ اوپر سے آرڈرز ہیں۔۔۔

وجدان، اذلان، وقاص اور حماد سب کو باہر ہی روک دیا گیا۔۔۔

بلاج اس وقت پولیس اسٹیشن کے اندر موجود تھا مگر ان لوگوں کو بلاج سے ملنے نہیں دیا جا رہا تھا۔۔۔

میں بابا ہوں بلاج کا اور مجھے ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔

وقاص چوہدری کو غصہ آنے لگ گیا تھا کہ یہ لوگ کیوں اس کے بیٹے سے اسے ملنے نہیں دے رہے۔۔۔

پلیز آپ تھوڑا حوصلہ رکھیں۔۔۔

دیکھتے ہیں یہ کیسے ملنے نہیں دیتے، بلاج پر کچھ ابھی ثابت نہیں ہوا۔۔۔

حماد نے نرمی سے وقاص کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بیٹے کی طرح سمجھایا۔۔۔

وقاص کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں، وہ بہت تکلیف میں تھا، اس کا وہ بیٹا جو ہمیشہ شان و شوکت سے چلتا تھا، اس کے ساتھ ایسا سلوک ہوتے دیکھ وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا، اس کے دل میں درد ہو رہا تھا مگر وہ کسی کو بتا نہیں رہا تھا، بار بار اپنے سینے کو مسل کر خاموشی سے کھڑا تھا۔۔۔

دیکھیں سر ہمیں اوپر سے آرڈرز ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں مل سکتا۔۔۔

فیملی کے لوگ بھی نہیں مل سکتے،عام لوگ نہیں مل سکتے۔۔۔

وقاص کے کہنے پر پولیس والے نے اندر جانے سے صاف منع کر دیا۔۔۔

ذرا سوچ کر بولو کہ کس سے بات کر رہے ہو یا عام لباس میں پہچانا نہیں جا رہا ہوں۔۔۔

چوہدری وجدان ورک کی روعبدار دھاڑ پر ایک لمحے کے لیے سب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ پولیس والے نے چوہدری وجدان ورک کی جانب اب نظریں اُٹھا کر غور سے دیکھا اور اس کو پہچانتے ہی سیلوٹ مارتے ہوئے بولا؛

سوری سر میں نے آپ کو نہیں دیکھا،ورنہ میری کیا اوقات کہ میں آپ کو روک سکوں۔۔۔

پولیس والا پہچان چکا تھا کہ سامنے کھڑا ہوا شخص کوئی عام انسان نہیں بلکہ ڈپٹی کمشنر چوہدری وجدان ورک کھڑا تھا۔۔۔

صرف میں اکیلا نہیں جاؤں گا،اس کے دونوں وکیل بھی ساتھ جائیں گے اور میرے خیال سے تم ان کو بھی نہیں روک سکتے،ان کے پاس ضمانت کے آرڈر ہیں،دوبارہ روکنے کی جرات مت کرنا۔۔۔

جی سر آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا،سر میں مجبور تھا مجھے جو کہا گیا میں نے تو صرف اتنا ہی کہا،میں اپنی گستاخی کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔۔۔

پولیس والا تو اپنی جان چھڑوا کر وہاں سے چلتا بنا۔۔۔

وجدان،اذلان،حماد اور وقاص چاروں تھانے کے اندر داخل ہوئے،انسپیکٹر کو چوہدری وجدان ورک کے آنے کی اطلاعات دے دی گئی تھیں۔۔۔

جیسے ہی چاروں انسپیکٹر کے آفس کے اندر داخل ہوئے،انسپیکٹر اپنی کرسی سے اُٹھ کر ہاتھ ماتھے پر رکھے باادب ہو کر سیلوٹ مارتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔

ویلکم سر۔۔۔ویلکم تشریف رکھیے۔۔۔

سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کافی گھبرایا لگ رہا تھا۔۔۔

چوہدری بلاج کی ضمانت کے پیپر تیار ہیں اس کو بلواؤ۔۔۔

وجدان نے بغیر بات کو اِدھر اُدھر گھمائے انسپیکٹر کو آرڈر دیا۔۔۔

وجدان ڈارک گرے کلر کے کاٹن کے سوٹ پر واسکٹ پہنے ہوئے بیٹھا بے حد جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی بلو آئیز غصے اور پریشانی سے مزید پُر کشش لگ رہی تھیں۔۔۔

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہوئے بڑے ٹھاٹ سے کرسی پر بیٹھا ہوا بات کر رہا تھا۔۔۔

سر آپ اگر پیپر اور وکیل ساتھ میں نہ بھی لاتے تب بھی آپ چوہدری بلاج کو اپنے ساتھ لے جانے کی اتھارٹی رکھتے ہیں۔۔۔

تو پھر ہمیں کیوں شرمندہ کر رہے ہیں آپ۔۔۔

انسپیکٹر کی زبان اور الفاظ بالکل ساتھ نہیں دے رہے تھے، چہرہ کچھ اور کہہ رہا تھا، زبان کچھ اور کہہ رہی تھی اور دل میں کچھ اور ہی تھا۔۔۔

جی وہ تو مجھے باہر گیٹ پر ہی اندازہ ہو گیا تھا، جب آپ کے پولیس والے نے اندر آنے سے روک دیا اور بتایا کہ اوپر سے آرڈرز ہیں۔۔۔

سر کیوں شرمندہ کر رہے ہیں، اس نے آپ کو دیکھا نہیں ہو گا، اب میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ پہچانا نہیں ہو گا، کیونکہ آپ کو تو آپ کے عہدے کی وجہ سے ہر خاص و عام جانتا ہے، میں اپنے سٹاف کی گستاخی کرنے پر معافی مانگتا ہوں۔۔۔

معافی کی ضرورت نہیں ہے یہ دونوں چوہدری بلاج کے وکیل ہیں، ان سے ضمانت کے پیپر لے لو اور چوہدری صاحب کو ہمارے ساتھ بھیجو، آگے کا معاملہ ہم خود دیکھ لیں گے۔۔۔

سر مجھے تو کوئی بھیجنے میں اعتراض نہیں، مگر سر میڈیا نے اس کیس کو بہت زیادہ اُچھال دیا ہے، لڑکی ابھی تک تھانے میں موجود ہے اور اسے انصاف چاہیے، جب تک آپ اس لڑکی کو اپنے اعتماد میں نہ لے لیں سر میرے لیے بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔
آپ جانتے ہیں کہ عوام کتنی باغی ہے، تھانے کو آگ لگانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔۔۔

بلواؤ لڑکی کو میں بھی اس سے ملنا چاہوں گا۔۔۔
بلاج کے وکیلوں کو ملاقات کے لیے چھوڑ کر آؤ۔۔۔

وجدان کے حکم دیتے ہی اذلان اور حماد ملاقات کے لیے چلے گئے، جبکہ وجدان وہیں پر بیٹھا ہوا لڑکی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جو تھانے کے باہر ہی ویٹنگ ایریا میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

....

بلاج۔۔۔

اذلان کی آواز پر بلاج نے چہرہ گھما کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

وہ اس وقت سلاخوں کے پیچھے کھڑا، کمر پر دونوں ہاتھ باندھے پریشانی میں اِدھر سے اُدھر گھوم رہا تھا۔۔۔

ٹراؤزر اور بنیان میں ملبوس چہرے پر حد سے زیادہ پریشانی سے تنی ہوئی رگیں اس بات کی نشاندھی کر رہی تھیں کہ وہ ذہنی طور پر بہت زیادہ ڈسٹرب ہے۔۔۔

بلاج ان کو دیکھ کر شرمندگی سے نظریں جھکائے ہوئے تھا، ظاہر سی بات ہے اس پر ہزاروں کیس بن جاتے تو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا، مگر یہ تو سیدھا سیدھا اس کے کردار پر وار ہوا تھا، اور کسی اچھے کردار والے مرد پر جب کیچڑ اُچھالا جاتا ہے تو وہ مرد اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی ایک پاک دامن عورت کو محسوس ہوتی ہے، بلاج بھی اسی کیفیت سے گزر رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر اذلان اور حماد اسے دیکھتے رہے، اس کے بعد جب تھوڑا سا قریب جا کر آواز دی تو وہ تڑپ کر سلاخوں کے قریب آیا، دُکھ کی گھڑی میں ہی پتہ چلتا ہے کہ اپنے کیا چیز ہیں۔۔۔

آج وہ سب لوگ بلاج کے لیے تڑپ رہے تھے، جو اس کے اپنے تھے۔۔۔

وہ سب لوگ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے جن سے وہ ہمیشہ سے نفرت کرتا تھا۔۔۔

وجدان، اذلان اور وقاص صاحب سے تو ہمیشہ سے ہی بلاج کو اینٹ کتے کا بیر تھا، مگر آج دیکھو یہ تینوں ہی اس کے دفاع کے لیے کھڑے تھے، ان تینوں کو یقین تھا کہ بلاج غلط نہیں ہے۔۔۔

بلاج بے فکر رہو انشاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

بلاج چلتا ہوا سلاخوں کے قریب آگیا، اذلان نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے تسلی دی۔۔۔

بلاج ہمیں بتاؤ کہ آخر کیا ہوا ہے؟؟

تمہارے بتانے سے ہی ہم اس کیس کو ہینڈل کر پائیں گے۔۔۔

ہمارے یقین کرنے سے کچھ نہیں ہو گا جب تک ہمارے پاس ثبوت نہیں ہو گا۔۔۔

اذلان کے پوچھنے پر حماد ساکت اور خاموش کھڑا تھا۔۔۔

پلیز کچھ تو بتاؤ جس سے ہمیں پتہ چلے کے یہ ساری سازش کیسے ہوئی ہے۔۔۔

اذلان میں کیا بتاؤں گا؟؟

مجھے کچھ یاد ہو گا تو بتاؤں گا نہ، مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہے، اسی لیے تو میں پریشان ہوں۔۔۔

وہ خالی خالی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں بولا۔۔۔

بلاج ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں کچھ بھی یاد نہ ہو، تم کوشش تو کرو گے تو سب یاد آجائے گا۔۔۔

تم یاد کرو اس لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے تھے، وہ لڑکی تمہارے روم میں کیسے آئی۔۔۔

حماد وہ لڑکی میرے لیے کوئی اجنبی نہیں ہے، وہ لڑکی میری سیکرٹری ہے، جب بھی میں اسلام آباد آتا ہوں تو میرے سارے معاملات وہی سنبھالتی ہے، اور اکثر کام کے سلسلے میں وہ میرے روم میں آیا جایا کرتی تھی۔۔۔

مگر یار وہ جس انداز سے مجھ پر الزام لگا رہی ہے، میں تو خود میں ہی شرمندہ ہوں کیونکہ وہ لڑکی جھوٹ نہیں بول سکتی۔۔۔

میں اسے بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں، ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہے، باپ کی ڈیتھ ہو چکی ہے، ایک ماں ہے اور چھوٹا بھائی ہے جس کے اخراجات وہ خود اُٹھاتی ہے۔۔۔
بہت شرم و حیا والی لڑکی ہے، اس کا اس طرح سے مجھ پر الزام لگانا سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

تم نے شراب پی تھی؟؟
ازلان نے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں ازلان کیسی باتیں کر رہے ہو یار، شراب کو تو اب میں ہاتھ بھی نہیں لگاتا، کیونکہ جب بھی شراب پیتا ہوں حور یہ بہت جھگڑا کرتی ہے، اس لیے میں نے شراب پینا چھوڑ دیا ہے۔۔۔

ویسے بھی یہ فضول سوال ہے، شراب پی کر کیا لگتا ہے کہ میں اتنا بہک جاتا ہوں کہ مجھے حلال اور حرام کا پتہ نہ چلے، شراب پی کر بھی مجھے اتنی ہوش ہوتی ہے کہ کسی کی بہن، بیٹی کی عزت کیا معنی رکھتی ہے۔۔۔

بلاج میرا ہرگز وہ مطلب نہیں تھا، وکیل ہوں اگر سوال نہیں پوچھوں گا تو کیس کی تہہ تک کیسے پہنچوں گا، ہر کڑی کو گہری نظروں سے دیکھوں گا تب ہی جان پاؤں گا کہ مجرم کون ہے۔۔۔

میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جب تم نے شراب نہیں پی تو تمہیں کیسے کچھ یاد نہیں ہے کہ رات کو کیا ہوا ہے؟؟

میں تو حیران ہو رہا ہوں کہ اتنا چوکنا رہنے والا انسان اتنا غافل کیسے ہو سکتا ہے؟؟

اس لڑکی کی صفائیاں دینے کے بجائے اپنی صفائی میں بولو۔۔۔

وہ لڑکی تمہاری عزت کی دھجیاں اُڑا چکی ہے، ہر نیوز چینل پر اس لڑکی کے بیان دھڑا دھڑ آ رہے ہیں۔۔؟؟

اب وہ لڑکی ٹھیک ہے یا غلط اس سے فلحال ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے، تم پر لگے ہوئے الزام اور تمہاری حالت کی وجہ سے جس تکلیف سے ہماری بہن گزر رہی ہے، ہمیں صرف اس وقت اس کی فکر ہے۔۔۔

حور ٹھیک ہے ؟؟

حور کی بات پر بلاج نے گھبرا کر پوچھا۔۔

کیسی ہو سکتی ہے یہ اپنے دل سے پوچھو کچھ کھا پی نہیں رہی، بس روئے جا رہی ہے۔۔

مجھے پتہ ہے کہ اس وقت میری وجہ سے میرے بہت سے رشتے تکلیف میں ہیں، مگر میں اپنی صفائی میں کچھ نہیں بول سکتا، جب کچھ یاد ہی نہیں تو کس چیز کی گواہی دوں ؟؟
دماغ پر اتنا زور ڈالنے کے باوجود بھی مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا۔۔

تم جانتے ہو تمہارا یہ بولنا تمہیں کتنی بڑی مصیبت میں پھنسا سکتا ہے ؟؟

ازلان نے سرد نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جانتا ہوں، بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں، مگر کیا کروں کچھ یاد نہیں تو کیا بتاؤں کسی کو؟؟

بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ اگر یہ الزام سچ ثابت ہو گیا تو میرا کیریئر ختم ہو جائے گا، ہمیشہ شرمندگی کی وجہ سے میں کسی سے ملنے کے قابل نہیں رہوں گا۔۔۔

حور سے کبھی نظریں نہیں ملا پاؤں گا۔۔۔

لوگ ماں کی تربیت پر سوال اُٹھائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ میرا باپ بھی غلط تھا اور میں بھی غلط ہوں۔۔۔

بلاج جو آج بھی اپنے باپ کو غلط نہیں سمجھتا تھا اسے ایسا لگتا تھا کہ اس کے باپ پر الزام لگائے جاتے ہیں۔۔۔

وقت کے ساتھ کافی کچھ بلاج کے سامنے آ چکا تھا، مگر بلاج ایک ایسا بیٹا تھا جو اپنے باپ سے بے انتہا محبت کرتا تھا، جو اس کے بارے میں کافی کچھ جاننے کے باوجود بھی اپنے دل کو کبھی منا نہیں سکا کہ اس کا باپ ایک غلط انسان تھا۔۔۔

بہت دیر تک وہ بحث کرتے رہے مگر بلاج کو سچ میں کچھ یاد نہیں تھا، اسے کچھ ایسا ہیوی نشہ دیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کا دماغ پوری طرح سے سن ہو گیا تھا اسے رات کی کوئی بات بھی یاد نہیں تھی۔۔۔

تم روم میں آنے سے پہلے کہاں گئے تھے؟؟

نثار گیلانی کے ساتھ میٹنگ تھی میری۔۔۔

اور اس میٹنگ میں تم نے کیا کھایا تھا؟؟

اذلان مجھے بہت زیادہ کچھ یاد تو نہیں، مگر شاید میٹنگ میں میں نے صرف اورنج جوس کا ایک گلاس پیا تھا۔۔۔

وہ اورنج جوس صرف میں نے نہیں پیا وہاں پر بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں نے پیا۔۔۔

اذلان کے پوچھنے پر بلاج نے کافی زور دیتے ہوئے یاد کر کے بتایا۔۔۔

اور روم میں آکر کچھ کھایا پیا تھا؟؟

نہیں روم میں آکر صرف میں نے ایک گلاس سادہ پانی پیا اور اس کے بعد میں چینج کر کے لیٹ گیا تھا، اس کے بعد شاید میں سو گیا، مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہے۔۔۔

مطلب کہ تمہارے روم کے رکھے ہوئے پانی کے اندر نشہ آور ڈوز ڈالی گئی تھی۔۔۔

شاید وہ فلیور لیس ہو گی اس لیے تمہیں پانی پیتے ہوئے اندازہ نہیں ہوا۔۔

ہو سکتا ہے، مگر میں یہ بات یقین سے نہیں کہہ سکتا اور تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہیوی نشے کی ڈوز میرے پانی کے گلاس میں تھی؟؟

متلاشی نظروں سے بلاج دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

سمپل۔۔۔اگر نشہ اورنج جوس میں ہوتا تو پھر تمہیں وہاں کی باتیں بھی یاد نہیں ہوتیں۔۔۔

جب تمہیں وہاں کی باتیں روم کے اندر تک یاد ہیں تو مطلب روم میں آنے کے بعد جو چیز تم نے کھائی نشہ اس میں تھا۔۔۔

خیر دیکھتے ہیں آگے کیا کرنا ہے۔۔۔

لاک اپ کھولو!!

ازلان نے پولیس والے کو اشارہ کیا تو اس نے فوراً لوک اپ کھول دیا۔۔۔

بلاج حیران نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ اتنے بڑے کیس میں سے اس نے کیسے باہر نکال لیا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟

تمہاری ضمانت ہو چکی ہے۔۔۔

بلاج کی حیران نظروں کو دیکھتے ہوئے حماد نے جواب دیا۔۔۔

پہلی بار بلاج کو یہ احساس ہوا کہ ہمیشہ بُرے وقت میں آپ کی فیملی ہی آپ کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے، آج سب لوگ ایک جان ہو کر بلاج کے لیے کھڑے تھے۔۔۔

جن دو بھائیوں سے ہمیشہ بلاج نفرت کیا کرتا تھا، وہ دونوں بھائی کندھے سے کندھا لگائے اس کے لیے کھڑے تھے۔۔۔

....

حماد اور اذلان بلاج کو لے کر پولیس آفس کے اندر داخل ہوئے۔۔۔

وقاص نے آگے بڑھ کر تڑپ کر اپنے بیٹے کو سینے سے لگایا۔۔۔

بلاج نے جو تڑپ اور محبت آج وقاص کے انداز میں محسوس کی،وہ چاہ کر بھی اسے جھٹلا نہیں سکتا تھا،کیونکہ اس کا انداز ایک باپ سے الگ نہیں تھا اس کی محبت نظر آرہی تھی،نہ چاہتے ہوئے بھی آج پہلی بار بلاج کے ہاتھ اُٹھے تھے وقاص کو گلے ملنے کے لیے---

بلاج بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا---

مجھے پورا یقین ہے کہ میرا بیٹا کبھی ایسی گھٹیا حرکت نہیں کر سکتا،میرے بیٹے کے کردار کی گواہی میں خود دوں گا---

اس کا یہ کہنا بلاج کو گہری سوچ میں مبتلا کر گیا،یہ وہی شخص تھا جس کو ہمیشہ بلاج نے خود سے دور رکھنے کے لیے کڑوے لہجے کا استعمال کیا تھا---

کبھی بلاج نے اچھے انداز سے وقاص سے بات نہیں کی مگر آج جب بلاج پر مشکل پڑی تو یہ شخص کتنی تڑپ سے اس کے کردار کی گواہی دے رہا تھا---

وقاص کی تسلی پر بلاج نے ہاں میں سر کو ہلا دیا---

وجدان نے آگے بڑھ کر بلاج سے ہاتھ ملایا اور اسے تسلی دی کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا---

بھائی میرے خیال سے ہمیں اس لڑکی سے ملنا چاہیے۔۔۔

ہو سکتا ہے وہ اپنی باتوں میں کچھ ایسا کہہ جائے جس سے ہمیں پتہ چل جائے کہ اس لڑکی نے ایسا کیوں کیا۔۔۔

اذلان نے وجدان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بات ہمیں پہلے بلاج سے پوچھنی چاہیے کہ اس لڑکی نے اس طرح کا گھٹیا الزام کیوں لگایا۔۔

وجدان نے سوالیہ نظروں سے بلاج کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بھائی اگر بلاج کو کچھ یاد ہوتا تو پھر تو سارا معاملہ ہی حل ہو جاتا مگر یہاں تو بلاج کو کچھ بھی یاد نہیں ہے۔۔۔

ازلان نے پریشان ہونے کی اصل وجہ بتائی۔۔۔

میں سمجھا نہیں؟؟

وجدان نے سوالیہ نظروں سے ازلان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بھائی بلاج کو کوئی ہیوی ڈوز نشہ دیا گیا ہے اس لیے اسے کچھ یاد نہیں کہ کیا ہوا ہے، اب تو سچائی تک پہنچنے کے لیے ہمیں اس لڑکی سے ملنا پڑے گا۔۔۔

ازلان اس لڑکی سے میں مل چکا ہوں، اور وہ لڑکی اپنی بات پر قائم ہے، اس کے کہنے کے مطابق بلاج نے اس کے ساتھ غلط کیا ہے اور اسے انصاف چاہیے۔۔۔

اور بہت سے ادارے ہیں جو اس کی سپورٹ میں کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔

اس لڑکی کا کیس بہت سٹرانگ ہو جائے گا اگر بلاج نے کچھ یاد نہ کیا تو۔۔۔

وجدان کافی پریشان نظر آرہا تھا اور اس کی باتیں سن کر باقی سب لوگ بھی کافی پریشان تھے، آخر وجدان ہمت تھا سب کی۔۔۔

بھائی آپ نے اس لڑکی سے پوچھنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ ایسا الزام کیوں لگا رہی ہے؟؟

حماد پوچھا تھا اس سے میں نے، مگر وہ لڑکی کچھ اور نہیں بتانا چاہتی، اسے بس انصاف چاہیے اور اس نے ایک شرط رکھی ہے کہ اس نے اپنا کیس میری پنچایت میں لا کر فیصلہ لینا ہے یہ بات مجھے بہت حیران کن لگی۔۔۔

تو پھر بھائی آپ نے کیا کہا؟؟

میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کیونکہ وہ جلد از جلد اپنا فیصلہ لینا چاہتی ہے،اس کے کہنے کے مطابق وہ عدالتوں کے دھکے نہیں کھا سکتی اور اس نے کہا کہ وہ میرے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے اور اسے یقین ہے کہ میں انصاف کا فیصلہ کروں گا،مجھے بالکل سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا کروں۔۔۔

پریشان مت ہو وجدان بھائی آپ اپنی عدالت میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے گا،جو آپ کو صحیح لگے،قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے وہ ٹل نہیں سکتا۔۔۔

بلاج کافی ٹوٹے ہوئے لہجے سے بول رہا تھا۔۔۔

شاید وہ اندر سے ہار مان چکا تھا۔۔۔

پریشان مت ہو اللہ سب بہتر کرے گا،پہلے تو کپڑے چینج کرو۔۔۔

چوہدری وقاص نے اس کے کپڑوں والا پیکٹ اس کے آگے کیا۔۔۔

بلاج جو ٹراؤزر اور بنیان میں ملبوس تھا خود بھی بہت انکمفرٹیبل فیل کر رہا تھا،اس نے جلدی سے ویٹنگ روم میں جا کر کپڑے چینج کیے،جو اس وقت بالکل خالی تھا۔۔۔

اور پنچایت کے لیے نکل پڑے تھے اس لڑکی کو بھی اس کی ماں کے ساتھ وجدان کی پنچایت میں لایا جا رہا تھا، یہ طے پایا تھا کہ فیصلہ آج ہی ہو گا، اتنی جلدی میں فیصلہ کرنا وجدان کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔

اس کی ذرا سی بھی چونک اس کی بہن کے سہاگ کو اُجاڑ سکتی تھی۔۔۔

شکل سے معصوم دکھنے والی لڑکی کے ساتھ بھی وہ ناانصافی نہیں کرنا چاہتا تھا، آج سے پہلے وجدان نے اس طرح کا فیصلہ کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔ غیروں کے فیصلے کرنا آسان ہوتا ہے، مگر اپنوں کے لیے فیصلے کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔

....

چوہدری وجدان ورک کی پنچایت لگ چکی تھی، اس پاس کے سب گاؤں کے سربراہ جمع ہو چکے تھے، سب بڑی بڑی پشاوری چارپائیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

چوہدری ریاض ورک اور چوہدری آصف ورک بھی پہنچ گئے تھے، پنچایت میں ہونے والا فیصلہ ٹی وی پر لائیو دکھایا جا رہا تھا۔۔۔

ایسا آج پہلی بار ہو رہا تھا کیونکہ آج وجدان ورک کی پنچایت میں ہونے والا فیصلہ کوئی عام فیصلہ نہیں تھا، آج ایک بہت بڑے پولیٹیشن کو سر عام سزا ملنے والی تھی۔۔۔

ہر کوئی نظریں گاڑے ہوئے تھا، ہر کوئی اپنے اپنے نظریے ایک دوسرے سے بیان کر رہا تھا۔۔۔

آج سے پہلے اتنی بڑی پنچایت کبھی نہیں لگی تھی۔۔۔

ہر ٹی وی کے نیوز اینکر وہاں پر موجود تھے۔۔۔

ہر چینل والے کی کوشش تھی کہ ان کے چینل پر ہونے والا فیصلہ سب سے پہلے دکھایا جائے۔۔۔

سب جانتے تھے کہ بلاج، چوہدری وجدان ورک کا بہنوئی ہے، سب کی نظر جمی ہوئی تھی کہ آج وجدان کیا فیصلہ لیتا ہے۔۔۔

وجدان آج سے پہلے کبھی فیصلہ کرتے ہوئے اس قدر گھبرایا ہوا نہیں تھا، کیونکہ آج اس کا فیصلہ بہت مشکل تھا، ایک طرف بہن کا سہاگ تھا تو دوسری طرف عدل و انصاف۔۔۔

اگر ذرا سی بھی چونک ہو جاتی تو ساری زندگی کے لیے یا تو اپنی بہن کی نظروں سے گر جاتا، یا اس عوام کی نظروں سے گر جاتا جو ہمیشہ اس پر یقین اور بھروسہ رکھتی تھی۔۔۔

بلاج کو بھی پنچایت میں لا کر بٹھا دیا گیا۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ہوئے سامنے بیٹھا تھا،بلاج کے لیے بھی یہ وقت بہت زیادہ مشکل تھا،جس جگہ وہ شان و شوکت سے چلتا تھا وہاں آج مجرموں کی طرح سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

پنچایت لگی تو لڑکی کو سب کے سامنے بلوایا گیا،وہ چادر کے ساتھ منہ لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔

بولو لڑکی کیا کہنا چاہتی ہو؟؟

ایک پنچایت کے بزرگ نے سوال شروع کیا۔۔۔

مجھے انصاف چاہیے،چوہدری بلاج نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔۔۔

تم اس کے روم میں کیوں گئی تھی؟؟

میں نہیں گئی تھی،مجھے بلوایا گیا تھا،ضروری فائلز کے لیے اور میں کوئی پہلی بار اس کے روم میں نہیں گئی تھی،مجھے پہلے بھی بہت بار ایسے ہی کام کے بہانے بلا لیا کرتے تھے۔۔۔

تو کیا آج سے پہلے تم پر کبھی اس نے گندی نظر ڈالی؟؟

پنچایت کے ایک اور بزرگ نے سوال کیا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ میں نے کبھی محسوس نہیں کیا۔۔۔

بیٹا محسوس تو عورت فوراً کر لیتی ہے، جب کوئی مرد اس پر غلط نظر رکھتا ہے، تم نے کیوں محسوس نہیں کیا؟؟

مجھے انصاف چاہیے، آپ یوں باتوں میں اُلجھا کر چوہدری صاحب کو بچانا چاہتے ہیں؟؟

نہیں ہم سچائی تک پہنچنا چاہتے ہیں۔۔۔

سچ یہی ہے کہ انہوں نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا، مجھے کہیں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا، میں بہت اُمید کے ساتھ چوہدری وجدان کی پنچایت میں اپنا مقدمہ لے کر آئی ہوں، اور اُمید کرتی ہوں کہ

میرے ساتھ ویسے ہی انصاف کیا جائے گا جیسے باقی لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے، آج اپنی بہن کے شوہر کو بچانے کے لیے میرے ساتھ ناانصافی نہ کی جائے۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔۔

اور میری ایک گزارش ہے۔۔۔

بولو کیا کہنا چاہتی ہو؟؟

اب کی بار چوہدری وجدان کی بھاری آواز گونجی تھی۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ آپ فیصلے کے لیے چوہدری صاحب کی بیوی کو بلائیں، میں تو شاید آج کے بعد کبھی عزت کی زندگی نہ جی سکوں مگر کچھ شرمندگی تو چوہدری صاحب کو بھی ہونی چاہیے اپنی بیوی کو دیکھ کر۔۔۔

ساری اذیت میں ہی کیوں برداشت کروں؟؟

میری بیوی پنچایت میں نہیں آئے گی۔۔۔

بلاج جو کب سے خاموش بیٹھا تھا اس بات پر تڑپ کر گرجتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔

کیوں چوہدری صاحب جب میری بیٹی کی عزت خراب کی تب احساس نہیں ہوا؟؟

اپنی بیوی کو پنچایت میں نہیں لا سکتے، مگر میری بیٹی کی عزت کی دھجیاں اُڑا دیں، یہی ہے آپ بڑے لوگوں کا انصاف۔۔۔

اس لڑکی کی ماں کھڑے ہو کر روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

سب کچھ ٹھیک ہونے کے باوجود بھی ان ماں بیٹی میں کچھ ٹھیک نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

جب غلطی میری ہے تو میں سزا کے لیے تیار ہوں، جو سزا دینی ہے مجھے دو، مگر میری بیوی یہاں نہیں آئے گی۔۔۔

بلاج کے غصے اور ہائپر ہونے کو دیکھ کر وجدان نے ہاتھ اُٹھاتے ہوئے بلاج کو خاموش کروایا۔۔

بلاج یہاں پر آنے والی ہر لڑکی کسی کی بہن، کسی کی بیٹی ہوتی ہے، تو اگر اس لڑکی کو اس بات سے تسکین ملتی ہے کہ تمہاری بیوی یہاں آئے تو وہ ضرور آئے گی۔۔۔

نہیں وجدان بھائی میری بیوی یہاں نہیں آئے گی۔۔۔

بلاج میرے فیصلے پر یقین رکھو اور مت بھولو کہ تمہاری بیوی میری بہن بھی ہے۔۔۔

وجدان کے خاموش کروانے پر بلاج چپ تو ہو گیا، مگر اس کے اندر غصے کے لاوے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

اس سے بالکل یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اس کی حور یہاں پر آئے اور مردوں سے بھری ہوئی پنچائت میں کھڑی ہو۔۔۔

منظور تو وجدان کو بھی نہیں تھا مگر کبھی کبھی کچھ فیصلے زندگی میں ایسے بھی کرنے پڑ جاتے ہیں جو نہ چاہتے ہوئے بھی ضروری ہوتے ہیں۔۔۔

اس وقت وجدان کا ذرا سا بھی بلاج کی سپورٹ میں کھڑا ہونا سب کچھ خراب کر سکتا تھا۔۔۔

پہلے ہی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ بلاج کو اس دلدل سے کیسے نکالا جائے، وجدان کے کہنے پر ازلان حوریہ کو لینے چلا گیا۔۔۔

کوئی زیادہ دوری کا سفر نہیں تھا۔۔۔

سات سے آٹھ منٹ کے اندر ہی حوریہ کو ازلان لے کر آ گیا۔۔۔

حوریہ نے بلیک کلر کا عبایا پہن رکھا تھا جو کافی کھلا تھا۔۔۔

جس میں حوریہ نظر تک نہیں آرہی تھی، چہرے پر حجاب اتنی خوبصورتی سے لپیٹا تھا کہ سوائے آنکھوں کے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

حوریہ کو وہاں پر دیکھ کر بلاج کا زمین میں درگور ہونے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔

اس نے ایسا تو کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کی محبت، اس کی بیوی، اس کی عزت یوں سرِعام سب مردوں کے سامنے آئے اور اپنے شوہر کی بدکرداری کہ طعنے سنے۔۔۔

حوریہ نے آتے ہی بلاج پر گہری نظر ڈالی، اس کی نظروں میں دیکھنے کی بلاج میں ہمت نہیں تھی، وہ فوراً سے نظریں جھکا گیا۔۔۔

حوریہ کو اسی جگہ لے جا کر کھڑا کیا گیا جہاں پر آکر لوگ اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کے بارے میں بتاتے تھے یا پھر گواہی دینے کے لیے کھڑے کیے جاتے، صاف لفظوں میں جیسے عدالت میں کٹ گھرا ہوتا ہے، اسی طرح ایک سائیڈ پر اونچی جگہ پر کھڑے ہونے کی جگہ بنائی گئی تھی۔۔۔

حوریہ کو جب اس جانب لے جایا جا رہا تھا، وجدان کا دل ایسے جیسے کوئی آڑی سے کاٹ رہا ہو، مگر وہ خاموش تھا۔۔۔

یہی تو وجدان کے فیصلوں کی خوبصورتی تھی کہ وہ خود کو موقع کی مناسبت سے ڈھالنا جانتا تھا، بے شک آج حوریہ کا یہاں آنا جتنا بلاج کے لیے تکلیف دہ تھا اس سے کہیں زیادہ تکلیف دے وجدان کے لیے تھا کہ

وہ اپنی بہن کے لیے کوئی سٹیپ نہیں لے پا رہا تھا، مگر اسے اپنے بہن کے سہاگ کے لیے کوئی بھی خطرہ مول نہیں لینا تھا۔۔۔

مگر وجدان نے جو عزت کمائی تھی اس عزت کا انعام اسے بھری پنچایت میں مل چکا تھا، جب حوریہ کو سب کی کھڑی ہونے والی جگہ پر کھڑا کیا گیا تو پنچایت کے بڑے بزرگوں نے کہا کہ چوہدری وجدان ورک کی بہن وہاں پر کھڑی نہیں ہو گی۔۔۔

کچھ لوگوں نے اس بات کی خلاف ورزی کی مگر بزرگوں نے اس بات پر زور دیا کہ؛

اگر وہ چوہدری بلاج کی بیوی ہے تو مت بھولو تو یہاں پر فیصلے کرنے والے سرپنچ چوہدری وجدان ورک کی بہن ہے، آپ لوگ اسے سب کے ساتھ وہیں پر کھڑا کر کے چوہدری وجدان ورک کی توہین کر رہے ہیں۔۔۔

مت بھولو کہ وجدان ورک نے ہمیشہ عدل اور انصاف والے فیصلے کیے ہیں۔۔۔

تو کیا یہاں پر پہلی بار اس کی بہن نے قدم رکھا تو وہ اس عزت کی حقدار نہیں کہ اسے پنچایت میں لا کر اس کے بھائی کے ساتھ بٹھایا جائے؟؟

کچھ لوگوں کے اُٹھتے ہوئے سوالوں کو فوراً سے بزرگوں کی باتوں نے روک دیا۔۔۔

وجدان کے دل کو تسکین ملی تھی کہ حوریہ کو لا کر اس کے ساتھ بٹھایا گیا۔۔۔

جب اس لڑکی کو بلوایا گیا تو اس نے وہی راگ الاپا کہ اس کے ساتھ غلط ہوا ہے اسے انصاف دیا جائے۔۔۔

چوہدری بلاج نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا ہے، حوریہ خاموشی سے سب کچھ سنتی رہی جب تک لڑکی خاموش نہیں ہو گئی۔۔۔

سوچ لو لڑکی۔۔۔کچھ اور کہنا چاہتی ہو تو وہ بھی کہہ سکتی ہو!!

حوریہ نے لڑکی کے خاموش ہونے پر کہا۔۔۔

آخر وجدان کی بہن تھی گھر میں جیسے بھی رہے مگر یہاں پر اس کا لہجہ اس کے بھائی کی عقل مندی اور ذہانت کی عکاسی کر رہا تھا۔۔۔

نہیں مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔۔۔

لڑکی جھوٹ اتنا بولو جتنا ہضم ہو سکے!!

مجھے پہلے ہی پتہ تھا بی جی آپ کبھی میرا ساتھ نہیں دیں گی، کیونکہ میرا مجرم آپ کا شوہر ہے۔۔۔

لڑکی حد میں رہ کر بات کرو، میں صرف سچ کا ساتھ دوں گی، مت بھولو کہ میں اس پنچایت میں بیٹھے ہوئے سرپنچ چوہدری وجدان ورک کی بہن ہوں، میں کبھی غلط کا ساتھ نہیں دوں گی، پھر چاہے میرے لیے وہ فیصلہ لینا بہت مشکل ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

وجدان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ حوریہ ہے جو گھر میں ہمیشہ جھلی سی بنی ہوئی گھومتی رہتی تھی۔۔۔

بلاج نے ایک بار بھی چہرہ اُٹھا کر نہیں دیکھا تھا وہ نظریں جھکائے ہوئے کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔

چوہدری صاحب!!!

حوریہ کی آواز پر بلاج نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔

چوہدری صاحب کیوں چہرہ اور سر جھکائے بیٹھے ہیں؟؟

جب کچھ کیا ہی نہیں تو کیوں خود کو خود کی نظروں میں گرا رہے ہیں؟؟

یہاں تو جو غلط ہے وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنے کی ہمت رکھتے ہیں، اور آپ سچے ہونے کے باوجود خود پر شرمندہ ہیں، صرف اس لیے کہ آپ کو کچھ یاد نہیں۔۔

حوریہ کی بات اور لہجے نے چوہدری بلاج کے اندر جینے کی ایک اُمنگ پیدا کی۔۔۔

بی بی جی آپ بھی ایک عورت ہیں اور مت بھولیں کہ آپ اپنے شوہر کا ساتھ دے کر عورت ذات کی توہین کر رہی ہیں، میرے ساتھ غلط ہوا ہے، میں بہت اُمید کے ساتھ آپ کے در پر آئی ہوں لڑکی روتے ہوئے حوریہ سے بولی۔۔۔

ساتھ دوں گی، ضرور دوں گی، مگر صرف سچ کا۔۔

حوریہ بیٹا جو بھی بولنا سوچ کر بولنا، یہاں پر تمہارا فیصلہ سننے کے لیے سب انتظار میں ہیں۔۔۔

بھائی بے فکر رہیں بس اس لڑکی کو انصاف دیا جائے۔۔۔
لڑکی میں ایک بار پھر تم سے پوچھتی ہوں کہ کیا تم سچ بول رہی ہو اب بھی موقع ہے اپنے جھوٹ کو تسلیم کر لو۔۔۔

بی بی جی میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔

تو ٹھیک ہے بھائی جان پولیس والوں سے وہ سامان لیا جائے جو چوہدری بلاج کے روم سے بر آمد کیا گیا ہے۔۔۔
ان کا ضروری سامان جس میں ان کی گھڑی، ان کا موبائل، ان کا والٹ اور ان کا ایک قیمتی پین شامل ہے۔۔۔

سب سامان ساتھ میں آیا تھا تو فوراً سے وہ پیکٹ چوہدری وجدان تک پہنچا دیا گیا۔۔۔

بھائی فیصلہ آج کے آج ہو گا یہ پنچایت رکے گی نہیں۔۔۔

اس پین کو لیب میں بھیجیں اور لائیو کیمرے سے یہاں بیٹھے ہوئے دیکھیے کہ حقیقت کیا ہے۔۔۔

حوریہ کی بات پر وجدان نے حیرانی سے دیکھا کہ پین میں ایسا کیا ہو گا جس کو لیب میں بھجوایا جا رہا ہے، مگر اب تک جتنی بات حوریہ نے کی تھی اس سے وجدان اتنا تو فرق سکتا تھا کہ اس کی بہن میں عقل مندی اور ذہانت سے فیصلہ کرنے کی گن ہے۔۔۔

بلاج تو حیران نظروں سے اپنی اس لڑاکو بیوی کو دیکھے جا رہا تھا جو گھر میں ہر وقت جھگڑالو بنی رہتی تھی، اور پین سے وہ کیسے اس کی بے گناہی ثابت کرے گی یہ اس کے لیے ایک بہت بڑا تجسس بنا ہوا تھا۔۔۔

حوریہ کے کہنے کے مطابق پین کو لیب میں بھیج دیا گیا اور وہاں پر لائیو کیمرہ اور سکرین کا انتظام کر دیا گیا، سکرین پر کچھ آدھے گھنٹے کے بعد سکرین آن کر دی گئی اور جو کچھ سکرین میں دیکھنے کو ملا وہ حیرت

انگیز تھا، مطلب کہ اس پین میں کیمرہ تھا جس میں بلاج اور لڑکی کے درمیان جو کچھ ہوا وہ سب ریکارڈ ہو گیا تھا۔۔۔

دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو چکا تھا۔۔۔

سب نے دیکھا کہ بلاج جب روم میں آیا تو اس نے پانی کا گلاس اُٹھا کر پیا۔۔۔

اس پانی کے گلاس میں کچھ ایسا ضرور تھا جس کو پیتے ہی تھوڑی دیر بعد بلاج سر پر ہاتھ رکھے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے گرنے والے انداز سے سو گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ لڑکی روم میں داخل ہوئی اور اس سے آگے اس لڑکی نے صرف وہ ماحول کریٹ کیا جس سے یہ لگ رہا تھا کہ بلاج چوہدری نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے، جبکہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا، لڑکی کو فون پر بار بار کوئی آرڈر دے رہا تھا جس کو سن کر لڑکی اگلا قدم لے رہی تھی۔۔۔

بلاج تو اس وقت ہوش میں ہی نہیں تھا، لڑکی نے اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے اور گلے وغیرہ پر اپنے ناخنوں سے نشان بنائے تھے۔۔۔

کپڑوں کو اپنے ہاتھوں سے پھاڑا تھا، یہ سب کچھ دیکھ کر لڑکی سسکیوں سے روتی ہوئی وہیں زمین پر بیٹھ چکی تھی، بلاج حیران تھا یہ دیکھ کر کہ وہ اپنی جیب میں کیمرے والا پین لیے گھومتا رہا، جبکہ بلاج کو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔

یہ پین حوریہ نے اسے گفٹ کیا تھا، تب سے حوریہ ہر روز یہ پین باقاعدگی سے پاکٹ پر لگایا کرتی تھی۔۔۔

بلاج کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس پین میں کیمرہ ہے اور ایک دن یہ پین اس کو اتنی بڑی مشکل سے بچالے گا، بلاج کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اپنی بیوی کی ذہانت اور عقلمندی دیکھ کر۔۔۔

وجدان کے چہرے پر لالی بکھری تھی، یہ دیکھ کر کہ اس کی بہن اتنی عقلمند ہے اور اس کی بہن نے اپنے سہاگ کو خود ہی بچالیا۔۔۔

آج صحیح اور غلط فیصلے کی جنگ میں پِسنے سے اپنے بھائی کو بچالیا۔۔۔

کسی بات کی کوئی گنجائش نہیں رہ گئی تھی۔۔۔

جب لڑکی پر وجدان ورک نے زور ڈالتے ہوئے دھاڑ کر پوچھا کہ اس نے یہ سب الزامات کیوں لگائے، کیوں جھوٹ بولا تو اس لڑکی نے روتے ہوئے بتایا تھا کہ اس کے بھائی کو کڈنیپ کر کے ان لوگوں نے رکھا ہوا ہے، جو بلاج کے ہی مخالف پارٹی کے لوگ ہیں، اس وجہ سے مجبور ہو کر اسے یہ سب کچھ کہنا پڑا، وہ بہت شرمندہ تھی اپنے کیے پر لڑکی کی شکل سے ہی نظر آرہا تھا کہ اسے یہ سب کچھ مجبور کر کے کروایا گیا تھا۔۔

لڑکی کو فلحال پولیس کی حراست میں دے دیا گیا اور اس کے بھائی کو ڈھونڈنے اور بازیاب کروانے کے لیے وجدان نے پولیس کو صرف پانچ گھنٹوں کا ٹائم دیا تھا۔۔

....

نیوز پر جب چوہدری بلاج کی بے گناہی کی نیوز چلی تو گھر کی عورتوں کے دلوں کو سکون ملا تھا۔۔

سب اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے نوافل پڑھنے کے لیے جائے نماز پر کھڑی ہو چکی تھیں۔۔

اللہ تعالی نے جس طرح مشکل میں ڈالا تھا، اس سے بہتر طریقے سے اس مشکل سے باہر نکال دیا اور حوریہ کی عقل مندی اور ذہانت کے چرچے ہر نیوز چینل پر ہو رہے تھے۔۔۔

آج صدف خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی کہ اس کے بیٹے کا انتخاب بالکل صحیح تھا، اس نے چاہے ضد میں ہی حوریہ کے ساتھ شادی کی تھی، مگر آج اس لڑکی نے اپنی عقل اور ذہانت سے اس کے بیٹے کو اتنی بڑی مشکل سے بچالیا۔۔۔

اگر آج حوریہ کا کیمرے والا پین نہ ہوتا تو شاید کوئی بھی بلاج چوہدری کی بے گناہی ثابت نہ کر پاتا۔۔۔

زمل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُڑ کر جائے اور حوریہ کے گلے لگ کر اس کے ہاتھوں کو چوم لے، جس لڑکی نے اس کے بھائی کو اتنی بڑی مصیبت سے بچالیا تھا۔۔۔

گھر میں خوشیاں سب کے چہروں پر واپس آچکی تھیں۔۔۔

اب انتظار ہو رہا تھا بلاج، حوریہ، وجدان اور باقی مرد حضرات کے گھر آنے کا۔۔۔

....

بلاج گھر واپس آیا تو سب کے چہرے کھل اُٹھے، زمل بھاگ کر اپنے بھائی سے گلے ملتے ہوئے خوشی سے رو پڑی تھی۔۔۔

بلاج نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

یہی حال اس کی ماں کا تھا، اپنی ماں کو پہلی بار بلاج نے پورے دل سے گلے لگا کر تسلی دی کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔

اماں پریشان نا ہو۔۔۔

مردوں پر ہی ایسے مصیبتیں آتی ہیں۔۔۔

بیٹا خدا نہ کرے کہ دوبارہ کبھی میرے بیٹے پر ایسی مصیبت آئے۔۔

گھر میں باقی خواتین بھی اس کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھیں، زمل اور فجر کو بہنوں کی طرح ہی پیار دیتے ہوئے اس نے تسلی دی۔۔۔

عافیہ کو مل کر دعائیں لیں۔۔۔

سب سے باتیں ہو رہی تھی، سب کو تسلیاں دے رہا تھا مگر جس کو ملنے کے لیے اس کا دل تڑپ رہا تھا، اس سے بات ابھی تک نہ ہو سکی، بلاج سارے راستے خاموشی سے وجدان کے ساتھ بیٹھ کر آیا تھا، جبکہ حوریہ اپنے بابا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

راستے میں پنچایت کی باتوں پر بحث ہوتی آئی، کوئی حوریہ کو خوشی سے شاباش دے رہا تھا تو کوئی اس لڑکی کے بارے میں بول رہا تھا، مگر بلاج کا دماغ صرف اپنی حور کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

وہ اکیلے میں اس سے ملنا چاہتا تھا مگر گھر میں فلحال یہ موقع مل نہیں رہا تھا۔۔۔
سب لوگ اس کے گھر پر تھے کافی دیر تک آپس میں سب باتیں کرتے رہے، وقت کیسے گزر گیا پتہ ہی نہیں چلا، گھر کی خواتین اُس لڑکی کو کوس رہی تھیں۔۔۔
سب لوگ جانے کی تیاری کرنے لگے تھے کہ صدف نے کہا کہ کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیا جائے گا۔۔۔

سب کے منع کرنے کے باوجود بھی کھانے کا انتظام صدف نے ایک گھنٹے میں کروالیا۔۔۔

سب نے مل کر کھانا کھایا گیا کیونکہ کسی نے بھی اچھی طرح سے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا تھا، تو بھوک سب کو لگی تھی، سب ڈٹ کر کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

بلاج کی نظریں مسلسل حوریہ پر تھی، جواب بھی کھانا ٹھیک سے نہیں کھا رہی تھی۔۔۔

وہ سب کے سامنے حوریہ سے نہیں کہنا چاہتا تھا، حوریہ کے ساتھ وہ بہت ساری باتیں کرنا چاہتا تھا مگر اس کے لیے وہ سب کے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ سب نے تیاری پکڑی اور گھر کے لیے نکل پڑے تھے۔۔۔

صدف اور وقاص بھی بلاج اور حوریہ کو آرام کرنے کا بول کر اپنے روم میں جا چکے تھے۔۔۔

بلاج روم میں آیا تو حوریہ شاید چینج کر رہی تھی، واش روم کے شاور کی آواز سن کر اسے اندازہ ہو گیا کہ حوریہ واش روم میں ہے۔۔۔

روم میں آتے ہوئے جو بات اس کی ماں نے بڑی رازداری کے ساتھ بلاج کے کان میں کہی تھی، اس کو سن کر تو بلاج سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اپنی ماں کے گلے مل کر تو وہ اپنی خوشی کا اظہار کر کے آیا تھا اور وقاص صاحب نے بھی اپنے بیٹے کو باپ بننے کی مبارک باد بہت بڑھ چڑھ کر دی، صدف نے سوائے وقاص کے اور کسی کو یہ بات نہیں بتائی

تھی، وہ چاہتی تھی کہ پہلے حوریہ اور بلاج اس خوشی کو جی بھر کر سیلیبریٹ کریں، اس کے بعد ہی سب کو بتایا جائے گا۔۔

بلاج حور کا انتظار بہت بے صبری سے کر رہا تھا، آج کے دن میں کتنا کچھ بدل گیا تھا، بہت بڑی خوشی اور بہت بڑا دُکھ ایک ساتھ بلاج اور حوریہ کی زندگی میں آیا تھا۔۔

حور شاور لے کر باہر نکلی تو بلاج اسے روم میں ٹہلتا ہوا نظر آیا۔۔

آپ سوئے نہیں ابھی تک؟؟

اتنی جلدی کیوں ہے حور بے بی کو مجھے سلانے کی؟؟

وہ چلتا ہوا اس کے قریب ہوا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے نرمی سے اسے سینے سے لگاتے ہوئے، بڑی محبت سے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔

بلاج کی محبت کرنے کے انداز کو دیکھ کر حور ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

کیا بات ہے چوہدری صاحب آج محبت کرنے کے انداز میں ضرورت سے زیادہ نرمی ہے، پوچھ سکتی ہوں ایسا کیوں؟؟

پہلی بات تو یہ کہ آج کے بعد میری حور ہمیشہ مجھے چوہدری صاحب ہی کہہ کر بلایا کرے، مجھے بہت اچھا لگے گا اور دوسری بات بہت شکریہ مجھ پر یقین کرنے کے لیے، تم نے اس وقت مجھ پر یقین کیا جب مجھے خود پر بھی یقین نہیں رہا۔۔۔

شکریہ کہہ کر پرایا مت کیجئے۔۔۔
دُکھ سُکھ کی ہر گھڑی میں آپ کا ساتھ دینا میرا فرض ہے۔۔۔
بلاج کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے چہرہ اُٹھا کر نظروں سے نظریں ملاتی ہوئی حوریہ کس قدر پیاری لگ رہی تھی یہ کوئی آج چوہدری بلاج سے پوچھتا۔۔۔

اور رہی بات یقین کی تو یقین کیسے نہ کرتی، جو شخص اپنی بیوی پر دل کھول کر محبت لٹاتا ہو، اسے کہیں اور منہ مارنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔

ہر رات آپ کی دیوانگی بھری شدتوں کو سہنے والی حور کیسے یقین نہ کرتی کہ اس کا چوہدری کسی اور پر اپنی محبت بھری شدت ضائع کر سکتا ہے؟؟

مجھے یقین تھا اپنے چوہدری پر کہ وہ حرام کو ہاتھ نہیں لگائے گا، جس شخص نے میری خاطر شراب تک پینی چھوڑ دی، جو اس کے لیے بہت مشکل کام تھا، وہ شخص میرے ہوتے ہوئے کسی اور عورت پر گندی نظر نہیں ڈال سکتا ہے کیا؟؟

یہ یقین آپ کا ہی دیا ہوا ہے۔۔۔

حوریہ نے پیار سے بلاج کے چہرے پر مخملی ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تھینک یو سو مچ مائی بیوٹی فل وائف۔۔۔

بلاج کی گھنی مچھوں تلے اس کے انابی لب مسکرائے تھے۔۔۔

حور کے مخملی گالوں کو لبوں سے چومتے ہوئے سرگوشیاں کرتے ہوئے مسکرا دیا۔۔۔

حور ایک بات بتاؤ، یہ جو کیمرے والا پین تم نے میری جیب میں رکھا تھا، اس کو رکھنے کا مقصد کیا تھا، پلیز بتا دو میں سوچ سوچ کر پریشان ہوں؟؟

چوہدری صاحب جھوٹ نہیں کہوں گی، جس وقت آپ کو یہ پین دیا تھا اس وقت میرا یقین آپ پر پختہ نہیں تھا۔۔۔

آپ ہر روز مجھے دھمکیاں دیا کرتے تھے کہ سیاستدان ہوں جب چاہوں کسی بھی دوشیزہ کو میرے بیڈ پر پیش کر دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

یہ سب جملے مجھے بہت تکلیف پہنچاتے تھے اور یہ پین میں نے آپ پر نظر رکھنے کے لیے ہی پاکٹ میں رکھا تھا۔۔۔

مگر خدا گواہ ہے میں نے کبھی اس پین کی ریکارڈنگ چیک نہیں کی، کیونکہ ہر دن کے ساتھ آپ نے میرا یقین جیت لیا، میں تو بھول چکی تھی کہ اس پین میں کیمرہ ہے۔۔۔

بس ایک روز کی روٹین بن گئی تھی کہ یہ پین میں آپ کی پاکٹ میں لگا دیا کرتی تھی اور جب کبھی بھول جاتی آپ خود یاد کریں، آپ کہتے تھے کہ میرا پین دے دو۔۔۔

اس پین کی اہمیت شاید ہم دونوں کے بیچ میں صرف اتنی تھی کہ میں نے یہ آپ کو گفٹ کیا تھا، مگر کل جب آپ پر یہ مشکل آئی تو اچانک سے میرے دماغ میں پین والی بات آگئی۔۔۔

تو دیکھو میری جاسوسی نے آپ کو کتنی بڑی مشکل سے بچا لیا۔۔۔

میری تیز دماغ بیوی تھینک یو سو مچ، بلاج کی بیوی ہو اتنی جاسوسی تم پر جچتی ہے۔۔۔

پلیز نیکسٹ ٹائم جب کوئی ایسا کام کرو تو بتا دینا، ایسا نہ ہو کہ کیمرہ لے کر میں واش روم تک پہنچ جاؤں اور پھر پتہ چلے تمہارا چوہدری وائرل ہو گیا ہے اور چوہدری کو پتہ بھی نہ ہو۔۔۔

بلاج نے شرارتی انداز سے مسکراتے ہوئے کہا تو حور بھی شرما کر آنکھیں جھکا گئی۔۔۔

میں ایسا کبھی کچھ نہیں کروں گی اور اس بار کے لیے سوری۔۔۔

حور یہ نظریں جھکا گئی۔۔۔

شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے مائی لو۔۔۔

آج انجانے میں ہی صحیح مگر تم نے اپنے شوہر کو بے عزت ہونے سے بچا لیا۔۔۔

بلاج یہ کون لوگ تھے جنہوں نے آپ کے خلاف سازش کی ہے؟؟

حور کی آنکھوں میں اب بھی بلاج پر لگے ہوئے الزامات کا خوف نظر آ رہا تھا۔۔۔

بلاج کی جان ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔

میں جانتا ہوں وہ کون لوگ ہیں، ان کو تو میں ایسی جگہ پہنچاؤں گا کہ دوبارہ ایسا کرنے کی ہمت نہیں کریں گے، تم بے فکر رہو یہ وہی ہاری ہوئی پارٹی ہے جو پچھلی بار بھی مجھ سے ہار گئی تھی اور اس بار بھی ان کو اپنے ہارنے کا پورا ڈر ہے، بس مجھے اس لڑکی کی حفاظت کرنی ہے۔۔۔

وہ لڑکی ایسی نہیں، انہوں نے اس لڑکی کو مجبور کر کے یہ سب کچھ کروایا اور اگر اس کو نہ بچایا گیا تو وہ لڑکی کو مروادیں گے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس لڑکی تک پہنچیں مجھے اس کی حفاظت کے لیے کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔

فلحال آپ اس لڑکی کی بات بھی مت کیجیے، جس کی وجہ سے میرے شوہر پر اتنا بڑا الزام لگا۔۔۔

حور کے چہرے پر غصے کے تاثرات دیکھ بلاج مسکرا دیا۔۔۔

میرے دل کے ٹکڑے میری کیا جرات کہ میں کسی کا نام لوں، وہ بھی حور کے سامنے۔۔۔

اسے کس کے سینے سے لگاتے ہوئے بلاج نے اس سے اپنے بہکی ہوئی سانسوں میں اُلجھا لیا۔۔۔

اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے شدت سے لبوں کے جوسی جام پی رہا تھا۔۔۔

اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے خود کو اس کے حوالے کیے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

حور کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سے اوپر اُٹھاتا، خود پیچھے کو ہوتا ہوا بیڈ پر پاؤں لٹکائے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اور اسی پوزیشن میں حور کو اپنی گود میں بٹھائے ہوئے پنکھڑیوں کے جام پیے جا رہا تھا۔۔۔

حور کی سانسیں اس کی سانسوں میں بُری طرح اُلجھ چکی تھی وہ سانسوں کے لیے مچل رہی تھی، اوپر سے اس کی کنڈیشن بھی کچھ ایسی تھی کہ وہ آج بلاج کو سہنے کی شاید ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

اس کی اُکھڑی سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے بلاج نے نرمی سے اس کی پنکھڑیوں کو آزادی بخشی دی۔۔۔

حور کو آہستہ سے بیڈ پر لٹاتے ہوئے، بلاج نے اس کے پیٹ سے شرٹ کو ہٹایا، اس کا مخملی چھوٹو سا پیٹ بلاج کی گہری نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

حور بلاج کے بچے کے لیے تمہارے پیٹ کا روم چھوٹا لگ رہا ہے۔۔۔

کیاااااا۔۔۔

آپ کو پتہ ہے؟؟

حور نے حیرانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا، حور کو لگا تھا کہ شاید اتنی پریشانی کی عالم میں اس کی پھوپھو بلاج کو بتانا بھول گئی ہو اور وہ اپنے پھوپھو سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق پہلے نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔

کیوں مجھے نہیں پتہ چلنا چاہیے تھا؟؟

نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔

تو پھر کیوں نہیں بتایا ابھی تک کہ میں بابا بننے والا ہوں؟؟

اسکے پیٹ پر لب رکھتے ہوئے پیار بھری مہر ثبت کرتے ہوئے بہت پیار سے کہا۔۔۔

وہ چہرہ اُٹھا کر اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں آپ کو بتانا چاہتی تھی مگر پھوپھو نے کہا تھا کہ وہ یہ خوشخبری پہلے آپ کو سنانا چاہتی تھیں اور دیکھنا چاہتی ہیں کہ ان کے بیٹے پر باپ بننے کی خوشی کیسی لگتی ہے۔۔۔

وہ آپ کے پہلے امپریشنز دیکھنا چاہتی تھی، میں نے بھی یہی سوچا کہ وہ ماں ہیں، ان کا مجھ سے پہلا حق ہے آپ پر۔۔۔

میں تو اس لیے خاموش تھی۔۔۔

ورنہ میرا تو دل چاہ رہا تھا سب سے پہلے میں آپ کو بتاتی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر شرم وحیا کی لالی بکھری ہوئی تھی،ماں بننے کے جذبات اس کے چہرے کو دھمکا رہے تھے۔۔۔

اچھا جی۔۔۔

تو یہ بات ہے!!!

اپنی ساس کی پاسداری کی جا رہی ہے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

حور شرم سے نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

اتنا مت شرماؤ کہ میں اپنے دل سے کیے ہوئے وعدے کو نہ نبھا سکوں۔۔۔

گمبھیر آواز سے کہتے ہوئے اس کے عارض پر لب رکھتے نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

کون سا وعدہ؟؟

حور سر گوشی میں بولی۔۔۔

یہ وعدہ کہ جب تک میری حور نو مہینے میرے بچے کو اپنے اس چھوٹو سے روم میں رکھے گی، تب تک بلاج اپنی شدتوں میں نرمی رکھے گا۔۔۔
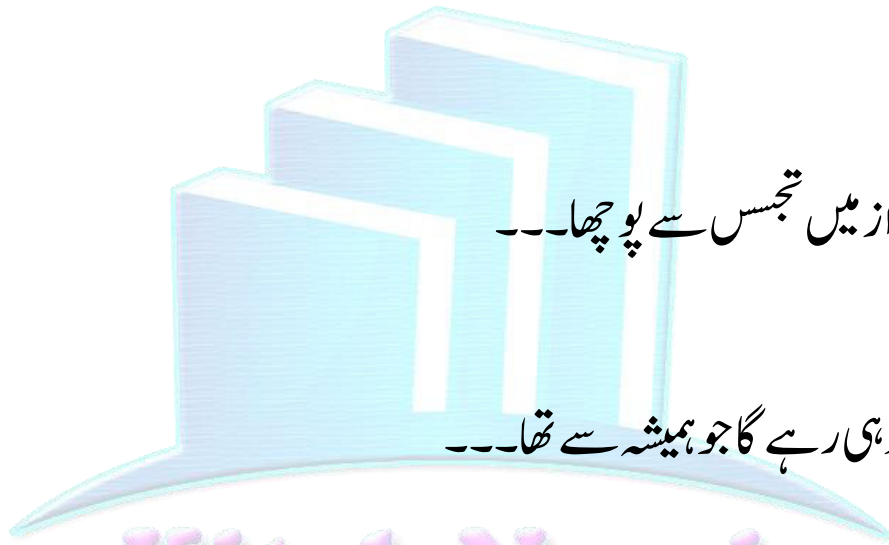
اور اس کے بعد؟؟

حور نے شرارتی انداز میں تجسس سے پوچھا۔۔۔

اس کے بعد تو بلاج وہی رہے گا جو ہمیشہ سے تھا۔۔۔

کیا بابا بننے کے بعد بھی سدھرنے کا ارادہ نہیں ہے؟؟

بالکل نہیں۔۔۔

اگر سدھرنے کا مطلب ہے کہ میں چاکلیٹ بوائے بن جاؤں تو میرا ایسا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔

مجھے سویٹ بوائے اچھے لگتے ہیں۔۔۔دانت نکالتے ہوئے شرما کر بولی۔۔۔

ہاں تو اپنے بیٹے کو بنا لینا سویٹ بوائے اور کرتی رہنا پیار۔۔۔
مگر مجھ سے تو ایسی کوئی اُمید مت رکھنا، میں تو اگر چاہوں تب بھی چاکلیٹ بوائے نہیں بن سکتا۔۔۔

آہہہہ۔۔۔

یہ آواز میرے دل کو کس قدر سکون دیتی ہے تمہیں کیا پتہ۔۔۔
اگر میں چاکلیٹ بوائے بن گیا تو پھر ایسی آوازیں کیسے سنوں گا؟م
بلاج نے حور کی دودھیا گردن پر نرمی سے دانت گاڑتے ہوئے اپنے اصلی رنگ دکھائے تو حور کے منہ سے آہ نکلی تھی۔۔۔

وہ بہکی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
مگر ایک دم سے حور کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ گھبرا گیا تھا۔۔۔

حور تم رو رہی ہو؟؟

بلاج آپ کو پتہ ہے جب میں نے ٹی وی پر نیوز دیکھی تو میں کتنا ڈر گئی تھی، مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو گئے۔۔۔

آپ سے دوری کا سوچ کر ہی میری جان نکل رہی تھی، بلاج خدا کبھی میری زندگی میں ایسا موڑ نہ لائے کہ آپ مجھ سے دور ہوں۔۔۔

وہ بے قراری سے بلاج کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے سینے میں چھپ گئی۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا، تمہاری دعائیں ہیں میرے ساتھ، اور ہمیشہ مجھ پر یقین بنا کر رکھنا، تمہارا بلاج کبھی بھی کسی عورت کے ساتھ غلط نہیں کر سکتا۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔

حور بلاج کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

آج کے بعد حور ان آنکھوں میں آنسو مت لانا۔۔۔

تم ہمیشہ مسکراتی رہو، تمہارا بلاج ہے باہر کی تلخیوں کو سنبھالنے کے لیے۔۔۔

آج کے بعد میں اور بھی چوکنا ہو کر رہوں گا۔۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ دشمن اس حد تک بھی گر سکتے ہیں۔۔۔

بس یہ پہلا اور آخری وار تھا، جو انہوں نے بلاج پر کر لیا۔۔۔

آج کے بعد ان کو کوئی ایسا موقع ہی نہیں دوں گا کہ وہ چوہدری بلاج پر قابض ہو سکیں۔۔۔

حور کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے بلاج نے پوری تسلی دیتے ہوئے اس کے چہرے کو دیوانگی سے چومتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑے تھے۔۔۔

آنکھیں بند کیے ہوئے بلاج کے لمسوں کو پورے دل سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس حادثے کے وقت کچھ لمحے تو اسے ایسے لگا تھا کہ کبھی زندگی میں دوبارہ وہ بلاج کی قربت کو محسوس ہی نہیں کر پائے گی، مگر خدا نے سب کچھ اتنی جلدی ٹھیک کر دیا اس کے لیے وہ خدا کی جتنی بھی شکر گزار ہو وہ کم تھا۔۔۔

بلاج اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا۔۔۔

حور گردن پر داڑھی اور دانتوں کی چبن کو محسوس کرتے ہوئے سسکیاں لے رہی تھی،اس کی پیار بھری سسکیاں بلاج کو خماریوں کے سمندر میں اُتار رہی تھی،اس کی دھڑکنوں پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

آج بلاج کے پیار میں پہلے کی نسبت بہت نرمی تھی، مگر وہ چوہدری بلاج ہی کیا جو اپنی شدتوں سے حور کو تڑپائے نہ۔۔۔

اپنی شدتوں میں نرمیاں اُتارنا چوہدری بلاج کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

بس آج چوہدری بلاج نے ایک چیز اچھی کی تھی کہ آج حور کی شرٹ سلامت تھی، آج گلے پر ظلم نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

آج شرٹ کو پورے عزت اور احترام کے ساتھ اس کے مخملی وجود سے ہٹا کر فرش کی زینت بنا دیا گیا۔۔۔

چادر کھینچ کر اوپر کرتے ہوئے، حور کو اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے،اس کی نازکیوں پر جھکتے لبوں کو گہرائیوں میں اُتارتے ہوئے اور سانسیں تیز ہونے کی وجہ بن رہا تھا۔۔۔

آج بلاج کی محبت میں عقیدت کے رنگ بہت گہرے تھے،اس کی ہر رعنائی کو بڑی محبت سے چومتے ہوئے،وہ پیٹ پر لب رکھے ہوئے،پورے پیٹ کو لبوں کے بوسے دیتا ہوا،شاید اپنے ہونے والے بچے کو پیار کر رہا تھا۔۔۔

حور کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں اور روم میں بلاج اور حور کی تیز اُلجھی ہوئی سانسوں نے شور مچا رکھا تھا۔۔۔

آج سے حور اور بلاج کا نیا سفر شروع ہونے والا تھا،کل تک حور یہ اور بلاج ایک دوسرے کے جانی دشمن بنے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے بعد ان دونوں میں محبت ہو گئی،اب محبت کی نشانی اس دنیا میں آنے والی تھی،ان کو نیا عہدہ ملنے والا تھا دونوں ماں باپ بننے والے تھے۔۔۔

اس احساس کو دونوں پورے دل سے جی رہے تھے اور دونوں کے دلوں میں یہ دعا تھی کہ خدا ان کو یہ لمحے جینے کے لیے زندگی دے،اور دشمنوں کی نظر سے محفوظ رکھے۔۔۔

دل میں ہی دعا کرتے ہوئے دل میں آمین بول چکے تھے۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی محبت میں رنگے ہوئے محبت کی داستان لکھتے جا رہے تھے۔۔۔

....

سب لوگ گھر میں آتے ہی اپنے اپنے رومز کا رخ کر چکے تھے، سب لوگ کھانا تو کھا کر آئے تھے اب آرام کرنے کی غرض سے روم میں جا چکے تھے۔۔۔

ازلان کپڑے چینج کرتا ہوا آکر بیڈ پر لیٹ گیا، زمل بچوں کو روم میں سلانے کے لیے گئی تھی۔۔۔

ازلان آنکھیں بند کرتا کروٹ لے کر سونے کی نیت سے لیٹ چکا تھا، ابھی تک اس کے اور زمل کے بیچ میں کچھ ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔۔

بات شروع ہوئی تھی کہ بیچ میں ہی بلاج والا سین ہو گیا تو اچانک سے سب لوگ بلاج کے گھر چلے گئے، موقع ہی نہیں مل سکا تھا کہ وہ جان سکتا کہ زمل کو اتنی بڑی غلط فہمی کیسے ہوئی۔۔۔

ابھی اسے نیند کا پہلا جھونکا ہی آیا تھا کہ اس نے اپنے کمر پر مخملی لمس کو محسوس کیا۔۔۔

بے شک یہ لمس بہت دنوں کے بعد اس کا مقدر بنا تھا۔۔۔

مگر لمس اس کے لیے انجان نہیں تھا، نیند کی خماری میں بھی اس نے محسوس کیا کہ وہ زمل تھی۔۔۔

وہ کروٹ لیتا ہوا سیدھا ہو گیا، زمل نم آنکھوں سے بیڈ پر پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔

خیریت ہے آج میری بیوی کو اپنے غریب شوہر پر ترس کیسے آگیا؟؟

کیسے میرے پاس بیٹھنا اور مجھے چھونا گوارا کر لیا؟؟

اذلان کے لہجے میں طنز کی کڑواہٹ تھی۔۔۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

آپ نے جو کچھ بلاج بھائی کے لیے کیا، اس کے لیے میں ہمیشہ آپ کی شکر گزار رہوں گی۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ایسے بات کر رہی تھی جیسے کسی اجنبی سے کر رہی ہو، اذلان کو اس کا یہ انداز بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

زمل میں نے جو کچھ بلاج کے لیے کیا اس کے لیے تمہیں شکریہ کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

جس بات کے لیے تمہارا دل امادہ نہیں کیوں کر رہی ہو، یوں اجنبیوں کی طرح شکریہ کہنے کی ضرورت نہیں، مت بھولو کہ بلاج تمہارا بھائی ہونے کے ساتھ میری بہن کا شوہر بھی ہے، تو کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو؟؟

بس یہ سوچ لو کہ میں نے جو کچھ کیا وہ اپنی بہن کے شوہر کے لیے کیا تم اپنی انا کو برقرار رکھو۔۔۔

اذلان کے لہجے میں کافی کڑواہٹ تھی، جس کو زمل نے بخوبی محسوس کیا تھا۔۔۔

مطلب کہ اب میرے بھائی پر بھی میرا کوئی حق نہیں، اس کو بھی صرف آپ اپنی بہن کا شوہر سمجھ کر ہیلپ کر رہے تھے؟؟

میں تو کہیں نہیں ہوں، نا آپ کے دل میں، نا آپ کے رشتوں میں، کم سے کم جو میرے رشتے ہیں ان کو تو میرا رہنے دیں۔۔۔

زمل کو اذلان کی بے رخی زخمی کر رہی تھی۔۔۔

سب رشتے تمہارے ہیں، صرف تم نے خود ہی انا اور بے اعتمادی کا خول اپنے اوپر چڑھا لیا ہے۔۔۔

مت بھولو زمل کہ بے یقینی رشتوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔۔۔

وہ سپارٹ لہجے سے کہتے ہوئے ایک ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھے ہوئے تکیے پر سیدھا لیٹا تھا۔۔۔

بے یقینی پیدا ابھی تو آپ نے کی ہے، مجرم صرف مجھے مت بنائیں۔۔۔

زمل کی آنکھوں سے آنسوں نکل کر پلکوں کی باڑ کو توڑتے ہوئے گالوں پر بہہ گئے۔۔۔

اسے بھی کہاں عادت تھی اذلان کے سخت لہجے کی، اذلان کا یوں بے رخی سے بولنا اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔

زمل یہ رو کر تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میں بہت ظالم شوہر ہوں؟؟
تمہیں بہت تکلیف پہنچا رہا ہوں، مگر خدا گواہ ہے کہ میں نے کبھی تمہیں تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچا بھی نہیں۔۔۔
تم نے اپنے اردگرد ایک عجیب بے یقینی کا حصار بنا رکھا ہے۔۔۔
ہمارے اتنے خوبصورت رشتے کو تم اپنی بے یقینی اور انا کی نظر کر کے خراب کر رہی ہو۔۔۔

مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے اپنے دُکھ کی گھڑیوں میں خاموشی اختیار کر لی جو کہ غلط تھا۔۔۔
مجھے اپنی، بیوی اپنی ہمسفر سے ہر چیز شیر کرنی چاہیے تھی، ہمارے رشتے کو میں نے بھرپور ٹائم نہیں دیا مگر زمل کبھی میں اپنی ذمہ داریوں سے غافل بھی نہیں ہوا۔۔۔
پھر بھی میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔
میاں بیوی کے رشتے میں جب اُونچ نیچ ہو جاتی ہے تو اپنی غلطی کو مان لینے والے کو معاف کر دیا جاتا ہے۔۔۔

مگر تم تو ضد پر اڑ چکی ہو، تم نے ہمارے رشتے کا باہر جا کر ایک مذاق بنا دیا۔۔۔

تم سمجھ نہیں سکتی کہ مجھے وجدان بھائی کے سامنے کتنی شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے کبھی بھی بھائی کا ڈانٹنا بُرا نہیں لگا، ان کی ڈانٹ میں ہمیشہ نصیحت ہوتی ہے، مگر جس طرح کا تم نے مجھ پر الزام لگایا، تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو قسم سے زمل میں اس کا منہ توڑ دیتا۔۔۔

مگر میں نے برداشت کیا کیونکہ میں تم سے بے انتہا پیار کرتا ہوں، تم میرے بچوں کی ماں ہو۔۔۔

اذلان بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔۔۔

اذلان آپ پوری طرح سے مجھے ہی قصوروار مت ٹھہرائیں۔۔۔

مانتی ہوں کہ میں نے باہر جا کر جو کچھ وجدان بھائی سے کہا وہ غلط تھا، مگر صحیح آپ بھی نہیں ہیں۔۔۔

وہ بولتی ہوئی پاس سے اُٹھ کر جانے لگی تھی۔۔۔

بس یہی تمہاری بیماری ہے، بات پوری نہیں کرتی اور اُٹھ کر بھاگنے کی کرتی ہو۔۔۔

بیٹھو اور بتاؤ کہ میں نے کیا کیا ہے آخر؟؟

مجرم کو پتہ تو ہونا چاہیے کہ اس کی خطا کیا ہے۔۔۔

زمل کے ہاتھ کو پکڑ کر جھٹکا دے کر اذلان نے کھینچا تو زمل لہراتی ہوئی اس کے سینے پر آگری تھی۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔

وہ سینے پر دباؤ دیتی ہوئی اُٹھ کر کھڑی ہونے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی، جبکہ اس کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے اذلان نے اسے اپنے حصار میں قید کر رکھا تھا۔۔۔

کیوں چھوڑوں؟؟

نہیں چھوڑتا جو کرنا ہے کر لو، بیوی ہو میری، حق ہے مجھے تمہیں اپنی حراست میں قید کرنے کا۔۔۔

ہاں حق ہے مگر جب حق کہیں اور پر استعمال کر لیا جائے تو پھر قاعدے قانون صرف بیوی کو نہیں سکھائے جاتے۔۔۔

وہ روتے ہوئے اب بھی جھٹپٹا کر آزاد ہونا چاہتی تھی۔۔۔

اوئے اللہ کی پناہ زمل کچھ بتاؤ تو صحیح کہ میں نے اپنا حق کہاں استعمال کیا ہے؟؟

ہوش حواس میں تو میں نے ایسا کچھ نہیں کیا اگر خواب میں کہیں کیا ہے اور بدقسمتی سے میرے خواب کے اندر تم بھی تھی تو بتا دو؟؟

اذلان کے لہجے میں تھوڑی سی نرمی آئی تھی کیونکہ زمل کا اس طرح سے رونا اسے تکلیف پہنچارہا تھا۔۔۔

آپ کو نہیں پتہ آپ نے کیا کیا ہے اتنے معصوم نہیں ہیں آپ؟؟

جی میں نے کب کہا کہ میں معصوم ہوں؟؟
میں تو اشتہاری مجرم ہوں، جگہ جگہ میرے پوسٹر لگے ہوئے ہیں، ہر وقت چُھرا لے کر میں گھومتا پھرتا رہتا ہوں۔۔۔
مگر اس کے باوجود بھی اس بیچارے مجرم کو یاد نہیں کہ اس نے کیا گناہ کیا ہے۔۔۔
اگر آپ مجھے بتا دیں گی کہ میرا قصور کیا ہے تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی؟؟
اللہ کا واسطہ ہے زمل بتا دو میں نے کیا کیا ہے، اتنا باتوں کو عورتیں کیسے گھما لیتی ہیں مجھے تو سمجھ نہیں آتی؟؟

جیسے وکیل گھما لیتے ہیں ویسے ہی عورتیں بھی گھما لیتی ہیں۔۔۔

ہیں!!!!

طعنہ مار دیا؟؟

اذلان نے زمل کی حاضر دماغی پر آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں طعنوں کی سمجھ آتی ہے، مگر جو بات پچھلے 15 منٹ سے بتانے کی کوشش کر رہی ہوں وہ سمجھ نہیں آئی۔۔۔

زمل مجھے تمہارے سر کی قسم مجھے نہیں پتہ کہ تم مجھ سے کیوں ناراض ہو۔۔۔

اذلان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے زمل کو یقین دلایا کہ اسے سچ میں کچھ یاد نہیں۔۔۔

اپنا فون دیجئے دکھاتی ہوں کہ آپ نے کیا کیا ہے۔۔۔

اور پلیز اذلان جھوٹ بولنے کی کوشش مت کیجئے گا۔۔۔

مجھے تمہاری قسم یار میں کوئی جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔

مگر ایک بار دکھاؤ تو صحیح، یہ پڑا ہے، یہ لو۔۔۔

اذلان نے اُٹھ کر اس کے ہاتھ میں فون تھماتے ہوئے اس کو آزادی دی تھی اور خود بھی اُٹھ کر بیٹھ گیا،وہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ اس نے آخر ایسا کیا کر دیا جو اس کے فون میں چھپا ہوا ہے اور اسے ہی نہیں پتہ۔۔۔

یہ دیکھیں یہ کس کا میسج ہے اور اگر اس کے بعد بھی آپ کو لگتا ہے کہ میں بے وقوف ہوں، تو پھر مجھے آپ کے ساتھ رہنے کا سچ میں کوئی حق نہیں، اگر بے وقوف نہ ہوتی تو آپ پر کبھی یقین نہ کرتی۔۔۔

فون کو اس نے ایسے اوپن کر کے اس کے ہاتھ میں تھمایا، جیسے کوئی زہریلی چیز ہو۔۔۔

اذلان بیچارا تو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھتے ہوئے فون پر میسج کو پڑھنے لگا تھا، مگر جیسے جیسے میسج پڑھ رہا تھا ویسے ویسے اس کو ہنسی آ رہی تھی۔۔۔

...Main aap se bahut pyar karti hun

...Me shadishuda hun

...Mujhe is se Koi Fark Nahin padta

...Soch lo bad mein mat kehana mere bacche bhi hain

Soch Liya aap jaisa handsome Banda agar 10 bacchon ka bhi baap ho ...to mujhe koi Fark Nahin padta

...To theek hai FIR a Jao mere office wait kar raha hoon

...Itni jaldi

...Jitni Tum hot ho ab to main tumse dur Nahin rah Sakta
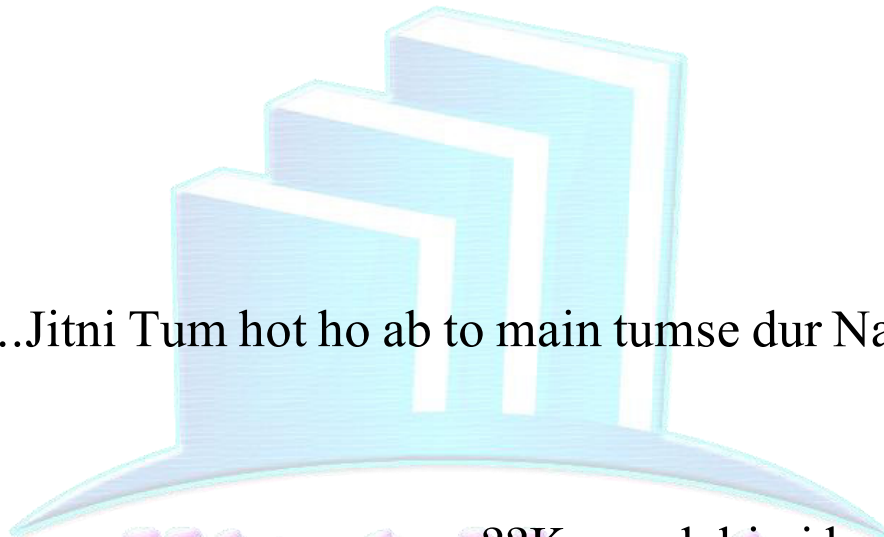
??Kyon ab biwi ka dar Nahin hai

...Are Meri biwi bahut bewkuf hai usse darne ki zarurat Nahin

??To fir shaadi ka hawala kyon diya tha

Main Kaun sa nikaah karna chahti thi sirf tumhen apna boyfriend hi ...to banana tha

Main to Sirf pakka kar raha tha ki kal ko agar tumhen meri shaadi ke bare mein pata chale to kahin hamara long chalne wala relation ship ...Tut na jaaye

??Hi main aapko itni Pasand thi

??Tum jaisa patakha kisko Pasand Nahin hoga

...Aaj ki raat main aapke sath guzarna chahti hun

Ek Raat Nahin...main to tumhare sath kai raten guzarna chahta ...hun...apni biwi ki shakal dekh dekh kar bor ho gya hun

Aaj raat to tumhari bahon mein guzarte hue khubsurat subah ka ...aagaaz karunga

...Or pura din bhi tumhen rihai Nahin milane wali

??Hi hi kis kambakht ko aap jaise hot mard se rihai ki zarurat hai

...main to chahti hun k aap hamesha ke liye mujhe apne pass rakh len

Aaj ki Raat to aao mere pass Aage ka plan bahon mein bahen dalkar ...karenge

...minute ka intezar Karen main aapke pass pahunchti hun10

...Suno

...Yes yes

...Kuchh hot sa pahan kar aana

...Bole to sahi main kuchh bhi pahan kar hi nahin aati

...Nahin hot pahan kar a Jana utaar mein khud lunga

Itna mat uksahiye mujhe...soch lijiye aapki mardangi ka test hai aaj ...raat

...Agar tujhe apni shiddaton se tadpa na Diya to fir kehna

...asali mard kya hota hai yah Tum aaj dekhna

Hay mat tadapaaen mujhe itna...main to abhi se Hi tadapne lagi ......hun

Jaldi se a jao tadap to main bhi raha hun...

Okay bye10 minut mein milti hun...

Bye hot girl...

میں نے سنا تھا کہ عورتوں کی عقل جو ہے گھٹنوں میں ہوتی ہے مگر تمہارے کیس میں مجھے ایسا لگتا ہے کہ گھٹنوں میں بھی نہیں ہے۔۔۔

پورا میسج ڈیلیٹ کرنے کے بعد ازلان ہنس ہنس کر بیڈ پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا،اور زمل کو اس پر اس قدر غصہ تھا،اس کا بس نہیں چل رہا تھا اگر ایک خون معاف ہوتا تو آج اس نے ازلان کا قتل کر دینا تھا۔۔۔

جو یہ سوچ بیٹھی تھی کہ میسج پڑھنے کے بعد وہ شرمندہ ہو جائے گا،ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے گا مگر یہاں تو سب کچھ اُلٹا تھا وہ تو دانت نکال رہا تھا، کبھی بیڈ پر سیدھا ہو جاتا تو کبھی اُلٹا۔۔۔

ہنس ہنس کر اس کی آنکھوں سے پانی نکل آیا تھا۔۔۔

مجھے پتہ ہے کہ مجھ میں عقل نہیں، اگر عقل ہوتی تو آپ جیسے ٹھرکی وکیل پر کبھی بھروسہ نہ کرتی۔۔۔

تو غصے سے بیڈ سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

وہ باہر جانا چاہتی تھی مگر اب کی بار ازلان نے اسے موقع نہیں دیا کہ وہ جا کر وجدان کے سامنے کچھ بول سکے، ازلان تیزی سے بیڈ سے اُٹھتا ہوا اس کی جانب لپکا تھا۔۔۔

بہت اپنے دماغ کا استعمال کر لیا ہے تم نے، اب دماغ کو تھوڑا ریسٹ دو اور یہ بار بار روم سے باہر جانے والا ڈرامہ بند کرو۔۔۔

وہ دروازے کے آگے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے سیریس سے انداز سے بول رہا تھا۔۔۔

کیوں میں آپ کی پابند ہوں، یا آپ کی سر خرید غلام جو آپ مجھے یوں کمرے میں قید کر کے رکھیں گے ؟؟

خود باہر جا کر رنگ رلیاں مناتے رہیں اور بیوی کو روم میں بند کر کے رکھیں، میں کوئی بے سہارا نہیں ہوں جو آپ کے اشاروں پر چلوں۔۔۔

وہ رو رہی تھی، بچوں کی طرح روتے ہوئے ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے باہر جانے کی ضد کر رہی تھی۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے، پہلے اپنے سوالوں کے جواب لے لو پھر چلی جانا باہر---

اس سے اُٹھا کر کندھے پر ڈالتے ہوئے، اذلان نے پٹخنے والے انداز سے بیڈ پر ڈالا تھا، بیچاری کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی---

جس طرح سے اذلان نے اس کو پٹخا تھا، ایک پٹخا اور لگا دیتا تو قسم سے بیچاری کی ریڑھ کی ہڈی کی تو کرچیاں ہو جانی تھی---

درد سے اس کے منہ سے آہ نکل گئی---

آپ مجھے ماریں گے یہی کسر باقی رہ گئی ہے ماریں مجھے---

وہ روتے ہوئے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوئے تھی---

اسے شاید ایسا لگ رہا تھا کہ اذلان اسے اب مارنے والا ہے---

اس ڈر سے اس کے رونے کی رفتار بڑھ چکی تھی---

ڈسکسٹنگ زمل سچ میں میں تمہیں ایسا لگتا ہوں؟؟

کیا ہو گیا یار اتنی بے یقینی؟؟

اس نے دونوں ہاتھ نرمی سے اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیے---

میں تو آپ کو جیسا سمجھتی تھی، آپ تو ویسے بلکل بھی نہیں ہیں---

وہ سسکیاں لیتے ہوئے، بے یقینی آنکھوں میں بھرے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی---

صرف ایک میسج کی وجہ سے تم نے مجھ پر شک کر لیا، ایک بار پوچھنا گوارا نہیں کیا کہ یہ میسج کس کا ہے اور کیوں آیا ہے میرے نمبر پر؟؟

صرف ایک میسج نہیں ہے---

میسج میں جو آپ نے محبت کی مالا جپی ہے، اسے پڑھنے کے بعد مجھ میں ہمت نہیں تھی کہ میں آپ سے کچھ پوچھتی سب کچھ تو کلیئر تھا---

پہلے یہ جھٹپٹانا بند کرو---

آج سب بات کلیئر ہونے کے بعد ہی تم میری چھتر چھایا سے باہر نکل سکو گی---

ازلان اس کے اوپر گرے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر تکیے پر پن کر چکا تھا۔۔

میرا جو دل چاہے گا میں وہ کروں گی، آپ کی پابند نہیں۔۔۔

پابند تو تم میری ہو اور ہمیشہ رہو گی، اور اب تمہارے منہ سے ایک لفظ نہ نکلے، پہلے میری پوری بات سنو اس کے بعد جو دل میں آئے وہ کر لینا۔۔۔
اس کے لبوں پر سختی سے شہادت کی انگلی جماتے ہوئے اب کی بار ازلان نے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس میسج کو اگر تم غور سے پڑھتی تو اس میں جو ورڈنگ استعمال کی گئی ہے وہ میری نہیں ہو سکتی۔۔۔
میں تو ایسے الفاظ کبھی تمہارے ساتھ استعمال نہیں کرتا، جو میری بیوی ہے، میری محرم ہے۔۔۔
اور تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں اس طرح کے گھٹیا الفاظ کسی اور کے لیے بولوں گا؟؟
بہت پیار کرتا ہوں تم سے اور اپنے بچوں سے۔۔۔
میں کبھی ایسی گھٹیا حرکت کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔
مجھے افسوس ہے تمہاری سوچ پر کہ تم نے کیسے ایک میسج کی وجہ سے میرے کردار پر شک کر لیا۔۔۔

پچھلے دنوں تمہیں یاد ہو گا کہ ایک بہت بڑا کیس اُلجھا ہوا تھا ایک لڑکی کا مرڈر ہو گیا تھا،اور اس لڑکی کے مرڈر کا الزام جس آدمی پر آیا تھا یہ اسی ادمی کے ساتھ وہ لڑکی بات کر رہی ہے---

یہ آدمی ماننے کو تیار نہیں تھا کہ اس کا اس لڑکی کے ساتھ ریلیشن شپ تھا،یہ آدمی شادی شدہ ہے اور تین بچوں کا باپ---

جب یہ کیس میرے پاس آیا تو میں نے اس کی انفارمیشن جاننے کے لیے اس آدمی کا ڈیٹا نکلوایا---

وہیں سے ہمیں یہ میسج ملا اور یہ میسج زونی نے مجھے کاپی پیسٹ کر کے بھیجا ہے---

جو کہ اس کی بے وقوفی ہے اسے یہ مجھے فارورڈ کرنا چاہیے تھا---

مگر زونی بھی ٹھہری ایک لڑکی---

وکیل ہے تو کیا ہوا،دماغ کی کمی تو اس میں بھی پائی جائے گی---

اور یہ کیس اب ختم ہو چکا ہے،اسی آدمی نے اس لڑکی کا قتل کیا ہے جس کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے---

اور اگر اس سے زیادہ تسلی کرنی ہے تو چلو پھر صبح میرے ساتھ میں تمہیں اس لڑکی کے گھر والوں سے ملوا دوں گا اور اس شخص سے بھی ملوا دوں گا،جس کو سزائے موت ہوئی ہے اس کے بعد زونی کے پاس لے جاؤں گا---

تم اپنی تسلی کرلینا، اگر پھر بھی تسلی نہ ہو تو پھر مجھے چڑھا دینا بے وفائی کے پھانسی والے تختے پر۔۔۔

ساری سچائی سن کر زمل اس قدر شرمندہ تھی کہ اس نے جھٹپٹانا بھی بند کر دیا۔۔۔

اور اس کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ کیا کہتی، اتنی بڑی غلط فہمی کیسے ہو گئی اسے، کیوں نہیں اس نے سوچا کہ اس کا شوہر وکیل ہے، یہ کوئی اس کے کیس کے متعلق بھی میسج ہو سکتا تھا۔۔۔

اس سے اپنی بے وقوفی پر غصہ آرہا تھا۔۔۔

سوری اذلان۔۔۔

ششششش۔۔۔

ابھی فلحال خاموش رہو، تمہیں کچھ اور دکھاتا ہوں، ابھی سوری مت کہو جب میں سوری کہہ رہا تھا، تم نے میری سوری پر یقین کیا؟؟

اسے خاموش کرواتے ہوئے اذلان نے اپنا فون اوپن کر کے اس کے سامنے کیا تھا۔۔۔

...Sar yah Sara data us aadami ke mobile ka hai

...Is se zyada mujhe aur koi information Nahin Mili

...Ye last chat Thi in donon ke darmiyan

Is se aage kya karna hai jab aap mera message dekhen to mujhe ...inform kar dijiye ga

یہ والا میسج نہیں پڑا تھا؟؟

نہیں---

ویری گڈ ہمیشہ اسی طرح آدھی ادھوری باتیں سن کر ہمارے رشتے کو تباہ کرنا---

سوری اذلان مجھ سے بہت بڑی مسٹیک ہو گئی---

مسٹیک نہیں ہوئی زمل، تم نے ہمارے رشتے کو بہت غلط رنگ دے دیا تھا---
اتنا تو یقین کرتی کہ میں ایسا کبھی کچھ نہیں کر سکتا---

اگر غلط فہمی ہو گئی تھی تو ایک بار پورے حق سے آکر مجھ سے پوچھتی کہ کون ہے---

اس نے میرے نمبر پر ایسا میسج کیا تو اتنی مسٹیک ہوتی نہ---

مگر تم نے تو یہ بات چار مہینے تک اپنے دل میں چھپائے رکھی اور جو دل میں آیا سوچتی رہی اور نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارا رشتہ کس مقام پر آپ کھڑا ہوا ہے---

اور اگر آج بھی میں ضد کر کے تم سے یہ سب کچھ نہیں پوچھتا تو تم کبھی سب کچھ نہیں بتاتی اور نہ ہی یہ غلط فہمی دور ہوتی---

رشتے میں جب بے یقینی بڑھ جائے تو رشتے ٹوٹ کر تباہ ہو جاتے ہیں---

ہر رشتے کی بنیاد یقین ہوتا ہے، جب یقین ہی نہیں تو کسی رشتے کا کوئی مطلب نہیں ہوتا---

میں جانتی ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی، میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں، مگر اذلان پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں---

اذلان جو اس سے دور ہو کر غصے سے بیڈ پر لیٹ گیا تھا، زمل اس کا ہاتھ پکڑ کر رونے لگی---

تھوڑا سا وقت مجھے بھی دو تا کہ میں بھی سنبھل سکوں، اتنی جلدی مجھ سے بھی ٹھیک نہیں ہوا جائے گا۔۔۔

جتنا وقت آپ کو چاہیے لے لیں مگر مجھے ایسے دور مت کریں۔۔۔

وہ رو کر اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے لیٹ گئے۔۔۔

جب خود مجھے جھٹک کر دور کر رہی تھی تب ایک بار بھی میرا احساس کیوں نہیں کیا۔۔۔

میں لڑکی ہوں اس لیے۔۔۔

ازلان کو ہنسی آرہی تھی اس کی دلیل پر، جسے ڈھنگ کی کوئی دلیل بھی نہیں دینی آئی۔۔۔

ازلان اس سے ناراض نہیں تھا، صرف ناراض ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔۔

اتنا ضروری تھا، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو، کل کو زمل پھر اپنے رشتے کو داؤ پر لگا دیتی۔۔۔

اسے سمجھانے کی خاطر وہ اس سے مصنوعی غصہ دکھا رہا تھا۔۔۔

جب کہ اس کے دماغ میں پلاننگ تو ہنی مون کی چل رہی تھی۔۔۔

دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے کھینچ کر ابھی سانسوں کے زیادہ قریب کر لے۔۔۔

اسے شدتوں سے توڑ کر اس کی غلطی کی سزا دے، مگر اس وقت اسے خود پر کنٹرول رکھنا تھا، کیونکہ آج کی رات وہ زمل کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ جب وہ اس سے دوری بنا کر فضول میں غلط فہمیوں کا شکار ہو گئی تھی تو وہ کتنی تکلیف سے گزر رہا تھا۔۔۔

....

چچی جان میں منت کو لے کر امریکہ جا رہا ہوں۔۔۔

جی بیٹا ضرور لے کر جاؤ اچھا ہے ذرا گھوم پھر آ ؤ گے تو فریش فیل کرو گے۔۔۔

عافیہ چائے کا سپ لیتی ہوئی، ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی، پوری توجہ سے وجدان کی بات سن رہی تھی۔۔۔

جی چچی جان انشاءاللہ۔۔۔

وجدان بیٹا آپ نے بھائی صاحب کو بتا دیا؟؟

جی بابا کو میں نے رات کو ہی انفارم کر دیا تھا۔۔۔

چلو یہ تو ٹھیک ہو گیا۔۔۔
اور بیٹا آپ کو کتنا ٹائم لگے گا،بس ویسے ہی پوچھ رہی ہوں یہ مت سوچنا کہ چچی کوئی پابندی عائد کر رہی ہے۔۔۔

نہیں چچی جان اگر آپ پابندی عائد کریں تب بھی آپ کا پورا حق ہے، آپ ہم پر پابندی عائد کر سکتی ہیں اگر ماں اپنے بیٹوں پر پابندیاں نہیں لگائے گی تو کس پر لگائے گی۔۔۔
وجدان نے بڑے ادب سے کہا۔۔۔

مجھے وہاں پر کتنا ٹائم لگے گا ابھی اس بات کا مجھے اندازہ نہیں، وہاں پر جا کر آپ کو کنفرم بتا دوں گا۔۔۔

اذلان اور وجدان اپنی ماں کے جانے کے بعد عافیہ کو اپنی ماں کی جگہ ہی دیکھتے تھے، صرف منہ سے کہتے نہیں تھے،ماں والی عزت اور احترام بھی کرتے تھے۔۔۔

خوش رہو، جیتے رہو بیٹا اللہ تعالی ہمیشہ آپ کو خوش رکھے اور زندگی کی ہر خوشی آپ کا مقدر بنے۔۔۔

خوشی سے عافیہ کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔

ثریا کے جانے کے بعد ہی تو عافیہ کو خوشیاں نصیب ہوئی تھیں، گھر میں بڑی بہو کا رتبہ ملا اور اذلان اور وجدان جیسے دو قابل اور عزت کرنے والے بیٹے ملے۔۔۔

کبھی کبھی تو عافیہ کو ثریا کی قسمت پر ترس آتا تھا کہ جس کے پاس سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اس عورت نے اپنے ہاتھوں سے سب کچھ گنوا دیا۔۔۔

دنیا بھی خراب کی اور آخرت بھی تباہ کر لی، جاتے جاتے بھی جہنم کی آگ اکٹھی کر کے اپنے ساتھ لے کر گئی۔۔۔

اب تو ثریا کے لیے عافیہ دل سے دعا کرتی تھی کہ اللہ تعالی اس کی مغفرت فرمائے۔۔۔

اس لیے نہیں کہ اسے ثریا سے ہمدردی تھی بلکہ اس لیے کہ ثریا کی اولاد بہت نیک تھی ایسی نیک اولاد کے صدقے وہ ثریا کو معاف کر سکتی تھی۔۔۔

بیٹا آپ جی بھر کے گھومو پھرو مجھے تو خوشی ہو گی کہ میرے بچے کہیں گھومنے جا رہے ہیں، بلکہ میں تو چاہتی ہوں کہ اذلان بھی زمل کو لے کر کچھ دن کے لیے آؤٹنگ پر چلا جائے۔۔۔

زمل کی جب سے شادی ہوئی ہے کہیں بھی نہیں گئی۔۔۔

جی اذلان کا تو زمل کو لے کر جانے کا ارادہ تھا، مگر یہاں تو بڑے بھائی جان جیلسی میں خود ہی تیاری کر بیٹھے ہیں۔۔۔

اذلان جیسے ہی نیچے ٹیبل پر آیا، آتے ہی وجدان کے جانے والی بات سن لی تھی۔۔۔

بس پھر کیا اذلان کے شیطانی کیڑے ایکٹو ہو گئے۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔

مجھے تو پتہ بھی نہیں کہ تم جا رہے ہو۔۔۔

وجدان نے چائے کا سپ لیتے ہوئے سرد نظروں سے دیکھا۔۔۔

وجدان جتنا سیریس مزاج اور کم گو تھا،ماشاءاللہ سے اذلان اتنا ہی چنچل مزاج اور زیادہ بولنے والا تھا، کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ یہ دونوں جڑواں ہیں۔۔۔

دونوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق تھا،ایک مشرق تھاتو دوسرا مغرب۔۔۔

چھوڑیں بھائی۔۔۔

آخر بھائی ہیں،تو جیلسی تو دکھائیں گے ناں۔۔۔

دیکھو میں نے ہنی مون کی تیاری کی اور ساتھ میں ہی آپ نے بھی تیاری کرلی،ذرا نہیں سوچا کہ چھوٹے بھائی کو جانے دیتا ہوں میں بعد میں چلا جاؤں گا۔۔۔

وہ افسردہ سا چہرہ بنائے ہوئے ٹیبل پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

سامنے بیٹھی ہوئی منت کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس کی ایکٹنگ پر،کیونکہ سب کو پتہ تھا کہ وجدان سے وہ کتنی محبت کرتا ہے اور یہ سب کچھ وہ وجدان کو تنگ کرنے کے لیے،اس سے ڈانٹ کھانے کے لیے کر رہا ہے۔۔۔

تم اس کی ہر بات پر دانت مت نکالا کرو،تم لوگوں کی شے کی وجہ سے اس کا دماغ دن بدن خراب ہوتا جا رہا ہے۔۔۔

وجدان نے گھور کر منت کی جانب دیکھا،منت نے فوراً سے اپنے دانت اندر کر لیے۔۔۔

اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں گھومنے یا ہنی مون کے لیے نہیں جا رہا، مجھے منت کا چیک اپ کروانا ہے، ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ ہے اس لیے جا رہا ہوں۔۔۔

چھوڑو بھائی یہ تو سب ڈرامے ہیں، اب تو ہم بھی اتنے بڑے ہو چکے ہیں کہ ہمیں سب سمجھ میں آ جاتا ہے، جب بیوی کو کہیں گھومنے پھرنے لے جایا جاتا ہے تو بہن بھائیوں کو اسی طرح کے ڈرامے کر کے دکھائے جاتے ہیں۔۔۔
وہ سیریس انداز میں کہتے ہوئے، افسوس زدہ بیوہ عورتوں کے جیسا منہ بنائے ہوئے، ٹوسٹ پر مکھن ایسے لگا رہا تھا جیسے ٹوس کو چھالے پڑے ہوئے ہوں، مکھن اگر اس نے چھری سے زور سے لگایا تو چھالے پھٹ جائیں گے۔۔۔

یہ ڈرامے دکھانا، ایکٹنگ کرنا، یہ تمہارا شعبہ ہے، مجھے کوئی ضرورت نہیں ڈرامے کرنے کی۔۔۔

چلو بھائی بتا دو کہاں جا رہے ہو؟؟
ہم مل کر چلتے ہیں، دونوں بھائی اور دونوں کی بیویاں خوب سیر و تفریح کریں گے۔۔۔

ہلہ گلہ کریں گے---

پل میں اس بیوہ عورت کو سہاگن ہونے میں ٹائم نہیں لگ رہا تھا، دانت نکالتے ہوئے وہ اپنا چینل چینج کر رہا تھا، پہلے سوگ منایا جا رہا تھا، اب والے چینل پر تو وہ چنچل دلہن بن کر دانت نکالنے لگا--

مجھے معاف کرو مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا، تم جہاں جا رہے ہو جاؤ مجھے منت کو لے کر امریکہ جانا ہے---
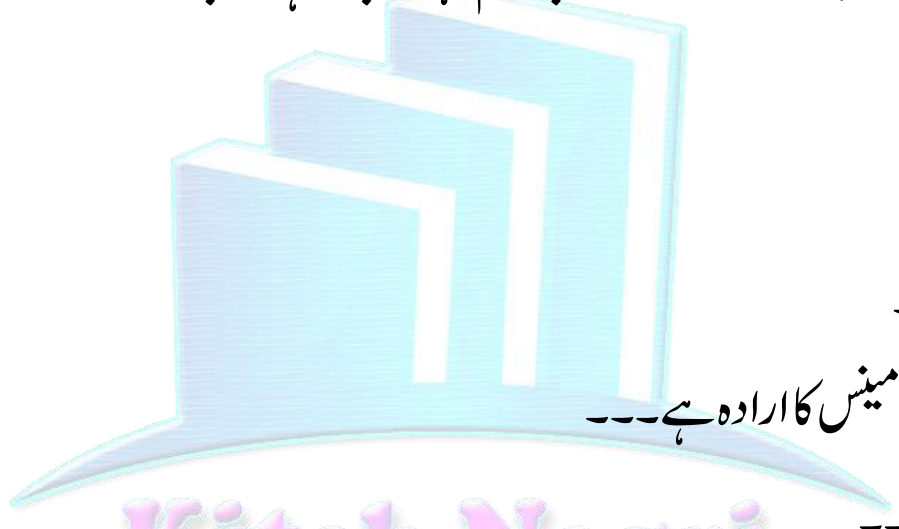
اوہووووووو---

مطلب کھلے عام رومینس کا ارادہ ہے---

امریکہ جانا ہے---

اذلان کے دانت نہیں رک رہے تھے اور شرما ایسے رہا تھا جیسے اس نے پتہ نہیں وجدان کو کھلے عام رومینس کرتے ہوئے دیکھ لیا ہو--

تمہارا کوئی فیوز ڈھیلا ہے کیا، تم کسی دن میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو، تمہارا اچھی طرح سے چیک اپ کرواؤں، کہیں بھی کچھ بھی بول دیتے ہو---

وجدان کرسی کو دھکیل کر پیچھے کرتا ہوا وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا،اسے عافیہ چچی سے شرم آ رہی تھی اور اذلان ٹھہرا بے شرم۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

وجدان بھائی اب تو بڑے ہو جائیں شرما شرما کر آپ تھکتے نہیں؟؟

جاتے ہوئے اذلان نے جاتے ہوئے اُونچی آواز میں کہا تو وجدان نے پیچھے مڑ کر گھوری ڈالتے ہوئے دیکھا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔

اذلان کے بچے شرم کیا کرو۔۔۔

عافیہ نے اسے مصنوعی گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

منت کیا یہ روم میں بھی ایسے ہی شرماتے ہیں۔۔۔

اذلان نے دانت نکالتے ہوئے مرنے سے پوچھا۔۔۔

یہ تو آپ اُنہی سے پوچھ لیجیے گا۔۔۔

منت ناشتہ کرتے ہوئے مسکرا کر نظریں جھکا گئی۔۔۔

بھلا اس بات کا وہ کیا جواب دیتی، کیسے بتاتی کہ روم میں وجدان کیسا ہوتا ہے، وہ روم میں شرمانے والی چیز نہیں تھا، روم میں تو منت کے ناک میں دم کر دیتا تھا۔۔۔

مگر سب کے سامنے جو وجدان ورک رہتا تھا اسے دیکھ کر تو منت خود حیران ہوتی تھی، دو مختلف مزاج کے لوگ ایک ہی جسم کے اندر رہتے تھے، جو باہر کچھ اور اندر کچھ اور تھے۔۔۔

اچھا تم مجھے بتاؤ، تم زمل کو لے کر کہاں جا رہے ہو اور کب جا رہے ہو؟؟

چچی ہم لوگ ترکی جانے کا سوچ رہے ہیں اور دو تین دن اور لگ جائیں گے بچوں کے ڈاکومنٹس بنوانے کے لیے دیے ہیں بس وہ آ جائیں۔۔۔

کیا مطلب تم دونوں بچوں کو ساتھ لے کر جا رہے ہو؟؟

جی چچی ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔۔۔

مطلب صرف میں کہنے کے لیے ماں ہوں یہ بات تم نے ثابت کر دی۔۔۔

نہیں چچی اب اس کا کیا مطلب ہے، آپ ہماری ماں ہو۔۔۔

اذلان کو اور منت کو سمجھ نہیں آیا کہ عافیہ افسردہ کیوں ہو گئی ہے، وہ دونوں ناشتہ چھوڑ کر عافیہ کی جانب دیکھنے لگے تھے۔۔۔

آج ٹیبل پر صرف عافیہ، منت اور اذلان ہی رہ گئے تھے، وجدان تو اوپر روم میں جا چکا تھا، زمل آئی نہیں تھی۔۔۔

وہ بچوں کے روم میں تھی اور اس نے ناشتے کے ٹیبل پر تھوڑی دیر بعد آنے کو کہا تھا۔۔۔

اذلان سے بھوک برداشت نہیں ہوتی تھی اس لیے وہ پہلے آ گیا۔۔۔

آج کسی ضروری کام سے جانا تھا تو چوہدری ریاض ورک اور آصف ورک ناشتے سے پہلے ہی جا چکے تھے۔۔۔

چچی جان پلیز بتائیں تو صحیح آپ کس بات پر ناراض ہیں؟؟

بچوں کو ساتھ لے جاؤ گے تو کیا میں گھر میں سارا دن اکیلی رہوں گی؟؟

کیا میں دیواروں سے باتیں کرتی رہوں گی؟؟

کبھی سوچا ہے تم سب کے جانے کے بعد میں گھر میں کیا کروں گی؟؟

سوری چچی جان ہم تو بچوں کو یہ سوچ کر ساتھ لے جا رہے ہیں کہ وہ آپ کو تنگ کریں گے۔۔۔

بچوں سے بھلا کون تنگ ہوتا ہے، گھر میں دو ملازمہ ہیں جو صرف بچوں کا کام دیکھتی ہیں اور مجھے اپنے ہی بیٹوں کی اولاد سنبھالنے میں کیا پریشانی ہو گی؟؟

بچوں کے ساتھ ہی تو سارا دن دل لگا رہتا ہے۔۔۔

تم سب لوگ چلے جاؤ گے تو گھر کتنا ویران ہو گا یہ سوچا ہے؟؟

سوری چاچی آپ کا دل دُکھانا ہمارا ہر گز مقصد نہیں تھا۔۔۔

اگر آپ بچوں کو رکھنا چاہتی ہیں تو اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہو گی۔۔۔

ہم ذرا کھل کر گھوم پھر لیں گے، آپ رکھیں اپنے پوتوں کو اپنے پاس ہم تو چلے ہنی مون پر۔۔۔

جاؤ اور بے فکر ہو کر جانا میں اپنے پوتوں کا بہت خیال رکھوں گی اتنا مجھ پر یقین رکھنا۔۔

چچی جان آپ کی ممتا، آپ کے پیار اور آپ کے خلوص پر ہمیں کبھی کوئی بے یقینی نہیں ہے۔۔۔
چچی جان پھر آپ بچوں کے پاس سویا کریں گی؟؟

ہاں بالکل میں خود بچوں کے پاس ان کے روم میں سویا کروں گی۔۔
شرارتی اذلان کے دماغ میں کچھ اور چل رہا تھا۔۔۔

نہیں چچی میرے پوچھنے کا مطلب ہے کہ کہیں چچا جان ناراض نہ ہو جائیں، کہ آپ ان کو روم میں اکیلا چھوڑ کر بچوں کے پاس سو رہی ہیں۔۔۔

ایک لگاؤں گی کان کے نیچے۔۔۔
وہ مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے ہنس پڑی تھی۔۔۔

چچی جان ایک کام کیجیے گا چچا کو بابا کے پاس سلا دینا، بابا اور چچا مل کر اپنے بچپن کی یادوں کو تازہ کرتے رہیں گے۔۔۔

شرارتی لڑکے تم جاؤ اور جا کر اپنی تیاری کرو، کس کو کس کے پاس سلانا ہے میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔
عافیہ اور منت کی ایک ساتھ ہنسی چھوٹ گئی تھی اذلان کی شرارت بھری باتوں کو سن کے۔۔۔

عافیہ تو وہاں سے اُٹھ گئی، منت اور اذلان کافی دیر تک بیٹھے ہوئے آپس میں گپیں مارتے رہے۔۔۔

....
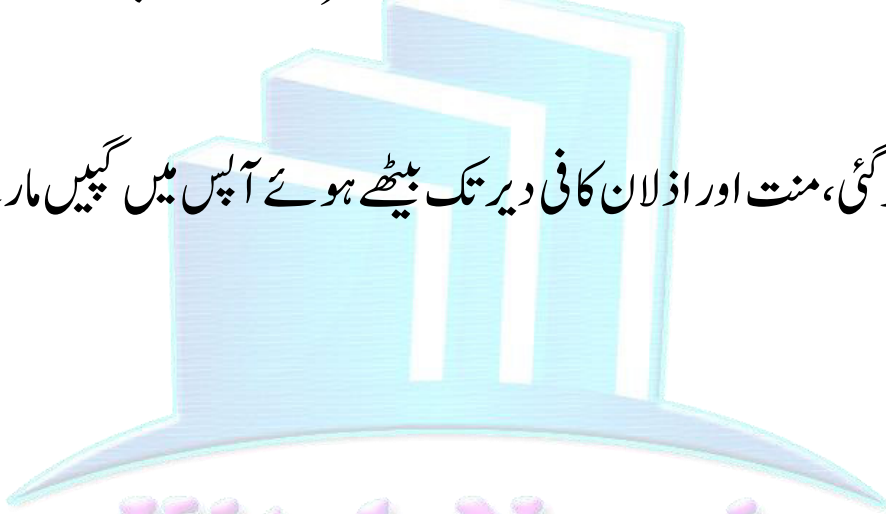
اگر اپنے بچوں سے فرصت مل گئی ہو تو تھوڑی دیر ذرا شوہر کے پاس بھی آ کر بیٹھ جاؤ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

زمل جو ابھی بچوں کے روم سے واپس آئی تھی، اندر آتے ہی اذلان کے بولنے پر فوراً اس کے پاس آ گئی۔۔۔

پہلے ہی غلط فہمی میں بہت کچھ خراب کر چکی تھی،اب وہ ازلان کا موڈ نہیں خراب کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جی بتائیں۔۔۔

سوری تھوڑی سی لیٹ ہو گئی،ایان سو نہیں رہا تھا،پتہ نہیں کیوں اس کا موڈ خراب تھا اور ایریٹیٹ سا ہو کر روئے جا رہا تھا۔۔۔

بڑی فکر ہے اپنے بیٹے کی ذرا سا اریٹیٹ ہو کر رو رہا تھا،تو تمہارا اس کے پاس سے آنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا،باپ تو روز ہی اریٹیٹ ہوتا ہے اس کی تو کبھی فکر نہیں کی۔۔۔

سوری ازلان مجھے پتہ ہے کہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے معافی مانگ تو رہی ہوں۔۔۔

اب تو ازلان کا غصہ ختم ہو چکا تھا،اب تو صرف وہ اس کی حالت کے مزے لے رہا تھا۔۔۔

ویسے بھی ازلان زیادہ دیر ناراض رہنے والا بندہ نہیں تھا۔۔۔

وجدان کے جانے کے بعد تھوڑا چڑچڑا سا ہو گیا تھا۔۔۔

مگر اب وجدان کے آتے ہی پہلے والا ازلان بن کر وہ تو ہر بات کو ہوا میں اُڑا دیتا۔۔۔

تیاری کرو۔۔۔

کہاں کی؟؟

ہنی مون پر جانے کی اور وہیں جا کر تمہیں معاف کروں گا۔۔۔
اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتے ہوئے اذلان نے شوخ نظروں سے دیکھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں؟؟
زمل نے شرما کر اپنے چہرے پر آئی ہوئی بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کر لیا۔۔۔

جہاں کہو گی وہاں چلے جائیں گے۔۔۔
مجھے تو اپنے سارے حساب کتاب پورے کرنے ہیں، کیا فرق پڑتا ہے میں تو روم میں بھی رہ کر سارے حساب کتاب پورے کر سکتا ہوں۔۔۔
شوخ نظروں سے کہتے ہوئے اس کی گردن کو چہرے پر جھکاتے شدت دانت گاڑتے ہوئے اس کی جان نکال لے گیا۔۔۔

آہاااااا---

ششششش---

چُپ پاگل لڑکی اتنے سے درد پر چلایا نہیں کرتے---

اذلان نے اس کی پنکھڑیوں پر انگلی جماتے ہوئے خاموش رہنے کا اشارہ کیا---

اذلان مجھے درد ہو رہا ہے---

ہمم---کوئی بات نہیں برداشت کرو، مجھے بھی ہو رہا تھا جب تم مجھے اپنے نزدیک نہیں آنے دیتی تھی---

تو اس کا بدلہ ایسے لیں گے---

وہ گردن پر ہاتھ رکھتے سسک کر بولی---

بدلے تو ابھی باقی ہیں جو میں نے تم سے لینے ہیں، ہر رات اپنی شدتوں سے تمہاری جان ہلکان نا کی تو میرا نام بھی چوہدری اذلان ورک نہیں۔۔۔

کیا کریں گے آپ؟؟

جو بھی کروں گا دیکھ لینا اور سب کچھ ایسا ہو گا جو اس سے پہلے نہیں ہوا ہو گا۔۔۔

زمل دو بچوں کی ماں ہو کر بھی اذلان کی باتیں سن کر گھبرا گئی تھی۔۔۔

آپ میرے ساتھ ایسا ویسا کچھ نہیں کریں گے، میں اپنی غلطیوں کی معافی مانگ رہی ہوں۔۔۔

مگر مجھے معاف نہیں کرنا۔۔۔

پیکنگ شروع کر دو، آن لائن ٹکٹ ہو چکی ہیں۔۔۔

پرسوں چار بجے کی فلائٹ ہے۔۔۔

مگر میں نے تو شاپنگ ہی نہیں کی، آپ بتا دیتے تو میں شاپنگ کر لیتی۔۔۔

ضرورت نہیں ہے شاپنگ کرنے کی، وہاں پر سب کچھ ملتا ہے، جا کر شاپنگ کر لینا، فضول میں یہاں سے سامان اکٹھا کر کے لے جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

مگر منت آپی اور وجدان بھائی بھی جا رہے ہیں، تو گھر میں تو کوئی بھی نہیں رہ جائے گا، عافیہ چچی بور ہو جائیں گی۔۔۔

زمل نے فکریہ لہجے سے کہا۔۔۔

وہ بور نہیں ہوں گی، بچے ان کے پاس ہیں ہی رہیں گے۔۔۔

مگر وہ بچوں کو کیسے سنبھالیں گی؟؟

جیسے انہوں نے منت اور فجر کو سنبھالا ہے۔۔۔

ویسے بھی اُنہوں نے راضی خوشی بچے رکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے، ان کی خواہش کو رد نہیں کر سکتے۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے---

زمل نے بامشکل ہی ہاں کہا تھا،ماں تھی اسے اپنے بچوں کی فکر ابھی سے ستانے لگی، حالانکہ اسے پورا یقین تھا کہ عافیہ چچی اچھی طرح سے اس کے بچوں کا خیال رکھے گی---

....

وجدان اور منت امریکہ پہنچ چکے تھے,منت بہت خوش تھی وجدان کے ساتھ پہلی بار وہ گھومنے پھرنے کے لیے کہیں باہر نکلی تھی،وہ بھی ملک سے باہر۔۔۔

اس سے بہت اچھا لگ رہا تھا،وجدان کے بازو کو پکڑے ہوئے وہ ہر آتے جاتے امریکن جوڑے کو بڑے غور سے دیکھتی اور کمنٹ پاس کر رہی تھی۔۔۔

وجدان نے بہت مہنگے ہوٹل میں روم بک کروایا تھا۔۔۔

روم کافی بڑا اور خوبصورت تھا۔۔۔

آج رات کی اپوائنٹمنٹ ہے ہماری، تم فریش ہو جاؤ میں کچھ کھانے کو آرڈر کرتا ہوں۔۔۔

اس کے بعد تھوڑا سا آرام کر لیتے ہیں پھر ڈاکٹر کی طرف چلیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

منت جو خود بھی ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے بہت ایکسائٹڈ تھی، بڑی شریفانہ انداز سے بات مانتے ہوئے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

وجدان نے آتے ہی ڈاکٹر کو بتا دیا تھا کہ وہ امریکہ پہنچ چکے ہیں، وجدان کے اندر ڈر نے بہت زیادہ زور پکڑ رکھا تھا، اس نے دل میں عہد کر لیا تھا کہ وہ منت کو ذرا سی بھی تکلیف نہیں دے گا۔۔۔

اگر ڈاکٹر نے تکلیف دہ پروسیجر بتایا تو وہ صاف انکار کر دے گا، اسے اولاد سے کہیں زیادہ منت کا ساتھ پیارا تھا، اولاد کی خاطر وہ منت کو نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔

منت باہر آئی تو روم میں کھانا آ چکا تھا، منت کو بھوک محسوس ہو رہی تھی، اس نے پلین میں کچھ نہیں کھایا تھا اور وجدان تو ویسے ہی پلین میں کوئی چیز بھی نہیں کھاتا پیتا تھا سوائے پانی کے، اور منت کو بچے کی خوشی سے بھوک نہیں لگی۔۔۔

سارا راستہ تو وہ وجدان کے کندھے پر سر رکھے ہوئے سو کر آئی تھی، ویسے بھی خوشی سے اسے بھوک کہاں لگنی تھی۔۔۔

اب سامنے کھانا دیکھ کر اس کی بھوک بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔

دونوں نے مل کر کھانا کھایا وجدان کی نظریں منت سے ہٹ نہیں رہی تھیں، وہ دیکھ رہا تھا کہ منت بہت خوش ہے اس کی خدا سے دعا تھی کہ اللہ آسانیاں پیدا کرنا، منت اگر ماں بن سکتی ہے تو اس کے لیے کوئی مشکل ٹریٹمنٹ نہ ہو جس کو وہ کروا نا سکے۔۔۔

منت---

جی---

نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے فوراً سے جی بولی تھی، اتنی مؤدبانہ بچی لگ رہی تھی جو اپنے کسی بھی عمل سے اپنے استاد کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی---

منت میں ایک بات پہلے سے ہی بتا دیتا ہوں اگر ڈاکٹر نے کوئی ایسا ٹریٹمنٹ بتایا جس میں تمہیں تکلیف ہو تو میں تمہارا ٹریٹمنٹ نہیں کرواؤں گا، اس بات کو ابھی سے ذہن میں رکھ لو، بعد میں کسی بھی طرح کی ضد مت کرنا---

وجدان کھانا کھاتے ہوئے منت کو انفارم کر رہا تھا---

وجی پلیز ابھی سے میرا دل مت توڑیں، ڈاکٹر کے پاس چلیں بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی---

اس کے منہ کے زاویے خراب ہو گئے تھے، ہاتھ میں پکڑا ہوا نوالہ اس نے واپس رکھ دیا---

منت یہ بچوں جیسا بیہیویئر مت رکھنا، یہ بات اپنے دماغ میں رکھ لو کہ میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور یہ کھانا چھوڑ کر مجھے پریشان مت کرو۔۔۔

وہ نوالہ اُٹھا کر پیار سے اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

پلیز ابھی کے لیے چپ کر جائیں جب ڈاکٹر کے پاس جائیں گے، بعد کی بات بعد میں دیکھی جائے گی، پہلے کچھ اچھا تو سوچ لیں۔۔۔

وہ شاید اپنے بچے کے بارے میں کچھ غلط سننا ہی نہیں چاہتی تھی، فلحال کے لیے وجدان خاموش ہو گیا مگر اس کا فیصلہ اب بھی اٹل تھا۔۔۔

....

منت میں صرف ایک بچے کی خاطر تمہیں کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا، جب کہہ دیا کہ تمہارا اپریٹ نہیں ہو گا تو مطلب نہیں ہو گا۔۔۔

کیا وجی ڈاکٹر نے ایک چھوٹا سا اپریٹ کرنے کو کہا ہے اور جب میں اپریٹ کروانے کو تیار ہوں پھر آپ کیوں ڈر رہے ہیں؟؟

تمہارا دماغ ٹھیک ہے، ڈاکٹر نے صاف صاف بتایا ہے کہ تمہیں بہت تکلیف ہو گی اور میں صرف ایک بچے کی خاطر تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

وجی اولاد بہت بڑی نعمت ہوتی ہے، صرف بچے کی خاطر یہ ایک معمولی سی بات ہے۔۔۔

پلیز منت مجھے فلسفے مت سمجھاؤ، تم جو کچھ مرضی کر لو میں تمہاری بات پر نہیں آؤں گا۔۔۔
بہتر ہے کہ اگر تم گھومنا چاہتی ہو تو ہم یہاں پر سٹے کریں ورنہ واپسی کی تیاری کرو۔۔۔
وجدان سخت لہجے سے کہتا ہوا آکر بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔
وہ آنکھیں بند کیے ہوئے بھی منت کی رونے کی آواز اواز اور سسکیاں سن رہا تھا، اس کی تکلیف محسوس کر رہا تھا، مگر وہ کیسے بتاتا کہ وہ سب کچھ منت کے لیے ہی کر رہا ہے، نہیں اس میں ہمت تھی منت کو تکلیف میں دیکھنے کی۔۔۔

آج جب وہ ڈاکٹر کے پاس گئے تو منت کے کافی سارے ٹیسٹ ہوئے تھے، کچھ ٹیسٹوں کی رپورٹس بھی آچکی تھیں، جن کی بنا پر ڈاکٹر نے کہا تھا کہ منت کی ایک چھوٹی سی سرجری ہوگی جو کہ ہوگی تو چھوٹی مگر کافی تکلیف دہ ہوگی، اس کے بعد منت کے ماں بننے کے چانسز ہیں۔۔۔

وجدان نے وہیں پر کھڑے ہوئے صاف انکار کر دیا کہ وہ اپنی وائف کو کسی بھی تکلیف میں نہیں ڈال سکتا، منت وہاں پر ہی رونا شروع ہو چکی تھی، روتی ہوئی منت کو کتنی مشکل سے وجدان ہوٹل روم تک لے کر آیا، یہ تو صرف وہی جانتا تھا، سارے راستے منت کی سسکیاں اور آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور منت کا تو ایک آنسو بھی آنکھ سے نکلتا تو سیدھا وجدان کے دل پر گرتا تھا، اب بھی وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

منت خدا کا واسطہ ہے کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو؟؟

وجدان نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پیار سے کہا، جو وجدان کے پیروں والی سائیڈ پر پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔

رو رو کر اس نے اپنی آنکھیں لال کر رکھیں تھی۔۔۔

آپ چپ کر کے سو جائیں، آپ کو میرے رونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، یا پھر بتا دیں کہ مجھے اپنی مرضی سے رونے کا حق بھی نہیں ہے۔۔۔

وجدان کی آواز پر چڑتے ہوئے منت بول نہیں چیخ رہی تھی۔۔۔

منت اب تم مجھ سے بد تمیزی کرو گی؟؟

وجدان نے بھاری غصیلی آواز میں کہا۔۔۔

میں نے آپ سے کون سی بد تمیزی کی ہے، میری کوئی اوقات ہے جو میں آپ کے سامنے بد تمیزی کروں گی، اگر اوقات ہوتی تو پھر میں آپ سے اپنی بات منوا لیتی۔۔۔

وہ غصے سے اُٹھ کر بیڈ سے دور جا کر صوفے پر لیٹ گئی۔۔۔

منت بیڈ پر آؤ!!

مجھے نہیں آنا!!

ایک منٹ ہے تمہارے پاس، اگر تم میرے پاس نہیں آئی تو پھر میں تمہیں تمہارے اوقات بھی بتاؤں گا اور اپنی اوقات بھی دکھاؤں گا۔۔

میں نہیں آؤں گی!!

ہر بار آپ کی دھمکیاں نہیں چلیں گی، سب کچھ آپ کی مرضی سے ہوتا ہے میری تو کوئی مرضی نہیں ہوتی۔۔

صرف ایک بات کہی ہے آپ کیوں نہیں مان جاتے؟؟

وہ سسکیاں لے کر روتی ہوئی ضد پر اڑے ہوئے، صوفے پر لیٹی تھی۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے، جس کو ٹھیک کرنا شاید بہت ضروری ہے۔۔

وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے صوفے کے قریب گیا، اور زبردستی منت کو گود میں بچوں کی طرح اُٹھاتے ہوئے آرام سے بیڈ پر لٹا دیا، کیونکہ منت پر سختی کرنا وجدان کے بس کی بات نہیں، کیسے سمجھاتا اس پاگل لڑکی کو کہ وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا، جو اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔

رونا بند کرو منت تمہارا یہ رونا مجھے بہت تکلیف دیتا ہے!!

کیا بچہ اتنا ضروری ہے کیا ہم دونوں مل کر ایک ساتھ ایک اچھی زندگی نہیں گزار سکتے؟؟

کیا میرا پیار کافی نہیں ہے تمہارے لیے؟؟

وہ منت کے آنسوؤں کو لبوں سے چنتے ہوئے بڑے پیار سے اس کو خاموش کروا رہا ہے، اس کو سمجھ آ گیا تھا کہ منت غصے سے نہیں مانے گی۔۔

رو رو کر جو اپنا بُرا حشر کر رہی ہے اسے اس حالت میں دیکھنا وجدان کے لیے آسان نہیں تھا۔۔

اب وہ اس سے پیار سے سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا، مگر منت اپنی ضد پر برقرار تھی۔۔۔

وجی آپ کیوں نہیں سمجھتے، میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہمارے بچے کو اپنے ہاتھوں میں کھلاؤں، ہمارا رشتہ مکمل ہو جائے گا، اگر تھوڑی سی تکلیف لینے سے ہمیں اولاد کا سکھ مل سکتا ہے تو کیوں آپ ضد کر رہے ہیں؟؟

مان جائیں ناں وجی۔۔

وہ بچوں کی طرح وجدان کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے التجائی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بچوں کا باپ پورے کا پورا تمہارا ہے، ہر وقت تمہاری باہوں میں دستیاب ہے، تمہارا اس سے دل نہیں بھرتا جو تمہیں صرف بچوں کی دھن لگی ہوئی ہے۔۔

بے بس محسوس رہا تھا اگر منت اس کے علاوہ کسی بھی چیز کی خواہش اتنی شدت سے کرتی تو وجدان وہ چیز لا کر اس کے قدموں میں رکھ دیتا۔۔۔

وجی پلیز مان جائیں ناں۔۔۔

میں قسم کھاتی ہوں آج کے بعد کبھی کوئی ضد نہیں کروں گی۔۔۔

اس کی روئی ہوئی لال آنکھیں، رو کر کانپتے ہوئے ہونٹ اور وجدان کے گالوں پر رکھے ہوئے نازک ہاتھ وجدان کو پگھلنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔

منت تمہیں بہت تکلیف ہو گی!!

میں برداشت کر لوں گی!!

میں نہیں کر سکوں گا!!

پلیز وجی میری خاطر، کچھ دنوں کی تکلیف ہو گی، اس کے بعد تو سب ٹھیک ہو جائے گا، آپ تو میرے پیارے وجی ہیں ناں۔۔۔

اس کی تڑپ کو دیکھ کر وجدان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔۔

وہ سچ میں اپنی اولاد کو پانے کے لیے تڑپ رہی تھی، اسے ہر صورت، ہر قیمت پر اپنی اولاد چاہیے تھی۔۔۔

ٹھیک ہے رونا بند کرو، صبح پھر چلیں گے ڈاکٹر کے پاس۔۔۔

اس کے آنسوؤں کو ہتھیلیوں سے صاف کرتے ہوئے تسلی دی تو منت فوراً خاموش ہو گئی۔۔۔

بہت ضدی ہو تم منت۔۔۔

تم مجھ سے بہت مشکل فیصلہ کروا رہی ہو، جانتی ہو کہ تم میرے کمزوری ہو، نہیں دیکھ سکتا، اس بات کا تم خوب فائدہ اُٹھا رہی ہو۔۔۔

سوری آئندہ کبھی کوئی ضد نہیں کروں گی۔۔۔

وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے روئی ہوئی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی، وہ منت کو سینے سے لگاتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

یہ فیصلہ اس کے لیے کس قدر مشکل تھا یہ تو صرف وہی جانتا تھا، مگر اتنا تو وہ سمجھ چکا تھا کہ منت اس بار اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹے گی، اسے خود پر غصہ آرہا تھا کہ کیوں اس نے حامی بھری کہ وہ ڈاکٹر سے ملنے کے لیے امریکہ جائیں گا، نہ وہ یہاں پر آتا اور نہ ہی منت کو اولاد کی اُمید ہوتی، مگر اب منت کا پیچھے ہٹنا ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔

وجدان کی ہاں سن کر تو منت تو خوشی سے پاگل ہوئی جارہی تھی۔۔

تھینک یو سو مچ وجی، تھینک یو، تھینک یو، تھینک یو۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح وجدان کے پورے چہرے کو چوم رہی تھی، ایسی دیوانگی منت نے پہلی بار دکھائی تھی، پریشان وجدان کے دل کی تاروں کو بُری طرح سپارک کر چکی تھی۔۔۔

وہ رک ہی نہیں رہی تھی، وجدان کے پورے چہرے کو چومتے ہوئے دیوانی سی ہوئی جارہی تھی۔۔۔

اس کے لبوں کے لمس نے وجدان کو بہکانے کے لیے دو منٹ لگائے تھے، وہ کس قدر پریشان تھا اور یارِ وجدان نے دو منٹ میں ہی اسے کسی اور موڈ میں ہی بھیج دیا۔۔۔

وہ اپنی تو بات منوا چکی تھی، وجدان کو بھی اب اس سے اپنی بات منوانے کا موقع مل گیا۔۔۔
وجدان کو بھی شرارت سوجھ رہی تھی۔۔۔

منت۔۔۔

جی۔۔۔

یارِ وجدان تمہاری جی پر صدقے جاؤں۔۔۔
اب میں نے تمہاری بات مان لی ہے اب تمہیں میری بات ماننی ہو گی۔۔۔
آنکھوں پہ خماری، لبوں پر شرارت، اُچھل کود کر رہی تھی۔۔۔

بتائیں میں آپ کی ہر بات ماننے کے لیے تیار ہوں، وجی آج آپ نے مجھے اتنی خوشی دی ہے کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی۔۔۔

تو چلو پھر۔۔۔

کہاں؟؟؟

نیم گرم باتھ ٹب میں رومینس کرنے کا موڈ ہو رہا ہے---

کیاااااا----

اسے تو جیسے کرنٹ لگا، وہ چیخ ہی پڑی تھی---

چلانے کی ضرورت نہیں یار، وعدہ کر چکی ہو کہ جو بھی کہوں گا تم مانو گی، سوچ لو اگر انکار کیا تو پھر میری طرف سے بھی انکار ہے، میں صبح ڈاکٹر کے پاس لے کر نہیں جاؤں گا، سیدھا تمہیں ایئرپورٹ لے کر جاؤں گا اور ہم جائیں گے پاکستان واپس---

نن--- نن-- نہیں---

وجی ایسے مت کیجئے گا---

اس کا چہرہ اُتر گیا تھا، پل بھر میں خوشی کہیں غائب ہو گئی تھی---

نہیں کرتا، پھر تم میری بات مان لو، آخر مجھے بھی تو انعام ملنا چاہیے، اس بات کا کہ تمہاری اتنی بڑی بات میں نے مان لی ہے۔۔۔

اوکے ڈن میں آپ کی بات مان لوں گی مگر آپ انکار نہیں کریں۔۔۔

وہ معصوم سا چہرہ بنائے ہوئے وجدان کی آنکھوں میں پُر یقین نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

نہیں انکار کروں گا، مگر میری بات سے بھی انکار نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

ہوں ں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

وہ مجبوری میں ہاں میں سر ہلاتی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

چلو پھر ٹائم ویسٹ کیوں کر رہی ہو۔۔۔

وجدان فل آن رومینٹک موڈ میں بیڈ سے اُٹھتے ہوئے، منت کو گود میں اُٹھاتے ہوئے، واش روم میں نیم گرم باتھ ٹب دلانے کے لیے لے جا رہا تھا۔۔۔

....

ازلان، ازلان پلیز یہاں پر ایسا ویسا کچھ مت کرنا مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔

کیوں شرم آرہی ہے؟؟

یہاں دیکھو کتنے کپل سرِعام کسی کر رہے ہیں اور ایک تم ہو جس کو شرم آرہی ہے۔۔۔

ازلان اور زمل ایک بیچ ایریا پر کھڑے تھے۔۔۔

اور ازلان کا پورا موڈ ہو رہا تھا زمل کو لپ کس کرنے کا کیونکہ ارد گرد کپل یہی سب کچھ کر رہے تھے۔۔۔

مگر زمل تو ازلان کے ارادے جانتے ہی اس کے آگے بچوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔۔۔

ازلان کو ہنسی بھی آرہی تھی زمل پر، کیونکہ اس کے لیے یہ سب کچھ بے شرمی تھا۔۔۔

بھاگتی ہوئی زمل کو اذلان نے کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُٹھا کر گول گول گھمانا شروع کیا تو زمل کو چکر آنے لگے تھے۔۔۔

اذلان پلیز مجھے نیچے اُتاریں۔۔۔

مجھے چکر آرہے ہیں۔۔۔

حد ہے یار نہ کس کرنے دیتی ہو نہ رومینٹک ہونے دیتی ہو۔۔۔

تم ایک کام کرو، تم بہت دور بیٹھ کر مجھے دیکھو، میں یہاں کسی اور کے ساتھ بیچ پر مزے اُڑاتا ہوں کیونکہ تم سے تو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

اس کو نیچے اُتارتے ہوئے اذلان نے مذاق میں کہا مگر زمل کو بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔

وہ پاؤں پٹختی ہوئی ہوٹل روم کی طرف چل پڑی، زمل کو اذلان کے منہ سے کسی اور لڑکی کا نام بھی زہر لگتا تھا، اسی جلن میں وہ غصے سے واپس جا رہی تھی، ہوٹل بالکل بیچ کے ساتھ ہی تھا اسی لیے تو آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ زمل کو لے کر بیچ پر آگیا تھا۔۔۔

اذلان جس کا ارادہ تو ترکی جانے کا تھا مگر جب اسے پتہ چلا کہ وجدان اور منت امریکہ گئے ہیں، تو پھر اذلان بھلا ترکی کیسے جا سکتا تھا، اسے تو وجدان کو تنگ بھی کرنا تھا اور ہنی مون کے مزے بھی اُڑانے تھے، اس لیے اس نے بھی امریکہ کا ویزہ کرایا تھا۔۔۔

وجدان کا ہوٹل یہاں سے تھوڑا دور تھا، جہاں پر وجدان رکا ہوا تھا، ساری رپورٹس اذلان اکٹھی کر چکا تھا، مگر وجدان کو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا، اذلان تو اس وقت زمل کی جان کو مشکل کیے ہوئے تھا۔۔۔

زمل جو تیزی سے ناراض ہو کر چلتی ہوئی ہوٹل روم میں آگئی تھی، اسے کیا پتہ تھا کہ ہوٹل روم میں واپس آکر وہ خود ہی شیر کے پنجرے میں قید ہو گئی ہے، زمل پر یہ کہاوت بالکل فٹ بیٹھ رہی تھی کہ آ بیل مجھے مار۔۔۔

اچھی خاصی پیچ کے مزے لے رہی تھی، مگر غصہ عقل کو کھا گیا اب مقابل تو پورے مزے لے گا مگر اس کو ہلکان کرنے کے بعد۔۔۔

زمل غصے میں روم میں آکر بیٹھ گئی تھی، وہ جانتی تھی کہ اذلان اس کے پیچھے پیچھے ہی آرہا ہے۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ اذلان اسے آکر منائے، مگر اسے ہر گز یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے کسی اور ہی انداز سے منانے آرہا ہے۔۔۔

ہر روٹھی ہوئی بیوی یہ توقع رکھتی ہے کہ اس کا شوہر اس کو منائے گا۔۔۔

مگر اس کے شوخ مزاج شوہر کے منانے کا انداز کچھ الگ تھا۔۔۔

زمل کو اپنی بیوقوفی کا اندازہ اس وقت ہوا جب ازلان روم کا دروازہ لاک کرتے ہوئے، شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

بہت روٹھ لیا جانِ من!!

اب پیار سے نہیں شدتوں سے منانے کی باری ہے۔۔۔

تیار ہو جاؤ۔۔۔

وہ آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے بیڈ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی ہوئی زمل کی جانب بڑھا، زمل جھٹکے سے وہاں سے اُٹھتے ہوئے بیڈ کی دوسری جانب جا کر کھڑی ہو گئی، ایک تو وہ ناراض تھی اور اوپر سے ازلان کے ارادے اس قدر خطرناک لگ رہے تھے کہ وہ گھبرا کر بچوں کے جیسی حرکت کرتی ہوئی دور جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ازلان میں آپ سے ناراض ہوں مجھ سے دور رہیے گا!!

وہ انگلی دکھا کر اس کو اشارے سے دور رہنے کا بول رہی تھی، جبکہ اذلان آج نہ تو اس کی کوئی بھی بات سننے کا ارادہ رکھتا تھا اور نہ ہی ماننے کا۔۔۔

اس کے ارادے اگر وہ بھانپ لیتی تو زمل کا تو آج مرن ہی ہو جانا تھا۔۔۔

وہ شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے ایک ایک قدم اس کی جانب بڑھا رہا تھا، آنکھوں میں اُترتی خماری کے گہرے رنگ دیکھ کر زمل کی جان پھڑ پھڑاتا ہوا پرندہ بننے لگی تھی۔۔۔

شکل سے دکھنے والا یہ چاکلیٹ بوائے اس کی جان کو کس قدر مشکل کر دیتا تھا یہ بات تو کوئی زمل سے پوچھتا، بہت عرصہ ہو گیا تھا اذلان کی شدتوں کو برداشت کیے۔۔۔

مگر وہ اذلان کی شدتوں سے ناواقف نہیں تھی۔۔۔

اس کا قریب آنا ہمیشہ سے جان لیوا ہوتا تھا۔۔۔

اور اب تو کئی مہینے گزر گئے کہ وہ ایک دوسرے کی قریب نہیں ہوئے تھے، اب اذلان کی شدتیں کتنی منہ زور ہوں گی، اس کا اندازہ تو وہ باخوبی لگا سکتی تھی۔۔۔

میری جان ناراض ہو تو میں منانے کے لیے ہی آرہا ہوں اور آج تو منائے بنا چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں اور بھاگ دوڑ کرتی اذلان نے جھپٹ کر اسے سختی سے دیوار کے ساتھ پن کیا---

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی---

آپ جائیں ان لڑکیوں کے پاس، جن کی آپ مجھے دھمکیاں دے رہے تھے---

وہ جھٹپٹا کر اسکی مظبوط باہوں کا حصار توڑنا چاہتی تھی، جبکہ مقابل کے حراست بہت مظبوط تھی، کوشش کے باوجود بھی وہ اپنے جگہ سے ایک انچ بھی ہل نہیں سکی---

ارے میری جان سب لڑکیاں گئی بھاڑ میں---

بہت تم نے دوسری لڑکیوں کے نام پر اپنے وکیل شوہر کو انڈر اسٹیمیٹ کر لیا---

اب تمہیں میں اپنے اصلی رنگ دکھاتا ہوں، تم نے یہ جو میری جان کھا رکھی ہے کہ میں نے تمہیں ٹائم نہیں دیا، میں نے تم سے دوری بنا کر رکھی، روز روز ناراض ہو کر نخرے دکھاتی ہو---

قسم سے اب ایسی نزدیکیاں بخشوں گا اگر تم ہاتھ جوڑ کر، مجھ سے معافیاں مانگ کر، جان چھڑوانے پر مجبور نہ ہو گئی تو میرا نام بھی چوہدری اذلان ورک نہیں---

جتنے دن ہم یہاں پر ہیں اب تم روز روٹھنا اور میں تمہیں روز مناؤں گا، صرف راتوں کو نہیں دن کو بھی مناؤں گا، اگر تمہیں سانس لینے کی بھی مہلت دے دی میرا نام بدل دینا۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو دیوار کے ساتھ اُٹھا کر ایک ہاتھ سے پن کرتے ہوئے، ازلان نے سفاکی سے اس کی گردن پر دانت گاڑتے ہوئے، اس کی جان نکالنی والی پہلی چُبن بخشی تھی۔۔۔

آہاااااا۔۔۔

ششششش۔۔۔

دوبارہ مت چلانا میری جان شوہر کی قربت ہے، اس کو برداشت کرو، اسی قربت کے طعنے کتنے دنوں سے سن رہا ہوں، تم نے تو وجدان بھائی کے سامنے بھی میری بیڈ بجادی تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے آنکھوں میں شرارت لیے گمبھیر آواز میں بول رہا تھا۔۔۔

اسکے ہونٹوں پر بے باکی اور لہجے میں خماری کے رنگ اسے بہت جاذب نظر بنا رہے تھے۔۔۔

ازلان اگر آپ نے مجھے تنگ کیا تو پھر دیکھ لینا۔۔۔

گردن پر دانتوں کی سخت چُبن سے جھنجھلا کر غصے سے بولی۔۔۔

دکھاؤنا میری جان کیا دکھانا چاہتی ہو؟؟

آج ازلان پورے موڈ میں ہے سب کچھ دکھاؤ۔۔۔

شٹ اپ ازلان!!

بے شرم مت بنو!!

ہاہاہاہا۔۔۔

بے شرم بہت چھوٹا لفظ ہے زمل جانی۔۔۔

آج اگر شرم کو بھی شرمانے پر مجبور نہ کر دیا تو پھر کہنا۔۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے، اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے، سختی سے پنکھڑیوں کو جلتے ہوئے لبوں کے کناروں میں قید کرتے ہوئے، شبنمی ہونٹوں کے قطروں کو سختی سے اپنے گلے میں اُتارتے ہوئے، ہاتھ اس کی دھڑکنوں پر جمائے، سختیاں دکھاتے اس کی سانسوں کو شدت سے پی رہا تھا۔۔۔

سانسوں کو سانسوں میں اُلجھائے ہوئے اس کو ایک ایک سانس کے لیے تڑپا رہا تھا۔۔۔

وہ جھٹپٹا کر آزاد ہونا چاہتی تھی۔۔۔

مقابل پوری طرح سے اس پر قابض ہو چکا تھا۔۔۔

جان توزمل کی اس وقت نکلی تھی، جب سخت ہاتھ کی انگلیوں نے ٹھنڈی دھڑکنوں کو بے دردی سے چھوتے ہوئے، اسکی گردن پر لب کشائی کرتے ہوئے، نرمیوں بھرے گرم لمس چھوڑتے ہوئے، اس کی مخملی گردن پر جامنی دائروں کی خوبصورت مہر لگا رہا تھا۔۔۔

ازلان کی آنکھوں میں خماری سے گہری لالی اُترنے لگی تھی۔۔۔

یار تم تو آج بھی اتنی ہاٹ ہو جتنی ہمارے بچے ہونے سے پہلے تھی۔۔۔

ٹھنڈی دھڑکنوں کو ہاتھوں سے محسوس کرتے ہوئے، وہ سرگوشیاں اُتارتے اس کے کان کے نچلے کے نرم حصے کو دانتوں سے کھینچتے ہوئے، بولا توزمل کی سسکیوں نے شدت پکڑی تھی۔۔۔

اس کے بے باک ہاتھوں کی سختیوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ سسک رہی تھی، آنکھیں بند کیے ہوئے وہ شرم و حیا سے لال سرخ پڑ چکی تھی، ہمت نہیں تھی کہ وہ آنکھیں کھول کر ازلان کی جانب دیکھتی، آج اس کا شوہر کس قدر بہکا ہوا تھا، اسے اپنی فرسٹ نائٹ یاد آگئی جو اس نے ازلان کے ساتھ آفس روم میں گزاری تھی، اس رات بھی تو ازلان نے اسے آنسوؤں سے رونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

آج تو بچوں کی ماں بننے کے بعد اس سے اپنے شوہر میں وہی پہلے والا ازلان نظر آ رہا تھا۔۔۔

پچھتا رہی تھی کیوں وہ بیچ سے سیر و تفریح چھوڑتی ہوئی ناراض ہو کر پاگلوں کی طرح روم میں آ گئی۔۔۔

مگر اب تو پریشان ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا،اب تو مقابل اپنے دل کے ہر ارمان کو پوری تسکین دیتے ہوئے،اس کی رعنائیوں پر سختیاں دکھا رہا تھا۔۔۔

زمل کو گھوماتے ہوئے دیوار کی جانب اس کا رخ کیے،اس کی کمر پر لگی ہوئی زپ کو جب اذلان نے ایک ہی جھٹکے میں نیچے کرتے ہوئے کھولا تو زمل کی رہی صحیح ہمت بھی جواب دے چکی تھی۔۔۔

وہ خماریوں کے گہرے سمندر میں اُترتا جا رہا تھا،ہاتھوں سے لبوں تک اس کی بے باکیاں زور پکڑ رہی تھیں،اس کی مخملی کمر پر لب رکھے ہوئے پوری کمر کو دیوانگی سے چوم رہا تھا۔۔۔

شرٹ کو کندھوں سے سرکاتے ہوئے کافی حد تک نیچے کر چکا تھا۔۔۔

وہ سسکیاں لے رہی تھی اور وہ اس کی سسکیاں سن کر مزید بہک رہا تھا۔۔۔

چومتے ہوئے کمر پر اس کے دانتوں اور داڑھی کی چُبن بہت زیادہ تھی،وہ تو آنکھیں ہی نہیں کھول پا رہی تھی،پورا وجود ہلکے ہلکے سے لرزنے لگا تھا،بہت عرصے کے بعد اذلان کی قربت اور وہ بھی بہت زیادہ جان لیوا،اس سے کانپنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

اس سے تو پتہ ہی نہیں چلا کب اس کی شرٹ زمین بوس ہو چکی تھی ۔۔۔

اس کی گہرائیوں پر نظر ڈالتے وہ بے باکی سے مسکرایا تھا، آنکھوں میں خماریوں کے رنگ گہرے ہوئے تھے ۔۔۔

اس کی تیز سانسیں اور بند آنکھوں کو دیکھ کر مقابل نے خود کو شاباش دی تھی، اس کو لگنے لگا کہ اپنی ناراض بیوی کو منانے میں وہ کامیاب ہو رہا ہے ۔۔۔

زمل کی چیخ نکلی تھی ۔۔۔

جس کو وہ اپنے بھاری ہاتھ سے روک چکا تھا، مقابل کی حرکت ہی کچھ ایسی تھی، اس کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی ۔۔۔

ششششش ۔۔۔

میری جان میری شدتوں کو برداشت کرنے کے علاوہ تمہارے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے ۔۔۔

بہت ستایا ہے تم نے مجھے، اب میری باری ۔۔۔

اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے، اس کی گردن کی سائیڈ پر دانت رکھتے ہو ایک اور گہری لو بائٹ دے چکا تھا۔۔۔

اس کی ہر رعنائی پر لب رکھتے ہوئے چومتا ہوا وہ نیچے بیٹھتے ہوئے، اس کی بیلی بٹن پر لب رکھتے، لبوں کی نمی اُتارنے لگا تھا۔۔۔

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تیز سانسوں سے آہیں بھر رہی تھی۔۔۔

اس کی سسکیاں تیز سے تیز ہوتی جارہی تھیں۔۔۔

اور اذلان کی بے باکیاں بڑھتی جارہی تھیں۔۔۔

اس سے اوپر کو اُٹھاتے ہوئے، تھائیز پر ہاتھ رکھے، دھڑکنوں پر لب رکھتے ہوئے، اسے بیڈ پر لا کر پٹخ دیا تھا۔۔۔

شرٹ کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے زمین پر پھینک کر وہ بڑی شدت سے اس کے اوپر گرا تھا۔۔۔

پہلے ہی اس کے وجود پر لباس نہ ہونے کے برابر تھا اور اب تو رہی کسر بھی وہ پوری کر چکا تھا۔۔۔

آج وہ پوری طرح سے بے شرم بنا ہوا ازمل کی ہر ناراضگی دور کر رہا تھا۔۔۔

جسم کی ہر رعنائی پر اسکے لمس، بارش کی ٹھنڈی پھوار کی طرح پڑ رہے تھے۔۔۔

وہ چادر کو مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے کھینچ کر ہزاروں سلوٹیں ڈال چکی تھی۔۔۔

شدتیں بڑھتی جارہی تھیں، روم میں زمل کی سسکیاں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔

ہر تیز سسکی کے ساتھ شدتوں میں اور اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

آج مقابل کا نرمی اور پیار برتنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

زمل کو تو ایسے لگ رہا تھا کہ آج تو اذلان کی شدت سے وہ بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔

وہ پورے گزرے ہوئے وقت کے ہر لمحے کا حساب برابر کرتے ہوئے، اس پر محبت کی بارش برسا رہا تھا۔۔۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اب تو وہ شدتوں کو سہتی اس کے کندھوں میں اپنے ناخن گاڑھ چکی تھی۔۔۔

شدت اور تیز ہوئی تو زمل کے منہ سے سسکاریاں تیز سے تیز تر ہوتی جارہی تھیں، جس کو مقابل نے لب رکھ کر سختی سے جوسی ہونٹوں سے جوس پیتے ہوئے روک رکھا تھا۔۔۔

روم میں زمل کی گھٹی گھٹی سی سسکیاں مقابل کے ارمانوں کے سمندر میں محبت کے رنگ گھول رہی تھی---

آج تو زمل کو آزادی کا کوئی موقع نہیں ملنے والا تھا،نہ اس کے لیے کوئی رحم تھا اور نہ ہی اس کی کسی التجا کو مقابل سننے کے موڈ میں تھا---

بس روم میں جو اس نے آکر غلطی کی تھی،اس کی سزا اسے بہت اچھی طرح سے مل گئی تھی،اور ملتی ہی جارہی تھی---

ازلان تو پتہ نہیں کون سے بدلے لے رہا تھا،وہ ٹوٹ کر بکھرتی ہوئی اس کے سینے پر سر ٹکاتے ہوئے سسکیاں لے رہی تھی---

آپ بہت بدل گئے ہیں---

جان چھوٹتے ہی پہلا شکوہ کیا---

تم بھی بہت بدل گئی ہو میری جان،جب بیوی اتنے شکوے کرے تو شوہر کو اپنا آپ ثابت کرنا پڑتا ہے،اور میرے خیال سے میں نے بہت اچھی طرح سے ثابت کر دیا ہے---

اتنے مہینوں جب تمہارے قریب نہیں آیا تو تمہارے شوہر نے کہیں اور منہ بھی نہیں مارا، کل بھی تمہارا تھا، آج بھی تمہارا ہوں، سب کچھ سنبھال کے رکھا تھا جو تم پر ہی نچھاور کیا ہے۔۔۔

مسٹر اذلان کو اپنے کیے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی، دانت نکالتے ہوئے اسے اپنے مضبوط باہوں کے حصار میں لیے ہوئے اپنی جیت پر بڑے فخر سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

....

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔

پہلے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں اسکے بعد۔۔۔

ششششش۔۔۔

وجی کی جان!!

اپنے وجی کو چلاکیاں مت سیکھاؤ، اگر بے بی چاہیے تو میری سب باتیں ماننی پڑیں گی، ورنہ پھر میری طرف سے انکار سمجھو۔۔۔

وہ بھی آج اپنی یارِ وجدان کی کمزوری کو ہاتھ میں لیے ہوئے اس سے وہ سب کروانا چاہتا تھا جو آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

وجی آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں؟؟

وہ بچوں کے جیسی شکل بناتے ہوئے اس کے گلے میں بازوں ڈالے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔
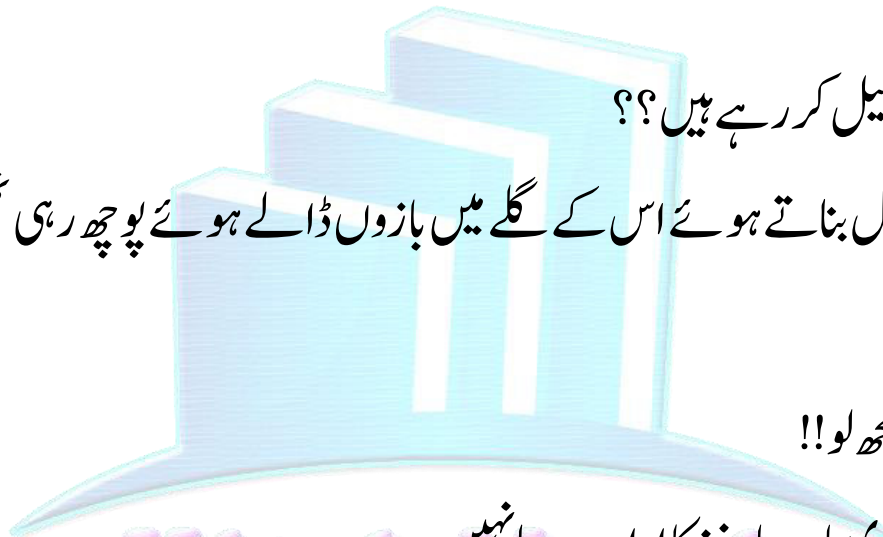
یارِ وجدان ایسا ہی سمجھ لو!!

اب آگے بتاؤ کہ میری بات ماننے کا ارادہ ہے یا نہیں۔۔۔

وہ بھی آج ضد پر آچکا تھا۔۔۔

اپ ایسا نہیں کرسکتے آپ تو میرے اچھے وجی ہیں نا۔۔۔

پیار سے مکھن لگاتے ہوئے وجی کے سخت داڑھی والے گال پر چومتے ہوئے اتنے پیار سے کہا کہ اگر آج وجی کے دماغ میں اپنی منمانیاں کرنے کی ضد نہ ہوتی تو اس نے یارِ وجدان کی بات کو بڑے آرام سے مان جانا تھا۔۔۔

یارِ وجدان اپنے ہوشیار، انٹیلیجنٹ، حاضر دماغ شوہر کے دماغ سے کھیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اسے نے پہلے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا مگر وہ شاید یہ بھول چکی تھی کہ اس کا شوہر ماسٹر پیس ہے جو اپنی معصوم بیوی کے دماغ میں چلتی ہوئی ہلچل کو باخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔

جی بالکل میں تمہارا وجی ہوں۔۔۔

پیارا وجی۔۔۔

تو پہلے وجی سے پیار کرو، اس کے بعد تمہاری بات تو میں مان چکا ہوں، ڈاکٹر نے کون سا صبح اپنا کلینک ہمیشہ کے لیے بند کر دینا ہے۔۔۔

ایسی شکلیں مت بناؤ، اگر بے بی چاہیے تو پہلے بے بی کے بابا کو خوش کرنا پڑے گا۔۔۔

اس کے چہرے کے بگڑتے ہوئے زاویے کو دیکھ کر وجدان نے گھور کر کہا۔۔

اتنے بڑے ہو گئے ہیں شرم نہیں آئے گی میرے ساتھ ایک ہی باتھ ٹب میں بیٹھتے ہوئے؟؟

جی نہیں آج شرم نہیں آئے گی،ویسٹرن کنٹری میں آکر کچھ تو الگ کرنا چاہیے،اور آج تو یارِ وجدان میں تم سے بھی کچھ الگ ہی کروانے کا ارادہ رکھتا ہوں، آج کا رومانس تم ہمیشہ یاد رکھو گی۔۔۔

اسے نرمی سے نیچے اُتار کر کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

منت کو سمجھ نہیں آئی کہ آخر وجدان کے دماغ میں چل کیا رہا ہے،اپنے گلے میں پہنی ہوئی ٹی شرٹ کو اُتارتے ہوئے اس نے منت کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

بلیک کلر کی ٹی شرٹ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے،منت ہاتھ کے اشارے سے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے پوچھ رہی تھی کہ اس کا کیا کرنا ہے۔۔۔

یارِ وجدان میں نیم گرم باتھ ٹب تیار کرتا ہوں،تم میری ٹی شرٹ میں ملبوس ہو کر تشریف لے کر آؤ۔۔۔

آنکھوں میں خماری کے گہرے رنگ اور لبوں پر شرارتی مسکراہٹ،اس خوبصورت شہزادے کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔

بلو آئیز میں چھلکتے خماریوں کے رنگ اس کی آنکھوں کو پُر کشش بنا رہے تھے۔۔۔شہزادہ جان لیوا حد تک خوبصورت لگ رہا تھا مگر آج شہزادہ بہت ہاٹ رومینٹک موڈ میں تھا جسے دیکھ کر منت کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

و جی میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔

وہ شرٹ کو واپس اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے صاف کورا انکار کر چکی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں تو چلا سونے اور کل کی تیاری کر لو ہمیں واپس جانا ہے۔۔۔

بیڈ کی جانب بڑھا تھا کہ یارِ وجدان نے جلدی سے اس کا لپک کر ہاتھ تھام لیا،دونوں بازو اس کی کمر میں ڈالتے ہوئے کس کے سینے میں سر لگائے،لبوں سے اس کے وسیع سینے کو چومتے ہوئے اسے روک چکی تھی۔۔۔

منت مجھے سونے دو۔۔۔

وہ مصنوعی ایکٹنگ کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹنے کی زبردستی کر رہا تھا۔۔۔

وجی پلیز ناراض مت ہونا، میں شرٹ پہن لوں گی، میں تو صرف مذاق کر رہی تھی۔۔۔

اپنے بے بی کے لیے منت بیچاری جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

اچھا میں بھی مذاق کر رہا تھا۔۔۔

وجدان کو اس کی ایکٹنگ پر ہنسی آ رہی تھی۔۔۔

چلو میری جان جلدی سے پہنو میں ابھی باتھ ٹب تیار کرتا ہوں۔۔۔

اس کی گال پر لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے وہ ٹی شرٹ کے ہاتھ میں تھما کر واش روم میں جا چکا تھا۔۔۔

جبکہ منت اپنے چہرے کے زاویے بگاڑتی ہوئی شرٹ کو دیکھ رہی تھی، نا تو شرٹ پہننے کی ہمت ہو رہی تھی اور نہ ہی اب انکار کرنے کی جرات کر سکتی تھی۔۔۔

اس کی آخری سرگوشی کو سن کر اس کے وجود میں سن سنساہٹ سی ہو رہی تھی، وہ ایک ہی جگہ پر رکی ہوئی تھی وہ سرگوشی میں کہہ کر گیا تھا کہ شرٹ پہننے کا مطلب ہے صرف شرٹ پہن کر ہی آنا، ورنہ انجام کے لیے تیار رہنا۔۔۔

کہاں پھنس گئی تھی منت اگر انکار کرتی تو وہ اپنے بے بی والے ارمان کو ہمیشہ کے لیے کھو دیتی۔۔۔
اگر وجدان کی بات مان کر باتھ میں اس کی مرضی کے مطابق جاتی تو جس حالت میں اس کا وجی اسے اپنے سامنے بلوانا چاہتا تھا شرم کو بھی شرم آجانی تھی۔۔۔

وہ کب سے شرٹ ہاتھ میں پکڑے ہوئے معصوم ہونٹوں کو دانتوں سے چبائے جا رہی تھی۔۔۔

باتھ ٹب تیار ہو گیا ہے میم جلدی تشریف لے آئیے، شوہر کو اتنا انتظار کروانا گناہ ہوتا ہے۔۔۔
ان معصوم ہونٹوں پر ظلم کرنا چھوڑ دو، آج ان پر بہت زیادہ ظلم ڈھانے کا ہمارا ارادہ ہے۔۔۔
وجدان کی آواز پر منت جھر جھری سی لیتی ہوئی ہوش میں آئی تھی۔۔۔

آپ نے کیا مجھ پر کیمرے لگا رکھے ہیں۔۔۔
وہ چڑ کر بولی تھی۔۔۔

نہیں میری جان نظروں کے پہرے بٹھا رکھے ہیں تم پر، ہر وقت وجدان ورک کی نظروں کی حراست میں ہوتی ہو۔۔۔

میری پراپرٹی پر غیر قانونی کاروائی کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔۔۔

اس کی مسکری والی آواز سن کر منت کو غصہ آرہا تھا وہ دانتوں کو پیس رہی تھی۔۔۔

اس دانتوں کی مشین کو فضول چلانے کا کیا فائدہ، اندر آجاؤ دانتوں میں میرے ہونٹوں کو رکھ کر اپنی حسرت اور غصہ دونوں نکال لینا۔۔۔

وجی قسم سے میں آپ کی جان لے لوں گی، آپ کیا مجھے دیکھ رہے ہیں؟؟

وہ چلائی تھی۔۔۔

زہِ نصیب آجاؤ اندر اور لے لو وجی کی جان۔۔۔

وجی تو ریڈی بیٹھا ہے تم ہی دیر لگا رہی ہو۔۔۔

آج تو وجی کا پورا ارادہ ہے اپنی جان دینے کا اور تمہاری جان نکال لینے کا۔۔۔

آپ سچ میں واپس چلیں۔۔۔

آپ پر امریکہ کے رنگ چڑھ گئے ہیں، چار دن یہاں اور رہے تو پتہ نہیں کیا کیا دیکھنے کو ملے گا۔۔۔

اس کی بے باک آوازوں کو سن کر منت کانوں کی لو تک سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

کوئی اور آپشن نہیں تھا شرٹ کو پہن کر آخری سرگوشی کو مد نظر رکھتے ہوئے، ریشمی بالوں کو کھولتے ہوئے اس نے کمر پر آبشار کی طرح بکھیر لیا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی وہ باتھ روم کے دروازے پر ہی رک گئی، ہمت نہیں ہو رہی تھی اندر جانے کی، شرٹ اس کے گھٹنوں سے بھی تھوڑی سی اوپر تھی، جس کو کھینچ کر وہ گھٹنوں کو چھپانے کی بے جا کوشش کر رہی تھی۔۔۔

بلیک شرٹ میں اس کا مخملی شیشے کی طرح شفاف بدن دمک رہا تھا، منت لمبے چوڑے وجدان کی ڈھیلی ڈھالی بلیک کلر کی کھلی سی شرٹ میں قیامت لگ رہی تھی۔۔۔

خوبصورت جسم کی رعنائیاں، لوز شرٹ سے اوپر نیچے ہوتی ہوئی پُر کشش لگ رہی تھی۔۔۔

منت اس سے زیادہ انتظار نہیں کروں گا، اگر میں تمہیں اُٹھا کر اندر لایا تو میرا انداز تم سہ نہیں پاؤ گی۔۔۔

وجدان کی آواز پر بامشکل دروازے کو ہلکا سا دھکیل کر کھولتی ہوئی وہ اندر قدم رکھ چکی تھی۔۔۔

وجی سامنے ہی نیم گرم پانی سے بھرے ہوئے باول نما باتھ ٹب کے اندر دونوں بازو کناروں پر پھیلائے ہوئے بیٹھا تھا،اس کا مضبوط چوڑا بالوں سے بھرا سینہ منت کی نظروں کے سامنے تھا،اس کی بلو آئز منت کو اوپر سے نیچے تک گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ بامشکل تھوک کو حلق سے نیچے اُتارتے ہوئے ایک ایک قدم بڑھا رہی تھی۔۔۔

وہ گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا، منت کی جانب دیکھتے ہوئے بیوٹی فل کہنا منت کی رہی صحیح ہمت کو بھی ہوا کر چکا تھا۔۔۔

وہ شرم سے کپکپاتی ہوئی نظریں جھکا کر اپنی جگہ پر پھر سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

یارِ وجدان صبر کا امتحان مت لو۔۔۔

آجاؤ یار، اتنا شرما کر کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو، میری جان شوہر ہوں تمہارا، جو بہت پہلے سے ہو چکا ہوں۔۔۔

تو کیا کروں، مجھے تو شرم آرہی ہے، میں آپ کی طرح بے شرم نہیں بن سکتی۔۔۔

وہ نظریں جھکائے منمناتے ہوئے بولی۔۔۔

قریب آؤ ساری شرم اُتار دوں گا۔۔۔

اس کی شرم پر قربان ہوتے ہوئے دل فریب انداز سے مسکرایا تھا۔۔

مجھے نہیں آنا۔۔۔

سوچ لو!!

پھر بے بی بھی نہیں ملے گا۔۔

آپ بہت بے شرم ہو گئے ہیں وجی۔۔۔

نظریں جھکائے ہوئے بہت کم آواز میں بول رہی تھی۔۔۔

یارِ وجدان میں بے شرم نہیں ہوں تم ضرورت سے زیادہ شرمیلی ہو۔۔۔

وہ گنی مونچھوں تلے آتشی لبوں سے مسکراتے ہوئے اس کی دھڑکنوں کے اُتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی دھڑکنوں کے اُتار چڑھاؤ پر نظریں ٹکائے، وجدان کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ جس انداز سے اسے دیکھ رہا تھا، اگر دو سیکنڈ میں منت آگے نہیں آئی تو وجدان نے خود اسے اُٹھا کر اپنی حصار میں قید کر لینا تھا۔۔۔

اس سے زیادہ وہ خود پر ضبط نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

یارِ وجدان۔۔۔

آرہی ہو یا میں آؤں ؟ م

وجدان کی خمار آلود آواز اور سرد لہجے کو محسوس کرتی ہوئی منت دو چار قدم اُٹھا کر باتھ ٹب کے قریب آکر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

دونوں سائیڈوں سے شرٹ کو کھینچ کر گھٹنوں کو چھپاتی ہوئی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

وجدان کا دل زوروں سے دھڑک کر اسے اپنی قربت میں لینے کو بے قرار تھا۔۔۔

بلو آئیز میں خماری کے رنگ گہرے ہوتے جا رہے تھے، لبوں پر اس کی پنکھڑیوں کو چھونے کی شدت شدید ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

وجدان نے اپنے مضبوط ہاتھ کی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی تھی، منت کپکپاتے ہاتھ کو اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے نظر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

ہاتھ سے جھٹکا دے کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے، وجدان نے اسے مجبور کیا تھا باتھ ٹب کے اندر قدم رکھنے کو۔۔۔

وہ نازک مخملی پاؤں اُٹھاتی ہوئی باتھ ٹپ میں رکھ چکی تھی۔۔۔

دوسرا پاؤں تو اندر رکھنے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی، اسے کھینچ کر اپنے سینے پر گراتے ہوئے وجدان نے بے قراری سے اسے سینے سے لگایا۔۔۔

پانی میں گرتے اس کی شرٹ میں پانی بھرنے لگا تھا۔۔۔

وجدان کے مضبوط ہاتھوں کو مخملی ٹانگوں پر محسوس کرتے ہوئے وہ آنکھیں بند کرتی ہوئی جھر جھری سی لے کر اس کے سینے میں چھپ گئی۔۔۔

محبوب کی محبت بھی کتنی عجیب ہوتی ہے جس سے شرم آتی ہے اسی کے سینے میں پناہ بھی لے لی جاتی ہے۔۔۔

وجدان بے قرار سا ہوتا ہوا اس کی گردن کو دیوانگی سے چوم رہا تھا۔۔۔

وجی کے سخت ہاتھ بے باکی سے ٹانگوں پر اوپر سے نیچے ہو رہے تھے۔۔۔

منت کی سانسیں بُری طرح اُلجھ گئی تھیں۔۔۔

اسے باتھ ٹب میں لیٹاتے ہوئے، سر باتھ ٹب کے کنارے سے لگائے اس کے اوپر آیا تھا، وہ اس کے حسن میں ڈوب کر خود سے بیگانا ہو چکا تھا۔۔۔

باتھ ٹب میں لیکوڈ سوپ کی نرماہٹ سے پھسلتے ہوئے، دو وجود آپس میں ٹکرا کر سپارکنگ پیدا کر رہے تھے۔۔۔

منت کے ہاتھ وجدان کے کندھوں سے پھسل رہے تھے۔۔۔
نیم گرم پانی اس میں لیکوڈ خوشبودار سوپ بہت رومینٹک سا ماحول بنا رہا تھا۔۔۔

پانی سے بھیگی ہوئی شرٹ کو دامن سے اوپر لے جاتے ہوئے الگ کرتے باتھ ٹب کے کنارے پہ ڈال چکا تھا۔۔۔

وہ سسک کر اس کے سینے میں پوری طرح چھپ گئی۔۔۔

اس کے آتشی لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

بھاری مردانہ ہاتھ اس کے وجود کی رعنائیوں پر صابن کی ملائم جھاگ کو رب کرتے ہوئے منت کی سانسوں کو بری طرح اُلجھا رہے تھے۔۔۔

وجی کے بھاری مردانہ ہاتھ کی گرمی کو اپنی رعنائیوں پر محسوس کرتے ہوئے وہ سسکاریاں بھر رہی تھی۔۔۔ہاتھوں کی حدت اس کے مخملی بدن کو جلا رہی تھی۔۔۔

بے باک ہاتھ گہرائیوں پر اُتارتے ہوئے،لب پنکھڑیوں کو قید کر چکے تھے،شدت سے پنکھڑیوں کو قید کیے باریک پنکھڑیوں سے نمی کے قطروں کو بڑی شدت سے پیتے ہوئے وہ دیوانہ ہوا جا رہا تھا۔۔۔

آج وجدان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یارِ وجدان کو کھا جائے۔۔۔

یارِ وجدان کی اُکھڑی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے،چند لمحے تیزی سے اپنی سانسیں اس کے حلق میں انڈیلتے ہوئے،وجدان نے لب پنکھڑیوں سے جدا کر لیے،گہری نظروں سے اس کے بلشی چہرے کو دیکھا جو شرم سے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔۔

گردن کو چومتے ہوئے کانوں کی لو کو دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کی سسکیوں کو بڑھا چکا تھا۔۔۔

سخت سینے سے نازکیوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے اس کی گردن کو لبوں سے جامنی کر رہا تھا۔۔۔

شاور سے گرتا نیم گرم پانی دونوں کے وجود میں آگ کے شعلے بھڑکا رہا تھا۔۔

نازک دھڑکنوں پر جھکتے،نرم دھڑکنوں کو لبوں پر محسوس کرتے وہ پوری طرح سے بہک چکا تھا،شدت برساتے ہوئے وہ دھڑکنوں کی نمی چرا رہا تھا۔۔

منت اس کی حدت محسوس کرتے ہوئے سسکیاں بھرتی ہوئی تڑپ رہی تھی،وہ منمنانیاں لبوں سے اُتارتے ہوئے دھڑکنوں سے نمی کی قطروں کو آج اپنے اندر اُتار لینا چاہتا تھا۔۔
کروٹ لیتا وہ واپس باتھ ٹب میں بیٹھ کر دونوں ہاتھ کنارے پر رکھتا منت کو اپنے اوپر لے آیا تھا۔۔
منت اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو پھسلنے سے بچا رہی تھی۔۔
اس کی دھڑکنوں پر چہرہ جھکاتے وہ شدتوں اس کے وجود کو مہکا رہا تھا۔۔

یارِ وجدان بے بی چاہیے تو بے بی کے بابا کو آنکھیں کھول کر دیکھو۔۔

وہ خماری سے بولا تھا۔۔

مجھے نہیں دیکھنا بے بی کے بابا بہت بے شرم ہو چکے ہیں۔۔

وہ شرما کر کہتی اس کے کندھے پر سر رکھتی چہرہ چھپا گئی۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

جب بے بی کی ماما اپنی مرضی کی ہر بات منوا سکتی ہے، تو بے بی کا بابا کیوں اپنی من مانیاں نہ کرے؟؟

اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے خود میں ہی کہیں چھپا گیا تھا۔۔۔

....

براق گھر کے اندر داخل ہوا تو اسے آج پہلی بار اپنی بیوی سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

کون کہہ سکتا تھا کہ براق کسی سے ڈر بھی سکتا ہے، مگر پیار میں انسان کمزور بھی پڑتا ہے اور دوسرے کے ناراضگی سے ڈر بھی لگتا ہے۔۔۔

براق کو دو دن ہو گئے تھے گھر سے گئے ہوئے ایک ضروری مشن چل رہا تھا۔۔۔

جس کی بیک ٹو بیک میٹنگز ہو رہی تھیں، اسی سلسلے میں براق دو دن سے گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

مگر مسلسل وہ فون پر فجر سے رابطہ رکھے ہوئے تھا۔۔

اسے فجر کی فکر تھی۔۔

ڈلیوری ٹائم بھی نزدیک آرہا تھا۔۔۔

وہ فجر سے ایک منٹ کے لیے بھی دور نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔

مگر کام کرنا بھی ضروری تھا اور اس کی جاب ایسی تھی اسے کبھی بھی کسی بھی وقت کہیں بھی جانا پڑ سکتا تھا۔۔۔

آخری فون پر فجر ناراض ہو گئی تھی اور اس نے غصے سے فون بند کر دیا۔۔۔

تب سے براق تڑپ رہا تھا اس سے بات کرنے کو گھر کے ملازمین سے حال حوال تو پوچھ لیا مگر فجر نے بات نہیں کی تھی اب وہ لاڈلی فجر بن چکی تھی۔۔۔

براق اسے پلکوں پر بٹھا کر رکھتا تھا۔۔۔ فجر اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی اور اس کنڈیشن بھی کافی نازک تھی۔۔۔

براق اس پر ذرا سی بھی سختی نہیں دکھاتا تھا۔۔۔

ہر بات وہ غصہ ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

ڈلیوری جیسے جیسے نزدیک آ رہی تھی۔۔

فجر کافی چڑچڑی سی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

رات کو تقریباً ساڑھے 12 بجے وہ گھر پہنچا تھا۔۔۔

اس کو امید تھی کہ فجر سو چکی ہو گی۔۔

اور اس کی امید بالکل ٹھیک تھی جب وہ روم میں داخل ہوا تو فجر گہری نیند میں سیدھی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا بڑا ہوا پیٹ دیکھ کر براق کے دل میں ایک پیار بھری بیٹ مس کی تھی اس کے دل میں ایک عجیب سی خوشی کو اس نے بہت گہرائی سے محسوس کیا۔۔۔

وہ سوتے میں بھی کافی بیزار سا چہرہ بنائے ہوئے تھی شاید آج کل اس کا آخری ٹائم کافی پین فل جا رہا تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھتا ہوا جا کر اس کے قریب بیٹھا ماتھے پر لب رکھ کر پیار سے چومتے ہوئے چہرے پر آئی ہوئی آوارہ لٹوں کو انگلی سے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے اس کے چہرے کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کرتی ہوئی وہ ہلکا سا نیند میں کسمسائی تھی۔۔۔

مگر پھر گہری نیند میں اپنا ہاتھ اٹھا کر براق کی کمر میں ڈالتے ہوئے سو گئی۔۔۔

اس کی کروٹ لینے سے براق کا ایک ہاتھ اس کے سر کے نیچے آ چکا تھا۔۔۔

اس کی نیند خراب نہ ہو کمانڈو صاحب نے آہستہ سے شوز پیروں کی مدد سے اتارتے ہوئے بیڈ کے کنارے پر لیٹنا ہی مناسب سمجھا۔۔۔

اگر وہ ذرا سا بھی ہلتا تو بیڈ سے گرنے کا اندیشہ تھا مگر فجر کی نیند خراب نہ ہو اس لیے اس نے اپنے آپ کو انکمفرٹیبل پوزیشن میں ہی لٹا لیا۔۔۔۔

وہ گہری نیند میں اس کے قریب ہوتی ہوئی سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اس کی گردن پر پڑتے ہوئے دھڑکنوں میں طوفان برپا کیے ہوئے تھیں۔۔۔

مگر دشمن جاں گہری نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔

کروٹ لینے سے اس کا بڑا ہوا پیٹ براق کے سکس پیک والے سخت پیٹ سے لگ رہا تھا۔۔

اندر شاید اس کا ہونے والا بیٹا یا بیٹی کمانڈو ٹریننگ کر رہے تھے۔۔۔

بار بار کک کو وہ محسوس کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

اسے فجر پر بہت پیار آ رہا تھا۔۔

جو گہری نیند میں بھی اس کو محسوس کرتے ہوئے ہل رہی تھی۔۔۔

شاید اسے پین ہو رہا تھا۔۔۔

ماں کی عظمت کو سلام جو بچے کو دنیا میں لانے کے لیے کتنی تکلیفوں کو جھیلتی ہے۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے براق نے اپنی باہوں کے حصار کو نرمی سے اس کے گرد باندھا تھا۔۔۔

براق کے حصار کو محسوس کرتے ہوئے فجر کی آنکھ کھل چکی تھی، اور آنکھ کھلتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر براق کو اندازہ ہو گیا کہ بیگم کا موڈ کافی سخت خراب ہے۔۔۔

مل گئی آپ کو فرصت گھر آنے کی، یاد آ گیا کہ گھر میں ایک عدد بیوی بھی پال رکھی ہے؟؟

وہ غصے سے اس سے دوری بناتے ہوئے نیند کی خمار زدہ آواز میں بول رہی تھی،زیادہ دور تو بیچاری سے ہوا نہیں گیا کیونکہ گولو مولو سا پیٹ لے کر وہ اب پہلے کی طرح جھٹکے سے دور تو نہیں ہو سکتی تھی، مگر ناراضگی کا اظہار کرنے کا انداز اچھا تھا۔۔۔

میری جان تم کوئی بلی ہو جو میں نے پال رکھی ہے ؟؟

تم جان ہو میری۔۔۔

مجبوری تھی، میٹنگ میں مصروف تھا،اس لیے نہیں آ سکا۔۔۔

اسے پیار سے اپنے قریب کرتے ہوئے گال کو چومتے ہوئے بولا۔۔۔

جی نہیں سب پتہ ہے، مجھے جب کوئی چیز دسترس میں آ جاتی ہے،تو اس کی ویلیو کم ہو جاتی ہے، جب آپ کے پاس نہیں تھی تو آپ کو مجھ سے عشق تھا،اب آپ کے پاس ہوں تو میں بے مول ہو چکی ہوں۔۔۔

وہ غصے سے کروٹ لیتی ہوئی اپنا رخ دوسری جانب کر چکی تھی، فجر کا غصہ براق کی سوچ سے زیادہ تھا۔۔۔

میری جان اتنا غصہ، اتنی غلط فہمیاں پال لی ہیں، دوبارہ ایسا مت سوچنا کہ تم میرے لیے بے مول ہو، تم کل بھی میرے لیے انمول تھی اور ہمیشہ رہو گی، تم سے زیادہ قیمتی چیز میری زندگی میں کوئی نہیں ہے۔۔۔

اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے براق خود اُٹھ کر اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

اس نے پہلے ہی بہت مشکل سے کروٹ لی تھی دوبارہ سے اسے مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا، اور نہ ہی اس پر سخت لہجہ استعمال کر سکتا تھا، وہ اپنے آپ سے بیزار تھی اسے بات کا احساس تھا۔۔۔

مجھے رحمت اللہ نے بتایا کہ اس کی بیگم بتا رہی تھی کہ آج تم نے کھانا نہیں کھایا، تم جانتی ہو تمہارا کھانا نہ کھانا تمہارے اور بچے کی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔۔۔

چہرے پر جھکا، گالوں کو نرمی سے چومتے ہوئے اسے چھوٹے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا۔۔۔

میں بھی سوچوں کہ آج آپ نے گھر آنے کی زحمت کیوں کر دی!!

ظاہر سی بات ہے آج خبر پہنچ گئی ہو گی کہ آپ کے بچے کو بھوکا رکھا گیا ہے تو اپنے بچے کی فکر کر کے ہی آئے ہیں!!

میری تو آپ کو کوئی فکر نہیں، اگر میری فکر ہوتی تو پہلے آجاتے---

وہ تو جیسے ماننے کو تیار نہیں تھی، غصہ نیچے اُتارنے کا اس کا کوئی موڈ نہیں تھا--

مجھے تم دونوں کی فکر ہے اور اس سے کہیں زیادہ فکر تمہاری ہے، میری لڑاکو بیوی بن گئی ہو اب تم---

آپ کے ساتھ رہ کر ہو گئی ہوں ایسی---

کاش میرے ساتھ رہتی تھوڑا رومینٹک بھی ہو جاتی---

آپ جتنے رومینٹک ہیں اتنا ہی کافی ہے، ہم نے کون سی رومینس کی کلاسیں دینی ہیں جو دونوں ایک ہی کام پر لگ جائیں---

چپ کر کے سو جائیں مجھے نیند آرہی ہے---

آدھی رات کمانڈو صاحب کو ڈانٹ پڑ رہی تھی اور وہ دانت نکال رہے تھے--

اُٹھ کر کھانا کھاؤ، ایسے نہ سوؤں گا اور نہ ہی تمہیں سونے دوں گا۔۔۔

مجھے کھانا نہیں کھانا۔۔۔

تو پھر مجھے کھالو۔۔۔

پیار سے اس کے ہونٹوں کو انگلیوں میں مسلتے ہوئے اس کے موڈ کو لائٹ کر رہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں کھانا آپ بہت بد ذائقہ ہو گئے ہیں۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

میری جان میں بد ذائقہ نہیں ہوا، تمہاری زبان کا ٹیسٹ خراب ہو گیا ہے، میں تو پہلے سے زیادہ ٹیسٹی ہو گیا ہوں، ایک بار ڈیلیوری ہو جانے دو اس کے بعد لبوں سے لبوں کو ذائقہ چکھاؤں گا۔۔۔

جو فجر براق کے سامنے سانس لینے سے گھبراتی تھی وہ آج محبت کا مان ملتے ہی پورے مان سے لڑتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

سچ کہتے ہیں شوہر اگر ناز نخرے اُٹھانے والا ہو تو بیوی کو ادائیں دکھانا، روٹھنا اچھا لگتا ہے، ہر بیوی کی یہ توقع ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس کو منائے۔۔۔

اب جہاں منائے جانے کا مان ہوتا ہے، وہاں محبت اور گہری ہو جاتی ہے۔۔۔

سوری کیا چاہتی ہو کہ کان پکڑ کر معافی مانگوں؟؟

اگر ایسا ہے چاہتی ہو تو بتادو میری جان، میں وہ بھی کر لوں گا، سزا مجھے دو، مگر اٹھ کر کھانا کھالو۔۔۔

اس کے پیار بڑے لہجے کو سن کر فجر کا دل نرم پڑ گیا۔۔۔

اسے اپنے براق پر بہت پیار آ رہا تھا، جو آدھی رات کو، اس کے غصہ کو بھی مسکراتے چہرے سے برداشت کر رہا تھا۔۔۔

یہ اس کے پیار کا ثبوت ہی تو تھا، رات کے 12 بجے بیوی کو پوری ایمانداری سے منا رہا تھا، جبکہ وہ بھی جانتی تھی جو کا کام وہ کرتا ہے، اس میں کبھی بھی، کسی بھی وقت، جانا پڑ سکتا ہے۔۔۔

کتنا ٹائم لگے گا، یہ تو بھی وہ خود نہیں جانتا، تو اسے کیسے بتاتا۔۔۔

مگر اس کے باوجود فجر کی تھوڑی سی تڑپ اس سے برداشت نہیں ہوئی، دو دن اس نے کیسے فجر کے بغیر گزارے یہ تو صرف اس کا دل ہی نہیں جانتا تھا یہ ساری ناراضگی اسی لیے تھی۔۔۔

ٹھیک ہے میں کھانا نہیں کھاؤں گی، مجھے آلو کی ٹکیاں کھانی ہے وہ بھی املی کی چٹنی کے ساتھ۔۔۔

ٹھیک ہے میں رحمت اللہ کو کہتا ہوں کہ اپنی بیوی کو کہے، وہ بہت مزیدار کھانا بناتی ہے، وہ ابھی تمہارے لیے آلو کی ٹکیاں بنا دے گی۔۔۔

اس نے اپنی جیب سے فون نکالتے ہوئے نمبر ڈائل کیا مگر اس سے پہلے ہی فجر نے اس کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے بیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

مجھے پتہ ہے کہ وہ کیسا کھانا بناتی ہے، روز میں اس کے ہاتھ کا بنا کھانا کھاتی ہوں، اب مجھے اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی آلو کی ٹکیاں نہیں کھانی۔۔۔

تو کیا آدھی رات کو میں اپنی پیاری بیوی کے لیے نئے کک کا انتظام کروں؟؟

براق نے حیران نظروں سے دیکھا۔۔۔

جی نہیں کک کا انتظام کرنے کی ضرورت نہیں، مجھے آپ کے ہاتھ کی آلو کی ٹکیاں کھانی ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے جناب ہم بنا دیتے ہیں، آپ کھائیے صحیح---

آلو کی ٹکیاں میں بنا دوں گا، مگر بشرطیہ کہ تمہیں میرے ساتھ کچن میں چلنا پڑے گا---

میں چل کر نہیں جاؤں گی، آپ مجھے اُٹھا کر لے کر چلیں---

جو حکم میرے دل کی ملکہ !!

پیار سے اسے گود میں اُٹھاتے ہوئے کچن میں لے کر آیا تھا، وہ کافی بھاری ہو چکی تھی مگر براق کے لیے وہ آج بھی وہی نازک سی فجر تھی، اس کے بچے کا ویٹ ہی تو بڑھا تھا---

اسے کانچ کی ڈول کی طرح اُٹھا کر بڑے پیار سے کچن سلیب پر بٹھا چکا تھا---

فجر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی، اپنی بات پوری ہونے پر کہتے ہیں کہ عورت پریگنینسی میں صرف شوہر کی توجہ اور محبت چاہتی ہے، جب اسے اپنے شوہر کی محبت اور توجہ ملتی ہے تو وہ بہت خوش ہو جاتی ہے، اور اس کی خوشی اس کی پریگنینسی میں بہت اچھا اثر کرتی ہے---

اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھے ہوئے براق نے پہلے لب کا نشہ پورا کیا تھا---

فجر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے خاموشی سے اپنے براق کا نشہ بن کر اس کے اندر اُتر رہی تھی، اس کے پیٹ سے تھوڑی دوری بنائے ہوئے تھا تا کہ اسے تکلیف نہ ہو۔۔۔

جی بھر کے اس نے لبوں کی نمی کو نرمی سے پیتے ہوئے، مدہوشی سے جام اپنے اندر انڈیلے تھے۔۔۔
نرمی سے اس سے دور ہو گیا، وہ آلو نکال کر دھوتا ہوا بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔
آلوؤں کو اُبلنے کے لیے رکھ کر وہ واپس سے اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

اس کے ارادے فجر کو نظر آ رہے تھے، مگر وہ خود بھی تو براق کے لمس کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے ڈھیلی سی لوز نائٹی پہن رکھی تھی، جس کے گلے سے لے کر دامن تک بٹنوں والی سلٹ بنی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے قریب آتے، دونوں ٹانگوں کے درمیان کھڑے ہوتے ہوئے، ہاتھوں سے نائٹی کے چھ سات بٹن کھول دیے تھے۔۔۔
وہ شرما کر مسکراتے ہوئے اپنا رخ دوسری جانب کر چکی تھی۔۔۔

جانتی تھی کہ براق کیا کرنے والا ہے مگر وہ اسے روک نہیں سکتی۔۔۔

جب وہ اس کی خوشی کے لیے آدھی رات کھڑے ہو کر آلو کی ٹکیاں بنا سکتا ہے تو پھر اس کے لبوں کو سکون دینا، اس کی دھڑکنوں کو راحت دینا اس کا فرض تھا۔۔۔

آج کل فجر کو گرمی کچھ ضرورت سے زیادہ لگتی تھی، شاید پریگنینسی کی وجہ سے۔۔۔

بٹن کھولتے وہ بے لباس سی دھڑکنوں کو نظروں کے سامنے دیکھتے دیوانہ سا ہو گیا اس کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

اسے تو جیسے اس کی من چاہی چیز اس کے کہے بغیر مل گئی۔۔۔

وہ خوشی سے اس کی نظروں میں دیکھنا چاہتا تھا، مگر وہ تو آنکھیں بند کیے چہرہ دوسری جانب موڑے ہوئے تھی، وہ بے لباس نازک گہرائیوں پر لمس اُتارتے ہوئے ہاتھ اس کی کمر پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بہکتا، کوکر کی سٹی بج چکی تھی۔۔۔

آلو کوکر سے نکالتے ہوئے فجر کے لیے آلو کی گرم گرم ٹکیاں تیار کر رہا تھا، ٹکیاں تلنے کے ساتھ ساتھ املی کی چٹنی بھی تیار کر چکا تھا، اسے اتنی اچھی کوکنگ آتی تھی کہ اس نے منٹوں میں آلو کی ٹکیاں اور چٹنی ایک ساتھ تیار کر لی۔۔۔

فجر کو اُٹھا کر روم میں چھوڑ کر آیا اور بعد میں ڈش سجا کر اچھے شوہر کا فرض نبھاتے ہوئے، سب کچھ رکھ کر کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔

آدھی رات کو کمانڈو صاحب اپنے ہاتھوں سے اپنی پیاری بیوی کو گرم گرم آلو کی ٹکیوں کے ساتھ چٹنی لگا کر کھلاتے ہوئے ورلڈ کے بیسٹ شوہر لگ رہے تھے، اور وہ جو صبح سے موڈ بنا کر بھوکی بیٹھی تھی اب اس کا موڈ بھی ٹھیک تھا، اور کھانے کو بھی اس کا دل چاہ رہا تھا، ایسا نہیں کہ وہ اسے پیار نہیں جتا رہی تھی وہ بھی آلو کی ٹکیاں اپنے ہاتھ سے براق کے منہ میں ڈالتے ہوئے ناراضگی پوری طرح ختم کر چکی تھی۔۔۔

سر میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے بھائی کی جان بچالی، جبکہ میری غلطی قابلِ معافی نہیں تھی۔۔۔

بلاج کی سیکٹری رائمہ آج خود اپنی ماں کے ساتھ اور اپنے بھائی کے ساتھ آفس آئی تھی، وہ اپنی غلطی پر بہت شرمندہ تھی، ندامت سے سر جھکائے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔۔

رائمہ ہاتھ جوڑنے کی ضرورت نہیں، پلیز آپ لوگ بیٹھ جائیں۔۔۔

بلاج نے ہاتھ کے اشارے سے اس کی ماں بھائی اور اسے بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔

سر میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہوں، میں نے جو حرکت کی ہے اگر آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو مجھے ملنے کی اجازت تک نہ دیتا۔۔

باہر سے ہی دھکے دے کر باہر پھینکوا دی جاتی، آپ نے مجھے اپنے آفس میں ملنے کی اجازت دی، میرے لیے یہ بہت بڑی بات ہے۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔

پلیز آپ تشریف رکھیں۔۔۔

بلاج نے پھر سے اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کو کہا تھا، اس کی ماں کافی بزرگ تھی، بلاج کو اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ یوں نظر جھکائے شرمندہ کھڑی ہے اور وہ رائمہ سے بھی ایسی کوئی توقع نہیں رکھتا تھا۔۔۔

رائمہ کو وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا وہ بہت اچھی اور شریف لڑکی تھی، پچھلے کافی سالوں سے وہ بلاج کے اسلام آباد آفس کا کام سنبھالتی تھی، اس نے جو کچھ کیا اس کے لیے اسے بہت مجبور کیا گیا تھا، بلاج کو پولیس بتا چکی تھی کہ اس کے بھائی کو بہت بُری حالت میں بازیاب کروایا گیا تھا۔۔۔

تو ایسے میں اس مجبور لڑکی پر اپنی طاقت کا روعب جمانا، دکھانا بلاج کی فطرت نہیں تھا۔۔۔

دیکھو رائمہ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ مجھے آپ پر غصہ نہیں تھا، مجھے آپ پر بہت غصہ تھا۔۔۔
اگر مجھے حقیقت نہ پتہ چلتی تو شاید میں کوئی سخت قدم بھی اُٹھا لیتا۔۔۔
مگر میں سب کچھ جان چکا ہوں کہ آپ نے سب کچھ اپنے بھائی کی جان بچانے کے لیے کیا۔۔۔
تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا وہ اپنی فیملی کے لیے یہی سب کچھ کرتا۔۔۔میں نے آپ کو معاف کیا مگر رائمہ معذرت کے ساتھ آپ آئندہ میرے ساتھ کنیکٹ رہ کر کام نہیں کر سکتی۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ لوگ آپ پر انگلیاں اُٹھائیں یا میرے کردار پر انگلیاں اُٹھائیں، اس لیے بہتر ہے کہ آپ کوئی نئی جاب ڈھونڈ لو۔۔۔
بلاج ٹیبل پر رکھے ہوئے موبائل کو انگلی سے گھماتے ہوئے نظر ٹیبل پر جمائے ہوئے تھا۔۔۔

سر پلیز ایسا نہ کریں۔۔۔
آپ جانتے ہیں کہ میں اپنی فیملی کا خرچہ خود اُٹھاتی ہوں، ہمارا کوئی سہارا نہیں ہے، سر اس سب کے بعد مجھے آسانی سے کوئی اچھی جاب نہیں مل سکتی۔۔۔

وہ بلاج کے منہ سے جاب کے لیے انکار سن کر بہت پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

دیکھو بیٹا ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے بلکہ گناہ ہوا ہے، ہم نے آپ جیسے شخص پر کیچڑ اُچھالا، کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا گناہ ہے، مگر خدا گواہ ہے یہ گناہ ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا، حقیقت آپ جانتے ہیں۔۔۔

اگر میرے بیٹے کو وہ لوگ اُٹھا کر نہ لے جاتے تو ہم کبھی آپ پر انگلی اُٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے، آپ کے بہت احسان ہے ہم پر۔۔۔

آپ کی اچھائی ہمیشہ ہمارے گھر پر سائبان کی طرح رہی ہے، آپ کے اچھے رویے کی وجہ سے ہمیشہ رائمہ آپ کی تعریف کرتی تھی۔۔۔

مگر یوں میری بیٹی کو نوکری سے نکال کر ہم پر ظلم نہ کریں۔۔۔

اس کی ماں بھی ہاتھ جوڑتے ہوئے رو پڑی۔۔۔

دیکھیے پلیز آپ ہاتھ مت جوڑیں، آپ بزرگ ہیں، میں آپ کی بہت ریسپیکٹ کرتا ہوں پلیز ہاتھ مت جوڑیں آپ دونوں۔۔۔

دیکھیں میں یہ آپ کے فائدے کے لیے بول رہا ہوں، آپ اگر یہاں پر واپس آئیں گی تو لوگ باتیں بنانے سے باز نہیں آئیں گیں، جبکہ ساری حقیقت نیوز پر آچکی ہے اس کے باوجود بھی لوگوں کو عادت ہوتی ہے انگلیاں اُٹھانے کی۔۔۔

رائمہ آپ کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر شادی کر لیں، جو آپ کے گھر کے اخراجات بھی اُٹھائے اور آپ کو ایک تحفظ بھری زندگی دے سکے۔۔۔

میری اس ایڈوائس پر غور کرو۔۔۔

سر آپ کو لگتا ہے کہ اس سب کے بعد مجھ سے کوئی بھی عزت دار لڑکا شادی کرنا چاہے گا؟؟

وہ تنزیہ درد بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے آنسوں سے بھری آنکھوں سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

کیوں نہیں کرے گا رائمہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا، ٹی وی پر سب کچھ صاف صاف دکھایا جا رہا تھا کہ تم سے یہ سب کچھ بلیک میل کر کے کروایا گیا ہے۔۔۔

چھوڑیں سر۔۔۔

جب آپ لوگوں کے ڈر سے مجھے اپنے ساتھ جاب پر نہیں رکھ سکتے تو سوچیں کوئی باعزت گھرانے کا لڑکا مجھ سے شادی کر کے اپنی بیوی کیوں بنائے گا؟؟

ہر کوئی دنیا کی باتوں سے ڈرتا ہے، کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔۔۔

بلاج اس کے ڈر کو سمجھ رہا تھا وہ لڑکی غلط بھی نہیں بول رہی تھی۔۔۔

مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اب رائمہ کو اپنے ساتھ کام پر نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ اسے اپنے سے زیادہ اس لڑکی کی عزت کی فکر تھی، لوگ انگلیاں اُٹھانے سے باز نہیں آتے، یہ بات وہ اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔

رائمہ آپ نے جتنا وقت میرے ساتھ گزارا، بہت اچھا تھا، آپ بہت قابل اور محنتی لڑکی ہیں، آپ پریشان نہیں ہوں، فلحال آپ یہ چیک رکھیں اور آرام سے اپنے گھر پر اپنی فیملی کے ساتھ ٹائم گزاریں، بہت جلد میں آپ کے لیے کوئی اچھا سا رشتہ ڈھونڈ کر آپ کی شادی کروادوں گا، اگر آپ کو مناسب لگے تو۔۔۔

آپ آپس میں مشورہ کر لیجئے گا۔۔۔

دیکھو رائما اب تمہارا شادی کر لینا بہت اچھا فیصلہ ہو گا کیونکہ کوئی ایسا ہونا چاہیے جو تمہارے سامنے مضبوط سہارا بن کر کھڑا ہو جائے۔۔۔

اور مرد جب تک عورت کا سہارا نہیں بنتا لوگ اچھی سے اچھی عورت کو بھی بُری نظر سے دیکھتے ہیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ تم کسی بڑی مصیبت میں پھنسو، اگر تمہیں مناسب لگے تو میں تمہارے لیے یہ کر سکتا ہوں۔۔۔

سر رائمہ کی طرف سے ہاں سمجھیں، آپ میری بیٹی کے لیے کوئی اچھا سا رشتہ ڈھونڈ کر شادی کروا دیں گے تو یہ احسان ساری زندگی مجھ پر رہے گا۔۔۔

بے شک وہ ہمارے گھر کے اخراجات نہ اُٹھائے کوئی فرق نہیں پڑتا، میں خود محنت مزدوری کر لوں گی مگر میری بیٹی کو باعزت وہ اپنے ساتھ خوشی خوشی رکھ لے۔۔۔

رائمہ سے پہلے اس کی ماں بول پڑی تھی، رائما کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس کی ماں نے اسے خاموش کروا دیا۔۔۔

بلاج نے زبردستی ان کو ایک بڑی رقم کا چیک تھماتے ہوئے ریلیکس ہو کر جانے کو کہا تھا، وہ لوگ وہاں سے جا چکے تھے جبکہ بلاج ٹانگ پر ٹانگ جمائے گہری سوچ میں مبتلا کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔

اسے انتظار تھا چوہدری وجدان ورک کے واپس آنے کا کیونکہ رائمہ کے لیے جو کچھ سوچ کر اس نے فیصلہ کیا تھا، اس کے لیے وجدان کو اعتبار میں لینا بہت زیادہ ضروری تھا۔۔۔

وہ دل سے اس لڑکی اور اس کی فیملی کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ گہری سوچ میں مبتلا تھا جب فون پر بجتے ہوئی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

سکرین پر جگمگاتے حور بے بی کے نام کو دیکھ بلاج کے گھنی مونچھوں تلے لب مسکرا اُٹھے تھے، آنکھوں میں چمک سی آگئی تھی حور کے فون آنے پر، آج کل تو حور اس سے پہلے سے زیادہ پیاری لگنے لگی تھی۔۔۔

زہِ نصیب حور بے بی نے اس وقت مجھے یاد کیا ہے۔۔۔

وہ فون اُٹھاتے ہی وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وہ آج حور کی پسند کا ڈارک بلو کلر کا سوٹ پہنے ہوئے بہت دلکش لگ رہا تھا، اس کے چہرے پر خوشی اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگائے ہوئے تھی، گلے میں ڈالے ہوئے سیم کلر کی شال اسے مزید پُرکشش بنا رہی تھی۔۔۔

آپ فری ہیں تو گھر آئیں!!

میری جان نہ سلام نہ دعا۔۔۔

خیریت ہے سیدھا ہی کہہ دیا کہ گھر آ جاؤں۔۔۔

کیا سمجھوں کہ حور بے بی رومینس کے موڈ میں ہے؟؟

وہ کرسی پر ٹانگ جمائے گول گھومتے ہوئے شرارتی انداز سے مسکرایا۔۔۔

چوہدری صاحب اس کے علاوہ بھی آپ کو کچھ اور سوجھتا ہے یا ہر وقت دماغ صرف رومانس کی پلاننگ چلتی رہتی ہے؟؟

حور کی معنی خیز ہنسی بھری آواز سن کر بلاج ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس پڑا تھا۔۔۔

اب کسی بھوکے آدمی کے سامنے کوئی پہیلی ڈال کر اسے حل کرنے کو بولے تو بھوکا انسان پہیلی کا جواب کھانا ہی بتائے گا نہ۔۔۔

اللہ کی پناہ ایک دن آپ بھوکے نہیں رہتے، پھر بھی کیسے مظلوم بن جاتے ہیں۔۔۔

چوہدری صاحب صبر کرنا سیکھیے، اب آپ بہت جلد بابا کی پوسٹ پر فائز ہونے والے ہیں۔۔۔

آج کل ٹکڑوں میں بٹی ہوئی جتنی سی محبت مجھے آپ دیتی ہیں، میرے ہونے والے بچوں کی اماں جان اس سے میرا پیٹ نہیں بھرتا بلکہ میں اور ندیدہ ہوتا جارہا ہوں۔۔۔

میں تو انتظار کر رہا ہوں کہ کب میری اولاد اس دنیا میں آئے اور میں اپنی حور کو دل کھول کر پہلے کی طرح پیار کر سکوں۔۔۔

وہ گھمبیر آواز میں بولتے ہوئے کرسی کو دائیں بائیں گھما رہا تھا، گنی مونچھوں تلے لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

اس کے بعد بھی آپ کا کوئی چانس نہیں ہے۔۔۔

وہ اٹل سے شوخ انداز میں ہنستے بول رہی تھی۔۔۔

حور بے بی یہ آنے والا وقت بتائے گا۔۔۔

حور آج کل بہت خوش تھی کہ بلاج شدتوں میں نرمیاں دکھاتا تھا۔۔۔

حور کو کیا پتہ تھا کہ یہ صرف چار دنوں کی چاندنی ہے، بلاج تو اپنے ارمانوں پر سخت پہرے بٹھائے ہوئے بھی حور کی جان کو ہر دوسرے دن مشکل میں ڈال دیتا ہے۔۔۔

تو اپنی اولاد کے آنے کے بعد یہ جنگلی شیر کہاں سدھرنے والا تھا۔۔۔

وقت نہیں۔۔۔

میں اور بے بی فیصلہ کریں گے، میں اپنے بے بی کے روم میں سویا کروں گی، پھر میں آپ کے روم میں کئی کئی دن نہیں آیا کروں گی۔۔۔

وہ بلاج کی بات کے جواب میں تنگ کرنے کے لیے بول رہی تھی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔

بہت عظیم خیالات ہیں، تمہیں کب اور کہاں سونا ہے یہ میرا فیصلہ ہو گا۔۔۔

تھوڑی سی آزادی کیا ملی حور بے بی کافی بگڑ گئی ہو۔۔۔

ہاں بگڑ گئی ہوں اور اب تو اپنے بے بی کے آنے کے بعد تو میں اور بگڑ جایا جاؤں گی۔۔۔

تو کوئی بات نہیں۔۔۔

مجھے لائن پر لانا آتا ہے، حور یہ جو ٹائم تمہیں بخش رہا ہوں اس کو احسان غنیمت سمجھو، اور ہر دن اور ہر رات کی بھرپائی تمہیں کرنی ہو گی، چوہدری بلاج بقایا جات بھولنے والی چیز نہیں ہے۔۔۔

وہ مذاق ہی مذاق میں دل کی بات بول گیا تھا اور یہی اس کی حقیقت بھی تھی۔۔۔

اچھا دھمکیاں دینا بند کریں، جلدی سے گھر آجائیں مجھے آئس کریم کھانی ہے۔۔۔۔

اب حور کو بلاج کی باتوں سے جان چھڑانا مشکل ہو گئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔

تو حور بے بی نے اس لیے فون کیا ہے ؟؟

جی آپ کے بے بی کا پورا موڈ ہے اپنے بابا کے ساتھ جا کر آئس کریم کھانے کا۔۔۔

بلاج کے لب مسکرائے تھے، یہ الفاظ ہی کتنے خوبصورت تھے کہ اس کے بے بی نے اپنے بابا کے ساتھ جا کر آئس کریم کھانی ہے، جبکہ بے بی تو ابھی دنیا میں نہیں آیا تھا، مگر اس احساسات کو ابھی سے بلاج محسوس کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

بہت خوبصورت تھا یہ احساس جس کو حور اکثر اسے محسوس کروا دیا کرتی تھی اپنی ایسی پیاری پیاری باتوں سے---

جی جی چوہدری بلاج کی جان میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں، اور اپنے بے بی اور بے بی کی ماں کو اس کی من پسند آئس کریم کھلانے کے لیے لے کر جاتا ہوں، تیار رہنا میں آدھے گھنٹے میں آجاؤں گا، صرف ایک ضروری میٹنگ ہے اس کے بعد سیدھا آپ دونوں کے پاس---

آج کل بلاج حور کی کوئی بھی بات کوئی بھی خواہش رد نہیں کرتا تھا، کیونکہ اس کی ماں نے کہا تھا کہ حور کسی بھی چیز کی خواہش کرے اسے آدھی رات کو بھی لا کر دینا کیونکہ عورت کو بچہ مجبور کرتا ہے، بچے کی خواہش ہوتی ہے جو کھانے کی ماں وہی زبان سے کہتی ہے---

بلاج اپنے بچے کو دنیا کی ہر خوشی دینا چاہتا تھا، اسے ایسا لگتا تھا کہ بچپن میں جو کچھ وہ چاہتا تھا اسے وہ نہیں مل سکا---

وہ ہمیشہ اپنے بابا کے ساتھ چاہتا تھا، مگر اس کے بابا بہت پہلے اس دنیا سے چلے گئے---

ان کے جانے کے بعد بلاج نے کچھ جان کر اور کچھ انجانے میں اپنے ارد گرد نفرت کے حصار اس قدر مضبوطی سے بنا لیے کہ چاہ کر بھی وقاص کی سچی محبت اس تک نہیں پہنچ سکی---

جب تک اس نے وقاص کی محبت کو قبول کیا بچپن سے جوانی کا سفر وہ طے کر چکا تھا، اب تو وہ خود بابا بننے والا تھا، وہ باپ کی بے لوث محبت، وہ بابا کے ساتھ تنگ کرتے ہوئے جانا، چھوٹی چھوٹی فرمائشیں کرنا، ان سب چیزوں کو آج بھی بلاج بہت مس کرتا تھا۔۔۔

بلاج اب اپنے بچے کی ہر چھوٹی سی چھوٹی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا، اس کے دل کی خواہش تھی کہ وہ اپنے بچے کو کسی چیز کے لیے ترسنے نہیں دے گا۔۔۔

پھر چاہے وہ محبت ہو، یا دنیاوی چیزیں اور اس کی شروعات اس نے حور کی فرمائشوں سے شروع کر دی تھی۔۔۔

کس گہری سوچ میں مبتلا ہو گئے ہیں آپ؟؟

کچھ دیر بالاج کی آواز نہ آنے پر حور نے آواز دی تو بلاج بچپن کی محرومیوں کے خیالاتی دھندلی دنیا سے باہر آگیا۔۔۔

میرے اور بے بی کی طرف سے صرف 15 منٹ کی اجازت ہے، ہمیں نہیں پتہ 15 منٹ میں کیسے گھر آئیں گے، مگر ہم 15 منٹ میں ریڈی ہو کر آپ کا ویٹ کریں گے۔۔۔

اور اگر آپ لیٹ ہوئے تو ہم روم کا دروازہ بھی لاک کر لیں گے اور آپ سے بات بھی نہیں کریں گے۔۔۔

حور کی پیار بھری دھمکی سن کر بلاج مسکرا دیا۔۔۔

ہمم۔۔۔
دھمکی؟؟

جی بالکل دھمکی اور اگر آپ 15 منٹ میں نہیں آئے تو پھر یہ دھمکی حقیقت میں بدل جائے گی۔۔۔

میں تو 15 منٹ میں آجاؤں گا مگر سوچ لو پھر آئس کریم کے بدلے مجھے بھی جوس چاہیے جو میں اپنی مرضی سے پیوں گا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔

اچھا جی یہ تو پھر میں آکر بتاؤں گا کہ بے بی کی ماما انکار کیسے کرتی ہے---

بلاج کی دھمکی پر حور نے ٹھک سے فون بند کر دیا، آج کل وہ کافی نڈر ہو کر سارے کام کر دیتی تھی، جیسے ابھی اس کی بات سنے بغیر فون بند کر چکی تھی،وہ جانتی تھی کہ بلاج کو کون سا جوس پینا ہے اور کیسے پینا ہے---

چوہدری کی جان اپنی باری آئی تو ٹھک سے فون بند کر دیا---

وہ بند موبائل کی سکرین کو دیکھ مسکراتے ہوئے بولا---

تم اور تمہارے بے بی کو تو میں گھر آکر دیکھتا ہوں، ناک میں دم کر کے رکھا ہوا ہے تم دونوں نے---

رات کو خراٹے مار کے سو جاتی ہو

اور دن بے بی کے نام پر بلیک میل کر کے گھر بلا کر تنگ کرتی ہو---

تم سے تو ہر چیز کا حساب کتاب ہو گا اگلے کچھ مہینوں کے بعد، مگر حور آج ٹھنڈا جوس پینے کا تو پورا ارادہ ہے، تمہاری پنکھڑیوں سے---

وہ دماغ میں سوچ کر شرارتی انداز سے مسکراتا ہوا اپنی میٹنگ کے بارے میں اپنے پی اے سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

قسمت آج حور اور بلاج پر بہت مہربان تھی پی اے بتایا کہ میٹنگ کینسل ہو چکی ہے۔۔۔

اوکے تو میں گھر کے لیے نکل رہا ہوں،ڈرائیور کو بولو گاڑی نکالے۔۔۔

جی سر۔۔۔

پی اے کو آرڈر دیتے ہوئے بلاج اپنا موبائل اُٹھا کر ہاتھ میں کرتے ہوئے،کرسی گھوما کر وہاں سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اسے فوراً گھر پہنچنا تھا،دماغ میں حور کو آئس کریم کھلانے اور خود جوس پینے کی بات پورے عروج پر گھوم رہی تھی۔۔۔

میاں بیوی کے رشتے میں اگر محبت ہو تو رشتہ اس قدر خوبصورت ہو جاتا ہے کہ جب بھی ایک دوسرے سے ملو تو پہلے سے بھی زیادہ ایک دوسرے سے ملنے کی چاہت ہوتی ہے۔۔۔

جیسے اس وقت بلاج کا دل چاہ رہا تھا کہ اُڑ کر حور کے پاس چلا جائے۔۔۔

....

تھینک یو سو مچ۔۔۔

فجر نے پیار سے براق کے گال پر لب رکھتے ہوئے زور سے کس کر کے آلو کی ٹکیاں کھانے کے بعد شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔

شکریہ یہاں پر ادا کیا جاتا ہے۔۔۔

براق نے لبوں پر انگلی رکھ کر کہا، نظروں میں شوخیاں اور خماریوں کے رنگ دیکھ فجر نے پلکیں جھکا لیں۔۔۔

جی نہیں یہاں پر شکریہ ادا کرنے سے آپ نے میری سانسیں بند کر دینی ہیں اور پھر آپ نے بہک جانا ہے اور پھر آپ ساری رات مجھے تنگ کریں گے، مگر مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔۔۔

وہ پیار سے کہتے ہوئے نظر جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

اس کے شرمانے سے براق کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔

وہ براق کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے کھلے ہوئے شرٹ کے بٹنوں سے نظر آتے بالوں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کھیل رہی تھی۔۔۔

تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا؟؟

دو دن بعد گھر آیا ہوں اور اب بھی نیند کے بہانے بنا رہی ہو۔۔۔

براق نے کہتے ہوئے پیار سے عارض پر دانت گاڑتے ہوئے چُبن محسوس کروائی تھی،وہ سسک اُٹھی۔۔۔

اس کی گالوں سے سخت داڑھی والے گال رب کرتے ہوئے مدہوشیوں کے رنگ اُتار رہا تھا اس کے مخملی عارض پر۔۔۔

اگر میں آپ پر ترس کھاؤں گی،تو پھر آپ نے مجھے بہت پریشان کرنا ہے،اس لیے میں آپ پر ترس کھانے کی غلطی نہیں کر سکتی۔۔۔

وہ شرما کر کہتے ہوئے اس کے سینے میں چھپتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے اس کی کمر میں ایک ہاتھ ڈالے دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ پہ رکھے ہوئے تھا۔۔۔

زیادتی کر رہی ہو۔۔۔

صرف تمہاری حالت دیکھ کر میرا دل نہیں چاہتا کہ میں زبردستی تمہاری پنکھڑیوں کو دانتوں سے چباتے ہوئے اپنے حق وصول کروں۔۔۔

ورنہ تم آج کل جتنا مجھے تنگ کرتی ہو، مجھے ہی پتہ ہے کہ میں کیسے تم سے دور رہتا ہوں۔۔۔

کوئی نہیں جب آپ کا داؤ لگتا ہے، تو آپ اپنی سب کسریں نکال لیتے ہیں۔۔۔

اچھا جی مطلب کوئی احسان نہیں۔۔۔

اس نے کمر پر ہاتھ ذرا سخت جماتے ہوئے کہا۔۔۔

جی نہیں کوئی احسان نہیں، ویسے بھی آپ اپنے بی بی کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔۔۔

آپ مجھ پر احسان مت جمائیے۔۔۔

یہ بات ذرا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہو۔۔۔

کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے چھپتی کیوں جا رہی ہو؟؟

اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ جماتے ہوئے براق نے اس کا چہرہ اوپر اُٹھایا تھا۔۔

کیونکہ آپ کی آنکھوں میں!!

میری آنکھوں میں کیا فجر؟؟

آج بھی میری آنکھوں سے تمہیں ڈر لگتا ہے؟؟

وہ اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہی پریشان سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

براق کو آج بھی یاد تھا جب وہ بار بار کہتی تھی کہ مجھے ان گرے آنکھوں سے ڈر لگتا ہے۔۔

نہیں براق میں کچھ اور کہنا چاہتی تھی۔۔

براق کے چہرے پر پریشانی کی سرخیاں دیکھ کر فجر نے جلدی سے دونوں ہاتھ اس کی سخت داڑھی والی گالوں پر رکھتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میری قسم کھاؤ۔۔

وہ بے یقینی سے بول رہا تھا۔۔۔

مجھے آپ کی قسم، مجھے آپ کی آنکھوں سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔

ہاں۔۔۔ مگر آپ کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی، آپ کی یہ شرارتی آنکھیں جو کچھ چاہتی ہیں، وہ ابھی میں نہیں کر سکتی۔۔۔

وہ پیار سے کہتی اس کی آنکھوں کو باری باری چوم رہی تھی اور اس کا یہ عمل براق کے دل کو تسکین پہنچا رہا تھا۔۔۔

فجر کبھی مجھ سے دور مت ہونا، تم میری زندگی ہو۔۔۔

اس کے گرد باہوں کا حصار بناتے اس کے لبوں سے چہرے پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے وہ میٹھی مدہوشیاں اُتار رہا تھا۔۔۔

کبھی دور نہیں ہو سکتی فجر آپ سے کیونکہ آپ بھی فجر کی جان ہیں۔۔۔

سچ کہہ رہی ہو؟؟

میرے دل سے پوچھ لیں۔۔۔

اچھا جی چلو پھر دل سے ہی پوچھنا پڑے گا۔۔۔

وہ شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے خماری سے بول رہا تھا،اسے پیار سے سیدھا بیڈ پر لیٹاتے ہوئے وہ دل سے پوچھ لینے کے ارادے سے دھڑکنوں پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔

زبان سے کون پوچھتا ہے،کان لگا کر سنیے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔

وہ کتنے صبر سے کام لیتا تھا اب تو وہ فجر کو تنگ بھی نہیں کرتا تھا،بس اسی طرح کے پیار کے چھوٹے چھوٹے لمحوں میں خوش ہو جایا کرتا تھا،اس لیے فجر اس کو منع نہیں کرتی تھی اپنی منمانی کرنے سے۔۔۔

میں تو لبوں سے سنوں گا۔۔۔

وہ خماری سے کہتا تھا ہوا دھڑکنوں کو لبوں پر محسوس کرتے ہوئے گہرائیوں میں لبوں کی مہکتی ہوئی گرمی کو اُتار رہا تھا، دھڑکنوں کے چاروں اطراف میں لبوں سے مدہوشیوں کے رنگ اُتارتے ہوئے وہ کب گہری نیند میں سو گیا، اسے پتہ بھی نہیں چلا، پچھلے دو دنوں سے وہ ٹھیک سے سویا بھی نہیں تھا اور اب فجر کی دھڑکنوں پر سر رکھے ہوئے پُرسکون گہری سو رہا تھا۔۔۔

فجر نے ہاتھ بڑھا کر چادر اپنے اور اس کے اوپر کی۔۔۔

اسے ذرا سا بھی ہلا کر نہیں اُٹھایا، کیونکہ وہ بہت پُرسکون سو رہا تھا۔۔۔

اس کے سونے کے انداز اور اپنے حلیے پر وہ شرم سے لال ہوتی ہوئی، آنکھیں بند کیے اپنے اور اس کے اوپر چادر لے چکی تھی۔۔۔
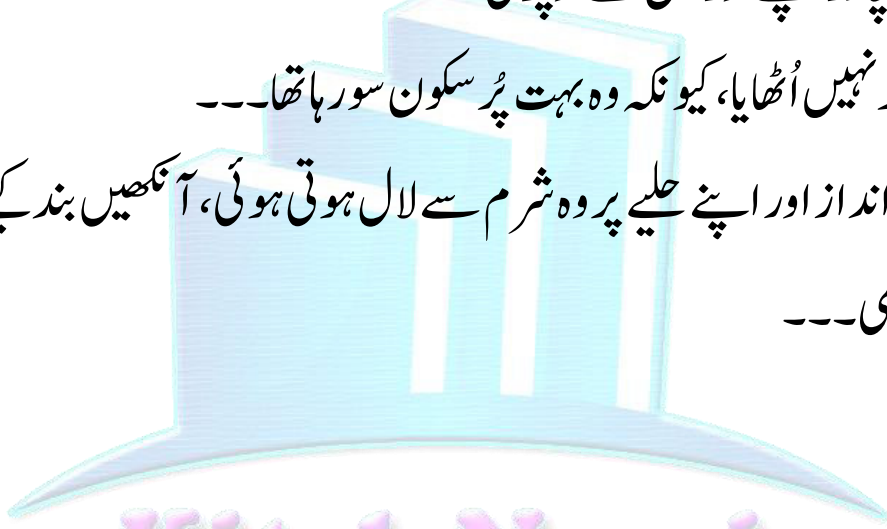
....

منت یار اُٹھ جاؤ ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ ہے۔۔۔

مجھے ابھی تھوڑا اور سونا ہے۔۔۔

ماشاءاللہ کل تو تمہارے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے، تمہیں فوراً جانا تھا اور اب صبح کے 11 بج چکے ہیں اور تمہیں ابھی تک تھوڑا اور سونا ہے۔۔۔

وجدان کب سے منت کو اُٹھا رہا تھا مگر منت اس کے سینے میں سر چھپائے ہوئے گہری نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔

کل رات نیم باتھ ٹب لے کر لگتا ہے زیادہ ہی ریلیکس فیل کر رہی ہو۔۔۔

وہ شرارتی انداز سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

جبکہ حقیقت وہ بھی جانتا تھا کہ کل اس نے جتنا منت کو ہلکان کیا تھا، اس کے بعد بیچاری ٹوٹی ہوئی ڈال کی طرح بکھری ہوئی سو رہی تھی۔۔۔

وجدان کی بات پر منت نے گھوری ڈال کر چہرہ اُٹھاتے ہوئے دیکھا۔۔۔

آپ چپ رہیں۔۔۔

آپ کو یہاں یورپ کنٹری کے جو رنگ چڑھے ہوئے ہیں نا میں تو دیکھ کر حیران ہوں، کہ آپ سچ میں میرے وجی ہیں بھی یا چینج ہو گئے ہیں۔۔۔

یارِ وجدان ٹکڑے نہ کر دوں اس شخص کے جو میرا متبادل ہو کر تمہارے اتنا قریب ہو جائے۔۔۔

منت کا یہ کہنا کہ وجی چینج ہو گیا ہے وجدان کے تن بدن میں آگ کے شعلے لپیٹ گیا۔۔۔

نہیں وجی میرا ایسا مطلب نہیں تھا۔۔۔

منت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ اس نے لفظ صحیح سے ادا نہیں کیے۔۔۔

یارِ وجدان سوچ کر بولا کرو۔۔۔

تمہاری بچکانہ حرکتیں، معصومیت، بے وقوفیاں سب کچھ مجھے اچھی لگتی ہیں، مگر تم اپنی بے وقوفی میں کچھ ایسا بول جاؤ جس سے تمہاری عزت نفس جڑی ہوئی ہو وہ بے وقوفی میں کبھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

وجدان کے لہجے میں سرد مہری کے گہرے رنگ تھے۔۔۔

سوری وجی۔۔۔

وجدان کے چہرے پر جھکتی ہوئی پنکھڑیوں کو اس کے لبوں سے رب کرتے ہوئے، اپنے ہونٹوں کی نمی اُتارتے ہوئے ہونٹوں کو گیلا کر رہی تھی۔۔۔

چالاک ہوگئی ہو یارِ وجدان، بخوبی آتا ہے تمہیں مجھے منانا۔۔۔

اس کی ادا پر وجدان نے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں میں دباتے ہوئے لاک کر لیا اب منت تڑپ کر سسک اُٹھی تھی۔۔۔

اوں ں---

اس کے سینے پر پیار سے مکے مارتے ہوئے،ہونٹ کے کنارے کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی---

وجدان نے نرمی سے ہونٹوں کو چھوڑ دیا---

کتنے گندے ہو گئے ہیں آپ---

وہ ہونٹ کو سہلاتے ہوئے ناراض سا منہ بنائے ہوئے بول رہی تھی---

اُٹھ کر تیار ہو جاؤ ورنہ میرا اس سے بھی زیادہ گندا بچہ بننے کا موڈ ہے---

وہ اس کے قریب ہوا تو وہ اُٹھ کر دور ہو گئی تھی---

صبح صبح وہ شیر کا سامنا کرنے کے بالکل موڈ میں نے نہیں تھی---

میں تیار ہونے جا رہی ہوں اور آپ بھی اُٹھ کر تیار ہو جائیں---

وہ بیڈ سے اُترتی ہوئی حکم صادر کر کے گئی---

میم اگر اجازت ہو تو آپ کے لیے باتھ ٹب تیار کروں؟؟

مل کر شاور لیتے ہیں۔۔۔

جاتی ہوئی منت کو پیچھے سے آواز دے وہ کھکھلا کر ہنس دیا۔۔۔

اس زندگی میں کبھی دوبارہ آپ کے ساتھ ایک ہی باتھ میں شاور نہیں لوں گی، اللہ معاف کرے شاور کے نام پر آپ جو ٹارچر کرتے ہیں، میں دوبارہ کبھی آپ کی باتوں میں نہیں آؤں گی۔۔۔

وہ توبہ توبہ کرتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گئی، جبکہ وجدان کو ہنسی آرہی تھی اس پر۔۔۔

یہ فیصلہ میرا ہو گا۔۔۔

جب چاہوں تمہیں سانسوں سے زیادہ قریب کر سکتا ہوں یہ تو تمہاری بھول ہے کہ تم مجھے روک سکتی ہو۔۔۔

وہ دل میں ہی سوچتے ہوئے بیڈ سے اُٹھ کر الماری سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر دماغ میں منت کو لے کر ہزاروں سوال اُٹھ رہے تھے، وہ منت کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا اور منت کا ٹریٹمنٹ میں تکلیف دہ ہی تھا۔۔۔

دونوں ریڈی ہو کر ڈاکٹر کے کلینک کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔

....

عریشہ کو جب سے پتہ چلا تھا کہ حماد کی شادی ہو گئی ہے، عریشہ کو کہیں چین نہیں مل رہا تھا، عریشہ حماد کو بھلانا چاہتی تھی مگر حماد اس کے خیالوں میں بُری طرح سے چپکا ہوا تھا۔۔۔
اپنی تڑپ کو کم کرنے کے لیے وہ ورک ہاؤس پہنچ چکی تھی۔۔۔
اور اب ہوا تھا سامنا اس کا پری سے، پری کی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بنا تو وہ نہیں رہ سکی، سچ میں وہ خوبصورت تو بہت تھی مگر اسے سراہنا عریشہ کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔
جس عریشہ نے ہمیشہ سے اپنے خیالوں کی دنیا میں حماد کو اپنا بنا کر رکھا تھا وہ کیسے برداشت کرتی اس چھوٹی سی کمسن لڑکی کو جو حماد کے مقابلے ایج میں آدھی تھی، اسے حماد کے ساتھ دیکھنا۔۔۔
وہ ورک ہاؤس پہنچی تو صرف گھر پر حماد اور پری تھے، اس وقت تو حماد گھر پر نہیں ہوتا تھا۔۔۔
مگر آج پری نے زبردستی کر کے اسے چھٹی کروائی تھی کہ وہ گھر میں بور ہو جاتی ہے۔۔۔
آج کل بچوں کو لے کر عافیہ صدف کی طرف گئی ہوئی تھی۔۔۔

اس خیال سے کہ بچے بھی کچھ دیر حوریہ سے مل کر اچھا فیل کریں گے، حوریہ بھی ضد کر رہی تھی کہ آ کر چچی جان چکر لگا جائیں اور بچوں کو بھی ملوا دیں۔۔۔

تو اس لیے اس وقت گھر میں صرف حماد اور پری اکیلے تھے، جب عریشہ گھر پہنچی عریشہ کے بارے میں پری کو کچھ پتہ نہیں تھا، پری عریشہ کی مہمان نوازی کرنے کے لیے اسے حماد کے پاس بٹھا کر خود اس کے لیے کھانے کو چائے اور کافی وغیرہ کا انتظام کرنے گئی۔۔۔

مگر جب وہ کافی لے کر واپس آئی تو اس نے جو باتیں سنیں، پری کو تو آگ لگ گئی تھی، عریشہ کی باتیں سن کر۔۔۔

حماد تم نے اس بچی کو مجھ پر ترجیح دی ہے، کہاں تم اور کہاں یہ بے وقوف سی لڑکی، تمہارے لیے میں پرفیکٹ تھی۔۔۔

میں آج بھی تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

چھوڑ دو اس کو۔۔۔

یہ سن کر پری کا دل چاہا یہ کافی اُٹھا کر اس عریشہ کے سر میں ڈال دے تاکہ یہ جلتی ہوئی یہاں سے چلی جائے، مگر وہ کھڑی ہو کر تھوڑی دوری پر باتیں سن رہی تھی۔۔۔

حماد اور عریشہ اس بات سے بے خبر تھے۔۔۔

پری حماد کی بات سننا چاہتی تھی کہ عریشہ کے جواب میں وہ کیا کہتا ہے۔۔۔

بولو حماد میں آج بھی تیار ہوں تم سے شادی کے لیے، چھوڑ دو اس بے وقوف سی بچی کو۔۔۔

عریشہ میں پری کے ساتھ بہت خوش ہوں اور تم اس طرح کی فضول باتیں مت کرو۔۔۔

تم اب کوشش کیا کرو کہ مجھ سے کوئی رابطہ نہ رکھو کیونکہ تم اپنے آپ پر قابو میں نہیں رکھ سکتی، کتنا سمجھایا تمہیں غصے سے پیار سے مگر تمہارے پلے کوئی بات نہیں پڑتی۔۔۔

تمہارا مجھ سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔۔۔

حماد نے سرد لہجے سے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

پری کے دل کو تسکین ہوئی تھی چلو کم سے کم اس کا شوہر تو اس میں انٹرسٹڈ نہیں۔۔۔

اب بچی تھی عریشہ، عریشہ کو تو پری کا دل چاہ رہا تھا کہ قتل کر دے۔۔۔

حماد مجھے سچ بتاؤ اس میں تم نے کیا دیکھا ہے؟؟

بیوی کم اور گود لی ہوئی بچی زیادہ لگ رہی ہے، تمہیں ہر لحاظ سے میں ہی سوٹ کرتی ہوں۔۔۔

پاگل بن کر اپنی زندگی برباد مت کرو اور تم مجھ سے شادی کر لو۔۔۔

چلو اس پر احسان کرنا چاہتے ہو اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے، تو ٹھیک ہے اس کو بھی ہم اپنے ساتھ رکھ لیں گے۔۔۔

الو دی پٹی مجھے ساتھ رکھے گی۔۔۔

میرے شوہر کو ورغلا رہی ہے دوسری شادی کے لیے۔۔۔

تورک تیرے تو آج میں نے جونڈے پٹ کے نہ بھیجے تو پھر کہنا۔۔۔

پری نے آج کل نئی نئی عافیہ کے گھر والوں سے پنجابی کے چند ایک الفاظ سیکھے تھے۔۔۔

جو اسے بہت ہی مزیدار لگتے تھے اور سارا دن وہ وقتاً فوقتاً ایسے الفاظوں کو دہراتی رہتی تھی، اس وقت پنجابی میں منہ میں بڑبڑ کر رہی تھی۔۔۔

عریشہ مجھے لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے، اگر تمہارا دماغ اپنے ٹھکانے پر ہوتا تو یقین مانو تم اس طرح کی بے ہودہ باتیں کبھی نہیں کرتی، میں پری کے ساتھ بہت خوش ہوں بہت پیار کرتا ہوں میں اس سے۔۔۔

اور اب تو پری خود بھی مجھ سے دور ہونا چاہے تو کبھی نہیں جانے دوں گا۔۔۔

ہائے صدقے جاواں۔۔۔

بس تم تو میرے لیے ایسی باتیں کرتے رہو۔۔۔

پری پرانی اماں دادیوں کی طرح دونوں ہاتھوں کو لپیٹ کر ماتھے پر رکھتی ہوئی بڑی کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

پری نے بھلا کیوں دور جانا ہے آپ سے۔۔۔

پری تو ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی، مگر اس کو میں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے چلتی ہوئی قریب آگئی تھی، اچانک سے پری کے آنے سے حماد اور عریشہ دونوں کے رنگ اُڑ گئے تھے۔۔۔

پری تم کافی لے کر آگئی؟؟

حماد کو کوئی بات نہیں سوجھی تو یہی پوچھ لیا۔۔۔

نہیں کافی زیادہ گرم تھی، میں نے کہا اگر اس کے سر پر انڈیلوں گی تو یہ جل جائے گی۔۔۔

ٹھنڈی ہونے کے لیے کچن میں رکھ کر آئی ہوں۔۔۔

پری نے غصے سے دور ٹیبل پر ہی کافی اور بسکٹ وغیرہ والی ڈش رکھ دی تھی، وہ لے کر ہی نہیں آئی۔۔۔

ڈسکسٹنگ کس طرح کی جاہل بیوی رکھی ہے تم نے، لینگوتج چیک کرو اس کی۔۔۔

عریشہ نے بڑی ادا سے اس کو کہا۔۔۔

او جاپانی بلی چپ کر۔۔۔

بڑی آئی لینگوتج چیک کرو۔۔۔

تم نے اپنی لینگوتج چیک کی ہے۔۔۔

کم سے کم میں تمہاری طرح شادی شدہ مردوں پر ڈورے تو نہیں ڈالتی۔۔۔

پری نے گاؤں کی جاہل عورتوں کی طرح کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر پورا منصوبہ تیار کر لیا تھا، کہ آج تو وہ عریشہ کے بال نوچ کر ہی چھوڑے گی۔۔۔

اوہیلو تمہارا شوہر ہونے سے پہلے یہ میرا دوست ہے، میرا بیسٹ فرینڈ ہے۔۔۔

بچپن سے ہم ایک ساتھ رہے ہیں، سمجھی!!

یہ میرے ماموں کا بیٹا ہے۔۔۔

جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں تمہیں بیوی کی پوسٹ سنبھالے اور اتنے تیور مجھے مت دکھاؤ۔۔۔

عریشہ کی بات نے پری کو مزید غصہ دلا دیا تھا۔۔۔

عریشہ تم بات کو ختم کرو، اور پری تم بھی آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔

حماد نے بات ختم کرنی چاہی تھی۔۔۔

میں تو نہیں بیٹھوں گی، مگر اس کو یہاں سے اُٹھ کر جانے کو بولیں، ورنہ میں اس کا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔

حماد اس کو بولیں یہاں سے چلی جائے۔۔۔

پری نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

پری بُری بات ہے وہ مہمان ہے---
حماد نے اسے سمجھانے کے لیے ہاتھ پکڑا، پری نے جھٹک کر ہاتھ دور کر دیا---

مہمان اور یہ آسٹریلیا کی چوہیا کی شکل کی، اس کی مہمانوں والی جتنی اس نے بکواس کرنی تھی کرلی---
میں تو اس کو یہاں ایک منٹ نہیں رکنے دوں گی---
اس کو بولو یہاں سے چلی جائے ورنہ قسم سے اس کو چوہوں والی دوائی کھیلا کر یہیں پر ختم کر دوں گی---

استغفر اللہ!!
حماد تم اتنے سوبر ہو یہ جاہل بیوی کہاں سے لے کر آئے ہو تم؟؟
عریشہ نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو پری تو غصے سے اور چِڑھ گئی---

قسم سے تم یہاں سے چلی جاؤ ورنہ---

ورنہ کیا کرو گی؟؟

عریشہ نے بیچ میں بات ٹوکتے ہوئے چیخ کر کہا۔۔۔

گھر کا ماحول بہت ہی خطرناک ہو چکا تھا، حماد تو اب ان دونوں کو جھگڑا کرنے سے روکنے کے منصوبے تیار کر رہا تھا۔۔۔

یہ ورنہ کی دھمکیاں مجھے مت دو، تم سے کہیں زیادہ میرا حق ہے اس پر، اتنا حق ہے کہ پورے حق سے اس کو ہاتھ سے پکڑ کر کہیں بھی لے جا سکتی ہوں۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر حماد کی کلائی کو مضبوطی سے تھاما تھا۔۔۔

اچھا اتنا حق ہوتا ہے دوست کا، اب میں تمہیں بیوی کا حق بتاتی ہوں۔۔۔

ایک طرف سے عرشہ اس کا بازو کھینچ رہی تھی۔۔۔

حماد سوچ رہا تھا اب یہ دوسرا بازو کھینچے گی، مگر حماد کے طوطے تو تب اڑے تھے جب پری نے اپنا حق استعمال کیا۔۔۔

بیوی جب چاہے جہاں چاہے اپنے شوہر کا چہرہ ایسے پکڑ کر کس کر سکتی ہے۔۔۔

حماد کے چہرے کو پکڑتے ہوئے پری نے کس کی، تو عریشہ تو آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے توبہ توبہ کر اُٹھی تھی، اور بیچارے حماد کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی، وہ فریز ہو گیا تھا، کیونکہ اس سے ہلا نہیں جا رہا تھا۔۔

ڈسکسٹنگ کتنی بیہودہ ہو تم۔۔۔

ڈسکسٹنگ کتنی بے ہودہ ہو تم۔۔۔

پری نے اس کی نقل اُتاری۔۔۔
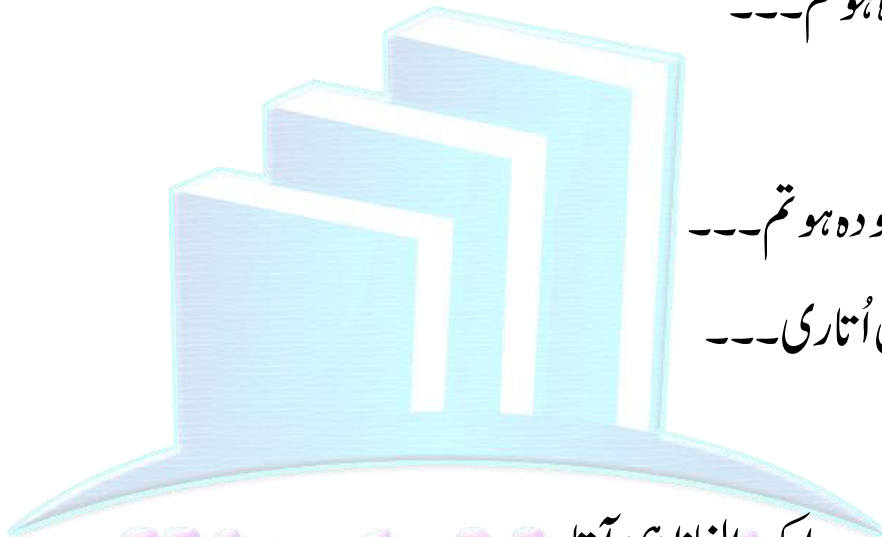
تمہیں انگلش کا صرف یہ ایک الفاظ ہی آتا ہے۔۔۔

ڈسکسٹنگ ڈسکسٹنگ ڈسکسٹنگ۔۔۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتی تم بے وقوف کو وکیل بنا کس نے دیا ہے۔۔۔

وکالت میں جا کر بھی سارا دن ڈسکسٹنگ ڈسکسنگ کرتی رہتی ہو۔۔۔

پری نے تو آج اس کی اچھی خاصی اُتار دی تھی۔۔۔

حماد تو اپنی جگہ پر سٹل ہو کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اب جاتی ہو یا پورا سین دیکھ کر جاؤ گی، بیٹھو تمہیں پورا پروگرام دکھاتے ہیں کیونکہ تیرا پروگرام تو وڑھ گیا ہے۔۔۔

بتایا نا کہ پری کو آج کل نیا پنجابی بولنے کا بھوت چڑھا ہوا تھا۔۔۔
جو اس نے ورک خاندان کے کچھ ملازمین اور کچھ گھر کے افراد سے سیکھی تھی۔۔۔

جا رہی ہوں۔۔۔
مجھے یہاں رکنے کا کوئی شوق نہیں اور نہ ہی تم جاہل کے منہ لگنا ہے مجھے۔۔۔
گوار کہیں کی۔۔۔

وہ اُٹھ کر اپنا ہینڈ بیگ اُٹھاتی ہوئی غصے بھری نظروں سے حماد کو دیکھ رہی تھی، جو اپنی جگہ پر سٹل ہو کر پری کو دیکھ رہا تھا جیسے اس نے آج زندگی میں پہلی بار پری کو دیکھا ہو، اسے بالکل دیکھائی نہیں دے رہا تھا کہ پری عریشہ کی بے عزتی کر رہی ہے۔۔۔
حماد بیچارہ کہنا چاہتا تھا کہ عریشہ رک جاؤ۔۔۔

غصہ مت کرو۔۔

اور پری کو کہنا چاہتا تھا کہ پری تم اس کو ایسے الفاظ مت بولو وہ ہماری مہمان ہے۔۔

مگر بیچارہ کیسے بولتا، پری کی حرکت نے اس کی زبان کو پوری طرح سے ساکت کر دیا تھا۔۔

اس کے جانے کے بعد پری دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے مسلتے ہوئے بڑی خوش تھی کہ وہ جیت گئی ہے، حماد کی جانب پلٹ کر دیکھا تو حماد اسی پوز میں تھا۔۔

آپ کو کیا ہو گیا ہے؟؟
کیوں پتھر بن گئے ہیں آپ؟؟
اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر متلاشی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

پری ڈارلنگ جو کچھ تم نے کیا ہے اس کے بعد تو میں پورے کا پورا پہاڑ بن جاؤں تب بھی تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔
یہ تم نے کیا کیا میرے ساتھ؟؟
وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے مسخری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

زیادہ فری ہو کر رومینٹک ہونے کی ضرورت نہیں ہے، یہ سب کچھ میں نے اس آپ کی بڑی آئی بیسٹ فرینڈ کو سبق سکھایا ہے۔۔۔

پری اس کا ہاتھ جھٹک کر دور ہوئی تھی۔۔۔

پری ڈارلنگ اب بھاگنے کی ضرورت نہیں، چلو اب کمرے میں شروعات آپ نے کی ہے دی اینڈ ہم کرتے ہیں۔۔۔

پری کو اُٹھا کر کندھے پر ڈال کر وہ اپنے روم میں لے گیا۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔

وہ بچوں کی طرح ٹانگیں ہلا ہلا کر جان چھڑا رہی تھی، کیونکہ آج کل تو حماد ویسے ہی اس کی جان کو بہت مشکل بنائے رکھتا تھا۔۔۔

اور آج تو دن کے وقت جو چھٹی اس نے حماد کے ساتھ گھومنے پھرنے کے لیے کروائی تھی، وہ چھٹی اس کی جان کا عذاب بننے والی تھی۔۔۔

کیسے چھوڑوں، سوئے ہوئے ارمان جگا کر اب چھوڑو مجھے---

اسے بیڈ پر پھینکتے ہوئے حماد شرٹ اُتارتا سیدھا اس کے اوپر گرا تھا---

پلیز مت کریں---

مجھے گھومنے جانا ہے---

اس کا التجا بھرا لہجہ سن کر بھی حماد کا ارادہ بالکل نہیں بدلا تھا، کیسے چھوڑ دیتا اپنی کمسن، خوبصورت، ہاٹ بیوی کو---

اس کے ہونٹوں نے جو گستاخی اس کے ہونٹوں پر دکھائی تھی وہ خالی کس نہیں تھی، اچھا خاصا کٹ لگا دیا تھا اس کی بیوی نے اپنا غصہ اُتارتے ہوئے---

اور اب بدلہ لیے بنا تو حماد نہیں چھوڑنے والا تھا---

اس کے جھٹپٹاتے ہوئے وجود کو اپنے نیچے دبائے ہوئے، دونوں ہاتھوں پر مضبوط ہاتھوں کی انگلیاں پھنساتے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا، جہاں سے آج جلتے ہوئے لاوے اُبلنے شروع ہوئے تھے---

پنکھڑیوں کو لبوں سے چومتے ہوئے پوری طرح قید کر گیا---

وہ تڑپ رہی تھی ایک ایک سانس کے لیے، وہ اسے تڑپانا ہی تو چاہتا تھا، آج اس کی اس حرکت نے اسے پوری طرح سے بے قابو ہی تو کر دیا تھا---

اس کی پنکھڑیوں کو نمی کے ہر قطرے سے خالی کرتے ہوئے،اس کی گردن پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

گوری گردن پوری طرح سے جامنی کرتے ہوئے اسے آج کوئی شرم کوئی لاج نہیں آرہی تھی کہ کوئی اس کی گردن کا یہ حشر دیکھ لے گا۔۔۔

وہ تو پوری طرح سے بہکا ہوا تھا۔۔۔

پری کی چیخوں کو وہ اپنی سخت شدتوں سے مہکا رہا تھا۔۔۔

نازکیوں پر ہاتھ رکھے چھو رہا تھا،ہاتھوں کی سختیوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ سسک رہی تھی،اس کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں،اس کی تیز سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھاتے ہوئے،ہاتھ کی سختیاں نازکیوں پر دکھاتے ہوئے،سخت شدتوں میں اسے خود میں سما رہا تھا،پری کو کہاں پتہ تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا۔۔۔

اس کی سانسوں کو پیتے شدتوں میں سختیاں سمیٹے ہوئے اس کو خود میں شامل کرتا چلا گیا۔۔۔
پری کی اُلجھی ہوئی سانسیں اس کے وسیع سینے سے ٹکرا کر واپس لوٹ رہی تھیں۔۔۔

گندے گندے گندے بہت گندے ہیں آپ۔۔۔
جان کو آزادی ملتے ہی پری کی زبان قینچی کی طرح چلنی شروع ہو گئی۔۔۔

اچھی اچھی بہت اچھی ہو تم---

لو یو وجدان بھائی کہ آپ نے میرے لیے اس پٹاخے کو چنا ہے---

شدتوں کی بارش میں بھگو کر اس کے آنسوؤں کو لبوں سے چنتے ہو وہ پورے دل سے وجدان کا شکر گزار تھا---

پری حماد سے بہت پیار کرتی تھی---

مگر حماد کی جان کے مقابل پری کی جان بہت کمزور تھی---

جس سے اکثر حماد پری کے رونے کی وجہ بن جاتا تھا---

مگر پھر اسے بچوں کی طرح منانے میں اب حماد ماہر ہو چکا تھا---

وہ جانتا تھا کہ پری کو کیسے منانا---

میرے بچے نے آئس کریم کھانی ہے ؟؟

نہیں کھانی---

وہ غصے سے اس کے سینے پر زور زور سے مکے مار رہی تھی---

اور مارو اور مارو، جتنا میری جان کو غصہ ہے اتنی پٹائی کرو میری---

اور اس کے بعد فریش ہو جاؤ، اپنی جان کو آئس کریم بھی کھلاؤں گا اور ڈھیر ساری شاپنگ بھی کرواؤں گا---

کھانا بھی باہر کھائیں گے----

لو جی پری مان چکی تھی اور کھانے کی فرمائش بھی کر دی---

اب تو حماد کو پتہ تھا کہ اسے کیسے منانا ہے---

ڈن ہو گیا میں اپنی جان کو کھانا بھی باہر کھلاؤں گا---

اب رونا بند کرو---

اچھی بیویاں شوہر کے حقوق دیتے ہوئے روتی نہیں، اور تم اچھی بیوی ہو نہ---

پیار سے اس کی پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے اس کے ریشمی بالوں کی لٹو کو کانوں کے پیچھے اڑے ہوئے کہا---

آپ مجھے اتنا تنگ کیوں کرتے ہیں؟؟

میں اچھی بیوی بننا چاہتی ہوں مگر آپ بالکل اچھے شوہر نہیں ہیں۔۔۔

وہ شکوہ کرتے ہوئے ناک کو سنگوڑ کر اوپر کو چڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

میں اچھا شوہر ہوں، کتنا پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔

اور یہ سب کچھ جو ہمارے درمیان ہے یہ ہمارے پیار کو اور مضبوط کر دیتا ہے،اس لیے ہمارے درمیان باتوں کو روم سے باہر نہیں نکالنا اوکے۔۔۔

پری نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔۔۔

کیونکہ پری سے حماد کسی بھی طرح کی بے وقوفی کی توقع کر سکتا تھا۔۔۔

گڈ،ویری گڈ، چلو اُٹھو اور میری جان فٹافٹ ریڈی ہو جاؤ۔۔۔

اور میرے لیے بھی اپنی پسند کے کپڑے نکال دو۔۔۔

میں ایک ضروری کال کر کے آتا ہوں۔۔۔

وہ اپنا فون اُٹھاتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

پری اپنے گرد چادر لپیٹے ہوئے واش روم میں پہنچ گئی۔۔۔

وہ کم سن تھی حماد کی شدتیں اس کے لیے بہت جان لیوا ہوتی تھیں، مگر حماد کی سچی محبت پری کے ہر زخم کی دوا تھی، پری کو اس کم عرصے میں حماد نے اتنی محبت دی کہ پری اپنے سب دُکھ بھول چکی تھی، اور اپنے احد بھائی کے گھر میں آکر تو اس کی خوشیاں دوبالا ہو گئی تھیں۔۔۔

فریش ہو کر واپس آئی تو اس نے حماد کے لیے اپنی پسند کے کپڑے نکالے تھے، روز حماد کو پری کی پسند کے کپڑے ہی پہننے پڑتے تھے، کیونکہ پری ہمیشہ اپنے ساتھ میچنگ کپڑے حماد کے لیے نکال دیا کرتی تھی۔۔۔

اور حماد اس کی چھوٹی چھوٹی خواہشوں کو رد نہیں کرتا تھا۔۔۔

یہی تو اس رشتے کی خوبصورتی تھی وہ جتنا بڑا تھا اتنی میچورٹی دکھا کر پری کی بے وقوفیوں کو بڑے پیار سے ہینڈل کر لیتا تھا۔۔۔

حماد روم میں واپس آیا تو پری فریش ہو کر بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔۔۔

ہاں جی میرا بچہ ریڈی ہو گیا؟؟

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے آگے کو کچھ جھک کر لبوں کو چومتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مرر میں اس کی گردن پر حماد کی سختیوں کے نشان دیکھ کر حماد خود ہی مسکرا دیا تھا، انگلی کی آڑی ترچھی لائنز کی بناتے ہوئے سامنے مرر میں دیکھ کر مسکرا رہا تھا، پری نے شرما کر پر نظریں جھکا لیں۔۔۔

جائیں جا کر فریش ہو جائیں، پھر آپ مجھے باہر لے کر چلیں مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔
حماد کی نظروں سے بچنے کے لیے پری بس اسے جلدی سے واش روم میں بھیجنا چاہتی تھی۔۔۔

جی جا رہا ہوں میرے چھوٹے سے عشق، ویسے مجھے تو بھوک نہیں ہے، میں نے تو جی بھر کے تمہیں کھا لیا ہے۔۔۔
وہ جاتے ہوئے بھی شوخ نظروں سے الفاظ پاس کرتے ہوئے گیا، تو پری نے شرما کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا، جیسے حماد اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔

کچھ رشتے اچانک سے بنتے ہیں مگر اس قدر مضبوط اور خوبصورت ہو جاتے ہیں جیسے سالوں سے جڑے ہوئے ہوں، جیسے پری اور حماد کا رشتہ اچانک سے جڑا مگر اس قدر خوبصورت اور مضبوط تھا کہ دونوں ہی ایک دوسرے میں مگن ہو کر اپنے تمام دُکھ بھول چکے تھے۔۔۔

سچے رشتوں کی یہی پہچان ہوتی ہے جن رشتوں کو چلنا ہوتا ہے وہ ایک منٹ میں چلتے چلتے بن جاتے ہیں اور کچھ رشتے عریشہ اور حماد کے جیسے ہوتے ہیں جو سالوں ایک ساتھ چلنے کے باوجود بھی کسی مقام پر نہیں پہنچ پاتے۔۔۔

آج عریشہ کے ساتھ جو ہوا اس بات کا دُکھ تھا حماد کو مگر وہ پری کو غلط نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔

وہ بیوی ہونے کے ناطے جو کر رہی تھی شاید وہ اس کی اتج کے لحاظ سے ٹھیک تھا، پری کے اندر حماد کو کھو دینے کا ڈر بہت زیادہ تھا، پری نے اپنے رشتوں کو کھو دیا تھا اور اب جو رشتے اس کے پاس تھے ان کو وہ کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

یہ رشتے اس کے قیمتی سرمایہ تھے، جن کو وہ اپنے سینے سے ہمیشہ لگا کر رکھنا چاہتی تھی، پری کے نام پر کافی کچھ تھا، جو پری کی ماں نے جاتے ہوئے سب احد اور پری کے نام کر دیا تھا۔۔۔

وہ تو دل سے وجدان کو اپنا بیٹا سمجھتی تھی مگر وجدان کے پاس تو اللہ کا دیا سب کچھ تھا کوئی کمی نہیں تھی، اس نے سب کچھ پری کے نام پر کر دیا۔۔۔

مگر حماد کو اس کی جائیداد سے ذرا سی کوئی دلچسپی نہیں تھی، وہ پری کے اخراجات ذمہ دار شوہر کی طرح خود اُٹھاتا تھا۔۔۔

....

ازلان اور زمل کو یہاں پر آئے ہوئے تقریباً پانچ دن ہو گئے تھے۔۔۔

اور پانچ دنوں میں اس نے زمل کو اپنے محبت کے سمندر میں اس قدر ڈبکیاں لگوائیں کہ زمل اب واپس جانا چاہتی تھی۔۔۔

زمل کے گلے شکوؤں کو ازلان نے اس طرح سے دور کیا کہ زمل نے دل سے تہیہ کر لیا تھا کہ زندگی میں کبھی وہ اپنے شوہر سے نہ تو نہ ناراض ہو گی نہ ہی کوئی شکوہ کرے گی۔۔۔

شکوے شکایتیں کرنے کی اتنی سخت شدتوں بھری سزائیں ملتی ہیں، یہ تو زمل کو یہاں پر آکر پتہ چلا تھا۔۔۔

ہنی مون کے نام پر زمل کو بیڈ اور ازلان کی محبت بھری سخت شدتیں ہی مل رہی تھیں پچھلے پانچ دنوں سے۔۔۔

اب تو زمل کو جلد از جلد واپس گھر جانا تھا۔۔۔

مگر اذلان کا دور دور تک کوئی ارادہ نہیں تھا بلکہ ابھی تو اسے وجدان کی خبر لینے جانا تھا، وجدان کو تنگ کرنے والا پلان تو ابھی ادھورا تھا، جس کے لیے وہ وجدان کے پیچھے پیچھے امریکہ تک آیا تھا۔۔

اپنا یہ کام ادھورا چھوڑ کر بھلا اذلان کیسے جا سکتا تھا، اسے سوچ سوچ کر ہی بہت مزہ آرہا تھا کہ جب وہ اپنے بھائی جان کے سامنے جائے گا تو ان کی کیسی شکل ہو گی۔۔

جانتا تھا کہ ڈانٹ بہت پڑے گی مگر وجدان کی ڈانٹ میں ہی تو اس کا پیار چھپا تا ہوا تھا، یہ بات اذلان صاحب بہت اچھی طرح سے جانتے تھے۔۔۔

آج اذلان کا پورا ارادہ تھا زمل کو لے کر وجدان کے ہوٹل میں جانے کا، مگر زمل کو یوں ان کی پرائیویسی میں دخل اندازی کرنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

اذلان پلیز ہمیں انفارم کر کے جانا چاہیے، اس طرح جانا بالکل مینرز والی بات نہیں ہے۔۔۔

وہ کب سے زمل کو تیار ہونے کا بول رہا تھا، مگر زمل ڈھیٹ بن کر کمبل میں منہ چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

ایک تو اسے بہت نیند آرہی تھی، اور اوپر سے پوری رات تو اسکی شرارتیں اور خماریاں برداشت کرتے ہوئے گزر جاتی۔۔۔

اور صبح ہوتے ہی اس بندے کی آنکھوں سے نیند اُڑ جاتی تھی۔۔۔
اب صبح صبح اس کو جانے کی جلدی پڑی ہوئی تھی۔۔۔

زمل بہانے پر بہانے بنا رہی تھی، اس طرح چپ کر کے جانا زمل کو مناسب نہیں لگ رہا تھا۔۔۔
مگر یہ بات اذلان کو کوئی نہیں سمجھا سکتا تھا کیونکہ اسے جانا تھا تو بس جانا تھا۔۔۔

تم اُٹھ کر تیار ہو رہی ہو یا نہیں، اگر نہیں جانا تو ٹھیک ہے۔۔۔
پھر میں تو تمہیں منانے میں لگ جاؤں گا۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے میں اب ناراض نہیں ہوں، مجھے منانے کی کوشش بھی مت کیجئے گا، میں تیار ہونے جا رہی ہوں۔۔۔

اس کی دھمکی پر زمل جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھتی ہوئی تیار ہونے کے لیے رضامند ہو چکی تھی۔۔۔

کیا یار اتنی جلدی مان جاتی ہو، تھوڑا تو ناراض رہا کرو۔۔۔
مجھے بہت اچھا لگتا ہے اپنی روٹھی ہوئی بیوی کو منانا۔۔۔

دانت نکالتے ہوئے تکیے پر لیٹا ہوا اس کی سپیڈ پر ہنس رہا تھا۔۔۔

میں تو سوچ رہی ہوں کبھی زندگی میں آپ سے ناراض ہونے کے بارے میں سوچوں گی بھی نہیں، کہ کبھی آپ کو مجھے منانے کے لیے یوں گھمانے کے لیے لے جانا پڑے۔۔۔

اپنے کپڑے لے جاتے ہوئے واش روم سے پلٹ کر ازلان کو دیکھتے ہوئے چڑ کر بول رہی تھی۔۔۔

میں تو اب تمہیں ضرور ناراض کیا کروں گا اور پھر زبردستی منایا بھی کروں گا۔۔۔

مجھے تو یہ کام بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔

وہ اونچی آواز میں ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

کیونکہ اپنے وکیل شوہر سے جیتنا زمل کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اور زمل کا ہار کر خاموش ہونا ازلان کے دل کو تسکین پہنچا رہا تھا۔۔۔

ازلان زمل کو لے کر وجدان کے ہوٹل پہنچ گیا۔۔۔

وجدان اور منت شاید ابھی تک سو رہے تھے، وجدان نے روم کا دروازہ کھولا تو ایسے گھبر اُٹھا جیسے اس نے کوئی جن دیکھ لیا ہو۔۔۔

وہ صرف اپنی ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔۔۔

وہ تو اتنا شرمیلا تھا کہ اسے اذلان سے شرم آتی تھی اور یہاں تو زمل بھی ساتھ تھی۔۔۔

وجدان نے ان کے منہ پر ہی دروازہ بند کرتے ہوئے دونوں رکنے کو کہا اور جلدی سے واپس پلٹا تھا۔۔۔

منت۔۔۔منت۔۔۔۔
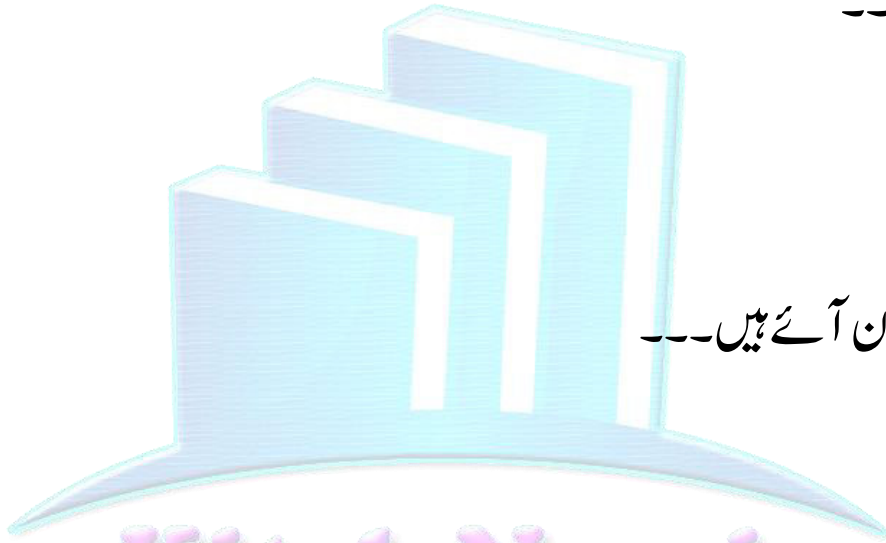
ہوں ں ں۔۔۔۔

یار اُٹھو زمل اور اذلان آئے ہیں۔۔۔

کیا اااا۔۔۔۔

وہ بیچاری جو وجدان کی شرٹ پہنے گہری نیند میں سو رہی تھی، بکھلا کر اُٹھی گئی۔۔۔

وہ لوگ یہاں کیسے آگئے؟؟

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے گھبراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

منت یار انکوائری بعد میں کر لینا پہلے یہ میری شرٹ دو اور خود جا کر چینج کر وہ وہ باہر ہی کھڑے ہیں۔۔۔

منت سے زیادہ تو وجدان گھبر ایا ہوا تھا۔۔۔

دیتی ہوں شرٹ پہلے اپنے کپڑے تو پہن لوں۔۔۔

یار مجھے شرٹ دے دو نا اس کے بعد تم اپنے کپڑے پہنتی رہنا۔۔۔

گھبراہٹ میں وجدان کیا بول رہا تھا اسے خود بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔

حد ہے وجی۔۔۔

آپ تو پتہ نہیں کیا بولے جا رہے ہیں، پیچھے تو ہٹیں کپڑے بدل کر دیتی ہوں آپ کی شرٹ۔۔۔

منت وجدان کو پیچھے کرتی ہوئی جلدی سے بیڈ سے اُتری تھی جو اپنی شرٹ لینے کے لیے بڑا بے قرار ہو رہا تھا۔۔۔

جلدی سے کبرڈ سے کپڑے لے کر واش روم میں چینج کرتی ہوئی، وجدان کی شرٹ باہر دروازے پر کھڑے ہوئے وجدان کے ہاتھ میں تھما دی۔۔۔

وجدان نے شرٹ گلے میں پہن کر بیڈ کی چادر ٹھیک کرتے ہوئے، ارد گرد ایک نظر دوڑائی سب ٹھیک لگ رہا تھا۔۔۔

منت ابھی تک واش روم میں تھی، ایک ٹھنڈی سانس لے کر ہوا میں چھوڑتے ہوئے وجدان نے دروازہ کھولا۔۔۔

اسلام علیکم بھائی جان!!

کیسے ہیں آپ؟؟

اذلان کے چہرے پر شرارت کے رنگ دیکھ کر وجدان کو سب سمجھ میں آ رہا تھا کہ وہ صرف اسے یہاں تنگ کرنے کے لیے اچانک آیا ہے۔۔۔

گلے میں بازو ڈالتے ہوئے مل رہا تھا۔۔۔

ایسے بھلا کون کرتا ہے منہ پر دروازہ بند کر دیا؟؟

اذلان نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان نے دانت پیستے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر زمل کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

کیسی ہو زمل بیٹا؟؟

جی بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں---
آئی ایم سوری میں یہاں آئی نہیں لائی گئی ہوں---
یہ جو کچھ کیا ہے ازلان نے کیا ہے---
میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ کو انفارم کر کے جانا چاہیے مگر ان کو میری کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی---
میں آپ کو فون کرنا چاہتی تھی، اس نے زبردستی مجھے روک رکھا تھا، میرا فون ابھی تک ان کے پاس ہے---
زمل بیچاری جلدی جلدی اپنی صفائی بیان کرتی ہوئی، بتاتے ہوئے اندر روم میں آئی---

کوئی بات نہیں زمل بیٹا مجھے پتہ ہے کہ اس میں دماغ نام کی کوئی چیز نہیں، تم پریشان مت ہو---
وجدان نارمل سے انداز میں بول رہا تھا جبکہ اندر سے اب بھی اس کی کیفیت بہت شرم و حیا والی ہو رہی تھی---

زمل کو بہت عجیب لگ رہا تھا اس طرح سے اپنے شرم و حیا والے بھائی پر اٹیک کرتے ہوئے---

وہ تو گھر میں کبھی پراپر تیار ہوئے بنا روم سے باہر قدم نہیں رکھتا تھا، اور یہاں تو بیچارہ صرف ٹراؤزر پہنے ہوئے بے حال سی حالت میں باہر آیا تھا---

ازلان کو اپنے بھائی کا شرمایا ہوا چہرہ دیکھ کر تو بہت مزہ آرہا تھا---

کیا بات ہے بھائی آپ مجھے اچھی طرح سے ملے نہیں ہیں---

زمل جو اندر آکر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی، ازلان نے بازو پھیلا کر ملنا چاہا---

وجدان بغیر بولے ہاتھ کا مکہ بناتے ہوئے، زمل کی نظروں سے بچا کر ملتے ہوئے، کس کر اس کی پسلیوں میں مار چکا تھا، ازلان کا انجر پنجر ڈھیلا ہو گیا تھا وجدان کے مکے سے---

آہ---بھائی کیا کر رہے ہو؟؟

شٹ اپ---

ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کمینے کم سے کم آنے سے پہلے اطلاع تو کر دیتا---

توتو بے شرم ہے کم سے کم زمل کے سامنے تو مجھے شرمندہ مت کرتے۔۔۔

گلے ملتے ہوئے کان میں آہستہ سے سرگوشی کی۔۔۔

کیوں بھائی آپ کو شرم آرہی ہے؟؟

دانت نکالتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسلام علیکم!!

اس سے پہلے کہ دونوں بھائیوں میں تصادم اور بڑھتا منت چینج کر کے باہر آچکی تھی۔۔۔

زمل اور منت سے ملتے ہوئے بہت خوش تھیں۔۔۔

آپ لوگ یہاں کب آئے؟؟

منت نے آتے ہی حیرانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

منت آپی جب اذلان کو پتہ چلا کہ آپ لوگ امریکہ جارہے ہیں، یہ تر کی گئے ہی نہیں، یہ بھی مجھے لے کر یہی پر آگئے۔۔۔

ان کو وجدان بھائی کو تنگ کرنا تھا۔۔۔

زمل نے کوئی بھی بات نہیں چھپائی، سیدھے سیدھے بتا دیا، ازلان گھور تارہ گیا تھا۔۔۔

ناٹ فیئر ازلان۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی ہمارا پیچھا کرتے ہوئے۔۔۔

منت مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے آگے بڑھ کر ازلان سے ملی تھی۔۔۔

اصل میں، میں کیا کروں مجھے اپنے بھائی جان کا یہ شرمایا شرمایا چہرا دیکھنا تھا۔۔۔

جیسے نئی نویلی دلہن پکڑی گئی ہو۔۔۔

کون کہہ سکتا ہے کہ ان کی شادی کو اتنا عرصہ گزر گیا ہے۔۔۔

ازلان خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ، اس سے پہلے کہ تمہاری درگت بناؤں۔۔۔

وجدان آنکھیں دکھاتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے فون پر کچھ آرڈر کر رہا تھا۔۔۔

کافی ساری گپیں ماری گئیں، اور سب نے مل کر روم میں ناشتہ کیا۔۔۔

بھائی آپ یہاں اور کتنا رہیں گے؟؟

ناشتہ کرتے ہوئے اذلان نے سوال کیا---

تقریباً چار مہینے کا سٹے کرنا ہے---

ڈاکٹر نے اتنا لمبا ٹائم دیا ہے؟؟

اوہو مگر ہم تو صرف 15 دن سٹے کریں گے---

اس کے بعد ہم واپس چلے جائیں گے، کیونکہ میری بیوی کو اپنے بچوں کی بہت یاد آرہی ہے

اذلان نے بیچارا سا بناتے ہوئے کہا---

ہاں جی آج کل کی بیویوں کو شوہروں سے زیادہ اپنے بچوں کی فکر ہوتی ہے---

وجدان کے لہجے میں منت کے لیئے طنز تھا جو بچے کے لیے ضد کر کے اسے یہاں تک لے آئی تھی، منت نے وجدان کے طنز کو بخوبی محسوس کیا تھا، مگر کچھ بولی نہیں---

کافی اچھا ماحول ہو گیا تھا،زمل اور اذلان کے آنے سے،کافی دیر تک بیٹھے ہوئے وہ گپیں لگاتے رہے،پھر ایک ساتھ چاروں گھومنے کے لیے نکل پڑے،زمل اور منت نے خوب مزے کیے تھے،مزے تو خیر وجدان اور اذلان نے بھی بہت کیے۔۔۔

دونوں بھائی پردیس میں ملے تو اچھا تو دونوں کو لگا تھا،کہیں اذلان اپنی شرارتوں سے ساتھ دیتا تو کہیں وجدان کی ڈانٹ کھا کر اذلان چپ ہو جاتا۔۔۔

منت اور زمل نے خوب جھولے لیے،رات کا ڈنر بھی سب نے مل کر باہر ہی کیا اور پھر اپنے اپنے ہوٹلز کی طرف چل پڑے تھے۔۔۔

اذلان نے منت کے بارے میں سب ڈیٹیل وجدان سے پوچھ لی تھی،اور وہ بہت دعا گو تھا کہ اللہ تعالی اس کے بھائی کے گھر اولاد دے،اور وہ بہت خوش بھی تھا کہ اب کوئی اُمید کی کرن نظر آرہی ہے۔۔۔

....

آپ کیوں پریشان ہیں کچھ نہیں ہو گا آپ ہیں نہ میرے ساتھ۔۔۔

وٹینگ ایریا میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے وجدان بہت پریشان تھا۔۔۔

منت کب سے اس کی پریشانی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے دلاسہ دینے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کندھے سے سر ٹکا لیا۔۔۔

پلیز منت ایک بار پھر سے سوچ لو، کیوں خود کو اتنی تکلیف دے رہی ہو؟؟

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ یہ اپریشن چھوٹا سا ہو گا مگر کافی تکلیف دہ ہو گا، اور میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا، میں خوش ہوں یار تمہارے ساتھ، جیسی مرضی قسم لے لو۔۔۔

میرے دل میں کبھی ایک بار بھی یہ نہیں آیا کہ ہمارا بچہ ہوتا تو ہم یہ کرتے، ہمارا بچہ ہوتا تو وہ کرتے۔۔۔

میں تو تمہاری حرکتوں، تمہاری بچپنے میں اس قدر مگن رہتا ہوں، میرے لیے یہ سب سوچنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔۔۔

مت دو یار خود کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

منت کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے ہوئے اس کی نظروں میں التجا تھی، وہ کسی بھی طرح سے منت کو روکنا چاہتا تھا اس اپریٹ کے لیے۔۔۔

اگر آپ میرے ساتھ ہیں تو میں کوئی بھی تکلیف برداشت کرلوں گی، پلیز آپ میری ہمت بنیں، اگر آپ ٹوٹ جائیں گے تو پھر سچ میں میں کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔

منت بہت زیادتی کر رہی ہو۔۔۔

یہ اگر میں تم سے پوچھوں کہ اگر تمہیں پتہ ہو کہ کوئی چیز مجھے بہت تکلیف دے گی، اور میں ضد کروں کہ تم مجھے وہ کرنے دو، کچھ لمحے کے لیے خود کو میری جگہ رکھ کر اس تکلیف کو محسوس کرو۔۔۔

وجی پلیز اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی ایسا وقت آئے۔۔۔

وہ تو وجدان کی بات پر ہی تڑپ گئی تھی۔۔۔

منت مت کرو ایسا، میرے منہ سے تم اتنا سا سن نہیں سکتی اور خود کرنے جا رہی ہو، میرے دل پر اس وقت کیا گزر رہی ہے تمہیں اس بات کا احساس نہیں، تم سیلفش بن کر صرف اپنے بچے کے بارے میں سوچ رہی ہو۔۔۔

وجدان نے جھنجلا کر ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے چہرے کا رخ پھیر لیا۔۔۔

و.جی پلیز جب فیصلہ ہو گیا ہے، تو پھر کیوں آپ مجھے اس طرح کی باتیں کر کے کمزور کر رہے ہیں۔۔۔

منت کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے، وجدان منت کی آنکھوں میں آنسو ہی تو نہیں دیکھ سکتا تھا، اگر دیکھ سکتا تو کبھی وجدان یہ فیصلہ نہیں لیتا۔۔۔

منت کے آنسوؤں کو ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے، کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ساتھ لگا لیا۔۔۔

It's time for the operation...

Please bring the patient to the operation theater...

Yes, let's go, we are coming...

وہ ڈاکٹر کے کلینک کے باہر ہی ویٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپریشن کا ٹائم ہو گیا، منت کو اندر بلایا گیا۔۔۔

وجدان کو ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کی جان نکال کر لے جا رہا ہو۔۔۔

بغیر ویٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا خیال کیے، کھڑے ہوتے ہی وجدان نے منت کو اپنی باہوں میں سمیٹتے ہوئے سینے سے لگا لیا، اس کے بالوں پر سر رکھ کر چومتے ہوئے وجدان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔۔

جس کو وہ فوراً ہی چھپا گیا۔۔۔

وہ منت کو کمزور نہیں کرنا چاہتا تھا مگر کیسے بتاتا وہ خود بہت کمزور پڑ رہا تھا۔۔۔

منت کو اپنے ساتھ لے کر وہ آپریشن تھیٹر کے اندر داخل ہوا۔۔۔

ڈاکٹرز کی ٹیم وہاں پر پہلے ہی موجود تھی، ڈاکٹر بہت اچھا تھا جو کہ وجدان کا بہت اچھا دوست بھی تھا، اس کی بیوی نے ہی منت کا اپریٹ کرنا تھا۔۔۔

منت کو آپریشن والی یونیفارم پہنا دی گئی تھی۔۔۔

وجدان نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ منت کے پاس کچھ دیر رہے گا اپریٹ کے ٹائم باہر آ جائے گا۔۔۔

منت کو ہاتھ میں ڈرپ کے لیے جب بنولہ پن لگائی گئی تو منت کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی، وجدان نے منت کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھے ہوئے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

منت کو ہمیشہ انجکشن سے بہت ڈر لگتا ہے تھا وہ تو انجکشن لگانے میں بہت تنگ کیا کرتی تھا آئی، مگر آج منت خود سے سب کچھ کروانے کو تیار تھی۔۔۔

یہ کیسی ممتا کی محبت ہوتی ہے جو ہر دُکھ کو اپنے اوپر برداشت کر لیتی ہے۔۔۔

وجدان سوچتے ہوئے کچھ لمحوں کے لیے گزرے ہوئے وقت میں چلا گیا۔۔۔

جہاں پر ثریا بیگم بہت پیار کیا کرتی تھیں اپنے بچوں سے، بے اختیار وجدان کے دل نے ایک سسکی لی تھی کہ کیوں امی جان آپ نے ایسا کیا، کیوں آپ ہم سے دور چلی گئیں، ایک ماں اپنے بچے کے لیے جو تکلیفیں جھیلتی ہے، آپ نے وہ سب کیا آپ ہمارے لیے بہت اچھی ماں تھیں، بس آپ نے باقی لوگوں کے ساتھ بہت کچھ غلط کر دیا۔۔۔

وجدان جو سب کے سامنے بہت مضبوط بن کے رہتا تھا۔۔۔

کسی کو نہیں پتہ تھا کہ وجدان راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنی ماں کے روم میں جا کر رویا کرتا تھا، یہ بات اس نے منت تک سے بھی چھپا رکھی تھی۔۔۔

اگر ثریا کی وجدان میں جان بستی تھی تو جان تو وجدان کی بھی اپنی ماں میں تھی، بس قسمت نے دونوں کو دور کر دیا۔۔۔

منت کو ڈرپ لگ چکی تھی اسے ہمت دیتے ہوئے وجدان بڑی مشکل سے آپریشن تھیٹر سے باہر آ گیا۔۔۔

آپریشن صرف آدھے گھنٹے کا تھا، مگر یہ آدھا گھنٹہ وجدان نے کس مشکل سے گزارا یہ تو صرف اس کا دل جانتا تھا۔۔۔

منت کو جب باہر لایا گیا وہ بے ہوش تھی، وجدان سٹچر کو خود دھکیلتے ہوئے روم تک لے کر آیا تھا اور اپنے ہاتھوں سے منت کو بڑے پیار سے اُٹھا کر بیڈ پر ڈالا، وہ وجدان کے ہاتھوں میں لٹک رہی تھی، بالکل بے جان تھا اس وقت اس کا جسم۔۔۔

سٹاف نے ڈرپ لگا کر آن کر دی تھی، ایک طرف بلڈ کی ڈرپ آن کر دی اور سٹاف وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

وجدان کا دوست ڈاکٹر اور اس کی بیوی خود روم تک آئے تھے، وجدان کو کچھ ضروری ہدایات دیتے ہوئے وہ جا چکے تھے اور جاتے ہوئے بتا کر گئے تھے کہ اگلے کچھ دن منت کے لیے بہت تکلیف دہ ہیں اور اس کو صبر سے کام لینا ہے، وجدان کیسے بتاتا کہ منت کو تکلیف میں دیکھ کر اس سے صبر نہیں ہوتا۔۔۔

یارِ وجدان۔۔۔

وجدان نے گہری سانس بھرتے ہوئے منت کے پیٹ سے کپڑا ہٹا کر دیکھا جہاں پر چوڑی سی پٹی سے ڈریسنگ کی ہوئی تھی،اس کے پیٹ پر لگے ہوئے کٹ کا سوچ کر ہی وجدان تڑپ گیا تھا،اس نے فوراً سے اوپر کپڑا ڈال دیا۔۔۔

اس کے زرد چہرے پر جھکا اور لب رکھتے ہوئے چوم لیا۔۔۔

وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا سکا تھا۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد منت کو ہوش آگیا، مگر اس کا ہوش میں آنا بہت تکلیف دے تھا۔۔۔

وہ اُٹھتے ہی پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے درد سے کراہنے لگی تھی۔۔۔

منت کیا ہو رہا ہے؟؟

وجی مجھے بہت درد ہو رہا ہے، بہت زیادہ درد ہو رہا۔۔۔

وجدان جو اس کے قریب کھڑا تھا، وہ وجدان کے سینے سے قمیض کو مٹھی میں جکڑے، وہ نرمی سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے کراہ رہی تھی، اور درد کتنا زیادہ تھا یہ اس کے چہرے سے صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

وجدان نے فوراً سے ڈاکٹر کو بلایا، ڈاکٹر نے آکر انجیکشن لگا دیا۔۔۔

وجدان ابھی تو انجکشن لگا دیا ہے، مگر تمہیں پہلے ہی آگاہ کر دیتا ہوں بار بار انجیکشن نہیں لگا سکتے۔۔۔

بس کچھ دن ان کو اس تکلیف سے گزرنا پڑے گا، اس کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

ڈاکٹر تو یہ بول کر چلا گیا، مگر وہ کیسے دیکھتا منت کو اتنی تکلیف میں کچھ لمحے تکلیف کے ہی وہ دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔

اگلا ایک ہفتہ بہت زیادہ تکلیف دہ تھا، منت درد سے کراہتی تھی اور وجدان کو سمجھ نہیں آتا تھا، وہ ایسا کیا کرے کہ منت کی تکلیف دور ہو جائے، مگر وقت جیسا بھی ہو گزر ہی جاتا ہے یہ بہت مشکل وقت تھا، آخر کار گزر گیا۔۔۔

ہفتے کے بعد منت کا درد پہلے سے کم تھا، مگر اب بھی اسے درد ہوتا تھا، جو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اگلے کچھ مہینوں تک اس طرح کا ہلکا ہلکا پین وہ محسوس کرتی رہے گی۔۔۔

مسٹر وجدان آپ اپنی وائف کو لے کر جا سکتے ہیں، مگر ان کی ڈائٹ اور ان کی میڈیسن کا آپ کو بہت خیال رکھنا ہو گا۔۔۔

جی ڈاکٹر میں پورا دھیان رکھوں گا۔۔۔

اور اگلے ہفتے آپ کو پھر سے چیک اپ کے لیے آنا ہے۔۔
آپ کو یہاں پر کم سے کم چار مہینے کا سٹے کرنا پڑے گا، یہ بات میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں۔۔۔
آپ اس بات کے لیے پر پیئر ہیں ؟؟

جی جی کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔
اپنے فرینڈ سے ہاتھ ملاتے ہوئے اجازت لے کر وجدان منت کو لے کر لفٹ میں آیا، منت کو بڑے آرام سے اپنی گود میں اُٹھاتے ہوئے وہ گاڑی تک لے کر گیا تھا۔۔۔
یہاں سے وہ ہوٹل روم کے لیے نکل آئے۔۔۔

....

آج منت بہت خوش تھی کیونکہ اس کا درد پوری طرح سے ختم ہو چکا تھا۔۔۔

آج اپریشن کو پورے دو مہینے گزر گئے تھے، ان دو مہینوں میں وجدان نے اسے چھوٹے بچوں کی طرح سنبھالتے ہوئے خیال رکھا تھا۔۔۔

دن رات وجدان نے ایک کر دیا تھا منت کے لیے، منت کی ڈائٹ بہت اچھی تھی، منت کی صحت بہت اچھی ہونے لگی تھی سٹچز میں بھی اب درد نہیں تھا۔۔۔

مگر ان دو مہینوں میں وجدان اور منت کا قریب آنا پوری طرح سے ڈاکٹر نے بند کر رکھا تھا، اور آج تو وجدان بھی خوش تھا کیونکہ آج ڈاکٹر کی طرف سے اسے پوری اُمید تھی اجازت ملنے کی۔۔۔

منت بلیک کلر کی فراک کے اوپر لانگ کوٹ پہنے ہوئے، لائٹ سا میک اپ کیے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

آج بہت دنوں کے بعد منت اتنی فریش فریش تھی، وجدان فریش ہو کر باہر آیا تو منت کو اتنا کھل کھلاتا ہوا کھڑکی کے سامنے کھڑا دیکھ، اس کے دل نے بغاوت کی۔۔۔

وہ چلتا ہوا امنت کے قریب گیا تھا، ہاتھ اس کی کمر میں ڈالتے ہوئے اسے گھما کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

خیریت ہے آج میرا یار صبح صبح بڑا مسکرا رہا ہے؟؟

ہاں جی میں بہت خوش ہوں، مطلب کہ بہت زیادہ خوش۔۔۔

اچھا اور اس خوشی کی وجہ؟؟

اس کی آنکھوں میں پیار سے دیکھتے ہوئے پوچھا جبکہ وجہ وہ خود بھی جانتا تھا۔۔۔

آج ہمیں ڈاکٹر کی طرف سے اجازت مل جائے گی کہ۔۔۔

بس اتنا ہی کہہ سکی تھی اور شرما کر اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

ہمم۔۔۔

آج ڈاکٹر سے کیا اجازت مل جائے گی؟؟

وہ شوخ ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ جب جائیں گے تو پتہ چل جائے گا۔۔۔

جو کچھ بتاتے ہوئے شرما رہی ہو۔۔۔

یارِ وجدان آج تو وہ سب ہونے والا ہے، یہ شرم اس وقت کے لیے بچا کر رکھ لو۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں کی حراست میں لیے کھڑا تھا۔۔۔

ویسے یہ خوشی میرے قریب آنے کی ہے یا اپنے بے بی کے آنے کی ہے؟؟

اپنے بی بی کے آنے کی ہے۔۔۔

اچھا جی تو پھر جاؤ میں نہیں دیتا آپ کا بے بی۔۔۔

وہ مصنوعی ناراض ہو کر اس سے دور ہو گیا۔۔۔

وجی ایسے نہ کریں نہ پلیز۔۔۔

اسکا ہاتھ پکڑ کر بچوں کی طرح کھڑی ہوئی تھی، جیسے سچ میں اس کا بےبی اس کے پاس ہے اور اسے وہ دے نہ رہا ہو۔۔۔

کیا نہ کروں؟؟

وہ اپنی باتوں کا مفہوم سمجھ کر، خود ہی شرمندہ سی ہو کر، اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو کاٹتے ہوئے مسکرا دی۔۔۔

چلو جلدی سے ریڈی ہو جاؤ ناشتے کے بعد ڈاکٹر سے ہماری اپوائنٹمنٹ ہے، اور آج کے اپوائنٹمنٹ کے بعد ہمارا ہنی مون والا پروسیجر شروع ہو جائے گا۔۔۔

اس کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ وجدان ہنسے بنا نہیں رہ سکا تھا۔۔۔ دونوں ریڈی ہو کر ناشتہ کرنے کے بعد سیدھا ڈاکٹر کے کلینک پہنچ گئے تھے۔۔۔

منت کے کیے گئے پچھلے ہفتے کے ٹیسٹوں کی رپورٹس آچکی تھی، منت اور وجدان دونوں سانسیں روکے ہوئے بیٹھے تھے۔۔۔

اب ڈاکٹر جب تک اپنا فیصلہ نہ سنا دیتا، ایک عجیب سی گھبراہٹ دونوں پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو مسٹر وجدان۔۔۔ڈاکٹر رپورٹس چیک کر کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

آپ کی وائف بالکل ٹھیک ہے اور اب یہ ماں بننے کے پوری طرح لائق ہو چکی ہیں، جتنی تکلیف ان کو برداشت کرنی تھی کر چکی ہیں، اور بہت ہی بہادر ہیں، جس بہادری کے ساتھ انہوں نے یہ ٹریٹمنٹ کروایا ہے، جبکہ یہاں عورتوں کو چیختے چلاتے ہوئے ہم نے خود دیکھا ہے۔۔۔

ڈاکٹر کی بات پر وجدان نے مسکرا کر منت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ سچ تھا کہ منت بہت بہادر تھی اس نے تکلیف کو بہت صبر سے برداشت کیا تھا، اس کی تکلیف کو دیکھ کر کبھی کبھی تو وجدان کی جان نکلنے والی ہو جاتی تھی، مگر وہ ہمت نہیں ہارتی تھی اور آج اس کی ہمت نے

یہ ثابت کر دیا کہ ماں سے بڑا کوئی جذبہ نہیں، ماں اپنے بچے کو دنیا میں لانے کے لیے ہر مشکل سے گزر جاتی ہے۔۔

لیجیئے مسٹر وجدان آپ کی وائف کو یہ ٹیبلٹ روز کھانی ہے، اور اس کے علاوہ کوئی دوائی نہیں ہے، بس اب یہ پوری طرح سے فزیکل طور پر فٹ ہیں۔۔۔

بس آپ ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں، خوشگوار ماحول میں رہیں، ان کو یہاں گھومائیں پھر آئیں۔۔۔

آپ کو پریگنینسی کے دو مہینے بعد تک یہاں پر رہنا ہے، یہ بات میں آپ کو پہلے ہی کلیئر کر چکی تھی۔۔۔

جی ڈاکٹر۔۔۔

ڈاکٹر سے اجازت لیتے ہوئے دونوں ڈاکٹر کے کلینک سے باہر نکل آئے، جیسے ہی وجدان گاڑی میں بیٹھا، بلش کرتی ہوئی منت کے چہرے نظر ڈالتے ہوئے، وجدان نے خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ آج اس کی پیاری بیوی کے چہرے پر مسکراہٹ آچکی تھی، جو وہ چاہتی تھی وہ ہونے والا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔

کہاں؟؟

منت جو ڈاکٹر کی پریگنینسی والی بات پر شرمائے ہوئے نظریں جھکائے بیٹھی تھی، اچانک سے وجدان کے کہنے پر متلاشی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

میری جان آپ کے اور ہمارے بے بی کو اس دنیا میں لانے کی تیاری کریں، ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہیے۔۔۔

اس کے چہرے پر ہلکا سا جھکاؤ ڈالتے ہوئے وجدان نے سرگوشی اُتاری، تو منت شرما کر رخ کھڑکی کی جانب کرتے ہوئے، اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا دی۔۔۔

ایک کام کرتے ہیں بے بی کو دنیا میں لانے کی پلاننگ رات کو کریں گے، پہلے ہم کہیں چل کر مزید ارسی کافی پیتے ہیں۔۔۔

منت نے مسکراتے ہوئے بلشی چہرے سے وجدان کی جانب دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا، ابھی ان کو بھوک بالکل نہیں تھی کیونکہ گھر سے ناشتہ کر کے ہی نکلے تھے۔۔۔

ایک بہت مشہور جگہ پر وجدان اسے لے کر آیا، جہاں پر دونوں نے کافی کے ساتھ وہاں کی مشہور سویٹس منگوائی تھی۔۔۔

جب سے منت آئی تھی، صرف وہ لوگ دو سے تین بار اذلان اور زمل کے ساتھ ہی گھومنے گئے تھے،اس کے بعد تو زمل اور اذلان تو واپس چلے گئے تھے، کیونکہ فجر کی ڈلیوری ڈیٹ نزدیک آرہی تھی،تو عافیہ کو کچھ دن کے لیے براق نے اپنے پاس بلایا تھا، تاکہ وہ فجر کا خیال رکھ سکے آج کل اس کی ڈیوٹی کافی سخت تھی،تو اسے گھر سے باہر رہنا پڑتا تو اسے فجر کی فکر ہوتی تھی۔۔۔

ایسے میں عافیہ بچوں کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی،تو اذلان اور زمل واپس جا چکے تھے۔۔۔

اس کے بعد تو منت کا اپریٹ ہو گیا تو ڈاکٹر نے مکمل بیڈ ریسٹ کہا تھا،وہ روم سے باہر قدم صرف ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کروانے کے لیے ہی رکھتی،اور منت کی طبیعت اتنی خراب رہتی تھی کہ ہر وقت چکر آنا، درد ہونا، نڈھال سی رہتی تھی تو ایسے میں وہ خود بھی کہیں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

آج وہ ماشاءاللہ ٹھیک بھی تھی اور ڈاکٹر کی طرف سے بھی اجازت تھی،تو وجدان کا پورا ارادہ تھا اپنی بیوی کو دل کھول کر شاپنگ کروانے کا،بہت بڑے شاپنگ مال کے اوپر ہی کیفے ٹیریا تھا، یہاں سے اُترتے ہوئے وجدان بغیر منت کے کہے اسے شاپنگ مال میں لے آیا تھا۔۔۔

چلو یارِ وجدان شروع ہو جاؤ اور آج بالکل بھی ہاتھ ڈھیلا نہیں رکھنا، دل کھول کر شاپنگ کرو، میرے یار کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ اسے بہت اچھے لگتے ہیں وہ شوہر جو اپنی بیویوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنی بیویوں کے شاپنگ بیگ اُٹھاتے ہیں، آج یارِ وجدان کے سارے بیگ میں خود اُٹھاؤں گا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ پہ رکھتے ہوئے، بہت مشہور برینڈ کے سامنے کھڑا تھا۔۔

مگر منت کی نگاہیں سامنے والی شاپ پر تھیں، جس میں ساری جینٹس شرٹس لگی ہوئی تھیں، اسے اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں، اسے وجدان کے لیے شرٹ خریدنی تھی۔۔

جب سے وجدان اسے دوبارہ ملا تھا تب ہی تو اسے پتہ لگا کہ الگ ڈریسنگ میں وجدان تو اور بھی ہینڈسم لگتا ہے۔۔

وجی مجھے پہلے آپ کے لیے شاپنگ کرنی ہے۔۔

وہ اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اس شاپ کی جانب بڑھ گئی۔۔

منت یار میرے پاس پہلے ہی بہت سارے کپڑے ہیں، تم اپنے لیے شاپنگ کرو۔۔

میری مرضی میں پہلے آپ کے لیے شاپنگ کروں یا اپنے لیے آپ چلیں ناں میرے ساتھ۔۔۔

وہ ہاتھ کھینچتے ہوئے اسے لے کر شاپ کے اندر داخل ہوئی تھی،اور منت نے اس کے لیے اتنی ساری شاپنگ کی کے وجدان ہاتھ جوڑنے لگا تھا کہ منت بس کرو اب اپنے لیے کچھ خرید لو، مگر منت آج وجدان کی بات سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔

بہت عرصے کے بعد وہ وجدان کے ساتھ شاپنگ پر نکلی تھی تو اپنی منمانیاں کرتے ہوئے اب اس نے اپنے لیے ساتھ والی دکان سے صرف دو ڈریس سلیکٹ کیں، مگر اب وجدان شروع ہو گیا تھا،اس نے منت کے لیے اپنی مرضی سے کافی سارے ڈریسز سلیکٹ کر لیے تھے۔۔۔

جس کی قیمت لاکھوں میں تھی،اگر وہ منت تھی تو وہ بھی وجدان تھا،وہ بھی اپنی مرضی کرتے ہوئے کہاں رکنے والا تھا۔۔۔

وجی بس کریں نا اتنی ڈریسز کا میں کیا کروں گی؟؟؟

جو تمہارے خریدیں ہوئی ڈریسز کا میں کروں گا،وہی تم اس کا کرنا،ہم گھر چل کر ان کا اچار ڈالیں گے۔۔۔

مذاق اُڑا رہے ہیں آپ میرا؟؟

نہیں میری جان میری کیا جرات کہ میں تمہارا مذاق اُڑاؤں۔۔۔

ظاہری سی بات ہے میں تمہیں پہن کر دیکھاؤں گا تو تم مجھے پہن کر دیکھانا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر نکلے تو اب منت کی نظر سامنے پرفیوم والی شاپ پر پڑ چکی تھی۔۔۔

وجی چلیں میں آپ کے لیے آپ کے فیورٹ پرفیوم سلیکٹ کرتی ہوں۔۔۔

وجی آپ جو پرفیوم ہمیشہ لگاتے ہیں آج وہ والا پرفیوم نہیں کوئی اور نیو خوشبو سلیکٹ کروں گی۔۔۔

وجدان کی نظریں اس کے کھلکھلاتے چہرے پر تھیں جبکہ منت کی نظریں سامنے دکان پر تھیں۔۔۔

منت تمہیں پتہ ہے کہ مجھے سب سے زیادہ کون سی خوشبو پسند ہے؟؟

پتہ ہے مگر آج وہ والا پرفیوم میں بالکل بھی نہیں لینے دوں گی، ہمیشہ ایک ہی خوشبو لگاتے ہیں۔۔۔

بغیر اس کی بات کا مطلب سمجھے منت سے دکان کے اندر لے آئی تھی۔۔۔

وہ میرا فیورٹ فلیور نہیں ہے---

تو پھر؟؟

منت نے حیرانی سے دیکھا---

میری فیورٹ خوشبو وہ ہے جب میں تمہارے قریب آتا ہوں اور تمہارے جسم سے جو خوشبو میری سانسوں میں اُترتی ہے اس سے زیادہ کوئی خوشبو مجھے پسند نہیں---

اس کی سرگوشی کو سنتے ہوئے منت کا چہرہ لال سرخ ہو گیا تھا---

وجی آپ تو کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں---

منت اسکے کے آگے آگے چلتی ہوئی اس کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی---

سچ بتا رہا ہوں جو بھی خوشبو لینی ہے لے لو مگر میں تو آج اپنی سانسوں کو تمہاری خوشبو سے مہکاؤں گا---

منت کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے سامنے مرر شوکیس میں لگے ہوئے بے شمار قیمتی پرفیوم دیکھتے ہوئے منت کو سرگوشیوں میں بتاتے ہوئے لبوں پر گہری مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔۔

منت ایسے جیسے سن نہیں رہی تھی۔۔

منت نے اپنی پسند کے پانچ چھ پرفیوم سلیکٹ کیے تھے، بہت مشہور برانڈ تھے جس کی قیمت لاکھوں میں تھی، مگر آج وجدان اس کا ہاتھ روک نہیں رہا تھا، ویسے بھی منت کبھی زیادہ شاپنگ نہیں کرتی تھی۔۔۔

ہمیشہ ضرورت کی چیزیں ہی لیتی اور آج زندگی نے اتنی بڑی خوشی دی تھی کہ وہ دونوں ماں باپ بن سکتے تھے، وجدان اس کا ہاتھ نہیں روکنا چاہتا تھا اور ویسے بھی خدا کا شکر تھا کہ پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔

آج منت کی سب مرادیں پوری ہو رہی تھیں، شاپنگ کے بعد وجدان اپنی پیاری بیوی کے شاپنگ بیگ ہاتھ میں تھامے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

جیسے کوئی شہزادہ اپنی پیاری شہزادی کو دنیا کی ہر خوشی خرید کے دے رہا ہو، وہ ایسے اس کے ہر خواہش کو پورا کرتا جا رہا تھا۔۔

شاپنگ کے بعد وجدان اسے بہت مشہور جگہوں پر گھمانے کے لیے لے کر گیا۔۔

اسے وہاں مشہور میوزیم دیکھایا۔۔

شام تک وہ کافی تھک چکے تھے۔۔۔

....

منت اور وجدان ابھی روم پر پہنچے ہی تھے کہ ازلان کا فون آرہا تھا،روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے وجدان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے شاپنگ بیگ بیڈ پر رکھ دیے۔۔۔

وجدان کافی تھک چکا تھا،اسے عادت نہیں تھی یوں گھوم پھر کر شاپنگ کرنے کی،وہ تو آفس اور آفس سے سیدھا گھر آنے والا بندہ تھا مگر شادی کے بعد بیوی بہت چینج کر دیتی ہے۔۔۔

وجدان جو کبھی کسی زمانے میں اپنے لیے ایک رومال تک خریدنے کے لیے بازار نہیں جایا کرتا تھا، اسے یہ دنیا کا سب سے خراب کام لگتا تھا، مگر آج یارِ وجدان کی خوشی کے لیے وجدان پورا دن اس کے ساتھ گھومتا رہا تھا۔۔۔

فون اُٹھاتے ہی اتنی بڑی خوشخبری ملی تھی کہ اس کی ساری تھکن اُتر گئی، جب بھی گھر سے فون آتا وجدان مائک اوپن کر دیتا تھا، تاکہ سب کا حال منت بھی ساتھ میں دریافت کر لے۔۔۔
منت بھی وجدان کی طرح خوشخبری سن کر بہت خوش تھی، اس کی پیاری سی فجر آج امی جان بن چکی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

وجدان بھائی فجر کی بیٹی بہت پیاری ہے، بالکل فجر کے جیسی ہے، چھوٹی سی، پیاری سی، کیوٹی سی۔۔۔
اذلان پہلی بار ماموں بننے کی خوشی میں چہک رہا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔

اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے اور بتاؤ فجر ٹھیک ہے؟؟

جی بھائی بالکل ٹھیک ہے ماشاء اللہ سے---

ہم اس کے پاس ہیں، میں ابھی آپ کو ویڈیو کال کرتا ہوں---

منت مچل رہی تھی پاس کھڑی ہوئی، فجر اور اس کی بیٹی کو دیکھنے کے لیے---

یہ احساس کتنا خوبصورت تھا،اس کی شادی سب سے پہلے ہوئی تھی، مگر وہ ابھی تک اس پیارے، خوبصورت احساس کو محسوس نہیں کر سکی تھی، مگر اب اسے کوئی حسرت نہیں تھی، جانتی تھی کہ اللہ تعالی بہت جلد اسے بھی اولاد جیسی نعمت سے ضرور نوازے گا---

اذلان وڈیو کال ملانے کے بعد بیک کیمرے کی سکرین سے سب کو دیکھ رہا تھا---

اسلام علیکم !!

سب سے پہلے تو یہاں بیٹھے ہوئے سب لوگوں کو میرے اور منت کی جانب سے بہت بہت مبارک ہو---

خیر مبارک، خیر مبارک !!

سب نے خوشی سے ایک ساتھ جواب دیا تھا---

سب گھر والے اس وقت فجر کے گھر پر جمع تھے، آصف اور عافیہ چچی کے تو چہرے کی خوشی دیکھنے لائق تھی، ان کی بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے اس پیاری سی رحمت سے نوازا تھا۔۔۔

وجدان کے بابا ریاض ورک بھی کھلے ہوئے چہرے سے وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے، ان کے لیے فجر، منت اور حوریہ میں کوئی فرق نہیں تھا۔۔۔

اس لیے وہ بھی اپنی نواسی کو دیکھ کر بہت خوش تھے۔۔۔

مٹھائی اور بیکری کے لوازمات سامنے رکھے ہوئے سب لوگ جشن منا رہے تھے۔۔۔

فجر کی شاید نارمل ڈیلیوری ہوئی تھی تو اسے گھر پر لایا جا چکا تھا۔۔۔

حوریہ بھی کھلتے ہوئے چہرے سے منت اور وجدان کو مبارکباد دے رہی تھی۔۔۔

بلاج، صدف اور وقاص صاحب ایک ہی صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

اب ان کے بیچ کی دوریاں کافی حد تک کم ہو چکی تھیں۔۔۔

رشتوں پر پڑی وقت کی گرد اور غلط فہمیاں آہستہ آہستہ ختم ہو کر دم توڑ رہی تھیں۔۔۔

فجر بیٹا آپ ٹھیک ہو؟؟

جی بھائی میں ٹھیک ہوں اور آپ کو بہت بہت مس کر رہی ہوں، کاش آپ دونوں بھی یہاں پر ہوتے۔۔۔

جی بیٹا بہت جلد ہم آپ کے پاس ہوں گے۔۔۔

کمانڈو براق پاشا ہمارے ملک کا مضبوط سرمایہ، ہم دونوں کی طرف سے بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

تھینک یو جی، تھینک یو سو مچ۔۔۔

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب، ہماری پیاری بٹیا کے ماموں جان اور خالہ جان، اب آپ لوگ بھی جلدی سے آجائیں۔۔۔

بہت مس کر رہے ہیں ہم لوگ آپ کو۔۔۔

اور اب تو آپ کی پیاری سی بھانجی بھی آپ کا انتظار کر رہی ہے، اُمید کرتے ہیں کہ آپ اپنی بھانجی کو زیادہ انتظار نہیں کروائیں گے۔۔۔

اور سب نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ اپنی بھانجی کا نام آپ رکھیں گے۔۔۔

نہیں جی---

کمانڈو صاحب ہم اپنی بھانجی اور بہن کو بالکل انتظار نہیں کروائیں گے، انشاء اللہ بہت جلد ہم آپ کے پاس ہوں گے---

اور اپنی بھانجی کا نام ہم ابھی ڈیسائڈ کر دیتے ہیں---

چلو جی یہ تو گڈ ہو گیا جلدی سے ڈیسائڈ کرتے ہیں، تاکہ گڑیا کو اپنا نام پتہ چل سکے---

یہ ازلان کی چہکتی ہوئی آواز تھی---

گڑیا کا نام ہم عشاء رکھیں گے---

ماں کا نام فجر اور بیٹی کا نام عشاء، اگر پسند ہو تو پھر ڈن کر دیں---

واؤ، زبردست، نائس---

بہت سے لوگوں نے ایک ساتھ کہا تھا مطلب کہ سب کو نام پسند آ گیا---

واہ میرے حاضر دماغ بھائی،نام بھی پیارا ہے اور بتانے کا سٹائل بھی پیارا،ماں کا نام فجر اور بیٹی کا نام عشاء۔۔۔

اذلان نے خوش ہو کر داد دی تھی۔۔۔

فجر پلیز گڑیا کا چہرہ سکرین کے سامنے کرو نہ، مجھے ٹھیک سے دیکھائی نہیں دے رہا۔۔۔

منت اُوتاولی سی ہو کر بول رہی تھی۔۔۔

پلیز گڑیا مت بولو عشاء کہو عشاء۔۔۔

اذلان نے منت کو گڑیا کا نام یاد دلایا۔۔۔

جی جی عشاء کا چہرہ دکھا دیجیے پلیز۔۔۔

یہ لیجیے، یہ دیکھو گڑیا، یہ آپ کی بڑی خالہ جان ہیں۔۔۔

حوریہ نے آگے بڑھ کر گڑیا کے چہرے سے چادر اچھی طرح سے ہٹا کر اس کا چہرہ کیمرے کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی کیوٹ ہے---

کیوٹ کیسے نہیں ہو گی، بالکل اپنی خالہ پر گئی ہے---
فجر نے مسکرا کر کہا---

مجھ پر گئی ہے، مطلب کہ میں بھی اتنی پیاری ہوں---
منت نے مسکراتے ہوئے کہا---

جی آپ کی تعریف کے لیے بندہ وہاں پر حاضر ہے، اس سے پوچھ لیجئے گا کہ آپ کتنی خوبصورت اور کتنی کیوٹ ہیں، جو دل و جان سے آپ پر مرتے ہیں---

ازلان تم اپنا منہ بند رکھا کرو---
وجدان نے شرماتے ہوئے کہا کیونکہ وہاں پر سب لوگ موجود تھے جن میں منت کے چچا اور اپنے بابا سے اسے بہت شرم آرہی تھی---

دیکھ لو کیا دن ہوا کرتے تھے جب تم ہمیں اتنے پیار سے بھائی جان کہہ کر بلایا کرتی تھی۔۔۔
بڑی بھابھی بن کر تو آپ ہمارا احترام کرنا ہی بھول گئی ہیں۔۔۔
ازلان نے بیچارہ سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں تو اپنی حرکتیں تھوڑی بڑی کر لو۔۔۔
وجدان نے کیمرے کے آگے چہرہ کرتے ہوئے ازلان کو گھور کر کہا۔۔۔

وجدان بھائی آپ بھی بدل گئے ہو۔۔۔
کوئی نہ شادی کے بعد ہر کوئی بدل جاتا ہے۔۔۔
وجدان کی بات پر ازلان نے بیچارا سا منہ بنایا۔۔۔

کافی دیر آپس میں گپے مارنے کے بعد فون بند ہو چکا تھا۔۔۔

....

بہت بہت مبارک ہو خالہ جان۔۔۔

وجدان نے منت کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے نزدیک کیا۔۔۔

آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو پیارے ماموں جان۔۔۔

وجدان کے گلے میں پیار سے باہر ڈالتے ہوئے منت بڑی ادا سے بولی تھی۔۔۔

تھینک یو۔۔۔

اور کیا کہہ رہی تھی تم کہ تم بھی خوبصورت ہو؟؟

یارِ وجدان یہ بات تم مجھ سے پوچھا کرو، اذلان ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔۔

بلو آئیز اس کے چہرے کے ہر نین نکوش پر گہرائی سے گاڑے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ بتادیں کہ میں کتنی پیاری ہوں؟؟

آپ تعریف کرتے ہی نہیں، تو مجھے کیسے پتہ چلے گا؟؟

اچھا جی تو یارِ وجدان کو میرے منہ سے تعریف سننی ہے؟؟

آج ساری رات آپ کی تعریف کرنے میں ہی گزارنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔

اتنا سا کہنے پر ہی منت نے چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا۔۔۔

یہ کیا تعریف سننے سے پہلے ہی شرما گئی ہو۔۔۔

منت میں جو تمہارے لیے سپیشل ڈریس لے کر آیا ہوں مجھے وہ پہن کر دیکھاؤ!!

نہیں وجی وہ بہت چھوٹا ہے!!

مجھے دیکھنے کا حق ہے!!

مجھے شرم آئے گی!!

مجھے سکون آئے گا!!

آپ مجھے بے شرم سمجھیں گے !!

فضول دماغ مت استعمال کیا کرو، میرے سامنے تمہیں ہر حال میں آنے کی اجازت ہے، تمہیں ہر روپ میں دیکھنے کا مجھے حق ہے۔۔۔

اس کا چہرہ لبوں سے چومتے ہوئے خمار زدہ لہجے سے کہا۔۔۔

جلدی سے ڈریس پہن کر آؤ، آج کی رات کا مجھے بے صبری سے انتظار تھا، بہت انتظار کروایا ہے تم نے اب اور مت تڑپاؤ۔۔۔

اس کی گردن میں چہرہ چھپانے لگا تھا۔۔۔

جتنا تڑپاؤ گی اتنا ہی تمہاری جان کو مشکل کروں گا یار وجدان۔۔۔

اس کی گردن پر لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے وہ بہکنے لگا تھا۔۔۔

نرمی سے اسے خود سے دور کرتے ہوئے، اس کے ہاتھ میں اپنی فیورٹ ڈریس والا پیکٹ تھماتے ہوئے آنکھ سے چینج کرنے کا اشارہ کیا، وہ پیکٹ پکڑ کر نظریں جھکائے چینج کرنے جا چکی تھی۔۔۔

وجدان سے انتظار کی گھڑیاں گزاری نہیں جارہی تھیں، تو وہ منت کے لائے ہوئے پرفیومز کو ٹرائی کرنے لگا تھا۔۔۔

شرٹ کے بٹن کھول کر بالوں سے بھرے ہوئے مضبوط سینے پر باڈی سپرے لگاتے ہو اس کی نظر مرر میں نظریں جھکا کر آتی ہوئی منت پر پڑی۔۔۔

ٹی پنک کلر کی شارٹ سلکی نائٹی میں وہ باربی ڈول گڑیا کی طرح لگ رہی تھی، اس کا مخملی بدن نائٹی میں دمک رہا تھا۔۔۔

وجدان پرفیوم کو وہیں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے، خمار دار نظروں سے دیکھتے ہوئے پلٹا تھا۔۔۔

اس کی جانب آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے ہوئے، نچلے ہونٹ کے کنارے کو کاٹتے ہوئے، خماریوں پر پہرے لگائے ہوئے، اس کی جانب بڑھتا چلا گیا۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے نظروں کو جھکائے ہوئے شرم کے لال چہرا لیے لبوں میں مسکرا رہی تھی۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔

اس کی کمر میں نرمی سے ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔۔۔

مجھے پہنتے ہوئے بہت شرم آرہی تھی۔۔۔

اس کے مضبوط سینے میں چہرہ

چھپائے ہوئے خود کو محفوظ کر چکی تھی۔۔۔

شرمانے والی کون سی بات ہے، میری جان کو میرے سامنے ایسے ڈریسز پہننے کی اجازت ہے، مجھے خوشی بھی ہوتی ہے تمہیں ڈول کی طرح سجا ہوا دیکھ کر۔۔۔

اسکا چہرہ ہاتھ میں تھامتے ہوئے اپنے مقابل کرکے اس کے ہر نین نقش وہ گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے خوبصورت سراپے کو خماری بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے حسن پر قربان ہو رہا تھا۔۔۔

پیاری سی شہزادی کو پیار سے اُٹھا کر بیڈ پر لیٹاتے ہوئے آج وہ اپنے بہکی ہوئی شدتوں سے اس کے وجود کی رعنائیوں کو مہکانا چاہتا تھا، اس پر گھٹا کی مانند چھایا ہوا اسکے چہرے کو اپنے ہونٹوں کی حرارت سے جلاتے ہوئے مدحوشیوں کی خوبصورت وادیوں میں لے جا رہا تھا۔۔

اس کی گردن پر لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے اسے اپنی محبت کی دنیا میں لے جاتے ہوئے اس کی سانسوں کو مہکا رہا تھا۔۔

وہ اپنے وجی کی اُلجھی ہوئی سانسوں کی خوشبو کو اپنے وجود کی رعنائیوں پر محسوس کرتی ہوئی گہری سانسیں لے رہی تھی، اس کی تیز سانسوں میں بند ہوتی ہوئی اسکی خوبصورت آنکھوں کو دیکھ کر وجدان ورک کے لب خماری سے مسکرائے تھے۔۔

وہ آج اس کے وجود پر اپنے لبوں کی بہکی ہوئی مہریں لگاتے ہوئے، محبت کی خوبصورت داستان لکھ رہا تھا۔۔

بہت دنوں کے بعد اسے یہ پیار بھرے حسین لمحے اور منت کی قربت نصیب ہوئی تھی۔۔

سخت شدتوں میں تیز بارش کی طرح اس کے نازک وجود پر برستے ہوئے اس کی سسکیوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھائے ہوئے تھا۔۔

وہ اس کی پیار بھری محبت کی طوفانی بارش میں بھیگ کر اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

وجدان اس کے بالوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں نرمی سے پھیرتے ہوئے پُر سکون لیٹا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔
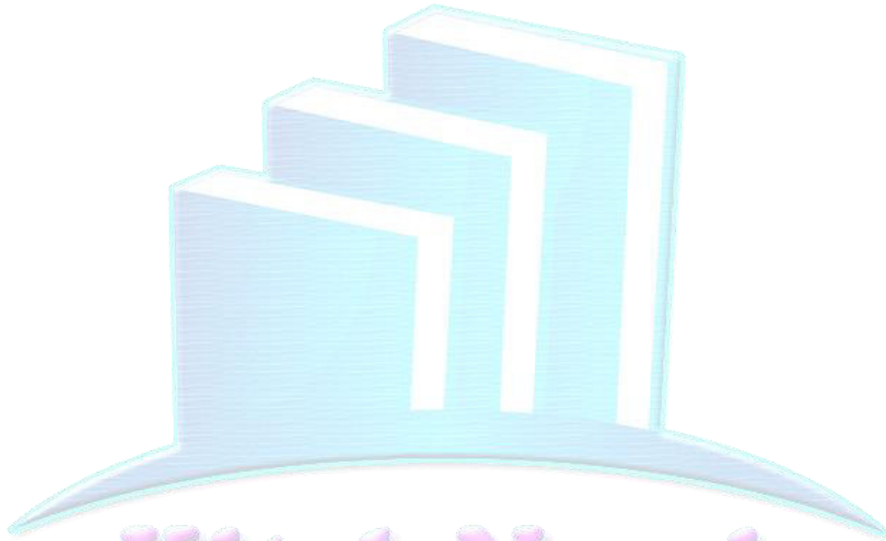
جب ہمارا بے بی ہو گا تب آپ ایسے ہی جلدی سے اس کا نام سوچ کر رکھ دیں گے، جیسے آپ نے فجر کی بیٹی کا نام فوراً سے سوچ کر رکھ دیا۔۔۔

یارِ وجدان یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے، ویسے میرے یار کے دماغ میں یہ بات کیسے آئی؟؟

بس ویسے ہی میں نے سوچا کہ کیا آپ ہمارے بے بی کے لیے بھی اتنا خوش ہوں گے؟؟

میری پاگل بیوی اگر میں اپنی بہن اور بھائی کے بچوں کے ساتھ اتنا پیار کرتا ہوں، تو سوچو میں اپنی اولاد سے کتنا پیار کروں گا۔۔۔

اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے پیار سے بول کر اس کے دل کی بات جاننا چاہتا تھا۔۔۔

تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں اپنے بچے سے پیار نہیں کروں گا؟؟

کیونکہ آپ نے کبھی بھی ایکسائٹیڈ ہو کر کہا ہی نہیں کہ آپ کو بیٹا چاہیے یا بیٹی۔۔۔
آپ تو کبھی خود سے بچے کا ذکر بھی نہیں کرتے ہمیشہ میں ہی کہتی ہوں۔۔۔

اب سے بچے کا نام روز لیا کروں گا، فضول باتیں سوچ کر خود کو پریشان نہ کیا کرو منت۔۔۔
آج سے پہلے اس لیے نام نہیں لیتا تھا کیونکہ میں خود کو کوئی ایسی آس ہی نہیں دلانا چاہتا تھا، جو پوری نہ ہو سکے، مجھے تمہاری جان اور تمہارے ساتھ سے زیادہ کچھ قیمتی نہیں لگتا تھا، اس کے بعد بچے کا ذکر اس لیے نہیں کرتا تھا کہ تم اتنی تکلیف میں تھی اور تمہاری تکلیف کو دیکھ کر میرا دل پھٹنے لگ جاتا تھا۔۔۔

دن رات تمہارے ٹھیک ہونے کی دعائیں کرتے ہوئے، بچے کے بارے میں میرا دماغ سوچتا ہی نہیں تھا، اب سب کچھ ٹھیک ہے تو اب روز بے بی بنانے کی پلاننگ بھی جاری رہے گی اور روز بچے کا نام بھی لوں گا اور رہی بات کہ مجھے بیٹا چاہیے یا بیٹی، تو میں کہوں گا مجھے دونوں چاہیے---

ایک پیاری سی بیٹی بالکل تمہاری جیسی معصوم، تھوڑی تھوڑی بے وقوف جس میں بچپنا بھرا ہو، مجھے زیادہ سمجھدار لڑکیاں اچھی نہیں لگتیں---

میری پیاری سی بیٹی تمہارے جیسی خوبصورت ہونی چاہیے---

اور ایک بیٹا چاہیے بالکل اذلان جیسا نٹ کھٹ، شرارتی، گھر کی رونق اور ہمیشہ بہن بھائیوں پر جان وارنے والا---

مگر ازلان کو تو اپنے دونوں بیٹوں کو آپ جیسا بنانا ہے۔۔۔

منت نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکے کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے، انگلیوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔۔۔

ہاں تو یہ اس کی محبت ہے کہ اسے اپنے بیٹوں کو اپنے تایا جیسا بنانا ہے مگر میں تو ہمیشہ اپنے بیٹے کو ازلان جیسا بنانا چاہوں گا، رونق ہے وہ ہمارے گھر کی اور میرے دل کی۔۔۔

منت تمہیں پتہ ہے ازلان اور میں ایک ساتھ دنیا میں آئے مگر ہمیشہ سے مجھے ازلان نے بڑا بھائی سمجھا۔۔۔

بچپن سے ہی وہ مجھ سے چھوٹا بن کر رہنا چاہتا تھا، اس نے ہمیشہ مجھ سے بے تحاشہ پیار کیا۔۔۔

میرے غصے، کو ڈانٹ کو اس نے خاموشی سے برداشت کیا۔۔۔

اس نے کبھی افففف نہیں کی۔۔۔

اذلان جیسے بھائی خوش قسمت لوگوں کو ملتے ہیں اور میں دنیا کا وہ خوش قسمت انسان ہوں جس کے حصے میں اذلان جیسا بھائی آیا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے کہ اذلان اور میری عمر میں فرق نہیں۔۔۔

مگر اذلان مجھے بھائی نہیں میرا بیٹا لگتا ہے، میں اس پر کوئی بھی تکلیف آتے ہوئے برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

اذلان کی باتیں کرتے ہوئے وجدان کے چہرے پر خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔

اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر پتہ چلتا تھا کہ وہ اپنے بھائی سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔

کہاں ملتے ہیں آج کے وقت میں ان دونوں جیسے بھائی، ایک دل تھا تو دوسرا دھڑکن، ایک جسم تھا تو دوسرا جان تھا، دونوں ہی ایک دوسرے کے بنا ادھورے تھے۔۔۔

وجدان کے منہ سے اپنے بھائی کی محبت کا اظہار سن کر بے اختیار منت کے منہ سے دعا نکلی تھی؛

کہ خدا ہمیشہ ان کی جوڑی سلامت رکھے یہ دونوں ایک دوسرے کے بنا جی نہیں سکتے تھے۔۔۔

بابا آپ کے فرینڈ کے بیٹے سے میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں، آپ ہاں کہہ دیجیے۔۔۔

عریشہ بیٹا تم سچ کہہ رہی ہو؟؟

عریشہ کے بابا کی خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔۔

جی بابا میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔۔

وہ ٹوٹے ہوئے دل کو سنبھالتے ہوئے، اپنے بابا کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔

بیٹا تم ایک بار لڑکے سے مل لو، اس کے بعد اپنا فیصلہ سنا دینا، جلد بازی کرنے کی ضرورت نہیں، تم نے ہاں کر دی ہمارے لیے یہی بہت ہے۔۔۔

اپنی بیٹی کو پیار دیتے ہوئے، عریشہ کے بابا بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔۔

عریشہ کی ماں تو خوشی سے بول ہی نہیں پارہی تھی، کب سے عریشہ شادی کے نام دور بھاگ رہی تھی، ان کو تو اندازہ تک نہیں تھا ان کی بیٹی حماد پر لٹو ہو چکی ہے۔۔۔

پاکستان سے واپس آنے کے بعد عریشہ نے ایک دم سے ہاں کہہ دی کیونکہ جتنی بے عزتی وہ پری سے کروا کے آئی تھی اس سے زیادہ نہیں کروا سکتی تھی۔۔۔

آج تک حماد نے اسے بہت کچھ بولا مگر حماد کی باتوں کو عریشہ دل پر نہیں لگاتی تھی مگر آج پری نے جس طرح حق جماتے ہوئے حماد کو کس کی عریشہ کو بار بار وہ سین یاد آرہا تھا۔۔

آج عریشہ نے حماد کو اپنے دل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکال دیا تھا، بہت دنوں سے عریشہ کے لیے اس کے بابا کے ایک خاص دوست کے بیٹے کا رشتہ آیا ہوا تھا۔۔

عریشہ نے آتے ہی ہاں بول دی کیونکہ اب وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

اس نے خود کو یقین دلا لیا کہ ہر کسی کو محبت نہیں ملتی، حماد کبھی بھی اس کا نہیں تھا، اس وقت تو وہ حماد کو اپنا دوست بھی ماننے کو تیار نہیں تھی، آنے والے وقت میں شاید سب ٹھیک ہو جائے۔۔

نہیں بابا مجھے ملنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ ہاں کر دیں مجھے آپ کی پسند پر پورا یقین ہے۔۔

وہ کہتی ہوئی اُٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی اور اس کے ماں باپ تو خوشی کے مارے حیرانی سے جاتی ہوئی عریشہ کو دیکھ رہے تھے۔۔

ان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ عریشہ نے اتنی آسانی سے ہاں کر دی ہے۔۔

....

(پونے دو مہینے بعد)

وجدان نے منت کو امریکہ کی سب مشہور جگہوں کی سیر کروائی۔۔۔دونوں نے ان پونے دو مہینوں کو بہت انجوائے کیا تھا۔۔۔

مگر پونے دو مہینے ہونے کو تھے ابھی تک کوئی خوشخبری نہیں تھی،اب تو منت کو گھومنے میں بھی مزہ نہیں آتا تھا،وہ چڑچڑی سی رہنے لگی تھی۔۔۔

وجدان اس کو روز سمجھاتا تھا کہ یہ تو اللہ تعالی کی مرضی ہے جب اللہ کو قبول ہو گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا،اللہ تعالی خوشخبری بھی سنا دے گا مگر منت پتہ نہیں کیوں صبر کا دامن چھوڑنے لگی تھی۔۔۔

منت چلو اُٹھو کہیں اچھی سی جگہ چل کر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔

مجھے آج کہیں نہیں جانا، آپ کو جانا ہے تو آپ چلے جائیں۔۔۔

منت مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تمہارا یہ انداز۔۔۔

مطلب کہ تمہیں صرف بچے سے غرض ہے،میرے ساتھ ٹائم گزارنا تمہیں بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔

ٹھیک ہے آج کے بعد میں تمہیں باہر جانے کے لیے بالکل نہیں کہوں گا، تم ایک کام کیا کرو مجھ سے بات کرنا ہی بند کر دو، بلکہ اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ میں ساتھ والا روم بک کروالیتا ہوں، تم اس روم میں رہا کرو اور میں اس روم میں جا کر رہوں گا تا کہ تمہیں میری شکل بھی نہ دیکھنی پڑے۔۔۔

کافی دنوں سے منت بہت چڑچڑی اور ایسے ہی بیہیویئر بنائے ہوئے تھی، آج تو وجدان کو سچ میں غصہ آگیا تھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟

وجدان جو بیڈ سے نیچے اُتر کر چپل پہنتا ہوا ٹراؤزر شرٹ میں ہی روم کا دروازہ کھول کر باہر جانے لگا تھا، تو منت اپنے بیڈ سے جھٹکے سے اُٹھتی ہوئی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی، اسے بھلا کہاں منظور تھا کہ اس کا وجی اس سے ناراض ہو، منت کو اپنی بے وقوفی کا فوراً سے احساس ہو چکا تھا۔۔۔

کہیں بھی جاؤں تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟؟

تم تو میری شکل دیکھتے کر پچھلے چار مہینوں سے بیزار ہو چکی ہو۔۔۔

میں تمہارے سکون کا اہتمام کرنے جا رہا ہوں۔۔۔

ساتھ والا روم بک کروانے جا رہا ہوں تا کہ تمہیں میری شکل دیکھنی نہ پڑے۔۔۔

سرد لہجہ، آنکھوں میں غصہ اور چہرے پر غصے سے پھیلی ہوئی لالی کو دیکھ کر منت کی جان نکل گئی تھی،اسے کہاں عادت تھی وجی کہ اس روپ کی،اسے تو وجدان کے محبت سے سمجھانے والے رویے کی عادت تھی مگر وجدان بھی ایک انسان تھا،منت کے مسلسل بگڑے ہوئے رویے کو دیکھ کر آج اس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

وجی آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں؟؟

آپ جان ہیں میری،مانتی ہوں کہ کافی دنوں سے میرا بیہیویئر بہت خراب ہے مگر وجی آپ جانتے ہیں کہ وہ کس وجہ سے ہے۔۔۔

تڑپ کر کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے،اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے، آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میں آپ کے چہرے سے میں بیزار ہو جاؤں خدا ایسا کوئی دن میری زندگی میں لے کر ہی نہ آئے۔۔۔

اللہ کرے کہ اس صبح کا سورج کبھی طلوع ہی نہ ہو، جس دن منت کو اپنے وجدان کے چہرے سے بیزاری محسوس ہو۔۔۔

خود اپنے رویے سے روز وجدان کو تنگ کرتی تھی مگر وجدان کا ذرا سا سخت لہجہ منت کے آنسوؤں کی وجہ بن چکا تھا۔۔۔

خوبصورت آنکھوں سے آنسوں نکل کر گلابی عارض پر بہتے ہوئے اس کی شرٹ بھگونے لگے تھے۔۔۔

پہلے رونا بند کرو۔۔۔

وجدان کہاں اس سے ناراض رہ سکتا تھا اور کہاں وجدان میں ہمت تھی کہ وہ اپنے یار کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر برداشت کر سکتا۔۔۔

منت کے آنسوؤں سے وجدان فوراً سے پگھلتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگائے رونے سے روک رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کون لوگ ہوتے ہیں جو اپنے غصے کی آڑ میں اپنے محبوب کو روتا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔۔۔

وجدان منت سے تو سچ میں ناراض تھا مگر منت کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے چند آنسوں وہ اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

میں نہیں چپ کروں گی، میں سارا دن روتی رہوں گی، آپ نے کیسے کہا کہ میں آپ کا چہرہ دیکھ کر بیزار ہو گئی ہوں؟؟

کیسے آپ مجھے چھوڑ کر دوسرے روم میں جا سکتے ہیں؟؟

آپ مجھ سے بیزار ہو گئے ہیں، میں اب آپ کو اچھی نہیں لگتی، اب آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے، ہمیشہ میری بے وقوفوں کو پیار سے منا لیا کرتے تھے، مگر اب آپ مجھے ڈانٹنے لگے ہیں۔۔۔

یہاں تو کیس اُلٹا وجدان پر پڑ ا گیا تھا۔۔

وہ وجدان کہ مضبوط چوڑے سینے پر سر رکھے ہوئے شکوے پر شکوے کر رہی تھی، آنسوں وجدان کی شرٹ کو سینے سے بھگو رہے تھے۔۔

وجدان اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے پیار سے اپنے سینے سے لگائے ہوئے اس کی پیٹھ کو سہلا رہا تھا، اس کی شکایتوں پر وجدان کے آتشی لب ہلکے سے مسکرائے تھے۔۔

یارِ وجدان بہت زیادتی کرتی ہو۔۔۔

خود تنگ کر کر کے، اب میں نے اگر ذرا سا ناراضگی کا اظہار کیا تو وہ تم سے برداشت نہیں ہوا۔۔

کیا مجھے ناراض ہونے حق نہیں ہے؟؟

نہیں، کوئی حق نہیں ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں۔۔۔

وہ پوری شدت سے سے روتے ہوئے بولی۔۔

اچھاجی مطلب کہ مجرم میں ہوں، تم تنگ کرو اور میں ناراض بھی نہیں ہو سکتا؟؟

ہاں نہیں ہوسکتے بس بات ختم۔۔۔

وہ روتے ہوئے دوٹوک بولی۔۔۔

مت کیا کرو یار پیار میں دغا بازیاں، میری کمزوری کو بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا، اسی لیے اپنے چند آنسوں بہا کر مجھے غلط ثابت کر دیتی ہو۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کو اوپر اُٹھا کر پیار سے چومتے ہوئے اس کی ناراضگی کو دور کر رہا تھا۔۔۔

لبوں سے اسکے شبنمی موتیوں کو پلکوں اور عارض سے چنتے ہوئے اس کے آنسو پی گیا۔۔۔

اس پاگل لڑکی کو کیا بتاتا کہ وہ کبھی اس کے سامنے خود کو صحیح ثابت کرنا ہی نہیں چاہتا، محبت کا ایک اصول ہے کہ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں محبوب کو صحیح اور غلط کا فرق سمجھایا نہیں جاتا۔۔۔

جہاں سامنے والا آپ کی کمزوری ہو وہاں روعب نہیں جمایا نہیں جاتا۔۔۔

خاموش ہو جاؤ اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔۔۔

پکا وعدہ؟؟

جی وجی کی جان پکا وعدہ۔۔۔
اس کے ماتھے پر لب رکھ کر پیار سے چومتے ہوئے خود کو غلط اور اپنے یار کو صحیح ثابت کر دیا۔۔۔

کتنی خوبصورت محبت تھی چوہدری وجدان ورک کی، خوش قسمت لوگوں کو ایسا شوہر نصیب ہوتا ہے، جو اپنے یار کے چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیے خود کو غلط ثابت کر لے۔۔۔

چلو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ، میں تمہیں اچھی سی جگہ سے ناشتہ کرواتا ہوں، پھر شاپنگ کرنے چلیں گے۔۔۔

نہیں وجی مجھے شاپنگ کرنے نہیں جانا، کتنی شاپنگ کریں گے، جب سے آئی ہوں شاپنگ ہی کیے جا رہی ہوں، مجھے نہیں کرنی۔۔۔

وہ بیزار سی ہو کر ایک بار پھر سے بولی تھی۔۔۔

تو یارِ وجدان کے آج روم میں بیٹھ کر بور ہونے کا ارادہ ہے؟؟

چلو شاپنگ نہیں کرتے، کہیں گھوم آتے ہیں۔۔۔

وجدان منت کی بیزاری کو دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔

نہیں وجی ہم کمرے میں بور نہیں ہوں گے، آج ہم کوئی اچھی سی مووی دیکھتے ہیں۔۔۔

وجدان نے ہاں میں سر کو ہلا دیا جبکہ وجدان کو موویز وغیرہ دیکھنا بالکل بھی پسند نہیں تھا، مگر اپنی پیاری بیوی کی بیزاری کو دور کرنے کے لیے وہ مووی تک دیکھنے کے لیے تیار تھا۔۔۔

مطلب کہ تمہارا ناشتہ روم میں کرنے کا ارادہ ہے؟؟

جی آپ ناشتہ آرڈر کر دیں میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔

کیا آرڈر کروں کیا کھانا ہے؟؟

ناشتے میں کچھ بھی، آج سچ پوچھیں تو میرا ناشتہ کرنے کا موڈ ہی نہیں، مگر پھر آپ کہیں گے کہ میں آپ کو تنگ کرتی ہوں، آپ کچھ بھی منگوا لیں میں کھا لوں گی۔۔۔

وہ اچھے بچوں کی طرح بولی۔۔۔

اچھا جی اتنا شریف بچہ کب سے بن گئی ہو تم، جو میری ہاں میں ہاں ملا کر کچھ بھی کھا لو گی۔۔۔

بتاؤ کیا کھانا ہے میں آرڈر کر دیتا ہوں؟؟

سچ میں وجی میرا دل نہیں چاہ رہا کچھ بھی کھانے کو، آپ اپنی مرضی سے آرڈر کر دیں میں کھا لوں گی۔۔۔

وہ کہتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو چکی تھی، وجدان نے فون پر ناشتہ آرڈر کر دیا تھا، اسے اندازہ تھا کہ منت کس طرح کا ناشتہ پسند کرتی ہے۔۔۔

منت فریش ہو کر باہر آئی تو ناشتہ ریڈی تھا۔۔۔

وجدان تو پہلے ہی فریش ہو کر بیٹھا ہوا تھا، تو دونوں نے ایک ساتھ ناشتہ شروع کیا منت ناشتے کو دیکھ کر عجیب سے چہرے کے زاویے بنا رہی تھی، جس کو وجدان مسلسل نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

منت کیا بات ہے ؟؟

تمہیں ناشتہ اچھا نہیں لگ رہا تو مت کھاؤ تھوڑی دیر بعد کھا لینا۔۔۔

وجدان نے اس کے چہرے کے بیزار سے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وجی مجھے کھانے کی سمیل سے اُلٹی ہو رہی ہے۔۔۔

اتنا کہنا کیا تھا وہ اُٹھ کر منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے واش روم کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

منت کیا بات ہے، کیا ہوا؟؟

وجدان بھی ہاتھ میں پکڑا ہوا نوالہ وہیں پلیٹ میں رکھتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

منت کو یوں بے قابو ہو کر اُلٹیاں کرتے دیکھ وجدان بہت پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

منت کا ماتھا پسینے سے بھیگا ہوا تھا وہ بہت نڈھال سی ہو کر اُلٹیاں کر رہی تھی۔۔۔

بیسن پر چہرہ جھکائے ہوئے کھڑی تھی، وجدان نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی پیٹھ کو سہلایا تھا۔۔۔

نل سے پانی لے کر اسے کلی کرواتے ہوئے وجدان نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے ساتھ لگا لیا۔۔۔

وہ کافی گھبرائی ہوئی تھی، بیسن واش کرتے ہوئے وجدان اسے اُٹھا کر روم میں لے آیا۔۔۔

بیڈ پر بٹھاتے ہوئے ٹشو سے اس کے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔۔۔

منت کیا بات ہے چلو اُٹھو میں اب تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں۔۔۔

منت خود بھی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہتی تھی، اس کی طبیعت عجیب اپ سیٹ سی تھی۔۔۔

وجدان اسے لے کر ڈاکٹر کے کلینک پہنچ گیا، مگر وہاں پر تو چیک اپ کے بعد ان کو جو سننے کے لیے خوشخبری ملی تھی، دونوں کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

جب ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد آکر کہا؛

کانگریچولیشنز مسٹر اینڈ مسسز وجدان ورک آپ موم اینڈ ڈیڈ بننے والے ہیں۔۔۔

تھینک یو، تھینک یو سو مچ ڈاکٹر---

منت کی تو خوشی سے آواز ہی نہیں نکلی---

وجدان نے ڈاکٹر کو تھینک یو کہتے ہوئے منت کی جانب دیکھا تھا،ڈاکٹر وجدان کا دوست اور اس کی بیوی تھی---

اس لیے دونوں نے مسکراتے ہوئے روم سے باہر جانا ہی مناسب سمجھا---

وجدان اور منت دونوں ان کے کلینک آتے تھے---

انہیں بہت وی آئی پی ماحول دیا جاتا تھا، ایسے لگتا تھا جیسے ان کے لیے کوئی سپیشل روم بک کروایا ہو---

وجدان کے دوست اور اس کی وائف نے بہت اچھا ٹریٹمنٹ کرنے کے ساتھ بہت اچھی میزبانی بھی کی تھی---

اس وقت وہ دونوں روم میں اکیلے تھے اور ایک دوسرے کو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہے تھے---

وجدان چلتے ہوئے بیڈ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی ہوئی منت کے قریب گیا---

بہت بہت مبارک ہو میری لڑاکو بیوی، اس بات کے لیے تم اتنے دنوں سے موڈ خراب کیے ہوئے تھی، دیکھو آج اللہ تعالی کی مرضی تھی، تو پتہ بھی نہیں چلا کہ یہ خوشخبری کیسے ہماری جھولی میں ڈال دی گئی۔۔۔

اسے باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے سینے سے لگا کر پیار سے بولا۔۔۔

آج پورے دل سے وجدان نے بھی اس احساس کو محسوس کیا تھا کہ وہ بابا بننے کا احساس بہت خوبصورت ہے یہ جذبہ یہ احساس یہ سوچنے کے خیالات ہی انسان کو اتنا خوش کر دیتے ہیں۔۔۔

جب وہ بچہ دنیا میں آئے گا تو یہ جذبات کیسے ہوں گے وجدان تو یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔

منت نے شرما کر آہستہ سے کہا۔۔۔

خیر مبارک اور پیاری سی، چھوٹی سی، جھلی سی امی جان تمہیں بھی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

آخر دونوں کو وہ خوشیاں نصیب ہو ہی گئی تھی جس کے لیے انہوں نے سالوں انتظار کیا۔۔۔

بے شک اللہ تعالی انسان کو اتنا ہی آزماتا ہے جتنی اس کی اوقات ہو۔۔۔

جہاں صبر کے پیمانے لبریز ہوتے ہیں، وہاں پیارا رب اپنے امتحان کی گھڑیاں ختم کر دیتا ہے۔۔۔

منت اور وجدان کا امتحان بھی ختم ہو گیا تھا۔۔۔

وقت تیز رفتار پرندے کی مانند اُڑ رہا تھا،ان کو یہاں پر آئے ہوئے چھ مہینے گزر چکے تھے کیونکہ ڈاکٹر نے پریگنینسی کے دو مہینے بعد تک یہاں پر سٹے کرنے کا کہا تھا،ماشاءاللہ منت کا ہر ٹیسٹ پرفیکٹ تھا اور وجدان کہیں پر کوئی کمی بھی تو نہیں رہنے دیتا تھا۔۔۔

اس کی ڈائٹ کا وہ خود خیال رکھتا تھا،میڈیسن خود دیتا،پر اپر اسے واک کروانے کے لیے باہر لے کر جاتا،کھلی ہوا میں اسے بٹھاتا اور کوئی پریشانی اس کے نزدیک نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔

گھر والے روز فون کر کے حال دریافت کیا کرتے تھے۔۔۔

حوریہ اور منت کی ڈلیوری میں صرف ایک مہینے کا فرق ہی تھا،مطلب کہ دو گھروں میں ایک ساتھ خوشیاں آنے والی تھیں۔۔۔

....

حماد آپ میری بات سنیں۔۔۔

حماد جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا ہوا سب کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، گھر کے تمام افراد موجود تھے سوائے منت اور وجدان کے۔۔۔

پری کا یہ کہنا کہ حماد آپ میری بات سنیں مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔

حماد کو وائبس دے رہا تھا کہ پری کچھ دھماکہ کرنے والی ہے کیونکہ وہ پری سے کسی بھی طرح کی اُمید رکھ سکتا تھا، وہ کبھی بھی کچھ بھی بول سکتی تھی۔۔۔

پری ہم روم میں چل کر بات کریں گے---

حماد نے یہی بہتر سمجھا کہ پری اپنا منہ روم میں جا کر کھولے

کیوں یہاں پر آپ اگر میری بات سنیں گے تو کیا اس پر کوئی ٹیکس لاگو ہو جائے گا؟؟

پری یہاں پر سب بڑے بیٹھے ہوئے ہیں، پلیز ہم روم میں چل کر بات کریں گے---

حماد آہستہ سے لفظوں کو چھپاتے ہوئے بولا---

اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر چوہدری ریاض ورک، چوہدری آصف ورک، عافیہ بیگم، اذلان اور زمل سب موجود تھے اور ان کی خسر پھسر سب لوگ سن بھی رہے تھے---

ہاں تو بڑے بزرگ سن رہے ہیں تو اچھی بات ہے، میں کوئی گندی بات تھوڑی کرنے والی ہوں جو بڑے بزرگ نہیں سن سکتے---

وہ ٹھہری پری اس کے پلے کون سا کچھ بات پڑنی تھی---

حماد بیٹا سن لو وہ کیا کہنا چاہتی ہے، ایسے مت اس کو ہر بات پر چپ کروا دیا کرو۔۔۔

بد قسمتی سے عافیہ بیگم کا اتنا کہنا پری کو شہ دے گیا۔۔۔

چلو کھولو منہ اور کرو میری عزت کا کچرا۔۔۔

حماد نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ سب کے گھر میں بے بیز آرہے ہیں اب ہمارے گھر میں بھی بے بی آنا چاہیے۔۔۔

کھا۔۔ کھس۔۔۔

حماد جو پانی کا گلاس منہ سے لگائے ہوئے تھا، بیچارے کو کھانستے ہوئے پانی منہ سے باہر آگیا، آنکھیں بھی باہر آگئی تھی اور وہاں پر بیٹھے ہوئے سب لوگ سکتے میں آچکے تھے۔۔۔

سوائے اذلان کے جس کے دانت نکل رہے تھے، جس کو ایسے ہر غلط موقع پر بہت ہنسی آتی تھی۔۔۔

پری کبھی منہ کھولنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔۔۔

حماد نے گھور کر دیکھا۔۔۔

میں نے غلط کیا کہا ہے، مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ مجھے ڈانٹیں گے، اسی لیے میں نے آپ کو روم میں نہیں بولا، اب سب کے سامنے مجھے ڈانٹ کے دیکھائیں؟؟
پری اپنی ان بچکانا حرکتوں کی وجہ سے ہمیشہ گھر کی رونق بنی رہتی تھی۔۔۔
چوہدری آصف ورک اور چوہدری ریاض ورک بھی نظر جھکائے ہوئے مسکرا دیے تھے، وہ جانتے تھے کہ پری کتنی پیور ہے اور وہ اپنی عمر سے بھی تھوڑا چھوٹا ہی سوچتی تھی، عافیہ بیگم بھی شرماتے ہوئے چہرے سے پری کی جانب دیکھ رہی تھی اور زمل تو شرم سے آنکھیں نہیں اُٹھا رہی تھی۔۔۔
ان سب میں جس کو مزہ آرہا تھا وہ تھا اذلان جو مزے لے کر ناشتہ بھی کر رہا تھا اور دانت بھی نکال رہا تھا۔۔۔

چل بھی حماد پتر تیار ہو جا، تیری بیوی کو بے بی چاہیے، مبارک ہو تیرے گھر میں ایک ساتھ دو دو بے بی ہوں گے۔۔۔

مطلب ہمارے گھر بھی ٹوینز آئیں گے؟؟

ہاہاہاہا--ہاہاہاہا--

ازلان زوردار کہکا لگاتے ہوئے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا--

جو بات اس نے حماد سے کہی تھی اس کا جواب پری نے دیا تھا، جو کہ بہت ہی مزے کا تھا--

پری وہ ایک بچہ تمہیں بول رہا ہے--

حماد نے گھور کر دیکھتے ہوئے بات کلیئر کی--

ہیں ں ں ں ں--

میں بچی تھوڑی ہوں--

پری نے حیران نظروں سے ازلان کی جانب دیکھا تھا--

نہیں میں نے پری تمہیں بچہ نہیں بولا یہ سب تمہارے شوہر محترم ہی کہہ رہے ہیں--

حماد میرے اوپر سارا الزام مت ڈالو، پری تو ایک میچور لڑکی ہے، بہت سمجھدار ہے، اسے سب سمجھ میں آتا ہے، اسے تو وہ بھی سمجھ میں آتا ہے جو باقی نارمل لوگوں کو سمجھ میں نہیں آتا--

ازلان آپ خاموش ہو جائیں، آپ خوامخواہ اس بچارے کو شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔
زمل نے کہنی مار کر ازلان کو خاموش کروایا۔۔۔

آرے بھئی یہ کیوں شرمندہ ہو رہا ہے
،دیکھو ہماری پری سے کانفیڈنس حاصل کریں، شرمندہ ہونے کی تو کوئی بات نہیں، بیچاری نے ایک جائز خواہش رکھی ہے۔۔۔
اس کو بھی حق ہے کہ وہ اپنی بات سب کے سامنے رکھ سکے، بھئی میں تو وکیل ٹھہرا میں تو انصاف پر بولوں گا۔۔۔

ہاں جی آپ جتنے انصاف پر بولتے ہیں مجھے سب پتہ ہے، چپ کر کے کھانا کھائیں۔۔۔
زمل نے سرگوشی میں لفظوں کو چباتے ہوئے، اسے بڑی مشکل سے خاموش کروایا تھا۔۔۔

پری بیٹا آپ حماد کو اپنے ساتھ روم میں لے جائیں اور اپنی بات اس سے کلیئر کر لیں۔۔۔

عافیہ نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے، پری کو پیار سے حماد کے ساتھ روم میں بھیج دیا ورنہ پری یہاں پر بیٹھی بیٹھی پتہ نہیں کیا کیا بول جاتی۔۔۔

بیچارے حماد سے تو نظریں نہیں اُٹھائی جا رہی تھیں، اسے صرف گھر کے بڑے دونوں مردوں سے شرم آ رہی تھی۔۔۔

....

تم کچھ بولنے سے پہلے سوچ نہیں سکتی؟؟

روم میں آتے ہی حماد نے گھور کر دیکھا، جبکہ وہ اس پر غصہ نہیں تھا وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ پری ایسی بچکانہ حرکتیں کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتی۔۔۔

میں نے کیا غلط کہا ہے ایک بے بی کا ہی تو کہا ہے، مجھے بھی بے بی چاہیے، سب کے گھر بے بی آ رہے ہیں۔۔۔

اب تو اذلان کے دو بے بی ہو گئے ہیں۔۔

وجدان بھائی اور منت کے گھر بھی بے بی آ رہے ہیں۔۔

حوریہ اور بلاج کے گھر بھی بے بی آرہا ہے اور فجر اور براق کے گھر میں بھی بے بی ہے اور ہمارے گھر میں بھی ہونا چاہیے۔۔۔

پہلے تم تھوڑی بڑی ہو جاؤ، اس کے بعد ہم بے بی پلان کریں گے۔۔۔
میں ایک ساتھ دو دو بچوں کو نہیں سنبھال سکتا۔۔۔

اس کا کیا مطلب ہے؟؟
حماد جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر تیار ہونے لگا تھا، پری اس کے کندھے سے پکڑ کر، دھکیل کر سیدھا کرتے ہوئے، غصے سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ پری تم ابھی چھوٹی ہو، جب بے بی سنبھالنے کے لائق ہو جاؤ گی پھر ہم بے بی لے لیں گے۔۔۔

مگر۔۔۔

ششششش---

اب کچھ مت کہنا---

حماد نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے اسے خاموش کروادیا---

دیکھو پری تم پہلے اپنی پڑھائی مکمل کرو، اس کے بعد بے بی کے بارے میں بھی سوچ لیں گے---

تم تیار ہو جاؤ میں تمہیں یونیورسٹی چھوڑنے کے بعد آفس جاؤں گا---

حماد نے پری کی پڑھائی کنٹینیو کروادی تھی---

پری اب پانچ سال کا وکالت کا کورس کر رہی تھی، مطلب کہ اب پری بھی وکیل بن کر اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کھڑی ہو گی---

پری کو حماد کی بات بالکل اچھی نہیں لگی تھی مگر کیا کر سکتے تھے، ماننا مجبوری تھی سو بیچاری مان گئی---

....

(کچھ مہینوں بعد

منت اور وجدان پاکستان آچکے تھے---

منت کا آٹھویں مہینے کا اینڈ چل رہا تھا، مگر اس کا پیٹ نویں مہینے جتنا نکل آیا تھا کیونکہ ماشاءاللہ سے منت کو ڈاکٹر نے ٹونز بے بی بتائے تھے۔۔۔

گھر والوں نے منت کو پلکوں پر بٹھا کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

عافیہ کا دھیان ہر وقت اپنی بیٹی میں ہی لگا رہتا تھا، عافیہ نے بچپن سے لے کر جوانی تک غلط فہمیوں کی آگ میں جھلستے ہوئے اپنی بیٹی کے ساتھ زیادتیاں کی تھیں۔۔۔
وہ ہر زیادتی کا مداوا کر رہی تھی۔۔۔

اور دوسری طرف، زمل بھی کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی منت کا خیال رکھنے میں۔۔۔
اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ وہ منت کا بھی پورا خیال رکھتی تھی۔۔۔

سب بہت خوش تھے کہ اس گھر کے بڑے بیٹے کے گھر میں اللہ تعالی خوشیاں دکھانے والا ہے وہ بیٹا جو گھر کے ہر فرد کا خیال رکھتا ہے۔۔۔

منت کافی لاڈلی ہو چکی

تھی۔۔۔

گھر والوں کے ساتھ ساتھ وجدان بھی اسے پلکوں پہ بٹھائے رکھتا تھا کیونکہ وہ اسے اتنی بڑی خوشی دینے والی تھی، تو سوچ سکتے ہیں کہ وجدان کس طرح اسے اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھتا ہو گا۔۔۔

جس کو اتنا پیار ملے وہ تھوڑا بہت تو بگڑ ہی جاتا ہے تو جی ہاں منت بھی تھوڑی سی بگڑ چکی تھی۔۔۔

وجدان اگر تھوڑا سا لیٹ گھر آتا تو منت کا کئی کئی گھنٹوں موڈ ٹھیک نہیں ہوتا تھا مگر مجال ہے کہ وجدان ذرا سا بھی اکتاتا ہو۔۔۔

وہ اپنے کام کے ساتھ ساتھ منت کا بھرپور خیال بھی رکھتا تھا اور جب بھی وہ روٹھتی تو اسے بڑے پیار اور تحمل سے منا بھی لیا کرتا۔۔۔

اِدھر بلاج کے گھر خدا نے پیارا سا بیٹا دیا تھا۔۔۔

بلاج کی پوری فیملی اتنی خوش تھی کہ خوشی سے ان کے پاؤں زمین پر نہیں لگتے تھے، گھر میں چھوٹے بچے کے آنے سے رونق لگ گئی تھی۔۔۔

بلاج کا بیٹا ہو بہو بلاج کے جیسا تھا، شکل بھی بلاج کے جیسی تھی اور حوریہ کے ناک میں دم بھی بلاج کے جیسے ہی کیے رکھتا تھا۔۔۔

پہلے باپ سونے نہیں دیتا تھا اور اب ساری ساری رات بیٹا اس کی زندگی کو مشکل بنائے رکھتا تھا۔۔۔

دونوں باپ بیٹا حوریہ کے نیند کے پکے دشمن تھے۔۔۔
آج بلاج کے گھر بہت بڑی دعوت تھی جو انہوں نے اپنے بیٹے کے آنے کی خوشی میں رکھی تھی۔۔۔

صلاح الدین کے حویلی کے تمام افراد آج وہاں پر جانے والے تھے وجدان تھوڑا سا لیٹ تھا، اس لیے وجدان نے کہہ دیا کہ آپ سب لوگ چلے جائیں میں آپ کو سیدھا وہیں پر آکر مل لوں گا۔۔۔
مگر منت کی سوئی اٹک چکی تھی کہ اسے وجی کے ساتھ جانا ہے، بس جی وہ منہ پھلائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

وجدان نے فون کیا تو منت نے فون نہیں سنا۔۔۔
جیسا کہ وہ آج سے پہلے تو کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

مگر جب سے پریگنینٹ ہوئی تھی منت ہر وہ کام کر سکتی تھی جو اس نے اس سے پہلے کبھی ٹرائی نہیں کیا تھا۔۔۔

وجدان نے تھک ہار کر یہ فیصلہ کیا کہ سب لوگ چلے جائیں اس کی ایک ضروری میٹنگ ہے اسے نپٹا کر وہ گھر پہنچ جائے گا اور منت کو لے کر آجائے گا، گھر کی ملازمہ کو سخت آرڈر دیے تھے کہ وہ منت کے پاس ہی رہے۔۔۔

وجدان جانتا تھا کہ منت کبھی بھی اپنی بات سے ہٹے گی نہیں۔۔۔

دعوت میں گھر کے باقی سب لوگ لیٹ پہنچیں یہ مناسب نہیں تھا آخر حوریہ کے مائکے والوں کا سب سے پہلے پہنچنا ضروری تھا۔۔۔

سب لوگ جا چکے تھے، نوکرانیاں منت کے روم میں تھیں مگر منت نے غصے سے ان کو بھی روم سے باہر نکال دیا تھا۔۔۔

آج کل تو منت کو غصہ بھی بہت آتا تھا۔۔۔

نوکرانیاں اب دروازے کے باہر لائن بنا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ نہ تو جا سکتی تھیں اور نہ رک سکتی تھیں۔۔۔

اگر بیچاریاں منت کے روم سے دور جاتیں تو وجدان اور گھر والوں سے ڈانٹ پڑتی اور اگر روم کے اندر جاتیں تو منت ٹکنے نہیں دے رہی تھی، منت کی عادت ایسی نہیں تھی کہ وہ نوکروں پر چلاتی۔۔۔

مگر آج کل اسے غصہ بہت آتا تھا۔۔اس لیے سب اس کے غصے کو خوشی خوشی برداشت کر لیتے تھے۔۔۔

....

مطلب کہ آپ کی بی بی جی نے آپ کی حاضری باہر گیٹ پر لگا رکھی ہے؟؟

وجدان جیسے ہی سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم کے سامنے آیا نوکرانیاں بیچاری منہ لٹکائے ہوئے کھڑی تھیں۔۔۔

جی بھائی اندر نہیں آنے دے رہیں۔۔۔

ہم باہر آکر کھڑی ہو گئی ہیں، کہیں غصے سے اپنی طبیعت خراب نہ کر لیں۔۔۔

بیچاری نوکرانی نے اپنی صفائی بیان کرتے ہوئے کہا کہ کہیں اسے ڈانٹ نہ پڑ جائے۔۔۔

ہمم---

ٹھیک ہے آپ لوگ پریشان نہیں ہوں---

جائیں میں دیکھ لوں گا---

ان کو آزادی بخشتے ہوئے وجدان نے روم کا لاک گھمایا، اُمید کے مطابق روم اندر سے لاک تھا---

منت دروازہ کھولو---

منت جو بیڈ پر غصے سے لیٹی ہوئی تھی اسے وجدان کی آواز آرہی تھی، مگر وہ جان بوجھ کر آواز نہیں دے رہی تھی، یہ بھی غصہ نکالنے کا ایک انداز تھا---

یارِ وجدان شوہر کو باہر دروازے پر کھڑا کرنا یہ کوئی اچھی بات ہے---

اچھی بیویاں کہنا مانتی ہیں، پلیز میری جان دروازہ کھولو---

مٹھاس سے بھرے لہجے میں منت کو منایا جارہا تھا دروازہ کھولنے کے لیے، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا، سختی تو منت پر کی ہی نہیں جا سکتی تھی---

جو پہلے اس شخص کے ہاتھ کا چھالا تھی، اب تو اس کے بچوں کی ماں بننے والی تھی، اس کی کنڈیشن ایسی تھی کہ اس پر یہ سارے نخرے سوٹ کرتے تھے---

اچھے شوہر بھی ٹائم سے گھر آتے ہیں۔۔۔

غصے والی آواز وجدان کی سماعت سے ٹکرائی تو اس کے لب مسکرا دیے تھے۔۔۔

وہ ایک ہاتھ دروازے پر رکھے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

سوری غلطی ہو گئی آئندہ پورا دھیان رکھوں گا۔۔۔

مجھے آپ کی سوری قبول نہیں ہے، باہر کھڑے رہیں میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔۔۔

اٹل سا جواب آیا۔۔۔

پلیز آئندہ ایسی گستاخی نہیں ہو گی، دروازہ کھولو اندر آ کر کان پکڑ کر سوری بولوں گا۔۔۔

آپ ہمیشہ ایسے ہی کہتے ہیں مگر پھر ہر چوتھے دن آپ گھر لیٹ آتے ہیں، میں آج آپ کو معاف نہیں کرنے والی۔۔۔

مطلب میڈم ضد پہ اڑ چکی تھیں، اب تو یہ دروازہ وجدان کا باپ بھی نہیں کھلوا سکتا تھا۔۔۔

پتہ نہیں منت میں اتنی ضد کیسے آگئی تھی، وہ ایسی تو کبھی نہیں تھی، وجدان نے بنا غصہ کیے، بغیر چڑے ہوئے، اپنی سوچ پر عمل کرنے کے لیے اپنے روم کی بیک سائیڈ کا رخ کیا۔۔۔

ونڈو کے نٹ کھولتے ہوئے وجدان مسکرا رہا تھا یہ سوچ کر کہ جس سے پیار کیا جائے اس کی خاطر انسان کیا کیا کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔۔۔

یہ سب کچھ جو وجدان کر رہا تھا یہ اس کی پرسنلٹی کے برعکس تھا مگر یار کو منانے کا یہ بھی ایک انداز تھا۔۔۔

سب نٹ کھول کر ونڈو سے اندر داخل ہوا تو منت جو بیڈ پر دوسری جانب رخ کیے ہوئے لیٹی تھی، روم میں ٹی وی کی آواز سے اسے نہیں پتہ چلا تھا کہ وجدان کب روم میں داخل ہو گیا۔۔۔

اسے اپنے سامنے دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں، دروازہ تو بند تھا وجدان کیسے اندر آیا وہ حیران تھی۔۔۔

آپ اندر کیسے آئے؟؟

تمہارے دل سے!!

تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم میرے آنے کے سب راستے بند کر دو گی تو میں تم تک پہنچ نہیں سکتا؟؟

اس کے پاس بیٹھتے اسے اُٹھنے سے روک چکا تھا،ایک ہاتھ اس کے موٹے بڑھے ہوئے پیٹ سے گزارتے ہوئے،بیڈ پر رکھے،چہرہ اس پر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

وہ روٹھا ہوا چہرہ بنا کر بولتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

تو نہ کرو، مجھے تو تم سے بات کرنی ہے میری موٹو۔۔۔

اس کے بالائی لب کو جھک کر لبوں کی قید میں لیتے ہوئے نمی کے چند قطرے اپنے اندر اُتارتے دن بھر کی تھکن کو دور کر رہا تھا۔۔۔

اور جو میڈم خونخوار بلی بنی ہوئی تھی وجدان کے لبوں کو اپنی پنکھڑیوں پر محسوس کرتے، آنکھیں بند کیے ہاتھ اس کی سخت داڑھی والی گال پر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

چوہدری وجدان ورک کا عشق تھا، جس سے منت کا بچنا مشکل ہو جایا کرتا تھا۔۔۔

کسی میگنٹ کی طرح وہ اسے اپنی طرف متاثر کرتا تھا۔۔۔

آج کل تو وجدان صرف شبنمی قطروں کو پی کر ہی اپنے سلگتے بے لگام جذباتوں کو ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔۔

ہمم۔۔۔

اب بتاؤ میرا یار کتنا ناراض ہے تا کہ میں اس حساب سے کان پکڑ کر کھڑا ہو جاؤں۔۔

لبوں کو آزادی دیتے خمار زدہ لہجے سے بولا۔۔

جتنی شدت سے اس نے ہونٹوں کو ہونٹوں میں قید کیا تھا، منت کے دل کی دھڑکنیں تو وہ پہلے ہی بے قرار کر چکا تھا۔۔

اس کی تیز سانسوں کو دیکھ وجدان کے لب مسکرائے تھے۔۔

ڈاکٹر نے کوئی ہدایت نہیں دی تھی اس کے باوجود چوہدری وجدان نے اپنے ارمانوں پر پچھلے ایک مہینے سے کڑے پہرے لگا رکھے تھے، وہ اپنے یار کو ذرا سی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا اور وجدان کا قریب جانا اس وقت منت کے لیے صرف تکلیف ہی تھا۔۔

اس کی اُکھڑی ہوئی تیز سانسوں کو دیکھ اسے احساس ہوا کہ اس نے منت پر خماری کے رنگ تھوڑے زیادہ ہی گہرے کر دیے۔۔

میری جان۔۔۔

اگر ناراضگی برقرار نہیں رکھی جارہی تو دفع کرو۔۔۔

اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

کسی اور دن کے لیے چھوڑ دو، پھر کبھی روٹھ جانا، غلام حاضر ہے منالے گا۔۔۔

ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو پیار سے چومتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ میرے غلام نہیں ہیں، ایسا مت کہا کریں مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔

وجدان کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے وہ خماری سے دیکھ رہی تھی، اس کے احساسات وجدان کو نظر آرہے تھے، کیسے سمجھاتا اسے کہ وہ خود اپنے یار کی قربت کے لیے کتنا بے قرار ہے۔۔۔

اگر میرا ایسا کہنا اچھا نہیں لگتا تو پھر مجھ سے ناراض کیوں ہوتی ہو؟؟

آپ مجھے تنگ کرتے ہیں---

گھر کیوں لیٹ آتے ہیں؟؟

اس کے سینے میں سر چھپائے شکوے کر رہی تھی---

یارِ وجدان ضروری میٹنگ تھی---

آپ جانتے ہیں آپ کے بغیر میرا دل نہیں لگتا، پورا دن کام کرتے ہیں رات کو بھی لیٹ آتے ہیں، مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا---

یارِ وجدان اگر وجدان کا بس چلے تو ہمیشہ تمہیں اپنی آغوش میں رکھے مگر دنیا داری رکھنے کے لیے کام بھی کرنا پڑتا ہے---

اس کے چہرے کو لبوں سے چومتے کانوں میں سرگوشیاں اُتارتے ہوئے، گالوں پر گال رب کرتے داڑھی کی چُبن محسوس کروا رہا تھا، میٹھی چُبن کو محسوس کرتے ہوئے منت کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں---

اس کی تیز ہوتی سانسوں کو محسوس کرتے وجدان خود پر کنٹرول کھونے لگا تھا، بہت عقلمندی اور ذہانت سے صبر کرتے ہوئے نرمی سے منت سے دور ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کے کالر کو دونوں جانب سے پکڑے ہوئے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔۔

وجی۔۔۔

اس نے خماری سے وجی کا نام لیا تھا، اس کا یار کیا چاہتا ہے وہ یہ بھی جانتا تھا۔۔۔

وجی کی جان تھوڑا سا اور وقت، اس وقت تمہیں تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔

تمہارے قریب آکر خود کو سنبھال نہیں سکوں گا۔۔۔

بس تھوڑے سے وقت کی بات ہے۔۔۔ تمہاری ہر خواہش اور احساس کو پورا کروں گا جو میرا فرض ہے۔۔۔

ابھی اُٹھ کر تیار ہو جاؤ، وہاں پر سب لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

منت ہوش میں آتے ہوئے شرم سے لال پڑ گئی تھی۔۔۔

اسے اپنی حرکت پر شرم آرہی تھی۔۔۔

وہ رخ دوسری جانب موڑے اپنے ہی ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنے لگی تھی۔۔۔

میری جان یوں شرمانے کی ضرورت نہیں، تمہارا پورا حق ہے مجھ پر، تم جب چاہو مجھے اپنی سانسوں سے زیادہ قریب لا سکتی ہو۔۔۔

اس کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔

ماتھے پر لب رکھ کر پیار سے چومتے ہوئے اسے شرم و حیا سے نظریں جھکائے دیکھ سمجھا رہا تھا۔۔۔

آپ کیا سوچ رہے ہوں گے میرے بارے میں؟؟

اس کے سینے میں سر کو چھپاتے ہوئے بولی۔۔۔

یہی سوچ رہا ہوں کہ میری محبت میں بہت کشش ہے کہ میں اپنے یار کا غصہ دو منٹ میں اُتار سکتا ہوں۔۔۔

وہ شرارت سے ہنسے اسکے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

میں آپ سے اب بھی ناراض ہوں۔۔۔وجدان نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلا رکھا تھا۔۔۔

ہاتھ پر ہاتھ نرمی سے رکھتے ہوئے کتنی خوبصورتی سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

"مجھ سے کوئی پوچھے تیری زندگی کی قیمت کیا ہے!!

"مجھے یاد آجاتا ہے مسکرانا تیرا!!

اسے نرمی سے بیڈ سے اُٹھاتے، پیار سے سینے سے لگالیا۔۔۔

"سنتا ہے تم لے لیتے ہو ہر بات کا بدلہ میری جان!!

آزمائیں گے کبھی ہم بھی تمہیں، تیرے لبوں کو چوم کر!!

اس رومینٹک شاعری کے چند بول جتنے خوبصورت تھے اس سے کہیں زیادہ اس شہزادے کے بولنے کا انداز تھا۔۔۔

وجی آپ کو شاعری کب سے آنے لگی؟؟

جب سے یارِ وجدان سے عشق کیا ہے!!

آج سے پہلے کبھی سنی تو نہیں۔۔۔

جلدی کیا ہے میرے یار کو؟؟

ابھی تو پوری زندگی گزارنی ہے تمہارے ساتھ۔۔۔

ہر گزرتے وقت کے ساتھ اپنے وجدان کو اپنے لیے پہلے سے زیادہ دیوانہ پاؤ گی۔۔۔

تیار ہو جاؤ اس سے زیادہ رومینٹک ہوا تو ہم حوریہ کے بیٹے کی خوشی کی دعوت میں نہیں جا سکیں گے۔۔۔

اپنے ساتھ منت کو بھی ہوش کی دنیا میں واپس لاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔۔

دونوں تیار ہو کر حوریہ کے گھر جا رہے تھے، وجدان منت کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔۔۔

....

عریشہ دلہن بن کر اپنے دلہے کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اسے انتظار تھا حماد کا کہ وہ پری کے ساتھ آئے اور دیکھے کہ اس کا دولہا بھی کتنا خوبصورت ہے۔۔۔

ابھی تک ورک خاندان کا کوئی بھی فرد نہیں پہنچا تھا۔۔۔

عریشہ دلہن کے روپ میں سجی ہوئی سٹیج پر بیٹھی تھی، عریشہ کے ماں باپ نے شادی پاکستان میں آکر کی تا کہ لڑکے کے گھر والوں کو بھی آسانی رہے اور عریشہ کے فیملی والے بھی سب اس میں شامل ہو سکیں، عریشہ کا ننھیال اور ددھیال پاکستان میں ہی تھا۔۔۔

عریشہ نے گولڈن کلر کی میکسی پہن رکھی تھی جس پر بہت خوبصورت اور مہنگا کام کیا ہوا تھا۔۔۔

اس کے دلہے نے سیم میچنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی۔۔۔

دونوں کی جوڑی تو خوبصورت لگ رہی تھی مگر عریشہ کو اپنی جوڑی حماد اور پری کو دیکھانی تھی۔۔۔

وہ کب سے بے قراری سے نظریں باہری راستے پر جمائے سٹیج پر بیٹھی تھی۔۔۔

بڑی مشکل سے آخر وہ گھڑی پہنچ ہی گئی جب اس کی نظر آتے ہوئے فجر اور براق پر پڑی جو اپنی بیٹی سے کھیلتے ہوئے آرہے تھے، براق نے اپنی بیٹی کو اُٹھا رکھا تھا اور فجر ساتھ میں باتیں کرتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔۔

پھر ایک کے بعد ایک خاندان کے فیملی ممبر اندر داخل ہوئے مگر شاید سبھی ورک نہیں آئے تھے باقی سب موجود تھے۔۔۔

عریشہ کی شادی عالیار سے ہوئی ہے؟؟

براق کی نظر جیسے ہی سامنے عریشہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے دولہے کے روپ میں عالیار پر پڑی براق کا پارہ ایک دم سے ہائی ہو گیا تھا۔۔۔

اسے آج بھی اس شخص سے اتنی ہی چڑ تھی جتنی پہلے دن۔۔۔

پلیز براق مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ عریشہ کی شادی کس سے ہو رہی ہے یہاں پر کوئی بھی ری ایکٹ مت کیجیئے گا، اگر آپ کہیں تو میں ابھی آپ کے ساتھ واپس چلتی ہوں، مگر مجھے کچھ کہیے گا مت مجھے قسم سے نہیں پتہ۔۔۔

فجر گھبرا گئی تھی، اسے عالیار کو دیکھتے ہی براق کا وہ مارنا یاد آ گیا تھا۔۔۔

براق کو فوراً سے احساس ہوا کہ اس نے اپنے لہجے سے آج پھر سے فجر کو ڈرا دیا ہے۔۔۔

فجر میری جان میں تم پر شک نہیں کر رہا اور نہ ہی میں تمہیں کچھ کہوں گا، یار معاف کر دو اس رات کے لیے میں شرمندہ ہوں۔۔۔

مگر یار اس شخص کو میں نہیں جھیل سکتا مجھے نفرت ہے اس سے، میں جب بھی سوچتا ہوں کہ یہ تمہارے لیے پاگل تھا میرا دل چاہتا ہے میں اس کے ٹکڑے کر دوں۔۔۔

تم میری تھی میری ہو اور ہمیشہ میری رہو گی۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے آہستہ آہستہ سرگوشی میں بات کر رہا تھا۔۔۔

اب تو ہمارا رشتہ عشاء کے آنے سے اور مضبوط ہو گیا ہے، میری زندگی میں کسی عالیار کی کوئی جگہ نہیں، وہ تو دور دور تک میری یادوں میں بھی نہیں ہے۔۔۔

فجر نے براق کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے میری جان۔۔۔

میں جانتا ہوں بس میں تو اپنے دل کی بات بتا رہا ہوں، اس شخص کو میں اپنی نظروں کے سامنے زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا، تمہیں جو بھی رسم ادا کرنی ہے فوراً سے کرو اور ہم لوگ یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔

کوئی بھی بہانہ کر دینا فجر، صرف ایک اس کی شکل دیکھنے کے علاوہ کچھ بھی کہو میں سب ماننے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے رسم کرنے کی ہم واپس چلتے ہیں۔۔۔

نہیں فجر ایسے تمہیں بہت سے لوگوں کے سوالوں کا جواب دینا پڑے گا۔۔۔

بس تمہیں جو بھی کرنا ہے جلدی سے کرو اور ہم لوگ پھر نکل جائیں گے۔۔۔

پری اور حماد بھی ان کے پیچھے ہی آ پہنچے تھے۔۔۔

اور ان کے پیچھے اذلان اور زمل تھے، عافیہ بیگم اور آصف ورک نے سٹیج پر جا کر ان لوگوں کو مبارکباد دی۔۔۔

اس کے بعد باری باری سب جاتے گئے، براق نہیں گیا تھا صرف فجر گئی تھی وہ بھی عریشہ والی سائڈ پر بیٹھ کر اسے مبارکباد دیتی ہوئی فوراً وہاں سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی کیونکہ اس نے عالیار کی نظروں کو خود پر محسوس کیا تھا اور وہ جانتی تھی کہ اس کا شوہر اس کا جنونی عاشق ہے۔۔۔

جو سامنے ہی اپنی بیٹی کو لے کر گود میں لیے کھڑا اس پر نظر گاڑے ہوئے ہے۔۔۔

اور وہ غصے کا جتنا تیز ہے تو فجر پوری اُمید کر سکتی تھی کہ براق نے سٹیج پر آکر عالیار کے دولہے والے روپ کو بگاڑنے میں ایک منٹ نہیں لگائے گا۔۔

اور دوسری طرف پری تھی جو اپنے شوہر پر دلہن بنی ہوئی عریشہ کی نظروں کو محسوس کر کے آگ بگولا ہو رہی تھی، اس نے بھی حماد کو صرف مبارکباد دینے کی اجازت دی تھی، اس کے بعد پری نے تو کھانا بھی نہیں کھایا تھا مگر زبردستی حماد اسے لے کر وہاں رکا کیونکہ عریشہ اس کی بہت اچھی دوست تھی، بے شک عریشہ نے اس رشتے کو اپنی بے وقوفی سے بہت خراب کیا تھا مگر وہ آج بھی اسے اپنی دوست مانتا تھا۔۔

ازلان اور حماد سب سے اینڈ میں گئے تھے جبکہ سب سے پہلے براق اور فجر جا چکے تھے، وجدان اور منت بھی کچھ دیر ہی رکے تھے کیونکہ منت کی کنڈیشن ٹھیک نہیں تھی۔۔

عافیہ اور آصف ورک بھی منت اور وجدان کے ساتھ ہی واپس چلے گئے۔۔

مگر ازلان اور حماد رخصتی کے بعد آئے گئے تھے۔۔

....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

سیف الرحمان میں نے تمہیں شادی کے لیے کہا تھا۔۔۔

بھائی میں نے کہا کہ مجھے شادی نہیں کرنی پلیز مجبور مت کیجئے گا۔۔۔

میں آپ کو انکار نہیں کر سکوں گا۔۔۔

سیف الرحمن میں تم سے پوچھ نہیں رہا یہ میرا فیصلہ ہے کہ تم شادی کر رہے ہو اور میں بلاج کو زبان دے چکا ہوں۔۔۔

جب میری خاطر اپنا گھر برباد کر لیا ہے تو میرے کہنے پر آباد کر کے بھی تم نمک حلالی ہی ثابت کرو گے۔۔۔

وجدان کو بہت فکر تھی سیف الرحمن کے اکیلے پن کی، وہ کب سے اس کے لیے ایک اچھی لڑکی تلاش کر رہا تھا مگر جب وہ امریکہ میں تھا تو بلاج نے اسے فون کر کے اپنی سیکرٹری رائمہ کے بارے میں بتایا۔۔۔

وجدان کو یہ رشتہ ہر لحاظ سے مناسب لگا تھا اس لڑکی کو تحفظ چاہیے تھا جو سیف الرحمان اسے دے سکتا تھا، وہ لڑکی اچھی تھی نیک تھی اس بات کی گواہی بلاج دے رہا تھا، تو وجدان کو تو یہ رشتہ ہر لحاظ سے بالکل پرفیکٹ لگ رہا تھا مگر سیف الرحمن بہت دنوں سے اس بات کو ٹال رہا تھا، آج سیف الرحمن وجدان کے ہاتھ چڑھ گیا تھا۔۔۔

بھائی آپ جانتے ہیں کہ مجھے اب شادی میں کوئی دلچسپی نہیں، آپ کی خدمت کر کے میں اپنی زندگی بہت اچھی طرح سے گزار سکتا ہوں۔۔۔

تو پھر کیا ضرورت ہے شادی کے جھنجٹ میں پڑھنے کی؟؟

سیف الرحمان گاڑی چلاتے ہوئے سامنے نظر گاڑے ہوئے تھا۔۔

سیف الرحمن میں نے کہا میں چوہدری بلاج کو زبان دے چکا ہوں، اور میں نے فکس کر دیا ہے اگلے ہفتے تمہارا نکاح ہے، میں کسی طرح کی بحث نہیں چاہتا۔۔

جس انداز سے وجدان نے اٹل انداز میں فیصلہ سنایا اس کے بعد تو اگر سیف الرحمن کا سر بھی قلم کرنے کو کہا جاتا تو وہ کروالیتا یہ تو شادی کی بات تھی۔۔۔

جی بھائی ٹھیک جو آپ کا حکم۔۔۔

ہمم۔۔۔ گڈ مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔۔۔

یہ پکڑو اور کل تم نے اپنے اور اپنی دلہن کے لیے گھر والوں کے ساتھ جا کر اچھی سی شاپنگ کرنی ہے۔۔۔

وجدان نے ایک بڑی رقم کا چیک سائن کرتے ہوئے سیف الرحمن کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔۔

سر اس کی ضرورت نہیں ہے، پہلے بھی میرے پاس سب کچھ آپ کا ہی دیا ہوا۔۔۔

سیف الرحمن بھائی بن کر دے رہا ہوں اب یہ میری طرف سے کوئی احسان نہیں، گفٹ ہے۔۔۔
مجھے پتہ ہے کہ تم خوددار انسان ہو اور میں تمہاری خودداری کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا۔۔۔
میں یہ سب کچھ اذلان کے لیے کرتا تو کیا اذلان مجھے کبھی منع کرتا، تم میرے لیے اذلان کے جیسے ہو۔۔۔

بھائی آپ کی اس محبت کی کوئی قیمت نہیں ہے، ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں آپ کا ساتھ ملا۔۔۔
ان روپے پیسے کی ضرورت نہیں ہے۔۔
سیف الرحمن، وجدان کو ایک بار پھر سے چیک واپس کرتے ہوئے بولا۔۔۔

سیف الرحمان اگر نہیں رکھو گے تو مجھے دُکھ ہو گا اور میں سمجھوں گا کہ تمہارے دل میں میرے لیے بھائیوں والی عزت نہیں۔۔۔

کیوں گنہگار کر رہے ہیں بھائی سیف الرحمن اور آپ کی عزت نہ کرے۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے، اگر آپ کو یہ چیک دے کر خوشی مل رہی ہے اور میری محبت کا یہی ثبوت ہے کہ مجھے اسے رکھنا ہے تو میں رکھ لیتا ہوں۔۔

سیف الرحمن نے چیک اپنی پاکٹ میں ڈال لیا تھا۔۔

جبکہ اسے سچ میں اس طرح پیسے لینا بالکل پسند نہیں تھا اور اس کی عادت سے وجدان بہت اچھی طرح سے واقف تھا۔۔

....

سیف الرحمن کا نکاح بہت سادگی سے کیا گیا تھا کیونکہ سیف الرحمان نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی طرح کا شور شرابہ ہو۔۔

بلاج اور وجدان نے آگے بڑھ کر دونوں کا رشتہ بڑے اچھے طریقے سے جوڑ دیا تھا۔۔

رائمہ سیف الرحمان کی دلہن بن کر اس کے گھر آچکی تھی۔۔

سیف الرحمان نے خوشی خوشی اس کے بھائی اور اس کی ماں کی ذمہ داری اُٹھالی تھی۔۔

سیف الرحمن نے کہا تھا کہ وہ لوگ اس کے ساتھ آ کر رہیں۔۔۔
مگر اس کی ماں نے کہا نہیں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ اپنے گھر رہیں گی۔۔۔

مگر سیف الرحمن نے ان کی سب ذمہ داریاں اُٹھانے کا وعدہ کیا تھا،اس طرح ایک اور خوبصورت رشتہ جڑ چکا تھا۔۔۔

....

عریشہ دلہن بنی ہوئی روم میں بیٹھی تھی مگر عالیار ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔
عریشہ کو غصہ آنے لگا تھا، عریشہ نے عالیار سے رشتہ جوڑ تو لیا تھا مگر اس کی نظریں اب بھی حماد کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اور دوسری طرف عالیار تھا جس کی نظریں آج بھی فجر کی منتظر تھیں،اور آج فجر کی ایک جھلک دیکھ کر تو وہ اپنے دل میں اُٹھتے طوفانوں کو روک نہیں پا رہا تھا مگر اس کی اوقات بھی نہیں تھی کہ وہ فجر سے بات بھی کر سکتا کیونکہ اس کا جنونی عاشق،اس کا شوہر،اس کا محافظ کمانڈو براق صاحب کس قدر غصیلہ ہے اس کا اندازہ تو اسے آج بھی ان تھپڑوں سے یاد آتا تھا۔۔۔

جو اسے براق سے پڑے تھے۔۔

اگر عریشہ دل میں کسی اور کو بسائے ہوئے تھی تو دوسری جانب عالیار بھی عریشہ سے مختلف نہیں تھا۔۔

دونوں نے ماں باپ کی خوشی کے لیے شادی تو کر لی تھی مگر دونوں ایمانداری کے ساتھ نئی زندگی میں قدم نہیں رکھا تھا۔۔

ایسے رشتوں کو صرف دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے،ایسے رشتے بہت کم ہی اپنی منزل تک پہنچتے ہیں۔۔۔

رشتے میں چاہے محبت ہو یا نہ ہو مگر ایک دوسرے پر یقین،ایمانداری بھروسہ اور ایک دوسرے کی عزت ہونا ضروری ہے۔۔۔

اور اس رشتے میں اس میں سے کوئی چیز بھی نہیں تھی۔۔

کافی دیر تک عالیار روم میں نہیں آیا تو عریشہ چینج کرنے کے لیے واش روم میں جا چکی تھی، اس نے بھی کون سا پورے دل سے عالیار سے شادی کی تھی، اس نے بھی صرف پری اور حماد کو دیکھانے کے لیے شادی کی تھی کہ وہ بھی ایک اچھے اور خوبصورت لڑکے سے شادی کر سکتی ہے۔۔۔

اور اپنے ماں باپ کے روز کی باتوں کو سے جان چھڑاتے ہوئے اس نے یہ رشتہ بنا تو لیا مگر عریشہ اس رشتے کو نبھا سکے گی یا نہیں یہ کوئی نہیں جانتا اور دوسری جانب عالیار نے بھی فجر کو کھو کر اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے گھر والوں کی مرضی سے یہ رشتہ بنا تو لیا تھا مگر وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس رشتے کو وہ کب تک چلا سکے گا۔۔۔

(کچھ مہینوں بعد)

منت اور وجدان کے گھر خدا نے دو خوبصورت بیٹیاں دیں، ان کو پا کر ان کی زندگی مکمل ہو گئی۔۔۔

منت کی بیٹیاں سیزر سے پیدا ہوئی تھیں تو اس لیے منت سیڑھیاں چڑھ کر اوپر نیچے نہیں آ جا سکتی تھی۔۔۔

اس لیے اسے نیچے والے روم میں شفٹ کر دیا گیا اور عافیہ منت کے پاس ہر وقت رہتی تھی، ایک تو منت ابھی ٹھیک سے اُٹھ بیٹھ نہیں سکتی تھی اور دوسرا دونوں بچیوں کا خیال رکھنے کے لیے وہ ہر وقت اس کے ساتھ اس کے روم میں ہی تھی۔۔۔

اب تو بچیاں ماشاءاللہ دو مہینے کی ہو گئی تھیں۔۔۔

مگر عافیہ منت کے لیے تھوڑا زیادہ فکر مند تھی تو اس لیے ابھی تک اسے اوپر جانے کی اجازت نہیں دے رہی تھی اور اوپر سے عافیہ بیگم کا ہر وقت اپنی بیٹی کے پاس ہی رہنا، وجدان کے لیے غصے کا باعث تھا۔۔۔

اب تو وہ چڑچڑا سا ہونے لگ گیا تھا، اسے منت اپنے روم میں واپس چاہیے تھی۔۔۔

ڈلیوری سے 15 دن پہلے ہی وہ نیچے شفٹ ہو چکی تھی اور آج اس کی ڈلیوری کو دو منتھ گزر چکے تھے، ہر وقت روم میں زمل اور عافیہ بیگم موجود ہوتی تھیں، ایک جاتی تو دوسری آ جاتی، ایسے میں وجدان تو منت سے کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔

آج شاید عافیہ بیگم کو وجدان پر ترس آگیا تھا یا ان کی نظر میں ان کی بیٹی ٹھیک ہو چکی تھی، آج وجدان کے آنے سے پہلے وجدان کو سرپرائز دینے کے لیے منت کو اوپر شفٹ کر دیا گیا۔۔

منت اور زمل کے پاس دو دو رومز تھے، جیسے زمل نے ایک روم اپنا اور ایک اپنے بچوں کے لیے سیٹ کروایا تھا، عافیہ نے بالکل اسی طرح سے ایک روم منت اور وجدان کا سیٹ کروایا تھا
تو دوسرا بچوں کے لیے تیار کروا دیا تھا۔۔

....

اسلام علیکم!!
وجدان نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا، جیسے وہ روز کی روٹین میں سب کو سلام کہتا تھا۔۔

وعلیکم اسلام!!
کیسے ہیں وجدان بھائی؟؟

زمل نے آج ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوش ہو کر حال چال پوچھا تو وجدان نے تھوڑا سا حیران نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

الحمدللہ میرا حال چال تو ٹھیک ہے۔۔ خیریت زمل بیٹا تم بہت خوش لگ رہی ہو۔۔

نہیں بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔

زمل کو جس بات کی خوشی اور اکسائٹمینٹ تھی وہ فلحال وجدان پر ظاہر نہیں کر سکتی تھی ورنہ منت کا سرپرائز خراب ہو جانا تھا۔۔۔

بھائی آپ بچوں اور منت آپی سے ملنے نہیں جا رہے ؟؟

وجدان کو سیدھا اپنے کمرے کا رخ کرتے دیکھ زمل نے سوال کیا۔۔

جبکہ میسنی کو سب پتہ تھا، منت نے بتا دیا تھا کہ وجدان کا موڈ دو دن سے خراب ہے۔۔

مگر بھابھی پلس بہن کو مزہ آ رہا تھا پوچھ پوچھ کر۔۔۔

وجدان اپنی ناراضگی کا اظہار منت سے پچھلے دو دنوں سے اسی طرح کر رہا تھا۔۔

مطلب کہ وہ آتے ہی اپنے روم میں چلا جاتا، اور فریش ہونے کے بعد نیچے آتا، اور صرف بچوں سے مل کر اور اِدھر اُدھر کی چند باتیں کرنے کے بعد واپس روم میں چلا جاتا تھا۔۔

آج کل اسے منت اس روم میں بیٹھی ہوئی دیکھائی ہی نہیں دیتی تھی، اسی لیے تو منت نے اب جلدی سے اپنے روم کا رخ کر لیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس کے وجی کا غصہ زیادہ بڑھ جائے، اس نے اپنے وجی کے پاس جانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

نہیں میں تھکا ہوا ہوں، فریش ہو کر نیچے آؤں گا۔۔۔

مسکرا کر کہتے ہوئے وجدان سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا، زمل تو جانتی تھی کہ منت اور دونوں بچیاں اوپر روم میں ہیں، اور منت نے بہت اچھی تیاری کر رکھی تھی اپنے وجی کو سرپرائز دینے کے لیے۔۔۔

....

منت آپی وجدان بھائی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ رہے ہیں۔۔۔

سب کچھ ریڈی ہے یا ان کو تھوڑی دیر کے لیے روک لوں؟؟

زمل نے جلدی سے کچن والی سائیڈ پر آ کر فون گھما دیا۔۔۔

نہیں نہیں روکنے کی ضرورت نہیں ہے، سب کچھ ریڈی ہے بس مہربانی کر کے ہمیں ڈسٹرب مت کیجئے گا---

اور کھانے پر بھی ہمارا انتظار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے---

ویسے بھی چاچو اور بابا تو گھر پر ہے نہیں اور ماما کو بتا دینا کہ آج ان کی بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ بزی رہے گی---

اور برائے مہربانی اذلان کے کانوں میں ایسی کوئی بات مت ڈالنا ورنہ میرے شوہر کو مذاق کر کر کے ہلکان کر دے گا---

اوئے ہوئے میرے شوہر پر الزام مت لگایئے، وہ تو بہت معصوم ہیں---

زمل کہتے ہوئے خود ہی کھکھلا کر ہنس پڑی تھی---

ہاں جانتی ہوں تمہارے شوہر جتنے معصوم اور شریف ہیں---

منت بھی ہنس پڑی تھی---

فون بند کرو!!

وجدان دروازے پر آچکے ہیں۔۔۔

دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔۔

کہتے ہوئے منت نے فون بند کر دیا۔۔۔

دونوں بچیاں بیڈ پر براجمان ہو کر سو رہی تھیں۔۔۔

ویسے تو ساتھ والا روم ریڈی تھا اور بچیوں کی کیئر ٹیکر بھی روم میں موجود تھی مگر منت خود کچھ دیر کے لیے بچیوں کو روم میں لے کر آئی تھی۔۔۔

آخر ان کو بھی تو پتہ چلے کہ ان کے بابا اور ماما کا روم کون سا ہے۔۔۔

دونوں نے ایک جیسی فراکس پہن رکھی تھیں، وائٹ کلر کی فراکس کے اوپر ٹی پنک کلر کی فرل لگی ہوئی تھی۔۔۔ دونوں کی شکلیں بالکل ایک جیسی تھیں۔۔۔

چھوٹی سی خوبصورت پریاں سو رہی تھیں۔۔۔

دونوں بچیوں میں سب سے خوبصورت چیز ان کی آنکھیں تھیں، ان کی آنکھوں کا رنگ بالکل اپنے بابا چوہدری وجدان ورک کے جیسا تھا، دونوں کی بلو آئیز تھیں، جو انہیں اپنے بابا کی طرح سب سے الگ اور منفرد بناتا تھا۔۔۔

منت نے پورے روم کو ریڈ روز سے ڈیکوریٹ کیا تھا۔۔۔

روم میں مدھم سا رومینٹک میوزک کو پلے کر رکھا تھا۔۔۔
رومینٹک روم فریشنر نے تو روم کا ماحول ایسا بنا دیا تھا جیسے وہ کسی نیو شادی شدہ جوڑے کے روم میں کھڑی ہو۔۔۔

بلیک کلر کے آف وائٹ پچ کے ساتھ لگے ہوئے پردوں کے ساتھ کی میچنگ بیڈ شیٹ روم کو اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔

کافی کچھ تھا وجدان کے لیے بس اس کے دروازہ کھولنے کی دیر تھی۔۔۔
چاروں اطراف نظریں دوڑاتے ہوئے لائٹ آف کر کے، اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرتی وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

وجدان نے دوبار ناک کیا اب تیسری بار کرنے لگا تھا وہ حیران تھا کہ روم میں کون ہے جو اندر سے لاک کیے ہوئے ہے، جبکہ وہ تو جانتا تھا کہ منت تو نیچے ہے، تو اور کوئی اس کے روم کو اس طرح سے لاک کیوں کرے گا، اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھٹکھٹاتا منت نے آہستہ سے دروازہ کھول دیا، اس ڈر سے کہ کہیں بچیاں نہ اُٹھ جائیں۔۔۔

وجدان نے جیسے ہی روم کے اندر قدم رکھا روم میں اندھیرا تھا۔۔۔

وجدان کو کچھ سمجھ نہیں آیا مگر روم سے آتی ہوئی خوشبو رومینٹک میوزک کی دھن اور دروازہ کھولنے کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ اس کے یار کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

وجدان کے لب مسکرائے تھے، دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں، مطلب کہ اس کے یار کو سمجھ آ گئی کہ اس کا شوہر ناراض ہے۔۔۔

وہ دل میں سوچ کر مسکرایا تھا۔۔۔

روم میں پوری طرح سے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

جیسے ہی وجدان کے لیے منت نے دروازہ کھولا تھا سیڑھیوں پر لگی ہوئی لائٹ بھی زمل نے چپکے سے آف کر دی جس کی وجہ سے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا،منت دروازہ کھول کر خود اس کو تنگ کرنے کی غرض سے دروازے کے پیچھے ہو گئی۔۔۔

وجدان نے دروازے کو بند کرتے ہوئے لاک کر دیا تھا۔۔۔
اندھیرے میں منت اپنی طرف سے تو چھپ کر کھڑی ہوئی تھی اس کو جھٹکا تو تب لگا جب وجدان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔۔

اس قدر زور سے اپنی جانب کھینچا تھا کہ وہ لہراتی ہوئی وجدان کے سینے سے آٹکرائی۔۔۔
دھڑکنیں دھڑکنوں سے ٹکرائی تو منت کی سسکی نکلی تھی۔۔۔

یارِ وجدان ابھی تڑپانے میں کسر باقی رہ گئی ہے جو اب بھی دور کھڑی ہو؟؟

بغیر موقع دیے اسے اپنی باہوں میں زور سے کستے ہوئے، سرگوشی میں کہتے ہوئے، دیوانگی سے اس کے چہرے کو بے تحاشہ چوم رہا تھا۔۔۔

اسے دروازے کے ساتھ لگائے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے ہوئے، دوسرے ہاتھ سے اس کی بالوں میں انگلیاں دھنسے ہوئے، اس کے چہرے کو دیوانگی سے بے تحاشہ چومتے ہوئے، اپنے ہوش کھو رہا تھا۔۔۔

اتنے دن بعد یار کے قریب آکر ہوش رکھنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تھا۔۔۔

وجدان کے لب اس کی پنکھڑیوں سے ٹکرائے اس کے پورے وجود میں سرسراہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

بہت دنوں بعد پنکھڑیوں نے اس کے لبوں کی حرارت کو محسوس کیا تھا، جو پہلے سے کہیں زیادہ دہکتے کوئلے کی مانند جل کر اس کی پنکھڑیوں کو جلا رہے تھے۔۔۔

وجدان آج ہوش میں نہیں تھا،اس کی حالت ایسی تھی جیسے بھوکے کو کئی مہینوں بعد کھانا ملا ہو،یا نشہ آور کو نشہ کئی مہینوں بعد دیا گیا ہو،اس کی پنکھڑیوں کو شدت سے لبوں میں قید کرتے وہ نمی کو بڑی محبت سے اپنی سانسوں میں اُلجھائے ہوئے پی رہا تھا۔۔

تڑپ تو دوسری جانب بھی کم نہیں تھی دونوں کی حالت ایک جیسی تھی،وہ بھی تو اپنے وجدان سے دور ہو کر کہاں پُر سکون تھی،بس اپنی ماں کی محبت اور بچیوں کی ذمہ داری میں کچھ اس طرح سے بزی ہو گئی کہ وہ اپنے وجی سے تھوڑی سی غافل ہو گئی تھی۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو قید کیا تو وجدان میں چھوڑنے کی ہمت نہیں تھی،کچھ دیر کے لیے سچ میں وہ بھول چکا تھا کہ اس کے یار کو سانس کی بیماری ہے،منت کی بھرپور کوشش کے باوجود منت کی سانسیں اُکھڑ نے لگی تھیں،سانس اُکھڑنے سے منت کی آنکھوں سے پانی نکل آیا،سانس نہ آنے کی وجہ سے اپنے لبوں پر نمکین پانی کو محسوس کرتے وجدان نے جھٹکے سے منت کے لبوں کو آزادی دی تھی۔۔

وہ منہ کھولے ہوئے بڑے بڑے سانس لے رہی تھی،ہمیشہ کی طرح وجدان اسکی پنکھڑیوں پر جھکے اپنی گہری سانسیں تیزی سے اس کے اندر بھرنے لگا تھا۔۔

وجدان کا یہی انداز تھا اپنے یار کو سانس دلانے کا،اسے پمپ کا اپنی یار کے لبوں سے سانسیں بھرنا بالکل پسند نہیں تھا،اس نے اس قدر اپنے یار کو اپنی سانسوں کا عادی بنا رکھا تھا کہ وجدان کی سانسیں منت کے لیے دوا کا اثر کرتی تھیں۔۔۔

منت کی سانسیں ہمیشہ کی طرح کچھ سیکنڈوں بعد ہی بحال ہونے لگی تھیں مگر وجدان کے لب مسکرا اُٹھے تھے،دل خوشی سے جھوم اُٹھا تھا،جب اس کے یار نے سانسیں ملتے ہی وجدان کے لبوں کو اپنی پنکھڑیوں میں قید کرتے،وجدان کے آتشی لبوں سے نمی کے قطروں کو بے دردی سے کھینچنا شروع کیا تھا۔۔۔

منت کے اندازِ جام پینے سے ایک بات تو پکی تھی کہ وجدان کے ہونٹوں پر ایک نہیں دو سے تین کٹ لگ چکے ہیں۔۔۔

مگر یہ جلن،یہ درد اس قدر خوبصورت اور میٹھی تھی کہ وجدان نے اپنے ہونٹوں کو ساکت کر لیا تھا تا کہ اس کا یار اس کے لبوں پر اپنی خماری کے گہرے رنگ چھوڑ سکے۔۔۔

مگر وہ منت تھی جو کچھ دیر بعد ہی گہری سانسیں لیتی ہوئی وجدان کے لبوں کو آزادی دے چکی تھی۔۔۔

سر اس کے سینے سے ٹکائے وہ گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

تیری سادگی تیری عاجزی تیری ہر ادا کمال ہے!!!

مجھے فخر ہے مجھے ناز ہے میرا یار بے مثال ہے!!!

خماری سے کہتے اسے اپنے مہکتے سینے میں چھپائے اس کے بالوں پر لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔۔

وجی۔۔۔

ہمم۔۔۔

I love you ❤

وجدان کے کالر کو ہاتھ سے پکڑ کر سائیڈ میں ہٹاتے ہوئے، اس کی گردن پر لبوں سے لو وائٹ بناتے ہوئے، اس نے خماری سے سرگوشی اُتاری۔۔۔

وجدان کا دل اس قدر زور سے دھڑک اُٹھا جیسے پسلیاں توڑ کر آج باہر آجائے گا اور دیکھے گا کہ اسے اتنے پیار اور خماری سے آئی لو یو کہنے والی کیسی ہے۔۔۔

I love you too my beautiful wife...

میرے یار کا اظہارِ محبت کرنے کا انداز بہت جان لیوا ہے۔۔۔

اس کے ریشمی بالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکا سا بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے پیچھے کو جھکایا۔۔۔

لب اس کی دودھیا مخملی گردن پر رکھتے اس کی گردن سے اُٹھنے والے اس کے وجود کی خوشبو کو سانسوں میں اُتارتے ہوئے وہ مدہوشیوں کے سمندر بھی اُترنے لگا تھا۔۔۔

لب اس کی گردن پر رکھے گردن کو جامنی کر رہا تھا، بہت جان لیوا شدت تھی آج وجدان کے پیار کرنے کے انداز میں، روم میں مدھم سے رومینٹک میوزک نے ماحول کو اور بھی رومینٹک بنا دیا تھا، اس کی گردن پر جھکا تو اُٹھنا بھول چکا تھا۔۔۔

بہت دنوں سے سوکھے لبوں کو اس کے وجود سے نمی پینے کا موقع ملا تھا۔۔۔

وہ تو دیوانہ ہو کر بہکتے ہوئے منت کے مخملی رعنائیوں سے نمی کے ہر قطرے کو کھینچتے ہوئے اپنے اندر لے جانے کو بے تاب تھا۔۔۔

منت سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔

اس کی تیز ہوتی سانسوں سے اس کی سسکاریاں وجدان کو اور بہکا رہیں تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے بہک جاتا ان دونوں کی شہزادیوں نے اُٹھ کر شور مچا دیا تھا۔۔۔

وجدان کو تو پتہ ہی نہیں تھا کہ اس کی بیٹیاں روم میں ہیں وہ جھٹکے سے منت سے دور ہو گیا۔۔۔

منت ہانیہ اور رانیہ روم میں ہیں؟؟

وجدان نے جلدی سے لائٹ آن کی تھی---

جی سو رہی تھیں---

تو وہ جلدی سے بچیوں کی جانب بڑھی تھی---

یارِ وجدان دوبارہ ایسا نہ کرنا، میری بیٹیاں روم میں ہوں اور ان کا بابا بہک کر ان کی ماما کے قریب جائے---

یہ بات میرے لیے بے حیائی اور بے شرمی ہے---

سوری میں نے تو صرف آپ کو سرپرائز دینے کا سوچا تھا اور میں نے کہا بچیاں مل کر جب اپنے روم میں چلی جائیں گی تو---

وہ شرم سے لال پڑتے چہرے کو لیے خود پر شرمندہ تھی، بات کو بیچ میں ادھورا چھوڑ کر بچیوں کو چپ کروانے لگی---

وجدان نے آگے بڑھ کر ہانیہ کو اُٹھالیا جبکہ رانیہ کو منت میں اُٹھالیا تھا، وہ اسے اُٹھائے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی---

یارِ وجدان شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں، جانتا ہوں بہت دن کے بعد یہ خوبصورت لمحہ ہمیں کمزور کر گیا اور تمہیں خود پر شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں مگر آئندہ اس بات کا احتیاط رکھنا، جب میری بیٹیاں روم میں ہوں گی تو بابا ان کی ماما سے دور رہیں گے۔۔۔

اب کی بار وجدان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا کیونکہ منت کافی شرمندہ ہو رہی تھی۔۔۔

اور منت کو شرمندہ کرنا اس کا مقصد نہیں تھا۔۔۔

منت کو تو خود اندازہ نہیں تھا کہ یوں اچانک وہ اتنا بہک جائیں گے کہ لائٹ تک آن کرنا بھول جائے گی۔۔۔
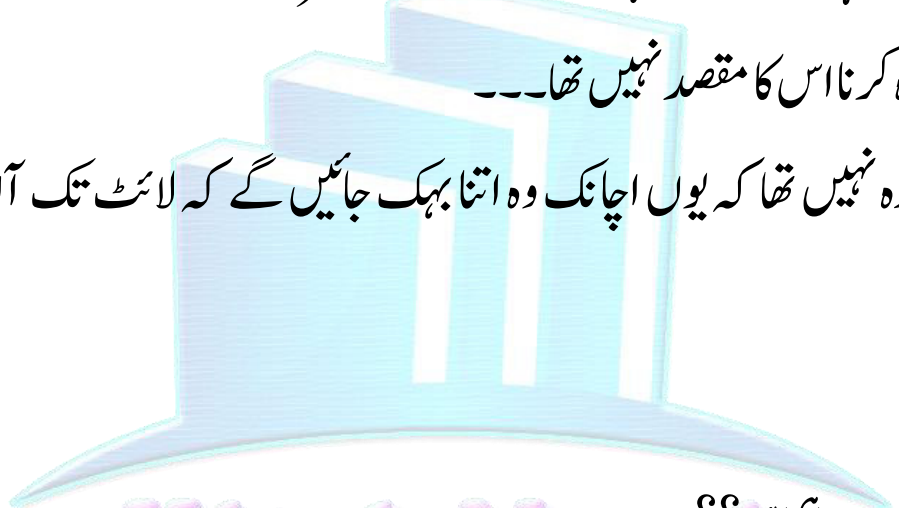
بس میرا بیٹا اتنا کیوں رو رہی ہو؟؟

ہانیہ اور رانیہ نے ایک ساتھ روتے ہوئے روم میں شور مچا رکھا۔۔۔

وجدان تو گھبرا گیا تھا کیونکہ اس نے کبھی بچیوں کو اس طرح سے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ تو جب بھی جاتا عافیہ چچی اور زمل بھی روم میں موجود ہوتی تھیں، سب مل کر بہت اچھی طرح سے بچیوں کو سنبھال لیا کرتی تھیں، آج اچانک بچیوں کو اتنا روتے دیکھ وہ کافی گھبرا گیا تھا۔۔۔

مگر منت تو جانتی تھی کہ وہ بھوک سے رو رہی ہیں۔۔۔

کافی دیر سے سو رہی تھیں، تو اب ان کو فیڈ چاہیے تھا۔۔۔

مگر وجدان کے سامنے فیڈ کروانے کا سوچ کر بھی وہ تو شرم سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

بچیاں دو ماہ کی ہو چکی تھیں، ابھی تک اس نے وجدان کے سامنے ایک بار بھی فیڈ نہیں کروایا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے بچیوں کو اپنی فیڈ زیادہ کروانے کو کہا تھا۔۔۔

اس لیے منت اپنی خوراک پر زیادہ توجہ دیتی تھی اور بچیوں کو زیادہ تر اپنی فیڈ کی کروا رہی تھی، جس سے دن بدن بچیوں کی صحت بہت اچھی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

ماں کا دودھ بچے کے لیے سب سے فائدے مند ہوتا ہے، اسے ہزار بیماریوں سے بچاتا ہے اور منت کہیں پر کوئی غفلت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

چچی کو بلاؤں یہ کیسے چپ کریں گی؟؟

وہ اپنی بیٹی کو گود میں اُٹھا کر ہلا کر کندھے سے لگائے پریشان چہرہ لیے منت کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

نہیں امی کو بلانے کی ضرورت نہیں، میں ان کو ان کے روم میں لے کر جاتی ہوں یہ چپ ہو جائیں گی---

کیا مطلب کہ روم میں جا کر چپ ہو جائیں گی؟؟

منت کچھ دیر ان کو یہاں رہنے دو اس کے بعد ان کے روم میں چھوڑ کر آنا---

مجھے ملنا ہے یار ان سے، میرے سارے دن کی تھکن اُتر جاتی ہے ان سے پیار کر کے---

وہ اپنی بیٹی کے ماتھے پر لب رکھ کر پیار کرتے ہوئے بہت پیارا ابا لگ رہا تھا---

نہیں آپ نہیں سمجھیں گے، ان کو کمرے میں لے جانا پڑے گا---

وہ بچی کو گود میں اُٹھائے دوسرے روم میں جانے کی تیاری کر رہی تھی---

کیا مطلب مجھے سمجھ نہیں آئے گا، بتاؤ اُس روم میں ایسا کیا ہے جو یہاں نہیں ہے؟؟

ضدی سا ہو کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا، اسے تھوڑا بہت تو اندازہ ہو چکا تھا کہ منت کیا کہنا چاہتی ہے، بچہ نہیں تھا جو سمجھ نا پاتا---

ان کو بھوک لگی ہے اور جب تک یہ فیڈ نہیں کریں گی یہ چپ نہیں ہوں گی---

وہ نظر جھکائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی وجدان قہقہ لگا کر ہنسا تھا---

تو یارِ وجدان ان کو فیڈ کرواؤ---

مسئلہ کیا ہے؟؟

میں آپ کے سامنے کیسے فیڈ کرواسکتی ہوں---

وہ نظریں جھکائے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی مشکل سے بولی---

میرے سامنے نہیں کرواسکتی اس کا کیا مطلب ہے؟؟

وجدان اس کے مقابل ہوتا اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے اس کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے بولا---

گہری نظروں سے اس کے شرمائے ہوئے چہرے کے ایک ایک نین نکش کو دیکھ رہا تھا---

مجھے پورا حق ہے تمہیں دیکھنے کا، اگر میرے سامنے فیڈ نہیں کرواسکتی تو پھر تو تمہیں کسی کے سامنے بھی نہیں کروانی چاہیے---

بیڈ پر بیٹھو اور فیڈ کرواؤ ان کو، میں بھی تو دیکھوں میری بیٹیوں کی پیاری سی اماں فیڈ کرواتے ہوئے ایک کیسی لگتی ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ شرارت نظر آرہی تھی۔۔۔

نہیں وجی مجھے آپ کے سامنے شرم آتی ہے۔۔۔

ہمارے درمیان اب شرم والا رشتہ ختم ہو چکا ہے۔۔۔

اور فیڈ کرواتے ہوئے جس خوبصورت حصے کو میری نظروں سے چھپانا چاہتی ہو اس سے بہت گہرا تعلق ہے میرے لبوں کا۔۔۔

وہ بے باک سی سرگوشی اس کے کان میں اُتارتے پیچھے ہوا اور کھل کھلا کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

وجی آپ بہت بے شرم ہوتے جارہے ہیں۔۔۔

میں آپ کے سامنے فیڈ نہیں کرواؤں گی، آپ میرا مذاق اُڑائیں گے۔۔۔

فیڈ تو تم میرے سامنے ہی کرواؤ گی، اور مذاق میں بالکل نہیں اُڑاؤں گا۔۔۔

بیٹھو اور ان کو فیڈ کرواؤ تاکہ میری بیٹیاں مزید رو کر اپنے آنسو ضائع کریں۔۔۔

وہ چھوٹی چھوٹی پریاں رو رو کر آنکھوں میں آنسو لے آئی تھیں۔۔۔

منت کے لاکھ منع کرنے پر بھی وجدان نے اس سے زبردستی بٹھاتے ہوئے فیڈ کروانے کو کہا تھا۔۔۔

وجی آپ اپنا منہ دوسری جانب کریں یہ دونوں ایک ساتھ فیڈ کرتی ہیں۔۔۔

ہاں تو کرواؤ وجی دوسری جانب منہ کیوں کرے؟؟

وجی کی ذاتی پراپرٹی کو دیکھنے کا وجی کو پورا حق ہے، لاؤ میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں۔۔۔

منت تو شرم سے لاڈ پڑ رہی تھی مگر آج وجی سچ میں بے شرم بنا ہوا تھا۔۔۔

منت کے لاکھ روکنے پر بھی وہ نہیں رکا، شرٹ کو اُٹھا کے بلاؤز کے نچلے حصے سے اوپر کر کے، اپنی دونوں بیٹیوں کے فیڈ زبردستی ان کے چھوٹے چھوٹے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے انہیں چپ کروا چکا تھا اور منت تو شرم سے آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔۔۔

اوپر سے وجی کی بیٹیاں بھی بالکل وجی کے جیسی تھیں۔۔۔

اتنی سپیڈ سے دودھ پی رہی تھیں، جیسے سالوں ہو گئے ہیں ان کو فیڈ کیے ہوئے۔۔۔

وہ بیڈ کراؤن سے سر ٹکائے ہوئے بیٹھی تھی اور اپنی دونوں شہزادیوں کو وجدان نے منت کے پیٹ پر لیٹا رکھا تھا۔۔

ایک ہاتھ سے اپنی بیٹیوں کو پیٹ سے گرنے سے بچائے ہوئے نظریں منت کے چہرے اور سراپے پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔

اتنے پر بھی آج چوہدری وجدان ورک کو صبر نہیں آرہا تھا، ہاتھ کمر سے لے جاتے ہوئے بے بی کو اپنے ہاتھ سے فیڈ کروانے لگا۔۔

تو منت کو چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی۔۔
مگر کچھ نہیں ہو سکتا تھا نہ تو بیٹیاں سمجھنے کو تیار تھیں، ان کو بھوک لگی تھی ان کو دودھ چاہیے تھا۔۔
اور باپ بہت دنوں سے منت سے دور تھا اسے منت کے وجود پر حکومت چاہیے تھی۔۔
اور بے بس منت سوائے شرمانے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔
فیڈ لینے کے بعد شہزادیاں ایک بار پھر سے سو چکی تھیں۔۔

دوسری جانب ان کے بابا کے صبر کے پیمانے لبریز ہو چکے تھے، بچیوں کو وجدان اور منت اُٹھائے ہوئے ان کے روم میں لے آئے۔۔۔

جہاں پر ان کی کیئر ٹیکرز پہلے سے ایکٹو بیٹھی ہوئی تھیں، دونوں بچیوں کو روم میں اچھی طرح سے سلا کر منت نے کیئر ٹیکرز کو پوری تاکید کی تھی کہ ان کا خیال رکھیں اور خود وجدان کے ساتھ روم میں آگئی۔۔۔♥♥♥♥♥♥♥

ہاں جی یارِ وجدان اب بتاؤ اتنے دنوں سے مجھے تڑپتا ہوا دیکھ کر تم نے نوٹس کیوں نہیں کیا؟؟

اور اپنی سزا بھی خود ہی منتخب کرو۔۔۔

منت نے ابھی روم کے اندر قدم ہی رکھا تھا کہ وجدان اسے جھٹکے سے اوپر اُٹھاتے ہوئے دیوار کے ساتھ پن کیے کھڑا تھا۔۔۔

پاؤں کی ٹھوکر مارتے ہوئے اس نے دروازہ بند کیا۔۔۔

غلطی ہو گئی معاف کر دیجئے۔۔۔

مجھے سزا نہیں چاہیے۔۔۔

وہ پیار سے وجدان کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے،اس کے ماتھے کو بڑے پیار سے چومتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

معافی دینے کا ارادہ نہیں ہے، سزا دوں گا۔۔۔

اپنی مرضی سے منتخب کرو گی تو ٹھیک ہے،ورنہ پھر سزا میری مرضی کی ہو گی۔۔۔

گردن کے جو حصے جامنی ہونے سے بچ گئے تھے ان پر لبوں کی گستاخیاں اُتارتے سرگوشیوں میں بول رہا تھا۔۔۔

منت کی دونوں ٹانگوں کو اپنی چوڑی کمر پر لاک کیے توازن برقرار رکھے ہوئے تھا۔۔۔

گردن کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں پر وجدان کے دانتوں اور گستاخ لبوں سے نقش نگاری نہ کی ہو۔۔۔

وہ میٹھی میٹھی چُبھن کو دبی دبی آواز میں سسکیاں لیتی خود میں اُتار رہی تھی۔۔۔

بولو یارِ وجدان کیا سزا ہونی چاہیے میرے یار کی، جس نے اتنے دنوں جان بوجھ کر مجھے تڑپایا ہے؟؟

اس کی نرماہٹوں کو ہاتھوں سے چھوتے ہوئے، گردن کو چومتے ہوئے دھڑکنوں کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔

اب تو نرماہٹوں کو ہاتھوں سے ہی محبت کی سزائیں دی جاسکتی تھیں، لبوں کو اجازت نہ تھی دھڑکنوں پر جھکنے کی۔۔۔

خدا کے بنائے ہوئے دائرے وجدان ورک کبھی کراس نہیں کر سکتا تھا، ورنہ لبوں سے دھڑکنوں کو سخت سزائیں دیتا۔۔۔

وجی نہیں۔۔۔

اس نے سسک کر وجدان کا ہاتھ نرماہٹوں سے دور کر کے پکڑا تھا۔۔۔

وجدان کی گستاخی منت بر داشت نہ کرتے ہوئے رو پڑی۔۔۔

ششششش۔۔۔

یارِ وجدان آج یہ سب نہیں چلے گا، سزا کو تھوڑا سا جھیلنا سیکھو۔۔۔

وجی نہیں۔۔۔

وہ منمنائی۔۔۔

منت مزاحمت کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔

دھڑکنوں پر سختیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔

آج وجدان پر منت کی التجاؤں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

جیسے اس کو اتنے دنوں تک خود سے دور رکھ کر تڑپایا گیا تھا۔۔۔

آج تو چوہدری وجدان ورک ہر ایک منٹ کا حساب پورا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

بہت دنوں سے تمہارے لیے کچھ سپیشل لے کر آیا تھا۔۔۔

مگر میرے یار کو فرصت نہیں تھی میرے پاس آنے کی، اس لیے غصے سے الماری میں رکھ دیا تھا۔۔۔

آج اسے بطور سزا پہن کر دکھاؤ۔۔۔

نا کی گنجائش نہیں ہے، آرڈر ہے میرا۔۔۔

اس کو آزادی بخشتے ہوئے، نرمی سے فرش پر دیوار کے ساتھ کھڑا کیا۔۔۔

وہ تیز سانسیں لیتی ہوئی الماری کی جانب بڑھی تھی، جب کہہ دیا گیا تھا کہ نہ کہ گنجائش نہیں، چوہدری وجدان ورک کا آرڈر ہے تو اپنے شوہر کا آرڈر نہ ماننے والی نافرمان بیوی نہیں تھی منت۔۔۔

الماری کھول کر اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اسے تو کہیں کچھ نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ وجدان سے پوچھنے کے لیے پلٹی تھی کہ وجدان اس کے قریب آتے ہوئے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے پشت سے چوڑا سینہ لگائے،دوسرا ہاتھ الماری کے اندر لے جاتے ہوئے،ایک پیکٹ نکال کر منت کے آگے کر چکا تھا۔۔۔

کیا ہے یہ ؟؟

ایک سیکسی نائٹی جسے پہن کر آؤ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔
آنکھوں میں خماریوں کے رنگ لیے گمبھیر لہجے کے ساتھ بولتے ہوئے اس کے قریب ہونے لگا تھا۔۔۔

وجی آپ ایسے کبھی نہیں تھے آپ بہت بے شرم ہو گئے ہیں۔۔۔
منت نے گھور کر دیکھا۔۔۔

ہونا بھی چاہیے اب تو دو بچوں کا باپ ہوں،اب اتنی بے شرمی مجھ پر سوٹ کرتی ہے۔۔۔

بچے ہونے سے کوئی بے شرم نہیں ہوتا میں تو نہیں ہوئی۔۔۔

بے فکر رہو آہستہ آہستہ تمہیں بھی بے شرم کر دوں گا۔۔۔

یارِ وجدان وہ دن دور نہیں جب میرے رنگ تم پر نظر آنے لگیں گے۔۔۔
اب اگر پہنو گی تو ٹھیک ہے ورنہ میں پہنا دیتا ہوں۔۔۔
اسکی جانب وجدان نے قدم بڑھایا تو منت نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔

جی نہیں میں خود پہن لوں گی میرے ہاتھ ہیں۔۔۔
وہ پیکٹ کو لے کر ڈریسنگ روم میں جا چکی تھی اور وجدان اِدھر سے اُدھر چکر لگاتے ہوئے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

روم کا ماحول اتنا رومینٹک تھا کہ وجدان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ فوراً سے منت کو اُٹھا کر باہر لے آئے۔۔۔
اور اس پر اپنی بہکی قربت کے رنگ ظاہر کرے۔۔۔

ہر طرف بکھرے ہوئے پھول اشارہ کر رہے تھے کہ یارِ وجدان کو باہر لایا جائے۔۔۔

دل کی بے ترتیب دھڑکنیں کہہ رہی تھیں کہ یار کو باہوں میں سمیٹ کر خوشبو کو سانسوں میں اُتارتے ہوئے، قربت کے نزدیکیاں محسوس کی جائیں۔۔۔

استغفر اللہ وجی یہ کس قسم کا ڈریس ہے۔۔۔

میں نہیں پہنوں گی۔۔۔

منت کی آواز پر وجدان کے لب مسکرا دیے تھے، اسے اندازہ تھا کہ کچھ دیر میں یہی جملہ بولا جائے گا۔۔۔

اسی لیے تو کہا ہے یارِ وجدان میں پہنا دیتا ہوں، تم میں اتنی ہمت نہیں کہ تم مجھے میری پسند سے تیار ہو کر دیکھاؤ۔۔۔

وجی یہ بہت گندی اور بہت چھوٹی ہے۔۔۔

نہ تو یہ گندی ہے اور نہ ہی چھوٹی۔۔

ڈرامے بازیاں مت کرو میرے ساتھ، پہنو ورنہ دوسرا آپشن یہ ہے کہ میں کچھ بھی پہنے بغیر اُٹھا کر اپنی دسترس میں لے آوں گا۔۔۔

وجی آپ صرف بے شرم نہیں بہت بہت زیادہ والے بے شرم ہو گئے ہیں، اگر مجھے پتہ ہوتا آپ اتنے بے شرم ہو چکے ہیں، تو قسم سے میں نے اوپر شفٹ ہی نہیں ہونا تھا۔۔۔

وہ چلا اُٹھی تھی۔۔۔

وجدان کی زبان پر آیا ہوا ایک لفظ تھا جو رک گیا۔۔۔

اور وہ شکر ادا کر رہا تھا کہ اس نے مذاق میں بھی وہ اس وقت دہرایا نہیں تھا۔۔۔

ورنہ اس کے یار نے پھر اسی درد کی دنیا کو یاد کرتے ہوئے رو دینا تھا۔۔۔

وجدان اسے کہنے والا تھا کہ جب میری یادداشت نہیں تھی تو اسے حاصل کرنے کے لیے جس طرح اس نے شرم و حیا کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے اپنے وجدان کے دل پر دستک دیے بنا پورے حق کے اندر داخل ہوئی تھی اسے وہ والی منت چاہیے۔۔۔

تم میری کو الٹیاں بعد میں گنوا لینا ابھی کے لیے باہر آجاؤ۔۔۔

منت جتنا مجھے تنگ کرو گی، تڑپاؤ گی اتنا ہی میں تمہیں تڑپاؤں گا۔۔۔

میری جان اتنا ہی میرے ضبط کو آزماؤ جتنا تم برداشت کر سکتی ہو۔۔۔

آرہی ہوں دھمکیاں مت دیں مجھے۔۔۔

دروازہ کھلا اس کے گورے مخملی پاؤں زمین پر بڑا احسان کرتے ہوئے چل کر اس کے قریب آرہے تھے۔۔۔

وہ پیروں سے اوپر کو نظر لے جاتا ہوا اس کے وجود کی ہر رعنائی کو بڑی دلچسپی سے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک ہوتی ہے شارٹ نائٹی۔۔۔

ایک ہوتی ہے شارٹ سے بھی شارٹ۔۔۔

چوہدری وجدان ورک منت کے لیے وہ لے کر آئے تھے۔۔۔

اب بیچاری چلاتی اور چیختی نہیں تو کیا کرتی۔۔۔

مہرون کلر کی سلکی نیٹ والی نائٹی پہنے ہوئے وہ لگ تو قیامت رہی تھی۔۔۔

نائٹی اتنی چھوٹی تھی جو بامشکل اسے چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

اور اس پر بھی ڈیزائنر نے کٹ لگا کر رہی کسر بھی پوری کر دی۔۔۔

سائیڈ کٹ کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے وہ ایک ایک کے قدم وجدان کی جانب بڑھا رہی تھی۔۔۔

نائٹی کی سٹرپس سے اس کے مخملی کندھوں پر چپکے ہوئے وجدان کے دل کی دھڑکنوں میں آگ برپا کیے ہوئے تھے۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں کو مڑورتے ہوئے اس سے تھوڑی دوری پر رک گئی تھی، نظر زمین پر ایسے گاڑ رکھی تھی جیسے آج سے پہلے اس نے کبھی وجدان کو نظر اُٹھا کر دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔

وہ ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے خماریوں کو ضبط کے پہروں سے آزاد کرتے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اسے اُٹھا کر بیڈ پر لاتے ہوئے اس پر گھٹا بن کر چھایا تھا۔۔۔

بالوں میں لگے ہوئے کیچر کو کھولتے ہوئے بالوں کو آزادی دے چکا تھا۔۔۔

اس کی خوبصورتی کی دل کھول کر اس نے تعریف کی تھی۔۔۔

اسے اپنی سانسوں میں اُلجھائے محبت کی مہریں لگاتے اس پر پورے حق سے براجمان تھا۔۔۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وجدان کی خماریوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

اب وجدان کی محبت کو جو منت نے تڑپایا تھا،اس کی سزا منت کی سسکیوں کو تھمنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔۔۔

روم میں منت کی تیز سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں،جو رومینٹک سونگ کے اندر مل کر روم میں ہی اپنا دم توڑ رہی تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھوں کو سخت انگلیوں میں دبائے،شدتوں کے قہر برساتے ہوئے وہ تیز سانسوں سے اس کی لبوں کو لبوں میں دبائے ہوئے تھا۔۔۔

ایسے ہی رات گزرتی جا رہی تھی۔۔۔
تاریخ میں ایک خوبصورت شہزادے اور شہزادی کی داستان لکھی جا رہی تھی۔۔۔

کہاں سے شروع ہوا تھا چوہدری وجدان ورک اور منت کا سفر اور آج کہاں تک آ پہنچا تھا۔۔۔

وقت کا ستم بھی برداشت کیا۔۔۔
ہجر کی سولی پر بھی لٹکے تھے۔۔۔
اپنوں کی سازشوں کو بھی سہا تھا۔۔۔
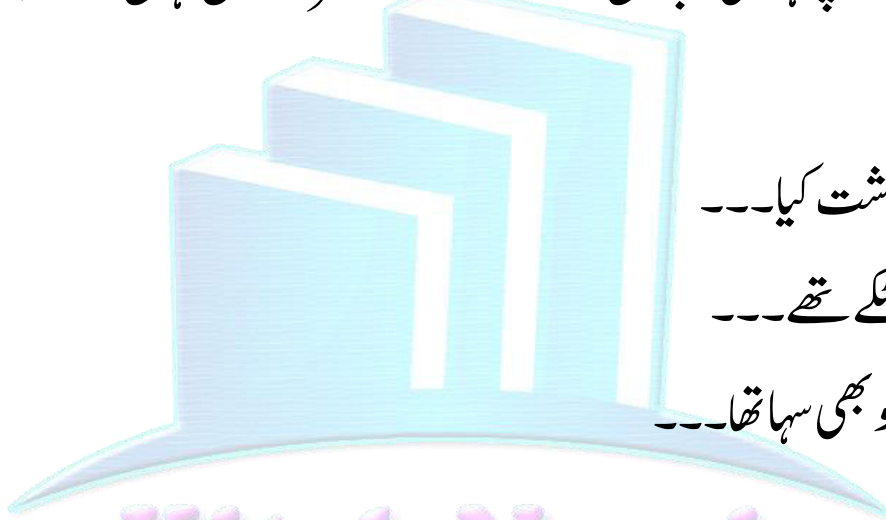
مگر یہ سب مل کر بھی چوہدری وجدان ورک کے عشق کی بنیاد کی ایک اینٹ بھی نہیں ہلا سکے تھے۔۔۔

چوہدری وجدان جیسا پیار کرنے والا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔۔۔

جس نے اپنے محبوب کو ہمیشہ اپنی پناہوں میں رکھا۔۔۔

کہاں ملتا ہے ایسا شوہر جس نے اپنی بیوی کو تکلیف سے بچانے کے لیے خود کو یہ تک ثابت کر دیا کہ وہ کبھی باپ نہیں بن سکتا۔۔۔

ایسے شوہر کی بیوی بن کر منت کیسے نہ خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی سمجھے۔۔۔

صرف ایک ہی تو کمی تھی اولاد کی اور اب تو خدا نے وہ بھی پوری کر دی، آج داستان محبت پوری ہو گئی تھی۔۔۔

آج اس شہزادے نے باپ کا رتبہ حاصل کر لیا تھا۔۔۔

یہ شہزادہ کل بھی اپنی شہزادی پر دل و جان سے مرتا تھا اور آج بھی اسے دل و جان سے چاہتا ہے۔۔۔

"یہ شدتیں، یہ قربتیں، یہ سب محبت کی نشانیاں ہیں۔۔۔

جو پیار کرتے ہیں وہ پہلے نکاح کا حق دیتے ہیں۔۔۔"

وجدان نے سالوں ایک گھر میں رہ کر منت کو ٹچ تک نہیں کیا تھا۔۔۔

"جہاں جسموں کی ہوس ہوتی ہے وہاں محبتوں کا گزارا نہیں ہوتا۔۔۔

جہاں محبت ہوتی ہے وہاں جسموں کا سہارا نہیں ہوتا۔۔۔

جو پیار کرتے ہیں وہ عزت دیتے ہیں۔۔۔

جو جسم کے بھوکے ہوتے ہیں وہ باتوں کی ڈوروں میں اُلجھا کر برباد کرتے ہیں۔۔۔

آج محبت کے رنگ ہی لوگوں نے بدل دیے ہیں، محبت جسم سے جسم کا ملاپ نہیں ہوتا۔۔۔

محبت روح سے روح کا رشتہ ہوتا ہے۔۔۔

جو شخص عورت کو نکاح کا تحفظ نہ دے سکے وہ کیا خاک اس کی عزت کرتا ہوگا۔۔۔

جو رشتہ بنا کر بعد میں نکاح کا وعدہ کرتے ہیں وہ مرد نہیں بے غیرت ہوتے ہیں۔۔۔"

مگر چوہدری وجدان ورک ایسا بالکل نہیں تھا۔۔۔

اس نے پہلے نکاح کیا اسے عزت سے اپنی زندگی میں داخل کیا۔۔۔

اس کے بعد اس پر ہر حق پورے حق سے جمایا۔۔۔

اسے کہتے ہیں اصلی مرد جو ہر سانچے میں فٹ تھا۔۔۔

ایک اچھا بھائی۔۔۔

باادب بیٹا۔۔۔

سچا عاشق۔۔۔

عزت دینے والا شوہر۔۔۔

عدل سے فیصلے کرنے والا سرپنچ۔۔۔

اپنے خوف سے شہر میں امن بنانے والا ڈپٹی کمشنر۔۔۔

گھر کو جوڑ کر رکھنے والا مضبوط سائبان۔۔۔

آج کے وقت میں اگر کسی لڑکی کو ایک ہی مرد میں یہ سب خوبیاں ملیں تو کیوں نہ وہ اس پر مر مٹے۔۔۔

°وفائے عشق میں کیا ہوتا ہے یار!!!

بس اتنا سمجھ لو محبوب

اپنا سب کچھ وار دیتا ہے

مگر اُف بھی نہیں کرتا!!

....

حوریہ اپنے بیٹے آبان کو سلاتے ہوئے خود بھی نیند میں جانے لگی تھی۔۔۔

یا پھر یوں کہیں کہ بلاج سے جان چھڑانے کی خاطر وہ بہت اچھی ایکٹنگ کر رہی تھی۔۔۔

بلاج جو بیڈ پر ان کے پاس ہی بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔۔۔

یا پھر یوں کہیں کے ٹائم پورا کر رہا تھا تا کہ اس کا بیٹا سو جائے، اسے آج کل حوریہ کے سب ڈرامے سمجھ میں آرہے تھے۔۔۔

سارا دن آبان کے ساتھ مصروف رہنے کے بعد رات کو اس کا یہی ڈرامہ ہوتا تھا کہ وہ اسے سلاتے ہوئے گہری نیند میں سو جاتی۔۔۔

بلاج جو آج کل اس پر تھوڑا ترس کھانے لگا تھا کہ آبان کے ساتھ سارا دن بزی رہنے سے وہ تھکی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔

حوریہ اس بات کا بڑا ناجائز فائدہ اُٹھا رہی تھی، اب یہ بات بلاج کو پتہ چل گئی تھی، آج وہ کڑا پہرا لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب بلاج کو اندازہ ہونے لگا کہ حوریہ اپنے ڈرامے پر اُتر آئی ہے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے سونے کا ڈرامہ کر رہی ہے، آبان تو کب سے سوچکا تھا۔۔۔

بلاج لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے، اس کے چہرے پر چہرہ جھکائے گہری نظروں سے اس کی بند آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا آج اس کی حور ڈرامے کو کتنا اچھے سے پرفارم کرتی ہے۔۔۔

حور جو یہ سمجھ رہی تھی کہ روز کی طرح بلاج اسے گہری نیند میں دیکھ کر لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھ کر سو گیا ہے، اسی غلط فہمی میں اس نے آہستہ سے چوروں والی ایک آنکھ کھول کر دیکھا مگر اپنے چہرے کے نزدیک چہرہ جھکائے ایک بازو تکیے پر رکھ کر بیٹھے ہوئے بلاج کو دیکھ کر اس نے جھٹ سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

وہ اب بھی خاموش تھا۔۔۔

حور ڈرامہ جاری رکھے ہوئے تھی، نیند میں انگڑائی لیتے ہوئے اپنا رخ دوسری جانب کرتے ہوئے یہ پریزنٹ کروایا کہ وہ بہت گہری نیند میں تھی اور اس نے بالکل بھی بلاج کو نہیں دیکھا۔۔۔

وہ اب تم اپنے شوہر کو ڈرامے بازیاں دیکھا رہی تھی۔۔۔

کافی دیر کے بعد حور نے آنکھیں کھول کر دیکھنے کی کوشش کی کہ بلاج اب سو گیا ہے یا نہیں کیونکہ کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی۔۔۔

آبان ان دونوں کے درمیان میں سو رہا تھا۔۔۔

حور نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں بلاج اپنی طرف سے اُٹھ کر اس کے پاس آکر بیٹھا اس پر نظریں گاڑے ہوئے تھا۔۔۔

حور نے جلدی سے پھر آنکھیں بند کرلیں، بلاج کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

حور بے بی تمہیں کیا لگتا ہے ایسے ڈرامے بازیاں کر کے تم مجھ سے بچ جاؤ گی۔۔۔

بلاج نے حور کو گود میں اُٹھاتے ہوئے مصنوئی غصیلی نظروں سے دیکھا۔۔۔

بلاج پلیز نہیں۔۔۔

مجھے اپنے بیٹے کے ساتھ سونا ہے۔۔۔

وہ بچوں کی طرح پاؤں مارتے ہوئے اونچی آواز میں بولی۔۔۔

ششششش!!!!

بلاج نے گھورتے ہوئے اسے آنکھوں کے اشارے سے خاموش رہنے کو کہا تھا۔۔۔

اگر تمہارا بیٹا اُٹھ گیا تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

تم دونوں ماں بیٹے نے ڈرامے کر کے مجھے بہت تنگ کر رکھا ہے۔۔۔

میں تو اُٹھاؤں گی آبان کو۔۔۔

اُٹھ جاؤ بیٹا دیکھو تمہاری امی جان کو تمہارے بابا اغوا کر کے لے کر جا رہے ہیں۔۔۔

حور پورے زور سے چلائی تھی۔۔۔

تیرے بیٹے کی تو ایسی کی تیسی جو مجھ سے تمہیں بچا سکے۔۔۔

مت بھولو باپ باپ ہوتا ہے اور بیٹا بیٹا۔۔۔

اب کی بار بلاج نے اس کی آواز کو روکنے کے لیے اسے گود میں اُٹھائے ہوئے ہی اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے اتنی شدت سے اس کی بولتی بند کی کہ حور کا سانس لینا تک مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

حور اپنے بیٹے کو ساتھ ہی سلاتی تھی۔۔۔

اس لیے ساتھ والے روم کا دروازہ بلاج نے اپنے روم کے اندر ہی اوپن کروالیا تھا۔۔۔

بلاج حور کو اُٹھائے ہوئے اس کی آواز کو لبوں میں بند کیے سانسوں کو پیتا ہوا، اسے لے کر دوسرے روم میں آیا۔۔

جہاں پر زیادہ تر آبان کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔۔۔

کیونکہ یہ آبان کا روم تھا۔۔۔

حور کو گود میں اُٹھائے ہوئے ہی بلاج نے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔

اب چلا کر دکھاؤ، بہت بگڑ گئی ہو۔۔۔

وہ غراتے ہوئے بولا۔۔۔

تھوڑا سا نرمی سے پیش آنے لگا ہوں تو تم میرے سر پر چڑھ گئی ہو، آج تمہارا سارا نشہ نہ اُتارا تو میرا نام چوہدری بلاج نہیں۔۔۔

بیڈ پر اُٹھا کر پھینکتے ہوئے حور کے سنبھلنے سے پہلے بلاج نے اپنی شرٹ کو اُتار کر غصے سے دور اُچھال دیا۔۔۔

حور کی ریڑھ کی ہڈی میں درد ہونے لگا تھا، جتنے غصے سے بلاج نے اسے بیڈ پر پھینکا اگر میٹرس کی جگہ کوئی سخت چیز ہوتی تو ریڑھ کی ہڈی کی کرچیاں ہو جاتی تھیں۔۔۔

حور کی آنکھوں کے سامنے بلاج کا چوڑا مضبوط سینہ تھا، جسے دیکھ کر حور وہاں سے بھاگنے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

حور میں اب پہلے جیسی بات نہیں تھی، وہ آبان کے ساتھ کھیلتے اور اسے سنبھالتے ہوئے تھک جایا کرتی تھی، اور تھکنے کے بعد بلاج کی شدتوں کو سہنا اس کے لیے آسان نہیں تھا، مگر یہ بات اس جنگلی شیر کو کون سمجھا سکتا تھا۔۔۔

جو جب بھی قریب آتا تو حور کی رعنائیوں کو توڑ کر رکھ دیتا تھا۔۔۔

بھاگتی ہوئی حور کی کلائی سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے واپس بیڈ پر زور سے پٹکتے ہوئے،اپنا بھاری شریر اس کے اوپر ڈالتے ہوئے،اسے پوری طرح سے اپنے نیچے قید کر لیا۔۔۔

بلاج سے بھاگنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے انگلیاں پھنسائے اس کی جھٹپٹاہٹ کو روکنے کے لیے ہاتھوں کو بیڈ پر دونوں اطراف میں پن کیے ہوئے تھا۔۔۔

ہاں بھاگ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ آپ کی قید میں آنے کے بعد، آپ جو میرا احشر کرتے ہیں مجھے سب پتہ ہے۔۔۔
جھٹپٹا کر ہاتھوں کو آزادی دلانے کی فضول کوشش کرتے ہوئے غرائی۔۔۔

اچھاااا!!!

اور تمہیں ایسا لگتا ہے کہ تم میری دسترس سے دور بھاگنے میں کامیاب ہو سکتی ہو۔۔۔

اس پر طنزیہ لہجے سے ہنستے ہوئے اس کے نچلے دانت پر زور سے دانت گاڑے تھے۔۔۔

وہ سسک اُٹھی گئی۔۔۔

بس مجھے کھانا شروع کر دیں اسی لیے میں آپ سے دور بھاگتی ہوں۔۔۔

ہونٹوں پر جلن سے وہ چلائی تھی۔۔۔

جب دور رہ کر تڑپاؤ گی اور میرے قریب نہ آنے کے بہانے ڈھونڈو گی تو پھر تمہیں کھاؤں گا نہیں تو کیا شیشے کی طرح سجا کر رکھوں گا؟؟

حور بے بی میں آج بھی وہی چوہدری بلاج ہوں جو تمہیں اپنی شدتوں سے تڑپا کر سسکنے پر مجبور کر دیا کرتا تھا۔۔۔

بدلہ نہیں ہوں اگر تھوڑا سا رحم کھانے لگا ہوں تو تم اتنی مت بگڑو کہ میں پہلے سے زیادہ خطرناک ہو جاؤں۔۔۔

جانتی ہوں آپ پہلے بھی ظالم تھے اور اب بھی ظالم ہیں۔۔۔

ہمم۔۔۔
ویری گڈ۔۔۔
یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ میں ظالم ہوں، اب تو میرے لیے سب آسان ہو گیا ہے۔۔۔
مجھے خود پر لگا الزام منظور ہے۔۔۔
میں ظالم تھا۔۔۔ ہوں۔۔۔ اور ہمیشہ رہوں گا۔۔۔
اگر اپنے حق وصول کرنا تمہارے لیے ظلم ہے تو پھر حور بے بی روز تیار رہا کرو میرا ظلم برداشت کرنے کے لیے۔۔۔
حور کی جھنجھلاہٹ اور غصے پر بلاج کو اندر سے تو ہنسی آ رہی تھی جس کو اس نے بامشکل روک رکھا تھا۔۔۔
وہ آنکھوں اور چہرے پر مصنوعی غصہ طاری کیے اسے گھور رہا تھا۔۔۔
اگر وہ ذرا سا ظاہر کر دیتا کہ وہ ناراض نہیں ہے تو حور کو شہ مل جانی تھی۔۔۔
پھر حور نے کب اس کے ہاتھ آنا تھا، جب وہ آنکھیں دیکھاتا تھا تب ہی تو حور تھوڑا ڈر کر اس کی قربت میں بندھنے کو تیار ہوتی تھی، ورنہ جب سے آبان پیدا ہوا تھا حور کے بہت پر نکل آئے تھے۔۔۔

رونا دھونا بند کرو۔۔۔

مجھ پر کوئی اثر نہیں ہونے والا، جب میں ظالم ہوں تو پھر میرے سامنے رو کر اپنے آنسو ضائع کیوں کر رہی ہو؟؟

حور بلاج کی دھمکیوں سے سچ مچ ڈر چکی تھی۔۔۔

وہ رونے لگی تھی، اسے لگنے لگا تھا کہ بلاج پہلے کی طرح اسے ہلکان کرے گا، مگر آج بلاج کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

وہ تو اسے پیار سے توڑ کر خود مر سمیٹنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

کون کہہ سکتا تھا کہ ان کی شادی کو دو سال ہونے والے ہیں۔۔۔

آج بھی نہ تو حور کی بد معاشیاں بدلی تھی اور نہ ہی بلاج کی شدتوں میں کمی آئی تھی۔۔۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کی محبت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

اس کو روتے ہوئے دیکھ بلاج کی ہنسی آخر چھوٹ ہی گئی تھی۔۔۔

وہ خود کو نہیں روک سکا تھا اس کے لبوں کو چومتے ہوئے پیار سے خاموش ہونے کو کہا۔۔۔

آنکھوں سے نمی کے قطروں کو لبوں سے چنتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا۔۔۔

دونا بند کرو، کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔

بس پیار سے شوہر کو اس کا حق دے دو، تنگ نہیں کروں گا۔۔۔

وعدہ کر رہا ہوں۔۔۔

پکا وعدہ؟؟

ہاں جی پکا وعدہ۔۔۔

اس سے پہلے کہ تمہارا بیٹا اُٹھ جائے اور میرے ارمان ادھورے رہ جائیں، پلیز رونا بند کر کے تڑپتے ہوئے دل کو سکون پہنچا دو، چوہدری بلاج کی جان۔۔۔

اس کے وجود کی رعنائیوں کو دیکھتے نظریں گہرائیوں پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

اس کے لبوں کو دیوانگی سے چومتے ہوئے، اس کی سانسوں کو مہکانے لگا، اس پر گھٹا بن کر چھایا ہوا تھا۔۔۔

پیار کی میٹھی میٹھی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے میں برستی بارش کی بوندوں سے اس کے وجود کی رعنائیوں کو بھگوتے ہوئے،اس کی سانسوں کو مہکاتے ہوئے تیز کرنے لگا تھا۔۔۔

سانسوں کو سانسوں میں اُلجھائے ہوئے ہاتھ بے باکیوں سے نرماہٹوں کو چھوتے اس کی سسکیوں کو بڑھا رہے تھے۔۔۔

حور تیز ہوتی سانسوں میں سسکیاں بھرتی بلاج کی برہنہ چوڑی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔۔

اس کے مخملی وجود سے خود کو پُرسکون کرتے اس کی نرماہٹوں پر تیز اُلجھی ہوئی سانسیں لیتا ہوا گرا تھا۔۔۔

محبوب کی سانسوں میں اُلجھی سانسوں سے زیادہ مہنگی کوئی خوشبو نہیں!!

کیا لذت ہے حق کے حلال رشتوں میں قربت پانے کی!!

یہ تو کوئی غیرت اور شرم و حیا کے پیکر سے بنے ہوئے نیک ماں کی صحبت سے سینچے ہوئے بیٹے سے پوچھے!!

سیاست جیسی گندگی میں رہ کر بھی چوہدری بلاج جیسا آدمی خود کو آج تک حرام کی لذتوں سے بچائے ہوئے تھا۔۔۔

ایسی ماں کی پرورش کو سلام کرنے کو دل چاہتا ہے۔۔۔

ہر گندے اور بد کردار بیٹے یا بیٹی کے پیچھے ایک ماں کی تربیت کا ہی قصور نہیں ہوتا۔۔۔

بعض دفعہ تربیت اچھی کرنے پر بھی کچھ نافرمان بد کردار اولادیں پیدا ہو کر ماں باپ کی پرورش پر انگلیاں اُٹھوا دیتے ہیں۔۔۔

اے حرام کے رشتوں میں بندھنے والی بیٹیوں اور ناجائز رشتے بنانے والے بیٹوں خدارا وقت رہتے سنبھل جاؤ۔۔۔

مت خود کے لیے دوزخ کا ایندھن اکٹھا کرو۔۔۔

وقت رہتے جان جاؤ کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔۔۔

حلال صرف وہی ہے جو پہلے نکاح کرے بعد میں تجھے اپنے بستر کی زینت بنائے۔۔۔

حرام وہ ہے جو تجھے خوبصورت رنگ محل دکھائے۔۔۔

نکاح کے نام پر دلیلیں پیش کرے۔۔۔تجھے اپنے بستر پر لے جائے۔۔۔

ایسا شخص کبھی بھی پیار نہیں کرتا، آج کی ابن حوامت خود کو ان بھیڑیوں کے حوالے کر۔۔۔

لاج رکھ ماں باپ کی عزت کی جنھوں نے تجھ پر اپنی جوانی قربان کی۔۔۔

اور اب بڑھاپے میں بھی صرف فکر ہے جن کو تیری۔۔۔

چوہدری بلاج جیسے مرد انسپریشن ہیں، ان لڑکیوں کے لیے جو اپنے آپ کے لیے صحیح اور غلط کا فیصلہ نہیں کرپاتی، بلاج نے حور کو بے تحاشہ پیار کیا اور بے تحاشہ نفرت کی۔۔۔

مگر کبھی نکاح سے پہلے اسے چھونے کی جرات نہیں کی، چوہدری بلاج پہلی بار حور کے قریب اس وقت آیا تھا جب اس نے حور سے نکاح کیا۔۔۔

اور آج بھی اپنی محبت اپنے وجود پر صرف حور کا حق ہی سمجھتا تھا۔۔۔

دنیا فانی ہے جو ہوتا ہے ہونے دے!!

خود کو بچا اے غافل تجھے دوسروں سے کیا لینا!!

خدا کے سامنے تجھے دوسروں کے نامہ اعمال کا حساب نہیں دینا ہے!!

تو اپنی آخرت کی فکر کر!!

تو نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے!!

اب بہت سے لوگوں نے یہ ابجیکشن اُٹھانا ہے کہ بلاج نے نکاح سے پہلے حور کو ایک بار کس کی تھی۔۔۔

اس لیے میں نے سوچا لاسٹ میں کلیئر کر دوں کہ وہ بھی ایک سیکھ ہے ان لڑکیوں کے لیے جو سرکش بن کر مردوں کے مقابلے پر اُتر آتی ہیں۔۔۔

حور نے زبان درازی کر کے بلاج کو اُکسایا تھا۔۔۔

جب عورت زبان درازی کرتی ہے پھر چاہے وہ محبوبہ ہو یا بیوی، کچھ مرد ہاتھ اُٹھا کر چپ کروا دیتے ہیں اور کچھ کا انداز بلاج کے جیسا ہوتا ہے۔۔۔

وہ اس انداز سے خاموش کروا دیتے ہیں تو لڑکیوں کے لیے اس میں ایک سیکھ ہے کہ اپنی عزت خود کرنا سیکھیں، خود کو مردوں کے مقابل پر مت اُتاریں۔۔۔

دنیا کی ہر چیز مل جاتی ہے سوائے عزت کے۔۔۔

(بے شک اللہ تعالی جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے)

•••••••••••

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

(دو سال بعد)

سیف الرحمن۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

یار چھوٹے سیف الرحمان کو چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لیے ہماری بات بھی سن لو۔۔۔

وجدان نے سیف الرحمن سے مسکراتے ہوئے کہا تھا، سیف الرحمن کا ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔

جس کی عمر تقریباً ایک سال تھی مگر ہر وقت اسے اپنا باپ اپنے پاس چاہیے ہوتا تھا۔۔۔

سیف الرحمن اور رائمہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھے۔۔۔

سیف الرحمن رائمہ جیسی بیوی پاکر سکینہ کو بھول گیا تھا۔۔۔

رائمہ پڑھی لکھی تھی خوبصورت تھی، گھریلو تھی اور سب سے بڑھ کر سیف الرحمن کے حکم کی پابند تھی۔۔۔

اس میں ایک اچھی بیوی کی ہر خوبی پائی جاتی۔۔۔

اللہ تعالی نے انہیں بہت جلد ہی بیٹے سے نواز دیا۔۔۔

سیف الرحمان نے اپنے بیٹے کا نام رائم رکھا تھا۔۔۔

رائم اپنے بابا کا بہت زیادہ چہیتا اور شرارتی بچہ تھا۔۔

وجدان نے اپنی پوری فیملی کے ساتھ پکنک منانے کا پلان کیا تھا۔۔

جس میں حوریہ کی پوری فیملی، فجر اور براق، اذلان اور زمل، اس کے چچا آصف اور چچی عافیہ۔۔
پری اینڈ حماد اور ان سب کے پیارے پیارے بچے سب شامل تھے۔۔
سب کو لے کر وجدان نے ترکی ٹور کا پلان کیا تھا۔۔

یہاں پر آئے ہوئے آج ان کو چوتھا دن تھا، سب ایک ساتھ آکر بہت خوش تھے۔۔

سیف الرحمن اور رائمہ کو بھی وجدان اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔۔
اگر سیف الرحمان وجدان کے ساتھ وفاداری نبھاتے ہوئے اپنی بیوی تک کو چھوڑ چکا تھا، تو وجدان نے بھی کبھی اسے اپنا ملازم نہیں سمجھا تھا۔۔

ہمیشہ سیف الرحمان کو اذلان جیسی عزت ہی دی جاتی تھی۔۔

اور جب سے سیف الرحمان کی شادی رائمہ سے ہوئی تھی۔۔۔

رائمہ منت کی بہت اچھی دوست بن گئی تھی،اور رائمہ سکینہ کی طرح ان پڑھ بھی نہیں تھی، پڑھی لکھی انٹیلیجنٹ لڑکی تھی۔۔۔

فارغ وقت میں وہ وجدان کی دونوں بیٹیاں ہانیہ اور رانیہ کو ٹیوشن پڑھانے گھر آیا کرتی تھی۔۔۔

اور منت کی اس کے ساتھ اچھی خاصی دوستی ہوگئی تھی،اس طرح سیف الرحمن اور رائمہ فیملی کا حصہ لگنے لگے تھے۔۔۔
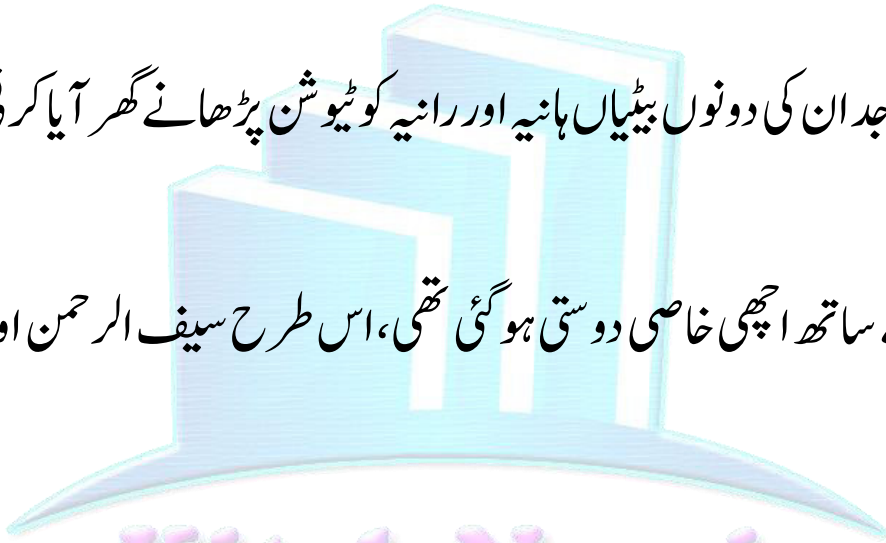
جی بھائی حکم کریں آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں؟؟

آپ تو جانتے ہیں جب اس کو میں نظر آرہا ہوں تو یہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی مجھ سے دور نہیں ہوتا۔۔۔

آپ حکم کریں مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔

سیف الرحمن شرمندہ سا ہوتا ہوا وجدان کے پاس آیا جبکہ وجدان تو صرف اسے تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا۔۔۔

مجھے کہنا یہ ہے کہ تم سارا دھیان اپنے بیٹے پر دیتے ہو اپنی بیوی پر بھی دھیان دیا کرو، جو ہر وقت میری بیوی سے چپکی رہتی ہے---

تمہاری نااہلی کی وجہ سے میری بیوی بھی مجھے ٹائم نہیں دیتی---

تو اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھا کرو---

منت جو کب سے کھڑی ہوئی رائمہ سے باتیں ہانک رہی تھی اور وجدان چاہتا تھا کہ وہ اس کے پاس آکر بیٹھے---

آج وہ لوگ استنبول کی ایک بہت ہی مشہور جگہ پر گھومنے آئے تھے، جہاں پر مال کے ساتھ ہی بہت زبردست جھولوں اور سوئمنگ کا بھی انتظام تھا---

ایسے میں سب اپنی بیوی اور بچوں کو اپنے ساتھ چاہتے تھے---

مگر یہ سپیشل پلیس تھا---

منت اور رائمہ جو کب سے آپس میں کھڑی ہوئی وہاں کی باتیں کیے جا رہی تھیں، تنگ آکر وجدان نے سیف الرحمن کو آواز دی تھی---

جی سر میں ابھی اپنی بیوی کو اپنے ساتھ بزی کر لیتا ہوں اور بی بی جی کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔۔۔
سیف الرحمان کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

بڑی مہربانی ہو گی۔۔۔
جاتے ہوئے سیف الرحمان کو وجدان نے پیچھے سے کہا۔۔۔

بی بی جی آپ کو بھائی بلا رہے ہیں اور رائمہ تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں کچھ دیکھاتا ہوں۔۔۔
سیف الرحمان رائمہ کو لے کر جھولوں کی جانب چل پڑا۔۔۔
رائمہ کو جھولوں کا کافی شوق تھا، تو اسے بزی رکھنے کا یہ سب سے بہترین علاج تھا۔۔۔

جی آپ نے مجھے بلایا؟؟
منت وجدان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی، جو اپنی دونوں بیٹیوں کو بیٹھا کر آئس کریم کھلا رہا تھا۔۔۔

جی میں نے کہا اگر میم کے پاس تھوڑا سا ٹائم ہے تو ہمارے پاس بھی بیٹھ جاؤ۔۔۔

طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وجی یہ کیسی بات ہوئی، میرا تو سارا ٹائم آپ کے لیے ہے، آپ حکم کریں۔۔۔

اب منت کون سا پہلے جیسی رہ گئی تھی،وہ بھی وجدان کے باتوں کا مفہوم بھی سمجھتی تھی اور جواب دینا بھی آگیا تھا،وجدان کی محبت نے منت کو پوری طرح سے بدل دیا تھا۔۔۔

حکم تو ہے کہ اگر کس مل جاتی تو۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔

اس کی سرگوشی میں بولی ہوئی بات پر منت ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

وہ بھی جانتا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہو سکتا پوری فیملی یہاں موجود ہے،تو ایسے میں اس طرح کی حرکت تو وہ کبھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

بس مذاق ہی مذاق میں بول کر دونوں ہنس دیے۔۔۔

ہانیہ اور رانیہ تم دونوں ہمارے ساتھ چلو، آج نانو اور دادو مل کر آپ کو جھولوں کی سیر کرواتے ہیں۔۔۔

اچانک سے آصف ورک اور ریاض ورک پاس آکر کھڑے ہوئے، وہ دونوں بچیوں کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔۔۔

تاکہ منت اور وجدان بھی خوب انجوائے کر سکیں۔۔۔

وہ بھی جانتے تھے کہ وجدان گھر پر کس قدر بزی رہتا ہے۔۔۔

گھر میں اب پہلے کے جیسی محبت کی فضائے قائم ہو چکی تھیں، جو کبھی صلاح الدین کے زمانے میں ہوا کرتی تھیں۔۔۔

کل جس جگہ پر صلاح الدین تھا، آج اس جگہ پر ریاض ورک اور آصف ورک تھے اور جس جگہ پر یہ دونوں تھے اس جگہ پر وجدان اور اذلان تھے۔۔۔

جی جی جی۔۔۔

لے جائیے۔۔۔

جاؤ ہانیہ رانیہ، آپ لوگ دادو اور نانو کے پاس جاؤ۔۔۔

ذرا ہم آپ کی امی جان کو تھوڑا سا گھما پھرا لیں۔۔۔

وجدان نے تو فوراً سے بچیوں کو ساتھ بھیجنے کی حامی بھر لی تھی، وہ بھی یارِ وجدان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ بچیوں کو لے کر گئے وجدان نے منت کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے آنکھ دبائی۔۔۔

سدھر جائیں وجی، اب تو آپ تین تین بچوں کے باپ بننے والے ہیں۔۔۔

منت نے اپنے بڑے ہوئے پیٹ کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

منت پھر سے اسپیکٹ کر رہی تھی اور اس بار وہ دل سے چاہتی تھی کہ اللہ تعالی اسے بیٹا دے۔۔۔

بچے ہونے سے سدھرنے کا کیا تعلق ہے؟؟

ویسے ہی میں تو بہت سلجھا ہوا بچہ ہوں اور کتنا سلجھا ہوا بنانا چاہتی ہو یارِ وجدان؟؟

سلجھے ہوئے تھے اب سلجھے ہوئے نہیں ہیں۔۔۔

اب تو آپ بہت شرارتی ہو گئے ہیں۔۔۔

دونوں ہنستے ہوئے باتیں کرتے کتنا خوبصورت کپل لگ رہے تھے۔۔۔

وجدان سے منت کو ایک بہت ہی لائٹ سے چلنے والے جھولے میں لے کر بیٹھا تھا۔۔۔

وجدان کو جھولے وغیرہ بالکل پسند نہیں تھے مگر منت کو خوش کرنے کے لیے اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

جانتا تھا کہ اگر اس کو اکیلی کو بیٹھنے کو کہا تو اس کا موڈ خراب ہو جائے گا اور وجی کو کہاں اپنے یار کے موڈ کو خراب کرنا تھا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں؟؟

منت مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں جھولا چلنے والا ہے کہیں میرا بچہ ڈر نہ جائے۔۔۔
اس لیے اسے سیو کر کے بتا رہا ہوں اس کا بابا بھی ساتھ ہی بیٹھا ہے۔۔۔
جھولا چلنا شروع ہوا تو وجدان نے کمر کے پیچھے سے لے جا کر اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ دیا تھا، یہاں پر اسی بات کو ڈسکس کر کے دونوں ہنس رہے تھے۔۔۔

زمل مجھے سچ میں نہیں سمجھ آرہا کہ بچی تم ہو یا تمہارے دونوں بچے؟؟
مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ میں تین تین بچوں کو گھما رہا ہوں۔۔۔

اچھی بات ہے گھمانا بھی چاہیے گھر جا کر آپ بزی ہو جائیں گے۔۔۔
ہمارے لیے آپ کے پاس ٹائم نہیں ہو گا تو ہم ابھی جتنا آپ کو تنگ کر سکتے ہیں کر لیں۔۔۔
ہمیں بھی یہی بینیفٹ ہے، آپ کے ساتھ گھومنے کا۔۔۔
زمل اپنے بچوں کے ساتھ بھاگتی ہوئی ایک جھولے سے اُترتی تو دوسرے پر سوار ہو جاتی تھی۔۔۔
ازلان تنگ آگیا تھا۔۔۔

اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ میں واپس ترکی ہی شفٹ ہو جاتا ہوں، تم لوگ وہاں رہنا اور جب کبھی مہینوں بعد آؤں گا تو پھر تنگ کر لینا۔۔۔

جا کر دکھائیں جان نکال لوں گی۔۔۔

یہ ڈرامے بازیاں کسی اور کو دکھایئے گا۔۔۔

چپ چاپ ہمیں سب جھولوں پر ایک ایک بار بٹھائیں۔۔۔

ہم یہاں گھومنے آئے ہیں تو گھوم کر جائیں گے اور یہ دھمکیاں کسی اور کو دیجیے گا۔۔۔

زمل کے کان پر جوں بھی نہیں رینگی تھی، اذلان کی دھمکی زمل اچھی طرح سے جانتی تھی۔۔۔

کہ اذلان صرف دھمکیاں دے سکتا ہے اصلیت یہ کہ وہ خود بھی اپنے گھر اور اپنے بچوں سے ایک منٹ کی دوری برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

ان دونوں نے ابھی تک کوئی نیو بی پلان نہیں کیا تھا۔۔۔

کیونکہ ماشاءاللہ ان کے دونوں بیٹے اتنے شرارتی تھے کہ زمل تو سارا دن ان دونوں کے ساتھ ہی پاگل ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

ابھی تک ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا نیو بچہ لینے کا۔۔۔

تھوڑی دوری پر اپنی بیٹی کو بے بی جھولے میں بٹھائے ہوئے فجر اور براق کھڑے ہوئے فوٹو شوٹ کر رہے تھے۔۔۔

ان کے پاس ہی پیاری سی نانی اماں مطلب کہ عافیہ بیگم کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

جو اپنی نواسی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔

عشاء جھولے میں بیٹھ کر پہلے تو خوش ہوئی مگر جب جھولا تھوڑا سا چلا تو عشاء ڈر کر رونے لگی تھی۔۔۔

براق نے فوراً سے جھولا روک دیا۔۔۔

کتنا پیارا ہوتا ہے بابا کا پیار جو بیٹی پر ذرا سی مصیبت نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

ذرا سا عشاء کا گھبرایا ہوا رویا چہرہ دیکھ کر براق کا دل تڑپ گیا تھا۔۔۔

اس نے فوراً سے اپنی بیٹی کو اُٹھا کر سینے سے لگا لیا۔۔۔

کیا عشاء بیٹا تم کمانڈو کی بیٹی ہو کر اتنی بہادر ماں کی بیٹی ہو کر اتنی ڈرپوک کیوں ہو؟؟

ماں اتنی بہادر نہیں تھی ماں ایسی ہی تھی جیسی عشاء ڈرپوک ہے۔۔۔

ماں کو تو عشاء کے بابا نے بہت مضبوط اور بہادر بنا دیا ہے۔۔۔

عشاء بھی جب بڑی ہو گی تو اس کے بابا اسے بھی اس کی ماما کی طرح بہادر اور طاقتور بنا دیں گے۔۔۔

عافیہ بیگم نے فجر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو کہ حقیقت تھی۔۔۔

فجر بالکل عشاء کی طرح ڈرپوک ہوا کرتی تھی یہ تو براق تھا جس نے اس کے دماغ سے ہر ڈر ہر خوف کو نکال دیا۔۔

مگر آج بھی فجر اندھیرے سے اسی طرح ڈر کر گھبرا جایا کرتی تھی، یہ واحد چیز تھی جو براق اس کے دل سے نہیں نکال سکا۔۔۔

عافیہ بیگم اپنی نواسی کو اُٹھائے ریاض ورک اور آصف ورک جو کہ رانیہ اور ہانیہ کو جھولے جھولا رہے تھے، ان کی جانب چل پڑی جب کہ براق نے مسکراتی نظروں سے فجر کی جانب دیکھا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے دو تین پیاری سیلفی لے لیں۔۔۔

بہت خوشگوار زندگی تھی فجر اور براق کی غم کے بادل چھٹے تو خوشیاں ہی خوشیاں تھیں، وقت کیسے گزر تا جارہا تھا ان کو پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

ان پر یہ بول فٹ بیٹھتے ہیں۔۔۔

(مینوں زندگی دا پتہ نہیں چلدا
کنج لنگدی پئی اے تیرے نال)

آبان بیٹے کو آئس کریم کھانی ہے؟؟
دادا ابو ابھی لے کر آئے۔۔۔
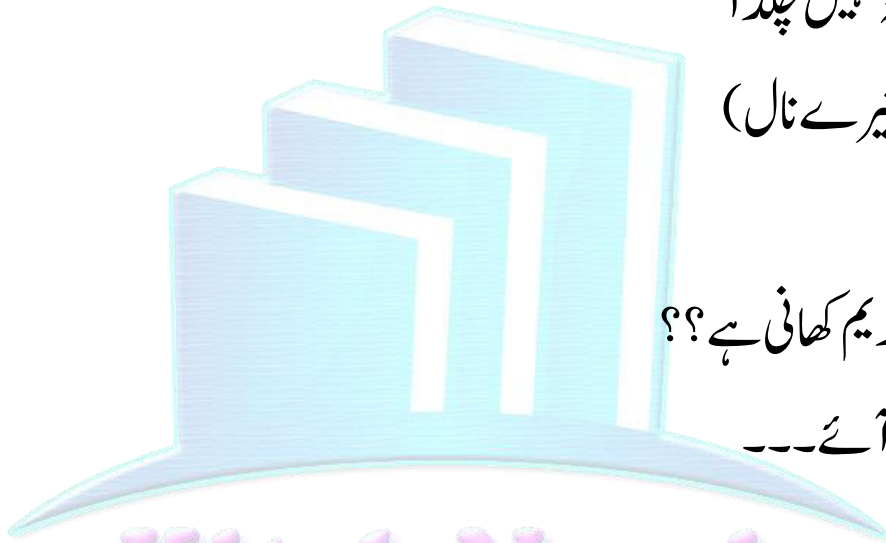
وقاص صاحب بلاج کے بیٹے آبان کو گود میں اُٹھائے گھمار ہے تھے۔۔۔

بلاج کا بیٹا وقاص کی آنکھوں کا تارا تھا، صدف تو اپنے پوتے کے پیچھے پاگل تھی، مگر وقاص تو بچپن میں جو پیار بلاج کو نہیں دے سکا وہ پیار بھی آبان کو مل رہا تھا۔۔۔

آبان ہر وقت اپنے دادا کا چہیتا بن کر ان کے کندھوں پر سوار رہتا۔۔۔

بلاج اور وقاص کے بیچ کی دوریاں پوری طرح سے ختم ہو چکی تھیں،اب تو بلاج وقاص کو بابا جان کہہ کر بلایا کرتا تھا۔۔۔

حوریہ اپنے بیٹے کی حرکتیں دیکھ کر خوش ہو رہی تھی،جو اپنے دادا اور دادی کو گھمانے کے نام پر پیچھے پیچھے بھگا رہا تھا۔۔۔

کیا بات ہے اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔
بلاج نے کندھا مارتے ہوئے پاس آکر پوچھا۔۔۔
بلاج کافی دیر سے کھڑا ہوا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

وہ چڑ کر اس سے دور آکر کھڑی ہو گئی،اسی وقت اس کی نظر وقاص اور صدف پر پڑی جو اپنے پوتے کے ساتھ کھیلتے ہوئے بہت انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوش ہو رہی ہوں کیونکہ بیٹے کے باپ کے پاس ٹائم نہیں۔۔۔

گھر میں بھی کان کو فون لگائے رکھتے ہیں اور اگر قسمت سے گھومنے کے لیے آ گئے تو یہاں پر بھی فون آپ کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔۔۔

غلطی ہو گئی ہے آپ کو ساتھ لا کر، آپ گھر پر ہی رہتے اور آرام سے فون والوں کے ساتھ گپیں لڑا لیتے۔۔۔

وہ غصے سے بولتی ہوئی سینے پر ہاتھ باندھے نظریں اپنے بیٹے پر گاڑھے ہوئے تھی۔۔۔

استغفر اللہ میری حور بے بی کافی زیادہ غصے میں لگ رہی ہے۔۔۔

بلاج نے بے باکی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

کک۔۔۔کیا۔۔۔کیا کر رہے ہیں؟؟

حور نے گھور کر دیکھتے ہوئے کمر سے ہاتھ نکالنے کی بے جا کوشش کی۔۔۔

چوہدری بلاج کا ہاتھ تھا اس کی مرضی سے کے بنا حور کی کمر سے کیسے ہٹ سکتا تھا۔۔۔

اپنی بیوی کو منانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔

کوئی بھی چھیچھوری حرکت مت کیجئے گا بلاج۔۔۔

ذہن میں رکھیں وجدان بھائی یہاں پر موجود ہیں۔۔۔

تم ہمیشہ وجدان بھائی کی دھمکی دیتی ہو، کبھی اذلان بھائی کا نام بھی لے لیا کرو، اس سے شرم محسوس نہیں ہوتی؟؟

بلاج نے دانت نکالتے ہوئے بات کا رخ بدلا۔۔۔

نہیں کیونکہ آپ میں اور اذلان بھائی میں کوئی فرق نہیں، جیسے آپ چھچھورے ہیں ویسے ہی اذلان بھائی چھیچھوڑے ہیں۔۔۔

اور وجدان بھائی نہ تو ایسی حرکت خود کرتے ہیں اور نہ ہی ان کو اچھا لگتا ہے فیملی کے سامنے اس طرح کی چھیڑ چھاڑ کرنا۔۔۔

ہمم---

تو ٹھیک ہے چلو پھر ان حرکتوں کے لیے روم میں چلتے ہیں---

ویسے بھی ہمارا بیٹا تو اپنے دادا ابو اور دادی امی کے ساتھ خوش ہے---

جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہونے والا---

حور بے بی ہوتا تو وہ ہے جو میں چاہتا ہوں---

شرارتی مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بلاج نے ہاتھ اُٹھا کر اپنے ماں باپ کو اشارہ کیا---

اور حور کا ہاتھ زبردستی تھامے ہوئے ان کے پاس آگیا تھا---

بابا میرے سر میں بہت شدید درد ہے میں ہوٹل روم میں جا کر آرام کروں گا---

اگر آپ کی اجازت ہو تو حور کو ساتھ لے جاؤں اگر آپ کہیں تو آبان کو بھی لے جاتے ہیں؟؟

حور کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا، چوہدری کے ڈھٹائی سے جھوٹ بولنے پر، اب بیچاری کچھ کہنے کے لائق بھی نہیں تھی---

کیسے کہتی کہ چوہدری صاحب جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔

بیٹا تم جاؤ اور جا کر آرام کرو اور حور کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔

اور آبان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

تمہیں لگ رہا ہے کہ آبان تم دونوں کو یاد کرے گا؟؟

صدف نے آبان کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا جو اپنے دادا کے کندھوں پر بیٹھا ہوا ان کے بالوں سے کھیل رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے اماں میں حور کو لے کر ہوٹل روم میں چلتا ہوں۔۔۔

مجھ سے اور شور برداشت نہیں ہو رہا آپ سب کو بتا دیجیے گا۔۔۔

ہاں ہاں بیٹا تم بے فکر ہو کر جاؤ۔۔

بلاج سر پر ہاتھ رکھ کر ایسے پریزنٹ کروا رہا تھا جیسے سچ میں سے بہت شدید درد ہو رہا ہے۔۔۔

حور کا ہاتھ تھامے ہوئے نظروں سے گھورتی ہوئی حور کو لیے وہ گاڑی میں آ کر بیٹھ چکا تھا۔۔

بلاج آپ کو شرم نہیں آتی جھوٹ بولتے ہوئے؟؟

حور نے جھٹکے سے ہاتھ کو چھڑواتے ہوئے غصے سے کہا۔۔

حور ابھی گھومنا چاہتی تھی وہ بھی بلاج کے ساتھ، مگر یہاں تو سارا کیس اُلٹا ہو گیا تھا۔۔

حور بے بی زندگی کے اتنے سال میرے ساتھ گزارنے کے بعد تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ بلاج اور شرم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔۔

ہماری آپس میں نہیں بنتی۔۔

دانت نکالتے ہوئے بغیر ارد گرد کا لحاظ کیے حور کے چہرے پر جھکا اور لبوں کے جوسی ذائقے کو کچھ لمحوں کے لیے گلے میں اُتارتا حور کے جھٹپٹاتے وجود کو چھوڑ کر، واپس اسٹیئرنگ پر ہاتھ رکھے ہوٹل کی جانب چل پڑا تھا۔۔

حور کو ہوٹل جانے کے بعد کے حالات بھی کچھ زیادہ اچھے نظر نہیں آرہے تھے، اصل مزے تو پچھلے چار دن سے بلاج کر رہا تھا۔۔۔

آبان تو اپنے دادا دادی کے ساتھ سو جاتا اور بلاج کے تو خوب مزے تھے۔۔۔

اور حور کی جان کو اس نے مشکل کر رکھا تھا۔۔۔

....

وکیل صاحبہ آجاؤ ہم بھی چلتے ہیں۔۔۔
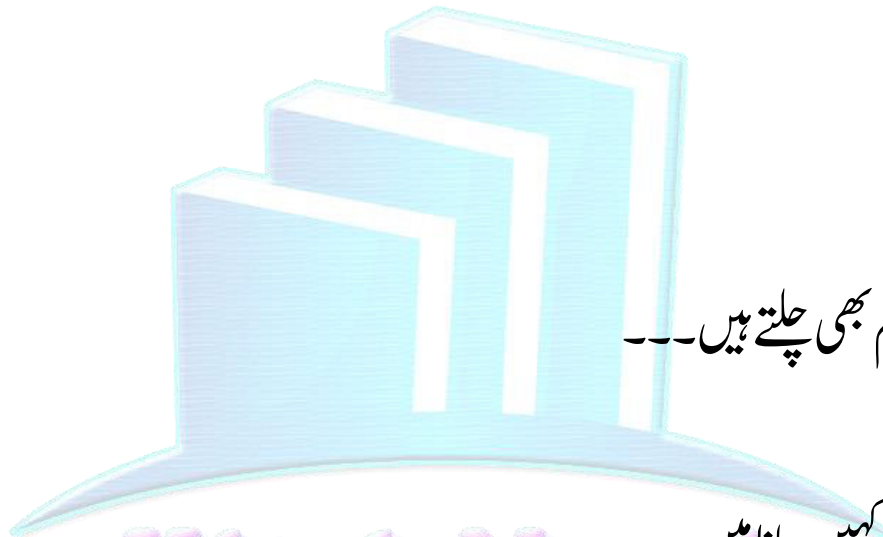
کہاں مجھے نہیں ابھی کہیں جانا میں

تو ابھی خوب گھوموں گی۔۔۔

پھر ہوٹل چلیں گے۔۔۔

پری جو حماد کے ساتھ خوب گھومنے کے بعد شاپنگ بھی کر رہی تھی۔۔۔

حماد کا اچانک سے بدلتا ہوا پلان سن کر اٹل سا جواب دیتے ہوئے بولی۔۔۔

پری تمہیں بے بی چاہیے؟؟

چاہیے مگر اس وقت مجھے شاپنگ کرنی ہے۔۔۔

پری شاپنگ تو بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔۔۔
مگر میرا ابھی پورا موڈ ہے کہ میں اتنا رومینس کروں تمہارے ساتھ کہ آج تو پکا بے بی لانے کا پلان کامیاب ہو جانا چاہیے۔۔۔
وہ اس کے کندھے پر جھک کر آہستہ سے کہتے ہوئے پری کا ہاتھ پکڑے مال سے باہر لے آیا تھا۔۔۔

یہاں پر سب فیملی کے لوگ ایک ہی جگہ پر گھوم رہے تھے مگر جس کا جہاں دل چاہ رہا تھا، کوئی گھوم رہا تھا کوئی جھولے لے رہا تھا، تو کوئی آئس کریم کھا رہا تھا۔۔۔

سب اپنی مرضی سے گھوم پھر رہے تھے، کسی پر کوئی پابندی عائد نہیں تھی، سب ایک دوسرے کے ساتھ فون پر ٹچ تھے۔۔۔

جس کو بھی ایک دوسرے سے ملنا یا بات کرنی ہو وہ ایک دوسرے کو فون بلا سکتے تھے۔۔۔

اصل میں حماد نے بلاج اور حوریہ کو ہوٹل روم جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔

بلاج اور حماد کی بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی،اس لیے اب چوہدری بلاج استنبول کے ہوٹل میں رومینٹک نائٹ کے مزے اُڑائے اور حماد پیچھے رہ جاتا ایسے تو کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

حماد پری کی مرضی کے بغیر اس سے زبردستی ہوٹل روم میں لے آیا تھا۔۔۔

مجھے آپ پر اس وقت اتنا غصہ آرہا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے میں آپ کا خون کر دوں۔۔۔

پری روم میں لے آتے ہی چلائی تھی،سارا راستہ بھی اس نے جھگڑا کرتے ہوئے گزارا تھا۔۔۔

کرو خون میں تو چاہتا ہوں،مجھے کاٹو، کھاؤ۔۔۔

حماد نے اسے اُٹھا کر اپنے اوپر بٹھاتے خود بیڈ پر گراتا چلا گیا۔۔۔

کیا سوچتے ہوں گے وہاں پر سب لوگ ہمارے بارے میں؟؟

کچھ نہیں سوچتے ہوں گے۔۔۔

میں نے عافیہ خالہ کو بتا دیا ہے کہ پری کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔

کیااااا۔۔۔

مگر میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔۔۔
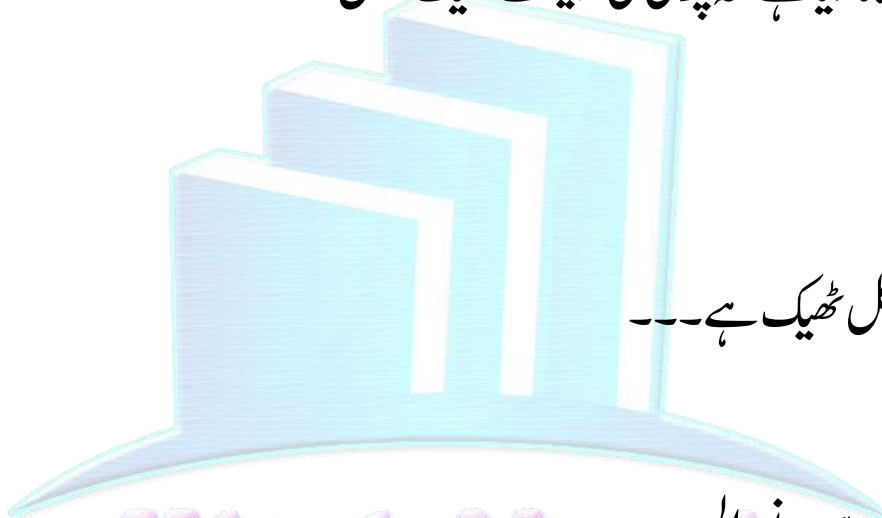
تھوڑی دیر میں خراب ہونے والی ہے۔۔۔

کہتے ہوئے حماد نے کروٹ لیتے ہوئے

اسے بیڈ پر لٹایا اور اس پر جھکا۔۔۔

پری جو جھٹپٹا کر اس کے بال نوچ رہی تھی مگر حمار تو اس رومینٹک شہر میں اپنی رومینٹک نائٹ منائے

بنا پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔

پری کی شدید چیخیں روم کی فضا میں گونج رہی تھیں، اپنی شدتوں کے گہرے رنگ اس کی ہر رعنائی پر چھوڑ دیے۔۔۔

ج سچ میں دل سے چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی اولاد سے نوازے۔۔۔

پری نے وکالت کا کورس کمپلیٹ کر لیا تھا۔۔۔

مطلب کہ اب پری اور حماد دونوں وکیل تھے، پری حماد کے انڈر ہی کام کرتی تھی ابھی حماد اسے فل ٹرین کر رہا تھا۔۔۔

مگر اب پری اتیج کے حساب سے اسے باپ بننے کا سکھ دے سکتی تھی، اور پری تو کب سے بے چین تھی کہ ان کے گھر میں بے بی آئے تو آج اسی پلان کو انجام تک پہنچایا جا رہا تھا۔۔۔

....

صلاح الدین کی ساری اولاد پُر سکون تھی ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔۔۔

گھر میں بچوں کی رونقیں تھیں، بڑوں میں پیار تھا رشتوں میں سچائی تھی۔۔۔
گھر میں سیلیبریشن چل رہی تھی۔۔۔

ترکی ٹور سے واپس آنے کے بعد سے پری کی طبیعت کافی ڈل ڈل تھی۔۔۔
ہر وقت چڑچڑی سی ہو کر جھگڑا کرنے پر اُترتی آتی تھی۔۔۔
اور آج حماد اس کا ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کروانے لے کر گیا تو ڈاکٹر نے خوشخبری دی تھی کہ پری اور حماد کے گھر میں بے بی آنے والا ہے۔۔۔

اور حماد اتنا خوش تھا اس نے یہ بات فون پر ہی گھر عافیہ کو بتا دی تھی تو گھر میں تو جشن کا ماحول تھا۔۔۔

(ختم شد)